پہلا حصہ پارہ 1 تا 10

آسان تفسیر

تعلیم القرآن

اردو

مؤلف التفسیر النبوی (عربی)

الشہادۃ العالمیۃ وفاق المدارس

سابق استاذ شعبہ اسلامیات جامعہ پشاور

تاج کمپنی لمیٹڈ

آسان تفسیر

تعلیم القرآن

آسان لفظی اور با محاورہ ترجمہ
بمع آسان تفسیر

از

ڈاکٹر محمد دینؒ
مؤلف التفسیر النبوی (عربی)
پی ایچ ڈی اسلامیات ۔ الشهادة العالمية وفاق المدارس
سابق استاد شعبہ اسلامیات جامعہ پشاور

تاج کتب خانہ قصہ خوانی پشاور
J.800.ALI.A.Press.15

بسم الله الرحمن الرحیم

هو الله جل جلاله	الذی لا إله جل جلاله	إلا هو جل جلاله	الرحمن جل جلاله	الرحیم جل جلاله	الملك جل جلاله
القدوس جل جلاله	السلام جل جلاله	المؤمن جل جلاله	المهیمن جل جلاله	العزیز جل جلاله	الجبار جل جلاله
المتكبر جل جلاله	الخالق جل جلاله	البارئ جل جلاله	المصور جل جلاله	الغفار جل جلاله	القهار جل جلاله
الوهاب جل جلاله	الرزاق جل جلاله	الفتاح جل جلاله	العلیم جل جلاله	القابض جل جلاله	الباسط جل جلاله
الخافض جل جلاله	الرافع جل جلاله	المعز جل جلاله	المذل جل جلاله	السمیع جل جلاله	البصیر جل جلاله
الحكم جل جلاله	العدل جل جلاله	اللطیف جل جلاله	الخبیر جل جلاله	الحلیم جل جلاله	العظیم جل جلاله
الغفور جل جلاله	الشكور جل جلاله	العلی جل جلاله	الكبیر جل جلاله	الحفیظ جل جلاله	المقیت جل جلاله
الحسیب جل جلاله	الجلیل جل جلاله	الكریم جل جلاله	الرقیب جل جلاله	المجیب جل جلاله	الواسع جل جلاله

164 ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو خود قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے

تعلیم القرآن

حضرت مولانا ڈاکٹر محمد دین

أُولَٰئِكَ	عَلَىٰ هُدًى	مِّن رَّبِّهِمْ	وَأُولَٰئِكَ	هُمُ الْمُفْلِحُونَ ○	إِنَّ
یہی لوگ	ہدایت پر ہیں	اپنے رب کی طرف سے	اور یہی ہیں	کامیابی پانے والے	بے شک

الحکیم جل جلالہ	الودود جل جلالہ	المجید جل جلالہ	الباعث جل جلالہ	الشہید جل جلالہ	الحق جل جلالہ
الوکیل جل جلالہ	القوی جل جلالہ	المتین جل جلالہ	الولی جل جلالہ	الحمید جل جلالہ	المحصی جل جلالہ
المبدئ جل جلالہ	المعید جل جلالہ	المحیی جل جلالہ	الممیت جل جلالہ	الحی جل جلالہ	القیوم جل جلالہ
الواجد جل جلالہ	الماجد جل جلالہ	الواحد جل جلالہ	الاحد جل جلالہ	الصمد جل جلالہ	القادر جل جلالہ
المقتدر جل جلالہ	المقدم جل جلالہ	المؤخر جل جلالہ	الاول جل جلالہ	الآخر جل جلالہ	الظاہر جل جلالہ
الباطن جل جلالہ	الوالی جل جلالہ	المتعال جل جلالہ	البر جل جلالہ	التواب جل جلالہ	المنتقم جل جلالہ
العفو جل جلالہ	الرؤف جل جلالہ	مالک الملک جل جلالہ	ذوالجلال والاکرام جل جلالہ	المقسط جل جلالہ	الجامع جل جلالہ
الغنی جل جلالہ	المغنی جل جلالہ	المانع جل جلالہ	الضار جل جلالہ	النافع جل جلالہ	النور جل جلالہ
الھادی جل جلالہ	البدیع جل جلالہ	الباقی جل جلالہ	الوارث جل جلالہ	الرشید جل جلالہ	الصبور جل جلالہ

حضرت مولانا

ریکمیل ناظرہ قرآن ڈاکٹر محمد دین

أولئك على هدى من ربهم وأولئك هم المفلحون ○ ان الذين

هو الله نمبر ON



ٹریڈ مارک دیکھ کر
تاج کمپنی لمیٹڈ کا نام، مونوگرام اور ٹریڈ مارک دیکھ کر

التماس

کچھ ناعاقبت اندیش لوگ تاج کمپنی لمیٹڈ کے ملتے جلتے
ناموں سے قرآن مجید اور اسلامی کتب تیار کررہے ہیں
آپ سے التماس ہے کہ ان جعل سازوں سے خبردار رہیں

نوٹ: تاج کمپنی لمیٹڈ کی تمام مطبوعات کاپی رائٹ رجسٹرڈ ہیں۔

نام درج ذیل ہیں

تاج کمپنی، تاج محل کمپنی، تاج قرآن مجید کمپنی
برج قرآن کمپنی، ہشل تاج کمپنی، نیو تاج کمپنی، تاج دین کمپنی، فرید بک ڈپو دہلی

التماس

قرآن مجید کے پرنٹر و پبلشر ہونے کے ناطے [illegible] کی ہر ممکن کوشش ہوتی ہے۔
کہ قرآن کریم کے کسی نسخے میں معمولی سی بھی غلطی [illegible] دوران چھپائی اگر کوئی زبر، زیر یا پیش
وغیرہ ٹوٹ جائے تو اُسے دانستہ غلطی سے تعبیر نہیں [illegible] احتیاط برتنے کے بعد بھی بعض
اوقات ایسا ہوجاتا ہے یا جلد سازی [illegible] آگے پیچھے لگ جاتے ہیں۔
اگر آپ کو کوئی ایسی غلطی نظر آجائے تو فوری ہمیں مطلع فرمائیں تاکہ مزید نسخوں
میں تصحیح کی جاسکے اور اپنا نسخہ بھی تبدیل کروالیں آپ بھائیوں، بہنوں کا تعاون ہی تاج کمپنی لمیٹڈ™
کی کامیابی کا راز ہے امید ہے حسبِ سابق تعاون فرمائیں گے
شکریہ

13,15,16,18
سطری حافظی



رنگین تجویدی قرآن مجید تاج

مع متشابہات وضروری قواعد
شیخ القراء حضرت قاری رحیم بخش پانی پتیؒ
بمع سندھی، فارسی، اردو، انگریزی اور پشتو قواعد و تجوید

مختلف سائزوں میں اور سادہ و رنگین ایڈیشنز میں دستیاب ہیں

اپنے قریبی ڈیلر یا براہ راست تاج کمپنی لمیٹڈ™ کے دفاتر سے طلب فرمائیں۔

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ① | وَهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ

سورۃ فاتحہ مکی ہے | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے) | اور اس میں سات آیات ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ② الرَّحْمٰنِ

سب تعریفیں | اللہ کے لئے | (جو) پالنے والا (ہے) | مخلوقات کا | بہت مہربان

سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو تمام مخلوقات کا پالنے والا ہے۔ بڑا مہربان

الرَّحِيْمِ ③ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ④ اِيَّاكَ

بہت بخشنے والا | مالک (ہے) | روز | قیامت (کا) | تیری ہی

نہایت رحم والا ہے۔ جو بدلے کے دن کا مالک ہے۔ (اے اللہ!) ہم تیری

نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ⑤ اِهْدِنَا

ہم عبادت کرتے ہیں | اور تجھ ہی سے | ہم مدد چاہتے ہیں | دکھادے ہمیں

ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے ہم مدد مانگتے ہیں۔ ہمیں سیدھا

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ⑥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ

راستہ | سیدھا | راستہ | (ان) لوگوں (کا)

راستہ دکھا دے۔ اُن لوگوں کا راستہ

اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ

(کہ) تو نے انعام کیا | اُن پر | نہ (ان کا کہ) | غضب کیا گیا

جن پر تو نے انعام کیا' اُن لوگوں کا (راستہ) جن پر

عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ⑦

جن پر | اور نہ | گمراہوں (کا راستہ)

غضب کیا گیا' اور نہ ان کا جو گمراہ ہوگئے

سورہ فاتحہ

اس سورت کے کئی نام ہیں مثلاً :

۱۔ **فاتحہ**: کیوں کہ کتاب اللہ اسی سے شروع ہوتی ہے۔

۲۔ **أم القرآن**: اس لیے کہ اس سورت میں قرآن مجید کے تمام مضامین کا خلاصہ آ گیا ہے۔

۳۔ **سبع مثاني**: یعنی بار بار دہرائی جانے والی سات آیتیں، اس لیے کہ اس کی سات آیتیں ہیں جو نماز میں بار بار دہرائی جاتی ہیں۔

۴۔ **شافیه یا شفاء**: اس لیے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ سورہ فاتحہ سوائے موت کے ہر بیماری کے لیے شفا ہے۔

۵۔ **کنز**: یعنی خزانہ اس لیے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ سورہ فاتحہ عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ اس سورت میں بندوں کو تعلیم دی گئی ہے کہ وہ اس طرح اللہ سے دعا مانگا کریں۔

(۱) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قرآن کی وہ آیت ہے جو سورتوں کے درمیان امتیاز کے لیے حضور ﷺ پر ہر سورت کے ابتداء میں نازل ہوئی اور سورہ نمل میں بھی نازل ہوئی۔ یہ بڑی بابرکت آیت ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ جو کام بسم اللہ سے شروع نہ کیا جائے اس کا انجام اچھا نہیں۔ اس لیے ہر اہم کام کے شروع میں بسم اللہ کا پڑھنا ثواب و برکت کا ذریعہ ہے۔

(۲) سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام مخلوقات کا پروردگار ہے۔ انسان وحیوان ونباتات وغیرہ بے شمار مخلوقات ہیں۔

(۳) رحمٰن کے معنی ہیں بڑا مہربان یعنی دنیا میں اس کی مہربانی نیک و بدسب کے لیے ہے۔ جب کہ رحیم کے معنی ہیں بخشنے والا، یعنی آخرت میں ایمان والوں کی غلطیوں اور گناہوں کو بخشنے والا۔

(۴) اللہ روزِ قیامت کے تمام اُمور کا مالک ہے۔ دنیا میں مختلف لوگ حکومت، سلطنت اور خدائی کے جھوٹے دعوے کرتے رہتے ہیں۔ آخرت میں کوئی ایسا دعویٰ کرنے والا نہیں ہوگا۔ لہٰذا قیامت کے دن اس کی حکومت اور ملکیت خوب کھل کر سامنے آ جائے گی۔

(۵) اے اللہ ہم صرف تجھی کو عبادت کے لائق سمجھتے ہیں اور اپنے تمام اُمور میں صرف تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔

(۶) ہمیں سیدھا راستہ دکھا اور ہمیں اسلام پر قائم رکھ۔

(۷) ہمیں ان لوگوں کے راستے پر چلنے کی توفیق دے جن پر تیری مہربانی اور انعامات ہوئے ہیں جیسے انبیاء کرام، صدیق، شہید اور نیک بندے، اور جو لوگ **یہود** کی طرح تیرے غضب کا شکار ہوئے یا **عیسائیوں** کی طرح راستے سے بھٹک گئے، ہمیں ان کے راستے سے بچالے۔ آمین (ہماری دعائیں قبول فرما)

افعال: نَعْبُدُ: ہم عبادت کرتے ہیں، عَبَدَ يَعْبُدُ (جمع متکلم)۔ نَسْتَعِيْنُ: ہم مدد چاہتے ہیں۔ اِهْدِ: دکھا، ہدایت کر (امر حاضر واحد)۔ اَنْعَمْتَ: انعام کیا تو نے، اَنْعَمَ يُنْعِمُ سے (ماضی واحد حاضر)۔

اسماء: اسم: نام۔ الرَّحْمٰنِ: نہایت مہربان۔ الرَّحِيْمِ: نہایت رحم کرنے والا۔ الْعٰلَمِيْنَ: تم جہان، عالم کی جمع ہے۔ الدِّيْنِ: روز جزا۔ صراط: راستہ۔ مُسْتَقِيْمَ: سیدھا۔ غَيْرَ: نہ۔

حروف: ب: ساتھ۔ مِنْ: سے۔ و: اور۔ عَلٰى: پر، اوپر۔ لَا: نہ۔

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَتَانِ وَسِتٌّ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُوْنَ رُكُوْعًا

سورۂ بقرہ مدنی ہے اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے) | ۲۸۶ آیتیں اور ۴۰ رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓ ۝۱ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ

الٓمّٓ | یہ (وہ) | کتاب (ہے) | (کہ) شک نہیں | اس میں

الف، لام، میم۔ یہ (قرآن) وہ کتاب ہے جس میں (کوئی) شک نہیں

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝۲ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ

ہدایت ہے | پرہیزگاروں کے لئے | وہ | جو ایمان رکھتے ہیں

پرہیزگاروں کے لئے ہدایت ہے۔ جو غیب پر ایمان

بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا

غیب پر | اور قائم کرتے ہیں | نماز | اور اس میں سے

رکھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم

رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۳ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ

جو ہم نے دیا انہیں | خرچ کرتے ہیں | اور وہ لوگ جو | ایمان لاتے ہیں

نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اور جو کتاب (اے محمدؐ) تم پر

بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ

اس پر جو نازل کیا گیا | آپ پر | اور وہ جو | نازل کیا گیا

نازل کی گئی اور جو کتابیں تم سے پہلے (پیغمبروں پر) نازل کی گئیں

مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝۴

آپ سے پہلے | اور آخرت پر | وہ یقین رکھتے ہیں

وہ ان سب پر ایمان لاتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں

سورہ بقرۃ

۱ بقرہ گائے کو کہتے ہیں۔اس سورت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کا ایک خاص واقعہ بھی بیان ہُوا ہے جس میں گائے کے ذبح کرنے اور اس کے ایک ٹکڑے کے لگانے سے مُردے کے زندہ ہونے کا واقعہ مذکور ہے۔اس مناسبت سے اس سورت کا نام بقرہ رکھا گیا ہے۔

۲ یہ سورت قرآن پاک کی سب سے بڑی سورت ہے اور اس میں عقائد، عبادات، اخلاق اور باہمی انسانی تعلقات کے بارے میں تفصیلی احکام دیے گئے ہیں۔

(۱) مومنوں کی صفات اور اجر و ثواب: قرآن میں ایسے حروف اُنتیس سورتوں کے شروع میں آئے ہیں، یہ مُقَطَّعات کہلاتے ہیں یعنی وہ حروف جن کو علیٰحدہ علیٰحدہ پڑھا جاتا ہے۔جیسے الم : (الف، لام، میم) یہ قرآن مجید کی آیات ہیں جن کے اصل معانی اللہ کو معلوم ہیں۔

(۲) ذلک الکتاب سے مراد قرآن ہے یعنی یہ وہ عظمت والی کتاب ہے جو اللہ کی جانب سے نازل ہوئی ہے اور ہر قسم کی غلطیوں اور شک وشبہ سے پاک ہے اور اللہ سے ڈرنے والوں کو سیدھا راستہ دکھاتی ہے۔

(۳) اللہ سے ڈرنے والے لوگ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ، فرشتوں، جنت و دوزخ اور روز قیامت پر ایمان رکھتے اور باقاعدہ نماز ادا کرتے اور اللہ کے دیے ہوئے مال میں سے اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں یعنی زکوٰۃ و صدقہ دیتے ہیں۔

(۴) جو قرآن اور تورات، زبور و انجیل و دیگر تمام آسمانی صحیفوں اور قیامت کے دن پر یقین رکھتے ہیں۔

افعال: یُؤْمِنُوْنَ: ایمان لاتے ہیں، یہ لفظ ایمان سے نکلا ہے، مراد زبان و دل سے یقین کرنا اور کسی قسم کا شک پیدا نہ ہونا۔ اٰمَنَ یُؤْمِنُ۔ یُقِیْمُوْنَ: قائم کرتے ہیں، یہ اقامت سے بنا ہے یعنی پوری شرائط کے ساتھ پابندی نماز کرنا، اَقَامَ یُقِیْمُ۔ رَزَقْنَا: رزق دیا ہم نے، یہ رزق سے نکلا ہے، مراد ہر قسم کی نعمتیں رَزَقَ یَرْزُقُ۔ یُنْفِقُوْنَ: وہ خرچ کرتے ہیں، یہ انفاق سے نکلا ہے۔

اسماء: ذٰلِكَ: وہ، اسم اشارہ بعید ہے۔ فِیْهِ: فی + ہ: اس میں۔ الْغَیْبِ: غیب، پوشیدہ۔ مِمَّا: مِنْ + مَا: اس چیز میں سے جو۔

أُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝٥ إِنَّ

یہی لوگ | ہدایت پر ہیں | اپنے رب کی طرف سے | اور یہی ہیں | کامیابی پانے والے | بے شک

یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے سیدھی راہ پر ہیں اور یہی فلاح پانے والے ہیں۔ بے شک

الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ

جولوگ | کافر ہوئے | یکساں ہے | اُن کے لئے | کہ تُو ڈرائے انہیں | یا | نہ ڈرائے تُو اُن کو

وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا' اُن کے حق میں برابر ہے کہ آپؐ انہیں (عذاب سے) ڈرائیں یا نہ ڈرائیں

لَا يُؤْمِنُونَ ۝٦ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ۗ

ایمان نہیں لائیں گے | مُہر لگادی | اللہ نے | اُن کے دلوں پر | اور اُن کے کانوں پر

وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کے دلوں اور کانوں پر مُہر لگا دی ہے

وَعَلٰى أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۫ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝٧ وَمِنَ النَّاسِ

اور اُن کی آنکھوں پر | پردہ (ہے) | اور اُن کے لئے | عذاب (ہے) | بہت بڑا | اور بعض لوگ

اور اُن کی آنکھوں پر پردہ (پڑا ہوا) ہے اور اُن کے لئے بہت بڑا عذاب ہے' اور لوگوں میں سے بعض ایسے

مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ ۝٨

ایسے ہیں | جو کہتے ہیں | ہم ایمان لائے | اللہ پر | اور آخرت کے دن پر | اور وہ نہیں | ایمان لانے والے

بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں' مگر وہ مؤمن نہیں۔

يُخَادِعُونَ اللّٰهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۚ وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ

وہ دھوکہ دیتے ہیں | اللہ (کو) | اور اُن لوگوں کو | جو ایمان لائے | اور | نہیں دھوکہ دیتے | مگر صرف | اپنے آپ کو

وہ (اپنے خیال میں) اللہ تعالیٰ اور مؤمنوں کو دھوکہ دیتے ہیں حالانکہ (حقیقت میں) اپنے آپ ہی کو دھوکہ دیتے ہیں

وَمَا يَشْعُرُونَ ۝٩ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ

اور وہ سمجھتے نہیں | اُن کے دلوں میں | بیماری (ہے) | پس بڑھائی اُن کی | اللہ نے | بیماری

لیکن وہ سمجھتے نہیں۔ اُن کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے پس اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے مرض کو اور بڑھا دیا

وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۢ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ۝١٠ وَإِذَا قِيلَ

اور اُن کے لئے | عذاب (ہے) | درد دینے والا | اس لئے کہ وہ جھوٹ کہتے تھے | اور جب | کہا جاتا ہے

اور اُن کے لئے دردناک عذاب ہے' اس لئے کہ وہ جھوٹ کہتے تھے۔ اور جب اُن سے کہا جاتا ہے

لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ ۙ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ۝١١

اُن سے | (کہ) فساد نہ پھیلاؤ | زمین میں | تو کہتے ہیں | کہ ہم تو | اصلاح کرنے والے ہیں

کہ زمین میں فساد نہ پھیلاؤ تو کہتے ہیں کہ ہم تو فقط اصلاح کرنے والے ہیں

أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلٰكِنْ لَا يَشْعُرُونَ ۝١٢ وَإِذَا قِيلَ

خبردار | بیشک وہی لوگ | فساد کرنے والے ہیں | لیکن | وہ سمجھتے نہیں | اور جب کہا جاتا ہے

خبردار یہی فساد کرنے والے ہیں لیکن یہ سمجھتے نہیں۔ اور جب اُن سے کہا جاتا ہے

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۵) یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے سیدھے راستے پر ہیں اور یہی دین و دنیا میں کامیاب ہیں۔

(۶) کفار کا بیان: جو لوگ اپنے کفر پر اڑے ہوئے ہیں اور سچی بات سننا ہی نہیں چاہتے انھیں آپؐ کا عذاب سے ڈرانا یا نہ ڈرانا برابر ہے، وہ ہرگز ایمان نہ لائیں گے۔ لہٰذا آپؐ غمزدہ نہ ہوں۔

(۷) ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے فطرتاً ان کے دلوں اور کانوں پر ایسی مہر لگ چکی ہے اور آنکھوں پر ایسا پردا پڑ چکا ہے کہ حق بات کے سمجھنے، سننے اور دیکھنے کے اہل ہی نہیں رہے اور انھیں بہت بڑا عذاب ہوگا۔

(۸) منافقین کی پہچان: اور بعض لوگ منافق ہیں کہ زبان سے تو کہتے ہیں ہم اللہ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتے ہیں لیکن وہ دل سے مؤمن نہیں۔

(۹) یہ منافقین اپنے خیال میں اللہ اور مؤمنین کو جھوٹ بول کر دھوکہ دیتے ہیں حالانکہ دراصل خود ہی دھوکہ کھا رہے ہیں لیکن وہ اس بات کو نہیں سمجھتے۔

(۱۰) ان کے دلوں میں منافقت کی بیماری ہے جو اسلام کی ترقی کو دیکھ کر مزید بڑھ رہی ہے اور اس منافقت کی وجہ سے انہیں دردناک عذاب ہوگا۔

(۱۱) اور ان منافقین سے جب کہا جاتا ہے کہ (اپنی منافقت کے ذریعے) فساد نہ پھیلاؤ، تو اُلٹا کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کر رہے ہیں اور مسلمانوں اور کفار (یا اسلام اور کفر) کا باہمی اختلاف مٹانا چاہتے ہیں۔

(۱۲) یقیناً یہی اصل فسادی ہیں جو اسلام کا لبادہ اوڑھ کر، کفار کی مدد کرتے ہیں اور ان کے اس عمل سے جنگیں اور فساد برپا ہوتے ہیں۔ مگر اپنی بے وقوفی سے اس بات کو نہیں سمجھتے۔

افعال: كَفَرُوْا: جنہوں نے انکار کیا، یہ لفظ کفر سے نکلا ہے، معنی چھپانے کے ہیں، مراد حق سے انکار کرنے والا جو اللہ اور رسول کا منکر ہو۔ اَنْذَرْتَ: تو نے ڈرایا، واحد حاضر (اَنْذَرَ، يُنْذِرُ)۔ خَتَمَ: مہر لگادی، مراد مسلسل حق کی مخالفت سے یہ کیفیت پیدا ہوئی۔ يُخٰدِعُوْنَ: وہ فریب دیتے ہیں، یہ لفظ خَدْعٌ سے نکلا ہے، مراد دل میں بری بات چھپانا اور بظاہر اچھا بنا دھوکہ دینے کے لئے۔ مَا يَشْعُرُوْنَ: وہ نہیں سمجھتے، یہ لفظ شعور سے بنا ہے یعنی بوجھنا، مراد اندرونی احساس ہے، خود فریبی میں مبتلا ہیں، جس کا احساس نہیں۔ زَادَ: بڑھادی یعنی زیادہ کی (ماضی واحد غائب)۔ قِيْلَ: کہا گیا، ماضی مجہول قال سے۔ اِذَا قِيْلَ: جب کہا جاتا ہے۔ لَا تُفْسِدُوْا: فساد نہ کرو (نہی جمع حاضر) اَفْسَدَ، يُفْسِدُ۔

اسماء: اَلْمُفْلِحُوْنَ: فلاح پانے والے، یہ لفظ فلاح سے نکلا ہے، اسم فاعل، لفظی ترجمہ چیرنا، پھاڑنا ہے۔ اُولٰٓئِكَ: اسم اشارہ۔ سَوَآءٌ: یکساں ہے، مساوی ہے، برابر ہے۔ قُلُوْبٌ: جمع قلب کی یعنی دل۔ سَمْعٌ: کان۔ اَبْصَار: جمع بصر کی یعنی آنکھ۔ غِشَاوَةٌ: پردہ۔ اَلَّذِيْنَ: وہ لوگ (اسم موصول)۔ اَنْفُسَهُمْ: انفس سے بنا ہے، ان کی جانیں، مراد ان کی اپنی ذات ہے۔

حروف: لِ: میں۔ لَ: لئے۔ اِلٰى: طرف۔ عَلٰى: اوپر۔ اِنَّ: بے شک۔ مَا: نہیں۔ فِیْ: میں۔

لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ

اُن سے (کہ) | ایمان لاؤ | جس طرح | ایمان لائے ہیں اور لوگ | (تو) کہتے ہیں | کیا ہم (بھی) ایمان لائیں

کہ (سچے) مومنوں کی طرح تم بھی ایمان لے آؤ تو کہتے ہیں کہ کیا ہم (بھی اسی طرح) ایمان لے آئیں

كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ

جیسا (کہ) | ایمان لائے | بے وقوف | خبردار | بیشک وہی ہیں | بے وقوف | مگر

جس طرح کہ (یہ) بیوقوف ایمان لائے ہیں یاد رکھو وہ خود ہی بے وقوف ہیں لیکن

لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚۖ

وہ نہیں جانتے | اور جب وہ ملتے ہیں | اُن لوگوں سے | جو ایمان لائے ہیں | تو کہتے ہیں ہم (بھی) ایمان لائے ہیں

وہ سمجھتے نہیں۔ اور جب یہ لوگ مؤمنوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم بھی ایمان لے آئے ہیں

وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ

اور جب وہ تنہا ہوتے ہیں | اپنے شیطانوں کے ساتھ | (تو) کہتے ہیں | کہ ہم (تو) | تمہارے ساتھ ہیں

اور جب اپنے شیطانوں کے ساتھ تنہائی میں ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں

اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ

بیشک ہم تو | مذاق کرنے والے ہیں | اللہ | مذاق کرتا ہے | اُن کے ساتھ | اور مہلت دے رہا ہے انہیں

ان سے تو ہم صرف مذاق کیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو اس مذاق کی سزا دیتا ہے اور انہیں ان کی نافرمانی میں

فِىْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ

اُن کی نافرمانی میں | کہ بھٹک رہے ہیں | یہی وہ لوگ ہیں | جنہوں نے | خرید لی | گمراہی

اس طرح چھوڑ دیتا ہے کہ حیران و سرگرداں رہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی

بِالْهُدٰى ۠ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَ مَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۶﴾ مَثَلُهُمْ

ہدایت کے بدلے | پس نفع نہ دیا | اُن کی تجارت نے | اور | نہ ہوئے | راہ پانے والے | مثال اُن کی

خرید لی لیکن اُن کی اس تجارت نے انہیں نفع نہ دیا اور نہ انہوں نے ہدایت پائی۔ اُن کی مثال

كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ

اُس شخص کی سی ہے | جس نے جلائی | آگ | پس جب روشن کر دیا (آگ نے) | اُس کے اردگرد کو

اس شخص کی سی ہے جس نے (اندھیرے میں) آگ جلائی۔ پس جب آگ نے اردگرد کی چیزوں کو روشن کر دیا

ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِىْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷﴾ صُمٌّۢ

تو لے لی | اللہ نے | اُن کی روشنی | اور چھوڑ دیا انہیں | اندھیروں میں | کہ (اب) دیکھ نہیں سکتے | بہرے ہیں

تو اللہ نے اُن کی روشنی کو بجھا دیا اور اُن کو اندھیروں میں (اس طرح) چھوڑ دیا کہ کچھ نہ دیکھ سکیں۔ وہ بہرے

بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۸﴾ ۙ اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ

گونگے ہیں | اندھے ہیں | پس وہ | نہیں لوٹیں گے | یا جیسے کہ بارش ہو | آسمان سے | جس میں

گونگے اور اندھے ہیں اس لئے (راہِ حق کی طرف) لوٹتے ہی نہیں۔ یا اُن کی مثال اُن لوگوں کی سی ہے جن پر آسمان کی جانب

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۳) منافقین کو جب اسلام کی دعوت دی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ ان نادان مسلمانوں کی طرح ہم تو ایمان نہیں لا سکتے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ خود ہی نادان ہیں مگر اپنی نادانی کو نہیں جانتے اور پختہ ایمان ویقین کو نادانی سمجھتے ہیں۔

(۱۴) اور منافقین کا حال یہ ہے کہ جب مسلمانوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم بھی مسلمان ہیں اور جب اپنے شریر سرغنوں سے تنہائی میں ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو تمھارے ساتھ ہیں اور مسلمانوں سے تو ہم مذاق کر رہے ہیں۔

(۱۵) اللہ قیامت کے روز ان کو مذاق کرنے کا بدلہ اور سزا دے گا' فی الحال وہ انھیں مہلت دے رہا ہے اور یہ اپنی سرکشی اور بغاوت میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں

(۱۶) یہی لوگ ہیں جنھوں نے اسلام کے بجائے منافقت کو اختیار کر لیا مگر اس کاروبار میں انھیں کچھ نفع نہ ہُوا اور نہ ہدایت ملی۔

(۱۷) منافقین کی مثال: ان کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص اندھیرے میں آگ جلائے اور جب اس سے چاروں طرف روشنی ہو جائے تو اچانک اللہ اس کی روشنی ختم کر دے اور وہ اندھیرے میں ڈوب جائے اور کچھ نہ دیکھ سکے۔ منافقین کی بھی یہی مثال ہے کہ اسلام اور حضور ﷺ کی تشریف آوری سے بہت سے انسانوں کو ہدایت اور روشنی نصیب ہوئی لیکن منافقین اس سے کوئی فائدہ نہ اُٹھا سکے اور اندھیروں میں بھٹکتے رہ گئے اس لئے وہ کبھی کبھار اسلام کی روشن تعلیمات سے متاثر ہو کر دل سے اس کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اور مسلمانوں میں ظاہری طور پر شامل ہو کر دنیاوی فوائد بھی حاصل کرتے رہتے ہیں۔ لیکن ان کا اندرونی کفر ان پر دوبارہ غالب آ جاتا ہے اور وہ پھر سے کفر ومنافقت کے اندھیروں میں ڈوب جاتے ہیں۔

(۱۸) یہ منافق گویا بہرے ہیں کہ حق بات سن نہیں سکتے، گونگے ہیں کہ حق بات ظاہر نہیں کر سکتے، اندھے ہیں کہ حق کو دیکھ بھی نہیں سکتے۔ پس وہ دین کی طرف سچے دل سے نہیں آئیں گے۔

افعال: لَقُوْا: ملاقات کی' ماضی جمع غائب (لَقِیَ' یَلْقٰی)۔ اِذَا خَلَوْا: جب علیحدہ ہوتے ہیں' اکیلے ہوئے (خَلَا' یَخْلُوْ)۔ یَمُدُّ: مہلت دیتا ہے' مضارع واحد غائب (مَدَّ. یَمُدُّ)۔ یَعْمَهُوْنَ: اندھے ہو رہے ہیں' یہ عَمَهٌ سے نکلا ہے' بمعنی اندھا پن' اس سے ایسی کیفیت مراد ہے کہ انسان کو راستہ سجھائی نہ دے اور اندھوں کی طرح ہاتھ پاؤں مارتا پھرے۔ اِشْتَرَوُا: انہوں نے خرید لی' یہ لفظ خریدنے اور بیچنے دونوں کے لئے آتا ہے' مراد ایمان کی بجائے کفر اور نفاق کی روش اختیار کی۔ رَبِحَتْ: نفع لائی' یہ ربح سے بنا ہے' جس کا مطلب نفع ہے۔ اِسْتَوْقَدَ: اس نے روشن کی (ماضی واحد غائب)۔ ذَهَبَ بِنُوْرِهِمْ: ان کا نور لے گیا۔ تَرَكَ: ترک کیا' چھوڑ دیا (تَرَكَ. یَتْرُكُ)۔ لَا یُبْصِرُوْنَ: نہیں دیکھتے ہیں' اَبْصَرَ' یُبْصِرُ۔ لَا یَرْجِعُوْنَ: نہیں لوٹیں گے (رَجَعَ. یَرْجِعُ)۔

اسماء: مَرَضٌ: بیماری۔ اَلِیْمٌ: دردناک۔ بِمَا: اس لئے' اس کے سبب سے۔ کَمَا: (كَ. مَا): جیسا کہ۔ السُّفَهَآءُ: بے وقوف لوگ' یہ سفیہ کی جمع ہے جو سفہ سے نکلا ہے' معنی ہلکا پن' چونکہ بے وقوف عقل کے ہلکے ہیں' اس لئے اس سے مراد احمق ہیں۔ مُسْتَهْزِءُوْنَ: مذاق کرنے والے' یہ لفظ استہزاء سے بنا ہے جس سے مراد تمسخر کرنے' ہنسی اڑانے کے ہیں۔ صُمٌّ: بہرے' اس کا واحد اَصَمّ ہے جس کے معنی ہیں بہرا۔ بُكْمٌ: گونگے' یہ ابکم کی جمع ہے۔ عُمْیٌ: اندھے یہ اعمیٰ کی جمع ہے۔

حروف: اِنَّ: بے شک۔ مَا: نہیں۔ فِیْ: بیچ میں۔ فَ: پس۔ لِ: لئے۔ لَمَّا: جب۔ كَ: مانند۔

ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ج يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ

تاریکیاں (ہوں) | اور گرج | اور بجلی ہو | کہ ٹھونستے ہیں | اپنی انگلیاں | اپنے کانوں میں

سے ایک سخت بارش ہو رہی ہے جس میں تاریکیاں اور گرج چمک ہو تو یہ لوگ بجلی کی کڑک پر کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے ہیں

مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ط وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝۱۹

(بجلی کی) کڑک سے | موت کے ڈر سے | اور اللہ | گھیرے ہوئے ہے | کافروں کو

موت کے خوف سے اور (یاد رکھو کہ) اللہ تعالیٰ کافروں کو (ہر طرف سے) گھیرے ہوئے ہے

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ط كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ

قریب ہے (کہ) | آسمانی بجلی | اُچک لے | اُن کی بینائی کو | جب کبھی | چمکتی ہے | اُن پر

قریب ہے کہ آسمانی بجلی اُن کی بینائی اُچک لے (چنانچہ) جب کبھی اُن کے لئے روشنی ہو جاتی ہے تو

مَّشَوْا فِيْهِ لا وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ط وَلَوْ شَآءَ

(تو) چل پڑتے ہیں | اس میں | اور جب | اندھیرا ہو جاتا ہے | اُن پر | تو رُک جاتے ہیں | اور اگر | چاہتا

اس میں چلنے لگتے ہیں اور جب اُن پر اندھیرا چھا جاتا ہے تو رُک جاتے ہیں اور اگر اللہ چاہتا

اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ط اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

اللہ | تو ختم کر دیتا | ان کی سماعت | اور اُن کی بینائی | بے شک | اللہ | ہر چیز پر

تو ان کے سننے اور دیکھنے کی قوت ختم کر دیتا، بے شک اللہ تعالیٰ ہر بات پر

قَدِيْرٌ ۝۲۰ ع يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ ع ۲ ۱۳ ۲

قادر ہے | اے لوگو! | عبادت کرو | اپنے رب کی | وہ جس نے | پیدا کیا تمہیں | اور اُن لوگوں کو

قدرت رکھتا ہے۔ اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو، جس نے تمہیں اور ان سب کو جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں

مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝۲۱ لا الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا

جو تم سے پہلے تھے | تاکہ تم | تقویٰ اختیار کرو | جس نے | بنایا | تمہارے لئے | زمین کو | فرش (جیسا)

پیدا کیا ہے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔ وہ ربّ جس نے تمہاری خاطر زمین کو فرش اور آسمان

وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ص وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ

اور آسمان کو | چھت | اور اُتارا | آسمان سے | پانی | پھر نکالا | اُس کے ذریعے

کو چھت جیسا بنایا اور آسمان کی جانب سے مینہ برسایا جس کے ذریعہ

مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ج فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا

پھلوں میں سے | رزق | تمہارے لئے | پس نہ بناؤ | اللہ کے لئے | شریک

تمہارے کھانے کے لئے طرح طرح کے پھل پیدا کیے پس کسی کو اللہ کا شریک نہ

وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۲۲ وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا

اور تم (یہ) جانتے ہو | اور اگر | تم ہو | شک میں | اُس (کلام) کے بارے میں

بناؤ اور تم جانتے ہو (کہ اس کا کوئی شریک نہیں)۔ اور اگر تمہیں اس (کتاب) میں جو ہم نے اپنے بندے (محمدؐ) پر

(۱۹) یا جس طرح بارش کی مثال ہے جس میں بادلوں کا اندھیرا اور بجلی کی کڑک اور چمک ہوتی ہے اور نادان لوگ کڑک کے مارے، موت کے ڈر سے، کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے ہیں حالانکہ یہی گرج چمک، بارانِ رحمت اور زمین کی آبادی کا باعث ہوتی ہے۔ اسی طرح منافقین کا حال ہے کہ اسلام کی بعض ظاہری تکالیف جیسے جہاد اور مالی قربانیوں کو موت سمجھ کر اس سے بچنا چاہتے ہیں حالانکہ یہ احکامات دنیا و آخرت کی کامیابی کا ذریعہ ہیں اور کفار اللہ کی گرفت سے بچ نہیں سکتے۔ ان سب باتوں کا بالآخر حساب ضرور ہوگا۔

(۲۰) ان نادانوں کی حالت یہ ہے کہ جب آسمانی بجلی چمکتی ہے تو روشنی میں چلنے لگتے ہیں اور اندھیرا ہو جاتا ہے تو کھڑے کے کھڑے رہ جاتے ہیں بالکل ویسے ہی یہ منافق جب اسلام کے فوائد اور ترقیاں دیکھتے ہیں تو اس کی طرف جھک پڑتے ہیں لیکن ظاہری تکالیف اور احکامات کو دیکھ کر پھر کفر کی طرف لوٹ جاتے ہیں اور اگر اللہ چاہتا تو ان کی سننے اور دیکھنے کی قوت ہی سلب کر لیتا کیوں کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ لیکن یہ اس کی مہربانی ہے کہ ان کو سدھر جانے کی مہلت اور موقع دے رہا ہے۔

(۲۱) ایک اللہ کی عبادت کا حکم اور اس کے دلائل: اے لوگو! تم اپنے رب کی عبادت کرو جو تم سب کا پیدا کرنے والا ہے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

(۲۲) وہ رب جس نے تمھارے آرام کے لیے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت جیسا بنا دیا اور آسمان سے پانی برسا کر تمھارے کھانے کے لیے پھل پیدا کر دیے لہٰذا کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، اور تم خوب جانتے ہو کہ ان تمام کاموں میں اس کا کوئی شریک نہیں۔

افعال: یَکَادُ: قریب ہے، کَادَ، یَکَادُ۔ یَخْطَفُ: اچک لے، مراد آنکھوں کا چندھیانا۔ مَشَوْا: چلے (ماضی جمع غائب) (مَشٰی، یَمْشِیْ)۔ قَامُوْا: کھڑے ہوگئے (ماضی جمع غائب) (قَامَ، یَقُوْمُ)۔ لَذَھَبَ: لے جائے (ماضی) (ذَھَبَ، یَذْھَبُ)۔ اعْبُدُوْا: عبادت کرو (امر جمع حاضر)۔ تَتَّقُوْنَ: تم بچو (مضارع جمع حاضر)۔ جَعَلَ: بنا دیا، یَجْعَلُ مضارع۔ اَخْرَجَ: نکالا، خارج کیا۔ لَا تَجْعَلُوْا: نہ بناؤ (نہی جمع حاضر)۔ تَعْلَمُوْنَ: علم رکھتے ہو (مضارع جمع حاضر)۔

اسماء: کَصَیِّبٍ: جیسے مینہ، تیز بارش۔ اَصَابِعَ: انگلیاں۔ اِذَا: جب۔ اَلْمَوْت: موت۔ ظُلُمٰتٍ: تاریکیاں، اندھیری گھٹا۔ بَرْقٌ: بجلی، چمک۔ حَذَرَ: خوف، ڈر، اندیشہ۔ صَوَاعِقِ: کڑک۔ مُحِیْطٌ: گھیرنے یا احاطہ کرنے والا، یہ لفظ احاطہ سے بنا ہے، جس کے معنی چاروں طرف سے گھیر لینا۔ شَیْءٍ: شے، چیز۔ النَّاسُ: لوگ۔ قَدِیْرٌ: قادر ہے۔

حروف: لَوْ: اگر۔ فَ: پس۔ عَلٰی: اوپر۔ مِنْ: سے۔ فَ: پس، پھر، تو۔ اِنْ: اگر۔

نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَأْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا

جو نازل کیا ہم نے | اپنے بندے پر | تو تم (بھی) لے آؤ | ایک سورت | اُس جیسی | اور بلالاؤ

نازل کی ہے، کچھ شک ہو تو تم بھی ویسی ہی ایک سورت بنا لاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا اپنے

شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٣﴾ فَاِنْ

اپنے مددگاروں کو | سوائے | اللہ کے | اگر | تم ہو | سچے | پس اگر

تمام مددگاروں کو بھی بلالو، اگر تم (اپنے دعویٰ میں) سچے ہو، پھر اگر

لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ

تم نہ کرسکو | اور ہرگز کبھی نہ سکوگے | تو ڈرو | آگ سے | وہ | جس کا ایندھن | لوگ

تم (ایسا) نہ کر سکو اور ہرگز نہ کر سکو گے، تو اُس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن (نافرمان) انسان اور پتھر

وَالْحِجَارَةُ ۖۚ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٤﴾ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اور پتھر (ہیں) | تیار کی گئی ہے | کافروں کے لئے | اور خوشخبری دیجئے | اُن (لوگوں) کو | جو ایمان لائے

ہوں گے (یہ آگ) کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ اور (اے نبی!) ان لوگوں کو جو ایمان لائیں اور

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ

اور کام کئے | اچھے | کہ اُن کے لئے | باغ ہیں | کہ جاری ہیں | جن کے نیچے | نہریں

نیک عمل کریں، خوشخبری دیجئے کہ اُن کے لئے ایسے باغ ہوں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی

كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ

جب بھی | دیا جائے گا انہیں | اُن میں سے | کوئی پھل | کھانے کو | تو کہیں گے | کہ یہ تو | وہی ہے

اور جب ان کو (ان باغوں میں سے) کوئی پھل کھانے کو دیا جائے گا تو کہیں گے یہ تو

رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ

جو دیا جا چکا تھا ہمیں | اس سے پہلے | اور دیئے جائیں گے ان کو | (پھل) ہم شکل | اور اُن کے لئے

پہلے بھی ہمیں دیا جا چکا ہے اور اُن کو (دنیا کے پھلوں سے) ملتے جلتے (پھل) دیئے جائیں گے نیز ان (باغوں)

فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙۗ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٥﴾ اِنَّ اللّٰهَ

ان (جنتوں) میں | بیویاں (ہوں گی) | پاکیزہ | اور وہ ان (باغوں) میں | ہمیشہ رہیں گے | بیشک | اللہ

میں ان کے لئے پاک عورتیں ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ بے شک اللہ اس بات سے

لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ

نہیں جھجکتا | کہ بیان کرے | کوئی مثال | مچھر (کی ہو) | یا اس سے بڑھ کر | سو جو لوگ

نہیں جھجکتا کہ وہ مچھر یا اس سے بھی زیادہ (حقیر) چیز کی مثال (بندوں کو سمجھانے کے لئے) بیان کرے، پس جو لوگ ایمان

اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ

ایمان لاچکے ہیں | وہ تو جانتے ہیں | کہ وہ مثال ٹھیک ہے | اُن کے رب کی طرف سے | لیکن جو لوگ

لائے ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ (مثال) ان کے ربّ کی طرف سے برحق ہے لیکن وہ جنہوں نے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۳) قرآن حکیم کا چیلنج، کہ یہ کلام الٰہی ہے: قرآن کریم اللہ کا نازل کردہ کلام اور معجزہ ہے۔ اس آیت میں کفار سے کہا گیا ہے کہ یہ قرآن جو ہم نے محمد ﷺ پر نازل کیا ہے اگر تمھیں اس کے کلام الٰہی ہونے میں شک ہو اور خیال ہو کہ یہ انسانی کلام ہے تو تم اہل عرب جو اپنی فصاحت و بلاغت کا اتنا بڑا دعویٰ رکھتے ہو کہ اپنے مقابلہ میں ساری دنیا کو عجم یعنی گونگا سمجھتے ہو تو اس جیسی ایک چھوٹی سی سورت ہی بنا لاؤ۔ اور اللہ کے سوا اپنے تمام اہل دانش اور شعراء کو بھی بلا لو کہ وہ اس کام میں تمھاری امداد کریں اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو کہ یہ قرآن، انسانی کلام ہے۔ قرآن حکیم کا یہ چیلنج، زمانۂ نزول کے عربوں کے علاوہ، روز قیامت تک تمام لوگوں کے لئے برقرار ہے۔

(۲۴) لیکن اگر تم ایسی سورت نہ بنا سکو اور یاد رکھو کہ بنا بھی نہ سکو گے کیوں کہ یہ قرآن نہ صرف اپنے زبان و بیان کے لحاظ سے، بلکہ زندگی کا مکمل دستور ہونے کی حیثیت سے بھی بے مثال ہے اور کوئی انسان یا انسانی گروہ اس جیسا کلام نہیں بنا سکتا۔ تو پھر ڈرو دوزخ کی آگ سے، جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے اور اس کا ایندھن یہی کفار اور وہ پتھر ہوں گے جن کی وہ عبادت کیا کرتے تھے۔ لہٰذا قرآن کے کلام الٰہی ہونے کا انکار نہ کرو۔

(۲۵) ایمان اور نیک اعمال کا بدلہ: اور نیک اعمال کرنے والے مؤمنوں کو بشارت دیجیے کہ انھیں ایسی جنتوں میں داخل کیا جائے گا، جن میں اللہ نے دودھ، شہد، پانی اور پاکیزہ شراب کی نہریں جاری کی ہیں جب انھیں وہاں کوئی جنتی پھل کھانے کو ملے گا تو کہیں گے کہ یہ تو وہی ہے جو ہمیں پہلے ملا تھا حالانکہ جنت کے پھل صورت میں تو ایک جیسے ہوں گے یا دنیاوی پھلوں جیسے ہوں گے لیکن مزے میں بہت مختلف اور انتہائی لذیذ ہوں گے۔ اور اس کے علاوہ انھیں وہاں دنیاوی آلائشوں اور کمزوریوں سے پاک صاف بیویاں ملیں گی اور وہ ان باغات میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

افعال: كُنْتُمْ: ہو تم۔ نَزَّلْنَا: نازل کیا ہم نے (ماضی جمع متکلم)۔ اُدْعُوْا: بلاؤ (امر جمع حاضر) دَعَا، يَدْعُوْا۔ اُوْتُوْا: لاؤ (امر جمع حاضر)۔ لَمْ تَفْعَلُوْا: تم نے کیا۔ اُعِدَّتْ: وہ تیار کی گئی۔ اٰمَنُوْا: ایمان لائے (اٰمَنَ. يُؤْمِنُ)۔ عَمِلُوْا: عمل کیے (ماضی جمع غائب)۔ تَجْرِیْ: بہتی ہے (واحد غائب مؤنث) جَرٰی۔ رُزِقُوْا: انہیں رزق دیا گیا (ماضی مجہول جمع غائب) رَزَقَ، يَرْزُقُ۔ قَالُوْا: کہیں گے، کہنا (ماضی جمع غائب)۔ اُتُوْا: وہ دیے گئے، جائیں گے (ماضی مجہول غائب) اَتٰی، يَاْتِیْ۔

اسماء: رَيْبٍ: شک۔ مِثْلِهٖ: اس کی مانند۔ صٰدِقِيْنَ: سچے، راست گو (اسم فاعل)۔ وَقُوْدُ: ایندھن۔ اَلْحِجَارَةُ: پتھر۔ هَا: اس کا مونث ہ ضمیر۔ لَهُمْ: (لَ . هُمْ) ان کے لئے۔ هُمْ: وہ، ان کا۔ تَحْتِ: نیچے۔ هَا: ان کے (مونث کے لئے)۔ هٰذَا: یہ اسم اشارہ قریب۔ مُتَشَابِهًا: مشابہ، مانند۔ خٰلِدُوْنَ: ہمیشہ رہنے والے، اسم فاعل۔ مُطَهَّرَةٌ: پاک۔ مَا: کسی۔

حروف: فَ: پس، پھر، تو۔ اِنْ: اگر۔ وَ: اور۔

كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ

کافر ہیں | وہ کہتے ہیں | کیاارادہ ہے | اللہ کا | اس مثال سے | گمراہ کرتا ہے | اس سے | بہتوں کو

انکار کیا کہتے ہیں کہ اللہ کا اس مثال (کے بیان کرنے) سے مقصد کیا تھا؟ اللہ بہت سے لوگوں کو (ان مثالوں) کے ذریعہ گمراہ

وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ۭ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ۙ ﴿٢٦﴾

اور ہدایت کرتا ہے | اس سے | بہت سے (لوگوں کو) | اور نہیں | گمراہ کرتا | اس سے | مگر فاسقوں کو

کرتا ہے اور بہتوں کو اس سے ہدایت دیتا ہے لیکن گمراہ تو وہ صرف نافرمانوں کو ہی کرتا ہے۔

الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠ وَيَقْطَعُوْنَ

جو | توڑتے ہیں | اللہ کا عہد | اُس کے پختہ کرنے کے بعد | اور قطع کرتے ہیں

(یعنی) وہ جو اللہ کے ساتھ پکا وعدہ کرنے کے بعد اس کو توڑ دیتے ہیں۔ اور جن (رشتوں)

مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ

وہ (تعلق) کہ حکم دیا اللہ نے | کہ جوڑا جائے | اور فساد مچاتے ہیں | زمین میں | وہی لوگ ہیں

کو جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے ان کو قطع کر دیتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں یہی لوگ

الْخٰسِرُوْنَ ﴿٢٧﴾ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا

خسارہ اُٹھانے والے | کس طرح | انکار کرتے ہو تم | اللہ کا | حالانکہ تم تھے | مُردے (غیر موجود)

خسارہ میں ہیں۔ تم لوگ اللہ کا کیسے انکار کرتے ہو حالانکہ تم موجود نہ تھے

فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٢٨﴾

پس اُسی نے تم کو زندہ کیا | پھر وہی تم کو موت دے گا | پھر تم کو زندہ کردے گا | پھر اُسی کی طرف | تم لوٹائے جاؤ گے

اس نے تمہیں پیدا کیا پھر تم پر موت طاری کرے گا پھر (آخرت میں) زندہ کرے گا پھر اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۤ ثُمَّ اسْتَوٰٓى

وہی ہے جس نے | پیدا کیا تمہارے لئے | جو زمین میں ہے | سب کچھ | پھر متوجہ ہوا

اللہ وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے زمین کی تمام چیزیں پیدا کیں پھر آسمانوں کی طرف

اِلَى السَّمَاۗءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ۭ وَھُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ

آسمان کی طرف | پس درست کر کے بنا دیا اُن کو | سات | آسمان | اور وہ | ہر چیز سے

توجہ فرمائی اور سات آسمان ترتیب دیئے وہ ہر بات کو

عَلِيْمٌ ﴿٢٩﴾ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ

باخبر ہے | اور جب کہا | آپ کے ربّ نے | فرشتوں سے | کہ میں بنانے والا ہوں | زمین میں

جانتا ہے اور (اے نبی! یاد کرو) جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں ایک نائب مقرر کرنے والا ہوں

خَلِيْفَةً ۭ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ

(ایک) نائب | کہنے لگے | کیا تو بنائے گا | اُس میں | اُس کو | جوفساد مچائے گا | اُس میں | اور بہائے گا

انہوں نے عرض کیا (کہ اے اللہ!) کیا تو اُسے نائب مقرر کرے گا جو زمین میں فساد پھیلائے اور خون بہائے

آیت نمبر — آسان تفسیر

(۲۶) لوگوں کو مثالوں کے ذریعے تعلیم دینے کا فائدہ: قرآن میں شرک اور کفر کی کمزوری سمجھانے کے لئے جو مکھی یا مچھر کی مثال آئی ہے اس پر کفار کا یہ اعتراض کہ اللہ کے کلام میں ایسی معمولی چیزوں کا ذکر کیسے آسکتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ کوئی مثال بیان کرنے سے نہیں جھجکتا خواہ مچھر کی ہو یا اس سے بھی بڑھ کر، تو جو ایمان والے ہیں وہ اس مثال کو حق سمجھ کر نصیحت حاصل کرتے ہیں اور جو منکر ہیں وہ اس پر اعتراض کرتے ہیں کہ اس مثال کے بیان کرنے سے اللہ کا کیا مقصد ہے۔ اس طرح اللہ گمراہ کرتا ہے اس سے بہتوں کو جو اس پر غور نہیں کرتے اور ہدایت کرتا ہے انھی مثالوں سے بہتیروں کو جو اس میں تدبر کرتے ہیں اور گمراہ تو وہ صرف نافرمانوں ہی کو کرتا ہے جو ہدایت تلاش ہی نہیں کرتے۔

(۲۷) اور نافرمان وہ ہیں جو اللہ کی نشانیوں کو دیکھتے ہوئے اور نبیوں کی باتوں سے باخبر ہونے کے باوجود اللہ سے کئے ہوئے وعدے توڑ دیتے ہیں اور باہمی انسانی رشتوں کو توڑتے ہیں جن کو جوڑنے اور مضبوط بنانے کا حکم ہے اور اس طرح دنیا میں فساد پھیلاتے رہتے ہیں آخرت میں انھی لوگوں کو سخت خسارہ اٹھانا پڑے گا۔

(۲۸) انسانوں کی پیدائش، موت اور زمین و آسمان کی تخلیق میں اللہ کی نشانیاں: اے انسانو! تم اللہ کا انکار کیسے کر سکتے ہو حالانکہ تم موجود نہیں تھے پھر اُس نے تمھیں پیدا کر دیا اور تمہارے وقتِ مقررہ پر تمھیں موت دے کر قیامت کے روز دوبارہ زندہ کر دے گا پھر تمھیں اپنے اعمال کی جزا و سزا کے لیے اس کے سامنے پیش ہونا پڑے گا۔ اتنے زبردست قوت والے اور مہربان مالک کا انکار کیسے درست ہو سکتا ہے؟

(۲۹) وہی اللہ، جس نے زمین کی سب چیزیں تمھارے فائدے کے لیے پیدا کیں اور آسمان بنانے کا ارادہ فرمایا تو سات آسمان بنا دیے اور اس کو زمینوں، آسمانوں اور ان کے اندر موجود ہر چیز کا پورا پورا علم ہے۔

افعال: لَا یَسْتَحْیٖ: نہیں حجاب کرتا، جھجکتا (مضارع منفی)۔ یَضْرِبَ: بیان کرے (مضارع واحد غائب)۔ یَعْلَمُوْنَ: جانتے ہیں (مضارع جمع غائب) عَلِمَ، یَعْلَمُ۔ کَفَرُوْا: کفر کیا (ماضی جمع غائب) کَفَرَ، یَکْفُرُ۔ یَقُوْلُوْنَ: کہتے ہیں (مضارع جمع غائب) قَالَ، یَقُوْلُ۔ اَرَادَ: ارادہ کیا (ماضی واحد غائب) اَرَادَ، یُرِیْدُ۔ یُضِلُّ: گمراہ کرتا ہے (مضارع واحد غائب) اَضَلَّ، یُضِلُّ۔ یَھْدِیْ: ہدایت دیتا ہے (مضارع واحد غائب) ھَدٰی، یَھْدِیْ۔ مَا یُضِلُّ: گمراہ نہیں کرتا (مضارع منفی بہ ما)۔ یَنْقُضُوْنَ: توڑتے ہیں (مضارع جمع غائب) نَقَضَ، یَنْقُضُ۔ یَقْطَعُوْنَ: کاٹتے ہیں (مضارع جمع غائب) قَطَعَ، یَقْطَعُ۔ یُوْصَلَ: جوڑا جانا (مضارع مجہول واحد غائب) وَصَلَ، یَصِلُ۔ یُمِیْتُ: وہ مردہ کرے گا (مضارع واحد غائب) اَمَاتَ، یُمِیْتُ۔ تُرْجَعُوْنَ: لوٹائے جاؤ گے، اس کا مادہ رَجَعَ ہے، (مضارع مجہول جمع غائب) رَجَعَ، یَرْجِعُ۔ اَحْیَا: زندہ کیا (ماضی واحد غائب)۔ خَلَقَ: پیدا کیا (ماضی واحد غائب) مضارع یَخْلُقُ۔ اِسْتَوٰی: اس نے قصد کیا (ماضی واحد غائب)۔ سَوّٰی: اس نے درست کیا (ماضی واحد غائب)۔

اسماء: بَعُوْضَۃً: مچھر۔ مَا: کسی بھی چیز۔ اَمَّا: تفصیل مجمل کے لئے آتا ہے۔ مَثَلًا: مثال۔ الْفٰسِقِیْنَ: بدکار، فاسق لوگ، نافرمان، اطاعت کی حد سے نکلنے والے۔ عَھْدَ اللّٰہِ: اللہ کا عہد (مرکب اضافی)۔ مِیْثَاقَ: استواری، مضبوطی۔ اُولٰٓئِکَ: وہی، وہ (اسم اشارہ بعید)۔ الْخٰسِرُوْنَ: نقصان میں پڑنے والے (اسم فاعل)۔ اَمْوَاتًا: مردے۔ کَیْفَ: کیسا، کس طرح، کیسے۔ ھُوَ: وہ۔ ھُمْ: جمع۔ جَمِیْعًا: سب۔ السَّمَآءِ: آسمان۔ سَبْعَ: سات۔ عَلِیْمٌ: علم رکھنے والا۔

حروف: اِلَّا: مگر۔ فَ: پس۔ فِیْ: میں۔ ثُمَّ: پھر۔ اِلٰی: طرف۔ لِ: لئے۔ اَ: کیا، استفہام۔ بِ: ساتھ۔

الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۖ قَالَ

خون | اور ہم (تو) | پاکیزگی بیان کرتے ہیں | تیری حمد کے ساتھ | اور بزرگی بیان کرتے ہیں | تیری | فرمایا

حالانکہ ہم (ہر وقت) تیری حمد و ثناء میں مشغول رہتے ہیں ارشاد ہوا

إِنِّيٓ أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٣٠﴾ وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَآءَ

یقیناً میں | جانتا ہوں | جو تم نہیں جانتے | اور سکھادیئے (اللہ نے) | آدم (کو) | نام

جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے اور (اللہ نے) آدم کو سب چیزوں

كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ أَنۢبِـُٔونِي بِأَسْمَآءِ

سب | پھر | پیش کیا انہیں | فرشتوں پر | اور فرمایا | بتاؤ مجھے | نام

کے نام سکھا دیئے پھر انہیں فرشتوں کے روبرو پیش کیا اور کہا مجھے ان کے نام بتاؤ

هٰٓؤُلَآءِ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ﴿٣١﴾ قَالُوا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ

ان کے | اگر تم ہو | سچے | اُنہوں نے کہا | تو پاک ہے | ہمیں (کچھ) علم نہیں

اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو۔ (اس پر فرشتوں نے) کہا اے اللہ تو پاک ہے ہم تو اسی قدر جانتے ہیں

إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۖ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ﴿٣٢﴾ قَالَ يٰٓـَٔادَمُ

مگر | جو | تو نے ہمیں سکھا دیا | بیشک تو ہی ہے | خوب جاننے والا | حکمت والا | فرمایا | اے آدم!

جس قدر تو نے ہمیں علم دیا ہے بیشک تو ہی علم و حکمت والا ہے (اللہ نے) فرمایا اے آدم!

أَنۢبِئْهُمْ بِأَسْمَآئِهِمْ ۖ فَلَمَّآ أَنۢبَأَهُمْ بِأَسْمَآئِهِمْ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ

بتادے انہیں | نام اُن کے | پس جب | اُس نے بتادیئے انہیں | اُن کے نام | تو فرمایا | کیا میں نے کہا نہ تھا

تم اُن کو ان کے نام بتاؤ پس جب اُس نے فرشتوں کو ان کے نام بتا دیئے تو ارشاد ہوا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا

لَّكُمْ إِنِّيٓ أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۙ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ

تم سے | کہ میں ہی جانتا ہوں | پوشیدہ باتیں آسمانوں کی | اور زمین کی | اور میں جانتا ہوں | جو تم ظاہر کرتے ہو

کہ میں زمین و آسمان کے غیب سے پوری طرح واقف ہوں اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو

وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ﴿٣٣﴾ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ

اور جو | تم چھپاتے تھے | اور جب ہم نے کہا | فرشتوں سے | (کہ) سجدہ کرو | آدم کو

اور جو تم چھپاتے ہو وہ سب جانتا ہوں۔ اور (یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو

فَسَجَدُوٓا إِلَّآ إِبْلِيسَ ۖ أَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ۫ وَكَانَ

تو سجدہ کیا سب نے | سوائے | ابلیس کے | اُس نے انکار کیا | اور تکبر کیا | اور ہوگیا

تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا اُس نے حکم نہ مانا اور تکبر کیا اور کافروں

مِنَ الْكٰفِرِينَ ﴿٣٤﴾ وَقُلْنَا يٰٓـَٔادَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ

کافروں میں سے | اور ہم نے کہا | اے آدم! | رہو تم | اور تمہاری بیوی | جنت میں

میں شمار ہوا اور ہم نے حکم دیا کہ اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں سکونت اختیار کرو

(۳۰) اللہ کی جانب سے' زمین میں انسان کی خلافت اور اس کو زبانوں کی تعلیم دینا: اور یاد کرو جب کہ اللہ نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں اپنا ایک نائب بناؤں گا تو فرشتوں نے آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے زمین پر جنات کی خون ریزی اور فساد کو پیش نظر رکھ کر یا اللہ کی جانب سے ملنے والے کسی خاص علم کے ذریعے اندازہ لگا کر عرض کیا کہ اے اللہ! وہ نائب تو زمین میں فساد اور خون ریزی کرے گا اور ہم تیری حمد و تسبیح کے لیے ہر وقت حاضر ہیں۔ اللہ نے فرمایا آدم علیہ السلام کی پیدائش میں جو حکمتیں اور راز پوشیدہ ہیں انھیں میں ہی جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔

(۳۱) اور اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام اشیاء کے نام (اور خواص) کا علم سکھا دیا۔ پھر اُن اشیاء کو فرشتوں کے سامنے کر کے فرمایا کہ اگر تم سچے ہو کہ آدم علیہ السلام سے زیادہ تم خلافت کے مستحق ہو تو مجھے ان چیزوں کے نام بتاؤ۔

(۳۲) انھوں نے عرض کی اے اللہ! تُو ہر نقص اور عیب سے پاک ہے ہم عاجز ہیں، ہم تو صرف وہی کچھ جانتے ہیں جو تُو نے ہمیں سکھا دیا ہے اس کے علاوہ ہم کچھ نہیں جانتے، بلا شبہ تُو ہی خوب جاننے والا حکمت والا ہے۔

(۳۳) فرشتوں کی عاجزی کے اعتراف کے بعد حضرت آدم علیہ السلام سے فرمایا کہ تم ہی ان فرشتوں کو ان اشیاء کے نام بتاؤ۔ جب حضرت آدم علیہ السلام نے انھیں سب اشیاء کے نام بتا دیے تو اللہ نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں نے تو تم سے کہہ دیا تھا کہ میں ہی آسمانوں اور زمین کے رازوں اور تمھاری کھلی اور چھپی سب باتوں کو جانتا ہوں۔ اس امتحان میں حضرت آدم علیہ السلام کی برتری' علم کی بنیاد پر ظاہر ہوئی۔ لہٰذا فرشتوں کو آپؑ کی تعظیم کرنے کا حکم ہوا۔

(۳۴) ملائکہ کو سجدہ کا حکم دے کر' انسان کی عزت افزائی: اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم علیہ السلام کی تعظیم کے لیے سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے غرور و تکبر کی وجہ سے انکار کیا اور کافر بن بیٹھا۔ اسلام سے پہلے کی شریعتوں میں بڑوں بزرگوں کی تعظیم کے لئے سجدہ جائز تھا' اسلامی شریعت میں اللہ کے سوا کسی اور شخصیت کو سجدہ کرنا منع کر دیا گیا۔

افعال: قَالُوْا: انہوں نے کہا (قَالَ' یَقُوْلُ)۔ تَجْعَلُ: تو بنائے گا (مضارع واحد حاضر) جَعَلَ' یَجْعَلُ۔ یُفْسِدُ: فساد کرے گا' (مضارع واحد غائب)۔ یَسْفِكُ: خون بہائے گا (مضارع واحد غائب)۔ نُقَدِّسُ: ہم تیری پاکیزگی بیان کرتے ہیں (مضارع جمع متکلم) قَدَّسَ' یُقَدِّسُ۔ اَعْلَمُ: میں جانتا ہوں (مضارع واحد متکلم) عَلِمَ' یَعْلَمُ۔ عَلَّمَ: سکھلایا (ماضی واحد غائب)۔ عَرَضَ: پیش کیا (ماضی واحد غائب' مضارع یَعْرِضُ)۔ اَنْبِـُٔوْا: بتاؤ (امر جمع حاضر) اَنْبَأَ' یُنْبِئُ۔ عَلَّمْتَنَا: تم نے سکھایا (ماضی واحد حاضر) عَلَّمَ' یُعَلِّمُ۔ اَنْبَأَ: اس نے بتا دیا (ماضی)۔ لَمْ اَقُلْ: نہ کہا میں نے (مضارع منفی)۔ تُبْدُوْنَ: تم ظاہر کرتے ہو (مضارع جمع حاضر) اَبْدٰی' یُبْدِیْ۔ تَكْتُمُوْنَ: تم چھپاتے ہو (مضارع جمع حاضر) كَتَمَ' یَكْتُمُ۔ اُسْجُدُوْا: سجدہ کرو (امر حاضر جمع) سَجَدَ' یَسْجُدُ۔ اَبٰی: انکار کیا (ماضی واحد غائب)۔ اِسْتَكْبَرَ: تکبر کیا (ماضی واحد غائب)۔ كَانَ: تھا' كَانَ' یَكُوْنُ۔

اسماء: جَاعِلٌ: بنانے والا ہوں (اسم فاعل)۔ الدِّمَآءَ: خون۔ نَحْنُ: ضمیر منفصل جمع متکلم۔ حَمْد: تعریف۔ هُمْ: ان کو۔ كُلَّهَا: سب کے سب۔ هٰٓؤُلَآءِ: اسم اشارہ قریب' ان کے۔ صٰدِقِیْنَ: سچے۔ سُبْحَانَ: پاک ہے۔ عِلْمَ: علم۔ لَنَا (ل + نا): ہم کو۔ اِنَّكَ: بے شک تو۔ حَكِیْم: حکمت والا۔ لِلْمَلٰٓئِكَةِ: فرشتوں کے لئے۔

حروف: ثُمَّ: پھر۔ ل: لئے۔ اِلٰی: طرف۔ لَا: نہیں۔ اِلَّا: سوائے۔ لَمَّا: جب۔ ل: لئے۔ مِنْ: سے۔ اِلَّا: سوائے۔

وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ

اور کھاؤ | اُس سے | جی بھر کے | جہاں سے | چاہو | اور | قریب نہ جاؤ | اس درخت کے

اور جہاں سے چاہو خوب کھاؤ اور (یاد رکھو) اس (خاص) درخت کے نزدیک

فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٣٥﴾ فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا

(ورنہ) ہو جاؤ گے | ظالموں میں سے | پس دھوکہ دیا ان کو | شیطان نے | اُس سے | پس نکال دیا ان کو

مت جانا ورنہ ظالم قرار پاؤ گے پھر شیطان نے انہیں ڈگمگایا اور اس مقام سے

مِمَّا كَانَا فِيْهِ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ

اُس (جنّت) سے | کہ وہ دونوں تھے | جس میں | اور ہم نے کہا | تم سب نیچے اُترو | تم میں سے بعض | بعض کے

ان کو نکلوا دیا جہاں وہ تھے اور ہم نے حکم دیا کہ اُتر جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو

عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿٣٦﴾

دشمن (رہیں گے) | اور تمہارے لئے | زمین میں | ٹھکانا (ہے) | اور سامانِ زندگی | ایک وقت مقرر تک

اور (اب) تمہارے لئے زمین میں ٹھکانا ہے اور تمہیں وہاں ایک (مقررہ) وقت تک فائدہ حاصل کرنا ہے

فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ

پھر سیکھ لئے | آدمؑ نے | اپنے رب سے | کچھ کلمات | پس توجہ فرمائی | اس پر اللہ نے | بیشک | وہی ہے بڑا توبہ قبول کرنے والا

پھر آدمؑ نے اپنے رب سے چند کلماتِ (استغفار) حاصل کئے پس اللہ نے ان کی توبہ قبول کر لی بیشک وہ توبہ قبول کرنے والا

الرَّحِيْمُ ﴿٣٧﴾ قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ

نہایت رحم والا | ہم نے کہا | اُتر جاؤ | اُس سے | سب کے سب | پس اگر | آئے تمہارے پاس

رحم والا ہے ہم نے حکم دیا کہ تم سب اس (جنّت) سے (زمین پر) اُتر جاؤ اور اگر تمہارے پاس

مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

میری طرف سے | کوئی ہدایت | تو جو (کوئی) پیروی کرے گا | میری ہدایت کی | تو نہ کوئی خوف ہوگا | ان پر

میری طرف سے کوئی (پیغام) ہدایت پہنچے تو وہ لوگ جو میری ہدایت کی پیروی کریں گے اُن کو نہ کوئی خوف ہوگا

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ

اور نہ وہ | غمگین ہوں گے | اور جنہوں نے | انکار کیا | اور جھٹلایا | ہماری آیتوں کو | وُہی ہیں

اور نہ وہ غمگین ہوں گے اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری نشانیوں کو جھٹلایا

اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٣٩﴾ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا

جہنم والے | وہ | اُس میں | ہمیشہ رہیں گے | اے اولادِ یعقوب! | یاد کرو

وہ جہنمی ہوں گے (اور) اس میں ہمیشہ رہیں گے اے بنی اسرائیل! میرے ان احسانات کو

نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ

میری نعمتیں | جو | میں نے کیں | تم پر | اور پورا کرو | میرا عہد | میں پورا کروں گا

یاد کرو جو میں نے تم پر کئے اور اس عہد (اطاعت) کو پورا کرو جو تم نے مجھ سے کیا تھا

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۳۵) حضرت آدمؑ وحوا جنت میں اور شیطان کی کارستانیاں: حضرت آدم علیہ السلام کو حکم ہُوا کہ تم اور تمھاری بیوی (حوا) جنت میں رہو اور جہاں سے چاہو خوب کھاؤ پیو لیکن ایک خاص درخت کے قریب مت جانا ورنہ تم اپنے اوپر ظلم کرو گے۔

(۳۶) پس شیطان نے حضرت آدم وحوا علیہما السلام کو بہکا کر اس درخت میں سے کچھ کھلا دیا اور یہ وسوسہ ڈالا کہ اس کے کھانے سے تم ہمیشہ ہمیشہ کے لیے زندہ رہو گے اور اس طرح انھیں جنت کی نعمتوں سے نکلوا دیا۔ اس پر اللہ نے حکم دیا کہ تم سب (حضرت آدم وحوا اور ابلیس) زمین پر اُتر جاؤ اب سے تم (ایمان اور کفر کی بناء پر) ایک دوسرے کے دشمن رہو گے۔ اس لیے کہ شیطان نے تمھیں جنت سے نکلوایا ہے اور واپس یہاں آنے سے بھی تمھاری نسل کو روکتا ہی رہے گا۔ اور ایک وقتِ مقررہ تک زمین پر ہی تمھیں رہنا اور زندگی بسر کرنا ہوگا۔

(۳۷) پھر زمین پر حضرت آدم وحوا علیہما السلام کے مدت تک گریہ وزاری اور افسوس کرنے کے بعد حضرت آدم علیہ السلام کے دل میں اللہ کی طرف سے توبہ کے چند کلمات ڈالے گئے اور انھوں نے توبہ کی جو اللہ نے قبول کر لی۔ بلاشبہ اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ارحم کرنے والا ہے۔ وہ کلمات یہ تھے: رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔

(۳۸) پھر اللہ نے کہا تم سب کے سب جنت سے نیچے زمین پر اُتر جاؤ اور وہاں میری طرف سے اگر کوئی رسول ہدایت لے کر آئے تو جو کوئی اس کی پیروی کرے گا اُسے کوئی خوف وغم نہ ہوگا۔

(۳۹) اور جو لوگ ہمارے رسولوں کا انکار کر کے ہماری آیات کو جھٹلائیں گے وہ دوزخ میں جائیں گے اور ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

افعال: اُسْكُنْ: رہو (امر واحد حاضر) سَكَنَ، يَسْكُنُ۔ كُلَا: کھاؤ (امر حاضر تثنیہ) اَكَلَ، يَاْكُلُ۔ شِئْتُمَا: تم دونوں نے چاہا (ماضی حاضر) شَآءَ، يَشَآءُ۔ لَا تَقْرَبَا: نہ قریب جاؤ قرب، يقربُ۔ اَزَلَّ: لغزش دی (ماضی)۔ اِهْبِطُوْا: نیچے اترو (امر جمع حاضر) هَبَطَ، يَهْبِطُ۔ تَلَقّٰى: سیکھ لیا (ماضی واحد غائب) تَلَقّٰى، يَتَلَقّٰى۔ تَابَ: معاف کرنا تَابَ، يَتُوْبُ۔ يَاْتِيَنَّ: آئے گی (مضارع واحد غائب)۔ تَبِعَ: پیروی کرے (ماضی) مضارع يَتْبَعُ۔ يَحْزَنُوْنَ: وہ غمگین ہوں گے (مضارع جمع غائب) حَزِنَ، يَحْزَنُ۔ كَذَّبُوْا: جھٹلایا۔

اسماء: اَنْتَ: تیری (ضمیر واحد حاضر)۔ مِنْهَا (مِنْ + هَا): اس سے۔ رَغَدًا: بافراغت۔ حَيْثُ: جہاں سے۔ الظّٰلِمِيْنَ: ظالم کی جمع۔ بَعْضُكُمْ: تم میں سے بعض۔ عَدُوٌّ: دشمن۔ مُسْتَقَرٌّ: ٹھکانا، ٹھہرنا۔ جَمِيْعًا: سب کے سب۔ اِمَّا: اگر۔ مِنِّيْ (مِنْ + يِيْ): میری طرف سے۔ عَلَيْهِمْ (عَلٰى + هِمْ): ان پر۔ اَلَّذِيْنَ: جو لوگ، اَلَّذِيْ کی جمع ہے۔

حروف: اِلٰى: تک۔ لَا: نہیں۔ يَا: اے۔ عَلٰى: اوپر۔ اِلٰى: تک۔ عَلٰى: اوپر۔

بِعَهْدِكُمْ ۚ وَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ ﴿٤٠﴾ وَآمِنُوا بِمَا أَنْزَلْتُ

تمہارا عہد | اور مجھ ہی سے | ڈرتے رہو | اور ایمان لاؤ | اُس (کتاب) پر | جو میں نے نازل کی

میں بھی تمہارے ساتھ کیا ہوا وعدہ پورا کروں گا اور صرف مجھ ہی سے ڈرتے رہو اور اس کتاب پر ایمان لاؤ جو میں نے تمہاری

مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُونُوا أَوَّلَ كَافِرٍ بِهِ

تصدیق کرتی ہے | اُس کی جو | تمہارے پاس ہے | اور نہ بنو (تم ہی) | سب سے اوّل منکر | اُس کے

کتابوں کی تصدیق میں نازل کی ہے اور سب سے پہلے تم ہی اس کے منکر نہ بنو

وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا وَإِيَّايَ فَاتَّقُونِ ﴿٤١﴾ وَلَا تَلْبِسُوا

اور نہ لو | میری آیتوں پر | قیمت تھوڑی | اور مجھ ہی سے | ڈرتے رہو | اور نہ ملاؤ

اور میری آیات (میں تحریف کر کے ان) کے عوض حقیر معاوضہ نہ لو اور صرف مجھ سے ڈرتے رہو اور سچ کو

الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٤٢﴾ وَأَقِيمُوا

سچ کو | جھوٹ کے ساتھ | اور (نہ) چھپاؤ | سچی بات | اور | تم خوب جانتے ہو | اور | قائم کرو

جھوٹ میں مت ملا ڈالو اور سچ کو مت چھپاؤ اس حال میں کہ تم حقیقت کو جانتے ہو۔ اور نماز قائم کرو

الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ ﴿٤٣﴾ أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ

نماز | اور دیا کرو | زکوٰۃ | اور رکوع کرو | ساتھ رکوع کرنے والوں کے | کیا تم حکم کرتے ہو | لوگوں (کو)

اور زکوٰۃ ادا کرو اور (اللہ کے حضور) جھکنے والوں کے ساتھ (تم بھی) جھکا کرو۔ کیا تم لوگوں کو تو نیکی کی ہدایت

بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ ۚ

نیکی کا | اور بھول جاتے ہو | اپنے آپ کو | حالانکہ تم | تلاوت کرتے ہو | کتاب کی

کرتے ہو اور اپنے آپ کو بھلا رکھا ہے حالانکہ تم کتابِ الٰہی پڑھتے ہو کیا تم

أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٤٤﴾ وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۚ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ

تو کیا تم عقل نہیں رکھتے۔ | اور مدد مانگو | صبر | اور نماز (کے ساتھ) | اور یقیناً وہ | بھاری (عمل) ہے

سمجھتے نہیں۔ اور (مشکلات میں) صبر اور نماز کے ذریعے مدد حاصل کیا کرو اور یقیناً یہ کام مشکل ہے

إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ ﴿٤٥﴾ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلَاقُو رَبِّهِمْ

مگر | عاجزی کرنے والوں پر (نہیں) | جو یقین رکھتے ہیں | کہ وہ | ملنے والے ہیں | اپنے رب سے

مگر ان عاجزی کرنے والوں کے لئے (کچھ مشکل) نہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں اور اسی کے

وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ﴿٤٦﴾ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ

اور کہ وہ | اُسی کی طرف | واپس جانے والے ہیں | اے بنی اسرائیل! | یاد کرو | میری نعمتیں

حضور لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے اولادِ یعقوب! میرے وہ احسانات یاد کرو جو میں نے

الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٤٧﴾

جو | میں نے کی تھیں | تم پر | اور کہ میں نے | فضیلت دی تھی تمہیں | تمام عالم پر

تم پر کئے تھے اور یہ کہ میں نے تمہیں تمام اہلِ جہان پر فضیلت دی تھی۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۰) بنی اسرائیل کا پس منظر: سورۂ بقرہ میں یہاں سے تقریباً پہلے پارے کے آخر تک بنی اسرائیل سے خطاب کیا گیا ہے۔اور اس کی وجہ یہ ہے کہ نزول قرآن کے وقت بنی اسرائیل ہی وہ جماعت تھی جن کے پاس سابقہ انبیاء کرام کی کتابیں اور علوم کسی نہ کسی شکل میں محفوظ چلے آرہے تھے۔باقی دنیا انبیاء کرام کے علوم سے ناآشنا تھی اور کفر وشرک کی مختلف شکلوں میں مبتلا تھی۔

بنی اسرائیل کے دو بڑے گروہ یہودی اور عیسائی ہیں اور وہ اپنا تعلق حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جوڑتے ہیں۔حضرت ابراہیمؑ ۲۱۰۰ ق م میں عراق کے علاقے سے ارض کنعان (فلسطین) میں تشریف لائے تھے۔اور عرب کے شہر مکہ میں آپ نے خدائے واحد کی عبادت کیلئے کعبہ شریف کی تعمیر نو فرمائی اور عقیدہ توحید کو پوری دنیا میں پھیلایا اور اس کیلئے عظیم الشان قربانیاں دیں۔جن میں اپنے پیارے نونہال اسماعیل علیہ السلام کے گلے پر اللہ کے حکم سے چھری پھیر دینا اور نمرود کی جلائی ہوئی آگ میں داخل ہو جانا اور اللہ کا آپ کو بچالینا شامل ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹے حضرت اسماعیلؑ اور حضرت اسحاقؑ نبی بنے اور انہی دو شخصیات کی نسل میں آئندہ سلسلہ نبوت ورسالت چلا۔

حضرت اسحاقؑ کے بیٹے حضرت یعقوبؑ فلسطین میں ۲۰۰۰ ق م میں پیدا ہوئے۔آپؑ کا لقب اسرائیل تھا۔آپؑ کو اللہ نے ۱۲ بیٹوں سے نوازا جو بنی اسرائیل (اسرائیل کے بیٹے) کہلائے۔ان میں سے حضرت یوسفؑ نبی بنے۔بھائیوں کی شرارت اور حسد سے حضرت یوسفؑ ۱۷ سال کی عمر میں مصر لے جائے گئے۔بعد میں انہیں نبوت اور مصر میں عظیم الشان وزارت ملی۔لہٰذا آپ کے والدین' بھائی اور خاندان کے تمام (۶۷) افراد مصر منتقل ہو کر وہیں آباد ہو گئے۔

مصر میں اس خاندان کو خوب عروج حاصل ہوا اور پھر زوال آیا اور فرعونیوں کے غلام بن گئے۔آخر کار ۴۳۰ سال بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قیادت میں فرعونیوں کی غلامی سے نجات پا کر تقریباً چھ لاکھ کی تعداد میں مصر سے نکل کر شام اور مصر کے درمیان صحرائے تیہ کے علاقے میں آ گئے اور دو صدیوں تک جزیرہ نمائے سینا کے بیابانوں میں بھٹکنے اور مسلسل کشمکش کے بعد واپس فلسطین کی سرزمین پر قابض اور آباد ہوئے۔

بنی اسرائیل میں حضرت موسیٰؑ پر تورات نازل ہوئی۔آپؑ کے علاوہ حضرت ہارون' داؤد' سلیمان علیہم السلام اور بہت سے دیگر نبی آئے۔ان سب کے آخری نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے جن پر انجیل نازل ہوئی۔تورات' انجیل اور دیگر صحیفوں کو ملا کر ''بائبل'' یا کتاب مقدس کہا جاتا ہے۔اور اس کے ماننے والے اہل کتاب کہلاتے ہیں۔چونکہ یہ انبیاء کرام کی نسل سے تعلق رکھتے تھے اور کتاب کا علم ان کے پاس تھا۔اس لئے قرآن مجید نے سب سے پہلے انہی کو اللہ کے نازل کردہ دین' اسلام کی طرف دعوت دی۔

حضرت ابراہیم کے دوسرے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کی اولاد میں آخری نبی سردار انبیاء محمد رسول اللہ کو مکہ میں مبعوث فرمایا۔اور آخری کتاب قرآن مجید آپ پر نازل فرمائی اور تمام دنیا کے انسانوں کو عام طور پر اور بنی اسرائیل کو خاص طور پر آخری نبی پر ایمان لانے اور اس کی اطاعت کرنے کا حکم دیا گیا۔لیکن بنی اسرائیل کی اکثریت نے بنی اسماعیل کے ساتھ اپنے نسلی تعصب کی بنیاد پر' آخری نبی کی علامات کو اچھی طرح جاننے کے باوجود' آپ کا انکار کیا اور اسلام کو مٹانے کے درپے ہوئے۔جبکہ قرآن مجید انہیں ان کی تاریخ وعلوم یاد دلاتے ہوئے مسلسل' راہ راست کی طرف بلانے کی دعوت جاری رکھی اور مسلمانوں کو ان کی ظالمانہ سازشوں سے بچنے کی ہدایت کی۔

آیت (۴۰) میں بنی اسرائیل کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے آباؤ اجداد کی تاریخ یاد دلاتے ہوئے کہا گیا ہے کہ ان بے شمار انعامات واحسانات کو یاد کر کے' آخری نبی پر ایمان لانے کا وعدہ پورا کرو' تا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا وآخرت کی کامیابیاں عطا کرنے کا وعدہ پورا کرے۔

(۴۱) اور جو قرآن میں نے محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل کیا اور وہ تورات کی بھی تصدیق کرتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور چونکہ اہل کتاب ہونے کی وجہ سے تم یہ ساری باتیں اچھی طرح جانتے ہو اس لیے تم ہی سب سے پہلے اس کے منکر نہ بنو اور ساری دنیا کی دولت کے عوض بھی میری آیات میں تبدیلی اور کمی بیشی نہ کرو اور میری نافرمانی اور گرفت سے بچتے رہو۔

(۴۲) اور دین کی سچی باتوں میں' اپنی مرضی کی جھوٹی باتیں مت ملاؤ اور جان بوجھ کر سچی بات نہ چھپاؤ۔بلکہ آخری نبیؐ اور قرآن کی واضح تصدیق کا اعلان کرو۔

(۴۳) اور نماز پابندی سے پڑھا کرو اور زکوٰۃ ادا کیا کرو اور جھکنے والوں کے ساتھ جھک جایا کرو یعنی نماز باجماعت پڑھا کرو اور مسلمانوں میں شامل ہو جاؤ۔

(۴۴) یہود کی بداخلاقیاں: کیا تم اور لوگوں (مشرکین) کو تو نصیحت کرتے ہو کہ آخری نبی سچا ہے لیکن خود اس پر عمل نہیں کرتے۔حالانکہ تورات کی تلاوت کرتے ہو اور آخری نبی کی حقیقت کو خوب جانتے ہو۔کیا تمھیں عقل نہیں؟

(۴۵) اور تم اپنے ہر کام میں صبر اور نماز کے ذریعے اللہ کی مدد طلب کرو اور یہ نماز ضرور ایک بھاری عمل ہے مگر اللہ سے ڈرنے والوں اور عاجزی کرنے والوں کے لیے آسان ہے۔

(۴۶) اور اللہ کے آگے عاجزی وہی لوگ کرتے ہیں جنھیں یقین ہے کہ وہ ایک روز ضرور دوبارہ زندہ ہو کر اپنے رب سے ملاقات کرنے والے ہیں۔

(۴۷) اے بنی اسرائیل! میرے ان احسانوں کو یاد کرو جو میں نے تم پر کیے کہ میں نے نبوت اور سلطنت دے کر تمھیں اپنے زمانے کے تمام لوگوں پر برتری بخشی تھی۔اس لئے کہ دین کا علم بڑی فضیلت کی چیز ہے۔ (بقیہ افعال' اسماء' حروف صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ کیجئے)

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ
اور ڈرو | اُس دن سے | کہ کام نہ آئے گا | کوئی شخص | کسی کے | کچھ بھی | اور قبول نہ کی جائے گی
اور اُس دن سے ڈرو جب کوئی شخص کسی کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور نہ کسی کی سفارش قبول ہوگی

مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۸﴾
اُس سے | (کوئی) سفارش | اور نہ | لیا جائے گا | اُس سے (کوئی) معاوضہ | اور نہ اُن کی مدد کی جائے گی
اور نہ کسی سے معاوضہ لیا جائے گا اور نہ انہیں کوئی مدد ملے گی

وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ
اور جبکہ نجات دی ہم نے تم کو | قوم فرعون سے | جو دیتے تھے تمہیں | سخت عذاب
اور (یاد کرو) جب ہم نے تمہیں آلِ فرعون سے نجات دلائی جو تمہیں سخت عذاب پہنچاتے

يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِىْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ
کہ ذبح کرتے تھے | تمہارے بیٹوں کو | اور زندہ رہنے دیتے تھے | تمہاری عورتوں کو | اور اس میں تمہاری | آزمائش تھی
تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے اور تمہاری عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے۔ اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے

مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۴۹﴾ وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ
تمہارے رب کی طرف سے | بہت بڑی | اور جب | پھاڑ دیا ہم نے | تمہارے لئے | سمندر (کو)
بڑی بھاری آزمائش تھی۔ اور (اس وقت کو بھی یاد کرو) جب ہم نے تمہارے لئے دریا کے پانی کو پھاڑ کر

فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَاِذْ
پس ہم نے نجات دی تم کو | اور ہم نے غرق کر دیا | قوم فرعون کو | اور تم | دیکھ رہے تھے | اور جب
تم کو بچا لیا اور آلِ فرعون کو تمہارے دیکھتے ہی دیکھتے غرق کر دیا اور (یاد کرو) جب

وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ
وعدہ لیا ہم نے | موسیٰ سے | چالیس | رات کا | پھر | بنا لیا تم نے | بچھڑے کو (معبود) | اُس کے بعد
ہم نے موسیٰ سے چالیس راتوں کا وعدہ لیا پھر تم نے اس کے چلے جانے کے بعد بچھڑے کی عبادت شروع کر دی

وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۱﴾ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ
اور تم | ظالم تھے | پھر معاف کر دیا ہم نے | تم کو | بعد اس کے | تا کہ تم
(اس طرح) تم نے اپنے آپ پر ظلم کیا۔ پھر اس کے بعد ہم نے تم کو معاف کر دیا تا کہ تم

تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ
شکر کرو | اور جب دی ہم نے | موسیٰ کو | کتاب | اور فیصلہ کن قانون | تا کہ تم
شکر کرو۔ اور (یاد کرو) جب ہم نے موسیٰ کو کتاب اور فیصلہ کن قانون دیا تا کہ تم

تَهْتَدُوْنَ ﴿۵۳﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ
ہدایت پاؤ | اور جب | کہا | موسیٰ نے | اپنی قوم سے | اے میری قوم! | بلاشبہ تم نے | ظلم کیا
ہدایت پاؤ اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم! بیشک تم نے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۸) اور اس قیامت کے دن سے ڈرتے رہو جس میں کوئی بھی کسی کے کچھ کام نہ آ سکے گا اور نہ وہاں کسی کی کوئی سفارش چلے گی اور نہ کسی سے کوئی جرمانہ یا تاوان وصول کر کے چھوڑا جائے گا اور نہ انھیں کسی اور جانب سے مدد مل سکے گی۔

(۴۹) اللہ تعالیٰ کی بنی اسرائیل پر نعمتیں اور انکی نافرمانیاں: اور یاد کرو جب کہ ہم نے تمھیں قوم فرعون سے نجات دلائی جو تم پر ظلم کرتے تھے کہ وہ تمھارے لڑکوں کو قتل کرتے اور تمھاری عورتوں کو خدمت کے لیے زندہ رہنے دیتے تھے اور اس میں اللہ کی طرف سے تمھارے لیے سخت آزمائش تھی۔ تفصیل یہ ہے کہ فرعون نے ایک خواب دیکھا جس کی تعبیر اسے یہ دی گئی کہ بنی اسرائیل کا ایک لڑکا تیری سلطنت کو تہس نہس کر دے گا۔ بنی اسرائیل اس دور میں فرعون کی حکومت میں مصر میں رہائش پذیر تھے۔ بس پھر کیا تھا فرعون نے حکم دے دیا کہ بنی اسرائیل میں جو لڑکا پیدا ہو اسے مار ڈالو۔ اللہ کی قدرت اسی زمانہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اور اللہ نے انھیں بچالیا اور خود فرعون ہی کے گھر ان کی پرورش ہوئی۔ پھر اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبی بنا کر فرعونیوں کی ہدایت کے لیے بھیجا لیکن انہوں نے آپؑ کو نبی ماننے سے انکار کیا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم بنی اسرائیل کے ساتھ چھپ کر راتوں رات مصر سے نکل آئے۔ فرعونیوں نے ان کو گرفتار کرنا چاہا راستے میں دریا حائل ہو گیا۔ اللہ نے ان کے لئے بحر قلزم کے پانی میں سے معجزاتی طور پر خشک راستے بنا کر صحیح سلامت پار کرا دیا، اور جب فرعونیوں نے ان کا پیچھا کیا تو اللہ نے انھیں دریا کے درمیان لے جا کر پانی کو دوبارہ چلا دیا اور فرعونیوں کو غرق کر دیا۔

(۵۰) اور (یاد کرواے بنی اسرائیل) ہم نے تمھارے لیے سمندر کو پھاڑ کر راستہ بنا دیا اور تمھیں فرعون سے نجات دے کر اُسے اس کے لشکر سمیت تمھارے دیکھتے دیکھتے غرق کر دیا۔

(۵۱) اور ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے وعدہ لیا تھا کہ چالیس رات کوہ طور پر اعتکاف کرو تمھیں لوگوں کی ہدایت کے لیے کتاب دیں گے چنانچہ وہ کوہ طور پر چلے گئے تو قوم نے سونے کے بنے ہوئے بچھڑے کی عبادت شروع کر دی جو سامری نامی شخص نے بنی اسرائیل سے زیورات لے کر ڈھالا تھا جس میں سے بچھڑے جیسی آواز نکلتی تھی۔ بنی اسرائیل نے اس عجوبے سے متاثر ہو کر اس کی عبادت شروع کر دی اور اس طرح شرک و بت پرستی میں مبتلا ہو گئے اور یہ بہت بڑا ظلم تھا۔ کہ اللہ کو چھوڑ کر مخلوق کی عبادت شروع کر دی۔

(۵۲) پھر اس شرک اور بچھڑے کی عبادت پر یہ سزا مقرر ہوئی کہ جن لوگوں نے بچھڑے کی عبادت کی، باقی لوگ انھیں قتل کر دیں۔ پھر کچھ لوگوں کے قتل ہو جانے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے باقی ماندہ لوگوں کو معافی دے دی گئی تاکہ تم اللہ کا شکر کرو۔

(۵۳) اور ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چالیس رات کوہ طور پر اعتکاف کرنے کے بعد تورات اور حق و باطل میں فرق بتانے والے احکام عطا کیے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

افعال: تَجْزِیْ: کام آئے گا' جَزٰی' یَجْزِیْ (مضارع واحد مونث)۔ لَا یُقْبَلُ: نہ قبول کی جائے گی (مجہول مضارع منفی) قَبِلَ' یَقْبَلُ۔ یُؤْخَذُ: لیا جائے گا (مضارع مجہول) اَخَذَ' یَاْخُذُ۔ نَجَّیْنَا: نجات دی ہم نے (ماضی جمع متکلم)۔ یَسُوْمُوْنَ: مبتلا کرتے ہیں (مضارع جمع غائب) سَامَ' یَسُوْمُ۔ یُذَبِّحُوْنَ: ذبح کرتے ہیں ذَبَّحَ' یُذَبِّحُ۔ یَسْتَحْیُوْنَ: زندہ رکھتے ہیں (مضارع جمع غائب) اِسْتَحْیٰ' یَسْتَحْیِ۔ فَرَقْنَا: پھاڑا ہم نے (ماضی جمع متکلم) فَرَقَ' یَفْرِقُ۔ اَغْرَقْنَا: ہم نے غرق کیا (ماضی جمع متکلم) اَغْرَقَ' یُغْرِقُ۔ تَنْظُرُوْنَ: تم دیکھتے تھے نَظَرَ' یَنْظُرُ (مضارع جمع حاضر)۔ وٰعَدْنَا: ہم نے وعدہ کیا (جمع متکلم ماضی) وَاعَدَ' یُوَاعِدُ۔ اِتَّخَذْتُمْ: تم نے بنالیا (ماضی جمع حاضر)۔ اِتَّخَذَ' یَتَّخِذُ۔ عَفَوْنَا: ہم نے معاف کیا (ماضی جمع متکلم) عَفَا' یَعْفُوْ۔ تَشْکُرُوْنَ: تم شکر کرتے ہو (مضارع جمع حاضر) شَکَرَ' یَشْکُرُ۔

اسماء: نَفْسٌ: شخص' کسی۔ شَیْئًا: کچھ۔ عَدْلٌ: بدلہ۔ اَبْنَآءَ کُمْ: تمہارے بیٹے۔ لَیْلَۃً: رات۔ الْعِجْلَ: بچھڑا۔ لِقَوْمِهٖ: اپنی قوم سے۔

اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا
اپنے آپ پر | (معبود) بنا کر | بچھڑے کو | پس رجوع کر | اپنے خالق کی طرف | پھر قتل کرو
بچھڑے کو معبود بنا کر اپنے آپ پر بڑا ظلم کیا پس اپنے خالق کی طرف رجوع کرو اور اپنوں کو قتل کرو

اَنْفُسَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ ؕ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ؕ
اپنے آپ کو | یہی | بہتر ہے | تمہارے لئے | تمہارے خالق کے ہاں | پھر توجہ فرمائی اللہ نے | تم پر
(جنہوں نے شرک کیا) کہ تمہارے لئے تمہارے پروردگار کے نزدیک یہی بات بہتر ہے پھر اللہ نے تمہاری توبہ قبول کر لی

اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۴﴾ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ
بیشک وہی ہے | بڑا توبہ قبول کرنیوالا | نہایت رحم والا | اور جبکہ کہا تم نے | اے موسیٰ! | ہم ہرگز یقین نہیں کرینگے
بیشک وہ درگزر کرنے والا مہربان ہے اور (یاد کرو) جب تم نے کہا اے موسیٰ! ہم ہرگز تم پر ایمان

لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ
تیرا | جب تک کہ دیکھ (نہ) لیں | اللہ کو | ظاہراً | سو پکڑ لیا تم کو | آسمانی بجلی (نے) | اور تم
نہ لائیں گے جب تک اللہ کو اپنی آنکھوں سے ظاہر نہ دیکھ لیں پس تمہارے دیکھتے ہی تم پر

تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۶﴾
دیکھ رہے تھے | پھر ہم نے تمہیں زندہ کیا | تمہاری موت کے بعد | تاکہ تم | شکر کرو
بجلی گری (اور تم مر گئے) پھر ہم نے تمہاری موت کے بعد تمہیں پھر زندہ کر دیا تاکہ تم شکر بجا لاؤ

وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ
اور سایہ کیا ہم نے | تم پر | بادل کا | اور اُتارا ہم نے | تم پر | من | اور بٹیر
اور ہم نے تم پر بادلوں کا سایہ کیا اور من و سلویٰ اُتارا (اور کہا) کہ جو

كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا
(کہ) کھاؤ | پاکیزہ چیزوں میں سے | جو ہم نے تمہیں عطا کیں | اور اُنہوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا | لیکن وہ تھے
پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں عطا کی ہیں انہیں (شوق سے) کھاؤ پھر انہوں نے ہمارا تو کچھ نہیں بگاڑا

اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا
اپنے اوپر | ظلم کرتے۔ | اور جبکہ ہم نے کہا | داخل ہو جاؤ | اس بستی میں | پھر کھاؤ | اس میں سے
بلکہ اپنے آپ ہی پر ظلم کرتے رہے۔ اور (یاد کرو) جب ہم نے کہا کہ اس بستی میں داخل ہو جاؤ اور اس میں سے جہاں سے

حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُوْلُوْا حِطَّةٌ
جہاں سے | چاہو تم | جی بھر کر | اور داخل ہو جاؤ | دروازے میں | سجدہ کرتے ہوئے | اور | کہتے جاؤ | توبہ
چاہو خوب کھاؤ اور (شہر کے) دروازہ میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا اور بخشش طلب کرنا

نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ فَبَدَّلَ
ہم معاف کر دیں گے تمہیں | تمہاری خطائیں | اور زیادہ دیں گے بدلہ | نیکی کرنے والوں کو | پس بدل لیا
(تاکہ) ہم تمہاری خطائیں معاف کر دیں اور نیکی کرنے والوں کو ہم اور زیادہ بدلہ دیں گے

آیت نمبر   آسان تفسیر

(۵۴) اور جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ اے میری قوم! تم نے بچھڑے کی عبادت کر کے اپنے اُوپر بڑا ظلم کیا پس اب اللہ کے حضور توبہ کرو اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ تم ایک دوسرے کو خود قتل کرو۔ (یعنی جو لوگ شرک سے بچے رہے وہ اپنے ان عزیزوں کو قتل کریں جنھوں نے بچھڑے کو معبود بنالیا تھا) تمھارے لیے اللہ کے نزدیک یہی بہتر ہے۔ تاکہ تم آخرت کے دائمی عذاب سے بچ سکو۔ پھر تمھاری توبہ منظور ہوئی۔ بلاشبہ اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا رحم والا ہے۔

(۵۵) اور جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ کے حکم سے تم میں سے ستر (۷۰) آدمیوں کو منتخب کر کے کلامِ الٰہی سنانے کے لیے کوہِ طور پر لے گئے تھے تو انھوں نے اللہ کا کلام سن کر موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا کہ اس طرح پردہ میں اللہ کا کلام سننا کافی نہیں۔ ہمیں آنکھوں سے اللہ دکھاؤ تو مانیں گے۔ اس پر اللہ نے اُن ستر آدمیوں کو آسمانی بجلی سے ہلاک کردیا۔ اس لئے کہ یہ ممکن نہیں کہ ضعیف و کمزور انسان' اس دنیا میں اللہ کو دیکھ سکے' اور ان لوگوں کا یہ مطالبہ' حضرت موسیٰ علیہ السلام پر بے اعتمادی اور شک کو ظاہر کرنا تھا۔

(۵۶) پھر ہم نے تمھیں آسمانی بجلی سے ہلاک ہونے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے دوبارہ زندہ کردیا تاکہ تم شکر گزار بنو۔

(۵۷) فرعون کی غرقابی کے بعد بنی اسرائیل کو مصر اور شام کے درمیانی علاقہ میں آ گئے تھے۔ وہاں انہیں کفار (بنی عمالقہ) سے جہاد کا حکم ہُوا جو بڑے قد آور اور جنگ جو تھے۔ ان کے قد و قامت سے مرعوب ہو کر بنی اسرائیل ہمت ہار بیٹھے اور اس نافرمانی کی سزا میں چالیس سال تک سرگرداں پھرنا پڑا جہاں اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی برکت سے اُن پر دھوپ سے بچاؤ کے لیے بادل کا سایہ کردیا اور ان کے کھانے کو مَنّ وسَلویٰ نازل کیا۔ پھر انھوں نے اس نفیس غذا کے بدلے عام زرعی غذاؤں گیہوں اور مسور وغیرہ کی درخواست کر کے ناشکری کی تو اس سے اپنا ہی نقصان کیا۔
(ف) مَنّ' شہد کی طرح ایک میٹھی چیز تھی جو رات کو برس کر ڈھیر ہو جاتی تھی اور سلویٰ بٹیر کو کہتے ہیں یہ شام کے وقت ہزاروں کی تعداد میں وہاں جمع ہو جاتے تھے اور بنی اسرائیل انھیں سہولت سے پکڑ کر ان کا گوشت کھاتے۔

(۵۸) اور یاد کرو جب کہ تم نے من و سلویٰ کے بدلے گیہوں و مسور وغیرہ ادنیٰ چیزوں کا مطالبہ کیا تو صحرا میں ایک لمبا عرصہ گزارنے کے بعد ہم نے حکم دیا کہ شہر اریحا (یا بیت المقدس) میں داخل ہو جاؤ اور اپنی مطلوبہ اشیاء جہاں سے چاہو خوب کھاؤ مگر شہر کے دروازہ میں اللہ کے آگے عاجزی کے ساتھ جھک کر داخل ہونا اور اللہ کا شکر ادا کرنا کہ اس نے تمہیں چالیس سال تک صحرا میں سرگرداں رہنے کے بعد شہر کی زندگی اختیار کرنے کی توفیق دی اور کہنا کہ (اے اللہ! ہمیں معاف کر) تو ہم تمہاری خطائیں معاف کردیں گے اور نیکی کرنے والوں کو زیادہ نعمتیں عطا کریں گے۔

افعال: اُقْتُلُوْا: قتل کرو (امر جمع حاضر) قَتَلَ' یَقْتُلُ۔ لَنْ نُّؤْمِنَ: ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے (مضارع جمع متکلم)۔ نَرَیٰ: ہم دیکھیں (مضارع جمع متکلم) رَاٰیَ' یَرٰی۔ اَخَذَتْ: پکڑا (ماضی واحد غائب) اَخَذَ' یَاْخُذُ۔ تَنْظُرُوْنَ: تم دیکھتے ہو (مضارع جمع حاضر) نَظَرَ' یَنْظُرُ۔ بَعَثْنَا: ہم نے زندہ کیا (ماضی جمع متکلم) بَعَثَ' یَبْعَثُ۔ کُلُوْا: کھاؤ (امر جمع حاضر) اَکَلَ' یَاْکُلُ۔ شِئْتُمْ: تم نے چاہا (ماضی جمع حاضر) شَاءَ' یَشَاءُ۔ سَنَزِیْدُ: ہم زیادہ دیں گے (مضارع جمع متکلم) زَادَ' یَزِیْدُ۔

اسماء: اَلتَّوَّابُ: بخشنے والا۔ جَهْرَةً: علانیہ' برملا۔ اَلصّٰعِقَةُ: بجلی۔ اَلْغَمَامَ: بادل۔ مَنّ: ترنجبین (میٹھی' مرطوب چیز)۔ سَلْوٰی: بٹیر۔ اَلْقَرْيَةَ: بستی۔ رَغَدًا: بافراغت۔ حِطَّةٌ: دور کرنا' ساقط کرنا (کلمہ استغفار) یعنی اے ہمارے رب ہماری خطاؤں کو معاف فرما۔ اَلْمُحْسِنِيْنَ: احسان کرنے والے۔

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا
اُن ظالموں نے | (ایک اور) کلمہ | بجائے اُس کے | جو کہا گیا تھا | اُنہیں | سو نازل کیا ہم نے
پھر جو کچھ اُنہیں بتایا گیا تھا ظالموں نے اسے بدل ڈالا تو ہم نے ظلم کرنے والوں پر

عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۵۹ ع
اُن ظالموں پر | عذاب | آسمان سے | بوجہ اُن کی نافرمانی کے
آسمان سے عذاب نازل کیا۔ اس لئے کہ انہوں نے نافرمانی کی تھی

وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ط
اور جبکہ | پانی مانگا | موسیٰ نے | اپنی قوم کے لئے | تو ہم نے کہا | مارو | اپنی لاٹھی سے | پتھر کو
اور (یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی طلب کیا تو ہم نے حکم دیا کہ اپنی لاٹھی سے چٹان کو مارو

فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ط قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ط
پس پھوٹ پڑے | اُس سے | بارہ | چشمے | پہچان لیا | ہر گروہ نے | اپنے پینے کی جگہ (کو)
تو اس سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے۔ اور ہر گروہ کو اپنا اپنا گھاٹ معلوم تھا۔ اور (ہم نے

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۶۰
کھاؤ | اور پیو | اللہ کے رزق سے | اور نہ پھرو | زمین میں | فساد مچاتے ہوئے
حکم دیا کہ) اللہ کے دیئے ہوئے رزق سے کھاؤ پیو اور زمین میں فساد نہ مچاؤ

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ
اور جبکہ کہا تم نے | اے موسیٰ | ہم ہرگز صبر نہ کریں گے | کھانے پر | ایک ہی (قسم کے) | پس دعا کر
اور (یاد کرو) جب تم نے کہا اے موسیٰ! ہم ہرگز ایک قسم کے کھانے پر صبر نہیں کر سکتے پس آپ

لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا
ہمارے لئے | اپنے رب سے | کہ پیدا کرے | ہمارے لئے | جو چیزیں اُگاتی ہے | زمین | (جیسے) ساگ
اپنے رب سے ہمارے لئے دعا کریں کہ ہمارے لئے زمین میں سے اُگنے والی چیزیں مثلاً ساگ پات

وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ط قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ
اور کھیرا | اور گندم | اور مسور | اور پیاز | (موسیٰ نے) کہا | کیا تم لینا چاہتے ہو
کھیرے، گندم، مسور اور پیاز پیدا کرے۔ (موسیٰ نے) کہا کیا تم ایک بہتر چیز

الَّذِيْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ ط اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ
اُس کو | جو ادنیٰ ہے | بدلے میں اُس کے | جو بہتر ہے | جاؤ | کسی شہر میں | وہاں ہوگا تمہارے لئے
کے بدلے ادنیٰ چیز لینا چاہتے ہو؟ پس جاؤ کسی شہر میں داخل ہو جاؤ جو کچھ تم نے مانگا ہے

مَّا سَاَلْتُمْ ط وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ق وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ
جو تم مانگتے ہو | اور ڈال دی گئی | اُن پر | ذلت | اور محتاجی | اور وہ مبتلا ہو گئے | غضب میں
تمہیں مل جائے گا اور اُن پر ذلت اور محتاجی مسلط کر دی گئی اور وہ غضب الٰہی کے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۹) سواُن ظالموں نے شکر اور استغفار کے اس حکم اور قول کو بدل ڈالا کہ حطة کی جگہ حنطة کہنے لگے اور سجدہ کی جگہ شرارت کی وجہ سے زمین پر بیٹھے بیٹھے سرکنا شروع کر دیا اور اللہ کے حکم کو مذاق بنالیا تو اس نافرمانی کی سزا میں اللہ نے اُن پر آسمانی عذاب نازل کیا۔

(۶۰) اور یاد کرو جب صحرائے تیہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے لیے پانی مانگا تو انھیں حکم ہُوا کہ پتھر پر اپنی لاٹھی مارو' انھوں نے مارا تو اللہ کے حکم سے اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے اس لیے کہ بنی اسرائیل کے بارے ہی قبیلے تھے۔ چنانچہ ہر ایک قبیلہ کو اپنا علیحدہ پانی کا گھاٹ دکھا دیا گیا تا کہ ان میں پانی پر جھگڑا نہ ہو اور حکم ہُوا کہ اللہ کی دی ہوئی روزی کھاؤ پیو اور اللہ کی زمین میں نافرمانی اور جھگڑوں سے فساد نہ پھیلاؤ۔

افعال: بَدَّلَ: بدل ڈالا (ماضی واحد غائب) بَدَّلَ' يُبَدِّلُ ۔ كَانُو يَفْسُقُوْنَ: وہ فسق کرتے تھے' اس کا مادہ فسق ہے' حکم نہ ماننا' نافرمانی کرنا' فَسَقَ' يَفْسُقُ ۔ اِسْتَسْقٰى: اس نے پانی مانگا (ماضی واحد غائب) مضارع يَسْتَسْقِيْ ۔ اِنْفَجَرَتْ: پھوٹ بہنا (ماضی واحد غائب) اِنْفَجَرَ' يَنْفَجِرُ ۔ قَدْ عَلِمَ: جان لیا (ماضی قریب) ۔ لَا تَعْثَوْا: مت تباہی کرو (نہی جمع حاضر)۔

اسماء: قَوْلًا: قول یعنی بات ۔ رِجْزًا: عذاب سخت ۔ عَصَا: لاٹھی ۔ الْحَجَرُ: پتھر ۔ اِثْنَتَا عَشْرَةَ: بارہ ۔ عَيْنًا: چشمے۔

بقیہ از صفحہ 10

افعال: اُذْكُرُوْا: یاد کرو (امر جمع حاضر) ذَكَرَ' يَذْكُرُ' اُذْكُرْ ۔ اَنْعَمْتُ: میں نے انعام کیا (ماضی واحد متکلم) ۔ اَوْفُوْا: پورا کرو (امر حاضر جمع) ۔ اُوْفِ: میں پورا کروں گا (مضارع واحد متکلم) اَوْفٰى' يُوْفِيْ ۔ اِرْهَبُوْنِ: مجھ سے ڈرو (امر جمع حاضر) ۔ اَنْزَلْتُ: میں نے نازل کی (ماضی واحد متکلم) اَنْزَلَ' يُنْزِلُ ۔ لَا تَكُوْنُوْا: نہ ہو جاؤ (نہی جمع حاضر) كَانَ' يَكُوْنُ ۔ لَا تَشْتَرُوْا: مت خریدو' (نہی جمع حاضر) ۔ اِشْتَرٰى' يَشْتَرِيْ ۔ لَا تَلْبِسُوْا: مت ملاؤ (نہی جمع حاضر) لَبَسَ' يَلْبِسُ ۔ اِرْكَعُوْا: رکوع کرو (امر جمع حاضر) رَكَعَ' يَرْكَعُ ۔ تَأْمُرُوْنَ: تم حکم کرتے ہو (مضارع جمع حاضر) اَمَرَ' يَأْمُرُ ۔ تَنْسَوْنَ: بھول جاتے ہو (مضارع جمع حاضر) نَسِيَ' يَنْسٰى ۔ تَتْلُوْنَ: تلاوت کرتے ہو تم (مضارع جمع حاضر) تَلَا' يَتْلُوْا ۔ اِسْتَعِيْنُوْا: مدد چاہو (امر جمع حاضر) اِسْتَعَانَ' يَسْتَعِيْنُ ۔ يَظُنُّوْنَ: سمجھتے ہیں (مضارع جمع غائب) ظَنَّ' يَظُنُّ ۔ فَضَّلْتُ: میں نے فضیلت دی (ماضی) فَضَّلَ' يُفَضِّلُ۔

اسماء: اَلَّتِيْ: جو' اَلَّذِيْ کا مونث ۔ عَهْدِيْ: میرے عہد ۔ مُصَدِّقًا: تصدیق کرنے والی ۔ ثَمَنًا: معاوضہ' قیمت ۔ مَعَكُمْ (مَعَ + كُمْ): تمہارے ساتھ ۔ اَلْبِرُّ: نیکی ۔ اَنْفُسَ: جانے جمع نفس واحد ۔ الْخٰشِعِيْنَ: خشوع کرنے والے' عاجزی کرنے والے (اسم فاعل) ۔ مُلٰقُوْا: ملنے والے ۔ رٰجِعُوْنَ: لوٹنے والے (اسم فاعل)۔

حروف: بِ: ساتھ ۔ فَ: پس ۔ اَ: کیا ۔ اِلٰى: طرف۔

مِّنَ اللّٰهِ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ
اللہ کے | یہ | اس لئے کہ وہ | انکار کرتے تھے | اللہ کی آیتوں کا | اور قتل کرتے تھے
مستحق ہوئے۔ اس لئے کہ وہ اللہ کے احکام سے انکار کرتے اور نبیوں کو ناحق

النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۶۱﴾
نبیوں کو | ناحق | یہ | اس لئے کہ | انہوں نے نافرمانی کی | اور حد سے بڑھ جاتے تھے
قتل کیا کرتے تھے اور یہ اس لئے کہ وہ گناہ کرتے اور حد سے بڑھ جایا کرتے تھے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيْنَ
بیشک | جو لوگ | ایمان لائے | اور جو یہودی کہلائے | اور نصرانی (عیسائی) | اور صابی (لامذہب)
بیشک جو لوگ مؤمن ہیں اور وہ جو یہودی نصرانی اور صابی ہوئے

مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ
جو (بھی) ایمان لایا | اللہ پر | اور یوم آخر پر | اور عمل کیا | نیک | سو اُن کے لئے | اُن کا اجر ہے
اِن میں سے جو کوئی اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے ان کے لئے ان کے رب کے پاس

عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا
اُن کے رب کے پاس | اور نہ کچھ خوف ہوگا | اُن پر | اور نہ وہ | غمگین ہوں گے | اور جب | لیا ہم نے
اجر ہے اور اُن کو نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے اور (یاد کرو) جب ہم نے

مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ۭ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ
تم سے اقرار | اور بلند کیا ہم نے | تمہارے اُوپر | کوہِ طور کو | (کہ) پکڑو | جو (ہدایت) ہم نے دی تم کو
تم سے عہد لیا اور تمہارے اُوپر کوہِ طور کو اُٹھا کھڑا کیا (اور حکم دیا تھا کہ) جو ہدایت نامہ ہم نے تمہیں دیا ہے

بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ
مضبوطی سے | اور یاد رکھو | جو کچھ اس میں ہے | تاکہ تم | پرہیزگار بن جاؤ | پھر | تم نے منہ موڑ لیا
اسے مضبوطی سے تھام لو اور جو (ہدایت) اس میں ہے اسے یاد رکھو تاکہ تم متقی بن جاؤ' پھر تم نے

مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ
بعد | اس کے | پس اگر نہ ہوتا | فضل | اللہ کا | تم پر | اور اس کی رحمت | تو ہو جاتے تم
اس کے بعد منہ موڑ لیا پس اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تمہارے شاملِ حال نہ ہوتی تو تم ضرور

مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ
نقصان اُٹھانے والوں میں سے | اور تم تو جان چکے ہو | اُن کو (جنہوں نے) | زیادتی کی | تم میں سے
نقصان اُٹھاتے اور یقیناً تم کو ان لوگوں کا حال بھی معلوم ہو چکا ہے جنہوں نے تم میں سے

فِى السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ۚ ﴿۶۵﴾ فَجَعَلْنٰهَا
سبت کے بارے میں | سو ہم نے کہا | اُن سے | کہ بن جاؤ | بندر | ذلیل | پھر بنایا ہم نے اس (واقعہ) کو
ہفتہ کے دن (سے متعلق احکام الٰہی سے) تجاوز کیا تو ہم نے ان سے کہہ دیا کہ (جاؤ اب) ذلیل وخوار بندر بن جاؤ پس ہم نے

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۶۱) **یہود کی بے صبری اور حرص دنیا:** اور جب تم نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا کہ ہم ہر روز ایک ہی جیسا کھانا من وسلویٰ نہیں کھا سکتے۔ آپؑ اللہ سے دعا کیجیے کہ ہمارے لیے وہ چیزیں پیدا کرے جو زمین سے اُگتی ہیں جیسے ساگ، سبزیاں، کھیرا، ککڑی، گندم، مسور اور پیاز وغیرہ' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: کیا اعلیٰ درجہ کے انعام الٰہی یعنی من وسلویٰ کے بدلے تم ادنیٰ درجہ کی چیزیں گیہوں، پیاز وغیرہ لینا چاہتے ہو؟ جب کہ یہ نعمتیں تمھیں معجزانہ طور پر بغیر محنت ومشقت کے مل رہی ہیں۔ اچھا اگر تم یہی چاہتے ہو تو تم ایک زرعی آبادی والے شہر میں اُتر پڑو۔ تم جو کچھ مانگتے ہو وہاں سب کچھ مل جائے گا۔ اور اللہ نے اُن کی ناشکری کی وجہ سے اُنھیں ذلیل اور محتاج کر دیا اور وہ محنت ومشقت میں پھنس کر رہ گئے اور آیاتِ الٰہی کے انکار اور انبیاء کرام کے ناحق قتل اور اللہ کی نافرمانی کی وجہ سے وہ اللہ کے غضب کا شکار ہو گئے۔

(۶۲) **اللہ پر ایمان اور نیک اعمال کا بدلہ:** یہود کا دعویٰ تھا کہ ہم انبیاء کی اولاد ہیں اور صرف ہم ہی ثوابِ آخرت کے حقدار ہیں۔ اُن کے اس دعوے کی تردید کی گئی ہے کہ ثوابِ آخرت کسی خاص فرقہ سے مخصوص نہیں بلکہ مسلمان، یہود ونصاریٰ اور صابی (ستارہ پرست) کوئی بھی ہو' جو صدقِ دل سے اللہ اور یومِ آخر پر ایمان لا کر نیک اعمال کرے گا اُسے اللہ کے ہاں اپنے اعمال کا ثواب ضرور ملے گا اور اُسے کوئی خوف وغم نہ ہوگا۔ (ف) صابی سرزمین عراق کا ایک فرقہ تھا جو ستارہ پرستی میں مبتلا تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قائل تھے اور ہر دین سے اپنی سمجھ کے موافق انھوں نے کچھ باتیں اختیار کر لی تھیں۔

(۶۳) **یہود کے بعض جرائم اور ان کی سزا:** تورات کے ملنے پر یہود نے اس احکام کے مشکل اور ناقابلِ عمل ہونے کا بہانہ بنایا تو اللہ تعالیٰ نے طور پہاڑ کو زمین سے اکھاڑ کر چھتری کی طرح ان کے سروں پر فضا میں معلق کر کے فرمایا کہ تورات کے حکموں پر پوری طرح سے عمل کرو اور جو احکام اس میں لکھے ہیں ان کو یاد رکھو ورنہ ابھی اُوپر سے پہاڑ گرا کر تمھیں ہلاک کر دیا جائے گا تو انھوں نے ڈر کر اقرار کر لیا۔

(۶۴) پھر ایسا سخت اقرار کر کے بھی تم اس عہد سے پھر گئے' تو اگر تم پر اللہ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی اور تمھیں توبہ کا موقع نہ دیا جاتا تو تم پر کوئی عذاب نازل کر دیا جاتا۔ جس سے تم دنیا وآخرت میں سخت خسارہ اٹھاتے۔

(۶۵) اور اے بنی اسرائیل! تمھیں اپنے آباؤاجداد میں سے اُن لوگوں کا حال تو معلوم ہے جنھوں نے تمھاری قوم میں سے "ہفتہ" کے دن کے احکام کے بارے میں اللہ کے حکم کی نافرمانی کی تھی۔ جب اللہ تعالیٰ نے انہیں اس دن صرف عبادت کرنے اور کوئی دنیوی کاروبار نہ کرنے کا حکم دیا لیکن انھوں نے حیلے بہانے بنا کر اس روز مچھلی کا شکار کرنا شروع کر دیا تھا تو اس نافرمانی کی پاداش میں ہم نے ان کی صورتیں مسخ کر کے' ان کو ذلیل بندر بنا دیا' جو صرف تین روز تک بندروں کی شکل میں زندہ رہ کر مر گئے اور ان کی نسل نہیں چلی۔ یہ واقعہ حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں ہُوا۔

افعال: **لَنْ نَّصْبِرَ:** ہرگز صبر نہ کریں گے (مضارع منفی)۔ **قُلْتُمْ:** تم نے کہا (ماضی جمع حاضر) قَالَ' يَقُوْلُ۔ **تُنْبِتُ:** اگاتی ہے (ماضی واحد مونث) اَنْبَتَ' يُنْبِتُ۔ **تَسْتَبْدِلُوْنَ:** تم بدلتے ہو (مضارع جمع حاضر)۔ **اِهْبِطُوْا:** اترو (جمع امر حاضر) هَبَطَ' يَهْبِطُ۔ **سَاَلْتُمْ:** مانگا تم نے (ماضی جمع حاضر) سَاَلَ' يَسْاَلُ۔ **ضُرِبَتْ:** مسلط کی گئی (ماضی مجہول)۔ **بَآءُوْا:** وہ لپیٹ میں آ گئے (ماضی جمع مذکر غائب) بَاءَ' يَبُوْءُ۔ **عَصَوْا:** انہوں نے نافرمانی کی (ماضی جمع غائب)۔ **كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ:** زیادتی کرتے تھے' حد سے گزرتے تھے (ماضی استمراری)۔ **يَحْزَنُوْنَ:** وہ غمگین ہوں گے (مضارع جمع غائب) حَزِنَ' يَحْزَنُ۔ **اَخَذْنَا:** لیا ہم نے (ماضی جمع متکلم) اَخَذَ' يَاْخُذُ۔ **رَفَعْنَا:** اٹھایا ہم نے (ماضی جمع متکلم) رَفَعَ' يَرْفَعُ۔ **خُذُوْا:** پکڑو (جمع امر حاضر) اَخَذَ' يَاْخُذُ۔ **تَوَلَّيْتُمْ:** تم پھر گئے (ماضی جمع حاضر) تَوَلّٰى' يَتَوَلّٰى۔ **لَقَدْ عَلِمْتُمْ:** علم ہو چکا' جانتے ہو تم (ماضی قریب) عَلِمَ' يَعْلَمُ۔ **اِعْتَدَوْا:** زیادتی کی (ماضی جمع غائب) اِعْتَدٰى' يَعْتَدِىْ۔ **كُوْنُوْا:** ہو جاؤ (جمع امر حاضر) كَانَ' يَكُوْنُ۔

اسماء: **بَقْلِهَا:** ساگ اس کا۔ **قِثَّآءِ:** ککڑی' سبزی۔ **فُوْمِ:** گندم۔ **عَدَسِ:** مسور۔ **بَصَلِ:** پیاز۔ **اَلَّذِىْ:** وہ چیز۔ **مِصْرًا:** شہر۔ **اَلذِّلَّةُ:** ذلت' خواری۔ **اَلْمَسْكَنَةُ:** محتاجی' مسکنت۔ **بِغَيْرِ الْحَقِّ:** ناحق۔ **صَابِئِيْ:** ستارہ پرست۔ **عِنْدَ:** نزدیک۔ **مِيْثَاقَ:** پکا عہد۔ **فَوْقَ:** اوپر۔ **مِنْۢ بَعْدِ:** بعد۔ **اَلْخٰسِرِيْنَ:** خسارہ پانے والے۔ **مِنْكُمْ:** تم میں سے۔ **اَلسَّبْتَ:** ہفتہ کا دن۔ **قِرَدَةً:** بندر۔ **خٰسِئِيْنَ:** ذلیل وخوار۔

حروف: **اِنَّ:** بے شک۔ **لَا:** نہ۔ **لَعَلَّ:** تا کہ۔ **ثُمَّ:** پھر۔ **فِىْ:** میں۔ **فَ:** پس' تو۔ **اِنْ:** اگر۔ **اِنَّ:** یہ کہ' کہ۔

نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً

عبرت | اُن کے لئے | جو اس وقت (موجود) تھے | اور جو بعد میں آنے والے تھے | اور نصیحت

اس واقعہ کو اس زمانے کے لئے اور بعد میں آنے والے لوگوں کے لئے ذریعہ عبرت اور عذابِ الٰہی سے ڈرنے والوں کے لئے نصیحت

لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٦٦﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ

ڈرنے والوں کے لئے | اور جب کہا | موسیٰ نے | اپنی قوم سے | کہ بیشک اللہ | حکم دیتا ہے تم کو

بنا دیا اور (یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ

اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ۭ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۭ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ

کہ ذبح کرو | ایک گائے | وہ بولے | کیا تو ہمارا مذاق اڑاتا ہے؟ | کہا | میں پناہ مانگتا ہوں | اللہ کی

ایک گائے ذبح کرو وہ کہنے لگے کہ کیا آپ ہم سے مذاق کر رہے ہیں؟ (موسیٰ نے) کہا خدا مجھے (اس بات سے) پناہ

اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ

اس بات سے کہ ہو جاؤں | جاہلوں میں سے | اُنہوں نے کہا | دُعا کر | ہمارے لئے | اپنے رب سے

میں رکھے کہ جاہلوں میں میرا شمار ہو۔ اُنہوں نے کہا (اگر ایسا ہی ہے تو) اپنے رب سے کہو کہ ہمیں

يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِىَ ۭ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ

کہ بتادے | ہمیں | کیسی ہے وہ (گائے) | کہا | وہ | فرماتا ہے | کہ وہ | ایک گائے ہے | نہ بوڑھی

واضح کر کے بتائے کہ وہ گائے کیسی ہو؟ (موسیٰ نے) کہا اللہ فرماتا ہے کہ گائے ایسی ہو جو نہ بوڑھی ہو

وَّلَا بِكْرٌ ۭ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ۭ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ﴿٦٨﴾ قَالُوا ادْعُ

اور نہ بچھی | جوان (ہے) | درمیان اس کے | پس کر ڈالو | جو | تم کو حکم دیا جاتا ہے | وہ بولے | دُعا کر

اور نہ بچھی درمیانی عمر کی ہو پس تمہیں جو حکم دیا گیا ہے اس کی تعمیل کرو اُنہوں نے کہا اپنے رب سے کہو کہ

لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ۭ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا

ہمارے لئے | اپنے رب سے | کہ بتادے | ہمیں | کہ کیسا ہے اُس کا رنگ | کہا | وہ | فرماتا ہے | کہ وہ

ہمیں (یہ بھی) بتائے کہ اس کا رنگ کیسا ہو؟ (موسیٰ نے) کہا اللہ فرماتا ہے کہ

بَقَرَةٌ صَفْرَاۗءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ﴿٦٩﴾ قَالُوا ادْعُ

ایک گائے ہے | زرد | خوب گہرا ہے | اس کا رنگ | بھلی لگتی ہے | دیکھنے والوں کو | وہ بولے | دعا کر

نمایاں زرد رنگ کی گائے ہو جو دیکھنے والوں کو بھلی معلوم ہو۔ اُنہوں نے کہا کہ اپنے رب سے

لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِىَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ

ہمارے لئے | اپنے رب سے | کہ بتادے | ہمیں | کہ کس قسم کی ہے وہ | یقیناً | وہ گائے | مشتبہ ہوگئی ہے

کہو کہ وہ ہمیں صاف صاف بتائے کہ وہ گائے کیسی ہو؟ بیشک اس گائے کی پہچان ہمارے لئے

عَلَيْنَا ۭ وَاِنَّآ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ﴿٧٠﴾ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا

ہم پر | اور ہم | اگر اللہ نے چاہا | راستہ پالیں گے | کہا | وہ | فرماتا ہے کہ وہ

مشکل ہو گئی ہے اور اگر اللہ نے چاہا تو (اب) ہم کو ضرور صحیح پتہ مل جائے گا (موسیٰ نے) کہا اللہ فرماتا ہے کہ وہ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶۶) پھر جن لوگوں نے اس واقعہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اور جو لوگ بعد میں آنے والے تھے ان سب کے لیے ہم نے اس کو عبرت بنا دیا کہ اللہ کی نافرمانی کرنے کا انجام ایسا ہی ہوتا ہے اور اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے اس میں نصیحت ہے کہ وہ نافرمانی نہ کریں۔

(۶۷) بنی اسرائیل میں ایک قاتل کا پتہ چلانے کیلئے' گائے ذبح کرنے کا حکم: اور یاد کرو جب کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص مارا گیا اور اس کا قاتل معلوم نہ ہو رہا تھا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُن سے کہا کہ اللہ فرماتا ہے کہ تم ایک گائے ذبح کرو اس سے قاتل معلوم ہو جائے گا۔ وہ بولے کیا تم ہم سے مذاق کر رہے ہو؟ کہ گائے ذبح کرنے سے قاتل کا پتہ لگ جائے گا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: دین کے معاملے میں مذاق کرنا جاہلوں کا کام ہے اور میں تو جہالت سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

(۶۸) تب انھوں نے کہا کہ اے موسیٰ علیہ السلام تم اللہ سے دعا کرو کہ وہ ہمیں بتا دے کہ اس گائے کی عمر کیا ہو؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اللہ فرماتا ہے کہ وہ گائے درمیانہ عمر کی ہے' نہ بوڑھی نہ بہت چھوٹی' بلکہ خوب جوان ہے' اب تم اللہ کے حکم میں بحث نہ کرو اور اُسے ذبح کر ہی ڈالو۔ یعنی کمال کسی خاص گائے کا نہیں' کوئی بھی گائے ذبح کر سکتے ہو' یہ اللہ کا حکم ہے۔

(۶۹) وہ بولے، اللہ سے دعا کرو کہ وہ ہمیں اچھی طرح سمجھا دے کہ اس گائے کا رنگ کیا ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اللہ فرماتا ہے کہ وہ گائے گہرے زرد رنگ کی ہے جو دیکھنے والوں کو بہت ہی بھلی معلوم ہوتی ہے۔

(۷۰) وہ پھر بولے، اللہ سے دعا کرو کہ وہ ہمیں واضح کر کے بتا دے کہ وہ گائے کس قسم کی اور کس کام کی ہے کیوں کہ اس گائے کا پہچاننا ہمارے لیے مشکل ہو گیا ہے اور اگر اللہ کو منظور ہوا تو اب کی دفعہ ہم اس کا ضرور پتہ لگا لیں گے۔

افعال: تَذْبَحُوْا: ذبح کرو گے (مضارع جمع حاضر) ذَبَحَ' يَذْبَحُ۔ يَأْمُرُ: حکم دیتا ہے (مضارع)۔ اُدْعُ: دعا کرو (امر واحد حاضر) دَعَا يَدْعُوْ۔ يُبَيِّنْ: بیان کرے (مضارع) ماضی بَيَّنَ۔ اِفْعَلُوْا: تم کرو (جمع امر حاضر) فَعَلَ' يَفْعَلُ۔ تُؤْمَرُوْنَ: تمہیں حکم دیا جاتا ہے (مضارع مجہول)۔ تَسُرُّ: خوش کرتی ہے (مضارع واحد مونث غائب) سَرَّ' يَسُرُّ۔ تَشَابَهَ: شبہ پڑنا' (ماضی)۔

اسماء: نَكَالًا: عبرت۔ بَيْنَ يَدَيْهَا: ہاتھوں ان کے میں یعنی ان کے سامنے والے۔ مَوْعِظَةً: نصیحت۔ مَاهِيَ: وہ کیسی ہے وہ۔ فَارِضٌ: بوڑھی' بوڑھا۔ بِكْرٌ: جوان۔ عَوَانٌ: میانہ سال۔ بَيْنَ: درمیان۔ مَا: جو' جس کا۔ لَوْنٌ: رنگ۔ صَفْرَاءُ: زرد۔ فَاقِعٌ: گہرا زرد۔ مُهْتَدُوْنَ: ہدایت پانے والے (اسم فاعل)۔

حروف: اَنْ: یہ کہ۔ لَا: نہیں۔ فِيْ: میں۔

بَقَرَةٌ لَّا ذَلُولٌ تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ

ایک گائے ہے | کہ جوتی نہیں گئی | کہ ہل چلاتی ہو | زمین میں | اور | نہ پانی دیتی ہو | کھیتی کو | صحیح وسالم

ایسی گائے ہو کہ نہ تو ہل میں جوتی گئی ہو اور نہ کھیتی کو پانی دیتی ہو، صحیح و سالم

لَّا شِيَةَ فِيهَا ۚ قَالُوا الْآنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ۚ فَذَبَحُوهَا

نہیں (کوئی) داغ | اُس میں | وہ بولے | اب | تُو لایا | ٹھیک بات | پھر اُنہوں نے اُس کو ذبح کیا

اور بے داغ ہو انہوں نے کہا کہ اب آپ نے ٹھیک بات کہی ہے چنانچہ انہوں نے اسے ذبح کیا

وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ ﴿٧١﴾ وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادَّارَأْتُمْ فِيهَا ۖ

اور قریب نہ تھے | کہ (ایسا) کرلیں گے | اور جب کہ قتل کرڈالا تھا تم نے | ایک شخص کو | پھر تم جھگڑنے لگے | اس میں

اگرچہ وہ (ایسا) کرنے کے لئے آمادہ نہ تھے۔ اور یاد (کرو) جب تم نے ایک شخص کو قتل کر دیا اور ایک دوسرے پر الزام لگانے لگے

وَاللَّهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنتُمْ تَكْتُمُونَ ﴿٧٢﴾ فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ

اور اللہ | ظاہر کرنے والا تھا | جو تم چھپاتے تھے | پھر ہم نے کہا | مارو اس (مقتول) کو

اور اللہ ان باتوں کو ظاہر کرنے والا تھا جو تم چھپا رہے تھے تو ہم نے حکم دیا کہ اس (مقتول) کو اس (ذبح شدہ گائے) کے

بِبَعْضِهَا ۚ كَذَٰلِكَ يُحْيِي اللَّهُ الْمَوْتَىٰ وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ

اس (ذبیحہ) کے ایک حصہ سے | اسی طرح | زندہ کرتا ہے | اللہ | مُردوں کو | اور دکھاتا ہے تم کو | اپنی نشانیاں | تاکہ تم

ایک ٹکڑے سے مارو اللہ اسی طرح مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم

تَعْقِلُونَ ﴿٧٣﴾ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ

سمجھو | پھر سخت ہوگئے | تمہارے دل | بعد | اِس کے | سو وہ | پتھر جیسے ہیں

سمجھو پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے گویا کہ وہ پتھر ہیں یا اس سے بھی

أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً ۚ وَإِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهَارُ ۚ

یا اُس سے بھی زیادہ سخت | اور پتھروں میں سے تو بعض (ایسے بھی) ہیں | کہ پھوٹتی ہیں | اُن سے نہریں

بڑھ کر سخت ہیں اور بے شک پتھروں میں بعض (ایسے پتھر بھی) ہیں جن سے پانی کی نہریں پھوٹ پڑتی ہیں

وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ ۚ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا

اور اُن میں سے بعض | وہ بھی ہیں | کہ پھٹ جاتے ہیں | اور نکلتا ہے | اُن سے پانی | اور اُن میں سے تو بعض | وہ بھی ہیں

اور ان میں یقیناً ایسے پتھر بھی ہیں جو پھٹ جاتے ہیں اور ان میں سے پانی رِستا ہے اور بعض ایسے بھی ہیں

يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٧٤﴾ أَفَتَطْمَعُونَ

جو گر پڑتے ہیں | اللہ کے خوف سے | اور نہیں اللہ | بے خبر | اُس سے جو | تم کرتے ہو | کیا تم توقع رکھتے ہو

جو خدا کے خوف سے لڑھک پڑتے ہیں اور (یاد رکھو) اللہ تمہارے اعمال سے غافل نہیں (اے مسلمانو!) کیا اب بھی تمہیں توقع ہے

أَن يُؤْمِنُوا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ

کہ وہ ایمان لائیں گے | تمہارے کہنے سے | حالانکہ ہو چکا ہے | ایک گروہ | اُن میں سے (ایسا بھی) | جو سنتے | کلام

کہ یہ (اہل کتاب) تمہاری بات تسلیم کر لیں گے حالانکہ ان میں سے ایک گروہ ایسا تھا جو کلام الٰہی کو سنا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷۱) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اللہ فرماتا ہے کہ اس گائے نے نہ تو ہل چلایا ہے اور نہ اس سے کھیتی کو پانی دینے کا کام لیا گیا ہے۔ وہ صحیح سالم اور صحت مند ہے۔ کوئی داغ دھبہ اس میں نہیں ہے۔ تب وہ بولے، اب تُو نے صحیح بات بتائی۔ پھر انھوں نے وہ گائے ایک نیک لڑکے سے جو اپنی والدہ کی بہت خدمت کرتا تھا بہت بڑی قیمت ادا کر کے خریدی اور ذبح کر دی حالانکہ ان کے حیلوں بہانوں اور بے جا بحث سے یہ توقع نہیں ہو رہی تھی کہ گائے ذبح کریں گے۔

(۷۲) اور یاد کرو جب کہ تم نے اپنے ایک مالدار شخص کو قتل کر ڈالا پھر تم ایک دوسرے پر قتل کا الزام لگانے لگے اور اللہ کو وہ قاتل ظاہر کرنا تھا' جسے تم چھپا رہے تھے۔

(۷۳) پھر جب وہ گائے ذبح کر چکے تو ہم نے حکم دیا کہ مقتول کو اس ذبح شدہ گائے کے کسی ٹکڑے سے مارو' تو زندہ ہو جائے گا اور خود اپنا قاتل بتا دے گا۔ چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا تو وہ مُردہ جی اُٹھا اور اس نے بتا دیا کہ خود اس کے وارثوں نے ہی مال کے لالچ سے اُسے قتل کیا تھا۔ اس واقعہ میں ایک بڑا سبق یہ بھی پوشیدہ تھا کہ اللہ اسی طرح مُردے زندہ کر سکتا ہے۔ اور قیامت کے دن سب کو دوبارہ زندہ کرے گا اور وہ تمھیں اپنی قدرت کے نشان دکھاتا ہے کہ تم غور کرو۔

(۷۴) یہود کے دلوں کی سختی اور بدبختی: (اے بنی اسرائیل) مقتول کے اس طرح دوبارہ جی اٹھنے کے بعد مناسب تھا کہ تمھارے دل اللہ کے احکام کے آگے نرم پڑ جاتے لیکن تمھارے دل پتھر کی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت ہو گئے اس لیے کہ پتھروں میں تو بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان سے نہریں جاری ہو جاتی ہیں اور بعض سے پانی پھوٹ نکلتا ہے اور بعض خوفِ الٰہی سے گر پڑتے ہیں لیکن تم پتھروں سے بھی زیادہ سخت دل نکلے کہ تم پر کوئی بات اثر ہی نہیں کرتی اور اللہ تمھارے اعمال سے ہرگز بے خبر نہیں۔

افعال: تَسْقِیْ: پانی دیتی ہے' سیراب کرتی ہے (مضارع واحد مونث غائب) سَقٰی' یَسْقِیْ۔ جِئْتَ: تو لایا (ماضی واحد حاضر) جَاءَ' یَجِیْءُ۔ کَادُوْا: نزدیک تھے' کَادَ' یَکَادُ۔ قَتَلْتُمْ: تم نے قتل کیا (ماضی حاضر جمع) قَتَلَ' یَقْتُلُ۔ تَکْتُمُوْنَ: چھپاتے تھے (مضارع جمع حاضر) کَتَمَ یَکْتُمُ۔ اِضْرِبُوْا: مارو (امر حاضر) ضَرَبَ' یَضْرِبُ۔ یُحْیِ: زندہ کرتا ہے (مضارع)۔ یُرِیْکُمْ: دکھاتا ہے تم کو' اَرٰی یُرِیْ۔ تَعْقِلُوْنَ: تم عقل رکھتے (مضارع جمع حاضر) عَقَلَ یَعْقِلُ۔ قَسَتْ: سخت ہو گئی (ماضی واحد مونث) قَسَا' یَقْسُوْ۔ یَتَفَجَّرُ: پھوٹ نکلتا ہے (مضارع) ماضی تَفَجَّرَ۔ یَشَّقَّقُ: پھٹ جاتا ہے' ماضی اِشَّقَّقَ۔ یَخْرُجُ: خارج ہوتا ہے۔ یَهْبِطُ: وہ گرتا ہے (مضارع)۔

اسماء: ذَلُوْلٌ: جوتی ہوئی۔ اَلْحَرْثَ: کھیتی۔ اَلْئٰنَ: اب۔ نَفْسًا: ایک آدمی۔ مُخْرِجٌ: خارج' ظاہر کرنے والا۔ بِبَعْضِهَا: اس کا ایک حصہ۔ اَلْمَوْتٰی: مردے۔ اٰیٰتِ: نشانیاں۔ قُلُوْب: جمع قلب' دل۔ اَشَدُّ قَسْوَةً: سختی میں بہت شدید۔ مِمَّا (مِنْ+مَا): اس سے۔ لَمَا: ایسے بھی ہیں۔ خَشْیَةِ: ڈر۔ عَمَّا (عَنْ+مَا): اس سے۔

اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَاِذَا
اللہ کا | پھر | بدل ڈالتے تھے اس کو | بعد اس کو سمجھ لینے کے | اور وہ خوب جانتے تھے | اور جب
کرتے تھے پھر خوب سمجھ لینے کے بعد اس میں تبدیلی کر دیتے تھے حالانکہ وہ جانتے تھے۔ اور جب

لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚۖ وَاِذَا خَلَا
وہ ملتے ہیں | اُن لوگوں سے | جو ایمان لا چکے ہیں | تو کہتے ہیں | ہم بھی ایمان لائے ہیں | اور جب وہ علیحدگی میں ہوتے ہیں
یہ لوگ مؤمنوں سے ملتے ہیں تو کہتے کہ ہم تو ایمان لا چکے ہیں اور جب آپس میں تنہائی میں

بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ
ایک دوسرے کے پاس | تو کہتے ہیں | کیا تم بتا دیتے ہو اُنہیں | وہ (راز) | جو کھولے ہیں اللہ نے | تم پر
ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ (اے بھائیو!) کیا تم اُن کو وہ باتیں بتا دینا چاہتے ہو جو اللہ نے تم پر کھولی ہیں

لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٧٦﴾ اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ
تاکہ یہ حجت کریں تم سے | اُس کی وجہ سے | تمہارے رب کے پاس | پس کیا تم عقل نہیں رکھتے | کیا وہ نہیں جانتے
تاکہ تمہارے پروردگار کے سامنے انہی باتوں کی بناء پر تمہارے ساتھ مباحثہ کریں کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے کیا انہیں معلوم نہیں

اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٧﴾ وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ
کہ اللہ | جانتا ہے | جو (کچھ) وہ چھپاتے ہیں | اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں | اور بعض ان میں سے | اَن پڑھ ہیں
کہ اللہ کو ہر اُس چیز کا علم ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں اور ان میں بعض اَن پڑھ بھی ہیں

لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿٧٨﴾
جو نہیں جانتے | کتاب (کو) | سوائے جھوٹی آرزوؤں کے | اور وہ (اور کچھ) نہیں | صرف | گمان سے کام لیتے ہیں
جن کو جھوٹی آرزوؤں کے سوا کتابُ اللہ کا علم حاصل نہیں اور وہ صرف خیالی باتوں میں مگن ہیں

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ۗ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا
پس خرابی ہے | اُن کے لئے | جو لکھتے ہیں | تحریر | اپنے ہاتھوں سے | پھر کہتے ہیں | (کہ) یہ
پس افسوس ہے ان لوگوں پر جو اپنے ہاتھ سے تحریر لکھتے ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ یہ

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ
اللہ کی طرف سے ہے | تاکہ لیں | اُسکے بدلے | دام | تھوڑے | سو خرابی ہے | اُن کیلئے | اُسکی وجہ سے | جو لکھا
اللہ کی طرف سے ہے تاکہ اس کے عوض تھوڑی سی قیمت حاصل کر لیں پس ان کے ہاتھوں نے جو کچھ لکھا وہ ان کے لئے

اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَقَالُوْا
اُن کے ہاتھوں نے | اور خرابی ہے | اُن کے لئے | بسبب اُس کے | جو وہ کماتے ہیں | اور وہ کہتے ہیں
بربادی (کا باعث) ہے اور جو کچھ کہ وہ (اس طرح سے) کماتے ہیں وہ بھی اُن کے لئے افسوس کا سامان ہوگا اور کہتے ہیں کہ

لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ۭ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ
ہرگز نہ چھوئے گی ہمیں | آگ | مگر | چند روز | گنتی کے | کہہ دیجئے | کیا لے لیا ہے تم نے | اللہ کے ہاں سے
ہم کو گنتی کے چند ایام کے سوا ہرگز آگ نہ چھوئے گی کہہ دو تم نے اللہ سے ایسا کوئی عہد لے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۷۵) یہود سے ایمان کی توقع: اے مسلمانو! یہود سے توقع نہ رکھو کہ وہ تمھارے کہنے سے ایمان لے آئیں گے حالانکہ ان میں سے ایک گروہ ایسا بھی گزرا ہے جو اللہ کا کلام سن کر اسے خوب سمجھ لینے کے بعد جان بوجھ کر اس میں تحریف اور تبدیلیاں کر دیتا تھا۔ (ف) یہود نے تورات میں لکھی ہوئی آخری نبی حضرت محمد ﷺ سے متعلق پیشین گوئیوں اور نشانیوں کو تبدیل کر دیا تھا اور احکامِ شریعت میں اپنی خواہشات کے مطابق تبدیلیاں کر دی تھیں۔

(۷۶) مدینہ میں اہم یہودی خاندان بھی آباد تھے' اور ان میں تورات کے عالم بھی موجود تھے۔ لیکن ان میں اکثر منافقت اور دوغلی پالیسی سے کام لیتے تھے چنانچہ فرمایا کہ جب وہ منافق یہودی' مسلمانوں سے ملتے ہیں تو زبان سے اسلام کی تصدیق کرتے ہیں لیکن جب اپنے لوگوں کے پاس جاتے ہیں تو آپس میں کہتے ہیں کہ نبی آخر الزمان ﷺ کی جو صفت تورات میں ہے تم مسلمانوں سے کیوں بیان کر دیتے ہو وہ قیامت کے دن اسے تمھارے خلاف' اللہ کے سامنے پیش کریں گے کہ تم آنحضرت ﷺ کو جانتے ہوئے اُن پر ایمان نہیں لائے تھے کیا تمھیں اتنی بھی عقل نہیں؟ (حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: کہ جب یہ یہودی مدینہ میں مسلمانوں سے ملتے تو کہتے کہ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں لیکن وہ ہم بنی اسرائیل کے لئے نہیں' صرف تم عربوں کیلئے نبی ہیں)۔

(۷۷) کیا وہ احمق اتنا بھی نہیں جانتے اللہ ان کے ظاہر و باطن سب اعمال کو خود ہی جانتا ہے۔ ان کے بتانے نہ بتانے سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔

(۷۸) اور یہودیوں میں بعض لوگ ان پڑھ ہیں جنھیں تورات کا کچھ بھی علم نہیں وہ تو صرف اپنے عالموں سے سنی ہوئی محض خیالی باتوں اور جھوٹی آرزوؤں میں مگن ہیں' مثلاً یہ بات کہ یہود کے سوا کوئی جنت میں نہ جائے گا اور یہ کہ ہم نبیوں کی اولاد ہیں وہ ہمیں ضرور بخشوالیں گے وغیرہ۔

(۷۹) اللہ کے احکام میں یہود کی تحریف: ہلاکت اور خرابی ہے ان کے لئے' جو تورات میں نبی آخر الزمان ﷺ کی تعریف والی آیات اور دیگر احکام کو بدل کر اپنے ہاتھوں سے کچھ اور لکھ دیتے اور پھر عوام سے کہتے ہیں کہ یہ اللہ کا کلام ہے تاکہ اُن سے دنیوی فائدہ حاصل کریں۔ پس ان کا یہ عمل اور حرام کی کمائی قابل مذمت ہیں کہ دنیوی فائدے کی خاطر اللہ کے کلام کو تبدیل کر رہے ہیں۔

افعال: تَطْمَعُوْنَ: طمع کرتے ہو (مضارع جمع حاضر) طَمِعَ' يَطْمَعُ۔ قَدْ كَانَ: بے شک تھا (كَانَ' يَكُوْنُ)۔ عَقَلُوْا: انہوں نے سمجھ لیا (ماضی جمع غائب) عَقَلَ يَعْقِلُ۔ خَلَا: اکیلا' تنہا (ماضی)۔ تُحَدِّثُوْنَ: تم باتیں کرتے ہو (مضارع جمع حاضر) حَدَّثَ يُحَدِّثُ۔ يُحَاجُّوْا: بحث کریں (جمع امر حاضر) حَاجَّ' يُحَاجُّ۔ يُسِرُّوْنَ: وہ چھپاتے ہیں (مضارع جمع غائب) اَسَرَّ يُسِرُّ۔ يَظُنُّوْنَ: وہ ظن کرتے ہیں' گمان کرتے ہیں (مضارع جمع غائب) ظَنَّ يَظُنُّ۔ يَكْتُبُوْنَ: وہ لکھتے ہیں (مضارع جمع غائب) كَتَبَ يَكْتُبُ۔ يَشْتَرُوْا: وہ خریدیں (امر جمع غائب) اِشْتَرٰى' يَشْتَرِيْ۔ يَكْسِبُوْنَ: کماتے ہیں (مضارع جمع غائب) كَسَبَ يَكْسِبُ۔

اسماء: كَلَامُ اللّٰهِ: اللہ کا کلام (مرکب اضافی)۔ اَمَانِيُّ: آرزوئیں۔ وَيْلٌ: افسوس' تباہی۔ اَيْدِيْ: ہاتھوں۔ ثَمَنًا: قیمت۔ قَلِيْلٌ: تھوڑی۔

عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا

کوئی عہد | کہ ہرگز خلاف نہیں کرے گا | اللہ | اپنے اُس عہد کے | یا تم کہتے ہو | اللہ کے بارے میں | وہ باتیں جو

لیا ہے کہ اللہ اس کے خلاف نہ کرے گا یا تم (یونہی) اللہ سے وہ باتیں منسوب کرتے ہو جو

لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٠﴾ بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـَٔتُهٗ

تم نہیں جانتے | ہاں | جس نے کیا | (کوئی) گناہ | اور گھیر لیا | اُسے | اُس کے گناہ نے

تمہیں معلوم نہیں، ہاں جس کسی نے برائی کی اور اس کو اس کے گناہوں نے ہر طرف سے گھیر لیا ہو

فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٨١﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

سو وُہی ہیں | اہل | دوزخ | (کہ) وہ اُس میں | ہمیشہ رہیں گے | اور وہ لوگ | جو ایمان لائے

تو ایسے ہی لوگ دوزخی ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہ لوگ جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٨٢﴾ ع

اور کیے (کام) | نیک | وُہی ہیں | اہل جنت | (کہ) وہ | اُس میں | ہمیشہ رہیں گے

اور نیک عمل کیے وہ لوگ جنتی ہیں اور وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ قف

اور جب | ہم نے لیا | اقرار | بنی اسرائیل سے (کہ) | عبادت نہ کرنا | مگر صرف | اللہ کی

اور (یاد رکھو) جب ہم نے بنی اسرائیل سے ایک پختہ عہد لیا تھا کہ اللہ کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کرنا

وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا

اور ماں باپ سے | نیک سلوک کرنا | اور رشتہ داروں | اور یتیموں | اور محتاجوں سے | اور کہنا

اور والدین کے ساتھ احسان کرنا اور رشتہ داروں، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ بھی (سلوک سے پیش آنا)

لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا

لوگوں سے | نیک بات | اور قائم رکھنا | نماز | اور دیتے رہنا | زکوٰۃ | پھر تم منہ موڑ گئے | سوائے

اور لوگوں سے اچھی باتیں کہنا اور نماز ادا کرنا اور زکوٰۃ دیتے رہنا پھر چند آدمیوں کے

قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٨٣﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ

چند لوگوں کے | تم میں سے | اور تم ہو ہی | منہ موڑنے والے | اور جب ہم نے لیا | اقرار تم سے | کہ تم نہ بہانا

سوا تم سب (اس عہد سے) پھر گئے اور تم ہو ہی منہ پھیرنے والے اور (یاد کرو) جب ہم نے تم سے عہد لیا تھا کہ آپس میں

دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ

خون اپنے | اور نہ نکالنا | اپنوں کو | اپنے گھروں سے | پھر | تم نے اقرار کر لیا

خونریزی نہ کرنا اور نہ اپنے بھائی بندوں کو گھروں سے نکالنا پھر تم نے اس کا اقرار کیا تھا

وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿٨٤﴾ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ

اور تم (خود) گواہ تھے | پھر تم ہی وہ ہو | کہ قتل کرتے ہو | اپنے لوگوں کو | اور نکالتے ہو

اور تم اس کی شہادت بھی دیتے ہو اور پھر تم وہ لوگ ہو جو اپنوں کو قتل کرتے ہو اور ایک گروہ کو

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۸۰) اور وہ یہودی جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں اس لیے ہمیں آگ ہرگز نہ چھوئے گی اور اگر چھوئے گی بھی تو صرف گنتی کے چند دن (سات یا چالیس دن) اُن سے کہہ دیجیے کیا تم نے اللہ سے اس کے متعلق کوئی اقرار لے لیا ہے جس کے خلاف وہ نہیں کرے گا اور تمھیں بُرے اعمال کی سزا نہیں دے گا یا اللہ پر تم بہتان لگاتے اور جھوٹ بولتے ہو جس کی تمھارے پاس کوئی دلیل نہیں؟

(۸۱) ہاں! اصل قانونِ الٰہی یہ ہے کہ جس کسی نے گناہ کیا اور گناہ سے توبہ نہ کی بلکہ اس کے گناہ اس پر اس طرح چھا جائیں کہ پھر کوئی نیکی کر ہی نہ سکے اور اسی حالت میں مر جائے تو ایسے ہی لوگ اہل دوزخ ہیں، جو اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(۸۲) اور جو لوگ ایمان لا کر نیک اعمال کرتے ہیں وہی جنتی ہیں، جو ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

(۸۳) یہودیوں کی اللہ سے کیے ہوئے وعدوں کی مخالفت: اور یاد کرو جب کہ ہم نے بنی اسرائیل کو تورات میں یہ حکم دیا تھا۔ کہ اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں سے نیک سلوک کرنا اور نماز پابندی سے پڑھتے رہنا اور زکوٰۃ باقاعدہ دیتے رہنا تو چند لوگوں کے سوا سب نے اس کی خلاف ورزی کی اور اللہ کے حکموں سے منہ موڑ لینا، تمھاری عادت بن چکی ہے

افعال: لَنْ تَمَسَّنَا: ہرگز نہ چھوئے گی ہمیں (واحد مونث مضارع نفی) مَسَّ یَمَسُّ۔ اَتَّخَذْتُمْ: کیا تم نے اختیار کیا (ماضی) یَتَّخِذُ۔ لَنْ یُّخْلِفَ: ہرگز خلاف نہ کرے گا، (واحد غائب مضارع نفی) اَخْلَفَ یُخْلِفُ۔ کَسَبَ: کمائی کی، مضارع یَکْسِبُ۔ اَحَاطَتْ: احاطہ کر لیا (ماضی واحد مونث غائب) اَحَاطَ یُحِیْطُ۔ اَخَذْنَا: ہم نے پکڑ لیا (ماضی جمع متکلم) اَخَذَا یَاْخُذُ۔ لَا تَعْبُدُوْنَ: تم نہ عبادت کرو (منفی مضارع جمع حاضر)۔ قُوْلُوْا: بات کرو، کہو (امر حاضر جمع) قَالَ، یَقُوْلُ۔ تَوَلَّیْتُمْ: پھر گئے تم، (ماضی جمع حاضر) تَوَلّٰی، یَتَوَلّٰی۔

اسماء: مَعْدُوْدَةً: گنے ہوئے۔ عَهْدَهٗ: اس کا عہد۔ عِنْدَ: نزدیک۔ سَيِّئَةً: بدی۔ خَطِيْٓئَتُهٗ: جمع خطایا قصور۔ خٰلِدُوْنَ: ہمیشہ رہنے والے۔ الصّٰلِحٰتِ: نیک۔ مِیْثَاق: پختہ عہد۔ ذِی الْقُرْبٰی: رشتہ دار۔ حُسْنًا: نیکی۔ مِنْكُمْ: تم میں سے۔ مُعْرِضُوْنَ: پھرنے والے (اسم فاعل)۔

حروف: اِلَّا: سوائے۔ ثُمَّ: پھر۔ اَمْ: یا۔ بَلٰی: ہاں۔ اِلَّا: مگر۔

فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ

ایک گروہ کو | اپنے میں سے | ان کے گھروں سے | مدد کرتے ہو | ان کے خلاف | گناہ سے

ان کے گھروں سے نکالتے ہو اور گناہ اور سرکشی سے ان کے مخالفین کی

وَالْعُدْوَانِ ؕ وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ

اور ظلم سے | اور اگر وہ آئیں تمہارے پاس | قید (ہوکر) | تو ان کا تاوان بھر دیتے ہو

مدد کرتے ہو اور اگر وہ قید ہو کر تمہارے پاس آئیں تو پھر فدیہ دے کر ان کو چھڑا لیتے ہو

وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ؕ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ

حالانکہ حرام ہے | تم پر | اُن کا نکال دینا (بھی) | تو کیا تم مانتے ہو | بعض (حکم)

حالانکہ ان کو گھروں سے نکال دینا ہی سرے سے تم پر حرام تھا کیا تم کتابِ الٰہی کے بعض حصوں

الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ

کتاب کا | اور انکار کرتے ہو | بعض کا | پس کیا سزا ہے | اس کی | جو کرے | ایسا

کو مانتے ہو اور بعض کا انکار کرتے ہو پس تم میں سے جو شخص ایسا کرے اس کی سزا دنیا کی

مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ

تم میں سے | سوائے رسوائی کے | دنیا کی زندگی میں | اور قیامت کے روز | وہ دھکیلے جائیں گے

زندگی میں سوائے ذلت اور رسوائی کے اور کیا ہو سکتی ہے اور قیامت کے دن ایسے لوگوں کو

اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾ اُولٰٓئِكَ

سخت عذاب کی طرف | اور نہیں اللہ | بے خبر | اس سے | جو تم کرتے ہو | یہی

شدید ترین عذاب میں ڈالا جائے گا اور اللہ تمہارے اعمال سے غافل نہیں یہ

الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ؗ فَلَا يُخَفَّفُ

وہ (لوگ) ہیں | جنہوں نے خریدا | دنیا کی زندگی کو | بدلے آخرت کے | سو ہلکا نہ کیا جائے گا

وہ لوگ ہیں جنہوں نے آخرت کے بدلے دنیا کی (چند روزہ) زندگی کو خریدا' پس ان کے عذاب میں

عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى

ان سے | عذاب | اور نہ انہیں کوئی مدد مل سکے گی | اور بیشک | ہم نے دی | موسیٰ کو

کمی نہ کی جائے گی اور نہ انہیں کوئی مدد مل سکے گی اور ہم نے موسیٰ کو

الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ؗ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ

کتاب | اور متواتر بھیجے | اس کے بعد | رسول | اور دیئے ہم نے | عیسیٰ بن مریم کو

کتاب دی اور ان کے بعد کئی رسول پے در پے بھیجے اور عیسیٰ ابن مریم کو کھلی

الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ

کھلے معجزے | اور تائید کی ہم نے اُس کی | روح القدس (جبرئیل) سے | پھر کیا جب کبھی | لایا تمہارے پاس

نشانیاں دیں اور روح القدس (جبرئیل) کے ذریعے اس کی مدد کی (کیا یہ تمہاری عادت ہو چکی ہے کہ) جب کبھی تمہارے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۸۴) اور اے یہود مدینہ! اس عہد کو بھی یاد کرو جو تورات میں تم سے لیا گیا تھا کہ آپس میں خون ریزی نہ کرنا اور اپنے ہم مذہب لوگوں کو جلاوطن نہ کرنا، اور تم نے اس کا اقرار کرلیا تھا اور تم خود اس بات کے گواہ ہو۔

(۸۵) تورات میں بنی اسرائیل سے عہد لیا گیا تھا کہ اپنی قوم کے افراد کو جلاوطن کرنا، گھروں سے نکالنا یا قتل کرنا' ان کے لیے حرام ہوگا۔ پھر عہد نبوی ﷺ میں مدینہ کے یہود کے تین مشہور قبائل نے مسلمانوں کے خلاف' مشرکین سے مختلف جنگی معاہدے کرلیے تھے۔(یہود کے قبیلہ بنی قینقاع نے مدینہ کے قبیلہ خزرج کے ساتھ اور بنی نضیر و بنی قریظہ نے قبیلہ اوس کے ساتھ جنگی تعاون کے معاہدے کرر کھے تھے۔) جس کی وجہ سے انھیں اپنے ہی یہودی قبائل کے خلاف جنگیں لڑنی پڑتی تھیں۔ ایسے موقع پر وہ مشرکین سے تعاون کرتے ہوئے اپنی ہی قوم کے افراد کو قتل کرنے اوران کو گھروں سے نکالنے سے نہیں جھجکتے تھے۔ لیکن جب ان میں سے کوئی جنگی قیدی بن جاتا تو تورات کے احکام پر عمل کرتے ہوئے وہ تاوانِ جنگ (فدیہ/ جرمانہ) ادا کرکے اپنے مخالف قبیلہ کے یہود کو بھی مشرکوں کی قید سے چھڑا لیتے تھے۔ اس موقع پر انھیں یاد دلایا جارہا ہے کہ تم تورات کے ایک حکم (جنگی قیدیوں کی آزادی) پر تو عمل کرتے ہو لیکن باقی احکامات کی شدید خلاف ورزیاں کررہے ہو۔ پس تم میں سے جو بھی ایسا کرے کہ کتاب اللہ کا ایک حکم مانے اور دوسرا نہ مانے' اس کی سوائے اس کے اور کیا سزا ہوسکتی ہے کہ دنیا میں اُسے رسوا کیا جائے اور آخرت میں اُسے سخت عذاب دیا جائے اور اللہ تمھارے ان کرتوتوں سے بے خبر نہیں۔ چنانچہ حضور ﷺ کی موجودگی میں عہد شکنی کی وجہ سے بنی قریظہ تو لڑائی میں قید و قتل ہوئے اور بنی نضیر شام کی طرف جلاوطن کردیے گئے۔...... یہ حکم صرف بنی اسرائیل کے لئے مخصوص نہیں بلکہ جو قوم بھی ایمان کا دعویٰ کرنے کے باوجود دین کے کچھ حصے پر تو عمل کرے' اور کچھ کو ترک کردے' اسے دنیا میں رسوائی اور آخرت میں عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا۔ صرف لفظی یا جزوی ایمان کارآمد نہیں ہوتا۔

(۸۶) جو لوگ اللہ کے بعض حکموں کو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے یہ وہ لوگ ہیں جو آخرت کی نجات کے بدلے دنیا کا عارضی اطمینان و آرام خریدتے ہیں پس قیامت میں نہ تو اُن سے عذاب کم کیا جائے گا نہ انھیں کوئی مدد مل سکے گی۔

افعال: لَا تَسْفِكُوْنَ: تم نہ بہاؤ گے (مضارع) سَفَكَ يَسْفِكُ ۔ تُخْرِجُوْنَ: نکالو گے (مضارع جمع حاضر) اَخْرَجَ يُخْرِجُ۔ تَقْتُلُوْنَ: تم قتل کرتے ہو (مضارع جمع حاضر) قَتَلَ' يَقْتُلُ ۔ تَظٰهَرُوْنَ: تم مدد دیتے ہو' (مضارع جمع حاضر) تَظَاهَرَ يَتَظَاهَرُ ۔ يَاْتُوْا: وہ آتے ہیں (مضارع جمع غائب) اَتٰى يَاْتِيْ ۔ تُفْدُوْنَ: تم فدیہ دیتے ہو (مضارع جمع حاضر)۔ يَفْعَلُ: وہ کرتا ہے (مضارع واحد غائب)۔ يُرَدُّوْنَ: وہ لوٹائے جاتے ہیں (مضارع مجہول) رَدَّ يَرُدُّ ۔ تَعْمَلُوْنَ: تم کرتے ہو (مضارع جمع حاضر)۔ اِشْتَرَوُا: انہوں نے خریدا (ماضی جمع غائب)۔ يُخَفَّفُ: ہلکا کیا جائے گا (مضارع مجہول)۔

اسماء: دِمَآءَ: خون ۔ هٰٓؤُلَآءِ: اسم اشارہ ۔ اَلْاِثْمُ: گناہ ۔ اُسٰرٰى: قیدی ۔ اَلْعُدْوَانِ: ظلم' تعدی ۔ مُحَرَّمٌ: حرام کیا ہوا (اسم مفعول)۔ ذٰلِكَ: وہ (اسم اشارہ)۔ خِزْيٌ: رسوائی ۔ اَشَدِّ الْعَذَابِ: سخت عذاب۔

رَسُوۡلٌۢ بِمَا لَا تَهۡوٰٓى اَنۡفُسُكُمُ اسۡتَكۡبَرۡتُمۡ‌ۚ فَفَرِيۡقًا
کوئی رسول | وہ حکم | جو نہ چاہتے تھے | تمہارے نفس | تو تم نے غرور کیا | پھر ایک جماعت کو
پاس کوئی رسول تمہاری مرضی کے خلاف کوئی حکم لے کر آیا تو تم نے سرکشی کی پھر کچھ انبیاء کو

كَذَّبۡتُمۡ وَفَرِيۡقًا تَقۡتُلُوۡنَ ﴿۸۷﴾ وَقَالُوۡا قُلُوۡبُنَا غُلۡفٌ‌ؕ
تم نے جھٹلا دیا | اور ایک گروہ کو | قتل کر دیا | اور وہ کہتے ہیں | ہمارے دل | غلافوں میں ہیں
تم نے جھٹلایا اور کچھ کو تم نے قتل کر دیا اور (یہود) کہتے ہیں کہ ہمارے دلوں پر پردہ پڑا ہے

بَلۡ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفۡرِهِمۡ فَقَلِيۡلًا مَّا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۸۸﴾
(نہیں) بلکہ | لعنت کی ان پر | اللہ نے | ان کے کفر کی وجہ سے | پس بہت تھوڑا ہے | جو یہ ایمان لاتے ہیں
(نہیں) بلکہ اللہ نے ان کے کفر کی بدولت ان پر لعنت کر دی ہے یہ بہت کم ہی ایمان لائیں گے

وَلَمَّا جَآءَهُمۡ كِتٰبٌ مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا
اور جب | آ چکی ان کے پاس | ایک کتاب | اللہ کی طرف سے | جو تصدیق کرتی ہے | اُس کی
اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے وہ کتاب آئی جو اُن (کتابوں) کی تصدیق کرتی ہے جو اُن کے پاس

مَعَهُمۡ ۙ وَكَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ يَسۡتَفۡتِحُوۡنَ عَلَى الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ۚۖ
جو اُن کے پاس ہے | اور اس سے پہلے | وہ کامیابی مانگا کرتے تھے | ان لوگوں پر جنہوں نے کفر کیا
موجود تھیں اور (جس کی اُمید پر) یہ لوگ اس (کے نزول) سے پہلے کافروں کے مقابلے میں فتح و نصرت طلب کیا کرتے تھے

فَلَمَّا جَآءَهُمۡ مَّا عَرَفُوۡا كَفَرُوۡا بِهٖ‌ ۚ فَلَعۡنَةُ اللّٰهِ
پس جب | آ چکا اُن کے پاس | وہ جس کو انہوں نے پہچان لیا | تو اُس کا انکار کر دیا | سو لعنت ہے اللہ کی
پس جب اُن کے پاس وہ (ہدایت) آ پہنچی جس کو وہ پہچان گئے تو اس کا انکار کر دیا پس کافروں پر

عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۸۹﴾ بِئۡسَمَا اشۡتَرَوۡا بِهٖۤ اَنۡفُسَهُمۡ اَنۡ يَّكۡفُرُوۡا
کافروں پر | بُری ہے وہ چیز | جس کے بدلے بیچ ڈالا انہوں نے | اپنے آپ کو | کہ انکار کرتے ہیں
خدا کی لعنت ہو کیسی بُری چیز انہوں نے اپنی جانوں کے بدلے خرید لی ہے (اور وہ) یہ کہ اپنی سرکشی کی وجہ سے

بِمَآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ بَغۡيًا اَنۡ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ
اس کا | جو نازل کیا | اللہ نے | اس حسد سے | کہ اُتارے | اللہ | اپنا فضل
اُس ہدایت سے انکار کر دیا جو اللہ نے نازل کی تھی (صرف) اس حسد کی بناء پر کہ اللہ اپنے بندوں میں سے

عَلٰى مَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ‌ ۚ فَبَآءُوۡ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ‌ؕ
جس پر | چاہے | اپنے بندوں میں سے | پس مبتلا ہوئے | غضب پر غضب میں
جس پر چاہتا ہے فضل نازل کر دیتا ہے پس وہ غضب در غضب کے مستحق ہوئے

وَلِلۡكٰفِرِيۡنَ عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ ﴿۹۰﴾ وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ اٰمِنُوۡا
اور کافروں کے لئے | عذاب ہے | رُسوا کن | اور جب کہا جاتا ہے | اُن سے | کہ ایمان لاؤ
اور کافروں کے لئے رسوا کن عذاب ہوگا اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اللہ نے نازل کیا ہے

(۸۷) **یہود کی اللہ کے رسولوں اور کتابوں کی مخالفت اور بے حرمتی:** اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کتاب تورات عطا کی اور اس کے بعد متواتر کئی رسول بھیجے اور پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو کھلے معجزے (بحکم الٰہی مُردوں کو زندہ کرنا' مادرزاد اندھوں کو بینا کر دینا اور جذام کے مریضوں کو اچھا کرنا وغیرہ) بخشے اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے ان کی تائید کی' مگر تم نے انھیں بھی نہ مانا، سو کوئی تعجب نہیں' تمھاری تو عادت ہی یہی ہے کہ جو رسول بھی تمھاری مرضی کے خلاف احکام لایا' تم اکڑ گئے اور انکار کر دیا پھر ان میں سے کئی ایک مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور خاتم النبیین ﷺ کو تو تم نے جھٹلا دیا اور کئی ایک جیسے حضرت زکریا اور یحییٰ علیہما السلام وغیرہ کو قتل کر ڈالا۔

(۸۸) اور یہود' جو یہ کہتے ہیں کہ ہمارے دل غلافوں میں محفوظ ہیں ان میں کسی دوسرے مذہب یعنی اسلام کا اثر ہو ہی نہیں سکتا یہ کوئی اچھی بات نہیں بلکہ ان کے کفر کی وجہ سے اُن پر اللہ کی لعنت ہوگئی ہے۔ اس لئے اسلام کی روشنی ان کے تاریک دلوں میں داخل نہیں ہو رہی۔ اور وہ تھوڑا ہی ایمان لاتے ہیں۔ اللہ کے کچھ حکم مانتے ہیں، کچھ سے انکار کرتے ہیں اور ان میں کم لوگ ہی صحیح ایمان والے ہیں' جنھوں نے کھلے دل سے اسلام قبول کر لیا ہے۔

(۸۹) اور جب اللہ کی وہ کتاب (قرآن) آ چکی جو اس کتاب (تورات) کی تصدیق کرتی ہے جو پہلے سے یہود کے پاس ہے اور اس سے پہلے وہ کفار پر فتح یابی کے لیے' آخری نبی کے آنے اور اس کے ساتھ مل کر کفار کے خلاف جہاد کرنے کی دعا کیا کرتے تھے۔ پس جب وہ کتاب (قرآن) اور نبی آخر الزمان ﷺ جس کو وہ اچھی طرح پہچان چکے تھے' ان کے پاس آ چکا' تو انہوں نے نسلی تعصب اور حسد کی بناء پر اس سے انکار کر دیا۔ تو ایسے منکروں پر اللہ کی لعنت ہے۔

(۹۰) **یہودیوں کا نسلی تعصب اور انبیاء کا قتل:** یہودی' اللہ کی کتاب (قرآن) کا' جو اس نے رسول اللہ ﷺ پر نازل کی محض اپنے اس حسد کی بناء پر انکار کرتے ہیں کہ اللہ اپنے فضل سے' اپنے بندوں میں سے جسے چاہے' نبی بنا کر اس پر اپنا کلام نازل کر دیتا ہے اور انھیں غصہ یہ ہے کہ آخری نبی ﷺ بنی اسرائیل کی بجائے عربوں میں بنی اسمٰعیل کی نسل میں کیوں آیا۔ ان کا یہ انکار بہت بُرا ہے جس کے بدلے میں انھوں نے اپنی دنیا و آخرت کو بیچ ڈالا ہے۔ تو ان پر ان کے اس انکار کی بدولت اللہ کا غضب ہُوا۔ اور کافروں کے لیے ذلت کا عذاب مقرر ہے۔

افعال: قَفَّيْنَا: ہم نے پیچھے بھیجا (ماضی جمع متکلم)۔ اَيَّدْنَا: ہم نے تائید کی (ماضی جمع متکلم)۔ لَا تَهْوٰى: نہیں چاہتے ہیں (مضارع منفی واحد مونث) هَوٰى يَهْوٰى۔ اِسْتَكْبَرْتُمْ: تم نے تکبر کیا' (ماضی جمع حاضر) اِسْتَكْبَرَ يَسْتَكْبِرُ۔ كَذَّبْتُمْ: جھٹلایا تم نے (ماضی جمع حاضر)۔ لَعَنَ: لعنت کی (ماضی)۔ يَسْتَفْتِحُوْنَ: فتح مانگتے تھے (ماضی استمراری) اِسْتَفْتَحَ يَسْتَفْتِحُ۔ عَرَفُوْا: انہوں نے پہچان لیا (ماضی جمع غائب) عَرَفَ يَعْرِفُ۔ بِئْسَ: برا ہے (افعال ذم)۔ اَنْ يُّنَزِّلَ: کہ نازل کرتا ہے (مضارع منصوب)۔ يَشَآءُ: چاہتا ہے (مضارع)۔ بَآءُوْا: وہ مستحق ہوئے (ماضی جمع غائب) بَآءَ' يَبُوْءُ۔

اسماء: اَلْبَيِّنٰتِ: روشن نشانیاں۔ اَنْفُسُكُمْ: تمہارے نفس۔ غُلْفٌ: غلاف۔ مُصَدِّقٌ: تصدیق کرنے والا۔ فَلَمَّا (فَ+لَمَّا): پس جب۔ لَمَّا: جب۔ مَا: جو۔ بَغْيًا: بغاوت کی وجہ' ضد۔ مُهِيْنٌ: رسوا کرنے والا۔

بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ

اُس پر | جونازل کیا | اللہ نے | (تو) کہتے ہیں | ہم تو مانتے ہیں | اُسی کو | جو اُترا ہے

اس پر ایمان لے آؤ تو کہتے ہیں کہ جو کچھ ہم پر نازل کیا گیا اس پر تو ایمان لائیں گے

عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ق وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا

ہم پر | اور وہ انکار کرتے ہیں | اُس کا | جو اُس کے سوا ہے | حالانکہ وہ (قرآن) برحق ہے | تصدیق کرتا ہے

اور اس کے سوا جو کچھ ہے اس سے انکار کرتے ہیں حالانکہ (یہ قرآن) سچا ہے اور جو کچھ (سابق آسمانی علم)

لِّمَا مَعَهُمْ ؕ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ

اُس کی | جو اُن کے پاس ہے | کہہ دیجئے پھر | تم کیوں قتل کرتے تھے | نبیوں کو | اللہ کے | اس سے پہلے

ان کے پاس ہے اس کی تصدیق کرتا ہے (ان سے) پوچھو بھلا اس سے پہلے تم نبیوں کو کیوں قتل کیا کرتے تھے

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ

اگر تم تھے | مؤمن | اور آ چکا تمہارے پاس | موسیٰؑ | کھلے معجزے لے کر

اگر تم مؤمن ہو اور بے شک موسیٰؑ تمہارے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے

ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۹۲﴾

پھر تم نے بنالیا | بچھڑے کو (معبود) | اُس کے بعد | اور تم تھے | ظالم

پھر تم نے اس کے بعد بچھڑے کی عبادت شروع کر دی اور تم ظلم کرنے والے ہو

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا

اور جب ہم نے لیا | تم سے اقرار | اور بلند کیا ہم نے | تمہارے اُوپر | کوہِ طور کو | کہ پکڑو

اور (یاد رہے) جب ہم نے تم سے ایک پختہ عہد لیا تھا اور تم پر کوہِ طور کو اٹھا کر معلق کر دیا تھا (اور حکم دیا تھا) کہ جو حکم

مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ؕ قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ق

جو ہم نے دی تمہیں (کتاب) | مضبوطی سے | اور سنو | وہ بولے | ہم نے سن لیا | اور نہ مانا ہم نے

ہم نے تم کو دیا ہے اس پر سختی سے کاربند ہو جاؤ اور خوب سن لو انہوں نے کہا ہم نے سن لیا لیکن مانتے نہیں

وَاُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ؕ قُلْ بِئْسَمَا

اور رچ گیا تھا | اُن کے دلوں میں | بچھڑا | اُن کے کفر کی وجہ سے | کہہ دیجئے | بُری ہے وہ بات

اور ان کے کفر کی وجہ سے بچھڑے کی محبت اُن کے دلوں میں رچ بس گئی تھی (اے نبیؐ) کہہ دو کہ

يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۳﴾ قُلْ اِنْ كَانَتْ

جس کا حکم دیتا ہے تمہیں | تمہارا ایمان | اگر | تم ہو | مؤمن | کہہ دیجئے | اگر ہے

تمہارا یہ (ناقص) ایمان تمہیں بہت ہی برا حکم دے رہا ہے اگر تم واقعی مؤمن ہو کہہ دیجئے کہ اگر

لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ

تمہارے لئے | گھر | آخرت کا | اللہ کے ہاں | خصوصیت کے ساتھ | سوائے

آخرت کا گھر اللہ کے ہاں دوسروں کے بجائے تمہارے لئے ہی مخصوص ہے

آیت نمبر　　　　آسان تفسیر

(۹۱) اور جب ان یہود سے یہ کہا جاتا ہے کہ تم اس قرآن پر ایمان لاؤ جو اللہ نے اپنے رسول ﷺ پر نازل کیا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم تو صرف اسی کتاب (تورات) کو مانتے ہیں جو ہم پر اُتری ہے اور اس کے سوا ہم کچھ نہیں مانتے۔ حالانکہ قرآن اللہ کی سچی کتاب ہے جو اس کتاب (تورات) کی تصدیق کرتی ہے جو ان کے پاس ہے۔ ان سے کہہ دیجیے کہ اگر تورات پر تمھارا واقعی ایمان ہے تو اسی تورات کی تائید کرنے والے انبیاء مثلاً حضرت زکریا و یحییٰ علیہما السلام وغیرہ کو کیوں قتل کرتے رہے ہو؟ موجودہ یہود کو یہ بات اس لئے کہی جارہی ہے کہ وہ اپنے آباء و اجداد کی ان غلطیوں پر نادم ہونے کی بجائے اسی روش پر چل رہے ہیں۔ اس لئے گویا موجودہ یہود بھی ان جرائم میں برابر کے شریک ہیں۔ ورنہ توبہ کرکے ایمان لے آتے۔

(۹۲) یہود کا دعویٰ ایمان اور شرک کرنا: اور یہ تو کیا، خود حضرت موسیٰ علیہ السلام جب تمھارے پاس کھلے معجزات لے کر آئے تو ان کے کوہِ طور پر کلام الٰہی سننے کے لیے چلے جانے کے بعد تم نے بچھڑے کی عبادت شروع کردی تھی۔ کیا مؤمنوں کے یہی کام ہیں؟ گویا ظلم اور سرکشی تو تمھاری پرانی عادت بن چکی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ فرعونیوں کی غلامی سے نکل آنے کے بعد، حضرت موسیٰ علیہ السلام، صحرائے سینا میں اللہ کے حکم سے، کوہ طُــــــور نامی پہاڑ پر تشریف لے گئے۔ اور چالیس دن وہاں پر اعتکاف کیا اور وہاں انہیں تورات شریف عطا کی گئی۔ لیکن ان کی غیر حاضری میں قوم نے سونے کا بچھڑا بنا کر اس کی عبادت شروع کردی۔

(۹۳) اور یاد کرو جب کہ ہم نے تم سے وعدہ لیا اور کوہِ طور کو تمھارے سروں پر فضا میں معلق کرکے تمھیں حکم دیا کہ اس کتاب تورات پر پورے طور پر عمل کرو اور حکم الٰہی کو توجہ سے سنو، ورنہ یہ پہاڑ تم پر گرا کر تمھیں ہلاک کردیا جائے گا، تو تمھاری قوم کے وہ لوگ بولے: ہم نے سن لیا اور دل میں کہا: ہم مانیں گے نہیں۔ اور ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں میں بچھڑے (بُت) کی محبت رچ بس گئی تھی۔ ان سے کہہ دیجیے کہ اگر تم واقعی ایمان والے ہو تو تمھارا ایمان تمھیں ایسی بُری باتیں کیوں سکھاتا ہے؟ یعنی تمھارا دعویٰ ایمان غلط ہے۔

افعال: اِذَا قِيْلَ: جب کہا جاتا ہے (ماضی مجہول)۔ نُؤْمِنُ: ہم ایمان لاتے ہیں (مضارع جمع متکلم)۔ اِتَّخَذْتُمْ: تم نے اختیار کیا، بنالیا، اِتَّخَذَ يَتَّخِذُ۔ اَخَذْنَا: ہم نے لیا، پکڑا (ماضی جمع متکلم) اَخَذَ يَاْخُذُ۔ رَفَعْنَا: ہم نے بلند کیا (ماضی جمع متکلم) رَفَعَ يَرْفَعُ۔ اِسْمَعُوْا: سنو (امر جمع حاضر) سَمِعَ يَسْمَعُ۔ عَصَيْنَا: نافرمانی کی ہم نے (ماضی جمع متکلم) عَصٰی يَعْصِیْ۔ يَاْمُرُكُمْ: حکم کرتا ہے تم کو (مضارع)۔

اسماء: وَرَآءَ: سوا۔ فَوْقَكُمْ: تمہارے اوپر۔

النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٩٤﴾
(اور) لوگوں کے | تو تم آرزو کرو | موت کی | اگر تم ہو | سچے
تو ذرا موت کی آرزو تو کرو اگر تم سچے ہو

وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ
اور وہ ہرگز آرزو نہ کریں گے اس کی | کبھی | بوجہ اُن (گناہوں) کے | جو آگے بھیج چکے | اُن کے ہاتھ
اور (یاد رکھو) وہ اپنے ان (برے) اعمال کے سبب جو اُن کے ہاتھوں سرزد ہوئے

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٩٥﴾ وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ
اور اللہ | خوب جانتا ہے | ظالموں کو | اور آپ پائیں گے انہیں | زیادہ لالچی
اس کی ہرگز آرزو نہ کریں گے اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے اور یقیناً تم ان (اہل کتاب) کو

النَّاسِ عَلٰي حَيٰوةٍ ۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ
(سب) لوگوں سے | زندگی پر | اور اُن سے (بھی زیادہ حریص) | جو مشرک ہیں
تمام لوگوں سے بڑھ کر زندگی کا حریص پاؤ گے بلکہ مشرکوں سے بھی زیادہ

يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ
چاہتا ہے ہر ایک اُن میں | کاش اُسے عمر ملے | ہزار | برس | اور نہیں | نجات دلانے والا اُس کو
ان میں سے ہر ایک یہی چاہتا ہے کہ کاش اس کی عمر ہزار برس کی ہو حالانکہ اگر وہ لمبی عمر پالیں

مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾ ع
عذاب سے | (لمبی) عمر کا ملنا | اور اللہ | دیکھتا ہے | جو وہ | کرتے ہیں
تو بھی عذاب سے نہیں چھوٹ سکتے اور اللہ اُن کے اعمال کو خوب دیکھتا ہے

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ
کہہ دیجئے | جو کوئی ہو | دشمن | جبرئیل کا | سو اُسی نے | اُتارا ہے (قرآن)
(اے نبی! آپ) کہہ دیں کہ جو کوئی جبرئیل کا دشمن ہے (وہ ہوا کرے) بیشک اُس نے تو اللہ کے حکم سے

عَلٰي قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ
آپ کے دل پر | اللہ کے حکم سے | جو تصدیق کرتا ہے | اُن (کتابوں) کی | جو اس سے پہلے ہو چکیں
آپ کے دل پر اس کتاب کو نازل کیا ہے جو ان کتابوں کی جو اس سے پہلے تھیں تصدیق کرتی ہے

وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٩٧﴾ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ
اور ہدایت | اور خوشخبری ہے | ایمان والوں کے لئے | جو کوئی ہو | دشمن | اللہ کا
اور ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت و بشارت ہے جو کوئی اللہ کا

وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ
اور اُس کے فرشتوں | اور اُس کے رسولوں | اور جبرائیل | اور میکائیل کا | سو بلا شبہ | اللہ (بھی)
اس کے فرشتوں اور رسولوں کا جبرئیل و میکائیل کا دشمن ہے تو یقیناً اللہ بھی

(۹۴) **دنیوی زندگی پر یہود کا مرمٹنا:** کہہ دیجیے کہ (اے یہود!) اگر تمھارے سوا اور کوئی جنت کا حق دار نہیں' جیسا کہ تمھارا خیال ہے' تو تمھیں موت کی تمنا کرنی چاہیے تاکہ جلد از جلد جنت میں جا کر ابدی سرور حاصل کرو' اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو۔

(۹۵) لیکن وہ اپنے بُرے اعمال کے نتائج کے ڈر سے کبھی بھی موت کی آرزو نہ کریں گے اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

(۹۶) اور آپ دیکھیں گے کہ یہ یہودی موت کی تمنا کبھی نہیں کریں گے۔ اس لیے کہ انھیں آخرت پر یقین نہیں' اور نہ ہی اپنے بُرے اعمال کی وجہ سے انھیں جنت میں جانے کا یقین ہے' اس لیے یہ آخرت سے انکار کرنے والے مشرکین' سے بھی بڑھ کر دنیا کی زندگی کے حریص ہیں۔ ان میں سے ہر ایک یہی چاہتا ہے کہ اسے ہزار برس کی عمر دی جائے فرض کریں اگر انہیں اتنی لمبی عمر بھی دے دی جائے تو وہ بھی انھیں عذاب الٰہی سے نہیں بچا سکتی اور انہیں بالآخر اپنے برے انجام کا سامنا کرنا ہی پڑے گا۔ اور اللہ ان کے سب اعمال کو دیکھ رہا ہے۔

(۹۷) **حضرت جبرئیلؑ' دیگر فرشتوں اور رسولوں سے یہود کی دشمنی:** اور یہود' جو یہ کہتے ہیں کہ ہم آپ ﷺ پر اس لئے ایمان نہیں لاتے' کہ فرشتہ جبرائیل علیہ السلام جو آپ ﷺ پر وحی لاتا ہے وہ ہمارا سخت دشمن ہے اس لئے کہ وہ کئی مرتبہ ہمارے بزرگوں پر عذاب لایا۔ اُن سے کہہ دیجیے کہ جو کوئی جبرائیل علیہ السلام سے عداوت رکھتا ہے اسے جاننا چاہیئے کہ حضرت جبرئیلؑ نے یہ قرآن آپؐ کے دل پر اللہ کے حکم سے نازل کیا ہے اپنی طرف سے نہیں۔ اور یہ قرآن تمہارے پاس موجود پہلی آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے اور ایمان والوں کے لیے ہدایت وخوشخبری ہے۔ اس لئے جبرئیلؑ کی دشمنی کا بہانہ بنا کر' قرآن سے انکار کرنا کیا معنی رکھتا ہے؟

افعال: كَانَتْ: وہ ہے (ماضی واحد مونث غائب)۔ تَمَنَّوُا: تمنا کرو (جمع امر حاضر) تَمَنّٰى يَتَمَنّٰى ۔ قَدَّمَتْ: آگے بھیجا ہے (ماضی مونث غائب) قَدَّمَ يُقَدِّمُ ۔ لَتَجِدَنَّ: البتہ ضرور پاؤ گے (مضارع) وَجَدَ يَجِدُ ۔ اَشْرَكُوْا: انہوں نے شرک کیا (ماضی جمع غائب) اَشْرَكَ' يُشْرِكُ ۔ يُعَمَّرَ: عمر دیا جائے (مضارع مجہول) عَمَّرَ يُعَمِّرُ ۔ نَزَّلَ: اس نے نازل کیا (ماضی) مضارع' يُنَزِّلُ۔

اسماء: اَحْرَصَ: زیادہ حریص ۔ اَلْفَ: ہزار ۔ مُزَحْزِحِهٖ: دور کرنے والا (اسم فاعل)۔ بَيْنَ يَدَيْهِ: پہلے سے موجود ہے۔ بَيْنَ اَيْدِىْ: ہاتھوں کے درمیان یعنی سامنے۔

عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ
دشمن ہے | کافروں کا | اور ہم نے اُتاری ہیں | آپ کی طرف | آیتیں | کھلی
ایسے کافروں کا دشمن ہے اور (اے پیغمبر!) ہم نے آپ پر کھلے احکام نازل کئے ہیں

وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿۹۹﴾ اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا
اور نہیں انکار کرتے | اُن کا | مگر صرف | فاسق (لوگ) | کیا جب کبھی (بھی) | باندھا اُنہوں نے
اور فاسقوں کے سوا کوئی ان کا انکار نہیں کرتا کیا (یہ سچ نہیں کہ) جب کبھی اُنہوں نے کوئی

عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ
کوئی عہد | تو پھینک دیا اُس کو | ایک گروہ نے | اُن میں سے | بلکہ | اکثر لوگ اُن میں سے
عہد باندھا تو اُس کو ان میں سے کسی نہ کسی گروہ نے پس پشت ڈال دیا؟ بلکہ اکثر ان میں سے

لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ
ایمان ہی نہیں رکھتے | اور جب | آیا اُن کے پاس | رسول | اللہ کی طرف سے
ایمان ہی نہیں لاتے اور جب اُن کے پاس اللہ کی طرف سے ایک رسولؐ آیا

مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ
(جو) تصدیق کرنے والا ہے | اُس کی | جو اُن کے پاس ہے | تو پھینک دیا | ایک گروہ نے
جو ان کتابوں کی جو پہلے سے اُن کے پاس تھیں، تصدیق کرتا ہے تو اہل کتاب

مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ
ان لوگوں میں سے | جن کو دی گئی تھی | کتاب | اللہ کی کتاب کو | پیچھے | اپنی پیٹھ کے
میں سے ایک گروہ نے اللہ کی کتاب کو اس طرح پس پشت ڈال دیا

كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ
گویا کہ وہ | جانتے ہی نہیں | اور پیروی کی انہوں نے | اُس چیز کی جو پڑھتے تھے | شیطان
گویا وہ جانتے ہی نہیں اور وہ اس (جادو) کے پیچھے پڑ گئے جس کو سلیمانؑ

عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ
سلیمان کی حکومت میں | اور کفر نہیں کیا تھا | سلیمانؑ نے | لیکن شیطانوں نے (ہی)
کے عہد میں شیاطین پڑھا کرتے تھے اور سلیمان نے راہِ کفر اختیار نہیں کی تھی بلکہ خود شیاطین ہی کفر کے

كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۚ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ
کفر کیا تھا | سکھاتے تھے | لوگوں کو | جادو | اور وہ جو اُتارا گیا | دو فرشتوں پر
مرتکب ہوئے تھے جو لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے نیز (وہ اس جادو کے بھی پیچھے پڑ گئے) جو بابل میں دو فرشتوں

بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ؕ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ
بابل میں | ہاروت اور ماروت پر | اور وہ نہیں سکھاتے تھے | کسی ایک کو | حتیٰ کہ کہہ دیتے
ہاروت و ماروت پر نازل کیا گیا تھا اور وہ کسی کو نہیں سکھاتے تھے جب تک ان سے نہ کہہ دیتے

(۹۸) تو جو کوئی اللہ اور اس کے فرشتوں اور رسولوں خاص کر جبرائیل اور میکائیل سے عداوت رکھتا ہے تو اللہ بھی ایسے کافروں سے عداوت رکھتا ہے۔ اس لیے کہ اللہ کے فرشتے جو کچھ کرتے ہیں اپنی طرف سے نہیں بلکہ اللہ کے حکم سے کرتے ہیں۔

(۹۹) یہود کی وعدہ خلافی اور قرآن سے انکار: اور ہم نے جو آپ ﷺ پر قرآن کی آیات نازل کی ہیں، یہ احکام کے بیان کرنے میں بالکل واضح ہیں' اُن سے تو صرف نافرمان لوگ ہی انکار کر سکتے ہیں۔

(۱۰۰) یہود کی تو عادت ہے کہ جب کبھی وہ کوئی اقرار یا معاہدہ کر لیتے ہیں' تو ایک جماعت ان میں سے ضرور اس کی خلاف ورزی کرتی ہے بلکہ ان میں سے اکثر ایمان ہی نہیں رکھتے۔ اس لئے یہ نہ اللہ سے کئے ہوئے وعدوں کا پاس رکھتے ہیں' نہ بندوں کے۔

(۱۰۱) اور جب اُن یہود کے پاس اللہ کا رسول (محمد ﷺ) آیا' جو تصدیق کرتا ہے اس کتاب کی' جو اُن کے پاس ہے' تو ان میں سے ایک گروہ نے تورات کو اس طرح پس پشت ڈال دیا گویا کہ وہ جانتے ہی نہیں کہ تورات میں آخری نبیؐ پر ایمان لانے کا حکم دیا گیا ہے۔

افعال: عٰهَدُوْا: انہوں نے عہد کیا (ماضی جمع غائب) عَاهَدَ' یُعَاهِدُ۔ نَبَذَ: توڑ دیا (ماضی)۔ جَآءَ: آیا (ماضی)۔ اُوْتُوْا: وہ دیئے گئے (ماضی مجہول) جمع اتی یُؤْتِیْ۔

اسماء: كُلَّمَا: جب کبھی۔ ظُهُوْرٌ: پشت۔ كَاَنَّهُمْ: جیسا کہ۔

اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا

کہ ہم تو | امتحان (کے لئے) ہیں | سو تُو کافر نہ بن (جادو کر کے) | پس وہ سیکھتے تھے | اُن دونوں سے

کہ ہم تو ایک ذریعہ آزمائش ہیں پس تم کافر نہ بنو (باوجود اس کے) یہ لوگ ان سے وہ باتیں سیکھتے

مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ؕ وَمَا هُمْ

وہ چیز | جس سے جدائی ڈالیں | درمیان خاوند | اور اُس کی بیوی کے | اور وہ نہیں تھے

جن سے خاوند اور بیوی کے درمیان جدائی ڈالتے تھے اور وہ اللہ کے

بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَتَعَلَّمُوْنَ

ضرر پہنچانے والے | اُس سے | کسی کو بھی | بغیر | حکم | اللہ کے | اور وہ سیکھتے تھے

حکم کے سوا کسی کو بھی ضرر نہیں پہنچا سکتے تھے اور ان لوگوں نے وہ باتیں سیکھیں

مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ

وہ جو ضرر دے اُن کو | اور نفع نہ دے | اور وہ خوب جانتے تھے | کہ جس نے | لے لیا وہ (جادو)

جو خود ان کے لئے مضر تھیں اور انہیں کوئی نفع نہیں پہنچاتی تھیں اور یقیناً انہیں معلوم تھا کہ جن لوگوں نے اس مضر

مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ؕ وَلَبِئْسَ مَا

نہیں ہے | اُس کے لئے | آخرت میں | کچھ حصّہ | اور بہت بُری ہے | وہ چیز

علم کو لے لیا اُن کے لئے آخرت میں کوئی حصّہ نہ ہوگا اور یقیناً بری ہے وہ چیز (یعنی کفر)

شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَلَوْ

جس کے بدلے بیچا اُنہوں نے | اپنے آپ کو | کاش | وہ جانتے | اور اگر

جس کے بدلے اُنہوں نے اپنے آپ کو فروخت کیا کاش انہیں علم ہوتا اور اگر

اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ؕ

وہ | ایمان لے آتے | اور پرہیزگاری کرتے | تو ثواب | اللہ کے ہاں | بہت بہتر تھا

وہ ایمان لے آتے اور تقویٰ کی راہ اختیار کرتے تو اللہ کے ہاں ان کے لئے بہتر اجر ہوتا

لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا

کاش | وہ جانتے | اے ایمان والو! | نہ کہا کرو | رَاعِنا

کاش! انہیں معلوم ہوتا اے ایمان والو! لفظ رَاعِنا نہ کہا کرو

وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾

اور کہا کرو | اُنظرنا | اور سنا کرو | اور کافروں کے لئے | عذاب ہے | دردناک

بلکہ اُنظرنا کہا کرو اور (بات غور سے) سنا کرو اور نہ ماننے والوں کے لئے دردناک عذاب ہوگا

مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ

نہیں چاہتے | وہ (لوگ) | جو کافر ہیں | اہل کتاب میں سے | اور نہ مشرکین (ہی)

نہ اہل کتاب میں سے وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا اس بات کو پسند کرتے ہیں اور نہ مشرک

(۱۰۲) یہود کا کلام الٰہی کو چھوڑ کر، جادو ٹوٹکوں اور مُضر علوم کے پیچھے پڑ جانا: بنی اسرائیل کو اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرامؑ کی سچی تعلیمات اور آسمانی کتابیں عطا کیں۔ تاکہ ان کی روشنی میں اپنی دنیا اور آخرت کو بہتر بنا سکیں۔ لیکن انہوں نے اللہ کی کتابوں کو بھلا کر، جادو منتر جیسے نقصان دہ اور کافرانہ علوم پر توجہ دی۔ بنی اسرائیل کے ایک نبی حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے زبردست حکومت اور معجزات دیئے تھے اور جنوں، پرندوں اور حیوانات پر بھی ان کو حکومت حاصل تھی۔ لیکن اس زمانے کے بنی اسرائیل کے شیطان صفت لوگوں نے یہ بات مشہور کر دی کہ حضرت سلیمانؑ نبی نہیں، بلکہ جادوگر ہے۔ حالانکہ جادو کرنا، کرانا، کفر ہے۔ اور حضرت سلیمانؑ کا اس کافرانہ عمل سے کوئی تعلق نہ تھا۔ تاہم یہود، حضرت سلیمانؑ کے معجزات پر یقین کرنے اور آپ کی تعلیمات کو اپنانے کی بجائے، جادو منتر کے پیچھے پڑے رہے۔

دوسرا واقعہ قدیم عراق کے شہر بابل کا ہے۔ یہ شہر بھی جادوگری کا مرکز رہا۔ جس کی وجہ سے جادوگر، لوگوں کو اپنی طرف مائل کرتے اور ان کے مال بٹورتے۔ اس موقع پر دو فرشتے، ھاروت اور ماروت نامی، انسانی شکل میں اس شہر میں آئے۔ وہ لوگوں کو انبیاء کرام کے معجزات اور جادوگروں کے جادو کا فرق سکھاتے (اس لئے کہ دونوں چیزیں بظاہر عجیب وغریب ہوتی ہیں)۔ تو اگر کوئی جادو سیکھنا چاہتا تو وہ فرشتے کہتے کہ ہم تمہارے امتحان کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ ہم صرف اس شرط پر تمہیں جادو سکھا سکتے ہیں، کہ تم معجزے اور جادو کا فرق جان سکو، نہ کہ خود جادو کرنے لگو، بنی اسرائیل کے لوگ اس شرط پر ان سے جادو سیکھ لیتے، لیکن بعد میں خود جادوگر بن کر، لوگوں کے درمیان فساد ڈالتے، اور فرشتوں کی موجودگی سے ہدایت کا فائدہ اٹھانے کی بجائے معمولی دنیاوی فائدے کے لئے، جادو کے کافرانہ علوم پر عمل شروع کر دیتے اور گمراہی پھیلاتے۔

یہاں بتایا گیا ہے کہ جادو کی مثال بھی زہر کی سی ہے۔ جس میں حقیقی اثر، اللہ کے حکم کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتا۔ اگر اللہ نہ چاہے تو یہ چیزیں بے اثر اور بے کار ثابت ہوتی ہیں۔ تاہم اگر کوئی اپنی بدنیتی اور کفر کی وجہ سے ان چیزوں سے لوگوں کو نقصان دینا چاہے تو ان کے برے اثرات دنیا میں ظاہر ہوتے ہیں، اور جادو کرنے یا کرانے والوں کی آخرت برباد ہو جاتی ہے۔

لہٰذا، ایسے علوم سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیئے، جو فائدے کی بجائے، دنیا و آخرت کی بربادی کا ذریعہ بنیں۔ فائدہ مند علوم وہ ہیں جو اللہ کی کتابوں، رسولوں اور ان کی تعلیمات کی روشنی میں کام میں لائے جائیں۔

(۱۰۳) اور اگر وہ یہودی جادو کی بجائے اللہ پر صحیح ایمان لا کر تقویٰ اختیار کر لیتے تو انھیں اللہ کے ہاں جو ثواب ملتا، وہ ان کے لیے بہت بہتر تھا۔ کاش وہ اس حقیقت کو جانتے۔

(۱۰۴) حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کے آداب: حضور ﷺ کی مجلس میں آنے والے یہودی، جب آپ ﷺ سے کوئی بات دوبارہ پوچھنا چاہتے تو راعنا کا لفظ کہتے، جس کے معنی ہیں: ہماری رعایت کیجیے۔ لیکن وہ شرارت سے راعینا کہتے تھے جس کے معنی ہیں: اے ہمارے چرواہے، نیز یہ کلمہ یہود کی زبان میں گالی کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔ اس لیے مسلمانوں کو حکم ہُوا کہ تم راعنا کی جگہ اُنظرنا کہا کرو جس کے معنی ہیں: ہماری طرف توجہ کیجیے، نظر کیجیے۔ اس طرح یہود کو بے ادبی کا موقع نہ مل سکے گا اور دین کی بات توجہ سے سنتے رہا کرو کہ دوبارہ پوچھنے کی ضرورت ہی نہ پڑے، اور دین کا فروں کے لیے، جو اللہ کے رسول ﷺ کا مذاق اُڑانا چاہتے ہیں، دردناک عذاب ہے۔

افعال: تَتْلُوْا: انہوں نے پڑھا (ماضی جمع غائب) (تَلٰی یَتْلُوْا) ۔ یُعَلِّمُوْنَ: سکھاتے ہیں (مضارع) ۔ یُعَلِّمٰنِ: سکھاتے ہیں (مضارع) (عَلَّمَ یُعَلِّمُ) ۔ یَتَعَلَّمُوْنَ: وہ علم حاصل کرتے ہیں (مضارع جمع غائب) ۔ یُفَرِّقُوْنَ: وہ جدائی ڈالتے ہیں (مضارع) (فَرَّقَ یُفَرِّقُ) ۔ یَضُرُّ: وہ نقصان پہنچاتا ہے ۔ لَا تَقُوْلُوْا: نہ کہو (نہی) ۔ اُنْظُرْنَا: ہماری طرف نگاہ کیجئے ۔ اِسْمَعُوْا: سنو (امر حاضر جمع) ۔

اسماء: اَلْمَلَکَیْنِ: دو فرشتے ۔ مَرْءُ: مرد ۔ ضَآرِّیْنَ: ضرر پہنچانے والے ۔ اِذْنٌ: اجازت، حکم ۔ خَلَاقٍ: حصہ ۔ مَثُوْبَۃٌ: ثواب ۔ رَاعِنَا: ہماری طرف توجہ فرمائیے، ہماری رعایت کریں (یہودیوں کی زبان میں اس کا مطلب احمق اور متکبر کے ہیں) ۔

حروف: اِنَّمَا: صرف، سوائے اس کے نہیں ۔

اَنْ يُّنَزَّلَ | عَلَيْكُمْ | مِّنْ خَيْرٍ | مِّنْ رَّبِّكُمْ ۗ | وَاللّٰهُ

کہ اُتاری جائے | تم پر | کوئی اچھی بات | تمہارے رب کی طرف سے | اور اللہ

کہ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر کوئی بھلائی نازل ہو اور اللہ

يَخْتَصُّ | بِرَحْمَتِهٖ | مَنْ | يَّشَآءُ ۗ | وَاللّٰهُ | ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۰۵﴾

خاص کرلیتا ہے | اپنی رحمت کے ساتھ | جسے | چاہے | اور اللہ | بڑے فضل والا ہے

تو جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے لئے مخصوص کر لیتا ہے اور اللہ بڑا فضل کرنے والا ہے

مَا نَنْسَخْ | مِنْ اٰيَةٍ | اَوْ نُنْسِهَا | نَاْتِ | بِخَيْرٍ مِّنْهَآ

جو منسوخ کرتے ہیں ہم | کوئی آیت | یا اُسے بھلا دیتے ہیں | تو ہم لاتے ہیں | اُس سے بہتر

اگر ہم کوئی آیت منسوخ کرتے ہیں یا اُسے بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا ویسا ہی (اور حکم)

اَوْ مِثْلِهَا ۗ | اَلَمْ تَعْلَمْ | اَنَّ اللّٰهَ | عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۶﴾

یا اُس جیسی | کیا آپ نہیں جانتے | کہ اللہ تعالیٰ | ہر چیز پر قادر ہے

صادر فرما دیتے ہیں کیا آپ کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے

اَلَمْ تَعْلَمْ | اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ | مُلْكُ | السَّمٰوٰتِ | وَالْاَرْضِ ۗ

کیا آپ نہیں جانتے | کہ اللہ کے لئے ہے | سلطنت | آسمانوں | اور زمین کی

کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کے لئے ہے

وَمَا | لَكُمْ | مِّنْ دُوْنِ | اللّٰهِ | مِنْ وَّلِيٍّ | وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۰۷﴾

اور نہیں | تمہارے لئے | سوائے | اللہ کے | کوئی دوست | اور نہ مددگار

اور اللہ کے سوا تمہارا نہ کوئی دوست ہو سکتا ہے اور نہ مددگار

اَمْ تُرِيْدُوْنَ | اَنْ تَسْـَٔلُوْا | رَسُوْلَكُمْ | كَمَا | سُئِلَ مُوْسٰى

کیا تم چاہتے ہو | کہ سوال کرو | اپنے رسول سے | جیسے | سوال کئے گئے تھے موسیٰ سے

(اے مسلمانو!) کیا تمہارا ارادہ ہے کہ تم بھی اپنے رسول سے ویسے ہی سوال کرو جس طرح کہ

مِنْ قَبْلُ ۗ | وَمَنْ | يَّتَبَدَّلِ | الْكُفْرَ | بِالْاِيْمَانِ | فَقَدْ ضَلَّ

اس سے پہلے | اور جو (کوئی) | بدل لے | کفر کو | ایمان سے | سو وہ گمراہ ہوا

اس سے پہلے موسیٰ سے کئے گئے تھے اور جو کوئی ایمان کو کفر سے تبدیل کر لے تو وہ راہِ راست

سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۰۸﴾ | وَدَّ | كَثِيْرٌ | مِّنْ | اَهْلِ الْكِتٰبِ | لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ

سیدھے رستے سے | چاہتے ہیں | اکثر | لوگ | اہل کتاب میں سے | کہ کاش وہ پھیر دیں تمہیں

سے بھٹک گیا اکثر اہلِ کتاب اپنے ذاتی حسد کی وجہ سے یہ چاہتے ہیں کہ

مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ | كُفَّارًا ۚ | حَسَدًا | مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ

تمہارے ایمان لانے کے بعد | کفر میں | بوجہ حسد کے | جو اُن کے دلوں میں ہے

کسی طرح تمہیں ایمان لانے کے بعد پھر کفر کی طرف لوٹا دیں

(۱۰۵) اللہ جسے چاہے، نبوت عطا کرتا ہے: اے مسلمانو! کفار، اہل کتاب ہوں یا مشرکینِ مکہ، یہ نہیں چاہتے کہ تمھاری ہدایت کے لیے رسول اللہ ﷺ پر قرآن نازل ہو بلکہ ان میں سے ہر ایک گروہ یہی چاہتا ہے کہ نبی آخرالزمان ﷺ انھی میں سے ہونا چاہیے مگر اللہ نے حضور ﷺ کو اپنی رحمت اور نبوت سے خاص طور پر نواز دیا ہے۔ اللہ جسے چاہے اپنی رحمت کیلئے مخصوص کر لیتا ہے اور وہ بڑے فضل والا ہے۔

(۱۰۶) شریعت کے احکام میں نسخ اللہ کا اختیار ہے: نسخ کے معنی یہ ہیں کہ اللہ اپنی حکمت کے مطابق مؤمنوں کے لیے وقتاً فوقتاً احکامِ شریعت نازل کرتا ہے۔ پھر جب ان کے حالات میں تبدیلی آجاتی ہے تو حسب ضرورت پہلا حکم منسوخ کر کے، دوسرا مناسب اور بہتر حکم دے دیا جاتا ہے۔ اس آیت میں احکام کے نسخ اور تبدیلی پر اعتراض کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم اگر اپنے علم و حکمت کے تحت کسی آیت کی تلاوت یا اس کے حکم کو منسوخ یا تبدیل کرتے ہیں اور اس کی جگہ دوسرا حکم نافذ کر دیتے ہیں تو اس میں اعتراض کی کونسی بات ہے؟ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۱۰۷) آپ تو جانتے ہی ہیں کہ آسمان و زمین کا مالک اللہ ہی ہے وہ جو چاہے اپنے بندوں کو حکم دے سکتا ہے۔ اور اس کے سوا تمھارا نہ کوئی دوست ہے نہ مددگار، کفار کا کام صرف اعتراضات کرنا ہے، جبکہ اللہ تمہارا حقیقی رہنما اور مددگار ہے۔

(۱۰۸) جب حضور ﷺ کی قوم، قریش نے ایمان لانے کی شرط کے طور پر حضور ﷺ سے طرح طرح کے معجزات طلب کرنا شروع کیے، مثلاً اللہ کو اپنی دنیوی آنکھوں سے دیکھنے کا مطالبہ، یا آسمان سے قرآن کتاب کی شکل میں نازل ہوتے دیکھنے کا مطالبہ، یا کوہ صفا کو سونے کا بنا دینے کا مطالبہ، تو انھیں سمجھایا گیا کہ اس طرح کے معجزات طلب کرنے کا انجام اچھا نہیں ہوتا، جیسا کہ قومِ موسیٰ نے اللہ کو ظاہری آنکھوں سے دیکھنے کا مطالبہ کیا تھا تو ان پر اس بے ادبی کی وجہ سے آسمانی بجلی آگری تھی۔ (جس کا ذکر سورہ بقرہ آیت ۵۵ میں گزر چکا ہے۔) تو اے اہل مکہ کیا تم بھی رسول اللہ ﷺ سے ایسے ہی سوال کرنا چاہتے ہو، جیسے یہودی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کیا کرتے تھے؟ اس میں تو کفر کا اندیشہ ہے اور جو شخص بجائے ایمان کے کفر اختیار کرے وہ سیدھے راستہ سے بھٹک جاتا ہے۔

افعال: مَا یَوَدُّ: نہیں پسند کرتے (مضارع جمع متکلم) وَدَّ۔ یَخْتَصُّ: خاص کر لیتا ہے (مضارع)۔ نَنْسَخْ: ہم منسوخ کرتے ہیں (مضارع جمع متکلم) نَسَخَ یَنْسَخُ۔ نُنْسِ: بھلا دیتے ہیں (مضارع جمع متکلم) اَنْسٰی یُنْسِیْ۔ نَاْتِ: لے آتے ہیں (مضارع جمع متکلم)۔ لَمْ تَعْلَمْ: تم علم نہیں رکھتے (مضارع منفی بہ لَمْ)۔ تُرِیْدُوْنَ: تم چاہتے ہو (مضارع جمع حاضر) اَرَادَ یُرِیْدُ۔ تَسْئَلُوْا: سوال کرو۔ سُئِلَ: سوال کیا گیا (ماضی مجہول) سَاَلَ یَسْاَلُ۔ یَتَبَدَّلُ: وہ بدلے گا (مضارع) تَبَدَّلَ یَتَبَدَّلُ۔ ضَلَّ: گمراہ ہوا (ماضی)۔

اسماء: ذُوْ: صاحب۔ مِنْ دُوْنِ: سوائے۔ وَلِیٌّ: دوست۔ نَصِیْرٌ: مددگار۔ کَمَا (کَ+مَا): جیسا کہ۔ سَوَآءَ: برابر، سیدھا۔ السَّبِیْلِ: راستہ۔

مِّنۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الۡحَقُّ ۚ فَاعۡفُوۡا وَاصۡفَحُوۡا حَتّٰى يَاۡتِىَ

بعد اُس کے | کہ ظاہر ہو چکا | اُن پر | حق | سو معاف کرو | اور درگزر کرو | جب تک کہ | بھیجے

اس کے بعد (بھی) کہ حق ان پر ظاہر ہو چکا ہے پس تم (انہیں) معاف کرو اور درگزر کرو یہاں تک کہ

اللّٰهُ بِاَمۡرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۝١٠٩ وَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ

اللہ | اپنا حکم | بیشک اللہ | ہر چیز پر | قادر ہے | اور قائم کرو | نماز

اللہ اپنا حکم نازل فرمائے یقین جانو کہ اللہ ہر بات پر قادر ہے اور نماز قائم کرو

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوۡا لِاَنۡفُسِكُمۡ مِّنۡ خَيۡرٍ تَجِدُوۡهُ

اور دیا کرو | زکوٰۃ | اور جو (کچھ) | آگے بھیجو گے | اپنے لئے | نیکی میں سے | پاؤ گے اُسے

اور زکوٰۃ دیتے رہو اور اپنے لئے جو نیکی بھی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں (موجود) پاؤ گے

عِنۡدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ۝١١٠ وَقَالُوۡا لَنۡ يَّدۡخُلَ

اللہ کے ہاں | بیشک | اللہ | جو (کچھ) | تم کرتے ہو | (سب) دیکھتا ہے | اور وہ کہتے ہیں | ہرگز داخل نہ ہوگا

اللہ یقیناً تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے اور (اہل کتاب) کہتے ہیں کہ

الۡجَـنَّةَ اِلَّا مَنۡ كَانَ هُوۡدًا اَوۡ نَصٰرٰى ؕ تِلۡكَ اَمَانِيُّهُمۡ ؕ قُلۡ هَاتُوۡا

جنت میں | سوائے اس کے جو ہو | یہودی یا نصرانی | یہ اُن کی جھوٹی خواہشات ہیں | کہہ دیجئے | لے آؤ

یہود یا نصاریٰ کے سوا اور کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا یہ فقط اُن کی آرزوئیں ہیں آپ کہدیں اگر تم

بُرۡهَانَكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ۝١١١ بَلٰى ۚ مَنۡ اَسۡلَمَ وَجۡهَهٗ لِلّٰهِ

اپنی دلیل | اگر تم ہو | سچے | ہاں | جس نے جھکا دیا | اپنا چہرا | اللہ کے سامنے

سچے ہو تو (اس بات کی) دلیل پیش کرو ہاں! جو کوئی اپنی پیشانی کو اللہ کے سامنے جھکا دے

وَهُوَ مُحۡسِنٌ فَلَهٗۤ اَجۡرُهٗ عِنۡدَ رَبِّهٖ ۖ وَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ

اور وہ مخلص (بھی) ہو | تو اس کے لئے | اُس کا اجر ہے | اس کے رب کے پاس | اور نہ کوئی خوف ہوگا | اُن پر

اور وہ نیک بھی ہو تو اس کے رب کے ہاں اس کے لئے اجر ہوگا اور ایسے لوگوں کو نہ خوف ہوگا

وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ۝١١٢ وَقَالَتِ الۡيَهُوۡدُ لَيۡسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَىۡءٍ ۖ

اور نہ وہ | غمگین ہوں گے | اور یہود کہتے ہیں کہ | نہیں نصاریٰ (عیسائی) | کسی راہ پر

اور نہ وہ غم کھائیں گے اور یہود کہتے ہیں کہ عیسائی کسی (حق) بات پر (قائم) نہیں

وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيۡسَتِ الۡيَهُوۡدُ عَلٰى شَىۡءٍ ۙ وَّهُمۡ يَتۡلُوۡنَ

اور کہتے ہیں | نصاریٰ | نہیں یہود | کسی راہ پر | اور وہ (سب) پڑھتے ہیں

اور عیسائی کہتے ہیں کہ یہودی کسی (حق) بات پر (قائم) نہیں حالانکہ وہ دونوں (آسمانی) کتابیں

الۡكِتٰبَ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ مِثۡلَ قَوۡلِهِمۡ ۚ فَاللّٰهُ يَحۡكُمُ

کتاب | ایسا (ہی) | کہتے ہیں | وہ لوگ | جو علم نہیں رکھتے | اُنہی کی سی بات | پس اللہ | فیصلہ کریگا

پڑھتے ہیں اسی طرح کی بات وہ لوگ بھی کہتے ہیں جو بے علم ہیں (یعنی مشرکین) تو قیامت کے دن اللہ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۰۹) **مومنوں کے بارے میں اہلِ کتاب کا معاندانہ رویہ:** اکثر اہل کتاب' باوجود اس کے کہ اُن پر حق واضح ہو چکا ہے' مومنوں کے ساتھ اپنے بغض وحسد کی وجہ سے یہ چاہتے ہیں کہ تمھیں اسلام سے ہی پھیر دیں تو جب تک اُن یہود کے متعلق اللہ کا حکم (حکم جہاد) نہ آ جائے اُن کی باتوں پر صبر کرو اور ان سے درگزر کرو۔ بلاشبہ اللہ ہر چیز پر' قادر ہے۔

(۱۱۰) اور ہمیشہ پابندی سے نماز پڑھا کرو اور زکوٰۃ ادا کیا کرو اور تم جو بھی نیکی کرو گے اللہ کے ہاں اس کا ضرور ثواب ملے گا۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔

(۱۱۱) **یہود اور نصاریٰ کی ایک دوسرے کے بارے میں رائے:** یہود و نصاریٰ جو یہ کہتے ہیں کہ ہمارے سوا اور کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا یہ تو ان کی خیالی باتیں ہیں' آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ اگر تم سچے ہو تو اپنے دعوے کی کوئی سند لاؤ۔

(۱۱۲) حقیقت یہ ہے کہ جو شخص بھی اللہ کے سامنے سر تسلیم خم کر دے' اور وہ نیک عمل کرنے والا بھی ہو' تو اللہ کے ہاں' اُس کو اپنے نیک عمل کا ثواب ملے گا اور ایسے لوگوں کو نہ تو عذاب کا خوف ہوگا' اور نہ دنیا میں ہونے والے نقصانات کا کوئی غم ہوگا۔ بلکہ وہ ہمیشہ اطمینان اور خوشیوں میں رہیں گے۔

افعال: **یُرَدُّوْنَ:** وہ لوٹاتے ہیں (مضارع) **رَدَّ' یَرُدُّ** ـ **اِصْفَحُوْا:** درگزر کرو (امر حاضر) **صَفَحَ یَصْفَحُ** ـ **اُعْفُوْا:** تم معاف کرو (امر حاضر) **عَفَا یَعْفُوْ** ـ **تُقَدِّمُوْا:** تم آگے بھیجو گے (مضارع جمع حاضر) **قَدَّمَ یُقَدِّمُ** ـ **تَجِدُوْنَ:** تم پاؤ گے (مضارع حاضر) **وَجَدَ یَجِدُ** ـ **لَنْ یَّدْخُلَ:** وہ ہرگز داخل نہ ہوں گے (مضارع منفی) ـ **هَاتُوْا:** تم لاؤ (امر حاضر) ـ **اَسْلَمَ:** اس نے تسلیم کیا (ماضی) مضارع **یُسْلِمُ** ـ **یَحْزَنُوْنَ:** وہ غمگین ہوں گے (مضارع جمع مذکر) **حَزِنَ یَحْزَنُ**۔

اسماء: **لِاَنْفُسِکُمْ:** تمہارے نفس کے لئے (ل + انفس + کم) ـ **بَصِیْرٌ:** دیکھنے والا ـ **اَمَانِیُّ:** آرزوئیں' زعم باطل ـ **بُرْهَانٌ:** دلیل ـ **وَجْهَهٗ:** چہرہ اس کا ـ **مُحْسِنٌ:** نیکوکار (اسم فاعل)۔

بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿١١٣﴾ وَمَنْ

اُن کے درمیان | قیامت کے دن | جس بات میں | وہ جھگڑتے تھے | اور کون ہے

ان کے درمیان اُن باتوں کا فیصلہ کر دے گا جن میں وہ اختلاف رکھتے ہیں اور اس سے

اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى

بڑھ کر ظالم | اُس سے | جو منع کرے | اللہ کی مسجدوں سے | کہ یاد کیا جائے اُن میں | اُس کا نام | اور کوشش کرے

بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو مسجدوں میں اللہ کا نام لینے سے منع کرے اور ان (مساجد) کی

فِيْ خَرَابِهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَاۗىِٕفِيْنَ ڛ

اُن کی ویرانی کی | ایسے لوگوں کا حق نہیں | کہ داخل ہوں اُن (مساجد) میں | مگر ڈرتے ہوئے

بربادی میں کوشش کرے ان لوگوں کے لئے تو مناسب تھا کہ ان مقامات میں ہیبت اور خوف کے ساتھ داخل ہوتے

لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ

اُن کے لئے | دُنیا میں | رسوائی ہے | اور ان کے لئے ہے | آخرت میں | عذاب

(یاد رکھو) ان کے لئے دنیا میں ذلت و خواری اور آخرت میں بہت بڑا عذاب ہوگا

عَظِيْمٌ ﴿١١٤﴾ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۤ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ

بہت بڑا | اور اللہ ہی کا ہے | مشرق | اور مغرب | سو جدھر (بھی) | تم رُخ کرو | اُدھر (ہی) ہے

اور مشرق و مغرب سب اللہ ہی کے ہیں پس جس طرف تم رخ کرو اسی طرف اللہ کا

وَجْهُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿١١٥﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ

رُخ اللہ کا | بیشک اللہ | وسعت والا | جاننے والا ہے | اور وہ کہتے ہیں | بنا رکھا ہے اللہ نے | بیٹا

رُخ ہے اللہ یقیناً بڑی وسعت اور علم والا ہے اُنہوں نے یہ (بھی) کہا کہ اللہ کے ہاں بیٹا ہے

سُبْحٰنَهٗ ۭ بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلٌّ لَّهٗ

وہ تو پاک ہے | بلکہ | اُسی کا ہے | جو کچھ | آسمانوں | اور زمین میں ہے | سب | اُسی کے

(حالانکہ) وہ (ایسی باتوں سے) پاک ہے بلکہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اُسی کا ہے سب اُس کے

قٰنِتُوْنَ ﴿١١٦﴾ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا

فرمانبردار ہیں | ایجاد کرنے والا ہے | آسمانوں | اور زمین کا | اور جب وہ ارادہ کرتا ہے | (کسی) کام کا

فرمانبردار ہیں (وہی تو ہے) جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور جب کسی امر کا فیصلہ کر لیتا ہے

فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿١١٧﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ

تو کہہ دیتا ہے | اُسے | کہ ہوجا | پس وہ ہوجاتا ہے | اور کہتے ہیں | وہ (لوگ) | جو علم نہیں رکھتے

تو بس اتنا کہہ دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ (فوراً) ہو جاتا ہے اور اُن لوگوں نے جنہیں کوئی علم نہیں

لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ۭ كَذٰلِكَ قَالَ

کہ کیوں نہیں کلام کرتا ہم سے | اللہ | یا کیوں نہیں آتی ہمارے پاس | (کوئی) نشانی | ایسے ہی | کہا کرتے تھے

(یہاں تک) کہہ دیا کہ اللہ ہم سے کیوں ہمکلام نہیں ہوتا؟ یا کوئی نشانی کیوں ہمارے پاس نہیں آتی؟ ان سے پہلے لوگ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۱۳) یہود کہتے ہیں کہ عیسائی گمراہ ہیں اور عیسائی کہتے ہیں کہ یہود گمراہ ہیں۔ حالانکہ یہ دونوں گروہ' اللہ کی کتاب پڑھنے کے دعوے دار اور اہل کتاب ہیں۔ اسی طرح عرب کے جاہل مشرک' جن کے پاس کوئی علم یا آسمانی کتاب نہیں' دوسروں کو طعنہ دیتے ہیں کہ وہ صحیح دین پر نہیں، پس جس بات میں وہ سب آپس میں جھگڑ رہے ہیں' اللہ تعالیٰ خود قیامت کو اُن کے درمیان فیصلہ کردے گا کہ حق پر کون تھا۔

(۱۱۴) مسجدوں کو ویران کرنے والے ظالم: اور اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوسکتا ہے جو لوگوں کو اللہ کی مسجدوں میں اللہ کی یاد سے روکے یا ان کی عمارتوں کو برباد کرے یا ان کے اندر عبادت یا تعلیم دین میں رکاوٹیں کھڑی کرے۔ جیسے کفارِ قریش مسلمانوں کو بیت اللہ میں نماز پڑھنے یا حج وعمرہ ادا کرنے سے روکتے رہے یا جیسے عیسائیوں نے یہود کی مخالفت میں بیت المقدس کو ویران کردیا تھا۔ ان کو تو مسجدوں میں ادب اور عاجزی کے ساتھ داخل ہونا چاہیے تھا۔ ایسے ہی لوگوں کے لیے دنیا میں رسوائی اور آخرت میں بڑا عذاب ہوگا۔

(۱۱۵) تحویل کعبہ (نماز میں بیت المقدس سے بیت اللہ کی طرف رخ کرلینے) کا حکم جو اگلی آیات میں آیا ہے' اس کی تمہید ہے کہ اللہ کی عبادت کسی خاص سمت یا طرف سے مخصوص نہیں، مشرق ومغرب سب اُسی کے ہیں۔ جدھر بھی تم رخ کروگے اُدھر ہی اللہ کی ذات متوجہ اور موجود ہے۔ بلاشبہ وہ وسعت والا اور جاننے والا ہے۔

(۱۱۶) اہل کتاب اور مشرکین کا بہتان' کہ مخلوق کو اللہ کی اولاد کہتے ہیں: یہود ونصاریٰ حضرت عزیر علیہ السلام اور حضرت مسیح علیہ السلام کو اللہ کی اولاد بتاتے ہیں، یہ بالکل غلط ہے۔ اللہ کی ذات تو ان باتوں سے پاک ہے۔ بلکہ جو کچھ زمین وآسمان میں ہے سب اس کی مخلوق اور اسی کے حکم پر چلنے والے ہیں۔

(۱۱۷) اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور وہ ایسی قدرت والا ہے کہ جب کسی امر کا ارادہ کرلیتا ہے تو صرف اتنا ہی کہہ دیتا ہے کہ ہوجا تو وہ ہوجاتا ہے۔

افعال: لَیْسَ: نہیں ہے۔ یَتْلُوْنَ: وہ تلاوت کرتے ہیں (مضارع جمع غائب) تَلَا یَتْلُوْ۔ یَحْکُمُ: وہ حکم کرتا ہے (مضارع) ماضی حَکَمَ۔ یَخْتَلِفُوْنَ: وہ اختلاف کرتے ہیں (مضارع جمع غائب) اِخْتَلَفَ یَخْتَلِفُ۔ مَنَعَ: روکا (ماضی)۔ یُذْکَرَ: ذکر کیا جائے (مضارع مجہول) معروف ذَکَرَ یَذْکُرُ۔ سَعٰی: کوشش کی۔ یَدْخُلُوْنَ: وہ داخل ہوتے ہیں (مضارع جمع غائب)۔ تُوَلُّوْا: تم پھرو (امر حاضر) وَلّٰی یُوَلِّیْ۔ اِتَّخَذَ: بنالیا (ماضی)۔ یَکُوْنُ: ہوجاتا ہے (مضارع) ماضی کَانَ۔

اسماء: کَذٰلِكَ: اسی طرح۔ بَیْنَهُمْ: ان کے درمیان۔ اَظْلَمُ: زیادہ ظالم۔ فِیْ خَرَابِهَا: اس کی تباہی میں۔ خِزْیٌ: رسوائی۔ مَا کَانَ: نہیں ہے۔ خَآئِفِیْنَ: ڈرنے والے۔ وَلَدًا: بیٹا۔

حروف: بَلْ: بلکہ۔

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ

وہ (لوگ) | جو ان سے پہلے تھے | اُنہی کی سی بات | ایک جیسے ہیں | اُن کے دل | بیشک

بھی ایسی ہی باتیں کہہ چکے ہیں ان کے دل ایک دوسرے کے مشابہ ہو گئے (اور) ہم تو یقین رکھنے والوں

بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿١١٨﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ

ہم نے بیان کردی ہیں | نشانیاں | یقین کرنے والوں کے لئے | بیشک ہم نے بھیجا آپؐ کو | سچائی کے ساتھ

کے لئے اپنی نشانیاں اچھی طرح ظاہر کر چکے ہیں (اے نبی!) بیشک ہم نے آپؐ کو سچائی کے ساتھ

بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّلَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿١١٩﴾

خوشخبری سنانے | اور ڈرانے کے لئے | اور آپ سے سوال نہ ہوگا | اہلِ دوزخ کے متعلق

خوشخبری دینے والا اور خبردار کرنے والا بنا کر بھیجا ہے اور آپ سے اہل جہنم کے متعلق کوئی باز پرس نہ ہوگی

وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ

اور ہرگز راضی نہ ہوں گے | آپ سے | یہود | اور نہ | نصاریٰ | جب تک کہ | آپ پیروی نہ کریں

اور آپ سے یہود اور نصاریٰ اُس وقت تک خوش نہ ہوں گے جب تک کہ آپ اُن کے مذہب کی پیروی

مِلَّتَهُمْ ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ

اُن کے دین کی | کہہ دیجئے | کہ ہدایت | اللہ ہی کی | اصل ہدایت ہے | اور اگر آپ پیروی کریں

نہ کریں کہہ دیں کہ اللہ کی ہدایت ہی حقیقی ہدایت ہے اور اگر آپ نے علم کے

اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِىْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ

اُن کی خواہشوں کی | بعد اُس کے | کہ آچکا آپ کے پاس | علم | تو نہیں ہوگا آپ کے لئے

باوجود ان کی خواہشوں کی پیروی کی تو (پھر) اللہ کے ہاں

مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿١٢٠﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ

اللہ کے ہاں | کوئی دوست | اور نہ کوئی مددگار | وہ لوگ (جن کو) | دی ہم نے | کتاب | وہ اُسے پڑھتے ہیں

آپ کا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ مددگار، وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی ہے

حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ

جیسا کہ حق ہے | اُس کے پڑھنے کا | وہی لوگ | ایمان لاتے ہیں | اُس پر | اور جو کوئی | اُس سے انکار کرتا ہے

وہ اسے اس طرح پڑھتے ہیں جیسا کہ اس کے پڑھنے کا حق ہے یہی لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور جو اس سے انکار

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿١٢١﴾ يٰبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ الَّتِىْٓ

سو وہی لوگ ہیں | خسارہ اُٹھانے والے | اے بنی اسرائیل! | یاد کرو | میری نعمتیں | جو

کرتے ہیں وہی نقصان اٹھانے والے ہیں اے اولادِ یعقوب! میرے ان احسانات کو یاد کرو جو میں نے

اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٢٢﴾ وَاتَّقُوْا

میں نے کیں | تم پر | اور میں نے بزرگی دی تم کو | جہانوں پر | اور ڈرو

تم پر کئے اور یہ کہ میں نے تمہیں تمام اہل جہاں پر فضیلت دی اور اس دن سے ڈرو

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۱۸) کفار کا ناجائز مطالبہ کہ اللہ خود ہم سے کلام کرے: جاہل یہود و مشرکین یوں کہتے ہیں کہ ہم تو آپ ﷺ کو اس وقت مانیں گے جب اللہ خود براہ راست ہم سے بات کرے یا کوئی زبردست علامت آپ ﷺ کی نبوت کی ہمارے پاس آئے، تو بات یہ ہے کہ اُن سے پہلے ان کے باپ دادا بھی بالکل ایسی ہی بے کار باتیں کہا کرتے تھے۔ حق بات کے نہ ماننے میں ان کے اور اُن گزشتہ کافروں کے دل یکساں ہیں اور حق بات پر یقین کرنے والوں کے لیے تو ہم نے آپ ﷺ کی سچائی کی بڑی نشانیاں بیان کر دی ہیں جیسے آپ ﷺ پر قرآن کا نزول، جو روز قیامت تک آپ ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ ہے۔ ضدی لوگ نہ مانیں تو یہ ان کی اپنی غلطی ہے۔

(۱۱۹) یہود و نصاریٰ کی پیروی کی ممانعت: اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کو سچی کتاب (قرآن) دے کر اس لیے بھیجا ہے کہ مؤمنین کو جنت کی خوش خبری سنا دیں اور منکرین کو عذابِ دوزخ سے ڈرائیں، اور جو نہ مانے اور دوزخ میں چلا جائے تو ایسے دوزخیوں کے متعلق آپ ﷺ سے کوئی سوال نہیں کیا جائے گا۔

(۱۲۰) اور یہ یہودی اور عیسائی تو اس وقت تک آپ ﷺ سے خوش نہ ہوں گے جب تک آپ ﷺ ان کے باطل دین کی پیروی نہ کریں، آپؐ کہہ دیجیے! دینِ حق تو اللہ ہی کا دین (اسلام) ہے اور آپؐ کے پاس علمِ الٰہی (قرآن) آ چکنے کے بعد بھی اگر آپ ﷺ ان کی بے ہودہ خواہشوں کی پیروی کریں گے تو اللہ کے ہاں آپ کا نہ کوئی دوست ہوگا نہ مددگار۔ اس آیت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کر کے آپ کی امت کو کفار کے طور طریقوں کی پیروی سے سختی سے منع کیا گیا ہے۔

(۱۲۱) وہ اہل کتاب جو اس قرآن کو اس طرح پڑھتے ہیں جیسا کہ اس کے پڑھنے کا حق ہے یعنی دیانتداری سے، جیسے عہد رسالت کے اہل کتاب کے مشہور عالم عبد اللہ بن سلام یہودیوں میں سے، اور نجاشی، بادشاہِ حبشہ عیسائیوں میں سے، وہ لوگ اس قرآن اور نبی آخر الزمان ﷺ پر ایمان لاتے ہیں اور جو نہیں مانتے، وہی خسارہ اٹھانے والے ہیں۔

(۱۲۲) بنی اسرائیل کو نعمتیں یاد دلا کر خوفِ آخرت کی تاکید کا بیان: اے یہودیو! میں نے تم پر جو احسان کیے (جیسے فرعون سے نجات اور صحرائے تیہ میں بادل کا سایہ اور مَنّ و سلویٰ کا نزول وغیرہ اور یہ کہ تم کو اپنے زمانہ میں سب قوموں پر نبوت و سلطنت سے برتری بخشی) ان کو یاد کر کے نبی آخر الزمان ﷺ اور دینِ اسلام کے ماننے میں دیر نہ کرو۔

افعال: يُكَلِّمُ: وہ کلام کرتا ہے (مضارع) ماضی كَلَّمَ۔ تَأْتِيْ: وہ آتی ہے (مضارع مونث غائب) اَتٰى يَأْتِيْ۔ قَدْ بَيَّنَّا: ہم نے بیان کر دیں (ماضی قریب) بَيَّنَ يُبَيِّنُ۔ يُوْقِنُوْنَ: وہ یقین کرتے ہیں (مضارع)۔ اَرْسَلْنَا: ہم نے ارسال کیا (ماضی متکلم)۔ لَا تُسْئَلُ: تم سے سوال نہ کیا جائے گا (مضارع مجہول واحد حاضر)۔ لَنْ تَرْضٰى: ہرگز راضی نہ ہوں گے (مضارع منفی)۔ تَتَّبِعَ: پیروی کرے تو (مضارع)۔ جَآءَ: آیا (ماضی)۔ يَكْفُرْ: کفر کرتے ہیں (مضارع)۔

اسماء: مِنْ قَبْلِهِمْ: ان سے پہلے۔ كَذٰلِكَ: اسی طرح۔ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ: اہل دوزخ۔ عَنْكَ (عَنْ + كَ): تجھ سے۔ اَهْوَآءَ: خواہشیں۔ وَلِيّ: دوست۔ نَصِيْرٌ: مددگار۔

يَوْمًا لَّا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ

اُس دن سے | کہ کام نہ آئے گا | کوئی شخص کسی کے | کچھ بھی | اور قبول نہ کیا جائے گا | اُس سے | تاوان

جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے کچھ بھی کام نہ آئے گا نہ اُس سے کوئی معاوضہ قبول کیا جائے گا

وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ﴿١٢٣﴾ وَإِذِ ابْتَلَىٰ إِبْرٰهٖمَ

اور نفع نہ دے گی اُسے | کوئی سفارش | اور نہ ان کی مدد کی جائے گی | اور جب آزمایا | ابراہیمؑ کو

اور نہ اُس کو سفارش فائدہ دے گی اور نہ ہی اُن کو مدد مل سکے گی اور (یاد کرو) جب ابراہیمؑ کو

رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَأَتَمَّهُنَّ ۖ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ

اُس کے رب نے | کچھ باتوں میں | پھر اُس نے انہیں پورا کر دیا | تو فرمایا | میں (ضرور) بنا دوں گا تجھے | سب لوگوں کا

ان کے رب نے چند باتوں میں آزمایا اور اُنھوں نے ان کو پورا کر دکھایا تو اللہ نے فرمایا میں تمھیں لوگوں کا امام بنانے والا ہوں

إِمَامًا ۖ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي ۖ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِينَ ﴿١٢٤﴾

پیشوا | کہا | اور میری اولاد میں سے (بھی)؟ | فرمایا | نہیں پہنچے گا | میرا عہد | ظالموں کو

(ابراہیمؑ نے) کہا اور میری اولاد کو بھی؟ (اللہ نے) فرمایا کہ ظلم کرنے والے میرے عہد میں داخل نہیں ہیں

وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا ۖ وَاتَّخِذُوا

اور جب بنایا ہم نے | کعبہ کو | عبادت گاہ | لوگوں کے لئے | اور امن (کی جگہ) | کہ بناؤ

اور (یاد کرو) جب ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے لئے عبادت کا مرکز اور امن کا مقام بنا دیا اور (حکم دیا کہ)

مِنْ مَّقَامِ إِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ۖ وَعَهِدْنَا إِلَىٰ إِبْرٰهٖمَ وَإِسْمٰعِيلَ

مقام | ابراہیمؑ کو | نماز کی جگہ | اور ہم نے حکم دیا | ابراہیمؑ کو | اور اسماعیلؑ کو

مقامِ ابراہیمؑ کو نماز کی جگہ بناؤ اور ہم نے ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ سے عہد لیا کہ

أَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعٰكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ﴿١٢٥﴾

کہ تم پاک رکھنا | میرے گھر کو | طواف کرنے والوں | اور اعتکاف کرنے والوں | اور رکوع وسجود کرنے والوں کے لئے

تم میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے پاک و صاف رکھوا دیا کرو

وَإِذْ قَالَ إِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ

اور جب کہا | ابراہیمؑ نے | اے میرے رب! | بنا دے | اس کو شہر | امن والا | اور روزی دے

جب ابراہیمؑ نے کہا اے میرے رب! اس کو ایک پُرامن شہر بنا دے اور اس میں رہنے والوں میں سے

أَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

اُس کے رہنے والوں کو | پھلوں میں سے | جو کوئی | ایمان لایا | اُن میں سے | اللہ | اور یوم

جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان لائیں اُن کو کھانے کے لئے پھل دے

الْاٰخِرِ ۖ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَأُمَتِّعُهٗ قَلِيلًا ثُمَّ أَضْطَرُّهٗ

آخرت پر | فرمایا | اور جو انکار کرے گا | سو اُسے بھی فائدہ پہنچاؤں گا | تھوڑا | پھر | دھکیل دوں گا اسے

(اللہ نے) فرمایا اور جو کافر ہوگا اُسے بھی کچھ عرصہ فائدہ اُٹھانے دوں گا پھر اُسے جہنم کے

(۱۲۳) اور قیامت کے دن سے ڈرو، جس میں ایمان و عمل کے بغیر کوئی کسی کے کچھ بھی کام نہ آئے گا، اور نہ کسی سے کوئی تاوان یا مالی معاوضہ قبول کیا جائے گا اور نہ کوئی سفارش ہی مفید ہوگی اور نہ کوئی مدد ملے گی۔

(۱۲۴) **حضرت ابراہیمؑ کا امتحان اور مکہ و بیت اللہ شریف کے فضائل:** اور یاد کرو جب کہ اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کو کئی حکم دے کر آزمایا اور انھوں نے پوری طرح ان احکام کی تعمیل کی تو اللہ نے فرمایا کہ اس تعمیلِ حکم کے صلہ میں، میں تمھیں سب لوگوں کا امام اور پیشوا بنادوں گا۔ اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد میں بھی نبوت عطا کیے جانے کی درخواست کی، تو حکم ہوا کہ تمھاری نسل میں بھی نبوت جاری رہے گی لیکن نافرمانوں کو یہ رتبہ عطا نہ کیا جائے گا۔

(۱۲۵) اور اس مہربانی کو یاد کرو، جب ہم نے کعبہ کو پورے عالم کے لیے مرکزی عبادت خانہ اور امن کی جگہ بنادیا اور اس پتھر کے پاس، جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے ہو کر کعبہ کی دیواریں چنتے تھے، اور اُسے مقام ابراہیم کہتے ہیں، نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام و حضرت اسمٰعیل علیہ السلام، دونوں کو طواف و اعتکاف و رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے خانۂ کعبہ کو ہر طرح سے پاک صاف رکھنے کی ہدایت فرمائی۔

افعال: **لَا تَجْزِیْ:** نہ کام آئے گا (مضارع منفی)۔ **لَا تَنْفَعُ:** نہ نفع دے گا (مضارع منفی) نَفَعَ یَنْفَعُ۔ **لَا یُقْبَلُ:** نہ قبول کیا جائے گا (مضارع منفی مجہول)۔ **اِبْتَلٰی:** مبتلا کیا (ماضی)۔ **لَا یَنَالُ:** نہیں پہنچے گا (مضارع منفی)۔ **اِتَّخِذُوْا:** مقرر کرو، بناؤ۔ **عَھِدْنَا:** ہم نے حکم دیا۔ **طَھِّرَا:** تم دونوں پاک صاف رکھو۔

اسماء: **نَفْسٌ:** کوئی آدمی۔ **مِنْھَا** (مِنْ + ھَا): اس سے۔ **عَدْلٌ:** بدلہ۔ **ھُمْ:** ان کو (ضمیر)۔ **جَاعِلٌ:** بنانے والا (اسم فاعل)۔ **مَثَابَۃً:** مرکز، اکٹھا ہونے کی جگہ۔ **اَمْنًا:** امن کی جگہ۔ **ذُرِّیَّتِیْ:** میری اولاد۔ **مُصَلًّی:** نماز کی جگہ۔ **بَیْتِیَ:** میرا گھر۔

إِلَى عَذَابِ النَّارِ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿١٢٦﴾ وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ

عذاب دوزخ میں | اور وہ بُری | جگہ ہے | اور جب اُٹھا رہے تھے | ابراہیمؑ | بنیادیں

عذاب میں پہنچاؤں گا اور وہ بہت بُرا ٹھکانہ ہے اور یاد کرو جب ابراہیمؑ اور اسماعیل

مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ ۖ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ

گھر کی | اور اسماعیلؑ | اے ہمارے رب! | قبول کر | ہم سے | بیشک تو ہی ہے | بڑا سننے والا

بیت اللہ کی بنیادیں اُٹھا رہے تھے (اور کہہ رہے تھے) اے ہمارے رب! ہماری محنت قبول فرما بیشک تو سننے اور

الْعَلِيمُ ﴿١٢٧﴾ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَا

جاننے والا | اے ہمارے رب | اور بنائے رکھ ہم کو | فرمانبردار | تیرے | اور ہماری اولاد میں سے (بھی)

جاننے والا ہے اور اے ہمارے رب! ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار بنا اور ہماری اولاد میں سے ایک امت (پیدا کر)

أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ

ایک جماعت کو | فرمانبردار | تیری | اور بتا ہم کو | ہمارے حج کے طریقے | اور توبہ قبول فرما ہماری | بیشک تو ہی ہے

جو تیری فرمانبردار ہو اور ہم کو ہماری عبادت کے طریقے بتا اور ہماری توبہ قبول فرما بے شک تُو

التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١٢٨﴾ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو

بڑا توبہ قبول کرنیوالا | نہایت رحم والا | اے ہمارے رب! | اور بھیج دے | اُن میں | ایک رسول | اُنہی میں سے | جو پڑھے

توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے اے ہمارے رب! اُنہیں میں سے ایک (عظیم الشان) رسول بھیج دے جو ان کو تیرے

عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ

اُن پر | تیری آیتیں | اور سکھائے اُنہیں | کتاب | اور دانائی | اور پاک کرے اُنہیں | بیشک تو ہی ہے

احکام سنائے اور کتاب و حکمت کی تعلیم دے اور ان (کے دلوں) کو پاکیزہ بنائے بیشک تو

الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١٢٩﴾ وَمَن يَرْغَبُ عَن مِّلَّةِ إِبْرَاهِيمَ إِلَّا مَن سَفِهَ نَفْسَهُ ۚ

غالب | حکمت والا | اور کون ہے | جو منہ موڑے | ملّت ابراہیم سے | سوائے | اُسکے | جو خود ہی احمق ہو

غالب اور حکمت والا ہے اور ملت ابراہیمی سے کون منہ موڑ سکتا ہے سوائے اُس شخص کے جو خود کو احمق بنا لے

وَلَقَدِ اصْطَفَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا ۖ وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ﴿١٣٠﴾

اور بیشک | ہم نے منتخب کرلیا اُس کو | دُنیا میں | اور بلاشبہ وہ | آخرت میں (بھی) | صالح لوگوں میں سے ہوگا

اور ہم نے (ابراہیمؑ) کو دنیا میں (بھی) پسندیدہ بنایا تھا اور آخرت میں (بھی) وہ بلاشبہ صالحین میں سے ہوں گے

إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ ۖ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٣١﴾ وَوَصَّىٰ

جب کہا | اُس سے | اُسکے رب نے | فرمانبردار ہوجا | تو کہا | میں فرمانبردار ہوں | جہانوں کے پروردگار کا | اور وصیّت کی

یاد کرو جب (ابراہیم کو) اس کے رب نے کہا کہ فرمانبردار ہو جا' تو اس نے کہا میں رب العالمین کا فرمانبردار ہوں اور ابراہیمؑ

بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ

اسی بات کی | ابراہیم نے | اپنے بیٹوں کو | اور یعقوبؑ نے بھی | (کہ) اے میرے بیٹو! بیشک اللہ نے | چن لیا

اور یعقوب نے اپنے بیٹوں کو اس بات کی وصیت کی کہ بیٹو! بیشک اللہ نے تمہارے لئے اس

آیت نمبر — آسان تفسیر

(۱۲۶) (حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کی غیر آباد اور بے آب و گیاہ سرزمین میں، اللہ کے حکم سے، اپنی زوجہ اور چھوٹے سے بچے حضرت اسماعیل کو رہائش کے لئے چھوڑ دیا اور بعد میں وہاں کعبۃ اللہ کی تعمیر نو کی، تو اس موقع پر اس شہر کی آبادی اور اس کے رہنے والوں کے لئے سامان رزق مہیا کرنے کی دعا کی، جو اللہ نے قبول فرمائی)۔ اور یاد کرو جب کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ اے میرے رب! اس بستی (مکہ) کو امن کا شہر بنا دیجیے۔ اس کے رہنے والوں میں سے جو کوئی اللہ اور قیامت پر ایمان لائے ان کو پھلوں سے روزی عطا کیجیے۔ اس پر اللہ نے فرمایا کہ ایمان لانے والوں کے ساتھ ساتھ، ایمان نہ لانے والوں کو بھی دنیا میں کچھ موقع اور فائدے دوں گا۔ پھر ان کے کفر کی وجہ سے آخرت میں انھیں دوزخ میں دھکیل دوں گا اور وہ رہنے کیلئے بڑی بُری جگہ ہے۔

(۱۲۷) بیت اللہ کی تعمیر اور ابراہیمؑ و اسماعیلؑ کی دعا: (مکہ شہر میں کعبہ شریف کی عبادت گاہ حضرت آدمؑ کے زمانے سے قائم تھی۔ پھر طوفان نوح میں اس کی عمارت باقی نہیں رہی۔ پھر حضرت ابراہیمؑ کے زمانے میں اللہ کے حکم سے حضرت جبرئیلؑ نے نشان دہی کی، اور حضرت ابراہیم اور ان کے بیٹے حضرت اسماعیل نے ان بنیادوں پر نئے سرے سے یہ چوکور عمارت تعمیر کی، جو آج تک تمام دنیا کے مومنوں کی نمازوں کا قبلہ ہے)۔ اور یاد کرو جب کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام دونوں باپ بیٹے اللہ کے حکم سے کعبہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے اور دعا کر رہے تھے کہ اے ہمارے رب! ہم سے یہ خدمت قبول فرما۔ بے شک تو ہی سننے جاننے والا ہے۔

(۱۲۸) اور اے ہمارے رب! ہمیں زندگی بھر اپنا حکم ماننے والا بنا اور ہماری نسل میں سے بھی ایک جماعت کو اپنا حکم ماننے والی بنائے رکھ اور ہمیں حج کے طریقے سکھا اور ہماری دعا قبول فرما، بے شک تُو بڑا توبہ قبول کرنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اس موقع پر حضرت جبرئیلؑ نے آپ کو طواف، میدان عرفات، منیٰ، مزدلفہ وغیرہ کے مقامات اور عبادت حج کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔ جن پر آج تک عمل جاری ہے۔

(۱۲۹) اور اے ہمارے رب! میری اولاد میں سے (ان مکہ والے بنی اسمٰعیل میں) انھی کی نسل (عرب) کا وہ عظیم الشان رسول بھیج دے جو انھیں تیری آیتیں پڑھ کر سنائے اور کتاب الٰہی کی تعلیم دے اور دانائی کی باتیں سکھائے اور انھیں نیک سیرت بنا دے، بے شک تُو ہی زبردست حکمت والا ہے۔ (ف) یہ دعا حضور ﷺ کے متعلق تھی جو حرف بحرف قبول ہوئی کہ آپ ﷺ بنی اسمٰعیل میں خاتم النبیین بنا کر بھیجے گئے۔

(۱۳۰) ملت ابراہیمی سے منہ موڑنا، حماقت ہے: اور ملت ابراہیم علیہ السلام (یعنی ایک اللہ کی اطاعت کا پیغام) جو دین فطرت ہے، اس سے تو وہی شخص انکار کر سکتا ہے جو احمق ہو اور بلاشبہ ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو دنیا میں اپنا رسول اور دوست بنا لیا تھا اور اس کے خاندان کو نبوت اور نبی آخر الزمانؐ کی بعثت کے لیے منتخب کر لیا اور آخرت میں اسے بلند درجہ عطا کیا۔

(۱۳۱) جب اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا کہ میرا ہی حکم ماننے والا ہو جا، تو انھوں نے عرض کی: کیوں نہیں! میں تو سارے جہانوں کے پروردگار ہی کا حکم ماننے والا ہوں۔

افعال: اُرْزُقْ: رزق دے (امر حاضر)۔ اُمَتِّعُ: میں فائدہ پہنچاؤں گا، بہرہ مند کروں گا (مضارع متکلم) مَتَّعَ يُمَتِّعُ۔ اَضْطَرُّ: میں مجبور کرتا ہوں، کھینچوں گا (مضارع واحد متکلم) اِضْطَرَّ، يَضْطَرُّ۔ تَقَبَّلْ: قبول کر (امر حاضر) تَقَبَّلَ يَتَقَبَّلُ۔ اَرِنَا: دکھا ہمیں (امر)۔ تُبْ: معاف فرما (امر حاضر)۔ اِبْعَثْ: بھیج۔ يَرْغَبُ: روگردانی کرتا ہے (مضارع)۔ سَفِهَ: جاہل ہوا، نادان بنایا (ماضی)۔ اِصْطَفَيْنٰهُ: ہم نے انتخاب کیا (ماضی جمع متکلم) اِصْطَفٰى، يَصْطَفِىْ۔ اَسْلَمْتُ: میں فرماں بردار ہوا۔

اسماء: بَلَدًا: شہر۔ مَصِيْرُ: ٹھکانا۔ اَلْقَوَاعِدَ: بنیادیں۔ مِنَّا: ہم سے۔ اِنَّكَ: بے شک تو۔ ذُرِّيَّةً: اولاد۔ مَنَاسِكَ: حج کی عبادتیں۔ اَلتَّوَّابُ: توبہ قبول کرنے والا۔ بَنِىْ: بیٹے۔ مِلَّةَ: مذہب۔ الصّٰلِحِيْنَ: نیک لوگ۔

لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٣٢﴾
تمہارے لئے | یہ دین | سوتم ہرگز نہ مرنا | مگر (اُس حال میں کہ) تم | مسلمان ہو
دین کو پسند کیا ہے پس تم مرتے دم تک مسلمان رہنا

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ
کیا تم تھے حاضر | جب آئی | یعقوبؑ کو | موت | جب اُس نے کہا | اپنے بیٹوں سے
پھر کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوبؑ کا آخری وقت آیا جب اُس نے اپنے بیٹوں سے پوچھا

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ
کس کی عبادت کروگے تم؟ | میرے بعد | اُنہوں نے کہا | ہم عبادت کرینگے | آپ کے معبود
کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے؟ اُنہوں نے کہا کہ ہم اسی خدائے واحد

وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا
اور آپ کے باپ دادا کے معبود کی | (جو) ابراہیمؑ | اور اسماعیلؑ | اور اسحاقؑ (تھے) | جو معبود ہے | ایک
کی عبادت کریں گے جس کی عبادت آپ اور آپ کے بزرگ ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اور اسحاقؑ کرتے رہے

وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿١٣٣﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا
اور ہم | اُسی کے | فرمانبردار ہیں | یہ ایک جماعت تھی | جو گزر چکی | اُن کے لئے ہے | جو
اور ہم اسی اللہ کے فرمانبردار ہیں یہ ایک اُمت تھی جو گزر گئی ان کے اعمال اُن

كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٣٤﴾
کیا انہوں نے | اور تمہارے لئے | جو تم نے کیا | اور تم سے پُرسش نہ ہوگی | اس بارے میں | جو وہ کرتے تھے
کے کام آئیں گے اور تمہارے اعمال تمہارے کام اور تم سے اُن کے اعمال کے متعلق نہیں پوچھا جائے گا

وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ
اور وہ کہتے ہیں | کہ ہو جاؤ | یہودی | یا نصرانی | (تاکہ) تم ہدایت پاؤ | کہہ دیجئے | (نہیں) بلکہ | (ہم تو) ملت ابراہیمؑ (پر رہینگے)
اور وہ کہتے ہیں کہ یہودی یا عیسائی ہو جاؤ تو ہدایت پاؤ گے آپ کہہ دیجئے کہ ملت ابراہیمی (کی پیروی میں ہدایت ہے)

حَنِيْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٣٥﴾ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ
جو ایک خدا کو ماننے والا تھا | اور نہیں تھا | شرک کرنے والوں میں سے | تم کہہ دو | ہم ایمان لائے | اللہ پر | اور اُس پر جو
جو ایک اللہ کے بندے تھے اور (تمہاری طرح) مشرک نہ تھے کہہ دیں کہ ہم اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور اُس کتاب پر جو

اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ
اُتارا گیا ہم پر | اور جو | اُتارا گیا | ابراہیمؑ | اور اسماعیلؑ | اور اسحٰقؑ | اور یعقوبؑ
ہماری طرف نازل ہوئی اور اُن (تعلیمات) پر جو ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحٰقؑ یعقوبؑ

وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ
اور (اُس کی) اولاد پر | اور جو دیا گیا | موسیٰؑ | اور عیسیٰؑ کو | اور جو دیا گیا | (دوسرے) نبیوں کو | اُنکے رب کی طرف سے
اور اُن کی اولاد پر نازل ہوئی تھیں اور اُن کتابوں پر جو موسیٰؑ عیسیٰؑ اور تمام انبیاء کو اپنے پروردگار کی طرف سے دی گئی تھیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۳۲) اور اسی توحید کی وصیت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کو کی تھی اور اسی کی (ان کے پوتے) حضرت یعقوب علیہ السلام نے (اپنی اولاد بنی اسرائیل کو) بھی، کہ اے میرے بیٹو! بے شک اللہ نے تمھارے لیے یہ دینِ اسلام منتخب کیا ہے سو تم مرتے دم تک اسی اسلام پر قائم رہنا۔

(۱۳۳) یہود کے اس دعوے کی تردید کہ وہ ابراہیمؑ اور یعقوبؑ کے دین پر ہیں: یہودیو! کیا تم اس موقع پر موجود تھے جب حضرت یعقوب علیہ السلام کی موت کا وقت قریب آیا، تو انھوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کروگے؟ تو انھوں نے جواب دیا تھا کہ ہم تو اس ایک معبود کی عبادت کریں گے جو آپؑ اور آپؑ کے باپ دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام کا معبود (ایک اللہ) ہے۔ اور ہم تو صرف اسی کے فرمان بردار ہیں۔

(۱۳۴) تو اے بنی اسرائیل! یہ انبیاءؑ کی ایک جماعت تھی، جو گزر چکی صرف ان کی نسل سے ہونا تمھیں کچھ بھی فائدہ نہیں دے گا۔ ان کے لیے ان کے اعمال کا بدلہ ہے اور تمھارے لیے تمھارے اعمال کا، جیسا کروگے ویسا بھروگے۔ ان کے اعمال کی نسبت تم سے کچھ نہ پوچھا جائے گا۔ تم سے صرف تمہارے عقیدے اور عمل کا حساب ہوگا۔

(۱۳۵) مسلمانوں کو یہودی کہتے ہیں کہ تم یہودی بن جاؤ اور عیسائی کہتے ہیں عیسائی بن جاؤ تاکہ تم ہدایت پاؤ، آپ ﷺ کہہ دیجیے ہرگز ایسا نہ ہوگا ہم تو ملتِ ابراہیم علیہ السلام پر ہی رہیں گے جو پکے توحید پرست تھے۔ اور شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے۔ جبکہ یہودی اور عیسائی شرک میں مبتلا ہو کر حضرت ابراہیمؑ کے دکھائے ہوئے راستے سے بھٹک چکے ہیں۔

افعال: وَصّٰی: وصیت کی۔ لَا تَمُوْتُنَّ: ہرگز نہ مرو تم۔ حَضَرَ: حاضر ہوئی۔ تَعْبُدُوْنَ: تم عبادت کروگے (مضارع جمع حاضر)۔ قَدْ خَلَتْ: جو گزر چکی ہے (ماضی قریب واحد مونث غائب) خَلَا یَخْلُوْ۔ کَسَبَتْ: اس نے کمایا (ماضی واحد مونث) کَسَبَ یَکْسِبُ۔ کُوْنُوْا: ہو جاؤ (امر حاضر)۔ تَهْتَدُوْا: تم ہدایت پاؤگے (مضارع)۔

اسماء: مَا: کس کا۔ تِلْكَ: یہ، وہ (اسم اشارہ بعید)۔ لَهَا: ان کے لئے۔

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۫ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾ فَاِنْ اٰمَنُوْا

ہم تفریق نہیں کرتے | کسی ایک میں | اُن میں سے | اور ہم تو | اُسی کے | فرمانبردار ہیں | پس اگر وہ (بھی) ایمان لے آئیں

ہم ان میں سے کسی کے درمیان کچھ تفریق نہیں کرتے اور ہم تو اسی کے فرمانبردار ہیں پس اگر یہ لوگ اسی طرح

بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ

جس طرح کہ تم ایمان لائے ہو | اس (کتاب) پر | تو وہ بھی ہدایت پا گئے | اور اگر | وہ رُوگردانی کریں | تو پھر وُہی ہیں

ایمان لے آئیں جس طرح آپ لوگ اس کتاب پر ایمان لائے ہیں تو یقیناً انہوں نے ہدایت پائی اور اگر انہوں نے منہ موڑ لیا تو پھر یہ ان

فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۳۷﴾ؕ

بے جا ضد پر | پس کافی ہے آپ کیلئے اللہ ان کے مقابلے میں | اور وُہی | سننے والا | جاننے والا ہے

کی بے جا ضد ہے اور آپ کے لئے ان کے مقابلے میں اللہ ہی کافی ہے اور وہ سننے والا جاننے والا ہے

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

اللہ کا رنگ! | اور کون | بہتر ہے | اللہ سے | رنگ دینے میں | اور ہم تو | اُسی کی عبادت کرتے ہیں

ہم نے اللہ کا رنگ قبول کیا ہے اور اللہ کے رنگ سے اور کس کا رنگ بہتر ہو سکتا ہے اور ہم تو اسی اللہ کی عبادت کرنے والے ہیں

قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا

کہہ دیجئے | کیا تم جھگڑا کرتے ہو ہم سے | اللہ کی نسبت | حالانکہ وُہی ہے رب ہمارا | اور رب تمہارا | اور ہمارے لئے | ہمارے اعمال ہیں

کیا تم اللہ کے معاملہ میں ہم سے جھگڑا کرنا چاہتے ہو حالانکہ وہی ہمارا رب ہے اور تمہارا (بھی) ہمارے لئے ہمارے اعمال ہیں

وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ۙ اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ

اور تمہارے لئے | تمہارے اعمال | اور ہم تو | (خالص) اُسی کی عبادت کرتے ہیں | یا تم کہتے ہو | کہ | ابراہیمؑ

اور تمہارے لئے تمہارے اعمال اور ہم اسی کے مخلص (بندے) ہیں کیا تم یہ کہتے ہو کہ ابراہیمؑ

وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ قُلْ

اور اسماعیلؑ | اور اسحاقؑ | اور یعقوبؑ | اور (اُس کی) اولاد | تھے | یہودی | یا نصرانی | کہہ دیجئے

اسماعیلؑ اسحٰقؑ یعقوبؑ اور اُن کی اولاد یہودی یا عیسائی تھے بتاؤ کیا تم

ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ

کیا تم | زیادہ جانتے ہو | یا اللہ | اور کون | بڑھ کر ظالم ہے | اُس سے | جو چھپائے | گواہی | جو اُس کے پاس ہے

زیادہ جاننے والے ہو یا اللہ؟ اور اُس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اس گواہی (اور علم) کو چھپائے

مِنَ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۰﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا

اللہ کی طرف سے | اور نہیں اللہ | بے خبر | اُس سے جو تم کرتے ہو | وہ ایک جماعت تھی | جو گزر چکی | اُن کیلئے ہیں

جو اللہ کی طرف سے اُس کے پاس ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے غافل نہیں وہ ایک اُمت تھی جو گزر چکی اُن کے اعمال اُن

مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۱﴾ع

اُن کے عمل | اور تمہارے لئے ہیں | تمہارے عمل | اور نہ پوچھا جائے گا تم سے | اس سے متعلق | جو وہ کرتے تھے

کے کام آئیں گے اور تمہارے اعمال تمہارے کام اور تم سے اُن کے اعمال کے متعلق کچھ نہیں پوچھا جائے گا

(۱۳۶) مسلمانو! تم کہہ دو کہ ہم تو ایمان لائے ہیں اللہ پر' اور قرآن پر' جو ہم پر نازل ہوا اور اُن تمام صحیفوں پر' جو حضرت ابراہیم' و اسمٰعیل و اسحٰق اور یعقوب علیہم السلام اور ان کی اولاد پر نازل ہوئے اور اُن کتابوں پر جو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دی گئی تھیں (تورات و انجیل)' اور جو احکام دوسرے نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دیے گئے۔ اور ہم سب نبیوں کو تسلیم کرتے ہیں اور ان کے درمیان کوئی امتیاز اور فرق نہیں کرتے سب سچے نبیوں کو اللہ کی طرف سے مانتے ہیں اور ہم تو اسی ایک اللہ کے فرمان بردار ہیں۔

(۱۳۷) پس اگر یہود و نصاریٰ بھی ویسے ہی ایمان لے آئیں جیسے (اے مسلمانو!) تم ایمان لائے ہو تو وہ راہِ حق پر آ جائیں گے ورنہ وہ ناحق ضد پر ہیں۔ تو ان کی ضد اور دشمنی کی کچھ بھی پرواہ نہ کیجیے' اللہ آپ کو ان کے شر سے محفوظ رکھے گا اور وہ سب کچھ سننے' جاننے والا ہے۔

(۱۳۸) اللہ کی اطاعت کے رنگ میں خود کو رنگنا ضروری ہے' رسم و رواج کی پیروی کو دین سمجھنا' غلط ہے: (کہہ دیجیے کہ) ہم تو اللہ کا رنگ (دین اسلام) اختیار کر چکے ہیں اور اللہ سے اچھا کس کا رنگ (دین) ہو سکتا ہے اور ہم تو اسی ایک اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ عیسائی' اپنے نومولود بچوں کو پیدائش کے ساتویں دن' رنگین پانی سے نہلا کر کہتے ہیں کہ اب یہ سچا عیسائی بن گیا ہے۔ یہاں بتایا گیا کہ ظاہری رسم و رواج یا رنگ وغیرہ کی اللہ کے ہاں کوئی قیمت نہیں اصل بات تو اللہ کے سچے رسولوں کی اطاعت ہے۔

(۱۳۹) کہہ دیجیے کہ اللہ ہی ہمارا بھی رب ہے اور تمھارا بھی اور ہمارے لیے ہمارے اعمال کا بدلہ ہے اور تمھارے لیے تمھارے اعمال کا، اور ہم تو خالص اسی کی عبادت کرتے ہیں پھر اس کے باوجود تمھارا ہم سے اللہ کی نسبت جھگڑنا اور اس کی رحمت کو اپنے لیے مخصوص سمجھنا بالکل بے کار بات ہے۔

(۱۴۰) یا اے اہل کتاب! تم یہ کہتے ہو کہ حضرت ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق و یعقوب علیہم السلام اور ان کی اولاد یہودی یا نصرانی (عیسائی' مسیحی) تھے کہہ دیجیے کہ تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ؟ اللہ تو فرماتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نہ یہودی تھے نہ نصرانی' بلکہ پکے مسلمان تھے اور تم سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو اپنی کتابوں میں رسول اللہ ﷺ کی نسبت موجود شہادت اور معلومات کو چھپاتے ہو۔

(۱۴۱) یہ مذکورہ بالا انبیاء کی ایک جماعت تھی' جو گزر چکی۔ ان کے لیے ان کے اعمال ہیں اور تمھارے لیے تمھارے اعمال' اور تم سے ان کے اعمال کی نسبت کوئی سوال نہ ہوگا۔ (ف) یہ آیت اس بات کی تاکید کے لیے دوبارہ آئی ہے کہ صرف بزرگوں کی نسل سے ہونا ہی مفید نہیں بلکہ ہر ایک شخص کے اپنے عمل ہی اس کے کام آئیں گے۔

افعال: اُوْتِیَ: دیا گیا (ماضی مجہول)۔ لَا نُفَرِّقُ: ہم تفریق نہیں کرتے۔ اُوْتِیَ: دیا گیا۔ سَیَکْفِیْ: اب کفایت کرے گا۔ اَتُحَاجُّوْنَ: کیا تم جھگڑتے ہو۔ تَقُوْلُوْنَ: تم کہتے ہو۔ کَتَمَ: چھپایا (ماضی)۔ کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ: وہ عمل کرتے تھے۔

اسماء: اَلْاَسْبَاطَ: حضرت یعقوبؑ کی اولاد۔ شِقَاق: مخالفت۔ صِبْغَۃ: رنگ۔ عٰبِدُوْنَ: عبادت کرنے والے۔ لَہٗ: اسی کے لئے۔ اَنْتُمْ: تم۔ اَعْلَمُ: زیادہ جاننے والے۔

سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ

اب کہیں گے | نادان | لوگوں میں سے | کس چیز نے پھیر دیا اُنہیں | اُن کے اُس قبلہ سے

اب تو یہ بے وقوف لوگ ضرور کہیں گے کہ مسلمانوں کو کس چیز نے اپنے اس قبلہ (بیت المقدس سے)

كَانُوْا عَلَيْهَا ۭ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۭ يَهْدِيْ مَنْ

جس پر وہ تھے | کہہ دیجئے | اللہ ہی کا ہے | مشرق | اور مغرب | ہدایت کرتا ہے | جسے

پھیر دیا جس کی طرف وہ رُخ کیا کرتے تھے کہہ دیجئے (کہ) مشرق اور مغرب اللہ ہی کے ہیں وہ جسے چاہتا

يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٤٢﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا

چاہے | سیدھے راستہ کی | اور اسی طرح | ہم نے بنایا تم کو | اُمت درمیانی | تا کہ تم ہو جاؤ

ہے سیدھی راہ پر ڈال دیتا ہے اور اسی طرح (اے مسلمانو!) ہم نے تم کو ایک متوسط گروہ بنایا تا کہ تم

شُهَدَاۗءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۭ

گواہ | لوگوں پر | اور ہو جائے | رسولؐ | تم پر | گواہ

لوگوں پر گواہی دینے والے بنو اور (اللہ کا) رسولؐ تمہارا گواہ ہو اور اس قبلہ کو

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ

اور نہیں بنایا تھا ہم نے | قبلہ وہ | کہ آپ تھے جس پر | مگر | اس لئے کہ ہم معلوم کریں | اُس کو

جس کی طرف تم (پہلے) متوجہ تھے ہم نے صرف اس لئے مقرر کیا تھا کہ (تحویل قبلہ کے وقت) ہمیں معلوم ہو جائے کہ کون

يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰي عَقِبَيْهِ ۭ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً

جو پیروی کرتا ہے | رسول کی | اُس سے | جو پھر جاتا ہے | اُلٹے پاؤں | اور بیشک یہ بات بھاری ہے

رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون اُلٹے پاؤں پھر جاتا ہے اور یقیناً یہ بات (بہت ہی) مشکل تھی

اِلَّا عَلَي الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ۭ

سوائے | اُن کے | جن کو ہدایت دی | اللہ نے | اور اللہ ضائع نہیں کرے گا | تمہارے ایمان کو

مگر ان لوگوں کے لئے (کچھ مشکل) نہیں جن کو اللہ نے ہدایت دی اور (یاد رکھو) اللہ ایسا نہیں کہ تمہارے (سابقہ) ایمان

اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٤٣﴾ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ

بیشک اللہ | لوگوں پر | بڑا مہربان | نہایت رحم والا ہے | بیشک | ہم دیکھ رہے ہیں | پھرنا | آپ کے چہرے کا

(واعمال) کو ضائع کر دے بیشک اللہ لوگوں پر بہت زیادہ شفقت و رحم کرنے والا ہے (اے پیغمبر!) ہم آپ کے منہ کا آسمان کی

فِي السَّمَاۗءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۠ فَوَلِّ

آسمان کی طرف | سو ہم پھیر دینگے آپ کو | اُسی قبلہ کی طرف | جس کو آپ پسند کرتے ہیں | بس اب پھیر لیجئے

طرف اُٹھنا دیکھ رہے ہیں پس یقیناً آپ کو ہم اسی قبلہ کی طرف پھیر دینگے جسے آپ پسند کرتے ہیں (اور اب) آپ اپنا رُخ

وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْھَكُمْ

اپنا رُخ | طرف | مسجد حرام (کعبہ) کے | اور جہاں کہیں | تم ہوا کرو | پھیر لیا کرو | اپنے رُخ

مسجد حرام کی طرف پھیر لیں اور (اے مسلمانو!) جہاں کہیں تم ہو اپنے رُخ اسی طرف

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۱۴۲) **بیت المقدس سے خانہ کعبہ کی طرف رخ پھیرنے کی تمہید:** ہجرت مدینہ سے پہلے مکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم، بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے اس طور پر نماز پڑھا کرتے تھے کہ کعبہ بھی آپ کے سامنے رہتا۔ مگر ہجرت مدینہ کے ۱۶ یا ۱۷ ماہ بعد تک، چونکہ کعبہ اس طرف سے سامنے نہ آ سکتا تھا۔ اس لئے صرف بیت المقدس ہی کی طرف رخ فرمایا کرتے تھے، اس کے بعد، جب نماز میں، بیت المقدس کی بجائے کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم ہوا تو یہود و مشرکین نے اعتراض کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اب احمق لوگ اعتراض کریں گے کہ مسلمانوں کو کیا ہوا کہ بیت المقدس کو چھوڑ کر کعبہ کی طرف رخ کرنے لگے۔ کہہ دیجئے کہ مشرق و مغرب سب اللہ کا ہے وہ جدھر رُخ کرنے کا حکم دے، وہی قبلہ ہے، وہ جسے چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔ اور سیدھا راستہ وہی ہے جس کا اللہ نے حکم دیا ہو۔

(۱۴۳) اے مسلمانو! جس طرح ہم نے کعبہ کو، جو آدمؑ اور ابراہیمؑ کا قبلہ ہونے کی وجہ سے، سب قبلوں سے افضل ہے، تمہارا قبلہ مقرر کیا۔ اسی طرح تمہیں درمیانی (اعتدال والی) یعنی افضل امت بنایا ہے تاکہ تم سب امتوں پر گواہ رہو کہ تمام انبیاء کرامؑ نے ایک ہی سچے دین کی تبلیغ کی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری گواہی دیں۔ اور بیت المقدس کو چند ماہ کے لئے بطورِ امتحان مسلمانوں کا قبلہ قرار دیا تھا، تاکہ معلوم ہو جائے کہ کون شخص رسولؐ کی سچی پیروی کرتا ہے اور کون کفر کی طرف لوٹ کر مرتد ہو جاتا ہے اور بے شک تحویل قبلہ کا یہ حکم کمزور ایمان والوں کو بہت مشکل لگے گا۔ البتہ ان لوگوں کے لئے آسان ہوگا جنہیں اللہ نے ہدایت دی ہے اور تم نے جو اللہ اور رسول پر ایمان اور اطاعت کی وجہ سے، کچھ مدت بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی تھی، اللہ تمہارے اُس ایمان اور نمازوں کا اجر ضائع نہ کرے گا۔ بلاشبہ وہ لوگوں پر بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

افعال: یَقُوْلُ: وہ کہتا ہے، مضارع واحد غائب (قَالَ، یَقُوْلُ)۔ وَلّٰی: اس نے پھیر دیا (تَوْلِیَۃٌ) واحد مذکر غائب مضارع یُوَلِّ۔ یَھْدِیْ: (ھِدَایَۃٌ) وہ ہدایت دیتا ہے، مضارع واحد مذکر غائب، ماضی ھَدٰی۔ کَانُوْا۔ تَکُوْنُوْا۔ یَکُوْنَ: ہو، دیکھو لغت پارہ اول۔ کُنْتَ: تو تھا (ماضی واحد حاضر)۔ کَانَتْ: وہ تھی (ماضی واحد مونث غائب)۔ نَعْلَمَ: ہم جانتے ہیں، مضارع جمع متکلم (عَلِمَ یَعْلَمُ، مصدر عِلْمٌ)۔ یَنْقَلِبُ: وہ پلٹ جاتا ہے، مضارع واحد غائب، ماضی اِنْقَلَبَ (مصدر اِنْقِلَابٌ)۔ ھَدٰی: اس نے راہ دکھائی، ماضی واحد غائب، مضارع یَھْدِیْ (ہدایت)۔ یُضِیْعُ: وہ ضائع کرتا ہے، واحد غائب، ماضی اَضَاعَ۔ (اَضَاعَۃٌ) مشتق از ضَیَاعَ۔

اسماء: مَنْ: جس کو، جو (موصولہ)۔ مَنْ: کون (استفہامیہ) صِرَاطَ. مُسْتَقِیْمٍ. ذٰلِكَ. امۃ. دیکھو پارہ اول کی لغت۔ وَسَطًا: درمیانہ۔ شُھَدَآءَ: شاہد، نگران۔ الرَّسُوْلُ: پیغمبر۔ شَھِیْدًا: گواہ۔ مِمَّنْ (مِنْ + مَنْ): اس سے جو۔ عَقِبَیْ: دو ایڑیاں واحد عَقِبٌ۔ کَبِیْرَۃً: بڑی۔ رَءُوْفٌ: مشفق۔ رحیم: مہربان۔

حروف: مِنْ: سے۔ عَنْ: سے۔ عَلٰی: اوپر، پر۔ ل: لئے۔

شَطْرَهٗ ؕ وَاِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ

اُسی کی طرف | اور بیشک وہ لوگ | جنہیں دی گئی | کتاب (تورات) | یقیناً جانتے ہیں | کہ وُہی برحق ہے

کیا کرو اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے وہ بخوبی جانتے ہیں کہ (تحویلِ قبلہ) ان کے رب کی طرف سے

مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَلَئِنْ اَتَیْتَ

اُن کے رب کی طرف سے | اور نہیں اللہ | بے خبر | اُس سے | جو وہ کر رہے ہیں | اور اگر | آپ لے آئیں

بالکل برحق ہے اور اللہ اُن باتوں سے بے خبر نہیں جو وہ کر رہے ہیں اور اگر آپ ان لوگوں کے

الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰیَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَآ اَنْتَ

اُن کے (پاس) | جن کو دی گئی | کتاب | تمام دلیلیں | تو (بھی) وہ نہیں مانیں گے | آپ کے قبلہ کو | اور نہ آپ (ہی)

پاس جن کو کتاب دی گئی ہے سب دلیلیں بھی لے آئیں تو بھی وہ آپ کے قبلہ کو نہیں مانیں گے اور نہ آپ (ہی)

بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ؕ وَلَئِنِ

ماننے والے ہیں | اُن کے قبلہ کو | اور نہ | اُن میں سے کوئی | ماننے والا ہے | دوسرے کے قبلہ کو | اور اگر

اُن کے قبلہ کو مان سکتے ہیں اور نہ وہ خود ایک دوسرے کے قبلہ کو ماننے والے ہیں اور اب جبکہ

اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ

آپ پیروی کرینگے | اُن کی خواہشوں کی | بعد اس کے کہ | آچکا آپ کے پاس | علم | تو بیشک آپ (بھی)

آپ کو علم حاصل ہو چکا ہے اگر آپ نے اُن کی خواہشوں کی پیروی کی تو البتہ آپ بھی

اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۴۵﴾ اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ

(ہو جائینگے) ظالموں میں سے | وہ لوگ | جنہیں دی تھی ہم نے | کتاب | وہ اُس (رسولؐ) کو پہچانتے ہیں

ظالموں میں شمار ہوں گے جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس (نبیؐ) کو اس طرح پہچانتے ہیں

كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ وَاِنَّ فَرِیْقًا مِّنْهُمْ لَیَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ

جیسے وہ پہچانتے ہیں | اپنے بیٹوں کو | اور بیشک | کچھ لوگ | اُن میں سے | چھپاتے ہیں | حق بات کو | اور وہ

جس طرح وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور پھر بھی ان میں سے کچھ لوگ جان بوجھ کر صداقت کو

یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴۶﴾ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ ﴿۱۴۷﴾

جانتے ہیں | حق ہے | آپ کے رب کیطرف سے | پس نہ ہو جانا | شک کرنیوالوں میں سے

چھپاتے ہیں (بہر حال یہ معاملہ) آپ کے رب کی طرف سے حق ہے پس آپ کو شک کرنے والوں میں سے ہرگز نہ ہونا چاہئے

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّیْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ ؕ

اور ہر ایک کیلئے | ایک جانب (مقرر) ہے | جس طرف وہ رخ کرتا ہے | پس آگے بڑھو | نیکیوں میں

اور ہر ایک کے لئے ایک سمت ہے جس کی طرف وہ متوجہ ہوتا ہے پس تم نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے پر سبقت کرو

اَیْنَ مَا تَكُوْنُوْا یَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ

جہاں کہیں تم ہو گے | (اکٹھا کر) لائیگا | اللہ تم سب کو | بیشک | اللہ تعالیٰ | ہر چیز پر

خواہ کسی جگہ بھی ہو اللہ تم سب کو لا اکٹھا کرے گا بیشک اللہ کو ہر بات کی

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۴۴) کعبہ کی طرف رُخ پھیرنے کا حکم: مدینہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم' اس وحی کے انتظار میں رہتے تھے کہ کب آپ کو بیت المقدس کی بجائے' کعبہ شریف کو قبلہ بنانے کا حکم ملے گا۔ اس بارے میں ارشاد ہے کہ بیشک ہم آپ کا قبلہ' بیت المقدس کی بجائے خانہ کعبہ' مقرر کرانے کے لئے آسمان کی طرف رخ کر کے وحی کا انتظار کرنا دیکھ رہے ہیں تو جو قبلہ (خانہ کعبہ) آپؐ کو پسند ہے' ہم وہی مقرر کر دیں گے۔ سو اب آپؐ نماز میں کعبہ کی طرف رُخ کر لیا کیجئے' اور سب مسلمان بھی جہاں کہیں ہوں اسی کی طرف رُخ کر لیا کریں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اہل کتاب یقیناً جانتے ہیں کہ تحویل قبلہ کا حکم حضورؐ کے لئے درست اور ضروری ہے اس لئے کہ ان کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ آخری نبیؐ اپنے جدامجد حضرت ابراہیمؑ کے قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھے گا۔ اور جو کچھ وہ نافرمان لوگ کر رہے ہیں اللہ اس سے بے خبر نہیں۔

(۱۴۵) اور اے نبیؐ! آپؐ اہل کتاب کے سامنے جتنے بھی دلائل تحویلِ قبلہ کے حق میں لے آئیں' یہ مانیں گے نہیں۔ خود ان کا آپس میں اس درجہ اختلاف ہے کہ یہود و نصاریٰ ایک دوسرے کے قبلہ کو تسلیم نہیں کرتے' یہود بیت المقدس کی طرف رخ کرتے ہیں اور نصاریٰ (عیسائی) مشرق کی طرف رخ کرتے ہیں' اور علمِ قبلہ آ چکنے کے بعد آپؐ بھی ان کے قبلہ کو تسلیم نہیں کر سکتے' پھر آپؐ میں اور ان میں اتحاد کیسے ہو سکتا ہے۔ اس کے باوجود بھی اگر آپؐ نے محض ان کو ساتھ ملانے کے لئے ان کی خواہشات کی پیروی کی اور ان کا قبلہ دوبارہ تسلیم کر لیا تو (نعوذ باللہ) آپ کا شمار بھی ظالموں میں ہوگا۔ اس میں دراصل امت کیلئے تنبیہ ہے کہ کہیں یہود و نصاریٰ کے رُعب یا چکنی چپڑی باتوں میں آ کر' کسی وقت اپنے قبلے کو نہ چھوڑ بیٹھیں۔

(۱۴۶) اہل کتاب رسول اللہ کو اپنی کتاب کی پیشنگوئیوں اور نشانیوں کی بدولت ایسے پہچانتے ہیں' جیسے انسان اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے مگر ان میں سے ایک گروہ حق کو قصداً چھپاتا ہے۔ اور وہ گروہ ان کے علماء ہیں جو جان بوجھ کر انکار کر رہے ہیں۔

(۱۴۷) کعبہ' جو اللہ کی طرف سے قبلہ مقرر ہوا ہے' وہی حق ہے اس میں آپؐ کو ذرا بھی شک نہ کرنا چاہئے۔ یہ ایک بنیادی حقیقت ہے۔

افعال: نَرٰی: (رُؤْيَةٌ) ہم دیکھتے ہیں' مضارع جمع متکلم (اَرٰی' یُرِیُ)۔ نُوَلِّیَنَّ: (تَوْلِيَةٌ) ہم ضرور پھیر دیں گے مضارع (وَلّٰی یُوَلِّ)۔ تَرْضٰی: (رَضَاء) تو راضی ہوگا' مضارع واحد حاضر (رَضِیَ' یَرْضٰی)۔ اُوْتُوْا: (اِیْتَاءٌ) دیئے گئے' ماضی مجہول جمع غائب (اٰتٰی یُؤْتِیُ)۔ یَعْلَمُوْنَ: دیکھو لغت پارہ اول۔ اَتَیْتَ: (ایتان) تو آیا' لایا' ماضی واحد حاضر (اَتٰی' یَاْتِیُ)۔ اتَّبَعُوْا: (تَبَعٌ) انہوں نے پیروی کی' ماضی جمع غائب (تَبِعَ' یَتْبَعُ)۔ اِتَّبَعْتَ: دیکھو لغت پارہ اول۔ یَعْرِفُوْنَ: یہ عِرْفَانٌ سے ہے' وہ پہچانتے ہیں' جمع مذکر غائب مضارع' عَرَفَ' یَعْرِفُ۔ یَکْتُمُوْنَ: جمع غائب مضارع' کَتَمَ' یَکْتُمُ چھپاتے ہیں۔

اسماء: قَدْ: تحقیق' کبھی ماضی پر کبھی مضارع پر داخل ہوتا ہے۔ تَقَلُّبُ: مصدر' پھر جانا' بار بار اٹھنا۔ وَجْهَكَ (وَجْهٌ+كَ): تیرا چہرہ۔ شَطْرُ: طرف۔ حَيْثُ: جہاں۔ اَهْوَآءَ: خواہشات' واحد هَوٰی۔ اِذًا: اس وقت' جب' اسم ظرف۔ اَبْنَاءَ: اِبْن کی جمع' بیٹے۔ مُمْتَرِيْنَ: شک کرنے والے۔

حروف: اِنَّ: بے شک۔ بِ: ساتھ۔ فَ: پس' پھر۔

قَدِيرٌ ﴿۱۴۸﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

قادر ہے | اور جہاں سے | آپ نکلیں | پھیرلیا کریں | اپنا رخ | طرف | مسجد حرام کی

قدرت حاصل ہے اور (اے نبی) آپ جہاں کہیں بھی نکل جائیں (نماز کے وقت) مسجد حرام کی طرف رُخ کر لیا کریں

وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿۱۴۹﴾

اور بیشک وہی | برحق ہے | آپ کے رب کی طرف سے | اور نہیں اللہ | بے خبر | اُس سے | جو تم کرتے ہو

اور (یقین رکھیں کہ) یہ حکم آپ کے رب کی طرف سے برحق ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

اور جہاں سے | آپ نکلیں | پھیرلیا کریں | اپنا منہ | بہ طرف | مسجد حرام

اور (اے نبیؐ) آپ جہاں کہیں بھی جائیں مسجد حرام کی طرف رخ کر لیا کریں

وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ

اور جہاں کہیں | تم سب ہوا کرو | پھیرلیا کرو | اپنے منہ | اُسی کی طرف | تا کہ نہ رہے | لوگوں کیلئے

اور (اے مسلمانو!) تم جہاں کہیں بھی ہوا کرو اسی کی طرف اپنا رُخ کر لیا کرو (تحویل قبلہ کا حکم اس لئے دیا جاتا ہے)

عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ

تم پر | (کوئی) دلیل | سوائے | اُن کے | جو بے انصاف ہیں | اُن میں | سو اُن سے نہ ڈرو

کہ تم پر سوائے ان لوگوں کے جو اِن میں سے بے انصاف ہیں کسی کا کوئی اعتراض نہ رہے پس تم اُن سے ہرگز نہ ڈرو

وَاخْشَوْنِي وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿۱۵۰﴾ كَمَا

اور ڈرو مجھ ہی سے | تا کہ میں پوری کروں | اپنی نعمت | تم پر | اور تا کہ تم | راہ پاؤ (سیدھی) | جیسا کہ

اور صرف مجھ سے ڈرو تا کہ میں تم پر اپنی نعمت کی تکمیل کروں اور اس لئے کہ تم ہدایت پاؤ (یہ تحویل قبلہ بھی ایک ایسی نعمت ہے)

أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِنْكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ

ہم نے بھیجا | تم میں | ایک رسول | تم ہی میں سے | جو پڑھتا ہے | تم پر | ہماری آیتیں | اور پاک کرتا ہے تم کو

جیسا کہ وہ رسول جو ہم نے تم ہی میں سے تمہاری جانب بھیجا ہے جو تمہیں ہماری آیتیں سناتا تمہیں پاکیزہ بناتا

وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ﴿۱۵۱﴾

اور سکھاتا ہے تمہیں | کتاب | اور دانائی | اور سکھاتا ہے تمہیں | وہ جو تم نہیں | جانتے تھے

قرآن و حکمت سکھاتا اور ایسی باتوں کی تعلیم دیتا ہے جو تمہیں معلوم ہی نہ تھیں

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ﴿۱۵۲﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

پس یاد کرو مجھے | میں یاد رکھوں گا تمہیں | اور شکر کرتے رہو | میرا | اور ناشکری نہ کرو | اے ایمان والو!

پس تم مجھے یاد رکھو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرے شکر گزار رہو اور میری ناشکری نہ کرو اے ایمان والو!

اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿۱۵۳﴾ وَلَا تَقُولُوا

تم مدد مانگو | صبر | اور نماز کے ساتھ | بیشک اللہ | صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے | اور نہ | کہو

صبر اور نماز کے ساتھ (اللہ سے) مدد لیا کرو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور ان لوگوں کو

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۱۴۸) **قبلوں کا اختلاف اور تحویل قبلہ کے اسباب:** دنیا میں یہود' نصاریٰ اور دیگر قوموں کے اپنے اپنے قبلے ہیں' تاہم اصل مقصد نیکی کرنا ہے' لہٰذا تم نیکیوں میں سبقت کرو۔ اور قبلوں کے جھگڑوں میں مت پڑو کیونکہ آخر کار روز قیامت اللہ تمہیں اکٹھا کر کے اپنے سامنے لے آئے گا۔ خواہ تم کہیں بھی ہو۔ اور وہاں ہر بات کا فیصلہ ہو جائے گا اس لئے کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۱۴۹) دوبارہ تاکید ہے کہ اے مسلمانو! اگر آپ سفر کے لئے بھی نکلیں تو نماز میں کعبہ ہی کی طرف رُخ کیجئے۔ کیونکہ اللہ کی طرف سے یہی قبلہ مقرر ہوا ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں۔

(۱۵۰) تیسری بار تاکید ہے کہ آپ اور سارے مسلمان خواہ دُنیا کے کسی حصہ پر ہوں ان کو نماز میں کعبہ ہی کی طرف رخ کرنا چاہئے۔ جس وقت تحویل قبلہ کا حکم دیا گیا تھا اس وقت آپ مقیم تھے۔ اس لئے شبہ ہو سکتا تھا کہ شاید سفر میں یہ حکم باقی نہ رہے' اس شک کو مٹانے کے لئے دو مرتبہ فرمایا کہ سفر میں بھی کعبہ ہی قبلہ رہے گا اور یہ حکم سارے مسلمانوں کے لئے سفر اور حضر (قیام) میں یکساں ہے تاکہ مخالفوں کو یہ کہنے کی گنجائش نہ رہے کہ نبی آخر الزمانؐ کی علامت تو یہ تھی کہ ان کا قبلہ کعبہ ہوگا۔ یہ کیسے نبی آخر الزمان ہیں کہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں گو ضدی لوگ تو اب بھی باز نہ آئیں گے اور بجائے پہلے اعتراض کے اب کہیں گے کہ انہوں نے بیت المقدس کو چھوڑ کر بعض گذشتہ انبیاءؑ کی مخالفت کی ہے اس لئے ان کی پیروی نہیں کرنی چاہئے سو تم ایسے بے جا اعتراضات کرنے والوں سے مت ڈرو بلکہ صرف مجھ سے ڈرو۔ تاکہ میں تم پر اپنی نعمتیں پوری کر دوں اور تم راہ حق پا سکو۔

(۱۵۱) تمہارے لئے تحویل قبلہ بھی ہمارا ویسا ہی اہم انعام ہے جیسا کہ ہم نے تم میں تمہاری ہی قوم میں سے محمدؐ رسول اللہ کو بھیجا۔ جو تمہیں ہماری آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں اور تمہیں برے عقائد و اخلاق سے پاک کرتے ہیں اور قرآن اور دانائی اور وہ باتیں' جو تم نہیں جانتے تھے تمہیں سکھاتے ہیں۔

(۱۵۲) پس اے مومنو! مجھے یاد کرتے رہا کرو میں بھی تمہیں اپنے انعامات اور ثواب و مغفرت میں یاد رکھوں گا اور میرے احسانات کا شکر کرتے رہا کرو اور ناشکری نہ کیا کرو۔

(۱۵۳) **مشکلات پر صبر کا حکم:** مسلمانو! اپنے ہر کام میں صبر اور نماز و دعا کے ذریعے سے اللہ کی مدد طلب کیا کرو۔ بیشک اللہ صبر کرنے والوں کا مددگار ہے۔

افعال: اِسۡتَبِقُوۡا: تم سبقت کرو' امر جمع حاضر (اِسۡتَبَقَ' یَسۡتَبِقُ)۔ خَرَجۡتَ: خروج سے' تو نکلے' ماضی واحد حاضر (خَرَجَ' یَخۡرُجُ)۔ لَا تَخۡشَوۡا: یہ خَشۡیَۃ سے ہے' تم نہ ڈرو' نہی حاضر جمع' (خَشِیَ' یَخۡشٰی)۔ اِخۡشَوۡا: تم ڈرو۔ اُتِمَّ: تَمَّ' تَمَامَ' اِتۡمَامُ سے' میں پورا کروں گا' مضارع واحد متکلم (اَتَمَّ' یُتِمُّ)۔ تَھۡتَدُوۡنَ: ہدایت اور اہتدا سے' تم ہدایت پاؤ گے' مضارع جمع حاضر (اِھۡتَدٰی یَھۡتَدِیۡ)۔ اَرۡسَلۡنَا: ارسال سے' ہم نے بھیجا' ماضی جمع متکلم (اَرۡسَلَ یُرۡسِلُ)۔ یَتۡلُوۡا: (تلاوت) وہ تلاوت کرتا ہے' مضارع واحد غائب (تَلٰی یَتۡلُوۡ)۔ یُزَکِّیۡ: (تَزۡکِیَۃ) وہ پاک کرتا ہے' مضارع واحد' ماضی زَکّٰی۔ لَمۡ تَکُوۡنُوۡا تَعۡلَمُوۡنَ: تم نہیں جانتے تھے' ماضی استمراری۔ اُشۡکُرُوۡا: (شُکۡرٌ) تم شکر کرو (شَکَرَ یَشۡکُرُ)۔ لَا تَکۡفُرُوۡا: (کُفۡرٌ) ناشکری نہ کرو' نہی جمع حاضر (کَفَرَ یَکۡفُرُ)۔ اِسۡتَعِیۡنُوۡا: (اسۡتِعَانَۃ) مدد چاہو' امر جمع حاضر (استعَانَ' یَسۡتَعِیۡنُ)۔

اسماء: مُوَلِّیۡ: منہ پھیرنے والا' اسم فاعل۔ اَیۡنَ مَا: جہاں کہیں۔ حَیۡثُ مَا: جس جگہ۔ لِیۡ: مجھ سے' میرا۔ کَمَا: (کَ + مَا) مانند اس کی کہ۔

حروف: لَعَلَّ: تاکہ' شاید۔ یٰاَیُّھَا: اے۔

لِمَنۡ يُّقۡتَلُ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اَمۡوَاتٌ ؕ بَلۡ اَحۡيَآءٌ وَّلٰـكِنۡ لَّا تَشۡعُرُوۡنَ ﴿۱۵۴﴾

اُن کو | جو شہید ہو جائیں | اللہ کی راہ میں | مُردے | بلکہ (وہ تو) زندہ ہیں | لیکن | تم نہیں سمجھتے

جو خدا کی راہ میں مارے جائیں اُن کو مُردہ نہ کہو (حقیقتاً) وہ زندہ ہیں لیکن تم (ان کی زندگی کو) نہیں سمجھتے

وَلَنَبۡلُوَنَّكُمۡ بِشَىۡءٍ مِّنَ الۡخَـوۡفِ وَالۡجُـوۡعِ وَنَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ

اور ہم ضرور آزمائیں گے تم کو | کچھ | خوف | اور بھوک | اور نقصان سے | مالوں

اور ضرور ہم خوف و ہراس، بھوک کی تکلیف اور مال و جان اور پھلوں کے نقصان سے

وَالۡاَنۡفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيۡنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِيۡنَ اِذَآ اَصَابَتۡهُمۡ

اور جانوں | اور پھلوں کے | اور خوشخبری دیدیجئے | صبر کرنے والوں کو | وہ لوگ | کہ جب پہنچتی ہے اُنہیں

تمہارا کچھ امتحان لیں گے (اے پیغمبر) صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دو وہ لوگ جنہیں جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے

مُّصِيۡبَةٌ ۙ قَالُوۡٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّـآ اِلَيۡهِ رٰجِعُوۡنَ ﴿۱۵۶﴾ؕ اُولٰٓـئِكَ

(کوئی) مصیبت | تو کہتے ہیں | ہم تو اللہ کے (بندے) ہیں | اور ہم اُسی کی طرف | لوٹ کر جانیوالے ہیں | یہی وہ لوگ ہیں

تو کہہ اٹھتے ہیں کہ ہم تو اسی اللہ کے ہیں اور ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ایسے ہی لوگ ہیں

عَلَيۡهِمۡ صَلَوٰتٌ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَرَحۡمَةٌ ۚ وَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُهۡتَدُوۡنَ ﴿۱۵۷﴾

جن پر | مہربانیاں ہیں | اُن کے رب کی طرف سے | اور رحمت | اور یہی ہیں | ہدایت پانے والے

جن پر اللہ کی بخششیں اور رحمتیں ہوتی ہیں اور صرف یہی لوگ سیدھی راہ پر ہیں

اِنَّ الصَّفَا وَالۡمَرۡوَةَ مِنۡ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنۡ حَجَّ الۡبَيۡتَ اَوِ اعۡتَمَرَ

بیشک | صفا | اور مروہ | اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں | پس جو (کوئی) | حج | بیت اللہ کرے یا عمرہ کرے

بیشک صفا اور مروہ (کی چٹانیں) اللہ کے (مقرر کردہ) نشانات ہیں پس جو کوئی خانہ کعبہ کا حج یا عمرہ ادا کرے

فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِ اَنۡ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ وَمَنۡ تَطَوَّعَ خَيۡرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ

تو نہیں گناہ | اُس پر | کہ طواف کرے | اُن دونوں میں | اور جو (کوئی) | خوشی سے نیکی کرے | تو بیشک | اللہ

تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں میں سعی کرے اور جو کوئی خوشی سے نیکی کا کام کرے تو اللہ اسے یقیناً

شَاكِرٌ عَلِيۡمٌ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ يَكۡتُمُوۡنَ مَآ اَنۡزَلۡنَا مِنَ الۡبَيِّنٰتِ

بڑا قدر دان ہے | جاننے والا ہے | بیشک | وہ لوگ | جو چھپاتے ہیں | وہ جو | اُتاریں ہم نے | (روشن) دلیلیں

قبول کرنیوالا اور جاننے والا ہے بیشک وہ لوگ جو اللہ کے کھلے احکام اور اس کی ہدایت کو اس کے بعد بھی

وَالۡهُدٰى مِنۡۢ بَعۡدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الۡكِتٰبِ ۙ

اور ہدایت (کی باتیں) | بعد اس کے | کہ ہم نے کھول کر بیان کر دیا انہیں | لوگوں کے لئے | کتاب میں

چھپا رہے ہیں جبکہ ہم نے لوگوں کے واسطے کتاب میں ہر ایک حکم وضاحت کے ساتھ

اُولٰٓـئِكَ يَلۡعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلۡعَنُهُمُ اللّٰعِنُوۡنَ ﴿۱۵۹﴾ اِلَّا الَّذِيۡنَ

یہی (وہ لوگ) ہیں | کہ لعنت کرتا ہے اُن پر | اللہ | اور لعنت کرتے ہیں | لعنت کرنے والے | مگر | وہ لوگ

بیان کر دیا ہے تو اُن پر اللہ اور تمام لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں لیکن وہ لوگ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۵۴) اور جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید ہو جاتے ہیں انہیں عام مُردے نہ سمجھو بلکہ وہ تو روحانی طور پر زندہ ہیں لیکن تم ان کی زندگی اور اس کی حقیقت کو نہیں سمجھتے۔

(۱۵۵) اور ہم تمہیں دنیا میں کچھ دشمن کے خوف اور بھوک، اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کے نقصان سے ضرور آزمائیں گے کہ کون ان مصیبتوں پر صبر کرتا ہے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے، کہ انہیں بلند درجے ملیں گے۔

(۱۵۶) اور حقیقی صابر وہ ہیں کہ جب انہیں کوئی مصیبت پیش آتی ہے تو فوراً کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ ہی کے بندے ہیں اور اسی کی طرف واپس جانے والے ہیں۔ لہٰذا اس کے ہر فیصلے پر راضی ہیں۔

(۱۵۷) ایسے ہی صبر کرنے والوں پر اللہ کی مہربانیاں اور اس کی رحمت ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

(۱۵۸) صفا و مروہ کے درمیان سعی کا حکم: بلاشبہ وہ صفا و مروہ جو مکہ کی دو چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں ہیں۔ جن کے درمیان حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ حضرت ہاجرہ پانی کی تلاش میں سات مرتبہ دوڑی تھیں۔ یہ خدا کی نشانیوں میں سے ہیں، اس لئے جو کوئی حج یا عمرہ کے وقت ان کے درمیان میں طواف (سعی) کرے اس پر کوئی گناہ نہیں جیسا کہ بعض مسلمان غلطی سے سمجھنے لگے تھے اس لئے کہ عہد جاہلیت میں ان کا طواف دو بتوں ''اِساف'' اور ''نائلہ'' کی تعظیم کے لئے کیا جاتا تھا جو کفار نے ان پہاڑیوں پر رکھے ہوئے تھے۔ اس لئے شاید صفا و مروہ کا طواف بت پرستی میں داخل ہو ایسا نہیں ہے بلکہ یہ تو حضرت ہاجرہ کی سنت ہے اور حضورؐ کے تشریف لانے کے بعد وہ بت بھی اُٹھ چکے ہیں، تو جو کوئی اپنی خوشی سے زیادہ نیکی کے کام (عمرہ، طواف و سعی وغیرہ) کرے تو اللہ ایسے بندوں بڑا قدر دان ہے اور وہ تمام مخلوق کے حالات سے واقف ہے۔

(۱۵۹) اللہ کے احکام و آیات کو چھپانے کی سزا: یہودی، جو اللہ کی نازل کی ہوئی روشن دلیلیں اور ہدایت کی باتیں (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری اور تحویل قبلہ کی تصدیقات، آسمانی کتب تورات وغیرہ میں) واضح طور پر بیان ہو چکنے کے بعد لوگوں سے چھپاتے ہیں تو اس جرم کی سزا کے طور پر، ان پر اللہ، اور سب لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں۔

افعال: لَا تَقُوْلُوْا: (قَوْل) مت کہو، نہی، (قَالَ یَقُوْلُ)۔ یُقْتَلُ: قتل کیا جاتا ہے، مضارع مجہول واحد غائب، (قَتَلَ یَقْتُلُ)۔ تَشْعُرُوْنَ: (شعور) تم شعور رکھتے ہو، مضارع جمع حاضر، (شَعَرَ یَشْعُرُ)۔ لَنَبْلُوَنَّ: (بَلَاءٌ) ہم ضرور آزمائیں گے، مضارع جمع متکلم (بَلٰی یَبْلُوْ)۔ بَشِّرْ: (بَشَارَةٌ) خوشخبری دو، امر واحد حاضر (بَشَّرَ یُبَشِّرُ)۔ اَصَابَتْ: (صَوْبٌ، اَصَابَةٌ) وہ پہنچتی، ماضی واحد مونث غائب (اَصَابَ یُصِیْبُ)۔ یَطَّوَّفَ: وہ طواف کرے، مضارع واحد غائب (تَطَوَّفَ یَطَوَّفُ)۔ تَطَوَّعَ: اس نے خوشی سے نیکی کی، ماضی، مضارع یَتَطَوَّعُ۔ بَیَّنَّا: (تَبْیِیْنٌ) ہم نے بیان کیا، ماضی جمع متکلم (بَیَّنَ یُبَیِّنُ)۔ یَلْعَنُ: وہ لعنت کرتا ہے، مضارع، ماضی لَعَنَ۔

اسماء: سَبِیْل: راہ۔ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ: اللہ کی راہ میں۔ اَمْوَاتٌ: مَیِّت کی جمع مردے۔ اَحْیَاءٌ: حَیٌّ کی جمع زندہ۔ جُوْعٌ: بھوک (مصدر)۔ رَاجِعُوْنَ: (رجوع) لوٹنے والے، اسم فاعل۔ مُهْتَدُوْنَ: (اِهْتِدَاء) راہ پانے والے، اسم فاعل۔ شَعَائِر: (شَعِیْرَةٌ) کی جمع، نشانیاں، عبادتیں، حج کی قربانیاں۔ جُنَاحَ: گناہ۔ شَاكِرٌ: شکر کرنے والا، قدر دان، اسم فاعل۔ عَلِیْمٌ: جاننے والا۔

حروف: فِیْ: میں۔ بَلْ: بلکہ۔ اَنْ: کہ۔ اَوْ: یا۔ اِذَا: جب۔ اِنَّ: بے شک۔

تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ
جنہوں نے توبہ کی | اوراپنے آپ کو درست کرلیا | اور ظاہر کر دیا (حق کو) | پس یہی لوگ ہیں | کہ میں توبہ قبول کرتا ہوں اُن کی
جنھوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی اور (احکام الٰہی کو) بیان کیا تو میں ایسے لوگوں کی توبہ قبول کر لیتا ہوں

وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿١٦٠﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ
اور میں بڑا توبہ قبول کرنیوالا | نہایت رحم والا ہوں | بلاشبہ | جولوگ | انکار کرتے رہے | اور مرگئے | اس حال میں کہ وہ کافر تھے
اور میں توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہوں یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا اور اسی حالتِ کفر میں ہی چل بسے

اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٦١﴾ خٰلِدِيْنَ
یہی (وہ لوگ) ہیں | جن پر ہے لعنت | اللہ کی | اور فرشتوں | اور سب لوگوں کی | اور ہمیشہ رہیں گے
ان پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اسی لعنت میں

فِيْهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿١٦٢﴾
اُسی (لعنت) میں | نہ ہلکا کیا جائے گا | اُن سے | عذاب | اور نہ وہ | مہلت دیئے جائیں گے
وہ ہمیشہ رہیں گے نہ تو اُن پر عذاب کم کیا جائے گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿١٦٣﴾
اور تمہارا معبود | ایک ہی معبود ہے | نہیں کوئی عبادت کے لائق | مگر وہی | بڑا مہربان | نہایت رحم والا
اور (اے لوگو!) تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں بڑا بخشنے والا مہربان ہے

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ
بیشک | پیدا کرنے میں | آسمانوں | اور زمین کے | اور مختلف رہنے میں | رات | اور دن کے | اور اُن کشتیوں میں
بلاشبہ آسمان اور زمین کے پیدا کرنے میں، رات اور دن کے یکے بعد دیگرے آتے رہنے میں اور کشتیوں میں جو ان چیزوں کو

تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
جو چلتی ہیں | سمندر میں | وہ (چیزیں) لیکر | جو نفع دیتی ہیں | لوگوں کو | اور اُس میں | جو نازل کیا | اللہ نے
سمندر میں لے کر چلتی ہیں جو لوگوں کو نفع پہنچاتی ہیں اور اس بارش میں جسے اللہ نے آسمان سے پانی کی شکل میں

مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ
آسمان (کی طرف) سے | پانی | پھر زندہ کیا | اُس سے | زمین کو | اُس کی موت (خشکی) کے بعد | اور پھیلائے
نازل کیا اور اس کے ذریعے سے زمین کو مردہ (یعنی خشک) ہونے کے بعد زندہ کیا اور اس میں

فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ
اس میں | ہر قسم کے | جانور | اور ہواؤں کے بدلنے میں | اور بادل میں | جو قابو میں ہے | درمیان
ہر قسم کے جانوروں کو پھیلایا اور ہواؤں کے رُخ پھراتے رہنے میں، اور بادلوں کو آسمان و زمین کے درمیان

السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿١٦٤﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ
آسمان | اور زمین کے | البتہ نشانیاں ہیں | ان لوگوں کیلئے | جو عقل رکھتے ہیں | اور بعض لوگ وہ ہیں | جو بناتے ہیں
قابو رکھنے میں ان لوگوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں جو عقلمند ہیں اور لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ کو چھوڑ کر دوسری ہستیوں کو

آیت نمبر آسان تفسیر

(١٦٠) مگر جو لوگ، ان میں سے توبہ کر کے اپنا عقیدہ و عمل درست کر لیں اور حق بات کو ظاہر کر دیں، اللہ ان پر رحمت کی نظر سے توجہ فرماتا اور توبہ قبول کر لیتا ہے اور وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔ اور ایسے اہل کتاب کو دُگنا اجر ملے گا۔

(١٦١) اور جو لوگ مرتے دم تک حق سے انکار کرتے رہے، ان پر اللہ اور فرشتوں، اور سب لوگوں کی پھٹکار اور لعنت ہے۔

(١٦٢) وہ ہمیشہ اسی لعنت میں رہیں گے۔ نہ ان سے عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ ہی انہیں مزید کوئی مہلت ملے گی۔

(١٦٣) **اللہ کی وحدانیت، رحمت اور قدرت کے مظاہر:** اور تمہارا حقیقی معبود تو صرف ایک اللہ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

(١٦٤) بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات دن کے بدل بدل کر آنے اور وہ بحری جہاز، جو لوگوں کے نفع کی چیزیں لے کر سمندر میں چلتے ہیں اور وہ پانی جو اللہ نے بادل سے پیدا کر کے اس کے ذریعہ بے آب و گیاہ زمین کو سرسبز کر دیا اور اس زمین میں ہر طرح کے جانور پھیلا دیئے اور ہواؤں کی رُخ اور کیفیتوں کے بدلنے، اور وہ بادل، جو زمین و آسمان کے درمیان لٹکے رہتے ہیں۔ ان سب میں عقلمندوں کے لئے توحید کے زبردست دلائل موجود ہیں کہ یہ سارے کام ایک اللہ کی قدرت کی وجہ سے ہی ممکن ہیں۔

افعال: **تَابُوْا:** (تَوْبَةٌ) انہوں نے توبہ کی، ماضی جمع غائب (تَابَ يَتُوْبُ)۔ **اَصْلَحُوْا:** (اِصْلَاحٌ) انہوں نے اصلاح کی، ماضی جمع غائب، (اَصْلَحَ يُصْلِحُ)۔ **اَتُوْبُ:** (تَوْبَةٌ) میں نے رجوع کیا، کروں گا، مضارع واحد متکلم، (تَابَ يَتُوْبُ)۔ **مَاتُوْا:** (مَوت) وہ مرے، ماضی جمع غائب (مَاتَ يَمُوْتُ)۔ **يُخَفَّفُ:** تخفیف، ہلکا کیا جائے گا، مضارع مجہول۔ **يُنْظَرُوْنَ:** (انظارٌ) مہلت دیئے جائیں گے، مضارع مجہول۔ **تَجْرِيْ، جَرٰی:** وہ بہتی ہے، مضارع واحد مونث غائب، (جَرٰى يَجْرِىْ)۔ **يَنْفَعُ:** (نفع) وہ نفع پہنچاتا ہے، مضارع، ماضی نَفَعَ۔ **اَنْزَلَ:** اِنْزَال سے، اس نے اتارا، ماضی، مضارع يُنْزِلُ۔ **بَثَّ:** اس نے پھیلایا، ماضی، مضارع يَبُثُّ۔ **يَعْقِلُوْنَ:** (عقل) وہ سمجھتے ہیں، مضارع جمع غائب، (عَقَلَ، يَعْقِلُ)۔

اسماء: **تَوَّابٌ:** بڑا توبہ قبول کرنے والا۔ **خٰلِدِيْنَ:** خَالِدٌ کی جمع، ہمیشہ رہنے والے۔ **فُلْكٌ:** کشتی، کشتیاں، واحد جمع یکساں۔ **خَلْقِ:** پیدا کرنا۔ **مَاءٍ:** پانی۔ **دَآبَّةٍ:** زمین پر چلنے والے جانور۔ **تَصْرِيْف:** پھیرنا، بدلنا۔ **رِيَاحٌ:** جمع رِيْحٌ ہوائیں۔ **سَحَابٌ:** بادل۔

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

غیراللہ کو | اس کے شریک | محبت کرتے ہیں اُن سے | محبتِ اللہ کی سی | اور جو | ایمان والے ہیں

اس کے شریک بنا لیتے ہیں اور اُن سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی اللہ سے محبت کرنی چاہئے اور جو لوگ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں

اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۭ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ

وہ سب سے بڑھ کر ہیں اللہ کی محبت میں | اور کاش دیکھ سکتے | وہ لوگ | جو ظالم ہیں | جب وہ دیکھیں گے | عذاب کو

وہ اللہ سے زبردست محبت رکھتے ہیں اور کاش ظالموں کو اس حالت کا اندازہ ہو جاتا جب وہ عذاب کو دیکھ کر مان لیں گے

اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ﴿١٦٥﴾ اِذْ تَبَرَّاَ

کہ (سب) قدرت اللہ ہی کی ہے | اور | یہ کہ | اللہ | سخت | عذاب دینے والا ہے | جب بیزار ہو جائیں گے

کہ تمام قوت اور طاقت صرف اللہ ہی کو حاصل ہے اور یہ کہ اللہ بڑا سخت عذاب دینے والا ہے اس وقت (کو ذرا یاد کرو)

الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ

وہ لوگ | جن کی پیروی کی گئی تھی | ان لوگوں سے | جنہوں نے پیروی کی تھی | اور وہ دیکھ لیں گے | عذاب کو

جبکہ وہ لوگ جن کی پیروی کی گئی تھی اپنے پیروی کرنے والوں سے بیزاری کا اظہار کرینگے اور جب وہ عذاب کو اپنی آنکھوں سے

وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ﴿١٦٦﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا

اور ٹوٹ جائیں گے | اُن کے | تعلقات | اور بول اُٹھیں گے | وہ جنہوں نے پیروی کی تھی | کہ کاش ہمیں مل جائے

دیکھ لیں گے اور اُن کے تمام رشتے اور وسیلے بھی ٹوٹ جائیں گے اور پیروی کرنے والے پکار اُٹھیں گے کہ اگر ہم ایک بار لوٹ کر

كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ۭ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ

ایک اور موقع | تو ہم بھی ویسے ہی بیزار ہو نگے | اُن سے | جیسے وہ بیزار ہوئے | ہم سے | اسی طرح | دکھائے گا انہیں

(دُنیا میں) جاسکیں تو اُن سے اسی طرح بیزاری کا اظہار کریں جس طرح کہ اُنہوں نے آج ہم سے کیا ہے اس طرح اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ۭ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ﴿١٦٧﴾ ع

اللہ | اُن کے اعمال | حسرت دلانے کو | انہیں | اور وہ نہیں | نکلنے والے | دوزخ سے

اُن کے اعمال کو اُن کے لئے سراپا حسرتیں بنا کر دکھائے گا اور وہ کبھی آگ سے چھٹکارا نہیں پائینگے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ڮ وَّلَا تَتَّبِعُوْا

اے لوگو! | کھاؤ | ان (چیزوں) میں سے | جو زمین میں ہیں | حلال پاکیزہ | اور پیروی نہ کرو

اے لوگو! زمین میں جس قدر حلال اور صاف ستھری چیزیں ہیں انہیں (شوق سے) کھاؤ اور شیطان کے

خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٦٨﴾ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْۗءِ

شیطان کے قدموں کی | بیشک وہ | تمہارا | دشمن ہے کھلا | وہ تو تمہیں حکم دیتا ہے | بُرائی

نقش قدم پر نہ چلو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے وہ تمہیں برائی اور بے حیائی کی ہی ترغیب

وَالْفَحْشَاۗءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَي اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٦٩﴾

اور بے حیائی کا | اور یہ کہ | کہو (اپنی طرف سے) | اللہ پر | وہ باتیں | جو تم نہیں جانتے

دے گا اور یہ کہ تم سے اللہ کے متعلق وہ باتیں کہلوائے گا جن کا تمہیں علم تک نہیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۶۵) **مشرکوں اور ان کے معبودوں کی باہمی حالت:** بعض لوگ اللہ کے ساتھ اس کی مخلوق کو اس کا شریک ٹھہراتے ہیں اور ان جھوٹے معبودوں سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی اللہ سے کرنی چاہئے' حالانکہ ایمان والے سب سے زیادہ اللہ ہی سے محبت رکھتے ہیں اور کاش! ظالم مشرک' قیامت کا وہ ہولناک منظر دیکھ پاتے۔ جب عذابِ الٰہی کو دیکھ کر یقین کرلیں گے کہ ہاں! سب قدرت اللہ ہی کو ہے اور اس کا عذاب بڑا سخت ہے۔

(۱۶۶) قیامت کے دن جب مشرکوں کے وہ سردار' جن کی گمراہ کن باتوں پر عام مشرک چلتے تھے خود اپنے پیروکاروں سے ہی بیزار ہو جائیں گے اور عذاب الٰہی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے اور ان کے آپس کے تعلقات بھی کٹ جائیں گے۔

(۱۶۷) اور پیروی کرنے والے مشرک' اپنے سرداروں کی بیزاری دیکھ کر آرزو کریں گے کہ کاش انہیں دوبارہ دنیا میں بھیجا جائے تاکہ وہ بھی اپنے لیڈروں سے بیزاری کا اظہار کریں۔ اسی طرح اللہ ان مشرکین کے اعمال کو خود انہی کے لئے حسرت وافسوس کا باعث بنادے گا اور وہ دوزخ سے نہ نکل سکیں گے۔

(۱۶۸) **حلال و پاکیزہ اشیاء کھانے اور شیطان کی پیروی سے بچنے کا حکم:** اے لوگو! زمین میں جو چیزیں' حلال اور پاکیزہ ہیں' انہیں کھاؤ' اور شیطان کے گمراہ کرنے سے' بعض حلال چیزوں کو حرام مت جانو۔ بلاشبہ وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔

(۱۶۹) شیطان تو تمہیں برائی اور بے حیائی اور خدا پر جھوٹ باندھنا ہی سکھائے گا۔

افعال: **یَتَّخِذُ:** (اتخاذ) وہ پکڑتا ہے' مضارع' ماضی اِتَّخَذَ۔ **یُحِبُّوْنَ:** (محبت سے) وہ محبت کرتے ہیں' مضارع جمع غائب' (اَحَبَّ یُحِبُّ)۔ **یَرٰی:** وہ دیکھتا ہے' مضارع واحد غائب۔ **تَبَرَّأَ:** وہ بیزار ہوا۔ **تَبَرَّؤُا:** وہ بیزار ہوئے (ہوں گے) (بَراءت)۔ **اِتُّبِعُوْا:** (اتباع) وہ جن کی پیروی کی گئی' مضارع مجہول۔ **تَقَطَّعَتْ:** (قطعٌ) کٹ گئے' ماضی واحد مؤنث غائب' (تَقَطَّعَ' یَتَقَطَّعُ)۔ **نَتَبَرَّأَ:** (بَرَاءَتٌ) ہم بیزار ہوئے۔ **کُلُوْا:** (اکل) کھاؤ' جمع حاضر (اَکَلَ یَاْکُلُ)۔ **لَا تَتَّبِعُوْا:** (اتباع) مت پیروی کرو' نہی جمع حاضر (اِتَّبَعَ' یَتَّبِعُ)۔ **یَاْمُرُ:** (اَمْرٌ) وہ حکم کرتا ہے' مضارع۔ **تَقُوْلُوْا:** (قَوْل) تم کہتے ہو' مضارع جمع حاضر (قَالَ یَقُوْلُ)۔

اسماء: **دُوْنَ:** سوائے۔ **اَنْدَادًا:** نِدٌّ کی جمع' شریک۔ **اَشَدُّ:** (شدت) زیادہ سخت۔ **کَرَّۃً:** ایک بار پھرنا۔ **خُطُوٰتِ:** واحد خطوۃٌ' قدم۔ **مُبِیْنٌ:** صریح' کھلا۔ **سُوْٓءٌ:** بدی۔ **فَحْشَاءِ:** بے حیائی۔

حروف: **بَلْ:** بلکہ۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ
اور جب کہا جاتا ہے | ان سے | کہ پیروی کرو | اس کی | جو نازل کیا | اللہ نے | تو کہا انہوں نے | بلکہ ہم تو پیروی کرینگے | اس کی
اور جب اُنہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو کچھ نازل کیا ہے اس کی پیروی کرو تو کہتے ہیں کہ ہم تو اس راہ پر چلیں گے
اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا
کہ پایا ہم نے | جس پر | اپنے باپ دادا کو | کیا اگرچہ ہوں | اُن کے باپ دادا | کہ نہ سمجھتے ہوں | کچھ بھی
جس پر ہم نے اپنے بڑوں کو چلتے ہوئے پایا تو کیا اگر اُن کے بڑے کسی بات کو نہ سمجھتے ہوں اور راہ راست پر بھی
وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِىْ يَنْعِقُ بِمَا
اور نہ سیدھی راہ پر ہوں | اور مثال | اُن کی جو | کافر ہیں | اس شخص کی سی ہے | جو پکارتا ہے | اس چیز کو
نہ رہے ہوں (تو بھی یہ انہی کے طریق پر چلیں گے) اور کافروں کی مثال اُس شخص کی سی ہے جو ایسی چیز کے پیچھے چلائے
لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ؕ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷۱﴾
جو نہیں سنتی | سوائے پکار | اور آواز کے | وہ بہرے ہیں | گونگے ہیں | اندھے ہیں | پس وہ | عقل نہیں رکھتے
جو سوائے پکارنے اور چلانے کے کچھ نہیں سنتی (سمجھتی) یہ لوگ بہرے، گونگے اور اندھے ہیں سو یہ کچھ نہیں سمجھتے
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ
اے ایمان والو! | کھاؤ | پاکیزہ چیزوں میں سے | جو ہم نے تمہیں دیں | اور شکر کرو اللہ کا
اے ایمان والو! اُن پاکیزہ اور حلال چیزوں میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں (جو چاہو) کھاؤ اور اللہ کا شکر بجا لاؤ
اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۷۲﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ
اگر تم | اسی کی | عبادت کرتے ہو | بیشک | اُس نے تو حرام کیا تم پر | مردار | اور خون | اور گوشت
اگر تم صرف اسی کی بندگی کرنے والے ہو اُس نے تم پر صرف مردار، خون، خنزیر کا
الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ
خنزیر کا | اور وہ جانور | جس پر پکارا جائے (نام) | غیر اللہ کا | پس جو | مجبور ہو جائے | نہ کہ سرکشی کرنے والا ہو
گوشت اور ایسے جانور حرام کئے ہیں جو اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کئے گئے ہوں پس جو کوئی نافرمانی کرنے
وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۷۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
اور نہ حد سے بڑھنے والا | پس نہیں گناہ | اُس پر | یقیناً اللہ | بڑا بخشنے والا | نہایت رحم والا ہے | یقیناً | جو لوگ
اور حد سے بڑھ جانے والا نہ ہو (بحالت مجبوری اگر ان کا استعمال کرے) تو اس پر کوئی گناہ نہیں بیشک اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے
يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ
چھپاتے ہیں | جو چیز | اُتاری | اللہ نے | کتاب میں سے | اور لیتے ہیں | اُس کے بدلے | معاوضہ | قلیل
جو لوگ اُن احکام کو جو اللہ نے اپنی کتاب میں نازل کئے ہیں، چھپاتے ہیں اور اس کے بدلے دنیا کے حقیر فائدے حاصل کرتے ہیں
اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِىْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ
یہ لوگ | نہیں ڈالتے | اپنے پیٹوں میں | مگر آگ | اور نہیں کلام کریگا اُن سے | اللہ
یہی لوگ ہیں جو اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور اُن لوگوں سے اللہ

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۷۰) اور جب مشرکین سے کہا جاتا ہے کہ قرآن کی پیروی کرو جو اللہ نے نازل کیا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم تو انہی باتوں پر چلیں گے جن پر ہمارے باپ دادا چلتے آئے ہیں' چاہے ان کے باپ دادا کچھ بھی نہ جانتے ہوں اور راہ راست پر بھی نہ ہوں؟ ایسی اندھی تقلید تو کچھ عقلمندی نہیں۔

(۱۷۱) کفار کی مثال ان جانوروں کی سی ہے جو محض آواز و پکار تو سنتے ہیں مگر اس کا معنی و مطلب کچھ نہیں سمجھتے' کہ رسول اللہؐ انہیں حق کی طرف بلائے جا رہے ہیں اور وہ سوائے آواز کے کچھ بھی نہیں سنتے' سمجھتے' گویا کہ وہ بہرے' گونگے' اندھے ہیں اور ان میں کچھ سننے اور سمجھنے کی صلاحیت نہیں ہے۔

(۱۷۲) خوراک میں حلال و حرام کی تمیز کے احکام: مسلمانو! جو پاک و حلال چیزیں ہم نے تمہیں دی ہیں۔ ان میں سے کھاؤ پیو اور اللہ کا شکر کرو۔ اگر تم حقیقت میں اسی کا حکم مانتے ہو۔

(۱۷۳) بیشک اللہ نے تم پر بعض چیزوں کو کھانا حرام کیا ہے جیسے مُردار (جو جانور ذبح کئے بغیر خود مر جائے) اور جو خون ذبح کے وقت بہہ نکلتا ہے۔ اور سؤر کا گوشت اور وہ جانور جس پر ذبح کے وقت اللہ کی بجائے غیر اللہ (کسی مخلوق) کا نام لیا جائے۔ پس جو شخص بھوک سے لاچار ہو جائے اور نافرمانی اور زیادتی کرنے کا ارادہ نہ ہو۔ اور ان میں سے بقدر حاجت زندگی بچانے کیلئے کھا لے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ بے شک اللہ بہت بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔

افعال: اتَّبِعُوْا: (اتباع) پیروی کرو۔ اَلْفَیْنَا: (اَلْفَوْنَا) ہم نے پایا' ماضی جمع متکلم' (اِلْفَاءٌ)۔ یَنْعِقُ: (لعق) وہ چلاتا ہے مضارع' ماضی نَعَقَ۔ یَسْمَعُ: (سَمْعٌ) وہ سنتا ہے' مضارع واحد غائب' ماضی سَمِعَ۔ تَعْبُدُوْنَ: (عبادۃ) تم عبادت کرتے ہو' جمع حاضر (عَبَدَ یَعْبُدُ)۔ حَرَّمَ: (حرامٌ) اس نے حرام کیا' ماضی یُحَرِّمُ مضارع۔ اُهِلَّ: (اِهْلَالٌ) پکارا گیا' وہ ذبح کیا گیا' ماضی مجہول۔ اضْطُرَّ: اِضْطِرَارًا' وہ مجبور کیا گیا' ماضی مجہول۔

اسماء: اِیَّاهُ: اس کی ضمیر۔ اَلْمَیْتَةَ: مردار۔ اَلدَّمَ: خون۔ لَحْمَ: گوشت۔ عَادٍ: حد سے تجاوز کرنے والا۔ اِثْمٌ: گناہ۔

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٧٤﴾ اُولٰٓئِكَ

قیامت کے دن | اور نہ پاک کریگا انہیں | اوراُن کے لئے | عذاب ہے | دردناک | یہی وہ (لوگ) ہیں

قیامت کے دن کلام تک نہ کریگا اور نہ اُن کو پاک کرے گا اور اُن کے لئے دردناک عذاب ہوگا یہ وہ لوگ ہیں

الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ

جنہوں نے | خریدا | گمراہی کو | بدلے ہدایت کے | اور عذاب کو | بدلے بخشش کے | پس کتنا

جنہوں نے گمراہی کو ہدایت اور عذاب کو مغفرت کے بدلے خرید لیا ہے سو یہ لوگ

اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿١٧٥﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ۗ

بڑا صبر ہے اُن کو | آتشِ دوزخ پر | یہ | اس لئے کہ اللہ نے | اُتاری | کتاب | سچائی کے ساتھ

آتشِ دوزخ پر کس قدر راضی ہو گئے ہیں یہ اس لئے کہ اللہ نے کتاب سچائی کے ساتھ نازل کر دی

وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِى الْكِتٰبِ لَفِىْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ﴿١٧٦﴾ ع

اور | بیشک | جنہوں نے | اختلاف کیا | کتاب میں | البتہ جا پڑے ضد میں | بہت دُور

اور وہ لوگ جنہوں نے کتاب میں اختلاف کیا بے شک وہ پرلے درجے کی ضد پر اڑے ہوئے ہیں

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

یہی نیکی نہیں | کہ پھیرو تم | اپنے منہ | مشرق اور مغرب کی طرف

صرف یہی نیکی نہیں کہ تم نے مشرق کی طرف مُنہ کر لیا یا مغرب کی طرف

وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ

لیکن نیکی (تو یہ ہے) | جو ایمان لائے | اللہ | اور روزِ قیامت | اور فرشتوں | اور کتابوں

ہاں! نیکی تو یہ ہے کہ کوئی اللہ پر روزِ آخرت پر فرشتوں کتابوں

وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى

اور نبیوں پر | اور | دے | مال | اس کی محبت میں | رشتہ داروں | اور یتیموں

اور نبیوں پر ایمان لایا اور جس شخص نے اللہ کی محبت میں اپنے قریبی رشتہ داروں، یتیموں،

وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ ۚ

اور مسکینوں | اور مسافروں | اور سوال کرنے والوں کو | اور گردنوں (کے چھڑانے) میں

مسکینوں مسافروں سائلوں اور غلاموں کے آزاد کرانے میں مال خرچ کیا

وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ

اور قائم کرے | نماز | اور دے | زکوٰۃ | اور جو پورا کرنے والے ہیں | اپنے اقراروں کو

اور جو نماز کی پابندی کرتا رہا اور زکوٰۃ دیتا رہا اور جو (لوگ) عہد کر کے

اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ۗ

جب وہ کوئی اقرار کرلیں | اور صبر کرنے والے ہیں | تنگدستی | اور بیماری میں | اور لڑائی کے وقت

اسے پورا کرنے والے ہیں اور تنگدستی اور تکلیف میں اور جنگ کے وقت ثابت قدم رہنے والے ہیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۷۴) اہل کتاب کا اللہ کے احکام کو چھپانا: یقیناً جو لوگ اللہ کی آیتوں اور احکام کو معمولی دُنیاوی فوائد حاصل کرنے کی غرض سے چھپاتے ہیں، وہ گویا اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں اور قیامت کے روز اللہ نہ تو ان سے رحمت و شفقت کی بات کرے گا اور نہ ہی انہیں گناہوں سے پاک کرے گا، اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

(۱۷۵) یہی لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت چھوڑ کر گمراہی، اور بخشش کے بدلے عذاب، اختیار کرلیا ہے۔ تو ان کا دوزخ کی آگ ہولناک پر صبر کرنا اور راضی ہو جانا، کتنا حیرت انگیز اور افسوسناک ہے۔

(۱۷۶) یہ عذاب اس لئے ہوگا کہ اللہ نے سچی کتاب نازل کی ہے۔ جس میں انہوں نے محض اپنی ضد کی وجہ سے اختلاف کیا اور اس ضد اور مخالفت میں سیدھے راستے سے بہت دور جا پڑے۔

افعال: يُكَلِّمُ: (كَلَّمَ) وہ کلام کرتا ہے، مضارع، ماضی كَلَّمَ۔ يَشْتَرُوْنَ. يَاْكُلُوْنَ: (پہلا پارہ)۔ يُزَكِّيْ: (پہلے گزر چکا ہے)۔ اِشْتَرَوُا: (پہلا پارہ)۔ اخْتَلَفُوْا: (اختلاف) انہوں نے اختلاف کیا، ماضی جمع غائب (اِخْتَلَفَ، يَخْتَلِفُ)۔ لَيْسَ: نہیں ہے، فعل ناقص۔

اسماء: ثَمَنًا: قیمت۔ بُطُوْن: جمع بطن، پیٹ۔ اَلِيْمٌ: دردناک (پہلے گزر چکا ہے)۔ ضَلَالَة: گمراہی، (گزر چکا)۔ شِقَاق: مخالفت۔

أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا ۖ وَأُولَٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ﴿١٧٧﴾
یہی لوگ ہیں | سچے | اور یہی ہیں | پرہیزگار
یہی لوگ سچے ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى ۖ
اے ایمان والو! | فرض کیا گیا | تم پر | بدلہ | مقتولوں میں
اے مومنو! مقتول کا بدلہ لینا تم پر فرض کیا گیا ہے

الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَىٰ بِالْأُنْثَىٰ ۚ
آزاد | آزاد کے بدلے | اور غلام | غلام کے بدلے | اور عورت | عورت کے بدلے
اس طرح کہ آزاد کے بدلے آزاد غلام کے بدلے غلام عورت کے بدلے عورت (یعنی قاتل جس طبقہ سے بھی ہو اسے قتل کیا

فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ
پس جس کو معاف کیا جائے | اس کے بھائی کی طرف سے | کچھ بھی | تو مطالبہ کرنا (چاہئے) | دستور کے مطابق
جائے) پھر اگر قاتل کو اسکے (مقتول) بھائی (کے ورثاء) کی طرف سے کچھ معاف کر دیا جائے تو چاہئے کہ دستور کے موافق

وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ۗ ذَٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ
اور ادا بھی کرنا چاہئے اس کو | نیکی کے ساتھ | یہ | کمی ہے | تمہارے رب کی طرف سے
خون بہا طلب کیا جائے اور وہ اسے خوش خلقی کے ساتھ ادا کر دے یہ تمہارے رب کی طرف سے ایک قسم کی سہولت اور

وَرَحْمَةٌ ۗ فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٧٨﴾
اور مہربانی | پس جو کوئی | زیادتی کرے | بعد اس کے | تو اس کے لئے | عذاب ہے | دردناک
رحمت ہے پس جو اس کے بعد بھی زیادتی کرے اس کے لئے دردناک عذاب ہوگا

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٧٩﴾
اور تمہارے لئے | قصاص میں | زندگی ہے | اے عقل والو! | تاکہ تم | بچو
اور اے عقلمندو! قصاص میں تمہارے لئے زندگی ہے تاکہ تم (خونریزی سے) باز رہو

كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ
فرض کیا گیا | تم پر | کہ جب | آ پہنچے | کسی کو تم میں سے | موت
(مسلمانو!) تم پر فرض کیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کا آخر وقت آ جائے

إِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۖ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ ۖ
اگر وہ چھوڑے مال | تو وصیت کرے | ماں باپ | اور رشتہ داروں کے لئے | مناسب طور پر
او وہ (وراثت میں) مال و دولت چھوڑے جا رہے ہو تو والدین اور قریبی رشتہ داروں کے حق میں منصفانہ وصیت کر جائے

حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ﴿١٨٠﴾ فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَمَا سَمِعَهُ
یہ حق ہے | پرہیزگاروں پر | پس جو | بدل دے اس کو | بعد اس کے | سننے کے
متقی لوگوں کو ایسی وصیت کرنا ضروری ہے پس جو شخص وصیت سن لینے کے بعد اس میں کوئی تبدیلی کر دے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۷۷) نیکی کی حقیقت: نیکی صرف یہی نہیں کہ تم نماز میں اپنے رخ، رسم ورواج کے طور پر مشرق یا مغرب کی طرف پھیر لو۔ بلکہ اصلی نیکی اس شخص کی ہے جو اللہ اور قیامت، فرشتوں، کتابوں اور نبیوں پر ایمان لا کر محض اللہ کی رضا مندی کے لئے رشتہ داروں، یتیموں محتاجوں، مسافروں، مانگنے والوں، اور غلاموں، قرضداروں اور قیدیوں کو آزادی دلانے میں، اپنا مال خرچ کرے اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے۔ اور جو اقرار کرے اسے پورا کرے۔ اور تنگ دستی، بیماری اور جنگ جیسے مشکل حالات میں صبر کرے۔ یہی لوگ سچے اور متقی ہیں۔

(۱۷۸) قتل کے معاملے میں قصاص کا حکم اور اس کی حکمت: مسلمانو! قتل ہوجانے والوں کے معاملے میں، تم پر قصاص (قاتل کو سزائے موت دینا) فرض کیا گیا ہے۔ آزاد قاتل، آزاد مقتول کے بدلے، اور غلام قاتل غلام مقتول کے بدلے اور قاتلہ عورت، مقتولہ عورت کے بدلے قتل کئے جائیں یعنی ہر انسان کا خون قابل احترام ہے خواہ وہ کسی بھی انسانی طبقے سے تعلق رکھتا ہو۔ اور جو کوئی اس کا احترام نہ کرے، اسے پوری سزا دی جائے۔ پھر جس قاتل کو (مقتول کے وارثوں) کی طرف سے قصاص معاف کر دیا جائے، یا دیت (مالی معاوضہ، خون بہا) قبول کر لی جائے۔ تو دیت طلب کرنے والوں کو دیت کی رقم کا مطالبہ مناسب طریقے سے اور قاتل کے مالی حالات کے مطابق کرنا چاہئے۔ اور قاتل کو بھی چاہئے کہ وہ ملنے والی معافی کا احترام کرے اور دیت کی ادائیگی میں بے جا تاخیر نہ کرے۔ یعنی ان معاملات کو خلوص اور نیک نیتی کے ساتھ نبھانا چاہئے۔ یہ قصاص وخون بہا معاف کرنے کی اجازت، اللہ کی طرف سے ایک خاص سہولت (تخفیف) ہے اور اس کی مہربانی ہے ورنہ گذشتہ آسمانی مذاہب میں ایسی کوئی سہولت نہ تھی بلکہ قتل کا بدلہ صرف قتل ہی تھا۔ پھر جو شخص اس تخفیف کے بعد زیادتی کرے گا مثلاً مقتول کا وارث، قصاص یا خون بہا معاف کر کے، پھر خون یا خون بہا کا مطالبہ کرے یا قاتل، قصاص معاف ہونے پر خون بہا بھی ادا نہ کرے، تو اسے دردناک عذاب ہوگا۔

(۱۷۹) اے عقلمندو قصاص (یعنی قتل کے بدلے سزائے موت) کے قانون میں تمہارے لئے زندگی کا پیغام ہے تاکہ قتل اور جنگ وجدل کی وارداتیں نہ ہونے پائیں۔

(۱۸۰) وصیت کا حکم: جو صاحب مال شخص مرنے کے قریب ہو اس پر فرض کر دیا گیا ہے کہ اپنے ماں باپ اور رشتہ داروں کے لئے انصاف کے ساتھ اپنے متروکہ مال میں وصیت کر جائے، یہ حکم پرہیز گاروں پر لازم ہے (ف) میراث کی آیت کے نازل ہونے سے پہلے وصیت کرنا فرض تھا اب وصیت کرنا، مستحب ہے (یعنی پسندیدہ اور اچھا عمل ہے، فرض نہیں) کہ ورثاء کے علاوہ مزید جس کسی کے لئے چاہے، اپنے تمام مال کے زیادہ سے زیادہ تہائی حصہ تک میں وصیت کر دے یہ وصیت، تجہیز وتکفین کے اخراجات اور قرض کی ادائیگی کے بعد بقیہ مال کے تہائی حصہ میں سے پوری کی جائے گی۔ اس کے بعد بقیہ مال ورثاء میں شرعی حصوں کے مطابق تقسیم کر دیا جائے گا۔

افعال: تُوَلُّوْا: آتے۔ اَقَامَ: (پارہ اول)۔ عٰهَدُوْا: (عہد) انہوں نے عہد کیا، ماضی جمع غائب، عَاهَدَ۔ كُتِبَ: لکھا گیا، ماضی مجہول۔ عُفِيَ: معاف کیا گیا، ماضی مجہول۔ اِعْتَدٰى: اس نے زیادتی کی، ماضی، مضارع يَعْتَدُوْا۔ حَضَرَ: (حضور) حاضر ہوا، ماضی، مضارع يَحْضُرُ۔ تَرَكَ: (تَرْكٌ) اس نے چھوڑا، يَتْرُكُ۔

اسماء: بِرٌّ: نیکی۔ اِبْنُ السَّبِيْلِ: راستے کا بیٹا یعنی مسافر، مرکب اضافی۔ الرِّقَابِ: واحد رَقَبَةٌ غلام، گردن۔ مُوْفُوْنَ: (وَفَا) پورا کرنے والے۔ بَاْسَآءِ: تنگدستی۔ ضَرَّآءِ: بیماری۔ حِيْنَ: وقت۔ حُرٌّ: آزاد۔ اُنْثٰى: عورت۔ اَخٌ: بھائی۔ اَدَآءٌ: ادا کرنا، مصدر۔ اَلْبَابِ: لُبٌّ کی جمع، عقل۔

حروف: يَا: اے (حرف ندا)۔

فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ؕ﴿۱۸۱﴾

تو اُس کا گناہ | انہی پر ہے | جو اُس کو بدلتے ہیں | بیشک | اللہ | سننے والا | جاننے والا ہے

تو اس کا گناہ ان لوگوں پر ہوگا جنہوں نے اس میں تبدیلی کی بے شک اللہ سننے اور جاننے والا ہے

فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ

پس جو کوئی | خوف کرے | وصیت کرنے والے سے | طرف داری | یا گناہ کا | پھر اصلاح کردے

ہاں! جو شخص اس بات کے خوف سے کہ وصیت کرنیوالے نے کسی غلطی یا گناہ کا ارتکاب کیا ہے

بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۸۲﴾

ان کے درمیان | تو نہیں کوئی گناہ | اُس پر | بیشک اللہ | بڑا بخشنے والا | نہایت رحم والا ہے

اور وہ وارثوں میں صلح کرا دے تو اس پر کوئی گناہ نہیں بیشک اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ

اے ایمان والو! | فرض کئے گئے | تم پر | روزے | جس طرح فرض کئے گئے تھے

اے مسلمانو! تم پر روزے اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جس طرح کہ تم سے پہلے

عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ

اُن لوگوں پر | جو تم سے پہلے تھے | تاکہ تم | پرہیزگار بن جاؤ | چندروز | گنتی کے

لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ (روزے) گنتی کے چند دن ہیں

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ

پھر جو کوئی | ہو تم میں سے | بیمار | یا | سفر پر | تو گنتی (پوری کرلے)

پھر تم میں سے اگر کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ اس گنتی کو

مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ

دوسرے دنوں میں | اور اُن پر | جو (فدیہ کی) طاقت رکھتے ہیں | فدیہ ہے | کھانا کھلانا

بعد میں پورا کر لے اور جو اس امر کی طاقت رکھیں کہ (وہ) فدیہ دے سکیں ان کے ذمہ ایک مسکین کو

مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا

ایک مسکین کو | پھر جو کوئی | خوشی سے کرے نیکی | تو وہ بہتر ہے | اُس کے لئے | اور روزہ رکھنا ہی

کھانا کھلانا ہے پھر اگر کوئی شخص خوشی سے نیکی کا کام (زیادہ) کرے تو وہ اس کے لئے بہتر ہے اور اگر تم روزے رکھو

خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۴﴾ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ

بہتر ہے | تمہارے لئے | اگر تم علم رکھتے ہو | مہینہ رمضان کا ہے | وہ جس میں اُتارا گیا

تو یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا بشرطیکہ تم اس بات کو سمجھو۔ رمضان وہ (مبارک) مہینہ ہے جس میں قرآن

الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ

قرآن | جو ہدایت ہے | لوگوں کے لئے | اور (روشن) دلیلیں | ہدایت کی | اور فرق کرنے والا ہے

نازل کیا گیا جو لوگوں کے لئے رہنمائی اور ہدایت اور حق و باطل میں تمیز کرنے کا ذریعہ ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۸۱) پس اگر وصی (جس کو وصیت کی گئی ہے) وصیت سن لینے کے بعد اس کو اپنی طرف سے بدل دے، تو اس وصیت کے بدلنے کا گناہ اُسی پر ہے بیشک اللہ سننے جاننے والا ہے۔

(۱۸۲) اگر وصی کو اندیشہ ہو کہ وصیت کرنے والے نے زیادتی کی ہے یا حکم الٰہی کے خلاف وصیت کی ہے اور وصی اپنی طرف سے وصیت میں اصلاح کر کے، وارثوں میں شریعت کے مطابق صلح کرا دے، تو اس پر کوئی گناہ نہیں بلکہ یہ بہتر طریقہ ہے، بیشک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔

(۱۸۳) **ماہ رمضان کے روزوں کی فرضیت:** مسلمانو! تم پر اسی طرح روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلی امتوں پر فرض تھے، تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

(۱۸۴) رمضان کے مہینے کے گنتی کے دن (۲۹ یا ۳۰) روزے رکھنا فرض ہے، ہاں اگر کوئی ایسا بیمار ہو جس کی بیماری روزے سے بڑھ جانے کا خطرہ ہو یا شرعی سفر (کم از کم ۴۸ میل یا ۸۹ کلومیٹر) پر ہو تو وہ صحت یابی اور سفر سے واپسی پر، رمضان کے بعد ان چھوڑے گئے روزوں کی قضا کرے یعنی اتنے ہی روزے رکھ لے۔ اور جن لوگوں کے لئے روزہ رکھنا بہت مشکل ہو جیسے بہت بوڑھا مرد و عورت، یا بچے کو دودھ پلانے والی ماں، تو وہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ ادا کریں (جو کہ پونے دو کلو گندم یا کھجور یا اس کی قیمت ہے) اور جو مریض یا مسافر باوجود اس رخصت کے، اپنی خوشی سے روزہ رکھے تو یہ زیادہ بہتر ہے اگر تم دین کی سمجھ رکھتے ہو۔

افعال: بَدَّلَ: اس نے تبدیل کیا، ماضی۔ یُبَدِّلُوْنَ: (بدل) وہ تبدیل کرتے ہیں، مضارع جمع غائب، واحد یُبَدِّلُ۔ خَافَ: (خوف) اس نے خوف کیا، ماضی، مضارع یَخَافُ۔ اَصْلَحَ: اس نے اصلاح کی، ماضی، مضارع یُصْلِحُ۔ یُطِیْقُوْنَهٗ: (از طاقت) وہ طاقت رکھتے ہیں، مضارع جمع غائب، (اَطَاقَ یُطِیْقُ)۔ تَطَوَّعَ: از طوعٌ، اس نے نیک کام خوشی سے کیا، ماضی، مضارع یَتَطَوَّعَ۔ تَصُوْمُوْا: یہ صَوْمٌ سے ہے، تم روزہ رکھو گے، مضارع جمع حاضر (صَامَ یَصُوْمُ)۔

اسماء: مُوْصٍ: وصیت کرنے والا، اسم فاعل۔ جَنَفًا: طرف داری۔ صِیَامٌ: روزہ رکھنا، مصدر۔ مَعْدُوْدٰتٍ: یہ عَدٌّ سے ہے، اسم مفعول، جمع مونث، گنی ہوئی، عِدَّةٌ گنتی شمار۔ اُخَرَ: دوسرے۔ فِدْیَةٌ: یہ فداء سے ہے، وہ چیز جو کسی کے عوض لی جائے۔

حروف: لَعَلَّ: تاکہ۔

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۚ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا

سو جو کوئی | پالے | تم میں سے | اس مہینہ کو | تو اُس کے روزے رکھے | اور جو کوئی ہو | بیمار

پس جو کوئی یہ مبارک مہینہ پائے اسے چاہئے کہ وہ اس کے روزے رکھے اور جو کوئی بیمار ہو

أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ

یا سفر پر | تو گنتی (پوری کرلے) | دوسرے دنوں سے | چاہتا ہے | اللہ | تم پر

یا سفر میں ہو تو وہ بعد میں اتنے ہی دن روزے رکھے اللہ تمہارے لئے آسانی

الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ

آسانی | اور نہیں چاہتا | تم پر | تنگی | اور اس لئے کہ تم پوری کرو | گنتی

چاہتا ہے دشواری نہیں چاہتا اور یہ (رعایت اس لئے بھی ہے) تاکہ تم یہ گنتی پوری کر سکو

وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٨٥﴾

اور تاکہ تم بڑائی (بیان) کرو | اللہ (کی) | اس پر کہ ہدایت کی اُس نے تم کو | اور تاکہ تم | شکر کرو

اور تاکہ اللہ کی عظمت بیان کرو کہ اُس نے تمہیں ہدایت دی ہے اور تاکہ تم اس کا احسان مانو

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ

اور جب سوال کریں آپ سے | میرے بندے | میرے متعلق | تو (کہئے) میں تو | نزدیک ہوں | قبول کرتا ہوں

اور (اے نبی!) جب آپ سے میرے بندے میرے متعلق سوال کریں تو (آپ ان سے فرما دیجئے کہ) میں تمہارے پاس ہی ہوں

دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي

دُعا | دُعا کرنے والے کی | جب وہ مجھے پکارتا ہے | تو چاہئے کہ حکم مانیں | میرا | اور ایمان لائیں مجھ پر

پکارنے والے کی دُعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے پس چاہئے کہ وہ میری دعوت تسلیم کریں اور مجھ پر ایمان لائیں

لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿١٨٦﴾ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ

تاکہ وہ | ہدایت پائیں | حلال کیا گیا | تمہارے لئے | روزوں کی راتوں میں | مشغول ہونا

تاکہ انہیں راہ ہدایت ملے روزے کی رات میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لئے

إِلَىٰ نِسَائِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۗ

اپنی عورتوں سے | وُہ پردہ ہیں | تمہارے لئے | اور تم | پردہ ہو | اُن کے لئے

حلال کر دیا گیا ہے وہ تمہارا پردہ ہیں اور تم اُن کا پردہ ہو

عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ

اللہ کو معلوم ہے | کہ تم | کرتے تھے | خیانت | اپنے نفسوں سے | پس توبہ قبول کرلی

اللہ کو معلوم ہے کہ تم خود اپنے ساتھ خیانت کیا کرتے تھے پس اُس نے تمہاری توبہ

عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ ۖ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا

تمہاری | اور معاف کر دیا | تم کو | سو اب | مل لیا کرو اُن سے | اور طلب کیا کرو

قبول کر لی اور تمہیں معاف کر دیا لہٰذا اب سے تم (روزہ میں رات کے وقت) اپنی بیویوں سے بخوشی خلوت کرو

(۱۸۵) رمضان وہ برکت اور فضیلت والا مہینہ ہے جس کی شب قدر میں تمام قرآن اکٹھا' ایک ہی دفعہ' لوحِ محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل ہوا۔ اور پھر حضورؐ پر ضرورت کے مطابق بتدریج تقریباً ۲۳ سال کے عرصہ میں تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا جو لوگوں کے لئے ہدایت کا ذریعہ اور راہ حق کی روشن دلیل ہے تو جو شخص رمضان کے مہینہ کا چاند دیکھ لے یا اسے اطلاع ملے تو وہ اس میں روزے رکھے اور جو کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو وہ بیماری اور سفر کے بعد' دوسرے دنوں میں سے اتنے ہی دن گن کر قضا روزے رکھے اللہ تم پر آسانی کرنا چاہتا ہے دشواری نہیں چاہتا۔ اور اس ہدایت کے ملنے پر اللہ کی بڑائی بیان کرو اور شکر ادا کرو۔

(۱۸۶) اے نبیؐ! جب آپؐ سے میرے بندے میرے نزدیک یا دور ہونے سے متعلق پوچھیں تو انہیں بتادو کہ میں نزدیک ہی ہوں۔ دُعا کرنے والے کی دعا کو سنتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے' تو ان کو چاہئے کہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان رکھیں تاکہ راہ ہدایت پائیں۔

افعال: شَهِدَ: یہ شہادت سے ہے' اس نے گواہی دی' پایا' ماضی' مضارع يَشْهَدُ۔ لِيَصُمْ: (صَوْم) چاہئے کہ وہ روزہ رکھے' امر واحد غائب۔ يُرِيْدُ: (اِرَادَةٌ) وہ ارادہ کرتا ہے' مضارع' ماضی اَرَادَ۔ تُكْمِلُوْا: (کمال) تم پورا کرتے ہو' مضارع جمع حاضر (اَكْمَلَ يُكْمِلُ)۔ تُكَبِّرُوْا: (كَبِيْرٌ) تم تکبیر کرو گے' بڑائی بیان کرو' مضارع جمع حاضر (كَبَّرَ' يُكَبِّرُ)۔ سَاَلَ: (سُؤَال) اس نے سوال کیا' ماضی' مضارع يَسْاَلُ۔ اُجِيْبُ: (اجابت) میں قبول کرتا ہوں' مضارع واحد متکلم (اَجَابَ يُجِيْبُ)۔ دَعَا: (دَعْوَت) اس نے بلایا' ماضی' يَدْعُوْا۔ اِذَا دَعَا: جب وہ بلاتا ہے۔ يَسْتَجِيْبُوْا: (اِسْتَجَابَةٌ) انہیں چاہئے کہ وہ مانیں' امر جمع غائب' (اِسْتَجَابَ يَسْتَجِيْبُ)۔ يَرْشُدُوْنَ: (رُشد) وہ ہدایت پاتے ہیں' مضارع جمع غائب' (رَشَدَ يَرْشد)۔

اسماء: شَهْرٌ: مہینہ' جمع شُهُوْرٌ۔ يُسْرٌ: آسان۔ عُسْرٌ: يُسْرٌ کی ضد' مشکل۔ عَنِّيْ: مجھ سے۔ بِيْ: (بِ+ی) میرے ساتھ' مجھ پر۔

مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۠ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ

جو لکھ دیا اللہ نے | تمہارے لئے | اور کھاؤ | اور پیو | جب تک کہ صاف ظاہر ہو جائے

اور جو (اولاد) اللہ نے تمہارے لئے مقرر کر دی ہے اس کے خواہشمند رہو اور (رات کو) کھاؤ اور پیو جب تک کہ صاف

لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ

تمہارے لئے | دھاری | سفید | دھاری سیاہ سے | فجر کے وقت

معلوم ہو جائے کہ صبح کی سفید لکیر اندھیرے کی کالی دھاری سے الگ ہو کر صبح ہو گئی ہے

ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ

پھر پورا کیا کرو | روزوں کو | رات تک | اور مباشرت نہ کیا کرو اُن سے

پھر روزے کو رات تک پورا کرو اور مساجد میں اعتکاف کرنے

وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِى الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ

جبکہ تم معتکف ہوا کرو | مسجدوں میں | یہ | حدیں ہیں اللہ کی | سو پاس بھی نہ پھٹکو ان کے

کے ایام میں (رات کو) بھی اپنی بیویوں سے خلوت نہ کرو یہ اللہ کی مقرر کردہ حدود ہیں

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿١٨٧﴾

اسی طرح | بیان کرتا ہے | اللہ | اپنی آیتیں | لوگوں کے لئے | تا کہ وہ | بچتے رہیں

ان کے نزدیک بھی نہ جاؤ اللہ اسی طرح وضاحت کے ساتھ اپنی آیتیں لوگوں کے لئے بیان کرتا ہے تا کہ وہ برائیوں سے بچیں

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ

اور نہ کھاؤ | اپنے اموال | آپس میں | ناجائز طور پر | اور نہ پہنچاؤ | اُن کو

اور آپس میں ناحق ایک دوسرے کا مال نہ کھاؤ اور نہ مال کو حکام تک اس نیت سے

اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ

حاکموں تک | تا کہ کھا جاؤ | کچھ حصہ | لوگوں کے مال کا | گناہ سے (ناحق)

پہنچاؤ کہ لوگوں کے مال میں سے کچھ ناجائز طریقوں سے کھا جاؤ

وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿١٨٨﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ قُلْ هِىَ ع

حالانکہ تم | جانتے ہو | پوچھتے ہیں آپ سے | چاندوں کے متعلق | کہہ دیجئے | یہ

حالانکہ تم جانتے ہو اے نبیؐ! لوگ آپ سے چاند (اور اس کی مختلف تبدیلیوں کے) متعلق سوال کرتے ہیں

مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ؕ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا

اندازے ہیں وقت کے | لوگوں کے لئے | اور حج کے لئے | اور نہیں ہے | نیکی | کہ آؤ تم

کہہ دیجئے کہ یہ لوگوں کے لئے وقت اور حج کے حساب کا پیمانہ ہے اور یہ کوئی نیکی نہیں کہ تم

الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا

گھروں میں | اُن کی پچھلی طرف سے | لیکن بھلائی (تو اس کی) ہے | جو پرہیزگاری کرے | اور آؤ تم

گھروں میں پچھواڑے سے آؤ' ہاں! نیکی اُس نے کی جو پرہیزگار بنا' اور گھروں میں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۸۷) اسلام کے ابتدائی دور میں، رمضان میں افطار کے بعد رات کے وقت ایک دفعہ سو جانے پر اگلا روزہ شروع ہو جاتا، اب نیند سے بیدار ہو کر سحری کھانا پینا اور بیوی سے ملنا منع تھا۔ بعض صحابہ سے اس حکم میں کوتاہی ہوئی اور انہوں نے شرمندہ ہو کر حضورؐ کو اطلاع کی، اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور آئندہ کے لئے رات کے وقت، طلوع فجر تک ان باتوں کی اجازت ہو گئی۔ چنانچہ ارشاد ہے کہ تمہارے لئے رمضان میں رات کے وقت اپنی عورتوں سے ملنا حلال کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ تمہارا اور ان کا اتنا قریبی تعلق ہے جتنا کہ کپڑے کا جسم کے ساتھ ہوتا ہے۔ تم ان سے علیحدہ نہیں رہ سکتے، اللہ کو معلوم ہے کہ تم اس حکم کی مخالفت سے اپنے آپ کو گنہ گار کر رہے تھے۔ تو اللہ نے تمہارا قصور معاف کر دیا۔ اب تمہیں اجازت ہے کہ ان سے مل کر، وہ اولاد جو تمہارے مقدر میں ہے، حاصل کیا کرو اور آسمان کے مشرقی کنارے پر صبح کی سفید لکیر، رات کی سیاہ لکیر سے صاف علیحدہ ہونے تک (یعنی صبح صادق) ہونے تک کھاؤ پیو اور سورج کے غروب ہو جانے تک روزہ کو پورا کیا کرو۔ البتہ اگر تم مسجد میں اعتکاف کر رہے ہو تو حالت اعتکاف میں اپنی بیویوں سے نہ ملو۔ یہ اللہ کے قوانین اور ضابطے ہیں، ان کی مخالفت کا ارادہ بھی نہ کرو۔ اللہ اپنی آیتیں اسی طرح لوگوں کے لئے کھول کر بیان فرماتا ہے۔ تاکہ وہ گناہوں سے بچتے رہیں۔

(۱۸۸) ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقوں سے کھا جانے کی ممانعت: اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقوں مثلاً حرام کی کمائی، غصب، چوری، دغا بازی، خیانت وغیرہ سے نہ کھاؤ اور جان بوجھ کر لوگوں کا مال، ناحق طور پر کھا جانے کے لئے حکام کو رشوت نہ دو۔ اس لئے کہ حاکم کے ظالمانہ فیصلے سے، وہ ناجائز تمہارے لئے حلال نہیں بن سکتا۔

افعال: اُحِلَّ: حلال کیا گیا، ماضی مجہول۔ تَخْتَانُوْنَ: (خیانت) خیانت کرنا، ماضی استمراری۔ عَفَا: (عفو) اس نے معاف کیا ماضی، مضارع یَعْفُوْ۔ بَاشِرُوْا: (مباشرت) تم قریب لگو، امر حاضر۔ اِشْرَبُوْا: (شرب) پیو، امر حاضر، (شَرِبَ یَشْرَبُ)۔ اَتِمُّوْا: (تمامٌ) پورا کرو، امر حاضر۔ تُدْلُوْا: پہنچاؤ۔

اسماء: رَفَثُ: جماع اور اس کے متعلق بات چیت۔ عَاکِفُوْنَ: اعتکاف کرنے والے۔

الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾

گھروں میں | اُن کے دروازوں سے | اور ڈرتے رہو | اللہ سے | تاکہ تم تمہیں | کامیاب ہو جاؤ

دروازوں ہی سے داخل ہوا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تمہیں فلاح حاصل ہو

وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ

اور لڑو | اللہ کی راہ میں | اُن سے | جو لڑیں تم سے | اور زیادتی نہ کرو

اور اللہ کی راہ میں اُن لوگوں سے جنگ کرو جو تم سے جنگ کریں اور زیادتی نہ کرو

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۹۰﴾ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ

بیشک اللہ | نہیں پسند کرتا | زیادتی کرنے والوں کو | اور قتل کر دو انہیں | جہاں | پاؤ انہیں

بے شک اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور دشمنوں کو جہاں کہیں پاؤ قتل کر

وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ

اور نکال دو اُن کو | جہاں سے | نکالا اُنہوں نے تم کو | اور فتنہ انگیزی | زیادہ سخت ہے

اور جہاں سے اُنہوں نے تمہیں نکالا ہے تم بھی اُن کو نکال دو اور فتنہ کا قائم رہنا جنگ و جدل سے بھی

مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى

قتل سے | اور نہ لڑو اُن سے | پاس مسجد حرام (کعبہ) کے | جب تک کہ

بڑھ کر (بُرا) ہے اور مسجد حرام کے قرب و جوار میں ان سے لڑائی نہ کرو جب تک کہ

يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ۭ كَذٰلِكَ جَزَاۗءُ

وہ (نہ) لڑیں تم سے | اُس میں | پس اگر | وہ لڑیں تم سے | تو قتل کرو اُن کو | یہی | سزا ہے

وہ خود تم سے وہاں نہ لڑیں پھر اگر اُنہوں نے تم سے لڑائی شروع کر دی تو تم بھی ان کو مار دو منکروں کی یہی

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹۱﴾ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۲﴾

کافروں کی | پس اگر وہ باز آ جائیں | تو یقیناً | اللہ | بڑا بخشنے والا | نہایت رحم والا ہے

سزا ہے پھر اگر وہ باز آ جائیں تو بیشک اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ

اور لڑو اُن سے | یہاں تک کہ | نہ رہے | فتنہ | اور (قائم) ہو جائے | دین

اور ان سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فساد باقی نہ رہے اور اللہ کا دین

لِلّٰهِ ۭ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾

اللہ کا | پس اگر | وہ باز آ جائیں | تو نہیں سختی | مگر صرف | ظالموں پر (ہے)

قائم ہو جائے پس اگر وہ رُک جائیں تو ظالموں کے سوا کسی پر سختی نہ کی جائے

اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ

مہینہ | حرمت والا | بدلے میں ہے مہینے | حرمت والے کے | اور سب حرمتوں میں

اگر حرمت کے مہینوں کا لحاظ رکھا جائے تو تمہیں بھی یہ لحاظ رکھنا چاہئے اور حرمت کی ہر چیز

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۸۹) **قمری مہینوں سے حساب کتاب اور نیکی کی حقیقت:** اور اے نبیؐ! لوگ آپؐ سے مہینے کے مختلف دنوں میں چاندوں کے گھٹنے بڑھنے کی نسبت دریافت کرتے ہیں کہ ایسا کیوں ہوتا ہے، آپؐ کہہ دیجئے کہ یہ لوگوں کے معاملات مثلاً خرید وفروخت، طلاق، عِدّت اور عبادات مثلاً روزہ، زکوٰۃ اور خاص طور پر حج کے اوقات وایام معلوم کرنے کا ذریعہ ہیں اور ان کے ذریعے دنیاوی اور دینی کاموں کی تاریخیں معلوم کی جاسکتی ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں ایک غلط رسم، دین کے نام پر یہ رائج ہوگئی تھی کہ کچھ لوگ ایام حج کے بعد اپنے گھر کے دروازے سے اندر نہیں جاتے تھے۔ بلکہ گھروں کی دیواریں پھاند کر پیچھے سے یا چھت سے داخل ہوتے تھے انہیں بتایا گیا کہ نیکی یہ ہے کہ بندہ اپنے رب کی نافرمانی نہ کرے نہ کہ اپنی طرف سے فضول رسمیں گھڑ لے۔ لہٰذا گھروں میں ان کے عام دروازوں ہی سے آیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم دین ودنیا میں کامیابی حاصل کرو۔

(۱۹۰) **جہاد فی سبیل اللہ کے اصول واضوابط:** اے مومنو! اور اگر دشمن تم سے لڑتے ہیں تو تم بھی اللہ کی رضامندی کے لئے ان سے جہاد کرو اور (دوران جنگ عورتوں، بوڑھوں، بچوں وغیرہ کو قتل کر کے) زیادتی نہ کرو۔ کیونکہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(۱۹۱) لڑائی شروع ہوجانے پر دشمن کو جہاں پاؤ قتل کرو اور جہاں (مکّہ) سے انہوں نے تمہیں نکال دیا تھا۔ تم بھی انہیں وہاں سے نکال دو، اور فتنہ وفساد اور ایمان لانے والوں پر مظالم ڈھانا تو قتل سے بھی زیادہ برا ہے اور مسجد حرام (بیت اللہ شریف) کے پاس جب تک کفار خود ہی تم سے نہ لڑیں تم ان سے نہ لڑو۔ ہاں اگر وہ لڑائی شروع کریں، تو بے شک انہیں قتل کرو۔ کافروں کی یہی سزا ہے۔

(۱۹۲) پس اگر باوجود ان سب باتوں کے کفار، شرک سے باز آجائیں اور اسلام لے آئیں تو یقیناً اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔

(۱۹۳) اور جب تک کفار کا فتنہ وفساد ختم ہو کر، اللہ کا دین غالب نہ ہوجائے، کفار سے برابر لڑتے رہو، ہاں اگر وہ شر وفساد سے باز آجائیں تو ظالموں کے سوا کسی اور پر سختی جائز نہیں۔

افعال: يَسْئَلُوْنَ: (سُؤَالٌ) وہ سوال کرتے ہیں، پوچھتے ہیں، مضارع جمع غائب۔ اِتَّقٰی: (اِتِّقَاءٌ) وہ ڈرا، پرہیزگار ہوا، ماضی، مضارع يَتَّقِيْ۔ تُفْلِحُوْنَ: (فلاح) تم کامیاب ہوگے، نجات پاؤ گے، مضارع جمع حاضر، اَفْلَحَ يُفْلِحُ۔ لَا تَعْتَدُوْا: (عُدْوَانٌ) حد سے بڑھنا، حد سے تجاوز مت کرو، نہی جمع حاضر، (اِعْتَدٰى يَعْتَدِيْ)۔ ثَقِفْتُمْ: (ثَقْفٌ) تم نے ڈھونڈ نکالا، ماضی جمع حاضر (ثَقِفَ يَثْقِفُ)۔ اِنْتَهَوْا: (نهيٌ) وہ رک گئے، ماضی جمع غائب (اِنْتَهٰى يَنْتَهِيْ)۔

اسماء: اَهِلَّة: نئے چاند، یہ هِلَال کی جمع ہے۔ مَوَاقِيْتُ: (وقت) اوقات کے اندازے، میقات کی جمع۔ بُيُوْت: گھر واحد بَيْتٌ۔ ظُهُوْر: پشت، پچھواڑا، واحد ظَهْرٌ۔ اَبْوَابٌ: دروازے، واحد بَابٌ۔ عُدْوَان: مصدر، زیادتی۔

قِصَاصٌ ط فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا
برابری ہے | پھر جو کوئی | زیادتی کرے | تم پر | تو تم بھی سختی کرو
برابری پر قائم ہے پس جو کوئی تم پر زیادتی کرے تم بھی اس کی زیادتی کا جواب دو

عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ص وَاتَّقُوا اللّٰهَ
اُس پر | جیسی کہ زیادتی کی اُس نے | تم پر | اور ڈرو | اللہ سے
جس طرح کہ اُس نے تم پر زیادتی کی اور (ہر حال میں) اللہ سے ڈرتے رہو

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
اور جان لو | کہ اللہ | پرہیزگاروں کے ساتھ ہے | اور خرچ کرو | اللہ کی راہ میں
اور یقین جانو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو

وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ وَاَحْسِنُوْا ۛ اِنَّ
اور نہ ڈالو (اپنے آپ کو) | اپنے ہاتھوں | ہلاکت میں | اور نیکی کرو | بے شک
اور (بخل کر کے) اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور نیکی کرو یقیناً

اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۹۵﴾ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ
اللہ دوست رکھتا ہے | نیکی کرنے والوں کو | اور پورا کرو | حج | اور عمرہ | اللہ کے لئے
اللہ نیکی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور حج و عمرہ کو اللہ کی رضا کے لئے پورا کرو

فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا
پس اگر | روکے جاؤ تم | تو جو میسر ہو | قربانی (کرلو) | اور نہ منڈاؤ
پس اگر تم راہ میں روک دیئے گئے تو جو جانور میسر آ جائے اس کی قربانی کر دینی چاہئے اور تم اپنے سر کے بال

رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ط فَمَنْ كَانَ
اپنے سروں کو | یہاں تک کہ | پہنچ جائے | قربانی | اپنے ٹھکانے پر | پھر جو کوئی ہو
اس وقت تک نہ منڈواؤ جب تک کہ قربانی اپنے ٹھکانے (ارضِ حرم) پر نہ پہنچ جائے پس تم میں سے اگر کوئی

مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ
تم میں سے | بیمار | یا ہو اُسے تکلیف | سر میں | تو فدیہ دے | روزوں سے
شخص بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو (تو سر کے بال منڈوا دے مگر) چاہئے کہ بطور فدیہ روزہ رکھے

اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ
یا صدقے سے | یا قربانی سے | پھر جب تم امن میں ہو جاؤ | تو جو کوئی فائدہ اُٹھائے | عمرہ سے
یا صدقہ دے یا قربانی کرے پھر جب تمہیں امن حاصل ہو تو جو شخص عمرہ

اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ
حج تک | تو (وہ دے) جو میسر ہو | قربانی سے | پھر جو | نہ پائے (قربانی)
اور حج ملا کر فائدہ حاصل کرنا چاہے وہ بھی جیسا جانور میسر آئے قربانی دے اور جسے (قربانی کا جانور) نہ ملے

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۱۹۴) حرمت والے (قابل احترام) مہینے، جن میں جنگ منع ہے چار ہیں: ذی قعدہ، ذی الحج، محرم اور رجب، ذی قعدہ کے مہینے میں کفار مکہ نے مدینہ سے عمرہ کے لئے آنے والوں مسلمانوں کو عمرہ کرنے سے روک دیا تھا اور مسلمان، صلح حدیبیہ کا معاہدہ کر کے عمرہ کی ادائیگی کے بغیر واپس مدینہ چلے گئے تھے۔ اس کا بدلہ اللہ نے یوں دیا کہ اگلے سال مسلمانوں کو ذی قعدہ ہی کے مہینے میں سابقہ عمرہ کی قضاء کا حکم دیا۔ اور ارشاد فرمایا کہ: حرمت والا مہینہ ذیقعدہ جس میں تم اب عمرہ کی قضا کرنے جا رہے ہو۔ اُس حرمت والے مہینے ذیقعدہ سال گذشتہ کا بدلہ ہے، جس میں کفار مکہ نے تمہیں عمرہ کے لئے مکہ میں داخل ہونے سے روک دیا تھا اور اس محترم مہینے اور سرزمین حرم کی حرمت کا کوئی خیال نہ رکھا تھا۔ جبکہ حرمت کی چیزیں، دوطرفہ برابری کی بنیاد پر ہی قائم رہ سکتی ہیں۔ تو اگر وہ حرمت کا خیال رکھیں تو تم بھی حرمت کا خیال رکھو اور اگر کوئی تم پر حرمت والے مہینے اور سرزمین حرم میں زیادتی کرے تو تم بھی اس پر ویسی ہی زیادتی کرو جتنی انہوں نے کی ہے، اور اللہ سے ڈرتے رہو اور کوئی کام اس کی اجازت اور مرضی کے خلاف نہ کرو اور یقین جانو کہ اللہ پرہیزگاروں کا مددگار ہے۔

(۱۹۵) اور اللہ کی رضاجوئی کے لئے، جہاد میں مال خرچ کرو اور خود اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو، یعنی جہاد اور اس میں مال خرچ کرنے سے دریغ نہ کرو کہ دشمن غلبہ پا کر تمہیں ہلاک نہ کر دے اور ہمیشہ نیکی کرو، یقیناً اللہ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

افعال: اَنْفِقُوْا: (اِنْفَاقٌ) تم خرچ کرو، امر جمع حاضر، (اَنْفَقَ، یُنْفِقُ)۔ لَا تُلْقُوْا: (اِلْقَاء) مت ڈالو، نہی جمع حاضر (اَلْقٰی یُلْقِیْ)۔

اسماء: اَیْدِیَ: ہاتھ، واحد یَدٌ۔ تَھْلُکَۃِ: ہلاکت، مصدر۔

فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ؕ

تو روزے رکھے | تین | دن | حج میں | اور سات (روزے) | جب تم لوٹ جاؤ

وہ حج کے دنوں میں تین روزے رکھے اور سات روزے واپسی پر رکھے

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ

یہ (ہیں) | دس (روزے) | پورے | یہ (حکم) | اُس کے لئے ہے | کہ نہ ہوں اُس کے گھر والے

یہ پورے دس (روزے) ہو گئے یہ حکم ایسے شخص کے لئے ہے جس کے اہل و عیال

حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا

رہائشی | مسجد حرام کے | اور ڈرو | اللہ سے | اور جان لو

مسجد حرام کے قرب و جوار میں نہ رہتے ہوں اور اللہ سے ڈرتے رہو

اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۱۹۶ ع اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ

کہ اللہ تعالیٰ | سخت | عذاب والا ہے | حج (ہے) | چند مہینے | معلوم

اور یقین جانو کہ اللہ (نافرمانوں کو) سخت عذاب دینے والا ہے حج کے مہینے معلوم ہیں

فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ

سو جو (کوئی) | ارادہ کرلے | اُن میں | حج کرنا | تو نہیں (جائز) کوئی فحش بات | اور نہ گناہ کرنا

پس جس شخص نے ان مہینوں میں حج کا عزم کر لیا تو وہ ایام حج میں کوئی فحش بات کرے

وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ

اور نہ لڑائی جھگڑا | حج (کے ایام) میں | اور جو کچھ تم کرتے ہو | نیکی میں سے | اللہ اس کو جانتا ہے

نہ کوئی گناہ کا کام اور نہ لڑائی جھگڑے اور جو نیکی بھی تم کرتے ہو اللہ اُسے جانتا ہے

وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ؗ وَاتَّقُوْنِ

اور زادِ راہ لے لیا کرو | اور بہتر | زادِ راہ تو | پرہیزگاری ہے | اور مجھ سے ڈرو

اور زادِ سفر ساتھ لے کر چلا کرو اور بہترین زادِ راہ اللہ کا خوف ہے اور اے عقلمندو!

يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۱۹۷ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا

اے عقل والو! | نہیں ہے | تم پر | (کوئی) گناہ | کہ تلاش کرو

صرف مجھ ہی سے ڈرو اس بات میں تم پر کوئی گناہ نہیں اگر (ایام حج میں) اللہ کا

فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا

فضل (رزق) | اپنے رب کا | پھر جب نکلو تم | عرفات سے | تو یاد کرو

فضل (یعنی مال و دولت بذریعہ تجارت) طلب کرو پس جب تم عرفات سے لوٹو تو (مزدلفہ میں) مشعر الحرام

اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ

اللہ کو | پاس مشعر الحرام (مزدلفہ) کے | اور یاد کرو اُس کو | جیسا کہ اُس نے ہدایت دی تم کو

کے پاس ٹھہر کر اللہ کا ذکر کرو اور اسی طرح اسے یاد کرو جیسا کہ اُس نے تمہیں سکھا دیا ہے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۹۶) حج وعمرہ کے احکام: اورحج وعمرہ کا احرام باندھنے کے بعد اس کو ضرور پورا کرو' ہاں اگر کوئی شخص دشمن کے خوف یا مرض کی وجہ سے راستے میں رک جائے تو اس کو جانور کی جو قربانی میسر ہو سکے' دینی لازم ہے' جسے **دم احصار** کہتے ہیں اس کا طریقہ یہ ہے کہ کسی حاجی کے ہاتھ کم سے کم ایک بکری مکہ مکرمہ بھیج دے کہ وہ اسے قربانی کے روز وہاں ذبح کر دے اور جب غالب گمان ہو جائے کہ اب اس کا بھیجا ہوا جانور ذبح ہو گیا ہوگا تو قربانی بھیجنے والا شخص' یہاں سر منڈا لے' یا بال کٹا کر احرام کھول دے اور اس حج وعمرہ کی بعد میں جب بھی موقع ملے قضا کرے' پھر جو حاجی تم میں سے بیمار ہو جائے یا اس کے سر میں زخم یا جوؤں کی تکلیف ہو جائے اور سر منڈانے کی ضرورت ہو تو حج کی قربانی کرنے سے پہلے ہی سر منڈا دے اور اس کے بدلے **فدیہ** ادا کرے جو کہ تین روزے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا یا ایک بکری کی قربانی ہے' مکہ کے باہر سے حج کے لئے آنے والوں کیلئے حج کی دو قسمیں ہیں (۱) **حج تمتع**: یعنی حاجی مکہ پہنچ کر پہلے عمرہ کرلے' اور احرام کھول دے' اور جب ایام حج شروع ہو جائیں تو **میقات** پر جا کر نیا احرام باندھے اور حج کرے۔ (۲) **حج قِران**: جب حاجی عمرہ وحج کی یکجا نیت باندھے' پھر حرم میں داخل ہو کر عمرہ کرے لیکن نہ احرام کھولے نہ سر منڈائے اور ایام حج تک اسی حالت میں رہتے ہوئے حج کرے اسے **حج قِران** کہتے ہیں۔ حج کی ان دونوں قسموں میں حرم کی حدود میں ایک جانور کی قربانی دینا واجب ہے اگر قربانی مہیا نہ ہو سکے تو تین روزے وقوف عرفات سے پہلے ایام حج میں رکھے اور سات روزے حج کی ادائیگی کے بعد وطن واپس لوٹنے پر رکھے اس طرح قربانی کے بدلے اس کے دس روزے مکمل ہو جائیں گے۔ یہ حج (قران وتمتع کے احکام ان کے لئے ہیں' جن کے اہل خانہ مکہ سے باہر باہر آباد ہوں اور حاجی مسافر کی حیثیت سے حرم میں داخل ہو)۔ جبکہ مکہ کا رہائشی باشندہ صرف حج ادا کرے گا اس کے ساتھ عمرہ نہیں ملائے گا۔ اسے **حج افراد** کہتے ہیں۔

(۱۹۷) حج کی نیت کرنے کے' چند معلوم اور مقررہ مہینے ہیں (شوال' ذیقعد اور پہلے دس روز ذی الحجہ کے) تو جو شخص ان میں حج کا احرام باندھ لے۔ اُسے مباشرت کرنا اور گالی گلوچ اور لڑائی جھگڑا جائز نہیں اور تم جو بھی نیک کام کرتے ہو' اللہ کو معلوم ہے اور حج کے لئے دنیاوی زادِ راہ ساتھ لے لینا چاہئے (تاکہ دوسروں سے مانگنے پر مجبور نہ ہو جائیں) اور بہتر زادِ راہ تو پرہیز گاری وتقویٰ ہے اور اے عقل والو! صرف اللہ ہی سے ڈرتے رہو۔

افعال: اُحْصِرْتُمْ: (حصر) تم روکے گئے' ماضی مجہول۔ اِسْتَیْسَرَ: (یُسْرٌ) وہ آسان ہوا' میسر آئے' ماضی۔ لَا تَحْلِقُوْا: (حَلْق) مت مونڈو' نہی۔ اَمِنْتُمْ: (اَمْنٌ) تم امن میں ہو' ماضی جمع حاضر (اَمِنَ یَاْمَنُ)۔ تَمَتَّعَ: (تَمَتُّعٌ) اس نے فائدہ اٹھایا' ماضی' مضارع یَتَمَتَّعُ۔ لَمْ یَجِدْ: (وَجْد) اس نے نہ پایا' مضارع منفی (وَجَدَ یَجِدُ)۔ تَزَوَّدُوْا: (زاد) تم توشہ حاصل کرو' امر حاضر۔

اسماء: رُءُوْسٌ: (واحد رَاْسٌ) سر۔ مَحِلٌّ: (حِلٌّ) قربانی کی جگہ۔ نُسُكٍ: (نسیکۃٌ) قربانی۔ عِقَابٌ: (عَقب) سزا' عذاب۔ فُسُوْقٌ: گناہ کرنا' فَسَقَ یَفْسُقُ کا مصدر ہے۔

وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۱۹۸﴾ ثُمَّ اَفِيْضُوْا
اور اگرچہ تم تھے | اس سے پہلے | گمراہوں میں سے | پھر تم بھی لوٹ کر آ ؤ
اور اس سے پہلے تم لوگ یقیناً بے خبر تھے پھر (میدانِ عرفات) جہاں

مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ
جہاں سے | لوٹ کر آتے ہیں | دوسرے لوگ | اور بخشش مانگو | اللہ سے | بیشک
سے ہو کر باقی لوگ لوٹتے ہیں تم بھی (اے قریش) وہیں سے ہو کر لوٹو اور اللہ سے مغفرت چاہو اللہ

اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۹﴾ فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ
اللہ | بڑا بخشنے والا | نہایت رحم والا ہے | پس جب | تم ادا کر چکو | اپنے حج کے ارکان
یقیناً بخشنے والا رحم کرنے والا ہے پس جب تم حج کے ارکان پورے کر چکو

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ
تو یاد کرو | اللہ کو | جیسے تم یاد کیا کرتے تھے | اپنے باپ دادا کو | یا اس سے بھی بڑھ کر یاد کرنا
تو جس طرح اپنے باپ دادا کو یاد کرتے تھے اسی طرح اللہ کو (منیٰ میں) یاد کرو بلکہ یہ ذکر اس سے بھی زیادہ (جذبہ کے ساتھ) ہو

فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا
پھر لوگوں میں سے | (کوئی) وہ ہے جو کہتا ہے | اے رب ہمارے! | دے ہم کو | دُنیا میں
پھر بعض لوگ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں دُنیا ہی میں دے (جو کچھ دینا ہے)

وَمَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ
اور نہیں ہے اُس کے لئے | آخرت میں | کوئی حصہ | اور ان میں سے | (بعض) وہ ہے
ایسے شخص کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور بعض وہ ہیں

يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ
جو کہتا ہے | اے رب ہمارے | دے ہم کو | دُنیا میں | نیکی | اور آخرت میں
جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں دُنیا میں بھی بہتر زندگی دے اور آخرت میں

حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ
(بھی) نیکی | اور بچا ہم کو | عذاب دوزخ سے | یہی ہیں | جن کے لئے | حصہ ہے
بھی بہتری عطا فرما اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا ان ہی لوگوں کو ان کی کمائی کا حصہ

مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۲۰۲﴾ وَاذْكُرُوا
اُس میں سے | جو اُنہوں نے کمایا | اور اللہ | جلد حساب لینے والا ہے | اور ذکر کرو
آخرت میں ملے گا اور اللہ جلد (اعمال کا) حساب کرنے والا ہے اور اللہ کو ان

اللّٰهَ فِىْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِىْ يَوْمَيْنِ
اللہ کا | چند گنتی کے دنوں میں | پھر جو کوئی جلدی کرے | دو دن میں
چند (قیامِ منیٰ کے) دنوں میں یاد کرتے رہو پھر جو دو ہی دن میں جلدی (منیٰ سے) چلا آئے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۹۸) اور سفر حج کے دوران اگر تم اللہ کا فضل تلاش کرو یعنی تجارت کرلو تو تم پر کوئی گناہ نہیں، پھر جب تم حج کے دن میدان عرفات سے غروب آفتاب کے بعد نکلو تو مزدلفہ میں مشعر الحرام (جبل قُزَحْ) کے پاس اللہ کو یاد کرو۔ جس طرح اس نے تمہیں یاد کرنے کی ہدایت فرمائی، اگرچہ اس سے پہلے تم راستہ (دین اور حج کے احکام) بھول چکے تھے۔ (ف) عرفات، مکہ سے تقریباً بارہ میل کے فاصلہ پر پہاڑوں کے درمیان ایک وسیع میدان ہے جہاں حضرت آدم وحواؑ نے توبہ قبول ہونے کے بعد ایک دوسرے کو پہچانا تھا، اور وہاں حج کا ایک بڑا رکن وقوف (کھڑے ہوکر دعا مانگنا) ادا کیا جاتا ہے اور مشعر الحرام، عرفات اور منیٰ کے درمیان ایک مقام ہے جسے مزدلفہ کہتے ہیں۔ میدان عرفات سے واپسی پر وہاں عبادت اللہ کی یاد میں رات گزاری جاتی ہے۔

(۱۹۹) عام عرب زمانۂ جاہلیت میں میدان عرفات میں جاکر وقوف کرتے تھے لیکن قبیلہ قریش کے لوگ ان سے دور مزدلفہ ہی میں ٹھہر جاتے تھے۔ اور خود کو عام لوگوں سے ممتاز جانتے تھے۔ ان کی اصلاح کے لئے فرمایا ہے کہ تم (اہل قریش بھی) سب لوگوں کے ساتھ جاکر عرفات میں وقوف کیا کرو، اور سب کے ساتھ واپس آیا کرو یہ حکم سب مومنوں کیلئے یکساں ہے۔ اور پہلی گذشتہ غلطیوں پر نادم ہوکر اللہ سے مغفرت مانگو وہ بخشنے والا رحم والا ہے۔

(۲۰۰) عہد جاہلیت میں جب عرب اپنے مناسک حج ادا کر چکتے، تو پھر جمرہ کے پاس کھڑے ہوکر اپنے زمانہ جاہلیت کے آباؤ اجداد کے تذکرے اور کارنامے سناتے تھے یہاں ان کی اصلاح کے لئے فرمایا کہ جب تم حج کے ارکان ادا کر چکو تو منیٰ میں ایام تشریق (۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحج) میں جس طرح تم جاہلیت میں اپنے باپ دادا کی تعریف میں فخریہ اشعار پڑھ کر ان کے تذکرے کیا کرتے تھے، ویسے ہی، بلکہ اس سے بڑھ کر، اب تکبیرات اور شیطانوں کو کنکریاں مارتے ہوئے اللہ کی یاد میں مشغول رہا کرو، اور اللہ کی باتیں کیا کرو۔ پھر بعض لوگ ایام حج میں اللہ سے صرف دنیا ہی طلب کرتے ہیں، تو ایسے لوگوں کے لئے آخرت میں، کوئی حصہ نہیں۔

(۲۰۱) اور بعض وہ ہیں جو اللہ سے دُنیا و آخرت میں بھلائی اور عذاب جہنم سے پناہ مانگتے ہیں۔

(۲۰۲) ان دین و دنیا کی بھلائی چاہنے والوں کو ان کے اعمال کا ضرور بہت بڑا اجر ملے گا اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

افعال: تَبْتَغُوْنَ: (بَغْيَةٌ) تم تلاش کرتے ہو، مضارع جمع حاضر، (اِبْتَغٰى يَبْتَغِيْ)۔ اَفَضْتُمْ: تم نے کوچ کیا، واپس ہوئے، ماضی جمع حاضر (اَفَاضَ يُفِيْضُ)۔ اَفِيْضُوْا: (اَفَاضَةٌ) تم واپس روانہ ہو، امر جمع حاضر۔ قَضَيْتُمْ: (قَضَاء) تم نے پورا کیا، ادا ہوا، حکم کیا، ماضی جمع حاضر (قَضٰى يَقْضِيْ)۔ قِ: (وِقَايَة) تو بچا، امر حاضر، وَقٰى يَقِيْ۔

اسماء: مَشْعَرِ الْحَرَامِ: مقام مزدلفہ، حاجی عرفات سے لوٹ کر اسی جگہ رات کو قیام کرتے ہیں۔ مَنَاسِكَ: عبادات حج۔ خَلَاقَ: حصہ۔ نَصِيْبٌ: حصہ۔ سَرِيْعٌ: (سُرْعَة) جلدی، جلدی کرنے والا، مصدر (صفت مشبہ)۔

فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ

تو نہیں | (کوئی) گناہ | اُس پر | اور جو | تاخیر کرے | تو اس پر (بھی) کوئی گناہ نہیں

اُس پر کوئی گناہ نہیں اور جو (ایک دن) زیادہ لگا دے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں

لِمَنِ اتَّقٰى ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ

جو ڈرتا ہے (اللہ سے) | اور ڈرو | اللہ (سے) | اور جان لو | کہ تم | اُسی کی طرف

یہ اُس شخص کے لئے ہے جو اللہ کی نافرمانی سے ڈرے اور اللہ سے ڈرو اور یقین جانو کہ تم کو اسی کے پاس

تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ

جمع کئے جاؤ گے | اور بعض آدمی | وہ ہے | کہ تعجب میں ڈالتی ہے آپ کو | اُس کی بات

جمع ہونا ہے اور بعض آدمی ایسا ہے جس کی باتیں آپ کو دنیوی زندگی کے بارے میں

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ

دُنیا کی زندگی میں | اور وہ گواہ کرتا ہے | اللہ کو | اس بات پر | جو اُس کے دل میں ہے

نہایت بھلی معلوم ہوتی ہیں اور وہ اللہ کو اپنے خلوص دل پر گواہ بھی کرتا ہے

وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿۲۰۴﴾ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ

حالانکہ وہ سخت جھگڑالو ہے | اور جب وہ لوٹتا ہے | تو دوڑتا پھرتا ہے | ملک میں

حالانکہ (فی الحقیقت) وہ مخالفت میں بڑا ہی سخت ہے اور جب وہ لوٹتا ہے تو کوشش کرتا ہے کہ

لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ۗ وَاللّٰهُ

تاکہ فساد ڈالے | اُس میں | اور تباہ کرے | کھیتیوں | اور جانداروں کو | اور اللہ

ملک میں فساد پھیلائے اور کھیتوں اور جانداروں کو برباد کرے اور اللہ

لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿۲۰۵﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ

نہیں پسند کرتا | فساد کو | اور جب کہا جاتا ہے | اُس سے | کہ ڈر | اللہ سے | تو آمادہ کرتا ہے اُس کو

فساد (پھیلانے والوں) کو دوست نہیں رکھتا اور جب اُس سے کہا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈرو تو غرور میں آ کر

الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ۗ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۲۰۶﴾

غرور | گناہ پر | سو اس کیلئے کافی ہے | دوزخ | اور یقیناً وہ بُرا | ٹھکانا ہے

مزید گناہ کرتا ہے اُس کے لئے جہنم ہی مناسب ہے اور وہ نہایت بُرا ٹھکانا ہے

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ۗ

اور لوگوں میں سے بعض | وہ ہے | جو بیچ دیتا ہے | اپنے آپ کو | اللہ کی رضا کی طلب میں

اور بعض وہ لوگ بھی ہیں جو اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اپنی جان تک صرف کرتے ہیں

وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ

اور اللہ | بڑا مہربان ہے | بندوں پر | اے ایمان والو! | داخل ہو جاؤ | اسلام میں

اور اللہ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے اے وہ لوگو! جو ایمان لا چکے ہو پوری طرح اسلام میں داخل

آیت نمبر

(۲۰۳) اور مقررہ ایامِ تشریق (گیارھویں، بارھویں اور تیرھویں ذی الحج) میں تکبیر اور رمی جمار (شیطانوں کو کنکریاں مارنے) سے اللہ کا ذکر کیا کرو۔ پھر جو حاجی جلدی سے دو دن (۱۱، ۱۲ تاریخ کو) رمی کر کے منیٰ سے مکہ واپس آجائے۔ اس پر کوئی گناہ نہیں، اور جو حاجی تین روز تک وہیں ٹھہر کر رمی کرے، اس پر بھی کوئی گناہ نہیں، جبکہ وہ یہ نیک عمل اللہ کی رضا کیلئے کرے، اور تم اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ بیشک تم اسی کے حضور میں قیامت کے دن جمع کئے جاؤ گے۔

(۲۰۴) **منافق اور مخلص کا فرق:** یہاں ایک بڑے منافق اخنس بن شریق (اور اس جیسے اور لوگوں) کی طرف اشارہ ہے، جس نے حضورؐ کے پاس حاضر ہو کر اللہ اور رسولؐ سے محبت کی قسمیں کھائیں، لیکن واپس جاتے ہوئے اس نے اپنے شدید بغض و حسد کی وجہ سے مسلمانوں کے کھیتوں میں آگ لگا دی اور ان کے جانور ہلاک کر دیئے تھے۔ ارشاد ہے کہ بعض شخص آپ کے سامنے بظاہر ایسی باتیں کہتا ہے جو آپ کو بہت ہی اچھی معلوم ہوتی ہیں اور اپنے دلی اخلاص اور محبت اسلام پر، خدا کو گواہ بناتا ہے۔ حالانکہ وہ اندر سے منافق اور سخت دشمن ہے۔

(۲۰۵) اور جب وہ آپؐ کی مجلس سے واپس لوٹتا ہے تو ملک میں فساد مچانے، اور کھیتوں کے تباہ کرنے، اور جانوروں کو مار ڈالنے کی کوشش کرتا ہے، حالانکہ اللہ کو فساد پسند نہیں۔

(۲۰۶) اور جب اس سے کہا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈرو اور فساد نہ کرو تو وہ اپنے غرور و تکبر کی وجہ سے اور بھی فساد پر آمادہ ہوتا ہے۔ پس اس کی سزا جہنم ہے جو بہت برا مقام ہے۔

(۲۰۷) حضرت صہیبؓ رومی صحابی، ہجرت کر کے مکہ سے مدینہ جانا چاہتے تھے مشرکین مکہ نے انہیں گھیر لیا، تو انہوں نے اپنا سارا مال و اسباب مشرکین کو دے دیا تاکہ وہ انہیں مدینہ جانے دیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ بعض آدمی ایسا ہے جو اللہ کی رضامندی کے لئے جان و مال قربان کر دیتا ہے اور اللہ اپنے بندوں پر بڑا ہی مہربان ہے۔ جب حضورؐ کو یہ واقعہ معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا ''کہ ابو یحییٰ صھیبؓ نے فائدے کا سودا کیا ہے''، یعنی دنیاوی مال دے کر ہجرت کی سہولت حاصل کی اور آخرت کمالی ہے۔

افعال: تَعَجَّلَ: (عُجْلَتٌ) اس نے جلدی کی، ماضی، مضارع يَتَعَجَّلُ۔ تَأَخَّرَ: (أَخْر) اس نے تاخیر کی، ماضی مضارع يَتَأَخَّرُ۔ تُحْشَرُوْنَ: (حَشْر) تم جمع کئے جاؤ گے، مضارع مجہول۔ يُعْجِبُ: (عجب) وہ بھاتا ہے، مضارع ماضی اَعْجَبَ۔ تَوَلّٰى: (ولايۃ) وہ حاکم ہوا، ماضی، مضارع يَتَوَلّٰى۔ سَعٰى: (سَعْىَ) اس نے کوشش کی، ماضی، مضارع يَسْعٰى۔ يُفْسِدَ: (فساد) وہ فساد کرتا ہے، مضارع، ماضی اَفْسَدَ۔ يُهْلِكَ: (هِلَاك) وہ ہلاک کرتا ہے، مضارع، ماضی اَهْلَكَ۔ اَخَذَتْ: (اَخْذٌ) اس نے پکڑا لیا، ماضی واحد مونث غائب (اَخَذَا يَأْخُذُ)۔ يَشْرِيْ: (شَرْيٌ) وہ بیچتا ہے، مضارع، ماضی شَرٰى۔

اسماء: اَلَدُّ: سخت۔ الْخِصَامِ: جھگڑالو۔ حَرْثٌ: کھیتی۔ بِئْسَ: سخت، بہت برا۔ مِهَادُ: واحد مَهْدٌ گہوارہ، ٹھکانا۔ اِبْتِغَاءَ: مصدر، تلاش، طلب کرنا۔ مَرْضَاتِ: (رضا) رضامندی۔

كَآفَّةً ۠ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۰۸﴾

پورے | اور پیروی نہ کرو | شیطان کے قدموں کی | بلاشبہ وہ | تمہارا | دشمن ہے | کھلا

ہو جاؤ اور شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلو وہ یقیناً تمہارا کھلا دشمن ہے

فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا

پھر اگر تم لغزش کھا جاؤ | بعد اس کے | کہ آ چکیں تمہارے پاس | (روشن) دلیلیں | تو جان لو

اگر اس کے بعد بھی تمہارے پاؤں پھسل گئے جب کہ تمہارے پاس کھلے احکام آ چکے ہیں تو یقین جانو

اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۰۹﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ

کہ اللہ | زبردست | حکمت والا ہے | کیا | وہ انتظار کرتے ہیں | صرف اس کا | کہ آئے اُن کے پاس

کہ اللہ غالب اور حکمت والا ہے، کیا یہ لوگ اس بات کے منتظر ہیں کہ بادلوں کے

اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ

اللہ | سایوں میں | بادلوں کے | اور فرشتے | اور ختم ہو جائے

سایبانوں میں اللہ اور اس کے فرشتے نمودار ہو جائیں اور تمام باتوں کا

الْاَمْرُ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۲۱۰﴾ ع سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

سارا معاملہ | اور اللہ ہی کی طرف | رجوع کیے جائیں گے | (سب) کام | پوچھیے | بنی اسرائیل سے

فیصلہ ہو جائے (یاد رہے) کہ اللہ ہی کی طرف تمام امور لوٹائے جائیں گے اولاد یعقوبؑ سے پوچھو

كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۭ بَيِّنَةٍ ؕ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ

کہ کتنی دیں ہم نے انہیں | دلیلیں واضح | اور جو کوئی | بدل دیتا ہے | اللہ کی نعمت

کہ ہم نے انہیں کس قدر واضح نشانیاں دیں اور جو کوئی اللہ کی نعمت مل جانے کے بعد اسے بدل ڈالے

مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۱۱﴾ زُيِّنَ

بعد اس کے | کہ وہ آ چکی اُسکے پاس | تو بیشک اللہ | سخت سزا دینے والا ہے | بھلی لگتی ہے

تو (یاد رہے) کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے جن لوگوں

لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

کافروں کو | زندگی | دُنیا کی | اور وہ مذاق اڑاتے ہیں | اُن لوگوں کا | جو ایمان لائے

نے کفر اختیار کیا اُنہیں دنیوی زندگی خوبصورت دکھائی گئی ہے اور وہ ایمان والوں کا مذاق اڑاتے ہیں

وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ

حالانکہ جو لوگ | پرہیزگار ہیں | وہ بالاتر ہونگے اُن سے | قیامت کے دن | اور اللہ | رزق دیتا ہے

حالانکہ اللہ سے ڈرنے والے قیامت کے دن اُن سے بالاتر ہوں گے اور اللہ جسے چاہتا ہے

مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾ كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۙ

جسے | چاہے | بے حساب | تھے | سب لوگ | ایک دین پر

بے حساب روزی عطا کرتا ہے (ابتداء میں) لوگ ایک ہی دین پر تھے (پھر جب اختلاف ہونے لگا)

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۰۸) **اسلام کو مکمل طور پر اپنانے کا حکم اور اس کی مخالفت کی سزا:** مسلمانو! تمام عقائد و اقوال و اعمال میں اسلام کا پورا پورا اتباع کرو یعنی یہ نہ ہو کہ اپنی مرضی کے مطابق، اسلام کے جو احکام پسند آئیں ان پر عمل کرو، اور جو مشکل نظر آئیں وہ چھوڑ دو اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

(۲۰۹) پھر ہماری واضح دلیلوں کے پہنچنے کے بعد بھی اگر کوئی غلطی کرے گا تو جان لو کہ خدا بڑا زبردست قوت والا اور حکمت والا ہے۔

(۲۱۰) کفار جب پیغمبرؐ اور قرآن کے روشن دلائل پر ایمان نہیں لاتے تو وہ گویا صرف اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ خود اللہ اور فرشتے بادل کے سایوں میں آ کر ان کا فیصلہ کر دیں تو یہ بھی اپنے وقت پر ہو جائے گا اور تمام معاملوں کا اختیار اللہ ہی کو ہے۔

(۲۱۱) بنی اسرائیل کو حضرت موسیٰ کے زمانے میں ید بیضا (روشن ہاتھ) اور عصا (لاٹھی سے سانپ بن جانا) یا دریا میں خشک راستے بن جانا وغیرہ، بہت سے معجزات دکھائے گئے تھے۔ مگر اس پر بھی انہوں نے احکام خداوندی کو بدل ڈالا۔ جس کی خدا انہیں سخت سزا دے گا۔

(۲۱۲) کفار دنیا کی نعمتوں پر مرمٹتے ہیں اور مسلمانوں پر جو آخرت کی زندگی کو بہتر سمجھتے ہیں، ہنستے ہیں۔ حالانکہ مؤمن متقی قیامت کے روز ان سے بالاتر ہوں گے اور اللہ جسے چاہے بے شمار رزق عطا کرتا ہے۔ لہٰذا دنیا میں رزق کی کمی بیشی پر کسی کا مذاق اڑانا درست نہیں۔

افعال: **اُدْخُلُوْا:** (دخول) تم داخل ہو جاؤ، امر جمع حاضر (دَخَلَ یَدْخُلُ)۔ **زَلَلْتُمْ:** (زَلَلٌ) تم پھسل گئے، ڈگمگائے، ماضی جمع حاضر۔ **جَآءَتْ:** وہ آئی، ماضی مونث غائب۔ **یَنْظُرُوْنَ:** (نظر) وہ انتظار کرتے ہیں، دیکھتے ہیں، مضارع جمع غائب (نَظَرَ یَنْظُرُ)۔ **یَاْتِیَ:** (اِیتان) وہ آتا، آ جائے، مضارع، ماضی اَتٰی۔ **قُضِیَ:** (قَضَاء) وہ پورا ہوا، تمام ہوا (ماضی مجہول)۔ **سَلْ:** (سوال) تو دریافت کر، پوچھ، امر (سَاَلَ یَسْئَلُ)۔ **زُیِّنَ:** زینت دی گئی، ماضی مجہول۔ **یَسْخَرُوْنَ:** (سَخَرٌ) وہ تمسخر کرتے ہیں، مضارع جمع غائب، سَخِرَ یَسْخَرُ۔ **اِتَّقَوْا:** (دیکھو پارہ اول ۱۰۳)۔

اسماء: **کَآفَّةً:** پورے کے پورے، سب کے سب۔ **کَمْ:** کتنی، کتنا (اسم استفہام)۔

فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ وَاَنْزَلَ

پھر مبعوث کیے اللہ نے | انبیاء | بشارت دینے والے | اور ڈرانے والے | اور نازل کیں

تو اللہ نے نبیوں کو بھیجا جو (ایمان والوں کو) بشارت دیتے تھے اور (شریروں کو) ڈراتے تھے اور اللہ نے

مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا

ان کے ساتھ | کتابیں | برحق | تاکہ فیصلہ کرے | لوگوں میں | اس بات میں

ان کے ساتھ سچی کتابیں نازل فرمائیں تاکہ لوگوں کے درمیان اُن باتوں کا فیصلہ کرے جن

اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۭ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ

جس میں اختلاف کرتے تھے | اور اختلاف نہ کیا | اس میں | مگر انہی لوگوں نے | جنہیں دی گئی تھی وہ (کتاب)

میں وہ اختلاف رکھتے تھے اور یہ اختلاف کرنے والے صرف وہی لوگ تھے جنہیں (کتاب) ملی تھی

مِنْ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى

بعد اس کے کہ | آچکی تھیں انکے پاس | (روشن) دلیلیں | آپس کی ضد کی وجہ سے | پھر ہدایت کی

اور انہیں واضح احکام پہنچ چکے تھے اُنہوں نے محض ضد کی بناء پر (اختلاف کیا) پس

اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ۭ

اللہ نے | اُن کو | جو ایمان والے ہیں | اُس حق بات کی جس میں وہ اختلاف کر رہے تھے | اپنے حکم سے

اللہ نے اپنے فضل سے ایمان والوں کی اس سچی بات میں رہنمائی کی جس میں وہ لوگ اختلاف کرتے تھے

وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢١٣﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ

اور اللہ | ہدایت کرتا ہے | جسے | چاہے | سیدھے راستے کی | کیا تم خیال کرتے ہو

اور اللہ جسے چاہتا ہے راہِ راست پر چلنے کی توفیق دیتا ہے کیا تم سمجھ بیٹھے

اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا

کہ | داخل ہو جاؤ گے | جنت میں | حالانکہ نہیں پیش آئی تم کو | حالت ان لوگوں کی | جو گزر چکے

ہو کہ تم جنت میں یونہی داخل ہو جاؤ گے حالانکہ تم ان حالات سے ابھی تک دوچار نہیں ہوئے جو تم سے

مِنْ قَبْلِكُمْ ۭ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَاۗءُ وَالضَّرَّاۗءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى

تم سے پہلے | پہنچی اُنہیں | تنگی | اور سختی | اور ہلا ڈالے گئے | یہاں تک کہ

پہلے لوگوں کو پیش آچکے ہیں اُنہیں ہر طرح کی سختیاں اور تکلیفیں پیش آئیں اور اُنکے پاؤں لڑکھڑا گئے حتی کہ

يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ۭ

بول اُٹھے | رسول | اور جو لوگ | ایمان لائے تھے | ان کے ساتھ | کہ کب ہوگی | مدد | اللہ کی

(ان اُمتوں کے) رسول اور ان کے مؤمن ساتھی پکار اٹھے کہ اللہ کی مدد کب پہنچے گی؟

اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴿٢١٤﴾ يَسْــَٔـلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ڛ

سنو! | بلاشبہ | امداد | اللہ کی | قریب ہے | پوچھتے ہیں آپ سے | کہ کیا خرچ کریں

(جواب ملا) کہ یاد رکھو بیشک اللہ کی مدد قریب ہے (اے نبی!) لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ (اللہ کی راہ میں)

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۱۳) **انبیائے کرامؑ کی ضرورت اور راہِ حق میں پیش آنے والی مشکلات:** آدم علیہ السلام کے زمانے سے ایک مدت تک لوگ ایک ہی دین توحید پر رہے۔ پھر لوگوں نے اس میں اختلاف ڈالنا شروع کیا تو اللہ تعالیٰ نے انبیاءؑ بھیجے کہ ایمان داروں کو خوشخبری دیں اور نافرمانوں کو عذاب الٰہی سے ڈرائیں اور ان پر سچی کتابیں نازل فرمائیں کہ کتاب ان کے آپس کے اختلافات کا فیصلہ کرے۔ پھر جنہیں وہ کتابیں دی گئی تھیں (یہود و نصاریٰ) وہی واضح دلائل آنے کے باوجود محض ضد و حسد کی وجہ سے ان میں تحریف کر کے اختلاف ڈالنے لگے۔ سو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مسلمانوں کو اس صراط مستقیم (اسلام) کی ہدایت کی۔ جس میں وہ اہل کتاب اختلاف کر رہے تھے اور اللہ جسے چاہے۔ راہ راست کی ہدایت کرتا ہے۔

(۲۱۴) مسلمانو! کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ ان مصیبتوں کے پیش آئے بغیر ہی تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے جو تم سے پہلی امتوں کو پیش آئی تھیں۔ انہیں تو ایسی تکالیف آتی رہیں کہ رسول اور مومنین گھبرا کر بول اٹھے کہ اللہ کی امداد کب پہنچے گی؟ اور انہیں تسلی دی گئی کہ اللہ کی مدد قریب ہے۔

افعال: بَعَثَ: (پارہ اول آیت ۵۶)۔ يَحْكُمُ: (پارہ اول آیت ۱۱۳)۔ حَسِبْتُمْ: تم نے خیال کیا، گمان کیا، ماضی جمع حاضر (حَسِبَ يَحْسِبُ)۔ لَمَّا يَأْتِ: وہ ابھی تک نہیں آیا، مضارع منفی بہ لَمَّا۔ خَلَوْا: (خَلاءٌ) وہ گزرے، اکیلے ہوئے، ماضی جمع غائب (خَلَا يَخْلُوْا)۔

اسماء: بَغْيٌ: سرکشی، (مصدر) ضد۔ مَتٰى: کب (اسم استفہام)۔

حروف: اَمْ: یا۔

قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَیْرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ

کہہ دیجئے | جو بھی تم خرچ کرو | مال میں سے | (وہ) ماں باپ کے لئے | اور رشتہ داروں

کیا خرچ کریں اُن سے کہدیجئے کہ جو کچھ بھی اپنے مال میں سے خرچ کرو وہ ماں باپ اور رشتہ داروں

وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ

اور یتیموں | اور محتاجوں | اور مسافروں (کیلئے ہے) | اور جو کچھ تم کرتے ہو | نیکی | سو بلاشبہ

یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کو (درجہ بدرجہ) دو اور تم نیکی کا جو بھی کام کرو گے

اللّٰہَ بِہٖ عَلِیْمٌ ﴿۲۱۵﴾ کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِتَالُ وَھُوَ کُرْہٌ لَّکُمْ ۚ

اللہ | اسے | خوب جانتا ہے | فرض کردیا گیا ہے | تم پر | جہاد | اور وہ تمہیں ناگوار ہے

وہ اللہ کے علم میں ہے، تم پر جہاد فرض کیا گیا ہے اور وہ تمہیں ناگوار ہے

وَعَسٰٓی اَنْ تَکْرَھُوْا شَیْئًا وَّھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ ۚ وَعَسٰٓی اَنْ تُحِبُّوْا

اور ممکن ہے | کہ تم ناگوار سمجھو | کسی چیز کو | اور وہ بہتر ہو | تمہارے لئے | اور ممکن ہے | کہ پسند کرو تم

اور ممکن ہے تم ایک چیز کو ناگوار سمجھو اور وہ تمہارے لئے بہتر ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز کو

شَیْئًا وَّھُوَ شَرٌّ لَّکُمْ ؕ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱۶﴾ ع

کسی چیز کو | اور وہ | مضر ہو | تمہارے لئے | اور اللہ ہی جانتا ہے | اور تم نہیں جانتے

پسند کرو اور وہ تمہارے لئے بُری ہو اور ہر بات کا حقیقی علم اللہ ہی کو ہے اور تمہیں کوئی علم نہیں

یَسْـَٔلُوْنَکَ عَنِ الشَّھْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِیْہِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِیْہِ

پوچھتے ہیں آپ سے | حرمت والے مہینے میں | لڑائی کے متعلق | کہہ دیجئے | (کہ) لڑائی | اس میں

(اے نبیؐ) لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ حرمت کے مہینے میں جنگ کرنا کیسا ہے؟ ان سے کہہ دیجئے کہ اس مہینے میں جنگ کرنا

کَبِیْرٌ ؕ وَصَدٌّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَکُفْرٌۢ بِہٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ق

بڑا (گناہ ہے) | اور روکنا | اللہ کے راستہ سے | اور اس سے انکار کرنا | اور مسجد حرام سے (روکنا)

بہت بڑا گناہ ہے لیکن اللہ کی راہ سے روکنا، اور اس کا انکار کرنا اور مسجد حرام میں نہ جانے دینا اور

وَاِخْرَاجُ اَھْلِہٖ مِنْہُ اَکْبَرُ عِنْدَ اللّٰہِ ۚ وَالْفِتْنَۃُ

اور نکالنا اس کے رہنے والوں کو | اس میں سے | اس سے بھی بڑھ کر (گناہ) ہے | اللہ کے نزدیک | اور فتنہ (انگیزی تو)

اس کے رہنے والوں کو وہاں سے نکال دینا اللہ کے نزدیک اس سے بھی بڑھ کر بُرا ہے اور فتنہ پھیلانا

اَکْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ وَلَا یَزَالُوْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ حَتّٰی یَرُدُّوْکُمْ

قتل سے بھی بڑا جرم ہے | اور | وہ ہمیشہ | لڑتے رہیں گے تم سے | یہاں تک کہ پھیر دیں تم کو

خونریزی سے بھی بڑا گناہ ہے اور یہ لوگ تم سے جنگ کرتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ اگر اُن کے بس میں

عَنْ دِیْنِکُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ؕ وَمَنْ یَّرْتَدِدْ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ

تمہارے دین سے | اگر | ان کا بس چلے | اور جو پھر جائے | تم میں سے | اپنے دین سے

ہو تو تمہیں تمہارے دین سے برگشتہ کر دیں اور جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے برگشتہ ہو گیا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۱۵) **اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے اصول وضوابط:** بعض اصحاب نے حضورؐ سے دریافت کیا تھا کہ راہ خدا میں کیا خرچ کریں؟ اس پر ارشاد ہوا کہ جو کچھ بھی کم وبیش تم خرچ کرنا چاہو۔ اس کے حقدار پہلے تمہارے ماں باپ، پھر رشتہ دار، یتیم، ضرورت منداور مسافر لوگ ہیں۔ اور جو نیک عمل بھی تم کرتے ہو۔ اللہ خوب جانتا ہے۔

(۲۱۶) **قتال کی فرضیت اور محترم مہینوں میں اس کی اجازت:** اے مومنو! تم پر جہاد فرض کیا گیا ہے جو تمہیں ناگوار معلوم ہوتا ہے اور ہوسکتا ہے کہ تم جس چیز کو ناگوار سمجھو وہ تمہارے لئے مفید ہو۔ اور جسے تم پسند کرو وہ تمہارے حق میں نقصان دہ ہو اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

افعال: عَسٰی: عنقریب ہے، شاید، ہوسکتا ہے۔ تَكْرَهُوْا: (كُرْهٌ) ناگوار ہونا، کراہت کرنا، مضارع جمع غائب (كَرِهَ يَكْرَهُ)۔
اسماء: كُرْهٌ: (مصدر) ناگوار۔

فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَٰٓئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا

پھر مرجائے | اور وہ کافر ہی ہو | پس یہی وہ لوگ ہیں | (کہ) ضائع ہوگئے | اُن کے عمل | دنیا میں

اور کفر ہی کی حالت میں مر گیا تو ایسے لوگوں کے اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع

وَالْآخِرَةِ ۚ وَأُولَٰٓئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢١٧﴾

اور آخرت میں | اور وہی ہیں | دوزخی | جو اس میں ہمیشہ رہیں گے

جائیں گے اور یہی دوزخ کی آگ میں پڑنے والے ہیں (اور) انہیں وہاں ہمیشہ رہنا ہوگا

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

بیشک جو لوگ | ایمان لائے | اور جنہوں نے ہجرت کی | اور جہاد کیا | اللہ کی راہ میں

یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑا اور جہاد کیا

أُولَٰٓئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢١٨﴾

وہی ہیں | اُمیدوار | اللہ کی رحمت کے | اور اللہ | بڑا بخشنے والا | نہایت رحم والا ہے

وہی رحمت خداوند کے اُمیدوار ہیں اور اللہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۖ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ

پوچھتے ہیں آپ سے | شراب | اور جوئے (کے متعلق) | کہہ دیجئے | اُن میں | گناہ ہے | بڑا

(اے نبیؐ!) لوگ آپ سے شراب اور قمار بازی کے متعلق سوال کرتے ہیں اُن سے کہہ دیجئے کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے

وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا ۗ

اور (کچھ) فائدے (بھی) ہیں | لوگوں کے لئے | اور اُن کا گناہ | بہت بڑا ہے | اُن کے نفع سے

اور لوگوں کے لئے کچھ فائدے بھی ہیں لیکن اُن کے نقصانات اُن کے فائدوں سے بہت زیادہ ہیں

وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ ۖ قُلِ الْعَفْوَ ۗ كَذَٰلِكَ

اور پوچھتے ہیں آپ سے | کہ کیا خرچ کریں (راہ خدا میں) | کہہ دیجئے | (کہ) جو کچھ زائد ہے | ایسے ہی

اور لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ اللہ کی راہ میں کیا خرچ کریں کہہ دیجئے کہ (جس قدر تمہاری) ضروریات سے زیادہ ہو اسی طرح

يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١٩﴾

(کھول کر) بیان کرتا ہے | اللہ | تمہارے لئے | آیتیں | تا کہ تم | غور کرو

اللہ اپنے احکام کو تمہارے لئے کھول کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ تم غور و فکر کرو

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۗ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَىٰ ۖ قُلْ

دنیا اور آخرت کے بارے میں | اور پوچھتے ہیں آپ سے | یتیموں کے متعلق | کہہ دیجئے

دُنیا اور آخرت کے امور میں اور لوگ آپ سے یتیموں کے متعلق سوال کرتے ہیں کہہ دیجئے

إِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۖ وَإِن تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ ۚ

ان سے بھلائی کرنا | بہتر ہے | اور اگر | تم اُن کو ساتھ ملا لو | تو وہ تمہارے بھائی ہیں

کہ اُن کے ساتھ بھلائی کرنا بہتر ہے اور اگر اُن کو خرچ میں شریک کر لو (تو کوئی حرج نہیں) وہ تمہارے بھائی ہیں

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۲۱۷) ایک دفعہ جمادی الثانی کی آخری یا رجب کی پہلی تاریخ کو مسلمانوں نے کفار سے لڑائی کی تھی۔ جس پر کفار نے ان پر الزام لگایا تھا کہ مسلمانوں نے ابتدائے رجب میں قتال کیا ہے جو اُن حرمت والے مہینوں میں سے ہے جن میں جنگ منع ہے۔ اس کے متعلق جب آنحضرتؐ سے پوچھا گیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ حرمت والے مہینے میں لڑنا' واقعی گناہ ہے مگر جو لوگ (کفارِ مکہ) اللہ کے دین سے لوگوں کو روکیں اور اس کا انکار کریں اور بیت اللہ کے باشندوں کو اس میں سے نکال دیں اور فتنہ فساد برپا کریں تو ان کفار کے یہ اعمال قتل و جنگ سے بھی بڑھ کر حرام ہیں۔ تو پھر ان جیسے کفار سے لڑنا کوئی گناہ نہیں۔ یہ تو تم سے ہمیشہ لڑتے ہی رہیں گے۔ حتیٰ کہ اگر ان کا بس چلے تو تم کو دین حق سے پھیر دیں اور جو کوئی دین حق سے مرتد ہو کر مر جائے۔ اس کے سب اعمال دنیا و آخرت میں ضائع ہو جائیں گے۔ اور اس کی سزا دوزخ ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ لہٰذا ان کفار کی مرتدانہ کوششوں سے ہوشیار رہو۔

(۲۱۸) بلاشبہ جو لوگ صدق دل سے ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی رضا جوئی کے لئے کفار سے جہاد کیا وہی لوگ اللہ کی رحمت کے مستحق ہیں اور اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

(۲۱۹) شراب اور جوے کی مرحلہ وار ممانعت: شراب پینے میں ایک عارضی خوشی اور جوا کھیلنے میں' بغیر محنت کے اچانک کسی مال کے مفت مل جانے سے عارضی نفع تو ہوتا ہے مگر ان دونوں کا گناہ ان کے سرور اور نفع سے بہت بڑھ کر ہے کیونکہ ان کا نتیجہ اخلاقی اور مالی تباہی ہے اور راہ خدا میں خرچ کرنے کے متعلق یہ اصول فرما دیا گیا ہے کہ جو مال بھی تمہاری حاجت سے زائد ہو۔ اسے مستحقین پر خرچ کر دو۔ اللہ تعالیٰ اپنے احکام کھول کر بیان فرماتا ہے۔ تاکہ تم سوچ سمجھ سے کام لیا کرو۔

افعال: لَا يَزَالُونَ: وہ ہمیشہ رہیں گے۔ زَالَ: وہ باقی نہیں رہا' زائل ہوا' (زَالَ يَزَالُ)۔ يَرُدُّونَ: (رَدٌّ) وہ لوٹاتے ہیں' مضارع جمع غائب (رَدَّ يَرُدُّ)۔ اِسْتَطَاعُوا: (اِسْتِطَاعَة) یہ طوع سے ہے' ان کو قدرت تھی' ماضی جمع غائب (اِسْتَطَاعَ يَسْتَطِيعُ)۔ يَرْتَدِدْ: وہ لوٹتا ہے' پھرے گا' مضارع۔ يَرْتَدُّ: وہ لوٹتا ہے' مصدر اِرْتِدَاد از رَدّ۔ يَمُتْ: (موت) وہ مرتا ہے' مضارع۔ حَبِطَتْ: (حَبْط) وہ زائل ہو گئی' ماضی واحد مونث غائب (حَبِطَ يَحْبِطُ)۔

اسماء: صَدٌّ: روکنا (مصدر)۔ خَمْرٌ: شراب۔ مَيْسِر: جوا۔ مَاذَا: کیا (اسم استفہام)۔ عَفْوَ: (مصدر) معاف کرنا' مال جو حاجت سے زائد ہو۔

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ

اوراللہ جانتا ہے | بگاڑنے والے کو | اصلاح کرنے والے سے | اوراگر | اللہ چاہتا

اور اللہ کو معلوم ہے کہ کون خرابی پیدا کرتا ہے اور کون اصلاح کرنے والا ہے اور اگر اللہ چاہتا

لَاَعْنَتَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۰﴾ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ

تو تکلیف میں ڈالتا تم کو | بیشک | اللہ | غالب | حکمت والا ہے | اور نہ | نکاح کرو | مشرک عورتوں سے

تو تمہیں مشقت میں ڈال دیتا بیشک اللہ غالب اور حکمت والا ہے اور تم مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو

حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ

جب تک وہ ایمان (نہ) لائیں | اورالبتہ کنیز | مومنہ | بہتر ہے | شرک کرنے والی سے

جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں اور یاد رکھو کہ ایک مومن لونڈی مشرکہ عورت سے کہیں بہتر ہے

وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ

گووہ تمہیں بھلی ہی لگے | اورنکاح نہ کرو | مشرک مردوں سے | حتیٰ کہ وہ ایمان لے آئیں

اگرچہ مشرکہ تمہیں بھلی ہی کیوں نہ معلوم ہو اور مومن عورتوں کو مشرک مردوں کے نکاح میں نہ دو جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں

وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ

اورالبتہ مومن غلام | بہتر ہے | مشرک سے | اگرچہ | وہ تمہیں اچھا ہی لگے | یہ لوگ | بلاتے ہیں

یاد رکھو کہ ایک غلام مومن، آزاد مشرک سے کہیں بہتر ہے خواہ یہ مشرک تمہیں بھلا ہی کیوں معلوم نہ ہو یہ (مشرکین) تو

اِلَى النَّارِ ۖۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ

دوزخ کی طرف | اوراللہ | بلاتا ہے | جنت | اوربخشش کی طرف | اپنے حکم سے

دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ اپنے حکم سے جنت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے

وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ

اور (کھول کر) بیان کرتا ہے | اپنی آیتیں | لوگوں کیلئے | تاکہ وہ | نصیحت حاصل کریں | اور پوچھتے ہیں آپ سے

اور لوگوں کے لئے اپنے احکام کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں اور (اے نبیؐ) لوگ آپ سے

عَنِ الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِى الْمَحِيْضِ ۙ

حیض کے بارے میں | کہہ دیجئے | وہ ناپاکی ہے | پس علیحدہ رہو | عورتوں سے | حیض میں

حیض کے متعلق سوال کرتے ہیں اُن سے کہہ دیجئے کہ یہ ناپاک چیز ہے ان ایام میں عورتوں سے الگ رہو

وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ

اور نہ | مقاربت کرو اُن سے | جب تک کہ وہ پاک (نہ) ہولیں | پھر جب وہ پاک ہو جائیں | تو جاؤ اُن کے پاس

اور اُن کے پاس نہ جاؤ یہاں تک کہ پاک ہو جائیں پھر جب وہ نہا کر پاک ہو جائیں تو جس (فطری)

مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

جہاں سے | حکم دیا تم کو اللہ نے | بلاشبہ | اللہ | دوست رکھتا ہے

طریقے سے اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے اُن کے پاس آؤ بیشک اللہ انہی کو دوست رکھتا ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۲۰) **یتیم کے مال کی حفاظت:** جب یہ حکم آچکا کہ یتیموں کا مال کھانا گویا اپنے پیٹ میں انگارے بھرنا ہے۔ تو ان صحابہؓ نے، جن کی نگرانی میں یتیم پرورش پا رہے تھے، یتیموں کا کھانا، اپنے کھانے سے الگ تیار کرنا شروع کر دیا تھا، تاکہ یتیموں کے مال کا کوئی حصہ ان کے پیٹ میں نہ چلا جائے۔ اس علیحدگی سے یتیموں کا خرچ بڑھ جانا لازمی تھا۔ جس سے یتیموں کا نقصان ہوتا تھا، آنحضورؐ سے پوچھا گیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اصل مقصد تو یتیم کے مال کی حفاظت اور ان کی اصلاح ہے، اگر تم انہیں اپنے ساتھ شامل کر لو اور ان کے حصہ کے مطابق ان کے مال میں سے اپنا خرچ لے لیا کرو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ خدا بگاڑنے اور اصلاح کرنے والے کو خوب پہچانتا ہے کہ کس کی نیت کیا ہے؟ اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں یتیموں کے ساتھ اصلاح اور نیک نیتی کے ساتھ شرکت کرنے سے بھی روک دیتا جس میں تمہیں سخت تکلیف ہوتی۔ بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے۔

(۲۲۱) **مسلمان مرد کا مشرکہ عورت سے نکاح:** ابتدائے اسلام میں عربوں کے ایک ہی قوم ہونے کی وجہ سے آپس کے رشتے ناطے مذہب کا لحاظ کئے بغیر ہو جایا کرتے تھے ان کے روکنے کے لئے یہ حکم ہوا کہ کوئی مسلمان مشرکہ عورت سے، جب تک کہ وہ ایمان نہ لائے، نکاح نہ کرے۔ اور نہ کوئی مسلمان عورت، مشرک مرد سے نکاح کرے، جب تک کہ وہ مسلمان نہ ہو جائے گو کہ وہ مشرک مرد و عورت حسن و جمال اور مال و خاندان میں کتنے ہی اونچے درجے کے ہوں اور چونکہ مشرک مرد و عورت دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ جنت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے اس لئے مشرک عورت و مرد کے مقابلے میں مؤمن کنیز اور غلام رشتہ داری کے لئے بہتر ہیں اور اللہ اپنی آیتیں کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔

افعال: تُخَالِطُوْا: (خلط) تم ملاتے ہو، مضارع جمع حاضر۔ اَعْنَتَ: (اعنات) اس نے مشقت میں ڈالا، ماضی۔ اَعْجَبَتْ: (اِعْجَابٌ) اس عورت نے خوش کیا، بھلی لگی، ماضی (اَعْجَبَ یُعْجِبُ) وہ اچھی لگی۔

اسماء: اَمَةٌ: لونڈی۔

التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿۲۲۲﴾ نِسَآؤُكُمْ

توبہ کرنے والوں کو | اور دوست رکھتا ہے | (بہت) پاک رہنے والوں کو | تمہاری بیویاں

جو توبہ کرنے والے اور پاکیزہ رہنے والے ہیں تمہاری بیویاں

حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوْا

تمہاری کھیتیاں ہیں | پس آؤ تم | اپنی کھیتیوں میں | جیسے | چاہو | اور آگے بھیجو

تمہارے لئے کھیتیاں ہیں پس جس طرح چاہو اپنی کھیتی کی طرف آؤ اور اپنے لئے

لِاَنْفُسِكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ وَبَشِّرِ

اپنے واسطے (نیک عمل) | اور ڈرتے رہو | اللہ سے | اور جان لو | کہ تم ضرور اس کو ملوگے | اور خوشخبری دیجئے

آئندہ کا سامان کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور اس بات کا یقین رکھو کہ تم ضرور (ایک دن) اس سے ملنے والے ہو اور (اے پیغمبر!)

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۲۳﴾ وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ

ایمان والوں کو | اور نہ بناؤ | اللہ کو | نشانہ | اپنی قسموں کا

ایمان والوں کو خوشخبری سنا دیجئے اور اللہ کے نام کو اپنی قسموں کی آڑ نہ بناؤ کہ (ناجائز قسم کو بہانہ بنا کر)

اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ وَاللّٰهُ

کہ (رُک جاؤ) نیکی سے | اور پرہیزگاری سے | اور اصلاح کرنے سے | لوگوں کے درمیان | اور اللہ

کسی کے ساتھ بھلائی نہ کرو یا پرہیزگاری کی راہ اختیار نہ کرو یا لوگوں کے درمیان صلح وصفائی کرانے سے رُکے رہو (یاد رکھو) اللہ

سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۴﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ

سُنتا | جانتا ہے | نہیں پکڑے گا تمہیں | اللہ | تمہاری لغو قسموں پر

سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے یاد رہے اللہ تمہارا لایعنی قسموں پر مواخذہ نہیں کرتا

وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

لیکن | وہ مؤاخذہ کریگا تم سے | اُن (قسموں) پر جن کا ارادہ کیا ہو | تمہارے دلوں نے | اور اللہ | بڑا بخشنے والا

لیکن تمہاری اُن قسموں پر ضرور مؤاخذہ کریگا جو تمہارے دلی ارادہ سے ہوں (بہرحال) اللہ بخشنے والا

حَلِيْمٌ ﴿۲۲۵﴾ لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ

بردبار ہے | اُن کے لئے | جو قسم کھا لیتے ہیں | اپنی عورتوں سے | مہلت (ہے)

اور بردبار ہے جو لوگ اپنی بیویوں کے پاس جانے سے قسم کھا لیں انہیں

اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۲۶﴾

چار مہینے کی | پھر اگر | وہ رجوع کرلیں | تو بیشک | اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم والا ہے

چار مہینے کی مہلت ہے پھر اگر وہ اس دوران میں رجوع کر لیں تو اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے

وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۷﴾

اور اگر | اُنہوں نے پختہ ارادہ کرلیا | طلاق کا | تو بیشک | اللہ | سننے والا | جاننے والا ہے

اور اگر وہ طلاق دینے کا پختہ ارادہ کر لیں تو بھی اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۲۲) **حیض اور اس کے احکام:** حیض اس خون کو کہتے ہیں جو عورتوں کو ماہواری آتا ہے اس کی نسبت حکم دیا گیا ہے کہ ان دنوں میں عورتوں سے فقط مقاربت نہ کرو' ہاں جب وہ پاک ہو جائیں تو جیسے مقاربت کا اللہ نے حکم دیا ہے ان سے مقاربت کرو' اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ (یہود ان ایام میں عورتوں کے ساتھ ملنا جلنا اور مل کر کھانا پینا تک بند کر دیتے تھے۔ لہٰذا اس غلط رسم کی اصلاح کر دی گئی)

(۲۲۳) **نکاح کا مقصد' اولاد کا حصول ہے:** تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں۔ جس طرح کھیتی میں بیج ڈالنے کا مقصد پیداوار حاصل کرنا ہوتا ہے اسی طرح اپنی بیویوں سے صحیح طریق پر' اولاد حاصل کرنے کی غرض سے' جس طرح چاہو' مقاربت کرو اور نیک عمل کرتے رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو کہ تم ضرور اس کے دربار میں حاضر ہو گے۔ اور ہر عمل کی پوچھ گچھ ہوگی اور نیک مسلمانوں کے لئے خوشخبری ہے۔

(۲۲۴) **اللہ کی قسم کا غلط استعمال نہ کرو:** نیکی کا کام نہ کرنے کی قسم کھا لینا جائز نہیں' مثلاً کوئی یہ کہہ بیٹھے کہ میں محتاجوں کی مدد نہیں کروں گا۔ یا بخدا میں دو بھائیوں کے درمیان صلح نہیں کراؤں گا۔ اگر کوئی ایسی قسم کھا لے تو اسے توڑنا اور قسم کا کفارہ ادا کرنا واجب ہے۔

(۲۲۵) دلی ارادہ کے بغیر' بھول کر منہ سے فضول یا غلط بات پر قسم نکل جائے تو کوئی مؤاخذہ (گرفت) نہیں لیکن جو کوئی دلی ارادہ سے جھوٹی قسم کھائے اس پر مواخذہ ہے اور اللہ بڑا بخشنے والا بردبار ہے۔

(۲۲۶) **طلاق (ایلاء) کے مسائل:** جو لوگ اپنی عورتوں کے پاس نہ جانے کی قسم کھا لیتے ہیں۔ (اور اسے "ایلاء" کہتے ہیں) ان کے لئے چار مہینے کی مہلت ہے اس مدت کے اندر مرد عورت سے صلح کر کے رجوع کر لے' تو اسے قسم کفارہ دینا ہوگا۔ اور نکاح بحال رہے گا۔ اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔ زمانۂ جاہلیت میں لوگ بیوی کے پاس نہ جانے کی قسم کھا کر دو دو سال تک بیوی کو غیر یقینی صورتحال میں معلق رکھتے۔ نہ اس سے ملتے نہ طلاق دیتے۔ ان آیات کریمہ میں شوہر کی قسم (ایلاء) کے لئے زیادہ سے زیادہ چار ماہ کی مدت مقرر کر دی گئی۔

(۲۲۷) اگر وہ اس مدت میں رجوع کر کے قسم نہ توڑے بلکہ بیوی کو چھوڑنے کا پختہ ارادہ کر لے تو اس مدت کے گزرتے ہی طلاق پڑ جائے گی۔ اللہ بے شک سنتا جانتا ہے۔

افعال: اِعْتَزِلُوْا: (عزل) تم ہٹ جاؤ' الگ ہو جاؤ' امر جمع حاضر (اِعْتَزَلَ يَعْتَزِلُ)۔ لَا تَقْرَبُوْا: (ترب) قریب مت جاؤ' نہی' قَرَبَ يَقْرُبُ۔ يَطْهُرْنَ: (تَطَهُرٌ) وہ پاک ہوتی ہیں' مضارع مونث غائب۔ تَطَهَّرْنَ: وہ پاک ہو جائیں' ماضی جمع غائب۔ قَدِّمُوْا: (قدوم) تم آگے بھیجو' امر جمع حاضر' (قَدَّمَ يُقَدِّمُ)۔ تَبَرُّوْا: (بِرٌّ) نیکی کرو۔ يُؤْلُوْنَ: (ایلاء) وہ ایلا کرتے ہیں' قسم کھاتے ہیں' مضارع۔ فَاءُوْا: (فَيْءٌ) وہ لوٹے' ماضی جمع غائب۔

اسماء: مَحِيْضِ: حیض (تشریح دیکھو لغت)۔ اَنّٰى: جس طرح۔ عُرْضَةً: (عرض) نشانہ' آڑ۔ تَرَبُّصُ: انتظار کرنا۔

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ

اور طلاق دی ہوئی عورتیں | روکے رکھیں | اپنے آپ کو | تین | حیض تک | اور نہیں جائز

اور وہ عورتیں جنہیں (رجعی) طلاق دی گئی ہو وہ تین حیض تک انتظار کریں اور اُن کے لئے یہ جائز

لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ

ان کے لئے | کہ چھپائیں | جو | پیدا کیا اللہ نے | اُن کے پیٹوں میں | اگر وہ ہیں

نہیں کہ وہ اُس چیز کو جو اللہ نے اُن کے پیٹ میں پیدا کی ہے چھپائے رکھیں اگر وہ

يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ

ایمان رکھتی | اللہ پر | اور یوم | آخر پر | اور اُن کے خاوند | زیادہ حقدار ہیں | ان کو لوٹا لینے کے

اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتی ہوں اگر اس دوران میں صلح صفائی کرنا چاہیں

فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ؕ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ

اس (مدت) میں | اگر وہ ارادہ رکھتے ہیں | اصلاح کا | اور اُن (عورتوں) کا | ویسا ہی (حق) ہے | جیسا

تو اُن کے شوہروں کو انہیں زوجیت میں واپس لینے کا زیادہ حق ہے اور عورتوں کے حقوق اسی طرح مردوں کے ذمہ ہیں

عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَاللّٰهُ

اُن پر ہے (مردوں) کا | دستور کے مطابق | اور مردوں کو | اُن پر | فضیلت ہے | اور اللہ

جس طرح مردوں کے حقوق عورتوں کے ذمہ ہیں دستور کے مطابق البتہ مردوں کو عورتوں پر ایک گونہ فضیلت دی گئی ہے اور اللہ

عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۸﴾ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌ ۢ بِمَعْرُوْفٍ

غالب | حکمت والا ہے | طلاق (رجعی) دوبارہ ہے | پھر روک لینا ہے | بھلائی کے ساتھ

غالب اور حکمت والا ہے طلاق (رجعی) دو مرتبہ ہے اس کے بعد یا تو (مطلقہ) کو حسنِ سلوک کے ساتھ روک

اَوْ تَسْرِيْحٌ ۢ بِاِحْسَانٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ

یا چھوڑ دینا ہے | نیکی کے ساتھ | اور نہیں جائز | تمہارے لئے | کہ لے لو تم | اُس میں سے

لیا جائے یا اچھے طریقے سے الگ کر دیا جائے اور تمہارے لئے یہ جائز نہیں کہ جو کچھ (مہر وغیرہ) تم انہیں دے

اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْـًٔا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا

جو دیا تم نے اُن کو | کچھ | مگر (اس صورت میں) | کہ دونوں ڈریں | کہ | قائم نہ رکھ سکیں گے وہ

چکے ہو اس میں کچھ واپس لے لو مگر اس صورت میں جب کہ دونوں کو خوف ہو کہ وہ اللہ کے حدود

حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ

اللہ کی حدیں | پھر اگر | تم کو خوف ہو | کہ وہ دونوں قائم نہ رکھ سکیں گے | حدیں | اللہ کی

قائم نہ رکھ سکیں گے پس اگر تمہیں ڈر ہو کہ مرد و عورت اللہ کی مقرر کردہ حدود کو قائم نہ رکھیں گے

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ

تو نہیں (کوئی) گناہ | اُن دونوں پر | اس میں | کہ عورت معاوضہ دے (کر جان چھڑالے) | یہ حدیں ہیں

تو اس میں ان پر کوئی گناہ نہیں کہ عورت کچھ دے دلا کر (شوہر سے) اپنا پیچھا چھڑالے یہ اللہ کی

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۲۸) طلاق یافتہ عورت کی عدت اور خواتین کے حقوق: جس عورت کو صرف ایک طلاق دی گئی ہو تو وہ تین حیض آنے تک کسی اور شخص سے نکاح نہیں کر سکتی، تا کہ حمل معلوم ہو جائے۔ اور بچے کا نسب واضح طور پر معلوم ہو سکے، اسی لئے عورت پر اپنے حمل کا ظاہر کرنا فرض قرار دیا گیا ہے۔ اس مدت انتظار کو عـدّتِ طـلاق کہتے ہیں اور اس عدت میں، مرد کو اپنی بیوی سے رجوع کرنے کا اختیار ہے۔ بشرطیکہ صلح اور حسن سلوک کے لئے ہو۔ کیونکہ عورت کے بھی، مرد پر ویسے ہی باہمی حسن سلوک کے حقوق ہیں۔ جیسے مرد کے عورت پر۔ مگر اس معاملہ میں اللہ نے مرد کو عورت پر ذمہ دارانہ برتری دی ہے اور اختیار دیا ہے کہ وہ چاہے تو اسے دستور کے مطابق اپنے نکاح میں رکھ لے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

اسماء: بُعُوْلَتُهُنَّ: ان عورتوں کے شوہر، خاوند۔ بُعُوْلَةٌ: بَعْلٌ کی جمع ہے۔ هُنَّ: ضمیر مجرور متصل باضافت جمع مونث غائب۔ قُرُوْٓءٍ: حیض۔ اَرْحَامٌ: (واحد رحم) بچہ دان۔ بُعُوْلَةٌ: شوہر۔ رِجَالٌ: واحد۔ رَجُلٌ: مرد۔

اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ

اللہ کی | سو تجاوز نہ کرو اُن سے | اور جو کوئی تجاوز کرے گا | اللہ کی حدوں سے | سو وُہی ہیں

حد بندیاں ہیں پس ان سے باہر مت جاؤ اور جو کوئی اللہ کے حدود سے تجاوز کرے گا وہی ظالموں میں

هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲۹﴾ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ

ظالم | پھر اگر (تیسری) طلاق دیدی اُس کو | تو وہ حلال نہ ہوگی | اُس کیلئے | اس کے بعد

شمار ہوگا پھر اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو تیسری طلاق دے چکا تو وہ اس کے لئے پھر حلال نہیں ہو سکتی

حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ۭ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ

جب تک کہ وہ نکاح نہ کرلے | کسی اور خاوند سے | پھر اگر وہ بھی اسکو طلاق دیدے | تو نہیں گناہ | اُن دونوں پر

تاوقتیکہ وہ کسی دوسرے مرد سے نکاح نہ کرے پھر اگر وہ (دوسرا شوہر اپنی مرضی سے) اس کو طلاق دیدے تو اب اُن پر کوئی گناہ نہیں

اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ

کہ آپس میں رجوع کرلیں | اگر اُنہیں یقین ہو | کہ وہ دونوں قائم رکھ سکیں | حدیں | اللہ کی

کہ وہ پھر آپس میں (عدت گزرنے کے بعد) شادی کرلیں بشرطیکہ انہیں یقین ہو کہ وہ اللہ کی مقرر کردہ حدود قائم رکھ سکیں گے

وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۰﴾

اور یہ | حدیں ہیں | اللہ کی | وہ (کھول کر) بیان کرتا ہے ان کو | اُن لوگوں کے لئے | جو علم رکھتے ہیں

اور یہ اللہ کی حدود ہیں جنہیں وہ سمجھدار لوگوں کے لئے کھول کھول کر بیان کرتا ہے

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ

اور جب طلاق دے چکو | عورتوں کو | پھر وہ پہنچ جائیں | اپنی عدت کو | تو روک لو انہیں

اور جب تم عورتوں کو (رجعی) طلاق دے چکو اور ان کی عدت پوری ہو جائے تو انہیں عزت سے

بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۠ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا

مناسب طریقے سے | یا چھوڑ دو انہیں | مناسب طریقے سے | اور نہ روکے رہو ان کو | تکلیف دینے کو

روک لو یا شرافت سے علیحدہ کردو اور انہیں تنگ کرنے کے لئے روکے نہ رکھو

لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۭ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا

تاکہ تم سختی کرو | اور جو کوئی | ایسا کرے | تو اس نے ظلم کیا | اپنے اوپر | اور نہ اڑاؤ

(کہیں ایسا نہ ہو) کہ اللہ کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز کر جاؤ اور جو شخص ایسا کریگا وہ اپنی ہی جان پر ظلم کریگا اور اللہ کے

اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۡ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ

اللہ کی آیتوں کا | مذاق | اور یاد کرو | اللہ کے احسان کو | جو اس نے تم پر کیا ہے | اور وہ جو

احکام کو ہنسی مذاق نہ سمجھو اور اللہ کی ان نعمتوں کو یاد رکھو جو تم پر ہیں اور اس کتاب و حکمت کو بھی یاد رکھو

اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ۭ

اُتاری تم پر | کتاب | اور دانائی | کہ نصیحت کرے تم کو | اُس سے

جو اُس نے تم پر اُتاری کہ تمہیں اس کے ذریعہ نصیحت فرمائے

(۲۲۹) طلاق، رجوع، اور خلع کے احکام: زمانۂ جاہلیت میں دستور تھا کہ مرد عورت کو محض تنگ کرنے کے لئے بار بار طلاق دے کر اس سے عدت کے اندر رجوع کرتا رہتا تھا، اللہ تعالیٰ نے اس ظالمانہ دستور کو بند فرمادیا ہے کہ رجعی طـــلاق صرف دو دفعہ دے سکتا ہے، اس کے بعد یا تو اسے آخری طلاق دے دے یا رجوع اور صلح کر کے اچھے طریقے سے اس کو رکھ لے اور طلاق کی صورت میں مرد کو جائز نہیں کہ بیوی کا مہر واپس لے۔ ہاں اگر کسی طرح سے میاں بیوی میں صلح نہ ہو سکے اور اللہ کے احکام کی مخالفت کا خطرہ ہو تو عورت اپنا کچھ مال دے کر یا حق مہر چھوڑ کر، مرد سے طلاق لے لے تو اس میں دونوں پر کوئی گناہ نہیں ایسی طلاق کو خُـلـع کہتے ہیں یہ اللہ کی حدیں ہیں۔ ان کی خلاف ورزی نہیں کرنا چاہئے اور جو خلاف ورزی کرے وہ ظالم ہے۔

(۲۳۰) طلاقِ مغلظّہ کے بعد پہلے شوہر سے نکاح کے احکام: تیسری طلاق کے بعد وہ عورت، اپنے سابقہ خاوند کے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتی، جب تک کہ وہ کسی اور شخص سے نکاح کرے اور وہ شخص اس سے ہمبستر ہو کر اپنی مرضی سے طلاق دے دے، اس طرح وہ عورت دوبارہ پہلے خاوند کے ساتھ مصالحت کر کے نکاح کر سکتی ہے۔ اسے "حـــلالـــہ" کہتے ہیں۔ بشرطیکہ قوانین الٰہی کی پابندی کرنے کا خیال ہو اور یہ حلالہ، خلع، رجعت اور طلاق وغیرہ حدود اور قوانین الٰہی ہیں۔ ان کی پابندی لازم اور خلاف ورزی جرم ہے اس لئے اللہ ان احکام کو اہل علم کے لئے کھول کر بیان فرماتا ہے۔

افعال: مَآ اٰتَیْتُمُوْھُنَّ: جو تم نے ان (عورتوں) کو دیا (اٰتٰی یُؤْتِیْ)۔ اِفْتَدَتْ: (افتداء) اس (عورت) نے فدیہ یعنی بدلہ دیا، ماضی واحد مونث غائب (اِفْتَدٰی یَفْتَدِیْ)۔ یَتَعَدَّ: (تَعَدِّی سے عدد) وہ حد سے تجاوز کرتا ہے، مضارع۔ یَتَرَاجَعَا: (رَجُوْعٌ) وہ دونوں آپس میں رجوع کرلیں، مضارع تثنیہ غائب۔

اسماء: مَرَّتَانِ: دو مرتبہ، یہ مَرَّۃٌ کا تثنیہ ہے۔ اِمْسَاکٌ: روکنا۔ مَعْرُوْفٌ: اچھے طریقہ سے، بہتر، مناسب۔ تَسْرِیْحٌ: چھوڑنا۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۳۱﴾

اور ڈرو اللہ سے | اور جان لو | کہ | اللہ | ہر چیز کو | خوب جانتا ہے

اور خدا کا خوف ہر وقت پیش نظر رکھو اور یقین جانو کہ اللہ تمام باتوں کو جانتا ہے

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ

اور جب طلاق دے دو تم | عورتوں کو | اور وہ پہنچ جائیں | اپنی عدت کو | تو نہ روکو انہیں

اور جب تم عورتوں کو رجعی طلاق دے چکو اور وہ اپنی عدت بھی ختم کر لیں تو پھر انہیں اس سے نہ روکو

اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ ذٰلِكَ

نکاح کرنے سے | اپنے شوہروں سے | جب کہ راضی ہوں | آپس میں | دستور کے مطابق | اس سے

کہ وہ باہمی رضامندی سے مناسب طور پر اپنے ہی مرد (یا کسی اور) سے نکاح کر لیں ان احکام کے

يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

نصیحت کی جاتی ہے | اُس کو | جو ہو | تم میں سے | ایمان رکھتا | اللہ | اور روزِ آخر پر

ساتھ تم میں سے ان لوگوں کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ پر اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں

ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۲﴾

یہ تمہارے لئے پاکیزگی ہے | اور صفائی | اور اللہ | جانتا ہے | اور تم | نہیں جانتے

یہ تمہارے لئے بہت پاکیزہ اور صفائی کی بات ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے

وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ

اور مائیں | دودھ پلائیں | اپنے بچوں کو | دو برس | پورے | اُس کیلئے

اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں یہ (مدت) اس کے لئے ہے

اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ۭ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ

جو چاہے | پورا کرنا | دودھ (پلانے) کی مدت کو | اور والد پر | ان کا کھانا

جو پوری مدت دودھ پلانا چاہے اور باپ پر فرض ہے کہ وہ بچے کی ماں کے کھانے پہننے کا (مطلقہ ہونے کی حالت میں بھی)

وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ

اور کپڑا ہے | دستور کے مطابق | تکلیف نہیں دی جاتی | کسی کو | مگر | اس کی طاقت کے مطابق

مناسب انتظام کرے کسی شخص کو بھی اس کی بساط سے بڑھ کر تکلیف نہیں دی جاتی

لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ

تکلیف نہ دی جائے | ماں کو | اُس کے بچے کی وجہ سے | اور نہ والد کو | اسکے بچہ کی وجہ سے

ماں کو اس کے بچے کی وجہ سے یا باپ کو اس کے بچے کی وجہ سے نقصان نہ پہنچایا جائے

وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا

اور وارث کیلئے بھی | ایسا ہی (حکم) ہے | پھر اگر دونوں چاہیں | دودھ چھڑانا | دونوں رضامندی سے

اور یہی احکام بچوں کے وارثوں پر بھی عائد ہوتے ہیں پھر اگر باہمی رضامندی اور مشورہ سے (قبل از وقت) دودھ چھڑانا چاہیں

آیت نمبر

(۲۳۱) **مطلقہ عورت کے معاملے میں مرد کی ذمہ داری:** ایک یا دو طلاق کی عدت کے ختم ہونے تک مرد کو رجوع کرنے کا اختیار ہے کہ چاہے تو حسن سلوک سے بیوی کو پاس رکھ لے' یا چاہے بھلائی کے ساتھ رخصت کر دے اور محض تنگ کرنے کے لئے بار بار رجعت ہرگز درست نہیں۔ یہ ظلم ہے اور اللہ کے احکام اور آیات کا مذاق نہ اڑاؤ۔ اور اس کا یہ احسان یاد رکھو کہ اس نے تمہیں اسلام جیسی نعمت دی اور تمہاری ہدایت اور نصیحت کے لئے قرآن نازل فرمایا اور یہ تمام احکام سکھا دیئے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ ہر چیز سے خوب واقف ہے۔

(۲۳۲) **طلاق کے بعد' عورت کا نکاح ثانی کا حق:** جب عورتوں کو رجعی طلاق مل جائے اور ان کی عدت پوری ہو جائے تو عورتوں کے شرعی اولیاء (والدین وغیرہ) سے خطاب ہے کہ تم انہیں واپس اپنے شوہروں سے نکاح سے نہ روکو' اگر وہ میاں بیوی آپس میں راضی ہو جائیں یا سابقہ شوہر کو ہدایت ہے کہ طلاق دے چکنے کے بعد اپنی سابقہ بیوی کو دوسری جگہ شریعت کے مطابق نکاح کرنے سے نہ روکو۔ یہ نصیحت ان لوگوں کے لئے ہے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور اس میں تمہارے لئے پاکیزگی اور صفائی بھی ہے۔ اور خدا تعالیٰ جن مصلحتوں کو جانتا ہے تم نہیں جانتے۔

افعال: بَلَغْنَ: (بلوغ) وہ پہنچیں' ماضی جمع مونث غائب (بَلَغَ يَبْلُغُ)۔ سَرِّحُوْا: (تَسْرِيْحٌ) تم چھوڑ دو' امر حاضر (سَرَّحَ يُسَرِّحُ)۔
لَا تَعْضُلُوْا: (عضل) مت روکو' نہی جمع حاضر۔ تَرَاضَوْا: (رِضٰی) وہ راضی ہوئے' ماضی۔
اسماء: اَجَلَ: مدت' میعاد۔ هُزُوًا: تمسخر' مذاق۔ اَزْكٰى: بہت پاکیزہ۔

وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۗ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا

اور باہمی مشورہ سے | تو (کچھ) گناہ نہیں | اُن دونوں پر | اور اگر | تم چاہو | کہ | تم دودھ پلواؤ

تو اس میں بھی ان پر کوئی گناہ نہیں اور اگر تم چاہو کہ اپنی اولاد کو کسی دوسری عورت سے دودھ پلواؤ

اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ

اپنے بچوں کو | تو بھی کوئی حرج نہیں | تم پر | جبکہ | دے دو تم (دایہ کو) | جو دینا مقرر کیا ہے تم نے

تو اس میں بھی کوئی گناہ نہیں شرط یہ ہے کہ تم نے جو کچھ دینا مقرر کیا تھا وہ دستور کے مطابق

بِالْمَعْرُوْفِ ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

موافق دستور کے | اور ڈرو | اللہ سے | اور جان لو | کہ | اللہ | اُس کو | جو تم کرتے ہو

انہیں دے دو اور ہر حال میں اللہ سے ڈرو اور یقین جانو کہ اللہ تمہارے ان اعمال کو جو تم کر رہے ہو

بَصِيْرٌ ﴿۲۳۳﴾ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا

خوب دیکھتا ہے | اور جو لوگ | مرجائیں | تم میں سے | اور چھوڑ جائیں | اپنی بیویاں

خوب دیکھ رہا ہے اور تم میں سے جو لوگ فوت ہو جائیں اور بیویاں پیچھے چھوڑ جائیں

يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ

(وہ بیوائیں) انتظار کریں | اپنے اُوپر | چار | مہینے | دس دن | پھر جب | وہ پوری کرلیں

(اُن کی بیواؤں کو چاہئے کہ) وہ چار ماہ اور دس دن تک اپنے آپ کو (نکاح سے) روکے رکھیں پھر جب یہ عدت پوری

اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِىْٓ اَنْفُسِهِنَّ

اپنی عدت | تو (کوئی) گناہ نہیں | تم پر | اُس میں جو فیصلہ وہ کریں | اپنے حق میں

کر چکیں تو تم پر اس کاروائی میں کوئی گناہ نہیں جو وہ جائز طریقے سے (نکاح کے لئے) کریں

بِالْمَعْرُوْفِ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۳۴﴾ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ

دستور کے مطابق | اور اللہ | اُس سے | جو تم کرتے ہو | خوب خبردار ہے | اور نہیں گناہ | تم پر

اور اللہ تمہارے اعمال سے پوری طرح باخبر ہے اور اس میں بھی تم پر کوئی گناہ نہیں

فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ

اس میں | کہ اشارہ کرو | نکاح کا | ان (بیوہ) عورتوں سے | یا چھپاؤ تم اس کو

اگر تم (عدت کے اندر) ایسی عورتوں سے اشارۃً نکاح کا خیال ظاہر کرو یا اپنے دل میں (نکاح کی خواہش)

فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ ۗ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ

اپنے دل میں | اللہ جانتا ہے | کہ تم | ضرور ذکر کرو گے اُن کا | لیکن

پوشیدہ رکھو اللہ کو معلوم ہے کہ تمہیں ان کا خیال ضرور آئے گا لیکن

لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۬ وَلَا تَعْزِمُوْا

نہ کرو وعدہ (نکاح کا) اُن سے | مخفی طور پر | مگر | یہ کہ کہو | بات | مناسب | اور تم عزم نہ کرو

مخفی طور پر اُن سے کوئی وعدہ نہ لو ہاں جائز طور پر ان سے کوئی بات کہہ سکتے ہو اور اُس وقت تک تم

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۲۳۳) **بچے کو دودھ پلوانے کی مدت اور اخراجات کی ادائیگی:** عورت کا نان نفقہ (کھانا کپڑا) مرد کے ذمے لازمی ہے اس کی تین صورتیں ہیں۔ (۱) جب عورت اس کے نکاح میں ہو۔ (۲) جب عورت کو طلاق ہو جائے اور وہ عدت میں ہو۔ (۳) عدت ختم ہو جائے' اور عورت اپنے بچے کو دودھ پلا رہی ہو اس صورت میں چونکہ بچہ' شوہر کی ملکیت ہے اس لئے دودھ پلانے کی اجرت کے طور پر عورت کو معاوضہ دیا جائے گا۔ اور دودھ پلانے کی اجرت زیادہ سے زیادہ دو سال تک بچے کے باپ سے طلب کی جاسکتی ہے۔ البتہ ماں باپ کی باہمی رضامندی سے دودھ پلانے کی مدت دو سال سے کم بھی مقرر کی جاسکتی ہے اور بچہ کی وجہ سے ماں باپ ایک دوسرے کو اذیت نہ دیں۔ مثلاً ماں دودھ پلانے کی بہت زیادہ اجرت مانگے یا باپ بالکل ناکافی اجرت دے یا انکار کرے۔ یا ماں بلاوجہ دودھ پلانے سے انکار کرے یا باپ خواہ مخواہ ماں سے بچہ کو جدا کر کے کسی اور خاتون سے دودھ پلوائے۔ البتہ اگر باپ' اپنے بچے کے مفاد کی خاطر یا کسی مصلحت کے تحت دوسری عورت سے دودھ پلوانا چاہے تو دودھ پلانے والی کو اس کا جائز معاوضہ دے اور اگر بچے کی اصل ماں سے کوئی معاوضہ طے ہو چکا ہو تو وہ بھی نہ روکے۔ اور اگر بچے کا باپ مرجائے تو دودھ پلوانے اور خرچ برداشت کرنے کی ذمہ داری اس کے وارثوں پر ہوگی' اور یہاں وارث سے مراد وہ وارث ہے جو محرم بھی ہو۔ (تفسیر عثمانی)

(۲۳۴) **بیوہ عورت کی عدت کے احکام:** عدت کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) **عدت طلاق:** اگر کسی عورت کو طلاق مل جائے تو اس کی عدت (انتظار) تین حیض آنے تک ہے۔ تاکہ معلوم ہو جائے کہ اسے حمل نہیں ہے اور اگر اسے حمل ہو تو پھر وضع حمل (اولاد پیدا ہونے تک) اس کی عدت ہوگی۔ لیکن اگر عورت کو اس وجہ سے حیض نہ آتا ہو کہ وہ بہت چھوٹی ہے یا بہت بوڑھی ہو چکی ہے تو اس کی عدت طلاق تین ماہ ہوگی۔ (۲) **عدت وفات:** جس کا اس آیت میں ذکر ہے یعنی اگر کسی عورت کا شوہر مرجائے اور اسے حمل ہو تو اس کی عدت وضع حمل ہوگی یا اگر حمل نہ ہو تو اس کی عدت کی مدت ۴ ماہ دس دن ہوگی۔ اس کے بعد اگر وہ مناسب جگہ نکاح کرنا چاہیں تو انہیں نہ روکا جائے۔

افعال: **يُرْضِعْنَ:** (رضاعت) وہ دودھ پلائیں' مضارع جمع مونث غائب۔ **يُتِمَّ:** وہ تمام کرتا ہے' مضارع۔ **تَسْتَرْضِعُوا:** (رِضَاعَة) تم دودھ پلواتے ہو' مضارع۔ **سَلَّمْتُمْ:** (تَسْلِيمٌ) تم نے سپرد کیا' ماضی (سَلَّمَ يُسَلِّمُ)۔ **يُتَوَفَّوْنَ:** (وفاء) وہ مرجائیں' مضارع (تَوَفَّى' يَتَوَفَّى)۔ **يَذَرُونَ:** (وَذَرَ) وہ چھوڑ جائیں' مضارع جمع غائب' واحد يَذَرُ۔

اسماء: **حَوْلَيْنِ:** دو برس' حَوْل کا تثنیہ ہے۔ **كِسْوَةُ:** کپڑا۔ **فِصَالٌ:** دودھ چھڑانا۔ **تَرَاضٍ:** آپس میں رضامندی سے۔ **مَوْلُودٌ لَهُ:** اس کو جس کا بچہ ہے' یعنی باپ۔

عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ

عقدِ نکاح کا | اس وقت تک | کہ پہنچ جائے | عدت | مقررہ وقت تک | اور جان لو | کہ

عقدِ نکاح کا قصد نہ کرو جب تک کہ عدت پوری نہ ہوجائے اور اس بات کو اچھی طرح جان رکھو کہ

اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ

اللہ | جانتا ہے | جو کچھ | تمہارے دلوں میں ہے | پس اُس سے ڈرتے رہو | اور جان لو | کہ | اللہ

اللہ کو ان سب باتوں کا علم ہے جو تمہارے دلوں میں ہیں پس اس سے ڈرتے رہو اور یقین جانو کہ اللہ

غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۲۳۵﴾ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا

بڑا بخشنے والا | بردبار ہے | نہیں (کوئی) گناہ | تم پر | اگر تم طلاق دے دو | عورتوں کو | جبکہ

بخشنے والا اور نہایت تحمل کرنے والا ہے، تم پر کچھ گناہ نہیں اگر تم عورتوں کو ہاتھ لگانے یا

لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۖۚ وَّمَتِّعُوْهُنَّ ۚ

انہیں ہاتھ بھی نہ لگایا ہو | اور (نہ) مقرر کیا ہو | اُن کے لئے | کچھ مہر | اور انہیں کچھ سامان دے دو

اُن کا مہر مقرر کرنے سے پہلے طلاق دے دو البتہ انہیں کچھ مالی فائدہ دے دو،

عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا ۢ

وسعت والے پر | اپنی طاقت کے مطابق | اور مفلس پر | اپنی حیثیت کے مطابق | کچھ سامان

مالدار اپنی حیثیت کے مطابق دے اور تنگدست اپنی حیثیت کے مطابق، یہ مالی تعاون مناسب طریقے سے

بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۳۶﴾ وَ اِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ

حسب دستور | (یہ) حق (ہے) | نیک لوگوں پر | اور | اگر | تم طلاق دو ان کو

ہونا چاہئے نیک لوگوں کے لئے ایسا کرنا ضروری ہے اور اگر تم انہیں چھونے سے پہلے

مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ

پیشتر اسکے | کہ انہیں ہاتھ لگاؤ | حالانکہ | مقرر کر چکے ہو | ان کیلئے | مہر | تو نصف

طلاق دے دو اور اُن کا مہر مقرر کر چکے ہو تو چاہئے کہ نصف مہر ادا کرو

مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ

اس کا جو | تم نے مقرر کیا تھا | مگر | یہ کہ وہ عورتیں معاف کریں | یا معاف کردے | وہ شخص | جس کے ہاتھ میں ہے

جو تم نے مقرر کیا تھا ہاں اگر عورت خود اپنا حق معاف کر دے یا وہ جس کے ہاتھ میں نکاح کا اختیار ہے نرمی سے کام لے

عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۭ وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۭ وَلَا تَنْسَوُا

گرہ | نکاح کی | اور اگر تم درگزر کرو | تو یہ زیادہ قریب ہے | پرہیزگاری سے | اور نہ بھلاؤ

کر (پورا مہر دے دے) اور اگر تم درگزر کرو تو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور آپس میں ایک دوسرے پر

الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۷﴾ حٰفِظُوْا

احسان کرنا | آپس میں | بیشک | اللہ | اُس کو جو | تم کرتے ہو | خوب دیکھتا ہے | حفاظت کیا کرو

احسان کرنے سے غفلت نہ کرو بیشک اللہ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے نمازوں کی حفاظت

(۲۳۵) **عدت کے دوران پیغام نکاح کے احکام:** عدت وفات میں اشارہ کنایہ سے نکاح کا پیغام پہنچانا تو درست ہے' مگر نکاح کا خفیہ وعدہ کر لینا' یا نکاح کی پکی بات ٹھہرانا یا نکاح کے بارے میں صریح گفتگو عدت کے اختتام تک درست نہیں۔ کیونکہ عدت کے بعد ہی حمل کا پتہ لگ سکتا ہے اور جان لو کہ اللہ دلوں کی بات کو جانتا ہے اس سے ڈرتے رہنا چاہیۓ اور یقین رکھنا چاہیۓ کہ اللہ بڑا بخشنے والا اور حلم والا ہے۔

(۲۳۶) **عورت کی رخصتی سے پہلے طلاق' اور اس کے مالی حقوق:** اگر عورت کو خلوت صحیحہ سے قبل' یا مہر مقرر کرنے سے پہلے' طلاق دی جائے' تو کچھ گناہ نہیں اور مہر کی ادائیگی بھی ضروری نہیں۔ طلاق واقع ہو جائے گی۔ لیکن فقیر یا امیر کو اپنی مالی حیثیت کے مطابق مطلقہ عورت کو کچھ مناسب تحفہ یا سامان دینا چاہیۓ جس کی مقدار کم سے کم تین کپڑے ہیں اور زیادہ جتنا دے' اس کی نیکی ہے' مطلقہ عورت کی یہ عزت اور دلجوئی کرنا نیک لوگوں کیلئے ضروری ہے۔

(۲۳۷) اگر مہر مقرر ہو چکنے کے بعد' لیکن ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دے تو آدھا مہر' عورت کو دینا واجب ہوگا البتہ اگر عورت یہ نصف مہر بھی معاف کر دے یا مرد (نصف مہر) کی بجائے اسے پورا ادا کر دے تو یہ بھی درست ہے اور بندوں کے آپس میں ایک دوسرے کو حقوق معاف کر دینا' تقویٰ کے زیادہ قریب ہے' اور آپس میں احسان کرنا ہمیشہ مدنظر رہنا چاہیۓ۔ اس کا بڑا ثواب ہے' اللہ تمہارے سب اعمال کو دیکھتا ہے۔

افعال: **عَرَّضْتُمْ:** (تَعْرِیْض) تم نے اشارہ میں کہا' ماضی۔ **اَکْنَنْتُمْ:** (اِکْنَان) تم نے چھپایا' ماضی۔ **مَکْنُوْن:** پوشیدہ۔ **لَا تُوَاعِدُوْا:** (وَعْدٌ) وعدہ مت کرو' نہی (وَعَدَ یَعِدُ)۔ **لَا تَعْزِمُوْا:** (عزم) مت عزم کرو' پکا کرو' (عَزَمَ' یَعْزِمُ)۔ **اِحْذَرُوْا:** (حَذَرَ) تم ڈرو' امر (حَذِرَ یَحْذَرُ)۔ **لَمْ تَمَسُّوْا:** (مَسّ) تم نے نہ چھوا' مضارع منفی (مَسَّ یَمَسُّ)۔ **تَفْرِضُوْا:** (فَرْض) تم مقرر کرتے ہو' مضارع (فَرَضَ یَفْرِضُ)۔ **مَتِّعُوْا:** تم فائدہ پہنچاؤ' امر حاضر (مَتَّعَ یُمَتِّعُ)۔ **یَعْفُوْنَ:** (عَفْو) وہ معاف کرتے ہیں' مضارع' (پہلے بھی آ چکا ہے) عَفَا یَعْفُوْا۔ **لَا تَنْسَوْا:** (نِسْیَان) مت بھولو' نہی' (نَسِیَ یَنْسٰی)۔

اسماء: **خِطْبَۃِ:** پیغام نکاح۔ **فَرِیْضَۃً:** مہر کے مقرر کرنے کو کہتے ہیں۔ **مُوْسِعٌ:** وسعت والا' اسم فاعل۔ **قَدَرٌ:** حیثیت۔ **مُقْتِرِ:** تنگدست۔

عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۚ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴿٢٣٨﴾

سب نمازوں کی | اور درمیانی نماز کی | اور کھڑے رہا کرو اللہ کیلئے | عاجزی سے

اور پابندی کرو خصوصاً درمیانی نماز کی، اور اللہ کے حضور میں عاجزی و ادب سے کھڑے ہوا کرو

فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ

پھر اگر تم کو خوف ہو | تو پیدل | یا سوار ہی (پڑھ لیا کرو) | پھر جب | امن پاؤ | تو یاد کیا کرو | اللہ کو

پھر اگر تمہیں (دشمن کا) خوف ہو (تو نماز پڑھ لو) کھڑے کھڑے یا سوار، پھر جب تمہیں امن حاصل ہو جائے تو اللہ کو یاد کرو

كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٩﴾ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ

جیسا | اُس نے سکھایا تم کو | جو | تم نہ جانتے تھے | اور جو لوگ | مرجائیں

جس طرح کہ اُس نے تمہیں تعلیم دی ہے جو تم پہلے نہیں جانتے تھے اور جو لوگ تم میں سے

مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۖۚ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا

تم میں سے | اور چھوڑ جائیں | بیویاں | (وہ) وصیت (کر جایا) کریں | اپنی بیویوں کے لئے | خرچ (کی)

فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں انہیں چاہئے کہ وہ اپنی بیویوں کے حق میں وصیت کر جائیں

اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ

ایک سال تک | بغیر (گھر سے) نکالے ہوئے | پھر اگر وہ خود نکل جائیں | تو نہیں گناہ | تم پر

کہ ایک سال تک انہیں خرچہ دیا جائے اور گھروں سے نہ نکالا جائے پھر اگر وہ خود بخود نکل جائیں تو انہوں نے جائز طور پر

فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ۗ وَاللّٰهُ

اُس میں | جو (فیصلہ) وہ (بیوائیں) کریں | اپنے حق میں | مناسب طریقے سے | اور اللہ

اپنے لئے جو فیصلہ کیا تم (ورثاء) پر اس سے کوئی گناہ لازم نہیں آتا اور اللہ

عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٤٠﴾ وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ حَقًّا

زبردست | حکمت والا ہے | اور مطلقہ عورتوں کو | کچھ فائدہ (دینا چاہئے) | دستور کے موافق | (یہ) حق ہے

غالب اور حکمت والا ہے، اور مطلقہ عورتوں کو کچھ مناسب مالی فائدہ دینا چاہئے، یہ متقی لوگوں کے لئے

عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿٢٤١﴾ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ

پرہیزگاروں پر | اسی طرح | بیان کرتا ہے | اللہ | تمہارے لئے | آیتیں | تاکہ تم

ضروری ہے اسی طرح اللہ اپنے احکام تمہارے لئے کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم

تَعْقِلُوْنَ ﴿٢٤٢﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ

سمجھ لو | کیا نہیں دیکھا تو نے | ان لوگوں کو | جو نکل گئے تھے | اپنے گھروں سے

سمجھ سکو (اے پیغمبر!) کیا آپ نے اُن لوگوں کے حال پر غور نہیں کیا جو موت کے ڈر سے گھروں سے نکل بھاگے تھے

وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۪ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۟ ثُمَّ

اور وہ ہزاروں تھے | موت سے ڈر کر | پھر کہا | اُنہیں | اللہ نے | کہ مرجاؤ | پھر

اور وہ ہزاروں کی تعداد میں تھے پھر اللہ نے ان کو حکم دیا کہ مر جاؤ (چنانچہ وہ مر گئے) پھر

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۳۸) ہر حال میں نماز کی پابندی اور حفاظت: تمام نمازوں کا اور خاص طور درمیانی نماز (عصر) کا خیال رکھا کرو۔ اور اللہ کے آگے نہایت عاجزی اور خشوع وخضوع سے کھڑے ہوا کرو۔

(۲۳۹) اور خوف یا جنگ کے وقت کھڑے کھڑے یا سواری پر، قبلہ رو ہوسکیں یا نہ ہوسکیں، صرف اشارے سے نماز جائز ہے یعنی نماز کے اذکار، قرأت، تشہد وغیرہ پڑھ لے۔ لیکن جب امن ہوجائے تو اسی طریقہ سے نماز باقاعدہ پڑھنی چاہئے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سکھایا ہے۔

نوٹ: طلاق کے احکام کے درمیان، جنگ وامن کی حالت میں نماز کی پابندی وحفاظت کرنے کے حکم، شاید اس لئے ہے کہ دنیا کے ان معاملات اور جھگڑوں میں، وہی شخص، اعتدال کے راستے پر قائم رہ سکتا ہے، جو ہر حال میں ذکر ونماز کے ذریعے اللہ سے اپنا بندگی کا تعلق جوڑتا اور تر وتازہ کرتا رہے۔

(۲۴۰) بیوہ کیلئے وصیت: یہ میراث کے تفصیلی احکام آنے سے پہلے، شروع زمانے کا حکم ہے کہ بیوہ کو ایک سال تک گھر سے نہ نکالنا چاہئے۔ اور اس کے نان ونفقہ کی ذمہ داری بھی وارثوں پر ہے لیکن اگر وہ خود جا کر اپنے نکاح کا شریعت کے مطابق انتظام کرلے تو بھی تم پر کوئی گناہ نہیں، بعد میں جب میراث میں بیوہ اور اس کی اولاد کے باقاعدہ حصے شریعت میں مقرر ہوچکے اور عدت وفات کی مدت چار ماہ دس دن مقرر ہوگئی تو یہ ایک سال والا حکم منسوخ ہوگیا۔ اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

(۲۴۱) ہر مطلقہ سے کچھ حسنِ سلوک کرنا اور جوڑا کپڑے وغیرہ دے دینا تقویٰ میں داخل اور مستحب ہے۔ البتہ آیت نمبر ۲۳۶ میں جس طلاق کا ذکر ہے کہ اس میں ابھی نہ مہر مقرر ہو، نہ ملاقات ہوئی ہو اور اس سے پہلے ہی طلاق ہوجائے تو ایسی عورت کو جوڑا تحفہ دینا ضروری ہے۔

(۲۴۲) اللہ تعالیٰ نے نکاح وطلاق وعدت وغیرہ کے احکام تفصیل سے بیان فرمائے ہیں۔ تاکہ تم اچھی طرح سمجھ لو۔

افعال: لَمْ تَرَ: (رُؤْيَة) تو نے نہ دیکھا، مضارع منفی۔ (رَاٰى، يَرٰى)۔

اسماء: قٰنِتِيْنَ: فرمانبردار۔ رِجَالًا: پیدل۔ رِجْلٌ: پاؤں، رَاجِلٌ۔ رُكْبَانًا: سوار۔ رَاكِبٌ کی جمع۔

أَحْيَاهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ

زندہ کردیا اُن کو | بے شک | اللہ | فضل والا ہے | لوگوں پر | لیکن | اکثر

(اپنے فضل و کرم سے) انہیں زندہ کر دیا بے شک اللہ لوگوں پر فضل کرنیوالا ہے لیکن اکثر

النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٢٤٣﴾ وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاعْلَمُوا

لوگ | شکر نہیں کرتے | اور جہاد کرو | اللہ کے راستہ میں | اور جان لو

لوگ شکر ادا نہیں کرتے اور اللہ کی راہ میں جنگ کرو اور یقین جانو

أَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٤٤﴾ مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا

کہ | اللہ | سننے والا | جاننے والا ہے | کون ہے | جو قرض دے | اللہ کو | قرض | اچھا

کہ اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے کون ہے جو اللہ کو قرضِ حسنہ دے

فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً ۚ وَاللَّهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ وَإِلَيْهِ

پھر وہ بڑھادے اسے | اس کیلئے | کئی گنا | زیادہ | اور اللہ (ہی) | (روزی) تنگ کرتا | اور فراخ کرتا ہے | اور اسی کی طرف

تاکہ اللہ اسے کئی گنا بڑھا کر بدلہ دے اور اللہ (ہی) رزق روکتا اور عطا کرتا ہے اور (یاد رکھو) تمہیں اسی کی

تُرْجَعُونَ ﴿٢٤٥﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الْمَلَإِ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَىٰ

تم لوٹائے جاؤ گے | کیا نہیں دیکھا آپ نے | ایک گروہ کو | بنی اسرائیل میں سے | بعد | موسیٰ کے

طرف لوٹ کر جانا ہے کیا آپ نے بنی اسرائیل کی ایک جماعت کے اس واقعہ پر غور نہیں کیا جو حضرت موسیٰ کے (زمانے کے)

إِذْ قَالُوا لِنَبِيٍّ لَهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ

جب کہا انہوں نے | اپنے پیغمبر سے | کہ مقرر کیجئے | ہمارے لئے | ایک بادشاہ | تاکہ ہم لڑیں | اللہ کی راہ میں

بعد پیش آیا جب انہوں نے اپنے نبی سے کہا کہ ہمارے لئے ایک بادشاہ مقرر کر دیجئے تاکہ ہم اللہ کے راستے میں جنگ کریں

قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَلَّا تُقَاتِلُوا ۖ قَالُوا

فرمایا | کیا بعید ہے تم سے | کہ اگر فرض کر دیا جائے تم پر | جہاد | تو تم نہ لڑو | وہ بولے

اس نبی نے کہا کہ یہ نہ ہو تم پر جہاد فرض کر دیا جائے اور تم نہ لڑو، کہنے لگے

وَمَا لَنَا أَلَّا نُقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدْ أُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا

کیا عذر ہوگا ہمارے لئے | کہ ہم نہ لڑیں | اللہ کی راہ میں | حالانکہ | ہم نکال دیے گئے ہیں | اپنے گھروں سے

کیا وجہ ہے کہ ہم اللہ کی راہ میں نہ لڑیں گے حالانکہ ہمیں اپنے گھروں سے نکالا گیا

وَأَبْنَائِنَا ۖ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ ۗ

اور اپنے بچوں سے | پھر جب فرض کر دیا گیا | اُن پر | جہاد | تو سب منہ موڑ گئے | چند لوگوں کے سوا | ان میں سے

اور اولاد سے علیحدہ کر دیا گیا ہے لیکن جب ان پر جہاد فرض کیا گیا تو چند لوگوں کے سوا سب پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے

وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ﴿٢٤٦﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ

اور اللہ | خوب جانتا ہے | ظالموں کو | اور کہا | اُن سے | اُن کے نبی نے | بیشک اللہ نے | مقرر کردیا ہے | تمہارے لئے

اور اللہ نافرمانوں کو خوب جانتا ہے اور ان سے ان کے نبی نے کہا کہ اللہ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۴۳) بہادری اور سخاوت میں زندگی جبکہ بزدلی میں موت ہے: یہاں بنی اسرائیل کی ایک جماعت کا حال بیان ہوا ہے کہ وہ طاعون یا جہاد سے ڈر کر اپنے وطن سے نکل بھاگے تھے۔ راستہ میں بحکمِ الٰہی سب کے سب مر گئے، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے اس وقت کے ایک پیغمبرؑ کی دعا سے انہیں دوبارہ زندہ فرما دیا اور اللہ اپنے بندوں پر بہت فضل والا ہے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔ (ف) اس واقعہ کے یہاں بیان کرنے سے مقصد یہ ہے کہ جہاد سے موت کے خوف سے نہ بھاگیں اور موت و حیات سب اللہ کے قبضہ میں سمجھیں۔

(۲۴۴) دینِ حق کی حفاظت کے لئے جہاد کرنا فرض ہے، اللہ ہر بات کو سنتا جانتا ہے۔

(۲۴۵) اس آیت میں جہاد کے لئے مال خرچ کرنے کی ترغیب ہے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں مال خرچ کرے گا اللہ اس کے مال میں کئی گنا برکت دے گا۔ تنگی، فراخی سب اللہ کے ہاتھ میں ہے، اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے (ف) راہِ خدا میں مال خرچ کرنے کو قرض سے اس لئے تشبیہ دی ہے کہ قرض ادا کرنا ضروری ہوتا ہے اور اللہ بھی اس مال کو بہت نفع کے ساتھ اپنے بندوں کو دنیا و آخرت میں واپس کر دیتا ہے۔

(۲۴۶) بنی اسرائیل کے لئے مجاہد بادشاہ کا تقرر: حضرت موسیٰ کے بعد حضرت شموئیل پیغمبر کے زمانہ میں بنی اسرائیل پر ایک کافر بادشاہ جالوت نے حملہ کر کے، غلبہ پا کر ان کو شہر سے نکال دیا اور بہت سے آدمی پکڑ کر لے گیا۔ تو بنی اسرائیل کے سرکردہ لوگ بیت المقدس میں جمع ہوئے اور اپنے پیغمبر سے درخواست کی کہ ان کیلئے ایک بادشاہ مقرر کیا جائے، جس کی قیادت میں وہ کفار سے جہاد کریں۔ پیغمبر نے فرمایا کہ اگر تم پر جہاد فرض کر دیا گیا تو تم سے کچھ بعید نہیں کہ تم نہ لڑو۔ تو وہ بولے: جب کفار نے ہمیں اپنے گھروں اور اولاد سے جدا کر دیا ہے تو کیا وجہ ہے کہ ہم نہ لڑیں گے۔ مگر جب ان پر جہاد فرض کر دیا گیا تو واقعی سوائے چند لوگوں کے باقی سب اپنے وعدے سے پھر گئے۔ اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

افعال: یُضٰعِفُ: (ضِعْفٌ) وہ دگنا کرتا ہے، مضارع۔ یَقْبِضُ: (قَبْضٌ) وہ تنگدست کرتا ہے، مضارع۔ یَبْصُطُ: (بَصْطٌ) وہ کشادہ کرتا ہے، مضارع۔ اِبْعَثْ: (دیکھو پہلا پارہ)۔ عَسَیْتُمْ: (عَسٰی) تم نے امید کی۔

اسماء: دِیَار: واحد۔ دَار: گھر۔ اُلُوْفٌ، اَلْفٌ: ہزار۔

حروف: ھَلْ: کیا، کلمۂ استفہام۔

طَالُوْتَ مَلِكًا ۭ قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ

طالوت کو | بادشاہ | وہ بولے | کیونکر ہوسکتی ہے | اس کی | حکومت | ہم پر | اور ہم | زیادہ حقدار ہیں

مقرر کیا ہے کہنے لگے بھلا اسے ہم پر کیونکر حکومت کا حق حاصل ہو سکتا ہے حالانکہ ہم اس سے زیادہ حکمرانی کے حقدار

بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ۭ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ

حکومت کے | اس سے | اور اُسکو نہیں دی گئی | فراخی | مال سے | فرمایا | بلاشبہ اللہ نے | چُنا ہے اُسے | تم پر

ہیں اور اُسے تو مال و دولت کی وسعت بھی حاصل نہیں (نبی نے) کہا اللہ نے تمہارے اُوپر حکومت کے لئے اسی کو منتخب کیا ہے

وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِى الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۭ وَاللّٰهُ يُؤْتِىْ مُلْكَهٗ

اور زیادہ دی اُسے | فراخی | علم میں | اور جسم میں | اور اللہ | دیتا ہے | اپنا ملک

اور اُسے علم کی فراوانی اور جسمانی طاقت عطا کی ہے اور اللہ تو اسی کو حکمرانی عطا کرتا ہے

مَنْ يَّشَاۤءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۴۷﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ

جسے چاہے | اور اللہ | بڑا وسعت والا | جاننے والا ہے | اور | کہا | اُن سے | اُنکے نبی نے | کہ یقیناً

جسے چاہتا ہے اور اللہ بڑا وسعت بخشنے والا اور جاننے والا ہے اور ان کے نبی نے ان سے کہا کہ دیکھو

اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

علامت | اُسکی حکومت کی (یہ ہے) | کہ آجائیگا تمہارے پاس | وہ صندوق | جس میں | تسلی ہے | تمہارے رب کی طرف

طالوت کی حکمرانی کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس وہ صندوق آجائے گا جس میں تمہارے رب کی طرف سے تسکین قلبی ہے

وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ

اور باقی ماندہ چیزیں | ان میں سے | جو چھوڑ گئی تھی | موسیٰؑ کی اولاد | اور ہارونؑ کی اولاد | اٹھا لائینگے اسے

اور بقیہ اشیاء بھی ہیں جو آلِ موسیٰ اور آل ہارون چھوڑ گئے تھے اُس کو فرشتے اُٹھائے ہوں گے

الْمَلٰۤئِكَةُ ۭ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۴۸﴾ فَلَمَّا

فرشتے | بلاشبہ | اس میں | نشانی ہے | تمہارے لئے | اگر تم ہو | مؤمن | پھر جب

یقیناً تمہارے لئے اس میں بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو پس جب

فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ

باہر نکلا | طالوت | لشکر سمیت | (تو) کہا | بلاشبہ | اللہ | آزمائے گا تمہیں | ایک دریا سے

طالوت لشکر سمیت چل کھڑا ہوا تو اُس نے کہا کہ اللہ ایک نہر کے ذریعہ سے تمہارا امتحان لینے والا ہے

فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّىْ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّىْٓ

پس جو شخص پی لے گا | اسمیں سے (سیر ہوکر) | وہ میرا ساتھی نہیں | اور جو | نہ چکھے گا اسکو | تو وہ بیشک میرا ہے

پس جس کسی نے اس میں سے (سیر ہوکر) پانی پیا وہ میری جماعت سے نہ ہوگا اور جو نہ پیئے گا وہ میری جماعت میں سے ہے

اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا

مگر | جو | بھر لے | چلو بھر | اپنے ہاتھ سے | پھر پی لیا | اس سے | (سب نے) سوائے | تھوڑے (لوگوں) کے

ہاں اپنے ہاتھ سے چلو بھر (پی) لینے میں کوئی حرج نہیں پھر ان میں سے چند لوگوں کے سوا سب نے (سیر ہو کر) پانی

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۲۴۷) بنی اسرائیل کی درخواست پر اللہ تعالیٰ نے طالوت کو ان کا بادشاہ مقرر فرما دیا اور وہ چونکہ کوئی خاندانی رئیس اور مالدار نہ تھے اس لئے قوم کے سرداروں نے اپنے آپ کو اس سے زیادہ حکومت کا مستحق قرار دیا۔ اس پر ان کو جواب دیا گیا کہ وہ تم سے زیادہ مستحق ہے۔ اس لئے کہ اللہ نے اسے علم اور جسمانی قوت، تم سے زیادہ بخشی ہے اور بادشاہت وقیادت کے لئے ان صفات کا ہونا ضروری ہے اور اللہ کو اختیار ہے جسے چاہے حکومت دے، اور اللہ بہت وسعت والا جاننے والا ہے۔

(۲۴۸) ان لوگوں کے اطمینان کے لئے حضرت شموئیلؑ نے بحکم الٰہی ان سے کہا کہ طالوت کے اللہ کی جانب سے بادشاہ مقرر ہونے کی علامت یہ بھی ہے کہ اس کی برکت سے تمہیں وہ تابوت سکینہ واپس ملے گا۔ جس میں تورات کی کچھ تختیاں اور حضرت موسیٰ و ہارونؑ وغیرہ پیغمبروں کے تبرکات تھے اور بنی اسرائیل اس صندوق کو لڑائی میں آگے رکھا کرتے اور اس کی برکت سے کفار پر فتح حاصل کیا کرتے تھے اور فلسطینی بادشاہ جالوت یہ صندوق بنی اسرائیل سے چھین کر لے گیا تھا۔ فرشتے یہ صندوق اٹھا کر طالوت کے گھر میں لے آئیں گے۔ واقعی ایمان والوں کے لئے اس واقعہ میں طالوت کے مقبول بندہ ہونے کی کافی نشانی ہے۔ چنانچہ کفار کے ہاں جہاں وہ صندوق رکھا تھا اللہ نے وہاں وبا پھیلا دی، ناچار کفار نے بیلوں پر لاد کر اسے ہانک دیا، پھر فرشتے بیلوں کو ہانک کر، طالوت کے دروازے پر پہنچا گئے اور بنی اسرائیل نے مطمئن ہو کر طالوت کو بادشاہ تسلیم کر لیا۔

افعال: يُؤْتِ: (اِيْتَاءٌ) وہ دیتا ہے، مضارع، (پہلے بھی گزر چکا ہے)۔ اِصْطَفٰى: (اِصْطِفَاءٌ) اس نے پسند کیا، انتخاب کیا، ماضی۔
تَحْمِلُ: (حَمْلٌ) وہ اٹھاتی ہے، مونث غائب مضارع۔ فَصَلَ: (فَصْلٌ) وہ جدا ہوا، روانہ ہوا، ماضی۔
اسماء: سَعَةً: (وَسْعٌ) فراخی، کشادگی۔ سَكِيْنَةٌ: چین، سکون۔

مِّنۡهُمۡ‌ؕ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ ۙ
ان میں سے | پھر جب | عبور کیا اس (دریا) کو | اس (طالوت) نے | اور ایمان والوں نے | اس کے ہمراہ
پی لیا پھر جب طالوت اور اس کے ایماندار ساتھی نہر کے اس پار ہو گئے تو (باقی اکثریت نے) کہا کہ

قَالُوۡا لَا طَاقَةَ لَنَا الۡيَوۡمَ بِجَالُوۡتَ وَجُنُوۡدِهٖ‌ؕ قَالَ الَّذِيۡنَ
تو (باقی) کہنے لگے | نہیں | طاقت | ہمیں | آج | جالوت | اور اُسکے لشکروں سے (مقابلہ کی) | کہا اُن لوگوں نے
ہم میں تو آج جالوت اور اس کے لشکر سے لڑنے کی طاقت نہیں (اور) وہ لوگ جو (قیامت میں) اللہ سے

يَظُنُّوۡنَ اَنَّهُمۡ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمۡ مِّنۡ فِئَةٍ قَلِيۡلَةٍ غَلَبَتۡ فِئَةً كَثِيۡرَةً ۢ
جن کو یقین تھا | کہ وہ | ملنے والے ہیں | اللہ سے | کتنی مرتبہ | چھوٹی جماعت | غالب رہی ہے | بڑی جماعت پر
ملاقات کرنے کا یقین رکھتے تھے کہنے لگے کہ بارہا چھوٹی جماعتیں حکم الٰہی سے بڑی بڑی جماعتوں پر

بِاِذۡنِ اللّٰهِ‌ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيۡنَ ﴿۲۴۹﴾ وَلَمَّا بَرَزُوۡا لِجَالُوۡتَ وَجُنُوۡدِهٖ
اللہ کے حکم سے | اور اللہ | ساتھ ہے | صبر والوں کے | اور جب | وہ سامنے ہوئے | جالوت | اور اسکے لشکروں کے
غالب آئی ہیں اور اللہ صبر کرنیوالوں کے ساتھ ہے اور جب وہ جالوت اور اس کے لشکر کے مقابلے پر آئے

قَالُوۡا رَبَّنَاۤ اَفۡرِغۡ عَلَيۡنَا صَبۡرًا وَّثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا
تو بولے | اے ہمارے رب | ڈال دے | ہم پر | صبر | اور ثابت رکھ | ہمارے قدم | اور مدد کر ہماری
تو کہنے لگے اے ہمارے رب! ہمیں صبر عطا کر اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافروں پر

عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۲۵۰﴾ؕ فَهَزَمُوۡهُمۡ بِاِذۡنِ اللّٰهِ ۙ وَقَتَلَ
کافر قوم پر | پھر شکست دیدی (کفار کو) اُنہوں نے | اللہ کے حکم سے | اور قتل کیا
نصرت عطا فرما، پس انہوں نے اللہ کے حکم سے انہیں شکست دی

دَاوٗدُ جَالُوۡتَ وَاٰتٰهُ اللّٰهُ الۡمُلۡكَ وَالۡحِكۡمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ‌ؕ
داؤد نے جالوت کو | اور دی اسکو | اللہ نے | بادشاہی | اور دانائی | اور سکھا دیا اُسکو | جو کچھ | چاہا
اور داؤد نے جالوت کو قتل کیا اور اللہ نے داؤد کو حکومت اور حکمت عطا فرمائی اور جو کچھ چاہا اسے سکھایا

وَلَوۡلَا دَفۡعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعۡضَهُمۡ بِبَعۡضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الۡاَرۡضُ وَلٰـكِنَّ
اور اگر مدافعت نہ کرتا | اللہ | لوگوں کی | ایک دوسرے سے | تو ضرور برباد ہو جاتی | زمین | لیکن
اور اگر اللہ انسانوں کے ایک گروہ کے ذریعہ دوسرے گروہ کو ہٹاتا نہ رہے تو ضرور زمین میں فساد پھیل جائے

اللّٰهَ ذُوۡ فَضۡلٍ عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۲۵۱﴾ تِلۡكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ
اللہ | بڑے فضل والا ہے | اہل عالم پر | یہ | آیتیں ہیں | اللہ کی
لیکن اللہ مخلوقات پر فضل کرنے والا ہے یہ اللہ کی آیتیں ہیں

نَـتۡلُوۡهَا عَلَيۡكَ بِالۡحَـقِّ‌ؕ وَاِنَّكَ لَمِنَ الۡمُرۡسَلِيۡنَ ﴿۲۵۲﴾
جو ہم پڑھ کر سناتے ہیں | آپ کو | ٹھیک ٹھیک | اور بلاشبہ آپ ہیں | رسولوں میں سے
جو ہم ٹھیک ٹھیک آپ کو پڑھ کر سنا رہے ہیں اور بلاشبہ آپ رسولوں میں سے ہیں

(۲۴۹) **مومنوں کا امتحان اور اہل ایمان کی مختصر جماعت کی کامیابی:** پھر طالوت جب لشکر سمیت شہر سے باہر کفار کے مقابلے کے لئے نکلے تو جفاکش بہادروں کو معلوم کرنے کے لئے فرمایا کہ بیشک اللہ راستے میں آنے والے دریا (نہر اردن) سے تمہارا امتحان کرے گا تو جو شخص اس سے سیر ہوکر پانی پئے گا۔ وہ کم حوصلہ اور بے صبر شخص ہمارا ساتھی نہیں ہوگا اور جو کوئی باوجود پیاس کی شدت کے' اس سے ایک آدھ چلّو پانی پی کر' صبر سے کام لے گا' وہ صابر شخص ہمارا ساتھی ہوگا۔ چنانچہ سوائے چند لوگوں کے سب نے خوب سیر ہوکر پی لیا۔ اس کے بعد طالوت اور اس کے بہادر ہمراہی مسلمان دریا پار ہوگئے تو جو لوگ کم حوصلہ اور بے صبر تھے اور خوب پانی پی کر سیر ہو چکے تھے وہ کہنے لگے۔ ہمیں تو آج جالوت اور اس کے لشکروں سے مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں' اور جو لوگ ان میں سے مستقل مزاج اور بلند حوصلہ اور اللہ سے آخرت میں ملاقات کا یقین رکھتے تھے۔ انہوں نے کہا اکثر اوقات یوں بھی ہوتا ہے کہ اللہ کے حکم سے کوئی چھوٹی جماعت بڑی جماعت پر غالب آجاتی ہے اور اللہ ثابت قدم رہنے والے لوگوں کی مدد کیا کرتا ہے۔

نوٹ: جہاد کے لئے گھروں سے نکلنے والے ہزاروں کی تعداد میں تھے' مگر پیاس پر صبر کرنے والے (اصحاب جنگ بدر' کی طرح) صرف تین سو تیرہ نکلے۔ اور انہی نے دشمن کو شکست دی۔

(۲۵۰) جب جالوت اور اس کے لشکروں سے مقابلہ ہوا تو وہی مستقل مزاج جنہوں نے دریا سے پیٹ بھر کر پانی نہ پیا تھا۔ یوں دعا کرنے لگے کہ اے ہمارے رب! ہمارے دلوں میں صبر ڈال دے اور دشمن کے مقابلہ میں ہمارے قدم ثابت رکھ اور کفار کے مقابلہ میں ہماری امداد فرما۔

(۲۵۱) پھر انہی بہادروں نے کفار کو شکست دی۔ اور حضرت داؤد نے (جو کہ اس وقت طالوت کے لشکر میں سپاہی کی حیثیت سے شامل تھے اور ابھی نبوت نہ ملی تھی) جالوت کو قتل کردیا۔ اور اس کے بعد اللہ نے طالوت کی زندگی ہی میں داؤد علیہ السلام کو بادشاہی اور نبوت عطا کی اور جو چاہا (مثلاً جنگی زِرهیں بنانا' یا پرندوں کی بولی سمجھنا) سکھایا' اور اللہ اگر لوگوں کی ایک دوسرے کے ذریعے مدافعت نہ کرتا تو دنیا برباد ہوجاتی۔ لیکن اللہ' اپنے بندوں پر بڑے فضل والا ہے۔

(۲۵۲) یہ حالات جو اوپر بیان ہوئے ہیں۔ سب صحیح اور اللہ کی آیتیں اور نشانیاں ہیں اور اے محمدؐ آپ بلاشبہ پیغمبروں میں سے ہیں۔

افعال: لَمْبَسَ: فعل ناقص' نہیں ہے۔ یَطْعَمْهُ: (طَعْمٌ) وہ کھاتا ہے' مضارع' ماضی طَعِمَ۔ اِغْتَرَفَ: (غُرْفٌ) اس نے چلو سے پانی لیا' ماضی۔ جَاوَزَ: (جَوْزٌ) وہ آگے بڑھا' گزرا' ماضی۔ بَرَزُوْا: (بروز) وہ نکلے' ظاہر ہوئے' ماضی۔ اَفْرِغْ: (فَرَاغٌ) امر حاضر' تو ڈال۔ هَزَمُوْا: (هَزْمٌ) انہوں نے شکست دی' ماضی۔

اسماء: مُبْتَلِيْ: (بَلَاء) آزمانے والا' اسم فاعل۔ مِنِّيْ: (مِنْ + بِيْ) مجھ سے۔ غُرْفَةٌ: چلو۔ يَدٌ: ہاتھ۔ فِئَةٌ: گروہ' جماعت۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ

یہ | (سب) رسول ہیں کہ | بزرگی دی ہم نے | اُن میں سے بعض کو | بعض پر | اُن میں سے بعض

یہ وہ رسول ہیں جن میں سے بعض کو ہم نے بعض پر فضیلت دی ان میں سے

مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ۭ وَاٰتَيْنَا

وہ ہیں جن سے کلام کیا | اللہ نے | اور بلند کئے | بعض کے | درجے | اور دیئے ہم نے

بعض ایسے تھے جن سے اللہ ہمکلام ہوئے اور بعضوں کو اس نے کئی (اور بلند) درجے دیئے اور عیسیٰ ابن مریم

عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ

عیسیٰ ابن مریم کو | معجزے | اور تائید کی اُس کی | روح القدس (جبرئیل) سے | اور اگر چاہتا

کو ہم نے کھلے معجزات دیئے اور جبرئیل کے ذریعہ ان کی مدد کی اور اگر اللہ چاہتا

اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُمُ

اللہ | تو آپس میں نہ لڑتے | وہ لوگ | جو اُن کے بعد ہوئے | بعد اس کے | کہ آ چکیں اُن کے پاس

تو لوگ ان پیغمبروں کے آنے کے بعد جب کہ لوگوں کے پاس واضح احکام آ چکے تھے ایک دوسرے سے نہ لڑتے

الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ۭ

(روشن) دلیلیں | لیکن | اُنہوں نے اختلاف کیا | پس کوئی ان میں سے | ایمان لایا | اور کسی نے کفر کیا

لیکن (باوجود اس کے) لوگوں میں باہمی اختلاف پیدا ہوا تو ان میں بعض تو ایمان پر قائم رہے اور بعض نے کفر اختیار کر لیا

وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۣ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۲۵۳

اور اگر چاہتا | اللہ | تو وہ آپس میں نہ لڑتے | لیکن | اللہ | کرتا ہے | جو چاہتا ہے

اور اگر اللہ چاہتا تو (یہ لوگ) ایک دوسرے سے نہ لڑتے مگر اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ

اے ایمان والو! | خرچ کرو (راہ خدا میں) | اس مال میں سے | جو ہم نے دیا تم کو | پہلے اس کے

اے ایمان والو! جو کچھ ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے کچھ حصہ (اللہ کی راہ میں)

اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ۭ

کہ آ جائے | (وہ) دن | کہ نہ خرید و فروخت ہوگی | اس میں | اور نہ دوستی (کام آئیگی) | اور نہ سفارش

اس دن کے آنے سے پہلے پہلے خرچ کر لو جس دن نہ تو خرید و فروخت ہوگی نہ دوستی کام آئے گی اور نہ سفارش

وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۲۵۴ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْـحَيُّ

اور کافر لوگ ہی | ظالم ہیں | اللہ وہ ہے | کہ نہیں کوئی معبود | سوائے | اس کے | ہمیشہ زندہ ہے

اور انکار کرنے والے ہی ظالم ہیں (لوگو!) اللہ وہ ذات ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہمیشہ زندہ

الْقَيُّوْمُ ڬ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

سب کو قائم رکھنے والا | نہ آتی ہے اسے | اونگھ | اور نہ نیند | اسی کا ہے | جو (کچھ) | آسمانوں میں ہے

اور قائم رہنے والا ہے اسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند زمین اور آسمان میں جو کچھ ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۵۳) **انبیائے کرام کے درجات:** انبیاء کرام کو اللہ نے ایک دوسرے پر خاص فضیلتیں عطا کی ہیں ان میں سے بعض سے تو اللہ نے فرشتے کے واسطے کے بغیر کلام کیا جیسے حضرت آدم، حضرت موسیٰ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، اور بعض کے اور لحاظ سے درجے بلند فرمائے۔ اکثر انبیاء کرامؑ کو خاص قوموں، علاقوں اور خاص زمانوں کیلئے رہنما بنایا۔ جبکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت تک کے لئے، سارے جہان کا نبی اور خاتم الرسل بنا کر مبعوث فرمایا۔ اور حضرت عیسیٰؑ کو مردوں کو زندہ کرنا اور کوڑھی (جذام و برص کے مریضوں) اور پیدائشی اندھوں کو شفا بخشنا وغیرہ معجزات عطا ہوئے اور روح القدس (جبرئیلؑ) سے ان کی تائید اور مدد کی گئی اور جو لوگ واضح دلائل آچکنے کے باوجود باہم اختلاف کرتے رہے کہ کوئی ایمان لایا اور کوئی کافر رہا۔ تو یہ سب اللہ کا اختیار ہے۔ اگر وہ چاہتا تو ان کو جبری طور پر ہدایت دے دیتا اور یہ ہرگز آپس میں نہ لڑتے۔ مگر وہ خود مختار ہے جو چاہے کرے، اور اس کے ہر کام میں حکمت ہے جو اسی کو معلوم ہے۔

(۲۵۴) **نیکی کے کاموں میں مال خرچ کرنے کا حکم:** اے ایمان والو! اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے اس کی راہ میں اس دن (قیامت) کے آنے سے پہلے خرچ کرو جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی نہ دوستی اور سفارش کام آئے گی اور جو لوگ خدا اور رسول کے منکر ہیں وہ اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں۔

افعال: **فَضَّلْنَا**: ہم نے فضیلت/بزرگی دی، (ماضی جمع متکلم)۔ **اٰتَیْنَا**: اِیْتَاءٌ سے ہے، ہم نے دیا (ماضی جمع متکلم)۔ **اِقْتَتَلَ**: از قَتْلٌ اُس نے لڑائی کی/جنگ کی (ماضی واحد مذکر غائب)۔ **جَاءَتْ**: وہ آئی (ماضی، واحد مؤنث غائب)۔ **اَنْفِقُوْا**: (اِنْفَاق سے ہے) تم خرچ کرو (امر حاضر جمع مذکر)۔ **یَاْتِیَ**: (اِتْیَان سے) وہ آتا ہے۔ مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: **تِلْكَ**: یہ، اسم اشارہ۔ **هُمْ**: وہ لوگ۔ هُوَ کی جمع، (ضمیر مذکر غائب)۔ **بَیِّنَاتِ**: (بیان سے مشتق بَیِّنَة کی جمع) کھلی/روشن دلیلیں۔ **مَنْ**: جو شخص۔ **اَلَّذِیْنَ**: اَلَّذِی کی جمع وہ لوگ۔ **بَیْعٌ**: خریدنا۔ بیچنا۔ سودا کرنا۔

حروف: **عَلٰی**: پر۔ **مِنْ**: سے۔ **لَوْ**: اگر۔ **مَا**: نہ/نہیں۔ **اَنْ**: تاکہ۔

وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ
اور جو کچھ زمین میں ہے | کون ہے | وہ جو | سفارش کرے | اُسکے ہاں | مگر صرف | اُس کی اجازت سے
سب اُسی کا ہے کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے پاس کسی کی سفارش کر سکے؟

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ
وہ جانتا ہے | جو کچھ اُن کے سامنے ہے | اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے | اور وہ نہیں | احاطہ کر سکتے | کسی چیز کا
جو کچھ لوگوں کے آگے ہے اور جو کچھ انکے پیچھے ہے اللہ کو سب معلوم ہے اور لوگ اس کے (بے انتہا) علم میں سے کسی چیز پر حاوی

مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ ۖ
اس کے علم میں سے | مگر جو وہ چاہے | گھیرے ہوئے ہے | اُس کی کرسی | آسمانوں | اور زمین کو
نہیں ہو سکتے البتہ وہ جس قدر علم ان کو دینا چاہے دے دے، اور اس کی کرسی آسمانوں اور زمین (کی وسعت) پر چھائی ہوئی ہے

وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ﴿٢٥٥﴾ لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ ۖ
اور نہیں تھکاتی اسے | ان کی حفاظت | اور وہ | اُونچی شان والا | اور عظمت والا ہے | زبردستی نہیں | دین میں
اور ان کی حفاظت ونگرانی اسے تھکاتی نہیں اور وہ ہی بلند اور عظمت والا ہے دین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں

قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ
ظاہر ہو چکی ہے | ہدایت | گمراہی سے | پس جو | نہ مانے | شیطان کو | اور ایمان لائے
یقیناً ہدایت کی راہ گمراہی سے واضح طور پر الگ ہو گئی ہے پس جو شخص شیطان کا انکار کر دے اور اللہ پر ایمان

بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللَّهُ
اللہ پر | پس یقیناً | اُس نے پکڑ لیا | حلقہ | مضبوط | جو ٹوٹنے والا نہیں | اور اللہ
لے آئے اُس نے درحقیقت ایک ایسی مضبوط (رسی کا) حلقہ تھام لیا ہے جو ہرگز ٹوٹنے والا نہیں اور اللہ (تمام باتوں کو)

سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٥٦﴾ اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ
سب سُننے والا | جاننے والا ہے | اللہ | دوست ہے اُن کا جو | ایمان لائے | نکالتا ہے اُنہیں | اندھیروں سے
سنتا اور (ارادوں کو) جانتا ہے اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لے آئے وہ اُن کو (کفر کی) تاریکیوں سے نکال کر

إِلَى النُّورِ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ
روشنی کی طرف | اور جو | کافر ہیں | اُن کے دوست | شیطان ہیں | وہ اُنہیں نکالتے ہیں
(ہدایت کی) روشنی میں لاتا ہے اور وہ لوگ جو کفر کی راہ اختیار کریں شیاطین ان کے دوست ہیں وہ اُن کو

مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ ۗ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا
روشنی سے | اندھیروں کی طرف | یہی لوگ ہیں | جہنمی | وہی | اُس میں
(ہدایت کی) روشنی سے نکال کر (کفر کی) تاریکیوں میں لے جاتے ہیں یہی لوگ دوزخی ہیں (اور) یہ ہمیشہ دوزخ میں

خَالِدُونَ ﴿٢٥٧﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِي حَاجَّ إِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ
ہمیشہ رہیں گے | کیا نہیں دیکھا آپ نے | اُس شخص کو جس نے | جھگڑا کیا | ابراہیم سے | اُسکے رب کے بارے میں
رہیں گے کیا آپ نے اس شخص کی حالت پر غور نہیں کیا جس نے ابراہیم سے اسکے پروردگار کے بارے میں مناظرہ کیا (اس نخوت

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۵۵) آیت الکرسی: یہ آیت الکرسی صحیح مسلم کی حدیث کی رو سے' قرآن کی سب سے بڑی آیت ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور عظیم الشان صفات بیان کی گئی ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہمیشہ سے موجود ہے سب کا قائم رکھنے والا ہے ہر عیب اور کمزوری جیسے غفلت' اونگھ یا نیند سے پاک ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہی سب کا مالک ہے اس کی اجازت کے بغیر کوئی کسی امر کی سفارش نہیں کر سکتا۔ وہ ذرّہ ذرّہ کا جاننے والا ہے اور جب تک وہی نہ چاہے کوئی مخلوق اس کی معلومات میں سے کچھ بھی نہیں جان سکتی۔ اس کی کرسیٔ اقتدار اور بے پناہ علم اور قدرت' آسمانوں اور زمین پر چھائے ہوئے ہیں۔ ان سب چیزوں کی حفاظت سے وہ نہیں تھکتا۔ وہ بڑی شان اور عظمت والا ہے۔

(۲۵۶) کسی کو دین اختیار کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا: جب توحید الٰہی کے دلائل اچھی طرح سے بیان ہو چکے' اور کافروں کے لئے کوئی عذر باقی نہ رہا تو جبراً کسی کو اسلام میں داخل کرنے کی ضرورت نہیں۔ جو شخص شیطان کا کہنا نہ مانے اور اللہ پر پورا' مکمل ایمان لائے اس نے ایک ایسی مضبوط زنجیر کو تھام لیا ہے جو کسی بھی آندھی یا طوفان میں نہ ٹوٹے اور تھامنے والے شخص کو گرنے سے بچائے رکھے۔ توحید پر ایمان وہ مضبوط رسی اور کڑی ہے جو گرنے سے بچاتی ہے۔ ایسا شخص ضرور ابدی سعادت اور کامیابی حاصل کرے گا۔ اور اللہ سب کچھ سنتا جانتا ہے۔

(۲۵۷) اللہ ایمان والوں کا دوست اور ولی ہے کہ انہیں کفر و شرک کی اندھیروں سے نکال کر ایمان اور اسلام کی روشنی میں داخل کرتا ہے اور شیطان جو کفار کے دوست ہیں وہ انہیں ایمان کی روشنی اور توحید الٰہی سے نکال کر کفر و شرک کی اندھیروں میں داخل کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ ہمیشہ کے لئے دوزخ کا ایندھن بن جائیں گے۔

افعال: تَاْخُذُ' (از اَخَذَ) لیتا ہے۔ مضارع واحد مؤنث غائب۔ عَلِيٌّ: (عُلُوٌّ سے)۔ برتر۔ بلند مرتبہ والا۔ اللہ کا اسم صفت ہے۔ قَدْ تَبَيَّنَ: وہ ظاہر ہوا ہے' ماضی قریب۔ قَدِ اسْتَمْسَكَ: اس نے مضبوط پکڑ لیا' ماضی قریب۔

اسماء: خُلَّة: دوستی۔ اِلٰـه: معبود۔ حَيٌّ: زندہ و جاوید ہے اس کے لئے فنا و زوال نہیں۔ قَيُّوم: تھامنے والا' ہمیشہ رہنے والا (از قیام) وہ ذات جو اپنے بل پر خود قائم ہے اور دوسروں کے قیام و بقاء کا ذریعہ ہے۔ سِنَةٌ: اونگھ۔ نوم: نیند۔ اِكْرَاهٌ: (مصدر) زبردستی کرنا۔ قَدْ: کبھی تحقیق' ماضی پر داخل ہوتا ہے۔ اور تحقیق کے معنی دیتا ہے۔ مضارع پر ''کبھی'' کے معنوں میں آتا ہے۔ رُشْد: (مصدر) ہدایت۔ الغيُّ: (مصدر)۔ گمراہی۔ طَاغُوت: شیطان۔ سرکش۔ عُرْوَة: قبضہ' زنجیر کی کڑی۔ وہ چیز جس سے پکڑا جائے۔ وُثْقٰى: مضبوط۔ اِنْفِصَامُ: (مصدر) ٹوٹنا۔ سَمِيعٌ: سننے والا۔ عَلِيمٌ جاننے والا۔ اَوْلِيَاءُ: ولی کی جمع۔ رفیق' مددگار۔

أَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ إِذْ قَالَ إِبْرٰهٖمُ رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَ

اسلئے کہ دی تھی اُسکو | اللہ نے | حکومت | جب کہا | ابراہیمؑ نے | میرا رب | تو وہ ہے جو | زندہ کرتا ہے | اور

کے باوجود) کہ اللہ نے اس کو بادشاہت دے رکھی تھی' جب ابراہیمؑ نے کہا کہ میرا پروردگار وہ ہے جو (مخلوق کو) زندگی اور

يُمِيْتُ ۙ قَالَ أَنَا أُحْيٖ وَأُمِيْتُ ۭ قَالَ إِبْرٰهٖمُ فَإِنَّ اللّٰهَ

مارتا ہے | تو اُس نے کہا | میں بھی زندہ کرتا ہوں | اور مارتا ہوں | کہا | ابراہیمؑ نے | کہ بیشک | اللہ (تو)

موت دیتا ہے تو اُس نے کہا میں بھی زندہ کرتا اور مارتا ہوں' ابراہیمؑ نے کہا کہ اچھا اللہ

يَأْتِيْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ

لاتا ہے | سُورج کو | مشرق سے | تُو لے آ | اس کو | مغرب سے | تو حیران رہ گیا

تو سورج کو مشرق کی طرف سے نکالتا ہے تُو مغرب کی طرف سے نکال کر دکھا' پس (یہ بات سن کر) وہ کافر حیران

الَّذِيْ كَفَرَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝٢٥٨ أَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ

وہ کافر | اور اللہ نہیں ہدایت کرتا | اُن لوگوں کو | (جو) ظالم ہیں | یا جیسا کہ وہ شخص جو | گزرا

رہ گیا اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیا کرتا' یا (آپ نے اس شخص کے واقعہ پر غور نہیں کیا) جو ایک (تباہ شدہ) گاؤں کے پاس

عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ أَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ

ایک بستی پر | اور وہ | گر پڑی تھی | اپنی چھتوں پر | وہ بولا | کیسے زندہ کرے گا | اس کو

سے گزرا جس کی دیواریں چھتوں پر گری پڑی تھیں (اور اسے دیکھ کر) کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ اس برباد شدہ گاؤں کو اس کی ہلاکت

اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَأَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ۭ

اللہ | اس کی ہلاکت کے بعد | پھر اُسے موت دیدی | اللہ نے سو سال تک | پھر دوبارہ زندہ کردیا اُسے

کے بعد کس طرح زندہ کریں گے پس اللہ تعالیٰ نے اُسے سو سال کیلئے موت دے دی پھر اُسے زندہ کیا

قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ۭ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۭ قَالَ بَلْ

تب پوچھا تو کتنی دیر | یہاں رہا؟ | وہ بولا | میں رہا | ایک دن | یا کچھ حصہ | دن کا | فرمایا | بلکہ

(اور) پوچھا کہ کتنا عرصہ تم اس حالت میں رہے' کہنے لگا ایک دن یا دن کا کچھ حصہ رہا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا (کہ نہیں) بلکہ

لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ إِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ

تُو ٹھہرا | سو | برس | پس دیکھ | اپنے کھانے کو | اور | اپنے مشروب کو | وہ ہرگز نہیں سڑا

تو سو سال تک (اس حالت میں) رہا ہے' تو اپنے کھانے اور پینے کی چیزیں دیکھ لے' جو گلی سڑی نہیں ہیں

وَانْظُرْ إِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ

اور نظر ڈال | اپنے گدھے کی طرف | اور تا کہ ہم بنائیں تجھے | ایک نمونہ | لوگوں کے لئے | اور دیکھ

اور اپنے گدھے کی طرف بھی نظر کر (یہ سب کچھ اسلئے کیا گیا ہے) کہ ہم تجھے لوگوں کیلئے ایک نشان بنائیں اور (گدھے کی)

إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ۭ فَلَمَّا

ان ہڈیوں کی طرف | کس طرح | ہم انہیں جوڑ دیتے ہیں | پھر | اُن کو پہناتے ہیں | گوشت | پس جب

ہڈیوں کو بھی دیکھو کہ کس طرح ہم انہیں جوڑتے ہیں پھر (کس طرح) ان کو گوشت پہناتے ہیں پھر جب

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۵۸) **حضرت ابراہیمؑ اور نمرود بادشاہ کا واقعہ:** اس آیت میں **نمرود** بن کنعان، بادشاہ کا ذکر ہے جو حضرت ابراہیم کے زمانہ میں عراق کے شہر **بابل** پر حکمران تھا جو اپنی سلطنت اور حکومت کے غرور سے خدائی کا دعویٰ کرتا تھا اور اپنے آپ کو سجدہ کراتا تھا۔ جب ابراہیمؑ نے غیر اللہ کو سجدہ کرنے سے انکار کیا تو کہنے لگا خدا تو میں ہی ہوں انہوں نے فرمایا۔ خدا تو وہ ہے جو سب کو زندہ کرتا اور مارتا ہے وہ بولا میں بھی زندہ کرتا اور مارتا ہوں اور ایک بے گناہ کو پکڑ کر قتل کر ڈالا اور جس شخص پر قتل کا حکم ہو چکا تھا اسے آزاد کر دیا۔ جب ابراہیمؑ نے دیکھا کہ یہ بے وقوف میرا مقصد نہیں سمجھا تو انہوں نے یہ دلیل پیش کی کہ اللہ تو ہر روز سورج کو مشرق سے نکالتا ہے اگر تو خدا ہے تو اس کو مغرب سے نکال یہ سن کر وہ کافر حیران اور لاجواب ہو کر رہ گیا اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔

افعال: **اَلَمْ تَرَ:** کیا تو نے نہیں دیکھا؟ (ماضی)۔ **فَبُهِتَ:** مبہوت ہو گیا۔ حیران ہو گیا۔

اسماء: **اُولٰٓئِكَ:** وہ لوگ (اسم اشارہ)۔ **اِذَا:** جب (اسم ظرف)۔ ماضی کا معنی دیتا ہے۔

تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿٢٥٩﴾

(خوب) ظاہر ہوگیا اُس پر | تو بولا | میں جانتا ہوں | کہ اللہ | ہر چیز پر | قادر ہے

یہ ساری بات اُس پر واضح ہو گئی تو کہنے لگا میں جانتا ہوں کہ اللہ ہر بات پر قادر ہے

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰى ؕ قَالَ

اور جب کہا | ابراہیمؑ نے | اے رب! | مجھے دکھادے | تو کیسے زندہ کریگا | مُردوں کو | فرمایا

اور (پھر اس واقعہ کو بھی یاد کرو) جب ابراہیمؑ نے کہا اے میرے رب! مجھے دکھا تو کس طرح مُردوں کو زندہ کرے گا؟ فرمایا

اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ ؕ قَالَ فَخُذْ

کیا تجھے یقین نہیں؟ | کہا | کیوں نہیں | لیکن | اسلئے کہ میرے دل کو اطمینان ہو | فرمایا | تو پکڑ لے

کیا تجھے اس بات پر یقین نہیں ہے عرض کیا کیوں نہیں (یقین تو ہے) لیکن چاہتا ہوں کہ دل کو اطمینان ہو جائے' پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ

چار | پرندے | پھر مانوس کرلے اُنہیں | اپنے ساتھ | پھر رکھ دے | ہر پہاڑ پر

کوئی سے چار پرندے لے لو اور انہیں اپنے آپ سے مانوس کرو پھر (ان کو ذبح کر کے) ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ

مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ

اُن کا | ایک حصہ | پھر | بُلا اُن کو وہ آجائیں گے | تیرے پاس | دوڑ کر | اور جان لے | کہ

پر رکھ دو پھر انہیں بلاؤ تو وہ تمہاری طرف بھاگے چلے آئیں گے اور جان لو کہ

اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿٢٦٠﴾ مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ

اللہ | زبردست | حکمت والا ہے | مثال | اُن (لوگوں) کی | جو خرچ کرتے ہیں | مال اپنے | راہ میں

اللہ غالب اور حکمت والا ہے' ان لوگوں کی مثال جو اللہ کی راہ میں اپنا مال و دولت خرچ کرتے ہیں

اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ

اللہ کی | (ایسی ہے) جیسے | ایک دانہ | کہ اُگیں جس سے | سات | بالیں (خوشے) | ہر خوشے میں (ہوں)

ایسی ہی ہے جیسا کہ (بیج کا) ایک دانہ ہو جس سے سات خوشے پیدا ہوں

مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿٢٦١﴾

سو | دانے | اور اللہ | بڑھاتا ہے | جس کیلئے | چاہے | اور اللہ | وسعت والا | جاننے والا ہے

اور ہر ایک خوشے میں سو دانے ہوں اور اللہ جس کیلئے چاہتا ہے (اجر) بڑھا دیتا ہے اور اللہ بڑی وسعت اور بڑے علم والا ہے۔

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ

جو لوگ | خرچ کرتے ہیں | اپنے مال | راہ میں | اللہ کی | پھر | نہیں پہنچاتے (تکلیف)

وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال و دولت خرچ کرتے ہیں پھر خرچ کرنے کے بعد

مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ

خرچ کرنے (کے بعد) | احسان جتانے سے | اور نہ اذیت (دینے سے) | اُن کیلئے ہے | اُن کا ثواب

نہ احسان جتاتے ہیں اور نہ دُکھ پہنچاتے ہیں ایسے لوگوں کو ان کے رب کے ہاں

آیت نمبر

(۲۵۹) **حضرت عزیرؑ کی وفات اور دوبارہ زندگی:** یہاں بنی اسرائیل کے ایک نبی حضرت عزیرؑ کا ذکر ہے۔ جن کو شاہ **بخت نصر** بیت المقدس کو ویران کرنے کے بعد' بنی اسرائیل کے بہت سے افراد کے ساتھ قید کر کے بابل لے گیا تھا۔ جب حضرت عزیرؑ قید سے رہا ہو کر آئے تو بیت المقدس کا شہر ویران دیکھ کر دل میں کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ اس شہر کے رہنے والوں کو کیسے زندہ کرے گا؟ اور یہ شہر دوبارہ کیسے آباد ہوگا چنانچہ اللہ کے حکم سے وہیں ان کی روح قبض ہوئی اور ان کی سواری کا گدھا بھی مر گیا۔ اور وہ (۱۰۰) سو سال تک اسی حال میں رہے' اس دوران میں بخت نصر بادشاہ بھی مر گیا اور وہ شہر بھی دوبارہ آباد ہو گیا۔ تب اللہ نے حضرت عزیرؑ کو دوبارہ زندہ کر کے پوچھا کہ تو اس جگہ کتنی مدت رہا؟ انہوں نے سوچا شاید میں کچھ دیر کے لئے سو گیا تھا اس لئے کہا ایک دن یا کچھ کم۔ ارشاد فرمایا تُو تو یہاں سو برس تک پڑا رہا' اور اپنی کھانے پینے کی وہ اشیاء' جو سو سال پہلے تمہارے پاس تھیں' اُن کو دیکھو اللہ کی قدرت سے وہ اب تک خراب نہیں ہوئیں۔ جبکہ ان کے مقابلے میں گدھے جیسا مضبوط جانور' اس عرصہ میں مٹی میں مل چکا ہے۔ اب تم دیکھو کہ اس گدھے کی بوسیدہ ہڈیوں کو کس طرح اٹھا کر ہم جوڑ دیتے ہیں اور ان پر گوشت چڑھا دیتے ہیں' پھر جب اللہ کی قدرت سے یہ سب حال ان پر واضح ہو گیا' تو انہوں نے کہا کہ میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۲۶۰) **حضرت ابراہیمؑ کا سوال کہ مُردے کس کیفیت سے زندہ ہوں گے؟:** اور وہ واقعہ بھی یاد رکھنے کے لائق ہے جب حضرت ابراہیمؑ دل کا اطمینان حاصل کرنے کے لئے مردوں کے زندہ ہونے کی کیفیت معلوم کی تو اللہ نے حکم دیا کہ چار مختلف قسم کے پرندے لے کر اُن کو اپنے ساتھ مانوس کر لو اور پھر ذبح کر کے اور ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ان کو آپس میں ملا کر چار پہاڑوں کی چوٹیوں پر ان کے گوشت کا ایک ایک حصہ رکھ دو۔ پھر ہر ایک جانور کو علیحدہ علیحدہ بلاؤ تو وہ اللہ کی قدرت سے آپؑ کے پاس دوڑتے چلے آئیں گے۔ اسی طرح اللہ مٹی میں مل جانے والے انسانوں کو دوبارہ روز قیامت زندہ کر دے گا اور جان لو کہ اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

(۲۶۱) **اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کا ثواب اور اس کے آداب:** اللہ کی رضامندی کے لئے مال خرچ کرنے کی مثال ایسی ہے جیسے ایک دانہ سے سات بالیں (سٹے) نکلیں اور ہر بال میں' سو (۱۰۰) دانے ہوں غرض ایک دانہ سے سات سَو دانے پیدا ہو جائیں اور اگر اللہ چاہے تو اس سے بھی زیادہ کر دے (یعنی ایک نیکی کا ثواب سات سو گنا یا اس سے بھی زیادہ ہو سکتا ہے) اور اللہ بڑا وسعت والا جاننے والا ہے۔

افعال: مَرَّ: (مُرُوْر) وہ گزرا' ماضی۔ لَبِثْتَ: (لَبْثٌ سے) تو ٹھہرا۔ اتنی دیر رہا۔ یَتَسَنَّهْ: (تَسَنِّیٌ جو سَنَةٌ سے ہے) سڑا ہوا بُسا ہوا (مضارع ہے)۔ نَجْعَلَ: (جَعَل سے) ہم بنائیں گے۔ مضارع۔ نُنْشِزُ (انشار از نشر) جوڑتے ہیں۔ نَكْسُوْ: (از كِسْوٌ) پہناتے ہیں' چڑھاتے ہیں۔ مضارع۔ صُرْ: (صور سے) بلا' آواز دے' (امر حاضر)۔ یُضٰعِفُ: (مضاعفة از ضِعْف) کئی گنا۔ وہ دگنی کرتا ہے۔ (مضارع)۔

اسماء: قَرْيَة: گاؤں۔ آبادی۔ خَاوِيَةٌ: ویران۔ خالی' گری ہوئی۔ عُرُوْشٌ: عرش کی جمع۔ چھت۔ اَنّٰى: کیسے' کیونکر۔ مِائَةَ: سو (۱۰۰) (اسم عدد)۔ عَام: سال۔ كَمْ: کتنے؟ عِظَام: ہڈیاں۔ كَيْفَ: کیسے۔ کس طرح۔ (اسم استفہام)۔

عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٦٢﴾ قَوْلٌ

اُن کے رب کے ہاں | اور نہ اُنہیں کوئی خوف ہوگا | اور نہ | وہ | غمگین ہوں گے | بات

سے اجر ملے گا' ان پر نہ کسی طرح خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے' خوش کلامی (سے جواب دے دینا)

مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ۗ وَاللّٰهُ

اچھی | اور درگزر کرنا | بہتر ہے | (ایسے) صدقے سے | جس کے بعد ہو | تکلیف دینا | اور اللہ

اور (سائل کے اصرار پر) درگزر کرنا اس صدقے سے کہیں بہتر ہے جسکے بعد دُکھ پہنچایا جائے اور اللہ

غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ﴿٢٦٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ

بے پرواہ ہے | تحمل والا | اے ایمان والو! | نہ ضائع کرو | اپنے صدقے

بڑا بے نیاز تحمل والا ہے۔ اے ایمان والو! اپنے صدقات کو اس شخص کی طرح

بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ

احسان جتانے | اور ایذا پہنچانے سے | اُس شخص کی طرح (جو) | خرچ کرتا ہے | اپنا مال | دکھانے کیلئے | لوگوں کو

احسان جتانے اور دکھ پہنچانے سے ضائع نہ کرو جو اپنا مال و دولت لوگوں کے دکھاوے کے لئے خرچ کرتا ہے

وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ

اور نہیں ایمان رکھتا | اللہ پر | اور یوم | آخر پر | پس اُس کی مثال | (ایسی ہے) جیسے | صاف پتھر

اور اللہ اور روزِ آخرت پر یقین نہیں رکھتا سو اس شخص کی مثال ایسی ہے کہ ایک چٹان ہو

عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ۭ

جس پر (پڑی) ہو | گرد | پھر برس جائے اُس پر | موسلا دھار بارش | پس کر جائے اُس کو بالکل صاف

جس پر مٹی پڑی ہوئی ہو اور پھر اس پر زور کی بارش ہو جو چٹان کو بالکل صاف کر دے

لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰي شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

نہیں حاصل کر سکتے وہ | کچھ (ثواب) | اُس کا | جو انہوں نے کیا | اور اللہ | نہیں ہدایت کرتا | قوم

(اسی طرح) انہیں ان کی کمائی میں سے کچھ ہاتھ نہیں لگے گا اور اللہ ناشکری کرنے والوں کو ہدایت

الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٦٤﴾ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ

کفار کو | اور مثال | اُن کی (جو) | خرچ کرتے ہیں | اپنے مال | اللہ کی رضا جوئی کے لئے

نہیں دیتا اور اُن لوگوں کی مثال جو اپنا مال اللہ کی رضامندی حاصل کرنے اور اپنے دلوں کو

وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۢ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا

اور مضبوط کرنے کے لئے | اپنے دلوں کو | (ایسی ہے) جیسے | ایک باغ (ہے) | اونچی زمین پر | کہ پہنچی اس کو

مضبوط بنانے کے لئے خرچ کرتے ہیں اُس باغ کی طرح ہے جو بلند جگہ پر واقع ہو (اگر) اس پر

وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ

زور کی بارش | تو وہ (باغ) پھل لایا | دو چند | اور اگر | نہ بھی پڑے اُس پر | زور کی بارش

زور کی بارش ہو تو وہ دوگنا پھل لاتا ہے اور اگر زور کی بارش نہ

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۶۲) اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا ثواب صرف اسی کو ملتا ہے جو خرچ کر کے نہ احسان جتائے (بار بار یاد کرواتا پھرے) اور نہ بعد میں بُرا بھلا کہہ کر' ذہنی اذیت پہنچائے۔ ایسے مخلص لوگوں کو آخرت میں نہ کوئی ڈر ہوگا نہ غم۔

(۲۶۳) سائل کو نرمی سے جواب دینا اور اس کی ضد' بدخوئی اور بدمزاجی پر درگذر کرنا' ایسی خیرات دینے سے بہتر ہے جس کے بعد سائل کو طعنہ دے کر تکلیف واذیت دی جائے۔ اور اللہ بے نیاز اور بڑے حلم اور صبر والا ہے۔

(۲۶۴) صدقہ خیرات کر کے احسان جتانا اور طعنہ دینا' اپنی خیرات کو برباد کرنا ہے جیسے ریاکار محض دکھاوے کے لئے خرچ کرتا ہے اس کو اس کی خیرات کا کچھ ثواب نہیں ملتا اور اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے چکنے پتھر پر کچھ گرد وغبار پڑا ہو اور زور کی بارش پڑ جانے سے' گرد وغبار ڈھل کر بہہ جائے اور پتھر بالکل صاف رہ جائے' اسی طرح ریاکار کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ اور اللہ ضدی کفار کو ہدایت نہیں کرتا۔

افعال: اَصَابَ: (از صوب) وہ پہنچا۔ برسا۔ (ماضی)

اسماء: مَنٌّ: احسان کرنا۔ احسان جتانا۔ اَذیٰ: تکلیف۔ ناپسندیدہ۔ صَفْوَانٌ: پتھر۔ چٹان۔ تُرَابٌ: مٹی۔ وَابِلٌ: موسلا دھار بارش۔ صَلْدًا: صاف اور سخت چٹان۔

فَطَلٌّ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٢٦٥﴾ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ

تو پھوار ہی (کافی ہے) | اور اللہ | جو (کچھ) | تم کرتے ہو | دیکھتا ہے | کیا پسند کرتا ہے | کوئی تم میں سے

تو ہلکی پھوار ہی کافی ہوتی ہے اور اللہ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے کیا تم میں سے کوئی شخص یہ پسند

اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

یہ کہ ہو | اس کا | ایک باغ | کھجور کا | اور انگور کا | (کہ) بہہ رہی ہوں | اس کے نیچے

کرتا ہے کہ وہ کھجوروں اور انگوروں کے ایک ایسے باغ کا مالک ہو جس کے نیچے نہریں بہہ رہی

الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ

نہریں | اس کو میسر ہوں اس میں | ہر قسم کے | میوے | اور آ گیا ہو اس پر | بڑھاپا | اور اس کی اولاد ہو

ہوں اس میں اس کے لئے ہر قسم کے میوے مہیا ہوں اور وہ ایسی حالت میں بوڑھا ہو جائے کہ اس کے بچے

ضُعَفَآءُ ۖ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ۗ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ

کمزور | پھر آ پڑے اس پر | آندھی | جس میں ہو | آگ | پس وہ جل جائے | اسی طرح | بیان کرتا ہے

کمزور ناتواں ہوں پھر (اچانک) تیز و تند ہوا چلے جس میں آگ ہو اور (اس کا) باغ جل کر راکھ ہو جائے اسی طرح

اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢٦٦﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

اللہ | تمہارے لئے | آیتیں | تاکہ تم | سوچو | اے ایمان والو!

اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنے احکام کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم غور و فکر کرو۔ اے ایمان والو!

اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ

خرچ کرو (راہ حق میں) | پاکیزہ چیزیں | اپنی کمائی میں سے | اور ان میں سے | جو پیدا کیں ہم نے | تمہارے لئے

اپنی حلال کمائی میں سے اور ان (حلال) اشیاء میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے پیدا کی ہیں (ہماری راہ میں) خرچ کرو

مِّنَ الْاَرْضِ ۪ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ

زمین سے | اور ارادہ نہ کرو | ردی چیز کا | (کہ) اس میں سے | خرچ کرو | اور | (حالانکہ) تم خود نہیں

اور ناقص و ناپاک (چیزیں دینے) کا ارادہ نہ کرو کہ راہِ خدا میں ایسی چیزیں دینے لگو حالانکہ تم ایسی چیزیں دوسروں سے خوشدلی کے ساتھ

بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ

لینے والے اسکے | مگر | یہ کہ | تم چشم پوشی کر لو | اس میں | اور جان لو | کہ | اللہ | بے پرواہ ہے

قبول نہیں کرتے ہاں چشم پوشی کر کے لے لو تو دوسری بات ہے جان لو کہ اللہ بے نیاز

حَمِيْدٌ ﴿٢٦٧﴾ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ

تعریف کے لائق ہے | شیطان (ہی) | تمہیں ڈراتا ہے | محتاجی سے | اور حکم کرتا ہے تم کو | بخل یا بے حیائی کا

اور حمد و ثنا کے لائق ہے شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا ہے اور برے کام کی ترغیب دیتا ہے

وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ

اور اللہ | وعدہ کرتا ہے تم سے | اپنی بخشش | اور فضل کا | اور اللہ | بڑا وسعت والا

اور اللہ تم سے اپنی بخشش اور فضل کا وعدہ کرتا ہے اور (یاد رکھو) اللہ بڑی وسعت

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۶۵) **اللہ کی رضا کے لئے خرچ کرنے کا ثواب:** اور جو لوگ محض اللہ کی رضامندی، ثواب پر یقین اور ثابت قدمی کے ساتھ خیرات کرتے ہیں۔ان کی مثال بالکل ایسی ہے۔جیسے ایک باغ، جو اونچی زرخیز زمین پر ہو اور اس پر زور کی بارش ہو جائے۔تو وہ دُگنی مقدار میں پھل دے۔اور اگر بارش نہ ہو تو اس کے لئے ہلکی پھوار ہی کافی ہو جائے۔ یعنی ہر حال میں ایسے رضائے الٰہی طلب کرنے والے لوگوں کا اجر ضائع نہیں ہوتا اور اللہ تمہارے کاموں کو دیکھتا ہے۔

(۲۶۶) **نیک اعمال کو ضائع کرنا:** نیک اعمال کر کے، ضائع کر دینے کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے کسی شخص کا کھجوروں اور انگوروں کا باغ ہو جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں اور اس کے علاوہ اس باغ میں اور بھی ہر قسم کے پھل ہوں اور اس شخص کا بڑھاپا آ جائے اور اس کی اولاد کم عمر اور کمزور ہو۔جن میں کمانے اور حفاظت کی طاقت نہ ہو۔غرض صرف اسی ایک باغ کا سہارا ہو، پھر ایسی حالت میں اس باغ کو شدید گرم آندھی سے آگ لگ جائے اور وہ جل کر خاک ہو جائے۔اور اس کے پاس کچھ نہ رہے، ایسا برا انجام کون پسند کرے گا؟ تو صدقات کے بعد احسان جتلانے اور تکلیف دینے سے اس کو ضائع کرنا کیوں پسند کرتے ہو؟ اسی طرح اللہ اپنی آیتیں کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم سوچو۔

(۲۶۷) **اللہ کی راہ میں اچھی اور پاکیزہ چیز خرچ کرنی چاہئے:** اللہ کی راہ میں حلال اور پاکیزہ مال میں سے خرچ کرو اور ردّی اور خراب چیز، جسے تم خود بھی خوشی سے قبول نہیں کرتے۔اس کی راہ میں خرچ کرنے کا ارادہ تک نہ کرو۔اس کا کچھ اجر نہیں۔اللہ غنی ہے تمہارے صدقہ وخیرات کا محتاج نہیں اور حمد کے لائق ہے۔

افعال: یَوَدُّ: (وُدٌّ سے) وہ چاہتا ہے۔پسند کرتا ہے۔(مضارع)۔اِحْتَرَقَتْ: (احتراق از حرق) وہ جلی۔جل جائے (ماضی، مونث غائب)۔لَا تَیَمَّمُوْا (تیمم)۔ تم ارادہ مت کرو۔قصد نہ کرو۔(نہی)۔ لَسْتُمْ: (از لیس) تم نہیں ہو۔(فعل ناقص)۔ (ماضی جمع مذکر حاضر)

اسماء: اِبْتِغَآءَ: تلاش۔طلب کرنا۔مَرْضَاتِ: رضامندی۔رَبْوَۃٌ: بلندی۔اونچی جگہ۔ٹیلہ۔اُکُلُ: پھل۔رزق۔طَلٌّ: شبنم۔ اِعْصَار: تیز وتند ہوا۔بگولا

عَلِيمٌ ﴿٢٦٨﴾ يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ

جاننے والا ہے | دیتا ہے | دانائی | جسے چاہے | اور جسے | دی جائے | دانائی

اور بڑے علم والا ہے وہ جس کو چاہتا ہے علم و حکمت عطا کرتا ہے اور جسے حکمت و دانائی دی گئی

فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٢٦٩﴾ وَمَآ

اُسے دی گئی | بھلائی | بہت | اور نصیحت نہیں قبول کرتے | مگر صرف | عقلمند لوگ | اور جو کچھ بھی

اسے بلاشبہ بڑی خیر و برکت عطا کی گئی اور نصیحت تو صرف عقل والے ہی قبول کرتے ہیں اور تم جو کچھ

اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ۗ وَمَا

تم خرچ کرو (اللہ کی راہ میں) | یا مانو تم | کوئی نذر | تو بیشک | اللہ | اُس کو جانتا ہے | اور نہیں ہے

خرچ کرو یا (اللہ کی) نذر کے طور پر دے دو تو وہ سب کچھ اللہ کے علم میں ہے اور ظالموں کا

لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿٢٧٠﴾ اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ

ظالموں کا | کوئی مددگار | اگر تم ظاہر کرکے دو | خیرات | تو (بھی) اچھی بات ہے | اور اگر

(جو ناجائز طریقوں سے خرچ کریں) کوئی مددگار نہ ہوگا۔ اگر تم اعلانیہ خیرات کرو تو بھی اچھا ہے اور اگر

تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۗ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ

تم اُسے چھپاؤ | اور دے دو | محتاجوں کو | تو وہ | بہتر ہے | تمہارے لئے | اور دُور کرے گا | تم سے

خفیہ طور پر حاجتمندوں کو دے دو تو وہ تمہارے لئے بہت اچھا ہے اور اللہ تم سے گناہوں کو

مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿٢٧١﴾ لَيْسَ عَلَيْكَ

تمہارے گناہ | اور اللہ | اُس سے | جو تم کرتے ہو | خوب خبردار ہے | نہیں ہے | آپ کے ذمے

دور کر دے گا اور (یاد رکھو) اللہ اُن تمام باتوں سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔ (اے نبیؐ!) آپ ان (لوگوں)

هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَمَا تُنْفِقُوْا

اُن کو راہ پر لانا | لیکن | اللہ (ہی) | راہ پر لاتا ہے | جسے چاہے | اور جو (کچھ بھی) | تم خرچ کرتے ہو

کی ہدایت کے ذمہ دار نہیں ہیں بلکہ اللہ جسے چاہے ہدایت کی توفیق دے اور (اے لوگو!) جو کچھ تم (اللہ کی راہ میں)

مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ۗ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ۗ

مال سے | (وہ) اپنے ہی لئے (کرتے ہو) | اور نہیں تم خرچ کرتے | مگر صرف | مانگنے کے لئے | اللہ کی رضا

خرچ کرو گے وہ خود تمہیں فائدہ دے گا اور تم تو صرف اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے خرچ کرتے ہو

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿٢٧٢﴾

اور جو کچھ بھی | تم خرچ کروگے | مال میں سے | پورا دے دیا جائے گا | تم کو | اور تم پر | ظلم نہیں کیا جائے گا

اور (یاد رکھو) تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے اُس کا پورا پورا اجر تمہیں دیا جائے گا اور تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

(یہ خیرات) اُن محتاجوں کے لئے ہے | جو | روکے جائیں | اللہ کی راہ میں

(صدقے خیرات کا مال) ان حاجت مندوں کو دو جو اللہ کی راہ میں گھرے بیٹھے ہیں

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۶۸) **اللہ کی راہ میں خرچ اور شیطانی وسوسے:** راہ خدا میں خرچ کرنے سے شیطان تمہیں تنگ دستی اور محتاجی سے ڈراتا ہے اور بخل کا حکم کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تم سے اس خرچ کے مقابلے میں اپنے فضل و بخشش کا وعدہ فرماتا ہے اور اللہ وسعت والا' جاننے والا ہے۔

(۲۶۹) اللہ جسے چاہے دین کی باتوں میں عقل اور سمجھ دے دیتا ہے اور جسے سمجھ عنایت ہو جائے اسے بڑی نعمت مل گئی اور نصیحت قبول کرنا صرف عقلمند کا کام ہے۔

(۲۷۰) **خفیہ اور علانیہ طور پر اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنا:** تم جو کچھ تھوڑا بہت راہ حق میں خرچ کرتے ہو یا اللہ کی نذر مانتے ہو۔ (یعنی اپنے اوپر خود ایسی نفلی نیکی لازم کرتے ہو جو لازم نہیں) تو پھر اس کا پورا کرنا ضروری ہو جاتا ہے اللہ کو سب کا علم ہے اور جو لوگ ان احکام الٰہی کو نہیں مانتے وہ ظالم ہیں اور ان کا کوئی مددگار نہیں۔

(۲۷۱) محض اللہ کی رضا کے لئے خیرات کو ظاہر کر کے دینا بھی اچھا ہے تا کہ دوسروں کو شوق اور رغبت ہو اور وہ بھی نیکی پر آمادہ ہوں اور خفیہ طور پر دینا بھی بہتر ہے کہ لینے والا شرمندہ نہ ہو اور دینے والا ریاکاری سے بھی بچ سکے۔ غرض صدقہ و خیرات کو چھپانا یا ظاہر کرنا' اپنے اپنے موقع پر دونوں بہتر ہیں۔ اور اس سے گناہ دور ہوتے ہیں اور اللہ تمہارے کاموں کو خوب جانتا ہے۔

(۲۷۲) **خیرات و صدقات کے مستحق لوگ:** صحابہ کرام کفار سائلین کو صدقہ اس لئے نہیں دیتے تھے کہ وہ خیرات حاصل کرنے کی غرض سے اسلام میں داخل ہو جائیں۔ اللہ فرماتا ہے کہ ان کو راہ پر لانا آپ کے ذمہ فرض نہیں۔ خیرات میں مسلم و غیر مسلم کی تخصیص نہیں ہونی چاہئے اللہ کی راہ میں جس کو بھی تم خیرات دو گے ثواب ضرور ملے گا۔ البتہ شرط یہ ہے کہ محض (اللہ کی رضا کے لئے) دیا جائے اور تمہارا اجر و ثواب ضائع نہیں ہوتا۔ (ف) ذِمّی (اسلامی ملک میں رعایا کی حیثیت سے رہنے والے کافر) کو زکوٰۃ و عشر وغیرہ' واجب صدقات دینا جائز نہیں' جبکہ ہر قسم کے نفلی صدقات دینا جائز ہے۔

افعال: تُبْدُوْنَ (ابداء از بدء) تم ظاہر کرتے ہو۔ نِعِمَّا: (افعال مدح سے ہے) اچھا ہے۔ کیا ہی خوب ہے۔
اسماء: اُوْلُوْا: والے (ذو کی جمع) اَلْبَاب: (لُب کی جمع) عقل۔ عقلمند لوگ۔ سَیِّاٰت' سَیِّئَۃٌ کی جمع۔ گناہ۔

لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ۫ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ

کہ چل پھر نہیں سکتے | ملک میں | سمجھتا ہے انہیں | ناواقف شخص | مالدار

اور (معاش کے لئے) زمین میں دوڑ دھوپ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے' ناواقف آدمی انہیں سوال نہ کرنے کی وجہ سے

مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ

سوال سے بچنے کی وجہ سے | تم پہچان سکتے ہو انہیں | اُن کے چہرے سے | وہ سوال نہیں کرتے | لوگوں سے

دولت مند سمجھتا ہے تم اُن کو چہرے سے پہچان سکتے ہو وہ لوگوں کے پیچھے پڑ کر سوال نہیں

اِلْحَافًا ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿٢٧٣﴾ اَلَّذِيْنَ

چمٹ کر | اور جو تم خرچ کرتے ہو | مال سے | پس بیشک اللہ تعالیٰ | اُس کو | خوب جانتا ہے | جو لوگ

کرتے اور (یاد رکھو) تم جو کچھ خرچ کرو گے اپنے مال میں سے وہ بیشک اللہ کے علم میں ہے۔ وہ لوگ جو

يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً فَلَهُمْ

خرچ کرتے ہیں | اپنے مال | رات | اور دن کو | پوشیدہ | اور | ظاہر طور پر | سو اُن کے لئے ہے

اپنا مال دن رات (اللہ کی راہ میں) پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے رہتے ہیں اُن کے لئے

اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٧٤﴾

اُن کا اجر | اُن کے رب کے ہاں | اور نہ کوئی خوف ہوگا | اُنہیں | اور نہ وہ | غمگین ہوں گے

اُن کے رب کے پاس اجر ہے اور اُنہیں نہ کسی طرح کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ

جو لوگ | کھاتے ہیں | سُود | وہ نہیں اُٹھیں گے | مگر | جیسے کہ | اُٹھتا ہے | وہ شخص

وہ لوگ جو سُود کھاتے ہیں وہ (قیامت کے دن) اس شخص کی طرح (اپنے پاؤں پر) کھڑے نہ ہو سکیں گے

يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا

جسے دیوانہ کر دیا ہو | شیطان نے | چھو کر | یہ | اس لئے کہ | کہا اُنہوں نے | کہ

جسے شیطان نے چھو کر دیوانہ کر دیا ہو۔ یہ انہیں اس بات کی سزا ہے کہ انہوں نے کہہ دیا کہ

الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ۭ

تجارت (بھی) | (تو) مثل | سُود کے ہے | حالانکہ حلال کیا | اللہ نے | تجارت کو | اور حرام کیا | سُود

تجارت بھی تو سُود ہی کی طرح ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال اور سُود کو حرام قرار دیا ہے؟

فَمَنْ جَاۗءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا

پھر جس کو پہنچی | نصیحت | اپنے رب کی طرف سے | اور وہ باز آ گیا | تو اُس کے لئے ہے | جو

تو جس شخص کو اللہ تعالیٰ کی یہ نصیحت پہنچ چکی اور وہ (آئندہ کے لئے سود سے) باز آ گیا تو جو کچھ وہ لے چکا

سَلَفَ ۭ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰۗىِٕكَ

پہلے ہو چکا | اور اُس کا معاملہ | اللہ کے سپرد ہے | اور جو کوئی | پھر (سُود لے) | سو وہی ہیں

وہ اُس کا ہو چکا اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اور جو اس کے بعد بھی سود لے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۷۳) صدقات ان حاجتمندوں کا حق ہیں جو دین کی خدمت میں مصروفیت کی وجہ سے بازاروں میں چل پھر کر روزی کمانے سے رک رہے ہوں اور باوجودیکہ ان کے چہروں سے مفلسی کے آثار ظاہر ہیں۔ مگر خودداری کی وجہ سے وہ کسی سے کچھ مانگتے نہیں اور اسی لئے ان کے حالات سے ناواقف آدمی انہیں غنی سمجھتا ہے۔ جیسے اصحابِ صُفّہ جنہوں نے گھر بار چھوڑ کر محض دین سیکھنے اور کفار سے جہاد کرنے کی خاطر حضورؐ کی صحبت اختیار کر لی تھی اور مسجد نبوی کے ایک چبوترے (صُفّہ) پر رہتے تھے۔ جن کی تعداد چار سو تک رہتی تھی۔ ایسے لوگوں کو جو کچھ تم اللہ کی راہ میں دو گے اللہ اسے خوب جانتا ہے۔ (ف) آیت کا مقصود یہ ہے کہ خوب تلاش کر کے حقیقی حاجتمندوں کو صدقات پہنچانے چاہئیں۔

(۲۷۴) جو لوگ راہ خدا میں رات یا دن کو ظاہری یا خفیہ طور پر اپنا مال محض اس کی رضامندی کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ ان کو اپنے اس صدقہ کا اللہ کے ہاں سے ضرور اجر ملے گا۔ اور انہیں نہ کوئی خوف ہوگا نہ غم۔

افعال: تَعَفُّف: (عفت سے) پاک دامنی۔ خودداری کی وجہ سے سوال نہ کرنا مراد ہے۔
اسماء: سِیْمَا: نشانی۔ علامت۔ قیافہ۔ چہرے کی حالت۔ اِلْحَاف: لپٹنا۔ جھگڑا کرنا۔

اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿٢٧٥﴾ يَمۡحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرۡبِى
جہنمی | جو | اُس میں | ہمیشہ رہیں گے | مٹاتا ہے | اللہ | سُود کو | اور بڑھاتا ہے
تو یہی لوگ دوزخی ہیں (اور یہ) اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو

الصَّدَقٰتِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيۡمٍ ﴿٢٧٦﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا
صدقات کو | اور اللہ | نہیں دوست رکھتا | ہر | ناشکرے | گناہ گار کو | بیشک | وہ لوگ جو کہ | ایمان لائے
بڑھاتا ہے اور اللہ ناشکرے، گنہگار لوگوں کو پسند نہیں کرتا، وہ لوگ جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمۡ
اور عمل کئے | نیک | اور پڑھتے رہے | نماز | اور دیتے رہے | زکوٰۃ | اُن کے لئے ہے
اور (انہوں نے) نیک عمل کئے اور نماز کے پابند رہے اور زکوٰۃ دیتے رہے اُن کے لئے

اَجۡرُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ۚ وَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ﴿٢٧٧﴾
اُن کا اجر | ان کے رب کے پاس | اور نہ (کوئی) خوف ہوگا | اُنہیں | اور نہ وہ | غمگین ہوں گے
اُن کے رب کے پاس اجر ہے اور انہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غم زدہ ہوں گے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوۡا مَا بَقِىَ مِنَ الرِّبٰٓوا اِنۡ
اے ایمان والو! | ڈرو | اللہ سے | اور چھوڑ دو | جو کچھ باقی رہ گیا ہے | سُود میں سے | اگر
اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اگر تمہیں اللہ پر ایمان ہے تو جس قدر سود باقی ہے

كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿٢٧٨﴾ فَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلُوۡا فَاۡذَنُوۡا بِحَرۡبٍ مِّنَ اللّٰهِ
تم ہو | مؤمن | پھر اگر | تم ایسا نہیں کرو گے | تو تیار ہو جاؤ | لڑنے کو | اللہ
اُسے چھوڑ دو اگر تم ایسا نہیں کرتے تو پھر اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے

وَرَسُوۡلِهٖ ۚ وَاِنۡ تُبۡتُمۡ فَلَكُمۡ رُءُوۡسُ اَمۡوَالِكُمۡ ۚ لَا تَظۡلِمُوۡنَ
اور اُس کے رسول سے | اور اگر تم توبہ کرو | تو تمہارے لئے ہیں | اصل | مال تمہارے | نہ تم ظلم کرو
کے لئے تیار ہو جاؤ اور اگر توبہ کر لو تو تم اپنی اصل رقم کے حقدار ہو نہ تم ظلم کرو

وَلَا تُظۡلَمُوۡنَ ﴿٢٧٩﴾ وَاِنۡ كَانَ ذُوۡ عُسۡرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيۡسَرَةٍ ؕ
اور نہ تم پر ظلم کیا جائے گا | اور اگر | وہ ہو | تنگدست | تو مہلت دینی چاہئے | سہولت تک
نہ تم پر ظلم کیا جائے۔ اور اگر (مقروض) تنگ دست ہو تو اُس کے لئے آسودگی تک مہلت ہے

وَاَنۡ تَصَدَّقُوۡا خَيۡرٌ لَّكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿٢٨٠﴾ وَاتَّقُوۡا
اور اگر تم صدقہ کر دو | بہتر ہے | تمہارے لئے | اگر | تم | جانتے ہو | اور ڈرو
اور اگر (قرضہ) صدقہ کر دو تو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے اگر تم سمجھو اور (اے لوگو!) اُس دن سے

يَوۡمًا تُرۡجَعُوۡنَ فِيۡهِ اِلَى اللّٰهِ ۗ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفۡسٍ
(اُس) دن سے | کہ لوٹائے جاؤ گے | اُس میں | اللہ کی طرف | پھر | پورا دے دیا جائے گا | ہر | شخص کو
ڈرو جب تم اللہ کی طرف لوٹا دیئے جاؤ گے پھر تم میں سے ہر ایک شخص کو

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۷۵) سودخوری اور اس کے انفرادی و اجتماعی نقصانات: قیامت میں سودخور قبر سے اس طرح اٹھیں گے جیسے کوئی آسیب زدہ یا پاگل شخص، مدہوش و حیران ہو کر اٹھے گا۔ کیونکہ وہ دنیا میں سُود اور تجارت کو یکساں سمجھتا تھا۔ حالانکہ سود حرام ہے اور بیع (تجارت) حلال ہے۔ ان دونوں کو برابر سمجھنا دیوانگی ہے۔ اور حرمت سود کا حکم آ چکنے کے بعد، جو کوئی سُودی کاروبار کو چھوڑ دے اس کو گذشتہ کاروبار معاف کر دیا جائے گا اور اس کا آئندہ کا معاملہ اللہ کے سپرد ہوگا اور جو دوبارہ سود لینا شروع کر دے۔ تو ایسے ہی لوگ دوزخی ہیں۔ جو ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

(۲۷۶) سُود کے مال میں اللہ برکت نہیں دیتا۔ بلکہ اسے برباد کرتا ہے، اگرچہ بظاہر وہ بہت زیادہ نظر آئے۔ حدیث میں آیا ہے سود کا مال کتنا ہی بڑھ جائے انجام اس کا کمی ہے اور جس مال میں سے صدقہ و خیرات دیا جائے اس میں برکت ہوتی ہے اور ثواب زیادہ دیا جاتا ہے اور اللہ ہر ناشکرے گنہگار کو دوست نہیں رکھتا۔

(۲۷۷) بلاشبہ جو مسلمان باقاعدہ نماز پڑھتے اور زکوٰۃ ادا کرتے اور نیک اعمال کرتے رہتے ہیں۔ ان کو ان کے اعمال کا پورا پورا اجر ملے گا اور انہیں کسی قسم کا خطرہ و غم نہ ہوگا۔

(۲۷۸) مسلمانو! اللہ سے ڈرو۔ اور اگر تم سچے ایماندار ہو تو جو کچھ سُود میں سے بقایا لوگوں کے ذمہ ہے، اسے چھوڑ دو۔

(۲۷۹) پھر اس حرمت سود کے بعد اگر تم بقیہ سود نہ چھوڑو گے تو اللہ و رسول سے لڑنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ ہاں جو اس گناہ سے توبہ کر لے۔ اس کو اصل مال ملے گا کہ کسی کی بھی حق تلفی نہ ہو، نہ قرض لینے والے کی، نہ دینے والے کی۔

(۲۸۰) اگر مقروض تنگ دست ہو تو قرضہ کی اصل رقم کی وصولی کے لئے اس کے آسودہ حال ہونے تک مہلت دینی لازم ہے اور اگر قرض بالکل ہی معاف کر دیا جائے تو یہ بہت بہتر ہے۔

افعال: **یَاْکُلُوْنَ**: (اَکْلٌ) وہ کھاتے ہیں (مضارع)۔ **یَتَخَبَّطُ**: (از خبط) وہ دیوانہ کرتا ہے (مضارع)۔ **اِنْتَھٰی**: (نَھْیٌ سے) ہے وہ رک گیا۔ باز آ گیا ماضی۔ **یَمْحَقُ**: (مَحق سے) وہ مٹاتا ہے۔ نابود کرتا ہے۔ (مضارع)۔ **یُرْبِیْ**: (رِبٰو سے) وہ بڑھاتا ہے (مضارع)۔ **ذَرُوْا** (وَذَر) تم چھوڑ دو۔ (امر حاضر، جمع)

اسماء: **رُءُوْس**: یہ راس کی جمع ہے۔ معنی سر۔ مراد اصل رقم۔

مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٨١﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ

جو کچھ | اُس نے کمایا | اور اُن پر | ظلم نہیں کیا جائے گا | اے ایمان والو! | جب آپس میں معاملہ کرو

جو کچھ کہ اُس نے کیا ہے اُس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور اُن پر بالکل ظلم نہ ہوگا اے مسلمانو! جب کبھی تم ایک دوسرے کے ساتھ

بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ؕ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ

اُدھار کا | کسی میعاد معین تک | تو لکھ لیا کرو اُس کو | اور چاہئے کہ لکھ دے | تمہارے درمیان | (کوئی) لکھنے والا

مقررہ میعاد کے لئے لین دین کا معاملہ کرو تو اُسے لکھ لیا کرو اور تمہارے درمیان ایک کاتب

بِالْعَدْلِ ۪ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ

انصاف سے | اور انکار نہ کرے | کاتب | کہ لکھے | جیسا کہ | سکھایا اُسے | اللہ نے | سو اُس کو چاہئے کہ لکھ دے

عدل وانصاف سے (معاملہ) لکھے اور کاتب لکھنے سے انکار نہ کرے جیسا کہ اللہ نے اُسے لکھنا سکھا دیا ہے اُسے چاہئے کہ وہ لکھ دے

وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ

اور لکھواتا جائے | وہ شخص | جس پر | قرض ہے | اور ڈرتا رہے | اللہ سے | جو اُس کا رب ہے

اور مضمون وہ شخص بولے جس کے ذمے حق ہے اور اللہ سے ڈرے جو اُس کا رب ہے

وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ

اور کم نہ کرے | اُس میں سے | کچھ | پھر اگر وہ شخص | جس پر ہے | قرض

اور (اپنی طرف سے) اس عبارت میں کوئی کمی نہ کرے۔ ہاں اگر وہ شخص کہ جس کے ذمے حق (قرض) ہے

سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ

نادان ہو | یا | ضعیف | یا طاقت نہیں رکھتا | کہ وہ خود لکھوائے | تو لکھوا دے

نادان یا کمزور (بچہ یا بوڑھا) ہو یا خود لکھانے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو چاہئے کہ اس کا ولی (یا وکیل)

وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ؕ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ

اُس کا مختار | انصاف سے | اور بنا لیا کرو | دو گواہ | اپنے مردوں میں سے

انصاف سے (دستاویز) لکھائے اور اپنے میں سے دو مردوں کو گواہ کر لیا کرو

فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ

پھر اگر نہ ہوں | دو مرد | تو ایک مرد | اور دو عورتیں | جنہیں تم پسند کرو

اور اگر دو مرد نہ ہوں تو پھر ایک مرد اور (ایسی) دو عورتیں کافی ہوں گی جنہیں تم شہادت کے لئے

مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا

گواہوں میں سے | تاکہ اگر | بھول جائے | ایک اُن میں سے | تو یاد دلا دے | ایک اُن میں سے

پسند کرو کہ (اگر) ان میں سے ایک بھول جائے تو دوسری اُسے یاد

الْاُخْرٰى ؕ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ وَلَا تَسْـَٔمُوْٓا

دوسری کو | اور نہ | انکار کریں | گواہ | جب بُلائے جائیں | اور سستی نہ کرو

دلا دے اور گواہوں کو چاہئے کہ جب وہ (گواہی کے لئے) بلائے جائیں تو انکار نہ کریں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۸۱) اور قیامت کے دن سے ڈرو جس میں اللہ کے حضور میں حاضر ہو کر ہر شخص اپنے ہر نیک و بد عمل کی پوری جزا و سزا پائے گا۔ اور کسی کا حق نہیں مارا جائے گا۔

أَن تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَىٰٓ أَجَلِهِۦ ۚ ذَٰلِكُمْ

لکھنے میں | (معاملہ) چھوٹا ہو | یا بڑا | اس کی میعاد تک | تمہارا یہ کام

اور معاملہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اس کے وقت مقررہ تک لکھنے میں سستی نہ کرو یہ کارروائی

أَقْسَطُ عِندَ ٱللَّهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَٰدَةِ وَأَدْنَىٰٓ

بہت منصفانہ ہے | نزدیک | اللہ کے | اور زیادہ قائم رکھنے والا ہے | شہادت کو | اور زیادہ نزدیک ہے

اللہ کے نزدیک بہت انصاف پر مبنی ہے اور شہادت کے لئے بھی بہت موزوں ہے اور اس بات کے قریب ہے کہ

أَلَّا تَرْتَابُوٓا۟ ۖ إِلَّآ أَن تَكُونَ تِجَٰرَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا

اس سے کہ تم شک نہ کرو | مگر | یہ کہ | ہو | تجارت | دست بدست | کہ لیتے دیتے ہو

تم شک و شبہ میں نہ پڑو ہاں اگر تجارت نقد ہو جس میں تم ہاتھوں ہاتھ لین دین

بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا ۗ وَأَشْهِدُوٓا۟

آپس میں | تو نہیں | تم پر | کوئی گناہ | کہ نہ لکھو تم اس کو | اور گواہ بنا لیا کرو

کرتے ہو تو اس کے نہ لکھنے میں تم پر کوئی الزام نہیں اور خرید و فروخت کے وقت

إِذَا تَبَايَعْتُمْ ۚ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ ۚ وَإِن تَفْعَلُوا۟

جب تم باہم سودا کیا کرو | اور نہ | تکلیف دی جائے | کاتب کو | اور نہ گواہ کو | اور اگر تم ایسا کرو

گواہ کر لیا کرو اور کاتب یا گواہ کو کوئی تکلیف نہ پہنچائی جائے اور اگر تم نے ایسا کیا

فَإِنَّهُۥ فُسُوقٌۢ بِكُمْ ۗ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ۖ وَيُعَلِّمُكُمُ ٱللَّهُ ۗ

تو بے شک | گناہ ہے | تم پر | اور ڈرو | اللہ سے | اور سکھاتا ہے تم کو | اللہ

تو یہ تمہاری نافرمانی ہوگی اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اللہ تعالیٰ تمہیں تعلیم دیتا ہے

وَٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿٢٨٢﴾ وَإِن كُنتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ

اور اللہ | ہر چیز کو | جانتا ہے | اور اگر | تم ہو | سفر پر

اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے اور اگر تم سفر میں ہو

وَلَمْ تَجِدُوا۟ كَاتِبًا فَرِهَٰنٌ مَّقْبُوضَةٌ ۖ فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُم

اور نہ | مل سکے | کوئی کاتب | تو رہن کی چیز | قبضہ میں دیدی جائے | پھر اگر امانت رکھے | تم میں سے کوئی

اور کاتب نہ ملے تو بالقبضہ گروی کا معاملہ کرو اگر تم میں سے کوئی شخص

بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ ٱلَّذِى ٱؤْتُمِنَ أَمَٰنَتَهُۥ وَلْيَتَّقِ

کسی کے پاس | تو چاہئے کہ ادا کرے | وہ جس کے پاس | امانت رکھی گئی تھی | امانت اس کی | اور ڈرے

کسی پر اعتماد کرے تو جس پر اعتماد کیا گیا اُسے چاہئے کہ وہ اس کی امانت کو ادا کر دے

ٱللَّهَ رَبَّهُۥ ۗ وَلَا تَكْتُمُوا۟ ٱلشَّهَٰدَةَ ۚ وَمَن يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُۥٓ

اللہ سے | جو اس کا رب ہے | اور نہ چھپایا کرو تم | شہادت کو | اور جو کوئی | چھپائے اُس کو | تو بے شک

اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور گواہی کو نہ چھپاؤ اور جو گواہی کو چھپاتا ہے تو وہ دل کا

آسان تفسیر

آیت نمبر (۲۸۲) قرض معاملات کی حفاظت کے لئے تحریری دستاویز یا گواہوں کی موجودگی: معاملہ چاہے چھوٹا ہو یا بڑا' اس کی میعاد مقررہ تک' لکھ لینے میں ہرگز سستی اور کاہلی نہ کرنی چاہئے کیونکہ اس طرح معاملہ لکھ لینے سے انصاف بھی قائم رہ سکتا ہے اور گواہی بھی صحیح ہو سکتی ہے' اور جانبین شک وشبہ میں پڑنے سے بھی بچ سکتے ہیں اور اگر چہ نقد اور دست بدست تجارتی معاملہ' لکھنے کی ضرورت نہیں لیکن اس پر بھی گواہ رکھنا زیادہ مناسب ہے تاکہ بعد میں کوئی جھگڑا فساد نہ ہو اور گواہ اور کاتب کو گواہی دینے اور دستاویز لکھنے میں کسی قسم کی بے جا تکلیف دینا یا مجبور کرنا نہیں چاہئے۔ ورنہ گناہ ہوگا۔ اللہ سے ڈرتے رہا کرو اور وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ (ف) اگر بڑا معاملہ مثلاً کوئی بڑا سودا یا اراضی یا مکان وغیرہ کی خرید وفروخت کا نقد یا دست بدست معاملہ بھی ہو تو آئندہ اختلافات سے بچنے کے لئے بیعنامہ وغیرہ لکھ لینا زیادہ بہتر ہے' باہمی معاملات خواہ چھوٹے ہوں یا بڑے ان کے لکھ لینے میں کاہلی نہ کیا کرو اگر چہ یہ لکھ لینا مستحب ہے' فرض نہیں۔ حضرت ابن عباس کے نزدیک تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ سے مراد بیع سلم یعنی اُدھار تجارتی معاملہ ہے۔ مدینہ والے' حضورؐ کی تشریف آوری سے پہلے اپنی کھجوروں کی پیداوار کی خرید وفروخت دو یا تین برس کے وعدے پر کیا کرتے تھے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ وزن۔ وقت پیمانہ وغیرہ مقرر کر لیا کرو۔ اس پر اللہ نے اس کی اور بھی حفاظت کر دی ہے کہ ان سب باتوں کو ایک کاغذ پر منصف کاتب سے لکھوا بھی لیا کرو۔ مدیون (مقروض) کی بیشی کے بغیر معاملہ لکھوا دیا کرے یا اگر وہ نہ لکھوا سکتا ہو۔ تو اس کا مختار یا وکیل (اور وارث) انصاف سے لکھوا دیا کرے' اور دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں' بھروسے کے قابل' گواہ کر لیا کرو' اور گواہوں کو اگر بلایا جایا جائے تو انہیں انکار نہ کرنا چاہئے' کاتب کو بھی لکھنے سے انکار نہیں کرنا چاہئے اس لئے کہ اللہ نے اسے لکھنے پڑھنے کی نعمت سے نوازا ہے اور تم باہمی معاملات خواہ چھوٹے ہوں یا بڑے ان کے لکھنے میں سستی اور کاہلی نہ کیا کرو۔ اگر چہ یہ لکھ لینا مستحب ہے' فرض نہیں۔

افعال: تَدَایَنْتُمْ: (دَیْنٌ سے ہے) تم قرض کا لین دین کرتے ہو۔ آپس میں معاملہ کرتے ہو۔ (ماضی)۔ یَأْبَ (از اِبَاءٌ) وہ انکار کرے۔ (مضارع)۔ یُمْلِل: (اِمْلَالٌ مصدر) وہ لکھوائے۔ (واحد مذکر غائب' مضارع)۔ یَبْخَسْ. (بَخْسٌ کمی یا نقصان دینا)۔ وہ کم کرتا ہے۔ مضارع (واحد مذکر غائب)۔ تَرْتَابُوْا: از رَیْبٌ تم شک کرتے ہو۔ مضارع۔ تَبَایَعْتُمْ: تم خرید وفروخت کرتے ہو۔ سودا کرتے ہو۔ ماضی کا صیغہ (جمع حاضر مذکر)۔ تُدِیْرُوْنَ: (از دَوْرٌ گھمانا) تم گھماتے ہو۔ لین دین کرتے ہو۔

اسماء: دَیْنٌ: قرض۔

اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿٢٨٣﴾ ع لِلّٰهِ مَا

گنہگار ہے | اُس کا دل | اور اللہ | اُس کو | جو تم کرتے ہو | خوب جانتا ہے | اللہ کا ہی ہے | جو (کچھ)

مجرم ہوتا ہے اور (یاد رکھو) اللہ تمہارے اعمال سے واقف ہے آسمان اور زمین میں جو

فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ

آسمانوں میں ہے | اور جو (کچھ) | زمین میں ہے | اور خواہ ظاہر کرو | جو تمہارے دلوں میں ہے

کچھ ہے اللہ ہی کی ملکیت ہے اور خواہ تم دل کی باتوں کو ظاہر کرو

اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ

خواہ چھپاؤ اُس کو | حساب لے گا تم سے | اُس کا | اللہ | پس بخش دے گا | جسے | چاہے

یا پوشیدہ رکھو (ہر حال میں) اللہ ضرور تم سے اس کا محاسبہ کرے گا جس کو چاہے گا بخش دے گا

وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٨٤﴾

اور عذاب دے گا | جسے چاہے | اور اللہ | ہر چیز پر | قادر ہے

اور جس کو چاہے گا سزا دے گا اور اللہ ہر بات پر قدرت رکھتا ہے

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ

ایمان لایا | رسول | اُس پر جو | نازل کیا گیا | اُس کی طرف | اُس کے رب کی طرف سے

جو کچھ اللہ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اس پر رسول اور ایمان لانے والوں

وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ

اور سب مومن (بھی) | ہر ایک | ایمان لایا | اللہ | اور اُس کے فرشتوں | اور اُس کی کتابوں

نے یقین کر لیا' اُن میں سے ہر ایک اللہ پر' اُس کے فرشتوں پر' اُس کی کتابوں اور رسولوں پر

وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا

اور اُس کے رسولوں پر | ہم فرق نہیں جانتے | ایک میں بھی | اُس کے رسولوں میں سے | اور کہا اُنہوں نے

ایمان لایا (اور انہوں نے کہہ دیا کہ) ہم تو اللہ کے رسولوں میں سے کسی ایک کو دوسرے سے جدا نہیں سمجھتے اور یہ بھی کہا اے اللہ!

سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۟ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿٢٨٥﴾

ہم نے سن لیا | اور ہم نے مان لیا | ہم تیری بخشش مانگتے ہیں | اے ہمارے رب! | اور تیری طرف | لوٹ کر جانا ہے

ہم نے (تیرے حکموں کو) سنا اور مان لیا ہم تیری مغفرت چاہتے ہیں اے ہمارے رب! اور تیری طرف ہی لوٹ کر جانا ہے

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا

نہیں | تکلیف دیتا | اللہ | کسی شخص کو | مگر | اُس کی طاقت کے مطابق | اُسی کے لئے ہے

اللہ کسی انسان پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا ہر شخص وہی کچھ پائے گا

مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ

جو نیک عمل کیا | اور | اُسی کے ذمے ہے | جو بُرا عمل کیا | اے ہمارے رب! | نہ پکڑ ہم کو

جو اُس نے کمایا اور جواب دہ بھی اسی کے لئے ہے جو اُس نے کیا (ایمان والے تو یہی کہتے ہیں) اے ہمارے رب! اگر ہم سے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۸۳) گواہ یا کاتب موجود نہ ہوں تو کوئی چیز گروی رکھی جاسکتی ہے: اگر سفر کی حالت میں تمہیں معاملہ لکھنے کے لئے کاتب نہ مل سکے تو کوئی چیز قرض کے بدلے بطور رہن (گروی) رکھ دینا چاہئے اور اگر قرض خواہ' قرض دار پر اعتماد کر کے اس سے رہن رکھنے کا تقاضا نہ کرے تو مدیون (قرض دار) کو چاہئے کہ قرض خواہ کا پورا پورا حق ادا کر دے جو اس کے پاس بطور امانت ہے' اس میں خیانت نہ کرے' ایسے ہی ہر امین کے لئے لازم ہے کہ امانت کو پوری طرح مالک تک پہنچائے۔ اور گواہ وغیرہ کو کوئی بات جتنی معلوم ہو' پوچھنے پر' صاف صاف بیان کر دے۔ ورنہ اللہ کے ہاں مجرم ہوگا اور اللہ تمہارے ہر کام سے خوب واقف ہے۔

(۲۸۴) روز قیامت ہر نیت اور عمل کا حساب ہوگا: جو کچھ زمین و آسمان میں ہے' سب کا اللہ ہی مالک ہے۔ اور تم اپنی دلی نیت وارادہ کو ظاہر کرو یا چھپاؤ۔ وہ تم سے ذرہ ذرہ کا حساب لے گا۔ اور جسے چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۲۸۵) انبیاء اور کتابوں پر ایمان کی اہمیت: جو کچھ اللہ کی طرف سے رسولؐ پر نازل ہوا خود رسول بھی اس پر ایمان لایا اور سارے مومن بھی۔ وہ سب' اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں اور اس کے رسولوں میں سے کسی ایک میں (اونچ نیچ کا) فرق نہیں کرتے کہ کسی نبی کو مانیں اور کسی کا انکار کر دیں اور یوں کہتے ہیں کہ ہم نے اللہ کا ہر حکم خوشی سے سن لیا اور اس کو بسر وچشم قبول کیا۔ اے ہمارے رب! ہم تیری ہی بخشش چاہتے ہیں۔ اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

اسماء: اٰثِمٌ: گنہگار (اِثمٌ سے فاعل)۔ مَصِیر: لوٹنے کی جگہ۔ لوٹ کر جانا۔

اِنۡ نَّسِيۡنَاۤ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا‌ ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحۡمِلۡ عَلَيۡنَاۤ اِصۡرًا
اگر | ہم بھول جائیں | یا غلطی کرلیں | اے ہمارے رب! | اور نہ رکھ | ہم پر | بوجھ (بھاری)
بھول چوک ہو جائے تو اس پر ہمیں سزا نہ دے اے اللہ! ہم پر ویسا بوجھ نہ ڈال

كَمَا حَمَلۡتَهٗ عَلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا‌ ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا
جیسا کہ | رکھا تو نے | اُن پر جو | ہم سے پہلے ہوئے | اے ہمارے رب! | اور نہ اُٹھوا ہم سے
جیسا کہ تُو نے ان لوگوں پر ڈالا تھا جو ہم سے پہلے تھے اے ہمارے رب! ہم سے ایسا بوجھ نہ اُٹھوا

مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ‌ ۚ وَاعۡفُ عَنَّا وَاغۡفِرۡ لَنَا
وہ چیزیں کہ نہیں | طاقت | ہم کو | اُس (کے اُٹھانے) کی | اور درگزر کر ہم سے | اور بخش دے | ہم کو
جس کی ہمیں طاقت نہیں ہم سے درگزر فرما اور ہمارے گناہ بخش دے

وَارۡحَمۡنَا‌ اَنۡتَ مَوۡلٰٮنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ۝٢٨٦
اور رحم کر ہم پر | تو ہی ہے | ہمارا مالک | پس مدد کر ہماری | قوم | کفار پر
اور ہم پر رحم کر تو ہی ہمارا آقا ہے پس تو ہی نافرمانوں کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما۔

سُوۡرَةُ اٰلِ عِمۡرٰنَ مَدَنِيَّةٌ | بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ | وَهِيَ مِائَتَا اٰيَةٍ وَّعِشۡرُوۡنَ رُكُوۡعًا

سورۂ آل عمران مدنی ہے اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | دو سو آیتیں اور بیس رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓ ۝١ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۙ الۡحَـىُّ الۡقَيُّوۡمُ ۝٢ نَزَّلَ
الٓمّٓ | اللہ ہی ہے | کوئی معبود نہیں | سوائے | اُس کے | وہ ہمیشہ زندہ | سب کو قائم رکھنے والا | اُتاری اُس نے
اللہ وہ (ذات) ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہمیشہ زندہ اور سب کو قائم رکھنے والا ہے۔ اُسی نے (اے نبی!)

عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ بِالۡحَـقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ
آپ پر | کتاب | برحق | جو تصدیق کرنے والی ہے | اُن (کتابوں) کی | جو اُس سے پہلے ہوئیں
آپ پر برحق کتاب نازل کی جو ان کتابوں کی بھی تصدیق کرتی ہے جو اس سے پہلے تھیں

وَاَنۡزَلَ التَّوۡرٰٮةَ وَالۡاِنۡجِيۡلَ ۝٣ مِنۡ قَبۡلُ هُدًى لِّلنَّاسِ
اور نازل کی اُس نے | تورات | اور انجیل | اس سے پہلے | ہدایت | لوگوں کے لئے
اور اُس نے اس سے پہلے تورات اور انجیل کو نازل کیا اس سے پہلے جن میں لوگوں کے لئے ہدایت کا سامان تھا اور اسی اللہ نے

وَاَنۡزَلَ الۡفُرۡقَانَ ؕ اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
اور نازل کیا | (حق و باطل میں) فرق کرنے والا | بیشک | جو لوگ | منکر ہیں | اللہ کی آیتوں کے
(اب) حق و باطل میں امتیاز کرنے والا (قرآن) نازل کیا بیشک جن لوگوں نے (باوجود اس سامان ہدایت کے) اللہ کے احکام سے انکار کیا

لَهُمۡ عَذَابٌ شَدِيۡدٌ ‌ؕ وَاللّٰهُ عَزِيۡزٌ ذُو انۡتِقَامٍ ۝٤ اِنَّ اللّٰهَ
اُن کے لئے | عذاب ہے | سخت | اور اللہ | زبردست ہے | بدلہ لینے والا | بیشک | اللہ ہی ہے
اُن کو سخت عذاب ہوگا اور اللہ بڑا غالب اور سزا دینے والا ہے یقیناً اللہ سے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۸۶) **اللہ سے سہولت اور بخشش کی دُعا:** اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا۔ انسان جو نیک عمل کرے گا۔ اس کو اس کا اجر ملے گا اور جو برائی کرے گا تو اسی پر اس کا وبال ہوگا' ہمیں یہی دعا کرتے رہنا چاہئے کہ اے ہمارے پروردگار! ہماری بھول چوک پر ہماری پکڑ نہ کر' اور ہم پر پہلی اُمتوں کا سا بھاری بوجھ نہ رکھ۔ (ان جیسے مشکل احکام ہم پر نافذ نہ فرما) اور ہم سے وہ بوجھ نہ اٹھوا جو ہم اٹھا نہ سکیں۔ ہم سے درگذر کر۔ ہمارے گناہ معاف فرما ہم پر رحم کر تو ہی ہمارا مالک ہے' ہمیں کفار پر غلبہ اور فتح نصیب فرما۔

سورۂ آل عمران

ا چونکہ حضرت مریم کے والد کا نام **عمران** تھا اور اس سورت میں زیادہ تر حضرت مریم اور عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے اس لئے اس سورت کا نام **آل عمران** ہے۔ فضیلت: صحیح مسلم میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن قرآن پڑھنے اور اس پر عمل کرنے والوں کو اس طرح لایا جائے گا کہ **سورۂ بقرہ** اور **آل عمران** ان کے آگے آگے چل رہی ہوں گی۔

(۱) **الٓمٓ** حروف مقطعات (علیحدہ علیحدہ پڑھے جانے والے حروف) میں سے ہیں ان کے اصلی معنی اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

(۲) اس سورۃ کی ابتدائی تقریباً نوے آیتیں نجران کے مسیحی علماء اور سرداروں کے وفد کے جواب میں نازل ہوئیں جو کہ حضورؐ کی خدمت میں مذہبی مباحثہ کے لئے مدینہ آئے تھے۔ چونکہ مسیحیوں کا عقیدہ تھا کہ حضرت عیسیٰ تین خداؤں (باپ' بیٹا' روح القدس) میں ایک خدا ہے اس لئے اس آیت میں ان کے اس باطل عقیدہ کی تردید کی گئی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو ہمیشہ زندہ اور سب کو قائم رکھنے والا ہے۔

(۳) **اللہ کی کتابوں کا نزول:** اس اللہ نے آپؐ پر سچی کتاب (قرآن) نازل کی' جو پہلی تمام آسمانی کتب کی تصدیق کرتی ہے اور اسی نے تورات و انجیل۔

(۴) اس سے پہلے لوگوں کی ہدایت کے لئے نازل کی اور اس کے بعد حق و باطل میں فرق کرنے والا قرآن نازل فرمایا اور جو لوگ اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں انہیں سخت عذاب ہوگا۔ اور اللہ زبردست ہے بدلہ لینے والا ہے۔

لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ | شَيْءٌ | فِي الْأَرْضِ | وَلَا | فِي السَّمَآءِ ۝٥

(کہ) چھپی نہیں اُس سے | کوئی چیز | زمین میں | اور نہ | آسمان میں

کوئی چیز پوشیدہ نہیں نہ زمین میں اور نہ آسمان میں

هُوَ | الَّذِيْ | يُصَوِّرُكُمْ | فِي الْأَرْحَامِ | كَيْفَ يَشَآءُ ؕ

وہی ہے | جو | صورت بناتا ہے تمہاری | (ماں کے) پیٹ میں | جیسی چاہے

اللہ (وہی ہے) جو ماں کے رحم میں جس طرح چاہتا ہے تمہاری صورتیں بنا دیتا ہے

لَآ إِلٰهَ | إِلَّا هُوَ | الْعَزِيْزُ | الْحَكِيْمُ ۝٦ | هُوَ الَّذِيْٓ

نہیں ہے کوئی معبود | سوائے اس کے | (جو) غالب | حکمت والا (ہے) | وہی ہے (جس نے)

(یاد رکھو) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بڑا زبردست اور بڑا حکمت والا ہے اللہ ہی (وہ ذات ہے)

أَنْزَلَ عَلَيْكَ | الْكِتٰبَ | مِنْهُ اٰيٰتٌ | مُّحْكَمٰتٌ | هُنَّ | أُمُّ الْكِتٰبِ

نازل کی آپ پر | (یہ) کتاب | جس کی بعض آیتیں | محکم ہیں | (کہ) وہی (ہیں) | اصل کتاب

جس نے (اے نبیؐ!) آپ پر یہ کتاب نازل کی، اس کی بعض آیتیں واضح اور محکم ہیں یہی اس کتاب کے اُصول ہیں اور

وَأُخَرُ | مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ | فَأَمَّا الَّذِيْنَ | فِيْ قُلُوْبِهِمْ | زَيْغٌ

اور دوسری | متشابہ (ہیں) | سو جن لوگوں کے | دلوں میں | کجی (ہے)

بعض آیتیں متشابہ یعنی متعدد معنوں والی ہیں، تو جن لوگوں کے دلوں میں کجی (ٹیڑھا پن) ہے

فَيَتَّبِعُوْنَ | مَا تَشٰبَهَ | مِنْهُ | ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ | وَابْتِغَآءَ

وہ تو پیروی کرتے ہیں | اُن کی جو متشابہ ہیں | اُس میں سے | فتنہ انگیزی کی غرض سے | اور اُس کی

وہ اس میں سے ان آیتوں کے پیچھے پڑ جاتے ہیں جو متشابہ ہیں، تاکہ فتنہ کھڑا کریں اور ان (میں اپنی مرضی) کے

تَأْوِيْلِهٖ ج | وَمَا يَعْلَمُ | تَأْوِيْلَهٗٓ | إِلَّا اللّٰهُ ؔم | وَالرّٰسِخُوْنَ

تاویل معلوم کرنے کے لئے | اور نہیں جانتا | اُس کی تاویل کوئی بھی | سوائے اللہ کے | اور جو پختہ ہیں

معانی تلاش کرتے ہیں حالانکہ ان آیتوں کے اصلی معنیٰ و مقصود اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں اور جو لوگ علم

فِي الْعِلْمِ | يَقُوْلُوْنَ | اٰمَنَّا بِهٖ ۙ | كُلٌّ | مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ

علم میں | وہ کہتے ہیں | ہم ایمان لائے اُس پر | سب | ہمارے رب کی طرف سے (ہے)

میں ماہر ہوتے ہیں کہہ دیتے ہیں کہ ہم ان پر ایمان رکھتے ہیں، یہ سب کچھ ہمارے رب کی طرف سے ہے؛

وَمَا يَذَّكَّرُ | إِلَّآ | أُولُوا الْأَلْبَابِ ۝٧ | رَبَّنَا | لَا تُزِغْ

اور نہیں نصیحت قبول کرتے | مگر صرف | عقلمند لوگ | اے ہمارے رب! | نہ پھیر

اور وعظ و نصیحت کو صرف وہی لوگ سمجھتے ہیں جو عقل و بصیرت والے ہیں (ان کی یہی دعا ہوتی ہے) اے اللہ! ہدایت

قُلُوْبَنَا | بَعْدَ | إِذْ هَدَيْتَنَا | وَهَبْ لَنَا | مِنْ لَّدُنْكَ

ہمارے دلوں کو (راہِ حق سے) | بعد اس کے کہ | تو ہدایت کر چکا ہم کو | اور عطا کر ہم کو | اپنے ہاں سے

دینے کے بعد ہمارے دلوں میں کجی (ٹیڑھا پن) نہ پیدا کر اور ہمیں اپنی رحمت

وقف غفران
وقف منزل
وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۵) بیشک یہ اللہ ہی کی شان ہے کہ آسمان وزمین میں کوئی چیز بھی اس سے پوشیدہ نہیں۔

(۶) اسی کی یہ صفت ہے کہ (ماں کے پیٹ) رَحِمْ کے اندر جیسی چاہے صورت بنا تا ہے' پس اس کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ جوزبردست حکمت والا ہے۔

(۷) **قرآن مجید کی محکم اور متشابہ آیات:** اسی نے آپ ؐ پر یہ کتاب (قرآن) نازل کی' جس کی بعض آیات **محکم** ہیں (جن کے معنی معلوم اور واضح ہیں' اور ایک سے زیادہ معانی کا ان میں احتمال نہیں۔ اور وہی اس قرآن کی ساری تعلیمات کا نچوڑ ہیں کہ دین کے تمام مسائل انہی سے معلوم ہوتے ہیں) اور دوسری قسم کی آیتیں **متشابہ** ہیں (جن کی مراد معلوم ومتعین نہیں اور ان میں کئی معنے کا احتمال ہے۔ جیسے قیامت کے دن کا تعین' روح کی حقیقت' یا اللہ کی صفات وغیرہ) تو جن لوگوں کے دلوں میں کفر ونفاق کا مرض ہے وہ **متشابہات** کے پیچھے پڑے رہتے ہیں تا کہ اپنی نفسانی خواہشات کے مطابق غلط تاویلیں کر کے لوگوں میں فتنہ ڈال دیں حالانکہ ان کی تاویل اور حقیقی معانی اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جن لوگوں کا علم راسخ وسیع اور پختہ ہے' وہ ان متشابہ آیات وامور کے بارے میں کہتے ہیں کہ ہمارا ان محکم اور متشابہ سب آیات پر ایمان ہے یہ سب اللہ کی نازل کردہ آیات ہیں اور نصیحت تو عقلمند ہی قبول کرتے ہیں۔

اسماء: هُنَّ: ضمیر جمع مونث غائب۔ زَيْغٌ: کجی۔ ٹیڑھا پن۔

رَحۡمَةً ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡوَهَّابُ ۝۸ رَبَّنَآ اِنَّكَ

رحمت | بیشک تو ہی ہے | بڑا عطا کرنے والا | اے ہمارے رب! | بیشک تو ہی ہے

عطا فرما' بیشک تو بہت عطا کرنے والا ہے۔ اے اللہ! تو بیشک لوگوں کو ایک ایسے دن

جَامِعُ النَّاسِ لِيَوۡمٍ لَّا رَيۡبَ فِيۡهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخۡلِفُ

جمع کرنے والا (سب) لوگوں کو | اُس دن | جس میں شک نہیں | بیشک | اللہ | نہیں توڑتا

(ایک جگہ) جمع کرنے والا ہے جس (کے واقع ہونے) میں کوئی شک و شبہ نہیں' یقین رکھو کہ اللہ

الۡمِيۡعَادَ ۝۹ اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَنۡ تُغۡنِىَ عَنۡهُمۡ اَمۡوَالُهُمۡ

(اپنا) وعدہ | یقیناً وہ لوگ جو | کافر ہیں | ہرگز کام نہ آئیں گے | انہیں | اُن کے مال

وعدہ خلافی نہیں کرتا' (یاد رکھو) وہ لوگ جو راہِ کفر اختیار کریں انہیں اللہ کے عذاب سے نہ اُن کی دولت

وَلَآ اَوۡلَادُهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ شَيۡـــًٔا ؕ وَاُولٰٓـئِكَ هُمۡ وَقُوۡدُ النَّارِ ۝۱۰

اور نہ اولاد اُن کی | اللہ کے ہاں | کچھ (بھی) | اور وہی ہیں | ایندھن | دوزخ (کا)

بچا سکے گی اور نہ اولاد اور وہ یقیناً آگ کا ایندھن بنائے جائیں گے

كَدَاۡبِ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ ۙ وَالَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ؕ كَذَّبُوۡا

جیسا کہ معاملہ تھا | قوم فرعون کا | اور اُن لوگوں کا | جو اُن سے پہلے ہوئے | (کہ) انہوں نے جھٹلایا

ان لوگوں کی حالت آلِ فرعون کی طرح ہے اور ان لوگوں کی طرح جو ان سے پہلے تھے کہ انہوں نے ہماری

بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوۡبِهِمۡ ؕ وَاللّٰهُ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ۝۱۱

ہماری آیتوں کو | سو پکڑ لیا اُن کو | اللہ (نے) | اُن کے گناہوں کے بدلے | اور اللہ | سخت عذاب دینے والا (ہے)

آیتوں کو جھٹلایا پس اللہ نے ان کے گناہوں پر ان کو پکڑ لیا اور (یاد رکھو) اللہ سخت سزا دینے والا ہے

قُلۡ لِّلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا سَتُغۡلَبُوۡنَ وَتُحۡشَرُوۡنَ

کہہ دیجئے | اُن کو جو | کافر ہیں | عنقریب تم مغلوب کئے جاؤ گے | اور اکٹھے کئے جاؤ گے

(اے پیغمبرؐ!) جو لوگ کفر کی راہ اختیار کریں انہیں کہہ دیجئے کہ تم بھی بہت جلد مغلوب ہو جاؤ گے

اِلٰى جَهَنَّمَ ؕ وَبِئۡسَ الۡمِهَادُ ۝۱۲ قَدۡ كَانَ لَكُمۡ اٰيَةٌ

دوزخ کی طرف | اور وہ بُرا | ٹھکانا (ہے) | یقیناً تھا | تمہارے لئے | نشان

اور جہنم کی طرف اکٹھے کر دیئے جاؤ گے اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے تمہارے لئے (جنگ بدر میں)

فِىۡ فِئَتَيۡنِ الۡتَقَتَا ؕ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ

اُن دو گروہوں میں | جو مقابل ہوئے ایک دوسرے کے | کہ ایک گروہ | لڑ رہا تھا | اللہ کی راہ میں

دو گروہوں کے باہمی مقابلہ پر آنے کا واقعہ ایک نمونہ تھا ایک گروہ اللہ کی راہ میں جنگ کر رہا تھا

وَاُخۡرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوۡنَهُمۡ مِّثۡلَيۡهِمۡ رَاۡىَ الۡعَيۡنِ ؕ

اور دوسرا (گروہ) | کافروں (کا تھا) | جو دیکھتے تھے اپنے آپ کو | اُن سے دوچند | دیکھنا | آنکھوں کا

اور دوسرا گروہ کافروں کا تھا جو مسلمانوں سے بظاہر اپنے آپ کو تعداد میں دُگنا دیکھتے تھے

آیت نمبر

(۸) وہی راسخ علم (پختہ علم) والے یوں دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! (ان آیات کی مراد اور معنی کے تعین میں) راہ راست دکھلانے کے بعد ہمیں غلط راستہ پر چلنے سے بچا اور ہم کو اپنی جانب سے رحمت عطا فرما۔ تُو بڑا ہی عطا کرنے والا ہے۔

(۹) یہ بھی **راسخین فی العلم** کی دعا کا حصہ ہے کہ اے ہمارے رب! بیشک تو سب لوگوں کو قیامت کے روز، جس کا آنا یقینی ہے جوابدہی کے لئے جمع کرے گا اور اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

(۱۰) کافروں کو ان کے اموال اور اولاد عذاب سے نہیں بچا سکیں گے: اور کوئی شک نہیں کہ جو لوگ اللہ کے دین سے منکر ہیں ان کے مال اور اولاد اللہ کے ہاں کچھ کام نہ آئیں گے اور یہی لوگ دوزخ کا ایندھن بنیں گے۔

(۱۱) ان منکرین اسلام کا معاملہ بھی فرعون کی قوم اور ان سے پہلی قوموں کے مثل ہے۔ جن پر آیات الٰہی کو جھٹلانے اور گناہوں کے سبب عذاب الٰہی نازل ہوا اور اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے۔

(۱۲) کفار سے کہہ دیجئے کہ تم سب عنقریب اہل اسلام سے مغلوب ہو جاؤ گے اور آخرت کے روز دوزخ میں جھونکے جاؤ گے اور وہ بہت ہی برا مقام ہے۔

اسماء: لَدُنْ: پاس۔ نزدیک۔ وَهَّاب: (از وھب) زیادہ دینے والا۔ عطا فرمانے والا۔

وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً

اوراللہ | تائید کرتا ہے | اپنی مدد سے | جس (کی) چاہے | بیشک | اس میں | عبرت ہے

اور اللہ اپنی مدد سے جس کی چاہے تائید کرتا ہے بیشک ان (واقعات) میں بصیرت رکھنے والے

لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿١٣﴾ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ

دیکھنے والوں کے لئے | بھلی معلوم ہوتی ہے | لوگوں کو | محبت | نفسانی خواہشوں (کی)

لوگوں کے لئے عبرت ہے۔ لوگوں کے دلوں میں بیوی بچوں کی محبت' سونے

مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ

جیسے عورتیں | اور بیٹے | اور خزانے | جمع کئے ہوئے | سونے

اور چاندی کے انباروں (سے الفت)' عمدہ عمدہ گھوڑوں سے (لگاؤ)

وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۭ ذٰلِكَ

اور چاندی (کے) | اور گھوڑے | نشان دار | اور مویشی | اور کھیتی | یہ (تو)

اور مال مویشی اور کھیتی (سے شغف) کی خواہشیں آراستہ ہیں۔ یہ چیزیں

مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿١٤﴾ قُلْ

سامان (ہے) | دنیاوی زندگی (کا) | اور اللہ (ہی) کے پاس ہے | اچھا ٹھکانا | کہہ دیجئے

اس دنیا کی زندگی کا سرمایہ ہیں اور (آخرت کی) بہتر زندگی تو اللہ ہی کے پاس ہے (اے پیغمبر!) ان سے

اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا

کیا میں بتاؤں تمہیں | (جو) بہتر (ہے) | اس سے | اُن لوگوں کے لئے جو | پرہیزگار ہیں

فرما دیجئے کہ کیا میں تمہیں اس (چند روزہ زندگی) سے بہتر کوئی چیز بتاؤں؟ جو لوگ تقویٰ اختیار کریں

عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

اُن کے رب کے نزدیک | باغ ہیں | کہ بہتی ہیں | جن کے نیچے | نہریں | وہ ہمیشہ رہیں گے | اُن میں

(آنے والی زندگی میں) اللہ کے پاس ان کے لئے ایسے باغ ہوں گے جن کے نیچے نہریں رواں ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے

وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ

اور بیویاں (ہیں) | پاک صاف | اور رضامندی | اللہ کی | اور اللہ | خوب دیکھنے والا (ہے)

اور ان کو پاک و صاف بیویاں میسر آئیں گی اور اللہ کی رضامندی حاصل ہوگی (یاد رکھو) اللہ اپنے بندوں کے (اعمال)

بِالْعِبَادِ ﴿١٥﴾ اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا

بندوں (کو) | وہ لوگ جو | کہتے ہیں | اے ہمارے رب! | بیشک ہم ایمان لے آئے ہیں

کو دیکھنے والا ہے (یہ وہ لوگ ہوں گے) جو کہتے ہیں اے اللہ! ہم تجھ پر (صدق دل سے) ایمان لائے ہیں

فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١٦﴾ اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ

پس بخش دے ہم کو | ہمارے گناہ | اور بچا ہم کو | عذاب | دوزخ سے | جو صبر کرنے والے | اور سچ بولنے والے

پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا (یہ لوگ) صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۳) جنگ بدر میں اللہ کی مدد کا نظارہ: جنگ بدر میں مسلمانوں اور کافروں کی فوجوں کے مقابلہ کے وقت' قدرتِ الٰہی کا زبردست مظاہرہ ہوا کہ ان میں سے ایک گروہ اہل اسلام کا تھا' جو اللہ کے لئے لڑ رہا تھا۔ دوسرا کفار مکہ کا' جو کھلی آنکھوں دیکھ رہے تھے کہ ان کی تعداد مسلمانوں سے بہت زیادہ یعنی ۳۱۳ کے مقابلے میں ایک ہزار سے زیادہ ہیں۔ مگر پھر بھی شکست کھائی۔ یہ اسلام کی سچائی کی بہت بڑی نشانی تھی۔ اس سے ہر ایک عقلمند آدمی سمجھ سکتا ہے کہ مسلمان ہی حق پر ہیں کہ باوجود کم تعداد اور بے سروسامانی کے اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد سے انہیں فتح دی۔ اور اللہ اپنی مدد سے جس کی چاہے تائید فرماتا ہے بلاشبہ اس میں غور کرنے والوں کے لئے عبرت ہے۔

(۱۴) عارضی دنیاوی چیزوں کی محبت: انسان کی فطرت ہی کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ وہ نفس کی مرغوبات' خواہشات مثلاً عورتیں' بال بچے' سونے چاندی کے خزانے' گھوڑے' مویشی اور کھیتی وغیرہ کو بہت پسند کرتا ہے' حالانکہ یہ سب چیزیں صرف اس دنیا کی چندروزہ زندگی کا سامان ہیں اور عمدہ ٹھکانا اللہ ہی کے پاس ہے' پس اس کو نہ بھولنا چاہئے۔

(۱۵) جنت کی خوشیاں دائمی اور ابدی ہیں: کہہ دیجئے کیا میں تمہیں اس سے بدرجہا بہتر چیز' جو پرہیزگاروں کو اللہ کے ہاں ملنے والی ہے نہ بتا دوں؟ وہ باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں' وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اور پاکیزہ بیویاں ہیں اور خدا تعالیٰ کی رضامندی ہے۔ اور اللہ اپنے بندوں کو خوب دیکھتا ہے۔

(۱۶) اللہ کی یہ نعمتیں آخرت میں ان ایمان والوں کو ملیں گی' جو دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم تیرے سچے مومن بندے ہیں۔ ہمارے گناہ بخش دے اور عذاب دوزخ سے بچا۔

افعال: اَلتَقَتَا: (از مصدر لِقاء) دونوں جماعتیں ملیں' بھڑ گئے۔ (ماضی' تثنیہ مونث غائب)۔ اُنَبِّئُ: میں خبر دوں گا۔ (مضارع واحد متکلم)۔ قِ: (مصدر وقایہ) تو بچا' محفوظ رکھ۔ (امر حاضر)۔

اسماء: فِئَتَیْنِ. فِئَۃٌ کا تثنیہ' دو جماعتیں۔ گروہ

وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿۱۷﴾

اور فرمانبردار | اور خرچ کرنے والا (اللہ کی راہ میں) | اور استغفار کرنے والے ہیں | اوقات سحر میں

فرمانبردار اور راہِ خدا میں خرچ کرنے والے اور آخر شب (اپنے پروردگار سے) گناہوں کی بخشش چاہنے والے (ہوتے ہیں)

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ

گواہی دے دی اللہ (نے) کہ | نہیں کوئی معبود | سوائے اُس کے | اور فرشتوں | اور علم والوں (نے بھی کہ)

(لوگو!) اللہ شہادت دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں نیز ملائکہ اور اصحاب علم بھی (یہی) شہادت دیتے ہیں (وہ ہی ہے جو)

قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾

(وہ) قائم (ہے) | انصاف کے ساتھ | نہیں کوئی معبود | سوائے اُس کے | (وہ) زبردست | حکمت والا (ہے)

حق و انصاف کے ساتھ کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ غالب اور حکمت والا ہے

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ

بیشک دین (تو) | اللہ کے نزدیک | اسلام (ہی ہے) | اور نہیں اختلاف کیا | اُن لوگوں نے

بیشک اسلام ہی اللہ کے نزدیک دینِ (حق) ہے اور ان لوگوں میں جنہیں کتاب دی گئی تھی

اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ

جنہیں دی گئی تھی کتاب | مگر | بعد اس کے (کہ) | آ چکا ان کے پاس | علم | محض آپس کی ضد سے

جو اختلاف ظاہر ہوا وہ باہمی ضد کی بناء پر ہوا اور اس وقت (ہوا) جب ان کے پاس حقیقی علم پہنچ چکا تھا

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹﴾ فَاِنْ

اور جو کوئی | انکار کرے | اللہ کی آیتوں کا | سو بیشک اللہ | جلد حساب (لینے والا ہے) | پھر اگر

اور جو کوئی اللہ کے احکام سے انکار کرے تو (اسے یاد رہے کہ) اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ (اے نبی!) اگر لوگ

حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ

وہ جھگڑیں آپ سے | تو کہہ دیجئے | میں نے تو جھکا دیا | اپنا چہرہ | اللہ کے سامنے | اور انہوں نے (بھی)

آپ سے جھگڑا کریں تو کہہ دیجئے کہ میں اور میرے پیروکار سب اللہ کے

اتَّبَعَنِ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ

جو میرے پیرو ہیں | اور کہہ دیجئے | اُن کو (جنہیں) | دی گئی کتاب | اور ان پڑھوں کو | کیا تم بھی اسلام لاتے ہو؟

فرمان بردار ہیں اور اہل کتاب اور اَن پڑھ (کفارِ عرب) لوگوں سے پوچھئے کہ کیا تم بھی اللہ کے فرمانبردار ہو؟

فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا

پس اگر | وہ بھی اسلام لے آئے | تو | راہ پا گئے | اور اگر | اُنہوں نے منہ پھیر لیا | تو بے شک

پھر اگر وہ اطاعت کریں تو یقیناً راہِ ہدایت پر ہو گئے اور اگر نافرمانی کریں تو آپ پر تو

عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

آپ کے ذمے | (صرف) پہنچا دینا (ہے) | اور اللہ | دیکھنے والا ہے | بندوں کو | بیشک وہ لوگ (جو)

صرف (احکام) پہنچانا فرض ہے اور اللہ بندوں (کے حال) کو خوب دیکھتا ہے۔ یقیناً جو لوگ

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۷) جو ہر مصیبت میں صبر کرنے والے اور ہمیشہ ہر معاملہ میں سچ بولنے والے اور عاجزی کرنے والے اور اس کی راہ میں خرچ کرنے والے اور رات کے آخری حصوں میں اپنے گناہوں سے مغفرت مانگنے والے ہیں۔

(۱۸) توحید باری تعالیٰ پر گواہی: اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور علم والوں نے یہ گواہی دے دی ہے کہ اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں جو ہمیشہ انصاف پر قائم ہے۔ اس کے سوائے اور کوئی معبود نہیں۔ وہ زبردست اور حکمت والا ہے۔

(۱۹) اللہ کے ہاں مقبول دین، صرف اسلام ہے: اللہ کا سچا دین، تو صرف اسلام ہی ہے اور اہل کتاب یعنی یہود ونصاریٰ کو بھی اس بات کا علم ہے کہ دین حق، اسلام ہی ہے مگر پھر بھی وہ محض ضد وحسد کی وجہ سے اس بات میں اختلاف ڈالتے ہیں۔ ایسے منکروں سے اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

(۲۰) اگر اس واضح بیان کے بعد بھی اہل کتاب ومشرکین، جھگڑا کرنے سے باز نہ آئیں تو آپ کہہ دیجئے کہ میں نے اور میرے پیروکاروں نے تو اپنا سر، اللہ کے سامنے جھکا دیا ہے تو کیا تم بھی ہماری طرح اسلام لاتے ہو؟ سو اگر وہ اسلام لے آئیں تو راہِ راست پر آجائیں گے ورنہ آپ کے ذمے تو صرف حکم پہنچا دینا ہے اور اللہ اپنے بندوں کو خوب دیکھتا ہے۔

يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ

انکار کرتے ہیں | اللہ کی آیتوں (کا) | اور قتل کرتے رہے | نبیوں (کو) | ناحق | اور قتل کرتے رہے

اللہ کے احکام سے انکار کرتے ہیں اور نبیوں کو ناحق قتل کرتے ہیں اور جو لوگ حق و انصاف

الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ

اُن لوگوں کو (جو) | حکم کرتے تھے | انصاف (کرنے کا) | لوگوں میں سے | پس خوشخبری دیجئے اُن کو

کی تلقین کرنے والوں کو قتل کرتے ہیں، پس انہیں ایک دردناک عذاب

بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢١﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا

عذاب | دردناک (کی) | یہی | وہ لوگ ہیں | کہ ضائع ہوئے | اُن کے اعمال | دُنیا

کی خبر سنا دیجئے یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع ہوئے اور انہیں (عذاب سے بچانے کے لئے)

وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٢٢﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ

اور آخرت میں | اور نہ ہوگا اُن کا | کوئی بھی مددگار | کیا نہیں دیکھا آپ نے | اُن لوگوں کو

کوئی مددگار نہیں ملے گا۔ (اے نبی!) کیا آپ نے (ان لوگوں کے حال پر) غور نہیں کیا

اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ

(جنہیں) دیا گیا تھا | ایک حصہ | کتاب کا | اُن کو بلایا جاتا ہے | اللہ کی کتاب کی طرف

جنہیں کتاب (کے علم) کا کچھ حصہ دیا گیا ہے جب وہ کتاب اللہ کی طرف اس غرض سے بلائے جاتے ہیں کہ (اس کی رُو سے)

لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٢٣﴾

تاکہ وہ فیصلہ کرے | اُن میں | پھر | منہ پھیر لیتا ہے | ایک گروہ | اُن میں سے | بے رُخی کرتے ہوئے

ان میں فیصلہ کیا جائے تو ان میں سے ایک گروہ منحرف ہو کر منہ پھیر لیتا ہے اور درحقیقت وہ انکار کرنے والے ہیں

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ

یہ | اس لئے کہ وہ | کہتے ہیں | ہرگز نہ | چھوئے گی ہمیں | آگ | مگر | چند دن گنتی کے

اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں جہنم کی آگ ہرگز نہ چھوئے گی، ہاں (اگر چھوئے گی بھی تو) گنتی کے چند روز

وَغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٢٤﴾ فَكَيْفَ اِذَا

اور دھوکہ دیا اُنہیں | اُن کے دین میں | اُن کی خود ساختہ باتوں نے | پس کیا (حال ہوگا) | جب

اور دین کے معاملہ میں اُن کو اُن باتوں نے دھوکہ میں ڈال رکھا ہے جو وہ خود تراش لیتے ہیں (غور کرو) اُن کا کیا حال ہوگا جب

جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۣ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ

ہم اُنہیں جمع کریں گے | اُس دن | کہ ذرا شک نہیں | جس میں | اور پورا دیا جائے گا | ہر شخص کو

ہم انہیں قیامت کے دن جمع کریں گے جس کے آنے میں کوئی شک ہی نہیں اور ہر شخص کو اس کے اعمال کا

مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٥﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ

جو اُس نے عمل کیا | اور اُن (پر) | ذرا ظلم نہیں ہوگا | کہہ دیجئے اے اللہ | ملک کے مالک

پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور اُن پر کوئی ظلم نہ ہوگا (اے پیغمبرؐ!) آپ کہہ دیں کہ اے اللہ

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۱) انبیاء کے دشمنوں کی سزا: حدیث میں آیا ہے کہ بنی اسرائیل نے ایک دن میں ۴۳ نبی اور ایک سو بارہ نیک لوگوں کو قتل کیا تھا۔ یہاں ان کی سخت دلی اور بدبختی کا ذکر فرما کر یہود کو عذاب شدید کی وعید سنائی گئی ہے کہ جو اللہ کی آیات کا انکار کرتے اور نبیوں اور ان صالحین کو قتل کرتے رہے جو لوگوں کو انصاف کا حکم دیتے تھے۔ انہیں عذاب دردناک کی خبر سنا دیجئے۔

(۲۲) یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا و آخرت میں ضائع ہو گئے اور ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

(۲۳) بنی اسرائیل کا اللہ کے کلام اور کتاب سے انکار کرنا: ابن عباس سے روایت کیا گیا ہے کہ حضور نے یہود کی ایک جماعت کو تبلیغ کی تو نعیم بن عمرو وغیرہ نے کہا کس دین کی طرف؟ آپ نے کہا ملت (دین) ابراہیم کی طرف' انہوں نے کہا وہ تو یہودی ہی تھے۔ آپ نے کہا کہ آؤ توراۃ سے اس کا فیصلہ کر لیں۔ اس پر وہ انکار کرنے لگے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اہل کتاب کو دیکھو جب انہیں کتاب اللہ کی طرف بلایا جاتا ہے تو انحراف اور بے رُخی کرنے لگتے ہیں۔

(۲۴) یہود کا یہ انکار اس بنا پر ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں آگ صرف چند دن کے لئے چھوئے گی حالانکہ انہیں دین میں ان کی من گھڑت باتوں کی وجہ سے دھوکا ہوا ہے۔

(۲۵) ان کی خود ساختہ باتوں کا پتہ اس روز چلے گا جب اگلے پچھلے سب جرائم جمع کر کے ان کے اعمال کا جائزہ لے کر ہر ایک شخص کو اس کے عملوں کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور کسی کی حق تلفی نہ ہوگی۔

افعال: حَبِطَتْ: (از حبط) وہ ضائع ہو گئے۔ برباد ہو گئے۔ (ماضی' مونث' غائب)۔ غَرَّ: (از غُرُوْرٌ) اس نے فریب دیا۔ دھوکہ دیا۔

اسماء: نَصِیْبٌ: حصہ

تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۫
تو(ہی) دیتا ہے | حکومت | جسے چاہے | اور چھین لیتا ہے | حکومت | جس سے | چاہے
بادشاہی کے مالک، تو جسے چاہے بادشاہی دے دے اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لے

وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ
اور عزت دیتا ہے | جسے چاہے | اور ذلت دیتا ہے | جسے چاہے | تیرے ہی ہاتھ میں (ہے)
جسے چاہے عزت دے دے اور جسے چاہے ذلیل کر دے، تیرے ہاتھ میں ساری

الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۶﴾ تُوْلِجُ الَّيْلَ
سب بھلائی | بیشک تو ہی (ہے) | ہر چیز پر | قادر ہے | تُو داخل کرتا ہے | رات (کو)
خیر و برکت ہے، بیشک تو ہر بات پر قادر ہے تُو رات کو دن میں

فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّيْلِ ۫ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ
دِن میں | اور داخل کرتا ہے | دِن (کو) | رات میں | اور نکالتا ہے | زندہ (کو)
داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور زندہ کو بے جان سے

مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَیِّ ۫ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ
مُردے سے | اور نکالتا ہے | مُردہ (کو) | زندہ سے | اور تو رزق دیتا ہے | جسے چاہے
نکالتا ہے اور بے جان کو زندہ سے نکالتا ہے اور جسے چاہتا ہے بے حساب

بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ
بے حساب | نہ چاہئے | مسلمانوں کو کہ بنائیں | کفار (کو) | دوست
روزی عطا فرماتا ہے اھلِ ایمان کو چاہئے کہ مؤمنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست

مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ
چھوڑ کر مسلمانوں کو | اور جو ایسا کرے گا | نہیں (اُسے) | اللہ سے
نہ بنائیں اور (یاد رہے) جس کسی نے ایسا کیا اُس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں

فِیْ شَیْءٍ اِلَّاۤ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ؕ وَيُحَذِّرُكُمُ
کوئی واسطہ | مگر | (اس صورت میں) کہ تم کو بچنا ہو ان سے | کسی خوف سے | اور ڈراتا ہے تم کو
مگر صرف اس صورت میں (ظاہری تعلق رکھ سکتے ہو) کہ تمہیں ان کی طرف سے خوف ہو اور (یاد رکھو) اللہ تمہیں اپنی

اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸﴾ قُلْ اِنْ تُخْفُوْا
اللہ | اپنی ذات (سے) | اور اللہ ہی کی طرف (ہے) | لوٹ کر جانا | کہہ دیجئے | اگر | تم چھپاؤ
ذات (کی عظمت) سے ڈراتا ہے اور (بالآخر) اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے (ایسے لوگوں سے) کہہ دیجئے کہ تم اپنے

مَا فِیْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَيَعْلَمُ مَا
جو کچھ | تمہارے سینوں میں (ہے) | یا اُس کو تم ظاہر کردو | جانتا ہے اُسے اللہ | اور وہ جانتا ہے | جو کچھ
دل کے رازوں کو چھپاؤ یا انہیں ظاہر کرو اللہ کو بہرحال ان کا علم ہے اور اللہ جانتا ہے جو کچھ

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۶) اللہ تعالیٰ کی قدرت وعظمت کے دلائل: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سلطنت روم اور سلطنت فارس فتح ہو جانے کا وعدہ فرمایا تو منافقین و یہود نے مذاق اڑایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ عزت وذلت وغیرہ سب اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہے جسے وہ عزت دے کوئی اسے ذلیل نہیں کر سکتا اور جسے وہ ذلت دے کوئی اسے عزت نہیں دے سکتا، جسے چاہے فقیر کر دے۔ جسے چاہے بادشاہ بنا دے بھلائی سب اس کے ہاتھ میں ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۲۷) اللہ ہی رات گھٹا کر، دن بڑھا دیتا ہے اور دن گھٹا کر، رات بڑھا دیتا ہے اور بے جان سے جاندار اور جانداروں سے بے جان چیزیں پیدا کرتا ہے اور جسے چاہے بے حساب رزق دیتا ہے۔

(۲۸) کفار سے دِلی محبت کی ممانعت: مسلمان کو مسلمان کے سوا کسی کافر سے ہرگز دلی دوستی کا تعلق نہ رکھنا چاہئے۔ ورنہ اللہ سے اس کا کوئی تعلق نہ ہوگا۔ ہاں جس صورت میں کفار سے جان و مال کا اندیشہ ہو، ان سے ظاہری تعلق رکھ سکتا ہے (قلبی محبت نہیں)، مسلمان کو صرف اللہ ہی سے ڈرنا چاہئے جس کے حضور میں اسے جوابدہی کے لئے حاضر ہونا ہے۔

افعال: تُوْلِجُ: (اِیلَاجٌ) تُو داخل کرتا ہے (مضارع)

اسماء: تُقٰىةً: بچنے کے لئے

فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ

آسمانوں میں (ہے) | اور جو (کچھ) | زمین میں (ہے) | اور اللہ | ہر چیز پر

آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ کو ہر بات پر قدرت

قَدِيْرٌ ۝ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ

قادر ہے | (جس) روز | پائے گا | ہر شخص | جو کچھ | کیا اُس نے | نیکی میں سے

حاصل ہے وہ دن (یاد رہے) جب ہر ایک نفس اپنے نیک کاموں کا نتیجہ موجود

مُّحْضَرًا ڔ وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْۗءٍ ڔ تَوَدُّ لَوْ

حاضر اپنے سامنے | اور جو (کچھ) کیا اُس نے | بُرائی میں سے | (تو) وہ تمنا کرے گا | کاش (ہوتا)

پائے گا اور بُرے کاموں کا نتیجہ بھی اور آرزو کرے گا کہ کاش اُس برائی

اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًۢا بَعِيْدًا ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ

اُس (برائی) اور اُس کے درمیان | فاصلہ | دراز | اور ڈراتا ہے تم کو | اللہ | اپنی ذات (سے)

اور اس شخص کے درمیان ایک عرصہ دراز (حائل) ہو جاتا (یاد رکھو) اللہ تمہیں اپنی ذات (کی عظمت) سے ڈراتا ہے

وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ

اور اللہ | نہایت مہربان (ہے) | بندوں پر | کہہ دیجئے | اگر تم | محبت رکھتے ہو | اللہ سے

اور اللہ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے (اے پیغمبرؐ) کہہ دیجئے کہ اگر تمہیں اللہ سے بچی محبت ہے

فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

تو میری پیروی کرو | محبت کرے گا تم سے اللہ | اور بخش دے گا تمہیں | تمہارے گناہ | اور اللہ | بڑا بخشنے والا

تو میری پیروی کرو (اس صورت میں) اللہ بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ۝ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ

نہایت رحم والا ہے | کہہ دیجئے | حکم مانو اللہ (کا) | اور رسول (کا) | پھر اگر | (وہ) منہ پھیرلیں | تو بیشک

اور رحم کرنے والا ہے (انہیں) کہہ دیجئے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو پھر اگر یہ روگردانی کریں تو (یاد رہے کہ)

اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓي اٰدَمَ وَنُوْحًا

اللہ | دوست نہیں رکھتا | کافروں (کو) | بلاشبہ اللہ (نے) | فضیلت دی | آدم | اور نوح

اللہ انکار کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا بیشک اللہ نے تمام دنیا میں سے آدم اور نوح

وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ۝ ذُرِّيَّةًۢ

اور خاندان ابراہیم | اور عمران کے گھرانے (کو) | اہل عالم پر | جو نسل تھی

اور خاندان ابراہیم اور خاندان عمران کو منتخب کیا جو ایک دوسرے

بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اِذْ قَالَتِ

ایک دوسرے کی | اور اللہ | بڑا سننے والا | جاننے والا (ہے) | جب کہا

نسل سے تھے اور اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے (اس واقعہ کو یاد کرو) جب عمران کی بیوی نے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۹) اللہ ہر ظاہر و باطن کو جانتا ہے لہٰذا گناہوں سے بچو: اللہ سے تمہارا کوئی راز چھپا نہیں ہے وہ تمہاری ظاہری اور دلوں کی چھپی باتوں اور آسمان وزمین میں جو کچھ بھی ہے سب کو جانتا ہے۔ اس کے احاطۂ قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں۔

(۳۰) قیامت کے روز ہر شخص اپنے نیک و بداعمال کو اعمال نامہ میں موجود پاکر اللہ کے غضب سے ڈر کر اپنی برائی سے بیزاری ظاہر کرے گا۔ اس لئے اللہ تمہیں اپنا خوف دلاتا ہے کہ اس کی عظمت سے ڈرو اور برائی سے بچے رہو اور اللہ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے۔

(۳۱) اللہ کی محبت کا راز، رسولؐ کی اطاعت میں پوشیدہ ہے: کہہ دیجئے اے نبیؐ! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو۔ تو ہر معاملے میں میری (نبیؐ کی) اطاعت کرو، اور میری پیروی کرو گے تو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

(۳۲) اللہ اور رسول کا حکم ماننا ہر مومن پر فرض ہے جو نہ مانے وہ کافر ہے اور بیشک اللہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔

(۳۳) اللہ کے برگزیدہ پیغمبروں کا سلسلہ: بیشک اللہ نے حضرت آدمؑ اور نوحؑ کو اور حضرت ابراہیمؑ اور عمران کی اولاد میں سے بعضوں کو نبوت کے لئے منتخب کرلیا۔ حضرت ابراہیمؑ کی اولاد میں سے حضرت اسمٰعیلؑ اور اسحٰق علیہما السلام نبی ہوئے پھر حضرت اسحٰقؑ کے خاندان میں بہت سے پیغمبر ہوئے اور حضرت اسمٰعیلؑ کے خاندان سے نبی آخر الزمان محمد رسول اللہؐ مبعوث ہوئے۔

(۳۴) اور یہ جتنے انبیاء گزرے سب ایک دوسرے کی اولاد تھے اور یہ سب نیک، مصلح اور ایک اللہ کی طرف بلانے والے لوگ تھے اور اللہ سننے جاننے والا ہے۔

افعال: اِصْطَفٰی: (اصطفاءٌ سے مصدر صفا) اس نے پسند کیا۔ منتخب کیا۔ ماضی اس کا مضارع: یَصْطَفِیُ: وہ انتخاب کرلیتا ہے۔
اسماء: ذُرِّیَّۃٌ: اولاد۔ نسل۔

امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ
عمران کی بیوی نے | اے میرے رب! | میں نے نذر مانی | تیرے لئے | جو میرے پیٹ میں ہے
کہا تھا کہ اے اللہ! جو کچھ میرے پیٹ میں ہے اسے (دنیاوی مشاغل سے) آزاد کر کے

مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝۳۵ فَلَمَّا
آزاد (رکھ کر) | پس قبول فرما | مجھ سے | بیشک تو (ہی) | بڑا سننے والا جاننے والا ہے | پس جب
تیری نذر کرتی ہوں پس میری طرف سے (یہ نذر) قبول فرما بیشک تو (ہماری باتوں کو) سنتا اور (نیتوں کو) جانتا ہے

وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰی وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
جنا اُس کو | (تو) بولی | اے میرے رب | میں نے تو جنی | لڑکی | حالانکہ اللہ | خوب جانتا ہے
(چنانچہ) جب وہ لڑکی پیدا ہوئی تو (ماں) بولی اے میرے رب! میرے ہاں تو لڑکی پیدا ہوئی ہے اور اللہ کو بخوبی علم تھا

بِمَا وَضَعَتْ وَلَیْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰی وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ
جو (کچھ) اُس نے جنا | اور نہیں | لڑکا | لڑکی جیسا | اور میں نے اُس کا نام رکھا | مریم
اس بچی کا، جو اس نے جنی تھی۔ اور مرد عورت کی طرح نہیں، اور میں نے اس (بچی) کا نام مریم

وَاِنِّیْٓ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝۳۶
اور میں | پناہ میں دیتی ہوں اُس کو | تیری | اور اُس کی اولاد کو (بھی) | شیطان مردود سے
رکھا ہے اور میں اسے اور اس کی نسل کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ
پھر قبول کرلیا اُسے | اُس کے رب نے | قبول کرنا | اچھی طرح سے | اور اُٹھایا اُسے | اُٹھان | اچھی
پس اس کے پروردگار نے اس کی نذر (کردہ بچی) کو اچھی طرح قبول فرمایا اور اس کی نہایت عمدہ تربیت اور نشوونما کی

وَّكَفَّلَهَا زَكَرِیَّا ۚ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْهَا زَكَرِیَّا الْمِحْرَابَ ۙ
اور سونپ دیا اُسے | زکریا (کو) | جب (کبھی) | داخل ہوتے | اُس کے پاس | زکریا | حجرے میں
اور زکریا کو اس کا کفیل بنا دیا، جب کبھی زکریا حجرے میں (مریم) کے پاس جاتے

وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ یٰمَرْیَمُ اَنّٰی لَكِ هٰذَا ۭ
تو پاتے | اُس کے پاس | (کچھ) کھانے (کی چیز) | کہا | اے مریم! | کہاں سے ملا تجھے | یہ
تو اس کے پاس کھانے کی چیزیں پاتے (ایک موقع پر) بولے اے مریم! یہ تجھے کہاں سے مل گئیں

قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ
وہ بولی | یہ | اللہ کے پاس سے (آیا) ہے | بیشک اللہ | رزق دیتا ہے | جسے چاہے
وہ بولی یہ اللہ کی طرف سے ہیں، بیشک اللہ جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق

بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝۳۷ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِیَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ
بے حساب | وہیں | دُعا کی | زکریا نے | اپنے رب سے | کہا | اے میرے رب!
عطا فرماتا ہے اس وقت زکریا نے اپنے رب سے دعا کی کہا اے اللہ!

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۳۵) عمران کی بیوی کی اللہ کے لئے بچے کی نذر ماننا: یاد کرو جب عمران کی بیوی **حنہ بنت فاقوذ** نے حمل کی حالت میں اس زمانے کے رواج کے مطابق یہ نذر مانی تھی کہ خدایا! جو بچہ میرے پیٹ میں ہے جب یہ پیدا ہو جائے تو اس کو میں صرف تیری عبادت اور تیرے عبادت خانہ کی خدمت کے لئے وقف کردوں گی۔ تُو اس کو قبول فرما تُو سننے جاننے والا ہے۔ عمران' حضرت زکریاؑ کے زمانے میں بیت المقدس کے امام تھے' آپ حضرت داؤدؑ کی نسل سے تھے اور حضرت بی بی مریم کے باپ اور حضرت عیسیٰؑ کے نانا ہوئے۔

(۳۶) جب بچے کی پیدائش پر بی بی حنہ کو معلوم ہوا کہ یہ تو لڑکی ہے اور اس قابل نہیں کہ مسجد (بیت المقدس) میں رہ کر خدمت کر سکے۔ (حالانکہ اللہ کو خوب معلوم تھا کہ وہ لڑکی ہے اور جس لڑکے کی اسے توقع تھی وہ اس بلند رتبہ لڑکی کے برابر نہیں ہو سکتا تھا' جو اللہ نے اسے عنایت کر دی تھی) پس اس نے بارگاہ رب العزت میں عرض کی۔ کہ اے اللہ! یہ تو لڑکی ہے میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے۔ اور اسے اور اس کی آئندہ نسل کو' شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔

(۳۷) اللہ نے **حنہ** کی نذر کو قبول کر لیا اور مریم کی نہایت عمدہ پرورش فرمائی اور اسے حضرت زکریاؑ کے حوالہ کر دیا جو مریم کے خالو تھے۔ وہ جب کبھی مریم کے حجرہ میں جاتے تو کچھ بے موسمی میوے اور پھل اس کے پاس موجود پاتے آخر ایک بار فرمایا کہ اے مریم! یہ رزق تیرے پاس کہاں سے آیا؟ اس نے کہا کہ اللہ کی طرف سے۔ بیشک وہ جسے چاہے بے حساب رزق دیتا ہے۔

افعال: تَقَبَّلْ: (از قبولٌ) تو قبول کر' (امر)۔ تَقَبَّلَ یتقبّلُ۔ وَضَعَتْ: (وضع حمل سے) اس نے جنا' ماضی مونث غائب۔ وَضَعْتُ: میں نے جنا۔ (ماضی متکلم)۔ سَمَّيْتُ (تَسْمِيَه) میں نے نام رکھا' (ماضی واحد متکلم) سَمّٰى يُسَمِّىْ. اُعِيْذُ (از عَوْذ. معاذ) میں پناہ دیتی ہوں۔ اَنْبَتَ: (مصدر نبات)۔ اس نے پیدا کیا۔ اُگایا۔ (ماضی)۔ مضارع يُنْبِتُ۔

اسماء: اِمْرَءَة: عورت (جمع نِساءٌ)۔ مُحَرَّرًا: آزاد کیا ہوا۔ اُنْثٰى: لڑکی۔ عورت۔ ذَكَرٌ. (جمع ذکور)۔ لڑکا۔ مرد۔ انّٰى: کہاں سے۔

هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۸﴾

عطا فرما مجھے | اپنی جانب سے | اولاد | پاکیزہ | بیشک تو (ہی) | سننے والا ہے | دُعا کا

مجھے اپنے ہاں سے نیک اولاد عطا فرما بیشک تو دُعاؤں کا سننے والا

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ وَهُوَ قَآىِٕمٌ یُّصَلِّیْ فِی الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ

سو پکارا اُسے | فرشتوں نے | اور وہ | کھڑا | نماز پڑھ رہا تھا | محراب میں | کہ بیشک اللہ

پس ملائکہ نے انہیں پکار کر کہا جب کہ وہ محراب میں کھڑے نماز ادا کر رہے تھے کہ اللہ

یُبَشِّرُكَ بِیَحْیٰى مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَیِّدًا

خوشخبری دیتا ہے تجھے | یحییٰ کی | جو تصدیق کرے گا | اللہ کے ایک کلمہ (عیسیٰ) کی | اور سردار (ہوگا)

آپ کو یحییٰ کی خوشخبری دیتا ہے جو کلمۃ اللہ (یعنی مسیحؑ) کی تصدیق کرے گا اور (قوم کا) پیشوا

وَّحَصُوْرًا وَّنَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۳۹﴾ قَالَ رَبِّ

اور (نفس کو) روکنے والا | اور نبی | صالحین میں سے | عرض کی | اے میرے رب!

پاکباز اور (اللہ کے) نیک بندوں میں سے ایک نبی ہوگا۔ (زکریاؑ) کہنے لگے اے اللہ!

اَنّٰى یَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِیَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِیْ عَاقِرٌ ؕ

کیسے ہوگا | میرا | بیٹا | اور پہنچ چکا ہے مجھ کو | بڑھاپا | اور میری بیوی | بانجھ ہے

میرے ہاں لڑکا کیسے ہوگا؟ حالانکہ میں بوڑھا ہو چکا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے

قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ ﴿۴۰﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ

فرمایا | اسی طرح اللہ | کرتا ہے | جو چاہے | کہا | اے میرے رب! | مقرر کر

فرمایا: اسی طرح اللہ جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے کہنے لگے اے اللہ! میرے لئے کوئی نشانی

لِّیْۤ اٰیَةً ؕ قَالَ اٰیَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ

میرے لئے | (کوئی) نشانی | فرمایا | تیری نشانی (یہ) ہے | کہ تُو بات نہ کرے گا | لوگوں سے | تین

مقرر فرما، فرمایا تیرے لئے (بس) یہی نشان ہے کہ تُو لوگوں سے اشارے کے سوا تین دن تک

اَیَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِیْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِیِّ

دن | مگر اشارے سے | اور یاد کر | اپنے رب کو | بہت | اور تسبیح کر | (اُس کی) شام کو

کوئی بات چیت نہ کر سکے گا اور (بطور شکریہ) اپنے رب کا کثرت سے ذکر کرتا رہ اور صبح و شام اس کی

وَالْاِبْكَارِ ﴿۴۱﴾ ۧ وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓىِٕكَةُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ

اور صبح | اور جب | کہا | فرشتوں نے | اے مریم | بیشک | اللہ نے | تجھے چن لیا

تسبیح بیان کر اور (یہ بھی یاد کرو) جب فرشتوں نے کہا کہ اے مریم! اللہ نے تجھے منتخب فرمایا

وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۲﴾ یٰمَرْیَمُ اقْنُتِیْ

اور پاکیزہ کردیا | اور تجھے منتخب کرلیا | دُنیا جہان کی عورتوں پر | اے مریم! | فرمانبردار رہ

اور تجھے پاک و صاف کر دیا ہے اور تجھے دنیا کی تمام عورتوں پر فضیلت دی ہے۔ اے مریم! تو اپنے رب کی

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۳۸) حضرت زکریاؑ کی دعا اور حضرت یحییٰؑ کی پیدائش: حضرت زکریاؑ اس وقت تک بے اولاد تھے، جب آپؑ نے مریم کے پاس بے موسمی پھل دیکھ کے اپنے لئے اللہ کے دربار میں دعا کی کہ اے میرے رب! مجھے (بھی بڑھاپے میں، خلاف عادت، بے موسم) اپنی جناب سے پاکیزہ اولاد عطا فرما۔ بے شک! تو دعا کا سننے والا ہے۔

(۳۹) حضرت زکریا کی دعا قبول ہوئی اور جب وہ محراب میں نماز و دعا میں مشغول تھے تو فرشتوں نے انہیں بیٹے یحییٰ کی پیدائش کی خوشخبری دی کہ وہ اللہ کے ایک کلمہ یعنی عیسیٰ ابن مریم کی تصدیق کرے گا اور نفس کو خواتین کے تعلق سے روکنے والا صالح نبی ہوگا۔

(۴۰) چونکہ حضرت زکریاؑ بہت بوڑھے تھے اور آپؑ کی بیوی بانجھ تھی اس لئے حیران ہو کر عرض کی کہ یا اللہ! میرے ہاں لڑکا کیونکر ہوگا۔ میں تو بہت بوڑھا ہوں اور میری اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں ہے۔ حکم ہوا اللہ کی قدرت حاصل ہے جو چاہے سو کرے۔

(۴۱) حضرت زکریاؑ نے اس بشارت کا نشان طلب کیا تو اللہ کی طرف سے بچہ ہونے کا یہ نشان مقرر ہوا کہ تم تین روز تک لوگوں سے صرف اشارہ سے بات کر سکو گے اور عام باتوں میں تمہاری زبان نہیں چلے گی البتہ تم اللہ کا ذکر کر سکو گے تو جب یہ موقع آ جائے تو تم اللہ کے شکر کے طور صبح و شام تسبیح بیان کرو اور اللہ کو بہت بہت یاد کرو۔

(۴۲) حضرت مریم بنت عمران کا واقعہ: اور یاد کرو جب فرشتوں نے مریمؑ سے کہا کہ اللہ نے تجھے اپنی عبادت اور بیت المقدس کی خدمت کے لئے قبول فرمایا ہے اور برے اخلاق و عادات سے پاک کر دیا ہے اور دنیا جہان کی عورتوں پر ایک خاص فضیلت عطا فرمائی ہے اور وہ اس طرح کہ ایک اولوالعزم پیغمبر بغیر باپ کے محض اللہ کے حکم سے تیرے بطن سے پیدا ہوگا۔

نوٹ: درمیان میں ضمنی مناسبت کی وجہ سے حضرت زکریا و یحییٰ علیہما السلام کا تذکرہ آ گیا تھا۔ یہاں سے دوبارہ حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ مریمؑ کا تذکرہ شروع ہوا۔ (تفسیر عثمانی)

افعال: بَلَغَنِیَ: (مصدر بلوغ) مجھے پہنچا (ماضی واحد غائب) بَلَغَ یَبْلُغُ۔

اسماء: هُنَالِكَ: وہیں، اسی وقت۔ وہاں۔ (اشارہ بعید)۔ حَصُوْرًا: پاکباز۔ ضبط کرنے والا۔ بدی سے باز آنے والا۔ لغوی اعتبار سے اپنے آپ کو گھیرے میں رکھنے والا اور اپنے آپ کو کامل ضبط میں رکھنے والا۔ غُلٰمٌ: بیٹا۔ لڑکا۔ کِبَرٌ: بڑھاپا۔ عَاقِرٌ: بانجھ۔ رَمْزًا: اشارہ۔ عَشِیٌّ: شام کا وقت۔ اِبْکَارِ: صبح۔ دن کا پہلا حصہ۔

لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿٤٣﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ

اپنے رب کی | اور سجدہ کر | اور رکوع کیا کر | رکوع کرنے والوں کے ساتھ | یہ | خبریں ہیں

اطاعت کرٗ اسی کو سجدہ کر اور رکوع کر رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرٗ (اے پیغمبر!) یہ غیب کی

الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۭ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ

غیب کی | جو ہم وحی کررہے ہیں | آپ کی طرف | اور آپ نہیں تھے | اُن کے پاس | جب وہ پھینک رہے تھے

خبریں ہیں جو ہم آپ کی طرف وحی کررہے ہیں اور آپؐ اس وقت ان کے پاس نہ تھے جبکہ وہ اپنے قلم (قرعہ اندازی کے لئے)

اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۠ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ

اپنی قلمیں | کہ کون | کفیل ہو | مریمؑ کا | اور آپ نہیں تھے | اُن کے پاس

پھینک رہے تھے کہ (دیکھیں) کون مریمؑ کا کفیل ہوتا ہے اور آپؐ اُس وقت بھی ان کے پاس موجود نہ تھے جب وہ

اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٤٤﴾ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰۗىِٕكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ

جب وہ (باہم) جھگڑ رہے تھے | جب | کہا | فرشتوں نے | اے مریمؑ! | بیشک اللہ | بشارت دیتا ہے تجھے

(اس کفالت کی خاطر) آپس میں جھگڑ رہے تھے (نیز) جب فرشتوں نے کہا تھا اے مریمؑ! اللہ تجھے ایک کلمہ کی بشارت دیتا ہے

بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ڰ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا

اپنے ایک حکم کی | جس کا نام | مسیح | عیسیٰ بن مریمؑ ہے | مرتبہ والا (ہوگا)

جو اس کی جانب سے ہے جس کا نام مسیح عیسیٰؑ ابن مریمؑ ہوگا (وہ) دُنیا اور آخرت

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ

دُنیا اور آخرت میں | اور اللہ کے مقربوں میں سے | اور وہ کلام کرے گا لوگوں سے

میں معزز ہوگا اور مقرب بندوں میں سے ہوگا اور وہ جھولے میں اور بڑی عمر میں

فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٤٦﴾ قَالَتْ رَبِّ

گہوارے میں | اور پکی عمر کا ہو کر (بھی) | اور | ہوگا بڑے نیک بخت لوگوں میں سے | اُس نے کہا | اے میرے رب!

(یکساں طور پر) لوگوں سے باتیں کرے گا اور صالحین میں سے ہوگا (مریمؑ نے) کہا اے میرے رب!

اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ۭ قَالَ

کیسے | ہوگا | میرا | لڑکا | حالانکہ | نہیں | چھوا مجھے | (کسی) انسان نے | فرمایا

میرے ہاں کیسے بچہ پیدا ہوگا حالانکہ مجھے تو کسی مرد نے چھوا تک نہیں فرمایا

كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ

اسی طرح اللہ | پیدا کرتا ہے | جو چاہے | جب فیصلہ کرلیتا ہے | (کسی) کام کا | تو بھی | کہتا ہے

اسی طرح اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے جب وہ کسی امر کا فیصلہ کرلیتا ہے تو صرف اتنا کہہ دیتا ہے کہ

لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٤٧﴾ وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ

اُسے | (کہ) ہوجا | پس وہ ہوجاتا ہے | اور وہ سکھائے گا اُسے | کتاب | اور دانائی | اور تورات

"ہوجا" پس وہ ہو جاتا ہے اور (اللہ) اُسے کتاب و حکمت اور تورات

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۴۳) اوراے مریم! اللہ کے اس احسان کے شکریہ میں تُو اللہ کی فرمانبردار رہ، اور اللہ کی عبادت میں نماز ادا کرنے والوں کے ساتھ رکوع و سجود کیا کر۔

(۴۴) اے محمدؐ! یہ زکریاؑ اور مریمؑ کے متعلق، جو ہم آپؐ پر وحی کر رہے ہیں یہ سب غیب کی خبریں ہیں، آپؐ ان علمائے بنی اسرائیل کے پاس اُس زمانے میں نہیں تھے۔ جب وہ آپس میں حضرت مریمؑ کی کفالت کے لئے بحث کر رہے تھے اور ہر ایک اس خدمت کے لئے اپنا حق ثابت کر رہا تھا۔ بالآخر سب نے قرعہ ڈالنے کا فیصلہ کیا اور جن قلموں سے وہ تورات لکھتے تھے وہ قلمیں چلتے پانی میں ڈال دی تھیں کہ جس کا قلم پانی کے اُلٹے رخ پر چلنے لگے تو قرعہ اس کے نام نکلے اور وہ مریم کی پرورش کا شرف حاصل کرے گا چنانچہ حضرت مریم کے خالو، پیغمبرِ وقت، حضرت زکریاؑ کے نام قرعہ نکلا۔

(۴۵) حضرت عیسیٰ علیہ السلام: جب حضرت مریمؑ جوان ہوئیں تو اللہ کے حکم سے فرشتے انہیں حضرت عیسیٰ کی پیدائش کی خوشخبری سنانے کے لئے آئے انہوں نے کہا اے مریم! اللہ تجھے بشارت دیتا ہے اس لڑکے کی جو محض اللہ کے حکم (کُـــنْ یعنی ہو جا) سے تیرے ہاں پیدا ہوگا۔ لقب اس کا مسیح اور نام عیسیٰؑ ابن مریمؑ ہوگا اور دنیا و آخرت میں بڑا مرتبہ والا اور اللہ کا مقرب ہوگا۔

(۴۶) اور وہ لوگوں سے ماں کی گود یا پنگوڑے میں اور پکی عمر میں نہایت فصیح کلام کرے گا اور صالح لوگوں میں سے ہوگا۔

(۴۷) حضرت مریمؑ نے عرض کی کہ اے اللہ! جب کسی مرد نے شوہر کے طور پر مجھے ہاتھ نہیں لگایا، میرا کوئی شوہر نہیں تو لڑکا کیونکر پیدا ہوگا۔ حکم ہوا کہ ایسے ہی ہوگا اللہ بغیر باپ کے صرف ماں کے ہاں بھی بچہ پیدا کر سکتا ہے۔ جب اللہ کسی کام کے کرنے کا فیصلہ کر لیتا ہے تو صرف یہی کہتا ہے کہ ''ہو جا'' اور وہ فوراً ہو جاتا ہے۔

افعال: اُقْنُتِیْ: (مصدر قُنُوت) تُو راضی ہو جا۔ فرمانبردار ہو جا۔ قَانِتٌ: فرمانبرداری کرنے والا۔ نُوْحِیْ: (مصدر وحی) ہم وحی نازل کرتے ہیں۔ یُلْقُوْنَ: (مصدر اِلْقَا) وہ ڈالتے ہیں۔ (مضارع) اَلْقٰی یُلْقِیْ۔ یَخْتَصِمُوْنَ: (مصدر خصم)۔ وہ جھگڑا کرتے تھے۔ اختَصَمَ یَخْتَصِمُ۔ قَضٰی: (از قضاءَ) اس نے فیصلہ کیا۔ (ماضی)۔ مضارع: یَقْضِیْ۔

اسماء: اَنْبَاءِ: واحد نَبَأ۔ خبر۔ لَدَیْ: پاس۔ نزدیک۔ اَقْلَام: واحد قلم۔ خامہ۔ کَهْلًا: ادھیڑ عمر۔ بڑی عمر۔

وَالۡاِنۡجِيۡلَ ﴿۴۸﴾ وَرَسُوۡلًا اِلٰى بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ ۙ اَنِّىۡ
اور انجیل | (اور بنائے گا اسے) رسول | بنی اسرائیل کی طرف | کہ میں
و انجیل کی تعلیم دے گا اور بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجے گا جو کہے گا

قَدۡ جِئۡتُكُمۡ بِاٰيَةٍ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ ۙ اَنِّىۡۤ اَخۡلُقُ لَـكُمۡ
آیا ہوں تمہارے پاس | ایک نشان لے کر | تمہارے رب کی طرف سے | کہ میں | بناتا ہوں | تمہارے لئے
میں تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے لئے نشانی لے کر آیا ہوں (وہ یہ کہ) میں تمہارے لئے

مِّنَ الطِّيۡنِ كَهَیۡـــَٔةِ الطَّيۡرِ فَاَنۡفُخُ فِيۡهِ فَيَكُوۡنُ طَيۡرًا
گارے (مٹی) سے | ایک صورت پرندے کی سی | پھر پھونکتا ہوں | اُس میں | تو وہ ہو جاتا ہے | پرندہ
مٹی سے پرندے کی شکل کی چیز بنا دیتا ہوں پھر اس میں پھونک مار دیتا ہوں تو اللہ کے حکم سے

بِاِذۡنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبۡرِئُ الۡاَكۡمَهَ وَالۡاَبۡرَصَ وَاُحۡىِ الۡمَوۡتٰى
اللہ کے حکم سے | اور میں شفا دیتا ہوں | مادر زاد اندھے | اور برص والے کو | اور زندہ کرتا ہوں مُردوں کو
وہ اُڑنے لگتا ہے (اور اللہ کے حکم سے) مادر زاد اندھوں اور برص کے مریضوں کو شفا دیتا ہوں اور اللہ کے حکم سے

بِاِذۡنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمۡ بِمَا تَاۡكُلُوۡنَ وَمَا تَدَّخِرُوۡنَ ۙ فِىۡ بُيُوۡتِكُمۡ ؕ
اللہ کے حکم سے | اور بتا دیتا ہوں | جو تم کھاتے ہو | اور جو | تم ذخیرہ کرتے ہو | اپنے گھروں میں
مُردوں کو زندہ کر دیتا ہوں اور جو کچھ تم کھاتے ہو یا گھروں میں جمع رکھتے ہو اس کی خبر دیتا ہوں

اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿۴۹﴾
بیشک | اس میں | (کافی) دلیل ہے | تمہارے لئے | اگر | تم ہو | ایمان لانے والے
بیشک ان باتوں میں تمہارے لئے (میری صداقت کی) بڑی نشانی ہے اگر تم یقین رکھتے ہو

وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَىَّ مِنَ التَّوۡرٰٮةِ وَلِاُحِلَّ لَـكُمۡ
اور تصدیق کرتا ہوں | اُس کی جو | آ چکی مجھ سے پہلے | تورات | اور تا کہ میں حلال کروں | تمہارے لئے
اور (اس لئے آیا ہوں کہ) تورات کی تصدیق کروں جو مجھ سے پہلے (نازل کی گئی) تھی نیز اس لئے کہ بعض وہ چیزیں

بَعۡضَ الَّذِىۡ حُرِّمَ عَلَيۡكُمۡ وَجِئۡتُكُمۡ بِاٰيَةٍ
بعض وہ (چیزیں) جو | حرام کی گئی تھیں | تم پر | اور میں آیا ہوں تمہارے پاس | دلیل لے کر
جو تم پر حرام کر دی گئی تھیں تمہارے لئے حلال کر دوں۔ اور میں تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانی

مِّنۡ رَّبِّكُمۡ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوۡنِ ﴿۵۰﴾ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّىۡ
تمہارے رب کی طرف سے | پس ڈرو اللہ سے | اور میرا حکم مانو | بلاشبہ | اللہ (ہی) میرا رب
لے کر آیا ہوں پس تم اللہ سے ڈرو اور میری پیروی کرو بیشک اللہ ہی میرا اور تمہارا

وَرَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ ﴿۵۱﴾ فَلَمَّاۤ اَحَسَّ
اور تمہارا رب ہے | پس عبادت کرو اسی کی | یہی ہے | سیدھا راستہ | پس جب | محسوس کیا
پروردگار ہے تو اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔ پھر جب عیسیٰ نے ان

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۴۸) اور اللہ تعالیٰ اسے آسمانی کتابیں اور دانائی کی باتیں اور تورات اور انجیل سکھادے گا۔

(۴۹) پھر اسے بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجے گا جو اُن کے پاس جا کر، اپنی رسالت کا یہ ثبوت پیش کرے گا کہ میں مٹی سے پرندے کی صورت بنا کر اس میں پھونکتا ہوں تو وہ زندہ پرندہ بن جاتا ہے اور پیدائشی اندھے اور کوڑھ (برص) کے مریض کو اچھا کر دیتا ہوں اور مردے کو زندہ کر دیتا ہوں اور جو کچھ تم کھاتے اور گھر میں ذخیرہ کرتے ہو۔ اس کے بارے میں تمہیں بتا سکتا ہوں اور بلا شبہ مومن کے لئے میری نبوت کی یہ کافی دلیل ہے۔

(۵۰) اور میں تصدیق کرتا ہوں **تورات** کی اور تمہارے لئے بعض وہ چیزیں حلال قرار دیتا ہوں جو تم پر پہلے حرام تھیں۔ جیسے جانوروں کا گوشت، چربی وغیرہ پہلے بنی اسرائیل کے لئے ممنوع تھے۔ اور تمہارے سمجھانے کے لئے معجزات لے کر آیا ہوں۔ پس اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔

(۵۱) بیشک میرا اور تمہارا سب کا رب اللہ ہی ہے اسی کی عبادت کیا کرو۔ سیدھا سچا دین یہی ہے۔

افعال: جِئْتُ: میں آیا، جِئْتُ بِاٰیَۃٍ: میں آیات لایا۔ اَنْفُخُ: (نفخ مصدر) میں پھونکتا ہوں۔ (مضارع) نَفَخَ یَنْفُخُ۔ اُبْرِئُ: (اِبراءُ مصدر) میں اچھا، تندرست کرتا ہوں۔ تَدَّخِرُوْنَ: (ادّخار از دخر مصدر) تم جمع کرتے ہو۔

اسماء: هَيْئَة: شکل۔ صورت۔ طَيْر: پرندہ۔ اَكْمَهَ: مادرزاد اندھا۔ بُيُوْتِ: واحد، بیت: گھر۔

عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ

عیسیٰ نے | اُن کی طرف سے | انکار | (تو) کہا | کون ہیں میرے مددگار | اللہ کے لئے | تو کہا

کفر و انکار کو محسوس کیا تو کہا کہ اللہ کے راستے میں کون میرا مددگار ہے؟ (اس پر) حواریوں نے

الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا

حواریوں نے | ہم (ہیں) | اللہ کے مددگار | ہم ایمان لائے | اللہ پر | اور تم گواہ رہو | کہ ہم (اُس کے)

کہا کہ ہم اللہ (کے دین) کے مددگار ہیں ہم اللہ پر ایمان لائے اور آپ گواہ رہیں کہ ہم

مُسْلِمُوْنَ ﴿۵۲﴾ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا

فرمانبردار ہیں | اے ہمارے رب! | ہم ایمان لائے | اُس پر جو | نازل کیا تو نے | اور ہم نے پیروی کی

فرمانبردار ہیں اے اللہ! جو کچھ تُو نے نازل کیا ہے ہمارا اس پر ایمان ہے اور ہم نے رسول کی پیروی اختیار کر لی ہے

الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۵۳﴾ وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ

رسول کی | پس لکھ لے ہم کو | گواہوں میں | اور انہوں نے چھپی تدبیر کی | اور اللہ نے بھی چھپی تدبیر کی

پس ہمیں (بھی حق کی) شہادت دینے والوں میں لکھ لے۔ اور (یہودیوں نے عیسیٰ کے متعلق) مخالفانہ تدبیریں اختیار کیں

وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۵۴﴾ ع اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ

اور اللہ | سب تدبیر کرنے والوں سے بہتر ہے | جب کہا اللہ نے | اے عیسیٰ! | میں پورا لے لوں گا تجھے

اور اللہ نے (انکے خلاف) تدبیر اختیار کی اور اللہ بہترین تدبیر کرنے والا ہے (وہ واقعہ یاد کرو) جب اللہ نے فرمایا کہ اے عیسیٰ!

وَرَافِعُكَ اِلَیَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ

اور اُٹھا لوں گا تجھے | اپنی طرف | اور پاک کردوں گا تجھے | کافروں سے | اور بناؤں گا

میں تجھے اپنی مکمل حفاظت میں لینے والا اور اپنی طرف (زندہ) اٹھانے والا ہوں اور تجھے کافروں کی صحبت سے پاک کرنے والا ہوں

الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ

اُن لوگوں کو (جو) | تیری پیروی کریں گے | غالب | اُن پر | جو کافر ہوئے | قیامت کے دن تک

اور ان لوگوں کو جنہوں نے تیری پیروی کی انکار کرنے والوں پر قیامت تک فوقیت دینے والا ہوں

ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ

پھر | میری ہی طرف | تمہارا لوٹ کرآنا ہے | پھر میں فیصلہ کروں گا | تمہارے درمیان | جس بات میں کہ تم

پھر تم (سب) کو میری طرف لوٹ کر آنا ہے پھر میں تمہارے درمیان اس بات کا فیصلہ کروں گا جس میں تمہیں ایک دوسرے

تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۵۵﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا

اختلاف کرتے تھے | پس | جو (لوگ) | کافر ہیں | اُنہیں عذاب دوں گا | عذاب سخت

سے اختلاف تھا پس ان لوگوں کو جنہوں نے (تیری پیروی کرنے سے) انکار کر دیا دنیا اور آخرت میں

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ

دنیا میں | اور آخرت (میں) | اور نہیں ہوگا | اُن کا | کوئی (بھی) مددگار | لیکن | جو لوگ

سخت عذاب دوں گا اور انہیں (اس عذاب سے بچانے والا) کوئی مددگار نہیں ملے گا اور وہ لوگ جو

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۵۲) حضرت عیسیٰؑ اور ان کی قوم کے مومن اور کافر: جب عرصہ تک بنی اسرائیل میں دین حق کی تبلیغ کرنے کے بعد عیسیٰؑ نے محسوس کیا کہ وہ انکار پر تلے ہوئے ہیں تو اپنے حواریوں (ساتھیوں' شاگردوں) سے یوں کہا کہ کون ہے جو دین حق کی تبلیغ میں میری مدد کرے؟ انہوں نے کہا ہم اللہ کے دین کے مددگار ہیں ہم اللہ پر ایمان لا چکے اور آپؑ گواہ رہیں کہ ہم اس کے فرمانبردار ہیں۔

(۵۳) حواریوں نے دعا کی اے ہمارے رب! جو کتاب (انجیل) تو نے اپنے رسول پر نازل کی ہے ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں۔ اور اس رسول کی پیروی اختیار کر لی ہے پس ہمیں گواہی دینے والوں (تصدیق کرنے والوں) میں لکھ لے۔

(۵۴) اس زمانے میں یہود نے عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کی خفیہ تدبیر کی اور اللہ نے ان کے بچانے کی خفیہ تدبیر کی اور انہیں زندہ آسمان پر اٹھا لیا۔ اور اللہ کی تدبیر بہتر ہے۔ جو ٹل نہیں سکتی۔

(۵۵) اس آیت میں اسی تدبیر الٰہی کا ذکر ہے۔ جو اللہ نے عیسیٰؑ کی حفاظت کے لئے یہود کے مقابلہ میں فرمائی کہ اے عیسیٰ! میں تجھے اپنی خاص حفاظت میں لے لوں گا اور اپنی طرف آسمان پر جسم و روح کے ساتھ پورا زندہ اٹھا لوں گا اور یہ تجھے کچھ نقصان نہیں دے سکیں گے۔ اور جو لوگ تجھے اللہ کا سچا رسول مان کر تیری پیروی کریں گے ان کو دین حق کے منکروں پر قیامت تک دلیل کے لحاظ سے غالب کروں گا۔ حضرت عیسیٰؑ کے بعض سچے پیروکار' یا امت محمدیہ کے افراد' جن کا عقیدہ ہے کہ اللہ نے حضرت عیسیٰؑ کو زندہ' جسم و روح کے ساتھ آسمان پر اٹھا لیا اور حضرت عیسیٰؑ قرب قیامت میں' امت محمدیہ کے ایک فرد کی حیثیت سے آسمان سے اُتر کر' دجال کے خلاف' مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہاد کریں گے۔

(۵٦) اور منکران دین حق کو دنیا و آخرت میں سخت عذاب دوں گا اور ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

افعال: اَحَسَّ: (مصدر حِسّ) اس نے جو محسوس کیا۔ ماضی۔ مَكَرُوْا: (مصدر مَكْرٌ) انہوں نے تدبیر کی مَكَرَ يَمْكُرُ۔

اسماء: مُتَوَفِّيْ: (مصدر وفا) پورا کرنے والا' قرآن مجید میں "توفیّ" کا لفظ' موت اور نیند دونوں کیلئے اپنے اپنے موقع پر آیا ہے۔ یہاں مراد ہے: "جسم و روح" کو اکٹھا لے لینا' یعنی زندہ اٹھا لینا جیسا کہ صحیح احادیث میں آیا ہے۔ رَافِعٌ: (مصدر رفع) اٹھانے والا۔ اِلَیَّ (اِلٰی۔یَ) اپنی طرف۔ جَاعِلٌ: بنانے والا۔ کرنے والا۔ فَوْقَ: اوپر۔ مَرْجِعٌ: لوٹنا۔

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ

ایمان لائے | اور عمل کئے نیک | سو (اللہ) پورا دے گا انہیں | اُن کا اجر | اور اللہ

ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل بھی کئے انہیں اللہ (ان کی محنتوں کا) پورا پورا بدلہ دے گا اور اللہ ظلم

لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۷﴾ ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ

نہیں دوست رکھتا | ظالموں کو | یہ (جو) | ہم پڑھ کر سناتے ہیں | آپ کو | آیتیں ہیں

کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (اے پیغمبر!) جو ہم آپ کو پڑھ کر سنا رہے ہیں یہ (ہماری) آیتیں

وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ﴿۵۸﴾ اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ

اور ذکر ہے | حکمت والا | بلاشبہ | مثال عیسیٰؑ کی | اللہ کے نزدیک | آدمؑ کی سی ہے

اور پُر حکمت نصیحتیں ہیں۔ دراصل عیسیٰؑ کی مثال بھی اللہ کے نزدیک آدمؑ کی مثال

خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۵۹﴾

(کہ) اُس کو پیدا کیا | مٹی سے | پھر | کہا | اُسے | (کہ) ہوجا | سو وہ (زندہ) ہوگیا

کی طرح ہے اللہ نے اسے مٹی سے بنایا پھر اسے کہا "ہو جا" پس وہ (زندہ) ہو گیا

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۶۰﴾ فَمَنْ

یہ (امر) حق ہے | آپ کے رب کی طرف سے | پس نہ ہوں آپ | شک کرنے والوں میں سے | پھر جو (شخص)

(یہ) سچی باتیں تیرے رب کی جانب سے ہیں، سو آپ کو شک کرنے والوں میں سے نہ ہونا چاہئے، پس آپؐ کے

حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ

بحث کرے آپ سے | اُس میں | بعد اس کے | کہ آ چکا آپ کے پاس | علم | تو کہہ دیجئے

پاس (مسیحؑ کے متعلق صحیح) علم آ جانے کے بعد بھی لوگ اس بارے میں آپ سے جھگڑے کریں تو اُن سے کہہ دیجئے کہ

تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ

آؤ | ہم بلالیں | اپنے بیٹوں کو | اور تمہارے بیٹوں کو | اور اپنی عورتوں کو | اور | تمہاری عورتوں کو

آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلا لیں تم اپنے بیٹوں کو، ہم اپنی عورتوں کو بلا لیں اور تم اپنی عورتوں کو

وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ۟ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ

اور اپنے آپ کو | اور تمہیں | پھر | ہم گڑگڑا کر دعا کریں | اور کریں ہم | لعنت | اللہ کی

اور ہم خود بھی موجود رہیں اور تم بھی موجود رہو پھر ہم (اللہ سے) التجا کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی

عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۱﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ

جھوٹوں پر | بیشک | یہی ہے | بیان | سچا | اور کوئی معبود نہیں

لعنت بھیجیں۔ یقین جانو کہ یہی خبر سچی ہے اور اللہ کے سوا کوئی عبادت

اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶۲﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ

سوائے اللہ کے | اور بیشک اللہ (ہی) ہے | زبردست | حکمت والا | پھر اگر وہ منہ موڑ لیں | تو بلاشبہ اللہ

کے لائق نہیں اور اللہ بیشک غالب اور حکمت والا ہے پس (اے پیغمبر!) اگر یہ (اس بات سے) منہ موڑ لیں تو بیشک اللہ

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۵۷) اور جو لوگ اللہ و رسول پر ایمان لا کر نیک عمل کریں گے اللہ انہیں پورا پورا اجر دے گا اور ظالموں کو اللہ دوست نہیں رکھتا۔

(۵۸) اے محمدؐ! یہ جو کچھ عیسیٰؑ کے متعلق ہم آپؐ کو وحی کر رہے ہیں یہ واضح دلائل اور حکمت سے بھرپور بیان ہے۔

(۵۹) عیسیٰ علیہ السلام کو خدا ماننے والوں کی تردید اور مباھلہ کی دعوت: بیشک اللہ کے نزدیک عیسیٰؑ کا بے باپ پیدا کر دینا بالکل ایسا ہی ہے جیسا کہ آدمؑ کا محض مٹی سے پیدا کرنا' کہ اسے کہا ''ہو جا'' تو وہ فوراً ہو گیا۔

(۶۰) عیسیٰؑ کا محض حکم **کُن** سے پیدا ہو جانا اور بغیر قتل و صلیب اللہ کے حکم سے زندہ آسمان پر چڑھنا اللہ کی طرف سے ایک حق بات ہے اس میں ہرگز شک نہ کرنا۔

(۶۱) اس میں حضورؐ کو وفد نجران سے **مباھلہ** کا حکم ہوا ہے کہ اگر وہ مذکورۃ دلائل سننے پر بھی عیسیٰؑ کا بندہ ہونا' نہ مانیں تو ان سے کہئے کہ آؤ ہم اور تم اہل و عیال سمیت نہایت عاجزی سے درگاہ الٰہی میں دعا کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجیں۔ اسے مباھلہ کہتے ہیں۔

(۶۲) عیسیٰؑ کے متعلق جو کچھ بیان ہوا بیشک یہی حق ہے اور اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں وہ زبردست حکمت والا ہے۔

افعال: تَعَالَوْا: (مصدر عُلُوٌّ) تم بلند ارادے سے آؤ۔ (امر جمع حاضر)۔ نَدْعُ: (از مصدر دَعْوَۃٌ) ہم بلائیں مضارع: (نَدْعُوْ) دَعَا یَدْعُوْ سے۔ نَبْتَهِلْ: ابتھال (مصدر بہل) ہم عجز و نیاز سے دعا کریں۔

اسماء: مُمْتَرِیْنَ: شک کرنے والا

عَلِيۡمٌۢ بِالۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿٦٣﴾ قُلۡ يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ تَعَالَوۡا اِلٰى كَلِمَةٍ
خوب جانتا ہے مفسدوں کو | کہہ دیجئے | اے اہل کتاب | آؤ | ایک بات کی طرف
ایسے مفسدوں سے خوب واقف ہے (اے پیغمبر! ان سے) کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب! آؤ

سَوَآءٍۢ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَكُمۡ اَلَّا نَعۡبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ
جو یکساں ہے | ہمارے درمیان | اور تمہارے درمیان | کہ ہم عبادت نہ کریں | (کسی کی) سوائے اللہ کے | اور
ایک بات پر (متفق ہو جائیں) جو ہمارے تمہارے درمیان یکساں ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں، نہ کسی کو اس کا

لَا نُشۡرِكَ بِهٖ شَيۡـئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعۡضُنَا بَعۡضًا اَرۡبَابًا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِؕ
نہ شریک ٹھہرائیں | اُس کا | کسی کو | اور نہ ٹھہرائے | ہم میں سے کوئی | کسی کو | رب | سوائے اللہ کے
شریک ٹھہرائیں اور نہ اللہ کو چھوڑ کر ایک دوسرے کو اپنا رب قرار دیں

فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُوۡلُوا اشۡهَدُوۡا بِاَنَّا مُسۡلِمُوۡنَ‏ ﴿٦٤﴾ يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ
پس اگر وہ منہ موڑ لیں | تو کہہ دو | گواہ رہو | کہ ہم (تو اللہ کے) فرمانبردار ہیں | اے اہل کتاب
پھر اگر وہ منہ موڑ لیں تو کہہ دو کہ گواہ رہنا ہم تو فرمانبردار ہیں اے اہل کتاب!

لِمَ تُحَآجُّوۡنَ فِىۡۤ اِبۡرٰهِيۡمَ وَمَاۤ اُنۡزِلَتِ التَّوۡرٰٮةُ وَالۡاِنۡجِيۡلُ
کیوں جھگڑتے ہو تم | ابراہیم کے متعلق | حالانکہ نہیں اُتری | تورات | اور انجیل
تم ابراہیم کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو حالانکہ تورات اور انجیل تو ان کے بعد نازل

اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِهٖؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ‏ ﴿٦٥﴾ هٰۤاَنۡتُمۡ هٰٓؤُلَاۤءِ حَاجَجۡتُمۡ فِيۡمَا
مگر اس کے بعد | پھر کیا تم عقل نہیں رکھتے | ہاں تم تو | وہ لوگ ہو کہ | جھگڑا کیا تم نے | اس بات میں
کی گئی تھیں کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے۔ (دیکھو!) تم وہ لوگ ہو کہ جس بات کا تمہیں

لَـكُمۡ بِهٖ عِلۡمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوۡنَ فِيۡمَا لَـيۡسَ لَـكُمۡ بِهٖ عِلۡمٌؕ
جس کا تمہیں علم تھا | پس کیوں جھگڑتے ہو | اُس میں | کہ نہیں تمہیں | جس کا علم
قدرے علم تھا اس میں تو تم نے جھگڑے کئے مگر جن باتوں کا تمہیں بالکل علم نہیں، ان میں کیوں جھگڑتے ہو

وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ وَاَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ‏ ﴿٦٦﴾ مَا كَانَ اِبۡرٰهِيۡمُ يَهُوۡدِيًّا
اور اللہ (ہی) جانتا ہے | اور تم نہیں جانتے | نہ تھا | ابراہیمؑ | یہودی
اور اللہ (ہر بات) جانتا ہے اور تم کچھ بھی نہیں جانتے۔ ابراہیم نہ یہودی تھے

وَّلَا نَصۡرَانِيًّا وَّلٰكِنۡ كَانَ حَنِيۡفًا مُّسۡلِمًا ؕ وَمَا كَانَ
اور نہ نصرانی | بلکہ وہ تھا | سیدھی راہ پر | حکم ماننے والا | اور نہ | تھا
اور نہ نصرانی، بلکہ وہ حق پرست اور فرمانبردار بندے تھے اور وہ مشرکوں

مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ‏ ﴿٦٧﴾ اِنَّ اَوۡلَى النَّاسِ بِاِبۡرٰهِيۡمَ لَـلَّذِيۡنَ
شرک کرنے والوں میں سے | بلاشبہ | سب لوگوں سے قریب تر | ابراہیم سے | وہ لوگ ہیں
میں سے نہ تھے ابراہیم کے قریب تر وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس کی

آسان تفسیر

آیت نمبر
(۶۳) پس اگر وہ علمائے دین مسیح **مباھلہ** نہ کریں تو سمجھ لو کہ حقیقت میں وہ آپؐ کے دلائل کا جواب نہیں رکھتے۔ سوا یسے فساد کرنے والوں کو اللہ خوب جانتا ہے۔

(۶۴) **اللہ کی توحید اور عبادت کی دعوت اور ملت ابراہیمؑ:** اے نبیؐ! آپؐ اہل کتاب کو اس امر کی دعوت دیجئے کہ آؤ ایک ایسی بات پر عمل کریں جسے ہم اور تم متفقہ طور پر تسلیم کرتے ہیں کہ ہم اللہ کے سوائے کسی کی عبادت نہ کریں، نہ کسی کو اس کا شریک ٹھہرائیں، اور نہ ہم میں سے کوئی آپس میں ایک دوسرے کو اللہ کے سوا مالک جانے، جیسے بنی اسرائیل نے حضرت عزیرؑ اور حضرت عیسیٰؑ کو معبود بنالیا اپنے مذہبی پیشواؤں کو حلال و حرام کے قوانین وضع کرنے کا اختیار دے دیا تھا۔ پھر اگر وہ اس سے منہ موڑیں تو صاف کہہ دیجئے کہ تم گواہ رہو ہم تو ظاہر و باطن میں اسی اللہ کے فرمانبردار ہیں۔

(۶۵) اے اہل کتاب! تم ابراہیمؑ کے یہودی و نصرانی ہونے میں کیوں بحث کرتے ہو؟ حالانکہ یہ دونوں کتابیں تورات و انجیل، ابراہیمؑ کے بہت زمانہ بعد نازل ہوئیں۔ پھر وہ یہودی یا نصرانی کیونکر ہوئے؟ کیا تمہیں عقل نہیں؟

(۶۶) اے یہود و نصاریٰ! جن باتوں کا تم کو تورات و انجیل کی بدولت تھوڑا بہت علم تھا۔ گو سرسری ہی سہی اس میں تو تمہارا جھگڑنا کچھ بات بھی تھی۔ مگر جس بات کو تم بالکل نہیں جانتے کہ ابراہیمؑ تمہارے موجودہ دین پر تھا۔ حالانکہ اس وقت یہودی اور نصرانی فرقوں کا وجود ہی نہ تھا تو پھر اس میں خواہ مخواہ جھگڑنا سراسر نادانی ہے اس بات کو تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

(۶۷) ابراہیمؑ نہ تو یہودی تھا، نہ نصرانی (عیسائی)، بلکہ وہ سب جھوٹے معبودوں سے بیزار، صرف ایک اللہ، وحدہ لاشریک کا فرمانبردار تھا اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا۔

افعال: لَا نُشْرِكَ (مصدر اِشْرَاكٌ) ہم شریک نہ بنائیں۔
اسماء: أَرْبَابٌ: واحد رَبٌّ۔ دُوْنَ: سوائے۔ هٰٓؤُلَآءِ: وہ لوگ (هَا حرف تنبیہ اور اولَاءِ اسم اشارہ)۔

اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِیُّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ
جنہوں نے اس کی پیروی کی | اور یہ نبی (محمدؐ) | اور جو لوگ ایمان لائے | اور اللہ
پیروی کی اور یہ نبی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اور وہ لوگ جو ایمان لائے۔ اور اللہ

وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝۶۸ وَدَّتْ طَّآىٕفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ یُضِلُّوْنَكُمْ
دوست ہے ایمان والوں کا | چاہا | بعض لوگوں نے | اہل کتاب میں سے | کہ کاش وہ تمہیں گمراہ کر دیں
مؤمنوں کا دوست ہے اہل کتاب کی ایک جماعت چاہتی ہے کہ (کسی طرح) تمہیں گمراہ کر دے

وَمَا یُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ ۝۶۹ یٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ
اور نہیں | گمراہ کر سکتے وہ | مگر صرف | اپنے آپ کو | اور وہ نہیں سمجھتے | اے اہل کتاب!
(حالانکہ وہ اس طرح) صرف اپنے آپ کو گمراہ کرتے ہیں مگر سمجھتے نہیں۔ اے اہل کتاب!

لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝۷۰ یٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ
کیوں انکار کرتے ہو | آیات الٰہی کا | (حالانکہ) تم | گواہ ہو | اے اہل کتاب!
تم اللہ کی آیتوں سے کیوں انکار کرتے ہو حالانکہ تم (اس کی صداقت پر) گواہ ہو۔ اے اہل کتاب!

لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۷۱ ع
کیوں ملاتے ہو | سچ کو | جھوٹ کے ساتھ | اور چھپاتے ہو | سچی بات | اور تم (خوب) جانتے ہو
تم حق و باطل کو آپس میں کیوں ملا دیتے ہو اور صداقت کو کیوں چھپاتے ہو؟ حالانکہ تم حقیقت کو جانتے ہو

وَقَالَتْ طَّآىٕفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ
اور کہا | ایک گروہ نے | اہل کتاب میں سے | کہ ایمان لاؤ | اُس پر (جو) | نازل ہوا
اور اہل کتاب کے ایک گروہ نے کہا کہ مسلمانوں پر جو (کلام) نازل ہوا ہے

عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ
مسلمانوں پر | دن کے شروع میں | اور انکار کرو | (دن) کے آخر میں | تا کہ وہ
دن کے شروع میں اس پر ایمان لے آؤ اور دن کے آخر میں اس کا انکار کر دو ممکن ہے کہ (وہ مسلمان تمہاری اس چال سے اپنے

یَرْجِعُوْنَ ۝۷۲ ۚ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِیْنَكُمْ ؕ قُلْ
(بھی) پھر جائیں (دین سے) | اور نہ | یقین کرو | مگر | اس کا | جو پیروی کرے | تمہارے دین کی | کہہ دیجئے
دین سے) پلٹ جائیں اور صرف اسی کی بات مانو جو تمہارے دین کی پیروی کرنے والا ہو۔ آپ کہہ دیجئے کہ (اصل) ہدایت تو

اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ یُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِیْتُمْ
بیشک | ہدایت (تو) | اللہ کی ہدایت ہے | یہ کہ دیا جائے | کسی (اور) کو (بھی) | جیسا کہ | دیا گیا ہے تم کو
وہی ہے جو اللہ کی ہدایت ہے (یہ انکار تم یہود اس حسد کی وجہ سے کرتے ہو) کہ کسی اور کو بھی ویسا دین دیا جا رہا ہے جیسا کہ تمہیں

اَوْ یُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ ۚ
یا وہ غالب آ جائیں تم پر | تمہارے رب کے پاس | کہہ دیجئے | بیشک | فضل | اللہ کے ہاتھ میں ہے
دیا گیا تھا یا یہ کہ (یہ مسلمان) تم پر اللہ کے ہاں غالب آ جائیں گے (یہ بھی) کہہ دیجئے کہ فضل تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۶۸) بیشک دین کے معاملے میں ابراہیمؑ سے قریب تر تو وہی لوگ ہیں جنہوں نے اُن کے بعد اُن کی پیروی کی اور یہ نبی محمدؐ اور ان پر ایمان لانے والے مسلمان' اُن کے پیغام توحید کے قریب تر ہیں' لہٰذا حضرت ابراہیمؑ کے حقیقی پیروکار' اب مسلمان ہی ہیں۔ اور اللہ ایسے ہی لوگوں کا دوست اور مددگار ہے۔

(۶۹) اہل کتاب کی مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوششیں: بعض اہل کتاب' مسلمانوں کو اسلام سے مرتد کرنا چاہتے تھے مگر مسلمان اللہ کے فضل سے' ان کے جال میں ہرگز نہیں پھنس سکتے' بلکہ وہ ان گمراہانہ کوششوں سے خود اپنی ہی گمراہی میں اضافہ کر رہے ہیں' جس کو وہ نہیں سمجھتے۔

(۷۰) اے اہل کتاب! سابقہ آسمانی کتب کی' جن آیتوں میں' نبی آخرالزمانؐ کی بشارت موجود ہے جان بوجھ کر ان سے کیوں انکار کرتے ہو؟

(۷۱) اے اہل کتاب! کلام الٰہی میں جھوٹ کیوں ملاتے ہو اور سچی باتوں کو جان بوجھ کر کیوں چھپاتے ہو؟

(۷۲) یہودی سردار اپنے لوگوں کو یہ پٹی پڑھایا کرتے تھے کہ صبح کے وقت' مسلمانوں کے پاس جا کر بظاہر قرآن پر ایمان لے آیا کرو اور شام کو انکار کر دیا کرو تاکہ جو لوگ پہلے مسلمان ہو چکے ہیں وہ بھی بددل ہو کر' دینِ حق سے مرتد ہو جائیں۔

افعال: وَدَّتْ: (از وُدٌّ. مصدر مَوَدَّۃٌ) اس نے پسند کیا (ماضی مونث غائب) وَدَّ یَوَدُّ۔ یُضِلُّوْنَ: (اِضْلال) وہ گمراہ کرتے ہیں اَضَلَّ یُضِلُّ۔ تَلْبِسُوْنَ: (ازلبس) تم خلط ملط کرتے ہو۔ مضارع لَبَسَ یَلْبِسُ۔ تَکْتُمُوْنَ: (ازمصدر کِتْمان) تم چھپاتے ہو۔ (مضارع) کَتَمَ یَکْتُمُ۔

اسماء: اَوْلٰی: قریب ترین۔ زیادہ قریب۔ وَجْه: چہرہ۔ پہلا حصہ۔ وَجْهَ النَّهَارِ: دن کا پہلا حصہ۔ صبح۔

يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾ يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ
دیتا ہے وہ | جسے چاہے | اور اللہ | بڑا وسعت والا | علم والا ہے | وہ مخصوص کر لیتا ہے | اپنی رحمت سے
جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑی وسعت اور بڑے علم والا ہے وہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت سے
مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۴﴾ وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ
جسے چاہے | اور اللہ | بڑے فضل والا ہے | اور | اہل کتاب میں سے (بعض)
خاص کر لیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ اور اہل کتاب میں سے بعض ایسے بھی ہیں
مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ
وہ ہے کہ اگر آپ امانت رکھیں اُس کے پاس | ڈھیر مال کا | (تو) وہ ادا کرے گا اُسے | آپ کو | اور بعض (وہ) ہے
جنہیں اگر کسی خزانے کا امین بنا دو تو وہ (بعینہٖ) تمہیں واپس دے دیں اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں کہ
مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا
کہ اگر آپ امانت رکھیں اُس کے پاس | ایک دینار | تو وہ ادا نہیں کرے گا | آپ کو | مگر یہ کہ
اگر تم ان کے پاس ایک دینار بھی امانت رکھ دو تو وہ تمہیں واپس نہ دیں جب تک
مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَاۗىِٕمًا ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّھُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا
کہ آپ اُس (کے سر) پر کھڑے رہیں | یہ | اس لئے کہ وہ | کہتے ہیں | نہیں | ہم پر
کہ ان کے سر پر کھڑے نہ رہو یہ اس لئے کہ وہ کہتے ہیں کہ بے علم لوگوں (غیر یہود)
فِي الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ الْكَذِبَ وَھُمْ
ان پڑھوں کے بارے میں | (کوئی) گناہ | اور وہ بولتے ہیں | اللہ پر | جھوٹ | اور وہ
کے بارے میں ہم سے کوئی مواخذہ نہیں ہوگا اور (ایسا کہہ کر) وہ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں حالانکہ وہ
يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ بَلٰي مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ
جانتے ہیں | ہاں | جو | پورا کرے | اپنا عہد | اور ڈرتا رہے (اللہ سے) | تو بیشک | اللہ
(اصل بات کو) جانتے ہیں، ہاں جو اپنا قول و اقرار پورا کرے اور اللہ سے ڈرے تو یقین جانو اللہ ایسے
يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ
پسند کرتا ہے | پرہیزگاروں کو | بیشک | وہ لوگ | جو لیتے ہیں | اللہ کے عہد | اور اپنی قسموں کے بدلے
پرہیزگاروں کو محبوب رکھتا ہے بیشک وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور قسموں پر قلیل (دنیاوی)
ثَــمَنًا قَلِيْلًا اُولٰۗىِٕكَ لَا خَلَاقَ لَھُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُھُمُ
قیمت | تھوڑی (سی) | یہی (لوگ) ہیں | جن کا کوئی حصہ نہ ہوگا | آخرت میں | اور نہ ہی کلام کرے گا اُن سے
معاوضہ لیتے ہیں ان لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور نہ ان سے اللہ تعالیٰ
اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۠ وَلَھُمْ
اللہ | اور نہ دیکھے گا | اُن کی طرف | قیامت کے روز | اور نہ ہی | پاک کرے گا اُنہیں | اور | انہیں (ہوگا)
قیامت کے دن بات کرے گا اور نہ اُن کی طرف دیکھے گا اور نہ انہیں (گناہوں سے) پاک کرے گا اور اُن کے لئے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۷۳) اور یہودی سردار اپنے لوگوں سے یہ بھی کہتے تھے کہ یہودیت کے سوا کسی اور کی بات نہ ماننا، یعنی آخری نبیؐ پر ایمان مت لاؤ۔ اے نبیؐ! ان سے کہہ دیجئے کہ ہدایت تو وہی ہے جو اللہ کی طرف سے ہو۔ اپنے جھوٹے خیالات کو دین حق سمجھنا، نادانی ہے اور بزرگی (نبوت) اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ جسے چاہے عطا کرے۔ جیسا کہ پہلے نبوت بنی اسرائیل کو ملی تھی۔ اور اب آخری نبیؐ بنی اسماعیل (عربوں) میں سے آیا ہے۔ وہ وسعت والا علم والا ہے۔

(۷۴) اللہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے، اپنی رحمت (نبوت) کے لئے چن لیتا ہے اور وہ بڑے فضل والا ہے۔

(۷۵) اہل کتاب میں سے اہل دیانت اور اہل خیانت: اہل کتاب میں سے بعض شخص تو ایسا دیانت دار ہے کہ اگر مال کا ڈھیر بھی اس کے پاس امانت رکھا جائے تو جوں کا توں واپس کر دے گا اور بعض ان میں سے ایسے بددیانت ہیں کہ ایک دینار بھی اگر امانت کے طور پر اس کے پاس رکھو تو جب تک تم مسلسل تقاضا کرتے نہ رہو گے۔ وہ کبھی واپس نہ کرے گا، اور اس بددیانتی کی وجہ یہ ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ عرب اُمیوں (جاہلوں) کا مال کھا جانے پر اہل کتاب سے قیامت میں کوئی باز پرس نہیں ہوگی، اور یہ بات کر کے، وہ جان بوجھ کر اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں۔ اس لئے کہ اللہ نے ایسا کوئی نامناسب حکم نہیں دیا۔

(۷۶) ہاں! جو کوئی اللہ اور بندوں کے ساتھ اپنے عہد کو پورا کرتا ہے اور ہر کام میں اللہ سے ڈرتا رہتا ہے۔ تو بیشک اللہ ایسے پرہیزگاروں سے محبت کرتا ہے۔

افعال: تَأْمَنْ: (امن۔ مصدر امانت) تو امانت رکھتا ہے، مضارع اَمِنَ یَاْمَنُ۔ یُؤَدِّ: (تَأْدِيَةٌ۔ مصدر اَدَاءٌ) ادا کرے گا (مضارع)۔
دُمْتَ: (مصدر دوام) تو ہمیشہ رہا۔ (ماضی)۔

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۷﴾ وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ

عذاب | دردناک | اور بلاشبہ | ان میں سے | ایک گروہ ہے | جو موڑتے ہیں | اپنی زبانیں

دردناک عذاب ہے اور بیشک ان میں سے ایک گروہ ایسا ہے جو اپنے بیان و زبان سے

بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ

کتاب (پڑھتے ہوئے) | تا کہ تم جانو اُن کے کہے کو | کتاب میں سے | اور نہیں | وہ (حصہ) | کتاب کا

کتاب کو اس طرح الجھا دیتا ہے کہ تم سمجھو گے کہ یہ مضمون کتاب الٰہی میں ہے حالانکہ وہ کتاب الٰہی میں نہیں ہوتا

وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ

اور کہتے ہیں | (کہ) یہ | اللہ کی طرف سے ہے | اور نہیں | وہ | اللہ کی طرف سے | اور بولتے ہیں

اور کہتے ہیں کہ یہ (تبدیلی) اللہ کی جانب سے ہے حالانکہ وہ اللہ کی جانب سے نہیں۔ وہ اور

عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۸﴾ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ

اللہ پر | جھوٹ | اور وہ | جانتے ہیں | نہیں (حق) | کسی بشر کا | کہ دے اُس کو

اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں۔ کسی انسان کے لئے یہ مناسب نہیں کہ

اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا

اللہ | کتاب | اور حکمت | اور پیغمبری | پھر وہ کہے | لوگوں سے | کہ ہو جاؤ

اللہ تعالیٰ اس کو کتاب، حکمت اور نبوت عطا کرے (اور) پھر وہ لوگوں سے کہنے لگے کہ اللہ کو چھوڑ کر

عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ

میرے بندے | سوائے اللہ کے | لیکن (وہ تو کہے گا) | کہ ہو جاؤ | اللہ والے | بوجہ اُسکے کہ تم سکھاتے تھے لوگوں کو

میرے بندے بن جاؤ بلکہ (وہ تو یہی کہے گا) تم خدا پرست بن جاؤ اس لئے کہ تم کتاب الٰہی کی

الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا

کتاب | اور بسبب اس کے کہ تم | (خود) پڑھتے تھے | اور وہ تمہیں حکم نہ دے گا | کہ بناؤ

تعلیم دیتے ہو اور تم اُس کو پڑھتے ہو۔ اور وہ یہ نہ کہے گا کہ تم

الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ۭ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ

فرشتوں | اور نبیوں کو | رب | کیا وہ تمہیں حکم کرے گا | کفر کا | بعد اس کے | کہ تم (ہو چکے)

فرشتوں اور انبیاء کو اپنا رب سمجھو کیا وہ تمہیں کفر کی تلقین کرے گا اس کے بعد کہ تم اسلام

مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ ع ۸ ۹ ۱۶

مسلمان | اور جب کر لیا | اللہ نے | عہد | نبیوں سے | کہ جو کچھ میں دوں تم کو | کتاب

قبول کر چکے ہو اور (اے لوگو! اس واقعہ کو یاد کرو) جب اللہ نے (عالم ارواح میں) نبیوں سے عہد لیا کہ میں تمہیں کتاب

وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ

اور حکمت | پھر آئے تمہارے پاس | ایک رسول | جو تصدیق کرے اُس (کتاب) کی جو | تمہارے پاس ہے

و حکمت عطا کروں پھر تمہارے پاس ایک رسول آئے جو ان چیزوں کی تصدیق کرے جو تمہارے پاس ہیں

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۷۷) جولوگ کسی دنیوی غرض سے جھوٹی قسم کھاتے اور اللہ کا عہد توڑ دیتے ہیں نہ تو آخرت کی نجات میں ان کا کوئی حصہ ہوگا اور نہ اللہ ان سے مشفقانہ کلام کرے گا اور نہ ان پر نظر رحمت ڈالے گا اور نہ انہیں گناہوں سے پاک کرے گا اور انہیں دردناک عذاب ہوگا۔

(۷۸) اہل کتاب کی کلام الٰہی میں تحریف وتبدیلی: بلاشبہ اہل کتاب میں سے ایک گروہ ایسا ہے کہ کتاب الٰہی میں کچھ کم زیادہ کرکے، اس طرح زبان توڑ مروڑ کر پڑھتے ہیں کہ سننے والا اس بات کو کتاب (تورات) کا حصہ سمجھے۔ حالانکہ وہ کتاب الٰہی کا حصہ نہیں ہوتا اور وہ زبان سے کہتے ہیں کہ یہ حکم اللہ کی جانب سے ہے۔ حالانکہ وہ اللہ کی جانب سے نہیں ہوتا اور وہ جان بوجھ کر اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں۔

(۷۹) انبیاء کرامؑ پر اہل کتاب کے بہتان: بعض یہود نے آنحضرتؐ سے کہا تھا کہ کیا تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہاری عیسیٰؑ کی طرح پرستش اور عبادت کریں۔ ان کو یہ جواب دیا گیا ہے کہ کوئی شخص جس کو اللہ کی طرف سے کتاب اور سمجھ اور نبوت ملی ہو۔ ایسا نہیں کہہ سکتا کہ تم مجھے خدا مانو اور میری عبادت کرو۔ بلکہ وہ تو حکم دے گا کہ تم انہی احکام الٰہی کے مطابق جو تم خود پڑھتے اور لوگوں کو پڑھاتے ہو (اور اب چونکہ تم اپنی کتاب میں تبدیلیاں کر چکے ہو تو صرف آخری نبی کی اطاعت اور آخری کتاب قرآن کی درس وتدریس سے ہی مخلص اور ربانی عالم بن سکتے ہو)۔ لہٰذا صرف ایک اللہ کے مخلص (ربانی) بندے بن جاؤ۔

(۸۰) اور یہ بھی ناممکن ہے کہ کوئی نبی تم کو سچا مسلمان بنانے کے بعد دوبارہ شرک وکفر کا حکم دے اور فرشتوں یا نبیوں کی عبادت کا حکم دے۔

افعال: يَشْتَرُوْنَ: (مصدر اشتراء) وہ خریدتے ہیں (مضارع) اشترى يَشْتَرِيْ۔ يَلْوُوْن: (مصدر لَيٌّ): رسی بٹنا۔ زبان پھیرنا۔ وہ الٹ پھیر کرتے ہیں (مضارع) لَوىٰ يَلْوِيْ۔ تَحْسَبُوْنَ: تم خیال کرتے ہو، تم جانتے ہو۔ تم سمجھتے ہو۔ (مضارع) حَسِبَ يَحْسَبُ

اسماء: اَيْمَان: واحد يَمِين: قسم۔ حلف۔ ثَمَن: قیمت۔ خَلَاق: حصہ۔ اَلْسِنَةٌ۔ واحد لِسَانٌ: زبان۔

لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ

تو تم ضرور اُس پر ایمان لانا | اور اُس کی مدد کرنا | فرمایا (اللہ نے) | کیا تم نے اقرار کیا؟ | اور قبول کیا تم نے

تو تم ضرور اس پر ایمان لانا اور (تبلیغ حق میں) اُس کی مدد کرنا (پھر) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا تم اقرار کرتے ہو اور میرا

عَلٰی ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ ؕ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ

اس بات پر | میرا عہد؟ | وہ بولے | ہم نے اقرار کیا | فرمایا | تو اب گواہ رہو | اور میں خود تمہارے ساتھ

عہد قبول کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: کہ ہم اقرار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم (سب ایک دوسرے کے) گواہ رہنا اور میں بھی

مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۸۱﴾ فَمَنْ تَوَلّٰی بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۸۲﴾

گواہوں میں ہوں | پھر جو | روگردانی کرے | اس کے بعد | سو وُہی ہیں | نافرمان

تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں، پھر جو کوئی اس کے بعد بھی منہ موڑ لے تو ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں۔

اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰهِ یَبْغُوْنَ وَ لَهٗۤ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ

پھر کیا وہ اللہ کے دین کے سوا (کوئی اور دین) | چاہتے ہیں | حالانکہ | اُسی کے فرمانبردار ہیں | جو آسمانوں

تو کیا اللہ تعالیٰ کے دین کے سوا یہ کوئی اور راستہ چاہتے ہیں حالانکہ جو کوئی بھی زمین اور

وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَیْهِ یُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ قُلْ اٰمَنَّا

اور زمین میں ہیں | خوشی سے | اور مجبوری سے | اور اُسی کی طرف | وہ سب لوٹائے جائیں گے | کہہ دیجئے | ہم ایمان لائے

آسمان میں ہے، چاہے یا نہ چاہے، اسی کا فرمانبردار ہے اور (بالآخر سب) اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے (اے نبیؐ!) کہہ دیجئے

بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ عَلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ

اللہ پر | اور اُس (کتاب) پر جو نازل ہوئی ہم پر | اور اُس پر جو نازل ہوا | ابراہیمؑ | اور اسماعیلؑ

کہ ہم تو اللہ پر ایمان لائے ہیں اور جو کچھ ہم پر نازل کیا گیا اُس پر اور جو کچھ ابراہیمؑ، اسماعیلؑ

وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَاۤ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی

اور اسحٰقؑ | اور یعقوبؑ | اور اُس کی اولاد پر | اور اُس پر جو دیا گیا | موسیٰؑ | اور عیسیٰؑ

اسحٰقؑ، یعقوبؑ اور اُس کی اولاد پر نازل ہوا اور جو کچھ موسیٰؑ عیسیٰؑ اور دوسرے

وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۪ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۫ وَنَحْنُ

اور سب نبیوں کو | اُن کے رب کی طرف سے | ہم فرق نہیں کرتے | کسی ایک میں | اُن میں سے | اور ہم

نبیوں کو اُن کے رب کی طرف سے دیا گیا ہے (ہم سب پر ایمان رکھتے ہیں) ہم اُن میں سے کسی کو دوسرے سے جُدا نہیں سمجھتے

لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ

اُسی کا | حکم ماننے والے ہیں | اور جو کوئی چاہے | سوائے اسلام کے | (کوئی اور) دین | تو ہرگز قبول نہ کیا جائے گا

اور ہم اسی اللہ کے تابع فرمان ہیں اور جو کوئی اسلام کے سوا کسی دوسرے دین کا خواہاں ہو تو وہ اس سے کبھی قبول نہ

مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۸۵﴾ كَیْفَ یَهْدِی اللّٰهُ

اُس سے | اور وہ | آخرت میں | خسارہ پانے والوں میں سے (ہوگا) | کس طرح | ہدایت کرے گا | اللہ

کیا جائے گا اور آخرت میں وہ نقصان میں رہے گا، اللہ ان لوگوں کو کیسے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۸۱) **تمام انبیاء کرامؑ کو ایک دوسرے پر ایمان اور تصدیق کا حکم:** یاد کرو جبکہ اللہ نے ہر ایک نبی سے فرداً فرداً یہ اقرار لیا تھا کہ اپنے بعد آنے والے نبی پر' جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرے خود بھی (اگر وہ موجود ہو تو آنے والے نبی اس پر ایمان لائے) اور اپنے بعد اپنی امت کو اس پر ایمان لا کر اس کی مدد کرنے کی وصیت بھی کر جائے' اور اللہ نے سب انبیاء کو فرمایا کہ کیا تم نے اس بات کا اقرار کر لیا ہے؟ اور میرا عہد اس کے متعلق قبول کر لیا ہے' وہ بولے۔ ہم نے اقرار کیا۔ تب فرمایا۔ اچھا اب گواہ رہو اور میں (اللہ) خود تمہارے ساتھ گواہوں میں شامل ہوں۔ قرآن مجید ہی میں آیا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے اللہ سے دعا کی تھی کہ آخری نبیؐ ان کی اولاد میں سے ہو اور حضرت عیسیٰؑ نے خاص طور پر اپنے بعد آپؐ کے تشریف لانے اور اپنی اُمت کو ان پر ایمان لانے کی تاکید کی تھی۔

(۸۲) پھر جو لوگ اس عہد سے پھر جائیں' وہی اللہ کے نافرمان ہیں۔

(۸۳) اللہ کا دین تو بس اس کے ہر حکم کو ماننا ہے۔ تو کیا یہ لوگ اس دین حق کے سوا کوئی اور دین تلاش کرتے ہیں؟ حالانکہ زمین و آسمان کی ہر مخلوق کا دین یہی ہے کہ اپنے رب کی اطاعت میں مشغول رہی ہے۔ اور سب مخلوقات اللہ کے قوانین قدرت کی جبری یا اختیاری طور پر فرمانبردار ہیں۔ اور اسی کی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے۔

(۸۴) **تمام انبیاءؑ پر یکساں ایمان لانے کا حکم:** اے مسلمانو! کہہ دیجئے کہ ہم تو اللہ پر ایمان لائے اور جو کچھ ہم مسلمانوں پر (قرآن) نازل ہوا اور جو حضرت ابراہیمؑ' اسماعیلؑ' اسحاقؑ' یعقوبؑ اور ان کی اولاد پر نازل ہوا' تسلیم کرتے ہیں اور جو کچھ موسیٰؑ' عیسیٰؑ اور دوسرے نبیوں کو دیا گیا' اسے بھی مانتے ہیں' اور ہم ان کے درمیان کوئی فرق روا نہیں رکھتے۔ جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے کچھ نبیوں کو مانا اور کچھ کا انکار کر دیا۔ اور ہم ایک اللہ کے ماننے والے ہیں۔

(۸۵) **اللہ کے ہاں صرف اسلام ہی قابل قبول دین ہے:** دین اسلام کے سوائے اور کوئی دین نبوت کے لحاظ سے اللہ کے ہاں مقبول نہیں۔ جو شخص' اس کے سوائے کوئی اور دین اختیار کرے گا وہ آخرت میں نقصان اٹھائے گا۔

افعال: **یَبْغُوْنَ:** بَغٰی وہ چاہتے ہیں۔ بغاوت کرتے ہیں۔ تلاش کرتے ہیں (مضارع) بَغٰی یَبْغِیْ۔ **اَسْلَمَ:** (مصدر اسلام) وہ فرمانبردار رہا۔ (ماضی) یُسْلِمُ مضارع۔ **لن یُقْبَلَ:** (مصدر قبول) ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ (مضارع) قَبَلَ یَقْبِلُ۔

اسماء: **اِصْرُ:** بوجھ۔ عہد شکنی کا گناہ۔ ذمہ۔ **طَوْعًا:** فرمانبرداری' یعنی رضا و رغبت سے۔ **کَرْھًا:** زبردستی۔ **اَسْبَاطٌ:** واحد سبط' اولاد' مراد حضرت یعقوب کی اولاد اور نسل۔ **خٰسِرِیْنَ:** خسارہ اٹھانے والے' نقصان اٹھانے والے۔

قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ

ایسے لوگوں کو | جو کافر ہوگئے | بعد اُن کے ایمان لانے کے | اور انہوں نے گواہی دی تھی | کہ یہ | رسول | برحق ہے

ہدایت دے گا جنہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کیا اور جو اقرار کر چکے تھے کہ رسول برحق ہے

وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ٨٦

اور | آ چکیں اُن کے پاس | واضح دلیلیں | اور اللہ | ہدایت نہیں دیتا | ظالم قوم کو

اور ان کے پاس اس کی نشانیاں بھی آ گئی تھیں اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں دیا کرتا

اُولٰۗىِٕكَ جَزَاۗؤُھُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ٨٧

ایسے (ہی لوگوں) کی سزا یہ ہے | کہ اُن پر ہو | لعنت | اللہ کی | اور فرشتوں | اور سب لوگوں کی

ایسے لوگوں کی سزا یہی ہے کہ اُن پر اللہ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا ھُمْ يُنْظَرُوْنَ ٨٨

اور ہمیشہ رہیں گے | اُس میں | ہلکا نہ کیا جائے گا | اُن سے | عذاب | اور نہ | انہیں | مہلت دی جائے گی

اسی میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور اُن کے عذاب میں کمی نہ کی جائے گی اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۣ فَاِنَّ

مگر | جنہوں نے | توبہ کرلی | بعد اس کے | اور اصلاح کرلی | تو بیشک

ہاں البتہ جن لوگوں نے اس کے بعد توبہ کر لی اور اپنی اصلاح کر لی تو

اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ٨٩ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ

اللہ | بڑا بخشنے والا | نہایت رحم والا ہے | بلاشبہ | جو لوگ | کافر ہوگئے | بعد | اپنے ایمان لانے کے

اللہ بخشنے والا مہربان ہے یقین جانو کہ جن لوگوں نے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کر لیا

ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُھُمْ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ

پھر | بڑھتے رہے | کفر میں | ہرگز قبول نہ کی جائے گی | اُن کی توبہ | اور وہی ہیں

پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے اُن کی توبہ قبول نہ ہوگی اور یہی لوگ

ھُمُ الضَّاۗلُّوْنَ ٩٠ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَھُمْ كُفَّارٌ

گمراہ | بیشک | جو لوگ | کافر ہوگئے | اور مرگئے | اس حال میں کہ کافر ہی تھے

گمراہ ہیں یقین کر لو کہ جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور حالت کفر ہی میں مر گئے

فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِھِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَھَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى

تو ہرگز قبول نہ کیا جائے گا | کسی ایک سے بھی | زمین بھر | سونا | اور اگرچہ | فدیہ میں دینا چاہے

اگر وہ پوری زمین کے برابر سونا بھی بطور فدیہ دینا چاہیں تو اُن سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا

بِهٖ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَھُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ٩١

اس کو | یہی لوگ ہیں | جنہیں | عذاب دردناک ہوگا | اور نہیں ہوگا ان کا | کوئی مددگار

اُن لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے اور انہیں (عذاب سے بچانے کے لئے) کوئی مددگار نہ ملے گا

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۸۶) توبہ کے لحاظ سے کفار کی قسمیں: اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ہدایت نہیں دے گا جو ایمان لانے' اور رسول کو سچا تسلیم کرنے اور واضح دلائل دیکھنے کے بعد پھر سے مرتد ہو گئے۔ اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔

(۸۷) ایسے لوگوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔

(۸۸) ہمیشہ لعنت میں گرفتار رہیں گے نہ ان کا عذاب کم ہو گا نہ ان کو مہلت دی جائے گی۔

(۸۹) ہاں وہ شخص ضرور بخشا جائے گا جو توبہ کر کے اپنے اعمال درست کر لے گا۔ اللہ بڑا بخشنے والا رحم والا ہے۔

(۹۰) بیشک جو لوگ ایمان لانے کے بعد مرتد ہو گئے۔ اور کفر میں بڑھتے چلے گئے ان کی توبہ ہرگز قبول نہ ہو گی اور وہ سخت گمراہ ہیں۔

(۹۱) جو کافر کفر کی حالت میں مر جائے۔ اگر وہ زمین (کرۂ ارض) کے برابر سونا' فدیہ (بدلہ' جرمانہ) میں دے کر اللہ کے عذاب سے نجات حاصل کرنا چاہے تو بھی وہ اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ عذاب سے نجات نہیں پائے گا اور کوئی اس کا مددگار بھی نہ ہو گا۔

افعال: يُنْظَرُوْنَ: (از مصدر انظار) وہ مہلت دیئے جائیں گے (مضارع مجہول)۔ ازدادوا: (اِزْدِياد از زِيَادَتٌ) وہ زیادہ ہوئے (ماضی)۔ مَاتُوْ: (مصدر موت) وہ مرے (ماضی) مَاتَ يَمُوْتُ۔

اسماء: مِلْءُ الْاَرْضِ: جس سے زمین بھر جائے مِلْءٌ: بھر جائے۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۬ؕ

تم ہرگز حاصل نہیں کرسکو گے | نیکی | تاوقتیکہ | تم خرچ کرو | اُس میں سے | جس سے تم محبت کرتے ہو

تم ہرگز نیکی (کی حقیقت تک نہیں) پہنچ سکتے جب تک کہ اس چیز میں سے (اللہ کی راہ) میں خرچ نہ کرو جو تمہیں محبوب ہو

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۹۲﴾ كُلُّ الطَّعَامِ

اور جو (بھی) | تم خرچ کرتے ہو | کوئی چیز | تو بیشک | اللہ | اُس کو | جانتا ہے | سب کھانے (کی چیزیں)

اور تم جو کچھ بھی (اس کی راہ میں) خرچ کرتے ہو اللہ اس کو خوب جانتا ہے' کھانے کی

كَانَ حِلًّا لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِیْلُ عَلٰی نَفْسِهٖ

حلال تھیں | بنی اسرائیل کے لئے | مگر جو حرام کیا تھا | (خود) یعقوبؑ نے | اپنے اُوپر

تمام چیزیں بنی اسرائیل کے لئے حلال تھیں سوائے اُن اشیاء کے' جو یعقوبؑ نے خود اپنے اُوپر حرام ٹھہرا لی تھیں

مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَاۤ

پہلے (اس سے) | کہ اُترے | تورات | کہہ دیجئے | کہ لے آؤ | تورات | پھر پڑھو اُسے

تورات کے نزول سے پہلے' (اے پیغمبرؐ!) ان سے کہہ دیجئے کہ اگر تم سچے ہو تو

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۹۳﴾ فَمَنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ

اگر | ہو تم | سچے | پھر جو | باندھے | اللہ پر | جھوٹ

تورات لے آؤ اور اسے پڑھو پھر اس کے بعد بھی جو کوئی اللہ پر جھوٹ

مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹۴﴾ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۫

بعد اس کے | سو وہی (ہیں) | ظالم لوگ | کہہ دیجئے | سچ فرمایا | اللہ نے

باندھے تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں۔ (اے پیغمبرؐ!) کہہ دیجئے کہ اللہ نے سچ فرمایا۔

فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۹۵﴾

پس پیروی کرو | دین ابراہیم (کی) | جو یکسُو تھا | اور نہ تھا | مشرکوں (میں) سے

پس تم ابراہیمؑ کے طریقہ کی پیروی کرو جو حق پرست تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا

بلاشبہ | پہلا | گھر | (جو) مقرر کیا گیا (تھا) | لوگوں کے لئے | وہ ہے (جو) | مکہ میں (ہے) | برکت والا

بیشک سب سے پہلا گھر جو لوگوں (کی عبادت) کے لئے مقرر کیا گیا' وہ وہی ہے جو مکہ میں ہے' برکت والا

وَّهُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۶﴾ۚ فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۚ۬

اور ہدایت | جہان والوں کے لئے | اُس میں | نشانیاں (ہیں) | ظاہر | (جیسے) مقام ابراہیم

اور اہل جہان کے لئے (مرکز) ہدایت ہے۔ اس میں (دین حق کی) روشن نشانیاں ہیں جن میں ایک مقام ابراہیم ہے

وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ

اور جو | داخل ہوا اُس میں | وہ ہو گیا | امن میں | اور اللہ کے لئے | لوگوں پر (فرض ہے) | حج | اس گھر کا

اور جو بھی اس (کی حدود) میں داخل ہو جائے وہ امن و حفاظت میں ہے اور اللہ کی طرف سے لوگوں پر فرض ہے کہ جو کوئی

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۹۲) بہت بڑا ثواب اس میں ہے کہ اپنی محبوب ترین چیزوں میں سے کچھ راہ حق میں خرچ کرو ورنہ یوں تو جو نیکی بھی کرو گے اللہ اسے خوب جانتا ہے اس کا اجر دے گا۔

(۹۳) یہودی مسلمانوں سے کہتے تھے کہ تم دینِ ابراہیمؑ کے پیرو کیونکر ہو سکتے ہو حالانکہ اونٹ کا گوشت اور دودھ جو ابراہیمؑ کے خاندان میں حرام تھا تم کھا لیتے ہو یہ اس اعتراض کا جواب ہے کہ حضرت موسیٰ پر تورات کے نازل ہونے سے پہلے بنی اسرائیل پر سب کھانے کی چیزیں حلال تھیں سوائے اونٹ کے گوشت اور دودھ کے جو خود یعقوبؑ نے اپنے اوپر نذر کے طور پر حرام کر لیا تھا کہ اگر مرض عرق النساء سے میں صحت یاب ہوا تو میں اپنی محبوب غذا یعنی اونٹ کا گوشت اور دودھ بالکل چھوڑ دوں گا اس قسم کا کوئی حکم تورات میں موجود نہیں۔ آپؐ ان سے کہہ دیجئے کہ تورات لا کر پڑھو کہ کیا اس میں ایسا کوئی حکم موجود ہے؟ اگر تم سچے ہو۔ (مگر وہ ایسا نہ کر سکے اور شرمندہ ہوئے)۔

(۹۴) ایسے زبردست ثبوت کے بعد بھی جو شخص کہے کہ اللہ نے ابراہیمؑ کے وقت سے اونٹ کا گوشت اور دودھ حرام کر رکھا ہے تو وہ اللہ پر تہمت لگاتا ہے اور بڑا ظالم ہے۔ اس لئے کہ حضرت ابراہیمؑ کا زمانہ تو بنی اسرائیل کے خاندان کی ابتداء سے بھی پہلے کا ہے۔

(۹۵) کہہ دیجئے کہ حلال و حرام کی نسبت جو کچھ اللہ نے فرمایا وہی حق ہے۔ اس لئے ابراہیمؑ کا اتباع کرو جو شرک سے بیزار اور پکے توحید پرست تھے اور کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتے تھے۔

(۹۶) ملت ابراہیمؑ کے احکام میں سے یہ بھی ہے کہ نماز کے وقت کعبہ کی طرف رخ کیا جائے۔ اس کی نسبت فرمایا کہ بیشک سب سے پہلا عبادت خانہ جو اللہ نے لوگوں کی ہدایت کے لئے مقرر فرمایا وہ کعبہ ہے جو مکہ شہر میں ہے جسے سب سے پہلے اللہ کے حکم سے آدمؑ نے بنایا اور پھر اسی بنیاد پر ابراہیم کو تعمیر کرنے کا حکم ہوا اور وہ مقدس مقام انسانوں کے لئے باعث برکت ہدایت ہے۔

افعال: تَنَالُوْا: تم پاؤ گے، تم پہنچو گے۔ یہ نَیْلٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے۔ تُنَزَّلُ: وہ اتاری جائے، اتاری جاتی ہے۔ تَنْزِیْلٌ سے مضارع مجہول کا صیغہ (واحد مؤنث غائب) ہے۔ اِءْتُوْا: تم لاؤ۔ اتیان سے امر کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ اِفْتَرٰی: اس نے جھوٹ باندھا۔ بہتان تراشے۔ یہ اِفْتِرَاءٌ سے ماضی کا صیغہ ہے۔ وُضِعَ: ایجاد و خلق کیا گیا، بنایا گیا۔

اسماء: مُبَارَکًا: بڑی خیر والا، بابرکت۔ اسم مفعول۔

مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۭ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ

جو کوئی | طاقت رکھے | اس کی طرف | راہ چلنے کی | اور جو کوئی | انکار کرے | تو بیشک | اللہ | بے پرواہ ہے

اس تک پہنچنے کی طاقت رکھے، وہ اس گھر کا حج کرے۔ اور جو کوئی انکار کر دے تو (یاد رہے) کہ اللہ تمام

عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٧﴾ قُلْ يٰٓاَھْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ

اہل عالم سے | کہہ دیجئے | اے اہل کتاب | کیوں | انکار کرتے ہو | آیات

مخلوق سے بے نیاز ہے۔ کہہ دیجئے اے اہل کتاب! تم اللہ کی آیتوں کا انکار کیوں

اللّٰهِ ښ وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰي مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٨﴾ قُلْ يٰٓاَھْلَ الْكِتٰبِ

الٰہی کا | اور اللہ | گواہ (ہے) | اس کا جو تم کرتے ہو | کہہ دیجئے | اے اہل | کتاب

کرتے ہو حالانکہ تم جو کچھ کرتے ہو، اللہ اس پر گواہ ہے۔ کہہ دیجئے اے اہل کتاب!

لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَھَا

کیوں | روکتے ہو | اللہ کے راستہ سے | اُن کو | جو ایمان لائے | تم ڈھونڈتے ہو اس میں

تم اس شخص کو اللہ کی راہ سے کیوں روکتے ہو جو ایمان لا چکا ہے تم اس (راہ) میں عیب

عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَاۗءُ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٩﴾

ٹیڑھا پن | اور تم (خود) | گواہ ہو | اور نہیں | اللہ | بے خبر | اُس سے | جو تم کرتے ہو

تلاش کرتے رہتے ہو حالانکہ تم (حقیقت سے) باخبر ہو اور (یاد رکھو) اللہ تمہارے اعمال سے غافل نہیں

يٰٓاَيُّھَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

اے ایمان والو! | اگر تم اطاعت کرو گے | ایک گروہ کی | اُن لوگوں میں سے | (جن کو) دی گئی کتاب

اے ایمان والو! اگر تم اہل کتاب کے کسی گروہ کی اطاعت قبول کرو گے

يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ﴿١٠٠﴾ وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ

تو وہ تم کو پھر لوٹا دیں گے | بعد تمہارے ایمان لانے کے | کفر میں | اور کیسے | تم انکار کر سکتے ہو

تو وہ تمہیں تمہارے ایمان لانے کے بعد پھر کافر بنا دیں گے۔ اور تم کس طرح کفر اختیار کرو گے

وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ

اور تمہارا حال یہ ہے کہ پڑھی جاتی ہیں | تم پر | آیتیں | اللہ کی | اور تمہارے درمیان | اُس کا رسول (ہے)

حالانکہ تمہیں اللہ کے احکام پڑھ کر سنائے جاتے ہیں اور اس کا رسولؐ بھی تم میں موجود ہے

وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ھُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٠١﴾

اور جو کوئی | مضبوطی سے تھام لے | اللہ کو | پس | وہ ہدایت پا گیا | ایسی راہ کی طرف | جو سیدھی ہے

اور (یاد رکھو) جس نے اللہ (کے دین) کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ یقیناً اسے سیدھی راہ مل گئی

يٰٓاَيُّھَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ

اے ایمان والو! | ڈرو | اللہ سے | (جیسا) حق (ہے) | اُس سے ڈرنے کا | اور ہرگز نہ مرنا

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۹۷) اس میں برکت و ہدایت کی بہت سی نشانیاں ہیں جیسے مقام ابراہیمؑ (وہ پتھر جس پر حضرت ابراہیمؑ کھڑے ہو کر کعبہ کی دیواریں چنتے تھے) اور حجر اسود‘ صفا و مروہ‘ زمزم کا کنواں وغیرہ اور جو کوئی کعبۃ اللہ کی حدود میں داخل ہو گیا اسے امن حاصل ہو گیا اور مسلمانوں میں سے جو مرد و عورت استطاعت رکھتے ہوں ان کے لئے عمر بھر میں کم از کم ایک مرتبہ اس کی زیارت (حج) کے لئے جانا فرض کر دیا گیا ہے۔ استطاعت سے مراد یہ ہے کہ اس کے آنے جانے کا سفر خرچ گھر پر بال بچوں کا خرچ اور راستہ پر امن اور قرض سے فراغت اور صحت حاصل ہو اور جو کوئی استطاعت کے باوجود اس حکم کو نہ مانے تو اللہ کو ایسے لوگوں کے برے انجام کی کچھ پرواہ نہیں۔

(۹۸) کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب! تم تورات کی ان آیتوں کا کیوں انکار کرتے ہو؟ جن میں نبی آخر الزمان کی خوشخبری ہے۔ اللہ تمہاری ان حرکات سے خوب واقف ہے۔

(۹۹) کہہ دیجئے۔ اے اہل کتاب! جو لوگ ایمان لے آئے ہیں۔ تم انہیں اللہ کے دین سے کیوں روکتے ہو؟ کیا تم اس دین میں شکوک و شبہات پیدا کرنا چاہتے ہو؟ حالانکہ تم جانتے ہو کہ اللہ کا دین خالص توحید ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں۔

(۱۰۰) مسلمانو! اہل کتاب کی بات بالکل نہ ماننا ورنہ وہ تمہیں دین اسلام سے مرتد کر دیں گے (واپس لوٹا دیں گے)۔

(۱۰۱) مسلمانو! جن کو اللہ کی آیتیں روزانہ پڑھ کر سنائی جائیں اور اللہ کا رسول بھی ان میں موجود ہو۔ پھر بھلا وہ کیونکر مرتد ہو سکتے ہیں؟ اور جو شخص مضبوطی سے اللہ کے دین پر عمل کر رہا ہو‘ وہ صراط مستقیم پر ہے۔

افعال: دَخَلَهٗ: وہ اس میں داخل ہوا‘ اندر آیا۔ دَخَلَ دُخُوْلٌ سے ماضی کا صیغہ۔ اِسْتَطَاعَ: کر سکا۔ اِسْتِطَاعَةٌ سے ماضی کا صیغہ۔ یعنی ان باتوں کا موجود ہونا‘ جن کی وجہ سے کوئی کام سرانجام پاتا ہے‘ استطاعت کہلاتا ہے۔ یَرُدُّوْکُمْ: وہ تم کو پھیر دیں گے۔ (مضارع)۔ یَعْتَصِمْ: وہ مضبوطی سے پکڑتا ہے۔

اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا

مگر (اُس حال میں کہ) | تم (سچے) مسلمان (ہو) | اور (مضبوط) پکڑو | رسی | اللہ کی | سب (مل کر)

اور مرتے دم تک مسلمان رہو اور سب کے سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رہو

وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً

اور نہ | ہونا الگ الگ | اور یاد کرو | احسان اللہ کا | (جو اُس نے) تم پر (کیا) | جب کہ تم تھے | دشمن آپس میں

اور آپس میں اختلاف نہ کرو اور اللہ کے تم پر جو انعامات ہیں انہیں یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے

فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ

پھر اُس نے اُلفت ڈال دی | درمیان | تمہارے دلوں کے | پھر ہوگئے تم | اُس کی مہربانی سے | بھائی بھائی

پھر اس نے تمہارے دلوں میں محبت ڈال دی سو تم اس کی مہربانی سے بھائی بن گئے

وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ

اور تم تھے | کنارے پر | آگ کے گڑھے کے | پھر بچا لیا تم کو | اُس سے | اسی طرح | بیان کرتا ہے

اور تم تو آگ کے گڑھے کے کنارے پر (کھڑے) تھے پس اللہ نے تمہیں اس سے بچا لیا اسی طرح

اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ

اللہ | تمہارے لئے | اپنی آیتیں | تاکہ تم | ہدایت پاؤ | اور ہونی چاہئے | تم میں سے | ایک جماعت

اللہ اپنی آیتوں کو تمہارے لئے کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ اور تم میں سے ایک گروہ ایسا بھی ہونا چاہئے

يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ

(جو) بلاتے رہیں | نیکی کی طرف | اور حکم کرتے رہیں | نیکی کا | اور روکتے رہیں | برائی سے

جو نیکی کی طرف بلائے اچھے کاموں کا حکم دے اور برائی سے باز رکھے

وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا

اور وہی ہیں | مراد پانے والے | اور مت ہو جانا | اُن لوگوں کی طرح | جو فرقہ فرقہ ہوگئے

اور ایسے ہی لوگ کامیاب رہیں گے۔ اور تم اُن لوگوں کی مانند نہ ہو جانا جو فرقوں میں

وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَھُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ لَھُمْ

اور (باہم) اختلاف کرنے لگے | بعد اس کے (کہ) | آ چکیں اُن کے پاس | (روشن) دلیلیں | اور یہی (لوگ) ہیں | جن کے لئے

بٹ گئے اور واضح احکام پالینے کے بعد بھی ایک دوسرے سے اختلاف کرنے لگے اور ایسے ہی لوگوں کے لئے

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۵﴾ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ

عذاب (ہوگا) | بہت بڑا | جس دن | سفید ہوں گے | (بعض) چہرے | اور سیاہ ہوں گے | (بعض) چہرے

بہت بڑا عذاب ہے۔ جس روز بعض چہرے روشن ہوں گے اور بعض سیاہ پڑ جائیں گے تو وہ لوگ جن کے

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُھُمْ ۣ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ

پس وہ لوگ | کہ سیاہ ہوں گے | چہرے اُن کے | کیا تم نے انکار کیا (تھا) | بعد | ایمان (لانے کے)؟

چہرے سیاہ پڑ جائیں گے (ان سے کہا جائے گا) کیا تم نے ایمان لانے کے بعد پھر کفر اختیار کر لیا تھا؟

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۰۲) مسلمانو! اللہ کے احکام کی خلاف ورزی سے ڈرو جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے اور مرتے دم تک اسلام پر قائم رہو۔

(۱۰۳) اللہ کی رسی یعنی قرآن کو مل کر مضبوطی سے تھام لو اور فرقہ بازی نہ کرو۔ کیونکہ یہ نا اتفاقی اور فرقہ بازی قوموں کی تباہی کا سبب ہے اور اللہ کا احسان یاد کرو کہ اس نے اسلام کے ذریعہ تمہاری پرانی دشمنیاں اور آپس کی مخالفتیں مٹا کر تمہارے دلوں میں محبت اور الفت ڈال دی اور تم اس کے فضل سے بھائی بھائی ہو گئے اور اسلام سے پہلے تم اپنے جھوٹے عقیدوں شرک و کفر کی وجہ سے دوزخ کے گڑھے کے کنارے پر پہنچ چکے تھے کہ اس نے تمہیں دین اسلام اور توحید الٰہی کی برکت سے اس میں گرنے سے بچا لیا اللہ اسی طرح اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ تم ہدایت پاؤ۔

(۱۰۴) مسلمانو تم میں ایک جماعت مبلغین کی ضرور رہنی چاہئے جو لوگوں کو اسلام کی طرف بلاتے رہا کریں اور نیک کاموں کا حکم دیں اور برے کاموں سے روکا کریں۔ یہی لوگ کامیاب ہیں۔

(۱۰۵) اور تم یہود و نصاریٰ کی طرح نہ ہو جاؤ جو واضح دلائل آ چکنے کے باوجود اپنی نفسانی خواہشات کی وجہ سے فرقوں میں بٹ گئے۔ اور باہم اختلاف کرنے لگے اور ایسے ہی لوگوں کو بہت بڑا عذاب ہو گا۔

افعال: اِعْتَصِمُوْا: تم مضبوطی سے پکڑو۔ یہ اِعْتِصَام سے ہے۔ معنیٰ مضبوط پکڑنے کے ہیں۔ (امر کا صیغہ)۔ اَلَّفَ: اس نے محبت' الفت ڈالی۔ یہ تَالِیْفٌ سے ہے معنی جمع کرنے۔ الفت پیدا کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ۔ تَکُنْ: وہ ہوتی ہے' ہو گی۔ یہ کَوْنٌ سے مضارع کا صیغہ ہے۔ اَنْقَذَ: اس نے بچایا۔

اسماء: اَعْدَاءً: دشمن (جمع) واحد: عَدُوٌّ۔ حَبْلِ اللّٰهِ: اللہ کی رسی۔ شَفَا: کنارہ۔ یہ لفظ ہلاکت کے قریب ہونے کے لئے ضرب المثل ہے۔ حُفْرَةٌ: گڑھا۔ یہ حُفْرٌ سے مشتق ہے۔ معنیٰ کھودنے کے ہیں۔

فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿١٠٦﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ ابْيَضَّتْ

پس چکھو (تم) | عذاب | اس کے بدلے | جو تم کفر کیا کرتے تھے | لیکن وہ لوگ کہ | روشن ہوں گے

پس اپنے کفر کی وجہ سے (اب) عذاب کا مزہ چکھو اور وہ لوگ جن کے چہرے روشن

وُجُوهُهُمْ فَفِي رَحْمَةِ اللَّهِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿١٠٧﴾ تِلْكَ آيَاتُ

جن کے چہرے | سو (وہ) اللہ کی رحمت میں ہوں گے | (کہ) وہ | اس میں | ہمیشہ رہیں گے | یہ | آیات

ہوں گے وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے (اور) اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اللہ کی

اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۗ وَمَا اللَّهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِلْعَالَمِينَ ﴿١٠٨﴾

الٰہی (ہیں جو) | ہم پڑھ کر سناتے ہیں | آپ کو | صداقت سے | اور اللہ نہیں چاہتا | ظلم (کرنا) | اہل عالم پر

آیتیں ہیں جو ہم آپ کو ٹھیک ٹھیک پڑھ کر سناتے ہیں اور اللہ مخلوق پر ظلم کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔

وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿١٠٩﴾

اور اللہ (ہی) کا ہے جو (کچھ) آسمانوں میں ہے | اور جو (کچھ) زمین میں ہے | اور اللہ ہی کی طرف | لوٹائے جائینگے (سب) کام

اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور (آخرکار) سب امور اللہ ہی کی طرف لوٹائے جائیں گے

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ

تم بہترین اُمت ہو | جو پیدا کی گئی | لوگوں کے لئے | تم حکم کرتے ہو | نیک کاموں کا | اور روکتے ہو

(اے مسلمانو!) تم بہترین جماعت ہو جسے لوگوں کی (ہدایت) کے لئے پیدا کیا گیا ہے تم نیکی کرنے کا حکم دیتے ہو اور

عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۗ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا

بُرے کاموں سے | اور ایمان لاتے ہو | اللہ پر | اور اگر | ایمان لے آتے اہلِ کتاب (بھی) | تو بہتر تھا

برائیوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لے آتے تو اُن کے لئے بہت

لَهُمْ ۚ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿١١٠﴾ لَنْ يَضُرُّوكُمْ

ان کے لئے | اُن میں سے | (بعض) مومن ہیں | اور اکثر اُن میں | نافرمان ہیں | اور ہرگز ضرر نہیں پہنچا سکیں گے تم کو

بہتر ہوتا ان میں کچھ تو مومن ہیں لیکن اکثر نافرمان ہیں' وہ سوائے معمولی اذیت کے تمہیں

إِلَّا أَذًى ۖ وَإِنْ يُقَاتِلُوكُمْ يُوَلُّوكُمُ الْأَدْبَارَ

سوائے (عارضی) تکلیف کے | اور اگر وہ تم سے جنگ (بھی) کریں گے | (تو) تم کو دکھائیں گے | پیٹھ

کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے اور اگر وہ تم سے جنگ کریں گے تو تمہارے سامنے سے پیٹھ پھیر کر بھاگ اُٹھیں گے

ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ ﴿١١١﴾ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ أَيْنَ مَا ثُقِفُوا إِلَّا

پھر اُن کو مدد (بھی) نہ ملے گی | ڈالی گئی | اُن پر | ذلت | جہاں (کہیں) وہ پائے جائیں | مگر

پھر انہیں کوئی مدد بھی نہ ملے گی۔ ان لوگوں پر' جہاں کہیں بھی پائے جائیں' ذلت مسلط ہے ہاں اگر

بِحَبْلٍ مِنَ اللَّهِ وَحَبْلٍ مِنَ النَّاسِ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ

بوجہ عہد کر لینے کے | اللہ سے | اور معاہدہ کر لینے کے | لوگوں سے | اور وہ آ گئے | غضب میں | اللہ کے

اللہ کی پناہ میں یا لوگوں کی پناہ میں رہیں اور یہ اللہ کے غضب کے مستحق ہوئے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۰۶) یہ عذاب' قیامت کے روز ہوگا۔ جس میں نیک لوگوں کے منہ روشن اور بدکاروں کے سیاہ ہوں گے تو جن کے منہ سیاہ ہوں گے ان سے کہا جائے گا کہ کیا تم دنیا میں ایمان لانے کے بعد مرتد اور منکر ہو گئے تھے؟ اب اس کے بدلے عذابِ الٰہی کا مزہ چکھو۔

(۱۰۷) اور جن ایمانداروں کے چہروں پر نور برس رہا ہوگا۔ وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے اور وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

(۱۰۸) یہ جو ہم آپؐ کو پڑھ کر سناتے ہیں یہ اللہ کی سچی آیتیں ہیں اور اللہ اپنے بندوں پر ظلم کرنا نہیں چاہتا۔

(۱۰۹) جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ وہ سب اللہ ہی کا ہے اور سب کا آغاز و انجام اسی کے ہاتھ میں ہے۔

(۱۱۰) مسلمانو! جتنی قومیں دنیا میں آج تک پیدا ہوئیں تم ان سب میں افضل اور بہتر امت ہو کہ لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے اور برائی سے منع کرتے اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ اہل کتاب بھی اگر اسی طرح ایمان لے آتے تو ان کے لئے بہتر تھا۔ کچھ لوگ تو ان میں سچے ایماندار بھی ہیں۔ جنہوں نے اسلام قبول کرلیا اور اکثر کافر ہیں' جو جان بوجھ کر حق کو قبول نہیں کرتے۔

(۱۱۱) سو وہ تمہارا کچھ بگاڑ نہ سکیں گے۔ سوائے عارضی تکلیف دینے کے اور اگر وہ تم سے لڑیں گے بھی' تو شکست کھا کر بھاگیں گے۔ اور کسی طرح سے بھی ان کی مدد نہ کی جائے گی۔

افعال: **تَبْيَضُّ**: وہ سفید ہوگی' درخشاں ہوگی۔ **بَيَضٌ** سے مضارع کا صیغہ۔ **تَسْوَدُّ**: وہ سیاہ ہوگی' کالی ہوگی۔ **اِسْوِدَادٌ** سے مضارع کا صیغہ۔ **اِبْيَضَّتْ**: سفید ہوگئیں' ہوئے۔ دمکنے لگے۔ یہ **بَيَضٌ** سے ہے۔ (ماضی) یہاں معنی چہروں کے دمکنے اور روشن ہونے کے ہیں۔ **تَأْمُرُوْنَ**: تم حکم دیتے ہو' کرتے ہو۔ یہ **اَمْرٌ** سے مضارع ہے۔

اسماء: **اَلْمَعْرُوْفِ**: نیک کام۔ **اَلْمُنْكَرِ**: برا کام۔ **اَذًى**: تکلیف۔

وَضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ الۡمَسۡكَنَةُ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
اورڈال دی گئی | اُن پر | محتاجی | یہ | اس لئے کہ وہ | انکار کیا کرتے تھے | آیاتِ الٰہی کا
اور اُن پر محتاجی مسلط کر دی گئی ہے یہ اس لئے ہے کہ یہ اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے تھے
وَيَقۡتُلُوۡنَ الۡاَنۡۢبِيَآءَ بِغَيۡرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوا
اورقتل کیا کرتے تھے | نبیوں (کو) | ناحق | یہ اس وجہ سے | (کہ) انہوں نے نافرمانی کی
اور نبیوں کو بے قصور مار ڈالتے تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ اُنہوں نے نافرمانی کی تھی
وَّكَانُوۡا يَعۡتَدُوۡنَ ﴿۱۱۲﴾ لَيۡسُوۡا سَوَآءً ؕ مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ
اورحد سے نکل جاتے تھے | وہ سب برابر نہیں | اہل کتاب میں سے | کچھ لوگ (ایسے بھی) ہیں جو (حق پر) قائم ہیں
اور حد سے گزر چکے تھے وہ سب یکساں نہیں، اہل کتاب میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو (راہ ہدایت پر) قائم ہیں۔
يَّتۡلُوۡنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيۡلِ وَهُمۡ يَسۡجُدُوۡنَ ﴿۱۱۳﴾ يُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ
پڑھتے ہیں | اللہ کی آیتیں | رات کے اوقات میں | اور وہ | سجدہ میں ہوتے ہیں | وہ ایمان لاتے ہیں | اللہ (پر)
جو رات کے اوقات میں کلامِ الٰہی کی تلاوت کرتے ہیں اور سجدے کرتے ہیں۔ وہ اللہ پر
وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَيَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ
اور یوم | آخر پر | اور حکم کرتے ہیں | نیک کاموں کا | اور روکتے ہیں | بُرے کاموں سے
اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور نیکی کرنے کا حکم دیتے ہیں، برائیوں سے روکتے ہیں
وَيُسَارِعُوۡنَ فِى الۡخَيۡرٰتِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۱۱۴﴾ وَمَا يَفۡعَلُوۡا
اور جلدی کرتے ہیں | نیک کاموں میں | اور یہی ہیں | نیک لوگوں میں سے | اور جو (بھی) وہ کریں گے
اور نیک کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھتے ہیں اور یہی نیک لوگوں میں سے ہیں۔ اور (یہ لوگ) جو بھی
مِنۡ خَيۡرٍ فَلَنۡ يُّكۡفَرُوۡهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِالۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ
نیکی (میں سے) | ہرگز محروم نہ کئے جائیں گے اس (کے اجر) سے | اور اللہ خوب جانتا ہے | پرہیز گاروں کو | بلاشبہ
نیکی کے کام کریں گے اُس کی ناقدری نہیں کی جائے گی اور اللہ پرہیزگاروں کو اچھی طرح جانتا ہے۔ بیشک
الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَنۡ تُغۡنِىَ عَنۡهُمۡ اَمۡوَالُهُمۡ وَلَاۤ اَوۡلَادُهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ
جو (لوگ) | کافر ہیں | ہرگز کام نہ دیں گے | اُن کو | اُن کے مال | اور نہ | اُن کی اولاد | اللہ کے ہاں
جن لوگوں نے راہ کفر اختیار کی اُنہیں ان کی دولت اور ان کی اولاد اللہ (کے عذاب کے مقابلہ میں) کچھ بھی
شَيۡـــًٔا ؕ وَاُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۱۱۶﴾ مَثَلُ مَا
کچھ (بھی) | اور یہی (لوگ) ہیں | دوزخی | وہ | اُس میں | ہمیشہ رہیں گے | مثال اُس کی جو
کام نہ آئے گی اور یہ جہنمی ہیں جو اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اس دُنیا میں جو کچھ
يُنۡفِقُوۡنَ فِىۡ هٰذِهِ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا كَمَثَلِ رِيۡحٍ فِيۡهَا صِرٌّ اَصَابَتۡ
وہ خرچ کرتے ہیں | اس دنیا کی زندگی میں | اُس ہوا جیسی (ہے) | جس میں | سخت سردی ہو | جو جا لگے
خرچ کرتے ہیں اس کی مثال اس آندھی کی سی ہے جس میں شدید سردی ہو اور وہ ایسے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۱۲) یہود کہیں پر بھی ہوں، اللہ کی طرف سے ہمیشہ کے لئے ان پر ذلت ڈال دی گئی ہے، اور وہ اس رسوائی سے صرف اسی صورت میں بچ سکتے ہیں کہ وہ اللہ کے عہد یا بندوں کے کسی معاہدے کی بناء پر وقتی طور پر محفوظ ہو جائیں، اور وہ آیات الٰہی سے انکار کرنے اور انبیاء کو ناحق قتل کرنے اور اللہ کی نافرمانی میں حد سے نکل جانے کی وجہ سے غضب الٰہی میں آ گئے۔

(۱۱۳) ان میں ایک جماعت ایسی بھی ہے جنہیں اللہ نے حق کو قبول کرنے کی توفیق دی اور اسلام قبول کر لیا اور راتوں کو نماز کے اندر آیاتِ الٰہی پڑھتے اور سجدے کرتے ہیں جیسے عبداللہ بن سلامؓ اور ان کے ساتھی۔

(۱۱۴) وہ اللہ اور قیامت کے دن پر پورا یقین رکھتے اور نیکی کا حکم کرنے اور برائی سے روکنے کے علاوہ خود بھی نیک کاموں کے کرنے میں جلدی کرتے ہیں اور یہی نیک لوگ ہیں۔

(۱۱۵) ایسے صالح لوگ جو بھی نیکی کریں گے اللہ کے ہاں سے اس کا ضرور بدلہ پائیں گے اور اللہ پرہیزگاروں کو جانتا ہے۔

(۱۱۶) اور جو لوگ اللہ کے دین کے منکر ہیں قیامت کے روز ان کے مال و اولاد ان کے ہرگز کچھ کام نہ آئیں گے۔ اور یہی لوگ دوزخی ہیں کہ ہمیشہ اس میں پڑے جلتے رہیں گے۔

افعال: ثُقِفُوْا: وہ پائے گئے۔ یہ ثَقْفٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ، جمع مذکر غائب۔ یُوَلُّوْا: پھیر لئے جائیں گے۔ بَاءُوْا: مستحق ہوئے۔ لوٹے۔ (ماضی کا صیغہ)۔ عَصَوْا: انہوں نے نافرمانی کی، اطاعت نہ کی۔ مَعْصِیَۃٌ اور عِصْیَانٌ سے ماضی کا صیغہ۔ یُسٰرِعُوْنَ: دوڑتے ہیں۔ لپکتے ہیں۔ یہ مُسَارَعَۃٌ مصدر سے ہے۔ جلدی کرتے ہیں۔ مضارع (جمع مذکر غائب) تُغْنِیَ: وہ کام آتی، آئے گی۔ وہ کفایت کرتی، کرے گی۔ یہ اِغْنَاءٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)

اسماء: اٰنَآءَ: وقت، اوقات۔

حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ

کھیتی (کو) | (کسی) قوم کی | جنہوں نے ظلم کیا | اپنی جانوں پر | پھر اُس کو برباد کردیا | اور نہیں ظلم کیا اُن پر | اللہ نے

لوگوں کی کھیتی تک جا پہنچی جنہوں نے (شرک وکفر کی راہ اختیار کرکے) اپنی جانوں پر ظلم کیا ہوا اور وہ اسے تباہ وبرباد کردے۔ اور (اس میں)

وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا

لیکن | (وہ) اپنی جانوں پر | (خود) ظلم کرتے تھے | اے ایمان والو! | نہ بناؤ

اللہ نے ان پر کچھ ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنے آپ پر ظلم کرنے والے تھے۔ اے ایمان والو! اپنے (مومن بھائیوں) کو چھوڑ کر

بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ

رازدار (کسی کو) | سوائے اپنوں کے | وہ کمی نہیں کرتے | (تمہیں) نقصان (دینے) میں | وہ چاہتے ہیں | کہ تمہیں تکلیف پہنچے

غیروں کو رازدار نہ بناؤ وہ تمہیں برباد کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے وہ وہی بات پسند کرتے ہیں جس سے تمہیں رنج پہنچے

قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۖۚ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ

ظاہر ہوچکی ہے | دشمنی | اُن کے مُنہ سے | اور جو کچھ | چھپا ہوا ہے | اُن کے دلوں (میں)

اُن کی دشمنی تو ان کے اپنے مُنہ سے ظاہر ہے اور جو کچھ (بغض و حسد) ان کے سینوں میں چھپا ہے

اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ

(وہ اس سے بھی) بڑھ کر ہے | ہم نے (کھول کر) بیان کردی ہیں | تمہارے لئے | آیتیں | اگر تم

وہ اس سے بھی زیادہ ہے ہم نے تمہارے لئے نشانیاں واضح کر دی ہیں اگر تم

تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ هٰٓاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ

عقل رکھتے ہو | سنو! تم تو | وہ ہو (کہ) | اُن سے محبت کرتے ہو | اور وہ محبت نہیں کرتے تم سے | اور تم مانتے ہو

سمجھ بوجھ رکھتے ہو (دیکھو!) تم ایسے ہو کہ ان سے محبت رکھتے ہو اور وہ تم سے محبت نہیں رکھتے اور تم تمام کتابوں کو

بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۖۚ

سب کتابوں کو | اور وہ جب ملتے ہیں تم سے | (تو) کہتے ہیں | ہم (بھی) ایمان لے آئے ہیں

مانتے ہو (اور وہ نہیں مانتے) اور جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لا چکے ہیں

وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ؕ قُلْ

اور جب وہ علیحدہ ہوتے ہیں | تو کاٹ کھاتے ہیں | تم پر | (اپنی) انگلیاں | غصے کے مارے | کہہ دیجئے

اور جب اکیلے ہوتے ہیں تو تم پر غصے کے مارے اپنی انگلیاں کاٹ کھاتے ہیں آپ کہہ دیجئے

مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۱۹﴾ اِنْ

مرجاؤ | اپنے غصہ میں | بیشک | اللہ | خوب جانتا ہے | دلوں کے راز | اگر

کہ اپنے غم و غصے میں ہلاک ہو جاؤ بیشک اللہ سینوں کے راز جاننے والا ہے۔ اگر

تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ؗ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ

پہنچے تمہیں | (کوئی) بھلائی | (تو) بُری لگتی ہے اُن کو | اور اگر پہنچے تمہیں | (کوئی) تکلیف

تمہیں کوئی فائدہ پہنچے تو انہیں ناگوار گزرتا ہے اور اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو وہ اس

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۱۷) کافر لوگ اس دنیوی زندگی میں جو مال و دولت اپنے خیال میں نیکی سمجھ کر خرچ کرتے ہیں اس کی مثال اس آندھی کی سی ہے۔ جس میں سخت سردی اور پالا ہو اور کسی ظالم قوم کی کھیتی پر چلے اور اسے برباد کر ڈالے۔ اور یہ بربادی کچھ اس لئے نہیں ہوئی کہ اللہ نے ان پر ظلم کیا بلکہ خود ان کے اپنے ہاتھوں ان کے کفر کی وجہ سے ہوئی۔

(۱۱۸) مسلمانو! مسلمانوں کے سوا تم کسی اور کو اپنا رازدار اور گہرا دوست نہ بناؤ کیونکہ وہ تمہیں نقصان پہنچانے میں کوئی کمی نہیں کرتے۔ اسلام کی دشمنی ان کی زبانوں سے ظاہر ہوتی رہتی ہے اور جو کینہ اور دشمنی ان کے دل میں پوشیدہ ہے وہ اس سے کہیں زیادہ خطرناک ہے۔ ہم تمہارے لئے اپنی آیتیں کھول کر بیان کرتے ہیں اگر تم عقل رکھتے ہو۔

(۱۱۹) تم تو یہود کو اہل کتاب سمجھ کر ان سے محبت کرتے اور ان کا احترام کرتے ہو لیکن وہ منافقانہ طور پر جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور جب علیحدہ ہوتے ہیں تو حسد اور بغض کی بدولت سے اپنی انگلیاں کاٹ کھاتے ہیں۔ ان سے کہہ دیجئے تم اپنے غصہ میں جلتے رہو تم ہمارا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ بلا شبہ اللہ دلوں کے رازوں سے خوب واقف ہے۔

افعال: اَصَابَتْ: وہ جا لگی، پہنچی۔ یہ اِصَابَۃٌ سے ماضی کا صیغہ ہے۔ اَهْلَكَتْهُ: اس کو تباہ کر گئی۔ اِهْلَاكٌ سے ماضی کا صیغہ ہے۔ وَدُّوْا: وَدٌّ اور مَوَدَّةٌ مصدر۔ انہوں نے تمنا کی، دل سے چاہا۔ (ماضی جمع مذکر غائب)۔ بَدَتْ: ظاہر ہوئی۔ بَدْوٌ اور بَدَاءٌ سے ماضی کا صیغہ۔ عَنِتُّمْ: تم کو ایذا پہنچی۔ عَنَتٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ عَضُّوْا: کاٹ کاٹ کر کھاتے ہیں، دانتوں میں دباتے ہیں۔ یہ عَضٌّ سے ہے معنی دانتوں سے کسی چیز کو پکڑنے کے ہیں۔ (جمع مذکر غائب، ماضی)۔

اسماء: حَرْثٌ: کھیتی۔ خَبَالًا: تباہ کرنا۔ خرابی مچانا۔ فساد۔ تباہی۔ یہ خَبَلَ يَخْبُلُ کا مصدر ہے۔ بَغْضَاءَ: بغض۔ نفرت۔ مصدر ہے۔ حُبٌّ کی ضد۔ بِطَانَةً: رازدان۔ اَنَامِلَ: انگلیاں۔ اَنْمِلَةٌ کی جمع ہے، انگلی کے پور کو کہتے ہیں۔ غَیْظٌ: غصہ۔

يَّفْرَحُوْا بِهَا ۭ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ
(تو) خوش ہوتے ہیں | اُس سے | اور اگر | تم صبر کرو | اور پرہیزگاری کرو | تو ضرر نہ پہنچا سکے گی تمہیں
خوش ہوتے ہیں اور اگر تم صبر کرو اور پرہیزگاری پر قائم رہو تو ان کا مکر و فریب تمہیں

كَيْدُهُمْ شَيْـــًٔـا ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۱۲۰﴾ وَاِذْ غَدَوْتَ
اُن کی مکاری | کچھ (بھی) | یقیناً | اللہ | ان کے اعمال پر | محیط ہے | اور جب | آپ صبح کو نکلے
کچھ نقصان نہیں پہنچائے گا' بیشک اللہ ان کے اعمال کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور (یاد کرو اے پیغمبر!)

مِنْ اَھْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ۭ وَاللّٰهُ
اپنے گھر سے | کہ بٹھا رہے تھے | مسلمانوں کو | مورچوں میں | جنگ کے لئے | اور اللہ
جب آپ اپنے گھر سے صبح کے وقت نکل کر مؤمنوں کو (میدانِ) جنگ کے موقعوں پر بٹھا رہے تھے اور اللہ

سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۱﴾ اِذْ ھَمَّتْ طَّاۗىِٕفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ
سننے والا | اور جاننے والا ہے | جب ارادہ کیا | دو گروہوں نے | تم میں سے | کہ | ہمت ہار دیں | اور اللہ
سننے اور جاننے والا ہے۔ جب تم میں سے دو گروہوں نے ہمت ہارنے کا ارادہ کر لیا تھا حالانکہ اللہ

وَلِيُّهُمَا ۭ وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ
اُن کا دوست (تھا) | اور اللہ پر (ہی) | توکل کریں | ایمان والے | اور فتح دے چکا ہے تم کو
ان کا مددگار تھا۔ اور مؤمنوں کو تو اللہ ہی پر توکل کرنا چاہئے اور بے شک بدر میں اللہ نے

اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾
اللہ | بدر میں | اور تم کمزور تھے | پس ڈرتے رہو | اللہ سے | تاکہ تم | شکر ادا کرو
تمہاری مدد کی تھی حالانکہ تم کمزور تھے پس اللہ ہی سے ڈرو تاکہ تم شکر ادا کرو

اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ
جب (کہ) آپ کہہ رہے تھے | مسلمانوں سے | کیا کافی نہیں ہوگا تمہارے لئے | کہ | تمہاری مدد کرے
(بدر ہی کا یہ واقعہ بھی یاد کرو) جب آپ مومنوں سے کہہ رہے تھے کیا تمہارے لئے اتنا کافی نہیں کہ اللہ

رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰۗىِٕكَةِ مُنْزَلِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ ۭ بَلٰٓى
تمہارا رب | تین | ہزار | فرشتوں سے | جو نازل کئے گئے ہوں | ہاں! کیوں نہیں
تین ہزار نازل شدہ فرشتوں سے تمہاری مدد کرے کیوں نہیں

اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِھِمْ ھٰذَا يُمْدِدْكُمْ
اگر تم صبر کرو | اور بچتے رہو | اور (دشمن) تم پر حملہ کر دیں | اپنے اس جوش میں | تو مدد کرے گا تمہاری
اگر تم صبر کرو اور پرہیزگاری پر قائم رہو اور پھر آکر وہ (دشمن) اسی جوش میں تم پر چڑھ آئیں

رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰۗىِٕكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ﴿۱۲۵﴾
تمہارا رب | پانچ | ہزار | فرشتوں سے | (جو) خاص نشان رکھتے ہوں گے
تو اللہ پانچ ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کرے گا جو اپنے گھوڑوں کو نشان دار کئے ہوں گے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۲۰) کفار و منافقین کو تمہاری بہتری ایک آنکھ نہیں بھاتی پسند نہیں آتی وہ تو تمہاری تکلیف اور مصیبت پر ہی خوش ہوتے ہیں لیکن اگر تم صبر اور تقویٰ اختیار کئے رہو تو ان کی سازشیں تمہیں کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکیں گی۔ بلا شبہ اللہ ان کی سب کارروائیوں سے اچھی طرح واقف ہے۔

(۱۲۱) یہاں جنگ اُحد کا واقعہ یاد دلایا ہے اور اس میں یہود کو بھی نصیحت کی گئی ہے کہ وہ مسلمانوں سے جنگ کرنے سے باز رہیں اور مسلمانوں کو بھی دشمنوں سے ہوشیار رہنے اور ہر حال میں اللہ اور رسول کی اطاعت پر جمے رہنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اور یہ بیان تقریباً اگلی ۶۰ آیتوں پر مشتمل ہے۔ کہ اے رسولؐ یاد کرو جب کہ احد کی لڑائی کے موقعہ پر آپؐ صبح کے وقت گھر سے نکلے اور مسلمانوں کو احد کے میدان میں لڑائی کے مورچوں میں بٹھا رہے تھے اللہ اسے سنتا اور خوب جانتا ہے۔

(۱۲۲) اس موقعہ پر عبداللہ بن ابی منافق کے بہکانے سے تم میں سے انصار کے دو قبیلوں بنو حارثہ (اوس) و بنو سلمہ (خزرج) نے میدان جنگ سے خوف کھا کر چلے جانے کا ارادہ کر لیا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے جو ان کا دوست اور مددگار تھا ان کے دلوں کو مضبوط فرما کر رسولؐ اللہ کے ساتھ کفار سے لڑنے پر آمادہ کر دیا تھا اور مسلمانوں کو تو اللہ ہی پر توکل کرنا چاہئے۔

(۱۲۳) اور یاد رکھو کہ جنگ بدر میں باوجود تمہاری کم تعداد اور بے سروسامانی اور کمزوری کے کہ تم صرف (۳۱۳) اور کفار مکہ ایک ہزار مسلح جوان تھے۔ اللہ تمہیں ان پر فتح دے چکا ہے کہ ستر سردارانِ قریش قتل اور ستر گرفتار ہوئے۔ پس اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم صحیح طریقے سے اس کی مدد کا شکر ادا کر سکو۔

(۱۲۴) اور یاد کرو جب جنگ بدر کے دوران آپؐ مسلمانوں کی حوصلہ افزائی کے لئے فرما رہے تھے کہ کیا تمہیں کافی نہیں کہ اللہ تمہاری مدد کے لئے آسمان سے تین ہزار فرشتے نازل کرے۔

(۱۲۵) اس دوران کفار کی کثرت سے گھبراہٹ ہوئی تو فرمایا کہ اگر تم حوصلہ کر کے جمے رہو اور حکم الٰہی کی مخالفت سے بچتے رہو اور دشمن ایک دم تم پر حملہ کر دے تو اللہ پانچ ہزار خاص (فاتحانہ و بہادرانہ) علامتوں والے فرشتوں کی جماعت کے ذریعے جنگ میں تمہاری مدد فرمائے گا۔

افعال: تَسُؤْهُمْ: وہ ان کو بری لگتی ہے، ناخوش لگتی ہے۔ تُبَوِّئُ: تُو جگہ دیتا ہے، متعین کرنا، ٹھکانا دینا۔ تَبْوِیَۃٌ سے مضارع کا صیغہ۔ تُصِبْکُمْ: تم کو پہنچے۔ (واحد مؤنث غائب)۔ تَفْشَلَا: وہ دونوں بزدلی کریں، نامردی کریں۔ جی چھوڑ دیں۔ فَشْلٌ سے معنی بزدلی۔ (مضارع کا صیغہ)۔ یُمِدَّکُمْ: تمہاری مدد کرے۔

اسماء: مُحِیْطٌ: حَوْطٌ مادہ۔ ہر طرف سے گھیرنے والا۔ (اسم فاعل)۔ اِحَاطَۃٌ مصدر۔ اَذِلَّۃٌ: کمزور، نرم دل۔ یہ ذلیلٌ کی جمع ہے۔ مُسَوِّمِیْنَ: نشان لگے ہوئے، یا اپنے گھوڑوں کا خصوصی (فاتحانہ) نشان بنانے والے۔ اسم فاعل۔ مُسَوِّمٌ واحد۔ تَسْوِیْمٌ مصدر۔ یہ سَوْمَۃٌ سے بنا ہے۔

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰی لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ

اور نہیں بنایا اُس (مدد) کو اللہ نے | مگر صرف | خوشخبری (بنایا) | تمہارے لئے | تاکہ مطمئن ہو جائیں | تمہارے دل

اور یہ (امداد) تو اللہ نے صرف تمہیں خوش کرنے کو کی ہے اور اس لئے کہ تمہارے دلوں کو

بِهٖ ؕ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ ۱۲۶ ۙ

اُس سے | اور نہیں (ہے) مدد | مگر صرف | اللہ کی طرف سے ہے | (جو) زبردست حکمت والا (ہے)

اطمینان ہو اور نصرت تو اللہ ہی کی طرف سے ہے جو غالب اور حکمت والا ہے۔

لِیَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَوْ یَكْبِتَهُمْ فَیَنْقَلِبُوْا خَآىِٕبِیْنَ ۱۲۷

تاکہ کاٹ کر رکھ دے ایک حصہ | اُن کا' جو کافر ہیں | یا ذلیل کر دے اُنہیں | پھر وہ لوٹ جائیں ناکام

(اور یہ) اسلئے کہ ان لوگوں کے ایک حصہ کو ہلاک کر دے جنھوں نے راہِ کفر اختیار کی یا اُنہیں ذلیل و رسوا کر دے کہ نامراد ہو کر لوٹ جائیں۔

لَیْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ اَوْ یُعَذِّبَهُمْ

نہیں ہے | آپؐ کو اس امر میں | کچھ (دخل) | یا (تو اللہ) توبہ نصیب کرے | اُنہیں | یا اُنہیں عذاب دے

آپؐ کو اس معاملہ میں کوئی دخل نہیں۔ چاہے (اللہ) اُنہیں معاف کر دے' چاہے اُنہیں عذاب دے'

فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۱۲۸ وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ

کیونکہ وہ (بڑے) ظالم ہیں | اور اللہ (ہی) کا ہے | جو (کچھ) آسمانوں میں ہے | اور جو کچھ | زمین میں (ہے)

کیونکہ وہ ظالم ہیں۔ اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے

یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

معاف کر دیتا ہے | جسے چاہے | اور عذاب دیتا ہے | جسے چاہے | اور اللہ | بڑا بخشنے والا

جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے سزا دیتا ہے اور وہ بخشنے والا

رَّحِیْمٌ ۱۲۹ ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰۤوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۪

نہایت رحم والا ہے | اے | ایمان والو! | نہ کھاؤ | سُود | کئی گُنا | زیادہ کر کے

مہربان ہے۔ اے ایمان والو! تم سود نہ کھاؤ (کہ اصل میں مل کر) دُگنا' چوگنا (ہو جائے)

وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۱۳۰ ج وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْۤ

اور ڈرو | اللہ سے | تاکہ تم | نجات پاؤ | اور ڈرو | اُس آگ سے | جو

اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم کامیاب رہو اور اس آگ سے بچو جو

اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ ۱۳۱ ج وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ

تیار کی گئی ہے | کافروں کے لئے | اور حکم مانو | اللہ (کا) اور رسولؐ (کا) | تاکہ تم پر

کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے اور اللہ کی اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر

تُرْحَمُوْنَ ۱۳۲ ج وَسَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ

رحم کیا جائے | اور دوڑو | اپنے رب کی بخشش کی طرف | اور جنت (کی طرف)

رحم کیا جائے اور اپنے پروردگار کی مغفرت کی طرف دوڑو اور اس جنت کی طرف

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۲۶) اور یہ فرشتوں کی مدد کا وعدہ صرف مسلمانوں کی تسلی کے لئے تھا ورنہ اصل نصرت اور کامیابی تو اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ جو غالب اور حکمت والا ہے۔

(۱۲۷) اللہ نے بدر میں تم کو غلبہ اس لئے دیا تا کہ کفار قریش کے ایک حصہ کو ہلاک کر دے یا ان کو شکست فاش دے کر ذلیل کر دے اور وہ اپنے گھروں کو نامراد ہو کر لوٹیں (چنانچہ دونوں باتیں ہوئیں۔ قریش اپنے ستر سردار قتل اور ستر آدمی قید کرا کے بری طرح بھاگے)

(۱۲۸) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جنگ احد کے دن ضرب لگنے سے آپؐ کے سامنے کے چار دانتوں میں سے ایک نچلا دانت ٹوٹ گیا اور سر مبارک زخمی ہوا اور آپؐ کا چہرہ خون آلود ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ وہ قوم کس طرح کامیاب ہو سکتی ہے کہ جو اپنے نبیؐ سے یہ سلوک کریں حالانکہ وہ انہیں اللہ کی طرف بلا رہا ہے؟ اس موقع پر اللہ کی طرف سے ارشاد ہوا کہ آپؐ کو ہدایت کے معاملے میں کچھ اختیار نہیں۔ اللہ چاہے تو کفار کو توبہ نصیب کر دے اور چاہے تو عذاب دے اور یہ کفار بڑے ظالم ہیں۔ اس آیت میں یہ اشارہ تھا کہ اہل قریش بالآخر اسلام قبول کر لیں گے اور ایسا ہی ہوا۔

(۱۲۹) اور جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے، سب کا مالک اللہ ہے جسے چاہے معاف کرے اور جسے چاہے عذاب دے اور اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔

(۱۳۰) چونکہ سود اصل مال سے زیادہ لینے کا نام ہے اور اس کی عادت پڑ جانے سے بخل اور بزدلی پیدا ہوتے ہیں جبکہ غلبہ اور جہاد کے لئے سخاوت اور بہادری کی ضرورت ہے اس لئے مسلمانوں کو منع فرمایا ہے کہ اے مسلمانو! سود در سود نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ نجات پا جاؤ۔

(۱۳۱) اور اس آگ سے ڈرو جو کفار کے لئے تیار کی گئی ہے یعنی سود کھانے والا جہنمی ہے لہٰذا سود نہ کھاؤ۔ تا کہ دوزخ کی آگ سے بچ جاؤ۔

(۱۳۲) اور ہر کام میں اللہ اور اس کے رسولؐ کا حکم ماننا تم پر فرض ہے ورنہ اللہ کی رحمت سے محروم رہو گے۔

افعال: يَنْقَلِبُوا: یہ انقلاب سے ہے۔ وہ پھر جائیں، لوٹیں، مغلوب کر دیں۔ مضارع (جمع مذکر غائب)۔ يَكْبِتَهُمْ: انہیں ذلیل کر دے۔ مضارع (جمع مذکر غائب)۔ أُعِدَّتْ: تیار کی گئی۔ ماضی کا صیغہ۔

اسماء: خَائِبِينَ: نامراد، ناکام ہو کر۔ خَيْبَةٌ سے اسم فاعل

عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ الَّذِيْنَ
جس کی چوڑائی | آسمانوں اور زمین کے (برابر) ہے | تیار کی گئی ہے | پرہیزگاروں کے لئے | جو (لوگ)
جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے (اور) اُن پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے جو

يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ
خرچ کرتے ہیں | خوشحالی (میں) | اور سختی میں | اور پی جاتے ہیں | غصے (کو) | اور معاف کردیتے ہیں
خوشحالی اور تنگدستی میں (اللہ کی راہ میں مال) خرچ کرتے ہیں اور غصے کو قابو میں رکھتے ہیں اور لوگوں (کے قصور)

عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا
لوگوں کو | اور اللہ | دوست رکھتا ہے | نیکی کرنے والوں کو | اور وہ (لوگ) | (کہ) جب کر بیٹھتے ہیں
معاف کرتے ہیں اور اللہ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور وہ لوگ کہ جب کوئی بُرا کام

فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا
(کوئی) بُرا کام | یا ظلم کرلیں وہ | اپنے آپ پر | (تو) یاد کرلیتے ہیں | اللہ کو | پھر معافی مانگتے ہیں
کر گزرتے ہیں یا اپنی ہی جان پر ظلم کر لیتے ہیں تو (فوراً) اللہ کو یاد کر لیتے ہیں پھر اس سے اپنے گناہوں کی

لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۣ۠ وَلَمْ يُصِرُّوْا
اپنے گناہوں کی | اور کون | معاف کرسکتا ہے | گناہ | سوائے | اللہ کے | اور اصرار نہیں کرتے
معافی مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا کون گناہوں کو بخش سکتا ہے اور یہ لوگ جو گناہ کر چکے

عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ
اپنے کئے پر | اس حال میں کہ وہ جانتے ہوں | یہی (لوگ) ہیں | جن کی جزاء | بخشش ہے
ہوں اس پر اصرار نہیں کرتے اور وہ جانتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن کا بدلہ ان کے اللہ کی طرف سے

مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
اُن کے رب کی طرف سے | اور باغ ہیں | کہ بہتی ہیں | جن کے نیچے | نہریں | (وہ) ہمیشہ رہیں گے
مغفرت ہے اور وہ باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں جن میں وہ

فِيْهَا ؕ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ
اُن میں | اور بہت اچھا ہے | بدلہ عمل کرنے والوں کا | یقیناً گزر چکے ہیں | تم سے پہلے | واقعات
ہمیشہ رہیں گے اچھے عمل کرنے والوں کے لئے (بہت) عمدہ اجر ہے۔ بیشک تم سے پہلے بھی (بہت سے) واقعات گزر چکے ہیں

فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۳۷﴾
پس گھومو | زمین میں | پھر (غور سے) دیکھو | کیسا | ہوا | انجام | جھٹلانے والوں کا
پس زمین میں چلو پھرو اور دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۸﴾
یہ (قرآن) بیان ہے | لوگوں کے لئے | اور | ہدایت | اور نصیحت | پرہیزگاروں کے لئے
(قرآن) تمام انسانوں کے لئے ایک بیان اور پرہیزگاروں کے لئے ہدایت و نصیحت ہے۔

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۳۳) اور اعمال صالحہ‘ نماز پنجگانہ‘ روزہ‘ حج‘ زکوٰۃ اور جہاد فی سبیل اللہ وغیرہ کے ذریعے اللہ کی بخشش کی تلاش میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو۔ تاکہ تمہیں اللہ کی بخشش اور ایسی جنت ملے جس کا عرض و وسعت زمین و آسمان کے برابر ہے اور پرہیز گاروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

(۱۳۴) پرہیز گار وہ ہیں جو آسانی اور مشکل ہر حال میں راہ خدا میں مال خرچ کرتے ہیں اور اگر انہیں کوئی اذیت پہنچائے تو غصہ کو پی جاتے ہیں اور ان کا جرم معاف کر دیتے ہیں اور اللہ ایسے ہی نیک لوگوں کو دوست رکھتا ہے۔

(۱۳۵) اور جو لوگ کہ صغیرہ یا کبیرہ گناہ کے مرتکب ہو جانے پر شرمندہ ہوتے ہیں اور اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور جان بوجھ کر اپنے گناہ پر اصرار بھی نہیں کرتے اور اللہ کے سوا گناہ معاف بھی کون کر سکتا ہے؟

(۱۳۶) ایسے ہی لوگوں کا بدلہ اللہ کے ہاں اس کی بخشش اور جنتیں ہیں۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ ہمیشہ ان ہی میں رہیں گے اور یہ بخشش اور جنت نیک عمل کرنے والوں کا بہت ہی اچھا بدلہ ہے۔

(۱۳۷) تم سے پہلی امتوں میں سنت الٰہی (اللہ کے قوانین) کے مطابق عذاب کے بہت سے واقعات گذر چکے ہیں‘ پس زمین میں چل پھر کر ان واقعات اور تاریخی آثار کو غور سے دیکھو کہ دین حق کے جھٹلانے والوں کا انجام کیسا برا ہوا۔

(۱۳۸) یہ قرآن تمام انسانوں کے لئے سچی بات بیان کرنے والا ہے‘ پرہیز گاروں کے لئے رہنمائی اور نصیحت کا ذریعہ ہے کہ وہی غور سے سنتے اور نفع اٹھاتے ہیں۔

افعال: لَمْ یُصِرُّوْا: اِصْرَارٌ مصدر۔ انہوں نے اصرار نہیں کیا‘ اڑے نہیں۔ مضارع منفی (جمع مذکر غائب)۔ اُنْظُرُوْا: تم دیکھو‘ غور کرو۔ نَظَرٌ سے امر کا صیغہ۔

اسماء: اَلسَّرَّآءِ: نعمت‘ فراخی‘ آسودگی‘ خوشحالی۔ فَاحِشَۃ: حد سے بڑھی ہوئی ایسی برائی‘ جس کا اثر دوسروں پر پڑے۔ کَاظِمِیْنَ: روکتے ہیں‘ دبا لیتے ہیں۔

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۱۳۹

اور نہ سست بنو | اور نہ غم کھاؤ | اور تم (ہی) | غالب رہو گے | اگر تم مؤمن ہو

اور تم ہمت نہ ہارو اور نہ غم کھاؤ اور تم ہی غالب آؤ گے اگر تم (سچے) مؤمن

اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ

اگر پہنچے تمہیں | (کوئی) صدمہ | تو پہنچ چکا (ہے) | قوم (مخالف) کو (بھی) | صدمہ | ایسا ہی

اگر تمہیں (اس جنگِ احد کی بدولت) زخم لگا ہے تو اس قوم (کفارِ قریش) کو بھی ایسا ہی زخم لگ چکا ہے

وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ

اور یہ | (فتح و شکست کے) دن | ہم پھراتے رہتے ہیں | لوگوں کے درمیان | اور اس لئے (بھی) کہ جان لے اللہ

اور یہ تو حالات ہیں جنہیں ہم (باری باری) لوگوں میں بدلتے رہتے ہیں اور اس لئے بھی ہے کہ اللہ تم میں سے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ

ایمان والوں کو | اور بنائے | (بعض کو) تم میں سے | شہید | اور اللہ | دوست نہیں رکھتا

اُن لوگوں کو آزمالے جو ایمان والے ہیں اور تم میں سے بعض کو درجہ شہادت نصیب کرے اور اللہ ظالموں کو

الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۴۰ۙ وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ

ظالموں (کو) | اور تاکہ پاک صاف کرے | اللہ | مومنوں کو | اور مٹادے

دوست نہیں رکھتا۔ اور اس لئے بھی کہ اللہ ایمان والوں کو پاک و صاف کر دے اور کافروں کو

الْكٰفِرِيْنَ ۝۱۴۱ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ

کافروں کو | کیا | تم نے خیال کرلیا | کہ تم داخل ہو جاؤ گے | جنت میں | حالانکہ (ابھی تک) ظاہر نہیں کیا

مٹا دے۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ اللہ نے ابھی

اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ۝۱۴۲

اللہ نے | اُن کو | (جنہوں نے) جہاد کیا | تم میں سے | اور (نہیں) معلوم کیا | صبر کرنے والوں کو

میں سے جہاد کرنے والوں کو آزمایا ہی نہیں اور نہ صبر کرنے والوں کو آزمایا ہے

وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ۠

اور تم (تو) آرزو کیا کرتے تھے | موت (کی) | اس سے پہلے | کہ | تم ملاقات کرو اس سے

اور تم تو موت کے سامنے آنے سے پہلے مرنے (یعنی شہادت) کی آرزو کیا کرتے تھے سو اب تم نے

فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝۱۴۳ۧ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ

سو (اب تو) دیکھ لیا تم نے اس کو | اور تم دیکھ رہے تھے (اپنی آنکھوں سے) | اور نہیں ہے محمدؐ | مگر صرف | ایک رسول

اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے اور محمدؐ تو صرف ایک رسول ہیں (معبود نہیں)

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۭ اَفَا۟ىِٕنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ

گزر چکے ہیں | اس سے پہلے | بہت سے رسول | پھر کیا اگر | فوت ہو جائیں | یا شہید ہو جائیں

آپ سے پہلے بھی (بہت سے) رسول گزر چکے ہیں تو کیا اگر آپ فوت ہو جائیں یا شہید کر دیئے جائیں

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۳۹) غزوۂ اُحد میں شکست سے مسلمان غمزدہ ہوگئے۔ تو اللہ نے ان کی تسلی اور غلبہ کا وعدہ فرمایا، کہ تم وقتی شکست سے سُست اور پست ہمت نہ ہو اور شہید ہو جانے والوں پر غم نہ کھاؤ کہ وہ تو کامیاب ہوگئے ہیں اگر تم اللہ و رسول کے حکموں پر جان و دل سے عمل کر کے پورے مومن بن جاؤ گے تو آخر کار تم ہی غالب رہو گے۔

(۱۴۰) اگر **اُحد** میں تمہیں دکھ پہنچا ہے تو اس سے قبل **بدر** میں دوسرے فریق (کفار) کو اس سے کہیں زیادہ صدمہ پہنچ چکا ہے پھر ان کے مقابلہ سے گھبرانے کی کون سی بات ہے؟ فتح اور شکست کے یہ دن تو آنے جانے والی چیز ہیں آج وہ غالب ہیں تو کل تم پھر غالب ہو جاؤ گے اور اس عارضی شکست میں یہ راز بھی پوشیدہ ہے کہ اللہ سچے مومنوں کو ظاہر کرے اور بعض کو تم میں سے شہادت کا درجہ دے ورنہ اللہ ظالم مشرکوں کو دوست نہیں رکھتا۔

(۱۴۱) اور شہادت عطا کرنے کا ایک مقصد مومنین کو گناہوں سے پاک وصاف کرنا اور جہاد کے ذریعے کفار کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینا بھی تھا۔

(۱۴۲) اور تم اس وقت جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک اللہ ان لوگوں کو ظاہر نہ کر دے جو کہ تم میں سے جہاد فی سبیل اللہ کرنے والے اور مصائب جنگ پر ثابت قدم رہنے والے ہیں۔

(۱۴۳) صحابہ کرامؓ کا جذبہ جہاد اتنا بڑھا ہوا تھا کہ بدر میں جن مسلمانوں کو شہادت نہ ملی وہ شہادت کی تمنا رکھتے تھے اور انہی کے اصرار پر حضورؐ نے غزوۂ احد میں کھلے میدان میں کفار کا مقابلہ کرنا منظور فرمایا تھا۔ پھر جب جنگ شروع ہوئی تو کئی لوگ خوفزدہ ہو کر میدان جنگ سے بھاگ گئے تو انہیں ملامت کی گئی کہ جنگ سے پہلے تو تم شہادت کی آرزو کرتے تھے پھر جنگ کے موقع پر اپنے بھائیوں کو اپنی آنکھوں سے شہید ہوتے دیکھ کر کیوں بھاگ نکلے۔

افعال: **تَهِنُوْا**: تم سستی کرو، سست ہو جاؤ۔ **وَهْنٌ** سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ **تَحْزَنُوْا**: تم غمگین ہونے لگو۔ **حُزْنٌ** سے مضارع کا صیغہ۔ **لَا تَحْزَنُوْا**: تم غم نہ کھاؤ، فعل نہی ہے۔ **نُدَاوِلُهَا**: ہم اس کو باری باری بدلتے ہیں۔ مضارع جمع متکلم۔ **مُدَاوَلَةٌ** مصدر۔ **حَسِبْتُمْ**: تم نے گمان کیا، جانا۔ (ماضی صیغہ جمع مذکر حاضر)۔ **تَلْقَوْهُ**: تم اس سے ملاقات کرو۔ یہ **لِقَاءٌ** سے مضارع کا صیغہ ہے۔ **تَمَنَّوْنَ**: تم تمنا کرتے ہو، آرزو کرتے ہو۔ یہ **تَمَنِّیٌ** سے مضارع کا صیغہ ہے۔

اسماء: **اَعْلَوْنَ**: غالب، بلند مرتبہ، اعلیٰ کی جمع۔ **بَیَانٌ**: بیان۔ بولنا۔ مصدر ہے۔ کسی چیز کو واضح کرنے کا نام "بیان" ہے۔ **قَرْحٌ**: زخم۔ کسی بیرونی چیز سے پہنچنے والا زخم۔ **مَوْعِظَةٌ**: نصیحت۔ اسم مصدر۔ **اَیَّامٌ**: دن، اوقات۔ **یَوْمٌ** کی جمع۔

اَنْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ
(تو) تم (دین سے) پھر جاؤ گے | اُلٹے پاؤں | اور جو کوئی | پھر جائے | اُلٹے پاؤں
تم (اسلام سے) واپس (کفر میں) لوٹ جاؤ گے؟ اور جو کوئی واپس لوٹ جائے گا

فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾
وہ ہرگز نقصان نہ پہنچا سکے گا | اللہ کو | کچھ (بھی) | اور جلد بدلہ دے گا | اللہ | شکر کرنے والوں کو
وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا اور اللہ بہت جلد شکر گزاروں کا بدلہ دے گا

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ
اور یہ نہیں ہوسکتا | کہ (کوئی) نفس مر جائے | مگر صرف | اللہ کے حکم سے | لکھا ہے | وقت مقرر
اور کوئی شخص اللہ کے حکم کے بغیر مر نہیں سکتا (ہر ایک کے لئے) ایک لکھا ہوا وقت مقرر ہے

وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ
اور جو کوئی | چاہتا ہے | ثواب | دنیا کا | ہم دیتے ہیں اُس کو | اُس میں سے | اور جو کوئی
اور جو کوئی دنیا میں (اپنے اعمال کا) اجر چاہتا ہے، اُس کو ہم یہیں اس میں سے دے دیتے ہیں اور جو

يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ؕ وَسَنَجْزِى الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۵﴾
چاہتا ہے | ثواب | آخرت کا | ہم دیتے ہیں اُس کو | اُس میں سے | اور ہم جلد اجر دیں گے | شکر کرنے والوں کو
آخرت میں اجر چاہتا ہے اُس کو ہم اس میں سے دیں گے اور ہم بہت جلد شکر گزاروں کو بدلہ دیں گے

وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا
اور کتنے (ہی ہو گزرے) | نبیوں میں سے | کہ جہاد کیا | اُن کے ہمراہ | اللہ والوں نے | بہت (سے) | پھر نہ (تو)
اور کتنے نبی (گزرے) ہیں جن کے ساتھ مل کر بہت سے اللہ والے لوگوں نے جہاد کیا۔ پس اللہ کی

وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا
انہوں نے ہمت ہاری | اُن (مصائب) کی وجہ سے جو پہنچیں اُن کو | اللہ کی راہ میں | اور نہ وہ کمزور پڑے
راہ میں جو مصیبتیں انہیں پیش آئیں اس کی وجہ سے نہ تو انہوں نے ہمت ہاری نہ کمزوری دکھائی

وَمَا اسْتَكَانُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَمَا كَانَ
اور نہ ہی | دبے | اور اللہ | دوست رکھتا ہے | ثابت قدم رہنے والوں کو | اور نہیں تھا
اور نہ عاجزی کا اظہار کیا اور اللہ صبر کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور اس کے سوا ان کی

قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا
اُن کا کہنا | سوائے | (اسکے) کہ | وہ کہتے تھے | اے رب ہمارے! | بخش دے | ہم کو | ہمارے گناہ
کوئی بات نہ ہوتی تھی بس یہ کہ وہ کہتے اے ہمارے رب! ہمارے گناہوں کو اور معاملات میں

وَاِسْرَافَنَا فِىْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا
اور ہماری زیادتی | ہمارے کام میں | اور ثابت رکھ | ہمارے قدم | اور مدد دے ہم کو
ہماری زیادتیوں کو معاف فرما اور ہمارے قدم جمائے رکھ اور کافروں

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۴۴) انہی اصحابؓ نے ملامت کرنے پر جب عرض کی کہ یارسول اللہ ہم آپؐ کے قتل کی خبر سن کر دشمن سے مرعوب ہو کر بھاگ نکلے تھے۔ تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی تو ایک رسول ہے اور بہت سے رسول، آپؐ سے پہلے گذر چکے پھر اگر یہ رسول بھی گذشتہ انبیاءؑ کی طرح وفات پا جائے یا شہید ہو جائے تو کیا تم دین حق سے واپس پھر جاؤ گے؟ (رسولؐ تو اللہ کے بندے اور تمہارے قائد اور رہنما ہیں جبکہ عبادت تمہیں اس اللہ کی کرنی ہے جو ہمیشہ کے لئے زندہ و باقی ہے) اور جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے وہ اللہ کا کچھ نہ بگاڑے گا (اپنا ہی نقصان کرے گا) اور اللہ شکر کرنے والوں کو نیک بدلہ دے گا۔

(۱۴۵) موت سے ڈر کر جنگ سے بھاگنا کچھ فائدہ نہیں دیتا اس لئے کہ موت اللہ کے حکم کے بغیر نہیں آسکتی اس کا وقت مقرر ہے۔ اس سے آگے پیچھے نہیں آسکتی اور جو کوئی دنیا کا اجر چاہتا ہے ہم اسے دنیا ہی میں دے دیتے ہیں اور جو آخرت کا ثواب چاہتا ہے ہم اسے آخرت میں دیں گے اور شکر کرنے والوں کو ہم اچھا بدلہ دیں گے۔

(۱۴۶) اور گذشتہ زمانوں میں کتنے ہی نبی ہو گذرے ہیں کہ ان کے ہمراہ بہت کثرت سے لوگ کفار سے جہاد کرتے رہے نہ تو وہ مصائب جنگ سے ہمت ہارے نہ کفار کے مقابلہ سے کمزوری دکھائی اور نہ ہی کبھی کفار سے مرعوب ہوئے اور اللہ ایسے ہی جہاد میں ثابت قدم رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

افعال: **وَهَنُوْا:** یہ وَهْنٌ سے ہے۔ وہ کمزور ہوئے۔ ماضی معروف جمع مذکر غائب۔ **ضَعُفُوْا:** وہ کمزور ہوئے، سست ہوئے۔ ضُعْفٌ اور ضَعْفٌ سے ماضی کا صیغہ۔ **اِسْتَكَانُوْا:** وہ دب گئے، عاجزی کی، بزدلی کی۔ اِسْتِكَانَةٌ سے معنیٰ: دبنے اور عاجزی کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ۔

اسماء: **اَعْقَابِكُمْ:** تمہاری ایڑیاں۔ اَعْقَابٌ، عَقِبٌ کی جمع، معنیٰ: ایڑی کے ہیں۔ **كَاَيِّنْ:** بہت، بکثرت۔

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ

قوم کفار پر | پس دیا اُنہیں | اللہ نے | ثواب | دُنیا کا | اور اچھا

کی جماعت پر ہمیں فتح دے پس اللہ نے انہیں دنیا میں (بھی) اجر دیا اور آخرت

ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا

ثواب | آخرت کا | اور اللہ | دوست رکھتا ہے | نیک لوگوں کو | اے | ایمان والو!

میں بھی بہت اچھا اجر دیا اور اللہ اچھے کام کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔ اے ایمان والو!

اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا

اگر تم کہا مانو گے | کافروں کا | تو وہ تمہیں پھیر دیں گے | تمہاری ایڑیوں پر | پھر ہو جاؤ گے

اگر تم نے اُن لوگوں کی بات مان لی جو کفر اختیار کر چکے ہیں تو وہ تمہیں اُلٹے پاؤں (کفر کی طرف) لوٹا دیں گے پھر تم

خٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ﴿۱۵۰﴾

نقصان اُٹھانے والے | بلکہ | اللہ (ہی) | تمہارا مالک ہے | اور وہ | (سب سے) اچھا مددگار ہے

سخت نقصان میں پڑ جاؤ گے۔ (ایسا نہ کرنا) کیونکہ اللہ ہی تمہارا کارساز ہے اور وہ بہترین مددگار ہے۔

سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ

عنقریب ہم ڈال دیں گے | دلوں میں | اُن کے | جو کافر ہیں | رُعب

دیکھو ہم عنقریب کافروں کے دلوں میں (تمہارا) رعب ڈال دیں گے یہ اس

بِمَاۤ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ

بسبب اُس کے جو شریک ٹھہرایا | اللہ کے ساتھ | اُس (چیز کو) | کہ نہیں اُتاری | اُس کی | (اللہ نے کوئی) دلیل

وجہ سے کہ انہوں نے اللہ کے ساتھ ان چیزوں کو شریک ٹھہرا لیا جن کے لئے اللہ نے کوئی سند نازل نہیں کی

وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَقَدْ

اور اُن کے رہنے کی جگہ | دوزخ (ہے) | اور بُری ہے | رہنے کی جگہ | ظالموں کی | اور بیشک

اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور ظالموں کا ٹھکانا نہایت ہی بُرا ہے اور اللہ نے

صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗۤ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰۤى اِذَا

سچا کر دکھایا تم سے | اللہ نے | اپنا وعدہ | جبکہ تم کاٹ رہے تھے ان کو | اُس کے حکم سے | یہاں تک کہ | جب

تم سے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا جب تم (جنگ اُحد کے شروع میں) اُس کے حکم سے کافروں کو قتل کر رہے تھے یہاں تک کہ

فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَاۤ

تم نے کمزوری دکھائی | اور | تم جھگڑنے لگے | اس معاملہ میں | اور تم نے نافرمانی کی | بعد اس کے کہ

تم نے خود ہی ہمت ہار دی اور (رسولؐ کے) حکم کے بارے میں جھگڑنے لگے اور نافرمانی کی اس کے بعد کہ

اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ؕ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا

دکھا دی تم کو | وہ (چیز) | جس کو تم (دل سے) چاہتے تھے | تم میں سے (بعض) | وہ (ہے) جو چاہتا ہے | دُنیا

اللہ نے تمہیں وہ (فتح) دکھا دی جو تم چاہتے تھے (اور) تم میں سے بعض دُنیا کے خواہشمند ہو گئے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۴۷) اور وہ اللہ کے نیک بندے اللہ سے یہی دعا مانگا کرتے تھے کہ اے رب! دین کے معاملے میں ہم سے جو کمی بیشی ہوئی ہو اسے معاف کر اور جہاد میں ہمیں ثابت قدم رکھ اور کفار کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔

(۱۴۸) تو اللہ نے ان کو دنیا و آخرت میں بہترین اجر دیا اور اللہ ایسے ہی نیک بندوں کو دوست رکھتا ہے۔

(۱۴۹) حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ اُحد میں شکست کھانے پر کفار و منافقین، مسلمانوں کو یہ مشورے دینے لگے کہ یہ مخالفت اور جنگ و جدل چھوڑ دو، اور اپنے بھائیوں (کفار مکہ) سے صلح کر کے واپس ان کے دین میں داخل ہو جاؤ۔ اس موقع پر ارشاد ہوا کہ اگر تم نے ان کا کہا مانا تو وہ تمہیں ضرور ہی دین سے مرتد کر دیں گے اور تم خسارہ اٹھاؤ گے۔

(۱۵۰) اللہ ہی تمہارا مددگار ہے اور وہی سب سے اچھا مددگار ہے تمہیں اس کے سوا کسی اور سے فتح و نصرت کی توقع نہیں رکھنی چاہئے۔

(۱۵۱) اس میں پیشین گوئی ہے کہ ہم عنقریب کفار کے دلوں میں ان کے کفر و شرک کی وجہ سے مسلمانوں کا رُعب ڈال دیں گے اور ان کا آخری ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا یہ ٹھکانا بہت ہی برا ہے۔ چنانچہ یہ پیشین گوئی حرف بحرف پوری ہوئی کہ کفار اس کے بعد تمام لڑائیوں میں اہل اسلام کا مقابلہ نہ کر سکے، کیونکہ ان پر مسلمانوں کا رعب چھا گیا تھا۔

افعال: تَنْقَلِبُوْا: تم پھر جاتے ہو، جاؤ گے۔ تم پلٹ جاتے ہو، جاؤ گے۔ اِنْقِلَابٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ نُلْقِیْ: اِلْقَاءٌ مصدر۔ ہم ڈالے رہتے ہیں، ڈالنے کو ہیں۔ مضارع متکلم۔ مَوْلٰکُمْ: تمہارا مددگار، مَوْلٰی مضاف۔ مددگار۔ کارساز۔

اسماء: رُعْبٌ: ہیبت، دھاک، دہشت، خوف۔ یہ رَعَبَ یَرْعَبُ کا مصدر ہے۔ اَلنّٰصِرِیْنَ: مدد کرنے والے۔ نُصْرَۃٌ سے اسم فاعل، جمع مذکر۔

وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ

اور (بعض) وہ ہے | جو چاہتا ہے | آخرت | پھر | ہٹا دیا تم کو | اُن سے | تاکہ آزمائے تم کو

اور بعض نے آخرت کی خواہش کی۔ پھر اللہ نے تمہارا رُخ اُن کی طرف موڑ دیا تاکہ تمہارا امتحان لے

وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۲﴾

اور بیشک | اُس نے معاف کردیا ہے | تم کو | اور اللہ | بڑے فضل والا ہے | مومنوں پر

اور (اب اللہ نے) تمہیں معاف کر دیا ہے اور اللہ ایمان والوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے

اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓى اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ

جبکہ | جب تم اوپر (پہاڑ) پر چڑھ رہے تھے | اور مڑ کر نہیں دیکھتے تھے | کسی کی طرف | حالانکہ رسولؐ

(یاد کرو) جب تم پہاڑ کی جانب چڑھ رہے تھے اور مُڑ کر کسی کو دیکھتے تک نہیں تھے اور رسولؐ

يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا

تمہیں بلا رہے تھے | تمہارے پیچھے سے | پھر پہنچایا تم کو | غم پر غم | تاکہ غم نہ کھاؤ تم

تمہیں پچھلی جماعت میں کھڑے پکار رہے تھے پس (اللہ نے تمہاری تربیت کے لئے) تمہیں رنج پہنچایا تاکہ جو چیز تمہارے ہاتھ

عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ

اُس پر (جو) | تم سے فوت ہو جائے | اور نہ | اُس پر (جو) | پہنچے تمہیں (مصیبت) | اور اللہ | خوب واقف ہے

سے نکل جائے یا جو مصیبت تم پر نازل ہو جائے تم اس سے غمزدہ نہ ہو۔ اور اللہ تمہارے اعمال سے

بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵۳﴾ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ

اُس سے | جو تم کرتے ہو | پھر | نازل کیا اُس نے | تم پر | بعد (اُس) | غم کے

خوب واقف ہے۔ پھر اس غم کے بعد اللہ نے تمہاری ایک جماعت پر اطمینان

اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ وَطَآئِفَةٌ

امن | (یعنی) اونگھ | جو ڈھانپ رہی تھی | ایک گروہ کو | تم میں سے | اور ایک گروہ (وہ ہے)

دینے کے لئے اونگھ طاری کر دی اور ایک گروہ (منافقین) کو اُس وقت بھی

قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ

(کہ) اُن کو فکر پڑی ہوئی تھی | اپنی جانوں کی | اور گمان کر رہے تھے | اللہ پر | ناحق | گمان

اپنی جانوں کی فکر پڑی تھی جو اللہ کے بارے میں ناحق جاہلوں جیسی بدگمانیاں

الْجَاهِلِيَّةِ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ

جاہلیت کا | وہ کہتے تھے | کیا | ہمیں (بھی) | (اس) کام میں | کچھ (اختیار) ہے

کر رہے تھے۔ کہتے تھے کیا ہمیں بھی اس معاملے میں کوئی اختیار حاصل

قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ

کہہ دیجئے | بیشک | سب کام اللہ (ہی) کے (اختیار میں) ہے | وہ چھپاتے تھے | اپنے دلوں میں

کہہ دیجئے (اے نبیؐ) کہ یقیناً تمام باتیں اللہ ہی کے اختیار میں ہیں۔ یہ لوگ دلوں میں وہ باتیں پوشیدہ رکھتے ہیں

آیت نمبر | آسان تفسیر

(۱۵۲) جنگ احد کی ابتدا میں مسلمانوں کو فتح ہوئی اور وہ کفار کو قتل کر رہے تھے۔ اس موقع پر حضورؐ نے ۵۰ تیر اندازوں کو مجاہدین کی پشت پر پہاڑی درّے پر مقرر فرمایا تھا اور ہدایت کی تھی کہ کسی حال میں بھی اس جگہ کو خالی نہ چھوڑیں لیکن کفار کو شکست کھاتا دیکھ کر چند ساتھیوں کے علاوہ درّے کے محافظ بھی مال غنیمت جمع کرنے کی غرض سے درے سے اتر آئے۔ اس پر کفار نے پیچھے سے حملہ کر کے مسلمانوں کی فتح کو شکست میں بدل دیا۔ اُحد سے واپسی پر فتح کے وعدے کے باوجود بعض صحابہ نے شکست کی وجہ دریافت کی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ بلاشبہ اللہ نے تو اپنا وعدہ سچ کر دکھایا تھا کہ ابتدائے جنگ میں تم دشمن کو خوب قتل کر رہے تھے۔ حتیٰ کہ فتح وغلبہ جو تم دل سے چاہتے تھے وہ بھی تمہیں حاصل ہو گیا تھا مگر بعد میں تمہاری بزدلی' اور اختلاف کی وجہ سے کہ بعض تیر انداز حضورؐ کی ہدایات کو بھول کر دنیاوی مال کے شوق میں غنیمت جمع کرنے لگے اور بعض نے آخرت کو ترجیح دی کہ اطاعت رسولؐ میں اپنے مقام پر ڈٹے رہے اور کفار سے لڑ کر شہید ہوئے۔ اس موقع پر اللہ نے امتحان کے طور پر تمہارا غلبہ مشرکین سے اٹھا لیا اور تمہیں امتحان میں ڈال دیا۔ بعد میں اس غلطی پر تمہاری ندامت کی وجہ سے تمہارا قصور معاف فرما دیا اور اللہ مومنوں پر بڑا فضل والا ہے۔

(۱۵۳) یہ شکست اس وقت ہوئی جب تم لوگ اپنے ساتھیوں کو کفار کے نرغہ میں چھوڑ کر دور بھاگے جا رہے تھے اور کسی کی طرف مڑ کر بھی نہ دیکھتے تھے۔ حالانکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم کو میدان جنگ میں پیچھے سے بلا رہے تھے کہ اللہ کے بندو! میری طرف آؤ۔ اور تم نے رسولؐ کو اپنے فرار سے غم میں مبتلا کیا تھا تو اس کے بدلے اللہ نے تمہیں بھی مبتلائے غم کر دیا اور اس وقتی شکست میں تمہارے لئے یہ سبق بھی موجود تھا تاکہ تم غم کے عادی ہو کر دنیاوی منافع کے فوت ہو جانے اور مصیبت آ جانے پر زیادہ غمزدہ نہ ہو جایا کرو۔ بلکہ برداشت سے کام لو۔ اور اللہ تمہارے تمام اعمال سے خوب واقف ہے۔

افعال: تَحُسُّوْنَهُمْ: تم ان کو قتل کرنے' کاٹنے لگے۔ مضارع کا صیغہ۔ تَنَازَعْتُمْ: تم نے جھگڑا کیا' نزاع کیا۔ یہ تَنَازُعٌ سے ماضی کا صیغہ ہے۔ اَثَابَكُمْ: اس نے تم کو عوض میں پہنچایا۔ اِثَابَةٌ سے' معنیٰ: عمل کی جزا دینے کے ہیں۔ اچھا ہو یا برا۔ تَلْوٗنَ: پیچھے مڑ کر دیکھتے تھے۔ مضارع (جمع مذکر حاضر)

اسماء: فَشِلْتُمْ: پست ہمت ہونا۔ فَشَلٌ مصدر۔ بزدلی کے ساتھ کمزور ہونا۔

مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ۖ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ

جوظاہر نہیں کرتے تھے | آپ کے سامنے | وہ کہتے | (کہ) اگر ہوتا | ہم کو (بھی) | اس معاملہ میں

جو آپ کے سامنے ظاہر نہیں کرتے۔ یہ کہتے ہیں کہ اگر ہمیں کچھ اختیار حاصل ہوتا

شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ۖ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ

کچھ (اختیار) | (تو) قتل نہ کئے جاتے ہم | یہاں | کہہ دیجئے | اگر | تم ہوتے | اپنے گھروں میں (بھی)

تو ہم اس جگہ قتل نہ ہوتے کہہ دیجئے کہ اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے

لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى

تو ضرور باہر آ جاتے | وہ (لوگ) | (کہ تقدیر میں) لکھا تھا | اُن کا | قتل ہونا | طرف

تو وہ لوگ جن کی تقدیر میں مارا جانا لکھا تھا اپنی موت کی جگہوں کی طرف نکل کھڑے ہوتے

مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ

اپنے مقتلوں کے | اور اس لئے کہ آزمائے | اللہ | جو (کچھ) | تمہارے سینوں میں ہے

اور (تمہیں جو کچھ پیش آیا) اس لئے تھا۔ کہ تمہارے سینوں میں جو کچھ پوشیدہ ہے اللہ اس کو آزمائے

وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ ۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۵۴﴾

اور تا کہ پاک کردے | جو | تمہارے دلوں میں ہے | اور اللہ | خوب جانتا ہے | سینوں کے راز

اور تمہارے دلوں کو (وسوسوں کی آلائشوں سے) پاک کر دے اور اللہ سینے کے رازوں کو خوب جانتا ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ

بلا شبہ | وہ لوگ (جو) | واپس لوٹ گئے | تم میں سے | اُس روز | جس میں (باہم) مقابل ہوئے | دو لشکر

بیشک تم میں سے جن لوگوں نے (جنگ احد کے دن) لڑائی سے منہ موڑ لیا تھا جب دو جماعتوں کا سامنا ہوا

اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ وَلَقَدْ

اُنہیں (تو) پھسلا دیا تھا | شیطان نے | بسبب اُن کے بعض | اعمال کے جو انہوں نے کئے | اور بیشک

تو یہ اس لئے کہ شیطان نے ان کے بعض اعمال کی وجہ سے ان کے قدم ڈگمگا دیئے تھے اور بیشک

عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۵۵﴾

معاف کر دیا | اللہ نے | اُن کو | بیشک | اللہ بڑا معاف کرنے والا | بردبار ہے

اللہ نے ان لوگوں کو معاف کر دیا اور اللہ یقیناً بخشنے والا بُردبار

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَالُوْا

اے ایمان والو! | نہ ہو جاؤ | مانند اُن لوگوں کے (جنہوں نے) | انکار کیا | اور کہا متعلق

اے ایمان والو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو کافر ہیں اور اپنے بھائیوں کے

لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِي الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا

اپنے بھائیوں کو | جب اُنہوں نے سفر کیا | زمین میں | یا وہ تھے | جہاد پر | (کہ) اگر وہ ہوتے

کہتے ہیں جبکہ وہ سفر میں یا جہاد میں (جان دے دیں) کہ اگر وہ

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۵۴) پھر اللہ نے تمہارا غم اور خوف دور کر دیا اور اپنے فضل سے تم پر اونگھ ڈال دی جس سے تم دشمن کے خوف سے امن میں ہو گئے اور منافقین جو اس نعمت سے محروم تھے بدستور اپنی جانوں ہی کے خوف سے غم زدہ و فکر مند رہے وہ ناحق اہل جاہلیت جیسی بدگمانیوں میں مبتلا تھے وہ کہتے تھے کہ کیا جنگ کے معاملہ میں ہماری رائے کو کچھ بھی دخل ہے؟ کہہ دیجئے کہ سب کچھ اللہ کے اختیار میں ہے تمہاری رائے کا اس میں کچھ دخل نہیں ان کے دلوں میں ایک بات تھی جسے وہ ڈر کے مارے ظاہر نہیں کرتے تھے۔ وہ دلوں میں کہتے تھے اگر ہماری بات مان لی جاتی (یعنی عبداللہ بن اُبی منافق کی رائے پر میدان اُحد کی بجائے شہر مدینہ کے اندر ہی رہ کر جنگ کی جاتی) تو جو مسلمان اُحد میں شہید ہوئے وہ قتل نہ ہوتے، آپؐ کہہ دیجئے اگر تم اپنے گھروں کے اندر بھی بیٹھ جاتے تو جن کا قتل ہونا مقدر ہو چکا تھا وہ ضرور ہی اپنے مقتلوں (قتل کے لئے مقررہ مقامات) پر آ کر قتل ہو جاتے اور جہاد سے مقصود مسلمانوں کے دلی اخلاص کی آزمائش اور ان کا شیطانی وساوس سے پاک صاف کرنا ہے اور اللہ دل کے رازوں کو خوب جانتا ہے۔

(۱۵۵) جنگ اُحد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تیرہ یا چودہ اصحاب (پانچ مہاجرین یعنی حضرت ابوبکرؓ و علیؓ و طلحہؓ بن عبداللہؓ و عبدالرحمان بن عوفؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ اور باقی انصار میں سے میدان میں موجود رہے) باقی سب میدان سے نکل گئے تھے ان میدان چھوڑنے والوں کو ان کے بعض اعمال کی وجہ سے شیطان نے لغزش دے دی تھی مثلاً بزدلی، غنیمت کی طرف زیادہ توجہ اور حضورؐ کے واضح حکم کے باوجود پہاڑی درے کی حفاظت کے بارے میں باہمی اختلاف وغیرہ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اب کفار پر غلبہ پانا تو کیا ان سے جان چھڑانا بھی دشوار ہوا مگر ان کی ندامت اور توبہ کے بعد اللہ نے ان سب کو معاف فرما دیا اور وہ بہت ہی معاف کرنے والا اور بردبار ہے۔

افعال: لَا يُبْدُوْنَ: اِبْدَاءٌ مصدر (وہ چیز) وہ ظاہر نہیں کرتے۔ مضارع منفی جمع مذکر غائب۔ بَرَزَ: وہ نکلا۔ یہ بُرُوْزٌ سے ماضی کا صیغہ ہے (واحد مذکر غائب) معنیٰ: کھلم کھلا ظاہر ہونے کے ہیں۔ يُمَحِّصَ: تَمْحِيْصٌ مصدر۔ تاکہ نکھار دے، صاف کر دے۔ مضارع (واحد مذکر غائب)۔ كَسَبُوْا: انہوں نے کام کئے۔ کمائے۔ ماضی معروف جمع مذکر غائب۔

اسماء: نُعَاسًا: اونگھ، نیند۔ مَضَاجِعِهِمْ: قتل گاہیں۔ اپنے لیٹنے کی جگہیں۔ اسم ظرف۔ اَلْجَمْعَانِ: دو گروہ، فوجیں، جماعتیں۔ یہ جَمْعٌ کا تثنیہ ہے۔

عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا ۚ لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً

ہمارے پاس | (تو) نہ مرتے | اور نہ قتل کیے جاتے | تا کہ بنائے | اللہ | اِس کو | ارمان

ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے (یہ اس لئے ہے) کہ اللہ تعالیٰ اسے ان کے دلوں میں حسرت (وغم کا سبب)

فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

اُن کے دلوں میں | اور اللہ (ہی) زندہ کرتا ہے | اور مارتا ہے | اور اللہ | جو (کچھ) تم کرتے ہو (اُس کو)

بنا دے (ورنہ درحقیقت) اللہ ہی زندہ رکھتا ہے اور وہ ہی موت دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو

بَصِيْرٌ ۝۱۵۶ وَلَىِٕنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ

دیکھ رہا ہے | اور اگر | تم قتل کیے جاؤ | اللہ کے راستہ میں | یا مرجاؤ | تو مغفرت

دیکھ رہا ہے اور اگر تم اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل ہو جاؤ یا اپنی موت سے مر جاؤ تو (یاد رکھو کہ)

مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝۱۵۷ وَلَىِٕنْ مُّتُّمْ اَوْ

اللہ کی طرف سے | اور (اُس کی) رحمت | بہتر ہے اُس سے جو | وہ جمع کرتے ہیں | اور اگر | تم مرجاؤ | یا

اللہ کی بخشش اور اُس کی رحمت ان چیزوں سے بہتر ہے جو لوگ جمع کرتے ہیں اور (یاد رکھو کہ) تم خواہ اپنی موت سے مرو یا مارے

قُتِلْتُمْ لَاِالَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ۝۱۵۸ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ

قتل کیے جاؤ | تو اللہ ہی کی طرف | جمع کیے جاؤ گے | پس اللہ کی رحمت سے

جاؤ تمہیں اللہ کے حضور میں ضرور پیش کیا جائے گا (اے نبیؐ) یہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے کہ آپؐ

لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا

آپؐ نے نرمی کی اُن سے | اور اگر | آپ ہوتے | سخت مزاج | اور سخت دل | تو وہ (سب) اُٹھ جاتے

ان کے لئے (بہت) نرم مزاج ہیں اور اگر آپ سخت مزاج اور سنگ دل ہوتے تو یہ لوگ آپؐ کے

مِنْ حَوْلِكَ ۠ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ

آپؐ کے پاس سے | پس درگزر کرو | اُن سے | اور مغفرت طلب کرو اُن کے لئے | اور مشورے لیا کرو اُن سے

پاس سے بھاگ جاتے پس (اب بھی) ان سے درگزر کیجئے اور ان کے لئے بخشش طلب فرمایئے اور اہم باتوں میں اُن

فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

(اہم) معاملے میں | پھر جب | آپؐ (پختہ) ارادہ کرلیں | تو توکل کیجئے | اللہ پر | بیشک | اللہ

سے مشورہ کر لیا کیجئے پھر جب آپ کسی بات کا پختہ ارادہ کر چکیں تو اللہ پر بھروسہ کریں یقیناً اللہ تعالیٰ توکل

يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۝۱۵۹ اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ

دوست رکھتا ہے | توکل کرنے والوں کو | اگر | مدد دے تم کو | اللہ | تو کوئی نہیں (جو) غالب ہو سکے

کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے اگر اللہ تمہیں مدد دے تو کوئی تم پر غالب نہیں

لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ

تم پر | اور اگر | وہ چھوڑ دے تم کو | تو کون ہے وہ جو | مدد دے (سکے) تم کو | اس کے بعد

آسکتا اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو پھر کون ہے جو اس کے بعد تمہاری مدد کر سکے

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۱۵۶) مسلمانو! تم ان منافقین کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے حضور کے ساتھ شریک جنگ ہونے سے انکار کیا تھا اور اپنے نسبی مسلمان بھائیوں کی نسبت جو تجارت کے سفر میں مرجاتے یا جہاد میں شہید ہو جاتے یہ کہتے کہ اگر وہ ہمارے پاس رہتے تو موت اور قتل سے بچ جاتے اور یہ بات وہ تقدیر پر ایمان نہ رکھنے کی وجہ سے کہتے تھے۔ ان کا یہ باطل خیال، حسرت وارمان ہو کر ان کے دلوں ہی میں رہ جائے گا اس لئے کہ موت و زندگی تو سب اللہ کے قبضہ میں ہے اور اللہ تمہاری ہر بات کو خوب دیکھ رہا ہے۔

(۱۵۷) مسلمانو! تم خود اپنے وقت پر وفات پا جاؤ یا جہاد میں شہید ہو جاؤ، آخرت میں اللہ کی مغفرت اور اس کی رحمت و جنت کہیں زیادہ بہتر ہے، کفار کے دنیا میں مال و دولت جمع کرنے سے۔ (لہٰذا موت کا خوف دل سے نکال دو)۔

(۱۵۸) دوبارہ تاکید ہے کہ اگر تم اللہ و رسول کی اطاعت کرتے ہوئے خود مرجاؤ یا جہاد میں شہید ہو جاؤ تو اللہ ہی کے پاس جمع کئے جاؤ گے وہ تمہیں بہت بڑا اجر دے گا۔

(۱۵۹) اے رسول! آپؐ نے اللہ کی مہربانی سے ان جنگ میں کمزوری دکھانے والے مسلمانوں سے نرمی کا سلوک کیا اور اگر آپؐ ان سے سخت مزاجی، بدخوئی اور سخت دلی کا اظہار کرتے تو وہ سب آپؐ کے پاس سے چلے جاتے۔ پس ان کے قصور معاف کیجئے اور ان کے لئے مغفرت طلب کیجئے اور تمام کاموں میں ان سے مشورہ لے لیا کیجئے پھر آپ جب کسی امر کا پختہ ارادہ کر لیں تو صرف اللہ ہی پر توکل کیجئے۔ بلاشک اللہ توکل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

افعال: ضَرَبُوْا فی الارض: ملک میں چلے، سفر کیا۔ یہ ضَرْبٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ مَا قُتِلُوْا: وہ نہ مارے جاتے۔ ماضی مجہول۔ یَجْمَعُوْنَ: یہ جَمْعٌ سے ہے۔ جمع کرتے ہیں۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ اِنْفَضُّوْا: وہ متفرق ہو گئے۔ اِنْفِضَاضٌ سے جس کے معنیٰ متفرق ہو جانے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ شَاوِرْهُمْ: تو ان سے مشورہ کر۔ شَاوِرْ، مُشَاوَرَةٌ سے ہے۔ معنیٰ باہم مشورہ کرنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ۔

اسماء: حَسْرَةً: افسوس، پچھتاوا، پشیمانی۔ یہ حَسِرَ یَحْسَرُ کا مصدر ہے۔

هٰذَا ؕ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ
(آئی) یہ؟ | کہہ دیجئے | وہ | خود تمہاری طرف سے (آئی) | بیشک | اللہ | ہر چیز پر
آپڑی ہے؟ کہہ دیجئے یہ خود (تمہاری غلطی) سے آئی بیشک اللہ ہر بات پر

قَدِيْرٌ ﴿۱۶۵﴾ وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ
قادر ہے | اور جو | پہنچی تمہیں مصیبت | اُس دن (جب) | باہم مقابل ہوئے | دو لشکر
قادر ہے۔ اور جو مصیبت تم پر اس دن آئی جب دونوں جماعتیں مقابل ہوئیں (اُحد میں)

فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَلِيَعْلَمَ
سو (وہ) اللہ کے حکم سے (تھی) | اور تا کہ وہ ظاہر کر لے | ایمان والوں کو | اور تا کہ ظاہر کر دے
تو وہ بھی اللہ ہی کے حکم سے تھی اور تا کہ اللہ مؤمنوں کو ظاہر کر دے اور ان منافقوں

الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۚۖ وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
منافقوں کو | اور کہا گیا | اُن سے (کہ) | آؤ | قتال کرو | اللہ کے راستے میں
کو بھی (جب) ان سے کہا گیا کہ آؤ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرو یا (دشمن سے)

اَوِ ادْفَعُوْا ؕ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ ؕ هُمْ لِلْكُفْرِ
یا دفاع کرو | وہ کہنے لگے | اگر ہم جانتے (اسے) | جنگ | تو ضرور تمہاری پیروی کرتے | وہ لوگ کفر سے
مدافعت کرو تو کہنے لگے کہ اگر ہم اس کو جنگ سمجھتے تو ضرور تمہارے ساتھ ہو لیتے

يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ
اُس دن | زیادہ قریب ہو گئے | بہ نسبت ایمان کے | وہ کہتے ہیں | اپنے منہ سے
اس دن وہ ایمان کے مقابلہ میں کفر سے نزدیک تر تھے وہ اپنے منہ سے

مَّا لَيْسَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ﴿۱۶۷﴾ ۚ
وہ (بات) جو نہیں ہے | اُن کے | دلوں میں | اور اللہ | زیادہ جانتا ہے | اُس کو جو | وہ چھپاتے ہیں
ایسی باتیں کہتے ہیں جو اُن کے دلوں میں نہیں اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں

اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا
یہی (وہ لوگ) ہیں جنہوں نے | کہا تھا | اپنے بھائیوں سے | حالانکہ وہ (خود) بیٹھ گئے تھے | اگر وہ ہمارا (کہا) مانتے
یہ وہ لوگ ہیں جو خود تو (گھروں میں) بیٹھے رہے اور اپنے بھائیوں کی نسبت کہنے لگے کہ اگر وہ ہمارا کہا مانتے

مَا قُتِلُوْا ؕ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ
تو وہ قتل نہ کئے جاتے | کہہ دیجئے | تو ٹال دو تم | اپنی (ہی) جانوں سے | موت کو | اگر | تم ہو
تو مارے نہ جاتے کہہ دیجئے اگر تم اس بات میں سچے ہو تو موت کو اپنے اوپر

صٰدِقِيْنَ ﴿۱۶۸﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ
سچے | اور ہرگز نہ سمجھنا | اُن کو (جو) | شہید ہوئے | اللہ کے راستے میں | مُردے
ٹال دو اور (اے مخاطب!) اُن لوگوں کو جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں مُردہ نہ خیال کرو

آیت نمبر

(۱۶۵) اُحد میں ستر مسلمان شہید ہوئے تو انہوں نے شکایت کی کہ اللہ ورسول کے ماننے والوں پر یہ مصیبت کیسی؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اس کے باوجود کہ تم جنگ بدر میں کفار کو اس سے دُگنا نقصان پہنچا چکے تھے، جو تمہیں ان سے اُحد میں پہنچا تھا پھر بھی تم شکایت کرتے ہو کہ ہم پر یہ مصیبت کس وجہ سے آئی؟ سو یہ مصیبت خود تمہارے ہاتھوں ہی آئی کہ تمہارے تیر انداز رسولؐ کے حکم کے خلاف اپنا مقام چھوڑ کر مال غنیمت کو جمع کرنے میں مصروف ہو گئے۔ بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۱۶۶) اُحد میں جو تمہیں شکست ہوئی، وہ تمہاری غلطی کے نتیجے میں اللہ کے حکم سے ہوئی اور اس لئے بھی کہ اللہ مخلص مومنین کو ظاہر کر دے۔

(۱۶۷) اور اس لئے کہ منافقوں کو بھی مخلص مسلمانوں سے الگ کر لے اور حال ان کا یہ تھا کہ انہیں جہاد فی سبیل اللہ یا اپنی حفاظت کے لئے کفار سے لڑنے کو کہا گیا تو کہنے لگے کہ ہم تو اسے جنگ نہیں جانتے یہ تو صاف خودکشی ہے کہ اتنے معمولی وسائل کے ساتھ کفار کی اتنی بڑی طاقت کو روکا جائے۔ ورنہ ضرور تمہارے ساتھ ہو لیتے۔ دراصل وہ اس روز ایمان کی نسبت کفر سے زیادہ قریب تھے وہ زبان سے تو ایمان واسلام کا دعویٰ کرتے ہیں مگر دل مومن نہیں اور اللہ ان کے دلی نفاق کو خوب جانتا ہے۔

(۱۶۸) یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے باوجود خود جنگ سے پیچھے ہٹے رہنے کے جنگ میں شہید ہونے والے بھائیوں کی نسبت کہا تھا کہ اگر وہ ہمارا کہنا مانتے تو قتل نہ ہوتے آپ کہہ دیجئے اگر تمہارا یہ دعویٰ صحیح ہے تو تم اپنے آپ ہی سے موت کو ڈال دو۔ جو کہ بہرحال سب کو اپنے وقت پر آنی ہے۔

افعال: اِدْفَعُوْا: تم دفع کرو، ہٹاؤ۔ یہ دَفْعٌ سے امر کا صیغہ ہے۔ نَعْلَمُ: عِلْمٌ مصدر۔ ہم جانتے ہیں۔ مضارع جمع متکلم۔ اَطَاعُوْنَا: انہوں نے ہماری اطاعت کی، حکم مانا۔ اِطَاعَةٌ سے ماضی کا صیغہ۔ اِدْرَءُوْا: تم دفع کرو۔ تم دور کرو۔ یہ دَرْءٌ سے ہے۔ معنیٰ دفع کرنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ۔

اسماء: جَمْعَانِ: دو جماعتیں۔

بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ﴿١٦٩﴾ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ

بلکہ وُہ (تو) زندہ ہیں | اپنے رب کے ہاں | رزق دیئے جاتے ہیں | خوش ہیں | اُس سے جو دیا اُنہیں اللہ نے

بلکہ وہ زندہ ہیں انہیں اپنے رب کی طرف سے روزی مل رہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جو کچھ

مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ

اپنے فضل سے | اور وہ خوش ہوتے ہیں | اُن لوگوں (کی نسبت) | جو (ابھی تک) نہیں جاملے | اُن سے

انہیں دیا ہے اس پر خوش ہیں اور اُن لوگوں کی نسبت خوش ہو رہے ہیں جو ابھی پیچھے (دنیا میں) ہیں اور اُن سے (عالم برزخ میں)

مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿١٧٠﴾ يَسْتَبْشِرُوْنَ

اُن کے بعد | کہ نہیں ہے | (کوئی) خوف | اُن پر | اور نہ وہ | غمگین ہوں گے | وہ خوش ہوتے ہیں

جا نہیں ملے، کہ نہ تو اُن پر کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ کسی طرح کا غم کھائیں گے وہ اللہ کی نعمتوں

بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ

اللہ کے انعام | اور فضل سے | اور اس (بات سے) کہ اللہ | ضائع نہیں کرتا | اجر

اور اُس کی فضل کی وجہ سے خوشیاں مناتے ہیں اور اس بات سے کہ اللہ تعالیٰ ایمان رکھنے والوں کا اجر

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٧١﴾ اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَآ

ایمان والوں کا | جنہوں نے | حکم مانا | اللہ | اور (اُس کے) رسول کا | بعد اُس کے کہ

ضائع نہیں کرتا۔ وہ لوگ جنہوں نے زخم کھانے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے

اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ

پہنچا اُنہیں | صدمہ | اُن (سب) کے لئے جنہوں نے | نیکی کی | اُن میں سے | اور پرہیزگار رہے | اجر ہے

حکم کو مانا۔ اُن میں سے جن لوگوں نے حسنِ عمل اور تقویٰ اختیار کیا اُن کے لئے

عَظِيْمٌ ﴿١٧٢﴾ اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا

بہت بڑا | وہ (لوگ) | کہ کہا | جن سے | دوسروں نے | کہ بلاشبہ | (مخالف) لوگوں نے | جمع کیا ہے (لشکر)

بڑا اجر ہے یہ وہ (مومن ہیں) جن سے لوگوں نے کہا کہ کافروں نے تمہارے خلاف فوج جمع

لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا

تمہارے (مقابلہ) کو | پس ان سے ڈرو | تو وہ اور بڑھ گئے | ایمان میں | اور کہنے لگے | کافی ہے ہمارے لئے

کر رکھی ہے اُن سے ڈرتے رہنا تو اس بات نے اُن کا ایمان مزید بڑھا دیا اور وہ کہہ اُٹھے کہ ہمیں تو اللہ ہی کافی ہے

اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴿١٧٣﴾ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ

اللہ | اور وہ بہت اچھا کارساز ہے | پھر لوٹے وہ | اللہ کے احسان | اور فضل سے

اور وہی بہترین کارساز ہے پس وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت اور اُس کے فضل سے کامیاب لوٹے

لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ

(اُس حال میں کہ) نہ پہنچی اُنہیں | (کوئی) تکلیف | اور پیروی کی اُنہوں نے | رضائے الٰہی کی | اور اللہ

انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچی اور وہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے تابع رہے اور اللہ

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۶۹) اور جو لوگ جہاد فی سبیل اللہ میں شہید ہو جائیں جیسے شہدائے بدر و اُحد اور گذشتہ و آئندہ تمام شہداء وغیرہ، تم انہیں ہرگز مُردے نہ سمجھنا بلکہ وہ عالم برزخ میں روحانی طور پر زندہ اور اللہ ہاں انہیں خاص رزق بھی ملتا ہے۔

(۱۷۰) اللہ نے جو اپنے فضل سے انہیں ہمیشہ کی زندگی اور اپنا قرب بخشا وہ اس سے خوش ہیں، اور ان مجاہدین کے حال سے بھی وہ خوش ہوتے ہیں جو ابھی تک دنیا میں ہیں اور شہید ہو کر ان سے نہیں آ ملے کہ قیامت کے روز ان کو کوئی خوف اور غم نہ ہوگا۔

(۱۷۱) وہ اللہ کے فضل و احسان اور اس بات سے خوش ہوتے ہیں کہ اللہ مومنین کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

(۱۷۲) جن (۷۰) صحابہ نے اُحد میں سخت شکست کھانے کے باوجود اللہ و رسول کا حکم مان کر فوری طور پر ابوسفیان اور اس کی فوج سے دوبارہ جہاد کرنا بخوشی منظور کر لیا تھا اور حضور کے ہمراہ مقام **حمراء الاسد** (بدر صغریٰ) میں جنگ کے لئے جا پہنچے تھے۔ جس سے مرعوب ہو کر مشرکین مکہ واپس لوٹ گئے اور اس لئے صحابہ کرامؓ بغیر مقابلہ مدینہ واپس آ گئے، ان سب کے لئے اس نیکی اور پرہیزگاری کا بہت بڑا اجر ہے۔

(۱۷۳) انہی صحابہ کے متعلق ہے کہ جنگ اُحد کے بعد کفار کا سپہ سالار ابوسفیان، مقام **روحاء** سے جب مکہ کو واپس لوٹا تو اس نے عبدالقیس کے قافلہ والوں کو، جو مدینہ سامان خوراک لینے جا رہا تھا رشوت دے کر مسلمانوں کو اپنے مقابلہ سے باز رکھنے پر راضی کر لیا چنانچہ ان لوگوں نے مقام حمراء الاسد میں ان صحابہ کو ابوسفیان کے بھاری لشکر کا خوف دلا کر ان کے مقابلہ سے روکنا چاہا لیکن اس بات سے خوفزدہ ہونے کی بجائے صحابہ کا ایمان اور بھی مضبوط ہوا اور انہوں نے جواب دیا کہ اللہ ہمارے لئے کافی ہے اور وہی اچھا کارساز ہے۔

افعال: لَمۡ یَلۡحَقُوۡا: لُحُوۡقٌ مصدر۔ وہ نہیں پہنچے نہیں آ ملے۔ مضارع منفی جمع مذکر غائب۔

اسماء: فَرِحِیۡنَ: خوش، اترانے والے۔ جمع ہے۔ واحد فَرِحٌ۔

ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۷۴﴾ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ

بڑے فضل والا ہے | یہ شیطان ہی تو ہے جو تمہیں | ڈراتا ہے | اپنے دوستوں سے

بڑے فضل والا ہے۔ یقین کرلو کہ یہ شیطان ہی ہے جو تمہیں اپنے دوستوں سے ڈراتا

فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۵﴾ وَلَا يَحْزُنْكَ

پس نہ ڈرنا اُن سے | اور ڈرنا مجھ ہی سے | اگر تم ہو | ایمان والے | اور غمزدہ نہ کریں آپ کو

تو تم اُن سے ہرگز نہ ڈرو اور (صرف) مجھ ہی سے ڈرو اگر تم واقعی مؤمن ہو اور (اے نبیؐ) اُن لوگوں کو دیکھ کر

الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا

وہ لوگ جو | تیزی دکھارہے ہیں | کفر میں | بے شک وہ ضرر نہیں پہنچا سکیں گے | اللہ کو | کچھ (بھی)

جو کفر اختیار کرنے میں جلدی کر رہے ہیں آپ غمزدہ نہ ہوں وہ اللہ کا ہرگز کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ

اللہ چاہتا ہے | کہ نہ | رکھے | اُن کے لئے | (کوئی) حصہ | آخرت میں | اور اُن کے لئے

اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ آخرت میں اُن کا کوئی حصّہ نہ رکھے اور اُن کے لئے

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ

عذاب ہے بہت بڑا | بلاشبہ | وہ (لوگ) جنھوں نے | خریدا | کفر کو | بدلے ایمان کے

بہت بڑا عذاب ہوگا وہ لوگ جنھوں نے ایمان کے بدلے کفر کو خریدا

لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۷﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ

وہ ہرگز ضرر نہیں پہنچا سکیں گے | اللہ کو | کچھ (بھی) | اور ان کے لئے | عذاب ہے | دردناک | اور ہرگز نہ سمجھیں

وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اور اُن کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ وہ لوگ

الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ

وہ (لوگ) جو | کافر ہیں | کہ ہم جو مہلت دے رہے ہیں | اُنہیں | وہ بہتر ہے | اُن کے لئے

جنھوں نے راہِ کفر اختیار کی یہ خیال نہ کریں کہ ہم اُنہیں جو ڈھیل دے رہے ہیں اُن کے حق میں بہتر ہے

اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۷۸﴾

ہم تو مہلت دے رہے ہیں | اُنہیں | تاکہ وہ بڑھ جائیں | گناہ میں | اور اُن کے لئے | عذاب ہے | رسوا کرنے والا

ڈھیل تو ہم اُنہیں اس لئے دیتے ہیں کہ وہ گناہوں میں اور بڑھ جائیں اور اُن کے لئے رسوا کن عذاب ہوگا

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى

اللہ ہرگز نہیں چھوڑے گا | ایمان والوں کو | اُس (حال) پر | کہ جس پر تم ہو | یہاں تک کہ

یہ نہیں ہو سکتا کہ اللہ ایمان والوں کو ایسی حالت میں چھوڑے رکھے جو (آج کل) تمہاری ہے یہاں تک کہ

يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ

جدا کردے | ناپاک کو | پاک سے | اور اللہ (ہرگز) نہیں | کہ خبردار کرے گا تم کو

وہ ناپاک کو پاک سے الگ کر دے گا اور یہ بھی نہیں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں غیب

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۱۷۴) پھر وہ صحابہ اللہ کے فضل واحسان سے، ابوسفیان سے مقابلہ کی تکلیف اٹھائے بغیر، بخیر وخوبی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ کو واپس لوٹے اور انہوں نے اللہ کی رضا کا اتباع کیا اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

(۱۷۵) مسلمانو! جو تمہیں ابوسفیان اور اس کے بڑے لشکر سے ڈرا رہا تھا وہ شیطان ہی تو ہے (یعنی قافلہ عبدالقیس) سو تم اگر مومن ہو تو ان کفار سے ہرگز نہ ڈرو بلکہ مجھی سے ڈرو۔

(۱۷۶) اے رسولؐ! کفار یا منافقین جو آپؐ کے خلاف کفر کو غالب کرنے کے لئے ایک دوسرے سے بڑھ کر، ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں وہ اللہ کے دین کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے ان کی ان کوششوں سے آپؐ کو غمگین نہیں ہونا چاہئے یہ لوگ اپنا ہی کچھ بگاڑ رہے ہیں کیونکہ آخرت میں رحمت الٰہی سے ان کو کوئی حصہ نہیں ملے گا بلکہ سخت عذاب ہوگا۔

(۱۷۷) عام کفار کو تنبیہ ہے کہ بلاشبہ جو لوگ ایمان واسلام کے بدلے کفر اختیار کرتے ہیں وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے بلکہ انہی کو دردناک عذاب ہوگا۔

(۱۷۸) کفار کو جو ہم دنیا میں مہلت دے رہے ہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ یہ ڈھیل ان کے حق میں بہتر ہے، بلکہ ہم تو ان کو اس لئے ڈھیل دے رہے ہیں کہ وہ اور زیادہ گناہ کریں اور آخرت میں انہیں حد سے زیادہ رسوا کرنے والا عذاب ہو۔

افعال: اِنْقَلَبُوْا: وہ لوٹ گئے، پھر گئے۔ اِنْقِلَابٌ سے ماضی کا صیغہ۔ یُخْفُوْنَ: اِخْفَاءٌ مصدر۔ وہ چھپاتے ہیں۔ مضارع مثبت جمع مذکر غائب۔ لَمْ یَمْسَسْھُمْ: مَسٌّ مصدر۔ نہیں پہنچا، لگا، چھوا، مضارع منفی (واحد مذکر غائب)۔ لَنْ یَّضُرُّوْا: ضَرٌّ مصدر۔ وہ ہرگز ضرر نہیں پہنچا سکیں گے۔ مضارع منفی (جمع مذکر غائب)۔ لَا یَحْسَبَنَّ: وہ خیال نہ کرے۔ واحد مذکر غائب۔ لِیَزْدَادُوْا: اِزْدِیَادٌ مصدر، تاکہ بڑھ جائیں، ترقی کریں۔ مضارع منصوب جمع مذکر غائب۔

اسماء: حَظٌّ: حصہ۔ نصیب۔ مقررہ حصہ کو حظ کہتے ہیں۔ حُظُوْظٌ جمع ہے۔

عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ

غیب پر | اور لیکن | اللہ | چن لیتا ہے | اپنے رسولوں میں سے | جسے چاہے

کی اطلاع دے دے، ہاں (غیب کی باتوں کا علم دینے کے لئے) وہ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے چُن لیتا ہے

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ

پس ایمان لاؤ | اللہ پر | اور اُس کے رسولوں پر | اور اگر | تم ایمان لے آؤ | اور پرہیزگار رہو | تو تمہارے لئے

پس اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولوں پر ایمان لے آؤ اور اگر تم ایمان لے آؤ اور تقویٰ اختیار کر لو تو تمہیں

اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۹﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ

ثواب ہے | بہت بڑا | اور ہرگز خیال نہ کریں | وہ (لوگ) جو | بخل کرتے ہیں | اُس میں جو دیا انہیں | اللہ نے

بڑا اجر ملے گا۔ اور وہ لوگ جو اس چیز (کے خرچ کرنے) میں بخل کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی عنایت سے

مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۭ سَيُطَوَّقُوْنَ

اپنے فضل سے | کہ وہ (بخل) اچھا ہے | اُن کیلئے | بلکہ | وہ | بُرا ہے | اُن کیلئے | جلد انہیں طوق پہنائے جائینگے

انہیں دے رکھی ہے یہ خیال نہ کریں کہ (یہ بخل) ان کے لئے بہتر ہے، بلکہ یہ اُن کے لئے بہت بُرا ہے جس (مال) میں

مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ

اس (چیز) کا | جس میں اُنہوں نے بخل کیا | قیامت کے دن | اور اللہ ہی کے لئے ہے | میراث

وہ (آج) کنجوسی کر رہے ہیں۔ یقیناً قیامت کے دن اسی کے طوق ان کے (گلوں میں) ڈالے جائیں گے اور زمین و آسمان

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۸۰﴾ لَقَدْ

آسمانوں | اور زمین کی | اور اللہ | اس سے جو | تم کرتے ہو | (خوب) خبردار ہے | یقیناً

کی میراث اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے اور جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ تعالیٰ اُس سے باخبر ہے بیشک

سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ

سُن لی ہے | اللہ نے | بات | اُن کی (جنہوں نے) | کہا | کہ اللہ (تو) | محتاج ہے | اور ہم

اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کی بات سن لی ہے جنہوں نے کہا کہ اللہ تو محتاج ہے اور ہم

اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ

غنی ہیں | ہم لکھ لیں گے | جو (کچھ) | اُنہوں نے کہا | اور اُن کا قتل کرنا | نبیوں کو | ناحق

دولت مند ہیں تو ہم ان کے کفریہ کلمات اور نبیوں کے ناحق قتل (کے جرائم) کو لکھ رکھیں گے

وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۱۸۱﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ

اور ہم کہیں گے | اب چکھو | عذاب | جلانے والا | یہ ہے (بدلہ) | اُس (عمل) کا جو | آگے بھیجا

اور (پھر قیامت کے دن) کہیں گے کہ (اب) دوزخ کے عذاب کا مزہ چکھو۔ یہ اُن (اعمال) کا نتیجہ ہے جو تم نے اپنے

اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۸۲﴾ اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا

تمہارے ہاتھوں نے | اور یہ کہ | اللہ | ظلم نہیں کرتا | بندوں پر | جنہوں نے | کہا (تھا)

ہاتھوں آگے بھیجے اور باخبر رہو کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۷۹) منافقین نے کہا تھا کہ محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر سچا رسول ہے تو ہمیں بتائے کہ ہم میں سے کون ایمان لائے گا اور کون نہیں لائے گا یا یہ کہ کون مخلص ہے اور کون منافق؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ مخلص مومنین کو اس حالت میں کہ مومن و منافق ملے جلے ہیں اس وقت تک ہرگز نہ چھوڑے گا جب تک کہ ناپاک منافق کو پاک مومن سے علیحدہ نہ کردے۔ جیسا کہ جہاد اور مشکلات کے مواقع میں مومن اور منافق صاف طور پر علیحدہ نظر آجاتے ہیں۔ اور اللہ عام لوگوں کو غیب پر مطلع نہیں فرماتا۔ البتہ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہے وحی کے ذریعہ غیب کی باتوں سے مطلع کرتا ہے پس تمہیں اللہ اور اس کے رسولوں پر دل سے ایمان لانا چاہئے اور اگر تم ایمان لے آؤ اور نفاق سے بچو تو تمہیں بہت بڑا اجر ملے گا۔

(۱۸۰) زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کو خبردار فرمایا ہے کہ جو لوگ اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے بخل کی وجہ سے زکوٰۃ نہیں دیتے انہیں یہ کبھی خیال نہ کرنا چاہئے کہ زکوٰۃ نہ دینا ان کے حق میں مفید ہے بلکہ یہ تو ان کے حق میں بہت ہی برا ہے کیونکہ قیامت کے دن وہ مال جس میں سے زکوٰۃ نہ ادا کی ہوگی۔ بخیل کے گلے کا طوق (پھندا) بنادیا جائے گا۔ جس سے اس کو سخت عذاب ہوگا اور زمین و آسمان کے خزانوں کا حقیقی وارث اللہ ہی ہے اور وہ تمہارے کاموں سے خوب واقف ہے۔

(۱۸۱) جب آیت مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّٰهَ نازل ہوئی تو یہود نے کہا تھا کہ اللہ جو ہم سے قرض مانگتا ہے تو گویا وہ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں اس پر یہ ارشاد ہوا کہ یہود کے اس قول کو کہ ''اللہ محتاج ہے اور ہم غنی ہیں'' اللہ نے سن لیا ہے ان کا یہ بہتان اور نبیوں کو ناحق قتل کرنا ان کے اعمال نامہ میں لکھ دیا جائے گا اور ہم ان کو عذاب دیتے وقت کہیں گے کہ لو اب دوزخ کا عذاب چکھو۔

(۱۸۲) اور ان سے کہا جائے گا کہ دوزخ کا یہ عذاب تمہارے کئے کا بدلہ ہے ورنہ اللہ تو اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

افعال: لِيُطْلِعَكُمْ: اِطْلَاعٌ مصدر۔ وہ تم کو مطلع کردے گا، آگاہ کردے گا۔ مضارع منصوب واحد مذکر غائب۔ يَمِيْزَ: الگ کردے۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ يَجْتَبِيْ: اِجْتِبَاءٌ مصدر۔ چن لیتا ہے۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ بَخِلُوْا: انہوں نے کنجوسی کی۔ یہ بُخْلٌ سے ماضی کا صیغہ ہے۔ سَيُطَوَّقُوْنَ: عنقریب انہیں طوق (ہار) پہنایا جائے گا۔

اسماء: ظَلَّامٌ: بہت ظلم کرنے والا۔ ظُلْمٌ سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا
کہ اللہ نے (تو) | ہم سے عہد لیا ہے | کہ ہم ایمان نہ لائیں | کسی رسول پر | تاوقتیکہ | وہ لائے ہمارے پاس
بیشک اللہ نے ہم سے عہد لے رکھا ہے کہ ہم کسی رسول پر (اس وقت تک) ایمان نہ لائیں جب تک کہ ہمارے پاس ایسی

بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ؕ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِىْ
وہ قربانی | کہ کھا جائے اُسے | آگ | کہہ دیجئے | آ چکے ہیں تمہارے پاس | کئی رسول | مجھ سے پہلے
قربانی نہ لے آئے جسے آگ کھا جائے' اُن سے کہہ دیجئے مجھ سے پہلے کئی رسول کھلی نشانیاں لے کر

بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِىْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ
روشن دلیلیں | اور وہ چیز لے کر بھی | جو تم نے (اب) کہی | پھر تم نے کیوں قتل کر دیا اُنہیں | اگر | تم تھے
تمہارے پاس آئے اور وہ معجزہ بھی لائے' جو تم کہہ رہے ہو' پھر اگر تم سچے تھے تو تم نے کیوں اُن کو

صٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۳﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ
سچے | پھر اگر وہ آپؐ کو جھٹلائیں | تو جھٹلائے جا چکے ہیں | کئی رسول | آپ سے | پہلے
قتل کیا۔ (اے پیغمبر!) اگر ان لوگوں نے آپؐ کو جھٹلایا ہے تو آپ سے پہلے بھی بہت سے رسولوں کی تکذیب

جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿۱۸۴﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ
(جو) لائے تھے روشن دلیلیں | اور صحیفے | اور کتابیں | واضح | ہر شخص (کو) | چکھنا ہے (مزہ)
کی جا چکی ہے جو کھلی نشانیاں' صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے تھے (یاد رکھو) ہر کسی کو موت کا

الْمَوْتِ ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ
موت کا | اور تمہیں پورے پورے دیئے جائیں گے | بدلے تمہارے | روزِ قیامت (میں) | پھر جو کوئی
مزہ چکھنا ہے اور یقیناً قیامت کے دن تمہیں تمہارے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا تو جو کوئی

زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ
دُور رکھا جائے | دوزخ سے | اور داخل کیا جائے جنت میں | سو وہ کامیاب ہو گیا | اور نہیں ہے | زندگی
دوزخ کی آگ سے بچا کر جنت میں داخل کر دیا گیا وہ یقیناً کامیاب رہا اور دُنیاوی زندگی تو

الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۱۸۵﴾ لَتُبْلَوُنَّ فِىْٓ اَمْوَالِكُمْ
دُنیا کی | مگر صرف | سامان | دھوکہ کا | تم ضرور آزمائے جاؤ گے | اپنے مالوں میں
صرف ایک سامانِ فریب ہے۔ تمہیں جان و مال کی آزمائش میں ضرور

وَاَنْفُسِكُمْ ۫ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
اور اپنی جانوں میں | اور ضرور (ہی) سنو گے | اُن لوگوں سے | جنہیں دی گئی | کتاب
ڈالا جائے گا اور اُن لوگوں سے جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی اور مشرکوں

مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ؕ وَاِنْ
تم سے پہلے (بھی) | اور اُن سے جو | مشرک ہیں | اذیت (کی باتیں) | بہت | اور اگر
سے تم ضرور بہت سی تکلیف دہ باتیں سنو گے اور اگر

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۱۸۳) سردارانِ یہود، کعب بن اشرف و مالک وحیّ وغیرہ، جنہوں نے کہا تھا کہ ہمیں **تورات** میں اللہ نے حکم دیا ہے کہ ہم اس وقت تک کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک کہ ہمارے پاس معجزہ کے طور پر ایک قربانی نہ لائے۔ جسے آسمانی آگ اتر کر کھا جائے، ان سے کہہ دیجئے کہ مجھ سے پہلے کئی رسول تمہارے پاس دیگر معجزوں کے علاوہ یہ ''آسمانی آگ کا قربانی کو کھا جانے کا معجزہ'' بھی لائے تھے پھر اگر تم سچے تھے تو تم نے انہیں کیوں قتل کیا؟

(۱۸۴) پھر اگر وہ گروہ آپؐ کو جھوٹا سمجھیں تو اس سے گھبرانا نہیں چاہئے۔ آپؐ سے پہلے بھی تو کئی رسول، جو صحیفے اور روشن کتابیں لائے تھے۔ ان منکرین کے آباواجداد نے ان کو جھوٹا سمجھا تھا۔

(۱۸۵) ہر شخص کو موت کا مزا چکھنا ہے اور قیامت کے روز ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا یعنی منکرین کو دوزخ میں اور مومنین کو جنت میں داخل کیا جائے گا اور جو کوئی آگ سے بچا کر جنت میں داخل کیا جائے گا، وہی کامیاب ہے، اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کی چیز ہے اس کی خاطر اپنی آخرت کو خراب نہ کرنا چاہئے۔

افعال: تُـوَفَّـوْنَ: تم کو پورا دیا جائے گا۔ یہ تَـوْفِیَۃٌ سے ہے۔ معنیٰ پورا پورا دینے کے ہیں۔ مضارع مجہول، جمع مذکر حاضر۔ اُدْخِـلَ: وہ داخل کیا گیا۔ اِدْخَالٌ سے ہے۔ معنیٰ داخل کرنے کے ہیں۔

اسماء: الْغُرُوْرِ: دھوکا۔ مَتَاعٌ: فائدہ اٹھانے کا سامان، اسم مفرد۔

تَصۡبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنۡ عَزۡمِ الۡاُمُوۡرِ ﴿۱۸۶﴾ وَاِذۡ اَخَذَ اللّٰهُ

تم صبر کرو | اور بچو تم | تو بلاشبہ | یہ | (بڑی) ہمت کا | کام ہے | اور جب | لیا | اللہ نے

تم صبر کرو اور پرہیزگاری پر قائم رہو تو بیشک یہ عزم و ہمت کی باتیں ہیں اور (یاد کرو) جب اللہ نے

مِيۡثَاقَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ

اقرار | اُن (لوگوں) سے (جنہیں) | دی گئی تھی | کتاب | کہ تم ضرور بیان کرنا اُسے | لوگوں کے لئے

ان لوگوں سے جو اہل کتاب ہیں یہ عہد لیا تھا کہ تم نے اس (کتاب کی تعلیمات)

وَلَا تَكۡتُمُوۡنَهٗ فَنَبَذُوۡهُ وَرَآءَ ظُهُوۡرِهِمۡ وَاشۡتَرَوۡا

اور نہ چھپانا اس کو | تو پھینک دیا انہوں نے اُسے | اپنی پیٹھ پیچھے | اور لی اُنہوں نے

کو لوگوں پر واضح کرنا ہے اور چھپانا نہیں، تو اُنہوں نے اس عہد کو پس پشت ڈال دیا اور کتاب اللہ کو

بِهٖ ثَمَنًا قَلِيۡلًا ؕ فَبِئۡسَ مَا يَشۡتَرُوۡنَ ﴿۱۸۷﴾ لَا تَحۡسَبَنَّ

اُس کے بدلے | قیمت | تھوڑی (سی) | پس (بہت) بُرا ہے | جو (کچھ) | وہ لیتے ہیں | آپ ہرگز خیال نہ کریں

تھوڑی سی قیمت میں بیچ ڈالا، سو اُنہوں نے (بہت ہی) بُرا سودا کیا۔ جو لوگ

الَّذِيۡنَ يَفۡرَحُوۡنَ بِمَاۤ اَتَوۡا وَّيُحِبُّوۡنَ اَنۡ يُّحۡمَدُوۡا

اُن کو (جو) | خوش ہوتے ہیں | اس (بات سے) جو | وہ کرتے ہیں | اور پسند کرتے ہیں | کہ اُن کی تعریف کی جائے

اپنے (بُرے) افعال پر خوش ہیں اور اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ اُن کے کچھ نہ کرنے پر بھی

بِمَا لَمۡ يَفۡعَلُوۡا فَلَا تَحۡسَبَنَّهُمۡ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الۡعَذَابِ ۚ

اُس (کام) سے | جو انہوں نے نہیں کیا | پس ہرگز نہ خیال کیجئے کہ وہ | نجات پائیں گے | عذاب سے

اُن کی تعریف کی جائے، تو آپ یہ خیال نہ کریں کہ یہ لوگ عذاب سے نجات پا گئے ہیں

وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۱۸۸﴾ وَلِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ

اور اُن کے لئے | عذاب ہے | دردناک | اور اللہ (ہی) کے لئے ہے | بادشاہی | آسمانوں | اور زمین کی

(بلکہ) اُن کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اور زمین و آسمان کی بادشاہت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۱۸۹﴾ اِنَّ فِىۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ

اور اللہ | ہر چیز پر | قادر ہے | بیشک | پیدا کرنے میں | آسمانوں

اور وہ ہر بات پر قادر ہے۔ بیشک زمین و آسمان کی پیدائش میں

وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّيۡلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى الۡاَلۡبَابِ ﴿۱۹۰﴾ ۚۙ

اور زمین کے | اور بدل کر لانے میں | رات | اور دن کے | یقیناً نشانیاں ہیں | عقل والوں | کے لئے

اور رات اور دن کے آنے جانے میں عقلمندوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں

الَّذِيۡنَ يَذۡكُرُوۡنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوۡدًا وَّعَلٰى جُنُوۡبِهِمۡ

جو لوگ | یاد کرتے ہیں | اللہ کو کھڑے | اور بیٹھے ہوئے | اور اپنے | پہلوؤں پر (لیٹے ہوئے)

(یعنی ان لوگوں کے لئے) جو اُٹھتے بیٹھتے اور لیٹے ہوئے (ہر حال میں) اللہ ہی کو یاد کرتے ہیں

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۸۶) مسلمانو! تمہیں دین کی خاطر جان و مال قربان کرنے پڑیں گے، اور اہلِ کتاب و مشرکین کی طرف سے دین میں طعنے اور رسولؐ کی برائی وغیرہ، بہت سی اذیتیں سہنی ہوں گی۔ اور اگر تم ان مصیبتوں پر صبر اور تقویٰ اختیار کرو گے تو بلاشبہ یہ بڑی ہمت کا کام ہے جو دین و دنیا کی کامیابی کے لئے ضروری ہے۔

(۱۸۷) اور یاد کرو جبکہ علمائے اہل کتاب سے عہد لیا گیا تھا کہ جو کچھ اللہ کی کتاب میں ہے اس کو عام لوگوں سے کھول کر بیان کرنا اور کوئی بات بھی چھپا نہ رکھنا، مگر انہوں نے اپنی نفسانی اغراض سے اس عہد کی کچھ پروا نہ کی اور بہت سی باتوں، خاص کر آخری رسولؐ کی نشانیوں کو لوگوں سے چھپا دیا اور اس کے عوض جو دنیاوی مال و مرتبہ انہیں ملا وہ آخرت کی نعمت کے مقابلہ میں بالکل بے حقیقت ہے وہ بہت ہی بُرا معاوضہ ہے۔ (ف) اس میں امت مسلمہ کے علماء کو بھی خبردار کیا گیا ہے کہ وہ امرِ حق کو نہ چھپائیں اور حدیث میں ہے کہ جو کوئی علم کی بات جان بوجھ کر چھپائے گا اس کو آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔ (ترمذی و ابوداؤد)

(۱۸۸) یہودی علماء اپنے دنیاوی مفادات کو بچانے اور رشوتیں کھانے کی غرض سے، لوگوں سے آخری نبیؐ کی نشانیاں چھپاتے، اور لوگوں کے سامنے خود کو حق پرست اور دین دار بنا کر پیش کرتے کہ لوگ ان کی تعریفیں کریں اور پھر خوش ہوتے کہ ہماری چالاکیوں کو کوئی پکڑ نہیں سکتا، اللہ فرماتا ہے کہ ایسی باتیں انہیں دوزخ کے دردناک عذاب سے چھٹکارا نہیں دلا سکیں گی۔

(۱۸۹) آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۱۹۰) قریش نے اللہ کی قدرت کی دلیل مانگی تو ارشاد ہوا کہ جو لوگ صحیح العقل ہیں ان کے لئے زمین و آسمان کی پیدائش اور رات کے ادل بدل کر آنے میں اللہ کی قدرت کے بڑے نشانات موجود ہیں۔

افعال: تُبْلَوُنَّ: تم ضرور آزمائے جاؤ گے۔ بَلَاءٌ سے مضارع مجہول۔ زُحْزِحَ: بچا لیا گیا۔ ہٹا دیا گیا۔ زَحْزَحَةٌ سے معنیٰ: دور کرنے کے، ماضی مجہول، واحد مذکر غائب۔ فَازَ: کامیاب ہوا۔ فتح پائی۔ فَوْزٌ مصدر مَفَازَةٌ مصدر۔ ماضی معروف۔ تُبَيِّنُنَّهٗ: تم ضرور بیان کرو گے اس کو۔ تَبْيِيْنٌ سے مضارع کا صیغہ۔ اَتَوْا: وہ لائے، آئے، پہنچے۔ اِتْيَانٌ سے ماضی کا صیغہ۔ (جمع مذکر غائب)

وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِىْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا
اورغور کرتے ہیں | پیدائش میں | آسمانوں | اور زمین کے | اے ہمارے رب!
اور زمین و آسمان کی پیدائش پر غور کرتے ہیں (اور یہ کہتے ہیں کہ) اے ہمارے رب

مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾
نہیں پیدا کیا تُو نے | یہ (سب) | عبث | پاک ہے تُو | پس بچا ہمیں | عذاب | دوزخ سے
تو نے اس (کائنات) کو بے فائدہ نہیں بنایا تو (ہر عیب سے) پاک ہے پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے

رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ۭ وَمَا
اے ہمارے رب! | بلاشبہ | وہ (جسے) | تو داخل کر دے | دوزخ میں | سو اُسے تو نے رسوا کر دیا | اور نہیں ہے
اے ہمارے رب! جس کو تُو دوزخ میں داخل کر دے تو اُسے تُو نے ذلیل کر دیا اور ظالموں

لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا
ظالموں کا | کوئی (بھی) مددگار | اے ہمارے رب! | یقیناً | ہم نے سُنا | ایک پکارنے والے کو
کے لئے کوئی مددگار نہیں، اے اللہ تعالیٰ! ہم نے ایک دعوت دینے والے کو سُنا

يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ڰ رَبَّنَا
جو پکار رہا ہے | ایمان کے لئے | کہ | ایمان لاؤ | اپنے رب پر | تو ہم ایمان لے آئے | اے ہمارے رب!
جو ایمان کی دعوت دے رہا ہے کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ پس ہم ایمان لے آئے اے ہمارے رب!

فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا
پس بخش دے | ہمیں | ہمارے گناہ | اور دُور کر | ہم سے | ہماری برائیاں | اور وفات دے ہمیں
ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہماری برائیوں کو ہم سے دُور کر اور نیک لوگوں کے

مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾ ۚ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰي رُسُلِكَ
نیک لوگوں کے ساتھ | اے ہمارے رب! | اور عطا فرما ہم کو | جو | تُو نے وعدہ کیا ہم سے | اپنے رسُولوں (کی زبان) سے
ساتھ ہمارا خاتمہ فرما اے ہمارے رب! اور ہمیں وہ کچھ عطا کر جس کا تُو نے ہم سے اپنے رسولوں کے ذریعے وعدہ کیا تھا

وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾ فَاسْتَجَابَ
اور رسوا نہ کر ہم کو | روز قیامت (میں) | بیشک تو | تو خلاف نہیں کرتا | اپنے وعدے کے | پس قبول کر لی
اور قیامت کے دن ہمیں رُسوا نہ کر، بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ تو اُن کے رب نے

لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّىْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ
اُن کی دعا | اُن کے رب نے | کہ میں | نہیں | ضائع کروں گا | عمل | کسی عمل کرنے والے کا | تم میں سے
ان لوگوں کی دعا قبول کر لی (اور فرمایا) یقیناً میں تم میں سے کسی مرد یا عورت کے نیک

مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ
مرد (ہو) | یا | عورت | تم ایک دوسرے کے (جزو) ہو | پھر وہ (لوگ) جنہوں نے
اعمال کو ضائع نہیں کرتا، تم سب ایک دوسرے (کی جنس) سے ہو تو وہ لوگ جنہوں

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۹۱) اہل عقل وہ ہیں جو اللہ کو یاد کرتے ہیں، کھڑے کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے یعنی ہر حالت میں اور زمین و آسمان کی پیدائش میں غور و فکر کر کے دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! یہ کارخانۂ عالم تو نے بے کار نہیں بنایا بلکہ ضرور اس کے پیدا کرنے کی کوئی غرض اور مصلحت رکھی ہے پس ہمیں دوزخ کی آگ سے بچا۔ مخلوقات میں درست طریقے سے غور و فکر سے، خالق کی عظمت و قدرت سمجھ میں آتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھتا ہے۔ جبکہ غیر ایمانی طرز فکر سے، انسان مخلوقات ہی میں الجھ کر، خالق حقیقی سے دور ہو جاتا ہے اور عذاب جہنم کا مستحق بن جاتا ہے)۔

(۱۹۲) اے ہمارے رب! بیشک جسے تُو نے جہنم میں جھونک دیا اسے تو رسوا ہی کر دیا اور یہ رسوائی تیرے نافرمان بندوں ہی کو ہوگی اور ایسے ظالموں کا کوئی حامی و مددگار نہ ہوگا۔

(۱۹۳) اے ہمارے رب بلاشبہ ہم نے تیرے دین کی طرف بلانے والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو سنا کہ اپنے اللہ پر ایمان لاؤ۔ سو ہم نے سنا اور دل سے ایمان لے آئے۔ پس ہمارے گناہ بخش اور خطائیں معاف کر اور نیک لوگوں کے ساتھ موت دے۔

(۱۹۴) اے ہمارے رب! جس نصرت اور نجات آخرت کا، تُو نے ہم سے اپنے رسولوں کے ذریعے سے وعدہ فرمایا ہے۔ ہمیں اس سے بہرہ ور فرما اور قیامت کے روز ہمیں رسوا نہ کر۔ بیشک تو اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

افعال: تُدْخِلَ: تو داخل کرے، داخل کرتا ہے، کرے گا۔ اِدْخَالٌ سے مضارع کا صیغہ۔ اَخْزَیْتَهٗ: رسوا کیا تو نے اس کو۔ لَا تُخْزِنَا: تو ہم کو رسوا نہ کر۔ اِخْزَاءٌ سے، معنیٰ: دور کرنے، خوار اور رسوا کرنے اور ہلاک کرنے کے ہیں۔ نہی حاضر کا صیغہ۔

اسماء: جُنُوْبِهِمْ: لیٹے ہوئے، پہلوؤں پر۔ جَنْبٌ: پہلو، طرف۔

هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي

ہجرت کی | اور نکالے گئے | اپنے گھروں سے | اور ایذا دی گئی اُنہیں | میرے راستہ میں

ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور جنہیں میری راہ میں تکلیف دی

وَقٰتَلُوا وَقُتِلُوا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ

اور وہ لڑے | اور قتل ہوئے | میں ضرور دُور کردوں گا | اُن سے | اُن کی برائیاں | اور ضرور داخل کروں گا اُنہیں

اور جنہوں نے جنگ کی، اور مارے گئے یقیناً میں اُن کی برائیوں کو اُن سے دُور کر دوں گا اور انہیں ایسے باغوں میں

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۗ

جنتوں میں | کہ بہتی ہیں | جن کے نیچے | نہریں | یہ بدلہ ہے | اللہ کے ہاں سے

داخل کر دوں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر ہے

وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ

اور اللہ (ہی) کے ہاں | اچھا | بدلہ ہے | دھوکہ میں نہ ڈالے آپ کو | پھرنا (عیش میں)

اور اللہ تعالیٰ کے ہاں بہترین اجر ہے۔ اُن لوگوں کا، جو راہِ کفر اختیار کر چکے ہیں،

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ﴿۱۹۶﴾ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۟ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ

کافروں کا | شہروں میں | یہ فائدہ ہے | تھوڑا (سا) | پھر | اُن کا ٹھکانا ہے

ملکوں میں (عیش و عشرت سے) چلنا پھرنا، تجھے دھوکہ میں نہ ڈالے، یہ چند روزہ سرمایہ ہے پھر اُن کا ٹھکانا

جَهَنَّمُ ۗ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ

دوزخ | اور بُرا ہے (وہ) | ٹھکانا | لیکن | جو (لوگ) | ڈرتے رہے | اپنے رب سے | اُن کے لئے

جہنم ہوگا اور وہ (بہت ہی بُرا) ٹھکانا ہے لیکن وہ لوگ جو اپنے پروردگار سے ڈریں اُن کے لئے ایسے

جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا

جنتیں ہیں | جاری ہیں | جن کے نیچے | نہریں | وہ ہمیشہ رہیں گے | اُن میں | (یہ) مہمانی ہوگی

باغ ہوں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اُن میں ہمیشہ رہیں گے، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف

مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۗ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾ وَاِنَّ

اللہ کی طرف سے | اور جو کچھ | اللہ کے ہاں ہے | (وہ) بہتر ہے | نیکوکاروں کے لئے | اور بلاشبہ

مہمانی ہوگی اور اللہ تعالیٰ کے پاس جو کچھ ہے نیک لوگوں کے لئے بہت ہی اچھا ہے۔ اور اہل کتاب میں

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ

اہل کتاب میں سے | تو وہ (بھی) ہے | جو ایمان لاتا ہے | اللہ پر | اور اس پر جو | نازل کیا گیا (قرآن)

یقیناً ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کتاب پر جو تمہاری طرف نازل

اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ

تمہاری طرف | اور اُس پر جو | نازل کیا گیا | اُن کی طرف | عاجزی کرتے ہوئے | اللہ کے لئے

کی گئی ہے نیز اُن کتابوں پر جو (تم سے پہلے) نازل کی گئیں ایمان رکھتے ہیں اس طرح کہ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی کرتے ہیں

آیت نمبر **آسان تفسیر**

(۱۹۵) اللہ نے ان کی دعا قبول فرمائی کہ میں تم میں سے کسی مومن مخلص کے عمل کو ضائع نہیں کروں گا۔ خواہ مرد ہو یا عورت تم سب ایک دوسرے سے پیدا ہوئے ہو۔ لہٰذا حکم بھی دونوں کا ایک سا ہے پھر ان میں سے جنہوں نے دین کی خاطر ہجرت کی، گھر بار چھوڑا۔ اور میری راہ میں اذیت اٹھائی کفار سے جہاد کیا اور شہید ہوئے میں ان کے گناہ معاف کر کے انہیں بہشتوں میں داخل کروں گا جن میں ندیاں بہتی ہیں، یہ راہِ حق میں ان کی جاں نثاری اور فدا کاری کا بدلہ ہوگا اللہ کی طرف سے، اور یہ بدلہ جو اللہ کے یہاں ملنے والا ہے، وہ بہت ہی اچھا ہے۔

(۱۹۶) مسلمانوں نے مشرکین کی خوشحالی دیکھ کر عرض کی تھی کہ یہ اللہ و رسول کے دشمن تو ایسے عیش و آرام میں ہیں اور ہم اللہ و رسول کے فرمانبردار ایسی تنگی اور تکلیف میں اس کی کیا وجہ ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ شہروں میں عیش و آرام کے ساتھ تجارت کے لئے کفار کی نقل و حرکت سے دھوکا نہیں کھانا چاہئے۔

(۱۹۷) ان کا دنیا میں اس طرح عیش و آرام سے نقل و حرکت کرنا آخرت کی نعمت کے مقابلہ میں بالکل ہی تھوڑا سا فائدہ ہے، اور آخرت میں تو ان کا ٹھکانا دوزخ ہے جو بہت بُرا ٹھکانا ہے۔

(۱۹۸) لیکن جو مخلص مومن اللہ کے خوف سے برے اعمال سے بچتے رہے۔ ان کو آخرت میں ایسے باغات ملیں گے جن میں نہریں بہہ رہی ہیں، وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے یہ ان کی اللہ کے ہاں مہمانی ہوگی، اور اللہ کے ہاں جو اجر و انعام ملنے والا ہے وہ نیکوں کے لئے بہت ہی بہتر ہے۔

افعال: **اِسْتَجَابَ**: اس نے قبول کیا، مانا۔ **اِسْتِجَابَۃٌ** سے معنیٰ قبول کرنے اور ماننے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ۔ **اُضِیْعُ**: میں ضائع کرتا ہوں یا کروں گا۔ **اِضَاعَۃٌ** سے معنیٰ ضائع کرنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ۔ **اُخْرِجُوْا**: وہ نکالے گئے۔ **اِخْرَاجٌ** سے ماضی مجہول کا صیغہ۔ **اُکَفِّرَنَّ**: میں چھپادوں گا، محو کردوں گا، دُور کردوں گا۔ **تَکْفِیْرٌ** سے، معنیٰ: کسی چیز کو اس طرح چھپانا کہ گویا پہلے تھی ہی نہیں۔ مضارع کا صیغہ۔ **یَغُرَّنَّکَ**: تجھے دھوکے میں ڈالا۔ یہ **غُرُوْرٌ** سے بنا ہے۔ تجھے فریب خوردہ کرے، مضارع (واحد مذکر غائب)

اسماء: **نُزُلًا**: مہمانی کا کھانا۔ طعام۔ ضیافت۔ یہ مکانِ نزول کے معنیٰ میں بھی ہے۔

لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ
وہ نہیں لیتے | آیاتِ الٰہی کے بدلے | قیمت | تھوڑی (سی) | اُنہی کے لئے ہے | ثواب اُن کا
وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے بدلے میں حقیر (دُنیاوی) معاوضے نہیں لیتے' اُن لوگوں کے لئے اُن کے رب کے پاس

عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا
اُن کے رب کے ہاں | بیشک | اللہ | جلد حساب لینے والا ہے | اے ایمان والو | صبر کرو
اجر ہے یقین رکھو اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے اے ایمان والو! صبر کرو

وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۲۰۰﴾
اور صبر کی تلقین کرو | اور (جہاد میں) لگے رہو | اور ڈرتے رہو | اللہ سے | تاکہ تم | کامیابی حاصل کرو
ایک دوسرے کو صبر پر آمادہ کرو اور اپنے آپ کو جہاد کے لئے تیار رکھو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تاکہ تمہیں کامیابی حاصل ہو

سُوْرَةُ النِّسَآءِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّسِتٌّ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۃ نساء مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | ایک سو چھتر آیتیں اور چوبیس رکوع ہیں
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ
اے لوگو! | ڈرو | اپنے رب سے | جس نے | پیدا کیا تم کو | ایک شخص سے
اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان (آدمؑ) سے پیدا کیا

وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ
اور پیدا کی | اس سے | اُس کی بیوی | اور پھیلائے | اُن دونوں سے | مرد | بہت سے | اور عورتیں
اور اسی سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں کی نسل سے بہت سے مرد اور عورتیں (دنیا میں) پھیلا دیں

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
اور ڈرو | اللہ سے | کہ باہم سوال کرتے ہو جس کا واسطہ دے کر | اور رشتوں سے | بلاشک | اللہ
اور اس اللہ سے ڈرو جس کے نام پر ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور قرابت داری (کے تعلقات منقطع کرنے) سے ڈرو یقین جانو

كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴿۱﴾ وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا
ہے | تم پر | نگہبان | اور دے دو | یتیموں کو | اُن کے مال | اور | نہ بدل ڈالو
کہ اللہ تعالیٰ تم پر نگران ہے اور یتیموں کو اُن کا مال دے دو (اور ان کی) اچھی چیزیں (اپنی)

الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۪ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ؕ
ناپاک کو | پاک سے | اور نہ | کھاؤ | اُن کے مال | (ملا کر) اپنے مالوں میں
نکمی چیزوں سے نہ بدل لو اور نہ اُن کا مال اپنے مال کے ساتھ ملا کر کھا جاؤ

اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ﴿۲﴾ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا
بیشک یہ | ہے | گناہ | بڑا | اور اگر | تمہیں خوف ہو | کہ تم انصاف نہ کر سکو گے
ایسا کرنا یقیناً بڑا بھاری گناہ ہے اور اگر تمہیں یہ خوف ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے حق میں

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۹۹) بلاشبہ سب اہل کتاب برابر نہیں۔ ان میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو سچے دل سے اللہ اور اس کتاب (قرآن) پر، جو تمہاری ہدایت کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور دوسری تمام آسمانی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ کے حضور میں عاجزی کرتے ہیں اور آیات الٰہی کو تحریف کر کے اس کے بدلے دنیا کا معمولی سامان نہیں خریدتے ایسے نیک لوگوں کے لئے اللہ کے ہاں بہترین اجر ہے اللہ کے یہاں اور اللہ بلاشبہ جلد حساب لینے والا ہے۔

(۲۰۰) مسلمانو! دنیا میں ہر قسم کی تکلیف کو صبر سے برداشت کرو اور جہاد میں مصیبتوں پر ثابت قدم رہو اور امن کی حالت میں بھی کفار کے مقابلہ کے لئے تیار رہو اور ہر حال میں اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم کامیاب ہو۔

سُورۃ النساء

نساء جمع ہے **امراۃ** کی جس کے معنی ہیں عورتیں چونکہ اس سورۃ میں عورتوں کا زیادہ تر بیان ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) اے لوگو! اللہ سے ڈرو جس نے تم سب کو ایک شخص (آدمؑ) سے پیدا کیا۔ اس طرح کہ اس کو تو مٹی سے اور اس کی بیوی حوا کو اس کی پسلی سے اور پھر دونوں آدم و حوا سے بہت سے مرد اور عورتیں پیدا کیں اور ڈرو اللہ سے جس کا نام لے کر اور واسطہ دے کر تم آپس میں سوال کیا کرتے ہو۔ اور رشتوں کے توڑنے سے بھی ڈرتے رہو اور بیشک تمہارا ہر کام اللہ دیکھ رہا ہے۔

(۲) یتیموں کے ولیوں (نگرانوں) کو حکم ہے کہ جب یتیم بالغ ہو جائیں تو ان کے مالِ وراثت ان کے حوالہ کر دو۔ اور ان کا مال جو تمہارے پاس امانت ہے اور تم پر حرام ہے اس میں سے کوئی اچھی چیز، اپنی کسی معمولی چیز سے تبدیل نہ کر ڈالو اور ان کے مال اپنے مالوں میں ملا جلا کر نہ کھاؤ، کیونکہ یہ سخت گناہ ہے۔

افعال: صَابِرُوْا: ثابت قدم رہو۔ امر کا صیغہ۔ رَابِطُوْا: آپس میں منظم رہو۔ امر کا صیغہ۔ بَثَّ: اس نے پھیلایا، بکھیرا۔ بَثٌّ سے ماضی کا صیغہ۔ معنیٰ کسی چیز کے پراگندہ کرنے، ابھارنے کے ہیں۔ تَسَاءَ لُوْنَ: مانگتے ہو تم۔

اسماء: حُوْبًا: گناہ۔ وبال۔

فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ

یتیم (لڑکیوں کے حق) میں | تو نکاح کرلو | جو | تمہیں پسند ہوں | عورتوں میں سے

انصاف نہ کر سکو گے تو (اُن کی بجائے) جو عورتیں تمہیں اچھی لگیں

مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا

دو دو | تین تین | اور چار چار | پھر اگر | تمہیں خوف ہو | کہ تم عدل نہیں کرسکو گے

ان میں سے دو دو، تین تین، چار چار نکاح میں لے آؤ پھر اگر تمہیں خوف ہو کہ تم (ان کے درمیان) انصاف نہ کر سکو گے

فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا

تو ایک (ہی) سے (نکاح کرو) | یا جو | (کنیز) تمہاری ملکیت میں ہو | یہ بات | زیادہ قریب ہے | (اس سے) کہ

تو ایک ہی بیوی پر اکتفا کرو، یا کنیز جو تمہاری ملکیت ہو، یہ (طریق کار) تمہیں ناانصافی سے بچانے کے لئے

تَعُوْلُوْا ۝۳ وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ۭ فَاِنْ طِبْنَ

تم ظلم نہ کرو | اور دے دو | عورتوں کو | اُن کے مہر | خوشی سے | پھر اگر | وہ راضی ہوں

قریب تر ہے اور عورتوں کو ان کے مہر خوش دلی سے ادا کرو پھر اگر وہ اپنی

لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ

تمہارے لئے (چھوڑنے کو) | کچھ | اُس (مہر) میں سے | اپنی جانب سے | تو کھاؤ اُس کو

رضامندی سے تمہیں اس میں سے کچھ چھوڑ دیں تو اُسے خوشی اور

هَنِيْۗـــًٔـا مَّرِيْۗـــــًٔا ۝۴ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِىْ جَعَلَ اللّٰهُ

ذوق وشوق سے خوب سیر ہوکر | اور نہ دو تم | نادانوں کو | اپنے وہ مال | جن کو | بنایا | اللہ نے

مزے سے کھاؤ، اور وہ مال و دولت جسے اللہ تعالیٰ نے تمہاری روزی کا سہارا بنا دیا ہے، نادانوں کے حوالے

لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْھُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْھُمْ وَقُوْلُوْا لَھُمْ

تمہارے قیام (کا باعث) | اور کھلاؤ اُن کو | اُس میں سے | اور پہناؤ اُن کو | اور کہو | اُن سے

نہ کرو، تم اس میں سے انہیں کھلاؤ اور پہناؤ اور اُن سے نرمی سے

قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝۵ وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓي اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ

بات | اچھی | اور آزماتے رہو | یتیموں کو | اس وقت تک | کہ جب وہ پہنچیں | نکاح (کی عمر) کو پہنچیں

گفتگو کرو۔ اور یتیموں کو آزماتے رہو یہاں تک کہ وہ نکاح کی عمر کو

فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْھُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْھِمْ اَمْوَالَھُمْ ۚ

پھر اگر | تم دیکھو اُن میں | ہوشیاری | تو دے دو | انہیں | اُن کے مال

پھر اگر تم ان میں صلاحیت دیکھو تو اُن کا مال (و اسباب) اُن کے حوالے کر دو

وَلَا تَاْكُلُوْھَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ۭ وَمَنْ

اور مت کھاؤ اُس کو | فضول خرچی سے | جلدی کرتے ہوئے | (اس خوف سے) کہ وہ بڑے ہوجائیں گے | اور جو کوئی

اور ان کے بڑے ہو جانے کے خوف سے مال کو فضول خرچی اور جلدی میں نہ کھا جاؤ اور جو دولت مند ہو اُسے چاہئے کہ

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۳) عہد جاہلیت میں رواج تھا کہ اگر کسی ولی (وارث) کی نگرانی میں کوئی یتیم لڑکی ہوتی اور وہ خوبصورت ہوتی تو برائے نام مہر مقرر کر کے اس سے خود نکاح کر لیتا اور کوئی اس سے لڑکی کے حق کا مطالبہ کرنے والا نہ ہوتا۔ یا اگر یتیم لڑکی خوبصورت نہ ہوتی لیکن اس کا مال وراثت ہاتھ سے نکل جانے کا خطرہ ہوتا تو رغبت نہ ہونے کے باوجود اس سے خود نکاح کر لیتا۔ یہاں یتیم بچیوں کے ان حقوق کی حفاظت کا حکم ہے کہ اگر تم کو خطرہ ہو کہ یتیم لڑکیوں سے شادی کر کے ان کے حقوق ادا نہ کر سکو گے تو اپنی مرضی اور پسند کی دیگر ایک، دو، تین یا چار تک شادیاں کر سکتے ہو، بشرطیکہ تم بیویوں کے حقوق، مساوات کے ساتھ ادا کر سکو، اور اگر بے انصافی کا خطرہ ہو تو پھر ایک ہی نکاح پر اکتفا کرو۔ یا پھر اپنی کنیز پر قناعت کرو۔ یہ احکام اس لئے ہیں کہ تم خواتین کے معاملے میں ناانصافی سے بچو۔

(۴) عورتوں کے مہر جو شوہروں کے ذمے ہوتے ہیں وہ ان کو خوشی سے ادا کرو۔ ہاں اگر وہ اپنی خوشی سے کچھ چھوڑ دیں۔ تو تمہارے لئے اس کا کھالینا بالکل درست ہے۔

(۵) اور یتیم بچے جب تک اچھے اور برے میں تمیز نہ کر سکیں ان کے جو مال تمہارے قبضے میں ہیں اور تم لوگوں کے لئے زندگی کے قیام کا باعث ہیں ان کی تحویل میں نہ دو اور باقاعدہ ان کے کھانے پینے کا انتظام کرو اور ان سے مناسب بات کہہ کر ان کی تسلی کر دو کہ وقت آنے پر تمہیں، تمہاری تمام چیزیں مل جائیں گی۔

افعال: طَابَ: خوش آیا۔ بھلا معلوم ہوا۔ طَیِّبٌ سے معنی خوش لگنے اور پاکیزہ ہونے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ نِحْلَةً: خوش دلی کے ساتھ۔ بطیب خاطر۔ مصدر و اسم۔ اُكْسُوْهُمْ: ان کو پہناتے رہو۔ اُكْسُوْا: پہناؤ۔ امر کا صیغہ۔

اسماء: هَنِيْٓـًٔا: سازگار۔ مَرِيْٓـًٔا: خوش گوار (ذوق وشوق سے)

كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ ۚ

غنی ہو | تو بچتا رہے | اور جو | ہو | محتاج | تو وہ کھائے | مناسب طور پر

وہ (مالِ یتیم سے) پرہیز کرے اور جو محتاج ہو اُسے چاہئے کہ وہ بقدر ضرورت کھائے

فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ

پس جب | حوالے کرو تم | اُنہیں | اُن کے مال | تو گواہ بنالو | اُن پر | اور کافی ہے | اللہ

پھر جب تم ان کا مال و اسباب اُن کے سپرد کرو تو اس پر (لوگوں کو) گواہ کر لو اور اللہ ہی حساب لینے کے لئے

حَسِيبًا ﴿٦﴾ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ

حساب لینے والا | مردوں کے لئے | حصہ (ہے) | اُس میں سے (جو) | چھوڑا ہو | والدین نے | اور قریبی رشتہ داروں نے

کافی ہے جو کچھ والدین اور قریبی رشتہ دار (بطور ترکہ) چھوڑ جائیں اس میں مردوں کا حصہ ہے

وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ

اور عورتوں کے لئے (بھی) | حصہ ہے | اُس میں سے (جو) | چھوڑا ہے | والدین | اور قریبی رشتہ داروں نے

اور (اسی طرح) عورتوں کے لئے بھی اس ترکہ میں حصہ ہے جو ان کے والدین اور اقرباء چھوڑ جائیں

مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ ۚ نَصِيبًا مَفْرُوضًا ﴿٧﴾ وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ

اس میں سے خواہ تھوڑا ہو | یا بہت | حصہ | مقرر (ہے) | اور جب | حاضر ہوں | تقسیم کے وقت

خواہ وہ تھوڑا ہو یا زیادہ یہ مقرر شدہ حصہ ہے۔ اور جب تقسیم (ترکہ) کے وقت (دور)

أُولُو الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُمْ مِنْهُ

قرابت والے | اور یتیم | اور مسکین | تو دے دو انہیں (کچھ) | اُس میں سے

کے رشتہ دار، یتیم بچے اور مسکین حاضر ہوں تو انہیں بھی اس میں سے کچھ دے دو

وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَعْرُوفًا ﴿٨﴾ وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا

اور کہہ دو | اُن سے | بات | مناسب | اور ڈرنا چاہئے | اُن (لوگوں) کو | کہ اگر وہ چھوڑ جائیں

اور اُن سے نرمی کے ساتھ بات کرو اور اُن لوگوں کو چاہئے کہ وہ اس بات سے ڈریں کہ اگر وہ اپنے

مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ

اپنے پیچھے | اولاد | کمزور | تو اُنہیں خوف ہو | اُن کی (نسبت) | پس اُن کو ڈرنا چاہئے | اللہ سے

پیچھے (ایسی ہی) کمزور اور ناتوان اولاد چھوڑ جاتے تو انہیں ان کے متعلق (کتنی) فکر ہوتی، پس انہیں چاہئے کہ وہ

وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ﴿٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ

اور کہنی چاہئے | بات | درست | بلاشک | جو لوگ | کھاتے ہیں | مال | یتیموں کے

اللہ سے ڈریں اور درست بات کریں۔ یقیناً وہ لوگ جو ظلم سے یتیموں کا مال کھاتے

ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا ۖ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا ﴿١٠﴾

ظلم سے | تو وہ | بھرتے ہیں | اپنے پیٹوں میں | آگ | اور وہ داخل ہوں گے | دوزخ میں

ہیں اپنے پیٹ میں انگارے بھرتے ہیں اور وہ جلد دہکتی ہوئی (جہنم کی) آگ میں داخل ہوں گے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۶) اوران یتیموں کے حد بلوغ کو پہنچنے تک ان کی عقل وتمیز کا امتحان کرتے رہا کرو۔ جب یہ معلوم ہوجائے کہ ان میں نفع ونقصان سمجھنے کی تمیز پیدا ہوگئی ہے تو ان کے مال ان کے حوالہ کردو اور اس عرصہ میں فضول خرچی اور جلدی سے بے جا خرچ نہ کرو کہ کہیں بڑے ہوکر وہ اپنا مال نہ لے لیں اور ہمیں کھانے کا موقعہ نہ ملے' اور ولی اگر مالدار ہو تو یتیموں کا مال کھانے سے پرہیز کرے' ہاں! وہ محتاج ہو تو ضرورت کے مطابق مناسب مقدار سے کھالے اور جب یتیموں کے بالغ ہوجانے پر' ان کے مال ان کے حوالہ کرنے لگو تو اس پر گواہ کرلیا کرو اور اللہ ہی حساب لینے والا کافی ہے۔

(۷) یہاں سے میراث کے احکام شروع ہوئے کہ ماں باپ یا قریبی رشتہ دار جو مرجائیں اور مال چھوڑ جائیں' وہ تھوڑا ہو یا بہت' اس میں سے اس کے وارثوں میں سے مردوں کو بھی کچھ حصہ مقرر ملے گا اور عورتوں کو بھی' کسی کو محروم نہ رکھا جائے گا۔ اہل جاہلیت' میت کا ترکہ صرف مردوں میں تقسیم کرتے اور عورتوں' بچوں کو محروم رکھتے تھے۔

(۸) اور اگر میراث کی تقسیم کے موقعہ پر' وہ قرابت والے' جن کا کوئی حصہ شریعت میں مقرر نہیں' اور یتیم اور مسکین حاضر ہوجائیں' تو مقررہ حصوں کی تقسیم سے پہلے ان کو بھی بڑوں کے حصہ میں سے کچھ دے دینا چاہئے اور نیک بات کہنی چاہئے مثلاً تمہیں اللہ اس میں برکت دے یا اپنے فضل سے غنی بنادے وغیرہ کہنی چاہئے جس سے وہ خوش ہوجائیں۔

(۹) ولیوں کو حکم ہے کہ یتیموں کے بارے میں بے انصافی کرنے سے انہیں ایسا ہی ڈرنا چاہئے جیسے کہ اگر وہ خود مرجائیں اور چھوٹے اور کمزور بچے چھوڑ جائیں تو ان کو اپنے پیچھے ان کے مفلس ہوجانے کا اندیشہ ہوگا پس ان کو اللہ کے خوف سے یتیموں کا حق مارنے سے بچتے رہنا چاہئے اور شفقت ومہربانی سے مناسب بات کہنی چاہئے۔

(۱۰) بلاشبہ جو لوگ یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں گویا وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں اور وہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے (یتیم کے مال کو ان کے حق میں جہنم کی آگ سے تشبیہہ دی گئی ہے)

افعال: اٰنَسْتُمْ: تم نے دیکھا' محسوس کیا۔ اِیْنَاسٌ سے ماضی کا صیغہ۔ بَلَغُوْا: وہ پہنچے۔ بُلُوْغٌ سے ماضی کا صیغہ۔ یَکْبَرُوْا: کِبَرٌ مصدر۔ وہ بڑی عمر کے ہوجائیں گے۔ بالغ ہوجائیں گے۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ یَسْتَعْفِفْ: اِسْتِعْفَافٌ مصدر۔ وہ بچتا رہے (یتیم کے مال سے) وہ پرہیز کرے۔ امر واحد مذکر غائب۔

اسماء: بِدَارًا: جلدی کرکے۔ یعنی سرعت سے کام لینا۔ بروزن فِعَالٌ۔ مصدر ہے۔ اَقْرَبُوْنَ: قرابت والے۔ رشتہ دار' قریبی۔ اَقْرَبُ کی جمع۔ قَلَّ: تھوڑا۔ کم۔ سَدِیْدًا: پختہ۔ سیدھی۔

يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِيٓ اَوْلَادِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ

حکم دیتا ہے تمہیں | اللہ | تمہاری اولاد (کے حق) میں | کہ مرد کا حصہ | برابر (ہے) | حصے | دو عورتوں کے

تمہاری اولاد کے بارے میں اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ مرد کے لئے (وراثت میں) دو عورتوں کے برابر حصہ ہے

فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ

پھر اگر | ہوں | صرف لڑکیاں | دو سے زیادہ | تو اُن کے لئے | دو تہائی (ہے) | ترکہ کا

اور اگر لڑکیاں (دو یا) دو سے زیادہ ہوں، تو ترکے میں ان کا دو تہائی حصہ ہے

وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ؕ وَلِاَبَوَيْهِ

اور اگر | وہ (عورت) ہو | ایک ہی | تو اُس کے لئے ہے | نصف ترکہ | اور اُس کے ماں باپ کے لئے

اور اگر ایک ہی لڑکی ہو تو وہ نصف مال کی مالک ہوگی اور مرنے والے کے ماں باپ

لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ

دونوں میں سے ہر ایک کو | چھٹا حصہ | ترکہ کا | اگر | ہو | اُس کی کوئی اولاد

میں سے ہر ایک کو ترکے کا چھٹا حصہ ملے گا اگر وہ (مرنے والا) صاحب اولاد ہو۔

فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ

پھر اگر | نہ ہو | اُس کی (کوئی) اولاد | اور اس کے وارث ہوں | اس کے ماں باپ | تو اس کی ماں کے لئے

اور اگر اس کی اولاد نہ ہو اور صرف ماں باپ اس کے وارث ہوں تو اس کی ماں کو تیسرا حصہ

الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ

ایک تہائی ترکہ ہے | پھر اگر ہوں | اُس کے | بھائی | تو اُس کی ماں کے لئے | چھٹا حصہ (ہے)

ملے گا (اور باقی باپ کو ملے گا) اگر اس کے بہن بھائی ہوں تو پھر ماں چھٹا حصہ لے گی (یہ تقسیم) مرنے والے

مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ

بعد (ادا کرنے) وصیت کے | جو وہ کر جائے | یا قرض کے | تمہارے باپ | اور تمہارے بیٹے

کی وصیت کی تعمیل اور اس کے قرضہ کی ادائیگی کے بعد (عمل میں لائی جائے)۔ تم نہیں جانتے کہ

لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ؕ فَرِيْضَةً

تم نہیں جانتے (کہ) | کون اُن میں سے | زیادہ قریب ہے | تم سے | نفع (پہنچانے) میں | (یہ حصے) مقرر ہیں

تمہارے ماں باپ اور تمہاری اولاد میں سے کون نفع رسانی کے لحاظ سے تم سے قریب تر ہے یہ اللہ تعالیٰ کی

مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۱﴾ وَلَكُمْ

اللہ کی طرف سے | بیشک | اللہ | ہے | جاننے والا | حکمت والا | اور تمہارے لئے

طرف سے مقرر شدہ (تقسیم) ہے یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا اور حکمت والا ہے اور جو کچھ تمہاری

نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ

آدھا (ہے) | اُس (مال) کا جو چھوڑا ہو | تمہاری بیویوں نے | اگر | نہ ہو | اُن کی | (کوئی) اولاد

بیویاں (ترکے میں) چھوڑ جائیں اس میں سے نصف کے تم (شوہر) حقدار ہو بشرطیکہ ان سے اولاد نہ ہو

آسان تفسیر

آیت نمبر (۱۱)

اس آیت میں میت کی میراث میں ورثاء کے مقررہ حصوں کا بیان ہے اور وہ یہ ہیں۔ (۱) میت کی اولاد میں سے لڑکے کو دو لڑکیوں کے برابر حصہ ملے گا۔ (۲) اگر صرف لڑکیاں ہوں اور دو سے زیادہ تو سب کو ترکہ کی دو تہائی (۲/۳ حصہ) (۳) اور اگر صرف ایک ہی لڑکی ہو تو اس کو کل ترکہ کا نصف (۱/۲) (۴) اور میت کے ماں باپ میں سے ہر ایک کو ترکہ کا چھٹا حصہ ملے گا۔ بشرطیکہ میت کی کوئی اولاد نہ ہو اور اگر میت کی اولاد نہ ہو اور صرف ماں باپ ہی وارث ہوں تو ماں کو ترکہ کا ایک تہائی (۱/۳) اور باقی دو تہائی (۲/۳) باپ کو (اور اگر ماں باپ کے ساتھ میت کا خاوند یا بیوی بھی وارث ہوں تو ماں کو تہائی' اس مال کا جو خاوند یا بیوی کا حصہ نکالنے کے بعد بچے اور باقی باپ کو) اور اگر میت کے ایک سے زیادہ بھائی یا بہنیں ہوں (حقیقی ہوں یا سوتیلے) تو ماں کو چھٹا حصہ ترکہ کا اور باقی سب باپ کو ملے گا' بھائیوں اور بہنوں کو کچھ نہ ملے گا مگر یہ تمام مقررہ حصے میت کی وصیت اور قرضہ ادا کرنے کے بعد تقسیم ہوں گے اور تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے لئے تمہارے بعد' والدین یا اولاد میں سے کون زیادہ مفید ہے۔ اس لئے ہر ایک کو وہی حصہ ملنا چاہئے جو اللہ کی طرف سے مقرر ہے اور اللہ بیشک جاننے والا حکمت والا ہے۔

افعال: یُوْصِیْ: اِیْصَآءٌ مصدر۔ وصیت کرتا ہے۔ مضارع (واحد مذکر غائب)۔ یُوْصِیْنَ: عورتیں وصیت کریں۔ جمع مؤنث غائب۔

فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ

پھر اگر | ہو | اُن کی | (کوئی) اولاد | تو تمہارے لئے | چوتھائی ہے | اُس کی (جو) | وہ چھوڑ جائیں

اور اگر ان کی اولاد ہو تو جو کچھ وہ پیچھے چھوڑیں تمہیں اس کا چوتھائی ملے گا

مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَلَهُنَّ

بعد (پورا کرنے) | وصیت کے | جو وصیت وہ کر جائیں | یا (بعد) قرض کے | اور ان (بیویوں) کے لئے ہے

(یہ تقسیم) مرنے والی کی وصیت کی تعمیل اور اس کے قرضے (کی ادائیگی) کے بعد (عمل میں لائی جائے) اور ان (بیویوں) کیلئے

الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ

چوتھائی | اُس کی جو | تم چھوڑ جاؤ | اگر | نہ ہو | تمہاری | (کوئی) اولاد | پھر اگر | ہو

جو کچھ تم چھوڑ جاؤ اس کا چوتھائی حصہ ہے بشرطیکہ تمہاری اولاد نہ ہو اور اگر تمہاری

لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ

تمہاری | (کوئی) اولاد | توان (بیواؤں) کے لئے | آٹھواں (حصہ) ہے | اُس کا جو | تم چھوڑ جاؤ

اولاد (بھی) ہو تو (بیویوں) کے لئے تمہارے ترکے کا آٹھواں حصہ ہوگا

مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ

بعد (ادا کرنے) | وصیت کے | جو وصیت تم کر جاؤ | یا قرض کے | اور اگر | ہو | (کوئی) مرد

(یہ تقسیم) وصیت کی تعمیل یا قرضے کی ادائیگی کے بعد (عمل میں لائی جائے) اور اگر کوئی (متوفی) مرد یا عورت

يُورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ

جس کی میراث لی جائے | کلالہ (ہو) | یا (کوئی) عورت (ایسی ہی) | اور اُس کا ہو | بھائی | یا بہن ہو

کلالہ ہو (یعنی نہ اس کے والدین ہوں نہ اولاد) اور اُس کا صرف ایک بھائی یا بہن ہو

فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذَٰلِكَ

تو ہر | ایک کے لئے | اُن میں سے | چھٹا (حصہ) ہے | اور اگر | زیادہ ہوں | اس سے

تو ان میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا اور اگر وہ (بہن بھائی) ایک سے زائد ہوں

فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَىٰ بِهَا أَوْ

تو سب شریک ہیں | ایک تہائی میں | بعد (ادا کرنے) وصیت کے | جو وصیت کی جائے | یا

تو پھر وہ ایک تہائی میں برابر کے شریک ہوں گے (یہ تقسیم) مرنے والے کی وصیت اور اسکے قرضے (کی ادائیگی) کے بعد (عمل

دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ وَصِيَّةً مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ

(بعد) قرض کے | (بشرطیکہ وصیت میں) کسی کا نقصان نہ ہو | یہ حکم ہے | اللہ کا | اور اللہ

میں لائی جائے) بشرطیکہ وہ (وصیت میت کے حقداروں کو) نقصان پہنچانے (کی غرض سے) نہ ہو، یہ اللہ کی طرف سے حکم ہے اور

عَلِيمٌ حَلِيمٌ ﴿١٢﴾ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ

جاننے والا | بردبار ہے | یہ | حدیں ہیں | اللہ کی | اور جو کوئی | حکم مانے | اللہ

اللہ (بہتری) کو جاننے والا اور بردبار ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی حد بندیاں ہیں اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی

آیت نمبر (۱۲)

اس میں باقی ماندہ حقیقی وارثوں کے مقررہ حصوں کا بیان ہے اور وہ یہ ہیں۔ (۱) خاوند کو اپنی بیوی کے ترکہ میں سے اگر اس کی کوئی اولاد نہ ہو تو نصف ملے گا اور اگر مرحومہ کی کوئی اولاد بھی ہو تو خاوند کو ترکہ کا چوتھائی (۱/۴) ملے گا۔ (۲) عورت کو اپنے خاوند کے ترکہ میں سے اگر اس کی کوئی اولاد نہ ہو تو چوتھائی اور اگر اولاد بھی ہو تو ترکہ کا آٹھواں حصہ۔ (۳) اگر میت مرد یا عورت لاولد ہو اور اس کا کوئی بھائی یا بہن ہو تو اسے ترکہ کا چھٹا حصہ ملے گا اور اگر وہ ایک سے زیادہ ہوں تو سب ایک تہائی ترکہ میں شریک ہوں گے اور یہ تمام حصے بھی وصیت کی تکمیل اور قرض ادا کرنے کے بعد تقسیم ہوں گے اور وصیت کی شرط یہ ہے کہ اس میں کسی کا نقصان نہ ہو۔ یعنی کل ترکہ کے ایک تہائی (۱/۳) سے زیادہ نہ ہو یہ اللہ کا حکم ہے اور اللہ جاننے والا بردبار ہے۔

افعال: **تُوْصُوْنَ**: تم وصیت کرو گے، کرتے ہو۔ **اِیْصَاءٌ** سے مضارع کا صیغہ۔ **یُوْرَثُ**: **اِیْرَاثٌ** مصدر۔ جس کی میراث منتقل کی جا رہی ہو۔ مضارع مجہول واحد مذکر غائب۔

اسماء: **اَلرُّبُعُ**: چوتھا حصہ۔ **اَلثُّمُنُ**: آٹھواں حصہ۔ **کَلٰلَةٌ**: جس کا نہ باپ ہو نہ بیٹا۔ **اَلسُّدُسُ**: چھٹا حصہ۔ **اَلثُّلُثُ**: ایک تہائی۔

وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
اور اُس کے رسول کا | اُسے داخل کرے گا | جنتوں میں | کہ بہتی ہیں | جن کے نیچے | نہریں | وہ ہمیشہ رہیں گے
فرمانبرداری کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی وہ اس میں

فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۱۳ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
اُن میں | اور یہ ہے | کامیابی | بڑی بھاری | اور جو کوئی | نافرمانی کرے | اللہ | اور اُس کے رسول کی
ہمیشہ رہیں گے اور یہی بڑی کامیابی ہے۔ اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے

وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا
اور گزر جائے | اُس کی حدوں سے | اُسے داخل کرے گا | دوزخ میں | (کہ) ہمیشہ رہے گا | اُس میں
اور اس کی حد بندیوں سے تجاوز کر جائے اللہ تعالیٰ اُسے دوزخ میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا

وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝۱۴ وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ
اور اُس کو | عذاب ہوگا | رُسوا کرنے والا | اور جو عورتیں | بے حیائی کا کام کریں | تمہاری
اور اس کے لئے رُسوا کن عذاب ہوگا۔ اور تمہاری عورتوں میں سے جو بے حیائی کا کام

نِّسَاۗىِٕكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا
عورتوں میں سے | تو گواہ طلب کرو | اُن پر | چار آدمی | اپنے میں سے | پھر اگر | وہ گواہی دے دیں
کریں ان پر اپنے آدمیوں میں سے چار کی گواہی لو پھر اگر وہ گواہی دے دیں

فَاَمْسِكُوْھُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰىھُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ
تو بند رکھو اُن کو | اپنے گھروں میں | تاوقتیکہ | اُٹھا لے اُنہیں | موت | یا بنائے
تو ایسی عورتوں کو گھروں میں بند کر دو یہاں تک کہ موت اُن کا کام تمام کر دے یا اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ لَھُنَّ سَبِيْلًا ۝۱۵ وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِھَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْھُمَا ۚ
اللہ | اُن کے لئے | کوئی راستہ | اور جو دو (شخص) | ایسا کام کریں | تم میں سے | تو اُن دونوں کو سزا دو
اُن کے لئے کوئی دوسرا راستہ نکالے۔ اور تم میں سے جو دو مرد بے حیائی کا کام کریں تو دونوں کو سزا دو

فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا
پھر اگر | وہ توبہ کریں | اور اصلاح کر لیں | تو چھوڑ دو پیچھا | اُن کا | بیشک | اللہ ہے | بڑا توبہ قبول کرنے والا
اور اگر وہ توبہ کر لیں اور (آئندہ کے لئے) اپنی اصلاح کر لیں تو پھر اُنہیں چھوڑ دو یقین رکھو اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا

رَّحِيْمًا ۝۱۶ اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ
نہایت رحم والا | بے شک | توبہ (تو) | اللہ پر | اُنہی کے لئے ہے (جو) | کریں
بڑا رحم کرنے والا ہے اللہ یقیناً توبہ اُن لوگوں کی قبول کرتا ہے جو بُرا کام

السُّوْۗءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰۗىِٕكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ
بُرا کام | نادانی کے ساتھ | پھر | توبہ کر لیں | جلدی سے | پس یہی ہیں | کہ توبہ قبول کرتا ہے اللہ
نادانی سے کر بیٹھیں پھر جلد توبہ کر لیں ایسے ہی لوگ ہیں جن کی توبہ اللہ قبول

آیت نمبر　　آسان تفسیر

(۱۳) یہ احکام جو یتیموں اور ولیوں اور میراث کے بارے میں بیان ہوئے سب اللہ کے مقررہ قوانین ہیں اور جو اللہ و رسول کا حکم مانے۔ اللہ اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں چلتی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے۔

(۱۴) اور جو اللہ و رسول کی نافرمانی کر کے اللہ کے قوانین کو توڑے گا تو اس کو دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اسے سخت رسوا کرنے والا عذاب دیا جائے گا۔

(۱۵) یہ خاوندوں کو حکم ہے کہ جو عورتیں زنا کریں ان پر چار مسلمان آدمی گواہ طلب کرو اور اگر وہ گواہ ان کا زنا صحیح ثابت کردیں تو ان عورتوں کو گھروں میں اس وقت تک قید رکھو کہ یا تو وہ مرجائیں یا اللہ ان کے لئے کوئی اور حکم دے دے۔ (ف) یہ حکم زنا کی سزا کی تفصیل نازل ہونے سے پہلے تھا۔

(۱۶) بعض علماء کے نزدیک پہلی آیت (۱۵) میں شادی شدہ عورتوں کا حکم ہے اور اس میں کنوارے مرد و عورت کا' اور بعض کے نزدیک زنا کی سزا میں' سب سے پہلی یہ آیت (۱۶) نازل ہوئی کہ جو دو افراد تم میں سے زنا یا لواطت کے مرتکب ہوں انہیں لعن طعن اور ذلیل کرو' مارو پیٹو اور توبہ کرلیں تو چھوڑ دو۔ اللہ توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم والا ہے بعد ازاں عورتوں کو گھروں میں قید کرنے کا حکم ہوا اور اس کے بعد سورۂ نور میں کنوارے مرد و عورت کو سو (۱۰۰) کوڑا مارنا اور شادی شدہ کی حد سنگسار کرنا مقرر ہوئی۔ جبکہ لواطت کی سزا میں اختلاف ہے۔

افعال: یَتَعَدَّ: حد سے نکل جائے گا۔ مضارع۔ اٰذُوْھُمَا: ان دونوں کو ایذا دو۔ اٰذُوْ۔ اِیْذَاءٌ سے امر کا صیغہ۔ یہاں مارنے پیٹنے کی طرف اشارہ ہے۔ اَعْرِضُوْا: تم درگزر کرو' پیچھا چھوڑ دو' کنارہ کرلو۔ اِعْرَاضٌ سے امر کا صیغہ۔

اسماء: مُھِیْنٌ: ذلت کا۔

عَلَيۡهِمۡ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ۝١٧ وَلَيۡسَتِ التَّوۡبَةُ

جن کی | اور ہے | اللہ | جاننے والا | حکمت والا | اور نہیں ہے | توبہ

کر لیتا ہے اور اللہ ہر بات جاننے والا اور حکمت والا ہے اور اُن لوگوں کی توبہ (کوئی توبہ) نہیں

لِلَّذِيۡنَ يَعۡمَلُوۡنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ

اُن کے لئے (جو) | کرتے رہتے ہیں | بُرے کام | اس وقت تک | کہ (سامنے) آ جائے | کسی کے اُن میں سے

جو (عمر بھر) برائیاں کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب موت سر پر آ پہنچے

الۡمَوۡتُ قَالَ اِنِّىۡ تُبۡتُ الۡـٰٔنَ وَلَا الَّذِيۡنَ يَمُوۡتُوۡنَ

موت | (تو) وہ کہے | کہ میں نے (تو) | توبہ کر لی | اب | اور نہ (ہی) اُن کے لئے | (جو) مر جاتے ہیں

تو کہنے لگے (یارب!) میں اب توبہ کرتا ہوں، اسی طرح ان لوگوں کی (بھی معافی) نہیں جو حالت کفر

وَهُمۡ كُفَّارٌ ؕ اُولٰٓـئِكَ اَعۡتَدۡنَا لَهُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمًا ۝١٨

کفر کی حالت میں | یہی ہیں | تیار کر رکھا ہے ہم نے | جن کے لئے | عذاب | دردناک

ہی میں مر جاتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا يَحِلُّ لَـكُمۡ اَنۡ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرۡهًا ؕ

اے ایمان والو! | نہیں حلال | تمہارے لئے | (یہ) کہ | بنو وارث تم | عورتوں کے | جبراً

اے ایمان والو! تمہارے لئے یہ حلال نہیں کہ تم عورتوں (کو مرنے والے کی میراث سمجھ کر ان) پر زبردستی قبضہ کر لو

وَلَا تَعۡضُلُوۡهُنَّ لِتَذۡهَبُوۡا بِبَعۡضِ مَاۤ اٰتَيۡتُمُوۡهُنَّ اِلَّاۤ

اور نہ | روکو تم انہیں | اس لئے کہ تم لے لو | (کچھ) اُس میں سے | جو دیا تم نے اُنہیں | مگر (اس صورت میں)

اور نہ انہیں اس خیال سے روکے رکھو کہ جو کچھ تم انہیں (ایک دفعہ) دے چکے ہو اس کا کوئی حصہ واپس لے لو سوائے اس

اَنۡ يَّاۡتِيۡنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوۡهُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ۚ فَاِنۡ

کہ وہ کریں | بے حیائی | کھلم کھلا | اور زندگی گزارو ان کے ساتھ | مناسب طور سے | پھر اگر

صورت کے کہ وہ علانیہ بے حیائی کا کام کریں اور اُن کے ساتھ حسن سلوک سے رہو سہو اور اگر

كَرِهۡتُمُوۡهُنَّ فَعَسٰۤى اَنۡ تَكۡرَهُوۡا شَيۡـئًا وَّيَجۡعَلَ اللّٰهُ فِيۡهِ

تم ناپسند کرو انہیں | تو ممکن ہے | کہ تم ناپسند کرو | (کوئی) چیز | اور رکھے | اللہ | اُس میں

تم انہیں نہیں چاہتے تو یہ عین ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور اللہ تعالیٰ اس میں تمہارے

خَيۡرًا كَثِيۡرًا ۝١٩ وَاِنۡ اَرَدْتُّمُ اسۡتِبۡدَالَ زَوۡجٍ مَّكَانَ زَوۡجٍ ۙ

بھلائی | بہت | اور اگر | تم چاہو | بدلنا | (کسی) عورت کو | دوسری عورت کی جگہ

لئے بھلائی رکھ دے اور اگر تمہارا ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی لانے کا ارادہ ہو

وَّاٰتَيۡتُمۡ اِحۡدٰٮهُنَّ قِنۡطَارًا فَلَا تَاۡخُذُوۡا مِنۡهُ شَيۡـئًا ؕ

اور تم دے چکے ہو | ایک کو اُن میں سے | ڈھیروں مال | تو واپس نہ لو | اُس میں سے | کچھ (بھی)

اور تم نے اس ایک کو دولت کا انبار بھی دے دیا ہو تو بھی اس سے کچھ واپس نہ لو، کیا تم اس

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۷) اس آیت میں مقبول توبہ کا ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ اسی مومن کی توبہ قبول فرماتا ہے جو نادانستہ غلطی سے برا کام کرلے اور فوراً اس سے توبہ کرلے۔ اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

(۱۸) اس آیت میں غیر مقبول توبہ کا بیان ہے کہ جو شخص مرتے دم تک برائی کرتا رہے اور جب موت اس کے سر پر آ کھڑی ہو تو کہے اب میں اس برائی سے توبہ کرتا ہوں یا جو کافر ہی مرجائے۔ ایسے لوگوں کی توبہ اللہ قبول نہیں کرتا۔ ان کے لئے تو اللہ نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(۱۹) جاہلیت کے دستور کے مطابق ابوقیس انصاری مرگیا اور اس کے پیچھے اس کی بیوی کبشہ رہ گئی تو ابوقیس کے لڑکے محصن نے جبراً اس پر چادر ڈال دی اور وارث کے طور پر اس کے نکاح کا مختار ہوگیا پھر اسے یونہی چھوڑ دیا اور نان و نفقہ بند کردیا تو کبشہ نے حضورؐ کی خدمت میں آ کر شکایت کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اے مسلمانو! باپ کی عورتوں کے نکاح کا جبراً مالک بن جانا اور ان کا حق مہر خود لے لینے کے لئے، ان کا کسی اور جگہ نکاح کرنے سے روکے رکھنا، تمہارے لئے جائز نہیں، سوائے اس صورت کے کہ وہ کھلی بے حیائی کریں، تو انہیں روک سکتے ہو۔ اور شریعت کے مطابق ان کے ساتھ گذران کیا کرو اور صبر سے کام لو پھر اگر تم ان کی کسی عادت کو ناپسند کرو تو جس چیز کو تم ناپسند کرتے ہو ممکن ہے کہ اللہ نے تمہارے لئے اس میں بہتری رکھی ہو۔

افعال: تَعْضُلُوْهُنَّ: تم ان کو بند کرو، روکو، منع کرو۔ یہ عَضْلٌ سے ہے۔ معنیٰ سختی سے روکنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ۔ تَرِثُوْا: تم وارث ہوجاؤ۔ تم میراث میں لے لو۔ تَذْهَبُوْا: تم جاتے ہو، جاؤ گے۔ ذَهَابٌ سے مضارع کا صیغہ۔

اسماء: جَهَالَةٌ: نادانی۔ جَهِلَ يَجْهَلُ کا مصدر ہے۔ حَبْلٌ: رسی۔ عہد و پیمان۔

أَتَأْخُذُونَهُ بُهْتَانًا وَّإِثْمًا مُّبِينًا ﴿٢٠﴾ وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ

کیاتم لینا چاہتے ہواُس کو | بہتان سے | اور ظاہر گناہ سے | اور تم کیسے لے سکتے ہواُس کو

بہتان لگا کر اور اعلانیہ گناہ کر کے (دیا ہوا مالِ مہر ان سے واپس) لینا چاہتے ہو اور تم کیونکر (اپنا مال) واپس لے سکتے ہو

وَقَدْ أَفْضَىٰ بَعْضُكُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ وَّأَخَذْنَ مِنكُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا ﴿٢١﴾

حالانکہ تم قریب رہ چکے ہو | ایک دوسرے کے | اور اُنہوں نے لے لیا | تم سے | اقرار | سخت

جبکہ تم ایک دوسرے کے ساتھ قربت کر چکے ہو اور وہ تم سے (نکاح کا) پکا قول و اقرار لے چکی ہیں۔

وَلَا تَنكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُم مِّنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ

اور نکاح میں نہ لاؤ | جن سے نکاح کیا ہو | تمہارے باپوں نے | عورتوں میں سے | مگر | جو | پہلے ہو چکا

اور ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جنہیں (اس سے پہلے) تمہارے باپ نکاح میں لا چکے ہیں، جو ہو چکا سو ہو چکا

إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا وَّسَاءَ سَبِيلًا ﴿٢٢﴾ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ

یہ بات | بڑی بے حیائی | اور غضب (کی ہے) | اور بُرا | طریقہ ہے | حرام کی گئیں | تم پر

یہ بڑی ہی بے حیائی نفرت کی بات اور بُرا دستور تھا۔ (نکاح کے لئے) تم پر حرام ٹھہرائی گئی ہیں

أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ

تمہاری مائیں | اور تمہاری بیٹیاں | اور تمہاری بہنیں | اور تمہاری پھوپھیاں | اور تمہاری خالائیں | اور بھتیجیاں

تمہاری مائیں، تمہاری بیٹیاں، تمہاری بہنیں، تمہاری پھوپھیاں، تمہاری خالائیں، تمہاری بھتیجیاں

وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُم مِّنَ الرَّضَاعَةِ

اور بھانجیاں | اور وہ مائیں تمہاری | جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا | اور بہنیں تمہاری | رضاعی

تمہاری بھانجیاں، تمہاری دودھ پلانے والی مائیں، تمہاری دودھ شریک بہنیں، تمہاری بیویوں کی

وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُم مِّن نِّسَائِكُمُ اللَّاتِي

اور مائیں تمہاری بیویوں کی | اور تمہاری بیویوں کی بیٹیاں | جو اب (پرورش پاتی) ہیں تمہاری گود میں | تمہاری اُن عورتوں (کے بطن) سے

مائیں (ساسیں) نیز تمہاری بیویوں (کے سابقہ شوہروں) کی لڑکیاں جو اب تمہاری پرورش میں ہیں اور ان کی ماؤں سے تم صحبت

دَخَلْتُم بِهِنَّ فَإِن لَّمْ تَكُونُوا دَخَلْتُم بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ

کہ تم صحبت کر چکے | جن سے | پھر اگر (ابھی) | نہ کی ہو | تم نے اُن سے صحبت | تو کوئی گناہ نہیں | تم پر

کر چکے ہو (تو ان لڑکیوں سے نکاح منع ہے) اور اگر بیوی سے ابھی صحبت نہ کی ہو تو (اُسکی بجائے اسکے سابقہ شوہر کی لڑکی کو نکاح

وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَن تَجْمَعُوا

اور بیویاں تمہارے اُن بیٹوں کی | جو | تمہاری پشت سے ہیں | اور (یہ) کہ | تم جمع کرو (نکاح میں)

میں لے آنا) کوئی گناہ نہیں اور تمہارے ان بیٹوں کی بیویاں جو تمہاری پشت سے ہیں (وہ بھی تم پر حرام ہیں) اور یہ بھی حرام ہے

بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٢٣﴾

دو بہنوں کو | مگر جو | اس سے پہلے ہو چکا | بیشک | اللہ ہے | بڑا بخشنے والا | رحم کرنے والا

کہ تم دو بہنوں کو (بیک وقت نکاح میں) جمع کرو ہاں جو ہو چکا سو ہو چکا یقین رکھو اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے

(۲۰) اور اگر تم ایک بیوی کو چھوڑ کر اس کی جگہ کوئی اور عورت نکاح میں لینا چاہتے ہو تو خواہ کتنا ہی مہر پہلی بیوی کو دیا ہو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو۔ کیا تم اس پر بہتان رکھ کر اور صریح گناہ کے مرتکب ہو کر مال واپس لینا چاہتے ہو۔

(۲۱) اور تم ان سے یہ مہر کیسے لے سکتے ہو حالانکہ تم آپس میں انتہائی قریب رہ چکے ہو اور وہ تم سے مہر اور نکاح کا سخت عہد لے چکی ہیں۔

(۲۲) جاہلیت کے دستور کے مطابق اپنے باپ کی بیوہ یا مطلقہ عورتوں سے نکاح نہ کرو' یہ بے حیائی اور غضب الٰہی کا موجب اور برا طریقہ ہے ہاں جو اس سے پہلے ہو چکا معاف ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل جاہلیت بھی ان تمام نکاحوں کو حرام سمجھتے تھے جو اسلام میں حرام ہیں سوائے دو صورتوں کے (۱) باپ کی بیوی سے نکاح' جس کی اس آیت (۲۲) میں ممانعت کی گئی۔ (۲) دو بہنوں سے بیک وقت نکاح' جس کی ممانعت اگلی آیت (۲۳) میں کر دی گئی۔

(۲۳) مسلمانوں پر ان عورتوں سے نکاح حرام ہے (۱) مائیں (ان میں دادیاں' پردادیاں' نانیاں اور پرنانیاں اوپر تک سب داخل ہیں۔ (۲) بیٹیاں (ان میں پوتیاں' دھوتیاں' پرپوتیاں اور پردھوتیاں نیچے تک سب داخل ہیں)۔ (۳) بہنیں (ان میں علّاتی اور اخافی بہنیں بھی داخل ہیں)۔ (۴) پھوپھیاں (ان میں دادا پردادا کی بہنیں اور نانا پرنانا کی بہنیں بھی اوپر تک داخل ہیں)۔ (۵) خالائیں (ان میں نانی پرنانی اور دادی پردادی کی بہنیں بھی داخل ہیں)۔ (۶) بھتیجیاں (ان میں بھتیجیوں کی بیٹیاں اور پوتیاں نیچے تک داخل ہیں) (۷) بھانجیاں (ان میں بھانجیوں کی بیٹیاں اور پوتیاں نیچے تک داخل ہیں)۔ (۸) رضاعی مائیں (جن کا دودھ پیا ہو) (۹) رضاعی بہنیں (جن کی ماں کا دودھ پیا ہو)۔ (۱۰) خوش دامنیں (بیویوں کی مائیں اور ان میں ان کی دادیاں' نانیاں داخل ہیں) (۱۱) جن عورتوں سے صحبت کر لی ہو۔ ان کی لڑکیاں (پہلے خاوند سے یا رضاعت سے) جو تمہارے پاس پرورش پائیں (اور ان میں داخل ہیں ان عورتوں کی پوتیاں اور دھوتیاں' پرپوتیاں' پردھوتیاں نیچے تک) لیکن اگر ان عورتوں کو قبل از صحبت طلاق دے دے یا وہ مر جائیں تو ان **ربیبہ** لڑکیوں سے نکاح درست ہے۔ (۱۲) صلبی بیٹوں کی بہوئیں (۱۳) دو بہنوں کو نکاح میں جمع کرنا' مگر جو اس حکم کے نازل ہونے سے پہلے ایسے نکاح ہو چکے' وہ معاف ہیں' بیشک اللہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

افعال: اِسۡتِبۡدَالَ: بدلنا' تبدیلی چاہنا۔ مصدر۔ اَفۡضٰی: وہ پہنچ گیا' بے حجابانہ ملا۔ یہ اِفۡضَاءٌ سے ہے۔ ماضی کا صیغہ۔ سَآءَ: برا ہے۔ فعلِ ذم ہے۔ سَوۡءٌ سے ماضی کا صیغہ۔ دَخَلۡتُمۡ: تم داخل ہوئے' تم نے صحبت کی۔ دُخُوۡلٌ سے ماضی کا صیغہ' جمع مذکر حاضر۔ اَرۡضَعۡنَکُمۡ: ان عورتوں نے تم کو دودھ پلایا۔ اَرۡضَعۡنَ صیغہ جمع مؤنث غائب باب افعال۔ اِرۡضَاعٌ۔

اسماء: غَلِیۡظًا: پختہ۔ واثق۔ حَلَآئِلُ: بیویاں۔ واحد: حَلِیۡلَۃٌ۔

وَّالۡمُحۡصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ‌ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ

اور شوہر والی | عورتیں | سوائے | ان کنیزوں کے جو تمہاری ملکیت میں ہیں | حکم ہے اللہ

اور وہ عورتیں (بھی تم پر حرام ہیں) جو دوسروں کے نکاح میں ہوں سوائے تمہاری مملوکہ کنیزوں کے اور (یہ حرمتیں) اللہ کی طرف سے

عَلَيۡكُمۡ‌ۚ وَاُحِلَّ لَـكُمۡ مَّا وَرَآءَ ذٰ لِكُمۡ اَنۡ تَبۡتَغُوۡا بِاَمۡوَالِكُمۡ

تم پر | اور حلال کی گئیں | تمہارے لئے | جو | علاوہ ان کے ہیں | کہ تم طلب کرو | اپنے مالوں کے بدلے

تم پر فرض کی گئی ہیں اور ان کے سوا جو ہیں وہ تم پر حلال ہیں کہ مال خرچ کر کے انہیں نکاح میں لا

مُّحۡصِنِيۡنَ غَيۡرَ مُسٰفِحِيۡنَ‌ ؕ فَمَا اسۡتَمۡتَعۡتُمۡ بِهٖ مِنۡهُنَّ فَاٰتُوۡهُنَّ

نکاح کرنے کے لئے | نہ کہ خواہش پوری کرنے کے لئے | پھر جو تم نے نفع اُٹھایا | ان عورتوں سے | تو دے دو انہیں

پاکبازی مدنظر ہو بدکاری کا ارادہ نہ ہو پھر جو کچھ تم اُن سے فائدہ اُٹھاؤ اس کے بدلے ان

اُجُوۡرَهُنَّ فَرِيۡضَةً‌ ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيۡكُمۡ فِيۡمَا تَرٰضَيۡتُمۡ بِهٖ مِنۡۢ بَعۡدِ

اُن کے مہر | مقررہ | اور نہیں گناہ | تم پر | اُس میں | جس پر تم راضی ہوا آپس میں | بعد

مقررہ مہر انہیں دے دو اور مہر مقرر ہو چکنے کے بعد باہمی رضامندی سے اگر تم کسی (کمی بیشی) پر رضامند ہو جاؤ

الۡفَرِيۡضَةِ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ﴿۲۴﴾ وَمَنۡ لَّمۡ يَسۡتَطِعۡ

مہر (مقرر کر لینے کے) | بلاشبہ | اللہ | ہے | جاننے والا | حکمت والا | اور جو کوئی | نہ رکھتا ہو

تو اس میں کوئی گناہ نہیں بیشک اللہ تعالیٰ علم اور حکمت والا ہے اور جو تم میں سے اس بات کی استطاعت

مِنۡكُمۡ طَوۡلًا اَنۡ يَّنۡكِحَ الۡمُحۡصَنٰتِ الۡمُؤۡمِنٰتِ

تم میں سے | طاقت | اس (بات) کی کہ نکاح کرے | آزاد مؤمنہ عورتوں سے

نہ رکھتا ہو کہ آزاد مؤمن عورتوں کو نکاح میں لا سکے

فَمِنۡ مَّا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ مِّنۡ فَتَيٰتِكُمُ الۡمُؤۡمِنٰتِ‌ ؕ وَاللّٰهُ

تو وہ (نکاح کرے) اُن (کنیزوں) سے جن کے تم مالک ہو | تمہاری مؤمنہ کنیزوں میں سے | اور اللہ

تو وہ مومن کنیزوں کو نکاح میں لا سکتا ہے جو تمہارے قبضہ میں آ گئی ہوں اور اللہ تمہارے ایمان کو

اَعۡلَمُ بِاِيۡمَانِكُمۡ‌ ؕ بَعۡضُكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡضٍ‌ ۚ فَانۡكِحُوۡهُنَّ بِاِذۡنِ اَهۡلِهِنَّ

بہتر جانتا ہے | تمہارے ایمانوں کو | تم ایک دوسرے کے ہم جنس ہو | پس نکاح کرو اُن سے | اُن کے مالکوں کی اجازت سے

بہتر جانتا ہے (انسان ہونے کے لحاظ سے) تم ایک دوسرے کی جنس سے ہو اس لئے تم ایسی کنیز عورتوں کو ان کے مالکوں کی اجازت سے

وَاٰتُوۡهُنَّ اُجُوۡرَهُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ مُحۡصَنٰتٍ غَيۡرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا

اور دو انہیں | اُن کے مہر | دستور کے مطابق | پاکدامن ہوں | نہ شہوت پرست بدکردار | اور نہ

نکاح میں لے آؤ اور دستور کے مطابق انہیں ان کے مہر ادا کر دو اس صورت میں کہ وہ پاکدامن ہوں بدکردار نہ ہوں اور نہ چوری چھپے

مُتَّخِذٰتِ اَخۡدَانٍ‌ ۚ فَاِذَاۤ اُحۡصِنَّ فَاِنۡ اَتَيۡنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيۡهِنَّ

غلط دوستیاں کرنے والیاں | پھر جب وہ نکاح کر لیں | پھر اگر وہ (کنیزیں) کریں | بے حیائی کا کام | تو اُن پر

(غیروں سے) دوستی رکھنے والی ہوں پھر جب یہ (کنیز) عورتیں نکاح میں آ جائیں تو اگر ان سے بے حیائی کا کام سرزد ہو

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۴) (۱۴) اور شوہر والی عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے۔ مگر وہ کنیزیں (جن کے کافر شوہر دارالحرب میں زندہ موجود ہوں اور عورتیں جنگی قیدی کی حیثیت سے مسلمانوں کے پاس ہوں، وہ تمہارے لئے حلال ہیں) اللہ نے ان احکام کو تم پر فرض کر دیا ہے اور ان مذکورہ بالا محرمات کے علاوہ دوسری عورتوں میں سے کسی ایک سے، ان کا مہر ادا کر کے نکاح میں لانے کی غرض سے، نہ کہ شہوت رانی کے لئے، نکاح درست ہے اور جن سے نکاح کر لیا، ان کا مقررہ مہر ادا کرنا لازم ہے۔ ہاں اگر وہ خوشی سے مقررہ مہر میں سے کچھ چھوڑ دیں تو کوئی گناہ نہیں۔ بلاشبہ اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

افعال: مَلَكَتْ: (ملك) وہ مالک ہوئی۔ ماضی مونث غائب مَلَكَ يَمْلِكُ ۔ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ: جن کے مالک ہوئے تمہارے دائیں ہاتھ۔ کفار سے تمہاری ملکیت میں آئیں۔ کنیزیں۔

اسماء: مُحْصَنٰتُ: (از حصن قلعہ) بیاہی ہوئی عورتیں جو شوہروں کی حفاظت میں ہوتی ہیں۔ مُحْصِنِيْنَ: نکاح کرنے والے مرد۔ مُسَافِحِيْنَ: زنا کار مرد۔ اُجُوْر: دام۔ اجر۔ مزدوری یعنی مہر۔

نِصۡفُ مَا عَلَى الۡمُحۡصَنٰتِ مِنَ الۡعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنۡ خَشِيَ

آدھی سزا | اُس سے جو | آزاد عورتوں پر ہے | سزا میں سے | یہ | اُس کے لئے ہے | جو ڈرتا ہے

تو انہیں آزاد عورتوں کے مقابلے میں آدھی سزا دی جائے گی یہ (حکم) ان لوگوں کے لئے ہے جنہیں تم میں سے

الۡعَنَتَ مِنۡكُمۡ ؕ وَاَنۡ تَصۡبِرُوۡا خَيۡرٌ لَّـكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿٢٥﴾

گناہ سے | تم میں سے | اور اگر تم صبر کرو | تو بہتر ہے | تمہارے لئے | اور اللہ | بڑا بخشنے والا | نہایت رحم والا ہے

گناہ میں پڑنے کا خوف ہو اور اگر صبر کرو تو تمہارے لئے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے

يُرِيۡدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَـكُمۡ وَيَهۡدِيَكُمۡ سُنَنَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ

اللہ چاہتا ہے | کہ واضح کردے | تمہارے لئے | اور دکھادے تم کو | راستے | اُن لوگوں کے | جو تم سے پہلے ہوئے

اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہارے لئے (احکام شرعی) واضح کردے اور تمہیں ان لوگوں کے حالات بتادے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں

وَيَتُوۡبَ عَلَيۡكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ﴿٢٦﴾ وَاللّٰهُ يُرِيۡدُ اَنۡ يَّتُوۡبَ

اور رحم کرے | تم پر | اور اللہ | جاننے والا | حکمت والا ہے | اور اللہ چاہتا ہے | کہ رحم کرے

اور تم پر رحم کرے اور اللہ تعالیٰ جاننے والا اور حکمت والا ہے اور اللہ تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ تم پر

عَلَيۡكُمۡ وَيُرِيۡدُ الَّذِيۡنَ يَتَّبِعُوۡنَ الشَّهَوٰتِ اَنۡ تَمِيۡلُوۡا مَيۡلًا

تم پر | اور چاہتے ہیں | وہ لوگ | جو پیروی کرتے ہیں | خواہشات کی | کہ تم پھر جاؤ (حق سے) | پھر جانا

رحم فرمائے اور وہ لوگ جو نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑے ہیں چاہتے ہیں کہ تم (راہِ راست سے) بہت دُور

عَظِيۡمًا ﴿٢٧﴾ يُرِيۡدُ اللّٰهُ اَنۡ يُّخَفِّفَ عَنۡكُمۡ ۚ وَخُلِقَ الۡاِنۡسَانُ

حد سے زیادہ | اللہ چاہتا ہے | کہ وہ ہلکا کردے | تم سے (بوجھ) | اور انسان پیدا کیا گیا ہے

جا پڑو اللہ تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ تم سے بوجھ ہلکا کرے اور (حقیقت یہ ہے کہ) انسان کمزور

ضَعِيۡفًا ﴿٢٨﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَاۡكُلُوۡۤا اَمۡوَالَـكُمۡ بَيۡنَكُمۡ

کمزور | اے ایمان والو! | نہ کھاؤ | اپنے مال | آپس میں

پیدا کیا گیا ہے۔ اے ایمان والو! آپس میں ناجائز طریقوں سے ایک دوسرے کا مال

بِالۡبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنۡ تَكُوۡنَ تِجَارَةً عَنۡ تَرَاضٍ مِّنۡكُمۡ

ناجائز طور پر | مگر صرف | (یہ) کہ | ہو | تجارت | رضامندی سے | تمہاری آپس کی

نہ کھاؤ ہاں اگر باہمی رضامندی سے تجارت ہو (تو یہ درست ہے)

وَلَا تَقۡتُلُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمۡ رَحِيۡمًا ﴿٢٩﴾

اور نہ قتل کرو | آپس میں (ایک دوسرے کو) | بلاشبہ | اللہ | ہے | تم پر | نہایت رحم والا

اور (آپس میں) ایک دوسرے کو قتل نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ تم پر بڑا رحم کرنے والا ہے

وَمَنۡ يَّفۡعَلۡ ذٰلِكَ عُدۡوَانًا وَّظُلۡمًا فَسَوۡفَ نُصۡلِيۡهِ نَارًا ؕ

اور جو (کوئی) | کرے گا | ایسا | سرکشی | اور ظلم سے | **توجلد** ہم ڈال دیں گے اُس کو | دوزخ میں

اور جو کوئی سرکشی اور ظلم سے ایسا کام کرے گا ہم عنقریب اسے آگ میں داخل کر دیں

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۵) اور جسے آزاد شریف عورت سے نکاح کرنے کی طاقت نہ ہو۔اس کے لئے بہتر ہے کہ مومنہ کنیز سے نکاح کرے۔ تمہارے ایمان کا پورا حال خدا ہی جانتا ہے آزاد اور کنیز سب ایک ہی جنس سے ہیں اور اس کنیز سے نکاح اس کے مالک کی اجازت سے کرنا درست ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ ان کنیزوں کے مہر دستور کے مطابق ادا کردیئے جائیں اور وہ باعصمت عورت رہنا چاہتی ہوں۔ نہ شہوت رانی کے ارادہ سے نکاح کرتی ہوں اور نہ یارانہ گانٹھنے کے لئے۔ پھر اگر وہ نکاح کرنے کے بعد زنا کی مرتکب ہوں تو ان کو آزاد عورتوں کی سزا سے نصف (۵۰ کوڑے) سزا ہے۔اور کنیزوں سے نکاح کرنا اس شخص کے لئے ہے جو زنا کے جرم میں مبتلا ہونے سے ڈرے' ورنہ ضبط اور صبر سے کام لے کر ان سے نکاح نہ کرنا ہی بہتر ہے اور اللہ بڑا بخشنے والا رحم والا ہے۔

نوٹ: غلام اور کنیز: اسلام سے پہلے پوری دنیا اور تمام مذاہب میں غلامی کا عام رواج تھا۔لہٰذا مخالف اقوام کے ساتھ برابری کی بنیاد پر اسلام میں جنگی قیدیوں کے لئے تفصیلی قوانین دیئے گئے۔اور جنگی قیدیوں کی کفالت کا ذمہ دار' قیدیوں کے مالکوں (آزاد' احرار) کو بنایا گیا۔اور ان غلاموں اور کنیزوں کے حقوق وفرائض کا تعین کیا گیا۔ساتھ ہی بار بار غلاموں کو آزادی دینے کو بہت بڑی نیکی قرار دیا جس سے آہستہ آہستہ دنیا سے غلامی کو ختم کرنے کی راہ ہموار ہوئی۔ بالآخر عصر حاضر میں ۱۹۵۲ء سے بین الاقوامی طور پر غلامی کو ختم کرنے کا عہد کیا گیا ہے جو کہ اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہے۔ (التفسیر المنیر۔د۔وھبۃ زحیلی)

(۲۶) یہ احکام اللہ نے اس لئے نازل فرمائے ہیں کہ تم پر دین کی ضروری باتیں واضح کر کے بیان کردے اور پہلی امتوں پر جو قوانین اور احکام نازل ہوئے۔وہ تمہیں بتائے اور تم پر متوجہ ہو اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

(۲۷) ان مذکورہ بالا احکام کے بیان کرنے سے' اللہ کو تم پر رحم کرنا مقصود ہے اور جو لوگ خواہش نفس کی پیروی کرتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ ان کی طرح تم بھی حق سے پھر کر نفسانی خواہشات کے غلام بن جاؤ۔

(۲۸) اللہ تعالٰی نے جو کنیز مومنہ سے نکاح کی اجازت فرمائی ہے اس کا مقصد تمہارے لئے سہولت پیدا کرنا ہے کیونکہ انسان پیدائشی' فطری طور پر کمزور پیدا ہوا ہے وہ اپنے طبعی جذبات کو روک نہیں سکتا۔اس لئے اللہ نے تمام جائز رشتے بتادیئے ہیں۔

(۲۹) مسلمانو! تم آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طور پر مثلاً چوری' خیانت' جوا' ناجائز قبضہ وغیرہ سے نہ کھاؤ۔البتہ آپس کی رضامندی سے (بذریعہ) تجارت کے جو مال حاصل کیا جائے وہ درست ہے اور ایک دوسرے کو ناحق قتل نہ کرو۔بلاشبہ اللہ تم پر بڑا مہربان ہے۔

انعال: اَھۡل: مالک۔سرپرست۔ مُتَّخِذٰتِ: پکڑنے والیاں' (دوست) بنانے والیاں۔ اَخۡدَانٍ: درپردہ آشنا۔ چھپا دوست۔ تَمِیۡلُوۡنَ: یہ مَیۡلٌ سے ہے۔تم جھکتے ہو۔مائل ہوتے ہو۔مضارع (مَالَ یَمِیۡلُ)۔

اسماء: فَتَیٰتِ: لونڈیاں۔ عَنَتَ: گناہ' بدکاری۔مشقت وہلاکت۔ سُنَنَ: (واحد سُنَّۃٌ) طریقہ' راستہ۔

وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبٰٓئِرَ

اور ہے | یہ | اللہ کے لئے | آسان | اگر | تم پرہیز کرو | اُن کبیرہ گناہوں سے

اور اللہ تعالیٰ کے لئے ایسا کرنا بہت ہی آسان ہے۔ اگر تم ان بڑے بڑے گناہوں سے جن سے تمہیں

مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ

جن سے تم کو منع کیا جاتا ہے | تو ہم دُور کردیں گے تم سے | تمہارے چھوٹے گناہ | اور داخل کریں گے تم کو

منع کیا گیا ہے باز رہو تو ہم ضرور تمہارے (چھوٹے چھوٹے) قصور معاف کر دیں گے اور تمہیں

مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ

عزت کے مقام میں | اور تمنا نہ کرو | اُس کی | جس چیز سے بزرگی دی اللہ نے | تم میں سے بعض کو

ایک باعزت مقام میں داخل کریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر جو فضیلت دی ہے اس کے بارے میں

عَلٰى بَعْضٍ ۭ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ۭ وَلِلنِّسَآءِ

بعض پر | مردوں کے لئے | حصہ ہے | اُس میں سے | جو اُنہوں نے کمایا | اور عورتوں کے لئے (بھی)

آرزوئیں نہ کرو، مردوں کے لئے وہی حصہ ہے جو وہ کمائیں اور عورتوں کے لئے

نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۭ وَسْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

حصہ ہے | اُس میں سے | جو اُنہوں نے کمایا | اور مانگو | اللہ سے | اُس کا فضل | بیشک | اللہ

وہ جو وہ کمائیں اور اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل طلب کرو بے شک اللہ تعالیٰ

كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۳۲﴾ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ

ہے | ہر چیز کو | جاننے والا | اور ہر ایک کے لئے | ہم نے مقرر کئے | وارث

کو ہر چیز کا علم ہے۔ اور والدین اور قریبی رشتہ دار جو کچھ بطور ترکہ چھوڑ جائیں

مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۭ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ

اس مال کے جو چھوڑا ہو | ماں باپ | اور نزدیکی رشتہ داروں نے | اور وہ لوگ (جن سے) | کوئی وعدہ کیا ہو تم نے

اس سب کے لئے ہم نے حقدار مقرر کر دیئے ہیں اور جن لوگوں سے تم عہد و پیمان کر لو

فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿۳۳﴾

تو دو انہیں | اُن کا حصہ | بلاشک | اللہ | ہر چیز پر | گواہ (ہے)

انہیں بھی ان کا حصہ دو بے شک اللہ تعالیٰ ہر بات پر شاہد ہے

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ

مرد | نگران ہیں | عورتوں پر | بسبب اس کے | کہ بزرگی دی | اللہ نے | بعض کو

مرد عورتوں کے نگران ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان میں سے بعض کو

عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ۭ فَالصّٰلِحٰتُ

بعض پر | اور بسبب اس کے | جو وہ خرچ کرتے ہیں | اپنے مالوں میں سے | پس نیک بیبیاں

بعض پر فضیلت دی ہے اور اس لئے کہ مرد اپنا مال (عورتوں پر) خرچ کرتے ہیں پس نیک عورتیں (خاوندوں کی)

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۳۰) اور جو کوئی سرکشی اور ظلم سے حرام مال کھائے گا اور ناحق کسی کو قتل کرے گا۔ ہم اس کو دوزخ کی آگ میں ڈالیں گے۔ اور اللہ کیلئے یہ سزا دینا آسان ہے۔

(۳۱) جو شخص کبیرہ گناہوں جیسے شرک' کفر' زنا' چوری' ناحق قتل' والدین کی نافرمانی' جھوٹ' جھوٹی شہادت اور رحمت الٰہی سے ناامیدی وغیرہ سے پرہیز کرے گا' اللہ اس کے صغیرہ گناہ معاف کر کے اسے عزت سے جنت میں داخل کرے گا۔

(۳۲) اور اللہ نے مختلف انسانوں کو جن فضیلتوں سے نوازا ہے ان کی بے جا تمنا نہ کیا کرو' جیسا کہ بعض خواتین نے یہ تمنا کی تھی کہ کاش ہم بھی مرد ہوتے اور تجارت' جہاد' مال غنیمت اور گواہی و میراث میں نصف کی بجائے پورا حصہ ہمیں بھی ملتا۔ ان سے کہا گیا کہ اللہ کی تقسیم اور فیصلوں پر راضی رہو' اللہ کے ہاں نیک اعمال کے بدلے کے لحاظ سے مرد و عورت برابر ہیں اور تمہیں اللہ نے جو مقام دیا ہے۔ اسی کے مطابق اللہ کا فضل طلب کرتے رہو۔ اس لئے کہ اللہ اپنے بندوں کے حالات اور حاجات سے اچھی طرح واقف ہے۔

(۳۳) جو مال والدین اور قریبی رشتہ دار چھوڑ کر فوت ہو جائیں ہم نے اس کے وارث مقرر کر دیئے ہیں اور جن لوگوں سے تم **عہد موالات** کر چکے ہو ان کو ان کا مقررہ حصہ ادا کرو۔ بلاشک اللہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔ (ف) اسلام سے پہلے عرب میں جو لوگ آپس میں بھائی چارہ کر لیتے تھے اسے **عقد موالات** کہتے تھے اسی طرح حضورؐ نے مدینہ جا کر مہاجرین و انصار میں بھائی چارہ بنا دیا تھا جسے **عقد مواخات** کہتے ہیں ان کو ایک دوسرے کی میراث ملتی تھی' اس آیت میں ان کا چھٹا حصہ مقرر ہوا۔ بعد میں یہ حکم بھی منسوخ ہو گیا اور اب دوستوں اور حلیفوں کے لئے صرف وصیت کی جا سکتی ہے۔ مقررہ حصہ کوئی نہیں۔

افعال: نُصْلِیْ: (اِصْلَاءٌ سے۔ صَلْیٌ)۔ ہم آگ میں ڈالیں گے' ہم داخل کریں گے۔ (مضارع)۔ عَقَدَتْ: اس نے عہد و پیمان باندھا۔ ماضی مونث غائب۔ (عَقَدَ یَعْقِدُ)۔

اسماء: مَوَالِیَ: واحد مَوْلٰی۔ وارث۔ آقا۔ آزاد کیا ہوا غلام۔ چچا زاد بھائی۔

قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ۭ وَالّٰتِيْ

(تو) ہوتی ہیں فرمانبردار | حفاظت کرنے والیاں | غیر حاضری میں | اللہ کی حفاظت سے | اور وہ عورتیں

فرمانبردار اور (مردوں کی) غیر حاضری میں اللہ کی عنایت سے (عزت و آبرو کی) حفاظت کرنے والیاں

تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ

کہ تمہیں خوف ہو | اُن کی نافرمانی کا | اُنہیں نصیحت کرو | اور اُن سے الگ رہو | خواب گاہوں میں

ہوتی ہیں اور جن عورتوں کی سرکشی کا تمہیں اندیشہ ہو تو پہلے انہیں نصیحت کرو اور ان کو بستر خواب پر تنہا چھوڑ دو اور

وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ۭ

اور مار دو ان کو (حسب ضرورت) | پھر اگر وہ تمہارا کہا مان لیں | تو تلاش نہ کرو | اُن پر کوئی | راہ

(پھر بھی نہ مانیں تو) انہیں مارو اور اگر مان جائیں تو پھر ان کے خلاف کوئی سختی نہ کرو

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ۝ ٣٤ وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ

بلاشک | اللہ | ہے | بلند | بڑی شان والا | اور اگر | تم کو خوف ہو | مخالفت کا

یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ بہت بلند اور بہت بڑا ہے۔ اور اگر تمہیں ان (میاں بیوی) کے درمیان نااتفاقی

بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا

اُن دونوں (میاں بیوی) کے درمیان | تو مقرر کرو | ایک منصف | مرد کے کنبہ والوں میں سے | اور ایک منصف

کا اندیشہ ہو تو ایک "ثالث" خاوند کے کنبے سے اور ایک بیوی کے

مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ۭ

عورت کے کنبہ والوں میں سے | اگر وہ دونوں اصلاح کرنا چاہیں | تو موافقت پیدا کرے گا | اللہ | ان دونوں میں

کنبے سے مقرر کرو اگر وہ دونوں دل سے اصلاح چاہیں، تو اللہ تعالیٰ ضرور ان کے درمیان باہمی موافقت پیدا کر دے گا۔

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ۝ ٣٥ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا

بیشک | اللہ | ہے | (سب کچھ) جاننے والا خبردار | اور عبادت کرو | اللہ کی | اور شریک نہ ٹھہراؤ

بیشک اللہ تعالیٰ (سب کچھ) جاننے والا اور (ہر ایک بات کی) خبر رکھنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو

بِهٖ شَيْـــًٔـا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى

اس کے ساتھ | کسی کو | اور والدین سے | احسان (کرو) | اور رشتہ داروں سے | اور یتیموں

اس کا شریک نہ بناؤ اور (چاہیئے کہ) تم والدین کے ساتھ، رشتہ داروں کے ساتھ، یتیموں

وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ

اور مسکینوں | اور قریبی ہمسایہ | اور اجنبی ہمسایہ

اور مسکینوں کے ساتھ اور پڑوسیوں کے ساتھ جو رشتہ دار ہوں یا اجنبی اور پاس کے

وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ

اور ہم مجلس | اور | مسافر | اور غلاموں سے، جن کے تم مالک ہو

اُٹھنے بیٹھنے والوں کے ساتھ اور مسافروں کے ساتھ اور لونڈی، غلاموں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۳۴) مرد عورتوں کے منتظم نگران اور ذمہ دار ہیں کیونکہ اللہ نے انہیں عورتوں پر عقل، حزم، قوت، جہاد و قتال، کامل نماز و روزہ، نبوت، خلافت، امامت، اذان، خطبہ، جماعت، جمعہ، تکبیر تشریق، شہادت حدود و قصاص و میراث و اختیار نکاح و طلاق اور ثبوت نسب میں فضیلت بخشی ہے اس سبب سے کہ وہ اپنے مال کو عورتوں کے مہر ادا کرنے اور نان ونفقہ دینے میں خرچ کرتے ہیں پس چونکہ اللہ نے ان کے حقوق کی حفاظت فرمائی کہ مردوں کو ان کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی وصیت کردی ہے۔ اس لئے نیک عورتوں بھی پر واجب ہے کہ اپنے شوہروں کی فرمانبرداری اور ان کی عدم موجودگی میں ان کی عزت اور گھر بار کی حفاظت کریں اور جن عورتوں سے نافرمانی کا اندیشہ ہو اول انہیں نصیحت کرنی چاہئے اور باز نہ آئیں تو بستروں میں ان سے علیحدہ رہنا چاہئے اور مناسب مار پیٹ سے اصلاح کا کام لینا چاہئے، پھر جو مان جائیں تو ان پر کسی قسم کی سختی نہ کرنی چاہئے بلاشک اللہ بلند اور عظمت والا ہے۔

(۳۵) اگر میاں بیوی کے درمیان مخالفت کا اندیشہ ہو تو حکام اور امت کے صالح لوگوں کو حکم ہے کہ ایک آدمی مرد کے خاندان والوں میں سے اور ایک آدمی عورت کے رشتہ داروں میں سے منصف مقرر کریں وہ دونوں منصف اگر میاں بیوی میں صلح کرانی چاہیں گے تو اللہ ضرور ان میں مطابقت پیدا کردے گا، بے شک اللہ سب کچھ جانتا اور ہر چیز سے واقف ہے۔

اسماء: قَوّٰامُوْنَ: واحد قَوّٰامٌ: محافظ۔ ذمہ دار۔ سرپرست۔ برتر۔ (عورتوں پر مردوں کی فطری برتری وسرپرستی)۔ قٰنِتٰتٌ: فرمانبردار عورتیں۔ نُشُوْز: خاوند کی حکم عدولی کرنا۔ نافرمانی کرنا۔ مَضَاجِعِ: سونے کی جگہ۔ بچھونا۔ شِقَاقٌ: (از شق) عداوت، لڑائی۔ مخالفت۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۣ ﴿۳۶﴾ الَّذِيْنَ
بیشک | اللہ | پسند نہیں کرتا | اُس شخص کو | جو ہو | مغرور | بے جا فخر کرنے والا | جو
اور یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ غرور کرنے والوں اور بڑی بڑی باتیں کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (یعنی) ان کو جو

يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ
بخل کرتے ہیں | اور حکم کرتے ہیں | لوگوں کو (بھی) | بخل کا | اور چھپاتے ہیں | جو کچھ
بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بخل کی تعلیم دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جو (مال)

اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا
دے رکھا ہے انہیں | اللہ نے | اپنے فضل سے | اور | ہم نے تیار کر رکھا ہے | کافروں کے لئے | عذاب
انہیں دے رکھا ہے اسے چھپاتے ہیں اور ایسے منکروں کے لئے ہم نے رُسوا کن عذاب

مُّهِيْنًا ۚ ﴿۳۷﴾ وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَ
رُسوا کرنے والا | اور وہ لوگ | جو خرچ کرتے ہیں | اپنے مال | دکھاوے کے لئے | لوگوں کو | اور
تیار کیا ہے اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی پسند نہیں کرتا، جو صرف لوگوں کے دکھاوے کے لئے مال خرچ کرتے ہیں اور

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ
نہیں ایمان رکھتے | اللہ پر | اور نہ روز آخرت پر | اور وہ شخص | کہ ہو شیطان
اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور شیطان جس کا ساتھی

لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ﴿۳۸﴾ وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ
اس کا ساتھی | سو وہ بُرا ساتھی ہے | اور کیا (نقصان) تھا اُن کا | اگر وہ ایمان لے آتے | اللہ
ہو جائے تو یقیناً وہ برا ساتھی ہے، اور ان کا کیا بگڑتا اگر وہ اللہ تعالیٰ اور

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ
اور روز | آخرت پر | اور خرچ کرتے | اُس میں سے | جو دیا اُنہیں | اللہ نے
آخرت کے دن پر ایمان لاتے اور اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق میں سے (اس کی راہ میں) خرچ کرتے

وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ﴿۳۹﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ
اور اللہ اُن کو خوب جانتا ہے | بلاشبہ | اللہ | ظلم نہیں کرتا | ذرہ برابر
اور اللہ تعالیٰ ان سے خوب واقف ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کسی پر ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا اگر

وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا
اور اگر | ہو | کوئی نیکی | (تو) دُگنا کردے گا اس کو | اور دے گا | اپنے پاس سے | اجر
(کسی نے) نیکی (کی) ہو تو اللہ تعالیٰ اسے دوگنا کر دے گا اور اپنے پاس سے بہت بڑا

عَظِيْمًا ﴿۴۰﴾ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا
بہت بڑا | پھر کیا (حال) ہوگا | جب ہم لائیں گے | ہر ایک امت سے | گواہ | اور لائیں گے
اجر دے گا پھر کیا حال ہوگا اس دن جبکہ ہم ہر ایک امت میں سے ایک گواہ لائیں گے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۳۶) اس آیت میں دین کا خلاصہ بیان فرمایا ہے کہ اللہ ہی کی عبادت کرو۔ اور اس کی ذات وصفات وعبادت میں کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور ماں باپ اور قریبی رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، رشتہ دار یا اجنبی ہمسایوں، ہمنشینوں، ساتھ بیٹھنے والوں، مسافروں اور غلاموں سے اچھا سلوک کرو۔ کیونکہ بلاشبہ اللہ، مغرور ڈینگیں مارنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

(۳۷) وہ جو خود کنجوس ہیں اور لوگوں کو بھی کنجوسی کرنے کا حکم دیتے ہیں اور اللہ نے جو مال اپنے فضل سے انہیں دیا ہے اس کو چھپاتے ہیں ایسے متکبر، نعمت کے ناشکروں کے لئے ہم نے سخت رسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(۳۸) اور جو لوگ ریاکاری سے مال خرچ کرتے ہیں اور دل سے اللہ اور روزِ قیامت پر ایمان نہیں رکھتے، ان کے لئے بھی وہی عذاب ہے اور ان کا ساتھی شیطان ہے اور وہ بہت ہی برا ساتھی ہے۔

(۳۹) اور اگر وہ لوگ اللہ اور روز آخر پر ایمان لاتے اور اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے اس کی راہ میں خرچ کرتے تو ان کا کیا بگڑتا، اور اللہ ان کو خوب جانتا ہے۔

(۴۰) اللہ کسی پر ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا بلکہ نیک عمل کرنے والوں کو ان کی نیکی کا دُگنا اجر دے گا اور اپنے پاس سے مزید بھی بہت سا انعام عطا فرمائے گا۔

افعال: اَعْتَدْنَا: (اعتادٌ) ہم نے تیار کیا۔ (ماضی)۔ سَآءَ: (ازسُوْء) اس نے برا کیا۔ تَكُ: یہ اصل میں تَكُوْنَ تھا (کَوْنٌ:) ہونا، ہوگی، تو ہوگا۔ (مضارع)۔

اسماء: جَار: ہمسایہ (الجار الجُنُب:) دور کا یا غیر رشتہ دار یا غیر مسلم ہمسایہ۔ جَنْب: پہلو۔ صَاحِب بِالْجَنْبِ. رفیق۔ ہم نشین۔ مُخْتَالًا: متکبر۔ مُهِيْنٌ: (ازاهانت) ذلیل کرنے والا۔ قَرِيْنٌ: ساتھی، ہم نشین۔

بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ﴿٤١﴾ يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

آپ کو | ان پر | گواہ | اس دن | چاہیں گے | وہ لوگ | جنہوں نے کفر کیا

اور (پھر) آپ کو ان سب پر گواہ بنائیں گے، تو جن لوگوں نے راہ کفر اختیار کی ہے اور رسول کی

وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَلَا يَكْتُمُوْنَ

اور نافرمانی کی | رسول کی | کاش | ہموار کردی جائے | ان پر | زمین | اور وہ نہ چھپا سکیں گے

نافرمانی کی ہے وہ اس دن تمنا کریں گے کہ کاش انہیں مٹی میں ملا دیا جائے اور (اس دن) اللہ تعالیٰ سے کوئی

اللّٰهَ حَدِيْثًا ﴿٤٢﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ

اللہ سے | کوئی بات | اے ایمان والو! | نزدیک نہ جاؤ | نماز کے

بات پوشیدہ نہ رکھ سکیں گے۔ اے ایمان والو! جب تم نشے کی حالت میں ہو

وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا

اس حال میں کہ تم | نشے میں ہو | یہاں تک کہ | تم جان لو | جو کچھ | تم کہتے ہو | اور نہ

تو نماز کا ارادہ نہ کرو جب تک تمہیں معلوم نہ ہو کہ تم (نماز میں) کیا کہہ رہے ہو اور اسی طرح

جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ

جنابت کی حالت میں | مگر | عبور کرتے ہوئے | راستہ | جب تک کہ | تم غسل نہ کرلو | اور اگر | تم ہو

جنابت کی حالت میں (نماز نہ پڑھو) جب تک کہ غسل نہ کرلو، سوائے حالت سفر کے اور اگر تم

مَّرْضٰى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ

بیمار | یا | سفر میں | یا آئے | کوئی تم میں سے | قضائے حاجت سے

بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی آدمی قضائے حاجت سے ہو کر آ

اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا

یا قربت کی ہو | بیویوں سے | پھر نہ | پاؤ تم | پانی | تو تیمم کرو | مٹی

یا تم نے بیوی سے قربت کی ہو اور پھر پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم

طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

پاک سے | پھر مسح کرو | اپنے منہ کا | اور اپنے ہاتھوں کا | بیشک | اللہ | ہے

کرلو اور چہرے اور ہاتھوں پر مسح کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ معاف

عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿٤٣﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا

بڑا معاف کرنے والا | بخشنے والا | کیا نہیں دیکھا آپ نے | اُن کو جنہیں | دیا گیا | ایک حصہ

کرنے والا اور بخشش والا ہے کیا آپ نے ان لوگوں کی حالت نہیں دیکھی جنہیں کتاب الٰہی (کے علوم) میں

مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا

کتاب کا | وہ خرید لیتے ہیں | گمراہی | اور چاہتے ہیں | کہ | تم بھی بہک جاؤ

سے ایک حصہ دیا گیا تھا وہ گمراہی اپنا رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تم بھی راہ راست

(۴۱) قیامت کے روز، جب اللہ تعالیٰ ہر امت کے نبی کو اپنی اُمت پر گواہ کے طور پر پیش کرے گا اور آپ ﷺ کو اپنی اُمت کے کفار پر گواہ لائے گا اور آپ ﷺ ان کے برے عقائد اور برے اعمال کی شہادت دیں گے تو ان کفار کا کیسا برا حال ہوگا۔

(۴۲) اس روز یہ کافر، اللہ و رسول کے نافرمان، آرزو کریں گے کہ کاش! انہیں زمین کے ساتھ ہموار کر دیا جائے کہ ان سے کوئی پوچھ گچھ نہ ہو اور وہ اللہ سے کوئی بات بھی نہیں چھپا سکیں گے کیونکہ اس روز ان کے ہاتھ پاؤں خود انہی کے خلاف گواہی دیں گے۔

(۴۳) اسلام کے شروع میں نشہ کی حرمت کا حکم ابھی نازل نہ ہوا تھا اس وقت کسی صحابی نے نماز میں نشہ کی وجہ سے قرأت غلط پڑھی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اے مسلمانو! نشے کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ۔ اس لئے کہ نماز میں جو کچھ تم پڑھتے ہو وہ تمہیں سمجھ بھی آئے، نشے کی حالت میں بندہ بولتا ہے، لیکن سمجھتا نہیں۔ یہ حکم شراب کی حرمت کی طرف پہلا حکم اور قدم تھا۔ بعد میں نشہ کو نماز اور غیر نماز، ہر حال میں حرام کر دیا گیا۔ اور جنابت کی حالت میں نماز نہ پڑھو جب تک غسل نہ کر لو مگر مسافر ہو تو جائز ہے اور جواز کی صورت یہ ہے کہ اگر بیمار ہو یا مسافر ہو یا پیشاب پاخانہ سے آیا ہو یا عورت سے مباشرت کی ہو اور پانی نہ ملے تو تیمم کر کے نماز پڑھ لو۔ اس طرح کہ پاک مٹی پر دونوں ہاتھ مار کر منہ اور ہاتھوں کا مسح کرو، بیشک اللہ تعاف کرنے والا بڑا بخشنے والا ہے۔

اسماء: سُکٰرٰی: (از سُکْرٌ) مست، مدہوش۔ عَابِرِیْ: (عابرین واحد عَابِر) عبور کرنے والا۔ غَآئِط: بیت الخلاء۔ صَعِیْدٌ: دھول، زمین کی مٹی۔

السَّبِيْلَ ﴿٤٤﴾ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا

راہِ حق سے | اور اللہ | خوب جانتا ہے | تمہارے دشمنوں کو | اور کافی ہے | اللہ (ہی) | دوست

بھٹک جاؤ اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کو اچھی طرح جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی دوستی اور

وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ﴿٤٥﴾ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ

اور کافی ہے | اللہ (ہی) | مددگار | بعض اُن میں سے | جو یہودی ہیں | بدلتے ہیں | کلام کو

اللہ تعالیٰ کی مدد ہی کافی ہے۔ یہودیوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو لفظوں کو ان کی اصل

عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ

اس کے مواقع سے | اور کہتے ہیں | ہم نے سن لیا | اور مانا نہیں | اور سُن | تجھے کچھ نہ سنائی دے

جگہ سے ہٹا دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم نے سنا لیکن ہم مانتے نہیں اور (کہتے ہیں اے نبی!) سنو! (تمہیں) کچھ سنائی نہ دے

وَّرَاعِنَا لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّيْنِ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ

اور (بولتے ہیں) راعنا | مروڑ کر | اپنی زبانوں کو | اور طعن کرتے ہوئے | دین میں | اور اگر وہ

اور راعنا کا لفظ زبانیں مروڑ مروڑ کر کہتے ہیں اور یہ دین میں طعنہ زنی کی غرض سے کرتے ہیں اگر یہ (اس طرح)

قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا

(یہ) کہتے | کہ ہم نے سن لیا | اور مان لیا | اور آپ سنئے | اور ہماری طرف توجہ فرمایئے | تو بہتر ہوتا

کہتے کہ "ہم نے سنا اور اطاعت کی"۔ اور آپ (ہماری بات) سنیں اور ہماری طرف توجہ فرمائیں تو یہ ان کے لئے

لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ

اُن کے لئے | اور زیادہ درست ہوتا | لیکن لعنت بھیج دی ان پر | اللہ نے | اُن کے کفر کی وجہ سے

یقیناً بہتر اور درست ہوتا لیکن (حقیقت یہ ہے) کہ ان کے (مسلسل) کفر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے

فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٤٦﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا

پس وہ ایمان نہ لائیں گے | مگر تھوڑے سے | اے لوگو! | جنہیں کتاب دی گئی | ایمان لاؤ

ان پر لعنت کر دی پس ایک قلیل تعداد کے سوا یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے۔ اے اہل کتاب! جو کتاب (قرآن) ہم نے (اب) نازل

بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ

اس پر | جو نازل کیا ہم نے | تصدیق کرنے والا | اُس کی جو | تمہارے پاس ہے | پہلے اس کے | کہ

کی ہے جو ان (سابقہ) کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو تمہارے پاس موجود ہیں تو تم اس کتاب پر اس وقت سے پہلے ایمان

نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓي اَدْبَارِهَآ اَوْ نَلْعَنَهُمْ

ہم مٹا ڈالیں | چہروں کو | پھر اُلٹ دیں ان کو | ان کی پشتوں کی طرف | یا | ہم لعنت بھیج دیں ان پر

لے آؤ کہ ہم لوگوں کے چہرے مسخ کر کے ان کو ان کی الٹی جانب کی طرف بنا دیں یا ان پر اس طرح لعنت کر دیں

كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿٤٧﴾

جیسا کہ ہم نے لعنت بھیج دی تھی | ہفتہ کے دن (شکار کرنے) والوں پر | اور ہے | اللہ کا حکم | (ضرور) ہونے والا

جس طرح ہم نے "اصحاب سبت" پر لعنت کی تھی اور اللہ کا حکم پورا ہو کر رہتا ہے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۴۴) یہود جنہیں تورات دی گئی تھی وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور تمہیں بھی گمراہ کرنا چاہتے ہیں۔

(۴۵) اے مومنو! جو لوگ تمہارے دشمن ہیں اللہ انہیں خوب جانتا ہے اور اللہ تمہارا کافی دوست اور مددگار ہے۔

(۴۶) یہودی، تورات میں حضورؐ کی بیان شدہ نشانیوں کو تبدیل کر کے لوگوں کو گمراہ کرتے کہ یہ آخری نبی نہیں ہے۔ اسی طرح **راعنا** کا لفظ بولتے جس کا ظاہری معنی یہ تھا کہ ہماری رعایت اور انتظار کیجئے۔ لیکن درپردہ اس کے اپنی زبان میں غلط معنی نکالتے۔ بظاہر حضورؐ کے سامنے کہتے کہ ہم نے آپ کا پیغام رسالت سن لیا ہے۔ جبکہ دل میں کہتے کہ ہم اسے مانتے نہیں ہیں۔ پھر آپس میں کہتے کہ اگر یہ سچا نبیؐ ہوتا تو ہماری اس بے ادبی کو ضرور جان لیتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس کے مقابلے میں اگر وہ یوں کہتے کہ ''ہم نے سن لیا اور مان لیا'' یا **راعنا** کا لفظ بدنیتی سے کہنے کی بجائے یوں کہتے'' کہ اے اللہ کے نبیؐ! ہماری بات سنئے اور ہمارا انتظار کیجئے، ہمیں موقع دیجئے کہ ہم بات کو اچھی طرح سمجھ لیں'' تو یہ ان کے لئے بہت بہتر ہوتا۔ اور یہ لوگ ہدایت پا جاتے۔ لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا، لہٰذا اپنے اس کفرانِ نعمت کی وجہ سے لعنت میں گرفتار ہوئے اور ایمان کی دولت سے محروم رہے۔

(۴۷) اے اہل کتاب! قرآن پر جو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا ہے اور تورات و انجیل کی تصدیق کرتا ہے ایمان لاؤ قیامت سے پہلے جس میں ہم کئی بدبختوں کے چہروں کے خدوخال مٹا کر پیچھے کی طرف الٹ دیں گے یا یوم سبت کی بے حرمتی کرنے والے یہود کی طرح اپنی رحمت سے پھٹکار دیں گے اور اللہ کا حکم ٹل نہیں سکتا۔

افعال: نَطۡمِسَ: (از طَمۡسٌ) ہم مٹاتے ہیں۔ مسخ کرتے ہیں۔ مضارع (طَمَسَ یَطۡمِسُ) ۔نَرُدَّ: (از رَدٌّ) ہم لوٹاتے ہیں، پھیرتے ہیں۔ (مضارع) رَدَّ یَرُدُّ۔

اسماء: غَیۡرَ مُسۡمَعٍ: تو نہ سنایا جائے، تو کچھ نہ سنے۔ یہود یہ بات بددعا کے طور پر کہتے تھے۔ رَاعِنَا: ہماری طرف متوجہ ہو۔ رَاعِیۡنَا: ہمارا چرواہا۔ لَیٌّ: زبان پھیرنا موڑنا۔ اَقۡوَمَ: بہت درست، برموقع۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ

بلاشبہ | اللہ | نہیں بخشے گا | (اس بات کو) کہ شریک ٹھہرایا جائے | اُس کا | اور بخش دے گا | جو (گناہ) | سوائے

بیشک اللہ تعالیٰ یہ (جرم) نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ (کسی کو) شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے سوا جو گناہ وہ جس کو

ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى

اس کے ہے | جس کو | چاہے گا | اور جو کوئی | شریک ٹھہرائے | اللہ کا | تو اس نے باندھا

چاہے بخش دے گا اور جس نے (کسی) کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرایا اس نے یقیناً

اِثْمًا عَظِيْمًا ﴿٤٨﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ

جھوٹ | بہت بڑا | کیا نہیں دیکھا آپ نے | اُن لوگوں کو | جو پاک سمجھتے ہیں | اپنے آپ کو

بہت بڑا گناہ کیا' کیا آپ نے ان لوگوں کی حالت نہیں دیکھی جو اپنی پاکبازی کی خود تعریف کرتے ہیں

بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿٤٩﴾ اُنْظُرْ

حالانکہ اللہ (ہی) | پاک کرتا ہے | جسے چاہے | اور ظلم نہیں کیا جائے گا ان پر | دھاگے (برابر) | دیکھئے!

حالانکہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے پاک کر دے اور کسی پر ذرہ برابر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ دیکھئے تو

كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿٥٠﴾

کیسا | باندھتے ہیں | اللہ پر | جھوٹ | اور کافی ہے یہی | کھلا گناہ

یہ لوگ اللہ تعالیٰ پر کس طرح بہتان باندھ رہے ہیں اور صریح مجرم ہونے کے لئے تو یہی کافی ہے

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ

کیا نہیں دیکھا آپ نے | اُن لوگوں کو | جنہیں دیا گیا (ایک) حصہ | کتاب کا | وہ ایمان لاتے ہیں

کیا آپ نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جنہیں کتاب الٰہی میں سے کچھ حصہ دیا گیا تھا (باوجود اس کے) وہ بتوں

بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ

بتوں پر | اور شیطانوں پر | اور کہتے ہیں | اُن کی نسبت | جو کافر ہیں | کہ یہ لوگ

اور شیطانوں پر ایمان لاتے ہیں اور کافروں کی نسبت کہتے ہیں کہ مسلمانوں

اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ﴿٥١﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

زیادہ درست ہیں | مؤمنوں کی نسبت | راستے کے (لحاظ سے) | یہی لوگ ہیں | جنہیں

زیادہ تو یہ لوگ راہ راست پر ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ

لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ﴿٥٢﴾

لعنت کی ہے ان پر اللہ نے | اور جس پر | لعنت کرے اللہ | آپ ہرگز نہ پائیں گے | اس کے لئے | کوئی مددگار

لعنت کی ہے اور جس پر اللہ تعالیٰ لعنت کرے تو تم کسی کو اس کا مددگار نہ پاؤ گے

اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا ﴿٥٣﴾

کیا اُنہیں کچھ حصہ حاصل ہے | (اللہ کی) حکومت میں؟ | پھر تو وہ نہ دیں گے | لوگوں کو | ذرا بھی

کیا ان کا (اللہ کی) بادشاہت میں کوئی حصہ ہے؟ (اگر ایسا ہوتا) تو وہ لوگوں کو ذرہ برابر چیز بھی نہ

آیت نمبر

(۴۸) بیشک اللہ شرک کا گناہ ہرگز نہیں بخشے گا اور اس کے سوائے اور دوسرے گناہوں میں سے جو چاہے گا بخش دے گا۔ کیونکہ اس کی ذات وصفات اور عبادت میں کسی کو اس کا شریک ٹھہرانا' اس پر بہت بڑا بہتان باندھنا ہے۔

(۴۹) یہود ونصاریٰ کہتے تھے نحن ابناؤُ اللّٰہ و احباؤُہٗ یعنی ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں یا ہم تو بچوں جیسے معصوم لوگ ہیں۔ ہم سے کسی جرم پر مواخذہ نہ ہوگا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ جو لوگ اپنے آپ کو پاک و بے گناہ سمجھتے ہیں بالکل جھوٹے ہیں بلکہ وہی پاک ہوسکتا ہے جسے اللہ پاک کرے انہیں ان کے اعمال کی پوری سزا دی جائے گی اور دھاگے' تار برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

(۵۰) دیکھئے وہ اللہ کے بیٹے اور اس کے محبوب ہونے کا دعویٰ کر کے اللہ پر کتنی جھوٹی تہمت لگاتے ہیں۔ ان کے مجرم ہونے کے لئے یہی دلیل کافی ہے۔

(۵۱) (یہود مدینہ کے بڑے بڑے رہنماؤں نے' کفار قریش کو مسلمانوں کے خلاف ابھارنے اور اپنے ساتھ ملانے کے لئے مکہ میں اُن سے ملاقات کی' اور مشرکین قریش سے کہا کہ تم مسلمانوں کے مقابلے میں زیادہ صحیح دین پر ہو' اس لئے کہ تم حاجیوں کی خدمت کرتے ہو) قرآن مجید فرماتا ہے کہ دیکھو! تورات کا علم رکھنے کے باوجود' صرف بغض و عناد کی وجہ سے' اہل کتاب نے' بت پرستی اور شرک میں مبتلا قریش کو اہل ایمان وتوحید' مسلمانوں کے مقابلے میں بہتر قرار دیا۔ یہ کتنی بڑی خیانت اور ظلم ہے۔

(۵۲) ایسے ہی لوگوں پر اللہ نے لعنت کی ہے۔ اور جسے اللہ لعنت کرے اس کا کوئی مددگار نہیں۔

(۵۳) کیا ان یہود کو سلطنت سے کچھ حصہ مل گیا ہے کہ وہ اس میں سے کسی اور کو کچھ بھی دینا نہیں چاہتے؟ یعنی ان کے پاس کچھ اختیار نہیں ورنہ یہ اپنے بخل کی وجہ سے لوگوں کو بھوکا ماردیتے جیسا کہ ان کے پاس سابقہ کتابوں کا علم ہے لیکن یہ آخری نبی کے بارے میں سچی بات کسی کو نہیں بتاتے۔

اسماء: **فَتِیْل**: کھجور کی گٹھلی کا دھاگہ۔ ذرہ برابر۔ حقیر چیز کے لئے بولا جاتا ہے۔ **جِبْتٌ**: اوہام۔ ہر وہ چیز جو اللہ کے سوا پوجی جائے۔ ساحر۔ کاہن۔ یہ سحر کے لئے بھی بولا جاتا ہے۔ **طَاغُوْت**: کاہن۔ شیطان۔ گمراہی کا علمبردار۔ **نَقِیْرًا**: کھجور کی گٹھلی کا چھوٹا سا گڑھا۔ ذرہ برابر۔ کچھ بھی۔

أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَآ آتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ

یا وہ حسد کرتے ہیں | لوگوں سے | اس پر جو دیا اُنہیں اللہ نے | اپنے فضل سے

یا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے لوگوں کو جو کچھ عطا کیا ہے اس پر یہ جلتے ہیں

آتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا

ہم نے تو دی ہے | آلِ ابراہیمؑ کو | کتاب | اور دانائی | اور دی ہم نے اُنہیں | حکومت

ہم نے خاندان ابراہیمؑ کو کتاب اور حکمت دی اور انہیں عظیم الشان سلطنت بھی

عَظِيْمًا ﴿٥٤﴾ فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ

بہت بڑی | سو ان میں سے | کوئی تو ایمان لایا | اُس پر | اور کوئی | رُک گیا | اس سے

عطا کی پھر بعض تو ان میں سے ایمان لائے اور بعض نے اس سے روگردانی کی

وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ﴿٥٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا

اور کافی ہے | دوزخ | بھڑکتا ہوا | بیشک | جنہوں نے انکار کیا | ہماری آیتوں سے

اور (ان کے لئے) جہنم کی دہکتی ہوئی آگ ہی کافی ہے۔ یقیناً جن لوگوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا

سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ۭ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ

جلد ہی ہم ڈال دیں گے انہیں | آگ (میں) | جب | جل جائیں گی | اُن کی کھالیں

ہم عنقریب انہیں (دوزخ کی) آگ میں جھونکیں گے جب ان کی کھالیں جل جائیں گی

بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

تو ہم بدل دیں گے ان کی کھالیں | اَور کھالوں سے | تا کہ چکھتے رہیں وہ | عذاب | بیشک | اللہ

تو ہم ان کو دوسری (نئی) کھالوں سے بدل دیں گے تا کہ وہ (پھر) عذاب کا مزہ چکھیں بیشک اللہ

كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿٥٦﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

ہے | زبردست | حکمت والا | اور وہ لوگ (جو) | ایمان لائے | اور عمل کئے | نیک

بڑا غالب اور حکمت والا ہے اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل بھی کئے

سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ

ہم انہیں داخل کریں گے | جنتوں میں | کہ بہتی ہیں | جن کے نیچے | نہریں | ہمیشہ رہیں گے وہ اُن میں

ہم عنقریب انہیں ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے

لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۡ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ﴿٥٧﴾

ان کے لئے | ان میں | بیویاں (ہوں گی) | پاک صاف | اور ہم داخل کریں گے انہیں | گھنے سائے میں

وہاں ان کے لئے پاک صاف بیویاں ہوں گی اور ہم (جنت کے) گھنے سائے میں ان کو جگہ دیں گے

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ

بلاشبہ | اللہ | حکم دیتا ہے تم کو | کہ ادا کرو | امانتیں | اُن کے مالکوں کو

(یاد رکھو) اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ حق داروں کو ان کی امانتیں لوٹا دیا

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۵۴) یا محض حسد کی وجہ سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نبی ہونا پسند نہیں کرتے۔ حالانکہ آپؐ کا نبی ہونا' کوئی حیرانی' تعجب کی بات نہیں۔ آپؐ سے پہلے آل ابراہیمؑ میں سے بہت سے لوگوں کو ہم نے نبی بھی بنایا بادشاہ بھی۔ اور آپؐ بھی آل ابراہیمؑ سے تعلق رکھتے ہیں۔

(۵۵) یہود میں سے بعض تو رسولؐ اللہ پر ایمان لے آئے جیسے حضرت عبداللہ بن سلام وغیرہ' اور بعض منکر ہی رہے جیسے حی بن اخطب و کعب بن الاشرف وغیرہ' پس ان کی سزا کے لئے دوزخ کی آگ کافی ہے۔

(۵۶) بلاشبہ جو لوگ اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں اللہ انہیں دوزخ میں ڈال دے گا۔ جب ان کی کھالیں جل جایا کریں گی تو اللہ اور کھال پیدا کر دیا کرے گا تا کہ وہ مسلسل عذاب کا مزہ چکھتے رہیں۔ بلاشک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

(۵۷) اور وہ لوگ جو ایمان لا کر اخلاص کے ساتھ نیک عمل کرتے ہیں اللہ ان کو جنتوں میں داخل کرے گا۔ جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور وہ وہاں ہمیشہ کے لئے رہیں گے اور انہیں وہاں بیویاں ملیں گی ہر طرح کی کمزوریوں سے بالکل پاک ہوں گی اور وہ جنت کے گھنے سایہ میں داخل کئے جائیں گے۔

افعال: صَدَّ: (از صَدٌّ) اس نے روکا یا خود رُکا (لازم و متعدی دونوں معنی ہیں)۔ ماضی۔ صَدَّ یَصُدُّ۔ نَضِجَتْ: (از نَضْجٌ) گل جائیں گی۔ پک جائیں گی۔ ماضی مونث۔

اسماء: سَعِیْرٌ: دوزخ کی آگ۔ جُلُوْدٌ: واحد جلدٌ کھال۔ ظِلًّا ظَلِیْلًا: ٹھنڈا سایہ۔ گھنا سایہ۔ گھنی چھاؤں۔

وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اور جب فیصلہ کرو | درمیان | لوگوں کے | تو فیصلہ کیا کرو | انصاف سے | بلاشبہ | اللہ

اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے لگے تو عدل و انصاف سے فیصلہ کرو، یہ بہت اچھی

نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًاۢ بَصِيْرًا ﴿۵۸﴾

بہت اچھی | نصیحت کرتا ہے تم کو | اس کے ساتھ | بیشک | اللہ | ہے | سننے والا | دیکھنے والا

بات ہے جس کی اللہ تعالیٰ تمہیں نصیحت کرتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا اور سب کچھ دیکھنے والا ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ

اے ایمان والو! | حکم مانو اللہ کا | اور حکم مانو | (اس کے) رسول کا

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو

وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِىْ شَىْءٍ فَرُدُّوْهُ

اور حاکموں کا | اپنے میں سے | پھر اگر تم میں اختلاف ہو جائے | کسی بات پر | تو لوٹا دو اس کو

اور ان لوگوں کی اطاعت کرو جو تم میں سے صاحب اختیار ہیں پھر اگر کسی بات میں اختلاف کرنے لگو

اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

اللہ | اور (اُس کے) رسول کی طرف | اگر تم | ایمان رکھتے ہو | اللہ | اور روزِ

تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو، اگر تم اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر

الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿۵۹﴾ اَلَمْ تَرَ

آخرت پر | یہ کام | بہتر ہے | اور بہت اچھا ہے | انجام (کے لحاظ سے) | کیا نہیں دیکھا آپ نے

ایمان رکھتے ہو۔ یہی تمہارے لئے بہتر ہے اور اسی کا انجام اچھا ہے۔ کیا آپ نے ان لوگوں کی حالت

اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ

اُن لوگوں کو | جو دعویٰ کرتے ہیں | کہ وہ | ایمان لائے | اُس پر | جو اُترا | آپ کی طرف (قرآن)

پر غور نہیں کیا جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اس (کلام) پر ایمان رکھتے ہیں، جو آپ پر نازل ہوا

وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْۤا اِلَى الطَّاغُوْتِ

اور اس پر جو اُترا | آپ سے پہلے | وہ چاہتے ہیں | کہ مقدمہ لے جائیں | شیطان کی طرف

اور اس پر بھی جو آپ سے پہلے نازل ہوا (لیکن) چاہتے یہ ہیں کہ شیطان کو اپنا حاکم بنائیں

وَقَدْ اُمِرُوْۤا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ؕ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ

حالانکہ ان کو حکم دیا جا چکا ہے | کہ اس کو نہ مانیں | اور چاہتا ہے | شیطان | کہ انہیں گمراہ کردے

حالانکہ انہیں حکم دیا گیا ہے کہ وہ اس کا انکار کریں اور شیطان چاہتا ہے کہ انہیں بڑی دور کی

ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿۶۰﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ

گمراہی دور کی | اور جب ان سے کہا جاتا ہے | (کہ) آؤ | اُس کی طرف | جو نازل کیا | اللہ نے

گمراہی میں ڈال دے۔ اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ آؤ اس چیز کی طرف جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہے

آیت نمبر

(۵۸) اس آیت کی شان نزول یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز خانہ کعبہ کے کلید بردار عثمان بن ابی طلحہ سے خانہ کعبہ کی چابی لی تھی اور حضورؐ کے چچا حضرت عباسؓ نے اپنے لئے کعبہ کی کلید برداری اور دربانی کی درخواست کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ امانتیں ان کے مالکوں کا حق ہیں انہی کے حوالہ کرو چنانچہ چابی واپس عثمان کو دے دی گئی۔ اور وہ اسلام کے اس عدل وانصاف کو دیکھ کر مسلمان ہو گیا۔ یہاں ارشاد ہے کہ امانتیں' ان کے مالکوں کو پہنچا دیا کرو۔ اور جب کسی کام میں فیصلہ کیا کرو تو عدل وانصاف سے کیا کرو اللہ تمہیں اچھی نصیحت فرماتا ہے اللہ سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے۔

(۵۹) مسلمانو! اللہ ورسول اور مسلم حکام کا حکم مانو اور اگر کسی معاملہ میں اختلاف پیدا ہو تو اس کو اللہ اور رسول کی طرف رجوع کرو۔ اگر تم اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تمہارے لئے یہی بہتر راستہ ہے۔ (ف) اولوالامر میں مجتہدین وفقہاء وعلماء ومسلمان حکام سب داخل ہیں اور جب تک ان کا حکم کتاب وسنت کے مطابق ہو ان کی اطاعت واجب ہے۔

(۶۰) آپؐ نے ان منافقین کو بھی دیکھ لیا ہے جو بظاہر خیال کرتے ہیں کہ وہ قرآن اور پہلی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ وہ فیصلہ کے لئے اپنا مقدمہ شیطان کے پاس لے جانا چاہتے ہیں حالانکہ انہیں اس کا کہا ماننے سے منع کیا گیا ہے اور شیطان انہیں گہری گمراہی میں ڈالنا چاہتا ہے۔ (ف) اس آیت میں بشر نامی منافق اور اس کے ساتھیوں کی طرف اشارہ ہے جس کا ایک یہودی سے کچھ جھگڑا تھا یہودی تو اس کا فیصلہ حضور سے کرانا چاہتا تھا لیکن بشر یہ مقدمہ کعب بن اشرف یہودی کے پاس لے جانا چاہتا تھا مگر یہودی کے اصرار سے مجبوراً اسے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہونا پڑا۔ آپ نے فیصلہ یہودی کے حق میں کیا تو باہر آ کر بشر نے اس کو قبول نہ کیا اور فیصلہ کے لئے یہودی کو حضرت عمرؓ کے پاس لے گیا انہوں نے سارا قصہ سن کر اندر سے تلوار نکال کر بشر کی گردن اڑا دی کہ جو رسول کا فیصلہ نہ ماننے میں اس کا یہی فیصلہ کرتا ہوں اس پر بشر کے ورثاء ورفقاء حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر معذرت کے طور پر قسمیں کھانے لگے کہ عمرؓ کے پاس دوبارہ اپیل کرنے سے ہماری غرض آپؐ کی مخالفت نہ تھی بلکہ طرفین میں مطابقت کرانا مقصود تھا۔

افعال: رُدُّوْا: (ازرَدٌّ) پھیر دو تم' واپس کردو۔ امر حاضر۔ جمع مذکر۔ یَزْعُمُوْنَ: (اززَعْمٌ) وہ گمان کرتے ہیں۔ مضارع زَعَمَ یَزْعُمُ۔
اسماء: نِعْمَ: اچھا ہے۔ نِعِمَّاھِیَ: وہ کتنی اچھی چیز ہے۔ تَاوِیْل: کسی لفظ کا صحیح مصداق یا تعبیر بیان کرنا۔ انجام۔

وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ

اور رسول کی طرف | تو آپ دیکھتے ہیں | منافقوں کو | (کہ) وہ دور رہتے ہیں | آپ سے

اور رسول کی طرف (آؤ) تو آپ منافقوں کو دیکھیں گے کہ وہ آپ

صُدُوْدًا ﴿٦١﴾ فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ بِمَا

بہت دور | پھر کیا حال ہو | جب پہنچے انہیں | کوئی مصیبت | بسبب اس کے جو

دور دور رہتے ہیں، پھر کیسی حالت ہوتی ہے جب ان پر کوئی مصیبت ان کے اپنے ہی

قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ ۖ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَآ

کیا انہوں نے اپنے ہاتھوں | پھر آئیں آپ کے پاس | قسمیں اُٹھاتے ہوئے | اللہ کی | کہ نہیں تھا ہمارا ارادہ

ہاتھوں آ پڑتی ہے تو یہ آپ کے پاس قسمیں کھاتے ہوئے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ (ہم نے جو کچھ کیا اس سے)

اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ﴿٦٢﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۖ

سوائے بھلائی | اور موافقت کے | یہی ہیں وہ لوگ (کہ) | جانتا ہے | اللہ | جو کچھ اُن کے دلوں میں ہے

ہمارا مقصود صرف بھلائی اور باہمی تعلق جوڑنا ہی تھا یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ ان کے دلوں میں ہے

فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ

پس آپ اُن سے درگزر فرمائیں | اور نصیحت کریں اُنہیں | اور کہیں | اُن سے | اُن کے دلوں میں

اس لئے آپ ان سے چشم پوشی فرمائیں اور اُن کو نصیحت کرتے رہیں اور ایسی بات ان سے کہیں جو ان کے

قَوْلًا بَلِيْغًا ﴿٦٣﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ

اثر کرنے والی بات | اور نہیں بھیجا ہم نے | کوئی رسول | مگر اس لئے | کہ اُس کی اطاعت کی جائے

دل میں اتر جائے۔ اور ہم نے صرف اس لئے رسول بھیجے ہیں کہ ہمارے حکم کے مطابق ان کی

بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ

اللہ کے حکم سے | اور اگر وہ لوگ | جب انہوں نے ظلم کیا تھا | اپنی جانوں پر | آ جاتے آپ کے پاس

اطاعت کی جائے اور اگر اس وقت جب ان لوگوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا، آپ کے پاس آ جاتے

فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ

پھر معافی مانگتے | اللہ سے | اور بخشش مانگتا | اُن کے لئے | رسول (بھی) | تو وہ ضرور پاتے | اللہ کو

اور اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی چاہتے اور رسول (یعنی آپ) بھی ان کے لئے بخشش کی دعا کرتے تو وہ اللہ کو

تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿٦٤﴾ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى

بڑا توبہ قبول کرنے والا | رحم کرنے والا | پس قسم ہے آپ کے رب کی | وہ مومن نہیں ہوں گے | یہاں تک کہ

بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحمت والا پاتے، پھر قسم ہے تمہارے رب کی یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے

يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا

حاکم بنائیں آپ کو | اُس معاملہ میں | (کہ) جھگڑا ہو | ان کے درمیان | پھر وہ نہ پائیں

جب تک اپنے تمام جھگڑوں میں آپ کو حاکم نہ بنائیں، پھر آپ کے فیصلہ

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۶۱) جب ان منافقین سے کہا جاتا ہے کہ اللہ و رسولؐ کے فیصلہ کی طرف رجوع کرو تو وہ لوگ آپؐ کے پاس آنے سے رکتے ہیں۔

(۶۲) پھر ان منافقین کا کیسا برا حال ہو جب انہیں اپنے کئے کی سزا میں مصیبت پہنچے اور آپ کی خدمت میں اللہ کی قسمیں کھا کر یوں معذرت کریں کہ عمرؓ کے پاس مرافعہ کرنے سے ہماری غرض آپؐ کی مخالفت نہ تھی بلکہ جانبین میں مصالحت و موافقت کرانا مقصود تھا۔

(۶۳) اللہ ان کے دلی نفاق کو خوب جانتا ہے پس آپؐ ان کی سزا دہی سے منہ پھیرو۔ اور نصیحت کیجئے۔

(۶۴) اور رسول تو ہم اس لئے بھیجتے ہیں کہ اس کی اطاعت کی جائے اور اگر وہ لوگ اس جرم کے بعد توبہ کر کے آپؐ کے پاس آ کر اللہ سے مغفرت مانگتے اور رسولؐ بھی ان کی مغفرت کی دعا کرتے تو ضرور اللہ ان کی توبہ قبول کرتا اور ان پر رحم فرماتا۔

افعال: تَعَالَوْا: تم سب آؤ۔ امر۔ یَصُدُّوْنَ: (از صَدٌّ) وہ روکتے ہیں یا رُکتے اور منہ موڑتے ہیں۔ مضارع۔ صَدَّ یَصُدُّ۔

اسماء: صُدُوْدًا: روکنا۔

فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝۶۵

اپنے دل میں | تنگی | اس سے جو | فیصلہ کردیں آپ | اور وہ تسلیم کرلیں | پوری طرح تسلیم

اپنے دلوں میں تنگی نہ محسوس کریں اور (اسے) پوری طرح تسلیم کر لیں۔

وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا

اور اگر ہم | لکھ دیتے | اُن پر | کہ | قتل کرو | اپنے آپ کو | یا نکل جاؤ

اور اگر ہم ان پر یہ فرض کر دیتے کہ اپنے آپ کو قتل کرو یا اپنے گھروں

مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا

اپنے گھروں سے | تو وہ نہ کرتے ایسا | مگر تھوڑے (سے) | اُن میں سے | اور اگر وہ | کر لیتے

چھوڑ دو تو ان میں سے بہت ہی کم لوگ اس کی تعمیل کرتے اور اگر یہ لوگ، جس بات کی ان کو

مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ۝۶۶ وَّاِذًا

جو انہیں نصیحت کی جاتی ہے | تو ہوتا | بہتر | اُن کے لئے | اور زیادہ مضبوط رکھنے والا (ایمان کو) | اور اس وقت

نصیحت کی جاتی ہے، اس پر عمل کرتے، تو ان کے لئے بہتر اور ایمان کی پختگی کا ذریعہ ہوتا اور اس

لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝۶۷ وَّلَهَدَيْنٰهُمْ

ہم دیتے انہیں | اپنے یہاں سے | ثواب | بہت بڑا | اور ہدایت کرتے ہم انہیں

صورت میں ہم انہیں یقیناً اپنی طرف سے بہت بڑا اجر دیتے اور ضرور ان کو سیدھی راہ

صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝۶۸ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰۗىِٕكَ

راستہ سیدھا | اور جو کوئی | حکم مانے | اللہ | اور (اس کے) رسول کا | پس وہی ہوں گے

پر لگا دیتے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور رسول کی اطاعت کرے تو وہ آخرت

مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ

اُن لوگوں کے ساتھ | کہ انعام کیا | اللہ نے | جن پر | (یعنی) نبیوں | اور صدیقوں

میں ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا یعنی نبیوں، صدیقوں،

وَالشُّهَدَاۗءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰۗىِٕكَ رَفِيْقًا ۝۶۹ ۭ ذٰلِكَ

اور شہیدوں | اور صالح لوگوں میں سے | اور بہت اچھی ہے ان لوگوں کی رفاقت | یہ | فضل

شہیدوں اور نیک لوگوں کے ساتھ اور یہ لوگ بڑے ہی اچھے ساتھی ہیں۔ یہ کرم و

الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ۝۷۰ۧ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

فضل | اللہ کی طرف سے | اور کافی ہے | اللہ | جاننے والا | اے ایمان والو!

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہے۔ اے ایمان والو!

خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ۝۷۱

ساتھ لے لو | اپنی حفاظت کا سامان | پھر چل پڑو | دستے دستے | یا چل پڑو | اکٹھے

(دشمن کے مقابلہ کے لئے) حفاظت کا سامان ساتھ لے لو پھر جماعتوں کی شکل میں نکلو یا سب اکٹھے ہو کر (جہاد کے لئے) نکلو

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۶۵) سچا مومن وہی ہے جو اپنے جھگڑوں میں آپ ﷺ کو منصف بنائے اور آپ ﷺ کے فیصلہ کو نہایت خوشی سے منظور کرے اور اس سے ذرا بھی دل میں ناراضگی اور رنج کو دخل نہ دے اور پوری پوری اطاعت کرے۔

(۶۶) ان منافقین کی فطرت ہی ایسی ہے کہ اگر ہم ان پر بنی اسرائیل کی طرح توبہ کی قبولیت کے لئے آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرنا اور اپنے گھروں سے نکل جانا واجب کر دیتے تو تھوڑے ہی اس حکم کو مانتے اور اگر یہ لوگ آپ کی اطاعت اور آپ کے فیصلہ کو ہر امر میں پوری طرح سے تسلیم کر لیتے اور نصیحت کے مطابق عمل کرتے تو ان کے لئے دنیا اور آخرت میں بہتر تھا اور یہی سب سے بڑھ کر ان کے ایمان کی سچائی اور ثابت قدمی کا باعث ہوتا۔

(۶۷) اور انہیں اس پر اللہ کے ہاں سے اجر بھی بہت ملتا۔

(۶۸) اور اللہ کی طرف سے راہ راست کی ہدایت پاتے۔

(۶۹) جو لوگ اللہ و رسول کا حکم مانیں وہ لوگ جنت میں ان پاکیزہ ہستیوں یعنی نبیوں' صدیقوں' شہیدوں اور صالحین کے ساتھ ہوں گے' جن پر اللہ کا انعام و اکرام ہوا اور یہ کیسے اچھے ساتھی ہیں۔ (ف) **صِدّیق** جو دین کی ہر بات کی پوری تصدیق کرے جیسے ابوبکر صدیق اور **شہید** جو جہاد میں قتل ہو اور **صالح** جس کے احوال و اعمال صحیح ہوں اور معیت (ساتھ ہونے) سے مراد رحمت و فضل میں ان کے ساتھ شامل ہونا ہے۔

(۷۰) اللہ و رسول کی اطاعت کرنے والوں کو جو اجر دیا جائے گا وہ اللہ کا فضل ہے اور اللہ اپنے بندوں کو خوب جانتا ہے۔

(۷۱) مسلمانو! کفار کے مقابلہ کے لئے سامانِ جنگ اپنے ساتھ رکھو۔ دشمن کی طرف دستے دستے یا اکٹھے مل کر ایک لشکر کی شکل میں آگے بڑھو' جیسا کہ حالات کا تقاضا ہو ویسا ہی طرز عمل اختیار کرو۔

افعال: شَجَرَ: (از شَجر) اختلاف ہوا۔ جھگڑا ہوا۔ ماضی۔ (شَجَرَ یَشْجُرُ)۔ اِنْفِرُوْا: تم نکلو۔ کوچ کرو۔ امر حاضر۔ نَفَرَ۔ یَنْفِرُ۔
اسماء: حَرَجٌ: تنگی۔ تکلیف۔ حِذْرٌ: محفوظ مکان۔ بچاؤ۔ اسلحہ۔ ثُبَاتٌ: دستے۔ منفرد جماعتیں۔

وَإِنَّ مِنكُمْ لَمَن لَّيُبَطِّئَنَّ فَإِنْ أَصَابَتْكُم

اور بلاشک | تم میں سے | کوئی ایسا بھی ہے | جو سستی کرتا ہے نکلنے میں | پھر اگر | پہنچے تمہیں

اور (یاد رکھو) تم میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جو (ایسے موقع پر) ضرور سستی کریں گے پھر اگر تمہیں

مُّصِيبَةٌ قَالَ قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ إِذْ لَمْ أَكُن مَّعَهُمْ

مصیبت | تو وہ کہے گا | اللہ نے فضل کیا | مجھ پر | کہ نہ ہُوا میں | ان کے ساتھ

تکلیف پہنچی تو ایسا منافق کہے گا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بڑا احسان کیا کہ میں ان لوگوں کے ساتھ حاضر

شَهِيدًا ﴿٧٢﴾ وَلَئِنْ أَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللَّهِ لَيَقُولَنَّ كَأَن

حاضر | اور اگر | ملے تمہیں | فضل | اللہ کا | تو وہ ضرور کہے گا | گویا کہ

نہ تھا۔ اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہوا تو ضرور کہے گا گویا

لَّمْ تَكُن بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ مَوَدَّةٌ يَا لَيْتَنِي كُنتُ

نہ تھی | تمہارے اور اُس کے درمیان | (کوئی) دوستی | کاش کہ | میں (بھی) ہوتا

تم میں اور اس میں دوستی کا نام و نشان تک نہیں تھا کہ اے کاش! اگر میں ان لوگوں کے ساتھ ہوتا تو میں

مَعَهُمْ فَأَفُوزَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿٧٣﴾ فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

اُن کے ساتھ | تو حاصل کرتا | کامیابی | بڑی | پس لڑنا چاہئے | اللہ کی راہ میں

بھی عظیم الشان کامیابی حاصل کر لیتا' تو چاہئے کہ جو لوگ اس دنیاوی

الَّذِينَ يَشْرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ ۚ وَمَن يُقَاتِلْ

اُن لوگوں کو | جو بیچتے ہیں | زندگی | دنیا کی | بدلے آخرت کے | اور جو کوئی | لڑے

زندگی کو آخرت کی دائمی زندگی کے بدلے فروخت کر چکے ہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کریں

فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا

اللہ کی راہ میں | پھر وہ قتل ہو جائے | یا غالب رہے | جلد ہی ہم دیں گے اُسے | ثواب

اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرے پھر (خواہ) قتل ہو جائے یا غالب آئے (ہر حال) میں ہم اسے اجر عظیم

عَظِيمًا ﴿٧٤﴾ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

بڑا | اور کیا (عذر) ہے تمہارے لئے | کہ تم قتال نہیں کرتے | اللہ کی راہ میں

عطا کریں گے۔ اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں ان بے بس

وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ

اور کمزور | مردوں | اور عورتوں | اور بچوں (کی خاطر) | جو

مردوں، عورتوں اور بچوں (کی آزادی) کے لئے جنگ نہیں

يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ

کہتے ہیں | اے ہمارے رب! | نکال ہمیں | اس بستی سے | کہ ظالم ہیں

کرتے جو کہہ رہے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں اس بستی سے نکال جہاں کے باشندے بڑے ظالم

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۷۲) بلاشک تم میں سے بعض منافق ایسے نکلیں گے جو کفار کے ساتھ جنگ کرنے سے ضرور ہی پیچھے رہیں گے۔ پھر اگر مسلمانوں کو شکست ہو تو خوش ہو کر کہیں گے کہ ہم پر خدا کا فضل ہے کہ ہم ان کے ساتھ شریک نہ تھے ورنہ ہم بھی مارے جاتے۔

(۷۳) اور اگر اللہ کے فضل سے مسلمانوں کو فتح ہو تو یہ منافقین جنگ میں شرکت نہ کرنے پر حسرت کا اظہار کریں گے کہ کاش ہم مسلمانوں کے ساتھ جنگ میں ہوتے تو بڑی بھاری کامیابی حاصل کرتے اور مال غنیمت لوٹتے۔ گویا کہ تمہارے اور ان کے درمیان مال غنیمت کے حصول کے علاوہ اور کوئی تعلق ہی نہ تھا۔

(۷۴) پس ایسے مسلمانوں کو جو دنیا کی زندگی کے بدلے آخرت کی زندگی خریدتے ہیں اللہ کی راہ میں ضرور لڑنا چاہئے اور جو شخص اللہ کی راہ میں لڑ کر شہید ہو جائے یا غالب رہے تو اسے ہم بہت بڑا اجر دیں گے۔

افعال: يُبَطِّئَنَّ: (از بطوء) وہ دیر کرتا ہے۔ مضارع۔ اَصَابَ: (از صَوْب) وہ پہنچا۔ ماضی۔ مضارع يُصِيبُ۔ اَفُوْزُ: (از فَوْزٌ) میں کامیاب ہوں گا۔ مضارع (فَازَ يَفُوْزُ)۔

اسماء: شَهِيْدًا: حاضر۔ موجود۔ شریک۔

اَهۡلُهَا ۚ وَاجۡعَلۡ لَّنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ وَلِيًّا ۙۚ وَّاجۡعَلۡ لَّنَا

جس کے رہنے والے | اور بنا ہمارے لئے | اپنے ہاں سے | کوئی دوست | اور بنا | ہمارے لئے

ہیں، باہر نکال، اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حامی بنا دے اور اپنی طرف

مِنۡ لَّدُنۡكَ نَصِيۡرًا ؕ﴿۷۵﴾ اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا يُقَاتِلُوۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِ

اپنے ہاں سے | کوئی مددگار | جو لوگ | مومن ہیں | وہ لڑتے ہیں | راہ میں

کسی کو ہمارا یار و مددگار بنا۔ وہ لوگ جو ایمان رکھتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی راہ

اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا يُقَاتِلُوۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِ الطَّاغُوۡتِ

اللہ کی | اور جو | کافر ہیں | وہ لڑتے ہیں | شیطان کی راہ میں

میں جنگ کرتے ہیں اور جو لوگ کافر ہیں وہ شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں

فَقَاتِلُوۡۤا اَوۡلِيَآءَ الشَّيۡطٰنِ ۚ اِنَّ كَيۡدَ الشَّيۡطٰنِ كَانَ ضَعِيۡفًا ﴿۷۶﴾

پس تم لڑو | دوستوں سے | شیطان کے | بیشک | چال | شیطان کی | کمزور ہوتی ہے

تو تم شیطان کے حامیوں کے خلاف جنگ کرو بیشک شیطان کا مکر و فریب (بہت ہی) کمزور ہے۔

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ قِيۡلَ لَهُمۡ كُفُّوۡۤا اَيۡدِيَكُمۡ وَاَقِيۡمُوا

کیا نہیں دیکھا آپ نے | اُن لوگوں کو | جن سے کہا گیا تھا | کہ روک لو | ہاتھ اپنے | اور قائم کرو

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں حکم دیا گیا تھا۔ کہ (جنگ و جدال سے) ہاتھ روکے رہو اور نماز

الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيۡهِمُ الۡقِتَالُ

نماز | اور ادا کرو | زکوٰۃ | پس جب | فرض کیا گیا | اُن پر | جہاد

قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو پھر جب ان لوگوں پر جہاد فرض کر دیا گیا

اِذَا فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمۡ يَخۡشَوۡنَ النَّاسَ كَخَشۡيَةِ اللّٰهِ

(تو) ایک فریق | ان میں سے وہ ہے | جو ڈرتے ہیں لوگوں سے | جیسے ڈرنا چاہئے اللہ سے

تو اچانک ان میں سے ایک گروہ لوگوں سے اس طرح ڈرنے لگا جیسا کہ اللہ سے ڈرنا چاہئے

اَوۡ اَشَدَّ خَشۡيَةً ۚ وَقَالُوۡا رَبَّنَا لِمَ كَتَبۡتَ عَلَيۡنَا الۡقِتَالَ ۚ

یا اُس سے بھی زیادہ ڈرنا | اور کہنے لگے | اے رب ہمارے! | کیوں فرض کیا تو نے | ہم پر | قتال

بلکہ اس سے بھی زیادہ (خوف زدہ ہو گئے) اور کہنے لگے اے اللہ! تو نے ہم پر جہاد کو کیوں فرض قرار دے دیا

لَوۡلَاۤ اَخَّرۡتَنَاۤ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيۡبٍ ؕ قُلۡ مَتَاعُ الدُّنۡيَا

کیوں نہ | مہلت دی تو نے ہمیں | تھوڑی مدت تک | کہہ دیجئے | کہ سامان | دنیا کا

کیوں نہ ہمیں کچھ اور مہلت دی کہہ دیجئے کہ دنیا کا فائدہ

قَلِيۡلٌ ۚ وَالۡاٰخِرَةُ خَيۡرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۚ وَلَا تُظۡلَمُوۡنَ

تھوڑا ہے | اور آخرت | بہتر ہے | اس کے لئے | جو پرہیزگار ہے | اور نہیں | ظلم کیا جائے گا تم پر

بہت کم ہے۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اس کے لئے آخرت بہتر ہے اور تم پر ذرا بھی ظلم

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۷۵) مسلمانوں کی ہجرت مدینہ کے زمانے میں کفار مکہ نے بہت سے مومنوں کو ہجرت سے روک کر قید میں ڈال رکھا تھا۔ اور وہ رو رو کر اللہ سے آزادی کی دعائیں مانگتے تھے۔ اس موقع پر مسلمانانِ مدینہ سے کہا جا رہا ہے کہ کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں کمزور مردوں اور عورتوں اور بچوں کو ان ظالم مشرکین مکہ کے پنجے سے رہائی دلانے کے لئے ان سے لڑائی نہیں کرتے جو ان سے تنگ آ کر ہمیشہ دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! ہمیں ان ظالموں کی بستی سے نکال اور غیب سے ہمارا کوئی حمایتی اور مددگار بھیج۔ اور یہ ہمیشہ کے لئے آزاد مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ مظلوموں کو آزادی دلائیں۔

(۷۶) مومن تو اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے جنگ کرتا ہے اور کفار شیطان کو خوش کرنے کے لئے۔ اس لئے مسلمانو! تمہیں کفار سے جو شیطان کے دوست ہیں، جہاد کرنا لازم ہے، اور شیطان کی چال تو ہمیشہ کمزور ہی ہوتی ہے۔ اس آیت میں مسلمانوں کو تسلی دی گئی ہے کہ شیطانی ہتھکنڈوں اور شان و شوکت سے خوفزدہ نہ ہوں۔

اسماء: کَیْدٌ: مکر۔ فریب۔ چال۔

فَتِيْلًا ﴿۷۷﴾ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ

ذرا بھی | جہاں کہیں بھی تم ہو گے | پالے گی تمہیں | موت | اگرچہ تم ہو

نہ کیا جائے گا۔ تم جہاں کہیں بھی ہو موت تمہیں پاکر رہے گی اگرچہ تم مضبوط

فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ؕ وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ

مضبوط قلعوں میں | اور اگر پہنچے انہیں | (کوئی) بھلائی | تو کہتے ہیں | یہ

قلعوں کے اندر (چھپ کر) رہو۔ اور اگر ان کو کوئی بھلائی کی بات پیش آئے تو کہتے ہیں کہ یہ

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ

اللہ کی طرف سے ہے | اور اگر | پہنچے انہیں | (کوئی) مصیبت | تو کہتے ہیں | یہ

اللہ کی جانب سے ہے۔ اور اگر کوئی تکلیف پہنچے تو کہتے ہیں کہ یہ

مِنْ عِنْدِكَ ؕ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ

آپ کی طرف سے ہے | کہہ دیجئے | سب | اللہ کی طرف سے ہے | سو کیا (حال) ہے | ان لوگوں کا

آپ کی طرف سے ہے۔ آپ کہہ دیجئے: سب کچھ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے۔ تو ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے

لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ﴿۷۸﴾ مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ

کہ قریب نہیں | (کہ) سمجھیں | (کوئی) بات | جو پہنچتی ہے تجھے | بھلائی میں سے

کہ بات کو سمجھتے ہی نہیں۔ جو کچھ تجھے بھلائی پیش آتی ہے

فَمِنَ اللّٰهِ ۫ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ

تو وہ اللہ کی طرف سے ہے | اور جو | پہنچتی ہے تجھے | تکلیف کی قسم سے | تو وہ تیرے نفس کی طرف سے ہے

وہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے اور جو تکلیف تجھے پہنچتی ہے وہ تیرے اپنے نفس کی طرف سے ہے

وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۷۹﴾

اور بھیجا ہم نے آپ کو | (سب) لوگوں کے لئے | رسول | اور کافی ہے | اللہ (ہی) | گواہ

اور اے پیغمبرؐ! آپ کو تو ہم نے لوگوں کی طرف پیغام رساں بنا کر بھیجا ہے اور (آپؐ کے لئے) اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ

جس نے حکم مانا | رسول کا | اُس نے حکم مانا | اللہ کا | اور جو کوئی | منہ موڑے | تو نہیں بھیجا ہم نے آپ کو

جس کسی نے رسول کی اطاعت کی اس نے (درحقیقت) اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت کی اور جس نے منہ موڑ لیا تو (اے پیغمبرؐ!) ہم

عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ﴿۸۰﴾ وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۡ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ

ان پر | نگہبان | اور وہ کہتے ہیں | مان لیا | پھر جب نکلتے ہیں | آپ کے پاس سے

نے آپ کو ان کا ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجا۔ اور (یہ لوگ بظاہر تو) کہتے ہیں کہ ہم مانتے ہیں مگر جب آپؐ کے پاس سے اٹھ کر باہر

بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ؕ وَاللّٰهُ

تو رات کو سازش کرتے ہیں | کچھ لوگ | ان میں سے | برخلاف اس کے | جو آپ فرماتے ہیں | اور اللہ

جاتے ہیں تو ان میں سے کچھ لوگ آپؐ کے ارشاد کے خلاف راتوں کو مشورے کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۷۷) ان بعض مسلمانوں کی کمزوری کو آپؐ نے دیکھ لیا جو مکہ میں کفار سے سخت تکلیف اٹھانے کی وجہ سے کہتے تھے کہ ہمیں جہاد کرنے کی اجازت دی جائے لیکن ان سے یہی کہا کہ ابھی اپنے ہاتھوں کو جہاد سے روکے رہو بلکہ نماز اور زکوٰۃ وغیرہ ادا کرتے رہو یا تو لڑنے پر ایسا اصرار تھا کہ باوجود منع کرنے کے جہاد کی تمنا کرتے تھے لیکن پھر جب مدینہ میں مسلمانوں پر مشرکین سے جہاد کرنا فرض ہوا تو بعض ان میں سے کفار سے ایسے ڈرنے لگے کہ جیسے اللہ سے ڈرنا چاہئے بلکہ اس سے بھی زیادہ' اور یوں آرزو کرنے لگے کہ کیوں' ہمیں مزید کچھ عرصہ تک کفار سے جنگ سے بچنے کی مہلت نہیں دی گئی۔ ان سے کہہ دیجئے کہ دنیا کا آرام چندروزہ ہے اور پرہیزگاروں کے لئے آخرت کا اجر بہت بہتر ہے اور تم پر دھاگے برابر بھی ظلم نہیں ہوگا۔ لہٰذا جہاد اور شہادت کی موت سے خوف نہ کھاؤ۔

(۷۸) تم جہاں کہیں بھی ہو موت تمہیں ضرور آئے گی خواہ مضبوط قلعوں میں بند ہو کے بیٹھ رہو اور منافقین کا یہ حال ہے کہ جب انہیں دنیا میں عیش و آرام ملتا ہے تو اس کو اللہ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اگر کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ آپؐ کی وجہ سے ہے (نعوذ باللہ) کہہ دیجئے کہ آرام ہو یا تکلیف' سب اللہ کی طرف سے ہے' یہ منافقین کیسے بیوقوف ہیں کہ کوئی بات سمجھتے ہی نہیں۔

(۷۹) مومن کو سمجھنا چاہئے کہ جو بھلائی حاصل ہوتی ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو تکلیف پہنچتی ہے وہ اس کے اپنے نفس اور اعمال کی وجہ سے ہے اور ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خیر و شر پہنچانے کے لئے نہیں بلکہ لوگوں کی ہدایت کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے اس کی صداقت کے لئے اللہ کی گواہی کافی ہے۔

(۸۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ماننا بعینہٖ اللہ کا حکم ماننا ہے اور جو کوئی نہ مانے تو ہم نے آپؐ کو ان پر نگہبان اور ذمہ دار نہیں بنایا یعنی آپؐ سے ان کی بابت کوئی بازپرس نہ ہوگی۔

افعال: كُفُّوا: (از كَفٌّ) تم روکو' روکے رکھو۔ امر حاضر جمع مذکر۔ كَفَّ يَكُفُّ۔ يَخْشَوْنَ: (از خَشْيَةٌ) وہ ڈرتے ہیں۔ مضارع۔ خَشِيَ يَخْشٰى۔ اَخَّرْتَ: (از تَاخِيْر) تو نے مہلت دی۔ ماضی (اَخَّرَ يُؤَخِّرُ)۔ يُدْرِكْ: (اِدْرَاك از دَرْك) وہ پالے گا۔ مضارع۔ اَدْرَكَ ماضی۔ يَفْقَهُوْنَ: (از فِقْهٌ) وہ سمجھتے ہیں۔ مضارع۔

اسماء: اَيْنَ مَا: جہاں کہیں۔ بُرُوْج: واحد بُرْج' قلعے' عمارتیں۔ مُشَيَّدَة: مضبوط۔ حَدِيْث: بات۔

يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ

لکھ لیتا ہے | جو سازشیں وہ کرتے ہیں | پس چشم پوشی کیجئے | ان سے | اور بھروسہ کیجئے | اللہ پر

ان (سازشوں) کو لکھتا جاتا ہے جو وہ راتوں کو کرتے ہیں پس آپؐ ان سے چشم پوشی فرمائیں اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں

وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۸۱﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۭ وَلَوْ كَانَ

اور کافی ہے | اللہ (ہی) | کارساز | پس کیا نہیں | غور کرتے وہ | قرآن میں | اور اگر وہ ہوتا

اور اللہ تعالیٰ ہی کا کارساز ہونا کافی ہے۔ تو کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے اور اگر یہ

مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿۸۲﴾ وَاِذَا

غیر اللہ کی طرف سے | تو ضرور پاتے | اُس میں | اختلاف | بہت | اور جب

قرآن اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو اس میں لوگ بہت اختلاف پاتے اور جب

جَاۗءَھُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ۭ

آتی ہے ان کے پاس | کوئی خبر | امن کی | یا خوف کی | تو وہ اُسے مشہور کر دیتے ہیں

ان کے پاس امن یا خوف کی کوئی خبر پہنچتی ہے تو اسے (بغیر تحقیق کے) مشہور کر دیتے ہیں

وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْھُمْ لَعَلِمَهُ

اور اگر وہ اسے لوٹا دیتے | رسولؐ | اور صاحب اختیار لوگوں کی طرف | ان میں سے | تو سمجھ لیتے اسے

اور اگر اسے اللہ کے رسول کے سامنے اور صاحبِ اختیار لوگوں کے سامنے پیش کرتے تو جو حضرات

الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْھُمْ ۭ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

وہ لوگ جو | تحقیق کر سکتے ہیں | ان میں سے | اور اگر نہ ہوتا | فضل اللہ کا | تم پر

ان میں تحقیق کرنے والے ہیں وہ (اس خبر کی حقیقت) کو معلوم کر لیتے اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اُس کی

وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۳﴾ فَقَاتِلْ

اور اُس کی رحمت | تو تم پیروی کرتے | شیطان کی | تھوڑے لوگوں کے سوا | پس آپؐ جہاد کریں

رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے چند کے سوا اکثر لوگ شیطان کے پیچھے لگ جاتے۔ تو (اے پیغمبر!)

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ

راہ میں | اللہ کی | ذمہ داری نہیں آپ پر | مگر صرف اپنی جان کی | اور ترغیب دیجئے

اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرو آپؐ پر سوائے اپنی ذات کے کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اور مومنوں کو

الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ

مسلمانوں کو (جہاد کی) | قریب ہے کہ | اللہ | روک دے | لڑائی | کفار کی

جنگ کے لئے آمادہ کیجئے اللہ تعالیٰ جلد ہی ان لوگوں کا زور روک دے گا جنہوں نے راہ کفر اختیار کر رکھی ہے

وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ﴿۸۴﴾ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً

اور اللہ | بہت سخت ہے | لڑائی میں | اور بہت سخت ہے عذاب دینے میں | جو کوئی سفارش کرے | سفارش

اور اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ زور والا اور سزا دینے میں سب سے زیادہ سخت ہے۔ جو کوئی نیکی اور بھلائی کے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۸۱) وہ منافق حضورؐ کے سامنے ہر حکم پر کہتے ہیں ہم نے مان لیا اور اطاعت کی۔ لیکن جب مجلس سے باہر ہوتے ہیں تو ان میں سے کچھ لوگ رات کو آپ کے حکم کے خلاف مشورہ کرتے ہیں اور اللہ ان کے رات کے مشورے اور سازشیں سب ان کے اعمال ناموں میں لکھ لیتا ہے پس آپؐ ان سے انتقام لینے کا خیال نہ کیجئے بلکہ معاملہ اللہ پر چھوڑ دیئے اور اللہ ہی کافی کارساز ہے۔

(۸۲) کیا وہ منافق قرآن کے معانی میں غور نہیں کرتے کہ وہ کیسا مربوط' منظّم' کامل اور معجزانہ کلام ہے اگر وہ اللہ کے سوائے کسی اور کی طرف سے ہوتا۔ تو ضرور اس میں سخت اختلاف اور تضاد پایا جاتا۔

(۸۳) اور جب بعض کمزور وکم فہم مسلمانوں کو اسلامی جہادی لشکروں کے امن یا خوف (فتح یا شکست) کی کوئی بات معلوم ہوتی تو اسے عام لوگوں میں مشہور کر دیتے۔ جس سے کفار کو اسلام کے خلاف' تدبیر کرنے کا موقعہ ہاتھ آ جاتا' اگر یہ لوگ اس خبر کو رسولؐ اور آپؐ کے سرکردہ صحابہ سے بیان کرتے تو جو اس کی تہہ تک پہنچ سکتے تھے۔ وہ اس کی صحیح تدبیر معلوم کر لیتے اور انتشار و نقصان نہ پھیلتا اور اگر پیغمبر اور کتاب بھیج کر اللہ تم پر اپنا فضل اور رحمت نہ کرتا رہتا تو چند لوگوں کے سوا تم سب شیطان کی پیروی کرنے لگتے۔

(۸۴) جنگ اُحد میں وقتی شکست کے فوراً بعد مشکل حالات میں حضورؐ نے مسلمانوں کو ابوسفیان کے مقابلہ کے لئے وعدہ کے مطابق بدر صغریٰ کی طرف نکلنے کے لئے بلایا تو بعض نے حضورؐ کے ہمراہ جانے کو ناپسند کیا۔ اس پر آیت نازل ہوئی کہ آپ اللہ کی راہ میں کفار سے ضرور جہاد کیجئے خواہ ایک شخص بھی آپؐ کے ساتھ نہ ہو' آپؐ پر سوائے اپنی جان کے اور کسی کی ذمہ داری نہیں' اور مسلمانوں کو جہاد کے لئے ترغیب دیجئے عنقریب اللہ کفار کے دل میں رعب ڈال کر ان کو لڑائی سے روک دے گا' اللہ کا عذاب بہت سخت ہے۔ چنانچہ حضورؐ اپنے ستر ساتھیوں کے ساتھ' ابوسفیان کے ساتھ کئے گئے وعدہ کے مطابق' بدر صغریٰ تک بغرض جہاد تشریف لے گئے' تاہم اللہ نے کفار کو مرعوب کر دیا اور وہ میدان چھوڑ کر بھاگ گئے۔

افعال: بَرَزُوْا: (از بُرُوْز) وہ نکلے۔ ظاہر ہوئے۔ نکلتے ہیں۔ ماضی۔ بَیَّتَ: مشورہ کیا۔ اس نے رات کاٹی۔ رات کو مشورہ کیا۔ ماضی۔ یُبَیِّتُ مضارع۔ اَذَاعُوْا: (از اِذَاعَۃٌ) انہوں نے خوب پھیلایا۔ ماضی۔ یَسْتَنْبِطُوْنَ: (از اِسْتِنْبَاطٌ) وہ استخراج کرتے ہیں۔ مخفی معنیٰ نکالتے ہیں۔ نتیجہ اخذ کرتے ہیں۔ مضارع۔ حَرِّضْ (از تَحْرِیْض) ترغیب دے۔ امر حاضر۔ عَسٰی: قریب ہے۔ افعال مقاربہ سے ہے۔ یَکُفُّ: (از کَفٌّ) وہ روکتا ہے۔ مضارع۔ کَفَّ ماضی۔

اسماء: وَکِیْلٌ: کارساز۔ بَأْسٌ: جنگ' بَأْسًا: قوت سختی۔ تَنْکِیْلٌ: عذاب۔

حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً
نیک | ہوگا | اس کو | حصہ | اس میں سے | اور جو کوئی | سفارش کرے | سفارش
کام کی سفارش کرتا ہے اسے بھی اس نیکی (کے اجر) سے حصہ ملے گا اور جو برے کاموں کی سفارش

سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ
بُری | ہوگا | اس کے لئے (بھی) | حصہ | اس میں سے | اور ہے | اللہ
کرے گا اس کو اس برائی (کی سزا) میں سے حصہ ملے گا اور اللہ تعالیٰ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ﴿۸۵﴾ وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ
ہر چیز پر | نگہبان | اور جب تحفہ دیا جائے تمہیں سلام کا
ہر چیز کا نگہبان ہے اور (اے مسلمانو!) جب تمہیں (دعا دے کر) سلام کیا جائے تو تم اس سے بھی

فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
تو تحفہ دو اچھا اُس سے | یا لوٹا دو وُہی کلمہ | بلاشک | اللہ | ہے | ہر چیز کا
بہتر (الفاظ) میں سلام کا جواب دو یا (کم از کم) انہی الفاظ کو لوٹا دو اور یقیناً اللہ تعالیٰ ہر بات کا

حَسِيْبًا ﴿۸۶﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۗ لَيَجْمَعَنَّكُمْ
حساب کرنے والا | اللہ ہی ہے | کہ نہیں | کوئی معبود | سوائے | اُس کے | ضرور جمع کرے گا تمہیں
حساب لینے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ وہ ہے جس کے سوا ہرگز کوئی معبود نہیں وہ ضرور تمہیں قیامت

اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۗ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ﴿۸۷﴾
روز | قیامت میں | جس میں کوئی شک نہیں | اور کون ہے زیادہ سچا | اللہ سے بات میں
کے دن (اپنے حضور) جمع کرے گا جس (دن کے آنے) میں کوئی شک نہیں اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر سچی بات کس کی ہو سکتی ہے؟

فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ
پس تمہیں کیا ہوا | کہ منافقین کے بارے میں | دو گروہ ہو رہے ہو | اور اللہ (ہی) نے انہیں الٹا کر دیا
تو (مسلمانو!) تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقوں کے بارے میں دو گروہ بن گئے ہو اور اللہ تعالیٰ نے ان کی بدعملیوں کی وجہ سے

بِمَا كَسَبُوْا ۗ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ۗ وَمَنْ
اُن کے اعمال کی وجہ سے | کیا تم چاہتے ہو | کہ راہ راست پر لے آؤ | جنہیں | گمراہ کر دیا اللہ نے | اور جسے
ان (کی عقلوں کو) الٹا کر دیا۔ کیا تم چاہتے ہو کہ ایسے لوگوں کو راہ دکھاؤ جنہیں اللہ تعالیٰ نے گمراہ کر دیا ہے اور جس کو

يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۸۸﴾ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ
اللہ گمراہ کر دے | تو ہرگز نہ پائے گا تو | اُس کے لئے | (کوئی) راہ | وہ تو چاہتے ہیں | کہ کاش تم بھی کافر ہو جاؤ
اللہ تعالیٰ گمراہی میں ڈال دے اس کے لئے آپ کوئی راہ نہ پائیں گے۔ یہ لوگ تو اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ جس طرح

كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ
جس طرح وہ خود کافر ہو گئے | پھر تم سب ہو جاؤ | ایک جیسے | پس نہ بناؤ | اُن میں سے | (کوئی) دوست
انہوں نے راہ کفر اختیار کی ہے اسی طرح تم بھی کافر ہو جاؤ پھر تم سب ایک جیسے ہو جاؤ تو جب تک یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں

آیت نمبر

(۸۵) جو کوئی نیک کام کا حکم دے اس کو بھی اس کے ثواب سے ضرور حصہ ملتا ہے' جیسا کہ خود نیکی کرنے والے کو' اور برائی کا حکم دینے والے پر ایسا ہی وبال ہے' جیسا کہ خود برائی کرنے والے پر۔ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۸۶) جب کوئی مسلمان تم کو السلام علیکم کہے تو تم اس کے جواب میں اس سے بہتر الفاظ یعنی **وعلیکم السلام رحمة اللّٰه و برکاته** کہو ورنہ وہی لفظ لوٹا دو۔ بلاشبہ اللہ ہر چیز کا حساب کرنے والا ہے۔ لہٰذا اسلام اور جواب کو معمولی بات نہ سمجھو۔

(۸۷) اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں وہ ضرور ہی تم سب کو قیامت کے روز جس کے آنے میں کوئی شک نہیں۔ دوبارہ زندہ کر کے حساب و کتاب کے لئے جمع کرے گا اور اللہ سے زیادہ سچا کون ہے؟ لہٰذا روزِ قیامت کو ہمیشہ پیش نظر رکھو۔

(۸۸) بعض منافقین جنگ اُحد میں' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے باہر نکلے اور پھر جنگ میں حصہ لئے بغیر واپس مدینہ لوٹ آئے۔ اس پر مسلمانوں میں ان کے متعلق اختلاف ہوا کہ وہ مومن ہیں یا کافر۔ اس کے متعلق ارشاد ہوا کہ وہ قطعی کافر ہیں۔ اللہ نے ان کے برے اعمال کی وجہ سے ان کو کفر میں داخل کر دیا۔ تو تم ان کے متعلق اختلاف کیوں کرتے ہو کیا تم چاہتے ہو کہ اُس شخص کو راہ پر لے آؤ جسے اللہ نے گمراہ کر دیا؟ اور جسے اللہ گمراہ کر دے وہ کبھی ہدایت نہیں پا سکتا۔

افعال: حُيِّيتُمْ: (از تَحِيَّة) تم کو سلام کیا جائے۔ ماضی مجہول۔ حَيُّوْا: (از حَيَاة) تم دعا دو' سلام کا جواب دو۔ اَرْكَسَ: رَكْس (از اِرْكَاسٌ) اس نے اوندھا کر دیا۔ لوٹا دیا۔ ماضی۔

اسماء: سَيِّئَةٌ: برائی۔ كِفْلٌ: حصہ۔ مُقِيْتًا: (از قوۃ) طاقتور۔ روزی دینے والا۔ تَحِيَّة: دعا۔ سلام۔ فِئَتَيْنِ: دو گروہ۔ تثنیہ۔ واحد فِئَةٌ۔

حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ

جب تک | وہ ہجرت (نہ) کریں | اللہ کی راہ میں | پھر اگر | وہ منہ پھیر لیں | تو انہیں پکڑو

ہجرت نہ کریں تم ان میں سے کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ پھر اگر وہ انکار کریں تو انہیں پکڑ

وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۪ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا

اور قتل کرو | جہاں | پاؤ انہیں | اور نہ بناؤ | اُن میں سے | (کوئی) دوست

اور جہاں (کہیں تم انہیں) پاؤ قتل کر دو اور ان میں سے کسی کو اپنا دوست

وَّلَا نَصِيْرًا ﴿٨٩﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍ

اور نہ (کوئی) مددگار | مگر وہ لوگ جو | میل ملاپ رکھتے ہیں | ان لوگوں سے

اور مددگار نہ بناؤ۔ سوائے ان لوگوں کے' جو ایسی قوم سے جا ملیں کہ تم میں

بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ

کہ تمہارے اور ان کے درمیان | معاہدہ ہے | یا وہ آئیں تمہارے پاس | کہ تنگ ہوں | ان کے دل

اور ان میں معاہدہ ہو یا ایسی حالت میں تمہارے پاس آئیں کہ تم سے

اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ

تمہارے خلاف لڑنے سے | یا | اپنی قوم کے خلاف لڑنے سے | اور اگر | اللہ چاہتا | تو غالب کر دیتا انہیں

یا اپنی قوم سے' لڑنے سے دل برداشتہ ہوں۔ اور اگر اللہ چاہتا تو انہیں تم پر

عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا

تم پر | پھر وہ لڑتے تم سے | پس اگر | وہ چھوڑ دیں تمہیں | اور نہ لڑیں تم سے | اور پیش کریں

مسلط کر دیتا پھر وہ ضرور تم سے جنگ کرتے پس اگر وہ تم سے کنارہ کش ہو جائیں اور تم سے جنگ نہ کریں اور تمہاری

اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ﴿٩٠﴾

تمہاری طرف | صلح | تو نہیں رکھا | اللہ نے | تمہارے لئے | ان کے خلاف | (کوئی) راستہ

طرف پیغام صلح بھیجیں تو پھر تمہارے لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے خلاف (لڑنے کی کوئی) راہ (کھلی) نہیں رکھی۔

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا

ابھی تم پاؤ گے | (کچھ) اور لوگ | جو چاہتے ہیں | کہ امن میں رہیں تم سے | اور امن میں رہیں

(ان کے علاوہ) کچھ لوگ تم ایسے بھی پاؤ گے جو تم سے ابھی امن میں رہنے کے خواہشمند ہوں گے اور اپنے قوم

قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ فَاِنْ

اپنی قوم سے (بھی) | جب بھی | وہ لوٹائے جائیں | فساد کی طرف | تو جا پڑتے ہیں اس میں | پھر اگر

سے بھی' (لیکن) جب کبھی فتنہ و فساد کی طرف متوجہ کئے جاتے ہیں تو اس میں جا پڑتے ہیں سو اگر

لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ

وہ تم سے کنارہ کش نہ ہوں | اور (نہ) وہ پیش کریں | تمہارے سامنے | صلح | اور نہ وہ روکیں | اپنے ہاتھ

ایسے لوگ تم سے کنارہ کش نہ رہیں اور نہ پیغام صلح تمہاری طرف بھیجیں اور نہ لڑائی سے ہاتھ روکیں

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۸۹) یہ آیت ان لوگوں سے متعلق ہے جو اسلام کا دعویٰ کرتے تھے۔ لیکن رہائش دارالحرب میں کفار قریش کے ساتھ رکھتے تھے۔ اور صرف اس خوف سے مسلمانوں سے میل جول رکھتے تھے کہ مسلمانوں کی فوج سے خود کو محفوظ رکھ سکیں۔ یہاں بتایا گیا کہ ان منافقین مکہ کی باتوں میں نہ آئیں۔ وہ تو تمہیں بھی اپنی طرح کافر ہی دیکھنا چاہتے تھے تا کہ تم اور وہ سب برابر ہو جائیں پس تم کو یہ لازم ہے کہ جب تک وہ اسلام لا کر ہجرت نہ کریں۔ ان میں سے کسی کو دوست نہ بناؤ۔ پھر وہ نہ مانیں تو انہیں پکڑ لو اور جہاں پاؤ قتل کرو اور ان میں سے کسی ایک کو اپنا دوست و مددگار نہ بناؤ۔

(۹۰) ایسے منافقین کو جہاں پاؤ قتل کرو۔ مگر ان میں سے جو لوگ تمہارے دوستوں اور حلیفوں کے ہاں پناہ لے لیں یا تمہارے پاس اس حال میں آئیں کہ نہ تم سے لڑنا چاہیں اور نہ اپنی قوم سے یعنی غیر جانبدار ہو کر رہیں (تو انہیں پکڑ کر قتل نہ کرو) اور اگر اللہ کو منظور ہوتا۔ تو انہیں تم پر غلبہ دے دیتا۔ اور وہ دشمن سے مل کر تم سے جنگ کرتے بہرحال اگر وہ تم سے الگ رہیں اور تم سے نہ لڑیں اور تمہارے سامنے صلح پیش کریں تو تمہیں ان سے ہرگز نہ لڑنا چاہئے۔

افعال: یَصِلُوْنَ: (وُصُوْلٌ) وہ ملتے ہیں۔ مضارع (وَصَلَ یَصِلُ)۔ حَصِرَتْ: (از حَصْرٌ) وہ تنگ ہوئی۔ ماضی۔ (حَصِرَ یَحْصَرُ)۔ سَلَّطَ: (تَسْلِیْطٌ) اس نے مسلط کیا ماضی۔ یُسَلِّطُ مضارع۔ اِعْتَزَلُوْا: (اِعْتِزَالٌ) از عَزْلٌ وہ کنارہ کش ہو گئے۔ ماضی۔ (اِعْتَزَلَ یَعْتَزِلُ)۔ اَلْقَوْا: وہ ڈالیں، ہاتھ بڑھائیں۔ ماضی (اَلْقٰی یُلْقِیْ)۔

فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ۚ وَ اُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا

تو انہیں پکڑ لو | اور قتل کرو انہیں | جہاں | پاؤ ان کو | اور | یہی ہیں وہ لوگ | (کہ) بنادی ہم نے

تو تم انہیں پکڑ لو اور جہاں (کہیں) بھی پاؤ قتل کر دو اور یہ وہ لوگ ہیں جن کے خلاف

لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۹۱﴾ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ

تمہارے لئے | ان پر | واضح حجت | اور نہیں | (حق) کسی مسلمان کو | کہ قتل کرے

ہم نے تمہیں کھلی اجازت دے دی ہے۔ اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ (کسی دوسرے

مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ

(کسی) مسلمان کو | مگر | غلطی سے | اور جو کوئی | قتل کردے | کسی مسلمان کو | غلطی سے | تو آزاد کرے

مسلمان کو قتل کر ڈالے سوائے غلطی کے، اور جو کوئی کسی مسلمان کو غلطی سے قتل کر ڈالے (اس کی سزا یہ ہے کہ)

رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۭ فَاِنْ

گردن | ایک مسلمان غلام کی | اور خون بہا | ادا کرے | اس کے وارثوں کو | مگر | یہ کہ وہ معاف کردیں | پس اگر

وہ ایک مسلمان غلام کو آزاد کرے اور اس کے وارثوں کو خون بہا دے مگر یہ کہ وہ خود خون بہا معاف کر دیں پھر اگر

كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۭ

وہ ہو | اُس قوم میں سے | جو تمہاری دشمن ہے | اور وہ ہو مسلمان | تو آزاد کرے | گردن | مسلمان کی

وہ (مقتول) اس قوم سے ہو جو تمہاری دشمن ہے اور وہ مؤمن ہو تو (اس صورت میں قاتل کو چاہئے کہ) ایک مؤمن لونڈی یا ایک

وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ

اور اگر | ہو | اس قوم میں سے کہ تمہارے | اور اُن کے درمیان | عہد ہو | تو خون بہا

غلام آزاد کرے اور اگر وہ ایسی قوم سے ہو کہ ان کے اور تمہارے درمیان کوئی معاہدہ ہے تو (چاہئے کہ) مقتول کے وارثوں کو

مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ

ادا کیا جائے | اس کے وارثوں کو | اور آزاد کی جائے | گردن | ایک مسلمان کی | پھر جو نہ پائے

خون بہا دیا جائے اور ایک مسلمان غلام آزاد کیا جائے، پھر جسے غلام نہ ملے،

فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۡ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ

تو روزے رکھے | دو مہینے | متواتر | یہ توبہ ہے | اللہ کی طرف سے | اور اللہ ہے

وہ دو مہینے کے لگاتار روزے رکھے بطور توبہ کے، جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہے، اور اللہ تعالیٰ سب کچھ

عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۹۲﴾ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ

جاننے والا | حکمت والا | اور جو کوئی | قتل کرے | کسی مسلمان کو | قصداً | تو اس کی سزا ہے

جاننے والا اور حکمت والا ہے اور جو کوئی کسی مسلمان کو جان بوجھ کر مار ڈالے تو اس کی سزا جہنم ہے

جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَ

دوزخ | ہمیشہ رہے گا | اس میں | اور ناراض ہوا | اللہ | اس پر | اور اس پر لعنت کی | اور

جہاں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا اور اُس کی لعنت پڑی اور

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۹۱) قبیلہ اسد وغطفان کے لوگ جب مدینہ آتے تو بظاہر مسلمان ہو جاتے تا کہ مسلمانوں سے امن میں رہیں اور واپس جاتے تو کافر ہو کر قوم میں شامل ہو جاتے ان کے متعلق حکم ہوا کہ اگر وہ تمہارے خلاف لڑنے سے باز نہ آئیں اور نہ صلح کریں تو انہیں پکڑلو اور جہاں پاؤ قتل کرو یہی وہ لوگ ہیں جن سے لڑنا تمہارے لئے لازم ہے۔ اس لئے کہ ان کے خلاف تمہارے پاس غداری کی واضح دلیل موجود ہے۔

(۹۲) اس آیت میں قتلِ خطا کے کفارہ کا بیان ہے۔ کہ مسلمانوں کو کسی مسلمان کا عمداً قتل کرنا حرام ہے اور جو کوئی غلطی سے قتل کر بیٹھے اس پر کفارہ لازم آتا ہے۔ ایک مسلمان غلام آزاد کرنا اور خون بہا مقتول کے وارثوں کو دینا۔ لیکن اگر مقتول کے وارث معاف کر دیں تو کچھ لازم نہیں آتا' پھر اگر وہ مقتولِ خطا' کافروں کی قوم میں سے ہو اور خود مسلمان ہو' لیکن دارالحرب میں رہتا ہو اور ہجرت نہ کی ہو تو صرف ایک مسلمان غلام آزاد کرنا لازم ہے۔ (کیونکہ دیت ورثا کو دی جاتی ہے اور اس کے ورثاء کفار ہیں ان کو دیت نہیں دی جائے گی) اور اگر وہ مقتول مومن ایسے کفار کی قوم سے ہو جن سے تمہارا معاہدہ ہے خواہ ان سے صلح ہے یا وہ تمہارے ذِمی ہیں' تو اس کے وارثوں کو خوں بہا ادا کرنا اور ایک مسلمان غلام آزاد کرنا واجب ہے' اور اگر مسلمان غلام نہ ملے یا طاقت نہ ہو تو قاتل مسلسل دو ماہ کے روزے رکھے' یہ کفارہ اللہ کی طرف سے قاتل خطا کی توبہ مقرر ہوئی ہے اور اللہ جاننے والا' حکمت والا ہے۔

انفعال: يَأْمَنُوا: (از اَمْنٌ) وہ محفوظ رہتے ہیں۔ مضارع (اَمِنَ يَأْمَنُ)۔ يُلْقُوْنَ: (اِلْقَاء) وہ ڈالتے ہیں۔ مضارع۔ ثَقِفْتُمُوْ: (ثَقِفَ) دراصل ثَقِفْتُمْ ہے۔ پایا تم نے' پاؤ تم۔ جمع مذکر فعل ماضی۔ يَصَّدَّقُوْا: (از تصدق) وہ معاف کرتے ہیں۔ خیرات کرتے ہیں۔ مضارع۔

اسماء: اٰخَرِيْنَ: دوسرے لوگ۔ پچھلے لوگ۔ سُلْطَانٌ: دلیل' حاکم' غلبہ۔ دِيَةٌ: خونبہا۔ اَهْل: وارث۔ مُسَلَّمَةٌ: سپرد کی ہوئی۔ اسم مفعول۔ مُتَتَابِعَيْنِ: متواتر۔ لگاتار۔

أَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا ﴿٩٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ

تیار کیا اس کے لئے عذاب | بڑا | اے | ایمان والو! | جب | سفر کرو

اُس کے لئے اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اے مؤمنو! جب تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں سفر جہاد

فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَىٰ إِلَيْكُمُ

اللہ کی راہ میں | تو تحقیق کر لیا کرو | اور نہ | کہو | اُس کو جو | پیش کرے | تم کو

اختیار کرو تو (ہر بات کو) خوب جانچ لیا کرو اور جو شخص تمہیں سلامِ اطاعت کرے اسے یہ نہ کہو کہ

السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

سلام اطاعت | کہ تو مؤمن نہیں | تم چاہتے ہو | سامان | دُنیا کی زندگی کا

تو مسلمان نہیں (اگر اس بات سے) تمہارا مقصد دُنیا کی زندگی کا ساز و سامان طلب کرنا ہے

فَعِنْدَ اللَّهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ ۚ كَذَٰلِكَ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللَّهُ

سو اللہ کے ہاں ہیں | غنیمتیں | بہت | ایسے ہی | تم بھی تھے | اس سے پہلے | پھر اللہ نے احسان کیا

تو اللہ تعالیٰ کے پاس بہت سی غنیمتیں ہیں، پہلے تم بھی تو ایسے ہی (اسلام سے ناآشنا) تھے پھر تم پر اللہ تعالیٰ نے احسان کیا

عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿٩٤﴾

تم پر | پس (ضرور) تحقیق کر لیا کرو | بیشک | اللہ | ان اعمال سے، جو تم کرتے ہو | خوب خبردار ہے

پس تم خوب تحقیق کر لیا کرو۔ اللہ تعالیٰ یقیناً تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔

لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ

برابر نہیں ہیں | بیٹھ رہنے والے | مؤمنوں میں سے | جنہیں کوئی معذوری نہیں

وہ مؤمن جو (جسمانی لحاظ سے) معذور نہ ہوں اور (آرام سے) گھر بیٹھے رہیں، ان مؤمنوں کے برابر نہیں ہو سکتے

وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ ۚ فَضَّلَ

اور جہاد کرنے والے | اللہ کی راہ میں | اپنے مالوں | اور جانوں سے | فضیلت دی

جو اپنے مال و جان سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں۔ اپنے مال و جان

اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ

اللہ نے | جہاد کرنے والوں کو | اپنے مالوں سے | اور جانوں سے | بیٹھ رہنے والوں پر

جہاد کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے بیٹھے رہنے والوں پر درجات میں فضیلت دی

دَرَجَةً ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ

درجہ میں | اور ہر ایک سے | وعدہ فرمایا اللہ نے | بھلائی کا | اور فضیلت دی | اللہ نے | جہاد کرنے والوں کو

اور سب ہی سے اللہ تعالیٰ نے اچھے (اجر) کا وعدہ کر رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کو بیٹھے رہنے والوں پر

عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٩٥﴾ دَرَجَاتٍ مِنْهُ وَمَغْفِرَةً

بیٹھ رہنے والوں پر | اجر عظیم میں | جو درجے ہیں | اُس کی طرف سے | اور بخشش

بہت بڑے اجر کے ذریعے فضیلت دی ہے اُس کی طرف سے (بڑے بڑے) درجے اور اُس کی بخشش

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۹۳) اس میں قصداً قتل کی سزا کا ذکر ہے کہ جو شخص کسی مومن کو عمداً قتل کرے اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ کی لعنت اور غضب اور بہت بڑا عذاب ہے۔

(۹۴) اسامہؓ بن زید کی قیادت میں جو لشکر کفار کے خلاف بھیجا گیا تھا۔ اس کی خبر پا کر اور کفار تو بھاگ گئے مگر ان میں سے نہیک بن مرداس جو مسلمان ہو چکا تھا' نہ بھاگا' اس نے مسلمانوں کو السلام علیکم کہا۔ اسامہ نے اسے کافر سمجھ کر قتل کر دیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ مسلمانو! راہ خدا میں جہاد کے لئے کہیں چڑھائی کرو' تو تحقیق کیا کرو اور جب تک تحقیق نہ کیا کرو کسی کو قتل نہ کر لو اور جو تمہیں سلام دے' اسے کافر کہہ کر مال غنیمت کے لالچ سے قتل نہ کرو۔ اللہ کے ہاں مال کی کمی نہیں وہ تمہیں اس سے کہیں زیادہ دے گا۔ (چنانچہ حضور نے یہ واقعہ سن کر غصہ کا اظہار فرمایا اور اسامہ سے ایک غلام آزاد کروا کر اسے توبہ کی تلقین فرمائی) تم بھی تو اس سے پہلے ایسے ہی تھے پھر اللہ نے اپنے فضل سے تمہیں اسلام پر استقامت بخشی پس ضرور تحقیق کر لیا کرو اور اللہ تمہارے کاموں سے خوب واقف ہے۔

(۹۵) بغیر عذر جہاد میں نہ جانے والے اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے' برابر نہیں ہو سکتے بلکہ اللہ نے جہاد کرنے والوں کو' بیٹھے رہنے والے مومنوں پر فضیلت بخشی ہے اور ہر ایک کو ثواب کا وعدہ فرمایا ہے البتہ جہاد کرنے والوں کو' بیٹھے رہنے والے مومنوں پر بڑے اجر کے ساتھ فضیلت دی۔

افعال: ضَرَبْتُمْ: (از ضَرَبَ) تم نے سفر کیا۔ مارا۔ بیان کیا۔ ماضی (ضَرَبَ' یَضْرِبُ)۔ تَبَیَّنُوا: (از تبیان) تحقیق کرو۔ معلوم کرو۔ امر حاضر۔ لَسْتَ: (از لَیْسَ) تو نہیں ہے۔ افعال ناقصہ سے ہے۔ مَنَّ. (مَنٌّ): اس نے احسان کیا۔ ماضی مَنَّ یَمُنُّ۔ یَسْتَوِیْ: (از اِسْتِوَاء) وہ برابر ہوتا ہے۔ مضارع۔ اِسْتَوٰی: ماضی۔ وہ سیدھا ہوا۔ اس نے قصد کیا۔

اسماء: مَغَانِمَ: غنیمت کا مال۔ قَاعِدُوْنَ: (از قُعُوْد) واحد قَاعِدٌ: بیٹھنے والے۔

وَّرَحْمَةً ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٩٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

اور رحمت | اور ہے | اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم کرنے والا | بلاشک | وہ لوگ

اور رحمت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ (بڑا ہی) بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے وہ لوگ (جو ہجرت نہ کر کے) اپنی

تَوَفّٰىھُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ

جن کی روح قبض کرتے ہیں | فرشتے | (اُس حالت میں) کہ وہ ظلم کرتے تھے | اپنے آپ پر

جانوں پر ظلم کر رہے ہیں فرشتے اُن کی روح قبض کرتے وقت اُن سے

قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ۭ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ

تو کہتے ہیں (انہیں فرشتے) | تم کس حال میں تھے | وہ کہتے ہیں | ہم تھے | کمزور

پوچھتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم دُنیا میں بے بس اور

فِي الْاَرْضِ ۭ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُھَاجِرُوْا

زمین میں | وہ کہتے ہیں | کیا نہ تھی | زمین | اللہ | کی فراخ | کہ تم ہجرت کرتے

کمزور تھے فرشتے کہتے ہیں کہ کیا اللہ تعالیٰ کی زمین وسیع و فراخ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت

فِيْھَا ۭ فَاُولٰۗىِٕكَ مَاْوٰىھُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ﴿٩٧﴾

اُس میں | پس یہی لوگ ہیں | جن کا ٹھکانا | دوزخ ہے | اور وہ بُرا | ٹھکانا ہے

کر جاتے۔ یہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانا دوزخ ہوگا اور وہ بہت ہی بُری جگہ ہے

اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاۗءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

مگر وہ کمزور | مرد | اور عورتیں | اور بچے | جو نہیں کر سکتے

البتہ وہ ضعیف مرد عورتیں اور بچے جو کوئی تدبیر نہیں

حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ﴿٩٨﴾ فَاُولٰۗىِٕكَ عَسَى

(کوئی) تدبیر | اور نہیں جانتے | راستہ | پس ایسے (ہی لوگوں) کے لئے | اُمید ہے

کر سکتے اور نہ راستوں سے واقف ہیں۔ اُمید ہے کہ اُن لوگوں کو

اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْھُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿٩٩﴾ وَمَنْ

کہ اللہ انہیں معاف کردے گا | اور ہے اللہ | بڑا معاف کرنے والا | بخشنے والا | اور جو کوئی

اللہ تعالیٰ معاف کردے اور اللہ تعالیٰ درگزر کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔ اور جو کوئی

يُّھَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا

ہجرت کرے | اللہ کی راہ میں | وہ پائے گا | زمین میں | گنجائش | کافی

اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے وطن کو چھوڑ دے وہ زمین میں بہت وسعت اور فراخی حاصل

وَّسَعَةً ۭ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُھَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

اور وسعت | اور جو کوئی نکلے | اپنے گھر سے | ہجرت کرتے ہوئے | اللہ اور اُس کے رسول کی طرف

کرے گا اور جو کوئی اپنے گھر کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی (رضامندی) کے لئے نکلے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۹۶) وہ اجر عظیم' اللہ کے ہاں' ان کے بلند درجے اور اس کی بخشش اور رحمت ہے اور اللہ بڑا بخشنے والا رحم والا ہے۔

(۹۷) جو لوگ مکہ میں مسلمان ہو کر پھر مرتد ہو گئے اور ہجرت نہ کی اور بدر میں کفار کے ہمراہ مسلمانوں پر حملہ آور ہو کر قتل ہوئے ان کا ذکر ہے کہ بیشک وہ ظالم مرتد جو اہل اسلام کے ہاتھوں بدر میں قتل ہوئے ان کی روحیں قبض کرتے وقت فرشتے ان سے پوچھتے تھے کہ تم کیوں مرتد ہو کر کفار سے جا ملے تھے انہوں نے کہا کہ ہم کمزور تھے۔ فرشتوں نے کہا کہ کیا اللہ کی زمین فراخ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے اور اپنے دین کو بچا لیتے۔ پس یہی لوگ دوزخی ہیں اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔

(۹۸) مگر وہ کمزور مسلمان مرد و عورتیں اور بچے جو واقعی کسی بھی بہانے و تدبیر سے مکہ سے ہجرت نہ کر سکتے تھے اور مدینہ کی راہ سے بھی واقف نہ تھے' ان کا عذر قابل قبول ہے۔

(۹۹) پس ہجرت نہ کرنے کے متعلق انہی معذور لوگوں کا عذر سنا جائے گا اور انہیں معاف کر دیا جائے گا اور اللہ بڑا معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔

افعال: تَوَفّٰتْ: (از فَوْت) اس نے قبض کیا۔ ماضی۔ (یَتَوَفّٰی مضارع)۔ سَآءَ تْ: (از سُوْءٌ) اس عورت نے بُرا کیا۔ بُری۔ (ماضی سَآءَ)۔

اسماء: کُنْتُمْ: تم تھے۔ مُسْتَضْعَفِیْنَ: کمزور۔ (واحد مُسْتَضْعَفٌ)۔ مَاْویٰ (اَوْی) ٹھکانا۔ مَصِیْرٌ: (صَیْرٌ) پہنچنے کی جگہ۔

ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا

پھر آجائے اُس کو | موت | تو ثابت ہو چکا | اُس کا اجر | اللہ کے ہاں | اور اللہ بڑا بخشنے والا

پھر اُسے موت آجائے تو اس کا اجر و ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہو گیا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا

رَّحِيْمًا ﴿۱۰۰﴾ وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِى الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ

رحم کرنے والا ہے | اور جب تم سفر کرو | زمین میں | تو نہیں | تم پر | کوئی گناہ

اور رحم کرنے والا ہے اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں

اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ

کہ قصر کر لیا کرو | نماز میں سے | اگر تم کو خوف ہو | کہ | تمہیں فتنہ میں ڈالیں گے

(بلکہ ضروری ہے) کہ نماز میں قصر کرو، اگر تمہیں خوف ہو کہ کافر تمہیں کسی

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿۱۰۱﴾

کافر لوگ | بلاشک | کافر (تو) | ہیں تمہارے | کھلے دشمن

مصیبت میں ڈال دیں گے، بلاشبہ کافر تمہارے کھلے دشمن ہیں۔

وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ

اور جب | آپ موجود ہوں | اُن میں | اور قائم کریں | اُن کے لئے | نماز | تو چاہئے کہ کھڑی ہو

اور (اے نبیؐ!) جب آپؐ ان میں موجود ہوں اور اُن کو نماز پڑھائیں تو چاہئے کہ ان میں سے

طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ ۫ فَاِذَا سَجَدُوْا

ایک جماعت | اُن میں سے | آپ کے ساتھ | اور وہ ساتھ لے لیں | اپنے ہتھیار | پھر جب وہ سجدہ کر چکیں

ایک جماعت آپؐ کے ساتھ کھڑی ہو جائے اور اپنے ہتھیار ساتھ لئے رہیں پھر جب وہ سجدہ

فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ ۠ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا

تو وہ ہو جائیں | پیچھے تمہارے | اور آئے | جماعت | دوسری | جنہوں نے ابھی تک نہیں پڑھی نماز

کر چکیں تو وہ پیچھے ہٹ جائیں اور وہ دوسری جماعت جس نے (ابھی تک) نماز نہیں پڑھی (آجائے)

فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ

پھر وہ پڑھیں نماز | آپ کے ساتھ | اور ساتھ لے لیں | اپنے بچاؤ کا سامان | اور اپنے ہتھیار | چاہتے ہیں

اور آپ کے ساتھ نماز پڑھے اور چاہئے کہ ہوشیار رہیں اور ہتھیار لئے رہیں کافر

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ

وہ لوگ جو | کافر ہیں | کاش! | تم غافل ہو جاؤ | اپنے ہتھیاروں | اور سامان سے

یہی چاہتے ہیں کہ تم اپنے ہتھیاروں اور سامانِ (جنگ) سے غافل ہو جاؤ

فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ۗ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ

تو وہ حملہ کر دیں | تم پر | حملہ | ایک ہی (بار) | اور نہیں (کوئی) گناہ | تم پر | اگر ہو

اور وہ اچانک تم پر ٹوٹ پڑیں اور اس بات میں تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم اگر

آیت نمبر | آسان تفسیر

(۱۰۰) اور جو کوئی اللہ کے دین کی خاطر اپنا وطن چھوڑے' اسے اللہ کی زمین میں رہنے کو جگہ بھی کافی مل جائے گی اور رزق میں بھی فراخی ہوگی اور جو اللہ و رسولؐ کی خوشنودی کے لئے ہجرت کر کے راہ میں مر جائے اس کا اجر اللہ کے ذمے ثابت ہو گیا۔ جو اسے ضرور ملے گا۔ اور اللہ بہت بخشنے والا رحم والا ہے۔

(۱۰۱) اے مسلمانو! جب تم سفر میں ہو اور دشمن کا خوف ہو' تو تم پر نماز میں قصر کرنے پر کوئی گناہ نہیں۔ بلاشک کافر تمہارے کھلے دشمن ہیں۔ (ف) شروع میں نماز قصر کا حکم خوف کی حالت میں تھا اب امن کی حالت میں بھی مسافر پر قصر (کمی) واجب ہے' قصر میں صرف ظہر و عصر اور عشا کی نمازوں میں چار کی جگہ دو رکعت پڑھے جاتے ہیں (سنتوں میں قصر نہیں)۔ سفر کی کم از کم حد تین منزل یا ۴۸ میل یا ۷۹ کلومیٹر ہے۔

افعال: يُدْرِكْ: (اِدْرَاكٌ' دَرْكٌ) وہ پاتا ہے۔ مضارع۔ قَدْ وَقَعَ: (وَقعٌ) ضرور پڑا۔ ثابت ہو چکا۔ گرا۔ (ماضی)۔ تَقْصُرُوْا: تم (نماز) کم کرو۔ مضارع۔ يَفْتِنَ: (فَتَنٌ) ایذا دیں گے وہ ستاتا ہے۔ مضارع۔ فَتَنَ ماضی۔

اسماء: مَرَاغَمٌ: (رَغمٌ) بھاگنے کی جگہ۔ اقامت گاہ۔ ہجرت کا مقام

بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ

تمہیں | تکلیف | بارش کی | یا ہو تم | بیمار | کہ تم اُتار دو | اپنے ہتھیار

حالت میں اپنے ہتھیار اُتار رکھو جب تمہیں بارش کی وجہ سے کوئی تکلیف ہو یا تم بیمار ہو۔

وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا

اور ساتھ رکھو | اپنے بچاؤ کا سامان | بیشک | اللہ نے | تیار کر رکھا ہے | کافروں کے لئے | عذاب

اور محتاط رہو بیشک اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لئے رُسوا کن عذاب تیار

مُّهِيْنًا ﴿١٠٢﴾ فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا

رُسوا کرنے والا | پھر جب | ادا کر چکو | نماز | تو یاد کرو | اللہ کو | کھڑے | اور بیٹھے

کر رکھا ہے۔ پھر جب تم نمازِ (خوف) ادا کر چکو تو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے (ہر حال میں)

وَّعَلٰي جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ

اور | لیٹے | پھر جب | تم کو اطمینان ہو جائے | تو پوری پڑھو | نماز | بیشک

اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہو اور جب تمہیں (دشمن سے) اطمینان ہو جائے تو (پوری) نماز ادا کرو۔ بلاشبہ

الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿١٠٣﴾ وَلَا تَهِنُوْا

نماز | ہے | مسلمانوں پر | فرض | مقررہ (وقتوں میں) | اور ہمت نہ ہارو

نماز مؤمنوں پر اوقات مقررہ کے ساتھ فرض کر دی گئی ہے۔ اور تم دشمنوں کا پیچھا

فِي ابْتِغَاۗءِ الْقَوْمِ ۭ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ

قوم (مخالف) کا پیچھا کرنے میں | اگر تم تکلیف اُٹھا رہے ہو | تو وہ بھی | تکلیف اُٹھا رہے ہیں

کرنے میں سُستی نہ کرو اگر تمہیں (جنگ میں) دُکھ پہنچتا ہے تو انہیں بھی اسی طرح دکھ پہنچتا ہے

كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ

جیسا کہ تم تکلیف اُٹھا رہے ہو | اور تم اُمید رکھتے ہو | اللہ سے | جو وہ نہیں رکھتے | اور ہے | اللہ

جس طرح تمہیں پہنچتا ہے اور (پھر) تمہیں اللہ تعالیٰ سے ایسے اجر کی اُمید ہے جو اُن کو نہیں ہے' اور اللہ تعالیٰ کو ہر بات کا علم ہے

عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٠٤﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ

جاننے والا | حکمت والا | بیشک ہم نے | نازل کی | آپ کی طرف | کتاب | سچی

اور اس کے ہر کام میں حکمت ہے۔ (اے نبیؐ) ہم نے (یہ) کتاب آپ کی طرف حق و صداقت کے ساتھ نازل کی ہے

لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ۭ وَلَا تَكُنْ

تاکہ آپ فیصلہ کریں | لوگوں کے درمیان | اُس کے مطابق | جو اللہ نے آپ کو دکھایا ہے | اور آپ نہ ہوں

تاکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو کچھ بتلا دیا ہے اس کے مطابق آپ لوگوں میں فیصلہ کریں اور آپ خیانت

لِّلْخَاۗىِٕنِيْنَ خَصِيْمًا ﴿١٠٥﴾ وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

خیانت کرنے والوں کے | طرف دار | اور مغفرت طلب کیجئے | اللہ (سے) | بیشک | اللہ | ہے

کرنے والوں کے طرف دار نہ بنیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہو۔ بیشک اللہ تعالیٰ

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۰۲) اس میں صلوٰۃ خوف کا ذکر ہے کہ جب آپ ؐ مسلمانوں میں موجود ہوں اور دشمن کے اچانک حملے کا خطرہ ہو اور انہیں نماز پڑھانے لگیں تو ایک گروہ آپ ؐ کے ساتھ جماعت میں کھڑے ہوں اور اپنے ہتھیار اپنے ساتھ اٹھا لیں پھر جب اس رکعت کا سجدہ کر چکیں تو وہ تمہارے پیچھے دشمن کے مقابل جا کھڑے ہوں اور دوسرا گروہ جنہوں نے ابھی تک نماز نہیں پڑھی وہ آئیں اور آپ ؐ کے ساتھ دوسری رکعت میں شامل ہوں اور اپنے بچاؤ یعنی زرہ وغیرہ اور ہتھیار ساتھ رکھیں اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد دونوں جماعتیں اپنی باقی رہی ہوئی آدھی نماز جدا جدا پڑھ لیں اور اگر مغرب کی نماز ہو تو اول جماعت دو رکعت اور دوسری جماعت ایک رکعت امام کے ساتھ پڑھے اور اس حالت میں نماز کے اندر آمد و رفت معاف ہے۔ (تفسیر عثمانی)۔ کافر تو چاہتے ہیں کہ تم نماز میں مشغول ہو کر اپنے اسلحہ و سامان جنگ سے غافل ہو جاؤ اور وہ اچانک تم پر حملہ کر دیں۔ مگر اللہ نے اپنے فضل سے تمہیں بچاؤ کی تدبیر بتا دی اور اگر بارش یا مرض کی وجہ سے اسلحہ جنگ کا اٹھانا مشکل ہو تو ان کے اتار دینے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ صرف زرہ وغیرہ کافی ہے اور یقین رکھو کہ کافروں کے لئے اللہ نے سخت ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(۱۰۳) پھر جب تم خوف کی نماز ادا کر چکو تو کھڑے بیٹھے اور لیٹے ہر حال میں اللہ کا ذکر کرتے رہا کرو پھر جب خوف سے اطمینان ہو جائے تو باقاعدہ پوری نماز پڑھو۔ بلاشبہ مسلمانوں پر اوقات مقررہ میں نماز ادا کرنا فرض ہے۔

(۱۰۴) اُحد سے واپس ہو کر آنحضرت نے ایک جماعت صحابہ کو ابوسفیان کے تعاقب میں بھیجا تو انہوں نے اپنے زخموں کی شکایت کی اس پر یہ حکم ہوا کہ تمہیں کفار کے تعاقب میں ہمت نہ ہارنی چاہئے کیونکہ لڑائی میں اگر تمہیں تکلیف ہوتی ہے تو انہیں بھی تو تکلیف ہے اور تمہیں تو اللہ سے ثواب کی امید بھی ہے جو انہیں نہیں ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

(۱۰۵) بنی ظفر کے منافقین اور کچے مسلمانوں میں سے **طعمہ** بن ابیرق نے اپنے ہمسائے **قتادہ** بن نعمان کی زرہ چرا لی اور **زید بن سمین** یہودی کے پاس چھپا دی۔ سراغ لگانے پر نشان یہودی کے مکان تک جا پہنچا اس نے صاف کہہ دیا کہ مجھے **طعمہ** نے دی ہے تب بنی ظفر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ **طعمہ** کی بابت جھگڑیں ورنہ وہ رسوا ہوگا اور یہودی بری ہو جائے گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ہم نے آپ پر یہ سچی کتاب اس لئے نازل کی ہے کہ آپ ؐ لوگوں کے درمیان انصاف سے فیصلہ فرمائیں اور چوری کرنے والوں کی مدافعت نہ کریں۔ لہٰذا آپ ؐ نے یہودی کو بے گناہ قرار دیا۔

افعال: تَاْتِ (اِتْیَانٌ) وہ آئے۔ اَتٰی۔ یَاْتِیْ۔ یَمِیْلُوْنَ: (مَیْلَان) وہ جھک پڑتے ہیں۔ وہ حملہ کرتے ہیں۔ (مَالَ یَمِیْلُ)۔
تَضَعُوْنَ: (وَضْعٌ) تم رکھتے ہو۔ مضارع۔ وَضَعَ یَضَعُ۔ اتارنا۔ لَا تَهِنُوْا: (وَهْنٌ) تم سست مت ہو۔ نہی۔ وَهَنَ ماضی۔
تَاْلَمُوْنَ: (از اَلَمٌ) تم الم زدہ ہوتے ہو۔ مضارع۔ اَلِمَ یَاْلَمُ۔

اسماء: مَطَرٌ: بارش۔ حِذْرٌ۔ بچاؤ۔ قُعُوْد: بیٹھنا۔ جُنُوْب: پہلو۔ عَلٰی جُنُوْبِکُمْ: اپنے پہلوؤں کے بل یعنی لیٹے ہوئے۔
کِتَابٌ: فرض کیا گیا۔ لکھا گیا۔ مَوْقُوْتًا: وقت معین۔ خَصِیْمٌ: جھگڑالو۔

غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ﴿۱۰۶﴾ وَلَا تُجَادِلۡ عَنِ الَّذِيۡنَ يَخۡتَانُوۡنَ

بڑا بخشنے والا | رحم کرنے والا | اور آپ مدافعت نہ کریں | اُن لوگوں کی طرف سے (جو) | خیانت کرتے ہیں

بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اور (اے نبیؐ) اُن لوگوں کی طرف سے مدافعت نہ کرو جو خود اپنے آپ کو نقصان

اَنۡفُسَهُمۡ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنۡ كَانَ خَوَّانًا اَثِيۡمًا ﴿۱۰۷﴾

اپنے آپ سے | بلاشک | اللہ | پسند نہیں کرتا | اُس کو جو ہو | خیانت کرنے والا | مجرم

پہنچا رہے ہیں۔ یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو دوست نہیں رکھتا جو خیانت کرنے والا اور گناہ کرنے والا ہو

يَّسۡتَخۡفُوۡنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسۡتَخۡفُوۡنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمۡ

وہ چھپتے ہیں | لوگوں سے | اور نہیں چھپتے | اللہ سے | اور وہ | ان کے ساتھ ہوتا ہے

ایسے لوگ (گناہوں کو) انسانوں سے چھپاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے نہیں چھپاتے حالانکہ وہ اس وقت بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے

اِذۡ يُبَيِّتُوۡنَ مَا لَا يَرۡضٰى مِنَ الۡقَوۡلِ‌ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

جبکہ وہ مشورہ کرتے ہیں رات کے وقت | جس بات سے (اللہ) راضی نہیں | اور اللہ

جب وہ ایسی باتوں کو طے کرنے میں راتیں گزارتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں اور جو کچھ وہ کرتے ہیں

بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ مُحِيۡطًا ﴿۱۰۸﴾ هٰۤاَنۡتُمۡ هٰٓؤُلَۤاءِ جٰدَلۡتُمۡ عَنۡهُمۡ

اُس کو جو وہ کرتے ہیں | گھیرے ہوئے ہے | سنو! تم | وہ لوگ ہو جو | جھگڑتے ہو | اُن کی طرف سے

وہ اللہ تعالیٰ کے احاطہ علم میں ہے۔ دیکھو! تم وہ لوگ ہو جو دُنیا کی زندگی میں اِن لوگوں کی

فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا فَمَنۡ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنۡهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ

دُنیا کی زندگی میں | تو بھلا کون جھگڑے گا | اللہ سے | اُن کی جانب سے | قیامت کے دن

طرف سے جھگڑتے ہو لیکن قیامت کے دن کون اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان کی طرف سے جھگڑے گا

اَمۡ مَّنۡ يَّكُوۡنُ عَلَيۡهِمۡ وَكِيۡلًا ﴿۱۰۹﴾ وَمَنۡ يَّعۡمَلۡ سُوۡٓءًا اَوۡ يَظۡلِمۡ

یا کون ہوگا | اُن کا | کارساز؟ | اور جو کوئی | کرے | بُرا کام | یا کرے ظلم

یا کون ہے جو (اس دن) اُن کا وکیل بنے گا۔ اور جو کوئی بھی گناہ کرے یا اپنے اوپر ظلم

نَفۡسَهٗ ثُمَّ يَسۡتَغۡفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ﴿۱۱۰﴾ وَمَنۡ

اپنے اُوپر | پھر | مغفرت مانگے | اللہ سے | وہ پائے گا | اللہ کو | بڑا بخشنے والا | رحم کرنے والا | اور جو

ڈھائے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی کا طلبگار ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کو بخشنے والا اور رحم کرنے والا پائے گا اور جو

يَّكۡسِبۡ اِثۡمًا فَاِنَّمَا يَكۡسِبُهٗ عَلٰى نَفۡسِهٖ‌ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيۡمًا

کوئی کرتا ہے | گناہ | سو وہ | کرتا ہے | اپنے ہی خلاف | اور ہے | اللہ | بڑا جاننے والا

کوئی بدی کا ارتکاب کرتا ہے تو اپنی ہی جان پر ظلم کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ علم

حَكِيۡمًا ﴿۱۱۱﴾ وَمَنۡ يَّكۡسِبۡ خَطِيۡٓـئَةً اَوۡ اِثۡمًا ثُمَّ يَرۡمِ

حکمت والا | اور جو (کوئی) | کرتا ہے | خطا | یا گناہ (کا کام) | پھر تہمت لگاتا ہے اس کی

اور حکمت والا ہے اور جس کسی سے کوئی غلطی ہو جائے یا گناہ سرزد ہو پھر وہ اسے کسی

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۰۶) اور طعمہ کے مسلمانوں میں شامل ہونے کی وجہ سے اس کی حمایت کا جو خیال آپؐ یا آپؐ کے صحابہ کے دل میں تحقیق سے پہلے آیا تھا اس کی نسبت اللہ سے مغفرت طلب کیجئے بلاشبہ اللہ بخشنے والا رحم والا ہے۔

(۱۰۷) اور چوری کرنے والے مجرموں کی حمایت نہ کیجئے' اللہ خیانت کرنے والے مجرم کو پسند نہیں کرتا۔

(۱۰۸) ان لوگوں کا یہ حال ہے کہ جرم کرتے ہوئے لوگوں سے تو شرماتے ہیں اور رات کو اللہ کی مرضی کے خلاف مشورہ کرنے سے نہیں شرماتے۔ حالانکہ اللہ کو سب کچھ معلوم ہے۔

(۱۰۹) طعمہ کی قوم سے خطاب ہے کہ اب تو تم ایسے مجرموں کی طرف سے جھگڑ رہے ہو مگر کل قیامت کے روز ان کی حمایت میں اللہ سے کون جھگڑے گا؟ اور کون مددگار ہوگا؟

(۱۱۰) اس میں جرم سے توبہ کی ترغیبیں ہیں کہ جو شخص کوئی گناہ یا اپنی جان پر ظلم کرے۔ پھر اس سے توبہ کرکے اللہ سے مغفرت مانگے تو اللہ ضرور اس کا جرم معاف کردے گا۔

(۱۱۱) اور جو شخص کوئی گناہ کرتا ہے اس کا وبال خود اس کی جان پر پڑتا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

افعال: يَسْتَخْفُوْنَ: (اِسْتِخْفَاء از خفاء) وہ چھپتے ہیں۔ مضارع۔ يُبَيِّتُوْنَ: (تَبْيِيْتٌ) وہ رات کو مشورہ کرتے ہیں۔ مضارع۔ يَكُوْنَ: (از كَوْن) وہ ہوگا۔ مضارع' كَانَ ماضی۔

اسماء: خَوَّانٌ: (خِيَانَة سے) دغاباز۔ اَثِيْمٌ: گناہ گار۔ وَكِيْلٌ: کارساز۔ سُوْٓءًا: برائی۔

بِهٖ بَرِيْٓـًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۲﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ

کسی بے گناہ پر | تو اُس نے اپنے ہی اوپر لادا | بہتان | اور گناہ | ظاہر | اور اگر نہ ہوتا | فضل

بے گناہ کے سر تھوپ دے تو یقیناً اُس نے بہتان باندھا اور کھلے گناہ کا مرتکب ہوا اگر آپ پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اُس کی رحمت

اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ

اللہ کا | آپ پر | اور اس کی رحمت | تو قصد کر ہی لیا تھا | ایک گروہ نے | اُن میں سے | کہ آپ کو بہکا دیں

نہ ہوتی تو ان میں سے ایک گروہ نے ارادہ کر ہی لیا تھا کہ (ایک مقدمے کے فیصلے میں غلط معلومات پہنچا کر) آپ کو بہکا دیں

وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ

اور نہیں بہکا سکتے | مگر صرف اپنے آپ کو ہی | اور وہ نہیں نقصان پہنچا سکتے آپ کو | کچھ بھی

یہ لوگ صرف اپنے آپ کو گمراہ کر رہے ہیں اور آپ کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے

وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ

اور اُتاری | اللہ نے | آپ پر | کتاب | اور دانائی | اور | سکھایا آپ کو | جو آپ نہیں جانتے تھے

اور اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر کتاب اور حکمت نازل کی ہے اور آپ کو وہ باتیں بتائیں ہیں جو آپ کو معلوم نہ تھیں

وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿۱۱۳﴾ لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ

اور ہے | فضل | اللہ کا | آپ پر | بہت بڑا | نہیں بھلائی | اکثر مشوروں میں اُن کے

اور آپؐ پر اللہ تعالیٰ کا فضل بہت زیادہ ہے۔ ان لوگوں کی سرگوشیوں میں کوئی بھلائی (کی بات) نہیں ہوتی

اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ

سوائے اُس کے جو | حکم کرے | صدقے | یا نیک بات | یا صلح کرانے کا | لوگوں کے درمیان

سوائے اس شخص کے جس نے خیرات دینے کی یا کسی نیک کام کرنے کی یا لوگوں کے درمیان اصلاح کی ترغیب دی ہو

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا

اور جو کوئی کرے | ایسا کام | اللہ کی رضا جوئی کے لئے | تو جلد ہی | ہم دیں گے اسے | اجر

اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی طلب میں ایسا کام کرے گا تو ہم اُسے اجر عظیم

عَظِيْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ

بہت بڑا | اور جو کوئی مخالفت کرے | رسولؐ کی | بعد اس کے | کہ ظاہر ہو چکی | اُس پر

عطا کریں گے۔ اور جو کوئی اس (بات) کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر راہِ ہدایت کھول دی ہے رسول کی

الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى

حق بات | اور چلے | مومنوں کے راستے کے علاوہ | ہم پھیر دیں گے اسے | جدھر وہ پھرتا ہے

مخالفت کرے اور مؤمنوں کی راہ چھوڑ کر دوسری راہ چلنے لگے۔ تو ہم اُسے اسی طرف پھیر دیں گے جس طرف وہ پھر گیا ہے

وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ

اور ڈال دیں گے اسے | جہنم (میں) | اور وہ بُرا (ہے) | ٹھکانا | بیشک اللہ | نہیں بخشے گا

اور اُسے دوزخ میں داخل کر دیں گے جو بہت ہی بُری جگہ ہے۔ یقین رکھو اللہ تعالیٰ اس بات کو نہیں بخشے گا کہ

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۱۲) اور جو شخص کوئی جرم کر کے کسی دوسرے بے گناہ کے ذمے لگاتا ہے وہ اپنے ذمے بہتان اور صریح گناہ لیتا ہے جیسا کہ طعمہ نے کیا۔

(۱۱۳) اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت آپؐ کے شامل حال نہ ہوتی تو بنی ظفر آپؐ کو دھوکہ دینے میں کامیاب ہو جاتے اور وہ آپؐ کا کچھ بگاڑ نہ سکتے تھے نہ بہکا ہی سکتے تھے وہ تو صرف اپنے آپ کو دھوکا دے رہے تھے کیونکہ آپؐ کو اللہ نے کتاب اور علم دیا ہے اور وہ وہ باتیں بتائیں جو آپؐ نہ جانتے تھے اور اللہ کا آپ پر بہت بڑا فضل ہے۔

(۱۱۴) جو لوگ آپس میں مخفی طور پر صلاح مشورے کرتے ہیں اکثر بھلائی پر مبنی نہیں ہوتے ہاں اس شخص کے مشورے میں ضرور بھلائی ہوتی ہے جو کسی کو خیرات یا نیک کام یا لوگوں میں صلح کرانے کی ترغیب دے اور جو محض اللہ کی رضامندی کے لئے ایسا کام کرے اللہ اسے بہت بڑا اجر دے گا۔

(۱۱۵) اور جو کوئی حق ظاہر ہو جانے کے باوجود رسول کی مخالفت کرے اور دین اسلام سے پھر جائے جیسا کہ طعمہ نے کیا تھا کہ اپنے جرم کے ثبوت کے باوجود رسول کی مخالفت کر کے مرتد ہو گیا اور مکہ بھاگ گیا۔ دنیا میں وہ جدھر پھرنا چاہتا ہے ادھر ہی پھیر دیں گے اور آخرت میں اسے دوزخ میں ڈال دیں گے۔

افعال: یَرْمِ: (رَمْی) تہمت لگانا۔ اصل یَرْمِیُ مضارع۔ قَدِ احْتَمَلَ: (اِحْتِمَال از حَمَل) یقیناً اس نے اٹھالیا ہے۔ ماضی قریب۔ ھَمَّتْ: (ھَمَمَتْ) اس نے ارادہ کیا' ماضی مونث۔ (ھَمٌّ سے)۔ لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ: تو نہیں جانتا تھا۔ ماضی استمراری منفی۔ سَوْفَ نُؤْتِیُ: ہم دیں گے۔ مستقبل۔ اٰتی یُؤْتِیُ۔ یُشَاقِق: (مُشَاقَقَۃ از شق) وہ مخالفت کرتا ہے۔ مضارع (شَاقَقَ ماضی)۔ نُوَلِّی: (تَوْلِیَۃٌ از وَلِی) ہم پھیرتے ہیں۔ مضارع وَلّیٰ یُوَلِّیُ۔ تَوَلّٰی: (تَوَلِّیُ) اس نے منہ موڑا۔ ماضی۔ یَتَوَلّٰی مضارع۔ نُصْلِیُ: (اِصْلَاء) ہم داخل کریں گے۔ مضارع۔ اَصْلٰی یُصْلِیُ۔

اسماء: بَرِیْءٌ: بے گناہ۔ نَجْوٰی: خفیہ مشورہ۔ مشورہ۔ سرگوشی۔ سَبِیْل: راہ۔ مَصِیْرًا: لوٹنے کی جگہ۔

اَنۡ يُّشۡرَكَ بِهٖ وَيَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِكَ لِمَنۡ

(اس بات کو) کہ شریک ٹھہرایا جائے اس کے ساتھ | اور بخش دے گا | جو (گناہ) | اُس کے سوا ہے | جس کے لئے

اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے سوا (جو کچھ) جسے چاہے گا

يَّشَآءُ ؕ وَمَنۡ يُّشۡرِكۡ بِاللّٰهِ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيۡدًا ۝۱۱۶

چاہے گا | اور جو کوئی | شریک ٹھہرائے | اللہ کے ساتھ | تو وہ بھٹک گیا | (راہ حق سے) بہت دور

بخش دے گا اور جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرایا وہ راہِ راست سے بہت دُور بھٹک گیا۔

اِنۡ يَّدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰـثًا ۚ وَاِنۡ يَّدۡعُوۡنَ اِلَّا شَيۡـطٰنًا

وہ نہیں پکارتے | اللہ کے سوا | مگر دیویوں کو | اور وہ نہیں پکارتے | مگر صرف | شیطان

یہ (مشرک) تو اللہ تعالیٰ کی بجائے دیویوں کو پکارتے ہیں۔ اور یہ صرف شیطان کو پکارتے ہیں جو

مَّرِيۡدًا ۝۱۱۷ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنۡ عِبَادِكَ نَصِيۡبًا

سرکش کو | جس پر لعنت کی ہے اللہ نے | اور وہ بولا | میں ضرور لوں گا | تیرے بندوں میں سے | (ایک) حصہ

سرکش ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کر رکھی ہے اور شیطان نے کہا کہ میں تیرے بندوں سے ضرور ایک مقررہ

مَّفۡرُوۡضًا ۝۱۱۸ وَّلَاُضِلَّنَّهُمۡ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمۡ وَلَاٰمُرَنَّهُمۡ

مقرر | اور میں ضرور ہی گمراہ کروں گا انہیں | اور آرزو دلاؤں گا انہیں | اور میں حکم دوں گا انہیں

حصہ لوں گا۔ اور انہیں یقیناً گمراہ کروں گا اور انہیں (باطل) آرزوؤں میں الجھاؤں گا اور میں ان کو تعلیم دوں گا کہ وہ (غیر اللہ کے

فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الۡاَنۡعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمۡ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلۡقَ اللّٰهِ ؕ

تو وہ چیر دیں گے | کان | جانوروں کے | اور میں حکم دوں گا انہیں | تو وہ بدل ڈالیں گے | اللہ کی پیدا کی ہوئی (صورت) کو

نام پر) جانوروں کے کان چھید لیں گے اور (اسی طرح) انہیں حکم دوں گا تو وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورتوں میں بھی (ناجائز)

وَمَنۡ يَّتَّخِذِ الشَّيۡـطٰنَ وَلِيًّا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ فَقَدۡ خَسِرَ

اور جو کوئی بنائے | شیطان کو | دوست | اللہ کے سوا | تو اس نے نقصان اُٹھایا

تغیر و تبدل کر دیں گے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے بجائے شیطان کو دوست بنا لے تو بے شک وہ کھلے نقصان

خُسۡرَانًا مُّبِيۡنًا ۝۱۱۹ يَعِدُهُمۡ وَيُمَنِّيۡهِمۡ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ

واضح نقصان | وہ ان سے وعدے کرتا ہے | اور آرزو دلاتا ہے | اور نہیں | وعدہ دیتا انہیں

میں پڑ گیا شیطان اُن سے وعدے کرتا ہے اور انہیں جھوٹی آرزوئیں دلاتا ہے اور شیطان اُن سے جو

الشَّيۡـطٰنُ اِلَّا غُرُوۡرًا ۝۱۲۰ اُولٰٓـئِكَ مَاۡوٰٮهُمۡ جَهَـنَّمُ وَلَا يَجِدُوۡنَ

شیطان | مگر صرف | دھوکہ (دیتا ہے) | یہی لوگ ہیں | جن کا ٹھکانا | دوزخ (ہے) | اور وہ نہیں پائیں گے

وعدے کرتا ہے وہ فقط فریب ہے۔ یہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ اس سے بھاگنے کی

عَنۡهَا مَحِيۡصًا ۝۱۲۱ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدۡخِلُهُمۡ

اُس سے | چھٹکارا | اور وہ لوگ جو | ایمان لائے | اور عمل کئے | نیک | ہم انہیں جلد داخل کریں گے

کوئی جگہ نہ پائیں گے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل بھی کئے انہیں ہم جلد ایسے باغات میں

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۱۶) بے شک اللہ یہ گناہ نہیں بخشے گا کہ کوئی اس کا شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے سوا اور گناہ جسے چاہے گا بخش دے گا اور جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے وہ راہ حق سے بہت ہی دور جا پڑا (ف) یہ آیت اس سورۃ میں دو دفعہ شرک سے ممانعت کی تاکید کے لئے نازل ہوئی ہے۔

(۱۱۷) کفار تو اللہ کی بجائے دیویوں اور شیطان سرکش کی پوجا کرتے ہیں۔ (ف) کفار عرب کے بتوں کے نام عورتوں کے سے تھے جیسے **لات، عُزّیٰ** اور **مناۃ** وغیرہ اور ہر ایک قبیلہ کا ایک بت تھا۔ جسے **انثیٰ فلاں** (فلاں قبیلہ کی دیوی) کہتے تھے اور ان کو بطور دیویوں کے پوجتے تھے اور چونکہ شیطان کے بہکانے سے ایسا کرتے تھے اس لئے گویا شیطان کو پکارتے تھے۔

(۱۱۸) اس شیطان کی پوجا کرتے ہیں جو ملعون ہے اور جس نے کہا تھا کہ اے اللہ! میں تیرے بندوں میں سے ایک بڑے حصے کو ضرور ہی گمراہ کروں گا۔

(۱۱۹) اور شیطان نے کہا کہ میں اللہ کے بندوں کو ضرور گمراہی کے راستے پر ڈالوں گا۔ اور انہیں حرص دنیا کی اُمیدیں دلاؤں گا۔ اور انہیں ایسی بدعات ایجاد کرنے کی ترغیب دلاؤں گا کہ وہ اپنی مرضی کی باتیں گھڑ کر انہیں دین کی باتیں سمجھیں گے جیسے کہ بعض جانوروں (گائے، اُونٹ، بکری) وغیرہ کے کان چیر کر ان کو مقدس سمجھیں گے اور پھر ان سے دودھ یا سواری کا فائدہ لینا حرام سمجھیں گے (جیسے ہندوؤں کے ہاں گائے کو مقدس مانتے ہیں)۔ اور وہ اللہ کی بنائی ہوئی مخلوقات میں تبدیلیاں کریں گے جیسے مردوں کا ڈاڑھی منڈانا، عورتوں کا بال مردوں جیسے کٹوانا، یا بدن کو سوئی سے گود کر تل وغیرہ بنانا۔ یہ سب شیطان کی تعلیمات ہیں۔ اور جس کسی نے اللہ کی بجائے شیطان کو اپنا دوست اور رہنما بنالیا تو وہ سخت نقصان میں جا پڑا۔

(۱۲۰) شیطان انہیں جھوٹی آرزوئیں دلاتا اور ان سے جھوٹے وعدے کرتا ہے کہ حساب و کتاب کچھ نہیں اور یہ سب اس کا فریب ہے۔

(۱۲۱) انہی لوگوں کا ٹھکانا دوزخ ہے جس سے انہیں کبھی خلاصی نہ ہوگی۔

افعال: اُمَنِّيَنَّ: (تَمْنِيَةٌ از مُنٰی) میں ضرور آرزوؤں میں مبتلا کروں گا۔ یُبَتِّکُنَّ: (از بَتْكٌ) مضارع۔ وہ کاٹیں گے۔ مضارع با نون ثقیلہ۔ خَسِرَ (خُسْرَانٌ) اس نے نقصان اٹھایا۔ ماضی۔ خَسِرَ یَخْسِرُ۔ یُمَنِّیْ: (تَمْنِيَةٌ) وہ آرزوؤں میں ڈالتا ہے۔ مَنّٰی ماضی۔

اسماء: اِنَاثٌ: واحد اُنْثٰی۔ عورتیں۔ دیویاں۔ بت۔ مَرِیْدًا: (مَرَدٌ) سرکش۔ نَصِیْبٌ: حصہ۔ مَفْرُوْضًا: مقررہ۔ اٰذَانٌ: واحد اُذُنٌ۔ کان۔ اَنْعَامٌ: چوپائے۔ غُرُوْر: فریب۔ مَحِیْصٌ: مصدر حَیْص۔ بھاگنے کی جگہ۔ اسم ظرف۔

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ

جنتوں میں | کہ بہتی ہیں | جن کے نیچے | نہریں | وہ رہیں گے | اُن میں | ہمیشہ | وعدہ ہے اللہ کا

داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی (اور) وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ تعالیٰ کا پکا

حَقًّا ۭ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴿۱۲۲﴾ لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ

سچا | اور کون ہے | اللہ سے بڑھ کر بات کا سچا | یہ نہیں (منحصر) | تمہاری آرزوؤں پر

وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کون سچا ہو سکتا ہے نہ تمہاری آرزوؤں پر (کچھ منحصر) ہے

وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ۭ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ

اور نہ آرزوؤں پر | اہل کتاب کی | جو کوئی کرے گا | برا کام | اُس کی سزا پائے گا | اور نہ | پائے گا

اور نہ اہل کتاب کی آرزوؤں پر، جو کوئی برائی کرے گا اُس کی سزا پائے گا

لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۲۳﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ

اپنے لئے | اللہ کے سوا | (کوئی) دوست | اور نہ | (کوئی) مددگار | اور جو (کوئی) | کرے گا

اور اسے اللہ تعالیٰ کے سوا نہ کوئی دوست ملے گا اور نہ مددگار، اور جو کوئی

مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰۗىِٕكَ يَدْخُلُوْنَ

نیک کام | مرد ہو | یا | عورت | اور وہ مؤمن ہو | تو ایسے لوگ | داخل ہوں گے

نیک کام کرے گا وہ مرد ہو یا عورت اور وہ مؤمن بھی ہو تو ایسے لوگ جنت میں داخل

الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿۱۲۴﴾ وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ

جنت میں | اور ظلم نہ کیا جائے گا اُن پر | ذرا بھی | اور کون بہتر ہے دین کے لحاظ سے | اُس سے

ہوں گے اور ان پر ذرہ برابر ظلم نہ کیا جائے گا۔ اور اُس شخص سے بڑھ کر کس کا دین بہتر ہو سکتا ہے

اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَھُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ

جس نے جھکا دیا ہو | اپنا سر | اللہ کے سامنے | اور وہ نیکوکار بھی ہو | اور پیروی کی اُس نے | ملت ابراہیم کی

جس نے اپنا سر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکا دیا ہو اور وہ نیکوکار بھی ہو اور ابراہیم کی ملت کا تابع ہو جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت

حَنِيْفًا ۭ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴿۱۲۵﴾ وَلِلّٰهِ مَا

جو یکسو تھا | اور بنا لیا | اللہ نے | ابراہیم کو | (مخلص) دوست | اور اللہ (ہی) کا ہے | جو (کچھ)

میں یکسو تھا اور اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو اپنا دوست بنا لیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ ہی کا ہے

فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ

آسمانوں میں ہے | اور جو (کچھ) | زمین میں ہے | اور ہے اللہ | ہر چیز کو

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

مُّحِيْطًا ﴿۱۲۶﴾ ع وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَاۗءِ ۭ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ

احاطہ کئے ہوئے | اور آپ سے حکم دریافت کرتے ہیں | عورتوں کے بارے میں | کہہ دیجئے | اللہ | حکم دیتا ہے تم کو

اور (اے نبی) لوگ آپ سے (یتیم) عورتوں کے (اپنے والیوں سے نکاح کے) بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۲۲) جو مومن اخلاص کے ساتھ نیک عمل کریں گے وہ جنتوں میں داخل کئے جائیں گے جن میں نہریں بہہ رہی ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے اور اللہ سے زیادہ وعدہ کا سچا کون ہوسکتا ہے؟

(۱۲۳) مشرکین کا عقیدہ تھا کہ ہمارے بُت ہمیں بخشوالیں گے اور اہل کتاب سمجھتے تھے کہ ہم نبیوں کی اولاد ہیں وہ ہمیں نجات دلوائیں گے اس آیت میں ان کے دعوؤں کو رد کیا گیا ہے کہ نجات کا دارومدار تمہاری باطل آرزوؤں پر نہیں بلکہ جو کوئی بھی بُرا عمل کرے گا۔ خواہ کسی خاندان کا ہو اپنے جرم کی سزا پائے گا۔ اور اللہ کے سوا اس کا کوئی حامی و مددگار نہ ہوگا۔

(۱۲۴) اور مومن مخلص مرد ہو یا عورت، جو کوئی نیک کام کرے گا، جنت میں داخل ہوگا۔ اور کسی پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا۔

(۱۲۵) اور جو شخص اللہ کے حکم کو مانے اور نیک ہو اور ملت ابراہیمؑ کی پیروی کرے، جو اللہ کی توحید میں یک سو تھے اس سے اچھا دین کس کا ہے؟ اور حضرت ابراہیمؑ تو وہ شخصیت تھے جنہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنا دوست بنالیا تھا۔ لہٰذا ان کا راستہ اختیار کرنا چاہئے۔

(۱۲۶) جو کچھ زمین و آسمان میں ہے۔ سب اللہ ہی کا ہے اور ہر چیز اس کے قبضۂ قدرت میں ہے۔

فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِى الْكِتٰبِ فِىْ يَتٰمَى النِّسَآءِ

اُنکے بارے میں | اور جو پڑھا جاتا ہے | تم پر | قرآن میں | (وہ) اُن یتیم لڑکیوں کے بارے میں (ہے)

تمہیں ان عورتوں سے نکاح کی اجازت دیتا ہے (اور اس سے قبل) کتاب میں جو حکم موجود ہے کہ یتیم بچیوں کو مال وراثت کی

الّٰتِىْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ

جن کو تم نہیں | دیتے ہو | وہ (حق) جو | مقرر ہو چکا ہے | اُن کیلئے | اور تم چاہتے ہو | اُن سے نکاح کرنا

طرح قبضہ میں نہ لو وہ انہی یتیم عورتوں کے بارے میں ہے جن کو تم اُن کا حق مہر نہیں دیتے اور انہیں اپنے نکاح میں لانا چاہتے ہو

وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ؕ

اور بے بس | بچوں (کے بارے) میں | اور (اس بارے میں) کہ قائم رہو | یتیموں کیلئے | انصاف پر

اور بے بس بچوں (کے حقوق) کے بارے میں بھی احکام موجود ہیں۔ نیز یہ کہ تم یتیموں کے ساتھ حق و انصاف سے پیش آؤ۔

وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ﴿۱۲۷﴾ وَاِنِ امْرَاَةٌ

اور جو (بھی) | تم کرتے ہو | نیکی | سو بلاشبہ | اللہ | اُس کو خوب جانتا ہے | اور اگر کوئی عورت

اور تم نیکی کا جو کام بھی کرو گے وہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے اور اگر کسی عورت کو

خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ

ڈرے | اپنے شوہر سے | سختی | یا منہ پھیر لینے (سے) | تو کوئی گناہ نہیں | اُن دونوں پر

اپنے خاوند کی سرکشی یا بے رغبتی کا اندیشہ ہو تو دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ (کسی بات پر)

اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ؕ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ

کہ وہ صلح کرلیں | آپس میں | صلح کرنا | اور صلح | اچھی ہے | اور لگا ہوا ہے | نفسوں کو

آپس میں صلح کر لیں اور صلح اچھی چیز ہے اور بخل و حرص تو ہر ایک نفس میں

الشُّحَّ ؕ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

لالچ | اور اگر | تم بھلائی کرو | اور پرہیزگاری کرو | تو بلاشبہ | اللہ | اُس عمل سے جو تم کرتے ہو

موجود ہے اور اگر ایک دوسرے کے ساتھ حسن سلوک کرو اور خدا سے ڈرتے رہو تو (یاد رکھو کہ) یقیناً اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے

خَبِيْرًا ﴿۱۲۸﴾ وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ

خوب واقف ہے | اور تم ہرگز نہ کر سکو گے | کہ عدل کرو | عورتوں کے درمیان | اگرچہ تم چاہو

واقف ہے اور یہ تم سے ہرگز نہ ہو سکے گا کہ (ایک سے زائد) عورتوں میں برابری قائم رکھو اگرچہ تمہاری انتہائی خواہش ہی کیوں نہ ہو

فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنْ

پس نہ جھکو | پورا جھکنا (ایک ہی کی طرف) | کہ تم چھوڑ دو اُس کو | لٹکی ہوئی (چیز کی طرح) | اور اگر

پس ایک ہی طرف پوری طرح نہ جھک پڑو کہ دوسری کو (بے یقینی کی حالت میں) لٹکتا ہوا چھوڑ بیٹھو اور اگر

تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۲۹﴾

تم اصلاح کرو | اور پرہیزگاری کرو | تو بیشک | اللہ | ہے | بڑا بخشنے والا | رحم کرنے والا

تم باہمی صلح سے رہو اور خدا سے ڈرتے رہو تو بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا

آیت نمبر

(۱۲۷) بعض اصحابؓ نے عورتوں کی میراث کے متعلق حضورؐ سے دریافت کیا تھا' انہیں جواب دیا گیا ہے کہ اللہ تمہیں عورتوں کو میراث اور مہر ادا کرنے کا حکم دیتا ہے اور یہی حکم ان آیات (سورۂ نساء آیت ۳) میں ہے جو یتیم لڑکیوں کے حق میں پہلے نازل ہو چکی ہیں۔ جن کو تم ان کا مقررہ حصہ میراث نہیں دیتے تھے اور ان سے نکاح کرنا چاہتے تھے اور جو احکام کمزور بچوں اور یتیموں کے ساتھ عدل وانصاف کرنے اور انہیں وراثت میں سے پورا پورا حق دینے کے متعلق آ چکے ہیں لہٰذا عورتوں' بچوں اور یتیموں کے معاملے میں انصاف سے کام لو۔ اور جو نیک کام بھی تم کرتے ہو' اللہ اسے خوب جانتا ہے۔

(۱۲۸) اگر کسی عورت کو اپنے خاوند کی سختی اور عدم توجہی کا خطرہ ہو اور وہ اپنی باری یا مہر میں سے کچھ چھوڑ کر آپس میں صلح کر لیں تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں' اور جھگڑوں یا جدائی سے صلح بہت بہتر ہے۔ اور انسان کی طبیعت میں لالچ لگا ہوا ہے اور اگر تم بھلائی کرو (یعنی کچھ اپنا حق چھوڑ دو) اور پرہیزگاری کرو (بے رخی کرنے سے بچو) تو بلاشبہ تم جو نیکی اور تقویٰ کرو گے۔ اللہ اس سے خوب واقف ہے۔

(۱۲۹) اور خواہ تم کتنا ہی چاہو مگر متعدد بیویوں کے درمیان ان کے حق کے مطابق پورا پورا انصاف نہیں کر سکو گے۔ پس یہ خیال رکھو کہ ایک ہی طرف بالکل نہ جھک جاؤ کہ دوسری کو لٹکی ہوئی چھوڑ دو (کہ اس کے پاس نہ آؤ جاؤ اور نہ طلاق دو) اور اگر تم ان میں صلح رکھو اور کسی کی حق تلفی نہ کرو تو اللہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

افعال: تُؤْتُوْنَ: (اِیْتَاءٌ ازاِتْیَانٌ) تم دیتے ہو۔ مضارع۔ اَتٰی یَاْتِیْ۔ اُحْضِرَتْ: (اِحْضَارٌ) وہ حاضر کی گئی۔ ماضی مجہول۔
تَذَرُوْنَ: (وَذْرٌ) تم چھوڑتے ہو۔ مضارع۔

اسماء: شُحٌّ: بخل۔ تنگی۔

وَاِنۡ يَّتَفَرَّقَا يُغۡنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنۡ سَعَتِهٖ ؕ وَكَانَ
اور اگر وہ (میاں بیوی) ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں | تو اللہ غنی کر دے گا | ہر ایک کو | اپنے فضل سے | اور ہے
اور اگر میاں بیوی (مجبوراً) ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے دونوں کو غنی کر دے گا اور اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيۡمًا ﴿۱۳۰﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا
اللہ | وسعت والا | حکمت والا | اور اللہ (ہی) کا ہے | جو (کچھ) | آسمانوں میں ہے | اور جو (کچھ)
بڑی وسعت اور بڑی حکمت والا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ

فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَلَقَدۡ وَصَّيۡنَا الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ
زمین میں ہے | اور ہم نے حکم دیا تھا | اُن کو (بھی) | جن کو دی گئی تھی | کتاب | تم سے پہلے
زمین میں ہے اور ہم نے جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب دی تھی اُن کو اور تم کو حکم دے

وَاِيَّاكُمۡ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَاِنۡ تَكۡفُرُوۡا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا
اور تمہیں بھی | کہ ڈرتے رہو | اللہ سے | اور اگر تم انکار کرو | تو بلاشک | اللہ (ہی) کا ہے | جو کچھ
رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور اگر تم راہِ کفر اختیار کرو گے تو (یاد رکھو) کہ آسمانوں اور زمین میں

فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيۡدًا ﴿۱۳۱﴾
آسمانوں میں ہے | اور جو کچھ | زمین میں ہے | اور ہے | اللہ | بڑا بے نیاز | حمد کے لائق
جو کچھ ہے سب اللہ تعالیٰ ہی کا ہے اور اللہ تعالیٰ سب سے بے نیاز اور تعریف کے لائق ہے

وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ
اور اللہ (ہی) کا ہے | جو (کچھ) آسمانوں میں | اور جو (کچھ) زمین میں ہے | اور کافی ہے | اللہ (ہی)
اور اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کا

وَكِيۡلًا ﴿۱۳۲﴾ اِنۡ يَّشَاۡ يُذۡهِبۡكُمۡ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاۡتِ بِاٰخَرِيۡنَ ؕ
کارساز | اگر وہ چاہے | تو تمہیں فنا کر دے | اے لوگو! | اور لے آئے (تمہاری جگہ) | دوسروں کو
کارساز ہونا کافی ہے۔ اے لوگو! اگر وہ چاہے تو تمہیں دنیا سے اُٹھا لے اور دوسروں کو لا بسائے

وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيۡرًا ﴿۱۳۳﴾ مَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ ثَوَابَ الدُّنۡيَا
اور ہے | اللہ | اس بات پر | قادر | جو کوئی چاہے | اجر | دُنیا کا
اور اللہ تعالیٰ ایسا کرنے پر قادر ہے۔ جو کوئی صرف دُنیا کا اجر چاہتا ہے تو (اسے معلوم ہونا چاہئے کہ)

فَعِنۡدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيۡعًاۢ بَصِيۡرًا ﴿۱۳۴﴾
تو اللہ کے پاس ہے | اجر | دنیا اور | آخرت کا | اور ہے اللہ | سب کچھ سنتا | دیکھتا
اللہ تعالیٰ کے پاس دُنیا و آخرت دونوں کا اجر و ثواب ہے اور اللہ تعالیٰ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡا قَوّٰمِيۡنَ بِالۡقِسۡطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ
اے ایمان والو! | خوب قائم رہو | انصاف پر | گواہ بنو | اللہ کے لئے
اے ایمان والو! انصاف پر پوری طرح قائم رہو اس حالت میں کہ اللہ تعالیٰ کے لئے (سچی) گواہی دو

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۳۰) اگر دونوں میاں بیوی میں کسی طرح مصالحت نہ ہو سکے اور خلع یا طلاق سے وہ ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں تو اللہ اپنے فضل سے ہر ایک کو کافی ہوگا' کوئی اور اچھا سامان کر دے گا' اور وہ بڑا وسعت اور حکمت والا ہے۔ مایوس نہیں ہونا چاہئے۔

(۱۳۱) جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ سب اللہ ہی کا ہے اور ہم نے تم سے پہلے اہل کتاب کو یہ حکم دیا تھا اور تمہیں بھی یہی حکم دیا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈرتے رہو۔ اور اگر تم نہ مانو تو اسے تمہاری کوئی پرواہ نہیں۔ زمین و آسمان میں جو کچھ ہے وہ اسی کا ہے۔ اور وہ بڑا بے نیاز اور حمد کے لائق ہے۔

(۱۳۲) اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے وہی کارساز ہے اپنے تمام معاملات میں اسی پر توکل کرو۔

(۱۳۳) وہ اتنی طاقت اور قدرت والا ہے کہ اگر چاہے تو تم سب کو ایک دم فنا کر کے تمہاری جگہ اور انسان پیدا کر دے۔

(۱۳۴) جو کوئی اپنے نیک عمل سے صرف دنیا کا فائدہ چاہتا ہے اسے وہ مل جاتا ہے۔ اور اللہ کے ہاں تو دنیا و آخرت دونوں کا ثواب موجود ہے (تو اس سے دنیا و آخرت دونوں ہی کیوں نہ مانگی جائیں) بیشک اللہ سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے۔

افعال: يُغْنِ: (از غناء) وہ بے پروا کرتا ہے۔ مضارع۔ (اَغْنٰی ماضی)۔

اسماء: سَعَةٌ: تونگری۔ کشائش۔ وسعت۔

وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا

اوراگرچہ (وہ گواہی) خلاف ہوخود تمہاری ذات کے | یاوالدین | اور رشتہ داروں کے | اگر کوئی دولت مند ہو

اگرچہ وہ تمہاری اپنی جانوں یا تمہارے والدین اور رشتہ داروں کے خلاف ہی پڑے اگر ان میں کوئی مالدار ہے یا نادار (تم اس کی

اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۖ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ

یافقیر | تواللہ | زیادہ خیر خواہ ہے اُن کا | پس پیروی نہ کرو | (اپنی) خواہش کی | کہ ہٹ جاؤ (حق سے)

بے جا طرفداری نہ کرو اسلئے کہ) اللہ تعالیٰ ان کا زیادہ خیر خواہ ہے، پس خواہشات کی پیروی میں کہیں راہِ انصاف سے بھٹک نہ جا

وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿١٣٥﴾

اوراگر تم غلط بیانی کرو | یا | پہلو بچاؤ (گواہی سے) | تو بیشک | اللہ | اُس سے جو کچھ تم کرتے ہو خوب واقف ہے

اور اگر بات کو گول مول رکھو گے یا گواہی دینے سے پہلو تہی کرو گے تو (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ کو تمہارے اعمال کی خوب خبر ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ

اے | ایمان والو! | ایمان لاؤ | اللہ | اور اُس کے رسول پر | اور اُس کتاب پر جو

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول اور اس کتاب پر جو اُس نے

نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ

اُس نے نازل کی | اپنے رسول پر | اور اُس کتاب پر جو | نازل کی | اس سے پہلے | اور جو کوئی

اپنے رسول پر نازل کی ہے، اور اُس کتاب پر، جو اُس نے اس سے پہلے نازل کی تھی یقین رکھو اور جو کوئی

يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

انکار کرے | اللہ | اور اُس کے فرشتوں | اور اُس کی کتابوں | اور اُس کے رسولوں | اور روزِ قیامت کا

اللہ تعالیٰ کا، اُس کے فرشتوں کا، اُس کی کتابوں کا اُس کے رسولوں کا اور یومِ آخرت کا انکار کرے

فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿١٣٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ

تو وہ بھٹک گیا | (راہِ حق سے) بہت دور | بیشک | وہ لوگ جو | ایمان لائے | پھر | انکار کردیا | پھر

وہ بیشک (راہ راست) سے بہت دُور جا پڑا۔ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے پھر کافر ہو گئے پھر

اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ

ایمان لائے | پھر | انکار کردیا | پھر | بڑھ گئے | کفر میں | اللہ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا

ایمان لائے پھر کافر ہو گئے پھر کفر میں بڑھتے ہی چلے گئے تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف نہیں کرے گا

وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ﴿١٣٧﴾ۭ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا

اور نہ ہی دکھلائے گا انہیں | راہ | خوشخبری دیجئے | منافقوں کو | کہ ان کے لئے ہے | عذاب

اور نہ انہیں سیدھی راہ دکھائے گا۔ (اے نبیؐ) منافقوں کو خوشخبری سنا دیجئے کہ اُن کے لئے دردناک

اَلِيْمَا ﴿١٣٨﴾ۙ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ

دردناک | وہ لوگ جو | بناتے ہیں | کافروں کو | دوست | بجائے | مومنوں کے

عذاب ہوگا یہ وہ لوگ ہیں جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۳۵) مسلمانو! دنیا میں انصاف پر خوب قائم رہ کر اللہ کی رضا کے لئے گواہی دیا کرو اگرچہ وہ خود تمہارے یا والدین اور قریبی رشتہ داروں ہی کے خلاف پڑے اور جس پر گواہی دی گئی ہے۔ وہ غنی ہو یا فقیر' اللہ ان کا تم سے زیادہ خیرخواہ ہے تمہیں شہادت میں جانب داری یا خواہش نفس کی وجہ سے حق سے منہ نہیں پھیرنا چاہئے اور اگر تم زبان کو توڑ مروڑ کر شہادت کو مشتبہ کرنا چاہو یا اس سے بالکل روگردانی کرو تو اللہ تمہارے کاموں سے خوب واقف ہے۔

(۱۳۶) مسلمانو! اللہ اور اس کے رسولؐ اور قرآن پر اعتقاد رکھو جو اس نے اپنے رسولؐ پر نازل کیا اور ان تمام کتابوں پر جو اس سے پہلے اور نبیوں پر نازل کیں اور جو اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور آخرت کے دن کا انکار کرے وہ راہ حق سے بہت دور بھٹک گیا۔

(۱۳۷) اس میں یہود کی تاریخی گمراہی کا ذکر ہے کہ بیشک جو لوگ موسیٰؑ پر ایمان لائے پھر بچھڑے کی عبادت کر کے اللہ کے منکر ہو گئے' پھر توبہ کر کے ایمان لے آئے۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کر دیا۔ پھر محمد رسول اللہؐ سے انکار کی وجہ سے کفر میں اور بھی بڑھ گئے۔ اللہ ایسے کافروں کو ہرگز نہیں بخشے گا۔ اور نہ ہی راہ راست کی ہدایت کرے گا۔ یا اس سے مراد منافقین ہیں جو بظاہر ایمان لائے لیکن دل میں کافر رہے کبھی وقتی طور پر ایمان کی طرف پھر مائل ہوئے لیکن بالآخر کفر کی حالت میں دنیا سے رخصت ہوئے۔ یہ لوگ آخرت میں ناقابل معافی ہیں۔

(۱۳۸) منافقوں کو سنا دیجئے کہ ان کے لئے سخت دردناک عذاب ہے۔

افعال: تَلْوٗا: (کیُّ) تم گھما پھرا کر بات کرو۔ مضارع۔ لَوٰی یَلْوِیُ۔
اسماء: قَوّٰمِیْنَ: محافظ۔ قائم رہنے والا۔ اَوْلٰی: بہتر۔ زیادہ مقدار۔

اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا ﴿۱۳۹﴾ وَ قَدْ نَزَّلَ
کیا وہ چاہتے ہیں | ان کے ہاں | عزت | پس بیشک | عزت (تو) | اللہ کے لئے ہے ساری | اور وہ نازل کر چکا ہے
کیا وہ ان کافروں سے عزت کے طلبگار ہیں پس (جان لینا چاہئے) عزت تو تمام تر اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اور تم

عَلَیْكُمْ فِی الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰهِ یُكْفَرُ بِهَا
تم پر | کتاب میں | کہ جب | سنو تم (یہ کہ) | اللہ کی آیات (کا) | انکار کیا جاتا ہے
اللہ تعالیٰ کتاب میں یہ حکم نازل کر چکا ہے کہ جب تم اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ انکار

وَ یُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى یَخُوْضُوْا
اور اُن کا مذاق اُڑایا جاتا ہے | تو نہ | بیٹھو | اُن کے ساتھ | یہاں تک کہ | وہ لگ جائیں
اور ہنسی مذاق ہوتے سنو تو ان لوگوں کے پاس مت بیٹھو جب تک وہ کسی دوسری بات میں

فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖۤ ﳲ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ
کسی دوسری بات میں | ورنہ تم (بھی) | تب انہی جیسے ہو جاؤ گے | بلاشک | اللہ | جمع کرنے والا ہے
مشغول نہ ہو جائیں ورنہ بلاشبہ تم بھی ان جیسے ہی ہو جاؤ گے' یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ منافقوں اور

الْمُنٰفِقِیْنَ وَ الْكٰفِرِیْنَ فِیْ جَهَنَّمَ جَمِیْعَاۨ ﴿۱۴۰﴾ الَّذِیْنَ
منافقوں | اور کافروں کو | جہنم میں | سب کو | جو (منافق)
کافروں کو جہنم میں یکجا کرنے والا ہے یہ (منافق)

یَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْۤا
انتظار میں رہتے ہیں تمہارے متعلق | سو اگر | تمہیں حاصل ہو | فتح | اللہ کی طرف سے | (تو) کہتے ہیں
تمہارے متعلق منتظر رہتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہیں کوئی فتح نصیب ہو تو کہتے ہیں کہ

اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ٘ وَ اِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِیْنَ نَصِیْبٌ ۙ قَالُوْۤا
کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟ | اور اگر مل جائے | کافروں کو | کچھ حصہ یا فائدہ | (تو) کہتے ہیں
کیا ہم تمہارے ساتھ شریک نہ تھے اور اگر کافروں کو کچھ حصہ مل جائے تو (ان سے) کہنے لگتے ہیں

اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَیْكُمْ وَ نَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ فَاللّٰهُ
کیا ہم غالب نہ تھے | تم پر | اور نہیں بچایا ہم نے تم کو | مسلمانوں سے؟ | پس اللہ (ہی)
کیا ہم تم پر غالب نہیں ہو رہے تھے اور مسلمانوں کے ہاتھ سے تمہیں نہیں بچایا تھا؟ پس اللہ تعالیٰ

یَحْكُمُ بَیْنَكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ وَ لَنْ یَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِیْنَ
فیصلہ کرے گا | تمہارے درمیان | قیامت کے دن | اور ہرگز نہیں دے گا | اللہ | کافروں کو
قیامت کے دن تمہارے درمیان فیصلہ کر دے گا اور اللہ تعالیٰ ہرگز ایمان والوں کے مقابلہ میں کافروں کے لئے

عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ سَبِیْلًا ﴿۱۴۱﴾ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ هُوَ
مسلمانوں پر | (غلبہ کی) راہ | بیشک | منافق | چال چلتے ہیں | اللہ (سے) | اور وہ ہی
فتح و نصرت کی کوئی راہ نہ کھولے گا۔ منافق (اپنے خیال میں) اللہ تعالیٰ کو دھوکا دے رہے ہیں حالانکہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ

آیت نمبر

(۱۳۹) وہ منافق جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کفار کو دوست بناتے ہیں۔ کیا وہ کفار کے پاس عزت چاہتے ہیں حالانکہ عزت تو سب اللہ کے اختیار میں ہے۔

(۱۴۰) اللہ تعالیٰ قرآن میں نازل فرما چکا ہے کہ جب تم کسی مجلس میں سنو کہ وہاں اللہ کی آیات کا انکار کیا جاتا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جاتا ہے تو ان کے پاس نہ بیٹھو' یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں مشغول ہو جائیں' ورنہ اس صورت میں تم بھی انہی جیسے ہو جاؤ گے۔ بیشک اللہ سب منافقین اور کفار کو دوزخ میں جمع کرے گا۔

(۱۴۱) وہ منافقین جو یہی انتظار کرتے رہتے ہیں کہ جس کی فتح ہو اور وہ اس کے ساتھ شامل ہو جائیں۔ جب مسلمانوں کو فتح ہو تو کہتے ہیں ہم بھی تو تمہارے ساتھ تھے اور جب کفار کو غلبہ ہو تو کہتے ہیں کہ ہم مسلمانوں کے ساتھ مل کر تم پر غلبہ پا چکے تھے۔ مگر ہم نے انہیں تم سے پیچھے ہٹا کر رکھا اور تمہیں مسلمانوں سے بچا لیا۔ بس اللہ ہی قیامت کے روز تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا اور کفار کو اہل اسلام پر اللہ کبھی غلبہ نہ دے گا جب تک وہ ایمان پر قائم رہیں گے۔

افعال: لَا تَقْعُدُوْا: (قُعُوْدٌ) مت بیٹھو۔ نہی۔ قَعَدَ یَقْعُدُ۔ یَخُوْضُوْنَ: (خَوْضٌ) وہ بیہودہ باتیں کرتے ہیں۔ مضارع۔ خَاضَ یَخُوْضُ۔ یَتَرَبَّصُوْنَ: (از رَبْصٌ) وہ انتظار کرتے ہیں۔ مضارع۔ تَرَبَّصَ یَتَرَبَّصُ۔ نَسْتَحْوِذْ: (اِسْتِحْوَاذٌ از حَوْذٌ) ہم غالب رہتے ہیں۔ قابو کرتے ہیں۔ مضارع۔ نَمْنَعْ: (مَنْعٌ) ہم منع کرتے ہیں۔ روکتے ہیں۔ مضارع۔ مَنَعَ یَمْنَعُ۔

خَادِعُهُمْ ۚ وَإِذَا قَامُوْٓا إِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى

اُن سے چال چلنے والا ہے | اور جب | وہ کھڑے ہوتے ہیں | نماز کے لئے | (تو) کھڑے ہوتے ہیں | سست اور کاہل

نے ان کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے اور جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو بے دلی سے کھڑے ہوتے ہیں

يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ إِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٤٢﴾ مُّذَبْذَبِيْنَ

دکھاتے ہیں (عبادت) | لوگوں کو | اور نہیں یاد کرتے | اللہ کو | مگر تھوڑا | وہ حیرت میں پڑے ہوئے ہیں

لوگوں کو دکھانے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر برائے نام ہی کرتے ہیں۔ وہ کفر و ایمان کے درمیان

بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَآ إِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ إِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۗ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ

درمیان میں | نہ ادھر کے (ہیں) | اور نہ | اُدھر کے | اور جسے | اللہ گمراہ کردے

متردد رہتے ہیں، نہ اِن (مسلمانوں) کی طرف ہیں اور نہ اُن (کافروں) کی طرف، اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہی میں

فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿١٤٣﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا

آپ ہرگز نہ پائیں گے | اس کیلئے | کوئی راستہ | اے ایمان والو! | نہ بناؤ

ڈال دے تم اُس کے لئے کوئی راستہ نہ پاؤ گے اے مسلمانو! تم مسلمانوں کو

الْكٰفِرِيْنَ أَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ أَتُرِيْدُوْنَ أَنْ تَجْعَلُوْا

کفار کو | دوست | سوائے | مومنوں کے | کیا تم چاہتے ہو | کہ بنالو

چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بناؤ کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی واضح

لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿١٤٤﴾ إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ

اللہ کیلئے | اپنے خلاف | دلیل واضح؟ | بیشک | منافق لوگ | سب سے نچلے درجہ میں ہوں گے

حجت اپنے خلاف قائم کر لو۔ بیشک منافق دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں

مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ﴿١٤٥﴾ إِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَأَصْلَحُوْا

دوزخ کے | اور آپ نہ پائیں گے | اُن کے لئے | (کوئی) مددگار | مگر جو (لوگ) | توبہ کریں | اور اصلاح کرلیں

ڈالے جائیں گے اور تم کسی کو بھی ان کا مددگار نہ پاؤ گے لیکن وہ لوگ جو توبہ کر لیں اور اپنی اصلاح کر لیں

وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَأَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَأُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۖ

اور مضبوطی سے تھام لیں | اللہ کو | اور خالص کرلیں | اپنا دین | اللہ کیلئے | سو یہی لوگ ہیں | مومنوں کے ساتھ

اور اللہ تعالیٰ (کے احکام) کو مضبوطی سے پکڑ لیں اور اپنا دین اللہ تعالیٰ کیلئے خالص کرلیں تو یہ لوگ مؤمنوں کے ساتھ ہوں گے

وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ أَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١٤٦﴾ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ

اور جلد دے گا | اللہ | مومنوں کو | اجر بڑا | کیا کرے گا | اللہ

اور عنقریب اللہ تعالیٰ مؤمنوں کو اجر عظیم دے گا۔ اگر تم شکر کرو اور

بِعَذَابِكُمْ إِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ﴿١٤٧﴾

تمہیں عذاب دے کر | اگر تم شکر کرو | اور ایمان لے آؤ | اور ہے | اللہ | بڑا قدردان | سب کچھ جاننے والا

ایمان رکھو تو اللہ کو تمہیں عذاب دے کر کیا کرنا ہے؟ اور اللہ تعالیٰ تو شکر کا بدلہ دینے والا اور ہر بات کا علم رکھنے والا ہے

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۱۴۲) بلاشک منافق' اللہ سے چال چلتے ہیں کہ بظاہر ایمان کا اقرار اور دل سے انکار کرتے ہیں اور اللہ بھی ان سے قیامت میں چال چلے گا۔ یعنی ان کی مکاری اور فریب کی ایسی ہی سزا دے گا اور جب وہ نماز پڑھنے کھڑے ہوتے ہیں تو بے دلی سے' صرف دکھاوے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں اور اللہ کو دل سے' بہت کم یاد کرتے ہیں۔

(۱۴۳) وہ ہمیشہ شک میں رہتے ہیں نہ ادھر کے نہ ادھر کے نہ مسلمانوں کی طرف نہ مشرکین کی طرف اور جسے اللہ گمراہ کردے اسے کوئی راہ پر نہیں لا سکتا۔

(۱۴۴) مسلمانو! مسلمانوں کو چھوڑ کر کفار کو دوست نہ بناؤ۔ کیا تم اپنے خلاف خدائی حجت قائم کرنا چاہتے ہو۔ کیونکہ کفار سے دوستی نفاق کی دلیل ہے جو ہمیشہ کے عذاب کا باعث بنتا ہے۔ اس سے مسلمانوں کو کفار کی دلی دوستی سے بچا رہنا لازم ہے۔

(۱۴۵) منافقین کو دوزخ کے سب سے نچلے گہرے درجے میں سخت عذاب دیا جائے گا اور ان کا کوئی یار و مددگار نہ ہوگا۔

(۱۴۶) ہاں جو منافق یا کافر اپنے کفر و نفاق سے سچی توبہ کرلے اور اپنے عقیدے کی اصلاح کرلے اور اپنا عمل شریعت کے مطابق درست کرلے اور اللہ کے دین کو مضبوطی سے پکڑلے اور عبادت میں ماسوا اللہ کے شریک نہ ٹھہرائے تو ایسے لوگ بھی مسلمانوں کے ساتھ رحمت الٰہی میں داخل ہوں گے اور اللہ مومنوں کو بہت بڑا اجر دے گا۔

(۱۴۷) اگر کوئی شخص اللہ کی نعمت کا شکریہ ادا کرے' اور اس پر سچے دل سے ایمان لے آئے تو اللہ اسے کیوں عذاب دینے لگا' وہ تو بڑا قدر دان اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

افعال: یُرَآءُ وْنَ: (مُرَآءَ ۃٌ از رؤیۃ) وہ دکھاوا کرتے ہیں۔ مضارع۔

اسماء: خَادِعٌ: (خَدْعٌ سے) دھوکا دینے والا۔ کُسَالٰی: (کَسْلٌ) سست۔ کاہل۔ واحد: کَسْلَانٌ۔

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ

پسند نہیں کرتا | اللہ | اظہار | بری | بات کا | سوائے اس شخص کے | جس پر ظلم ہوا

اللہ تعالیٰ بری بات کے اظہار کو پسند نہیں کرتا سوائے اس شخص کے کہ وہ مظلوم ہو

وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ﴿١٤٨﴾ اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا

اور اللہ | سنتا | جانتا ہے | اگر تم ظاہر کرو | نیکی | یا خفیہ رکھو | یا معاف کرو

اور اللہ تعالیٰ سننے اور جاننے والا ہے اگر تم نیکی کی بات کھلم کھلا کرو یا اسے پوشیدہ رکھو یا کسی برائی سے

عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿١٤٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ

برائی کو | تو بیشک | اللہ | بڑا معاف کرنے والا | قدرت والا ہے | بلاشبہ | وہ لوگ جو | انکار کرتے ہیں

درگزر کرو تو (بہتر ہے کیونکہ) اللہ تعالیٰ بھی درگزر کرنے والا اور قدرت رکھنے والا ہے۔ بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ

بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ

اللہ | اور اُس کے رسولوں کا | اور چاہتے ہیں | جدائی ڈالنا | درمیان | اللہ اور اُس کے رسولوں کے

اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے درمیان جدائی ڈالیں

وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ

اور کہتے ہیں | ہم ایمان لاتے ہیں | بعض پر | اور انکار کرتے ہیں | بعض کا | اور وہ چاہتے ہیں

اور کہتے ہیں کہ ہم بعض کو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے اور خواہش یہ رکھتے ہیں

اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿١٥٠﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا

کہ اختیار کریں | اس کے درمیان میں | کوئی (دوسرا) راستہ | یہی لوگ ہیں | اصلی کافر

کہ اس (کفر و ایمان) کے درمیان کوئی راہ اختیار کریں تو یہی لوگ درحقیقت کافر ہیں

وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿١٥١﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ

اور ہم نے تیار کر رکھا ہے | کافروں کے لئے عذاب | رسوا کرنے والا | اور جو (لوگ) | ایمان لائے | اللہ

اور ہم نے کافروں کے لئے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے

وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ

اور اُس کے رسولوں پر | اور جدا نہ جانا | ان کو آپس میں | یہی ہیں (وہ لوگ) | کہ جلد

رسولوں پر ایمان لائے اور ان (رسولوں) میں سے کسی ایک کو دوسروں سے جدا نہ جانا تو یہی لوگ ہیں جن کو عنقریب

يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٥٢﴾ يَسْـَٔلُكَ

دے گا انہیں (اللہ) | اُن کے اجر | اور اللہ ہے | بڑا بخشنے والا | رحم کرنے والا | سوال کرتے ہیں آپ سے

اللہ تعالیٰ اجر عطا فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے اے نبی! اہل کتاب آپ سے

اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا

اہل کتاب | کہ آپ اُتاریں | اُن پر | ایک کتاب | آسمان سے | سو وہ سوال کرچکے ہیں

مطالبہ کرتے ہیں کہ ان پر آسمان سے (لکھی لکھائی) کتاب اُتاری جائے (یہ اُن کی عادت ہے)

لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الۡجَہۡرَ بِالسُّوۡٓءِ مِنَ الۡقَوۡلِ اِلَّا مَنۡ ظُلِمَ
پسند نہیں کرتا | اللہ | اظہار | بُری | بات کا | سوائے اس شخص کے | جس پر ظلم ہوا
اللہ تعالیٰ بُری بات کے اظہار کو پسند نہیں کرتا سوائے اُس شخص کے کہ وہ مظلوم
وَکَانَ اللّٰہُ سَمِیۡعًا عَلِیۡمًا ﴿۱۴۸﴾ اِنۡ تُبۡدُوۡا خَیۡرًا اَوۡ تُخۡفُوۡہُ اَوۡ تَعۡفُوۡا
اوراللہ | سنتا | جانتاہے | اگرتم ظاہرکرو | نیکی | یاخفیہ رکھو | یامعاف کرو
اور اللہ تعالیٰ سننے اور جاننے والا ہے اگر تم نیکی کی بات کھلم کھلا کرو یا اسے پوشیدہ رکھو یا کسی برائی سے
عَنۡ سُوۡٓءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَفُوًّا قَدِیۡرًا ﴿۱۴۹﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ یَکۡفُرُوۡنَ
برائی کو | تو بیشک | اللہ | بڑامعاف کرنے والا | قدرت والا ہے | بلاشبہ | وہ لوگ جو | انکارکرتے ہیں
درگزر کرو تو (بہتر ہے کیونکہ) اللہ تعالیٰ بھی درگزر کرنے والا اور قدرت رکھنے والا ہے۔ بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ
بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَیُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ یُّفَرِّقُوۡا بَیۡنَ اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ
اللہ | اوراُس کے رسولوں کا | اورچاہتے ہیں | جدائی ڈالنا | درمیان | اللہ اوراُس کے رسولوں کے
اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے درمیان جدائی ڈالیں
وَیَقُوۡلُوۡنَ نُؤۡمِنُ بِبَعۡضٍ وَّنَکۡفُرُ بِبَعۡضٍ ۙ وَّیُرِیۡدُوۡنَ
اورکہتے ہیں | ہم ایمان لاتے ہیں | بعض پر | اورانکارکرتے ہیں | بعض کا | اوروہ چاہتے ہیں
اور کہتے ہیں کہ ہم بعض کو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے اور خواہش یہ رکھتے ہیں
اَنۡ یَّتَّخِذُوۡا بَیۡنَ ذٰلِکَ سَبِیۡلًا ﴿۱۵۰﴾ۙ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡکٰفِرُوۡنَ حَقًّا
کہ اختیارکریں | اس کےدرمیان میں | کوئی (دوسرا) راستہ | یہی لوگ ہیں | اصلی کافر
کہ اس (کفر و ایمان) کے درمیان کوئی راہ اختیار کریں تو یہی لوگ درحقیقت کافر ہیں
وَاَعۡتَدۡنَا لِلۡکٰفِرِیۡنَ عَذَابًا مُّہِیۡنًا ﴿۱۵۱﴾ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰہِ
اورہم نے تیارکررکھاہے | کافروں کے لئے عذاب | رُسوا کرنے والا | اورجو(لوگ) | ایمان لائے | اللہ
اور ہم نے کافروں کے لئے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے
وَرُسُلِہٖ وَلَمۡ یُفَرِّقُوۡا بَیۡنَ اَحَدٍ مِّنۡہُمۡ اُولٰٓئِکَ سَوۡفَ
اوراُس کے رسولوں پر | اورجدانہ جانا | ان کو آپس میں | یہی ہیں (وہ لوگ) | کہ جلد
رسولوں پر ایمان لائے اور ان (رسولوں) میں سے کسی ایک کو دوسروں سے جدا نہ جانا تو یہی لوگ ہیں جن کو عنقریب
یُؤۡتِیۡہِمۡ اُجُوۡرَہُمۡ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ﴿۱۵۲﴾ یَسۡئَلُکَ
دے گا انہیں (اللہ) | اُن کے اجر | اوراللہ ہے | بڑا بخشنے والا | رحم کرنے والا | سوال کرتے ہیں آپ سے
اللہ تعالیٰ اجر عطا فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے اے نبیؐ! اہل کتاب آپ سے
اَہۡلُ الۡکِتٰبِ اَنۡ تُنَزِّلَ عَلَیۡہِمۡ کِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدۡ سَاَلُوۡا
اہل کتاب | کہ آپ اُتاریں | اُن پر | ایک کتاب | آسمان سے | سو وہ سوال کرچکے ہیں
مطالبہ کرتے ہیں کہ ان پر آسمان سے (لکھی لکھائی) کتاب اُتاری جائے (یہ اُن کی عادت ہے)

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۴۸) کسی کو گالی دینا یا اس کا عیب ظاہر کرنا۔ یا بددعا کرنا' ممنوع ہے۔ البتہ مظلوم کے لئے اظہار شکوی کی گنجائش موجود ہے۔ اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

(۱۴۹) تم نیکی کرو ظاہراً یا مخفی طور پر۔ یا کسی کا قصور معاف کردو تو بلاشبہ اللہ معاف کرنے والا اور قدرت والا ہے۔

(۱۵۰) یہود جو اللہ اور اس کے رسولوں کے منکر ہیں اور اللہ اور اس کے رسولوں میں تفریق کرنا چاہتے ہیں کہ بعض رسولوں پر ایمان لاتے اور بعض کا انکار کرتے ہیں' دراصل وہ ایمان اور کفر کے درمیان کا راستہ اختیار کرنا چاہتے ہیں۔

(۱۵۱) یہی لوگ اصل کافر ہیں اور ہم نے کافروں کے لئے رُسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(۱۵۲) اور سچے مومن وہی ہیں جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے اور کسی ایک رسول کی رسالت سے بھی انکار نہ کیا ایسے ہی لوگوں کو ان کے ایمان اور نیک عمل کا اچھا بدلہ ملے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا رحم والا ہے۔

افعال: تَعْفُوْا: درگزر کرو' تم معاف کرو' عَفْوٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ نَکْفُرُ: نہیں مانتے' ہم کفر کرتے ہیں' انکار کرتے ہیں' مضارع (جمع متکلم)۔

اسماء: جَھْرَ: زور سے کہنا' علانیہ کہنا' پکارنا۔

مُوسٰىٓ اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ

موسیٰ سے | اس سے بھی بڑھ کر | سو کہا انہوں نے | (کہ) دکھا ہمیں | اللہ | ظاہراً | پھر پکڑ لیا انہیں

یہ موسیٰ سے اس سے بھی بڑا مطالبہ کر چکے ہیں جب انہوں نے کہا تھا کہ ہم کو اللہ ظاہری آنکھوں سے دکھاؤ پس ان کو

الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِ مَا

بجلی نے | اُن کے ظلم کی وجہ سے | پھر بنا لیا اُنہوں نے | بچھڑے کو (معبود) | بعد اس کے کہ

زیادتی کی وجہ سے ان پر بجلی گری پھر اُنہوں نے بچھڑے کی عبادت (بھی) کی اس کے بعد بھی کہ

جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوسٰى

آ چکی تھیں اُن کے پاس | (واضح) دلیلیں | پھر معاف کر دیا ہم نے | اس سے بھی | اور دی ہم نے | موسیٰ کو

ان کے پاس کھلی نشانیاں آ چکی تھیں پھر ہم نے اس سے بھی درگزر کیا اور ہم نے موسیٰ کو

سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿١٥٣﴾ وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ

دلیل | واضح | اور بلند کیا ہم نے | اُن کے سروں پر | طور پہاڑ | اُن سے اقرار لینے کے لئے

واضح غلبہ دیا۔ اور ہم نے اِن سے عہد لینے کے لئے ان کے سروں کے اوپر کوہِ طور (کو معلق) کر دیا

وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا

اور کہا اُن سے | کہ داخل ہو جاؤ | دروازے میں | سجدہ کرتے ہوئے | اور کہا ہم نے | اُن سے | (کہ) حد سے نہ بڑھو

اور (ایک موقع پر) حکم دیا کہ (مفتوحہ شہر کے) دروازے سے عجز و انکساری کرتے ہوئے داخل ہونا اور (یہ بھی) حکم دیا تھا کہ

فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿١٥٤﴾ فَبِمَا

سبت کے بارے میں | اور لیا ہم نے | اُن سے | عہد | مضبوط | پس اس وجہ سے (کہ)

ہفتہ (کے دن کے احکام) کے بارے میں زیادتی نہ کرنا اور اُن سے ہم نے پختہ عہد لیا تھا

نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ

انہوں نے توڑ دیا | عہد اپنا | اور انکار کیا | اللہ کی آیتوں کا | اور قتل کیا نبیوں کو

ان کے عہد توڑنے، اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے انکار کرنے نبیوں کو ناحق قتل کرنے

بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا

ناحق | اور ان کا یہ قول | (کہ) ہمارے دل | غلافوں میں ہیں | بلکہ | مہر کر دی | اللہ نے | اُن پر

اور یہ کہنے کی وجہ سے کہ ہمارے دلوں پر پردہ پڑا ہوا ہے (ان کو سزائیں ملیں) بلکہ ان کے کفر کی وجہ

بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٥٥﴾ وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ

اُن کے کفر کی وجہ سے | پس وہ نہیں ایمان لاتے | مگر | تھوڑے (ہی) | اور اُن کے کفر کے سبب | اور اُن کے قول کی وجہ

اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے سو چند لوگوں کے سوا باقی ایمان نہیں لائے اور ان کے کفر کرنے

عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ﴿١٥٦﴾ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا

مریم پر | بڑا بہتان تھا | اور یہ کہنے کی وجہ سے | کہ بلاشبہ | ہم نے قتل کر دیا

اور مریم پر بڑا بہتان باندھنے (کی سزا کے مستحق ہوئے) اور یہ کہنے کی وجہ سے (بھی) کہ ہم نے قتل کیا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۵۳) یہودیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر آپؐ سچے نبی ہیں تو یکمشت سالم لکھی ہوئی کتاب آسمان سے اتاریئے' اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ان یہود کا آپؐ سے یہ سوال کرنا' طلب ہدایت کے لئے نہیں' بلکہ یہ ان کی محض بے جا ہٹ دھرمی ہے کیونکہ خود موسیٰؑ سے وہ اس سے بھی بڑھ کر سوال کر چکے ہیں اور وہ یہ کہ خدا کو سب کے سامنے لا کر دکھاؤ۔ اس گستاخی کے بدلے میں ہم نے انہیں آسمانی بجلی سے ہلاک کر دیا اور موسیٰؑ کی دعا سے دوبارہ زندہ کیا پھر انہوں نے بچھڑے کی عبادت کی حالانکہ اس سے پہلے وہ موسیٰؑ سے کئی معجزات دیکھ چکے تھے پھر ہم نے ان کا یہ قصور بھی معاف کر دیا اور ہم نے موسیٰؑ کو کھلے دلائل نبوت عطا کئے تھے۔

(۱۵۴) اور تورات پر عمل کرنے کا اقرار لینے کے لئے اللہ نے بنی اسرائیل پر کوہ طور کو زمین سے اکھاڑ کر ان کے سروں پر ہوا میں معلق کر دیا اور توبہ کے طور پر حکم دیا کہ شہر اریحا کے دروازے سے سجدہ کرتے ہوئے داخل ہوں اور پھر حکم فرمایا کہ ہفتہ کے دن مچھلی کا شکار کرنے سے باز آ جاؤ اور تورات پر عمل کرنے کا ان سے سخت اقرار لیا تھا۔

(۱۵۵) سو ہم نے ان پر لعنت برسائی۔ ان کے عہد توڑنے اور آیات الٰہی کا انکار کرنے اور کئی انبیاء کو ناحق قتل کرنے اور اس کہنے کی وجہ سے کہ ہمارے دل غلافوں میں محفوظ ہیں کہ کسی کی بات اثر نہیں کرتی (بھلا ان کے دل غلافوں میں تو کیا ہوتے) دراصل بات یہ تھی کہ اللہ ہی نے ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں پر مہر کر دی تھی کہ وہ حق بات سمجھ ہی نہ سکیں اس لئے وہ تھوڑے ہی ایمان لاتے ہیں۔

(۱۵۶) اور نیز اس لئے کہ انہوں نے حق سے انکار کر دیا اور مریمؑ پر زنا کا بڑا بھاری الزام لگایا۔

افعال: تُنَزِّلَ: تو اتار لائے' اُتارے' تَنْزِیْلٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ اِتَّخَذُوْا: انہوں نے بنا لیا' اختیار کر لیا' اِتِّخَاذٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ اَخَذَتْهُمُ: ان کو پکڑ لیا' اَخَذَتْ ماضی کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ تَعْدُوْا: تم تعدی کرو' تجاوز کرو' زیادتی کرو' عَدْوٌ اور عُدْوَانٌ سے' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ لَا تَعْدُوْا: تم تجاوز نہ کرو' فعل نہی معروف (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: نَقْضِهِمْ: مصدر' ان کے توڑ دینے کی وجہ سے۔

الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ ۚ وَمَا قَتَلُوهُ

مسیح | عیسیٰ | بن | مریم | اللہ کے رسول کو | حالانکہ نہ انہوں نے اسے قتل

مسیح عیسیٰ بن مریم کو جو اللہ کے رسول تھے حالانکہ نہ انہوں نے اُن کو قتل کیا

وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۚ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ

اور نہ | صلیب پر چڑھایا | بلکہ | شبہ ہو گیا تھا ان کو | اور یقیناً | جنہوں نے | اختلاف کیا | اس کے متعلق

اور نہ انہیں سُولی دی بلکہ یہ شبہ میں پڑ گئے اور جن لوگوں نے اس بارے میں اختلاف کیا

لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ ۚ مَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ

ضرور شک میں ہیں | اس کی نسبت | نہیں ہے انہیں | اس کا | کچھ (بھی) علم | سوائے | پیروی کے | گمان کی

وہ یقیناً شک میں پڑے ہوئے ہیں ان کے پاس سوائے وہم و گمان کے کوئی (یقینی) علم نہیں ہے

وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا ﴿١٥٧﴾ بَل رَّفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ

اور انہوں نے قتل نہیں کیا اُسے | یقیناً | بلکہ اُٹھا لیا اُسے | اللہ نے | اپنی طرف | اور ہے | اللہ

اور یقیناً انہوں نے اس کو قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی طرف (زندہ) اُٹھا لیا اور اللہ تعالیٰ

عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿١٥٨﴾ وَإِن مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ

بڑا زبردست | حکمت والا | اور نہیں (کوئی) | اہل | کتاب میں سے | مگر | ضرور ایمان لائے گا

زبردست حکمت والا ہے اور اہل کتاب میں سے سب کے سب مسیح پر (قرب قیامت میں) اس کی موت سے پہلے (دنیا میں نزول

بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا ﴿١٥٩﴾

اُس پر | اُس کی موت سے پہلے | اور قیامت کے دن | وہ ہوگا | اُن پر | گواہ

کے وقت) ضرور ایمان لائیں گے۔ اور قیامت کے دن (مسیحؑ) ان پر گواہی دیں گے

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ

پس اُن لوگوں کے ظلم کی وجہ سے | جو یہودی ہیں | ہم نے حرام کر دیں | اُن پر | (کچھ) پاکیزہ چیزیں

پھر یہودیوں کے ظلم کی وجہ سے ہم نے ان پر کئی پاکیزہ اشیاء کو بھی حرام ٹھہرا دیا

أُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَن سَبِيلِ اللَّهِ كَثِيرًا ﴿١٦٠﴾

جو حلال تھیں | اُن کے لئے | اور اُن کے روک دینے کی وجہ سے | اللہ کے راستے سے | بہت لوگوں کو

جو (پہلے) ان کے لئے حلال تھیں اور اس لئے بھی کہ وہ بہتوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے تھے

وَأَخْذِهِمُ الرِّبَا وَقَدْ نُهُوا عَنْهُ وَأَكْلِهِمْ أَمْوَالَ النَّاسِ

اور اس سبب سے کہ وہ سود کھاتے تھے | حالانکہ انہیں ممانعت تھی | اس کی | اور کھاتے تھے | مال لوگوں کے

اور ان کے سُود لینے کے سبب بھی حالانکہ اس سے انہیں روکا گیا تھا اور اس لئے بھی کہ وہ لوگوں کا مال ناجائز طور سے

بِالْبَاطِلِ ۚ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٦١﴾

ناجائز طور پر | اور ہم نے تیار کر رکھا ہے | کافروں کے لئے | اُن میں سے | عذاب | دردناک

کھا جاتے تھے اور ہم نے ان میں سے کفر کرنے والوں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۵۷) اور یوں بھی کہا کہ ہم نے عیسیٰ مسیح ابن مریم کو قتل کر ڈالا ہے' حالانکہ نہ انہوں نے اسے قتل کیا نہ صلیب پر چڑھایا لیکن انہیں اسی شکل کا ایک اور آدمی قتل کر دینے سے اس کا اشتباہ ہو گیا اور جو لوگ ان کے بارے میں جھگڑتے ہیں وہ وہم اور غلط فہمی میں پڑے ہوئے ہیں ان کو اصل حقیقت کے متعلق کچھ بھی علم نہیں' اپنے گمان کی بنا پر اختلاف کر رہے ہیں اور یقیناً انہوں نے حضرت عیسیٰ کو قتل نہیں کیا۔

(۱۵۸) بلکہ اللہ نے اُسے اپنی طرف آسمان پر زندہ اٹھالیا' اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

(۱۵۹) قیامت کے قریب آسمان سے نزول کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کی طبعی موت سے پہلے ہر ایک اہل کتاب اسلام کے مطابق صحیح ایمان لائے گا کہ وہ اللہ کے بندہ اور رسول تھے جو بغیر باپ کے اللہ کے حکم سے بطنِ مریمؑ سے پیدا ہوئے اور وہ قیامت کے روز ان کفار کے خلاف شہادت دیں گے۔

(۱۶۰) پس یہود کے اس جرم کی وجہ سے جس کا اوپر ذکر ہوا اور نیز ان کے بہت سے لوگوں کو دین حق سے روکنے کی پاداش میں ہم نے کئی حلال پاکیزہ چیزیں بھی ان پر حرام کر دیں۔

(۱۶۱) اور اس لئے بھی کہ وہ سود لیتے تھے حالانکہ سود لینے سے ان کو روکا گیا تھا اور رشوت وغیرہ ناجائز طریق سے لوگوں کا مال کھاتے تھے اور ان میں سے ایسے ہی کافروں کے لئے دردناک عذاب تیار ہے۔

افعال: شُبِّہَ: وہی صورت بنادی گئی' مانند کر دیا گیا' تَشْبِیْہٌ سے' جس کے معنی کسی چیز کے مانند کر دینے کے ہیں' ماضی مجہول کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ حَرَّمْنَا: ہم نے حرام کر دیا' تَحْرِیْمٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع متکلم)۔ نُھُوْا: نَھْیٌ سے' ان کو منع کیا گیا' وہ روکے گئے' ماضی مجہول (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: شَكٌّ: شکَّ شَكَّ یَشُكُّ (باب نصر) کا مصدر۔ شُکُوْكٌ جمع ہے جب بطور اسم کے استعمال ہو۔

لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ

لیکن | (جو) پختہ (ہیں) | علم میں | ان میں سے | اور مسلمان | (وہ تو) ایمان لاتے ہیں

لیکن ان (اہل کتاب) میں سے جو لوگ علم میں ثابت قدم ہیں وہ اور مسلمان اس (کتاب) پر ایمان لاتے ہیں

بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ

اُس پر جو | نازل ہوا | آپ کی طرف | اور اُس پر جو اُترا | آپ سے پہلے | اور قائم رکھتے ہیں

جو (اے پیغمبر اسلام) آپ پر نازل کی گئی ہے اور ان (کتابوں) پر بھی جو آپ سے پہلے نازل کی گئیں اور وہ نماز

الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

نماز | اور دیتے ہیں | زکوٰۃ | اور ایمان رکھتے ہیں | اللہ | اور روزِ آخرت پر

قائم کرنے والے، زکوٰۃ دینے والے اور اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان لانے والے ہیں

اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١٦٢﴾ اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ

یہی لوگ ہیں | جن کو ہم دیں گے جلد ہی | اجر | بڑا | بلاشبہ ہم نے | وحی کی | آپ کی طرف

یہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم عنقریب اجر عظیم عطا فرمائیں گے۔ (اے پیغمبر اسلام) ہم نے آپ کی طرف اسی طرح وحی بھیجی ہے

كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَ

جیسا (کہ) | ہم نے وحی کی تھی | نوح کی طرف | اور دوسرے نبیوں کی طرف | اُس کے بعد | اور

جس طرح نوح اور اس کے بعد دوسرے نبیوں کی طرف بھیجی تھی اور

اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ

ہم نے وحی کی تھی | ابراہیم | اور اسماعیل | اور اسحاق | اور یعقوب

ہم نے ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب

وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَ هٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ

اور اُس کی اولاد | اور عیسیٰ | اور ایوب | اور یونس | اور | ہارون | اور سلیمان (کی طرف)

اور اولاد یعقوب اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کی طرف

وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿١٦٣﴾ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ

اور ہم نے دی تھی | داؤد کو | زبور | اور کئی رسول ہیں | جن کا حال سنا دیا ہم نے | آپ کو

(بھی اسی طرح) وحی نازل کی اور داؤد کو زبور عطا کی اور کتنے ہی رسول (ہم بھیج چکے ہیں) جن کا ذکر ہم پہلے آپ سے

مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۭ وَكَلَّمَ اللّٰهُ

اس سے پہلے | اور کئی رسول ہیں | جن کا حال نہیں سنایا | آپ کو | اور کلام کیا | اللہ نے

کر چکے ہیں اور کتنے رسول ایسے ہیں جن کا ذکر (ابھی تک) ہم نے آپ سے نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ نے

مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ﴿١٦٤﴾ رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ

موسیٰ سے | بول کر | (بھیجے ہم نے) رسول | خوشخبری دینے والے | اور ڈرانے والے | تاکہ رہ نہ جائے

موسیٰ سے کلام کیا ان سب پیغمبروں کو ہم نے خوشخبری دینے والے اور (عذاب الٰہی سے) ڈرانے والے بنا کر بھیجا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۶۲) لیکن یہود میں سے پختہ علم والے جیسے عبداللہ بن سلام وغیرہ اور مسلمان (یعنی مہاجرین وانصار) جو قرآن اور پہلی جملہ کتابوں پر ایمان لاتے، نماز پڑھتے، زکوٰۃ دیتے اور اللہ اور قیامت کے دن پر یقین رکھتے ہیں انہیں اللہ کے یہاں بہت بڑا اجر ملے گا۔

(۱۶۳) جس طرح ہم نے نوحؑ اور اس کے بعد کے نبیوں خاص کر ابراہیمؑ، اسمٰعیلؑ، اسحٰقؑ، یعقوبؑ ان کی اولاد عیسیٰؑ، ایوبؑ، یونسؑ، ہارونؑ، سلیمانؑ اور داؤد علیہم السلام کی طرف بذریعہٗ وحی احکام نازل کئے بلاشبہ اسی طرح ہم نے آپؐ کی طرف قرآن بذریعہٗ وحی بتدریج نازل فرمایا۔

(۱۶۴) اور اسی طرح ہم نے دنیا میں بہت سے رسول مبعوث فرمائے۔ جن میں سے بعض کا حال آپؐ پر بیان کیا اور بعض کا حال نہیں بیان کیا۔ اور موسیٰؑ کو بھی رسول بنایا اور اس سے کلام کیا۔

ل: لَمْ نَقْصُصْ: قَصَصٌ مصدر، (ان کا قصہ) ہم نے نہیں بیان کیا، مضارع منفی مجد بلم بمعنی ماضی (جمع متکلم)۔

لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا

لوگوں کے لئے | اللہ پر | کوئی حجت | بعد | رسولوں کے | اور ہے اللہ | بڑا زبردست

تاکہ لوگوں کے پاس ان رسولوں کے آنے کے بعد اللہ تعالیٰ پر کوئی اعتراض باقی نہ رہے (کہ ہمیں علم نہ تھا) اور اللہ تعالیٰ

حَكِيْمًا ﴿۱۶۵﴾ لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَاۤ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ

حکمت والا | لیکن | اللہ | گواہی دیتا ہے | اُس کی | جو نازل کیا | آپ کی طرف | (کہ) اس کو نازل کیا ہے

غالب اور حکمت والا ہے۔ اے پیغمبر! (وہ مانیں یا نہ مانیں) اللہ تعالیٰ اس کتاب کی شہادت دیتا ہے، جس کو اُس نے آپ کی طرف نازل کیا ہے

بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۱۶۶﴾

اپنے علم سے | اور فرشتے (بھی) | گواہی دیتے ہیں | اور کافی ہے | اللہ (ہی) | گواہ

کہ اُسے اپنے علم سے نازل کیا ہے اور فرشتے بھی اس پر گواہ ہیں اور گواہی کو تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا

بیشک | جن لوگوں نے | انکار کیا | اور روکا لوگوں کو | اللہ تعالیٰ کے راستے سے | بیشک | وہ بھٹک گئے

بیشک وہ لوگ جنہوں نے راہِ کفر اختیار کی اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکا وہ بڑی دور

ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿۱۶۷﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ

(راہِ حق سے) بہت دور | بیشک | جنہوں نے | انکار کیا | اور ظلم کیا | نہیں ہے ایسا کہ اللہ

کی گمراہی میں جا پڑے یقیناً جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور ظلم کیا اللہ تعالیٰ

لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ﴿۱۶۸﴾ اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ

بخشے گا | انہیں | اور نہ ہی | دکھائے گا انہیں | (سیدھی) راہ | مگر | راہ | دوزخ (کی)

انہیں نہیں بخشے گا اور نہ انہیں سیدھی راہ دکھائے گا سوائے جہنم کی راہ کے

خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۱۶۹﴾

رہیں گے وہ اُس میں | ہمیشہ | اور ہے یہ | اللہ کے لئے | آسان

کہ جس میں یہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ (سزا دینا) اللہ تعالیٰ کے لئے آسان ہے

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ

اے لوگو! | آچکا ہے تمہارے پاس | (یہ) رسول | دینِ حق لے کر | تمہارے رب کی طرف سے

اے لوگو! تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس رسول حق و صداقت لے کر آچکا ہے

فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا

پس ایمان لاؤ | (یہ) بہتر ہے | تمہارے لئے | اور اگر | تم انکار کرو | تو بیشک اللہ (ہی) کا ہے | جو (کچھ)

پس تم اس پر ایمان لے آؤ تو تمہارے لئے بہتر ہوگا اور اگر انکار کرو گے تو (یاد رکھو) زمین اور

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷۰﴾

آسمانوں میں | اور زمین میں ہے | اور ہے | اللہ | جاننے والا | حکمت والا

آسمانوں میں جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ ہی کا ہے اور وہ جاننے والا اور حکمت والا ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۶۵) وہ رسول خوشخبری دینے اور ڈرانے والے تھے تا کہ لوگوں کے لئے ان رسولوں کے آ جانے بعد اللہ کے سامنے بے خبری کا کوئی عذر باقی نہ رہے اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

(۱۶۶) اگر وہ آپؐ کا رسول برحق ہونا اور قرآن کا کتاب الٰہی ہونا نہیں مانتے۔ تو نہ مانیں۔ اللہ اور اس کے فرشتے تو گواہی دیتے ہیں کہ آپؐ اس کے سچے رسول ہیں اور قرآن جو آپ پر نازل ہوا ہے وہ اس نے اپنے علم سے نازل کیا ہے اور اللہ ہی کی گواہی کافی ہے۔

(۱۶۷) بلاشبہ جو اللہ اور اس کے رسول اور اس کی کتاب کا انکار کرتے اور لوگوں کو دین حق سے روکتے ہیں وہ راہ راست سے دور بھٹک گئے ہیں۔

(۱۶۸) بلاشک جو لوگ دین حق سے انکار کر کے اپنے اوپر ظلم کر رہے ہیں اللہ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا اور نہ انہیں راہ راست پر لائے گا۔

(۱۶۹) انہیں سوائے دوزخ کے کوئی اور راہ دکھائی نہ دے گی۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ اللہ کے لئے بالکل آسان ہے۔

(۱۷۰) اے لوگو! محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس دین حق لے کر آ چکے ہیں۔ ان پر ایمان لاؤ تمہارے حق میں یہی بہتر ہے۔ اگر تم انکار کرو گے تو اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے۔

افعال: صَدُّوْا: انہوں نے روکا' صَدٌّ اور صُدُوْدٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: حُجَّۃٌ: دلیل' حجت۔

يَاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ
اے اہل کتاب | مبالغہ نہ کرو | اپنے دین میں | اور نہ کہو | اللہ کی نسبت
اے اہل کتاب! تم اپنے دین میں حد سے نہ نکلو اور اللہ تعالیٰ کی نسبت

اِلَّا الْحَقَّ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
سوائے | حق (بات کے) | بے شک | مسیح | عیسیٰ | بن | مریم | اللہ کا رسول ہے
سوائے حق بات کے کچھ نہ کہو حقیقت یہ ہے کہ مسیحؑ، مریم کا بیٹا عیسیٰؑ، اللہ تعالیٰ کا رسول ہے

وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ فَاٰمِنُوْا
اور اُس کا کلام ہے | جس کو اُس نے ڈالا | مریم کی طرف | اور ایک روح ہے | اس کی طرف سے | پس ایمان لاؤ
اور اس کا وہ کلمہ جسے اس نے مریمؑ کی طرف بھیجا اور اس کی طرف سے ایک جان ہے، پس اللہ تعالیٰ

بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ اِنْتَهُوْا خَيْرًا
اللہ | اور اس کے رسولوں پر | اور نہ کہو | (کہ) (خدا) تین ہیں | باز آؤ (اس سے) | (یہی) بہتر ہے
اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور تین (خدا) نہ کہو باز آجاؤ یہ تمہارے لئے

لَّكُمْ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ سُبْحٰنَهٗٓ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ
تمہارے حق میں | بیشک اللہ ہی ہے | معبود اکیلا | پاک ہے اس سے | کہ | ہو | اس کی
بہتر ہوگا۔ (حقیقت میں) اللہ تعالیٰ ہی اکیلا معبود ہے وہ اس بات سے پاک ہے کہ کوئی اس کا

وَلَدٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ
(کوئی) اولاد | اسی کا ہے | جو (کچھ) | آسمانوں میں ہے | اور جو (کچھ) | زمین میں ہے
بیٹا ہو، آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اسی کا ہے

وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۷۱﴾ لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ
اور کافی ہے | اللہ (ہی) | کارساز | ہرگز عار نہ کرے گا | مسیح | (اس سے) کہ وہ ہو
اور اللہ تعالیٰ ہی کا کارساز ہونا (بندوں کے لئے) کافی ہے، مسیح کو اس بات سے ہرگز عار نہیں کہ وہ

عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ
بندہ | اللہ کا | اور نہ ہی فرشتے | مقرب | اور جو کوئی بھی عار کرے | اللہ کی بندگی سے
اللہ تعالیٰ کا بندہ ہو اور نہ مقرب فرشتوں کو (کوئی عار ہے) اور جو کوئی اس کی بندگی سے شرمائے

وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴿۱۷۲﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اور تکبر کرے | پس جلد اللہ جمع کرے گا اپنے پاس | سب کو | لیکن جو لوگ | ایمان لائے
اور غرور کرے تو اللہ تعالیٰ (روز قیامت) ان سب لوگوں کو اپنے پاس لا اکٹھا کرے گا، پھر وہ لوگ جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ
اور عمل کئے | نیک | انہیں پورے دے گا | ان کے اجر | اور مزید دے گا انہیں | اپنے فضل سے
اور (انہوں نے) نیک عمل کئے تو انہیں اللہ تعالیٰ ان کا پورا پورا اجر دے گا اور اپنے فضل سے مزید بھی دے گا

آسان تفسیر

۔۔نمبر

۱) اے اہل کتاب! دین کے معاملے میں حد سے نہ بڑھو، زیادتی نہ کرو اور اللہ پر بہتان نہ باندھو، مسیح (عیسیٰ بن مریم علیہما السلام) تو اللہ کے رسول ہیں اور محض اس کے حکم **کُــن** سے بغیر باپ کے مریمؑ کے بطن سے پیدا ہوئے ہیں اور وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی ایک روح ہیں پس اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لاؤ اور یہ نہ کہو کہ خدا تین ہیں (باپ بیٹا اور روح القدس) ایسے غلط عقیدہ سے باز آ جاؤ۔ تمہارے لئے یہی بہتر ہے کیونکہ اللہ تو اکیلا معبود ہے جس کا کوئی شریک نہیں وہ اس بات سے پاک ہے کہ اس کی اولاد ہو۔ جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے سب اسی کا ہے۔ اسے اولاد کی کیا حاجت اور وہی کافی کارساز ہے۔

۱٫) نہ تو عیسیٰؑ کو اللہ کا بندہ ہونے سے کوئی جھجک ہو سکتی ہے، نہ مقرب فرشتوں کو اور جو کوئی بھی اس کی بندگی سے عار اور شرم کرے اور تکبر کرے اللہ ان سب کو قیامت کے روز اپنی عدالت میں جواب دینے کے لئے جمع کرے گا۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ

لیکن | جنہوں نے | انکار کیا | اور تکبر کیا | سو انہیں عذاب دے گا | عذاب | دردناک

اور وہ لوگ جنہوں نے (اللہ تعالیٰ کی) بندگی کو عار جانا اور غرور کیا وہ انہیں دردناک سزا دے گا

وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿١٧٣﴾

اور وہ نہ پائیں گے | اپنے لئے | سوائے اللہ کے | (کوئی) دوست | اور نہ (کوئی) مددگار

اور وہ اللہ تعالیٰ کے سوا نہ کسی کو اپنا دوست پائیں گے اور نہ مددگار

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَاۤ

اے لوگو! | آ چکی ہے تمہارے پاس | دلیل (واضح) | تمہارے رب کی طرف سے | اور ہم نے نازل کیا

اے لوگو! تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس دلیل آ چکی اور ہم نے تمہاری طرف

اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ﴿١٧٤﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا

تمہاری طرف | نور | ظاہر | پس | جو لوگ | ایمان لائے | اللہ پر | اور مضبوط تھاما

خوب روشن نور بھیجا ہے تو وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور (اس کے احکام کو) مضبوطی سے

بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ

اُس کو | وہ انہیں داخل کرے گا | اپنی رحمت میں | اور فضل میں | اور دکھائے گا انہیں | اپنی طرف

تھام لیا تو وہ انہیں بہت جلد اپنے فضل و رحمت میں داخل کرے گا اور انہیں اپنی طرف

صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿١٧٥﴾ يَسْتَفْتُوْنَكَ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ

راہ | سیدھی | آپ سے حکم پوچھتے ہیں | کہہ دیجئے | اللہ | تمہیں حکم دیتا ہے

سیدھی راہ دکھائے گا (اے نبیؐ!) آپ سے لوگ (کلالہ کے بارے میں) فتویٰ

فِى الْكَلٰلَةِ ؕ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗۤ اُخْتٌ

لاولد کے متعلق | (کہ) اگر کوئی مرد | مر گیا | جس کی نہیں | (کوئی) اولاد | اور ہو اُس کی | ایک بہن

طلب کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ اگر کوئی مرد مر جائے جس کی کوئی اولاد نہ ہو اور اس کی بہن ہو

فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَاۤ اِنْ لَّمْ يَكُنْ

تو اُسے ملے گا | نصف | اُس کا جو اُس نے چھوڑا | اور وہ خود | اُس (بہن) کا وارث ہوگا | اگر نہ ہو

تو مرنے والے نے جو کچھ چھوڑا ہے اس کا نصف اس (بہن) کے لئے ہوگا اور (اگر کلالہ بہن مر جائے) اور اس کے اولاد نہ ہو تو

لَّهَا وَلَدٌ ؕ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا

اس (بہن) کی (کوئی) اولاد | پھر اگر | وہ بہنیں | دو ہوں | تو اُن دونوں کے لئے ہے | دو تہائی | اس میں سے

بھائی اس کے سارے مال کا وارث ہوگا پھر اگر بہنیں دو ہوں (یا زیادہ ہوں) تو انہیں ترکے کا دو تہائی

تَرَكَ ؕ وَاِنْ كَانُوْۤا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ

جو اُس نے چھوڑا | اور اگر | ہوں | (کئی) بہن بھائی | مرد | اور عورتیں | تو مرد کو (ملے گا) | برابر | حصہ

ملے گا اور اگر کئی بھائی بہن ہوں تو پھر مرد کے لئے دو عورتوں کے برابر حصہ ہوگا

آسان تفسیر

ہاں جو لوگ صحیح ایمان لائے اور نیک عمل کئے اللہ انہیں پورا پورا اجر دے گا اور اپنے فضل وکرم سے انہیں اور بھی زیادہ ثواب دے گا اور جنہوں نے اس کی بندگی میں شرم محسوس کی اور تکبر کیا انہیں دردناک عذاب دے گا۔ ایسے لوگوں کو اللہ کے سوا کوئی دوست اور مددگار نہ ملے گا۔

اے لوگو! تمہارے پاس اللہ کا رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کتاب حق (قرآن) لے کر آ چکا ہے جو واضح دلیل اور نور مبین ہے۔

پس جو لوگ اللہ پر ایمان لے آئے اور قرآن کے احکام پر مضبوطی سے عمل کیا۔ اللہ ان پر اپنی رحمت اور فضل کرے گا۔ اور انہیں اپنا سیدھا راستہ دکھائے گا۔

الْاُنْثَيَيْنِ ۭ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١٧٦﴾

دوعورتوں کے | واضح بیان کرتا ہے اللہ | تمہارے لئے | کہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ | اوراللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے

ہوگا اللہ تمہارے لئے (اپنے احکام) بیان کرتا ہے کہ گمراہ نہ ہو جاؤ اور اللہ تعالیٰ ہر بات کو خوب جانتا ہے

سُوْرَۃُ الْمَآئِدَۃِ مَدَنِیَّۃٌ وَّھِیَ مِائَۃٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰیَۃً وَّسِتَّۃَ عَشَرَ رُکُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۃ مائدہ مدنی ہے اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | ١٢٠ آیتیں اور ١٦ رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ڛ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ

اے ایمان والو! | پورا کرو | اقراروں کو | حلال کئے گئے | تمہارے لئے | چارپائے

اے ایمان والو! اپنے سب اقرار پورے کرو تمہارے لئے مویشی جانور حلال

الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ

مویشی | سوائے اُن کے جو | سنائے جائیں گے | تمہیں | مگر حلال نہ جانو | شکار کو

کر دیئے گئے ہیں ان کے سوا جن کے متعلق تمہیں حکم سنایا جائے گا لیکن ہاں جب احرام کی حالت میں ہو تو شکار

وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ﴿١﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

احرام کی حالت میں | بیشک | اللہ | حکم کرتا ہے | جو چاہتا ہے | اے | ایمان والو!

کرنا حلال نہ سمجھ لینا بے شک اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔ اے مسلمانو!

لَا تُحِلُّوْا شَعَاۗىِٕرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا

بے حرمتی نہ کرو | اللہ کی نشانیوں کی | اور نہ | مہینے | حرمت والے کی | اور نہ | قربانی کی | اور نہ

اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی بے حرمتی نہ کرو اور نہ حرمت والے مہینوں کی اور نہ حرم میں قربان ہونے والے جانور کی اور نہ

الْقَلَاۗىِٕدَ وَلَآ اٰۗمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا

پٹے والے جانوروں کی | اور نہ | اُن کی جو جارہے ہیں | بیت | الحرام (کعبہ) کو | وہ چاہتے ہیں | فضل

نذر کے ان جانوروں کی جن کی شناخت کے لئے گردنوں میں پٹے ڈال دیتے ہیں اور نہ بیت الحرام کا قصد کرنے والوں کی جو اپنے

مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ۭ وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ۭ وَلَا

اپنے رب کا | اور اس کی خوشنودی | اور جب | تم احرام کھول دو | تو شکار کر سکتے ہو | اور نہ

پروردگار کا فضل اور اس کی خوشنودی چاہتے ہیں اور جب تم احرام کی حالت سے باہر آ جاؤ تو پھر شکار کر سکتے ہو

يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

اُبھارے تمہیں | دشمنی | (کسی) قوم کی | اس وجہ سے کہ انہوں نے روک دیا تھا تم کو | مسجد حرام سے

اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس لئے کہ انہوں نے تمہیں مسجد حرام سے روکا تھا

اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَي الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۠

اس بات پر کہ تم زیادتی کرنے لگو | اور آپس میں تعاون کیا کرو | نیکی میں | اور پرہیزگاری (کے کام) میں

اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم ان پر زیادتی کرنے لگو اور نیکی اور پرہیزگاری کی بات میں ایک دوسرے کی مدد کرو

۱۷۶) جابرؓ بن عبداللہ کی بیمار پرسی کے لئے حضور تشریف لے گئے تو انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میری کوئی اولاد نہیں اور میری نو بہنیں ہیں۔ میں اپنا مال کیسے تقسیم کروں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اگر کوئی مرد لاولد مر جائے جس کی کوئی اولاد نہ ہو اور اس کی ایک بہن ہو (عینی یا علاتی) تو اس کو نصف ترکہ ملے گا (اور باقی نصف اگر کوئی عصبہ ہو تو اسے ملے گا۔ ورنہ وہ بھی اس بہن کو مل جائے گا گویا اگر کوئی عصبہ بھی نہ ہو تو بہن کو سارا ترکہ مل جائے گا) اور اگر بہن لاولد مر جائے اور اس کا بھائی رہ جائے تو وہ بہن کی تمام میراث کا وارث ہوگا اور لاولد شخص کی اگر دو بہنیں ہوں تو ان کو دو تہائی ترکہ ملے گا اور اگر کئی بھائی بہن ہوں تو ہر ایک بھائی کو بہن سے دُگنا ملے گا۔ اللہ اپنے حکم واضح کر کے بیان کرتا ہے تاکہ تم گمراہ نہ ہو اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

سورۃ المائدہ

یہ ساری سورت مدینہ میں نازل ہوئی سوائے آیت **اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ** (الآیۃ) کے کہ وہ میدان عرفہ میں حجۃ الوداع میں نازل ہوئی اور چونکہ اس میں حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں کے آسمانی دسترخوان کے نزول کی درخواست کا ذکر ہے اور عربی میں **مائدہ** دسترخوان کو کہتے ہیں۔ اس لئے اس سورت کا نام بھی **المائدہ** رکھا گیا ہے۔

۱ مسلمانو! اللہ سے تم نے جو عہد کئے ہیں۔ انہیں پورا کرو۔ تمہارے لئے چوپائے مویشی (اُونٹ' گائے' بکری' بھیڑ' نیل گائے اور ہرن وغیرہ) حلال کئے گئے ہیں سوائے ان جانوروں کے جن کا ذکر آگے آئے گا۔ البتہ اگر تم احرام حج باندھے ہوئے ہو تو خشکی کا شکار کرنا جائز نہیں بلاشبہ اللہ جو چاہتا ہے حکم کرتا ہے۔ (ف) اور عہدوں سے مراد اللہ کے احکام ہیں۔ اس لئے کہ جب کسی نے کلمہ شہادت کا اقرار کرلیا' تو اس نے پورے دین پر عمل کرنے کا وعدہ کرلیا۔

وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

اور مدد نہ کیا کرو (ایک دوسرے کی) | گناہ میں | اور سرکشی (کے کام) میں | اور ڈرتے رہو | اللہ (تعالیٰ) سے

اور گناہ اور ظلم کی بات میں تعاون نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو

اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٢﴾ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ

بیشک اللہ | سخت عذاب دینے والا ہے | حرام کیا گیا | تم پر | مردار | اور خون

بیشک اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے، (مسلمانو!) تم پر حرام کر دیا گیا ہے مردار، اور خون

وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ

اور گوشت | خنزیر کا | اور وہ (جانور) | جس پر پکارا جائے غیر اللہ (کا نام) | اور جو مر گیا ہو گلا گھونٹنے سے

اور سور کا گوشت اور وہ جانور جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے لئے نامزد کر دیا گیا ہو اور جو گلا گھٹنے سے مر گیا ہو

وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا

اور چوٹ لگنے سے | اور اوپر سے گر کر | اور سینگ لگنے سے | اور جسے کھا لیا ہو | درندے نے | مگر | جس

اور جو چوٹ سے مرا ہو اور جو لڑھک کر مر جائے اور جو ٹکر سے مر جائے اور وہ جسے درندوں نے پھاڑ کھایا ہو البتہ وہ (حلال ہے) جسے تم

ذَكَّيْتُمْ ۣ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا

تم نے ذبح کر لیا | اور جو | ذبح کیا گیا ہو | (بتوں کی) قربان گاہ پر | اور یہ کہ تم تقسیم کرو

(اس کے مرنے سے پہلے) ذبح کر لو اور وہ جانور بھی حرام ہے جو کسی (غیر اللہ کی) قربان گاہ پر ذبح کیا جائے اور یہ بھی حرام ہے کہ

بِالْاَزْلَامِ ۭ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ۭ اَلْيَوْمَ يَىِٕسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

جوئے کے تیروں سے | یہ تمہارے لئے | سخت گناہ ہے | آج | مایوس ہو گئے | کافر لوگ

تم ہار جیت کے تیروں سے حصے تقسیم کرو، یہ گناہ کی بات ہے، آج تمہارے دین کی طرف سے کافر مایوس

مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۭ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ

تمہارے دین سے | پس نہ | ڈرو ان سے | اور ڈرو مجھ ہی سے | آج کے دن | میں نے پورا کر دیا

ہو چکے ہیں پس تم ان سے ہرگز نہ ڈرو اور صرف مجھ سے ڈرو آج کے دن میں نے

لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ

تمہارے لئے | تمہارا دین | اور میں نے پوری کر دی | تم پر | اپنی نعمت | اور | پسند کیا

تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے

لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۭ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ

تمہارے لئے | دین اسلام | پھر جو کوئی | مجبور ہو جائے | بھوک سے

اسلام کو بطور دین پسند کیا اور جو کوئی بھوک سے مجبور ہو

غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣﴾

کہ مائل نہ ہو | گناہ کی طرف | تو بیشک | اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم کرنے والا ہے

(اور وہ) گناہ کی طرف مائل نہ ہو (اور حرام چیز کھا لے) تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲) اے مسلمانو! اللہ کی نشانیوں اور حج کے حرمت والے مہینوں اور قربانی کے جانوروں (حج کے لئے لے جائے جانے والے قربانی کے جانوروں، جن میں بعض کے گلوں میں علامت کے طور پر پٹے اور ہار وغیرہ ڈالے جاتے ہیں جنہیں **قلائد** کہتے ہیں) اور اللہ کے فضل اور رضا جوئی کے لئے بیت اللہ کے حج کو جانے والوں کی حرمت کو نہ توڑو اور جب احرام کھول دو تو شکار کر سکتے ہو، احرام کی حالت میں شکار کرنا منع ہے۔ اور جو لوگ (کفار مکہ) تمہیں پہلے حج کرنے سے روکتے تھے۔ ان پر بھی سختی نہ کرو اور نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور ظلم اور گناہ کے کام میں ایک دوسرے کی مدد نہ کیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو۔ بلاشبہ وہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

(ف) شعائر اللہ (اللہ کی نشانیاں) سے مراد حج کے ارکان مثلاً احرام، سعی صفا و مروہ، حلق، طواف، قربانی وغیرہ اور مقامات حج یعنی عرفات، مزدلفہ، منیٰ، کعبۃ اللہ اور صفا مروہ ہیں اور اس کے علاوہ تمام شعائر اسلام مراد ہیں جیسے نماز، مساجد اذان داڑھی وغیرہ اور ان کو حلال جاننے سے مراد ان کی حرمت کا توڑنا ہے یعنی جو کام ان حالات اور مقامات میں کرنے حرام ہیں، ان کو حلال جاننا منع ہے۔

(۳) مسلمانوں پر حرام ہے: کھانا مردار کا اور حلال جانور کا خون جو ذبح کے وقت بہہ کر نکلتا ہے اور گوشت خنزیر اور اُس جانور کا جس پر ذبح کے وقت اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے اور وہ جانور جو گلا گھونٹنے سے مر جائے اور جو چوٹ سے یا اونچے مقام سے گر کر یا سینگ لگنے سے مر جائے اور جسے کوئی درندہ کھا کر مار دے اور کچھ حصہ چھوڑ دے مگر اس صورت میں کہ وہ ابھی زندہ ہو اور ذبح کر لیا جائے اور وہ جانور جو بتوں کی تعظیم کے لئے ان کے موقعوں، آستانوں پر ذبح کیا جائے اور پانسے (جوا، لاٹری) کے تیروں سے گوشت تقسیم کرنا حرام ہے کیونکہ ان کا استعمال تمہارے لئے سخت گناہ ہے اور آج قوم کفار کو تمہارے مرتد کرنے سے پوری مایوسی ہوگئی ہے۔ کیونکہ خدا نے تمہارے لئے دین اسلام کو پسند فرما لیا اور دین کامل ہو چکا ہے اور ضروری احکام سب کے سب بیان ہو چکے ہیں تو مسلمانو! اب تمہیں ان سے ہرگز نہیں ڈرنا چاہئے۔ پھر جو شخص بھوک سے مجبور ہو کر (مذکورہ بالا حرام چیزوں) میں سے کسی چیز کے کھانے پر مجبور ہو جائے بشرطیکہ دل حرام کھانے کا خواہشمند نہ ہو تو صرف اس قدر کھانا چاہئے جس سے جان بچ جائے۔ اللہ بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

افعال: لَا یَجْرِمَنَّکُمْ: جَرْمٌ سے، ہرگز باعث نہ بن جائے تمہارے لئے، نہ آمادہ کرے تم کو، نہی با نون تاکید ثقیلہ (واحد مذکر غائب)، کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ ذَکَّیْتُمْ: تم نے ذبح کیا، تَذْکِیَۃٌ سے، جس کے معنی ذبح کرنے کے ہیں، ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ اَکْمَلْتُ: میں نے کامل کر دیا، پورا کر دیا، اِکْمَالٌ سے جس کے معنی کامل کر دینے کے ہیں، ماضی (واحد متکلم)۔ اَتْمَمْتُ: میں نے پورا کیا، اِتْمَامٌ سے، ماضی (واحد متکلم)۔ یَئِسَ: یَأْسٌ سے، ناامید ہو چکے، ماضی (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: قَلَآئِدَ: جمع ہے، قِلَادَۃٌ واحد ہے، معنی: وہ چیز جو گردن میں لٹکائی جائے، ہار، پٹہ، رسی۔ مُحِلِّیْ: حلال قرار دینے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔ اَلْمُنْخَنِقَۃُ: اِنْخِنَاقٌ مصدر، گلا گھونٹ کر مارا ہوا۔ اَلْمُتَرَدِّیَۃُ: اسم فاعل، وہ حلال جانور جو اوپر سے گر کر ذبح کرنے سے پہلے مر جائے۔ اَلْمَوْقُوْذَۃُ: وَقْذٌ مصدر، چوٹ کھا کر مرا ہوا۔ نُصُبِ: اَنْصَاب جمع، جھنڈا، نشان، آستانہ۔ اَزْلَامِ: تیر، پانسے یا جوئے کے تیر، زَلَمٌ کی جمع، مَخْمَصَۃِ: ایسی بھوک جس سے پیٹ لگ جائے، سخت بھوک، خَمْصَۃٌ بھوک۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ۭ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ

آپ سے پوچھتے ہیں | کہ کیا چیز | حلال ہے | اُن کے لئے | کہہ دیجئے | حلال ہیں | تمہارے لئے

(اے نبیؐ) لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا کیا چیزیں ان کے لئے حلال ہیں کہہ دیجئے کہ پاکیزہ چیزیں تمہارے

الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ

پاکیزہ چیزیں | اور جو | سکھایا تم نے | شکاری جانوروں (کو) | شکار پر ڈالنے کے لئے | (کہ) تم سکھاتے ہو انہیں

لئے حلال ہیں اور شکاری جانور جن کو تم نے سدھا رکھا ہے اور ان کو شکار کے لئے دوڑاتے ہو اور جو علم تم کو اللہ تعالیٰ

مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۡ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ

اُس میں سے جو | سکھایا تمہیں | اللہ نے | سو کھاؤ | اُس میں سے جو | وہ پکڑ رکھیں | تمہارے لئے

نے دیا ہے اس کے مطابق ان کی تربیت کرو تو ایسے شکاری جانور جو شکار تمہارے لئے پکڑ لائیں (وہ حلال ہے) اسے کھا

وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

اور ذکر کرو | اللہ کا نام | اُس پر | اور ڈرو اللہ سے | بیشک | اللہ

اور (شکاری جانور چھوڑتے وقت) اُس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اللہ تعالیٰ بہت جلد

سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝۴ اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۭ وَطَعَامُ

جلد حساب لینے والا (ہے) | آج | حلال کر دی گئیں | تمہارے لئے | پاکیزہ چیزیں | اور کھانا

حساب لینے والا ہے آج تمام پاکیزہ چیزیں تم پر حلال کر دی گئیں ہیں اور اہل کتاب

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۠ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۡ

ان لوگوں کا | جن کو دی گئی تھی | کتاب | حلال ہے | تمہارے لئے | اور کھانا تمہارا | حلال ہے | اُن کے لئے

کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

اور (حلال ہیں) پاک دامن | مسلمان عورتیں | اور پاک دامن عورتیں | اُن لوگوں میں سے | جن کو دی گئی تھی

اور پاکدامن عورتیں مسلمانوں میں سے اور ان لوگوں میں سے پاک دامن عورتیں

الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ

کتاب | تم سے پہلے | جب دے دو تم انہیں | اُن کے مہر | نکاح کے لئے

جنہیں تم سے پہلے کتاب دی جا چکی ہے (تمہارے لئے حلال ہیں) جب کہ تم اُن کے مہر اُن کو ادا کر دو اور تمہارا ارادہ انہیں

غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ

نہ کہ نفسانی خواہش پوری کرنے کے لئے | اور نہ | ناجائز دوستیاں بنانے کے لئے | اور جو کوئی انکار کرے | ایمان کا

نکاح میں لانے کا ہو نہ کہ بدکاری کرنے کا اور نہ چوری چھپے آشنائی کا۔ اور جو کوئی ایمان (کی ان باتوں) سے انکار کرے

فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۡ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝۵

تو ضائع ہو گیا | اُس کا عمل | اور وہ | آخرت میں | نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا

تو بیشک اُس کے اعمال ضائع ہو گئے اور وہ آخرت میں نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوگا

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۴) لوگ آپ ؐ سے پوچھتے ہیں کہ کیا کیا چیز ان کے لئے حلال ہے؟ کہہ دیجئے کہ سب پاکیزہ چیزیں حلال ہیں اور شکاری جانور جس کو تم نے شکار کے لئے تربیت دی ہو اور ان کو تم نے اس طریقہ سے تعلیم دی ہے جو تمہیں اللہ نے سکھادیا ہے تو جو شکار وہ تمہارے لئے پکڑ رکھیں اس کا کھانا بھی تمہارے لئے درست ہے۔ بشرطیکہ شکار پر چھوڑتے وقت اللہ کا نام لے لیا ہو (تکبیر پڑھ لیا کرو) اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو، وہ بلاشبہ ہر چیز کا جلد حساب لینے والا ہے۔

(۵) آج سے پاکیزہ چیزوں کے علاوہ اہل کتاب کا ذبیحہ تمہارے لئے اور تمہارا ذبیحہ ان کے لئے حلال ہے اور پاک دامن مسلمان اور کتابیہ عورتوں سے نکاح کرنا بھی درست ہے اس شرط پر کہ ان کے مہر ادا کردو اور تمہارا مقصد ان سے نکاح کرنا ہو نہ کہ شہوت پورا کرنا اور آشنائی کرنا اور جو شخص ایمان کی باتوں یعنی شریعت کے حکموں سے انکار کرے۔ اس کے سب عمل برباد ہو گئے اور آخرت میں وہ نقصان اٹھائے گا۔

افعال: عَلَّمْتُمْ: تم نے سکھایا، تعلیم دی، تَعْلِیْمٌ سے، ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ حَبِطَ: ضائع ہوا، اکارت ہوا، نابود ہوا، مٹ گیا، حَبْطٌ سے، معنی: کام کے ضائع ہونے کے ہیں، ماضی (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: مُکَلِّبِیْنَ: تَکْلِیْبٌ مصدر، شکار کی تعلیم دینے والا، شکاری کتے کو شکار پر چھوڑنے والا۔ جَوَارِحِ: شکاری کے جانور، زخمی کرنے والے، جَارِحَۃٌ کی جمع۔ مُتَّخِذِیْ: اسم فاعل (جمع مذکر)، پکڑنے والے، بنانے والے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ

اے مسلمانو! | جب تم اُٹھو | نماز کے لئے | تو دھولیا کرو | اپنے چہرے

اے مسلمانو! جب تم نماز کے لئے اُٹھو تو اپنے چہرے دھو لیا

وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ

اور اپنے ہاتھ | کہنیوں تک | اور مسح کرلیا کرو | اپنے سروں کا | اور (دھولیا کرو) اپنے پاؤں

اور کہنیوں تک اپنے دونوں ہاتھ دھو لو اور سر کا مسح کر لو اور اپنے دونوں

اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ

ٹخنوں تک | اور اگر | تم ہو | حالت جنابت میں | تو اچھی طرح نہالو | اور اگر تم ہو

پاؤں ٹخنوں تک دھو لیا کرو اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو (نہا کر) اچھی طرح پاک و صاف ہو جاؤ اور اگر تم

مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ

بیمار | یا سفر پر ہو | یا آئے | کوئی | تم میں سے | قضائے حاجت سے

بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے (ہو کر) آیا ہو

اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا

یا صحبت کی ہو تم نے | عورتوں سے | پھر نہ پاؤ تم | پانی | تو تیمم کرو | مٹی

یا تم نے عورت سے صحبت کی ہو اور تم کو پانی نہ ملے تو پاک و صاف مٹی سے

طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ

پاک (سے) | پھر مسح کرلو | اپنے چہروں | اور اپنے ہاتھوں کا | اُس سے | اللہ نہیں چاہتا

تیمم کرو پھر اس سے اپنے چہروں اور ہاتھوں کا مسح کرو اللہ تعالیٰ تم پر

لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ

کہ مقرر کرے | تم پر | سختی | بلکہ | وہ چاہتا ہے | کہ تمہیں پاک صاف کردے

کسی طرح کی سختی کرنا نہیں چاہتا لیکن وہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک صاف رکھے

وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝٦ وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ

اور پوری کردے | اپنی نعمت | تم پر | تاکہ تم | شکر کرو | اور یاد کرو | احسان

اور تم پر اپنی نعمتیں پوری کرے تاکہ تم اس کا شکر کرو اور اللہ تعالیٰ نے تم پر جو احسان

اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا

اللہ کا | جو تم پر ہوا | اور اُس کا وہ عہد | جو | اُس نے تم سے لیا | جبکہ تم نے کہا تھا | کہ ہم نے سُن لیا

کئے ہیں انہیں یاد کرو اور اس عہد و پیمان کو بھی (یاد کرو) جو اُس نے تم سے لیا جب تم نے کہا تھا کہ (دعوت اسلام کو) ہم نے سنا

وَاَطَعْنَا ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝٧

اور مان لیا | اور ڈرو | اللہ سے | بیشک اللہ | خوب جانتا ہے | سینوں کے راز

اور قبول کیا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو بیشک اللہ تعالیٰ دل کی باتوں کو بھی جانتا ہے

آیت نمبر　　　آسان تفسیر

(۶) مسلمانو! جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو پہلے اپنے چہرے اور کہنیوں سمیت ہاتھ دھوکر، سر کا مسح اور ٹخنوں تک پاؤں دھولیا کرو (یہ چاروں چیزیں وضو کے فرائض ہیں) اور اگر تم **جُنب** (احتلام یا مباشرت سے ناپاک) ہو تو سارے بدن کی پاکیزگی (کے لئے باقاعدہ غسل) کرلیا کرو اور اگر مریض ہو یا سفر پر ہو یا قضائے حاجت کر کے آئے ہو یا عورتوں سے مباشرت کی ہو اور پانی نہیں ملتا (یا اگر مل جائے مگر بیماری کی وجہ سے استعمال نہیں کر سکتے) تو پاک مٹی سے تیمّم کرلو۔ اس طرح کہ ایک بار مٹی پر دونوں ہاتھ مار کر منہ کا مسح اور دوسری بار کہنیوں تک ہاتھ کا مسح کرلو (یہ تیمّم کے احکام ہیں جو **وضو** اور **غسل** کا قائم مقام ہوتا ہے پانی نہ ملنے اور بیماری کا خوف ہونے کی صورت میں) اور ہر دو صورتوں میں تیمم کی اجازت اللہ کی طرف سے سہولت اور آسانی کے لئے ہے۔ اور یہ اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے جس پر مسلمانوں کو اس کا شکر گذار ہونا چاہئے۔

(۷) اور اللہ کے اس احسان کو یاد کرو کہ اس نے تمہیں اسلام جیسی نعمت دی اور اس عہد کو یاد کرو جو رسولؐ اللہ سے تم نے بیعت کے وقت کیا تھا کہ ہم اللہ و رسول کے ہر حکم کو سنیں اور مانیں گے۔ اور اللہ سے ڈرو۔ بلاشبہ وہ سینوں کے راز جانتا ہے۔

افعال:　اِغْسِلُوْا: تم دھولو، غَسْلٌ سے، جس کے معنی دھونے کے ہیں، امر (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء:　اَرْجُلَکُمْ: پاؤں تمہارے، اپنے، اَرْجُلَ (پاؤں، رِجْلٌ واحد) مضاف، کُمْ (ضمیر جمع مذکر حاضر) مضاف الیہ۔ حَرَج: تنگی، مضائقہ، گناہ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ

اے ایمان والو! | قائم رہو | اللہ کے لئے | گواہی دینے والے | انصاف سے

اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ کے حقوق کو قائم رکھنے والے (اور) انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے رہو۔

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ

اور نہ اُبھارے تمہیں | دشمنی | کسی قوم کی | اس پر | کہ تم عدل نہ کرو | عدل کرو | کہ وہ

اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کر دے کہ عدل نہ کرو (بلکہ) انصاف کرو (کیونکہ) یہ

اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا

زیادہ قریب ہے | پرہیزگاری کے | اور ڈرو | اللہ سے | بیشک | اللہ | خوب واقف ہے | اُس سے

بات تقویٰ کے زیادہ نزدیک ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے

تَعْمَلُوْنَ ﴿٨﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

جو تم کرتے ہو | وعدہ کیا اللہ نے | اُن سے | جو ایمان لائے | اور کام کئے | نیک

باخبر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں سے وعدہ کر رکھا ہے جو ایمان لائے اور (انہوں نے) نیک عمل (بھی) کئے

لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٩﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا

(کہ) اُن کے لئے | بخشش ہے | اور ثواب | بہت بڑا | اور جنہوں نے انکار کیا | اور جھٹلایا

کہ اُن کے لئے بخشش اور بہت بڑا اجر ہے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا اور ہماری آیتوں

بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿١٠﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

ہماری آیتوں کو | وہی ہیں | اہلِ دوزخ | اے ایمان والو!

کو جھٹلایا یہ لوگ جہنمی ہیں۔ اے مسلمانو!

اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا

یاد کرو | اللہ کا احسان | جو اُس نے تم پر کیا | جب ارادہ کیا | کچھ لوگوں نے | کہ بڑھائیں

اللہ تعالیٰ نے تم پر جو احسان کیا ہے اُسے یاد کرو جب کچھ لوگوں نے تم پر دست درازی

اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

تمہاری طرف | ہاتھ اپنے | تو اُس نے روک دیا | اُن کے ہاتھوں کو | تم سے | اور ڈرو | اللہ سے

کرنے کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ تم سے روک دیئے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١١﴾ وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ

اور اللہ پر ہی | توکل کرنا چاہیے | مسلمانوں کو | اور لے چکا ہے | اللہ | عہد بنی اسرائیل

اور مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھیں۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا

بنی اسرائیل سے | اور ہم نے مقرر کئے تھے | اُن میں سے | بارہ | سردار

سے عہد لیا اور ان میں سے ہم نے بارہ سردار مقرر

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸) مسلمانو! تم پر لازم ہے کہ جو سچی بات ہے۔ عدل وانصاف سے اس کی شہادت دیا کرو اور کسی کی دشمنی کی بنا پر عدل و انصاف سے ٹال مٹول نہ کرو' کنارہ کشی نہ کرو۔ یہ عدل وانصاف تقویٰ سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو۔ کیونکہ وہ تمہارے ہر کام سے خوب واقف ہے۔

(۹) جنہوں نے ایمان لا کر نیک عمل کئے۔ اللہ نے ان سے اپنی بخشش اور بہت بڑے اجر کا وعدہ فرمایا ہے۔

(۱۰) اور جنہوں نے دین اسلام کا انکار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی دوزخی ہیں۔

(۱۱) مسلمانو! اللہ کا وہ احسان یاد کرو۔ جب کہ اسلام کے شروع میں تم تعداد میں تھوڑے تھے اور مشرکین مکہ زیادتی' ظلم کر کے تمہیں ختم کرنا چاہتے تھے سو اللہ نے ان کے ارادوں کو ناکام بنا دیا اور تمہیں ان کی لوٹ مار سے بچا لیا اور اللہ ہی سے ڈرو اور اسی پر بھروسہ رکھو۔

انعال: یَبْسُطُوْا: کہ بڑھائیں' پھیلائیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔

وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مَعَكُمْ ؕ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ

اور فرمایا تھا | اللہ نے | کہ میں ضرور | تمہارے ساتھ ہوں | اگر | تم نے قائم کی | نماز

اور اللہ تعالیٰ نے کہا کہ (اے بنی اسرائیل!) میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نے نماز قائم رکھی

وَاٰتَیْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَ

اور ادا کی | زکوٰۃ | اور ایمان لائے تم | میرے رسُولوں پر | اور اُن کی مدد کی | اور

زکوٰۃ ادا کرتے رہے اور میرے تمام رسولوں پر ایمان لائے اور ان کی مدد کرتے رہے اور

اَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ

قرض دیا تم نے | اللہ کو | قرض اچھا | تو میں ضرور ہی دُور کردوں گا | تم سے | تمہارے گناہ

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خوش دلی سے خرچ کرتے رہے تو میں یقیناً تمہارے گناہ تم پر سے دور کر دوں گا

وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ

اور داخل کروں گا تمہیں | جنتوں میں | کہ بہتی ہیں | جن کے نیچے | نہریں | پھر جس نے

اور یقیناً تمہیں ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں پھر اس کے

كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ﴿١٢﴾

انکار کیا | اس کے بعد | تم میں سے | تو وہ بھٹک گیا | سیدھے راستہ سے

بعد بھی تم میں سے جس نے راہِ کفر اختیار کی تو بیشک وہ سیدھے راستہ سے گمراہ ہو گیا

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّیْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ

پس اُن کے توڑنے کی وجہ سے | عہد اپنے | ہم نے لعنت کی اُن پر | اور اُن کے دلوں کو بنا دیا

پس ان کے عہد توڑنے کی وجہ سے ہم نے ان پر لعنت کر دی اور اُن کے دلوں کو سخت

قٰسِیَةً ۚ یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا

سخت | کہ پھیرتے ہیں وہ | کلام کو | اُس کے اصل موقعوں سے | اور اُنہوں نے بھلا دیا

کر دیا (چنانچہ) یہ لوگ کلمات کو اپنی (اصلی) جگہ سے ہٹا دیتے ہیں اور انہیں جو

حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰی خَآئِنَةٍ

ایک حصہ | اس میں سے کہ | جس کی انہیں نصیحت کی گئی تھی | اور آپ کو ہمیشہ اطلاع ملتی رہے گی | خیانت کی

نصیحتیں کی گئی تھیں ان میں سے وہ ایک بڑا حصہ بھول گئے۔ اور آپؐ کو ان میں سے چند لوگوں کے سوا کسی

مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ؕ

اُن کی طرف سے | سوائے | چند لوگوں کے | اُن میں سے | سو اُنہیں معاف کیجئے | اور اُن سے درگزر فرمائیے

نہ کسی کی خیانت کی اطلاع ہوتی رہے گی پس اُن کو معاف کیجئے اور ان سے درگزر فرمائیے

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿١٣﴾ وَمِنَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّا

بیشک | اللہ | دوست رکھتا ہے | احسان کرنے والوں کو | اور اُن لوگوں سے (بھی) | جو کہتے ہیں | ہم

بیشک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اور وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہم

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۲) اور اللہ بنی اسرائیل سے بھی اطاعت کا عہد لے چکا ہے اور ان میں بارہ سردار مقرر کر کے فرمایا کہ اگر تم نماز قائم کرو گے اور زکوٰۃ دیتے رہو گے اور اللہ کے تمام رسولوں پر دل سے ایمان لاؤ گے اور ان کی مدد کرتے رہو گے اور جہاد و دیگر دینی معاملوں میں اپنا مال خرچ کیا کرو گے تو میں ہر جگہ مدد کے لئے تمہارے ساتھ رہوں گا اور تمہارے گناہ معاف کر کے تمہیں جنتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ پھر اس عہد کے بعد جو کوئی انکار کرے گا تو سمجھو کہ وہ سیدھے راستے سے بہک گیا۔

(۱۳) یہود کے اسی عہد توڑنے اور نافرمانی کے نتیجے میں اللہ نے ان پر لعنت کی اور ان کے دل سخت کر دیئے اس لئے کہ انہوں نے اللہ کے احکام کو ان کے اصل موقعوں سے بدلنے میں کوئی شرم اور خوف محسوس نہ کیا۔ اور تورات کے بہت سے احکام اور آیات کو انہوں نے بھلا دیا۔ اور آپ ؐ کو آئے دن ان کی کسی نہ کسی خیانت کی اطلاع ہوتی رہتی ہے سوائے چند لوگوں کے کہ انہوں نے عہد شکنی نہیں کی۔ سو آپ ؐ انہیں معاف کیجئے اور درگذر فرمائیے اور بلاشبہ اللہ نیکی کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

افعال: بَعَثْنَا: ہم نے بھیجا، مقرر کیا، بَعْثٌ سے، ماضی (جمع متکلم)۔ ھَمَّ: ھَمٌّ مصدر، اس نے ارادہ کیا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ کَفَّ: کَفٌّ مصدر، اس نے روک دیا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ اَقَمْتُمْ: قائم کیا تم نے، (اگر) قائم رکھو تم، تم نے درست کیا، اِقَامَۃٌ سے ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ عَزَّرْتُمُوْھُمْ: تم نے ان کی مدد کی، قوت پہنچائی، تعظیم کی، تَعْزِیْرٌ سے، ماضی (جمع مذکر حاضر)، ھُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ تَطَّلِعُ: تو خبردار ہوتا ہے، خبر پاتا ہے، اِطِّلَاعٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: نَقِیْبًا: اسم منصوب، قوم کی طرف سے وفاءِ عہد کا ذمہ دار، سردار، قوم کے حالات کی تفتیش کرنے والا، ماہر قوم۔ خَآئِنَۃٍ: خیانت، دغا، خیانت کرنے والی، خِیَانَۃٌ سے اسم فاعل کا صیغہ (واحد مؤنث)۔

نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ

نصاریٰ ہیں | ہم نے لیا | اُن کا عہد | پھر بھلا دیا انہوں نے (بھی) | ایک حصہ | اُس میں سے | جو انہیں نصیحت کی گئی تھی

نصاریٰ ہیں ہم نے اُن سے بھی عہد لیا تھا پس وہ بھی ان نصیحتوں کا بڑا حصہ بھول گئے جو انہیں کی گئی تھیں

فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

پس ہم نے ڈال دی اُن میں | دشمنی | اور کینہ | روزِ قیامت تک

تو ہم نے قیامت تک ان کے درمیان بغض و عداوت ڈال

وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۴﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ

اور جلد بتا دے گا انہیں | اللہ | جو | وہ کیا کرتے تھے | اے اہل کتاب

اور عنقریب اللہ تعالیٰ ان کو بتا دے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے اے اہل کتاب!

قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا

آ چکا ہے تمہارے پاس | ہمارا رسول | جو کھول کر بیان کرتا ہے | تمہارے لئے | بہت (سی باتیں) | جو

یقیناً تمہارے پاس ہمارا رسول آ چکا ہے۔ اور کتاب میں سے جو کچھ تم چھپاتے ہو

كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۬ قَدْ جَآءَكُمْ

تم چھپایا کرتے تھے | کتاب میں سے | اور درگزر کرتا ہے | بہت سی (باتوں) سے | یقیناً آ چکا ہے تمہارے پاس

اس کا اکثر حصہ وہ تمہارے لئے کھول کھول کر بیان کرتا ہے اور بہت سی باتوں سے درگزر بھی کرتا ہے بیشک تمہارے

مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ

اللہ کی طرف سے | نور | اور کتاب | واضح | ہدایت کرتا ہے | اُس کے ساتھ | اللہ | اُس کو جو پیروی کرتا ہے

پاس اللہ تعالیٰ کی جانب سے نور اور واضح کتاب آ چکی ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو سلامتی کی

رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ

اُس کی رضا کی | راہیں | سلامتی کی | اور نکالتا ہے اُن کو | اندھیروں سے | روشنی کی طرف

راہیں دکھاتا ہے جو اس کی رضامندی کے طالب ہیں اور اپنے حکم سے انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی

بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۶﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ

اپنے حکم سے | اور ہدایت کرتا ہے انہیں | راہِ راست کی طرف | یقیناً | کافر ہو چکے ہیں وہ لوگ

طرف لاتا ہے اور انہیں سیدھی راہ دکھاتا ہے۔ بے شک وہ لوگ کافر ہو

قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ

جو کہتے ہیں | کہ اللہ تو | مسیح ابن مریم ہی ہے | کہہ دیجئے | کہ کون اختیار رکھتا ہے

جنہوں نے کہا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم ہی ہے آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کے آگے

مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ

اللہ کے مقابل کسی چیز کا | کہ اگر وہ چاہے | کہ ہلاک کرے | مسیح | ابن مریم | اور اُس کی والدہ کو

کس کا بس چل سکتا ہے اگر وہ مسیح ابن مریم اور ان کی ماں اور ان سب کو جو زمین میں ہیں

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۴) ہم نے نصاریٰ سے بھی ویسا ہی عہد لیا تھا پھر انہوں نے بھی عہد شکنی کر کے انجیل کے بہت سے احکام اور آیات کو بھلا دیا اس لئے ہم نے قیامت تک ان کے درمیان دشمنی اور کینہ ڈال دیا اور قیامت کے دن اللہ انہیں ان کے برے اعمال سے باخبر کر دے گا۔

(۱۵) اے اہل کتاب! ہمارا رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس آ چکا ہے۔ اور وہ بہت سی باتیں جو تم کتاب میں سے چھپایا کرتے تھے۔ تمہارے لئے کھول کر بیان کرتا ہے اور بہت سی باتوں سے درگذر کرتا ہے۔ اور تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور اور واضح کتاب آ چکی ہے یعنی نبی آخر الزمان اور قرآن اس پر ایمان لاؤ۔

(۱۶) جو شخص اللہ کی رضا چاہتا ہے اللہ اسے سلامتی کے راستے (اسلام) کی ہدایت کرتا ہے اور شرک و کفر کے اندھیروں سے نکال کر اپنی مرضی اور ارادۂ ازلی سے نُور اسلام میں لا داخل کرتا ہے اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتا ہے۔

افعال: اَغْرَیْنَا: ہم نے ڈال دی، لگا دی، اِغْرَاءٌ سے معنی ڈالنے، لگانے اور رغبت دلانے کے ہیں، ماضی کا صیغہ (جمع متکلم)۔ تُخْفُوْنَ: تم چھپاتے ہو، چھپاؤ گے، اِخْفَاءٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: مُبِیْنٌ: (اسم فاعل) کھول کر بیان کرنے والا، ظاہر کرنے والا (واحد مذکر)۔

وَمَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اور اُن سب کو جو زمین میں ہیں | اور اللہ ہی کے لئے ہے | بادشاہی | آسمانوں | اور زمین کی
ہلاک کر دینا چاہے اور اللہ تعالیٰ ہی کی حکومت ہے آسمانوں اور زمین

وَمَا بَیْنَهُمَا ؕ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۷﴾
اور جو کچھ | اُن کے درمیان ہے | وہ پیدا کرتا ہے | جو چاہے | اور اللہ | ہر چیز پر | قادر ہے
اور ان دونوں کے درمیان جو کچھ ہے سب پر، وہ جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے۔

وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰی نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ
اور کہتے ہیں | یہود | اور نصاریٰ | ہم ہیں | اللہ کے بیٹے | اور اُس کے محبوب | کہہ دیجئے
اور یہود و نصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے اور اُس کے پیارے محبوب ہیں کہہ دیجئے (اگر ایسا ہی ہے)

فَلِمَ یُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ
پھر کیوں | وہ تمہیں عذاب دیتا ہے | تمہارے گناہوں پر | بلکہ | تم (بھی) | انسان ہو | اُن میں سے | جو اُس نے پیدا کئے
تو وہ تمہیں تمہاری بدعملیوں کی وجہ سے کیوں سزا دیتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے جو اور بشر پیدا کئے ہیں، انہیں میں سے تم بھی ہو

یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ
بخش دیتا ہے | جسے چاہے | اور عذاب دیتا ہے | جسے چاہے | اور اللہ ہی کے لئے ہے | بادشاہی
اللہ جس کو چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے سزا دیتا ہے اور آسمانوں اور زمین

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا ۫ وَاِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ﴿۱۸﴾ یٰٓاَهْلَ
آسمانوں | اور زمین کی | اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے | اور اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے | اے اہل
اور ان کے درمیان جو کچھ ہے سب پر اللہ تعالیٰ ہی کی حکومت ہے اور اسی کی طرف (بالآخر) لوٹ کر جانا ہے اے اہل

الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَكُمْ عَلٰی
کتاب | آ چکا ہے تمہارے پاس | ہمارا رسول | جو کھول کر بیان کرتا ہے | تمہارے لئے (احکام) | جب کہ
کتاب! تمہارے پاس ہمارا رسول آ چکا ہے جو (اللہ کے احکام) تم سے صاف صاف بیان کر رہا ہے جب کہ

فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِیْرٍ وَّلَا
بند ہو چکا تھا رسولوں کا آنا | تاکہ تم یہ نہ کہو | (کہ) نہیں آیا ہمارے پاس | کوئی خوشخبری دینے والا | اور نہ
رسولوں کا آنا بند ہو چکا تھا تاکہ تم کبھی یہ نہ کہو کہ ہمارے پاس نہ تو کوئی خوشخبری دینے والا آیا اور

نَذِیْرٍ ۫ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِیْرٌ وَّنَذِیْرٌ ؕ وَاللّٰهُ
ڈرانے والا | پس اب تو آ چکا ہے تمہارے پاس | ایک خوشخبری سنانے والا | اور ڈرانے والا | اور اللہ
ڈرانے والا پس تمہارے پاس ایک خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا آ چکا ہے اور اللہ تعالیٰ

عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۹﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ
ہر چیز پر قادر ہے | اور جب کہا | موسیٰ نے | اپنی قوم سے | اے میری قوم
ہر بات پر قدرت رکھتا ہے۔ اور (وہ واقعہ یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے قوم

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۷) بلاشک وہ لوگ کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ تو مسیح بن مریمؑ ہے۔ کہہ دیجئے کہ اگر اللہ تعالیٰ، مسیح بن مریمؑ اور اس کی والدہ اور تمام مخلوقات کو جو زمین میں ہیں۔ ہلاک کرنا چاہے، تو اسے کون روک سکتا ہے اور آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا مالک و متصرف اللہ ہی ہے اور وہی سب کا خالق ہے جو چاہے پیدا کرتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۱۸) یہود و نصارٰی کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں کہہ دیجئے کہ اگر ایسا ہے، تو پھر وہ تمہیں تمہارے گناہوں کے بدلے میں عذاب کیوں دیتا ہے؟ بلکہ تم اللہ کے پیدا کئے ہوئے انسانوں میں سے عام انسان ہی ہو۔ وہ جسے چاہے بخش دیتا ہے۔ اور جسے چاہے عذاب دیتا ہے۔ اور اللہ ہی آسمان اور زمین کا اور ان تمام اشیاء کا جو ان کے درمیان ہیں، مالک ہے۔ اور قیامت کے روز سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

(۱۹) اے اہل کتاب! اس آخری زمانہ میں، (جس میں عیسیٰؑ کی پیدائش سے حضورؐ کی بعثت تک تقریباً چھ سو سال) تمہارے درمیان کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا۔ ہمارا سچا رسول نبی آخرالزمانؐ تمہارے پاس آ چکا ہے جو تمہارے لئے اللہ کے احکام کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم یہ عذر نہ کرو کہ ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا نبی نہیں آیا۔ سو اب تمہارے پاس ایک نذیر و بشیر آ چکا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کی اطاعت کرو اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اسماء: اَبْنَاءٌ: بیٹے، اِبْنٌ واحد۔ فَتْرَۃٌ: موقوف ہونا، وقفہ، سست ہو جانا، سستی، نرمی، مصدر اور اسم فعل۔ بَشِیْرٌ: خوشخبری دینے والا، بشارت دینے والا، بروزن فعیل بمعنی فاعل ہے۔

اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ

یاد کرو | اللہ کا احسان | (جو اُس نے) تم پر (کیا) | جبکہ اُس نے پیدا کئے | تم میں | (کئی) نبی

اللہ تعالیٰ کے اُن احسانات کو یاد کرو جو اُس نے تم پر کئے ہیں جب اُس نے تم میں پیغمبر پیدا کئے

وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا

اور بنائے تم میں | (کئی) بادشاہ | اور دیا تمہیں | وہ کچھ | جو نہ دیا تھا | کسی اور (کو)

تم کو بادشاہت (بھی) دی اور تمہیں وہ کچھ دیا جو دنیا جہان میں کسی

مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٠﴾ يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ

سارے جہان میں | اے میری قوم! | داخل ہو جاؤ | اُس پاک زمین میں

کو نہیں دیا۔ اے میری قوم! اس مقدس سرزمین (ملک شام) میں داخل ہو جاؤ

الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا

جو لکھ رکھی ہے | اللہ نے | تمہارے لئے | اور لوٹ نہ جانا | اپنے پیچھے کی طرف | ورنہ ہو جاؤ گے

جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے لکھ دی ہے اور پیٹھ پھیر کر نہ بھاگ جانا ورنہ نقصان اُٹھانے

خٰسِرِيْنَ ﴿٢١﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ وَاِنَّا

نقصان اُٹھانے والوں میں | اُنہوں نے کہا | اے موسیٰ! | اس (ملک) میں تو | بڑے زبردست لوگ ہیں | اور ہم تو

والے بن کر لوٹو گے' وہ کہنے لگے اے موسیٰ! وہاں تو بڑے سرکش لوگ ہیں اور ہم تو

لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا

ہرگز داخل نہ ہوں گے | جب تک کہ وہ نکل نہ جائیں | اس میں سے | پھر اگر وہ خود نکل جائیں | اس میں سے | تو ہم ضرور

وہاں ہرگز داخل نہ ہوں گے جب تک کہ وہ وہاں سے نکل نہ جائیں ہاں اگر وہ اس میں سے نکل جائیں تو ہم

دٰخِلُوْنَ ﴿٢٢﴾ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا

داخل ہو جائیں گے | کہا دو آدمیوں نے | اُن لوگوں میں سے | جو (اللہ سے) ڈرتے تھے | جن دونوں پر اللہ نے انعام کیا تھا

ضرور داخل ہوں گے۔ (اس پر) خوفِ خدا رکھنے والوں میں سے دو آدمیوں نے کہا جن پر اللہ تعالیٰ نے مہربانی کی تھی

ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ

(کہ) تم داخل ہو جاؤ | اُن پر | (شہر کے) دروازے (میں) سے | پھر جب | تم اُس میں داخل ہو جاؤ گے | تو تم ہی

کہ (دشمن پر حملہ کر کے شہر کے) دروازے میں داخل ہو جاؤ پھر جب تم اس میں داخل ہو جاؤ گے تو بلاشبہ تم ہی

غٰلِبُوْنَ ۚ۬ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٣﴾

غالب رہو گے | اور اللہ ہی پر | بھروسہ کرو | اگر تم ہو | ایمان والے

غالب ہو گے اور اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھو گے اگر تم واقعی مؤمن ہو

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا

وہ کہنے لگے | اے موسیٰ! | ہم تو | ہرگز داخل نہ ہوں گے | کبھی بھی | جب تک کہ وہ اُس میں موجود ہیں

وہ کہنے لگے کہ اے موسیٰ! ہم تو وہاں کبھی بھی نہ جائیں گے جب تک کہ وہ لوگ وہاں موجود ہیں

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۰) اور اے بنی اسرائیل یاد کرو۔ جب موسیٰؑ نے اپنی قوم کو اللہ کا وہ احسان یاد دلایا کہ اس نے تمہاری قوم میں کئی نبی اور بادشاہ بنائے اور سمندر کا پھاڑنا اور فرعون کا غرق کرنا اور تمہیں اس سے نجات دینا وغیرہ وہ احسانات فرمائے جو اہل عالم میں سے کسی پر نہ فرمائے تھے۔

(۲۱) حضرت موسیٰؑ نے اپنی قوم کو وہ احسان عظیم یاد دلا کر فرمایا تھا کہ اے میری قوم! اس ارض مقدس (شام) میں جو اللہ نے تمہارے لئے مقدر فرمائی ہے، کفار بنی عمالقہ سے جہاد کر کے داخل ہو جاؤ اور اللہ کی نافرمانی کر کے دین سے مرتد نہ ہو جانا۔ ورنہ نقصان اٹھاؤ گے۔

(۲۲) بنی اسرائیل نے بنی عمالقہ کے قد و قامت اور طاقت سے ڈر کر کہا کہ جب تک وہ اس شہر میں سے خود نہ نکل جائیں، ہم تو اس میں ہرگز داخل نہ ہوں گے۔ ہاں اگر وہ خود نکل جائیں تو ہم ضرور داخل ہو جائیں گے۔

(۲۳) (تمام بارہ نقیبوں میں سے) دو نقیبوں یُوشع بن نون اور کالب بن یوفنا نے جو اللہ سے ڈرتے تھے اور جن پر اللہ کا انعام ہوا تھا اپنی قوم سے کہا کہ تم اللہ پر توکل کرتے ہوئے شہر کے دروازہ میں سے ان پر داخل ہو جاؤ تمہارے قدم رکھتے ہی تمہیں غلبہ حاصل ہو جائے گا اگر تم واقعی مومن ہو تو اللہ کی مدد پر نظر رکھو۔

افعال: لَا تَرْتَدُّوْا: تم مت پھر جاؤ، لوٹ جاؤ، نہی (جمع مذکر حاضر)۔ یَخْرُجُوْا: خُرُوْجٌ سے، (کہ) نکلیں، (یہاں تک کہ) نکلیں، (جب تک کہ) وہ باہر (نہ) نکلیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ تَوَکَّلُوْا: تم بھروسہ کرو، توکل کرو، تَوَکُّلٌ سے امر کا صیغہ ہے (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: اَدْبَارِکُمْ: تمہاری پیٹھیں، پشتیں، اَدْبَارِ مضاف، کُمْ (ضمیر جمع مذکر حاضر) مضاف الیہ۔ دَخَلْتُمُوْہُ: تم اس میں گھس پڑے داخل ہو گئے، ماضی (جمع مذکر حاضر)، ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔

فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ۝٢٤

پس جا | تو | اور تیرا رب | اور دونوں لڑو (اُن سے) | ہم تو یہیں | بیٹھے ہیں

ہاں تم اور تمہارا رب جا کر جنگ لڑیں ہم تو یہیں بیٹھے رہیں ،

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِیْ وَاَخِیْ فَافْرُقْ

اُس نے کہا | اے میرے رب! | میں تو کچھ (اختیار) نہیں رکھتا | سوائے | اپنی جان | اور بھائی کے | پس تفریق کر دے

موسیٰ نے کہا اے میرے رب! اپنے سوا اور اپنے بھائی کے سوا کسی پر مجھے اختیار نہیں پس ہمارے اور ہمارے

بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝٢٥ قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ

ہمارے | اور فاسق لوگوں کے درمیان | فرمایا | پس وہ (زمین) | حرام کردی گئی | اُن پر

نافرمان قوم کے درمیان فیصلہ کر دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اچھا تو وہ زمین ان پر چالیس سال

اَرْبَعِيْنَ سَنَةً يَتِيْهُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَلَا تَاْسَ

چالیس | برس تک | سرگرداں رہیں گے | زمین میں | سو تو غم نہ کر

تک کے لئے حرام ہے (اور یہ) زمین میں مارے مارے پھرتے رہیں گے پس آپ ان

عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝٢٦ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَیْ اٰدَمَ

ان نافرمان لوگوں کے حال پر | اور سنا دیجئے | انہیں | حال | آدم کے دو بیٹوں کا

نافرمانوں کی حالت پر افسوس نہ کیجئے اور (اے پیغمبر!) لوگوں کو آدم کے دونوں بیٹوں کا سچا

بِالْحَقِّ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ

سچا | جبکہ دونوں نے قربانی کی | تو قبول ہوئی | ایک کی اُن میں سے | اور قبول نہ ہوئی

واقعہ سنا دیجئے جب ان دونوں نے ایک ایک قربانی پیش کی تو ان میں سے ایک کی قربانی قبول کر لی گئی اور دوسرے

مِنَ الْاٰخَرِ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ

دوسرے کی | اُس نے کہا | میں تجھے ضرور قتل کروں گا | اُس نے کہا | اللہ تو قبول کرتا ہے

کی قبول نہ ہوئی (اس پر) دوسرا کہنے لگا کہ میں تجھے ضرور قتل کر دوں گا اُس نے جواب میں کہا کہ بیشک اللہ تعالیٰ تو

مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝٢٧ لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَیَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِیْ

پرہیزگاروں ہی سے | اگر | تو بڑھائے گا | میری طرف | اپنا ہاتھ | کہ تو قتل کرے مجھے

متقی لوگوں ہی کا عمل قبول کرتا ہے تو اگر میری جانب اس نیت سے ہاتھ اُٹھائے کہ مجھے قتل کر ڈالے

مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِیَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ اِنِّیْٓ اَخَافُ اللّٰهَ

تو میں نہیں بڑھاؤں کا | اپنا ہاتھ | تیری طرف | کہ تجھے قتل کروں | میں تو | ڈرتا ہوں | اللہ سے

تو میں تجھے قتل کرنے کے لئے اپنا ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں

رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٢٨ اِنِّیْٓ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِیْ وَاِثْمِكَ

(جو) رب ہے | سارے جہانوں کا | میں تو | یہ چاہتا ہوں | کہ تو ہی اُٹھائے | میرا گناہ | اور اپنا گناہ (بھی)

جو تمام کائنات کا رب ہے میں چاہتا ہوں (کہ زیادتی میری طرف سے نہ ہو بلکہ) تو ہی میرے اور اپنے گناہ کو

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۴) مگر بنی اسرائیل نے پھر بھی وہی جواب دیا کہ اے موسیٰ! جب تک وہ جابر کنعانی بنی عمالقہ اس شہر میں موجود ہیں ہم تو اس میں ہرگز داخل نہ ہوں گے پس آپؑ اور آپؑ کا رب جا کر ان سے لڑیئے ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔

(۲۵) موسیٰ نے ان کی سرکشی سے تنگ آ کر دعا کی کہ اے میرے رب! میں تو فقط اپنی جان اور بھائی پر اختیار رکھتا ہوں پس ہمارے اور اس نافرمان قوم کے درمیان جدائی ڈال دے۔

(۲۶) اللہ نے فرمایا کہ کم ہمتی اور نافرمانی کے بدلے میں ہم نے ان پر ملک شام میں داخل ہونا چالیس سال تک حرام کر دیا ہے۔ اب اگر یہ ملک میں بھٹکتے پھریں تو ان کی سزا پر افسوس نہ کر۔

(۲۷) اے نبی آپؐ انہیں آدمؑ کے دو بیٹوں ہابیل و قابیل کا سچا حال پڑھ کر سنائیں اس کا قصہ یہ ہے کہ حضرت آدمؑ نے حضرت حوا کے پہلے جھول کے لڑکے اور لڑکی (یعنی قابیل اور اقلیما) کی شادی دوسرے جھول کے لڑکے اور لڑکی (یعنی ہابیل اور یہودا) سے کرنی چاہی۔ قابیل نے اپنی بہن اقلیما کی خوبصورتی دیکھ کر کہا کہ میں تو اس سے شادی کراؤں گا حضرت آدم نے جھگڑا ختم کرنے کے لئے دونوں کو قربانی کرنے کا حکم دیا کہ جس کی نیاز قبول ہو یعنی اسے آسمانی آگ جلا دے وہی اقلیما سے شادی کرے گا چنانچہ دونوں قربانی لائے تو ہابیل کی قربانی مقبول اور قابیل کی نامنظور ہوئی اور ہابیل کی شادی اقلیما سے ہوگئی اس پر قابیل نے غصہ ہو کر ہابیل سے کہا میں تجھے ضرور قتل کروں گا۔ اس نے جواب دیا کہ اس میں میرا کیا قصور قربانی تو پرہیزگاروں ہی کی مقبول ہوتی ہے۔

(۲۸) اگر تو مجھے قتل کرنا چاہے گا تو میں تجھے قتل کرنے کے لئے ہرگز ہاتھ نہ اٹھاؤں گا بلکہ صبر کروں گا کیونکہ میں اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔

افعال: اُفْرُقْ: جدائی کر دے، فَرْقٌ سے جس کے معنی دو چیزوں کے درمیان جدائی اور فصل کے ہیں، امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔
يَتَقَبَّلُ: تَقَبُّلٌ مصدر، قبول کرتا ہے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ اَخَافُ: میں ڈرتا ہوں، خَوْفٌ سے، مضارع (واحد متکلم)۔

اسماء: مُحَرَّمَةٌ: حرام کی گئی، اسم مفعول (واحد مؤنث)۔ نَفْسِیْ: اپنی ذات، اپنا آپ، اپنی، میری جان۔

فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ۚ ﴿٢٩﴾
اور تو ہو جائے | اہل دوزخ میں سے | اور یہی ہے | بدلہ | ظالموں کا
اپنے ذمہ لے لے اور تو دوزخیوں میں سے ہو جائے اور ظالموں کی یہی سزا ہے۔

فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ
پھر آمادہ کر دیا | اُسے | اُس کے نفس نے | اپنے بھائی کے قتل کرنے پر | سو اُسے قتل کر ڈالا | اور ہو گیا
تو اُس کے نفس نے اُسے اپنے بھائی کے قتل پر آمادہ کیا سو اُس نے اُسے مار ڈالا پس

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٣٠﴾ فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِى الْاَرْضِ
نقصان اٹھانے والوں میں سے | پھر بھیجا | اللہ نے | ایک کوا | جو کرید تا تھا | زمین کو
نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ایک کوا بھیجا جو زمین کریدنے لگا

لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِىْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ ؕ قَالَ يٰوَيْلَتٰٓى
تاکہ دکھائے اُسے | (کہ) کس طرح | وہ چھپائے | لاش | اپنے بھائی کی | وہ کہنے لگا | ہائے افسوس!
تاکہ وہ اس کو دکھائے کہ وہ اپنے بھائی کی لاش کیسے چھپائے (چنانچہ) کہنے لگا ہائے افسوس!

اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِىَ سَوْءَةَ
کیا میں اتنا عاجز ہوں | کہ میں ہو جاتا | مثل | اس | کوے کے | کہ میں دفن کر دیتا | لاش
کیا میں اس سے بھی گیا گزرا ہوں کہ اس کوے کی طرح ہوتا تو اپنے بھائی کی لاش کو تو

اَخِىْ ۚ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ﴿٣١﴾ ۚ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۚ
اپنے بھائی کی | پس وہ ہوا | شرمندہ ہونے والوں سے | اسی لئے
چھپا دیتا پس وہ بہت پچھتایا۔ اسی وجہ سے

كَتَبْنَا عَلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا
ہم نے لکھ دیا (تورات میں) | بنی اسرائیل پر | کہ | جو کوئی | قتل کرے | کسی کو
ہم نے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ جو کوئی کسی شخص کو بغیر قصاص

بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِى الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ
بغیر کسی نفس کے (بدلے کے) | یا فساد کے | زمین میں | تو گویا اُس نے | قتل کر ڈالا
کے یا زمین میں فساد پھیلانے کے (بے گناہ) مار ڈالے تو گویا اُس نے تمام

النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ
سب لوگوں کو | اور جو کوئی بچائے کسی کو | تو گویا | اُس نے بچا لیا | سب لوگوں کو
لوگوں کو مار ڈالا اور جو کسی شخص کو بچا لے اُس نے گویا تمام انسانوں کو بچا لیا

وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ۫ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ
اور آ چکے ہیں ان کے پاس | ہمارے رسول | (روشن) دلیلیں لے کر | پھر | بلاشبہ | بہت سے | ان میں سے
اور یقیناً ہمارے رسول ان کے پاس واضح احکام لے کر آئے پھر اس کے بعد بھی ان میں بہت

آسان تفسیر

آیت نمبر

۲۹) میں تو چاہتا ہوں کہ تیرے گناہوں کے علاوہ میرے قتل کا گناہ بھی تیرے ہی ذمہ رہے اور اہل دوزخ میں سے ہو جائے اور ظالم کی یہی سزا ہے۔

۳۰) پھر قابیل کو اس کے نفس نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کرنے پر آمادہ کر دیا اور اسے قتل کر کے نقصان اٹھایا۔

۳۱) جب قتل کر چکا تو لاش کو ساتھ اٹھائے پھرتا تھا کہ کہاں چھپائے' جس سے یہ قتل کسی کو معلوم نہ ہو آخر اللہ نے ایک کوا بھیجا جو کسی مردہ کوے کی لاش چھپانے کے لئے زمین کُرید رہا تھا قابیل نے اسے دیکھ کر کہا۔ ہائے افسوس! میں تو کوے سے بھی ناکارہ اور کمزور ہوں کہ اس کی طرح اپنے بھائی کی لاش کو مٹی میں چھپا دیتا اور اسے اپنے ظلم پر سخت افسوس ہوا۔

افعال: تَبُوْٓءَ: تُو پھر جائے' تو لوٹے' تو کمائے' (بَوْءٌ سے) جس کے معنی لوٹنے کے ہیں اور بَوَاءٌ سے جس کے معنی ٹھکانا دینے اور قصاص میں برابر ہونے کے ہیں' مضارع (واحد مذکر حاضر)۔ طَوَّعَتْ: اس نے آسان کر دیا' رغبت دلائی' راضی' آمادہ کر لیا' تَطْوِیْعٌ سے' ماضی (واحد مؤنث غائب)۔ اَصْبَحَ: وہ ہو گیا' اس نے صبح کی' اِصْبَاحٌ سے' جس کے معنی صبح کرنے کے ہیں' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ یَبْحَثُ: بَحْثٌ مصدر' کرید تا تھا (پنجوں سے) تلاش کرتا' مضارع (واحد متکلم)۔ اُوَارِیَ: میں چھپاؤں' مُوَارَاۃٌ سے' مضارع (واحد متکلم)۔ عَجَزْتُ: میں عاجز ہوا' ناتواں ہوا' عَجْزٌ سے' ماضی (واحد متکلم)۔

اسماء: اِثْمِكَ: گناہ تیرا' اپنا' اِثْمِ مضاف' کَ (ضمیر واحد مذکر حاضر) مضاف الیہ۔ وَیْلَتٰی: ہائے افسوس' افسوس مجھ پر۔ النّٰدِمِیْنَ: پشیمان (اسم فاعل)' النَّادِمُ واحد۔

بَعْدَ ذٰلِكَ فِى الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ﴿٣٢﴾ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ

بعد | اس کے | زمین میں | حد سے نکل جانے والے ہیں | بیشک | سزا | ان لوگوں

ایسے ہیں جو ملک میں ظلم و زیادتی کرنے والے ہیں۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اُس

يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا

جو جنگ کرتے ہیں | اللہ | اور اُس کے رسول سے | اور کوشش کرتے ہیں | ملک میں | فساد (پھیلانے کی)

رسول سے جنگ کرتے اور ملک میں فساد پھیلاتے پھرتے ہیں اُن کی سزا بلاشبہ یہی ہے

اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ

(یہی ہے) کہ وہ قتل کئے جائیں | یا سولی دیئے جائیں | یا کاٹ دیئے جائیں | اُن کے ہاتھ | اور ان کے پاؤں

کہ وہ قتل کر دیے جائیں یا سولی پر چڑھا دیئے جائیں یا اُن کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ

مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْىٌ فِى الدُّنْيَا

مخالف جانب سے | یا وہ نکال دیئے جائیں | ملک سے | یہ | اُن کے لئے | ذلت (ہے) | دُنیا میں

دیئے جائیں یا انہیں جلا وطن کر دیا جائے یہ تو اُن کی رسوائی دنیا میں ہوئی

وَلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٣٣﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ

اور اُن کے لئے | آخرت میں | عذاب ہے | بہت بڑا | مگر وہ لوگ | جو توبہ کرلیں | اس سے پہلے

اور آخرت میں بھی ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے مگر ہاں وہ لوگ جو تمہارے قابو میں

اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣٤﴾

کہ تم قابو پاؤ | اُن پر | تو جان لو | کہ اللہ بڑا | بخشنے والا | رحم کرنے والا ہے

آنے سے پہلے توبہ کر لیں (تو انہیں چھوڑ دو) اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ بخشنے اور رحم کرنے والا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ

اے ایمان والو! | ڈرو | اللہ سے | اور تلاش کرو | اُس کی طرف | وسیلہ

اے مؤمنو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اُس کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ تلاش کرو

وَجَاهِدُوْا فِىْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٣٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور جہاد کرو | اس کی راہ میں | تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ | بیشک | جو لوگ | کافر ہیں

اور اُس کے راستہ میں جہاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ جن لوگوں نے راہ کفر اختیار کی

لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ

اگر ہو ان کے پاس | جو کچھ | زمین میں ہے | سب | اور اتنا ہی | اس کے ساتھ (اور بھی)

اگر ان کے پاس وہ تمام چیزیں ہوں جو زمین میں ہیں اور اس اور اتنی ہی اور بھی ہوں

لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ وَلَهُمْ

تاکہ وہ اپنا فدیہ دیں | روز قیامت کے عذاب سے | تو قبول نہ کیا جائے گا | ان سے | اور ان کے لئے

تاکہ وہ یہ مال دے کر قیامت کے دن عذاب سے جان چھڑائیں تو یہ ان سے قبول نہیں کیا جائے گا اور ان کے لئے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(٣٢) اسی لئے ہم نے تورات میں بنی اسرائیل کے لئے بھی یہ حکم لکھ دیا تھا کہ جس کسی نے ناحق کسی ایک شخص کو قتل کیا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو مار ڈالا اور جس نے کسی کو ہلاکت سے بچایا تو گویا اس نے تمام لوگوں کو بچالیا اور اس کے باوجود کہ یہود کے پاس اللہ کے رسول واضح دلیلیں لے کر آ چکے تھے۔ مگر پھر بھی ان میں سے بہت لوگ اللہ کی حدود کو توڑ کر حد سے نکل جاتے تھے۔

(٣٣) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں کچھ لوگ قبیلہ عرینہ کے آپؐ کے حضور میں آ کر بظاہر اسلام لائے' اور مدینہ کی آب وہوا کو ناگوار بتایا آپؐ نے انہیں شہر سے باہر صدقے کے اونٹوں کے علاقے میں بھیج دیا۔ وہاں جا کر وہ اِسلام سے پھر گئے اور چرواہے کو قتل کر کے اونٹ بھگا لے گئے' پھر گرفتار ہو کر حضورؐ کے سامنے پیش ہوئے تو انہیں سزا دی گئی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ جو لوگ اللہ ورسول یعنی مومنین سے جنگ کرتے اور زمین میں فساد اور لوٹ مچاتے ہیں ان کی سزا یہی ہے کہ اگر وہ صرف قصداً قتل کے قصور وار ہوں تو قتل کئے جائیں یا اگر قتل کے علاوہ چوری ڈاکہ کے بھی مجرم ہوں تو صلیب پر لٹکائے جائیں یا اگر صرف چوری کے مجرم ہوں تو ان کے ہاتھ پاؤں مخالف جانب سے کاٹ دیئے جائیں یا اگر صرف مسلمانوں کو ڈرانے اور خوفزدہ کرنے کا جرم کیا ہو تو گھروں سے نکال کر جلاوطن کر دیئے جائیں' یہ ان کے لئے دنیا کی رسوائی ہے اور آخرت میں انہیں بہت بڑا عذاب ہوگا۔

(٣٤) اگر وہ مجرم پکڑے جانے سے پہلے توبہ کر لیں تو اللہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(٣۵) مسلمانو! اللہ کے خوف سے گناہ چھوڑ دو۔ اور اللہ کی عبادت واطاعت کے ذریعے اس کے قرب کا وسیلہ تلاش کرو اور اللہ کی راہ میں جہاد ومجاہدہ کرو تا کہ تمہیں کامیابی ہو۔

افعال: اَحۡیَاهَا: اس کو زندگی دی' جلایا' هَا (ضمیر واحد مونث)۔ یُحَارِبُوۡنَ: مُحَارَبَةٌ مصدر' جو لڑتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔ یُقَتَّلُوۡا: تَقۡتِیۡلٌ مصدر' قتل کئے جائیں' ان کے ٹکڑے ٹکڑے کئے جائیں' مضارع مجہول (جمع مذکر غائب)۔ یُصَلَّبُوۡا: تَصۡلِیۡبٌ مصدر' ان کو سولی دی جائے' مضارع مجہول (جمع مذکر غائب)۔ یُنۡفَوۡا: نَفۡیٌ مصدر' ان کو نکال دیا جائے' مضارع مجہول (جمع مذکر غائب)۔ تَقۡدِرُوۡا: تم قادر ہوئے' قابو پاؤ' تمہارا ہاتھ پڑے' قُدۡرَةٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٣٦﴾ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ

عذاب | دردناک | وہ چاہیں گے | کہ | نکل جائیں | دوزخ سے | اور وہ نہیں | نکل سکیں گے

دردناک عذاب ہوگا وہ چاہیں گے کہ آگ سے نکل جائیں لیکن وہ وہاں سے نکل نہ

مِنْهَا ۡ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿٣٧﴾ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ

اس سے | اور ان کے لئے | عذاب ہے | ہمیشہ قائم رہنے والا | اور چور مرد | اور چور عورت

سکیں گے اور ان کے لئے ہمیشہ قائم رہنے والا عذاب ہے اور چور مرد ہو یا عورت

فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ

کاٹ دو | ہاتھ ان کے | بطور سزا | بسبب اس کے | جو (جرم) کیا انہوں نے | بطور عبرت | اللہ کی طرف سے

ان کے ہاتھ کاٹ ڈالو یہ ان کے اس جرم کے بدلے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا ہے

وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٣٨﴾ فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ

اور اللہ | زبردست اور حکمت والا ہے | پھر جو کوئی | توبہ کرے | بعد اپنے ظلم کے | اور اصلاح کرلے

اور اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے پھر جو کوئی اپنے (اس) ظلم کے بعد توبہ کرے اور اپنی حالت سنوار لے

فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣٩﴾

تو بیشک | اللہ | قبول کرلیتا ہے اس کی توبہ | بیشک | اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم کرنے والا ہے

تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يُعَذِّبُ

کیا آپ نہیں جانتے | کہ اللہ ہی کے لئے ہے | حکومت | آسمانوں | اور زمین کی | وہ عذاب دے

کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے وہ جسے چاہے

مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٤٠﴾

جسے چاہے | اور بخش دے | جسے | چاہے | اور اللہ | ہر چیز پر | قادر ہے

عذاب دے اور جسے چاہے بخش دے اور اللہ تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ

اے | رسول! | تمہیں غمزدہ نہ کریں وہ لوگ | جو جلدی سے (شریک) ہو جاتے ہیں | کفر میں

اے رسول! جو لوگ کفر کی جانب تیزی سے بڑھتے ہیں وہ آپ کو غمگین نہ کر دیں

مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ

ان لوگوں میں سے | جو کہتے ہیں ہم ایمان لائے | اپنے منہ سے | اور نہیں ایمان لائے | ان کے دل

یہ ان (منافق) لوگوں میں سے ہیں جو اپنے منہ سے کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں اور ان کے دلوں میں ایمان موجود نہیں

وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۚ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ

اور ان لوگوں میں سے | جو یہودی ہیں | جاسوسی کرتے ہیں | جھوٹ بولنے کے لئے | جاسوسی کرتے ہیں

اور ان لوگوں میں سے جو یہودی ہیں (کچھ لوگ) جھوٹ کی خاطر کان لگانے والے ہیں اور ان لوگوں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۶) کافر قیامت کے روز اگر دنیا اور اس میں جو کچھ ہے اور اس کے برابر اور بھی' اللہ کے عذاب سے نجات حاصل کرنے کے لئے فدیہ دینا چاہیں گے تو قبول نہ کیا جائے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب تیار ہے۔

(۳۷) وہ تو دوزخ سے نکلنا چاہیں گے لیکن کسی صورت سے بھی وہ نہ نکل سکیں گے اور ان کو ہمیشہ کا عذاب ہوگا۔

(۳۸) اس میں چور کی حد بیان فرمائی ہے کہ چور مرد ہو یا عورت۔ خود اس کی اور غیر کی عبرت کے لئے اس کے اس جرم کی سزا اللہ کی طرف سے دایاں ہاتھ کاٹنا ہے اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

(۳۹) جو شخص جرم سے توبہ کر کے اپنے عمل درست کر لے۔ یعنی آئندہ وہ جرم نہ کرے۔ اللہ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے بلاشک اللہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(۴۰) آپ تو یقیناً جانتے ہیں کہ آسمانوں اور زمین کا حقیقی مالک مطلق اللہ ہی ہے جسے چاہے عذاب دے اور جسے چاہے توبہ کرنے پر معاف کر دے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

افعال: يَفْتَدُوْا: اِفْتِدَاءٌ مصدر' بدلہ میں دے کر چھوٹ جائیں' فدیہ دیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔

لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ؕ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ

دوسرے لوگوں کے لئے | (جو ابھی تک) آپ کے پاس نہیں آئے | بدل ڈالتے ہیں | کلام

کے جاسوس ہیں جو آپ کے پاس حاضر نہیں ہوئے یہ لوگ صحیح باتوں

مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ

ان کے درست مواقع سے | وہ کہتے ہیں | کہ اگر تم کو دیا جائے | یہ (حکم) | تو اُسے مان لو | اور اگر

اُن کے مقام سے بدل دیتے ہیں کہتے ہیں اگر تمہیں یہی حکم دیا جائے (جو ہم چاہتے ہیں) تو قبول کر لو اور اگر

لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ

تم کو نہ دیا جائے یہ (حکم) | تو بچتے رہنا | اور جسے | اللہ فتنہ میں ڈالنا چاہے | تو آپ کو اختیار نہیں اس کا

یہ نہ دیا جائے تو اس سے بچو اور جس کو اللہ تعالیٰ فتنہ میں ڈالنا چاہے تو اس کی (ہدایت کے لئے)

مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ

اللہ کی طرف سے | کچھ بھی | یہی ہیں وہ لوگ | کہ ارادہ نہیں کیا اللہ نے | کہ پاک کرے

اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ کا کوئی اختیار نہیں، یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ ان کے دلوں

قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْىٌ ۚۖ وَّلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ

اُن کے دلوں کو | اُن کے لئے | دُنیا میں | رُسوائی (ہے) | اور ان کے لئے | آخرت میں

پاک و صاف کر دے اُن کے لئے دنیا میں ذلت و رسوائی ہے اور ان کے لئے آخرت میں

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۴۱﴾ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ

عذاب ہے | بڑا | جاسوسی کرنے والے ہیں جھوٹ کے لئے | خوب کھانے والے ہیں حرام کے

بڑا سخت عذاب ہے یہ لوگ جھوٹ پھیلانے کی خاطر جاسوسی کرنے والے اور خوب حرام کھانے والے ہیں

فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ

پس اگر وہ آئیں آپ کے پاس | تو فیصلہ کیجئے | ان کے درمیان | یا منہ موڑ لیجئے | ان سے

اگر یہ آپ کے پاس آئیں تو آپ کو اختیار ہے کہ ان کے درمیان فیصلہ کر دیں یا کنارہ کش ہو جائیں

وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؕ وَاِنْ حَكَمْتَ

اور اگر | آپ منہ موڑ لیں | اُن سے | تو ہرگز نہ پہنچا سکیں گے آپ کو | کچھ بھی | اور اگر آپ فیصلہ کریں

اور اگر آپ ان سے کنارہ کشی کر لیں تو وہ آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے اور اگر آپ فیصلہ کریں

فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۴۲﴾

تو فیصلہ کیجئے | ان میں | انصاف کے ساتھ | بے شک | اللہ | دوست رکھتا ہے | انصاف کرنے والوں کو

تو ان کے درمیان حق و انصاف سے فیصلہ کریں۔ بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے

وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ

اور وہ کیسے منصف بناتے ہیں آپ کو | حالانکہ ان کے پاس تورات ہے | جس میں (موجود ہے) حکم | اللہ تعالیٰ کا

اور وہ آپ کو کیسے منصف بنا رہے ہیں حالانکہ ان کے پاس تورات موجود ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا حکم

آیت نمبر　　آسان تفسیر

(۴۱) اے رسول! وہ منافقین اور یہود بنی قریظہ جوجھٹ کفر میں داخل ہوجاتے ہیں اور جھوٹی باتیں سننے کے عادی اور یہود خیبر کے جاسوس ہیں اور کلمات میں ان کے اپنے مقام پر ثابت ہونے کے باوجود تحریف کرتے ہیں اور بنی قریظہ سے کہتے ہیں کہ تم محمدؐ سے زنا کی حد معلوم کرو۔ اگر وہ کوڑے لگا کر مشہور کرنا بتائے تو مان لینا ورنہ نہ ماننا۔ آپ ان کی ان باتوں کا ہرگز کچھ غم نہ کیجئے۔ اللہ انہیں گمراہ ہی رکھنا چاہتا ہے۔ آپ انہیں اس سے بچا نہیں سکتے۔ یہی لوگ ہیں۔ جن کے دلوں کو اللہ نے پاک کرنا نہ چاہا۔ ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں بہت بڑا عذاب ہوگا۔

(۴۲) یہود کے وہ علماء اور معزز لوگ جو رشوت لے کر جھوٹی باتیں خوب غور سے سن کر اس کے مطابق فیصلہ کردیا کرتے ہیں وہ آپ کے پاس فیصلہ کے لئے آئیں تو آپ کو اختیار ہے چاہے ان میں فیصلہ کریں چاہے ان کو ٹال دیں لیکن فیصلہ کریں تو عدل وانصاف سے کریں اور آپ ان سے بے رخی برتیں تو وہ آپ کا کچھ بگاڑ نہ سکیں گے۔ بلاشبہ اللہ عدل وانصاف کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

افعال: لَمْ تُؤْتَوْهُ: نہ دیئے جاؤ تم وہ، تم کو وہ نہ دیا جائے، اِیْتَاءٌ سے، مضارع مجہول منفی بلم (جمع مذکر حاضر) ہُ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ اِحْذَرُوْا: تم بچو، تم ڈرو، حَذَرٌ سے امر کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ اُحْكُمْ: تو حکم کر، فیصلہ کر، حُكْمٌ سے امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ لَنْ تَمْلِكَ: تو ہرگز اختیار نہیں رکھے گا، پائے گا، مِلْكٌ سے، مضارع منفی بلن (واحد مذکر حاضر)۔ تُعْرِضْ: تو منہ پھیر لے گا، تغافل کرے گا، اِعْرَاضٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: اَكّٰلُوْنَ: خوب کھانے والے، اَكّٰالٌ کی جمع، مبالغہ کا صیغہ ہے۔

اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤٣﴾

اللہ کا | پھر وہ منہ پھیر لیتے ہیں | بعد اس کے | اور نہیں یہ لوگ | ماننے والے

(بھی) موجود ہے پھر اس کے بعد بھی وہ روگردانی کرتے ہیں درحقیقت یہ لوگ ایمان نہیں رکھتے

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا

بیشک ہم نے نازل کی | تورات | جس میں ہدایت تھی | اور نور | فیصلہ کرتے تھے | اسی کے مطابق

بیشک ہم نے تورات نازل کی جس میں ہدایت اور نور ہے اللہ تعالیٰ کے نبی جو اس کے

النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ

وہ نبی | جو اللہ کے فرمانبردار تھے | یہودیوں کے لئے | اور اُن کے زاہد | اور عالم لوگ (بھی)

فرمانبردار (بندے) تھے یہودیوں کو اسی کتاب کے مطابق حکم دیتے رہے اور یہود کے مشائخ اور علماء بھی

بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ

اس لئے کہ وہ محافظ بنائے گئے تھے | کتاب الٰہی کے | اور وہ تھے اس پر | گواہ

کیونکہ ان کی حفاظت میں اللہ تعالیٰ کی کتاب دی گئی تھی اور وہ اپنے قول و فعل سے اس پر گواہ تھے

فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ

پس نہ ڈرو تم | لوگوں سے | اور ڈرو مجھ ہی سے | اور نہ | لو | میری آیتوں کے (بدلے)

پس تم لوگوں سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کو (دنیا کی) حقیر قیمت

ثَمَنًا قَلِيْلًا ۗ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

قیمت | تھوڑی | اور جو کوئی | فیصلہ نہ کرے | اس کے مطابق | جو نازل کیا | اللہ نے

کے بدلے نہ بیچو۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب کے مطابق فیصلہ نہ کریں

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٤٤﴾ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ

سو وہی ہیں کافر | اور ہم نے فرض کیا | اُن پر | اس (تورات) میں | کہ جان

تو یہی لوگ کافر ہیں۔ اور ہم نے اس میں یہودیوں پر لازمی قرار دیا تھا کہ جان

بِالنَّفْسِ ۙ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ

(بدلے) جان کے ہے | اور آنکھ | (بدلے) آنکھ کے | اور ناک | (بدلے) ناک کے

کے بدلے جان ہے اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک

وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ۗ

اور کان | (بدلے) کان کے | اور دانت | (بدلے) دانت کے | اور سب زخموں میں | بدلہ ہے برابر (کا)

اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت ہے اور زخموں کا بدلہ ویسے ہی زخم ہیں

فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ۗ وَمَنْ

پھر جو کوئی | معاف کر دے | اس کو | تو وہ | کفارہ ہوگا اس کے (گناہوں کا) | اور جو کوئی

پھر جو کوئی معاف کر دے تو (یہ معافی) اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گی اور جو لوگ

آیت نمبر

(۴۳) تعجب ہے کہ یہود آپؐ کو ثالث مقرر کرتے ہیں حالانکہ ان کے پاس تورات ہے۔ جس میں اللہ کا وہ حکم (زانی کے لئے رجم کی سزا) موجود ہے۔ پھر آپؐ کے فیصلہ سے جو اس کتاب کے عین مطابق ہے وہ منہ پھیر لیتے ہیں دراصل وہ نہ تو اپنی کتاب کو مانتے ہیں نہ آپؐ کو۔ (یہود نے اپنے بعض اہم لوگوں کو تورات کے مطابق سزائے رجم سے بچانے کے لئے حضورؐ کے پاس رجوع کیا۔ آپؐ نے اس سزا کو پوری طرح نافذ فرمایا جو تورات اور اسلام دونوں میں ایک ہی ہے یعنی شادی شدہ زانیوں کو سنگسار کر کے مار دینا)۔

(۴۴) بلاشبہ تورات اللہ کی کتاب ہے جو موسیٰؑ پر نازل ہوئی۔ وہ راہ حق کی طرف رہنمائی کرنے والی اور احکام الٰہی کی وضاحت کرنے والی ہے حضرت موسیٰؑ کے بعد بنی اسرائیل میں کئی انبیاء گزرے جو اللہ کے حکم کے اطاعت کرنے والے تھے وہ اور ان کے زاہد و عالم سب اسی کتاب تورات کے مطابق جس کے وہ اللہ کی طرف سے حفاظت کرنے کے ذمہ دار تھے یہود کے درمیان فیصلہ کیا کرتے تھے اور سب اس کے حق ہونے کی شہادت بھی دیتے تھے۔ پس اے علماء یہود! تم لوگوں سے نہ ڈرو اور رشوت لے کر میری آیات میں تحریف نہ کیا کرو بلکہ مجھی سے ڈرو اور اس کے مطابق فیصلہ کیا کرو اور جو لوگ کتاب الٰہی کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی کافر ہیں۔

انعال: یَتَوَلَّوْنَ: تَوَلّی سے منہ موڑ لیتے ہیں پھر جاتے ہیں مضارع (جمع مذکر غائب)۔

لَّمۡ يَحۡكُمۡ بِمَآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۴۵﴾

فیصلہ نہ کرے | مطابق اس کے | جو نازل کیا | اللہ نے | تو وہی ہیں | ظالم لوگ

اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں تو یہی لوگ ظالم ہیں۔

وَقَفَّيۡنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمۡ بِعِيۡسَى ابۡنِ مَرۡيَمَ مُصَدِّقًا

اور ان کے بعد بھیجا ہم نے | اُن کے نقش قدم پر | عیسیٰ | بن | مریم کو | تصدیق کرنے والا

اور ان کے بعد انہیں کے نقش قدم پر ہم نے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا جو اس کتاب کی

لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ مِنَ التَّوۡرٰىةِ‌ وَاٰتَيۡنٰهُ الۡاِنۡجِيۡلَ

ان احکام کا | جو اس سے پہلے تھے | تورات میں | اور دی ہم نے اس کو | انجیل

تصدیق کرتے تھے جو ان سے پہلے تھی یعنی تورات اور ہم نے ان کو انجیل دی

فِيۡهِ هُدًى وَّنُوۡرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ

جس میں تھی ہدایت | اور نور | اور وہ تصدیق کرنے والی تھی | اس کی | جو اس سے پہلے

جس میں ہدایت اور روشنی (تھی) اور یہ کتاب تصدیق کرنے والی تھی تورات کی، جو اس سے

مِنَ التَّوۡرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوۡعِظَةً لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ؕ ﴿۴۶﴾ وَلۡيَحۡكُمۡ

تورات تھی | اور وہ ہدایت | اور نصیحت تھی | پرہیزگاروں کے لئے | اور چاہئے کہ فیصلہ کریں

پہلے نازل ہوئی تھی اور یہ پرہیزگاروں کے لئے ہدایت و نصیحت تھی اور چاہئے تھا کہ اہل انجیل

اَهۡلُ الۡاِنۡجِيۡلِ بِمَآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فِيۡهِ‌ؕ وَمَنۡ لَّمۡ يَحۡكُمۡ

اہل انجیل | اس کے مطابق | جو نازل کیا | اللہ نے | اس میں | اور جو کوئی | فیصلہ نہ کرے

ان احکام کے مطابق فیصلہ کرتے جو اللہ تعالیٰ نے انجیل میں نازل کئے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ

بِمَآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ﴿۴۷﴾ وَاَنۡزَلۡنَآ

اس کے مطابق | جو نازل کیا | اللہ نے | تو وہی ہیں | نافرمان | اور ہم نے اتاری

کی نازل کردہ تعلیمات کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں اور (اے پیغمبر!)

اِلَيۡكَ الۡكِتٰبَ بِالۡحَـقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ

آپ کی طرف | یہ کتاب (قرآن) | سچی | تصدیق کرتی ہے | اس کی | جو اس سے پہلے

ہم نے آپ کی طرف سچی کتاب بھیجی جو ان کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے جو پہلے

مِنَ الۡكِتٰبِ وَمُهَيۡمِنًا عَلَيۡهِ‌ فَاحۡكُمۡ بَيۡنَهُمۡ بِمَآ

کتاب | اور محافظ ہے | اس پر | پس حکم کیجئے | ان کے درمیان | مطابق اس کے

سے تھیں اور ان کی محافظ بھی ہے پس آپؐ ان کے احکام کے مطابق ان لوگوں کے درمیان

اَنۡزَلَ اللّٰهُ‌ وَلَا تَتَّبِعۡ اَهۡوَآءَهُمۡ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الۡحَـقِّ‌ؕ

جو نازل کیا | اللہ نے | اور پیروی نہ کیجئے | ان کی خواہشوں کی | اس حق بات کو چھوڑ کر جو آپ کے پاس پہنچی

فیصلہ کیجئے جو اللہ تعالیٰ نے نازل کئے ہیں اور اس سچائی کو چھوڑ کر جو آپؐ کے پاس پہنچ چکی ہے ان لوگوں کی خواہشوں پر نہ چلیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۵) یہود' حکم قصاص میں بھی تحریف اور امتیازی سلوک کرتے تھے کہ **بنی نضیر** جو معزز و مالدار تھے۔ **بنی قریظہ** سے قصاص اور دیت پوری لیتے اور خود انہیں نصف ادا کرتے جو صاف' علانیہ ظلم تھا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ہم نے یہود پر تورات میں فرض کیا تھا کہ قاتل مرد ہو یا عورت' اسے مقتول کے بدلہ میں قتل کیا جائے اور آنکھ کے بدلے میں آنکھ نکالی جائے اور کان کے بدلے کان کاٹا جائے اور دانت کے بدلے دانت توڑا جائے اور باقی زخموں میں بھی برابر کا بدلہ ہے اور مقتول کے وارث اگر قصاص معاف کر دیں۔ تو یہ مقتول یا وارثوں کے گناہوں کا کفارہ ہوگا یا زخموں کا قصاص معاف کرنا زخمی ہونے والے کے گناہوں کی معافی کا ذریعہ و کفارہ بن جائے گا۔ اور جو اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی لوگ ظالم ہیں۔

(۴۶) اس کے بعد ان نبیوں کی پیروی میں ہم نے حضرت عیسیٰؑ کو مبعوث فرمایا جو تورات کی تصدیق فرماتے تھے اور ان پر **انجیل** نازل کی۔ جو تورات کی تصدیق اور اس کے احکام کی وضاحت اور راہِ حق کی طرف ہدایت کرنے والی کتاب اور پرہیزگاروں کے لئے نصیحت تھی۔

(۴۷) اہل انجیل (نصاریٰ) پر انجیل کے مطابق فیصلہ کرنا لازم اور اس کی خلاف ورزی (انکار کی صورت میں) کفر اور (عدم انکار کی صورت میں) گناہ ہے۔

اسماء: **النَّفْسَ**: اسم مفرد' جان' مراد شخص ہے۔ **اٰثَارِهِمْ**: ان کے نشانات' قدم' ان کے پیچھے پیچھے' اٰثَارِ مضاف' هِمْ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔ **جُرُوْحَ**: زخم' جَرْحٌ کی جمع۔

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ

ہر ایک (گروہ) کے لئے تم میں سے مقرر کی ہم نے | ایک شریعت | اور طریقہ | اور اگر اللہ چاہتا

تم میں سے ہر ایک (گروہ) کے لئے ہم نے وقتاً فوقتاً ایک خاص شریعت اور (خاص) طریقہ مقرر کیا اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا

لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ

تو بنا دیتا تم (سب) کو | ایک ہی امت | لیکن | اس لئے کہ آزمائے تم کو | اس میں | جو دیا تم کو (اللہ نے)

تم سب کو ایک ہی جماعت بنا دیتا لیکن (اسے یہ منظور تھا کہ) جو کچھ تمہیں دیا گیا ہے اس میں تمہیں آزمائے

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۭ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ

پس آگے بڑھو | نیکیوں میں | اللہ (ہی) کی طرف | تم سب کو لوٹ کر جانا ہے | پس وہ تمہیں بتا دے گا

پس نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو آخر تم سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنا ہے پھر وہ تمہیں اس چیز کی حقیقت بتائے گا

بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ ٤٨ وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ

جن باتوں میں تم | اختلاف کیا کرتے تھے | اور (یہ) کہ | فیصلہ کیجئے | ان کے درمیان | مطابق اُس کے

جس میں تم باہم اختلاف کرتے تھے اور یہ کہ اسی (کتاب) کے مطابق ان میں فیصلہ کیجئے

اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ

جو نازل کیا | اللہ نے | اور پیروی نہ کیجئے | ان کی خواہشوں کی | اور محتاط رہئے اُن سے | کہ آپ کو فتنہ میں نہ ڈال دیں

جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہے اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کیجئے اور ان کی طرف سے محتاط رہئے کہ کہیں آپ کو کسی حکم سے

عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ

کسی (حکم) میں | جو | نازل کیا | اللہ نے | آپ کی طرف | پھر اگر | وہ منہ موڑلیں | تو جان لیجئے

جو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف نازل کیا ہے، بھٹکا نہ دیں پھر اگر یہ نہ مانیں تو جان لیجئے

اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا

کہ بیشک اللہ چاہتا ہے | کہ انہیں سزا دے | ان کے بعض جرائم کی وجہ سے | اور بیشک | بہت سے

کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان کے بعض گناہوں کی وجہ سے ان کو سزا دے اور اس میں شک نہیں کہ لوگوں میں

مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ۝ ٤٩ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ۭ وَمَنْ اَحْسَنُ

لوگ | نافرمان (ہی) ہیں | پھر کیا وہ جاہلیت کا فیصلہ | چاہتے ہیں | اور کون ہے بہتر

بہت سے نافرمان ہیں تو کیا یہ لوگ جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں؟ اور یقین رکھنے والوں کے

مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ ٥٠ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اللہ سے | فیصلہ کرنے میں | یقین کرنے والوں کے لئے | اے ایمان والو! مسلمانو!

لئے اللہ تعالیٰ سے بہتر فیصلہ کس کا ہو سکتا ہے۔ اے

لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَاۗءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ

نہ بناؤ | یہود | اور نصاریٰ | کو دوست | وہ آپس میں دوست ہیں ایک دوسرے کے

تم یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا دوست نہ بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۸) اور ہم نے آپ کی طرف یہ سچی کتاب (قرآن) نازل کی ہے۔ جو اس سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور
ان کی حفاظت کرنے والی ہے۔ اس لئے آپؐ ان کے درمیان، اسی کتاب کے مطابق فیصلہ کیجئے اور اس کو چھوڑ کر
یہود کی خواہشوں کی ہرگز پیروی نہ کیجئے اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو یکساں عادات اور احوال پر پیدا کر کے تمہارے
لئے ایک ہی شریعت و دین مقرر کر دیتا لیکن تمہاری آزمائش کے لئے ہر ایک امت کے لئے زمانہ کے حالات اور
ان کے طبیعتوں کے لحاظ سے ایک علیحدہ شریعت مقرر کی کہ کون اس پر عمل کرتا ہے۔ سو تمہیں شریعت کے مطابق
نیک اعمال میں برتری حاصل کرنی چاہئے۔ تم سب کو اللہ کے دربار میں جواب دینے کے لئے حاضر ہونا ہے وہ
بالآخر تمہارے سب اختلافات کا فیصلہ فرمادے گا۔

(۴۹) اور اللہ نے یہ حکم بھی آپؐ کی طرف نازل کیا کہ آپؐ ان سب لوگوں میں اسی قرآن کے مطابق فیصلہ کیا کریں اور
ان کی خواہشوں کی پیروی ہرگز نہ کریں اور اس بات کی احتیاط رکھیں کہ کہیں وہ آپؐ کو اللہ کے نازل کئے ہوئے کسی
حکم سے بہکا نہ دیں پھر اگر وہ آپؐ کا فیصلہ نہ مانیں تو جان لیجئے کہ اللہ انہیں ان کے گناہ کی وجہ سے سخت عذاب دینا
چاہتا ہے اور بلاشک بہت سے لوگ نافرمان ہی ہیں۔

(۵۰) یہود تو جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں لیکن اللہ پر یقین رکھنے والوں کے لئے اللہ سے بہتر کس کا فیصلہ ہے۔

افعال: تَخْتَلِفُوْنَ: تم اختلاف کرتے ہو اِخْتِلَافٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ یَبْلُوْا: بَلَاءٌ سے وہ آزمائش کرے، الگ الگ چھانٹ دے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ یَبْغُوْنَ: بَغْیٌ مصدر، وہ چاہتے ہیں، وہ طلب کرتے ہیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: مُھَیْمِنًا: نگران، شاہد، نگہبان، اسم فاعل، ہے۔

وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ

اور جو کوئی | دوست رکھے گا انہیں | تم میں سے | تو بیشک وہ (بھی) | انہی میں سے ہوگا | بیشک | اللہ

اور تم میں سے جو کوئی ان کو دوست بنائے گا تو وہ یقیناً انہی میں سے ہوگا' یقین کرو اللہ تعالیٰ ان

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥١﴾ فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ

ہدایت نہیں کرتا | ظالم لوگوں کو | پس آپ دیکھیں گے ان کو | جن کے دلوں میں

لوگوں کو کبھی ہدایت کی توفیق نہیں دیتا جو ظالم ہیں پھر (اے پیغمبر!) جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری

مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ

بیماری (ہے) | کہ وہ دوڑ رہے ہیں ان کی جانب | وہ کہتے ہیں | ہمیں ڈر ہے | کہ ہمیں کوئی مصیبت نہ آپہنچے

ہے آپ دیکھیں گے کہ وہ انہی لوگوں کی طرف تیزی سے دوڑے جا رہے ہیں' کہتے ہیں کہ ہم ڈرتے ہیں کہ ہم کسی مصیبت کے چکر میں نہ آجائیں

فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ

سو قریب ہے | کہ اللہ | ظاہر کرے | فتح | یا (کوئی اور) امر | اپنی طرف سے

سو قریب ہے (وہ وقت) کہ اللہ تعالیٰ (مومنوں کی) فتح کا سامان کر دے یا اپنی طرف سے کوئی اور فیصلہ فرما دے

فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ﴿٥٢﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ

تو ہو جائیں | اُس بات پر | جو وہ چھپاتے ہیں | اپنے دل میں | شرمندہ | اور کہیں گے | وہ لوگ

پھر یہ (منافق) لوگ ان باتوں پر نادم ہوں گے جو انہوں نے اپنے دلوں میں چھپا رکھی تھیں اور ایمان والے کہیں گے

اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ

جو مومن ہیں | کیا یہی وہ لوگ ہیں جو | قسمیں کھاتے تھے | اللہ کی | بڑی تاکید سے

کہ کیا یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی سخت قسمیں کھائی تھیں کہ "

اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿٥٣﴾

کہ وہ تمہارے ساتھ ہیں | برباد ہوئے | ان کے اعمال | پھر ہو گئے | خسارہ اٹھانے والے

یقیناً تمہارے ساتھ ہیں۔ ان لوگوں کے تمام اعمال ضائع ہو گئے اور بالآخر وہ ناکام ہو گئے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ

اے ایمان والو! | جو (کوئی) | پھر جائے | تم میں سے | اپنے دین سے

اے مسلمانو! تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے

فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ

تو جلد لائے گا اللہ | (ایک اور) جماعت کو | جنہیں وہ دوست رکھے گا | اور وہ بھی اسے دوست رکھیں گے

تو عنقریب اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم کو لے آئے گا جن سے اللہ تعالیٰ کو محبت ہو اور وہ اللہ سے محبت کرتے ہوں

اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ

نرم دل ہوں گے (وہ) | مسلمانوں کے لئے | سخت ہوں گے | کافروں کے لئے | جہاد کریں گے

جو مسلمانوں کے لئے نرم دل ہوں گے اور کافروں کے لئے سخت مزاج' وہ اللہ تعالیٰ کی راہ

آسان تفسیر

آیت نمبر

(٥١) مسلمانو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ وہ تو آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو تم میں سے انہیں دوست بنائے گا بلاشک وہ بھی انہیں میں سے ہو جائے گا بلاشبہ اللہ ظالموں کو راہ راست پر نہیں لاتا۔

(٥٢) جن لوگوں کے دلوں میں نفاق کی بیماری ہے' وہ ایک دوسرے سے بڑھ کر یہود سے دوستی چاہتے ہیں۔ محض اس خوف سے کہ کہیں انہیں ان سے کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ اور بہت جلد اللہ مسلمانوں کو دین کے دشمنوں پر فتح و نصرت عطا فرمائے گا یا منافقین کے پوشیدہ راز ظاہر کر دے گا۔ جس سے وہ شرمندگی اٹھائیں گے۔

(٥٣) اسلام کی فتح کے بعد منافقین کی منافقت کے ظاہر ہو جانے پر مسلمان تعجب کریں گے کہ یہی کمبخت بڑی سخت قسمیں کھایا کرتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں ان شریروں کے سب اعمال برباد ہو گئے اور سخت نقصان میں رہے۔

ـال: نَخْشٰى: ہم ڈرتے ہیں' ہمیں اندیشہ ہے' خَشْيَةٌ سے' مضارع (جمع متکلم)۔ اَنْ تُصِيْبَنَا: آ پڑے ہم پر' کہ ہم کو پہنچ جائے' تُصِيْبَ' اِصَابَةٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)' نَا ضمیر (جمع متکلم)۔ اَسَرُّوْا: انہوں نے چھپایا' پوشیدہ کیا' اِسْرَارٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔

ـاء: دَآئِرَةٌ: گردش' مصیبت' دَوْرٌ سے جس کے معنی پھرنے کے ہیں' اسم فاعل (واحد مؤنث)۔

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ

اللہ کی راہ میں | اور نہ ڈریں گے | کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے | یہ | اللہ کا فضل ہے

میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے

يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٥٤﴾ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ

وہ دیتا ہے | جسے چاہے | اور اللہ | وسعت والا | جاننے والا ہے | بیشک | تمہارا دوست (تو) | اللہ

جس کو چاہے دے دے اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت اور بڑے علم والا ہے (مسلمانو!) تمہارے (حقیقی) رفیق تو صرف

وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ

اور اُس کا رسول | اور وہ مؤمن ہیں | جو | قائم کرتے ہیں | نماز | اور ادا کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہیں اور وہ مؤمن لوگ ہیں جو نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوۃ

الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

زکوۃ | اور وہ جھکنے والے ہیں (اللہ کے سامنے) | اور جو کوئی | دوست رکھتا ہے | اللہ | اور اس کے رسول

دیتے ہیں اور (اللہ تعالیٰ کے حضور) جھکنے والے ہیں اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کو اور اس کے رسول کو اور ایمان والوں

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٥٦﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اور ایمان والوں کو | تو بلاشبہ | اللہ کی جماعت | ہی غالب ہے | اے ایمان والو!

کو دوست رکھے گا تو یاد رکھو کہ (یہ اللہ تعالیٰ کا گروہ ہے اور) اللہ تعالیٰ کا گروہ ہی غالب رہنے والا ہے اے ایمان والو!

لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا

(دوست) نہ بناؤ | ان لوگوں کو | جو ٹھہراتے ہیں | تمہارے دین کو | مذاق | اور کھیل

ان لوگوں کو جن کو تم سے پہلے کتاب دی جا چکی (یعنی یہود و نصاریٰ) اور کافروں کو

مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ

ان لوگوں میں سے | جنہیں دی گئی تھی کتاب | تم سے پہلے | اور (نہ) کفار کو | اپنا دوست

اپنا دوست نہ بناؤ جنہوں نے تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنا رکھا ہے

وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٥٧﴾ وَاِذَا نَادَيْتُمْ

اور ڈرو | اللہ سے | اگر تم ہو | ایمان والے | اور جب | تم بلاتے ہو

اور اللہ تعالیٰ ہی سے ڈرو اگر (سچے) مومن ہو۔ اور جب تم نماز کے

اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

نماز کی طرف | تو وہ ٹھہراتے ہیں اس کو | مذاق | اور کھیل | یہ | اس لئے کہ وہ

لئے پکارتے ہو تو یہ لوگ اسے مذاق اور کھیل سمجھتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ

قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿٥٨﴾ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ

بے وقوف لوگ ہیں | کہہ دیجئے | اے اہل کتاب! | کیا | تم انتقام لیتے ہو

لوگ عقل نہیں رکھتے کہہ دیجئے اے اہل کتاب! تم ہم میں کیا برائی دیکھتے ہو

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۴) مسلمانو! جو بھی تم میں سے دین اسلام سے پھر جائے۔ تم ان کی کچھ پروانہ کرو۔ اللہ تعالیٰ ان کے بدلے میں ایک ایسی جماعت پیدا کرے گا جنہیں وہ خود دوست رکھے گا اور وہ بھی اللہ کو دوست رکھیں گے۔ وہ لوگ مسلمانوں کے ساتھ نرم اور کفار کے ساتھ سخت ہوں گے اور اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے اور یہ تو اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے دیتا ہے۔ اور وہ بڑا وسعت والا علم والا ہے۔ (ف) یہ خلفائے راشدین و دیگر صحابہ اور مجاہدین کے ذریعے دین اسلام کی دائمی حفاظت کی پیش گوئی ہے کہ وہ عاشقان خدا ورسول اپنی جان و مال اللہ کے دین کی حفاظت کے لئے قربان کردیں گے اور کسی کی ملامت سے نہ ڈریں گے کفار کے مقابلہ اور مرتدین کو سزا دینے میں ہمیشہ بڑے زبردست اور غالب رہیں گے۔ چنانچہ یہ پیشین گوئی لفظ بہ لفظ پوری ہوئی اور قیامت تک پوری ہوتی رہے گی۔

(۵۵) مسلمانو! تمہارے حقیقی دوست تو اللہ اور اس کا رسول اور وہ مسلمان ہی ہیں جو نماز پڑھتے زکوٰۃ دیتے اور اللہ کے سامنے جھکے رہتے ہیں۔

(۵۶) اللہ ورسول اور مسلمانوں سے جو کوئی محبت رکھتے ہیں وہی اللہ کی جماعت ہے اور وہی ہمیشہ غالب رہے گی۔ (ف) اس میں بھی وہی سچے عاشقان خدا ورسول کے ہمیشہ غالب رہنے کی پیشینگوئی ہے۔

(۵۷) مسلمانو! اہل کتاب جو تمہارے دین کا مذاق اڑاتے ہیں ان سے اور کفار سے دوستی کا تعلق نہ رکھو اگر تم سچے مومن ہو تو صرف اللہ سے ڈرتے رہو۔

(۵۸) اور نماز کے لئے اذان پر ان کا تمسخر کرنا اور ہنسی اڑانا محض ان کی بیوقوفی اور حماقت ہے کہ یہ اللہ کے نام کا مذاق اڑا رہے ہیں۔

افعال: نَادَيْتُمْ: نِدَاءٌ مصدر، تم نے پکارا، ماضی معروف (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: لَوْمَةَ: مصدر، ملامت کرنا، ملامت۔ لَآئِمٍ: (اسم فاعل) کسی چیز کو برا سمجھ کر ملامت کرنے والا۔ حِزْبُ: گروہ، جماعت، اَحْزَابٌ جمع۔

مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ

ہم سے صرف اس بات کا کہ | ہم ایمان لائے اللہ پر | اور اس پر | جو نازل ہوا | ہم پر | اور اُس پر جو نازل ہوا

سوائے اس کے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہیں اور اس کتاب پر جو ہماری طرف نازل کی گئی اور ان پر جو پہلے نازل

مِنْ قَبْلُ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ قُلْ هَلْ

پہلے | اور یہ کہ | اکثر تم میں سے | نافرمان ہیں | کہہ دیجئے | کیا

کی گئی اور (اصل وجہ یہ ہے) کہ تم میں سے اکثر نافرمان ہیں (اے پیغمبر!) کہہ دیجئے کیا

اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ مَنْ

میں تمہیں بتاؤں | اس سے بھی بدتر چیز | بدلے کے لحاظ سے | اللہ کے نزدیک | وہ کہ جس پر

میں تمہیں ان لوگوں کے متعلق بتاؤں جن کا انجام اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت برا ہے یہ وہ لوگ ہیں

لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ

اللہ نے لعنت کی | اور اُس پر غصہ ہوا | اور اس نے بنا دیئے | اُن میں سے | بندر

جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے اور ان پر غضب نازل کیا اور ان میں بعض کو بندر

وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ

اور سور | اور (جس نے) بندگی کی | شیطان کی | یہی ہیں | بدتر درجے میں | اور بھٹکے ہوئے

اور سُور بنا دیا اور وہ شیطان کو پوجنے لگے انہی لوگوں کا ٹھکانا بُرا ہے اور یہ سیدھی راہ سے

عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿۶۰﴾ وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا

سیدھے راستے سے | اور جب | وہ آتے ہیں تمہارے پاس | تو کہتے ہیں | ہم ایمان لائے

بھی بہت بھٹکے ہوئے ہیں اور جب یہ لوگ آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں

وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حالانکہ وہ داخل بھی ہوئے تھے تو کفر کے ساتھ | اور وہ نکلے بھی تو کفر کے ساتھ | اور اللہ خوب جانتا ہے

حالانکہ وہ کفر ہی لے کر آئے تھے اور اسی حالت میں لوٹ گئے اور اللہ تعالیٰ اُسے خوب جانتا

بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ

جو وہ | چھپاتے تھے | اور آپ دیکھیں گے | بہتوں کو | ان میں سے | کہ وہ تیزی دکھاتے ہیں

جو کچھ وہ (دلوں میں) چھپاتے ہیں اور آپ ان میں سے بہتوں کو دیکھیں گے کہ وہ

فِى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا

گناہ | اور ظلم | اور حرام کھانے میں | بہت ہی برا ہے | جو عمل

سرکشی اور حرام مال کھانے میں بہت جلدی کرتے ہیں یقیناً ان کے

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۲﴾ لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ

وہ کرتے ہیں | کیوں نہیں روکتے انہیں | ان کے درویش | اور عالم لوگ | ان کی گناہ کی باتوں سے

بہت برے ہیں ان کے مشائخ اور علماء انہیں گناہ کی باتیں کرنے اور حرام مال کھانے سے کیوں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۹) کہہ دیجئے۔ اے اہل کتاب! تمہاری دشمنی ہم سے صرف اس لئے ہے کہ ہم اللہ پر اور اس کتاب (قرآن) پر جو ہماری طرف نازل ہوئی اور ان کتابوں پر جو ہم سے پہلے نازل ہوئیں ایمان رکھتے ہیں اور یہ کہ تم (اہل کتاب) میں اکثر لوگ اللہ کے نافرمان ہیں۔

(۶۰) ان سے کہہ دیجئے کہ یہود میں سے وہ لوگ زیادہ خطا کار اور عذاب کے لائق ہیں جن پر داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں یوم سبت کے بارے میں خدا کی نافرمانی کے نتیجے میں' سزا کے طور پر اللہ نے لعنت کی اور انہیں مسخ کر کے بندر بنادیا اور نصاریٰ میں سے وہ لوگ ہیں جنہیں مائدہ کے نازل ہونے کے بعد نافرمانی کی سزا میں مسخ کر کے سؤر بنادیا اور وہ لوگ ہیں جنہوں نے بچھڑے کی عبادت یا تثلیث پرستی سے شیطان کی عبادت کی' پس یہی لوگ راہ راست سے زیادہ گمراہ ہیں اور انہیں کا ٹھکانا بہت برا ہے۔

(۶۱) منافقین یہود جب آپؐ کے پاس آتے ہیں تو بظاہر اسلام کا اقرار کرتے ہیں لیکن دلی طور پر کافر ہی آئے اور کافر ہی لوٹ گئے اور اللہ ان کے نفاق کو خوب جانتا ہے۔

(۶۲) ان میں سے بہت لوگ آپ کو ایسے ملیں گے جو حق کو چھپانے' گناہ اور ظلم کرنے اور رشوت لینے میں خوب آگے بڑھتے ہیں۔ یہ بہت ہی برا کام ہے جو یہ کرتے ہیں۔

افعال: تَنْقِمُوْنَ: برائی دیکھتے ہو' بیر رکھتے ہو' عیب پکڑتے ہو' یہ نَقَمٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: مَثُوْبَةٌ: بدلہ' ثواب' جزا۔

وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿٦٣﴾ وَقَالَتِ

اورحرام کھانے سے | بہت برا ہے | جو کچھ | وہ کر رہے ہیں | اور کہتے ہیں

نہیں منع کرتے واقعی ان کے یہ افعال بہت برے ہیں اور

الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ

یہود | (کہ) اللہ کا ہاتھ | بندھا ہوا ہے | بندھ جائیں ہاتھ ان کے | اور ان پر لعنت ہے | ان کی اس بات کی وجہ سے

کہتے ہیں کہ اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے (یعنی اللہ بخیل ہے) انہی کے ہاتھ بندھے ہیں اور یہ بات کہنے پر ان پر لعنت ہوئی

بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا

بلکہ | اللہ کے دونوں ہاتھ | کھلے ہوئے ہیں | وہ خرچ کرتا ہے | جیسے | چاہے | اور ضرور بڑھا دے گا | بہتوں

بلکہ اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ کشادہ ہیں جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے اور وہ (کتاب) جو آپ

مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ؕ

اُن میں سے | جو کچھ | نازل ہوا | آپ کی طرف | آپ کے رب کی طرف سے | سرکشی | اور کفر میں

کے رب کی جانب سے آپ پر نازل کی گئی ہے ان میں سے بہت سے لوگوں کی سرکشی اور انکار بڑھا دے گی

وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ

اور ہم نے ڈال دی | ان کے درمیان | عداوت | اور کینہ | روز قیامت تک

اور ہم نے ان کے درمیان قیامت تک کے لئے عداوت اور بغض ڈال رکھا ہے

كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ

جب بھی | وہ بھڑکاتے ہیں | آگ | جنگ کے لئے | تو بجھا دیتا ہے اسے اللہ | وہ کوشش کرتے (رہتے) ہیں

جب کبھی وہ جنگ کی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ تعالیٰ اسے بجھا دیتا ہے اور وہ ملک میں

فِى الْاَرْضِ فَسَادًا ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٦٤﴾

زمین میں | فساد کی | اور اللہ | پسند نہیں کرتا | فساد کرنے والوں کو

فساد پھیلانے کے لئے دوڑتے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ

اور اگر گروہ اہل کتاب | ایمان لے آتے | اور تقویٰ اختیار کرتے | تو ہم ضرور ہٹا دیتے | اُن پر سے

اور اگر اہل کتاب ایمان لے آتے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے تو ہم یقیناً ان کے گناہ

سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا

اُن کے گناہ | اور داخل کرتے انہیں | نعمت کے باغات میں | اور اگر وہ | قائم رکھتے

معاف کر دیتے اور انہیں نعمتوں والے باغوں میں داخل کرتے اور اگر

التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ

تورات | اور انجیل کو | اور جو کچھ | اترا | ان کی طرف | اُن کے رب کی طرف سے

تورات و انجیل اور جو ان کی طرف ان کے رب کی جانب سے نازل ہوا اسے قائم

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۶۳) یہود کے علماء تقدس اور علمیت کا دعویٰ کرنے کے باوجود یہود کو جھوٹ بولنے اور رشوت وغیرہ کا حرام مال کھانے سے کیوں نہیں روکتے ان کا یہ کام بہت ہی برا ہے۔ اس آیت میں امت کی رہنمائی کے سلسلے میں علماء کی ذمہ داری بتائی گئی ہے۔

(۶۴) یہود مالدار تھے۔ حضور کو جھٹلانے سے، اللہ نے انہیں تنگدست کر دیا یا مسلمانوں کی روز افزوں کامیابیوں کو دیکھ کر رؤسائے یہود نے کہا تھا کہ اللہ کا ہاتھ سخاوت سے بند ہو گیا ہے۔ اگرچہ ہم یہود اللہ کے چہیتے ہیں لیکن آج کل ہم پر اللہ کی مہربانیاں کم ہوتی جا رہی ہیں گویا اللہ نے ہم پر بخل شروع کر دیا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ لوگ خود بخیل ہیں ان پر اللہ کی لعنت ہے جو ایسا کہتے ہیں، اللہ تو بڑا ہی سخی ہے جیسے چاہے اپنے بندوں کو رزق عطا کرتا ہے۔ دراصل آپؐ پر قرآن کے نازل ہونے سے جو انہیں حسد ہے اس کی وجہ سے وہ اور بھی کفر اور سرکشی میں بڑھ رہے ہیں اور اسی کی پاداش میں اللہ نے قیامت تک ان (یہود و نصاریٰ) کے درمیان بغض و دشمنی ڈال دی ہے۔ اور جب بھی وہ حق کے مقابلہ میں جنگ کی کوئی آگ بھڑکاتے ہیں تو اللہ انہیں مقہور و مغلوب کر کے اسے بجھا دیتا ہے۔ کیونکہ وہ فسادی ہیں اور اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا۔

(۶۵) اور اگر اہل کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آتے اور شرک سے بچتے تو ان کے سابقہ جرم معاف کر کے قیامت میں نعمت کے باغات میں داخل کر دیئے جاتے۔

افعال: اَطْفَاَهَا: اس کو بجھا دیا، اَطْفَاَ، اِطْفَاءٌ سے، جس کے معنی بجھانے کے ہیں، ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)، هَا ضمیر (واحد مؤنث غائب)۔ اَوْقَدُوْا: انہوں نے آگ لگائی، سلگائی، اِیْقَادٌ سے ماضی (جمع مذکر غائب)۔ كَفَّرْنَا: ہم نے دُور کر دیئے، مٹا دیئے، ماضی (جمع متکلم)۔ اَدْخَلْنٰهُمْ: ہم نے ان کو داخل کیا، ماضی (جمع متکلم)، هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: مَبْسُوْطَتَانِ: اسم مفعول، تثنیہ ہے مَبْسُوْطَةٌ مفرد، (اس کے دونوں ہاتھ) کھلے ہوئے ہیں، پھیلے ہوئے ہیں، کشادہ ہیں یعنی وہ بڑا کریم ہے، جواد ہے۔ النَّعِیْمِ: (اسم معروفہ) نعمت، راحت، عیش۔

لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ

تو وہ کھاتے | اپنے اوپر کی طرف سے | اور نیچے | اپنے پاؤں کی طرف سے | اُن میں سے

تو البتہ وہ اوپر (آسمان) کی جانب سے بھی رزق حاصل کرتے، اور اپنے پاؤں کے نیچے (زمین) سے بھی (انہیں رزق ملتا) ان میں

اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٦﴾

ایک جماعت | میانہ رو ہے | اور بہت (لوگ) | ان میں سے | برے کام کر رہے ہیں

ایک گروہ اعتدال پسند ہے۔ اور ان میں سے اکثر برے اعمال والے ہیں

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ

اے رسول! | پہنچا دیجئے | جو کچھ | اُترا | آپ کی طرف | آپ کے رب کی طرف سے

اے رسول! آپ کے رب کی طرف سے آپ پر جو کچھ نازل ہوا ہے اسے لوگوں تک پہنچا دیجئے

وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ

اور اگر | آپ نے ایسا نہ کیا | تو آپ نے نہ پہنچایا | اُس کا پیغام | اور اللہ | آپ کو محفوظ رکھے گا

اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو (گویا) آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ تعالیٰ آپ کو لوگوں

مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٧﴾ قُلْ

لوگوں (کے شر) سے | بیشک | اللہ | ہدایت نہیں کرتا | قوم | کفار کو | کہہ دیجئے

سے محفوظ رکھے گا۔ یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ راہ کفر اختیار کرنے والوں کو ہدایت نہیں دیتا کہہ دیجئے

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَىْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ

اے اہل کتاب! | تم نہیں ہو | کسی چیز پر (دین کی) | جب تک کہ | تم قائم نہ کرو | تورات

اے اہل کتاب! تمہارا کوئی دین نہیں جب تک تم تورات اور انجیل اور ان (کتابوں)

وَالْاِنْجِيْلَ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا

اور انجیل کو | اور جو کچھ | اترا ہے | تمہاری طرف | تمہارے رب کی طرف سے | اور ضرور بڑھا دے گا | بہتوں کو

کو نافذ نہ کرو جو تم پر تمہارے رب کی جانب سے نازل ہوئیں اور ان میں سے بہتوں

مِّنْهُمْ مَّاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ

اُن میں سے | جو کچھ | اُترا | آپ کی طرف | آپ کے رب کی طرف سے | سرکشی | اور کفر میں | پس افسوس نہ کریں

جو کچھ آپ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے یقیناً سرکشی اور انکار میں بڑھا دے گا پس ان لوگوں پر

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـُٔوْنَ

قوم | کفار پر | بلاشبہ جو مسلمان ہیں | اور جو یہودی ہیں | اور صابی

کافر ہیں افسوس نہ کیجئے بلاشبہ مسلمانوں، یہودیوں، صابیوں

وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ

اور نصاریٰ | تو جو کوئی | ایمان لایا | اللہ | اور روز | آخر پر | اور عمل کرے

اور عیسائیوں میں سے جو کوئی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶۶) اگر وہ اہل کتاب تورات وانجیل کے احکام وحدود کو قائم رکھتے اور جو کچھ اللہ کی طرف سے ان پر نازل کیا گیا اس کی تعمیل کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کے رزق میں کشادگی اور وسعت فرماتا۔ اوپر سے رحمت کی بارشیں ہوتیں اور نیچے سے زمین ان کے لئے اناج، پھل، ترکاریاں بکثرت اُگاتی، معدنیات ظاہر ہوتے وہ خوشحال ہوتے۔ ہاں ایک جماعت ان میں سے سیدھے راستے پر ہے جیسے عبداللہ بن سلام وغیرہ جو اسلام میں داخل ہو گئے اور باقی بہت سے وہ ہیں کہ جو بھی کرتے ہیں برا ہی کرتے ہیں۔

(۶۷) اس آیت میں حضورؐ کو تبلیغ کی تاکید کی گئی ہے اور دین کے دشمنوں کے شر سے حفاظت کا وعدہ ہے کہ اے رسولؐ! جو کچھ آپ پر اللہ کی طرف سے نازل ہوا۔ اسے لوگوں تک پہنچا دیجئے اور کسی کی پرواہ نہ کیجئے۔ ورنہ سمجھئے کہ گویا آپؐ نے رسالت کا حق ادا نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ آپؐ کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے گا اور بے شک اللہ کفار کو ہدایت نہیں فرماتا۔

(۶۸) کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب! تم اس وقت تک صحیح دین کے پیرو نہیں کہلا سکتے۔ جب تک کہ تم تورات وانجیل اور ان احکام کی پابندی نہ کرو جو اللہ کی طرف سے تمہاری ہدایت کے لئے نبی آخر الزمانؐ پر نازل ہوئے ہیں اور یہ سرکش یہودی ضرور ہی آپؐ پر قرآن کے نزول سے، حسد کی وجہ سے، اور بھی کفر وسرکشی میں بڑھ جائیں گے مگر آپؐ ان کی اس حالت پر کچھ بھی غم نہ کیجئے۔

افعال: بَلِّغْ: تو پہنچادے، تبلیغ کردے، تَبْلِیْغٌ سے جس کے معنی پہنچا دینے کے ہیں، امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ لَمْ تَفْعَلْ: تو نہ کرے، تو نے نہ کیا، فِعْلٌ سے، مضارع منفی بلم (واحد مذکر حاضر)۔

صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۹﴾ لَقَدْ اَخَذْنَا
نیک | تو نہ کوئی خوف ہوگا | ان پر | اور نہ وہ | غمگین ہوں گے | بیشک | ہم نے لیا تھا
تو ایسے لوگوں پر نہ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ بے شک ہم بنی اسرائیل

مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا جَآءَهُمْ
عہد | بنی اسرائیل سے | اور ہم نے بھیجے | ان کی طرف | رسول | جب بھی | آیا ان کے پاس
عہد لے چکے ہیں اور ہم نے ان کی طرف کئی رسول بھیجے پھر جب کبھی ان کے پاس

رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا
(کوئی) رسول | وہ (حکم) لے کر | جسے نہ چاہتے تھے | اُن کے دل | تو ایک گروہ کو | انہوں نے جھٹلا دیا | اور ایک گروہ
رسول ایسے احکام لے کر آئے جن کو ان کے دل نہ چاہتے تھے تو انہوں نے بعض کو جھٹلایا اور بعض

يَّقْتُلُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا
قتل کر دیا | اور انہوں نے خیال کیا | کہ نہ ہوگی | کوئی سزا | پھر اندھے | اور بہرے ہوگئے
قتل کر ڈالتے تھے۔ اور انہوں نے سمجھا کہ اس کی سزا کچھ نہ ہوگی اس لئے وہ اندھے اور بہرے ہو گئے

ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ
پھر توبہ قبول کی | اللہ نے | ان کی | پھر اندھے ہوگئے | اور بہرے ہوگئے | اکثر | ان میں سے
پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کی توبہ قبول کر لی پھر (دوبارہ) ان میں سے بہت سے (حق بات سے) اندھے اور بہرے ہو گئے

وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۷۱﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا
اور اللہ | دیکھنے والا ہے | جو وہ کرتے ہیں | بیشک | کافر ہیں | جو | کہتے ہیں
اور اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو خوب دیکھتا ہے ان لوگوں نے یقیناً کفر کیا جنھوں نے کہا کہ

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ وَقَالَ الْمَسِيْحُ
کہ اللہ (تو) | مسیح | ابن | مریم (ہی) ہے | حالانکہ مسیح نے (تو) کہا تھا
اللہ تعالیٰ تو مسیح ہی ہے جو مریم کا بیٹا ہے (حالانکہ) مسیح نے خود

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ مَنْ
اے بنی اسرائیل! | عبادت کرو اللہ کی | جو میرا اور تمہارا رب ہے | بیشک | جو کوئی
کہ اے بنی اسرائیل! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے یقین جانو کہ جو کوئی

يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ
شریک ٹھہراتا ہے | اللہ کے ساتھ | تو حرام کر دیا ہے | اللہ نے | اُس پر | جنت کو | اور اس کا ٹھکانا ہے
اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرائے اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر چکا ہے اور اس کا ٹھکانا

النَّارُ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۷۲﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا
دوزخ | اور نہیں ہے | ظالموں کا | کوئی بھی مددگار | بلاشبہ کافر ہو چکے | وہ لوگ جو | کہتے ہیں
(دوزخ کی) آگ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔ یقیناً ان لوگوں نے کفر کیا جنھوں نے کہا

٦٩) بلاشک جو لوگ مسلمان اور یہودی اور صابی اور نصاریٰ ہیں ان میں سے جو بھی سچے دل سے اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور عمل نیک کرے ایسے لوگوں کو قیامت میں نہ کوئی خوف ہوگا نہ غم۔ **صابی** 'گذشتہ انبیاءؑ میں سے بعض کے ساتھ اپنا رشتہ جوڑنے والی ایک قوم تھی۔ جو ستارہ پرستی اور ملائکہ پرستی میں مبتلا ہو گئے تھے۔

٧٠) ہم نے بنی اسرائیل سے اللہ کے احکام اور اس کی شریعت پر عمل کرنے کا عہد لے رکھا تھا اور اسی کی تعمیل کرانے کے لئے ان کی طرف کئی رسول بھیجے' مگر ہمیشہ ان کی یہی بری عادت رہی کہ جب بھی کوئی نبی ان کے پاس اللہ کی طرف سے ایسا حکم لے کر آیا جو ان کی بگڑی ہوئی عادات کے خلاف تھا تو انہوں نے ان نبیوں میں سے کئی کو جھٹلا دیا اور کئی ایک کو قتل بھی کر ڈالا۔

٧١) اور انہوں نے اپنی بے وقوفی سے یہ خیال کر رکھا تھا کہ جو نبی ان کی مرضی کے خلاف کوئی حکم لائے اسے قتل کر دینے یا اس کی تکذیب کرنے میں انہیں کوئی عذاب نہ ہوگا پھر تو گویا وہ اندھے اور بہرے ہو گئے۔ پھر انہوں نے توبہ کی تو وہ منظور ہوئی۔ پھر بھی بہت سے اندھے اور بہرے ہو گئے اور اللہ ان کے سب برے کاموں کو خوب دیکھتا ہے۔ اس آیت میں یہود کی تاریخ کے متعدد انقلابات کی طرف اشارہ ہے۔

٧٢) نصاریٰ کے کفر میں کوئی شک وشبہ نہیں جو یہ جھوٹا عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تو مسیح ابن مریم ہی ہے۔ حالانکہ خود حضرت مسیح نے کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل! اللہ ہی کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے اور جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہے اس پر اللہ نے جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ان ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

ماءً:

مَاْوٰىهُ: اس کا ٹھکانہ' اس کی جگہ' مَاْوٰی مضاف' ہٗ ضمیر مضاف الیہ۔

إِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ إِلٰهٍ إِلَّآ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ

کہ بیشک اللہ | ایک تیسرا ہے | تین میں سے | حالانکہ نہیں کوئی | معبود | سوائے | ایک معبود کے

اللہ تعالیٰ تین میں سے ایک ہے حالانکہ ایک معبود کے سوا اور کوئی معبود نہیں

وَإِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور اگر وہ باز نہ آئے | اس بات سے | جو وہ کہتے ہیں | تو ضرور پہنچے گا | ان کو جو | کافر ہیں

اور جو (کلماتِ شرک) وہ کہتے ہیں اگر اس سے باز نہ آئے تو ان میں سے جو لوگ کافر رہے

مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ﴿٧٣﴾ أَفَلَا يَتُوْبُوْنَ إِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ

ان میں سے | عذاب | دردناک | پس کیا وہ توبہ نہیں کرتے | اللہ کی جناب میں | اور اس سے مغفرت نہیں مانگتے؟

ان کو یقیناً دردناک عذاب ملے گا۔ تو کیا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں کرتے اور اُس سے بخشش نہیں مانگتے؟

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٧٤﴾ مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُوْلٌ

اور اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم کرنے والا ہے | نہیں ہے مسیح | ابن مریم | مگر صرف ایک رسول

حالانکہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے، مریم کے بیٹے مسیح فقط اللہ تعالیٰ کے ایک رسول ہیں

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۭ وَأُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ۭ كَانَا يَأْكُلَانِ

گزر چکے | اس سے پہلے | بہت سے رسول | اور اس کی والدہ | (حق کی) تصدیق کرنے والی تھی | وہ دونوں کھاتے تھے

ان سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں اور ان کی ماں بہت راست باز تھی، وہ دونوں (عام انسانوں کی طرح)

الطَّعَامَ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ

کھانا | غور کیجئے | کس طرح | ہم بیان کر رہے ہیں | ان کے لئے | دلیلیں | پھر دیکھئے

کھانا کھاتے تھے، دیکھئے کیسے کھول کھول کر ہم ان کے لئے دلیلیں بیان کرتے ہیں پھر دیکھئے وہ کدھر

أَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٧٥﴾ قُلْ أَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا

وہ کہاں | بہکے جا رہے ہیں | کہہ دیجئے | کیا تم عبادت کرتے ہو | بجائے اللہ کے | اس کی

الٹے بھاگ رہے ہیں۔ (اے پیغمبر! ان سے) کہہ دیجئے کیا تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی عبادت

لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۭ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ

جسے اختیار نہیں | تمہارے لئے | نقصان | اور نہ نفع کا | اور اللہ | سننے والا

کرتے ہو جن کے اختیار میں تمہارا نفع نقصان بالکل نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی سنتا اور (سب کچھ)

الْعَلِيْمُ ﴿٧٦﴾ قُلْ يٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ

جاننے والا ہے | کہہ دیجئے | اے اہل کتاب! | مبالغہ نہ کرو | اپنے دین میں | ناحق

جانتا ہے کہہ دیجئے اے اہل کتاب! تم اپنے دین میں ناحق مبالغہ نہ کرو

وَلَا تَتَّبِعُوْٓا أَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَأَضَلُّوْا

اور پیروی نہ کرو | اور لوگوں کی خواہشوں کی | جو گمراہ ہو چکے | اس سے پہلے | اور انہوں نے گمراہ کیا

اور نہ ایسے لوگوں کی (نفسانی) خواہشوں پر چلو جو پہلے ہی گمراہ ہو چکے ہیں اور بہتوں کو گمراہ کر

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷۳) بے شک نصاریٰ کافر ہیں جو تثلیث (تین خداؤں) کا خراب عقیدہ رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تین خداؤں (باپ' بیٹا' روح القدس) میں سے ایک ہے' حالانکہ حقیقی معبود صرف اللہ وحدہٗ لاشریک ہے اگر وہ اس جھوٹے عقیدے سے باز نہ آئے تو ان میں سے جو کافر ہیں ان کو سخت عذاب ہوگا۔

(۷۴) انہیں اپنے غلط عقائد (خداوندیٔ مسیح و تثلیث و کفارہ) سے اللہ کی جناب میں توبہ کرکے اپنے گناہوں سے مغفرت مانگنی چاہئے اللہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ عیسائیوں میں یہ غلط عقائد رائج ہو چکے ہیں کہ نعوذ باللہ' اللہ تعالیٰ نے اپنے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کو پھانسی دلوا کر' عیسائیوں کے گناہوں کا کفارہ ادا کروایا ہے۔ یہاں اس بہتان سے توبہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(۷۵) مسیحؑ ابن مریم تو اللہ کا ایک رسول ہی ہے اور بہت سے رسول اس سے پہلے گزر چکے ہیں اور اس کی والدہ مریمؑ توحید الٰہی کی تصدیق کرنے والی تھی اور وہ دونوں عام انسانوں کی طرح کھاتے پیتے تھے جبکہ خدا کو ایسی کوئی احتیاج نہیں۔ غور کرو ہم کیسے واضح دلائل بیان کررہے ہیں پھر دیکھو وہ کیسے حق سے بہکے جاتے ہیں۔

(۷۶) کہہ دیجئے کہ اللہ کے سوا (عیسیٰؑ و مریم جن کو تم معبود سمجھ کر پوجتے ہو وہ تو) بذات خود تمہیں کوئی نفع دے سکتے ہیں نہ نقصان' اور اللہ تو سننے جاننے والا ہے۔

افعال: یَاْکُلَانِ: اَکْلٌ سے' وہ دونوں (عیسیٰ اور مریم) کھاتے تھے' مضارع (تثنیہ مذکر غائب)۔ نُبَیِّنُ: تَبْیِیْنٌ مصدر' ہم بیان کرتے ہیں' مضارع (جمع متکلم)۔

كَثِيرًا وَّضَلُّوا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ ﴿٧٧﴾ لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا

بہتوں کو | اور بھٹک گئے | سیدھے راستہ سے | لعنت کی گئی | ان لوگوں پر | جو کافر ہوئے

چکے ہیں اور خود سیدھے راستہ سے بھٹک گئے ہیں۔ بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں

مِنْ بَنِي إِسْرَاءِيلَ عَلَىٰ لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ

بنی اسرائیل میں سے | زبان سے | داؤدؑ | اور عیسیٰؑ | بن | مریم کی

راہِ کفر اختیار کی ان پر داؤدؑ اور عیسیٰؑ بن مریم کی زبان سے لعنت ہوئی

ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ ﴿٧٨﴾ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ

یہ اس لئے کہ نافرمان ہوگئے | اور حد سے نکل گئے تھے | وہ باز نہیں آتے تھے | اُس بُرے کام سے

یہ اس لئے (کہ) وہ نافرمانی کرتے تھے اور حد سے زیادہ بڑھ چلے تھے' وہ جو برے کام کر بیٹھتے تھے ان سے ایک

فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٧٩﴾ تَرَىٰ كَثِيرًا مِّنْهُمْ

جو وہ کرتے تھے | بہت برا تھا | جو عمل | وہ کیا کرتے تھے | آپ دیکھیں گے | بہتوں کو | اُن میں سے

دوسرے کو نہ روکتے تھے واقعی ان کا یہ فعل بہت برا تھا۔ ان میں سے آپؐ اکثر کو دیکھیں گے

يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنْفُسُهُمْ أَنْ

کہ وہ دوستی کرتے ہیں | ان سے | جو کافر ہیں | یقیناً بہت برا ہے | جو آگے بھیجا اپنے لئے | انہوں نے (خود) | کہ

کہ وہ کافروں کے ساتھ دوستی رکھتے ہیں یقیناً وہ چیز جو انہوں نے اپنے لئے آگے (آخرت میں) بھیجی ہے بہت بری ہے اور وہ یہ کہ

سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ ﴿٨٠﴾ وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ

ناراض ہوا اللہ | ان پر | اور عذاب میں | وہ ہمیشہ رہیں گے | اور اگر وہ ایمان رکھتے

اُن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے اور اگر وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان

بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَاءَ وَلَٰكِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ

اللہ پر | اور نبیؐ پر | اور اس پر جو اترا اسکی طرف | تو وہ نہ بناتے کفار کو | دوست | لیکن | اکثر لوگ | ان میں سے

رکھتے ہوتے اور نبیؐ پر اور اس پر جو کچھ اس کی طرف نازل کیا گیا' تو وہ کافروں کو دوست نہ بناتے لیکن ان میں سے اکثر

فَاسِقُونَ ﴿٨١﴾ لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ

نافرمان ہیں | آپ ضرور پائیں گے | سب لوگوں سے زیادہ | عداوت میں | اہل اسلام کے ساتھ | یہودیوں

نافرمان ہیں۔ (اے پیغمبر) ایمان والوں کے ساتھ عداوت رکھنے میں آپ یہودیوں اور مشرکوں کو سب سے

وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوا

اور مشرکین کو | اور آپ پائینگے | سب سے زیادہ قریب | محبت میں | مسلمانوں سے | اُن لوگوں کو | جو کہتے ہیں

شدید پائیں گے اور ایمان والوں کے ساتھ دوستی رکھنے میں سب سے زیادہ قریب اُن کو پائیں گے جو کہتے ہیں کہ

إِنَّا نَصَارَىٰ ذَٰلِكَ بِأَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيسِينَ وَرُهْبَانًا وَّأَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ﴿٨٢﴾

ہم نصاریٰ ہیں | یہ اسلئے | کہ ان میں ہیں | عالم | اور درویش | اور وہ | تکبر نہیں کرتے

ہم نصاریٰ ہیں اس لئے کہ ان میں عالم اور گوشہ نشین درویش (موجود) ہیں اور اس لئے کہ یہ لوگ تکبر نہیں کرتے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷۷) کہہ دیجئے اے اہل کتاب! تم دین میں ناحق کی بیشی نہ کرو کہ نصاریٰ نے حضرت مسیح کو بڑھاتے بڑھاتے خدا ہی یقین کرلیا۔ اور یہود نے گھٹاتے گھٹاتے اسے درجۂ شرافت سے بھی گرا کر نعوذ باللہ ناجائز اولاد قرار دیا اور یہ غلط دعویٰ کردیا کہ ہم نے اسے صلیب پر چڑھوا دیا ہے اور ان گمراہوں کی نفسانی خواہشوں کی پیروی نہ کیا کرو' جو اس سے پہلے (یہود و نصاریٰ میں سے) ہو گزرے اور انہوں نے بہتوں کو گمراہ کردیا اور خود بھی راہ حق سے بھٹک گئے۔

(۷۸) بنی اسرائیل میں سے جنہوں نے نافرمانی کی اور حد سے نکل گئے تھے۔ ان کی نافرمانی کی وجہ سے زبور میں حضرت داؤدؑ اور انجیل میں حضرت عیسیٰؑ کی زبان سے ان پر لعنت کی گئی۔ تفصیل یہ کہ کچھ لوگوں نے حضرت داؤدؑ کے زمانہ میں **یوم السبت** کے بارہ میں حکم عدولی کی تو داؤدؑ کی بد دعا سے ان کی صورتیں مسخ ہو کے بندر بنائے گئے اور نصاریٰ نے نزول مائدہ کے بعد ان کی رسالت سے انکار کردیا۔ تو وہ خنزیر بنا دیئے گئے۔

(۷۹) وہ لوگ اپنے برے کاموں سے باز نہ آتے تھے بلکہ اس پر ضد کرتے تھے اور ایک دوسرے کو اس سے منع نہ کرتے تھے اور ان کا گناہ پر اصرار اور نہی عن المنکر کو چھوڑ دینا بہت بڑا جرم تھا۔

(۸۰) اے رسولؐ آپ ان اہل کتاب میں سے بہت سے منافقوں کو دیکھیں گے کہ وہ مشرکین سے دوستی رکھتے ہیں۔ ان کا یہ فعل بہت ہی برا ہے' اللہ ان سے ناراض ہے اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے۔

(۸۱) اگر وہ اللہ و رسولؐ اور اس کی کتاب (قرآن) پر صدق دل سے ایمان لے آتے تو کبھی بھی مشرکین و کفار سے دوستی نہ رکھتے۔ لیکن ان میں بہت سے اللہ کے نافرمان ہیں۔

(۸۲) اے رسولؐ! آپ اسلام کی مخالفت میں یہود اور مشرکین کو سب سے زیادہ اور پیش پیش پائیں گے اور اہل اسلام سے رواداری کرنے میں نصاریٰ کو قریب تر پائیں گے کیونکہ ان میں بعض عالم اور درویش موجود ہیں جو تکبر نہیں کرتے۔ (ف) یہ آیت شاہ نجاشی اور حبشہ کے نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی تھی جنہوں نے ابتدائے اسلام میں مکہ سے ہجرت کرنے والے مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا تھا۔ البتہ جو عیسائی اپنے تکبر اور حسد کی وجہ سے آخری نبیؐ اور قرآن سے دشمنی رکھتے ہیں' وہ اس میں شامل نہیں ہیں۔

افعال: لَا تَغْلُوْا: تم مبالغہ نہ کرو' زیادتی نہ کرو' حد سے نہ بڑھو' غلو نہ کرو' غُلُوٌّ سے جس کے معنی حد سے گزرنے کے ہیں' نہی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ لُعِنَ: لَعْنٌ مصدر' لعنت کی گئی (رحمت سے دور رہنے کی بد دعا)' ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔ لَتَجِدَنَّ: ضرور تو پائے گا' وُجُوْدٌ سے' مضارع بانون تاکید ثقیلہ (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: اَهْوَآءَ: خواہشیں' خیالات' هَوٰی کی جمع۔ لِسَانِ: (اسم مفرد) زبان' قوت گویائی' بولی' لہجہ۔ مَوَدَّةً: دوستی' محبت' دلی رغبت۔

وَإِذَا سَمِعُوا مَآ أُنْزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰٓ أَعْيُنَهُمْ

اور جب | سُنا انہوں نے | جو (کلام) | نازل کیا گیا | رسول کی طرف | (تو) تُو دیکھتا ہے اُن کی آنکھیں

اور جب وہ (کلام) سنتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے رسول کی طرف بھیجا گیا ہے تو آپ اُن کی آنکھوں کو دیکھتے ہیں

تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ يَقُولُونَ

اُبل رہی ہیں | آنسوؤں سے | اس سبب سے | (کہ) انہوں نے پہچان لیا | حق کو | وہ کہہ رہے ہیں

کہ اُن سے آنسو بہہ رہے ہیں اس لئے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا، کہتے ہیں

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِينَ ﴿٨٣﴾ وَمَا لَنَا

اے ہمارے رب! | ہم ایمان لائے | پس لکھ لے ہمیں | (حق کی) شہادت دینے والوں کے ساتھ | اور کیا (عذر ہے) ہمارے لئے

اے ہمارے رب! ہم (اس کلام پر) ایمان لے آئے پس ہمیں بھی (حق کی) گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ لے۔ اور ہمارے پاس

لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ أَنْ يُّدْخِلَنَا

کہ ایمان نہ لائیں | اللہ پر | اور جو | آیا ہمارے پاس | حق میں سے | اور ہم اُمید رکھتے ہیں | کہ ہمیں داخل کرے

کیا عذر ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اس (سچائی) پر جو ہمارے پاس آئی ہے ایمان نہ لائیں اور پھر یہ اُمید رکھیں کہ ہمارا رب ہمیں

رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِينَ ﴿٨٤﴾ فَأَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوا جَنّٰتٍ

ہمارا رب | صالح لوگوں کے ساتھ | پس بدلہ دیا اُن کو | اللہ نے | اس کہنے پر | جنتیں

نیک لوگوں کے ساتھ (جنت) میں داخل کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کو اس کہنے کے صلے میں جنتیں عطا فرمائیں

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا ۚ وَذٰلِكَ جَزَآءُ

کہ جاری ہیں | جن کے نیچے | نہریں | ہمیشہ رہیں گے | اُن میں | اور یہ ہے | بدلہ

جن کے نیچے نہریں رواں ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور نیکی کرنے والوں کا

الْمُحْسِنِينَ ﴿٨٥﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَآ أُولٰٓئِكَ

نیکی کرنے والوں کا | اور جنہوں نے | انکار کیا | اور جھوٹا کہا | ہماری آیتوں کو | وہی ہیں

یہی بدلہ ہے۔ اور جن لوگوں نے راہِ کفر اختیار کی اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی لوگ

أَصْحٰبُ الْجَحِيمِ ﴿٨٦﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبٰتِ

دوزخ والے | اے ایمان والو! | حرام نہ ٹھہراؤ | (وہ) پاکیزہ چیزیں

جہنمی ہیں اے ایمان والو! تم ان پاکیزہ چیزوں کو حرام

مَآ أَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿٨٧﴾

جو | حلال فرمائیں | اللہ نے | تمہارے لئے | اور نہ بڑھو حد سے | بیشک اللہ | پسند نہیں کرتا | حد سے بڑھنے والوں کو

جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال کر دی ہیں اور حد سے نہ بڑھو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا

وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

اور کھاؤ | اس میں سے | جو رزق دیا تم کو | اللہ نے | حلال | (اور) پاکیزہ | اور ڈرو | اللہ سے

اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو روزی دی ہے اس میں سے حلال اور صاف ستھری چیزیں کھاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو

آسان تفسیر

آیت نمبر

۸۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ کفار کے مظالم سے تنگ آ کر مکہ سے حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے تھے۔ کفار مکہ نے انہیں وہاں بھی آرام سے رہنے نہ دیا اور ایک وفد ان مہاجر صحابہ کی گرفتاری کے لئے شاہ حبشہ نجاشی کے دربار میں بھیجا۔ اس موقع پر عیسائی بادشاہ نے فریقین کو دربار میں بلایا۔ اور جب نجاشی بادشاہ حبش کے دربار میں خود بادشاہ اور بعض درباریوں نے مہاجرین کے لیڈر حضرت جعفر بن ابی طالب سے قرآن سنا تو وہ اس سے ایسے متاثر ہوئے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دل سے اس کی تصدیق کی اور زبان سے اس کی شہادت دی۔ چنانچہ کچھ عرصہ بعد نجاشی نے ستر آدمیوں کا وفد دربار رسالت میں مدینہ بھیجا جو وہاں بھی قرآن سن کر رونے لگے اور حضورؐ کے سامنے اسلام قبول کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ اے رب! ہم آخری نبی پر ایمان لائے، سو ہمیں تصدیق کرنے والوں میں لکھ لے۔

۸۴) اور ان کی قوم نے انہیں ملامت کی تو جواب دیا کہ جب ہم اللہ سے اس بات کی توقع رکھتے ہیں کہ وہ ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل کرے تو ہم اللہ اور اس کی سچی کتاب (قرآن) پر جو اس کے سچے رسول کے ذریعے ہمارے پاس پہنچی ہے کیوں ایمان نہ لائیں۔

۸۵) اس دلی اخلاص کے اظہار کے بدلے میں اللہ نے ان کو وہ جنت عطا فرمائی جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور نیک لوگوں کا یہی بدلہ ہے۔

۸٦) اور جو لوگ حق دین اور اللہ کی آیتوں کو جھٹلائے اور آیات الٰہی کی تکذیب کرتے ہیں وہی دوزخی ہیں۔

۸۷) بعض بزرگ صحابہ نے خوفِ آخرت اور پرہیزگاری کی وجہ سے ارادہ کیا تھا کہ وہ صرف اس قدر کھائیں گے جس سے زندگی قائم رہے اور نہ گوشت وغیرہ استعمال کریں گے اور نہ گھر میں رہیں گے اور نہ عورتوں سے تعلق رکھیں گے انہیں ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے کہ مسلمانو! جو پاک چیزیں اللہ نے تمہارے لئے حلال فرما دی ہیں تم ان کو اپنے اوپر حرام نہ ٹھہراؤ اور ان کے چھوڑنے میں اعتدال کی حد سے نہ بڑھو اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

ال: تَفِيْضُ: وہ بہتی ہے، جاری رہتی ہے، فَيضٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ نَطْمَعُ: طَمْعٌ مصدر، ہم امید رکھتے ہیں، مضارع کا صیغہ (جمع متکلم)۔ يُدْخِلَنَا: اِدْخَالٌ مصدر، ہم کو داخل کرے گا مضارع معروف (واحد مذکر غائب)۔ تُحَرِّمُوْا: تم حرام کرلو، حرام ٹھہرالو، تَحْرِيْمٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

اء: اَثَابَهُمُ: ان کو بدلہ دیا، انعام دیا، ثواب دیا اَثَابَ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔

الَّذِیۡۤ اَنۡتُمۡ بِهٖ مُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۸۸﴾ لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغۡوِ فِیۡۤ اَیۡمَانِكُمۡ

جس پر | تم | ایمان رکھتے ہو | نہیں پکڑتا تمہیں | اللہ | تمہاری لغو (بے ارادہ) قسموں پر

جس پر تمہارا ایمان ہے تمہاری فضول قسموں پر اللہ تعالیٰ تم سے کوئی باز پرس نہیں کرے گا

وَلٰكِنۡ یُّؤَاخِذُكُمۡ بِمَا عَقَّدۡتُّمُ الۡاَیۡمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗۤ اِطۡعَامُ

اور لیکن | وہ مؤاخذہ کرتا ہے تم سے | اس پر | جو تم پختہ (ارادہ سے) کھاؤ قسمیں | پس اُس کا کفارہ ہے | کھانا کھلانا

لیکن جن قسموں کو تم نے پختہ کر لیا اور (پھر توڑ دیا) ان پر تم سے مؤاخذہ کرے گا اس (قسم کو توڑنے) کا کفارہ

عَشَرَةِ مَسٰكِیۡنَ مِنۡ اَوۡسَطِ مَا تُطۡعِمُوۡنَ اَهۡلِیۡكُمۡ اَوۡ كِسۡوَتُهُمۡ

دس | مسکینوں کو | اوسط (درمیانی) درجہ کا | جو | تم کھلاتے ہو | اپنے گھر والوں کو | یا اُن کو کپڑے دے دینا

دس مسکینوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا اُن کو کپڑے پہنا دینا

اَوۡ تَحۡرِیۡرُ رَقَبَةٍ ؕ فَمَنۡ لَّمۡ یَجِدۡ فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ ؕ

یا آزاد کرنا | ایک غلام کا | پھر جو کوئی | نہ پائے | تو روزے رکھے | تین | دن

یا ایک غلام آزاد کر دینا ہے پس جو کوئی یہ چیزیں نہ پائے پھر تین دن کے روزے رکھے

ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَیۡمَانِكُمۡ اِذَا حَلَفۡتُمۡ ؕ وَاحۡفَظُوۡۤا اَیۡمَانَكُمۡ ؕ

یہ ہے | کفارہ | تمہاری قسموں کا | جب | تم قسم کھاؤ | اور حفاظت کیا کرو | اپنی قسموں کی

یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسم کھالو (اور اسے پورا نہ کرو) اور اپنی قسموں کی حفاظت کیا کرو

كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمۡ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۸۹﴾

اسی طرح | بیان کرتا ہے اللہ | تمہارے لئے | اپنی آیتیں | تاکہ تم | شکر کرو

اللہ تعالیٰ اسی طرح تم سے اپنی آیتیں واضح طور پر بیان کرتا ہے تاکہ تم شکر کرو

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّمَا الۡخَمۡرُ وَالۡمَیۡسِرُ وَالۡاَنۡصَابُ وَالۡاَزۡلَامُ

اے ایمان والو! | بیشک | شراب | اور جوا | اور بُت | اور پانسے (جوئے کے آلات)

اے ایمان لانے والو! شراب پینا، جُوا کھیلنا، بتوں کو پوجنا اور ہار جیت کے تیر پھینکنا

رِجۡسٌ مِّنۡ عَمَلِ الشَّیۡطٰنِ فَاجۡتَنِبُوۡهُ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ﴿۹۰﴾

ناپاک ہیں | شیطان کے عمل میں سے | سو اُن سے بچتے رہو | تاکہ تم | فلاح پاؤ

ناپاک شیطانی کام ہیں اس لئے تم ان سے بچو تاکہ تم نجات پاؤ

اِنَّمَا یُرِیۡدُ الشَّیۡطٰنُ اَنۡ یُّوۡقِعَ بَیۡنَكُمُ الۡعَدَاوَةَ وَالۡبَغۡضَآءَ

شیطان تو بس یہی چاہتا ہے | کہ ڈال دے | تمہارے درمیان | دشمنی | اور بغض

شیطان تو چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان شراب اور جوئے کے ذریعے دشمنی

فِی الۡخَمۡرِ وَالۡمَیۡسِرِ وَیَصُدَّكُمۡ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ

شراب | اور جوئے کے ذریعے | اور روکے تم کو | اللہ کے ذکر سے | اور نماز سے

اور بغض پیدا کرے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر و نماز سے تمہیں روکے

آیت نمبر — آسان تفسیر

(۸۸) اور جو حلال اور پاکیزہ روزی تمہیں اللہ نے دے رکھی ہے اس میں سے کھاؤ اور حلال کو حرام ٹھہرانے میں اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔ اس لئے کہ کسی چیز کو حلال یا حرام قرار دینا صرف اللہ کے اختیار میں ہے۔

(۸۹) اور ہر بات میں بلاضرورت، عادتاً جو تم قسمیں کھاتے رہتے ہو ایسی فضول قسموں پر اللہ تمہیں نہیں پکڑتا ہاں کسی معاملہ میں جان بوجھ کر پختہ قسم کھا کر اس کے توڑنے پر تمہیں ضرور پکڑے گا اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو درمیانہ درجہ کا کھانا کھلانا جو تم اپنے اہل وعیال کو کھلاتے ہو یا دس مسکینوں کو اوسط درجہ کے کپڑے پہنانا جو تم اپنے اہل وعیال کو پہناتے ہو یا ایک غلام آزاد کرنا اور جسے یہ بھی میسر نہ ہو وہ مسلسل تین دن روزے رکھے جب تم پختہ قسم کھا کر اسے توڑ دو تو یہ اس کا کفارہ ہے اور تم پر اپنی قسموں کی حفاظت کرنا لازم ہے اللہ اپنی آیتیں اسی طرح کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم شکر کرو۔

(۹۰) مسلمانو! شراب پینا اور جوا کھیلنا اور بتوں کی تعظیم کے لئے ان کے تھانوں پر جانور ذبح کرنا اور پانسے (لاٹری وغیرہ) کے تیروں سے مال تقسیم کرنا سب حرام اور شیطانی کام ہیں۔ ان سے پرہیز رکھو۔

حال: رَزَقَکُمُ: اس نے تم کو روزی دی، رزق دیا، رَزَقَ، رَزْقٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ عَقَّدتُّمُ: تم نے گرہ باندھی، مضبوط باندھا، پختہ کیا، تَعْقِیْدٌ ماضی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ تُطْعِمُوْنَ: تم کھلاتے ہو، کھانا دیتے ہو، اِطْعَامٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ اِحْفَظُوْا: تم حفاظت کرتے ہو، حِفْظٌ سے امر کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ اِجْتَنِبُوْهُ: تم اس سے بچتے رہو۔ اِجْتَنِبُوْا سے امر کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

ماء: اَوْسَطِ: درمیانی درجہ کا، وَسْطٌ اور وَسَاطَةٌ سے۔

فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿٩١﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ

تو کیا | تم باز | آؤ گے؟ | اور حکم مانو | اللہ کا | اور حکم مانو | رسول کا

تو کیا اب بھی تم (ان برائیوں سے) باز نہیں آؤ گے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو

وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ

اور ڈرتے رہو | پھر اگر | تم منہ پھیرلو | تو جان لو | کہ | ہمارے رسول پر تو (فقط) | پہنچا دینا ہے

اور بچتے رہو۔ اور اس پر بھی اگر تم منہ موڑو گے تو جان لو کہ ہمارے رسول کے ذمہ تو صرف پیغام کو واضح

الْمُبِيْنُ ﴿٩٢﴾ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

واضح (طور پر) | نہیں | اُن لوگوں پر (جو) | ایمان لائے | اور عمل کئے | نیک

طور پر پہنچا دینا ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے اُن پر اُن چیزوں کے بارے میں

جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

(کوئی) گناہ | اُس میں | جو کھا چکے | جب پرہیز کیا (آئندہ) | اور ایمان لائے | اور عمل کئے | نیک

کوئی گناہ نہیں جو (شراب وغیرہ وہ حرمت سے پہلے کھا (پی) چکے اور وہ آئندہ بچتے رہے اور ایمان پر رہے اور نیک عمل کرتے رہے۔

ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ

پھر | بچتے رہے | اور ایمان لائے | پھر | بچتے رہے | اور نیکی کی | اور اللہ دوست رکھتا ہے

پھر پرہیزگار رہے اور ایمان پر ثابت قدم رہے، پھر پرہیز کرتے رہے اور خوب نیکیاں کماتے رہے تو اللہ تعالیٰ ایسے نیک

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٩٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ

نیکی کرنے والوں کو | اے ایمان والو! | ضرور آزمائے گا تمہیں | اللہ | کچھ

لوگوں کو پسند کرتا ہے۔ اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ تم کو یقیناً قدرے اس شکار سے ضرور

مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ

شکار سے | جس تک پہنچیں | تمہارے ہاتھ | اور تمہارے نیزے | تاکہ جان لے | اللہ

آزمائے گا (کہ حالت احرام میں) جس تک تمہارے ہاتھ اور نیزے پہنچ سکیں تاکہ اللہ تعالیٰ معلوم کرلے

مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ

(کہ) کون ڈرتا ہے اس سے | غائبانہ | پس جو کوئی | زیادتی کرے گا | اس کے بعد | اُس کے لئے ہے

کہ کون اُس سے بغیر دیکھے ڈرتا ہے پھر جو کوئی اس (ممانعت) کے بعد بھی زیادتی کرے تو اس کے لئے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٩٤﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ

عذاب | دردناک | اے ایمان والو! | نہ مارو | شکار | جب تم احرام میں ہو

دردناک عذاب ہے اے مسلمانو! تم شکار نہ مارو اس حال میں جبکہ تم نے احرام باندھ رکھا ہو

وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاۗءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ

اور جو کوئی مارے شکار | تم میں سے | ارادہ سے | تو بدلہ (دے) | برابر اس کے | (جو) اس نے مارا

اور جو شخص تم میں سے جان بوجھ کر شکار مارے گا تو اس کی سزا یہ ہے کہ جیسا جانور کو مارا ہے اس کے بدلے میں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹۱) شراب اور جوئے کا خاصہ یہ ہے کہ آپس میں بغض و عداوت اور نماز سے غفلت پیدا ہوتی ہے اور شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں باہمی کینہ اور دشمنی پیدا کردے۔ اور تاکہ تم کو اللہ کی یاد سے اور نماز سے غافل کردے تو کیا تم اب بھی اس برے عمل کو نہ چھوڑو گے؟

(۹۲) اور اللہ و رسول ؐ کا حکم مانو اور ان کی مخالفت سے ڈرتے رہو اور اگر تم نہ مانو گے تو ہمارے رسول ؐ کے ذمے تو احکامِ الٰہی کھول کر بیان کردینا ہی ہے۔

(۹۳) بعض اصحاب ؓ نے دریافت کیا تھا کہ جن لوگوں نے شراب کے حرام ہونے کے حکم سے پہلے شراب پی تھی ان کا کیا حال ہوگا؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ جو لوگ ایمان لاکر نیک عمل کرتے اور شراب کی حرمت کے بعد اس کے پینے سے پرہیز کرتے رہے اور اس کی حرمت پر ایمان لاکر نیک عمل کرتے رہے پھر اس سے بچتے رہے اور حرام ہونے پر یقین رکھا پھر اس سے پرہیز کرتے رہے اور نیکی کی' ان پر اس شراب نوشی کا کچھ گناہ نہیں' جو انہوں نے حکم تحریم سے پہلے پی تھی اور اللہ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

(۹۴) مسلمانو! حج و عمرہ احرام کی حالت میں ہاتھ یا نیزے سے زمینی شکار کرنا تم پر حرام کردیا گیا ہے تاکہ اللہ آزمائے کہ کون دیکھے بغیر' اللہ سے ڈر کر شکار نہیں کرتا۔ پس حالت احرام میں شکار کے حرام ہونے کے حکم کے بعد جو نافرمانی کرے گا اسے دردناک عذاب ہوگا۔ یہ مکہ میں سرزمین حرم کے اندر' اور اسی طرح سرزمین حرم سے باہر' لیکن احرام کی حالت میں شکار حرام ہے۔

افعال: طَعِمُوْا: جو انہوں نے کھایا' کھاچکے' طَعْمٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ تَنَالُهٗ: لیتے ہیں اس کو' وہ اس کو پاتی ہے' تَنَالُ' نَیْلٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ اِعْتَدٰی: اس نے زیادتی کی' اِعْتِدَاءٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: اَلْمُبِیْنُ: اِبَانَةٌ مصدر' ظاہر کھلا ہوا' اسم فاعل' واحد مذکر۔

مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ

چارپایوں میں سے | فیصلہ کریں اس کا | دو انصاف والے | تم میں سے | بطور قربانی | کہ پہنچے | کعبہ (میں)

چارپایوں میں سے اس کے برابر کا جانور، جس کے متعلق تم میں سے دو منصف فیصلہ کر دیں، قربانی کے لئے کعبہ تک پہنچایا جائے

اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ

یا کفارہ ہے | کھانا کھلانا | (چند) مسکینوں کو | یا اس کے برابر | روزے | تاکہ چکھے

یا اس کے بدلے چند مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے یا اس کے برابر روزے رکھ لئے جائیں تاکہ وہ اپنے کئے کی

وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ

سزا اپنے کام کی | معاف کر دیا اللہ نے | وہ جو | ہو چکا پہلے | اور جو کوئی | دوبارہ کرے تو بدلہ لے گا | اللہ

سزا چکھے پہلے جو ہو چکا اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا ہے۔ لیکن جو کوئی دوبارہ ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے (نافرمانی کی)

مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۹۵﴾ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ

اُس سے | اور اللہ | زبردست ہے | بدلہ لینے والا | حلال کیا گیا ہے | تم پر | شکار دریا کا

سزا دے گا اور اللہ تعالیٰ (سب پر) غالب (اور) سزا دینے والا ہے۔ تمہارے لئے دریا کا شکار اور اس کا کھانا

وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ

اور اُس کا طعام | تمہارے فائدے اور | مسافروں کے لئے | اور حرام کیا گیا ہے | تم پر | شکار خشکی کا

حلال کیا گیا ہے کہ تم کو اور مسافروں کو فائدہ پہنچے اور جب تک تم حالتِ احرام میں ہو تم پر

مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۹۶﴾ جَعَلَ اللّٰهُ

جب تک تم ہو | احرام میں | اور ڈرتے رہو | اللہ سے | وہ جس کی طرف | تم جمع کئے جاؤ گے | بنایا | اللہ نے

خشکی کا شکار حرام ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کی طرف تمہیں جمع کر کے لایا جائے گا اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو

الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ

کعبہ کو | گھر | احترام والا | قیام کا ذریعہ | لوگوں کے لئے | اور مہینے | حرمت والے

جو کہ عزت اور احترام کا گھر ہے، لوگوں کے لئے قیام کا سبب قرار دیا ہے نیز حرمت والے مہینوں کو بھی

وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ ؕ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ

اور قربانی | اور پٹے والے جانوروں کو بھی | یہ | اس لئے کہ تم جانو | کہ اللہ | جانتا ہے

اور (حج کی) قربانی کو اور (قربانی کے) ان جانوروں کو بھی جن کے گلے میں پٹے باندھے ہوں یہ اس لئے کہ تمہیں معلوم ہو کہ

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۹۷﴾

جو کچھ آسمانوں میں | اور جو کچھ زمین میں ہے | اور یہ کہ | اللہ | ہر چیز سے | خوب واقف ہے

آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ (سب کو) جانتا ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ہر بات کا علم رکھنے والا ہے۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۸﴾

جان لو | کہ | اللہ | سخت | عذاب دینے والا ہے | اور یہ کہ اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم کرنے والا ہے

لوگو جان لو کہ اللہ تعالیٰ (جرم کی) سخت سزا دینے والا ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا (اور) رحمت والا بھی ہے

آیت نمبر   آسان تفسیر

(۹۵) مسلمانو! احرام کی حالت میں شکار نہ کرو اور جو کوئی شکار کرے اس پر اس جانور کے برابر جو اس نے شکار کیا ہے، بدلہ (جرمانہ) دینا لازم ہے۔ اپنے مویشی (اونٹ، گائے، بکری، بھیڑ وغیرہ) میں سے جو دو قابل اعتماد مسلمان تجویز کریں وہ بطور قربانی کعبہ میں لے جا کر ذبح کیا جائے یا اس کا کفارہ ہے اس کی قیمت سے سرزمین حرم کے ضرورت مندوں کو فی مسکین صدقۂ فطر کے برابر غلہ تقسیم کرنا یا جتنے مسکینوں میں وہ غلہ تقسیم ہوسکتا ہو اتنے روزے رکھنا تاکہ اپنے کئے کو برداشت کرے اور جو کچھ اس حکم سے پہلے ہو چکا وہ معاف اور جو دوبارہ یہی جرم اور احرام یا سرزمین حرم کی بے حرمتی کرے اللہ اس سے انتقام لے گا اور وہ بہت انتقام لینے والا ہے۔

(۹۶) اور احرام کی حالت میں دریا کا شکار (مچھلی) اور خود دریا سے نکل کر مری ہوئی مچھلی کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے تاکہ تمہارے ساتھ حجاج اور عام مسافر بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں اور جب تک تم احرام میں رہو۔ خشکی میں رہنے والے جانوروں کا شکار تم پر حرام ہے اللہ سے ڈر کر اس کی نافرمانی نہ کرو جس کے حضور میں قیامت کے روز جوابدہی کے لئے تم جمع کئے جاؤ گے۔

(۹۷) اللہ تعالیٰ نے کعبۃ اللہ کو جو اس کا حرمت والا گھر ہے اور حرمت والے مہینے (ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب) اور قربانی اور پٹے والی (حج کی قربانی کے لئے مخصوص) قربانیوں کو لوگوں کے قیام زندگی (قیام امن اور روحانی اصلاح) کا باعث بنا دیا ہے کیونکہ ان کی وجہ سے ہر سال لاکھوں انسانوں کی روزی کا سامان بھی ہو جاتا ہے اور قتل و غارت سے بھی سب کو امن مل جاتا ہے اور لوگوں میں دین کی عظمت بھی پیدا ہوتی ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ زمین و آسمان کے راز جانتا ہے اور ہر چیز کا اسے علم ہے۔

(۹۸) اور جان لو کہ اللہ اپنے حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سخت سزا دینے والا اور بھول کر کفارہ سے اس کی تلافی کرنے والوں کو بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

انعال: یَذُوْقَ: ذَوْقٌ مصدر تاکہ وہ چکھے مضارع کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ عَادَ: وہ پھرا، اس نے عود کیا، عَوْدٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ دُمْتُمْ: تم ٹھہرے رہے، دَوَامٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: النَّعَمِ: اس جنس، چوپایہ، اونٹ بکری وغیرہ اَنْعَامٌ اور نُعْمَانٌ جمع۔ ھَدْیًا: قربانی کا جانور اسم نکرہ۔ وَبَالَ: سختی، ناگواری بوجہ گرانی، بداعمالی کی سزا۔

مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ

نہیں ہے | رسول کے ذمے | مگر صرف | پہنچا دینا (پیغام کا) | اور اللہ | جانتا ہے | جو تم ظاہر کرتے ہو

رسول کے ذمہ صرف یہی ہے کہ وہ (حکم) پہنچا دے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو

وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۹۹﴾ قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ

اور جو کچھ تم چھپاتے ہو | کہہ دیجئے | برابر نہیں | ناپاک | اور پاک | اگرچہ

اور جو کچھ تم چھپاتے ہو (اے پیغمبر اسلامؐ) کہہ دیجئے کہ ناپاک اور پاک (چیز) برابر نہیں ہو سکتی۔ اگرچہ

اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ

تعجب میں ڈالے تجھے (اے مخاطب) | کثرت | ناپاک کی | پس ڈرو اللہ سے | اے عقل والو!

ناپاک کی کثرت تمہیں بھلی معلوم ہو تو اے عقلمندو اللہ تعالیٰ (کی نافرمانی) سے ڈرتے رہو

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ

تاکہ تم | فلاح پاؤ | اے | ایمان والو! | سوال نہ کیا کرو | ایسی باتوں کی (نسبت)

تاکہ تم فلاح پاؤ اے ایمان والو! ایسی باتوں کے متعلق سوال نہ کرو

اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْهَا حِيْنَ

کہ اگر ظاہر کر دی جائیں | تم پر | تو تمہیں تکلیف ہو | اور اگر | تم پوچھو | اُن کے متعلق | جبکہ

کہ وہ اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں اور اگر تم نے ایسے وقت میں کہ جب قرآن نازل

يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

نازل ہو رہا ہے | قرآن | (تو) وہ ظاہر کر دی جائیں تم پر | درگزر کیا | اللہ نے | اُن سے | اور اللہ بڑا بخشنے والا ہے

ہو رہا ہے اُن کے متعلق پوچھا تو وہ (باتیں) تم پر ظاہر کر دی جائیں گی اللہ تعالیٰ نے (ان سوالات) سے درگزر کیا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا

حَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾ قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا

بُردبار ہے | سوال کر چکے ہیں (ان کی نسبت) | (کچھ) لوگ | تم سے پہلے بھی | پھر وہ ہو گئے

(اور) بردبار ہے۔ بیشک ایک قوم نے تم سے پہلے بھی ایسی ہی باتیں دریافت کی تھیں پھر جب وہ ظاہر ہو گئیں تو

بِهَا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ

اُن سے | منکر | نہیں مقرر کیا | اللہ نے | بحیرہ | اور نہ | سائبہ

ان سے انکار کر بیٹھے۔ اللہ تعالیٰ نے نہ تو بحیرہ (جس جانور کا دودھ بتوں کے نام کر دیا جائے) اور نہ سائبہ (بتوں کے نام پر آزاد کردہ جانور)

وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ

اور نہ وصیلہ | اور نہ حام | لیکن | جو لوگ | کافر ہیں | وہ باندھتے ہیں

اور نہ وصیلہ (جس اونٹنی کا پہلا اور دوسرا بچہ مادہ ہو) نہ حام (دس بچے جنانے والا اونٹ) حرام قرار دیا ہے بلکہ یہ سب کافر اللہ تعالیٰ پر

عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ

اللہ پر | جھوٹ | اور اکثر ان میں سے | عقل نہیں رکھتے | اور جب | کہا جاتا ہے | اُن سے

جھوٹ باندھتے ہیں اور ان میں سے اکثر عقل نہیں رکھتے اور جب ان سے کہا گیا کہ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹۹) رسول کے ذمے تو صرف احکام الٰہی لوگوں کو پہنچا دینا ہے اور ظاہر و پوشیدہ تم جو عمل کرو گے وہ سب اللہ کو معلوم ہے اس کے مطابق وہ جزا و سزا دے گا۔

(۱۰۰) آپ کہہ دیجئے کہ حرام و حلال کبھی برابر نہیں ہو سکتے حلال چیز خواہ کتنی ہی تھوڑی ہو وہ بہت سی ناپاک اور حرام سے بہتر ہے پس عقلمندوں کو چاہئے کہ اللہ سے ڈر کر خبیث و حرام چیز سے بچتے رہا کریں تاکہ وہ فلاح پائیں۔

(۱۰۱) مسلمانو! دین کی بہت باریک پابندیوں کی باتوں کو کریدنے کی کوشش نہ کرو کہ اگر وہ بتادی جائیں تو تمہیں تکلیف ہو کیونکہ نزول قرآن کے وقت اگر ان کے بارے میں پوچھو گے تو ممکن ہے کہ ان کے کرنے کا حکم بیان کردیا جائے پھر تم پورا نہ کرسکنے کی وجہ سے گنہ گار بنو سوان کی تحقیق کو چھوڑو کہ ان کی اجازت اور سہولت باقی رہے اور تم پکڑ سے بچے رہو اللہ نے تمہارے گذشتہ سوالات کی معافی کردی اور اللہ بخشنے والا بردبار ہے۔

(۱۰۲) پہلی قومیں اپنے انبیاء سے ایسی باتیں کثرت سے پوچھا کرتی تھیں۔ پھر جب ان کی نسبت صاف (واضح) حکم آجاتا تو انکار اور خلاف ورزی کی وجہ سے تباہ و برباد ہوجاتی تھیں۔

(۱۰۳) عرب جاہلیت میں **بحیرہ** (کان کاٹی اونٹنی) اور **سائبہ** (سانڈنی' بتوں کے نام پر آزاد چھوڑی ہوئی جیسے ہندوؤں کی گائے) اور **وصیلہ** (اوپر تلے مادہ بچے دینے والی) اور **حام** (کئی بچوں کے باپ اونٹ) کو بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے اور ان کا دودھ' گوشت اور سواری اپنے لئے حرام سمجھتے تھے' اس کی تردید فرمادی ہے کہ اللہ نے ان جانوروں کی حرمت کا کوئی حکم نہیں دیا ہے کفار اپنی طرف سے ایسی باتیں گھڑ کر اللہ پر بہت بڑا بہتان لگا رہے ہیں اور اکثر بے عقل لوگ ہی ان پر عمل کرتے ہیں۔

افعال: **اَعۡجَبَكَ**: وہ تجھ کو بھلا معلوم ہوا' اَعۡجَبَ' ماضی کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ **تُبۡدَ**: وہ ظاہر کی جائے' اِبۡدَاءٌ سے معنی ظاہر کرنے کے مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ **تَسُؤۡكُمۡ**: وہ تم کو بری لگے' وہ تمہیں غمگین کرے' سَوۡءٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ **اَصۡبَحُوۡا**: وہ ہوگئے' انہوں نے صبح کی' یہ اِصۡبَاحٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔

تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا

(کہ) آؤ | اس بات کی طرف جو | نازل کی اللہ نے | اور رسول کے حکم کی طرف | (تو) وہ کہتے ہیں | کافی ہے ہمارے لئے

اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام اور رسول کی طرف رجوع کرو تو وہ بولے کہ ہمارے لئے وہی طریقہ کافی

مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ

کہ وہ ہم نے پایا | جس پر | اپنے باپ دادوں کو | کیا اگرچہ ہوں | اُن کے باپ دادا | کہ نہ جانتے ہوں

جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے اگرچہ ان کے آباؤ اجداد نہ تو کچھ علم

شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ

کچھ (بھی) | اور نہ | وہ ہدایت پر ہوں | اے ایمان والو | تم پر (ذمہ داری) ہے تمہاری اپنی

رکھتے اور نہ ہی ہدایت یافتہ تھے اے مؤمنو! تم پر تمہاری اپنی ذمہ داری ہے

لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ

نہیں نقصان پہنچا سکتا تمہیں | جو کوئی گمراہ ہوا | جب | تم ہدایت پر رہو | اللہ ہی کی طرف | لوٹ کر جانا ہے تمہیں

تمہیں گمراہ لوگ کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے اگر تم خود ہدایت پر ہو تم سب نے اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر

جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

سب کو | پھر وہ بتادے گا تمہیں | جو تم کیا کرتے تھے | اے ایمان والو!

جانا ہے پھر وہ تمہیں بتلا دے گا جو کچھ تم کیا کرتے تھے اے مؤمنو!

شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ

شہادت (ہونی چاہئے) | تمہارے درمیان | جب آپہنچے | تم میں سے کسی کو موت | وصیت کے وقت

جب تم میں سے کسی کے سامنے موت (کے آثار) ظاہر ہو جائیں تو وصیت کے وقت تم مسلمانوں میں سے

اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ

دو آدمیوں کی | انصاف والے | تم میں سے | یا | دو اور ہوں | تمہارے سوا | اگر | تم

دو معتبر گواہ موجود ہونے چاہئیں یا اگر تم زمین میں سفر کی حالت میں ہو (اور مسلمان گواہ نہ ملیں)

ضَرَبْتُمْ فِى الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ ؕ تَحْبِسُوْنَهُمَا

سفر کرو | زمین میں | پھر آ پہنچے تمہیں | مصیبت | موت کی | تو روک لو ان دونوں کو

اور تم کو موت کی مصیبت درپیش آجائے تو پھر اپنے سوا دو (غیر مسلم) گواہ بنا لو (پھر) اگر تمہیں ان (کی صداقت) میں

مِنْ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِىْ

بعد | نماز کے | کہ وہ قسم کھائیں | اللہ کی | اگر تمہیں شک ہو (کہ) | ہم نہیں لیتے

شبہ ہو تو نماز (عصر) کے بعد انہیں روک لو پھر وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھائیں کہ ہم اس کے عوض کوئی قیمت

بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ ۙ اللّٰهِ

اس کے بدلے | (کوئی) قیمت | اگرچہ وہ ہو | رشتہ دار | اور ہم نہیں چھپاتے ہیں | گواہی اللہ کی

قبول نہ کریں گے اگرچہ وہ صاحب معاملہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو اور نہ ہم اللہ تعالیٰ کی گواہی (سچی بات) کو چھپا سکیں گے

آسان تفسیر

بر

) جب کہا جاتا ہے کہ اللہ ورسولؐ کے حکم پر چلو تو کہتے ہیں کہ ہمارے لئے تو وہی رسوم ورواج کافی ہیں جن پر ہمارے بڑے بوڑھے چلتے آئے تو کیا اگر وہ کچھ بھی نہ جانتے ہوں اور راہ راست پر بھی نہ ہوں تو پھر بھی وہ انہی کی رسوم پر چلیں گے؟ یہ تو کچھ عقلمندی نہیں۔

) مسلمانو! اگر کفاران شرکیہ رسوم کو نہیں چھوڑتے تو نہ چھوڑیں۔ جب تم خود ہدایت پر ہو تو ان کے گمراہ ہونے سے تمہارا کچھ نہیں بگڑتا۔ تم اپنی جان کی فکر کرو۔ کفر یہ رسوم سے بچو اور ان لوگوں کا ساتھ نہ دو۔ کیونکہ تم سب کو اللہ کے سامنے جانا ہے۔ اور جو کچھ تم دنیا میں کرتے تھے وہ اس کی پوچھ گچھ کرے گا۔

اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ

ایسا کریں تو بیشک ہم | گنہگاروں میں سے ہیں | پھر اگر | معلوم ہو جائے | کہ وہ دونوں | مرتکب ہوئے

ورنہ ہم گنہگار ہوں گے۔ پھر اگر پتہ چل جائے کہ وہ گناہ کے مرتکب ہوئے

اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ

گناہ کے | تو دو اور گواہ | کھڑے ہوں اُن دونوں | کی جگہ | اُن لوگوں میں سے | جن کا (ان گواہوں نے) حق مارنا چاہا

تو پھر ان کی جگہ میت کے قریبی دو اور گواہ کھڑے ہوں ان لوگوں میں سے جن کی حق تلفی ہوئی ہے

الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا

وہ دونوں زیادہ قریبی ہوں | پھر وہ قسم کھائیں | اللہ کی | کہ ہماری گواہی | زیادہ سچی ہے | ان دونوں کی گواہی سے

پھر وہ دونوں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہیں کہ ہماری گواہی ان کی گواہی سے زیادہ سچی ہے

وَمَا اعْتَدَيْنَآ ۖ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا

اور زیادتی نہیں کی ہم نے | ایسا کریں تو بیشک ہم ظالم ہیں | یہ زیادہ قریب ہے | کہ | وہ دیں

اور ہم نے (گواہی میں) کوئی زیادتی نہیں کی ورنہ ہم ظالموں میں سے ہوں گے یہ بہت قریب کی راہ ہے کہ اس طرح

بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَآ اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ

گواہی | اس کی صحیح صورت میں | یا ڈریں (اس بات سے) | کہ رد کر دی جائیں گی | قسمیں | بعد ان کی قسموں کے

ٹھیک ٹھیک گواہی دیں گے یا اس بات سے ڈریں گے کہ ان کی قسمیں اُن کی قسموں کے بعد رد نہ کر دی جائیں

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۸﴾

اور ڈرو اللہ (سے) | اور سنو | اور اللہ | راہ پر نہیں لاتا | نافرمان لوگوں کو

اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور (اس کا حکم) سنو اور اللہ تعالیٰ نافرمانوں کو ہدایت نہیں کرتا

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ۭ قَالُوْا

جس دن جمع کرے گا اللہ | رسولوں کو | پھر وہ فرمائے گا | کیا | جواب دیا گیا تھا تمہیں؟ | کہیں گے

(وہ دن یاد کرو) جب اللہ تعالیٰ (تمام) رسولوں کو جمع کر کے پوچھے گا کہ تمہیں (دعوت کا) کیا جواب ملا تھا؟ وہ کہیں گے

لَا عِلْمَ لَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۰۹﴾ اِذْ قَالَ اللّٰهُ

ہمیں کچھ علم نہیں | بے شک تو ہی ہے | خوب جاننے والا | (سب) چھپی باتوں کا | جب کہے گا | اللہ

کہ ہمیں کچھ علم نہیں بے شک تو ہی غیب کی باتوں سے خبردار ہے (پھر) جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا

يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ

اے عیسیٰ بن مریم | یاد کر | میرا احسان | (جو) تجھ پر | اور تیری والدہ پر (کیا) | جب

اے مریم کے بیٹے عیسیٰ! میری اس نعمت کو یاد کر جو میں نے تجھ پر اور تمہاری ماں پر کی تھی جب

اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۣ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ

میں نے تیری مدد کی | روح پاک (جبرئیل) سے | کہ باتیں کرتا تھا تو | لوگوں سے | گہوارے میں | اور پختہ عمر میں

میں نے جبرئیل کے ذریعے تیری مدد کی اور تو لوگوں سے جھولے میں بھی باتیں کرتا تھا۔ اور بڑی عمر میں بھی

آیت نمبر — آسان تفسیر

(۱۰۶) مسلمانو! جب تم میں سے کسی کی موت قریب ہو اور وہ کچھ وصیت کرنا چاہے تو دو گواہ معتبر مسلمان ہونے چاہئیں یا اگر تم سفر میں ہو اور موت آ پہنچی اور دو مسلمان گواہ نہ ملیں تو غیر مسلم گواہ ہی سہی۔ پھر ان کی شہادت میں اگر تمہیں کچھ شبہ ہو تو انہیں با جماعت نماز کے بعد مجمع میں روکو کہ وہ قسم اٹھائیں کہ ہم اس شہادت پر کوئی طمع یا لالچ نہیں کرتے۔ خواہ صاحب معاملہ ہمارا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو اور نہ ہم سچی شہادت کو چھپائیں گے' ورنہ ہم گنہ گار ہوں گے۔

(۱۰۷) پھر اگر یہ معلوم ہو جائے کہ ان ہر دو غیر مسلم گواہوں نے حق بات چھپانے کا جرم کیا ہے تو دو اور گواہ کھڑے ہوں ان دونوں غیر مسلموں کی جگہ' اُن لوگوں میں سے' جن کے حق میں خیانت کی گئی ہے اور وہ میت کے زیادہ قریبی ہوں وہ اللہ کی قسم کھائیں کہ ہماری شہادت ان غیر مسلموں سے زیادہ قابل اعتبار ہے اور ہم نے شہادت میں کوئی زیادتی نہیں کی' ورنہ تو ہم ظالم ہوں گے۔

(۱۰۸) یہ اس طرح قسم دلانا اس بات سے زیادہ قریب ہے کہ خدا کے خوف سے یا اس بات سے ڈر کر' کہ کہیں ان کی اپنی گواہی کے بعد ان کی قسم رد نہ کر دی جائے' وہ صحیح صحیح شہادت دیں' اور اللہ سے ہمیشہ ڈرتے رہو اور حکم سنو' اور اللہ نافرمانوں کو سیدھا راستہ نہیں دکھاتا۔

(۱۰۹) اور اس دن کو یاد کرو جس میں اللہ' سب رسولوں کو جمع کر کے فرمائے گا کہ تمہاری امتوں نے ہمارے پیغام کا کیا جواب دیا تھا؟ وہ سب کہیں گے' ہمیں کچھ خبر نہیں کہ وہ ہمارے بعد کیا کرتے رہے تو ہی تمام رازوں کا جاننے والا ہے۔

افعال: تَحْبِسُوْنَهُمَا: ان دونوں کو تم روک سکو' تَحْبِسُوْنَ' حَبْسٌ سے معنی روک رکھنے کے' مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ اَصَابَتْكُمْ: وہ تم کو پہنچی۔ اِرْتَبْتُمْ: تم شک میں پڑے' تمہیں شبہ ہوا' اِرْتَابٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ لَا نَكْتُمُ: كَتْمٌ مصدر' ہم نہیں چھپا رہے' مضارع کا صیغہ (جمع متکلم)۔ عُثِرَ: اسے اطلاع دی گئی' خبر کر دی گئی' معلوم ہو جائے' عُثُوْدٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ اسْتَحَقَّ: وہ حقدار رہا' لائق ہوا' حق ثابت ہوا' اِسْتِحْقَاقٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)' اِسْتَحَقَّا وہ دونوں حقدار ہوئے۔ تُرَدَّ: وہ رد کر دی جائے' پھیر دی جائے رَدٌّ سے معنی لوٹانے کے ہیں مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ اُجِبْتُمْ: جواب دیا گیا تمہیں اِجَابَةٌ سے معنی جواب دینے کے ماضی مجہول کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ يَجْمَعُ: جمع مصدر...... وہ جمع کرے گا' اکٹھا کرے گا' مضارع کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: اِثْنَانِ: دو' تثنیہ مذکر کے لئے آیا ہے۔ اٰثِمِيْنَ: بہت سے گنہگار اٰثِمٌ کی جمع اسم فاعل کا صیغہ (جمع مذکر)۔

وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَاِذْ

اور جب | میں نے سکھائی تجھے | کتاب | اور حکمت | اور تورات | اور انجیل | اور جب

اور جب میں نے تمہیں کتاب و حکمت اور تورات و انجیل کی تعلیم دی اور جب

تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ

تو بناتا تھا | مٹی سے | پرندے کی سی صورت | میرے حکم سے | پھر پھونکتا تھا | اس میں | تو وہ ہو جاتا تھا

تم میرے حکم سے پرندے کی شکل میں مٹی کا پتلا بناتے اور پھر اس میں پھونک مارتے تو وہ میرے حکم سے

طَيْرًۢا بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ

پرندہ | میرے حکم سے | اور تو شفا دیتا تھا | پیدائشی اندھے کو | اور سفید داغوں والے کو | میرے حکم سے

پرندہ بن جاتا اور تم مادر زاد اندھے اور برص کے مریض کو میرے حکم سے صحتمند کر دیتے تھے

وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

اور جب تو نکالتا تھا | مُردوں کو | میرے حکم سے | اور جب میں نے روک دیا تھا | بنی اسرائیل کو

اور جب تم میرے حکم سے مُردوں کو زندہ کر دیتے تھے اور جب میں نے بنی اسرائیل کو تم (پر زیادتی کرنے) سے

عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ

تجھ سے | جب تو آیا تھا ان کے پاس | (روشن) دلیلیں لے کر | پھر کہا تھا | اُن لوگوں نے | جو کافر تھے | ان میں سے

روک دیا تھا جب تم اُن کے پاس روشن دلائل لے کر آئے تھے تو جن لوگوں نے ان میں سے کفر اختیار کر لیا تھا۔

اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۱۰﴾ وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ

کہ نہیں ہے یہ | مگر صرف | جادو (ہے) | کھلا | اور جب میں نے دل میں ڈال دیا | حواریوں کے

وہ بولے کہ یہ تو واضح جادو کے سوا کچھ نہیں اور یاد کرو جب میں نے حواریوں کے دل میں ڈالا

اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ ۚ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

کہ ایمان لاؤ | مجھ پر اور میرے رسول پر | (تو) انہوں نے کہا | ہم ایمان لائے | اور گواہ رہ | کہ بیشک ہم حکم ماننے والے ہیں

کہ مجھ پر اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ تو انہوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے اور اے اللہ تو گواہ رہ کہ ہم فرمان بردار ہیں

اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ

جب کہا | حواریوں نے | اے عیسیٰ بن مریم! | کیا کر سکتا ہے؟ | تیرا رب | کہ

(یاد کرو) کہ جب حواریوں نے کہا کہ اے عیسیٰ ابن مریمؑ! کیا تمہارا رب ہم پر آسمان سے

يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ۭ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ

اتارے | ہم پر | ایک خوان (نعمت) | آسمان سے | اس نے کہا | ڈرو اللہ سے | اگر | تم ہو

کھانے کا ایک خوان اُتار سکتا ہے؟ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اگر تم واقعی

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ

مؤمن | انہوں نے کہا | کہ ہم چاہتے ہیں | کہ ہم کھائیں | اس میں سے | اور اطمینان پائیں

مؤمن ہو انہوں نے کہا کہ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ اس میں سے کھائیں اور ہمارے دلوں کو

۱) اور روز قیامت جب اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریمؑ سے فرمائے گا کہ اے عیسیٰؑ! میرا احسان یاد کرو جو میں نے تم پر اور تمہاری والدہ پر کیا تھا جب کہ جبرئیلؑ کے ذریعے تمہاری مدد کی جس کی وجہ سے تم جھولے میں اور بڑی عمر میں بھی لوگوں سے نہایت فصیح و بلیغ کلام کرتے تھے اور تمہیں کتاب الٰہی اور اس کے اسرار اور خاص کر تورات و انجیل کی تعلیم دی تھی۔ اور یاد کرو جبکہ تم گارے سے پرندہ کی شکل بنا کر اس میں پھونک مارتے تھے تو وہ میرے حکم سے بالکل پرندے کی طرح زندہ ہو جاتا تھا اور تم میرے حکم سے پیدائشی اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دیتے تھے اور مردے کو زندہ کر دیتے تھے اور جبکہ میں نے بنی اسرائیل کو تمہیں نقصان پہنچانے سے روک دیا تھا جب کہ تم ان کے پاس روشن دلیلیں لے کر آئے اور انہوں نے تمہارا انکار کرتے ہوئے کہا تھا کہ یہ تو صاف جادو ہے۔

) اور یاد کرو جبکہ میں نے حواریوں (حضرت عیسیٰ کے مومن ساتھیوں) کے دل میں ڈال دیا تھا کہ مجھ پر اور میرے رسول (عیسیٰ علیہ السلام) پر ایمان لاؤ اور انہوں نے کہا تھا کہ ہم ایمان لائے اور تم گواہ رہو کہ ہم سچے مسلمان ہیں۔

۱۱) جب حواریوں نے کہا تھا کہ اے عیسیٰؑ! کیا آپ کا پروردگار ہم پر آسمان سے معجزانہ طور پر لذیذ قسم کے کھانوں کا خوان اتار سکتا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ اگر سچے ایماندار ہو تو اللہ سے ڈرو اور ایسے سوال نہ کرو۔

حال: اَیَّدْتُّكَ: میں نے تیری مدد کی تَاْیِیْدٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ عَلَّمْتُكَ: میں نے تجھے سکھائی، تعلیم دی، عَلَّمْتُ، تَعْلِیْمٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد متکلم)۔ تَنْفُخُ: تو پھونک مارتا ہے، مارے گا، پھونکتا، پھونکے گا، نَفْخٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ تُبْرِئُ: تو چنگا کرتا ہے، تندرست کرتا ہے، اِبْرَاءٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ كَفَفْتُ: میں نے اس کو روکا، اس کی ہتھیلی کو پکڑ لیا، ماضی معروف (واحد متکلم)۔

ماء: اِذْنِی: میری اجازت، حکم میرا اِذْنٌ سے۔ كَهَيْئَةِ: مانند، شکل، صورت (اسم مضاف)۔

قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا

ہمارے دل | اور ہم جان لیں | کہ | تونے سچ کہا ہم سے | اور ہم ہوجائیں | اُس پر

اطمینان ہو اور ہم یہ جان لیں کہ آپ نے ہم سے سچ کہا اور ہم اس پر

مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ

گواہوں میں سے | کہا | عیسیٰ ابن | مریمؑ (نے) | (کہ) اے اللہ ہمارے رب

گواہ ہو جائیں (اس پر) عیسیٰ ابن مریمؑ نے کہا اے ہمارے رب!

اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا

نازل فرما ہم پر | ہم پر ایک خوانِ (نعمت) | آسمان سے | جو ہو | ہمارے لئے | خوشی کا دن

ہم پر آسمان سے ایک خوان نازل فرما جو کہ ہمارے موجودہ اور آئندہ آنے والوں

لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ

ہمارے پہلوں | اور پچھلوں کے لئے | اور ایک نشانی | تیری طرف سے | اور رزق دے ہم کو | اور تو

کے لئے خوشی کا دن ہو اور تیری طرف سے ایک نشانی ہو اور ہمیں رزق دے اور تو

خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ فَمَنْ يَّكْفُرْ

سب سے بہتر رزق دینے والا ہے | فرمایا اللہ نے | بیشک میں | نازل کروں گا | تم پر | پھر جو کوئی انکار کرے

بہترین رزق دینے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اسے تم پر نازل کرنے والا ہوں پھر جو کوئی تم میں

بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۱۵﴾

(اسکے) بعد | تم میں سے | تو میں اُسے عذاب دوں گا | ایسا عذاب کہ عذاب نہ دوں گا وہ | کسی اور کو | جہاں والوں میں سے

سے اس کے بعد بھی ناشکری کرے گا تو اُسے ایسی سزا دوں گا جو میں نے جہاں بھر میں کسی کو نہ دی ہوگی۔

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ

اور جب فرمائے گا | اللہ | اے عیسیٰ ابن | مریم | کیا تو نے | کہا تھا | لوگوں سے

اور جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا (حشر میں) اے عیسیٰ مریم کے بیٹے! کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا

اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالَ سُبْحٰنَكَ

کہ بنالو مجھے | اور میری والدہ کو | دو معبود | بجائے | اللہ کے | تو وہ کہے گا | پاک ہے تو

کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر مجھے اور میری ماں کو دو خدا بنا لو وہ کہیں گے اے اللہ تُو پاک ہے

مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ

نہیں (مناسب) میرے لئے | کہ کہوں وہ بات | جو نہیں میرا حق | اگر | میں نے یہ کہا ہوتا

میری کیا مجال کہ میں ایسی ناحق بات کہتا اگر میں نے ایسا کہا ہوتا

فَقَدْ عَلِمْتَهٗ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ

تو تجھے ضرور اس کا علم ہوتا | تو جانتا ہے | جو میرے دل میں ہے | اور میں نہیں جانتا | جو تیرے دل میں ہے

تو تجھے ضرور علم ہوتا تجھ کو وہ سب معلوم ہے جو میرے دل میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے دل میں ہے

یت نمبر آسان تفسیر

۱۱۳) انہوں نے کہا کہ ہم اس لئے یہ درخواست کررہے ہیں تاکہ اس خوان نعمت سے کھا کر ہمارے دلوں کو اطمینان ہو اور ہم یقینی طور پر جان لیں کہ آپؐ نے ہم سے سچ کہا ہے اور ہم آپؐ کی رسالت کے گواہ ہوں۔

۱۱۴) تب حضرت عیسیٰؑ نے دعا کی اے اللہ! ہم پر آسمان سے خوان نعمت نازل فرما کہ وہ ہمارے اگلوں اور پچھلوں سب کے لئے ایک خوشی کا مذہبی تقریب کا یادگار دن ہو اور تیری طرف سے میری نبوت کا ایک نشان ہو اور اپنی طرف سے ہمیں روزی دے اور تو سب سے بہتر روزی عطا کرنے والا ہے۔

۱۱۵) اللہ نے فرمایا۔ وہ خوان نعمت تو میں نازل کروں گا لیکن جو کوئی اس کے بعد حق سے انکار کرے گا میں اسے ایسا سخت عذاب دوں گا کہ اہل عالم میں سے کسی کو نہ دوں گا۔ چنانچہ وہ خوان اترا تو انہوں نے اس میں سے لالچ کی وجہ سے خلاف ورزی کرتے ہوئے اگلے دن کے لئے بچا کر رکھا۔ اس کی سزا میں صورتیں مسخ ہو کر بندر اور خنزیر بنائے گئے۔

فعال: نُرِیْدُ: اِرَادَۃٌ مصدر ہم چاہتے ہیں، ہماری خواہش ہے مضارع کا صیغہ (جمع متکلم)۔ صَدَقْتَنَا: تو نے ہمیں سچ کہا، صَدَقْتَ سے ماضی کا صیغہ (جمع متکلم)۔ اُرْزُقْنَا: تو ہم کو روزی دے، اُرْزُقْ سے امر کا صیغہ (جمع متکلم)۔

اسماء: رَازِقِیْنَ: روزی دینے والے، رزق دینے والے، [illegible] سے اسم فاعل کا صیغہ

إِنَّكَ أَنتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ﴿١١٦﴾ مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي بِهِ
بیشک تو ہی | بڑا جاننے والا ہے | غیب کی باتوں کو | نہیں کہا میں نے | ان سے | مگر صرف | وہ جس کا تو نے مجھے حکم دیا
بیشک تو غیب کی باتیں جاننے والا ہے میں نے انہیں صرف وہی کہا جو تو نے مجھے حکم دیا

أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا
کہ عبادت کرو | اللہ کی | (جو) میرا رب | اور تمہارا رب ہے | اور میں رہا | نگران | باخبر
کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی' اور میں اس وقت تک ان کا نگران رہا

مَّا دُمْتُ فِيهِمْ ۖ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ ۚ
جب تک رہا میں | ان میں | پھر جب تو نے | مجھے اٹھالیا (تو) | تو ہی تھا | نگران | اُن پر
جب تک ان میں موجود تھا پھر جب تو نے مجھے اُٹھا لیا تو پھر تو ہی اُن کا نگہبان تھا

وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿١١٧﴾ إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۖ وَ
اور تو | ہر ایک چیز سے | خوب باخبر ہے | اگر تو انہیں عذاب دے | تو بیشک وہ | تیرے بندے ہیں اور
اور اے اللہ تعالیٰ تو ہر چیز سے خوب خبردار ہے اگر تو انہیں سزا دے تو وہ تیرے ہی بندے ہیں اور

إِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١١٨﴾ قَالَ اللَّهُ هَٰذَا يَوْمُ
اگر تو معاف کردے | انہیں | تو بیشک تو | بڑا زبردست | حکمت والا ہے | فرمائے گا اللہ | یہی ہے وہ دن
اگر تو ان کو معاف کر دے تو بیشک تو غالب (اور) حکمت والا ہے۔ (اس پر) اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ آج وہ دن ہے

يَنفَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ ۚ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
(کہ) نفع دے گا | سچوں کو | اُن کا سچ | اُن کیلئے | باغات (ہیں) | کہ جاری ہیں | جن کے نیچے | نہریں
جب سچ بولنے والوں کو ان کی سچائی فائدہ دے گی' ان کے لئے باغات ہوں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی

خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١١٩﴾
ہمیشہ رہیں گے | ان میں ہمیشہ ہمیشہ | اللہ اُن سے راضی ہوا | اور وہ اُس سے راضی ہوئے | یہی ہے | بہت بڑی کامیابی
اور وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہیں گے اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوئے اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے

لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا فِيهِنَّ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٢٠﴾
اللہ ہی کیلئے ہے | بادشاہت آسمانوں کی | اور زمین کی | اور جو کچھ ان میں ہے | اور وہ | ہر چیز پر | قادر ہے
آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان جو کچھ ہے سب پر اللہ تعالیٰ کی حکومت ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے

سُورَةُ الْأَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | وَخَمْسٌ وَسِتُّونَ آيَةً وَعِشْرُونَ رُكُوعًا

سورہ انعام جو کہ مکہ میں نازل ہوئی اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | ۱۶۵ آیتیں اور ۲۰ رکوع ہیں
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ
سب تعریف | اللہ ہی کے لئے ہے | وہ جس نے | پیدا کئے | آسمان | اور زمین | اور بنایا
سب تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تاریکیاں

آیت نمبر   آسان تفسیر

(۱۱۶) اور جب قیامت کے روز اللہ عیسیٰؑ سے فرمائے گا کہ اے عیسیٰؑ! کیا عیسائیوں سے تم ہی نے کہا تھا کہ وہ تمہیں اور تمہاری والدہ کو اللہ کے سوا معبود ٹھہرالیں؟ وہ عرض کرے گا۔ اے میرے رب! تیری ذات ہر نقص وعیب سے پاک ہے۔ میں وہ بات کیسے کہہ سکتا ہوں جس کے کہنے کا مجھے کوئی حق نہیں۔ اگر میں نے ایسا کہا ہوتا تو تجھے ضرور ہی معلوم ہوتا کیونکہ تُو میرے دل کی ہر بات جانتا ہے اور میں تیرے جی کی بات نہیں جانتا۔ بلاشک تو ہی سب پوشیدہ باتوں کا جاننے والا ہے۔

(۱۱۷) میں نے تو ان سے وہی بات کہی تھی جس کا تُو نے مجھے حکم دیا تھا کہ صرف اللہ ہی کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا سب کا پروردگار ہے اور جب تک میں ان میں موجود رہا ان کی نگرانی کرتا رہا کہ کوئی کام تیری مرضی کے خلاف نہ کریں لیکن جب تو نے مجھے زندہ اٹھالیا تو تُو ہی ان کا نگران تھا اور تو ہر چیز سے خوب خبردار ہے۔

(۱۱۸) اے اللہ اگر تو انہیں اس بہتان پر عذاب دے تو تُو دے سکتا ہے کیونکہ تو مالک ہے اور وہ تیرے بندے ہیں اور اگر معاف کردے تو تجھے اختیار ہے تیرے ہر کام میں حکمت ہے۔

(۱۱۹) تب اللہ فرمائے گا کہ یہی قیامت کا دن ہے جس میں سچ بولنے والوں کو ان کا سچ بولنا نفع دے گا کہ انہیں اس کے بدلے باغات ملیں گے۔ جن میں ندیاں بہہ رہی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ کے لئے رہیں گے۔ اللہ ان سے خوش اور وہ اس سے خوش ہوں گے اور یہ بڑی بھاری کامیابی ہے۔

(۱۲۰) زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں ہے سب کا حاکم اور اختیار مند اللہ ہی ہے وہ جو چاہے اور جسے چاہے دے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

افعال: اَمَرْتَنِیْ: تو نے مجھے حکم دیا' ماضی کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ دُمْتُ: میں ٹھہرا رہا' دَوَامٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد متکلم)۔ تَوَفَّیْتَنِیْ: تو نے مجھے اٹھالیا' قبض کیا' تَوَفَّیْتَ تَوَفِّیُ سے ماضی کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ مَا دُمْتُ: جب تک میں رہا' ماضی فعل ناقص (واحد متکلم)۔

الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ۬ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ①

اندھیرا | اور روشنی | پھر (بھی) جو لوگ کافر ہیں | اپنے رب کے ساتھ | (اوروں) کو برابر سمجھتے ہیں

اور روشنی بنائی پھر بھی کافر (مخلوق کو) اپنے ربّ کے برابر سمجھ رہے ہیں

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰٓى اَجَلًا ۭ وَ اَجَلٌ

اور وہی ہے | جس نے | پیدا کیا تم کو | مٹی سے | پھر | مقرر کی | ایک مدت | اور | ایک مدت (اور)

وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر تمہارے لئے (زندگی کی) ایک مدت مقرر کر دی اور پھر

مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ② وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ

مقرر ہے | اس کے ہاں | پھر (بھی) تم | شک کر رہے ہو | اور وہی ہے اللہ | آسمانوں میں

اس کے ہاں ایک اور مدت (قیامت کی) بھی مقرر ہے پھر بھی تم شک کرتے ہو اور وہی ایک اللہ تعالیٰ ہے جو آسمانوں

وَفِي الْاَرْضِ ۭ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا

اور زمین میں | وہ جانتا ہے | تمہارا باطن اور | تمہارا ظاہر | اور جانتا ہے | جو کچھ

میں بھی ہے اور زمین میں بھی وہ تمہاری پوشیدہ اور ظاہری سب باتیں جانتا ہے اور تمہارے اعمال کو بھی

تَكْسِبُوْنَ ③ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا

تم کرتے ہو | اور نہیں آتی ان کے پاس | کوئی نشانی | اُن کے رب کی نشانیوں میں سے | مگر | وہ تھے اس سے

جانتا ہے اور ان (کفار) کے پاس جب بھی اللہ تعالیٰ کی کوئی نشانی آتی ہے تو یہ اس سے

مُعْرِضِيْنَ ④ فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۭ فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ

منہ پھیرنے والے | پس انہوں نے جھٹلا دیا | حق کو | جب وہ آیا ان کے پاس | سو جلدی | ان کے پاس آ جائے گی

منہ پھیر لیتے ہیں (اب جو پیغام) حق ان کے پاس آیا تو انہوں نے اسے (بھی) جھٹلا دیا پس عنقریب انہیں اس چیز کی

اَنْۢبٰۗؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ⑤ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا

خبر (حقیقت) | اُس کی جس کی وہ | ہنسی اُڑایا کرتے تھے | کیا نہیں | دیکھا انہوں نے | کتنی | ہلاک کر دیں ہم نے

حقیقت معلوم ہو جائے گی جس کا وہ مذاق اُڑایا کرتے تھے۔ کیا وہ دیکھتے نہیں کہ ان سے پہلے ہم کتنی

مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ

ان سے پہلے | قومیں | جن کو ہم نے طاقت دی تھی | زمین میں | جو | ابھی تک ہم نے نہیں دی

قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں جن کو ہم نے زمین میں وہ اقتدار دیا تھا جو تمہیں نہیں دیا

لَّكُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَاۗءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا ۠ وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ

تم کو | اور برسائی ہم نے | آسمان سے | اُن پر | موسلا دھار بارش | اور کر دیں ہم نے | نہریں

اور ہم نے ان پر آسمان سے خوب بارشیں برسائیں اور ان کے قدموں کے نیچے

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا

جاری | اُن کے نیچے (قدموں میں) | پھر ہم نے ہلاک کر دیا انہیں | اُن کے گناہوں کی وجہ سے | اور پیدا کر دیں ہم نے

ہم نے نہریں جاری کیں پھر ہم نے ان کو ان کے گناہوں کی وجہ سے ہلاک کر دیا اور ہم نے

سورۂ انعام

انعام عربی میں چوپایوں (مویشیوں) کو کہتے ہیں چونکہ اس سورت میں حلال جانوروں کا حکم ہے اس لئے یہ سورت اس نام سے موسوم فرمائی۔

(۱) سب تعریفیں (کہ وہ ازلی' ابدی' حی' قیّوم' مالک' خالق' رازق' نافع' سمیع' بصیر' علیم' قدیر ہے وغیرہ) اللہ ہی کے لئے زیبا ہیں جو آسمان و زمین اور اندھیرے اور روشنی کا پیدا کرنے والا ہے مگر جو لوگ دین حق کے منکر ہیں وہ اس کی مخلوقات میں سے اوروں کو اس کی ذات وصفات وعبادت میں اس کا برابر و شریک ٹھہراتے ہیں۔

(۲) اللہ وہی ہے جس نے انسان کو مٹی سے پیدا کرکے ہر ایک کی موت کا وقت مقرر فرمایا اور سارے عالم کی قیامتِ کبریٰ کا وقت بھی اللہ کے ہاں مقرر ہے پھر بھی تم اس کے متعلق شک کرتے ہو۔

(۳) اور وہی ایک اللہ آسمانوں اور زمین کا مالک اور معبود برحق ہے جو تمہارے ظاہر و باطن اور ہر قول وفعل کو جانتا ہے۔

(۴) ان مشرکین کے پاس قدرت الٰہی کے نشانوں میں سے اگر کوئی نشان آتا ہے تو وہ اس سے منہ موڑتے ہیں اور کچھ عبرت حاصل نہیں کرتے۔

(۵) اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ان اہل مکہ کے پاس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی سچی کتاب (قرآن) لے کر آئے تو انہوں نے اس کو جھوٹا کہا اور اس کا مذاق اڑایا' سو عنقریب **بدر و احزاب** وغیرہ غزوات میں ان پر عذابِ الٰہی آجانے سے حق کو جھٹلانے اور اس کی ہنسی اڑانے کی حقیقت روشن ہوجائے گی۔

مِنۢ بَعۡدِهِمۡ قَرۡنًا اٰخَرِيۡنَ ۝۶ وَلَوۡ نَزَّلۡنَا عَلَيۡكَ كِتٰبًا

ان کے بعد | دوسری قومیں | اور اگر ہم نازل کرتے | آپ پر | (سالم) کتاب

ان کے بعد دوسری قوموں کو پیدا کر دیا اور اگر ہم آپ پر کاغذ پر لکھی ہوئی

فِيۡ قِرۡطَاسٍ فَلَمَسُوۡهُ بِاَيۡدِيۡهِمۡ لَقَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اِنۡ هٰذَاۤ

(لکھی ہوئی) کاغذ پر | اور وہ اُسے چھو لیتے | اپنے ہاتھوں سے | تب بھی کہہ دیتے | جو لوگ | کافر ہیں | کہ نہیں ہے یہ

ایک کتاب نازل کرتے اور وہ اُسے اپنے ہاتھوں سے چھو بھی لیتے تو بھی کافر لوگ یہی کہتے کہ

اِلَّا سِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ ۝۷ وَقَالُوۡا لَوۡلَاۤ اُنۡزِلَ عَلَيۡهِ مَلَكٌ

مگر جادو | کھلا | اور وہ کہتے ہیں | کہ کیوں نہیں اُترا | اس پر | فرشتہ (اصلی صورت میں)

یہ تو کھلا جادو ہے اور ان لوگوں نے کہا کہ اس (نبیؐ) پر کوئی فرشتہ کیوں نہیں اُتارا گیا

وَلَوۡ اَنۡزَلۡنَا مَلَكًا لَّقُضِىَ الۡاَمۡرُ ثُمَّ لَا يُنۡظَرُوۡنَ ۝۸ وَلَوۡ جَعَلۡنٰهُ

اور اگر ہم نازل کرتے | (کوئی) فرشتہ | تو طے ہی ہو جاتا | سارا معاملہ | پھر نہ مہلت دی جاتی انہیں | اور اگر ہم اُسے بناتے

اور اگر ہم نے فرشتہ اُتار دیا ہوتا اور (یہ انکار کر دیتے) تو قصہ ہی ختم ہو جاتا اور پھر انہیں کوئی مہلت نہ ملتی اور اگر ہم

مَلَكًا لَّجَعَلۡنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسۡنَا عَلَيۡهِمۡ مَّا

فرشتہ | تو ہم اُسے بناتے | آدمی (کی صورت میں) | اور البتہ ہم شبہ ڈالتے | اُن پر | (وہی)

فرشتہ کو پیغمبر بناتے تو اُسے بھی انسان (ہی کی صورت میں) بھیجتے اور انہیں اسی شبہ میں مبتلا کر دیتے

يَلۡبِسُوۡنَ ۝۹ وَلَقَدِ اسۡتُهۡزِئَ بِرُسُلٍ مِّنۡ قَبۡلِكَ فَحَاقَ

جو شبہ وہ (اب) کر رہے ہیں | اور یقیناً ہنسی اُڑائی گئی | رسولوں کی | آپ سے پہلے | تو نازل ہوا

جس میں وہ اب پڑے ہیں اور بے شک آپ سے پہلے بھی رسولوں کا مذاق اُڑایا گیا تو جن

بِالَّذِيۡنَ سَخِرُوۡا مِنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ۝۱۰

اُن لوگوں پر جنہوں نے | مذاق کیا تھا | اُن (نبیوں) سے | وہی (عذاب) | جس کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے

لوگوں نے اُن کا مذاق اُڑایا تھا اُن پر وہی عذاب مسلّط ہوا جس کا وہ مذاق اُڑاتے تھے

قُلۡ سِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ ثُمَّ انْظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ

کہہ دیجئے | سیر کرو | زمین میں | پھر | دیکھو | کیسا ہوا | انجام

آپ کہہ دیجئے کہ (اے لوگو!) زمین میں گھومو پھرو (اور) پھر دیکھو کہ (حق کو) جھٹلانے والوں

الۡمُكَذِّبِيۡنَ ۝۱۱ قُلْ لِّمَنۡ مَّا فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ قُلْ

(حق کو) جھٹلانے والوں کا | پوچھیے | کس کا ہے | جو کچھ | آسمانوں میں | اور زمین (میں ہے)؟ | کہہ دیجئے

کا کیا انجام ہوا آپ کہہ دیجئے کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ کس کا ہے؟ (آپ خود) کہہ دیجئے کہ

لِّلّٰهِ ؕ كَتَبَ عَلٰى نَفۡسِهِ الرَّحۡمَةَ ؕ لَيَجۡمَعَنَّكُمۡ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ

اللہ (ہی) کا ہے | (جس نے) لازم کر لی ہے اپنے اوپر | رحمت | وہ ضرور ہی جمع کرے گا تمہیں | قیامت کے دن

اللہ تعالیٰ کا ہے اُس نے رحمت فرمانا خود پر لازم کر لیا ہے وہ تمہیں ضرور قیامت کے دن جمع کرے گا

آسان تفسیر

کیا انہیں معلوم نہیں کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی ایسی قوموں (عاد و ثمود وغیرہ) کو ہلاک کر دیا جنہیں ہم نے دنیا میں اتنی طاقت بخشی تھی کہ ابھی تک وہ تم کفار مکہ کو بھی نہیں دی اور انہیں وہ خوشحالی دی کہ اوپر سے تو زوردار بارش برسائی اور نیچے سے نہریں جاری کر دیں پھر ان کے جرموں کے سبب سے انہیں ہلاک کر کے ان کی جگہ اور قومیں پیدا کر دیں۔ (حق کو جھٹلانے اور اس کا مذاق اڑانے والوں کا یہی انجام ہوا کرتا ہے)۔

اور اگر ہم آپؐ پر تھوڑا تھوڑا قرآن نازل کرنے کی بجائے یک مشت کاغذ میں لکھی ہوئی کامل، مکمل کتاب نازل کرتے جیسا کہ عبداللہ بن ابی امیہ مخزومی اور اس کے ساتھیوں نے سوال کیا ہے تاکہ وہ اپنے ہاتھوں سے چھو کر اسے آسمانی کتاب مان لیتے تب بھی جو منکر ہیں وہ یہی کہتے کہ یہ تو ایک کھلا ہوا جادو ہے۔

اور وہ عبداللہ بن ابی امیہ مخزومی وغیرہ کفار کہتے ہیں کہ اگر محمد سچا رسول ہے تو کیوں اس پر آسمان سے فرشتہ نازل ہو کر اس کی تصدیق نہیں کرتا؟ حالانکہ اگر ہم فرشتہ نازل کرتے اور وہ پھر بھی نہ مانتے جیسا کہ ان کی عادت ہے تو ان پر اسی وقت سخت عذاب نازل کر کے تباہ و برباد کر دیا جاتا اور سارا معاملہ ختم ہو جاتا۔

اور اگر ہم فرشتہ کو پیغمبر بنا کر بھیجتے جیسا کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول انسان نہیں بلکہ فرشتہ ہونا چاہئے تو ہم اس (فرشتہ) کو بھی آدمی ہی کی صورت میں بھیجتے اور وہ کفار اس کے رسول ہونے میں بھی وہی شک کرتے، جو اَب کر رہے ہیں۔

اور ان کے مذاق اڑانے سے آپؐ کو غمگین نہ ہونا چاہئے کیونکہ آپ سے پہلے کئی ایک نبیوں کا مذاق اڑایا گیا اور حق کی تکذیب کرنے والوں پر جس عذاب کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے بالآخر وہی آ پڑا اور وہ تباہ ہو گئے۔

آپؐ ان سے کہہ دیجئے کہ زمین میں سیر کر کے حق کی تکذیب کرنے والوں کے حالات میں غور کرو تو معلوم ہو جائے گا کہ ان کا کیسا برا انجام ہوا۔ قدیم اقوام کے آثار کا مطالعہ عبرت کی نگاہ سے کرنا چاہئے۔

اُسْتُهْزِئَ: اس سے تمسخر کیا گیا، اِسْتِهْزَاءٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ⑫

نہیں | کوئی شک | جس (کے آنے) میں | جنہوں نے | نقصان میں رکھا | اپنے آپ کو | پس وہی | ایمان نہیں لاتے

جس کے آنے میں کوئی شک نہیں اور جن لوگوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈال رکھا ہے وہ ایمان لانے والے نہیں

وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۭ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ⑬

اور اسی کا ہے | جو کچھ بستا ہے | رات اور دن میں | اور وہی | سب کچھ سنتا | جانتا ہے

اور اسی (اللہ تعالیٰ) کی ملکیت ہے جو (مخلوق) رات اور دن میں بستی ہے اور وہ سننے والا (اور) جاننے والا ہے

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

کہہ دیجئے | کیا بغیر | اللہ کے | میں بناؤں | کوئی کارساز | جبکہ وہ پیدا کرنے والا ہے | آسمانوں | اور زمین کا

آپ کہہ دیجئے کہ کیا میں اس اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی اور کو اپنا کارساز بناؤں جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے

وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ۭ قُلْ اِنِّىْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ

اور وہی | (سب کو) کھلاتا ہے | اور اسے کوئی نہیں کھلاتا | کہہ دیجئے | مجھے تو حکم ہے | کہ میں ہو جاؤں | سب سے پہلے

اور وہ سب کو روزی دیتا ہے اور اس کو کوئی روزی نہیں دیتا آپ کہہ دیجئے کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ میں سب سے پہلے

مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ⑭ قُلْ اِنِّىْٓ اَخَافُ

اسلام لانے والے | اور | یہ کہ تو نہ ہو | شرک کرنے والوں میں سے | کہہ دیجئے بیشک میں | ڈرتا ہوں

فرمانبردار بنوں اور (مجھے حکم ہے کہ) تم مشرکوں میں سے نہ ہونا آپ کہہ دیجئے کہ اگر میں اپنے

اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ⑮ مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ

اگر میں نافرمانی کروں | اپنے رب کی | ایک بڑے دن کے عذاب سے | جس پر سے وہ ٹال دیا جائے

رب کی نافرمانی کروں تو مجھے ایک بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے۔ جس کسی سے اس دن کا عذاب

يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ۭ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ⑯ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ

اس دن | سو اس پر تو اس نے رحم ہی کر دیا | اور یہی ہے | کامیابی | کھلی | اور اگر پہنچائے تمہیں

ٹل گیا تو اس پر اللہ تعالیٰ نے بڑا رحم کیا اور یہ بڑی کامیابی ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ تمہیں

اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۭ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ

اللہ | (کوئی) تکلیف | تو نہیں | (کوئی) دور کرنے والا | اس کو | اس کے سوا | اور اگر وہ پہنچائے تمہیں

کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کو دور کرنے والا اس کے سوا کوئی نہیں اور اگر وہ تجھے

بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ⑰ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ۭ

(کوئی) بھلائی | تو وہ | ہر چیز پر | قادر ہے | اور وہی | غالب ہے | اپنے بندوں پر

بھلائی پہنچائے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور وہی ہے جو اپنے بندوں پر غالب ہے

وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ⑱ قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ۭ

اور وہی ہے | بڑا حکمت والا | خبردار ہے | پوچھئے | کون سی چیز | سب سے بڑی ہے | شہادت میں؟

اور وہی حکمت والا اور خبردار ہے آپ پوچھئے کہ کس کی گواہی سب سے بڑی اور معتبر ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۲) ان کفار سے پوچھئے کہ جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے اس کا حقیقی مالک کون ہے؟ پھر آپ کہہ دیجئے اللہ ہی سب کا مالک ہے وہ مجرموں کو پوری سزا دے سکتا ہے مگر وہ عام رحمت کی وجہ سے جلدی ان کو نہیں پکڑتا۔ ہاں قیامت کے روز جس کا آنا یقینی ہے تم سب کو جمع کر کے اعمال کی جزا سزا دے گا اور جو لوگ جان بوجھ کر خود خسارہ میں رہنا چاہتے ہیں وہی اس پر ایمان نہیں لاتے۔

(۱۳) ان سب چیزوں اور مخلوقات پر جو رات اور دن میں زندگی گزارتی ہیں اسی کی حکومت ہے اور وہی سب کچھ سنتا جانتا ہے۔

(۱۴) ان مشرکین سے آپ کہہ دیجئے کہ کیا میں تمہارے کہنے سے، اللہ کے سوا جو زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے سب کو روزی دینے والا اور کسی کا محتاج نہیں کسی اور کو اپنا مددگار بنالوں؟ یہ نہیں ہوسکتا۔ مجھے تو حکم ہے کہ سب سے اول میں خود ہی مسلمان ہوں اور کسی کو اس اللہ کا شریک نہ بناؤں۔

(۱۵) کہہ دیجئے۔ اگر میں اس کی نافرمانی کروں۔ تو مجھے قیامت کے ہولناک دن میں سخت عذاب کا ڈر ہے۔

(۱۶) قیامت کے روز جس پر سے وہ عذاب ٹل جائے تو اس پر اللہ کا رحم ہوا۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

(۱۷) بندے پر اگر کوئی مصیبت آجائے تو اللہ کے سوا کوئی اسے دُور کرنے والا نہیں اور اگر وہ کسی کو آرام دے تو اسے ہر طرح کی قدرت حاصل ہے۔

(۱۸) اور وہی اپنے بندوں پر غالب ہے جس سے جیسا چاہے سلوک کرسکتا ہے اور وہ جو بھی کرے۔ اس میں ضرور کوئی حکمت ہے اور وہ ہر چیز سے خوب واقف ہے۔

افعال: اَتَّخِذُ: میں بناؤں، اختیار کروں، اِتِّخَاذٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔ اُمِرْتُ: مجھے حکم دیا گیا ہے، اَمْرٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ (واحد متکلم)۔

اسماء: فَاطِرِ: فَطْرٌ مصدر...... عدم سے وجود میں لانے والا، نیست سے ہست میں پیدا کرنے والا اسم فاعل۔ کَاشِفٌ: کھولنے والا، کسی ضرر کو دور کرنے والا ظاہر کرنا، اسم فاعل مفرد مذکر۔

قُلِ اللّٰهُ شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَاُوْحِيَ اِلَيَّ

کہہ دیجئے | اللہ (ہی) | گواہ ہے | میرے درمیان | اور تمہارے درمیان | اور وحی کیا گیا ہے | میری طرف

(آپ خود) کہہ دیجئے کہ اللہ میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے اور میرے اوپر یہ قرآن نازل

هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ

یہ قرآن | تاکہ میں ڈراؤں تمہیں | اُس کے ذریعہ سے | اور جس تک یہ پہنچے | کیا تم گواہی دیتے ہو

ہوا ہے کہ اس کے ذریعے تمہیں بھی (عذاب سے) ڈراؤں اور جن تک یہ پہنچے کیا تم یہ گواہی دیتے ہو

اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى قُلْ لَّآ اَشْهَدُ قُلْ اِنَّمَا هُوَ

کہ | اللہ کے ساتھ | کوئی معبود | اور (بھی) ہیں؟ | کہہ دیجئے | میں تو یہ گواہی نہ دوں گا | کہہ دیجئے | وہی

کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور معبود بھی (موجود) ہیں آپ کہہ دیجئے کہ میں ایسی گواہی نہیں دیتا کہہ دیجئے کہ بس وہی

اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹﴾ اَلَّذِيْنَ

معبود ہے | ایک | اور بیشک میں | بیزار ہوں | اُن سے جنہیں | تم شریک ٹھہراتے ہو | وہ (لوگ)

ایک معبود ہے اور میں ان چیزوں سے بیزار ہوں جنہیں تم (اللہ کے ساتھ) شریک کرتے ہو وہ لوگ

اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ

جنہیں ہم نے دی تھی | کتاب | وہ اس (رسول) کو پہچانتے ہیں | جیسا کہ وہ پہچانتے ہیں | اپنے بیٹوں کو

جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ اس (نبیؐ) کو اس طرح جانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔

اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ

وہ جنہوں نے | نقصان میں رکھا | اپنے آپ کو | پس وہی (تو) | ایمان نہیں لاتے | اور کون | سب سے بڑا ظالم ہے

مگر جن لوگوں نے خود کو خسارے میں ڈال رکھا ہے وہ ایمان نہیں لائیں گے اور اس سے بڑا ظالم

مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ

اس شخص سے جو | باندھے | اللہ پر | بہتان | یا جھٹلائے | اُس کی آیتیں | بلاشبہ | فلاح نہیں پاتے

کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھے یا اُس کی آیتوں کو جھٹلائے بے شک ظالم کامیاب

الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ

ظالم (لوگ) | اور جس دن | ہم جمع کریں گے انہیں | سب (کو) | پھر | ہم کہیں گے | ان سے (جنہوں نے)

نہیں ہوتے جس دن ہم اُن سب کو اکٹھا کر کے لائیں گے اور پھر مشرکوں

اَشْرَكُوْٓا اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۲۲﴾ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ

شرک کیا تھا | کہ کہاں ہیں | تمہارے شریک | جنہیں | تم (اللہ کے شریک) سمجھتے تھے | پھر نہ رہے گا

کہیں گے کہ کہاں ہیں تمہارے وہ شریک جن کا تم دعویٰ کرتے تھے پھر ان کے پاس کوئی

فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ﴿۲۳﴾

اُن کا (کوئی اور) بہانہ | سوائے (اسکے) | کہ وہ کہیں گے | قسم ہے اللہ کی | جو ہمارا رب ہے | نہ تھے ہم | شرک کرنے والے

عذر نہ ہوگا صرف یہی (جھوٹ) کہیں گے کہ قسم ہے اپنے رب کی ہم ہرگز مشرک نہ تھے

آیت نمبر | آسان تفسیر

(۱۹) ان سے پوچھئے کہ اللہ سے بڑھ کر کس کی شہادت اعتبار کے قابل ہے۔ میرے اور تمہارے درمیان میری اس بات پر اللہ گواہ ہے کہ یہ قرآن میری طرف بذریعہ وحی نازل کیا گیا ہے تا کہ میں اس کے ذریعہ سے تمہیں اور ان سب کو جن تک یہ قرآن پہنچے' شرک سے ڈراؤں اور توحید کا سبق دوں۔ کیا تم یہ کہتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی اور بھی معبود ہیں؟ میں تو ایسا ہرگز نہیں کہتا۔ وہ تو بس ایک ہی معبود ہے اور تم جو اس کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہو۔ میں اس سے بیزار ہوں۔

(۲۰) اہل کتاب اپنی کتابوں کی شہادت کی بنیاد پر آخری رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی اچھی طرح پہچانتے ہیں جیسے وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ اس پر تو وہی بدبخت ایمان نہیں لاتے جو خود خسارہ میں رہنا چاہتے ہیں۔

(۲۱) اور جو کوئی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر کے اللہ پر بہتان باندھے یا جو کوئی اس کے سچے رسول پر نازل شدہ آیتوں کو جھوٹا کہے اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے؟ اور بلاشبہ ایسے ظالموں کو کبھی فلاح نہیں ملتی۔

(۲۲) اور قیامت کے روز جب ہم (اللہ) سب کو جوابدہی کے لئے اپنے حضور میں جمع کر کے مشرکین سے کہیں گے کہ کہاں ہیں تمہارے وہ جھوٹے معبود جنہیں تم ہمارے شریک سمجھتے تھے؟

(۲۳) اور سوائے اس کے انہیں اور کوئی جھوٹا بہانہ نہ ملے گا کہ وہ کہیں گے اللہ کی قسم ہم تو دنیا میں مشرک نہ تھے۔

افعال: اُوْحِیَ: وحی کی گئی' حکم بھیجا گیا' اِیْحَاءٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ بَلَغَ: وہ پہنچا' بُلُوْغٌ اور بَلَاغٌ سے معنی انتہائی مقصد تک پہنچنے کے آتے ہیں' ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ اَشْهَدُ: میں گواہی دیتا ہوں' دوں گا' شَهَادَةٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔ نَحْشُرُ: حَشْرٌ مصدر ہم اکٹھا کریں گے' جمع کریں گے' مضارع کا صیغہ (جمع متکلم)۔ تَزْعُمُوْنَ: تم دعویٰ کرتے ہو' زَعْمٌ سے معنی کسی بات کا دعویٰ کرنا' مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: فِتْنَتُهُمْ: ان کا عذر' چال۔

انْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا

دیکھئے | کیسا | وہ جھوٹ بولیں گے | اپنے اوپر | اور جاتی رہیں گی | اُن سے | وہ (باتیں) جو کہ وہ

دیکھو کیسے وہ اپنے بارے میں جھوٹ بول رہے ہیں اور اس وقت وہ سب جھوٹ ان سے کھو جائے گا جو وہ

يَفْتَرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا

گھڑتے تھے | اور (بعض) اُن میں سے وہ ہیں | جو کان لگاتے ہیں | آپ کی طرف | اور ہم نے ڈال دیئے ہیں

تراشا کرتے تھے اور ان میں سے بعض وہ ہیں جو (بظاہر) آپؐ کی بات غور سے سنتے ہیں جب کہ ہم نے ان کے

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِنْ

اُن کے دلوں پر | پردے | کہ اُسے سمجھ ہی (نہ) سکیں | اور ان کے کانوں میں | بھاری پن (ہے) | اور اگر

دلوں پر پردے ڈال رکھے ہیں تاکہ یہ سمجھ ہی نہ سکیں اور اُن کے کان بھاری (بہرے) ہیں اور اگر

يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ

وہ دیکھ لیں | سب معجزے | تو ایمان نہ لائیں گے اُس پر | یہاں تک کہ | جب آئیں تمہارے پاس | جھگڑا کرنے کو تم سے

یہ تمام نشانیاں دیکھ لیں پھر بھی ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ جب آپؐ کے پاس آتے ہیں تو آپ سے جھگڑنے لگتے ہیں

يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٥﴾ وَهُمْ

تو کہیں گے | وہ لوگ جو | کافر ہیں | کہ نہیں یہ (کچھ اور) | مگر صرف | کہانیاں (ہیں) | گزشتہ لوگوں کی | اور وہ

وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا' کہتے ہیں کہ یہ تو صرف گزرے ہوئے لوگوں کے قصے ہیں۔ یہ لوگ

يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ

روکتے ہیں (لوگوں کو) | اس سے | اور (خود بھی) دور رہتے ہیں | اس سے | اور وہ نہیں ہلاک کرتے | مگر صرف اپنے آپ کو

اس سے اوروں کو بھی منع کرتے ہیں اور خود بھی دُور رہتے ہیں اور یہ صرف اپنی ہی جانوں کو برباد کر رہے ہیں

وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَي النَّارِ فَقَالُوْا

اور | وہ نہیں سمجھتے | اور کاش آپ دیکھیں | جب وہ کھڑے کئے جائیں گے | آگ پر | تو وہ کہیں گے

لیکن اس کا شعور نہیں رکھتے اور (اے نبیؐ) اگر آپ انہیں اس وقت دیکھیں جب انہیں جہنم کے کنارے کھڑا کیا جائے گا تو وہ کہیں گے

يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ

کیا ہی اچھا ہوتا کہ | ہم لوٹائے جائیں (دنیا میں) | اور نہ جھٹلائیں ہم | اپنے رب کی آیتوں کو | اور ہم ہو جائیں

کاش ہم کو واپس (دنیا میں) بھیج دیا جائے اور ہم اپنے رب کی آیتوں کو نہ جھٹلائیں اور ہم ایمان

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٧﴾ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ۭ

ایمان والوں میں سے | بلکہ | ظاہر ہو گیا | اُن پر | جو | وہ چھپاتے تھے | اس سے پہلے

والوں میں سے ہو جائیں درحقیقت ان کے سامنے وہ چیز ظاہر ہو گئی جس کو پہلے یہ چھپاتے تھے

وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿٢٨﴾

اور اگر وہ واپس لوٹائے جائیں | تو ضرور پھر وہی کریں | جس سے وہ منع کئے گئے تھے | اور بیشک وہ | جھوٹے ہیں

اور اگر انہیں دوبارہ (دنیا میں) لوٹا دیا جائے تو ضرور پھر وہی کچھ کریں گے جس سے انہیں روکا گیا تھا اور یقیناً یہ جھوٹے ہیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۴) دیکھو تو سہی کہ باوجود کٹر مشرک ہونے کے وہ اپنے اوپر کیسا جھوٹ بولیں گے کہ ہم تو دنیا میں مشرک نہ تھے لیکن اس وقت ان کی سب افترا پردازیاں باقی نہ رہیں گی۔

(۲۵) اے رسولؐ! ان مشرکین میں سے بعض تو ایسے ہیں کہ آپؐ کی باتیں سنتے رہتے ہیں مگر ان کے شرک کی وجہ سے ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں کہ آپؐ کی بات کی حقیقت کو سمجھ ہی نہ سکیں اور ان کے کانوں میں ڈاٹ لگا دی ہیں کہ گویا اسے سن ہی نہ سکیں اور وہ ایسے ضدی ہیں کہ سارے جہان کے معجزے دیکھ لیں تو بھی ایمان نہ لائیں۔ حتیٰ کہ جب وہ آپؐ کے پاس جھگڑنے آتے ہیں تو کافر لوگ کہتے ہیں کہ اس قرآن میں تو سوائے اگلے لوگوں کی کہانیوں کے اور کچھ بھی نہیں۔

(۲۶) وہ دوسروں کو بھی قرآن سننے سے روکتے ہیں اور خود بھی اس سے نظر بچا کر چلے جاتے ہیں۔ اس سے وہ خود اپنی ہی ہلاکت کا سامان کر رہے ہیں مگر اس بات کو وہ سمجھتے نہیں۔

(۲۷) اور کاش آپؐ روز قیامت کے اس منظر کو دیکھتے جبکہ وہ دوزخ پر کھڑے کئے جائیں گے اور بڑی حسرت سے کہیں گے کیا ہی اچھا ہو کہ ہم دنیا میں واپس بھیج دیئے جائیں اور اپنے رب کی آیتوں کو نہ جھٹلائیں اور پکے ایماندار ہو جائیں۔

(۲۸) ان کی یہ تمنا کچھ ایمان کی سچے پیار کی وجہ سے نہ ہوگی بلکہ دنیا میں جو بُرے اعمال وہ چھپ چھپ کر کیا کرتے تھے چونکہ وہ دردناک عذاب کی صورت میں ظاہر ہو گئے تو اس سے جان بچانے کو دنیا میں واپس جانے کی آرزو کرنے لگیں گے اور بالفرض وہ دنیا میں بھیجے بھی جائیں تو پھر وہی کام کریں گے جن سے انہیں منع کیا گیا تھا۔ اور ان کے جھوٹا ہونے میں کوئی شک نہیں۔

افعال: يَنْئَوْنَ: نَأْيٌ مصدر وہ دور رہتے ہیں، مضارع کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: وَقْرًا: ثقل، بوجھ، گرانی، بہرہ پن اسم مصدر۔

وَقَالُوٓا إِنۡ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنۡيَا وَمَا نَحۡنُ بِمَبۡعُوثِينَ ﴿٢٩﴾

اور کہتے ہیں | نہیں ہے (کچھ اور) | مگر صرف | (یہی) ہماری دنیا کی زندگی | اور ہم نہیں | اُٹھائے جائیں گے

اور انہوں نے کہا کہ زندگی تو صرف یہی دُنیا کی زندگی ہے اور ہم دوبارہ زندہ نہیں کئے جائیں گے

وَلَوۡ تَرَىٰٓ إِذۡ وُقِفُوا عَلَىٰ رَبِّهِمۡۚ قَالَ أَلَيۡسَ هَٰذَا

اور کاش | آپ دیکھیں | جب کھڑے کئے جائیں گے | اپنے رب کے سامنے | (تو) فرمائے گا | کیا یہ نہیں ہے

اور کاش آپ دیکھیں جس وقت انہیں اپنے رب کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا یہ (جی اُٹھنا)

بِالۡحَقِّۚ قَالُوا بَلَىٰ وَرَبِّنَاۚ قَالَ فَذُوقُوا الۡعَذَابَ بِمَا

سچ | وہ کہیں گے | کیوں نہیں | قسم ہے اپنے رب کی | وہ فرمائے گا | تو چکھو | یہ عذاب | اس لئے کہ

سچ نہیں؟ کہیں گے کیوں نہیں ہمارے رب کی قسم۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اپنے کفر (کی سزا) میں اب

كُنتُمۡ تَكۡفُرُونَ ﴿٣٠﴾ قَدۡ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَآءِ اللَّهِۖ

تم انکار کرتے تھے | بیشک نقصان میں رہے | وہ لوگ جنہوں نے | جھٹلایا | اللہ کی ملاقات کو

عذاب کا مزہ چکھو۔ بے شک نقصان میں رہے وہ لوگ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو جھٹلایا،

حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَتۡهُمُ السَّاعَةُ بَغۡتَةً قَالُوا يَٰحَسۡرَتَنَا عَلَىٰ مَا

یہاں تک کہ | جب آ پہنچے اُن پر | (قیامت کی) گھڑی | اچانک | تو وہ کہیں گے | افسوس ہے | اُس پر جو

یہاں تک کہ جب ان کے پاس قیامت اچانک آ پہنچے گی تو کہیں گے ہائے افسوس ہے ہماری اس

فَرَّطۡنَا فِيهَا وَهُمۡ يَحۡمِلُونَ أَوۡزَارَهُمۡ عَلَىٰ ظُهُورِهِمۡۚ

ہم نے کوتاہی کی | اس (کے بارے) میں | اور وہ | اُٹھائے ہوں گے | اپنے بوجھ | اوپر | اپنی پیٹھوں کے

کوتاہی پر، جو ہم نے اس بارے میں کی، اور وہ اپنے (گناہوں کے) بوجھ اپنی پیٹھوں پر اُٹھائے ہوئے ہوں گے

أَلَا سَآءَ مَا يَزِرُونَ ﴿٣١﴾ وَمَا الۡحَيَوٰةُ الدُّنۡيَآ إِلَّا لَعِبٌ وَ

سنو | بُرا ہے | وہ جو | (بوجھ) اُٹھائے ہوں گے | اور نہیں ہے | زندگی دُنیا کی | مگر صرف | کھیل | اور

سُنو! وہ بہت بُرا بوجھ اٹھائے ہوں گے۔ اور دنیا کی زندگی تو محض ایک کھیل

لَهۡوٌۖ وَلَلدَّارُ الۡأٓخِرَةُ خَيۡرٌ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَۗ أَفَلَا تَعۡقِلُونَ ﴿٣٢﴾

جی بہلانا | اور البتہ آخرت کا گھر | بہتر ہے | اُن کے لئے | جو پرہیزگار ہیں | پس کیا عقل نہیں رکھتے

تماشہ ہے البتہ آخرت کا گھر ان لوگوں کے لئے بہت بہتر ہے جو متقی ہیں، کیا تم عقل نہیں رکھتے

قَدۡ نَعۡلَمُ إِنَّهُۥ لَيَحۡزُنُكَ الَّذِي يَقُولُونَۖ فَإِنَّهُمۡ لَا يُكَذِّبُونَكَ

بیشک ہم جانتے ہیں | کہ (ضرور) غمگین کرے گی آپ کو | وہ بات (جو) | وہ کہتے ہیں | پس بیشک وہ | نہیں جھٹلاتے آپ کو

ہم جانتے ہیں اے نبیؐ! کہ آپ کو وہ باتیں غمگین کرتی ہیں جو یہ کہتے ہیں، پس درحقیقت یہ تمہاری تکذیب نہیں کرتے

وَلَٰكِنَّ الظَّٰلِمِينَ بِـَٔايَٰتِ اللَّهِ يَجۡحَدُونَ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدۡ كُذِّبَتۡ رُسُلٌ

بلکہ (وہ) ظالم (تو) | اللہ کی آیتوں کا | انکار کرتے ہیں | اور جھٹلائے جا چکے ہیں | اور رسول (بھی)

بلکہ یہ ظالم لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں اور بلاشبہ آپؐ سے پہلے بھی رسولوں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۹) اور وہ منکرین کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جانا اور اعمال کی جزا و سزا سب غلط ہے زندگی تو صرف یہی دنیا کی ہے۔

(۳۰) اور کاش! آپ وہ نظارہ دیکھ لیں جبکہ یہ منکرین حق' اللہ کے سامنے جوابدہی کے لئے کھڑے کئے جائیں گے اور اللہ فرمائے گا کہ کیا یہ قیامت سچ نہیں؟ تو وہ رب کی قسم کھا کر اس کے سچ ہونے کا اقرار کریں گے اور پھر حکم ہوگا کہ اب اقرار بے کار ہے اپنے انکار کے بدلے عذاب کا مزہ چکھو۔

(۳۱) بلاشبہ وہ لوگ سخت نقصان میں رہے' جو قیامت کے آنے اور اس میں اللہ کے سامنے جوابدہی کے لئے حاضر ہونے کا انکار کرتے رہے۔ یہاں تک کہ جب وہ قیامت کی گھڑی ان پر اچانک آ جائے گی تو وہ اپنی اس کوتاہی پر جو انہوں نے دنیا میں قیامت کے بارے میں کی تھی سخت افسوس کریں گے اور اپنی پیٹھوں پر گناہوں کے بوجھ اٹھائے ہوں گے اور جو بوجھ وہ اٹھائے ہوں گے بہت ہی برا ہے۔

(۳۲) دنیا کی زندگی تو محض کھیل اور تماشہ ہے جو جلد گزر جانے والی ہے اور آخرت کا بہتر گھر تو ہے۔ اے منکرو کیا تم اتنی بھی عقل نہیں رکھتے۔

(۳۳) اے نبیؐ! ہمیں معلوم ہے کہ ان کفار کے جھٹلانے اور منہ موڑنے سے آپؐ کو رنج ہوتا ہے مگر آپ تسلی رکھیں کہ وہ ظالم آپؐ کو نہیں جھٹلا رہے ہیں آپؐ کی صداقت کے تو وہ خود گواہ ہیں اور آپؐ کو "صادق" کے لقب سے پکارتے ہیں بلکہ یہ اللہ کی آیات کا انکار کر رہے ہیں سو اللہ خود ان سے حساب لے گا۔

افعال: مَا فَرَّطْنَا: تَفْرِيطٌ مصدر...... ہم نے کمی کوتاہی نہیں کی' ہم نے کسی چیز کو نہیں چھوڑا' تقصیر نہیں کی ہم نے' ماضی معروف منفی (جمع متکلم)۔ يَزِرُوْنَ: وِزْرٌ مصدر' وہ بوجھ اٹھائیں گے' اپنے اوپر لادیں گے' مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: مَبْعُوْثِيْنَ: اٹھائے جانے والے' دوبارہ زندہ کئے جانے والے' اسم مفعول۔

مِنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰٓى اَتٰهُمْ

آپ سے پہلے | پس انہوں نے صبر کیا | جھٹلائے جانے پر | اور انہیں تکلیف پہنچائی گئی | یہاں تک کہ | پہنچی ان کو

جھٹلایا گیا پس انہوں نے جھٹلانے اور اذیتوں پر صبر کیا یہاں تک کہ ان کے پاس

نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِی

ہماری مدد | اور نہیں کوئی بدلنے والا | اللہ کی باتوں کو | اور آ چکی ہیں آپ کے پاس | خبریں

ہماری مدد آ پہنچی اور اللہ تعالیٰ کی باتوں کو بدلنے والا کوئی نہیں اور آپ کے پاس انبیاء کے بعض

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۴﴾ وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ

(اُن) رسولوں کی | اور اگر ہو | گراں | آپ پر | اُن کا منہ پھیرنا | تو اگر آپ کر سکیں

حالات پہنچ چکے ہیں۔ اور (اے نبیؐ!) اگر ان لوگوں کی روگردانی آپ کو گران گزرے تو اگر آپ سے ہو سکے

اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ

کہ تلاش کریں | (کوئی) سرنگ | زمین میں | یا | (کوئی) سیڑھی | آسمان میں | پھر آپ لائیں اُنکے پاس

(تو ان کے فضول مطالبات پر) زمین کے اندر کوئی سرنگ یا آسمان تک کوئی سیڑھی تلاش کر لیں اور ان کے لئے کوئی

بِاٰيَةٍ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ

(کوئی) نشانی | اور اگر چاہتا اللہ | تو جمع کر دیتا انہیں | ہدایت پر | پس آپ ہرگز نہ ہوں

معجزہ لے آئیں اور اگر اللہ چاہتا تو اُن کو ہدایت پر متفق کر دیتا پس آپ نادانوں

مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۵﴾ النصف اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ؔ وَالْمَوْتٰى

نادانوں سے | بے شک قبول کرتے ہیں | وہ لوگ (جو) | سنتے ہیں | اور مُردوں کو (تو)

میں سے نہ ہوں دعوتِ (حق) کو تو وہی قبول کرتے ہیں جو (دل سے) سنیں اور مردوں کو

يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ

اللہ ہی زندہ کرے گا | پھر اسی کی طرف | وہ لوٹائے جائیں گے | اور وہ کہتے ہیں | کیوں نہیں اُتاری گئی | اُس پر

اللہ تعالیٰ (قیامت میں) زندہ کرے گا پھر وہ اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے اور انہوں نے کہا اس نبیؐ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی

اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ

(کوئی) نشانی | اس کے رب کی طرف سے | (آپ) کہہ دیں | بیشک | اللہ | قادر ہے | اس بات پر | کہ | اُتارے

نشانی کیوں نہیں اُتاری گئی آپ کہہ دیجئے کہ بیشک اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ کوئی (بھی) نشانی

اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ

(کوئی) نشانی | لیکن | اکثر ان میں سے | نہیں جانتے | اور نہیں | (کوئی) جانور (چلنے والا) | زمین میں

اُتار دے لیکن ان میں سے اکثر لوگ علم نہیں رکھتے اور زمین میں جتنے حیوانات چلتے پھرتے ہیں

وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا

اور نہ (کوئی) پرندہ | جو اُڑتا ہے | اپنے دونوں بازوؤں سے | مگر (وہ بھی) جماعتیں ہیں | تمہاری طرح | ہم نے کم نہیں رکھی

اور جتنے پرندے اپنے پروں سے اُڑتے ہیں سب تمہاری طرح کی امتیں ہیں ہم نے کتاب میں بیان کرنے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۴) آپؐ کی تکذیب کرنا کوئی نئی بات نہیں آپؐ سے پہلے کئی رسولوں کی تکذیب کی گئی تو انہوں نے ان کفار کے جھٹلانے اور تکلیف دینے پر صبر کیا۔ یہاں تک کہ اللہ نے انہیں ہلاک کر کے اپنے رسولوں کی مدد کی اور اللہ کے وعدے کو کوئی ٹال نہیں سکتا اور ان رسولوں کے کچھ حالات آپ کو بتائے بھی جا چکے ہیں۔ ان جھٹلانے والوں کا بھی یہی حال ہوگا۔

(۳۵) اگر آپؐ ان منکرین کا سچی باتوں سے غفلت کرنا' برداشت نہیں کر سکتے تو اگر ہو سکے زمین میں کوئی سرنگ نکال کر یا آسمان پر سیڑھی لگا کر ان کے لئے کوئی فرمائشی معجزہ لے آیئے مگر اس سے فائدہ کیا؟ وہ کوئی بات ماننے والے نہیں اس لئے کہ جو کچھ ان پر نازل ہو رہا ہے وہ ایمان لانے کے لئے کافی وشافی ہے۔ لہٰذا آپؐ زیادہ غم نہ کھایئے اور ان کا معاملہ اللہ پر چھوڑ دیجئے۔ اور اگر اللہ چاہتا تو سب کو راہ راست پر جمع کر دیتا۔

(۳۶) مانتے تو وہی ہیں جو دل کے کانوں سے کوئی بات سنتے ہیں اور یہ کفار تو مردہ دل ہو چکے ہیں انہیں اللہ ہی روز قیامت زندہ کرے گا۔ پھر اس کے حضور میں سب باتوں کا اقرار کریں گے اور اعمال کی سزا پائیں گے۔

(۳۷) اور وہ کفار (حارث بن عامر وابوجہل وغیرہ) کہتے ہیں کہ ان فرمائشی نشانیوں (زمین سے چشمے جاری کر دینا یا کھجور و انگور کا باغ موجود کر دینا یا آسمان کا اُن پر آ پڑنا وغیرہ) میں سے کوئی نشانی اللہ کی طرف سے آپؐ پر کیوں نہیں اتاری گئی؟ کہہ دیجئے اللہ ایسے فرمائشی معجزے دکھانے سے عاجز نہیں لیکن یہ اللہ کے مصلحت حکمت کے خلاف ہے جسے ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے۔ جو ایمان لانا چاہتے ہیں ان کے لئے قرآن مجید کا نزول اور حضورؐ کی بے مثال شخصیت کوئی معمولی معجزہ نہیں۔

افعال: کُذِّبَتْ: تَکْذِیْبٌ مصدر ...... اس کو جھٹلایا گیا' نہیں مانا گیا' انکار کیا گیا' ماضی مجہول (واحد مونث غائب)۔ تَبْتَغِیَ: تو ڈھونڈے' تلاش کرتا ہے' تو چاہتا ہے' اِبْتِغَاءٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ نُزِّلَ: تَنْزِیْلٌ مصدر ...... اتارا گیا' ماضی مجہول کا صیغہ (واحد مذکر)۔

اسماء: اِعْرَاضُهُمْ: ان کا منہ پھیر لینا' (جمع مذکر غائب)۔

فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

کتاب میں | کوئی بات | پھر | وہ اپنے رب کے پاس | جمع کیے جائیں گے | اور جنہوں نے | جھٹلایا

کوئی چیز چھوڑی نہیں پھر وہ سب اپنے رب کی طرف لوٹائے جائیں گے اور جن لوگوں نے ہماری

بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ وَمَنْ

ہماری آیتوں کو | وہ بہرے | اور گونگے ہیں | اندھیروں میں | جسے | چاہے اللہ | گمراہ کرتا ہے | اور جسے

آیتوں کو جھٹلایا وہ بہرے، گونگے اور اندھیروں میں پڑے ہیں۔ جسے اللہ تعالیٰ چاہے گمراہ کر دیتا ہے اور جسے

يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٣٩﴾ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ

چاہے | لگا دیتا ہے اُسے | سیدھے راستہ پر | آپ کہہ دیں | کیا خیال ہے تمہارا | اگر | آ جائے تم پر

چاہے اُسے سیدھے راستہ پر ڈال دیتا ہے آپؐ فرمایئے بھلا یہ تو بتاؤ کہ اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا

عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ اِنْ كُنْتُمْ

عذاب اللہ کا | یا آ جائے تم پر | (قیامت کی) گھڑی | تو کیا اللہ کے سوا | کسی اور کو پکارو گے | اگر تم

عذاب آ جائے یا تم پر قیامت آ جائے تو کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو پکارو گے؟ اگر تم

صٰدِقِيْنَ ﴿٤٠﴾ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ

سچے ہو | (نہیں) بلکہ | اُسی کو | تم پکارو گے | پھر وہ دور کرتا ہے | وہ (تکلیف) جس کے لئے تم اسے پکارتے ہو

سچے ہو بلکہ تم اسی کو پکارتے ہو پھر اگر وہ چاہے تو اس مصیبت کو دور کر دے جس میں تم اسے

اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ﴿٤١﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ

اگر وہ چاہے | اور تم بھول جاتے ہو | وہ جو | تم شریک ٹھہراتے ہو | اور ہم بھیج چکے ہیں (رسول) | امتوں کی طرف

پکارتے ہو اور اس وقت تم ان کو بھول جاتے ہو جو تم نے شریک ٹھہرائے ہوئے ہیں اور ہم نے (اے نبیؐ) آپ سے پہلے بھی بہت سی

مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿٤٢﴾

آپ سے پہلے | پھر ہم نے مبتلا کیا انہیں | سختی | اور تکلیف میں | تاکہ وہ | عاجزی کریں

امتوں کو رسول بھیجے پھر ہم نے ان کو (نافرمانی کی بدولت) سختی اور تکلیف میں ڈالا تاکہ وہ (ہمارے سامنے) عاجزی و زاری کریں

فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ

پھر کیوں نہ ہوا کہ جب | آیا اُن پر | ہمارا عذاب | تو عاجزی کی (انہوں نے) | بلکہ | سخت ہو گئے | اُن کے دل

پھر جب ہمارا عذاب ان پر آیا تو انہوں نے ہمارے سامنے فریاد کیوں نہ کی بلکہ ان کے (تو) دل سخت ہو گئے

وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾ فَلَمَّا نَسُوْا

اور خوشنما کر دیئے | اُن کے لئے | شیطان نے | وہ (کام) | جو وہ کرتے تھے | پس جب | بھلا دی انہوں نے

اور شیطان نے ان کو ان کے (بُرے) اعمال خوبصورت بنا کر دکھائے۔ پھر جب وہ اس نصیحت کو بھول

مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰٓى اِذَا

جو نصیحت کی گئی تھی انہیں | تو کھول دیئے ہم نے | اُن پر | دروازے | ہر چیز کے | یہاں تک کہ | جب

بیٹھے جو انہیں کی گئی تھی تو ہم نے اُن پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جب وہ ان

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۸) اور زمین پر جتنے چلنے والے جانور، اور ہوا میں اڑنے والے پرندے ہیں، یہ سب تمہاری طرح اللہ کی مخلوق کی قسمیں ہیں اور قرآن میں ہم نے کسی بات کی بھی کمی نہیں چھوڑی یعنی انسان کی دین و دنیا کی بہتری کے لئے جو کچھ لوح محفوظ میں لکھا تھا سب اس میں درج کر دیا ہے پھر قیامت کے روز وہ حیوانات اور پرندے اور انسان سب اللہ کے سامنے جمع کئے جائیں گے۔ پس تم قیامت اور اعمال کی جزا و سزا سے کیسے بچ سکتے ہو۔

(۳۹) اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں وہ بہروں اور گونگوں کی طرح ہیں کہ نہ حق سن سکتے ہیں اور نہ کہہ سکتے ہیں اور وہ جہالت کے اندھیروں میں ہیں کہ حق کو دیکھ بھی نہیں سکتے ان سے ایمان کی توقع نہ رکھنی چاہئے اللہ جسے چاہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہے راہ پر لے آتا ہے۔

(۴۰) آپؐ ان سے کہہ دیجئے کہ اگر تم پر عذاب الٰہی نازل ہو جائے جیسے پہلی قوموں پر زمین میں دھنس جانے اور مسخ کا عذاب نازل ہوا یا قیامت ہی آ جائے تو بھلا بتاؤ اس وقت اللہ کے سوا کسی اور کو پکارو گے؟ اگر سچے ہو تو جواب دو۔

(۴۱) کسی اور کو نہیں! بلکہ تم اسی اللہ کو پکارو گے پھر وہی اگر چاہے تو تمہاری وہ تکلیف دور کر دے گا جس کے ہٹانے کو تم اسے پکارتے تھے اور تم ان سب جھوٹے معبودوں کو بھول جاؤ گے جنہیں تم اس کا شریک ٹھہراتے تھے۔

(۴۲) اے رسولؐ! ہم نے آپؐ سے پہلے کئی امتوں کی طرف اپنے رسول بھیجے تھے پھر ان کی اصلاح کے لئے ان پر سختی اور مصیبت نازل کر دی کہ وہ ہمارے حضور میں نہایت عاجزی سے دعا کریں۔

(۴۳) پھر جب وہ مصیبت ان پر نازل ہوئی تو انہوں نے ہمارے حضور میں کیوں عاجزی نہ کی کہ ہم وہ سختی ان پر سے ہٹا دیتے لیکن بات یہ ہے کہ ان کے دل جرم کی عادت سے سخت ہو گئے اور ان کے جرموں کو شیطان نے ان کے سامنے اور بھی خوبصورت بنا کر پیش کیا۔ جس پر وہ توبہ کی بجائے گناہوں پر اڑ گئے۔

افعال: یُضْلِلْهُ: اِضْلَالٌ سے اس کو وہ گمراہ کر دیتا ہے، گمراہ چھوڑتا ہے، مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ اَتٰکُمْ: وہ تمہارے پاس آیا، اَتٰی ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ تَدْعُوْنَ: تم پکارتے ہو، پکارو گے، دُعَاءٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ تَنْسَوْنَ: تم بھول جاتے ہو، بھلا دیتے ہو، بھولو گے، نِسْیَانٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ تَضَرَّعُوْا: وہ گڑگڑائے، عاجزی کرے، تَضَرُّعٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ یَتَضَرَّعُوْنَ: عاجزی کرتے ہیں، تَضَرُّعٌ مصدر...... مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ﴿٤٤﴾ فَقُطِعَ

وہ خوش ہوگئے | اس سے جو | انہیں دی گئی | تو ہم نے پکڑ لیا انہیں | اچانک | پھر اس وقت وہ مایوس ہوگئے | پس کاٹ دی گئی

چیزوں پر اترانے لگے جو انہیں دی گئی تھی تو ہم نے ان کو اچانک پکڑ لیا اور وہ مایوس ہو کر رہ گئے پھر ان ظالم

دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٥﴾

جڑ (اس) قوم کی | جنہوں نے ظلم کیا تھا | اور سب تعریفیں | اللہ کے لئے ہیں | (جو) رب ہے سب جہانوں کا

لوگوں کی جڑ ہی کاٹ دی گئی اور سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام کائنات کا پالنے والا ہے

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ

آپ کہہ دیں | کیا خیال ہے تمہارا | اگر | لے لے | اللہ | تمہاری سماعت (سننا) | اور تمہاری بینائی کو | اور مہر لگا دے

آپ کہہ دیجئے کہ دیکھو! اگر اللہ تعالیٰ تمہارے کان اور آنکھیں چھین لے اور تمہارے دلوں پر

عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ

تمہارے دلوں پر | تو کون ہے اور معبود | سوائے اللہ کے | جو دے تمہیں | وہ چیزیں | دیکھئے | کیسے

مہر لگا دے تو اللہ تعالیٰ کے سوا کون معبود ہے جو تمہیں یہ چیزیں واپس دلا دے گا دیکھو! ہم کس طرح

نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ﴿٤٦﴾ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ

ہم بدل بدل کر بیان کرتے ہیں | آیتیں | پھر (بھی) | وہ | منہ موڑ لیتے ہیں | آپ کہہ دیں | کیا رائے ہے تمہاری

مختلف انداز میں انہیں اپنی آیتیں سمجھاتے ہیں اور یہ پھر بھی منہ موڑ لیتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ بتاؤ تو سہی کہ

اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا

اگر آ جائے تم پر | عذاب | اللہ کا | اچانک | یا علانیہ | تو کیا | ہلاک ہوگا کوئی (اور) | سوائے

اگر تم پر اللہ کا عذاب اچانک بے خبری میں آ جائے یا خبرداری میں تو ظالموں کے سوا اور کون ہے

الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ

ظالموں کے؟ | اور نہیں بھیجتے ہم | رسول | مگر صرف خوشخبری دینے | اور | ڈرانے والے

جو ہلاک ہوگا اور ہم تو (اپنے) رسولوں کو بشارتیں دینے اور (عذاب سے) ڈرانے کے لئے بھیجتے ہیں

فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٤٨﴾

پھر جو (کوئی) | ایمان لایا | اور اصلاح کر لی | تو نہ | کوئی خوف (ہوگا) | ان پر | اور نہ | وہ | غمگین ہوں گے

پس جو کوئی ایمان لایا اور ایمان کی اصلاح کر لی تو ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمزدہ ہوں گے

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿٤٩﴾

اور جن لوگوں نے | جھٹلایا | ہماری آیتوں کو | پہنچے گا انہیں | عذاب | اس لئے کہ | وہ نافرمانی کرتے تھے

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا انہیں ان کی نافرمانی کی وجہ سے عذاب دیا جائے گا

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ

آپ کہہ دیں | نہیں کہتا میں | تم سے | کہ میرے پاس | خزانے ہیں | اللہ کے | اور نہ | میں غیب جانتا ہوں

آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں نہ میں غیب جانتا ہوں

آیت نمبر | آسان تفسیر

(۴۴) پس جب انہوں نے ہمارے احکام کو بھلا دیا تو ہم نے ان پر ہر قسم کی دنیاوی نعمتوں کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جب وہ ان نعمتوں پر اِترانے لگے جو ان کو دی گئی تھیں تو ہم نے بھی انہیں اچانک عذاب میں گرفتار کر لیا پھر تو وہ نجات سے مایوس ہی ہو گئے۔

(۴۵) پس ظالم قوم کی جڑ ہی کٹ گئی اور سب تعریفیں اللہ ہی کو لائق ہیں جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔ جو نافرمانوں کو سزا اور فرمانبرداروں کو اجر دیتا ہے۔

(۴۶) مشرکین سے آپ کہہ دیجئے دیکھو تو اگر اللہ تمہاری سننے اور دیکھنے کی قوت ختم کر دے اور تمہارے دلوں پر بھی مہر لگا دے کہ تم کچھ بھی سن، دیکھ اور سمجھ نہ سکو تو بتاؤ اللہ کے سوا اور کون ایسا ہے جو تمہیں یہ نعمتیں واپس لا دے گا؟ کوئی نہیں! پھر اس کا شریک کون ہو سکتا ہے؟ دیکھئے ہم کیسے طرح طرح سے اپنی آیتیں بیان کر (کے انہیں سمجھا) رہے ہیں لیکن وہ پھر بھی توجہ نہیں کرتے۔

(۴۷) آپؐ ان سے کہہ دیجئے۔ دیکھو اگر تم پر اللہ کا عذاب اچانک یا علانیہ آ جائے تو ظالموں کے سوا اور کون ہلاک ہو گا؟ کوئی نہیں! پھر اس کی نافرمانی کیوں کرتے ہو؟

(۴۸) اور ہم رسول تو لوگوں کو خوشخبری اور عذاب سے ڈرسنانے کو ہی بھیجتے ہیں پھر جو کوئی اس پر ایمان لا کر اپنا عمل درست کر لے ان کو قیامت میں نہ کوئی خوف ہو گا نہ غم۔

(۴۹) اور ہماری آیتوں کو جھٹلانے والے کو ان کے اس جرم کے بدلے میں ضرور عذاب دیا جائے گا۔

افعال: رَءَیْتُمْ: تم نے دیکھا، رُؤْیَةٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ یَصْدِفُوْنَ: صَدْفٌ مصدر...... اعتراض کرتے ہیں، روگردانی کرتے ہیں، مضارع کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ نُرْسِلُ: اِرْسَالٌ مصدر...... ہم بھیجتے ہیں، مضارع کا صیغہ (جمع متکلم)۔ یُھْلَكُ: اِھْلَاكٌ مصدر...... ہلاک کیا جاتا، ہو گا مضارع کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: مُبْلِسُوْنَ: مُبْلِسٌ واحد...... مایوس، پشیمان، خاموش، اسم فاعل۔

وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّىْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَىَّ ؕ

اور نہ میں کہتا ہوں | تم سے | کہ میں فرشتہ ہوں | میں پیروی نہیں کرتا | مگر صرف اس حکم کی جو وحی کیا جاتا ہے | میری طرف

اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو فقط اسی (حکم) پر چلتا ہوں جو مجھ پر وحی کیا جاتا ہے

قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ؕ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۵۰﴾

آپ کہہ دیں | کیا برابر ہیں | اندھا | اور دیکھنے والا | پس کیا تم غور نہیں کرتے

آپ کہہ دیجئے کہ کیا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہو سکتے ہیں کیا تم فکر نہیں کرتے

وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ

اور ڈرایئے اس (قرآن) سے | ان کو (جو) | ڈرتے ہیں | کہ | جمع کئے جائیں گے | اپنے رب کے پاس | کہ نہ ہوگا

اور ان لوگوں کو اس (قرآن) کے ذریعے خبردار کیجئے جو اس بات سے ڈرتے ہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے جمع کر دیا جائے گا

لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِىٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۵۱﴾

ان کے لئے | اس کے سوا | (کوئی) دوست | اور نہ (کوئی) شفاعت کرنے والا | تاکہ وہ | تقویٰ اختیار کریں

اور اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا حمایتی اور سفارش کرنے والا کوئی نہ ہوگا تاکہ یہ تقویٰ اختیار کریں

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِىِّ يُرِيْدُوْنَ

اور آپ دور نہ کریں | ان کو (جو) | پکارتے ہیں | اپنے رب کو | صبح | اور شام | چاہتے ہیں

اور ان لوگوں کو اپنے پاس سے نہ ہٹایئے جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں (اور) اس کی

وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَىْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ

رضامندی اس کی | نہیں آپ پر | ان کے حساب میں سے | کچھ | اور نہ | آپ کے حساب میں سے

رضامندی چاہتے ہیں نہ ان کا حساب آپ کے ذمے ہے اور نہ آپ کا حساب

عَلَيْهِمْ مِّنْ شَىْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۲﴾ وَكَذٰلِكَ

ان کے ذمے | کچھ | کہ آپ انہیں دور کر دیں | تو ہو جائیں | ظالموں میں سے | اور اسی طرح

ان کے ذمے (ایسا نہ ہو کہ) آپ انہیں دور ہٹا دیں اور آپ نامناسب کام کرنے والے ہو جائیں اور اسی طرح

فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ

آزمایا ہم نے | بعض لوگوں کو | بعض سے | تاکہ وہ کہیں | کیا یہی ہیں | جن پر احسان کیا اللہ نے

ہم نے بعض انسانوں کو بعض کے ذریعے آزمائش میں ڈالا ہے تاکہ یہ (متکبر) لوگ کہیں کہ کیا ہم میں سے ان (پسماندہ) لوگوں پر

مِّنْۢ بَيْنِنَا ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ﴿۵۳﴾ وَاِذَا جَآءَكَ

ہم سب میں سے | کیا نہیں ہے اللہ | بہتر جاننے والا | شکر کرنے والوں کو | اور جب | آئیں آپ کے پاس

اللہ تعالیٰ نے فضل و احسان کیا ہے؟ تو کیا اللہ تعالیٰ اپنے شکرگزار بندوں کو اچھی طرح نہیں جانتا (اے نبیؐ) جب تمہارے پاس وہ لوگ

الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ

وہ (لوگ) جو | ایمان رکھتے ہیں | ہماری آیتوں پر | تو کہئے | سلام (ہے) | تم پر | لازم کر لی ہے | تمہارے رب نے

آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو ان سے کہہ دو کہ تم پر سلام ہو تمہارے رب نے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۰) آپ کفار (ابوجہل اور حرث وغیرہ) سے کہہ دیجئے کہ میں یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب کا علم جانتا ہوں اور نہ ہی میں کوئی فرشتہ ہوں بلکہ میں تو اس کا رسول ہوں اور اسی حکم پر چلتا ہوں جو میری طرف بذریعہ وحی نازل ہوا۔ پھر کہہ دیجئے کہ کیا اندھا اور بینا (مومن اور کافر) کبھی برابر ہو سکتے ہیں؟ ہر گز نہیں! پھر تم کیوں حق کو نہیں مانتے۔ کیا تم سوچتے نہیں۔

(۵۱) اور جو لوگ اللہ کے دربار میں ایسی حالت میں کھڑے ہونے سے ڈرتے ہیں کہ اس کے سوا ان کا کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی سفارشی، آپؐ انہیں قرآن کے ذریعہ سے ڈرائیں کہ وہ اللہ کی خلاف مرضی سے بچتے رہیں۔

(۵۲) اور جو نادار مسلمان (جیسے بلالؓ وصہیبؓ و مجعؓ وغیرہ) رات دن اللہ کی رضامندی کے لئے اس کی عبادت میں مصروف رہتے ہیں، نہ ان کا حساب آپؐ کے ذمے ہے، اور نہ آپؐ کا ان کے ذمے، ان کو رؤسائے مشرکین کے کہنے سے اپنی مجلس سے نہ ہٹائیے، یہ بے انصافی ہے۔

(۵۳) اسی طرح ہم نے بعض عرب سرداروں کو بعض غلام مسلمانوں بلالؓ وسلمانؓ وغیرہ سے آزمایا کہ وہ سردار کہنے لگے کہ کیا ہم سب میں سے یہی غلام اس قابل رہ گئے ہیں کہ اللہ نے انہیں اسلام کی نعمت سے نوازا؟ کیا ان مشرکین کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ شکر گزار بندوں کو خوب جانتا ہے۔

افعال: یُحْشَرُوْا: ان کو سمیٹ کر لے جایا جائے گا، اکٹھے کئے جائیں گے، مضارع مجہول (جمع مذکر غائب)۔ اَنْذِرْ: تو ڈرا، ڈرسنا، اَلْاِنْذَارُ سے امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ تَطْرُدِ: تو نکالے، ہانکے، طَرْدٌ سے معنی ذلیل سمجھ کر دور کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ فَتَنَّا: ہم نے آزمائش میں ڈالا، سزا دی، ہم نے مصیبت سے بچایا، ماضی معروف، (جمع متکلم)۔

عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ

اپنے ذمے | رحمت | یہ کہ جو کوئی | عمل کرے | تم میں سے | برا | لاعلمی سے | پھر

رحم فرمانا اپنے ذمے لازم کر لیا ہے کہ تم میں سے جو شخص نادانی میں برا عمل کر بیٹھے اور پھر

تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ ۙ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵۴﴾ وَكَذٰلِكَ

توبہ کرے | اس کے بعد | اور اصلاح کر لے | تو بیشک وہ | بڑا بخشنے والا | رحم والا ہے | اور اسی طرح

اس کے بعد توبہ کرے اور اصلاح کر لے تو اللہ بیشک بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے اور اسی طرح

نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۵۵﴾ قُلْ

ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں | آیتیں | اور تاکہ واضح ہو جائے | راستہ | مجرموں کا | کہہ دیں

ہم آیتوں کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں تاکہ مجرموں کا راستہ واضح نظر آ جائے آپ کہہ دیجئے

اِنِّىْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ

میں تو منع کیا گیا ہوں | کہ | میں عبادت کروں | ان کی (جن کو) | تم پکارتے ہو | سوائے اللہ کے | کہہ دیجئے

کہ مجھے ان معبودوں کی عبادت سے منع کیا گیا ہے جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو آپ کہہ دیجئے

لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا

میں پیروی نہیں کروں گا | تمہاری خواہشوں کی | (ورنہ) بیشک میں بہک جاؤں گا اس صورت میں | اور نہ رہوں گا

کہ میں تمہاری خواہشات پر نہیں چلوں گا ورنہ میں بہک جاؤں گا اور راہِ ہدایت

مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾ قُلْ اِنِّىْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّىْ وَ

راہ پانے والوں میں سے | کہہ دیجئے | میں تو | کھلی دلیل پر (قائم) ہوں | اپنے رب کی طرف سے | اور

پر نہیں رہوں گا آپ کہہ دیجئے کہ میں اپنے رب کی جانب سے روشن دلیل رکھتا ہوں اور

كَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِىْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا

تم نے جھٹلا دیا اس کو | نہیں ہے میرے پاس | وہ | کہ تم جلدی کر رہے ہو جس کی | نہیں ہے حکم | مگر صرف

تم اس کو جھٹلاتے ہو اور میرے پاس وہ عذاب نہیں ہے جس کی تمہیں جلدی ہے، حکم تو صرف اللہ تعالیٰ کا

لِلّٰهِ ؕ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ﴿۵۷﴾ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِىْ

اللہ کا۔ | وہ بیان کرتا ہے | حق بات | اور وہی ہے | سب سے اچھا | فیصلہ کرنے والا ہے | کہہ دیجئے | اگر | ہوتا میرے پاس

کا (چلتا) ہے وہ حق بات بتلاتا ہے اور وہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے آپ کہہ دیجئے کہ اگر میرے پاس وہ (عذاب) ہوتا

مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِىَ الْاَمْرُ بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

وہ جس کی تم جلدی کرتے ہو | تو طے ہو چکا ہوتا | معاملہ | میرے اور تمہارے درمیان | اور اللہ | خوب جانتا ہے

جس کے لئے تم جلدی کر رہے ہو تو میرے اور تمہارے درمیان (اب تک) فیصلہ ہو چکا ہوتا اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو

بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۸﴾ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ

ظالموں کو | اور | اسی کے پاس ہیں | کنجیاں | غیب کی | نہیں جانتا (انہیں) (کوئی بھی) | سوائے اس کے

خوب جانتا ہے اور اس کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں اس کے سوا ان کو کوئی نہیں جانتا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۴) جو شخص اللہ کی آیات پر ایمان لا کر آپ ؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام کا اظہار کرنا چاہے (جیسے عمرؓ بن الخطاب وغیرہ) آپ اسے **السلام علیکم** کہہ کر یوں تسلی فرمائیے کہ اللہ نے اپنے بندوں پر رحمت کرنا اپنے ذمے لے لیا ہے کہ جو کوئی غلطی سے برائی کرے اور پھر توبہ کر کے اپنا عمل درست کر لے تو اللہ بڑا بخشنے والا ہے۔

(۵۵) ہم اپنی آیات اسی طرح تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں تاکہ احکام کے سمجھنے میں کوئی مشکل نہ رہے۔ اور مجرمین کا راستہ بھی واضح ہو جائے۔

(۵۶) آپ ؐ ان کفار (عیینہ بن حصن الفزاری وغیرہ) سے کہہ دیجئے کہ میں تو ان بتوں کی عبادت نہیں کر سکتا جن کی تم عبادت کرتے ہو۔ پوجتے ہو اور نہ میں تمہاری خواہشوں پر چل سکتا ہوں کہ غریب مسلمانوں کو اپنے پاس نہ چھوڑوں کیونکہ میں ایسا کروں تو سمجھو کہ راہ حق سے بھٹک گیا ہوں اور سیدھے راستے پر چلنے والوں میں سے نہ رہا۔

(۵۷) میں تو اس قرآن پر جو اللہ کی طرف سے میرے پاس ایک واضح دلیل ہے، قائم ہوں، اور تم اسے جھٹلاتے ہو، سو تم اس کا انجام سوچ لو اور اس کے جھٹلانے پر جو تم عذاب کی جلدی کر رہے ہو وہ میرے اختیار میں نہیں وہ تو اللہ کے اختیار میں ہے اور وہ دلائل کے ساتھ حق بات کو بیان کرتا ہے اور وہی سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا ہے۔

(۵۸) آپ ؐ ان سے کہہ دیجئے کہ یہ جس عذاب کا تم مطالبہ کر رہے ہو کہ محمد ؐ اگر سچا ہے تو اس کے جھٹلانے کی وجہ سے وہ ہم پر عذاب نازل کر دے اگر یہ کام میرے اختیار میں ہوتا تو معاملہ کا فیصلہ ہو چکا ہوتا اور اللہ ایسے ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ لیکن اللہ کا ہر کام اس کی گہری حکمت، مصلحت اور بردباری کے مطابق انجام پاتا ہے۔

انعال: تَسْتَبِيْنَ: وہ ظاہر ہو جائے، کھل جائے، اِسْتِبَانَۃٌ سے معنی ظاہر اور ہویدا ہونے کے ہیں مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ نُفَصِّلُ: تَفْصِیْلٌ مصدر...... ہم تفصیل دار، کھول کر بیان کرتے ہیں، مضارع (جمع متکلم)۔ تَسْتَعْجِلُوْنَ: تم جلدی کرتے ہو، عجلت کرتے ہو، اِسْتِعْجَالٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ یَقُصُّ: قَصَصٌ مصدر...... وہ بیان کرتا ہے مضارع (واحد مذکر غائب)۔

وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۚ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا

اور وہ جانتا ہے | جو کچھ ہے بیچ | خشکی | اور دریا کے | اور نہیں | گرتا | کوئی پتہ | مگر وہ اسے جانتا ہے

اور وہ جانتا ہے جو کچھ خشکی اور سمندر میں ہے اور (درخت سے) کوئی پتہ گرتا ہے تو وہ اسے بھی جانتا ہے

وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ﴿٥٩﴾

اور نہ کوئی دانہ ہے | اندھیروں میں | زمین کے | اور نہ کوئی تر چیز | اور نہ خشک | مگر (وہ) روشن کتاب میں (موجود) ہے

اور زمین کی تاریکیوں کے اندر موجود کوئی دانہ یا کوئی بھی تر یا خشک چیز ایسی نہیں جو روشن کتاب (لوح محفوظ) میں لکھی ہوئی موجود نہ ہو

وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُمْ بِاللَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ

اور وہی ہے (جو) | قبض کر لیتا ہے تمہاری (روح) | رات کے وقت | اور جانتا ہے | جو کرتے ہو تم | دن میں

اور وہی اللہ تو ہے جو تمہیں رات کو (نیند کی صورت میں) قبضہ میں لے لیتا ہے اور دن کے وقت تم جو کچھ کرتے ہو اسے بھی جانتا ہے

ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيهِ لِيُقْضَىٰ أَجَلٌ مُسَمًّى ۖ ثُمَّ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ

پھر وہ اٹھا دیتا ہے تم کو | اس میں | تاکہ پورا کیا جائے | وقت | مقرر | پھر اسی کی طرف ہے | تمہارا لوٹنا

پھر تم کو دن کے وقت (نیند سے) اٹھا دیتا ہے تاکہ (تمہارا) مقررہ وقت پورا ہو جائے پھر تم سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے

ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٦٠﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ ۖ وَ

پھر وہ بتا دے گا تمہیں | جو تم کیا کرتے تھے | اور وہی ہے | غالب | اپنے بندوں پر | اور

پھر وہ تمہیں بتا دے گا جو اعمال تم کرتے رہے تھے اور وہ اپنے بندوں پر (پوری طرح) غالب ہے اور

يُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ

بھیجتا ہے | تم پر | محافظ (فرشتے) | یہاں تک کہ | جب آ جائے | کسی کو تم میں سے | موت

وہ تم پر محافظ (فرشتے) بھیجتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب کسی کی موت (کا وقت) آ پہنچتا ہے

تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ ﴿٦١﴾ ثُمَّ رُدُّوا

(تو) قبض کر لیتے ہیں اس (کی روح) کو | ہمارے فرشتے | اور وہ | کوتاہی نہیں کرتے | پھر وہ لوٹائے جائیں گے

تو ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے اس کی روح قبض کر لیتے ہیں اور وہ کوتاہی نہیں کرتے پھر وہ لوگ اپنے

إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ ۚ أَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ أَسْرَعُ

اللہ کی طرف | (جو) ان کا مالک ہے | حقیقی (سچا) | خوب سن لو | اسی کا ہے | حکم | اور وہ ہے | بہت جلد

سچے مالک اللہ تعالیٰ کے پاس لائے جائیں گے سنو! حکم تو صرف اسی کا (چلتا ہے) اور وہ بہت جلد

الْحَاسِبِينَ ﴿٦٢﴾ قُلْ مَنْ يُنَجِّيكُمْ مِنْ ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

حساب لینے والا | کہہ دیجئے | کون | نجات دیتا ہے تم کو | اندھیروں سے | خشکی کے | اور دریا کے

حساب کرنے والا ہے آپ کہہ دیجئے کہ کون تمہیں خشکی اور سمندر کے اندھیروں میں (مشکلات سے) نجات دیتا ہے

تَدْعُونَهُ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً لَئِنْ أَنْجَانَا مِنْ هَٰذِهِ لَنَكُونَنَّ

تم پکارتے ہو اس کو | عاجزی سے | اور | چپکے سے | کہ اگر وہ ہمیں نجات دے دے | اس (مصیبت) سے | تو ضرور ہم ہوں گے

جب تم اس کو عاجزی سے اور چپکے چپکے پکارتے ہو (اور کہتے ہو کہ) اگر ہمیں اللہ اس (مصیبت) سے بچا لے تو ہم ضرور اس کے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۹) اورغیب کی سب کنجیاں اللہ کے پاس ہیں جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جو کچھ خشکی اور تری میں ہے۔ وہ سب کچھ جانتا ہے اور یہ کہ درخت سے کوئی پتا تک نہیں گرتا اور نہ کوئی دانہ جو زمین کے پردوں میں ہو یا کوئی بھی خشک وتر چیز ہو وہ سب کو جانتا ہے اور جو کچھ برا بھلا (نیک و بد) دنیا میں موجود ہے وہ سب کتاب مبین (لوح محفوظ) میں درج ہے۔

(۶۰) اور اللہ وہی ہے جو رات کے وقت نیند میں سب کے حواس قبض کر لیتا اور جو کچھ بندہ دن میں کرتا ہے وہ سب خدا کو معلوم ہے پھر صبح ہوتے ہی تمام سونے والوں کو پھر سے جگا دیتا ہے۔ تا کہ دنیا کی زندگی کی مقررہ مدت پوری کی جائے پھر مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہو کر سب اسی کے دربار میں جوابدہی کے لئے حاضر ہوں گے اور اعمال کے مطابق جزا وسزا پائیں گے۔

(۶۱) اور وہی اپنے بندوں پر ہر طرح کا اختیار رکھتا ہے اور ہر شخص پر اس کے دو فرشتے دن کو اور دو رات کو محافظ مقرر ہوتے ہیں جو اس کے اچھے برے اعمال لکھتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب اس کی موت قریب ہو جاتی ہے تو موت کے فرشتے اس کی روح قبض کر لیتے ہیں اور وہ اپنے فرض کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں کرتے۔

(۶۲) پھر وہ سب قیامت کے روز اپنے حقیقی مالک کے سامنے اعمال کے حساب کے لئے واپس اٹھائے جائیں گے اور اس روز وہی سب کا فیصلہ کرنے والا ہے اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

افعال: تَسْقُطُ: وہ گرتی ہے، جھڑتی ہے، سُقُوْطٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ یَتَوَفّٰکُمْ: تَوفِي مصدر..... تمہاری روح کو قبض کرتا ہے، لے لیتا ہے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ تَوَفَّتْهُ: (فرشتوں کی جماعت نے) اس کو قبض کیا، اٹھالیا، تَوَفَّتْ تَوَفِيْ سے ماضی کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ یُفَرِّطُوْنَ: تَفْرِیطٌ مصدر..... وہ کوتاہی نہیں کرتے، کمی نہیں کرتے، مضارع کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔

مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۳﴾ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ

شکر ادا کرنے والوں میں سے | کہہ دیجئے | اللہ ہی نجات دیتا ہے تم کو | اُس سے | اور | ہر ایک سختی سے

شکر گزار ہوں گے آپؐ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہی تم کو اس سے اور ہر تکلیف سے نجات دیتا ہے

ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿۶۴﴾ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ

پھر (بھی) تم شرک کرتے ہو | کہہ دیجئے | وہی ہے | قادر | اس پر کہ بھیجے وہ | تم پر

پھر (بھی) تم شرک کرتے ہو، آپؐ کہہ دیجئے کہ وہ (اللہ تعالیٰ) اس بات پر قادر ہے کہ تم پر اوپر کی

عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا

(کوئی) عذاب | تمہارے اُوپر سے | یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے | یا | لڑا دے تم کو | (مختلف) فرقے کرکے

جانب سے یا تمہارے قدموں کے نیچے سے عذاب بھیج دے یا تمہیں فرقوں میں تقسیم کر کے تم کو ایک

وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ

اور چکھائے | تم میں سے بعض کو | (مزہ) بعض کی جنگ کا | دیکھو | کس طرح | ہم پھیر کر بیان کرتے ہیں | آیتیں

دوسرے کے ہاتھوں لڑائی کا مزہ چکھا دے، دیکھئے ہم کس طرح مختلف انداز سے اپنی آیتیں بیان کرتے ہیں

لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ

تا کہ وہ | سمجھیں | اور جھٹلایا | اُس کو | آپ کی قوم نے | حالانکہ وہ حق ہے | کہہ دیجئے | میں نہیں

تا کہ یہ لوگ سمجھ سکیں اور آپؐ کی قوم (کفارِ مکہ) نے اس قرآن کو جھٹلایا ہے حالانکہ یہ سچ ہے۔ کہہ دیجئے کہ میں تمہارا

عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۶۶﴾ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ؗ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۷﴾

تم پر | (کوئی) نگران | ہر ایک | خبر کے لئے | (ایک وقت) مقرر ہے | اور جلد ہی | تم جان لوگے

ذمہ دار نہیں ہر خبر (کے واقع ہونے) کا ایک وقت مقرر ہے اور جلد ہی یہ لوگ جان لیں گے۔

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى

اور جب تُو دیکھے | اُن لوگوں کو جو | جھگڑتے ہیں | ہماری آیتوں میں | پس کنارہ کش ہو جا | اُن سے | یہاں تک کہ

اور (اے مخاطب) جب تُو ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیتوں (کی توہین) میں لگے ہوئے ہیں تو ان سے دُور رہو یہاں تک کہ

يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؕ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ

وہ لگ جائیں | کسی اور بات میں | اور اگر بھلا دے تجھے | شیطان | تو نہ بیٹھ

وہ کسی اور بات میں مشغول ہو جائیں اور اگر شیطان تجھے بھلا دے (اور تُو ان میں بیٹھ جائے) تو یاد

بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۸﴾ وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ

بعد یاد آ جانے کے | ظالم لوگوں کے ساتھ | اور نہیں ہے | اُن لوگوں پر (جو) | ڈرتے ہیں (اللہ سے)

آ جانے پر ایسے ظالموں کے ساتھ مت بیٹھو اور جو لوگ تقویٰ اختیار کرتے ہیں

مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۶۹﴾

اُن (جھگڑنے والوں) کے حساب میں سے | کچھ | لیکن | (صرف) نصیحت کرنا | تا کہ وہ | ڈریں

ان پر ان کے حساب کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے البتہ نصیحت کرنا ان کے ذمہ ہے تا کہ شاید (یہ ظالم بھی) اللہ تعالیٰ سے ڈریں

ت نمبر

آسان تفسیر

٦) ان مشرکین سے کہہ دیجئے کہ جنگل و دریا کے سفر کی سختیوں اور مصیبتوں سے تمہیں کون نجات دیتا ہے! جسے تم نہایت عاجزی سے چپکے چپکے دل میں مدد کے لئے پکارتے ہو اور کہتے ہو کہ اگر وہ ہمیں اس مصیبت سے نجات دے تو ہم اس کے ہمیشہ شکر گزار رہیں گے۔

٦) آپؐ کہہ دیجئے اللہ ہی تمہیں اس مصیبت اور ہر ایک سختی سے نجات بخشتا ہے باوجود اس کے تم دوسروں کو اس کا شریک ٹھہراتے ہو۔

٦) کہہ دیجئے وہی اللہ یہ بھی قدرت رکھتا ہے کہ تم پر آسمان سے قوم نوحؑ ولوطؑ آسمانی عذاب کی طرح یا زمین سے قارون کی طرح دھنسا دینے والا عذاب لائے یا تم میں مختلف فرقے پیدا کر کے تمہیں آپس میں لڑا کر ایک دوسرے کو جنگ میں قتل کرا دے۔ دیکھئے ہم اپنی آیات کو کس طرح پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں تاکہ وہ سمجھ لیں۔

٦) اور اس قرآن کو آپؐ کی قوم (کفار مکہ) نے جھٹلایا حالانکہ وہ بالکل سچی کتاب ہے ان سے کہہ دیجئے کہ میں تمہاری ہدایت کا ذمہ دار نہیں۔ صرف خبردار کرنے والا ہوں۔

٦٧) ہر ایک خبر یعنی وعدہ وعید کا ایک وقت مقرر ہے اور جلدی ہی تمہیں اس دین اور قرآن کی بتلائی ہوئی باتوں کی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔

٦٨) اے مخاطب! جب تو ان مشرکین کو دیکھے جو ہماری آیات میں نکتہ چینیاں کرتے ہیں تو جب تک وہ کسی اور بات میں مشغول نہ ہو جائیں ان کے پاس بیٹھنے سے بچیں اور اگر بھول کر بیٹھ بھی جائے تو یاد آ جانے پر فوراً ان ظالموں کے پاس سے اٹھ جا۔ ایسی مجلس میں بیٹھنا جہاں بحث و تحقیق کے نام پر دین کا مذاق اڑایا جائے اور اصلاح کی توقع نہ ہو، شرکت کرنا منع ہے۔

٦٩) اور جو لوگ اللہ کے خوف سے شرک و کفر سے بچتے رہتے ہیں ان پر مشرکین کی نکتہ چینی اور ہنسی مذاق کا کچھ گناہ نہیں ہاں ان پر بشرط قدرت انہیں نصیحت کرنا لازم ہے تاکہ شاید وہ کفار بھی اس نکتہ چینی اور ہنسی مذاق سے باز آ جائیں۔

افعال: **اَنْجٰىنَا**: اس نے ہم کو بچالیا، اَنْجٰى سے ماضی کا صیغہ (جمع متکلم)۔ **یَفْقَهُوْنَ**: فِقْهٌ سے وہ سمجھتے ہیں، مضارع مرفوع (جمع مذکر غائب)۔ **تَقْعُدُ**: تو بیٹھ رہے، رہے گا، قُعُوْدٌ سے معنی بیٹھنے کے ہیں مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔

وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّ غَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا

اور چھوڑ دے | اُنکو (جنہوں نے) | بنالیا ہے | اپنے دین کو | کھیل | تماشا | اور | دھوکہ دیا انہیں | دُنیا کی زندگی نے

اور اُن لوگوں کو چھوڑ دیجئے جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا ہے اور انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکہ میں ڈال رکھا ہے

وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا

اور نصیحت کیجئے | اس (قرآن) سے | (ایسا نہ ہو) کہ ہلاک ہو کوئی نفس | اپنے کئے کے بدلے | (پھر) نہ ہو | اُس کا

اور اس (قرآن) کے ذریعے نصیحت کرتے رہئے تاکہ ایسا نہ ہو کہ کوئی نفس اپنے (بُرے) اعمال کی وجہ سے ہلاکت میں پھنس جائے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ

اللہ کے سوا | (کوئی) دوست | اور نہ کوئی سفارشی | اور اگر وہ ادا کرے | پورا پورا (تاوان) | تو بھی قبول نہ کیا جائے

اور (پھر روزِ قیامت) اللہ تعالیٰ کے سوا اس کا حامی اور سفارش کرنے والا نہ ہو اور اگر وہ ہر قسم کا معاوضہ دینا چاہے تو اس سے قبول نہ

مِنْهَا ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ

اس سے | یہی ہیں وہ لوگ کہ | ہلاک کئے گئے | اپنے بُرے کاموں کے بدلے | اُن کو پینا ہوگا | کھولتا پانی

کیا جائے گا یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے اعمال کی وجہ سے ہلاکت میں پڑ گئے اُن کے پینے کے لئے کھولتا ہوا پانی

وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اور عذاب (ہوگا) دردناک | اس لئے کہ وہ کفر کرتے تھے | کہہ دیجئے | کیا ہم پکاریں | اللہ کے سوا

اور دردناک عذاب ہوگا اس لئے کہ وہ کفر کرتے رہے کہہ دیجئے کہ کیا ہم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اُس کو پکاریں

مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ

اُس کو جو نہ نفع دے ہم کو | اور نہ نقصان | اور ہم پھیر دیئے جائیں | اُلٹے پاؤں | بعد اُسکے کہ ہدایت کردی ہم کو اللہ نے

جو نہ ہمیں نفع دے سکتا ہے اور نہ نقصان؟ اور کیا ہم واپس اُلٹے پاؤں پھر جائیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں راستہ دکھا دیا ہے۔

كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِى الْاَرْضِ حَيْرَانَ ۖ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ

اس شخص کی طرح | جسے بہکا دیا ہو | شیطانوں نے | زمین میں | حیران کرکے | اُس کے | (کچھ) دوست ہیں

اس شخص کی طرح جس کو شیطان نے راستہ بھلا کر جنگل میں حیران و پریشان کر دیا ہو اور اُس کے ساتھی اُسے سیدھی

يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ۗ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۖ

(کہ) بلا رہے ہیں اسے | سیدھے راستہ کی طرف | کہ چلا آ ہمارے پاس | کہہ دیجئے | بیشک اللہ کی ہدایت | ہی ہدایت ہے

راہ کی طرف بلا رہے ہوں کہ ہماری طرف آجاؤ آپ فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی ہی حقیقی رہنمائی ہے

وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ۚ

اور ہمیں حکم ہے | کہ ہم فرمانبردار ہوں | جہانوں کے پروردگار کے | اور یہ کہ | قائم کرو | نماز | اور ڈرتے رہو اُس سے

اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم رب العالمین کے فرمانبردار رہیں اور یہ (حکم دیا گیا ہے) کہ نماز قائم کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو

وَهُوَ الَّذِىْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

اور وُہ ہی ہے | جس کے حضور میں | تم جمع کئے جاؤ گے | اور وہی ہے | جس نے | پیدا کیا | آسمانوں

اور وہی (اللہ) ہے جس کے پاس تم جمع کئے جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ وہی ہے جس نے آسمان

آیت نمبر | آسان تفسیر

(٧٠) اور آپؐ ان لوگوں سے الگ رہیں جنہوں نے دنیاوی لذتوں سے مغرور ہو کر اپنے دین کو محض کھیل اور تماشا بنا رکھا ہے اور ان کو قرآن سنا کر نصیحت کرتے رہا کیجئے کہ کہیں کوئی شخص اپنے برے اعمال کی وجہ سے اللہ کے عذاب میں نہ آ جائے کہ پھر خدا کے سوا نہ کوئی دوست اسے نجات دلا سکے گا اور نہ کوئی سفارشی اور نہ ہی کوئی تاوان قبول کیا جائے گا خواہ کتنا ہی زیادہ ہو۔ ایسے ہی لوگ اپنے برے اعمال کی بدولت پھنس گئے۔ ان کو کھولتا ہوا پانی پینے کو ملے گا۔ اور ان کے کفر کی وجہ سے ان کو دردناک عذاب ہوگا۔

(٧١) ان سے کہہ دیجئے کہ کیا تمہارے کہنے سے ہم ان جھوٹے معبودوں کو پکاریں جو دنیا و آخرت میں نہ ہمیں نفع پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان، اور کیا اللہ کی طرف سے اسلام کی ہدایت پانے کے بعد پھر ہم مرتد ہو کر ایسے ہو جائیں جیسے کوئی شخص جنگل میں ہو، جسے شیطان نے گمراہ کر کے حیران و سرگردان کر دیا ہو اور اس کے کچھ دوست اسے راہ حق کی طرف بلا رہے ہوں کہ ادھر ہماری طرف چلا آ۔ آپؐ کہہ دیجئے کہ ہمارے لئے ایسا ممکن نہیں بیشک سیدھی راہ وہی ہے جو اللہ نے بتائی اور ہمیں یہی حکم ہے کہ ہم صرف پروردگار عالم کے فرمانبردار رہیں۔

(٧٢) اور ہمیں یہ حکم ہے کہ نماز قائم رکھو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور اسی کے حضور میں تم جوابدہی کے لئے جمع کئے جاؤ گے۔

افعال: ذَر: تو چھوڑ دے، وَذرٌ سے امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ تُبْسَلَ: تو ہلاکت کے سپرد کی جائے، گرفتار ہو جائے، اِبْسَالٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ اُبْسِلُوْا: گرفتار کئے گئے، پکڑے گئے اِبْسَالٌ سے معنی غلبہ اور قہر سے گرفتار کرنے اور محروم کرنے کے ہیں ماضی مجہول کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ نَدْعُوْ: دُعَاءٌ اور دَعْوَۃٌ سے مصدر، ہم پکاریں مضارع (جمع متکلم)۔ اسْتَهْوَتْهُ: اس نے اس کو رستہ بھلا دیا، اِسْتَهْوَتْ اِسْتِهْوَاءٌ سے معنی فریفتہ کرنے، راستہ بھلا دینے کے ہیں ماضی کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ اِئْتِنَا: ہمارے پاس آ، ہم پر لے آ، اِئْتِ سے امر کا صیغہ (جمع متکلم)۔ اِتَّقُوْهُ: اس سے ڈرو، اِتَّقُوْا سے امر کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: اصْحٰبٌ: ساتھی، دوست، صَاحِبٌ کی جمع۔

وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ڛ قَوْلُهُ الْحَقُّ ۭ وَلَهُ الْمُلْكُ
اور زمین کو | ٹھیک طور پر | اور جس دن | وہ کہے گا | ہو جا | تو وہ ہو جائے گا | اُس کی بات سچی ہے | اور اسی کی حکومت ہے
اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے اور جس دن (حشر سے) کہے گا کہ (برپا) ہو جا تو وہ ہو جائے گا اُس کا فرمان سچا ہے اور اسی کی بادشاہی

يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ۭ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ
جس دن | پھونکا جائیگا | صور میں | وہ جاننے والا ہے | (سب) چھپی | اور کھلی باتوں کا | اور وہی ہے | بڑا حکمت والا
ہوگی جس دن صور پھونکا جائے گا وہ پوشیدہ اور ظاہر سب باتوں کا جاننے والا ہے اور وہ حکمت والا

الْخَبِيْرُ ﴿٧٣﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ
خبردار | اور جب کہا تھا | ابراہیمؑ نے | اپنے باپ آزر سے | کیا تم ٹھہراتے ہو | بتوں کو | معبود۔
اور خبردار ہے اور یاد کرو جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ آزر سے کہا کیا تم بتوں کو خدا مانتے ہو؟

اِنِّىْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٧٤﴾ وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ
میں تو دیکھتا ہوں تمہیں | اور تمہاری قوم کو | کھلی گمراہی میں | اور اسی طرح | ہم دکھارہے تھے | ابراہیمؑ کو
میں تمہیں اور تمہاری قوم کو صریح گمراہی میں دیکھتا ہوں اور اسی طرح ہم نے ابراہیمؑ کو

مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّا
حکومت | آسمانوں | اور زمین کی | اور تاکہ وہ ہو | (کامل) یقین کرنے والوں میں سے | پھر جب
آسمانوں اور زمین کی بادشاہت دکھائی تاکہ وہ کامل یقین رکھنے والوں میں ہو جائیں پھر جب

جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ
چھاگئی | اُس پر | رات | (تو) اس نے دیکھا | ایک ستارہ | کہنے لگا | یہ میرا رب ہے؟ | پھر جب وہ غائب ہوگیا
اس پر رات کی تاریکی چھا گئی تو اُس نے ایک (چمکتا) ستارہ دیکھا تو کہا یہ میرا رب ہے پھر جب وہ ڈھل گیا

قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ﴿٧٦﴾ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا
تو بولا | میں نہیں دوست رکھتا | زوال پاجانے والوں کو | پھر جب اُس نے دیکھا | چاند | چمکتا ہوا | تو کہا | یہ
تو بولا میں غائب ہو جانے والوں کو پسند نہیں کرتا پھر جب اُس نے چاند کو چمکتا دیکھا تو کہا یہ

رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَىِٕنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ
میرا رب ہے؟ | پھر جب | وہ غائب ہوگیا | تو بولا | کہ اگر ہدایت نہ کی ہوتی مجھے | میرے رب نے | تو میں ہوگیا ہوتا
میرا رب ہے پھر جب وہ (بھی) غائب ہو گیا تو بول اُٹھے کہ اگر میرا رب مجھے سیدھا راستہ نہ دکھائے گا تو میں بھی

مِنَ الْقَوْمِ الضَّاۗلِّيْنَ ﴿٧٧﴾ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ
گمراہ لوگوں میں سے | پھر جب | اُس نے دیکھا | سورج | جگمگاتا ہوا | تو بولا | یہ میرا رب ہے
گمراہوں میں سے ہو جاؤں گا پھر جب سورج کو چمکتا ہوا دیکھا تو کہا یہ میرا رب ہے

هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْۗءٌ مِّمَّا
یہ سب سے بڑا ہے | پھر جب | وہ (بھی) غروب ہوگیا | تو بولا | اے میری قوم! | میں تو بیزار ہوں | ان سے
یہ سب سے بڑا ہے پھر جب وہ بھی غروب ہو گیا تو بولے اے میری قوم! میں تمہارے

آیت نمبر   آسان تفسیر

(٧٣) اور اللہ وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو حق (اپنی کامل قدرت کی دلیل کے) طور پر پیدا کیا اور جس روز قیامت کو قائم ہونے کا حکم دے گا تو فوراً قائم ہو جائے گی دوبارہ زندہ ہونے کے بارے میں اسی کی بات سچی ہے اور جس دن صُور پھونکا جائے گا (یعنی قیامت کے دن) صرف اسی کی حکومت ہوگی وہ چھپی کھلی سب باتوں کا جاننے والا ہے اور وہی ہے حکمت والا ہر چیز سے خبردار۔

(٧٤) اور اس وقت کو یاد کرو جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ آزر سے کہا تھا کہ کیا تم بتوں کی عبادت کرتے ہو میں تمہیں اور تمہاری قوم کو واضح گمراہی میں دیکھتا ہوں۔

(٧٥) اور جس طرح ہم نے ابراہیمؑ کے دل میں یہ پیغام ڈالا تھا کہ اپنے باپ کو شرک سے دُور رکھے اسی طرح ہم نے اسے آسمان اور زمین کے درمیان اپنی حکومت اور قدرت کے مظاہر دکھائے تاکہ وہ ہماری توحید پر مکمل یقین کرنے والوں میں سے ہو۔

(٧٦) ابراہیمؑ کی قوم ستارہ پرست تھی۔ لہٰذا آپؑ نے اپنی قوم کو ان کے شرک اور غلط عقیدے پر تنبیہ کرنے کے لئے مناظرہ کا انداز اختیار کیا اور ایک مرتبہ جب رات ہوگئی تو ابراہیم علیہ السلام نے مکان سے باہر نکل کر ایک چمکتا ہوا ستارہ دیکھ کر فرمایا (کیا تمہارے خیال میں) ''یہ میرا رب ہے'' پھر جب وہ غروب ہوگیا تو فرمایا کہ میں ڈوب جانے والوں کو معبود نہیں مان سکتا۔

(٧٧) پھر جب آپ نے چاند کو چمکتا دیکھا تو فرمایا کیا یہی میرا رب ہے؟ پھر جب وہ بھی غروب ہوگیا تو فرمایا اگر خدا نے مجھے سیدھی راہ نہ دکھادی ہوتی تو میں ضرور ہی گمراہ ہوگیا ہوتا۔

افعال: أَتَتَّخِذُ: تو بنائے گا، اختیار کرتا ہے، کرے گا، پکڑتا ہے، پکڑے گا، اِتِّخَاذٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ نُرِيَ: ہم دیکھانے لگے، دیکھائیں گے، مضارع (جمع متکلم)۔ جَنَّ: اس نے ڈھانپ لیا، چھپالیا، جَنٌّ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ أُحِبُّ: میں پسند کرتا ہوں، دوست رکھتا ہوں اِحْبَابٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔ أَكُونَنَّ: بیشک میں ہو جاؤں گا، كَوْنٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔

اسماء: بَازِغًا: درخشاں، چمکتا، روشن بُزُوغٌ سے اسم فاعل کا صیغہ۔

تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۸﴾ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ

جنہیں تم شریک کرتے ہو | میں نے تو پھیرلیا | اپنا چہرہ | اُس (ذات) کی طرف | جس نے پیدا کیا آسمانوں

شرک سے بیزار ہوں میں نے اپنا رُخ یکسو ہو کر اُس ذات کی طرف کر لیا ہے جس نے آسمانوں

وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۷۹﴾ وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ قَالَ

اور زمین کو | یکسو ہوکر | اور نہیں ہوں میں | مشرکوں میں سے | اور جھگڑنے لگی اُس سے | اُس کی قوم | تو بولا

اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں اور اُس کی قوم نے اُس سے جھگڑا کیا آپ نے فرمایا

اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ فِی اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ

کیا تم جھگڑا کرتے ہو مجھ سے | اللہ کے بارے میں | حالانکہ وہ مجھے ہدایت کر چکا ہے | اور میں نہیں ڈرتا | جن کو تم شریک ٹھہراتے ہو

کیا تم مجھ سے اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہو حالانکہ اُس نے مجھے ہدایت دی ہے اور میں اُن چیزوں سے نہیں ڈرتا جنہیں تم اللہ کا شریک

بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ رَبِّیْ شَیْـًٔا وَسِعَ رَبِّیْ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا

اس کے ساتھ | مگر یہ کہ چاہے | میرا ربّ | (ہی) کچھ | چھایا ہوا ہے | میرا رب | ہر | چیز پر | علم کے لحاظ سے

ٹھہرا رہے ہو سوائے اس کے کہ میرا رب کوئی بات چاہے میرے رب کا علم ہر چیز پر چھایا ہوا ہے

اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَكَیْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ

پس کیا تم نصیحت نہیں مانتے | اور کیسے | میں ڈروں | اُن سے جن کو تم شریک (خدا) ٹھہراتے ہو | حالانکہ تم نہیں ڈرتے

تو کیا تم سوچتے نہیں؟ اور میں تمہارے (بنائے ہوئے) شریکوں سے کیوں ڈروں؟ جبکہ تم اس بات سے بھی نہیں ڈرتے کہ

اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ عَلَیْكُمْ سُلْطٰنًا

اس بات سے کہ تم | شریک ٹھہراتے ہو | اللہ کا | وہ | کہ نہیں نازل کی اس نے اس کی | تم پر | (کوئی) دلیل

تم نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان ہستیوں کو شریک کر رکھا ہے جس کے بارے میں اُس نے کوئی دلیل نہیں بھیجی

فَاَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۱﴾ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

پس کون سا فریق دونوں میں سے | زیادہ حقدار ہے | امن کا | اگر تم جانتے ہو | وہ لوگ جو ایمان لائے

تو (اب بتاؤ) کہ (مجھ اور تم میں سے) کون سا فریق سلامتی کا زیادہ مستحق ہے اگر تم سمجھ رکھتے ہو۔ (یاد رکھو) جو لوگ ایمان لائے

وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ

اور نہیں ملایا انہوں نے | اپنے ایمان کو | بے انصافی کے ساتھ | انہی کے لئے ہے | امن | اور وہی ہیں

اور اپنے ایمان میں شرک (جیسے ظلم) کی آمیزش نہیں کی انہی کے لئے امن ہے اور یہی

مُّهْتَدُوْنَ ﴿۸۲﴾ وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَیْنٰهَآ اِبْرٰهِیْمَ عَلٰی قَوْمِهٖ نَرْفَعُ

راہِ راست پر | اور یہ ہے | ہماری دلیل | (جو) ہم نے دی تھی | ابراہیم کو | اس کی قوم کے خلاف | بلند کرتے ہیں ہم

سیدھے راستہ پر ہیں اور یہ ہماری دلیل تھی جو ہم نے ابراہیمؑ کو ان کی قوم کے مقابلے میں دی تھی ہم جسے چاہیں اُس کے درجے

دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ اِنَّ رَبَّكَ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ ﴿۸۳﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗ

درجے | جس کے ہم چاہتے ہیں | بیشک | آپ کا ربّ | بڑا حکمت والا | سب کچھ جانتا ہے | اور ہم نے عطا کئے | اُس کو

بلند کرتے ہیں بے شک تمہارا ربّ حکمت اور علم والا ہے اور ہم نے اسے اسحٰقؑ (جیسا بیٹا)

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷۸) پھر جب آپؑ نے سورج کو جگمگاتے دیکھا تو فرمایا کیا یہ میرا پروردگار ہے؟ یہ تو سب سے بڑا ہے پھر جب وہ بھی غروب ہو گیا تو فرمایا اے میری قوم میں سخت بیزار ہوں ان جھوٹے معبودوں سے جنہیں تم خدا کا شریک ٹھہراتے ہو۔

(۷۹) بیشک میں تو اپنا منہ سب سے موڑ کر صرف اس کی طرف رجوع ہوتا ہوں۔ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

(۸۰) جب ان سے ان کی قوم اللہ کے بارے میں جھگڑنے لگی تو آپؑ نے فرمایا۔ کیا تم مجھ سے اللہ کے متعلق جھگڑا کرتے ہو؟ حالانکہ اس نے مجھے توحید کا سیدھا راستہ بتا دیا ہے پس میں تو تمہارے ان جھوٹے معبودوں سے کسی بات کا اندیشہ نہیں رکھتا مگر یہ کہ میرا رب ہی کچھ نقصان پہنچانا چاہے تو اُس کی مرضی۔ ہر چیز میرے رب کے علم میں ہے۔ کیا تم اس سے نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

(۸۱) اور میں تمہارے ان جھوٹے معبودوں سے کیسے ڈر سکتا ہوں جبکہ تم ان چیزوں کو خدا کے شریک ٹھہرانے سے نہیں ڈرتے۔ جن کے حق ہونے کی اللہ کی طرف سے تمہارے پاس کوئی دلیل نہیں پس اگر تم جانتے ہو تو بتاؤ کہ خدا کو ایک ماننے والوں اور مشرکین میں سے کون سا فریق امن و اسلامتی کا زیادہ حقدار ہے۔

(۸۲) وہی لوگ امن کے زیادہ حقدار ہیں جو توحید پر ایمان لا کر اس کو شرک کی ملاوٹ سے پاک رکھتے ہیں اور وہی سیدھی راہ پر ہیں۔

(۸۳) یہی دلیل ہم نے ابراہیمؑ کو اس کی قوم کے خلاف بتائی تھی اور ہم جسے چاہتے ہیں اس کے درجے بلند کر دیتے ہیں۔ بلاشک آپ کا رب حکمت والا ہے سب کچھ جانتا ہے۔

افعال: حَآجَّهٗ: اس نے جھگڑا کیا، حَاجٌّ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ تَتَذَكَّرُوْنَ: تم نصیحت پکڑتے ہو، دھیان کرتے ہو، سوچتے ہو تَذَكُّرٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ أَشْرَكْتُمْ: تم نے شریک کیا، بنایا اِشْرَاكٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ لَمْ يَلْبِسُوْٓا: لَبْسٌ مصدر...... انہوں نے نہیں ملایا، مخلوط نہیں کیا، مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ نَرْفَعُ: رَفْعٌ مصدر، ہم بلند کرتے ہیں، مضارع معروف (جمع متکلم)۔ نَشَآءُ: ہم چاہتے ہیں، مضارع معروف (جمع متکلم)۔

اسماء: بَرِيْٓءٌ: بیزار ہوں، بے تعلق، بے گناہ، اسم فاعل۔ وَجْهِيَ: اپنا رخ، اپنی عبادت کا رخ، اسم مفروضات۔

اِسۡحٰقَ وَ يَعۡقُوۡبَ‌ؕ كُلًّا هَدَيۡنَا‌ۚ وَنُوۡحًا هَدَيۡنَا

اسحاقؑ | اور یعقوبؑ | (کہ) ہر ایک کو | ہدایت دی ہم نے | اور نوحؑ کو (بھی) | ہم نے ہدایت دی

اور یعقوب (جیسا پوتا) عطا کیا ہم نے اُن سب کو ہدایت دی اور ان سے پہلے ہم (اُن کے جد امجد) نوحؑ کو بھی

مِنۡ قَبۡلُ‌ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيۡمٰنَ وَاَيُّوۡبَ وَيُوۡسُفَ

اس سے پہلے | اور اُس کی اولاد میں سے | داؤدؑ | اور سلیمانؑ | اور ایوبؑ | اور یوسفؑ

راہِ ہدایت دکھا چکے ہیں اور ان (ابراہیمؑ) کی اولاد میں داؤدؑ اور سلیمانؑ اور ایوبؑ اور یوسفؑ

وَمُوۡسٰى وَهٰرُوۡنَ‌ؕ وَكَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۙ‏ ﴿۸۴﴾ وَزَكَرِيَّا

اور موسیٰؑ | اور ہارونؑ کو (بھی) | اور اسی طرح | ہم بدلہ دیتے ہیں | نیکی کرنے والوں کو | اور زکریاؑ

اور موسیٰؑ اور ہارونؑ کو بھی ہدایت دی اور اسی طرح ہم نیکوکاروں کو بدلہ دیتے ہیں اور زکریاؑ

وَيَحۡيٰى وَعِيۡسٰى وَاِلۡيَاسَ‌ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيۡنَ ۙ‏ ﴿۸۵﴾

اور یحییٰؑ | اور عیسیٰؑ | اور الیاسؑ کو (بھی) | کہ وہ (سب کے) سب | نیکوکاروں میں سے تھے

اور یحییٰؑ اور عیسیٰؑ اور الیاسؑ یہ سب نیک بندوں میں سے تھے۔

وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَالۡيَسَعَ وَيُوۡنُسَ وَلُوۡطًا‌ؕ وَكُلًّا فَضَّلۡنَا

اور اسماعیلؑ | اور الیسعؑ | اور یونسؑ | اور لوطؑ کو (بھی) | اور ہر ایک کو | ہم نے بزرگی دی تھی

اور اسماعیلؑ اور الیسعؑ اور یونسؑ اور لوطؑ کو ہدایت دی اور ان سب کو ہم نے (اپنے زمانے کے)

عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ ۙ‏ ﴿۸۶﴾ وَمِنۡ اٰبَآٮِٕهِمۡ وَذُرِّيّٰتِهِمۡ وَاِخۡوَانِهِمۡ‌ۚ

اہل عالم پر | اور اُن کے باپ دادوں | اور اُن کی اولاد | اور اُن کے بھائیوں میں سے (بھی بعض کو)

اہل جہان پر فضیلت دی اور ان کے آباؤ اجداد اور اولاد اور بھائیوں میں سے بعض کو (ہدایت دی)

وَاجۡتَبَيۡنٰهُمۡ وَهَدَيۡنٰهُمۡ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ‏ ﴿۸۷﴾ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ

اور چن لیا ہم نے ان کو | اور ہدایت کی ہم نے انہیں | سیدھے راستہ کی طرف | یہ ہے | ہدایت | اللہ کی

اور ہم نے انہیں چن لیا اور ان کو سیدھی راہ کی ہدایت کر دی یہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے

يَهۡدِىۡ بِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ‌ؕ وَلَوۡ اَشۡرَكُوۡا لَحَبِطَ عَنۡهُمۡ

چلاتا ہے | اُس پر | جسے وہ چاہے | اپنے بندوں میں سے | اور اگر وہ لوگ شرک کرتے | تو البتہ ضائع ہو جاتے | اُن سے

وہ جسے چاہے اس کے ذریعے اپنے بندوں میں سے ہدایت دے دیتا ہے اور اگر یہ لوگ شرک کرتے تو اُن کے

مَّا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ‏ ﴿۸۸﴾ اُولٰٓٮِٕكَ الَّذِيۡنَ اٰتَيۡنٰهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحُكۡمَ وَالنُّبُوَّةَ‌ ۚ

جو کچھ وہ کرتے تھے | یہی لوگ ہیں | جنہیں | ہم نے دی تھی | کتاب | اور حکومت | اور نبوت

اعمال ضائع ہو جاتے یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ہم نے کتاب، حکمت اور نبوت عطا کی

فَاِنۡ يَّكۡفُرۡ بِهَا هٰٓؤُلَاۤءِ فَقَدۡ وَكَّلۡنَا بِهَا قَوۡمًا لَّيۡسُوۡا بِهَا

پس اگر | انکار کریں | ان (باتوں) کا | یہ لوگ | تو ہم نے مقرر کر دیئے ہیں | ان پر | وہ لوگ | جو نہیں ہیں | اس کے

پس اگر یہ (کفار مکہ) اس سے انکار کریں تو ہم نے ان پر ایسے لوگ بھی مقرر کر دیئے ہیں جو اس کے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸۴) اور ہم نے عطا فرمائے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اسحاقؑ اور یعقوبؑ جن میں سے ہر ایک کو ہم نے دین حق کی ہدایت کی تھی اور ان سے پہلے نوحؑ کو بھی۔ اور حضرت ابراہیمؑ کی نسل میں سے داؤدؑ اور سلیمانؑ اور ایوبؑ اور یوسفؑ اور موسیٰؑ اور ہارونؑ کو بھی اور جس طرح ہم نے ابراہیمؑ پر یہ احسان کیا اسی طرح ہم احسان کرنے والوں کو جزا دیتے ہیں۔

(۸۵) اور زکریاؑ اور یحییٰؑ اور عیسیٰؑ والیاسؑ کو بھی ہدایت دی تھی کہ وہ سب نیکوکار تھے۔

(۸۶) اور اسمٰعیلؑ اور الیسعؑ اور یونسؑ اور لوطؑ کو بھی اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے زمانے کے لوگوں پر فضیلت بخشی تھی۔

(۸۷) اور ان انبیاء کے باپ دادوں اور اولاد اور بھائیوں میں سے بعض کو فضیلت دی اور ان کو ہم نے مہربانی اور عزت کے لئے منتخب کیا تھا اور انہیں دین حق کی طرف رہنمائی کی تھی۔

(۸۸) یہ توحید ہی اللہ کا سیدھا راستہ ہے۔ وہ جسے چاہے اپنے بندوں میں سے اس راستہ پر ثابت رکھتا ہے اور اگر وہ لوگ شرک کرتے تو ان کے سب اعمال برباد ہو جاتے۔

نعال: وَهَبْنَا: ہم نے بخشا، ہم نے دیئے، ماضی معروف (جمع متکلم)۔

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ

اللہ پر | جھوٹ | یا کہا | وحی کی گئی | میری طرف | اور نہیں وحی کی گئی | اُس کی طرف کچھ | اور جس نے کہا

اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے یا کہے کہ مجھ پر وحی نازل ہوئی حالانکہ اس پر کوئی وحی نہیں نہیں کی گئی اور وہ شخص جو کہتا ہے

سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ۭ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ

میں بھی نازل کرسکتا ہوں | جیسا کہ | نازل کیا | اللہ نے | اور کاش آپ دیکھیں | جب وہ ظالم ہوں | سختیوں میں

کہ میں بھی اس جیسا کلام لا سکتا ہوں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے نازل کیا کاش آپ اس وقت دیکھیں جب یہ ظالم موت کی

الْمَوْتِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اَلْيَوْمَ

موت کی | اور فرشتے | بڑھا رہے ہوں | اپنے ہاتھ (کہ) | نکالو | اپنی جانیں (روحیں) | آج

سختیوں میں مبتلا ہوں اور فرشتے ہاتھ بڑھاتے ہوئے انہیں کہہ رہے ہوں کہ اپنی جانیں (خود) نکالو آج

تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ

تمہیں دیا جائے گا | عذاب | ذلّت کا | اس وجہ سے کہ تم کہتے تھے | اللہ پر | جھوٹ

تمہیں ذلّت کا عذاب دیا جائے گا اس لئے کہ تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں ناحق باتیں کیا کرتے تھے

وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٩٣﴾ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى

اور تم اُس کی آیتوں سے | تکبر کیا کرتے تھے | اور تم آ گئے ہو ہمارے پاس | ایک ایک (اکیلے)

اور تم اس کی نشانیوں (کے مقابلے میں) تکبر کیا کرتے تھے (اب) تم ہمارے پاس اس طرح تنہا آئے ہو

كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ

جیسا کہ پیدا کیا تھا ہم نے تمہیں | پہلی دفعہ | اور تم چھوڑ آئے ہو | جو (سامان) | ہم نے دیئے تھے تمہیں

جیسا کہ ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ (اکیلا) پیدا کیا تھا اور ہم نے جو کچھ تمہیں عطا کیا تھا وہ پیچھے

وَرَاۗءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَاۗءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ

اپنی پیٹھ پیچھے | اور نہیں ہم دیکھتے | تمہارے ساتھ | تمہارے وہ سفارشی | جنہیں تم خیال کرتے تھے | کہ وہ

چھوڑ آئے ہو اور ہم (آج) تمہارے ساتھ تمہارے وہ سفارشی نہیں دیکھ رہے جو تمہارے خیال میں تمہارے

فِيْكُمْ شُرَكٰۗؤُا ۭ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا

تمہارے درمیان | (اللہ کے) شریک ہیں | البتہ ٹوٹ چکا ہے | تمہارے درمیان (تعلق) | اور جاتی رہیں | تم سے | وہ (باتیں) جو

معاملے میں (ہمارے) شریک تھے یقیناً تمہارے آپس کے رشتے ٹوٹ گئے اور تمہارے وہ سب دعوے جاتے رہے

كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٩٤﴾ اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ۭ يُخْرِجُ الْحَيَّ

تم گمان کیا کرتے تھے | بیشک | اللہ | پھاڑنے والا ہے | دانے | اور گٹھلی کو | وہ نکالتا ہے | زندہ کو

جو تم کیا کرتے تھے بیشک اللہ تعالیٰ دانے اور گٹھلی کو (اُگانے کے لئے) پھاڑنے والا ہے وہ مُردہ سے زندہ کو

مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٩٥﴾

مُردے سے | اور نکالنے والا ہے | مُردے کو | زندہ سے | یہی ہے تمہارا | اللہ | پس کہاں | تم بہکے جا رہے ہو

نکالتا ہے اور زندہ میں سے مُردے کو نکالتا ہے یہی تمہارا اللہ ہے پس تم کہاں بھٹکے جا رہے ہو

آیت نمبر — آسان تفسیر

(۹۳) اور جو کوئی اللہ پر بہتان باندھے مثلاً کسی کو اس کا شریک ٹھہرائے یا یہ کہے کہ اللہ کے بیوی بچے ہیں یا کوئی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر کے یہ کہے کہ مجھ پر وحی آتی ہے حالانکہ اس کے پاس کسی چیز کی بھی وحی نہیں آئی' یا اللہ جیسا کلام لے آنے کا دعویٰ کرے اس سے بڑھ کر کوئی ظالم نہیں۔ کاش! آپؐ ان ظالموں کو اس بری حالت میں دیکھیں کہ موت کی تکلیف میں ہوں اور فرشتے ان کی جان قبض کرنے کے لئے ہاتھ بڑھائے ہوئے ہوں اور یوں کہہ رہے ہوں کہ اپنی جان اپنے ہاتھوں سے نکالو اور کہ تم جو اللہ پر بہتان باندھا کرتے تھے اور اس کی آیتوں سے غرور کیا کرتے تھے۔ آج تمہیں اس کے بدلے نہایت ذلت کا عذاب دیا جائے گا تو آپ کو ان کی رسوائی کا پتہ چل جائے۔

(۹۴) اور ہم ان سے کہیں گے کہ جس طرح ہم نے تمہیں پہلی دفعہ پیدا کیا تھا تم ویسے ہی آج اکیلے ہمارے پاس آئے ہو اور جو کچھ مال و متاع دنیا میں تمہیں دیا تھا وہ سب پیچھے چھوڑ آئے اور جن کو تم دنیا میں خدا کے شریک ٹھہراتے تھے ان میں سے بھی آج تمہارے ساتھ کوئی نہیں' تمہارے اور ان کے درمیان سب تعلقات ختم ہو چکے ہیں اور جو جھوٹی باتیں تم خیال کیا کرتے تھے وہ بھی سب جاتی رہیں۔

(۹۵) بیشک اللہ ہی دانہ اور گٹھلی کو پھوڑ کر اس سے پودا اُگا دیتا ہے اور وہ مردہ جسم سے جاندار اور جاندار سے مردہ پیدا کر دیتا ہے اور وہ ذات جس کی یہ صفات ہیں وہی تمہارا اللہ ہے۔ پس اے مشرکو! تم کہاں بہکے جا رہے ہو۔

افعال: اَخْرِجُوْٓا: تم نکالو۔ اِخْرَاجٌ سے امر کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ تُجْزَوْنَ: تم بدلہ دیئے جاؤ گے جزا دیئے جاؤ گے' جَزَاءٌ سے مضارع مجہول کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ تَقَطَّعَ: کٹ گیا منقطع ہوا' ٹوٹ گیا' پارہ پارہ ہو گیا تَقَطُّعٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: فَالِقُ: فَلَقٌ مصدر...... پھاڑنے والا' بیج اور گٹھلی کو پھاڑ کر سبزہ نکالنے والا' تاریکی کو پھاڑ کر صبح نکالنے والا اسم فاعل۔

فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ۭ

نکالنے والا ہے | صبح کی روشنی | اور بنایا اس نے | رات کو | باعث آرام | اور سورج | اور چاند کو | حساب (کا ذریعہ)

وہی (رات میں سے) صبح کو نکالنے والا ہے اُس نے رات کو آرام کے لئے اور سورج اور چاند کو حساب کے لئے پیدا کیا ہے

ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿٩٦﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ

یہ ہے | اندازہ | بڑے زبردست | (ہر چیز) جاننے والے کا | اور وُہی ہے جس نے | بنائے | تمہارے لئے | ستارے

یہ اُس ذات کا مقرر کردہ (نظام) ہے جو غالب اور علم والا ہے اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے ستارے بنائے

لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ

تاکہ تم ہدایت پاؤ | اُن سے | اندھیروں میں | خشکی | اور دریا کے | بیشک ہم نے کھول کر بیان کردی ہیں | آیتیں

تاکہ تم خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں راستے پا سکو یقیناً ہم نے علم رکھنے والوں کے لئے

لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٩٧﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ

اُن لوگوں کے لئے | جو علم رکھتے ہیں | اور وہی ہے | جس نے | پیدا کیا تم کو | ایک جان (آدمؑ) سے

نشانیاں تفصیل سے بیان کر دی ہیں اور اللہ تعالیٰ وہی ہے جس نے تمہیں ایک نفسِ واحد سے پیدا کیا

فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ۭ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ

پھر (ایک تو) ٹھکانا ہے | اور (ایک) امانت رکھنے کی جگہ | ہم نے تفصیل سے بیان کردی ہیں | آیتیں | اُن کے لئے

پھر ایک جگہ تمہارے ٹھہرنے کی ہے اور ایک امانت رکھنے کی۔ ہم نے تفصیل سے اپنی نشانیاں بیان کر دی ہیں اُن لوگوں کے لئے

يَّفْقَهُوْنَ ﴿٩٨﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ

جو سمجھ رکھتے ہیں | اور وہی ہے | جس نے | اُتارا | آسمان سے | پانی | پس نکالا ہم نے | اُس کے ذریعہ سے

جو سمجھ رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ وہی ہے جس نے آسمان کی جانب سے پانی اُتارا اور اس کے ذریعے ہم نے

نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ

پودا | ہر چیز کا | پھر نکالا ہم نے | اُس سے | سبزہ | کہ نکالتے ہیں ہم | اس سے | دانے | تہ در تہ

ہر اُگنے والی چیز نکالی پھر اس سے سرسبز شاخیں نکالیں جس میں سے ہم خوب جُڑے ہوئے دانے نکالتے ہیں

وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ

اور کھجور میں سے | اُس کے گابھے سے | خوشے | جُھکے ہوئے | اور باغات | انگوروں | اور زیتون

اور کھجور کے گابھے میں سے اس کے خوشے (پیدا کئے) جھکے پڑتے ہیں اور اسی پانی سے انگور کے باغات اور زیتون

وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ

اور انار کے | ملتے جُلتے | اور مختلف قسم کے | دیکھو | اُس کے پھل کی طرف | جب | وہ پھل پکڑے

اور انار کے باغ (پیدا کئے جو) ہم شکل بھی ہیں اور مختلف بھی۔ ان کے پھلوں کو (غور سے) دیکھو جب وہ پھولتے

وَيَنْعِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٩٩﴾ وَجَعَلُوْا

اور اس کے پکنے (کی طرف) | بیشک | اس میں | نشانیاں ہیں | مؤمنوں کے لئے | اور انہوں نے ٹھہرایا

اور (پھر) پکتے ہیں بیشک اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو ایمان رکھتے ہیں اور انہوں نے

بت نمبر آسان تفسیر

۹۶) وہی اللہ رات کے اندھیرے میں سے صبح کی روشنی نکالنے والا ہے اور اسی نے رات مخلوقات کے آرام کے لئے اور سورج اور چاند حساب کے لئے بنا دیئے۔ یہ اندازہ اسی رب کا ہے جو نہایت زبردست ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

۹۷) اسی نے خشکی اور تری کے اندھیروں میں راستہ معلوم کرنے کے لئے تمہارے لئے ستارے بنا دیئے۔ ہم یہ باتیں علماء کو سمجھانے کے لئے تفصیل سے بیان کر رہے ہیں۔

۹۸) اسی نے تمام انسانوں کو ایک آدمؑ سے پیدا کیا پھر ہر ایک کا دنیا میں کچھ مدت ٹھکانا ہے اور پھر مرنے کے بعد سپرد خاک کیا جائے گا سوچ سمجھ رکھنے والوں کے لئے ہم نے آیتیں کھول کر بیان کر دی ہیں۔

۹۹) اور وہی ہے وہ ذات جو بادلوں سے پانی برسا کر ہرا گنے والی چیز کی کونپل زمین سے نکالتا اور ان سے سبز پودا نکال کر اس سے تہ بتہ دانے نکالتا ہے اور کھجور کے گابھے سے بوجھ سے جھکے ہوئے گچھے اور انگور اور زیتون اور انار کے باغات کچھ ملتے جلتے اور کچھ مختلف قسم کے پیدا کر دیتا ہے اور جب درخت پھل لائے تو اس کے پھل میں اور اس کے پک جانے میں غور کرو کہ پہلے کیسے کڑوا اور بدمزہ اور پکنے پر خوش ذائقہ اور شیریں ہو جاتا ہے بیشک ان چیزوں میں ایمان والوں کے لئے اسکی قدرت کے بہت سے نشانات ہیں۔

افعال: اَثْمَرَ: وہ پھل لایا، بار آور ہوا اِثْمَارٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ

اللہ کا | شریک | جنوں کو | حالانکہ اُس نے انہیں پیدا کیا | اور تراشے انہوں نے | اللہ کے لئے | بیٹے | اور بیٹیاں

جنوں کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرا رکھا ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں اور ان مشرکوں نے بغیر کسی علم کے اللہ تعالیٰ کیلئے بیٹے اور بیٹیاں

بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝۱۰۰ بَدِيْعُ

لاعلمی سے | وہ پاک ہے | اور بہت بلند ہے | اُن باتوں سے | (جو) وہ بیان کرتے ہیں | پیدا کرنے والا ہے

تراش رکھی ہیں وہ پاک ہے اور بہت بلند ہے اُن باتوں سے جو وہ (اس کی نسبت) بیان کرتے ہیں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ۭ

آسمانوں | اور زمین کا | کیسے ہوسکتا ہے | اس کا | (کوئی) بیٹا | حالانکہ نہیں ہے اُس کی | کوئی بیوی

وہ آسمانوں اور زمین کا مُوجِد ہے اس کے ہاں بیٹا کیسے ہو سکتا ہے جب کہ اس کی بیوی ہی نہیں ہے

وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۱۰۱ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ

اور پیدا کیا اُس نے | ہر چیز کو | اور وُہی | ہر ایک چیز کو | جاننے والا ہے | یہی اللہ ہے | تمہارا پروردگار

اور اُس نے (ہی) تو ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور وہ ہر چیز سے (پوری طرح) خبردار ہے یہی اللہ تعالیٰ تمہارا پروردگار ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ

نہیں کوئی معبود | سوائے اس کے | پیدا کرنے والا ہے | ہر | چیز کا | پس اسی کی عبادت کیا کرو | اور وہی

اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہر چیز کا خالق ہے پس اُسی کی عبادت کرو اور وہ

عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝۱۰۲ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۡ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ

ہر چیز کا | نگہبان (ہے) | نہیں | پاتیں اُسے | آنکھیں | اور وہ | پاتا ہے | آنکھوں کو

ہر چیز کا نگہبان ہے (مخلوق کی) نگاہیں اُس کو نہیں پا سکتیں اور وہ تمام نگاہوں کو پا سکتا ہے

وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝۱۰۳ قَدْ جَاۗءَكُمْ بَصَاۗىِٕرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ

اور وہ ہے | باریک بین | بہت خبردار | بیشک آ چکی ہیں تمہارے پاس | دلیلیں | تمہارے رب کی طرف سے

اور وہ بڑا باریک بین اور خبردار ہے۔ تمہارے رب کی طرف سے روشن دلائل آ چکے ہیں

فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ۭ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ

پس جس نے | بصارت سے کام لیا | سواپنے لئے (لیا) | اور جو اندھا رہا | سواسی پر ہے (وبال) | اور میں نہیں ہوں | تم پر

تو جس نے آنکھوں سے کام لیا تو اُس کا فائدہ اسی کو ہے اور جو اندھا رہا تو اُس کا نقصان اسی کو ہے اور میں (نبیؐ) تمہارا نگہبان

بِحَفِيْظٍ ۝۱۰۴ وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ

(کوئی) محافظ | اور اسی طرح | ہم پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں | آیتیں | تا کہ وہ (منکر) کہیں | تُو نے پڑھ لیا ہے

نہیں۔ اور اسی طرح ہم اپنی آیتیں مختلف انداز سے بیان کرتے ہیں تا کہ یہ (ناسمجھ) لوگ کہیں کہ تم کسی سے پڑھ کر آئے ہو

وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝۱۰۵ اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ

اور تا کہ ہم اس کو واضح کر دیں | جاننے والوں کے لئے | پیروی کیجئے | اس کی | جو وحی کیا گیا | آپ کی طرف

اور جو لوگ سمجھ رکھتے ہیں ان کے لئے ہم (بات) اچھی طرح واضح کر دیں۔ آپ کے رب کی طرف سے جو وحی آپ کو کی گئی ہے اس

آیت نمبر | آسان تفسیر

(۱۰۰) اور مشرک جنات کو جو اللہ کی مخلوق ہیں۔ اس کے شریک ٹھہراتے اور بے علمی کی وجہ سے اس کے لئے بیٹے بیٹیاں تجویز کرتے ہیں وہ تو ایسی فضول باتوں سے بالکل پاک اور برتر ہے۔

(۱۰۱) اس اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے۔ اس کے ہاں اولاد کیسے ہوسکتی ہے حالانکہ اس کی کوئی بیوی ہی نہیں۔ وہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا اور جاننے والا ہے۔

(۱۰۲) یہی اللہ تم سب کا پروردگار ہے جس کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہر چیز کا پیدا کرنے والا اور ہر چیز پر مختار ہے۔ پس تمہیں اسی کی عبادت کرنی چاہئے۔

(۱۰۳) مخلوق اسے دنیا میں ان ظاہری آنکھوں سے دیکھ نہیں سکی اور وہ سب کی نظروں کو دیکھ سکتا ہے اور وہ نہایت لطیف اور ہر چیز سے خبردار ہے۔

(۱۰۴) خدا اگرچہ ہمیں ان آنکھوں سے دکھائی نہیں دیتا لیکن اس کی قدرت کے دلائل آنکھوں کے سامنے موجود ہیں جو انہیں دیکھ کر خدا کو پالے گا۔ وہ اپنا فائدہ کرے گا اور جو ان سے اندھا رہا وہ اپنا ہی نقصان کرے گا۔ میں (رسولؐ) تمہارا ذمہ دار نہیں میرا کام تو فقط سمجھانا ہے۔

(۱۰۵) ہم آیتوں کو مختلف انداز سے بیان کرتے ہیں تاکہ اللہ کے وجود سے انکار کرنے والے کفار یہ کہتے رہیں کہ آپؐ کسی سے پڑھ پڑھا کر یہ باتیں ہمیں سناتے ہیں البتہ جو علم و ایمان والے ہیں ان پر حق بات واضح ہو جائے۔

افعال: جَعَلُوْا: انہوں نے ٹھہرالیا' کیا' کرلیا' مقرر کیا جَعَلٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ تَعٰلٰی: وہ بلند ہے' برتر ہے تَعَالِیٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ اَبْصَرَ: اس نے دیکھا' بصیرت حاصل کی اَبْصَارٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: بَصَآئِرُ: کھلی دلیلیں' ظاہر نصیحتیں بَصِیْرَۃٌ کی جمع۔

مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۶﴾

آپ کے رب کی طرف سے | نہیں ہے (کوئی) معبود | سوائے اس کے | کنارہ کش ہو جائیں | مشرکوں سے

کی پیروی کیجئے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور مشرکوں سے کنارہ کشی کیجئے

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ؕ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ

اور اگر چاہتا اللہ | تو وہ شرک نہ کرتے | اور نہیں بنایا ہم نے آپ کو | اُن پر | محافظ

اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے اور ہم نے آپؐ کو ان کا محافظ نہیں بنایا

وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۱۰۷﴾ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ

اور نہیں ہیں آپ | اُن کے | ذمہ دار | اور (مسلمانو!) تم گالی نہ دو | اُن کو جنہیں | وہ (مشرک) پکارتے ہیں

اور نہ آپؐ ان کے ذمہ دار ہیں اور ان (معبودوں) کو برا نہ کہو جن کو یہ (مشرک) اللہ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ كَذٰلِكَ

اللہ کے سوا | پس وہ گالی دے دیں گے | اللہ کو | زیادتی کرتے ہوئے (اور) لاعلمی کی وجہ سے | اسی طرح

کے سوا پکارتے ہیں ورنہ یہ زیادتی اور جہالت سے اللہ تعالیٰ کو برا کہنے لگیں گے اسی طرح

زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۪ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ

خوبصورتی دی ہم نے | ہر ایک گروہ کیلئے | اُنکے عملوں کو | پھر | اپنے رب کی طرف | انہیں لوٹ کر جانا ہے | پس وہ انہیں بتادے گا

ہم نے ہر گروہ کی نظر میں ان کے اعمال کو خوشنما بنا دیا ہے پھر انہیں اپنے ربّ کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور پھر وہ انہیں

بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ

جو کچھ وہ کیا کرتے تھے | اور انہوں نے قسمیں کھائیں | اللہ کی | پختہ | قسمیں

ان کے اعمال سے خبردار کر دے گا اور وہ (منکر) اللہ تعالیٰ کی سخت قسمیں کھاتے ہیں

لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ

کہ اگر | آئے اُن کے پاس | (کوئی) نشانی | (تو) وہ ضرور ہی ایمان لائیں گے اُس پر | کہہ دیجئے | کہ ایسی نشانیاں (معجزے)

اگر ان کے پاس کوئی نشانی آجائے تو وہ ضرور اس پر ایمان لائیں گے آپ کہہ دیجئے کہ نشانیاں تو

عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

(تو) اللہ کے پاس ہیں | اور تمہیں کیا معلوم | کہ وہ (نشانیاں) | جب آجائیں گی | (تب بھی) وہ ایمان نہ لائیں گے

اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں اور تمہیں کیا معلوم کہ اگر وہ نشانیاں آ بھی جائیں تو وہ ایمان نہیں لائیں گے

وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ

اور ہم اُلٹ دیں گے | اُن کے دلوں کو | اور اُن کی آنکھوں کو | جیسے کہ | وہ ایمان نہ لائے تھے | اُس پر

اور ہم اُن کے دلوں اور آنکھوں کو (حق سے) پھیر دیں گے (اور وہ ویسے ہی ہو جائیں گے) جیسے پہلی مرتبہ

اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱۰﴾

پہلی | مرتبہ | اور ہم چھوڑ دیں گے انہیں | اُن کی سرکشی میں | کہ وہ بھٹکتے رہیں

اس (قرآن) پر ایمان نہیں لائے تھے اور ہم انہیں ان کی سرکشی میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دیں گے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۰۶) آپ تو صرف ان احکام پر چلیں جو وحی کے ذریعے اللہ کی طرف سے آپ پر نازل ہوئے ہیں۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں آپ مشرکین کی کسی بات کا بھی خیال نہ کریں۔

(۱۰۷) اللہ کی ازلی مرضی کی مصلحت یہی ہے کہ انسان اپنے اختیار سے جو بات چاہے قبول کرلے۔ ورنہ اگر اللہ چاہتا تو کوئی مشرک نہ ہوتا سب کو جبراً مومن بنا دیا جاتا۔ آپ کو ہم نے ان کے اعمال کا ذمہ دار اور جوابدہ نہیں بنایا۔ آپ کے ذمے صرف نصیحت اور تبلیغ ہے۔

(۱۰۸) اوران کفار کے پیشواؤں اور جھوٹے معبودوں کو تم گالی نہ دو کہ غصہ میں بھر کر اپنی جہالت کی وجہ سے اللہ کو گالیاں دیں گے کیونکہ انسان کی فطرت میں اللہ نے یہ بات داخل کردی ہے کہ وہ اپنے ہی فعل کو اچھا سمجھتا ہے۔ پھر ان سب کو قیامت کے روز اللہ کے سامنے حاضر ہونا ہے وہ خود ہی ان کے عملوں کی باز پرس کرے گا۔

(۱۰۹) کفار مکہ نہایت پختہ قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ اگر ہمارے پاس آپ کی نبوت کی کوئی زبردست نشانی آجائے مثلاً کوہ صفا خالص سونے کا بن جائے تو ہم ضرور ہی اس کو مان لیں گے کہہ دیجئے کہ ایسے فرمائشی نشان اللہ کے اختیار میں ہیں میں اپنے اختیار سے کوئی نشان نہیں لاسکتا اور مسلمانو! تمہیں معلوم نہیں ہے کہ جب ایسا کوئی نشان آجائے گا تب بھی وہ ایمان نہ لائیں گے۔ اس لئے کہ وہ ایمان لانا چاہتے ہی نہیں ہیں۔

(۱۱۰) اور جس طرح وہ پہلے ہی ایمان نہیں لائے تو فرمائشی نشان پر بھی ان کے دل اور ان کی آنکھیں ہم الٹ دیں گے کہ وہ کچھ نہ سمجھ سکیں اور ہم ان کو ان کی سرکشی ہی میں رہنے دیں گے کہ بھٹکتے رہیں۔

افعال: اِتَّبِعْ: تو پیروی کر اِتِّبَاعٌ سے امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ تَسُبُّوْا: تم برا کہو گالیاں دو سَبٌّ سے معنی سخت گالیاں دینے کے ہیں مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ اَقْسَمُوْا: انہوں نے قسمیں کھائیں اِقْسَامٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ جَآءَتْ: وہ آئی مَجِیْءٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ نَذَرُ: وَذْرٌ مصدر...... ہم ناقابل پرواہ سمجھ کر چھوڑ دیں گے مضارع کا صیغہ (جمع متکلم)۔

اسماء: اَفْئِدَتَهُمْ: ان کے دل اَفْئِدَةٌ (جمع مذکر غائب)۔

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا

اور اگر ہم | نازل کرتے | اُن کی طرف | فرشتے | اور کلام کرتے اُن سے | مُردے | اور جمع کردیتے ہم

اور اگر ہم ان کی طرف فرشتے نازل کرتے، اور مُردے ان سے باتیں کرتے اور ہر چیز

عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ

اُن کے پاس | ہر چیز کو | سامنے | (تو بھی) وہ ایسے نہ تھے | کہ ایمان لے آتے | مگر (یہ) | کہ اللہ چاہتا

اُن کے سامنے لا کر جمع کر دیتے تو بھی وہ ایمان نہ لاتے ہاں اگر اللہ چاہے (تو اور بات ہے)

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿١١١﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا

لیکن | اکثر اُن میں سے | جاہل ہیں | اور اسی طرح | ہم نے بنائے | ہر نبی کے لئے | دشمن

لیکن ان میں اکثر لوگ نادان ہیں اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن

شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ

شیطان | انسانوں | اور جنوں (میں سے) | جو (کان) میں ڈالتے رہتے ہیں | ایک دوسرے کے

شیطان پیدا کئے جو انسان اور جن تھے وہ دھوکہ دینے کے لئے ایک دوسرے کے دل میں

زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ۚ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ

جھوٹی باتیں | دھوکہ دینے کو | اور اگر چاہتا | آپ کا رب | تو وہ ایسا نہ کرتے | پس آپ چھوڑ دیجئے انہیں

جھوٹی دلفریب باتیں ڈالتے تھے اور اگر آپ کا رب چاہتا تو وہ یہ کام نہ کر سکتے تو اُن کو اور جو وہ

وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿١١٢﴾ وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

اور جو | وہ جھوٹ باندھتے ہیں | اور تا کہ مائل ہوں | اس (جھوٹ کی) طرف | دل | ان لوگوں کے | (جو) یقین نہیں رکھتے

جھوٹ باندھتے ہیں (اپنے حال پر) چھوڑ دیجئے۔ یہ اس لئے (ایسی باتیں کرتے ہیں) کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل

بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿١١٣﴾ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ

آخرت پر | اور تا کہ وہ اسے پسند کر لیں | اور تا کہ وہ کئے چلے جائیں | وہ بُرے کام جو وہ کر رہے ہیں | پس کیا اللہ کے سوا

اس طرف مائل ہو جائیں اور وہ ان باتوں کو پسند کر لیں اور جو بُرے اعمال وہ کر رہے ہیں ان میں لگے رہیں۔ (اے پیغمبر! ان سے کہئے)

اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ۭ

میں تلاش کروں | (کوئی اور) منصف | (حالانکہ) وہی ہے جس نے | نازل کی | تمہاری طرف | (یہ) کتاب | واضح

کہ کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور حاکم تلاش کروں حالانکہ وہی ہے کہ جس نے تمہاری طرف ایک کتاب نازل فرمائی جو واضح ہے

وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ

اور جنہیں | ہم نے دی ہے | کتاب | وہ جانتے ہیں | کہ وہ | اُتری ہوئی ہے | آپ کے رب کی طرف سے

اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ جانتے ہیں کہ یہ قرآن تمہارے ربّ کی طرف سے حق کے ساتھ نازل

بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿١١٤﴾ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ

سچی | پس آپ نہ ہو جایئے | شک کرنے والوں میں سے | اور پوری ہوئی | بات | آپ کے رب کی

کیا گیا ہے سو آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں اور آپ کے ربّ کی بات سچائی اور

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۱۱) یہ کٹر مخالفین کا ذکر ہے کہ اگر آسمان سے فرشتے اتر کر اور قبروں سے مردے زندہ ہو کر نبی کی تصدیق کرتے اور دوزخ و جنت وغیرہ آخرت کے معاملے بھی سامنے موجود ہو جاتے تو بھی یہ منکرین اللہ کی مرضی کے بغیر ایمان نہ لاتے لیکن اکثر ان میں سے اس مشیت الٰہی کو نہیں سمجھتے کہ اس نے بندہ کو غیب پر ایمان لاتے ہوئے نیک و بد کی پہچان اور اختیار دیا ہے۔

(۱۱۲) اور جس طرح یہ کفار مکہ آپ کی دشمنی پر تلے ہوئے ہیں اسی طرح مشیت الٰہی سے پہلے بھی شریر جنوں اور انسانوں میں سے ہر نبی کے دشمن رہے ہیں جو ایک دوسرے کو دین حق سے گمراہ کرنے کے لئے جھوٹی خوشامدی باتیں کانوں اور ذہنوں میں ڈالتے ہیں پس ان کفار کی افترا پردازیوں کی کچھ فکر نہ کیجئے بلکہ ان کا معاملہ خدا پر چھوڑ دیجئے۔

(۱۱۳) اور وہ مشرکین ایک دوسرے کو جھوٹی باتیں اس لئے سکھاتے رہتے ہیں کہ جو لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے ان دھوکہ دینے والی باتوں کی طرف مائل ہو کر ہمیشہ برے کاموں میں لگے رہیں۔

(۱۱۴) پس آپ مشرکین سے کہہ دیجئے کہ میں اللہ کے سوا کسی اور کے فیصلہ کو نہیں مان سکتا۔ جس نے انسان کی فطری ضروریات کی ایسی مکمل اور واضح کتاب (قرآن) نازل کی ہے اور اہل کتاب بھی اپنی کتابوں کی بشارتوں، خوشخبریوں کی بنا پر سمجھتے ہیں کہ یہ خدا کی طرف سے اتاری گئی ہے پس آپ کو اس کے سچ ہونے میں شک نہیں ہونا چاہئے (یہ آپ کے ذریعے امت کو خطاب ہے)

افعال: تَصْغٰی: وہ جھکتی ہے، جھکتے ہیں، صَغْوٌ اور صَغْیٌ سے، معنی مائل ہونے اور جھکنے کے ہیں، مضارع (واحد مونث غائب)۔ اَبْتَغِیْ: میں تلاش کروں، چاہوں، اِبْتِغَاءٌ سے، مضارع (واحد متکلم)۔ یَقْتَرِفُوْا: وہ کمائیں، کئے جائیں، اِقْتِرَافٌ سے، امر (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: زُخْرُفَ: ملمع، سنہری، سونا، آراستہ، زینت۔

صِدْقًا وَّعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١١٥﴾

سچائی | اور انصاف (میں) | نہیں کوئی بدلنے والا | اُس کی بات کو | اور وہی ہے | سننے والا | جاننے والا

انصاف کے اعتبار سے کامل ہے اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں اور وہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے

وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِی الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اور اگر آپ کہا مانیں گے | اکثریت کا | اُن میں سے جو زمین میں ہیں | تو وہ بہکا دیں گے آپ کو | اللہ کی راہ سے

اور اگر آپ دُنیا کے اکثر لوگوں کی اطاعت کرتے رہیں، تو یہ لوگ آپ کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے بہکا دیں گے

اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿١١٦﴾ اِنَّ رَبَّكَ

وہ پیروی نہیں کرتے | مگر صرف وہم وگمان کی | اور نہیں وہ | مگر صرف خیالی باتیں کرتے ہیں | بلاشبہ آپ کا رب

یہ صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں اور وہ صرف خیالی باتیں کرتے ہیں۔ بیشک آپ کا پروردگار

هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿١١٧﴾

(ہی) خوب جانتا ہے | (کہ) کون بھٹکتا ہے | اُس کے راستہ سے | اور وہی | بہتر جانتا ہے | راہ پر چلنے والوں کو

ان کو خوب جانتا ہے جو اُس کی راہ سے بہک جاتے ہیں اور اُن کو بھی خوب جانتا ہے جو ہدایت یافتہ ہیں

فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ

پس تم کھاؤ | اس (جانور) میں سے | کہ لیا گیا ہو | نام اللہ کا | اُس پر | اگر تم ہو | اُس کی آیتوں پر

تو جس جانور پر (ذبح کے وقت) اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو اس میں سے کھاؤ اگر تم اُس کی آیتوں پر

مُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٨﴾ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

ایمان رکھنے والے | اور کیا (وجہ) ہے | کہ تم نہیں کھاتے | اس میں سے | جس پر نام لیا گیا اللہ کا

ایمان رکھتے ہو اور تمہیں کیا عذر ہے کہ تم ایسے جانوروں میں سے نہ کھاؤ جن پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو

وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ

حالانکہ وہ واضح کر چکا ہے | تمہارے لئے | جو | اُس نے حرام کیا | تم پر | مگر صرف وہ کہ | تم مجبور ہو جاؤ

حالانکہ اس نے جو کچھ تم پر حرام کیا ہے اسے تمہارے لئے تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا ہے سوائے اس کے جس کے لئے

اِلَيْهِ وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ

اُس (کے کھانے) کو | اور بلاشبہ | بہت سے (لوگ) | بہکاتے رہتے ہیں | اپنی خواہشوں سے | بغیر علم کے

تم مجبور ہو جاؤ اور بے شک بہت سے لوگ اپنی نفسانی خواہشوں سے، بغیر کسی علم کے لوگوں کو بہکاتے ہیں

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿١١٩﴾ وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ

بلاشبہ | آپ کا رب | (ہی) خوب جانتا ہے | حد سے بڑھنے والوں کو | اور چھوڑ دو | گناہ ظاہر | اور چھپا ہوا

یقیناً آپ کا پروردگار حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے اور ظاہری گناہ اور چھپا ہوا گناہ (سب) چھوڑ دو

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا

بیشک | جو لوگ | کرتے ہیں | گناہ | جلدی (ہی) اُن کو بدلہ دیا جائے گا | اس کا جو

یقیناً وہ لوگ جو گناہ کر رہے ہیں عنقریب اُن کو کے بُرے اعمال کی

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۱۵) اور اللہ تعالیٰ نے جو اسلام کی فتح اور غلبہ کا وعدہ فرمایا تھا وہ سچائی اور انصاف کے ساتھ پورا ہوا کوئی اس کے حکم کو ٹال نہیں سکتا اور وہ سب سنتا جانتا ہے۔

(۱۱۶) یہ بھی آپؐ کے واسطہ سے امت کو خطاب ہے کہ اگر تم ان مشرکین مکہ میں سے اکثر لوگوں (مثلاً ابوالاحوص مالک بن عوف جشمی و بدیل وجلیس بن ورقاء خزاعی وغیرہ) کا کہا مانو گے کہ خدا کا مارا ہوا جانور (مردار) تمہارے ہاتھ کے مارے ہوئے (شرعی طور پر ذبح کئے ہوئے) سے بہتر ہے تو وہ تمہیں دین حق سے بہکا دیں گے وہ تو محض خیالی باتوں پر چلتے اور گمان ہی کرتے ہیں کوئی علمی سند اور عقلی دلیل نہیں رکھتے۔ حالانکہ **ذبیحہ** کو اللہ نے حلال اور **مردار** کو حرام قرار دیا ہے۔ جس کی حکمتیں اللہ ہی کو معلوم ہیں۔

(۱۱۷) بیشک خدا تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے کہ کون گمراہ ہے اور کون راہ راست پر چل رہا ہے۔

(۱۱۸) پس اے مسلمانو! اگر تم اللہ کی آیتوں پر کامل یقین رکھتے ہو تو صرف اسی جانور کا گوشت کھاؤ جو اللہ کا نام لے کر ذبح کیا جائے۔

(۱۱۹) جب اللہ نے ان سب چیزوں کو قرآن میں تفصیل سے بیان کر دیا ہے جو اس نے تمہارے لئے (مجبوری کے نہ ہونے کی صورت میں) حرام کی ہیں تو پھر تمہیں اس حلال جانور کا گوشت کھانے میں کیا شک ہے جسے اللہ کا نام لے کر ذبح کیا گیا ہو۔ بیشک بہت سے لوگ بغیر کسی دلیل کے فضول لغو خیالات سے لوگوں کو حق سے گمراہ کرتے ہیں۔ ان کے دھوکہ میں نہیں آنا چاہئے بلاشبہ اللہ ایسے حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے۔

افعال: تَمَّتْ: پوری ہوئی، ہے تَمَامٌ سے ماضی (واحد مونث غائب)۔ یَخْرُصُوْنَ: وہ اٹکل قیاسی باتیں کرتے ہیں، خَرْصٌ سے مضارع (جمع مذکر غائب)۔ ذُکِرَ: وہ یاد کیا گیا، ذکر کیا گیا، ذِکْرٌ سے ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔ فَصَّلَ: الگ الگ بیان کر دیا، تفصیل وار واضح کر دیا، تَفْصِیْلٌ سے ماضی (واحد مذکر غائب)۔

يَقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

وہ کرتے تھے | اور نہ کھاؤ | اُس میں سے | کہ نہیں ذکر کیا گیا | نام اللہ کا | اُس پر

سزا ملے گی اور جس جانور پر (ذبح کرتے وقت) اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیا گیا اسے ہرگز نہ کھاؤ

وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ

اور بیشک وہ (کھانا) | گناہ ہے | اور بیشک | شیطان | (تو) ڈالتے رہتے ہیں (کانوں میں) | اپنے دوستوں کے

اور اس کا کھانا یقیناً نافرمانی کی بات ہے اور بیشک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے رہتے ہیں

لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۲۱﴾

کہ وہ تم سے جھگڑتے رہیں | اور اگر | تم نے ان کا کہا مان لیا | (تو) بیشک تم (بھی) | مشرک ہو

تاکہ وہ تم سے جھگڑتے رہیں اور اگر تم ان کی اطاعت اختیار کرنے لگو تو یقیناً تم مشرک ہو جاؤ گے

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ

اور کیا وہ (شخص) جو تھا | مُردہ | پھر ہم نے اسے زندہ کر دیا | اور بنا دیا ہم نے | اُس کے لئے | نور | (کہ) وہ چلتا ہے

کیا وہ (شخص) جو مُردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندہ کر دیا اور اُس کے لئے روشنی پیدا کی کہ اس کی مدد سے

بِهٖ فِى النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِى الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ

اُس کی مدد سے | لوگوں میں | کیا وہ اُس جیسا ہے | جو اندھیروں میں ہو | کہ نہیں نکل سکتا

وہ لوگوں میں چلتا پھرتا ہے اُس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جس کی حالت یہ ہے کہ تاریکیوں میں گھرا ہے

مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۲﴾

اُن میں سے | اسی طرح | خوبصورت کئے گئے | کافروں کے لئے | وہ کام | جو وہ کرتے تھے

(اور) وہاں سے نکل نہیں سکتا اسی طرح کافروں کو اُن کے اعمال خوبصورت معلوم ہوتے ہیں

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِىْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ

اور اسی طرح | بنا دیئے ہم نے | ہر بستی میں | بڑے بڑے | مجرم | کہ وہ مکر کریں | اُس میں

اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں اس کے رئیسوں ہی کو مجرم بنایا تاکہ وہ وہاں مکر و فریب پھیلائیں

وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذَا جَآءَتْهُمْ

اور وہ مکر نہیں کرتے | مگر صرف | اپنے آپ سے | اور | وہ نہیں سمجھتے | اور جب آتی ہے اُن کے پاس

اور درحقیقت وہ مکر و فریب نہیں کرتے مگر صرف اپنے ہی خلاف لیکن وہ سمجھتے نہیں۔ اور جب ان کے پاس کوئی

اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ

(کوئی) نشانی (تو) کہتے ہیں | ہم تو ہرگز نہ مانیں گے | جب تک کہ | دی جائے ہمیں (بھی نبوت) | جیسے

نشانی آتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم کبھی یقین نہیں کریں گے جب تک کہ ہمیں بھی وہ چیز نہ دی جائے جو

اُوْتِىَ رُسُلُ اللّٰهِ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ

دی گئی اللہ کے رسولوں کو | اللہ (ہی) بہتر جانتا ہے | جہاں | وہ رکھتا ہے | اپنا پیغام | جلدی ہی پہنچے گی عنقریب

اللہ تعالیٰ کے رسولوں کو دی جاتی ہے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ کس کو اپنا رسول بنائے

آسان تفسیر

۱) اور گناہ ظاہر ہو یا خفیہ اس سے بچنا لازم ہے اور مجرمین کو عنقریب ان کے جرموں کی سزا دی جائے گی۔

) اور جس حلال جانور پر ذبح کے وقت اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اس کا گوشت ہرگز نہ کھاؤ۔ یہ سخت جرم ہے اور شیاطین تو اپنے ساتھیوں کو تم سے لڑانے کے لئے ان کو بدظن کرتے ہیں۔ اگر تم ان کی باتوں پر چلو گے تو تم بھی مشرک ٹھہرو گے۔

۱) کیا وہ شخص جو کفر و شرک کی وجہ سے روحانی اعتبار سے مر چکا تھا۔ پھر ہم نے اسے دین اسلام سے روحانی زندگی عطا فرما کر نور قرآن سے نوازا جس سے وہ لوگوں کے بھیڑ، مجمع میں راہ راست پر چلا جا رہا ہے کبھی اس شخص جیسا ہو سکتا ہے جو کفر و شرک کے اندھیروں میں ایسا گھرا ہوا ہے کہ نکل ہی نہیں سکتا؟ ہرگز نہیں! جس طرح کفار مکہ حلال و حرام میں فضول بحث کو اچھا سمجھتے ہیں۔ اسی طرح سب برے کام جو وہ کرتے ہیں وہ انہیں جہالت کی وجہ سے اچھے معلوم ہوتے ہیں۔

۱۲) اور جس طرح یہ مشرکین مکہ حق کے خلاف فساد برپا کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم نے ہر بستی میں بڑے بڑے مجرم پیدا کئے ہیں جو بڑے بن کر وہاں لوگوں میں فتنہ و فساد برپا رکھتے ہیں جس کا وبال خود انہی پر ہو گا اور وہ اس بات کو نہیں سمجھ سکتے۔

ل: **یَقْتَرِفُوْنَ**: وہ کماتے تھے، ہیں، وہ کرتے ہیں، اِقْتِرَافٌ سے، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ **یُوْحُوْنَ**: وہ دل میں ڈالتے ہیں، وسوسہ ڈالتے ہیں، اِیْحَاءٌ سے، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ **یَمْکُرُوْا**: تاکہ وہ چالیں چلیں، خفیہ تدبیریں کریں، مَکْرٌ سے، مضارع (جمع مذکر غائب)۔

ا ء: **خَارِجٍ**: نکلنے والا، خُرُوْجٌ سے، اسم فاعل (واحد مذکر)۔ **اَکَابِرَ**: بہت بڑے لوگ، اَکْبَرُ کی جمع۔

الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا

اُن کو | جنہوں نے جرم کیا | ذلّت | اللہ کے ہاں | اور عذاب | سخت | اس کے سبب جو

مجرموں کو اللہ تعالیٰ کے ہاں ذلّت اور سخت عذاب پہنچے گا اس لئے

كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ﴿١٢٤﴾ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ

وہ مکر کیا کرتے تھے | پس جسے | اللہ چاہے | کہ ہدایت کرے | کھول دیتا ہے | اس کا سینہ

وہ مکاریاں کرتے تھے پس اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت دینا چاہتا ہے اُس کا سینہ اسلام کے لئے

لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا

اسلام کے لئے | اور جسے | وہ چاہتا ہے | کہ | گمراہ کردے | کردیتا ہے | اُس کا سینہ | تنگ

کھول دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے کہ گمراہ کر دے اس کے سینے کو بہت تنگ

حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِى السَّمَآءِ ۚ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ

بھینچا ہوا | گویا کہ | وہ زور سے چڑھتا ہے | آسمان میں | اسی طرح | ڈال دیتا ہے | اللہ | پھٹکار (عذاب)

کر دیتا ہے گویا کہ وہ بہت مشکل سے بلندی پر چڑھ رہا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ اُن لوگوں پر عذاب

عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢٥﴾ وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ۗ

اُن لوگوں پر | جو ایمان نہیں لاتے | اور یہی ہے | راستہ | آپ کے ربّ کا | سیدھا

بھیجتا ہے جو ایمان نہیں لاتے اور یہی تمہارے پروردگار کا سیدھا راستہ ہے

قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿١٢٦﴾ لَهُمْ

بیشک | ہم نے کھول کر بیان کردی ہیں | آیتیں | ان لوگوں کے لئے | جو نصیحت مانتے ہیں | اُنہی کے لئے ہے

بیشک ہم نے ان لوگوں کے لئے جو نصیحت حاصل کرنے والے ہیں تفصیل کے ساتھ تمام آیتیں بیان کر دی ہیں ان کے لئے

دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٧﴾ وَ

گھر سلامتی کا | اُن کے ربّ کے ہاں | اور وُہی ہے اُن کا مددگار | اُن (نیک اعمال) کی وجہ سے جو وہ کیا کرتے تھے | اور

ان کے پروردگار کے ہاں سلامتی کا گھر ہے اور اُن کے نیک اعمال کی وجہ سے وہ اُن کا مددگار ہے اور

يَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ

جس دن | وہ جمع کردے گا اُن | سب کو | (تو فرمائے گا) اے گروہ | جنوں کے! | تم نے تو تابع کرلئے تھے بہت

جس دن اللہ تعالیٰ اُن سب کو جمع کرے گا اور فرمائے گا اے گروہ جنات! تم نے انسانوں میں سے بڑی تعداد

مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ

انسانوں میں سے | اور کہیں گے | اُن کے دوست | انسانوں میں سے | اے ہمارے ربّ! | فائدہ اٹھایا

اپنے ساتھ لگا لی تھی اور انسانوں میں سے جو ان کے دوست ہیں کہیں گے اے ہمارے ربّ! ہم دُنیا میں

بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا

ہم میں سے بعض نے | بعض سے | اور ہم پہنچے | اپنی اس میعاد کو | جو | مقرر کی تھی تُو نے | ہمارے لئے

ایک دوسرے سے فائدہ اُٹھاتے رہے اور ہم اس میعاد کو پہنچ گئے جو تُو نے ہمارے لئے مقرر کی

یت نمبر آسان تفسیر

۱۲۴) اور جب ان مشرکین (ولید بن مغیرہ وعبد یالیل وغیرہ) کے پاس آیت قرآنی آتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم تو جب مانیں گے کہ ہمارے پاس بھی ویسا ہی کلام آئے جیسا کہ ان رسولوں کے پاس آتا ہے۔ سو یہ تو اللہ ہی کو علم ہے کہ کون نبوت کے منصب کا اہل ہے۔ ہاں ایسے مجرموں کو ان کے فساد برپا کرنے کے بدلے اللہ کے ہاں ذلت نصیب ہوگی اور سخت عذاب ہوگا۔

۱۲۵) پس اللہ جسے راہ راست پر لانا چاہتا ہے اس کا سینہ قبول اسلام کے لئے کھول دیتا ہے اور جسے گمراہی میں رکھنا چاہتا ہے اس کے کفر کی وجہ سے اس کا سینہ ایسا تنگ کر دیتا ہے کہ حق کو سمجھ کر قبول کرنا اس کے لئے ایسا مشکل ہوتا ہے جیسا کہ آسمان پر چڑھنا اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے اللہ ان پر ایسی ہی لعنت بھیجتا ہے۔

۱۲۶) اسلام ہی اللہ کا سیدھا راستہ ہے۔ اور نصیحت ماننے والوں کے لئے ہم نے اپنی آیتیں تفصیل سے بیان کر دی ہیں۔

۱۲۷) ایسے ہی نصیحت ماننے والوں کو اللہ کے ہاں ان کے نیک اعمال کی وجہ سے دارالسّلام (امن وعافیت کے گھر' جنت) میں داخل کیا جائے گا اور وہی ان کا مددگار ہے۔

ال: اَجْرَمُوْا: انہوں نے جرم کیا' اِجْرَامٌ سے ماضی (جمع مذکر غائب)۔

اء: ضَیِّقًا: تنگ' ضِیْقٌ سے۔

قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ

فرمائے گا | (کہ) آگ (ہی) | تمہارا ٹھکانا ہے | ہمیشہ رہو گے | اس میں | مگر | جو چاہے | اللہ | بیشک

اللہ فرمائے گا: آگ تمہارا ٹھکانا ہے اسی میں ہمیشہ رہو گے ہاں اگر اللہ تعالیٰ چاہے (تو اور بات ہے) بیشک

رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾ وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ

آپ کا رب | بڑا حکمت والا | سب کچھ جاننے والا ہے | اور ایسے (ہی) | ہم نزدیک رکھیں گے | بعض ظالموں کو

تمہارا ربّ حکمت والا سب کچھ جاننے والا ہے اور اسی طرح ہم بعض ظالموں کو بعض کے قریب

بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ

بعض سے | بسبب اُن اعمال کے | جو وہ کرتے تھے | اے جماعت جنوں | اور انسانوں کی!

کر دیں گے اُن کے اعمال کی وجہ سے۔ اے گروہ جن و انسان!

اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ

کیا نہیں آئے تمہارے پاس | رسول | تم میں سے | جو سناتے تھے | تم کو | میری آیتیں | اور ڈراتے تھے تم کو

کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے پیغمبر نہیں آئے تھے؟ جو تمہیں ہماری آیتیں سناتے تھے اور تمہیں اس دن

لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓي اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ

ملنے سے | اس دن کے | وہ کہیں گے | ہم گواہی دیتے ہیں | اپنے نفسوں پر | اور دھوکہ دیا تھا انہیں

کے پیش آنے سے ڈراتے تھے وہ عرض کریں گے کہ ہم اپنے خلاف جرم کی گواہی دیتے ہیں اور انہیں دُنیا کی

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۰﴾

زندگی نے | دُنیا کی | اور وہ (خود) گواہی دیں گے | اپنے آپ پر | کہ واقعی وہ | کافر تھے

زندگی نے دھوکہ میں ڈال رکھا تھا اور وہ اقرار کریں گے کہ بے شک وہ حق کا انکار کرنے والے تھے۔

ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰي بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا

یہ اس لئے | کہ | نہیں ہے | آپ کا رب | ہلاک کرنے والا | بستیوں کو | ظلم سے | جبکہ ان کے رہنے والے

یہ اس وجہ سے ہے کہ آپ کا پروردگار ظلم و ناانصافی سے ایسی حالت میں بستیوں کو تباہ نہیں کرتا کہ وہاں کے رہنے والے (احکام سے)

غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ

بے خبر ہوں | اور ہر ایک کے لئے | درجے ہیں | اُن کے عملوں کی وجہ سے | اور نہیں | آپ کا رب | بے خبر

بے خبر ہوں اور سب کے لئے ان کے اعمال کے مطابق درجے ہیں اور آپ کا پروردگار اُن کے

عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ اِنْ يَّشَاْ

اس سے جو وہ کرتے ہیں | اور آپ کا رب | (بڑا) بے نیاز | رحمت والا (ہے) | اگر وہ چاہے (تو)

اعمال سے بے خبر نہیں۔ اور آپ کا پروردگار بے نیاز ہے رحمت والا، اگر وہ چاہے

يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَاۗءُ كَمَآ

تمہیں لے جائے (دنیا سے) | اور جانشین کر دے | تمہارے بعد | جن کو وہ چاہے | جس طرح

تو تمہیں ہٹا دے اور تمہارے بعد جس کو چاہے تمہارے جانشین بنا دے جس طرح

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۲۸) اور قیامت کے روز جب اللہ سب مخلوق کو جوابدہی کے لئے اپنے حضور میں جمع کرے گا تو جنّ شیاطین سے فرمائے گا کہ بلاشبہ تم نے بہت سے بدبخت انسانوں کو اپنا تابع بنالیا تھا۔ اور شیطانوں کے ساتھی۔ انسان' اس وقت کہیں گے بارخدایا! ہم نے تو صرف دنیاوی اغراض کے لئے ایک دوسرے سے فائدہ اٹھایا' شیاطین کی پوجا نہیں کی اور وہ وقت موت کا آ پہنچا جو تو نے ہمارے لئے مقرر کیا تھا۔ تب اللہ کا حکم ہوگا کہ اب تمہارا ٹھکانا دوزخ ہی ہے۔ ہمیشہ اسی میں رہا کرو گے مگر جسے اللہ چاہے وہ رہائی پائے گا وہ بڑا حکمت والا سب چیزوں سے خوب واقف ہے۔

(۱۲۹) اور جس طرح ہم شیطانوں اور ان کا کہا ماننے والے انسانوں کو قیامت میں ایک جگہ دوزخ میں جمع کردیں گے۔ اسی طرح دوسرے ظالموں اور مجرموں کو بھی ان ہی جیسے مجرموں کے ساتھ عذاب دوزخ میں جمع کردیں گے۔

(۱۳۰) اس وقت تمام جنوں اور انسانوں سے فرمائے گا کہ کیا تمہارے پاس دنیا میں خود تمہاری جنس میں سے ہمارے رسول نہیں آئے تھے جو تمہیں ہماری آیتیں سناتے اور قیامت کے آنے سے ڈراتے تھے؟ تو وہ اپنی نسبت یہ گواہی دیں گے کہ واقعی ہم ہی منکر تھے اور ہمیں دنیا کی زندگی نے دھوکا دیا تھا کہ ہم سمجھے کہ دنیا کی زندگی سے بہتر کوئی زندگی نہیں۔

(۱۳۱) اور نبوت کا سلسلہ اللہ نے اس لئے جاری رکھا تھا کہ وہ اپنے بندوں کو ان کے جرموں کی وجہ سے انہیں خبردار کئے بغیر' ہلاک نہیں کیا کرتا۔

(۱۳۲) اور اللہ کے ہاں ہر ایک انسان کے درجے اس کے اعمال کے مطابق ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے اعمال سے بے خبر نہیں۔

افعال: اِسْتَكْثَرْتُمْ: تم نے بہت زیادہ (تابع) کرلیا' اِسْتِكْثَارٌ سے' ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ اِسْتَمْتَعَ: اس نے فائدہ اٹھایا' کام نکالا' اِسْتِمْتَاعٌ سے' معنی فائدہ اٹھانے اور برتنے کے ہیں' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ اَجَّلْتَ: تو نے مدت مقرر کی' تَاْجِيْلٌ سے' معنی مدت ٹھہرانے اور دیر کرنے کے ہیں' ماضی (واحد مذکر حاضر)۔ نُوَلِّيْ: ہم حاکم بنادیتے ہیں' مسلط کردیتے ہیں' تَوْلِيَةٌ سے' مضارع (جمع متکلم)۔ شَهِدْنَا: ہم نے اقرار کیا' بیان کیا' موجود تھے' شُهُوْدٌ اور شَهَادَةٌ سے' ماضی (جمع متکلم)۔ غَرَّتْهُمْ: دنیوی زندگی نے ان کو بہکایا' دھوکے میں رکھا' غُرُوْرٌ سے' ماضی (واحد مونث غائب)' هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: لِقَآءَ: پیشی' ملاقات۔ غَافِلُوْنَ: غفلت کرنے والے' بے خبر ہونے والے' اسم فاعل (غَافِلٌ واحد)۔

اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ﴿١٣٣﴾ اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ

اُس نے پیدا کیا تمہیں | نسل سے | اور لوگوں کی | بلاشبہ | جس بات کا | تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے

ایک دوسری قوم کی نسل سے تم کو پیدا کیا ہے بے شک جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے

لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿١٣٤﴾ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا

وہ آنے والی ہے | اور نہیں تم | عاجز کرنے والے (اس کے لانے سے) | کہہ دیجئے | اے میری قوم! | تم عمل کیے جاؤ

وہ ضرور آنے والی ہے اور (اللہ تعالیٰ کو) تم عاجز نہیں کر سکتے (اے پیغمبر) کہہ دیجئے کہ اے میری قوم! تم اپنی

عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ

اپنی جگہ پر | میں (بھی) عمل کرتا ہوں | پس تم جلدی جان لوگے | کون ہے | جس کے لئے ہے

جگہ عمل کرتے رہو میں بھی اپنی جگہ عمل کر رہا ہوں پس جلد ہی تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ آخرت کا (اچھا)

عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿١٣٥﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ

آخرت کا گھر | یقیناً | فلاح نہیں پائیں گے | ظالم لوگ | اور وہ ٹھہراتے ہیں | اللہ کے لئے (بھی)

انجام کس کے لئے ہے۔ بے شک ظالم کامیاب نہیں ہوں گے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے

مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ

اُس میں سے | جو پیدا کی اُس نے | کھیتی | اور چوپائے | ایک حصہ | پھر کہتے ہیں | کہ یہ (تو) | اللہ کا ہے

کھیتیاں اور مویشی پیدا کئے لوگوں نے ان میں سے ایک حصہ اللہ تعالیٰ کے لئے ٹھہرا دیا ہے پھر اپنے خیال میں کہتے ہیں کہ یہ حصہ

بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ

اپنے خیال کے مطابق | اور یہ | ہمارے بتوں کا ہے | پس جو (حصہ) ہے | اُن کے معبودوں کا | وہ تو نہیں پہنچتا

اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور یہ ہمارے معبودوں کا ہے پھر جو چیز ان کے معبودوں کی ہوتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی

اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ؕ سَآءَ

اللہ کی طرف | اور جو (حصہ) ہے | اللہ کا | تو وہ | پہنچ جاتا ہے | اُن کے معبودوں کی طرف | بہت برا ہے

طرف نہیں پہنچتی اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتا ہے وہ ان کے ٹھہرائے ہوئے معبودوں کی طرف پہنچ جاتا ہے اُن کا یہ فیصلہ

مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿١٣٦﴾ وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ

جو وہ فیصلہ کرتے ہیں | اور اسی طرح | آراستہ کر دیا | بہت سے | مشرکین کے لئے | قتل کرنے کو

بہت ہی برا ہے اور اسی طرح بہت سے مشرکوں کی نظروں میں ان کے معبودوں نے اپنی اولاد

اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ؕ

اپنی اولاد کے | اُن کے شریکوں نے | تاکہ وہ انہیں ہلاک کر دیں | اور کہ خلط ملط کر دیں | اُن پر | اُن کے دین کو

کو قتل کرنا خوشنما کر دکھایا ہے تاکہ وہ انہیں ہلاکت میں ڈال دیں اور اُن کے دین کو اُن پر مشتبہ کر دیں

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿١٣٧﴾ وَقَالُوْا

اور اگر | اللہ چاہتا (تو) | وہ ایسا نہ کرتے | پس چھوڑ دیجئے انہیں | اور جو | وہ جھوٹ باندھتے ہیں | اور وہ کہتے ہیں

اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ یہ کام نہ کر سکتے پس تم انہیں چھوڑ دیجئے اور جو جھوٹ وہ باندھتے ہیں (وہ جانیں اور ان کا جھوٹ)۔ اور کہتے ہیں

(۱۳۳) اور اگر رسولوں کے آنے کے بعد بھی تم سیدھے راستے پر نہ چلو تو اللہ کو کچھ پروا نہیں۔ وہ بڑی رحمت والا ہے اگر وہ چاہے تو تمہیں ہلاک کر کے تمہاری جگہ اور لوگ جنہیں چاہے پیدا کر دے جس طرح اس نے تمہیں تمہارے باپ دادوں کی جگہ کھڑا کر دیا۔

(۱۳۴) بیشک قیامت اور اس میں جزا و سزا کا جو وعدہ دیا جاتا ہے وہ ضرور ہی آنے والی ہے تم اللہ کو اس کے لانے سے عاجز نہیں کر سکتے۔

(۱۳۵) تو آپ کہہ دیجئے اے لوگو! ہمارے اچھی طرح نیک و بد سمجھانے پر بھی تم اپنی بداعمالیوں سے باز نہیں آتے تو جو کام کر رہے ہو کرتے رہو۔ میں اپنا فرض تبلیغ ادا کرتا رہوں گا پس بہت جلد تم کو معلوم ہو جائے گا کہ کون کامیاب ہوتا ہے۔ یقیناً مجرم کامیاب نہیں ہوتے۔

(۱۳۶) اور مشرکین پہلے تو اپنی کھیت کی پیداوار اور جانوروں سے کچھ حصہ اللہ کی نذر ٹھہراتے ہیں اور اپنے گمان میں کہتے ہیں کہ یہ حصہ اللہ کا ہے' اور کچھ کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ خدا کے شریکوں کا ہے۔ پھر جو حصہ انہوں نے بتوں کا مقرر کیا ہوتا ہے۔ وہ تو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے یعنی فقراء و مہمانوں تک نہیں پہنچاتے اور جو حصہ اللہ کا ہے وہ بھی ان کے شریکوں کو پہنچ جاتا ہے۔ کتنا بُرا فیصلہ ہے جو وہ کرتے ہیں۔ یعنی پہلے تو بتوں کے لئے حصہ مقرر کرنا اور پھر اللہ کے نام پر مقررہ حصہ بھی برہمنوں کو دے دینا' کیا بری تقسیم ہے ان لوگوں کی۔

(۱۳۷) جس طرح شیطانی اغوا سے مشرکین اپنے شرکیہ افعال مثلاً غیر اللہ کی نذر ماننا اور اللہ کے نام کی چیز کو بتوں کے نام کر دینا وغیرہ عبادت کے طور پر کرتے تھے۔ اسی طرح شیاطین نے انہیں دنیا و آخرت میں برباد کرنے اور جھوٹی باتیں ملا کر ان کے دین کو بگاڑنے کے لئے بتوں کو خوش کرنے کے لئے اپنی اولاد کو قتل کرنا بھی ان کے لئے آراستہ کر دیا ہے کہ وہ اس ظالمانہ عمل کو فخریہ کرتے ہیں اور ان بدبختوں کا راہ پر آنا' اللہ کی مرضی میں نہیں' ورنہ وہ ایسا نہ کر سکتے پس آپ ان کا کچھ بھی فکر نہ کیجئے۔ انہیں اور ان کی افترا پردازی کو خدا پر چھوڑ دیجئے وہ خود ان کا فیصلہ کرے گا۔

افعال: یَسْتَخْلِفُ: جانشین بنا دے گا' اِسْتِخْلَافٌ سے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ ذَرَاَ: اس نے پیدا کیا' پھیلایا' بکھیرا' ذَرْءٌ سے' معنی پیدا کرنے کے ہیں' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ یَصِلُ: وہ نہیں پہنچتا' وہ پہنچتا ہے' وَصْلٌ سے' مضارع منفی و مثبت (واحد مذکر غائب)۔ یُرْدُوْا: وہ ہلاکت میں ڈال دیں' ہلاک کر دیں' اِرْدَاءٌ سے' مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: مُعْجِزِیْنَ: عاجز کرنے والے' ہرانے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ زَعْمِهِمْ: ان کا خیال' گمان' زَعَمَ' یَزْعَمُ کا مصدر ہے۔

وَقَالُوا هٰذِهٖۤ اَنۡعَامٌ وَّحَرۡثٌ حِجۡرٌ ۖ لَّا يَطۡعَمُهَاۤ اِلَّا مَنۡ نَّشَآءُ بِزَعۡمِهِمۡ

(کہ) یہ | چوپائے | اور کھیتی | ممنوع (ہیں) | نہیں کھائے گا اُسے | مگر وہی جسے ہم چاہیں | اُن کے خیال کے مطابق

کہ یہ چوپائے اور کھیت ممنوع ہیں انہیں اُس آدمی کے سوا کوئی نہیں کھا سکتا جس کو ہم کھلانا چاہیں ان کے خیال (باطل) کے مطابق

وَاَنۡعَامٌ حُرِّمَتۡ ظُهُوۡرُهَا وَاَنۡعَامٌ لَّا يَذۡكُرُوۡنَ

اور (بعض) جانور ہیں | (کہ) حرام ہیں | اُن کی پیٹھیں (سواری کے لئے) | اور (بعض) جانور ہیں | کہ وہ نہیں لیتے

اور (کچھ) جانور ہیں کہ (ان کے خیال میں) ان پر سوار ہونا حرام ہے اور بعض کو ذبح کرتے وقت

اسۡمَ اللّٰهِ عَلَيۡهَا افۡتِرَآءً عَلَيۡهِ ؕ سَيَجۡزِيۡهِمۡ بِمَا

نام اللہ کا | اُن پر | جھوٹ باندھتے ہوئے | اللہ پر | عنقریب سزا دے گا انہیں | بدلے اس کے

اُن پر اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتے یہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنا ہے، اللہ تعالیٰ عنقریب اُن کو جو کچھ

كَانُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ ﴿۱۳۸﴾ وَقَالُوۡا مَا فِىۡ بُطُوۡنِ هٰذِهِ الۡاَنۡعَامِ

جو وہ جھوٹ باندھتے تھے | اور وہ کہتے ہیں | (کہ) جو (بچہ ہے) | پیٹوں میں | ان | جانوروں کے

وہ جھوٹ باندھتے تھے اس کی سزا دے گا اور کہتے ہیں کہ ان جانوروں کے پیٹ میں جو کچھ ہے

خَالِصَةٌ لِّذُكُوۡرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزۡوَاجِنَا ۚ وَاِنۡ يَّكُنۡ

(وہ) خاص (ہے) | ہمارے مردوں کے لئے | اور وہ حرام ہے | ہماری عورتوں پر | اور اگر | وہ ہو

وہ خالص ہمارے مردوں کے لئے ہے اور ہماری عورتوں پر حرام ہے اور اگر وہ مردہ

مَّيۡتَةً فَهُمۡ فِيۡهِ شُرَكَآءُ ؕ سَيَجۡزِيۡهِمۡ وَصۡفَهُمۡ ؕ اِنَّهٗ

مُردہ | تو وہ (سب عورت مرد) | اس میں | شریک ہیں | اللہ سزا دے گا انہیں | اُن کے اس کام کی | بلاشک وہ

پیدا ہو تو پھر اس میں وہ سب شریک ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ عنقریب انہیں ان کی باتوں کی سزا دے گا بیشک وہ

حَكِيۡمٌ عَلِيۡمٌ ﴿۱۳۹﴾ قَدۡ خَسِرَ الَّذِيۡنَ قَتَلُوۡۤا اَوۡلَادَهُمۡ سَفَهًۢا

بڑا حکمت والا | جاننے والا ہے | بیشک | خسارہ میں ہیں | وہ جنہوں نے | قتل کیا | اپنی اولاد کو | بے وقوفی میں

بڑا حکمت والا اور سب کچھ جاننے والا ہے وہ لوگ یقیناً بڑے نقصان میں رہے جنہوں نے بے وقوفی اور لاعلمی کی وجہ سے

بِغَيۡرِ عِلۡمٍ وَّحَرَّمُوۡا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افۡتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ؕ

لاعلمی کی وجہ سے | اور انہوں نے حرام ٹھہرایا | جو | رزق دیا انہیں | اللہ نے | جھوٹ باندھتے ہوئے | اللہ پر

اپنی اولاد کو قتل کیا اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انہیں دیا تھا اسے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہوئے اپنے اوپر حرام ٹھہرا لیا

قَدۡ ضَلُّوۡا وَمَا كَانُوۡا مُهۡتَدِيۡنَ ﴿۱۴۰﴾ وَهُوَ الَّذِىۡۤ اَنۡشَاَ جَنّٰتٍ

وہ گمراہ ہو چکے | اور وہ نہیں | راہ راست پر | اور (اللہ) ہی ہے جس نے | پیدا کئے | باغات

بیشک وہ گمراہ ہو چکے اور سیدھے راستے پر نہ آئے اور وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے باغات پیدا کئے

مَّعۡرُوۡشٰتٍ وَّغَيۡرَ مَعۡرُوۡشٰتٍ وَّالنَّخۡلَ

جو چھتریوں پر چڑھائے جاتے ہیں (جیسے انگور کی بیل) | اور جو نہیں چڑھائے جاتے (مضبوط تنے والے) | اور کھجور

وہ بھی جن کی کمزور بیلیں چھتریوں پر چڑھائی جاتی ہیں اور وہ بھی جو نہیں چڑھائی جاتیں اور کھجور کے درخت

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۳۸) اور وہ مشرکین بعض جانوروں اور کھیتوں کو بتوں کے نام وقف کر کے کہتے ہیں کہ یہ سوائے بتوں کے خدام کے جنہیں ہم چاہیں، دوسروں پر حرام ہیں اور بعض جانوروں (حام) کی پیٹھ پر سواری حرام ہے اور بعض جانوروں (بحیرہ) پر لادنا اور سواری کرنا اور ذبح کے وقت اللہ کا نام لینا جائز نہ سمجھتے تھے کہ یہ اللہ کا حکم ہے۔ عنقریب اللہ انہیں ان کے اس جھوٹ کی سزا دے گا۔

(۱۳۹) اور وہ کہتے ہیں کہ جو بچہ ان بتوں کے نام پر چھوڑے ہوئے جانوروں (بحیرہ وصیلہ) کے پیٹ میں ہے وہ صرف ہمارے مردوں کے لئے حلال ہے اور عورتوں پر حرام ہے اور اگر وہ پیدا ہونے والا جانور مردہ نکلے تو سب عورت مرد اس کے کھانے میں شریک ہوں اللہ انہیں اس خود ساختہ جرم کی سزا دے گا۔ بیشک وہ بڑا حکمت والا جاننے والا ہے۔

(۱۴۰) بلاشبہ (قبیلہ ربیعہ ومضر کے) وہ لوگ سخت نقصان میں آ گئے جو جاہلیت میں اپنی لڑکیوں کو زندہ دفن کیا کرتے تھے اپنی بے وقوفی سے بلا کسی علمی سند کے اور جو رزق انہیں اللہ نے دیا تھا (کھیتی اور چار پائے) اپنے اوپر حرام ٹھہرا رکھے تھے اللہ پر الزام لگاتے ہوئے کہ یہ اس کا حکم ہے بیشک وہ گمراہ ہیں۔

افعال: حِجْرٌ: ممنوع، عقل، جس مکان کا احاطہ پتھروں سے بنایا گیا ہو وہ حجر کہلاتا ہے، ثمود کی آبادیاں چونکہ پتھروں سے تراش کر بنائی گئی تھیں اس لئے حجر کہلائیں۔ حَرَّمُوْا: انہوں نے حرام ٹھہرایا، تَحْرِيْمٌ سے ماضی (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: سَفَهًا: نادانی، کم عقلی، بے وقوفی، سَفِهَ يَسْفَهُ کا مصدر ہے۔ حام: جتوانے والا اونٹ۔ بحیرہ: وہ جانور جس کا کان علامت کے طور پر کاٹ کر بتوں کے نام پر کھلا چھوڑ دیا جاتا۔

وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا

اور کھیتیاں | کہ مختلف ہیں | پھل اُن کے | اور زیتون | اور انار | کچھ ایک جیسے

اور کھیتیاں جن کے پھل مختلف قسم کے ہوتے ہیں اور زیتون اور انار کے درخت صورت شکل میں ایک دوسرے سے ملتے ہوئے بھی

وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ

اور کچھ مختلف قسم کے | (کہ) کھاؤ | اس کا پھل | جب وہ پھل لائے | اور ادا کرو | اس کا حق

اور مختلف بھی ان سب کے پھل (شوق سے) کھاؤ جب ان میں پھل آئے اور جس دن فصل کٹے

يَوْمَ حَصَادِهٖ ڮ وَلَا تُسْرِفُوْا ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝١٤١ۙ

اس کے کاٹنے کے دن | اور بیجا خرچ نہ کرو | بیشک وہ | نہیں پسند کرتا | بیجا خرچ کرنے والوں کو

اس کا شرعی حق ادا کر دو اور حد سے نہ بڑھو یقیناً وہ حد سے نکل جانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ۭ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ

اور چوپائیوں میں سے (ہیں) | بوجھ اُٹھانے والے | اور زمین سے لگے ہوئے | کھاؤ | اس میں سے | جو رزق دیا تمہیں

اور چوپایوں میں سے کچھ بوجھ اُٹھانے والے (اونچے قد کے) اور کچھ زمین سے لگے ہوئے (چھوٹے قد کے) ہیں۔ اور (لوگو!)

اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝١٤٢ۙ

اللہ نے | اور پیروی نہ کرو | شیطان کے قدموں کی | بلاشبہ وہ | تمہارا | دشمن ہے | کھلا

اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو کچھ دیا ہے اسے کھاؤ اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو (یادرکھو) بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے (چار پایوں میں

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ۭ قُلْ ءٰۗ

آٹھ جوڑے (ہیں) | بھیڑ میں سے | دو | اور بکری میں سے | دو | کہہ دیجئے | کیا

جن کا گوشت کھایا جاتا ہے) آٹھ قسمیں پیدا کیں، بھیڑ میں سے دو (نر و مادہ) اور بکری میں سے دو (نر اور مادہ)، پوچھئے کہ کیا

الذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ

دونوں نر | اُس نے حرام کئے | یا | دونوں مادہ | یا (وہ بچہ) | جس پر مشتمل ہیں

اللہ تعالیٰ نے ان دونوں قسم کے نر کو حرام قرار دیا ہے یا مادہ کو؟ یا اس بچے کو جسے دونوں قسم کی مادہ

اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ۭ نَبِّـُٔــوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝١٤٣ۙ

رحم دونوں مادہ کے | مجھے بتاؤ | علم کی (بات) | اگر | تم ہو | سچے

اپنے پیٹ میں لئے ہوئے ہو؟ اگر تمہارے پاس صداقت ہے تو مجھے علم کی بات بتاؤ

وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ۭ قُلْ ءٰۗ الذَّكَرَيْنِ

اور اونٹ میں سے | دو (نر اور مادہ) | اور گائے میں سے | دو (نر اور مادہ) | کہہ دیجئے | کیا | دونوں نر

اور (اسی طرح) اُونٹ میں سے دو اور گائے میں سے دو (نر اور مادہ) ہیں۔ پوچھئے کہ کیا (اللہ نے) ان میں سے

حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ

حرام کئے اُس نے | یا دونوں مادہ | یا وہ (بچہ) | کہ مشتمل ہیں جن پر | رحم | دونوں مادہ کے

نر کو حرام قرار دیا ہے یا مادہ کو یا اس بچے کو جسے دونوں کی مادہ نے اپنے شکم میں لے رکھا ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۴۱) اور اللہ وہی ذات ہے جس نے کئی قسم کے باغات پیدا کئے جن میں سے بعض کی بیل چھتیوں پر چڑھائی جاتی ہے مثلاً انگور وغیرہ اور بعض کی زمین پر پھیلتی ہے جیسے خربوزہ وتربوز وغیرہ اور کھجوریں اور کھیتی مختلف قسم کی اور زیتون اور انار کے درخت جن کی صورتیں تو ملتی جلتی ہیں لیکن پھل مختلف ہوتے ہیں جب پک جائیں تو ان کا پھل کھاؤ اور ان کے کاٹنے کے روز جو صدقہ ان میں مقرر ہے (جو زمین اپنی ملک میں ہو اس میں اللہ کا حق ہے اگر کنوئیں کے پانی سے پیداوار ہوئی ہو تو بیسواں حصہ (نصف عشر) اور اگر بارش کے پانی سے ہوئی ہو تو دسواں حصہ عُشر) ادا کر دو اور بے موقع خرچ نہ کرو۔ بیشک اللہ بے جا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(۱۴۲) اور چوپاؤں میں سے بعض بوجھ اٹھانے والے جیسے اونٹ وگدھا وغیرہ اور بعض چھوٹے قد کے جیسے گائے بکری وغیرہ پیدا کئے کہ ان میں سے جو جانور اللہ نے تمہارے لئے حلال کئے ہیں ان کو ذبح کر کے کھاؤ اور شیطان کے بہکانے سے ان کو اپنے اوپر حرام نہ کر لو۔ کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

(۱۴۳) اللہ نے حلال جانور آٹھ قسم کے نر و مادہ پیدا کئے دو قسمیں نر و مادہ بھیڑ کی اور دو نر و مادہ بکری کی۔ ان مشرکین سے پوچھئے کہ اگر تم سچے ہو تو کسی دلیل سے بتاؤ کہ ان چاروں قسموں میں سے دونوں بھیڑ بکری کے نر اللہ نے حرام کئے ہیں یا ان دونوں کی مادینین؟ یا جو بچہ ان ہر دو مادینوں کے پیٹ میں ہے؟ کوئی بھی نہیں۔ یہ سب حلال ہی۔ شیطان کے بہکاوے اور جھوٹے مذہبی کاہنوں کے کہنے سے بلا دلیل کبھی ایک چیز کو حرام کہہ دیا جاتا ہے اور دوسری کو۔ یہ بہت بڑا جھوٹ اور گناہ اور اللہ کے اختیارات میں مداخلت ہے۔

افعال: اِشْتَمَلَتْ: وہ مشتمل ہے، گھیر لیا ہے، لپیٹ لیا ہے، اِشْتِمَالٌ سے، ماضی (واحد مونث غائب)۔

اسماء: مَعْرُوْشَاتٍ: چھتریوں پر چڑھائی ہوئی بیلیں، مَعْرُوْشَةٌ واحد، اسم مفعول (جمع مونث)۔ زَرْعَ: کھیتی کرنا، اگانا، زَرَعَ یَزْرَعُ کا مصدر ہے۔ اُکُلُہٗ: اس کا پھل، میوہ اُکُلُ مضاف ہٗ (ضمیر واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔ مُتَشَابِہٍ: زیتون اور انار کے پتے ہم شکل ہوتے ہیں اور پھلوں کا مزہ الگ الگ ہوتا ہے یہ رنگ، مزہ، شکل اور مقدار میں جدا جدا ہوتے ہیں، اسم فاعل (واحد مذکر)۔ فَرْشًا: فرش، مصدر ہے، ایسے چھوٹے چوپائے جن پر بوجھ نہیں لادا جاتا مثلاً بکریاں، چھوٹے اونٹ وغیرہ۔ ضَأْنِ: بھیڑ، دنبہ جس پر اون ہوتی ہے، ضَائِنٌ کی جمع، نر دنبہ یا نر بھیڑ کو کہتے ہیں۔ اَلْمَعْزِ: بکریاں، اسم جنس۔

أَمْ كُنتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ وَصَّاكُمُ اللَّهُ بِهَٰذَا ۚ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ

یا | تم حاضر تھے | جب وصیت کی تھی تمہیں | اللہ نے | اس (بات) کی | پس کون | بڑا ظالم ہے | اس سے جو

یا کیا تم اس وقت (اللہ تعالیٰ کے پاس) حاضر تھے جب اُس نے تمہیں اس کا حکم دیا۔ تو اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو

افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ

بہتان باندھے | اللہ پر | جھوٹ | تاکہ گمراہ کرے | لوگوں کو | بغیر علم کے | بیشک | اللہ

جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے تاکہ لوگوں کو علم کے بغیر (جہالت سے) گمراہ کرے۔ بیشک اللہ تعالیٰ

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿١٤٤﴾ قُل لَّا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ

ہدایت نہیں کرتا | ظالم لوگوں کو | کہہ دیجئے | میں نہیں پاتا | اس میں | جو وحی کی گئی | میری طرف

اُن لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا جو ظالم ہیں۔ (اے پیغمبر!) کہہ دیجئے کہ جو وحی میری طرف بھیجی گئی ہے میں اس میں

مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَن يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا

(کوئی چیز) حرام | کسی کھانے والے پر | جو اس کو کھائے | سوائے | اس کے کہ | ہو وہ | مُردار | یا خون

کوئی چیز کسی کھانے والے پر جو اس کو کھائے، حرام نہیں پاتا مگر یہ کہ وہ مُردار ہو یا بہتا ہوا

مَّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ

بہتا ہوا | یا گوشت | خنزیر کا | کیونکہ بیشک وہ | ناپاک ہے | یا ناجائز (ذبیحہ) | کہ لیا گیا ہو نام

خون ہو یا سور کا گوشت ہو کیونکہ وہ بالکل ناپاک ہے یا ناجائز (ذبیحہ) جس پر غیر اللہ کا

لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ

غیر اللہ کا | جس پر | پس جو کوئی مجبور ہو جائے | کہ نافرمانی کرنے والا نہ ہو | اور نہ زیادتی کرنے والا | تو بیشک

نام پکارا گیا ہو پھر جو آدمی مجبور ہو جائے اور نافرمانی کا اور حد سے گزرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو تو بیشک

رَبَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٤٥﴾ وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا

آپ کا پروردگار | بڑا بخشنے والا | رحم کرنے والا ہے | اور | اُن لوگوں پر | جو یہودی ہیں | ہم نے حرام کیا تھا

آپ کا پروردگار بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے اور یہودیوں پر ہم نے تمام ناخن دار جانور

كُلَّ ذِي ظُفُرٍ ۖ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا

ہر | ناخن دار (جانور) | اور گائے | اور بکری میں سے | ہم نے حرام کی تھیں | اُن پر | اُن دونوں کی چربی

حرام کر دیئے تھے اور گائے اور بکری میں سے ہم نے اُن پر ان کی چربی حرام کر دی تھی

إِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُورُهُمَا أَوِ الْحَوَايَا أَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۚ ذَٰلِكَ

سوائے اس کے جو لگی ہو | اُن کی پیٹھوں (سے) | یا آنتوں پر | یا جو ملی ہو | ہڈی کے ساتھ | یہ

سوائے اس چربی کے جو اُن کی پیٹھ پر لگی ہو یا انتڑیوں میں لگی ہوئی ہو یا جو ہڈی سے ملی ہو یہ

جَزَيْنَاهُم بِبَغْيِهِمْ ۖ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿١٤٦﴾ فَإِن كَذَّبُوكَ فَقُل

ہم نے انہیں سزا دی تھی | اُن کی نافرمانی کی | اور بیشک ہم سچے ہیں | پھر اگر | وہ آپ کو جھٹلائیں | تو کہہ دیجئے

ہم نے اُن کو اُن کی نافرمانی کی سزا دی تھی اور بیشک ہم سچے ہیں پھر اگر (اے نبیؐ) یہ لوگ آپ کو جھٹلائیں تو کہہ دیجئے کہ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۴۴) اور دو نر و مادہ اونٹ کے اور دو نر و مادہ گائے کے ان سے پوچھئے کہ ان چار قسموں میں سے اللہ نے دونوں اونٹ و گائے کے نر حرام کئے یا دونوں کی مادئیں؟ یا جو بچہ ان دونوں مادینوں کے پیٹ میں ہے یا جس وقت اللہ نے ان کی حرمت کا حکم دیا تھا تم اس وقت سامنے موجود تھے؟ پس تم سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو بغیر علمی سند کے لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے اللہ پر جھوٹا الزام لگاتے ہیں بیشک اللہ ظالموں کو راہ راست پر نہیں لاتا۔

(۱۴۵) کہہ دیجئے کہ اللہ نے جو میری طرف قرآن نازل فرمایا ہے میں تو اس میں سوائے (۱) مردار یا (۲) بہنے والے خون یا (۳) گوشت خنزیر کے جو واقعی ناپاک ہے یا (۴) ناجائز ذبیحہ جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو کسی اور چیز کو حرام نہیں پاتا البتہ ان میں بھی جو بھوک سے مجبور ہو جائے اور سرکش (حرام کو حلال جاننے والا) اور زیادتی کرنے والا (ضرورت سے زیادہ کھانے والا) نہ ہو تو اپنی زندگی بچانے کی خاطر ان مذکورہ حرام چیزوں کو بھی استعمال کر سکتا ہے اور اس صورت میں بیشک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے وہ معاف کر دے گا۔

(۱۴۶) اور جو یہودی ہیں ان پر ان کی شرارت اور نافرمانی کی نتیجے کے بدلے میں، ہم نے جڑے ہوئے ناخن والے جانور (اونٹ، شتر مرغ، بط وغیرہ) اور گائے بکری کی چربی حرام کر دی تھی البتہ صرف وہ چربی حلال تھی جو ان جانوروں کی پیٹھ یا آنتوں یا ہڈیوں پر لگی ہو اور جو کچھ ہم بیان کر رہے ہیں بلاشبہ صحیح ہے۔

افعال: وَصّٰكُمْ: اس نے تم کو حکم دیا، تَوْصِيَةٌ سے ماضی (واحد مذکر غائب) کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ اَجِدُ: میں پاتا ہوں، پاؤں گا، وُجُوْدٌ سے معنی پانے کے ہیں، مضارع (واحد متکلم)۔ یَطْعَمُهٗ: وہ اس کو کھاتا ہے جو اس کو کھائے، طَعْمٌ سے مضارع مرفوع مثبت (واحد مذکر غائب)، ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ اِخْتَلَطَ: وہ مل گیا، اِخْتِلَاطٌ سے معنی ملنے کے ہیں، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ حَمَلَتْ: اس نے اٹھایا، حَمْلٌ اور حِمْلٌ سے ماضی (واحد مونث غائب)۔

اسماء: ذَكَرَيْنِ: دو مرد، دو نر، ذَکَرٌ کا تثنیہ۔ طَاعِمٍ: کھانے والا، طَعْمٌ سے معنی چکھنے اور کھانے کے ہیں، اسم فاعل (واحد مذکر)۔ مَسْفُوْحًا: بہایا ہوا، بہتا ہوا، سَفْحٌ (مصدر) سے اسم مفعول (واحد مذکر)۔ شُحُوْمَهُمَا: ان دونوں کی چربی، شُحُوْمٌ، شَحْمٌ کی جمع، معنی چربی کے ہیں، هُمَا ضمیر (تثنیہ غائب)۔ بِبَغْيِهِمْ: ان کی سرکشی، بَغْيٌ (مصدر) مضاف، هِمْ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔

رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٤٧﴾

تمہارا ربّ | بڑی وسیع رحمت والا ہے | اور نہیں ٹالا جاتا | اُس کا عذاب | مجرم قوم سے

تمہارا رب بڑی ہی وسیع رحمت والا ہے اور اس کا عذاب مجرموں سے ٹلنے والا نہیں۔

سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا

جلد کہیں گے | وہ (لوگ) | جو مشرک ہیں | اگر | اللہ چاہتا | (تو) نہ ہم ہی شرک کرتے | اور نہ ہمارے باپ دادا

جن لوگوں نے شرک اختیار کیا ہے عنقریب وہ کہیں گے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادا شرک نہ کرتے

وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى

اور نہ ہی ہم حرام ٹھہراتے | کوئی چیز | ایسے (ہی) | جھٹلایا تھا | اُنہوں نے | جو اُن سے پہلے تھے | یہاں تک کہ

اور نہ ہم کسی چیز کو حرام ٹھہراتے اسی طرح ان لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں یہاں تک کہ

ذَاقُوْا بَاْسَنَا ؕ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ

اُنہوں نے چکھا | ہمارا عذاب | کہہ دیجئے | کیا (ہے) | تمہارے پاس | کوئی علم (کی بات) | تو نکال لاؤ اُس کو

انہوں نے ہمارے عذاب کا مزہ چکھ لیا (اے پیغمبر) پوچھئے کہ اگر تمہارے پاس کوئی علم ہے تو اُسے

لَنَا ؕ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ﴿١٤٨﴾

ہمارے سامنے | تم تو پیروی نہیں کرتے | مگر | گمان کی | اور نہیں تم | مگر صرف غلط اندازے کرنے والے ہو

ہمارے سامنے پیش کرو تم لوگ صرف گمان کے پیچھے چلتے ہو اور تم صرف غلط اندازے ہی لگاتے ہو

قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٤٩﴾

کہہ دیجئے | پس اللہ (ہی) کی ہے | دلیل پکی | پس اگر | وہ چاہتا | تو ضرور راہ پر لے آتا تم سب کو

آپ کہہ دیجئے کہ اللہ ہی کی دلیل مضبوط رہی پس اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت دے دیتا

قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ

کہہ دیجئے | لے آؤ | اپنے گواہوں کو | جو | گواہی دیں | کہ | اللہ نے | حرام کیا | ان (چیزوں) کو

(اے پیغمبر!) ان سے کہہ دیجئے کہ اپنے گواہوں کو لے آؤ جو اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ نے (واقعی) یہ چیز حرام کردی ہے

فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

پھر اگر وہ شہادت دیں | تو بھی شہادت نہ دو | اُن کے ساتھ | اور پیروی نہ کیجئے | اُن کی خواہشوں کی | جنہوں نے جھٹلایا

پھر اگر (بالفرض) وہ گواہی دے بھی دیں تب بھی تم ان کے ساتھ ہو کر اس کو تسلیم نہ کیجئے اور آپ ان لوگوں کی خواہشوں کی پیروی نہ کیجئے

بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ﴿١٥٠﴾ ع

ہماری آیتوں کو | اور اُن کی جو | ایمان نہیں رکھتے | آخرت پر | اور وہ | اپنے ربّ کے ساتھ | (اوروں کو) برابر کرتے ہیں

جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے اور دوسری ہستیوں کو اپنے پروردگار کے برابر ٹھہراتے ہیں

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا

کہہ دیجئے | آؤ | میں پڑھ کر سناؤں | جو حرام کیا | تمہارے رب نے | تم پر | کہ شریک نہ ٹھہراؤ

(اے پیغمبر!) ان سے کہہ دیجئے کہ آؤ میں تمہیں پڑھ کر سناؤں کہ جو کچھ تمہارے رب نے تم پر حرام کیا ہے یہ کہ خدا کے ساتھ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۴۷) پھر بھی اگر یہود آپ کی بات نہ مانیں تو کہہ دیجئے کہ تمہارا پروردگار بڑی رحمت والا ہے کہ تم اب تک بچے ہوئے ہو۔ ورنہ اس کا عذاب مجرموں سے ٹل نہیں سکتا ضرور آ کر رہے گا۔

(۱۴۸) اب مشرکین کہیں گے کہ اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم مشرک ہوتے نہ ہمارے باپ دادا اور نہ ہی ہم کسی حلال چیز کو حرام کر لیتے اس میں ہمارا کیا قصور اور پھر عذاب کے کیا معنی؟ اسی طرح ان سے پہلے لوگوں نے بھی اپنے انبیاء کو جھوٹا کہا تھا یہاں تک کہ ان پر اللہ کا عذاب نازل ہوا ان سے کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے پاس اپنے شرک اور حلال چیزوں کی حرمت کی کوئی علمی سند اور عقلی دلیل ہو تو وہ لاؤ تم تو صرف ظنی اور خیالی باتوں پر چل رہے ہو۔

(۱۴۹) کہہ دیجئے کہ دلیل تو اللہ ہی کی پختہ اور کامل ہے اگر ازل میں مشیت الٰہی اس طور پر واقع ہوتی کہ سب انسان راہ راست پر چلیں تو وہ ضرور ہی تم سب کو جبراً راہ راست پر لے آتا۔

(۱۵۰) کہہ دیجئے کہ تم اپنے گواہ لے آؤ جو شہادت دیں کہ ان چیزوں کو اللہ نے حرام کیا ہے پھر اگر وہ گواہی دے بھی دیں تو بھی آپ یقین نہ کیجئے اور ان لوگوں کی خواہشوں کی پیروی نہ کیجئے جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں اور آخرت پر یقین نہیں رکھتے اور خدا کے ساتھ اس کی مخلوقات میں سے اور چیزوں کو اس کا شریک اور برابر ٹھہراتے ہیں۔

اسماء: وَاسِعَةٍ: وسیع (رحمت)، بڑی (مہربانی)، اسم فاعل (واحد مونث)۔ اَلْبٰلِغَةُ: پہنچی ہوئی، پہنچنے والی، غالب، بُلُوْغٌ سے اسم فاعل (واحد مونث)۔

بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ
اس کے ساتھ | کسی چیز کو | اور ماں باپ کے ساتھ | احسان (کرو) | اور قتل نہ کرو | اپنی اولاد
کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ نیک سلوک روا رکھو اور اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے

مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ
مفلسی کے ڈر سے | ہم (ہی) | رزق دیتے ہیں تم کو | اور ان کو | اور قریب نہ جاؤ | بے حیائی (کی باتوں) کے
قتل نہ کرو ہم تم کو بھی رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی اور بے حیائی کی باتوں کے قریب نہ جاؤ

مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ
جو ظاہر ہیں | اُن میں سے | اور جو چھپی ہیں | اور نہ قتل کرو | اس جان کو
خواہ وہ علانیہ ہوں خواہ پوشیدہ۔ اور جس جان کو مار ڈالنا اللہ تعالیٰ نے حرام ٹھہرا دیا ہے

حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ
کہ حرام کیا اللہ نے (اس کا قتل کرنا) | سوائے | حق کے | یہی | وصیت کی اُس نے تم کو | تا کہ تم
اسے نہ مارو مگر صرف کسی حق (شرعی) کی بناء پر یہ وہ باتیں ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے تاکہ تم

تَعْقِلُوْنَ ۝١٥١ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ
عقل سے کام لو | اور قریب نہ جاؤ | مال یتیم کے | سوائے اس کے کہ | وہ طریقہ | بہتر ہو
عقل سے کام لو اور یتیم کے مال کے نزدیک نہ جاؤ سوائے احسن طریقے کے۔

حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ
یہاں تک کہ وہ پہنچ جائے | اپنی جوانی کو | اور پورا کرو | ناپ | اور تول | انصاف کے ساتھ
یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائے۔ اور انصاف کے ساتھ ناپ تول پورا کرو

لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ
ہم تکلیف نہیں دیتے | کسی جان کو | مگر اس کی طاقت کے مطابق | اور جب تم کوئی بات کہو | تو انصاف سے کہو | اگرچہ وہ ہو
ہم کسی جان پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے اور جب بات کرو تو حق و انصاف کی کرو اگرچہ

ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ
رشتہ دار | اور اللہ کا عہد | پورا کرو | یہی حکم دیا ہے اس نے تم کو | تاکہ تم
صاحب معاملہ رشتہ دار ہو اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو عہد و پیمان کیا ہے اُسے پورا کرو یہ وہ باتیں ہیں جن کا تمہیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے تاکہ تم

تَذَكَّرُوْنَ ۝١٥٢ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا
نصیحت پکڑو | اور بیشک یہ | میرا راستہ ہے | سیدھا | پس چلو تم اسی پر | اور نہ چلو
نصیحت حاصل کرو اور بیشک یہ میرا راستہ ہے جو سیدھا ہے تو اسی پر چلو اور دوسرے راستوں پر

السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ
(دوسرے) راستوں پر | کہ وہ تمہیں الگ کر دیں | اس کے راستہ سے | یہی | حکم دیا ہے اُس نے تم کو
نہ چلو کہ یہ راستے تم کو اس کے راستہ سے ہٹا دیں گے یہ وہ بات ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۵۱) ان سے کہہ دیجئے کہ آؤ میں تمہیں وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جو اللہ نے تم پر حرام فرمائی ہیں وہ یہ ہیں کہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے نیک سلوک کرو اور تنگدستی کے اندیشہ سے اپنی اولاد کو نہ مار ڈالو۔ تمہیں اور انہیں سب کو ہم ہی رزق دیتے ہیں اور بے حیائی کے کام نہ ظاہراً کرو نہ پوشیدہ' اور جس شخص کا قتل کرنا اللہ نے حرام کر دیا ہے اسے قتل نہ کرو۔ سوائے قصاص کے اللہ نے تمہیں یہی حکم دیا ہے تاکہ عقل سے کام لو۔

(۱۵۲) اور یتیم کے مال کے پاس بھولے سے بھی نہ جانا مگر صرف اس صورت میں کہ ان کے مال کی بہتری مقصود ہو یعنی حفاظت اور ان کے مال کو ترقی دینا' ان کے جوانی کی عمر کو پہنچنے تک اور آپس کے لین دین میں ناپ تول پورا کیا کرو اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ اور جو بات کہو تو انصاف سے سچ سچ کہو۔ اگرچہ وہ بات جس کے خلاف ہو وہ تمہارا قریبی ہی ہو اور اللہ سے جو عہد کرو اس کو پورا کیا کرو۔ اس نے تمہیں یہی حکم دیا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔

افعال: اُتْلُ: تو پڑھ' تلاوت کر' تِلَاوَةٌ سے' امر (واحد مذکر حاضر)۔ ظَهَرَ: وہ ظاہر ہوا' آشکارا ہوا' غالب ہوا' ظُهُوْرٌ سے' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ تَقْرَبُوْا: تم قریب ہو' نزدیک ہو' پاس پھٹکو' قُرْبٌ اور قُرْبَانٌ سے' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ نُكَلِّفُ: ہم تکلیف نہیں دیتے' حکم کا بار نہیں ڈالتے' تَكْلِيْفٌ سے' مضارع (جمع متکلم)۔

اسماء: اِمْلَاقٍ: ناداری' تنگ دستی' مصدر ہے۔ فَوَاحِشَ: بے حیائی کے کام' کھلے گناہ' فَاحِشَةٌ واحد۔ اَلْكَيْلَ: غلے سے پیمانہ بھرنا' ناپنا۔

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿١٥٣﴾ ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا

تاکہ تم | بچتے رہو | پھر دی ہم نے | موسیٰ کو | کتاب | (جو تھی) پوری (نعمت)

تاکہ تم پرہیزگاری اختیار کرو۔ پھر ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تاکہ نیکوکاروں پر ہم اپنی

عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً

اُس پر جس نے نیکی کی | اور تفصیل | ہر چیز کی | اور ہدایت | اور رحمت

نعمت تمام کر دیں اور ہر بات کی تفصیل بیان کر دیں اور لوگوں کے لئے (وہ کتاب) ہدایت اور رحمت ہو

لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٥٤﴾ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ

تاکہ وہ | اپنے رب سے ملنے کا | یقین کریں | اور یہ (قرآن) ایک کتاب ہے | جو نازل کی ہم نے

تاکہ یہ لوگ اپنے رب کی ملاقات پر یقین رکھیں اور یہ (قرآن) ایک کتاب ہے جس کو ہم نے نازل کیا

مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿١٥٥﴾ اَنْ تَقُوْلُوْٓا

بڑی برکت والی | پس اس کی پیروی کرو | اور ڈرتے رہو | تاکہ تم پر رحمت ہو | کہ تم (یہ نہ) کہو

یہ بابرکت ہے سو اس کی پیروی کرو اور پرہیزگاری اختیار کرو تاکہ تم پر رحمت ہو یہ کتاب اس لئے

اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَاِنْ كُنَّا

کہ بیشک اُتاری گئی تھی کتاب | دو گروہوں پر | ہم سے پہلے | اور ہم تھے

نازل فرمائی ہے کہ تم یہ نہ کہو کہ ہم سے پہلے دو گروہوں پر ہی کتاب نازل ہوئی تھی اور ہم ان کے

عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿١٥٦﴾ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ

اُن کے پڑھنے سے | بے خبر | یا تم کہنے لگو | کہ اگر اُتاری جاتی | ہم پر | کتاب

پڑھنے پڑھانے سے بالکل بے خبر تھے۔ یا یہ کہو کہ اگر ہم پر کتاب نازل کی جاتی

لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

تو البتہ ہم ہوتے | راہِ راست پر ان سے زیادہ | پس | اب آ چکی ہے تمہارے پاس | دلیل (واضح) | تمہارے رب کی طرف سے

تو البتہ ہم ان سے بھی زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے سو (اے لوگو!) تمہارے رب کی طرف سے تم پر روشن دلیل

وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

اور ہدایت | اور رحمت | پس کون | بڑھ کر ظالم ہے | اُس سے | جس نے جھٹلایا | اللہ کی آیتوں کو

اور ہدایت و رحمت آ چکی پس اب اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو اللہ تعالیٰ کی ان آیتوں کو جھٹلائے

وَصَدَفَ عَنْهَا سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ

اور منہ موڑتا رہا اُن سے | ہم جلد سزا دیں گے | اُن کو | جو منہ موڑتے ہیں | ہماری آیتوں سے | بُرا عذاب

اور ان سے منہ موڑے ہم اُن لوگوں کو جلد سزا دیں گے جو ہماری آیتوں سے منہ موڑتے ہیں بُرے عذاب (کے ذریعہ)

بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ﴿١٥٧﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ

بسبب | اس کے جو وہ منہ موڑتے تھے | کیا | وہ انتظار کرتے ہیں | صرف اس کا کہ | آئیں اُن کے پاس

اس لئے کہ وہ منہ موڑتے تھے کیا یہ لوگ صرف اس بات کے انتظار میں ہیں کہ ان کے پاس

آیت نمبر — آسان تفسیر

(۱۵۳) اوران مذکورہ بالا امور کی پابندی ہی میرا سیدھا راستہ ہے سواسی پر عمل کرواوراس کے خلاف کسی اور راہ پر نہ چلو کہ کہیں تم اس پر چل کر اللہ کے سیدھے راستے سے بہک نہ جاؤ۔اس نے تمہیں یہی حکم دیا ہے تا کہ تم اس کی مخالفت سے بچتے رہو۔

(۱۵۴) پھر ہم نے موسیٰؑ کو تورات دی جو نیکی کرنے والوں کے لئے اللہ کی کامل نعمت اور دین کی جملہ ضروریات کی تفصیل اور ہدایت اور رحمت الٰہی تھی تا کہ بنی اسرائیل قیامت کے روز اپنے رب کے حضور میں حاضر ہونے کا یقین کرلیں۔

(۱۵۵) اور یہ کتاب (قرآن) جو ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی بڑی برکت والی ہے۔پس تم اسی کی پیروی کیا کرواوراس کی مخالفت سے ڈرتے رہو کہ تم پر اللہ کی رحمت ہو۔

(۱۵۶) یہ اس لئے نازل کی ہے کہ کہیں تم یہ نہ کہو کہ ہم سے پہلے دو گروہوں (یہود و نصاریٰ) پر تو بلاشبہ کتاب نازل ہوئی تھی۔لیکن ہم غیر زبان ہونے کی وجہ سے ان کے پڑھنے اور کتاب کے مطالب سمجھنے سے قاصر تھے۔

(۱۵۷) یا تم یوں کہنے لگو کہ ہم پر اگر کتاب الٰہی نازل ہوتی تو ہم ان یہود و نصاریٰ سے زیادہ راہ راست پر ہوتے سو اب تو تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک واضح دلیل اور ہدایت اور رحمت آ چکی۔اب اس کے ماننے میں کیا عذر ہے؟ پس تم سے بڑھ کر کون ظالم ہے؟ کہ تم اس کی آیتوں کو جھٹلاتے اور ان سے بھاگتے ہو اور جو لوگ اس سے کنارہ کشی کرتے ہیں ہم ان کو اس جرم کے بدلے برا عذاب دیں گے۔

انعال: اِتَّبِعُوْهُ: تم اس کی پیروی کرو۔اِتَّبِعُوْا' اِتِّبَاعٌ سے امر (جمع مذکر حاضر)' ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ صَدَفَ: وہ کترایا' اس نے منہ موڑا' صَدَفٌ سے' معنی سخت روگردانی کرنے کے ہیں' ماضی (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: تَمَامًا: پورا کرنا' تمام کرنا' ہونا۔دِرَاسَتِهِمْ: ان کا پڑھنا پڑھانا' ان کی تلاوت' دَرَسَ يَدْرُسُ کا مصدر ہے' هِمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔

الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ۭ يَوْمَ

فرشتے | یا آئے | آپ کا ربّ | یا آئے | کوئی نشانی | آپ کے ربّ کی | جس دن

فرشتے آئیں یا آپ کا ربّ آئے یا آپ کے ربّ کی کوئی نشانی آئے جس دن

يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا

آئے گی | کوئی | نشانی | آپ کے ربّ کی | (تو) نفع نہ دے گا | کسی کو | اُس کا ایمان لانا

کوئی خاص نشانی آپ کے ربّ کی طرف سے آ پہنچے گی اُس وقت ایمان لانا کسی کے کام نہ آئے گا

لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ۭ قُلِ

جو ایمان نہیں لایا تھا | اس سے پہلے | یا (نہ) کمائی تھی | اپنے ایمان میں | نیکی | کہہ دیجئے

جو پہلے سے ایمان نہ رکھتا ہو یا اُس نے اپنے ایمان (کی حالت) میں کوئی نیک کام نہ کیا ہو آپؐ کہہ دیجئے کہ

انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿١٥٨﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ

تم انتظار کرتے رہو | ہم (بھی) انتظار کر رہے ہیں | بیشک | جنہوں نے | اختلاف پیدا کیا | اپنے دین میں

تم انتظار کرو بیشک ہم بھی انتظار کر رہے ہیں۔ بیشک وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین میں اختلافات پیدا کئے

وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ۭ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ

اور ہو گئے | (مختلف) گروہ | نہیں آپ کو | اُن سے | کوئی تعلق | اُن کا معاملہ

اور گروہ در گروہ ہو گئے، آپ کا اُن سے کوئی تعلق نہیں اُن کا معاملہ

اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿١٥٩﴾ مَنْ جَاۗءَ

اللہ کے (سپرد) ہے | پھر وہ خود بتا دے گا انہیں | جو | وہ کیا کرتے تھے | جو کوئی لائے گا

اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے پھر وہ اُن کو خود بتائے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے جو شخص نیک عمل

بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَاۗءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى

نیکی | تو اس کے لئے | دس گنا ثواب ہے | اور جو کوئی لائے گا | بُرائی | تو سزا نہ دی جائے گی

کرے گا تو اُس کو اسی طرح کی دس نیکیاں ملیں گی اور جو کوئی برا عمل کرے گا تو اُس کو

اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١٦٠﴾ قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ

مگر اسی کے برابر | اور اُن پر | ظلم نہ کیا جائے گا | کہہ دیجئے | بیشک مجھے | راہ دکھائی | میرے رب نے

اس کے برابر ہی سزا دی جائے گی اور ان لوگوں پر بالکل ظلم نہ ہوگا۔ کہہ دیجئے (مجھ کو) تو میرے رب نے

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ڬ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ

راہ | سیدھی | دین | درست | طریقہ | ابراہیمؑ کا | جو یکسُو تھا

سیدھی راہ دکھا دی ہے کہ وہ ایک صحیح دین ہے، ابراہیمؑ کی ملّت، جو ایک (اللہ) کے ہو رہے تھے

وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٦١﴾ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَ

اور نہ تھا | مشرکوں میں سے | کہہ دیجئے | بیشک | میری نماز | اور میری قربانی | اور

اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔ کہہ دیجئے بیشک میری نماز اور میری قربانی اور

آیت نمبر ۔۔۔ آسان تفسیر

(۱۵۸) باوجود روشن دلائل آ چکنے کے وہ حق کو تسلیم نہیں کرتے تو گویا ضرور وہ اس بات کا انتظار کرتے ہیں کہ موت کے فرشتے ان کی روح قبض کرنے آ جائیں یا قیامت برپا ہو کر خود حق تعالیٰ اپنا دربار قائم کرے یا اس کے نشانات قدرت میں سے کوئی نشان مثلاً سورج کا مغرب سے نکلنا وغیرہ ظاہر ہو جائے مگر جس دن اللہ کے نشانات قدرت میں سے کوئی نشان ظاہر ہو جائے گا تو جو شخص اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہوگا یا ایمان تو لایا ہوگا لیکن اس میں اِخلاص عمل پیدا نہ کیا ہوگا اس وقت اس کا ایمان لانا کچھ بھی مفید نہ ہوگا۔ کیونکہ وہ اللہ کے ہاں مقبول نہیں ہوگا۔ ان سے کہہ دیجئے کہ تم اس وقت کا انتظار کرو ہم بھی انتظار کر رہے ہیں۔

(۱۵۹) جو لوگ اپنے دین میں اختلاف ڈال کر مختلف گروہ بن گئے آپ کا ان سے کچھ تعلق نہیں انہیں اللہ پر چھوڑ دیجئے قیامت کے روز وہ خود ہی ان کا فیصلہ کرے گا اور ان کے اعمال کی باز پرس کرے گا۔

(۱۶۰) اور جس نے دنیا میں نیکی کی ہوگی اسے اس کا دس گنا ثواب ملے گا اور جس نے برائی کی ہوگی اسے اس برائی کے برابر سزا دی جائے گی اور ان سے کچھ بھی بے انصافی نہ ہوگی۔

(۱۶۱) مشرکین سے کہہ دیجئے کہ مجھے تو اللہ نے دین حق یعنی ملت ابراہیمؑ کا سیدھا راستہ بتا دیا ہے جو صرف ایک اللہ کے ہو رہے تھے اور وہ مشرک نہ تھے۔ جبکہ مشرکین نام تو ابراہیمؑ جیسے توحید پرست کا لیتے ہیں لیکن کام مشرک کے کرتے ہیں۔

حل: اِنْتَظِرُوْا: تم راہ دیکھو، منتظر رہو، اِنْتِظَارٌ سے امر (جمع مذکر حاضر)۔ هَدٰىنِیْ: اس نے مجھے سیدھا راستہ دکھایا، هِدَايَةٌ سے ماضی (واحد مذکر غائب)۔

مَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٢﴾ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

میری زندگی | اور میری موت | اللہ (ہی) کے لئے ہے | جو پالنے والا ہے سب جہانوں کا | نہیں کوئی شریک | اُس کا

میری زندگی اور میری موت سب کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اُس کا کوئی شریک نہیں

وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٦٣﴾ قُلْ أَغَيْرَ اللّٰهِ

اور اسی (بات) کا | مجھے حکم دیا گیا ہے | اور میں سب سے پہلے فرمانبردار ہوں | کہہ دیجئے | کیا اللہ کے سوا

اور مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں خود سب سے پہلا فرمانبردار ہوں کہہ دیجئے کہ کیا اللہ تعالیٰ کے سوا

أَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا تَكْسِبُ

میں تلاش کروں | کوئی (اور) ربّ | حالانکہ وہی ہے | ربّ | ہر چیز کا | اور نہ کرے گا (کوئی عمل)

میں کوئی اور پروردگار تلاش کروں؟ حالانکہ وہ ہر چیز کا پروردگار ہے اور جو شخص جو

كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَيْهَا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى

کوئی شخص | مگر وہ اسی کے ذمے ہوگا | اور نہ اُٹھائے گا | کوئی اُٹھانے والا | بوجھ | دوسرے کا

عمل کرتا ہے وہ اسی کے ذمہ ہے اور کوئی بوجھ اُٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا

ثُمَّ إِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ

پھر تمہارے رب کی طرف | تمہیں لوٹ کر جانا ہے | سو وہ بتادے گا تمہیں | وہ (بات) | جس میں تم

پھر تمہیں اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے پس وہ تمہیں بتا دے گا جن جن باتوں میں تم

تَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٦٤﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ

اختلاف کرتے تھے | اور وُہ ہی ہے جس نے | بنایا تمہیں | (اپنا) نائب | زمین میں | اور بلند کردیے

اختلاف کرتے تھے اور وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں جانشین بنایا اور تم میں سے

بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰكُمْ

تم میں سے بعض کے بعض پر | درجے | تاکہ وہ آزمائے تمہیں | ان (نعمتوں) میں | جو اس نے تمہیں دیں

بعض کو بعض پر درجوں میں فوقیت دی تاکہ تمہیں جو کچھ دیا ہے اس میں تمہیں آزمائے

إِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٦٥﴾

بیشک | آپ کا ربّ | جلد عذاب دینے والا ہے | اور بیشک وہی | بخشنے والا | رحم کرنے والا ہے

بے شک تمہارا پروردگار جلد سزا دینے والا ہے اور بے شک وہ بخشنے والا (اور) رحم کرنے والا ہے

سُوْرَةُ الْأَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَتَانِ وَسِتُّ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتٍ وَّأَرْبَعٌ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

سورۂ اعراف مکہ میں نازل ہوئی اس میں دوسو | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | چھ آیتیں اور چوبیس رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓصٓ ﴿١﴾ كِتٰبٌ أُنْزِلَ إِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ

المص | (یہ) کتاب ہے | جو نازل کی گئی | آپ کی طرف | پس نہ ہو | آپ کے سینہ میں

المص (یہ) ایک کتاب ہے جو آپ کی طرف نازل کی گئی ہے پس اس کی وجہ سے آپ کے سینے میں کوئی تنگی نہیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۶۲) آپ کہہ دیجئے کہ میری تو نماز اور قربانی' زندگی اور موت' سب اللہ ہی کے لئے ہے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔

(۱۶۳) اس کا کوئی شریک نہیں۔ مجھے تو یہی حکم ملا ہے اور میں سب سے پہلے اس کے آگے سر تسلیم خم کرنے والا ہوں۔

(۱۶۴) کہہ دیجئے کہ کیا میں تمہارے کہنے سے اللہ کے سوا کسی اور کو رب سمجھ لوں؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ وہی ہر چیز کا پروردگار ہے اور جو کوئی بھی کوئی گناہ کرتا ہے وہ اسی کے ذمے ہے کوئی دوسرا کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا پھر تم کو اعمال کے حساب کے لئے اپنے رب کے حضور میں حاضر ہونا پڑے گا۔ وہ تمہیں وہ سب کچھ بتا دے گا جس کے متعلق تم دنیا میں جھگڑتے تھے۔

(۱۶۵) اور وہی تو ہے جس نے تمہیں زمین پر اپنا نائب بنایا کہ عالم میں اس کے حکم کے مطابق کام کرو اور تم میں سے بعض کے بعض پر مال و حکومت وغیرہ میں درجے بلند کر دیئے تا کہ جو نعمتیں اس نے تمہیں عطا کی ہیں ان میں تمہارا امتحان لے کہ کون قانون الٰہی کے مطابق انہیں استعمال کرتا ہے بیشک اللہ نافرمانوں کو جلد عذاب دینے والا اور توبہ کرنے والوں کی مغفرت اور ان پر رحم کرنے والا ہے۔

سورۂ اعراف

اعراف جمع عرف بمعنی چوٹی جنت و دوزخ کے درمیان کی دیوار کے اوپر ایک مقام کا نام ہے اس سورت میں اس کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم کی گئی۔

(۱) یہ حروف مقطعات میں سے ہیں ان کی اصل حقیقت تو اللہ ہی جانتا ہے لیکن حضرت ابن عباس نے جو معنی بیان کئے ہیں وہ یہ ہیں انا اللّٰہ اعلم و افصل (میں اللہ سب سے بہتر جانتا اور فیصلہ کرتا ہوں)

افعال: اَبْغِیْ: میں تلاش کروں' میں چاہتا ہوں' بَغْیٌ سے' مضارع (واحد متکلم)۔ تَزِرُ: وہ بوجھ اٹھاتی ہے' اٹھائے گی' وَزْرٌ سے' معنی بوجھ اٹھانے کے ہیں' مضارع (واحد مونث غائب)۔

اسماء: مَحْیَایَ: میرا جینا' زندگی' اسم مفرد (واحد متکلم)۔ وَازِرَۃٌ: پشت پر بوجھ اٹھانے والا آدمی' وِزْرٌ مصدر' اسم فاعل (واحد مونث)۔ وِزْرَ: گناہ کا بوجھ' اسم مفرد' اَوْزَارٌ جمع۔

حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢﴾

(کوئی) تنگی | اُس (کی وجہ) سے | تاکہ آپ ڈرائیں | اس (کے ذریعے) سے | اور نصیحت ہو | ایمان داروں کو

ہونی چاہئے تاکہ آپ اس کے ذریعہ سے (لوگوں کو عذاب سے) ڈرائیں اور یہ ایمان والوں کے لئے نصیحت ہے۔

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ

پیروی کروتم | جو نازل کیا گیا | تمہاری طرف | تمہارے ربّ (کی طرف) سے | اور پیروی نہ کرو | اُس کے سوا

(لوگو!) تمہارے ربّ کی طرف سے تمہاری طرف جو کچھ نازل کیا گیا ہے اسی پر چلو اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے رفیقوں کی

اَوْلِيَآءَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٣﴾ وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا

اور معبودوں کی | بہت کم (ہے) | جو | تم نصیحت قبول کرتے ہو | اور کتنی (ہی) | بستیوں میں سے | ہم نے ہلاک کر دیں

پیروی نہ کرو (افسوس) تم بہت ہی کم نصیحت حاصل کرتے ہو اور کتنی ہی بستیاں ہیں جن کو ہم نے ہلاک کر ڈالا

فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ﴿٤﴾ فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ

کہ آیا اُن پر | ہمارا عذاب | رات کے وقت | یا وہ دوپہر کو سو رہے تھے | پس نہ تھا | اُن کا کہنا

اور ان پر ہمارا عذاب رات کے وقت آیا یا جب کہ وہ دوپہر کو سو رہے تھے جس وقت ان پر ہمارا

اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٥﴾

جب آیا اُن پر | ہمارا عذاب | سوائے (اس کے) کہ | کہنے لگے | بیشک | ہم ہی تھے | ظالم

عذاب آیا تو ان کا کہنا اس کے سوا اور کچھ نہ تھا کہ وہ بول اُٹھے کہ واقعی ہم ہی ظالم تھے

فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٦﴾

پھر ہم ضرور پوچھیں گے | اُن لوگوں سے | کہ بھیجے گئے تھے (رسول) | جن کی طرف | اور ضرور پوچھیں گے | رسولوں سے (بھی)

پھر ان لوگوں سے ہم ضرور ہی پوچھیں گے جن کی طرف رسول بھیجے گئے اور رسولوں سے بھی ضرور پوچھیں گے۔

فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ﴿٧﴾ وَالْوَزْنُ

پھر ہم بیان کریں گے (حقیقت) | اُن کو | (اپنے) علم سے | اور نہ تھے ہم | غائب | اور وزنِ (اعمال) ہوگا

پھر ہم (اپنے) علم کے ذریعے سب حالات ان کو بتا دیں گے اور ہم (کہیں) غائب تو نہیں تھے اور (اعمال کا)

يَوْمَئِذِ ۨالْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٨﴾

اُس دن | انصاف (سے) | تو جن کے | بھاری ہوں گے | پلّے (نیک عملوں کے) | وہی ہیں | فلاح پانے والے

تولنا اُس دن برحق ہے پھر جس کا پلّہ بھاری ہوگا وہی لوگ نجات پانے والے ہوں گے

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا

اور جن کے ہلکے ہوں گے | پلّے (نیکیوں کے) | سو وہی ہیں | جنہوں نے | نقصان میں رکھا | اپنے آپ کو | اس لئے کہ

اور جس کا پلّہ ہلکا ہوگا وہ وہی لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان میں رکھا کیونکہ

كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ﴿٩﴾ وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ

وہ ہماری آیتوں سے ناانصافی کرتے تھے | اور بیشک ہم نے (رہنے کو) جگہ دی تمہیں | زمین میں

وہ ہمارے احکام کے ساتھ ناانصافی کرتے تھے۔ اور ہم نے زمین میں تمہیں رہنے کو جگہ دی

آیت نمبر ۔۔۔ آسان تفسیر

(۲) یہ قرآن ایک عظمت والی کتاب ہے جو آپؐ کی طرف نازل کی گئی ہے تاکہ آپؐ اس کے ذریعہ منکرین کو اللہ کے عذاب سے ڈرائیں اور ایمان والوں کو اس سے نصیحت ہو پس آپؐ کو اس کی تبلیغ سے تنگ دل نہ ہونا چاہئے۔

(۳) اے لوگو! تمہیں اسی قرآن کے احکام پر چلنا لازم ہے جو تمہاری ہدایت کے لئے خدا کی طرف سے رسول اللہ پر نازل ہوا ہے اور اللہ کے سوا کسی جھوٹے رب کی عبادت نہ کرنی چاہئے مگر تم تو بہت کم نصیحت مانتے ہو۔

(۴) اور ہم نے بہت سی بستیوں کے رہنے والوں کو ان کے جرموں کی وجہ سے اس طرح ہلاک کر دیا کہ رات یا دو پہر کو سوتے ہوئے اچانک اللہ کا عذاب نازل ہو گیا۔

(۵) پس جب ان پر عذاب الٰہی نازل ہوا تو اپنے جرم کا یوں اقرار کرنے کے سوا کہ کوئی جواب نہ دے سکے۔ اور بولے کہ بیشک ہم ہی ظالم تھے۔

(۶) پس قیامت کے روز ہم ان امتوں سے بھی پوچھ گچھ کریں گے جن کی طرف رسول بھیجے تھے کہ تم ان کے حکموں پر چلے یا نہیں؟ اور رسولوں سے بھی پوچھیں گے کہ تم نے دین حق کی تبلیغ کی تھی یا نہیں؟ یعنی ہر چیز کی پوری تفتیش ہو گی۔

(۷) پھر ہم اصل حقیقت اپنے علم سے خود بتا دیں گے کیونکہ ہم کوئی غائب نہ تھے بلکہ سب احوال دیکھ رہے تھے۔

(۸) اور قیامت کے دن سب کے اعمال کا وزن بالکل انصاف سے ہو گا پس جن کی نیکیوں کا پلہ بھاری ہو گا وہی لوگ کامیاب ہوں گے۔

(۹) اور جن کی نیکیوں کا پلہ ہلکا ہو گا وہی لوگ ہیں جو ہماری آیات کی تکذیب وانکار کی وجہ سے اس روز نقصان میں ہوں گے۔

اسماء: بَيَاتًا: رات میں آپڑنا' دشمن پر حملہ کرنا (رات کو)' شب خون مارنا' مصدر ہے۔ قَآئِلُوْنَ: دوپہر کو قیلولہ کرنے والے' قَيْلُوْلَةٌ (مصدر ضرب) سے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ اَلْوَزْنُ: تولنا' جانچنا' اندازہ کرنا' مراد اعمال کا وزن کرنا' مصدر ہے۔

وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ ۗ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ﴿١٠﴾
اور بنادیئے ہم نے | تمہارے لئے | اُس میں | (زندگی کے) سامان | بہت کم ہے | جو | تم شکر کرتے ہو
اور اس میں تمہاری ضروریاتِ زندگی کے سامان رکھے (مگر) تم لوگ بہت ہی کم شکر کرتے ہو

وَلَقَدْ خَلَقْنَاكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنَاكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا
اور بیشک | ہم نے پیدا کیا تم کو | پھر شکل وصورت بنائی ہم نے تمہاری | پھر ہم نے فرمایا | فرشتوں سے | (کہ) سجدہ کرو
اور (دیکھو) ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہاری شکل و صورت بنائی پھر ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو

لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ لَمْ يَكُن مِّنَ السَّاجِدِينَ ﴿١١﴾
آدم کو | تو اُنہوں نے سجدہ کیا | سوائے | ابلیس کے | وہ نہ تھا | سجدہ کرنے والوں میں سے
سجدہ کرو پس سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔ وہ سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا

قَالَ مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ ۖ قَالَ
فرمایا (اللہ نے) | کس بات نے | روکا تجھے | کہ تُو سجدہ نہ کرے | جب میں نے تجھے حکم دیا؟ | اُس نے کہا
اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ تجھے کس بات نے روکا تھا کہ تُو نے سجدہ نہ کیا جب کہ میں تمہیں حکم دے چکا تھا کہنے لگا کہ

أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ ﴿١٢﴾
میں بہتر ہوں اُس سے | تُو نے پیدا کیا مجھے | آگ سے | اور | اُسے پیدا کیا تو نے | مٹی سے
میں اس (آدم) سے بہتر ہوں کیونکہ تُو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اس کو مٹی سے پیدا کیا

قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُونُ لَكَ أَن تَتَكَبَّرَ فِيهَا فَاخْرُجْ
فرمایا | پس تو اُتر جا | یہاں سے | کہ نہیں ہے (کوئی حق) | تیرا | کہ تو تکبر کرے | اُس میں | پس نکل جا
فرمایا یہاں سے نیچے اُتر جا کیونکہ یہ تیرے لئے مناسب نہیں کہ تو یہاں رہ کر تکبر کرے پس نکل جا

إِنَّكَ مِنَ الصَّاغِرِينَ ﴿١٣﴾ قَالَ أَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿١٤﴾
بیشک تُو (ہے) | ذلیلوں میں سے | وہ بولا | مجھے مہلت دے | اُس دن تک کہ (دوبارہ) اُٹھائے جائیں گے (لوگ)
یقیناً تو ذلیلوں میں سے ہے۔ کہنے لگا مجھے مہلت دیدے اس دن تک کہ لوگ اُٹھائے جائیں (قبروں سے)

قَالَ إِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ﴿١٥﴾ قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ
فرمایا | بیشک تجھے مہلت دے دی گئی ہے | اُس نے کہا | تو چونکہ | تو نے مجھے گمراہ کر دیا | (اس لئے) میں بھی ضرور بیٹھوں گا
فرمایا تجھے مہلت دے دی گئی ہے ابلیس نے کہا جیسا تو نے مجھے بے راہ کر دیا ہے میں تیرے

لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ﴿١٦﴾ ثُمَّ لَآتِيَنَّهُم مِّن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ
اُن کی تاک میں | تیرے راستے سیدھے میں | پھر میں آؤں گا اُن کے پاس | اُن کے سامنے سے
سیدھے راستے پر (ان کی تاک میں) بیٹھوں گا پھر یقیناً ان کے آگے سے اور ان کے پیچھے

وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَن شَمَائِلِهِمْ ۖ وَلَا تَجِدُ
اور اُن کے پیچھے سے | اور اُن کے دائیں سے | اور اُن کے بائیں سے | اور تو نہ پائے گا
سے اور ان کے دائیں سے اور ان کے بائیں سے اُن کے پاس آؤں گا اور ان میں اکثر کو

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۰) بلاشبہ یہ ہمارا کتنا بڑا احسان ہے کہ ہم نے تمہیں زمین میں رہنے کو جگہ دے کر اس میں تمہاری معیشت کے سامان مہیا کر دیئے مگر تم بہت ہی کم احسان مانتے ہو۔

(۱۱) اور ہم نے تمہیں پیدا کر کے ماں کے پیٹوں میں تمہاری صورتیں بنائیں اور تمہارے جدامجد حضرت آدمؑ کو وہ درجہ دیا کہ انہیں پیدا کر کے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدمؑ کو سجدۂ تعظیم کرو سو سب نے تو سجدہ کر لیا مگر ابلیس سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا۔

(۱۲) تب اللہ نے اس سے فرمایا کہ جب میں نے تجھے سجدہ کا حکم دیا تو تُو نے سجدہ کیوں نہ کیا؟ وہ بولا اس لئے کہ میں آدم سے بہتر ہوں کیونکہ میری پیدائش آگ سے ہے اور اس کی مٹی سے اور آگ مٹی سے بہتر ہے۔

(۱۳) حکم ہوا کہ یہاں سے نیچے اُتر جا۔ تجھے اس جنت میں تکبر کرنے کا کوئی حق نہیں۔ آج سے تو بہت ہی ذلیل ہے۔

(۱۴) اس نے قیامت تک زندہ رہنے کی مہلت مانگی۔

(۱۵) تو اسے قیامت کا صور پھونکے جانے تک مہلت دی گئی۔ یعنی موجودہ دنیا کے ختم ہونے تک کا وقت دیا گیا۔

(۱۶) وہ بولا چونکہ تو نے مجھے آدمؑ کی وجہ سے ہدایت سے محروم کر دیا ہے اس لئے میں بھی تجھ تک پہنچنے کی سیدھی راہ میں رکاوٹ بن کر گمراہ کرنے کے لئے ڈیرہ ڈال کر بیٹھا رہوں گا۔

افعال: صَوَّرْنٰكُمْ: ہم نے تمہاری صورتیں بنائیں، صَوَّرْنَا، تَصْوِيْرٌ سے، ماضی (جمع متکلم)، كُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ اُخْرُجْ: تو نکل، خُرُوْجٌ سے، معنی نکلنے کے ہیں، امر (واحد مذکر حاضر)۔ يُبْعَثُوْنَ: وہ اٹھائے جائیں گے، بَعْثٌ سے، مضارع مجہول (جمع مذکر غائب)۔ اَقْعُدَنَّ: میں ضرور بیٹھوں گا، قُعُوْدٌ سے، مضارع (واحد متکلم)۔ تَتَكَبَّرَ: تو تکبر کرے، تَكَبُّرٌ سے، معنی بڑائی مارنے، گھمنڈ کرنے کے ہیں، مضارع (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: مَعٰيِشَ: سامان زندگی، روزیاں، مَعِيْشَةٌ واحد۔ سٰجِدِيْنَ: سجدہ کرنے والے، سُجُوْدٌ سے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔ صٰغِرِيْنَ: ذلیل، بے عزت، صَاغِرٌ کی جمع۔

اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ﴿١٧﴾ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا

اکثر اُن میں سے | شکر کرنے والے | فرمایا (اللہ نے) | نکل جا | یہاں سے | رُسوا | (اور) مردود ہوکر

تُو شکر گزار نہ پائے گا فرمایا یہاں سے ذلیل و خوار ہو کر نکل جا

لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٨﴾

البتہ جو (بھی) | پیروی کرے گا تیری | اُن میں سے | میں ضرور بھردوں گا | دوزخ کو | تم سب سے

البتہ جو ان میں سے تیری پیروی کرے گا میں یقیناً (ان سے اور) تم سب سے دوزخ کو بھر دوں گا

وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ

اور اے آدم! | رہو تم | اور تمہاری بیوی | جنت میں | پھر کھاؤ تم دونوں |

اور اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو پھر جہاں سے دونوں

حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا

جہاں سے | تم چاہو | اور قریب نہ جاؤ | اس | درخت کے | ورنہ ہو جاؤ گے تم

چاہو کھاؤ مگر اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ تم دونوں

مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٩﴾ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ

ظالموں میں سے | پس وسوسہ ڈالا | اُن (کے دل) میں | شیطان نے | تاکہ ظاہر کردے

ظالم قرار پاؤ گے پھر شیطان نے ان کے دلوں میں وسوسہ ڈال دیا تاکہ ان سے جو ستر

لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ

اُن پر | جو کچھ | چھپا تھا | اُن سے | اُن کی ستر کی جگہوں میں سے | اور کہنے لگا

کے اعضاء چھپے رکھے گئے تھے انہیں ان پر ظاہر کر دے اور کہا کہ

مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا

نہیں روکا تمہیں | تمہارے رب نے | اس درخت سے | مگر اس لئے کہ | (کہیں) ہو جاؤ تم

تمہارے رب نے تمہیں اس درخت سے اور کسی وجہ سے نہیں روکا مگر صرف اس لئے کہ تم دونوں

مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا

فرشتے | یا ہو جاؤ | ہمیشہ رہنے والوں میں | اور قسم کھائی اُن کے سامنے | کہ میں تو تمہارے لئے

فرشتے نہ بن جاؤ یا اس میں ہمیشہ رہنے والے ہو جاؤ اور ان سے قسمیں کھا کھا کر کہا کہ واقعی میں

لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿٢١﴾ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ فَلَمَّا ذَاقَا

نصیحت کرنے والوں میں سے ہوں | پس اُس نے مائل کرلیا اُن کو | دھوکے سے | پھر جب دونوں نے چکھ لیا

تم دونوں کا خیر خواہ ہوں پھر دونوں کو فریب دے کر پھسلایا پھر جونہی اُنہوں نے اس درخت کو چکھا

الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا

وہ درخت | تو ظاہر ہوگئیں | اُن پر | اُن کی ستر کی جگہیں | اور لگے دونوں | چپکانے | اپنے اوپر

ان کے پوشیدہ اعضاء انہیں دکھائی دینے لگے اور وہ جنت کے پتوں سے اپنے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۷) اوران پرآگے اور پیچھے اور دائیں اور بائیں سے حملہ کروں گا۔اورانہیں دین حق سے گمراہ کروں گا اور (تو نے انہیں بزرگی تو دی ہے مگر دیکھ لینا) ان میں سے اکثر تیرا احسان نہ مانیں گے۔

(۱۸) حکم ہوا اس مقام عزت سے نکل جا ذلیل اور مردود ہوکر۔البتہ جو بھی تیرے حکم پر چلے گا۔ہم تم سب سے دوزخ کو بھر دیں گے۔

(۱۹) اور آدمؑ کو حکم ہوا کہ تم اور تمہاری بیوی حوا جنت میں رہو اور وہاں جہاں سے چاہو کھاؤ۔لیکن اس خاص درخت کے پاس تک نہ پھٹکو ورنہ تم اپنے اوپر ظلم کرو گے۔

(۲۰) اس پر شیطان نے ان دونوں آدمؑ وحواؑ کو یوں کہہ کر بہکایا کہ تمہیں اس درخت کا پھل کھانے سے صرف اس لئے روکا گیا ہے کہ کہیں اس کو کھا کر تم فرشتے اور ہمیشہ زندہ رہنے والے نہ ہو جاؤ۔

(۲۱) شیطان نے قسم کھا کر خود کو ان کا خیر خواہ ظاہر کیا۔

افعال: اَمْلَـئَـنَّ: میں ضرور بھر دوں گا' مَلْأٌ سے' معنی بھرنے کے ہیں' مضارع (واحد متکلم)۔وَسْـوَسَ: دل میں برا خیال پیدا کیا' وَسْوَسَةٌ سے' ماضی معروف (واحد مذکر غائب)۔قَاسَمَهُمَا: اس نے ان دونوں کے آگے پختہ قسم کھائی' قَاسَمَ' مُقَاسَمَةٌ سے ماضی (واحد مذکر غائب)' هُمَا ضمیر (تثنیہ غائب)۔

اسماء: مَذْءُوْمًا: ذلیل' عیب دار' مذمت کیا ہوا' اسم مفعول۔مَدْحُوْرًا: رحمت سے دور کیا ہوا' مردود' دَحْرٌ اور دُحُوْرٌ مصدر' معنی دور کرنا' اسم مفعول۔سَوْءٰتِهِمَا: ان دونوں کی شرمگاہیں' سَوْءَةٌ واحد (سَوْءٰةٌ جمع ہے)۔

مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ط | وَنَادٰىهُمَا | رَبُّهُمَآ | اَلَمْ اَنْهَكُمَا

پتے جنت کے | اور پکارا ان دونوں کو | ان کے ربّ نے | کیا میں نے نہیں روکا تھا تم

جسم کو ڈھانپنے لگے اور ان کے ربّ نے انہیں پکار کر کہا کیا میں نے تم دونوں

عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ | وَاَقُلْ لَّكُمَآ | اِنَّ الشَّيْطٰنَ | لَكُمَا | عَدُوٌّ

اس درخت سے؟ | اور (نہیں) کہا تھا تم سے | کہ شیطان | تمہارا | دشمن ہے

اس درخت سے منع نہیں کیا تھا؟ اور کیا یہ نہیں کہا تھا کہ شیطان تم دونوں کا کھلا

مُّبِيْنٌ ﴿٢٢﴾ | قَالَا | رَبَّنَا | ظَلَمْنَآ | اَنْفُسَنَا | وَاِنْ | لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا

کھلا | دونوں بولے | اے ہمارے ربّ! | ہم نے ظلم کیا | اپنی جانوں پر | اور اگر | تو ہمیں معاف نہیں کرے گا

دشمن ہے وہ دونوں (فوراً) کہہ اُٹھے اے ہمارے ربّ! ہم نے خود اپنے اوپر ظلم کیا ہے اور اگر تُو ہمیں بخش نہ دے

وَتَرْحَمْنَا | لَنَكُوْنَنَّ | مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٢٣﴾ | قَالَ | اهْبِطُوْا

اور ہم پر رحم (نہ) کرے گا | تو ہم ضرور ہو جائیں گے | خسارہ اُٹھانے والوں میں سے | فرمایا | تم سب اُتر جاؤ

اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور نقصان اُٹھائیں گے فرمایا نیچے اُتر جاؤ تم (سب)

بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ | عَدُوٌّ ج | وَلَكُمْ | فِي الْاَرْضِ | مُسْتَقَرٌّ

تم میں سے بعض، بعض کے | دشمن ہوں گے | اور تمہارے لئے | زمین میں | ٹھکانا

ایک دوسرے کے دشمن ہو اور تمہارے لئے زمین میں ٹھکانا ہے

وَّمَتَاعٌ | اِلٰى حِيْنٍ ﴿٢٤﴾ | قَالَ | فِيْهَا | تَحْيَوْنَ | وَفِيْهَا

اور سامانِ (زندگی) ہے | ایک وقت تک | فرمایا | اُسی (زمین) میں | تم زندگی بسر کرو گے | اور اسی میں

اور ایک زمانہ تک فائدہ اُٹھانا ہے فرمایا اسی میں تم زندگی بسر کرو گے اور اسی میں

تَمُوْتُوْنَ | وَمِنْهَا | تُخْرَجُوْنَ ﴿٢٥﴾ ع | يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ | قَدْ اَنْزَلْنَا

تم مرو گے | اور اسی سے | (دوبارہ) نکالے جاؤ گے | اے بنی آدم! | ہم نے اُتارا ہے

مرو گے اور پھر (بالآخر) اسی میں سے (دوبارہ زندہ کر کے) نکالے جاؤ گے اے اولادِ آدم! ہم نے تمہارے لئے

عَلَيْكُمْ | لِبَاسًا | يُّوَارِيْ | سَوْاٰتِكُمْ | وَرِيْشًا ط | وَلِبَاسُ التَّقْوٰى

تم پر | لباس | کہ ڈھانپے | تمہارے ستر | اور زینت کا ذریعہ (ہے) | اور لباس پرہیزگاری کا

لباس اُتارا جو تمہاری ستر کی جگہوں کو چھپائے اور باعث زینت بھی ہو اور پرہیزگاری کا لباس

ذٰلِكَ خَيْرٌ ط | ذٰلِكَ | مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ | لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿٢٦﴾ | يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ

بہتر ہے | یہ | اللہ کی نشانیاں ہیں | تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں | اے بنی آدم!

بہت بہتر ہے یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں اے اولادِ آدم!

لَا يَفْتِنَنَّكُمُ | الشَّيْطٰنُ | كَمَآ اَخْرَجَ | اَبَوَيْكُمْ | مِّنَ الْجَنَّةِ

بہکا نہ دے تمہیں | شیطان | جیسا کہ اس نے نکلوا دیا تھا | تمہارے ماں باپ کو | جنت سے

(یاد رکھو کہیں) شیطان تمہیں بہکا نہ دے جس طرح اُس نے تمہارے ماں باپ کو جنت

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۲) پس دھوکا دے کر انہیں اس ممنوعہ پھل کے کھانے پر آمادہ کرلیا۔ اور جب دونوں نے اس کا پھل چکھ لیا تو بہشتی لباس اتر جانے سے ان کے ستر کھل گئے اور شرم کی وجہ سے اپنا ستر چھپانے کے لئے جنت کے پتے بدن پر چپکانے لگے اور اسی وقت اللہ کی طرف سے انہیں آواز آئی کہ جب میں نے تمہیں اس کے کھانے سے روک دیا تھا اور کہہ دیا تھا کہ شیطان تمہارا واضح دشمن ہے اس کا کہنا نہ ماننا پھر تم نے کیوں ایسا کیا؟

(۲۳) دونوں عرض کرنے لگے۔ ''اے اللہ! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو اپنے فضل سے ہمیں معاف نہ کرے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو ہم واقعی سخت خسارہ اٹھانے والے ہوں گے۔

(۲۴) اس وقت سب کو حکم ہوا کہ جنت میں سے سب نیچے اتر جاؤ۔ تم ایک دوسرے کے دشمن ہوگے اور ایک مقررہ وقت تک زمین ہی پر تمہارا ٹھکانا اور زندگی کا سامان ملے گا۔

(۲۵) فرمایا کہ اسی زمین میں تمہیں زندگی گزارنی ہوگی اور اسی میں مر کر دفن ہونا اور قیامت کے روز اسی میں سے دوبارہ زندہ ہونا ہے۔

(۲۶) اے آدمؑ کی اولاد! تمہارا جنتی لباس اور جنت کی نعمتیں چھن جانے پر ہم نے دنیا میں تمہارے ستر چھپانے اور زینت کے لئے ظاہری لباس پیدا کر دیا اور سب سے بہتر لباس تو تقویٰ کا ہے جس سے باطنی عیوب باقی نہیں رہتے اور یہ لباس قدرت الٰہی کے نشانات میں سے ہے تاکہ لوگ اس سے نصیحت حاصل کریں۔

افعال: ذَاقَا: ان دونوں نے چکھا' ذَوْقٌ سے' معنی چکھنے کے ہیں' ماضی (تثنیہ مذکر غائب)۔ طَفِقَا: وہ دونوں کرنے لگے' انہوں نے شروع کیا' طَفَقٌ سے' ماضی (تثنیہ مذکر غائب)۔ تَحْیَوْنَ: تمہارا جینا' تم زندگی گزارو گے' حَیٰوۃٌ سے' معنی زندہ رہنے کے ہیں' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: تِلْكُمَا: یہ دونوں' اسم اشارہ۔

يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ۭ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ

کہ اُتروادے | اُن پر سے | لباس اُن کا | تاکہ ظاہر کردے اُن پر | اُن کے ستر | بیشک دیکھتا ہے تمہیں

نکال باہر کیا' اُن سے اُن کا لباس اُتروا دیا تاکہ اُن کے ستر کی چیزیں اُن کو دکھا دے (یاد رکھو) بیشک تمہیں دیکھتا ہے

هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۭ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ

وہ اور اُس کے لوگ | جہاں سے | تم نہیں دیکھتے انہیں | بیشک | ہم نے بنادیا | شیطانوں کو

وہ اور اُس کا قبیلہ بھی' اُس جگہ سے جہاں تم انہیں نہیں دیکھتے بیشک ہم نے شیطانوں کو

اَوْلِيَاۗءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۲۷ وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا

دوست | اُن لوگوں کے لئے | جو ایمان نہیں لاتے | اور جب | وہ کرتے ہیں | کوئی بُرا کام | تو کہتے ہیں

انہیں لوگوں کا دوست بنایا ہے جو ایمان نہیں رکھتے۔ اور یہ لوگ جب بے حیائی کا کوئی کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ

وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَاۗءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ

ہم نے پایا | اُس پر | اپنے باپ دادا کو | اور اللہ نے | ہمیں حکم دیا اس کا | کہہ دیجئے | بیشک اللہ حکم نہیں دیتا

ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی راستے پر پایا اور اللہ تعالیٰ نے (بھی) ہم کو یہی حکم دیا ہے (اے نبیؐ!) کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ

بِالْفَحْشَاۗءِ ۭ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۲۸ قُلْ

بے حیائی کا | کیا تم کہتے ہو | اللہ کے بارے میں | وہ جو | تم نہیں جانتے | کہہ دیجئے

بے حیائی کے کاموں کے لئے (کبھی) حکم نہیں دیتا کیا تم (یونہی) اللہ تعالیٰ کے متعلق وہ باتیں کہہ رہے ہو جن کا تمہیں علم ہی نہیں۔ کہہ دیجئے

اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۣ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

حکم دیا میرے رب نے | انصاف کا | اور سیدھے رکھو | اپنے رُخ (چہرے) | ہر نماز کے وقت

کہ میرے ربّ نے انصاف کا حکم دیا ہے (اور فرمایا ہے کہ لوگو!) ہر نماز کے وقت اپنا رُخ خانہ کعبہ کی طرف سیدھا رکھو

وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ڛ كَمَا بَدَاَكُمْ

اور پکارو اُسے | خالص کرکے | اس کے لئے | عبادت کو | جیسا کہ اُس نے پہلے پیدا کیا تم کو

اور اللہ کو پکارو' عبادت کو صرف اسی کے لئے خاص رکھتے ہوئے' (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ نے جس طرح تمہیں

تَعُوْدُوْنَ ۝۲۹ فَرِيْقًا هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ

لوٹ آؤ گے (ویسے ہی) | ایک گروہ کو | اُس نے ہدایت کی | اور ایک گروہ ہے | (کہ) واجب ہوگئی

پہلے پیدا کیا تھا اسی طرح (موت کے بعد) دوبارہ لوٹ آؤ گے۔ اس نے ایک گروہ کو تو ہدایت دی اور ایک گروہ پر گمراہی

عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ۭ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اُن پر | گمراہی | بیشک انہوں نے بنالیا | شیطانوں کو | دوست | سوائے اللہ کے

ثابت ہو چکی ہے (کیونکہ) اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا ساتھی بنا

وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝۳۰ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ

اور گمان کرتے ہیں | کہ وہ سیدھے راستہ پر ہیں | اے بنی آدم! | پہن لیا کرو اپنا بہتر لباس

اور سمجھتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں۔ اے اولاد آدم! ہر نماز کے وقت اپنا بہتر

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۷) اے بنی آدمؑ! شیطان کے فتنہ سے غافل نہ رہو کہ جس طرح اس نے تمہارے والدین آدم وحواؑ کا نورانی لباس اتروا کر انہیں برہنہ کرنے کے لئے ممنوعہ درخت کا پھل کھانے پر اکسایا اور انہیں جنت سے نکلوا دیا تھا اسی طرح کہیں تمہیں بھی دین حق سے نہ بہکا دے کیونکہ وہ اور اس کی اولاد تمہیں دیکھتے رہتے ہیں اور تم انہیں نہیں دیکھ سکتے لہٰذا ایسے خفیہ اور خطرناک دشمن سے بچتے رہو اور بلاشبہ اللہ نے شیاطین کو بے ایمانوں کا دوست بنادیا ہے۔

(۲۸) اور وہ منکرین ایسے ضدی ہیں کہ جب کسی برے کام پر انہیں روکا جائے تو کہتے ہیں ہمارے بڑے بوڑھے تو اسی طریقے اور رواج پر چلتے آئے ہیں اور یہی اللہ کا بھی حکم ہے آپ ان سے کہہ دیجئے کہ اللہ تو بے حیائی کا حکم نہیں دیتا۔ کیا تم اللہ پر جھوٹا الزام لگاتے ہو۔

(۲۹) ان سے کہہ دیجئے کہ میرے اللہ نے تو ہر کام میں انصاف کا حکم دیا ہے اور ہر عبادت میں اسی کی ذات کی طرف توجہ اور خالص اسی کی عبادت کرنے اور اسی کو پکارنے کا حکم دیا ہے اور جیسا اس نے تمہیں شروع میں پیدا کیا تھا ویسے ہی دوبارہ پیدا کردیئے جاؤ گے۔

(۳۰) اس نے ایک گروہ کو تو راہ حق کی توفیق بخشی اور ایک گروہ پر اللہ کی توفیق نہ ہونے سے گمراہی لازم ہوگئی۔ کیونکہ انہوں نے شیطانوں کو اللہ کے سوا اپنا ساتھی بنالیا اور گمان کرلیا کہ وہ راہ راست پر ہیں۔

افعال: يَنْزِعُ: اتروادیا، اترواتے ہوئے، نَزْعٌ سے مضارع (واحد مذکر غائب)۔ بَدَاَكُمْ: اس نے تم کو پہلے بنایا، ابتداء میں پیدا کیا، بَدَاَ، بَدْءٌ سے ماضی (واحد مذکر غائب)، كُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ تَعُوْدُوْنَ: تم پھر آؤ گے، لوٹائے جاؤ گے، عَوْدٌ سے مضارع (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: اَبَوَيْكُمْ: تمہارے ماں باپ (جمع مذکر حاضر)۔ قَبِيْلَهٗ: اس کی جماعت، گروہ، قبیلہ۔

عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ
ہرنماز کے وقت | اور کھاؤ | اور پیو | اور فضول خرچی نہ کرو | بیشک وہ
لباس پہن لیا کرو اور کھاؤ اور پیو اور حد سے آگے نہ بڑھو بیشک اللہ تعالیٰ

لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ
نہیں پسند کرتا | فضول خرچی کرنے والوں کو | کہہ دیجئے | کس نے حرام کی | زینتِ اللہ کی | جو
حد سے آگے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا آپ فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے جو

اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۭ قُلْ
اُس نے پیدا کی | اپنے بندوں کے لئے | اور پاکیزہ چیزیں | کھانے کی | کہہ دیجئے
زینت (والے کپڑے) اور پاکیزہ رزق پیدا کیا ہے اسے کس نے حرام ٹھہرا دیا ہے؟ فرما دیجئے

هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ
یہ تو انہی لوگوں کے لئے ہیں | جو ایمان لائے | دُنیا کی زندگی میں | اور خاص (طور پر) | قیامت کے دن
یہ چیزیں دنیا میں ایمان والوں کے لئے ہیں اور قیامت کے دن خاص طور پر انہی کے لئے ہوں گی

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳۲﴾ قُلْ
اسی طرح | ہم کھول کر بیان کرتے ہیں | آیتیں | اُن کے لئے جو علم رکھتے ہیں | کہہ دیجئے
اسی طرح ہم اپنی آیتوں کو ان لوگوں کے لئے تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں جو سمجھ رکھتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ

اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ
بیشک حرام کردی ہیں | میرے رب نے | بے حیائی کی باتیں | جو ظاہر ہوں | اُن میں سے | اور جو چھپی ہوں
میرے رب نے تو بے حیائی کی باتیں حرام ٹھہرائی ہیں خواہ کھلی ہوں یا چھپی ہوئی

وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا
اور گناہ | اور سرکشی | ناحق | اور یہ کہ تم شریک ٹھہراؤ | اللہ کا | اس کو
اور گناہ کے کام اور ناحق کی زیادتی، اور یہ بات کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس چیز کو شریک کرو

لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا
(کہ) نہیں اُتاری اس نے | اس کی | (کوئی) دلیل | اور یہ کہ تم کہو | اللہ پر | وہ جو
جس کے حق میں اُس نے کوئی دلیل نہیں اُتاری اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں وہ باتیں کہو جن کا

لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ اَجَلُهُمْ
تم نہیں جانتے | اور ہر ایک گروہ کے لئے | ایک وقت مقرر ہے | پس جب آ جائے گا | اُن کا وقت
تمہیں علم نہیں (یہ سب حرام ہیں) اور ہر اُمّت کے لئے ایک وقت مقرر ہے پس جب ان کا وہ مقررہ وقت آ جائے گا

لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۴﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ
تو نہ پیچھے رہیں گے | ایک گھڑی بھر | اور نہ | آگے بڑھ سکیں گے | اے بنی آدم!
تو وہ اس سے ایک گھڑی نہ پیچھے اور نہ آگے بڑھ سکیں گے اے اولادِ آدم!

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۱) عرب جاہلیت میں حج کے دنوں میں مرد تو دن کو اور عورتیں رات کو ننگے بدن طواف بیت اللہ کرتے تھے اور ان دنوں میں گوشت اور چکنائی کھانے کو حرام سمجھتے تھے ان من گھڑت باتوں کی اصلاح کے لئے یہ اور دو اگلی (تین) آیتیں نازل ہوئیں کہ اے بنی آدم! ہر مسجد میں اور طواف بیت اللہ میں اپنا لباس جو تمہارے لئے زیب و زینت ہے ضرور پہن لیا کرو اور اللہ کے رزق میں سے بیشک کھاؤ پیو ان چیزوں کے استعمال پر کوئی پابندی نہیں البتہ کسی امر میں بھی فضول خرچی نہ کیا کرو بیشک اللہ فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(۳۲) آپ ان سے کہہ دیجئے کہ اللہ نے انسان کے لئے لباس زیب و زینت کے لئے اور کھانے کے لئے جو پاکیزہ چیزیں پیدا کیں انہیں حرام کس نے کر دیا؟ اللہ کی یہ نعمتیں تو قیامت میں خاص طور پر انہی لوگوں کے لئے ہیں جو دنیا میں اللہ و رسول پر ایمان لائے۔ ہم اہل علم کے لئے اپنے احکام اسی طرح کھول کر بیان کرتے ہیں۔

(۳۳) ان سے کہہ دیجئے کہ اللہ نے تو جو چیزیں حرام کی ہیں وہ ہیں: بے حیائی کی باتیں ظاہر ہوں یا پوشیدہ اور گناہ کے کام (شراب، جوا، چوری وغیرہ) اور ناحق ظلم اور خدا کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا جس کی کوئی دلیل نہیں ہے اور اللہ پر جھوٹ بہتان باندھنا۔

(۳۴) اور منکرین اور اللہ پر بہتان لگانے والوں کو اللہ کی ڈھیل اور مہلت پر مغرور نہ ہونا چاہئے کیونکہ ہر ایک منکر گروہ کی ہلاکت کا وقت مقرر ہے کہ نہ اس سے ایک لحہ آگے بڑھ سکیں گے نہ پیچھے ہٹ سکیں گے۔

افعال: لَا يَسْتَأْخِرُوْنَ: وہ دیر نہیں کر سکتے، مضارع کا صیغہ منفی (جمع مذکر غائب)۔ يَسْتَقْدِمُوْنَ: وہ اول نہیں ہو سکتے، آگے نہیں بڑھ سکتے، اِسْتِقْدَامٌ سے، مضارع منفی (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: زِيْنَةَ: زینت، آرائش سنگھار، گہنا۔

إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ ءَايَٰتِى

اگر آئیں تمہارے پاس | رسول | تم میں سے | جو بیان کریں | تمہارے سامنے | میری آیتیں

اگر تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول آئیں جو تمہیں میری آیتیں پڑھ کر سنائیں

فَمَنِ ٱتَّقَىٰ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

تو جس نے پرہیز کیا (کفر و شرک سے) | اور اصلاح کر لی | تو نہ کوئی خوف ہوگا | اُن پر | اور نہ وہ

تو جو تقویٰ اختیار کرے گا اور اپنی اصلاح کرے تو ایسے لوگوں پر نہ کوئی خوف طاری ہوگا اور نہ وہ

يَحْزَنُونَ ٣٥ وَٱلَّذِينَ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا وَٱسْتَكْبَرُوا۟ عَنْهَآ

غمگین ہوں گے | اور جنہوں نے | جھٹلایا | ہماری آیتوں کو | اور تکبر کیا | اُن سے

غمزدہ ہوں گے اور وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے تکبر کیا

أُو۟لَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ ٱلنَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَٰلِدُونَ ٣٦ فَمَنْ أَظْلَمُ

یہی لوگ | دوزخ والے (ہیں) | وہ | اس میں | ہمیشہ رہیں گے | پس کون | زیادہ ظالم ہے

وہ لوگ دوزخی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور اُس شخص سے بڑھ کر کون

مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِـَٔايَٰتِهِۦٓ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ

اس سے | جس نے باندھا | اللہ پر | جھوٹ | یا اُس نے جھٹلایا | اُس کی آیتوں کو | وہی ہیں

ظالم ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے یا اس کے احکام کو جھٹلائے ان لوگوں

يَنَالُهُمْ نَصِيبُهُم مِّنَ ٱلْكِتَٰبِ ۖ حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَتْهُمْ

جنہیں پہنچے گا | اُن کا حصہ | کتاب سے | یہاں تک کہ | جب | آئیں گے اُن کے پاس

کے نصیب میں جو لکھا ہے وہ انہیں مل جائے گا یہاں تک کہ جب ہمارے فرشتے ان کی روح

رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوٓا۟ أَيْنَ مَا كُنتُمْ تَدْعُونَ

ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے | کہ نکالیں (اُن کی روحیں) | تو اُن سے کہیں گے | کہاں ہیں | وہ | جنہیں تم پکارا کرتے تھے

قبض کرنے کے لئے ان کے پاس آئیں گے تو اُن سے کہیں گے کہ کہاں ہیں وہ (معبود) جنہیں اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر

مِن دُونِ ٱللَّهِ ۖ قَالُوا۟ ضَلُّوا۟ عَنَّا وَشَهِدُوا۟ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ

سوائے اللہ کے | وہ کہیں گے | وہ کھو گئے | ہم سے | اور گواہی دیں گے | اپنے خلاف

تم پکارا کرتے تھے وہ کہیں گے وہ تو ہم سے کہیں غائب ہو گئے ہیں اور وہ اپنے ہی خلاف شہادت دیں گے

أَنَّهُمْ كَانُوا۟ كَٰفِرِينَ ٣٧ قَالَ ٱدْخُلُوا۟ فِىٓ أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ

کہ بیشک وہ | تھے | کافر | فرمائے گا | داخل ہو جاؤ | اُن جماعتوں میں | جو گزر چکی ہیں

کہ وہ یقیناً کافر تھے حکم ہوگا کہ جو گروہ جنوں اور انسانوں میں سے تم

مِن قَبْلِكُم مِّنَ ٱلْجِنِّ وَٱلْإِنسِ فِى ٱلنَّارِ ۖ كُلَّمَا دَخَلَتْ

تم سے پہلے | جنوں | اور انسانوں میں سے | دوزخ میں | جب بھی | داخل ہوگی

پہلے گزر چکے ہیں اُن کے ساتھ تم بھی دوزخ میں داخل ہو جاؤ جب بھی کوئی گروہ دوزخ میں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۵) آدمؑ وحواؑ کے جنت سے نکلنے کے بعد یہ حکم ہوا کہ اے بنی آدم! اگر دنیا میں تمہارے پاس ہمارے رسول آئیں جو تمہیں ہماری آیتیں پڑھ کر سنائیں تو جو شخص اللہ ورسول پر ایمان لا کر کفر وشرک سے بچتا رہے گا اور اپنا عقیدہ اور عمل درست کرلے گا۔ انہیں قیامت میں نہ کوئی خوف ہوگا نہ غم۔

(۳۶) اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلائیں گے اور ان کے ماننے سے انکار کریں گے وہی لوگ دوزخی ہیں کہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔

(۳۷) پس جو شخص اللہ پر جھوٹا الزام لگائے یا اس کی آیات کی تکذیب کرے۔ اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے۔ ایسے ہی لوگوں کو قیامت میں شرمندگی اور دنیا میں ذلت نصیب ہوگی جو ان کے لئے کتاب میں لکھی ہوئی ہے یہاں تک کہ جب موت کے فرشتے ان کی روح قبض کرنے آئیں گے تو ان سے کہیں گے کہ تمہارے وہ جھوٹے معبود کہاں گئے۔ جنہیں تم اللہ کے سوا دنیا میں امداد کے لئے پکارا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ان کا کچھ پتہ نہیں اور وہ اپنی نسبت صاف اقرار کریں گے کہ ہم واقعی کافر تھے۔

انعال: یَقُصُّوْنَ: وہ نقل کرتے ہیں، پڑھتے ہیں قَصَصٌ سے مضارع (جمع مذکر غائب)۔

أُمَّةٌ لَّعَنَتْ أُخْتَهَا ۖ حَتَّىٰ إِذَا ادَّارَكُوا فِيهَا
ایک جماعت | تو لعنت کرے گی | اپنے ساتھ والی کو | یہاں تک کہ | جب | جمع ہو جائیں گے | اس میں
جائے گا' دوسرے گروہ پر لعنت کرے گا یہاں تک کہ جب وہ سب کے سب اس میں جمع ہو

جَمِيعًا ۙ قَالَتْ أُخْرَاهُمْ لِأُولَاهُمْ رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ
سب | تو کہے گی | اُن کی پچھلی (جماعت) | اپنی پہلی کی نسبت | اے ربّ ہمارے! | انہوں نے
جائیں گے تو پچھلی اُمتیں پہلی اُمتوں کے متعلق کہیں گے اے ہمارے رب! ان لوگوں نے

أَضَلُّونَا فَآتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ۖ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ
گمراہ کیا ہم کو | پس دے انہیں | عذاب | دُگنا | دوزخ کا | فرمائے گا | (کہ) ہر ایک کو دُگنا ہے
ہمیں گمراہ کیا تھا اس لئے ان کو دوزخ کی آگ کا دُگنا عذاب دے حکم ہوگا ہر ایک کے لئے دُگنا ہے

وَلَٰكِن لَّا تَعْلَمُونَ ﴿٣٨﴾ وَقَالَتْ أُولَاهُمْ لِأُخْرَاهُمْ
لیکن | تم نہیں جانتے | اور | کہے گی | اُن کی پہلی (جماعت) | پچھلی کو
مگر تم جانتے نہیں۔ اور پہلی اُمتیں پچھلی اُمتوں سے کہیں گی کہ تم کو بھی تو ہم پر

فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِن فَضْلٍ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا
کہ نہیں ہے | تمہیں | ہم پر | (کوئی) فضیلت۔ | تو چکھو | عذاب | اس (عمل) کے سبب
کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے سو تم بھی جو (برے اعمال) کرتے رہے ہو اس کے بدلے میں

كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٣٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا
جو تم کرتے تھے | بے شک | جنہوں نے | جھٹلایا | ہماری آیتوں کو | اور تکبر کیا
عذاب چکھو بیشک جن لوگوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور ان سے تکبر

عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ
اُن سے | نہیں کھولے جائیں گے | اُن کے لئے | دروازے | آسمان کے | اور نہ | وہ داخل ہوں گے
کیا ان کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور نہ وہ جنت میں

الْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ۚ وَكَذَٰلِكَ
جنت میں | یہاں تک کہ | داخل ہو جائے اُونٹ | ناکے میں | سوئی (کے) | اور اسی طرح
داخل ہوں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے ہو کر نہ گزر جائے اور اسی طرح

نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ ﴿٤٠﴾ لَهُم مِّن جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِن فَوْقِهِمْ
ہم سزا دیتے ہیں | مجرموں کو | اُن کے لئے ہے | دوزخ کا | بچھونا | اور اوپر سے
ہم مجرموں کو سزا دیتے ہیں۔ ان کے نیچے آگ کا بچھونا ہوگا اور اُوپر سے آگ ہی کا

غَوَاشٍ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ﴿٤١﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا
اوڑھنا ہوگا | اور اسی طرح | ہم بدلہ دیتے ہیں | ظالموں کو | اور جو لوگ | ایمان لائے
اوڑھنا۔ اور ہم اسی طرح ظالموں کو سزا دیتے ہیں اور وہ لوگ جو ایمان لائے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۸) پھر انہیں حکم ہوگا کہ جو لوگ تم سے پہلے جنوں اور انسانوں میں سے دوزخ میں داخل ہو چکے ہیں تم بھی انہیں کے ساتھ دوزخ میں داخل ہو جاؤ۔ اہل دوزخ ایک دوسرے کے ایسے دشمن ہوں گے کہ جب ایک جماعت دوزخ میں داخل ہوگی تو دوسری جماعت کو لعنت کرے گی یہاں تک کہ جب سب دوزخ میں جمع ہولیں گے تو پچھلی جماعت پہلی کی نسبت یہ شکایت کرے گی کہ اے رب! انہیں پہلے لوگوں نے ہمیں دنیا میں گمراہ کیا تھا لہٰذا انہیں دوزخ میں ہم سے دُگنا عذاب دے۔ ارشاد ہوگا کہ تم میں سے ہر ایک گروہ کو دُگنا عذاب ہو رہا ہے لیکن تمہیں معلوم نہیں۔

(۳۹) اور پہلی جماعت پچھلی کو جواب دے گی کہ تمہیں ہم پر کچھ برتری حاصل نہیں جیسے ہم کافر و مشرک تھے تم بھی ویسے ہی کافر و مشرک تھے اس پر دونوں گروہوں کو حکم ہوگا کہ تم جو دنیا میں کفر و شرک کیا کرتے تھے اب اس کے بدلے عذاب کا مزہ چکھو۔

(۴۰) بلاشبہ جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا۔ اور ان کے ماننے سے انکار کرتے رہے ان کے اعمال اور ارواح کے لئے آسمان کے دروازے نہ کھولے جائیں گے اور ان کا جنت میں داخل ہونا ایسا ہی مشکل ہے جیسا سوئی کے ناکے میں اونٹ کا داخل ہونا اور شرک کے مجرموں کی یہی سزا ہے۔

(۴۱) ان کا بچھونا اور اوڑھنا آتش دوزخ ہی کا ہوگا اور مشرک ظالموں کو ہم ایسی سزا دیتے ہیں۔

افعال: اٰتِهِمْ: تو ان کو دے 'اٰتِ' اِیْتَاءٌ سے 'امر (واحد مذکر حاضر)۔ دَخَلَتْ: وہ داخل ہوئی 'دُخُوْلٌ سے' ماضی (واحد مونث غائب)۔ تُفَتَّحُ: اسے کھولا جائے گا 'تَفْتِیْحٌ سے' معنی کھولنے کے ہیں' مضارع مجہول (واحد مونث غائب)۔

اسماء: اُخْرٰهُمْ: ان کی پچھلی (جماعت) 'هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ ضِعْفٌ: دوگنا' دوچند۔ خِیَاطِ: سوزن' سوئی۔ غَوَاشٍ: ہر طرف سے ڈھانک لینے والی آگ' غَاشِیَةٌ واحد' مراد آگ کے پردے۔

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ ۡ
اور عمل کئے | نیک | ہم بوجھ نہیں ڈالتے | کسی جان پر | مگر صرف اس کی طاقت (کے مطابق)
اور انہوں نے نیک عمل بھی کئے تو ہم کسی شخص کو بھی اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَنَزَعْنَا
یہی لوگ ہیں | جنت والے | (کہ) وہ | اُس میں | ہمیشہ رہیں گے | اور ہم نکال لیں گے
یہی لوگ جنتی ہیں یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کے سینوں میں

مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ
جو (کچھ) ہے | اُن کے سینوں میں | (دنیاوی) کینے | جاری ہوں گے | اُن کے نیچے | نہریں
جو کچھ دنیاوی کینہ وغیرہ تھا اُسے ہم نکال دیں گے اور ان کے (قدموں کے) نیچے نہریں جاری ہوں گی

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۖ وَ مَا كُنَّا
اور وہ کہیں گے | سب تعریف ہے | اللہ کے لئے | جس نے | راہ دکھائی ہمیں | اس (جنّت) کی | اور | نہ تھے ہم
اور وہ پکار اُٹھیں گے: تمام تعریفیں اُس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں یہ راہ دکھائی اور ہم تو کبھی

لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا
کہ راہ پاتے | اگر ہدایت نہ کرتا ہمیں | اللہ | بیشک | آئے تھے | رسول | ہمارے رب کے
بھی یہ راہ نہ پا سکتے اگر اللہ تعالیٰ ہم کو راہ نہ دکھاتا' ہمارے ربّ کے رسول واقعی حق و صداقت کے ساتھ

بِالْحَقِّ ۭ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا
دین حق لے کر | اور انہیں پکارا جائے گا | کہ یہ | جنّت ہے | تم اس کے وارث ہو گے | اُن (اعمال) کے بدلے
آئے تھے اور ان سے پکار کر کہہ دیا جائے گا کہ اے لوگو! یہ وہ جنّت ہے کہ تمہارے (نیک) اعمال کی وجہ سے تمہیں

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ
جو تم (دنیا میں) کرتے تھے | اور آواز دیں گے | جنت والے | دوزخ والوں کو
اس کا وارث بنایا گیا ہے اور جنّت والے دوزخ والوں کو پکار کر کہیں گے کہ جو

اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا
کہ ہم نے تو پالیا ہے | جو وعدہ کیا تھا ہم سے | ہمارے رب نے | سچا | پس کیا | پایا تم نے (بھی) | جو
کچھ ہمارے ربّ نے ہم سے وعدہ کیا تھا ہم نے اسے بالکل حق پایا ہے تو کیا تم سے جو کچھ تمہارے ربّ نے وعدہ کیا

وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ۭ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ
وعدہ کیا تھا | تمہارے رب نے | سچا | وہ کہیں گے | ہاں | پھر پکارے گا | ایک پکارنے والا | اُن کے درمیان
تھا تم نے بھی اسے سچا پایا ہے؟ وہ کہیں گے کہ ہاں! پھر ایک آواز دینے والا ان کے درمیان میں آواز دے گا

اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
کہ | لعنت ہے | اللہ کی | ظالموں پر | جو | روکتے تھے (لوگوں کو) | اللہ کی راہ سے
کہ ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے تھے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۲) اور جن لوگوں نے اللہ و رسول پر ایمان لا کر نیک عمل کئے جو ان کی طاقت کے مطابق ہی ہم نے ان کے ذمے فرض کئے تھے۔ یہی لوگ جنتی ہیں۔ ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔

(۴۳) اور ہم اہل جنت کے سینوں کو دنیاوی بغض و کینہ سے بالکل صاف کر دیں گے اور ان باغوں کے نیچے ندیاں بہہ رہی ہوں گی اور وہ اللہ کے یوں شکر گذار ہوں گے کہ اے مولیٰ! تیرا بڑا ہی احسان ہے کہ تو نے ہمیں جنت کی راہ دکھا دی۔ ورنہ ہم از خود اللہ کی مدد کے بغیر کیسے راہ پا سکتے تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا میں اللہ کے رسول ہمارے پاس اللہ کا سچا دین لے کر آئے تھے اور اس وقت انہیں غیب سے آواز آئے گی یہی جنت ہے جو تمہیں تمہارے ایمان اور ان نیک اعمال کے بدلے نصیب ہوئی جو تم دنیا میں کیا کرتے تھے۔

(۴۴) اور جنت والے دوزخیوں سے کہیں گے کہ اللہ نے جو ہم سے جنت اور طرح طرح کی نعمتوں کا وعدہ کیا تھا۔ ہم نے تو اسے بالکل سچا پایا ہے کیا تم سے جو اس نے دوزخ اور عذاب کا وعدہ کیا تھا تم نے بھی وہ سچا پایا یا نہیں وہ کہیں گے ہاں ہم نے وہ سچا پایا پھر اتنے میں ان کے درمیان ایک فرشتہ پکار کر کہے گا۔ کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت۔

افعال: نَزَعْنَا: ہم نکال دیں گے' نَزْعٌ سے' ماضی معروف (جمع متکلم)۔ نُوْدُوْا: ان کو پکارا جائے گا' نِدَاءٌ سے' ماضی مجہول (جمع مذکر غائب)۔ نَهْتَدِیَ: ہماری کبھی رسائی نہیں ہوئی' اِهْتِدَاءٌ سے' مضارع (جمع متکلم)۔ اُوْرِثْتُمُوْهَا: تم اس کے وارث بنائے گئے' تمہیں وہ میراث میں ملی' اُوْرِثْتُمُوْا (اصلی میں اُوْرِثْتُمْ)' اِیْرَاثٌ سے' ماضی مجہول (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: تِلْكُمُ: یہ سب' اسم اشارہ۔

وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَبَيْنَهُمَا

اور تلاش کرتے تھے اس میں | عیب | اور وہ | آخرت کے | منکر تھے | اور دونوں گروہوں کے درمیان

اور اس میں کجی تلاش کرتے تھے اور وہ آخرت کے (بھی) منکر تھے اور ان دونوں جماعتوں کے درمیان

حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمٰهُمْ

ایک پردہ ہوگا | اور اعراف پر | (کچھ) لوگ (ہوں گے) جو پہچانتے ہوں گے | ہر ایک کو | اُن کے چہروں سے

ایک پردہ ہوگا اور اعراف پر بھی کچھ لوگ ہوں گے جو ہر ایک کو ان کے چہروں سے پہچان لیں گے

وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۟ لَمْ يَدْخُلُوْهَا

اور وہ آواز دینگے | جنت والوں کو | کہ | تم پر سلام ہو | وہ (خود تو ابھی) داخل نہ ہوئے ہونگے اُمیں

اور اہل جنّت کو پکاریں گے کہ تم پر سلامتی ہو ابھی یہ (اہل اعراف) جنت میں داخل نہ ہوئے ہوں گے

وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ

اور وہ | امیدوار ہوں گے | اور جب پھیر دی جائیں گی | اُن کی نگاہیں | دوزخیوں کی طرف

اور دلوں میں اس کے خواہشمند ہوں گے اور جب ان کی نگاہیں اہلِ دوزخ کی طرف جا پڑیں گی

قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾ ۧ وَنَادٰٓى

(تو) کہیں گے | اے ہمارے پروردگار! | ہمیں (یکجا) نہ کر | ظالم لوگوں کے ساتھ | اور آواز دیں گے

تو وہ کہہ اُٹھیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم کو ان ظالموں کے ساتھ شامل نہ کر۔ اور اہل اعراف ان لوگوں کو

اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ قَالُوْا

اعراف والے | (کچھ) لوگوں کو | جنہیں وہ پہچانتے ہوں گے | اُن کے چہروں سے | کہیں گے

جن کو وہ ان کے چہروں سے پہچانتے ہوں گے پکاریں گے (اور) کہیں گے کہ تمہارے لشکر اور تمہارا تکبر کرنا

مَآ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ اَهٰٓؤُلَآءِ

کہ کام نہ آئی | تمہارے | تمہاری جماعت | اور نہ جو تم فخر کی باتیں کرتے تھے | کیا یہی وہ (لوگ) ہیں

تمہارے کچھ کام نہ آیا (پھر نادار مسلمانوں کو دیکھ کر پوچھیں گے کہ) کیا یہی لوگ تھے

الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ؕ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ

جن کی (نسبت) | تم قسمیں کھاتے تھے | کہ انہیں نہ پہنچائے گا | اللہ | اپنی کوئی رحمت | داخل ہو جاؤ تم | جنت میں

جن کی نسبت تم قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ ان پر اللہ تعالیٰ رحمت نہیں کرے گا (ارشاد ہوگا) جنّت میں چلے جاؤ

لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ

نہ (کوئی) خوف ہے | تم پر | اور نہ تم | غمگین ہوں گے | اور آواز دیں گے | دوزخی

تمہارے لئے نہ کوئی خوف ہے اور نہ غم اور دوزخ والے اہل جنّت کو

اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا

جنت والوں کو | کہ | انڈیل دو | ہم پر (بھی) | (کچھ) پانی | یا (کچھ) اس میں سے

پکاریں گے کہ ہم پر تھوڑا سا پانی ہی ڈال دو یا جو کچھ اللہ نے تمہیں کھانے کو دیا ہے اس میں سے

وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَبَيْنَهُمَا

اورتلاش کرتے تھےاس میں | عیب | اوروہ | آخرت کے | منکر تھے | اوردونوں گروہوں کے درمیان

اور اس میں کجی تلاش کرتے تھے اور وہ آخرت کے (بھی) منکر تھے اور ان دونوں جماعتوں کے درمیان

حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمٰهُمْ ۚ

ایک پردہ ہوگا | اوراعراف پر | (کچھ) لوگ (ہوں گے) جو پہچانتے ہوں گے | ہرایک کو | اُن کے چہروں سے

ایک پردہ ہوگا اور اعراف پر بھی کچھ لوگ ہوں گے جو ہر ایک کو ان کے چہروں سے پہچان لیں گے

وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۣ لَمْ يَدْخُلُوْهَا

اوروہ آواز دینگے | جنت والوں کو | کہ | تم پرسلام ہو | وہ (خودتوابھی) داخل نہ ہوئے ہونگے اُسمیں

اور اہل جنت کو پکاریں گے کہ تم پر سلامتی ہو ابھی یہ (اہل اعراف) جنت میں داخل نہ ہوئے ہوں گے

وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ

اوروہ | امیدوارہوں گے | اور جب پھیردی جائیں گی | اُن کی نگاہیں | دوزخیوں کی طرف

اور دلوں میں اس کے خواہشمند ہوں گے اور جب ان کی نگاہیں اہلِ دوزخ کی طرف جا پڑیں گی

قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَنَادٰٓى

(تو) کہیں گے | اے ہمارے پروردگار! | ہمیں (یکجا) نہ کر | ظالم لوگوں کے ساتھ | اورآوازدیں گے

تو وہ کہہ اُٹھیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم کو ان ظالموں کے ساتھ شامل نہ کر۔ اور اہل اعراف ان لوگوں کو

اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ قَالُوْا

اعراف والے | (کچھ) لوگوں کو | جنہیں وہ پہچانتے ہوں گے | اُن کے چہروں سے | کہیں گے

جن کو وہ ان کے چہروں سے پہچانتے ہوں گے پکاریں گے (اور) کہیں گے کہ تمہارے لشکر اور تمہارا تکبر کرنا

مَآ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ اَهٰٓؤُلَآءِ

کہ کام نہ آئی | تمہارے | تمہاری جماعت | اورنہ جوتم فخر کی باتیں کرتے تھے | کیا یہی وہ (لوگ) ہیں

تمہارے کچھ کام نہ آیا (پھر نادار مسلمانوں کو دیکھ کر پوچھیں گے کہ) کیا یہی لوگ ہیں

الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ۭ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ

جن کی (نسبت) | تم قسمیں کھاتے تھے | کہ انہیں نہ پہنچائے گا | اللہ | اپنی کوئی رحمت | داخل ہوجاؤتم | جنت میں

جن کی نسبت تم قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ ان پر اللہ تعالیٰ رحمت نہیں کرے گا (ارشاد ہوگا) جنت میں چلے جاؤ

لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ

نہ (کوئی) خوف ہے | تم پر | اورنہ تم | غمگین ہوں گے | اورآوازدیں گے | دوزخی

تمہارے لئے نہ کوئی خوف ہے اور نہ غم اور دوزخ والے اہل جنت کو

اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا

جنت والوں کو | کہ | انڈیل دو | ہم پر (بھی) | (کچھ) پانی | یا (کچھ) اس میں سے

پکاریں گے کہ ہم پر تھوڑا سا پانی ہی ڈال دو یا جو کچھ اللہ نے تمہیں کھانے کو دیا ہے اس میں سے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۵) وہ ظالم جولوگوں کو دین حق سے روکتے اور دین میں عیب نکالنا چاہتے تھے اور آخرت کا انہیں بالکل یقین نہ تھا۔

(۴۶) اور جنت و دوزخ والے دونوں گروہوں کے درمیان ایک دیوار حائل ہوگی جس کے اوپر کے مقام پر جسے اعراف کہتے ہیں کچھ لوگ ہوں گے جن کے نیک و بد اعمال برابر ہوں گے جو ہر ایک جنتی اور دوزخی کو ان کی پیشانی کے نشانوں (جنتی کے چہرے کے نور اور دوزخی کی ذلت) سے پہچانتے ہوں گے اور اہل اعراف جنت والوں کو آواز دیں گے کہ تم پر سلام ہے کیونکہ ابھی تک اہل اعراف کا شمار ان لوگوں میں ہوگا جو جنت میں داخل تو نہیں ہوئے مگر اس کے امیدوار ہوں گے۔

(۴۷) اور جب ان اہل اعراف کی نظریں دوزخیوں پر جا پڑیں گی تو فوراً ان کی معیت سے اللہ کی پناہ مانگیں گے۔

(۴۸) اور وہ اعراف والے دوزخیوں میں سے بعض رؤسائے کفار (مثل ابوجہل و ولید بن مغیرہ و امیہ بن خلف وغیرہ) کو جنہیں وہ ان کی رُوسیاہی سے خوب پہچانتے ہوں گے آواز دیں گے کہ اے سرکشو! تمہاری گروہ بندیاں اور وہ بڑائیاں جو تم دنیا میں کرتے تھے آج تمہارے کچھ بھی کام نہ آئیں۔

(۴۹) پھر وہ اعراف والے اہل جنت میں سے غریب مسلمانوں (مثل حضرت صہیبؓ و بلالؓ و سلمانؓ فارسی وغیرہ) کی طرف اشارہ کرکے کفار سے یوں خطاب کریں گے کہ کیا یہی وہ مساکین ہیں جن کے بارے میں تم قسمیں کھا کر کہا کرتے تھے کہ انہیں اللہ کی رحمت نصیب نہ ہوگی؟ تب ان اعراف والوں کو حکم ہوگا کہ تم بھی جنت میں داخل ہو جاؤ۔ تمہیں نہ کچھ خوف ہوگا نہ غم۔

افعال: یَطْمَعُوْنَ: وہ امید رکھتے ہوں گے، امیدوار اور راغب ہوں گے، طَمَعٌ سے، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ صُرِفَتْ: وہ پھیری گئی، صَرْفٌ سے، ماضی مجہول (واحد مونث غائب)۔ اَقْسَمْتُمْ: تم نے قسم کھائی، اِقْسَامٌ سے، ماضی (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: تِلْقَآءَ: طرف، لِقَاءٌ سے، معنی ملاقات کرنے کے ہیں، اسم ہے۔ آمنے سامنے کی جگہ کو تِلْقَاءَ کہتے ہیں، اس اعتبار سے جہت اور طرف مراد ہے۔

رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝۵۰

جو رزق دیا تم کو | اللہ نے | وہ کہیں گے | بیشک اللہ نے | حرام کر دیا ان دونوں چیزوں کو | کافروں پر

کچھ ہمیں بھی دو وہ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں چیزیں کفار پر حرام کر دی ہیں

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ

جنہوں نے | بنا لیا | اپنے دین کو | کھیل | اور تماشا | اور دھوکہ دیا انہیں | دنیا کی زندگی نے

ان لوگوں پر جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا تھا اور جنہیں دُنیا کی زندگی نے دھوکہ دیا

فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا

پس آج | ہم بھی انہیں بھلا دیں گے | جیسے اُنہوں نے بھلا دیا تھا | ملنا | اس دن کا | اور جیسا (کہ)

پھر آج ہم ان کو بھلا دیں گے جس طرح کہ وہ اپنے اس دن کی ملاقات کو بھولے ہوئے تھے اور جس طرح

كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝۵۱ وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ

وہ انکار کیا کرتے تھے ہماری آیتوں کا | اور ہم نے بھیج دی ہے اُن کے پاس | ایک کتاب | جسے ہم نے کھول کر بیان کر دیا ہے

اُنہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا تھا اور ہم نے ان کو ایک کتاب پہنچا دی ہے جس کو ہم نے

عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝۵۲ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا

علم (کی بنیاد) پر | ہدایت | اور رحمت | اُن کے لئے | جو ایمان لاتے ہیں | یہ انتظار نہیں کر رہے | مگر صرف

علم کے ساتھ واضح کر دیا ہے اور ایمان والوں کے لئے (یہ) ہدایت و رحمت کا سامان ہے کیا یہ لوگ اس کی صداقت اور انجام

تَاْوِيْلَهٗ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ

اُس کے انجام کا | جس دن | ظاہر ہو جائے گا | اُس کا انجام | (تو) کہیں گے | وہ لوگ | جنہوں نے بھلا دیا تھا اس کو

ظاہر ہو جانے کے منتظر ہیں جس دن اس کی صداقت ظاہر ہوگی تو جن لوگوں نے اس کو پہلے بُھلا رکھا تھا

مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا

اس سے پہلے | (کہ) بیشک | آئے تھے | رسول | ہمارے ربّ کے | حق بات لے کر | پس کیا ہمارے لئے ہیں

کہہ اٹھیں گے کہ بیشک ہمارے ربّ کے رسول حق و صداقت لے کر آئے تھے تو کیا اب ہمارے لئے

مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ

کوئی سفارشی | کہ سفارش کریں | ہماری | یا ہم واپس بھیجے جائیں | کہ کریں ہم عمل | خلاف اس کے

کوئی سفارش کرنے والا ہے کہ وہ ہماری سفارش کر دے یا ہمیں واپس بھیج دیا جائے کہ جو کچھ ہم عمل کرتے رہے ہیں اس کے علاوہ

كُنَّا نَعْمَلُ ؕ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا

جو ہم کیا کرتے تھے | بیشک | نقصان دیا انہوں نے | اپنے آپ کو | اور جاتی رہیں | اُن سے | وہ (باتیں) جو

(اچھا) عمل کریں یقیناً ان لوگوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈال دیا اور اب ان سے وہ سب جھوٹی باتیں کھو گئی ہیں

كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝۵۳ ع اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

وہ جھوٹ باندھتے تھے | بیشک | تمہارا پروردگار | (تو وہ) اللہ ہے | جس نے | پیدا کیا | آسمانوں

جو یہ بنایا کرتے تھے لوگو! بیشک تمہارا ربّ اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۰) اور دوزخی اہل جنت کو آواز دیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے جو تمہیں پانی اور کھانے کی نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان میں سے کچھ ہم پر بھی ڈال دو وہ جواب دیں گے اللہ نے یہ نعمتیں کفار پر حرام کر دی ہیں۔

(۵۱) جنھوں نے دنیا کی زندگی پر مغرور ہو کر دین کو محض کھیل اور تماشا بنا رکھا تھا۔ پس جس طرح وہ قیامت کے آنے اور اس میں اعمال کی جزا و سزا پانے کو بالکل بھلا کر ہماری آیات کا انکار کیا کرتے تھے اسی طرح آج ہم بھی انہیں دوزخ سے نکالنا قصداً بھلا دیں گے۔

(۵۲) اور ہم نے تو ان کے سمجھانے کو ایسی کتاب (قرآن) بھیج دی جس کو ہم نے اپنے علم سے واضح طور پر بیان کر دیا کہ اس کے سمجھنے میں کوئی مشکل باقی نہ رہے اور جو لوگ اس پر ایمان لاتے ہیں وہ کتاب ان کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔

(۵۳) ان سب کے باوجود وہ ایمان نہیں لاتے تو گویا وہ صرف اس کے انجام ہی کے منتظر ہیں اور جس دن (قیامت میں) اس معاملے کا انجام ظاہر ہو جائے گا اور اس کے ماننے والے جنت میں ہوں گے اور انکار کرنے والے دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے تو وہ لوگ جو اس قرآن پر ایمان لانا بھولے اور ترک کئے ہوئے تھے اقرار کر لیں گے کہ بلاشبہ اللہ کے رسول دین حق لے کر آئے تھے پس کوئی ہے جو ہماری سفارش کرے یا ہمیں دوبارہ دنیا میں بھیجا جائے کہ جو کچھ ہم پہلے دنیا میں کرتے رہے تھے اب اس کے خلاف توحید پر عمل کریں۔ لیکن یہ بات ناممکن ہو گی بیشک وہ منکرین خود خسارہ میں رہے اور جو جھوٹی باتیں وہ بناتے تھے وہ سب جاتی رہیں۔

افعال: نَنْسٰهُمْ: ہم ان کو (بھولے ہوئے کی طرح) چھوڑ دیں گے، نِسْيَانٌ سے، مضارع (جمع متکلم)۔ نَعْمَلَ: ہم عمل کریں گے، یعنی شرک سے اجتناب، مضارع (جمع متکلم)۔

اسماء: شُفَعَآءَ: سفارش کرنے والے، شفاعت کنندہ، شَفِيْعٌ کی جمع۔

وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ يُغْشِي

اور زمین کو | چھ دنوں میں | پھر اس نے قرار پکڑا | عرش پر | وہ پردہ ڈالتا ہے

چھ دنوں میں بنایا پھر وہ عرش پر قائم ہوا، وہی رات سے دن کو

الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ

رات کا | دن پر | جو اس کے پیچھے آتی ہے | دوڑتی ہوئی | اور (پیدا کیا) سورج | اور چاند | اور ستاروں کو

ڈھانپ لیتا ہے اس طرح کہ رات اس کے پیچھے پیچھے لپکی چلی آتی ہے اور اس نے سورج، چاند ستاروں کو

مُسَخَّرٰتٍۢ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ

فرمان بردار | اپنے حکم کے | سنو! | اسی کے لئے ہے | پیدا کرنا | اور حکم دینا | بڑا ہی بابرکت ہے اللہ

اپنے حکم کا تابع فرمان بنا دیا۔ سن رکھو کہ پیدا کرنا اور حکم دینے (کا حق) صرف اسی کو ہے اللہ بہت برکت والا ہے

رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۴﴾ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ

پالنے والا سب جہانوں کا | پکارو | اپنے پروردگار کو | عاجزی | اور چپکے سے | بیشک وہ | پسند نہیں کرتا

جو تمام جہانوں کا رب ہے لوگو! اللہ تعالیٰ کو عاجزی سے اور چپکے چپکے پکارو۔ بے شک اللہ تعالیٰ حد سے گزرنے والوں کو

الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۵۵﴾ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ

حد سے بڑھنے والوں کو | اور فساد نہ پھیلاؤ | زمین میں | بعد | اس کی درستی کے | اور پکارو اس (اللہ) کو

پسند نہیں کرتا اور زمین میں اصلاح ہو جانے کے بعد فساد نہ پھیلاؤ اور اللہ تعالیٰ کو

خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾

خوف | اور امید سے | بیشک | رحمت | اللہ کی | قریب ہے | نیکی کرنے والوں سے

خوف اور امید کے ساتھ پکارو بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی رحمت نیک لوگوں سے بہت قریب ہے

وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ حَتّٰۤى

اور وہی ہے جو | بھیجتا ہے | ہوائیں | خوشخبری (دینے کو) | پہلے اس کی رحمت (بارش) سے | یہاں تک کہ

اور وہی ہے جو بارانِ رحمت کے آگے آگے خوشخبری کے لئے ہوائیں بھیجتا ہے یہاں تک کہ

اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا

جب وہ اٹھالاتی ہیں | بادل | بھاری | تو ہم چلاتے ہیں اس بادل کو | ایک مردہ شہر کی طرف | پھر ہم برساتے ہیں

جب بھاری بھاری بادلوں کو یہ ہوائیں اٹھا لیتی ہیں تو کسی مردہ بستی کی طرف ہم روانہ کر دیتے ہیں پھر ہم اس سے

بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ كَذٰلِكَ

اس سے | پانی | پھر ہم نکالتے ہیں | اس (کے ذریعہ) سے | ہر قسم کے پھل | اسی طرح

پانی برساتے ہیں پھر اس کے ذریعے ہر قسم کے پھل پیدا کرتے ہیں (یاد رکھو) اسی طرح

نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ

ہم نکالیں گے | مردوں کو | تاکہ تم | غور کرو | اور زمین اچھی (سے) | نکلتا ہے

ہم مُردوں کو (دوبارہ زندہ کر کے) نکالیں گے تاکہ تم اس (بیان) سے نصیحت حاصل کرو اور جو زمین اچھی ہے اس کا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۴) اے لوگو! اس میں کچھ شک نہیں کہ تمہارا پروردگار تو وہ اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش قدرت پر سے اپنی شان کے مطابق ان کا انتظام کیا۔ چنانچہ وہی اپنی قدرت سے رات پر دن کا اور دن پر رات کا پردہ ڈال دیتا ہے جو گویا کہ ایک دوسرے کے پیچھے دوڑے چلے آرہے ہیں اور اس نے پیدا کئے سورج' چاند اور ستارے جو اس کے حکم کے مطابق اپنا کام کررہے ہیں۔ اس بات کو اچھی طرح یاد رکھو کہ وہی سب کا پیدا کرنے والا ہے اور اسی کا سب پر حکم نافذ ہے وہ بڑا ہی بابرکت اور تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

(۵۵) پس اپنی حاجات میں اسی پروردگار عالم کو نہایت عاجزی سے چپکے چپکے پکارو اور دعا میں حد ادب سے نہ بڑھو کہ کوئی غیر ممکن بات یا گناہ کی چیز اس سے مانگنے لگو۔ کیونکہ حد سے بڑھنے والوں کو وہ پسند نہیں کرتا۔

(۵۶) اور زمین میں انبیاء کرام کی تعلیمات کی برکت سے امن قائم ہوجانے کے بعد اس میں گناہوں سے فساد نہ برپا کرو اور اس کے عذاب سے ڈرتے اور رحمت کی امید رکھتے ہوئے اس کی عبادت کرو بلاشبہ اس کی رحمت نیکو کاروں سے قریب ہے۔

(۵۷) اور یہ بھی اسی کی مہربانی کی شان ہے کہ وہ اپنی رحمت کی بارش بھیجنے سے پہلے خوشخبری لانے والی ہوائیں بھیجتا ہے۔ جب وہ بھاری بھاری بادلوں کو اٹھا لاتی ہیں تو خدا ہی ان بادلوں کو ایسی بستی کی طرف جو خشک سالی سے غیر آباد پڑی ہوئے جاکر پانی برساتا اور اس سے طرح طرح کے پھل اور پھول اگاتا ہے۔ بالکل اسی طرح وہ قیامت کے روز مردوں کو قبروں سے دوبارہ زندہ کرکے نکالے گا یہ سب اس لئے بیان کیا گیا تاکہ غور کرو۔

انعال: یُغْشِیْ: وہ ڈھانک دیتا ہے' وہ ڈال دیتا ہے' اِغْشَاءٌ سے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ اِسْتَوٰی: اس نے قصد کیا' قرار پکڑا' جا ٹھہرا' وہ سیدھا بیٹھا' اِسْتِوَاءٌ سے' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ یَطْلُبُہٗ: وہ اس کو طلب کرتا ہے' طَلَبٌ سے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ اَقَلَّتْ: اس نے کم سمجھا' اٹھانے میں ہلکا پایا' اِقْلَالٌ سے' معنی ہلکا سمجھنے اور قلیل پانے کے ہیں' ماضی (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: حَثِیْثًا: دوڑتا ہوا' شتاب' جلد' حَثٌّ سے' معنی کسی کام پر ابھارنے اور رغبت دلانے کے ہیں۔ مُسَخَّرٰتٍ: تابع' فرمانبردار بنائے ہوئے' مسخر کئے ہوئے' تَسْخِیْرٌ (مصدر) سے' اسم مفعول (جمع مونث)۔ اَلْمُعْتَدِیْنَ: حق سے ہٹنے والے' حد سے تجاوز کرنے والے' اِعْتِدَاءٌ سے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ طَمَعًا: توقع' امید' لالچ' حرص' یہ طَمِعَ یَطْمَعُ کا مصدر ہے۔

نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِیْ خَبُثَ لَا یَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؕ

اُس کا سبزہ | اُس کے ربّ کے حکم سے | اور جو (زمین) | خراب ہے | نہیں نکلتا (اس سے) | مگر بہت ہی کم (سبزہ)

سبزہ خدا کے حکم سے (خوب) نکلتا ہے اور جو زمین خراب ہے اس سے کچھ نکلتا بھی ہے تو ننگی ہی چیز

كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّشْكُرُوْنَ ﴿۵۸﴾ لَقَدْ

اسی طرح | ہم بدل بدل کر بیان کرتے ہیں | آیتیں | ان لوگوں کے لئے | جو شکر ادا کرتے ہیں | بیشک

اسی طرح ہم ان لوگوں کے لئے جو شکر گزار ہیں اپنی آیتیں طرح طرح سے بیان کرتے ہیں بلاشبہ

اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

ہم نے بھیجا تھا | نوحؑ کو | اُس کی قوم کی طرف | پس اس نے کہا | اے میری قوم! | عبادت کرو | اللہ کی

ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو اُس نے کہا کہ اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۵۹﴾

کہ نہیں تمہارے لئے | کوئی اور معبود | سوائے اسکے | بیشک میں | ڈرتا ہوں | تم پر | ایک بڑے دن کے عذاب سے

اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، بے شک مجھے تم پر بڑے دن کے عذاب (کے آنے) کا خوف ہے۔

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۶۰﴾

کہا | سرداروں نے | اس کی قوم میں سے | ہم (تو) | دیکھتے ہیں تجھے | کھلی گمراہی میں

اُس کی قوم کے سرداروں نے کہا کہ ہم تو تمہیں یقیناً کھلی گمراہی میں دیکھ رہے ہیں

قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۱﴾

اُس نے کہا | اے میری قوم! | نہیں مجھ میں کوئی گمراہی | بلکہ میں تو | ایک رسول ہوں | سب جہانوں کے پروردگار کا

نوحؑ نے کہا اے میری قوم! مجھ میں کوئی گمراہی کی بات نہیں بلکہ میں تو تمام جہانوں کے پروردگار کی طرف سے بھیجا ہوا ہوں

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ

پہنچاتا ہوں تمہیں | پیغام | اپنے رب کے | اور نصیحت کرتا ہوں | تمہیں | اور جانتا ہوں | اللہ کی طرف سے

تم کو اپنے پروردگار کے احکام پہنچاتا ہوں اور تمہارا بھلا چاہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

وہ (باتیں) جو | تم نہیں جانتے | کیا تم تعجب کرتے ہو | کہ آئی تمہارے پاس | نصیحت | تمہارے رب کی طرف سے

ان باتوں کا علم ہے جن کو تم نہیں جانتے کیا تمہیں تعجب ہے کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے کوئی نصیحت کی بات ایک ایسے

عَلٰی رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِیُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۶۳﴾

ایک آدمی کے (ذریعہ) سے | تم میں سے | تاکہ وہ ڈرائے تمہیں | اور تم بچ جاؤ | اور تاکہ تم پر رحم کیا جائے

آدمی کے ذریعے سے آئی ہے جو تم ہی میں سے ہے تاکہ تمہیں (نافرمانی کے انجام سے) ڈرائے اور تم متقی بن جاؤ اور تم پر رحم کیا جائے۔

فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَیْنٰهُ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ فِی الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا

پھر انہوں نے اُسے جھٹلایا | تو ہم نے نجات دی اُسے | اور اُن کو جو اُس کے ساتھ تھے | کشتی میں | اور | ہم نے غرق کردیا

پھر انہوں نے اس کے بعد بھی نوحؑ کو جھٹلایا تو ہم نے اُس کو اور اُن لوگوں کو جو کشتی میں اس کے ساتھ سوار تھے نجات دی اور

آیت نمبر — آسان تفسیر

(۵۸) اور جس بستی کی زمین اچھی اور زرخیز ہوتی ہے اللہ کے حکم سے اس کی نباتات بارش کی وجہ سے خوب کثرت سے اگتی ہیں اور جس کی زمین بے کار ہے اس کی پیداوار بھی بہت کم ہوتی ہے اسی طرح ہم اپنی آیتیں کئی انداز سے بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے اطمینان کے لئے جو اس کی نعمت کا شکر کرتے ہیں یعنی ایمان لاتے ہیں۔ (ف) اس میں اشارہ ہے کہ جو قدرتاً حق کے قبول کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں وہ تو اللہ کا کلام سن کر ایمان لے آتے ہیں اور جو صلاحیت نہیں رکھتے وہ اس کو سن کر بھی جاہل ہی رہتے ہیں۔

(۵۹) بیشک ہم نے حضرت نوحؑ کو ان کی قوم کی ہدایت کے لئے بھیجا تو انہوں نے ان سے کہا کہ تم تو صرف اللہ کی عبادت کرو۔ جس کے سوا تمہارا کوئی اور معبود نہیں ورنہ قیامت کے ہولناک دن میں مجھے تم پر سخت عذاب کا اندیشہ ہے۔

(۶۰) تو ان کی قوم کے گمراہ سرداروں نے اُلٹا انہیں ہی صاف گمراہ کہا۔

(۶۱) حضرت نوحؑ نے کہا کہ میں کوئی گمراہ نہیں میں تو اللہ کا رسول ہوں۔

(۶۲) تمہیں اللہ کا پیغام سنا کر حق کی نصیحت کرتا ہوں۔ مجھے تمہاری بہتری اور فلاح کیلئے اللہ نے وہ باتیں بتائی ہیں جو تمہیں معلوم نہیں۔

(۶۳) کیا تمہیں اس بات کا تعجب ہے کہ تمہارے جیسے ایک انسان پر تمہاری ہدایت کے لئے اللہ کی طرف سے نصیحت و ہدایت نازل ہوئی تاکہ وہ تمہیں اس کے عذاب سے ڈرائے اور تم شرک سے بچ جاؤ اور اس کی رحمت کے حقدار بنو۔

افعال: خَبُثَ: وہ خبیث ہوا' خراب ہوا' خَبَاثَةٌ اور خبثٌ سے' معنی خبیث ہونے' ناپاک ہونے کے ہیں' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ ناقابل کاشت' یہاں مراد زمین ہے۔ اُبَلِّغُكُمْ: میں تم کو پہنچاتا ہوں' اُبَلِّغُ' تَبْلِيغٌ سے' معنی پہنچانے کے ہیں' مضارع (واحد متکلم)۔ نَرَاكَ: ہم یقیناً تجھے دیکھتے ہیں' نَرٰی' رُؤْيَةٌ سے' مضارع (جمع متکلم)۔ اَنْصَحُ: میں نصیحت کرتا ہوں' کروں گا' نُصْحٌ سے' مضارع (واحد متکلم)۔ عَجِبْتُمْ: تم نے تعجب کیا' تمہیں اچنبھا ہوا' عَجَبٌ سے' ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ يُنْذِرَ: وہ ڈرائے' اِنْذَارٌ سے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: نَبَاتُهٗ: اس کی پیداوار' نَبَاتٌ گھاس سبزہ' اسم مرفوع' نَبَاتٌ جمع۔ نَكِدًا: بے فائدہ' قلیل النفع' اسم صفت۔

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ﴿٦٤﴾

اُن کو | جنہوں نے جھٹلایا | ہماری آیتوں کو | بیشک | وہ لوگ تھے (ہی) | اندھے

اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا ان کو ہم نے غرق کر دیا یقیناً وہ لوگ اندھے ہو رہے تھے۔

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ۭ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

اور (بھیجا قوم) عاد کی طرف | اُن کے بھائی | ہود کو | اُس نے کہا | اے میری قوم! | عبادت کرو | اللہ کی

اور (اسی طرح) عاد کی طرف ہم نے ان کے بھائی ہود کو بھیجا اُس نے کہا اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَالَ الْمَلَاُ

کہ نہیں تمہارے لئے | کوئی اور معبود | سوائے اس کے | پس کیا تم ڈرتے نہیں | بولے | (وہ) بڑے سردار

اُس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تو کیا تم اس کی (نافرمانی سے) ڈرتے نہیں۔ اُس کی قوم میں سے کافر

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ

جن لوگوں نے کفر کیا | اُس کی قوم میں سے | کہ ہم تو دیکھتے ہیں تجھے | جہالت میں | اور بیشک ہم خیال کرتے ہیں تجھے

سرداروں نے کہا ہم تو بے شک تمہیں حماقت میں دیکھتے ہیں اور تم کو یقیناً

مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦٦﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ

جھوٹوں میں سے | اُس نے کہا | اے میری قوم! | نہیں مجھ میں کوئی بے وقوفی | بلکہ میں (تو)

جھوٹا سمجھتے ہیں ہود نے کہا اے میری قوم! مجھ میں ذرا بھی حماقت نہیں بلکہ میں تو

رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٧﴾ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ

ایک رسول ہوں | سب جہانوں کے پروردگار کا | پہنچاتا ہوں تمہیں | پیغامات | اپنے رب کے

تمام کائنات کے رب کی طرف سے بھیجا گیا ہوں میں تم کو اپنے پروردگار کے احکام پہنچاتا ہوں

وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ﴿٦٨﴾ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ

اور میں ہوں تمہارا | خیر خواہ | امانت دار | اور کیا تم تعجب کرتے ہو | کہ آئی تمہارے پاس | نصیحت

اور میں تمہارا سچا خیر خواہ ہوں۔ کیا تمہیں تعجب ہے کہ تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک آدمی

مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰي رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ۭ وَاذْكُرُوْٓا

تمہارے رب کی طرف سے | ایک آدمی پر | تم میں سے | تاکہ وہ ڈرائے تمہیں | اور یاد کرو

کے ذریعے تمہارے رب کی طرف سے نصیحت کی بات آئی ہے؟ تاکہ تمہیں (نافرمانی کے انجام سے) ڈرائے۔ اور یاد کرو

اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاۗءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ

جب | اُس نے بنایا تمہیں | جانشین | بعد | قوم | نوح کے | اور زیادہ دی تمہیں

جب نوح کی قوم کے بعد اُس نے تمہیں جانشین مقرر کیا اور قد و قامت

فِي الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَاۗءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ

جسامت | بڑی | پس یاد کرو | نعمتیں | اللہ کی | تاکہ تم

(اور طاقت) میں اوروں میں سے بڑھا دیا سو تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرو تاکہ تم

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶۴) ان سب باتوں کے باوجود انہوں نے اسے جھوٹا کہا تو ہم نے نوحؑ اور اس کے ساتھی ایمانداروں کو جو اس کے ساتھ کشتی پر سوار تھے طوفان سے بچالیا اور باقی جنہوں نے ہماری آیتوں کو جو حضرت نوحؑ پر اتری تھیں جھٹلایا تھا سب کو غرق کر دیا اور وہ واقعی حق سے اندھے تھے۔

(۶۵) اور ایسے ہی ہم نے قوم عاد کی طرف ان کے ہم قوم حضرت ہودؑ کو نبی بنا کر مبعوث فرمایا تو اس نے بھی اپنی قوم سے یہی کہا کہ تم صرف ایک اللہ کی عبادت کرو۔ جس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ کیا تم غیر اللہ کی عبادت سے ڈرتے نہیں؟

(۶۶) اس پر ان کی قوم کے رؤسا بولے۔ ہم تو تجھے جاہل اور جھوٹا سمجھتے ہیں۔

(۶۷) حضرت ہودؑ نے کہا مجھے تم نادان نہ سمجھو میں تو اللہ کا ایک رسول ہوں۔

(۶۸) اور تمہارے بھلے کو تمہیں اللہ کا پیغام سناتا ہوں اور پیغام کے پہنچانے میں پورا امین اور دیانت دار ہوں کہ ایک حرف کی بھی کمی بیشی نہیں کرتا۔

افعال: نَظُنُّكَ: ہم تجھے سمجھتے ہیں، خیال کرتے ہیں نَظُنُّ، ظَنٌّ سے مضارع (جمع متکلم)۔

اسماء: عَمِيْنَ: اندھے، کوردل عَمِی کی جمع۔ نَاصِحٌ: نصیحت کرنے والا، خیر خواہ نُصْحٌ سے اسم فاعل (واحد مذکر)۔

تُفْلِحُوْنَ ﴿٦٩﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ

کامیابی پاؤ | وہ کہنے لگے | کیا تو آیا ہے ہمارے پاس | کہ ہم عبادت کریں | اللہ کی | جو اکیلا ہے | اور چھوڑ دیں

فلاح پاؤ وہ کہنے لگے کیا تم اس واسطے ہمارے پاس آئے ہو کہ ہم صرف ایک اللہ کی عبادت کریں اور جن کی عبادت

مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ

اُن کو | جنہیں پوجتے تھے | ہمارے باپ دادے | پس تو لے آ ہم پر | وہ (عذاب) | جس کا تو ہم سے وعدہ کرتا ہے

ہمارے باپ دادا کرتے چلے آئے ان کو چھوڑ دیں سو اگر تم سچے ہو تو جس عذاب سے ڈراتے

اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٧٠﴾ قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ

اگر تو سچا ہے | اُس نے کہا | واجب ہو چکا ہے | تم پر

ہو وہ ہم پر لے آؤ۔ ہودؑ نے کہا (اگر یہی بات ہے تو لو) تمہارے ربّ کی طرف

مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ؕ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَآءٍ

تمہارے رب کی طرف سے | عذاب | اور غضب | کیا تم جھگڑا کرتے ہو مجھ سے | اُن ناموں (کے بارے) میں

سے تم پر عذاب اور غضب واقع ہوا کیا تم مجھ سے ان ناموں کے بارے میں جھگڑتے ہو

سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا

جو نام رکھ لئے ہیں | تم نے | اور تمہارے باپ دادانے | کہ نہیں نازل کی | اللہ نے | اس کے لئے

جو تم نے اور تمہارے بڑوں نے خود گھڑ لئے ہیں (حالانکہ) اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں کوئی سند نازل

مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿٧١﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ

کوئی (بھی) دلیل | پس تم انتظار کرو | میں (بھی) تمہارے ساتھ | انتظار کرنے والوں میں ہوں | پس نجات دی ہم نے اُسے

نہیں کی سو تم بھی انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں۔ پھر ہم نے اس

وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

اور ان کو جو | اُس کے ساتھ تھے | اپنی رحمت سے | اور کاٹ ڈالی ہم نے | جڑ اُن کی | جنہوں نے جھٹلایا تھا

کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ تھے اپنی رحمت سے نجات دی اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا اُن کی جڑ

بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٢﴾ ع وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا

ہماری آیتوں کو | اور وہ نہیں تھے | ایمان لانے والے | اور (بھیجا) قوم ثمود کی طرف | اُن کے بھائی | صالح کو

کاٹ دی اور وہ ایمان لانے والے نہ تھے اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالحؑ کو بھیجا

قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ

اُس نے کہا | اے میری قوم! | عبادت کرو اللہ کی | کہ نہیں تمہارے لئے | کوئی اور معبود اس کے سوا | آ چکی ہے تمہارے پاس

اس نے کہا اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو تمہارے لئے اس کے سوا کوئی معبود نہیں تمہارے ربّ کی جانب سے

بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً

(واضح) دلیل | تمہارے ربّ کی طرف سے | یہ | اُونٹنی اللہ کی | تمہارے لئے | ایک نشانی ہے

تمہارے پاس روشن دلیل آ چکی ہے یہ اللہ تعالیٰ کی اونٹنی ہے جو تمہارے لئے ایک نشانی

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶۹) کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہے کہ تمہیں جیسے ایک انسان پر تمہاری ہدایت کے لئے اللہ کی طرف سے نصیحت (وحی) نازل ہوئی؟ تا کہ وہ رسول تمہیں اللہ کے عذاب سے ڈرائے اور تم اس بات کو یاد کرو کہ وہ ایسا قدرت والا ہے جس نے تمہیں قوم نوحؑ کی تباہی کے بعد ان کا وارث بنادیا اور ان کے نسبت تمہیں قوت اور قد وقامت بھی بڑا دیا ہے تو کیا وہ تمہیں ہلاک کر کے اور لوگوں کو نہیں پیدا کر سکتا؟ پس اس کے احسان کو یاد کر کے اس کی توحید پر ایمان لاؤ تا کہ فلاح پاؤ۔

(۷۰) وہ بولے۔ کیا ہم تیرے کہنے سے اپنے ان معبودوں کو چھوڑ کر جن کی ہمارے بڑے بوڑھے عبادت کرتے آئے ہیں صرف ایک خدا کی عبادت کرنے لگیں یہ نہیں ہوگا۔ پس تو جس عذاب کی ہمیں دھمکی دیتا ہے اگر تو سچا ہے تو اسے لے آ۔

(۷۱) حضرت ہودؑ نے کہا کہ بس تم پر عذاب اور قہر الٰہی کا آنا لازم ہو گیا۔ بدبختو! کیا تم میرے ساتھ ان خود ساختہ بناوٹی معبودوں کے بارے میں جھگڑتے ہو۔ جن کے خود تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے خدا نام رکھ لئے ہیں جن کی خدائی کی تمہارے پاس کوئی الہامی دلیل نہیں پس تم بھی انتظار کرو اور میں بھی انجام کا انتظار کر رہا ہوں۔

(۷۲) پس ہم نے اپنے فضل سے حضرت ہودؑ اور ان کے ساتھی ایمانداروں کو نجات دی اور حق کے جھٹلانے والوں کی جڑ کاٹ دی اور وہ ماننے والے تھے ہی نہیں۔

افعال: جِئْتَنَا: تو ہمارے پاس آیا، لایا، جِئْتَ، مَجِیْءٌ سے ماضی (واحد مذکر حاضر)۔ وَقَعَ: واجب ہو گیا، لازم ہو گیا، وُقُوْعٌ سے ماضی (واحد مذکر غائب)۔ تُجَادِلُوْنَنِیْ: تم مجھ سے جھگڑا کرتے ہو، تُجَادِلُوْنَ، مُجَادَلَةٌ سے مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ سَمَّیْتُمُوْهَا: تم نے ان کا نام کر لیا، سَمَّیْتُمُوْا (اصل میں سَمَّیْتُمْ واؤ اشباع کا) تَسْمِیَةٌ سے ماضی (جمع مذکر حاضر)، ھا ضمیر (واحد مونث غائب)۔

اسماء: بَسْطَةً: کشادگی، کشائش، وسعت، مصدر ہے، بَصْطَةٌ بھی لکھا جاتا ہے۔ سُلْطٰنٍ: زور، قوت، حجت، سند، برہان، حکومت۔

فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِیْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ

پس اُسے چھوڑ دو | (کہ) کھاتی پھرے | اللہ کی زمین میں | اور نہ چھوؤ اسے | بری (نیت) سے

اُس کو چھوڑ دو کہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں کھاتی پھرے اور برائی کی نیّت سے اُسے ہاتھ نہ لگاؤ کہ

فَیَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۷۳﴾ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ

ورنہ آ پکڑے گا تمہیں | عذاب دردناک | اور یاد کرو | جب اُس نے بنایا تمہیں | جانشین

تم پر کوئی دردناک عذاب نہ آجائے اور اس وقت کو یاد کرو جب عاد کے بعد تمہیں زمین میں

مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِی الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا

بعد | قوم عاد کے | اور بسایا تمہیں | زمین میں | کہ تم بناتے ہو | اُس کے ہموار میدانوں میں

جانشین مقرر کر دیا اور زمین میں تمہیں جگہ دی کہ اس کے میدانوں میں تم محلات

قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُیُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ

محلات | اور تراشتے ہو | پہاڑوں سے | مکانات | پس یاد کرو | احسان اللہ کے

تعمیر کرتے اور پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے ہو۔ تو اللہ تعالیٰ کی نعمتیں یاد کرو

وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا

اور نہ پھرو | زمین میں | فساد کرتے | کہنے لگے | سردار | وہ جنہوں نے | تکبر کیا

اور زمین میں فتنہ و فساد نہ کرتے پھرو اس کی قوم کے مغرور سرداروں

مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ

اُس کی قوم کے | اُن لوگوں سے | جو کمزور تھے | اور جو ایمان لے آئے تھے | ان میں سے

نے اُن کمزور لوگوں سے جو ایمان لے آئے تھے پوچھا کہ کیا تم

اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قَالُوْٓا اِنَّا

کیا تم جانتے ہو | کہ | صالحؑ | ایک رسول ہے | اپنے ربّ کی طرف سے | وہ بولے | بیشک ہم تو

جانتے ہو کہ صالحؑ واقعی اپنے رب کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں؟ وہ کہنے لگے کہ بیشک جو

بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۷۵﴾ قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا

اس پیغام پر جو وہ دے کر بھیجا گیا | ایمان رکھتے ہیں | بولے | وہ لوگ جو | متکبر تھے | کہ ہم تو

احکام دے کر ان کو بھیجا گیا ہے ہمارا ان پر ایمان ہے۔ مغرور لوگوں نے کہا کہ جس بات پر

بِالَّذِیْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ

اس بات سے | جس پر تم ایمان لائے ہو | انکار کرنے والے ہیں | پس انہوں نے کاٹ ڈالا | اُس اونٹنی کو

تم ایمان لائے ہو ہم تو اس کا انکار کرتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اس اونٹنی کو زخمی کر دیا

وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا یٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ

اور سرکشی کی | اپنے ربّ کے حکم سے | اور کہنے لگے | اے صالحؑ! | لے آ ہم پر | وہ (عذاب) | جس کی تو دھمکی دیتا ہے ہمیں

اور اپنے ربّ کے حکم سے سرکشی کی اور کہنے لگے اے صالحؑ! اگر تم واقعی رسول

(۷۳) اور ویسے ہی ہم نے قوم ثمود کی طرف ان کے ہم قوم بھائی حضرت صالحؑ کو نبی بنا کر بھیجا تو اس نے بھی انہیں یہی ہدایت کی کہ صرف ایک اللہ کی عبادت کرو جس کے سوا تمہارا اور کوئی معبود نہیں اور اب تو تمہارے پاس اس کی طرف سے میری نبوت کی ایک واضح دلیل بھی آ چکی ہے وہ یہ کہ خاص یہ اونٹنی اللہ کی تمہارے لئے ایک نشان قدرت ہے تم اسے زمین میں آزادی سے چرنے دو اور بری نیت سے اسے ہاتھ نہ لگاؤ ورنہ دردناک عذاب میں گرفتار کئے جاؤ گے۔

(۷۴) اور اس کی قدرت کو یاد کرو کہ جب اس نے تمہیں قوم عاد کے بعد ان کا جانشین بنا دیا اور تمہیں زمین میں ایسے عیش و آرام سے آباد کیا کہ تم اس کے نرم و ہموار قطعات میں تو محل بناتے ہو اور پہاڑوں کو تراش کر پتھر یلے گھر بناتے ہو پس اللہ کے یہ احسانات یاد کرو اور زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو۔

(۷۵) تب ان کی قوم کے سردار جو حق کے ماننے سے انکار کرتے تھے ان کم طاقت لوگوں سے کہنے لگے جو ایمان لا چکے تھے کہ کیا تمہیں صالحؑ کی نسبت یقین ہے کہ وہ واقعی خدا کا رسول ہے؟ وہ بولے کہ بلا شک ہم تو خلوص دل سے اس پر ایمان رکھتے ہیں جو حضرت صالحؑ خدا کی طرف سے لے کر آئے ہیں۔

(۷۶) اس پر وہ مغرور سردار بولے کہ جس دین کو تم نے حق مان لیا ہے، ہم تو اسے ماننے والے نہیں۔

افعال: يَأْخُذَ: پکڑ لے، پکڑ لے گا، اَخْذٌ سے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ بَوَّاَكُمْ: اس نے تم کو جگہ دی، بَوَّاَ، تَبْوِيَةٌ سے، معنی ٹھکانا دینے اور مناسب جگہ فروکش کرنے کے ہیں، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ تَمَسُّوْهَا: تم اس کو ہاتھ لگاؤ، چھوؤ، تَمَسُّوْا، مَسٌّ سے مضارع (منفی لَا تَمَسُّوْا) (جمع مذکر حاضر)۔ تَنْحِتُوْنَ: تم تراشتے ہو، نَحْتٌ سے، معنی تراشنے کے ہیں، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ اُسْتُضْعِفُوْا: وہ ضعیف سمجھے گئے، کمزور خیال کئے گئے، اِسْتِضْعَافٌ سے، معنی کمزور شمار کرنے کے ہیں، ماضی مجہول (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: سُهُوْلِهَا: اس کے نرم مقامات، سُهُوْلٌ، سَهْلٌ کی جمع، معنی نرم زمین کے ہیں۔ قُصُوْرًا: محل، قَصْرٌ واحد۔ مُرْسَلٌ: بھیجا گیا، پیغمبر، مُرْسَلِيْنَ جمع۔

إِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٧٧﴾ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا

اگر تو رسولوں میں سے ہے | پس انہیں پکڑ لیا | زلزلے نے | اور وہ رہ گئے صبح کو

ہو تو جس عذاب کا تم وعدہ کرتے ہو، اُسے لے آؤ پس اچانک انہیں زلزلے نے آ لیا

فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ﴿٧٨﴾ فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا قَوْمِ

اپنے گھروں میں | منہ کے بل گرے ہوئے | پس وہ (واپس) لوٹا | اُن (کے پاس) سے | اور کہنے لگا | اے میری قوم!

سو وہ اپنے گھروں میں منہ کے بل پڑے رہ گئے تو اس وقت صالحؑ نے ان سے رخ موڑ لیا اور کہا اے میری قوم!

لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّي وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلَٰكِنْ

میں تو پہنچا چکا تمہیں | پیغام | اپنے رب کا | اور نصیحت کر چکا | تمہیں | لیکن

میں نے اپنے ربّ کا پیغام تمہیں پہنچا دیا اور تمہاری خیر خواہی کی، لیکن تم

لَا تُحِبُّونَ النَّاصِحِينَ ﴿٧٩﴾ وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ

تم پسند نہیں کرتے | نصیحت کرنے والوں کو | اور (بھیجا) لوطؑ کو | جب اُس نے کہا | اپنی قوم سے | کیا تم کرتے ہو

نصیحت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے اور ہم نے لوطؑ کو بھیجا جب اُس نے اپنی قوم سے کہا کیا تم ایسا

الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْعَالَمِينَ ﴿٨٠﴾ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ

(وہ) بے حیائی | جو نہیں کی تم سے پہلے | کسی نے (بھی) | اہل عالم میں سے | بیشک تم تو | آتے ہو

بے حیائی کا کام کرتے ہو۔ جو تم سے پہلے ساری دُنیا میں کسی نے نہیں کیا؟ (یعنی) تم عورتوں

الرِّجَالَ شَهْوَةً مِنْ دُونِ النِّسَاءِ ۚ بَلْ أَنْتُمْ

مردوں کے پاس | نفسانی خواہش سے | چھوڑ کر | عورتوں کو | بلکہ | تم ہو

کو چھوڑ کر نفسانی خواہش کے لئے مردوں کی طرف جھکتے ہو۔ بلکہ تم حد سے

قَوْمٌ مُسْرِفُونَ ﴿٨١﴾ وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا

حد سے بڑھنے والے لوگ | اور نہ تھا | (کوئی اور) جواب | اُس کی قوم کا | سوائے اس کے کہ | کہنے لگے

بڑھنے والے لوگ ہو، پس اس کی قوم کا جواب اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ کہنے لگے

أَخْرِجُوهُمْ مِنْ قَرْيَتِكُمْ ۖ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ ﴿٨٢﴾

نکال دو اُنہیں | اپنی بستی سے | کیونکہ وہ (تو) | ایسے لوگ ہیں | جو بڑے پاک صاف رہتے ہیں

اپنے گاؤں سے ان کو نکال باہر کرو کیونکہ یہ لوگ بڑے پاک صاف بنتے ہیں

فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ ﴿٨٣﴾

پس ہم نے نجات دی اُسے | اور اس کے گھر والوں کو | سوائے | اُس کی بیوی کے | کہ تھی | (شامل) ہلاک ہونے والوں میں

پس ہم نے اس کو اور اس کے اہل خانہ کو نجات دی۔ سوائے اس کی بیوی کے، کہ وہ باقی ماندہ عذاب پانے والے لوگوں میں

وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا ۖ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ ﴿٨٤﴾

اور برسائی ہم نے | اُن پر | بارش (پتھروں کی) | پس دیکھ لیجئے | کیسا | ہوا | انجام | مجرموں کا

رہی اور ہم نے ان پر (پتھروں) کی بارش کی، سو دیکھو! مجرموں کا کیسا انجام ہوا۔

آیت نمبر | آسان تفسیر

(۷۷) پس ان ظالموں نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کر کے اس اونٹنی کو مار ڈالا اور حضرت صالحؑ سے کہنے لگے کہ اگر تو واقعی اللہ کا رسول ہے تو جا! وہ عذاب لے آ جس کی تو ہمیں دھمکی دیتا ہے۔

(۷۸) پھر اللہ کا غضب زلزلہ کی صورت میں ان پر نازل ہوا۔ جس سے وہ اپنے گھروں میں صبح کے وقت اوندھے پڑے رہ گئے۔

(۷۹) پس حضرت صالحؑ انہیں نصیحت کر کے واپس لوٹے تو جاتے وقت ان سے خطاب کیا کہ اے میری قوم! میں نے تو اپنا فرض ادا کر دیا ہے اور تمہاری خیر خواہی کے لئے اللہ کا پیغام تم تک پہنچا دیا ہے لیکن تم نصیحت کرنے والوں کو برا سمجھتے ہو۔

(۸۰) اور ایسے ہی ہم نے حضرت لوطؑ کو نبی بنا کر بھیجا تو انہوں نے اپنی قوم سے یوں خطاب کیا کہ تم ایسی بے حیائی کا کام کرتے ہو جو تم سے پہلے آج تک دنیائی مخلوق میں سے کسی نے نہیں کیا۔ یہ برا عمل سب سے پہلے قوم لوط نے دنیا میں شروع کیا تھا۔

(۸۱) وہ یہ کہ تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے فطرت کے خلاف جنسی خواہش پوری کرتے ہو تم تو ہو ہی حد سے بڑھنے والے۔

(۸۲) اس پر اس کی قوم سے اور تو کوئی جواب نہ بن پڑا بس آپس میں کہنے لگے کہ انہیں (حضرت لوطؑ اور ان کے ساتھیوں کو) اپنی بستی سے نکال باہر کرو۔ یہ لوگ بڑے پاک صاف بنتے ہیں۔

(۸۳) تب ہم نے لوط اور اس کے گھر والوں کو نجات دی۔ سوائے اس کی بیوی کے جو باقی ماندہ ہلاک ہونے والوں کے ساتھ رہ گئی تھی۔

(۸۴) اور ان کی ہلاکت کا سامان یہ کیا کہ ان پر آسمان سے پتھروں کی بارش برسائی جس سے وہ سب ہلاک ہو گئے۔ پھر دیکھئے مجرموں کا کیسا برا انجام ہوا۔

افعال: عَتَوْا: انہوں نے سرکشی کی' نافرمانی کی' شرارت میں انتہا تک پہنچ گئے' عُتُوٌّ سے' ماضی (جمع مذکر غائب)۔ عَقَرُوْا: انہوں نے کونچیں کاٹ دیں' عَقْرٌ سے' ماضی (جمع مذکر غائب)۔ اَبْلَغْتُکُمْ: میں نے تم کو پہنچا دیا' اَبْلَغْتُ' اِبْلَاغٌ سے' معنی پہنچانے کے ہیں' ماضی (واحد متکلم)۔

اسماء: جٰثِمِیْنَ: اوندھے پڑنے والے' رانوں کے بل گرنے والے' جُثُوْمٌ سے' معنی سینہ کے بل اوندھے منہ زمین پر پڑنے کے ہیں' اسم فاعل' جَاثِمٌ کی جمع۔ الرَّجْفَةُ: زلزلہ' بھونچال' کپکپاہٹ۔ رِسَالَةَ: پیغام' اِرْسَالٌ سے' معنی بھیجنے کے ہیں۔ جَوَابَ: یہ جواب' یہ جَوْبٌ سے مشتق ہے معنی قطع کرنے کے ہیں۔ اَلْغٰبِرِیْنَ: باقی' پیچھے رہ جانے والے' نجات سے رہ جانے والے' ہلاک ہونے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ مَطَرًا: بارش' مینہ۔

وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا قَالَ يَٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ

اور (بھیجا) اہل مدین کی طرف | اُن کے بھائی | شعیبؑ کو | اُس نے کہا | اے میری قوم! | عبادت کرو | اللہ کی

اور ہم نے مدین والوں کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ کو بھیجا اُس نے کہا اے میری قوم! اللہ تعالیٰ ہی کی

مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ قَدْ جَاءَتْكُم بَيِّنَةٌ

کہ نہیں تمہارے لئے | (کوئی) اور معبود | سوائے اس کے | آ چکی ہے تمہارے پاس | ایک (واضح) دلیل

عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے

مِّن رَّبِّكُمْ فَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ

تمہارے رب کی طرف سے | پس پورا کیا کرو | ناپ | اور تول (وزن) | اور کم نہ دیا کرو | لوگوں کو

روشن دلیل آ چکی ہے تو تم ناپ اور تول پورا پورا کیا کرو اور لوگوں کو اُن کی چیزیں

أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ

اُن کی چیزیں | اور فساد نہ کیا کرو | زمین میں | بعد اس کی درستی کے | یہی | بہتر ہے

کم نہ دیا کرو اور ملک میں اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ، یہ تمہارے لئے

لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٨٥﴾ وَلَا تَقْعُدُوا بِكُلِّ صِرَاطٍ

تمہارے لئے | اگر تم ہو | ماننے والے | اور نہ بیٹھا کرو | ہر ایک راستہ پر

بہتر ہے اگر تم ایمان والے ہو۔ اور ہر راستے پر یوں نہ بیٹھو کہ لوگوں کو ڈراتے

تُوعِدُونَ وَتَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِهِ

کہ تم ڈراؤ | اور تم روکو | اللہ کے راستہ سے | اُن کو | جو ایمان لائے | اُس پر

دھمکاتے رہو اور اللہ تعالیٰ کے راستے سے ان کو روکتے رہو جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں

وَتَبْغُونَهَا عِوَجًا وَاذْكُرُوا إِذْ كُنتُمْ قَلِيلًا فَكَثَّرَكُمْ

اور تلاش کرتے ہو اس میں | خرابی | اور یاد کرو | جب تم تھے | تھوڑے (تعداد میں) | پھر اُس نے زیادہ کر دیا تم کو

اور اس میں عیب ڈھونڈو اور اس وقت کو یاد کرو جب تم تھوڑی سی تعداد میں تھے اُس نے تمہیں زیادہ کیا

وَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ﴿٨٦﴾ وَإِن كَانَ طَائِفَةٌ

اور غور کرو | کیسا | ہوا | انجام | فساد کرنے والوں کا | اور اگر | ایک گروہ وہ ہے

اور (اس بات کو بھی) دیکھو کہ فساد کرنے والوں کا انجام کیا ہوا۔ اور اگر ایک ایسا گروہ ہے

مِّنكُمْ آمَنُوا بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ وَطَائِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوا

تم میں | جو ایمان لائے | اُس پر | کہ میں بھیجا گیا ہوں جس کے ساتھ | اور ایک گروہ (وہ ہے) | جو (ابھی تک) ایمان نہیں لایا

جو تم میں سے اُن باتوں پر ایمان رکھتا ہے جو میں لے کر آیا ہوں۔ اور ایک گروہ ایسا ہے جو ایمان نہیں رکھتا

فَاصْبِرُوا حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَنَا وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ﴿٨٧﴾

تو صبر کرو | یہاں تک کہ | فیصلہ کرے | اللہ | ہمارے درمیان | اور وہ | سب سے بہتر | فیصلہ کرنے والا ہے

تو تم صبر کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان فیصلہ کر دے اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸۵) اسی طرح ہم نے اہل مدین کی طرف ان کے ہم قوم بھائی حضرت شعیبؑ کو نبی بنا کر بھیجا۔ تو انہوں نے اپنی قوم کو یہ ہدایت کی کہ اے میری قوم! صرف اللہ ہی کی عبادت کرو۔ جس کے سوا تمہارا اور کوئی معبود نہیں۔ اب تو تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل بھی آ چکی ہے۔ پس تم آپس میں ناپ تول ہمیشہ پورا کیا کرو اور جو چیزیں تم لوگوں کے پاس فروخت کر دیتے ہو انہیں کم کر کے نہ دو اور زمین میں امن قائم ہونے کے بعد فساد نہ پھیلاؤ۔ اگر تم حق کو مانتے ہو۔ تو یہی تمہارے لئے بہتر ہے۔

(۸۶) اور جو لوگ حق پر ایمان لے آئے ہیں تم انہیں دھمکانے اور راہ حق سے روکنے اور دین میں عیب تلاش کرنے اور ہر ایک راستہ پر لوگوں کو اذیت دینے کے لئے تاک لگائے نہ بیٹھے رہا کرو۔ اور یاد کرو جب کہ تم بالکل کم تعداد میں تھے پھر اللہ نے اپنی مہربانی سے تمہاری تعداد میں اضافہ کیا اور غور کرو کہ فساد کرنے والوں کا کیسا برا انجام ہوا۔

(۸۷) اور اگر تم میں سے ایک گروہ تو ایسا ہے جو اس دین پر ایمان لے آئے ہیں جو مجھے دیا گیا ہے اور ایک گروہ ایسا ہے جو ابھی تک اس دین حق پر ایمان نہیں لائے تو صبر کرو۔ یہاں تک کہ اللہ منکرین پر عذاب نازل کر کے ہمارے درمیان فیصلہ کر دے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

افعال: تَبْغُوْنَهَا: تم اس کو چاہتے ہو، تَبْغُوْنَ، بَغْیٌ سے، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ

کہا | سرداروں نے | جو | متکبر تھے | اُس کی قوم میں سے | کہ ہم ضرور نکال دیں گے تجھ کو

اُن کی قوم کے سرکش سرداروں نے کہا اے شعیب! ہم

يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ

اے شعیب | اور ان لوگوں کو | جو ایمان لائے | تیرے ساتھ | اپنی بستی سے | یا لوٹ آؤ گے تم

آپ کو اور آپ کے ہمراہ مؤمنوں کو یقینا اپنی بستی سے نکال باہر کریں گے یا آپ لوگوں کو ہمارے

فِيْ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ ﴿٨٨﴾ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ

ہمارے دین میں | اُس نے کہا | کیا ہم پسند نہ کرتے ہوں تب بھی؟ | پھر تو (گویا) ہم نے گھڑ لیا | اللہ پر

مذہب میں واپس آنا ہوگا (شعیب نے) کہا کہ کیا اگر ہم پسند نہ کریں گے تو بھی؟ پھر تو بیشک ہم اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھیں

كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ

جھوٹ | اگر ہم لوٹ آئیں | تمہارے دین میں | بعد (اس کے) | کہ نجات دی ہمیں | اللہ نے | اُس سے

گے اگر ہم تمہارے دین میں پھر سے لوٹ آئیں اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس سے نجات دی

وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ

اور نہیں ممکن ہم سے | کہ ہم لوٹ آئیں | اُس میں | مگر | یہ کہ چاہے | اللہ | (جو) ہمارا رب ہے

اور یہ ہمارے لئے ہرگز مناسب نہیں کہ ہم اس میں پھر آ داخل ہوں مگر یہ کہ ہمارا رب چاہے

وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ؕ رَبَّنَا

احاطہ کر رکھا ہے | ہمارے رب نے | ہر چیز کا | علم سے | اللہ ہی پر | ہمارا بھروسہ ہے | اے رب ہمارے

ہمارے رب کا علم ہر چیز پر حاوی ہے ہم نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا اے ہمارے رب!

افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ﴿٨٩﴾

فیصلہ کر دے | ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان | انصاف کے ساتھ | اور تو ہی | سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے

ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق و صداقت کے ساتھ فیصلہ فرما دے اور تو ہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے

وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَىِٕنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا

اور کہا | سرداروں نے | جنہوں نے کفر کیا | اُس کی قوم میں سے | کہ اگر تم نے پیروی کی | شعیب کی

اور اس کی قوم کے سرداروں میں سے جن لوگوں نے کفر اختیار کیا تھا کہا کہ اگر تم نے شعیب کی

اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿٩٠﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ

تو بلاشبہ تم | اس وقت | خسارہ اُٹھانے والے ہوگے | پس پکڑا ان کو | زلزلے نے | تو وہ رہ گئے صبح کو | اپنے گھروں میں

پیروی کی تو یقینا نقصان اُٹھاؤ گے پھر اُن کو زلزلہ نے آ پکڑا سو وہ اپنے گھروں میں اوندھے منہ

جٰثِمِيْنَ ﴿٩١﴾ۚۖ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۚ

منہ کے بل پڑے ہوئے | جنہوں نے جھٹلایا | شعیب کو | گویا کہ وہ کبھی بسے ہی نہ تھے | اس میں

گرے ہوئے رہ گئے جن لوگوں نے شعیب کی تکذیب کی تھی وہ (یوں برباد ہو گئے) گویا کبھی ان گھروں میں بسے ہی نہ تھے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸۸) جب حضرت شعیبؑ کی قوم کے مغرور سرداروں نے ان سے کہا کہ تمہاری خیر اسی میں ہے کہ تم ہمارے سابقہ آبائی دین میں واپس آ جاؤ ورنہ ہم تمہیں اور تمہارے ساتھی ایمانداروں کو اپنے شہر سے نکال باہر کریں گے۔ تب آپؑ نے انہیں جواب دیا کہ کیا تمہارے آبائی دین میں واپس آنے کو ہم ناپسند کریں تو بھی تم ہمیں اس کے لئے مجبور کرو گے؟ یہ ہونہیں سکتا۔

(۸۹) اس کے باوجود کہ اللہ نے ہمیں تمہارے جھوٹے دین سے نجات دے دی ہے اگر ہم اس میں پھر لوٹ آئیں تو یہ جھوٹے دین کو سچا سمجھنا اللہ پر واضح بہتان ہوگا۔ اور یہ ناممکن ہے کہ ہم دین باطل میں واپس آ جائیں سوائے اس صورت کے کہ اللہ کی مرضی میں ہی ایسا ہو۔ کوئی چیز بھی اس کے علم کے احاطہ سے باہر نہیں۔ اسی پر ہمارا بھروسہ ہے اور اسی سے ہم دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق فیصلہ فرما دے۔ اور اسی کا فیصلہ سب سے بہتر ہے۔

(۹۰) وہی کافروں کے سردار عام مومنوں کو حضرت شعیبؑ پر ایمان لانے سے یوں کہہ کر روکتے تھے کہ اگر تم اس کا کہا مانو گے تو بلاشبہ خسارہ اٹھاؤ گے۔

(۹۱) پھر اس جرم کے نتیجے میں ان پر زلزلے کا عذاب نازل ہوا۔ جس سے وہ سب تباہ و برباد ہو گئے۔

انعال: اِفْتَرَيْنَا: ہم نے بہتان باندھا' اِفْتِرَاءٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع متکلم)۔ عُدْنَا: ہم پھر لوٹ آئے' ہم نے پھر کیا' دوبارہ کیا' عَوْدٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع متکلم)۔

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٩٢﴾ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ

جنہوں نے جھٹلایا | شعیب کو | وہی تھے | خسارہ اُٹھانے والے | پھر لوٹا | اُن کے پاس سے

وہ لوگ جنہوں نے شعیب کو جھٹلایا وہی نقصان اُٹھانے والے ہوئے' پھر شعیب اُن سے منہ موڑ کر چل دیئے

وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ

اور کہنے لگا | اے میری قوم! | میں تو پہنچا چکا تم کو | پیغامات | اپنے ربّ کے | اور نصیحت کر چکا | تمہیں

اور کہا کہ اے میری قوم! میں نے اپنے ربّ کے بھیجے ہوئے احکام بلاشبہ تمہیں پہنچا دیئے اور تمہاری خیر خواہی کی

فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿٩٣﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ

پس کیسے | میں رنج کروں | کافر لوگوں پر | اور نہیں بھیجا ہم نے | کسی بستی میں

تو میں نہ ماننے والی قوم پر کیسے افسوس کروں اور ہم نے کسی بستی میں بھی

مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ

کوئی پیغمبر | مگر (کہ) | ہم نے پکڑ لیا | اُس کے رہنے والوں کو | سختی | اور تکلیف سے | تاکہ وہ

نبی بھیجا تو وہاں کے رہنے والوں کو سختی اور تنگی میں مبتلا کیا تاکہ وہ

يَضَّرَّعُوْنَ ﴿٩٤﴾ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا

عاجزی سے خدا کو پکاریں | پھر بدل دی ہم نے | سختی کی جگہ | آسائش | یہاں تک کہ وہ خوب بڑھ گئے

عاجزی کریں پھر ہم نے تکلیف کو راحت سے بدلا یہاں تک کہ انہوں نے خوب ترقی کی

وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً

اور کہنے لگے | کہ پہنچ چکی ہے | ہمارے باپ دادوں کو بھی | مصیبت | اور راحت | پھر ہم نے پکڑ لیا انہیں | اچانک

اور کہنے لگے کہ ہمارے باپ دادوں کو بھی اسی طرح سختی اور راحت پیش آ چکی ہے پس ہم نے انہیں اچانک پکڑ لیا

وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٩٥﴾ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا

اور وہ | بے خبر تھے | اور اگر بستیوں والے | ایمان لے آتے | اور پرہیز کرتے | تو ہم کھول دیتے

اور انہیں (اس عذاب کی) خبر تک نہ تھی۔ اور اگر بستیوں والے ایمان لے آتے اور اللہ سے ڈرتے تو ہم

عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ

اُن پر | برکتیں | آسمان کی | اور زمین کی | لیکن انہوں نے جھٹلایا | تو ہم نے پکڑ لیا انہیں

ان پر زمین و آسمان کی تمام برکتیں کھول دیتے لیکن انہوں نے تکذیب کی پس ہم نے انہیں

بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٩٦﴾ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى

بدلے اُن (عملوں) کے | جو وہ کرتے تھے | پس کیا بے خوف ہو گئے | بستیوں والے

ان کے اعمال کی سزا میں پکڑ لیا' کیا بستیوں والے اس بات سے نڈر ہو گئے

اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿٩٧﴾ اَوَاَمِنَ

اس بات سے کہ آجائے اُن پر | ہمارا عذاب | رات کو | اور وہ | سوئے ہوئے ہوں | (اور) کیا بے خطر ہو گئے بستیوں والے

کہ راتوں رات ان پر عذاب آجائے اور وہ سو رہے ہوں۔ یا کیا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹۲) جن لوگوں نے حضرت شعیبؑ کو جھٹلایا وہ ایسے تباہ ہوئے کہ ان کا نشان بھی باقی نہ رہا اور انہوں نے سخت خسارہ اٹھایا۔

(۹۳) جب قوم نے حضرت شعیبؑ کی نصیحت نہ مانی تو آپؑ نے ان کے پاس سے واپس لوٹتے ہوئے کہا کہ اے میری قوم! میں تو اپنے رب کا پیغام تم تک پہنچا چکا اور تمہیں نصیحت کر چکا پس اگر تمہارے انکار اور سرکشی کی وجہ سے تمہیں کسی سخت عذاب سے ہلاک کیا جائے تو مجھے اس کا کیا غم ہوگا؟

(۹۴) جہاں بھی ہم نے کوئی پیغمبر بھیجا جب وہاں کے رہنے والوں نے اس کو جھوٹا کہا تو ان کی خبرداری کے لئے ان پر قحط کی سختی اور بیماری کی تکلیف ڈال دی گئی تا کہ وہ اللہ کے دربار میں عاجزی کر کے کفر و تکذیب سے باز آ جائیں۔

(۹۵) پھر جب ان خبرداریوں کا کچھ بھی اثر نہ ہوا تو ان کی تنگی دور کر کے ہم نے انہیں ایسا خوشحال اور آسودہ کر دیا کہ وہ کہنے لگے یہ تنگی اور سختی کوئی جرموں کی پاداش میں نہیں ہوا کرتی بلکہ یہ تنگی اور فراخی سب واقعات زمانہ میں سے ہیں جو ہمارے باپ دادوں کو بھی پیش آتی رہی ہیں ورنہ ہمیں تنگی کے بعد یہ خوشحالی کیوں ملتی۔ پھر اچانک ان کو عذاب میں مبتلا کر دیا گیا۔ (آج بھی اللہ پر ایمان نہ رکھنے والے زمانے کے بدلتے حالات کو نیچرل واقعات کہتے ہیں)۔

(۹۶) اور اگر وہ بستیوں والے ایمان لا کر نافرمانی سے پرہیز کرتے تو ہم ان پر آسمانی اور زمینی برکتیں (بارش اور پیداوار وغیرہ) بہت زیادہ نازل کرتے لیکن انہوں نے رسولوں کی تکذیب کی تو ہم نے اس سرکشی کی پاداش میں انہیں سخت عذاب میں مبتلا کر دیا۔

(۹۷) سو کیا ان بستیوں کے رہنے والے منکرین و مکذبین اس بات سے نہیں ڈرتے کہ ان پر سوتے ہوئے عذاب الٰہی آ پڑے۔

افعال: لَمْ یَغْنَوْا: نہ رہے تھے، انہوں نے قیام نہیں کیا، وہ نہیں ٹھہرے، غِنَی (باب سمع) سے، مضارع منفی بہ لم (جمع مذکر غائب)۔ اٰسٰی: میں افسوس کروں، اَسَی سے جس کے معنی سخت غمگین ہونے کے ہیں، مضارع (واحد متکلم)۔ یَضَّرَّعُوْنَ: تَضَرُّعٌ مصدر، تا کہ وہ زاری کریں، عاجزی کریں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ عَفَوْا: بڑھ گئے، وہ زیادہ ہو گئے، عَفْوٌ (نصر) سے جس کے معنی زیادہ ہونے کے ہیں، (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: بَاْسَاءِ: سختی، بری حالت، مفلسی۔ الضَّرَّاءِ: سختی، بیماری، تنگی، مصیبت۔ نَآئِمُوْنَ: سونے والے، سوئے ہوئے، نَوْمٌ سے، اسم فاعل (جمع مذکر)، نَآئِمٌ واحد۔

اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۸﴾
بستیوں والے | اس (بات) سے کہ آ جائے اُن پر | ہمارا عذاب | دن چڑھے | کہ وہ | کھیل رہے ہوں
اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب دن چڑھے آ موجود ہو اور وہ کھیل کود میں مشغول ہوں۔

اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹۹﴾
پس کیا وہ نڈر ہو گئے | اللہ کی تدبیر سے | سو نہیں بے خوف ہوتے | اللہ کی تدبیر سے | مگر صرف | نقصان اُٹھانے والے لوگ
کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے بے خوف ہو گئے ہیں؟ سو (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے سوائے نقصان پانے والے لوگوں کے کوئی بھی

اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَآ
اور کیا نہیں | رہنمائی کی | اُن لوگوں کی | جو وارث ہوئے | زمین کے | بعد (ہلاک ہونے) اس کے رہنے والوں کے
بے خوف نہیں ہوتا کیا ان لوگوں پر جو (گزشتہ) اہلِ زمین کے بعد (اب) زمین کے وارث ہوئے یہ بات واضح

اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ
اس (بات) نے | کہ اگر ہم چاہیں | تو مصیبت ڈال دیتے ہیں اُن پر | اُن کے جرموں کے بدلے | اور مہر کر دیتے ہیں
نہیں ہوئی کہ اگر ہم چاہتے تو ان کے گناہوں کی وجہ سے ان کو عذاب میں پکڑ لیتے اور ہم ان کے دلوں پر

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ
اُن کے دلوں پر | کہ وہ | سنتے نہیں | یہ بستیاں ہیں | (کہ) ہم سناتے ہیں | آپ کو
مہر کر دیتے سو وہ (نصیحت کی بات کو بھی) نہیں سنتے (اے پیغمبر!) یہ چند بستیاں جن کے حالات ہم

مِنْ اَنْۢبَآىِٕهَا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوْا
ان کے (کچھ) احوال | اور آ چکے ہیں ان کے پاس | اُن کے رسول | (واضح) دلیلیں لے کر | پھر وہ ایسے نہ تھے
آپ سے بیان کرتے ہیں اور یقیناً ان لوگوں کے پاس ان کے پیغمبر معجزات لے کر آئے تھے پھر جس چیز کو

لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ۚ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ
کہ ایمان لے آتے | اس وجہ سے کہ | کہ جھٹلا چکے تھے | اس سے پہلے | اسی طرح | مہر کر دیتا ہے اللہ | دلوں پر
یہ لوگ پہلے جھٹلا چکے تھے ان سے یہ نہ ہو سکا کہ اس کو مان لیں اللہ تعالیٰ اسی طرح نہ ماننے والوں کے دلوں پر

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۱﴾ وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَآ
کفار کے | اور نہیں پایا ہم نے | بہتوں کے لئے ان میں سے | (عہد) کا پاس | اور پایا ہم نے
مہر کر دیتا ہے اور ان میں سے اکثر کو ہم نے قول و اقرار کا پکا نہیں پایا اور ان میں

اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ
اکثروں کو اُن میں سے | نافرمان ہی | پھر | ہم نے بھیجا | اُن کے بعد | موسیٰ کو | اپنے معجزات دے کر
سے اکثر کو نافرمان ہی پایا۔ پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اس کے

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۠ىِٕهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ
فرعون اور اس کے امرائے (دربار) کی طرف | پس انہوں نے ناانصافی کی | اُن (نشانیوں) سے | پس دیکھئے | کیسا | ہوا
سرداروں کی طرف بھیجا مگر انہوں نے ان نشانات کو جھٹلایا پس دیکھئے کہ فساد برپا کرنے والوں کا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹۸) یا کیا انہیں اس بات کا خطرہ نہیں کہ ان پر دن کے وقت عین اس وقت جبکہ وہ کھیل تماشا میں مشغول ہوں اللہ کا عذاب نازل ہو۔

(۹۹) کیا وہ اللہ کی پکڑ سے نہیں ڈرتے اور اللہ کی پکڑ سے وہی لوگ نہیں ڈرتے جو دنیا و آخرت میں نقصان اٹھانے والے ہیں۔ اللہ کی پکڑ سے تو ہر وقت ڈرتے اور توبہ کرتے رہنا چاہئے۔

(۱۰۰) سرکش قوموں کی تباہی اور بربادی کے بعد جو لوگ آئندہ زمین کے وارث ہوئے کیا ان کے لئے اس میں کچھ راہنمائی کا سامان موجود نہیں کہ اگر ہم چاہیں تو مجرموں کو ان کے جرموں پر مصیبت میں مبتلا کر دیں اور ان کے دلوں پر ان کے جرموں کی وجہ سے مہر کر دیں کہ وہ حق کو سن ہی نہ سکیں۔

(۱۰۱) ہم آپؐ کے پاس ان ہلاک شدہ بستیوں کے کچھ احوال بیان کر رہے ہیں جہاں ان کے رسول واضح دلیلیں اور کھلے معجزے لے کر آئے تھے مگر چونکہ وہ ان کو جھٹلا چکے تھے اس لئے وہ کچھ ایسے نرم دل واقع نہ ہوئے تھے کہ ایمان لے آتے ایسے ہی اللہ تعالیٰ کافروں کے دلوں پر ان کے کفر و سرکشی کی وجہ سے مہر کر دیتا ہے کہ حق کو قبول نہ کر سکیں۔

(۱۰۲) یہ مشرکین اکثر اپنے عہد کا پاس کرنے والے نہیں ہوتے اور بہت سے تو نافرمان ہی ہوتے ہیں۔

افعال: اَصَبْنٰهُمْ: ہم نے ان کو آ لیا' اَصَبْنَا' اِصَابَةٌ سے' ماضی کا صیغہ (جمع متکلم)۔ نَقُصُّ: قَصَصٌ مصدر' ہم قصہ بیان کرتے ہیں' مضارع کا صیغہ (جمع متکلم)۔ یَطْبَعُ: وہ مہر لگا دیتا ہے' طَبْعٌ سے' مضارع کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: اَنْۢبَآىِٕهَا: خبریں اس کی' اَنْۢبَآءِ (نَبَأٌ واحد) مضاف' هَا (ضمیر واحد مؤنث غائب) مضاف الیہ۔

حروف: اِنْ: تحقیق' بے شک' اکثر اس کے معنی' اگر' کے بھی ہیں۔

عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿١٠٣﴾ وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ

انجام | فساد کرنے والوں کا | اور کہا | موسیٰ نے | اے فرعون | بے شک میں | رسول ہوں

کیسا انجام ہوا اور موسیٰ نے کہا کہ اے فرعون! میں جہانوں کے پروردگار

مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٤﴾ حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ

جہانوں کے پروردگار کا | میرے لئے مناسب ہے | کہ بیان نہ کروں | اللہ کی نسبت | مگر صرف سچی بات

کی طرف سے بھیجا گیا ہوں میرے لئے یہی مناسب ہے کہ اللہ تعالیٰ سے متعلق جو بات بھی کہوں سچ کہوں

قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ

میں آیا ہوں تمہارے پاس | واضح دلیل لے کر | تمہارے رب کی طرف سے | پس بھیج دے | میرے ساتھ

میں بلاشبہ تمہارے ربّ کی طرف سے روشن دلائل لے کر تمہارے پاس آیا ہوں، سو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٠٥﴾ قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ

بنی اسرائیل کو | اُس نے کہا | اگر تو لایا ہے | کوئی معجزہ | تو لے آ | اُسے

بھیج دو۔ (فرعون نے) کہا کہ اگر آپ کوئی نشانی لے کر آئے ہیں تو اُسے پیش کیجئے

اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٠٦﴾ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ

اگر تُو ہے | سچّا | پس ڈال دیا اُس نے | اپنا عصا | تو فوراً وہ | اژدہا (بن گیا)

اگر آپ سچے ہیں۔ چنانچہ موسیٰ نے اپنا عصا ڈال دیا سو دیکھتے ہی دیکھتے وہ صاف

مُّبِيْنٌ ﴿١٠٧﴾ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿١٠٨﴾ قَالَ

واضح | اور نکالا | اپنا ہاتھ | تو فوراً وہ (دکھائی دینے لگا) | روشن | دیکھنے والوں کو | کہا

اژدہا ہو گیا۔ اور (بغل سے) اپنا ہاتھ جو نکالا تو اچانک وہ دیکھنے والوں کے لئے سفید روشن ہو گیا فرعون کی

الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿١٠٩﴾ يُّرِيْدُ اَنْ

رؤسا نے | فرعون کی قوم میں سے | کہ بیشک یہ تو | جادوگر ہے | بڑا ماہر | وہ چاہتا ہے | یہ کہ

قوم کے سرداروں نے کہا کہ بے شک یہ تو بڑے علم والا جادوگر ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ تمہیں

يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿١١٠﴾ قَالُوْٓا اَرْجِهْ

نکال دے تم کو | تمہارے مُلک سے | پس (تم) کیا مشورہ دیتے ہو؟ | انہوں نے کہا | مہلت دے اُسے

تمہارے ملک سے نکال دے اب کہو کہ تم کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ موسیٰ اور اس کے

وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿١١١﴾ يَاْتُوْكَ

اور اُس کے بھائی کو | اور | بھیج | شہروں میں | جمع کرنے والے | کہ وہ لے آئیں تیرے پاس

بھائی کو مہلت دیں اور تمام شہروں میں کارندے بھیج دیں جو تمہارے پاس تمام اہل

بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿١١٢﴾ وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا

ہر جادوگر | ماہر کو | اور آئے | جادوگر | فرعون کے پاس | اور کہنے لگے | کہ ہمیں ملے گا انعام؟

جادوگروں کو لے آئیں تو جادوگر فرعون کے پاس آ گئے انہوں نے کہا کہ اگر ہم غالب آئے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۰۳) پھر حضرت ہودؑ اور حضرت صالحؑ اور حضرت شعیبؑ وغیرہم انبیاء کے بعد حضرت موسیٰؑ کو معجزات دے کر فرعون اور اس کے دربار کے امیروں کے پاس بھیجا۔ انہوں نے ان کی تکذیب کی اور وہ ہلاک کردیئے گئے پس آپ دیکھئے کہ دنیا میں فساد پھیلانے والوں کا کیسا برا انجام ہوا۔

(۱۰۴) حضرت موسیٰؑ نے اللہ کے حکم سے فرعون سے جا کر کہا کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

(۱۰۵) میں تو اللہ کی طرف سے وہی بات کہتا ہوں جو بالکل حق ہو۔ میں اللہ کی طرف سے اپنے نبی برحق ہونے کی واضح دلیل لایا ہوں۔ اس لئے تجھے لازم ہے کہ بنی اسرائیل کو غلامی سے آزاد کر کے میرے ساتھ ملک شام بھیج دے۔

(۱۰۶) فرعون نے کہا اگر تو اللہ کا سچا رسول ہے اور کوئی معجزہ لایا ہے تو وہ ہمارے سامنے لا دکھا۔

(۱۰۷) اس پر حضرت موسیٰؑ نے اپنا عصا نیچے زمین پر ڈال دیا تو وہ فوراً بالکل ایک بہت بڑا سانپ بن گیا۔

(۱۰۸) اور دوسری مرتبہ اپنا ہاتھ جیب یا بغل سے نکالا تو وہ دیکھنے والوں کو روشن نظر آنے لگا۔

(۱۰۹) یہ سب باتیں دیکھ کر دربار کے معززین نے کہا یہ تو بڑا ہی ماہر جادوگر ہے۔

(۱۱۰) اور اس کا مقصد یہ ہے کہ تمہیں اس ملک سے نکال باہر کرے پس تم اس کے متعلق کیا رائے دیتے ہو؟

(۱۱۱) انہوں نے کہا کہ موسیٰؑ اور اس کے بھائی (ہارونؑ) کو کچھ روز مہلت دو اور شہروں میں جاسوس، قاصد اور پولیس دوڑا دو۔

(۱۱۲) تاکہ وہ تمام ماہر جادوگروں کو تمہارے پاس لا حاضر کریں۔

افعال: اَرْجِـهْ: تو اس کو ڈھیل دے، اَرْجِ، اِرْجَاءٌ سے جس کے معنی ڈھیل دینے کے ہیں، امر (واحد مذکر حاضر)، ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ اَرْسِلْ: تو بھیج دے، پیغام دے، اِرْسَالٌ سے، امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: حَقِيْقٌ: سزاوار، لائق، ثابت، قائم، یہ حَقٌّ سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔

إِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

اگر ہوں | ہم ہی غالب | وہ بولا | ہاں | اور بلاشبہ تم ہوگے | میرے مقربوں (نزدیکی درباریوں) میں سے

تو ہمیں کوئی انعام ملے گا؟ فرعون نے کہا ہاں! اور تم ہمارے مقرب بھی بنو گے

قَالُوْا يٰمُوْسٰى إِمَّآ أَنْ تُلْقِيَ وَإِمَّآ أَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾

وہ بولے | اے موسیٰ | یا تو | تُو ڈال (عصا) | اور یا | کہ ہوں ہم ہی | ڈالنے والے

(جادوگروں نے کہا) اے موسیٰ یا تو آپ پہلے (عصا) ڈالیں یا ہم پہلے (جادو) ڈالتے ہیں

قَالَ أَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ أَلْقَوْا سَحَرُوْٓا أَعْيُنَ النَّاسِ

اُس نے کہا | تم ہی ڈالو | پس جب | انہوں نے ڈال دیں (اپنی لاٹھیاں وغیرہ) | تو جادو کر دیا | آنکھوں پر | لوگوں کی

موسیٰ نے کہا کہ تم ہی ڈالو! سو جب اُنہوں نے ڈالا تو لوگوں کی آنکھوں کو مسحور کر دیا

وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۱۶﴾ وَأَوْحَيْنَآ إِلٰى مُوْسٰى

اور دہشت زدہ کر دیا انہیں | اور بنا لائے | جادو | بہت بڑا | اور | ہم نے وحی کی | موسیٰ کی طرف

اور ان کو خوفزدہ کر دیا اور انہوں نے بڑا بھاری جادو کیا۔ اور ہم نے موسیٰ کو وحی کی کہ

أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ فَوَقَعَ

کہ اب تُو (بھی) ڈال | اپنا عصاء | پس فوراً ہی وہ | نگل جائے گا | جو کچھ | وہ بناتے تھے | پس ثابت ہوگیا

اپنا عصاء ڈال دو سو اچانک وہ ان چیزوں کو نگلنے لگا جو انہوں نے (جھوٹ موٹ) بنائی تھیں پس حق ثابت

الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا

حق | اور باطل ہؤا | جو وہ کر رہے تھے | پس وہ مغلوب ہوگئے | وہاں | اور واپس لوٹے

ہو گیا اور جو (جادو) وہ کر رہے تھے، باطل ثابت ہوا، پس انہیں وہاں شکست ہوئی اور ذلیل و خوار

صٰغِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ قَالُوْٓا آمَنَّا

ذلیل ہو کر | اور گر پڑے | (سب) جادوگر | سجدہ میں | وہ بولے | ہم ایمان لائے

ہو کر واپس ہوئے۔ اور تمام جادوگر سجدے میں گر پڑے، کہنے لگے ہم جہانوں کے رب پر

بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ آمَنْتُمْ بِهٖ

سب جہانوں کے پروردگار پر | جو رب ہے موسیٰ | اور ہارون کا | بولا | فرعون | کہ تم ایمان لے آئے اُس پر

ایمان لائے جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے، فرعون نے کہا کہ تم میری اجازت سے پہلے

قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ ۚ إِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ

پہلے اس کے کہ | میں اجازت دوں | تم کو | بے شک یہ تو | ایک چال ہے | جو چلی ہے تم (سب) نے | اس شہر میں

ایمان لے آئے ہو یہ تو ایک چال ہے جو تم نے اس شہر میں اس لئے چلی ہے کہ

لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ أَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ لَأُقَطِّعَنَّ

تا کہ تم نکال دو | اس میں سے | اُس کے رہنے والوں کو | سو تمہیں جلد ہی معلوم ہو جائے گا | میں ضرور کاٹ ڈالوں گا

اہالیان شہر کو یہاں سے نکال باہر کرو، پس عنقریب تمہیں (اس کا نتیجہ) معلوم ہوگا میں تمہارے ہاتھ

آیت نمبر آسان تفسیر

(١١٣) چنانچہ سب جادوگر فرعون کے دربار میں حاضر ہو کر کہنے لگے کہ اگر ہم موسیٰ پر غالب ہو جائیں تو ہمیں ضرور اس کا کچھ بدلہ ملنا چاہئے۔

(١١٤) فرعون نے کہا ہاں! کیوں نہیں! تمہیں ضرور صلہ ملے گا اور ہم تمہیں معزز درباری بھی بنالیں گے۔

(١١٥) تب انہوں نے موسیٰ سے کہا کہ یا تو تُو اپنی لاٹھی زمین پر ڈال کہ وہ اژدھا بن جائے یا کہو تو ہم ہی اپنی لاٹھیاں اور رسیاں زمین پر ڈال کر اژدھا بنادیں۔

(١١٦) حضرت موسیٰ نے کہا کہ تم ہی پہلے ڈالو۔ چنانچہ انہوں نے اپنی لاٹھیاں اور رسیاں زمین پر ڈال کر جادو سے لوگوں کی نظر بندی کر کے انہیں سخت خوفزدہ کر دیا اور وہ بہت بڑا جادو بنا لائے۔

(١١٧) اس پر اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو وحی کی کہ اب تم بھی اپنا عصا ڈالو' چنانچہ انہوں نے ڈالا تو جو کچھ جادوگروں نے جھوٹا تماشا' نقل بنا رکھا تھا حضرت موسیٰ کا اژدھا ان کو نگلنے لگا۔

(١١٨) پس جو حق تھا وہ ثابت ہو گیا اور وہ جھوٹ جو جادو سے انہوں نے بنا رکھا تھا۔ سب تباہ ہو گیا۔

(١١٩) اس پر فرعونی لوگ موسیٰ کے مقابلہ میں مغلوب ہو کر بڑی ذلت سے واپس لوٹے۔

(١٢٠) اور سب جادوگر موسیٰ کے معجزہ کو حق اور اپنے جادو کو جھوٹ سمجھ کر اللہ کے حضور سربسجود ہو گئے۔

(١٢١) اور زبان سے صاف اقرار کر لیا کہ ہم اس رب العالمین پر صدق دل سے ایمان لائے۔

(١٢٢) جو موسیٰ اور ہارونؑ کا رب ہے۔

(١٢٣) اس پر فرعون نے ان جادوگروں کو دھمکانا شروع کیا کہ تم جو میری اجازت کے بغیر ایمان لے آئے ہو تو یہ تمہاری ایک چال ہے جو تم نے یہاں اس لئے چلی ہے کہ مصر کے لوگوں پر اپنا رعب ڈال کر ان سے حکومت حاصل کرو۔ سو بہت جلد اس فریب کا انجام تمہیں معلوم ہو جائے گا۔

افعال: تُلْقِيَ: تو ڈالتا ہے' ڈالے گا' اِلْقَاءٌ سے' مضارع (واحد مذکر حاضر)۔ اِسْتَرْهَبُوْهُمْ: انہوں نے ان کو ڈرایا' اِسْتَرْهَبُوْا' اِسْتِرْهَابٌ سے' ماضی (جمع مذکر غائب)۔ اَلْقِ: تو ڈال' اِلْقَاءٌ سے امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ تَلْقَفُ: وہ نگل جاتی ہے جائے گی' لَقْفٌ سے جس کے معنی کسی چیز کے پھرتی سے لینے اور نگل جانے کے ہیں' مضارع (واحد مؤنث غائب)۔ يَاْفِكُوْنَ: جس کو وہ پلٹ رہے تھے' اِفْكٌ سے مضارع (جمع مذکر غائب)۔ بَطَلَ: مٹ گیا' نابود ہو گیا' بُطْلَانٌ سے جس کے معنی ضائع ہونے کے ہیں' ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ اٰذَنَ: میں اجازت دوں' اِيْذَانٌ سے جس کے معنی اطلاع دینے' اجازت دینے کے ہیں' مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔ تُخْرِجُوْا: تم نکالو گے' اِخْرَاجٌ سے' مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُم مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَأُصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿١٢٤﴾
تمہارے ہاتھ | اور تمہارے پاؤں | مخالف طرف سے | پھر | سولی پر چڑھادوں گا تمہیں | سب کو
اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ ڈالوں گا پھر تم سب کو سولی پر چڑھاؤں گا

قَالُوا إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُنقَلِبُونَ ﴿١٢٥﴾ وَمَا تَنقِمُ مِنَّا إِلَّا أَنْ
وہ بولے | ہم تو | اپنے رب کی طرف | لوٹ کر جانے والے ہیں | اور تو تو نہیں دشمنی رکھتا | ہم سے | مگر اس لئے کہ
وہ کہنے لگے ہم تو سب اپنے رب کے پاس ہی واپس لوٹ کر جانے والے ہیں اور تم ہم سے کس بات کا انتقام لیتے ہو کیا صرف اس بات کا

آمَنَّا بِآيَاتِ رَبِّنَا لَمَّا جَاءَتْنَا ۚ رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا
ہم ایمان لائے | اپنے رب کی نشانیوں پر | جب وہ آئیں ہمارے پاس | اے رب ہمارے! | ڈال دے | ہم پر
کہ جب ہمارے پاس ہمارے رب کے احکام پہنچے تو ہم ایمان لے آئے اے ہمارے رب! ہمیں صبر عطا فرما

صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ ﴿١٢٦﴾ وَقَالَ الْمَلَأُ مِن قَوْمِ فِرْعَوْنَ
صبر | اور وفات دے ہم کو | اسلام کی حالت میں | اور کہا درباریوں نے | فرعون کی قوم میں سے
اور ہمیں اسلام کی حالت میں موت دے اور فرعون کی قوم کے سرداروں نے کہا کہ کیا تم

أَتَذَرُ مُوسَىٰ وَقَوْمَهُ لِيُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَيَذَرَكَ
کیا تو چھوڑتا ہے | موسیٰ | اور اس کی قوم کو | کہ فساد مچاتے رہیں | زمین میں | اور چھوڑ دے تجھے
موسیٰ اور اس کی قوم کو یونہی چھوڑ دو گے کہ وہ ملک میں فساد برپا کرتے پھریں اور تمہیں اور تمہارے

وَآلِهَتَكَ ۚ قَالَ سَنُقَتِّلُ أَبْنَاءَهُمْ وَنَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ
اور تیرے معبودوں کو | وہ کہنے لگا | ہم قتل کر ڈالیں گے | ان کے بیٹوں کو | اور زندہ رہنے دیں گے | ان کی عورتوں کو
معبودوں کو ترک کر دیں کہنے لگا ہم عنقریب ان کے بیٹوں کو قتل کر ڈالیں گے اور ان کی عورتوں کو زندہ رہنے دیں گے

وَإِنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُونَ ﴿١٢٧﴾ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ اسْتَعِينُوا بِاللَّهِ
اور بلاشبہ ہم | ان کے اوپر | غالب ہیں | کہا | موسیٰ نے | اپنی قوم سے | تم مدد مانگو | اللہ سے
اور بلاشبہ ہم تو ہر طرح ان پر غالب ہیں موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرو

وَاصْبِرُوا ۖ إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ
اور صبر کرو | بیشک زمین (تو) | اللہ کی ہے | وہ وارث کردے اس کا | جسے | چاہے | اپنے بندوں میں سے
اور صبر کرو بیشک زمین اللہ تعالیٰ کی ہے وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے دے دے

وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴿١٢٨﴾ قَالُوا أُوذِينَا مِن قَبْلِ أَن تَأْتِيَنَا
اور انجام (تو) | پرہیزگاروں کے لئے ہے | وہ بولے | ہمیں تکلیف دی گئی | تیرے ہمارے پاس آنے سے پہلے (بھی)
اور آخر کار کامیابی پرہیزگاروں کے لئے ہے کہنے لگے کہ ہمیں تو اذیتیں ہی پہنچی ہیں آپ کے آنے سے پہلے بھی

وَمِن بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ۚ قَالَ عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يُهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَ
اور تیرے آجانے کے بعد بھی | اس نے کہا | عنقریب ہی | تمہارا رب | ہلاک کردے گا | تمہارے دشمن کو | اور
اور آپ کے آنے کے بعد بھی۔ موسیٰ نے فرمایا کہ امید ہے کہ عنقریب تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے اور

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۲۴) اور وہ انجام یہ ہوگا کہ میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹ کر تمہیں پھانسی پر چڑھا دوں گا۔

(۱۲۵) جادوگروں نے جواب دیا کہ کچھ پروا نہیں، ہمیں تو بالآخر اپنے رب کے حضور میں لوٹ کر جانا ہی ہے۔

(۱۲۶) اور تُو تو ہم سے محض اس لئے دشمنی کر رہا ہے کہ ہم قدرت الٰہی کے ان نشانوں پر ایمان لے آئے ہیں جو ہمارے سامنے حضرت موسیٰ کے ہاتھ پر ظاہر ہوئے کہ لاٹھی اژدھا بن کر جھوٹے سانپوں کو نگل گئی سو ہم اپنے رب سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے دل میں صبر ڈال دے اور اسلام پر ہمیں وفات دے۔

(۱۲۷) جب حضرت موسیٰ کے معجزات دیکھ کر اسرائیلی بلکہ بعض فرعون کے ساتھی بھی موسیٰ کی طرف مائل ہونے لگے تو فرعون کے درباریوں نے اس کو موسیٰ اور اس کی قوم پر سختی کرنے کے لئے یہ کہہ کر اکسایا کہ موسیٰ اور اس کی قوم کو اگر تم آزاد چھوڑ دو گے تو وہ ملک میں فساد مچا دیں گے اور تیری اور تیرے معبودوں کی عبادت بالکل بند کرا دیں گے۔ فرعون کہنے لگا کہ ہم ان کے لڑکوں کو قتل کر ڈالیں گے اور لڑکیوں کو اپنی خدمت کے لئے زندہ رہنے دیں گے اور بلاشبہ ہمیں ان پر پورا پورا قابو حاصل ہے۔

(۱۲۸) اس پر حضرت موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ فرعون کی زیادتیوں پر اللہ سے مدد مانگو اور صبر کرو کہ وہی زمین کا مالک ہے جسے چاہے اس کا وارث کر سکتا ہے اور جو لوگ اللہ سے ڈرتے رہتے ہیں انجام بس انہی لوگوں کا اچھا ہوتا ہے۔

افعال: اُقَطِّعَنَّ: میں ضرور کاٹوں گا' تَقْطِيْعٌ سے' مضارع بانون تاکید (واحد متکلم)۔ اُصَلِّبَنَّكُمْ: میں تم کو سولی پر چڑھاؤں گا' اُصَلِّبَنَّ' تَصْلِيْبٌ سے' مضارع بانون تاکید (واحد متکلم)۔ تَنْقِمُ: تو بیر کرتا ہے' انکار کرے گا' عیب دیتا ہے' نَقْمٌ سے بمعنی غصہ کرنے' ناپسند کرنے کے' مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ نَسْتَحْيِ: ہم زندہ رہنے دیں گے' اِسْتِحْيَاءٌ سے' مضارع کا صیغہ (جمع متکلم)۔

اسماء: اٰلِهَتَكَ: تیرے مقرر کئے ہوئے معبود' اٰلِهَةٌ' اِلٰهٌ کی جمع ہے' اِلٰہ معبود کو کہتے ہیں۔

يَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ﴿۱۲۹﴾ وَلَقَدْ أَخَذْنَا
خلیفہ بنادے گا تم کو | زمین میں | پھر وہ دیکھے گا | کہ تم کیسے عمل کرتے ہو | اور ہم نے گرفتار کیا
زمین میں تمہیں جانشین مقرر کر دے پھر وہ دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو اور ہم نے فرعون کی قوم کو
آلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِينَ وَنَقْصٍ مِنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ﴿۱۳۰﴾
فرعون کی قوم کو | قحط سالیوں میں | اور نقصان میں | پھلوں کے | تاکہ وہ نصیحت پکڑیں
خشک سالی اور پیداوار کی کمی کے عذاب میں گرفتار کر لیا تاکہ وہ لوگ نصیحت حاصل کریں
فَإِذَا جَاءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوا لَنَا هَٰذِهِ ۖ وَإِنْ تُصِبْهُمْ
پس جب | پہنچتی انہیں | بھلائی | تو وہ کہتے | (کہ) یہ ہمارا حق ہے | اور اگر | پہنچتی انہیں
پس جب انہیں کوئی فائدہ پہنچتا تو کہتے کہ یہ ہماری وجہ سے ہے اور اگر ان کو کوئی تکلیف پہنچتی
سَيِّئَةٌ يَطَّيَّرُوا بِمُوسَىٰ وَمَنْ مَعَهُ ۗ أَلَا إِنَّمَا طَائِرُهُمْ
(کوئی) تکلیف | تو نحوست بتلاتے | موسیٰ کی | اور اس کے ساتھ والوں کی | سنو! | ان کی بدنصیبی
تو اسے موسیٰ اور اس کے ساتھیوں کی نحوست قرار دیتے سنو! اللہ تعالیٰ کے نزدیک
عِنْدَ اللَّهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۱۳۱﴾ وَقَالُوا مَهْمَا تَأْتِنَا بِهِ
اللہ کے پاس ہے | لیکن | ان کے اکثر | نہیں جانتے | اور بولے (کہ) | جو بھی | تو لائے ہمارے پاس
نحوست انہیں کی ہے لیکن ان میں اکثر اس بات کو نہیں جانتے اور فرعون کے لوگوں نے کہا کہ (خواہ) آپ کوئی بھی نشانی ہمارے
مِنْ آيَةٍ لِتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ ﴿۱۳۲﴾ فَأَرْسَلْنَا
کوئی معجزہ | کہ تو جادو کردے ہم پر | اس سے | تو ہم نہیں ہیں | تجھ پر | ایمان لانے والے | پس بھیجا ہم نے
پاس لائیں تاکہ اس کے ساتھ آپ ہمیں مسحور کر دیں پھر بھی ہم آپ کو نہیں مانیں گے پس ہم نے
عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ آيَاتٍ
اُن پر | طوفان | اور ٹڈی دل | اور جوئیں | اور مینڈک | اور خون | (سب قدرت کے) نشان
ان پر طوفان بھیجا اور ٹڈیاں اور جوئیں اور مینڈک اور خون کہ یہ سب الگ الگ
مُفَصَّلَاتٍ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا مُجْرِمِينَ ﴿۱۳۳﴾ وَلَمَّا وَقَعَ
علیحدہ علیحدہ | تو انہوں نے تکبر کیا | اور وہ تھے (ہی) | مجرم لوگ | اور جب آپڑتا
نشانیاں تھیں تو انہوں نے تکبر کیا اور وہ مجرموں کی قوم تھی۔ اور جب ان پر
عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوا يَا مُوسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا
ان پر | عذاب | (تو) کہتے | اے موسیٰ | دعا کر ہمارے لئے | اپنے رب سے | اس وجہ سے کہ
عذاب واقع ہوتا تو کہنے لگتے اے موسیٰ! ہمارے لئے اپنے رب سے اس طور پر جیسا کہ
عَهِدَ عِنْدَكَ ۖ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ
جو اس نے عہد کیا | تجھ سے | اگر | دور کردے تو ہم سے | (یہ) عذاب | تو ہم ضرور ہی ایمان لے آئیں گے
اس نے آپ کو سکھا رکھا ہے دعا کیجئے اگر آپ نے ہم سے اس عذاب کو اٹھا دیا تو ہم ضرور آپ پر ایمان

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۱۲۹) بنی اسرائیل نے فرعون کے مظالم سے تنگ آ کر موسیٰؑ سے کہا کہ آپؑ کے آنے سے پہلے بھی ہم پر سخت مظالم توڑے گئے تھے اور اب آپؑ کے آنے پر بھی بدستور ظلم توڑے جا رہے ہیں ان سے نجات کی کیا صورت ہے؟ موسیٰؑ نے انہیں یوں تسلی دی کہ اللہ عنقریب تمہارے مخالفین کو ہلاک کر کے تمہیں زمین کی حکومت عطا کرے گا۔ اور تنگی کے بعد خوشحالی سے تمہارا امتحان کرے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔

(۱۳۰) اور اس کے بعد اللہ نے فرعون کی قوم کی شرارت اور سرکشی کے بدلے میں ان کو مسلسل کئی سال قحط اور پھلوں کے نقصان میں مبتلا رکھا کہ انہیں نصیحت حاصل ہو۔

(۱۳۱) لیکن وہ ایسے ضدی تھے کہ جب تنگی دور ہو کر خوشحالی ہو جاتی تو کہتے کہ یہ تو ہمارا حق ہے اور اگر آرام کے بعد تکلیف پہنچتی تو کہتے کہ موسیٰؑ اور اس کے پیروی کرنے والوں کی نحوست کی وجہ سے ہم پر یہ مصیبت آئی ہے۔ سنو ان کی نحوست تو اللہ کو معلوم ہے کہ ان کی سرکشی اور شرک کی وجہ سے ان پر یہ مصیبت آئی ہے لیکن ان میں سے اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے۔

(۱۳۲) اور وہ ضدی موسیٰؑ سے کہتے کہ چاہے کیسا ہی معجزہ دکھا کر تو ہم پر جادو کر دے ہم تیری بات ماننے والے نہیں۔

(۱۳۳) پس ان کی سرکشی کی سزا میں اللہ نے ان پر بارش کا طوفان، ٹڈی دل، جوئیں اور مینڈک اور پینے کے پانی کا خون ہو جانا یکے بعد دیگرے عذاب بھیجے جو علیحدہ علیحدہ نشانات قدرت تھے مگر وہ پھر بھی ضد ہی کرتے رہے اور وہ لوگ جرائم پیشہ ہی تھے۔

افعال: اُوْذِیْنَا: ہم کو ستایا گیا، ہمیں ایذا دی گئی، اِیْذَاءٌ سے، ماضی مجہول کا صیغہ (جمع متکلم)۔ تَاْتِیَنَا: تو ہمارے پاس آئے، لے آئے، تَاْتِیَ مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ یَطَّیَّرُوْا: وہ بدشگونی کرتے تھے، برا شگون کرتے تھے، برا شگون لیتے تھے، تَطَیُّرٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ تَسْحَرَنَا: تو ہم پر جادو کرے، تَسْحَرَ، سِحْرٌ (فتح) سے، مضارع (واحد مذکر حاضر)، نَا ضمیر (جمع متکلم)۔

اسماء: سِنِیْنَ: سال، برس، قحط کے برس، سَنَۃٌ کی جمع ہے مراد ہر سال ان پر قحط اور خشک سالی آتی تھی۔ مَھْمَا: جو، جو کچھ، اصل میں یہ لفظ ماما ہے عربی میں اس کے معنی 'جو' ہیں، بولنے میں پہلے الف کو 'ہ' بنا لیا تو مَھْمَا ہو گیا، معنی وہی ہوئے۔

لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيٓ اِسْرَآءِيْلَ (١٣٤) فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ

تجھ پر | اور ہم ضرور بھیج دیں گے | تیرے ساتھ | بنی اسرائیل کو | پس جب | ہم ہٹا لیتے | اُن پر سے

لے آئیں گے اور آپ کے ساتھ ضرور بنی اسرائیل کو بھیج دیں گے۔ پھر جب ہم نے ان سے اس عذاب

الرِّجْزَ اِلٰٓى اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ (١٣٥) فَانْتَقَمْنَا

(وہ) عذاب | ایک مدت تک | جس کو وہ پہنچنے والے تھے | تو اسی وقت وہ | (عہد) توڑ دیتے تھے | پھر ہم نے انتقام لیا

کو ایک خاص وقت تک، کہ وہ اس تک پہنچنے والے ہی تھے، ٹال دیا تو وہ بدعہدی کرنے لگے پس ہم نے ان سے

مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا

ان سے | پس ہم نے غرق کر دیا انہیں | سمندر میں | کیونکہ انہوں نے | جھٹلایا | ہماری آیتوں کو | اور وہ تھے

انتقام لیا سو ہم نے ان کو گہرے پانی میں غرق کر دیا کیونکہ وہ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے اور ان سے

عَنْهَا غٰفِلِيْنَ (١٣٦) وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ

ان سے | غافل | اور ہم نے وارث کر دیا | ان لوگوں کو جو | (سمجھے جاتے) تھے کمزور

غفلت برتتے تھے اور ہم نے ان لوگوں کو جو کمزور سمجھے جاتے تھے

مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَتَمَّتْ

اس زمین کے مشرق | اور مغرب کا (وارث) | جس میں | ہم نے برکت رکھی ہے | اور پورا ہوا

اس زمین کے مشرق و مغرب کا وارث بنا دیا جس میں کہ ہم نے برکت رکھی ہے اور آپ کے

كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ بِمَا صَبَرُوْا ؕ وَدَمَّرْنَا

وعدہ نیک آپ کے رب کا | بنی اسرائیل پر | اُن کے صبر کی وجہ سے | اور برباد کیا ہم نے

رب کا بہترین وعدہ بنی اسرائیل پر پورا ہو گیا اس وجہ سے کہ انہوں نے صبر کیا، اور جو محلات

مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ (١٣٧) وَجٰوَزْنَا

جو کچھ | بناتے تھے | فرعون | اور اس کی قوم | اور جو وہ بلند کرتے تھے | اور ہم نے پار اُتار دیا

فرعون اور اس کی قوم بنایا کرتی اور جو بلند عمارتیں وہ چڑھاتے تھے ان سب کو ہم نے برباد کر کے رکھ دیا اور ہم نے

بِبَنِيٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ

بنی اسرائیل کو | سمندر سے | تو وہ آئے | ایک قوم کے پاس | جو عبادت میں لگے ہوئے تھے

بنی اسرائیل کو سمندر پار پہنچا دیا تو ایک قوم پر ان کا گزر ہوا جو اپنے بتوں کی

عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا

اپنے بتوں کی | کہنے لگے | اے موسیٰ | بنا دے | ہمارے لئے (بھی) | ایک معبود (بت)

عبادت میں مشغول تھے کہنے لگے اے موسیٰ! ہمارے لئے بھی ایک معبود بنا دیجئے جس طرح کہ

كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ (١٣٨) اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ

جیسے ان کے معبود (بت) ہیں | اس نے کہا | بیشک تم تو | بڑے جاہل لوگ ہو۔ | بیشک یہ لوگ

ان لوگوں کے معبود ہیں موسیٰ نے کہا بلاشبہ تم نادان قوم ہو۔ بیشک لوگ

آیت نمبر | آسان تفسیر

(۱۳۴) اور اوپر بیان کئے گئے عذابوں میں سے جب کوئی عذاب ان پر آ پڑتا۔ تو موسیٰؑ سے درخواست کرتے کہ تو اللہ کا نبی ہے تیری دعا قبول کرنے کا اس نے وعدہ کیا ہے اس لئے تو ہمارے لئے دعا کر کہ وہ اس عذاب کو دور کردے اور اگر تیری دعا سے یہ عذاب ہم پر سے ختم ہو جائے تو ہم تجھے اللہ کا سچا رسول مان لیں گے اور بنی اسرائیل کو تیرے ساتھ آزاد کر کے شام بھیج دیں گے۔

(۱۳۵) پھر جب کچھ عرصہ کے لئے جو ان کے لئے مقرر تھا وہ عذاب موسیٰؑ کی دعا سے ٹل جاتا تو وہ فوراً ہی وعدہ خلافی کرنے لگے۔

(۱۳۶) پھر چونکہ انہوں نے موسیٰؑ پر نازل شدہ ہماری آیات کو جھوٹا کہا تھا اور ان کی پرواہ نہ کرتے تھے ہم نے ان سے انتقام لیا اور انہیں سمندر (بحیرہ قلزم) میں غرق کر دیا۔

(۱۳۷) اور بنی اسرائیل کو جنہیں وہ نہایت کمزور سمجھتے تھے ملک شام کے مشرق و مغرب کا وارث کر دیا جس میں ہم نے سرسبزی و شادابی سے بہت برکت رکھی تھی اور بنی اسرائیل سے جو اللہ نے حکومت اور خوشحالی کا وعدہ کیا تھا وہ پورا ہوا ان کے صبر کی وجہ سے اور فرعون اور ان کی قوم نے جو مکانات اور اونچی عمارتیں بنا رکھی تھیں سب تباہ کر دیں۔

(۱۳۸) اور جب اللہ نے اپنے فضل سے بنی اسرائیل کو سمندر پار کر دیا تو ان کا گذر ایک بت پرست قوم پر سے ہوا جو بتوں کی پوجا کر رہے تھے۔ انہیں دیکھ کر حضرت موسیٰؑ سے درخواست کرنے لگے کہ ہمیں بھی ایسا ہی ایک بت بنا دیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ تم بڑے جاہل ہو جو ایسی بیہودہ' فضول خواہش کرتے ہو۔ چونکہ بنی اسرائیل ایک طویل عرصہ فرعون کی مشرکانہ حکومت میں غلاموں کی حیثیت سے گزار چکے تھے۔ اس لئے غلامی کے سابقہ اثرات کے تحت موسیٰؑ کی موجودگی کے باوجود ایسا بے ہودہ مطالبہ کر ڈالا۔

افعال: عَهِدَ: اس نے تاکید کی' اس نے عہد لیا' عَهْدٌ (سمع) سے جس کے معنی تاکید کرنے اور عہد کرنے اور دیکھتے رہنے کے ہیں' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ نُرْسِلَنَّ: ہم ضرور بھیج دیں گے' مضارع بانون تاکید کا صیغہ (جمع متکلم)۔ اِنْتَقَمْنَا: ہم نے سزا دی' ہم نے بدلہ لیا' اِنْتِقَامٌ سے' ماضی (جمع متکلم)۔ يَنْكُثُوْنَ: وہ توڑنے لگتے ہیں' توڑ دیتے ہیں' نَكْثٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ يُسْتَضْعَفُوْنَ: وہ کمزور بنائے جا رہے تھے' وہ کمزور سمجھے جاتے تھے' اِسْتِضْعَافٌ سے' مضارع مجہول (جمع مذکر غائب)۔ دَمَّرْنَا: ہم نے خراب کر دیا' ہلاک کر دیا' اکھیڑ مارا' تَدْمِيْرٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع متکلم)۔ يَصْنَعُ: وہ بناتا ہے' صَنْعٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ جَاوَزْنَا: ہم نے پار اتارا' پار کرایا' مُجَاوَزَةٌ سے' ماضی (جمع متکلم)۔ يَعْكُفُوْنَ: وہ جمے بیٹھے تھے' عُكُوْفٌ سے' مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: بٰلِغُوْهُ: اس تک پہنچنے والے' بٰلِغُوْ (اصل میں بٰلِغُوْنَ) بُلُوْغٌ سے اسم فاعل کا صیغہ۔ اَلْحُسْنٰى: بھلائی' خوبی' اچھی' عمدہ' حُسْنٌ سے' افعل تفضیل' اَحْسَنُ کا مؤنث ہے۔

مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۳۹﴾

تباہ ہونے والے ہیں | جس (بت پرستی) میں لگے ہوئے ہیں | اور باطل ہے | وہ (کام) | جو وہ کیا کرتے تھے

جس عمل میں مشغول ہیں وہ مٹ جانے والا ہے اور جو کچھ یہ کر رہے ہیں محض باطل ہے۔

قَالَ أَغَيْرَ اللّٰهِ أَبْغِيكُمْ إِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِينَ ﴿۱۴۰﴾

کہا | کیا اللہ کے سوا | میں تلاش کروں تمہارے لئے | معبود؟ | اور اُسی نے فضیلت بخشی تمہیں | اہل عالم پر

کہا کیا میں اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر تمہارے لئے کوئی اور معبود تلاش کروں؟ حالانکہ اس نے تم کو تمام اہل جہان پر فضیلت دی ہے

وَإِذْ أَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ

اور (یاد کرو) جب | ہم نے نجات دی تمہیں | قوم فرعون سے | جو دیتے تھے تمہیں | برا | عذاب

اور (ہماری نعمتوں کو یاد کرو) جب ہم نے تم کو قوم فرعون سے نجات دلائی جو تمہیں سخت عذاب دیتے

يُقَتِّلُونَ أَبْنَآءَكُمْ وَ يَسْتَحْيُونَ نِسَآءَكُمْ وَفِي ذٰلِكُمْ

کہ وہ مارڈالتے تھے | تمہارے بیٹوں کو | اور | زندہ رہنے دیتے تھے | تمہاری عورتوں کو | اور اس میں

اور تمہارے بیٹوں کو تو قتل کر دیتے اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ رکھتے تھے اور اس میں تمہارے رب کی

بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ ﴿۱۴۱﴾ وَوٰعَدْنَا مُوسٰى ثَلٰثِينَ لَيْلَةً

آزمائش تھی تمہارے رب کی طرف سے | بہت بڑی | اور ہم نے وعدہ کیا تھا | موسیٰ سے | تیس | راتوں کا

طرف سے بڑی بھاری آزمائش تھی اور ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ لیا

وَّأَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيقٰتُ رَبِّهٖ أَرْبَعِينَ

تکمیل کی ہم نے اس کی | (مزید) دس (راتوں) سے | پھر پوری ہوگئی | مدت مقررہ | اس کے رب کی | چالیس

اور ہم نے دس (راتیں مزید بڑھانے) سے ان کی تکمیل کر دی۔ سو اس کے رب کا چالیس رات کا وعدہ

لَيْلَةً وَقَالَ مُوسٰى لِأَخِيهِ هٰرُونَ اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَأَصْلِحْ

راتیں | اور کہا | موسیٰ نے | اپنے بھائی ہارون سے | تم خلیفہ رہو میرے | میری قوم میں | اور اصلاح کرتے رہو

پورا ہوا' موسیٰ نے اپنے بھائی ہارونؑ سے کہا میرے پیچھے میری قوم میں نیابت کرنا اور ان کی اصلاح کرتے رہنا

وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ ﴿۱۴۲﴾ وَلَمَّا جَآءَ مُوسٰى لِمِيقٰتِنَا وَكَلَّمَهٗ

اور پیروی نہ کرو | فساد کرنے والوں کے راستہ کی | اور جب آیا | موسیٰ | ہماری میعاد پر | اور کلام کیا اس سے

اور مفسدوں کی راہ نہ چلنا اور جب موسیٰ ہمارے مقرر وقت پر آئے اور ان کے رب نے ان سے

رَبُّهٗ قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْكَ قَالَ لَنْ تَرٰنِي

اس کے رب نے | (تو) اس نے عرض کی | اے رب | دکھا مجھے | کہ ایک نظر ڈالوں تجھ پر | فرمایا | ہرگز نہ دیکھ سکے گا تو مجھے

باتیں کیں تو موسیٰ نے کہا اے رب تو مجھے دکھا کہ میں تجھے ایک نظر دیکھ لوں ارشاد ہوا تم مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے

وَلٰكِنِ انْظُرْ إِلَى الْجَبَلِ فَإِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰنِي

لیکن | نگاہ ڈال | اُس پہاڑ کی طرف | پس اگر وہ ٹھہرا رہا | اپنی جگہ پر | تو تُو بھی مجھے دیکھ سکے گا

البتہ پہاڑ کی طرف دیکھو اگر وہ اپنی جگہ پر قائم رہا تو تم بھی مجھے دیکھ لو گے

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۱۳۹) اور یقین رکھو کہ ان بت پرستوں کا مذہب (بت پرستی) اور تمام فضول رسمیں اللہ کے حکم سے میرے ہاتھوں تباہ و برباد ہونے والی ہیں۔

(۱۴۰) اور فرمایا کیا اللہ کے سوا، جس نے تمہیں اہل عالم پر ہدایت دے کر، فضیلت بخشی تمہارے لئے کوئی اور معبود تلاش کروں؟ میں ایسا ہرگز نہیں کرسکتا۔

(۱۴۱) اور اللہ کے اس احسان کو یاد کرو کہ اس نے تمہیں فرعون کی قوم سے جو تمہیں سخت عذاب دیتے تھے کہ تمہارے لڑکوں کو قتل کرتے اور لڑکیوں کو خدمت کے لئے زندہ چھوڑ دیتے تھے نجات بخشی اللہ کی طرف سے اس میں تمہارے لئے بڑا امتحان تھا۔

(۱۴۲) اور ہم نے حضرت موسیٰ سے (ماہ ذیقعدہ کی) تیس راتوں کا وعدہ لیا تھا کہ تم کوہ طور پر آ کر اعتکاف کرو تمہیں لوگوں کی ہدایت کے لئے کتاب (تورات) دی جائے گی اور اس وعدہ کو دس رات (ذی الحجہ) کی مزید شامل کر کے کل چالیس رات اعتکاف کی مدت مقررہ پوری ہوئی، اور کوہِ طور کی جانب چلتے وقت حضرت موسیٰ نے اپنے بھائی ہارونؑ کو قوم میں اپنا خلیفہ بنا کر حکم دیا تھا کہ لوگوں کی اصلاح کرتے رہو اور فساد کرنے والے مشرکین کی پیروی نہ کرنا۔

افعال: اَبْغِيْكُمْ: میں تمہارے لئے تلاش کروں، اَبْغِيْ مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)، كُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ يُقَتِّلُوْنَ: تَقْتِيْلٌ مصدر، وہ ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے ہیں، مضارع کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ تَمَّ: کامل ہوا، پورا ہوا، اِتْمَامٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ اُخْلُفْنِيْ: میرا خلیفہ ہو، اُخْلُفْ، خِلَافَةٌ (نصر) سے، امر (واحد مذکر حاضر)، ن وقایہ، ی ضمیر (واحد متکلم)۔

اسماء: مُتَبَّرٌ: ٹوٹ جانے والا، تباہ و برباد، ہلاک کیا جانے والا، تَتْبِيْرٌ سے، اسم مفعول مفرد۔ بَلَآءٌ: آزمائش، مصیبت، سختی، آزمائش کبھی مصیبت کے ذریعے اور کبھی احسان کے ذریعے۔ مِيْقَاتٌ: ایک معین مدت جو ایک کام کو پورا کرنے کے لئے کافی ہو۔

فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ

پھر جب | جلوہ ڈالا | اُس کے رب نے | پہاڑ پر | تو کر دیا اسے | ریزہ ریزہ | اور گر پڑا | موسیٰ | بے ہوش

پس جب اس کے رب نے پہاڑ کی طرف تجلی فرمائی تو اس کو پاش پاش کر دیا اور موسیٰ بے ہوش ہو کر گر پڑے

فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴۳﴾

پھر جب | اسے ہوش آیا | تو کہا | پاک ہے تیری ذات | میں نے توبہ کی | تیرے ہاں | اور میں | سب سے پہلا | یقین رکھنے والا ہوں

پس جب ہوش میں آئے تو کہنے لگے تیری ذات پاک ہے میں تیرے دربار میں توبہ کرتا ہوں اور میں (اس حقیقت پر) سب سے پہلے ایمان لاتا ہوں۔

قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىْ وَبِكَلَامِىْ ۖ

فرمایا | اے موسیٰ | بیشک | میں نے تجھے چن لیا | لوگوں پر | اپنی پیغام رسانی | اور ہمکلامی کے لئے

ارشاد ہوا اے موسیٰ! میں نے اپنی رسالت اور کلام کے ساتھ تجھے تمام لوگوں پر فضیلت دی ہے

فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَكَتَبْنَا لَهٗ

پس لے لے | جو میں نے دیا تجھے | اور رہو | شکرگزاروں میں | اور لکھ دی ہم نے | اس کے لئے

پس جو کچھ میں نے تمہیں دیا ہے وہ لے لو اور شکر گزار رہو اور ہم نے تختیوں پر

فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَىْءٍ ۚ فَخُذْهَا

تختیوں میں | ہر طرح کی | نصیحت | اور تفصیل | ہر ایک | بات کی | پس پکڑ لے اُن کو

موسیٰ کے لئے ہر طرح کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل لکھ دی۔ پس (فرمایا) (اے موسیٰ) مضبوطی سے ان کو

بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ۗ سَاُورِيْكُمْ دَارَ

مضبوطی سے | اور حکم کر | اپنی قوم کو | کہ اختیار کریں | ان کی بہترین باتیں | عنقریب میں انہیں دکھاؤں گا | گھر

تھام لو اور اپنی قوم کو بھی حکم دو کہ وہ ان کی بہترین باتوں پر عمل پیرا ہوں، میں تمہیں عنقریب

الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِىَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِى الْاَرْضِ

نافرمانوں کا | میں عنقریب پھیر دوں گا | اپنی آیتوں سے | ان لوگوں کو جو | تکبر کرتے ہیں | زمین میں

نافرمانوں کے گھر دکھاؤں گا اور میں بہت جلد ان لوگوں کو اپنی آیتوں سے روک دوں گا جو زمین میں ناحق تکبر

بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ

ناحق | اور اگر | وہ دیکھ لیں | سب معجزے | تو (بھی) وہ ایمان نہ لائیں | اُن پر

کرتے ہیں اور اگر وہ تمام قسم کی نشانیاں بھی دیکھ لیں گے تو بھی اُن پر ایمان نہ لائیں گے

وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا

اور اگر وہ دیکھ لیں | راستہ | ہدایت کا | تو نہ بنائیں اسے | (اپنا) راستہ | اور اگر وہ دیکھ لیں

اور اگر ہدایت کا راستہ دیکھ لیں تو اس کو اختیار نہ کریں گے اور اگر گمراہی

سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا

راستہ | گمراہی کا | تو اختیار کر لیں اُسے | (اپنا) راستہ | یہ اس لئے کہ انہوں نے | جھٹلایا

کی راہ دیکھ پائیں تو اس پر چلنے لگیں گے یہ اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے

آیت نمبر　　　　آسان تفسیر

(۱۴۳) اور جب موسیٰ نے وعدۂ اعتکاف کو پورا کرنے کے لئے طور پر آ کر اللہ سے براہ راست بات چیت کا شرف حاصل کیا تو اللہ کے دربار میں عرض کی کہ اے اللہ! مجھ پر اپنی ذات کا جلوہ فرما کہ میں تجھے ایک نظر دیکھ لوں۔ حکم ہوا کہ تم مجھے ان ظاہری آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے۔ لیکن تم تقاضا کرتے ہو تو اس پہاڑ پر نظر ڈالو۔ ہم اس پر جلوہ کریں گے اگر وہ اپنی جگہ پر ثابت رہا تو سمجھ لینا کہ تم بھی مجھے دیکھ سکو گے ورنہ نہیں۔ چنانچہ جب اللہ نے پہاڑ پر جلوہ فرمایا تو وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور حضرت موسیٰ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ جب ہوش آیا تو عرض کی اے اللہ! میں اپنی غلطی سے تیری جناب میں توبہ کرتا ہوں اور تیرے حکموں پر سب سے پہلے یقین لانے والا ہوں۔

(۱۴۴) اس پر حکم ہوا کہ اے موسیٰ! میں نے تمہیں اپنی رسالت اور ہمکلامی کے لئے چن لیا ہے۔ پس جو احکام میں نے توریت وغیرہ میں تمہیں دیئے ہیں ان پر مضبوطی سے عمل کرو اور ہماری نعمت کا شکریہ ادا کرو۔

(۱۴۵) اور اللہ نے اپنے دست قدرت سے ہر قسم کی نصیحت اور ہر ضروری امر کی تفصیل لکھ کر موسیٰ کو دی اور حکم دیا کہ تم خود بھی ان احکام پر مضبوطی سے عمل کرو اور اپنی قوم کو بھی حکم دو کہ وہ ان تختیوں میں لکھی ہوئی نیک باتوں پر عمل کریں اور اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہیں اور جلدی ہی انہیں نافرمانوں کا انجام دکھایا جائے گا جو دنیا میں ذلت اور آخرت میں دوزخ ہوگا۔

افعال: کَلَّمَهٗ: اس نے کلام کیا اس سے 'کَلَّمَ' تَکْلِیْمٌ سے ماضی (واحد مذکر غائب) 'ہٗ' ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ اِسْتَقَرَّ: وہ اپنی جگہ ٹھہرا رہا 'اِسْتِقْرَارٌ' سے جس کے معنی ٹھہرے رہنے اور قرار پکڑنے کے ہیں' ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ اِصْطَفَیْتُكَ: میں نے تجھے امتیاز دیا' برگزیدہ کیا 'اِصْطَفَیْتُ' اِصْطِفَاءٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد متکلم)۔ اٰتَیْتُكَ: میں نے تجھ کو دیا 'اٰتَیْتُ' اِیْتَاءٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد متکلم)۔ اُورِیْكُمْ: میں تم کو دکھاؤں گا 'اُورِیْ' اِرَاءَةٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔ کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: اَلْوَاحِ: تختیاں' تختے 'لَوْحٌ' کی جمع۔

بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا

ہماری آیتوں کو | اور وہ رہے | ان سے | غافل | اور وہ لوگ جنہوں نے | جھٹلایا | ہماری آیتوں کو

ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے غافل رہے اور وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیات اور

وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا

اور آخرت کی ملاقات کو | ضائع ہوگئے | اُن کے اعمال | اور وہ بدلہ پائیں گے | صرف (انہی کاموں کا)

آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا ان کے اعمال ضائع ہو گئے ان لوگوں کو وہی سزا ملے گی جو اعمال

مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ

جو وہ کیا کرتے تھے | اور بنایا | موسیٰ کی قوم نے | اس کے بعد | اپنے زیورات سے

انہوں نے کئے اور موسیٰ کے بعد ان کی قوم نے اپنے زیوروں کا ایک بچھڑا بنا لیا جو ایک

عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ

ایک بچھڑا | جو ایک جسم تھا | جس میں آواز تھی | کیا نہیں دیکھا انہوں نے | کہ وہ | بات نہیں کرتا ان سے

جسم تھا اور گائے کی طرح آواز رکھتا تھا کیا انہوں نے یہ بھی نہ دیکھا کہ وہ نہ تو ان سے بات کرتا ہے

وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۸﴾

اور نہ ہی بتاتا ہے انہیں | (کوئی) راستہ | انہوں نے اسے (معبود) بنالیا | اور وہ تھے ظالم

اور نہ ان کو سیدھی راہ دکھا سکتا ہے انہوں نے اسے معبود ٹھہرایا اور وہ بڑے ظالم تھے

وَلَمَّا سُقِطَ فِيْٓ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ

پھر جب | نادم ہوئے | اور انہوں نے دیکھ لیا | کہ وہ | گمراہ ہوگئے ہیں

اور جب وہ (اس عمل سے) شرمندہ ہوئے اور انہوں نے دیکھا کہ وہ واقعی گمراہ ہو گئے

قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ

تو کہنے لگے | کہ اگر | رحم نہ کیا ہم پر | ہمارے رب نے | اور | (نہ) بخشا ہمیں | تو ہم ضرور ہو جائیں گے

تو کہنے لگے اگر ہمارا رب ہم پر رحم نہ کرے اور بخش نہ دے تو بلاشبہ ہم

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ

نقصان اٹھانے والوں میں | اور جب | واپس لوٹا | موسیٰ | اپنی قوم کی طرف | غصہ میں | اور رنج میں

نقصان اٹھائیں گے اور جب موسیٰ غصہ اور رنج کی حالت میں اپنی قوم کی طرف لوٹے

قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ مِنْۢ بَعْدِيْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ

(تو) بولا | بہت بری | قائم مقامی کی تم نے میری | میرے بعد | کیا تم نے جلدی کی | اپنے رب کے حکم سے (بھی)؟

تو کہنے لگے کہ میرے بعد تم نے میری بری نیابت کی کیا تم اپنے رب کے حکم سے پہلے ہی جلدی کر بیٹھے

وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗٓ

اور ڈال دیں | تختیاں (تورات کی) | اور پکڑ لیا | سر | اپنے بھائی کا | اسے کھینچنے لگا

اور موسیٰ نے تختیاں ڈال دیں اور اپنے بھائی کا سر پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۴۶) اور جو لوگ زمین میں ناحق سرکشی کرتے ہیں اور ایسے ضدی ہیں کہ اگر وہ سب جہان کے معجزے بھی دیکھ لیں تو بھی ان پر ایمان نہ لائیں اور راہ حق کو دیکھ لیں تو اسے اپنا دستور نہ بنائیں اور اگر گمراہی کا راستہ دیکھیں تو بڑی خوشی سے اس پر چلنے لگیں۔ میں ان کو اپنی آیات پر ایمان لانے سے روک دوں گا۔ کیونکہ انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ہمیشہ ان سے لاپرواہی برتتے رہے۔

(۱۴۷) اور جو لوگ اللہ کی آیتوں اور روز آخرت کے پیش آنے کو جھٹلاتے ہیں۔ ان کے سب اعمال ضائع ہوگئے اور جو وہ حق کی تکذیب اور ہنسی مذاق اور برے اعمال دنیا میں کرتے رہے ان کی انہیں سزا دی جائے گی۔

(۱۴۸) حضرت موسیٰؑ کے طُور پر چلے جانے کے بعد ان کی قوم نے سامری نامی جادوگر کے کہنے پر زیورات کو ڈھال کر بچھڑے کا بت بنالیا۔ جس میں کچھ گائے کی سی آواز تھی اور وہ اسے پوجنے لگے۔ حالانکہ نہ تو وہ بے جان بُت ان سے کوئی بات چیت کرسکتا تھا اور نہ ہی انہیں کوئی راہ بتاتا تھا اور وہ تھے ہی ظالم۔

(۱۴۹) اور جب اللہ کے حکم سے حضرت موسیٰؑ نے کوہِ طور سے واپس آ کر انہیں ان کی بے وقوفی پر خبردار کیا اور وہ اپنی گمراہی پر سخت شرمندہ ہوئے تو کہنے لگے کہ اگر اللہ ہم پر رحم اور ہماری خطا معاف نہ کرے گا تو ہم سخت خسارہ اٹھانے والے ہوں گے۔

انفعال: يَتَّخِذُوْا: کہ بنالیں، اختیار کرلیں، اِتِّخَاذٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ اِتَّخَذُوْا: انہوں نے اختیار کیا، ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ رَجَعَ: وہ لوٹا، پھر آیا، رُجُوْعٌ سے جس کے معنی جہاں سے ابتدا ہو وہیں لوٹ کے آنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ سُقِطَ فِيْٓ اَيْدِيْهِمْ: پچھتائے، نادم ہوئے۔ یہ عربی کا محاورہ ہے، یہ ایسے موقع پر بولتے ہیں جب کسی بھاری غلطی پر پچھتاوا ہو۔

إِلَيْهِ ۚ قَالَ ابْنَ أُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُونِي وَكَادُوا

اپنی طرف | اس نے کہا | میری ماں کے بیٹے (بھائی) | اُن لوگوں نے | مجھے کمزور سمجھا | اور قریب تھے کہ

لگے (بھائی نے) کہا اے میری ماں کے بیٹے (بھائی) ان لوگوں نے مجھے کمزور سمجھا اور قریب تھا

يَقْتُلُونَنِي ۖ فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْأَعْدَاءَ وَلَا تَجْعَلْنِي

مجھے قتل (ہی) کر ڈالتے | پس خوش نہ کر | مجھ پر | دشمنوں کو | اور مجھے (شامل) نہ کر

کہ مجھے قتل کر ڈالیں تو (میری بے حرمتی سے) مجھ پر دشمنوں کو مت ہنسا اور مجھے ان ظالموں کے

مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿١٥٠﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِأَخِي وَ

اُن لوگوں کے ساتھ | جو ظالم ہیں | بولا | اے میرے رب! | معاف کر مجھے | اور میرے بھائی کو | اور

ساتھ نہ ملا۔ موسیٰ نے کہا کہ اے میرے رب! مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے اور

أَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ ۖ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ﴿١٥١﴾ إِنَّ الَّذِينَ

داخل کر ہمیں | اپنی رحمت میں | اور تو ہی | سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے | بے شک جنہوں نے

ہمیں اپنی رحمت میں داخل کر لے اور تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے بیشک جن لوگوں نے

اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَذِلَّةٌ

بنایا (معبود) | بچھڑے کو | پہنچے گا انہیں | غضب | ان کے رب کا | اور رسوائی

بچھڑے کو معبود بنایا تھا ان پر جلد ان کے رب کی طرف سے عذاب نازل ہوگا اور دنیا کی

فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِينَ ﴿١٥٢﴾ وَالَّذِينَ

دنیا کی زندگی میں | اور اسی طرح | ہم سزا دیتے ہیں | جھوٹ باندھنے والوں کو | اور وہ لوگ جنہوں نے

زندگی میں رسوائی (بھی)۔ اور اسی طرح ہم جھوٹ بنانے والوں کو سزا دیا کرتے ہیں اور وہ لوگ

عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ ثُمَّ تَابُوا مِنْ بَعْدِهَا وَآمَنُوا إِنَّ رَبَّكَ

عمل کئے بُرے | پھر توبہ کی | اس کے بعد | اور ایمان لائے | بیشک آپ کا رب

جنہوں نے بُرے کام کئے پھر اس کے بعد توبہ کر لی اور ایمان لے آئے تو بیشک آپ کا

مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١٥٣﴾ وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُوسَى

اس کے بعد | بڑا بخشنے والا | رحم کرنے والا ہے | اور جب خاموش ہوا (کم ہوا) | موسیٰ کا

رب توبہ کے بعد بخش دینے والا مہربان ہے اور جب موسیٰ کا غصہ

الْغَضَبُ أَخَذَ الْأَلْوَاحَ ۖ وَفِي نُسْخَتِهَا هُدًى وَرَحْمَةٌ

غصہ | تو اُٹھا لیا اُس نے تختیوں کو | اور اس کی تحریر میں | ہدایت | اور رحمت (تھی)

کم ہوا تو ان تختیوں کو اُٹھا لیا اور ان میں جو کچھ لکھا ہوا تھا وہ ان لوگوں کے لئے سرمایہ ہدایت

لِلَّذِينَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُونَ ﴿١٥٤﴾ وَاخْتَارَ مُوسَى قَوْمَهُ

اُن لوگوں کے لئے | جو اپنے رب سے | ڈرتے ہیں | اور چن لئے | موسیٰ نے | اپنی قوم میں سے

رحمت تھا جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں۔ اور موسیٰ نے اپنی قوم میں

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۵۰) اور (ہم نے کوہ طور پر ہی حضرت موسیٰؑ کو ان کی غیر موجودگی میں ان کی قوم کی گوسالہ (بچھڑے) کو پوجنے سے خبردار کر دیا چنانچہ) جب حضرت موسیٰؑ غصہ اور رنج میں بھرے ہوئے اپنی قوم کی طرف واپس ہوئے تو ان سے جھڑک کر کہا کہ تم نے میرے بعد بڑی احمقانہ حرکت کی کہ بچھڑا پوجنا شروع کر دیا کیا تم نے اپنے رب کے حکم کا بھی انتظار نہ کیا۔ جس کے حاصل کرنے کے لئے میں طور پر گیا ہوا تھا؟ اور غصے میں تورات کی تختیاں زمین پر ڈال کر اپنے بھائی کا سر پکڑ کر اپنی طرف گھسیٹنے لگے۔ ہارونؑ بولے میرے سگے بھائی! یہ ظالم لوگ تو مجھے کمزور سمجھ کر قتل ہی کرنے کو تھے۔ آپؑ مجھے ذلیل کر کے انہیں مجھ پر ہنسی کا موقعہ نہ دیں اور مجھے ان میں شامل نہ سمجھیں۔ میں نے ان کو روکنے کی حد درجہ کوشش جاری رکھی تھی۔

(۱۵۱) تب حضرت موسیٰؑ نے دعا کی کہ اے رب! میری اور میرے بھائی ہارونؑ کی مغفرت فرما کر اپنی رحمت میں داخل کر۔ اور تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

(۱۵۲) بلاشبہ جن لوگوں نے سامری کے بچھڑے کی عبادت کی ان پر دنیا ہی میں اللہ کا غضب اور رسوائی ڈالی جائے گی اور خدا پر بہتان باندھنے والوں اور دین میں بدعات رائج کرنے والوں کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔

(۱۵۳) اور جن لوگوں نے برے عمل کئے پھر توبہ کر لی اور اللہ و رسول پر ایمان لائے اللہ انہیں ضرور بخش دے گا۔ کیونکہ وہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

(۱۵۴) اور جب موسیٰ علیہ السلام کا غصہ کم ہوا تو تورات کی تختیوں کو اٹھا لیا جن کے مضامین میں اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے رحمت اور ہدایت تھی۔

افعال: بِئْسَمَا: برا ہے جو کچھ ہوا، بری ہے وہ چیز (بِئْسَ فعل، مَا اسم موصول)۔ خَلَفْتُمُوْنِیْ: تم نے میری جانشینی کی، نیابت کی، خَلَفْتُمْ، خِلَافَةٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ یَجُرُّهٗ: جَرٌّ مصدر، اس کو کھینچتے ہوئے، مضارع کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ لَا تُشْمِتْ: تو مت ہنسا، خوش کرا۔ اِشْمَاتٌ سے نہی کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ اَدْخِلْنَا: داخل کر ہمیں، اَدْخِلْ، اِدْخَالٌ سے امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر) نَا ضمیر (جمع متکلم)۔ سَیَنَالُهُمْ: عنقریب پہنچے گا ان کو، یَنَالُ مضارع کا صیغہ جو نَیْلٌ سے بنا ہے، نَیْل کے معنی پانا۔

اسماء: اَسِفًا: افسوس کرنا، پچھتانا (مصدر)، حالت افسوس میں، افسوس۔ نُسْخَتِهَا: ان میں لکھا ہوا، ان کے مضامین، نُسْخَةِ (لکھی ہوئی چیز، کتاب) مضاف، هَا (ضمیر واحد مؤنث غائب) مضاف الیہ۔

سَبۡعِيۡنَ رَجُلًا لِّمِيۡقَاتِنَا ۚ فَلَمَّاۤ اَخَذَتۡهُمُ الرَّجۡفَةُ قَالَ

ستر(۷۰) | آدمی | ہمارے وعدہ کے لئے | پس جب | انہیں آلیا (پکڑا) | زلزلے نے | تو کہا

ستر آدمی ہمارے مقررہ وقت کے لئے چن لئے پھر جب ان کو زلزلے نے آلیا تو کہا کہ

رَبِّ لَوۡ شِئۡتَ اَهۡلَكۡتَهُمۡ مِّنۡ قَبۡلُ وَاِيَّایَ ؕ اَتُهۡلِكُنَا

اے رب! | اگر تو چاہتا | تو ہلاک کر دیتا انہیں | اس سے پہلے | اور مجھے (بھی) | کیا تو ہمیں ہلاک کرتا ہے

اے میرے رب! اگر تو چاہتا تو ان کو اور مجھ کو بھی اس سے پہلے ہی ہلاک کر دیتا کیا ہم میں سے چند

بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنۡ هِیَ اِلَّا فِتۡنَتُكَ ؕ

اس کے بدلے میں | جو کیا | نادانوں نے | ہم میں سے | نہیں | یہ (کچھ اور) | مگر صرف | تیری آزمائش ہے

بے وقوفوں کی حرکت پر تو ہمیں ہلاک کر دے گا یہ تو تیری طرف سے محض ایک آزمائش تھی

تُضِلُّ بِهَا مَنۡ تَشَآءُ وَ تَهۡدِیۡ مَنۡ تَشَآءُ ؕ اَنۡتَ

تو گمراہ کرتا ہے | اس سے | جسے | چاہے | اور | تو ہدایت دیتا ہے | جسے | تو چاہے | تو ہی ہے

جس کو چاہے تو (اس آزمائش کے ذریعے) گمراہ کر دے اور جس کو چاہے سیدھی راہ دکھا دے تو ہی

وَلِیُّنَا فَاغۡفِرۡ لَنَا وَارۡحَمۡنَا وَاَنۡتَ خَيۡرُ الۡغٰفِرِيۡنَ ﴿۱۵۵﴾

ہمارا پروردگار | پس بخش دے ہم کو | اور رحم کر ہم پر | اور تو | سب سے بہتر | بخشنے والا ہے

ہمارا کارساز ہے پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب بخشنے والوں سے بہتر ہے

وَاكۡتُبۡ لَنَا فِیۡ هٰذِهِ الدُّنۡيَا حَسَنَةً وَّفِی الۡاٰخِرَةِ اِنَّا

اور لکھ دے | ہمارے لئے | اس دنیا میں | نیکی | اور آخرت میں (بھی) | بیشک ہم نے

اور ہمارے لئے اس دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی۔ بیشک ہم

هُدۡنَاۤ اِلَيۡكَ ؕ قَالَ عَذَابِیۡۤ اُصِيۡبُ بِهٖ مَنۡ اَشَآءُ ۚ وَرَحۡمَتِیۡ

رجوع کیا | تیری طرف | فرمایا | (میں) اپنا عذاب | نازل کرتا ہوں | جس پر چاہوں | اور میری رحمت

تیری طرف رجوع کرتے ہیں۔ ارشاد ہوا کہ میں اپنا عذاب جس کو چاہتا ہوں اس کو پہنچاتا ہوں اور میری رحمت

وَسِعَتۡ كُلَّ شَیۡءٍ ؕ فَسَاَكۡتُبُهَا لِلَّذِيۡنَ يَتَّقُوۡنَ

گھیرے ہوئے ہے | ہر چیز کو | پس میں عنقریب اسے لکھ دوں گا | ان کے لئے جو | پرہیزگاری کرتے ہیں

ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے، سو میں اس بھلائی کو ان لوگوں کے لئے ضرور لکھ دوں گا جو پرہیزگاری کرتے

وَيُؤۡتُوۡنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيۡنَ هُمۡ بِاٰيٰتِنَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۵۶﴾ اَلَّذِيۡنَ

اور دیتے ہیں | زکوٰۃ | اور وہ لوگ کہ جو | ہماری آیتوں پر یقین کرتے ہیں | جو لوگ کہ

اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور ان لوگوں کے لئے جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں وہ لوگ

يَتَّبِعُوۡنَ الرَّسُوۡلَ النَّبِیَّ الۡاُمِّیَّ الَّذِیۡ يَجِدُوۡنَهٗ مَكۡتُوۡبًا

پیروی کرتے ہیں | (اس) رسول کی | جو نبی | امی ہے | وہ جسے | پاتے ہیں وہ | لکھا ہوا

جو ایسے رسول، نبی امی کی پیروی کرتے ہیں جن کو وہ اپنے ہاں تورات و انجیل

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۵۵) اور گوسالہ پرستی اور اس کی سزا اور توبہ اور معافی کے بعد موسیٰ علیہ السلام تورات کے احکام سنانے لگے۔ تو بنی اسرائیل اپنی عادت کے مطابق کہنے لگے کہ ہمیں ان کے اللہ کے احکام ہونے کا اس وقت یقین ہوگا کہ خود اللہ ہم سے کہہ دے کہ یہ میرے احکام ہیں اس پر موسیٰ نے اللہ کے حکم سے اللہ کا کلام سنانے کے لئے ستر آدمی چن لئے۔ جنہوں نے طور پر کلام الٰہی سن کر صاف کہہ دیا کہ ہم تو اس وقت یقین کریں گے کہ خدا کو ظاہری طور پر اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ اس بے ادبی کی سزا میں انہیں آسمان سے کڑک اور نیچے سے زلزلے نے آ لیا اور سب مرگئے۔ اس وقت حضرت موسیٰ نے عرض کی۔ بارخدایا! اگر تو چاہتا تو انہیں اور مجھے اس سے پہلے ہی ہلاک کرسکتا تھا تیری عادت ہے کہ جاہلوں کی گستاخی کے بدلے میں سب کو ہلاک نہیں کیا کرتا یہ تو تیرا ایک امتحان ہے اس سے تو جسے چاہے گمراہ کرتا اور جسے چاہے راہ راست پر لے آتا ہے تو ہی ہمارا مددگار ہے پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو سب سے بہتر بخشنے والا ہے چنانچہ اللہ نے حضرت موسیٰ کی دعا قبول فرما کر انہیں دوبارہ زندہ کردیا۔

(۱۵٦) اور ہمارے لئے دنیا اور آخرت میں بھلائی لکھ دے۔ بلاشبہ ہم نے تیری جناب میں توبہ کرلی۔ حکم ہوا کہ میں اپنا قہر اور عذاب تو صرف انہی لوگوں پر نازل کرتا ہوں جن پر چاہوں سب پر نہیں لیکن میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔ اور سب کے لئے ہے پس میں اپنی رحمت لکھ دوں گا ان لوگوں کے لئے جو پرہیزگار ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور ہماری آیتوں پر مکمل یقین رکھتے ہیں۔

افعال: اِخْتَارَ: اس نے چن لیا، اِخْتِیَارٌ سے جس کے معنی انتخاب کرنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ اَتُهْلِكُنَا: کیا تو ہم کو ہلاک کرتا ہے، کرے گا، تُهْلِكُ، اِهْلَاكٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ تُضِلُّ: تو گمراہ کرتا ہے، اِضْلَالٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ اَشَآءُ: میں چاہوں، مَشِیْئَةٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔ اُصِیْبُ: میں پہنچاتا ہوں، ڈالتا ہوں، اِصَابَةٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔ هُدْنَا: ہم نے توبہ کی، ہم نے تیری طرف رجوع کیا، هَوْدٌ سے، ماضی (جمع متکلم)۔ اَكْتُبُهَا: میں اس کو لکھ دوں گا، اَكْتُبُ، كِتَابَةٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔

عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْإِنْجِيْلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ

اپنے پاس | تورات | اور انجیل میں | وہ حکم کرتا ہے انہیں | نیک کام کا

میں لکھا ہوا پاتے ہیں جو ان کو نیکی کے کام کرنے کو کہتے

وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ

اور | روکتا ہے انہیں | بُرے کام سے | اور حلال کرتا ہے | اُن کے لئے | سب پاک چیزیں | اور حرام کرتا ہے

اور بُرے کاموں سے روکتے ہیں اور پاکیزہ چیزوں کو ان کے لئے حلال قرار دیتے ہیں اور ناپاک چیزوں

عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلٰلَ

ان پر | ناپاک چیزیں | اور اتارتا ہے | ان پر سے | ان کے بوجھ | اور قیدیں

کو ان کے لئے حرام ٹھہراتے ہیں اور جو بوجھ اور طوق ان پر (لدے ہوئے) تھے

الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ

جو | پڑی تھیں | ان پر | پس جو لوگ | ایمان لائے | اس پر | اور اس کی حمایت کی | اور اس کی مدد کی

ان سے اتارتے ہیں سو وہ لوگ جو ان پر ایمان لاتے اور ان کو تقویت پہنچاتے اور ان کی مدد کرتے ہیں

وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

اور پیروی کی انہوں نے | اس نور کی جو | اتارا گیا | اس کے ساتھ | وہی لوگ ہیں | کامیابی پانے والے

اور اس نورِ (ہدایت) کی پیروی کرتے ہیں جو اُن کے ساتھ نازل ہوا ہے تو یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ۨ الَّذِيْ لَهٗ

کہہ دیجئے | اے لوگو! | بیشک میں | رسول ہوں اس اللہ کا | تم سب کی طرف | جس کی (ملکیت) ہے

کہہ دیجئے اے لوگو! بیشک میں تم سب کی طرف اللہ کا (بھیجا ہوا) رسول ہوں وہ اللہ تعالیٰ جو تمام

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ

حکومت | آسمانوں | اور زمین کی | نہیں کوئی معبود | سوائے اُس کے | وہ زندہ کرتا ہے | اور مارتا ہے

آسمانوں اور زمین کا بادشاہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ

پس تم ایمان لے آؤ | اللہ پر | اور اس کے رسول | نبی | اُمّی پر | جو (خود بھی) | ایمان لاتا ہے

سو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول نبی اُمّی پر جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے

بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ وَمِنْ

اللہ | اور اس کے کلام پر | اور پیروی کرو اس کی | تاکہ تم | راہ پاؤ | اور

کلام پر (خود بھی) ایمان رکھتے ہیں اور ان کی پیروی کرو تاکہ تمہیں ہدایت حاصل ہو اور

قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾

موسیٰ کی قوم میں سے | ایک گروہ (ایسا بھی ہے) | جو رہنمائی کرتے ہیں | حق کی طرف | اور اسی کے مطابق | وہ انصاف کرتے ہیں

موسیٰ کی قوم میں چند لوگ ایسے بھی ہیں جو حق کے ساتھ راہ دکھاتے اور حق کے مطابق انصاف کرتے ہیں

(۱۵۷) جولوگ ہمارے اس رسول محمدؐ کی پیروی کرتے ہیں جن کا لقب نبی اُمی ہے (جس نے کسی انسان سے تعلیم نہیں پائی بلکہ براہ راست اللہ سے تعلیم پا کر تمام عالم کے لئے معلم بنے) جن کی بشارتوں (خوشخبریوں) کو اہل کتاب اپنی کتابوں تورات اور انجیل وغیرہ میں لکھی ہوئی پاتے ہیں اور وہ انہیں نیک کام کرنے کا حکم دیتے اور برے کام کرنے سے روکتے اور جملہ پاکیزہ چیزیں ان کے لئے حلال اور ناپاک چیزیں حرام کرتے اور ان پر جو سخت احکام کے بوجھ اور زنجیریں پڑی تھیں ان پر سے اتارتے ہیں۔ پس جن لوگوں نے ان پر ایمان لا کر ان کی حمایت اور مدد کی اور اس نور (قرآن) کی پیروی کی جو ان پر اتارا گیا ہے وہی کامیاب ہیں۔

(۱۵۸) آپؐ اعلان کر دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں جو آسمانوں اور زمین کا حقیقی حاکم و متصرف ہے۔ جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہی سب کو زندہ کرتا اور مارتا ہے پس تم کو اس پر اور اس کے رسولؐ نبی امی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لانا لازم ہے جو خود بھی اللہ اور اس کے کلام پر ایمان رکھتے ہیں۔ ان کے حکم پر چلنا واجب ہے تا کہ تم راہ پاؤ۔

(۱۵۹) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم (بنی اسرائیل) میں ایک جماعت ایسے لوگوں کی بھی ہے جو حق کی طرف رہنمائی کرتے اور اسی کے مطابق اپنے سب معاملات میں عدل اور انصاف کرتے ہیں (جیسے عبداللہ بن سلام وغیرہ)۔

افعال: یَضَعُ: وَضْعٌ مصدر، وہ اتارتا ہے، دور کرتا ہے، مضارع کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ عَزَّرُوْا: تعظیم کی، رفاقت کی، تَعْزِیْرٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)، تَعْزِیْرٌ عَزْرٌ سے بنا ہے، جس کے معنی قوت پہنچانا، مدد کرنا، کسی کو بڑا مان کر اس کی حفاظت اور حمایت کرنا۔ نَصَرُوْا: نَصْرٌ مصدر، انہوں نے مدد کی، ماضی (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: اَلْاُمِّیُّ: اُمی، جو نہ لکھ سکے نہ کتاب پڑھ سکے۔ اسم منسوب ہے، اس کی نسبت تین باتوں کی طرف ہو سکتی ہے۔ (۱) ام (ماں) کی طرف نسبت یعنی ویسا ہی جیسا ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا، یعنی کسی سے کچھ پڑھنا نہ سیکھا۔ (۲) ام القریٰ یعنی مکہ کا رہنے والا۔ (۳) ایسا ہی ان پڑھ جیسے امت عرب کے عام لوگ۔

وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ؕ وَاَوْحَيْنَآ
اور ہم نے الگ الگ کر دیا انہیں | بارہ | قبیلوں (کے لحاظ) سے | جماعتوں میں | اور وحی کی ہم نے
اور ہم نے ان کو بارہ قبیلوں کے اعتبار سے جماعتوں میں تقسیم کر دیا اور جب موسیٰ کی

اِلٰى مُوْسٰۤى اِذِ اسْتَسْقٰهُ قَوْمُهٗۤ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ
موسیٰ کی طرف | جب پانی مانگا اُس سے | اُس کی قوم نے | کہ مار | اپنا عصا
قوم نے اس سے پانی طلب کیا تو اس کی طرف ہم نے وحی کی کہ اپنے عصا سے پتھر

الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ
اس پتھر پر | تو پھوٹ پڑے | اس سے | بارہ | چشمے | جان لیا | ہر ایک
کو مارو سو اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے تمام لوگوں نے اپنا اپنا

اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا
قبیلہ نے | اپنا اپنا گھاٹ | اور ہم نے سایہ کیا | ان پر | بادل کا | اور | اتارا
گھاٹ معلوم کر لیا اور ہم نے ان پر بادلوں کا سایہ کر دیا اور ان پر

عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ
ان پر | من وسلویٰ | کہ کھاؤ | پاکیزہ چیزوں میں سے | جو ہم نے تمہیں دیں
ترنجبین اور بٹیر نازل کیے (اور کہا کہ) جو کچھ ہم نے تمہیں پاکیزہ رزق دیا ہے اس میں سے کھاؤ

وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ
اور انہوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا | لیکن وہ اپنے اوپر ہی | ظلم کرتے تھے | اور جب ان سے کہا گیا
اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ انہوں نے خود اپنے آپ پر ظلم کیا اور جب ان کو حکم دیا گیا

اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا
کہ سکونت رکھو | اس | بستی میں | اور کھاؤ | اس میں سے | جہاں سے تم چاہو | اور کہو
کہ اس بستی میں رہو اور اس میں سے جہاں سے چاہو کھاؤ اور مغفرت

حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ
''معاف کر دے'' | اور داخل ہو جاؤ | دروازے میں | سجدہ کرتے ہوئے | تو ہم بخش دیں گے | تمہارے لئے
طلب کرو اور (بستی کے) دروازہ میں عاجزانہ طور سے داخل ہونا' ہم تمہارے گناہ معاف

خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ؕ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۶۱﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
تمہاری خطائیں | اور زیادہ دیں گے | نیکی کرنے والوں کو | پس بدل ڈالا | اُنہوں نے جو ظالم تھے
کر دیں گے ہم نیک کام کرنے والوں کو بہت کچھ دیں گے پھر ان میں سے ان لوگوں نے جو ظالم تھے

مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ
اُن میں سے | قول | بجائے اس کے جو | انہیں کہا گیا تھا | سو بھیجا ہم نے | اُن پر
اس بات کو جو ان کو سکھائی گئی تھی دوسری بات سے بدل دیا تب ہم نے ان کے

(۱۶۰) اور بنی اسرائیل کو بارہ قبیلوں میں تقسیم کر کے ان کے الگ الگ گروہ بنا دیئے (اور ہر ایک پر ایک سردار مقرر کر دیا) اور جب انہوں نے میدان **تیہ** میں پانی کی درخواست کی تو حضرت موسیٰ نے اللہ کے حکم سے پتھر پر عصا مارا جس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور ہر ایک گروہ نے اپنا اپنا گھاٹ اچھی طرح معلوم کر لیا۔ اور اسی میدان میں سورج کی دھوپ، گرمی سے بچاؤ کے لئے ان پر بادل کا سایہ کر دیا اور بھوک سے بچاؤ کے لئے ان پر **من و سلویٰ** نازل کر کے فرمایا کہ جو پاک چیزیں ہم نے تمہیں دی ہیں ان میں سے کھاؤ۔ اور انہوں نے جو ہماری نافرمانی کی تو اس سے ہمارا کچھ بھی نہیں بگاڑا بلکہ کچھ اپنا ہی نقصان کرتے رہے۔

(۱۶۱) اور جب ان سے کہا گیا کہ شہر **اریحا** میں رہائش اختیار کرو اور وہاں جہاں سے چاہو اطمینان سے کھاؤ اور شہر کے دروازے میں سے سجدہ کرتے ہوئے اور **حطہ** (استغفار) کہتے ہوئے داخل ہو تو ہم تمہاری خطائیں معاف کر دیں گے اور نیک لوگوں کو اس سے زیادہ نعمتیں دیں گے۔

افعال: **قَطَّعْنَا**: الگ الگ کر دیا ہم نے، ماضی (جمع متکلم) کا صیغہ جو **تَقْطِيْعٌ** سے بنا مادہ **قَطَعَ** ہے معنی کاٹنے کے ہیں۔ **اِنْبَجَسَتْ**: پھوٹ نکلی، وہ (بارہ چشمے، جمع مکسر) پھوٹ نکلے، **اِنْبِجَاسٌ** سے جس کے معنی کسی تنگ مقام سے پانی کے بہہ نکلنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ (واحد مؤنث غائب)۔ **اُسْكُنُوْا**: تم رہو، بسو، **سُكُوْنٌ** سے امر کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ع ١٦٢ وَسْئَلْهُمْ

عذاب | آسمان سے | اس لئے کہ | وہ ظلم کرتے تھے | اور پوچھئے ان سے

ظلم کی وجہ سے ان پر آسمان سے عذاب بھیج دیا اور (اے پیغمبر) ان (یہودیوں) سے

عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ اِذْ يَعْدُوْنَ

اس بستی کے متعلق | جو | واقع تھی | سامنے | سمندر کے | جب | وہ حد سے بڑھ رہے تھے

اس گاؤں کا حال پوچھئے جو سمندر (کے کنارے) پر تھا جب وہ ہفتہ کے دن (شرعی)

فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا

ہفتہ کے دن (شکار کے بارے) میں | جب آتی تھیں اُن کے پاس | ان کی مچھلیاں | ہفتہ کے دن | ظاہر طور پر

حد سے بڑھ جاتے تھے کیونکہ جب ان کا ہفتے کا دن ہوتا تو مچھلیاں اُبھر اُبھر کر ان کے سامنے آتیں

وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ۚ كَذٰلِكَ ۚ نَبْلُوْهُمْ

اور جو دن ہفتے کا نہ ہوتا | نہ آتی تھیں ان کے پاس | اسی طرح | ہم آزماتے تھے انہیں

اور جب ہفتے کا دن نہ ہوتا تو نہ آتیں اسی طرح ہم ان کو ان کے فسق و نافرمانی

بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ١٦٣ وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ

اُن کی نافرمانیوں کی وجہ سے | اور جب کہا | ایک گروہ نے | اُن میں سے | تم کیوں نصیحت کرتے ہو

کی وجہ سے آزماتے تھے اور جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا کہ تم کیوں ایسے لوگوں کو

قَوْمًا ۙ ۨ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۗ

اس قوم کو | کہ اللہ | جنہیں ہلاک کرنے والا ہے | یا انہیں عذاب دینے والا ہے | عذاب | سخت

وعظ و نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ تعالیٰ تباہ کرنے یا سخت ترین سزا دینے والا ہے

قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ١٦٤

وہ بولے (کہ) | عذر پیش کرنے کو | تمہارے رب کے ہاں | اور شاید کہ وہ (بھی) | تقویٰ اختیار کریں

انہوں نے کہا کہ ہم تمہارے ربّ کے حضور اپنا عذر پیش کرنے کے لئے (ایسا کرتے) اور اس لئے بھی کہ شاید وہ باز آجائیں

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ

پس جب وہ | بھول گئے | اس بات کو | کہ نصیحت کی گئی تھی | انہیں جس کی | تو نجات دی ہم نے | ان کو (جو)

پھر جب وہ ان باتوں کو بھول گئے جو ان کو سمجھائی جاتی تھیں تو ہم نے ان لوگوں کو تو بچا لیا

يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَئِيْسٍۭ

منع کرتے تھے | بُرے کام سے | اور پکڑ لیا ہم نے | اُن کو (جو) | ظالم تھے | عذاب | بُرے (میں)

جو بُرائی سے منع کرتے تھے اور ان لوگوں کو جو ظالم تھے اُن کی نافرمانی کی وجہ

بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ١٦٥ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ

اس وجہ سے | کہ وہ نافرمانی کیا کرتے تھے | پس جب سرکشی کی انہوں نے | اس بات سے | جس سے وہ روکے گئے تھے

سخت عذاب میں گرفتار کر دیا پھر جس کام سے ان کو روکا گیا تھا جب اس میں وہ حد

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۶۲) پس ان ظالموں نے جو حکم انہیں دیا گیا تھا اسے بدل کر **حطة** کی جگہ **حنطة** (گندم) کہنا اور سجدہ کی جگہ نبی کی بات کا مذاق اڑانے کی غرض سے سرین کے بل سر کنا شروع کر دیا۔ اس کی سزا میں ان پر آسمان سے عذاب الٰہی (طاعون) نازل ہوا۔

(۱۶۳) ان یہود کی قوم کے اُن گذشتہ نافرمانوں کے بارے میں معلوم کیجئے جو شہر ایلہ کے رہنے والے تھے جو **مدین** اور **طُور** کے درمیان بحیرہ قلزم کے کنارے پر واقع تھا اور وہ یوم سبت (ہفتہ کی چھٹی) کی بے حرمتی میں حد سے زیادہ بڑھے جا رہے تھے قصہ یہ تھا کہ انہیں ہفتہ کے روز مچھلی کے شکار سے منع کیا گیا تھا۔ ہفتہ کے روز اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان کے طور پر مچھلیاں کثرت سے پانی پر آ جاتیں اور ہفتہ کے علاوہ دوسرے دنوں میں پانی پر نہیں آتی تھیں۔ ایلہ والوں نے بہانہ بنا کر اس طریقے سے مچھلیوں کا شکار کرنا شروع کر دیا کہ ہفتہ کے روز سمندر کا کنارہ کاٹ کر قریبی حوضوں میں پانی بھر لیتے۔ جس کے ساتھ مچھلیاں بھی کثرت سے ان حوضوں میں آ جاتیں اور اگلی صبح اتوار کے روز ان کو شکار کر لیتے اور یہ سمجھتے کہ ہم نے ہفتہ کو نہیں بلکہ اتوار کو شکار کیا ہے' ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے ہم اس طرح انہیں آزماتے تھے۔

(۱۶۴) پھر حکم الٰہی کی صریح خلاف ورزی کی وجہ سے وہ لوگ تین گروہوں میں تقسیم ہو گئے۔ (۱) واضح نافرمانی' حکم عدولی کرنے والے (۲) نصیحت کرنے والے (۳) غیر جانب دار گروہ۔ (تیسرے غیر جانب دار) گروہ نے (نصیحت کرنے والوں) سے کہا کہ تم اس قوم کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ ہلاک کرنے والا یا سخت عذاب دینے والا ہے؟ تو وہ بولے کہ ہم اس لئے نصیحت کرتے ہیں کہ ہم خدا کے سامنے اپنا عذر پیش کر سکیں۔ اور ممکن ہے کہ وہ لوگ بھی ڈر کر جرم سے باز آ جائیں۔

(۱۶۵) پس جب ان مجرموں نے نصیحت کو بالکل بھلا دیا جو انہیں کی گئی تھی تو منع کرنے والوں کو نجات دی اور باقی ظالموں غیر جانب دار رہنے والوں پر ہم نے سخت عذاب نازل کیا ان کے جرموں کی وجہ سے۔

افعال: یَعْدُوْنَ: عُدْوَانٌ مصدر' وہ زیادتی کر رہے تھے' حد شرعی سے تجاوز کر رہے تھے' مضارع کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ لَا یَسْبِتُوْنَ: سَبْتٌ سے' وہ سنیچر نہیں کرتے' وہ ہفتہ نہیں مناتے' مضارع منفی (جمع مذکر غائب)۔ تَعِظُوْنَ: تم نصیحت کرتے ہو' وَعْظٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: بَئِیْسٍ: سخت برا' بہت ہی خراب' صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔

قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ

تو ہم نے حکم دیا انہیں | کہ ہو جاؤ | بندر | ذلیل | اور (یاد کرو) جب اعلان کیا | آپ کے رب نے

بڑھ گئے تو ہم نے ان سے کہہ دیا کہ ذلیل (و خوار) بندر بن جاؤ اور جب آپ کے رب نے حکم دیا

لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ

کہ وہ ضرور بھیجتا رہے گا | اُن پر | قیامت کے دن تک | اُس کو | جو دیا کرے انہیں | بُرا عذاب

کہ وہ ان پر قیامت تک ایسے لوگوں کو مسلّط رکھے گا جو انہیں سخت تکلیفیں پہنچاتے رہیں گے

اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۶۷﴾

بے شک آپ کا ربّ | جلد عذاب دینے والا ہے | اور بیشک وہ | بڑا بخشنے والا | رحم کرنے والا ہے

بیشک آپ کا پروردگار بہت جلد سزا دینے والا ہے نیز وہ بڑی مغفرت اور بڑی رحمت والا بھی ہے

وَقَطَّعْنٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ

اور ہم نے الگ الگ کر دیا انہیں | زمین میں | کئی جماعتیں | (بعض تو) اُن میں سے | نیک لوگ ہیں | اور بعض

اور ہم نے ان کو دنیا میں کئی گروہ بنا کر تقسیم کر رکھا ہے ان میں سے نیکوکار بھی ہیں اور ان میں سے

دُوْنَ ذٰلِكَ ۖ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۶۸﴾

اس کے علاوہ (ہیں) | اور ہم نے آزمایا انہیں | راحت سے | اور تکلیفوں سے | تا کہ وہ | لوٹ آئیں

اس کے برعکس بھی ہیں اور ہم نے ان کو خوشحالیوں اور بدحالیوں سے (ہر طرح) آزمایا کہ شاید وہ باز آجائیں۔

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ

پھر جانشین ہوئے | اُن کے بعد | نالائق | جو وارث ہوئے کتاب کے | وہ لے لیتے | مال

پھر ان کے بعد ان کے نالائق جانشین آئے جو کتاب کے وارث بنے (اس طرح کہ) اس حقیر دنیا کے مال و متاع کو

هٰذَا الْاَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَاِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ

اس دنیا کی زندگی کا | اور کہتے | (کہ) ہمیں معاف کر دیا جائے گا | اور اگر آ جائے ان کے پاس | مال

(تحریف کے بدلے میں) قبول کر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ عنقریب ہماری مغفرت ہو جائے گی اور اگر دوبارہ ایسا ہی مال ان کے پاس

مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ۗ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ

ایسا ہی (پھر بھی) | تو وہ لے لیں اُس کو | کیا نہیں لیا گیا تھا | اُن سے | عہد | کتاب کا

آنے لگے تو اسے بھی قبول کر لیں۔ کیا ان سے یہ عہد جو کتاب اللہ میں موجود ہے نہیں لیا گیا کہ

اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ ۗ

کہ وہ نہ کہیں | اللہ کے بارے میں | سوائے حق بات کے | اور انہوں نے پڑھ لیا تھا | جو کچھ | اس میں (تھا)

اللہ تعالیٰ کے متعلق صرف وہی بات کہیں جو سچ ہو اور انہوں نے جو کچھ اس میں تھا، پڑھ بھی لیا

وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۗ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾

اور گھر آخرت (ہی) کا | بہتر ہے | ان کے لئے | جو ڈرتے ہیں (اللہ سے) | پس کیا تم عقل نہیں رکھتے

اور آخرت کا گھر ان لوگوں کے لئے بہت بہتر ہے جو پرہیزگار ہیں تو کیا تم نہیں سمجھتے

آیت نمبر — آسان تفسیر

(۱۶۶) پھر جب انہوں نے شکار کی حرمت کے حکم سے انکار کیا تو اس کی پاداش میں ہم نے ان کی صورتیں مسخ کر کے ذلیل بندر بنا دیا۔

(۱۶۷) اور یاد کرو جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان یہود پر قیامت تک ایسے ظالم لوگ اور حاکم مقرر کرنے کا اعلان فرمایا کہ جو انہیں سخت سے سخت عذاب دیا کریں بلاشبہ اللہ تعالیٰ سرکشوں کو جلد عذاب دینے والا اور توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا اور ان پر رحم کرنے والا ہے۔

(۱۶۸) اور ہم نے بنی اسرائیل کو ملک میں مختلف گروہوں میں تقسیم کر دیا کہ بعض تو ان میں سے نیک ہیں اور بعض ایسے نہیں ہیں اور انہیں تکلیف اور آرام کے موقعوں پر آزمایا تا کہ وہ ہماری جناب میں توبہ کریں۔

(۱۶۹) پھر ان کے بعد نالائق لوگ ان کے جانشین ہوئے جو کتاب کے وارث ہوئے وہ دین کو فروخت کرتے اور اس کے بدلے دنیا کا مال حاصل کرتے اور کہتے ہیں کہ ہمارا یہ جرم ضرور معاف کر دیا جائے گا۔ کیونکہ ہم نبیوں کی اولاد ہیں اور جب بھی انہیں دین فروشی کے بدلے (رشوت وغیرہ حرام ذرائع سے) دنیا کا مال ملتا ہے وہ اسے بڑی خوشی سے لینے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ کیا کتاب تورات میں ہم نے ان سے وعدہ نہ لیا تھا کہ اللہ پر کبھی جھوٹا بہتان نہ لگانا اور جو کچھ اس کتاب میں لکھا تھا وہ انہوں نے پڑھ بھی لیا تھا اور اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے تو آخرت کا گھر ہی بہتر ہے اے یہودیو! کیا تمہیں اتنی بھی عقل نہیں؟ کہ دین کی نعمت پر دنیاوی عیش و دولت کو ترجیح دے رہے ہو۔

افعال: تَاَذَّنَ: اس نے سنا دیا' پکار دیا' اعلان کر دیا' خبر کر دی' یہ تَاَذُّنٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ یَبْعَثَنَّ: وہ ضرور ہی بھیجے گا' مضارع بانون تاکید ثقیلہ کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ خَلَفَ: وہ جانشین ہوا' پیچھے آیا' خِلَافَةٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ وَرِثُوْا: انہوں نے بطور نیابت (کتاب) حاصل کی' وِرَاثَةٌ اور مِیْرَاثٌ مصدر' ماضی (جمع مذکر غائب)۔ بَلَوْنٰهُمْ: ہم نے ان کو آزمایا' بَلَوْنَا' بَلَآءٌ سے' ماضی (جمع متکلم)' هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ دَرَسُوْا: انہوں نے پڑھ لیا' ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: عَرَضٌ: سامان مراد مال و متاع جو زندگی کے لئے ضروری ہے' عُرُوْضٌ جمع۔ مِیْثَاقُ الْكِتٰبِ: کتاب میں لکھی ہوئی ہدایات' میثاق ایسا حکم جس کے ماننے کا سننے والا اقرار کرے۔

وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا

اور جولوگ | مضبوطی سے پکڑتے ہیں | کتاب کو | اور قائم کرتے ہیں | نماز (کو) | بیشک ہم

اور وہ لوگ جو کتاب کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں یقیناً ہم

لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ

ضائع نہیں کرتے | اجر اصلاح کرنے والوں کا | اور (یاد کرو) جب ہم نے اُٹھایا تھا | پہاڑ (کو) | اُن کے اوپر

ایسے نیک لوگوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتے۔ اور جب ہم نے اُن کے اوپر پہاڑ کو سائبان

كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا

گویا کہ وہ | ایک سائبان ہے | اور انہوں نے خیال کرلیا تھا کہ وہ | ابھی گرنے والا ہے | ان پر | کہ پکڑو (تھام لو)

کی طرح معلق کر دیا اور انہیں یقین ہو گیا کہ اب یہ اُن پر گرنے والا ہے (اس وقت ہم نے کہا کہ)

مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۱﴾

جوہم نے دی تمہیں (تورات) | مضبوطی کے ساتھ | اور یاد رکھو | جو کچھ | اُس میں ہے | تاکہ تم | بچے رہو

جو (ہدایت) ہم نے تمہیں دی ہے اسے مضبوطی سے تھامے رہو، اور جو کچھ اس میں ہے اسے یاد رکھو، تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ

اور جب | نکالا آپ کے رب نے | بنی آدم سے | اُن کی پیٹھوں میں سے | اُن کی اولاد کو

اور (اے پیغمبر!) جب آپ کے ربّ نے (عالم ارواح میں) بنی آدم سے (یعنی) ان کی پشت سے ان کی نسل کو نکالا

وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ۚۛ شَهِدْنَا ۚۛ

اور شہادت لی اُن سے | اُن کے نفسوں پر | کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں | وہ بولے ہاں کیوں نہیں | ہم شہادت دیتے ہیں

اوران کو انہی پر گواہ بنایا (اور پوچھا کہ) کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے کہا، کیوں نہیں ہم اس پر گواہ ہیں (یہ اقرار اس لئے لیا گیا)

اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷۲﴾ اَوْ تَقُوْلُوْٓا

کہ کبھی کہنے لگو | قیامت کے دن | ہم تو تھے | اس بات سے | بے خبر | یا یوں کہو (کہ)

کہ کہیں قیامت کے دن تم یہ نہ کہنے لگو کہ ہم تو اس حقیقت سے محض بے خبر تھے۔ یا یوں کہو کہ

اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ

شرک تو کیا تھا | ہمارے باپ دادوں نے | اس سے پہلے | اور ہم تھے | (ان کی) اولاد | ان کے بعد

شرک تو اس سے پہلے ہمارے باپ دادوں نے کیا تھا اور ہم تو ان کے بعد انہی کی نسل ہیں

اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ

تو کیا تو ہلاک کرتا ہے ہمیں | اس کی وجہ سے | جو کیا | گمراہوں نے | اور اسی طرح | ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں

تو (اے اللہ) کیا تو ہمیں ان غلط کاروں کے افعال پر ہلاک کر دے گا۔ اور اسی طرح ہم اپنی آیتوں کو تفصیل کے ساتھ

الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۷۴﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ

آیتیں | اور تاکہ وہ | (ہماری طرف) رجوع کریں | اور پڑھ سنائیے | ان کو | حال | اُس کا

بیان کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ رجوع کریں۔ اور (اے پیغمبر!) ان لوگوں کو اس شخص کا حال پڑھ کر سنائیے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۷۰) اور جو لوگ اللہ کی کتاب کو مضبوطی سے پکڑتے اور اس پر عمل کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں بلاشبہ ہم ان کے اجر ضائع نہیں کریں گے۔

(۱۷۱) اور اس وقت کو بھی یاد کرو جبکہ ہم نے ان یہود پر سائبان کی طرح کوہِ طور کو معلق کر دیا تھا اور انہیں ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ وہ ابھی ان پر گر کے گا پھر ہم نے انہیں حکم دیا کہ تم اس کتاب کو جو تمہیں دی گئی ہے مضبوطی سے پکڑو۔ اور اس پر عمل کرو اور جو کچھ اس کے اندر درج ہے اسے خوب یاد رکھو تا کہ تم اس کی نافرمانی سے بچ جاؤ۔

(۱۷۲) اور یاد کرو جبکہ اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کی پیٹھوں سے ان کی اولاد کی ارواح کو باہر نکال کر ان سے اُن کی اپنی جانوں پر شہادت لی کہ کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟ تب وہ سب ارواح بولیں ہاں کیوں نہیں! بیشک تو ہمارا پروردگار ہے ہم اقرار کرتے ہیں۔ یہ عہد تم سے اس لئے لیا گیا تھا کہ کہیں قیامت کے دن تم یہ نہ کہنے لگو کہ ہمیں اس کی کچھ خبر نہیں تھی۔

(۱۷۳) یا تم یوں کہنے لگو کہ شرک تو ہمارے باپ دادوں نے کیا تھا اور ہم ان کی اولاد تھے ہم نے تو ان کی پیروی کی تو کیا تو ہمیں اس جرم کی سزا میں ہلاک کرتا ہے جو گمراہ لوگوں نے کیا؟

(۱۷۴) اور اسی طرح ہم اپنی آیتیں تفصیل سے بیان کرتے ہیں تا کہ وہ لوگ ہماری طرف رجوع کریں۔

انعال: یُمَسِّکُوْنَ: تَمْسِیْكٌ سے' وہ پکڑے ہوئے ہیں' پابند ہیں' مضارع کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ ظَنُّوْا: انہوں نے یقین کیا' گمان کیا' ظَنٌّ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ نَتَقْنَا: نَتْقٌ مصدر' ہم نے اٹھایا' ہم نے اکھاڑ دیا' معلق کر دیا' ماضی (جمع متکلم)۔ اَشْهَدَهُمْ: اس نے اقرار کرایا' ان کو گواہ بنایا' اَشْهَدَ' اِشْهَادٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ اَشْرَكَ: اس نے شرک نکالا' کیا' اِشْرَاكٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ

جس کو ہم نے دی تھیں | اپنی آیات | پھر وہ نکل گیا | ان سے | پس پیچھے لگا اُس کے | شیطان | اور ہو گیا وہ

جس کو ہم نے اپنی نشانیاں دی تھیں پھر وہ ان سے نکل بھاگا' پھر شیطان اس کے پیچھے لگ گیا پس وہ گمراہوں

مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۱۷۵﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗۤ اَخْلَدَ

گمراہوں میں | اور اگر | ہم چاہتے | تو بلند کر دیتے اس کو | ان کی (برکت سے) | اور لیکن وہ | جھک پڑا

میں سے ہو گیا۔ اور اگر ہم چاہتے تو اس کا درجہ ان نشانیوں کی وجہ سے بلند کر دیتے لیکن وہ تو دنیا کی طرف مائل ہو گیا

اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ

زمین کی طرف | اور پیچھے لگ گیا وہ | اپنی خواہش کے | تو اس کی مثال | کتے کی سی ہے | کہ اگر

اور اپنی نفسانی خواہشوں کی پیروی کرنے لگا سو اس کی مثال کتے کی سی ہے اگر

تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ

تو اس پر حملہ کرے | تو بھی ہانپتا رہے | یا اسے چھوڑ دے | (تو بھی) ہانپتا رہے | یہی | مثال ہے ان لوگوں کی | جنہوں نے

اس پر حملہ کرو تو وہ زبان نکال لیتا ہے اور اگر اسے چھوڑ دو تو بھی زبان نکالتا ہے یہی مثال ان لوگوں کی ہے جنہوں نے

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۷۶﴾

جھٹلایا | ہماری آیتوں کو | پس بیان کر دیجئے | یہی حالات | تاکہ وہ | غور کریں

ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو یہ قصے آپ ان کو سنا دیجئے تاکہ وہ غور و فکر کریں

سَآءَ مَثَلًا ۨالْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ

بہت بری ہے | مثال | اس قوم کی | جنہوں نے | جھٹلایا | ہماری آیتوں کو | اور اپنے نفسوں پر

ان لوگوں کی یہ مثال بہت ہی بری ہے جنہوں نے ہمارے احکام کو جھٹلایا اور اپنے آپ پر

كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ

وہ ظلم کرتے رہے | جسے راہ پر لے آئے اللہ | وہی ہے | سیدھے راستہ پر چلنے والا | اور جسے

ظلم کرتے رہے راہِ ہدایت پر تو وہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے اور جس کو

يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۷۸﴾ وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ

گمراہ کر دے | پس وہی ہیں | نقصان اٹھانے والے | اور ہم نے پیدا | کر دیئے ہیں | دوزخ کے لئے

وہ گمراہ کر دے وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں اور ہم نے بہت سے جنوں اور انسانوں

كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۖ وَلَهُمْ

بہت سارے | جن | اور انسان | اُن کے دل ہیں | لیکن وہ اُن سے (حق کو) سمجھتے نہیں | اور ان کی

کو جہنم ہی کے لئے پیدا کیا ہے ان لوگوں کے دل تو ہیں مگر وہ سمجھتے نہیں۔ اور ان کی

اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۖ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ

آنکھیں ہیں | کہ وہ ان سے دیکھتے نہیں | اور ان کے | کان ہیں | کہ وہ ان سے سنتے نہیں | یہ لوگ

آنکھیں (بھی) ہیں مگر وہ ان سے دیکھتے نہیں اور ان کے کان (بھی) ہیں مگر وہ ان سے سنتے نہیں یہ لوگ

آیت نمبر — آسان تفسیر

(۱۷۵) اور آپ انہیں **بلعم بن باعورا** نامی یہودی عالم کا حال پڑھ سنایئے۔ جسے ہم نے اس کی عبادت کی وجہ سے اپنی قدرت کی نشانیاں عطا کی تھیں۔ اس کے منہ سے نکلنے والی دعائیں قبول ہوتی تھیں۔ لیکن اس نے اس عزت و کرامت کو چھوڑ دیا اور شیطان نے اس کا پیچھا کیا اور وہ گمراہ ہوگیا (اپنی عورت کے بہکانے اور دنیاوی عیش و عشرت کے لالچ میں آ جانے سے موسیٰ علیہ السلام کے خلاف کفار کے غلبہ کی دعا کرنے لگا تھا جس پر گمراہ ہوگیا اور اس کی روحانیت چھن گئی۔ جو فرد یا قوم دین حاصل ہونے کے بعد اسے دنیاوی مفادات کے لئے ترک کردے اس کی یہی حالت ہوجاتی ہے۔)

(۱۷۶) اور اگر ہم چاہتے تو اس روحانیت کی برکت سے اس کا درجہ بلند کردیتے لیکن وہ اپنی ازلی بدبختی کی وجہ سے پستی کی طرف جھک پڑا اور خواہش نفس کی پیروی کی اور اللہ کی رحمت سے دور ہوگیا۔ سو اس کی مثال دنیا کی حرص و لالچ میں کُتے کی سی ہے کہ اسے جھڑکو تب بھی زبان لٹکائے ہانپتا رہتا ہے اور نہ جھڑکو تب بھی زبان لٹکائے ہانپتا رہتا ہے۔ یعنی ایسے شخص پر کوئی نصیحت اثر نہیں کرتی اور حرص دنیا اس پر غالب رہتی ہے یہی حال ان لوگوں کا ہے جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا پس یہ حالات ان سے بیان کردیجئے تاکہ وہ بھی اس کام کا انجام سوچ لیں۔

(۱۷۷) جن لوگوں نے ہماری آیات کی تکذیب کی اور اپنے جرموں کی وجہ سے اپنے اوپر ہمیشہ ظلم کرتے رہے ان کی مثال بہت ہی بری ہے۔

(۱۷۸) جسے اللہ راہ راست پر لے آئے وہی سیدھے راستہ پر ہے اور جسے وہ گمراہ کردے۔ وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

افعال: اِنْسَلَخَ: وہ چھوڑ نکلا' گزر گیا' نکل گیا' اِنْسِلَاخٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ اَخْلَدَ: وہ ہو رہا' وہ رہ پڑا' اِخْلَادٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ اِتَّبَعَ: وہ پیچھے لگا' وہ تابع ہوا' اِتِّبَاعٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ تَتْرُكْهُ: تو اس کو چھوڑے' تَتْرُكُ' تَرْكٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: اَلْغَاوِيْنَ: گمراہ' کج رو' مراد بتوں کے پجاری' اسم فاعل (جمع مذکر)' غَاوِيٌ واحد۔

كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ۭ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ وَلِلّٰهِ
چوپایوں جیسے ہیں | بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ | یہی لوگ ہیں | (دین سے) غافل | اور اللہ ہی کے لئے ہیں
چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بڑھ کر گمراہ ہیں، یہی لوگ غافل و بے خبر ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے

الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۠ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ
سب نام | اچھے | پس پکارو اُسے | انہی ناموں سے | اور چھوڑ دو | اُن لوگوں کو | جو غلط راہ اختیار کرتے ہیں
اچھے اچھے نام ہیں سو اس کو انہیں ناموں سے پکارو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں کی غلط

فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ۭ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَمِمَّنْ
اُس کے ناموں میں | جلد ہی سزا دی جائے گی انہیں | اس کی جو وہ کیا کرتے تھے | اور ان میں سے جنہیں
تاویلیں کرتے ہیں، انہیں بہت جلد ان کے اعمال کی سزا ملے گی اور ہماری مخلوق میں ایسے

خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۸۱﴾
ہم نے پیدا کیا ہے | ایک (وہ) جماعت (بھی) ہے | جو رہنمائی کرتے ہیں | حق کی طرف | اور اسی کے مطابق | وہ انصاف کرتے ہیں
لوگ بھی ہیں جو حق و صداقت سے رہنمائی کرتے ہیں اور اس کے مطابق انصاف بھی کرتے ہیں

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۲﴾
اور وہ لوگ جنہوں نے | جھٹلایا | ہماری آیتوں کو | ہم انہیں بتدریج پکڑیں گے | اس طرح کہ | انہیں خبر بھی نہ ہوگی
اور جو لوگ ہمارے احکام کو جھٹلاتے ہیں ہم عنقریب انہیں آہستہ آہستہ اس طور پر گرفت میں لیں گے کہ انہیں معلوم بھی نہ ہوگا

وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۭ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿۱۸۳﴾ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا
اور میں ڈھیل (مہلت) دیتا ہوں | انہیں | بیشک میری تدبیر | بڑی زبردست ہے | کیا غور نہیں کیا انہوں نے
اور میں انہیں ڈھیل دوں گا بیشک میری تدبیر بڑی زبردست ہے کیا انہوں نے یہ بھی نہیں سوچا

مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸۴﴾
کہ نہیں اُن کے ساتھی (محمدؐ) کو | (کوئی) جنون | وہ تو صرف | ڈرانے والا (ہے) | کھلم کھلا
کہ ان کے رفیق (محمدؐ) کو کسی قسم کا جنون نہیں وہ تو صاف طور پر ڈرانے والا ہے

اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ
اور کیا انہوں نے غور نہیں کیا | حکومت میں | آسمانوں | اور زمین کی | اور جو کچھ | پیدا کیا اللہ نے
کیا ان لوگوں نے آسمانوں اور زمین کے انتظام اور ان چیزوں کو جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہیں نظر غائر سے

مِنْ شَيْءٍ ۙ وَّاَنْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ
ہر چیز سے | اور یہ کہ شاید | قریب آگئی ہو | اُن کی مدت (موت)
نہیں دیکھا اور (نہ اس بات پر غور کیا) کہ شاید ان کی مدت عمر ہی ختم ہونے کے قریب ہو

فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۵﴾ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ
پس کس بات پر | اس کے بعد | وہ ایمان لائیں گے | جسے گمراہ کردے | اللہ | نہیں کوئی راہ دکھانے والا اسے
اب اس کے بعد اور کس بات پر ایمان لائیں گے جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے کوئی بھی اس کو راہ دکھانے والا نہیں

آیت نمبر — آسان تفسیر

(۱۷۹) اور ہم نے دوزخ کے لئے بہت سے جن اور انسان پیدا کر دیئے ہیں کہ ان کے دل تو ہیں مگر حق کو نہیں سمجھتے اور آنکھیں بھی ہیں مگر وہ ان سے حق کو دیکھنے کا کام نہیں لیتے۔ اور کان ہیں مگر وہ ان سے حق بات سننے کا کام نہیں لیتے یہ لوگ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں ان کو دین کی کچھ خبر نہیں۔

(۱۸۰) اللہ کے سب نام اچھے ہیں اسے انہی (کتاب وسنت سے ثابت شدہ) ناموں سے پکارا کرو اور جو لوگ اس کے ناموں میں ذاتی ایجاد اور کجروی اختیار کرتے ہیں (ایسے ناموں سے اسے پکارتے ہیں جو کتاب وسنت اور گذشتہ نیک لوگوں سے ثابت نہیں ہوئے) انہیں چھوڑ دو اللہ جلدی ہی انہیں اس کی سزا دے گا جو وہ کیا کرتے تھے۔

(۱۸۱) ہمارے بندوں میں سے کچھ لوگ وہ بھی ہیں جو حق کی طرف لوگوں کی رہنمائی کرتے اور اسی حق کے مطابق سب معاملات میں انصاف کرتے ہیں اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہم انہیں آہستہ آہستہ ایسے طور پر پکڑیں گے کہ انہیں خبر تک نہ ہوگی۔

(۱۸۲) اور اس کی یہ صورت ہے کہ انہیں جرموں کی سزا میں مہلت دیتے ہیں جس کی وجہ سے انہیں اور بھی جرموں کا حوصلہ مل جاتا ہے اور آہستہ آہستہ انتہائی جرم کا عمل کر کے انتہائی عذاب کے مستحق ہو جاتے ہیں یہ ہماری ایک تدبیر ہے جو بڑی زبردست ہے جس سے کوئی مجرم سزا سے بچ نہیں سکتا۔

(۱۸۳) کیا ان بدبختوں نے اس میں غور نہیں کیا کہ ان کے رفیق **محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** کو کوئی دیوانگی نہیں ہے بلکہ وہ تو خدا کی طرف سے ایک کھلم کھلا ڈر سنانے والے ہیں۔

(۱۸۴) اور کیا انہوں نے زمین اور آسمانوں اور نیز ان چیزوں میں جو خدا نے پیدا کی ہیں غور نہیں کیا۔ جس کے ذرہ ذرہ سے پیدا کرنے والے کا وجود اور ان میں ہم آہنگی سے اس کی وحدانیت ثابت ہوتی ہے اور یہ بات بھی نہیں سوچتے کہ شاید ان کی موت قریب آ گئی ہو اس سچی کتاب (قرآن) کے بعد اور کس بات پر وہ ایمان لائیں گے؟ گویا ایمان ان کی قسمت میں نہیں ہے۔

(۱۸۵) جسے اللہ گمراہی میں رہنے دے اسے کوئی راہ نہیں دکھا سکتا اور اللہ ایسے گمراہوں کو ان کی سرکشی میں چھوڑ دیتا ہے کہ سر ٹکراتے پھریں۔

افعال: **ذَرُوْا**: چھوڑ دو امر (جمع مذکر حاضر) کا صیغہ ہے۔ مصدر وَذْرٌ ہے۔ **اُمْلِیْ**: میں ڈھیل دوں گا، ڈھیل دیئے جاتا ہوں، اِمْلَآءٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔ **لَمْ یَتَفَکَّرُوْا**: تَفَکُّرٌ مصدر، انہوں نے غور نہیں کیا، مضارع منفی بہ لم (جمع مذکر غائب)۔ **لَمْ یَنْظُرُوْا**: انہوں نے نہیں دیکھا، مضارع منفی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ **اِقْتَرَبَ**: وہ نزدیک ہوا، قریب ہوا، اِقْتِرَابٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: **جِنَّۃٌ**: سودا، دیوانگی، جنون، یہ جَنٌّ سے مشتق ہے چونکہ دیوانگی عقل کو چھپا لیتی ہے اس لئے اسے جِنَّۃٌ کہتے ہیں۔

وَيَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿١٨٦﴾ يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ

وہ انہیں چھوڑ دیتا ہے | ان کی سرکشی میں | سرگرداں رہیں | آپ سے پوچھتے ہیں | قیامت کے متعلق

اور وہ ان کو ان کی سرکشی میں سرگرداں چھوڑ دیتا ہے (اے پیغمبر!) لوگ آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے

أَيَّانَ مُرْسَاهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي ۖ لَا يُجَلِّيهَا

کہ کب ہوگا | اُس کا قائم ہونا | کہہ دیجئے | یقیناً اس کا علم | میرے رب کے پاس ہے | نہیں ظاہر کرے گا اس کو

ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا آپ کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو میرے رب ہی کے پاس ہے وہی اس کو اس کے

لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ ۚ ثَقُلَتْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا تَأْتِيكُمْ

اس کے وقت پر | مگر وہی | بڑا بھاری حادثہ ہوگا | آسمانوں اور | زمین میں | وہ نہیں آئے گی تم پر

وقت پر ظاہر کرے گا وہ آسمانوں اور زمین میں ایک بھاری حادثہ ہوگا تمہیں تو بس اچانک

إِلَّا بَغْتَةً ۗ يَسْأَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا

مگر اچانک | وہ آپ سے پوچھتے ہیں | گویا کہ آپ | تلاش میں لگے رہے ہیں اُس کی | کہہ دیجئے | بے شک اس کا علم

ہی آ لے گی (اے پیغمبر!) آپ سے اس طرح پوچھتے ہیں گویا آپ اسی کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو بس

عِنْدَ اللَّهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٨٧﴾ قُلْ

اللہ کے پاس ہے | لیکن | اکثر | لوگ | اس کو نہیں جانتے | کہہ دیجئے

اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔ کہہ دیجئے

لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۚ

میں نہیں مالک | اپنی جان کے لئے | نفع کا | اور نہ نقصان کا | مگر جو | چاہے اللہ

کہ میں اپنی جان کے لئے نہ کسی نفع کا اختیار رکھتا ہوں نہ کسی ضرر کا، مگر اسی قدر جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہو۔

وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۛ وَمَا مَسَّنِيَ

اور اگر میں جانتا | غیب | تو بہت حاصل کر لیتا | بھلائیوں میں سے | اور نہ پہنچتی مجھے

اور اگر میں غیب جانتا تو اپنے لئے بہت کچھ فائدہ حاصل کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف بھی

السُّوءُ ۚ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِقَوْمٍ

(کوئی بھی) تکلیف | نہیں میں (کچھ اور) | مگر ڈرانے والا | اور خوشخبری دینے والا | ان لوگوں کو

نہ پہنچتی میں تو صرف (نافرمانوں کو) ڈرانے والا اور جو ایمان رکھتے ہوں ان کو خوشخبری

يُؤْمِنُونَ ﴿١٨٨﴾ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ

جو ایمان رکھتے ہیں | وہی ہے جس نے | پیدا کیا تمہیں | ایک جان (آدم) سے | اور بنائی

دینے والا ہوں۔ وہ وہی ذات ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے

مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا ۖ فَلَمَّا تَغَشَّاهَا

اس سے | اس کی بیوی | تاکہ وہ آرام پائے | اس کے پاس | پس جب | قربت کی (مرد نے) اس سے

اس کا جوڑا بنایا تاکہ وہ اس کے پاس آرام پائے پھر جب مرد عورت سے قربت کرتا ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۸۶) آپ سے لوگ قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ وہ کب قائم ہوگی؟ کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے اس کے سوا کوئی اور اس کو وقت پر ظاہر نہیں کرسکتا اور جب وہ واقع ہوگی تو زمین و آسمان میں ایک بڑا بھاری حادثہ ہوگا اور وہ اچانک تم پر قائم ہو جائے گی وہ آپؐ سے ایسے پوچھتے ہیں کہ گویا آپؐ تحقیق کر کے اس کا پتا لگا چکے ہیں۔ان سے کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو صرف اللہ کے پاس ہے مگر اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے۔

(۱۸۷) کہہ دیجئے کہ مجھے تو اپنے نفع و نقصان کا بھی اختیار نہیں مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب کا علم رکھتا تو بہت سے منافع حاصل کر لیتا اور کسی قسم کی کوئی تکلیف مجھے نہ پہنچتی میں تو صرف ایمان والوں کو اللہ کے غضب سے ڈرانے اور اس کی رحمت کی خوشخبری سنانے والا ہوں۔

(۱۸۸) اللہ وہی ہے جس نے تم سب انسانوں کو ایک نفس (آدمؑ) سے پیدا کیا اور اس سے اس کی بیوی حواؑ کو بھی پیدا کیا تا کہ وہ اس کے ساتھ آرام پائے پر اس کی نسل میں جب کبھی کسی مرد نے اپنی عورت سے قربت کی تو اسے ہلکا سا حمل ہو گیا۔ جسے وہ لئے پھرتی رہی۔ جب حمل بڑھ جانے سے اس کا جسم بھاری ہو گیا تو وہ دونوں میاں بیوی اللہ سے دعا کرنے لگے کہ اگر تو ہمیں صحیح و سالم بچہ عطا کرے تو ہم ہمیشہ تیرے شکر گزار رہیں گے۔

اسماء: حَفِیٌّ: بحث کرنے والا' متلاشی' بڑا مہربان' خوب جاننے والا' حَفَاوَةٌ سے جس کے معنی تلاش کرنے کے ساتھ کسی کا حال معلوم کرنے اور کسی کام میں مہربان ہونے کے ہیں' صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔

حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ

(تو) وہ حاملہ ہوئی | حمل ہلکا (سا) | پھر وہ لئے پھری | اُس کو | پھر جب | وہ بھاری ہوگئی

تو اسے ہلکا سا حمل ہو جاتا ہے جسے وہ لئے پھرتی ہے پس جب وہ بوجھل ہو جاتی ہے

دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ

تو دونوں دعا کرنے لگے اللہ سے | جو اُن کا رب ہے | کہ اگر تو نے عطا کیا | ہمیں (بچہ) تندرست | تو ہم ضرور ہوں گے

تو دونوں مل کر اپنے رب سے دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! اگر تو نے ہمیں صحیح و سالم بچہ عنایت فرمایا تو ہم ضرور

مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۸۹﴾ فَلَمَّآ اٰتٰهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ

شکر گزاروں میں | پھر جب | اُس نے دیا انہیں | تندرست (بچہ) | تو بنالئے انہوں نے | اُس کے شریک

شکر گزار ہوں گے۔ جب وہ انہیں صحیح و سالم (بچہ) عنایت فرما دیتا ہے تو وہ دونوں اس نعمت میں اللہ کے شریک

فِيْمَآ اٰتٰهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹۰﴾ اَيُشْرِكُوْنَ

اُس میں جو | اُس نے انہیں دیا | پس بلند ہے | اللہ | اس سے جو وہ | (اس کے) شریک ٹھہراتے ہیں | کیا وہ شریک ٹھہراتے ہیں

ٹھہرانے لگتے ہیں جو اُس نے ان کو دی ہے، سو ان کے شرک سے اللہ کی ذات بہت بلند ہے کیا یہ ایسوں کو شریک

مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿۱۹۱﴾ ۖ وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

اُن کو جو | نہیں پیدا کرتے | کچھ چیز (بھی) | اور وہ (خود) | پیدا کئے جاتے ہیں | اور نہ (تو) وہ طاقت رکھتے ہیں

ٹھہراتے ہیں جو کوئی چیز بھی پیدا نہیں کر سکتے اور وہ خود مخلوق ہیں اور وہ ان کی مدد کی طاقت

لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۲﴾ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ

اُن کی | مدد (کی) | اور نہ | اپنی ہی | مدد کر سکتے ہیں | اور اگر تم بلاؤ انہیں

بھی نہیں رکھتے اور نہ خود اپنی مدد کر سکتے ہیں۔ اور (اے مشرکو!) اگر تم ان کو راستے کی طرف

اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ

سیدھے راستہ کی طرف | (تو) وہ پیروی نہ کریں گے تمہاری | برابر ہے | تمہارے لئے | (کہ) انہیں بلاؤ

بلاؤ تو تمہاری بات پر نہ چلیں گے۔ تمہارے لئے برابر ہے کہ تم

اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ﴿۱۹۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

یا | تم | خاموش رہو | بیشک جنہیں | تم پکارتے ہو | سوائے اللہ کے

انہیں بلاؤ یا خاموش رہو (نہ بلاؤ)۔ وہ لوگ جنہیں تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو

عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

وہ بندے ہیں | تمہاری طرح | پس بلاؤ انہیں | پھر وہ تمہیں جواب دیں | اگر تم ہو

وہ تمہارے جیسے بندے ہی ہیں، پس (اگر) تم ان کو پکارو تو چاہئے کہ وہ تمہاری بات قبول کر لیں اگر تم

صٰدِقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ ۖ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ

سچے | کیا اُن کے (ایسے) پاؤں ہیں | (کہ) وہ چلتے ہیں | اُن سے | یا اُن کے (ایسے) ہاتھ ہیں

سچے ہو۔ کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے وہ چلتے ہیں یا ان کے ہاتھ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۸۹) پھر جب اللہ نے بالکل تندرست بچہ دیا تو وہ دونوں اس کے بارے میں دیگر مخلوقات کو اللہ کا شریک اور سبب ٹھہرانے لگے۔ پس اللہ برتر ہے اس سے کہ اس کے شریک ٹھہرائے جائیں۔

(۱۹۰) کیا وہ مشرکین ایسوں کو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں جو کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود اللہ کی مخلوق ہیں۔

(۱۹۱) اور وہ جھوٹے معبود اپنی ہی مدد نہیں کر سکتے تو ان مشرکین کی کیا مدد کریں گے۔

(۱۹۲) اور چونکہ وہ بے جان ہیں اس لئے اگر تم انہیں سیدھے راستہ کی طرف بلاؤ تو وہ تمہاری پیروی نہیں کر سکتے تم انہیں پکارو یا نہ پکارو۔ ایک ہی بات ہے وہ تمہیں نہ نفع دے سکتے ہیں نہ نقصان۔

(۱۹۳) اللہ کے سوا جن جھوٹے معبودوں کی تم عبادت کرتے ہو وہ بھی تمہاری طرح اللہ کے بندے اور اس کی مخلوق ہیں۔ پس اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو کہ وہ تمہاری امداد کر سکتے ہیں تو انہیں بلالو کہ وہ تمہاری امداد کریں۔

(۱۹۴) ان بتوں کے نہ تو پاؤں ہی ایسے ہیں جن سے چل سکیں اور نہ ہاتھ ہی ایسے ہیں کہ جن سے کوئی چیز پکڑ سکیں اور نہ آنکھیں ہی ایسی ہیں جن سے کچھ دیکھ سکیں اور نہ کان ہی ایسے ہیں کہ جن سے کچھ سن سکیں وہ بھلا مدد کیا کریں گے ان سے کہہ دیجئے کہ تم اپنے معبودوں کو مدد کے لئے بلالو اور مجھ پر اپنا داؤ چلاؤ اور مجھے ذرا بھی مہلت نہ دو۔

افعال: دَعَوَا: ان دونوں نے پکارا' دعا کی' دُعَاءٌ سے ماضی کا صیغہ (تثنیہ مذکر غائب)۔ اَثْقَلَتْ: وہ بوجھل ہوئی یعنی حمل میں' اِثْقَالٌ سے معنی گرانبار اور بوجھل ہونے کے ہیں' ماضی کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ جَعَلَا: ان دونوں نے ٹھہرایا' مقرر کیا' جَعْلٌ سے ماضی کا صیغہ (تثنیہ مذکر غائب)۔ تَغَشّٰی: اوپر سے ڈھانک دیا' ماضی کا صیغہ یہاں مراد مرد کا عورت سے ملنا ہے۔

حرف: اَمْ: یا' خواہ' کیا' حرف عطف ہے۔

يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ
(کہ) وہ پکڑتے ہیں | اُن سے | یا اُن کی (ایسی) | آنکھیں ہیں | (کہ) دیکھتے ہیں | اُن سے
جن سے وہ پکڑتے ہیں یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہیں

اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ
یا اُن کے | (ایسے) کان ہیں | کہ سنتے ہیں | اُن سے | کہہ دیجئے | بلالو | اپنے معبودوں کو
یا اُن کے کان ہیں جن سے وہ سنتے ہیں (اے پیغمبرا) کہہ دیجئے تم اپنے (ٹھہرائے ہوئے) شریکوں کو بلا لو

ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۱۹۵﴾ اِنَّ وَلِيِّۦَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ
پھر تدبیر کرو میرے خلاف | اور مجھے مہلت نہ دو | بیشک میرا کارساز تو اللہ ہے | جس نے | نازل کی یہ کتاب (قرآن)
پھر جو تدبیر چاہو اختیار کرلو اور مجھے کوئی مہلت بھی نہ دو۔ بلاشبہ میرا کارساز تو وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے (یہ) کتاب نازل کی

وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹۶﴾ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ
اور وہی ہے | کارساز (دوست) | نیک بندوں کا | اور جن کو | تم پکارتے ہو | سوا اُس کے
اور وہی تمام نیک لوگوں کی کارسازی کرتا ہے اور جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو

لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۷﴾ وَ
(وہ) نہ (تو) طاقت رکھتے ہیں | تمہاری مدد کی | اور نہ وہ اپنی ہی | مدد کر سکتے ہیں | اور
وہ نہ تو تمہیں مدد پہنچانے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ خود اپنی ہی مدد کر سکتے ہیں اور

اِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا ؕ وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ
اگر تم بلاؤ انہیں | سیدھے راستہ کی طرف | تو وہ نہیں سنتے | اور تو خیال کرتا ہے | (کہ) وہ دیکھ رہے ہیں
اگر آپ اُن کو ہدایت کی طرف بلائیں تو وہ سنتے (ہی) نہیں اور آپ دیکھتے ہیں کہ گویا وہ آپ کو دیکھ رہے ہیں

اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۹۸﴾ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ
تیری طرف | حالانکہ وہ کچھ نہیں دیکھتے | درگزر کیجئے | اور حکم دیجئے | نیک کام کا
ہیں حالانکہ فی الحقیقت وہ دیکھ سکتے ہی نہیں۔ پس آپ درگزر کریں اور نیکی کا حکم دیتے رہیں

وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۱۹۹﴾ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ
اور | منہ موڑیئے | جاہلوں سے | اور اگر | اُکسائے آپ کو | شیطان کی
اور جاہلوں کی پرواہ نہ کریں اور اگر شیطان کی طرف سے آپ کے دل میں

نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۰۰﴾
اُکساہٹ | تو پناہ مانگئے | اللہ کی | بیشک | وہ سننے والا | جاننے والا ہے
کوئی وسوسہ پیدا ہو تو اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کیا کریں۔ بیشک وہ سننے والا اور جاننے والا ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ
بیشک | وہ لوگ | جو ڈرتے رہتے ہیں (اللہ سے) | جب چھو جائے انہیں | کوئی وسوسہ | شیطان (کی جانب) سے
یقیناً وہ لوگ جو پرہیزگار ہیں جب شیطان کی طرف سے انہیں کوئی وسوسہ پیدا ہوتا ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(١٩٥) میرا حمایتی اور مددگار تو اللہ ہی ہے جس نے قرآن نازل کیا اور وہی نیک لوگوں کا کارساز ہے۔
(١٩٦) اور تم اللہ کو چھوڑ کر جن بتوں کی پوجا کرتے ہو وہ خود اپنی مدد نہیں کر سکتے تو تمہاری کیا خاک مدد کریں گے۔
(١٩٧) اور وہ بالکل بے حس و حرکت ہیں۔ اگر تم انہیں سیدھے راستے کی طرف بلاؤ تو وہ کچھ نہیں سنتے اور انہیں دیکھ کر تمہیں خیال ہوتا ہے کہ وہ تمہاری طرف دیکھ رہے ہیں حالانکہ وہ کچھ نہیں دیکھتے۔
(١٩٨) آپ ان مشرکین کی بری بھلی باتوں پر عفو اور درگذر اختیار کیجئے اور ہمیشہ نصیحت کرتے رہئے اور جاہلوں سے الگ رہئے۔
(١٩٩) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذریعے سے امت کو خطاب ہے کہ اگر شیطانی اکساہٹ سے تمہارے دل میں بے جا غصہ پیدا بھی جائے تو فوراً اللہ کی پناہ مانگو وہ بڑا سننے والا جاننے والا ہے۔
(٢٠٠) بیشک جو لوگ اللہ سے ڈرنے والے ہیں جب ان کے دل میں کوئی شیطانی وسوسہ آتا ہے تو فوراً خبردار ہو کر اللہ کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں اور اس طرح ان پر معاملے کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔

افعال: یَمْشُوْنَ: وہ چلتے ہیں، مَشْیٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ تُنْظِرُوْنَ: تم مجھے ڈھیل دو، مہلت دو، اِنْظَارٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)، ن وقایہ ی ضمیر (واحد متکلم) محذوف۔ یَنْزَغَنَّكَ: چھیڑے تجھے، مضارع با نون تاکید کا صیغہ ہے، نَزْغٌ مصدر ہے، معنی کسی نوکدار چیز سے چھیڑنا، کچوکا لگانا یہاں مراد شیطانی وسوسہ کے ہیں۔ اِسْتَعِذْ: تو پناہ مانگ، اِسْتِعَاذَةٌ سے امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔
اسماء: اَرْجُلٌ: پاؤں، پیر، رِجْلٌ کی جمع۔ اَعْیُنٌ: آنکھیں، عَیْنٌ کی جمع۔

تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ۲۰۱ وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ

وہ یاد کرتے ہیں | پھر اُسی وقت وہ | (سب کچھ) دیکھنے لگتے ہیں | اور اُن کے بھائی (شیاطین) | انہیں کھینچتے ہیں

تو وہ خبردار ہو جاتے ہیں اور وہ فوراً بصیرت سے کام لینے لگتے ہیں اور ان لوگوں کے بھائی (شیاطین) ان کو گمراہی میں کھینچے

فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ۲۰۲ وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ

گمراہی میں | پھر وہ کمی نہیں کرتے | اور جب نہ لائیں آپ اُن کے پاس | کوئی آیت (معجزہ)

لئے جاتے ہیں پھر وہ کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے۔ اور جب آپ ان کے پاس کوئی نشانی نہیں لاتے

قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى

تو کہتے ہیں | کیوں نہ آپ نے بنالیا اُسے | آپ کہہ دیجئے | میں تو پیروی کرتا ہوں | اُسی کی جو وحی کی جاتی ہے

تو کہتے ہیں (اے پیغمبر!) آپ یہ معجزہ کیوں نہیں لائے۔ آپ کہہ دیجئے کہ میں تو اسی بات کی پیروی کرتا ہوں

اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى

میری طرف | میرے رب کی طرف سے | یہ دلائل ہیں | تمہارے رب کی طرف سے | اور ہدایت

جو مجھ پر میرے رب کی طرف سے وحی ہوتی ہے یہ تمہارے رب کی طرف سے بصیرت کی باتیں ہیں

وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۲۰۳ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ

اور | رحمت | اُن لوگوں کے لئے | جو ایمان رکھتے ہیں | اور جب پڑھا جائے | قرآن

اور جو ایمان رکھتے ہیں ان کے لئے ہدایت اور رحمت ہے اور جب قرآن پڑھا جائے

فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۲۰۴ وَاذْكُرْ

تو کان لگا کر سنو | اُس کو | اور چپ رہو | تاکہ تم پر رحم کیا جائے | اور یاد کرتے رہئے

تو تم اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ اور آپ اپنے

رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ

اپنے رب کو | اپنے دل میں | عاجزی سے | اور ڈرتے ہوئے | اور بغیر

دل میں عاجزی اور خوف کے ساتھ اور چپکے چپکے بغیر آواز بلند

الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ

بلند | آواز کے | صبح | اور شام (کے وقت) | اور نہ ہو

کئے ہوئے اپنے رب کو صبح و شام یاد کرتے رہیے اور غفلت شعار

مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ۲۰۵ اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ

غافلوں میں سے | بیشک جو (فرشتے) | آپ کے رب کے پاس ہیں | وہ تکبر نہیں کرتے

لوگوں میں سے نہ ہوں۔ بیشک وہ لوگ جو آپ کے رب کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت

عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ۲۰۶ السجدۃ

اس کی بندگی سے | اور اس کی تسبیح کرتے ہیں | اور اسی کو | سجدہ کرتے ہیں

کرنے سے تکبر نہیں کرتے اور اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں

آسان تفسیر

آیت نمبر

(٢٠١) اوران مشرکین کے بھائی شیاطین' انہیں گمراہی کی طرف گھسیٹے لئے جارہے ہیں اوران کے گمراہ کرنے میں وہ بالکل کمی نہیں کرتے۔

(٢٠٢) اور جب آپؐ اہل مکہ کے پاس کوئی فرمائشی معجزہ نہ لائیں تو وہ کہتے ہیں کہ تو اپنے پاس سے یہ معجزہ کیوں نہ بنالایا' ان سے کہہ دیجئے میں تو اسی حکم پر چلتا ہوں جو اللہ کی طرف سے مجھ پر وحی کیا گیا ہے میں اپنی طرف سے کوئی چیز بنالینے کا اختیار نہیں رکھتا اور یہ قرآن تو اللہ کی طرف سے ایمان والوں کے لئے دل کی کوروشن کرنے والا اور ہدایت اور رحمت ہے۔

(٢٠٣) اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے کان لگا کر چپ چاپ سنو تا کہ تم پر اللہ کی رحمت ہو۔

(٢٠٤) آپؐ کے ذریعے سے امت کے ہر شخص کو خطاب ہے کہ ذکر الٰہی میں صبح وشام ایسے ادب سے مشغول رہا کرو کہ دل میں خضوع وخشوع ہو اور آواز بالکل دھیمی۔ اور اس کو ہمیشہ یادرکھا کرو۔

(٢٠٥) کیونکہ جو اللہ کی درگاہ کے مقرب فرشتے ہیں وہ اس کی عبادت سے انکار اور شرم نہیں کرتے بلکہ ہمیشہ اس کی تسبیح کرتے اور اس کے حضور میں سجدے میں پڑے رہتے ہیں۔

افعال: يَمُدُّوْنَهُمْ: مَدٌّ سے' وہ ان کو بڑھاتے ہیں' کھینچتے ہیں' مضارع کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ تَذَكَّرُوْا: وہ چونک گئے' انہوں نے یاد کیا' تَذَكُّرٌ سے' ماضی (جمع مذکر غائب)۔ اِجْتَبَيْتَهَا: تو نے اس کو چھانٹ لیا' اِجْتَبَيْتَ' اِجْتِبَاءٌ سے' ماضی (واحد مذکر حاضر)۔ لَا يُقْصِرُوْنَ: اِقْصَارٌ مصدر' وہ باز نہیں رہتے' وہ کمی نہیں کرتے' مضارع منفی (جمع مذکر غائب)۔ اِسْتَمِعُوْا: تم کان لگا کر سنو' اِسْتِمَاعٌ سے امر کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ اَنْصِتُوْا: تم کان لگائے رہو' چپ رہو' اِنْصَاتٌ سے امر کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: اٰصَالِ: شام' شام کا وقت' اَصِيْلٌ کی جمع۔

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّعَشْرُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ انفال مدنی ہے اور اس میں (شروع) اللہ کے نام سے (جو) بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے) ۷۵ آیتیں اور ۱۰ رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ

وہ پوچھتے ہیں آپ سے | مالِ غنیمت کے متعلق | کہہ دیجئے | غنیمت کا مال | اللہ کے لئے | اور رسول کے لئے

(اے پیغمبر!) لوگ آپ سے مالِ غنیمت کے متعلق سوال کرتے ہیں کہہ دیجئے کہ مالِ غنیمت تو اللہ کا ہے اور اس کے رسول کا

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۪ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ

پس ڈرو | اللہ سے | اور صلح سے رہا کرو | آپس میں | اور | حکم مانو | اللہ

پس تم اللہ سے ڈرو اور ایک دوسرے کے ساتھ صلح صفائی سے رہو اور اللہ تعالیٰ

وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۱ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ

اور اُس کے رسول کا | اگر تم ہو | مومن | بیشک | مومن (تو) | وہی ہیں

اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر تم مؤمن ہو۔ درحقیقت مومن وہی ہیں

اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ

کہ جب | ذکر کیا جائے اللہ کا | تو ڈر جائیں | اُن کے دل | اور جب پڑھی جائیں | اُن پر

کہ (جب ان کے سامنے) اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان کے سامنے اس کے

اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝۲

اُس کی آیتیں | تو وہ اور زیادہ کریں | ان کے ایمان کو | اور | اپنے رب پر | وہ بھروسہ رکھتے ہیں

احکام پڑھ کر سنائے جاتے ہیں تو یہ احکام ان کے ایمان کو اور بڑھا دیتے ہیں اور وہ لوگ اپنے رب پر کامل بھروسہ رکھتے ہیں

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۳

وہ لوگ جو | قائم کرتے ہیں | نماز کو | اور | اُس میں سے جو | ہم نے رزق دیا انہیں | خرچ کرتے ہیں

وہ لوگ جو نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دے رکھا ہے اس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ

یہی لوگ ہیں | مؤمن | سچے | اُن کے لئے ہیں | درجے | ان کے رب کے ہاں

یہی لوگ سچے مؤمن ہیں انہی کے لئے ان کے ربّ کے ہاں بلند مرتبے ہیں

وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝۴ كَمَاۤ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ

اور (اس کی) بخشش | اور روزی | عزت والی | جیسا کہ | نکالا آپ کو | آپ کے پروردگار نے

بخشش ہے اور عزت کی روزی ہے (اے پیغمبر! غور کرو) کس طور پر آپ کے رب نے آپ کو حق و صداقت

مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۪ وَ اِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

آپ کے گھر سے | حق کے ساتھ | اور | بلاشبہ | ایک جماعت | اہل ایمان کی

کے ساتھ گھر سے (جہاد کے لئے) نکالا حالانکہ مومنوں کا ایک گروہ اسے

سورۂ انفال

انفال مال غنیمت کو کہتے ہیں جو جنگ میں دشمن سے حاصل ہو چونکہ اس سورت میں جنگ بدر اور اس سے حاصل شدہ مال غنیمت کی تقسیم وغیرہ کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم کی گئی اور جنگ بدر کا مختصر حال یہ ہے کہ مکہ سے حضورؐ اور صحابہؓ کی ہجرت کے بعد کفار سے جہاد کا حکم ہو جانے کی وجہ سے مشرکین مکہ کی اقتصادی حالت کمزور کرنے اور مسلمانوں کی مالی حالت مضبوط کرنے کے لئے **ابواء** اور **بواط** وغیرہ کئی مقامات پر چھوٹے چھوٹے غزوات اور سرایا (وہ جنگ جس میں حضورؐ خود موجود نہ ہوتے' صرف صحابہؓ ہوتے اسے سریہ کہتے ہیں) لڑے۔ جب ۲ھ میں ابوسفیان کی قیادت میں کفار قریش کے تجارتی قافلہ کی شام سے مکہ کو واپسی کی خبر ملی تو حضورؐ نے صحابہؓ کے مشورے سے اس قافلہ کے تعاقب کا فیصلہ فرمایا تا کہ یہ مال و دولت مسلمانوں کے خلاف استعمال نہ ہو سکے۔ مگر ابوسفیان نے پہلے ہی سے اس خطرہ کو محسوس کر کے مکہ میں آدمی بھیج کر ان سے امداد طلب کی اور وہاں سے ابوجہل کی رہنمائی میں ایک ہزار مسلح جوانوں کی فوج اپنے قافلہ کی حفاظت کے لئے مدینہ کی طرف روانہ ہوئی اور مدینہ کے قریب بدر کے مقام پر پہنچ کر ڈیرہ ڈال دیا۔ ادھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام صفراء پر پہنچ کر اس امر کی اطلاع ہوئی تو آپ نے ابوسفیان کے قافلے کا خیال چھوڑ کر ابوجہل کے مقابلہ میں لشکر ڈال دیا اور بدر کے مقام پر سخت مقابلہ ہوا' مسلمان کامیاب رہے اور کفار کو سخت شکست ہوئی ان کے ستر رئیس قتل اور ستر گرفتار ہوئے۔

(۱) جنگ بدر میں مال غنیمت کی تقسیم کے متعلق صحابہ میں اختلاف ہوا تو یہ آیات نازل ہوئیں کہ صحابہ آپؐ سے غنیمت بدر کا حکم دریافت کرتے ہیں ان سے کہہ دیجئے کہ مال غنیمت تم میں سے کسی کا بھی حق نہیں وہ تو اللہ اور اس کے رسول کا حق ہے جسے جتنا دے وہ اسے خدا و رسول کا انعام سمجھ کر لے لے اور مسلمانوں کو لازم ہے کہ اللہ سے ڈرتے رہیں اور ذرا ذرا سی باتوں میں آپس میں جھگڑا نہ کریں بلکہ امن و امان سے رہا کریں اور اللہ و رسول کا حکم مانیں۔

(۲) سچے ایماندار وہی ہیں کہ اللہ کا نام درمیان میں آ جائے تو ان کے دل اللہ کے خوف سے لرز جائیں اور جب ان کو اللہ کی آیتیں پڑھی جائیں تو ان کا ایمان اور مضبوط ہو اور ہر معاملہ میں وہ اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

(۳) اور جو لوگ نماز باقاعدہ پڑھتے اور اللہ کے دیئے ہوئے رزق حلال میں سے اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں (صدقہ و زکوٰۃ دیتے ہیں)

(۴) بس ایسے ہی لوگ سچے مومن ہیں کہ ان کے لئے اللہ کے ہاں بلند درجے اور اس کی بخشش اور عزت و اکرام کی روزی مقرر ہے۔

افعال: اَصْلِحُوْا: تم صلح کرو' صلح کرا دو' ملاپ کرا دو' اِصْلَاحٌ سے امر کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ تُلِيَتْ: وہ پڑھی گئی' اس کی تلاوت کی گئی' تِلَاوَۃٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ (واحد مؤنث غائب)۔

اسماء: اَلْاَنْفَالِ: مال غنیمت' نَفَلٌ کی جمع جس کے معنی زیادتی کے ہیں' لوٹی ہوئی چیز۔

لَكٰرِهُوْنَ ۝٥ يُجَادِلُوْنَكَ فِى الْحَقِّ بَعْدَمَا تَبَيَّنَ
(اس بات کو) پسند نہیں کرتے تھے | وہ آپ سے جھگڑتے تھے | حق میں | بعد اس کے کہ | وہ ظاہر ہو چکا تھا
ناپسند کر رہا ہے۔ یہ لوگ آپ کے ساتھ حق بات میں اس کے ظاہر ہو جانے کے بعد بھی جھگڑ رہے تھے

كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝٦ وَاِذْ يَعِدُكُمُ
گویا کہ وہ ہانکے جا رہے ہیں | موت کی طرف | اور وہ | دیکھ رہے ہیں | اور جب | وعدہ کر رہا تھا تم سے
گویا کہ وہ موت کی طرف دھکیلے جا رہے ہیں اور وہ اسے دیکھ رہے ہیں اور جب (غزوہ بدر میں) اللہ تعالیٰ نے

اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ
اللہ | دو میں سے | ایک جماعت کا | کہ وہ ہاتھ آئے گی تمہارے | اور تم چاہتے تھے
دو گروہوں میں سے ایک گروہ کا تم سے وعدہ کیا تھا کہ وہ تمہارے قابو میں آئے گا اور تم لوگ اس بات

اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ
کہ جو (جماعت) غیر مسلح ہے | وہ ہو | تمہارے لئے | اور چاہتا تھا | اللہ
کو پسند کرتے تھے کہ غیر مسلح گروہ تمہارے مقابلے پر آئے اور اللہ تعالیٰ کو یہ منظور تھا

اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۝٧
کہ ثابت کرے | حق کو | اپنے حکم سے | اور کاٹ دے | جڑ | کافروں کی
کہ اپنے احکام سے حق کو (عملاً) ثابت کر دکھائے اور منکروں کی جڑ کاٹ دے۔

لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝٨
کہ ثابت کر دے | سچ کو | اور مٹا دے | جھوٹ کو | اگرچہ | ناپسند کریں | (اس کو) مجرم لوگ
تاکہ حق کا حق ہونا اور باطل کا باطل ہونا ثابت ہو جائے خواہ اس امر کو مجرم لوگ پسند نہ کریں۔

اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّىْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ
جب تم فریاد کر رہے تھے | اپنے رب سے | تو اس نے (دعا) قبول کر لی | تمہاری | کہ میں امداد کروں گا تمہاری | ایک ہزار
جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمہاری اس بات کو قبول کر لیا کہ میں ایک ہزار لگاتار آنے والے

مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ۝٩ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى
فرشتوں سے | لگاتار آنے والے | اور نہیں بنایا اس (مدد) کو | اللہ نے | مگر صرف | خوشخبری
فرشتوں کے ساتھ تمہاری مدد کروں گا۔ اور یہ مدد جو اللہ تعالیٰ نے کی تو محض تمہیں بشارت دینے کے لئے اور

وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
اور تاکہ اطمینان پائیں | اس سے | تمہارے دل | اور | نہیں ہے مدد | مگر صرف | اللہ کے ہاں سے
اس لئے بھی کہ تمہارے دل اس کے ساتھ مطمئن ہو جائیں اور حقیقت میں تو نصرت و کامرانی صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے

اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝١٠ اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ
بیشک | اللہ | بڑا زبردست | حکمت والا ہے | جب | وہ طاری کر رہا تھا تم پر | اونگھ
بیشک اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے جب اللہ تعالیٰ نے تم پر تمہارے سکون و آرام کے لئے اپنی طرف سے اونگھ

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۵) یہ مالِ غنیمت کی تقسیم باوجود بعض کے ناپسند کرنے کے ایسی حق ہے جیسا کہ آپؐ کا خدا کے حکم سے مدینہ سے بدر کی طرف قریش کے مقابلہ کے لئے نکلنا بالکل حق تھا باوجودیکہ بعض لوگ اس کو پسند نہ کرتے تھے اور اس کی بجائے وہ قافلۂ ابوسفیان کا مقابلہ کرنا چاہتے تھے۔

(۶) اور اس کے باوجود کہ قریش سے بدر کے مقام پر جہاد کا حق ہونا خدا کے حکم سے آپؐ کے بیان سے ظاہر ہو چکا تھا پھر بھی کچھ لوگ آپؐ سے اس کے متعلق جھگڑ رہے تھے اور کفار کا مقابلہ کرنا ان کو ایسا مشکل نظر آ رہا تھا کہ گویا موت ان کے سامنے کھڑی تھی اور وہ زبردستی اس کی طرف دھکیلے جا رہے تھے۔ اس لئے کہ جنگ ہے ہی خوفناک چیز۔

(۷) اور یاد کرو جبکہ اللہ تعالیٰ تم سے دو جماعتوں (تجارتی قافلہ ابوسفیان اور جنگی لشکر ابوجہل) میں سے ایک جماعت تمہارے ہاتھ آ جانے کا وعدہ کر رہا تھا اور تم کمزور جماعت (قافلۂ ابوسفیان) پر حملہ کرنا چاہتے تھے اور اللہ کو منظور تھا دینِ حق کو مضبوط کرنا اور کفر کو ختم کرنا (ف) بعض صحابہ کی رائے تھی کہ ابوجہل کے لشکر کو چھوڑ کر ابوسفیان کے قافلہ پر حملہ کیا جائے کیونکہ وہ تعداد میں کم تجارتی قافلہ تھا۔

(۸) تاکہ حق و باطل کا معرکہ برپا کر کے دینِ حق کو غالب کر کے دینِ باطل کو ختم کرے۔ اگرچہ مشرک لوگوں کو یہ اچھا نہ لگے۔

(۹) اور یاد کرو جبکہ تم بالکل لڑائی کے وقت اللہ سے اعانت اور امداد کے لئے فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمہاری فریاد قبول فرمائی کہ تم تسلی رکھو۔ ایک ہزار فرشتے تمہاری امداد کو بھیجے جائیں گے جو لگاتار آسمان سے اتریں گے۔

(۱۰) اور یہ فرشتوں کی امداد محض تمہاری خوشخبری اور اطمینان کے لئے تھی ورنہ فتح کوئی فرشتوں پر ہی موقوف نہیں وہ تو اللہ کی طرف سے ملتی ہے بلاشک اللہ بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

افعال: اَخْرَجَكَ: اس نے تجھ کو نکالا' اَخْرَجَ ماضی (واحد مذکر غائب) کا صیغہ' كَ ضمیر (واحد مذکر حاضر)۔ تَوَدُّوْنَ: تم چاہتے ہو' دوست رکھتے ہو' آرزو کرتے ہو' وُدٌّ (سمع) سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ يَقْطَعَ: قَطْعٌ سے' تاکہ کاٹ دے' ہلاک کر دے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ يُبْطِلَ: اِبْطَالٌ مصدر' وہ بے حقیقت قرار دے' مٹا دے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ تَسْتَغِيْثُوْنَ: تم فریاد کرتے ہو' فریاد چاہتے ہو' اِسْتِغَاثَةٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: مُرْدِفِيْنَ: پیچھے آنے والے' ایک کے بعد ایک آنے والے' پیچھے سے (مزید فرشتوں) کو لانے والے' اسم فاعل' اِرْدَافٌ مصدر' رَدْفٌ مادہ۔

أَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً

امن دینے کو | اپنی طرف سے | اور نازل کر رہا تھا | تم پر | آسمان سے | پانی

طاری کر دی اور آسمان سے تم پر بارش نازل کی تاکہ اس کے ساتھ

لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ

تاکہ پاک کر دے تم کو | اس سے | اور | دور کر دے | تم سے | ناپاکی | شیطان کی

تمہیں پاک کر دے اور تم سے شیطانی نجاست دور کر دے

وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ﴿۱۱﴾ اِذْ يُوْحِيْ

اور تاکہ مضبوط کر دے | تمہارے دلوں کو | اور جما دے | اس سے | قدموں کو | جب حکم دے رہا تھا

اور اس لئے بھی کہ تمہارے دلوں کو مضبوط کر دے اور اس کے ساتھ تمہارے پاؤں جما دے۔ جب آپ کے رب

رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

آپ کا پروردگار | فرشتوں کو | کہ میں | تمہارے ساتھ ہوں | پس تم ثابت رکھو | مسلمانوں کو

نے فرشتوں کو حکم دیا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں پس تم ان لوگوں کو جن کے دلوں میں ایمان ہے، ثابت قدم رکھو۔

سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ

میں ڈال دوں گا | دلوں میں | ان کے (جو) | کافر ہیں | رعب | پس تم مارو | اوپر

ان لوگوں کے دلوں میں جو کافر ہیں، عنقریب میں رعب ڈال دوں گا سو تم ان کی گردنیں

الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ﴿۱۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

گردنوں کے | اور ضرب لگاؤ | اُن کی | (انگلیوں کے) پوروں پر | یہ اس لئے کہ | انہوں نے

مارو اور ان کے (ہاتھوں کا) پور پور کاٹ کر رکھ دو۔ یہ انہیں اس امر کی سزا ہے کہ انہوں نے

شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

مخالفت کی | اللہ | اور اس کے رسول کی | اور جو | مخالفت کرے | اللہ | اور اس کے رسول کی

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے

فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۳﴾ ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ

تو بے شک | اللہ | سخت عذاب دینے والا ہے | یہ (عذاب ہے) | تو اب چکھو | اور (جان لو) کہ کفار کے لئے

(سو ایسے لوگوں کو) اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے۔ یہ تمہاری سزا ہے اسے چکھو اور (یاد رکھو) کہ منکروں کے لئے

عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۴﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

عذاب دوزخ ہے | اے ایمان والو! | جب تم مقابل ہو جاؤ | کفار کے

آتش دوزخ کا عذاب ہے۔ اے ایمان والو! جب ان لوگوں سے تمہارا مقابلہ ہو جائے جنہوں نے راہ کفر اختیار کی ہے

زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ﴿۱۵﴾ وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ

جنگ میں | تو نہ پھیرو ان کی جانب | پشتیں | اور جو کوئی | پھیرے ان کی جانب | اُس دن | اپنی پیٹھ

تو جنگ میں ان کو پیٹھ نہ دکھاؤ اور جو اس دن اُن کی جانب پیٹھ پھیرے گا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۱) اور یاد کرو جبکہ بدر کے مقام پر تمہاری تھکن، بے قراری اور بے چینی کو دور کرنے کے لئے اللہ نے تم پر اونگھ غالب کر دی تھی اور تمہاری پیاس بجھانے اور جسمانی ناپاکی کو دور کرنے اور شیطانی وسوسہ دل سے ہٹانے کے لئے کہ تم پر آسمان سے بارش برسادی جس سے میدان کی ریت جم گئی اور پھسلن ختم ہوگئی اور وضو اور غسل کے لئے کافی پانی مل گیا، اور گرد و غبار سے نجات ملی، تمہارے دل مضبوط ہو گئے اور تم ثابت قدم رہے۔

(۱۲) یاد کرو جب کہ اللہ فرشتوں کو حکم دے رہا تھا کہ مسلمانوں کے دل جنگ میں مضبوط رکھو، میں خود تمہارا مددگار رہوں میں کفار کے دلوں میں رعب ڈال دوں گا۔ سو تم کفار کی گردنوں پر ضرب لگاؤ اور ان کے بدن کے ہر جوڑ کو مارو۔

(۱۳) اور یہ سزا انہیں اس لئے دی گئی تھی کہ انہوں نے اللہ و رسول کی مخالفت کی تھی اور جو شخص اللہ و رسول کی مخالفت کرے اللہ اسے سخت عذاب دینے والا ہے۔

(۱۴) اے کفار! یہ جنگ میں قتل و غارت کا عذاب تو دنیا میں چکھو اور یقین جانو کہ تم جیسے منکروں کے لئے آخرت میں دوزخ کا عذاب تیار ہے۔

(۱۵) مسلمانو! جب تم میدان جنگ میں کفار کے مقابل ہو جاؤ تو انہیں پیٹھ دکھا کر نہ بھاگو۔

افعال: يُغَشِّيكُمُ: تَغْشِيَةٌ مصدر، وہ تم پر چھار ہا تھا، ڈھانک رہا تھا، مضارع کا صیغہ (واحد مذکر غائب) كُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔
يَرْبِطَ: رَبْطٌ سے، وہ مضبوط کردے، مضارع کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ فَثَبِّتُوا: تم ثابت رکھو، استوار کرو، تم قائم رکھو، تَثْبِيتٌ سے امر کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: اَعْنَاقِ: گردنیں، سر، عُنُقٌ کی جمع۔

إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَىٰ فِئَةٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ

سوائے اس کے | جو گھات لگاتا ہو | جنگ کے لئے | جا ملتا ہو | کسی دستہ فوج سے | تو وہ آ گیا | غصہ میں

اس بات کے کہ وہ لڑائی کی خاطر پہلو بدل رہا ہو یا اپنے ہی کسی دوسرے گروہ سے جا ملنا چاہئے تو بیشک اللہ تعالیٰ کا غضب اس

مِّنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿١٦﴾ فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ

اللہ کے | اور اس کا ٹھکانا ہے | دوزخ | اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے | پس تم نے قتل نہیں کیا انہیں

(بھاگنے والے نے) اپنے سر پر لے لیا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے۔ مسلمانو! تم لوگوں نے ان کو قتل نہیں کیا

وَلَٰكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ ۚ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ

بلکہ اللہ (ہی) نے | قتل کیا انہیں | اور نہیں پھینکی تھی آپ نے | (مٹھی خاک کی) جب پھینکی تھی | لیکن اللہ (ہی) نے

بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں قتل کیا اور جب آپؐ نے کنکریاں پھینکی تھیں تو وہ آپ نے نہیں پھینکی تھیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکی

رَمَىٰ ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلَاءً حَسَنًا ۚ إِنَّ اللَّهَ

پھینکی تھی | اور تاکہ آزمائے | مومنوں کو | اپنی طرف سے | آزمانا | اچھا | بیشک اللہ

تھیں تاکہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو انعامات دے کر اچھی طرح آزما لے (یاد رکھو) کہ بے شک اللہ تعالیٰ

سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٧﴾ ذَٰلِكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ مُوهِنُ كَيْدِ الْكَافِرِينَ ﴿١٨﴾

سننے والا | جاننے والا ہے | یہ تھا (مدعا) | اور یہ کہ | اللہ | کمزور کرنے والا تھا | تدبیر | کفار کی

سننے والا اور ہر بات کو جاننے والا ہے یہ تمہاری فتح اس لئے ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کو کافروں کے داؤ فریب کو کمزور رکھنا منظور تھا

إِن تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ ۖ وَإِن تَنتَهُوا فَهُوَ

اگر تم چاہتے ہو فتح | تو آ چکی ہے تمہارے پاس | فتح (بھی) | اور اگر تم باز آ جاؤ | تو وہ بہتر ہے

(اے اہل مکہ!) اگر تم فتح طلب کرتے تھے تو فتح آ چکی اور اگر تم باز آ جاؤ تو وہ تمہارے لئے

خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَإِن تَعُودُوا نَعُدْ وَلَن تُغْنِيَ عَنكُمْ فِئَتُكُمْ

تمہارے لئے | اور اگر تم اعادہ کرو گے | تو ہم بھی اعادہ کریں گے | اور ہرگز کام نہ آئے گی | تمہیں | تمہاری جمعیت

بہتر ہے اور اگر تم نے پھر نافرمانی کی تو ہم پھر عذاب کو لوٹا دیں گے اور تمہاری جماعت کتنی ہی

شَيْئًا وَلَوْ كَثُرَتْ وَأَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٩﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

کچھ (بھی) | اگرچہ وہ کتنی ہی بڑی ہو | اور یہ کہ اللہ | ساتھ ہے | ایمان والوں کے | اے ایمان والو!

زیادہ کیوں نہ ہو تمہارے کچھ کام نہ آئے گی اور اللہ تعالیٰ مومنوں کے ساتھ ہے۔ اے ایمان والو!

أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنتُمْ تَسْمَعُونَ ﴿٢٠﴾ وَلَا

حکم مانو | اللہ کا | اور | اُس کے رسول کا | اور نافرمانی نہ کرو | اس سے | اور تم | سُن رہے ہو | اور نہ

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور جب کہ تم سُن رہے ہو اس کی نافرمانی نہ کرو۔ اور ان

تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ﴿٢١﴾ إِنَّ

بنو | اُن لوگوں کی طرح | جنہوں نے کہا تھا ہم نے سن لیا | اور وہ | سنتے نہ تھے | بیشک درحقیقت

کی طرح نہ ہو جانا جو کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا مگر وہ (دل سے) کچھ نہیں سنتے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۶) کیونکہ جو شخص عین لڑائی کے وقت میں پیٹھ دکھا کر بھاگے (سوائے اس صورت کے کہ پیچھے ہٹ کر دوبارہ حملہ کرنے کے لئے نظر بچا کر چلا جائے یا کسی دوسرے دستہ فوج میں شامل ہونے کے لئے مڑے اس کے علاوہ جو بھاگے) تو سمجھو وہ اللہ کے غضب میں آ گیا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے لوٹ کر جانے کی

(ف) جہاد میں پیٹھ دکھا کر بھاگنا **گناہِ کبیرہ** ہے ہاں کسی جنگی مصلحت سے پیچھے ہٹے تو جائز ہے۔

(۱۷) پس تم نے جو اس غزوۂ بدر میں کفار کو قتل کیا یہ تمہارا کمال نہ تھا بلکہ اللہ کی قدرت تھی اور جنگ میں جو حضورؐ نے مٹھی بھر کنکریاں دشمن کی طرف پھینکی تھیں جن سے لشکر کفار آنکھیں ملتا ہوا پیچھے ہٹا یہ بھی اللہ کی قدرت کا کرشمہ تھا اور (یہ غیبی فتح اس لئے ہوئی تھی کہ اللہ کو ایمان والوں پر اچھی طرح احسان کر کے اپنی قدرت کا نمونہ دکھانا منظور تھا اور بیشک اللہ تمہاری دعائیں سنتا اور احوال کو خوب جانتا ہے۔

(۱۸) غیبی امداد کرنے سے ایک تو یہی مقصود تھا کہ مسلمانوں پر خوب احسان کیا جائے اور دوسرے کفار کی چال کو کمزور کرنا بھی منظور تھا۔

(۱۹) اے مکہ والو! اگر تم یہی چاہتے تھے کہ جو حق پر ہو اس کی فتح ہو تاکہ حق واضح ہو جائے تو یہ لو وہ فتح اسلام بھی اب تمہارے سامنے آ گئی اگر تم اب بھی باز آ جاؤ اللہ و رسول کی مخالفت سے تو تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر تم پھر اسی طرح اسلام کی مخالفت کرو گے تو ہم بھی یوں ہی ان کی مدد کریں گے اور تمہاری گروہ بندی خواہ کتنی ہی بھاری ہو وہ تمہارے کچھ بھی کام نہ آئے گی اور اللہ ایمان لانے والوں کا مددگار ہے۔

(۲۰) مسلمانو! اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور کسی صورت سے بھی ان کے حکم سے انکار نہ کرو جبکہ تم ان کا حکم سن رہے ہو۔

(۲۱) اور تم ان یہود کی طرح نہ بنو جو منافقانہ طور پر بظاہر زبان سے کہتے ہیں ہم نے حکم سن لیا۔ لیکن وہ دل سے نہ سنتے تھے۔

افعال: يُوَلِّهِمْ: تَوْلِيَةٌ مصدر، جو ان کو پیٹھ دے گا، يُوَلِّ (اصل میں يُوَلِّيْ) مضارع کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ تَسْتَفْتِحُوْا: تم فتح چاہتے ہو، فیصلہ چاہتے ہو، اِسْتِفْتَاحٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ نَعُدْ: عَوْدٌ سے، ہم بھی دوبارہ کریں گے، لوٹیں گے، مضارع کا صیغہ (جمع متکلم)۔

اسماء: مُتَحَرِّفًا: تَحَرُّفٌ مصدر، مڑنے والا، پھرنے والا، دشمن کو فریب دینے کے لئے پیٹھ پھیرنے والا تاکہ پلٹ کر حملہ کرے۔
مُتَحَيِّزًا: تَحَيُّزٌ مصدر، مڑ کر سمٹ کر اپنی جماعت کی طرف آنے والا تاکہ ساتھیوں کی مدد سے دوبارہ حملہ کرے، اسم فاعل۔
كَيْدِ: حسن تدبیر، فریب۔ مُوْهِنُ: وَهْنٌ مادہ، کمزور کرنے والا، اسم فاعل، اِيْهَانٌ مصدر۔

شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ
بدترین حیوانات | اللہ کے نزدیک | (وہ) بہرے | گونگے (لوگ) ہیں | جو
اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین حیوان وہ بہرے اور گونگے لوگ ہیں۔ جو سوچتے

لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ
عقل نہیں رکھتے | اور اگر جانتا | اللہ | ان میں | کوئی بھلائی | تو انہیں سنا دیتا
سمجھتے نہیں اور اگر اللہ تعالیٰ جانتا کہ ان میں نیکی کرنے کی (کچھ بھی) صلاحیت ہے تو انہیں سننے کی طاقت دے دیتا

وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٢٣﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اور اگر انہیں سُنا بھی دیتا | تو وہ ضرور انکار کرتے۔ | اور منہ موڑ لیتے | اے وہ لوگو
اور اگر ان کو سننے کی طاقت دے دیتا' تو بھی وہ منہ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوتے' اے وہ لوگو! جو ایمان لے

اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ
جو ایمان لائے ہو | حکم مانو | اللہ کا | اور | اس کے رسول کا | جب وہ تمہیں بلائے
آئے ہو اللہ اور رسول کا حکم قبول کرو جب وہ تمہیں اس کام کی طرف بلائیں۔

لِمَا يُحْيِيْكُمْ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ
اُس (دین) کی طرف | (جو) تمہیں زندہ کرتا ہے | اور جان لو | کہ | اللہ | بیچ میں آ جاتا ہے | آدمی کے
جو تمہیں زندگی بخشے اور یقین کر لو کہ اللہ تعالیٰ انسان اور اس کے دل کے بیچ حائل ہے اور

وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَاتَّقُوْا فِتْنَةً
اور اس کے دل کے | اور یہ کہ | اُسی کی طرف | تم جمع کئے جاؤ گے | اور بچتے رہو | اس بلا سے
یہ بھی جان لو کہ تم سب کو اسی کے رُوبرو جمع کیا جائے گا۔ اور اس آزمائش سے ڈرتے

لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْۤا
جو نہ پڑے گی | انہی لوگوں پر | جنہوں نے ظلم کیا | تم میں سے | خاص کر | اور جان لو
رہو جو تم میں سے صرف ظالموں کے لئے ہی مخصوص نہ ہوگی اور جان

اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٢٥﴾ وَاذْكُرُوْۤا اِذْ اَنْتُمْ
کہ اللہ | سخت | عذاب دینے والا ہے | اور یاد کرو | جب | تم تھے
لو کہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے اور یاد کرو جب تم تھوڑے

قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِى الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ
تھوڑے سے | کمزور سمجھے جاتے تھے | زمین میں | تم ڈرتے تھے | (اس بات سے) کہ | اچک لیں تمہیں
تھے (اور) زمین میں کمزور خیال کئے جاتے تھے۔ تمہیں ڈر رہتا تھا کہ کہیں تمہیں لوگ

النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَ اَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ
لوگ | پھر اُس نے پناہ دی تمہیں | اور | تائید کی تمہاری | اپنی مدد سے | اور رزق دیا تمہیں
اُچک کر نہ لے جائیں تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنی پناہ میں لے لیا اور اپنی مدد سے تمہاری تائید کی اور تمہیں کھانے کے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۲) جوانسان حق کے سننے اور بولنے سے گویا بہرے اور گونگے ہیں اللہ کے نزدیک وہ بدترین مخلوقات ہیں۔

(۲۳) اور مشرکین ایسے ازلی بدبخت ہیں کہ اگر اللہ کے علم میں ان کے اندر کوئی بھلائی ہوتی تو انہیں حق بات کے سننے کی توفیق بخشتا اور اگر انہیں حق کے سننے کی توفیق بخش دے تو بھی وہ بے پروائی سے حق کے سننے سے روگردانی کرتے۔

(۲۴) مسلمانو! جب اللہ اور اس کا رسول تمہیں اس دین کی طرف بلائے جو تمہیں نئی زندگی بخشتا ہے تو اس کا حکم مانو اور خوب جان لو کہ اللہ بندے اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے یعنی خود بندے سے زیادہ اس کے دل کی بات کو جانتا ہے لہٰذا اخلوص کے ساتھ اسلام کا پیغام حیات قبول کرلو۔ اور جان لو کہ تم اسی کے حضور میں قیامت کے روز جمع کئے جاؤ گے۔

(۲۵) اور اس مصیبت سے بچتے رہو جو صرف انہی لوگوں پر نہیں پڑے گی جنہوں نے تم میں سے اپنی جانوں پر ظلم کیا بلکہ تم سب اس کی زد میں آجاؤ گے اس لئے کہ حق کے اظہار کے وقت غیر جانبدار بن جانا بھی ظلم میں شریک ہونا ہے۔ اور جان لو اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

افعال: اَسْمَعَهُمْ: ان کو سنا دیا، اَسْمَعَ، اِسْمَاعٌ سے ماضی (واحد مذکر غائب)۔ اِسْتَجِيْبُوْا: تم حکم مانو، قبول کرو، اِسْتِجَابَةٌ سے امر کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ تُصِيْبَنَّ: وہ پہنچے، آپڑے، واقع ہو، اِصَابَةٌ سے مضارع بانون تاکید کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔

اسماء: دَوَآبّ: چلتے پھرتے، چلنے والے، دَآبَّةٌ کی جمع، ہر جاندار جو چلتا پھرتا ہے اس کو دَآبَّةٌ کہتے ہیں۔ خَآصَّةً: خاص کر، چن کر، خصٌ سے جس کے معنی مخصوص کرنے کے ہیں، اسم فاعل (واحد مونث)۔

مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

پاک چیزوں سے | تاکہ تم | شکرگزار بنو | اے ایمان والو!

لئے پاک چیزیں دیں تاکہ تم شکر کرو۔ اے ایمان والو!

لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ

خیانت نہ کرو | اللہ | اور اس کے رسول سے | اور (نہ) ہی خیانت کیا کرو تم | (آپس کی) امانتوں میں

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ خیانت نہ کرو اور اپنی امانتوں میں خیانت نہ کرو

وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ

جان بوجھ کر | اور جان لو | کہ بیشک | تمہارے مال

حالانکہ تم جانتے ہو۔ اور اس بات کو بھی جان رکھو کہ تمہارا مال و دولت

وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾

اور | اولاد تمہاری | آزمائش ہیں | اور یہ کہ | اللہ کے ہاں | اجر ہے | بہت بڑا

اور تمہاری اولاد صرف ایک آزمائش ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کے پاس بڑا اجر ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا

اے ایمان والو! | اگر تم ڈرتے رہو | اللہ سے | تو وہ بنا دے گا | تمہارے لئے | امتیاز (حق و باطل میں)

اے ایمان والو! اگر تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو گے تو وہ تمہیں ممتاز کر دے گا

وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ

اور دور کردے گا | تم سے | تمہاری برائیاں | اور بخش دے گا | تمہیں | اور اللہ

اور تمہارے گناہوں کو مٹا دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ

ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾ وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

بڑے فضل والا ہے | اور یاد کرو جب | تدبیر کررہے تھے | آپ کے خلاف | کفار

بڑے فضل والا ہے اور (اے پیغمبر! یاد کیجئے) جب کافر آپؐ کے بارے میں تدبیریں کر رہے تھے

لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ۭ وَيَمْكُرُوْنَ وَ

کہ وہ آپ کو قید کردیں | یا قتل کردیں | یا وطن سے نکال دیں | اور وہ بھی تدبیر کررہے تھے | اور

کہ آپ کو قید کر دیں، یا جان سے مار ڈالیں، یا وطن سے نکال دیں، یہ لوگ تدبیریں کر رہے تھے اور

يَمْكُرُ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۳۰﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ

اللہ بھی تدبیر کررہا تھا | اور اللہ | سب سے بہتر | تدبیر کرنے والا ہے | اور جب پڑھی جاتی ہیں | اُن پر

اللہ تعالیٰ بھی تدبیر کر رہا تھا اور اللہ تعالیٰ بہتر تدبیر کرنے والا ہے اور جب اُن کو ہماری آیتیں پڑھ کر

اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ

ہماری آیتیں | تو کہتے ہیں | ہم نے سن لیا ہے | اگر ہم چاہیں | تو کہہ سکتے ہیں ہم بھی | ایسا ہی (کلام)

سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے سُن لیا اگر ہم چاہیں گے تو ہم بھی ایسا کلام کہہ سکتے ہیں

آیت نمبر

(۲۶) اور اے مسلمانو! یاد کرو جبکہ اسلام کے شروع میں مکہ کے اندر تم کمزور اور کم تعداد میں تھے اور ہمیشہ خطرہ لگا رہتا تھا کہ دشمن تمہیں اُچک کر لے جائیں پھر اللہ نے تمہیں مدینہ والوں کے پاس پناہ دی اور غیبی نصرت سے تمہاری مدد کی اور غنیمت کی حلال اور پاک روزی تمہیں عطا کی کہ تم اس کے شکر گزار رہو۔

(۲۷) مسلمانو! اللہ و رسول کے احکام جو تمہارے پاس امانتیں ہیں جان بوجھ کر ان کی خلاف ورزی نہ کرو اور آپس کی امانتوں کو غبن کر کے خیانت نہ کیا کرو۔

(۲۸) اور یقین جانو کہ تمہارے مال اور اولاد سب آزمائش ہیں کہ اکثر انہی کی خاطر انسان اللہ کی نافرمانی اور بندوں کا حق مارتا ہے اور خیانت کرتا ہے اور اس کے برعکس اللہ و رسول کی فرمانبرداری کا جو اجر اللہ کے ہاں ملنے والا ہے وہ بہت بڑا ہے۔

(۲۹) مسلمانو! اگر اللہ و رسول کی مخالفت سے ڈرتے رہو گے تو اللہ دنیا میں تمہارے دل میں ہدایت کا ایک نور پیدا کر دے گا۔ جس سے تم حق و باطل میں فرق کر سکو اور کفار پر تمہیں نصرت اور غلبہ عطا کرے گا اور آخرت میں تمہارے گناہ معاف کر کے تم پر اپنی مہربانی کرے گا اور وہ بڑا فضل والا ہے۔

(۳۰) اور یاد کرو جبکہ قریش کے سردار ہجرت سے پہلے مکہ میں **دارالندوہ** میں بیٹھ کر باہم آپؐ کو قید یا قتل کر دینے یا ملک سے نکال دینے کے مشورے کر رہے تھے اور آخرکار ابوجہل کی رائے کے مطابق آپؐ کے خلاف یہ منصوبہ بنایا کہ تمام قبائل میں سے ایک ایک جوان انتخاب کر کے سب مل کر ایک ساتھ آپؐ کو قتل کر دیں تاکہ بنی ہاشم کسی ایک قبیلہ سے قصاص نہ لے سکیں اور اللہ ان کے خلاف آپ کی حفاظت کی تدبیر کر رہا تھا اور اس کی تدبیر سب سے بہتر ہے کہ آپؐ کو پہرہ دینے والے کفار کی آنکھوں میں خاک جھونک کر ابوبکرؓ کے ساتھ مدینہ پہنچا دیا۔

انعال: لَا تَخُوْنُوْا: تم خیانت مت کرو، تم مت چوری کرو، خِيَانَةٌ سے نہی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ لِيُثْبِتُوْكَ: اِثْبَاتٌ مصدر، تاکہ وہ تم کو قید کر لیں، باندھ لیں، مضارع کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔

اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِیۡرُ الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿۳۱﴾ وَ اِذۡ قَالُوا اللّٰهُمَّ

نہیں ہے یہ | مگر صرف | کہانیاں | پہلے لوگوں کی | اور یاد کرو جب کہا انہوں نے | اے اللہ!

یہ کلام تو محض پہلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔ اور جب انہوں نے کہا تھا کہ اے اللہ!

اِنۡ كَانَ هٰذَا هُوَ الۡحَـقَّ مِنۡ عِنۡدِكَ فَاَمۡطِرۡ عَلَيۡنَا حِجَارَةً

اگر ہے | یہی (اسلام) | سچا (دین) | تیری طرف سے | تو برسا | ہم پر | پتھر

اگر تیری طرف سے یہی (دین) برحق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھروں کی

مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائۡتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ ﴿۳۲﴾ وَمَا كَانَ اللّٰهُ

آسمان سے | یا لے آ ہم پر | عذاب | دردناک | اور نہیں | اللہ

بارش کر، یا ہم پر کوئی اور دردناک عذاب بھیج، اور اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ

لِيُعَذِّبَهُمۡ وَاَنۡتَ فِيۡهِمۡ‌ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمۡ وَهُمۡ

عذاب دینے والا انہیں | جبکہ آپ موجود ہیں ان میں | اور نہیں اللہ | عذاب دینے والا انہیں | جب کہ وہ

انہیں عذاب دے جب تک کہ آپ ان میں موجود ہیں اور نہ اللہ تعالیٰ ان کو عذاب دیتا ہے جب کہ وہ

يَسۡتَغۡفِرُوۡنَ ﴿۳۳﴾ وَمَا لَهُمۡ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمۡ يَصُدُّوۡنَ

استغفار کرتے ہیں | اور کیا وجہ ہے اُن کے لئے | کہ (اب) عذاب نہ دے انہیں | اللہ | جبکہ وہ | روک رہے ہیں

بخشش مانگ رہے ہوں۔ اور کیا وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو (بالکل ہی) سزا نہ دے جب کہ وہ خانہ کعبہ سے

عَنِ الۡمَسۡجِدِ الۡحَـرَامِ وَمَا كَانُوۡۤا اَوۡلِيَآءَهٗ‌ ؕ اِنۡ اَوۡلِيَآؤُهٗۤ

(لوگوں کو) مسجد حرام سے | اور نہیں ہیں وہ | اُس کے مختار | نہیں ہیں | اُس کے مختار

(لوگوں) کو روکتے ہوں حالانکہ وہ اس کے متولی (بننے کے لائق بھی) نہیں ہیں۔ اس کے متولی تو وہی لوگ ہیں

اِلَّا الۡمُتَّقُوۡنَ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۴﴾ وَمَا كَانَ

مگر صرف پرہیزگار (لوگ) | لیکن | اکثر اُن میں سے | نہیں جانتے | اور نہ تھی

جو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہیں لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے اور اُن لوگوں کی

صَلَاتُهُمۡ عِنۡدَ الۡبَيۡتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصۡدِيَةً‌ ؕ فَذُوۡقُوا

ان کی نماز | بیت اللہ کے پاس | مگر سیٹی | اور تالی بجانا | پس چکھو

نماز بیت اللہ کے پاس صرف سیٹیاں اور تالیاں بجانا تھی، پس (کہا جائے گا کہ) تم

الۡعَذَابَ بِمَا كُنۡتُمۡ تَكۡفُرُوۡنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا يُنۡفِقُوۡنَ

عذاب | اُس کے بدلے | جو تم انکار کیا کرتے تھے | بیشک | جو لوگ | کافر ہیں | وہ خرچ کرتے ہیں

جو کچھ کفر کی باتیں کیا کرتے تھے ان کی سزا کا مزہ چکھو۔ بیشک جو لوگ منکر ہیں وہ اپنا مال

اَمۡوَالَهُمۡ لِيَصُدُّوۡا عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ‌ ؕ فَسَيُنۡفِقُوۡنَهَا

اپنے مال | اس لئے کہ روکے رہیں (لوگوں کو) | اللہ کی راہ سے | پس عنقریب وہ خرچ کریں گے اسے

اس لئے خرچ کرتے ہیں کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکیں، اب تو وہ خرچ کریں گے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۱) اور جب کفار مکہ (نضر بن الحارث وغیرہ) کو قرآنی آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم چاہیں تو ایسا ہی کلام بنا لائیں گے اس میں سوائے پہلے لوگوں کی کہانیوں کے اور رکھا ہی کیا ہے؟

(۳۲) اور یاد کرو جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نضر بن الحارث مذکور سے کہا تھا کہ تیرا برا ہو یہ تو اللہ کا کلام ہے تب اس نے جواب دیا کہ اے خدایا! اگر واقعی یہ اسلام سچا دین ہے تو ہم پر جو اس کو جھٹلا رہے ہیں پہلی قوموں کی طرح پتھروں کی بارش برسا یا کوئی دردناک عذاب نازل کر دے۔

(۳۳) اور جب تک آپؐ مکہ میں موجود تھے اور کفار مکہ خود طواف میں **غفرانك اللّٰهم** کہہ کر معافی مانگتے رہتے تھے ایسی حالت میں انہیں عذاب دینا اللہ کے دستور کے خلاف تھا۔

(۳۴) اور اب اس حالت میں اللہ انہیں کیوں نہ عذاب دے جبکہ وہ آل ابراہیمؑ ہونے کی بناء پر بیت اللہ کے متولی ہونے کے غرور میں آپؐ کو اور جملہ مسلمانوں کو اس میں نماز ادا کرنے سے روکتے ہیں یہاں تک کہ مکہ سے ہجرت کر لینے پر مجبور کر دیا حالانکہ بیت اللہ کے متولی اور مختار صرف پرہیزگار اور نمازی لوگ ہی ہو سکتے ہیں مگر یہ لوگ جانتے نہیں۔

(۳۵) اور بیت اللہ میں ان کی نماز تو صرف سیٹی اور تالی بجانا ہے پس ان کے انکار اور سرکشی اور رسولؐ کی ان میں عدم موجودگی کی وجہ سے بدر کے مقام پر اللہ نے ان پر مسلمانوں کے ہاتھ سے قتل اور قیدی ہونے کا عذاب نازل کر کے فرمایا کہ دین حق کا جو تم انکار کیا کرتے تھے اس کے بدلے میں یہ عذاب چکھو۔

افعال: اَمْطِرْ: تُو برسا' اِمْطَارٌ سے امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔

ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ۬ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا

پھر وہ ہوگا | ان پر | (باعث) حسرت | پھر وہ مغلوب کر دیئے جائیں گے | اور جو لوگ کافر ہیں وہ

(مگر) پھر انہیں اس پر حسرت ہوگی اور اس کے بعد وہ مغلوب ہو جائیں گے اور وہ لوگ جنہوں نے راہِ کفر اختیار کر رکھی

اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۶﴾ لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ

دوزخ ہی کی طرف | اکٹھے کئے جائیں گے | تاکہ الگ کر دے اللہ | ناپاک کو | پاک سے

ہے وہ جہنم کی طرف اکٹھے کر کے ہانکے جائیں گے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ناپاک کو پاک سے الگ کر دے

وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا

اور رکھ دے | ناپاک کو | (یعنی) اس کے بعض کو | بعض پر | پھر (ایک جگہ) ڈھیر لگا دے | اُن سب کو

پھر ناپاک کو ایک دوسرے پر رکھ کر ان سب کا ایک ڈھیر بنا دے۔ پھر

فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ قُلْ

پھر اُس (ڈھیر) کو ڈال دے | دوزخ میں | یہی لوگ ہیں | نقصان اُٹھانے والے | کہہ دیجئے

اُس ڈھیر کو جہنم کے سپرد کر دے۔ یہی لوگ نقصان اُٹھانے والے ہیں۔ (اے پیغمبر!) ان لوگوں

لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ

ان لوگوں کو جو کافر ہیں | اگر وہ باز آ جائیں | تو بخش دیا جائے گا انہیں | جو کچھ پہلے ہو چکا

سے جنہوں نے راہِ کفر اختیار کر رکھی ہے کہہ دیجئے کہ اگر وہ (آئندہ کے لئے) باز آ جائیں تو اُن کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے

وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾

اور اگر | وہ پھر ایسا ہی کریں گے | گزر چکی | حالت | پہلے لوگوں کی

اور اگر پھر وہی حرکات کرنے لگیں گے تو (ان کے سامنے) پہلے لوگوں کے حالات گزر چکے ہیں۔ اور (مسلمانو!)

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ

اور لڑتے رہو اُن سے | یہاں تک کہ | نہ رہے | فتنہ | اور باقی رہ جائے | دین

تم ان سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنے کا نام و نشان باقی نہ رہے اور دین تمام تر (خالص) اللہ

كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ

سب | اللہ کے لئے | پس اگر | وہ باز آ جائیں | تو بیشک | اللہ | اُن کاموں کو | جو وہ کر رہے ہیں

ہی کا ہو جائے پس اگر وہ لوگ باز آ گئے تو بیشک اللہ تعالیٰ اُن کے اعمال

بَصِيْرٌ ﴿۳۹﴾ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ

(خوب) دیکھتا ہے | اور اگر | وہ منہ موڑ لیں | تو جان لو | کہ | اللہ ہی

کو دیکھ رہا ہے اور اگر وہ منہ موڑ لیں تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ

مَوْلٰىكُمْ ۭ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۴۰﴾

تمہارا حمایتی ہے | (کیا) اچھا | حمایتی (ہے) | اور (کیا ہی) اچھا | مددگار ہے

تمہارا کارساز ہے وہ کیا خوب ساتھی ہے اور کیا خوب مددگار ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۶) بلاشبہ جو لوگ کافر ہیں وہ جنگ بدر میں مسلمانوں کو دین اسلام سے مرتد کرنے کے لئے لشکر کی تیاری اور جنگ میں اپنے مال خرچ کررہے ہیں عنقریب **بدر** و **اُحد** اور **احزاب** وغیرہ جنگوں میں ایسے برے کام پر ان کا مال خرچ کرنا ان کے لئے پشیمانی اور شرمندگی کا باعث ہو جائے گا اور یہ جلدی ہی مغلوب ہو کر ذلت کے ساتھ دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے۔

(۳۷) تاکہ کافر و مومن الگ الگ ہو جائیں یعنی کافر کفر پر مارے جائیں اور مومن اسلام کی بھلائی سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اور سب کفار کو اوپر نیچے جمع کر کے اکٹھا دوزخ میں ڈال دیا جائے پس یہی لوگ دنیا و آخرت میں خسارہ اٹھانے والے ہیں۔

(۳۸) کفار سے کہہ دیجئے کہ اگر وہ اب بھی اسلام دشمنی سے باز آجائیں تو ان کے پہلے تمام جرم معاف کر دیئے جائیں گے اور اگر اب بھی اسلام دشمنی پر ڈٹے رہے تو ہماری سنت اور قانون پہلی امتوں میں گذر چکا ہے کہ منکرین کو آخر ہم سزا دیا کرتے ہیں۔

(۳۹) اور مسلمانو! تم مشرکین سے اس وقت تک لڑائی جاری رکھو کہ شرک کا فتنہ دنیا سے ختم ہو جائے اور صرف دین الٰہی (اسلام) باقی رہ جائے اور اگر وہ بظاہر شرک و کفر سے باز آجائیں تو ان سے لڑائی جھگڑا نہ کرو ان کے سب کاموں کو اللہ دیکھتا ہے ان کے مطابق جزا و سزا دے گا۔

(۴۰) مسلمانو! یقین رکھو کہ اللہ ہی تمہارا حمایتی اور مددگار ہے اس پر بھروسہ رکھ کر جہاد میں شامل ہوا کرو، اللہ کیا ہی اچھا ساتھی اور کیا ہی خوب مددگار ہے۔

افعال: يَرْكُمَهُ: رَكْمٌ مصدر (نصر)، اس کو تہ بہ تہ کر کے ڈھیر لگا دے، مضارع کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ مَضَتْ: گزر گئی، چکی، مُضِیٌّ سے (باب ضرب)، ماضی (واحد مونث غائب)۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ

اور جان لو | (کہ) جو کچھ | (بطور) غنیمت حاصل کرو تم | کوئی چیز | تو اللہ کے لئے ہے | اس کا پانچواں حصہ

اور جان لو کہ جو چیز بطور غنیمت کے تمہارے ہاتھ لگے اس میں سے پانچواں حصہ اللہ کا

وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ

اور رسول کے لئے | اور رشتہ داروں کے لئے | اور یتیموں | اور مسکینوں | اور مسافروں (کے لئے)

اور اس کے رسول کا (رسولؐ کے) قریبی رشتہ داروں اور یتیموں مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے

اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا

اگر تم ایمان رکھتے ہو | اللہ پر | اور اس (کتاب) پر جو نازل کی ہم نے | اپنے بندے پر

اگر تم اللہ تعالیٰ پر اور اس پر ایمان رکھتے ہو جو ہم نے اپنے بندے پر فیصلہ کے دن

يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

حق و باطل میں فیصلہ کے دن | (جس) دن | باہم مقابل ہوئے | دو لشکر | اور اللہ | ہر چیز پر

(جنگ بدر میں مدد) نازل فرمائی جس دن دونوں جماعتیں باہم مقابل ہوئی تھیں اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز پر قدرت

قَدِيْرٌ ۝۴۱ اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى

قادر ہے | جب تم تھے | کنارے | نزدیک پر | اور وہ تھے | کنارے | دور والے پر

حاصل ہے یہ وہ وقت تھا جب تم (مدینہ کے) قریب والے کنارے پر تھے اور وہ (کفار قریش) دور والے کنارے پر تھے

وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ۭ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ

اور قافلہ (تھا) | نیچے کی طرف | تم سے | اور اگر تم باہم وعدہ کرتے (لڑائی کا) | تو اختلاف کرتے تم

اور قافلہ (تجارت) تم سے نیچے کی طرف (بچ کر) جا رہا تھا اور اگر تم آپس میں جنگ کے متعلق کوئی وعدہ کر لیتے تو تم نہ پہنچ

فِي الْمِيْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا

میعاد میں | لیکن | پورا کرنا تھا | اللہ کو | ایک امر | جو | ہونا تھا

وعدے پر لیکن (جو کچھ وقوع پذیر ہوا وہ اس لئے ہوا) کہ اللہ تعالیٰ ایک ایسے کام کی تکمیل کر دے جسے وہ کرنا چاہتا تھا

لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ

تاکہ ہلاک ہو | جسے ہلاک ہونا تھا | دلیل سے | اور زندہ رہے | جسے | زندہ رہنا تھا | دلیل سے

تاکہ جو ہلاک ہو وہ دلیل سے ہلاک ہو اور جس کو زندہ رہنا ہے وہ دلیل سے زندہ رہے

وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۴۲ اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ

اور بیشک | اللہ | سننے والا | جاننے والا ہے | جب دکھا رہا تھا آپ کو | اللہ | (وہ کافر) خواب میں

اور یقیناً اللہ تعالیٰ سنتا ہے اور اسے (ہر چیز کا) علم ہے وہ وقت بھی یاد کیجئے جب خواب کی حالت میں اللہ تعالیٰ نے

قَلِيْلًا ۭ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ

تھوڑے اور اگر دکھاتا وہ آپ کو | بہت (تعداد میں) | تو تم سب ہمت ہار دیتے | اور اختلاف کرتے

آپ کو ان کی تعداد بہت کم دکھائی اور اگر آپ کو ان کی کثرت دکھاتا تو تمہارے پاؤں پھسل جاتے اور تم اس بارے میں

آیت نمبر آسان تفسیر

(٤١) مسلمانو! اگر تم اللہ پر اور اس فتح و نصرت پر ایمان رکھتے ہو جو اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بدر کی لڑائی میں کفار قریش کے مقابلہ میں عطا فرمائی تو جان لو کہ جو مال تم کفار سے جہاد میں غنیمت کے طور پر حاصل کرو۔ اس کی تقسیم اس طرح کیا کرو کہ کل مال غنیمت کے پانچ حصے کئے جائیں۔ ان میں سے چار حصے مجاہدین میں تقسیم کئے جائیں اس طرح سے کہ سوار (گھوڑے وغیرہ کے خرچ اٹھانے والے مجاہد) کو پیدل مجاہد سے دُگنا حصہ دیا جائے اور کل غنیمت کے پانچویں حصے کے پھر پانچ حصے کئے جائیں ایک حصہ اللہ و رسول کے لئے جو کہ عام مسلمانوں کے فائدے میں خرچ ہو، دوسرا حضورؐ کے رشتہ داروں (بنی ہاشم و بنی عبدالمطلب کیلئے، اس لئے کہ ان کے لئے صدقہ کا مال لینا ناجائز ہے، نیز جہاد میں انہوں نے ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا) تیسرا یتیموں، چوتھا مسکینوں اور پانچواں مسافروں میں تقسیم کیا جائے۔ (ف) رسولؐ کی وفات کے بعد پہلے دونوں حصے موقوف ہو کر صرف تین حصے یتیموں مسکینوں مسافروں کے باقی رہ گئے اور بعض علماء کے نزدیک پہلا حصہ اب بیت المال میں اور بعض کے نزدیک مساجد میں صرف ہونا چاہیے۔

(٤٢) یاد کرو کہ جب تم **وادیٔ بدر** کے اس کنارے پر تھے جو مدینہ کی طرف ہے اور قریش اس کے پرلے کنارے پر تھے جو مکہ کی طرف ہے اور ابوسفیان کا قافلہ تم سے نیچے کی جانب سمندر کی طرف تین میل کے فاصلہ پر تھا اور اگر تم نے قریش کے ساتھ لڑائی کا وقت مقرر کیا ہوتا تو تم ان کی کثرت سے اور وہ تمہاری اللہ و رسول پر جان نثاری سے رعب میں آ کر باہم معاہدہ کے مطابق مقابلہ میں نہ آتے اور حق و باطل کا یہ عظیم معرکہ وجود میں نہ آتا۔ لیکن اللہ نے تم دونوں لشکروں کو آپس میں معاہدہ جنگ کے بغیر بدر کے مقام پر اچانک ٹھہرا دیا تاکہ جو کچھ اسے منظور تھا وہ پورا کر دے۔ (یعنی غلبہ اسلام اور شکست کفار) اور یہ لڑائی کفر کے باطل اور اسلام کے حق ہونے کی دلیل بنے، اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔

افعال: غَنِمْتُمْ: غَنْمٌ اور غَنِیْمَۃٌ مصدر، غَنَمٌ کے معنی، کامیابی، فتح، فتح کے بعد دشمن سے چھینا ہوا مال، تم نے دشمن سے چھینا اور پایا، ماضی معروف (جمع مذکر حاضر)۔ اِخْتَلَفْتُمْ: تم نے اختلاف کیا، اِخْتِلَافٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ لِیَهْلِكَ: هَلَاكٌ مصدر تاکہ ہلاک ہو جائے یعنی کافر بنا رہے مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: عُدْوَۃ: کنارہ، ناکہ، جانب، سمت، طرف۔ الرَّکْبُ: کارواں، قافلہ، سوار، رَاکِبٌ کی جمع، معنی سوار کے ہیں، رَاکِبٌ، رُکُوْبٌ سے اسم فاعل کا صیغہ (واحد مذکر)۔

فِي الْأَمْرِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ سَلَّمَ ۗ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٤٣﴾

اس معاملہ میں | لیکن | اللہ (نے) | بچا لیا | بیشک وہ | خوب جانتا ہے | سینوں کی باتیں

آپس میں اختلاف کرتے لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہیں بچا لیا بیشک وہ دل کے خیالات کو بھی جانتا ہے

وَإِذْ يُرِيكُمُوهُمْ إِذِ الْتَقَيْتُمْ فِي أَعْيُنِكُمْ قَلِيلًا

اور جب وہ دکھارہا تھا تمہیں وہ (مخالفین) | جب تم مقابل ہوئے | تمہاری نظروں میں | تھوڑے (کرکے)

اور جب تم ایک دوسرے کے مقابلے پر آئے تو تمہاری آنکھوں میں اللہ تعالیٰ نے ان کو تھوڑا

وَيُقَلِّلُكُمْ فِي أَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا ۗ

اور تم کو تھوڑا کرکے دکھارہا تھا | ان کی نظروں میں | تاکہ پورا کرے | اللہ | وہ کام | جو ہونا ہی تھا

کر کے دکھایا اور ان کی آنکھوں میں تمہیں تھوڑا کر دکھایا تاکہ وہ کام جو ہونے والا ہے اللہ تعالیٰ اسے مکمل کر دے

وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿٤٤﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ

اور اللہ کی طرف | لوٹائے جاتے ہیں | (سب) کام | اے ایمان والو! | جب تم مقابل ہو جاؤ

اور سب امور اللہ تعالیٰ کی طرف ہی پھیرے جائیں گے اے ایمان والو! جب تم (کفار کے) کسی گروہ کے

فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٤٥﴾

کسی گروہ کے | تو ڈٹے رہو | اور یاد کرو | اللہ کو | بہت | تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ

مقابلہ پر آؤ تو ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کو بہت بہت یاد کرو تاکہ تمہیں کامیابی حاصل ہو

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ

اور حکم مانو | اللہ | اور اس کے رسول کا | اور آپس میں نہ جھگڑو | ورنہ تم بزدل ہو جاؤ گے | اور اکھڑ جائے گی

اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو ورنہ تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا

رِيحُكُمْ ۖ وَاصْبِرُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿٤٦﴾ وَلَا تَكُونُوا

تمہاری ہوا (رعب) | اور صبر کرو | بیشک اللہ | ساتھ (ہے) | صبر کرنے والوں کے | اور نہ ہو جانا

اکھڑ جائے گی اور صبر اختیار کرو بیشک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور ان لوگوں کی

كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ وَ

ان لوگوں کی طرح | جو نکلے | اپنے گھروں سے | فخر وغرور سے | اور دکھلاتے ہوئے لوگوں کو | اور

طرح نہ بنو جو اپنے گھروں سے سرکشی اور لوگوں کو دکھانے کے خیال سے نکلے اور

يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿٤٧﴾

روکتے تھے (لوگوں کو) | اللہ کے راستہ سے | اور اللہ | اس پر جو | وہ کر رہے (تھے) | محیط (ہے)

اللہ تعالیٰ کے راستہ سے (لوگوں کو) روکتے ہیں اور ان کے سب اعمال اللہ تعالیٰ کے احاطہ علم میں ہیں

وَإِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ

اور جب اچھے کر دکھائے | ان کو | شیطان نے | ان کے عمل | اور کہا | کہ کوئی بھی غالب نہیں ہو سکتا تم پر

اور جس وقت شیطان نے ان کے اعمال کو ان کے سامنے آراستہ کر کے پیش کیا اور کہا کہ آج لوگوں میں سے

آیت نمبر | آسان تفسیر

(۴۳) اے رسولؐ! اس وقت کو یاد کیجئے کہ اللہ نے آپؐ کو خواب میں کفار تھوڑی تعداد میں دکھائے تھے اور اگر وہ انہیں تمہیں زیادہ تعداد میں دکھاتا تو سب مسلمان حوصلہ ہار دیتے اور تم لڑائی کے بارے میں باہم جھگڑتے کہ بعض تو ڈٹ کر مقابلہ کرنے کو ترجیح دیتے اور بعض بھاگ جانے کو۔ لیکن اللہ نے تمہیں اس آزمائش سے بچالیا۔ بیشک وہ دلوں کے راز خوب جانتا ہے۔

(۴۴) اور یاد کرو جبکہ کفار سے مقابلہ کے وقت ان کو تمہاری نظر میں اور تمہیں ان کی نظر میں اللہ تھوڑی تعداد میں دکھارہا تھا تاکہ طرفین جنگ سے ہمت نہ ہاریں اور غلبہ اسلام اور شکست کفار جو اللہ کو منظور تھا وہ ہوکر رہے اور سب باتوں کا انجام اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔

(۴۵) مسلمانو! جب کسی لشکر کفار کا مقابلہ کیا کرو تو جنگ میں ثابت قدم رہا کرو اور تکبیر و تہلیل اور دعا سے اللہ کو بہت یاد کیا کرو کہ تمہاری کامیابی کا راز اسی میں پوشیدہ ہے۔

(۴۶) اور کفار کے ساتھ جہاد کرنے اور اس میں ثابت قدم رہنے کے متعلق اللہ ورسول کا حکم مانو اور آپس میں اختلاف اور جھگڑا نہ کرو کہ اس سے تمہارے حوصلے کمزور ہوجائیں گے اور تمہاری ساکھ جاتی رہے گی اور جنگ کی سختیوں پر صبر کیا کرو کیونکہ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کا مددگار ہے۔

(۴۷) اور تم ان کفار مکہ کی طرح نہ بنو جو اپنے گھروں سے بڑائی اور تکبر کرتے ہوئے اور باجے بجاتے شان و شوکت سے اپنا رعب جماتے اور مسلمانوں کو اسلام سے روکتے ہوئے نکلے اور جو کام وہ کررہے ہیں سب اللہ کے قابو میں ہیں وہ انہیں ان کے مطابق سزادے گا چنانچہ وہ اس لڑائی میں اپنی بڑائی اور خودنمائی کی وجہ سے ہلاک اور تباہ ہوئے۔

انعال: يُقَلِّلُ: تَقْلِيْلٌ مصدر، وہ کم کرکے دکھارہا ہے مضارع (واحد مذکر غائب)۔ يَقْضِيَ: قَضَاءٌ مصدر کہ پورا کردے، جاری کردے، مضارع معروف (واحد مذکر غائب)۔ اُثْبُتُوْا: تم ثابت قدم رہو (نَصَرَ) ثَبَاتٌ سے جس کے معنی ثابت قدم رہنے کے ہیں امر کا صیغہ (جمع حاضر)۔ تَفْشَلُوْا: تم بزدل ہوجاؤ گے، سست ہوجاؤ گے، نامراد ہوجاؤ گے، فَشْلٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ

آج | لوگوں میں سے | اور میں مددگار ہوں | تمہارا | پھر جب | آمنے سامنے ہوئے

کوئی (ایسا) نہیں جو تم پر غالب آئے اور میں تمہارا حامی ہوں پھر جب دونوں گروہ آمنے سامنے ہوئے

الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ

دونوں لشکر | تو وہ واپس لوٹا | الٹے پاؤں | اور کہنے لگا | میں بیزار ہوں | تم سے

تو وہ الٹے پاؤں بھاگ گیا اور کہنے لگا کہ میں تم سے بری الذمہ ہوں

اِنِّيْٓ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ۭ وَاللّٰهُ

کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں | وہ چیز جو | تم نہیں دیکھتے | بیشک میں | ڈرتا ہوں | اللہ سے | اور اللہ

میں وہ چیز دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھتے بے شک میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ

شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۴۸ اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ

سخت عذاب دینے والا ہے | جب کہہ رہے تھے | منافق | اور وہ لوگ | جن کے دلوں میں

سخت سزا دینے والا ہے (یاد کرو) جب منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں (کفر کا) مرض تھا

مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَاۗءِ دِيْنُهُمْ ۭ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ

مرض ہے | (کہ) مغرور کردیا ان (مسلمانوں) کو | ان کے دین نے | اور جو کوئی | بھروسہ کرے | اللہ پر

کہتے تھے کہ ان لوگوں کو تو ان کے دین نے مغرور کر دیا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتا ہے

فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۴۹ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى

تو بیشک | اللہ | بڑا زبردست | حکمت والا ہے | اور کاش | آپ دیکھیں | جب جان نکالتے ہیں

تو (یاد رہے کہ) بیشک اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے اور کاش آپ اس وقت دیکھیں جب فرشتے کافروں کی

الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰۗىِٕكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ

ان کی | جو کافر ہیں | فرشتے | کہ مارتے (جاتے) ہیں | ان کے چہروں | اور ان کی پیٹھوں پر

روحیں قبض کرتے ہیں وہ ان کے چہروں پر اور ان کی پشت پر مارتے جاتے ہیں

وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۵۰ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ

اور (کہتے جاتے ہیں) کہ چکھو | عذاب | جلانے والا | یہ ہے | ان جرموں کے سبب | جو آگے بھیجے

اور (کہتے ہیں کہ) دوزخ کا عذاب چکھو یہ سزا ان اعمال کی وجہ سے ہے جو تم نے

اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۵۱ كَدَاْبِ

تمہارے ہاتھوں نے | اور یہ کہ اللہ | نہیں ہے | ظالم | اپنے بندوں پر | جیسا کہ حال ہوا

اپنے ہاتھوں آگے بھیجے اور یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا ان کی حالت

اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

قوم فرعون | اور ان لوگوں کا | جو ان سے پہلے تھے | کہ انہوں نے انکار کیا تھا | آیات | الٰہی کا

قوم فرعون کی طرح ہے اور ان لوگوں کی طرح جو ان سے پہلے تھے انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے انکار کیا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۸) اور یاد کرو جبکہ شیطان نے کفار قریش کے دلوں میں یہ وسوسہ ڈال دیا تھا (جمہور علماء کے قول کے مطابق ابلیس نے بنی کنانہ کے سردار **سراقہ** بن مالک مدلجی کی صورت میں ظاہر ہو کر کفار سے کہا تھا کہ مسلمانوں کے مقابلہ میں ہر گز نہ ڈرو آج تم پر کوئی غالب نہیں ہو سکتا میں خود تمہارا مددگار ہوں جب بدر کے میدان میں دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے اور بڑے زور کی جنگ ہوئی اور فرشتے کفار کو کاٹ کاٹ کر ڈالنے لگے ابلیس تو ابوجہل کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑا کر اُلٹے پاؤں بھاگا۔ ابوجہل نے پکار کر کہا۔ اے **سراقہ** تم ہمیں عین وقت پر دھوکہ دے کر کہاں جاتے ہو؟ تو اس نے کہا کہ میں وہ چیزیں (فرشتے) دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھتے میں تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتا میں اللہ سے ڈرتا ہوں وہ سخت عذاب دینے والا ہے۔ (شیطان کا کام یہی ہے کہ گناہ پر ابھارتے وقت ساتھ رہتا ہے۔ پھر جب انسان کو پھنسا دے تو خود بھاگ جاتا ہے)۔

(۴۹) اور یاد کرو جبکہ منافقین مدینہ و مکہ جن کے دلوں میں نفاق کا مرض تھا آپس میں یوں کہہ رہے تھے کہ مسلمان اپنے دین پر مغرور ہو کر خواہ مخواہ قریش کے اتنے بڑے لشکر کا مقابلہ کر کے اپنی ہلاکت کا سامان کر رہے ہیں منافقین اس بات سے بے خبر ہیں کہ کامیابی صرف انہی لوگوں کو ملتی ہے جو اللہ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور وہ بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

(۵۰) اے رسول ! کاش آپ ان کفار کو اس وقت دیکھیں جب کہ فرشتے ان کی روحیں قبض کرتے وقت ان کے چہروں اور پیٹھوں پر چوٹیں لگاتے اور کہتے جاتے ہیں کہ اب عذاب دوزخ کا مزہ چکھو۔

(۵۱) یہ عذاب تمہارے ان جرموں کا بدلہ ہے جو تم اپنے ہاتھوں دنیا میں کرتے رہے ورنہ اللہ تو اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔

انعال: اَرٰی: میں دیکھتا ہوں' رُؤْیَةٌ سے مضارع صیغہ (واحد متکلم)۔ تَــرَوْنَ: تم دیکھتے ہو' رُؤْیَةٌ مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ یَضْرِبُوْنَ: وہ مارتے ہیں' سفر کرتے ہیں' ضَرْبٌ سے مضارع (جمع مذکر غائب)۔

فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۵۲

پھر پکڑ لیا انہیں | اللہ نے | ان کے گناہوں کے بدلے | بیشک اللہ | بڑا طاقت ور | سخت عذاب دینے والا ہے

تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کے گناہوں پر پکڑ لیا بیشک اللہ تعالیٰ بڑا قوت والا اور سخت عذاب دینے والا ہے

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰي قَوْمٍ

یہ | اس لئے کہ | اللہ | ہرگز نہیں | بدلنے والا | (وہ) نعمت | جو اس نے دے رکھی ہو | کسی قوم کو

یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی ایسی نعمت کو جو اس نے کسی قوم کو دے رکھی ہو نہیں بدلتا

حَتّٰي يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ

جب تک کہ | خود ہی (نہ) بدل دیں | جو (کچھ) | اُن کے دلوں میں ہے | اور کہ | اللہ | سننے والا

جب تک کہ وہ لوگ اپنی حالت خود نہ بدل دیں اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ سننے

عَلِيْمٌ ۝۵۳ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

جاننے والا ہے | جیسا (کہ) حال تھا | قوم فرعون | اور ان لوگوں (کا) | جو اُن سے پہلے تھے

اور جانتا ہے ان کی حالت قوم فرعون کی طرح ہے اور ان لوگوں کی طرح جو ان سے پہلے تھے

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ

کہ انہوں نے جھٹلایا | اپنے رب کی آیتوں کو | پھر ہم نے ہلاک کر دیا انہیں | اُن کے گناہوں کے بدلے | اور ہم نے غرق کر دیا

انہوں نے اپنے رب کے احکام کو جھٹلایا پس ہم نے ان کے گناہوں کی وجہ سے ان کو ہلاک کر دیا اور ہم نے فرعون

اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝۵۴ اِنَّ شَرَّ الدَّوَاۗبِّ

قوم فرعون کو | اور وہ سب | ظالم تھے | بیشک | بدترین | حیوانات

کے ساتھیوں کو ڈبو دیا اور وہ سب کے سب ظالم تھے بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ لوگ جنہوں نے

عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۵۵ اَلَّذِيْنَ

اللہ کے نزدیک | وہ لوگ ہیں | (جنہوں نے) انکار کیا (حق کا) | پس وہ | ایمان نہ لائیں گے | وہ لوگ کہ

راہِ کفر اختیار کی بدترین حیوان ہیں پس وہ کبھی ایمان نہیں لائیں گے (یعنی) وہ لوگ جن سے

عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ

عہد کیا آپ نے | اُن سے | پھر | وہ توڑتے (رہتے) ہیں | اپنے عہد کو | ہر بار | اور وہ

آپ نے (بارہا) معاہدہ کیا پھر ہر مرتبہ وہ اپنے عہد کو توڑ ڈالتے ہیں اور وہ عہد

لَا يَتَّقُوْنَ ۝۵۶ فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ

نہیں بچتے | پس اگر | آپ پالیں انہیں | لڑائی میں | تو بھگا دیں ان کے ذریعے (مرعوب کر کے) ان کے پیچھے

نہیں بچتے پس اگر آپ جنگ میں ان پر قابو پا جائیں تو ان کو سزا دے کر ان لوگوں کو جو ان کے پیچھے

مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝۵۷ وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ

ان کو جو ان کے پیچھے ہیں | تاکہ وہ | نصیحت حاصل کریں | اور اگر آپ کو خوف ہو | کسی قوم سے

ہیں خوف زدہ کر کے بھگا دیجئے تاکہ وہ (اس امر سے) نصیحت حاصل کریں اور اگر آپ کو کسی قوم کی عہد

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۲) ان مشرکین کا طریقہ بالکل ویسا ہی ہے جیسا فرعون کی قوم اور ان سے پہلے لوگوں (قوم نوحؑ، قوم ہودؑ، قوم صالحؑ وغیرہ) کا تھا کہ انہوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا تو انہیں ان کے جرموں (کفر و شرک وغیرہ) کے بدلے اللہ نے عذاب میں مبتلا کیا۔ اللہ بیشک بڑا طاقتور سخت عذاب دینے والا ہے۔

(۵۳) یہ عذاب انہیں اس لئے دیا گیا تھا کہ اللہ کی سنت یوں واقع ہوئی ہے کہ وہ اپنی اس نعمت کو جو اس نے کسی قوم کو دے رکھی ہے اس وقت تک نہیں چھینتا جب تک کہ وہ لوگ اپنے دلوں کی ایمانی حالت کفر سے نہیں بدلتے اور وہ سب کچھ سنتا جانتا ہے۔

(۵۴) ان کفار مکہ کا بھی یہی طریقہ ہے جو فرعون کی قوم اور ان سے پچھلی امتوں عاد و ثمود وغیرہ کا تھا کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو جو ان کے رسولوں پر نازل ہوئی تھیں جھٹلایا۔ تو ان کے گناہوں کے بدلے انہیں ہلاک کر دیا اور فرعون کی قوم کو غرق کر دیا۔ وہ سب اپنے شرک کی وجہ سے اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے۔

(۵۵) جو لوگ اللہ کے سچے دین کا انکار کرتے ہیں وہ اللہ کے نزدیک جانوروں سے بھی بدتر ہیں پس وہ ہرگز ایمان نہ لائیں گے۔

(۵۶) فطری دین سے انکار کرنے والے وہ غیر مسلم ہیں جن سے آپؐ نے معاہدہ کیا اور وہ ہر مرتبہ اپنا عہد توڑ دیتے ہیں اور وعدہ توڑنے سے نہیں ڈرتے۔

(۵۷) پس اگر جنگ میں ایسے وعدہ توڑنے والے کفار سے مقابلہ ہو تو انہیں ایسی کاری ضرب لگانی چاہئے کہ انہیں بری طرح سے پٹتے دیکھ کر ان کے پچھلے بھی جو ابھی جنگ میں شامل نہ ہوئے ہوں۔ سب بھاگ جائیں اور انہیں عبرت ہو جائے۔

افعال: عٰهَدْتَّ: تو نے اقرار لیا، عہد باندھا، مُعَاهَدَةٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ تَثْقَفَنَّهُمْ: تو ان کو کبھی پائے، ثَقْفٌ سے معنی پانے کے ہیں مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ شَرِّدْ: تو ایسی سزا دے کہ دوسرے دیکھ کر بھاگ جائیں، تَشْرِيْدٌ سے امر کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ

عہد شکنی کا | تو پھینک دیجئے | اُن کی طرف | (اُن کا عہد) مساوی طور پر | بیشک اللہ | پسند نہیں کرتا

خوف ہو تو آپ بھی (ان کا معاہدہ) برابری کی بنیاد پر ان کی طرف پھینک دیں بیشک عہد توڑنے والے غداروں

الْخَاۗىِٕنِيْنَ ۝٥٨ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ۭ اِنَّهُمْ

عہد شکنی کرنے والوں کو | اور ہرگز نہ خیال کریں | وہ لوگ جو کافر ہیں | کہ وہ آگے نکل گئے | بیشک وہ

کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا اور کافر یہ نہ سمجھیں کہ وہ (ہماری گرفت سے) بھاگ نکلے ہیں۔ یقیناً وہ لوگ

لَا يُعْجِزُوْنَ ۝٥٩ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ

ہمیں عاجز نہیں کرسکتے | اور تم تیار رکھو | اُن (کفار) کے لئے | جتنی تم سے ہوسکے | قوت

(اللہ تعالیٰ کو) عاجز نہیں کر سکتے اور ان کے مقابلہ کے لئے جس قدر قوت تم سے بن پڑے

وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ

اور تیار گھوڑے | (کہ) خوف زدہ کرو | اُس سے | اللہ کے دشمنوں کو | اور اپنے دشمنوں کو

اور تیار جنگی گھوڑے مہیا کئے رہو تاکہ اس کے ذریعے ان کے دلوں میں جو اللہ کے دشمن اور تمہارے دشمن ہیں دھاک

وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا

اور دوسروں کو | علاوہ اُن کے | جنہیں تم نہیں جانتے | اللہ ہی انہیں جانتا ہے | اور جو بھی تم خرچ کرتے ہو

بٹھائے رکھو اور ان کے علاوہ دوسروں کے دلوں میں بھی جن سے تم واقف نہیں اللہ تعالیٰ ان سے واقف ہے اور اللہ تعالیٰ کی

مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ

کوئی چیز | راہ میں | اللہ کی | اس کا پورا اجر دیا جائے گا | تم کو | اور تم سے

راہ میں تم جو کچھ خرچ کرو گے وہ پورا پورا تمہیں دیا جائے گا اور تم پر ظلم

لَا تُظْلَمُوْنَ ۝٦٠ وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَ

بے انصافی نہ ہوگی | اور اگر وہ جھکیں | صلح کی طرف | تو آپ بھی جھکئے | اس کی طرف | اور

نہیں کیا جائے گا اور اگر وہ صلح کے لئے جھکیں تو آپ بھی اس کے لئے جھک جایئے اور

تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٦١ وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا

بھروسہ کیجئے | اللہ پر | بیشک وہی | سب کچھ سنتا | جانتا ہے | اور اگر | وہ ارادہ کریں

اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھئے بیشک وہ سننے اور علم رکھنے والا ہے اور اگر وہ آپ کو دھوکہ دینا چاہیں

اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ۭ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ

دھوکہ دینے کا آپ کو | تو بلاشبہ | کافی ہے آپ کو | اللہ | وہی جس نے | تائید کی آپ کی | اپنی مدد سے

تو یقین رکھئے کہ آپ (کی حفاظت) کے لئے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے اسی نے آپ کو اپنی مدد سے اور مومنوں کے ذریعے

وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝٦٢ۙ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ۭ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا

اور مومنوں سے | اور الفت ڈال دی | اُن کے دلوں میں | اگر آپ خرچ کردیتے | جو کچھ

قوت عطا کی اور ان کے دلوں میں باہمی محبت ڈال دی اور اگر آپ زمین کے تمام

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۸) اور اگر کسی قوم سے تمہیں عہد شکنی کا اندیشہ ہو تو تم بھی انہیں ویسے ہی معاہدے سے علیحدگی کی اطلاع دے دو۔ کیونکہ اللہ عہد شکنی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(۵۹) اور کفار کو یہ ہرگز نہ سمجھنا چاہیے کہ وہ ہمارے احاطۂ قدرت سے باہر ہو گئے ہیں کیونکہ وہ ہمیں قرار واقعی سزا دینے سے عاجز نہیں کر سکتے۔

(۶۰) تم مسلمانوں پر فرض ہے کہ ہمیشہ کفار کے مقابلہ کے لئے جہاں تک ہو سامان جہاد مثلاً نیزہ، تیر، تلوار اور سرحدات پر جنگی گھوڑے باندھ کر رکھنا وغیرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور توپ، بندوق، ہوائی جہاز، ٹینک اور بم وغیرہ زمانۂ حال میں تیار رکھو کہ اس سے اسلام کے دشمن رعب میں آئیں اگرچہ فتح و نصرت اللہ کے ہاتھ میں ہے اور جو کچھ بھی جہاد فی سبیل اللہ میں تم خرچ کرو گے اس کا پورا پورا اجر ملے گا اور تمہاری ذرا بھی حق تلفی نہ ہو گی۔

(۶۱) اور اگر مخالفین، صلح کی خواہش کریں تو تم بھی صلح کر لو اور اللہ پر بھروسہ رکھو۔ بیشک وہ سننے والا جاننے والا ہے۔

(۶۲) اگر صلح کرنے سے مخالفین کا ارادہ تمہیں دھوکا دینا ہو تو آپ کچھ فکر نہ کیجئے اللہ ہی آپ کا کافی مددگار ہے۔ جس نے آپ کو اپنی غیبی نصرت اور سچے مسلمانوں کی امداد سے کفار پر غالب کر دیا ہے۔

افعال: تَخَافَنَّ: تو ڈرے، تجھ کو ڈر ہو، خَوْفٌ سے مضارع بانون تاکید کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ سَبَقُوْا: انہوں نے سبقت کی، وہ آگے نکل گئے، سَبْقٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ اِسْتَطَعْتُمْ: تم سے ہو سکا، تم کر سکو، استطاعة سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ اَعِدُّوْا: تم تیار رکھو، اِعْدَادٌ سے امر کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ تُرْهِبُوْنَ: تم ڈراتے ہو، تم ڈراؤ گے، اِرْهَابٌ سے معنی خوفزدہ کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ جَنَحُوْا: وہ جھکے، مائل ہوں، جُنُوْحٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ اِجْنَحْ: تو جھک جا، تو مائل ہو، جُنُوْحٌ سے معنی جھکنے اور مائل ہونے کے ہیں امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ اَیَّدَكَ: تیری تائید کی، تجھ کو قوت پہنچائی، اَیَّدَ، تَائِیْدٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ یُرِیْدُوْا: اِرَادَةٌ سے وہ چاہیں گے مضارع (جمع مذکر)۔ یَخْدَعُوْكَ: خَدْعٌ آپ کو دھوکہ دینا، آپ سے فریب کرنا، مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: رِبَاطِ: باندھنا، سرحد پر چوکی دینا، یہ اسم بھی ہے مصدر بھی، گھوڑے باندھنے کے ہیں۔

فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَّآ أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ

زمین میں ہے | سب | (تو) آپ باہم الفت پیدا نہ کر سکتے | ان کے دلوں میں | لیکن اللہ ہی نے

خزانے بھی خرچ کر دیتے تو بھی ان کے دلوں میں محبت پیدا نہ کر سکتے لیکن اللہ تعالیٰ نے

أَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٦٣﴾ يٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ

الفت ڈال دی | اُن کے درمیان | بیشک وہ | بڑا زبردست | حکمت والا ہے | اے نبی!

ان میں محبت پیدا کر دی بیشک وہ غالب اور حکمت والا ہے اے پیغمبر!

حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٦٤﴾ يٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ

کافی ہے آپ کو | اللہ | اور جو آپ کے حکم پر چلتے ہیں | مؤمن | اے نبی!

آپ کے لئے اللہ تعالیٰ اور وہ مؤمن جنھوں نے آپ کی پیروی اختیار کر لی ہے کافی ہے اے نبی!

حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ ۚ إِنْ يَكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُونَ

ترغیب دیجئے | مؤمنوں کو | جہاد کی | اگر ہوں گے | تم میں سے | بیس (بھی)

ایمان والوں کو جہاد کی ترغیب دیجئے اگر تم میں سے بیسؔ ثابت قدم

صٰبِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ ۚ وَإِنْ يَكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ

صبر کرنے والے | (تو) وہ غالب ہوں گے | دو سو پر | اور اگر ہوں گے | تم میں سے | ایک سو (تو)

رہنے والے ہوں گے تو وہ دو سو پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں سے ایک سو ہوں گے

يَّغْلِبُوٓا أَلْفًا مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ ﴿٦٥﴾

غالب ہوں گے | ہزار پر | اُن میں سے جو کافر ہیں | کیونکہ وہ | (ایسے) لوگ ہیں کہ | سمجھ نہیں رکھتے

تو کافروں کے ایک ہزار پر غالب آئیں گے اس لئے کہ وہ (دین کی) سمجھ نہیں رکھتے

اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا ۚ

اب | کمی کر دی ہے | اللہ نے | تم پر سے | اور | اس کو علم ہے | کہ تم میں | کمزوری ہے

اب اللہ تعالیٰ نے تم پر سے بوجھ (اور بھی) ہلکا کر دیا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ تم میں کمزوری ہے

فَإِنْ يَكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ ۚ

پس اگر ہوں | تم میں سے | ایک سو | صبر کرنے والے | تو وہ غالب ہوں گے | دو سو پر

پس اگر تم میں سے ایک سو ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دو سو پر غالب آئیں گے

وَإِنْ يَكُنْ مِّنْكُمْ أَلْفٌ يَغْلِبُوٓا أَلْفَيْنِ بِإِذْنِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ

اور اگر ہوں | تم میں سے | ایک ہزار | (تو) غالب ہوں گے | دو ہزار پر | اللہ کے حکم سے | اور اللہ

اور اگر تم میں سے ایک ہزار ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے دو ہزار پر غالب آئیں گے اور اللہ تعالیٰ

مَعَ الصّٰبِرِينَ ﴿٦٦﴾ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهٗ أَسْرٰى

ساتھ ہے | صبر کرنے والوں کے | نہیں ہے مناسب | نبی کو | کہ ہوں اس کے پاس | (جنگی) قیدی

صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے کسی نبی کے لئے یہ مناسب نہیں کہ اپنے قبضہ میں قیدی

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶۳) اور اپنے فضل سے اس نے مسلمانوں کے دلوں میں باہم محبت ڈال دی کہ اگر آپؐ جو کچھ روئے زمین پر ہے وہ سب خرچ کر دیتے تو بھی ان میں دلی محبت نہ پیدا کر سکتے۔ بے شک وہ بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

(۶۴) حضورؐ کو تسلی دی گئی ہے کہ آپ کو تو صرف اللہ اور آپ کے فرمانبردار مسلمان کافی ہیں۔

(۶۵) اس آیت میں جہاد کی ترغیب ہے کہ اگر تم میں سے جنگ کی مصیبتوں میں صبر کرنے والے بیس مسلمان بھی ہوں گے تو وہ دوسو (۲۰۰) کفار پر غالب رہیں گے اور اگر تم میں سے سو (۱۰۰) صابر مسلمان ہوں گے تو ہزار کافروں پر غالب آئیں گے کیونکہ کفار اس بات کو نہیں سمجھ سکتے کہ جہاد میں جان و مال قربان کرنے سے دونوں جہاں کی بھلائی حاصل ہوتی ہے۔

(۶۶) اور چونکہ اللہ کو علم ہے کہ تم میں کمزوری ہے اور تم دس گنا دشمن کا مقابلہ نہیں کر سکتے اس لئے اب اس نے اس حکم میں تمہارے لئے کمی کر دی ہے کہ تم میں سے سو (۱۰۰) صابر مسلمان اللہ کے حکم سے الٰہی دوسو (۲۰۰) کافروں پر اور ایک ہزار صابر مسلمان دو ہزار کفار پر غالب رہیں گے اور اللہ صبر کرنے والوں کا مددگار ہے۔

افعال: اَلَّفْتَ: تو نے الفت ڈالی تَاْلِیْفٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ اِتَّبَعَكَ: اس نے تیری پیروی کی اِتَّبَعَ، اِتِّبَاعٌ سے ماضی (واحد مذکر غائب) كَ ضمیر (واحد مذکر حاضر)۔ خَفَّفَ: اس نے تخفیف کی ہلکا کر دیا تَخْفِیْفٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ۭ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ڰ

یہاں تک کہ	وہ خونریزی کرلے	زمین میں	تم چاہتے ہو	مال	دنیا کا

پھر وہ زمین میں (کافروں کا) صفایا نہ کر لے تم لوگ دنیاوی مال و اسباب چاہتے ہو

وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝۶۷ لَوْلَا كِتٰبٌ

اوراللہ	چاہتا ہے	آخرت	اوراللہ ہے	بڑا زبردست	حکمت والا	اگر نہ ہوتا	لکھا ہوا (حکم)

اور اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آخرت (کا سامان) چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے اگر اللہ تعالیٰ

مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝۶۸

اللہ کا	پہلے سے	تو ضرور پہنچتا تمہیں	اس بارے میں	جو لیا تم نے (فدیہ)	عذاب	بڑا

(کی طرف) سے پہلے ہی لکھا ہوا نہ ہوتا، تو جو کچھ تم نے لیا ہے اس پر تمہیں سخت ترین سزا ملتی۔

فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ڮ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ

پس کھاؤ	اس میں سے	جو بطور غنیمت حاصل کیا تم نے	حلال پاک مال	اور ڈرتے رہو اللہ سے

سو جو کچھ تمہیں مال غنیمت میں سے ملا ہے اسے حلال و پاک سمجھ کر کھاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۶۹ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ

بے شک اللہ	بڑا بخشنے والا	رحم کرنے والا ہے	اے نبی!	کہہ دیجئے	اُن کو (جو)	آپ کے قبضہ میں ہیں

بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا نہایت مہربان ہے اے نبی! آپ کے قبضہ میں جو بھی قیدی ہیں

مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا

(جنگی) قیدی	(کہ) اگر اللہ جانتا ہے	تمہارے دلوں میں	نیکی	تو تمہیں دے گا	بہتر

ان سے کہہ دیجئے کہ اگر اللہ تعالیٰ کو معلوم ہوگا کہ تمہارے دلوں میں نیکی ہے تو اس سے بہتر تمہیں دیا جائے گا

مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۷۰

اس سے جو	لیا گیا	تم سے	اور معاف کردے گا	تمہیں	اوراللہ	بڑا بخشنے والا	رحم کرنے والا ہے

جو کچھ تم سے لیا گیا ہے اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے

وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ

اور اگر وہ ارادہ کریں گے	آپ سے خیانت کرنے کا	تو وہ خیانت کر چکے ہیں	اللہ سے	اس سے پہلے (بھی)

اور اگر یہ لوگ آپؐ سے خیانت کا ارادہ کریں گے تو وہ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ سے خیانت کر چکے ہیں

فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۷۱ اِنَّ الَّذِيْنَ

پھر اس نے قابو دلا دیا (آپ کو)	اُن پر	اوراللہ	جاننے والا	حکمت والا ہے	بیشک وہ لوگ

تو اللہ تعالیٰ نے انہیں (تمہارے) قبضہ میں دے دیا اور اللہ تعالیٰ جاننے والا اور حکمت والا ہے، بیشک وہ لوگ

اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ

(جو) ایمان لائے	اور ہجرت کی	اور جہاد کیا	اپنے مالوں	اور اپنی جانوں سے	راہ میں

جو ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور انہوں نے اپنے مال و جان سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں

(٦٧) جنگ بدر میں جو ستر کفار گرفتار ہوئے تھے۔ آپؐ نے صحابہ سے ان کے متعلق مشورہ کیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے یہ رائے دی کہ انہیں تاوان لے کر چھوڑ دیا جائے شاید وہ ایمان لے آئیں اور حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ یارسول اللہ انہیں قتل کرنا ہی بہتر ہے اس پر حضورؐ نے صحابہ کو اختیار دے دیا آخر کار سب کے اتفاق سے وہ جنگی قیدی فدیہ لے کر چھوڑ دیئے گئے اس اجتہادی غلطی پر ارشاد الٰہی ہوا کہ نبی کو جائز نہیں کہ جب تک ملک میں غلبہ حاصل نہ کرلے دشمنوں کو فدیہ لے کر چھوڑ دے کیونکہ فدیہ لینے سے تو دنیاوی مال مطلوب ہے جبکہ اللہ کو غلبہ اسلام کی خاطر قتل کفار سے تمہیں آخرت کا اجر دینا مطلوب ہے اور وہ بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

(٦٨) اگر اللہ کا یہ حکم پہلے سے نہ ہو چکا ہوتا کہ کسی مسلمان کو اجتہادی غلطی پر سزا نہ دی جائے گی تو تم لوگوں نے جو بدر کے قیدی فدیہ لے کر چھوڑ دیئے اس پر تمہیں بڑا عذاب دیا جاتا۔

(٦٩) فدیہ لے کر قیدی چھوڑ دینے پر جو تاکید ہوئی تو مسلمانوں کو اس فدیہ کے حلال ہونے میں شبہ ہوا اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ جو مال تمہیں کفار سے بطور غنیمت (جس میں فدیہ شامل ہے) حاصل ہوا اسے حلال و پاک سمجھ کر کھاؤ اور اللہ سے ضرور ڈرتے رہو وہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(٧٠) جو قیدی اس وقت آپؐ کے پاس ہیں ان سے کہہ دیجئے کہ اگر اللہ کے علم میں تمہارے دلوں میں کچھ اخلاص ہے اس مال سے جو لڑائی میں غنیمت یا فدیہ کے طور پر تم سے لیا گیا ہے اس سے بہتر انعام عطا کرے گا۔ اور تمہاری خطائیں معاف کر دے گا اللہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(٧١) اور اگر وہ قیدی جو فدیہ لے کر معاف کر دیئے گئے ہیں آپؐ سے دھوکہ کرنے کا ارادہ کریں کہ تو آپ کچھ خوف نہ کیجئے وہ پہلے بھی اپنا عہد توڑ کر اللہ سے دغا کر چکے ہیں پھر اللہ نے آپ کو بدر کے مقام میں ان پر قابو بخشا سو اب بھی اگر وہ ایسا کریں گے تو اللہ آپ کو ان پر پھر قابو بخشے گا اور اللہ بڑا جاننے والا حکمت والا ہے۔

افعال: يُثْخِنَ: اِثْخَانٌ مصدر کثرت سے خون بہادے مضارع کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ خَانُوْا: انہوں نے خیانت کی دغا کی خِيَانَةٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔

اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ

اللہ کی | اور وہ لوگ جنہوں نے پناہ دی (مہاجرین کو) | اور امداد کی | یہی لوگ ہیں | (کہ) ان میں سے بعض | سچے دوست ہیں

جہاد کیا اور وہ لوگ جنہوں نے ان کو پناہ دی اور ان کی مدد کی یہی لوگ ایک دوسرے کے سچے دوست اور وارث

بَعْضٍ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ

بعض کے | اور وہ لوگ (جو) | ایمان لے آئے | اور انہوں نے ہجرت نہیں کی | نہیں تمہارا | اُن کی وراثت سے

ہیں اور وہ لوگ جو ایمان لے آئے اور ہجرت کے لئے تیار نہ ہوئے تمہیں ان سے دوستی یا وارثت کا

مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ

کچھ واسطہ (تعلق) | اس وقت تک کہ وہ ہجرت کریں | اور اگر وہ مدد مانگیں تم سے | دین کے بارے میں

کوئی حق نہیں یہاں تک کہ وہ ہجرت کے لئے آمادہ ہو جائیں اور اگر وہ تم سے دین کے معاملہ میں مدد طلب کریں

فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰي قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ۭ

تو تم پر لازم ہے | اُن کی مدد کرنا | مگر برخلاف اُس قوم کے | کہ تمہارے درمیان | اور اُن کے درمیان | معاہدہ (ہو)

تو ان کی مدد تم پر فرض ہے مگر ان لوگوں کے مقابلہ پر نہیں کہ تمہارے اور ان کے درمیان معاہدہ ہو

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝٧٢ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ

اور اللہ | اس کو جو تم کرتے ہو | خوب دیکھتا ہے | اور جو لوگ | کافر ہیں | بعض ان میں سے | وارث ہیں

اور (یاد رکھو) کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے اور وہ لوگ جنہوں نے راہِ کفر اختیار کر رکھی ہے وہ آپس میں دوست

بَعْضٍ ۭ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ۝٧٣ۭ

بعض کے | اگر | تم ایسا نہ کروگے | تو ہوگا | فتنہ | زمین میں | اور فساد بہت بڑا

اور وارث ہیں اگر تم ان احکام پر عمل نہ کرو گے تو زمین میں ایک فتنہ اور بڑا بھاری فساد برپا ہو جائے گا

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اور جو لوگ | ایمان لے آئے | اور ہجرت کی | اور جہاد کیا | راستے میں | اللہ کے

اور وہ لوگ جو ایمان لے آئے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں گھر بار چھوڑ کر جہاد کرتے رہے

وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ

اور جنہوں نے پناہ دی (مہاجرین کو) | اور مدد کی | وہی ہیں | مومن | سچے

اور جن لوگوں نے انہیں جگہ دی اور مدد کی وہی لوگ سچے مؤمن ہیں

لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝٧٤ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ

انہی کے لئے ہے | بخشش | اور رزق | عزت و آبرو کا | اور جو لوگ | ایمان لائے | بعد میں

ان کے لئے بخشش ہے اور عزت کی روزی۔ اور جو لوگ بعد کو ایمان لے آئے

وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ۭ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ

اور (انہوں نے) ہجرت کی | اور جہاد کیا | تمہارے ساتھ (ہو کر) | وہ تم ہی میں سے ہیں | اور قریبی رشتہ دار

اور انہوں نے ہجرت کی اور تمہارے ساتھ شامل ہو کر جہاد کیا سو یہ لوگ بھی تم ہی میں سے ہیں اور اللہ کی کتاب کے مطابق

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷۲) وہ لوگ جنہوں نے ایمان لا کر ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کیا اور جن لوگوں نے ان مہاجرین کو اپنے ہاں پناہ دی اور ہر طرح سے امداد کی۔ یہی مہاجرین اور انصار ہجرت اور باہمی نصرت کی وجہ سے آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہوں گے' (قریبی رشتہ داروں کو چھوڑ کر) اور جنہوں نے ایمان لا کر ابھی تک ہجرت نہیں کی جب تک وہ ہجرت نہ کریں تمہارا ان کی وراثت سے کوئی واسطہ نہیں' ہاں وہ دین کے بارے میں تم سے مدد مانگیں تو ان کی مدد کرنا لازم ہے مگر ان غیر مہاجر مسلمانوں کی' اُن کفار کے برخلاف مدد کرنی جائز نہیں جن کا تم سے امن کا معاہدہ ہو چکا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خوب واقف ہے۔

(۷۳) اور کفار آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہیں۔ تمہیں ان سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہئے خواہ وہ تمہارے قریبی ہی کیوں نہ ہوں اگر تم مسلمان آپس میں وراثت و تعاون پر عمل نہ کرو گے تو مشرکین تم پر غلبہ پا کر دنیا میں مصیبت کھڑی کر دیں گے اور ملک میں بڑا فساد مچ جائے گا۔ کچھ مسلمانوں نے اپنے مشترک رشتہ داروں سے وراثت کا تعلق قائم رکھنے کی خواہش ظاہر کی تھی اس پر انہیں بتایا گیا کہ اسلام اور کفر کے درمیان کوئی رشتہ باقی نہیں رہا۔

(۷۴) اور جن مہاجرین نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جن انصار نے انہیں پناہ دی اور ہر طرح سے ان کی مدد کی بس سچے مسلمان یہی لوگ ہیں انہی کو اللہ کے ہاں بخشش اور عزت کی روزی عطا کی جائے گی۔

نوٹ: ابتدائے اسلام میں جب مکہ سے صحابہ ہجرت کر کے مدینہ آئے تو ان کا مدینہ کے مسلمانوں سے بھائی چارہ (مؤاخات) کا رشتہ قائم کیا گیا۔ چنانچہ وہ ایک دوسرے کے مال وراثت کے بھی حقدار تھے۔ بعد میں اس حکم کی ضرورت باقی نہ رہی۔ اور آئندہ کے لئے مالی وراثت کے حقدار خونی رشتوں میں منسلک رشتہ دار قرار پائے جن کی تفصیل قرآن وسنت میں دی گئی ہے۔

افعال: اٰوَوا: انہوں نے جگہ دی' اِیْوَاءٌ سے معنی جگہ دینے کے ہیں' ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔

بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٧٥﴾
بعض ان میں سے | زیادہ حقدار ہیں | بعض کے | اللہ کی کتاب میں | بیشک اللہ | ہر چیز کو | خوب جانتا ہے
رشتہ دار ایک دوسرے (کی وراثت) کے زیادہ حقدار ہوتے ہیں بیشک اللہ تعالیٰ ہر بات سے واقف ہے

سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّتِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّسِتَّةَ عَشَرَ رُكُوْعًا

سورۂ توبہ مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں ایک سو انتیس (١٢٩) آیتیں اور سولہ (١٦) رکوع ہیں
سورۂ توبہ مدنی ہے اور اس کی ایک سو انتیس آیتیں اور سولہ رکوع ہیں

بَرَاۗءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ
(یہ عہد سے) دست برداری ہے | اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے | ان لوگوں کی طرف | (جن سے) تم نے عہد کیا تھا
(اے مومنو!) جن مشرکوں سے تم نے عہد و پیماں کر رکھا تھا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے

مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۭ﴿١﴾ فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا
مشرکین میں سے | پس چلو پھرو | زمین میں | چار | مہینے | اور جان لو
ان کو (اب) صاف جواب ہے پس (اے مشرکو!) تم چار ماہ تک زمین میں چلو پھرو اور جان لو

اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢﴾
کہ تم | عاجز نہیں کر سکتے | اللہ کو | اور یہ کہ | اللہ | رسوا کرنے والا ہے | کافروں کو
کہ تم (کسی طرح بھی) اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کافروں کو (ضرور) رسوا کرے گا

وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ
اور اعلان ہے | اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے | سب لوگوں کو | حج اکبر کے دن | کہ اللہ
اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے لوگوں میں حج اکبر کے دن اعلان کر دیں کہ اللہ تعالیٰ

بَرِيْۗءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ڏ وَرَسُوْلُهٗ ۭ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ
دست بردار ہے | مشرکین سے | اور اس کا رسول (بھی) | پس اگر تم توبہ کرو | تو وہ | بہتر ہے
اور اس کا رسول مشرکوں سے بری الذمہ ہیں پس اگر تم (کفر و شرک سے) توبہ کر لو وہ تمہارے لئے بہتر ہے

لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۭ
تمہارے لئے | اور اگر | تم نہ مانو | تو جان لو | کہ تم | عاجز نہیں کر سکتے | اللہ کو
اور اگر نہ مانو تو جان لو کہ تم (کسی طرح بھی) اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٣﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ
اور خوشخبری دے دیجئے | ان کو جو | کافر ہیں | عذاب دردناک کی | مگر وہ جن سے
اور کافروں کو دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے۔ مگر جن مشرکوں

عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْــــًٔا وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا
تم نے عہد کر رکھا تھا | مشرکین میں سے | پھر انہوں نے تم سے قصور نہ کیا | کچھ بھی | اور نہ ہی مدد کی
سے تم نے معاہدہ کیا پھر انہوں نے ایفائے عہد میں کوئی کمی نہیں کی اور نہ تمہارے خلاف

(۷۵) اور جولوگ بعد میں اسلام لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ جہاد میں شریک ہوئے وہ بھی تمہاری طرح سچے مسلمانوں میں داخل ہیں اور اس کے بعد قریبی رشتہ دار کتاب الٰہی (قرآن یا لوح محفوظ) میں آپس میں ایک دوسرے کی وراثت کے دوسروں کی نسبت زیادہ حقدار ہیں۔ (ف) اب چونکہ مسلمان طاقتور ہوگئے تھے۔ اس لئے پہلے ہجرت اور نصرت کی وجہ سے جو وراثت کا حکم تھا وہ اس آیت سے منسوخ ہوکر قرابت داروں کی وراثت قائم ہوگئی۔

سورۃ التوبہ

اس سورۃ کے کئی نام ہیں جن میں دو زیادہ مشہور ہیں۔ **توبہ** کہ اس میں مسلمانوں کی توبہ قبول ہونے کا ذکر ہے۔ **برأۃ** کہ اس میں مشرکین کے ساتھ معاہدے سے دست برداری کا ذکر ہے اور اس کے ابتدا میں **بسم اللّٰہ** نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ صحابہ کو آنحضرت سے اس کا دوسری سورتوں سے علیحدہ ہونا ثابت نہیں ہوا۔ نیز یہ کہ اس سورت میں مشرکین کے ساتھ ان کی عہد شکنی کی وجہ سے معاہدہ امن کے خاتمہ ان سے جنگ کرنے اور انہیں جزیرہ سے نکال دینے کے احکام آئے ہیں۔

(۱) جن مشرکین سے مسلمانوں نے عہد و پیمان کر رکھا تھا ان کی عہد شکنی کی وجہ سے یہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اس عہد سے دست برداری ہے۔

(۲) پس ان مشرکین کو سنا دو کہ چار مہینے (۱۰ ذی الحجہ ۹ھ کے دن سے ۱۰ ربیع الاول ۱۰ھ تک) زمین میں جہاں چاہو امن کے ساتھ چلو پھرو۔ اور جان لو کہ اللہ جس وقت چاہے تمہیں سزا دے سکتا ہے تم اسے روک نہیں سکتے وہ کفار کو رسوا کرکے رہے گا۔ (ف) یہ سورت فتح مکہ کے ایک سال بعد ۹ھ میں غزوہ تبوک کے سال میں نازل ہوئی اور عہد شکن مشرکین (بنی بکر اور قریش) کو چار ماہ مذکورہ کی مہلت دی گئی تھی۔

(۳) یہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلان ہے حج اکبر (بقرعید) کے روز جس میں حج کے تمام بڑے بڑے ارکان پورے ہو جاتے ہیں۔ عام لوگوں کو کہ اللہ اور اس کا رسول مشرکین کے معاہدوں سے دست بردار ہیں۔ پس اے مشرکو! اگر تم کفر و شرک سے توبہ کرلو تو یہ بہتر ہے ورنہ عذاب الٰہی کو تم کسی طرح ٹال نہیں سکو گے وہ بڑا سخت عذاب دینے والا ہے۔ (ف) چنانچہ اس حکم الٰہی کے مطابق ۱۰ ذی الحجہ ۹ھ (عید الاضحیٰ) میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تمام عرب قبائل کے سامنے مشرکین کے عہد سے دست برداری کا عام اعلان کرنے پر مقرر فرمایا اور انہوں نے جمرۃ العقبہ کے پاس کھڑے ہوکر تیس چالیس آیتیں پڑھ کر یہ اعلان عام کیا کہ اس کے بعد کوئی مشرک بیت اللہ کے نزدیک نہ جائے اور کوئی ننگے بدن طواف نہ کرے اور جنت میں سوائے مومن کے کوئی داخل نہ ہوگا اور جو کوئی عہد پر قائم رہے اس کے ساتھ عہد کو پورا کیا جائے گا۔

افعال: سِیۡحُوۡا: تم پھر لو سیاحت کرو۔ سَیۡحٌ سے معنی زمین پر چلنے اور سفر کرنے کے ہیں امر کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ

تمہارے خلاف | کسی کی | پس پورا کرو | اُن کے ساتھ | اُن کا عہد | اُن کی مقررہ مدت تک

کسی کو مدد دی۔ ان کا معاہدہ ان کے مقررہ وقت تک پورا کرو۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ④ فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ

بیشک اللہ | دوست رکھتا ہے پرہیزگاروں کو | پھر جب گزر جائیں | مہینے | (معاہدہ کے) احترام والے

یقیناً اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کو پسند کرتا ہے۔ پھر جب معاہدے والے مہینے گزر جائیں

فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَ خُذُوْهُمْ

تو قتل کرو | مشرکین کو | جہاں کہیں | انہیں پاؤ | اور | ان کو پکڑ لو

تو جہاں کہیں مشرکین کو پاؤ انہیں قتل کرو اور انہیں گرفتار

وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ فَاِنْ تَابُوْا

اور انہیں گھیر لو | اور بیٹھو | اُن کی تاک میں | ہر گھات میں | پس اگر وہ توبہ کرلیں

کرو اور انہیں گھیر لو اور ہر جگہ ان کی تاک میں بیٹھو پھر اگر وہ رجوع کر لیں

وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ

اور نماز قائم کریں | اور زکوٰۃ ادا کریں | تو چھوڑ دو | اُن کا راستہ | بیشک اللہ

اور (پابندی سے) نماز ادا کریں اور زکوٰۃ دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو بیشک اللہ تعالیٰ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑤ وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ

بڑا بخشنے والا | رحم کرنے والا ہے | اور اگر کوئی | مشرکین میں سے | پناہ مانگے آپ سے

بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے اور اگر مشرکین میں سے کوئی شخص آپ سے پناہ طلب کرے

فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ذٰلِكَ

تو پناہ دیجئے اس کو | یہاں تک کہ | وہ سن لے | کلام اللہ کا | پھر پہنچا دیجئے اس کو | اس کے امن کی جگہ | یہ

تو اُسے پناہ دیجئے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام سن لے پھر اس کو اس کے امن کی جگہ میں پہنچا دیجئے یہ

بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ⑥ كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ

اس لئے کہ | وہ لوگ | علم نہیں رکھتے | کیسے ہو سکتا ہے (معتبر) | مشرکین کا

اس لئے ہے کہ ان لوگوں کو (احکام الٰہی کا) کچھ علم ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نزدیک

عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖٓ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ

عہد | نزدیک | اللہ | اور اس کے رسول کے | سوائے اُن لوگوں کے | (جن سے) تم نے عہد کیا تھا

مشرکین کا عہد کیسے معتبر ہو سکتا ہے (جبکہ انہوں نے خود اس کو توڑا) سوائے ان کے جن لوگوں کے ساتھ تم نے

عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا

پاس | مسجد الحرام (کعبہ) کے | سو جب تک وہ (عہد پر) قائم رہیں | تمہارے لئے | تو تم بھی قائم رہو

مسجد حرام کے پاس معاہدہ کیا پس جب تک وہ تمہارے لئے اپنے اقرار پر قائم رہیں تم بھی ان کے لئے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۴) ہاں مگر جن مشرکین سے تم نے عہد کیا اور انہوں نے نہ تو عہد شکنی کی اور نہ تمہارے خلاف کسی مخالف کی مدد کی ان کے ساتھ مقررہ مدت تک عہد پورا کرو بلاشک اللہ عہد شکنی سے پرہیز کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

(۵) پھر جب حرمت والے مہینے گزر جائیں یعنی محرم کے بعد مشرکین کو جہاں پاؤ قتل کرو یا قید کرلو یا محاصرہ کرلو اور ہر طرف سے ان کی ناکہ بندی کرو کہ وہ باہر نکل کر شہروں میں نہ پھیلنے پائیں۔ پس اگر کفر و شرک سے توبہ کر کے نماز باقاعدہ پڑھنے اور زکوٰۃ دینے لگیں تو پھر انہیں نہ چھیڑو کیونکہ اللہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(۶) اور اگر کوئی مشرک ان مہینوں کے گذر جانے کے بعد اللہ کا کلام سننے اور اس پر غور کرنے کے لئے آپ سے پناہ مانگے تو آپ اسے پناہ دے دیں کہ وہ کلام الٰہی کو اطمینان کے ساتھ سن لے اس کے بعد اگر وہ ایمان نہ لائے تو حفاظت کے ساتھ وطن میں واپس پہنچا دیا جائے۔ یہ رعایت انہیں اس لئے دی گئی ہے کہ وہ اسلام کی حقیقت سے واقف ہو جائیں اور اگر اس کے بعد وہ اہل اسلام سے لڑے تو پکڑ کر قتل کر دیا جائے۔

افعال: لَمْ يَنْقُصُوْا: انہوں نے قصور نہیں کیا' انہوں نے کمی نہیں کی' مضارع معروف (جمع مذکر غائب)۔ احْصُرُوْهُمْ: ان کو قید رکھو' اُحْصُرُوْا' حَصَرٌ سے معنی قید کرنے اور تنگ کرنے کے ہیں امر کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ اقْعُدُوْا: تم بیٹھو' قُعُوْدٌ سے امر کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ اِسْتَجَارَكَ: اس نے تجھ سے پناہ مانگی' اِسْتَجَارَ' اِسْتِجَارَةٌ سے معنی پناہ مانگنے کے ہیں' ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ خَلُّوْا: تم چھوڑ دو' تَخْلِيَةٌ سے معنی کسی خالی مکان میں چھوڑنے کے ہیں امر کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ اَبْلِغْهُ: اس کو پہنچا دے اَبْلِغْ اِبْلَاغٌ سے امر کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔

لَهُمْ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝۷ كَيْفَ وَإِنْ

اُن کے لئے | بیشک اللہ | دوست رکھتا ہے | پرہیزگاروں کو | کیسے (معتبر ہو سکتا ہے) | حالانکہ اگر

اپنے اقرار پر قائم رہو بے شک اللہ تعالیٰ احتیاط کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ (ان کا عہد) کیونکر (معتبر ہو ان کا حال

يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ إِلًّا وَّلَا ذِمَّةً

وہ غلبہ پائیں | تم پر | تو نہ لحاظ کریں گے | تمہارے بارے میں | رشتہ کا | اور نہ عہد کا

تو یہ ہے) اگر وہ تم پر غلبہ پا جائیں تو تمہارے ساتھ نہ رشتہ داری کا لحاظ رکھیں اور نہ عہد و پیمان کا'

يُرْضُوْنَكُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ وَتَأْبٰى قُلُوْبُهُمْ وَأَكْثَرُهُمْ

وہ خوش کرتے ہیں تم کو | (صرف) اپنے منہ سے | اور انکار کرتے ہیں | اُن کے دل | اور | اکثر اُن میں سے

وہ زبانی باتوں سے ہی تمہیں راضی کرنا چاہتے ہیں حالانکہ ان کے دل نہیں مانتے اور ان میں سے اکثر

فٰسِقُوْنَ ۝۸ اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا

نافرمان (ہیں) | انہوں نے بیچ دیا | آیاتِ الٰہی کو | قیمت | تھوڑی پر | پھر روک دیا (لوگوں کو)

بدعہد ہیں' انہوں نے اللہ کی آیتوں کو معمولی قیمت کے بدلے فروخت کر دیا ہے پس وہ اس کی

عَنْ سَبِيْلِهٖ إِنَّهُمْ سَاۤءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۹ لَا يَرْقُبُوْنَ

اُس کے راستہ سے | بیشک بہت بُرا کام تھا | جو وہ | کر رہے تھے | وہ لحاظ نہیں کرتے

راہ سے روکتے ہیں بے شک وہ بہت ہی برا کام کر رہے ہیں وہ کسی مومن کے

فِيْ مُؤْمِنٍ إِلًّا وَّلَا ذِمَّةً وَأُولٰۤئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ۝۱۰

مومن کے بارے میں | رشتے کا | اور نہ ہی | عہد کا | اور وہی ہیں | حد سے بڑھ جانے والے

بارے میں نہ رشتہ داری کا لحاظ کرتے ہیں اور نہ عہد و پیمان کا' اور یہ لوگ بہت ہی سرکش ہیں

فَإِنْ تَابُوْا وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَإِخْوَانُكُمْ

پس اگر وہ توبہ کر لیں | اور قائم کر لیں | نماز | اور ادا کریں زکوٰۃ | تو وہ تمہارے بھائی ہیں

پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور (پابندی کے ساتھ) نماز ادا کریں اور زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے دینی

فِي الدِّيْنِ وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝۱۱ وَ

دین کے | اور ہم کھول کر بیان کرتے ہیں | آیتیں | اُن لوگوں کے لئے | جو علم رکھتے ہیں | اور

بھائی ہیں اور ہم آیتیں کھول کھول کر بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں اور

إِنْ نَّكَثُوْا أَيْمَانَهُمْ مِّنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ

اگر وہ توڑ دیں | اپنی قسمیں | بعد اپنے عہد کر لینے کے | اور عیب نکالیں | تمہارے دین میں

اگر معاہدہ کے بعد وہ اپنی قسمیں توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں عیب نکالیں

فَقَاتِلُوْا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ۝۱۲

تو لڑو | کفر کے پیشواؤں سے | بیشک نہیں ہیں (معتبر) اُن کی قسمیں | تاکہ وہ | باز آجائیں

تو کفر کے سرداروں سے جنگ کرو ان کی قسمیں کوئی قسمیں نہیں تاکہ وہ (اپنی شرارتوں سے) باز آ جائیں۔

آیت نمبر

(۷) اللہ و رسول کے نزدیک مشرکین کے عہد کا کوئی اعتبار نہیں ان کے قتل میں سوچ بچار کی کوئی ضرورت نہیں ہاں جن سے تم نے مسجد بیت الحرام کے نزدیک عہد و پیمان کیا تھا (جیسے بنی کنانہ و بنی ضمرہ) کہ جنہوں نے ابھی تک عہد شکنی نہیں کی تھی۔ جب تک وہ اپنے عہد پر پکے ہیں تم بھی ان کے ساتھ اپنے عہد کو پورا کرو بیشک عہد شکنی سے پرہیز کرنے والوں کو اللہ پسند کرتا ہے۔

(۸) ان کفار کا عہد کیسے قابل اعتبار ہوسکتا ہے حالانکہ اگر وہ تم پر کسی وقت غلبہ پائیں تو نہ تمہارے بارے میں رشتہ داری کا لحاظ کریں گے نہ عہد و پیمان کا۔ وہ سخت بدعہد ہیں صرف تمہیں خوش کرنے کے لئے زبانی جھوٹے عہد کر لیتے ہیں اور دراصل ان کے دل اس عہد سے انکاری ہیں اور ان میں زیادہ تر شریر لوگ ہیں۔

(۹) انہوں نے دین حق اور قرآن کو چھوڑ کر اغراض نفسانی اور کفر و شرک کو اختیار کر لیا ہے اور دوسروں کو بھی دین حق سے روکتے ہیں اور یہ کام جو وہ کرتے ہیں بہت ہی برا ہے۔

(۱۰) اور موقع ملنے پر وہ مسلمانوں کو نقصان پہنچانے میں رشتہ داری اور عہد کا کوئی لحاظ نہیں کرتے۔ اور وہی شرارت میں بڑھے ہوئے ہیں۔

(۱۱) پس اگر وہ توبہ کر کے نماز پڑھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے لگیں تو پھر وہ تمہاری طرح مسلمان اور تمہارے بھائی ہیں اور ہم اہل علم کے لئے اپنی آیات کھول کر بیان کرتے ہیں۔

(۱۲) اگر وہ حلفیہ عہد و پیمان کرنے کے بعد اپنی قسمیں توڑنے لگیں اور دین اسلام میں نقص نکالنا شروع کر دیں تو ایسے کفر کے سرغنوں سے ضرور لڑو کیونکہ ان کی قسمیں کچھ اعتبار کے قابل نہیں۔ تا کہ آئندہ ایسی عہد شکنی سے باز آجائیں۔

افعال: اِسْتَقَامُوْا: وہ سیدھا رہے، وہ قائم رہے، ثابت قدم رہے، اِسْتِقَامَۃٌ سے معنی سیدھا رستہ پکڑنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ یَظْهَرُوْا: ظُهُوْرٌ مصدر، وہ غالب آجائیں گے، قابو پا جائیں گے، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ لَا یَرْقُبُوْا: پاس لحاظ نہیں کریں گے، رعایت نہیں کریں گے رَقْبٌ سے مضارع منفی (جمع مذکر غائب)۔ یُرْضُوْنَکُمْ: اِرْضَاءٌ مصدر، کہ تم کو وہ راضی کر دیں، خوش کر دیں، مضارع کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ طَعَنُوْا: انہوں نے طعن کیا، عیب دیا، طَعْنٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔

اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا

کیا نہیں لڑو گے تم | اُن لوگوں سے | جنہوں نے توڑ دیں | اپنی قسمیں | اور ارادہ کیا تھا انہوں نے

کیا تم ایسی قوم سے نہ لڑو گے؟ جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑ ڈالا اور رسول کو

بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ

نکالنے کا | رسول کو | اور انہوں نے (ہی) | لڑائی شروع کی تھی تم سے | پہلی بار

جلا وطن کر دینے کا ارادہ کیا اور انہوں نے ہی تم سے (دشمنی کی) ابتداء کی ہے

اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝١٣

کیا تم ڈرتے ہو ان سے | پس اللہ ہی | زیادہ حق رکھتا ہے | کہ تم ڈرو اُس سے | اگر ہو تم | مؤمن

کیا تم ان سے ڈرتے ہو تو (سنو) اللہ تعالیٰ زیادہ حق رکھتا ہے کہ تم اس سے ڈرو اگر تم مومن ہو

قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَ

لڑو اُن سے | کہ عذاب دے انہیں | اللہ | تمہارے ہاتھوں | اور رسوا کرے انہیں | اور

تم ان سے لڑو اللہ تمہارے ہاتھوں ان کو سزا دے گا اور رسوا کرے گا اور

يَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ۝١٤

فتح دے تم کو | اُن پر | اور ٹھنڈا کر دے | سینوں کو | مؤمن لوگوں کے

تمہیں ان پر فتح دے گا اور مومنوں کے سینوں کو ٹھنڈا کرے گا

وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ

اور دور کر دے | غصہ | اُن کے دلوں کا | اور اللہ توبہ قبول کرتا ہے | جس کی | چاہے

اور ان کے دلوں کے غیظ و غضب کو دور کر دے گا اور اللہ تعالیٰ جس کی چاہے توبہ قبول کرتا ہے

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝١٥ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا

اور اللہ | جاننے والا | حکمت والا ہے | کیا تم نے سمجھ لیا ہے | کہ تم یونہی چھوڑ دیے جاؤ گے

اور اللہ تعالیٰ (ہر بات کا) علم رکھنے والا اور حکمت والا ہے۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ تم چھوڑ دیئے جاؤ گے

وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا

حالانکہ ابھی تک (ظاہر) معلوم نہیں کر لیا | اللہ نے | اُن کو | جنہوں نے جہاد کیا | تم میں سے | اور نہیں بنایا انہوں نے

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ابھی ظاہراً دیکھا ہی نہیں کہ تم میں سے کون جہاد کرتا ہے اور کون اللہ تعالیٰ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ؕ

سوائے اللہ کے | اور نہ اس کے رسول کے | اور نہ مؤمنین کے | کوئی دلی دوست

اور اس کے رسول اور مؤمنوں کو چھوڑ کر کسی غیر کو رازداں بناتا ہے

وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝١٦ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ

اور اللہ | خوب واقف ہے | اُس سے | جو تم کرتے ہو | نہیں ہے (حق) | مشرکین کا

اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے اعمال کی اچھی طرح خبر ہے۔ مشرکوں کو یہ حق نہیں پہنچتا

(۱۳) مکہ کے کافروں کے ساتھ تم ضرور لڑو کیونکہ (۱) انہوں نے صلح حدیبیہ میں حلفیہ عہد کیا۔ پھر مسلمانوں کے حلیف بنی خزاعہ کے خلاف بنی بکر کی مدد کر کے اپنی قسمیں توڑ دیں اور (۲) اس سے پہلے رسول اللہ کو مکہ سے نکالنے کی کوشش کی تھی اور اب اول انہوں نے ہی تم سے لڑائی شروع کی اور بدر، اُحد اور خندق کے مواقع پر سینکڑوں میل دُور سے آ کر تم پر حملہ آور ہوئے۔ سو تمہیں ان کے ساتھ لڑنے سے ہرگز نہیں ڈرنا چاہئے کیونکہ اگر تم مومن ہو تو تمہیں صرف اللہ ہی سے ڈرنا لازم ہے۔

(۱۴) مسلمانو! ایسے عہد شکن مشرکین سے تمہیں ضرور لڑنا چاہئے تاکہ انہیں تمہارے ہاتھوں ان کے کفر و شرک و عہد شکنی کی سزا دی جائے اور تمہیں ان پر فتح یاب کر کے انہیں دنیا میں ذلیل اور تمہارے دلوں کو ٹھنڈا کر دیا جائے۔

(۱۵) اور مسلمانوں کے دلوں میں جو ان مشرکین کے لئے غصہ بھرا ہوا ہے وہ بھی دور کر دیا جائے۔ اور جو لوگ کفر سے توبہ کر لیتے ہیں اللہ ان کی توبہ قبول کر لیتا ہے اور اللہ سب کچھ جانتا حکمت والا ہے۔

(۱۶) مسلمانو! یہ نہ سمجھو کہ تمہیں اس بات کی آزمائش کئے بغیر کہ کون سے مسلمان محض اللہ کے لئے اپنے مال و جان سے جہاد کرتے ہیں اور اللہ و رسول اور مومنین کے سوا کسی اور کو اپنا دلی راز دار نہیں بناتے، یونہی چھوڑ دیا جائے گا؟ نہیں! بلکہ تمہارا ایمان و عمل کو دیکھ کر جانچا جائے گا اور اللہ تمہارے عملوں سے خوب واقف ہے۔

افعال: یُعَذِّبْ: عذاب دے گا، تَعْذِیْبٌ سے مضارع (واحد مذکر غائب)۔ یُخْزِھِمْ: اِخْزَاءٌ مصدر ذلیل کرے گا، رسوا کرے گا مضارع (واحد مذکر غائب)۔ تُتْرَکُوْا: تم چھوڑ جاؤ، تمہیں چھوڑ دیا جائے، تَرْکٌ سے مضارع مجہول کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ
کہ | آباد کریں | مسجدیں | اللہ کی | شہادت دیتے ہوئے | اپنے نفسوں پر | کفر کی
کہ وہ اپنے کفر کا اقرار کرتے ہوئے (بھی) اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں

اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚۖ وَفِى النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾
یہی لوگ ہیں | کہ ضائع ہو گئے | اُن کے اعمال | اور دوزخ ہی میں وہ | ہمیشہ رہیں گے
یہ وہ لوگ ہیں جن کے اعمال ضائع ہو گئے اور آگ میں انہیں ہمیشہ رہنا ہے

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
بے شک آباد رکھتا ہے | مسجدیں اللہ کی | جو کوئی | ایمان لایا اللہ پر | اور روز | آخرت پر
اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو صرف وہی لوگ آباد کر سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھیں

وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ ۫
اور قائم کی اُس نے نماز | اور دیتا رہا وہ زکوٰۃ | اور نہ ڈرا وہ | (کسی سے) سوائے اللہ کے
اور نماز کی پابندی کریں اور زکوٰۃ دیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ ڈریں

فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۸﴾ اَجَعَلْتُمْ
سو اُمید ہے | کہ وہی لوگ | ہوں گے | ہدایت یافتہ | کیا تم نے ٹھہرایا
سو اُمید ہے کہ وہ لوگ ہدایت پانے والوں میں سے ہوں گے۔ کیا تم نے

سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ
پانی پلانا | حاجیوں کو | اور آباد رکھنا | مسجد | الحرام کو | (ویسا ہی) جیسا کہ (عمل) اس شخص کا
حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد حرام کے آباد کرنے کو اس شخص کے (عمل کے) برابر قرار دے رکھا ہے

اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ
جو ایمان لایا اللہ | اور آخرت کے دن پر | اور جہاد کیا | راستے میں | اللہ کے
جو کہ اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لایا ہو اور اس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا ہو؟

لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹﴾
وہ باہم برابر نہیں ہو سکتے | اللہ کے نزدیک | اور اللہ | ہدایت نہیں دیتا | ظالم لوگوں کو
اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ لوگ برابر نہیں اور اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
جو لوگ | ایمان لائے | اور ہجرت کی | اور جہاد کیا | راستے میں | اللہ کے
وہ لوگ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مال و دولت اور اپنی جانوں کے

بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ
اپنے مالوں | اور | جانوں سے | بہت بڑے ہیں | درجہ میں | اللہ کے نزدیک
ساتھ اس کی راہ میں جہاد کیا (اُن کے) درجے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑے ہیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(١٧) مشرکین مکہ اللہ و رسول کے منکر ہونے کے باوجود اللہ کی مسجدوں (کعبۃ اللہ) کی آبادی کیسے کر سکتے ہیں کیونکہ مساجد میں خدائے واحد کی عبادت کرنا ہی ان کی آبادی ہے اور یہ مقصد بھلا مشرکین کو کب حاصل ہو سکتا ہے ان کے تمام اعمال بت پرستی اور شرکت کی بدولت برباد ہو گئے۔ اور وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔

(١٨) مسجدیں تو وہی لوگ آباد کر سکتے ہیں جو اللہ اور یوم آخر پر ایمان لا کر باقاعدہ نماز قائم کرتے اور مال کی زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے بس یہی لوگ سیدھے راستے پر ہیں۔

(١٩) جب جنگ بدر میں حضرت عباسؓ کفار کی طرف سے جنگ کرتے ہوئے قیدی بن کر آئے اور حضرت علیؓ اور دوسرے صحابہؓ نے انہیں رسولؐ سے تعلق توڑ دینے پر بُرا بھلا کہا تو انہوں نے جواب دیا کہ اگر تم لوگ اسلام اور ہجرت اور جہاد میں ہم برتری حاصل کر چکے ہو تو ہم بھی مسجد الحرام کی تعمیر اور حاجیوں کو پانی پلانے کا کام کرتے رہے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ کیا تم خیال کرتے ہو کہ شرک کے باوجود کے صرف حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد کو آباد رکھنے والا شخص اور سچا مومن مجاہد فی سبیل اللہ دونوں برابر ہیں؟ اللہ کے نزدیک وہ دونوں ہرگز مساوی نہیں اور اللہ مشرکوں کو راہ راست پر نہیں لاتا۔

افعال: يَعْمُرُوْا: عمران مصدر، آباد کرتے ہیں، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ اٰتٰی: اس نے دیا اِیْتَاءٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ لَا يَسْتَوُنَ: اِسْتِوَاءٌ مصدر، وہ برابر نہیں ہیں مضارع (جمع مذکر غائب)۔

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۲۰﴾ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ
اور وہی لوگ ہیں | کامیاب | اُنہیں خوشخبری دیتا ہے | اُن کا رب | اپنی رحمت کی
اور وہی لوگ کامیاب ہیں۔ ان کا رب ان کو اپنی رحمت خوشنودی

وَ رِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ﴿۲۱﴾
اور | رضامندی | اور باغات کی | جن میں اُن کے لئے | آسائش ہے | دائمی
اور ان باغات کی خوشخبری دیتا ہے جن میں ان کے لئے ہمیشہ کی نعمتیں ہیں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۲﴾
ہمیشہ رہیں گے | ان میں | ہمیشہ ہمیشہ | بیشک اللہ کے ہاں ہے | اجر | بہت بڑا
وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے بیشک اللہ تعالیٰ کے پاس بہت بڑا اجر ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ
اے ایمان والو! | نہ بناؤ | اپنے باپوں | اور اپنے بھائیوں کو | دوست
اے ایمان والو! اگر تمہارے باپ اور تمہارے بھائی ایمان کے مقابلے میں کفر کو

اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ
اگر وہ پسند کریں | کفر کو | ایمان کے مقابلے میں | اور | جو بھی دوست رکھے انہیں
پسند کریں تو ان کو بھی دوست نہ بناؤ اور جو تم میں سے ان کو

مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ
تم میں سے | تو وہی لوگ ہیں | ظالم | کہہ دیجئے | اگر ہوں | تمہارے باپ
دوست رکھے گا تو وہی لوگ ظالم ہیں۔ (اے پیغمبر!) آپ کہہ دیجئے اگر تمہارے باپ

وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ
اور تمہارے بیٹے | اور تمہارے بھائی | اور تمہاری بیویاں | اور تمہارے کنبہ والے | اور وہ مال
اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے رشتہ دار اور وہ مال

اِۨقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ
جو تم نے کمائے ہیں | اور تجارت | کہ تم ڈرتے ہو | جس کے نقصان سے | اور رہنے کے مکان
جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارت جس کے نقصان سے تم ڈرتے ہو اور وہ گھر جن کو تم

تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ
جنہیں تم پسند کرتے ہو | زیادہ پیارے | تمہارے لئے | اللہ | اور اس کے رسول | اور جہاد کرنے سے
پسند کرتے ہو تمہیں اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد سے

فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ
کے راستے میں | تو انتظار کرو | یہاں تک کہ | لائے | اللہ | اپنا حکم
زیادہ پیارے ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم بھیج دے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۰) جن مسلمانوں نے دین کے لئے وطن اور گھر بار چھوڑا اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ اللہ کے نزدیک وہی درجہ اور رتبہ میں بڑھ کر ہیں۔ اور وہی کامیاب ہیں۔

(۲۱) اللہ ایسے مخلص مسلمانوں کو اپنی رحمت' رضامندی اور جنتوں کی خوشخبری دیتا ہے۔ جن میں ان کو ہمیشہ کی راحت اور آسائش نصیب ہوگی۔

(۲۲) وہ ان بہشتوں میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور انہیں اللہ کی طرف سے بہت بڑا اجر ملے گا۔

(۲۳) مسلمانو! تم اپنے والدین اور بھائیوں کو جب کہ وہ ایمان کے مقابلہ میں کفر کو پسند کرتے ہوں دوست نہ بناؤ کیونکہ وہ کافر ہیں اور کافروں کو دوست رکھنے والے بڑے ظالم ہوتے ہیں۔

انعال: اَلْفَآئِزُوْنَ: فَآئِزٌ واحد' کامیاب' انتہائی مقصود پانے والے اسم فاعل (جمع مذکر)۔ اِسْتَحَبُّوْا: اس نے عزیز رکھا انہوں نے پسند کیا' اِسْتِحْبَابٌ سے معنی عزیز رکھنے کے ہیں ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔

وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِي الۡقَوۡمَ الۡفٰسِقِيۡنَ ﴿۲۴﴾ لَقَدۡ نَصَرَكُمُ
اوراللہ | نہیں ہدایت دیتا | اُن لوگوں کو | جونافرمان ہیں | البتہ | مدد کر چکا ہے تمہاری
اور (یاد رکھو کہ) اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ بیشک اللہ تعالیٰ تمہیں

اللّٰهُ فِيۡ مَوَاطِنَ كَثِيۡرَةٍ ۙ وَّيَوۡمَ حُنَيۡنٍ ۙ اِذۡ اَعۡجَبَتۡكُمۡ
اللہ | بہت سے موقعوں پر | اور (خاص کر) حُنین کے دن | جب تعجب میں ڈال دیا تھا تم کو
بہت سے مواقع پر مدد دے چکا ہے اور حنین کے دن بھی جب تم اپنی کثرت پر

كَثۡرَتُكُمۡ فَلَمۡ تُغۡنِ عَنۡكُمۡ شَيۡـًٔا وَّضَاقَتۡ عَلَيۡكُمُ
تمہاری کثرت نے | پس وہ کام نہ آئی | تمہارے | کچھ (بھی) | اور تنگ ہوگئی | تم پر
نازاں تھے وہ تمہارے کچھ بھی کام نہ آئی اور تم پر زمین اپنی

الۡاَرۡضُ بِمَا رَحُبَتۡ ثُمَّ وَلَّيۡتُمۡ مُّدۡبِرِيۡنَ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اَنۡزَلَ
زمین | باوجود فراخی کے | پھر تم واپس لوٹے | پیٹھ پھیر کر | پھر نازل کی
فراخی کے باوجود تنگ ہو گئی پھر تم پیٹھ پھیر کر بھاگے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے

اللّٰهُ سَكِيۡنَتَهٗ عَلٰى رَسُوۡلِهٖ وَعَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَاَنۡزَلَ
اللہ نے | اپنی تسکین | اپنے رسول | اور مومنوں پر | اور اُتارے
اپنے رسول پر اور مومنوں (کے دلوں) پر اپنی طرف سے تسکین نازل فرمائی اور ایسے

جُنُوۡدًا لَّمۡ تَرَوۡهَا ۚ وَعَذَّبَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ؕ وَذٰلِكَ
(وہ) لشکر | جو تم نہ دیکھتے تھے | اور | عذاب دیا | اُن کو جو | کافر ہیں | اور یہی ہے
لشکر نازل کیے جن کو تم نے نہیں دیکھا اور کافروں پر عذاب بھیجا اور

جَزَآءُ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ يَتُوۡبُ اللّٰهُ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ
سزا | کافروں کی | پھر | توبہ قبول کرلیتا ہے | اللہ | بعد اس کے
منکروں کی یہی سزا ہے۔ پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے

عَلٰى مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۲۷﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا
جس کی | چاہے | اور اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم کرنے والا ہے | اے ایمان والو!
توجہ فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے۔ اے ایمان والو!

اِنَّمَا الۡمُشۡرِكُوۡنَ نَجَسٌ فَلَا يَقۡرَبُوا الۡمَسۡجِدَ الۡحَـرَامَ بَعۡدَ
بیشک | مشرکین (تو) | ناپاک ہیں | پس وہ پاس بھی نہ جائیں | مسجد الحرام کے | بعد
مشرک لوگ بلاشبہ ناپاک ہیں پس وہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے قریب

عَامِهِمۡ هٰذَا ۚ وَاِنۡ خِفۡتُمۡ عَيۡلَةً فَسَوۡفَ يُغۡنِيۡكُمُ
اس سال کے | اور اگر | تمہیں ڈر ہو | محتاجی کا | تو جلد ہی | غنی کردے گا تمہیں
نہ آنے پائیں اور اگر تمہیں افلاس کا ڈر ہو تو اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو

آیت نمبر | آسان تفسیر

(۲۴) مسلمانوں سے آپ کہہ دیجئے کہ اگر تمہیں اپنے باپ دادے اور بیٹے اور بھائی اور بیویاں اور رشتہ دار اور کمائے ہوئے مال اور تجارت جس کے مندا پڑنے کا تمہیں اندیشہ ہو اور رہائشی مکان جنہیں تم بہت چاہتے ہو یہ سب چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہوں تو عذاب الٰہی کا انتظار کرو۔ کیونکہ خدا اور رسول کے مقابلہ میں ان چیزوں کو محبوب سمجھنا اللہ کی نافرمانی ہے اور اللہ نافرمانوں کو ہدایت نہیں کرتا۔

(۲۵) اللہ بہت سے مقامات (غزوات و سرایا) میں اور خاص کر مکہ و طائف کے درمیان **وادیٔ حنین** کی لڑائی میں تمہاری خصوصی مدد کر چکا ہے جبکہ تم اپنی کثرت تعداد پر بہت فخر کرتے تھے کہ تم بارہ ہزار اور تمہارے مقابل بنی ہوازن اور بنی ثقیف چار ہزار تھے یہاں تک کہ ایک مسلمان نے کہہ دیا تھا کہ تعداد کی بناء پر آج ہم پر کوئی غلبہ نہیں پا سکتا پھر تمہاری کثرت تمہارے کچھ بھی کام نہ آئی اور زمین اپنی فراخی کے باوجود تم پر تنگ ہوگئی اور تم پیٹھ پھیر کر میدان جنگ سے بھاگ نکلے۔

(۲۶) پھر تمہاری شکست کے بعد اللہ نے اپنے رسول اور مسلمانوں پر اطمینان اور تسلی نازل فرمائی کہ حضورؐ بغیر کسی بے قراری کے اکیلے میدانِ جنگ میں جم کر کھڑے رہے اور آپؐ کے حکم سے حضرت عباسؓ کے زور سے للکارنے پر سب صحابہ واپس آئے اور آسمان سے کئی ہزار فرشتوں کا لشکر اتارا گیا لیکن تم کو دکھائی نہ دیتے تھے۔ اور حضور نے مٹھی بھر خاک کی کفار پر پھینک کر فرمایا کہ وہ پسپا ہو گئے چنانچہ ویسا ہی ہوا اور کفار کو قتل و قید سے عذاب دیا گیا اور کفار کی یہی سزا ہوا کرتی ہے۔

(۲۷) پھر اس سزا کے بعد جس کی چاہے (جو اسلام لے آئے) اللہ توبہ قبول کر لیتا ہے اور وہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

افعال: اِقْتَرَفْتُمُوْهَا: تم نے اس کو کمایا، اِقْتِرَافٌ سے معنی کمانے کے ہیں، ماضی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ تَرْضَوْنَهَا: تم اس کو پسند کرتے ہو، مضارع (جمع مذکر حاضر)، هَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔ رَحُبَتْ: وہ کشادہ ہوئی، فراخ ہوئی، رُحْبٌ سے معنی فراخ ہونے کے ہیں ماضی کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔

اسماء: اَحَبّ: زیادہ پیارا حُبٌّ سے معنی دوست رکھنے کے ہیں، افعل التفضیل کا صیغہ۔

اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَآءَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٨﴾

اللہ | اپنے فضل سے | اگر اُس نے چاہا | بیشک اللہ | جاننے والا | حکمت والا ہے

وہ جلد تمہیں اپنے فضل سے غنی کر دے گا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑا علم رکھنے والا اور بڑا حکمت والا ہے

قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ

تم لڑو | اُن لوگوں سے | جو ایمان نہیں رکھتے | اللہ پر | اور نہ | روز

(اہل کتاب میں سے) اُن لوگوں سے لڑو جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتے اور نہ آخرت کے دن پر

الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ

آخرت پر | اور حرام نہیں سمجھتے | جو حرام ٹھہرایا | اللہ | اور اُس کے رسول نے | اور نہیں قبول کرتے

یقین رکھتے ہیں اور نہ ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے حرام قرار دی ہیں

دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا

دین حق کو | اُن لوگوں میں سے | جنہیں دی گئی کتاب | یہاں تک کہ | وہ ادا کریں

اور نہ دین حق کو قبول کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ اپنے

الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿٢٩﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ

جزیہ | اپنے ہاتھ سے | ذلیل ہوکر | اور کہا | یہودیوں نے

ہاتھوں سے جزیہ دیں اور ذلیل و خوار ہوں۔ اور یہود نے کہا

عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ

(کہ) عزیر | اللہ کا بیٹا ہے | اور کہا | نصاریٰ نے | (کہ) مسیح | بیٹا ہے

کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصرانیوں نے کہا کہ مسیح اللہ

اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِــُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اللہ کا | یہ بات | اُن کے منہ کی | وہ نقل کررہے ہیں | اُن کافروں کی بات (جو)

کا بیٹا ہے یہ ان کے منہ کی باتیں ہیں' ان سے پہلے کافروں نے جو کچھ کہا تھا

مِنْ قَبْلُ ۭ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ڮ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٣٠﴾ اِتَّخَذُوْٓا

اُن سے پہلے ہوئے | ہلاک کرے انہیں اللہ | کہاں | بہکے جارہے ہیں | بنالیا انہوں نے

اس کی نقل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں ہلاک کرے وہ کہاں بہکے چلے جا رہے ہیں انہوں نے

اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ

اپنے علماء | اور اپنے راہبوں کو | رب | اللہ کو چھوڑ کر | اور مسیح | بن مریم کو (بھی)

اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور درویشوں کو اپنا رب بنا رکھا ہے اور مسیح ابن مریم کو بھی

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ

اور حکم نہیں دیا گیا تھا انہیں | مگر صرف | (یہی) کہ عبادت کریں | ایک اللہ کی | کہ نہیں کوئی معبود

انہیں صرف اسی قدر حکم تھا کہ وہ صرف ایک اللہ کی عبادت کریں اس کے سوا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۸) مسلمانو! یہ مشرکین بالکل ناپاک ہیں کیونکہ وہ عقیدے یعنی شرک کی ناپاکی میں مبتلا ہیں۔ اس لئے اس سال کے بعد ان کو حج وعمرہ کے لئے حرمت والی مسجد (کعبہ) کے نزدیک نہ جانے دو اور اگر تمہیں ان کے روکنے کی وجہ سے اپنی تنگ دستی اور معاشی پریشانی کا خطرہ ہو تو تسلی رکھو۔ اللہ تمہیں اپنے فضل سے دولت مند کردے گا۔ بیشک وہ بڑا جاننے والا حکمت والا ہے۔

(۲۹) اور اہل کتاب میں سے جو لوگ اللہ اور روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ اور جن چیزوں کو اللہ نے قرآن میں اور رسول نے اپنی سنت میں حرام ٹھہرایا ہے وہ لوگ ان کو حرام نہیں جانتے اور دین اسلام کو سچا دین سمجھ کر اس پر عمل نہیں کرتے جب تک وہ لوگ نہایت ذلیل ہو کر جزیہ ادا کرنا منظور نہ کریں ان سے برابر جہاد کرتے رہو۔

(۳۰) اور یہودی کہتے ہیں کہ **حضرت عزیر** اللہ کا بیٹا ہے اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ **مسیح** اللہ کا بیٹا ہے یہ صرف ان کے منہ کی بات ہے کوئی اس کی سند اور دلیل موجود نہیں ان کی بات بالکل ویسی ہی ہے جیسی ان کفار کی جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں ان پر خدا کی لعنت۔ سیدھا راستہ چھوڑ کر کہاں بہکے جا رہے ہیں۔

انٔعال: لَا یَقْرَبُوْا: قُرْبٌ مصدر وہ قریب نہ آئیں، نہی (جمع مذکر غائب)۔ یُغْنِیْ: مالدار بنادے گا اِغْنَاءٌ سے مضارع مرفوع (واحد مذکر غائب)۔ لَا یُحَرِّمُوْنَ: تَحْرِیْمٌ سے وہ حرام نہیں قرار دیتے مضارع منفی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ یُضَاهِئُوْنَ: مُضَاهَاةٌ مصدر، مشابہت پیدا کر رہے ہیں مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اِلَّا هُوَ ؕ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٣١﴾ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا

سوائے اُس کے | وہ پاک ہے | اس سے | جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں | وہ چاہتے ہیں | کہ بجھادیں

کوئی معبود نہیں، پاک ہے وہ ان چیزوں سے جنہیں یہ لوگ اس کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اپنے منہ

نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّاۤ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ

اللہ کا نور | اپنے منہ سے | اور نہیں منظور اللہ کو | سوائے اس کے کہ | وہ پورا کردے | اپنے نور کو

(کی پھونکوں) سے اللہ تعالیٰ کا نور بجھا دیں اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ اپنے نور کو مکمل کرے

وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٣٢﴾ هُوَ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى

اگرچہ | پسند نہ کریں | کافر لوگ | وہی ہے جس نے | بھیجا | اپنا رسول | ہدایت

اگرچہ کافر اس بات کو ناپسند ہی کریں۔ (لوگو! اللہ) وہی ذات ہے جس نے اپنے رسول کو (سامانِ) ہدایت

وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ

اور دین حق دے کر | تاکہ غالب کردے اُسے | تمام دینوں پر | اگرچہ | برا مانیں

اور دین حق دے کر بھیجا ہے تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کرے اگرچہ مشرکین کو یہ بات ناپسند

الْمُشْرِكُوْنَ ﴿٣٣﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ كَثِيْرًا

مشرک (لوگ) | اے ایمان والو! | بیشک | بہت سے

ہی کیوں نہ ہو۔ اے ایمان والو! بہت سے علماء

مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ

یہودی عالم | اور راہب | کھاتے ہیں | مال | لوگوں کے | ناجائز طور پر

اور مشائخ اہل کتاب لوگوں کا مال ناجائز طور پر کھاتے ہیں

وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ

اور روکتے ہیں (لوگوں کو) | اللہ کے راستہ سے | اور وہ لوگ جو | جمع کرکے رکھتے ہیں

اور انہیں اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں اور وہ لوگ سونا اور چاندی

الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ

سونا | اور چاندی | اور خرچ نہیں کرتے اس کو | اللہ کے راستہ میں | پس خوشخبری دیجئے انہیں

جمع کرکے رکھتے ہیں اور اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے (اے نبیؐ) ان کو

بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٣٤﴾ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى

عذاب دردناک کی | جس دن | وہ تپایا جائے گا | دوزخ کی آگ میں | پھر داغ دیا جائے گا

دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے جس دن ان (خزانوں) کو دوزخ کی آگ میں رکھ کر خوب گرم کیا جائے گا پھر ان سے

بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ

اُس سے | اُن کی پیشانیوں | اور اُن کے پہلوؤں | اور ان کی پیٹھوں کو | کہ یہ وہ ہے جو | تم جمع کرتے تھے

اُن کی پیشانیاں، پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی (اور کہا جائے گا کہ) یہ ہے وہ، جو کچھ کہ تم نے

آیت نمبر آسان تفسیر

(٣١) ان بدبختوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور پادریوں کو اپنا رب ٹھہرالیا (اوران کو چیزوں کو حلال وحرام ٹھہرانے کا اختیار دے رکھا ہے جو کہ صرف اللہ کا اختیار ہے) حالانکہ ان کی الہامی کتابوں میں صرف ایک اللہ کی عبادت کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ شرک سے پاک ہے۔

(٣٢) وہ نورالٰہی (دین اسلام) کو جو ساری دنیا میں پھیل کر رہے گا۔ اپنی پھونکوں (فضول اعتراضات اور کوششوں) سے بجھانا چاہتے ہیں اور کافر خواہ کتنا ہی ناراض ہوں اللہ اپنے نور (دین اسلام) کو درجۂ کمال تک پہنچا کر رہے گا۔

(٣٣) اور وہ اللہ ایسا ہے جس نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی طرف سے ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تا کہ وہ اسے دنیا کے تمام دینوں پر غالب کردے خواہ مشرکین کتنا ہی ناگوار سمجھیں۔

(٣٤) مسلمانو! بہت سے یہودی عالم اور پادری لوگوں کے مال (رشوت وغیرہ) نامناسب طریقے سے کھاتے اور لوگوں کو سچے دین اسلام کے قبول کرنے سے روکتے رہتے ہیں اور جو لوگ سونا چاندی وغیرہ ذخیرہ کرتے اور اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوشخبری (دھمکی) سنادو۔ کہ انہیں سخت عذاب ہوگا۔

افعال: يُطْفِـُٔوْا: اِطْفَاءٌ مصدر کہ وہ بجھادیں، مضارع منصوب (جمع مذکر غائب)۔

لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝۳۵ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ
اپنی ذات کے لئے | پس چکھو (مزہ اس کا) | جو تم | جمع کرتے تھے | بلاشبہ | شمار | مہینوں کا
اپنے لئے جمع کر رکھا تھا پس جو کچھ تم جمع کیا کرتے تھے اس کا مزہ چکھو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی کتاب

عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ
اللہ کے نزدیک | بارہ مہینے ہیں | اللہ کی کتاب میں | جس دن | اُس نے پیدا کیا
میں اس دن سے کہ جب اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا، مہینوں کی گنتی

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذٰلِكَ الدِّيْنُ
آسمانوں | اور زمین کو | ان میں سے | چار | حرمت والے ہیں | یہی ہے | دین
اس کے ہاں بارہ مہینے (چلی آتی) ہے ان میں چار مہینے ادب و حرمت کے ہیں یہی پختہ دین

الْقَيِّمُ ۥ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا
سیدھا | پس ظلم نہ کرو | اُن میں | اپنے اوپر | اور لڑو
ہے پس تم ان میں اپنے اوپر ظلم نہ کرو اور سب مل کر

الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً وَاعْلَمُوْٓا
مشرکین سے | سب مل کر | جیسا کہ | وہ لڑتے ہیں تم سے | سب مل کر | اور جان لو
مشرکوں سے لڑو جس طرح کہ وہ سب اکٹھے ہو کر تم سے لڑتے ہیں اور خوب جان لو

اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝۳۶ اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ زِيَادَةٌ
کہ | اللہ | ساتھی ہے | پرہیزگاروں کا۔ | بیشک | مہینے کو پیچھے ہٹا دینا | زیادتی ہے
کہ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔ بیشک (کفار کا) مہینوں کو آگے پیچھے کرنا (اپنے) کفر میں مزید اضافہ

فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا
کفر میں | گمراہ ہوتے رہتے ہیں | اُس سے | کافر | جو حلال کر دیتے ہیں اس کو | ایک سال
کرنا ہے کفار اس کی وجہ سے گمراہ ہوتے رہتے ہیں، وہ کسی سال اس مہینے کو حلال سمجھتے ہیں

وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّيُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ
اور حرام کر دیتے ہیں اس کو | (دوسرے) سال | تاکہ پوری کرلیں | گنتی | (ان مہینوں کی) جو حرام کئے | اللہ نے
اور کسی سال اسے حرام قرار دیتے ہیں تاکہ ان مہینوں کی گنتی پوری کر لیں جو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دے رکھے ہیں پھر اس

فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ۭ زُيِّنَ لَهُمْ سُوْۗءُ اَعْمَالِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ
پس وہ حلال کر لیتے ہیں | اُس کو جسے حرام کیا اللہ نے | آراستہ کئے گئے ہیں اُن کے لئے | اُن کے برے اعمال | اور اللہ
مہینے کو حلال سمجھ لیتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے، ان کو بھلے معلوم ہوتے ہیں ان کے برے اعمال اور اللہ تعالیٰ

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝۳۷ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ
نہیں ہدایت کرتا | کافروں کو | اے ایمان والو! | تمہیں کیا ہوا
کافروں کو راہ ہدایت نہیں دکھاتا۔ اے ایمان والو! تمہیں کیا ہو گیا ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۵) قیامت کے روز اس جمع کردہ سونا چاندی وغیرہ کو دوزخ کی آگ میں خوب گرم کر کے بخیلوں اور کنجوسوں کے چہروں اور پہلوؤں اور پیٹھوں پر اس سے داغ لگایا جائے گا کہ یہ وہی مال ہے جو تم اپنے لئے بڑی محنت سے جمع کرتے تھے پس جو مال تم گاڑ کر رکھا کرتے تھے۔اس کے وبال کا مزہ بھی چکھو۔

(۳۶) بلاشک ابتدا ہی سے جب اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اللہ کی کتاب (لوح محفوظ) میں مہینوں کا شمار بارہ (۱۲) ہے جن میں سے چار مہینے (ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب) بڑے ادب واحترام کے ہیں۔ان کی حرمت اور ادب کا لحاظ رکھنا ہی سیدھا دین ہے پس ان میں جرائم کی غلطی کر کے اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو اور سب مومن مل کر مشرکین سے لڑو جیسا کہ وہ سب مل کر تم سے لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ شرک وکفر سے بچنے والوں کا مددگار ہے۔

(۳۷) حرمت والے مہینے کو اپنے وقت سے پیچھے ہٹا دینا (جیسا کہ جاہلیت میں عرب کا دستور تھا کہ اگر دشمن سے لڑائی کے موقع پر حرمت والا مہینہ آجاتا جس میں وہ جنگ حرام سمجھتے تھے تو اسے لڑائی جاری رکھنے کے لئے **حلال** سمجھ کر اس کے بدلے ایک دوسرے مہینے کو **حرام** قرار دے لیتے تھے) یہ ان کے کفر میں بڑھ جانے کی دلیل ہے اس کی وجہ سے وہ کافر گمراہ ہوتے رہتے ہیں جو ایک سال تو اس کو اپنی جنگی مقاصد کے لئے حلال سمجھتے اور دوسرے سال عدم ضرورت کی وجہ سے اس کو حرام جانتے ہیں تاکہ حرمت والے مہینوں کی صرف گنتی پوری کر لیں۔اور اصل مقصد یعنی امن کو فوت کر دیں۔پس جس مہینے کو اللہ نے حرام کر دیا وہ اسے حلال کر لیتے ہیں۔ان کے یہ برے اعمال انہیں بہت ہی خوشنما معلوم ہوتے ہیں اور اللہ ایسے منکرین کو سیدھا راستہ نہیں دکھاتا۔

إِذَا قِيلَ لَكُمُ انفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ

کہ جب کہا جاتا ہے تم سے | کہ نکلو لڑنے کو | اللہ کی راہ میں | تو بھاری ہو کر تم گرے جاتے ہو | زمین پر

کہ جب تمہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلو تو تم بھاری ہو کر زمین سے لگے جاتے ہو

أَرَضِيتُم بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ

کیا تم نے پسند کر لیا | دنیا کی زندگی کو | آخرت کے مقابلہ میں | سو نہیں ہے | فائدہ

کیا تم آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی پر خوش ہو گئے (جبکہ) دنیا کی زندگی کا مال و متاع

الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ ﴿٣٨﴾ إِلَّا تَنفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ

دنیا کی زندگی کا | آخرت کے مقابلہ میں | مگر تھوڑا | اگر تم نہ نکلو لڑنے کو | تو وہ تمہیں عذاب دے گا

آخرت کے مقابلے میں بہت ہی معمولی ہے اگر تم نہ نکلو گے تو اللہ تعالیٰ

عَذَابًا أَلِيمًا وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوهُ شَيْئًا ۗ

عذاب دردناک | اور بدل کر لے آئے گا | اور لوگ | سوائے تمہارے | اور تم ضرر نہ پہنچا سکو گے اُسے | کچھ بھی

تمہیں دردناک سزا دے گا اور تمہاری جگہ کسی دوسری قوم کو لے آئے گا اور تم اس کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکو گے

وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٣٩﴾ إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ

اور اللہ | ہر چیز پر | قدرت رکھنے والا ہے | اگر تم مدد نہ کرو گے اُس کی | تو مدد کی ہے اُس کی

اور اللہ تعالیٰ ہر بات پر قدرت رکھتا ہے۔ اگر تم نے رسول اللہ کی مدد نہ کی تو (یاد رکھو کہ) اللہ تعالیٰ آپ کی اس وقت

اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا

اللہ نے | جب | نکالا تھا اس کو (گھر سے) | کافروں نے | کہ وہ تھا دوسرا دو میں سے | جب وہ دونوں تھے

مدد کر چکا ہے جب کافروں نے آپ کو (وطن سے) نکال باہر کیا تھا (اس حالت میں کہ) دو (ساتھیوں) میں سے ایک آپ تھے جبکہ

فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا ۖ

غار میں | جب وہ کہہ رہے تھے | اپنے ساتھی سے | کہ کچھ غم نہ کرو | بیشک | اللہ | ہمارے ساتھ ہے

وہ دونوں غار میں تھے اور آپ اپنے رفیق سے کہہ رہے تھے کہ غم نہ کر یقیناً اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے

فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ

پھر اُتاری | اللہ نے | تسکین اپنی (طرف سے) | آپ پر | اور | تائید کی آپ کی | ان لشکروں سے

تو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے آپ پر اطمینان نازل فرمایا اور ایسے لشکروں سے آپ کی مدد کی

لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَىٰ ۗ

(جنہیں) تم نے نہیں دیکھا تھا | اور کر دی اُس نے | بات | کافروں کی | نیچی

جنہیں تم نے نہیں دیکھا اور کافروں کی بات کو نیچا کر رکھا یا

وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٤٠﴾ انفِرُوا خِفَافًا

اور (ہمیشہ) اللہ ہی کا بول | بالا ہے | اور اللہ | بڑا زبردست | حکمت والا ہے | نکلو | ہلکے

(درحقیقت) اللہ تعالیٰ ہی کا بول بالا ہے اور اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے خواہ تم بے ہتھیار ہو

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۸) فتح مکہ اور جنگ حنین کے بعد جبکہ شدید گرمی تھی کھجوروں کے باغ پک چکے تھے جو کہ ان کا سب سے بڑا ذریعہ آمدن تھا اور مسلسل جنگوں کی وجہ سے آرام کی ضرورت تھی اللہ کی طرف سے تبوک کی طرف جنگ کے لئے نکلنے کا حکم آ گیا۔ اس موقع کا ذکر ہے کہ: مسلمانو! جب غزوۂ طائف سے واپسی پر تمہیں غزوۂ تبوک پر جانے کے لئے حکم دیا گیا تو تنگی اور قحط اور سخت گرمی اور لمبے سفر اور دشمن کی زیادہ تعداد ہونے کی وجہ سے تم نے جہاد کے لئے نکلنا کیوں ناگوار سمجھا۔ یہاں تک کہ تم پر زمین سے ہلنا اور حرکت کرنا مشکل ہو گیا۔ کیا تم نے دنیا کی فانی زندگی آخرت کی ہمیشہ کی زندگی سے بہتر سمجھی سو تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ دنیا کا فائدہ آخرت کے نفع کے مقابلہ میں بالکل بے قیمت اور بے حقیقت ہے۔

(۳۹) اگر تم رسول اللہ کے ہمراہ اس جنگ تبوک کے لئے نہ نکلو گے تو تمہیں سخت عذاب دیا جائے گا اور تمہارے بدلے اللہ اور لوگ اللہ و رسول کے سچے فرمانبردار پیدا کر دے گا اور تم اللہ کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکو گے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۴۰) اگر تم رسول کی مدد نہ کرو گے۔ تو کچھ پروا نہیں اس کی مدد خود اللہ اس وقت بھی کر چکا ہے جبکہ اسے کافروں نے مکہ سے نکال دیا تھا۔ جبکہ آپ اور ابوبکر (صرف دو ساتھی) کفار کے سخت محاصرہ کے باوجود ان کے درمیان میں سے نکل کر غار ثور میں جا کر ٹھہرے اور کفار آپ کی تلاش میں غار پر پہنچ گئے تو ابوبکرؓ کچھ بے قرار ہوئے آپؐ نے ان سے فرمایا تسلی رکھو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر اللہ نے آپ پر تسلی نازل فرمائی اور آپؐ کی ایسے لشکروں (فرشتوں) سے تائید کی جنہیں تم نہ دیکھ سکتے تھے اور کافروں کی سازش ناکام بنا دی کہ وہ ناکام واپس لوٹے اور ہمیشہ اللہ ہی کی بات سب سے بڑھ کر رہتی ہے وہ بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

افعال: تَنْصُرُوْهُ: تم اس کی مدد کرو گے (واحد مذکر غائب)۔ أَخْرَجَهُ: اس کو نکالا أَخْرَجَ ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
اور بھاری | اور جہاد کرو | اپنے مالوں | اور جانوں سے | اللہ کی راہ میں
خواہ مسلح (ہر حال میں لڑائی کے لئے) نکلو اور اپنے مال و جان سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرو

ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ لَوْ كَانَ عَرَضًا
یہی | بہتر ہے | تمہارے لئے | اگر تم علم رکھتے ہو | اگر ہوتا | (دنیاوی) مال
یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔ اگر آسانی سے حاصل ہونے والی

قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْۢ بَعُدَتْ
جلدی حاصل ہونے والا | اور سفر (بھی) | آسان | تو وہ (منافق) آپ کے ساتھ ہو لیتے | لیکن | دور معلوم ہوا
غنیمت ہوتی یا آسان سفر ہوتا تو (اے پیغمبر اسلام!) یہ لوگ یقیناً آپ کے ساتھ ہو لیتے لیکن انہوں نے مسافت

عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ؕ وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا
اُن کو | راستہ | اور | عنقریب وہ قسمیں کھائیں گے | اللہ کی | اگر ہم سے ہو سکتا | تو ضرور نکلتے ہم
ہی کو دور خیال کیا اور ابھی وہ اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھانے لگے ہیں کہ اگر ہم سے ہو سکتا تو ضرور تمہارے ساتھ

مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ
تمہارے ساتھ | وہ ہلاک کر رہے ہیں | اپنی جانوں کو | اور اللہ | جانتا ہے | کہ بیشک وہ
نکلتے (سنو اس طرح) یہ لوگ خود اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ یقیناً جھوٹے

لَكٰذِبُوْنَ ﴿۴۲﴾ عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ
جھوٹے ہیں | معاف کیا | اللہ نے | آپ کو۔ | کیوں | اجازت دی آپ نے | انہیں
ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو معاف کر دیا ہے۔ آپ نے ان کو اجازت ہی کیوں دی

حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ
یہاں تک کہ | ظاہر ہو جاتے | آپ پر | وہ لوگ جو (عذر میں) | سچے تھے | اور آپ جان لیتے
حتیٰ کہ آپ پر سچے لوگوں کی سچائی کھل جاتی اور آپ جھوٹوں کو

الْكٰذِبِيْنَ ﴿۴۳﴾ لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ
جھوٹوں کو | نہیں | رخصت مانگتے آپ سے | وہ لوگ | جو ایمان رکھتے ہیں | اللہ
معلوم کر لیتے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں وہ آپ سے اپنے مال و جان

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ
اور یوم | آخرت پر | اس سے کہ وہ جہاد کریں | اپنے مالوں | اور جانوں سے
اور جہاد کرنے کے بارے میں رخصت نہیں چاہتے (کہ انہیں خدمت جہاد معاف رکھا جائے)

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۴﴾ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ
اور اللہ | خوب جانتا ہے | پرہیزگاروں کو | بیشک | رخصت تو آپ سے وہی مانگتے ہیں | جو
اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے رخصت تو وہی لوگ طلب کرتے ہیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۱) تمہارے پاس اسلحہ و سامان جنگ اور مشاغل سے فرصت ہو یا نہ ہو۔ ہر صورت میں جہاد کا حکم ملنے پر فوراً نکل کھڑے ہو اور اپنی جان و مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو اگر تم سمجھو تو یہی تمہارے لئے بہتر ہے۔

(۴۲) اگر دنیا کا مال جلدی حاصل کرنے کے قابل ہوتا اور سفر بھی درمیانہ ہوتا تو وہ منافق جو جنگ تبوک میں جانے سے پس و پیش کرتے تھے ضرور آپؐ کے ہمراہ ہوتے لیکن ان بدبختوں کو تبوک کا فاصلہ (سفر) طویل معلوم ہوا اس لئے جنگ میں جانے کو ناپسند کیا اور عنقریب آپؐ کی واپسی پر وہ قسمیں کھا کر کہیں گے کہ اگر ہمیں جہاد کی استطاعت ہوتی (یعنی سامان جنگ وغیرہ حاصل ہوتا) تو ہم ضرور آپؐ کے ساتھ نکلتے وہ ایسا جھوٹ بول کر اپنی ہلاکت کا سامان کر رہے ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ وہ بالکل جھوٹے ہیں۔

(۴۳) جب تک آپؐ کو واضح نہ ہو جاتا کہ ان میں کون سچا اور کون جھوٹا ہے۔ آپ کو وحی کا انتظار کئے بغیر ان منافقین کو جنگ سے پیچھے رہنے کی اجازت نہیں دینی چاہئے تھی۔ بہرحال اللہ نے یہ بات آپؐ کو معاف کر دی ہے۔

(۴۴) جو لوگ صدق دل سے اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتے ہیں وہ خدا کی راہ میں اپنی جان و مال کی قربانی کرنے سے دریغ نہیں کرتے اور نہ جنگ سے پیچھے رہنے کی رخصت مانگتے ہیں اور اللہ پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے۔

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ

یقین نہیں رکھتے ہیں | اللہ | اور یوم | آخرت پر | اور شک میں پڑے ہیں | اُن کے دل | پس وہ

جو نہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ آخرت کے دن پر' اور ان کے دل شک و شبہ میں مبتلا ہیں اور وہ

فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ

اپنے شک میں | سرگرداں ہو رہے ہیں | اور اگر | وہ ارادہ کرتے | نکلنے کا | تو ضرور ہی تیار کر لیتے | اس کے لئے

اپنے اسی شک میں سرگرداں ہیں اور اگر وہ (میدان جنگ میں) نکلنے کا ارادہ رکھتے تو اس کی کوئی

عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا

(کچھ) سامان | لیکن | ناپسند کیا | اللہ نے | ان کا اٹھنا | پس بھاری کر دیا انہیں | اور کہہ دیا گیا | کہ بیٹھے رہو

تیاری بھی کرتے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کا اٹھنا پسند نہ کیا پس بوجھل کر دیا انہیں ان سے کہہ دیا گیا کہ

مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿٤٦﴾ لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا

ساتھ | بیٹھنے والوں کے | اگر وہ نکلتے (بھی) | تمہارے درمیان | تو زیادہ نہ کرتے تمہارے لئے | مگر صرف

بیٹھے رہنے والوں کے ساتھ تم بھی بیٹھے رہو۔ اگر یہ تمہارے ساتھ میدانِ جنگ میں نکل کھڑے ہوتے تو تم میں اور زیادہ خرابی ہی

خَبَالًا وَّلَاَاوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ

خرابی | اور دوڑتے پھرتے | تمہارے درمیان | چاہتے ہوئے تم میں | فساد | اور تم میں | جاسوس ہیں

پیدا کرتے اور تمہارے درمیان فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے اور اب بھی تمہاری جماعت میں اُن کے جاسوس

لَهُمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٧﴾ لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ

اُن کے | اور اللہ | خوب جانتا ہے | ظالموں کو | بیشک | انہوں نے چاہا تھا | فساد | اس سے پہلے (بھی)

شامل ہیں اور اللہ تعالیٰ ان سرکشوں سے خوب واقف ہے۔ وہ اس سے پہلے بھی فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں

وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ

اور اُلٹ دیئے تھے | آپ کے لئے | امور | یہاں تک کہ | آ پہنچا | سچا وعدہ | اور غالب ہوا | حکم | اللہ کا

اور آپ کے لئے معاملات کو الٹ پلٹ کرتے رہے ہیں یہاں تک کہ حق آ پہنچا اور اللہ تعالیٰ کا حکم غالب آ گیا

وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ

اور وہ | چاہتے نہ تھے | اور بعض اُن میں سے | وہ ہے | جو کہتا ہے | کہ رخصت دیجئے | مجھے | اور مجھے فتنہ میں نہ ڈالئے

حالانکہ وہ ناپسند ہی کرتے رہے' اور ان میں سے کوئی آپ سے یوں کہتا ہے کہ آپ مجھے (پیچھے رہ جانے کی) اجازت دیجئے

اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ۗ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ ۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿٤٩﴾

سن لو | فتنہ میں | (تو وہ) آ ہی گرے | اور بیشک | جہنم | احاطہ کئے ہوئے ہے | کافروں کو

اور مجھے آزمائش میں نہ ڈالئے' واضح رہے کہ آزمائش میں تو وہ پڑ ہی چکے ہیں اور بے شک جہنم نے کافروں کو گھیر رکھا ہے

اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ

اگر پہنچتی ہے آپ کو | (کوئی) بھلائی | تو انہیں بری لگتی ہے | اور اگر | پہنچتی ہے آپ کو | مصیبت

(اے پیغمبر اسلام!) اگر آپ کو خوشی و کامیابی نصیب ہو تو انہیں برا لگتا ہے اور اگر آپ کو کوئی تکلیف پہنچے

آیت نمبر		آسان تفسیر

(۴۵) ہاں جو خلوص دل سے، سچے دل سے اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے اور ان کے دلوں میں اس کے بارے میں شک ہے وہی لوگ جہاد سے پیچھے رہنے کی رخصت مانگتے ہیں پس وہ اپنے شک میں پڑے حیران و پریشان ہیں۔

(۴۶) اور اگر وہ منافق جہاد میں شریک ہونے کے لئے حضورؐ کے ہمراہ نکلنا چاہتے تو ضرور کچھ نہ کچھ سامان جہاد بھی تیار کر سکتے تھے لیکن اللہ کو ان کا جہاد میں شریک ہونا منظور نہیں تھا۔ اس لئے انہیں اس میں شامل ہونے کی توفیق نہیں بخشی۔

(۴۷) اور بالفرض اگر وہ تمہارے ساتھ جہاد میں شامل ہونے کے لئے نکلتے بھی تو بجائے نفع پہنچانے کے الٹا نقصان ہی پہنچاتے اور فساد پیدا کرنے کی کوشش کرتے اور کئی لوگ تمہارے درمیان ان کے جاسوس بھی ہیں جو مخالفین کو پہنچانے کے لئے تمہاری باتیں سنتے رہتے ہیں اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

(۴۸) بلاشبہ یہ منافقین حضورؐ کے مدینہ تشریف لانے کے بعد طرح طرح کی فساد برپا کرنے اور اسلام کی ترقی کو روکنے کے لئے مختلف تدبیریں کرتے رہے ہیں یہاں تک کہ اللہ کی طرف سے فتح کا سچا وعدہ (غزوۂ بدر) آ پہنچا اور ان کے ناراض ہونے کے باوجود غلبۂ اسلام کے متعلق اللہ کا حکم پورا ہوا۔

(۴۹) ان منافقین میں بعض (جد بن قیس) وہ ہے جو حضور سے کہتا ہے کہ مجھے یہیں مدینہ میں رہنے دیجئے اور اپنے ساتھ تبوک میں رومیوں سے لڑنے کے لئے لے جا کر فتنہ میں نہ ڈالئے کیونکہ روم کی عورتیں خوبصورت ہیں میں ان پر عاشق ہو کر گمراہ ہو جاؤں گا۔ یاد رکھو وہ اپنی بزدلی اور نفاق کو جھوٹی پرہیزگاری میں چھپا کر گمراہ ہو ہی چکا۔ اور ایسے کفار کو دوزخ میں ڈالا جائے گا۔

افعال: لَا تَفْتِنِّیْ: تو مجھے فتنے میں نہ ڈال' تو مجھے گمراہی میں نہ ڈال' تَفْتِنُ' فُتُوْنٌ سے معنی فتنے میں ڈالنے کے ہیں مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔

يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا

تو کہتے ہیں | ہم نے تو سنبھال لیا تھا | اپنا کام | پہلے ہی سے | اور واپس چلے جاتے ہیں

تو وہ کہتے ہیں کہ ”ہم نے تو پہلے ہی اپنا بچاؤ کر لیا تھا“ اور (یہ کہہ کر) وہ خوشی خوشی منہ پھیر کر

وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۰﴾ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ

اور وہ خوش ہوتے ہیں | کہہ دیجئے | ہرگز نہیں پہنچے گی ہمیں (کوئی مصیبت) | مگر | جو | لکھ رکھی ہے | اللہ نے

چل دیتے ہیں۔ (اے پیغمبر اسلام!) کہہ دیجئے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے مقرر کر دیا ہے ہمیں وہی

لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ قُلْ

ہمارے لئے | وہی ہے ہمارا کارساز | اور اللہ ہی پر | بھروسہ رکھنا چاہئے | ایمان والوں کو | کہہ دیجئے

ملے گا وہ ہمارا کارساز ہے اور مومن اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں (اے پیغمبر اسلام!)

هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ۭ وَنَحْنُ

کیا | تم انتظار کرتے ہو | ہمارے حق میں | صرف | دو میں سے ایک بھلائی کے | اور ہم (تو)

ان (منافقوں) کو سنا دیجئے کہ تم ہمارے حق میں دو بھلائیوں میں سے ایک بھلائی (فتح یا شہادت) کے منتظر رہتے ہو اور ہم تمہارے

نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖٓ

امید رکھے ہوئے ہیں | تم پر | یہ کہ پہنچائے تمہیں | اللہ | عذاب | اپنے پاس سے

حق میں اس بات کے منتظر ہیں کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنے ہاں سے کوئی عذاب بھیجے یا ہمارے

اَوْ بِاَيْدِيْنَا ڮ فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ﴿۵۲﴾ قُلْ اَنْفِقُوْا

یا ہمارے ہاتھوں | پس انتظار کرو | ہم بھی تمہارے ساتھ | انتظار کرنے والے ہیں | کہہ دیجئے | خرچ کرو

ہاتھوں سے عذاب پہنچائے، پس تم بھی انتظار کرو ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ خواہ تم

طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ۭ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۵۳﴾

(مال) خوشی سے | یا ناخوشی سے | ہرگز قبول نہ کیا جائے گا | تم سے | کیونکہ تم ہو | نافرمان لوگ

خوشی سے خرچ کرو یا ناخوشی سے، تم سے کسی طرح قبول نہیں کیا جائے گا تم بلاشبہ نافرمان لوگ ہو

وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ

اور نہیں روکا انہیں | اس سے کہ | قبول کئے جائیں | اُن سے | صدقات | مگر یہ کہ وہ

اور ان لوگوں کے صدقات جو قبول نہیں ہوتے تو صرف اس لئے کہ

كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا

منکر ہوئے | اللہ کے | اور اس کے رسول کے | اور وہ نہیں آتے | نماز کے لئے | مگر

وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے منکر ہیں اور وہ نماز کو آتے بھی ہیں تو محض

وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۵۴﴾ فَلَا تُعْجِبْكَ

سستی کرتے ہوئے | اور وہ نہیں خرچ کرتے | مگر | نہ چاہتے ہوئے | پس تعجب میں نہ ڈالیں آپ کو

سستی سے اور (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کرتے بھی ہیں تو ناخوشی سے۔ پس آپ کو ان کے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(٥٠) ان منافقین کی عادت ہے کہ اہل اسلام کو فتح وغلبہ ہو تو بہت افسوس کرتے ہیں اور خدا نہ کرے شکست ہو تو کہتے ہیں کہ ہم نے عقلمندی سے اپنی حفاظت کا انتظام پہلے ہی کر لیا تھا اور ایسی ہی لافہ زنی کرتے ہوئے گھروں کو واپس چلے جاتے ہیں۔

(٥١) ان سے کہہ دیجئے کہ جو تختی اللہ نے ہماری قسمت میں لکھ رکھی ہے وہ تو ہر حال میں ہمیں پہنچ کر ہی رہے گی مگر چونکہ وہ ہمارا کارساز ہے اس لئے مومن کو ہر وقت اسی پر بھروسہ رکھنا چاہئے وہ مصیبت کو دور کر دے گا۔

(٥٢) ان سے کہہ دیجئے کہ تم دو بھلائیوں میں سے ایک کی ضرور ہمارے حق میں امید کر رہے ہو یا تو شہادت وجنت اور یا فتح وغنیمت ہیں اور ہم تمہارے لئے دو مصیبتوں میں سے ایک کی ضرور امید رکھتے ہیں کہ یا تو تمہیں اللہ اپنی طرف سے عذاب دے گا یا ہمارے ہاتھوں سے شکست' پس تم ہمارے لئے انتظار کرو ہم تمہارے لئے انتظار کر رہے ہیں۔

(٥٣) جُد بن قیس منافق نے یہ بھی کہا تھا کہ میں خود تو نہیں جا سکتا۔ ہاں آپ کو مالی امداد دے سکتا ہوں اس پر یہ حکم ہوا کہ ان سے کہہ دیجئے کہ تم راہ خدا میں خوشی سے مال خرچ کرو یا ناخوشی سے' تمہارا یہ صدقہ ہرگز قبول نہیں کیونکہ تم نافرمان ہو۔

(٥٤) اور ایسے منافقین کے صدقہ وخیرات نامنظور ہونے کی صرف یہی وجہ ہے کہ گو وہ بظاہر مسلمان کہلاتے ہیں مگر خلوص دل سے اللہ ورسول پر ایمان نہیں رکھتے اور نماز بھی پڑھتے ہیں تو سستی کرتے ہوئے بے دلی سے اور خرچ کرتے ہیں تو سخت بے زاری سے۔

افعال: تُصِبْكَ: تجھے پہنچے تُصِبُ' اِصَابَةٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ نَتَرَبَّصُ: تَرَبُّصٌ مصدر ہم انتظار کرتے ہیں' مضارع کا صیغہ (جمع متکلم)۔ يُتَقَبَّلَ: ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا' مضارع مجہول منصوب (واحد مذکر غائب)۔

أَمْوَالُهُمْ وَلَآ أَوْلَادُهُمْ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ

ان کے مال | اور نہ | اُن کی اولاد | کیونکہ | اللہ تو چاہتا ہے

مال اور اولاد تعجب میں نہ ڈالیں اللہ تعالیٰ تو صرف یہی چاہتا

لِيُعَذِّبَهُم بِهَا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنفُسُهُمْ

کہ انہیں عذاب دے | اُن کی وجہ سے | زندگی میں | دُنیا کی | اور نکلیں | اُن کی جانیں

کہ ان کو انہی چیزوں کی وجہ سے دنیا کی زندگی میں عذاب میں گرفتار رکھے اور ان کی جان کفر ہی کی

وَهُمْ كَافِرُونَ ﴿٥٥﴾ وَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنَّهُمْ لَمِنكُمْ

اس حال میں کہ وہ کافر ہوں | اور وہ قسمیں کھاتے ہیں | اللہ کی | کہ وہ تو | تم ہی میں سے ہیں

حالت میں نکلے اور یوں تو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ (اے مسلمانو!) ہم تم ہی میں سے ہیں

وَمَا هُم مِّنكُمْ وَلَٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَفْرَقُونَ ﴿٥٦﴾ لَوْ يَجِدُونَ

حالانکہ وہ نہیں ہیں | تم میں سے | بلکہ وہ (تو) | ایسے لوگ ہیں | جو ڈرتے ہیں | اگر وہ پائیں

حالانکہ وہ تم میں سے نہیں ہیں بلکہ وہ ڈرپوک لوگ ہیں اگر وہ کوئی

مَلْجَأً أَوْ مَغَارَاتٍ أَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا إِلَيْهِ

(کوئی) پناہ کی جگہ | یا (کوئی) غاریں | یا (کوئی) گھسنے کی جگہ | تو وہ لوٹ جائیں | اسی طرف

پناہ گاہ یا غار یا سر چھپانے کی جگہ پائیں تو وہ ضرور اس کی طرف لوٹ جائیں گے

وَهُمْ يَجْمَحُونَ ﴿٥٧﴾ وَمِنْهُم مَّن يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ

دوڑتے ہوئے تیزی سے | اور بعض اُن میں سے | وہ ہیں | جو الزام دھرتے ہیں آپ پر | صدقات میں

سرکشی کرتے ہوئے اور ان لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو آپ پر صدقات کے بارے میں الزام لگاتے

فَإِنْ أُعْطُوا مِنْهَا رَضُوا وَإِن لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَا

پس اگر | اُن کو دیا جائے | اس میں سے | تو وہ خوش ہو جاتے ہیں | اور اگر نہ | دیا جائے اُن کو | اس میں سے

ہیں پھر اگر انہیں اس میں سے کچھ دے دیا جائے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں اور اگر انہیں اس میں سے کچھ نہ ملے تو وہ

إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ ﴿٥٨﴾ وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتَاهُمُ

تو اسی وقت وہ | ناراض ہو جاتے ہیں | اور کیا ہی اچھا ہوتا | اگر وہ | راضی ہوتے | اُس پر جو دیا انہیں

فوراً ناراض ہو جاتے ہیں (ان کے لئے بہتر تھا) اگر وہ اس چیز پر راضی ہو جاتے جو ان کو اللہ تعالیٰ اور

اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ سَيُؤْتِينَا اللَّهُ مِن فَضْلِهِ

اللہ | اور اُس کے رسول نے | اور وہ کہتے | کہ کافی ہے ہمارے لئے | اللہ | اب ہمیں دے گا | اللہ | اپنے فضل سے

اس کے رسول نے دی، اور کہہ دیتے کہ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے، اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی سے اور اس کا رسول ہمیں

وَرَسُولُهُ إِنَّا إِلَى اللَّهِ رَاغِبُونَ ﴿٥٩﴾ إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ

اور رسول اُس کا | بیشک ہم تو | اللہ کی طرف | رغبت رکھتے ہیں | صدقات تو (بس) | فقیروں

عنقریب بہت کچھ دے دیں گے، بیشک ہم اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت رکھتے ہیں حقیقت میں زکوٰۃ کا مال صرف فقیروں

(۵۵) پس آپ ان کے کثرت مال اور اولاد سے حیران نہ ہوں کیونکہ اللہ کو تو یہ منظور ہے کہ ان کی وجہ سے دنیا میں ہمیشہ رنج وغم میں مبتلا اور انہی کی فکر میں رات دن پریشان رہیں اور پھر کفر ہی کی حالت میں مرجائیں۔ اور دنیا و آخرت دونوں میں برباد ہوجائیں۔

(۵۶) اور یہ بزدل منافق اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں حالانکہ وہ دل سے مسلمان نہیں۔

(۵۷) اگر انہیں اپنے بچاؤ کے لئے کوئی پناہ کی جگہ یا چھپنے کو کوئی غار یا سر چھپانے کو کوئی جگہ مل جائے تو فوراً بڑی تیزی سے مرتد ہو کر اسی طرف دوڑ جائیں۔

(۵۸) ان میں سے بعض کا یہ حال ہے کہ آپؐ پر صدقات کی تقسیم میں بے انصافی کا الزام لگاتے ہیں اور اگر انہیں ان کی خواہش کے مطابق صدقات مل جائیں تو خوش ہوجاتے ہیں۔ اور اگر انہیں ارادہ کے مطابق نہ ملا تو وہ فوراً ناراض ہوجاتے ہیں۔ (ف) جب حضورؐ نے حنین کی غنیمت تقسیم کی تو ذوالخویصرہ نامی منافق نے کہا تھا کہ یارسول اللہ انصاف کیجئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تیرا برا ہو اگر میں انصاف نہیں کرتا تو اور کون کرے گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(۵۹) اللہ و رسول سے جو حصہ بھی انہیں ملتا اگر وہ اس پر دل سے راضی ہو کر کہتے کہ ''ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور اللہ اور اس کا رسول ہمیں اپنی مہربانی سے مزید عطا فرمائے گا ہمیں تو خدا کی رضا چاہئے'' تو بہت ہی بہتر ہوتا۔

افعال: تَزْهَقَ: وہ نکلے، وہ نکلے گی، زُهُوقٌ سے معنی غم سے جان نکلنے اور کسی چیز کے مٹ جانے کے ہیں، مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ يَفْرَقُونَ: فَرَقٌ مصدر وہ ڈرپوک ہیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ يَجْمَحُونَ: سرپٹ دوڑتے ہوئے، بھاگتے ہوئے جَمْحٌ جِمَاحٌ مصدر مضارع کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ اُعْطُوْا: ان کو دیا گیا، ملا اِعْطَاءٌ سے معنی عطا کرنے کے اور دینے کے ہیں، ماضی مجہول کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ لَمْ يُعْطَوْا: اگر ان کو نہیں دیا گیا، اِعْطَاءٌ سے مضارع منفی (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: رَاغِبُوْنَ: رغبت کرنے والے رَغْبَةٌ سے اسم فاعل کا صیغہ (جمع مذکر)۔

وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ
اور مسکینوں | اور کارکنوں کیلئے ہیں | جوان (صدقات) پر (مقرر) ہیں | اور (ان کیلئے) جن کے دلوں میں الفت ڈالنی ہے
مسکینوں اور اسے اکٹھا کرنے والوں کارکنوں کا حق ہے اور ان لوگوں کا حق ہے جن کی دلجوئی منظور ہو

وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ
اور غلاموں کی رہائی (کے لئے) | اور قرض داروں (کے لئے) | اور اللہ کی راہ میں | اور مسافروں (کے لئے)
نیز غلاموں کو آزاد کرانے' قرض داروں کی مدد کرنے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینے اور مسافروں کی مدد کرنے میں خرچ کیا

فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٦٠﴾ وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ
فرض ہے | اللہ کی طرف سے | اور اللہ | جاننے والا | حکمت والا ہے | اور بعض اُن میں | وہ ہیں (جو)
جا سکتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہے اور اللہ تعالیٰ علم اور حکمت والا ہے اور ان میں سے بعض لوگ ایسے

يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ قُلْ اُذُنُ
ایذا دیتے (یا ستاتے) ہیں | نبی کو | اور کہتے ہیں | کہ وہ (تو) | (گویا) کان ہے | کہہ دیجئے | وہ کان (لگاتا) ہے
ہیں جو نبی کو ستاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ شخص ہر کسی کی بات کو کان دھر کر سن لیتا ہے کہہ دیجئے کہ اس کا سن لینا تمہارے

خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ
تمہاری بھلائی کے لئے | یقین رکھتا ہے | اللہ پر | اور یقین رکھتا ہے | مومنوں (کی بات) پر | اور رحمت ہے
حق میں بہتر ہے' وہ اللہ تعالیٰ کو مانتا اور مومنوں کی بات پر یقین کر لیتا ہے اور تم میں سے جو

لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ
اُن کے لئے جو | ایمان لائے | تم میں سے | اور جو لوگ | ستاتے ہیں | اللہ کے رسول کو
لوگ ایمان رکھتے ہیں اُن کے لئے رحمت ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے رسول کو ستاتے ہیں

لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦١﴾ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ
اُن کے لئے | عذاب (ہے) | دردناک | وہ قسمیں کھاتے ہیں | اللہ کی | تمہارے سامنے | تاکہ تمہیں راضی کریں
ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ یہ لوگ تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تمہیں خوش کر لیں

وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٢﴾
اور اللہ | اور اس کا رسول | زیادہ حقدار ہیں | کہ وہ اسے راضی کریں | اگر وہ ایمان رکھتے ہیں
حالانکہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس بات کا زیادہ حق رکھتے ہیں کہ انہیں خوش کیا جائے (مگر ایسا تو جب کرتے) اگر وہ مومن ہوتے۔

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ
کیا انہیں معلوم نہیں | کہ وہ | جو مخالفت کرے | اللہ | اور اس کے رسول کی | تو اس کے لئے ہے
کیا یہ نہیں جانتے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے گا تو اس کے لئے

نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ﴿٦٣﴾
آگ دوزخ کی | ہمیشہ رہے گا وہ | اُس میں | یہی ہے | رسوائی | بڑی بھاری
دوزخ کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا یہ بڑی ہی رسوائی (کی بات) ہے

(۶۰) اور فرض صدقات تو صرف درج ذیل آٹھ مصارف ہی میں صرف کئے جا سکتے ہیں۔(۱) مفلس جس کے پاس کچھ نہ ہو(۲) محتاج جن کی بنیادی ضروریات پوری نہ ہو رہی ہوں (۳) زکاۃ جمع و تقسیم کرنے والا سرکاری ملازم (۴) وہ غیر مسلم یا کچے مسلمان جن کے دلوں میں اسلام کی محبت ڈالنا مقصود ہو (۵) مکاتب غلام آزاد کرانے میں (۶) مقروضوں کے قرض ادا کرنے میں (۷) جہاد فی سبیل اللہ (۸) مجبور مسافروں کے راستے کے خرچ میں۔ اگرچہ وہ اپنے وطن میں صاحب حیثیت ہو۔ یہ اللہ کا مقررہ کیا ہوا قانون ہے اور وہ سب کچھ جانتا اور حکمت والا ہے۔

(۶۱) بعض منافق حضورؐ کے پیٹھ پیچھے آپؐ کی اور اسلام کی برائی بیان کرتے تھے جب کوئی انہیں اس بات سے روکتا تو کہتے کہ ہم جو چاہیں کہیں وہ ہماری بات کا یقین کرلے گا کیونکہ وہ تو صرف کان ہی رکھتا ہے۔ وہ حق کی تحقیق نہیں کر سکتا ان سے کہہ دیجئے کہ آپؐ منافقین کی بعض باتیں سن کر خوب سمجھتے ہوئے بھی درگذر فرماتے ہیں یہ تو آپؐ کی نیک دلی اور بڑے اخلاق کی وجہ سے ہے جو تمہارے حق میں بہتر ہے ورنہ وہ تمہاری سب شرارتوں سے خوب واقف ہے اور یقین صرف اللہ اور مسلمانوں کی بات پر ہی فرماتے ہیں اور جو لوگ تم میں سے صدق دل سے ایمان لے آتے ہیں ان کے لئے آپ سراپا رحمت ہیں اور جو لوگ آپ کو تکلیف دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب تیار ہے۔

(۶۲) مسلمانو! وہ منافقین جھوٹی قسمیں کھا کر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے تمہیں خوش کرنا چاہتے ہیں حالانکہ اگر وہ مومن ہیں تو انہیں اللہ و رسول کو خوش کرنا زیادہ لازم ہے۔

(۶۳) انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ جو شخص اللہ و رسول کی مخالفت کرے گا وہ ہمیشہ کے لئے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا اور یہ سب سے بڑی رسوائی ہے۔

افعال: یُؤْذُوْنَ: اِیْذَاءٌ مصدر ایذا دیتے ہیں، دکھ دیتے ہیں، مضارع معروف (جمع مذکر غائب)۔

يَحۡذَرُ الۡمُنٰفِقُوۡنَ اَنۡ تُنَزَّلَ عَلَيۡهِمۡ سُوۡرَةٌ تُنَبِّئُهُمۡ

ڈرتے ہیں | منافق | اس بات سے (بھی) کہ نازل ہو | اُن پر | (کوئی) سورت | جو بتادے انہیں

منافق اس بات سے ڈرتے ہیں کہ کہیں مسلمانوں پر کوئی ایسی سورۃ نازل نہ ہو جائے جو ان کے دل کے

بِمَا فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ‌ؕ قُلِ اسۡتَهۡزِءُوۡا‌ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخۡرِجٌ

وہ جو (کچھ) | اُن کے دلوں میں ہیں | کہہ دیجئے | مذاق کرتے رہو | بیشک اللہ (تو) | ظاہر کرنے والا ہے

رازوں کو ان پر ظاہر کر دے (اے پیغمبر اسلام!) ان سے کہہ دیجئے کہ تم مذاق اڑاتے رہو اللہ تعالیٰ یقیناً ان باتوں کا ظاہر

مَّا تَحۡذَرُوۡنَ ﴿۶۴﴾ وَلَـئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ لَيَـقُوۡلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا

وہ بات جس سے | تم ڈرتے ہو | اور اگر | آپ ان سے پوچھیں گے | تو وہ ضرور کہیں گے | کہ ہم تو

کرنے والا ہے جن سے تم خوفزدہ ہو۔ اور اگر آپ ان سے پوچھیں تو وہ ضرور کہیں گے کہ ہم تو

نَخُوۡضُ وَنَلۡعَبُ‌ؕ قُلۡ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوۡلِهٖ

باتوں میں لگے ہوئے | کھیل کر رہے تھے | کہہ دیجئے | کیا (تم) اللہ سے | اور اس کی آیتوں | اور اس کے رسول سے

صرف مذاق اور دل لگی کر رہے تھے ان سے پوچھئے کہ کیا اللہ تعالیٰ اُس کے احکام اور اس کے رسول کے

كُنۡتُمۡ تَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۶۵﴾ لَا تَعۡتَذِرُوۡا قَدۡ كَفَرۡتُمۡ بَعۡدَ اِيۡمَانِكُمۡ‌ؕ

ہنسی مذاق کرتے ہو | بہانے نہ بناؤ | تم (تو) کافر ہو چکے | بعد ایمان لانے کے

ساتھ ہی تمہیں مذاق کرنا تھا' بہانے نہ بناؤ تم اپنے ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے ہو

اِنۡ نَّـعۡفُ عَنۡ طَآئِفَةٍ مِّنۡكُمۡ نُعَذِّبۡ طَآئِفَةًۢ

اگر ہم معاف (بھی) کر دیں | ایک گروہ کو | تم میں سے | تو ہم عذاب دیں گے | دوسرے گروہ کو

اگر ہم تم میں سے کسی گروہ کو معاف بھی کر دیں گے تو دوسرے گروہ کو ہم ضرور سزا دیں گے

بِاَنَّهُمۡ كَانُوۡا مُجۡرِمِيۡنَ ﴿۶۶﴾ اَلۡمُنٰفِقُوۡنَ وَالۡمُنٰفِقٰتُ

اس لئے کہ وہ | تھے | مجرم | منافق مرد | اور منافق عورتیں

اس لئے کہ وہ مجرم تھے۔ منافق مرد اور منافق عورتیں

بَعۡضُهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡضٍ‌ۘ يَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمُنۡكَرِ وَيَنۡهَوۡنَ

ایک دوسرے کے (ساتھی) ہیں | حکم کرتے ہیں | بُرے کام کا | اور روکتے ہیں

آپس میں ایک ہیں' برے کام کی ترغیب دیتے ہیں اور نیک کاموں

عَنِ الۡمَعۡرُوۡفِ وَيَقۡبِضُوۡنَ اَيۡدِيَهُمۡ‌ؕ نَسُوا اللّٰهَ

نیک کام سے | اور بند کر لیتے ہیں | اپنے ہاتھ (خیرات سے) | بھلا دیا انہوں نے | اللہ کو

سے منع کرتے ہیں اور (نیکی کی راہ میں خرچ کرنے سے) اپنے ہاتھوں کو روکے رکھتے ہیں' وہ اللہ تعالیٰ کو بھول گئے ہیں

فَنَسِيَهُمۡ‌ؕ اِنَّ الۡمُنٰفِقِيۡنَ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ﴿۶۷﴾ وَعَدَ اللّٰهُ

پس اُس نے بھلا دیا ان کو | بیشک | منافق | نافرمان ہیں | وعدہ کر لیا ہے | اللہ نے

پس اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو بھلا دیا (یاد رکھو کہ) منافق لوگ یقیناً نافرمان ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے منافق مردوں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶۴) ان منافقین کو ہمیشہ اس بات کا بھی اندیشہ لگا رہتا ہے کہ رسول اللہ پر کوئی سورت نازل ہو کر ان کے دلی نفاق کا کھوکھلا پن نہ ظاہر کر دے۔ان سے کہہ دیجئے کہ تم مذاق کرتے رہو اللہ تمہارے مکر و فریب اور نفاق کو ظاہر کر کے رہے گا۔جس کا تمہیں ہمیشہ خوف لگا رہتا ہے۔

(۶۵) غزوۂ تبوک پر جاتے ہوئے بعض منافقین نے مذاق کے طور پر کہا تھا کہ یہ (محمدؐ) تو ملک شام کو فتح کرنے کا خواب دیکھ رہا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ آپ اگر ان سے پوچھیں گے کہ تم اس طرح مذاق کرتے تھے؟ تو وہ بات بنا دیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی مذاق کی باتیں کر رہے تھے۔آپ کی نسبت کچھ ذکر نہیں تھا۔ان سے کہہ دیجئے کہ کیا تمہیں ہنسی مذاق بھی صرف اللہ و رسول اور اس کی آیتوں ہی سے کرنا ہے؟

(۶۶) اب تم یہ بہانے نہ بناؤ کیونکہ اللہ و رسول سے تمسخر کرنے کی وجہ سے ایمان لانے کے بعد تم تو کافر ہو چکے اگر ہم بعض کو تم میں سے (جو توبہ کریں) معاف کر دیں تو بعض دوسروں کو (جو توبہ نہ کریں) ان کے جرم کے نتیجے میں ضرور عذاب دیں گے۔

(۶۷) منافق مرد اور منافق عورتیں سب ایک دوسرے کے ہم جنس ہیں اور اسلام دشمنی میں سب برابر ہیں لوگوں کو برے کام کی تلقین کرتے اور نیک کام سے روکتے ہیں اور خیرات کے موقعہ پر کنجوسی کرتے ہیں' اور اپنے ہاتھ روکتے ہیں انہوں نے اللہ کو یاد کرنا چھوڑ دیا تو اللہ نے انہیں اپنی رحمت سے بھلا دیا۔بیشک منافق لوگ ہی نافرمان ہیں۔

الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ

منافق مردوں | اور منافق عورتوں | اور کفار سے | دوزخ کی آگ کا | کہ وہ ہمیشہ رہیں گے

منافق عورتوں اور کافروں سے دوزخ کی آگ کا وعدہ کر رکھا ہے وہ اس میں ہمیشہ

فِيْهَا ۭ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ

اس میں | وہی (عذاب) | کافی ہے انہیں | اور | لعنت بھیجی ان پر | اللہ نے | اور ان کے لئے

رہیں گے اور وہ (عذاب) ان کے لئے کافی ہے اور ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور ان کے لئے

عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۙ﴿۶۸﴾ كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْٓا اَشَدَّ

عذاب ہے | ہمیشہ رہنے والا | (تمہاری مثال) ان لوگوں کی سی ہے جو | تم سے پہلے ہوئے | وہ تھے بہت زور والے

دائمی عذاب ہوگا۔ ان لوگوں کی طرح جو تم سے پہلے تھے اور تم سے کہیں

مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۭ فَاسْتَمْتَعُوْا

تم سے قوت میں | اور زیادہ تھے | مال میں | اور اولاد میں | پس انہوں نے فائدہ اٹھایا

زیادہ زور آور تھے اور مال اور اولاد میں بھی تم سے زیادہ تھے پس انہوں نے اپنے (دنیوی) حصہ

بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ

اپنے حصہ سے | سو تم نے بھی فائدہ اٹھالیا | اپنے حصہ سے | جیسا کہ | فائدہ اٹھایا تھا | ان لوگوں نے جو

سے فائدہ اٹھایا اور تم نے اپنے (دنیوی) حصہ سے خوب فائدہ اٹھا لیا جس طرح کہ ان لوگوں نے جو تم سے پہلے تھے

مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا

تم سے پہلے تھے | اپنے حصہ سے | اور تم بھی مشغول ہوگئے (بری باتوں میں) | جیسا کہ وہ | مشغول تھے

اپنے حصہ سے فائدہ اٹھایا اور تم نے بھی ویسی ہی لغو باتیں کیں جس طرح کہ انہوں نے کی تھیں

اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ

یہی لوگ ہیں (کہ) | ضائع ہوگئے | ان کے اعمال | دنیا | اور آخرت میں | اور یہی لوگ ہیں

یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع ہو گئے اور یہی لوگ

الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۹﴾ اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

نقصان اٹھانے والے | کیا نہیں پہنچی ان کو | خبر | ان لوگوں کی جو | ان سے پہلے تھے

نقصان اٹھانے والے ہیں۔ کیا ان کو ان سے پہلی قوموں کے حالات معلوم نہیں ہوئے

قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۙ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ

قوم نوح | اور عاد | اور ثمود کی | اور قوم ابراہیم کی

یعنی قوم نوح، قوم عاد، ثمود اور قوم ابراہیم

وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ۭ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

اور مدین والوں کی | اور الٹی ہوئی بستیوں کی | کہ آئے ان کے پاس | ان کے رسول

نیز مدین والے اور وہ بستیاں جو الٹ دی گئیں۔ ان لوگوں کے پاس ان کے رسول روشن

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶۸) اللہ نے منافق مردوں اور عورتوں اور کفار کو دوزخ میں ڈالنے کا وعدہ فرمایا ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہی عذاب ان کے لئے کافی ہے اور ان پر اللہ کی لعنت اور ہمیشہ کا عذاب ہے۔

(۶۹) اے اہل مکہ تمہاری مثال بالکل ان لوگوں کی سی ہے جو تم سے پہلے گزرے کہ وہ تم سے زیادہ طاقتور، مالدار اور صاحب اولاد تھے اور دنیا میں جو کچھ ان کی قسمت میں تھا اس سے انہوں نے فائدہ اٹھایا سو جو تمہارے مقدر کا تھا تم نے بھی اس سے فائدہ اٹھایا جس طرح کہ تم سے پہلے لوگوں نے اپنے مقدر سے فائدہ اٹھایا اور تم بھی بری باتوں میں ڈوب گئے جیسے کہ وہ غرق ہو گئے تھے۔ پس یہی لوگ ہیں کہ جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع ہوئے اور وہی خسارہ اٹھانے والے ہیں۔

افعال: اَسْتَمْتَعُوْا: انہوں نے فائدہ اٹھایا اِسْتِمْتَاعٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ خَاضُوْا: انہوں نے قدم ڈالے، بحث کی، خَوْضٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب) خُضْتُمْ تو نے بحث کی، قدم ڈالے۔

بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

(واضح) دلیلیں لے کر | پس نہیں تھا اللہ (ایسا) | کہ ظلم کرتا اُن پر | لیکن وہ خود ہی | اپنی جانوں پر

دلائل لے کر آئے' پس اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ ان پر کوئی ظلم کرے لیکن انہوں نے خود اپنے آپ

يَظْلِمُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ

ظلم کر رہے تھے | اور مومن مرد | اور مومن عورتیں | ایک دوسرے کے ساتھی ہیں

پر ظلم کیا۔ اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں

يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ

کہ حکم کرتے ہیں | نیک کام کا | اور روکتے ہیں | برے کام سے | اور قائم رکھتے ہیں

یہ لوگ نیکی کے کاموں کی ترغیب دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور وہ نماز کو (پابندی

الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ

نماز | اور ادا کرتے ہیں | زکوٰۃ | اور حکم مانتے ہیں | اللہ

کے ساتھ) ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی

وَرَسُوْلَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ

اور اس کے رسول کا | بس یہی لوگ ہیں | کہ رحم کرے گا اُن پر | اللہ | بیشک اللہ | بڑا زبردست

اطاعت کرتے ہیں ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ بہت جلد رحم کرے گا۔ (یاد رکھو کہ) اللہ یقیناً غالب اور

حَكِيْمٌ ﴿۷۱﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

حکمت والا ہے | وعدہ کر لیا ہے | اللہ نے | مومن مردوں | اور مومن عورتوں سے

حکمت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایسے باغات

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

جنتوں کا | کہ جاری ہیں | جن کے نیچے | نہریں | (کہ) وہ ہمیشہ رہیں گے | اُن میں

دینے کا وعدہ کر رکھا ہے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں' جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے

وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ

اور پاکیزہ مکانوں کا | دائمی باغوں میں | اور خوشنودی | اللہ کی

نیز ایسے پاکیزہ مکانوں کا' جو ہمیشہ رہنے والے باغات میں ہوں گے اور اللہ کی خوشنودی ان سب اشیاء سے بڑھ کر

اَكْبَرُ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۷۲﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ ع ۱۵

سب سے بڑھ کر (ہوگی) | یہی ہے | بڑی بھاری کامیابی | اے نبی! | جہاد کیجئے

ہوگی' یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ اے نبی! کافروں اور

الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۭ وَمَاْوٰىهُمْ

کفار | اور منافقین سے | اور سختی کیجئے | ان پر | اور اُن کا ٹھکانہ

منافقوں سے جہاد کیجئے اور ان پر سختی کیجئے اور (یاد رکھیے) ان کا ٹھکانہ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷۰) کیا ان اہل مکہ کو ان لوگوں کا حال معلوم نہیں ہوا جو ان سے پہلے گزر رہے ہیں جیسے قوم نوح و عاد و ثمود اور قوم ابراہیم اور اہل مدین اور الٹ جانے والی بستیوں والے (قوم لوط) جن کے پاس ان کے رسول واضح دلیلیں لے کر آئے مگر انہوں نے حق کو ماننے سے انکار کیا اور ان کو جھٹلایا اور اس کے نتیجے میں ہلاک کئے گئے پس اللہ نے تو ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے۔

(۷۱) اور مسلمان مرد و عورتیں باہم ایک دوسرے کے مددگار ہیں کہ نیکی کی ہدایت کرتے اور برائی سے روکتے اور باقاعدہ نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے اور اللہ و رسول کا ہر حکم مانتے ہیں۔ پس یہی لوگ ہیں جن پر اللہ کی رحمت ہوگی اور اللہ بے شک بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

(۷۲) اللہ نے مسلمان مردوں اور عورتوں سے وعدہ فرمایا ہے کہ انہیں باغات دیئے جائیں گے۔ جن کے نیچے جاری ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور ان دائمی باغات میں نہایت پاکیزہ مکان ملیں گے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ان کو اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل ہوگی یہی بڑی کامیابی ہے۔

انعال: يُطِيْعُوْنَ: وہ اطاعت کرتے ہیں، وہ فرمان مانتے ہیں اِطَاعَةٌ سے مضارع (جمع مذکر غائب)۔

جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿٧٣﴾ يَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوا ۖ

دوزخ ہے | اور وہ بہت بُری جگہ ہے | لوٹ کر جانے کی | وہ قسمیں کھاتے ہیں | اللہ کی | کہ انہوں نے یہ بات نہیں کہی

دوزخ ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے وہ بات نہیں کہی

وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ

حالانکہ انہوں نے ضرور کہی ہے | بات | کفر کی | اور وہ کافر ہوگئے | بعد | اپنے اسلام لانے کے

حالانکہ انہوں نے واقعی کفر کی بات کہی تھی اور (اس طرح) اسلام لانے کے بعد انہوں نے کفر اختیار کیا

وَهَمُّوا بِمَا لَمْ يَنَالُوا ۚ وَمَا نَقَمُوا إِلَّا أَنْ

اور انہوں نے ارادہ کیا تھا | اُس کا جو | انہیں نہ ملی | اور انتقام نہیں لیا انہوں نے | مگر اسی بات کا کہ

اور ان باتوں کا ارادہ کیا جن میں وہ کامیاب نہ ہو سکے اور انہوں نے صرف اس بات کا انتقام لیا کہ

أَغْنَاهُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ ۚ فَإِنْ يَتُوبُوا

غنی کر دیا انہیں | اللہ | اور | اس کے رسول نے | اپنے فضل سے | پس اگر وہ توبہ کر لیں

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے اپنی مہربانی سے ان کو غنی بنا دیا تھا پس اگر وہ توبہ کر لیں

يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۖ وَإِنْ يَتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ

تو بہتر ہے اُن کے لئے | اور اگر وہ نہ مانیں | تو عذاب دے گا انہیں | اللہ

تو ان کے لئے بہتر ہوگا اور اگر وہ نہ مانیں تو اللہ تعالیٰ ان کو دنیا

عَذَابًا أَلِيمًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ

عذاب | دردناک | دنیا | اور آخرت میں | اور نہیں ہوگا اُن کے لئے

اور آخرت میں دردناک عذاب دے گا اور ان کے لئے

فِي الْأَرْضِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿٧٤﴾ وَمِنْهُمْ مَنْ

روئے زمین پر | کوئی دوست | اور نہ کوئی مددگار | اور اُن میں سے بعض | وہ ہیں جنہوں نے

روئے زمین پر نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ مددگار۔ اور ان میں سے بعض وہ ہیں

عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ آتَانَا مِنْ فَضْلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ

عہد کیا تھا اللہ سے | کہ اگر وہ دے ہمیں | اپنے فضل سے (مال) | تو ہم ضرور صدقہ ادا کریں گے | اور ہم ضرور ہوں گے

جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے فضل سے (مال) دیا تو ہم ضرور خیرات کریں گے اور خوب نیکوکار

مِنَ الصّٰلِحِينَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّا آتٰهُمْ مِنْ فَضْلِهِ بَخِلُوا

نیک بندوں میں سے | پھر جب | دیا انہیں اس نے | اپنے فضل سے (مال) | (تو) انہوں نے بخل کیا

بن جائیں گے پھر جب اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کو (سب کچھ) دے دیا تو اس میں کنجوسی

بِهِ وَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُعْرِضُونَ ﴿٧٦﴾ فَأَعْقَبَهُمْ

اس میں | اور وہ پھر گئے (عہد سے) | اور وہ | روگردانی کرنے والے ہیں | پس ان کا انجام رکھ دیا (اللہ نے)

کرنے لگے اور (عہد سے) پھر گئے اور وہ منہ موڑنے والے ہی تھے پس اللہ تعالیٰ نے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷۳) اے نبی! کفار سے تلوار کے ساتھ اور منافقین سے بحث اور دلیل کے ساتھ دین کی حفاظت کے لئے جہاد کیجئے اور اس جہاد میں ان پر سختی کیجئے اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ جو برا ٹھکانا ہے۔

(۷۴) مقام تبوک میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو ماہ ٹھہرے رہے اس اثنا میں منافقین اور جہاد سے پیچھے رہ جانے والوں کی مذمت میں قرآن نازل ہوتا رہتا تھا۔ ایک دن **جلاس بن سوید** نے کہا قسم اللہ کی جو کچھ محمدؐ ہمارے بھائیوں کے متعلق کہتا ہے اگر وہ حق ہے۔ تو ہم گدھوں سے بھی بدتر ہیں۔ آنحضرتؐ کو خبر ہوئی اور جلاس کو بلا کر پوچھا تو اس نے قسم کھا کر کہا کہ میں نے ایسا نہیں کہا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ منافق اللہ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ یہ کلمہ کفر ہم نے نہیں کہا حالانکہ انہوں نے واقعی یہ کلمہ کہا تھا اور اسلام لانے کے بعد کافر ہو گئے تھے اور تبوک سے واپسی پر تقریباً بارہ منافقین نے رات کی تاریکی میں اپنے چہرے چھپا کر حضور کو پہاڑی پر سے گرا دینے کا ارادہ کیا تھا لیکن اپنے ناپاک ارادہ میں ناکام رہے۔ اور انہوں نے رسول اللہ کو یہ اس بات کا بدلہ دیا تھا کہ آپؐ کی دعا اور برکت سے یہ دولتمند ہو گئے تھے۔ پس اگر وہ اس نفاق سے توبہ کر لیں تو بہتر ہے ورنہ اللہ انہیں دنیا و آخرت میں سخت عذاب دے گا اور کوئی ان کا یار و مددگار نہ ہو گا چنانچہ ان میں سے جلاسؓ بن سوید نے اسی وقت توبہ کر لی جو حضور نے قبول فرمائی۔

(۷۵) اور بعض ان منافقین میں سے یعنی ثعلبہ بن حاطب وہ ہے جس نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر مجھے اپنے فضل سے مال عطا کرے گا تو میں ضرور صدقہ ادا کیا کروں گا اور اللہ کا نیک بندہ شمار ہوں گا۔

(۷۶) پھر جب اللہ نے حضور کی دعا سے اسے مال دے دیا تو اس میں کنجوسی کرنے لگا حتیٰ کہ حضورؐ کے عاملوں کو زکوٰۃ دینے سے صاف انکار کر دیا۔

افعال: اُغْلُظْ: سختی کر، کیڑارہ، غِلْظَةٌ سے معنی سختی کرنے، برتنے کے ہیں، امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ عٰهَدَ: اس نے عہد کیا، اقرار کیا، مُعَاهَدَةٌ سے معنی باہم عہد و پیمان اور قول و قرار کرنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ اٰتٰنَا: اس نے کم کر دیا، اٰتٰی سے ماضی کا صیغہ (جمع متکلم)۔

نِفَاقًا فِي قُلُوبِهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ يَلْقَوْنَهُ بِمَا أَخْلَفُوا
نفاق | اُن کے دلوں میں | اُس دن تک | کہ وہ ملیں گے اس سے | اس لئے کہ | انہوں نے مخالفت کی
ان کو اس امر کی سزا میں کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے جو وعدہ کیا تھا اس کی خلاف ورزی کی اور (ہمیشہ) جھوٹ

اللَّهَ مَا وَعَدُوهُ وَبِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ﴿٧٧﴾ أَلَمْ يَعْلَمُوا
اللہ سے | اُس وعدہ کی جو اس سے کیا تھا | اور اس لئے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے | کیا وہ نہیں جانتے؟
بولتے رہے' اُن کے دلوں میں اپنی ملاقات کے دن (روز قیامت) تک نفاق ڈال دیا' کیا ان کو معلوم نہیں

أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ وَأَنَّ اللَّهَ عَلَّامُ
کہ اللہ | جانتا ہے | اُن کے راز | اور اُن کی سرگوشیاں | اور یہ کہ | اللہ | خوب جانتا ہے
کہ اللہ تعالیٰ ان کے رازوں اور ان کی سرگوشیوں سے بھی واقف ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ غیب کی باتوں کو

الْغُيُوبِ ﴿٧٨﴾ الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
غیب (کی باتوں) کو | جو (منافق) | الزام لگاتے ہیں | خوشی سے خیرات کرنے والے | مومنوں پر
خوب جاننے والا ہے۔ یہ ایسے لوگ ہیں کہ مومنوں میں سے جو لوگ صدقات دینے میں خوشی سے حصہ لیتے ہیں ان پر

فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ
صدقات میں | اور جو (مومن) | کچھ نہیں پاتے | سوائے اپنی محنت کے
الزام لگاتے ہیں اور وہ لوگ جو نہیں پاتے مگر اپنی محنت (کا صلہ)

فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ سَخِرَ اللَّهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ
تو وہ (منافق) مذاق اڑاتے ہیں | اُن کا | مذاق کرے گا اللہ | اُن سے | اور اُن کے لئے | عذاب (ہے)
وہ منافق ان سے مذاق کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے مذاق (کا بدلہ) دیا اور ان کے لئے دردناک

أَلِيمٌ ﴿٧٩﴾ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ
دردناک | آپ مغفرت مانگیں | اُن کے لئے | یا نہ | مانگیں مغفرت | اُن کے لئے (برابر ہے) | اگر آپ مغفرت مانگیں گے
عذاب ہے آپ اُن کے لئے بخشش مانگیں یا اُن کے لئے

لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ذَٰلِكَ
اُن کے لئے | ستر (۷۰) | مرتبہ (بھی) | تو ہرگز نہیں بخشے گا | اللہ | انہیں | یہ
ستر (۷۰) بار بھی بخشش طلب کریں گے تو بھی اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز نہیں بخشے گا یہ

بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي
اس لئے کہ | انہوں نے انکار کیا | اللہ | اور اس کے رسول کا | اور اللہ | راہ پر نہیں لاتا
اس لئے ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا اور اس کے رسول کا انکار کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں کو

الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ﴿٨٠﴾ فَرِحَ الْمُخَلَّفُونَ بِمَقْعَدِهِمْ
نافرمان لوگوں کو | بہت خوش ہوئے | پیچھے رہنے والے (جہاد سے) | اپنے بیٹھ رہنے سے
ہدایت نہیں دیتا۔ پیچھے رہ جانے والے رسول اللہ کی مرضی کے خلاف ان کے (جہاد کے لئے چلے جانے) کے بعد اپنے بیٹھے

آیت نمبر

(۷۷) پھر اس نافرمانی کا انجام یہ ہوا کہ اللہ نے ان کے دلوں میں نفاق کو ہمیشہ کے لئے مستحکم کر دیا قیامت کے روز تک اور اس حال میں وہ اللہ کے حضور میں حاضر ہوں گے ان کی حکم عدولی اور وعدہ خلافی اور جھوٹ بولنے کے سبب سے حضور نے اس کے حق میں بددعا کی کہ (**ویح ثعلبة**) اس کو خبر ہوئی تو مجبوراً زکوٰۃ لے کر حاضر ہوا مگر آپ نے زکوٰۃ رد کر دی اس پر بظاہر فریاد کرتا رہا اور دل میں نفاق چھپا ہوا تھا۔ پھر ابو بکرؓ۔ عمرؓ اور عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں ان کی خدمت میں زکوٰۃ لے کر حاضر ہوا۔ مگر سب نے قبول کرنے سے انکار کر دیا آخر حضرت عثمانؓ کی خلافت میں نفاق کی حالت میں مرا۔ (تفسیر عثمانی)

(۷۸) کیا ان منافقین کو معلوم نہیں کہ اللہ ان کے تمام برے ارادے اور منصوبے اور تمام رازوں کو خوب جانتا ہے۔

(۷۹) ایک مرتبہ عبدالرحمانؓ بن عوف چار ہزار دینار بطور صدقہ لائے منافقین نے کہا ریا کار ہے اور ابو عقیل عبدالرحمن بن تیجان ایک مفلس صحابی اپنی محنت کی کمائی میں سے ایک صاع کھجور صدقے میں لائے تو اس کا مذاق اڑانے لگے۔ سو اللہ نے انہیں اس برے کام کی سزا دینے کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(۸۰) آنحضرت نے منافقین کے سردار عبداللہ بن ابی کے انتقال پر اپنی قمیص اس کے کفن کے لئے دی اور نماز جنازہ بھی پڑھی اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ منافقین کے لئے آپؐ مغفرت کی دعا کریں یا نہ کریں برابر ہے۔ کیونکہ اگر آپ ستر بار بھی مغفرت طلب کریں تو بھی اللہ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا اس لئے کہ دل سے انہوں نے اللہ و رسول کا انکار کیا اور اللہ ایسے نافرمانوں کو راہ پر نہیں لاتا۔

انفعال: **اَعْقَبَهُمْ**: ان میں اثر رکھ دیا، ان کو وارث بنا دیا **اَعْقَبَ اِعْقَابٌ** سے معنی اثر چھوڑنے، وارث بنانے کے ہیں، ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ **اَخْلَفُوْا**: انہوں نے خلاف کیا، وعدہ خلافی کی **اِخْلَافٌ** سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ **تَسْتَغْفِرْ**: تو مغفرت طلب کرے، تو بخشش مانگے **اِسْتِغْفَارٌ** سے مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔

خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ

خلاف (مرضی) رسول اللہ کے | اور انہوں نے ناپسند کیا | کہ وہ جہاد کریں | اپنے مالوں | اور جانوں سے

رہنے سے خوش ہوئے اور انہوں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ وہ اپنی جان و مال سے اللہ تعالیٰ

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِی الْحَرِّ ؕ قُلْ

راہ میں | اللہ کی | اور کہنے لگے (دوسروں کو) | نہ | نکلو (جہاد کیلئے) | (اس) گرمی میں | کہہ دیجئے

کے راستے میں جہاد کریں اور انہوں نے کہا کہ گرمی میں (جہاد کے لئے) سفر نہ کرو، کہہ دیجئے کہ

نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ؕ لَوْ كَانُوْا یَفْقَهُوْنَ ﴿٨١﴾ فَلْیَضْحَكُوْا قَلِیْلًا

دوزخ کی آگ | بڑی سخت ہے | گرمی میں | کاش وہ سمجھتے | پس وہ ہنس لیں | تھوڑا سا

جہنم کی آگ تو اس سے کہیں زیادہ گرم ہے کاش کہ وہ اس بات کو سمجھ سکتے، پس چاہئے کہ وہ بہت کم ہنسیں

وَّلْیَبْكُوْا كَثِیْرًا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَاِنْ

اور روئیں | بہت | بدلے | اُن اعمال کے جو | وہ کرتے تھے | پس اگر

اور بہت زیادہ روئیں، یہ ان کے اپنے کئے کا بدلہ ہے پھر اگر اللہ تعالیٰ آپ کو

رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰی طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ

واپس لے آیا آپ کو | اللہ | کسی گروہ کی طرف | اُن (منافقین) میں سے | اور وہ اجازت مانگیں آپ سے

ان میں سے کسی گروہ کی طرف واپس لائے تو وہ آپ سے میدان جنگ کی طرف نکلنے کی اجازت

لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِیَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا

نکلنے کی (جنگ کے لئے) | تو کہہ دیجئے | کہ تم ہرگز نہ نکلو | میرے ساتھ | کبھی | اور ہرگز نہ لڑو تم

طلب کریں گے تو کہہ دیجئے کہ تم ہمارے ساتھ ہرگز نہیں نکل سکتے اور ہمارے ساتھ ہرگز

مَعِیَ عَدُوًّا ؕ اِنَّكُمْ رَضِیْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا

میرے ساتھ (ہوکر) | دشمن سے | بیشک تم | راضی ہوئے | بیٹھے رہنے پر | پہلی | مرتبہ | سو اب بھی بیٹھے رہو

دشمن کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ بیشک تم نے پہلی مرتبہ (گھروں میں) بیٹھنا پسند کیا تھا پس اب بھی پیچھے بیٹھے رہنے

مَعَ الْخٰلِفِیْنَ ﴿٨٣﴾ وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا

پیچھے رہنے والوں کے ساتھ | اور نہ پڑھئے نماز (جنازہ) | کسی ایک پر | ان میں سے | جو مر جائے | کبھی بھی

والوں کے ساتھ بیٹھے رہو اور (اے نبیؐ!) ان میں سے کوئی شخص مر جائے تو آپ اس پر نمازِ (جنازہ) ہرگز نہ پڑھیں

وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

اور مت کھڑے ہوں | اُس کی قبر پر | بیشک انہوں نے انکار کیا | اللہ | اور اس کے رسول کا

اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوں بیشک ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا انکار کیا

وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ ؕ

اور وہ مر گئے | جبکہ وہ نافرمان ہی تھے | اور تعجب میں نہ ڈالیں آپ کو | اُن کے مال | اور اُن کی اولاد

اور ایسی حالت میں مرے ہیں کہ وہ نافرمان تھے۔ ان کے مال اور ان کی اولاد آپؐ کو تعجب میں نہ ڈالیں

آیت نمبر | آسان تفسیر

(۸۱) جولوگ جنگ تبوک پر جانے سے پیچھے بیٹھ رہے تھے انہوں نے رسول اللہ کی مرضی کے خلاف پیچھے رہنے کو پسند اور اللہ کے راستہ میں جان و مال سے جہاد کرنے کو ناپسند کیا اور دوسروں کو جہاد میں شریک ہونے سے یہ کہہ کر روکا کہ ایسی سخت گرمی میں نہ نکلو۔ ان سے کہہ دیجئے کہ یہ تو کیا گرمی ہے دوزخ کی آگ بڑی گرم ہے اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ کاش وہ لوگ اس بات کو سمجھتے۔

(۸۲) پس ان کو اپنے ان بداعمال کے بدلے جو وہ دنیا میں کرتے رہے تھے۔ قیامت کے روز ہنسنے اور خوش ہونے کا موقع نہیں ملے گا بلکہ کثرت سے رونا ہوگا۔

(۸۳) اگر آپؐ کے غزوۂ تبوک سے واپس آنے پر کوئی منافق آپؐ سے آئندہ جنگ میں جانے کی اجازت طلب کرے تو ہرگز اس کی درخواست قبول نہ کیجئے اور ان سے کہہ دیجئے کہ نہ تو کبھی تم ہمارے ساتھ جہاد کے لئے نکلو گے اور نہ دشمن سے ہماری طرف سے لڑو گے۔ کیونکہ پہلی مرتبہ تم نے جنگ سے پیچھے رہنا قبول کیا۔ سو اب بھی تم انہی پیچھے رہنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو۔

(۸۴) ان منافقین میں سے کوئی مرجائے تو آپؐ اس کے جنازہ کی نماز نہ پڑھائیں اور نہ اس کی قبر پر مغفرت مانگنے کے لئے کھڑے ہوں کیونکہ انہوں نے دل سے اللہ و رسول کا انکار کیا اور کفر کی حالت میں مرے۔

افعال: یَضۡحَکُوۡا: ضَحۡكٌ مصدر وہ نہیں ان کو ہنسنا چاہئے امر کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ یَبۡکُوۡا: بَکَاءٌ مصدر ان کو رونا چاہئے امر کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ رَّجَعَكَ: تجھ کو واپس لوٹایا پھیرا رَجَعَ رَجۡعٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ رَضِیۡتُمۡ: تم راضی ہوئے خوش ہوئے پسند کیا رَضِیٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ تُصَلِّ: تو نماز پڑھ تَصۡلِیَةٌ سے معنی نماز پڑھنے اور دعا کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ تَقُمۡ: تو کھڑا ہو قِیَامٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: خَالِفِیۡنَ: پیچھے رہنے والے خَلۡفٌ سے پیچھے آنے رہنے کے ہیں اسم فاعل کا صیغہ ہے (جمع مذکر)۔

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَن يُعَذِّبَهُم بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ

بیشک | اللہ (تو) چاہتا ہے | کہ | انہیں عذاب دے | ان کی وجہ سے | دنیا میں | اور نکلیں

اللہ تعالیٰ تو صرف یہ چاہتا ہے کہ انہیں ان چیزوں سے دنیا میں عذاب دے اور ان کی جان

أَنفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ ﴿٨٥﴾ وَإِذَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ أَنْ آمِنُوا

اُن کی جانیں | اس حال میں کہ وہ کافر ہی ہوں | اور جب اتاری جاتی ہے | (کوئی) سورت | کہ ایمان لاؤ

نکلے تو ایسی حالت میں کہ وہ کافر ہوں اور جب کوئی سورت (اس مضمون کی) نازل ہوتی ہے کہ ایمان لاؤ

بِاللَّهِ وَجَاهِدُوا مَعَ رَسُولِهِ اسْتَأْذَنَكَ أُولُو الطَّوْلِ

اللہ پر | اور جہاد کرو | ساتھ | اُس کے رسول کے | تو اجازت چاہتے ہیں آپ سے | دولت وطاقت والے

اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول کے ساتھ (مل کر) جہاد کرو تو ان میں سے دولت مند آکر آپ سے

مِنْهُمْ وَقَالُوا ذَرْنَا نَكُن مَّعَ الْقَاعِدِينَ ﴿٨٦﴾ رَضُوا

اُن میں سے | اور کہتے ہیں | چھوڑ دے ہمیں | کہ رہیں | بیٹھنے والوں کے ساتھ | انہوں نے پسند کیا

اجازت چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں پیچھے بیٹھے رہنے والوں کے ساتھ چھوڑ دیجئے۔ یہ لوگ پیچھے بیٹھے

بِأَن يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ

کہ وہ رہ جائیں | ساتھ | پیچھے رہنے والی عورتوں کے | اور مہر لگا دی گئی | اُن کے دلوں پر | پس وہ

رہنے والی عورتوں (اور اپاہجوں) کے ساتھ (بیٹھے رہنے پر) خوش ہیں اور ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی ہے پس وہ

لَا يَفْقَهُونَ ﴿٨٧﴾ لَٰكِنِ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ

نہیں سمجھتے | لیکن | رسول | اور وہ لوگ جو | ایمان لائے | آپ کے ساتھ

سمجھتے ہی نہیں۔ لیکن رسول نے اور ان لوگوں نے جو آپ کے ساتھ ایمان لائے

جَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ وَأُولَٰئِكَ لَهُمُ

انہوں نے جہاد کیا | اپنے مالوں | اور اپنی جانوں سے | اور یہی لوگ ہیں | جن کے لئے

اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے جہاد کیا یہی لوگ ہیں جن کے لئے

الْخَيْرَاتُ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٨٨﴾ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ

بھلائیاں ہیں | اور یہی لوگ ہیں | فلاح پانے والے | تیار کر رکھے ہیں | اللہ نے | اُن کے لئے

بھلائیاں ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایسے باغات

جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا

باغات | کہ جاری ہیں | جن کے نیچے | نہریں | وہ ہمیشہ رہیں گے | اُن میں

تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں انہی میں وہ ہمیشہ رہیں

ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٨٩﴾ وَجَاءَ الْمُعَذِّرُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ

یہی ہے | کامیابی | بڑی بھاری | اور آئے | معذرت کرنے والے | دیہاتیوں میں سے

یہ بڑی کامیابی ہے اور دیہاتیوں میں سے بعض بہانہ بنانے والے آئے ہیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸۵) اوران کے مال واولاد سے آپ کو تعجب نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ اس مال اور اولاد کی وجہ سے دنیا میں انہیں عذاب دے۔اور کفر ہی کی حالت میں ان کا دم نکل جائے۔

(۸٦) اور جب کوئی سورت آنحضرت پر اس مضمون کی نازل ہوتی ہے کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور رسول اللہ کے ہمراہ کفار سے جہاد کرو تو ان منافقین میں سے مالدار لوگ جنگ سے پیچھے رہنے والوں کے ساتھ پیچھے بیٹھ رہنے کی رخصت مانگتے ہیں۔

(۸۷) وہ گھروں میں بیٹھنے والی عورتوں کے ساتھ پیچھے رہنا پسند کرتے ہیں اور اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے کہ وہ کچھ سمجھ ہی نہیں سکتے۔

(۸۸) لیکن رسول اللہؐ اور مسلمانوں نے اپنے مال و جان سے اللہ کے لئے جہاد کیا۔اور انہی لوگوں کے لئے دنیا و آخرت کی بھلائیاں ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

(۸۹) ان کے لئے اللہ نے بہشت تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے ندیاں بہہ رہی ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بڑی بھاری کامیابی ہے۔

لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِينَ كَذَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ
کہ رخصت دی جائے | انہیں | اور بیٹھ رہے (جہاد سے) | وہ لوگ جنہوں نے | جھوٹ بولا | اللہ | اور اس کے رسول سے
کہ انکو (گھروں میں بیٹھ رہنے کی) رخصت دی جائے اور وہ لوگ (گھروں میں) بیٹھے رہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول سے جھوٹ بولا

سَيُصِيبُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٩٠﴾ لَيْسَ
عنقریب پہنچے گا | اُن کو جو | کافر ہیں | اُن میں سے | عذاب | دردناک | نہیں ہے
ان میں سے منکرین کو عنقریب دردناک عذاب ملے گا

عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَىٰ وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ
کمزوروں پر | اور نہ بیماروں پر | اور نہ اُن لوگوں پر جو | نہیں پاتے
کمزوروں پر اور مریضوں پر اور ان لوگوں پر جن کے پاس خرچ

مَا يُنْفِقُونَ حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ مَا
وہ چیز کہ | خرچ کریں | کوئی سختی | جب وہ خیر خواہی کرتے رہیں | اللہ | اور اس کے رسول کی | نہیں ہے
کرنے کو کچھ نہیں، کوئی گناہ نہیں جبکہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے خیر خواہ ہوں

عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلٍ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٩١﴾ وَ
نیکی کرنے والوں پر | (کوئی) الزام | اور اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم کرنے والا ہے | اور
ان نیکوکاروں پر کوئی الزام نہیں، اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے اور

لَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا
نہ ان لوگوں پر کہ | جب وہ آئے آپ کے پاس | تاکہ آپ انہیں سواری دیں | تو آپ نے کہا | کہ میں نہیں پاتا (کوئی سواری)
نہ ان لوگوں پر کوئی گناہ ہے جو آپ کے پاس آئے تاکہ آپ (جہاد کیلئے) انہیں سواری دیں تو آپ نے فرمایا کہ میرے پاس ایسی کوئی

أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوْا وَأَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ
کہ سوار کردوں تم کو | اُس پر | تب وہ واپس لوٹے | اور اُن کی آنکھیں | جاری تھیں | آنسوؤں سے
سواری نہیں، جس پر تمہیں سوار کروں، پس وہ اس حالت میں لوٹے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اس

حَزَنًا أَلَّا يَجِدُوا مَا يُنْفِقُونَ ﴿٩٢﴾ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ
(اس) غم سے | کہ وہ نہیں پاتے | جو | وہ خرچ کریں | بیشک | الزام | (تو) انہی لوگوں پر ہے
غم کی وجہ سے کہ ان کے پاس (جہاد میں) خرچ کرنے کو کچھ نہیں تھا۔ گناہ (اور الزام) صرف ان لوگوں پر ہے

يَسْتَأْذِنُونَكَ وَهُمْ أَغْنِيَاءُ ۚ رَضُوا بِأَنْ يَكُونُوا
جو رخصت مانگتے ہیں آپ سے (پیچھے رہنے کی) | حالانکہ وہ | مالدار ہیں | وہ راضی ہوئے | کہ | وہ رہ جائیں
جو آپ سے باوجود غنی ہونے کے (پیچھے رہنے کی) اجازت چاہتے ہیں انہیں پیچھے رہنے والی عورتوں

مَعَ الْخَوَالِفِ وَطَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٩٣﴾
ساتھ پیچھے رہنے والی عورتوں کے | اور | مہر لگادی | اللہ نے | اُن کے دلوں پر | پس وہ | نہیں جانتے
کے ساتھ رہنا پسند آیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے پس وہ (جہاد کی برکتوں کو) نہیں جانتے

آیت نمبر

(٩٠) اور جھوٹے بہانہ ساز منافق بدوی (اعرابی) (بنی عامر بنی طفیل یا بنی اسد یا غطفان وغیرہ) حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ ہمارے بال بچے ہیں اور ان کی حفاظت ہم پر لازم ہے ہمیں جنگ سے پیچھے رہنے دیا جائے۔ اور گھر پر بیٹھے رہے وہ لوگ (منافق اعرابی) جنہوں نے اللہ و رسول سے یہ جھوٹ بولا کہ وہ مومن ہیں حالانکہ ان کے دل مومن نہیں۔ ان میں سے جو کافر رہیں گے عنقریب انہیں سخت عذاب پہنچے گا۔

(٩١) اور جو لوگ کمزور ہیں جیسے بڑھے، بچے، عورتیں، بیمار اور ضرورتمند کہ جن کے پاس اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کو کچھ نہیں جیسے قبیلۂ مزینہ وجہینہ کے لوگ ان پر جہاد سے پیچھے رہنے کی وجہ سے کوئی گناہ نہیں جبکہ وہ اللہ و رسول پر صدق دل سے ایمان رکھتے اور ان کا حکم مانتے ہیں۔ کیونکہ نیکوکار سچے معذوروں پر کچھ الزام نہیں اور اللہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(٩٢) اور ان لوگوں پر بھی جہاد میں شرکت نہ کرنے کا کچھ گناہ نہیں جنہوں نے حضورؐ کے پاس حاضر ہو کر درخواست کی تھی کہ انہیں کوئی سواری مل جائے تو جہاد میں شریک ہوں اور آپؐ نے جواب دیا تھا کہ میرے پاس تمہیں لے جانے کے لئے فی الحال کوئی سواری موجود نہیں اس لئے وہ مجبور ہو کر واپس لوٹ گئے تھے اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اس رنج سے کہ انہیں جہاد میں شامل ہونے کے لئے خرچ میسر نہیں تھا۔

(٩٣) الزام تو صرف انہی لوگوں پر ہے جو باوجود مالدار ہونے کے پیچھے رہنے کی رخصت مانگتے ہیں اور عورتوں کی طرح گھروں میں پیچھے بیٹھے رہنے پر خوش ہو رہے ہیں دراصل ان کے دلوں پر اللہ نے مہر کر دی ہے۔ پس وہ حقیقت کو نہیں جانتے۔

افعال: يُؤْذَنَ: اِذْنٌ مصدر، اجازت دے دی جائے مضارع منصوب (واحد مذکر غائب)۔ سَيُصِيبُ: اِصَابَةٌ مصدر، پہنچے گا مضارع (واحد مذکر غائب)۔ نَصَحُوْا: نَصْحٌ مصدر، (جب) وہ خلوص رکھیں ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ اَتَوْكَ: وہ تیرے پاس آئے اَتَوْا ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ اَحْمِلُكُمْ: میں تم کو سوار کر دوں (جمع مذکر حاضر)۔ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ: اِسْتِيْذَانٌ مصدر وہ اجازت طلب کرتے ہیں، مضارع مرفوع (جمع مذکر غائب)۔

فہرست

الجزء الاول ...... پارہ نمبرا

فہرست

سَیَقُوْلُ الجزء الثانی ...... پارہ نمبر۲

فہرست

تِلْكَ الرُّسل الجزء الثالث ...... پارہ نمبر۳

فہرست

لَنْ تَنَالُوْا الجزء الرابع ...... پارہ نمبر ۴

صفحہ	موضوع	نمبر شمار
۱۰۸	مسلمانوں کو منافقوں کی باتوں سے ڈرانا اور انہیں جہاد کی ترغیب دینا اور جہاد کی فضیلت۔	۱۹۔
۱۰۹	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے اصحاب کے ساتھ نرمی اور معافی کا معاملہ کرنا اور ان سے مشورہ کرنا۔	۲۰۔
۱۰۹	غنیموں کی تقسیم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عدل کرنا۔	۲۱۔
۱۱۰	غزوہ اُحد میں مؤمنوں کی بعض غلطیاں اور منافقوں کے بعض قبائح۔	۲۲۔
۱۱۱	اللہ کی راہ میں مجاہدین شہداء کا مقام ومرتبہ۔	۲۳۔
۱۱۴	غزوہ حمراء الاسد کی تاریخ۔	۲۴۔
۱۱۴	غزوہ بدر الصغریٰ کی تاریخ۔	۲۵۔
۱۱۵	غزوہ اُحد کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک سے غم کا ازالہ اور پاک کو ناپاک سے جدا کرنا۔	۲۶۔
۱۱۶	یہود کے بعض قبائح جیسے اللہ تعالیٰ کی طرف فقر کی نسبت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب۔	۲۷۔
۱۱۷	ہر نفس کا موت سے دوچار ہونا اور قیامت میں ثواب اور دنیا میں آزمائش۔	۲۸۔
۱۱۸	اہل کتاب سے عہد لینا کہ وہ لوگوں کو احکام کی وضاحت کریں گے۔	۲۹۔
۱۱۸	لوگوں کو آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں فکر کرنے کی ترغیب اور نیکی کرنے والوں کی جزا۔	۳۰۔
۱۲۰	کفار اور پرہیزگار اور اہل کتاب کے مومن۔	۳۱۔
۱۲۱	سورت النساء کی تفسیر	۳۲۔
۱۲۱	اس کی فضیلت اور آل عمران کے ساتھ مناسبت۔	۳۳۔
۱۲۱	اس کا وجہ تسمیہ اور جن مضامین پر یہ سورت مشتمل ہے۔	۳۴۔
۱۲۱	اصل انسان کی وحدت اور خاوند بیوی کی وحدت اور خاندان کا باہمی رابطہ۔	۳۵۔
۱۲۱	یتیموں کو ان کا مال دینا اور اس کے کھانے کی حرمت۔	۳۶۔
۱۲۲	چار عدد تک بیویاں رکھنے کا جواز اور مہر دینے کا وجوب۔	۳۷۔
۱۲۲	بے وقوفوں اور چھوٹوں کو مال حوالے نہ کرنا جب تک سیانے نہ ہوں۔	۳۸۔
۱۲۳	میراث میں وارثوں کا حق، اور غیر وارث محتاجوں، یتیموں اور رشتہ داروں کے حقوق۔	۳۹۔
۱۲۴	میراث کی آیتیں۔	۴۰۔
۱۲۴	میراث میں اولاد کے حقوق۔	۴۱۔
۱۲۴	والدین کی میراث۔	۴۲۔
۱۲۵	پہلے قرضوں کی ادائیگی پھر وصایا کی تکمیل۔	۴۳۔
۱۲۵	کلالہ کی میراث۔	۴۴۔
۱۲۵	میراث کی آیتوں کے دیگر احکام۔	۴۵۔
۱۲۶	اللہ تعالیٰ کے حدود۔	۴۶۔
۱۲۶	اسلام کی ابتدا میں فحش کاری کی سزا۔	۴۷۔
۱۲۶	زناکاروں کی سزا۔	۴۸۔
۱۲۶	کیا کوڑوں کے ساتھ جلاوطنی جمع ہو سکتی ہے؟	۴۹۔
۱۲۷	قبولیت توبہ کی حالت اور وقت۔	۵۰۔
۱۲۷	اسلام میں عورتوں کے ساتھ سلوک، عورتوں کو زبردستی میراث میں لینے کی حرمت اور نکاح کرنے سے منع کرنا۔	۵۱۔
۱۲۸	اور زبردستی ان کی مہر میں سے کچھ لینا۔	۵۲۔
۱۲۸	جن عورتوں کے ساتھ نکاح حرام ہے۔	۵۳۔

فہرست

وَالْمُحْصَنٰتُ الجزء الخامس .... پارہ نمبر ۵

فہرست

لَا یُحِبُّ اللّٰہ الجزء السادس .... پارہ نمبر ۶

فهرست

وَ اِذَا سَمِعُوْا .... پارہ نمبر ۷

موضوع	صفحہ

فہرست

وَلَوْ اَنَّنَا الجزء الثامن .... پارہ نمبر ۸

نمبر شمار	موضوع	صفحہ
۱۷۔	نیکی اور بدی کا بدلہ۔	۲۳۷
۱۸۔	توحید اور عبادت اور شخصی ذمہ داری میں ملت ابراہیم کی پیروی۔	۲۳۷
۱۹۔	زمین کی خلافت۔	۲۳۸
۲۰۔	سورت اعراف	۲۳۸
۲۱۔	اس کا وجہ تسمیہ اور اس کے نزول اور موضوع کا بیان۔	۲۳۸
۲۲۔	یہ سورت جن مضامین پر مشتمل ہے۔	۲۳۸
۲۳۔	قرآن کریم کا اتباع۔	۲۳۹
۲۴۔	پیغمبروں کے جھٹلانے کا انجام دنیا میں۔	۲۳۹
۲۵۔	آخرت میں کفر کا انجام اور اعمال پر باریک حساب۔	۲۳۹
۲۶۔	بندوں پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی کثرت۔	۲۴۰
۲۷۔	سجود آدم کے ذریعے انسان کی عزت افزائی اور شیطان کی دھوکہ دہی اور جنت سے اس کا نکالا جانا۔	۲۴۰
۲۸۔	جنت میں آدمؑ کا قصہ اور جنت سے آپ کا نکلنا۔	۲۴۱
۲۹۔	بنی آدم کیلئے دنیاوی حاجتوں کی بہتات اور انہیں شیطان کے فتنے سے ڈرانا۔	۲۴۳
۳۰۔	مشرکین کی شریعت آباءواجداد کی پیروی اور اللہ تعالیٰ کی شریعت رسول کی طرف وحی۔	۲۴۳
۳۱۔	زینت کا جواز اور کھانے پینے کی پاکیزہ چیزوں کی اباحت۔	۲۴۴
۳۲۔	لوگوں پر حرام شدہ چیزوں کے اصول۔	۲۴۴
۳۳۔	ہر فرد اور اُمت کا اجل۔	۲۴۴
۳۴۔	جس چیز پر ہر امت کو اس کے رسول کی زبانی مخاطب کیا گیا اور آیات خداوندی کو جھٹلانے والوں کو ڈرانا۔	۲۴۵
۳۵۔	جھوٹ کا انجام اور کفار کا آگ میں داخل ہونا۔	۲۴۶
۳۶۔	کافروں کی جزا۔	۲۴۶
۳۷۔	پرہیزگار مؤمنوں کا بدلہ۔	۲۴۷
۳۸۔	اہل جنت' اہل دوزخ اور اہل اعراف کے درمیان مکالمہ۔	۲۴۷
۳۹۔	اعراف والوں اور دوزخ والوں کے درمیان مناظرہ۔	۲۴۸
۴۰۔	دوزخ والے جنت والوں سے کیا کہیں گے؟	۲۴۹
۴۱۔	دوزخ والوں کا جنت والوں سے طعام اور پانی کے بارے میں درخواست کرنا۔	۲۴۹
۴۲۔	انسان پر قرآن کی فضیلت اور قیامت کے روز مکذبین کی ندامت اور طلب شفاعت۔	۲۴۹
۴۳۔	خلق اور امر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی الوہیت اور ربوبیت کا اثبات۔	۲۵۰
۴۴۔	دعا کی مشروعیت اور آداب اور زمین میں فساد پھیلانے کی حرمت۔	۲۵۰
۴۵۔	بارش برسانا اور سبزہ اُگانا اور ان دونوں کا قدرت الٰہی اور بعث بعد الموت پر دلالت۔	۲۵۱
۴۶۔	حضرت نوح علیہ السلام کا قصہ۔	۲۵۱
۴۷۔	حضرت ہود علیہ السلام کا قصہ۔	۲۵۲
۴۸۔	حضرت صالح علیہ السلام کا قصہ۔	۲۵۴
۴۹۔	حضرت لوط علیہ السلام کا قصہ۔	۲۵۵
۵۰۔	حضرت شعیب علیہ السلام کا قصہ۔	۲۵۶

فہرست

قَالَ الْمَلَاُ الجزء التاسع .... پارہ نمبر۹

موضوع

فہرست

وَاعْلَمُوْا الجزء العاشر .... پارہ نمبر ۱۰

سورۃ الحجر پارہ ۱۱ تا 20

آسان تفسیر

تعلیم القرآن

اردو

از ڈاکٹر ... مؤلف التفسیر النبوی (عربی)
پی ایچ ڈی اسلامیات۔ الشھادۃ العالمیۃ وفاق المدارس
سابق استاد شعبہ اسلامیات جامعہ پشاور

آسان تفسیر

تعلیم القرآن

para 11 to 20

آسان لفظی اور با محاورہ ترجمہ
بمع آسان تفسیر

از
ڈاکٹر محمد دینؒ
مؤلف التفسیر النبوی (عربی)
پی ایچ ڈی اسلامیات ۔ الشہادۃ العالمیۃ وفاق المدارس
سابق استاد شعبہ اسلامیات جامعہ پشاور

تاج کتب خانہ قصہ خوانی پشاور
J.800.ALI.A.Press.75

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ؕ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا

وہ عذر پیش کریں گے | تمہارے سامنے | جب تم لوٹ کر آؤ گے | اُن کی طرف | کہہ دیجئے | کہ بہانے نہ بناؤ

جب ان کے پاس لوٹ کر آؤ گے تو وہ تم سے عذر معذرت کریں گے آپ کہہ دیجئے کہ عذر معذرت نہ کرو،

لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ ؕ وَسَيَرَى اللّٰهُ

ہم ہرگز یقین نہ کریں گے | تمہاری (بات پر) | ہمیں بتادی ہیں اللہ نے | تمہاری خبریں (حالات) | اور (آئندہ بھی) دیکھتا رہے گا اللہ

ہمیں تمہاری بات کا یقین نہیں، اللہ تعالیٰ نے ہمیں تمہاری اکثر باتیں بتا دی ہیں اور آئندہ اللہ تعالیٰ اور

عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

تمہارے کام | اور اس کا رسول (بھی) | پھر | تم لوٹ جاؤ گے | اُس کی طرف جو جاننے والا ہے چھپی | اور کھلی (چیزوں) کا

اس کا رسول تمہارے اعمال کو دیکھیں گے پھر تمہیں اس اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹا یا جائے گا، جو تمہارے چھپے اور ظاہر امور کو جاننے والا ہے۔

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۴﴾ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ

پس وہ تمہیں بتادے گا | وہ جو | تم کرتے تھے | عنقریب وہ قسمیں کھائیں گے | اللہ کی | تمہارے سامنے

پھر وہ تمہیں بتادے گا کہ تم (دنیا میں) کیا کرتے رہے۔ عنقریب ہی جب تم ان کے پاس (جہاد سے) واپس لوٹ کر جاؤ گے

اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ اِنَّهُمْ

جب تم لوٹ کر جاؤ گے | ان کی طرف | تا کہ تم منہ موڑو | ان سے | سو تم منہ موڑلو | اُن سے | بلاشبہ وہ (لوگ)

تو یہ تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھائیں گے تا کہ تم ان سے درگزر کرو پس تم ان سے درگزر ہی کرو (کیوں کہ) یہ بلاشبہ

رِجْسٌ ؗ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۵﴾

ناپاک (ہیں) | اور اُن کا ٹھکانہ | دوزخ (ہے) | بدلہ (ہے) | اُن کاموں کا | جو وہ کرتے تھے

نجس و ناپاک ہیں اور اُن کا ٹھکانہ دوزخ ہے ان کے اپنے اعمال کے بدلے میں

يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ

وہ قسمیں کھائیں گے | تمہارے سامنے | کہ تم راضی ہوجاؤ | اُن سے | سو اگر تم راضی بھی ہوجاؤ | اُن سے | تو بلاشبہ اللہ

تمہارے سامنے اس لئے قسمیں کھاتے ہیں کہ تم ان سے رضامند ہوجاؤ اگر تم ان سے رضامند ہو بھی گئے تو (یاد رکھو)

لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۹۶﴾ اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا

راضی نہیں ہوگا | اُن لوگوں سے جو نافرمان ہیں | یہ دیہاتی | سب سے بڑھ کر ہیں | کفر | اور نفاق میں

اللہ تعالیٰ تو نافرمان لوگوں سے ہرگز رضامند نہیں ہوگا یہ دیہاتی کفر اور نفاق میں بڑے ہی سخت ہیں

وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ

اور اس لائق ہیں | کہ نہ جانیں وہ | حدیں (احکام) | جو نازل کیں | اللہ نے | اپنے رسول پر | اور اللہ

اور (نادانی کی وجہ سے) اسی لائق ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر جو کچھ نازل کیا ہے اس کے حدود سے واقف نہ ہوں اور

عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۹۷﴾ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ

سب کچھ جاننے والا | حکمت والا ہے | اور بعض دیہاتی | وہ ہیں | کہ خیال کرتے ہیں | اس کو جو وہ خرچ کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ بڑے علم والا اور بڑی حکمت والا ہے۔ اور بعض دیہاتی ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کو

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹۴) مسلمانو! جب تم غزوۂ تبوک سے واپس آ ؤ گے۔تو منافقین تمہارے سامنے اپنے پیچھے رہنے کے عذر پیش کر کے تمہیں اطمینان دلائیں گے۔تم ان سے کہہ دینا کے بہانے نہ بناؤ۔ہم تمہاری بات نہ مانیں گے کیونکہ اللہ نے ہمیں تمہارے نفاق سے آ گاہ کر دیا ہے۔آئندہ کو اللہ اوراس کا رسول تمہارے اعمال کی نگرانی کرے گا اور قیامت کے روز تم جواب دینے کے لئے اللہ کے حضور میں پیش کئے جاؤ گے جو ہر چھپی اور کھلی بات کا جاننے والا ہے۔وہ تمہیں تمہارے برے اعمال سے آ گاہ کر دے گا اوران کے مطابق سزا دے گا۔

(۹۵) عنقریب وہ منافق لوگ تمہاری واپسی پر تمہارے سامنے قسمیں کھا کر تمہیں اطمینان دلائیں گے تا کہ تم ان سے درگذر کرو۔سوتم انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو۔وہ ناپاک ہیں اور کفر و نفاق کے بدلے میں جو وہ دنیا میں کیا کرتے تھے۔ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔

(۹۶) (وہ عبداللہ بن اُبی وغیرہ) منافقین تمہیں راضی کرنے کے لئے قسمیں کھائیں گے۔سو اگر تم ان سے راضی بھی ہو جاؤ تو اللہ ایسے نافرمان لوگوں سے کبھی راضی نہ ہوگا۔

(۹۷) بدوی لوگ (بنی اسد وغطفان و بنی تمیم اپنی سخت دلی و جہالت کی وجہ سے) کفر و نفاق میں شہری عربوں سے بڑھ کر ہیں اور جو احکام اور قوانین اللہ نے اپنے رسول پر نازل فرمائے ہیں وہ ان کی حقیقت سمجھنے کی قابلیت ہی نہیں رکھتے اور اللہ سب کچھ جانتا حکمت والا ہے۔

افعال: یَعْتَذِرُوْنَ: اِعْتِذَارٌ مصدر۔وہ معذرت کریں گے، مضارع (جمع مذکر غائب)۔نَبَّاَءَ: خبر دی، اطلاع دی، آ گاہ کیا، ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب) تَنْبِئَةٌ مصدر۔تُرَدُّوْنَ: تم پھیرے جاؤ گے، لوٹائے جاؤ گے، رَدٌّ سے مضارع مجہول کا صیغہ (جمع مذکر)۔ اِنْقَلَبْتُمْ: تم پھر گئے، اِنْقِلَابٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ تَرْضَوْا: تم راضی ہو، ہو گئے، رِضٰی سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: اَخْبَارِكُمْ: تمہارے احوال، تمہاری خبریں اَخْبَارٌ خَبَرٌ کی جمع۔اَجْدَرُ: زیادہ لائق، زیادہ سزاوار، جَدَارَةٌ سے معنی کسی کام کے لائق اور اہل ہونے کے۔

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ۭ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا

وہ عذر پیش کریں گے | تمہارے سامنے | جب تم لوٹ کر آؤ گے | اُن کی طرف | کہہ دیجئے | کہ بہانے نہ بناؤ

جب ان کے پاس لوٹ کر آؤ گے تو وہ تم سے عذر معذرت کریں گے آپ کہہ دیجئے کہ عذر معذرت نہ کرو

لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ ۭ وَسَيَرَى اللّٰهُ

ہم ہرگز یقین نہ کریں گے | تمہاری (بات پر) | ہمیں بتادی ہیں اللہ نے | تمہاری خبریں (حالات) | اور (آئندہ بھی) دیکھتا رہے گا اللہ

ہمیں تمہاری بات کا یقین نہیں، اللہ تعالیٰ نے ہمیں تمہاری اکثر باتیں بتا دی ہیں اور آئندہ اللہ تعالیٰ اور

عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

تمہارے کام | اور اس کا رسول (بھی) | پھر | تم لوٹ جاؤ گے | اُس کی طرف جو جاننے والا ہے چھپی | اور کھلی (چیزوں) کا

اس کا رسول تمہارے اعمال کو دیکھیں گے پھر تمہیں اس اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹایا جائے گا جو تمہارے چھپے اور ظاہر امور کو جاننے والا ہے۔

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٤﴾ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ

پس وہ تمہیں بتادے گا | وہ جو | تم کرتے تھے | عنقریب وہ قسمیں کھائیں گے | اللہ کی | تمہارے سامنے

پھر وہ تمہیں بتا دے گا کہ تم (دنیا میں) کیا کرتے رہے۔ عنقریب ہی جب تم ان کے پاس (جہاد سے) واپس لوٹ کر جاؤ گے

اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ۭ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ۭ اِنَّهُمْ

جب تم لوٹ کر جاؤ گے | ان کی طرف | تاکہ تم منہ موڑو | اُن سے | سو تم منہ موڑ لو | اُن سے | بلاشبہ وہ (لوگ)

تو یہ تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے درگزر کرو پس تم ان سے درگزر ہی کرو (کیوں کہ) یہ بلاشبہ

رِجْسٌ ۡ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٩٥﴾

ناپاک (ہیں) | اور اُن کا ٹھکانہ | دوزخ (ہے) | بدلہ (ہے) | اُن کاموں کا | جو وہ کرتے تھے

نجس و ناپاک ہیں اور اُن کا ٹھکانہ دوزخ ہے ان کے اپنے اعمال کے بدلے میں

يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ

وہ قسمیں کھائیں گے | تمہارے سامنے | کہ تم راضی ہو جاؤ | اُن سے | سو اگر تم راضی بھی ہو جاؤ | اُن سے | تو بلاشبہ اللہ

تمہارے سامنے اس لئے قسمیں کھاتے ہیں کہ تم ان سے رضامند ہو جاؤ اگر تم ان سے رضامند ہو بھی گئے تو (یاد رکھو)

لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٩٦﴾ اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا

راضی نہیں ہوگا | اُن لوگوں سے جو نافرمان ہیں | یہ دیہاتی | سب سے بڑھ کر ہیں | کفر | اور نفاق میں

اللہ تعالیٰ تو نافرمان لوگوں سے ہرگز رضامند نہیں ہوگا یہ دیہاتی کفر اور نفاق میں بڑے ہی سخت ہیں

وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰي رَسُوْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ

اور اس لائق ہیں | کہ نہ جانیں وہ | حدیں (احکام) | جو نازل کیں | اللہ نے | اپنے رسول پر | اور اللہ

اور (نادانی کی وجہ سے) اسی لائق ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر جو کچھ نازل کیا ہے اس کے حدود سے واقف نہ ہوں اور

عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٩٧﴾ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ

سب کچھ جاننے والا | حکمت والا ہے | اور بعض دیہاتی | وہ ہیں | کہ خیال کرتے ہیں | اس کو جو وہ خرچ کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ بڑے علم والا اور بڑی حکمت والا ہے۔ اور بعض دیہاتی ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کو

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹۴) مسلمانو! جب تم غزوۂ تبوک سے واپس آؤ گے۔تو منافقین تمہارے سامنے اپنے پیچھے رہنے کے عذر پیش کر کے تمہیں اطمینان دلائیں گے۔تم ان سے کہہ دینا کے بہانے نہ بناؤ۔ہم تمہاری بات نہ مانیں گے کیونکہ اللہ نے ہمیں تمہارے نفاق سے آگاہ کردیا ہے۔آئندہ کو اللہ اور اس کا رسول تمہارے اعمال کی نگرانی کرے گا اور قیامت کے روز تم جواب دینے کے لئے اللہ کے حضور میں پیش کئے جاؤ گے جو ہر چھپی اور کھلی بات کا جاننے والا ہے۔وہ تمہیں تمہارے برے اعمال سے آگاہ کردے گا اور ان کے مطابق سزا دے گا۔

(۹۵) عنقریب وہ منافق لوگ تمہاری واپسی پر تمہارے سامنے قسمیں کھا کر تمہیں اطمینان دلائیں گے تاکہ تم ان سے درگذر کرو۔سو تم انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو۔وہ ناپاک ہیں اور کفر و نفاق کے بدلے میں جو وہ دنیا میں کیا کرتے تھے۔ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔

(۹۶) (وہ عبداللہ بن اُبی وغیرہ) منافقین تمہیں راضی کرنے کے لئے قسمیں کھائیں گے۔سو اگر تم ان سے راضی بھی ہو جاؤ تو اللہ ایسے نافرمان لوگوں سے کبھی راضی نہ ہوگا۔

(۹۷) بدوی لوگ (بنی اسد و غطفان و بنی تمیم اپنی سخت دلی و جہالت کی وجہ سے) کفر و نفاق میں شہری عربوں سے بڑھ کر ہیں اور جو احکام اور قوانین اللہ نے اپنے رسول پر نازل فرمائے ہیں وہ ان کی حقیقت سمجھنے کی قابلیت ہی نہیں رکھتے اور اللہ سب کچھ جانتا حکمت والا ہے۔

افعال: يَعْتَذِرُوْنَ: اِعْتِذَارٌ مصدر، وہ معذرت کریں گے، مضارع (جمع مذکر غائب)۔نَبَّاَ: خبر دی، اطلاع دی، آگاہ کیا، ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب) تَنْبِئَةٌ مصدر۔تُرَدُّوْنَ: تم پھیرے جاؤ گے، لوٹائے جاؤ گے، رَدٌّ سے مضارع مجہول کا صیغہ (جمع مذکر)۔ اِنْقَلَبْتُمْ: تم پھر گئے، اِنْقِلَابٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ تَرْضَوْا: تم راضی ہو، ہو گئے رِضًی سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: اَخْبَارِكُمْ: تمہارے احوال، تمہاری خبریں اَخْبَارٌ خَبَرٌ کی جمع۔اَجْدَرُ: زیادہ لائق، زیادہ سزاوار، جَدَارَةٌ سے معنی کسی کام کے لائق اور اہل ہونے کے۔

مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ۭ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۭ

تاوان (جرمانہ) | اور انتظار کرتے ہیں | تم پر | (زمانہ کی) گردشوں کا | انہی پر ہے | گردش | بری

تاوان سمجھتے ہیں اور تمہیں گردش میں مبتلا دیکھنے کے منتظر ہیں (سنو!) بری گردش انہی پر ہے

وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٩٨﴾ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ

اور اللہ | سب کچھ سننے والا | جاننے والا ہے | اور بعض دیہاتی | وہ ہیں | جو ایمان رکھتے ہیں | اللہ

اور اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے۔ اور بعض دیہاتی ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ

اور آخرت کے دن پر | اور سمجھتے ہیں | اس کو جو | وہ خرچ کرتے ہیں | اللہ تعالیٰ کی قرب

ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ (راہِ خدا میں) خرچ کرتے ہیں اسے اللہ تعالیٰ کی نزدیکی

وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ۭ اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ۭ سَيُدْخِلُهُمُ

اور رسول کی دعائیں (لینے کا ذریعہ) | سنو! | یقیناً وہ | نزدیکی (کا ذریعہ ہے) | ان کے لئے | عنقریب داخل کرے گا انہیں

اور دُعائے رسول کا ذریعہ خیال کرتے ہیں ہاں واقعی یہ ان کے لئے نزدیکی (کا ذریعہ) ہے، بہت جلد اللہ تعالیٰ ان کو

اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٩٩﴾ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ ع ١٢

اللہ | اپنی رحمت میں | بیشک اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم کرنے والا (ہے) | اور سبقت کرنے والا | سب سے پہلے

اپنی رحمت میں داخل کرے گا (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ اور مہاجرین و انصار میں سے ایمان لانے میں

مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ

مہاجرین میں سے | اور انصار میں سے | اور وہ لوگ | جنہوں نے پیروی کی اُن کی | نیکی میں | راضی ہوا

آگے بڑھ جانے والوں اور خلوص دل سے ان کی پیروی کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ راضی ہوگیا

اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

اللہ | اُن سے | اور وہ راضی ہوئے | اُس سے | اور تیار کر رکھے ہیں | اُن کے لئے | باغات | کہ جاری ہیں

اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوگئے اور اُس نے اُن کے لئے ایسے باغات تیار کئے ہیں

تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١٠٠﴾

جن کے نیچے | نہریں | ہمیشہ رہیں گے | ان میں | ہمیشہ | یہی ہے | کامیابی | بڑی

جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے یہ بڑی بھاری کامیابی ہے

الربع عند المتقدمین ٢

وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۚ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ڒ

اور بعض اُن میں سے | جو تمہارے آس پاس ہیں | دیہاتیوں میں سے | منافق ہیں | اور بعض | اہل مدینہ میں سے (بھی)

اور (اے مسلمانو!) کچھ تمہارے اردگرد جو دیہاتی ہیں، وہ منافق ہیں اور کچھ اہل مدینہ میں سے ہیں،

مَرَدُوْا عَلَي النِّفَاقِ ۣ لَا تَعْلَمُهُمْ ۭ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۭ

جو جمے ہوئے ہیں | نفاق پر | آپ تو انہیں نہیں جانتے | ہم ہی | انہیں جانتے ہیں

جو نفاق پر اڑے ہوئے ہیں آپ تو انہیں نہیں جانتے ہم انہیں جانتے ہیں

آیت نمبر

(۹۸) بعض بدوی منافق جو کچھ زکوٰۃ یا جہاد میں مال خرچ کرتے ہیں وہ اس کو تاوان سمجھتے ہیں کیونکہ وہ حصول ثواب کے لئے نہیں بلکہ مسلمانوں سے ڈر کر ریاکاری سے خرچ کرتے ہیں اور ہمیشہ اس بات کا انتظار کرتے ہیں کہ حالات کی گردش سے مسلمانوں کا تسلط اور غلبہ جاتا رہے اور وہ اس مصیبت سے چھوٹ جائیں۔ حالانکہ بُرا وقت ان منافقین پر آنے والا ہے کہ اہل اسلام کو فتوحات حاصل ہوئیں اور وہ ذلیل ہو کر رہ گئے اور اللہ سب کچھ سنتا جانتا ہے۔

(۹۹) اور بعض اعرابی (مثلاً بنی مزینہ و جُہینہ و اسلم و غفار وغیرہ) اللہ و آخرت کے دن پر کامل یقین رکھتے اور جہاد فی سبیل اللہ یا زکوٰۃ میں مال خرچ کرنے کو اللہ کے قریب ہونے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے حصول کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ سنو! واقعی یہ صدقات ان کے حق میں اللہ کے قریب ہونے کا ذریعہ ہیں۔ عنقریب اللہ انہیں جنت میں داخل کرے گا۔ بیشک وہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(۱۰۰) اور مہاجرین و انصار میں سے جو لوگ سب سے پہلے ایمان لائے اور وہ لوگ جنہوں نے قیامت تک ایمان اور اللہ کی اطاعت میں گذشتہ نیک لوگوں کی پیروی کی اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ ان کے لئے اللہ نے باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے ندیاں جاری ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہی بڑی بھاری کامیابی ہے۔

افعال: یَتَرَبَّصُ: تَرَبُّصٌ مصدر وہ انتظار کرتا ہے، وہ راہ دیکھتا ہے مضارع (واحد مذکر غائب)۔ اَعَدَّ: اس نے تیار کیا، اِعْدَادٌ سے معنی تیار کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: قُرُبٰتٌ: (آیت: ۹۹) مرتبہ کا قرب، خوشنودی، رضا، اسم مصدر مراد خوشنودی حاصل ہونے کا ذریعہ۔ سٰبِقُوْنَ: (آیت: ۱۰۰) آگے پہنچنے والے، آگے بڑھنے والے سَبْقٌ اسم فاعل کا صیغہ (جمع مذکر)۔

سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ﴿١٠١﴾ وَاٰخَرُوْنَ

جلد ہم انہیں عذاب دیں گے | دو دفعہ | پھر وہ لوٹائے جائیں گے | بڑے عذاب کی طرف | اور (کچھ لوگ)

ہم ان کو بہت جلد دوہرا عذاب دیں گے پھر ان کو ایک بڑے عذاب کی طرف لوٹایا جائے گا۔ اور کچھ اور ہیں

اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا

جنہوں نے اعتراف کرلیا | اپنے گناہوں کا | جنہوں نے ملے جلے عمل کیے | (کچھ) نیک | اور کچھ بُرے

جنہوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا اور ملے جلے عمل کیے کچھ اچھے اور کچھ بُرے

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٠٢﴾ خُذْ

قریب ہے کہ اللہ | قبول کرلے | اُن کی توبہ | بیشک اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم کرنے والا ہے | لے لیجئے

قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحمت کے ساتھ توجہ فرمائے اللہ تعالیٰ بلاشبہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے (اے پیغمبر اسلام)

مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا

اُن کے مالوں میں سے | صدقہ | تاکہ آپ پاک کردیں اُن کو | اور صاف کردیں انہیں | اس (صدقے) کے ذریعے

ان لوگوں کے مال و دولت سے صدقہ لے لیجئے اس کے ساتھ ان (کے ظاہر و باطن) کو پاک کیجئے

وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ

اور دعا کیجئے | اُن کے حق میں | بے شک آپ کی دعا | تسکین ہے | اُن کے لئے | اور اللہ | سننے والا

اور ان کے لئے دعا کیجئے بے شک آپ کی دُعا اُن کے لئے باعث تسکین ہے اور (یاد رکھو کہ) اللہ تعالیٰ سننے والا

عَلِيْمٌ ﴿١٠٣﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ

جاننے والا ہے | کیا انہیں معلوم نہیں | کہ اللہ ہی | قبول کرتا ہے | توبہ | اپنے بندوں کی

اور جاننے والا ہے کیا لوگوں کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے

وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٤﴾ وَقُلِ

اور لیتا ہے | صدقے | اور کہ اللہ ہی | بڑا توبہ قبول کرنے والا | رحم کرنے والا (ہے) | اور کہہ دیجئے

اور وہی اُن سے صدقات قبول کرتا ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ہی توبہ قبول کرنے والا اور مہربان ہے اور کہہ دیجئے

اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ

کہ عمل کرتے رہو | پھر دیکھ لے گا | اللہ | تمہارے عمل کو | اور اُس کا رسول | اور مومنین بھی

کہ تم عمل کیے جاؤ پس عنقریب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اور مومنین (بھی) تمہارے عملوں کو دیکھ لیں گے اور تمہیں اس (اللہ تعالیٰ)

وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ

اور عنقریب تم لوٹائے جاؤ گے | اس کی طرف جو جاننے والا ہے | (تمام) چھپی | اور کھلی (باتوں) کا | پس وہ تمہیں بتادے گا

کی طرف لوٹایا جائے گا جو تمام ڈھکی چھپی اور کھلی چیزوں کو جاننے والا ہے پس وہ تمہیں بتا دے گا

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٠٥﴾ وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ

جو تم کیا کرتے تھے | اور کچھ (لوگ اور بھی) ہیں | کہ ملتوی کیے گئے | اللہ کے حکم تک | خواہ وہ انہیں عذاب دے

جو تم کیا کرتے تھے اور کچھ اور لوگ ہیں کہ ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا حکم آنے تک ملتوی ہے خواہ ان کو سزا دے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۰۱) تمہارے آس پاس کے اعرابیوں اور اہل مدینہ میں سے بعض منافق ہیں جو نفاق میں پکے ہیں آپ کو تو ان کا نفاق معلوم نہیں مگر ہمیں اچھی طرح معلوم ہے اس لئے ہم انہیں دنیا میں دو دفعہ عذاب دیں گے (دنیا میں رسوائی، روح قبض کرتے وقت اور قبر میں) پھر قیامت کے روز انہیں دوزخ کی آگ کا بڑا عذاب دیا جائے گا۔

(۱۰۲) اور ان جہاد سے پیچھے رہنے والوں میں کچھ اور لوگ ہیں جنہوں نے اپنے قصور کا صاف اعتراف کیا ہے لیکن اچھے اور برے عمل کو باہم ملا رکھا ہے امید ہے اللہ ان کے قصور معاف کر دے گا وہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(ف) اس میں ودیعہ بن جذام وابولبابہ وغیرہ کا ذکر ہے جو غزوۂ تبوک میں پیچھے تو رہ گئے تھے مگر جب حضور کی جہاد سے واپسی کی خبر سنی تو اپنے کئے پر افسوس کیا۔ اور اپنے آپ کو مسجد نبوی کے ستونوں سے باندھ دیا اور قسم کھائی کہ جب تک حضور خود اپنے دست مبارک سے نہ کھولیں گے وہ اسی طرح بندھے رہیں گے چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی اور ان کی توبہ قبول ہو کر ستونوں سے کھول دیئے گئے۔

(۱۰۳) توبہ قبول ہونے کے بعد انہوں نے اپنے مال خیرات کے لئے پیش کئے اور حضور نے ان کا صدقہ لینے سے انکار فرمایا تو یہ حکم نازل ہوا کہ آپؐ ان کے مالوں میں سے بیشک صدقہ لے لیں تاکہ وہ گناہوں سے پاک اور نیکیوں سے آراستہ ہو جائیں اور ان کے لئے دعا فرمائیں کہ آپؐ کی دعا ان کے لئے اطمینان کا باعث ہے اللہ سب کی دعائیں سنتا اور نیتیں جانتا ہے۔

(۱۰۴) کیا ان توبہ کرنے والوں کو معلوم نہیں کہ توبہ اور صدقہ قبول کرنا اللہ ہی کے اختیار میں ہے اور یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

(۱۰۵) ان سے کہہ دیجئے کہ آئندہ نیک عمل کرتے رہو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے اعمال کی جانچ کریں گے اور قیامت کے روز اس اللہ کے حضور میں حاضر کئے جاؤ گے جو تمام ظاہر و پوشیدہ باتوں کا جاننے والا ہے پھر وہ تمہیں تمہارے اعمال سے آگاہ کر کے ان کے مطابق جزا و سزا دے گا۔

افعال: مَرَدُوْا: (آیت:۱۰۱) ہر بھلائی سے خالی ہو گئے اور نفاق پر اڑ گئے 'مَرْدٌ' سے 'معنی خالی ہونا' بر ہنا ہونا' ماضی معروف (جمع مذکر غائب)۔ خَلَطُوْا: (آیت:۱۰۲) انہوں نے ملایا' خَلْطٌ سے 'معنی ملانے کے اور آمیزش کرنے کے ہیں' ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ تُطَهِّرُهُمْ: (آیت:۱۰۳) تو ان کو پاک کرے' پاک کرتا ہے' پاک کرے گا' تُطَهِّرُ' تَطْهِيْرٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ تُزَكِّيْهِمْ: (آیت:۱۰۳) تو ان کو پاکیزہ کر' تُزَكِّيْ' تَزْكِيَةٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: اٰخَرُوْنَ: (آیت:۱۰۲) دوسرے' اور لوگ' اٰخَرُ کی جمع۔ حَوْلَكُمْ: (آیت:۱۰۱) تمہارے گرد' آس پاس

وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰۶﴾ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا

یا انہیں معاف کردے | اور اللہ | جاننے والا | حکمت والا ہے | اور وہ لوگ | جنہوں نے بنائی | ایک مسجد

اور خواہ ان کی توبہ قبول کرے اور (یاد رکھو کہ) اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے اور وہ لوگ جنہوں نے ضرر پہنچانے

ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا ۢ بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ

ضرر دینے | اور کفر کرنے | اور اختلاف پیدا کرنے کے لئے | مومنوں کے درمیان | اور گھات لگانے کیلئے | اُس شخص کیلئے

کے لئے کفر کے لئے مومنوں میں اختلاف پیدا کرنے کے لئے اور ان لوگوں کو پناہ دینے کے لئے مسجد بنائی جو پہلے ہی سے

حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ۭ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ

جو لڑتا رہا | اللہ | اور اس کے رسول سے | پہلے سے | اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے | کہ نہیں ارادہ کیا ہم نے

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے مخالف ہیں اور البتہ وہ قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے بھلائی کے سوا

اِلَّا الْحُسْنٰى ۭ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ لَا تَقُمْ فِيْهِ

(کچھ اور) سوائے بھلائی کے | اور اللہ | گواہی دیتا ہے | یقیناً وہ | جھوٹے ہیں | آپ کھڑے نہ ہوں | اُس (مسجد) میں

اور کچھ ارادہ نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ یقیناً وہ جھوٹے ہیں۔ (اے پیغمبر اسلام) آپ اس مسجد میں بھی کھڑے

اَبَدًا ۭ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ

کبھی بھی | یقیناً وہ مسجد | (جس کی) بنیاد رکھی گئی | پرہیزگاری پر | پہلے ہی دن سے | وہ زیادہ حق رکھتی ہے | اس (بات) کا کہ آپ

نہ ہوں (ہاں) البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے اس بات کی زیادہ حقدار ہے کہ آپ اس میں (نماز کیلئے)

فِيْهِ ۭ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾

اس میں کھڑے ہوں | اس میں ایسے لوگ ہیں | جو چاہتے ہیں | کہ وہ پاک ہو جائیں | اور اللہ | دوست رکھتا ہے | پاک رہنے والوں کو

کھڑے ہوں۔ اس میں ایسے لوگ ہیں جو اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ وہ پاک وصاف رہیں اور اللہ تعالیٰ پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے

اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰي تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ

پس کیا وہ شخص | جس نے بنیاد رکھی | اپنی عمارت کی | اللہ سے خوف پر | اور (اُسکی) خوشنودی پر | وہ بہتر ہے | یا (وہ شخص)

تو کیا آدمی اپنی عمارت کی بنیاد اللہ کے ڈر اور اُس کی خوشنودی پر قائم رکھے وہ زیادہ بہتر ہے۔ یا وہ جو

مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰي شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ

جس نے بنیاد رکھی | اپنی عمارت کی | وادی کے (اُس) کنارے پر | جو گرنے والا ہو | پس گرادے اُس کو | دوزخ کی آگ میں

اپنی عمارت کی بنیاد ایک کھائی کے کنارے پر رکھے جو گرنے کو ہو پھر اس کو دوزخ کی آگ میں لے گرے۔

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ بَنَوْا

اور اللہ | ہدایت نہیں کرتا | ظالم لوگوں کو | ہمیشہ رہے گی | اُن کی عمارت | جو انہوں نے بنائی تھی

اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا وہ عمارت جس کی انہوں نے بنیاد رکھی ہے

رِيْبَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاللّٰهُ

شک ڈالنے والی | اُن کے دلوں میں | مگر (اس صورت میں) کہ | ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں | اُن کے دل | اور اللہ

ان کے دلوں میں ہمیشہ کھٹکتی رہے گی جب تک کہ ان کے دل (مسجد کے گرا دینے سے) ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ

آیت نمبر

(۱۰۶) اور جہاد سے پیچھے ان رہ جانے والوں میں کچھ اور لوگ (**کعب بن مالک و ھلال بن امیہ و مرارہ بن الربیع** وغیرہ) ایسے بھی ہیں جو غزوہ تبوک میں محض اپنی سستی کی وجہ سے شریک نہ ہوئے تھے اور **ابولبابہ** وغیرہ تائبین کی طرح جلدی سے اپنے جرم تسلیم کر کے انہوں نے توبہ نہ کی تھی اس لئے آنحضرت نے ان سے سلام وکلام بند فرما کر ان کا فیصلہ اللہ پر چھوڑ دیا تھا کہ وہ انہیں عذاب کا حکم دے یا معاف کر دے اور اللہ سب کچھ جانتا اور حکمت والا ہے چنانچہ بعد میں ان کی توبہ قبول ہوگئی۔

(۱۰۷) اور ان پیچھے رہنے والے منافقین میں وہ لوگ (**عبداللہ بن اُبی و جد بن قیس و معتب بن قشیر** وغیرہ تقریباً ۱۷ اور) بھی ہیں جنہوں نے اسلام و مسلمانوں کو نقصان پہنچانے اور لوگوں میں کفر و نفاق پھیلانے اور مسلمانوں میں بے اتفاقی پیدا کرنے اور اللہ و رسول کے دشمن **ابو عامر عیسائی راھب** کے قیام کے لئے (جو ہر ایک لڑائی میں کفار کے ہمراہ اسلام کے خلاف لڑتا رہا اس کی تحریک سے) مسجد قبا کے پاس ایک جعلی مسجد بنائی اور سب نے مل کر آپؐ سے اس میں نماز پڑھانے کے لئے درخواست کی تو آپؐ نے جنگ تبوک سے واپسی پر اس میں نماز پڑھانے کا وعدہ فرمایا اور وہاں سے واپسی پر جب انہوں نے دوبارہ اس امر کی درخواست کی تو یہ چند آیات نازل ہوئیں جن سے ان کا نفاق ظاہر ہوگیا۔ اس پر وہ باتیں بنانے لگے۔ مگر ان کی کوئی بات قبول نہ کی گئی کیونکہ اللہ جانتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے صحابہؓ نے اس مسجد کو گرادیا اور آگ لگادی اس کو مسجد ضرار کہتے ہیں۔

(۱۰۸) آپؐ اس **مسجد ضرار** میں ہرگز نماز پڑھانے کے لئے کھڑے نہ ہوں کیونکہ **مسجد قبا** جس کی بنیاد ابتدا ہی سے پرہیزگاری اور اللہ کی رضا پر رکھی گئی ہے وہ اس قابل ہے کہ آپؐ اس میں کھڑے ہو کر نماز پڑھائیں اس میں ایسے دیندار لوگ نماز پڑھتے ہیں کہ دل سے پاک رہنے کی خواہش رکھتے ہیں اور اللہ بھی ایسے پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

(۱۰۹) یقیناً جس نے اپنے دین کی عمارت (مسجد) کی بنیاد تقویٰ اور اللہ کی رضا پر رکھی ہے وہ اس شخص سے بہتر ہے جس نے اپنی عمارت کی بنیاد کسی وادی کے اس کنارے پر رکھی جس کو سیلاب نے نیچے سے کھوکھلا کر دیا ہے اور وہ بالکل ہی گرنے والا ہے پس وہ کنارا اسے بھی اپنے ساتھ آتش دوزخ میں لے گرے اور اللہ ایسے ظالموں کو سیدھے راستے کی ہدایت نہیں کرتا۔

افعال: حَارَبَ: (آیت:۱۰۷) اس نے جنگ کی وہ لڑا مُحَارَبَۃٌ سے معنی باہم جنگ کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: مُرْجَوْنَ: (آیت:۱۰۶) وہ لوگ جن کا معاملہ ٹال دیا جائے ملتوی کر دیا جائے معلق رکھا جائے (اسم مفعول) (جمع مذکر) مُرْجِی مفرد اِرْجَاءٌ مصدر۔ اُسِّسَ: (آیت:۱۰۸) اس کی بنیاد رکھی گئی تَاسِیْسٌ سے معنی بنیاد رکھنے کے ہیں ماضی مجہول کا صیغہ (واحد مذکر غائب) اَسَّسَ: اس نے بنیاد رکھی۔ جُرُفٍ: (آیت:۱۰۹) کھائیاں نالہ یا نہر کا وہ کنارہ جس کو پانی کے بہاؤ نے کاٹ کر کھوکھلا کر دیا ہو اور وہ گرنے کے قریب ہو جُرْفَۃٌ کہلاتا ہے جُرُفٌ اس کی جمع۔

عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١١٠﴾ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ

جاننے والا | حکمت والا ہے | بیشک اللہ نے | خرید لیا | مؤمنوں سے | اُن کی جانوں

جاننے والا اور حکمت والا ہے بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں سے ان کی جانیں اور

وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۭ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اور اُن کے مالوں کو | اس لئے کہ اُن کے لئے | جنت (ہے) | وہ لڑتے ہیں | اللہ کے راستے میں

ان کے مال و دولت کو اس بدلے میں خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی۔ وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جنگ کرتے ہیں

فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ۣ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ

پس وہ قتل کرتے ہیں | اور قتل کئے جاتے ہیں | وعدہ ہے | اُس کے ذمہ | سچا | تورات میں | اور انجیل

پس وہ (دشمنوں کو) قتل کرتے ہیں اور قتل ہوتے ہیں اللہ کا یہ وعدہ (تورات) انجیل اور قرآن کی رُو سے سچا ہے

وَالْقُرْاٰنِ ۭ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ

اور قرآن میں | اور کون ہے | بڑھ کر پورا کرنے والا | اپنے عہد کو | اللہ سے | پس خوش رہو تم | اپنے اُس سودے پر

اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر اپنے قول کا پورا کرنے والا کون ہوسکتا ہے، پس تم کو اپنے اس سودے پر

الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١١١﴾ اَلتَّاۗىِٕبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ

جو کیا تم نے (اللہ سے) | یہی ہے | بہت بڑی کامیابی | (وہ مومن) توبہ کرنیوالے | عبادت کرنے والے

جو تم نے اللہ تعالیٰ سے کیا ہے خوشخبری ہو اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ (یہ لوگ) توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے

الْحٰمِدُوْنَ السَّاۗىِٕحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ

حمد و ثنا کرنے والے | روزہ رکھنے والے | رکوع کرنے والے | سجدہ کرنے والے | حکم کرنے والے | نیک کام کا

حمد و ثنا کرنے والے روزہ رکھنے والے رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، لوگوں کو نیکی کا حکم دینے والے

وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ۭ وَبَشِّرِ

اور روکنے والے | بُرے کام سے | اور حفاظت کرنے والے | اللہ کی حدود کی | اور خوشخبری سنا دیجئے

بُرائی سے روکنے والے اور اللہ تعالیٰ کی (قائم کردہ) حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں اور (ایسے)

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٢﴾ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا

ایمان والوں کو | (جائز) نہیں ہے | نبی کے لئے | اور ان لوگوں کے لئے | جو ایمان لائے | کہ وہ بخشش طلب کریں

مومنوں کو آپ خوشخبری سُنا دیجئے۔ نبی کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں، یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ مشرکوں کے لئے

لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ

مشرکین کے لئے | اور اگرچہ | وہ ہوں | ان کے رشتہ دار (ہی) | بعد اس کے | کہ ظاہر ہو چکا | ان پر

اس امر کے واضح ہوجانے کے بعد کہ وہ دوزخی ہیں، دعائے استغفار کریں اگرچہ وہ رشتہ دار

اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿١١٣﴾ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ

کہ وہ لوگ | دوزخی ہیں | اور نہیں تھا | مغفرت مانگنا | ابراہیم کا | اپنے باپ کے لئے

ہی کیوں نہ ہوں۔ اور حضرت ابراہیمؑ کا اپنے باپ کے لئے بخشش طلب کرنا

وہ ازلی منافق ہیں اس مسجد ضرار کے گرانے سے ان کے شک اور نفاق کا خاتمہ نہیں ہوگا بلکہ ہمیشہ اور ہی بڑھے گا یہاں تک کہ موت سے ان کے دلوں کے ٹکڑے ٹکڑے اڑ جائیں اور اللہ سب کچھ جانتا حکمت والا ہے۔

بلاشبہ اللہ نے مسلمانوں سے وعدہ کیا ہے کہ جہاد فی سبیل اللہ میں وہ اپنی جانیں اور مال قربان کریں گے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے انہیں آخرت میں جنت عطا فرمائے گا کیونکہ وہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور کفار کو قتل کرتے اور خود شہید ہو جاتے ہیں یہ اس کا سچا وعدہ ہے جو تورات وانجیل و قرآن میں مذکور ہے اور اللہ سے بڑھ کر کون وعدہ پورا کرنے والا ہے۔ پس مسلمانو تمہیں اس سودے پر خوش ہونا چاہئے اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

(۱۱ یہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مسلمان اپنے گناہوں سے توبہ کرنے والے اور ہمیشہ اللہ کی عبادت کرنے والے اور اس کی نعمتوں کا شکر کرنے والے اور اللہ (دین یا جہاد یا طلب علم) کی خاطر سفر کرنے والے روزے رکھنے والے اور نمازوں میں اللہ کے حضور رکوع وسجود کرنے والے اور لوگوں کو نیک نصیحت کرنے والے اور برائی سے منع کرنے والے اور اللہ کے قوانین کی حفاظت کرنے والے ہیں ایسے ایمانداروں کو آپ خوشخبری سنا دیجئے۔

(۱۱۳) رسولؐ اور مسلمانوں کو مشرکین کے لئے بخشش کی دعا نہیں مانگنی چاہئے چاہے وہ ان کے قریبی عزیز ہی کیوں نہ ہوں کیونکہ وحی کے ذریعے ان پر واضح کر دیا گیا ہے کہ وہ لوگ دوزخی ہیں۔

افعال: لَا یَزَالُ: (آیت:۱۱۰) زَوَالٌ مصدر، ہمیشہ رہے گا، مضارع منفی، فعل ناقص (واحد مذکر غائب) زَوَالٌ مصدر معنی جگہ سے ہٹ جانا۔ تَقَطَّعَ: (آیت:۱۱۰) پارہ پارہ، ٹکڑے ہو جائے تَقَطُّعٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ اِشْتَرٰی: (آیت:۱۱۱) اس نے خریدا اِشْتِرَاءٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ اِسْتَبْشِرُوْا: (آیت:۱۱۱) خوشیاں مناؤ، بشارت پاؤ اِسْتِبْشَارٌ سے معنی بشارت پانے کے ہیں، امر کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ بَایَعْتُمْ: (آیت:۱۱۱) تم نے سوداگری، تجارت کی مُبَایَعَةٌ سے معنی باہم خرید وفروخت کرنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: سَآئِحُوْنَ: (آیت:۱۱۲) بے تعلق رہنے والے "روزہ سے یا ہجرت ہے یا دل نہ لگانا دنیا کے"۔ سٰجِدُوْنَ: (آیت:۱۱۲) سجدہ کرنے والے سُجُوْدٌ سے اسم فاعل کا صیغہ (جمع مذکر)

إِلَّا عَن مَّوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِّلَّهِ
مگر | اس وعدہ (کی وجہ) سے | جو اس نے کیا تھا | اس سے | پس جب ظاہر ہوگیا | اس پر | کہ وہ دشمن ہے | اللہ کا
صرف ایک وعدہ کی بناء پر تھا' جو ابراہیمؑ نے اس سے کر رکھا تھا پھر جب انہیں معلوم ہوگیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے

تَبَرَّأَ مِنْهُ ۚ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ ﴿١١٤﴾ وَمَا كَانَ اللَّهُ
تو وہ بیزار ہوگیا اُس سے | بیشک | ابراہیمؑ | بڑا نرم دل | بُردبار تھا | اور نہیں ہے | اللہ (ایسا)
تو وہ اُس سے بیزار ہوگیا واقعی ابراہیمؑ بڑے نرم مزاج اور بُردبار تھے۔ اور اللہ تعالیٰ

لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّىٰ يُبَيِّنَ لَهُم
کہ گمراہ کردے | کسی قوم کو | بعد اس کے | کہ ہدایت کرچکا اُن کو | حتیٰ کہ | واضح کردے اُن پر
کسی قوم کو گمراہ نہیں کرتا' اس کے بعد' جبکہ انہیں ہدایت دے چکا ہو' یہاں تک کہ ان کو وہ چیزیں صاف صاف نہ بتا دے

مَّا يَتَّقُونَ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١١٥﴾ إِنَّ اللَّهَ لَهُ
وہ باتیں جن سے انہیں بچتے رہنا چاہئے | بیشک اللہ | ہر چیز کو | جاننے والا ہے | بیشک اللہ کے لئے ہے
کہ جن سے ان کو بچنا چاہئے' بیشک اللہ تعالیٰ کو ہر بات کا علم ہے۔ بیشک آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ تعالیٰ ہی کی ہے

مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۚ وَمَا لَكُم
بادشاہت آسمانوں کی | اور زمین کی | وہی (ہر چیز کو) زندہ کرتا ہے | اور مارتا ہے | اور نہیں تمہارے لئے
وہی زندہ کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور تمہارے لئے

مِّن دُونِ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿١١٦﴾ لَّقَد تَّابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ
اللہ کے سوا | کوئی دوست | اور نہ | مددگار | البتہ توجہ فرمائی ہے | اللہ نے | اپنے نبی پر
اللہ تعالیٰ کے سوا نہ کوئی دوست ہے اور نہ مددگار۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے (اپنے) پیغمبر پر توجہ فرمائی

وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ
اور مہاجرین | اور انصار پر | جنہوں نے | پیروی کی آپ کی | وقت میں تنگ دستی کے
اور مہاجرین اور انصار پر بھی' جنہوں نے تنگ دستی کے وقت میں پیغمبر کی پیروی کی

مِن بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ
بعد اس کے | جب قریب تھا کہ پھر جائیں | دل | ایک فریق کے | اُن میں سے | پھر وہ متوجہ ہوا
اس کے بعد' کہ قریب تھا کہ ان میں سے ایک جماعت کے دل پھر جائیں پھر وہ ان پر مہربان ہوا

عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١١٧﴾ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ
اُن پر | بیشک وہ | اُن پر | بڑا مہربان | نہایت رحم کرنے والا (ہے) | اور اُن تین (شخصوں) پر
بیشک اللہ تعالیٰ اُن پر بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے اور تین افراد پر بھی اس نے مہربانی کی

الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ
جن کا فیصلہ ملتوی کیا گیا تھا | یہاں تک کہ | جب تنگ ہوگئی | اُن پر | زمین
جن کا معاملہ ملتوی کردیا گیا تھا یہاں تک کہ زمین اپنی فراخی کے باوجود ان پر تنگ ہوگئی

آیت نمبر

(۱۱۴) اور حضرت ابراہیمؑ نے جو اپنے باپ **آزر** کے لئے باوجود اس کے مشرک ہونے کے اس کی بخشش کی دعا کی تھی تو
اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے اپنے باپ کے لئے بخشش مانگنے کا وعدہ کر رکھا تھا اور اس کے اسلام
لے آنے کی امید بھی تھی مگر جب آپؑ کو معلوم ہوگیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو اس سے بیزاری کا اظہار کیا اور حضرت
ابراہیمؑ بڑے نرم دل، نرم طبیعت کے مالک تھے۔
(۱۱۵) یہ سنت اللہ ہے کہ جب تک کسی قوم میں نبی بھیج کر وہ باتیں واضح طور پر بیان نہ کردے جن سے ان کو بچتے رہنا اور
پرہیز کرنا لازم ہے اس وقت تک ان کو ہدایت کرنے کے بعد گمراہ نہیں کیا کرتا، بیشک اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔
(۱۱۶) بلاشبہ آسمانوں اور زمین کا حقیقی حاکم اور متصرف صرف اللہ ہی ہے کیونکہ وہی ہر شے کو پیدا کرتا ہے اور وہی فنا کر دیتا
ہے اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی حامی اور مددگار نہیں۔
(۱۱۷) اللہ نے بیشک اپنے نبی اور مہاجرین و انصار پر جنہوں نے ایسی تنگی کے وقت جبکہ گرمی کی سختی اور راستے کے خرچ کی
کمی کی وجہ سے بعض کے دل جہاد پر جانے سے لرز گئے تھے۔ پھر بھی جہاد فی سبیل اللہ کے لئے آپؐ کا اتباع کیا تھا
بڑا ہی فضل و کرم فرمایا کہ جہاد کی توفیق بخشی اور باوجود تنگی کے ان کے دلوں کو اس پر ثابت قدم رکھا بیشک وہ ان پر بڑا
مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

افعال: يَزِيغُ: (آیت:۱۱۷) زَيْغٌ سے، پھرنے لگے تھے، پھر جانے کے قریب ہوگئے تھے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔

لغات: أَوَّاهٌ: (آیت:۱۱۴) نرم دل، بہت آہ کرنے والا، اس کے کئی اور معنی بھی منقول ہیں، بہت زیادہ دعا کرنے والا، مومن رحم دل تسبیح حق میں معروف رہنے والا، کتاب اللہ کا بہت زیادہ تلاوت کرنے والا، خشیت الٰہی سے آہ و زاری کرنے والا، لغت میں اواہ وہ ہے جو اپنے گناہوں پر بہت زیادہ آہ کرے، نیز بہت زیادہ دعا کرنے والا۔

بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْٓا
باوجود اس کی فراخی کے | اور تنگ ہو گئیں | اُن پر | اُن کی جانیں | اور انہوں نے خیال کر لیا
اور وہ خود اپنی جان سے تنگ آ گئے اور انہیں یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ

اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ؕ
کہ کہیں پناہ نہیں | اللہ سے | مگر صرف اسی کے ہاں | پھر اُس نے مہربانی کی | اُن پر | تاکہ وہ توبہ کریں
(کے غضب) سے بچ کر نکل جانے کے لئے کوئی پناہ گاہ نہیں مگر اُسی کی طرف رجوع میں ہے، تب اللہ نے اُن پر توجہ فرمائی تاکہ وہ توبہ کریں

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿١١٨﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ
بیشک اللہ ہی | بڑا توبہ قبول کرنے والا | رحم کرنے والا ہے | اے ایمان والو! | ڈرو اللہ سے
بیشک اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا نہایت مہربان ہے۔ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو

وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١١٩﴾ مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ
اور ہو جاؤ | ساتھ | سچ بولنے والوں کے | (جائز) نہیں تھا | مدینہ والوں کو | اور (اُن کو) جو
اور سچے لوگوں کے ساتھ رہو۔ اہل مدینہ اور ان کے اردگرد رہنے والے

حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا
اُن کے گردونواح میں تھے | دیہاتیوں میں سے | کہ وہ پیچھے رہ جائیں | رسول اللہ سے | اور نہ
دیہاتیوں کے لئے مناسب نہ تھا کہ وہ رسول اللہ (کے ساتھ جانے) سے پیچھے رہ جائیں اور نہ یہ

يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ
یہ کہ زیادہ عزیز جانیں | اپنی جانوں کو | آپ کی جان سے | یہ اس لئے کہ | نہیں پہنچتی انہیں
کہ اپنی جان کو ان کی جان سے زیادہ پیاری سمجھیں، یہ اس لئے کہ اگر انہیں اللہ تعالیٰ کے راستے میں

ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ
پیاس | اور نہ تھکان | اور نہ بھوک | اللہ کے راستے میں | اور نہ وہ روندتے ہیں
پیاس کی تکلیف پہنچتی ہے، کوئی رنج پہنچتا ہے، اور بھوک کی تکلیف ہوتی ہے، اور ایسے مقامات کو روندتے ہیں

مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ
کسی مقام کو | جس سے ناراض ہوں کفار | اور نہ وہ حاصل کرتے ہیں | دشمن سے | (کوئی) کامیابی | مگر لکھا جاتا ہے
جہاں ان کا چلنا کفار کو ناگوار ہوتا ہے، اور دشمنوں سے کوئی چیز چھین لیتے ہیں تو بہر صورت

لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ
اُن کے لئے | اُس کے بدلے | عمل | نیک | بیشک اللہ | نہیں ضائع کرتا | اجر
ان کے لئے ایک نیک کام لکھا جاتا ہے، واقعی اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کے اجر کو ضائع

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٢٠﴾ وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ
نیکوکاروں کا | اور وہ نہیں خرچ کرتے | (کوئی) خرچ | چھوٹا | اور نہ بڑا | اور نہ وہ طے کرتے ہیں
نہیں کرتا۔ اور یہ لوگ کوئی چیز خواہ چھوٹی ہو خواہ بڑی ہو خرچ کرتے ہیں اور یا وہ کسی منزل کو طے کرتے ہیں

آیت نمبر

(۱۱۸) اوران تین صحابہ (کعب بن مالک وہلال بن امیہ ومرارہ بن الربیع) کے بائیکاٹ پر بھی اللہ نے مہربانی فرمائی جن کا فیصلہ خدا کے حکم پر موقوف رکھا گیا تھا۔ یہاں تک کہ عدم تعاون وسلام وکلام کی وجہ سے باوجود زمین کی فراخی کے ان کے لئے اس پر رہنا مشکل ہوگیا تھا اور انہوں نے خیال کرلیا تھا کہ اب اللہ کے سوا اس کے قہر سے کوئی پناہ نہیں۔ پھر پچاس دن گزر جانے کے بعد اللہ نے ان پر رحم فرما کر انہیں توبہ کی توفیق بخشی جو قبول ہوئی۔ بیشک اللہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا ہے۔

(۱۱۹) مسلمانو! تمہیں اللہ کے احکام کی خلاف ورزی سے ہمیشہ ڈرتے اور ہر کام میں سچے مومنین کے ساتھ رہنا چاہئے۔

(۱۲۰) اہل مدینہ اور گردونواح کے اعرابیوں کو کسی غزوہ اور جہاد میں رسول اللہ سے پیچھے نہ رہنا چاہئے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جان کے مقابلے میں اپنی جانوں کو ہرگز عزیز نہ سمجھنا چاہئے کیونکہ انہیں جو تکلیف بھی بھوک و پیاس و تھکان وغیرہ سے اللہ کی راہ میں پہنچتی ہے اور دشمن کے مقابلہ میں جس مقام پر سے وہ ہو کر گزرتے ہیں کہ جس سے کفار ناراض ہوں اور دشمن سے جو کامیابی ان کے قتل و غارت وقید کرنے سے انہیں حاصل ہوتی ہے ان کے لئے اس کے بدلے نیک عمل لکھا جاتا ہے اور بلاشبہ اللہ نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کیا کرتا۔

افعال: خُلِّفُوْا: (آیت:۱۱۸) وہ پیچھے چھوڑے گئے، تَخْلِيْفٌ سے معنی پیچھے چھوڑنے کے ہیں، ماضی مجہول کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ مَلْجَاً: (آیت:۱۱۸) مکان، پناہ کی جگہ، لَجْاءٌ مصدر پناہ پکڑنا اسم ظرف مکاں۔ لَا يَرْغَبُوْا: (آیت:۱۲۰) رَغْبٌ مصدر، نہ عزیز سمجھیں مضارع منفی (جمع مذکر غائب)۔ لَا يَنَالُوْنَ: (آیت:۱۲۰) وہ نہیں پائیں گے، کامیاب ہوں گے، نَيْلٌ سے مضارع (جمع مذکر غائب)۔ يَطَـُٔوْنَ: (آیت:۱۲۰) نہیں پامال کریں گے، نہیں چلیں گے، مضارع منفی وَطْاءٌ مصدر (جمع مذکر غائب)۔ يُصِيْبُهُمْ: ان کو نہیں پہنچے گی، مضارع مرفوع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: ظَمَأٌ: (آیت:۱۲۰) تشنگی، پیاس، یہ ظَمِئَ يَظْمَاءُ کا مصدر ہے۔ مَوْطِئًا: پاؤں رکھنے کی، اسم ظرف۔

وَادِيًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ أَحْسَنَ

(کوئی) وادی | مگر وہ سب لکھا جاتا ہے | اُن کے لئے | تا کہ جزا دے انہیں | اللہ | بہترین

تو ان کے یہ سب عمل لکھ لئے جاتے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ ان کو ان کے اعمال کا بہتر سے بہتر

مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٢١﴾ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً

اس کی جو وہ کیا کرتے تھے | اور نہیں مناسب | مؤمنوں (کو) | کہ نکلیں | سب کے سب

بدلہ عطا فرمائے' اور یہ بات مناسب نہیں کہ سب کے سب مؤمن نکل کھڑے ہوں'

فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ

پس کیوں نہ نکلے | ہر فرقہ میں سے | اُن میں سے | کچھ لوگ | تا کہ وہ سمجھ حاصل کریں | دین میں

پس ایسا کیوں نہ ہو کہ ہر ایک گروہ میں سے چند لوگ نکل کھڑے ہوں تا کہ وہ دین میں سمجھ حاصل کریں

وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ﴿١٢٢﴾

اور تا کہ وہ ڈرائیں | اپنی قوم کو | جب وہ لوٹ کر جائیں | اُن کی طرف | تا کہ وہ | بچے رہیں (بُرے کاموں سے)

اور جب اپنی قوم کے پاس واپس لوٹ کر آئیں تو ان کو (اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے) ڈرائیں تا کہ وہ بُرے کاموں سے بچ جائیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا

اے ایمان والو! | لڑو اُن لوگوں سے | جو نزدیک ہیں تمہارے | کافروں میں سے | اور چاہئے کہ وہ پائیں

اے ایمان والو! وہ کافر جو تمہارے آس پاس ہیں' ان سے لڑو اور (ایسے لڑو) کہ وہ

فِيكُمْ غِلْظَةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴿١٢٣﴾ وَإِذَا مَا أُنْزِلَتْ

تم میں سختی | اور جان لو | کہ اللہ | ساتھ ہے پرہیزگاروں کے | اور جب اُتاری جاتی ہے

تمہارے اندر سختی محسوس کریں اور اس بات پر یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔ اور جب کوئی سُورت نازل کی جاتی ہے

سُورَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَقُولُ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهِ

(کوئی) سُورت | تو بعض اُن میں سے وہ ہیں | جو کہتے ہیں | کہ کس کا تم میں سے | زیادہ کر دیا | اس (سورت) نے

تو ان میں سے بعض (منافق) کہتے ہیں کہ اس سورت نے تم میں سے

إِيمَانًا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَّهُمْ

ایمان | پس جو لوگ | ایمان لائے ہیں | سو اُس نے زیادہ کر دیا اُن کا | ایمان | اور وہی

کس کا ایمان بڑھایا ہے' پس جو لوگ ایمان لائے ہیں اُس نے اُن کے ایمان کو ترقی دی ہے اور وہ

يَسْتَبْشِرُونَ ﴿١٢٤﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ

خوش ہوتے ہیں | اور وہ لوگ | جن کے دلوں میں | مرض (ہے) | سو زیادہ کر دی اُس نے اُن کے لئے

خوش ہورہے ہیں اور وہ لوگ جن کے دلوں میں (نفاق) کا مرض ہے اُس (سورت) نے ان کی منافقت کی

رِجْسًا إِلَىٰ رِجْسِهِمْ وَمَاتُوا وَهُمْ كَافِرُونَ ﴿١٢٥﴾ أَوَلَا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ

ناپاکی پر ناپاکی | اور مرے | تو وہ کافر ہی تھے | کیا وہ نہیں دیکھتے | کہ وہ

گندگی میں مزید اضافہ کر دیا ہے اور وہ کفر ہی کی حالت میں مرگئے۔ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ان کو

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۲۱) اور کوئی سا بھی چھوٹا بڑا خرچ جو وہ راہ خدا میں کرتے ہیں یا کوئی سی وادی جو وہ طے کرتے ہیں وہ سب ان کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے تاکہ جو اچھے عمل وہ کیا کرتے تھے انہیں ان کا نیک بدلہ دیا جائے۔

(۱۲۲) مسلمانوں کو مناسب نہیں کہ سب کے سب جہاد کے لئے نکل کھڑے ہوں بلکہ ہر جماعت میں سے کچھ لوگ کیوں نہ نکلیں تاکہ دین میں تفقہ حاصل کرسکیں اور علم دین حاصل کرنے کے بعد اپنی قوم کی طرف واپس جاکر انہیں اسلام کی مخالفت سے ڈرائیں تاکہ اللہ کے عذاب سے بچے رہیں۔ دوسرے معنی یہ بھی بیان کئے گئے ہیں کہ سب کے سب طلب علم کے لئے نہ نکل پڑیں۔ بلکہ کچھ جہاد کریں، کچھ حصول علم، تاکہ کوئی شعبہ قلت کا شکار نہ ہو۔ یہ فیصلہ موقع محل کے مطابق کرنا چاہئے۔

(۱۲۳) مسلمانو! تم پر کفار سے جہاد اس ترتیب سے لازم ہے کہ پہلے ان کفار سے لڑو جو تمہارے نزدیک پڑوس میں ہیں۔ جیسے (بنو قریظہ و بنو نضیر و خیبر وغیرہ) پھر جو ان سے قریب ہیں اسی طرح اور ان سے سختی کرنا لازم ہے اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کا مددگار ہے۔

(۱۲۴) اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو بعض منافقین انکار اور مذاق کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مسلمانو! اس سورت نے تم میں سے کس کا ایمان زیادہ کردیا ہے؟ لیکن جو سچے مومن ہیں ایمان تو انہی کا زیادہ ہوتا ہے اور وہی اس سے خوش بھی ہوتے ہیں۔

(۱۲۵) لیکن جو منافق ہیں اس سورت کا انکار کرکے ان کی عقیدے کی ناپاکی پر اور ناپاکی بڑھ گئی اور مرے تو کافر ہی مرے۔

انعال: نَفَرَ: (آیت:۱۲۲) (کیوں نہ) نکل کر جائے' نَفْرٌ' نُفُرٌ اور نِفَارٌ مصدر ماضی معروف (واحد مذکر غائب)۔ یَتَفَقَّهُوْا: تَفَقُّهٌ مصدر' تاکہ سمجھ حاصل کرتے ہیں' (دین کے مسائل سیکھتے رہیں)' مضارع منصوب (جمع مذکر غائب)۔ یُنْذِرُوْا: (آیت:۱۲۲) تاکہ وہ ڈرائیں اِنْذَارٌ سے مضارع معروف (جمع مذکر غائب)۔ زَادَتْهُ: (آیت:۱۲۴) اس نے اس کو زیادہ کیا' بڑھایا' زَادَتْ زِیَادَةٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔

يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ
آزمائے جاتے ہیں | ہر سال | ایک مرتبہ | یا | دو مرتبہ | پھر (بھی) | وہ توبہ نہیں کرتے
ہر سال ایک یا دو مرتبہ آزمائش میں ڈالا جاتا ہے پھر (بھی) نہ توبہ کرتے ہیں

وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿١٢٦﴾ وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ
اور نہ وہ | نصیحت حاصل کرتے ہیں | اور جب | نازل کی جاتی ہے | (کوئی) سورت | (تو) دیکھنے لگتے ہیں | بعض اُن میں سے
اور نہ نصیحت حاصل کرتے ہیں اور جب کوئی سورت نازل کی جاتی ہے تو

اِلٰى بَعْضٍ هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا صَرَفَ اللّٰهُ
بعض کی طرف | کہ کیا دیکھتا ہے تمہیں | کوئی شخص؟ | پھر | وہ لوٹ جاتے ہیں | پھیر دیا | اللہ نے
ایک دوسرے کو دیکھنے لگتے ہیں۔ کہ کیا تمہیں کوئی (مسلمان) دیکھتا ہے؟ پھر وہ لوٹ جاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے

قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿١٢٧﴾ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ
اُن کے دلوں کو | کیونکہ وہ | (ایسے) لوگ ہیں | کہ سمجھ نہیں رکھتے | آ چکا ہے تمہارے پاس | ایک رسول
ان کے دلوں کو (ایمان سے) پھیر دیا ہے کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں جو نہیں سمجھتے۔ لوگو! تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک رسول

مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ
تم میں سے | گراں ہے | اُس پر | تمہارا تکلیف اُٹھانا | حد سے زیادہ چاہنے والا ہے تمہیں | ایمان والوں پر
آیا ہے جنہیں تمہاری تکلیف گراں گزرتی ہے تمہاری (بھلائی کا) بہت خواہشمند ہے اور ایمان والوں کے حق میں

رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢٨﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ
نہایت مہربان | رحم کرنے والا | پھر (بھی) اگر | وہ منہ موڑیں | تو کہہ دیجئے | کافی ہے مجھے اللہ | نہیں کوئی معبود
شفیق اور مہربان ہے۔ پھر (اے پیغمبر!) اگر وہ منہ موڑیں تو آپ کہہ دیجئے کہ میرے لئے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے

اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿١٢٩﴾
سوائے اُس کے | اُسی پر | میں نے بھروسہ کیا | اور وہی ہے | مالک | عرش | عظیم کا
اُس کے سوا کوئی معبود نہیں میں اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

سُوْرَةُ يُوْنُسَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَّتِسْعُ اٰيَاتٍ وَّاَحَدَ عَشَرَ رُكُوْعًا

سورہ یونس مکی ہے اور اس میں ایک سو نو آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿١﴾ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا
الرٰ | یہ آیتیں ہیں | حکمت والی کتاب (کی) | کیا لوگوں کو ہوا | تعجب
الف لام را۔ یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں۔ کیا لوگوں کو اس بات پر تعجب ہے

اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَ
(اس بات کا) کہ ہم نے حکم بھیجا | ایک شخص کی طرف | اُن میں سے | کہ ڈراؤ لوگوں کو | اور
کہ ہم نے ان میں سے ایک شخص کے پاس وحی بھیج دی کہ لوگوں کو (خدا کی نافرمانی سے) ڈرائیے اور

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۲۶) کیا وہ منافق اس بات پر غور نہیں کرتے کہ وہ اسی نفاق کے جرم کی وجہ سے ہر سال ایک دو مرتبہ مرض وقحط وغیرہ کی مصیبت میں مبتلا کئے جاتے ہیں پھر بھی وہ اس جرم سے توبہ نہیں کرتے اور نہ نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

(۱۲۷) اور جب حضورؐ پر کوئی سورت نازل ہوتی ہے جس میں منافقین کی رسوائی ظاہر ہونے لگتی ہے تو ان میں سے ایک منافق دوسرے کی طرف انکار اور تمسخر سے دیکھنے لگتا ہے اور اشارۃً پوچھتا ہے کہ کیا کوئی مسلمان بھی دیکھتا ہے؟ پس اگر معلوم ہو جائے کہ کوئی مسلمان نہیں دیکھ رہا ہے تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے کھسک جاتا ہے وہ ایسے بے وقوف ہیں کہ کوئی بات حقیقتاً سمجھ ہی نہیں سکتے۔ کہ یہ موقع توبہ کا ہے اشارہ بازی اور بھاگ نکلنے کا نہیں۔ اس لئے اللہ نے ان کے دلوں کو حق کے قبول کرنے سے پھیر دیا ہے۔

(۱۲۸) مسلمانو! تمہارے پاس اللہ کا وہ رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آ چکا ہے۔ جو تمہاری تکلیف کو ہرگز برداشت نہیں کر سکتا۔ وہ تمہیں حد سے زیادہ چاہتا ہے اور ایمان والوں پر بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

(۱۲۹) پس اگر وہ منافقین اور کفار پھر بھی اللہ و رسول پر ایمان نہ لائیں تو آپ ان سے کہہ دیجئے کہ اللہ میری نصرت کے لئے کافی ہے اس کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں۔ میرا ہر کام میں اسی پر بھروسہ ہے اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

سورۂ یونس

اس میں حضرت یونسؑ بن متی کا ذکر ہے جو سرزمینِ موصل میں اہل نینویٰ کی طرف بھیجے گئے تھے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

یہ حروف مقطعات میں سے ہیں ان کے معنے ہیں أَنَا اللّٰهُ أَرىٰ بیان کئے گئے ہیں یعنی میں اللہ سب کچھ دیکھتا ہوں۔ بعض علماء کے نزدیک یہ اس سورت کا نام ہے۔ واللہ اعلم۔

(۱) یہ سورۂ یونس حکمت والی کتاب (قرآن) کی آیتیں ہیں۔

لغات: اِنْصَرَفُوْا: (آیت: ۱۲۷) وہ چل دیئے، وہ پلٹ گئے، اِنْصِرَافٌ سے معنی ایک حالت سے دوسری حالت پر لوٹ جانا، ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ صَرَفَ: اس نے پھیر دیا، دور رکھا، دفع کیا، صَرْفٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

بَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ

خوشخبری دو | ایمان والوں کو | کہ اُن کے لئے | مرتبہ (ہے) | سچا | اُن کے رب کے ہاں

ایمان والوں کو اس بات کی خوشخبری سنایئے کہ اُن کے لئے اُن کے رب کے پاس سچا مرتبہ (مقام)

قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲﴾ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ

کہا | کافروں نے | کہ بیشک یہ تو | جادوگر ہے کھلا | بیشک تمہارا رب | اللہ (ہے) | وہ جس نے

کافروں نے کہا بیشک یہ تو کھلا جادوگر ہے (لوگو!) بیشک تمہارا رب وہ اللہ ہے جس نے

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى

پیدا کیا | آسمانوں | اور زمین کو | چھ | دنوں میں | پھر قائم ہوا

آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا پھر وہ عرش پر قائم ہوا

عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ ۭ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ

عرش پر | انتظام کرتا ہے | سب اُمور کا | نہیں ہے کوئی سفارش کرنے والا | مگر | بعد

وہ تمام امور کا انتظام کرتا ہے اس کے سامنے کوئی سفارش نہیں کرسکتا مگر اس کے بعد

اِذْنِهٖ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳﴾

اس کی اجازت کے | یہی | اللہ | تمہارا پروردگار ہے | پس عبادت کرو اسی کی | پس کیا تم غور نہیں کرتے

کہ وہ اجازت دے دے (لوگو!) یہی اللہ تعالیٰ تمہارا رب ہے پس اُسی کی عبادت کرو تو کیا تم غور نہیں کرتے (یاد رکھو)

اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ اِنَّهٗ يَبْدَؤُا

اُسی کی طرف | تمہارا لوٹ کر جانا ہے | سب (کا) | وعدہ ہے اللہ کا | سچا | بیشک وہی پہلے پیدا کرتا ہے

تم سب کو اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے وہی پہلی بار پیدا کرتا ہے

الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

مخلوق کو | پھر وہی دوبارہ زندہ کرے گا اُس کو | تاکہ جزا دے | اُن لوگوں کو | جو ایمان لائے | اور عمل کئے انہوں نے

پھر وہی اسے دوبارہ (قیامت میں) لوٹائے گا تاکہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے

الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ

نیک | انصاف کے ساتھ | اور جو کافر ہوئے | ان کے لئے | مشروب ہے | کھولتا ہوا (پانی)

حق و انصاف کے ساتھ جزا دے اور وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا اُن کے لئے پینے کو کھولتا ہوا پانی

وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿۴﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ

اور عذاب | دردناک | بسبب اُس کے | جو وہ کفر کیا کرتے تھے | وہی ہے جس نے | بنایا

اور کفر و انکار کی وجہ سے دردناک عذاب ہوگا۔ وہ وہی (رب) ہے جس نے

الشَّمْسَ ضِيَاۗءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ

سورج کو | چمکتا ہوا | اور چاند کو | روشن | اور مقرر کیں اُسکی | منزلیں | تاکہ تم معلوم کرو | شمار

سورج کو روشن اور چاند کو نور بنایا اور اس کی منزلیں مقرر کیں تاکہ تم برسوں کا شمار

آیت نمبر

(۲) حضور کی رسالت پر مکہ والوں نے حیرانگی کا اظہار کیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ ہم نے جو انسانوں کی ہدایت کے لئے انہی میں سے ایک انسان (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کو مبعوث فرما کر بذریعہ وحی حکم دیا کہ اللہ کے قوانین کی مخالفت کرنے والوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرائے اور اس کے احکام کی اطاعت کرنے والوں کو آخرت میں بھلائی اور بلند رتبہ کی خوشخبری سنا دے۔ اس میں تعجب کی کیا بات ہے؟ سب انبیاء انسان ہی گزرے ہیں لیکن کفار مکہ کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو کھلا جادوگر ہے۔

(۳) بلاشبہ تمہارا پروردگار تو اللہ ہی ہے۔ جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کر کے اپنی قدرت کے عرش پر اپنی شان کے لائق قائم ہوا۔ دنیا کے تمام معاملات کا انتظام وہی کرتا ہے اور آخرت میں اس کی اجازت کے بغیر کسی کی سفارش منظور نہ ہوگی وہی اللہ تمہارا پروردگار ہے۔ پس اس کی عبادت کیا کرو کیا تم غور نہیں کرتے کہ عبادت کے لائق صرف وہی ذات ہے جو سب کا پروردگار ہے۔

(۴) مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہو کر اعمال کی جوابدہی کے لئے تمہیں اسی کے حضور میں واپس جانا ہے۔ یہ اللہ کا بالکل سچا وعدہ ہے۔ بیشک وہی اللہ سب کا پہلی مرتبہ پیدا کرنے والا ہے اور وہی دوبارہ قیامت کے دن زندہ کرے گا۔ تا کہ ایمان والوں کو انصاف کے ساتھ ان کے نیک اعمال کی جزا دے۔ اور کفار کو ان کے کفر کی سزا کے طور پر پینے کو کھولتا ہوا پانی اور عذاب دردناک دیا جائے گا۔

افعال: یُدَبِّرُ: (آیت:۳۱) تَدْبِیْرٌ مصدر، وہ انتظام کرتا ہے مضارع (واحد مذکر غائب)۔

السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ

سالوں کا | اور حساب | نہیں پیدا کیا | اللہ نے | یہ (سب کچھ) | مگر | برحق

اور حساب معلوم کرسکو اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کو صرف حق و صداقت کے ساتھ پیدا کیا

يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۵﴾ اِنَّ فِي اخْتِلَافِ

وہ تفصیل سے بیان کرتا ہے | آیتیں | جاننے والے لوگوں کے لئے | بیشک | میں | بدلتے رہنے میں

وہ علم والوں کے لئے نشانیاں کھول کر بیان کرتا ہے بلاشبہ رات دن کے

الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

رات | اور دن (کے) | اور جو کچھ | پیدا کیا اللہ نے | آسمانوں | اور زمین میں

بدلنے میں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا ہے ان سب میں ان

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ﴿۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا

نشانیاں ہیں | اُن لوگوں کے لئے جو ڈرتے ہیں | بیشک وہ لوگ جو | اُمید نہیں رکھتے | ہمارے ملنے کی | اور خوش ہیں

لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو پرہیزگار ہیں۔ بیشک وہ لوگ جو ہماری ملاقات کی اُمید نہیں رکھتے اور دنیا کی

بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا

زندگی پر | دُنیا کی | اور مطمئن ہیں | اُسی سے | اور وہ لوگ جو | ہماری قدرت کے نشانوں سے

کی زندگی پر خوش اور اسی پر مطمئن ہوگئے ہیں اور وہ لوگ جو ہماری آیتوں سے

غٰفِلُوْنَ ﴿۷﴾ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸﴾

بے خبر ہیں | اُنہی کا ٹھکانہ | دوزخ (ہے) | بدلے اُس کے | جو عمل وہ کرتے تھے

بالکل غافل ہیں۔ ایسے لوگوں کا ٹھکانہ ان کے اعمال کی وجہ سے دوزخ ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ

بیشک جو لوگ | ایمان لائے | اور انہوں نے عمل کئے | نیک | ہدایت کرے گا انہیں | اُن کا رب (جنت کی طرف)

بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے۔ ان کا رب ان کو ایمان

بِاِيْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۹﴾

اُن کے ایمان کی وجہ سے | جاری ہوں گی | اُن کے نیچے | نہریں | نعمت والے باغوں میں

کی وجہ سے (نجات و سعادت کا) راستہ دکھائے گا۔ آسائش کے باغوں میں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی

دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ

اُن کا پکارنا ہوگا | اُن میں | پاک ہے تیری ذات | اے اللہ! | اور اُن میں اُن کی دُعا ہوگی | سلام

وہ وہاں (سبحانک اللّٰھم) پکار اُٹھیں گے۔ اور وہاں ان کی باہمی دُعائے خیر (سلام) ہوگی

وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰﴾

اور خاتمہ ہے اُن کی دُعا کا | کہ تمام تعریفیں | اللہ کے لئے ہیں | جو پروردگار ہے | سارے جہانوں کا

اور ان کی دُعا کے آخری لفظ یہ ہوں گے "تمام حمد و ثناء اللہ ہی کے لئے ہے" جو تمام کائنات کا پروردگار ہے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۵) اور اللہ ہی تو ہے جس نے سورج کو ذاتی چمک اور چاند کو سورج کے ذریعے روشنی بخشی اور اس کے لئے منزلیں مقرر کردیں کہ ان سے سالوں کا شمار اور دنوں اور مہینوں کا حساب معلوم ہو دنیا کا یہ تمام کارخانہ بے مقصد نہیں بنایا گیا بلکہ کسی سچی اور تحقیقی غرض کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور وہ اللہ اپنی قدرت کی آیتیں اہل علم کے لئے خوب واضح کر کے بیان کرتا ہے تاکہ وہ سمجھیں۔

(۶) بے شک رات اور دن کے بدل بدل کر آنے میں اور جو کچھ اللہ نے پیدا کیا ہے آسمانوں اور زمین میں ان لوگوں کے لئے جو اللہ سے ڈرتے رہتے ہیں اللہ کی قدرت کے نشان موجود ہیں۔

(۷) بلاشبہ کفار اللہ کے سامنے حاضر ہونے کا یقین نہیں رکھتے اور دنیا کی مختصر زندگی سے ہی خوش اور مطمئن ہیں اور وہ لوگ جو ہماری قدرت کے نشانات میں غور و فکر نہیں کرتے۔

(۸) ان کے کفر اور برے اعمال کے بدلے میں ان کا ٹھکانا دوزخ ہوگا۔

(۹) یقیناً جو لوگ ایمان لاکر نیک اعمال کرتے رہتے ہیں ان کے ایمان کی وجہ سے اللہ ان کی جنت کی طرف رہنمائی کرے گا۔ ان نعمت کے باغات میں نیچے ندیاں بہہ رہی ہوں گی۔

(۱۰) اہل جنت اللہ کی نعمتیں دیکھ دیکھ کر اس کی پاکی بیان کریں گے اور ملاقات کے وقت ایک دوسرے کو سلام کریں گے اور کلام کے اختتام پر دونوں جہانوں کے مالک اللہ کی حمد و ثنا کریں گے۔

افعال: اِطْمَأَنُّوا: (آیت:۷) وہ مطمئن ہوگئے، اِطْمِیْنَانٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: اٰخِرُ: (آیت:۱۰) پچھلا، جس جگہ یہ لفظ اللہ کی صورت کے طور پر آتا ہے وہاں تمام مخلوق کے فنا ہونے کے بعد باقی رہنے والی ذات مراد ہے۔

وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ

اور اگر جلدی کرتا | اللہ | لوگوں کے لئے | تکلیف (پہنچانے میں) | جیسا کہ وہ جلدی چاہتے ہیں | بھلائی پہنچنے میں

اور اگر اللہ تعالیٰ ان کی بداعمالیوں کی سزا ان کو جلدی ہی دے دیتا جیسے وہ جلد بھلائی چاہتے ہیں

لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ ۭ فَنَذَرُ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ

تو پوری کردی جاتی | اُن کیلئے | اُن کی مدت | پس ہم چھوڑ دیتے ہیں | اُن کو جو | اُمید نہیں رکھتے

تو ان کی میعاد پوری ہو چکی ہوتی پس ہم ان لوگوں کو جو ہماری ملاقات کی اُمید نہیں رکھتے، چھوڑتے ہیں

لِقَاۗءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ

ہمارے ملنے کی | اُن کی نافرمانی میں | کہ سرگرداں ہیں | اور جب پہنچے | انسان کو | تکلیف

کہ اپنی سرکشی میں پڑے بھٹکتے رہیں اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ ہمیں

دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَاۗىِٕمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ

تو پکارتا ہے ہمیں | اپنے پہلو پر (لیٹے ہوئے) | یا بیٹھے ہوئے | یا کھڑے کھڑے | پھر جب | ہم دُور کردیں | اس سے

پکارتا ہے لیٹے، بیٹھے اور کھڑے، ہر حالت میں۔ پھر جب ہم اُس کی تکلیف دُور

ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ۭ كَذٰلِكَ

اُس کی تکلیف | تو وہ چل دیتا ہے | گویا کہ اُس نے ہمیں پکارا ہی نہ تھا | اس تکلیف کے (ہٹانے کو) | جو اسے پہنچی تھی | ایسے ہی

کردیتے ہیں تو یوں چل دیتا ہے گویا اس نے ہمیں اس تکلیف کے دُور کرنے کے لئے جو اسے پہنچی ہے کبھی پکارا ہی نہیں

زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا

اچھے معلوم ہوتے ہیں | حد سے بڑھنے والوں کو | وہ عمل جو وہ کرتے تھے | اور یقیناً | ہم ہلاک کرچکے ہیں

اسی طرح حد سے بڑھ جانے والوں کو ان کے اعمال اچھے معلوم ہوتے ہیں۔ اور ہم نے تم سے پہلے کئی قوموں کو

الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ وَجَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

(اُن) امتوں کو | جو تم سے پہلے گزریں | جب انہوں نے ظلم کیا | (حالانکہ) آئے تھے اُن کے پاس | اُن کے رسول

جبکہ انہوں نے ظلم کیا، ہلاک کردیا حالانکہ ان کے پاس ان کے رسول

بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي

(روشن) دلیلیں لے کر | اور نہ تھے وہ (ایسے) | کہ ایمان لے آتے | اسی طرح | ہم سزا دیتے ہیں

کھلی نشانیاں لے کر آئے تھے مگر اس پر بھی وہ ایسے نہ تھے کہ ایمان لے آتے۔ مجرموں کو ہم اسی طرح سزا

الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰۗىِٕفَ فِي الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ

مجرم لوگوں کو | پھر ہم نے بنایا تمہیں | نائب | زمین میں | اُن کے بعد

دیا کرتے ہیں۔ پھر ہم نے ان کے بعد تمہیں زمین میں جانشین مقرر کردیا

لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ

تاکہ ہم دیکھیں | (کہ) کیسے | تم عمل کرتے ہو | اور جب پڑھی جاتی ہیں | اُن پر | ہماری آیتیں | واضح

تاکہ ہم دیکھیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو اور جب ان کے سامنے ہماری صاف صاف آیتیں پڑھی جاتی ہیں

آیت نمبر

(۱۱) جس طرح لوگ بھلائی کے حصول میں بہت جلدی چاہتے ہیں اسی طرح اگر اللہ ان کے جرموں کے بدلے ان پر فوراً عذاب نازل کرتا تو اسی وقت ان کی زندگی کا رشتہ ٹوٹ جاتا۔ پس جو لوگ قیامت کے روز ہمارے پاس آنے کا یقین نہیں رکھتے۔ ہم انہیں مہلت دیتے ہیں اور یہ اپنی سرکشی و بغاوت میں حیران و پریشان رہتے ہیں۔

(۱۲) اور ناشکرا انسان ایسا احسان فراموش ہے کہ جب دنیا میں اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہمیں لیٹے، بیٹھے اور کھڑے کھڑے ہر حالت میں اپنی امداد کے لئے پکارتا ہے اور جب ہم اس کی وہ تکلیف دور کر دیتے ہیں تو پہلے کی طرح پھر غفلت سے کام لیتا ہے گویا کہ نہ کبھی اسے کوئی تکلیف پہنچی تھی اور نہ ہی اس تکلیف کے ہٹانے کے لئے ہمیں پکارا تھا۔ اللہ کی نافرمانی میں حد سے بڑھ جانے والوں کو اسی طرح اپنے برے اعمال اچھے معلوم ہوا کرتے ہیں۔

(۱۳) لوگو! جو قومیں تم سے پہلے گزری ہیں جب انہوں نے کفر و شرک کر کے اپنی جانوں پر ظلم کیا تو ہم نے انہیں ہلاک کر دیا۔ حالانکہ ان کے پاس اللہ کی طرف سے اس کے رسول روشن دلیلیں (معجزے) لے کر آئے تھے۔ مگر وہ ایمان لانے والے ہی نہ تھے۔ مجرموں کو ہم ایسے ہی سزا دیا کرتے ہیں۔

(۱۴) پھر ان نافرمان امتوں کی جگہ تمہیں زمین میں ان کا جانشین بنا دیا تا کہ ہم دیکھیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو؟ اگر تم بھی ایسی ہی نافرمانیاں کرو گے تو تمہیں بھی ہلاک کر دیا جائے گا۔

لغات: اِسْتِعْجَالَهُمْ: (آیت: ۱۱) ان کا جلدی مانگنا، ان کا عجلت کرنا۔ اِسْتِعْجَالٌ بروزن اِسْتِفْعَالٌ مصدر ہے۔ جَنْبِهٖ: (آیت: ۱۲) اس کا پہلو۔ جَنْبٌ: پہلو (واحد مذکر غائب)۔

قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ

تو کہتے ہیں وہ لوگ جو | نہیں اُمید رکھتے | ہم سے ملنے کی | کہ لے آ | (کوئی) قرآن | اس کے سوا

تو وہ لوگ جن کو ہماری ملاقات کی اُمید نہیں کہہ دیتے ہیں کہ اس کے ماسوا کوئی اور قرآن لا

اَوْ بَدِّلْهُ ۭ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَاۗئِ نَفْسِيْ

یا اس کو بدل ڈال | کہہ دیجئے | نہیں ہے مجھے یہ حق | کہ میں بدل دوں اس کو | اپنی طرف سے

یا اسے بدل ڈالئے ان سے کہہ دیجئے کہ مجھے یہ حق نہیں کہ میں اسے اپنی طرف سے بدل ڈالوں

اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ اِنِّىْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ

میں نہیں پیروی کرتا | مگر اسی حکم کی | جو وحی کیا جاتا ہے | میری طرف | میں تو ڈرتا ہوں | اگر میں نافرمانی کروں

میں تو صرف اس بات کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ تک بذریعہ وحی پہنچتی ہے اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں

رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝۱۵ قُلْ لَّوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ

اپنے رب کی | عذاب سے | دن | بڑے (کے) | کہہ دیجئے | اگر اللہ چاہتا | تو میں نہ پڑھتا اس کو

تو بلاشبہ میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ کہہ دیجئے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو میں تمہارے سامنے یہ (قرآن)

عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ڮ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ

تمہارے سامنے | اور نہ خبر دیتا تمہیں | اُس سے | میں تو رہ چکا ہوں | تمہارے درمیان | ایک مدت | اس سے پہلے

نہ پڑھتا اور نہ تم کو اس کی خبر دیتا۔ اس سے پہلے میں تم میں ایک عمر گزار چکا ہوں

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۱۶ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَي اللّٰهِ كَذِبًا

پس کیا | تم عقل نہیں رکھتے | پس کون زیادہ ظالم ہے | اُس سے جو | باندھے | اللہ پر | جھوٹ

پس کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔ پس اُس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے

اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝۱۷ وَيَعْبُدُوْنَ

یا وہ جھٹلائے | اُس کی آیتوں کو | بیشک فلاح نہیں پاتے | مجرم لوگ | اور وہ عبادت کرتے ہیں

یا اُس کے احکام کو جھٹلائے‘ یاد رکھو کہ (اس قسم کے) مجرم کبھی فلاح نہیں پاتے اور یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّھُمْ وَلَا يَنْفَعُھُمْ وَيَقُوْلُوْنَ

اللہ کے سوا | اُس چیز کی جو | نہ نقصان پہنچائے ان کو | اور نہ نفع دے اُن کو | اور وہ کہتے ہیں

ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ انہیں نفع دے سکتی ہیں نہ نقصان پہنچا سکتی ہیں اور کہتے ہیں کہ

هٰٓؤُلَاۗءِ شُفَعَاۗؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ۭ قُلْ اَتُنَبِّـــُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ

یہ (بت) تو | ہمارے سفارشی ہیں | اللہ کے ہاں | کہہ دیجئے | کیا تم خبر دیتے ہو | اللہ کو | جو وہ | نہیں جانتا

یہ (بت) اللہ تعالیٰ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔ کہہ دیجئے کہ کیا تم اللہ تعالیٰ کو وہ باتیں بتاتے ہو جو اس کے علم میں

فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝۱۸

آسمانوں میں | اور نہ زمین میں | وہ پاک | اور برتر (ہے) | اس سے | جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں

نہ آسمانوں میں ہیں اور نہ زمین میں‘ (یاد رکھو کہ) وہ پاک ہے اور وہ بالاتر ہے اس سے‘ جو وہ شرک کرتے ہیں

وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّآ أُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ

اورنہیں تھے | لوگ | مگر صرف ایک ہی اُمت تھے | پھر انہوں نے اختلاف کیا | اور اگر نہ ہوتی ایک بات

اور (ابتداء میں) سب لوگ صرف ایک جماعت کے تھے، پھر ان میں اختلاف پیدا ہوا اور اگر آپ کے پروردگار

سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٩﴾

پہلے سے (طے) | آپ کے رب کی طرف سے | تو فیصلہ ہو چکا ہوتا | اُن کے درمیان | جس بات میں | وہ اختلاف کر رہے تھے

کی طرف سے پہلے ہی سے ایک بات طے نہ ہو چکی ہوتی تو جس چیز میں وہ ایک دوسرے سے اختلاف کر رہے ہیں اس کا فیصلہ ہو چکا ہوتا

وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ

اور وہ کہتے ہیں | کیوں نہیں | اُتارا گیا | اُس پر | (کوئی) نشان | اُس کے رب کی طرف سے | پس کہہ دیجئے

اور کہتے ہیں کہ ان کے رب کی طرف سے ان پر کوئی معجزہ کیوں نازل نہیں ہوا؟ پس کہہ دیجئے کہ

إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ إِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿٢٠﴾

کہ یہ غیب تو اللہ ہی کو (معلوم) ہے | پس انتظار کرو | میں بھی | تمہارے ساتھ | منتظر لوگوں میں سے ہوں

غیب کا علم تو اللہ تعالیٰ ہی کو ہے، سو تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں ہوں

وَإِذَآ أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ

اور جب | ہم چکھاتے ہیں | لوگوں کو | (مزہ) رحمت کا | بعد تکلیف کے | جو اُن کو پہنچی ہوتی ہے

اور جب ہم لوگوں کو تکلیف پہنچنے کے بعد رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں

إِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْٓ اٰيَاتِنَا ۚ قُلِ اللّٰهُ أَسْرَعُ مَكْرًا ۚ إِنَّ

(تو) یکایک | وہ چالیں چلنے لگتے ہیں | ہماری آیتوں میں | کہہ دیجئے کہ اللہ | سب سے جلد | چال چلنے والا ہے | بلاشبہ

تو وہ اچانک ہمارے احکام میں حیل وحجت سے کام لینے لگتے ہیں (اے نبیؐ!) کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ مکر کی سزا بہت جلد دیا کرتا ہے

رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ﴿٢١﴾ هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ

ہمارے بھیجے ہوئے | لکھتے رہتے ہیں | جو چالیں تم چلتے ہو | وہی تو ہے جو | تمہیں چلاتا ہے | خشکی

یاد رکھو کہ ہمارے فرشتے تمہاری حیلہ سازیوں کو لکھتے جاتے ہیں۔ وہی تو ہے جو تمہیں خشکی

وَالْبَحْرِ ۖ حَتّٰٓى إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ ۚ وَجَرَيْنَ بِهِمْ

اور تری میں | یہاں تک کہ | جب تم ہوتے ہو | کشتی میں | اور وہ (کشتیاں) لے کر چلتی ہیں انہیں

اور تری میں چلاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب تم کشتیوں میں ہوتے ہو اور وہ موافق ہوا کی مدد سے ان کو لے کر چلتی ہیں

بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا جَآءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ

بادِ موافق سے | اور وہ خوش ہوتے ہیں | اس سے | تو آ جاتی ہے ان کشتیوں پر | آندھی سخت

اور وہ اس پر خوش ہوتے ہیں کہ دفعتاً ان پر سخت آندھی چلنے لگتی ہے

وَّجَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْٓا أَنَّهُمْ أُحِيْطَ بِهِمْ

اور آنے لگتی ہیں اُن پر | لہریں | ہر طرف سے | اور وہ خیال کرتے ہیں | کہ وہ | اب گھیر لئے گئے ہیں

اور ہر طرف سے ان پر موجیں چڑھی چلی آتی ہیں اور وہ یقین کرنے لگتے ہیں کہ (اب وہ چاروں طرف سے) گھر چکے ہیں

آیت نمبر

(۱۹) سب لوگ شروع میں ایک ہی دینِ توحید پر تھے پھر بعد میں مختلف فرقے بن گئے اور اگر اللہ کی طرف سے پہلے یہ بات طے نہ ہو چکی ہوتی کہ تمام معاملوں کا فیصلہ قیامت کو کیا جائے گا تو جس بات میں وہ اختلاف کر رہے ہیں اس کا فیصلہ کبھی کا دنیا ہی میں ہو چکا ہوتا۔

(۲۰) وہ مشرکین کہتے ہیں کہ محمد ﷺ پر کوئی معجزہ کیوں نہیں اتارا جاتا۔ ان سے کہہ دیجئے کہ یہ غیب کا حال تو اللہ ہی کو معلوم ہے۔ پس تم بھی انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والا ہوں۔

(۲۱) اور جب کسی تکلیف کے بعد ہم ان لوگوں کو آرام دیتے ہیں تو فوراً ہماری قدرت کے نشانوں کا انکار کرنے میں چالیں چلنے لگتے ہیں۔ ان سے کہہ دیجئے کہ اللہ بہت جلد اس چالاکی کا مزا چکھائے گا اور ہمارے فرشتے کراماً کاتبین تمہاری چالاکیوں کو لکھتے رہتے ہیں اس کے مطابق تمہیں پوری سزا دی جائے گی۔

انعال: اسمار:

کَلِمَۃٌ: (آیت:۱۹) ایک بات یا شعر کو کلمہ کہتے ہیں، بات ہے وعدہ قیامت یعنی قیامت کے دن فیصلہ ہونے کا حکم ازلی۔

اَذَقْنَا: (آیت:۲۱) ہم نے اس کو چکھایا۔ اَسْرَعُ: (آیت:۲۱) بہت جلدی کرنے والا اَسْرَعَۃٌ سے معنی جلدی کرنے کے ہیں۔

دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا

(اس وقت) وہ پکارنے لگتے ہیں اللہ کو | خالص کرتے ہوئے | اسی کیلئے | عبادت کو | کہ اگر | تو نے ہمیں بچا لیا

اس پر وہ مخلصانہ بندگی کا اقرار کرتے ہوئے اللہ ہی کو پکارتے ہیں کہ اگر تو نے ہمیں اس (مصیبت) سے نجات دلا دی

مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۲۲﴾ فَلَمَّآ اَنْجٰىهُمْ

اس (غرقابی) سے | تو ہم ضرور ہوں گے | شکرگزاروں میں سے | پھر جب | اُس نے نجات دے دی انہیں

تو ہم ضرور تیرے شکر گزار ہوں گے۔ پھر جب وہ ان کو بچا لیتا ہے

اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ

تو اُس وقت وہ | بغاوت کرنے لگے | زمین میں | ناحق | اے لوگو!

تو وہ ناحق زمین میں سرکشی کرنے لگتے ہیں اے لوگو!

اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۡ ثُمَّ اِلَيْنَا

بیشک تمہاری سرکشی (کا وبال) | تمہاری جانوں پر (پڑے گا) | (یہ تو) سامان ہے | دُنیا کی زندگی کا | پھر ہماری طرف ہی

بیشک تمہاری سرکشی کا وبال تمہاری ہی جانوں پر ہے یہ تو دُنیاوی زندگی کے اسباب ہیں پھر تمہیں ہماری طرف

مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۳﴾ اِنَّمَا مَثَلُ

تم کو لوٹنا ہے | پھر ہم تمہیں بتادیں گے | جو کچھ | تم کیا کرتے تھے | بیشک | مثال

آنا ہے اُس وقت ہم تمہیں بتا دیں گے جو کچھ تم کرتے تھے۔ بیشک دُنیا کی زندگی کی مثال

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ

دُنیا کی زندگی کی | پانی کی سی ہے | کہ اُتارتے ہیں ہم اُسے | آسمان سے | پھر باہم مل جل جاتا ہے

اس پانی کی سی ہے جسے ہم نے آسمان سے برسایا پھر اس پانی سے مل کر

بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ۭ حَتّٰٓي

اس کے ساتھ | سبزہ | زمین کا | جس میں سے کھاتے ہیں | انسان | اور چوپائے | یہاں تک کہ

زمین کا سبزہ خوب نکلا جسے انسان اور حیوان کھاتے ہیں یہاں تک کہ

اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ

جب | پکڑی | زمین نے | اپنی رونق | اور آراستہ ہوگئی | اور خیال کرلیا | اہل زمین نے | کہ وہ

جب زمین مزین اور دیدہ زیب نظر آنے لگی اور اس کے مالکوں نے یقین کرلیا کہ وہ

قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ ۙ اَتٰىهَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا

قدرت رکھتے ہیں | اس (سے فائدہ اٹھانے) پر | تو (اچانک) آ پہنچا اُس پر | ہمارا حکم | رات | یا دن کو

اس پر پوری طرح قادر ہیں تو رات کو یا دن کو ہمارا حکم عذاب آ پہنچا

فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ۭ كَذٰلِكَ

پھر ہم نے کردیا اُس کو | کٹی کھیتی (کی طرح) | گویا کہ وہ تھی ہی نہیں | کل | اسی طرح

پھر ہم نے اُس کو کاٹ کر یوں رکھ دیا گویا وہاں کچھ تھا ہی نہیں، اسی طرح

آیت نمبر

(۲۲) اللہ ہی انسانوں کو خشکی اور تری میں سفر کی توفیق بخشتا ہے حتیٰ کہ کشتی میں جب تم سوار ہوتے ہو اور وہ تمہیں موافق ہوا کے ذریعے سے منزل مقصود کی طرف لے کر چلتی ہیں اور کشتی میں سوار لوگ خوش ہوتے ہیں کہ اب منزل مقصود پر پہنچے تو اچانک ان پر ہوا کا تیز جھونکا آتا ہے اور ہر طرف سے موجیں اٹھی چلی آتی ہیں اور وہ سمجھنے لگتے ہیں کہ بس اب تو پھنس گئے۔ نکلنے کی کوئی صورت نہیں تو اس وقت وہ لوگ خلوص دل سے اللہ ہی کو پکارتے اور اسی کے آگے فریاد اور عاجزی کا اظہار کرتے ہیں کہ اے مولیٰ! اگر تو ہمیں اس طوفان سے نجات بخشے تو ہم ہمیشہ تیرے شکر گزار رہیں گے۔

(۲۳) جب اللہ انہیں طوفان سے بچالیتا ہے تو وہ دوبارہ اللہ سے ناحق بغاوت اور سرکشی کرنے لگتے ہیں۔ اے لوگو! تمہاری سرکشی کا وبال خود تمہاری جانوں پر پڑے گا دنیا کی چندروزہ زندگی کا نفع اٹھالو پھر اس کے بعد تم سب کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے۔ پھر جو کچھ تم کیا کرتے تھے وہ تمہیں بتادیا جائے گا۔

افعال: یُسَیِّرُ: (آیت:۲۲) تَسْیِیْرٌ مصدر، وہ چلاتا ہے، لئے لئے پھرتا ہے مضارع (واحد مذکر غائب)۔ اَنْجٰکُمْ: (آیت:۲۲) اس نے تم کو چھوڑ دیا اَنْجٰی، اِنْجَاءٌ سے معنی نجات دینے اور چھٹکارا دلانے کے ہیں ماضی کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ بَغْیُکُمْ: (آیت:۲۳) تمہاری سرکشی بَغْیٌ مضاف (جمع مذکر حاضر)۔

نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا

ہم کھول کر بیان کرتے ہیں | (اپنی) آیتیں | اُن کے لئے | جو غور و فکر کرتے ہیں | اور اللہ | بلاتا ہے

ہم ان لوگوں کے لئے (اپنی) نشانیاں تفصیل سے بیان کرتے ہیں جو غور و فکر کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ

اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ۭ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۵﴾

سلامتی کے گھر (جنت) کی طرف | اور دکھاتا ہے | جسے | چاہے | راہ | سیدھی

سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جس کو چاہتا ہے سیدھے راستہ کی طرف اس کی رہنمائی کرتا ہے

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ۭ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ

جنہوں نے | نیکی کی | (ان کے لئے) نیک بدلہ ہے | اور زیادہ بھی | اور نہ | چھائے گی | اُن کے چہروں پر

جن لوگوں نے نیکوکاری کی، ان کے لئے (ویسی ہی) بھلائی ہے بلکہ (اس سے بھی) زیادہ۔ اور ان کے چہروں پر

قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۶﴾

سیاہی | اور نہ رسوائی | یہی ہیں | جنت والے | وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے

نہ سیاہی چھائے گی اور نہ ذلت، یہ لوگ جنتی ہیں اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَاۗءُ سَيِّئَةٍۢ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ

اور جنہوں نے کئے | برے کام | (تو) بدلہ | برائی کا | ویسا ہی ہوگا | اور چھائے گی اُن پر

اور جن لوگوں نے برائیاں کیں، اُن کے لئے برائی کا بدلہ ویسا ہی ہوگا۔ اور ان پر ذلت چھا جائے گی اُن کو

ذِلَّةٌ ۭ مَا لَھُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ

رسوائی | نہیں ہوگا اُن کے لئے | اللہ سے | (کوئی) بچانے والا | گویا کہ | ڈال دیئے گئے ہیں

اللہ تعالیٰ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا (اور ان کا یہ عالم ہوگا کہ) گویا ان کے

وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ

اُن کے چہروں پر | ٹکڑے | رات کے | (جو) بالکل اندھیری (ہے) | یہی لوگ | دوزخی ہیں

چہروں پر تاریک رات کے ٹکڑے اوڑھا دیئے گئے ہیں یہ لوگ دوزخی ہیں

هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُھُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ

وہ اس میں | ہمیشہ رہیں گے | اور جس دن | ہم جمع کریں گے | اُن سب کو | پھر | ہم کہیں گے | اُن سے

یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور جس دن ہم ان سب کو اکٹھا کریں گے پھر مشرکوں سے کہیں گے کہ تم اور

اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَشُرَكَاۗؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ

جنہوں نے شرک کیا تھا | (کھڑے رہو) اپنی اپنی جگہ پر تم | اور تمہارے شریک (معبود) | پھر ہم جدائی ڈال دیں گے | اُن کے درمیان

تمہارے شرکاء اپنی اپنی جگہ ٹھہرے رہو پھر ہم ان کے درمیان تفرقہ ڈال دیں گے

وَقَالَ شُرَكَاۗؤُھُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۸﴾ فَكَفٰى بِاللّٰهِ

اور کہیں گے | اُن کے معبود | کہ تم ہماری تو بندگی نہ کرتے تھے | پس کافی ہے | اللہ

اور ان کے شرکاء ان سے کہیں گے کہ تم نے ہماری بندگی ہرگز نہیں کی۔ پس ہمارے اور تمہارے درمیان

آیت نمبر

(۲۴) بیشک دنیا کی زندگی کی مثال بالکل اس طرح پانی کی ہے جسے ہم بادل سے اتارتے ہیں اور اس کی وجہ سے زمین کی نباتات (پیداوار) جسے انسان و حیوان کھاتے ہیں خوب گھنی ہو کر نکلتی ہے یہاں تک کہ زمین جب بارونق اور آراستہ پیراستہ (سرسبز و شاداب) ہو جاتی ہے اور اہل زمین سمجھ لیتے ہیں کہ اب ہم اس زرعی پیداوار سے نفع اٹھانے کی پوری قدرت رکھتے ہیں تو اچانک ہمارا حکم (عذاب) رات یا دن کو ان پر آ پہنچتا ہے اور ہم اسے کٹی ہوئی کھیتی کی طرح کر دیتے ہیں گویا کہ گذشتہ کل وہ تھی ہی نہیں، پس اسی طرح ہم غور کرنے والوں کے لئے اپنی آیتیں کھول کر بیان کرتے ہیں تاکہ وہ سمجھیں۔

(۲۵) اور اللہ اپنے رسول کے ذریعے لوگوں کو سلامتی والی جنت کی طرف بلاتا ہے۔ اور اللہ جسے چاہے اپنے سیدھے راستے (اسلام) کی ہدایت دے دیتا ہے۔

(۲۶) اور جنہوں نے اللہ و رسول پر ایمان لا کر نیک عمل کئے ان کے لئے آخرت میں نیک بدلہ (جنت) ہے اور مزید انعام (دیدار الٰہی) ہوگا اور ان کے چہروں پر سیاہی اور رسوائی چھائی نہ ہوگی، یہ لوگ جنت والے ہیں اور ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

(۲۷) اور جنہوں نے برے کام کئے ہوں گے انہیں برائی کے بدلے برائی ملے گی اور ان کے چہروں پر رسوائی چھائی ہوگی اور اللہ کے عذاب سے انہیں کوئی بچانے والا نہ ہوگا اور ان کے چہرے ایسے سیاہ ہوں گے کہ گویا اندھیری رات کے ٹکڑے کاٹ کر ان پر رکھ دیئے ہیں۔ یہی دوزخی ہیں اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(۲۸) اور قیامت کے روز جب ہم ان سب انسانوں کو جمع کر کے ان میں سے مشرکین کو ڈانٹ کر کہیں گے کہ تم اور تمہارے جھوٹے معبود اپنی اپنی جگہ پر کھڑے رہو۔ دیکھو کہ تمہارے ساتھ کیسا سلوک کیا جاتا ہے پھر ہم ان کے درمیان میں جدائی ڈال دیں گے اور ان کے جھوٹے معبودوں سے کہیں گے کہ تم ہمارا تو نہیں بلکہ شیاطین کا کہا مان کر ان کی عبادت کیا کرتے تھے۔

افعال: اَخَذَتْ: (آیت:۲۴) اس نے پکڑا، اَخْذٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مؤنث غائب)۔ اِزَّیَّنَتْ: (آیت:۲۴) وہ مزین ہوگئی، تَزَیُّنٌ سے معنی زینت پانے اور آراستہ ہونے کے ہیں، ماضی کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ تَغْنَ: (آیت:۲۴) وہ رہتی ہے، بستی ہے، غَنْیٌ سے معنی رہنے بسنے کے ہیں، مقیم ہونے کے ہیں مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ لَا یَرْهَقُ: رَهْقٌ مصدر، نہیں چھپائے گی، مضارع منفی (واحد مذکر غائب)۔ اُغْشِیَتْ: (آیت:۲۷) وہ ڈھانک دی گئی، اِغْشَاءٌ معنی ڈھانک دینے کے ہیں، ماضی کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔

اسماء: قَادِرُوْنَ: (آیت:۲۴) قابو پانے والے، گرفت کرنے والے، غالب اسم فاعل (جمع مذکر)۔ اَمْسِ: (آیت:۲۴) کل گذشتہ ظرف زمان ہے۔ قَتُوْرٌ: خرچ بہت ہی کم کرنا، کنجوسی، بخل، اسراف کی ضد مصدر اور اسم فاعل۔ عَاصِمٌ: (آیت:۲۷) بچانے والا، حفاظت کرنے والا، روکنے والا عِصْمَةٌ سے معنی حفاظت کرنے کے ہیں، اسم فاعل کا صیغہ (واحد مذکر)۔

شَهِيْدًاۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿٢٩﴾
گواہ | ہمارے درمیان | اور تمہارے درمیان | ہم تو | تمہاری بندگی سے | بالکل بے خبر تھے
اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے ہم تو تمہاری عبادت سے بالکل بے خبر تھے

هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّآ اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ
وہاں | جانچ لے گا | ہر شخص | جو اُس نے پہلے کیا تھا | اور وہ لوٹا دیے جائیں گے | اللہ کی طرف
وہاں ہر شخص اپنے اعمال کو جو اُس نے کیے ہوں گے جانچ لے گا اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف

مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٣٠﴾ قُلْ
(جو) انکا مالک ہے | حقیقی | اور کھو جائیں گی | اُن سے | وہ باتیں جو وہ جھوٹ گھڑتے تھے | کہہ دیجئے
جو ان کا سچا مالک ہے، لوٹائے جائیں گے اور جو جھوٹ وہ باندھتے تھے، اُن سے گم ہوجائے گا آپ پوچھیں

مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ
کون ہے جو | تمہیں رزق دیتا ہے | آسمان | اور زمین سے؟ | یا کون ہے | جو مالک ہے | کانوں
کون آسمان اور زمین سے تمہیں رزق دیتا ہے یا کانوں اور آنکھوں کا مالک

وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ
اور آنکھوں کا | اور کون ہے | جو نکالتا ہے | زندہ کو | مردہ سے | اور نکالتا ہے | مردہ کو
کون ہے اور کون زندہ کو مردے سے نکالتا ہے اور مردے کو زندہ سے

مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ
زندہ سے | اور کون ہے | جو انتظام کرتا ہے | سب اُمور کا | پس وہ کہیں گے | اللہ | تو کہہ دیجئے
نکالتا ہے اور کون تمام کاموں کا انتظام کرتا ہے، پس وہ فوراً کہہ دیں گے کہ (اللہ) تو پوچھے (پھر)

اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٣١﴾ فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ
پس کیا تم ڈرتے نہیں؟ | پس یہ اللہ ہی | تمہارا پروردگار ہے | سچا | پس کیا ہے | بعد
تم (اس کی نافرمانی سے) ڈرتے نہیں۔ پس یہی اللہ تعالیٰ تمہارا حقیقی پروردگار ہے پس حق کے بعد سوائے

الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۖۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ﴿٣٢﴾ كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ
حق کے | سوائے گمراہی کے | سو کہاں | تم بھٹکے جارہے ہو | اسی طرح | سچی ہوئی | بات
گمراہی کے اور کیا ہے؟ پھر تم کہاں بھٹکے جارہے ہو۔ اسی طرح آپ کے رب کی بات ان

رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٣﴾ قُلْ هَلْ
آپ کے پروردگار کی | اُن لوگوں پر جو | نافرمان ہیں | کہ وہ | ایمان نہ لائیں گے | پوچھے | کیا
نافرمان لوگوں کے حق میں پوری ہوکر رہی کہ وہ ایمان نہیں لاتے آپ پوچھے کہ تمہارے

مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ۭ قُلِ اللّٰهُ
تمہارے شریکوں میں سے کوئی ہے؟ | جو پہلی بار پیدا کرے | مخلوق کو | پھر دوبارہ زندہ کرے اُس کو | کہہ دیجئے اللہ (ہی)
شریکوں میں سے کوئی ایسا ہے جو مخلوقات کو پہلی دفعہ پیدا کردے پھر اسے مار کر دوبارہ پیدا کرے فرما دیجئے کہ اللہ ہی

آیت نمبر

(۲۹) اور اس بات پر کہ تم شیاطین کی پرستش کرتے تھے ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ گواہ کافی ہے اور ہمیں تو یہ بھی خبر نہ تھی کہ تم ہماری عبادت کر رہے ہو۔

(۳۰) وہاں میدانِ حشر میں ہر شخص دنیا میں کیے ہوئے اعمال کو دیکھ لے گا کہ کون سا عمل مفید اور کون سا نقصان دہ رہا اور اس کے بعد وہ اپنے حقیقی مالک رب کے حضور میں جوابدہی کے لئے لوٹائے جائیں گے اور دنیا میں وہ جو بہتان اور الزام لگایا کرتے تھے سب غائب ہو جائیں گے۔

(۳۱) مشرکین سے آپ کہہ دیجئے کہ آسمان وزمین سے تمہیں کون رزق دیتا ہے؟ یا آنکھ اور کان جیسی نعمت کس نے عطا کی ہیں؟ اور دنیا میں زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے کون نکالتا ہے؟ اور دنیا کے تمام معاملوں کا انتظام کون کرتا ہے؟ وہ کہیں گے کہ اللہ! تو پھر ان سے کہہ دیجئے کہ شرک سے کیوں پرہیز نہیں کرتے۔

(۳۲) پس یہ اللہ ہی تمہارا سچا پروردگار ہے اور سچ کے آ پہنچنے پر اس کو نہ ماننا گمراہی کے سوا اور کیا ہے؟ سو حق سے منہ موڑ کر کہاں پھرے جاتے ہو۔

(۳۳) جس طرح یہ ثابت ہو گیا کہ حق کے بعد گمراہی ہی ہوتی ہے اسی طرح ان سرکش کفار پر اللہ کا یہ حکم بھی ثابت ہو گیا ہے کہ وہ ایمان نہ لائیں گے۔

افعال: تَبْلُوا: (آیت:۲۹) وہ آزمائے گی بَلَاءٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ تُصْرَفُوْنَ: (آیت:۳۲) تم پھیرے جاتے ہو، پھیر دیا جاتا ہے صَرْفٌ سے مضارع مجہول کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: اَمَّنْ: (آیت:۳۱) یا کون، بھلا کون، بھلا جو۔

يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٣٤﴾ قُلْ

پہلی بار پیدا کرتا ہے | مخلوق کو | پھر دوبارہ زندہ کریگا | پس کہاں | تم بہکے جاتے ہو | پوچھئے

مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ لوٹائے گا پھر تم کہاں بہکے چلے جارہے ہو پوچھئے

هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ ؕ قُلِ اللّٰهُ

کیا تمہارے شریکوں میں سے (کوئی ہے) | جو | رہنمائی کرے | حق کی طرف | کہہ دیجئے | اللہ

کہ تمہارے شرکاء میں سے کوئی ہے جو حق کی طرف رہنمائی کرے، فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہی حق کی طرف

يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ؕ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ

رہنمائی کرتا ہے | حق کی طرف | تو کیا جو | رہنمائی کرتا ہے | حق کی طرف | وہ زیادہ حق رکھتا ہے

رہنمائی کرتا ہے، کیا وہ جو حق کی راہ دکھاتا ہے اس بات کا زیادہ حقدار ہے

اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ ۣ كَيْفَ

کہ پیروی کیا جائے | یا وہ جو | راہ نہیں پاتا | مگر یہ کہ اسے راہ دکھائی جائے | پس تمہیں کیا ہوگیا | کیسا

کہ اس کی پیروی کی جائے یا وہ جو (خود بھی) راہ نہیں پاتا مگر یہ کہ اسے راہ دکھائی جائے پس تمہیں کیا ہوگیا ہے تم کس طرح کے

تَحْكُمُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ

تم فیصلہ کرتے ہو؟ | اور پیروی نہیں کرتے | اکثر ان میں سے | مگر صرف گمان کی | بیشک گمان تو | کام نہیں دیتا

فیصلے کرتے ہو۔ اور ان میں سے اکثر تو صرف گمان کی پیروی کررہے ہیں (یاد رکھو کہ) گمان

مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٣٦﴾

حق کے مقابلہ میں | کچھ (بھی) | بیشک اللہ | خوب جانتا ہے | جو وہ کررہے ہیں

حق کے مقابلے میں کچھ بھی کام نہیں آتا بیشک اللہ تعالیٰ کو ان کے اعمال کا پورا پورا علم ہے۔

وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ

اور نہیں ہے | یہ قرآن | (ایسا) کہ بنایا جاسکے (کسی اور سے) | اللہ کے سوا | اور لیکن

اور یہ قرآن ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اسے بنا لیا جائے بلکہ یہ تو ان (کتابوں) کی

تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ

یہ تو تصدیق ہے | اس کی جو | اس سے پہلے ہیں (کتابیں) | اور تفصیل ہے | (سب) کتابوں کی | (کوئی) شک نہیں

تصدیق کرنے والا ہے جو اس سے پہلے موجود ہیں اور ضروری احکام کی تفصیل ہے اس میں ذرہ برابر شک و شبہ نہیں

فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٧﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ

اس میں | (کہ وہ) پروردگار عالم کی طرف سے ہے | کیا | وہ کہتے ہیں | کہ اس نے یہ جھوٹ گھڑا ہے | کہہ دیجئے

پروردگار عالم کی طرف سے (نازل کردہ ہے) کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کو پیغمبر نے خود بنالیا ہے کہہ دیجئے

فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

تو تم لے آؤ | (کوئی) سورت | ویسی ہی | اور بلالو | جنہیں | تم بلاسکو | اللہ کے سوا

کہ (اگر ایسا ہے) تو (تم بھی) اس جیسی ایک ہی سورت بنا لاؤ اور اللہ تعالیٰ کے سوا جس جس کو بلا سکتے ہو بلا لو

آیت نمبر

(۳۴) ان سے پوچھیے کہ جن معبودوں کو تم خدا کے شریک ٹھہراتے ہو ان میں کوئی ایسا بھی ہے جو مخلوق کو اول پیدا کرنے اور دوبارہ اسے زندہ کرنے پر قادر ہو۔ کہہ دیجیے کہ اول بار پیدا کرنا اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنا اللہ ہی کا کام ہے۔ پس تم راہ حق چھوڑ کر کہاں بھٹکے جا رہے ہو؟

(۳۵) ان سے پوچھیے کہ تمہارے ان جھوٹے معبودوں میں کوئی ہے جو حق کی طرف رہنمائی کرتا ہے؟ کہہ دیجیے کہ صرف اللہ ہی رہنمائی کرتا ہے، کہہ دیجیے کہ تمہارے بے جان بُت یا وہ ذوی العقل معبود جو راہ بتائے بغیر خود راہ نہیں پا سکتے جیسے کہ ملائکہ یا مسیح وغیرہ وہ پیروی کے زیادہ لائق ہیں یا اللہ تعالیٰ جو سب کو راہ دکھاتا ہے۔ پس تم کو کیا ہو گیا ہے تم کیسا برا فیصلہ کر رہے ہو۔

(۳۶) اور اکثر ان مشرکین میں سے صرف خیالی باتوں پر چلتے ہیں اور حق کے مقابلہ میں فرضی اندازے اور ظن کچھ کام نہیں دے سکتے اور بلاشبہ اللہ ان کے اعمال سے خوب واقف ہے۔

(۳۷) اور یہ قرآن تو ایسی کتاب نہیں کہ اللہ کے سوا کوئی اور شخص اسے اپنی طرف سے بنا لے بلکہ یہ تو اللہ کا کلام ہے جو پہلی سب الہامی کتابوں کی تصدیق اور تفصیل ہے۔ اور بلاشبہ یہ پروردگار عالم کی طرف سے ہے۔

انعال: یُعِیْدُ: (آیت:۳۴) اِعَادَۃٌ مصدر وہ دوبارہ پیدا کرے گا، مضارع (مثبت) (واحد مذکر غائب)۔ تَحْکُمُوْنَ: (آیت:۳۵) حکم کرتے ہو حُکْمٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ یُفْتَرٰی: (آیت:۳۷) کہ گڑھا جائے اِفْتِرَاءٌ سے مضارع مجہول (واحد مذکر غائب)۔

إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿٣٨﴾ بَلْ كَذَّبُوا۟ بِمَا لَمْ يُحِيطُوا۟ بِعِلْمِهِۦ
اگر ہو تم | سچے | بلکہ | انہوں نے جھٹلایا اُس کو | جس کا انہوں نے احاطہ نہیں کیا | اُس کے علم میں سے
اگر تم سچے ہو۔ بلکہ انہوں نے ایسی چیز کو جھٹلایا ہے جس کے علم پر انہوں نے پورا پورا قابو نہیں پایا

وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُۥ ۚ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۖ فَٱنظُرْ
اور ابھی آئی نہیں | اُس کی حقیقت | اسی طرح | جھٹلاتے رہے | وہ لوگ جو | اُن سے پہلے تھے | پس دیکھئے
اور ابھی اس (تکذیب) کا انجام ان پر ظاہر نہیں ہوا۔ اسی طرح ان سے پہلے لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا سو دیکھ لو

كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿٣٩﴾ وَمِنْهُم مَّن يُؤْمِنُ بِهِۦ
کیسا | ہوا | انجام | ظالموں کا | اور بعض اُن میں سے | وہ ہے | جو یقین رکھتا ہے | اُس پر
کہ ظالموں کا کیسا انجام ہوا اور ان میں سے بعض لوگ وہ ہیں جو اس پر ایمان لے آتے ہیں

وَمِنْهُم مَّن لَّا يُؤْمِنُ بِهِۦ ۚ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِٱلْمُفْسِدِينَ ﴿٤٠﴾
اور بعض وہ ہے | جو | یقین نہیں رکھتا | اُس پر | اور | آپ کا پروردگار | خوب جانتا ہے | فساد کرنے والوں کو
اور بعض وہ ہیں جو اس پر ایمان نہیں لاتے اور آپ کا رب فساد کرنے والوں کو خوب جانتا ہے

وَإِن كَذَّبُوكَ فَقُل لِّى عَمَلِى وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۖ
اور اگر | وہ آپ کو جھٹلائیں | تو کہہ دیجئے | میرے لئے | میرا عمل ہے | اور تمہارے لئے | تمہارا عمل
اور اگر یہ آپ کو جھٹلاتے رہیں تو کہہ دیجئے کہ میرے لئے میرا عمل ہے اور تمہارے لئے تمہارا عمل

أَنتُم بَرِيٓـُٔونَ مِمَّآ أَعْمَلُ وَأَنَا۠ بَرِىٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٤١﴾
تم بری ہو | اُس سے | جو میں کرتا ہوں | اور میں | بری ہوں | اُس سے جو | تم کررہے ہو
تم میرے اعمال کے جواب دہ نہیں اور میں تمہارے اعمال کا جواب دہ نہیں۔

وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ ۚ أَفَأَنتَ تُسْمِعُ ٱلصُّمَّ
اور (بعض) اُن میں سے | وہ ہیں | جو کان لگاتے ہیں | آپ کی طرف | پس کیا آپ | سُنا سکتے ہیں | بہروں کو
اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جو آپ کی طرف کان لگاتے ہیں تو کیا آپ ان بہروں کو سنا سکیں گے

وَلَوْ كَانُوا۟ لَا يَعْقِلُونَ ﴿٤٢﴾ وَمِنْهُم مَّن يَنظُرُ إِلَيْكَ ۚ
اگرچہ | وہ عقل ہی نہ رکھتے ہوں | اور (بعض) اُن میں سے | وہ ہیں | جو نظر کرتے ہیں | آپ کی طرف
اگرچہ وہ کچھ بھی عقل نہ رکھتے ہوں اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جو (بظاہر) آپ کی طرف دیکھتے ہیں

أَفَأَنتَ تَهْدِى ٱلْعُمْىَ وَلَوْ كَانُوا۟ لَا يُبْصِرُونَ ﴿٤٣﴾ إِنَّ ٱللَّهَ
تو کیا آپ | راہ دکھا سکتے ہیں | اندھوں کو | اگرچہ | وہ دیکھ نہ سکتے ہوں | بیشک اللہ
تو کیا آپ ان اندھوں کو راستہ دکھا سکیں گے اگرچہ وہ کچھ بھی نہ دیکھ سکتے ہوں۔ (یاد رکھو کہ) اللہ تعالیٰ

لَا يَظْلِمُ ٱلنَّاسَ شَيْـًٔا وَلَٰكِنَّ ٱلنَّاسَ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿٤٤﴾
ظلم نہیں کرتا | لوگوں پر | کچھ (بھی) | لیکن | لوگ (خود ہی) | اپنے آپ پر | ظلم کرتے ہیں
لوگوں پر ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا لیکن لوگ خود اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۳۸) اور کفارِ مکہ جو کہتے ہیں کہ یہ قرآن محمدؐ نے جھوٹ بنالیا ہے۔ان سے کہہ دیجئے کہ اگر تم اس میں سچے ہو تو تم بھی اس جیسی کوئی سورت بنالاؤ اور اللہ کے سوا جنہیں تم امداد کے لئے بلا سکتے ہو بلالو۔

(۳۹) بلکہ انہوں نے اس (قرآن) میں اچھی طرح غور کرنے اور اس کے معانی و مطالب کو سمجھے اور اس کے اصل بیان سے باخبر ہوئے بغیر سرسری نظر میں جھٹلا دیا۔ایسے ہی وہ سرکش لوگ جو ان اہل مکہ سے پہلے گزرے ہیں وہ بھی اللہ کی آیتوں کو جھٹلاتے رہے ہیں پس دیکھئے ایسے ظالم مشرکوں کا کیسا برا انجام ہوا۔

(۴۰) ان اہل مکہ میں سے بعضے تو اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور بعضے ایمان نہیں لاتے اور اللہ فساد کرنے والوں کو خوب جانتا ہے انہیں خوب سزا دے گا۔

(۴۱) اگر وہ آپؐ کو جھٹلائیں تو ان سے کہہ دیجئے کہ مجھے میرے عمل کی جزا ملے گی اور تمہیں تمہارے اعمال کی تم میرے عملوں کے جوابدہ نہیں اور میں تمہارے عملوں کا ذمہ دار نہیں۔

(۴۲) اور جب آپؐ قرآن پڑھتے ہیں تو بعض ان میں سے آپؐ کی طرف کان تو لگائے رکھتے ہیں مگر دلی توجہ نہیں دیتے اس لئے گویا یہ گونگے بہرے ہیں کہ کچھ نہیں سنتے تو کیا آپ ایسے بہروں کو جنہیں عقل بھی نہ ہو کچھ سنا سکتے ہیں؟

(۴۳) اور بعض ان میں سے آپ کی طرف آنکھوں سے دیکھتے تو ہیں اور دلائل و معجزات کا معائنہ کرتے ہیں لیکن وہ دل سے اس کی تصدیق نہیں کرتے گویا کہ وہ دل کے اندھے ہیں تو کیا آپ ایسے دل کے اندھوں کو راہ دکھا سکتے ہیں؟ کبھی نہیں۔

(۴۴) بلاشبہ اللہ تو اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا کہ بلاوجہ انہیں عذاب دے لیکن لوگ اس کی نافرمانی کر کے اپنی جانوں پر خود ظلم کرتے ہیں۔

انعال: اِفۡتَرٰىهُ: (آیت:۳۸) اس نے اس کو گھڑ لیا، اس نے اس کا افترا کیا، اِفۡتَرٰى صیغہ ماضی (واحد مذکر غائب)۔لَمۡ يُحِيۡطُوۡا: (آیت:۳۹) اِحَاطَةٌ مصدر انہوں نے نہیں گھیر لیا، نہیں احاطہ کیا، مضارع منفی (جمع مذکر غائب)۔يَسۡتَمِعُوۡنَ: (آیت:۴۲) وہ سنتے ہیں، اِسۡتِمَاعٌ سے، مضارع (جمع مذکر غائب)۔تُسۡمِعُ: (آیت:۴۲) تو سناتا ہے، سنائے گا، اِسۡمَاعٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَأَنْ لَّمْ يَلْبَثُوٓا إِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ

اور جس دن | وہ انہیں جمع کریگا | گویا کہ وہ نہ رہے تھے | مگر | ایک گھڑی | دن کی

اور جس دن اللہ تعالیٰ ان کو جمع کرے گا (تو وہ دُنیا یا برزخ کے متعلق سمجھیں گے کہ) گویا وہ سارے دن میں ایک گھڑی بھر کے انداز میں

يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ ۚ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَآءِ اللَّهِ

وہ پہچانیں گے ایک دوسرے کو | آپس میں | بیشک | نقصان میں رہے | جنہوں نے | جھٹلایا | اللہ سے ملنا

رہے ہیں (اور) ایک دوسرے کو وہاں پہچانیں گے بھی' وہ لوگ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو جھوٹ سمجھا وہ نقصان میں رہے

وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ﴿٤٥﴾ وَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ

اور وہ نہ تھے | سیدھے راستہ پر چلنے والے | اور اگر | ہم دکھادیں آپ کو | بعض وہ (عذاب) جو | ہم ان سے وعدہ کرتے ہیں

اور (دنیا میں بھی) وہ ہدایت پانے والے نہ تھے اور اگر ہم اس عذاب کا بعض حصہ جس کا ان لوگوں سے وعدہ ہے

أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ

یا آپ کو وفات دے دیں | تو ہماری طرف ہی | انہیں لوٹ کر آنا ہے | پھر | اللہ | گواہ ہے | اُن کاموں پر

آپ کے سامنے بھیجیں یا (اس سے پہلے) آپ کو وفات دے دیں' پس ان کو ہمارے پاس ہی لوٹ کر آنا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس پر گواہ ہے

مَا يَفْعَلُونَ ﴿٤٦﴾ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ ۖ فَإِذَا جَآءَ رَسُولُهُمْ قُضِيَ

جو وہ کر رہے ہیں | اور ہر ایک گروہ کا | ایک رسول ہے | پس جب | آجائے | اُن کا رسول | تو فیصلہ کیا جاتا ہے

جو کچھ وہ کرتے ہیں اور ہر ایک امت کے لئے ایک رسول ہے پس جب اُن کا رسول آجائے تو انصاف کے ساتھ ان کے درمیان فیصلہ کر دیا

بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٤٧﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا

اُن کے درمیان | انصاف سے | اور اُن پر | کوئی ظلم نہیں کیا جاتا | اور وہ کہتے ہیں | کب (ہوگا) | یہ

جاتا ہے اور اُن پر کبھی ظلم نہیں کیا جاتا۔ اور لوگ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب

الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿٤٨﴾ قُل لَّآ أَمْلِكُ لِنَفْسِي

وعدہ | اگر تم | سچے ہو | کہہ دیجئے | میں نہیں مالک | اپنی جان کے لئے

پورا ہوگا اگر تم سچے ہو (تو بتاؤ) کہہ دیجئے کہ میں اپنی ذات کے لئے بھی

ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِلَّا مَا شَآءَ اللَّهُ ۗ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ

(کسی) نقصان کا | اور نہ نفع کا | مگر | جو | اللہ چاہے | ہر ایک امت کے لئے | ایک وقت مقرر ہے

نقصان اور نفع کا اختیار نہیں رکھتا مگر وہی جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہو ہر ایک قوم کے لئے ایک وقت مقرر ہے

إِذَا جَآءَ أَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَـْٔخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿٤٩﴾

جب آجائے گی | اُن کی میعاد | تو نہ | وہ تاخیر کرسکیں گے | ایک لحہ بھی | اور نہ جلدی کریں گے وہ

جب اُن کا وقت آجاتا ہے تو نہ ایک لحہ پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں

قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِنْ أَتَىٰكُمْ عَذَابُهُۥ بَيَٰتًا أَوْ نَهَارًا مَّاذَا

کہہ دیجئے | دیکھو تو | اگر | آجائے تم پر | اُس کا عذاب | رات | یا دن کے وقت | تو وہ کیا (چیز) ہے

فرما دیجئے کہ دیکھو تو سہی کہ اگر تم پر اُس کا عذاب رات کو یا دن کو آجائے

آیت نمبر

(۴۵) اور قیامت کے روز جب اللہ سب لوگوں کو جوابدہی کے لئے جمع کرے گا اور اس ہولناک منظر کو دیکھ کر دنیا کی گذشتہ تمام زندگی انہیں دن کی ایک گھڑی کے برابر معلوم ہوگی اور قبروں سے نکلتے وقت وہ ایک دوسرے کو پہچان لیں گے تو بیشک وہ لوگ نقصان میں رہیں گے جو قیامت کے دن اعمال کی جوابدہی کے لئے خدا کے سامنے جانے کی تکذیب کرتے اور بے راہ تھے۔

(۴۶) ان منکرین سے جو ہم عذاب کا وعدہ کرتے ہیں اگر ہم آپؐ کے سامنے اس میں سے بعض عذاب لے آئیں یا آپؐ کی زندگی میں انہیں وہ عذاب نہ دیا جائے تو آپؐ اطمینان رکھئے وہ مرنے کے بعد ہماری طرف ہی لوٹ کر آئیں گے اور ہم ان کے تمام برے اعمال سے واقف اور گواہ ہیں ان کے مطابق انہیں سزا دیں گے۔

(۴۷) اور ہر ایک امت کی طرف اللہ کا ایک رسول آیا ہے جب وہ قیامت کے روز حاضر ہو کر ان کے ایمان یا کفر کی شہادت دے گا تو ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کیا جائے گا اور کسی کی حق تلفی نہ ہوگی۔

(۴۸) وہ کفار جب اللہ کے عذاب کا وعدہ سنتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو وہ تمہارا عذاب لانے کا وعدہ کب پورا ہوگا؟

(۴۹) ان سے کہہ دیجئے کہ یہ عذاب نازل کرنا میرے اختیار میں نہیں میں تو اپنی ذات کے نفع و نقصان کا بھی اختیار نہیں رکھتا مگر وہ جو اللہ کو منظور ہو اور ہر نافرمان قوم کی ہلاکت و تباہی کا ایک وقت مقرر ہے جب وہ آ جائے گا تو پھر وہ لمحہ بھر کے لئے بھی آگے پیچھے نہ ہو سکے گی۔

لغات: یَتَعَارَفُوْنَ: (آیت: ۴۵) تَعَارُفٌ مصدر باہم ایک دوسرے کو پہچانے گا، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ نَعِدُ: (آیت: ۴۶) وَعْدٌ مصدر، ہم وعدہ عذاب کرتے ہیں مضارع (جمع متکلم)

يَسۡتَعۡجِلُ مِنۡهُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ۝۵۰ اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنۡتُمۡ بِهٖ
جس کی جلدی کا مطالبہ کریں گے | مجرم لوگ | کیا پھر جب | وہ واقع ہو چکے گا | (تب ہی) تم ایمان لاؤ گے اس پر
ان مجرموں کو کس بات کی جلدی ہے۔ کیا جب عذاب نازل ہوگا تو اس پر ایمان لاؤ گے؟

آٰلۡـٰٔنَ وَقَدۡ كُنۡتُمۡ بِهٖ تَسۡتَعۡجِلُوۡنَ ۝۵۱ ثُمَّ قِيۡلَ لِلَّذِيۡنَ
کیا اب (تم کو یقین آیا) | حالانکہ تم | اس کو | جلدی مانگ رہے تھے | پھر کہا جائے گا | اُن لوگوں سے
اس وقت (کہا جائے گا) کہ اب (تم ایمان لاتے ہو) اور اس سے پہلے تو تم نے اس کے متعلق جلدی مچا رکھی تھی۔

ظَلَمُوۡا ذُوۡقُوۡا عَذَابَ الۡخُلۡدِ ۚ هَلۡ تُجۡزَوۡنَ اِلَّا بِمَا
جنہوں نے ظلم کیا تھا | کہ چکھو | عذاب | ہمیشہ کا | تمہیں بدلہ نہیں دیا جائے گا | سوائے اس کے
پھر ان لوگوں سے جنہوں نے ظلم کیا، کہا جائے گا کہ ہمیشہ کا عذاب چکھو تم ان ہی اعمال کا بدلہ پاؤ گے

كُنۡتُمۡ تَكۡسِبُوۡنَ ۝۵۲ وَيَسۡتَنۡۢبِـُٔوۡنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ؕ قُلۡ اِىۡ
جو تم کماتے تھے | اور آپ سے خبر پوچھتے ہیں | کیا سچ ہے | وہ (بات)؟ | کہہ دیجئے | ہاں
جو کرتے رہے ہو اور آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ بات حق ہے؟ کہہ دیجئے کہ ہاں!

وَرَبِّىۡۤ اِنَّهٗ لَحَـقٌّ ؔؕ وَمَاۤ اَنۡتُمۡ بِمُعۡجِزِيۡنَ ۝۵۳ وَلَوۡ اَنَّ لِكُلِّ نَفۡسٍ
قسم میرے رب کی | بیشک وہ بالکل سچ ہے | اور نہیں ہو تم | عاجز کرنے والے | اور اگر ہو | ہر ایک شخص کے لئے
میرے پروردگار کی قسم یہ بات یقیناً حق ہے اور تم (اللہ تعالیٰ کو) عاجز نہیں کر سکتے اور ہر وہ شخص جس نے نافرمانی کی

ظَلَمَتۡ مَا فِى الۡاَرۡضِ لَافۡتَدَتۡ بِهٖ ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ
جس نے ظلم کیا | جو کچھ زمین میں | تو تاوان میں دے دے اُس کو | اور وہ چھپائیں گے | پشیمانی
دنیا بھر کی چیزیں اگر اُس کے پاس ہوں، تو بطور فدیہ دینا چاہے گا اور جب عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے تو پشیمانی کو

لَمَّا رَاَوُا الۡعَذَابَ ۚ وَقُضِىَ بَيۡنَهُمۡ بِالۡقِسۡطِ وَهُمۡ
جب وہ دیکھ لیں گے | عذاب | اور فیصلہ ہوگا | ان کے درمیان | انصاف کے ساتھ | اور ان پر
(دل ہی دل میں) چھپائیں گے اور اُن کے درمیان حق و انصاف سے فیصلہ کیا جائے گا اور ان پر (ہرگز)

لَا يُظۡلَمُوۡنَ ۝۵۴ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ
ظلم نہیں کیا جائے گا | سنو! | بیشک اللہ ہی کا ہے | جو کچھ | آسمانوں | اور زمین میں ہے
ظلم نہ ہوگا۔ خبردار! آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے، بلاشبہ سب اللہ تعالیٰ کا ہے، یہ بھی سن رکھو

اَلَاۤ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰـكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ۝۵۵
سنو! | بیشک | وعدہ | اللہ کا | سچا (ہے) | لیکن | اکثر لوگ | نہیں جانتے
اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

هُوَ يُحۡىٖ وَيُمِيۡتُ وَاِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ۝۵۶ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ
وہی زندہ کرتا ہے | اور مارتا ہے | اور اسی کی طرف | تم لوٹائے جاؤ گے | اے لوگو!
وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور اُسی کی طرف تمہیں لوٹ کر جانا ہے۔ اے لوگو!

آیت نمبر

(۵۰) آپ کہہ دیجئے دیکھو تو اگر وہ اللہ کا عذاب تم پر رات یا دن کو اچانک آ پڑے تو کیا عذاب کوئی اچھی چیز ہے جسے یہ مجرم جلدی مانگتے ہیں۔

(۵۱) مشرکو! کیا اللہ کے اس عذاب پر اس وقت یقین کرو گے جب وہ آ ہی پڑے گا؟ لیکن اب ایمان کیوں؟ اسی عذاب کی تو تم جلدی مچارہے تھے۔

(۵۲) پھر ان لوگوں کو جنہوں نے کفر و شرک سے اپنے اوپر ظلم کیا تھا قیامت کے روز حکم دیا جائے گا کہ اپنے کفر اور حق کو جھٹلانے کے بدلے ہمیشہ کے عذاب کا مزہ چکھو۔ جو کیا تھا اب اسے بھگتو۔

(۵۳) وہ منکرین آپؐ سے پوچھتے ہیں کہ کیا قیامت کا آنا سچ ہے؟ ان سے کہہ دیجئے ہاں قسم اللہ کی وہ بالکل سچ ہے اور تم اللہ کو قیامت کے لے آنے سے عاجز نہیں کر سکتے۔

(۵۴) اور وہ شخص جس نے اپنے اوپر کفر و شرک سے ظلم کیا قیامت کے روز اگر اسے وہ سب کچھ جو زمین میں ہے میسر ہو تو عذاب دوزخ سے اپنی رہائی کے لئے تاوان دینا منظور کرے گا اور وہ کافر عذاب الٰہی کو دیکھیں گے تو دل ہی دل میں اپنے کیے پر افسوس کریں گے اور ان میں انصاف سے فیصلہ کیا جائے گا اور ان پر کوئی ظلم نہ ہوگا۔

(۵۵) سن لو بلا شبہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے۔ بیشک ثواب و عذاب کا اللہ کا وعدہ بالکل سچا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

(۵۶) وہی سب کو زندہ کرتا اور وہی مارتا ہے اور قیامت کے روز اسی کے پاس لائے جاؤ گے۔

لغات: یَسْتَعْجِلُ: (آیت:۵۰) اِسْتِعْجَالٌ مصدر جلدی مانگ رہے ہیں، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ اِیْ: (آیت:۵۳) ہاں، البتہ حرف جواب بمعنی نَعَمْ اور ہمیشہ قسم سے پہلے آتا ہے۔ ظَلَمَتْ: (آیت:۵۴) اس نے ظلم کیا، ظُلْمٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مؤنث غائب)۔

قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ

آ چکی ہے تمہارے پاس | نصیحت | تمہارے رب کی طرف سے | اور شفا | اُس کی جو | سینوں میں ہے

بلاشبہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے وعظ و نصیحت اور سینوں کی بیماریوں کی شفا

وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝۵۷ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ

اور ہدایت | اور رحمت | ایمان والوں کے لئے | کہہ دیجئے | کہ اللہ کے فضل سے | اور اس کی رحمت سے

اور مومنوں کے لئے ہدایت و رحمت آ پہنچی ہے۔ (اے پیغمبر!) کہہ دیجئے کہ (یہ قرآن فضل و رحمت ہے) سو اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی

فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝۵۸ قُلْ اَرَءَيْتُمْ

اور اس سے | اُن کو خوش ہونا چاہئے | وہ بہتر ہے | اس سے جو | وہ جمع کرتے ہیں | کہہ دیجئے | کہ دیکھو تو

رحمت پر ان کو خوش ہونا چاہئے یہ ان تمام چیزوں سے کہیں بہتر ہے جن کو لوگ جمع کرتے ہیں۔ ان سے کہہ دیجئے یہ تو بتاؤ

مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا

جو نازل کیا | اللہ نے | تمہارے لئے | رزق | پھر تم نے بنا دیا | اس میں سے | (کچھ) حرام

کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے جو رزق اتارا اس میں سے کچھ تم نے حرام قرار دیا

وَّحَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ۝۵۹

اور (کچھ) حلال | کہہ دیجئے | کیا اللہ نے | حکم دیا | تمہیں | یا | اللہ پر | تم جھوٹ گھڑتے ہو

اور کچھ حلال ٹھہرایا۔ پوچھئے! کیا اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے یا اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑتے ہو۔

وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ

اور کیا خیال ہے | ان لوگوں کا | جو گھڑتے ہیں | اللہ پر | جھوٹ | قیامت کے دن (کے متعلق)؟

اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہیں، ان کا قیامت کے دن کے متعلق کیا گمان ہے؟

اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝۶۰ ع

بیشک اللہ | بڑے فضل والا ہے | لوگوں پر | لیکن | اکثر لوگ | شکر نہیں کرتے

اللہ تعالیٰ لوگوں کے حق میں بلاشک بڑے فضل والا ہے لیکن اکثر (اس کا) شکر نہیں کرتے

وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ

اور نہیں | ہوتے آپ | کسی حال میں | اور نہیں پڑھتے آپ | کچھ | قرآن میں سے | اور نہیں کرتے تم

اور تم کسی حال میں بھی ہوتے ہو یا اس قرآن میں سے کچھ پڑھتے ہو اور یا کوئی بھی عمل

مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ وَمَا

کوئی عمل | مگر ہم ہوتے ہیں | تم پر | گواہ | جب تم مشغول ہوتے ہو | اُس میں | اور نہیں

کرتے ہو مگر ہم تم پر گواہ (باخبر) ہوتے ہیں، جب تم اس میں مشغول ہوتے ہو آپ کے

يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ

چھپتا | آپ کے رب سے | کوئی ذرہ برابر | زمین میں | اور نہ آسمان میں

رب سے ذرہ برابر کوئی چیز نہ زمین میں غائب ہے اور نہ آسمان میں۔

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۵۷) لوگو! یہ قرآن تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نصیحت اور شفا کے طور پر آیا ہے۔ ان غلط عقیدوں کی اصلاح کے لئے جو سینوں میں ہیں اور اہل ایمان کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔

(۵۸) کہہ دیجئے کہ مسلمانوں کو اللہ کے فضل اور اس کی رحمت یعنی اس قرآن کے نزول سے خوش ہونا چاہئے اور یہی بہتر ہے ان کے لئے ان سب دنیاوی چیزوں سے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

(۵۹) کہہ دیجئے بھلا بتاؤ تو جو اللہ نے تمہارے لئے رزق پیدا کیا ہے پھر تم نے اس میں سے بعض کو حلال اور بعض کو حرام ٹھہرا دیا؟ کیا اللہ نے تم کو اس کا حکم دیا ہے یا تم خود اللہ پر بہتان باندھتے ہو؟

(۶۰) جو لوگ اللہ پر جھوٹا الزام لگاتے ہیں قیامت کے متعلق ان کا کیا خیال ہے؟ کیا وہ ان کا محاسبہ نہیں کرے گا؟ بیشک اللہ اپنے بندوں پر بڑا فضل والا ہے کہ فوراً سزا نہیں دیتا لیکن اکثر اس کا شکر نہیں کرتے۔

وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٦١﴾ اَلَآ

اور نہیں | کوئی اس سے چھوٹی چیز | اور نہ بڑی | مگر | (وہ ہے) واضح کتاب میں | یادرکھو

اور نہ اس مقدار سے چھوٹی کوئی چیز اور نہ بڑی چیز ایسی ہے، مگر سب روشن کتاب (لوحِ محفوظ) میں (درج) ہے۔ یاد رکھو!

اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٢﴾ اَلَّذِيْنَ

کہ (جو) اللہ کے دوست ہیں | نہ (کوئی) خوف ہوگا | اُن پر | اور نہ وہ | غمگین ہوں گے | جو لوگ

کہ اللہ تعالیٰ کے دوستوں کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ جو لوگ

اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿٦٣﴾ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

ایمان لائے | اور وہ | ڈرتے رہے | اُن کے لئے ہے | خوشخبری | دُنیا کی زندگی میں

ایمان لائے اور پرہیزگار رہے۔ اُن کے لئے دنیا کی زندگی اور آخرت میں

وَفِي الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ

اور آخرت میں | نہیں کوئی تبدیلی | اللہ کی باتوں میں | یہی ہے | کامیابی

خوشخبری ہے اللہ تعالیٰ کی باتوں میں (کبھی) تبدیلی نہیں ہوتی، یہی بڑی

الْعَظِيْمُ ﴿٦٤﴾ وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا هُوَ

بڑی | اور تمہیں غمگین نہ کرے | اُن کی بات | بیشک | عزت (تو) | سب اللہ ہی کے لئے ہے | وہی ہے

کامیابی ہے۔ اور اُن کی بات آپ کو غمگین نہ کریں بیشک تمام غلبہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے وہ

السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٦٥﴾ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ

سننے والا | جاننے والا | یادرکھو بیشک | اللہ ہی کا ہے | جو (کوئی) ہے | آسمانوں میں | اور جو (کوئی) ہے

سنتا اور جانتا ہے۔ یاد رکھو! بیشک جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے

فِي الْاَرْضِ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ

زمین میں | اور کس کی پیروی کرتے ہیں | وہ لوگ جو | پکارتے ہیں | اللہ کے سوا | شریکوں کو؟

اللہ ہی کے قبضۂ قدرت میں ہے اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر (دوسرے) شرکاء کو پکارتے ہیں، وہ کس کی پیروی کررہے ہیں؟

اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿٦٦﴾ هُوَ

نہیں | پیروی کرتے وہ | مگر صرف | گمان کی | اور نہیں وہ | مگر (صرف) | قیاس کرتے ہیں | وہی ہے

(یاد رکھو) وہ صرف وہم و گمان کی پیروی کررہے ہیں اور وہ صرف اندازے لگاتے ہیں۔ وہی اللہ تو ہے

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا اِنَّ

جس نے | بنایا | تمہارے لئے | رات کو | تاکہ تم آرام کرو | اُس میں | اور دن | دکھانے والا (روشن) | بیشک

جس نے تمہارے لئے رات بنائی تاکہ تم اس میں آرام کرو اور دن اس طرح بنایا کہ دیکھ بھال سکو بیشک اس

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا

اس میں | البتہ نشانیاں ہیں | ان لوگوں کے لئے | جو سنتے ہیں | وہ کہتے ہیں | بنالیا اللہ نے | (اپنا) بیٹا

میں سننے والے لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اولاد رکھتا

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۶۱) اے رسولؐ! چاہے آپ کسی حالت میں ہوں اور کوئی بھی آیت پڑھ کر سناتے ہوں اور تم سب مسلمان کوئی سا بھی کام کر رہے ہو۔ اللہ اس کو دیکھتا ہے جبکہ تم اس میں مصروف ہوتے ہو اور اللہ کو زمین اور آسمان میں ہر ذرہ برابر چیز کا علم ہے اور جو بھی اس سے بڑی یا چھوٹی چیز ہے وہ سب لوح محفوظ میں درج ہے۔

(۶۲) یاد رکھو کہ جو اللہ کے دوست ہیں قیامت میں نہ انہیں کوئی خوف ہوگا اور نہ غم۔

(۶۳) جو لوگ سچے دل سے اللہ و رسول پر ایمان لائے اور اس کی نافرمانی سے ڈرتے رہے۔

(۶۴) ان کے لئے دنیا میں پاکیزہ زندگی، فتح و نصرت اور سچے خوابوں کی اور آخرت میں جنت کی خوشخبری ہے اللہ کے وعدوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اور یہی بڑی بھاری کامیابی ہے۔

(۶۵) کفار کی تکذیب اور تدبیر سے آپ رنج نہ کیجئے۔ بیشک عزت اور غلبہ تو اللہ ہی کے لئے ہے وہ جسے چاہے عزت اور غلبہ عطا فرمائے وہی سب کچھ سنتا جانتا ہے۔

(۶۶) یاد رکھو کہ آسمانوں اور زمین کی تمام مخلوق (ملائکہ اور جن و انسان وغیرہ) سب اللہ کے بندے ہیں اور جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر اوروں کو امداد کے لئے پکارتے ہیں وہ صرف وہم و گمان کی پیروی کرتے ہیں کہ وہ چیزیں ان کو مدد دیں گی اور صرف خیالی باتیں کرتے ہیں۔ ان کے پاس کوئی سند اور دلیل نہیں۔

(۶۷) اللہ ہی ہے جس نے رات کو تمہارے آرام کے لئے اور دن کو روشن بنایا تاکہ تم اچھی بری چیز کو دیکھ کر اپنے کام کر سکو۔ اس میں حق بات کو سننے والوں کے لئے قدرت الٰہی کی نشانیاں ہیں۔

افعال: تُفِیضُوْنَ: (آیت:۶۱) تم گھستے ہو، لگتے ہو۔ اِفَاضَۃٌ سے اس کا استعمال جب باتوں کے متعلق ہو تو خوض اور مشغول ہونے کے آتے ہیں، مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: مِثْقَالٌ: (آیت:۶۱) ہم وزن، اسم مفرد۔ تَبْدِیْلٌ: (آیت:۶۴) بدلنا، تبدیلی، بدل ڈالنا، مصدر ہے ایک چیز کو دوسری جگہ رکھنے کا نام "تبدیل" ہے مُبْصِرًا: (آیت:۶۷) دیکھنے والے اور دکھانے والے، جو دوسروں کو واضح اور روشن کر دے۔

سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ الْغَنِیُّ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ

وہ پاک ہے | وہ بے نیاز ہے | اُسی کا ہے جو کچھ | آسمانوں میں | اور جو کچھ | زمین میں ہے

وہ پاک ہے، وہ بے نیاز ہے آسمانوں میں جو کچھ ہے اور جو کچھ زمین پر ہے اسی کا تو ہے

اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍۢ بِهٰذَا ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ

نہیں ہے | تمہارے پاس | کوئی دلیل | اس کی | کیا تم کہتے ہو | اللہ پر

(تم جو کچھ کہتے ہو) اس (جھوٹ) کی کوئی دلیل تمہارے پاس نہیں۔ کیا تم اللہ تعالیٰ کے متعلق ایسی باتیں کہتے ہو

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾ قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ

جس کا تمہیں علم نہیں | کہہ دیجئے | بیشک جو لوگ | باندھتے ہیں | اللہ پر | جھوٹ

جن کا تمہیں علم ہی نہیں۔ کہہ دیجئے کہ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہیں

لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾ؕ مَتَاعٌ فِی الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ

وہ فلاح نہیں پائیں گے | کچھ فائدہ ہے | دنیا میں | پھر ہماری طرف ہی | انہیں لوٹ کر آنا ہے | پھر

یقیناً فلاح نہیں پائیں گے دنیا میں کچھ (عارضی) فائدہ ہے پھر انہیں ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے پھر

نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَاتْلُ

ہم انہیں چکھائیں گے | عذاب | سخت | بدلے اس کے | جو وہ کفر کیا کرتے تھے | اور پڑھ سنائیے

ہم ان کو ان کے کفر و انکار کی وجہ سے سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔ (اے پیغمبر!)

عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ

انہیں | حال | نوحؑ کا | جب کہا اس نے | اپنی قوم سے | اے میری قوم! | اگر ہے گراں | تم پر

اُن کو نوحؑ کے حالات سنائیے جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم! اگر تمہیں میرا

مَّقَامِیْ وَتَذْكِيْرِیْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا

میرا کھڑا ہونا | اور نصیحت کرنا | اللہ کی آیتوں سے | تو اللہ ہی پر | میں نے بھروسہ کیا ہے | پس یکجا کرو

رہنا اور تمہیں خدا کے احکام یاد دلانا ناگوار گزرتا ہے، تو (یاد رہے کہ) میں تو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھتا ہوں پس تم اور تمہارے شریک

اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً

اپنے معاملے کو | مع اپنے شریکوں کے | پھر | نہ ہو | تمہارا معاملہ | تم پر | گھٹن یا شک کا باعث

اپنی بات پختہ کرلو (تاکہ) پھر تمہیں اپنی بات پر کوئی شبہ نہ رہے اور پھر میرے ساتھ سب

ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَیَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۷۱﴾ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ

پھر | کرلو | میرے ساتھ (جو کرنا ہو) | اور مجھے مہلت نہ دو | پس اگر | تم منہ موڑلو | تو میں نے نہیں مانگا تم سے

کچھ کر گزرو اور مجھے کوئی مہلت نہ دو۔ پھر اگر تم نے (میری نصیحت سے) منہ موڑ لیا تو (مجھے پرواہ نہیں) میں نے تم سے کوئی معاوضہ

مِّنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۙ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ

کوئی اجر | نہیں ہے | میرا اجر | مگر | اللہ پر (ہے) | اور مجھے حکم دیا گیا ہے | کہ میں ہوجاؤں

تو طلب نہیں کیا، میرا معاوضہ تو اللہ کے ذمے ہے اور مجھے حکم ہوا ہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے رہوں۔

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۶۸) وہ کافر کہتے ہیں کہ اللہ کی اولاد ہے۔ حالانکہ وہ تو پاک اور بے نیاز ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے اس کو کسی کی حاجت نہیں۔ تمہارے پاس اس غلط بات کی کوئی دلیل نہیں کیا تم اللہ کی طرف ایسی باتیں منسوب کرتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں۔

(۶۹) کہہ دیجئے بلاشک جو لوگ اللہ پر جھوٹ بہتان لگاتے ہیں کہ اللہ کی اولاد ہے وہ لوگ فلاح نہیں پائیں گے۔

(۷۰) وہ چند روز دنیا میں نفع اٹھالیں پھر قیامت کے روز انہیں ہمارے ہی پاس جوابدہی کے لئے حاضر ہونا ہے ہم انہیں ان کے کفر کے بدلے سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

(۷۱) کفار قریش کو آپ نوحؑ کا حال پڑھ کر سنایئے کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ اگر تمہیں میرا حق دین کی تبلیغ کے لئے کھڑے ہو کر نصیحت کرنا برا لگتا ہے تو مجھے کچھ پروا نہیں، میں تو اللہ ہی پر بھروسہ رکھتا ہوں پس تم اپنے جھوٹے معبودوں کے ساتھ جن کو تم شریک خدا ٹھہراتے ہو اپنی ایک بات پر پکے ہو جاؤ پھر میرے خلاف تمہاری تدبیر اور سازش تم پر مخفی نہ رہے بلکہ خوب ظاہر ہو پھر جو کچھ تم کو میرے ساتھ سلوک کرنا ہو وہ کرلو اور مجھے اس سے بچنے کا موقع ہی نہ دو۔

لغات

نُذِیْقُهُمْ: (آیت:۷۰) ہم ان کو چکھائیں گے، اِذَاقَةٌ مصدر مضارع (جمع متکلم)۔ اَجْمِعُوْا: (آیت:۷۱) تم سب جمع کرو، اِجْمَاعٌ سے [illegible] ایک رائے ہونے کے لئے لوگوں کا اکٹھا ہونا یا اکٹھا کرنا، امر کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ اِقْضُوْا: (آیت:۷۱) تم [illegible] فیصلہ کرو، قَضَاءٌ سے امر کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

تَذْکِیْرِیْ: (آیت:۷۱) میرا نصیحت کرنا، سمجھانا، یاد دلانا، تَذْکِیْرٌ مصدر ہے۔

مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝٧٢ فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ
فرمانبرداروں میں سے | پھر انہوں نے اس کو جھٹلایا | تو ہم نے نجات دی اُسے | اور ان کو | جو اُس کے ساتھ
پس انہوں نے اس کو جھٹلایا پھر ہم نے اُس کو اور جو کشتی میں

فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا
کشتی میں (سوار) تھے | اور بنادیا انہیں | جانشین (ان کا) | اور غرق کردیا | اُن کو | جنہوں نے جھٹلایا
اُس کے ساتھ تھے، بچا لیا اور اُن کو (زمین میں) جانشین بنادیا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا، ان کو

بِاٰيٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝٧٣ ثُمَّ بَعَثْنَا
ہماری آیتوں کو | پس دیکھیے | کیسا ہوا | انجام (ان لوگوں کا) | جنہیں ڈرایا گیا تھا | پھر ہم نے بھیجے
غرق کردیا، پس دیکھو کہ اُن لوگوں کا کیا انجام ہوا، جو ڈرائے جاچکے تھے۔ پھر اس کے بعد ہم

مِنْ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا
اس کے بعد | کئی رسول | اُن کی قوم کی طرف | اور وہ لائے اُن کے پاس | (روشن) دلیلیں | سو وہ ایسے نہ تھے
نے اور رسول اپنی اپنی قوم کی طرف بھیجے پس وہ ان کے پاس روشن دلائل لے کر آئے مگر وہ

لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۭ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ
کہ ایمان لے آتے | اس پر | جسے وہ جھٹلا چکے تھے | پہلے | اسی طرح | ہم مہر لگادیتے ہیں | دلوں پر
جن باتوں کو پہلے جھٹلا چکے تھے، اب وہ ان کو ماننے والے نہ تھے، اسی طرح ہم زیادتی کرنے والوں کے دلوں پر

الْمُعْتَدِيْنَ ۝٧٤ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ
حد سے بڑھنے والوں کے | پھر بھیجا ہم نے | اُن کے بعد | موسیٰؑ | اور ہارونؑ کو | فرعون
مہر لگا دیتے ہیں۔ پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰؑ اور ہارونؑ کو فرعون اور اس کے سرداروں

وَمَلَا۟ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا
اور اس کے سرداروں کی طرف | اپنی نشانیاں (معجزے) دے کر | تو وہ غرور کر بیٹھے | اور وہ تھے ہی | لوگ
کی طرف اپنی نشانیاں دے کر بھیجا تو وہ غرور کر بیٹھے اور وہ لوگ

مُّجْرِمِيْنَ ۝٧٥ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا
مجرم | پھر جب | آگیا اُن کے پاس | حق | ہماری طرف سے | تو کہنے لگے | بیشک یہ (تو)
مجرم تھے۔ پھر جب ان کے پاس ہماری طرف سے حق آگیا (تو) انہوں نے کہا بیشک یہ تو

لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٧٦ قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ۭ
جادو ہے | کھلا | کہا | موسیٰ نے | کیا تم کہتے ہو یہ | حق کے بارے میں | جب وہ آگیا تمہارے پاس
کھلا جادو ہے۔ موسیٰ نے کہا کہ کیا تم حق کے بارے میں یہ کہتے ہو جب کہ وہ تمہارے پاس آچکا؟

اَسِحْرٌ هٰذَا ۭ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ۝٧٧ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا
کیا یہ جادو ہے؟ | اور کامیاب نہیں ہوتے | جادوگر | انہوں نے کہا | کیا تو آیا ہے ہمارے پاس
کیا یہ جادو ہے؟ حالانکہ جادوگر کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔ انہوں نے کہا کہ کیا تو ہمیں اس

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷۲) اگر تم میری نصیحت سے منہ موڑ لو اور اس کو نہ مانو تو اس میں میرا کچھ بھی نقصان نہیں کیونکہ میں اس پر تم سے کوئی اجرت تو نہیں مانگتا کہ جس کے نہ ملنے سے مجھے کچھ نقصان ہوگا۔ میرا اجر تو اللہ کے ذمے ہے جو ضائع ہونے والا نہیں اور مجھے تو حکم ہے کہ اس کا فرمانبردار رہوں۔

(۷۳) پھر نوحؑ کی قوم نے ان کو جھٹلایا تو ہم نے آپؑ کو اور آپؑ کے ماننے والوں کو جو کشتی پر آپؑ کے ساتھ سوار تھے نجات دی اور ان کو وہاں آباد کر دیا اور ہماری آیتوں کی تکذیب کرنے والوں کو طوفان میں غرق کر دیا۔ سو دیکھئے کہ جن کو نوحؑ کی زبانی اللہ کے قہر سے ڈرایا گیا تھا ان کا کیسا برا انجام ہوا۔

(۷۴) پھر نوحؑ کے بعد کئی رسول ان کی اپنی اپنی قوم کی طرف بھیجے وہ ان کے پاس واضح دلیلیں لائے مگر وہ منکرین ایسے نہ تھے کہ جن باتوں کی وہ پہلے تکذیب کر چکے تھے ان پر ایمان لا کر نجات حاصل کرتے اور ہم حد سے بڑھ جانے والوں کے دلوں پر اسی طرح مہر کر دیتے ہیں۔

(۷۵) ان کے بعد ہم نے موسیٰؑ اور ہارونؑ کو معجزے دے کر فرعون اور اس کے معززین دربار کی طرف بھیجا۔ انہوں نے حق کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اور وہ تھے ہی بڑے مجرم۔

(۷۶) پھر جب ان کے پاس ہمارے معجزے پہنچے تو انہیں قبول کرنے کی بجائے انہیں واضح جادو کہہ کر رد کر دیا۔

(۷۷) اس پر حضرت موسیٰؑ نے ان سے کہا کہ کیا تم سچے معجزے کو جب وہ تمہارے سامنے ظاہر ہوتا ہے۔ جادو کہتے ہو یہ جادو نہیں کیونکہ جادوگر کو کبھی کامیابی نہیں ہوتی۔

افعال: نَطْبَعُ: (آیت:۷۴) طَبْعٌ مصدر، ہم مہر لگا دیتے ہیں، مضارع (جمع متکلم)۔

اسماء: اَجْرِیَ: (آیت:۷۲) میرا بدلہ، میرا ثواب، میری مزدوری۔ سٰحِرُوْنَ: (آیت:۷۷) جادو کرنے والے، سحر سے اسم فاعل کا صیغہ (جمع مذکر)۔

لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا

کہ تو پھیر دے ہمیں | اُس بات سے | کہ پایا ہم نے | اُس پر | اپنے باپ دادوں کو | اور ہو | تم دونوں کے لئے

طریقہ سے ہٹا دینا چاہتا ہے جس پر ہم نے اپنے بڑوں کو پایا اور (چاہتے ہو کہ) تم دونوں (بھائیوں) کی

الْكِبْرِيَآءُ فِي الْاَرْضِ ۭ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٨﴾ وَقَالَ

بڑائی | زمین میں | اور نہیں ہم (تو) | تم دونوں کو | ماننے والے | اور کہا

سرداری اس ملک میں ہوجائے اور ہم تو تم دونوں پر ایمان لانے والے ہیں نہیں۔ اور فرعون نے

فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِيْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿٧٩﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ

فرعون نے | کہ لے آؤ میرے پاس | ہر جادوگر | ماہر کو | پس جب آ گئے | (سب) جادوگر

حکم دیا کہ تمام ماہر جادوگروں کو میرے پاس لے آؤ پھر جب جادوگر آ گئے تو

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿٨٠﴾ فَلَمَّآ اَلْقَوْا

(تو) کہا | اُن سے | موسیٰ نے | ڈالو | جو تمہیں ڈالنا ہے | پھر جب | وہ ڈال چکے

موسیٰ نے اُن سے کہا کہ تمہیں جو کچھ ڈالنا ہے، ڈالو۔ پھر جب انہوں نے (اپنی رسیوں اور لاٹھیوں

قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ

(تو) کہا | موسیٰ نے | کہ جو کچھ تم لائے ہو | (وہ) جادو ہے | بیشک اللہ | اُسے ابھی مٹا ڈالے گا

کو) ڈالا تو موسیٰ نے کہا تم جو کچھ لائے ہو جادو ہے، اللہ تعالیٰ بہت جلد اسے فنا کر ڈالے گا

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٨١﴾ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ

بیشک | اللہ | درست نہیں کرتا | کام | فساد کرنے والوں کے | اور حق (ثابت) کردے گا | اللہ | حق کو

بیشک اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں کے کام درست نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ اپنے حکم سے سچ کو سچ کر

بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ ع ١٢

اپنے حکم سے | اگرچہ ناپسند کریں | مجرم لوگ | پس ایمان نہ لایا (کوئی) | موسیٰ پر | مگر صرف | چند لوگ

دکھاتا ہے خواہ مجرم لوگ ناپسند کریں۔ پس فرعون اور اس کے سرداروں کے

مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهِمْ اَنْ

اُس کی قوم میں سے | ڈرتے ہوئے | فرعون | اور اس کے درباریوں سے | کہ

خوف سے موسیٰ کی اپنی قوم کے چند افراد کے سوا کوئی بھی اس پر ایمان نہ لایا کہ کہیں

يَّفْتِنَهُمْ ۭ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ

کہیں مصیبت میں نہ ڈال دے ان کو | اور بیشک | فرعون (تھا) | زور آور | زمین میں | اور بیشک وہ (تھا)

وہ ان کو مصیبت میں نہ ڈال دے اور بیشک فرعون زمین میں بڑا زور آور تھا اور وہ بے شک حد

لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ

حد سے بڑھنے والوں میں | اور کہا | موسیٰ نے | اے میری قوم! | اگر تم | ایمان لائے ہو

سے بڑھا ہوا تھا۔ اور موسیٰ نے کہا اے میری قوم! اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان

آیت نمبر

(۷۸) وہ بولے۔ کیا تو ہمارے پاس اس لئے آیا ہے کہ ہمیں ہمارے آبائی دین سے منحرف کر کے اپنے لئے اس ملک میں اقتدار اور حکومت حاصل کرے اور ہم تو تم دونوں (موسیٰ و ہارونؑ) کو ماننے والے نہیں۔

(۷۹) اور فرعون نے اپنے درباریوں کو حکم دیا کہ تم ملک میں سے تمام ماہر جادوگر میرے پاس جمع کر لاؤ۔

(۸۰) پس جب فرعون کے حکم سے وہ سب جادوگر مقررہ جگہ پر جمع ہو گئے تو موسیٰ نے ان سے کہا کہ جو کچھ جادو سے بنا کر تمہیں میرے مقابلہ میں ڈالنا ہے میدان میں ڈالو۔

(۸۱) پھر جب جادوگروں نے اپنی جادو کی چیزیں (رسیوں اور لاٹھیوں کے سانپ) زمین پر ڈالیں تو حضرت موسیٰ نے ان سے کہا کہ جو کچھ تم نے بنایا ہے یہ سب جادو ہے اور اللہ تعالیٰ جادو کو ابھی مٹا ڈالے گا۔ کیونکہ اللہ فسادیوں کے کام کو درست نہیں کرنے دیتا۔

(۸۲) اور کافر خواہ کتنا ہی ناگوار سمجھیں خدا تعالیٰ اپنے حکم سے حق کو ثابت کر دے گا۔

(۸۳) پس فرعون اور اس کے درباریوں کے تکلیف پہنچانے کے خوف سے اس کی قوم کے چند نوجوانوں کے سوا حضرت موسیٰ پر کوئی ایمان نہ لایا اور واقعی مصر میں فرعون ہی بڑا زور آور تھا اور حق کی مخالفت میں وہ حد سے بڑھا ہوا تھا۔

لغات: تَلْفِتَنَا: (آیت: ۷۸) تو ہم کو پھیر دے، پھیرتا ہے، پھیرے گا، تَلْفِتُ، لَفْتٌ سے معنی پھرنے اور موڑنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ ائْتُونِی: (آیت: ۷۹) میرے پاس لاؤ، آؤ (واحد متکلم)۔ یُحِقُّ: (آیت: ۸۲) حق کو ظاہر کر دے گا، ثابت کر دے گا۔ اِحْقَاقٌ مصدر مضارع (واحد مذکر غائب)۔

بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ﴿٨٤﴾ فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ

اللہ پر | تو اُسی پر | بھروسہ کرو | اگر تم | فرمانبردار ہو | پس انہوں نے کہا | اللہ ہی پر

لائے ہو تو اسی پر بھروسہ رکھو اگر تم سچے فرمانبردار ہو۔ پس انہوں نے کہا ہم تو اللہ

تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَنَجِّنَا

ہم نے بھروسہ کیا | اے ہمارے رب! | نہ بنا ہمیں | تختۂ مشق | ظالموں کا | اور نجات دے ہمیں

ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں ظالم لوگوں کا تختہ مشق نہ بنا۔ اور اپنی رحمت

بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى

اپنی رحمت سے | قوم کفار سے | اور ہم نے وحی کی | موسیٰ

سے ہمیں کافروں کے گروہ سے بچا لے۔ اور ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کی

وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا

اور اس کے بھائی کی طرف | کہ | تم بنائے رکھو | اپنی قوم کے لئے | مصر میں | گھر | اور بناؤ

طرف وحی کی کہ تم دونوں اپنی قوم کے لئے مصر میں گھر برقرار رکھو اور اپنے ان گھروں

بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَقَالَ

اپنے گھروں کو | عبادت گاہیں | اور قائم کرو | نماز | اور خوشخبری دو | ایمان والوں کو | اور کہا

کو قبلہ رُو رکھو اور (ان میں) نماز قائم کرو اور مومنوں کو خوشخبری دو۔ اور موسیٰ

مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّ

موسیٰ نے | اے ہمارے رب! | بیشک تونے دی ہے | فرعون | اور اس کے درباریوں کو | آسائش | اور

نے کہا کہ اے ہمارے رب! بیشک تو نے فرعون اور اُس کے سرداروں کو دنیا کی زندگی میں

اَمْوَالًا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ

دولت | دنیا کی زندگی میں | اے ہمارے رب! | تاکہ وہ گمراہ کریں | تیرے راستے سے

زینت اور بہت سے مال دیئے ہیں اے ہمارے رب! اسی لئے کہ وہ تیری راہ سے لوگوں کو گمراہ کریں

رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

اے ہمارے رب! | مٹادے | اُن کے مال | اور سخت کردے | اُن کے دلوں کو

اے ہمارے رب! ان کے مال و دولت برباد کردے اور اُن کے دلوں کو سخت کردے

فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٨٨﴾ قَالَ قَدْ

کہ وہ ایمان نہ لائیں | یہاں تک کہ | وہ دیکھ لیں | عذاب | دردناک | فرمایا | یقیناً

کہ وہ ایمان نہ لائیں یہاں تک کہ وہ دردناک عذاب دیکھ لیں۔ ارشاد ہوا کہ

اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ

قبول ہو چکی | تمہاری دُعا | پس تم دونوں ثابت قدم رہو | اور نہ چلو | راہ | اُن لوگوں کی

تمہاری دُعا قبول کر لی گئی پس تم دونوں ثابت قدم رہو اور ان لوگوں کی راہ نہ چلنا جن کو

آیت نمبر

(۸۴) اور حضرت موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ اگر تم واقعی اللہ پر ایمان لے آئے ہو اور اس کے فرمانبردار ہو تو اسی پر بھروسہ
کرو۔
(۸۵) تو انہوں نے جواب دیا کہ ہمارا بھروسہ تو اللہ ہی پر ہے یارب ہمیں ان ظالم مشرکین کے مظالم کا تختۂ مشق نہ بنا۔
(۸۶) اور ہمیں اپنے فضل و کرم سے ان ظالم کفار کے ظلم سے نجات دے۔
(۸۷) اور ہم نے موسیٰؑ اور اس کے بھائی ہارونؑ کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ تم مصر میں اپنی قوم کے لوگوں کے لئے کچھ قبلہ رخ
گھر بناؤ اور ان میں (مخفی طور پر) نماز قائم کرو۔ اور ایسے عبادت کرنے والے ایمانداروں کو خوشخبری دے دو۔
(۸۸) حضرت موسیٰؑ نے بارگاہ رب العزت میں عرض کی کہ بار خدایا! تو نے ہی تو فرعون اور اس کے امرائے دربار کو دنیا
میں مال اور آسائش عطا کی۔ جس کی وجہ سے وہ مغرور ہو کر لوگوں کو حق دین سے پھیرتے ہیں۔ اے رب! ان کے
یہ مال واسباب تباہ کردے اور ان کے دلوں کو بطور سزا سخت کردے کہ وہ دردناک عذاب دیکھے بغیر ایمان ہی نہ
لائیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرعونیوں کے حق میں یہ بددعا اسی طرح مایوس ہو کر کی جس طرح حضرت نوحؑ نے
بالآخر اپنی قوم کے لئے کی تھی۔

افعال: تَبَوَّآ: (آیت: ۸۷) تم دونوں ٹھہراؤ، تم دونوں اتارو، جگہ تیار کرو، تَبَوُّءٌ سے معنی ٹھہرانے، جگہ تیار کرنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ (تثنیہ مذکر حاضر)۔ اٰتَیْتَ: (آیت: ۸۸) تو نے دیا، اِیْتَاءٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ اطْمِسْ: (آیت: ۸۸) تو مٹادے، طَمْسٌ سے معنی محو کرنے، مٹانے کے ہیں، امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ اشْدُدْ: (آیت: ۸۸) تو سخت کر دے، تو مضبوط کر، شَدٌّ سے معنی قوی اور مضبوط کرنے کے ہیں، امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٨٩﴾ وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ
جو علم نہیں رکھتے | اور پار کر دیا ہم نے | بنی اسرائیل کو | سمندر سے | پس پیچھا کیا ان کا
علم نہیں۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار کر دیا پس فرعون اور

فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّعَدْوًا ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ
فرعون | اور اس کے لشکروں نے | سرکشی | اور زیادتی سے | یہاں تک کہ | جب | وہ ڈوبنے لگا
اس کے لشکر نے سرکشی اور زیادتی سے ان کا پیچھا کیا یہاں تک کہ فرعون غرق ہونے لگا

قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا
تو بولا | میں نے یقین کر لیا | کہ نہیں | (کوئی) معبود | سوائے | اُس ذات کے | جس پر ایمان لائے | بنی
تو اُس نے کہا، میں ایمان لاتا ہوں کہ اُس ذات کے سوا کوئی معبود نہیں جس پر بنی اسرائیل ایمان

اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٩٠﴾ آٰلْئٰنَ وَقَدْ عَصَيْتَ
اسرائیل | اور | میں | فرمانبرداروں میں سے ہوں | (فرمایا) اب (ایمان لایا) | حالانکہ تو نافرمانی کر چکا
لائے ہیں اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ (فرمایا) اب (ایمان لاتا ہے؟) حالانکہ اس سے

قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٩١﴾ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ
اس سے پہلے | اور تو تھا | فساد کرنے والوں میں | پس آج | ہم نجات دیں گے | تیرے بدن کو
پہلے تو نافرمانی کر چکا ہے اور تو فساد کرنے والوں میں تھا۔ پس آج ہم تیرے بدن کو بچا لیں گے

لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ
تاکہ تو ہو | اُن کے لئے | جو تیرے پیچھے آنے والے ہیں | ایک نشانی (عبرت) | اور بیشک | بہت سے | لوگ
تاکہ تو اپنے پچھلے آنے والوں کے لئے (عبرت) کا نشان ہو اور واقعی بہت سے لوگ

عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ﴿٩٢﴾ ع وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ
ہماری (قدرت کی) نشانیوں سے | غافل ہیں | اور بیشک | ہم نے بٹھا دیا | بنی اسرائیل کو | اچھے ٹھکانے پر
ہماری نشانیوں سے بے خبر ہیں۔ اور بیشک ہم نے بنی اسرائیل کو زمین میں بہترین ٹھکانا دیا

وَّرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَآءَهُمُ
اور روزی دی انہیں | پاک چیزوں سے | پس انہوں نے اختلاف نہ کیا (دین میں) | یہاں تک کہ | آیا ان کے پاس
اور ہم نے انہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا۔ سو انہوں نے (ایک دوسرے سے) اختلاف نہیں کیا، یہاں تک کہ ان کے پاس (احکام الٰہی

الْعِلْمُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ
علم | بیشک آپ کا رب | فیصلہ کرے گا | اُن کے درمیان | قیامت کے دن | اُس بات میں | جس میں وہ
کا) علم آ گیا بیشک آپ کا رب قیامت کے دن اُن کے درمیان فیصلہ کرے گا اُن باتوں میں جن میں وہ اختلاف

يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٩٣﴾ فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ
اختلاف کرتے تھے | پس اگر ہوں | آپ شک میں | اُس (کتاب) سے | جو نازل کی ہم نے | آپ کی طرف
کر رہے تھے۔ اگر آپ کو ان باتوں میں جو ہم نے آپ پر نازل کی ہیں، کسی طرح کا شک ہو تو

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸۹) اس پر اللہ نے فرمایا کہ تمہاری دعا منظور ہوئی سو تم دونوں بھائی دین حق کی تبلیغ پر ثابت رہو ہمت نہ ہارو اور ان جاہل فرعونیوں کی راہ پر نہ چلو۔

(۹۰) اور اللہ نے بنی اسرائیل کو بحیرۂ قلزم سے پار کر دیا اور فرعون اور اس کے لشکروں نے ظلم اور سرکشی کی وجہ سے ان کا پیچھا کیا۔ یہاں تک کہ جب وہ غرق ہونے لگا تو زبان سے اقرار کیا کہ میں ایمان لے آیا ہوں اس بات پر کہ اس اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں اللہ کا حکم ماننے والا ہوں۔

(۹۱) بذریعہ فرشتہ جواب دیا گیا کہ تو اب ایمان لایا؟ حالانکہ پہلے جب تک تجھے موقع حاصل تھا نافرمانی کرتا رہا۔ اور تو بڑا فسادی تھا۔ اب تیرا یہ ایمان کچھ مقبول نہیں۔

(۹۲) سو آج ہم تیرے جسم کو بچا دیں گے کہ صحیح و سالم لاش کنارے پر ڈال دیں گے تاکہ تو اپنے بعد آنے والوں کے لئے باعث عبرت ہو۔ بلاشک بہت سے لوگ ہماری قدرت کے نشانوں سے بے خبر ہیں۔ (ف) چنانچہ ہزاروں سال کے بعد آج بھی اس کی لاش لندن کے عجائب خانہ حنوط شدہ میں رکھی ہے جو اس قرآنی پیشین گوئی کی تصدیق کرتی ہے۔

(۹۳) اور ہم نے بنی اسرائیل کو فرعون کی غرق ہونے کے بعد مصر و شام میں بہت عمدہ ٹھکانا دیا اور پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں پس انہوں نے اللہ کا علم پہنچ جانے کے بعد دین حق میں اختلاف کیا۔ بیشک اللہ قیامت کے روز ان باتوں میں فیصلہ کر دے گا۔ جس میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔

افعال: اُجِيْبَتْ: (آیت:۸۹) وہ قبول کر لی گئی' اِجَابَةٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ اِسْتَقِيْمَا: (آیت:۸۸) تم دونوں ثابت قدم رہو' اِسْتِقَامَةٌ سے امر کا صیغہ (تثنیہ مذکر حاضر)۔ تَتَّبِعَآنِ: (آیت:۸۹) تم دونوں پیروی کرنا' اِتِّبَاعٌ سے مضارع با نون ثقیلہ کا صیغہ (تثنیہ مذکر حاضر)۔ اَتْبَعَهُمْ: (آیت:۹۰) ان کے پیچھے ہو لیا' اَتْبَعَ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ اَدْرَكَهُ: (آیت:۹۰) اس کو پا لیا' اِدْرَاكٌ سے' معنی کسی شی کو پورے طرح پا لینے کے ہیں' ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ اٰمَنَتْ: (آیت:۹۰) وہ ایمان لائی' اس نے مانا' اِيْمَانٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ عَصَيْتَ: (آیت:۹۰) تو نے نافرمانی کی' حکم نہ مانا' مَعْصِيَةٌ اور عِصْيَانٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ بَوَّاْنَا: (آیت:۹۱) ہم نے جگہ دی' ہم نے مناسب مقام تیار کیا' تَبْوِيَةٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع متکلم)۔

اسماء: مُبَوَّاَ: (آیت:۹۳) ٹھیک جگہ' ہموار مقام' درست مسکن' اسم ظرف' مضاف یہ بَوَاءٌ کی ضد نَبْوَةٌ ہے ناہموار جگہ۔

فَسْـَٔلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ

تو پوچھ لیجے | اُن لوگوں سے | جو پڑھتے ہیں | کتاب | آپ سے پہلے | البتہ آچکا ہے آپ کے پاس | حق (قرآن)

ان لوگوں سے پوچھئے جو آپ سے پہلے کتاب پڑھتے رہے ہیں۔ یقیناً آپ کے رب کی طرف سے

مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿٩٤﴾ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ

آپ کے رب کی طرف سے | پس نہ ہوں آپ | شک کرنے والوں میں | اور نہ ہوں آپ | اُن میں سے

آپ کے پاس حق پہنچ چکا ہے پس آپ ہرگز شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔ اور نہ اُن لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٩٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

جنہوں نے جھٹلایا | اللہ کی آیتوں کو | کہ آپ ہوجائیں | نقصان اٹھانے والوں میں سے | بلاشبہ | وہ لوگ

اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلایا ورنہ آپ نقصان اٹھانے والوں میں ہوجائیں گے بیشک جن لوگوں پر

حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٩٦﴾ وَلَوْ جَآءَتْهُمْ

جن پر ثابت ہوچکا | حکم | آپ کے رب کا | وہ ایمان نہ لائیں گے | اور اگرچہ | آجائیں اُن کے پاس

آپ کے رب (کے وعدۂ عذاب) کی بات ثابت ہوگئی ہے (وہ کبھی) ایمان نہیں لائیں گے۔ خواہ اُن کے پاس ہر ایک

كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٩٧﴾ فَلَوْلَا

سارے معجزے | یہاں تک کہ | وہ دیکھ لیں | عذاب | دردناک | پس کیوں نہ

نشانی آجائے یہاں تک کہ وہ دردناک عذاب دیکھ لیں۔ بھلا

كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ

ہوئی | (کوئی) بستی ایسی | کہ ایمان لاتی | تو نفع دیتا اُسے | اس کا ایمان | سوائے | قوم

قوم یونس کے سوا کیوں اور کوئی بستی ایسی نہ ہوئی کہ ایمان لے آتی تاکہ اُس کا ایمان اس کو

يُوْنُسَ ۚ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ

یونس کے | کہ جب وہ ایمان لے آئے | (تو) ہم نے ہٹادیا | ان پر سے | عذاب | ذلت کا

نفع دیتا، قومِ یونس کے لوگ جب ایمان لے آئے تو ہم نے ان سے دُنیا کی زندگی میں

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿٩٨﴾ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ

دُنیا کی زندگی میں | اور نفع پہنچایا اُنہیں | ایک مدت تک | اور اگر چاہتا | آپ کا رب

رسوائی کا عذاب دُور کردیا اور انہیں ایک مدت تک نفع پہنچایا۔ اور اگر آپ کا ربّ چاہتا تو

لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ۭ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ

تو ایمان لے آتے | جو لوگ زمین میں ہیں | سب کے سب | پس کیا آپ | مجبور کریں گے

جس قدر لوگ زمین پر ہیں، سب کے سب ایمان لے آتے۔ تو کیا آپ لوگوں کو اس بات پر مجبور کریں گے

النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٩٩﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ

لوگوں کو | یہاں تک کہ وہ ہوجائیں | مؤمن | اور نہیں طاقت | کسی جان کو

یہاں تک کہ وہ مومن ہوجائیں اور کسی شخص کے لئے ممکن نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے

آیت نمبر
(۹۴) پس اگر بالفرض آپ کو اس کتاب کی نسبت کچھ شک ہو جو ہم نے آپ کی طرف نازل کی ہے تو علمائے اہل کتاب سے پوچھ لیجئے جو تورات اور انجیل پڑھ کر آپ کا نبی اور قرآن کا اللہ کی طرف سے ہونا یقیناً جانتے ہیں۔ بلاشک آپ کے پاس تو اللہ کی طرف سے بالکل سچی کتاب آ چکی ہے۔ آپ کو اس کے متعلق ذرا شک نہیں ہونا چاہئے۔
(۹۵) اور آپ ان میں سے نہ ہوں جو اللہ کی آیتوں کو جھٹلاتے ہیں ورنہ آپ خسارہ اٹھانے والوں میں ہوں گے۔
(۹۶) بیشک وہ لوگ جن کی نسبت لوح محفوظ میں کافر ہو کر مرنا درج ہو چکا ہے وہ ہرگز ایمان نہ لائیں گے۔
(۹۷) وہ سارے جہان کے معجزے دیکھ کر بھی ایمان نہ لائیں گے۔ جب تک عذاب دردناک نہ دیکھ لیں۔
(۹۸) پس جن پہلی بستیوں کے رہنے والوں کو سرکشی اور کفر کی وجہ سے ہم نے ہلاک کر دیا۔ ان میں سے عذاب کی علامات دیکھنے کے بعد ایمان لانے پر کسی نے نجات نہیں پائی۔ لیکن حضرت یونسؑ بن متی کی قوم کہ جب وہ ذلت کے عذاب کی علامات دیکھ کر ایمان لے آئی تو ہم نے ان پر سے وہ عذاب ہٹا دیا اور ایک مقررہ مدت تک انہیں زندگی کا سامان دے دیا۔
(۹۹) اگر اللہ کو منظور ہوتا تو سب کے سب اہل زمین لازماً ایمان لے آتے۔ مگر اللہ کی مرضی یوں واقع نہیں ہوئی تو کیا آپ سب کفار کو زبردستی مسلمان بنا دیں گے۔ یہ آپؐ کی ذمہ داری نہیں۔

انعال: مَتَّعْنَا: (آیت: ۹۸) ہم نے دنیاوی سامان دے کر بہرہ مند کر دیا، ماضی معروف (جمع متکلم)۔ تُكْرِهُ: (آیت: ۹۹) تو زبردستی کرتا ہے، زور کرے گا، جبر کرے گا، اِكْرَاهٌ مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔

اَنۡ تُؤۡمِنَ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ وَيَجۡعَلُ الرِّجۡسَ عَلَى الَّذِيۡنَ
کہ وہ ایمان لائے | سوائے | اللہ کے حکم کے | اور وہ ڈالتا ہے | ناپاکی | اُن لوگوں پر جو
حکم کے بغیر ایمان لے آئے۔ اور اللہ تعالیٰ انہی لوگوں پر (کفر و شرک کی) ناپاکی ڈالتا

لَا يَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۰۰﴾ قُلِ انْظُرُوۡا مَاذَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ
عقل نہیں رکھتے | کہہ دیجئے | غور کرو | کیا کچھ ہے | آسمانوں | اور زمین میں
جو عقل سے کام نہیں لیتے۔ کہہ دیجئے کہ آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے اس میں غور کرو۔

وَمَا تُغۡنِى الۡاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنۡ قَوۡمٍ لَّا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۰۱﴾
اور نہیں کام آتیں | نشانیاں | اور ڈراوے | اُن لوگوں کو | جو ایمان نہیں لاتے
اور نشانیاں اور ڈرانے والے (رسول) اُن لوگوں کے کام نہیں آتے، جو ایمان نہیں لاتے۔

فَهَلۡ يَنۡتَظِرُوۡنَ اِلَّا مِثۡلَ اَيَّامِ الَّذِيۡنَ خَلَوۡا
پس وہ | انتظار نہیں کرتے | مگر صرف | انہی لوگوں کے سے دنوں کا | جو گزر چکے
وہ صرف ایسے ہی واقعات کا انتظار کرتے ہیں جیسے ان لوگوں کو پیش آچکے ہیں

مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ؕ قُلۡ فَانْتَظِرُوۡۤا اِنِّىۡ مَعَكُمۡ مِّنَ الۡمُنۡتَظِرِيۡنَ ﴿۱۰۲﴾
اُن سے پہلے | کہہ دیجئے | کہ انتظار کرو | میں (بھی) تمہارے ساتھ | انتظار کرنے والوں میں سے ہوں
جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں کہہ دیجئے کہ تم بھی انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔

ثُمَّ نُنَجِّىۡ رُسُلَنَا وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا
پھر | ہم نجات دیتے ہیں | اپنے رسولوں کو | اور ان لوگوں کو | جو ایمان لائے
پھر ہم اپنے رسولوں کو اور اسی طرح اُن لوگوں کو جو ایمان لائے

كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيۡنَا نُنۡجِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۰۳﴾ ع قُلۡ يٰۤاَيُّهَا
اسی طرح | حق ہے | ہم پر | ہم بچالیں گے | ایمان والوں کو | کہہ دیجئے | اے
بچا لیتے ہیں (اسی طرح) ہمارا ذمہ ہے کہ ہم ایمان والوں کو بچالیں گے۔ کہہ دیجئے کہ اے

النَّاسُ اِنۡ كُنۡتُمۡ فِىۡ شَكٍّ مِّنۡ دِيۡنِىۡ فَلَاۤ اَعۡبُدُ
لوگو! | اگر تم ہو | شک میں | میرے دین کے متعلق | تو میں عبادت نہیں کروں گا
لوگو! اگر تم میرے دین کے متعلق کسی شک میں ہو تو (سنو) میں اُن کی عبادت

الَّذِيۡنَ تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَلٰـكِنۡ اَعۡبُدُ اللّٰهَ الَّذِىۡ
اُن کی | جن کی تم عبادت کرتے ہو | اللہ کے سوا | لیکن | میں تو عبادت کروں گا | صرف اس اللہ کی
نہیں کرتا جن کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کرتے ہو بلکہ میں تو اُس اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہوں

يَتَوَفّٰٮكُمۡ ۖۚ وَاُمِرۡتُ اَنۡ اَكُوۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۰۴﴾ وَاَنۡ اَقِمۡ
جو وفات دیتا ہے تمہیں | اور مجھے حکم دیا گیا | کہ | رہوں | ایمان والوں میں سے | اور یہ کہ | سیدھا کر
جو تمہیں (دنیا سے) اٹھا لیتا ہے۔ اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مومنوں میں سے رہوں۔ اور یہ حکم دیا ہے کہ

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۱۰۰) اور کوئی شخص اللہ کی مرضی کے بغیر ایمان نہیں لاسکتا اور اللہ اپنا عذاب انہیں پر ڈالتا ہے جو عقل سے کام نہیں لیتے۔

(۱۰۱) کہہ دیجئے کہ غور کرو آسمانوں اور زمین میں قدرت و ربوبیت و وحدانیت الٰہی کے کیا کچھ دلائل (سورج، چاند، ستارے، زمین و آسمان، بادل اور ہوا وغیرہ) موجود ہیں اور ازل میں جن کا کافر ہی مرنا مقدر ہو چکا ہے۔ ان کے لئے معجزے اور ڈراوے کچھ کام نہیں آتے۔

(۱۰۲) پس کفار مکہ ان فطری دلائل قدرت کے باجود اگر ایمان نہیں لاتے تو وہ صرف اس بات کا انتظار کرتے ہیں کہ ان پر بھی ویسے ہی واقعات و عذاب آ گزریں جو ان سے پہلی امتوں (قوم نوح و عاد و ثمود وغیرہ) پر گزرے ہیں ان سے کہہ دیجئے کہ اچھا تم بھی انتظار کرو۔ میں بھی انتظار کر رہا ہوں۔

(۱۰۳) پھر جب عذاب الٰہی آجاتا ہے تو ہم اپنے رسولوں اور ان پر ایمان لانے والوں کو بچا لیتے ہیں اسی طرح جب ہمارا عذاب ان کفار مکہ پر نازل ہوگا تو آنحضرت اور آپ ؐ کے اصحاب کو بچانا ہمارے ذمے ہوگا۔

(۱۰۴) ان مشرکین سے کہہ دیجئے کہ اگر تمہیں میرے دین اسلام کے حق ہونے کی نسبت شک ہو تو میرا دین یہ ہے کہ میں ان جھوٹے معبودوں کی عبادت کرنے والا نہیں جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو بلکہ میں تو صرف اسی اللہ کی عبادت کرتا ہوں جو تمہیں بالآخر موت دیتا ہے اور مجھے حکم ہے کہ میں اس پر ایمان لانے والوں میں رہوں۔

وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٠٥﴾

اپنا منہ | اسی دین (اسلام) کی طرف | یکسو ہوکر | اور تو نہ ہو | مشرکوں میں سے

اپنا رخ سب سے موڑ کر دین کے لئے سیدھا رکھ اور ہر گز مشرکوں میں سے نہ ہونا

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ

اور نہ پکار | اللہ کے سوا (کسی کو) | جو نہ نفع دے تجھے | اور نہ نقصان دے تجھے | اگر تو ایسا کرے

اور اللہ تعالیٰ کے سوا اُسے نہ پکار جو نہ تجھے نفع دے اور نہ نقصان پہنچا سکے پھر اگر آپ نے ایسا

فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠٦﴾ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ

تو بیشک تُو | اس وقت (ہوگا) | ظالموں میں سے | اور اگر پہنچائے تجھے | اللہ | (کوئی) تکلیف

کیا تو آپ اُس وقت یقیناً ظالموں میں سے ہوں گے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ آپ کو کوئی تکلیف پہنچائے

فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ

تو نہیں کوئی دور کرنے والا | اُس کو | سوائے اُس کے | اور اگر | وہ پہنچانا چاہے تجھے | (کوئی) بھلائی | تو کوئی ٹالنے والا نہیں

تو اُس کے سوا کوئی اُس کو دور کرنے والا نہیں اور اگر آپ کو فائدہ پہنچانا چاہے تو کوئی اس کے فضل

لِفَضْلِهٖ ؕ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ

اُس کے فضل کو | پہنچاتا ہے | اُس (فضل) کو | جسے چاہے | اپنے بندوں میں سے | اور وہ بڑا بخشنے والا

کو روکنے والا نہیں وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے (نفع) پہنچاتا ہے اور وہ بڑا بخشنے والا

الرَّحِيْمُ ﴿١٠٧﴾ قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ

رحم کرنے والا ہے | کہہ دیجئے | اے | لوگو! | آچکا ہے تمہارے پاس | حق (قرآن)

رحم کرنے والا ہے۔ کہہ دیجئے اے لوگو تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس

مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ

تمہارے رب کی طرف سے | پس جو کوئی | سیدھی راہ پر آجائے | سو وہ راہ پر آتا ہے | اپنے ہی لئے | اور جو

حق (قرآن) آچکا ہے تو جس نے راہِ ہدایت اختیار کی، اُس نے اپنے (فائدے کے) لئے راہِ ہدایت اختیار کی اور جو

ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ

گمراہ ہوجائے | تو وہ گمراہ ہوتا ہے | اپنے لئے | اور نہیں | میں | تم پر

گمراہ ہوا تو وہ صرف اپنے (نقصان کیلئے) گمراہ ہوتا ہے اور میں تمہارا ذمہ دار

بِوَكِيْلٍ ﴿١٠٨﴾ وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ وَاصْبِرْ

اختیار رکھنے والا | اور پیروی کرو | اُسی (حکم) کی | جو وحی کی جاتی ہے | آپ کی طرف | اور صبر کیجئے

نہیں۔ اور جو کچھ آپ کی طرف وحی کی گئی ہے، آپ اُسی کی پیروی کریں اور صبر کیجئے

حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾

یہاں تک کہ | فیصلہ کرے | اللہ | اور وہ | سب سے بہتر | فیصلہ کرنے والا ہے

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کردے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے

آیت نمبر

(۱۰۵) اور مجھے یہ بھی حکم ہے کہ سب جھوٹے دینوں سے منہ موڑ کر اسی دین حق (اسلام) کی طرف متوجہ رہوں اور مشرکوں میں سے نہ بنوں۔

(۱۰۶) اور کہ میں امداد کے لئے اللہ کے سوا کسی کو نہ پکاروں جو نہ نفع دے نہ نقصان، ورنہ میرا شمار بھی ظالموں میں ہوگا۔

(۱۰۷) اور یہ کہ اگر اللہ کوئی تکلیف دے تو کوئی دوسرا اس کو دور نہیں کرسکتا اور وہ آرام دینا چاہے تو کوئی اس کے فضل کو ٹال نہیں سکتا اور وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے بھلائی پہنچاتا ہے اور وہ بڑا بخشنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

(۱۰۸) کہہ دیجئے۔ اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے سچی کتاب (قرآن) آچکی ہے پس جو کوئی اس پر ایمان لا کر سیدھے راستہ پر آجائے سو وہ اپنے ہی نفع کے لئے راہ پر آتا ہے اور جو اس کا انکار کر کے راہ حق سے بھٹک جائے۔ سو اس کے بھٹکنے کی مصیبت بھی اسی پر ہوگی اور میں کوئی تم پر مختار نہیں ہوں کہ خواہ مخواہ ایمان لانے پر مجبور کروں۔

(۱۰۹) اور آپ کو صرف اسی حکم الٰہی پر چلنا چاہئے جو آپ کی طرف بذریعہ وحی نازل کیا جاتا ہے اور کفار کے حق کو جھٹلانے اہل ایمان کو اور تکلیف دینے پر صبر کیجئے یہاں تک کہ اللہ آپ کو ان پر نصرت اور غلبہ عطا کر کے اس جھگڑے کا فیصلہ کرے اور وہ سب سے بہتر جھگڑے کا فیصلہ کرنے والا ہے۔

انعال: اَقِمْ: (آیت:۱۰۵) تو راست کر، سیدھا کر، قائم رکھ، اِقَامَةٌ سے، معنی سیدھا کرنے اور قائم رکھنے کے ہیں، امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ تَدْعُ: (آیت:۱۰۶) تو پکارے دُعَاءٌ اور دَعْوَةٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ رَآدَّ: (آیت:۱۰۷) رد کرنے والا، پھیرنے والا، دفع کرنے والا رَدٌّ سے اسم فاعل کا صیغہ (واحد مذکر)۔ اِهْتَدٰی: (آیت:۱۰۹) وہ راہ پر آیا، اس نے ہدایت اختیار کی، اِهْتِدَاءٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

سُوْرَةُ هُوْدٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَثَلٰثٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّعَشْرُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ ہود مکی ہے اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | ایک سو تئیس آیتیں اور دس رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓرٰ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ

الرٰ | (یہ) کتاب ہے | محکم کی گئیں | اس کی آیتیں | پھر | تفصیل سے بیان کی گئیں | حکمت والے

الرٰ۔ (قرآن) ایک ایسی کتاب ہے جس کی آیتیں (دلائل سے) مضبوط کی گئیں پھر حکمت والے اور خبردار (رب) کے پاس سے

خَبِيْرٍ ۝١ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ

بڑے باخبر کی طرف سے | کہ عبادت نہ کرو | اللہ کے سوا (کسی کی) | بے شک میں | تمہارے لئے | اس کی طرف سے | ڈرانے والا

واضح کرکے بیان کردی گئی ہیں۔ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، بیشک میں اُس کی طرف سے تمہارے لئے ڈرانے والا

وَّبَشِيْرٌ ۝٢ وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ

اور خوشخبری دینے والا ہوں | اور یہ کہ | معافی مانگو | اپنے رب سے | پھر | توبہ کرو | اُس کے حضور میں

اور خوشخبری دینے والا ہوں۔ اور یہ کہ اپنے ربّ سے بخشش طلب کرو پھر اسی کی طرف رجوع کرو

يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ

وہ دے گا تمہیں | سامان (زندگی کا) | (بہت) اچھا | ایک وقت مقررہ تک | اور دے گا

وہ تمہیں مقررہ وقت تک (دنیا میں) بہتر سامانِ زندگی عطا کرے گا۔ اور (آخرت میں)

كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ۭ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ

ہر | فضیلت والے کو | اُس کی فضیلت | اور اگر تم پھر جاؤ گے | تو بیشک میں | ڈرتا ہوں

زیادہ اچھا عمل کرنے والوں کو زیادہ ثواب دے گا۔ اور اگر تم (اللہ تعالیٰ سے) منہ پھیر لو تو بیشک میں تم پر

عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ۝٣ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ

تم پر | ایک بڑے دن کے عذاب سے | اللہ ہی کی طرف | تمہیں لوٹ کر جانا ہے | اور وہ

ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف تمہیں لوٹ کر جانا ہے اور وہ

عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٤ اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ

ہر چیز پر | قادر ہے | سنو! | بیشک وہ سکیڑ لیتے ہیں | اپنے سینوں کو

ہر بات پر قدرت رکھتا ہے۔ یاد رکھو! بیشک وہ لوگ اپنے سینوں کو سکیڑ کر دُہرا کرلیتے ہیں

لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ۭ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ

تاکہ چھپ سکیں اللہ سے | سنو! | جس وقت | وہ اوڑھتے ہیں | اپنے (اوپر) کپڑے | (اللہ) جانتا ہے

تاکہ اپنی باتیں اللہ تعالیٰ سے چھپا سکیں۔ یاد رکھو کہ جس وقت وہ اپنے کپڑوں کو (اپنے اوپر) لپیٹ لیتے ہیں اُس وقت

مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝٥

جو | وہ چھپاتے ہیں | اور جو | وہ ظاہر کرتے ہیں | بیشک وہ | جاننے والا ہے | راز | سینوں کے

بھی اللہ تعالیٰ اُن باتوں کو جانتا ہے جن کو وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں۔ بیشک وہ دلوں کے حال جانتا ہے

سورۂ ہود

چونکہ اس سورت میں حضرت ہودؑ اور ان کی قوم کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم کی گئی۔
یہ حروف مقطعات میں سے ہیں' اس کے معنی ابن عباسؓ سے یہ مروی ہیں کہ میں اللہ سب کچھ دیکھتا ہوں۔

(۱) یہ قرآن اللہ کی وہ کتاب ہے جس کی آیات محکم ہیں ساتھ ہی ان میں دلائل توحید' احکام' نصیحتوں اور قصوں کی پوری تفصیل ہے اور بڑے حکمت والے باخبر رب کی طرف سے نازل کی گئی ہے۔

(۲) تاکہ تم اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو میں اس کی طرف سے تمہارے لئے اس کی مخالفت سے ڈرانے اور اطاعت پر خوشخبری دینے والا ہوں۔

(۳) اور یہ کہ تم شرک و کفر سے اس کی جناب میں مغفرت طلب کرو۔ پھر عبادت کے ذریعہ سے اس کی جناب میں رجوع کرو۔ وہ تمہیں دنیا میں ایک مدت مقررہ تک بہت عمدہ زندگی کا سامان دے کر قیامت کے روز ہر زیادہ عمل کرنے والے کو زیادہ اجر دے گا اگر تم ان ہدایت کی باتوں کے ماننے سے منہ پھیرو تو مجھے اندیشہ ہے کہ تمہیں قیامت کے ہولناک دن میں سخت عذاب دیا جائے گا۔

(۴) کیونکہ مرنے کے بعد قیامت کے دن تمہیں جوابدہی کے لئے اللہ کے دربار میں حاضر ہونا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۵) سنو وہ مشرکین اپنے سینوں میں یوں خم دیتے ہیں کہ گویا اپنی باتیں خدا سے چھپالیں گے یاد رکھو کہ جب وہ آپؐ سے چھپنے کے لئے اپنے چہروں پر چادریں اوڑھتے ہیں یا جو کچھ وہ چھپاتے ہیں یا ظاہر کرتے ہیں اللہ اس کو جانتا ہے۔ بلاشک اللہ دلوں کے رازوں سے خوب واقف ہے۔

الفاظ: اُحْکِمَتْ: (آیت:۱) مضبوط کی گئی' ثابت کی گئی' اِحْکَامٌ سے' معنی محکم اور مضبوط کرنے کے ہیں' ماضی مجہول کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ یُمَتِّعْکُمْ: (آیت:۳) تَمْتِیْعٌ مصدر' وہ تم کو بہرہ اندوز کرے گا' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ یَثْنُوْنَ: (آیت:۵) ثنی مصدر وہ دہرا کئے دیتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔ یَسْتَغْشُوْنَ: (آیت:۵) اِسْتِغْشَاءٌ مصدر وہ اوڑھے ہوئے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ

اور نہیں | کوئی چلنے والا (جاندار) | زمین میں | مگر | اللہ (ہی) پر (ہے) | اس کا رزق | اور وہ جانتا ہے

اور زمین میں چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں کہ اس کی روزی اللہ تعالیٰ کے ذمے نہ ہو اور وہ ان کے (زندگی کے) ٹھکانے کو جانتا ہے

مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۚ كُلٌّ فِي كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۶﴾ وَهُوَ

اُس کا ٹھکانہ | اور اس کے سونپنے کی جگہ | سب کچھ | روشن کتاب (لوح محفوظ) میں (ہے) | اور وہی ہے

اور جہاں سونپا جاتا ہے اسے بھی یہ سب کچھ لوح محفوظ میں درج ہے۔ اور وہی تو ہے

الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ

جس نے | پیدا کیا | آسمانوں | اور زمین کو | چھ دنوں میں | اور تھا | اُس کا عرش

جس نے چھ دنوں میں آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور (اس وقت) اُس کا عرش

عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۗ وَلَئِنْ قُلْتَ

پانی پر | تاکہ آزمائے تم کو | کہ کون تم میں سے | اچھا ہے | عمل میں؟ | اور اگر | آپ کہیں

پانی پر تھا تاکہ آزمائے کہ تم میں سے اعمال کی رُو سے کون اچھا ہے اور اگر آپ (ان لوگوں سے) کہیں

إِنَّكُمْ مَّبْعُوثُونَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ

کہ تم اٹھائے جاؤ گے | بعد | مرنے کے | تو ضرور کہیں گے | وہ لوگ جو | کافر ہیں | (کہ) نہیں

کہ موت کے بعد تمہیں (دوبارہ) زندہ کیا جائے گا تو وہ جنہوں نے راہِ کفر اختیار کی ہے ضرور کہہ اُٹھیں

هٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿۷﴾ وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ

یہ | مگر | جادو کھلا | اور اگر | ہم روک رکھیں | اُن (پر) سے | عذاب

گے کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔ اور اگر ہم ان سے کچھ مدت تک عذاب روکے

إِلٰى أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ لَّيَقُولُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ۗ أَلَا يَوْمَ

(کچھ) مدت | گنتی کی | تو ضرور کہیں گے وہ لوگ | کہ کونسی چیز | اسے روک رہی ہے | سنو! | جس دن

رکھتے ہیں تو کہنے لگتے ہیں کہ کونسی چیز (اللہ کے عذاب کو) روکے ہوئے ہے۔ سن رکھو! جس دن

يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا

وہ (عذاب) آ (ہی) جائے گا اُن پر | نہ | ٹالا جائے گا | اُن سے | اور گھیر لے گا | انہیں | (عذاب)

ان پر وہ (عذاب) نازل ہوگا تو اُن سے ٹلے گا نہیں، جس عذاب کی یہ ہنسی اُڑا رہے تھے

كَانُوا بِهٖ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿۸﴾ وَلَئِنْ أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً

جس کا وہ | مذاق اڑاتے تھے | اور اگر | ہم چکھائیں | انسان کو | اپنی طرف سے | رحمت

وہ اُن کو آ گھیرے گا۔ اور اگر ہم انسان کو اپنے پاس سے نعمت بخشیں

ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ إِنَّهٗ لَيَئُوسٌ كَفُورٌ ﴿۹﴾ وَلَئِنْ أَذَقْنٰهُ

پھر | ہم چھین لیں وہ | اُس سے | بیشک وہ ہوجاتا ہے | ناامید | ناشکرا | اور اگر | ہم چکھائیں اُس کو

پھر اس سے اس کو چھین لیں تو وہ فوراً ناامید اور ناشکرا ہوجاتا ہے اور اگر ہم اسے کوئی

آیت نمبر

(۶) اورزمین پر چلنے والا جو بھی جاندار ہے ہر ایک کا رزق اللہ ہی کے ذمہ ہے اور وہی جانتا ہے کہ زمین پر کہاں کہاں اس کا مسکن ہوگا اور مر کر وہ کہاں حوالے کیا جائے گا اور یہ سب باتیں لوح محفوظ میں درج ہیں۔

(۷) اور اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا اور ان کے پیدا کرنے سے پہلے اس کا عرش قدرت اس کی شان کے لائق پانی پر تھا۔ یہ سب کارخانہ اس لئے ایجاد کیا کہ تمہاری زندگی کا سامان مہیا کر کے تمہارا امتحان لے کہ کون تم میں سے اچھا عمل کرتا ہے؟ اور اگر آپ مشرکین سے کہیں کہ مرنے کے بعد جو ابد ہی کے لئے تم دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے تو البتہ یہ منکریں کہیں گے کہ یہ قرآن تو جادو کے سوا اور کچھ نہیں۔

(۸) اور اگر ہم ان کی اس تکذیب پر کچھ مقررہ عرصہ تک اپنا عذاب نہ لائیں تو وہ مذاقاً کہیں گے کہ وہ عذاب ہم پر جلدی کیوں نہیں نازل ہوتا۔ اسے کون سی چیز روک رہی ہے؟ سو یاد رکھو کہ جس دن وہ عذاب ان پر آ ہی جائے گا تو وہ ٹل نہ سکے گا اور جس چیز کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے وہ انہیں گھیر لے گا۔

(۹) اور انسان کی فطرت ایسی واقع ہوئی ہے کہ اگر ہم اسے نعمت عطا کر کے واپس لیں تو وہ سخت ناامید اور ناشکرا ہو جاتا ہے۔

افعال: اَخَّرْنَا: ہم نے تاخیر کی، ہم نے روکے رکھا، تَاْخِیْرٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع متکلم)۔ اَذَقْنَا: ہم نے چکھایا، اِذَاقَۃٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع متکلم)۔

اسماء: مَصْرُوْفًا: لوٹایا گیا، صَرْفٌ مصدر، اسم مفعول (واحد مذکر)۔

نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ
آرام | بعد | تکلیف کے | (جو) اُسے پہنچی (تھی) | تو وہ ضرور کہے گا | (کہ) جاتی رہیں | تکلیفیں | مجھ سے
تکلیف پہنچنے کے بعد نعمت کا مزہ چکھائیں تو کہنے لگتا ہے کہ سب سختیاں مجھ سے (ہمیشہ کے لئے) دور ہوگئیں

اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ﴿۱۰﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
بیشک وہ | بڑا اِترانے والا | مغرور ہے | مگر جن لوگوں نے | صبر کیا | اور عمل کئے | نیک
بیشک وہ (جلد) خوش ہوجانے والا مغرور ہے۔ مگر وہ لوگ جنہوں نے صبر کیا اور نیک عمل کئے

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾ فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا
یہی لوگ ہیں | جن کے لئے | بخشش ہے | اور اجر | بہت بڑا | تو شاید آپ | چھوڑ بیٹھیں | بعض وہ (حکم) جو
ان لوگوں کے لئے بخشش اور بہت بڑا اجر ہے۔ شاید آپؐ اس وحی کے کچھ حصہ (کی تبلیغ) چھوڑ دیا

يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ
وحی کیا جاتا ہے | آپ کی طرف | اور تنگ ہو | اس سے | آپ کا سینہ کہ | کہیں وہ (کافر) | کیوں نہیں
چاہتے ہیں جو آپ پر نازل ہوئی ہے اور اس سے آپؐ کا دل تنگ ہو کہ وہ کہتے ہیں کہ اس پر

اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ ؕ
اُتارا گیا آپ پر | (کوئی) خزانہ | یا (کیوں نہیں) آیا | آپ کے ساتھ | فرشتہ | بیشک | آپ تو | ڈرانے والے ہیں
کوئی خزانہ کیوں نہ اُتر آیا اس کے ساتھ فرشتہ کیوں نہ آیا۔ یاد رہے کہ آپؐ تو (نافرمانی کے نتائج سے) ڈرانے والے ہیں

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۱۲﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ
اور اللہ | ہر چیز پر اختیار رکھنے والا ہے | یا | وہ کہیں | کہ وہ اپنی طرف سے بنالایا ہے | کہہ دیجئے
اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر اختیار رکھنے والا ہے۔ کیا (لوگ) کہتے ہیں کہ (قرآن) اس نے خود بنالیا ہے۔ جواب دیجئے

فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ
تو لے آؤ تم (بھی) | دس | سورتیں | اس جیسی | بنائی ہوئی | اور بلالو | جسے تم بلا سکو
کہ تم بھی اسی طرح کی دس سورتیں بنا لاؤ اور اللہ تعالیٰ کے سوا جس کسی کو بلا سکتے ہو

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۳﴾ فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا
سوائے | اللہ کے | اگر ہو تم | سچے | پس اگر وہ کچھ جواب نہ دے سکیں | تمہیں | تو جان لو
بلالو اگر تم (اپنے دعویٰ میں) سچے ہو۔ پھر اگر وہ تمہارے (اس چیلنج کا) جواب نہ دے سکیں تو جان لو

اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ
کہ وہ تو | اُتارا گیا ہے | اللہ کے علم سے | اور یہ کہ | کوئی معبود نہیں | سوائے اس کے | پس کیا | تم
کہ یہ (قرآن) اللہ تعالیٰ ہی کے علم سے اُترا ہے اور یہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو کیا تم (اب بھی)

مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ
اسلام لاتے ہو | جو شخص | چاہے | زندگی | دُنیا کی | اور اس کی آرائش | تو ہم پورا دے دیتے ہیں
اسلام نہیں لاتے۔ جو شخص دُنیا کی زندگی اور اس کی زیب و زینت چاہتا ہے ہم اُن کے

آیت نمبر

(۱۰) اور اگر ہم اسے تکلیف پہنچنے کے بعد راحت کا فائدہ دیں تو وہ کہنے لگتا ہے کہ بس میری سب تکالیف دور ہوگئیں کیونکہ وہ نعمت کا شکریہ ادا کرنے کے بجائے بڑا مغرور اور بڑائی کرنے والا ہے۔

(۱۱) مگر جو لوگ مصیبت پر صبر کر کے نیک اعمال کرتے رہتے ہیں ان کے لئے اللہ کے پاس گناہوں سے بخشش اور نیکیوں پر بہت بڑا اجر مقرر ہے۔

(۱۲) پس ان منکرین کے حق کو جھٹلانے اور مذاق اور استہزاء سے گھبرا کر آپؐ ان کو اللہ کے بعض احکام کی تبلیغ کرنا چھوڑ نہ بیٹھیں اور آپؐ کے دل میں اس قرآن کی تلاوت سے تنگی پیدا نہ ہو اس خوف سے کہ وہ کافر کہنے لگیں کہ اگر آپؐ سچے رسول ہیں تو کیوں آپؐ پر آسمان سے خزانہ نہیں اترا یا یہ کہ آپ کی تصدیق کے لئے آسمان سے کوئی فرشتہ کیوں نہیں نازل ہوا مگر آپ ہرگز تبلیغ حق نہ چھوڑیں ان کا ایمان لانا کوئی آپؐ کے ذمہ نہیں آپؐ تو صرف منکرین کو عذاب الٰہی سے ڈرانے والے ہیں اور ہر چیز کا سرپرست و نگران اللہ ہی ہے۔

(۱۳) یا وہ یوں کہیں کہ آپؐ قرآن اپنی طرف سے بنا کر لے آئے ہیں ان سے کہہ دیجئے کہ اگر تم سچے ہو تو اس قرآن جیسی ہی سورتیں بنا کر لے آؤ۔ اور اللہ کے سوا جسے تم امداد کے لئے بلا سکو اسے بھی بلا لو۔

(۱۴) پس اگر وہ تمہیں اس کا کوئی جواب نہ دے سکیں تو جان لو کہ یہ قرآن اللہ کے علم سے اتارا گیا ہے کسی انسان کا کلام نہیں اور یہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو کیا تم اس مضبوط دلیل کے بعد بھی اسلام لاؤ گے یا نہیں؟

افعال: لَمْ يَسْتَجِيبُوا: انہوں نے قبول نہیں کیا اِسْتِجَابَۃٌ سے مضارع منفی (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: ضَائِقٌ: تنگ ہونے والا ضَيْقٌ سے اسم فاعل کا صیغہ (واحد مذکر)۔ مُفْتَرَيٰتٍ: خودساختہ مُفْتَرَاۃٌ واحد اسم مفعول (جمع مؤنث)۔

اِلَيۡهِمۡ اَعۡمَالَهُمۡ فِيۡهَا وَهُمۡ فِيۡهَا لَا يُبۡخَسُوۡنَ ۝۱۵ اُولٰٓئِكَ

انہیں | (بدلہ) اُن کے عملوں کا | اِسی (دنیا) میں | اور انہیں | اس (دنیا) میں | کم نہیں دیا جاتا | یہی لوگ ہیں

عملوں کا بدلہ دُنیا ہی میں پورا پورا دے دیتے ہیں اور ان کو دنیا میں نقصان میں نہیں رکھا جاتا یہی لوگ ہیں

الَّذِيۡنَ لَيۡسَ لَهُمۡ فِى الۡاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ‌ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوۡا فِيۡهَا

کہ نہیں اُن کے لئے | آخرت میں | سوائے آگ کے | اور برباد ہوا | جو کچھ | انہوں نے کیا تھا | اس میں

جن کے لئے آخرت میں دوزخ کی آگ کے سوا کچھ نہیں اور جو نیک کام انہوں نے دنیا میں کئے تھے سب ضائع

وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۝۱۶ اَفَمَنۡ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنۡ رَّبِّهٖ

باطل ہے | جو کچھ | وہ کیا کرتے تھے | پس کیا وہ (شخص) جو (قائم) ہو | ایک (واضح) دلیل پر | اپنے رب کی طرف سے

ہوگئے اور جو کچھ وہ کرتے رہے، سب برباد ہوا' بھلا وہ شخص جو اپنے رب کے واضح راستے پر قائم ہو

وَيَتۡلُوۡهُ شَاهِدٌ مِّنۡهُ وَمِنۡ قَبۡلِهٖ كِتٰبُ مُوۡسٰٓى اِمَامًا

اور اس کے پیچھے ہے | ایک گواہ | اُس کی طرف سے | اور اس سے پہلے (گواہ ہو) | کتاب | موسیٰ کی | جو رہنما

اور اس کے پاس اس قرآن کے اندر (معجزانہ) شہادت بھی ہو اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب اس کی رہنما اور اس کیلئے

وَّرَحۡمَةً ‌ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِهٖ‌ ؕ وَمَنۡ يَّكۡفُرۡ بِهٖ مِنَ الۡاَحۡزَابِ

اور رحمت تھی | یہی لوگ | ایمان لاتے ہیں | اس پر | اور جو بھی | اس کا انکار کرے | فرقوں میں سے

باعث رحمت تھی یہی لوگ اس (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں اور جو دوسرے فرقوں میں سے اس کا منکر ہے

فَالنَّارُ مَوۡعِدُهٗ‌ ۚ فَلَا تَكُ فِىۡ مِرۡيَةٍ مِّنۡهُ‌ ۗ اِنَّهُ الۡحَـقُّ

تو آگ (دوزخ) | اُس کے وعدہ کی جگہ ہے | پس تو نہ ہو | شک میں | اس سے | (کیونکہ) بیشک وہ | سچی (کتاب) ہے

اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے پس آپ اُس کی طرف سے کسی طرح کے شک میں نہ رہیں۔ یہ قرآن آپ کے رب کی

مِنۡ رَّبِّكَ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ۝۱۷ وَمَنۡ اَظۡلَمُ

تیرے رب کی طرف سے | لیکن | اکثر لوگ | ایمان نہیں لاتے | اور کون | بڑھ کر ظالم ہے

طرف سے برحق ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے اور اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے

مِمَّنِ افۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا‌ ؕ اُولٰٓئِكَ يُعۡرَضُوۡنَ عَلٰى رَبِّهِمۡ

اس سے | جو گھڑے | اللہ پر | جھوٹ | یہی لوگ | پیش کئے جائیں گے | اپنے رب کے سامنے

جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑے۔ یہ لوگ اپنے رب کے سامنے پیش کئے جائیں گے

وَيَقُوۡلُ الۡاَشۡهَادُ هٰٓؤُلَۤاءِ الَّذِيۡنَ كَذَبُوۡا عَلٰى رَبِّهِمۡ‌ ۚ اَلَا

اور کہیں گے | گواہ | (کہ) یہی لوگ ہیں | جنہوں نے | جھوٹ بولا | اپنے رب پر | سنو!

اور گواہ کہیں گے کہ یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا' سن رکھو!

لَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيۡنَ ۝۱۸ الَّذِيۡنَ يَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ

لعنت ہے | اللہ کی | ظالموں پر | جو روکتے تھے (لوگوں کو) | راستے سے | اللہ کے

کہ ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ سے (لوگوں کو) روکتے ہیں

آیت نمبر

(۱۵) جو شخص اپنے عمل سے دنیا کی زندگی اور اس کی ظاہری رونق چاہتا ہے ہم ایسے لوگوں کو ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دنیا ہی میں دے دیتے ہیں (صحت و مال و رزق وغیرہ) اور انہیں اس میں کوئی کمی نہیں رہتی۔

(۱۶) یہی لوگ ہیں جن کو آخرت میں دوزخ کی آگ کے سوا اور کچھ نہ ملے گا اور جو کچھ وہ دنیا میں بظاہر بھلے کام بھی کرتے رہے وہ برباد ہوئے اور آخرت میں ان کا کچھ بھی ثواب نہیں ملے گا۔

(۱۷) جو لوگ قرآن اور حضورؐ کا بتایا ہوا راستہ اختیار کرتے ہیں وہ بصیرت اور دلیل کے راستے پر چل رہے ہیں۔ جس پر (۱) قرآن (۲) حضرت محمدؐ اور (۳) تورات جیسی سابقہ کتب گواہ ہیں کہ یہی سیدھا راستہ ہے۔ تفسیر عثمانی میں ہے: "شاھو منه" (گواہ اللہ کی طرف سے) قرآن عظیم ہے جو گواہی دیتا ہے کہ (بینۃٌ یعنی) "دین فطرت" (توحید اسلام) پر چلنے والا بے شک ٹھیک راستے پر چل رہا ہے۔ اور قرآن اپنی حقانیت کا خود بھی گواہ ہے۔ آفتاب آمد دلیل آفتاب۔ چونکہ قرآن کے لانے والے جبریل امینؑ اور لینے والے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس اعتبار سے ان کو بھی "شاہد" کہہ سکتے ہیں بلکہ حضورؐ کی شان تو یہ ہے کہ آپ کے اخلاق و عادات' معجزات' زبانِ مبارک' چہرہ نورانی' ہر چیز سے شہادت ملتی ہے کہ جس دین کے آپؐ حامل ہیں وہ بالکل سچا دین ہے۔ آگے "ومن قبله كتابُ موسٰى اماما و رحمةً" کا مطلب یہ ہے کہ قرآن سے پہلے جو وحی کسی نبی پر نازل کی گئی وہ بھی دین فطرت کی صداقت پر گواہ تھی۔ خصوصاً موسیٰ علیہ السلام پر جو عظیم الشان کتاب تورات اتاری گئی۔

(۱۸) اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹا الزام لگائے۔ یہی لوگ اپنے رب کے حضور میں پیش کیے جائیں گے اور ملائکہ اور نبی گواہی دیں گے کہ یہی لوگ اللہ پر تہمت لگاتے تھے سنو ایسے ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

افعال: نُوَفِّ: تَوفِيَةٌ مصدر ہم پورا پورا حق دیں گے' مضارع (جمع متکلم)۔ لَا يُبْخَسُوْنَ: ان کے اعمال کے عوض ہی کمی نہیں کی جائے گی' بَخْسٌ سے مضارع منفی (جمع مذکر غائب)۔ صَنَعُوْا: انہوں نے کیا' بنایا صَنْعٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: اَشْهَادُ: گواہی دینے والے' گواہ پر تو شَاهِدٌ کی جمع یا شَهِيْدٌ کی۔

وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كٰفِرُونَ ﴿١٩﴾ أُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُونُوا

اور تلاش کرتے تھے اس میں | عیب | اور وہ | آخرت کے | منکر تھے | یہ لوگ | ایسے نہ تھے

اور اس میں عیب تلاش کرتے ہیں اور وہ آخرت سے بھی انکار کرتے ہیں یہ لوگ دنیا میں (اللہ تعالیٰ کو)

مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ

کہ عاجز کر سکتے (اللہ کو) | دنیا میں | اور نہ تھا | اُن کے لئے | اللہ کے سوا | کوئی مددگار

عاجز نہیں کر سکتے اور نہ اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی مددگار

يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ۚ مَا كَانُوا يَسْتَطِيعُونَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوا

دُگنا کر دیا جائے گا | اُن کے لئے | عذاب | نہ تھے وہ (ایسے) | کہ وہ طاقت رکھتے | سننے کی | اور نہ تھے وہ

اُن کو دُگنا عذاب ہوگا (کیونکہ) نہ وہ (حق بات) سن سکتے تھے اور نہ وہ (سیدھی راہ)

يُبْصِرُونَ ﴿٢٠﴾ أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ

کہ دیکھ سکتے | یہی لوگ ہیں | جنہوں نے | نقصان میں رکھا | اپنے آپ کو | اور گم ہو گیا | اُن سے

دیکھتے تھے۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈالا اور جو وہ

مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٢١﴾ لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ ﴿٢٢﴾

جو وہ جھوٹ گھڑتے تھے | کوئی شک نہیں | کہ وہ | آخرت میں | وہی | نقصان اُٹھانے والے ہیں

جھوٹ گھڑتے تھے ان سے گم ہو گیا۔ کوئی شک نہیں کہ وہ آخرت میں سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَأَخْبَتُوا إِلٰى رَبِّهِمْ

بیشک جو لوگ | ایمان لائے | اور عمل کئے | نیک | اور عاجزی کی | اپنے رب کے آگے

بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے اور اپنے رب کے آگے عاجزی کرتے رہے

أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ﴿٢٣﴾ مَثَلُ الْفَرِيقَيْنِ

یہی لوگ | جنتی ہیں | وہ | اُس میں | ہمیشہ رہیں گے | مثال | دونوں فریقوں کی ہے

یہی لوگ جنتی ہیں یہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔ دونوں فرقوں کی مثال ایسی ہے

كَالْأَعْمٰى وَالْأَصَمِّ وَالْبَصِيرِ وَالسَّمِيعِ ۚ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۚ

جیسے اندھا | اور بہرا | اور دیکھنے والا | اور سننے والا | کیا | دونوں برابر ہیں | مثال میں

جیسے ایک اندھا اور بہرا اور (دوسرا) دیکھتا اور سنتا ہے کیا دونوں کی حالت برابر ہے؟ تو کیا تم غور نہیں کرتے ع ٢

أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٢٤﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلٰى قَوْمِهٖٓ إِنِّي لَكُمْ

پس کیا تم نصیحت نہیں حاصل کرتے | اور بیشک | ہم نے بھیجا تھا | نوح کو | اُس کی قوم کی طرف | کہ بیشک میں تمہارے لئے

اور بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا (اس نے کہا) کہ میں تمہیں (اللہ کی نافرمانی سے)

نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿٢٥﴾ أَنْ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا اللّٰهَ ۖ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ

ڈرانے والا ہوں | صاف صاف | (اور یہ) کہ تم عبادت نہ کرو | سوائے اللہ کے | بیشک میں ڈرتا ہوں | تم پر

صاف صاف ڈرانے والا ہوں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو بیشک میں تم پر ایک دکھ دینے والے

آیت نمبر

(۱۹) جو لوگوں کو حق دین سے منع کرتے اور اس میں عیب نکالتے اور آخرت کا انکار کیا کرتے تھے۔

(۲۰) یہ لوگ دنیا میں اللہ کو عذاب لانے سے عاجز نہیں کر سکتے تھے اور نہ ہی کوئی ان کا مددگار تھا کہ عذاب الٰہی سے بچا سکتا مگر اللہ نے انہیں مہلت دی کہ وہ زیادہ سرکشی کریں اور سخت عذاب کے لائق ہوں چنانچہ قیامت میں انہیں دگنا عذاب دیا جائے گا کیونکہ وہ دنیا میں نہ تو حق کو سن ہی سکتے تھے اور نہ دیکھ ہی سکتے تھے۔

(۲۱) بس یہی لوگ ہیں جنہوں نے حق کے انکار اور تکذیب سے خود خسارہ میں رہنا چاہا۔ اور اب ان کی وہ سب افترا پردازیاں جو دنیا میں کیا کرتے تھے۔ (مثلاً یہ کہ اللہ کے شریک ٹھہراتے تھے وغیرہ) وہ سب بیکار ثابت ہوئیں۔

(۲۲) بس یہی لوگ آخرت میں نقصان اٹھانے والے ہیں۔

(۲۳) بلاشبہ جو لوگ ایمان لا کر نیک اعمال کرتے رہے اور خدا کے حضور عبادت کے وقت عاجزی کرتے رہے یہی جنتی ہیں اور ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

(۲۴) ان ہر دو فریق (کافرین و مومنین) کی مثال اندھے اور بینا یا بہرے اور سننے والے کی سی ہے یعنی کافر تو اندھا اور بہرہ ہے کہ حق کو دیکھ اور سن نہیں سکتا۔ اور مومن دیکھنے والا سننے والا ہے کہ حق کو دیکھتا اور سنتا ہے۔ کیا وہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ کیا تم اس مثال میں غور کر کے نصیحت نہیں حاصل کرتے؟

(۲۵) اور بے شک ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف نبی بنا کر بھیجا آپؑ نے ان سے جا کر کہا کہ میں تمہارے لئے اللہ کی طرف سے ڈرانے والا ہو کر آیا ہوں۔

انعال: اَخْبَتُوْا: وہ جھکے انہوں نے عاجزی کی اِخْبَاتٌ سے معنی تواضع، خضوع و خشوع کے ہیں ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔

عَذَابَ يَوْمٍ أَلِيمٍ ﴿٢٦﴾ فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ مَا

عذاب سے | دکھ دینے والے دن کے | پس کہنے لگے | وہ سردار | جو کافر تھے | اُس کی قوم میں سے | کہ نہیں

دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ پھر اس کی قوم کے سردار، جو کافر تھے، کہنے لگے کہ ہم تو صرف تمہیں

نَرَاكَ إِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرَاكَ اتَّبَعَكَ

دیکھتے ہم تجھے (کچھ اور) | مگر انسان | ہم جیسا | اور نہیں | ہم دیکھتے تجھے | کہ پیروی کی ہو تیری کسی نے

اپنے جیسا آدمی دیکھتے ہیں اور یہ دیکھتے ہیں کہ تمہاری پیروی ہم میں سے رذیل لوگوں نے

إِلَّا الَّذِينَ هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّأْيِ وَمَا نَرَىٰ لَكُمْ عَلَيْنَا

سوائے ان لوگوں کے | جو ذلیل ہیں ہم میں | سرسری رائے سے | اور ہم نہیں دیکھتے | تمہارے لئے | اپنے پر

ہی اختیار کی ہے اور وہ بھی سرسری نظر سے (بغیر سوچ سمجھے) اور ہم تو تم لوگوں میں اپنے مقابلے میں

مِن فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كَاذِبِينَ ﴿٢٧﴾ قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ

کوئی | بزرگی | بلکہ | ہم تو خیال کرتے ہیں تمہیں | جھوٹا | اُس نے کہا | اے میری قوم! | تم دیکھو تو

کوئی فضیلت نہیں دیکھتے بلکہ ہم تمہیں جھوٹا سمجھتے ہیں (نوحؑ نے) کہا کہ اے میری قوم! دیکھو تو

إِن كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَآتَانِي رَحْمَةً مِّنْ عِندِهِ

اگر | میں ہوں | واضح دلیل پر | اپنے ربّ کی طرف سے | اور دی اُس نے مجھے | رحمت (نبوت) | اپنے پاس سے

اگر میں اپنے ربّ کی طرف سے واضح دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنے پاس سے رحمت عطا کی ہو

فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ أَنُلْزِمُكُمُوهَا وَأَنتُمْ لَهَا كَارِهُونَ ﴿٢٨﴾

پھر وہ (دلیل) دکھائی نہ دے | تمہیں | کیا ہم وہ تم سے زبردستی منوائیں | حالانکہ تم اس کو ناپسند کر رہے ہو

پھر وہ راہ تمہیں دکھائی نہ دیتی ہو تو کیا ہم وہ تم سے زبردستی منوائیں حالانکہ تم اسے ناپسند کرتے ہو۔

وَيَا قَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ

اور اے میری قوم | میں نہیں مانگتا تم سے | اس پر | (کوئی) مال | نہیں | میرا اجر | مگر صرف اللہ کے ذمے

اور اے میری قوم! میں تم سے اس کے بدلے کچھ مال نہیں مانگتا میرا اجر تو صرف اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے

وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّهُم مُّلَاقُو رَبِّهِمْ

اور نہیں میں | نکالنے والا (اپنے پاس سے) اُن کو جو | ایمان لے آئے | بیشک وہ | ملنے والے ہیں | اپنے ربّ سے

اور جو لوگ ایمان لا چکے ہیں، میں ان کو اپنے پاس سے نکالنے والا بھی نہیں وہ یقیناً اپنے ربّ سے ملاقات کرنے والے ہیں

وَلَٰكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ﴿٢٩﴾ وَيَا قَوْمِ مَن يَنصُرُنِي

بلکہ میں تو | سمجھتا ہوں تم کو | کہ تم جاہل لوگ ہو | اور | اے میری قوم! | کون مدد دے گا مجھے

لیکن میں تمہیں ایک جاہل قوم سمجھتا ہوں اور اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں کون میری مدد کرے گا

مِنَ اللَّهِ إِن طَرَدتُّهُمْ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٣٠﴾ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ عِندِي

اللہ کے ہاں | اگر | میں ان کو نکال دوں | پس کیا تم غور نہیں کرتے | اور میں یہ نہیں کہتا | تم سے | کہ میرے پاس

اگر میں اُن کو اپنے پاس سے نکال دوں، تو کیا تم غور نہیں کرتے؟ اور میں نہ تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس

آیت نمبر

(۲۶) کہ اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو۔ ورنہ مجھے اندیشہ ہے کہ قیامت کے المناک دن میں تمہیں سخت عذاب ہوگا۔

(۲۷) اس پر آپؑ کی قوم کے کافر سردار بولے کہ ہم تو تجھے اپنے جیسا ایک انسان ہی دیکھتے ہیں اور یہ بھی دیکھتے ہیں کہ تیری پیروی ہم میں سے صرف کمینے کمزور آدمیوں ہی نے کی ہے اور وہ بھی بغیر سوچے سمجھے سرسری طور پر پہلی رائے میں تم پر ایمان لے آتے ہیں اور تمہارے لئے ہم اپنے اوپر کوئی خاص برتری بھی نہیں دیکھتے بلکہ ہم تو خیال کرتے ہیں کہ تم سب لوگ جھوٹے ہو۔

(۲۸) حضرت نوحؑ نے کہا کہ اے میری قوم! دیکھو تو سہی اگر میں اللہ کی طرف سے نازل شدہ دلیل پر قائم ہوں اور اس نے مجھے نبوت عطا فرمائی ہو اور وہ دلیل تم کو نظر نہ آتی ہو تو کیا میں ایمان کو زبردستی تمہارے گلے میں ڈال دوں؟ حالانکہ تم چاہتے نہیں یعنی تمہیں ایمان لانے پر مجبور کرنے کی ہمیں ضرورت نہیں۔

(۲۹) اور اے میری قوم! دین حق کی تبلیغ پر میں تم سے کچھ مال تو نہیں مانگتا کہ تم کو دینے میں مشکل پیش آرہی ہے میرا اجر تو اللہ کے ذمہ ہے اور تمہارے کہنے سے میں ان مسکین مسلمانوں کو اپنے پاس سے نکالنے والا نہیں کیونکہ وہ بھی اللہ کے دربار میں حاضر ہونے والے ہیں وہ میری شکایت کر دیں گے۔ البتہ میں تو تمہیں بالکل جاہل دیکھتا ہوں کہ ایمان والوں کو کمینہ سمجھتے ہو حالانکہ ایمان و عمل ہی اصل شرافت ہے۔

(۳۰) اور اے میری قوم! اگر میں ان کو اپنے پاس سے نکال دوں تو اللہ کے عذاب سے مجھے کون بچائے گا کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے؟

انفاظ: اٰتٰنِیْ: اس نے مجھ کو دیا، اٰتٰی ماضی کا صیغہ (واحد متکلم)۔ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا: اِلْزَامٌ مصدر، ہم اس کو تم سے چمٹا دیں، تمہارے گلے مڑھ دیں، مضارع (جمع متکلم)۔ اَرٰىكُمْ: میں تم کو دیکھتا ہوں، اَرٰی رُؤْيَةٌ سے مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ طَرَدْتُّهُمْ: میں نے ان کو ہانک دیا، نکال دیا، طَرَدْتُ، طَرْدٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد متکلم)۔

اسمار: اَرَاذِلُنَا: ہم میں نیچ قوم، ہمارے رذیل لوگ، اَرَاذِلُ، اَرْذَلُ کی جمع جو رَذَالَةٌ سے معنی رذیل اور ذلیل ہونے کے ہیں۔

خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعۡلَمُ الۡغَيۡبَ وَلَآ اَقُوۡلُ اِنِّىۡ مَلَكٌ وَّ

خزانے ہیں | اللہ کے | اور نہ (یہ کہ) | میں جانتا ہوں | غیب | اور نہ | میں یہ کہتا ہوں | کہ میں | فرشتہ ہوں | اور

اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب (کی باتیں) جانتا ہوں اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور

لَاۤ اَقُوۡلُ لِلَّذِيۡنَ تَزۡدَرِىۡۤ اَعۡيُنُكُمۡ لَنۡ يُّؤۡتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيۡرًا

نہ میں کہتا ہوں | اُن کی نسبت جنہیں | حقیر سمجھتی ہیں | تمہاری آنکھیں | کہ ہرگز نہیں دے گا انہیں | اللہ | بھلائی

نہ میں ان لوگوں کی نسبت جنہیں تم حقارت کی نظروں سے دیکھتے ہو' یہ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان پر اپنا فضل نہیں کرے گا

اَللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا فِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ ۖۚ اِنِّىۡۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۳۱﴾

اللہ (ہی) | بہتر جانتا ہے | جو کچھ | اُن کے دلوں میں ہے | بلاشبہ میں | تو اس وقت | ظالموں میں سے ہوں گا

اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو کچھ اُن کے دلوں میں ہے۔ (اگر میں ایسا کہوں) تو اُس وقت میں ظالموں میں شمار ہوں گا۔

قَالُوۡا يٰنُوۡحُ قَدۡ جٰدَلۡتَنَا فَاَكۡثَرۡتَ جِدَالَنَا فَاۡتِنَا

وہ بولے | اے نوح! | تو نے جھگڑا کیا ہم سے | سو بہت کیا تو نے | ہم سے جھگڑا | پس تو لے آ ہم پر (عذاب)

انہوں نے کہا' اے نوحؑ! تم نے ہم سے جھگڑا کیا ہے اور جھگڑا بھی بہت کیا۔ پس جب عذاب کا

بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنۡ كُنۡتَ مِنَ الصّٰدِقِيۡنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ اِنَّمَا يَاۡتِيۡكُمۡ بِهِ

وہ جو تو ہم سے وعدہ کرتا ہے | اگر تو ہے | سچوں میں سے | اُس نے کہا | بے شک لائے تم پر | اُس کو

تم ہم سے وعدہ کرتے ہو' وہ لے آؤ اگر تم سچے لوگوں میں سے ہو۔ (نوحؑ نے) کہا اُس کو تو

اللّٰهُ اِنۡ شَآءَ وَمَاۤ اَنۡتُمۡ بِمُعۡجِزِيۡنَ ﴿۳۳﴾ وَلَا يَنۡفَعُكُمۡ نُصۡحِىۡۤ

اللہ ہی | اگر اُس نے چاہا | اور نہیں | تم عاجز کر دینے والے | اور نہ نفع دے گی تمہیں | میری نصیحت

اللہ تعالیٰ تم پر نازل کرے گا اگر وہ چاہے اور تم (اس کو) عاجز کر دینے والے نہیں ہو۔ اور میری نصیحت

اِنۡ اَرَدۡتُّ اَنۡ اَنۡصَحَ لَـكُمۡ اِنۡ كَانَ اللّٰهُ يُرِيۡدُ اَنۡ يُّغۡوِيَكُمۡ ؕ هُوَ

اگر میں چاہوں | کہ | میں نصیحت کروں تمہیں | اگر اللہ (ہی) چاہے | کہ وہ تمہیں گمراہ کر دے | وہی ہے

کوئی فائدہ نہ دے گی اگر میں تمہیں نصیحت کرنا چاہوں جبکہ اللہ تعالیٰ تمہیں گمراہ کردینا چاہے۔ وہی

رَبُّكُمۡ وَاِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۳۴﴾ اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ افۡتَـرٰٮهُ ؕ

تمہارا پروردگار | اور اُسی کی طرف | تم لوٹ کر جاؤ گے | کیا وہ کہتے ہیں | کہ اس نے اس (قرآن) کو خود گھڑ لیا ہے

تمہارا رب ہے اور اُسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اُس نے اس (قرآن) کو خود بنالیا ہے آپ

قُلۡ اِنِ افۡتَرَيۡتُهٗ فَعَلَىَّ اِجۡرَامِىۡ وَاَنَا بَرِىۡٓءٌ مِّمَّا

کہہ دیجئے | اگر میں نے اُسے خود بنالیا ہے | تو مجھ ہی پر ہے | میرا جرم (گناہ) | اور میں بری ہوں | اُس سے جو

کہہ دیجئے اگر میں نے اُسے خود بنالیا ہے تو اس کا گناہ مجھ پر ہے اور تم جو گناہ کرتے ہو میں اس سے بری الذمہ ہوں

تُجۡرِمُوۡنَ ﴿۳۵﴾ ع وَاُوۡحِىَ اِلٰى نُوۡحٍ اَنَّهٗ لَنۡ يُّؤۡمِنَ مِنۡ قَوۡمِكَ

تم جرم کرتے ہو | اور وحی کی گئی | نوحؑ کی طرف | کہ بے شک | ہرگز ایمان نہ لائے گا | تیری قوم سے

اور نوحؑ کی طرف وحی کی گئی کہ تیری قوم میں سے (اب مزید) ہرگز کوئی ایمان نہ لائے گا

آیت نمبر

(۳۱) اور میں تو یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب کا علم جاننے کا دعویٰ کرتا ہوں اور نہ ہی مجھے فرشتہ ہونے کا دعویٰ ہے اور جن پیشہ ور مثلاً کپڑے بننے والے اور جوتہ سینے والے مسلمانوں کو تم نفرت کی نظر سے دیکھتے ہو میں ان کے بارے میں بھی یہ نہیں کہتا کہ اللہ ان پر دنیا و آخرت میں اپنی مہربانی نہیں کرے گا کیونکہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ دل سے سچے مسلمان ہیں یا نہیں اور اگر ایسا کہوں تو بیشک میں ظالموں میں سے ہوں گا۔

(۳۲) وہ بولے: نوحؑ! اب تو تُو ہم سے بہت بحث کر چکا ہے بس جس عذاب سے تو ہمیں ڈرا رہا ہے وہ لے آ۔ اگر تو سچا ہے۔

(۳۳) حضرت نوحؑ نے کہا عذاب تو تم پر اللہ ہی لائے گا بشرطیکہ اس کو منظور ہو اور اگر وہ عذاب دینا چاہے تو تم اسے عاجز نہیں کر سکتے۔

(۳۴) اور اگر اللہ ہی کو تمہارا گمراہ رہنا منظور ہو تو میں خواہ تمہیں کتنی ہی نصیحت کروں وہ تمہیں کچھ فائدہ نہ دے گی وہی تمہارا مالک ہے اور اسی کے پاس جوابدہی کے لئے تمہیں جانا ہے۔

(۳۵) اے رسولؐ! کیا یہ مشرکین کہتے ہیں کہ تم نے قرآن اپنے پاس سے بنالیا ہے؟ ان سے کہہ دیجئے کہ اگر میں نے یہ خود ہی بنالیا ہے تو اس کا گناہ مجھ ہی پر ہے اور جو تم مجھ پر بہتان لگا رہے ہو اس کا وبال تمہاری گردن پر ہے۔ میں اس سے بری ہوں۔

انغات: تَزْدَرِیْ: وہ حقیر دیکھتی ہے۔ اِزْدِرَاءٌ سے معنی حقیر سمجھنے کے ہیں مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ جَادَلْتَنَا: تو نے ہم سے جھگڑا کیا۔ جَادَلْتَ، مُجَادَلَۃٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ اَرَدْتُ: میں نے چاہا، ارادہ کیا۔ اِرَادَۃٌ سے ماضی صیغہ (واحد متکلم)۔ یُغْوِیَکُمْ: اِغْوَاءٌ مصدر، تم کو کج راہ چھوڑ دیتا، تم گمراہ رہو، مضارع منصوب (واحد مذکر غائب)۔

إِلَّا مَنْ قَدْ آمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿۳۶﴾

سوائے | (اس کے) جو | ایمان لاچکے ہیں | پس تو غمگین نہ ہو | اس پر جو | وہ کرتے ہیں

سوائے اُن کے جو ایمان لاچکے ہیں پس اس پر غمگین نہ ہو جو کچھ وہ کررہے ہیں اور ہماری

وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ

اور تو بنا | کشتی | ہمارے سامنے | اور ہمارے حکم سے | اور نہ | بات کر مجھ سے | اُن کے بارے میں

نگرانی میں اور ہمارے حکم کے مطابق ایک کشتی بناؤ اور جو لوگ ظالم ہیں اُن کے بارے میں مجھ سے

ظَلَمُوا ۚ إِنَّهُمْ مُغْرَقُونَ ﴿۳۷﴾ وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ

جو ظالم ہیں | بیشک وہ | ڈوبنے والے ہیں | اور وہ بنانے لگا | کشتی | اور جب بھی | گزرتے

کچھ نہ کہنا (کیونکہ) یہ لوگ غرق کیے جائیں گے۔ اور نوحؑ نے کشتی بنانی شروع کردی اور جب ان کی

عَلَيْهِ مَلَأٌ مِنْ قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ ۚ قَالَ إِنْ تَسْخَرُوا

اُس کے پاس سے | سردار | اُس کی قوم کے | وہ مذاق اُڑاتے | اس کا | اُس نے کہا | اگر | تم ہنستے ہو

قوم کے سردار ان کے پاس سے گزرتے تو وہ اس پر ہنستے' (نوحؑ) نے کہا اگر تم ہم پر ہنستے ہو

مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ ﴿۳۸﴾ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ

ہم پر | تو بیشک ہم ہنسیں گے | تم پر | جیسے | تم ہنستے ہو | پس عنقریب | تمہیں معلوم ہوجائے گا

تو بیشک ہم (بھی) تم پر ہنسیں گے جیسے تم ہنستے ہو اور تمہیں جلد معلوم ہوجائے گا کہ

مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُقِيمٌ ﴿۳۹﴾

کس پر آتا ہے | (وہ) عذاب | جو رسوا کرے گا اسے | اور نازل ہوتا ہے | اُس پر | عذاب | دائمی

کس پر عذاب آتا ہے جو اس کو ذلیل کردے گا اور کس کے لئے دائمی عذاب ہے

حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا

یہاں تک کہ | جب آیا | ہمارا حکم | اور جوش مارا | تنور نے | (تو) ہم نے حکم دیا | کہ سوار کر | اُس (کشتی) میں

یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آپہنچا اور تنور نے جوش مارا تو ہم نے حکم دیا کہ اس کشتی میں

مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ

ہر قسم کے | جوڑے (نر و مادہ) | دو | اور اپنے گھر والوں کو | سوائے اُس کے | جس کے لئے ثابت ہوچکا

ہر قسم میں سے ایک ایک نر و مادہ سوار کرلو اور جس کے متعلق فیصلہ ہوچکا ہے اس کے سوا اپنے گھر والوں کو

الْقَوْلُ وَمَنْ آمَنَ ۚ وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ ﴿۴۰﴾

ہمارا حکم | اور (اُن کو بھی) جو ایمان لائے | اور نہیں ایمان لائے تھے | اُس کے ساتھ | مگر | تھوڑے سے

اور ان لوگوں کو جو ایمان لاچکے ہیں' سوار کرلو اور (نوحؑ) کے ساتھ بہت کم لوگ ایمان لائے تھے

وَقَالَ ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا ۚ إِنَّ رَبِّي

اور اس نے حکم دیا | کہ سوار ہوجاؤ | اس میں | اللہ کے نام سے ہے | اس کا چلنا | اور ٹھہرنا | بیشک میرا رب

اور نوحؑ نے فرمایا اس کشتی میں سوار ہوجاؤ اس کا چلنا اور رُک جانا اللہ تعالیٰ ہی کے نام سے ہے بیشک میرا رب

آیت نمبر

(۳۶) اور حضرت نوحؑ کو وحی کے ذریعے یہ خبر دی گئی کہ تمہاری قوم میں سے جس کو ایمان لانا تھا وہ لا چکا اب اور کوئی ایمان نہ لائے گا تو ان کے جھٹلانے اور تکلیف پہنچانے پر کچھ غم نہ کرو۔ ہم جلدی ہی ان کو ہلاک کر دیں گے۔

(۳۷) اور تم ہماری نگرانی میں ہمارے حکم کے مطابق کشتی بناؤ اور ان ظالموں کے حق میں عذاب آ جانے پر ہمارے دربار میں کوئی سفارش نہ کرنا کیونکہ ان کا طوفان میں غرق ہونا مقدر ہو چکا ہے۔

(۳۸) چنانچہ اللہ کے حکم سے حضرت نوحؑ نے جنگل میں جا کر کشتی دو سال میں بنائی جس کے نچلے طبقہ میں درندے اور حشرات الارض بچلے طبقہ میں چوپائے اور اوپر کے طبقہ میں نوحؑ اور ان کے ساتھی مسلمان تھے اس عرصہ میں جب آپؑ کی قوم کے سردار آپ کے پاس سے ہو کر گزرتے تو آپ سے مذاق کے طور پر کہتے کہ تُو تو نبی تھا اب بڑھئی (ترکھان) کیوں بن گیا؟ حضرت نوحؑ انہیں جواب دیتے کہ آج تم ہم پر ہنستے ہو تو ایک دن ہم بھی تم پر ہنسیں گے۔

(۳۹) اس وقت تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس پر اللہ کا عذاب (طوفان) آ کر اسے دنیا میں ذلیل کر دیتا ہے اور کس پر آخرت میں دائمی عذاب دوزخ نازل ہوتا ہے۔

(۴۰) یہاں تک کہ جب ہمارا حکم (عذاب طوفان) آ ہی پہنچا۔ اور ایک خاص تنور سے یا روئے زمین پر پانی جوش مارنے لگا تو ہم نے نوحؑ کو حکم دیا کہ ہر قسم کے جانوروں کا جوڑا (نر و مادہ) اور اپنے گھر والوں کو (سوائے اپنی بیوی واعلہ اور اپنے بیٹے کنعان کے جن کا ہلاک ہونا مقدر ہو چکا تھا) اور ان لوگوں کو جو ایمان لا چکے ہیں اس کشتی میں سوار کر دو اور جو لوگ ایمان لائے تھے وہ تھوڑے ہی تھے (۷۲ یا ۷۸ یا ۸۰ مرد و عورت)

لغات: تَبْتَئِسْ: تو غم کھائے، تو غمگین ہو۔ اِبْتِئَاسٌ سے معنی غمگین اور رنجیدہ ہونے کے ہیں مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ اِصْنَعْ: تو بنا، تو درست کر۔ صَنْعٌ سے معنی کسی کام کے درست کرنے اور بنانے کے ہیں، امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ تَسْخَرُوْا: تم ہنستے ہو، ٹھٹھا کرتے ہو، ہنسو گے۔ تَسْخَرُوْنَ: مُسْخَرٌ سے معنی ٹھٹھا کرنے، مذاق کرنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ یُخْزِیْہِ: اس کو رسوا کرے گا، کرتا ہوگا، اِخْزَاءٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۴۱﴾ وَهِيَ تَجْرِي بِهِمْ فِي مَوْجٍ كَالْجِبَالِ

بڑا بخشنے والا | رحم کرنے والا ہے | اور وہ | چلی جارہی تھی | اُن کو لے کر | موجوں میں | پہاڑ جیسی

بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے اور کشتی اُن کو لے کر پہاڑ جیسی موجوں میں چلنے لگی

وَنَادَىٰ نُوحٌ ابْنَهُ وَكَانَ فِي مَعْزِلٍ يَا بُنَيَّ ارْكَب مَّعَنَا

اور پکارا | نوحؑ نے | اپنے بیٹے کو | اور وہ تھا | کنارے پر | کہ اے میرے بیٹے! | سوار ہوجا | ہمارے ساتھ

اور نوحؑ نے اپنے بیٹے کو پکار کر کہا اور وہ اُن سے الگ تھا کہ اے میرے بیٹے! ہمارے ساتھ سوار ہوجا

وَلَا تَكُن مَّعَ الْكَافِرِينَ ﴿۴۲﴾ قَالَ سَآوِي إِلَىٰ جَبَلٍ يَعْصِمُنِي

اور نہ ہو | کافروں کے ساتھ | وہ بولا | میں تو پناہ لوں گا | کسی پہاڑ پر | وہ بچالے گا مجھے

اور کافروں میں شامل نہ ہو اُس نے کہا کہ میں جلد ہی کسی پہاڑ کی پناہ لے لوں گا جو مجھے پانی سے

مِنَ الْمَاءِ ۚ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ إِلَّا مَن رَّحِمَ

(طوفان کے) پانی سے | آپ نے کہا | کوئی بچانے والا نہیں | آج | اللہ کے حکم سے | مگر وہ جس پر | وہ رحم کرے

بچا لے گا (نوحؑ نے) فرمایا آج اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں مگر جس پر وہ مہربان ہو

وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِينَ ﴿۴۳﴾ وَقِيلَ يَا أَرْضُ

اور حائل ہوئی | اُن کے درمیان | موج (لہر) | تو وہ ہوگیا | ڈوبنے والوں میں سے | اور حکم دیا گیا | کہ اے زمین!

اور اتنے میں دونوں کے درمیان ایک موج حائل ہوئی سو وہ بھی دوسروں کے ساتھ ڈوب گیا اور حکم دیا گیا کہ اے زمین

ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ أَقْلِعِي وَغِيضَ الْمَاءُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ

نگل لے | اپنا پانی | اور اے آسمان | تھم جا | اور خشک ہوگیا | پانی | اور تمام کردیا گیا | معاملہ

اپنا پانی نگل جا اور اے آسمان! تھم جا اور پانی اُتر گیا اور کام تمام کردیا گیا

وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ ۖ وَقِيلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿۴۴﴾

اور جا ٹھہری (کشتی) | جودی پہاڑ پر | اور | حکم ہوا | دُوری ہو (رحمت سے) | ظالم لوگوں کو

اور کشتی جودی پہاڑ پر جا ٹھہری اور کہہ دیا گیا کہ ظالم قوم کے لئے ہلاکت ہے۔

وَنَادَىٰ نُوحٌ رَّبَّهُ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي

اور پکارا | نوحؑ نے | اپنے رب کو | پس کہنے لگا | اے میرے رب! | بلاشک | میرا بیٹا | میرے گھر والوں میں سے ہے

اور نوحؑ نے اپنے رب کو پکارا اور کہا کہ اے میرے رب! بیشک میرا بیٹا میرے گھر والوں میں سے ہے

وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَأَنتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ ﴿۴۵﴾ قَالَ يَا نُوحُ

اور بیشک تیرا وعدہ | (بالکل) سچا ہے | اور تو | سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے | کہا (اللہ نے) اے نوحؑ!

اور بیشک تیرا وعدہ سچا ہے اور تو حاکموں میں سب سے بڑا حاکم ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے نوحؑ

إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ ۖ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْأَلْنِ مَا

بیشک وہ | تیرے گھر والوں میں سے نہیں | بیشک اس کے عمل نیک نہیں | پس نہ سوال کر ہم سے | اس بات کا

بیشک وہ تیرے اہل میں سے نہ تھا اُس کے عمل اچھے نہ تھے پس تم مجھ سے ایسی چیز کے بارے میں سوال نہ کرو

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۴۱) اور آپ نے سب کو حکم دیا کہ کشتی چلنے اور کھڑے ہونے کے وقت اللہ کا نام لے کر اس میں سوار ہو جاؤ۔ بیشک میرا رب بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(۴۲) اور جب سب سوار ہو گئے اور کشتی انہیں طوفان کی بڑی بڑی پہاڑ جیسی لہروں میں لیکر چلی جا رہی تھی کہ حضرت نوحؑ نے اپنے بیٹے کنعان کو جو کافر تھا آواز دی کہ بیٹا ایمان لا کر ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں میں نہ رہ۔

(۴۳) اس نے کہا میں کسی پہاڑ پر چڑھ جاؤں گا وہ مجھے طوفان میں غرق ہونے سے بچا لے گا۔ حضرت نوحؑ نے کہا آج اللہ کے غضب سے کوئی بچانے والا نہیں ہاں! جس پر اللہ رحم کرے وہی بچ سکتا ہے چنانچہ ایک لہر باپ اور بیٹے کے درمیان آ گئی اور وہ طوفان میں غرق ہو گیا۔

(۴۴) اور جب سب کفار غرق ہو چکے تو زمین کو حکم ہوا کہ پانی جذب کر لے اور آسمان کو حکم ہوا کہ برسنا بند کر دے اور پانی اتر گیا اور کشتی موصل شہر کے قریب **جودی** پہاڑ پر جا ٹھہری اور حق کی تکذیب سے اپنے اوپر ظلم کرنے والوں کے لئے رحمتِ الٰہی سے دوری کی دعا کی گئی۔

(۴۵) اور حضرت نوحؑ نے درگاہ رب العزت میں عرض کی کہ بار الٰہا! میرا بیٹا میرے اہل میں سے ہے اور تیرا وعدہ تھا کہ تیرے اہل کو بچاؤں گا اور تیرا وعدہ بالکل سچا ہے اور تو سب سے بہتر انصاف سے فیصلہ کرنے والا ہے۔

افعال: اِرْکَبْ: تو سوار ہو جا۔ رُکُوْبٌ سے امر کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ اِرْکَبُوْا: تم سوار ہو جاؤ کشتی پر سوار ہونا مراد ہے۔ اٰوِیْ: میں جا ٹھہروں گا، فروکش ہو جاؤں گا۔ اُوِیٌّ سے معنی اترنے اور فروکش ہونے کے ہیں، مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔ رَحِمَ: اس نے رحم کیا، اس نے مہربانی کی۔ رَحْمٌ اور رَحْمَۃٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ اِبْلَعِیْ: تو نگل جا (فتح) بَلْعٌ سے معنی نگلنے کے ہیں، امر کا صیغہ (واحد مؤنث حاضر)۔ اَقْلِعِیْ: تو تھم جا، اِقْلَاعٌ سے معنی تھم جانے اور رک جانے کے ہیں، امر کا صیغہ (واحد مؤنث حاضر)۔ اِسْتَوَتْ: وہ ٹھہر گئی، اِسْتِوَاءٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مؤنث غائب)۔

اسماء: مَعْزِلٌ: الگ جگہ، مکان، اسم ظرف۔

لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۖ اِنِّيْٓ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَ

جس کا تجھے علم نہیں | بیشک میں نصیحت کرتا ہوں تجھے | کہ (نہ) ہو تو | جاہلوں میں سے | اُس نے

جس کا تمہیں علم نہیں میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تو نادانوں میں سے (نہ) ہوجائے اُس نے

رَبِّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ

اے میرے ربّ! | بیشک میں | تیری پناہ مانگتا ہوں | (اس سے) کہ میں سوال کروں تجھ سے | اس بات کا | کہ نہیں ہے مجھے جس کا

اے میرے ربّ! میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں کہ میں تجھ سے ایسی بات کا سوال کروں جس کا مجھے علم نہ ہو

عِلْمٌ ۖ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۴۷﴾

علم | اور اگر تو مجھے معاف نہ کرے | اور تو مجھ پر رحم نہ کرے | (تو) میں ہوں گا | نقصان اُٹھانے والوں میں سے

اور اگر تو مجھے معاف نہ کرے اور مجھ پر رحم نہ کرے تو میں نقصان پانے والوں میں سے ہو جاؤں گا

قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اُمَمٍ

حکم ہوا اے نوحؑ! | اُتر جاؤ | سلامتی کے ساتھ | ہماری طرف سے | اور برکتوں کے ساتھ | تجھ پر | اور ان جماعتوں پر

کہا گیا اے نوحؑ! (اب) اُتر جاؤ ہماری طرف سے تم پر اور اُن جماعتوں پر جو تیرے ساتھ ہیں

مِّمَّنْ مَّعَكَ ۖ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا

ان لوگوں سے | جو تیرے ساتھ ہیں | اور کچھ اُمتیں | جن کو ہم جلد فائدہ دیں گے | پھر انہیں پہنچے گا | ہماری طرف سے

سلامتی اور برکت ہو اور بعض اُمتیں ایسی ہوں گی جن کو ہم دنیاوی فائدہ دیں گے پھر ان کو ہماری طرف سے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴۸﴾ تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ ۚ

عذاب دردناک | یہ (سب) | خبریں ہیں | غیب کی | جو ہم وحی کر رہے ہیں | آپ کی طرف

دردناک عذاب پہنچے گا یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم آپؐ کی طرف وحی کرتے ہیں

مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۛ فَاصْبِرْ ۛ اِنَّ الْعَاقِبَةَ

نہ آپ ہی انہیں جانتے تھے | اور نہ آپ کی قوم | اس سے پہلے | پس صبر کیجئے | بلاشک اچھا انجام تو

اس سے پہلے نہ آپؐ اُن کو جانتے تھے اور نہ آپؐ کی قوم۔ پس صبر کرو بیشک اچھا انجام

لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۹﴾ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ۗ قَالَ يٰقَوْمِ

پرہیزگاروں ہی کا ہے | اور قوم عاد کی طرف (ہم نے بھیجا) | اُن کا بھائی | ہود | اُس نے کہا | اے میری قوم!

پرہیزگاروں ہی کا ہے۔ اور قوم عاد کی طرف اُن کے بھائی ہودؑ (کو بھیجا) اس نے کہا کہ اے میری قوم!

اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۗ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا

عبادت کرو اللہ (ہی) کی | (کہ) نہیں ہے تمہارے لئے | کوئی اور معبود | سوائے اُس کے | نہیں تم | مگر صرف

تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اُس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تم تو صرف

مُفْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ يٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۗ اِنْ اَجْرِيَ

جھوٹ گھڑنے والے | اے میری قوم! | میں نہیں مانگتا تم سے | اُس پر | (کوئی) اجر | نہیں | میرا اجر

جھوٹ گھڑتے ہو۔ اے میری قوم! اس (تبلیغ) پر میں تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا میرا صلہ صرف

آیت نمبر

(۴۶) حکم ہوا کہ وہ تیرے اہل میں سے نہیں۔ کیونکہ اس کے عمل اچھے نہیں۔ پس ایسی بات کی درخواست نہ کر جس کو تُو نہیں جانتا ہم تمہیں نصیحت کرتے ہیں کہ جاہل نہ بنو۔

(۴۷) تب حضرت نوحؑ نے عرض کی کہ بارخدایا! میں آئندہ ایسا سوال کرنے سے جس کا مجھے علم نہیں تیری پناہ مانگتا ہوں اور اگر تو مجھے معاف نہ کرے گا اور مجھ پر رحم نہ کرے گا تو میں سخت نقصان اٹھانے والوں میں ہوں گا۔

(۴۸) اور جب طوفان ختم ہو گیا اور کشتی جودی پر جا لگی تو نوحؑ کو حکم ہوا کہ کشتی سے نیچے اترو، سلامتی اور برکتوں کے ساتھ، جو تمہارے اور ان تمام جماعتوں کے شامل حال رہیں گی جو آئندہ ان لوگوں کی نسل سے پیدا ہوں گی جو اس وقت تمہارے ساتھ کشتی میں سوار ہیں اور ان کی نسل سے کچھ اور امتیں بھی پیدا ہوں گی جنہیں ہم دنیا میں زندگی کا سامان دیں گے اور پھر ان کے کفر کی وجہ سے قیامت میں انہیں دردناک عذاب ہو گا۔

(۴۹) اے رسولؐ! یہ سب واقعات جو اوپر مذکور ہوئے غیب کی خبریں ہیں جو ہم وحی کے ذریعے آپؐ کی طرف نازل کر رہے ہیں اس سے پہلے نہ آپؐ انہیں جانتے تھے اور نہ آپؐ کی قوم ہی۔ بس آپؐ ان مکہ والوں کی تکلیف پہنچانے پر صبر کیجئے اور یقین جانئے کہ نیک انجام پرہیزگاروں ہی کے لئے ہے۔

(۵۰) اسی طرح قوم عاد کی طرف ان کی نسل میں سے حضرت ہودؑ کو پیغمبر بنا کر بھیجا اس نے جا کر ان سے کہا کہ صرف اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا اور کوئی معبود نہیں۔ غیر اللہ کو جو تم نے معبود ٹھہرا رکھا ہے یہ تمہاری محض افترا پردازی ہے۔

اللغات: اَسْئَلُكَ: میں تجھ سے پوچھوں، دریافت کروں اَسْئَلُ سُوَالٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔ نُمَتِّعُهُمْ: تَمْتِيْعٌ مصدر ہم ان کو فائدہ پہنچاتے ہیں (دنیوی زندگی میں) مضارع (جمع متکلم)۔

إِلَّا عَلَى الَّذِي فَطَرَنِي ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٥١﴾ وَيَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ

مگر اُس ذات پر جس نے | مجھے پیدا کیا | پس کیا تم عقل نہیں رکھتے | اور اے میری قوم! | تم معافی مانگو | اپنے رب سے

اُسی ذات پر ہے جس نے مجھے پیدا کیا پھر کیا تم سمجھتے نہیں۔ اور اے میری قوم! اپنے رب سے بخشش مانگو

ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً

پھر معافی مانگو | اسی سے | وہ بھیجے گا | آسمان (سے) | تم پر | زور کی بارش | اور اضافہ کرے گا | طاقت کا

پھر اُسکے آگے توبہ کرو وہ تم پر آسمان سے خوب بارش برسائے گا اور تمہاری موجودہ قوت میں مزید اضافہ کرے گا

إِلَىٰ قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ ﴿٥٢﴾ قَالُوا يَا هُودُ مَا جِئْتَنَا

تمہاری موجودہ طاقت میں | اور نہ | منہ موڑو | مجرم بن کر | وہ بولے | اے ہوڈ! | تو نہیں لایا ہمارے پاس

اور مجرم ہوکر منہ نہ موڑو۔ اُنہوں نے کہا اے ہوڈ! تم ہمارے پاس

بِبَيِّنَةٍ وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِي آلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ

کوئی (واضح) دلیل | اور ہم نہیں چھوڑنے والے | اپنے معبودوں کو | تیرے کہنے سے | اور نہیں | ہم تجھ پر

کوئی واضح دلیل تو لائے نہیں اور تمہارے کہنے پر نہ ہم اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے ہیں اور نہ ہم تم پر

بِمُؤْمِنِينَ ﴿٥٣﴾ إِنْ نَقُولُ إِلَّا اعْتَرَاكَ بَعْضُ آلِهَتِنَا بِسُوءٍ ۗ

ایمان لانے والے | نہیں ہم کہتے | مگر (یہ کہ) پہنچائی ہے تجھے | ہمارے کسی معبود نے | تکلیف (جنون وغیرہ)

ایمان لانے والے ہیں۔ ہم تو صرف یہ کہتے ہیں کہ ہمارے معبودوں میں سے کسی نے تمہیں مصیبت میں مبتلا کیا ہے

قَالَ إِنِّي أُشْهِدُ اللَّهَ وَاشْهَدُوا أَنِّي بَرِيءٌ مِمَّا تُشْرِكُونَ ﴿٥٤﴾

وہ بولا | بیشک میں گواہ بناتا ہوں | اللہ کو | اور تم بھی گواہ رہو | کہ میں | بیزار ہوں | اس سے جو | تم (اللہ کے) شریک ٹھہراتے ہو

ہوڈ نے کہا کہ بیشک میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو میں اُن سے بیزار ہوں جن کو تم شریک ٹھہراتے ہو

مِنْ دُونِهِ ۖ فَكِيدُونِي جَمِيعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُونِ ﴿٥٥﴾ إِنِّي تَوَكَّلْتُ

اس کے سوا | پس تدبیر کرلو میرے خلاف | تم سب | پھر | مجھے مہلت نہ دو | میں نے تو | بھروسہ کیا

سو اس (اللہ) کے علاوہ تم سب مل کر میرے بارے میں ہر داؤ آزمالو پھر مجھے مہلت بھی نہ دو میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا

عَلَى اللَّهِ رَبِّي وَرَبِّكُمْ ۚ مَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ

اللہ پر | جو میرا رب ہے | اور تمہارا (بھی) رب ہے | نہیں کوئی (جاندار زمین پر) چلنے والا | مگر وہ | پکڑے ہوئے ہے

جو میرا رب ہے اور تمہارا رب ہے جتنے جاندار ہیں سب ہی کی چوٹی (پیشانی کے بال) اس کے

بِنَاصِيَتِهَا ۚ إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٥٦﴾ فَإِنْ تَوَلَّوْا

پیشانی اس کی | بیشک | میرا رب | سیدھے راستہ پر ہے | پس اگر تم منہ موڑو

قبضۂ قدرت میں ہیں بیشک میرا رب (حق و انصاف کے) سیدھے راستے پر ہے۔ اور اگر تم منہ موڑے رہے

فَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَيْكُمْ ۚ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّي

تو میں پہنچا چکا تمہیں | جو (دین دے کر) میں بھیجا گیا ہوں | تمہاری طرف | اور تمہارا جانشین بنائے گا | میرا رب

تو میں نے یقیناً ہر وہ پیغام تم تک پہنچا دیا ہے جس کو دے کر مجھے تمہاری طرف بھیجا گیا تھا اور میرا رب

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۵۱) اے میری قوم! میں دین حق کی تبلیغ پر تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا کہ تم اتنی بے اعتباری برتتے ہو میرا اجر تو اللہ کے پاس ہے جس نے مجھے پیدا کیا پس کیا تمہیں اتنی بھی عقل نہیں۔

(۵۲) اے میری قوم! تم اپنے رب سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو اور توبہ کرو اس کی جناب میں وہ تم پر زوردار بارش برسائے گا اور مال و اولاد میں برکت دے گا۔ اور اپنے جرموں پر ضد کرتے ہوئے اللہ پر ایمان لانے سے انکار نہ کرو۔

(۵۳) وہ بولے اے ہودؑ! تو ہمارے پاس اپنی نبوت کی کوئی واضح دلیل تو لایا نہیں۔ اس لئے صرف تیرے کہنے سے تو ہم اپنے معبودوں کو چھوڑ نہیں سکتے اور نہ ہم تجھ پر ایمان لانے والے ہیں۔

(۵۴) اور ہم تو یہی کہتے ہیں کہ ہمارے معبودوں میں سے کسی نے تجھے پاگل اور دیوانہ بنا دیا ہے وہ بولا میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ میں بالکل بیزار ہوں اس سے جو تم اللہ کے سوا اس کے شریک ٹھہراتے ہو۔

(۵۵) پس تم مجھے نقصان پہنچانے کی جو تدبیر کرنی چاہو کر لو اور مجھے ذرا بھی مہلت نہ دو۔

(۵۶) میں تو اللہ ہی پر بھروسہ رکھتا ہوں جو میرا اور تمہارا رب ہے جو بھی زمین پر چلنے والا جاندار ہے۔ سب اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ بیشک میرا رب عدل و انصاف کی راہ پر ہے کہ بے خطا کسی کو نہیں پکڑتا۔

انوار اللغات:

تَوَلَّوْا: تم پھر دگے تَوَلِّیٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ اِعْتَرٰىكَ: تجھ کو آسیب پہنچایا، اِعْتَرٰ اِعْتِرَاءٌ سے معنی کسی چیز کی طرف قصد کرنے کے ہیں اور اس پر چھا جانے کے ہیں، ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

نَاصِیَتِهَا: اس کی پیشانی کے بال، مراد پورا قبضہ کر لینا، اقتدار کامل، اسم۔

قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَيْـًٔا ۭ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ

ایک (اور) قوم کو | تمہارے علاوہ | اور تم نقصان نہ پہنچا سکو گے اُس کو | کچھ بھی | بیشک | میرا ربّ | ہر چیز پر

تمہاری جگہ دوسری قوم کو جانشین مقرر کردے گا اور تم اس کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکو گے بیشک میرا رب ہر چیز پر

حَفِيْظٌ ﴿۵۷﴾ وَلَمَّا جَاۗءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

نگران ہے | اور جب آ گیا | ہمارا حکم | ہم نے نجات دی | ہودؑ (کو) | اور ان لوگوں کو | جو ایمان لائے تھے

نگہبان ہے اور جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اپنی رحمت کے ساتھ ہودؑ کو اور ان کے ساتھ جو اہل ایمان تھے

مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۵۸﴾ وَتِلْكَ

اس کے ساتھ | اپنی رحمت سے | اور ہم نے نجات دی انہیں | سخت عذاب سے | اور یہ ہے

ان کو نجات دی۔ اور انہیں سخت عذاب سے بچا لیا۔ اور

عَادٌ ڐ جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْٓا

(قوم) عاد | جنہوں نے انکار کیا تھا | اپنے ربّ کی آیتوں کا | اور نافرمانی کی تھی | اُس کے رسولوں کی | اور پیروی کی تھی

قوم عاد تھی انہوں نے اپنے ربّ کی نشانیوں سے انکار کیا اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی

اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۵۹﴾ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً

حکم کی | ہر جابر سرکش کے | اور پیچھے لگا دی اُن کے | اس | دنیا میں (بھی) | لعنت

اور ہر مغرور سرکش کے کہنے پر چلتے رہے اور اس دنیا میں بھی ان کے پیچھے لعنت لگا دی گئی

وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَآ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ۭ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ

اور | قیامت کے دن (بھی) | یاد رکھو | بیشک | قوم عاد نے | انکار کیا | اپنے ربّ کا | سنو! | پھٹکار (لعنت) ہے عاد کے لئے

اور قیامت کے دن بھی لگا دی جائے گی یاد رکھو کہ قوم عاد نے اپنے ربّ کا حکم ماننے سے انکار کیا تھا یاد رکھو کہ عاد کے لئے جو ہودؑ کی قوم تھی

قَوْمِ هُوْدٍ ﴿۶۰﴾ وَاِلٰي ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ

(جو) ہود کی قوم (ہے) | اور (قوم) ثمود کی طرف | (ہم نے بھیجا) اُن کے بھائی صالح کو | اُس نے کہا | اے میری قوم!

اللہ سے دوری ہے اور قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالحؑ کو بھیجا اُس نے کہا کہ اے میری قوم!

اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ هُوَ اَنْشَاَكُمْ

عبادت کرو | اللہ (ہی) کی | کہ نہیں تمہارے لئے | کوئی اور معبود | سوائے اُس کے | اسی نے پیدا کیا تمہیں

اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، اسی نے تم کو زمین سے پیدا کیا ہے

مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ

زمین سے | اور آباد کیا تمہیں | اس میں | پس مغفرت مانگو اس سے | پھر توبہ کرو | اُس کی طرف

اور تمہیں اس میں بسایا پس تم اُس سے بخشش طلب کرو پھر اُس کی طرف

اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ﴿۶۱﴾ قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا

بیشک میرا ربّ | قریب ہے | قبول کرنے والا ہے | وہ بولے | اے صالحؑ! | تُو تھا | ہمارے درمیان

رجوع کرو بیشک میرا ربّ قریب بھی ہے اور (دعائیں) قبول کرنے والا بھی۔ انہوں نے کہا کہ اے صالحؑ! ہمیں اس سے پہلے

آیت نمبر

(۵۷) پس اگر تم دین حق سے انکار کرو تو اس کے تم خود ذمہ دار ہو۔ میں تو اللہ کی طرف سے جو دین حق دے کر تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں وہ تمہیں پہنچا چکا اور تم نہ مانو گے تو میرا رب تمہاری جگہ کوئی اور قوم پیدا کر دے گا اور تم اس کا کچھ بھی بگاڑ نہ سکو گے بیشک میرا رب ہر چیز کے حال کا نگراں ہے۔

(۵۸) اور جب قوم عاد کی تباہی کے لئے ہمارا حکم آ گیا تو ہم نے اپنے فضل سے ہودؑ اور اس کے ساتھ ایمان لانے والوں کو اس تباہی سے اور آخرت کے سخت عذاب سے نجات دی۔

(۵۹) یہ ویران بستیاں جو تم دیکھتے ہو قوم عاد کی ہیں۔ جنہوں نے ان معجزات کا انکار کیا تھا جو ان کی ہدایت کے لئے ہودؑ پر ظاہر ہوئے تھے اور ہودؑ کی نافرمانی سے گویا سب رسولوں کی نافرمانی کی تھی اور ان سرکش کفار کے سرداروں کے کہنے پر چلے تھے جو انہیں زبردستی دین حق کے ماننے سے روکتے تھے۔

(۶۰) اور اس انکار اور حق کو جھٹلانے کی وجہ سے ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت ڈال دی گئی اس میں کوئی شک نہیں کہ قوم عاد نے اپنے رب کی نعمتوں کا انکار کیا اور اللہ کی رحمت سے دور کیے گئے۔

(۶۱) اور قوم عاد کے بعد ثمود کی طرف انہی میں سے حضرت صالحؑ کو ہم نے نبی بنا کر بھیجا۔ اس نے بھی انہیں یہی تبلیغ کی کہ صرف ایک اللہ کی عبادت کرو جس کے سوا تمہارا اور کوئی معبود نہیں اسی نے تمہارے جد اول آدمؑ کو زمین کی مٹی سے اور تمہیں اس کی نسل سے پیدا کر کے زمین میں آباد کیا۔ پس اپنے گناہوں کی معافی مانگو اور اپنے شرک و کفر سے اللہ کی جناب میں توبہ کرو۔ بلاشک میرا رب ہر ایک کے قریب ہے اور دعا کرنے والے کی دعا کو سنتا اور قبول کرتا ہے۔

انعامات: تَضُرُّوْنَهٗ: تم اس کو ضرر پہنچاؤ گے، تم اس کا بگاڑ سکو گے، تَضُرُّوْنَ اَضرٌ سے معنی نقصان دینے اور ضرر پہنچانے کے ہیں، مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ اُتْبِعُوْا: ان کے پیچھے لگا دیا گیا، اِتْبَاعٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ اِسْتَعْمَرَكُمْ: اس نے تم کو آباد کیا، اِسْتَعْمَرَ اِسْتِعْمَارٌ سے معنی آباد کرنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ اِسْتَغْفِرُوْهُ: اس سے گناہ بخشواؤ، اس سے مغفرت طلب کرو، اِسْتَغْفِرُوْا امر کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ اَتَنْهٰىنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا

امیدوں کا سہارا | اس سے پہلے | کیا تُو ہمیں روکتا ہے | کہ ہم عبادت کریں ان کی | جنہیں پوجتے تھے | ہمارے باپ دادا

تجھ سے بڑی امیدیں تھیں کیا تو ہمیں ان کی عبادت سے روکتا ہے جن کی عبادت ہمارے بزرگ کرتے آئے ہیں

وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ﴿٦٢﴾ قَالَ

اور بیشک ہم | شک میں ہیں | اس (دین) سے | جس کی طرف تو بلاتا ہے | بڑے شک میں | اس نے کہا

اور جس بات کی طرف تو ہمیں بلاتا ہے اس میں ہمیں قوی شبہ ہے اس نے کہا

يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ

اے میری قوم! | کیا دیکھتے ہو تم | اگر میں ہوں | ایک واضح دلیل پر | اپنے ربّ کی طرف سے | اور | اس نے مجھے دی ہو

اے میری قوم! بھلا دیکھو تو اگر میں اپنے ربّ کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنی

مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ

اپنی طرف سے | رحمت (نبوت) | تو کون | میری مدد کریگا (بچائے گا) | اللہ سے | اگر | میں اس کی نافرمانی کروں

طرف سے رحمت دی ہو تو پھر اگر میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں تو مجھے اس سے کون بچائے گا

فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ﴿٦٣﴾ وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ

سو نہیں | بڑھاتے تم میرے لئے | سوائے نقصان کے | اور اے میری قوم! | یہ | اونٹنی ہے | اللہ کی | تمہارے لئے

سو تم تو میرا نقصان ہی کر رہے ہو اور اے میری قوم! یہ اللہ تعالیٰ کی اونٹنی ہے جو تمہارے لئے (ایک طرح کی)

اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ

ایک نشانی | پس اُسے چھوڑ دو | کہ چرے | زمین میں | اللہ کی | اور | نہ پہنچاؤ اُسے | (کوئی) تکلیف

نشانی ہے پس تم اُسے چھوڑ دو کہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں چرتی پھرے اور اسے کوئی تکلیف نہ پہنچاؤ

فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ﴿٦٤﴾ فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا

ورنہ پکڑ لے گا تمہیں | عذاب | قریب (بہت جلد) | پھر انہوں نے کاٹ ڈالا اسے | تو فرمایا | نفع اٹھاؤ (زندگی سے)

ورنہ تمہیں بہت جلد عذاب پکڑ لے گا۔ اس پر بھی اُنہوں نے اونٹنی کو مار ڈالا تو صالحؑ نے فرمایا کہ تم

فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ﴿٦٥﴾ فَلَمَّا

اپنے گھروں میں | تین دن | یہ | وعدہ ہے | (جو) نہیں | جھوٹا ہونے والا | پس جب

اپنے گھروں میں تین دن تک عیش کر لو (یاد رکھو کہ) یہ وعدہ ہے جس میں بالکل جھوٹ نہیں۔ پھر جب

جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا

آ گیا | ہمارا حکم | ہم نے نجات دی | صالحؑ کو | اور ان لوگوں کو جو | ایمان لائے | اس کے ساتھ | رحمت سے | اپنی

ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اپنی رحمت سے صالحؑ کو اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے تھے نجات دی

وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿٦٦﴾ وَاَخَذَ

اور رسوائی سے | اس دن کی | بیشک | آپ کا ربّ | وہی ہے | طاقتور | زبردست | اور آ پکڑا

اور اس دن کی رسوائی سے (بچا لیا) بیشک تمہارا ربّ ہی طاقتور اور غالب ہے اور

آیت نمبر

(۶۲) وہ بولے صالح! تُو تو دعویٰ نبوت سے پہلے ہماری سب امیدوں کا سہارا تھا اور تم سے ہمیں بڑی توقعات تھیں کیا تو ہی ہمیں ان معبودوں کی عبادت سے روکنے لگا جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہیں اور جس بے چینی پیدا کرنے والے دین (توحید الٰہی) کی طرف تو ہمیں دعوت دیتا ہے ہمیں تو اس کے حق ہونے میں بہت شک ہے۔

(۶۳) حضرت صالحؑ نے کہا اے میری قوم! بھلا خیال تو کرو کہ اگر میرے دعویٰ نبوت پر اللہ کی طرف سے واضح دلیل بھی میرے پاس موجود ہو اور اس نے مجھے نبوت بھی بخشی ہو تو اگر میں اس کے حکم کی تبلیغ سے نافرمانی کروں تو اس کے عذاب سے مجھے کون چھڑائے گا۔ سو تبلیغ کو چھوڑنے کا مشورہ دے کر مجھے نقصان ہی پہنچا رہے ہو۔

(۶۴) قوم کے مطالبہ پر صالحؑ کی دعا سے جب پتھر میں سے معجزانہ طور پر اونٹنی پیدا ہوگئی تو آپؑ نے ان سے کہا یہ اللہ کی پیدا کی ہوئی اونٹنی تمہارے لئے میری نبوت کا نشان ہے تم اسے اللہ کی زمین میں پھرنے دو اور اسے کوئی تکلیف نہ دو ورنہ فوراً تم پر عذاب آ جائے گا۔

(۶۵) پھر انہوں نے اونٹنی کو زخمی کر دیا تو حضرت صالحؑ نے بامر الٰہی فرمایا کہ بس اب تم اپنے گھروں میں تین روز تک مزے کر لو پھر تم پر اللہ کا عذاب آ جائے گا یہ وعدہ جھوٹا ہونے والا نہیں۔

(۶۶) پس ان کی ہلاکت کے لئے جب ہمارا حکم آ گیا تو ہم نے صالحؑ اور اس کے ساتھ ایمان لانے والوں کو اس عذاب سے محض اپنے فضل سے نجات دی اور قیامت کے دن کی رسوائی سے بھی۔ اے رسول! بیشک آپؐ کا پروردگار ہی طاقتور اور زبردست ہے۔

لغات: مَرْجُوًّا: امیدگاہ، جس سے آس لگی ہو۔ رَجَاءٌ مصدر اسم مفعول (واحد مذکر)۔ تَخْسِيْر: زیاں کاری، نقصان دینا، ہلاک کرنا (مصدر)۔

الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ ۝۶۷

اُن ظالموں کو | ایک (غیبی) چیخ نے | پس وہ صبح کو تھے | اپنے گھروں میں | مُردہ پڑے ہوئے

ان ظالموں کو ایک زور کی آواز نے آ پکڑا پس انہوں نے صبح کی (صبح کے وقت) اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے

كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۗ أَلَا إِنَّ ثَمُودَا كَفَرُوا رَبَّهُمْ ۗ أَلَا

گویا کہ | وہ کبھی آباد ہی نہ ہوئے تھے | یہاں | یادرکھو | بیشک (قوم) ثمود نے | انکار کیا | اپنے رب کا | سنو!

گویا وہ کبھی یہاں بسے ہی نہ تھے یاد رکھو کہ قومِ ثمود نے اپنے ربّ کا انکار کیا تھا یاد رکھو

بُعْدًا لِّثَمُودَ ۝۶۸ وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ

پھٹکار (لعنت) ہے | ثمود پر | اور بیشک | آئے تھے | ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) | ابراہیم کے پاس

کہ قوم ثمود کے لئے (اللہ سے) دوری ہے اور بلاشبہ ہمارے فرشتے ابراہیمؑ کے پاس خوشخبری

بِالْبُشْرَىٰ قَالُوا سَلَامًا ۖ قَالَ سَلَامٌ ۖ فَمَا لَبِثَ أَن جَاءَ بِعِجْلٍ

خوشخبری لے کر | وہ بولے سلام | اُس نے کہا | سلام | پھر اس نے دیر نہ کی | کہ لے آیا | بچھڑا

لے کر آئے کہا سلام ہو ابراہیمؑ نے بھی جواب میں سلام کیا اور فوراً ایک بھُنا ہوا بچھڑا لے آئے

حَنِيذٍ ۝۶۹ فَلَمَّا رَأَىٰ أَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ إِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَأَوْجَسَ

بھُنا ہوا | پھر جب اس نے دیکھا | اُن کے ہاتھ | نہیں پہنچتے ہیں | اس تک | اجنبی سمجھا ان کو | اور | محسوس کیا (دل میں)

پھر جب اس نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ اس کی طرف نہیں جاتے تو ان کو اجنبی جانا اور دل ہی دل میں

مِنْهُمْ خِيفَةً ۚ قَالُوا لَا تَخَفْ إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمِ لُوطٍ ۝۷۰

اُن سے | خوف | وہ بولے | نہ ڈر | بیشک ہم بھیجے گئے ہیں | قوم لوط کی طرف

ان سے ڈرنے لگے۔ فرشتوں نے کہا، آپ ڈریں نہیں ہمیں قوم لوطؑ کی طرف بھیجا گیا ہے

وَامْرَأَتُهُ قَائِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنَاهَا بِإِسْحَاقَ وَمِن وَرَاءِ

اور ان کی بیوی | کھڑی تھیں | پس وہ ہنس پڑیں | تو خوشخبری دی ہم نے اُسے | اسحاقؑ کی | اور بعد

اور ابراہیمؑ کی بیوی کھڑی (سن رہی) تھیں تو ہنس پڑیں، سو ہم نے ان کو (مکرر) اسحاق کی خوشخبری دی اور اسحاق کے بعد

إِسْحَاقَ يَعْقُوبَ ۝۷۱ قَالَتْ يَا وَيْلَتَىٰ أَأَلِدُ وَأَنَا عَجُوزٌ

اسحاقؑ کے | یعقوب کی | وہ بولیں | ہائے میری کم بختی | کیا میرا بچہ ہوگا | حالانکہ میں | بڑھیا ہوں

یعقوب کی۔ وہ کہنے لگیں ہائے کیا میری اولاد ہوگی حالانکہ میں تو بڑھیا ہوں

وَهَٰذَا بَعْلِي شَيْخًا ۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيبٌ ۝۷۲ قَالُوا أَتَعْجَبِينَ

اور یہ میرا خاوند (بھی) | بوڑھا ہے | بیشک | یہ (تو) | عجیب بات ہے | وہ کہنے لگے | کیا تو تعجب کرتی ہے

اور یہ میرا خاوند بھی بوڑھا ہے، یہ تو بڑی ہی عجیب بات ہے۔ وہ بولے کیا تُو اللہ تعالیٰ کی قدرت پر تعجب کرتی ہے

مِنْ أَمْرِ اللَّهِ ۖ رَحْمَتُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ ۚ

اللہ کے حکم سے | اللہ کی رحمت | اور اس کی برکتیں ہوں | تم پر | اے گھر والو

اے اہلِ بیت! تم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہیں

آیت نمبر

(۶۷) اور ایک خوفناک غیبی چیخ کی صورت میں ان پر عذاب الٰہی نازل ہوا کہ جس سے ان کے جگر پھٹ گئے اور وہ ہلاک ہو گئے اور صبح کو گھروں میں مردہ پائے گئے۔

(۶۸) اور ایسے برباد ہوئے کہ گویا کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے' یاد رکھو! قوم ثمود نے اپنے رب کا انکار کیا اور اللہ کی رحمت سے دور ہو گئے۔

(۶۹) اور جب حضرت ابراہیمؑ کے پاس ہمارے فرشتے خوشخبری لے کر پہنچے تو انہیں سلام کیا تو آپؑ نے سلام کا جواب دیا اور گائے کے بچھڑے کا بھنا ہوا گوشت لا کر سامنے رکھ دیا۔

(۷۰) پھر جب حضرت ابراہیمؑ نے دیکھا کہ مہمان کھانے کی طرف ہاتھ نہیں بڑھاتے تو مشتبہ آدمی سمجھ کر دل میں ان سے خوف محسوس کرنے لگے۔ تب وہ مہمان بولے آپ خوف نہ کیجئے ہم تو اللہ کے فرشتے ہیں اور قوم لوط کی ہلاکت کے لئے بھیجے گئے ہیں۔

(۷۱) اور اس وقت حضرت ابراہیمؑ کی بیوی **سارہ** ایک طرف کھڑی باتیں سن رہی تھیں وہ خوف دور ہو جانے پر خوشی سے ہنس پڑیں تو فرشتوں نے ہماری طرف سے انہیں حضرت اسحاقؑ اور اسحاقؑ کے بعد اس کے بیٹے حضرت یعقوبؑ (یعنی نواسے) کے پیدا ہونے کی خوشخبری دی۔

(۷۲) وہ حیران ہو کر بولیں کیا میرے ہاں اولاد ہوگی؟ اور میں تو ۹۰ سال کی بڑھیا ہوں اور یہ میرے شوہر (حضرت ابراہیمؑ) سو (۱۰۰) سال کے بوڑھے ہیں۔ بلاشک تمہاری یہ بات بڑی حیرانگی کی ہے۔

افعال: صَیْحَۃٌ: چیخ' کڑک' ہولناک آواز' چنگھاڑ یہ صَاحَ یَصِیْحُ کا مصدر ہے۔ تَصِلُ: وہ پہنچتی ہے' پہنچتے ہیں وَصُوْلٌ سے معنی پہنچنے کے ہیں' مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔

اسماء: حَنِیْذٌ: بریاں' تلا ہوا' بھونا ہوا' حَنْذٌ سے۔

إِنَّهُ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ﴿٧٣﴾ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ إِبْرَٰهِيمَ الرَّوْعُ وَجَاءَتْهُ
بیشک وہ حمد کے لائق | بزرگی والا ہے | پس جب | دور ہوا | ابراہیمؑ سے | خوف | اور آ گئی اس کے پاس
بیشک وہ خوبیوں والا بزرگی والا ہے۔ پھر جب ابراہیمؑ سے خوف جاتا رہا اور اس کے پاس خوشخبری آ گئی

الْبُشْرَىٰ يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ لُوطٍ ﴿٧٤﴾ إِنَّ إِبْرَٰهِيمَ لَحَلِيمٌ
خوشخبری | تو ہم سے جھگڑنے لگا | قوم لوط کے بارے میں | بیشک | ابراہیمؑ | بڑا بردبار
تو وہ قوم لوطؑ کے بارے میں ہم سے جھگڑنے لگے بیشک ابراہیمؑ بڑے بردبار

أَوَّاهٌ مُّنِيبٌ ﴿٧٥﴾ يَٰإِبْرَٰهِيمُ أَعْرِضْ عَنْ هَٰذَا
(خدا سے) ڈرنے والا | (اس کی طرف) رجوع کرنے والا تھا | اے ابراہیمؑ! | چھوڑ دے | یہ بات
نرم دل اور رجوع کرنے والے تھے۔ اے ابراہیمؑ اس بات کو جانے

إِنَّهُ قَدْ جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ وَإِنَّهُمْ ءَاتِيهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُودٍ ﴿٧٦﴾
بیشک آ چکا ہے | تیرے رب کا حکم | اور بیشک اُن پر آ کے رہے گا | (وہ) عذاب | جو ٹلنے والا نہیں
بیشک تیرے رب کا حکم آ چکا ہے اور ان پر ضرور ایسا عذاب آ کر رہے گا جو کسی طرح ٹلنے والا نہیں

وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيٓءَ بِهِمْ
اور جب آ گئے | ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) | لوطؑ کے پاس | (تو) وہ غمگین ہوا | اُن (کی وجہ) سے
اور جب ہمارے فرشتے لوطؑ کے پاس آئے تو وہ غمگین ہوا اور ان کی وجہ سے

وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالَ هَٰذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ ﴿٧٧﴾ وَجَاءَهُ
اور تنگ ہوا | اُن سے دل میں | اور کہنے لگا | (کہ) یہ (تو) | ایک دن ہے | مصیبت کا | اور آئے اُس کے پاس
تنگ دل ہوا اور کہنے لگا کہ یہ دن بڑا ہی سخت ہے۔ اور ان کی

قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّـَٔاتِ
اُس کی قوم (کے لوگ) | دوڑتے ہوئے | اس کی طرف | اور پہلے ہی سے | وہ کیا کرتے تھے | بُرے کام
قوم کے لوگ دوڑے دوڑے اس کے پاس آئے اور وہ پہلے سے ہی بُرے کام کرتے تھے

قَالَ يَٰقَوْمِ هَٰؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ
(لوط نے) کہا | اے میری قوم! | یہ | میری بیٹیاں ہیں | وہ | پاکیزہ ہیں | تمہارے لئے | پس ڈرو | اللہ سے
لوط نے کہا لوگو! یہ میری بیٹیاں ہیں یہ تمہارے لئے پاکیزہ ہیں (ان سے نکاح کر لو) اللہ تعالیٰ سے ڈرو

وَلَا تُخْزُونِ فِي ضَيْفِيٓ أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيدٌ ﴿٧٨﴾ قَالُوا
اور نہ رسوا کرو مجھے | میرے مہمانوں میں | کیا نہیں | تم میں | (کوئی) آدمی | نیک چلن | وہ کہنے لگے
اور مجھے میرے مہمانوں میں رسوا نہ کرو۔ کیا تم میں ایک بھی معقول نہیں۔ انہوں نے کہا کہ

لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ
تُو تو جانتا ہے کہ | ہمارے لئے نہیں | تیری بیٹیوں میں | کوئی | حق (دلچسپی) | اور بیشک تو | خوب جانتا ہے
تمہیں معلوم ہے کہ تمہاری بیٹیوں کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں اور تمہیں بھی معلوم ہے کہ

آیت نمبر

(۷۳) فرشتے بولے اللہ کے حکم میں حیرانگی کس بات کی وہ جو چاہے کرسکتا ہے۔اے خاندان نبوت!تم پراللہ کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔اللہ بڑا حمد وثنا کے لائق اور اپنے فرمانبردار بندوں پر بڑا فضل وکرم کرنے والا ہے۔

(۷۴) پس جب حضرت ابراہیمؑ کے دل سے خوف جاتا رہا اور لڑکا پیدا ہونے کی بشارت مل گئی تو ہمارے ساتھ قوم لوط کے بارے میں بحث کرنے لگے۔کہ ان سے عذاب ٹلنے کی کوئی صورت پیدا ہو جائے۔

(۷۵) بیشک حضرت ابراہیمؑ بڑے صابر مزاج نرم دل' خدا کی طرف رجوع کرنے والے تھے کہ قوم لوط کو مہلت دیئے جانے کی درخواست کرتے تھے۔

(۷۶) حکم ہوا کہ ابراہیمؑ!تم انہیں مہلت دیئے جانے کا یہ خیال چھوڑ دو۔کیونکہ اللہ کی طرف سے ان کی ہلاکت کا حکم آچکا ہے اوران پر وہ عذاب ضرور آکر رہے گا جو ٹلنے والا نہیں۔

(۷۷) اور جب حضرت ابراہیمؑ کے پاس سے اٹھ کر عذاب کے فرشتے حضرت لوطؑ کے پاس آگئے تو وہ ان کو خوبصورت لڑکوں کی شکل میں دیکھ کر اپنی قوم کی شرارت اور ان کی مدافعت سے اپنی عاجزی محسوس کرکے رنجیدہ اور غمگین ہوئے اور دل ہی دل میں کہنے لگے کہ یہ تو بڑی مصیبت کا دن ہے۔

(۷۸) حضرت لوطؑ کی بیوی نے جو نافرمان تھی۔ان خوبصورت لڑکوں (فرشتوں) کو دیکھ کر فوراً قوم کی خبر کردی۔وہ دوڑتے ہوئے لوطؑ کی طرف آئے اور پہلے ہی سے وہ برے کام کے عادی تھے ان کی شرارت محسوس کرکے حضرت لوطؑ نے ان سے کہا کہ میری (قوم کی) لڑکیوں سے نکاح کرلو وہ تمہارے لئے حلال اور پاکیزہ ہیں لیکن میرے مہمانوں سے تعرض کرکے میری رسوائی نہ کرو کیا تم میں ایک بھی بھلا آدمی نہیں؟

افعال: تُخْزُوْنِ: تم مجھے رسوا نہ کرو تُخْزُوْنَ اِخْزَاءٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

مَا نُرِيْدُ ﴿٧٩﴾ قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْٓ

جو ہم چاہتے ہیں | وہ بولا | کاش کہ (ہوتی) | میرے پاس | تم پر | کوئی طاقت | یا | میں جا بیٹھتا

ہم کیا چاہتے ہیں۔ لوطؑ نے کہا اے کاش! میرے پاس مقابلہ کی طاقت ہوتی یا میں کسی زبردست سہارا

اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ﴿٨٠﴾ قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ

کسی مضبوط سہارے کی | فرشتوں نے کہا | اے لوطؑ! | بیشک ہم | بھیجے ہوئے (فرشتے) ہیں | تیرے رب کے

آسرا پکڑ پاتا فرشتوں نے کہا، اے لوطؑ! بیشک ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں

لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ

وہ ہرگز نہ پہنچیں گے | تم تک | پس لے کر نکل اپنے گھر والوں کو | رات کے کچھ حصہ میں | اور نہ | مڑ کر دیکھے

یہ لوگ ہرگز تم تک نہیں پہنچ سکیں گے پس تم رات کے کچھ حصہ میں اپنے گھر والوں کو لے کر چل دو اور تم میں سے

مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ ؕ

تم میں سے | کوئی | سوائے | تیری بیوی کے | بیشک وہ | اُسے پہنچ کر رہے گا | وہ (عذاب) جو پہنچنے والا ہے انہیں

سوائے تمہاری بیوی کے کوئی بھی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے، بات یہ ہے کہ جو عذاب اوروں پر نازل ہونے والا ہے وہی اس پر نازل ہوگا

اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ﴿٨١﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا

بیشک اُن کے وعدہ کا وقت | صبح ہے | کیا نہیں ہے | صبح | قریب | پس جب آ گیا | ہمارا حکم

بیشک ان کے وعدہ (عذاب) کا وقت صبح ہے۔ کیا صبح قریب نہیں؟ پھر جب ہمارا حکم آپہنچا

جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ۬

کر دیا ہم نے | اس (بستی) کے اوپر کے حصہ کو | نیچے کا حصہ | اور برسائے | اُس پر | پتھر | کنکر کے

تو ہم نے اس بستی کو (الٹ کر) اوپر تلے کر دیا اور اس پر لگاتار کنکر کے پتھر برسائے

مَّنْضُوْدٍ ﴿٨٢﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ﴿٨٣﴾

تہہ بہ تہہ (لگاتار) | نشاندار | تیرے رب کے ہاں سے | اور نہیں وہ (بستی) | ان ظالموں سے | کچھ دور

جن پر تمہارے رب کی طرف سے نشان لگے ہوئے تھے اور یہ جگہ ان ظالموں سے کچھ دور بھی نہیں

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

اور (اہل) مدین کی طرف | (ہم نے بھیجا) اُن کا بھائی | شعیبؑ | اُس نے کہا | اے میری قوم! | عبادت کرو | اللہ کی

اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا اُس نے کہا اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّيْٓ

کہ نہیں تمہارے لئے | کوئی اور معبود | سوائے اُس کے | اور کمی نہ کرو | ناپ | اور تول میں | بیشک میں

اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں اور ناپ اور تول میں کمی نہ کیا کرو بیشک میں

اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ﴿٨٤﴾

دیکھتا ہوں تمہیں | خوشحال | اور | بیشک میں ڈرتا ہوں | تم پر | عذاب سے | گھیرنے والے دن کے

تمہیں خوشحال دیکھتا ہوں اور میں تمہارے حق میں اس دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں جو تم سب کو گھیر لے گا

آیت نمبر

(۷۹) وہ بولے تجھے تو معلوم ہی ہے کہ ہمیں تمہاری لڑکیوں سے کوئی واسطہ نہیں اور جو کچھ ہمارا ارادہ ہے اسے بھی تو خوب جانتا ہے۔

(۸۰) اس پر حضرت لوطؑ نے دل میں کہا اے کاش! مجھے تم شریروں کے مقابلہ کی طاقت ہوتی یا میں کسی مضبوط طاقتور قبیلے کی پناہ لیتا تو آج میں اپنے مہمانوں کو تمہاری شرارت سے بچا سکتا۔

(۸۱) فرشتوں نے حضرت لوطؑ کی گھبراہٹ دیکھ کر کہا۔ اے لوط! تم نہ گھبراؤ۔ ہم تو اللہ کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں وہ لوگ بری نیت سے تجھ تک پہنچ نہ سکیں گے انہیں اندر آنے دے ہم ان سے سمجھ لیں گے۔ چنانچہ آپؑ نے دروازہ کھول دیا اور وہ اندر آ گئے تو جبرئیلؑ نے اپنا پر مار کر انہیں اندھا کر دیا اور وہ "بولے بھاگو یہاں تو جادوگر ہیں" کہتے ہوئے باہر نکل گئے۔ اس کے بعد فرشتوں نے حضرت لوطؑ سے کہا کہ تم سب گھر والوں کو رات کے آخری اندھیرے حصے میں بستی سے نکال کر لے چلو اور کوئی تم میں سے پیچھے مڑ کر نہ دیکھے' سوائے تمہاری بیوی کے کہ اس کو بھی عذاب ہونے والا ہے اور عذاب کا وقت صبح مقرر ہے' اور وہ کچھ زیادہ دور نہیں۔

(۸۲) پس جب ان کی ہلاکت کے لئے ہمارا حکم آ پہنچا تو جبرئیل نے اس بستی کو الٹ کر اوپر کا حصہ نیچے کر دیا اور اوپر سے کنکر کی قسم کے لگاتار پتھروں کی بارش کی گئی۔

(۸۳) وہ پتھر خاص نشان دار تھے اور وہ لوگ ہلاک ہو گئے اور وہ بستی ان ظالم کفار مکہ سے کوئی دور نہیں' انہیں اس سے عبرت حاصل کرنی چاہئے اپنے اور رسول کی مخالفت سے باز آ جانا چاہئے۔

(۸۴) اور اہلِ مدین کی طرف ان کی قوم میں سے حضرت شعیبؑ کو نبی بنا کر بھیجا انہوں نے ان سے جا کر کہا کہ صرف ایک اللہ کی عبادت کرو جس کے سوا تمہارا اور کوئی معبود نہیں اور آپس میں لین دین کرتے وقت ماپ تول میں کمی نہ کرو۔ کیونکہ اللہ نے تمہیں مال و دولت سب کچھ دے رکھا ہے ورنہ مجھے تم پر سرکشوں کو گھیر لینے والے ہولناک دن کے عذاب کے نازل ہونے کا اندیشہ ہے۔

افعال: یَصِلُوْا: وَصْلٌ مصدر وہ ہرگز نہیں پہنچیں گے مضارع منفی (جمع مذکر غائب)۔ اَسْرِ: تو رات کو لے کر چل اِسْرَاءٌ سے معنی رات کو لے کر جانے اور سفر کرنے کے ہیں امر کا صیغہ (واحد مذکر ماضی)۔ اَمْطَرْنَا: ہم نے برسایا اِمْطَارٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع متکلم)۔

اسماء: سَافِلَھَا: اس کے نیچے اس کے تلے سَافِلَ سُفُوْلٌ سے اسم فاعل کا صیغہ (واحد مذکر)۔ مُصِیْبُھَا: اس کو پالینے والا اس پر پہنچ جانے والا اسم فاعل (واحد مذکر)۔

وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا

اور اے میری قوم! | پورا کیا کرو | ناپ | اور تول | انصاف کے ساتھ | اور کم نہ دیا کرو

اے میری قوم! ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پورا پورا کیا کرو اور لوگوں کو

النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۸۵﴾ بَقِيَّتُ اللّٰهِ

لوگوں کو | اُن کی چیزیں | اور نہ پھرو | زمین میں | فساد کرتے ہوئے | باقی بچا ہوا | اللہ کا

ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو اور زمین میں فساد نہ کرتے پھرو اللہ کا دیا جو کچھ (حلال مال) بچ رہے

خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿۸۶﴾

بہتر ہے تمہارے لئے | اگر | تم ہو ایمان والے | اور نہیں | میں | تم پر | (کوئی) محافظ

وہی تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم مومن ہو اور میں تمہارا نگہبان نہیں ہوں۔

قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ

وہ بولے | اے شعیبؑ! | کیا تیری نماز | تجھے حکم دیتی ہے | (اس بات کا) کہ ہم چھوڑ دیں | اُن (بتوں) کو | جنہیں پوجتے آئے

انہوں نے کہا کہ اے شعیبؑ! کیا تمہاری نماز تمہیں کہتی ہے کہ جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے، ہم اُن کو چھوڑ دیں

اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ۭ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ

ہمارے باپ دادا | یا کہ | ہم نہ کریں اپنے مالوں میں | جو ہم چاہیں | بلاشبہ تو | تو بُردبار

یا جس طرح کا خرچ ہم اپنے مال و دولت میں کرنا چاہیں نہ کریں بیشک تم ہی بڑے بُردبار

الرَّشِيْدُ ﴿۸۷﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰي بَيِّنَةٍ

اچھا آدمی ہے | اُس نے کہا | اے میری قوم! | کیا تم دیکھتے ہو؟ | اگر میں ہوں | ایک واضح دلیل پر

اور راست باز ہو۔ شعیبؑ نے کہا۔ اے میری قوم! دیکھو تو اگر میں اپنے ربّ کی طرف سے ایک واضح دلیل پر ہوں

مِّنْ رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَمَآ اُرِيْدُ

اپنے ربّ کی طرف سے | اور اس نے دی ہو مجھے | اپنی طرف سے | روزی اچھی | اور میں نہیں چاہتا

اور اُس نے مجھے اپنے ہاں سے عمدہ روزی دی ہو (تو کیا میں اسے چھوڑ کر حرام کھانے لگوں؟) اور میں یہ نہیں چاہتا

اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰي مَآ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ۭ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ

کہ میں تمہارے خلاف اختیار کروں اُس کو | جس سے تم کو منع کرتا ہوں | میں نہیں چاہتا | مگر صرف | اصلاح

کہ جس بات سے تمہیں منع کروں، وہی خود کرنے لگوں میں تو جہاں تک ہوسکتا ہے، اصلاح ہی چاہتا ہوں

مَا اسْتَطَعْتُ ۭ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ

جہاں تک مجھ سے ہوسکے | اور نہیں میری توفیق | مگر اللہ کی (مدد سے) | اُسی پر | میں بھروسہ کرتا ہوں | اور اسی کی طرف

اور میری توفیق اللہ تعالیٰ ہی کی مدد سے ہے میں نے اُسی پر توکل کر رکھا ہے اسی کی طرف

اُنِيْبُ ﴿۸۸﴾ وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ

میں رجوع کرتا ہوں | اور اے میری قوم! | تمہیں آمادہ نہ کردے | میری مخالفت | کہ تمہیں پہنچے | ویسی مصیبت جیسی

رجوع کرتا ہوں اور اے میری قوم! میری مخالفت میں کہیں ایسا گناہ نہ کر بیٹھنا کہ جو مصیبت

آیت نمبر

(٨٥) اور اے میری قوم! آپس کی خرید و فروخت میں ماپ تول پورا کیا کرو اور لوگوں کے ہاتھ فروخت کئے ہوئے مال
انہیں کم یا ناقص نہ دیا کرو اور زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو۔

(٨٦) ماپ تول پورا کرنے کے بعد جو مال اور منافع تمہارے پاس بچ رہے وہی تمہارے لئے بہتر اور کافی ہے بشرطیکہ تم
مومن ہو اور میں تم پر کوئی محافظ تو ہوں نہیں تم اپنے اعمال کے خود ذمہ دار ہو۔

(٨٧) وہ بولے اے شعیب! کیا تیری نماز اور عبادت الٰہی بس اسی بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ہم اپنا آبائی دین (بتوں کی
پرستش) اور اپنے مال و معیشت میں اپنی مرضی کی کارروائی کرنا چھوڑ دیں؟ یہ نہیں ہوگا (اور بطور تمسخر کہا) تو تو بڑا
متحمل حق پر چلنے والا بندہ ہے۔

(٨٨) آپ نے کہا اے میری قوم! ذرا خیال تو کرو کہ اگر میرے دعویٰ نبوت کی اللہ کی طرف سے میرے پاس واضح دلیل
بھی موجود ہو اور اس نے مجھے اپنے فضل سے حلال روزی بھی عطا کر رکھی ہو۔ تو کیا میرے لئے یہ مناسب ہے کہ
اس اللہ کی نافرمانی کر کے تمہیں بتوں کی پرستش اور ماپ تول میں کمی کرنے سے نہ روکوں؟ میں تو جس کام سے
تمہیں منع کرتا ہوں خود اس کو کرنا نہیں چاہتا اور تبلیغ سے میری غرض جہاں تک ہو سکے تمہاری اصلاح کرنا ہے اور اللہ
کی تائید کے بغیر میں کچھ بھی نہیں کر سکتا اسی پر میرا بھروسہ ہے اور ہر کام میں اسی کی جناب میں رجوع کرتا ہوں۔

الفاظ: تَأْمُرُكَ: وہ تجھے حکم دیتی ہے تَأْمُرُ اَمْرٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ نَتْرُكَ: ہم چھوڑ دیں' مضارع کا صیغہ تَرْكٌ مصدر۔ اُخَالِفَكُمْ: میں تمہاری مخالفت کروں گا' اُخَالِفُ' مُخَالَفَةٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔ اِسْتَطَعْتُ: میں کرسکا' ہو سکا' اِسْتِطَاعَةٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد متکلم)۔ اُنِيْبُ: میں رجوع ہوتا ہوں' اِنَابَةٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔

أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ أَوْ قَوْمَ هُودٍ أَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ۚ وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِّنكُم

پہنچی | قوم نوح | یا قوم | ہودؑ | یا قوم صالحؑ کو | اور نہیں | قوم لوطؑ | تم سے

قوم نوح یا قوم ہودؑ یا قوم صالحؑ پر آچکی ہے ویسی ہی تم پر بھی آجائے اور قوم لوطؑ (کا زمانہ اور علاقہ) تم سے

بِبَعِيدٍ ﴿٨٩﴾ وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ

کوئی دور | اور معافی مانگو | اپنے رب سے | پھر توبہ کرو | اُس کی طرف | بیشک میرا رب | بڑا رحم کرنے والا

کچھ دور نہیں۔ اور تم اپنے رب سے بخشش مانگو پھر اُس کی طرف رجوع کرو میرا رب یقیناً بڑا رحم والا اور

وَدُودٌ ﴿٩٠﴾ قَالُوا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيرًا مِّمَّا تَقُولُ وَإِنَّا

محبت کرنے والا ہے | وہ کہنے لگے | اے شعیبؑ! | ہم نہیں سمجھتے | بہت (سی باتیں) | وہ جو تو کہتا ہے | اور بیشک ہم

محبت کرنے والا ہے انہوں نے کہا اے شعیبؑ! جو کچھ تم کہتے ہو ان میں سے اکثر باتیں ہم نہیں سمجھتے اور ہم

لَنَرٰىكَ فِينَا ضَعِيفًا ۖ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ۖ وَمَا أَنتَ عَلَيْنَا

تجھے دیکھتے ہیں | اپنے درمیان | کمزور | اور اگر نہ ہوتا تیرا خاندان | ہم تجھ پر پتھراؤ کرتے | اور نہیں تُو | ہم پر

تمہیں اپنے درمیان کمزور دیکھتے ہیں اور اگر تمہاری برادری کے لوگ نہ ہوتے تو ہم تجھے سنگسار کردیتے اور تم ہم پر غالب نہیں

بِعَزِيزٍ ﴿٩١﴾ قَالَ يٰقَوْمِ أَرَهْطِي أَعَزُّ عَلَيْكُم مِّنَ اللَّهِ وَاتَّخَذْتُمُوهُ

غالب | اُس نے کہا | اے میری قوم! | کیا میرا خاندان | زیادہ زور والا ہے تم پر | اللہ سے | اور ڈال رکھا ہے تم نے اسے

ہو۔ اس نے کہا اے میری قوم! کیا میری برادری اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں تمہیں زیادہ قابل عزت نظر آتی ہے اور تم نے اسے

وَرَاءَكُمْ ظِهْرِيًّا ۖ إِنَّ رَبِّي بِمَا تَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿٩٢﴾ وَيٰقَوْمِ

اپنی پیٹھ پیچھے | بیشک میرا رب | اُس کو | جو تم کرتے ہو | احاطہ کیے ہوئے ہے | اور اے میری قوم!

(یعنی اللہ تعالیٰ کو) اپنی پیٹھ پیچھے ڈال رکھا ہے بیشک میرا رب تمہارے سب اعمال پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔ اور اے میری قوم!

اعْمَلُوا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ ۖ سَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن يَأْتِيهِ

تم عمل کرو | اپنی جگہ پر | بیشک میں (بھی) کررہا ہوں | جلد تم جان لوگے (کہ) | کس پر | آتا ہے

تم اپنی جگہ کام کئے جاؤ، میں اپنا کام کررہا ہوں، بہت جلد تمہیں معلوم ہوجائے گا کہ کس پر عذاب

عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ۖ وَارْتَقِبُوا إِنِّي مَعَكُمْ

(وہ) عذاب | جو رسوا کردے اُسے | اور کون | جھوٹا ہے | اور تم انتظار کرو | بیشک میں (بھی) | تمہارے ساتھ

آتا ہے جو اسے (سب کی نظروں میں) ذلیل کردے اور کون جھوٹا ہے اور تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ

رَقِيبٌ ﴿٩٣﴾ وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَالَّذِينَ آمَنُوا

انتظار میں ہوں | اور جب | آیا ہمارا حکم | (تو) ہم نے نجات دی | شعیبؑ کو | اور ان لوگوں کو جو | ایمان لاچکے تھے

انتظار میں ہوں اور جب ہمارا حکم آپہنچا تو ہم نے شعیبؑ کو اور اُن لوگوں کو جو اُن کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی

مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَأَخَذَتِ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا

شعیبؑ کے ساتھ | اپنی رحمت سے | اور آپکڑا | اُن ظالموں کو | (غیبی) چیخ نے | پھر وہ صبح کو ہوئے

رحمت کے ذریعے نجات دی اور ان لوگوں کو جنہوں نے ظلم کیا تھا، سخت آواز نے پکڑلیا، سو وہ اپنے

آیت نمبر

(۸۹) اور اے میری قوم! ایسا نہ ہو کہ میری مخالفت کرنے کی وجہ سے تم پر بھی ویسا ہی عذاب نازل ہو جیسا کہ قوم نوح یا قوم ہود یا قوم صالح پر نازل ہوا اور قوم لوط کی بربادی کے آثار تو تم سے کوئی دور نہیں ان سے عبرت حاصل کرو۔

(۹۰) اور اللہ سے اپنے پچھلے گناہوں کی معافی مانگو اور آئندہ عبادت کر کے اس کی جناب میں رجوع کرو۔ اللہ بیشک بڑا رحم کرنے والا محبت کرنے والا ہے۔

(۹۱) وہ کہنے لگے۔ اے شعیب! تیری بہت سی باتیں (توحید و حشر و نشر و جزائے اعمال وغیرہ) ہماری سمجھ میں نہیں آتیں اور ہم تو دیکھتے ہیں کہ تو بالکل کمزور آدمی ہے اور اگر تیرے کنبے کے لوگوں کی عزت کا خیال نہ ہوتا تو ہم تجھے پتھر مار مار کر ہلاک کر ڈالتے کیونکہ تیری تو ہمارے نزدیک کوئی عزت، حیثیت ہی نہیں۔

(۹۲) حضرت شعیب نے کہا۔ لوگو! کیا تمہارے نزدیک اللہ کے حکم کے مقابلے میں میرے خاندان والوں کی اہمیت زیادہ ہے؟ اور اسی لئے تم نے اسے نظر انداز کر دیا ہے اور تم اس کی کچھ پروا نہیں کرتے؟ یہ تمہاری بے وقوفی ہے تمہارے تمام برے اعمال اللہ کے احاطۂ علم میں ہیں۔

(۹۳) اے لوگو! تم اپنی جگہ عمل کرتے رہو۔ میں اپنی جگہ عمل کر رہا ہوں۔ تمہیں جلدی معلوم ہو رہے گا کہ کس پر عذاب نازل ہو کر اسے دنیا میں ذلیل کر دیتا ہے؟ اور کون جھوٹا ہے اس وقت کا انتظار کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں۔

انفعال: اَصَابَ: وہ پہنچا، وہ آ پڑا، اس نے پالیا، یہ اِصَابَۃٌ سے معنی پا لینے کے ہیں، ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ نَفْقَہُ: فِقْہٌ مصدر ہم

اسماء: (نہیں) سمجھتے مضارع (جمع متکلم)۔ اِرْتَقِبُوْا: تم انتظار کرو، اِرْتِقَابٌ سے امر کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔

ظِہْرِیًّا: بھولا بسرا، فراموش شدہ، پیٹھ پیچھے ڈالا ہوا، جو چیز پیٹھ پیچھے ڈال کر بھلا دی جائے وہ ظِہْرِی کہلاتی ہے۔

فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿٩٤﴾ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۗ اَلَا بُعْدًا
اپنے گھروں میں | اوندھے پڑے ہوئے | گویا وہ بسے ہی نہ تھے | اس میں | سنو! | دور ہوئے (رحمت سے)
گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے گویا کہ وہ اپنے گھروں میں بسے ہی نہ تھے۔ یاد رکھو! (رحمت سے) دوری ہو

لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ﴿٩٥﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا
مدین (والے) | جیسے دور ہوئے تھے | ثمود (کے لوگ) | اور بیشک | ہم نے بھیجا تھا | موسیٰ کو | اپنے معجزے
مدین کے لئے جیسے دور ہوئے ثمود۔ اور ہم نے موسیٰ کو معجزے

وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٩٦﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ فِرْعَوْنَ
اور دلیل | واضح (دے کر) | فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف | پس انہوں نے پیروی کی | حکم | فرعون کی
اور روشن دلیل دے کر بھیجا۔ فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف، پس انہوں نے فرعون ہی کی بات مانی۔

وَمَآ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ ﴿٩٧﴾ يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ
اور نہیں تھا حکم | فرعون کا | کچھ نیک | وہ آگے ہوگا | اپنی قوم کے | قیامت کے دن | پس جا داخل کرے گا انہیں
حالانکہ فرعون کی بات درست نہ تھی۔ قیامت کے دن وہ اپنی قوم کے آگے آگے ہوگا۔ تو وہ انہیں دوزخ میں جا اتارے گا

النَّارَ ۗ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ﴿٩٨﴾ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً
دوزخ میں | اور وہ برا | گھاٹ ہے | اترنے کا مقام | اور ان کے پیچھے لگا دی گئی | اس (دنیا) میں | لعنت
اور برا ہے وہ گھاٹ جس پر وہ اتریں گے اور اس دنیا میں ان کے پیچھے لعنت لگا دی گئی ہے

وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ﴿٩٩﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى
اور قیامت کے دن (بھی) | وہ برا | انعام ہے | جو انہیں دیا جائے گا | یہ | خبریں ہیں | اُن بستیوں کی
اور قیامت کے دن بھی پیچھے لگی رہے گی وہ برا انعام ہے جو ان کو دیا گیا ہے یہ ان بستیوں کی خبریں ہیں

نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ وَّحَصِيْدٌ ﴿١٠٠﴾ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ
جو ہم سناتے ہیں | آپ کو | (بعض) اُن (میں) سے | باقی ہیں | اور (بعض) ویران پڑی ہیں | اور ہم نے اُن پر ظلم نہیں کیا
جو ہم آپ کو سناتے ہیں ان میں سے بعض تو موجود ہیں اور بعض مٹ چکی ہیں۔ اور ہم نے اُن پر ظلم نہیں کیا

وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ
لیکن | انہوں نے ظلم کیا | اپنی جانوں پر | پس کام نہ آئے | اُن کے | معبود اُن کے | جنہیں | وہ پکارتے تھے
بلکہ اُنہوں نے خود اپنے آپ پر ظلم کیا پس کچھ کام نہ آئے انہیں، وہ معبود جنہیں وہ اللہ تعالیٰ کے

دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۗ وَمَا زَادُوْهُمْ
اللہ کے سوا | کچھ (بھی) | جب | آ گیا | حکم آپ کے ربّ کا | اور نہ بڑھایا انہوں نے اُن کے لئے
سوا پکارتے تھے جب تیرے ربّ کا حکم آ پہنچا۔ اور انہوں نے ان کو

غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ﴿١٠١﴾ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ
سوائے تباہی کے | اور ایسی ہی | پکڑ ہے | تیرے ربّ کی | جب وہ پکڑتا ہے | بستیوں کو | جبکہ وہ
ہلاکت ہی میں ڈالا۔ اور آپ کے ربّ کی پکڑ ایسی ہی ہوتی ہے جب وہ بستیوں کو (عذاب) میں پکڑتا ہے اس حال

آیت نمبر

(۹۴) اور جب ان کی ہلاکت کے لئے ہمارا حکم آ گیا تو ہم نے اپنے فضل سے شعیبؑ اور اس کے ساتھ ایمان والوں کو نجات دی اور مشرک ماپ تول میں کمی کرنے والے ظالموں کو جبرئیل کی خوفناک چیخ نے آ پکڑا اور اسی دم ہلاک ہو گئے اور صبح کو گھروں میں مردہ پائے گئے۔

(۹۵) وہ ایسے ختم ہو گئے کہ گویا کبھی ان بستیوں میں آباد ہی نہ ہوئے تھے۔ یاد رکھو اہل مدین بھی اللہ کی رحمت سے ایسے ہی دور ہو گئے جیسے کہ ان سے پہلے ثمود کی قوم کے لوگ اللہ کی رحمت سے دور ہو گئے تھے۔

(۹۶) بلاشبہ ہم نے حضرت موسیٰؑ کو اپنی قدرت کے نشان اور واضح دلائل (یعنی معجزے) دے کر بھیجا تھا۔

(۹۷) فرعون مصر اور اس کے درباری اُمراء کی ہدایت کے لئے پس انہوں نے اللہ کے حکم کی بجائے فرعون کا حکم مانا جو سچائی پر نہ تھا۔

(۹۸) اس لئے قیامت کے دن وہ اپنی قوم کے آگے آگے چلے گا۔ اور انہیں اپنے ساتھ دوزخ میں لے جا کر داخل کر دے گا اور دوزخ واقعی بہت برا ٹھکانا ہے۔

(۹۹) اور ان کی سرکشی کے بدلے میں ان پر دنیا و آخرت میں لعنت ڈال دی گئی جو بہت ہی برا انعام ہے۔

(۱۰۰) یہ عاد و ثمود و لوط کی تباہ شدہ بستیوں کی خبریں ہیں جو ہم آپؐ سے بیان کر رہے ہیں۔ ان میں سے بعض کے آثار تو ابھی تک موجود ہیں اور بعض بالکل ویران پڑی ہیں۔

(۱۰۱) اور ہم نے جو انہیں ہلاک کیا تو کچھ ان پر ظلم نہیں کیا وہ خود اپنے جرموں (کفر و شرک و سرکشی وغیرہ) کی وجہ سے ہلاک ہوئے اور اللہ کے سوا جن جھوٹے معبودوں کی وہ عبادت کیا کرتے تھے وہ ان کے کچھ بھی کام نہ آ سکے بلکہ الٹا ان کی ہلاکت کا سبب بنے۔

افعال: بَعِدَتْ: وہ دور ہوئی، اس پر لعنت ہوئی وہ تباہ ہوئی بَعْدٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ اَوْرَدَھُمْ: اس نے ان کو پہنچادیا، اس نے ان کو لا ڈالا اَوْرَدَ اِیْرَادٌ سے معنی گھاٹ پر لانے کے ہیں اور اس کا استعمال مطلق حاضر کرنے اور لے آنے کے لئے ہو گیا ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ نَقُصُّہٗ: قَصَصٌ مصدر ہم اس کو بیان کرتے ہیں مضارع (جمع متکلم)۔ اَغْنَتْ: اس نے بے پرواہ کر دیا، وہ کام آیا، اِغْنَاءٌ سے معنی بے پرواہ بنانے اور دوسرے کے کام آنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔

اسماء: اَلْمَوْرُوْدُ: وَرُوْدٌ مصدر اترنے کی جگہ، اسم مفعول (واحد مذکر)۔ اَلْمَرْفُوْدُ: انعام دیا گیا، مدد دیا گیا، دیا گیا رِفْدٌ سے معنی عطیہ بخشش، بڑا پیالہ، مدد اسم مفعول (واحد مذکر)۔ حَصِیْدٌ: کھیتی کٹی ہوئی، جڑ سے کٹا ہوا حَصَادٌ سے مفعول صفت تعجب کا صیغہ ہے۔ تَتْبِیْب: ہلاک کرنا، تباہ و برباد کرنا، ہلاکت، تباہی ہمیشہ گھاٹے اور نقصان میں رہنا مصدر ہے۔

ظَالِمَةٌ ۭ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۰۲﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ

ظالم ہوں | بیشک | اُس کی پکڑ | دردناک | (اور) سخت ہے | بیشک اس میں | نشانی ہے | اُس کے لئے

میں کہ اُن کے رہنے والے ظالم ہوں' بیشک اُس کی پکڑ دردناک اور سخت ہے ۔یقیناً اس بات میں' اس شخص کے لئے ایک

خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ۭ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَ

جو ڈرتا ہے | عذاب آخرت (سے) | (وہ یوم آخرت) وہ دن ہے | جس میں جمع کئے جائیں گے | سب لوگ | اور

عبرت ہے جو عذاب آخرت سے ڈرے' یہ تو وہ دن ہے جس میں سب لوگ جمع کئے جائیں گے اور

ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿۱۰۳﴾ وَمَا نُؤَخِّرُهٗٓ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ﴿۱۰۴﴾

وہ دن ہوگا | جس میں سب حاضر کئے جائیں گے | اور نہیں موخر کیا ہے ہم نے اسے | مگر | ایک مقررہ مدت تک

یہی وہ دن ہے جس میں سب کو (اللہ کے حضور) پیش کیا جائے گا اور ہم تھوڑی مدت کے لئے اس کو ملتوی کئے ہوئے ہیں

يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّ

جس دن وہ آئے گا | بات نہ کرے گا | کوئی نفس | مگر | اس کی اجازت سے | پس اُن میں | کوئی بدبخت | اور

جس دن وہ آئے گا کوئی بھی اس کی اجازت کے بغیر بات (تک) نہیں کر سکے گا' پھر اُن میں بعض لوگ بدبخت ہوں گے

سَعِيْدٌ ﴿۱۰۵﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ

کوئی نیک بخت ہوگا | پس جو لوگ | بدبخت ہوں گے | سو وہ دوزخ میں ہوں گے | اُن کے لئے | اس میں (وہاں) | چیخنا

اور بعض نیک بخت۔ پس وہ لوگ جو بدبخت ہوں گے' دوزخ میں رہیں گے' اُن کے لئے اس میں چیخنا اور

وَّشَهِيْقٌ ﴿۱۰۶﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا

اور چلانا ہوگا | ہمیشہ رہیں گے | اس میں | جب تک قائم ہیں | آسمان | اور زمین | مگر

چلانا ہے۔ اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے جب تک آسمان اور زمین موجود ہیں مگر

مَا شَاۗءَ رَبُّكَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۰۷﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ

جو چاہے | آپ کا رب | بیشک آپ کا رب | کرسکتا ہے | جو (کچھ) | وہ چاہے | اور جو | لوگ

جتنا تمہارا پروردگار چاہے' بلاشبہ تمہارا رب جو چاہتا ہے' کرتا ہے۔ اور وہ لوگ جو

سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ

نیک بخت (ہیں) | سو وہ جنت میں ہوں گے | ہمیشہ رہیں گے | اس میں | جب تک قائم ہیں | آسمان

نیک بخت ہیں' وہ جنت میں ہوں گے وہ ہمیشہ جنت میں رہیں گے جب تک آسمان

وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَاۗءَ رَبُّكَ ۭ عَطَاۗءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿۱۰۸﴾ فَلَا تَكُ

اور زمین | مگر | جو چاہے آپ کا رب | یہ بخشش ہے | نہ ختم ہونے والی | پس نہ رہیں آپ

اور زمین موجود ہیں مگر جتنا تمہارا پروردگار چاہے' یہ ختم نہ ہونے والی بخشش ہے۔ تو تم ان کے بارے میں

فِيْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَاۗءِ ۭ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ

شک میں | اُس سے جو | پوجتے ہیں | یہ لوگ | نہیں پوجتے وہ | مگر | جیسے پوجتے تھے

جن چیزوں کو یہ پوجتے ہیں' ذرا بھی شک نہ کرنا' یہ لوگ اسی طرح پوجتے ہیں جیسے ان سے پہلے

آیت نمبر

(۱۰۲) اور جب بستیوں کے رہنے والے ظلم اور سرکشی کرنے لگتے ہیں تو وہ انہیں اللہ اسی طرح عذاب میں پکڑ لیا کرتا ہے
واقعی اس کی پکڑ بڑی دردناک اور سخت ہوتی ہے۔
(۱۰۳) واقعی جو شخص آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہے اس کے لئے ان ہلاک شدہ امتوں کے حالات میں بڑی بھاری
عبرت ہے اور یوم آخرت وہ دن ہے جس میں سب لوگ جوابدہی کے لئے اللہ کے حضور میں جمع کئے جائیں گے۔
(۱۰۴) اور قیامت کے دن کا آنا ایک مقررہ محدود مدت تک ملتوی ہے۔
(۱۰۵) جب وہ قیامت کا دن آ جائے گا تو کوئی شخص اللہ کے حکم کے بغیر کسی کی کفارش نہیں کر سکے گا پس اس روز کچھ نیک
بخت ہوں گے اور کچھ بد بخت۔
(۱۰۶) پس بد بختوں کو تو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا جہاں وہ چیختے چلاتے رہیں گے۔
(۱۰۷) اور جب تک آسمان اور زمین قائم ہوں گے وہ ہمیشہ اس دوزخ میں رہیں گے۔کلام عرب کی تمثیل کے مطابق اس
سے مراد دائمی عذاب ہے۔ (التفسیر المنیر)۔مگر جسے اللہ جتنے عرصہ بعد اس سے نجات دینی چاہے گا وہ نجات
پائے گا۔کیونکہ وہ قادر مطلق ہے۔جو چاہے کرے۔
(۱۰۸) لیکن جو لوگ نیک بخت ہیں وہ جنت میں داخل ہوں گے اور آسمان اور زمین رہنے تک جنت ہی میں رہیں گے مگر
اللہ جسے جتنا عرصہ رکھنا چاہے گا اور یہ جنت کا عطیہ نہ ختم ہونے والا ہوگا۔

افعال: نُؤَخِّرُ: تَاخِیْرٌ مصدر ہم تاخیر نہیں کرتے، مضارع (جمع متکلم)۔ سُعِدُوْا: وہ نیک بخت بنائے گا سَعْدٌ سے معنی نیک بخت
کرنے کے ہیں، ماضی مجہول کا صیغہ (مذکر غائب)۔
اسماء: ظَالِمَۃٌ: ظلم کرنے والی، ناانصاف، ستمگار ظُلْمٌ سے اسم فاعل کا صیغہ (واحد مونث)۔ شَقِیٌّ: بدبخت، محروم شَقَاوَۃٌ سے۔
زَفِیْرٌ: چلانا، زَفِیْرٌ یَزْفِرُ کا مصدر ہے۔ (غَیْرَ) مَجْذُوْذٍ: منقطع، دوامی، لازوال، اسم مفعول (واحد مذکر) جَذٌّ معنی توڑ دینا،
ٹکڑے کر دینا۔

اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ﴿١٠٩﴾

اُن کے باپ دادا | اُن سے پہلے | اور بیشک ہم پورا پورا دیں گے انہیں | اُن کا حصہ | کم کیے بغیر

ان کے باپ دادا پوجتے تھے اور بیشک ہم ان کا حصہ کم کیے بغیر پورا پورا دیں گے

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ

اور بیشک ہم نے دی تھی | موسیٰ کو | کتاب | پھر اختلاف کیا گیا | اس میں | اور اگر نہ | ایک بات | پہلے ہو چکی ہوتی

اور یقیناً ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تو اس میں بھی اختلاف پیدا کرلیا گیا اور اگر آپ کے ربّ کی طرف سے ایک بات

مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿١١٠﴾

تیرے ربّ کی طرف سے | تو فیصلہ کر دیا جاتا | اُن کے درمیان | اور بیشک وہ | شک میں ہیں | اس سے | گہرے شک میں

پہلے سے طے نہ ہو چکی ہوتی تو اُن کے درمیان فیصلہ کردیا جاتا اور وہ یقیناً اس معاملے میں شک و تردد میں ہیں

وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ؕ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ

اور بیشک سب کو | جبکہ | ضرور پورا پورا بدلہ دے گا | آپ کا ربّ | اُن کے اعمال کا | بیشک وہ | جو کچھ وہ کر رہے ہیں

اور بیشک تمہارا ربّ اُن سب کو (قیامت کے دن) ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے گا بیشک جو وہ کرتے ہیں

خَبِيْرٌ ﴿١١١﴾ فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ

خوب واقف ہے | تم قائم رہو | جیسا کہ آپ کو حکم دیا گیا ہے | اور وہ (لوگ بھی) | جنہوں نے توبہ کی | آپ کے ساتھ

وہ اس سے باخبر ہے۔ تو جس طرح آپ کو حکم دیا گیا ہے آپ اور وہ لوگ جو آپ کے ساتھ ہیں (حق پر) قائم رہے

وَلَا تَطْغَوْا ؕ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿١١٢﴾ وَلَا تَرْكَنُوْآ اِلَى الَّذِيْنَ

اور نہ بڑھو (حدود سے) | بیشک وہ جو کچھ تم کرتے ہو | دیکھتا ہے | اور نہ جھکو | اُن کی طرف

اور حد سے نہ بڑھو۔ یقیناً تم جو کچھ کرتے ہو اللہ تعالیٰ اسے دیکھتا ہے۔ اور ان لوگوں کی طرف نہ جھکو

ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ

جنہوں نے ظلم کیا | پس تمہیں چھو لے گی | آگ | اور نہیں تمہارے لئے | اللہ کے سوا | کوئی | دوست

جو ظالم ہیں ورنہ تمہیں بھی (دوزخ کی) آگ چھوئے گی (آ لگے گی) اور تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مددگار نہیں ہوگا (اگر تم اُن کی

ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿١١٣﴾ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا

پھر | تمہیں مدد نہ ملے گی | اور قائم رکھو | نماز | دونوں طرفوں میں دن کے | اور پہلے حصوں میں

طرف جھکے تو) پھر تمہیں کوئی مدد نہ مل سکے گی۔ اور (اے پیغمبر اسلام!) دن کے دونوں سروں اور رات کے کچھ حصہ میں

مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى

رات کے | بیشک نیکیاں | دور کر دیتی ہیں | برائیوں کو | یہ | نصیحت ہے

نماز قائم رکھو یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ نصیحت ماننے

لِلذّٰكِرِيْنَ ﴿١١٤﴾ وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١١٥﴾

نصیحت ماننے والوں کے لئے | اور صبر کیجئے | بیشک | اللہ | نہیں ضائع کرتا | اجر | نیکی کرنے والوں کا

والوں کے لئے ایک (جامع) نصیحت ہے۔ اور صبر سے کام لیجئے کہ اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

آیت نمبر

(۱۰۹) پس آپ ؐ کو اس کام کے برے انجام کے متعلق، جو یہ لوگ شرک کرتے ہیں ذرا شک نہیں کرنا چاہئے کیونکہ وہ بھی ایسے ہی بتوں کی عبادت کرنے والے ہیں جیسے کہ ان سے پہلے ان کے باپ دادا بت پرست تھے اور ہم ضرور انہیں بغیر کمی کے پورا پورا عذاب دیں گے۔

(۱۱۰) بیشک ہم نے حضرت موسیٰ کو تورات دی تو اسی طرح بنی اسرائیل نے بھی اس میں اختلاف ڈال دیا۔ کسی نے مانا اور کسی نے نہ مانا اور اگر ابتدا ہی سے اللہ کا حکم نہ ہو چکا ہوتا کہ پورا عذاب آخرت میں دیا جائے گا تو ان میں ابھی دنیا میں فیصلہ کر دیا جاتا اور یہ لوگ اُس آخری فیصلہ کے متعلق شک وشبہ میں پڑے ہوئے ہیں۔

(۱۱۱) اور بلاشبہ انہیں ان کے کفر وشرک کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور جو کچھ وہ دنیا میں کر رہے ہیں اللہ کو سب کچھ معلوم ہے۔

(۱۱۲) پس آپ ؐ کو اور ان مسلمانوں کو جنہوں نے کفر وشرک سے توبہ کر کے آپ ؐ کی ہمراہی اختیار کی ہے اللہ کے احکام کی تعمیل میں ثابت قدم اور اس کے احکام وممانعت میں کمی بیشی سے بچنا (پرہیز کرنا) چاہئے۔ کیونکہ وہ تمہارے اعمال دیکھ رہا ہے۔

(۱۱۳) اور جن لوگوں نے کفر وشرک اور سرکشی سے اپنے اوپر ظلم کیا ہے۔ تمہیں ان کی طرف ہرگز راغب نہیں ہونا چاہئے ورنہ کہیں تمہیں دوزخ کی آگ نہ لگ جائے پھر اللہ کے سوا نہ تو تمہارا کوئی دوست ہوگا نہ تمہیں کوئی مدد ہی ملے گی۔

(۱۱۴) اور ہمیشہ دن کے دونوں طرفوں یعنی قبل دوپہر فجر کے وقت اور بعد دوپہر ظہر وعصر میں اور رات کے پہلے حصوں مغرب وعشا میں نماز قائم کیا کیجئے (یہ پانچ نمازوں کے عمومی اوقات ہیں) کیونکہ بلاشبہ نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ اللہ کو یاد کرنے والوں کے لئے یاد دہانی ہے۔

(۱۱۵) اور آپ ؐ تبلیغ حق میں ثابت قدم رہئے کیونکہ نیکی کرنے والوں کا اجر اللہ ضائع نہیں کرتا۔

افعال: اُخْتُلِفَ: اختلاف کیا گیا، اِخْتِلَافٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ اٰمُرُہٗ: میں اس کو حکم دیتی ہوں، اٰمُرُ اٰمُرُ سے مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔ تَرْکَنُوْا: تم جھکو، مائل ہو، رَکُوْنٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر) لَا تَرْکَنُوْ تم مت جھکو، نعل نہیا۔ تَمَسَّکُمْ: وہ تم کو چھوئے، چھوئے گی تَمَسّ مسّ سے مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔

اسماء: مَنْقُوْصٌ: کم کیا ہوا نَقْصٌ مصدر اسم مفعول (واحد مذکر)۔

فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ

پس کیوں نہ ہوئے | ان امتوں میں سے | جو تم سے پہلے گزر چکی ہیں | (ایسے) باشعور لوگ | جو منع کرتے

تو جو امتیں تم سے پہلے گزر چکی ہیں ان میں ایسے باشعور لوگ کیوں نہ ہوئے جو لوگوں کو

عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا

فساد کرنے سے | زمین میں | مگر | تھوڑے سے | جنہیں | ہم نے نجات دی

زمین میں فساد کرنے سے روکتے سوائے چند لوگوں کے جن کو ہم نے ان میں سے عذاب سے بچا لیا۔

مِنْهُمْ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا

ان میں سے | اور پیروی کی | ان لوگوں نے | جو ظالم تھے | عیش و آرام کی | اور وہ تھے (ہی)

اور جو لوگ ظالم تھے وہ انہی باتوں کے پیچھے پڑے رہے جن میں عیش و آرام تھا اور وہ

مُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ

مجرم | اور نہیں ہے | آپ کا رب (ایسا) | کہ ہلاک کردے | بستیوں کو | ناحق

گناہ گار تھے۔ اور آپ کا رب ایسا نہیں ہے کہ بستیوں کو ناحق ہلاک کردے

وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ

جبکہ وہاں کے لوگ | اصلاح کرنے والے | اور اگر چاہتا | آپ کا رب | تو بنا دیتا | سب لوگوں کو

جبکہ ان کے رہنے والے اصلاح کرنے والے ہوں اور اگر آپ کا رب چاہتا تو لوگوں کو

اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ

ایک ہی امت | اور وہ ہمیشہ رہیں گے | اختلاف کرتے ہوئے | سوائے ان کے | جن پر رحم کیا | آپ کے رب نے

ایک ہی امت کر دیتا اور (اب) وہ ہمیشہ آپس میں اختلاف کرتے رہیں گے مگر جن پر آپ کے رب نے رحم کیا

وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ

اور اسی لئے | انہیں پیدا کیا | اور پوری ہوئی | بات | تیرے رب کی | کہ میں ضرور بھر دوں گا

اور اسی لئے انہیں پیدا کیا اور آپ کے رب کی بات پوری ہوکر رہے گی کہ میں دوزخ کو

جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَكُلًّا نَّقُصُّ

دوزخ کو | جنوں | اور انسانوں سے | اکٹھے | اور ہر ایک (خبر) کو | ہم سناتے ہیں

جنوں اور انسانوں دونوں سے بھر دوں گا۔ اور پیغمبروں کے تمام وہ قصے جو ہم آپ سے بیان کرتے ہیں

عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ

آپ کو | خبروں میں سے | رسولوں کی | کہ ہم ثابت (قائم) کریں | اس سے | آپ کے دل کو

ان سے آپ کے دل کو تقویت دیتے ہیں اور ان قصوں میں آپ کے

وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى

اور آئی ہے آپ کے پاس | ان میں | حق (بات) | اور نصیحت | اور | یاد دہانی

پاس جو بات پہنچی ہے وہ حق ہے اور مومنوں کے لئے نصیحت اور عبرت ہے اور

آیت نمبر

(۱۱۶) پس پہلی امتوں میں گنتی کے چند لوگوں کے سوا جنہیں ہم نے نجات دی کیوں نہ ایسے خیر وفضل والے لوگ ہوئے جو لوگوں کو ملک میں فساد کرنے سے منع کرتے اور جو لوگ ظالم تھے وہ تو ہمیشہ انہی باتوں میں ڈوبے رہے جن میں انہیں دنیاوی عیش وآرام ملتا تھا یعنی مال ودولت ومرتبہ وغیرہ میں اور وہ تو مجرم ہی تھے۔

(۱۱۷) اور یہ تو اللہ کے دستور میں داخل نہیں کہ جن بستیوں کے رہنے والے نیکوکار ہوں ان کو ناحق تباہ کر دیا جائے۔

(۱۱۸) اور اللہ تعالیٰ کی یہ قدرت ہے کہ اگر چاہے تو سب لوگوں کو ایک ہی دین پر قائم کر دے مگر اللہ کی مرضی یوں واقع ہوئی ہے کہ انسان کسب خیر وشر کا مختار ہے اسی واسطے لوگ ہمیشہ دین کے معاملہ میں مختلف رہتے ہیں۔

(۱۱۹) ہاں جن پر اللہ نے رحم کیا اور حق کے سمجھنے کی توفیق بخشی وہ حق سے اختلاف نہیں کرتے باقی سب اختلاف کرتے ہیں اور اختلاف ہی کے لئے انہیں پیدا بھی کیا گیا ہے کیونکہ ان کی طبیعتیں مختلف رکھی ہیں اور ازل میں جو مشیت الٰہی ہو چکی تھی کہ میں دونوں گروہوں' نافرمان جنوں اور انسانوں سے دوزخ کو بھر دوں گا' سو وہ پوری ہو گئی۔

افعال: اُتْرِفُوْا: وہ آرام دیئے گئے اِتْرَافٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔

لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿١٢٠﴾ وَقُلْ لِّلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ
ایمان والوں کے لئے | اور کہہ دیجئے | ان سے جو | ایمان نہیں لاتے | کہ عمل کرتے رہو تم | اپنی جگہ پر
جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان سے کہہ دیجئے کہ تم اپنی جگہ عمل کرتے رہو،

إِنَّا عَامِلُونَ ﴿١٢١﴾ وَانْتَظِرُوا إِنَّا مُنْتَظِرُونَ ﴿١٢٢﴾ وَلِلَّهِ
بیشک ہم (بھی) | عمل کر رہے ہیں | اور انتظار کرو | بیشک ہم (بھی) انتظار کر رہے ہیں | اور اللہ ہی کیلئے ہے
ہم (اپنی جگہ) عمل کر رہے ہیں اور انتظار کرو بیشک ہم (بھی) انتظار کرتے ہیں۔ اور

غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ
غیب | آسمانوں | اور زمین کا | اور اسی کی طرف | رجوع کئے جائیں گے کام | سب کے سب
آسمانوں اور زمین کے غیب اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہیں اور اُسی کی طرف ہر بات لوٹنے کی

فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿١٢٣﴾ ع
پس عبادت کرو اُس کی | اور بھروسہ کرو | اسی پر | اور نہیں ہے رب آپ کا | بے خبر | اُس سے جو | تم کرتے ہو
پس اُسی کی عبادت کرو اور اُسی پر بھروسہ کرو اور جو کچھ آپ کر رہے ہیں آپ کا رب اُس سے بے خبر نہیں

سُورَةُ يُوسُفَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | وَإِحْدَىٰ عَشْرَةَ آيَةً وَاثْنَا عَشَرَ رُكُوعًا
سورہ یوسف مکی ہے اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اور سو گیارہ آیتیں اور بارہ رکوع ہیں
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓرٰ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ ﴿١﴾ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا
الرا | یہ | آیتیں ہیں | کتاب | واضح کی | بیشک ہم نے نازل کیا اسے | قرآن
الرا۔ یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں بیشک ہم نے اس قرآن کو عربی زبان

عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٢﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ
عربی میں | تاکہ تم | سمجھو | ہم سناتے ہیں | آپ کو | سب سے اچھا
میں نازل کیا ہے تاکہ تم سمجھ سکو۔ (اے پیغمبر اسلام!) ہم اس قرآن کے ذریعہ سے جو ہم نے

الْقَصَصِ بِمَا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ هَٰذَا الْقُرْآنَ وَإِنْ
قصہ | اس وجہ سے | کہ ہم نے وحی کیا | آپ کی طرف | یہ | قرآن | اور اگرچہ
آپ کی طرف بھیجا ہے آپ کو ایک بہترین قصہ سناتے ہیں اور آپ

كُنْتَ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الْغَافِلِينَ ﴿٣﴾ إِذْ قَالَ يُوسُفُ
آپ تھے | اس سے پہلے | بے خبروں میں | جب کہا | یوسف نے
اس سے پہلے یقیناً بے خبر تھے۔ جب یوسفؑ نے اپنے باپ

لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ
اپنے باپ سے | کہ ابا جان! | بیشک میں نے دیکھا | گیارہ | ستاروں کو | اور سورج
سے کہا اے میرے باپ! میں نے گیارہ ستاروں سورج اور چاند کو

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۱۲۰) اور پیغمبروں کے احوال میں سے یہ قصے ہم آپؐ پر بیان کرتے ہیں تاکہ اس کے ذریعہ سے آپؐ کے دل کو تقویت ملے اور ان حالات کے بیان سے آپؐ کے پاس حق بات اور نصیحت اور ایمانداروں کے لئے یاددہانی آ گئی ہے۔

(۱۲۱) اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے۔ ان سے کہہ دیجئے کہ تم بھی عمل کرتے رہو اپنی جگہ پر اور ہم بھی عمل کر رہے ہیں۔ قیامت کے دن معلوم ہو جائے گا کہ کون حق پر تھا؟

(۱۲۲) تم بھی قیامت کے روز فیصلۂ الٰہی کا انتظار کرو ہم بھی انتظار کر رہے ہیں۔

(۱۲۳) آسمانوں اور زمین میں جو خفیہ معاملات ہیں سب کا علم اللہ ہی کو ہے۔ سب کا فیصلہ اسی کے قبضہ میں ہے پس اسی کی عبادت کیجئے اور اس پر ہر کام میں اسی پر بھروسہ رکھئے اور اللہ تمہارے سب کاموں سے خوب واقف ہے۔

سورۂ یوسف

اس سورۃ میں یہود کے سوال کے جواب میں حضرت یوسف کا حال بیان ہوا ہے اس لئے اس نام سے موسوم کی گئی۔

یہ حروف مقطعات ہیں ان کے ایک معنی یہ بیان کئے گئے ہیں کہ میں اللہ سب کچھ دیکھتا ہوں۔

(۱) یہ سورۂ یوسف احکام الٰہی کو واضح طور پر بیان کرنے والی کتاب (قرآن) کی آیتیں ہیں۔

(۲) بلاشبہ ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں اس لئے نازل کیا کہ تم میں اللہ کے احکام کو سمجھنے کی عقل پیدا ہو۔

(۳) چونکہ ہم نے آپؐ کی طرف یہ قرآن بذریعہ وحی لوگوں کی ہدایت کے لئے نازل کیا ہے اس لئے عبرت و نصیحت کے اعتبار سے نہایت اچھا قصہ (حال یوسفؑ) آپؐ کو سناتے ہیں۔ اگرچہ اس سے پہلے آپؐ کو اس کے بارے میں کچھ علم نہ تھا۔

افعال: نُثَبِّتُ: ہم قائم رکھتے ہیں، ہم جمائے رکھتے ہیں تَثْبِیْتٌ مصدر مضارع (جمع متکلم)۔

وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ﴿۴﴾ قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ
اور چاند | میں نے انہیں دیکھا | کہ وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں | اُس نے کہا | اے میرے بیٹے! | نہ بیان کرنا
دیکھا ہے، میں نے انہیں اپنے روبرو سجدہ کرتے دیکھا ہے۔ اُس نے کہا اے میرے بیٹے! اپنے خواب کو

رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ
اپنا خواب | اپنے بھائیوں سے | ورنہ وہ چال چلیں گے | تیرے (خلاف) کوئی چال | بیشک | شیطان
اپنے بھائیوں کے سامنے بیان نہ کرنا ورنہ وہ تیرے خلاف کوئی چال چلیں گے بیشک شیطان

لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۵﴾ وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ
انسان کا | دشمن (ہے) | کھلا | اور اسی طرح | چُن لے گا تجھے | تیرا رب | اور سکھائے گا تجھے
انسان کا کھلا دشمن ہے اور تیرا رب اسی طرح تجھے چُن لے گا اور تمہیں خواب کی باتوں کی

مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ
تعبیر بیان کرنا | (خواب کی) باتوں کی | اور پوری کرے گا | اپنی نعمت | تجھ پر | اور یعقوب کے خاندان پر
تعبیر سکھائے گا اور تم پر اور یعقوبؑ کے خاندان پر اپنی نعمتیں پوری کرے گا

كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ
جیسا کہ | اُس نے پوری کی | تیرے باپ دادا پر | اس سے پہلے | ابراہیمؑ | اور اسحاق پر
جس طرح اس نے اس سے پہلے تمہارے باپ دادا ابراہیمؑ اور اسحاقؑ پر پوری کی تھیں

اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۶﴾ لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖٓ
بیشک تیرا رب | بڑا جاننے والا | حکمت والا ہے | یقیناً تھے | یوسفؑ | اور اس کے بھائیوں میں
تمہارا رب یقیناً سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ بیشک یوسفؑ اور اس کے بھائیوں کے قصہ میں

اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ﴿۷﴾ اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ
نشان (قدرت الٰہی کے) | پوچھنے والوں کے لئے | جب انہوں نے کہا | کہ ضرور یوسفؑ | اور | اُس کا بھائی
پوچھنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ جس وقت انہوں نے کہا کہ یوسفؑ اور اُس کا بھائی

اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا
زیادہ پیارا ہے | ہمارے باپ کو | ہم سے | حالانکہ | ہم ایک جماعت ہیں | بیشک ہمارا باپ (تو)
ہماری نسبت ہمارے ابا جان کو زیادہ پیارے ہیں حالانکہ ہم ایک پوری جماعت ہیں بیشک ہمارے ابا جان

لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۸﴾ ۨاقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا
بھول میں ہے | صریح | قتل کرو | یوسف کو | یا اُسے پھینک دو | کسی اور زمین میں
صریح غلطی پر ہیں۔ یوسف کو قتل کرو یا اسے کسی دور دراز جگہ میں چھوڑ آؤ

يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ﴿۹﴾
کہ خالی ہو جائے | تمہارے لئے | منہ توجہ | تمہارے باپ کی | اور تم ہو جاؤ | اُس کے بعد | نیک لوگ
پھر تمہارے باپ کی توجہ تمہاری ہی طرف رہے گی اور اس کے بعد تم بہتر ہو جاؤ گے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۴) جبکہ حضرت یوسفؑ نے اپنے باپ یعقوبؑ سے کہا کہ ابا جان! میں نے خواب میں یہ دیکھا کہ گیارہ ستارے اور سورج اور چاند مجھے سجدہ کرر ہے ہیں۔

(۵) حضرت یعقوبؑ نے اس خواب سے سب بھائیوں پر یوسفؑ کی برتری اور فضیلت معلوم کر کے اس سے کہا کہ بیٹا تم اپنے بھائیوں سے یہ خواب بیان نہ کرنا ورنہ وہ حسد کی وجہ سے تیری ہلاکت کی تدبیریں کریں گے کیونکہ شیطان انسان کا واضح دشمن ہے وہ ضرور انہیں فساد کے لئے تیار کر دے گا۔

(۶) اور بالکل اسی خواب کے مطابق اللہ تجھے سب بھائیوں پر فضیلت دے گا اور خوابوں کی تعبیر کا علم بھی سکھائے گا۔ اور نبوت عطا کر کے تجھ پر اور آل یعقوبؑ پر اپنی نعمت پوری کرے گا جس طرح کہ اس نے اس سے پہلے تیرے باپ دادا ابراہیمؑ اور اسحٰقؑ کو نبوت عطا فرما کر ان پر اپنی نعمت کو پورا کیا۔ بیشک اللہ بڑا جاننے والا حکمت والا ہے۔

(۷) اور حقیقتاً یوسفؑ اور اس کے بھائیوں کے حالات میں دریافت کرنے والوں کے لئے قدرت الٰہی کے نشان ہیں۔

(۸) جب یوسفؑ کے علاتی (باپ شریک' والدہ سوتیلی) بھائیوں نے کہا کہ باپ کو بہ نسبت ہمارے یوسفؑ اور اس کے حقیقی بھائی بنیامین سے زیادہ محبت ہے اس کے باوجود کہ ہم اکٹھے دس کی جماعت ہیں یہ ابا جی کی سخت بھول ہے۔

(۹) اس لئے بہتر ہے کہ یا تو تم یوسف کو قتل کر دو یا اسے پھینک دو۔ کسی اور ملک میں' کہ پھر باپ کی توجہ صرف تمہاری ہی طرف رہ جائے اور اس کے بعد تم لوگ قابل اعتبار ہو جاؤ۔

انفعال: یکیدوا: کَیْدٌ مصدر وہ خفیہ تدبیر کریں گے مضارع (جمع مذکر غائب)۔ اِطْرَحُوْہُ: اس کو پھینک دو' اِطْرَحُوْا طَرْحٌ سے معنی پھینک دینے اور دور ڈال دینے کے ہیں' امر کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ یَخْلُ: وہ تنہا رہ جائے' خالص رہ جائے' صرف تمہارے لئے ہو جائے خُلُوٌّ اور خَلَاءٌ مصدر مضارع (واحد مذکر غائب)۔

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ
(تب) کہا | کہنے والے نے | اُن میں سے | کہ قتل نہ کرو | یوسفؑ کو | اور ڈال دو اُسے | اندھیرے میں
ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا کہ یوسفؑ کو قتل مت کرو اسے کسی تاریک کنویں میں ڈال دو

الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ⑩ قَالُوْا
کنویں کے | کہ اٹھا لے جائے اُسے | کوئی | مسافر | اگر | تم (کچھ) کرنے والے ہو | وہ کہنے لگے
کہ اسے کوئی مسافر اُٹھا لے جائے اگر تمہیں ایسا کرنا ہی ہے۔ کہنے لگے

يٰۤاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ
اے ہمارے باپ | کیا ہوا تجھے | کہ نہیں | کرتا تو اعتبار ہم پر | یوسفؑ کے بارے میں | اور بیشک ہم | اُس کے
ابا جان! کیا بات ہے کہ آپ یوسفؑ کے بارے میں ہم پر اعتبار نہیں کرتے حالانکہ ہم اس کے

لَنٰصِحُوْنَ ⑪ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ
خیر خواہ ہیں | تُو اسے بھیج دے | ہمارے ساتھ | کل | کہ وہ کھائے | اور کھیلے | اور بیشک ہم | اس کے
خیر خواہ ہیں۔ کل اسے ہمارے ساتھ بھیجئے کہ کھائے (پیئے) اور کھیلے کودے اور ہم اس کے

لَحٰفِظُوْنَ ⑫ قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْۤ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ
نگہبان رہیں گے | (یعقوبؑ نے) کہا | بیشک مجھے | غمگین کرتا ہے | کہ تم لے جاؤ اسے | اور مجھے ڈر ہے
نگران رہیں گے۔ (حضرت) یعقوبؑ نے کہا کہ تمہارا اسے ساتھ لے جانا مجھے غم میں ڈالتا ہے اور میں ڈرتا ہوں کہ (کہیں)

اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ⑬ قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ
کہ کھا جائے اُسے | بھیڑیا | اور تم | اُس سے | غافل ہو | وہ بولے | اگر کھا جائے اسے | بھیڑیا
اس کو بھیڑیا (نہ) کھا جائے اور تم اس سے بے خبر رہو۔ وہ کہنے لگے کہ اگر ہماری موجودگی میں کہ ہم ایک طاقتور جماعت ہیں

وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّاۤ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ⑭ فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ
اور | ہم | ایک (طاقتور) جماعت ہیں | بیشک ہم اُس وقت | نقصان اُٹھانے والے ہوں گے | پھر جب | وہ لے گئے | اُس کو
اُسے بھیڑیا کھا جائے تو ہم تو بڑے گئے گزرے ہوں گے پھر جب وہ اسے لے گئے

وَاَجْمَعُوْۤا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ وَاَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِ
اور | انہوں نے اتفاق کر لیا | کہ ڈال دیں اسے | اندھیرے میں | کنویں کے | اور ہم نے وحی کی | اُس کی طرف
اور انہوں نے اتفاق کر لیا کہ اسے ایک تاریک کنویں میں ڈال دیں (تو انہوں نے ایسا ہی کیا) اور ہم نے یوسفؑ

لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ⑮ وَجَآءُوْۤ اَبَاهُمْ
کہ تو انہیں ضرور بتائے گا | اُن کا یہ کام | اور وہ جانتے بھی نہ ہوں گے | اور وہ آئے | اپنے باپ کے پاس
کی طرف وحی بھیجی کہ (ایک دن) تو ان کو ان کی یہ باتیں بتائے گا اور وہ جانتے بھی نہ ہوں گے۔ اور وہ عشاء کے وقت روتے (پیٹتے)

عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ⑯ قَالُوْا يٰۤاَبَانَاۤ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ
عشاء کے وقت | روتے ہوئے | کہنے لگے | اے ہمارے ابا | ہم تو | چلے گئے | کہ آگے نکل جائیں (دوڑ میں)
اپنے باپ کے پاس آئے۔ کہنے لگے اے ابا جان! ہم تو دوڑنے اور ایک دوسرے سے آگے نکلنے میں مصروف ہو گئے

آیت نمبر

(۱۰) ان میں سے ایک بھائی (یہودا) بولا 'یوسف کو قتل نہ کرو۔ یہ بڑا ظلم ہے۔ ہاں اس کو کسی خشک کنوئیں میں ڈال دو کہ کوئی راہ چلتا مسافر اسے اٹھالے جائے اگر تمہیں اسے دُور کرنا ہی ہے۔

(۱۱) اس مشورہ کے بعد سب نے جا کر باپ سے کہا۔ ابا جان! کیا وجہ ہے کہ آپ یُوسف کے بارے میں ہمارا یقین نہیں کرتے۔ حالانکہ ہم تو اس کے خیر خواہ ہیں۔

(۱۲) کل آپ اسے ہمارے ساتھ جنگل میں بھیجیں کہ وہاں خوب پھل وغیرہ کھائے اور کھیلے اور ہم اس کی حفاظت کریں گے۔

(۱۳) حضرت یعقوبؑ نے کہا کہ مجھے اس کی جدائی سے رنج ہوتا ہے' یہ بھی ڈر ہے کہ تمہاری غفلت کی وجہ سے اسے کوئی بھیڑیا ہی کھا جائے۔

(۱۴) وہ بولے کہ ہماری دس بھائیوں کی طاقتور جماعت کے ہوتے ہوئے بھی اگر اسے بھیڑیا کھا جائے تو ہم تو بالکل نکمے اور بزدل ثابت ہوں گے۔

(۱۵) پھر وہ باپ کی اجازت سے جب اسے اپنے ساتھ جنگل میں لے گئے تو انہوں نے اس بات پر اتفاق کر لیا کہ اس کو کسی اندھے کنوئیں میں ڈال دیں۔ اس وقت اللہ نے یوسف کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ گھبراؤ نہیں ایک وقت تم انہیں یہ سب باتیں یاد دلاؤ گے۔ اور وہ تمہیں پہچانتے بھی نہ ہوں گے۔

(۱۶) اور یوسف کو کنوئیں میں ڈال کر ان کے بھائی عشاء کے وقت روتے ہوئے باپ کے پاس آئے۔

لغات: یَلْتَقِطْهُ: اِلْتِقَاطٌ مصدر اس کو نکال لے جائے گا' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ تَأْمَنَّا: تو ہم کو با امانت جانتا ہے' امین بناتا ہے' أَمْنٌ اور أَمَانَةٌ سے معنی اعتبار کرنے اور امین بنانے کے ہیں مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ يَرْتَعْ: رَتْعٌ مصدر پھل کھائے' چرے' اڑائے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ يَحْزُنُنِيْ: مجھے غمگین کرتا ہے حُزْنٌ سے مضارع (واحد مذکر غائب)۔ اَكَلَهُ: اس کو کھالیا اَكَلَ سے صیغہ ماضی (واحد مذکر غائب)۔ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ: تو ان کو خبر دے گا' جتا دے گا تُنَبِّئَنَّ' تَنْبِئَةٌ اور تَنَبُّؤٌ سے معنی آگاہ کرنے' بتانے' خبر دینے کے ہیں' مضارع بالنون تاکید کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: جُبّ: گہرا کنواں جس کی کوٹھی تعمیر نہ کی گئی ہو' اسم ہے۔

وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَأَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَمَا أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ

اور چھوڑا ہم نے | یوسفؑ کو | پاس | اپنے سامان کے | پس کھا گیا اُس کو | بھیڑیا | اور نہیں تو | یقین کرنے والا

اور یوسفؑ کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ گئے تو اُسے بھیڑیا کھا گیا اور تو ہماری بات پر یقین کرنے والا نہیں

لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صَادِقِينَ ﴿١٧﴾ وَجَاءُوا عَلَىٰ قَمِيصِهِ بِدَمٍ كَذِبٍ ۚ

ہماری بات پر | اگرچہ | ہم ہوں | سچے | اور وہ آئے | اُس کی قمیص پر | خون (لگا کر) | جھوٹا

خواہ ہم سچے ہوں۔ اور وہ اس کی قمیص پر جھوٹا خون لگا کر لائے۔ یعقوبؑ نے فرمایا

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا ۖ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ وَاللَّهُ

فرمایا | بلکہ | گھڑلی ہے | تمہارے لئے | تمہارے دلوں نے | ایک بات | پس صبر (ہی) | بہتر ہے | اور اللہ (ہی) سے

(بھیڑیے نے تو کھایا نہیں) بلکہ تمہارے لئے تمہارے دلوں نے ایک بات گھڑلی ہے پس صبر ہی بہتر ہے اور جو تم بیان کرتے

الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ﴿١٨﴾ وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُوا

مدد چاہتا ہوں | اُس پر جو | تم بیان کرتے ہو | اور آیا | ایک قافلہ | پس اُنہوں نے بھیجا

ہو اس پر اللہ تعالیٰ ہی سے مدد چاہتا ہوں۔ اور (اُدھر) ایک قافلہ آیا۔ تو انہوں نے اپنے پانی لانے والے کو

وَارِدَهُمْ فَأَدْلَىٰ دَلْوَهُ ۖ قَالَ يَا بُشْرَىٰ هَٰذَا غُلَامٌ ۚ

اپنے پانی لانے والے کو | پس اُس نے ڈالا | اپنا ڈول (کنویں میں) | کہنے لگا | خوشخبری ہے | یہ (تو) | ایک لڑکا ہے

بھیجا اُس نے اپنا ڈول ڈالا کہنے لگا آہا خوشی کی بات ہے یہ تو ایک لڑکا ہے

وَأَسَرُّوهُ بِضَاعَةً ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾ وَشَرَوْهُ

اور اُسے چھپالیا | مالِ تجارت سمجھ کر | اور اللہ | خوب جانتا ہے | جو کچھ وہ کررہے تھے | اور انہوں نے اسے بیچ دیا

اور اُسے مالِ تجارت سمجھ کر چھپا لیا اور اللہ تعالیٰ کو ان کے سب اعمال معلوم تھے۔ اور اس کو بھائیوں

بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ ۚ وَكَانُوا فِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ ﴿٢٠﴾

تھوڑی قیمت | گنتی کے درہموں (کے بدلے میں) | اور وہ تھے اُس (کے بارے) میں | بیزار

نے تھوڑی سی قیمت یعنی چند درہموں کے بدلے بیچ ڈالا۔ اور وہ اس سے بے زار ہو رہے تھے۔ اور

وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنْ مِصْرَ لِامْرَأَتِهِ أَكْرِمِي مَثْوَاهُ عَسَىٰ

اور کہا | اس شخص نے | جس نے خریدا اس کو | مصر میں | اپنی بیوی (زلیخا) سے | کہ عزت سے رکھ اُس کو | شاید

مصر میں جس نے اسے خریدا اپنی عورت سے کہا کہ اسے عزت سے رکھو ممکن ہے

أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا ۚ وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ

کہ وہ ہمیں نفع دے | یا ہم بنالیں اُس کو | بیٹا | اور اسی طرح | ہم نے جگہ دی | یوسفؑ کو

یہ ہمیں فائدہ پہنچائے یا ہم اسے اپنا بیٹا بنالیں اسی طرح ہم نے یوسفؑ کو اس زمین میں

فِي الْأَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهُ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ۚ وَاللَّهُ غَالِبٌ

زمین (ملک) میں | اور تاکہ ہم اُسے سکھادیں | تعبیر بیان کرنا | (خواب کی) باتوں کی | اور اللہ | بڑا زبردست ہے

جگہ دی تاکہ ہم اس کو خواب کی باتوں کی تعبیر سکھا دیں اور اللہ تعالیٰ اپنے

آیت نمبر

(۱۷) اور کہنے لگے۔ ابا جان! ہم تو مقابلے کے لئے دوڑنے لگے کہ دیکھیں کون آگے نکلے اور یوسف کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا اتنے میں بھیڑیا آیا اور اسے کھا گیا اور ہم کتنا ہی سچ بولیں۔ آپ ہماری بات ماننے والے نہیں۔

(۱۸) اور یوسف کے قمیص پر جھوٹا خون بھی لگا لائے۔ حضرت یعقوبؑ نے فرمایا۔ نہیں! بلکہ تم نے اپنے دل سے یہ ایک سازش بنالی ہے پس صبر ہی بہتر ہے اور اللہ سے مدد مانگتا ہوں تمہاری اس بات پر جو تم بیان کر رہے ہو کہ وہ اس راز کو ظاہر کردے۔

(۱۹) اور تین روز کے بعد **مدین** کی طرف سے **مصر** جانے والا قافلہ آیا انہوں نے پانی لانے والے کو کنوئیں پر بھیجا اس نے اپنا ڈول لٹکایا تو یوسف اس میں بیٹھ گئے۔ پانی والے نے انہیں دیکھا تو خوشی کے مارے پکارا اٹھا۔ واہ واہ یہ تو لڑکا ہے اور اس کے ساتھیوں نے اسے قابل فروخت تجارت کی چیز سمجھ کر چھپالیا اور جو کچھ وہ کر رہے تھے اللہ اس سے خوب واقف ہے۔

(۲۰) اور یوسف کے بھائیوں کو خبر ہوئی تو وہ قافلہ کے مالک (مالک بن ذعر) کے پاس بھائی کو اپنا بھاگا ہوا غلام بتا کر چند درہموں کے عوض فروخت کیا اور انہیں اس کو اپنے پاس رکھنے کی خواہش ہی نہ تھی۔ وہ تو بھائی سے ویسے ہی بیزار تھے۔

الفعال: نَسْتَبِقُ: ہم دوڑنے میں لگ گئے، ہم تیراندازی کرنے لگے اِسْتِبَاقٌ مصدر سَبْقٌ مادہ، آگے بڑھنا مضارع (جمع متکلم)۔
اَدْلٰی: اس نے لٹکایا اِدْلَاءٌ سے معنی ڈول ڈالنے اور ڈول کھینچنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ اَسَرُّوْهُ: انہوں نے
الاسماء: چھپایا اَسَرُّوْا ماضی کا صیغہ۔
زَاھِدِیْنَ: بیزار یہ زُھْدٌ اور زَھَادَةٌ سے معنی ہے رغبت اور بیزار ہونے اور تھوڑی پر راضی ہو جانا کے ہیں اسم فاعل کا صیغہ۔

عَلٰۤى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَلَمَّا بَلَغَ

اپنے حکم (کے نافذ کرنے) پر | لیکن | اکثر | لوگ | نہیں جانتے | اور جب وہ (یوسف) پہنچا

ارادے میں غالب ہے لیکن اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے۔ اور جب وہ اپنی جوانی

اَشُدَّهٗۤ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۲﴾

اپنی جوانی کو | تو دی ہم نے اُسے | حکمت | اور علم | اور اسی طرح | ہم بدلہ دیتے ہیں | نیکی کرنے والوں کو

کو پہنچے تو ہم نے ان کو حکمت اور علم عطا کیے اور ہم اسی طرح نیکوکاروں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔

وَرَاوَدَتْهُ الَّتِىْ هُوَ فِىْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ

اور ورغلانا چاہا اُسے | اُس عورت نے | وہ جس کے گھر میں تھا | اس کے نفس (کی حفاظت) سے | اور اُس نے بند کردیے

اور جس عورت کے گھر میں یوسفؑ تھے اس نے ان کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا اور تمام دروازے

الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ؕ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّىْۤ اَحْسَنَ

دروازے | اور کہنے لگی | آ، | اُس نے کہا | اللہ کی پناہ | بیشک وہ | میرا مالک ہے | اُس نے اچھی طرح سے

بند کرلئے۔ اور کہنے لگی آجا جلدی کر۔ وہ کہنے لگا کہ اللہ کی پناہ۔ بیشک وہ میرا مالک ہے (جس نے) مجھے

مَثْوَاىَ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ

رکھا مجھے | بیشک فلاح نہیں پاتے | ظالم لوگ | اور بے شک عورت نے ارادہ کیا | اس کا | اور وہ ارادہ کرتے

اچھی طرح رکھا ہے اور ظالم یقیناً فلاح نہیں پاتے۔ اور بے شک عورت نے اس کا ارادہ کیا اور وہ بھی

بِهَا لَوْلَاۤ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ

اس کا | اگر نہ دیکھ لی ہوتی اُس نے | دلیل | اپنے رب کی | اسی طرح | ہم نے ہٹادی (پھیردی) | اُس سے

اس کا ارادہ کرتے اگر وہ اپنے رب کی طرف سے دلیل نہ دیکھ لیتے۔ یوں اس لئے ہوا تاکہ ہم اس سے

السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ؕ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۲۴﴾

بُرائی | اور بے حیائی | بیشک وہ | ہمارے خالص بندوں میں سے تھا

بدکاری اور بے حیائی کو دور رکھیں۔ یقیناً وہ ہمارے مخلص بندوں میں سے تھے

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَيَا

اور دونوں دوڑے | دروازے کی طرف | اور عورت نے پھاڑ دی | اس کی قمیص | پیچھے سے | اور پایا دونوں نے

اور دونوں دروازے کی طرف دوڑے اور عورت نے پیچھے سے اس کی قمیص کو پھاڑ ڈالا اور دونوں نے اس کے

سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ؕ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا

عورت کے خاوند کو | دروازے کے پاس | وہ کہنے لگی | کیا سزا ہے اُس کی جو | ارادہ کرے | تیری بیوی کے ساتھ | بُرا

خاوند کو دروازے پر (کھڑا) پایا۔ عورت کہنے لگی کہ جو تیری عورت کے ساتھ بُرا ارادہ کرے

اِلَّاۤ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۵﴾ قَالَ هِىَ رَاوَدَتْنِىْ عَنْ

سوائے اس کے کہ اسے قید کیا جائے | یا (دیا جائے) عذاب دردناک | یوسفؑ نے کہا | اُس نے | ورغلانا چاہا مجھے

اس کی سزا سوائے اس کے اور کیا ہوسکتی ہے کہ یا تو اسے قید کیا جائے یا دردناک سزا دی جائے۔ یوسفؑ نے کہا اُس نے مجھے اپنی طرف

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۲۱) جب قافلہ مصر پہنچا۔ تو نیلام میں یوسفؑ کو عزیز مصر (وزیر مملکت) نے خرید کر اپنی بیوی زلیخا سے کہا کہ یہ لڑکا اچھا خوبصورت ہے اسے نہایت عزت و آبرو سے رکھو کچھ بعید نہیں کہ بڑا ہو کر ہمیں نفع دے یا بے اولاد ہونے کی وجہ سے ہم اسے اپنا لے پالک بیٹا ہی بنالیں اور اللہ ارشاد فرماتا ہے جس طرح ہم نے یوسفؑ کو اندھیرے کنوئیں سے نجات دی اسی طرح ہم نے ان کو مصر میں بڑی قوت (سلطنت) بھی بخشی تا کہ اس میں عدل وانصاف کا انتظام کریں اور نیز اس لئے کہ انہیں خوابوں کی تعبیر کا علم سکھائیں اور اللہ اپنے حکم کو جاری کرنے میں بڑا زبردست ہے لیکن اکثر لوگ اس کو نہیں جانتے۔

(۲۲) اور جب یوسفؑ عزیز مصر کے ہاں جوان ہوئے تو انہیں ہم نے علم وحکمت دی اور نیک لوگوں کو ہم اسی طرح اچھا بدلہ دیتے ہیں۔

(۲۳) اور اس عورت (زلیخا) نے جس کے گھر میں یوسف پرورش پاتے تھے آپ کی خوبصورتی اور جوانی دیکھ کر آپ کو بہکانا چاہا اور دروازے بند کر کے کہنے لگی آؤ جلدی میری خواہش پوری کرو۔ حضرت یوسفؑ نے کہا میں اس برے کام سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں عزیز مصر میرا سرپرست (پرورش کرنے والا) ہے اس نے میری نہایت عزت سے پرورش کی ہے۔ میں اس کے گھر میں ایسی نامناسب حرکت نہیں کر سکتا یہ سخت ظلم ہے۔ اور ظالم کبھی کامیاب نہیں ہوسکتے۔

(۲۴) اور بلاشبہ زلیخا نے تو یوسفؑ سے گناہ کا ارادہ کر ہی لیا تھا اگر یوسف کو اللہ کی طرف سے یہ دلیل ذہن میں نہ آتی کہ آقا کے مال میں خیانت ظلم ہے تو انہوں نے بھی زلیخا سے گناہ کا ارادہ کر ہی لیا ہوتا۔ اسی طرح ہم نے انہیں اس گناہ سے بچالیا تا کہ ان سے برائی اور بے حیائی کو ہٹادیں کیونکہ وہ ہمارے خالص فرمانبرداروں میں سے تھے۔

(۲۵) اور اس موقع پر دونوں یوسف وزلیخا دروازے کی طرف باہر نکلنے کے لئے بھاگے یوسف تو اپنی جان چھڑانے کو اور زلیخا ان کے پکڑنے کو اور زلیخا نے پیچھے سے آپ کی قمیص کھینچ کر پھاڑ ڈالی۔ اتنے میں دونوں نے زلیخا کے خاوند عزیز مصر کو دروازے کے پاس کھڑا پایا۔ زلیخا نے اپنی برائی پر پردہ ڈالنے کو عزیز سے کہا کہ جو شخص آپ کی بیوی سے برائی کا ارادہ کرے اس کے سوا اس کی اور کیا سزا ہوسکتی ہے کہ اسے قید کردیا جائے یا سخت عذاب دیا جائے۔

انوار: اَکْرِمِیْ: تو آبرو سے رکھ تو باعزت کر۔ اِکْرَامٌ سے امر کا صیغہ (واحد مونث حاضر)۔ اِسْتَبَقَا: وہ دونوں دوڑے ان دونوں کے ایک دوسرے پر سبقت کی اِسْتِبَاقٌ سے معنی ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کے ہیں ماضی کا صیغہ (تثنیہ مذکر غائب)۔ اَلْفَیَا: ان دونوں نے پایا۔ اَلْفَاءٌ سے ماضی کا صیغہ (تثنیہ مذکر غائب)۔

تَفْسِيْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ

میرے نفس (کی حفاظت سے | اور گواہی دی | ایک گواہ نے | اس (عورت) کے کنبے میں سے | کہ اگر ہے | اُس کی قمیص

مائل کرنا چاہا تھا اور عورت کے قبیلے میں سے ایک گواہی دینے والے نے گواہی دی کہ اگر یوسف کی قمیص آگے

قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۶﴾ وَاِنْ

پھٹی ہوئی | آگے سے | تو وہ عورت سچی ہے | اور وہ | جھوٹوں میں سے ہے | اور اگر

سے پھٹی ہو تو وہ عورت سچی ہے اور یوسفؑ جھوٹا ہے۔ اور اگر

كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ

ہے | اُس کی قمیص | پھٹی ہوئی | پیچھے سے | تو وہ عورت جھوٹی ہے | اور وہ

یوسفؑ کی قمیص پیچھے سے پھٹی ہو تو وہ عورت جھوٹی ہے اور یوسفؑ

الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۷﴾ فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ

سچوں میں سے ہے | پھر جب دیکھا | اُس کی قمیص | پھٹی ہوئی | پیچھے سے | اس نے کہا | بیشک یہ

سچا ہے۔ پھر جب خاوند نے اُس کی قمیص پیچھے سے پھٹی ہوئی دیکھی تو کہا کہ یہ

مِنْ كَيْدِكُنَّ ؕ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾ يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ٚ

تم عورتوں کا فریب (ہے) | بیشک تمہارا فریب | بہت بڑا ہے | اے یوسفؑ! | جانے دو | اس بات کو

تم عورتوں کا فریب ہے بیشک تمہارا فریب بہت بڑا ہے۔ اے یوسفؑ! اس بات کو جانے دو

وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ۖۚ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ﴿۲۹﴾ وَقَالَ نِسْوَةٌ

اور اے عورت تو معافی مانگ | اپنے گناہ کی | بیشک تو ہی | خطا کار ہے | اور کہنے لگیں عورتیں

اور اے عورت! تو اپنے گناہ کی معافی مانگ۔ بیشک تو ہی گنہگاروں میں سے ہے۔ اور شہر میں

فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ

شہر میں | کہ عزیز (مصر) کی بیوی | ورغلانا چاہتی ہے | اپنے غلام کو | اُس کے نفس (کی حفاظت سے)

عورتیں کہنے لگیں کہ (دیکھو) کہ عزیز کی عورت اپنے غلام کو (ناجائز طور پر) اپنی طرف مائل کرنا چاہتی ہے

قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾ فَلَمَّا سَمِعَتْ

فریفتہ کرلیا ہے اُسے | اپنی محبت میں | بیشک ہم تو دیکھتی ہیں اسے | کھلی گمراہی میں | پھر جب | اُس (عورت) نے سنیں

اس کی محبت (اس کے دل میں) جگہ پکڑ گئی ہے بیشک ہم اسے کھلی غلطی پر دیکھتے ہیں۔ پھر جب اس نے عورتوں کے

بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ

اُن کے فریب کی باتیں | تو دعوت بھیجی | اُن کی طرف | اور تیار کی | اُن کے لئے | ایک مجلس (ضیافت) | اور دے دی

فریب کی باتیں سنیں تو انہیں بلا بھیجا اور اُن کے لئے ایک مجلس ترتیب دی اور ان میں سے ہر ایک کو (پھل کاٹنے کے لئے)

كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ

ہر ایک کو | اُن میں سے | ایک چھری | اور کہنے لگی (یوسفؑ سے) | تو نکل | اُن کے سامنے

ایک ایک چھری دے دی اور یوسفؑ سے کہا کہ ان کے سامنے آؤ تو

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۶) حضرت یوسفؑ نے کہا کہ اسی عورت نے مجھے فریب دینا چاہا تھا کہ میں اس کی خواہش پوری کروں اور زلیخا کے خاندان میں سے ایک گواہ نے یوں گواہی دی کہ اگر یوسف کا کُرتہ آگے سے پھٹا ہوا ہے تو وہ سچی ہے اور یوسف جھوٹا کیونکہ ممکن ہے کہ یوسف اس کو پکڑنا چاہتے ہوں اور وہ مزاحمت کرے اور اس کشمکش میں یوسف کا کرتہ آگے سے پھٹ جائے۔ (ف) صحیح احادیث میں ہے کہ وہ گواہ ایک شیر خوار بچہ تھا جو اللہ کے حکم سے معجزہ کے طور پر جھولے میں حضرت یوسف کی بے گناہی ثابت کرنے کے لئے بول پڑا تھا۔

(۲۷) اور اگر یوسف کا کرتہ پیچھے سے پھٹا ہوا ہے تو زلیخا جھوٹی ہے اور وہ سچا۔ اس لئے کہ زلیخا نے اسے پکڑنے کے لئے کھینچ کر کرتہ پھاڑ دیا ہوگا۔

(۲۸) پھر جب عزیز مصر نے دیکھ لیا کہ آپؑ کا کرتہ پیچھے سے پھٹا ہوا ہے تو زلیخا سے کہنے لگا کہ بیشک یہ تم عورتوں کا فریب ہے اور واقعی تمہارا فریب بہت بڑا ہے۔ غلطی تمہاری ہی ہے۔

(۲۹) پھر وزیر نے یوسف سے کہا کہ اس بات کو جانے دو اور زلیخا سے کہا کہ تو اپنے جرم کی معافی مانگ، بلاشبہ تو ہی خطا کار ہے۔

(۳۰) اور مصر کی عورتیں کہنے لگیں کہ عزیز مصر کی عورت اپنے غلام کو بہکا کر اپنے ساتھ گناہ کرنے کے لئے قابو میں کرنا چاہتی ہے کیونکہ وہ اس کے عشق میں مبتلا ہوگئی ہے اور ہم کو وہ سخت خطا کار معلوم ہوتی ہے کہ ایک غلام کے پیچھے پڑ گئی ہے۔

لغات: فَصَدَقَتْ: اس نے سچ کہا، وہ سچ بولی، صِدْقٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ قُدَّ: پھاڑا گیا، چیرا گیا، ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔ قَدَّتْ: اس عورت نے پھاڑ دیا، ماضی معروف (واحد مونث غائب)۔ تُرَاوِدُ: وہ بہلاتی ہے، وہ خواہش کرتی ہے، اکساتی ہے، پھسلاتی ہے، مُرَاوَدَۃٌ سے معنی دوسرے سے کسی کام کے چاہنے ڈالنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ شَغَفَهَا: اس نے اس کو فریفتہ کر لیا، اس کے دل میں اتر گیا، اس نے اس کے دل میں جگہ پکڑ لی شَغَفَ، شَغْفٌ سے معنی محبت کے دل کے پردوں میں اتر جانے کے ہیں ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

فَلَمَّا رَاَيْنَهٗٓ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ
پھر جب اُن عورتوں نے دیکھا اُسے | تو حیران رہ گئیں | اور انہوں نے کاٹ لئے | اپنے ہاتھ | اور کہنے لگیں | پناہ | اللہ کی
جب انہوں نے اُسے دیکھا تو حیران رہ گئیں اور (فرطِ حیرت میں) اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور کہنے لگیں اللہ کی پناہ!

مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ﴿۳۱﴾ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ
نہیں ہے یہ | انسان | نہیں | یہ | مگر | فرشتہ (ہے) | معزز | وہ بولی | پس یہ وہی ہے جو کہ
یہ شخص بشر نہیں یہ تو ایک قابل عزت فرشتہ ہے۔ (عزیز کی بیوی) کہہ اُٹھی یہی تو وہ ہے جس کے معاملہ میں تم

لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ؕ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؕ
تم نے مجھے ملامت کی | اس میں | اور بیشک | میں نے اُسے ورغلایا | اُس کے نفس (کی حفاظت) سے | تو اُس نے (اپنی عزت) بچالی
مجھے ملامت کرتی تھیں۔ بیشک میں نے اسے اپنی طرف مائل کرنا چاہا تو اُس نے (اپنے آپ کو) بچالیا

وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۳۲﴾
اور | اگر | وہ نہ کرے گا | جو میں اُس کو کہتی ہوں | تو ضرور وہ قید کیا جائے گا | اور ضرور ہوگا | ذلیل لوگوں میں سے
اور جو میں کہتی ہوں اگر اُس نے نہ کیا تو یقیناً وہ قید کردیا جائے گا اور بے عزت لوگوں میں سے ہوگا

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ ۚ
اُس نے کہا | اے میرے رب! | قید خانہ | زیادہ پسند ہے | مجھے | اُس سے | جس کی طرف وہ مجھے بلاتی ہیں
یوسفؑ نے دُعا کی کہ اے میرے ربّ! مجھے قید اس سے زیادہ پسند ہے جس کی طرف وہ مجھے بلاتی ہے۔

وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ
اور اگر تو نہ ہٹائے گا | مجھ سے | ان کے فریب کو | تو میں جھک جاؤں گا | اُن کی طرف | اور ہوجاؤں گا
اور اگر تو نے ان کے مکر و فریب کو مجھ سے نہ روکا تو میں اُن کی طرف مائل ہوجاؤں گا اور جاہلوں

الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۳﴾ فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ؕ اِنَّهٗ
جاہلوں میں سے | پس قبول فرمائی | اس کی (دعا) | اس کے رب نے | پس ہٹادیا | اس سے | اُن (عورتوں) کے مکر کو | بیشک
میں شامل ہوجاؤں گا پس اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کرلی اور اس سے ان کے مکروفریب کو دور کردیا بیشک

هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۴﴾ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا رَاَوُا
وہی | سننے والا | جاننے والا ہے | پھر (مناسب) معلوم ہوا ان کو | اس کے بعد | کہ دیکھ لیں انہوں نے
اللہ تعالیٰ ہر بات کو سنتا اور جانتا ہے۔ پھر جب انہوں نے سب نشانیاں دیکھ لیں تو ان کو یہی بات

الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۳۵﴾ ع وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ
نشانیاں | کہ اُسے ضرور قید میں ڈالیں | ایک مدت تک | اور داخل ہوئے | اُس کے ساتھ | قید خانہ میں
سوجھی کہ یوسفؑ کو ایک وقت تک قید کردیں اور اس کے ساتھ قید خانہ میں دو نوجوان

فَتَيٰنِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ
دو جوان | کہا | ایک نے اُن میں سے | بیشک میں نے دیکھا | میں نچوڑ رہا ہوں | شراب | اور | کہا
داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ میں اپنے آپ کو (خواب میں) دیکھتا ہوں کہ شراب نچوڑ رہا ہوں اور دوسرے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۳۱) پھر جب زلیخا نے ان کی یہ گستاخانہ، بے عزتی سے بھری باتیں سنیں تو اس نے انہیں بلا بھیجا اور ان کے لئے ایک دعوت کی مجلس تیار کی اور ان میں سے ہر ایک عورت کو پھل کاٹنے کے لئے ایک چھری دے دی اور یوسفؑ سے کمرے سے ان کے سامنے آنے کو کہا جب وہ باہر نکل آئے تو عورتوں نے حضرت یوسفؑ کو خوبصورتی میں سب سے برتر پایا۔ اور سخت حیران ہو کر پھل کاٹنے کے بجائے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور پکار اٹھیں کہ خدا کی پناہ یہ کوئی انسان نہیں یہ تو کوئی معزز فرشتہ ہے۔

(۳۲) یہ دیکھ کر زلیخا ان سے کہنے لگی یہ غلام وہی تو ہے جس کی نسبت تم مجھے ملامت کرتی تھیں اور میں نے اسے ورغلانا چاہا تھا کہ وہ میرے قابو میں آجائے لیکن اس نے اپنی عزت کو بچائے رکھا۔ اور اگر آئندہ وہ میرا کہنا نہ مانے گا تو ضرور قید میں ڈالا جائے گا اور ذلیل ہوگا۔

(۳۳) اس پر حضرت یوسفؑ نے اللہ سے دعا کی کہ بار خدایا! میرے لئے قید خانہ اس بات سے بدرجہا بہتر ہے جس کی طرف یہ عورتیں مجھے دعوت دیتی ہیں اور اگر تو مجھے ان کے فریب و مکر سے نہ بچائے گا تو میں ان کی باتوں میں آکر جہالت کا کام کر بیٹھوں گا۔

(۳۴) پس اللہ نے ان کی دعا قبول فرما کر انہیں ان کے مکر سے محفوظ رکھا۔ بیشک وہ سب کچھ سنتا جانتا ہے۔

(۳۵) پھر جب عزیز اور اس کے کنبہ والوں نے یوسفؑ کی بے قصوری کے دلائل دیکھ لئے تو اپنی خفت مٹانے کے لئے انہیں کچھ مدت تک ان کو قید میں رکھنا مناسب معلوم ہوا اور انہیں قید خانہ میں ڈال دیا۔

لغات: اَرۡسَلَتۡ: اس عورت نے بھیجا، اِرۡسَالٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ مُتَّكَاٴً: سہارا لگانے کی جگہ جس پر ٹیک لگائی جائے، گاؤ تکیہ، مسند، اسم مکان۔ رَاَيۡنَهٗ: ان عورتوں نے اس کو دیکھا، رَاَیۡنَ رُؤۡیَۃٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مونث غائب)۔ اِسۡتَعۡصَمَ: اس نے تھام رکھا، بچا لیا، اِسۡتِعۡصَامٌ سے، جس کے معنی تھام رکھنے اور روک رکھنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ اَصۡبُ: میں مائل ہو جاؤں گا، صَبۡوَۃٌ سے معنی مائل ہونے اور مشتاق ہونے کے ہیں مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔ لَيُسۡجَنَنَّ: ضرور ہی وہ اس کو قید کر دیں گے مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: سِكِّيۡنًا: چھری، چاقو، سَكَاكِيۡنَ جمع یہ سُكُوۡنٌ سے اسم مشتق ہے۔

الْاٰخَرُ اِنِّیْۤ اَرٰىنِیْۤ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِیْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّیْرُ مِنْهُ
دوسرے نے | کہ میں نے دیکھا | میں اُٹھائے ہوئے ہوں | اپنے سر پر | روٹی | کہ کھا رہے ہیں | اس میں سے پرندے
نے کہا کہ میں دیکھتا ہوں کہ میں نے سر پر روٹیاں اُٹھا رکھی ہیں ان میں سے پرندے کھا رہے ہیں

نَبِّئْنَا بِتَاْوِیْلِهٖ ؕ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ لَا
بتاؤ ہمیں | اس کی تعبیر | بیشک ہم تجھے دیکھتے ہیں | نیکوکاروں میں سے | فرمایا | نہیں
ہمیں اس کی تعبیر بتایئے بیشک ہم آپ کو نیکوکاروں میں سے دیکھتے ہیں۔ یوسفؑ نے کہا کھانا

یَاْتِیْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖۤ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِیْلِهٖ قَبْلَ اَنْ
آتا تمہارے پاس | کھانا | جو تمہیں دیا جاتا ہے | مگر | میں بتادوں گا تمہیں | اس کی تعبیر | پہلے اس کے
جو تمہیں کھلایا جاتا ہے تمہارے پاس آنے بھی نہ پائے گا کہ اس کے آنے سے پہلے میں تم کو اس خواب کی

یَّاْتِیَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ ؕ اِنِّیْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ
کہ وہ آئے تمہارے پاس | یہ اس (علم) سے ہے جو | سکھایا ہے مجھے | میرے رب نے | بیشک میں نے چھوڑ دیا | دین اس قوم کا
تعبیر بتا دوں گا یہ اس (علم) سے ہے جو میرے رب نے مجھے سکھایا ہے میں ان لوگوں کا مذہب چھوڑ چکا ہوں

لَّا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ اتَّبَعْتُ
جو ایمان نہیں لاتے | اللہ پر | اور وہ | آخرت کے | منکر ہیں | اور میں نے پیروی کی
جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتے اور وہ آخرت (کے دن) سے بھی انکار کرتے ہیں اور میں اپنے

مِلَّةَ اٰبَآءِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ لَنَاۤ
دین | اپنے باپ دادا | ابراہیمؑ | اور اسحاقؑ | اور یعقوبؑ کی | نہیں ہے مناسب | ہمارے لئے
باپ دادا ابراہیمؑ اسحاقؑ اور یعقوبؑ کے مذہب پر چلتا ہوں۔ ہمارے لئے یہ بات مناسب

اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَیْنَا
کہ ہم شریک ٹھہرائیں | اللہ کا | کسی چیز کو | یہ ہے | فضل اللہ کا | ہم پر
نہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہرائیں یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر اور سب لوگوں

وَ عَلَى النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۳۸﴾ یٰصَاحِبَیِ
اور سب لوگوں پر | لیکن | اکثر لوگ | شکر نہیں کرتے | اے میرے ساتھیو!
پر فضل ہے لیکن اکثر لوگ (اس کے) شکر گزار نہیں ہوتے۔ اے میرے قیدی

السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ
قید کے ساتھیو! | کیا معبود | مختلف | بہتر ہیں | یا اللہ | ایک
ساتھیو! کیا جدا جدا کئی معبود بہتر ہیں یا اللہ جو ایک

الْقَهَّارُ ﴿۳۹﴾ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْهَاۤ
زبردست غالب | نہیں پوجتے تم | اس کے سوا | مگر چند ناموں کو | جو رکھ لئے ہیں خود
اور زبردست ہے تم اللہ تعالیٰ کے سوا صرف ناموں ہی کی پرستش کرتے ہو جو تم نے اور تمہارے

آیت نمبر

(۳۶) اور حضرت یوسفؑ کے ہمراہ دو جوان یعنی شاہی باورچی اور شاہی ساقی بھی بادشاہ کو زہر دینے کے جرم میں قید ہو کر جیل میں داخل ہوئے اور حضرت یوسفؑ کے اچھے اخلاق دیکھ کر ان سے مانوس ہو گئے اور اپنے خواب بیان کئے۔ ساقی نے تو کہا کہ میں نے دیکھا میں بادشاہ کو انگوری شراب نچوڑ کر پلا رہا ہوں اور باورچی نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ میرے سر پر روٹیاں ہیں اور پرندے ان میں سے نوچ نوچ کر کھا رہے ہیں ہمیں اس کی تعبیر بتائیے۔ آپ بڑے نیکو کار معلوم ہوتے ہیں۔

(۳۷) حضرت یوسفؑ نے تعبیر خواب بیان کرنے سے پہلے انہیں دین حق کی تبلیغ کرنا مناسب سمجھا، اور اپنا ایک معجزہ بیان کر کے اپنی نبوت کا ثبوت دیا۔ کہ جو تمہیں ہر روز جیل میں کھانا ملتا ہے تمہارے پاس آنے سے پیشتر میں تمہیں اس کی حقیقت بتا دیتا ہوں اور یہ علم تعبیر منجملہ ان امور کے ہیں جو مجھے اللہ نے سکھائے ہیں یہ کوئی علم نجوم یا کہانت نہیں اور اس اللہ کی مہربانی کی وجہ یہ ہے کہ میں ان لوگوں کے دین پر نہیں ہوں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے۔

(۳۸) اور میں نے اپنے باپ دادا ابراہیمؑ و اسحاقؑ و یعقوبؑ کے سچے دین کی پیروی کی ہے۔ ہمارے لئے یہ ہرگز جائز نہیں کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہرائیں۔ یہ حق دین کی پیروی ہم پر اور سب لوگوں پر اللہ کا فضل ہے لیکن اکثر لوگ اللہ کا شکر نہیں کرتے۔

(۳۹) پھر اپنی نبوت کی تصدیق کے بعد ان سے کہا کہ اے میرے جیل کے ساتھیو! کیا مختلف اقسام کے جھوٹے معبود بہتر ہیں یا ایک اللہ زبردست؟

لغات: اَعْصِرُ: میں نچوڑتا ہوں عَصْرٌ سے معنی نچوڑنے کے ہیں مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔ اَحْمِلُ: میں اٹھا رہا ہوں حَمْلٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔

أَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ

تم نے | اور تمہارے باپ دادا نے | نہیں نازل کی | اللہ نے | ان کی | کوئی دلیل

باپ دادا نے گھڑ لئے ہیں (اور) جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نازل نہیں کی۔

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۭ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ

نہیں ہے حکم (کسی کا) | سوائے اللہ کے | اُس نے حکم دیا | کہ عبادت نہ کرو | مگر | صرف اس کی

حکومت صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے اُس نے حکم دیا ہے کہ تم اُس کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کرو۔

ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

یہ ہے | دین | سیدھا (برحق) | لیکن | اکثر | لوگ

یہی درست دین ہے۔ لیکن اکثر لوگ

لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٤٠ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ

نہیں جانتے | اے میرے قید خانہ کے ساتھیو! | تم دونوں میں سے ایک | پلائے گا | اپنے مالک کو

نہیں جانتے۔ اے میرے قید خانہ کے ساتھیو! تم میں سے ایک اپنے مالک کو شراب پلائے

خَمْرًا ۚ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ

شراب | اور جو | دوسرا ہے | تو وہ سولی پر لٹکایا جائے گا | پس کھائیں گے | پرندے

گا۔ اور جو دوسرا ہے، اس کو سولی پر لٹکایا جائے گا پس پرندے اس کے سر کو نوچ نوچ کر

مِنْ رَّاْسِهٖ ۭ قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ۝٤١ وَقَالَ

اُس کے سر سے | فیصلہ ہوچکا | اس بات کا | جس (کے بارے) میں | تم پوچھتے ہو | اور فرمایا

کھائیں گے اس بات کا فیصلہ ہوچکا ہے جس (کے بارے) میں تم پوچھتے ہو۔ اور ان دونوں میں

لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ۡ فَاَنْسٰىهُ

اُس سے (جس کی نسبت) | خیال تھا | کہ وہ رہا ہوگا | اُن دونوں میں سے | میرا تذکرہ کرنا | اپنے مالک کے پاس | پس اُسے بھلا دیا

سے جس کو یوسف نے خیال کیا تھا کہ بچ جائے گا اُس سے کہا کہ تم اپنے مالک کے پاس میرا ذکر کرنا۔ مگر شیطان

الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ۝٤٢ ع ٥

شیطان نے | ذکر کرنا اپنے مالک سے | تو (یوسف) رہا | قید میں | چند | سال

نے اسے اپنے مالک سے ذکر کرنا بھلا دیا تو یوسف چند سال قید میں رہا۔

وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْٓ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ

اور کہا بادشاہ نے | کہ میں دیکھتا ہوں | سات | گائیں | موٹی تازی | کھا رہی ہیں انہیں | سات

اور بادشاہ نے کہا کہ میں (خواب میں) دیکھتا ہوں کہ سات موٹی تازی گائیں ہیں ان کو سات دُبلی پتلی

عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ

دبلی پتلی | اور سات | بالیں (خوشے) | سبز | اور دوسری | سوکھی ہوئی

گائیں کھا رہی ہیں اور سات خوشے سبز ہیں اور (سات) خشک

آیت نمبر

(۴۰) اللہ کے سوا تم جن جھوٹے معبودوں کی عبادت کرتے ہو وہ صرف نام کے معبود ہیں جو خود تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے مقرر کر لئے ہیں۔ اللہ نے ان کے حق ہونے کی کوئی دلیل نازل نہیں کی۔ اس نے تو حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو یہی تو دین برحق ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

(۴۱) اے میرے جیل کے دوستو! ایک تو تم میں سے (ساقی) رہا ہو کر بادشاہ کو شراب پلانے کی ڈیوٹی پر واپس مقرر ہو جائے گا اور دوسرا (باورچی) سُولی پر چڑھایا جائے گا اور پرندے اس کے سر کا گوشت نوچ نوچ کر کھائیں گے جس بات کی حقیقت تم مجھ سے دریافت کرتے تھے اللہ کی طرف سے اس کا فیصلہ ہو گیا ہے۔

(۴۲) اور جس کی نسبت حضرت یوسفؑ کو خیال تھا کہ وہ بری ہو جائے گا (یعنی ساقی) اس سے کہا کہ تم بادشاہ سے میری بے گناہی کا ذکر کرنا۔ لیکن اسے رہا ہو کر بادشاہ سے اس بات کا ذکر کرنا یاد نہ رہا۔ اس لئے حضرت یوسفؑ کئی سال تک جیل میں رہے۔

افعال: تَسْتَفْتِیٰنِ: تم دونوں تحقیق چاہتے ہو، سوال کرتے ہو۔ اِسْتِفْتَاءٌ سے مضارع کا صیغہ (تثنیہ مذکر حاضر)۔

يَاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِیْ فِیْ رُءْيَایَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا
اے اہل دربار! | بتاؤ مجھے تعبیر | میرے خواب کی | اگر | ہو تم | خواب کی
اے سردارو! مجھے میرے خواب کی تعبیر بتاؤ اگر تم خواب کی تعبیر دینے والے ہو (تعبیر دینا

تَعْبُرُوْنَ ﴿۴۳﴾ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ
تعبیر دینے والے | انہوں نے کہا | (یہ) پریشان | خواب ہیں | اور | نہیں ہم | تعبیر
جانتے ہو) انہوں نے کہا کہ (یہ) پریشان خواب ہیں اور ہم خوابوں کی تعبیر

الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَقَالَ الَّذِیْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ
خوابوں کی | جاننے والے | اور بولا وہ شخص | جو رہا ہوا تھا | اُن دونوں (قیدیوں) میں سے | اور یاد آیا اُسے
جاننے والے بھی نہیں اور وہ جو ان دونوں میں سے بچا تھا اور اُسے ایک مدت

بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ﴿۴۵﴾ يُوْسُفُ اَيُّهَا
ایک مدت کے بعد | (کہ) میں بتاؤں گا تمہیں | اس کی تعبیر | پس مجھے بھیج دو | اے یوسف | اے
کے بعد یاد آیا کہا کہ میں تمہیں اس کی تعبیر بتاؤں گا پس مجھے بھیج دو۔ اے یوسف اے

الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا فِیْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ
بہت سچے! | ہمیں (خواب کی تعبیر) بتا | سات | گائیوں (کے متعلق) | موٹی تازی | کہ کھا رہی ہیں انہیں | سات
سچے انسان! ہمیں (خواب کی تعبیر) بتا دیجئے (کہ) سات موٹی تازی گائیں ہیں اُن کو سات دبلی پتلی (گائیں)

عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ
دبلی پتلی | اور سات | بالیں (خوشے) | سبز | اور دوسری | سوکھی ہوئی
کھا رہی ہیں اور سات خوشے ہیں سبز اور دوسرے (سات) خشک۔

لَّعَلِّیْٓ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَ
تاکہ میں | واپس جاؤں | لوگوں کے پاس | تاکہ وہ جان لیں | فرمایا
تاکہ میں لوگوں کے پاس لوٹ کر جاؤں شاید انہیں بھی علم ہو جائے یوسف نے کہا

تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ
تم بوؤ گے (فصلیں) | سات | سال | لگاتار | پھر جو | تم کاٹو | تو اُسے چھوڑ دو
تم سات سال لگاتار کاشتکاری کرتے رہو گے۔ پھر جو تم کاٹو تو اسے اس کے خوشوں

فِیْ سُنْۢبُلِهٖٓ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ يَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ
اُس کی بالوں (خوشوں) میں | مگر | تھوڑا سا | جو تم کھا لو | پھر آئیں گے | بعد
میں چھوڑ دو ہاں مگر تھوڑا سا جو تم اس میں سے کھاؤ گے پھر اس کے بعد سات

ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ
اس کے | سات (سال) | سخت | کہ کھا جائیں گے | جو کچھ | تم نے پہلے (جمع کر) رکھا ہوگا | اُن کے لئے
سخت سال آئیں گے تم نے جو کچھ ان کیلئے پہلے سے جمع کر رکھا ہوگا اسے کھا جائیں گے

آیت نمبر

(۴۳) اور ایک عرصہ کے بعد بادشاہ نے بھی خواب دیکھا تو درباریوں سے کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ سات موٹی تازی گائیں ہیں جنہیں سات دبلی پتلی گائیں کھا رہی ہیں اور میں نے سات سبز اور سات سوکھی ہوئی بالیں (بٹے، بھٹے) دیکھی ہیں۔ اگر تمہیں خوابوں کی تعبیر کا علم ہے تو مجھے اس کی تعبیر بتاؤ۔

(۴۴) وہ بولے۔ حضور! یہ تو خواب وخیال ہیں اور ہم خوابوں کی تعبیر نہیں جانتے۔

(۴۵) اور وہ ساقی جو قید خانہ سے رہا ہو کر آیا تھا اسے اب ایک عرصہ کے بعد یوسفؑ کا واقعہ یاد آیا تو اس نے کہا مجھے بھیجو۔ میں تمہیں اس کی تعبیر لا دوں گا۔

(۴۶) چنانچہ اجازت لے کر حضرت یوسفؑ سے جا کر کہا۔ اے سچے دوست! ہمیں اس خواب کی تعبیر بتائیے کہ سات موٹی تازی گائیں ہیں انہیں سات دبلی پتلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات بالیں سبز اور سات سوکھی ہوئی تاکہ میں واپس جا کر لوگوں کو اس سے آگاہ کروں۔

(۴۷) حضرت یوسفؑ نے فرمایا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تم لوگ سات سال برابر لگاتار فصلیں بوؤ گے پھر جو فصل کاٹو اسے اس کے بالوں میں چھوڑ دینا۔ البتہ جتنا تمہیں کھانے کے لئے روزانہ درکار ہو۔ صرف اتنا استعمال کرتے رہنا باقی ذخیرہ رکھنا۔

افعال: اِدَّکَرَ: اس کو یاد آ گیا، اِدِّکَارٌ سے معنی یاد کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ اَفْتِنَا: تو ہم کو حکم دے، اَفْتِ، اِفْتَاءٌ سے معنی فتویٰ دینے اور مشکل احکام کا جواب دینے کے ہیں، امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ نَجَا: نجاۃ مصدر اس نے رہائی پائی، وہ بچ گیا۔ اَرْجِعُ: میں واپس جاؤں، رُجُوْعٌ سے معنی لوٹنے اور واپس ہونے کے ہیں، مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔ تَزْرَعُوْنَ: تم بوؤ گے، کاشت کرو گے، کھیتی کرو گے زَرْعٌ سے معنی کھیتی اگانے کے ہیں مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: یٰبِسٰتٍ: یَبْسٌ سے سوکھی ہوئی (جو سبز اور تر و تازہ نہ ہو) اسم فاعل (جمع مونث) ماضی معروف (واحد مذکر غائب)۔ دَاَبًا: یہ بھی دَابَ یدابُ کا مصدر ہے معنی حال، عادت، رسم دستور کے ہیں۔ عِجَافٌ: لاغر، دبلی، ایسا لاغر جس کا نہ گوشت ہو نہ چربی یہ عَجَفٌ سے بنا ہے جس کے معنی چربی کے جاتے رہنے کے ہیں۔

إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا تُحْصِنُونَ ۝٤٨ ثُمَّ يَأْتِي مِنۢ بَعْدِ ذَٰلِكَ

سوائے تھوڑے (سے اناج) کے | جو تم بچاؤ گے | پھر آئے گا | بعد | اس کے

سوائے اس کے جو تم تھوڑا بچاؤ گے۔ پھر اس کے بعد ایک سال آئے

عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ ۝٤٩ وَقَالَ

ایک (ایسا) سال کہ اُس میں | بارش ہوگی | لوگوں پر | اور اُس میں | وہ (میووں کا رس) نچوڑیں گے | اور کہا

گا اس میں لوگوں کے لئے خوب بارش ہوگی اور اس میں رس نچوڑیں گے اور بادشاہ

الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ ۖ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ

بادشاہ نے | کہ لے آؤ اُسے میرے پاس | پھر جب آیا اُس کے پاس | (شاہی) قاصد | (یوسفؑ نے) کہا | لوٹ جاؤ

نے کہا کہ اُسے میرے پاس لے آؤ پھر جب قاصد اس کے پاس آیا تو یوسفؑ نے کہا کہ اپنے مالک

إِلَىٰ رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ

اپنے مالک کے پاس | پس اُس سے پوچھو | کیا حال ہے؟ | اُن عورتوں کا | جنہوں نے | کاٹ لئے تھے

کے پاس واپس جاؤ اور اس سے پوچھو کہ اُن عورتوں کا کیا معاملہ ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ

أَيْدِيَهُنَّ ۚ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ ۝٥٠ قَالَ مَا

اپنے ہاتھ | بیشک | میرا رب | اُن کے مکر سے | خوب واقف ہے | (بادشاہ نے) کہا | کیا

کاٹ لئے تھے بیشک میرا رب اُن کے مکر سے خوب واقف ہے۔ بادشاہ نے (ان عورتوں

خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدتُّنَّ يُوسُفَ عَن نَّفْسِهِ ۚ قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ

حال ہے تمہارا | جب | تم نے ورغلانا چاہا | یوسفؑ کو | اُس کے نفس (کی حفاظت) سے؟ | وہ بولیں | پناہ اللہ کی

سے) کہا، جب تم نے یوسفؑ کو اس کے نفس (کی حفاظت) سے ورغلانا چاہا تو تمہارا کیا حال تھا؟ وہ کہنے لگیں، اللہ

مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِن سُوءٍ ۚ قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ

ہم نے نہیں پائی | اُس میں | کوئی برائی | بولی | عورت (بیوی) | عزیز (مصر) کی

کی پناہ ہم نے اس میں کوئی برائی نہیں دیکھی۔ عزیز (مصر) کی عورت نے کہا

الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ أَنَا رَاوَدتُّهُ عَن نَّفْسِهِ

اب | ظاہر ہوگئی | حق (بات) | میں نے اُسے ورغلانا چاہا تھا | اُس کے نفس (کی حفاظت) سے

اب حقیقت ظاہر ہوگئی ہے میں نے (ہی) اُسے اس کے نفس (کی حفاظت) سے ورغلایا

وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ۝٥١ ذَٰلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي لَمْ

اور بیشک وہ | سچوں میں سے ہے | یہ (اس لئے) | کہ وہ جان لے | کہ میں نے | نہیں

اور بیشک وہ سچا ہے۔ (یوسفؑ نے کہا) کہ یہ اس لئے پوچھا تھا کہ معلوم ہوجائے کہ میں نے اس

أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ ۝٥٢

خیانت کی اُس کی | پیٹھ پیچھے | اور یہ کہ اللہ | نہیں چلنے دیتا | فریب | خیانت کرنے والوں کا

کی عدم موجودگی میں خیانت نہیں کی تھی اور بیشک اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کے مکر کو چلنے نہیں دیتا۔

آیت نمبر

(۴۸) پھر اس کے بعد سات برس سخت قحط کے آئیں گے کہ جو کچھ تم نے پہلے سات فراوانی کے سالوں میں ذخیرہ کیا ہوگا۔ وہ سب کھا جائیں گے سوائے تھوڑے سے اناج کے جو تم بیج بونے کے لئے محفوظ رکھو گے۔

(۴۹) پھر اس کے بعد ایک برس ایسا خوشحالی کا آئے گا کہ بارش بہت ہوگی اور پھل پھول کثرت سے ہوں گے اور لوگ کثرت سے انگور و زیتون وغیرہ سے شراب اور تیل نکالیں گے۔

(۵۰) چنانچہ یہ واقعہ اس نے جا کر بادشاہ سے عرض کیا تو حکم ہوا کہ یوسفؑ کو ہمارے پاس لے آؤ۔ پھر وہ قاصد حضرت یوسفؑ کے پاس واپس آیا تو انہوں نے اس سے کہا کہ بادشاہ کی خدمت میں واپس جا کر پوچھو کہ ان عورتوں کا کیا قصہ تھا جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے۔ بلاشبہ میرا رب ان کے مکر و فریب سے باخبر ہے۔

(۵۱) بادشاہ نے انہیں بلا کر پوچھا کہ تمہیں کیا حقیقت معلوم ہے جبکہ تم نے یوسفؑ کو اس کے نفس کی عصمت سے ورغلا کر اپنے بس میں کرنا چاہا تھا۔ وہ کہنے لگیں خدا کی پناہ ہم نے یوسفؑ میں کسی قسم کی برائی نہیں معلوم کی۔ زلیخا بولی۔ اب تو حق ظاہر ہی ہو گیا۔ واقعی میں نے ہی اسے اس کی عصمت سے ورغلا کر اپنے بس میں کرنا چاہا تھا البتہ وہ بالکل سچا اور پاک دامن ہے۔

(۵۲) حضرت یوسفؑ نے کہا میں نے یہ کارروائی اس لئے کروائی ہے کہ عزیز مصر کو معلوم ہو جائے کہ میں نے پوشیدہ طور پر اس سے خیانت نہیں کی تھی اور اللہ خیانت کرنے والوں کے فریب کو کامیاب نہیں ہونے دیتا۔

انوار: قَدَّمْتُمْ: تم نے پہلے سے لکھ چھوڑا ہوگا، ماضی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ یُغَاثُ: غَیْثٌ مصدر مینہ برسایا جائے گا مضارع مجہول (واحد مذکر غائب)۔ اِرْجِعْ: تو لوٹ جا، پھر جا، رَجُوْعٌ سے امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ تُحْصِنُوْنَ: تم روکے، بچائے رکھو، حفاظت رکھو، اِحْصَانٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ رَاوَدْتُّنَّ: تم نے گفت و شنید کی، تم کو پھسلایا مُرَاوَدَۃٌ سے معنی دوسرے کو کسی کام پر جس کے کرنے کا وہ ارادہ نہ رکھتا ہو پھسلانا، آمادہ کرنا، ماضی کا صیغہ (جمع مونث حاضر)۔ حَصْحَصَ: وہ کھل گیا، ظاہر ہو گیا حَصْحَصَۃٌ ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ اَخُنْهُ: میں نے اس سے خیانت کی، اَخُنْ، خِیَانَۃٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔ خَطْبُكُنَّ: تمہارا حال، حقیقت خَطْبٌ (جمع مونث حاضر)۔

وَمَآ أُبَرِّئُ نَفْسِىٓ ۚ إِنَّ ٱلنَّفْسَ لَأَمَّارَةٌۢ بِٱلسُّوٓءِ

اور میں بری نہیں سمجھتا | اپنے نفس (اپنے آپ) کو | بیشک | نفس | ضرور حکم دیتا ہے | برائی کا

اور میں اپنے آپ کو اچھا نہیں کہتا کیونکہ نفس تو برائی ہی کی ترغیب دیتا

إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّىٓ ۚ إِنَّ رَبِّى غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٥٣﴾ وَقَالَ ٱلْمَلِكُ

مگر جس پر رحم کرے | میرا ربّ | بیشک میرا ربّ | بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے | اور | کہا | بادشاہ نے

مگر وہ جس پر میرے ربّ نے رحم کیا، بیشک میرا ربّ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور بادشاہ نے کہا

ٱئْتُونِى بِهِۦٓ أَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِى ۖ فَلَمَّا كَلَّمَهُۥ قَالَ إِنَّكَ

تم لے آؤ میرے پاس | میں اُس کو خاص کروں | اپنی ذات کے لئے | پھر جب اس سے بات کی | (تو) اُس نے کہا | بیشک تم

اُس کو میرے پاس لاؤ میں اُسے اپنا خاص مشیر بناؤں گا پھر جب اُس نے اس سے بات کی تو کہا بیشک

ٱلْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ ﴿٥٤﴾ قَالَ ٱجْعَلْنِى

آج | ہمارے پاس | باعزت | (اور) امین (صاحب اعتبار) ہو | (یوسفؑ نے) کہا | مجھے (مقرر) کردے

آپ آج سے ہمارے پاس معزز اور امین (صاحب اعتماد) ہو، یوسفؑ نے کہا آپ مجھے ملکی

عَلَىٰ خَزَآئِنِ ٱلْأَرْضِ ۖ إِنِّى حَفِيظٌ عَلِيمٌ ﴿٥٥﴾ وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا

زمین کے خزانوں پر | بیشک میں | حفاظت کرنے والا | علم والا ہوں | اور اسی طرح | ہم نے جگہ دی

خزانوں پر مقرر کردیجئے، بیشک میں بہت اچھا محافظ ہوں اور (اس کام سے) پورا واقف ہوں۔ اور اسی طرح ہم نے

لِيُوسُفَ فِى ٱلْأَرْضِ يَتَبَوَّأُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَآءُ ۚ نُصِيبُ بِرَحْمَتِنَا

یوسفؑ کو | زمین میں (ملک پر) | وہ رہتے | اُس میں | جہاں | چاہتے | ہم پہنچادیتے ہیں | اپنی رحمت

یوسفؑ کو ملک (مصر) میں اختیار دیا وہ اس میں جہاں چاہتے رہتے۔ ہم جس کو چاہتے ہیں، اپنی رحمت

مَن نَّشَآءُ ۖ وَلَا نُضِيعُ أَجْرَ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿٥٦﴾ وَلَأَجْرُ ٱلْءَاخِرَةِ خَيْرٌ

جس کو | ہم چاہتے ہیں | اور ہم ضائع نہیں کرتے | اجر | نیکی کرنے والوں کا | اوراجر | آخرت کا | بہتر (ہے)

پہنچا دیتے ہیں اور ہم نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے اور آخرت کا اجر ان لوگوں کے لئے بہتر ہے

لِّلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَكَانُوا۟ يَتَّقُونَ ﴿٥٧﴾ وَجَآءَ إِخْوَةُ يُوسُفَ

اُن لوگوں کے لئے جو | ایمان لائے | اور پرہیزگاری کرتے تھے | اور | آئے | بھائی | یوسفؑ کے

جو ایمان لے آئے اور پرہیزگاری کرتے رہے اور یوسفؑ کے بھائی آئے اور آپ کے پاس

فَدَخَلُوا۟ عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُۥ مُنكِرُونَ ﴿٥٨﴾ وَلَمَّا جَهَّزَهُم

پس وہ داخل ہوئے | اُس کے پاس | تو اُس نے پہچان لیا اُنہیں | اور وہ اس کو | پہچانتے نہ تھے | اور جب اس نے تیار کردیا اُن کیلئے

حاضر ہوئے۔ آپ نے انہیں پہچان لیا اور وہ اس کو نہ پہچان سکے اور جب یوسفؑ نے ان کا سامان ان کے لئے تیار کردیا

بِجَهَازِهِمْ قَالَ ٱئْتُونِى بِأَخٍ لَّكُم مِّنْ أَبِيكُمْ ۚ أَلَا تَرَوْنَ

اُن کا سامان | (تو ان سے) کہا | لاؤ میرے پاس | اپنے بھائی کو | جو تمہارے باپ سے ہے | کیا تم دیکھتے نہیں

تو اُن سے کہا تم اپنے باپ کے پاس سے (سوتیلے) بھائی کو بھی میرے پاس لاؤ کیا تم نہیں دیکھتے

آیت نمبر

(۵۳) اور میں اللہ کی رحمت کے بغیر اپنے نفس کو پاک نہیں کہتا کیونکہ نفس انسانی کا کام تو گناہ کی ترغیب دینا ہی ہے بیشک میرا پروردگار بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(۵۴) بادشاہ نے یوسفؑ کی بے قصوری معلوم کر کے حکم دیا کہ اسے میرے پاس لے آؤ' میں اپنی خاص شاہی ذمہ داری اس کے حوالے کروں گا۔ چنانچہ حضرت یوسفؑ کے حاضر ہونے پر بادشاہ نے ان سے کہہ دیا کہ آج سے تو ہمارے دربار میں باعزت اور قابل اعتبار ہے۔

(۵۵) اس پر حضرت یوسفؑ نے درخواست کی کہ مجھے ملک کے زمینی وزرعی خزانوں کا محافظ بنا دیجئے کیونکہ میں بڑا محافظ اور حساب کا ماہر ہوں۔

(۵۶) اس طرح ہم نے یوسفؑ کو ملک مصر میں پورا اختیار بخشا کہ وہ جہاں چاہے قیام کریں' اور ہم جسے چاہیں اپنی رحمت سے دنیا میں عزت دیتے ہیں اور ہم نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔

(۵۷) اور جو لوگ ایمان لا کر دنیا میں پرہیز گار رہتے ہیں ان کے لئے آخرت کا اجر یقیناً بہتر ہے۔

(۵۸) اور شاہی خواب کی تعبیر کے مطابق جب خوشحالی کے بعد سخت قحط پڑا تو حضرت یوسفؑ نے ذخیرہ کیا ہوا غلہ درمیانہ نرخ سے بیچنا شروع کیا قحط کا اثر حضرت یوسف کے آبائی علاقے کنعان میں بھی تھا۔ چنانچہ حضرت یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کو غلہ خریدنے کے لئے کنعان سے مصر بھیجا۔ جب یہ حضرت یوسفؑ کے پاس پہنچے تو آپؑ دیکھتے ہی انہیں پہچان گئے مگر وہ اپنے بھائی حضرت یوسفؑ کو نہ پہچان سکے۔

لغات:

اُبَرِّئُ: میں بری کرتا ہوں یا کروں گا' تَبْرِیَۃٌ سے معنی بری کرنے ہیں' مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔ اَسْتَخْلِصْهُ: میں اس کو خالص کر رکھوں' اَسْتَخْلِصُ' اِسْتِخْلَاصٌ سے معنی پسند کرنے اور خالص رکھنے کے ہیں' مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔ اِجْعَلْنِیْ: مجھ کو بنا دے' مجھ کو کر دے' مقرر کر دے' اِجْعَلْ صیغہ امر (واحد متکلم)۔ یَتَبَوَّءُ: تَبَوُّءٌ مصدر' اترے' اپنے جگہ پکڑے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ نُصِیْبُ: اِصَابَۃٌ مصدر ہم متوجہ کر دیں' ہم پہنچا دیں مضارع (جمع متکلم)۔ لَا نُضِیْعُ: ہم ضائع (نہیں) کریں گے' اِضَاعَۃٌ مصدر مضارع (جمع متکلم)۔

اَنِّیْٓ اُوْفِی الْکَیْلَ وَاَنَا خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ﴿۵۹﴾ فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِیْ بِهٖ

کہ میں پورا دیتا ہوں | ناپ (کر) | اور میں ہوں | اچھا | مہمان نواز | پھر اگر | میرے پاس نہ لائے | اس کو

کہ میں پورا پورا ناپ کر دیتا ہوں اور میں اچھا مہمان نواز بھی ہوں۔ اگر تم اُسے میرے پاس نہ لائے تو تمہیں

فَلَا کَیْلَ لَکُمْ عِنْدِیْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ

تو کوئی ناپ (غلہ) نہیں | تمہارے لئے | میرے پاس | اور نہ آؤ تم میرے پاس | وہ بولے | ہم خواہش کریں گے اس کے متعلق

میرے ہاں سے غلہ نہ ملے گا اور نہ تم میرے قریب آنا انہوں نے کہا ہم اس کے متعلق اس کے باپ سے درخواست کریں گے

اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَقَالَ لِفِتْیٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ

اُس کے باپ سے | اور ہم یہ کام ضرور کریں گے | اور اس نے کہا | اپنے خادموں سے | کہ تم رکھ دینا | اُن کی پونجی

اور ہم یہ کام ضرور کریں گے اور یوسفؑ نے اپنے ملازموں سے کہا کہ ان کی جمع پونجی

فِیْ رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ یَعْرِفُوْنَهَآ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓی اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ

اُن کے سامان میں | تاکہ وہ | اسے جان لیں | جب وہ لوٹ کر جائیں | اپنے لوگوں کی طرف | شاید کہ وہ

ان کے سامان میں رکھ دو تاکہ جب وہ اپنے گھروں میں واپس جائیں تو انہیں معلوم ہو کہ (ہماری پونجی بھی ہمیں واپس مل گئی ہے) شاید وہ

یَرْجِعُوْنَ ﴿۶۲﴾ فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓی اَبِیْهِمْ قَالُوْا یٰٓاَبَانَا

دوبارہ آئیں | پس جب وہ لوٹ کر گئے | اپنے باپ کے پاس | (تو) کہنے لگے | اے ہمارے ابا!

پھر بھی واپس آئیں، پھر جب وہ اپنے باپ کے پاس پہنچے تو کہنے لگے، کہ ابا جان!

مُنِعَ مِنَّا الْکَیْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا نَکْتَلْ

(آئندہ) روک دیا گیا ہم سے | ناپ (غلہ) | پس آپ بھیج دیجئے | ہمارے ساتھ | ہمارے بھائی کو | کہ ہم ناپ (غلہ) لائیں

ہم سے غلہ روک دیا گیا ہے پس آپ ہمارے ساتھ ہمارے بھائی کو روانہ کردیں تاکہ ہم پھر غلہ لائیں

وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۶۳﴾ قَالَ هَلْ اٰمَنُکُمْ عَلَیْهِ اِلَّا کَمَآ

اور بیشک ہم | اس کے | نگہبان ہیں | فرمایا | کیا میں تمہارا اعتبار کروں | اُس کے متعلق | مگر | جیسے کہ

اور بیشک ہم اس کی حفاظت کریں گے۔ یعقوبؑ نے کہا کیا میں اس کے بارے میں تمہارا اسی طرح اعتبار کروں جس طرح

اَمِنْتُکُمْ عَلٰٓی اَخِیْهِ مِنْ قَبْلُ ؕ فَاللّٰهُ خَیْرٌ حٰفِظًا ۪ وَّهُوَ

میں نے اعتبار کر لیا تھا تمہارا | اُس کے بھائی کے متعلق | اس سے پہلے | پس اللہ ہی | بہتر | محافظ ہے | اور وہی

میں نے اس سے پہلے اس کے بھائی کے بارے میں کیا تھا؟ پس اللہ تعالیٰ ہی بہتر محافظ ہے اور وہ

اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ

سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے | اور جب انہوں نے کھولا | سامان اپنا | تو انہوں نے پائی | اپنی پونجی

سب سے زیادہ مہربان ہے اور جب انہوں نے سامان کھولا تو دیکھا کہ ان کی پونجی بھی

رُدَّتْ اِلَیْهِمْ ؕ قَالُوْا یٰٓاَبَانَا مَا نَبْغِیْ ؕ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا

کہ واپس کردی گئی تھی | اُن کی طرف | وہ کہنے لگے | اے ہمارے ابا! | کیا چاہتے ہیں ہم | یہ ہماری پونجی ہے

واپس کردی گئی ہے وہ کہنے لگے ابا جان! (اس سے زیادہ) ہمیں کیا چاہئے (دیکھئے) یہ ہماری پونجی بھی

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۹) اور جب حضرت یوسف نے اپنے بھائیوں کا اناج بھروا کر سامان تیار کر دیا تو ان سے کہا کہ اب کی مرتبہ تم اپنے علاتی (سوتیلے) بھائی کو بھی ہمراہ لانا۔ کیونکہ تمہیں معلوم ہو چکا ہے کہ میں اناج پورا بھر کر دیتا ہوں اور نہایت اچھا مہمان نواز بھی ہوں۔

(۶۰) اور اگر تم اپنے بھائی **(بن یامین)** کو ہمراہ نہ لاؤ گے تو میں ہرگز تمہیں غلہ نہیں دوں گا اور تم میرے پاس نہ آنا۔

(۶۱) انہوں نے کہا ہم اس کے لانے کی باپ سے پوری کوشش سے درخواست کریں گے اور یہ کام تو ہم کو ضرور کرنا ہے۔

(۶۲) اور حضرت یوسفؑ نے نوکروں سے کہہ دیا کہ غلہ کی قیمت جو انہوں نے ادا کی ہے خفیہ طور پر ان کے سامان میں واپس رکھ دینا تاکہ جب وہ گھر واپس جا کر اسباب کھولیں تو دیکھیں کہ ان کی قیمت بھی واپس کر دی گئی ہے تو شاید وہ دوبارہ مصر آ جائیں۔

(۶۳) چنانچہ جب وہ ملک کنعان واپس گئے۔ تو انہوں نے اپنے باپ حضرت یعقوبؑ سے عرض کیا کہ ابا جان! جب تک بھائی **بن یامین** ہمارے ساتھ نہ ہوگا ہمیں اور غلہ نہ ملے گا۔ اس لئے آپ اس کو ہمارے ہمراہ بھیج دیجئے تا کہ ہم مزید غلہ بھر لائیں، ہم اپنے بھائی کی پوری حفاظت کریں گے، آپ تسلی رکھیں۔

(۶۴) انہوں نے فرمایا میں تم پر **بن یامین** کی نسبت تم پر اب کچھ اعتبار نہیں کر سکتا، کیونکہ اس سے پہلے اس کے بھائی یوسفؑ کے بارے میں بھی تم ایسے ہی حفاظت کا پختہ وعدہ کر کے اس کی خلاف ورزی کر چکے ہو پس اللہ ہی بہتر محافظ ہے اور وہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

افعال: جَهَازِهِمْ: ان کا سامان، اسباب، جس ساز و سامان کی تیاری کی جائے جَهَازٌ کہلاتا ہے، اَجْهِزَةٌ جمع ہے۔ نُرَاوِدُ: مُرَاوَدَةٌ مصدر، رَوْدٌ مادہ ہم پھیرنے کی کوشش کریں گے، مضارع (جمع متکلم)۔ رَجَعُوْا: وہ پھرے، وہ واپس لوٹے رُجُوْعٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ نَكْتَلْ: اِكْتِيَالٌ مصدر، ہم ناپ بھر غلہ لے لیں، مضارع (جمع متکلم)۔

اسماء: لِفِتْيَانِهِ: جمع، اپنے خادموں سے فتٰی واحد۔ فَاعِلُوْنَ: کرنے والے اسم فاعل (جمع مذکر)۔ رِحَالِهِمْ: ان کی خرجیں، کجاوے رِحَالِ رَحْلٌ کی جمع۔ اَخَانَا: ہمارا بھائی (جمع متکلم)۔

رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا

لوٹادی گئی ہے | ہماری طرف | غلہ لائیں گے | اپنے بال بچوں کے لئے | اور ہم حفاظت کریں | اپنے بھائی کی

ہمیں واپس کردی گئی ہے اور ہم اپنے گھر والوں کے لئے اور غلہ لائیں گے اور اپنے بھائی کی حفاظت کریں گے

وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ؕ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ﴿۶۵﴾ قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ

اور زیادہ لائیں گے | غلہ | (ایک بار) اونٹ | یہ | بوجھ (غلہ) | بالکل آسان ہے | فرمایا | ہرگز نہ بھیجوں گا اسے

اور ایک اونٹ کا بوجھ زیادہ لائیں گے، یہ ایک اونٹ غلہ بہت آسانی سے ملے گا۔ یعقوبؑ نے کہا میں ہرگز اسے تمہارے ساتھ روانہ نہیں

مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖۤ اِلَّآ اَنْ

تمہارے ساتھ | یہاں تک کہ | تم دے دو | پختہ عہد | اللہ کا | کہ تم ضرور لے آؤ گے میرے پاس | اسے | مگر یہ کہ

کروں گا یہاں تک کہ تم مجھے اللہ تعالیٰ کا پختہ عہد دو کہ تم اسے میرے پاس ضرور لے کر آؤ گے مگر یہ کہ

يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّآ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ

گھیر لیا جائے تمہیں | پھر جب | انہوں نے دیا اس کو | اپنا پختہ عہد | (تو) فرمایا | اللہ | ان باتوں پر جو ہم کہہ رہے ہیں

تمہیں گھیر لیا جائے (تو مجبوری ہے) پھر جب انہوں نے اسے (یعقوبؑ کو) اپنا پختہ عہد دیا تو یعقوبؑ نے فرمایا جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں اللہ

وَكِيْلٌ ﴿۶۶﴾ وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا

ضامن ہے | اور کہا | اے میرے بیٹو! | تم داخل نہ ہونا | ایک (ہی) دروازہ سے | اور داخل ہونا

تعالیٰ اس کا ضامن ہے۔ اور اس نے کہا اے میرے بیٹو! تم ایک ہی دروازے سے داخل نہ ہونا

مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ

مختلف دروازوں سے | اور میں نہیں ہٹا سکتا | تم سے | اللہ کی (قضا) | کچھ (بھی)

بلکہ الگ الگ دروازوں سے داخل ہونا اور میں اللہ تعالیٰ کے کسی فیصلے سے تمہیں بچا نہیں سکتا۔

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

نہیں ہے حکم | مگر صرف | اللہ کا | اسی پر | میں نے توکل کیا | اور اسی پر | توکل کرنا چاہیے

حکم تو اللہ تعالیٰ ہی کا (چلتا) ہے اسی پر میں نے بھروسہ کر رکھا ہے اور اہل توکل کو اسی پر بھروسہ رکھنا چاہیے

الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ

توکل کرنے والوں کو | اور جب وہ داخل ہوئے | جہاں سے | حکم دیا تھا انہیں | ان کے باپ نے

اور جب وہ داخل ہوئے جہاں سے انہیں ان کے باپ نے حکم دیا تھا

مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً

وہ نہیں بچا سکتا تھا | انہیں | اللہ کی (تقدیر) سے | کچھ (بھی) | مگر ایک خواہش تھی

تو یہ تدبیر اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مقابلہ میں ان کو ذرا بھی نہ بچا سکتی تھی مگر یعقوبؑ کے دل میں ایک خواہش تھی

فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ؕ وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ

یعقوب کے دل میں | جسے اس نے پورا کرلیا | اور بیشک وہ صاحب علم تھا | اس کا جو | ہم نے اسے سکھایا تھا

جسے اس نے پورا کرلیا۔ اور بیشک وہ صاحب علم تھا جو ہم نے اسے سکھایا تھا

آیت نمبر

(۶۵) پھر اس کے بعد جب انہوں نے اپنا سامان کھولا اور غلہ کی قیمت، جو وہ مصر میں ادا کر آئے تھے اپنے سامان میں موجود پائی تو خوش ہو کر بولے ابا جان! ہمیں اور کیا چاہیے بادشاہ مصر ایسا مہربان ہے کہ ہمارا سرمایہ بھی واپس کر دیا ہے آپ ضرور **بن یامین** کو ہمارے ساتھ بھیج دیجئے تا کہ اس کے حصہ کا ایک بار اونٹ غلہ ملا کر ہم اپنے اہل و عیال کے لئے اور بھی غلہ لے آئیں اور بھائی کی حفاظت بھی کریں گے اس طرح غلہ کا بھر لانا بالکل آسان ہے۔

(۶۶) حضرت یعقوبؑ نے کہا جب تک تم مجھے **بن یامین** کو بحفاظت واپس لانے کا حلفیہ وعدہ نہ دو میں اسے تمہارے ساتھ ہرگز نہ بھیجوں گا ہاں اگر کسی صورت میں تم خود ہی پھنس جاؤ اور عہد کو پورا نہ کر سکو تو حرج نہیں، پھر جب انہوں نے باپ سے اس بات کا حلفیہ عہد کر لیا تو انہوں نے کہ جو کچھ ہم عہد و پیمان کر رہے ہیں سب خدا کے حوالے ہے کیونکہ اس کی حفاظت اور نگہبانی کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔

(۶۷) اور بیٹوں سے فرمایا کہ تم سب ایک ہی دروازہ سے مصر میں داخل نہ ہونا بلکہ مختلف دروازوں سے داخل ہونا تا کہ تم لوگوں کے حسد، دشمنی یا نظر بد سے بچ سکو۔ یہ ایک ظاہری تدبیر ہے جو کہ انسان کو اختیار کرنی چاہیے۔ ورنہ میری کوئی بھی تدبیر اللہ کی تقدیر سے تمہیں بچا نہیں سکتی، ہو گا تو وہی جو اللہ کو منظور ہے اسی پر میں بھروسہ کرتا ہوں اور اسی پر سب بھروسہ کرنے والوں کو بھروسہ کرنا چاہیے۔

انعال: فَتَحُوْا: انہوں نے کھولا، فَتْحٌ سے ماضی معروف (جمع مذکر غائب)۔ رُدَّتْ: وہ واپس کر دی گئی، لوٹا دی گئی، رَدٌّ سے ماضی مجہول کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ نَحْفَظُ: حِفظ مصدر، ہم حفاظت کریں گے مضارع (جمع متکلم)۔ تَاْتُنَنِیْ: تم ضرور میرے پاس لے آؤ گے، تَاْتُنَّ، اِتْیَانٌ سے مضارع با نون ثقیلہ کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ اٰتَوْهُ: انہوں نے اس کو دیا، اٰتَوْا صیغہ ماضی (واحد مذکر غائب)۔ نَزْدَادُ: اِزْدِیَادٌ مصدر، ہم زیادہ لیں گے، مضارع (جمع متکلم)۔ نَمِیْرُ: مَیْرٌ مصدر، ہم رسد کو لائیں گے، ہم غلہ لائیں گے، مضارع (جمع متکلم)۔ یُحَاطَ: اَحَاطَةٌ سے، گھیر لیا جائے، احاطہ کر لیا جائے، یعنی تم کو بے بس کر دیا جائے مضارع (واحد مذکر غائب)۔ اُغْنِیْ: میں کام آ سکتا ہوں یا آ سکوں گا، اِغْنَاءٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔

ع ۸ ۱۱ ۲

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ

اور لیکن اکثر لوگ | نہیں جانتے | اور جب | وہ داخل ہوئے | یوسف کے پاس

لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے اور جب وہ یوسف کے پاس آئے

اٰوٰۤى اِلَيْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّيْۤ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا

(تو) اس نے جگہ دی اپنے پاس | اپنے بھائی کو | (اس سے) کہا | بیشک میں ہی | تیرا بھائی ہوں | سو تو غمگین نہ ہو | اس پر جو

تو اُس نے اپنے بھائی کو اپنے پاس جگہ دے کر کہا بے شک میں ہی تیرا بھائی ہوں سو جو کچھ یہ (سوتیلے بھائی) کرتے رہے ہیں

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٩﴾ فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ

وہ کیا کرتے تھے | پھر جب (یوسفؑ نے) تیار کیا ان کے لئے | اُن کا سامان | (تو) رکھ دیا | پیالہ/پیمانہ

تُو اس پر غمگین نہ ہو۔ پھر جب ان کو ان کا سازوسامان دے کر تیار کردیا تو پیالہ

فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ﴿٧٠﴾

اپنے بھائی کے سامان میں | پھر پکارا | ایک پکارنے والے نے | اے قافلے والو! | تم تو | چور ہو

اپنے بھائی کے اسباب میں رکھوا دیا پھر ایک پکارنے والے نے پکار کر کہا اے قافلے والو! تم تو چور ہو۔

قَالُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ ﴿٧١﴾ قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ

وہ کہنے لگے | متوجہ ہو کر | ان کی طرف | کیا ہے جو تم گم کر بیٹھے ہو؟ | وہ بولے | ہم کھو بیٹھے ہیں | پیمانہ شاہی

وہ اُن کی طرف متوجہ ہو کر پوچھنے لگے کہ تمہاری کیا چیز گم ہوگئی ہے؟ انہوں نے کہا بادشاہ کا پیمانہ ہمیں نہیں ملتا

وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ وَّاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ ﴿٧٢﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ

اور جو اسے لے آئے | (اسے ملے گا) ایک اونٹ کا بوجھ (غلہ) | اور میں اُس کا | ذمہ دار ہوں | وہ کہنے لگے | اللہ کی قسم

اور جو اسے لے آئے اسے (بطور انعام) ایک اونٹ کا بوجھ غلہ دیا جائے گا اور میں اُس کا ضامن ہوں۔ وہ کہنے لگے اللہ کی قسم!

لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ ﴿٧٣﴾

تم خوب جانتے ہو | ہم نہیں آئے | کہ ہم فساد کریں | زمین میں | اور | نہ ہی ہم کوئی چور ہیں

تم خوب جانتے ہو ہم اس لئے نہیں آئے کہ ملک میں فساد کریں اور ہم چور نہیں ہیں۔

قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿٧٤﴾ قَالُوْا جَزَآؤُهٗ

وہ بولے | پھر کیا سزا ہے اُس (چور) کی | اگر تم (ثابت) ہوئے | جھوٹے | وہ کہنے لگے | اس کی سزا (یہ ہے)

انہوں نے کہا کہ اگر تم جھوٹے ثابت ہوئے تو پھر اس کی کیا سزا ہوگی۔ وہ کہنے لگے کہ

مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي

(کہ) جس کے سامان میں وہ (پیمانہ) پایا جائے | پس وہی (شخص) | اُس کا بدلہ ہے | اسی طرح | ہم سزا دیتے ہیں

جس کے سامان سے پیمانہ برآمد ہو وہی اس کی سزا میں غلام بنے۔ ہم زیادتی کرنے والوں کو اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں

الظّٰلِمِيْنَ ﴿٧٥﴾ فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ

ظالموں کو | پس شروع کی (تلاشی) | ان کے سامانوں کی | پہلے | اپنے بھائی کے سامان سے | پھر

تو اپنے بھائی کی بوری سے پہلے اُن کی بوریوں (تلاش کرنا) شروع کیا پھر

آیت نمبر

(۶۸) اور جب برادرانِ یوسف مصر میں پہنچ کر باپ کے حکم کے مطابق شہر کے مختلف دروازوں سے شہر میں داخل ہوئے تو اگرچہ حضرت یعقوبؑ اللہ کی تقدیر کو اپنی تدبیر سے ٹال تو نہ سکتے تھے۔ مگر نظرِ بد کا جوان کے دل میں خطرہ تھا احتیاطاً اس کی تدبیر کر گزرے اور واقعی وہ صاحب علم تھے۔ انہوں نے یہ سب کچھ ہماری تعلیم کے مطابق کیا تھا کہ اللہ کی تقدیر پر ایمان رکھنے کے باوجود تدبیر سے کام لیا۔ لیکن اکثر لوگ اس باریک بات کو نہیں جانتے۔

(۶۹) اور جب سب بھائی حضرت یوسفؑ کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے بن یامین کو اپنے ساتھ بٹھایا اور اسے تسلی دی کہ میں ہی تیرا حقیقی بھائی یوسف ہوں تو ان کی باتوں سے غمگین نہ ہو۔

(۷۰) پس جب ان کا غلہ وغیرہ تیار کر دیا تو پانی پینے کا کٹورا جس سے اناج کی پیمائش کی جاتی تھی اپنے حقیقی بھائی (بن یامین) کے سامان میں رکھوا دیا تا کہ اس تدبیر سے اس کو اپنے پاس روک سکیں پھر ان کے حکم سے ایک پکارنے والے سرکاری ملازم نے پکار کر کہا کہ قافلہ والو! تم تو چور ہو۔

(۷۱) انہوں نے شاہی خادموں کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ تمہاری کیا چیز گم ہو گئی ہے؟

(۷۲) خادموں نے کہا کہ شاہی پیمانہ گم ہو گیا اور سردار نے کہا ہے کہ جو شخص وہ پیمانہ ڈھونڈ لائے اسے ایک اُونٹ برابر غلہ ملے گا اور میں اس کا ذمہ دار ہوں۔

(۷۳) یوسفؑ کے بھائیوں نے کہا قسم اللہ کی تمہیں معلوم ہے کہ ہم یہاں کوئی فساد کرنے نہیں آئے اور نہ ہی ہم چور ہیں۔

(۷۴) شاہی خادموں نے کہا کہ اگر تم جھوٹے نکلو تو پھر چور کی کیا سزا ہونی چاہیے۔

(۷۵) وہ بولے جس کے سامان میں وہ پیمانہ مل جائے اس کی سزا یہی ہے کہ اسے قید رکھا جائے ہمارے دین میں ظالم چور کی یہی سزا ہے۔

افعال: عَلَّمْنٰهُ: ہم نے اس کو سکھایا، تعلیم دی، ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ تَفْقِدُوْنَ: تم گم کر رہے ہو، کھو رہے ہو، فَقْدٌ سے معنی گم کرنے اور کھو دینے کے ہیں، مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ نَفْقِدُ: فَقْدٌ، فِقْدَانٌ مصدر، ہم گم پاتے ہیں، ہم کو نہیں ملتا، مضارع (جمع متکلم)۔ نُفْسِدَ: اِفْسَادٌ مصدر، ہم بگاڑ پیدا کریں، ہم فساد پھیلانے کے لئے، مضارع (جمع متکلم)۔

اسماء: حَاجَةً: حاجت، ضرورت، خواہش، خطرہ، کام حَوَائِجُ اور حَاجَاتٌ جمع۔ رَحْلِ: کجاوہ، خرجیں، تکیہ، اصل میں اونٹ پر سواری کے لئے جو چیز رکھی جاتی ہے یعنی پالان کو رَحْل کہتے ہیں اور مجازاً منزل و مسکن اور سامان سفر وغیرہ یہ رِحَالٌ کی جمع۔ عِیْرٌ: قافلہ، کارواں، یہ عَسَا، یَعِیْرُ سے مشتق ہے معنی چلنے کے ہیں۔ وَجِدَ: وُجُوْدٌ سے، وہ پایا گیا، یعنی پایا جائے ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔

اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ۭ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ۭ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ

نکال لیا وہ (پیمانہ) | اپنے بھائی کی بوری میں سے | اسی طرح | ہم نے تدبیر کی | یوسف کے لئے | وہ نہیں لے سکتا تھا

اس کو اپنے بھائی کی بوری سے نکال لیا۔ اسی طرح ہم نے یوسفؑ کے لئے تدبیر کی (کیونکہ) بادشاہ وقت کے

اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ ۭ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ

اپنے بھائی کو | اُس بادشاہ کے قانون کے مطابق | مگر یہ کہ | چاہے | اللہ | ہم بلند کرتے ہیں | درجے | جس کے

قانون کے مطابق وہ اپنے بھائی کو نہیں روک سکتے تھے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کو ہی منظور تھا۔ جس کے ہم چاہیں درجے بلند

نَّشَاۗءُ ۭ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ۝۷۶ قَالُوْٓا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ

چاہیں | اور اوپر | ہر صاحب علم کے | ایک بڑا علم والا ہے | بولے | اگر اُس نے چوری کی ہے | تو چوری کر چکا ہے

کرتے ہیں اور ہر صاحب علم کے اوپر ایک بڑا علم والا ہے۔ کہنے لگے اگر اس نے چوری کی ہے تو اس سے پہلے

اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ

اُس کا بھائی بھی | اس سے پہلے | پس چھپایا اُسے | یوسف نے | اپنے دل میں | اور ظاہر نہ کیا | اُن پر

اس کے بھائی نے بھی چوری کی تھی۔ یوسفؑ نے اس بات کو اپنے دل میں رکھا اور اُن پر اسے ظاہر نہ کیا

قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ۝۷۷ قَالُوْا

کہنے لگا (دل میں) | تم | بدتر ہو | درجہ میں | اور اللہ (ہی) | خوب جانتا ہے | جو تم بیان کرتے ہو | وہ کہنے لگے

فرمایا تم بہت برے لوگ ہو اور جو کچھ تم بیان کررہے ہو اللہ تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے کہنے لگے

يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗٓ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ

اے عزیز! | بیشک اس کا | باپ ہے | بوڑھا | بڑی عمر والا | پس پکڑ لے | ہم میں سے ایک | اُس کی جگہ

اے عزیز! بیشک اس کا باپ بہت بوڑھا ہے اس کے بدلے ہم میں سے کسی کو رکھ لے۔

اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۷۸ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ

بیشک ہم دیکھتے ہیں آپ کو | بڑا احسان کرنے والا | اُس نے کہا | اللہ کی پناہ | کہ ہم پکڑیں | سوائے اس کے

ہم دیکھتے ہیں کہ آپ بڑے نیکوکار ہیں۔ اس نے کہا' اللہ تعالیٰ کی پناہ! کہ ہم اس کے علاوہ کہ جس کے پاس

وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ۝۷۹ فَلَمَّا اسْتَيْــَٔسُوْا

(کہ) پایا ہم نے | اپنا سامان | جس کے پاس | بیشک ہم | اُس وقت | ظالم ٹھہریں گے | پھر جب | وہ مایوس ہوگئے

ہم نے اپنی چیز پائی کسی دوسرے کو گرفتار کریں' پھر تو یقیناً ہم ظالم ٹھہریں گے۔ پھر جب وہ اس سے بالکل مایوس ہوگئے

مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ۭ قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنَّ اَبَاكُمْ

اُس سے | (تو) علیحدہ ہوئے | مشورہ کیلئے | بولا | بڑا ان میں | کیا نہیں | تم جانتے | کہ تمہارے باپ نے

تو مشورہ کرنے کے لئے اکیلے ہو بیٹھے ان میں سے بڑے (بھائی) نے کہا' کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارے باپ نے

قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ

لے لیا ہے | تم سے | پختہ عہد | اللہ کا | اور | اس سے پہلے | جو قصور کیا تم نے | یوسف کے بارے میں

تم سے اللہ تعالیٰ کا پختہ عہد لیا ہے اور اس سے پہلے تم نے یوسفؑ کے بارے میں بھی

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۷۶) حضرت یوسفؑ نے اپنے حقیقی بھائی کے سامان کی تلاشی لینے سے پہلے دوسرے بھائیوں کے سامان کی تلاشی لینی شروع کی اور آخر کار بن یامین کے سامان سے وہ پیمانہ نکال لیا۔ اس طور پر اللہ نے یوسفؑ کے لئے اپنے بھائی بن یامین کو اپنے پاس رکھنے کی یہ تدبیر کی کیونکہ وہ اس کو شاہی قانون کی رو سے کسی اور صورت سے اپنے پاس رکھ نہیں سکتا تھا مگر یہ کہ اللہ چاہے کہ ان کے بھائیوں کے منہ ہی سے چوری کے بدلے میں چور کو قید کر لینے کا شرعی حکم نکلوا دیا۔ اللہ جس کا چاہے درجہ بلند کر دیتا ہے ہر علم والے سے بڑھ کر ایک بڑا علم والا یعنی اللہ موجود ہے۔

(۷۷) بھائیوں نے کہا کہ اگر بن یامین نے چوری کی ہے تو تعجب کی کوئی بات نہیں اس سے پہلے اس کا حقیقی بھائی یوسف بھی چوری کر چکا ہے حضرت یوسفؑ نے ان کی اس بات کو دل میں مخفی رکھا اور ان پر ظاہر نہ ہونے دیا اور دل میں کہنے لگے کہ جیسا تم مجھے سمجھ رہے ہو تم تو درجہ میں اس سے بھی بدتر ہو اور جو تم میری نسبت چوری کا الزام لگا رہے ہو اللہ ہی اسے خوب جانتا ہے۔

(۷۸) اب وہ سب بھائی کہنے لگے۔ اے عزیز! (وزیر صاحب!) اس بن یامین کا باپ بہت بوڑھا ہے اس کی جدائی برداشت نہ کر سکے گا اس کے بدلے ہم میں سے ایک کو رکھ لیجئے آپ بڑے احسان کرنے والے معلوم ہوتے ہیں۔

(۷۹) حضرت یوسف نے کہا کہ جس کے پاس سے ہمارا مال برآمد ہوا ہے اس کے سوا کسی اور کو پکڑیں تو ہم قانوناً ظالم ٹھہرتے ہیں خدا ہمیں ظلم سے بچائے۔

افعال: اِسْتَخْرَجَهَا: اس کو نکالا، نکلوایا اِسْتَخْرَجَ، اِسْتِخْرَاجٌ سے معنی نکلوانے کے ہیں، ماضی کے صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ اَخْرِجْ: نکال اِخْرَاجٌ سے امر کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ کِدْنَا: ہم نے خفیہ تدبیر کی، ماضی معروف (جمع متکلم) کَیْدٌ مصدر۔ سَرَقَ اس نے چوری کی، یہ سَرِقَةٌ سے معنی چوری کرنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب) سَرِقَةٌ کے معنی پوشیدہ طور پر اس چیز لینا جس کو لینے کا حق نہ ہو، معنی ظاہر ہونے کے ہیں اس لئے ہر وہ مقام جہاں سب۔

اسماء: اَوْعِيَتِهِمْ: ان کے خرجیں اَوْعِيَة وِعَاءٌ کی جمع، وعا اس کو کہتے ہیں جس میں کوئی چیز باحفاظت رکھی جائے۔

فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِىْٓ اَبِىْٓ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِىْ

پس میں ہرگز نہیں چھوڑوں گا | اس زمین کو | اس وقت تک کہ | حکم دے مجھے | میرا باپ | یا فیصلہ کردے | اللہ میرے لئے

قصور کیا پس میں تو ہرگز یہاں سے نہیں جاؤں گا' جب تک میرا باپ مجھے اجازت نہ دے یا اللہ میرے لئے کوئی تدبیر نکالے

وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿٨٠﴾ اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰٓاَبَانَآ

اور وہی | سب سے بہتر | فیصلہ کرنے والا ہے | تم واپس جاؤ | اپنے باپ کے پاس | پس کہو | اے ہمارے باپ!

اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے تم جاؤ اپنے باپ کے پاس اور اس سے کہو کہ ابا!

اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ

بیشک آپ کے بیٹے نے | چوری کی | اور ہم نے گواہی نہیں دی | مگر | جو ہمیں معلوم تھا | اور ہم نہ تھے | غیب کے

آپ کے بیٹے نے چوری کی ہے اور ہم نے تو اپنے علم کے مطابق ہی گواہی دی ہے اور ہمیں غیب کی

حٰفِظِيْنَ ﴿٨١﴾ وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِىْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ

حفاظت کرنے والے | اور پوچھ لیں | (اہل) بستی سے | جس میں ہم تھے | اور اس قافلہ (والوں) سے

کچھ خبر نہ تھی۔ اور جس بستی میں ہم ٹھہرے تھے آپ وہاں سے پوچھ لیں۔ اور اس قافلہ سے بھی دریافت کرلیں

الَّتِىْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ۭ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿٨٢﴾ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ

جس میں ہم آئے ہیں | اور بیشک ہم | سچے ہیں | (یعقوبؑ نے) کہا | (نہیں) بلکہ | بنالی ہے | تمہارے لئے

جس میں ہم واپس آئے ہیں اور ہم بالکل سچ کہتے ہیں۔ یعقوبؑ نے کہا' نہیں' بلکہ تم نے اپنے دل سے

اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِىْ بِهِمْ جَمِيْعًا ۭ

تمہارے دلوں نے | ایک بات | پس صبر (ہی) | بہتر ہے | شاید | (کہ) اللہ | لے آئے میرے پاس | اُن سب کو

ایک بات بنالی ہے پس صبر ہی بہتر ہے شاید اللہ تعالیٰ ان سب کو میرے پاس لے آئے'

اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿٨٣﴾ وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ

بیشک وہی | جاننے والا | حکمت والا ہے | اور منہ پھیرلیا | اُن سے | اور کہنے لگا | ہائے افسوس! | یوسف پر

بیشک وہ جاننے والا اور حکمت والا ہے اور حضرت یعقوبؑ نے ان سے منہ پھیر لیا اور کہا کہ ہائے افسوس! یوسف پر

وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ﴿٨٤﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا

اور سفید ہوگئیں | اُس کی آنکھیں | غم سے | اور وہ | بہت مغموم تھا | وہ کہنے لگے | قسم اللہ کی | تم تو ہمیشہ

اور اس کی آنکھیں غم کی وجہ سے سفید ہوگئیں اور اُن کا دل غم سے بھر رہا تھا۔ بیٹے کہنے لگے' اللہ کی قسم آپ تو

تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ﴿٨٥﴾

یاد کرتے رہو گے | یوسف (ہی) کو | یہاں تک کہ | تم ہوجاؤ | بیمار | یا | ہوجاؤ تم | ہلاک

ہمیشہ یوسف کو یاد کرتے رہیں گے یہاں تک کہ آپ سخت بیمار ہوجائیں گے یا جان ہی دے دیں گے'

قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّىْ وَحُزْنِىْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ

بولا | میں تو صرف | بیان کرتا ہوں | اپنی پریشانی | اور اپنا غم | اللہ کے سامنے | اور میں جانتا ہوں | اللہ کی طرف سے

اُس نے کہا کہ میں تو صرف اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی بے قراری اور اپنا غم بیان کررہا ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے

آیت نمبر

(۸۰) پھر جب وہ اس کی رہائی سے مایوس ہوگئے تو علیحدہ ہوکر مشورہ کرنے لگے اور **یہودا** نے جوان میں سب سے بڑا بھائی تھا ان سے کہا کہ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ تم نے اپنے باپ سے بن یامین کے بحفاظت واپس لے جانے کا وعدہ کر رکھا ہے اور اس سے پہلے یوسف کے بارے میں بھی جو غلطی تم کر چکے ہو تمہیں خوب یاد ہے اس لئے میں تو جب تک باپ حکم نہ دے یا اللہ ہی میرے لئے کوئی فیصلہ نہ کردے یہاں سے نہیں جاؤں گا اور اللہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

(۸۱) تم باپ کے پاس واپس جا کر کہو کہ ابا جان! آپ کے بیٹے بن یامین نے چوری کی اس لئے پکڑا گیا اور ہم نے جو اپنے دین کے مطابق یہ گواہی دی تھی کہ چور کی سزا اسی کو قید کر رکھنا ہے ہمارے علم میں بالکل حق تھی مگر ہمیں کیا خبر تھی کہ بھائی ہی چور ہے۔

(۸۲) اور اگر آپ کو یقین نہ ہو تو اہلِ مصر سے پوچھ لیجئے اور جس قافلہ میں ہم واپس آئے ہیں ان سے دریافت کر لیجئے کہ ہم اپنے اس بیان میں سچے ہیں۔

(۸۳) جب بھائیوں نے تجویز کے مطابق واپس کنعان پہنچ کر باپ سے یہ سارا قصہ بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ جو کچھ تم نے بیان کیا میں یقین نہیں کرتا بلکہ یہ سب تمہارے دل کی بنائی ہوئی باتیں ہیں بس میں صبر کروں گا اور صبر ہی بہتر ہے کیا عجب ہے کہ اللہ سب بھائیوں کو صحیح سلامت میرے پاس واپس لے آئے۔ بیشک وہی سب کچھ جانتا حکمت والا ہے۔

(۸۴) اور بیٹوں سے علیحدہ ہو کر دل میں کہنے لگے۔ ہائے یوسف! اور غم سے آپ کی آنکھیں سفید ہوگئیں اور وہ غم سے دل ہی دل میں گھٹ رہے تھے۔

(۸۵) سب نے ان کی والد صاحب کی بے چینی دیکھ کر کہا کہ ابا جی! تم تو ہمیشہ یوسف ہی کو یاد کرتے رہو گے یہاں تک کہ اس کے غم میں بیمار یا ہلاک نہ ہو جاؤ۔

افعال: اِسْتَیْئَسُوْا: وہ ناامید ہوگئے اِسْتِیْئَاسٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ خَلَصُوْا: وہ اکیلے بیٹھے خُلُوْصٌ سے معنی خالص ہونے کے ہیں، ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب) یہاں خالص ہونے سے مراد تنہا بیٹھنا اور اکیلے ہونا ہے۔ فَرَّطْتُمْ: تَفْرِیْطٌ مصدر ہے تم نے قصور کیا، تم نے کوتاہی کی (جمع مذکر حاضر) معروف۔ اَبْرَحَ: میں پھروں گا، پھرتا ہوں بَرْحٌ سے معنی کسی جگہ سے ہٹنے اور پلٹنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔ اِرْجِعُوْا: تم واپس جاؤ، پھر جاؤ، رُجُوْعٌ سے امر کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ اَقْبَلْنَا: ہم نے رخ کیا، آگے آئے اِقْبَالٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع متکلم)۔ کَظِیْمٌ: سخت غمگین جو اپنے غم کو گھونٹ کر رکھے ظاہر نہ کرے، صفت مشبہ مفرد کَظِمٌ اور کَظُوْمٌ۔ تَفْتَؤُا: تو ہمیشہ رہتا ہے رہے گا، تو برابر رہتا ہے رہے گا، افعال ناقصہ سے ہے اصل میں لَا تَفْتَؤُا تھا، تو حرف نفی حذف ہوگیا۔ تَذْکُرُ: تو یاد کرتا ہے، یاد کرے گا، ذِکْرٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: اَسَفٰی: افسوس، اہل عرب حسرت وغم کے موقعہ پر کہتے یَا اَسَفٰی (ہائے افسوس)۔ عَیْنٰهُ: اس کی دونوں آنکھیں، عَیْنَا، عَیْنٌ کا تثنیہ ہے (واحد مذکر غائب)۔

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ

جو تم نہیں جانتے | اے میرے بیٹو! | جاؤ | پس تلاش کرو | یوسفؑ | اور اس کے بھائی کو

وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ اے میرے بیٹو! جاؤ یوسفؑ اور اس کے بھائی کو تلاش کرو

وَلَا تَايْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا

اور مایوس مت ہو | اللہ کی رحمت سے | بیشک مایوس نہیں ہوتے | اللہ کی رحمت سے | مگر صرف

اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا بیشک اللہ تعالیٰ کی رحمت سے سوائے

الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۷﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ

کافر لوگ | پھر جب وہ داخل ہوئے (آئے) | اس کے سامنے | تو کہنے لگے | اے عزیز!

کافروں کے اور کوئی مایوس نہیں ہوتا پھر جب وہ اس کے پاس آئے تو کہنے لگے اے عزیز!

مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا

پہنچی ہمیں | اور ہمارے اہل وعیال کو | تکلیف | اور ہم لائے ہیں | پونجی | ناقص | پس پورا دیں | ہمیں

ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو بہت تکلیف پہنچی ہے اور ہم بہت ہی تھوڑی پونجی لے کر آئے ہیں پس ہمیں پورا

الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿۸۸﴾ قَالَ

ناپ (غلہ) | اور کچھ صدقہ دیجئے ہمیں | بیشک اللہ | جزا دیتا ہے | صدقہ کرنے والوں کو | (یوسفؑ نے) کہا

غلہ دیجئے اور ہم پر خیرات کیجئے بیشک اللہ تعالیٰ صدقہ کرنے والوں کو جزا دیتا ہے۔ یوسفؑ نے پوچھا

هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾

کیا تمہیں معلوم ہے؟ | جو | کیا تم نے | یوسفؑ | اور اس کے بھائی کے ساتھ | جب کہ تم | جاہل تھے

کیا تمہیں معلوم ہے؟ کہ نادانی کے زمانہ میں تم نے یوسفؑ اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا۔

قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ۭ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِيْ

وہ کہنے لگے | کیا تو ہی | یوسفؑ ہے؟ | اس نے کہا | (ہاں) میں ہی یوسفؑ ہوں | اور یہ میرا بھائی ہے

وہ کہنے لگے کہ کیا آپ ہی یوسفؑ ہیں؟ اُس نے کہا ہاں! میں ہی یوسفؑ ہوں اور یہ میرا بھائی ہے۔

قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ۭ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ

احسان کیا ہے | اللہ نے | ہم پر | بیشک وہ جو ڈرتا ہے | اور صبر کرتا ہے | تو بیشک اللہ | ضائع نہیں کرتا | اجر

ہم پر اللہ تعالیٰ نے احسان کیا ہے۔ بیشک جو شخص (اللہ) سے ڈرتا ہے اور صبر کرتا ہے تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ (ایسے) نیکی کرنے والوں کا اجر

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا

نیکی کرنے والوں کا | وہ بولے | قسم اللہ کی | تجھے پسند کیا (فضیلت دی) | اللہ نے | ہم پر

ضائع نہیں کرتا۔ وہ بولے اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے تمہیں ہم پر فضیلت دی ہے اور بیشک

وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِــــِٕيْنَ ﴿۹۱﴾ قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۭ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ

اور ہم ہی خطا کار تھے | وہ بولا | کوئی الزام نہیں | تم پر | آج | معاف کرے | اللہ تم کو

ہم ہی خطا کار تھے۔ یوسفؑ نے کہا آج تم پر کوئی الزام نہیں، اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کرے

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۸۶) حضرت یعقوبؑ نے فرمایا میں تو اپنا غم اور پریشانی اللہ سے بیان کرتا ہوں اور اللہ کی طرف سے جو باتیں میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔

(۸۷) اور بیٹوں سے فرمایا کہ جاؤ یوسفؑ اور اس کے بھائی کو تلاش کرو اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو کیونکہ اس کی رحمت سے تو کافر ہی مایوس ہوتے ہیں۔

(۸۸) پھر جب تیسری بار سب بھائی حضرت یعقوبؑ کی ہدایت کے مطابق مصر پہنچ کر حضرت یوسف کے پاس حاضر ہوئے تو کہنے لگے کہ قحط کی وجہ سے ہمیں اور ہمارے اہل وعیال کو سخت تکلیف پہنچی ہے اور جو تھوڑا سا سرمایہ ہمارے پاس ہے وہ آپ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے ہیں آپ اس کے بدلے ہمیں غلہ بھر دیجئے اور کچھ اپنی طرف سے بھی ہم پر مزید مہربانی کیجئے بیشک اللہ بھلائی کرنے والوں کو نیک جزا دیتا ہے۔

(۸۹) حضرت یوسفؑ نے ان کی غم کی کہانی سے متاثر ہو کر اللہ کے حکم سے ان سے کہا کہ تم نے جو یوسفؑ اور اس کے بھائی بن یامین سے اپنی جہالت کی وجہ سے بدسلوکی کی تھی تمہیں کچھ معلوم ہے؟

(۹۰) وہ سب بھائی چونکنا ہو کر بولے کیا تو ہی یوسف ہے؟ انہوں نے کہا ہاں میں ہی یوسف ہوں اور یہ بن یامین میرا سگا بھائی ہے اللہ نے ہم پر احسان کیا کہ اس رتبہ پر فائز فرمایا اور بیشک جو اللہ کی نافرمانی سے ڈرتا ہے اور ہر مصیبت پر صبر کرتا ہے اللہ ایسے نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

(۹۱) وہ بولے قسم اللہ کی اللہ نے آپ کو واقعی ہم پر فضیلت اور برتری بخشی اور ہم ہی غلطی پر تھے۔

لغات:

اَشۡکُوۡا: میں کھولتا ہوں' شَکۡوٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد متکلم) شَکۡوٌ کے معنی اضطراب وغم کے اظہار اور بیان کرنے کے ہیں اصل میں شکوہ (چھوٹا سا مشکیزہ) کے کھولنے کو شَکۡوٌ کہتے ہیں۔ تَحَسَّسُوۡا: تم تلاش کرو تم جستجو کرو' تَحَسُّسٌ سے معنی خبر لینے اور تلاش کرنے کے ہیں امر کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ تَایۡئَسُوۡا: تم ناامید ہو' یَاۡسٌ سے معنی ناامید ہونے کے ہیں' مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر) یہاں لا نہی ہے لہٰذا فعل نہی ہے۔ اَوۡفِ: تو پورا کر اِیۡفَاءٌ سے امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔

بَثِّیۡ: میرے بے قراری' پراگندگی' بث مضاف ی ضمیر (واحد متکلم) مضاف الیہ۔ بِضَاعَۃٌ: پونجی' سامان' تجارت بِضۡعٌ سے گوشت کے بڑے بڑے ٹکڑے جو کاٹ کر علیحدہ کئے جائیں انہیں بِضۡعٌ کہتے ہیں اسی اعتبار سے مال کی اس افر مقدار کو جو تجارت کے لئے رکھی جائے بضاعت کہا جاتا ہے۔

وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۹۲﴾ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ

اور وہ | سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے | تم جاؤ | میری قمیص لے کر | یہ | اور ڈال دو اسے | میرے باپ کے چہرے پر

اور وہ سب سے زیادہ مہربان ہے۔ تم میری یہ قمیص لے کر جاؤ اسے میرے باپ کے چہرے پر ڈال دینا

يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَمَّا

وہ ہو جائے گا | بینا | اور میرے پاس آؤ (لے آؤ) | اپنے تمام گھر والوں کو | اور جب

ان کی آنکھیں روشن ہو جائیں گی اور میرے پاس تمام خاندان کو لے آؤ۔ اور جب

فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾

نکلا (مصر سے) | قافلہ | تو کہا اُن کے باپ نے | بیشک میں پاتا ہوں | بُو | یوسفؑ کی | اگر تم مجھے بہکا ہوا نہ کہو

قافلہ روانہ ہو تو اُن کے باپ نے کہا اگر مجھے یہ نہ کہو کہ (بوڑھا) بہک گیا ہے، تو مجھے تو یوسفؑ کی بُو آ رہی ہے

قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ﴿۹۵﴾ فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ

وہ کہنے لگے | اللہ کی قسم | بیشک تو | اپنی پرانی بھول میں ہے | پھر جب | کہ آیا | خوشخبری دینے والا

وہ کہنے لگے اللہ کی قسم! بیشک تو اپنے پرانے وہم میں ہے پھر جب خوشخبری دینے والا آیا

اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚ

تو ڈال دی (قمیص) | اُس کے چہرے پر | تو لوٹ کر ہو گیا | دیکھنے والا | کہنے لگا | کیا میں نے نہ کہا تھا | تم سے

اور اُس نے وہ قمیص آپ کے چہرے پر ڈال دی تو آپ کی آنکھیں روشن ہو گئیں کہنے لگے کیا میں نے نہیں کہا تھا تم سے؟

اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ

بیشک میں جانتا ہوں | اللہ کی طرف سے | وہ باتیں جو | تم نہیں جانتے | وہ بولے | اے ہمارے باپ! | مغفرت مانگیے

بیشک مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ باتیں معلوم ہیں، جو تمہیں معلوم نہیں۔ انہوں نے جواب میں کہا اے ابا! ہم خطا کار ہیں، ہمارے لئے

لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۷﴾ قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ۭ

ہمارے لئے | ہمارے گناہوں کی | بیشک ہم تھے خطا کار | اُس نے کہا | جلد | میں مغفرت مانگوں گا | تمہارے لئے | اپنے رب سے

ہمارے گناہوں کی بخشش طلب کریں۔ فرمایا، عنقریب اپنے ربّ سے میں تمہارے لئے معافی کی درخواست کروں گا

اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۹۸﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰٓى

بیشک وہ | بڑا بخشنے والا | رحم کرنے والا ہے | پس جب | وہ داخل ہوئے | یوسفؑ کے سامنے | (تو) اُس نے جگہ دی

بیشک وہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔ تو وہ سارے کے سارے جب یوسفؑ کے پاس آئے تو اُس نے اپنے ماں باپ کو

اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾ وَرَفَعَ

اپنے پاس | اپنے ماں باپ کو | اور کہنے لگا | داخل ہو جاؤ | مصر میں | اگر اللہ نے چاہا | امن سے | اور اُونچا بٹھایا

اپنے پاس جگہ دی اور کہا سب مصر میں داخل ہو جاؤ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو امن و امان سے رہو گے اور اپنے

اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ يٰٓاَبَتِ

اپنے ماں باپ کو | تخت پر | اور وہ گر گئے | اُس کے آگے | سجدہ میں | اور وہ بولا | اے میرے باپ!

اور اپنے ماں باپ کو تخت شاہی پر بٹھایا اور وہ اُس کے آگے سجدہ میں گر گئے اور یوسفؑ نے کہا اے میرے باپ!

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹۲) حضرت یوسف نے کہا آج تم پر کسی قسم کا کوئی الزام نہیں۔ اللہ تمہیں معاف کرے اور وہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

(۹۳) اب حضرت یوسف نے بھائیوں سے کہا کہ میری قمیص لے جا کر باپ کے منہ پر ڈال دو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بینا ہو جائیں گے اور اپنے سب اہل وعیال کو میرے پاس مصر لے آؤ۔

(۹۴) جب قافلہ مصر سے روانہ ہوا تو ادھر کنعان میں حضرت یعقوبؑ نے باقی ماندہ اہل وعیال سے کہا کہ اگر تم مجھے بیوقوف نہ بناؤ تو میں ضرور کہوں گا کہ مجھے یوسفؑ کی خوشبو آ رہی ہے۔

(۹۵) وہ کہنے لگے۔ قسم اللہ کی آپ تو پرانی بھول ہی میں پڑے ہوئے ہیں۔

(۹۶) پس اس واقعہ کے بعد قافلہ جب کنعان پہنچا اور خوشخبری لانے والے نے آ کر کرتہ حضرت یعقوبؑ کے منہ پر ڈال دیا اور آپؑ دوبارہ بینا ہو گئے تو ان سب اہل وعیال سے کہا کہ میں نے تم سے نہ کہا تھا؟ کہ مجھے بذریعہ وحی وہ باتیں معلوم ہوتی ہیں جو تم نہیں جانتے۔

(۹۷) اس پر وہ سب بولے۔ ابا جان! ہمارے لئے ہمارے گناہوں کی معافی مانگئے۔ بیشک ہم خطا کار تھے۔

(۹۸) حضرت یعقوبؑ نے فرمایا میں تمہارے لئے اللہ سے مغفرت مانگوں گا۔ بیشک وہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(۹۹) پس جب یوسفؑ کے کہنے کے مطابق وہ سب بھائی مع والدین اور سب اہل وعیال چوتھی مرتبہ مصر پہنچ کر یوسفؑ کے پاس آئے تو حضرت یوسفؑ نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس ٹھہرایا اور کہا کہ اب تم سب اس شہر میں امن سے رہو۔ اگر اللہ کو منظور ہو۔

لغات: تُفَنِّدُوْنِ: تم نقصان عقل بتاتے ہو/بتاؤ گے، تم بہکا ہوا بتاتے ہو/بتاؤ گے، تَفْنِيْدٌ سے معنی جھوٹے، کمزوری، عاجزی جہالت اور غم کی طرف منسوب کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر) یہاں نقصان عقل کی طرف منسوب کرنا مراد ہے۔ اِرْتَدَّ: وہ لوٹ گیا، اِرْتِدَادٌ سے معنی جس راستہ آیا اسی راستہ واپس جانے کے ہیں ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب) یہاں اپنے اصلی حالت پر لوٹ کر آنا مراد ہے۔

هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا

یہ ہے | تعبیر | میرے خواب | قبل (پہلے والے کی) | کردیا ہے اس کو | میرے رب نے | سچا

یہ میرے خواب کی تعبیر ہے جو میں نے پہلے دیکھا تھا۔ میرے ربّ نے اسے سچا کر دکھایا

وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْۤ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ

اور اس نے احسان کیا | مجھ پر | جب نکالا مجھے | قید خانہ سے | اور لے آیا تم کو | دیہات سے

اور بیشک اس نے مجھ پر احسان کیا جب مجھے قید خانہ سے نکالا اور تم سب کو گاؤں سے (یہاں) لے آیا

مِنْ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ؕ اِنَّ رَبِّيْ

بعد اس کے کہ | جھگڑا ڈال دیا | شیطان نے | میرے درمیان | اور میرے بھائیوں کے درمیان | بیشک میرا رب

اس کے بعد کہ شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان فساد ڈال دیا تھا بلاشبہ میرا رب خوبی سے

لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۰۰﴾ رَبِّ

عمدہ تدبیر کرنے والا ہے | جس کے لئے | وہ چاہے | بیشک وہ | جاننے والا | حکمت والا ہے | اے میرے رب!

ہر وہ کام کردیتا ہے جسے وہ کرنا چاہے، بیشک وہ ہر بات کا علم رکھنے اور ہر کام کی حکمت جاننے والا ہے۔ اے میرے رب!

قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ

تو نے دی مجھے | کچھ حکومت | اور سکھایا مجھے | تعبیر بیان کرنا | (خواب کی) باتوں کی

تو نے مجھے حکومت کا (بڑا) حصہ عطا فرمایا اور خوابوں کی تعبیر کا علم بخشا۔

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۟ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

اے پیدا کرنے والے آسمانوں | اور زمین کے | تو ہی میرا کارساز ہے | دنیا میں | اور آخرت (میں)

اے زمین اور آسمان کے بنانے والے! تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا کارساز ہے۔

تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۱﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ

مجھے (دنیا سے) اُٹھا | اسلام کی حالت میں | اور مجھے شامل کر | نیک لوگوں میں | یہ خبریں ہیں

مجھے دُنیا سے فرمانبرداری کی حالت میں اُٹھا اور آخرت میں نیک لوگوں کے ساتھ مجھے ملا دے۔ اے پیغمبر! یہ غیب کی خبریں ہیں

الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ

غیب کی | (جو) ہم وحی کرتے ہیں | آپ کی طرف | اور آپ نہیں تھے | ان کے پاس

جو آپ کی طرف ہم وحی کرتے ہیں اور آپ اس وقت ان کے پاس موجود نہ تھے

اِذْ اَجْمَعُوْۤا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَمَاۤ اَكْثَرُ النَّاسِ

جب انہوں نے جمع کیا (پختہ کیا) | اپنا کام | اور وہ | چال چل رہے تھے | اور نہیں اکثر لوگ

جب وہ اپنے ارادہ پر متفق ہوئے تھے اور وہ سازشیں کررہے تھے۔ اگرچہ تم کتنا ہی چاہو

وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ

اگرچہ تم چاہو | ایمان لانے والے | اور تم نہیں مانگتے اُن سے | اس (تبلیغ) پر | کوئی اجر

اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں اور تم ان سے اس پر کوئی اجر نہیں مانگتے

آیت نمبر

(۱۰۰) اور اپنے ماں باپ کو تخت پر سب سے اونچا بٹھایا اور وہ حضرت یوسفؑ کے آگے تعظیماً سربسجود ہو گئے تو انہوں نے کہا ابا جان! یہی میرے بچپن کے خواب کی تعبیر ہے جسے اللہ نے سچا کر دیا اور اس نے مجھ پر بڑا فضل کیا کہ مجھے قید خانہ سے نکالا اور آپ کو دیہات سے یہاں لے آیا اس کے بعد کہ شیطان نے میرے اور بھائیوں کے درمیان فساد ڈلوا دیا تھا۔ بیشک میرا رب جو چاہے اس کی ایسی تدبیر کرتا ہے کہ کوئی سمجھ نہیں سکتا۔ اور وہی ہو کر رہتا ہے جو وہ چاہے۔ بیشک وہی سب کچھ جانتا حکمت والا ہے۔

(۱۰۱) پھر دعا کی کہ بار خدایا! تو نے ہی مجھے حکومت بخشی اور خواب کی تعبیر کا علم عطا فرمایا۔ اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے تو ہی میرا دنیا اور آخرت میں کارساز ہے۔ مجھے موت حالت اسلام پر دے اور نیک لوگوں میں شامل کر۔

(۱۰۲) اے نبیؐ! یہ غیب کی خبریں ہیں۔ ہم آپ کو بذریعہ وحی ان سے خبردار کر رہے ہیں ورنہ جب یوسفؑ کے بھائیوں نے ان کو کنوئیں میں ڈالنے کا فیصلہ کر لیا تھا اور وہ اپنے باپ سے فریب کر رہے تھے تو آپؐ ان کے پاس موجود نہ تھے۔

(۱۰۳) اور آپؐ کتنا ہی دل سے چاہیں، اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں۔ ورنہ ان غیب کی خبروں میں آپ کی نبوت کی زبردست تصدیق موجود ہے۔

افعال: خَرُّوْا: وہ گر پڑے، خَرٌّ سے ماضی صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ عَلَّمْتَنِیْ: تو نے مجھے سکھلایا، تعلیم دی، عَلَّمْتَ، تَعْلِیْمٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ حَرَصْتَ: تو للچایا، تو نے حرص کی، حِرْصٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: بَدْوٌ: جنگل، بَدُوٌ کے چیزیں ظاہر ہوں بدو کہلاتا ہے جنگل میں بھی سب چیزیں کھلی ہوتی ہیں اس لئے اس کا نام بَدْوٌ ہو گیا۔

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝١٠٤ وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ

نہیں وہ (کچھ اور) | مگر نصیحت | سارے جہانوں کے لئے | اور کتنی ہی | نشانیاں ہیں

یہ تو سارے جہانوں کے لئے نصیحت ہے۔ اور آسمانوں اور زمین میں ہماری بہت سی نشانیاں ہیں

فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا

آسمانوں | اور زمین میں | وہ گزرتے ہیں | اُن پر | اور | وہ | اُن سے

وہ اُن پر گزرتے ہیں لیکن وہ ان سے منہ موڑنے والے ہیں۔ اور ان میں سے

مُعْرِضُوْنَ ۝١٠٥ وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ

منہ موڑنے والے ہیں | اور نہیں ایمان لاتے | اکثر ان میں سے | اللہ پر | مگر | وہ

اکثر اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتے مگر یہ کہ وہ مشرک ہی ہوتے ہیں۔

مُّشْرِكُوْنَ ۝١٠٦ اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ

مشرک ہی ہوتے ہیں | پس کیا وہ بے خوف ہوگئے | (اس سے) کہ آئے اُن پر | چھا جانے والی (آفت)

کیا لوگ اس بات سے بے خوف ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کی کوئی ایسی آفت

مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝١٠٧

اللہ کے عذاب سے | یا آجائے اُن پر | گھڑی (قیامت کی) | اچانک | اور انہیں خبر بھی نہ ہو

آپڑے جو ان پر چھا جائے یا اچانک ان پر قیامت ٹوٹ پڑے اور انہیں خبر بھی نہ ہو

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۚ عَلٰى بَصِيْرَةٍ

آپ کہہ دیں | یہ | میرا راستہ ہے | میں بلاتا ہوں | اللہ کی طرف | روشن دلیل پر ہوں

آپ کہہ دیجئے! یہ میرا راستہ ہے اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہوں، بصیرت اور دلیل کے ساتھ، میں اور

اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝١٠٨

میں | اور وہ (بھی) جس نے میری پیروی کی | اور اللہ پاک ہے | اور نہیں ہوں میں | مشرکوں میں سے

جس نے میری پیروی کی، اور اللہ تعالیٰ پاک ہے، اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ

اور نہیں بھیجے ہم نے | آپ سے پہلے | مگر صرف | مرد (ہی) | ہم وحی بھیجتے تھے | جن کی طرف

اور ہم نے تم سے پہلے بستیوں میں رہنے والے لوگوں میں سے صرف مرد ہی پیغمبر بھیجے، جن کی طرف ہم

مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ۭ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا

بستیوں کے رہنے والوں میں سے | پس کیا انہوں نے سیر نہیں کی | زمین میں | کہ دیکھ لیتے

وحی بھیجتے تھے تو کیا یہ لوگ دنیا میں چلتے پھرتے نہیں کہ دیکھ لیتے کہ

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ

(کہ) کیسا ہوا | انجام | اُن لوگوں کا جو | اُن سے پہلے ہوئے | اور | یقیناً آخرت کا گھر

جو لوگ ان سے پہلے ہوچکے ہیں، ان کا انجام کیا ہوا اور البتہ آخرت کا گھر

آسان تفسیر

اور آپ ان لوگوں سے اس دین حق کی تبلیغ پر کوئی معاوضہ تو نہیں مانگتے یہ قرآن تو دنیا والوں کے لئے صرف نصیحت ہے۔

اور آسمانوں اور زمین میں اللہ کی قدرت کے کتنے ہی نشان (سورج، چاند، ستارے وغیرہ) موجود ہیں جن کے پاس سے وہ ہمیشہ گزرتے رہتے ہیں اور ان میں وہ کچھ غور نہیں کرتے۔

) اور ان میں سے اکثر باوجود اللہ کی خالقیت و ربوبیت کا اقرار کرنے کے مخلوق کو اس کا شریک ٹھہراتے ہیں۔

(۱۰ کیا ان اہل مکہ کو اس بات کا ڈر نہیں کہ ان پر ایک ایسا عذاب الٰہی نازل ہو جائے جو سب پر چھا جائے یا اچانک قیامت قائم ہو جائے اور انہیں بالکل خبر تک نہ ہو۔

(۱۰۸ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ میرا تو یہی راستہ ہے کہ میں تم سب کو توحید الٰہی کی طرف بلاتا ہوں میں اور میرے پیروی کرنے والے مسلمان، جو توحید الٰہی بیان کرتے ہیں ہمارے پاس اس کی واضح دلیل موجود ہے اور ہم اندھا دھند نہیں بلکہ پوری بصیرت کے ساتھ دعوت دیتے ہیں کہ اللہ شریک سے پاک ہے اور میں مشرک نہیں۔

افعال: اَدْعُوْا: میں بلاتا ہوں، میں پکاروں گا، دَعْوَۃٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔

اسماء: غَاشِیَۃٌ: ہر طرف سے گھیر لینے والی عقوبت، چھا جانے والا عذاب، اسم فاعل کا صیغہ۔

خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۱۰۹ حَتّٰٓى اِذَا اسْتَيْـَٔسَ
بہتر ہے | اُن کے لئے | جنہوں نے پرہیز کیا | پس کیا تم عقل نہیں رکھتے | یہاں تک کہ | جب | مایوس ہوگئے
اُن لوگوں کے لئے بہتر ہے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا' پس کیا تم نہیں سمجھتے۔ یہاں تک کہ جب رسول مایوس

الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَاۗءَهُمْ نَصْرُنَا
رسول | اور انہوں نے خیال کرلیا | کہ وہ | جھٹلائے گئے ہیں | (تو) آ گئی ان کے پاس | ہماری مدد
ہوگئے اور انہیں گمان ہوا کہ (اب) وہ جھوٹے خیال کئے جانے لگے ہیں تو اُن کے پاس ہماری مدد پہنچی

فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَاۗءُ ۭ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝۱۱۰
پس نجات دی گئی | جنہیں | ہم چاہتے تھے | اور نہیں ٹالا جا سکتا | ہمارا عذاب | مجرم لوگوں سے
پس جنہیں ہم نے چاہا وہ بچا دیئے گئے۔ اور ہمارا عذاب مجرموں سے ہرگز نہیں ٹلتا۔

لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۭ
یقیناً ہے | اُن کے قصوں میں | عبرت | عقل مندوں کے لئے
بیشک ان لوگوں کے حالات میں عقلمندوں کے لئے سامانِ عبرت ہے

مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ
(یہ قرآن) نہیں ہے | (کوئی) بات | بنائی ہوئی | اور | لیکن | تصدیق ہے | اس کی جو
یہ (قرآن) کوئی بنائی ہوئی بات نہیں بلکہ یہ اس پیغام کی تصدیق ہے' جو اس سے پہلے

بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝۱۱۱
اس سے پہلے ہو چکیں | اور تفصیل | ہر بات کی | اور ہدایت | اور رحمت ہے | ان لوگوں کیلئے | جو ایمان لاتے ہیں
(الہامی کتابوں میں درج) ہے اور ہر بات کا بیان ہے اور ہدایت و رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں

سُوْرَةُ الرَّعْدِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ
سورہ رعد مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | تینتالیس آیتیں اور چھ رکوع ہیں
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓرٰ ۣ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ۭ وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ
الف لام میم را | یہ | آیتیں ہیں | کتاب کی | اور جو کچھ | اُتارا گیا | آپ کی طرف
الف لام میم را۔ یہ کتاب (قرآن) کی آیتیں ہیں۔ اور آپ کے ربّ کی طرف سے جو کچھ آپ کی طرف

مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۱
آپ کے ربّ کی طرف سے | حق ہے | لیکن | اکثر لوگ | ایمان نہیں لاتے
نازل کیا گیا ہے وہ سچ ہے مگر اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى
اللہ وہ ہے | جس نے بلند کیا | آسمانوں کو | بغیر ستونوں کے | جنہیں تم دیکھتے ہو | پھر قرار پکڑا
اللہ تعالیٰ وہ (ذات پاک) ہے' جس نے آسمانوں کو جنہیں تم دیکھتے ہو' بغیر ستونوں کے بلند کیا پھر عرش

آیت نمبر

(۱۰۹) اور آپ سے پہلے بھی جتنے نبی ہم نے بھیجے وہ بھی ان بستیوں کے رہنے والوں میں سے آدمی ہی تھے۔ جن کی طرف
ہم اپنے احکام وحی کے ذریعے نازل کیا کرتے تھے۔ کیا ان اہل مکہ نے ملک میں سیر کر کے نہیں دیکھا کہ ان سے
پہلے مشرک اور منکر لوگوں کا کیسا برا انجام ہوا۔ اور جنہوں نے پرہیزگاری اختیار کی ان کے لئے تو آخرت کا گھر بہتر
ہے پس ان کفار مکہ کو کیا اتنی بھی عقل نہیں۔

(۱۱۰) وہ مشرکین اپنی ضد پر ایسے ہی اڑے رہے یہاں تک کہ جب رسول ان کے ایمان لانے سے بالکل ناامید ہو گئے
اور خیال کر لیا کہ شاید فتح دینے کا وعدہ غلط کیا گیا تھا تب ہماری نصرت آن پہنچی اور جنہیں ہم چاہتے تھے (یعنی
مومنین کو) انہیں نجات دی گئی اور مجرموں کو ہلاک کر دیا گیا اور واقعی ہمارا عذاب مجرم لوگوں سے ٹل نہیں سکتا۔

(۱۱۱) ان کے حالات افسانہ نہیں، حقائق ہیں۔ ان میں اہل عقل کے لئے عبرت ہے اور یہ قرآن جس میں یہ قصے بیان
ہوئے ہیں کوئی جھوٹی گھڑی ہوئی کتاب نہیں بلکہ تمام پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی اور ایمان والوں کے لئے
ہر بات کی تفصیل اور ہدایت اور رحمت سے پُر ہے۔

سورۂ رعد

چونکہ اس سورت میں رعد کا بیان ہے جو عربی میں بادل کی گرج کو کہتے ہیں یا فرشتے کا نام ہے۔ اس لئے یہ سورت
اس نام سے موسوم کی گئی۔

یہ بھی حروف مقطعات میں سے ہیں جن کی اصل حقیقت صرف اللہ کو معلوم ہے لیکن ابن عباسؓ نے اس کے اجتہادی
معنے یہ بیان کئے ہیں۔ میں اللہ ہوں سب کچھ جانتا اور دیکھتا ہوں۔

(۱) یہ سورت کتاب (قرآن) کی آیتیں ہیں اور یہ قرآن جو آپ پر خدا کی طرف سے بذریعہ وحی نازل کیا گیا ہے
بالکل حق ہے لیکن اکثر لوگ اس پر ایمان نہیں لاتے۔

انعال: لَمْ يَسِيرُوا: يَسِيرُ مصدر، کیا وہ چلے پھرے نہیں، کیا انہوں نے چل پھر کر نہیں دیکھا، مضارع منفی (جمع مذکر غائب)۔ كُذِبُوا:
كِذَابٌ مصدر، وہ سچے نہ نکلے، ان کی بات سچی نہ نکلی، ماضی مجہول (جمع مذکر غائب)۔

عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ يَّجْرِيْ

عرش (قدرت) پر | اور کام پر لگایا | سورج | اور چاند کو | ہر ایک چل رہا ہے

قائم ہوا اور سورج اور چاند کو کام پر لگایا ہر ایک اپنے مقررہ

لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ

مدت مقررہ کے لئے | وہی انتظام کرتا ہے | تمام کاموں کا | وہ تفصیل سے بیان کرتا ہے | نشانیاں | تاکہ تم

وقت پر چل رہا ہے۔ وہی ہر بات کا انتظام کرتا ہے وہ اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم

بِلِقَاۗءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ

اپنے رب سے ملنے کا | تم یقین کرو | اور وہی ہے جس نے | بچھایا (پھیلایا) | زمین کو

اپنے رب کے سامنے حاضر ہونے کا یقین کرلو۔ اور وہ وہی ہے جس نے زمین کو پھیلایا

وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ۭ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ

اور بنائے | اس میں | مضبوط پہاڑ | اور دریا | اور ہر قسم کے | پھلوں سے

اور اس میں پہاڑ اور دریا بنائے اور ہر قسم کے پھلوں

جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ۭ

بنائے | اُس میں | جوڑے | دو دو | ڈھانکتا ہے | رات کو | دن سے

کے جوڑے بنائے اور وہ رات کو دن کی روشنی سے ڈھانپ

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ وَفِي الْاَرْضِ

بیشک | اس میں | البتہ نشانیاں ہیں | ان لوگوں کے لئے | جو غور وفکر کرتے ہیں | اور | زمین میں

دیتا ہے۔ ان باتوں میں بلاشبہ غور و فکر کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں اور زمین میں مختلف

قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ

(کئی قسم کے) ٹکڑے ہوتے ہیں | ساتھ ساتھ | اور باغات | انگوروں کے | اور کھیتیاں | اور کھجوریں

قطعات ہیں' ایک دوسرے سے ملے ہوئے اور انگوروں کے باغات ہیں اور کھیتیاں ہیں اور کھجوریں ہیں

صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَاۗءٍ وَّاحِدٍ ۣ وَنُفَضِّلُ

شاخ والی | اور بغیر شاخوں والی | سیراب کیا جاتا ہے | ایک ہی پانی سے | اور ہم فضیلت دیتے ہیں

بعض کی کئی شاخیں ہوتی ہیں اور بعض ایک ہی تنے والی (حالانکہ) پانی سب کو ایک ہی ملتا ہے۔ اور ہم نے

بَعْضَهَا عَلٰي بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

بعض کو | بعض پر | کھانے (ذائقہ) میں | بیشک | اس میں | نشانیاں ہیں

ایک میوے کو دوسرے پر فوقیت دی ہے۔ بیشک ان سب باتوں میں نشانیاں ہیں

لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ

ان لوگوں کے لئے | جو عقل رکھتے ہیں | اور اگر آپ تعجب کریں | تو عجیب ہے | اُن کا کہنا

ان لوگوں کے لئے جو عقل سے کام لیتے ہیں اور اگر تم تعجب کرو تو واقعی کافروں کا یہ کہنا عجیب ہے

آیت نمبر

(۲) اللہ وہ ذات ہے جس نے بغیر ستونوں کے آسمان بلند کر کے کھڑے کئے جیسا کہ تم انہیں دیکھتے ہو پھر آسمانوں کو بلاستون بلند کرنے کے بعد اپنے عرش قدرت پر بلا کیف قائم ہو کر دنیا کا نہایت شان سے انتظام کرنے لگا اور سورج، چاند کو اپنے حکم کے تابع کیا کہ ہر ایک قیامت تک چل رہا ہے اور وہی دنیا کے معاملات کا انتظام کرتا اور اپنے نشانات قدرت (سورج، چاند، ستارے، زمین وغیرہ مخلوقات) کو تفصیل سے بیان کرتا ہے کہ تم قیامت کے روز اس کے حضور میں جوابدہی کے لئے حاضر ہونے کا یقین کرو۔

(۳) اور وہی اللہ ہے جس نے زمین کو اس طرح بچھادیا اور اس پر مضبوط پہاڑ قائم کر دیئے اور اس میں نہریں بہادیں اور اسی زمین میں ہر قسم کے پھلوں کے دو دو جوڑے (تلخ و شیریں یا نر اور مادہ وغیرہ) بنائے وہ رات پر دن کو پھیلا دیتا ہے اور دن پر رات کا پردہ ڈال دیتا ہے یعنی رات کے بعد دن اور دن کے بعد رات کو بدل بدل کر لے آتا ہے بیشک ان میں غور کرنے والوں کے لئے اللہ کے قدرت کے نشان موجود ہیں۔

(۴) اور زمین کے مختلف قسم کے ٹکڑے ساتھ ساتھ ملے ہوتے ہیں لیکن ان میں سے پودے مختلف نکلتے ہیں اور انگور کے باغ اور ہر قسم کی کھیتیاں اور کھجوریں کچھ ایک تنے والی اور کچھ شاخ دار جو ایک ہی پانی سے سیراب ہوتی ہیں اور بعض پودوں کو بعض پر ہم پھلوں میں ممتاز کر دیتے ہیں۔ بیشک ان کاموں میں عقلمندوں کے لئے اس کی قدرت کے نشان ہیں۔

افعال: تُوْقِنُوْنَ: تم یقین کرو، یقین کرنے لگو، تم یقین کرتے ہو، کرو گے، اِیْقَان سے معنی یقین کرنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ مَدَّ: مَدٌّ مصدر، بچھایا، پھیلایا، اس نے کھینچا، ماضی معروف (واحد مذکر غائب)۔ نُفَضِّلُ: تَفْضِیْلُ مصدر، ہم فوقیت دیتے ہیں، ہم فضیلت دیتے ہیں مضارع (جمع متکلم)۔

اسماء: مُتَجٰوِرٰتٌ: برابر برابر، باہم ملے ہوئے مُتَجَاوِرَۃٌ واحد تَجَاوُرٌ مصدر۔ صِنْوَانٌ: جڑ ملے ہوئے، ایک جڑ سے نکلی ہوئی شاخیں، صِنْوٌ کی جمع، مفسرین کے ایک قول کے مطابق صِنْوٌ کے معنی مثل کے ہیں، مراد اس سے یہاں وہ شاخ ہے اس کو زیادہ شاخوں کو ایک ہی جڑ گھیرے ہوئے ہو۔

ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۬ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

کیا جب ہم ہو جائیں مٹی | کیا ہم | پیدا ہوں گے | از سرِ نو | یہی لوگ ہیں | جنھوں نے انکار کیا

کہ جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے تو کیا از سرِ نو پیدا کیے جائیں گے یہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنے ربّ

بِرَبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ

اپنے ربّ کا | اور یہی لوگ ہیں | طوق (ہوں گے) | جن کی گردنوں میں | اور وہی ہیں | دوزخ والے

کا انکار کیا۔ اور یہی لوگ ہیں جن کی گردنوں میں طوق ڈالے جائیں گے۔ اور وہی دوزخ والے ہیں۔

هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ

وہ | اس میں | ہمیشہ رہیں گے | اور وہ جلدی چاہتے ہیں آپ سے | برائی | پہلے

وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور یہ لوگ بھلائی سے پہلے آپ سے برائی (عذاب) چاہتے

الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ۭ وَاِنَّ رَبَّكَ

بھلائی سے | اور گزر چکی ہیں | اُن سے پہلے | سزائیں | اور بیشک | آپ کا ربّ

ہیں حالانکہ ان سے پہلے عذاب واقع ہو چکے ہیں اور بیشک آپ کا ربّ

لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰي ظُلْمِهِمْ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ

بڑا معاف کرنے والا ہے | لوگوں کو | باوجود اُن کے ظلم کے | اور بیشک آپ کا ربّ | سخت

لوگوں کے گناہوں کے باوجود ان کو بخش دینے والا ہے۔ اور بیشک آپ کا ربّ سخت سزا

الْعِقَابِ ۝ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ

عذاب دینے والا ہے | اور کہتے ہیں | کافر لوگ | کہ کیوں نہیں | نازل کی گئی | اس پر

دینے والا ہے۔ اور وہ لوگ جنھوں نے انکار کیا' کہتے ہیں کہ اُس کے ربّ کی طرف سے اس پر

اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّ لِكُلِّ قَوْمٍ

کوئی نشانی | اُس کے ربّ کی طرف سے | آپ تو صرف | ڈرانے والے ہیں | اور | ہر ایک قوم کے لئے

کوئی نشانی کیوں نازل نہیں ہوئی اے پیغمبر! (یاد رہے کہ) آپ تو صرف (برے نتائج سے) ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کا

هَادٍ ۝ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا

ایک رہنما ہے | اللہ ہی | جانتا ہے | جو کچھ | (پیٹ میں) اٹھائے ہوئے ہے | ہر ایک مادہ | اور جو

ایک رہنما ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ مادہ اپنے پیٹ میں کیا لئے ہوئے ہے۔ اور پیٹ

تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۭ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝

گھٹتے ہیں | پیٹ (رحم) | اور جو بڑھتے ہیں | اور ہر ایک چیز | اس کے ہاں | ایک اندازے سے ہے

میں کیا گھٹتا اور کیا بڑھتا ہے اور اس کے پاس ہر چیز ایک خاص اندازے سے ہے

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝ سَوَاۗءٌ مِّنْكُمْ

وہ جاننے والا ہے | ہر غیب | اور ظاہر کا | سب سے بڑا ہے | عالیشان | برابر ہے | تم میں سے

وہ غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے' سب سے بڑا' بلند مرتبہ ہے۔ اس کے لئے برابر ہے

آیت نمبر

(۵) اے نبی! اگر آپؐ کو ان کے دوبارہ زندہ کئے جانے سے انکار پر تعجب ہو تو واقعی ان کا یہ کہنا بھی حیرانگی کے لائق ہے کہ جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہمیں دوبارہ پیدا کیا جائے گا۔ بس یہی لوگ اپنے رب کے منکر ہیں اور انہی کی گردنوں میں اللہ کے عذاب کے طوق ہوں گے اور یہی دوزخی ہیں جو ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

(۶) اور یہ کفار مکہ ایسے ضدی ہیں کہ بھلائی (نعمت وراحت) ملنے سے پہلے برائی (عذاب وقہر الٰہی) جلدی نازل کرانے کا آپؐ سے مطالبہ کرتے ہیں حالانکہ ان سے پہلی سرکش امتوں پر عذاب الٰہی کے واقعات گزر چکے ہیں جو بطور ضرب المثل بیان کئے جاتے ہیں اور بیشک آپؐ کا پروردگار لوگوں کی بھولے سے کی ہوئی خطاؤں کو بڑا معاف کرنے والا اور جرم پر ضد کرنے والوں کو سخت عذاب دینے والا ہے۔

(۷) کفار مکہ آپؐ سے کہتے ہیں کہ آپؐ سچے رسول ہیں تو کیوں اللہ کی طرف سے آپ پر کوئی فرمائشی معجزہ نازل نہیں ہوتا، حالانکہ معجزہ نازل کرنا اللہ کے اختیار میں ہے اور آپؐ تو اللہ کی طرف سے صرف ڈر سنانے والے ہیں اور ہر ایک قوم کے لئے ہمیشہ ایک رہنما آیا ہے۔

(۸) جو کچھ بچہ وغیرہ ہر ایک مادہ کے پیٹ میں ہوتا ہے اور مادنیوں کے پیٹ جو گھٹتے بڑھتے رہتے ہیں کہ کسی میں ایک بچہ اور کسی میں دو اور کسی میں پورا بچہ اور کسی میں نامکمل اللہ کو سب کا علم ہے ہر چیز اس کے یہاں ایک اندازے سے ہے۔

(۹) اور وہ ہر چھپی اور کھلی بات کا جاننے والا سب سے اونچی شان والا ہے۔

انعال: تَزْدَادُ: وہ بڑھتی ہے اِزْدِیَادٌ سے معنی بڑھنے اور بڑھانے کے ہیں مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔

اسماء: اَلْمَثُلٰتُ: اَلْمُثْلَةُ واحد عبرت خیز نظریں مُثْلَةٌ وہ سزا جو دوسروں کو ارتکاب جرم سے باز رکھنے کے لئے مثال بن جائے۔

مَنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۭ بِالَّيْلِ

جو کوئی | چپکے سے کہے | بات کو | اور جو | پکار کر کہے اسے | اور جو | چھپ رہا ہے | رات کے وقت

(کہ) کوئی تم میں سے بات کو چھپائے یا اسے ظاہر کرے یا رات کو چھپ کرب

وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ﴿۱۰﴾ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ

اور جو چلتا ہے | دن کو | اُس کے پہرے دار ہیں | اس (بندہ) کے آگے | اور اس کے پیچھے (فرشتے)

یا دن میں چلے پھرے، اُس کے آگے اور پیچھے پہرے دار (فرشتے) ہیں

يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ

وہ اُس کی حفاظت کرتے ہیں | اللہ کے حکم سے | بیشک اللہ | نہیں بدلتا | حالت کسی قوم کی

جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں اور بیشک اللہ تعالیٰ اُس وقت تک کسی قوم کی (عمدہ) حالت

حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۭ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ

یہاں تک کہ وہ (خود نہ) بدل دیں جو | اُن کے نفسوں میں ہے (اپنی حالت) | اور جب ارادہ کرتا ہے اللہ | کسی قوم سے

کو نہیں بدلتا جب تک کہ وہ لوگ خود اپنی حالت تبدیل نہ کردیں اور جب اللہ تعالیٰ کسی قوم سے برائی کا ارادہ

سُوْۗءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ﴿۱۱﴾

برائی کا | تو کوئی نہیں ٹالنے والا اس کو | اور کوئی نہیں اُن کا | اس کے سوا | مددگار

کرتا ہے تو کوئی اسے روک نہیں سکتا اور ان کے لئے اس کے سوا کوئی مددگار نہیں۔

هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ

وہی ہے جو | دکھاتا ہے تم کو | بجلی | ڈرانے کو | اور امید دلانے کو | اور اٹھاتا ہے

وہ وہی اللہ ہے، جو تمہیں خوف اور امید دلانے کے لئے آسمانی بجلی دکھاتا ہے اور بھاری بھاری

السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿۱۲﴾ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ

بادل | بھاری | اور پاکی بیان کرتا ہے | ر (گرج) | اُس کی تعریف کے ساتھ | اور فرشتے (بھی)

بادلوں کو پیدا کرتا ہے۔ اور رعد اور فرشتے اس کے خوف سے اس کی حمد و ثناء

مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَاۗءُ

اُس کے ڈر سے | اور بھیجتا ہے | کڑکنے والی بجلیاں | پھر گراتا ہے اُن کو | جس پر وہ چاہے

بیان کرتے رہتے ہیں اور وہی کڑکنے والی بجلیاں بھیجتا ہے پھر جس پر چاہتا ہے، گرا دیتا ہے

وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ﴿۱۳﴾ۭ

اور وہ | جھگڑتے ہیں | اللہ کے بارے میں | اور وہ | سخت | پکڑ والا ہے

اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بڑی قوت والا ہے۔

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ۭ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ

اس کو پکارنا | حق ہے | اور جن کو وہ پکارتے ہیں | اس کے سوا | وہ جواب نہیں دیتے | ان کو

اُس کو پکارنا حق ہے اور وہ لوگ جو اس کے سوا دوسروں کو پکارتے ہیں وہ ان کی کچھ نہیں

آیت نمبر

(۱۰) جو کوئی تم میں سے خفیہ طور پر بات کہے اور جو پکار کر کہے اور اسی طرح جو رات کو چھپا رہے اور جو کوئی دن کو بازار و
میں چلتا پھرتا ہے اللہ کو سب کا برابر علم ہے۔

(۱۱) اللہ کی طرف سے ہر انسان کے آگے اور پیچھے پہرہ دار فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی حفاظت کر
رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کسی قوم کی اچھی حالت کو بری حالت میں تبدیل نہیں کرتا۔ جب تک کہ وہ خود اپنے دلوں
حالت نہیں بدل دیتے یعنی ناشکری کرنے لگتے ہیں اور جب اللہ کسی قوم کو عذاب اور مصیبت میں مبتلا کرنا چاہتا
تو کوئی اسے ٹالنے والا بھی نہیں اور نہ کوئی اس کے سوا ان کا مددگار ہی ہو سکتا ہے۔

(۱۲) یہ اسی کی بزرگانہ شان ہے کہ تمہیں بادلوں میں سے بجلی پیدا کر دکھاتا ہے تاکہ تم اس کے قہر سے ڈرو اور اس کے فض
کے امیدوار رہو اور وہی ہوا میں اپنی قدرت سے بھاری بادلوں کو معلق کیے رکھتا ہے۔

(۱۳) اور بادل کی گرج یا وہ فرشتہ جو گرج پر مقرر ہے۔ وہ زبان حال وقال سے اللہ کی پاکی اور حمد بیان کرتا ہے اور س
فرشتے بھی اللہ کے قہر وغضب سے ڈر کر اس کی تسبیح اور حمد میں لگے رہتے ہیں اور یہ اسی کی بزرگانہ شان ہے
بادلوں سے کڑکنے والی بجلیاں پیدا کر کے مخلوقات میں سے جس پر چاہے گرا دیتا ہے کہ وہ جل کر راکھ تباہ و بر
ہو جائے اور وہ مشرکین خدا کی قدرت کے بارے میں آپ سے جھگڑتے ہیں حالانکہ اس کی گرفت بڑی سخ
ہے۔ (ف) روایت ہے کہ حضور نے ایک منکر سردار کو اپنے پاس بلا بھیجا قاصد نے اس سے جا کر کہا کہ رسول
تجھے بلاتے ہیں وہ کہنے لگا رسول اللہ کون؟ اور اللہ کیا چیز ہے؟ تین دفعہ اس نے یہ کلمہ کہا بس فوراً بادل اٹھا اور بجلی
پر گری اور اس کا سر توڑ کر رکھ دیا۔

افعال: اَسَرَّ: اس نے چھپایا، آہستہ بات کی، چھپا کر کہا اِسْرَارٌ سے معنی چھپانے کے ہیں ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ مُسْتَخ
اِسْتِخْفَاءٌ مصدر، چھپنے والا، چھپنے کا خواستگار، اسم فائل (واحد مذکر)۔ یُنْشِئُ: اِنْشَاءٌ مصدر، وہ پیدا کرتا ہے، مضارع معر
(واحد مذکر غائب)۔

اسماء: سَارِبٌ: گلیوں میں پھرنے والا، راہ میں چلنے والا سُرُوْبٌ سے معنی اپنے رخ پر چلنے کے ہیں، اسم فاعل کا صیغہ (واحد مذکر) سَ
جمع ہے۔ وَالٍ: وَلَایَةٌ مصدر مددگار، حامی مدد پر قادر اسم فاعل (واحد مذکر)۔ مُعَقِّبَاتٌ: مُعَقِّبَةٌ جمع مُعَقِّبٌ واحد تَعْقِیْبٌ مص
باری باری سے روز و شب میں آنے والا، ملایکہ اسم فاعل (مونث جمع)۔ ثِقَالَ: بھاری، گراں بار، بوجھل ثَقِیْلٌ کی جمع۔ اَلْمِحَ
سخت گرفت کرنے والا سزا میں پکڑنے والا۔

بِشَیْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّیْهِ اِلَى الْمَآءِ لِیَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ

کچھ بھی | مگر جیسے (کوئی) پھیلا دے اپنے دونوں ہاتھ | پانی کی طرف | تا کہ پہنچ جائے | اُس کے منہ میں | اور نہیں وہ

سنتے، مگر اس شخص کی طرح جو اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلا دے تا کہ اس کے منہ تک آ پہنچے حالانکہ وہ

بِبَالِغِهٖ ؕ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ﴿۱۴﴾ وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ مَنْ

اس تک پہنچنے والا | اور نہیں ہے | پکار کافروں کی | مگر گمراہی میں (بے اثر) | اور اللہ ہی کو | سجدہ کرتا ہے | جو

اس تک کبھی نہیں پہنچ سکتا اور کافروں کی پکار بے اثر اور ضائع ہے اور جو کوئی آسمانوں میں اور زمین

فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ

آسمانوں | اور زمین میں ہے | خوشی | اور ناخوشی سے | اور ان کے سائے (بھی) | صبح

میں ہے چاہتے ہوئے یا نہ چاہتے ہوئے اللہ تعالیٰ ہی کو سجدہ کرتا ہے اور ان کے سائے بھی صبح و شام (اسی کو

وَالْاٰصَالِ ۩ ﴿۱۵﴾ السجدة قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ

اور شام کے وقت | پوچھیے | کون ہے | ربّ | آسمانوں | اور زمین کا | کہہ دیجیے

سجدہ کرتے ہیں)۔ آپ پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کا رب کون ہے؟ کہہ دیجیے

اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءَ لَا یَمْلِكُوْنَ

اللہ ہی ہے | کہہ دیجیے | تو کیا تم بناتے ہو | اس کے سوا | (اور) کارساز | وہ اختیار نہیں رکھتے

کہ اللہ۔ کہہ دیجیے کہ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کے سوا ان کو کارساز سمجھ رکھا ہے، جو اپنے لئے

لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰى

اپنی ذات کے لئے | نفع کا | اور نہ نقصان کا | کہہ دیجیے | کیا | برابر ہے | اندھا

بھی نہ نفع کی قدرت رکھتے ہیں، نہ نقصان کی۔ پوچھیے کہ کیا اندھے اور آنکھوں والے برابر

وَالْبَصِیْرُ ۙ اَمْ هَلْ تَسْتَوِی الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ اَمْ جَعَلُوْا

اور دیکھنے والا؟ | یا | کیا | برابر ہے | اندھیرا | اور اُجالا؟ | یا وہ بناتے ہیں

ہیں۔ یا کیا اندھیرا اور اُجالا برابر ہے؟ یا کیا وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے

لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَیْهِمْ ؕ

اللہ کے لئے | (ایسے) شریک | کہ انہوں نے پیدا کیا ہو | اس کے پیدا کرنے کی طرح | پھر مشتبہ ہو گئی | پیدائش | اُن پر

لئے جو شریک بناتے ہیں، انہوں نے بھی کچھ مخلوق اللہ کی مخلوق کی طرح بنائی ہے کہ انہیں تخلیق کے بارے میں شبہ پیدا ہو گیا ہے؟

قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۱۶﴾ اَنْزَلَ

کہہ دیجیے | اللہ (ہی) | پیدا کرنے والا ہے | ہر چیز کا | اور وہ | ایک (ہی) ہے | زبردست | اس نے اتارا

فرما دیجیے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ یکتا اور غالب ہے۔ اُس نے

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِیَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ

آسمان سے | پانی | پھر بہنے لگے | ندی نالے | اپنے اندازے سے | پھر اٹھا لیا (اوپر لے آیا)

آسمان سے پانی اُتارا پھر اس سے ندی نالے اپنی گنجائش کے مطابق بہہ نکلے پھر سیلاب

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۴) ہر حاجت میں اسی کو پکارنا حق ہے کیونکہ وہی نفع اور نقصان دے سکتا ہے اور مشرکین جن جھوٹے معبودوں کو اپنی حاجت پورا کرنے کے لئے پکارتے ہیں وہ تو انہیں جواب تک نہیں دے سکتے جیسے کہ کوئی پیاسا پانی کی طرف ہاتھ پھیلائے کہ وہ پانی خود اس کے منہ میں چلا جائے۔ حالانکہ وہ اس کے منہ میں جانے والا نہیں پس کفار کا ایسی بے حس وحرکت مخلوق کو اپنی حاجت پورا کرنے کے لئے پکارنا سخت گمراہی ہے۔

(۱۵) اور جو مخلوق آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے وہ سب چاہیں یا نہ چاہیں اللہ کے احکام کے آگے سجدہ ریز ہیں اور صبح اور شام کے وقت ان چیزوں کے سائے بھی اللہ کو اپنی خصوصی تخلیق کے مطابق سجدہ کرتے ہیں یعنی اس کے حکم کے مطابق کام کرتے ہیں۔

(۱۶) ان لوگوں سے پوچھئے کہ آسمانوں اور زمین کا پروردگار کون ہے؟ آپ کہہ دیجئے کہ اللہ ہی سب کا پروردگار ہے پھر ان سے کہہ دیجئے کیا تم نے اللہ کے سوا اس کی مخلوقات میں سے اور کارساز بنا رکھے ہیں جو خود اپنے نفع اور نقصان کے بھی مالک نہیں پھر کہہ دیجئے کیا اندھا اور آنکھوں والا (کافر و مومن) برابر ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں! یا مشرکین جن جھوٹے معبودوں کو اللہ کا شریک قرار دیتے ہیں انہوں نے بھی اللہ کی طرح کوئی چیز پیدا کی ہے کہ وہ پیدائش ان لوگوں پر مشتبہ ہو گئی ہے؟ کہہ دیجئے اللہ ہی سب کا پیدا کرنے والا ہے وہ اکیلا اور زبردست ہے۔

افعال: لَا يَمْلِكُوْنَ: مَلَكَ سے 'وہ مالک نہیں' اختیار نہیں رکھتے' وہ قابو نہ رکھیں گے' مضارع منفی (جمع مذکر غائب)۔ تَسْتَوِيْ: وہ برابر ہوتی ہے' برابر ہو گی' اِسْتِوَاءٌ سے مضارع کا صیغہ۔

اسماء: اَلْغُدُوُّ: صبح صبح کو نکلنا' صبح کو پہنچنا یا فجر اور طلوع آفتاب کا درمیانی وقت' اَلْغُدُوُّ اَلْغُدْوَةُ کی جمع ہے۔

السَّیْلُ زَبَدًا رَّابِیًا ؕ وَمِمَّا یُوْقِدُوْنَ عَلَیْہِ فِی النَّارِ
سیلاب نے | جھاگ | اُبھرا ہوا | اور اس میں سے جو | وہ تپاتے ہیں | اُس پر | آگ میں
پھولا ہوا جھاگ اوپر لے آیا اور جس چیز (دھات) کو آگ میں زیور یا کسی اور چیز کے

ابْتِغَآءَ حِلْیَۃٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُہٗ ؕ کَذٰلِکَ یَضْرِبُ
بنانے کے لئے | زیور | یا (اور) سامان | جھاگ ہوتا ہے | اس جیسا | اسی طرح | (مثال) بیان کرتا ہے
بنانے کے لئے پگھلاتے ہیں اس پر بھی ویسا ہی جھاگ آجاتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ حق اور

اللّٰہُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۬ؕ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَیَذْہَبُ جُفَآءً ۚ
اللہ | حق اور باطل کی | لیکن جو | جھاگ ہے | وہ تو چلا جاتا ہے | سوکھ کر
باطل کی مثال بیان فرماتا ہے، سو جھاگ تو سوکھ کر یونہی ضائع ہوجاتا ہے۔

وَاَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ ؕ کَذٰلِکَ
اور جو چیز | نفع دیتی ہے | لوگوں کو | سو وہ ٹھہری رہتی ہے | زمین میں | اسی طرح
لیکن جو چیز لوگوں کو نفع پہنچاتی ہے، وہ زمین میں باقی رہتی ہے اللہ تعالیٰ

یَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ ؕ﴿۱۷﴾ لِلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّہِمُ الْحُسْنٰی ؕ
بیان کرتا ہے | اللہ | مثالیں | اُن لوگوں کے لئے | جنہوں نے حکم مانا | اپنے ربّ کا | بہتری ہے
اسی طرح کی مثالیں بیان فرماتا ہے۔ جنہوں نے اپنے ربّ کا کہا مانا ہے اُن کے لئے بہتری ہے

وَالَّذِیْنَ لَمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَہٗ لَوْ اَنَّ لَہُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ
اور جن لوگوں نے | حکم نہ مانا | اُس کا | اگر ہو | اُن کا | جو کچھ | زمین میں
اور جن لوگوں نے اُس کا کہا نہیں مانا، اگر وہ ان سب چیزوں کے مالک بھی ہوں جو زمین میں ہیں اور

جَمِیْعًا وَّمِثْلَہٗ مَعَہٗ لَافْتَدَوْا بِہٖ ؕ اُولٰٓئِکَ لَہُمْ سُوْٓءُ
سب | اور اس جیسا (اور بھی ہو) | اُس کے ساتھ | وہ اپنے بدلہ میں دینا چاہیں گے | اُس کو | یہی لوگ ہیں | جن کیلئے | بُرا
اس کے ساتھ اسی کے برابر اور بھی ہوں تو وہ اسے ضرور اپنی رہائی کیلئے دے ڈالیں ان کے لئے بدترین

الْحِسَابِ ۬ۙ وَمَاْوٰىہُمْ جَہَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِہَادُ ﴿۱۸﴾ ع اَفَمَنْ یَّعْلَمُ اَنَّمَآ
حساب ہوگا | اور اُن کا ٹھکانہ | دوزخ ہے | اور (وہ) بُری جگہ ہے | پس کیا وہ شخص | جو جانتا ہے | کہ جو کچھ
کا حساب ہوگا اور اُن کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے۔ کیا وہ شخص جو یہ جانتا ہے کہ جو کچھ

اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ الْحَقُّ کَمَنْ ہُوَ اَعْمٰی ؕ اِنَّمَا
نازل کیا گیا ہے | آپ کی طرف | آپ کے ربّ کی طرف سے | وہ حق ہے | اس جیسا (ہوسکتا ہے) | جو اندھا ہو | بیشک
آپ پر آپ کے ربّ کی طرف سے نازل ہوا ہے، برحق ہے اُس شخص کی طرح ہے جو اندھا ہے بے شک عقل والے

یَتَذَکَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۹﴾ الَّذِیْنَ یُوْفُوْنَ بِعَہْدِ اللّٰہِ وَلَا یَنْقُضُوْنَ
نصیحت پکڑتے ہیں | عقل والے ہی | جو لوگ | پورا کرتے ہیں | عہد | اللہ کا | اور وہ نہیں توڑتے
ہی (ان چیزوں کو) سمجھتے ہیں۔ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کا عہد پورا کرتے ہیں اور عہد کو نہیں

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

النصف ع ۸

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۷) اسی اللہ کی شان بڑائی ہے کہ اس نے بادلوں سے پانی برسایا جس کی وجہ سے سب وادیاں اپنی اپنی گنجائش کے مطابق بہنے لگیں پھر سیلاب کی وجہ سے پانی کے پھولے ہوئے جھاگ سطح پر چھا جاتے ہیں اور اسی طرح ان میں معدنیات پر بھی جھاگ آ جاتی ہے جنہیں لوگ برتن اور زیور بنانے کے لئے آگ پر دہکاتے اور گرم کرتے ہیں جیسے سونا' چاندی' تانبا وغیرہ' اللہ ایسے ہی حق و باطل کی مثال بیان فرماتا ہے کہ جو جھاگ ہوتا ہے۔ وہ سوکھ کر ختم ہو جاتا ہے اور جو ان میں اصل مال لوگوں کے نفع کا ہوتا ہے وہ نیچے تہہ میں ٹھہرا رہتا ہے جیسے ندی میں پانی' یا جھاگ و زنگ کے نیچے اصل پگھلا ہوا سونا' تانبا وغیرہ۔ غرض حق تو پائیدار ہے اور جھوٹ جھاگ کی طرح ناپائیدار اور اللہ اسی طرح مثالیں بیان کرتا ہے۔

(۱۸) ان لوگوں کے لئے جو اللہ کے فرمانبردار ہیں اچھا انجام ہے اور جو لوگ اس کے نافرمان ہیں ان کا یہ حال ہے کہ جو کچھ زمین میں موجود ہے اتنا ہی اور بھی انہیں میسر ہو تو اللہ کے عذاب سے نجات کے لئے وہ سب کچھ فدیہ میں دے دینا پسند کریں گے مگر قبول نہیں کیا جائے گا۔ ان کے اعمال کا سخت حساب ہوگا اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بری جگہ ہے۔

(۱۹) پس کیا وہ مومن جو یقین رکھتا ہے کہ جو کچھ اللہ کی طرف سے آپؐ پر نازل ہوا ہے وہی حق ہے اور وہ کافر جو حق کے سمجھنے سے بالکل اندھا ہے برابر ہو سکتے ہیں؟ بالکل نہیں۔ بیشک نصیحت ماننا عقلمندوں ہی کا کام ہے۔

افعال: سَالَتْ: وہ بہی' وہ جاری ہوئی سَیْلَانٌ سے معنی بہنے کے ہیں' ماضی کا صیغہ (واحد مونث غائب) (جمع مذکر حاضر)۔ یَمْکُثُ: مَکْثٌ مصدر' وہ باقی رہتا ہے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ اِفْتَدَوْا: انہوں نے چھڑانے کا فدیہ دیا' اِفْتِدَاءٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ یَتَذَکَّرُ: تَذَکُّرٌ مصدر نصیحت پکڑتا ہے مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: قَدَرِھَا: نالے اپنی مقدار کے موافق یا زمین کی حاجت کے مطابق بہہ نکلتے ہیں۔ اَوْدِیَۃٌ: نالے' وادیاں وَادِیْ کی جمع وادی اصل میں اس کو کہتے ہیں جہاں سے پانی بہتا ہو۔ زَبَدٌ: جھاگ' اسم ہے۔ جُفَاءٌ: ناکارہ' ناچیز' وہ جھاگ اور کوڑا جو نالہ کے بہاؤ میں دونوں کناروں پر آ کر جم جاتا ہے' یا دیگچی کے ابھان کے ساتھ اوپر آ کر رہ جاتا ہے' اسم ہے۔

الْمِيثَاقَ ﴿٢٠﴾ وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ

عہد کو | اور وہ لوگ جو | ملائے رکھتے ہیں | جو | حکم دیا اللہ نے | اس کا | کہ ملایا جائے

توڑتے۔ اور جو (ان رشتوں کو) جوڑتے ہیں جن کو جوڑنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے

وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ ﴿٢١﴾ وَالَّذِينَ

اور وہ ڈرتے ہیں | اپنے رب سے | اور خوف کھاتے ہیں | برے | حساب کا | اور جن لوگوں نے

اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور برے حساب سے خوف رکھتے ہیں۔ اور جو اللہ تعالیٰ

صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا

صبر کیا | طلب کرتے ہوئے | رضا | اپنے رب کی | اور انہوں نے قائم کی | نماز | اور خرچ کیا | اس میں سے

کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے صبر کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں

رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ

جو دیا ہم نے اُن کو | پوشیدہ | اور ظاہر طور پر | اور دور کردیتے ہیں | نیکی کے ساتھ | برائی کو

دیا ہے اس میں سے (نیکی کی راہ میں) پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں اور جو نیکیوں سے برائیوں کو مٹا دیتے ہیں۔

أُولَٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٢٢﴾ جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا

یہی لوگ ہیں | جن کے لئے | آخرت کا | گھر (ہے) | وہ باغ ہیں | ہمیشہ رہنے کے | وہ ان میں داخل ہوں گے

یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت کا گھر ہے۔ یعنی ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں، جن میں وہ خود اور

وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَالْمَلَائِكَةُ

اور جو | نیک ہوئے | اُن کے باپ دادوں | اور اُن کی بیویوں | اور اُن کی اولاد میں سے | اور فرشتے

اُن کے باپ دادا اور اُن کی بیویوں میں سے اور اولاد میں سے جو نیک ہوں گے، سب داخل ہوں گے۔ اور فرشتے

يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ ﴿٢٣﴾ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ

داخل ہوں گے | اُن پر | ہر دروازے سے | (وہ کہیں گے) سلام ہو | تم پر | اس لئے کہ | تم نے صبر کیا

ہر دروازے سے ان کے پاس آئیں گے۔ (اور کہیں گے) تم پر سلامتی ہو اس لئے کہ تم نے صبر کیا

فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٢٤﴾ وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ

سو بہت ہی اچھا ہے | آخرت کا | گھر | اور جو لوگ | توڑتے ہیں | عہد | اللہ کا

پس آخرت کا گھر کتنا اچھا گھر ہے۔ اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ سے پختہ عہد کرکے

مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ

اس کو پختہ کرنے کے بعد | اور وہ کاٹتے ہیں | جو حکم دیا | اللہ نے | اس کا کہ | وہ جوڑا جائے

توڑ ڈالتے ہیں اور جن رشتوں کو اللہ تعالیٰ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے، ان کو قطع کر ڈالتے ہیں

وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ ۙ أُولَٰئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ

اور وہ فساد کرتے ہیں | زمین میں | یہی لوگ ہیں | جن کے لئے | لعنت ہے | اور ان کے لئے

اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ان لوگوں کے لئے لعنت ہے اور ان لوگوں کا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۰) جو اللہ سے وعدہ کر کے اس کو پورا کرتے ہیں اور اپنے عہد کے خلاف نہیں کرتے۔

(۲۱) اور وہ لوگ جو آپس کے خاندانی تعلقات کو جن کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے ہمیشہ قائم رکھتے ہیں اور ہمیشہ اپنے رب سے ڈرتے رہتے اور سخت حساب کا خوف رکھتے ہیں۔

(۲۲) اور جنہوں نے اپنے رب کی رضامندی کے لئے ہر مصیبت پر صبر کیا اور نماز قائم رکھی اور اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے اس کی راہ میں خرچ کرتے رہے۔ مخفی طور پر بھی اور علانیہ بھی اور لوگوں سے برائی کے بدلے نیکی کا سلوک کرتے رہے آخرت میں انہی لوگوں کو اعلیٰ مقام حاصل ہوگا۔

(۲۳) اور اعلیٰ مقام والے باغ ہیں ہمیشہ رہنے کے، جن میں وہ خود اور ان کے باپ دادوں بیویوں اور اولاد میں سے ایسے ہی صلاحیت والے لوگ داخل کئے جائیں گے اور ان میں ان کی تسلی اور حوصلہ افزائی کے لئے ہر دروازے سے رحمت کے فرشتے داخل ہوں گے۔

(۲۴) اور ان سے آ کر کہیں گے کہ تم نے جو دنیا میں دین کی خاطر مصیبتوں پر صبر کیا اس کے بدلے تم پر سلام ہو، سو تمہیں آخرت میں بہت ہی اچھا ٹھکانا ملا ہے۔

انعال: یَدْرَؤُنَ: دَرْءٌ مصدر دور کرتے ہیں، دفع کرتے ہیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔

سُوْۤءُ الدَّارِ ﴿۲۵﴾ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ

برا | گھر ہے | اللہ ہی | فراخ کرتا ہے | رزق | جس کے لئے | وہ چاہتا ہے | اور تنگ (کم) کرتا ہے

انجام بھی برا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کردیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے

وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ

اور وہ خوش ہیں | زندگی پر | دُنیا کی | اور نہیں | زندگی | دنیا کی | آخرت کے مقابلہ میں

تنگ کرتا ہے اور لوگ تو دُنیا کی زندگی پر خوش ہیں اور دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلہ میں صرف

اِلَّا مَتَاعٌ ﴿۲۶﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ

مگر | حقیر سامان | اور کہتے ہیں | جولوگ | کافر ہیں | کہ کیوں نہیں | اُتاری گئی | اُس پر

حقیر فائدہ ہے۔ اور کافر کہتے ہیں کہ اُس کے ربّ کی طرف سے اُس پر کیوں کوئی

اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ

(کوئی) نشانی | اس کے رب کی طرف سے | کہہ دیجئے | بیشک | اللہ | گمراہ کرتا ہے | جسے | چاہے

معجزہ نازل نہیں ہوا کہہ دیجئے کہ بیشک اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے

وَيَهْدِيْۤ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ﴿۲۷﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ

اور | ہدایت کرتا ہے | اپنی طرف | اسے جو | رجوع کرے | وہ لوگ جو | ایمان لائے | اور اطمینان پاتے ہیں

اور اپنی طرف اسی کو راہ دکھاتا ہے جو اُس کی طرف رجوع کرے۔ (یعنی) وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ

قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ﴿۲۸﴾ اَلَّذِيْنَ

ان کے دل | اللہ کے ذکر سے | یادرکھو! | اللہ ہی کے ذکر سے | اطمینان پاتے ہیں | دل | وہ لوگ جو

کی یاد سے ان کے دل اطمینان پاتے ہیں۔ یاد رکھو! کہ اللہ تعالیٰ کی یاد ہی سے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے۔ جو لوگ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴿۲۹﴾

ایمان لائے | اور عمل کیے | نیک | خوشحالی ہے | اُن کے لئے | اور اچھا | ٹھکانہ

ایمان لاتے اور نیک عمل کرتے ہیں اُن کے لئے خوشحالی ہے اور اچھا ٹھکانہ ہے۔

كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْۤ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ

اسی طرح | ہم نے بھیجا آپ کو | (ایسی) امت میں | کہ گزر چکی ہیں | اس سے پہلے | (کئی) امتیں

اسی طرح (اے پیغمبر!) آپ کو بھی ہم نے ایک ایسی امت میں بھیجا ہے جس سے پہلے کئی امتیں گزر چکی ہیں

لِّتَتْلُوَا۟ عَلَيْهِمُ الَّذِيْۤ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ

تاکہ آپ پڑھ سنائیں | انہیں | جو کچھ | ہم نے وحی کیا | آپ کی طرف | اور وہ | انکار کرتے ہیں

تاکہ آپ اُن کو پڑھ کر سنائیں جو کچھ آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے اور (ان کی حالت یہ ہے کہ) یہ رحمان

بِالرَّحْمٰنِ ؕ قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ

رحمٰن کا | کہہ دیجئے | وہی ہے | میرا رب | نہیں اور کوئی معبود | اُس کے سوا | اُسی پر | میں نے بھروسہ کیا

کا انکار کرتے ہیں ان سے کہہ دیجئے کہ وہی میرا ربّ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں نے اُسی پر توکل کر رکھا ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۵) اور جو نافرمان اللہ سے عہد کر کے توڑتے اور باہمی تعلق جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا تھا توڑتے ہیں اور زمین میں ہمیشہ فساد مچاتے ہیں انہی پر خدا کی لعنت اور انہی کو آخرت میں رہنے کے لئے برا گھر ملے گا۔

(۲۶) اللہ ہی جس کی چاہے روزی کشادہ کرتا ہے اور جس کی چاہے کم کر دیتا ہے اور کافر دنیا کی زندگی پر ناز کرتے ہیں حالانکہ آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی بالکل حقیر ہے۔

(۲۷) اور کفار کہتے ہیں کہ اگر آپ سچے رسول ہیں تو آپ پر اللہ کی طرف سے کیوں کوئی فرمائشی معجزہ نہیں اتارا گیا۔ ان سے کہہ دیجئے کہ اللہ جسے چاہے گمراہ کرتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع کرے اس کی اپنی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

(۲۸) جو لوگ ایمان لے آئے اللہ کا ذکر کرنے کی وجہ سے ان کے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے اور واقعی دلوں کا اطمینان تو اللہ ہی کے ذکر سے ہوتا ہے۔

(۲۹) غرض جو لوگ ایمان لا کر نیک عمل کرتے رہے آخرت میں ان کے لئے خوشی اور عمدہ ٹھکانا ہے۔

افعال: يَقْدِرُ: قَدْرٌ مصدر وہ تنگ کرتا ہے، مضارع مثبت (واحد مذکر غائب)۔

وَاِلَيْهِ مَتَابِ ﴿۳۰﴾ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ

اور اسی کی طرف | (میرا) رجوع ہے | اور اگر ہوتا (کوئی) قرآن | (کہ) چل پڑتے | اُس (کے ذریعے) سے | پہاڑ

اور اسی کی طرف جانا ہے۔ اور اگر کوئی ایسا قرآن ہو جس کے ذریعے پہاڑ چل پڑتے

اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ۭ بَلْ لِّلّٰهِ

یا پھٹ جاتی | اس سے | زمین | یا بات کرنے لگتے | اس سے | مردے | بلکہ | اللہ ہی کے لئے ہے

یا زمین ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتی یا اس کے ذریعے مُردے بول اُٹھتے (پھر بھی یہ ایمان نہ لاتے) بلکہ سب

الْاَمْرُ جَمِيْعًا ۭ اَفَلَمْ يَايْئَسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ

تمام کاموں (کا اختیار) | تو کیا دل جمعی نہیں ہوئی | مؤمنوں کو | کہ اگر چاہتا | اللہ

کام اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ کیا وہ لوگ جو مومن ہیں یہ نہیں جانتے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تمام

لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ

تو ہدایت کردیتا | سب لوگوں کو | اور ہمیشہ | جو لوگ | کافر ہیں | انہیں پہنچتی رہے گی

لوگوں کو راہِ راست پر ڈال دیتا اور وہ لوگ جنہوں نے راہِ کفر اختیار کررکھی ہے اُن کے اپنے اعمال

بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ

ان کے اعمال کے بدلے | سخت مصیبت | یا اترے گی | قریب | ان کے گھر کے | یہاں تک کہ | آجائے

کی وجہ سے ان کو کوئی نہ کوئی مصیبت آتی ہی رہے گی یا اُن کے گھر کے آس پاس نازل ہوتی رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ

وَعْدُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدِ

وعدہ | اللہ کا | بیشک اللہ | نہیں | خلاف کرتا | وعدہ | اور بیشک

کا وعدہ آجائے یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتا اور بیشک

اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا

مذاق کیا گیا ہے | کئی رسولوں سے | آپ سے پہلے | تو میں نے مہلت دی | اُن کو جو | کافر ہیں

آپ سے پہلے بھی رسولوں کا مذاق اڑایا گیا تو میں نے کافروں کو مہلت دی۔

ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۣ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿۳۲﴾ اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ

پھر میں نے پکڑ لیا اُن کو | تو کیسا | (سخت) تھا | میرا عذاب | پس کیا جو (اللہ) | کہ وہ نگران ہے

پھر میں نے ان کو پکڑ لیا' پس میرا عذاب کیسا رہا۔ پس کیا جو اللہ ہر شخص کے تمام اعمال کا نگران

عَلٰى كُلِّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ۚ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ۭ قُلْ

ہر نفس پر | جو اس نے کمایا | اور بنائے انہوں نے | اللہ کے | شریک | کہہ دیجئے

ہے (وہ بتوں کی طرح ہوسکتا ہے) اور انہوں نے (ایسے) اللہ کے شریک ٹھہرائے ہیں کہہ دیجئے

سَمُّوْهُمْ ۭ اَمْ تُنَبِّئُوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ

اُن کے نام لو | یا تم اُسے بتاتے ہو | وہ جو | اس کے علم میں نہیں | زمین میں | یا (ایسا کہتے ہو) صرف ظاہری

کہ ان کے نام (اور صفات) تو بتاؤ یا تم (اللہ تعالیٰ) کو اس چیز کی خبر دیتے ہو جو دنیا بھر میں اس کے علم میں نہیں یا صرف ظاہری لحاظ سے

آیت نمبر

(۳۰) جس طرح ہم نے پہلی امتوں کی ہدایت کے لئے انبیاء بھیجے تھے۔ اسی طرح ہم نے آپ کو بھی ایک ایسی امت میں نبی بنا کر بھیجا ہے تاکہ جو کچھ آپ پر بذریعہ وحی نازل کیا گیا ہے (قرآن) انہیں پڑھ کر سنائیں حالانکہ یہ کفار مکہ اللہ کے رحمان ہونے کا انکار کرتے ہیں۔ ان سے کہہ دیجئے کہ رحمان ہی تو میرا رب ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی پر ہر بات میں میرا بھروسہ ہے اور ہر کام میں میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

(۳۱) اور اگر کوئی قرآن ایسا ہی نازل ہوا ہوتا کہ اس کی وجہ سے پہاڑ چلنے لگتے یا زمین کا لمبا سفر ایک لمحہ میں طے کیا جاتا یا اس کی وجہ سے مردوں سے بھی باتیں کی جاسکتیں تو وہ یہی قرآن ہوتا لیکن پھر بھی یہ کفار ایسے ضدی ہیں کہ اس پر ایمان نہ لاتے، تو ان کا ایمان لانا کوئی فرمائشی معجزہ دکھانے پر موقوف نہیں بلکہ سب کام اللہ کے اختیار میں ہیں کیا مسلمان ابھی تک امید لگائے بیٹھے ہیں کہ یہ ضدی کفار ایمان لے آئیں گے اور انہیں اس بات پر صبر نہیں آیا کہ اگر اللہ چاہتا تو سب لوگوں کو ہدایت کر دیتا اور یقین جانو کہ ان کفار مکہ کو ہمیشہ ان کے برے اعمال کی وجہ سے جنگ، قید و بند اور قحط وغیرہ کی شکل میں دکھ پہنچتا رہے گا۔ یا ان کے گھروں اور آبادیوں کے قریب عذاب آتا رہے گا تاکہ یہ غفلت سے بیدار ہوں۔ یہاں تک کہ اللہ کا وعدہ (دنیا میں فتح مکہ اور اسی طرح قیامت کا آنا) پورا ہو۔ بیشک اللہ تعالیٰ وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

(۳۲) اور آپؐ سے پہلے کئی رسولوں کا مذاق اڑایا گیا۔ سو اللہ نے کافروں کو کچھ عرصہ تک مہلت دی پھر انہیں عذاب میں مبتلا کیا۔ پس وہ عذاب الٰہی کیسا سخت تھا؟

افعال: اَخَذْتُهُمْ: میں نے ان کو پکڑا اَخَذْتُ ماضی کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔

مِّنَ الْقَوْلِ ؕ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا

بات سے | بلکہ | خوشنما بنا دیا گیا | کافروں کے لئے | اُن کا فریب | اور وہ روکے گئے

(تقلیداً) ایسا کہتے ہو' بلکہ جن لوگوں نے کفر کیا اُن کے لئے اُن کے مکر و فریب خوشنما بنا دیئے گئے اور اُن کو

عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝۳۳

راہ (حق) سے | اور جسے | گمراہ کردے | اللہ | تو نہیں | اُس کے لئے | کوئی ہدایت دینے والا

راہِ (ہدایت) سے روک دیا گیا ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کرے اُس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں

لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ

اُن کے لئے | عذاب ہے | زندگی میں | دنیا کی | اور البتہ عذاب | آخرت کا | سخت تر ہے

ان کے لئے دنیا کی زندگی میں عذاب ہے اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی سخت ہے

وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ۝۳۴ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ

اور نہیں ہے | اُن کے لئے | اللہ سے | کوئی بچانے والا | مثال | اُس جنت کا | جس کا | وعدہ کیا گیا ہے

اور ان کے لئے کوئی اللہ تعالیٰ سے بچانے والا نہیں۔ اور اس جنت کی مثال جس کا پرہیزگاروں

الْمُتَّقُوْنَ ؕ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اُكُلُهَا دَآئِمٌ

پرہیزگاروں سے | (یہ ہے کہ) جاری ہیں | اُس کے نیچے | نہریں | اُس کا پھل | ہمیشہ رہنے والا (ہے)

سے وعدہ کیا گیا ہے (یہ ہے کہ) اس کے نیچے نہریں بہتی ہیں اُس کے میوے اور سائے ہمیشہ

وَّظِلُّهَا ؕ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۖ وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ

اور اُس کا سایہ | یہ ہے | انجام | اُن لوگوں کا | جو پرہیزگار ہیں | اور انجام | کافروں کا

رہیں گے یہ ان لوگوں کا انجام ہوگا جو (نافرمانی کے نتائج سے) ڈرتے ہیں اور کافروں کا انجام دوزخ

النَّارُ ۝۳۵ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ

دوزخ ہے | اور وہ لوگ | جنہیں دی ہم نے | کتاب | وہ خوش ہوتے ہیں | اُس سے جو

ہوگا۔ اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ آپ پر نازل ہونے والے (کلام)

اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ؕ

نازل کیا جاتا ہے | آپ کی طرف (قرآن) | اور بعض قوموں | وہ ہیں جو انکار کرتے ہیں | اس (قرآن) کے بعض (حکموں) کا

سے خوش ہوتے ہیں اور بعض گروہ اس کی بعض (باتوں) کا انکار کرتے ہیں' آپ کہہ دیجئے

قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ ؕ اِلَيْهِ

کہہ دیجئے | مجھے تو حکم ہوا ہے | کہ عبادت کروں | اللہ کی | اور نہ | شریک ٹھہراؤں | اُس کا (کسی کو) | اُسی کی طرف

کہ مجھے تو صرف یہ حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤں۔ اسی

اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ ۝۳۶ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ؕ

میں بلاتا ہوں | اور اسی کی طرف | (مجھے) لوٹنا ہے | اور اسی طرح | ہم نے اس کو نازل کیا | حکم عربی میں

کی طرف میں (تمہیں) بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے۔ اور اسی طرح ہم نے اس (قرآن) کو حکم عربی زبان میں نازل کیا ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۳) پس اللہ جو ہر نفس کے اعمال کی خبر رکھتا ہے کیا ان کفار کو سزا دیئے بغیر چھوڑ دے گا؟ ہرگز نہیں! انہوں نے اس کے ساتھ اور شریک ٹھہرائے ہیں۔ ان سے کہہ دیجئے ان جھوٹے خداؤں کے نام تو لو کیا تم خدا کو ایسے شریکوں کی خبر دیتے ہو جنہیں وہ جانتا تک نہیں؟ یا تم ظاہری اور فرضی طور پر انہیں شریک خدا کہتے ہو۔ بات یہ ہے کہ کافروں کو اپنی مکاریاں اچھی معلوم ہوتی ہیں۔ اور وہ راہ حق سے روک دیئے گئے ہیں اور جسے اللہ گمراہ کر دے اسے کوئی سیدھے راستے پر نہیں لا سکتا۔

(۳۴) انہی کے لئے دنیا میں بھی عذاب ہے اور آخرت میں بھی اور آخرت کا عذاب البتہ زیادہ سخت ہے اور انہیں اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا بھی نہیں۔

(۳۵) جس جنت کے ملنے کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے۔ اس کے نیچے ندیاں جاری ہیں اور ان کے پھل اور سایہ سارا سال رہتا ہے پرہیزگاروں کا یہی انجام ہے اور کافروں کا انجام دوزخ ہے۔

(۳۶) اہل کتاب میں جو لوگ نیک ہیں وہ تو قرآن سے جو آپؐ پر نازل کیا گیا ہے خوش ہوتے ہیں اور دوسری قوموں میں سے بعض لوگ اس قرآن کے حق ہونے کا انکار کرتے ہیں۔ ان سے کہہ دیجئے کہ مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ صرف ایک اللہ کی عبادت کروں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤں اسی کی طرف میں تم سب کو بلاتا ہوں اور اسی کی طرف لوٹ کر مجھ کو جانا ہے۔

افعال: سَمُّوْهُمْ: تم ان کا نام لو سَمُّوْا تَسْمِيَةٌ سے امر کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ يُنْكِرُ: اِنْكَارٌ مصدر، وہ انکار کرتا ہے مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: ظِلُّهَا: اس کا سایہ (واحد مونث غائب) ظل سے یہاں مراد بہشت کا دائمی عیش و آرام شان و شوکت ہے۔

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَمَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ

اور اگر | آپ نے پیروی کی | ان کی خواہشوں کی | بعد اس کے کہ | آیا آپ کے پاس | علم (الٰہی)

اور اگر آپ اُن کی خواہش پر چلے اس کے بعد (بھی) جب آپ کے پاس علم آ گیا

مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ﴿۳۷﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا

تو نہیں ہوگا آپ کیلئے | اللہ سے | کوئی مددگار | اور نہ کوئی بچانے والا | اور بیشک | ہم نے بھیجا | (بہت سے) رسولوں

تو اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں آپ کا نہ کوئی مددگار ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا۔ اور بیشک آپ سے پہلے ہم نے کئی

مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ

آپ سے پہلے (بھی) | اور ہم نے بنائیں | اُن کیلئے | بیویاں (بھی) | اور اولاد (بھی) | اور نہیں تھا (اختیار) | کسی رسول کو

رسول بھیجے اور ہم نے اُن کو بیویاں اور اولاد بھی دی اور کسی رسول کو یہ اختیار نہیں

اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ﴿۳۸﴾

کہ وہ لے آئے | کوئی نشانی | بغیر | حکم | اللہ کے | ہر ایک | وقت | (حکم ہے) لکھا ہوا

تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کوئی نشانی لائے، ہر کام کا وقت لکھا ہوا ہے۔

يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۚۖ وَعِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿۳۹﴾

مٹاتا ہے | اللہ | جو چاہے | اور قائم رکھتا ہے (جو چاہے) | اور اس کے پاس | اصل | کتاب ہے

اور اللہ تعالیٰ جو کچھ چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو کچھ چاہتا ہے قائم رکھتا ہے اور اسی کے پاس اصل کتاب ہے۔

وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ

اور اگر | ہم دکھا دیں آپ کو | بعض | وہ (عذاب) جس کا | ہم وعدہ کرتے ہیں | یا ہم تمہیں وفات دیں

اور اگر ہم کچھ عذاب جس کا اُن لوگوں سے وعدہ ہے، آپ کو دکھا دیں یا تمہیں وفات دے دیں

فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ﴿۴۰﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا

تو تمہارے ذمے تو | پہنچا دینا ہی ہے | اور ہمارے ذمے ہے | حساب لینا | کیا نہیں دیکھا انہوں نے | کہ ہم

تو آپ کا فرض پہنچا دینا ہے اور ہمارا کام حساب لینا ہے۔ کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا

نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ

چلے آتے ہیں | زمین کی طرف | گھٹاتے ہیں اس کو | اُس کے کناروں سے | اور اللہ (ہی) | حکم کرتا ہے

کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے۔

لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ؕ وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۴۱﴾ وَقَدْ مَكَرَ

کوئی ٹالنے والا نہیں | اُس کے حکم کو | اور | وہ | جلد | حساب لینے والا ہے | اور تدبیریں کیں (حق کے خلاف)

کوئی اُس کے حکم کو رد کرنے والا نہیں اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے اور کئی لوگ ان

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ؕ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ

ان لوگوں نے جو | جو ان سے پہلے ہوئے | تو اللہ ہی کی ہے | تدبیر | سب (کارگر) | وہ جانتا ہے | جو کچھ کر رہا ہے

سے پہلے بھی تدبیریں کر چکے ہیں لیکن سب تدبیروں کا اللہ تعالیٰ ہی مالک ہے اُسے معلوم ہے کہ ہر

آیت نمبر

(۳۷) اور جس طرح ہم نے آپؐ کو ان کی طرف نبی بنا کر بھیجا ہے اسی طرح ہم نے آپ پر اپنا حکم (قرآن) عربی زبان میں اتارا اور اگر حکم الٰہی پہنچنے کے بعد بھی آپؐ ان کی خواہشوں پر چلیں تو اللہ کے مقابلے میں آپؐ کا کوئی حمایتی اور بچانے والا نہ ہوگا۔

(۳۸) اور بلا شبہ آپؐ سے پہلے بھی ہم نے بہت سے رسولؑ لوگوں کی ہدایت کے لئے بھیجے۔ جن کی بیویاں بھی تھیں اور اولاد بھی تھی یعنی وہ انسان ہی تھے، جن یا ملائکہ نہ تھے اور کسی رسول کو یہ اختیار نہیں دیا گیا کہ اللہ کے حکم کے بغیر خود کوئی معجزہ لے آئے اور ہر ایک زمانہ کے مناسب علیحدہ حکم اور معجزات ہوتے ہیں۔

(۳۹) اور اپنی حکمت سے اللہ جس حکم کو چاہے منسوخ کرتا ہے اور جسے چاہے باقی رکھتا ہے۔ اور اسی کے قبضے میں لوح محفوظ ہے جس میں ہر امر کی تفصیل ہے۔

(۴۰) ہم نے ان منکرین سے جو عذاب کے وعدے کئے ہیں ہمیں اختیار ہے کہ ان میں سے بعض کو آپ کی زندگی میں پورا کریں یا آپؐ کی وفات کے بعد ظاہر کریں۔ آپؐ کے ذمہ تو صرف حق کی تبلیغ ہے اور حساب لینا ہمارا کام ہے۔

(۴۱) ان کفار مکہ کو کیا معلوم نہیں کہ ہم روز بروز ملک عرب کے اطراف سے کفر کا اثر ختم کرتے جا رہے ہیں اور اسلام آئے دن، روزانہ ترقی کرتا جا رہا ہے اور حکم اللہ ہی کا ہے کوئی اسے ٹالنے والا نہیں اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

انعال: یَمْحُوا: مَحْوٌ مصدر، وہ مٹاتا ہے، منسوخ کر دیتا ہے مضارع (واحد مذکر غائب)۔ نَأْتِیْ: ہم چلے آتے ہیں، مضارع کا صیغہ (جمع متکلم)۔ نَعِدُ: وَعْدٌ مصدر ہم وعدہ عذاب کرتے ہیں، مضارع کا صیغہ (جمع متکلم)۔

اسماء: مُعَقِّبٌ: تَعْقِیْبٌ مصدر، مادہ عَقِبٌ رد کرنے والا، لوٹا دینے والا، تَعَقُّب اور باز پرس کرنے والا، اسم فاعل (واحد مذکر)۔

كُلُّ نَفْسٍ ۗ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۴۲﴾ وَ

ہر | نفس | اور عنقریب معلوم ہوجائے گا | کافروں کو | کہ کس کے لئے ہے | آخرت کا گھر | اور

شخص کیا کر رہا ہے۔ اور کافروں کو بہت جلد معلوم ہوجائے گا کہ آخرت کا گھر کس کے لئے ہے۔ اور

يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ۗ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ

کہتے ہیں | وہ لوگ | جو کافر ہیں | کہ تو نہیں | رسول | کہہ دیجئے | کافی ہے | اللہ (ہی)

جو لوگ راہِ کفر اختیار کر چکے ہیں، کہتے ہیں کہ آپؐ رسول نہیں ہیں۔ ان سے کہہ دیجئے کہ میرے اور تمہارے

شَهِيْدًاۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿۴۳﴾ ع

گواہ | میرے درمیان | اور تمہارے درمیان | اور وہ | جس کے پاس | کتاب کا علم ہے

درمیان اللہ تعالیٰ گواہ کافی ہے۔ اور وہ شخص (گواہ ہے) جس کے پاس (گزشتہ آسمانی) کتاب کا علم ہے۔

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اِثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ ابراہیم مکہ میں نازل ہوئی اور | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اس میں باون آیتیں اور سات رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ

الف لام را | (یہ) کتاب ہے | جس کو ہم نے نازل کیا | آپ کی طرف | تاکہ آپ نکالیں | لوگوں کو | (کفر کی) تاریکیوں سے

الف لام را۔ یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے آپ کی طرف اس لئے نازل کیا ہے کہ آپ لوگوں کو (کفر کے) اندھیروں سے نکال کر

اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿۱﴾

(توحید کی) روشنی کی طرف | اُن کے رب کے حکم سے | راستہ کی طرف | (اس کے) جو بڑا زبردست | حمد کے لائق ہے

(ایمان کی) روشنی میں لائیں ان کے ربّ کی اجازت سے۔ غالب اور خوبیوں والے اللہ تعالیٰ کے راستہ کی طرف۔

اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ وَوَيْلٌ

اللہ | جس کے لئے ہے | جو کچھ آسمانوں میں ہے | اور جو کچھ زمین میں ہے | اور تباہی ہے

وہ اللہ تعالیٰ جو زمین اور آسمان کی تمام مخلوقات کا مالک ہے اور کافروں

لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ

کافروں کے لئے | عذاب | سخت سے | جو پسند کرتے ہیں

کے لئے سخت ترین عذاب کی بربادی ہے۔ جو لوگ آخرت کے مقابلہ میں

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

زندگی | دنیا کی | آخرت پر | اور روکتے ہیں (لوگوں کو) | اللہ کے راستہ سے

دنیا کی زندگی کو پسند کرتے ہیں اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں

وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۗ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۳﴾

اور ڈھونڈتے ہیں اس میں | عیب | یہی لوگ ہیں | گمراہی میں | دور کی

اور اس میں عیب تلاش کرتے ہیں یہ لوگ بڑی ہی دور کی گمراہی میں پڑے ہیں۔

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۴۲) اور جو قومیں پہلے گذر چکی ہیں وہ بھی دین حق کے خلاف ناپاک تدبیریں کرتی رہیں مگر مفید تدبیر تو اللہ ہی کی ہے اور ہر ایک شخص کے عمل اللہ کو معلوم ہیں اور قیامت کے روز کفار کو معلوم ہو جائے گا کہ آخرت میں نیک انجام کس کا ہوتا ہے۔

(۴۳) اور کفار کہتے ہیں کہ آپ پیغمبر نہیں۔ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ تمہارے جھٹلانے سے کیا ہوتا ہے میرے نبیٔ برحق ہونے کے لئے تو اللہ اور ان لوگوں کی شہادت کافی ہے جن کو الہامی کتابوں کا علم ہے۔

سورۂ ابراہیم

چونکہ اس سورت میں حضرت ابراہیمؑ کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔
حروف مقطعات ہیں۔ تفسیر پہلے گذر چکی ہے۔

(۱) یہ قرآن بڑی عظمت والی کتاب ہے جو ہم نے آپؐ پر اس لئے نازل کی ہے کہ آپ تمام انسانوں کو اللہ کے حکم سے کفر کے اندھیروں سے نکال کر توحید الٰہی کی روشنی میں لے آئیں جو بڑے زبردست قابل حمد و ثنا رب کا راستہ ہے۔

(۲) یعنی اس اللہ کا راستہ ہے جو آسمانوں اور زمین کی موجودات کا مالک و مختار ہے اور منکرین کے لئے سخت عذاب ہے۔

(۳) جو منکرین دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلہ میں بہتر سمجھتے اور پسند کرتے ہیں اور لوگوں کو دین حق سے روکتے اور اس پر اعتراضات کرتے رہتے ہیں یہی لوگ سخت گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔

انوٰل:

یَسْتَحِبُّوْنَ: اِسْتِحْبَابٌ مصدر، وہ ترجیح دیتے ہیں، پسند کرتے ہیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔

(۴۲) اور جو قومیں پہلے گذر چکی ہیں وہ بھی دین حق کے خلاف ناپاک تدبیریں کرتی رہیں مگر مفید تدبیر تو اللہ ہی کی ہے اور ہر ایک شخص کے عمل اللہ کو معلوم ہیں اور قیامت کے روز کفار کو معلوم ہو جائے گا کہ آخرت میں نیک انجام کس کا ہوتا ہے۔

(۴۳) اور کفار کہتے ہیں کہ آپ پیغمبر نہیں۔ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ تمہارے جھٹلانے سے کیا ہوتا ہے میرے نبیٔ برحق ہونے کے لئے تو اللہ اور ان لوگوں کی شہادت کافی ہے جن کو الہامی کتابوں کا علم ہے۔

سورۂ ابراہیم

چونکہ اس سورت میں حضرت ابراہیمؑ کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔
حروف مقطعات ہیں۔ تفسیر پہلے گذر چکی ہے۔

(۱) یہ قرآن بڑی عظمت والی کتاب ہے جو ہم نے آپؐ پر اس لئے نازل کی ہے کہ آپ تمام انسانوں کو اللہ کے حکم سے کفر کے اندھیروں سے نکال کر توحید الٰہی کی روشنی میں لے آئیں جو بڑے زبردست قابل حمد و ثنا رب کا راستہ ہے۔

(۲) یعنی اس اللہ کا راستہ ہے جو آسمانوں اور زمین کی موجودات کا مالک و مختار ہے اور منکرین کے لئے سخت عذاب ہے۔

(۳) جو منکرین دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلہ میں بہتر سمجھتے اور پسند کرتے ہیں اور لوگوں کو دین حق سے روکتے اور اس پر اعتراضات کرتے رہتے ہیں یہی لوگ سخت گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔

افعال: يَسْتَحِبُّوْنَ: اِسْتِحْبَابٌ مصدر، وہ ترجیح دیتے ہیں، پسند کرتے ہیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ

اور نہیں بھیجا ہم نے | (کوئی) پیغمبر | مگر زبان میں | اُس کی قوم کی

اور ہم نے ہر رسول کو اس کی اپنی قوم کی زبان میں بھیجا

لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۭ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ

تاکہ کھول کر بیان کردے | ان کے لئے (احکام) | پھر گمراہ کرتا ہے | اللہ | جسے چاہے | اور ہدایت کرتا ہے

تاکہ ان کے لئے احکام کھول کھول کر بیان کردے۔ پھر جس کو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے

مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ④ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا

جسے | چاہے | اور وہ بڑا زبردست | حکمت والا ہے | اور بیشک | ہم نے بھیجا

ہدایت دیتا ہے اور وہ بڑا زبردست اور حکمت والا ہے اور موسیٰ کو ہم نے اپنی

مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ

موسیٰ کو | اپنے معجزے دے کر | کہ نکال | اپنی قوم کو | اندھیروں سے

نشانیاں دے کر اس لئے بھیجا کہ تم اپنی قوم کو (جہالت کے) اندھیروں سے نکال کر (علم کی) روشنی میں

اِلَى النُّوْرِ ڏ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

روشنی کی طرف | اور یاد دلا انہیں | اللہ کے دن | بیشک ان میں | نشانیاں ہیں

لے آؤ اور انہیں اللہ تعالیٰ کے دن یاد دلاؤ۔ یقیناً ان باتوں میں ہر صبر کرنے والے اور

لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ⑤ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ

ہر ایک | صبر کرنے والے | شکر گزار کے لئے | اور جب | کہا | موسیٰ نے | اپنی قوم سے

شکر گزار کے لئے نشانیاں ہیں اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ

اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ

کہ یاد کرو | نعمت | اللہ کی | جو تم پر ہے | جب | اُس نے نجات دی تمہیں

اللہ تعالیٰ کی ان مہربانیوں کو یاد کرو جو اُس نے تم پر کیں، جب اُس نے تمہیں فرعون

مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْۗءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَاۗءَكُمْ

قوم فرعون سے | جو دیتے تھے تمہیں | بُرا | عذاب | اور ذبح کرتے تھے | تمہارے بیٹوں کو

کی قوم سے نجات دی جو تمہیں بُری طرح تکلیف دیا کرتے تھے اور تمہارے بیٹوں کو ذبح کیا کرتے

وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَاۗءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ⑥

اور زندہ رہنے دیتے | تمہاری عورتوں کو | اور اس میں تمہاری آزمائش تھی | تمہارے رب کی طرف سے | بہت بڑی

اور تمہاری لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے۔ اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بہت بڑی آزمائش تھی

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَىِٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ

اور جب اعلان کیا تھا | تمہارے رب نے | کہ اگر تم شکر کرو گے | تو میں زیادہ کردوں گا تمہارے لئے (نعمت)

اور (یاد کرو) جب تمہارے رب نے تمہیں بتا دیا کہ اگر تم شکر کرو گے تو میں ضرور تمہیں مزید (نعمتیں) دوں گا

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۴) اور جو رسول بھی ہم نے لوگوں کی ہدایت کے لئے بھیجا وہ اپنی ہی قوم کی زبان بولنے والا تھا تا کہ احکام الٰہی انہیں خوب کھول کر سمجھا دے۔ اور اللہ جسے چاہے گمراہ اور جسے چاہے ہدایت کر دیتا ہے اور وہ بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

(۵) اور بلاشبہ ہم نے حضرت موسیٰ کو معجزات دے کر بھیجا کہ وہ اپنی قوم کو کفر کے اندھیروں سے نکال کر ایمان کی روشنی میں لائیں اور انہیں نافرمان قوموں پر اللہ کے عذاب کے واقعات یاد دلائیں۔ بیشک ان واقعات میں ہر صبر کرنے والے اور شکر کرنے والے کے لئے عبرت کے نشان ہیں۔

(۶) مسلمانو! یاد کرو جبکہ حضرت موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ تم اللہ کا وہ احسان یاد کرو کہ اس نے تمہیں فرعون والوں سے نجات بخشی۔ جو تمہیں سخت عذاب دیتے تھے کہ تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے اور تمہاری عورتوں کو خدمت لینے کے لئے زندہ رہنے دیتے تھے اور اس میں اللہ کی طرف سے تمہاری بہت بڑی آزمائش تھی۔

افعال: ذَكِّرْهُمْ: تو ان کو نصیحت کر، یاد دلا۔ ذَكِّرَ تَذْكِيرٌ سے امر کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: اَيّٰمِ اللّٰهِ: اللہ کے دن، ان سے وہ دن مراد ہیں جن میں اللہ تعالیٰ سرکشوں سے انتقام لے اور ان کی بدکاریوں کے عوض ان کو عذاب دے یا اپنے فرمانبردار بندوں کو اپنے خاص فضل و کرم سے نوازے، حضرت ابن بن کعبؓ کی روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے "ایام اللّٰه" کی تفسیر میں اللہ کی نعمتوں اور اس کے احسانات سے فرمائی ہے۔ بَلَآءٌ: آزمائش مصدر ہے اگر یہ ماضی کے باب سَمِعَ سے آتی ہے تو معنی بوسیدہ ہونے کے آتے ہیں اور جب باب نصر سے آتی ہے تو امتحان و آزمائش کے معنی ہوتے ہیں غم کو بھی بلا اس لئے کہتے ہیں کہ وہ جسم کو گھلا دیتا ہے اللہ تعالیٰ کبھی اپنے بندوں کو فراخی دے کر آزماتا ہے تا کہ شکر کریں اور کبھی تنگی لیکن نعمت میں۔

وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ﴿٧﴾ وَقَالَ مُوسَىٰ إِنْ تَكْفُرُوا

اور اگر تم ناشکری کرو گے | (تو) بیشک | میرا عذاب | بہت سخت ہے | اور کہا | موسیٰ نے | کہ اگر کفر کرو

اور اگر تم ناشکری کرو گے تو بیشک میرا عذاب بڑا سخت ہے۔ اور موسیٰ نے کہا اگر ناشکری کرو

أَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا فَإِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ حَمِيدٌ ﴿٨﴾

تم | اور وہ جو | زمین میں ہیں | سب کے سب | تو بیشک | اللہ | بے نیاز ہے | حمد کے لائق

تم اور وہ جو زمین میں ہیں، سب کے سب تو (بھی) بے شک اللہ تعالیٰ بے نیاز، سب خوبیوں والا ہے

أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ

کیا نہیں پہنچی تمہارے پاس | خبر | ان لوگوں کی | (جو) تم سے پہلے ہوئے | قوم نوح | اور عاد

کیا تمہیں ان لوگوں کی خبریں نہیں پہنچیں جو تم سے پہلے تھے نوحؑ اور عاد اور

وَثَمُودَ ۛ وَالَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ ۛ لَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا اللَّهُ ۚ

اور ثمود کی | اور جو لوگ | اُن کے بعد ہوئے | نہیں | جانتا انہیں (کوئی) | سوائے | اللہ کے

ثمود کی قوم اور وہ لوگ جو اُن کے بعد ہوئے جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَرَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ

آئے ان کے پاس | اُن کے رسول | واضح دلیلیں لے کر | تو انہوں نے لوٹائے | اپنے ہاتھ | پیغمبروں کے منہ میں

اُن کے پاس اُن کے رسول معجزات لے کر آئے تو انہوں نے اپنے ہاتھ ان کے منہ میں لوٹائے (کہ خاموش رہو)

وَقَالُوا إِنَّا كَفَرْنَا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ وَإِنَّا لَفِي شَكٍّ مِمَّا

اور کہنے لگے | بیشک ہم نہیں مانتے | جو حکم | تمہیں دے کر بھیجا گیا | اور بیشک ہم | البتہ شک میں ہیں اس سے

اور کہا کہ جو کچھ تمہیں دے کر بھیجا گیا ہے، ہم اس کے منکر ہیں اور جس امر کی طرف تم ہمیں بلاتے

تَدْعُونَنَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ ﴿٩﴾ قَالَتْ رُسُلُهُمْ أَفِي اللَّهِ شَكٌّ

کہ تم ہمیں بلاتے ہو | اس (دین) کی طرف | جو بڑے شک میں ہے | کہا | اُنکے رسولوں نے | کیا اللہ کے بارے میں | شک ہے

ہو، اس میں ہمیں بڑا شک ہے۔ ان کے رسولوں نے کہا کیا تمہیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں شک

فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ يَدْعُوكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ

جو پیدا کرنے والا ہے | آسمانوں | اور زمین کا | وہ تمہیں بلاتا ہے | تا کہ بخش دے | تمہیں

ہے، جو آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے وہ تمہیں اس لئے بلا رہا ہے کہ تمہارے

مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى ۚ قَالُوا إِنْ أَنْتُمْ

تمہارے کچھ گناہ | اور وہ مہلت دیتا ہے تمہیں | ایک مدت | مقررہ تک | وہ کہنے لگے | کہ تم تو نہیں (کچھ اور)

گناہ معاف کردے اور ایک مقررہ مدت تک تمہیں مہلت دے، انہوں نے جواب میں کہا تم تو

إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا تُرِيدُونَ أَنْ تَصُدُّونَا عَمَّا

مگر آدمی | ہم جیسے | تم چاہتے ہو | کہ ہمیں روک دو | اُن (معبودوں) سے

ہم جیسے آدمی ہو، تم یہ چاہتے ہو کہ ہمیں اُن (بتوں) کی پوجا سے روک

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷) اور تم یاد کرو جبکہ اللہ نے اعلان فرمایا تھا کہ اگر تم شکر کرو گے تو نعمت اور زیادہ کر دی جائے گی اور ناشکری کرو گے تو ناشکرے لوگوں کے لئے ہمارا عذاب سخت ہے۔

(۸) اور حضرت موسیٰ نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر تم اور جو لوگ روئے زمین پر موجود ہیں سب کافر ہو جائیں تو بے شک اللہ بے نیاز ہے سب خوبیوں والا ہے (اُسے کوئی پرواہ نہیں)۔

(۹) کیا تمہیں پہلی قوموں (قوم نوح و عاد و ثمود) اور بعد والوں کے حالات معلوم نہیں ہوئے کہ ان کے پاس اللہ کے رسول واضح دلیلیں لے کر آئے تو ان پر ایمان لانا تو دُور کی بات ہے الٹی یہ کوشش کی ان کے منہ میں ہاتھ دینے لگے یا غصے سے اپنے ہی ہاتھ کاٹ کھانے لگے کہ وہ رسول بات تک نہ کر سکیں اور کہنے لگے کہ ہم تو ان احکام کو نہیں مانتے جو تمہیں دے کر بھیجے گئے ہو اور جس دین کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو وہ ہمیں سخت فکر میں ڈالنے والا ہے۔ اس لئے ہمیں اس کی نسبت شک ہے۔

افعال: اَزِیْدَنَّکُمْ: میں تم کو زیادہ دوں گا' اَزِیْدَنَّ زِیَادَۃٌ سے مضارع بانون تاکید کا صیغہ (واحد متکلم)۔ اُرْسِلْتُمْ: تم بھیجے گئے' اِرْسَالٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ تَدْعُوْنَنَا: تم ہم کو بلاتے ہو' پکارتے ہو' تَدْعُوْنَ مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۰﴾ قَالَتْ

(جنہیں) پوجتے تھے | ہمارے باپ دادا | پس لے آؤ ہمارے پاس | (کوئی) دلیل واضح | کہا

وہ جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے چلے آئے ہیں پس ہمارے پاس کوئی روشن دلیل (معجزہ) لاؤ۔ اُن کے

لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ

ان سے | ان کے رسولوں نے | (کہ) نہیں ہم | مگر صرف انسان | تمہاری طرح | لیکن | اللہ

رسولوں نے کہا بے شک ہم تو فقط تم جیسے آدمی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ

يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَمَا كَانَ لَنَآ

احسان کرتا ہے | جس پر چاہے | اپنے بندوں میں سے | اور نہیں اختیار | ہمیں

اپنے بندوں میں سے جس کسی پر چاہتا ہے، احسان کردیتا ہے اور یہ ہمارے اختیار میں نہیں ہے

اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

کہ ہم تمہارے پاس لائیں | کوئی دلیل (معجزہ) | بغیر حکم | اللہ کے | اور اللہ (ہی) پر | بھروسہ کرنا چاہئے

کہ ہم تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کوئی معجزہ پیش کریں۔ اور اللہ تعالیٰ ہی پر مومن

الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا

ایمان والوں کو | اور کیا (عذر) ہے ہمارے لئے | کہ ہم توکل نہ کریں | اللہ پر | اور اس نے دکھادیئے ہمیں

بھروسہ رکھتے ہیں اور ہم کیوں اللہ تعالیٰ پر توکل نہ رکھیں حالانکہ اُس نے ہمیں

سُبُلَنَا ؕ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ

ہمارے (دین کے) طریقے | اور ہم ضرور صبر کریں گے | اُس پر جو | تم ہمیں تکلیف دیتے ہو | اور اللہ (ہی) پر

ہمارے (دین کے) طریقے بتائے اور تم ہمیں جو تکلیف دیتے ہو ہم اس پر ضرور صبر کریں گے اور بھروسہ کرنے والوں

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۱۲﴾ ع وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ

بھروسہ کرنا چاہئے | بھروسہ کرنے والوں کو | اور کہا | ان لوگوں نے جو | کافر تھے | اپنے رسولوں سے

کو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا چاہئے اور جن لوگوں نے راہِ کفر اختیار کی، انہوں نے اپنے رسولوں

لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ

(کہ) ہم ضرور نکال دیں گے تمہیں | اپنی زمین سے | یا تم واپس آجاؤ | ہمارے دین میں

سے کہہ دیا کہ ہم تمہیں ضرور اپنے ملک سے نکال دیں گے یا تم ہمارے مذہب میں پھر لوٹ آؤ۔

فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۳﴾ ل

پس وحی کی | اُن (رسولوں) کی طرف | اُن کے ربّ نے | کہ ہم ضرور ہلاک کردیں گے | ان ظالموں کو

پس اُن کے ربّ نے اُن کی طرف وحی بھیجی کہ ہم ان ظالموں کو ضرور ہلاک کر ڈالیں گے

وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ

اور ہم ضرور آباد کردیں گے تمہیں | زمین میں | ان کے بعد | یہ اس کے لئے ہے جو | ڈرتا ہے

اور یقیناً ہم تمہیں ان کے بعد زمین میں آباد کردیں گے یہ (بات ہر اس شخص) کے لئے ہے جو میرے سامنے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۰) ان کے رسولوں نے ان سے کہا کہ کیا تمہیں اللہ کی قدرت میں شک ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ تمہیں اپنی توحید کی طرف اس لئے بلاتا ہے کہ تمہارے گناہ بخش دے اور ایک مقررہ وقت تک تمہیں مہلت دیتا ہے کہ شاید تم لوگ راہ راست پر آ جاؤ۔ انہوں نے جواب دیا کہ تم تو ہمارے ہی جیسے آدمی ہو۔ تم ہمیں ان معبودوں کی عبادت کرنے سے روکنا چاہتے ہو جنہیں ہمارے باپ دادا پوجتے چلے آئے ہیں۔ پس تم ہمارے سامنے اپنے دعویٰ نبوت کے ثبوت میں کوئی واضح دلیل لاؤ۔

(۱۱) ان سے ان کے رسولوں نے کہا کہ واقعی ہم تو تمہاری طرح انسان ہی ہیں مگر اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے مہربانی کر کے اسے لوگوں کی ہدایت کے لئے نبی بنا دیتا ہے۔ اور اللہ کے حکم کے بغیر ہمیں کوئی اختیار نہیں کہ تمہارے پاس کوئی معجزہ لے آئیں اور ایمان والے تو ہر کام میں اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

(۱۲) اور ہم اللہ ہی پر کیوں نہ توکل کریں جس نے ہمیں دین کے راستے دکھا دیئے اور جو تکلیف بھی تم ہمیں پہنچاؤ گے ہم اس پر صبر کریں گے اور توکل کرنے والوں کو اللہ ہی پر توکل کرنا لازم ہے۔

(۱۳) اور کافروں نے رسولوں کو جواب دیا کہ تم ہمارے دین میں واپس آ جاؤ ورنہ ہم تمہیں اپنے ملک سے نکال دیں گے۔ اس پر اللہ نے ان رسولوں کو بذریعہ وحی اطلاع دی کہ ہم ان ظالموں کو ضرور ہلاک کر دیں گے۔

افعال: اُتُوْنَا: تم ہمارے پاس لاؤ اُتُوْا صیغہ امر (جمع متکلم)۔ یَمُنُّ: مَنٌّ مصدر' وہ احسان رکھتا ہے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ نَاْتِیَکُمْ: ہم تمہارے پاس لے آئیں' مضارع (جمع متکلم)۔ اٰذَیْتُمُوْنَا: تم نے ہم کو ایذا دی' اٰذَیْتُمُوْا اِیْذَاءٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ نَصْبِرَنَّ: ہم ضرور ہی صبر کریں گے' مضارع کا صیغہ (جمع متکلم)۔

اسماء: نُخْرِجَنَّکُمْ: اِخْرَاجٌ مصدر' ہم ضرور ہی تم کو نکال لائیں گے' (جمع متکلم۔

مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ ﴿١٤﴾ وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ
کھڑا ہونے سے میرے سامنے | اور ڈرتا ہے | میرے (عذاب کے) وعدہ سے | اور انہوں نے فیصلہ مانگا | اور | نامراد ہوا
کھڑے ہونے سے ڈرے اور میرے اعلانِ عذاب سے ڈرے اور انہوں نے فیصلہ چاہا اور نامراد ہوا

كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿١٥﴾ مِّنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ
ہر ایک جابر | سرکش | اُس کے پیچھے ہے | دوزخ | اور اسے پلایا جائے گا | پانی
ہر ایک جابر، سرکش۔ اُس کے پیچھے دوزخ ہے اور اُسے پیپ کا پانی

صَدِيْدٍ ﴿١٦﴾ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَأْتِيْهِ الْمَوْتُ
پیپ کا | کہ (بمشکل) گھونٹ گھونٹ پیئے گا اُسے | اور قریب نہیں کہ اُتار سکے اُسے حلق سے | اور آئے گی اُسے | موت
پلایا جائے گا جس کو وہ گھونٹ گھونٹ پیئے گا اور حلق سے نہیں اُتار سکے گا اور ہر طرف سے اُس کو

مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ
ہر طرف سے | اور نہیں وہ | مرے گا | اور اُس کے پیچھے | عذاب ہوگا
موت کا سامنا کرنا پڑے گا مگر وہ مرے گا نہیں اور اس کے پیچھے سخت عذاب

غَلِيْظٌ ﴿١٧﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ
بڑا سخت | مثال | اُن لوگوں کی | جنہوں نے کفر کیا | اپنے رب کے ساتھ | (یہ ہے) کہ اُن کے عمل | (اس) راکھ کی طرح ہیں
ہوگا۔ ان لوگوں کی مثال جو اپنے ربّ کے منکر ہوئے ان کے عمل راکھ کی طرح ہیں

اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا
کہ زور سے چلی جس پر | ہوا | آندھی کے دن | نہ پاسکیں گے | ان (اعمال) میں سے جو | انہوں نے کمائے
کہ اُس پر آندھی کے دن زور کی ہوا چلے (اور سب اڑا لے جائے) جو کچھ وہ کرتے رہے اس میں سے

عَلٰى شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿١٨﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ
کچھ بھی | یہی ہے | گمراہی | دور کی (سخت) | کیا تو نے نہیں دیکھا | کہ اللہ نے | پیدا کیا
کسی چیز پر قابو نہ پاسکیں گے یہی دُور کی گمراہی ہے۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ
آسمانوں | اور زمین کو | حق کے ساتھ | اگر وہ چاہے | تو لے جائے تمہیں | اور لے آئے
آسمانوں اور زمین کو ٹھیک طور پر پیدا کیا ہے اگر وہ چاہے تو تمہیں مٹا دے اور نئی

بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿١٩﴾ وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿٢٠﴾ وَبَرَزُوْا
مخلوق | نئی | اور نہیں ہے یہ | اللہ کیلئے | کچھ مشکل | اور وہ حاضر ہوں گے
مخلوق پیدا کردے۔ اور یہ بات اللہ تعالیٰ کے لئے کچھ بھی مشکل نہیں۔ اور سب لوگ

لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا
اللہ کے سامنے | سب | پھر کہیں گے | کمزور لوگ | اُن لوگوں سے جو | غرور کیا کرتے تھے
(قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوں گے۔ پھر کمزور لوگ مغرور لوگوں سے پوچھیں گے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۴) اوران کی ہلاکت کے بعد تمہیں اس زمین میں آباد کر دیں گے اور یہ انعام اس کے لئے ہے جو جوابدہی کیلئے اللہ کے حضور میں کھڑا ہونے سے اور اس کے عذاب کے وعدہ سے ڈرتا ہے۔

(۱۵) اور پیغمبروں نے کفار پر فتح ونصرت کی دعا مانگی تو فوراً اللہ نے ہر ظالم ضدی کو تباہ و ہلاک کر دیا۔

(۱۶) اور اس دنیاوی عذاب کے بعد اسے دوزخ کا عذاب دیا جائے گا جس میں اسے پینے کو زخموں کے پیپ کا پانی ملے گا۔

(۱۷) کہ اسے بڑی مشکل سے گھونٹ گھونٹ پئے گا اور اسے گلے سے نیچے اتار نہ سکے گا اور اسے ہر طرف سے موت آتی ہوئی نظر آئے گی لیکن مرے گا نہیں اور اس کو سخت عذاب نے گھیر رکھا ہوگا۔

(۱۸) جو لوگ اپنے رب کے منکر ہیں قیامت میں ان کا حال یہ ہوگا کہ ان کے سب نیک اعمال اس راکھ کی طرح ہوں گے جس پر آندھی کے روز زوردار ہوا چلے اور وہ اچانک اُڑ جائے اسی طرح جو اعمال انہوں نے کئے تھے۔ ان میں سے کچھ بھی ان کے ہاتھ نہ آئیں گے بلکہ سب برباد ہو جائیں گے یہی سخت گمراہی ہے۔

(۱۹) اے انسان! تو نے غور سے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو بے کار نہیں بنایا بلکہ ضرور اس میں کوئی حکمت ہے اور وہ ایسا قدرت والا ہے کہ چاہے تو تمہیں ہلاک کر کے اور نئی مخلوق پیدا کر دے۔

(۲۰) اور تمہاری جگہ کسی اور مخلوق کو پیدا کرنا اللہ کے لئے کچھ مشکل نہیں۔

افعال: اِسْتَفْتَحُوْا: انہوں نے فیصلہ مانگا، فتح چاہی اِسْتِفْتَاحٌ سے معنی فتح چاہنے اور فیصلہ مانگنے کے ہیں ماضی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ یَتَجَرَّعُهٗ: تَجَرُّعٌ مصدر اس کو گھونٹ گھونٹ کر کے پئے گا، مضارع (واحد مذکر)۔ یُسِیْغُهٗ: اِسَاغَةٌ مصدر اس کو وہ نہیں نگل سکے گا، وہ آسانی سے حلق سے اتارتا ہے مضارع منفی (واحد مذکر غائب)۔ اِشْتَدَّتْ: وہ سخت ہوگی اِشْتِدَادٌ سے معنی سخت اور قوی ہونے کے ہیں، ماضی کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔

إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنْتُمْ مُغْنُونَ عَنَّا
بیشک ہم تھے | تمہارے | تابع | پس کیا | تم | دور کرسکتے ہو | ہم سے
بیشک ہم تمہارے تابع تھے تو پھر کیا تم ہم پر سے اللہ تعالیٰ کا کچھ
مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ۚ قَالُوا لَوْ هَدَانَا اللَّهُ لَهَدَيْنَاكُمْ ۖ
عذاب | اللہ کا | کسی قدر | وہ کہیں گے | (کہ) اگر | ہمیں ہدایت کرتا | اللہ | البتہ ہم ہدایت کرتے تمہیں
عذاب دور کرسکتے ہو وہ (جواب میں) کہیں گے کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت کرتا تو ہم تمہیں ہدایت کرتے
سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَجَزِعْنَا أَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَحِيصٍ ﴿٢١﴾
برابر ہے | ہم پر | کہ ہم گھبرائیں | یا | ہم صبر کریں | نہیں ہمارے لئے | کوئی چھٹکارا
اب ہمارے حق میں برابر ہے (خواہ) ہم بے قرار ہوں یا صبر کریں ہمارے بچاؤ کی کوئی صورت نہیں۔
وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكُمْ
اور کہے گا | شیطان | جب | فیصلہ ہوچکے گا | سب امور کا | کہ بیشک اللہ نے | وعدہ کیا تھا تم سے
اور جب تمام کاموں کا فیصلہ ہوچکے گا تو شیطان کہے گا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے تم سے سچا
وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ ۖ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ
وعدہ سچا | اور میں نے وعدہ کیا تم سے | پھر میں نے اس کے خلاف کیا تم سے | اور نہیں تھا | میرا | تم پر
وعدہ کیا تھا اور میں نے بھی تم سے وعدہ کیا تھا پھر میں نے تم سے اس کے خلاف کیا۔ اور میرا تم پر اس کے سوا اور کچھ زور
مِنْ سُلْطَانٍ إِلَّا أَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي ۖ فَلَا تَلُومُونِي وَلُومُوا
کوئی زور | مگر یہ کہ | میں نے بلایا تمہیں | پھر تم نے کہا مان لیا میرا | پس ملامت نہ کرو مجھے | اور ملامت کرو
نہ تھا کہ میں نے تم کو بلایا اور تم نے میرا کہا مان لیا پس مجھے ملامت نہ کرو بلکہ اپنے آپ
أَنْفُسَكُمْ ۖ مَا أَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَا أَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ۖ إِنِّي
اپنے آپ کو | نہیں میں | تمہاری فریاد کو پہنچنے والا | اور نہ تم ہی | میری فریاد کو پہنچنے والے ہو | میں تو
کو ملامت کرو۔ نہ میں تمہارا فریاد رس ہوں اور نہ تم میرے فریاد رس ہو۔ بیشک میں
كَفَرْتُ بِمَا أَشْرَكْتُمُونِ مِنْ قَبْلُ ۗ إِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ
انکار کرتا ہوں | اُس کا جو | تم نے شریک بنایا مجھے | اس سے پہلے | بیشک جو لوگ ظالم ہیں | اُن کے لئے
انکار کرتا ہوں اُس کا جو تم نے اس سے پہلے مجھے شریک بنایا۔ بیشک ظالموں کے لئے
عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢٢﴾ وَأُدْخِلَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
عذاب ہوگا | دردناک | اور داخل کئے جائیں گے | وہ لوگ جو | ایمان لائے | اور انہوں نے عمل کئے
دردناک عذاب ہے۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے
الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا
نیک | باغات میں | جاری ہیں | جن کے نیچے | نہریں | وہ ہمیشہ رہیں گے | ان میں
ان کو ایسے باغات میں داخل کیا جائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اپنے رب کے حکم سے وہ

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۱) اور جب قیامت کے دن سب دوبارہ زندہ ہوکر اللہ کے حضور میں جوابدہی کے لئے کھڑے ہوں گے تو کمزور لوگ مغرور لوگوں سے کہیں گے کہ ہم تو دنیا میں تمہارا کہا مانتے تھے۔ اب تم ہمیں عذاب الٰہی سے کچھ بچا سکتے ہو؟ وہ جواب دیں گے کہ اگر اللہ ہمیں ہدایت کرتا تو ہم بھی تمہیں نیک راستہ کی ہدایت کرتے۔ لیکن اب تو یہ بات ہمارے لئے برابر ہے کہ ہم گریہ وزاری کریں یا صبر کریں ہمیں نجات نہیں مل سکتی۔

(۲۲) جب قیامت کے دن تمام معاملوں کا فیصلہ ہو چکے گا تو شیطان کہے گا کہ اللہ نے تو تم سے بالکل سچا وعدہ کیا تھا اور میں نے جھوٹے وعدے کئے تھے اور مجھے تم پر کسی قسم کی زبردستی حاصل نہ تھی سوائے اس کے کہ میں نے تم کو اپنی طرف بلایا تو تم نے میرا کہنا مان لیا۔ پس تم مجھے ملامت نہ کرو بلکہ اپنے آپ کو ملامت کرو۔ نہ میں ہی تمہاری فریاد کو پہنچ سکتا ہوں اور نہ تم میری فریاد کو پہنچ سکتے ہو اور تم جو مجھے خدا کے شریک ٹھہراتے تھے۔ میں اس سے بیزار ہوں اور جو لوگ بے انصاف ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

افعال: اَخْلَفْتُكُمْ: میں نے تم سے وعدہ خلافی کی اَخْلَفْتُ اِخْلَافٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد متکلم)۔ دَعَوْتُكُمْ: میں نے تم کو پایا' پکارا دَعَوْتُ ماضی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ اِسْتَجَبْتُمْ: تم نے مان لیا' قبول کرلیا' اِسْتِجَابَةٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: مَحِيْصٍ: پناہ گاہ' لوٹنے کی جگہ۔ مُصْرِخِكُمْ: تمہارا فریادرس' مُصْرِخِيَّ میرا فریادرس' مُصْرِخٍ اسم فاعل (مذکر مجرور)۔ اَشْرَكْتُمُوْنِ: تم نے مجھے شریک بنایا' (واحد متکلم)۔

بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ ؕ تَحِيَّتُهُمۡ فِيۡهَا سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾ اَلَمۡ تَرَ كَيۡفَ ضَرَبَ

اپنے رب کے حکم سے | اُن کی دعائے (ملاقات) ہوگی | اُن میں | سلام | کیا آپ نے نہیں دیکھا | کیسی | بیان کی

اس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہاں اُن کی دُعائے ملاقات ''سلام'' ہوگا۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصۡلُهَا ثَابِتٌ

اللہ نے | مثال | کلمہ طیبہ | (پاک بات) کی | جیسے درخت | پاکیزہ کے | کہ جس کی جڑ | مضبوط ہے

نے کس طرح پاک کلمہ کی مثال بیان کی ہے کہ وہ ایک پاک درخت کی طرح ہے، جس کی جڑ (زمین میں)

وَّ فَرۡعُهَا فِى السَّمَآءِ ۙ﴿۲۴﴾ تُؤۡتِىۡۤ اُكُلَهَا كُلَّ حِيۡنٍۢ بِاِذۡنِ

اور | اس کی شاخیں | آسمان میں ہیں | وہ لاتا ہے | اپنا پھل | ہر | وقت | حکم سے

مضبوط اور شاخ آسمان میں ہے وہ اپنے رب کے حکم سے ہر وقت پھل لاتا

رَبِّهَا ؕ وَيَضۡرِبُ اللّٰهُ الۡاَمۡثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمۡ

اپنے رب کے | اور بیان کرتا ہے | اللہ | مثالیں | لوگوں کے لئے | تاکہ وہ

ہے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ وہ

يَتَذَكَّرُوۡنَ ﴿۲۵﴾ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيۡثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيۡثَةِ ۨاجۡتُثَّتۡ

نصیحت حاصل کریں | اور مثال | ناپاک بات کی | ناپاک درخت کی طرح ہے | جو اُکھاڑ لیا جائے

نصیحت حاصل کریں۔ اور ایک ناپاک کلمہ کی مثال ایک ناپاک درخت کی طرح ہے، جو زمین کے

مِنۡ فَوۡقِ الۡاَرۡضِ مَا لَهَا مِنۡ قَرَارٍ ﴿۲۶﴾ يُثَبِّتُ اللّٰهُ

زمین کے اُوپر ہی سے | نہیں ہے اس کے لئے | کوئی مضبوطی | مضبوط رکھتا ہے | اللہ

اُوپر سے اُکھاڑ لیا جائے اس کے لئے ذرا بھی قرار نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان

الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا بِالۡقَوۡلِ الثَّابِتِ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَفِى الۡاٰخِرَةِ ۚ

اُن کو جو ایمان لائے | مضبوط بات سے | دنیا کی زندگی میں | اور آخرت میں (بھی)

لاتے ہیں پکی بات (کلمہ طیبہ) پر دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں (بھی) ثابت قدم رکھتا ہے

وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيۡنَ ۙ وَيَفۡعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ﴿۲۷﴾

اور گمراہ کرتا ہے | اللہ | ظالموں کو | اور | کرتا ہے | اللہ | جو چاہے

اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو گمراہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ بَدَّلُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ كُفۡرًا وَّاَحَلُّوۡا قَوۡمَهُمۡ

کیا آپ نے نہیں دیکھا | اُن لوگوں کو | جنہوں نے بدل ڈالا | اللہ کی نعمت (ایمان) کو | کفر سے | اور جا اُتارا | اپنی قوم کو

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کو ناشکری سے بدل ڈالا اور اپنی قوم کو تباہی

دَارَ الۡبَوَارِ ۙ﴿۲۸﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصۡلَوۡنَهَا ؕ وَبِئۡسَ الۡقَرَارُ ﴿۲۹﴾ وَجَعَلُوۡا

تباہی کے گھر میں | (یعنی) دوزخ میں | وہ داخل ہوں گے اُس میں | اور (وہ) بُرا | ٹھکانا (ہے) | اور اُنہوں نے ٹھہرائے

کے گھر میں اُتارا (یعنی) دوزخ، جس میں وہ داخل ہوں گے اور وہ بُرا ٹھکانہ ہے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ

آیت نمبر

(۲۳) اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے وہ خدا کے حکم سے ان باغوں میں داخل ہوں گے۔ جن کے نیچے ندیاں جاری ہیں وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اور وہاں ان کی باہمی ملاقات کے وقت کی دعا ''السلام علیکم'' ہوگی۔

(۲۴) آپ نے دیکھا کہ اللہ نے کلمۂ توحید کی کیسی عمدہ مثال بیان فرمائی ہے کہ وہ ایک پاکیزہ درخت (کھجور جیسا) ہے۔ جس کی جڑ نہایت مضبوط ہے اور شاخیں آسمان تک پہنچ رہی ہیں۔

(۲۵) وہ ہر وقت اپنے رب کے حکم سے برابر پھل لاتا ہے اور اللہ لوگوں کے لئے مثالیں بیان فرماتا ہے۔ تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

(۲۶) اور کلمۂ کفر کی مثال ایک خراب درخت یعنی حنظل کی سی ہے جس کی جڑ زمین میں مضبوط نہیں ہوتی اور بڑی آسانی سے زمین کی سطح ہی سے اکھاڑی جا سکتی ہیں۔

(۲۷) اللہ ایمان والوں کو اس کلمۂ توحید کی برکت سے دنیا میں بھی ایمان پر قائم رکھتا ہے اور آخرت میں بھی اور بے انصاف لوگوں کو گمراہ کرتا ہے اور وہ قادر مطلق ہے جو چاہے کرے۔

(۲۸) اور آپ نے ان لوگوں کو تو دیکھ لیا جنہوں نے نعمت ایمان کے بدلے کفر اختیار کیا اسلام کے مقابلے میں شکست کھائی اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر (دوزخ میں) جا اتارا۔

(۲۹) وہ لوگ اس دوزخ میں داخل ہوں گے اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔

افعال: ضَرَبَ: بیان کیا، بتایا، ظاہر کیا، ضَرْبٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب) ''ضرب المثل'' معنی بیان کرنے کے ہیں۔ اُجْتُثَّتْ: اس کو اکھاڑا گیا، اِجْتِثَاثٌ سے معنی جڑ سے اکھاڑنے کے ہیں، ماضی مجہول کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ اَحَلُّوْا: انہوں نے لا اتارا، اِحْلَالٌ سے معنی اتارنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: فَرْعُهَا: واحد فَرْوعٌ جمع شاخ، اس کی شاخ فَرعٌ، ہر چیز کا بالائی حصہ۔

لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ

اللہ کے لئے | شریک | تاکہ گمراہ کریں (لوگوں کو) | اُس کے راستے سے | کہہ دیجئے | فائدہ اُٹھالو | پھر بیشک

کے لئے شریک ٹھہرائے تاکہ لوگوں کو اس کے راستہ سے بہکا دیں۔ آپ کہہ دیں کہ کچھ فائدہ اٹھالو بیشک

مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ ﴿۳۰﴾ قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا

تمہیں لوٹنا ہے | دوزخ کی طرف | کہہ دیجئے | میرے بندوں سے | جو | ایمان لائے | کہ وہ قائم کریں

تمہارا لوٹنا دوزخ کی طرف ہے۔ (اے پیغمبر!) آپ میرے ان بندوں سے کہہ دیں جو ایمان لائے ہیں کہ وہ نماز

الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ

نماز | اور خرچ کیا کریں | اس میں سے | جو رزق دیا ہم نے انہیں | چھپا ہوا | اور ظاہرا | پہلے اس سے کہ

قائم کریں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اُس میں سے چھپا کر اور ظاہری طور پر (نیکی کی راہ میں) خرچ کریں اس سے پہلے کہ

اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ﴿۳۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ

آ جائے وہ دن کہ | نہ خرید وفروخت ہوگی | اُس میں | اور نہ دوستی | اللہ ہی ہے | وہ ذات | جس نے پیدا کئے

وہ دن آ جائے جس میں نہ کوئی خرید وفروخت ہوگی اور نہ دوستی کام آئے گی۔ اللہ تعالیٰ وہ ذات پاک ہے جس نے آسمانوں اور

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ

آسمان | اور زمین | اور نازل کیا | آسمان کی طرف سے | پانی | پھر نکالے | اس کے (ذریعہ) سے

زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی اُتارا پھر اس کے ذریعے میوہ جات میں سے تمہارے

مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ

پھل | روزی | تمہارے لئے | اور | تابع کیا | تمہارے لئے | کشتی کو | کہ چلے | سمندر میں

لئے رزق پیدا کیا اور تمہارے لئے کشتی کو تابع کیا تاکہ وہ سمندر میں اس (اللہ) کے

بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ﴿۳۲﴾ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

اس کے حکم سے | اور تابع کیا | تمہارے لئے | دریاؤں کو | اور تابع کیا | تمہارے لئے | سورج | اور چاند کو

حکم سے چلے اور تمہارے لئے دریاؤں کو تابع کردیا اور سورج اور چاند کو تمہارے لئے مسخر کردیا جو رواں دواں رہتے ہیں

دَآئِبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ﴿۳۳﴾ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ

کہ دونوں چل رہے ہیں | اور تابع کیا | تمہارے لئے | رات | اور دن کو | اور دی تمہیں | ہر اس چیز سے

اور تمہارے لئے رات اور دن کو مسخر کردیا اور جو کچھ تم نے اُس سے مانگا

مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ

جو | تم نے مانگی | اور اگر تم شمار کرو | اللہ کی نعمتوں کو | تو گن نہ سکو گے انہیں

اُس میں سے تمہیں دیا اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو اسے شمار میں نہ لاسکو گے

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ﴿۳۴﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ

بیشک انسان | بڑا ظالم | بڑا ناشکرا ہے | اور جب کہا | ابراہیم نے | اے میرے رب! | بنادے

بیشک انسان بڑا ظالم اور ناشکر گزار ہے اور جس وقت ابراہیمؑ نے دعا کی کہ اے میرے رب! اس شہر

آیت نمبر		آسان تفسیر

(۳۰) اورانہوں نے اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرائے تا کہ لوگوں کوراہ سے بے راہ کر دیں۔آپؐ ان سے کہہ دیجئے کہ چند روزہ زندگی سے فائدہ اٹھالو پھر تمہیں دوزخ کی طرف لوٹ جانا ہے۔

(۳۱) آپؐ ایمان والے بندوں سے کہہ دیجئے کہ نماز قائم رکھیں اوراللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے اس کی راہ میں خفیہ اوراعلانیہ خرچ کریں اس دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ وہ نیکی خرید سکیں گے اور نہ دوستی کام آئے گی۔

(۳۲) وہ اللہ ہی ہے جس نے آسمان اور زمین پیدا کر کے آسمان سے پانی برسایا اوراس کی وجہ سے زمین میں سے تمہارے کھانے کو پھل پیدا کئے اور کشتیوں کوتمہارے تابع کر دیا کہ وہ اس کے حکم سے دریا میں چلیں اور دریاؤں کو بھی تمہارا مطیع کر دیا کہ تم ان سے کام لو۔

(۳۳) اور سورج اور چاند کو بھی تمہارے لئے مسخر کر دیا کہ وہ دونوں دستور کے مطابق تمہارے فائدہ کے لئے برابر چل رہے ہیں اوراسی طرح رات اور دن کو بھی تمہارا مطیع کر دیا۔

(۳۴) اور جو چیز بھی تمہاری زندگی کے قیام کے لئے ضروری تھی وہ سب تمہیں عطا کی اوراگر تم اللہ کی نعمتوں کوشمار کرنے لگو تو کبھی کر نہیں سکتے۔بے شک انسان بڑا ہی ظالم اور ناشکرا ہے۔

افعال: تَعُدُّوْا: تم گننے لگو،شمار کرنے لگو،عَدٌّ سے معنی شمار کرنے کے ہیں،مضارع کا صیغہ(جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: تُحْصُوْهُ: تم اس کا احاطہ کرو گے،تم اس کا شمار کرو گے تُحْصُوْ، اِحْصَاءٌ سے مضارع کا صیغہ(جمع مذکر حاضر)معنی شمار کرنے کے ہیں یہاں اوقات کا شمار اور گھڑیوں کا گننا مراد ہے۔دَآئِبَیْنِ: پھرنے والے،ایک دستور پر چلنے والے دَآبٌ اور دَآبٌ سے اسم فاعل کا صیغہ(تثنیہ مذکر)۔

هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ۝۳۵
اس | شہر کو | امن والا | اور دور رکھ مجھے | اور میری اولاد کو | (اس بات سے) کہ ہم پوجیں | بتوں کو
کو امن کی جگہ بنادے اور مجھے اور میری اولاد کو بتوں کی پوجا سے بچائے رکھ۔

رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ
اے میرے رب! | بیشک انہوں نے | گمراہ کر دیا | بہت سے | لوگوں کو | پس جس نے پیروی کی میری
اے میرے رب! بیشک ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا پس جس نے میری پیروی کی

فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۳۶ رَبَّنَآ
تو بیشک وہ مجھ سے ہے | اور جس نے | نافرمانی کی میری | پس بیشک تو | بخشنے والا رحم کرنے والا ہے | اے رب ہمارے!
بیشک وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو بیشک تو بخشنے والا نہایت مہربان ہے اے ہمارے رب!

اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ
بیشک میں نے بسایا | اپنی اولاد کو | ایسی وادی میں | کہ جہاں کھیتی نہیں | پاس
بیشک میں نے اپنی کچھ اولاد کو تیرے محترم گھر کعبہ کے نزدیک ایک بے آب و گیاہ میدان میں بسایا

بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً
تیرے حرمت والے گھر (کعبہ) کے | اے ہمارے رب! | تا کہ وہ قائم کریں | نماز | پس کردے | دل
ہے۔ اے ہمارے رب! تا کہ وہ نماز قائم کریں پس تو لوگوں کے دلوں

مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ
لوگوں کے | مائل | اُن کی طرف | اور رزق دے اُن کو | پھلوں سے | تا کہ وہ
کو ان کی طرف مائل کردے اور انہیں پھلوں سے رزق دے تا کہ وہ

يَشْكُرُوْنَ ۝۳۷ رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ۭ وَمَا يَخْفٰى
شکر گزار ہوں | اے رب ہمارے! | بیشک تُو جانتا ہے | جو کچھ ہم چھپاتے ہیں | اور جو ہم ظاہر کرتے ہیں | اور نہیں چھپی ہوئی
شکر کریں اے ہمارے رب! بیشک تُو جانتا ہے جو ہم چھپاتے ہیں اور جو ہم ظاہر کرتے ہیں

عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ ۝۳۸ اَلْحَمْدُ
اللہ پر | کوئی چیز | زمین میں | اور نہ | آسمان میں | تمام تعریفیں
اور اللہ تعالیٰ سے نہ زمین میں کوئی چیز چھپی ہوئی ہے اور نہ آسمان میں۔ تمام تعریفیں

لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَي الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ۭ
اللہ کے لئے ہیں | جس نے | عطا کئے | مجھے | بڑی عمر میں | اسماعیلؑ | اور اسحٰقؑ
اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے بڑھاپے میں مجھے اسماعیلؑ اور اسحاقؑ عطا کئے

اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَاۗءِ ۝۳۹ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ
بیشک میرا رب | سنتا ہے | دعا کو | اے میرے رب! | مجھے بنا | قائم کرنے والا | نماز کا
بیشک میرا رب دعا سننے والا ہے۔ اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز کا (خاص) اہتمام

آیت نمبر — آسان تفسیر

(۳۵) اور یاد کرو جبکہ حضرت ابراہیمؑ نے دعا کی کہ اے اللہ! اس شہر مکہ کو امن والا بنا دے اور مجھے اور میری اولاد کو بتوں کی عبادت سے دور رکھ۔

(۳۶) اے رب! ان جھوٹے معبودوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کیا ہے۔ پس جو شخص میرے کہنے پر چلے گا وہ تو واقعی میرا پیرو ہے اور جس نے میرا کہنا نہیں مانا اس کا معاملہ تیرے سپرد ہے' تو بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(۳۷) اے ہمارے پروردگار! میں نے اپنی اولاد (اسمٰعیلؑ) کو مکہ کی ایسی وادی میں بسایا ہے جہاں کوئی سبزہ اور کھیتی باڑی نہیں ہوتی' تیرے محترم گھر (کعبہ) کے پاس' تاکہ وہ لوگ نماز قائم کریں۔ پس اپنی مہربانی سے لوگوں کے دل ان کی طرف راغب کر دے اور انہیں پھلوں سے روزی بخش کہ وہ تیرے شکر گذار رہیں۔

(۳۸) اے رب! تُو تو ہمارے ظاہر و باطن کو جانتا ہے اور واقعی اللہ سے کوئی چیز زمین و آسمان میں چھپی نہیں۔

(۳۹) اللہ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے بڑھاپے میں اسمٰعیل اور اسحٰق عطا فرمائے بے شک اللہ دعا کا سننے والا ہے۔

انعال: عَصَانِیْ: اس نے میری نافرمانی کی' اس نے میرا کہنا نہ مانا' عَصٰی ماضی کا صیغہ۔ اَسْکَنْتُ: میں نے بسایا ہے اِسْکَانٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد متکلم) (واحد مذکر غائب)۔ تَھْوِیْ: وہ گرتی ہے' گرے گی' وہ پھینک دیتی ہے' دے گی' یہ صیغہ قرآن میں دو جگہ استعمال ہوا ہے' ایک سورۂ حج میں' یہ ھَوِیٌّ سے مشتق ہے معنی اوپر سے نیچے گرنے اور جلد گزر جانے کے ہیں' مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب) دوسرے سورۃ ابراہیم میں۔ اُرْزُقْھُمْ: ان کو روزی دے' امر کا صیغہ۔ نُخْفِیْ: اِخْفَاءٌ مصدر' ہم چھپا کر کرتے ہیں' ہم پوشیدہ کرتے ہیں' مضارع (جمع متکلم) (جمع مذکر غائب)۔ نُعْلِنُ: اِعْلَانٌ مصدر ہم ظاہر کرتے ہیں' مضارع (جمع متکلم)۔

اسماء: وَادٍ: دو پہاڑوں کے درمیان کا میدان' مراد مکہ اسم مفرد نکرہ۔

وَمِنْ ذُرِّيَّتِي ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ﴿٤٠﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ

اور میری اولاد میں سے (بھی) | اے ہمارے رب! | اور قبول فرما | میری دعا | اے ہمارے رب! | بخش دے مجھے | اور میرے ماں باپ کو

رکھنے والا بنادے۔ اے ہمارے پروردگار! میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے رب! مجھے اور میرے ماں باپ کو

وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ﴿٤١﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا عَمَّا

اور سب ایمان والوں کو | جس دن | قائم ہوگا | حساب | اور خیال نہ کیجئے | اللہ کو | بے خبر | اس سے جو

اور مومنوں کو حساب قائم ہونے کے دن بخش دے اور (اے پیغمبر!) اللہ تعالیٰ کو ان کاموں سے بے خبر

يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ ۚ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ

کرتے ہیں | وہ ظالم | وہ تو مہلت دیتا ہے انہیں | اُس دن تک | کہ پھٹی رہ جائیں گی | جس میں

نہ سمجھے جو وہ ظالم کررہے ہیں وہ تو ان کو اس دن تک مہلت دے رہا ہے جب آنکھیں کھلی کی

الْأَبْصَارُ ﴿٤٢﴾ مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ

آنکھیں | وہ دوڑے جارہے ہوں گے | اپنے سر اُٹھائے ہوئے | نہیں پھر سکے گی (خود) | اُن کی طرف

کھلی رہ جائیں گی۔ وہ اپنے سر (اوپر کو) اُٹھائے ہوئے دوڑتے ہوں گے اُن کی نظریں اُن کی طرف نہ

طَرْفُهُمْ ۖ وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ ﴿٤٣﴾ وَأَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ

اُن کی نظریں | اور دل اُن کے | (خوف سے) اُڑے ہوئے ہوں گے | اور ڈراؤ | لوگوں کو | اُس دن سے | کہ آئے گا ان پر

لوٹ سکیں گی اور اُن کے دل پریشان ہوں گے اور (اے پیغمبر!) لوگوں کو اُس دن سے ڈراؤ جب اُن

الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخِّرْنَا إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ

عذاب | تو کہیں گے | وہ لوگ جو | ظالم تھے | اے ہمارے رب! | مہلت دے ہمیں | تھوڑی مدت کے لئے

پر عذاب آئے گا تو وہ لوگ جو ظالم ہیں کہیں گے اے ہمارے رب! ہمیں تھوڑی سی مدت کے لئے مہلت دے

نُجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ۗ أَوَلَمْ تَكُونُوا أَقْسَمْتُمْ مِنْ قَبْلُ

ہم قبول کرلیں گے | تیری دعوت کو | اور پیروی کریں گے | رسولوں کی | کیا تم قسمیں نہ کھاتے تھے | اس سے پہلے

کہ ہم تیری دعوت قبول کرلیں اور رسولوں کی پیروی کریں (کہا جائے گا کہ) کیا تم اس سے پہلے قسمیں نہ کھاتے تھے؟ کہ

مَا لَكُمْ مِنْ زَوَالٍ ﴿٤٤﴾ وَسَكَنْتُمْ فِي مَسَاكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوا

کہ نہیں تمہارے لئے | کوئی زوال | اور بسے تھے تم | مکانوں میں | اُن لوگوں کے | جنہوں نے ظلم کیا تھا

تمہارے لئے کوئی زوال نہیں اور تم ان لوگوں کے گھروں میں رہ چکے ہو جنہوں نے اپنی

أَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا

اپنی جانوں پر | اور واضح ہوچکا تھا | تم پر | (کہ) کیسا | ہم نے (سلوک) کیا تھا | اُن سے | اور ہم نے بیان کی تھیں

جانوں پر ظلم کیا تھا اور تم پر ظاہر ہوگیا تھا کہ ہم نے ان سے کیسا سلوک کیا اور تمہارے لئے ہم

لَكُمُ الْأَمْثَالَ ﴿٤٥﴾ وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللَّهِ مَكْرُهُمْ

تمہارے لئے | مثالیں | اور وہ اپنی تدبیریں کرچکے ہیں (دین حق کے خلاف) | اور اللہ کے پاس ہے | اُن کی سب تدبیر

نے مثالیں بھی بیان کردی تھیں۔ اور یہ اپنی تدبیریں کرچکے ہیں اور ان کی تدبیریں اللہ تعالیٰ کے سامنے تھیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۰) اے رب! مجھے اور میری اولاد کو ہمیشہ نماز قائم کرنے والے رکھ اور میری دعا قبول فرما۔

(۴۱) اے ہمارے رب! مجھے اور میرے ماں باپ (اگر موت کے وقت ایمان لے آئے ہوں) اور سب ایمان والوں کو بخش دے، جس دن حساب قائم ہو۔

(۴۲) اور اے رسولؐ! آپ یہ خیال نہ کیجئے کہ اللہ ان ظالم مشرکوں کے برے کاموں سے بے خبر ہے۔ بلکہ وہ تو انہیں قیامت کے دن تک مہلت دے رہا ہے۔ جس میں گنہگار عذاب کی سختی کو دیکھ کر سخت حیران رہ جائیں گے۔

(۴۳) اور سب لوگ بلاوے کے مقام کی طرف سر اٹھائے دوڑے جارہے ہوں گے اور ان کی نگاہ خود ان کی اپنی طرف بھی نہ متوجہ ہو سکے گی اور موقف کی سختیوں کے دیکھنے سے وہ سخت غمگین ہوں گے۔

(۴۴) اور آپ لوگوں کو اس دن کے آنے سے ڈراتے رہیں کہ جس میں ان پر عذاب الٰہی نازل ہوگا۔ تو ظالم مشرک اللہ سے درخواست کریں گے کہ خدایا! ہمیں تھوڑی مدت اور مہلت دے کہ ہم تیری دعوت اسلام قبول اور تیرے رسولوں کی پیروی کریں۔ انہیں جواب دیا جائے گا کہ کیا اس سے پہلے دنیا میں تم آپس میں قسمیں کھا کر یہ نہ کہا کرتے تھے کہ دنیا میں ہمیں کسی قسم کا زوال نہیں ہوگا۔

(۴۵) حالانکہ تم انہی لوگوں کے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد باقی رہ جانے والے گھروں میں رہتے تھے جنہوں نے کفر وشرک سے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اور جو عذاب ہم نے ان پر نازل کیا تھا وہ بھی تم سے پوشیدہ نہ تھا اور ہم نے تم سے طرح طرح کی مثالیں بھی بیان کر دی تھیں۔

افعال: اَخِّرْنَا: ہم کو مہلت دے، تاخیر عطا کر اَخِّرْ تَاخِيْرٌ سے امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: مُهْطِعِيْنَ: مُهْطِعٌ واحد اِهْطَاعٌ مصدر، سر جھکائے تیزی سے دوڑنے والے اسم فاعل (جمع مذکر) منصوب۔ طَرْفُهُمْ: ان کی نگاہ، ان کی آنکھ (جمع مذکر غائب)۔ مَكِيْنٌ: كَوْنٌ مصدر عزت والا، مرتبہ والا۔ زَوَالٍ: زائل ہونا، زَالَ يَزُوْلُ مصدر زوال کا استعمال اس چیز سے متعلق ہوتا ہے جو پہلے سے قائم ہو۔

وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿٤٦﴾ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ

اگرچہ تھی | اُن کی تدبیر (ایسی) | کہ ٹل جائیں | اس (کی وجہ) سے پہاڑ | پس خیال نہ کیجئے | اللہ کو

اگرچہ ان کی تدبیریں ایسی تھیں کہ ان سے پہاڑ ٹل جاتے۔ پس آپ اللہ تعالیٰ کو ایسا نہ سمجھیں کہ

مُخْلِفَ وَعْدِهِ رُسُلَهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿٤٧﴾ يَوْمَ

خلاف وعدہ کرنے والا | اپنے رسولوں سے | بیشک اللہ | بڑا زبردست ہے | انتقام لینے والا | جس دن

وہ اپنے رسولوں سے اپنا وعدہ پورا نہیں کرے گا بیشک اللہ تعالیٰ زبردست اور بدلہ لینے والا ہے۔ جس دن

تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ ۖ وَبَرَزُوا لِلَّهِ

بدل دی جائے گی | زمین | اس زمین کے علاوہ | اور آسمان (بھی) | اور نکل کھڑے ہوں گے | اللہ کے حضور میں

یہ زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان بھی۔ اور لوگ (قبروں سے) نکل کر اللہ یکتا

الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿٤٨﴾ وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ مُقَرَّنِينَ

جو ایک ہے بڑا زبردست | اور آپ دیکھیں گے | مجرموں کو | اُس دن | جکڑے ہوئے

و غالب کے سامنے پیش ہوں گے۔ اور تم گنہگاروں کو اس دن دیکھو گے کہ وہ زنجیروں میں

فِي الْأَصْفَادِ ﴿٤٩﴾ سَرَابِيلُهُمْ مِنْ قَطِرَانٍ وَتَغْشَىٰ وُجُوهَهُمُ

زنجیروں میں | اُن کے کُرتے (ہوں گے) | گندھک کے | اور ڈھانپ لے گی | اُن کے چہروں کو

جکڑے ہوئے ہیں۔ اُن کے کُرتے گندھک کے ہوں گے اور آگ اُن کے چہروں کو

النَّارُ ﴿٥٠﴾ لِيَجْزِيَ اللَّهُ كُلَّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ ۚ إِنَّ اللَّهَ

آگ | تاکہ بدلہ دے | اللہ | ہر ایک | نفس کو | اُس عمل کا | جو اُس نے کیا | بیشک اللہ

ڈھانپ لے گی۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ہر نفس کو اس کے اعمال کا بدلہ دے۔ بیشک اللہ تعالیٰ

سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿٥١﴾ هَٰذَا بَلَاغٌ لِلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوا بِهِ وَلِيَعْلَمُوا

بہت جلد حساب لینے والا ہے | یہ (قرآن) | پیغام ہے | لوگوں کیلئے | اور تاکہ وہ ڈرائے جائیں اس کے ذریعے | اور تاکہ وہ جان لیں

بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ یہ (قرآن) لوگوں کے لئے پیغام ہے تاکہ وہ اس کے ذریعے ڈرائے جائیں اور تاکہ وہ

أَنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿٥٢﴾

کہ وہی | معبود ہے | ایک | اور تاکہ نصیحت حاصل کریں | عقل والے

جان لیں کہ وہی اکیلا معبود ہے اور تاکہ عقل والے نصیحت حاصل کریں

سُورَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | وَتِسْعُونَ آيَةً وَسِتُّ رُكُوعَاتٍ

سورہ حجر جو مکہ میں نازل ہوئی اور اس | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | میں ننانوے آیتیں اور چھ رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الر ۚ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ وَقُرْآنٍ مُبِينٍ ﴿١﴾

الف لام را | یہ | آیتیں ہیں | کتاب | اور قرآن | روشن کی

الف لام را۔ یہ (کامل) کتاب اور قرآن مبین کی آیتیں ہیں۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۶) اور وہ کفار دین حق کے خلاف اپنی تدبیریں کر چکے ہیں اور اگر چہ وہ تدبیریں ایسی سخت تھیں کہ ان کی وجہ سے پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ٹل جائیں مگر ان کی سب تدبیریں اللہ کے قبضہ میں ہیں وہ اللہ کے حکم کے بغیر کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

(۴۷) پس آپ ایسا خیال تک دل میں نہ لائیں کہ اللہ نے جو وعدہ اپنے رسولوں سے کیا ہے وہ اس کے خلاف کرے گا۔ بیشک وہ بڑا زبردست بدلہ لینے والا ہے۔

(۴۸) اس روز جس میں زمین اور آسمان سب بدل دیئے جائیں گے اور سب لوگ قبروں سے دوبارہ زندہ ہو کر جوابدہی کے لئے خدائے قہار کے دربار میں نکل کھڑے ہوں گے۔

(۴۹) اور آپ اس روز دیکھیں گے مجرم لوگ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں گے۔

(۵۰) اور ان کی قمیص آتش گیر بدبودار گندھک کی ہوں گی اور ان کے چہروں کو آگ کے شعلوں نے گھیر رکھا ہوگا۔

(۵۱) تاکہ اللہ ہر ایک شخص کے عملوں کا بدلہ دے اور بیشک اللہ بڑا جلد حساب لینے والا ہے۔

(۵۲) یہ قرآن تو لوگوں کو حکم الٰہی پہنچا دینے کے لئے ہے اور تاکہ انہیں اللہ کے عذاب سے ڈرایا جائے اور ان کو معلوم ہو جائے کہ وہ ایک ہی معبود ہے اور تاکہ عقلمند لوگ نصیحت حاصل کریں۔

سورۂ حجر

چونکہ اس سورت میں وادی حجر کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

الر۔ حروف مقطعات ہیں جس کے معنی پہلے گزر چکے۔

(۱) یہ سورت کتاب الٰہی اور احکام الٰہی کو واضح طور پر بیان کرنے والے قرآن کی آیتیں ہیں۔

افعال: تَــزُوْلَ: وہ اپنی جگہ سے ٹل جائے' مقام سے ہل جائے' زَوَالٌ سے معنی اپنے طریقہ سے منہ موڑ کر جدا ہونے اور پھرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ تُبَدَّلُ: وہ بدلی جائے گی تَبْدِیْلٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ تَغْشٰی: وہ ڈھانکے لیتی ہے' وہ ڈھانک لے گی' غِشْیَانٌ سے معنی ڈھانک لینے کے ہیں' مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔

اسماء: مُخْلِفَ: اِخْلَافٌ مصدر' اسم فاعل (واحد مذکر) وعدہ کو پیچھے ڈال دینے والا' اِخْلَافٌ کے اصل معنی ایک دوسرے کے بعد اپنے جانوروں کو پانی پلانا۔ قَـطِـرَانٍ: تارکول' گندھک' بعض نے یہ ترجمہ پسند نہیں کیا' تیل کی طرح ایک سیاہ مادہ ہوتا ہے جو اَبْھَل یا صنوبر کے درختوں سے نکلتا ہے اور خارشتی اونٹ کے لگایا جاتا ہے بعض اس کا ترجمہ پگھلا ہوا تانبا' کھولتا ہوا۔ اَصْـفَــادِ: زنجیریں' بیڑیاں صفد اور صَفَادٌ کی جمع معنی بیڑی اور زنجیر کے ہیں۔

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿٢﴾ ذَرْهُمْ
بہت دفعہ | آرزو کریں گے | وہ لوگ | جو کافر ہوئے | کہ کاش وہ ہوتے | مسلمان | انہیں چھوڑ دیں
وہ لوگ کہ جنہوں نے راہِ کفر اختیار کر رکھی ہے بسا اوقات آرزو کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے۔ آپ انہیں چھوڑ دیں

يَأْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٣﴾
وہ کھائیں | اور فائدہ اُٹھالیں | اور غفلت میں رکھے انہیں | امید | پھر جلد | وہ جان لیں گے
یہ کھائیں اور فائدہ اٹھائیں اور اُمیدیں ان کو غافل کئے رہیں پس عنقریب وہ جان لیں گے۔

وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿٤﴾ مَا تَسْبِقُ
اور نہیں ہلاک کیا ہم نے | کسی بستی کو | مگر | اس کے لئے | ایک لکھا ہوا | وقت مقرر تھا | نہیں آگے بڑھ سکتی
اور ہم نے کسی بستی کو ہلاک نہیں کیا مگر اس کے لئے ایک لکھا ہوا وقت مقرر تھا۔ کوئی گروہ بھی اپنے

مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿٥﴾ وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْ
کوئی اُمت | اپنے مقررہ وقت سے | اور نہ | وہ پیچھے رہ سکتی ہے | اور وہ کہنے لگے | اے وہ شخص
مقررہ وقت سے نہ آگے بڑھ سکتا ہے نہ پیچھے رہ سکتا ہے۔ اور انہوں نے کہا کہ اے وہ شخص

نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ﴿٦﴾ لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ
جس پر نازل کیا گیا ہے | (یہ) قرآن | بیشک تُو | دیوانہ ہے | کیوں نہیں | تو لے آتا ہمارے پاس | فرشتے
کہ جس پر قرآن نازل کیا گیا ہے تو تو بالکل دیوانہ ہے۔ اگر تو سچا ہے تو ہمارے پاس فرشتوں

اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٧﴾ مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ
اگر | تو ہے سچوں میں سے | ہم نازل نہیں کرتے | فرشتوں کو | مگر | حق کے ساتھ
کو کیوں نہیں لے آتے۔ (کہہ دیجئے) ہم فرشتے نہیں بھیجا کرتے مگر حق کے ساتھ

وَمَا كَانُوْٓا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ﴿٨﴾ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ
اور نہ دی جاتی انہیں | اُس وقت | مہلت | بیشک ہم نے ہی | اُتارا ہے | یہ ذکر (قرآن) | اور بیشک ہم ہی | اُس کے
اور اس وقت ان کو مہلت نہیں دی جاتی۔ بیشک اس قرآن کو ہم نے نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے

لَحٰفِظُوْنَ ﴿٩﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٠﴾
محافظ ہیں | اور ہم بھیج چکے ہیں (رسول) | آپ سے پہلے (بھی) | اگلی اُمتوں میں
محافظ ہیں۔ اور ہم نے بلاشبہ آپ سے پہلے گزشتہ قوموں میں بھی رسول بھیجے تھے۔

وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿١١﴾ كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ
اور نہیں آیا اُن کے پاس | کوئی | رسول | مگر وہ اُس کا | مذاق اڑاتے تھے | اسی طرح | ہم اسے ڈال دیتے ہیں
اور ان کے پاس کوئی رسول نہیں آیا کہ جس کا انہوں نے مذاق نہ اُڑایا ہو اسی طرح ہم اس کو ان

فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٢﴾ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ
دلوں میں | گنہگاروں کے | وہ ایمان نہیں لائیں گے | اس پر | اور گزر چکی ہے | رسم
گنہگاروں کے دلوں میں ڈال دیتے ہیں۔ وہ اس (قرآن) پر ایمان نہیں لائیں گے یہی پہلے لوگوں کا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲) آج تو کفار اسلام اور قرآن کا مذاق اڑاتے ہیں تمسخر کرتے ہیں مگر ایک وقت آئے گا جبکہ دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کی ترقی یا آخرت میں کامیابی اور عظمت اور اپنی محرومی اور بدبختی دیکھ کر تمنا کریں گے کہ کاش ہم بھی مسلمان ہوتے۔

(۳) آپ کفار کو اسی حال میں چھوڑ دیں کہ دنیا میں چند روز خوب مزے اڑالیں اور آئندہ کے لئے لمبی چوڑی امیدیں باندھے رہیں پھر قیامت کے روز سب حقیقت سامنے آجائے گی۔

(۴) جتنی بستیاں اپنے رہنے والوں کی سرکشی کی وجہ سے تباہ و برباد ہوئیں ان میں سے ہر ایک کی ہلاکت کا ایک وقت مقرر تھا۔ جب وہ وقت آ پہنچا تو فوراً ہلاک کر دی گئیں۔

(۵) ہر ایک سرکش قوم کی ہلاکت کا ایک وقت مقرر ہے جو آگے پیچھے نہیں ہوسکتا۔

(۶) اور مشرکین مکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مذاق کے طور پر کہتے تھے کہ تم تو واقعی دیوانے ہو جو یہ دعویٰ کرتے ہو کہ یہ قرآن تم پر خدا کی طرف سے نازل ہوا ہے۔

(۷) اگر تم واقعی اپنے دعویٰ رسالت میں سچے ہو تو تمہاری تصدیق کے لئے فرشتے کیوں نہیں نازل ہوتے۔

(۸) کسی رسول کی رسالت کی تصدیق کے لئے ہم فرشتے تو اسی وقت نازل کیا کرتے ہیں جبکہ ہم کسی قوم کی ہلاکت کا فیصلہ کر لیتے ہیں اور اس کے بعد پھر انہیں مہلت نہیں دی جاتی۔

(۹) یہ قرآن جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے بلاشبہ ہم ہی نے اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں کوئی شخص اس میں کمی بیشی نہیں کر سکتا۔

(۱۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی گئی ہے کہ آپ کفار کے مذاق سے ہرگز غمگین نہ ہوں آپ سے پہلے بھی اگلی امتوں میں ہم رسول بھیج چکے ہیں۔

(۱۱) ان لوگوں کا بھی یہی طریقہ رہا کہ جو رسول ان کے پاس آتا تھا وہ اس کا مذاق اڑاتے تھے۔

(۱۲) جس طرح یہ کفار مکہ آپ پر ایمان نہیں لاتے۔ اسی طرح ہم مجرم مشرکین کے دل میں حق کی تکذیب اور مخالفت ڈال دیتے ہیں۔

افعال: یَتَمَتَّعُوْا: تَمَتُّعٌ مصدر، مزہ اڑاتے ہیں، فائدہ حاصل کرتے ہیں، مضارع مجزوم (جمع مذکر غائب)۔ یُلْهِهِمُ: اِلْهَاءٌ مصدر، ان کو غافل بنائے رکھے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ تَسْبِقُ: وہ آگے نکلتی ہے، نکلے گی، سبقت کرتی ہے، کرے گی، سَبْقٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ نَسْلُکُهٗ: ہم اس کو داخل کر دیتے ہیں، مضارع کا صیغہ (جمع متکلم)۔

اسماء: اَجَلَهَا: اس کی مدت مقررہ، اس کی مدت۔ رُبَمَا: کسی وقت، بہت وقت۔

الْاَوَّلِيْنَ (١٣) وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ
پہلے لوگوں کی | اور اگر ہم کھول دیں | ان پر | کوئی دروازہ | آسمان کا | اور وہ اس میں
طور طریق چلا آیا ہے اور اگر ہم اُن پر آسمان کا کوئی دروازہ کھول دیں پھر اس میں سے وہ

يَعْرُجُوْنَ (١٤) لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ
چڑھتے رہیں | تو (یہی) کہیں گے | کہ بیشک | بندکردی گئیں | ہماری آنکھیں | بلکہ | ہم | وہ لوگ ہیں
اوپر کو چڑھنے بھی لگیں۔ تو (یہی) کہیں گے کہ ہماری نظر بندی کردی گئی ہے بلکہ ہم پر جادو کردیا

مَّسْحُوْرُوْنَ (١٥) وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا
جن پر جادو کردیا گیا ہے | اور یقیناً | ہم نے بنائے | آسمان میں | برج | اور زینت دی ہم نے اسے
گیا ہے اور (دیکھو کہ) ہم نے آسمان میں برج بنائے اور ان کو

لِلنّٰظِرِيْنَ (١٦) وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ (١٧) اِلَّا مَنِ
دیکھنے والوں کے لئے | اور حفاظت کردی ہم نے اس کی | ہر | شیطان | مردود سے | مگر جو
دیکھنے والوں کے لئے سجا دیا ہے اور ہم نے ہر مردود شیطان سے اس کی حفاظت کی۔ مگر جو

اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ (١٨) وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا
چوری چھپے سنے | تو اس کا پیچھا کرتا ہے | ایک انگارہ (شعلہ) | چمکتا ہوا | اور زمین کو | ہم نے پھیلا دیا
چوری چھپے سن لے تو چمکتا ہوا شعلہ اس کا پیچھا کرتا ہے۔ اور ہم نے زمین کو پھیلا دیا

وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ (١٩)
اور ہم نے ڈال دیئے | اس میں | پہاڑ | اور اُگائی ہم نے | اس میں | ہر چیز | مناسب
اور ہم نے اس میں پہاڑ ڈال دیئے اور اس میں ہر قسم کی چیزوں کو موزوں اندازے سے اگایا

وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ (٢٠) وَاِنْ
اور بنادیئے ہم نے | تمہارے لئے | اس میں | سامان معیشت | اور وہ جو | نہیں تم | اس کے | رزق دینے والے | اور نہیں
اور ہم نے تمہارے لئے اس میں سامانِ معیشت بنائے (اور اس کے لئے بھی) جسے تم رزق دینے والے نہیں اور

مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ (٢١)
کوئی | چیز | مگر | ہمارے پاس | خزانے ہیں اُس کے | اور نہیں نازل کرتے ہم اُسے | مگر | ایک اندازہ | مقرر (کے ساتھ)
کوئی چیز ایسی نہیں جس کے خزانے ہمارے پاس نہ ہوں اور ہم اسے مناسب اندازہ سے اتارتے رہتے ہیں۔

وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ
اور بھیجیں ہم نے | ہوائیں | بھری ہوئی | پھر ہم نے اتارا | آسمان سے | پانی | پھر ہم وہ (پانی) تمہیں پلاتے ہیں
اور ہم نے (پانی سے) بھری ہوئی ہوائیں بھیجیں پھر ہم نے آسمان سے پانی اُتارا۔ اور ہم تمہیں وہ پانی پلاتے ہیں

وَمَآ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ (٢٢) وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ
اور نہیں | تم اس کے | جمع رکھنے والے | اور بیشک ہم | (ہی) زندہ کرتے | اور ہم مارتے ہیں | اور ہم (ہی)
حالانکہ تمہارے پاس تو اس کا کوئی خزانہ ہی نہیں اور بیشک ہم (ہی) زندگی دیتے ہیں اور ہم ہی

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۳) کہ وہ اس رسول پر ایمان نہیں لاتے یہ عادت پہلی سرکش قوموں سے چلی رہی ہے۔

(۱۴) اور اگر ہم بطور معجزہ آسمان کا ایک دروازہ بھی کھول دیتے کہ خود یہ لوگ آسانی سے اس میں چڑھ جاتے۔

(۱۵) تو بھی کفار نہ مانتے اور یہی کہتے کہ ہماری نظر بندی کی گئی ہے بلکہ ہم پر جادو کر دیا گیا ہے۔

(۱۶) اور یہ ہماری ہی بزرگانہ شان ہے کہ ہم نے آسمان میں ستاروں سے بارہ مختلف شکلیں بنادی ہیں جنہیں برجوں سے تعبیر کیا جاتا ہے اور دیکھنے والوں کو آسمان نہایت خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔

(۱۷) اور ہم نے ٹوٹ کر گرنے والے ستاروں سے آسمان کی حفاظت کر دی کہ کوئی شیطان ملعون اس پر چڑھنے کی ہمت نہ کر سکے۔

(۱۸) اور جو شیطان چوری چھپے سے فرشتوں کی باتیں سننا چاہے تو اس پر ایک دہکتا ہوا انگارہ (شہاب) پڑتا ہے۔

(۱۹) اور ہم نے زمین کو اپنی قدرت سے بچھا کر اس میں مضبوط پہاڑ گاڑ دیئے اور زمین سے ہر ایک قسم کی مناسب چیزیں پیدا کیں۔

(۲۰) اور اس میں خود تمہارے اور دوسری جاندار مخلوق کے لئے جن کے تم رازق نہیں ہو روزی کے سامان مہیا کر دیئے۔

(۲۱) اور ہر چیز کے ہمارے ہاں خزانے بھرے پڑے ہیں اور ہم اس کو ایک مقررہ اندازے سے دنیا والوں پر نازل کرتے ہیں۔

(۲۲) اور یہ بھی ہماری قدرت ہے کہ ہم آبی بخارات سے بھری ہوئی ہوائیں بھیجتے ہیں وہ بخارات فضا میں جمع ہو کر بادل کی صورت اختیار کر لیتے ہیں اور ٹھنڈک پا کر ان میں پانی برسنے لگتا ہے جسے تم پیتے ہو اور اس پانی کو بادلوں، دریاؤں، سمندروں، چشموں اور کنوؤں میں جمع کرنے والے تم نہیں بلکہ ہم ہیں۔

افعال: یَعْرُجُوْنَ: عُرُوْجٌ مصدر، وہ چڑھنے لگیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ حَفِظْنٰهَا: ہم نے اس کو محفوظ رکھا، بچائے رکھا، ماضی کا صیغہ (جمع متکلم)۔ اِسْتَرَقَ: اس نے چرایا، اِسْتِرَاقٌ سے، معنی چرنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: مَسْحُوْرُوْنَ: مَسْحُوْرٌ واحد، وہ لوگ جن پر جادو کر دیا گیا ہو، دھوکہ میں پڑے ہوئے، اسم مفعول (جمع مذکر) مرفوع۔ زَيَّنّٰهَا: ہم نے اس کو رونق دی، زینت دی، (واحد مونث غائب)۔ مَعْلُوْمٍ: معین، مقرر، عِلْمٌ سے، اسم مفعول (واحد مذکر) مقرر ہو گیا۔ لَوَاقِحَ: جمع ہے، رس بھری ہوئی، مینہ برسانے والیاں۔

الْوٰرِثُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا

وارث ہیں | اور بیشک | ہمیں علم ہے | پہلے لوگوں کا (بھی) | تم میں سے | اور بیشک ہمیں علم ہے

موت دیتے ہیں اور ہم ہی وارث ہیں۔ اور جو لوگ تم سے پہلے ہو گزرے ہیں ہم ان کو بھی جانتے ہیں اور جو تم سے بعد میں آنے والے ہیں

الْمُسْتَاْخِرِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ ۭ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۵﴾

پچھلوں کا (بھی) | اور بیشک | آپ کا رب ہی | جمع کرے گا انہیں | بیشک وہ | بڑی حکمت والا | جاننے والا ہے

ان کو بھی جانتے ہیں۔ اور بیشک آپ کا رب ان سب کو جمع کریگا بیشک وہ بڑا دانا اور علم والا ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۶﴾

اور بیشک | ہم نے پیدا کیا ہے | انسان کو | کھنکھناتی مٹی سے | سیاہ گارے سے | سڑے ہوئے

اور بیشک ہم نے انسان کو ایک کھنکھناتے ہوئے سیاہ سڑے ہوئے گارے سے پیدا کیا۔

وَالْجَاۗنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ

اور جنوں کو | ہم نے پیدا کیا | اس سے پہلے | بے دھوئیں کی آگ سے | اور جب فرمایا | تیرے رب نے

اور جنوں کو اس سے پہلے ہم نے بے دھوئیں کی آگ سے پیدا کیا اور جب تمہارے ربّ نے

لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اِنِّىْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۸﴾

فرشتوں سے | بیشک میں | پیدا کرنے والا ہوں | انسان کو | کھنکھناتی مٹی سے | سیاہ گارے سے سڑے ہوئے

فرشتوں سے کہا کہ بیشک میں انسان کو بنانے والا ہوں ایک کھنکھناتے ہوئے سڑے ہوئے سیاہ گارے سے۔

فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ

پھر جب | میں اُسے درست کرلوں | اور پھونک دوں | اُس میں | اپنی روح سے | تو تم گر پڑو | اس کے لئے

پھر جب میں اسے درست کرلوں اور اس میں اپنی رُوح پھونک دُوں تو اس کے لئے سجدہ میں گر پڑو۔

سٰجِدِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰۗىِٕكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ

سجدہ کرتے ہوئے | پس سجدہ کیا | فرشتوں نے | سب کے سب | سوائے | ابلیس کے

پس سب کے سب فرشتوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔

اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ

اس نے انکار کیا | کہ وہ ہو | ساتھ | سجدہ کرنے والوں کے | فرمایا | اے ابلیس! | تجھے کیا ہوا؟ | کہ تو نہ ہوا

کہ اس نے سجدہ کرنے والوں کے ساتھ شامل ہونے سے انکار کردیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابلیس! تجھے کیا ہوا کہ تو سجدہ کرنے والوں

مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ

ساتھ | سجدہ کرنے والوں کے | اُس نے کہا | میں (وہ) نہیں ہوں | کہ سجدہ کروں | انسان کو | جسے پیدا کیا تو نے

کے ساتھ شامل نہ ہوا اُس نے کہا یہ ہو نہیں سکتا کہ میں ایسے انسان کو سجدہ کروں جسے تُو نے کھنکھناتے

مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۳۳﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿۳۴﴾

کھنکھناتی مٹی سے | کیچڑ سے | سڑے ہوئے | فرمایا | نکل جا | یہاں سے | بلاشبہ تُو تو | مردود ہے

ہوئے سڑے ہوئے گارے سے پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، یہاں (جنت) سے نکل جا بیشک تو مردود ہے۔

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۳) اور کچھ شک نہیں کہ ہم ہی سب کو زندہ کرتے اور مارتے ہیں اور اس دنیا کے معاملات کے ہم ہی وارث ہیں۔

(۲۴) اور جو لوگ ابتدائے پیدائش سے لے کر اب تک تم سے پہلے ہو گذرے ہیں اور جو لوگ قیامت تک تمہارے بعد ہوں گے اللہ کو ان سب کا علم ہے۔

(۲۵) اور اللہ ان سب کو قیامت کے دن اعمال کا جواب دینے کے لئے جمع کرے گا اور واقعی وہ بڑا حکمت والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

(۲۶) اور یہ بھی ہماری قدرت ہے کہ ہم نے آدمؑ (انسانوں کے باپ) کو اس طور سے پیدا کیا کہ اول مٹی میں پانی ملا کر اس کا خمیر اٹھایا اور وہ خمیر کیا ہوا گارا مدت تک سڑتا رہا پھر اس سے آدم کا پتلا تیار کیا جو اندر سے خالی تھا۔ جب خشک ہو کر خوب پک گیا اور بجانے سے کھن کھن بجنے لگا تو اس میں روح پھونک دی اور وہ زندہ ہو کر اٹھ کھڑا ہوا۔

(۲۷) اور جنوں کو انسان کی پیدائش سے پہلے آگ کے شعلہ سے پیدا کیا۔

(۲۸) اور اس وقت کو یاد کرو جبکہ اللہ تعالیٰ نے روز ازل میں فرشتوں سے فرمایا کہ میں سڑے ہوئے گارے کی کھن کھناتی مٹی سے ایک انسان (آدمؑ) کو پیدا کرنے والا ہوں۔

(۲۹) پس جب وہ انسانی پتلا درست ہو جائے اور میں اس میں روح پھونک دوں تو تم سب سربسجود ہو کر اس کی تعظیم کرنا۔

(۳۰) پس روح پھونکے جانے کے بعد آدمؑ کے زندہ ہو جانے پر سب فرشتوں نے سربسجود ہو کر اس کی تعظیم کی۔

(۳۱) سوائے ابلیس کے کہ اس نے آدم علیہ السلام کی تعظیم کے لئے سربسجود ہونے سے انکار کر دیا۔

(۳۲) اللہ نے فرمایا اے ابلیس! آدم کی تعظیم کے لئے سجدہ کرنے میں تو فرشتوں کے ساتھ کیوں نہیں شامل ہوا۔

(۳۳) وہ بولا کہ جس انسان کو تو نے بدبودار اور کھن کھن بجتے گارے سے پیدا کیا میں تو اسے سجدہ نہیں کر سکتا۔

(۳۴) حکم ہوا کہ اس موجودہ عزت کے مقام سے نکل جا کیونکہ آج سے تو درگاہ سے نکالا گیا ہے۔

افعال: نُحْيِ: اِحْيَآءٌ مصدر، ہم زندہ کرتے ہیں، مضارع (جمع متکلم)۔ نُمِيْتُ: اِمَاتَةٌ مصدر، ہم ہی موت بھیجتے ہیں، ہم ہی مارتے ہیں، مضارع (جمع متکلم)۔ اَسْجُدَ: میں سجدہ کروں، سُجُوْدٌ سے، مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔

اسماء: اَلْمُسْتَقْدِمِيْنَ: اَلْمُسْتَقْدِمُ واحد، اگلے لوگ، پہلے زمانہ میں گزرے ہوئے لوگ، اسم فاعل (جمع مذکر)۔ اَلْمُسْتَاْخِرِيْنَ: اَلْمُسْتَاْخِرُ مفرد، پیچھے آنے والے، بعد کو آنے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔ صَلْصَالٍ: بجتی ہوئی مٹی، کھنکھناتی ہوئی مٹی، وہ خشک مٹی جب اس پر انگلی ماری جائے تو بجنے اور کھنکھنانے لگے صَلْصَال کہلاتی ہے۔ سَمُوْمِ: لو، تیز بھاپ، وہ گرم ہوا جو زہر کا سا اثر کرے سموم کہلاتی ہے، سَمَائِمُ جمع۔ مَسْنُوْنٍ: سَنٌّ مصدر، متغیر، سڑا ہوا، اسم مفعول (واحد مذکر)۔ اَجْمَعُوْنَ: وہ سب کے سب، تاکید کے لئے آتا ہے، رفع کی حالت میں اَجْمَعُوْنَ اور نصب و جر کی حالت میں اَجْمَعِيْنَ ہوگا۔

وَّاِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۳۵﴾ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ

اور بیشک | تجھ پر | لعنت ہے | روز جزا تک | بولا | اے میرے رب! | تو مجھے مہلت دے

اور بیشک تجھ پر قیامت تک کے لئے لعنت ہے۔ اس نے کہا اے میرے ربّ! مجھے اس دن تک مہلت دے دے

اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِلٰى يَوْمِ

اس دن تک کہ | (مردے) اٹھائے جائیں | فرمایا | بیشک تجھے | مہلت دی گئی | اس دن تک

جس دن مردے اُٹھائے جائیں گے۔ فرمایا اچھا تجھے مہلت دی جاتی ہے قیامت کے دن تک (تجھے مہلت ہے)

الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ

کہ (اس کا) وقت مقرر ہے | بولا | اے میرے رب! | چونکہ تو نے مجھے گمراہ کردیا | تو میں ضرور آراستہ کروں گا

اس نے کہا پروردگار! جیسے تو نے مجھے گمراہ کیا ہے میں بھی ان کو دنیا

لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۳۹﴾ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ

ان کے لئے (گناہ کو) | زمین میں | اور میں گمراہ کردوں گا ان | سب کو | مگر تیرے بندوں کو | ان میں سے

میں (گناہ) آراستہ کرکے دکھاؤں گا اور ضرور ان سب کو گمراہ کروں گا۔ سوائے تیرے ان بندوں کے

الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾ قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ ﴿۴۱﴾ اِنَّ عِبَادِيْ

جو مخلص ہیں | فرمایا | یہی ہے | راستہ | مجھ تک | سیدھا | بیشک (جو) میرے بندے (ہیں)

جو مخلص ہیں۔ فرمایا مجھ تک پہنچنے کا یہی سیدھا راستہ ہے میرے بندوں پر یقیناً

لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِنَّ

نہیں | تیرا | اُن پر | کوئی زور | مگر جو | پیروی کریں گے تیری | گمراہوں میں سے | اور بیشک

تیرا بس نہیں چلے گا ہاں گمراہوں میں سے جو تیری پیروی کرنے لگے۔ تو دوزخ بلاشبہ

جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۳﴾ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ

دوزخ (ہی) | وعدہ کی جگہ ہے اُن کی | سب کی | اُس کے | سات | دروازے ہیں | ہر ایک دروازے کے لئے

ان سب کے وعدہ کی جگہ ہے۔ اس کے سات دروازے ہیں ہر ایک دروازے کے لئے

مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ﴿۴۴﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۴۵﴾

اُن میں سے | ایک حصہ | مقرر ہے | بلاشبہ | پرہیزگار لوگ | باغوں میں | اور چشموں (میں ہوں گے)

ان کی الگ الگ ٹولیاں مقرر ہیں۔ پرہیزگار یقیناً باغوں اور چشموں میں رہیں گے۔

اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ

تم ان میں داخل ہو | سلامتی کے ساتھ | امن کے ساتھ | اور ہم نکال دیں گے | جو کچھ | سینوں میں ہے اُن کے

(کہا جائے گا) کہ تم ان میں امن اور سلامتی کے ساتھ داخل ہوجاؤ اور ہم ان کے سینوں سے جو کچھ کینہ

مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۴۷﴾ لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا

کینہ | (ہوں گے) بھائی بھائی | تختوں پر | آمنے سامنے (بیٹھے ہوئے) | نہ چھوئے گی انہیں | اس میں

ہوگا نکال دیں گے کہ بھائیوں کی طرح ایک دوسرے کے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔ وہاں اُن کو نہ کوئی

(۳۵) اور قیامت تک جس میں سب لوگوں کو اپنے اپنے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا تجھ پر لعنت ہے۔
(۳۶) وہ بولا قیامت تک جس میں سب لوگ اٹھائے جائیں گے مجھے زندہ رہنے کی مہلت عطا فرما۔
(۳۷) فرمایا۔ بیشک تجھے مہلت دے دی گئی ہے۔
(۳۸) قیامت تک جس کا وقت مقرر ہو چکا ہے۔
(۳۹) وہ بولا اے میرے رب! چونکہ آدم علیہ السلام کی وجہ سے تو نے مجھے اپنی رحمت سے دور کر دیا اس لئے میں بھی اس کی اولاد کو دنیا میں دنیا کی زندگی اور اس کے اسباب اچھے کر دکھاؤں گا اور ان سب کو گمراہ کر دوں گا۔
(۴۰) ہاں ان میں سے تیرے چنے ہوئے بندے میرے جال میں نہ پھنسیں گے۔
(۴۱) اللہ نے فرمایا بس یہی اطاعت اور اخلاص وہ سیدھا راستہ ہے جو مجھ تک پہنچتا ہے۔
(۴۲) کچھ شک نہیں کہ جو میرے حکم ماننے والے بندے ہیں ان پر تیرا کچھ بھی زور نہیں چلے گا۔ مگر تیرا قابو تو صرف انہی لوگوں پر چلے گا جو گمراہ ہوں گے۔
(۴۳) اور بلاشبہ ایسے سب نافرمانوں کا ٹھکانا تو دوزخ ہی ہے۔
(۴۴) جس کے سات دروازے ہیں کہ ہر ایک دروازے میں داخل ہونے کے لئے نافرمانوں کی ایک خاص جماعت مقرر ہوگی۔
(۴۵) اس کے برعکس پرہیزگار لوگ جنتوں اور رحمت کے چشموں میں داخل کئے جائیں گے۔
(۴۶) انہیں حکم ہوگا کہ سلامتی اور اطمینان کے ساتھ بہشتوں میں داخل ہو جاؤ۔
(۴۷) اور دنیا میں جو ان کے دلوں میں بشری تقاضے کی وجہ سے ایک دوسرے سے کچھ رنجش اور خفگی تھی جنتوں میں ہم اسے نکال کر ان کے سینوں میں ایسی محبت ڈال دیں گے کہ وہ لوگ آمنے سامنے تختوں پر بھائیوں کی طرح بیٹھے ہوئے ہوں گے۔

افعال: اُغْوِیَنَّھُمْ: میں ان کو ضرور گمراہ کروں گا' اِغْوَآءٌ سے مضارع بانون تاکید کا صیغہ (واحد متکلم)۔
اسماء: مَقْسُوْمٌ: بانٹا ہوا' بانٹ کر علیحدہ کیا ہوا' اسم مفعول (واحد مذکر)۔ عُیُوْنٍ: چشمے' عَیْنٌ کی جمع۔

نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ﴿٤٨﴾ نَبِّئْ عِبَادِيْٓ

کوئی تکلیف | اور نہ | وہ | اس سے | نکالے جائیں گے | خبردے دو | میرے بندوں کو

تکلیف ہوگی اور نہ وہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔ آپ میرے بندوں کو بتا دیں کہ میں

اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿٤٩﴾ وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ

کہ بیشک میں | بڑا بخشنے والا | رحم کرنے والا ہوں | اور یقیناً | میرا عذاب | وہ عذاب ہے

ہی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہوں۔ اور یقیناً میرا عذاب بھی دردناک

الْاَلِيْمُ ﴿٥٠﴾ وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ﴿٥١﴾ اِذْ دَخَلُوْا

دردناک | اور انہیں بتادیجئے | حال مہمانوں کا | ابراہیمؑ کے | جب وہ داخل ہوئے

ہے۔ اور انہیں ابراہیمؑ کے مہمانوں کا حال سنائیے۔ جب وہ ان

عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ﴿٥٢﴾ قَالُوْا

اُس کے پاس | تو اُس نے کہا | سلام | اُس نے کہا | ہم تو تم سے | ڈرتے ہیں | وہ بولے

کے پاس آئے تو انہوں نے سلام کیا۔ (ابراہیمؑ نے) کہا کہ ہم تو تم سے ڈرتے ہیں۔ انہوں نے کہا

لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿٥٣﴾ قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ

تم ڈرو نہیں | بیشک ہم | تمہیں خوشخبری دیتے ہیں | ایک لڑکے کی | جو بڑا عالم ہوگا | اس نے کہا | کیا تم خوشخبری دیتے ہو مجھے

آپ ڈریں نہیں ہم آپ کو ایک علم والے لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں۔ اس (ابراہیمؑ) نے کہا کہ تم مجھے اس

عَلٰٓي اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ﴿٥٤﴾ قَالُوْا

اس کے باوجود کہ | پہنچ چکا ہے مجھے | بڑھاپا | پس کیسی | خوشخبری دیتے ہو | وہ بولے

حال میں خوشخبری دیتے ہو کہ مجھے بڑھاپا پہنچ گیا ہے پس کس بات کی خوشخبری دیتے ہو۔ انہوں نے کہا

بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ﴿٥٥﴾ قَالَ وَمَنْ

خوشخبری دی ہم نے تجھے | سچی | پس تو نہ ہو | مایوس ہونے والوں میں سے | کہا | اور کون

ہم آپ کو سچی خوشخبری سناتے ہیں پس آپ ناامید نہ ہوں۔ ابراہیمؑ نے کہا گمراہوں کے سوا

يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّاۗلُّوْنَ ﴿٥٦﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ

مایوس ہوتا ہے | رحمت سے | اپنے رب کی | سوائے گمراہوں کے | پوچھا | پس کیا | مدعا ہے تمہارا

کون ہے جو اپنے رب کی رحمت سے ناامید ہو۔ اس نے کہا اے فرشتو!

اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٥٧﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿٥٨﴾

اے | بھیجے ہوئے (فرشتو) | وہ بولے | ہم بیشک | بھیجے گئے ہیں | ایک قوم کی طرف | جو مجرم ہیں

پس تمہاری مہم کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہم نافرمانوں کی ایک قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔

اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ۭ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٥٩﴾ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ ۙ

سوائے خاندان لوط کے | بلاشبہ | ہم نجات دیں گے اُن کو | سب کو | سوائے | اس کی عورت کے | کہ ہم نے فیصلہ کرلیا ہے

سوائے لوطؑ کے گھر والوں کے البتہ ہم اُن سب کو بچالیں گے۔ سوائے اُس کی عورت کے کہ ہم نے فیصلہ کرلیا ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۸) وہاں نہ تو انہیں کسی قسم کی تکلیف ہی ہوگی اور نہ ہی وہ جنت سے باہر نکالے جائیں گے۔

(۴۹) اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے بندوں کو سنا دیجئے کہ جو لوگ اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرلیں اللہ بڑا بخشنے والا رحم والا ہے۔

(۵۰) اور جو لوگ اپنے جرموں پر ضد کرتے رہتے ہیں ان کے لئے اللہ کا عذاب بڑا دردناک ہے۔

(۵۱) ان کفار مکہ کو ان فرشتوں کا حال سنا دیجئے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جا کر بطور مہمان ٹھہرے تھے۔

(۵۲) جب انہوں نے حضرت ابراہیمؑ کے پاس جا کر سلام کیا تو آپ نے سلام کا جواب دے کر کہا ہم تو تم سے خوفزدہ ہیں۔

(۵۳) وہ بولے آپ ڈریں نہیں ہم تو اللہ کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں تمہیں ایک لڑکے کے پیدا ہونے کی خوشخبری دیتے ہیں جو بہت بڑا عالم ہوگا۔

(۵۴) حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا بڑی حیرانگی کی بات ہے کہ تم مجھے لڑکا پیدا ہونے کی خوشخبری دیتے ہو حالانکہ میں بہت بوڑھا ہو چکا ہوں پس یہ خوشخبری کیسی؟

(۵۵) وہ بولے ہم نے تو آپ کو سچی خوشخبری دی ہے آپ کو اللہ کی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہئے۔

(۵۶) آپ نے فرمایا کہ اللہ کی رحمت سے تو گمراہ ہی مایوس ہوتے ہیں۔

(۵۷) پھر حضرت ابراہیمؑ ان سے پوچھنے لگے تم کس مقصد کے لئے بھیجے گئے ہوں؟

(۵۸) وہ بولے ہم تو مجرموں کو عذاب دینے اور ان کو ہلاک کرنے کے لئے بھیجے گئے ہیں۔

(۵۹) حضرت لوطؑ کے گھر والوں کے سوا کہ ان کو یقیناً نجات دی جائے گی۔

افعال: نَبِّأْ: تَنْبِئَةٌ سے خبردار کر، آگاہ کردے، خبر دے دے، امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ تَوْجَلْ: تو ڈر، (سَمِعَ) وَجَلٌ سے معنی ڈر محسوس کرنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ یَقْنَطُ: قُنُوْطٌ مصدر، اس کو توڑتا ہے، ناامید ہوتا ہے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: وَجِلُوْنَ: وَجِلٌ واحد، وَجَلٌ مصدر، خوفزدہ، ڈرنے والا، صفت مشبہ (جمع مذکر)۔ ضَیْفٌ: مہمان، اصل میں ضَافَ یَضِیْفُ کا مصدر ہے معنی کسی کے پاس مہمان بن کر آنے کے ہیں۔ خَطْبُکُمْ: تمہاری مہم، تمہارا معاملہ، تمہاری خبر (جمع مذکر حاضر)۔ مُنَجُّوْ: مُنَجِّی واحد، تَنْجِیَةٌ مصدر، بچانے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔ اَلْقَانِطِیْنَ: اَلْقَانِطُ واحد، قُنُوْطٌ مصدر، خیر سے ناامید ہونے والے۔

اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝٦٠ فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ۣالْمُرْسَلُوْنَ ۝٦١

بیشک وہ (ہوگی) | پیچھے رہنے والوں میں | پس جب | آئے | خاندانِ لوطؑ (کے پاس) | بھیجے ہوئے (فرشتے)

کہ وہ بیشک پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے۔ پس جب فرشتے لوطؑ کے گھر والوں کے پاس آئے۔

قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۝٦٢ قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا

فرمایا | بیشک تم | اجنبی لوگ ہو | وہ بولے | (نہیں) بلکہ | ہم تو لائے ہیں تیرے پاس | وہ (عذاب)

وہ کہنے لگے تم تو اجنبی لوگ معلوم ہوتے ہو۔ وہ بولے ہم آپ کے پاس وہ چیز لائے ہیں جس میں

كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ۝٦٣ وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝٦٤

جس کے بارے میں وہ | شک کر رہے تھے | اور لائے ہیں ہم تیرے پاس | سچا (حکم) | اور بیشک ہم | سچے ہیں

انہیں شک رہتا تھا۔ اور ہم آپ کے پاس حق لے کر آئے ہیں اور بیشک ہم سچ بولنے والے ہیں۔

فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ

پس لے نکل | اپنے گھر والوں کو | ایک حصہ میں | رات کے | اور (خود) چل | ان کے پیچھے

پس آپ اپنے گھر والوں کو رات کے ایک حصہ میں (کچھ رات رہے) لے نکلیں اور خود ان کے پیچھے پیچھے چلیں

وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ۝٦٥

اور مڑ کر نہ دیکھے | تم میں سے | کوئی | اور چلے جاؤ | جہاں (کا) | تمہیں حکم دیا جائے

اور تم میں سے کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے اور چلے جاؤ جہاں کا تمہیں حکم دیا گیا ہے۔

وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ

اور ہم نے فیصلہ بھیج دیا | اس کی طرف | اس بات کا | کہ | جڑ | ان لوگوں کی | کٹ جائے گی

اور ہم نے اُس (لوطؑ) کی طرف اس بات کا فیصلہ بھیج دیا کہ صبح ہوتے ہی ان لوگوں کی جڑ کٹ

مُّصْبِحِيْنَ ۝٦٦ وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝٦٧ قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ

صبح ہوتے ہوتے | اور آ گئے | شہر والے | خوشیاں مناتے | بولا | یہ لوگ تو

جائے گی۔ اور شہر والے خوشیاں مناتے آئے۔ اس (لوطؑ) نے کہا یہ لوگ تو

ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ۝٦٨ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ ۝٦٩ قَالُوْٓا

میرے مہمان ہیں | پس تم مجھے ذلیل نہ کرو | اور ڈرو | اللہ سے | اور میری بے عزتی نہ کرو | وہ بولے

میرے مہمان ہیں، پس تم مجھے رسوا نہ کرو۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری بے عزتی نہ کرو۔ انہوں نے کہا

اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝٧٠ قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ

کیا ہم نے تجھے منع نہیں کیا تھا | دنیا جہاں (کی حمایت) سے | اُس نے کہا | یہ | میری بیٹیاں ہیں (ان سے نکاح کرلو)

کیا ہم نے تجھے سارے جہان (کی حمایت) سے منع نہیں کیا؟ اُس نے کہا یہ میری بیٹیاں ہیں (ان سے نکاح کرلو)

اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝٧١ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝٧٢

اگر تمہیں کرنا ہی ہے | آپ کی جان کی قسم | بیشک وہ | اپنی مستی میں | مدہوش تھے

اگر تم ایسا کرنا ہی چاہتے ہو۔ (اے محمدﷺ!) تمہاری جان کی قسم یہ لوگ بیشک اپنے نشہ میں مدہوش تھے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶۰) مگر ان کی بیوی جو دین حق سے منکر تھی اس کے لئے ازل میں مقدر ہو چکا تھا کہ وہ کفار کے ساتھ عذاب دیئے جانے والوں میں رہ جائے گی۔

(۶۱) پس جب وہ عذاب کے فرشتے حضرت ابراہیمؑ کے پاس سے رخصت ہوکر حضرت لوطؑ کے گھر آئے۔

(۶۲) تو حضرت لوط نے ان سے کہا تم ناآشنا معلوم ہوتے ہو۔

(۶۳) وہ بولے نہیں بلکہ ہم تو آپؑ کے پاس آپؑ کی مجرم قوم کے لئے اللہ کا وہ عذاب لے کر آئے ہیں جس کے متعلق وہ شک کر رہے تھے۔

(۶۴) اور ہم آپؑ کے ان مجرموں کے عذاب کا سچا حکم الٰہی لائے ہیں اور جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں وہ بالکل سچ ہے۔

(۶۵) پس آپ رات کے آخری حصہ میں اپنے گھر والوں کو لے کر جہاں جانے کا حکم ملے نکل چلو اور آپ اپنے اہل و عیال اور مومنوں کے پیچھے پیچھے چلیں اور کوئی تم میں سے پیچھے مڑ کر نہ دیکھے۔

(۶۶) اور ہم نے حضرت لوطؑ کو یقینی فیصلہ سنا دیا کہ ان کفار کی جڑ صبح ہوتے ہی کاٹ کر رکھ دی جائے گی۔

(۶۷) اور حضرت لوطؑ کی بیوی نے فرشتوں کو خوبصورت لڑکوں کی شکل میں دیکھ کر شہر کے کفار کو اطلاع دی تو وہ بدمستی سے خوشیاں مناتے حضرت لوطؑ کے گھر آ پہنچے۔

(۶۸) حضرت لوطؑ نے ان بدکاروں کو دیکھ کر ان سے کہا کہ یہ لوگ میرے مہمان ہیں تم ان سے تعرض کر کے مجھے ذلیل نہ کرنا۔

(۶۹) اور اللہ سے ڈرو اور میری بے عزتی نہ کرو۔

(۷۰) وہ بولے ہم نے تو تمہیں پہلے سے منع کر رکھا ہے کہ تم ساری دنیا کے لوگوں کو اپنے گھر میں پناہ نہ دیا کرو سوان کو پناہ دے کر تم اپنی رسوائی کے خود ذمہ دار ہو۔

(۷۱) حضرت لوطؑ نے فرمایا کہ اگر تمہیں یہی کرنا ہے تو قوم کی عورتیں میری بیٹیوں کے برابر ہیں ان سے نکاح کرلو۔

(۷۲) اے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپؐ کی جان کی قسم وہ کفار خواہشات نفسانی کے نشہ میں بدمست تھے وہ کس کی سنتے تھے۔

افعال: اَتَیْنٰكَ: ہم تیرے پاس لائے ہیں' اَتَیْنَا ماضی کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ یَمْتَرُوْنَ: اِمْتِرَاءٌ مصدر' وہ شک کرتے ہیں' شک میں پڑے ہوئے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔ تَفْضَحُوْنِ: تم مجھے رسوا کرو' تم مجھے فضیحت کرو' تَفْضَحُوْا فَضْحٌ سے معنی رسوا کرنے کے ہیں' مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ اِمْضُوْا: تم چلے جاؤ' مُضِیٌّ سے معنی گزر جانے اور چلے جانے کے ہیں' امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: جِئْنٰكَ: ہم تیرے پاس لائے ہیں' آئے ہیں (واحد مذکر حاضر)۔ سَكْرَتِهِمْ: ان کی مستی' ان کا نشہ' ان کی مدہوشی (جمع مذکر غائب)۔ عَمْرُكَ: تیری جان' تیری زندگی' قرآن میں اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور پیغمبر کی قسم نہیں کھائی۔

فَاَخَذَتۡهُمُ الصَّيۡحَةُ مُشۡرِقِيۡنَ ۝۷۳ فَجَعَلۡنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا

پس آ پکڑا انہیں | ہیبت ناک آواز نے | سورج نکلتے وقت | پس ہم نے (الٹ) دیا | اس کا اوپر کا حصہ | اس کے نیچے

پس سورج نکلتے ہی ایک ہیبت ناک آواز نے انہیں آ پکڑا۔ پھر ہم نے (الٹ کر) ان بستیوں کے اوپر کے حصے کو نیچے کر دیا

وَاَمۡطَرۡنَا عَلَيۡهِمۡ حِجَارَةً مِّنۡ سِجِّيۡلٍ ۝۷۴ اِنَّ فِيۡ ذٰلِكَ

اور ہم نے برسائے | اُن پر | پتھر | کنکر کے | بلاشبہ | اس میں

اور ہم نے ان پر کنکر کے پتھر برسائے بیشک اس میں غور و فکر

لَاٰيٰتٍ لِّلۡمُتَوَسِّمِيۡنَ ۝۷۵ وَاِنَّهَا لَبِسَبِيۡلٍ مُّقِيۡمٍ ۝۷۶ اِنَّ

نشانیاں ہیں | غور وفکر کرنے والوں کے لئے | اور بیشک وہ (بستی) ہے | ایک سیدھے راستہ پر | بلاشبہ

کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں اور بیشک وہ (بستی) سیدھے آباد راستہ پر (واقع) ہے بیشک

فِيۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۝۷۷ وَاِنۡ كَانَ اَصۡحٰبُ الۡاَيۡكَةِ

اس میں | نشانی ہے | ایمان والوں کے لئے | اور بیشک تھے | رہنے والے بَن کے

اس میں ایمان والوں کے لئے نشانی ہے اور بن (گھنے جنگل) کے رہنے والے (یعنی قوم شعیب کے لوگ)

لَظٰلِمِيۡنَ ۝۷۸ فَانۡتَقَمۡنَا مِنۡهُمۡ ۘ وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيۡنٍ ۝۷۹ ع

ظالم | پس انتقام لیا ہم نے | ان سے (بھی) | اور بیشک وہ دونوں (بستیاں) | (واقع ہیں) کھلے راستہ پر

ظالم تھے۔ اور ہم نے ان سے بدلہ لیا اور بیشک وہ دونوں بستیاں ایک کھلے راستہ پر واقع ہیں

وَلَقَدۡ كَذَّبَ اَصۡحٰبُ الۡحِجۡرِ الۡمُرۡسَلِيۡنَ ۝۸۰ وَاٰتَيۡنٰهُمۡ اٰيٰتِنَا

اور جھٹلا چکے ہیں | رہنے والے | (وادی) حجر کے | رسولوں کو | اور دیئے ہم نے اُن کو | اپنے نشان

اور وادی حجر کے رہنے والے لوگوں نے رسولوں کو جھٹلایا اور ہم نے انہیں اپنی نشانیاں دیں

فَكَانُوۡا عَنۡهَا مُعۡرِضِيۡنَ ۝۸۱ وَكَانُوۡا يَنۡحِتُوۡنَ مِنَ الۡجِبَالِ

پس وہ تھے | اُن سے | منہ موڑنے والے | اور وہ | تراشتے تھے | پہاڑوں سے

پس وہ ان سے منہ موڑنے والے تھے۔ اور وہ پہاڑوں کو تراش تراش کر گھر

بُيُوۡتًا اٰمِنِيۡنَ ۝۸۲ فَاَخَذَتۡهُمُ الصَّيۡحَةُ مُصۡبِحِيۡنَ ۝۸۳

گھر | کہ امن سے رہیں | سو آ پکڑا ان کو (بھی) | ہیبت ناک آواز نے | صبح ہوتے ہی

بناتے تھے کہ امن سے رہیں۔ پس صبح ہوتے ہی انہیں ایک سخت آواز نے آ پکڑا

فَمَاۤ اَغۡنٰى عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ۝۸۴ وَمَا خَلَقۡنَا

پس نہ | کام آیا | اُن کے | وہ (مال) جو | وہ کماتے تھے | اور نہیں پیدا کیا ہم نے

تو جو کچھ وہ کیا کرتے تھے ان کے کچھ بھی کام نہ آیا۔ اور ہم نے آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَمَا بَيۡنَهُمَاۤ اِلَّا بِالۡحَقِّ ؕ وَاِنَّ

آسمانوں | اور زمین کو | اور جو کچھ | ان دونوں کے درمیان | مگر حق کے ساتھ | اور بلاشبہ

اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے بے کار نہیں بنایا اور بیشک

(۷۳) پس سورج چڑھے، حضرت جبرئیلؑ کی خوفناک چیخ سے ان کے جگر پھٹ گئے اور ہلاک ہو گئے۔

(۷۴) اور قوم لوطؑ کی بستی **سدوم** کو حضرت جبرئیلؑ نے الٹ دیا اور اوپر سے کنکر کی قسم کے پتھر برسائے گئے۔

(۷۵) بلاشبہ جو لوگ محض علامات و آثار سے بات سمجھ جاتے ہیں ان کے لئے اس واقعہ میں قدرت الٰہی کے نشان موجود ہیں۔

(۷۶) اور وہ قوم لوطؑ کی بستی سدوم ایک آباد (مکہ سے شام جانے والی) سڑک پر واقع ہے۔

(۷۷) واقعی اس ہلاک شدہ بستی کے آثار قدیمہ میں اہل ایمان کے لئے قدرت الٰہی کا نشان موجود ہے۔

(۷۸) اور سرسبز جنگل والے یعنی اہل مدین بھی بلاشبہ بڑے ظالم تھے۔

(۷۹) سو ان کے جرموں کے بدلے انہیں بھی عذاب سے ہلاک کیا گیا اور بلاشبہ دونوں (قوم لوطؑ و اہل مدین) کی بستیاں شام کی طرف جانے والے عام راستہ پر واقع ہیں۔ جو راہ چلتے لوگوں کے لئے باعث عبرت ہیں۔

(۸۰) اور مدینہ اور شام کے درمیان **وادی حجر** کے رہنے والے یعنی قوم ثمود کے لوگ بھی حضرت صالحؑ کو جھٹلانے کی وجہ سے گویا سب رسولوں کو جھٹلا چکے ہیں۔

(۸۱) اور ہم نے ان پر حضرت صالحؑ کی تصدیق کے لئے کئی معجزے ظاہر کئے سو وہ ان کو نظر انداز کرتے رہے۔

(۸۲) وہ لوگ پہاڑوں کو تراش کر عالی شان مکان بناتے تھے کہ ان میں ہمیشہ امن و چین سے رہیں گے۔

(۸۳) سو انہیں عذاب کے دن صبح ہوتے ہی جبرئیل کی ہولناک چیخ نے آ پکڑا جس سے وہ ہلاک ہو گئے۔

(۸۴) پس جو مال و دنیا میں کماتے رہے وہ عذاب الٰہی سے انہیں کچھ بھی نہ بچا سکا۔

السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ﴿۸۵﴾ اِنَّ رَبَّكَ

گھڑی (قیامت کی) | آنے والی ہے | پس درگزر کرو | درگزر کرنا | اچھی طرح سے | بیشک | آپ کا رب

قیامت ضرور آنے والی ہے پس اچھی طرح درگزر کرو۔ بیشک تمہارا رب ہی

هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۶﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ

وہی پیدا کرنے والا | (اور) جاننے والا ہے | اور ہم نے دی ہیں آپ کو | سات (آیتیں) | جو دہرائی جاتی ہیں

پیدا کرنے والا اور جاننے والا ہے۔ اور ہم نے تمہیں (سورہ فاتحہ کی) بار بار دہرائی جانے والی سات (آیتیں) دیں

وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴿۸۷﴾ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا

اور قرآن | عظمت والا | نہ ڈالئے | اپنی نظریں | طرف اس (سامان) کے | کہ فائدہ دیا ہم نے

اور قرآن عظیم دیا ہے۔ اور ہم نے کفار کی کئی جماعتوں کو جو دنیاوی فائدے دیئے ہیں

بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ

اُس سے | کئی گروہوں کو | اُن (کافروں) میں سے | اور نہ غم کھائیے | ان پر | اور جھکا دیں

آپ ان کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھئے اور اُن پر غم نہ کھائیں اور ایمان والوں

جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾ وَقُلْ اِنِّيْۤ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ﴿۸۹﴾

اپنے بازو | ایمان والوں کے لئے | اور کہہ دیجئے | کہ میں تو بلاشبہ | ڈرانے والا ہوں | کھلم کھلا

سے شفقت کے ساتھ پیش آیئے۔ اور کہہ دیجئے کہ میں تو (عذاب سے) علانیہ ڈرانے والا ہوں۔

كَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ﴿۹۰﴾ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ

جیسا کہ ہم نے نازل کیا تھا | ان تقسیم کرنے والے (کافروں) پر | جنہوں نے | کردیا | قرآن کو

جیسے ہم نے تقسیم کرنے والوں (کافروں) پر عذاب نازل کیا۔ جن لوگوں نے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ (کچھ کو مانا اور

عِضِيْنَ ﴿۹۱﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۲﴾ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾

ٹکڑے ٹکڑے | پس قسم آپ کے رب کی | ہم ضرور پوچھیں گے ان | سب سے | ان اعمال کی بابت جو وہ کیا کرتے تھے

کچھ کو نہ مانا) پس آپ کے رب کی قسم ہم ان سب سے ضرور پوچھیں گے اُن کاموں کی جو وہ کرتے رہے۔

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۹۴﴾

پس کھول کر سنا دیجئے | جو کچھ | آپ کو حکم دیا جاتا ہے | اور دور رہیے | مشرکین سے

پس جس بات کا تمہیں حکم دیا گیا ہے صاف صاف کہہ دیں اور مشرکوں کی ذرا پرواہ نہ کیجئے

اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ﴿۹۵﴾ الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا

بیشک ہم کافی ہیں تمہارے لئے | مذاق اُڑانے والوں (کے خلاف) | جو لوگ | بناتے ہیں | ساتھ اللہ کے | معبود

بیشک مذاق اُڑانے والوں (کے خلاف) تمہارے لئے ہم کافی ہیں۔ (اور) ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرا معبود

اٰخَرَ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ

کوئی دوسرا | پس عنقریب | انہیں معلوم ہو جائے گا | اور البتہ ہم جانتے ہیں | کہ تنگ ہوتا ہے | تمہارا سینہ (دل)

قرار دیتے ہیں پس وہ عنقریب جان لیں گے۔ اور البتہ ہم جانتے ہیں کہ وہ جو کہتے ہیں اس سے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸۵) اور ہم نے آسمانوں وزمین اور جو کچھ ان کے درمیان میں موجود ہے بے کار نہیں بنایا' بلکہ اس میں بے شمار حکمتیں ہیں اور قیامت کا دن ضرور آ کر رہے گا۔ پس آپؐ فرض تبلیغ ادا کر چکے اب ان سے جھگڑنے کی ضرورت نہیں۔

(۸۶) کچھ شک نہیں کہ اللہ ہی سب کا پیدا کرنے والا ہے اور ان کے کردار سے خبردار ہے۔

(۸۷) اور ہم نے آپ کو **سورۂ فاتحہ** کی سات آیتیں دیں جو ہر نماز میں بار بار دہرائی جاتی ہیں اور قرآن میں تمام مقاصد کے خلاصہ پر مبنی ہونے کی وجہ سے گویا وہ قرآن عظیم ہیں۔ یا یہ کہ سورۂ فاتحہ اور ساتھ ہی مکمل قرآن عظیم عطا کر دیا ہے جو لازوال نعمتیں ہیں۔

(۸۸) اور کفار کے دنیاوی سامان عیش کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھئے اور ان کا غم نہ کیجئے اور اہل ایمان کے ساتھ بھلائی اور مہربانی فرماتے رہئے۔ ان کو دی گئی چیزیں' آپؐ کو دی گئی روحانی نعمتوں کے مقابلے میں کچھ بھی تو نہیں۔

(۸۹) اور آپؐ کفار سے کہہ دیجئے کہ میرے ذمہ تو صرف عذاب الٰہی سے ڈرانا ہی ہے۔

(۹۰) جیسا عذاب اللہ نے ان بارہ کفار قریش پر نازل کیا تھا جنہوں نے **ولید بن المغیرہ** کے کہنے سے موسم حج میں مکہ میں داخل ہونے والے حجاج کے تمام راستے آپس میں تقسیم کئے تھے کہ وہیں پر لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے نفرت دلائیں' سوانہیں اللہ نے غزوۂ بدر میں ہلاک کر دیا۔

(۹۱) جنہوں نے قرآن کو جادو اور فال گوئی اور پہلے لوگوں کی کہانی کہہ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ یا مراد یہود ونصاریٰ ہیں جنہوں نے اپنی کتابوں کو ٹکڑوں میں بانٹ لیا کہ کچھ پر ایمان لائے اور کچھ کو ترک کر دیا اور اب یہی کچھ قرآن کے معاملے میں کر رہے ہیں۔

(۹۲) پس ہمیں اپنی ذات کی قسم ہم ان سب سے ضرور پوچھیں گے۔

(۹۳) ان کے برے اعمال کے بارے میں جو وہ کیا کرتے تھے۔

(۹۴) پس جو پیغامات آپ کو بذریعہ وحی بھیجے جاتے ہیں ان کو خوب کھول کر سنا دیجئے اور ان کے انکار اور تکذیب کی کچھ پروا نہ کیجئے وہ آپؐ کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔

(۹۵) جو لوگ آپ کا مذاق اڑاتے ہیں ان کی ہم خود خبر لیں گے۔

(۹۶) اور جو لوگ اللہ کے ساتھ اور چیزوں کو معبود ٹھہراتے ہیں عنقریب قیامت کے دن انہیں سب حقیقت معلوم ہو جائے گی۔

افعال: اِصْفَحْ: تو درگزر کر' صَفْحٌ سے معنی درگزر کرنے اور اعراض کرنے کے ہیں' امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ تَمُدَّنَّ: تو لمبی کر' تو اٹھا' مَدٌّ سے معنی کھینچنے کے ہیں' مضارع با نون ثقیلہ کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)' آنکھوں کے لئے جب اس کا استعمال ہو تو اس کے معنی نظر اٹھانے کے ہیں۔ اَخْفِضْ: تو جھکا دے' خَفْضٌ سے معنی پست ہونے' نرم روی اختیار کرنے اور جھکنے کے ہیں' امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ كَفَيْنَا: ہم کافی ہیں' ہم ضرور پوری کرتے ہیں جس کے بعد کسی کی حاجت نہیں رہتی' ماضی معروف (جمع متکلم)۔

اسماء: اٰتِيَةٌ: آنے والی' اِتْيَانٌ سے اسم فاعل کا صیغہ (واحد مونث)۔ جَنَاحَكَ: تیرا بازو' ہاتھ' پہلو (واحد مذکر حاضر)۔ عِضِيْنَ: پارہ پارہ' ٹکڑے ٹکڑے' بوٹی بوٹی' عِضَةٌ کی جمع۔

بِمَا يَقُوْلُوْنَ ﴿۹۷﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ

اس سے | جو وہ کہتے ہیں | پس پاکی بیان کیجئے | تعریف کے ساتھ | اپنے رب کی | اور ہو جایئے

تمہارا دل تنگ ہوتا ہے پس اپنے رب کی تعریف کے ساتھ پاکی بیان کیجئے اور سجدہ کرنے

مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿۹۹﴾

سجدہ کرنے والوں میں سے | اور عبادت کیجئے | اپنے رب کی | یہاں تک کہ | آ ئے تمہارے پاس | یقینی بات (یعنی موت)

والوں میں سے ہو جایئے اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہیں یہاں تک کہ تمہارے پاس یقینی بات (موت) آ جائے

سُوْرَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّثَمَانٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّسِتَّةَ عَشَرَ رُكُوْعًا

سورہ نحل مکہ میں نازل ہوئی اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | ایک سو اٹھائیس آیتیں اور سولہ رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَتٰۤى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى

آ چکا | حکم اللہ کا | سو تم جلدی نہ کرو اس کے لئے | وہ پاک ہے | اور برتر ہے

اللہ تعالیٰ کا حکم آ چکا پس تم اس کے لئے جلدی نہ کرو وہ پاک ہے اور اس سے برتر

عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱﴾ يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ

اس سے جو | وہ (اللہ کا) شریک بناتے ہیں | وہ نازل کرتا ہے | فرشتوں کو | وحی کے ساتھ

ہے جو وہ (اللہ کا) شریک بناتے ہیں وہ اپنے بندوں میں سے جس کے پاس چاہتا ہے اپنے حکم

مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا

اپنے حکم سے | جس پر وہ چاہتا ہے | اپنے بندوں میں سے | کہ تم ڈراؤ

سے فرشتوں کو وحی دے کر بھیجتا ہے کہ تم ڈراؤ

اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ﴿۲﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

اور یہ کہ | کہ نہیں کوئی معبود | سوائے میرے | پس مجھ ہی سے ڈرو | پیدا کیا اس نے | آسمانوں

کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں، پس مجھ ہی سے ڈرو۔ اس نے آسمانوں اور زمین کو

وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۳﴾ خَلَقَ

اور زمین کو | حق کے ساتھ | برتر ہے | اس سے | جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں | پیدا کیا اس نے

حکمت کے ساتھ پیدا کیا۔ وہ اس سے برتر ہے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔ اس نے

الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴﴾

انسان کو | نطفہ سے | تو اچانک | وہ ہو گیا | جھگڑنے والا | کھلم کھلا

انسان کو نطفے سے پیدا کیا پھر وہ کھلم کھلا (خدا کے بارے میں) جھگڑنے لگا۔

وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا

اور چوپائے | اس نے پیدا کیا انہیں | تمہارے لئے | گرمی کا ان میں | اور کئی فائدے ہیں | اور ان میں سے (بعض کو)

اور اس نے چوپائے پیدا کئے تمہارے لئے ان میں گرم ہونے کا سامان اور کئی فائدے ہیں اور ان میں سے بعض جانوروں

آیت نمبر | آسان تفسیر

(۹۷) اور ہمیں معلوم ہے کہ ان مشرکین کی ضد اور ہٹ دھرمی اور حق کو جھٹلانے سے آپ کو ضرور رنج ہوتا ہے۔
(۹۸) پس ان کی ان باتوں سے توجہ ہٹا کر اللہ کی تسبیح اور تحمید کرتے اور نماز پڑھتے رہئے۔
(۹۹) اور مرتے دم تک اللہ کی عبادت میں لگے رہئے کہ دل کو اطمینان حاصل رہے۔

سورۂ النحل

نحل عربی میں شہد کی مکھی کو کہتے ہیں چونکہ اس سورت میں شہد کی مکھی کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) مشرکو! جس عذاب الٰہی کا جلدی نازل ہونے کا مذاق کے طور پر تم مطالبہ کرتے ہو وہ یقینی طور پر آیا ہی چاہتا ہے تم اس کے جلدی پہنچنے کا مطالبہ نہ کرو اس میں سراسر تمہارا نقصان ہے وہ اللہ شریک سے پاک اور برتر ہے۔

(۲) وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے فرشتوں کو روح وحی کے ساتھ نازل کرتا ہے تاکہ وہ بندوں کو آگاہ کردے کہ اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں سو اسی سے ان کو ڈرنا چاہئے۔

(۳) اس نے آسمانوں اور زمین کو حقیقی مصلحت سے پیدا کیا کہ انسان فطرت کے قوانین کے مطابق ان سے فائدہ اٹھا کر اس کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں کیونکہ وہ اپنی ذات وصفات ربانیت میں شریک سے برتر ہے۔

(۴) وہ ایسا قادر مطلق ہے کہ اس نے نطفہ سے انسان کو پیدا کردیا اب یہی انسان اس کے بارے میں کھلم کھلا جھگڑے کرتا ہے۔

انفعال: یَـأْتِیَكَ: وہ تجھے آجائے، مضارع منصوب (واحد مذکر غائب)۔ اَتٰـی: وہ آیا، وہ آپہنچا، اِیْتَـانٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

تَأْكُلُوْنَ ۝۵ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ

تم کھاتے ہو | اور تمہارے لئے | ان میں | خوبصورتی (ہے) | جس وقت | تم شام کو چرا کر لاتے ہو | اور جب

کو تم کھاتے بھی ہو اور تمہارے لئے ان میں خوبصورتی اور شان ہے جس وقت شام کو چرا کر لاتے ہو اور جس وقت

تَسْرَحُوْنَ ۝۶ وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ

صبح کو چرانے لے جاتے ہو | اور وہ اُٹھا لے جاتے ہیں | تمہارے بوجھ | اس شہر کی طرف | کہ نہ تھے تم | پہنچنے والے وہاں

صبح کو چرانے لے جاتے ہو اور وہ تمہارے بوجھ اُٹھا کر ان شہروں تک لے جاتے ہیں، جہاں تم (ان کے بغیر) اپنی جانوں

اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ؕ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝۷ وَّالْخَيْلَ

مگر مشقت میں (ڈال کر) | جانوں کو | بیشک | تمہارا ربّ | بڑا مہربان | نہایت رحم والا ہے | اور (پیدا کئے) گھوڑے

کو مشقت میں ڈالے بغیر نہیں پہنچ سکتے۔ بلاشبہ تمہارا ربّ بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے اور گھوڑوں

وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ؕ وَيَخْلُقُ مَا

اور خچر | اور گدھے | تاکہ تم سوار ہو اُن پر | اور (وہ) زینت ہوں | اور وہ پیدا کرتا ہے | جو

خچروں اور گدھوں کو بھی (پیدا کیا) تاکہ تم ان پر سواری کرو اور زینت کے لئے بھی۔ اور وہ ایسی چیزیں پیدا کرتا ہے

لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۸ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ ؕ

تم نہیں جانتے | اور اللہ تک (پہنچتا ہے) | سیدھا | راستہ | اور ان میں سے (بعض راستے) | ٹیڑھے بھی ہیں

جو تم نہیں جانتے اور سیدھا راستہ تو اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے اور ان میں سے بعض راستے ٹیڑھے بھی ہیں

وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝۹ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً

اور اگر وہ چاہتا تو | وہ تمہیں ہدایت دیتا | سب کو | وہی ہے | جس نے | اتارا | آسمان سے | پانی

اور اگر وہ چاہتا تو تم سب کو سیدھی راہ پر ڈال دیتا۔ وہ ایسا ہے جس نے آسمان سے تمہارے لئے پانی

لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ۝۱۰

تمہارے لئے | اُس میں سے | پینے کا ہے | اور اس سے | (پرورش پاتے ہیں) درخت | جس میں | تم چراتے ہو (مویشی)

برسایا اسی میں سے تم پیتے ہو اور اسی سے درخت اُگتے ہیں جن میں تم مویشی چراتے ہو۔

يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ

وہ اُگاتا ہے | تمہارے لئے | اُس (پانی کے ذریعہ) سے | کھیتی | اور زیتون | اور کھجور

اسی سے وہ تمہارے لئے کھیتی اور زیتون اور کھجوریں

وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً

اور انگور | اور ہر قسم کے | پھل | بلاشبہ | اس میں | نشانی ہے

اور انگور اور ہر قسم کے میوے اُگاتا ہے۔ بیشک اس میں غور و فکر کرنے والوں

لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۱۱ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمْسَ

غور و فکر کرنے والوں کے لئے | اور تابع کر دیا اُس نے | تمہارے لئے | رات | اور دن | اور سورج

کے لئے نشانیاں ہیں۔ اور اُس نے تمہارے لئے رات اور دن کو تابع کر دیا اور سورج

آیت نمبر | آسان تفسیر

(۵) اور اس نے تمہارے فائدہ کے لئے چوپائے پیدا کر دیئے کہ بعض کی اون سے تم سردی سے بچاؤ کے لئے گرم کپڑے بناتے اور بعض سے دودھ وغیرہ منافع حاصل کرتے ہو اور بعض کا گوشت کھاتے ہو۔

(۶) پھر جب تم ان جانوروں کو شام کے وقت جنگل سے چرا کر لاتے اور صبح کے وقت جنگل میں چرانے لے جاتے ہو تو اس میں تمہاری امیرانہ اور جمالیاتی شان ظاہر ہوتی ہے۔

(۷) اور جن علاقوں میں تم بڑی مشقت سے پہنچ سکتے ہو وہ جانور تمہارے اسباب پیٹھوں پر اٹھا کر وہاں لے جاتے ہیں بیشک تمہارا پروردگار تم پر بڑا ہی مہربان اور رحم والا ہے۔

(۸) اور تمہاری سواری اور زیب و زینت کے لئے اس نے گھوڑے خچر اور گدھے پیدا کر دیئے اور ان کے علاوہ اور ایسی چیزیں پیدا کرتا ہے اور کرتا رہے گا جو تمہارے خیال میں بھی نہیں آ سکتیں مثلاً ریل و ہوائی جہاز، راکٹ وغیرہ اور قیامت تک جو سواریاں دنیا میں ظاہر ہوں گی۔

(۹) اور سیدھا راستہ (دین اسلام) تو اللہ تک لے پہنچتا ہے اور اس کے سوا دوسرے ٹیڑھے راستے (جھوٹے دین) بھی دنیا میں بہت ہیں جو اللہ تک نہیں پہنچا سکتے اور اگر وہ چاہتا تو تم سب انسانوں کو سیدھے راستہ کی ہدایت کر دیتا۔ مگر اس کی حکمت کا تقاضا یہی ہے کہ سب کو دنیا میں نیک و بد کرنے کا اختیار ہو۔

(۱۰) اللہ ہی تو ہے جس نے تمہارے فائدہ کے لئے آسمان کی طرف سے بادل کے ذریعہ بارش برسائی کہ اس میں سے کچھ تمہارے پینے کے کام آتا ہے اور کچھ سے تمہارے مویشیوں کی چراگاہیں سرسبز ہوتی ہیں۔

(۱۱) اور اسی پانی کے ذریعہ وہ زمین سے انسان کے فائدہ کے لئے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل دار درخت اگاتا ہے بلاشبہ اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے قدرت الٰہی کی نشانیاں ہیں۔

افعال: تُرِيْحُوْنَ: تم شام کو چرا کر واپس لاتے ہو، اِرَاحَةٌ سے معنی شام پڑے چارپایوں کو اپنے اپنے ٹھکانے لے جانے کے ہیں، مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ تَرْكَبُوْا: تم سوار رہو، سواری کرو، رُكُوْبٌ سے، مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ تَسْرَحُوْنَ: تم صبح جنگل چرانے جاتے ہو، سَرْحٌ سے معنی علی الصبح چرانے کے لئے لے جانے کے ہیں، مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ تُسِيْمُوْنَ: تم چراتے ہو، چگاتے ہو (جمع مذکر حاضر)۔ اِسَامَةٌ سے معنی چرانے کے ہیں، مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ يُنْبِتُ: اَنْبَاتٌ مصدر، وہ اگاتا ہے، مضارع معروف (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: دِفْءٌ: جاڑے کی پوشاک، گرمی کا لباس، جڑ اول، اَدْفَاءٌ جمع۔ قَصْدُ: راستے کا سیدھا ہونا، سیدھا راستہ جس میں کوئی پیچ و خم نہ ہو، اسی کو صراط مستقیم کہا گیا ہے۔ بَالِغِيْهِ: اس تک پہنچنے والے بُلُوْغٌ سے اسم فاعل کا صیغہ۔

وَالْقَمَرَ ؕ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ

اور چاند | اور تارے (بھی) | تابع ہیں | اُس کے حکم سے | بلاشبہ | اس میں

اور چاند کو بھی۔ اور تارے بھی اس کے حکم کے تابع ہیں بیشک اس میں عقل سے

لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِی الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا

نشانیاں ہیں | اُن لوگوں کے لئے | جو عقل رکھتے ہیں | اور جو | اس نے پیدا کیا تمہارے لئے | زمین میں | مختلف ہیں

کام لینے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ اور جو رنگ برنگ کی چیزیں اس نے زمین میں پیدا

اَلْوَانُهٗ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَهُوَ الَّذِیْ

ان کے رنگ | بیشک اس میں | نشانی ہے | ان لوگوں کے لئے | جو غور کرتے ہیں | اور وہی ہے | جس نے

کی ہیں وہ بھی تمہارے لئے ہیں۔ بیشک اس میں سوچنے والے لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ اور وہی ہے جس نے

سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِیًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْیَةً

تابع کردیا سمندر کو | تاکہ تم کھاؤ | اس (میں) سے | گوشت | تازہ | اور تم نکالو اس میں سے | زیور

سمندر کو تابع کردیا تاکہ تم اس سے (مچھلیوں کا) تازہ گوشت کھاؤ اور تم اس میں سے زیور نکالو

تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِیْهِ وَلِتَبْتَغُوْا

جو تم پہنتے ہو | اور تو دیکھتا ہے | کشتیوں کو | (پانی کو) پھاڑ کر چلتی ہیں | اس میں | اور تاکہ تم تلاش کرو

جن کو تم پہنتے ہو اور تم کشتیوں کو دیکھتے ہو جو پانی کو چیرتی ہوئی چلی جاتی ہیں اور تاکہ تم اللہ تعالیٰ

مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَاَلْقٰی فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ

اس کا فضل | اور تاکہ تم | شکر کرو | اور اس نے ڈال دیئے | زمین میں | پہاڑ

کی نعمتوں کو تلاش کرو اور تاکہ تم اس کا شکر ادا کرو۔ اور اس نے زمین پر پہاڑ رکھے

اَنْ تَمِیْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵﴾

کہ وہ جھک (نہ) پڑے | تمہیں لے کر | اور دریا | اور راستے | تاکہ تم | راہ پاؤ

کہ تمہیں لے کر (زمین) جھک نہ پڑے اور دریا اور راستے بنائے تاکہ تم راہ پاؤ

وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَبِالنَّجْمِ هُمْ یَهْتَدُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنْ یَّخْلُقُ كَمَنْ

اور کچھ اور نشانیاں (بھی) | اور ستاروں سے (بھی) | وہ راستہ معلوم کرتے ہیں | پس کیا وہ (اللہ) جو | پیدا کرتا ہے | اُس جیسا ہے

اور (اسی طرح کے اور بھی) کئی نشانات بنائے اور ستاروں سے لوگ راستہ پاتے ہیں۔ پس کیا وہ اللہ جو پیدا کرتا ہے وہ اسی کی طرح

لَّا یَخْلُقُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ

جو کچھ بھی پیدا نہیں کرتا؟ | پھر کیا تم غور نہیں کرتے | اور اگر تم شمار کرنے لگو | اللہ کی نعمتوں کو | تو گن نہ سکو گے اُن کو

ہوتا ہے جو کچھ پیدا نہیں کرسکتا تو کیا تم سمجھتے نہیں اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو انہیں کبھی گن نہ سکو گے

اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۸﴾ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ

بیشک | اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم والا ہے | اور اللہ | جانتا ہے | جو | تم چھپاتے ہو

بیشک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو

(۱۲) اوراسی نے تمہارے فائدہ کے لئے اپنی قدرت سے رات، دن، سورج، چاند، ستاروں کو تابع کر رکھا ہے۔ بلاشبہ اس میں عقلمندوں کے لئے قدرت الٰہی کی نشانیاں موجود ہیں۔

(۱۳) اور ان کے علاوہ دوسری چیزیں جو اللہ نے زمین میں انسان کے لئے پیدا کی ہیں حیوانات، نباتات، جمادات، معدنیات وغیرہ جن کے رنگ اور خواص مختلف ہیں وہ بھی انسان کے تابع ہیں کہ ان سے اپنی ضروریات زندگی میں کام لے سکے بلاشک اس میں غور کرنے والوں کے لئے قدرت الٰہی کی نشانیاں ہیں۔

(۱۴) اور وہی اللہ قادر مطلق ہے جس نے سب سمندر بھی انسان کے تابع کر دیئے ہیں کہ ان میں سے مچھلی کا تازہ گوشت کھائے اور موتی وغیرہ نکال کر ان سے زیورات بنائے اور جہاز اور کشتیاں جو سمندر کا سینہ چیرتی ہوئی چلتی ہیں ان کے ذریعہ سے تجارت کر کے اللہ کا فضل یعنی مالی فائدے تلاش کر کے اس کا شکرادا کرے۔

(۱۵) اور اس نے اپنی قدرت کاملہ سے زمین کا توازن قائم رکھنے کے لئے بھاری بھاری پہاڑ ٹھونک دیئے کہ کہیں زمین تمہیں ایک طرف کو لے نہ جھکے اور اس میں دریا اور راستے بنا دیئے کہ انسان اپنی زندگی کی ضروریات کے لئے ادھر ادھر آجا سکیں۔

(۱۶) اور کچھ اور علامتیں مثلاً پہاڑ، چشمے، ریت کے ٹیلے درخت وغیرہ بھی زمین میں رکھ دیئے۔ جن سے مسافر ٹھیک راستہ معلوم کر سکیں اور ستاروں سے بھی (بالخصوص سمندر میں) وہ راستہ معلوم کرتے ہیں۔

(۱۷) پس کیا وہ قادر مطلق خدا جو سب مخلوقات کا پیدا کرنے والا ہے ان چیزوں جیسا ہے جو کچھ پیدا نہیں کر سکتیں بلکہ خود مخلوق ہیں؟ ہرگز نہیں۔ پھر اس کا شریک کون ہوسکتا؟ کیا تم غور نہیں کرتے؟

(۱۸) اور اللہ کی نعمتیں اس قدر بے شمار ہیں کہ اس کا شمار انسانی قدرت سے باہر ہے بیشک اللہ بڑا بخشنے والا رحم والا ہے۔

افعال: تَسْتَخْرِجُوْا: تم نکالو، اِسْتِخْرَاجٌ سے، مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ تَلْبَسُوْنَهَا: تم اس کو پہنتے ہو، تَلْبَسُوْنَ لُبْسٌ سے معنی پہننے کے ہیں، مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: طَرِیًّا: تر و تازہ، طَرَاوَةٌ سے معنی تر و تازہ ہونے کے ہیں، بروزن فعیل صفت مشبہ کا صیغہ۔ مَوَاخِرَ: مَاخِرٌ واحد، مَخْرٌ اور مُخُوْرٌ مصدر، پانی کو چیرنے والی کشتیاں۔

وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اور جو تم ظاہر کرتے ہو | اور جن کو | وہ پکارتے ہیں | سوائے اللہ کے

اور جو تم ظاہر کرتے ہو اور جن کو وہ اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے

لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ

وہ نہیں پیدا کر سکتے | کچھ بھی | وہ تو خود پیدا کئے گئے ہیں | وہ مُردے ہیں | بے جان

ہیں وہ کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کئے گئے ہیں۔ وہ تو مُردے ہیں زندہ نہیں

وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۲۱﴾ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ

اور وہ نہیں جانتے | کب | وہ اُٹھائے جائیں گے | تمہارا معبود (تو) | معبود | اکیلا ہے

اور وہ نہیں جانتے کہ کب وہ دوبارہ اُٹھائے جائیں گے تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے

فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ

پس جو لوگ | یقین نہیں رکھتے | آخرت پر | ان کے دل | منکر ہیں

پس جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اُن کے دل منکر ہیں

وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۲۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا

اور وہ | غرور کرتے ہیں | یقیناً | کہ اللہ | جانتا ہے | جو

اور وہ مغرور ہیں۔ یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو

يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ﴿۲۳﴾

وہ چھپاتے ہیں | اور جو | وہ ظاہر کرتے ہیں | بیشک وہ | پسند نہیں کرتا | غرور کرنے والوں کو

وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں بیشک وہ غرور کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوْٓا

اور جب | کہا جائے | اُن سے | کیا؟ | نازل کیا | تمہارے رب نے | تو وہ کہتے ہیں

اور جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے ربّ نے کیا نازل کیا ہے تو کہتے ہیں

اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۴﴾ لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ

کہانیاں | پہلے لوگوں کی | تا کہ وہ اٹھائیں | اپنے بوجھ | سارے کے سارے | دن

کہ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ (نتیجہ یہ ہوگا) کہ وہ قیامت کے دن اپنا پورا پورا بوجھ

الْقِيٰمَةِ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ اَلَا سَآءَ

قیامت کے | اور کچھ | بوجھ | ان کے جنہیں | وہ گمراہ کرتے ہیں | بغیر علم کے | سنو! | برا ہے

اٹھائیں گے اور کچھ ان لوگوں کا بوجھ جن کو یہ بغیر علم کے گمراہ کرتے رہے سن رکھو! کہ جو بوجھ

مَا يَزِرُوْنَ ﴿۲۵﴾ قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ

جو | وہ اٹھا رہے ہیں | (حق کے خلاف) تدبیریں کر چکے ہیں | وہ لوگ جو | ان سے پہلے تھے | پس آیا (حکم) اللہ (کا)

وہ اٹھا رہے ہیں سب برا ہے۔ ان سے پہلے لوگوں نے بھی (حق کے خلاف) تدبیریں کیں پس

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۹) تمہاری ہر ایک چھپی اور کھلی بات کو اللہ بخوبی جانتا ہے۔

(۲۰) اور مشرکین جن جھوٹے معبودوں کو اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کچھ پیدا نہیں کر سکتے بلکہ خود مخلوق ہیں پھر وہ خدا کے شریک کیسے ہو سکتے ہیں؟

(۲۱) وہ تو مردے ہیں بے جان انہیں اتنا بھی شعور نہیں کہ وہ دوبارہ کب اٹھائے جائیں گے۔

(۲۲) بس تمہارا حقیقی معبود تو وہی اللہ ہے جو معبود واحد ہے سو جو لوگ قیامت کے دن پر یقین نہیں رکھتے دراصل ان کے دل ہی منکر ہیں اور وہ اسی لئے حق کے ماننے سے انکار کرتے ہیں۔

(۲۳) بلاشبہ تم خفیہ اور اعلانیہ حق کی مخالفت کرتے ہو اللہ اسے خوب جانتا ہے اور اس کی سزا دے گا کیونکہ وہ حق کے مقابلے میں غرور کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(۲۴) اور جب ان کفار سے پوچھا جاتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ نے کیا نازل کیا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ تو اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔

(۲۵) اور ایسا کہنے سے ان کی غرض یہ ہے کہ دوسروں کو گمراہ کر کے قیامت کے روز اپنے اور ان کے گناہوں کا بوجھ اپنے سر پر اٹھائے سیدھے دوزخ میں چلے جائیں دیکھو تو کیسا برا بوجھ ہے جسے یہ اپنے اوپر اٹھا رہے ہیں۔

افعال: تُعْلِنُوْنَ: تم ظاہر کرتے ہو، تم آشکار کرتے ہو، کھولتے ہو، اِعلَانٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: اَوْزَار: بوجھ، مجازاً گناہ، وِزْرَۃٌ کی جمع۔

بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ

ان کی عمارت کو (گرانے کا) | بنیادوں سے | پس گر پڑی اُن پر | چھت | اُن کے اوپر سے

اُن کی عمارت پر اللہ تعالیٰ (کا عذاب) بنیادوں سے آیا پس چھت اُن کے اوپر سے گر پڑی

وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ

اور آیا ان پر | عذاب | جہاں سے | اُنہیں خیال نہ تھا | پھر قیامت کے دن | انہیں رسوا کرے گا

اور ان پر عذاب آیا، جہاں سے ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔ پھر وہ انہیں قیامت کے دن بھی رُسوا کرے گا

وَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ

اور پوچھے گا کہ | کہاں ہیں | میرے شریک | وہ جو کہ | تم | جھگڑتے تھے (مومنوں سے) اس کے بارے میں

اور پوچھے گا کہاں ہیں میرے وہ شریک جن کے بارے میں تم جھگڑا کرتے تھے

قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ

کہیں گے | وہ لوگ | جنہیں دیا گیا تھا | علم | کہ بیشک رسوائی | آج کے دن | اور برائی (مصیبت)

وہ لوگ جنہیں علم دیا گیا تھا، وہ کہیں گے کہ ذلت و رسوائی اور برائی کا عذاب آج

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۷﴾ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ

کافروں پر ہے | جنہیں | وفات دیتے تھے | فرشتے | وہ ظلم کر رہے تھے | اپنے آپ پر

کافروں ہی کے لئے ہے وہ لوگ جن کی جان فرشتے (اس حال میں) نکالتے ہیں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کر رہے ہوتے ہیں

فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ

پس وہ پیش کریں گے | صلح | کہ ہم تو نہیں کرتے تھے | کوئی برائی | کیوں نہیں | بیشک اللہ | جانتا ہے

پھر وہ صلح کا پیغام ڈالیں گے کہ ہم تو کوئی برائی نہ کرتے تھے۔ کیوں نہیں! بیشک اللہ تعالیٰ کو

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

جو کچھ | تم کرتے تھے | پس داخل ہو جاؤ | دروازوں میں سے | دوزخ کے | ہمیشہ رہو گے | اُس میں

تمہارے سب اعمال کی خبر ہے۔ پس تم جہنم کے دروازوں میں سے داخل ہو جاؤ، اس میں ہمیشہ رہو گے

فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا

یقیناً برا ہے | ٹھکانہ | غرور کرنے والوں کا | اور کہا جاتا ہے | ان لوگوں سے | جو پرہیزگار ہیں

یقیناً غرور کرنے والوں کا ٹھکانہ برا ہے۔ اور جو لوگ (اپنے رب کی نافرمانی سے) ڈرتے رہے ان سے پوچھا

مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوْا خَيْرًا لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا

کہ کیا | نازل کیا ہے | تمہارے رب نے | تو وہ کہتے ہیں | نیک باتیں | ان کے لئے جنہوں نے نیکی کی

جائے گا کہ تمہارے رب نے کیا نازل کیا ہے، تو جواب دیں گے کہ بہترین (کلام) جن لوگوں نے نیکی کی ان کے لئے

فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ وَلَنِعْمَ

اس دنیا میں | نیک بدلہ ہے | اور یقیناً گھر | آخرت کا | بہتر ہے | اور بہت اچھا ہے

اس دنیا میں نیک بدلہ ہے اور البتہ آخرت کا گھر سب سے بہتر ہے اور پرہیزگاروں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۶) ان کفار مکہ سے جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں وہ بھی دین حق کے خلاف ایسی ہی ناپاک تدبیریں کرتے رہے ہیں پھر جب ان کی تباہی کے لئے حکم الٰہی آ پہنچا تو ان کی عالی شان عمارتوں کو بنیاد سے اکھاڑ کر پھینک دیا اور اوپر سے ان کی چھتیں ان پر آ پڑیں اور وہ نیچے دب کر یوں ہلاک ہو گئے کہ انہیں خبر تک نہ ہوئی پس ان کا بھی وہی حال ہوگا۔

(۲۷) پھر اللہ قیامت کے روز انہیں رسوا کرے گا اور پوچھے گا کہ تمہارے وہ جھوٹے معبود جو تم نے ہمارے شریک بنا رکھے تھے اور جن کے بارے میں تم اہل اسلام سے جھگڑا کرتے تھے اب کہاں ہیں کہ تمہیں عذاب الٰہی سے بچائیں وہ تو کیا جواب دیں گے۔ ہاں انبیاء اور اہل عالم انہیں سنا کر کہیں گے کہ یہ رسوائی اور بدنامی تو آج دین حق کے منکرین ہی کے لئے ہے۔

(۲۸) جو اس وقت بھی کفر کی وجہ سے اپنے اوپر ظلم ہی کر رہے تھے جبکہ موت کے فرشتے ان کی ناپاک روحیں قبض کر رہے تھے پھر وہ لوگ قیامت کے روز نہایت عاجزی سے کہیں گے کہ ہم تو دنیا میں کوئی برائی نہ کرتے تھے انہیں جواب دیا جائے گا کہ کیوں نہیں جو کچھ تم دنیا میں کرتے رہے بیشک اللہ کو وہ سب کچھ معلوم ہے۔

(۲۹) پس اب دوزخ کے دروازوں میں سے اس کے اندر داخل ہو جاؤ۔ تمہیں ہمیشہ اسی میں رہنا ہوگا اور حق کے سامنے غرور کرنے والوں کا بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔

دار المتقين ﴿۳۰﴾ جنت عدن يدخلونها تجري من تحتها

گھر | پرہیزگاروں کا | باغ ہیں | ہمیشہ کے | جس میں وہ داخل ہوں گے | جاری ہوں گی | ان کے نیچے

کا گھر بہت اچھا ہے۔ وہ ہمیشہ رہنے والے باغات ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے ان کے نیچے نہریں

الانهر لهم فيها ما يشاءون كذلك يجزي الله

نہریں | ان کے لئے | ان میں ہوگا | جو وہ چاہیں گے | اسی طرح | جزا دیتا ہے | اللہ

بہتی ہیں وہاں جو کچھ وہ چاہیں گے انہیں ملے گا۔ پرہیزگاروں کو اللہ تعالیٰ اسی طرح کا بدلہ

المتقين ﴿۳۱﴾ الذين تتوفهم الملئكة طيبين يقولون

پرہیزگاروں کو | جن کی روحیں قبض کرتے ہیں | فرشتے | (اس حال میں کہ) وہ پاک ہوتے ہیں | (ان سے) کہتے ہیں

دیتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی جان فرشتے (اس حال میں) نکالتے ہیں کہ وہ پاک ہوتے ہیں فرشتے کہیں گے

سلم عليكم ادخلوا الجنة بما كنتم تعملون ﴿۳۲﴾

سلام ہو تم پر | داخل ہو جاؤ | جنت (میں) | ان (اعمال) کے بدلے | جو تم کیا کرتے تھے

تم پر سلامتی ہو۔ اپنے (نیک) اعمال کے بدلے جنت میں داخل ہو جاؤ۔

هل ينظرون الا ان تاتيهم الملئكة او ياتي امر ربك

کیا وہ انتظار کر رہے ہیں | صرف اس کا | کہ آئیں اُن کے پاس | فرشتے | یا آئے | حکم آپ کے رب کا

کیا وہ (کفار) صرف اس انتظار میں ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا آپ کے ربّ کا حکم (عذاب یا قیامت) آجائے

كذلك فعل الذين من قبلهم وما ظلمهم الله ولكن

ایسے ہی | کیا تھا | ان لوگوں نے | جو ان سے پہلے تھے | اور نہیں ظلم کیا تھا اُن پر | اللہ نے | لیکن

ان سے پہلے بھی لوگوں نے ایسا ہی کیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اُن پر ذرا بھی ظلم نہیں کیا بلکہ

كانوا انفسهم يظلمون ﴿۳۳﴾ فاصابهم سيات

وہ خود ہی | اپنی جانوں پر | ظلم کرتے تھے | پس پہنچے اُن کو | بُرے (نتائج)

وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے۔ پس جو برائیاں وہ کرتے رہے ان

ما عملوا وحاق بهم ما كانوا به يستهزءون ﴿۳۴﴾

ان کے اعمال کے | اور آ پڑا | ان پر | وہی (عذاب) | جس کا | وہ مذاق اڑایا کرتے تھے

کی سزا اُن کو ملی اور انہیں اُس (عذاب) نے گھیر لیا جس کا وہ مذاق اُڑاتے تھے

وقال الذين اشركوا لو شاء الله ما عبدنا

اور کہنے لگے | وہ لوگ | جنہوں نے شرک کیا | اگر چاہتا | اللہ | تو نہ پوجتے ہم

اور کہا جن لوگوں نے شرک کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو نہ ہم اس

من دونه من شيء نحن ولا اباؤنا ولا حرمنا من دونه

سوائے اس (اللہ کے) | کسی چیز کو | ہم | اور نہ ہی ہمارے باپ دادا | اور نہ ہی | ہم حرام کر لیتے | اس کے (حکم) کے بغیر

کے سوا کسی چیز کی عبادت کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا۔ اور نہ ہی ہم اس کے حکم کے سوا کوئی

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۰) اور جب شرک وکفر سے پرہیز کرنے والے مسلمانوں سے پوچھا جاتا ہے کہ اب رسول اللہ پر کیا حکم نازل ہوا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ نہایت عمدہ احکام نیکو کاروں کے لئے اس دنیا میں بھی نیک بدلہ ہے اور آخرت کا گھر بہت ہی بہتر ہے اور پرہیزگاروں کا گھر (جنت) بہت ہی اچھا ہے۔

(۳۱) وہ ہمیشہ رہنے والے باغوں میں رہیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور جو کچھ وہ چاہیں گے وہاں ملے گا اللہ پرہیزگاروں کو اسی طرح بدلہ دیتا ہے۔

(۳۲) جو اس وقت بھی گناہوں سے پاک ہوتے ہیں جب فرشتے ان کی روحیں قبض کرتے ہیں۔ قیامت کے روز فرشتے ان سے کہیں گے کہ تم پر سلام ہو اور اب تم اپنے نیک اعمال کے بدلے جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(۳۳) یہ کفار جو واضح دلائل آنے کے باوجود ایمان نہیں لاتے تو وہ صرف اس بات کا انتظار کرتے ہیں کہ جب موت کے فرشتے ان کی جانیں قبض کرنے آجائیں یا خدا کے حکم سے قیامت قائم ہو جائے تو وہ ایمان لے آئیں مگر اس وقت کا ایمان لانا کچھ قابل اعتبار نہ ہوگا اور اسی طرح ان سے پہلے نافرمان قومیں بھی حق کی مخالفت اور نافرمانی کی وجہ سے ہلاک کی گئی تھیں اور یہ سب کچھ اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا تھا بلکہ وہ اپنے ہی برے کاموں کے نتیجے میں ہلاک کئے گئے تھے۔

(۳۴) پس ان کے برے اعمال کے برے نتائج کے طور پر وہی عذاب الٰہی ان پر آپڑا۔ جس پر وہ ہنسا کرتے تھے۔

مِنْ شَيْءٍ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَهَلْ

کسی چیز کو | ایسا ہی | کیا تھا | اُن لوگوں نے جو | اُن سے پہلے تھے | پس کیا

حرام ٹھہراتے' اسی طرح ان لوگوں نے کیا جو ان سے پہلے تھے۔ اور رسولوں

عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿٣٥﴾ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ

رسولوں کے ذمہ (کچھ اور بھی) ہے | سوائے | کھلی تبلیغ کے | اور ہم نے بھیجا ہے | ہر ایک

کے ذمے تو بس کھلم کھلا پیغام پہنچا دینا ہے' اور ہم نے ہر قوم میں ایک

اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ

امت میں | ایک رسول | کہ عبادت کرو | اللہ کی | اور بچو | بتوں سے

ایک رسول ضرور بھیجا ہے (کہ جاؤ اور کہو کہ اے لوگو!) اللہ کی عبادت کرو اور بتوں (کی پوجا) سے بچو۔

فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ

پس بعض ان میں سے | وہ ہے | جس کو ہدایت کی | اللہ نے | اور بعض اُن میں سے | وہ ہے | کہ ثابت ہوگئی | اُس پر

تو اُن میں بعض ایسے ہیں' جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور بعض ایسے ہیں جن پر گمراہی ثابت

الضَّلٰلَةُ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

گمراہی | پس سیر کرو | زمین میں | پھر دیکھو | کیسا | ہوا | انجام

ہوئی۔ پس زمین میں چلو پھرو اور دیکھو کہ (حق و صداقت کو) جھٹلانے والوں

الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٦﴾ اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ

جھٹلانے والوں کا؟ | اگر | آپ خواہش کریں | اُن کو راہ پر لانے کی | تو بیشک | اللہ

کا کیا انجام ہوا۔ اگر آپ اُن کو راہِ راست پر لانے کی خواہش کریں تو (جان لیں کہ) اللہ تعالیٰ

لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٣٧﴾

راہ پر نہیں لاتا | جسے | وہ گمراہ کرتا ہے | اور نہ ہی اُن کا | کوئی مددگار ہے

ان لوگوں کو یقیناً ہدایت نہیں دیتا جن کو وہ گمراہ کردے اور نہ ہی اُن کا کوئی مددگار ہے

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ

اور وہ قسمیں کھایا کرتے ہیں | اللہ کی | سخت | قسمیں | کہ دوبارہ نہیں اُٹھائے گا | اللہ | اُس کو

اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی سخت قسمیں کھاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو دوبارہ زندہ نہیں کرے گا جو

يَّمُوْتُ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٨﴾

جو مر جائے | کیوں نہیں | وعدہ ہے | اس کے ذمے | سچا | لیکن | اکثر | لوگ | نہیں جانتے

مرجاتا ہے کیوں نہیں! یہ وعدہ تو اللہ کے ذمے لازم ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے

لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ

تاکہ واضح کردے | ان پر | وہ بات | جس میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے | اور تاکہ جان لیں | جو لوگ

(دوبارہ اس لئے زندہ کریگا) تاکہ اُن پر اس چیز کی حقیقت واضح کردے جس میں وہ اختلاف رکھتے تھے اور تاکہ کافر جان لیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۵) اور جب مشرکین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دلائل قاطعہ کا جواب نہ دے سکتے تو وہ کہتے ہیں کہ اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم اللہ کے سوا کسی اور چیز کی پرستش کرتے اور نہ ہمارے باپ دادے اور نہ ہم اس کے حکم کے بغیر کسی چیز کو حرام ٹھہراتے۔ان سے پہلی مشرک قوموں نے بھی ایسا ہی کہا تھا اور آخر کار اپنی سرکشی کی وجہ سے عذاب الٰہی میں ہلاک ہوئے پس رسولوں کے ذمے تو صرف کھلم کھلا تبلیغ ہی کرنی ہے۔

(۳۶) اور جس طرح ہم نے آپؐ کو ان کفار مکہ کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے اسی طرح ہر ایک امت میں ہم نے ایک رسول بھیجا ہے کہ انہیں صرف ایک اللہ کی عبادت کرنے اور شیطان سے علیحدہ رہنے کا حکم دے پس ان میں سے بعض کو تو اللہ نے ایمان کی توفیق بخشی اور بعض پر گمراہی ثابت ہوگئی۔پس زمین میں گھومو پھر تباہ شدہ بستیوں کے حالات میں غور کرنے سے تمہیں معلوم ہوگا کہ حق کو جھٹلانے والوں کا کیسا برا انجام ہوا۔

(۳۷) جسے اللہ گمراہ رکھنا چاہے آپ کتنا ہی اس کو راہ پر لانے کی خواہش کریں اللہ اسے سیدھے راستے پر نہیں لائے گا اور نہ ہی کوئی اس کی مدد کر سکے گا۔

(۳۸) مشرکین سخت قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد اللہ ہرگز دوبارہ کسی کو زندہ نہیں کرے گا۔کیوں نہیں زندہ کرے گا یہ تو اللہ کا سچا وعدہ ہے جو ہو کر رہے گا لیکن اکثر لوگ اس کو نہیں جانتے۔

انعال: اِجْتَنِبُوا: تم پرہیز کرو،تم بچو،اِجْتِنَابٌ سے معنی پرہیز کرنے کے ہیں،امر کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ

کافر ہیں | کہ وہی | جھوٹے تھے | بیشک | ہمارا کہنا | کسی چیز کو

کہ وہ فی الحقیقت جھوٹے تھے۔ جب ہم کسی چیز کا ارادہ

اِذَآ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۰﴾ وَالَّذِيْنَ

جب ہم اس کا ارادہ کریں | تو ہم کہتے ہیں | اس کو | ہوجاؤ | تو وہ ہوجاتا ہے | اور جن لوگوں نے

تو ہمارا فرمانا اس کے سوا نہیں، کہ ہم اس کو کہتے ہیں کہ "ہوجا" تو وہ ہوجاتا ہے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے

هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ

ہجرت کی | اللہ کے لئے | بعد اس کے | کہ اُن پر ظلم کیا گیا | ضرور ہم انہیں جگہ دیں گے

اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے گھر بار کو چھوڑ دیا جب ان پر ظلم کیا گیا، تو ہم دنیا میں انہیں

فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا

دنیا میں | اچھی | اور اجر | آخرت کا تو | بہت بڑا ہے | کاش! وہ لوگ

یقیناً اچھی طرح جگہ دیں گے۔ اور آخرت کا اجر یقیناً بہت بڑا ہوگا۔ کاش! وہ (ہجرت سے

يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۴۲﴾

جانتے | جن لوگوں نے | صبر کیا | اور اپنے رب پر | بھروسہ کرتے ہیں

رہ جانے والے) جانتے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے صبر سے کام لیا اور اپنے ربّ پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْئَلُوْٓا

اور نہیں بھیجے ہم نے (رسول) | آپ سے پہلے | مگر مرد ہی | وحی کرتے تھے ہم | اُن کی طرف | پس تم پوچھ لو

اور (اے پیغمبر!) ہم نے آپ سے پہلے بھی مرد ہی رسول بناکر بھیجے ہم ان کی طرف وحی کرتے تھے اگر

اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۳﴾ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ۭ وَاَنْزَلْنَآ

اہل علم سے | اگر تم | نہیں جانتے | (بھیجے تھے) دلیلیں | اور کتابیں دے کر | اور نازل کیا ہم نے

تمہیں اس چیز کا علم نہ ہو تو اہل علم سے پوچھو۔ (اور اُن پیغمبروں کو) دلیلیں اور کتابیں دے کر (بھیجا تھا) اور ہم نے آپ

اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ

آپ کی طرف (یہ) قرآن | تاکہ آپ کھول کر بیان کردیں | لوگوں کے سامنے | جو نازل کیا گیا ہے | اُن کی طرف | اور تاکہ وہ

کی طرف کتاب نازل کی ہے تاکہ لوگوں کے لئے (وہ کلام) واضح کرو جو اُن کی طرف نازل کیا گیا ہے اور تاکہ وہ

يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۴﴾ اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ

غور و فکر کریں | کیا بے خوف ہوگئے | وہ جنہوں نے | تدبیریں کیں | بری | کہ دھنسا دے

غور و فکر کریں۔ کیا وہ لوگ جو بُری بُری تدبیریں اختیار کرتے ہیں، بے خوف ہوگئے ہیں کہ

اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ

اللہ | ان کو | زمین میں | یا آئے اُن پر | عذاب | جہاں سے

اللہ تعالیٰ اُن کو زمین میں دھنسا دے یا اُن پر عذاب آجائے جہاں سے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۹) اور یہ دوبارہ زندہ کرنا اس لئے ہے کہ دین کی جن باتوں میں یہ منکرین اختلاف کرتے تھے اللہ ان پر واضح کردے اور کفار کو معلوم ہو جائے کہ وہ خود ہی جھوٹے تھے۔

(۴۰) بلاشبہ ہماری قدرت کا تو یہ حال ہے کہ جس چیز کے بنانے کا ہم ارادہ کریں اسے ہم صرف اتنا ہی حکم دیتے ہیں کہ ''ہوجا'' تو وہ فوراً موجود ہو جاتی ہے۔

(۴۱) اور جن لوگوں پر دین کی خاطر ظلم کیا گیا اور وہ وطن چھوڑنے پر مجبور ہو گئے۔ ہم انہیں دنیا میں بھی بہت اچھا ٹھکانا دیں گے اور آخرت کا اجر تو بہت ہی بڑا ہے کیا ہی اچھا ہوتا جو وہ لوگ اس بات کو جانتے۔

(۴۲) جنہوں نے دین کی خاطر مظالم برداشت کئے اور وہ ہر کام میں اللہ پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

(۴۳) اور قریش جو آپؐ کی رسالت کا بشریت کی وجہ سے انکار کرتے ہیں انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ آپؐ سے پہلے ہم نے جتنے رسول بھی بھیجے وہ سب آدمی ہی تھے۔ جن پر ہم اپنے احکام بذریعہ وحی نازل کیا کرتے تھے پس ان سے کہہ دیجئے کہ اگر تم خود اس بات کو نہیں جانتے تو اہل علم یعنی یہود کے علماء سے پوچھ لو۔

(۴۴) اور سب رسولوں کو ہم نے معجزے اور کتابیں دے کر بھیجا تھا۔ اور بالکل اسی طرح ہم نے آپؐ کی طرف بھی یہ قرآن نازل کیا تا کہ جو احکام ان کی ہدایت کے لئے آپؐ پر نازل کئے گئے ہیں آپ انہیں کھول کر بیان کردیں اور وہ بھی ان میں خوب غور وفکر کریں۔

لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۴۵﴾ اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۴۶﴾

اُن کو خبر ہی نہ ہو | یا وہ پکڑ لے اُن کو | (دنیا میں) چلتے پھرتے | تو وہ لوگ اُسے عاجز نہیں کر سکتے

خبر ہی نہ ہو۔ یا اُن کو چلتے پھرتے اچانک پکڑ لے وہ کسی طرح بھی (اللہ کو) عاجز نہیں کر سکتے۔

اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰی تَخَوُّفٍ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۷﴾

یا وہ پکڑ لے اُن کو | خوف کی حالت میں | پس بیشک تمہارا رب | بڑا مہربان | نہایت رحم والا ہے

یا ایسی حالت میں ان کو پکڑ لے کہ وہ خوفزدہ ہوں۔ پس بیشک آپ کا ربّ بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰی مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا

کیا نہیں | دیکھا انہوں نے | اس کو | جسے پیدا کیا | اللہ نے | اشیاء میں سے | کہ پھرتا جاتا ہے

کیا انہوں نے کبھی ایسی چیزوں کو نہیں دیکھا جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہیں جن کے سائے

ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ

اس کا سایہ | دائیں | اور بائیں طرف سے | سجدہ کرتے ہوئے اللہ کو | اور وہ (سب)

دائیں اور بائیں پھرتے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ کرتے ہوئے اور وہ

دٰخِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ

فرماں بردار ہیں | اور اللہ (ہی) کو | سجدہ کرتے ہیں | جو آسمانوں میں ہیں | اور جو کچھ زمین میں

فرماں بردار ہیں۔ اور تمام وہ جاندار چیزیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں، اللہ تعالیٰ کے

مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۹﴾ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ

جانداروں میں سے | اور فرشتے (بھی) | اور وہ | غرور نہیں کرتے | وہ ڈرتے ہیں | اپنے رب سے

سامنے سجدہ کرتی ہیں اور فرشتے بھی۔ اور وہ غرور نہیں کرتے۔ اپنے اُس ربّ سے ڈرتے

مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ السجدة وَقَالَ اللّٰهُ

جو ان کے اوپر ہے | اور وہ وہی کرتے ہیں | جو | انہیں حکم دیا جاتا ہے | اور کہا | اللہ نے

ہیں جو اُن کے اوپر (غالب) ہے اور وہ وہی کام کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جائے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ

نہ ٹھہراؤ | معبود | دو | بلاشبہ | وہ تو | معبود ہے | ایک ہی

کہ تم دو معبود نہ بناؤ (یاد رکھو) کہ بلاشبہ معبود صرف ایک ہے

فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۵۱﴾ وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

پس مجھ ہی سے | ڈرو | اور اُسی کے لئے ہے | جو | آسمانوں میں | اور جو زمین میں ہے

پس مجھ ہی سے ڈرو اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، سب اُسی کا ہے

وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَمَا

اور اُسی کی | بندگی | واجب ہے | پس کیا غیر | اللہ سے | تم ڈرتے ہو؟ | اور جو

اور اسی کی عبادت لازم ہے۔ کیا تم اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں سے ڈرتے ہو۔ اور

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۵) پس جن منکرین نے دین حق کے خلاف ناپاک تدبیریں کیں۔ کیا انہیں اس بات کا خوف نہیں کہ اللہ انہیں ان کے جرائم کے نتیجے میں زمین میں دھنسا دے یا وہ اچانک اللہ کے عذاب میں گرفتار ہو جائیں۔

(۴۶) یا وہ انہیں دنیا میں چلتے پھرتے کاروبار میں مصروف' ہلاک کردے اور وہ اللہ کو اس بات سے عاجز نہیں کر سکتے۔

(۴۷) یا وہ انہیں ایسی حالت میں عذاب میں مبتلا کردے کہ وہ لوگ پہلے ہلاک شدہ لوگوں کے احوال سے خوفزدہ ہو رہے ہوں لیکن وہ بڑا غفور رحیم ہے کہ مجرموں کو مہلت دیئے جارہا ہے۔

(۴۸) کیا ان منکرین نے غور سے نہیں دیکھا کہ اللہ کی ہر ایک مخلوق کا سایہ دائیں بائیں سجدہ کرتے ہوئے ڈھلتا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ ساری مخلوق اس کا حکم مانتی ہے۔

(۴۹) اور آسمانوں اور زمین میں جو مخلوق ہے محسوس اور غیر محسوس' متحرک اور غیر متحرک' اور فرشتے سب کے سب اللہ کے حکم کے تابع ہیں اور اس کے حکم سے انکار نہیں کرتے۔

(۵۰) وہ ہمیشہ اپنے رب سے ڈرتے رہتے ہیں اور وہی کرتے ہیں جو انہیں اللہ کا حکم ہوتا ہے۔

(۵۱) اور اللہ کا حکم تو یہ ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرا کر دو (۲) معبود نہ بناؤ۔ کیونکہ معبود تو ایک ہی ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے پس اسی سے ڈرتے رہو۔

(۵۲) اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کی مخلوق ہے اس لئے سب پر اسی کی بندگی واجب ہے اور اسی سے ان کو ڈرنا چاہئے۔ پس کیا تم ان چیزوں سے ڈرتے ہو جو اللہ کے سوا ہیں؟

افعال: يَخْسِفَ: خَسْفٌ مصدر' کہ دھنسا دے' مضارع منصوب (واحد مذکر غائب)۔ يَتَفَيَّؤُا: تَفَيُّءٌ مصدر' فَيْءٌ مادہ' کھلے جاتے ہیں' مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: تَقَلُّبِهِمْ: ان کی آمد و شد' ان کا چلنا پھرنا (جمع مذکر غائب)۔ تَخَوُّفٍ: ڈراتا' خوف دلاتا' خوف کا ظاہر ہونا' مصدر ہے بروزن تفعیل۔ شَمَآئِلِ: بائیں طرف' جانب' شِمَالٌ کی جمع۔ ظِلٰلُهٗ: اس کے سائے (واحد مذکر غائب)۔

بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ

تمہارے پاس | کوئی نعمت ہے | سو اللہ کی طرف سے ہے | پھر جب | تمہیں پہنچتی ہے | تکلیف | تو اُسی کی طرف

تمہارے پاس جو کوئی نعمت ہے سو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، پھر جب تمہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو تم اُسی کے

تَجْـَٔرُوْنَ ﴿۵۳﴾ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ

تم فریاد کرتے ہو | پھر جب | دور کر دیتا ہے | تکلیف | تم سے | تو اسی وقت | ایک فریق

سامنے فریاد کرتے ہو پھر جب تم پر سے تکلیف کو دور کر دیتا ہے تو تم میں سے کچھ لوگ

مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۴﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ

تم میں سے | اپنے رب کے ساتھ | شریک ٹھہرانے لگتا ہے | تاکہ وہ ناشکری کریں | اُس کی جو | ہم نے انہیں دیا

فوراً اپنے ربّ کے ساتھ شریک ٹھہرانے لگتے ہیں تاکہ جو کچھ ہم نے اُن کو دیا ہے، اس کی ناشکری کریں۔

فَتَمَتَّعُوْا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ

پس فائدہ اٹھالو | پس عنقریب | تمہیں معلوم ہو جائے گا | اور وہ مقرر کرتے ہیں | اس کے لئے جو | وہ نہیں جانتے

تو (خیر چند روزہ) فائدہ اُٹھالو پس عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا۔ جن (معبودوں) کے متعلق انہیں علم نہیں، ان کے لئے ہماری ان

نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۶﴾

حصہ | اس سے جو | ہم نے انہیں دیا | اللہ کی قسم | تم سے ضرور پوچھا جائے گا | اس کے متعلق جو | تم جھوٹ گھڑتے تھے

چیزوں میں سے، جو ہم نے ان کو دی ہیں، حصہ مقرر کر دیتے ہیں، اللہ کی قسم تم سے ضرور اس کے بارے میں پوچھا جائے گا جو تم جھوٹ گھڑتے

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۵۷﴾

اور وہ ٹھہراتے ہیں | اللہ کے لئے | بیٹیاں | وہ پاک ہے | اور اپنے لئے | جو وہ چاہتے ہیں (یعنی بیٹے)

تھے اور وہ اللہ تعالیٰ کے لئے بیٹیاں ٹھہراتے ہیں (حالانکہ) وہ پاک ہے اور اپنے لئے وہ کچھ وہ پسند کرتے ہیں جو ان کا دل چاہے (یعنی

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا

اور جب خوشخبری دی جائے | اُن میں سے کسی کو | لڑکی کی | تو ہو جاتا ہے | اُس کا چہرہ | سیاہ

بیٹے) حالانکہ ان میں سے جب کسی کو بیٹی کی خوشخبری سنائی جائے تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے

وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۵۸﴾ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ

اور وہ غصہ سے بھر جاتا ہے | چھپتا پھرتا ہے | لوگوں سے | بسبب عار کے | جس کی | اسے خوشخبری دی گئی ہے

اور وہ غمگین ہو جاتا ہے۔ جس چیز کی اسے خوشخبری دی گئی اس کی عار کی وجہ سے وہ قوم سے منہ چھپاتا پھرتا ہے

اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ اَلَا سَآءَ

کہ اس کو رکھ لے | رسوائی کے ساتھ | یا گاڑ دے اس کو | مٹی میں | یاد رکھو | برا ہے

(اور سوچتا ہے) کہ ذلت برداشت کر کے (بیٹی کو زندہ) رہنے دے یا اسے مٹی میں گاڑ دے۔ یاد رکھو ان کا

مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۵۹﴾ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ

جو | وہ فیصلہ کرتے ہیں | جو لوگ | ایمان نہیں رکھتے | آخرت پر | ان کی مثال

یہ فیصلہ بہت بُرا ہے، جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اُن کی (مثال بہت

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۵۳) اور دنیا میں جو کچھ تمہیں نعمت مل رہی ہے وہ اللہ ہی کی طرف سے ہے اور جب تمہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس وقت بھی تم گریہ وزاری کر کے اسی کو پکارتے ہو۔

(۵۴) پھر جب اللہ تعالیٰ وہ تکلیف تم سے دور کر دیتا ہے تو فوراً ایک گروہ تم میں سے اوروں کو خدا کا شریک ٹھہرانے لگتا ہے کہ فلاں نے میری تکلیف دور کر دی۔

(۵۵) تاکہ اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کی ناشکریں کریں۔ سو مشرکو! تم چند روزہ زندگی سے فائدہ اٹھالو پھر قیامت کے روز تمہیں حقیقت معلوم ہو جائے گی۔

(۵۶) مشرکین اللہ کی دی ہوئی روزی میں سے کچھ حصہ ان جھوٹے معبودوں کی نذر کرتے ہیں جو کچھ نہیں جانتے کہ آیا کسی نے ان کا حصہ مقرر بھی کیا ہے؟ سو مشرکو! ہمیں اپنی ذات کی قسم ہے کہ ہم اس شرک کی نسبت جو سراسر بہتان ہے تم سے ضرور پوچھیں گے۔

(۵۷) اور بعض مشرکین فرشتوں کو اللہ کی لڑکیاں ٹھہراتے ہیں (اور ان دیویوں کی عبادت کرتے ہیں) حالانکہ اللہ اولاد سے پاک ہے پھر یہ لوگ اپنے لئے تو بیٹے پسند کرتے ہیں اور اللہ کے لئے بیٹیا؟ یہ کئی لحاظ سے کتنی بڑی بے باکی ہے۔

(۵۸) اور جب ان میں سے کسی کو لڑکی پیدا ہونے کی خبر ملتی ہے تو ناراض ہو کر غصہ سے اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور غم و افسوس کرتا ہے۔

(۵۹) اور اس لڑکی کی پیدائش سے شرم سے لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے اور اس سوچ بچار میں رہتا ہے کہ اپنے خیال میں اس ذلت کے وجود (لڑکی) کو زندہ رہنے دے یا اس کو زندہ دفن کر دے بھلا دیکھو تو وہ کیسا برا فیصلہ کرتے ہیں کہ جسے اپنے لئے باعث شرم سمجھتے ہیں اسے خدا کے لئے مقرر کرتے ہیں۔

افعال: تَجْـَٔرُوْنَ: تم فریاد کرتے ہو، تم زاری کرتے ہو، تم چلاتے ہو، جَأرٌ اور جُؤَارٌ سے، مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ مَسَّکُمْ: تم کو پہنچ جاتا، تم کو پہنچتی ہے، مَسّ فعل ماضی (واحد مذکر)۔ ظَلَّ: ہو گیا، رہا، یہ ظَلٌّ اور ظُلُوْلٌ سے ماضی کا صیغہ ہے (واحد مذکر غائب)، معنی دن میں کسی کام کو انجام دینے کے ہیں۔ یَتَـوَارٰی: تَـوَارِی مصدر، چھپتا ہے، چھپا جاتا ہے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: مُسْوَدًّا: اسوداد مصدر، سیاہ، غم کی وجہ سے رنگ بگڑا ہوا، اسم مفعول (واحد مذکر)۔ هُوْنٍ: اسم ہے، ذلت، رسوائی، خواری۔

السَّوْءِ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۶۰

بُری ہے | اور اللہ کے لئے ہے | مثال | سب سے اونچی | اور وہ بڑا غالب | حکمت والا ہے

بُری ہے اور اللہ تعالیٰ کی شان بہت بلند ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ

اور اگر اللہ پکڑے | لوگوں کو | ان کے ظلم پر | (تو) نہ چھوڑے | اس (زمین) پر | کوئی چلنے والا (جاندار)

اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کے ظلم کی وجہ سے پکڑے تو وہ زمین پر کوئی جاندار نہ چھوڑے

وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ

لیکن | وہ مہلت دیتا ہے انہیں | ایک وقت | مقررہ تک | پھر جب آ گیا | اُن کا وقت

لیکن وہ انہیں ایک مقررہ وقت تک مہلت دیتا ہے۔ پھر جب ان کا وقت آ جائے گا

لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝۶۱ وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ

تو نہ پیچھے ہٹ سکیں گے | ایک گھڑی (بھر) | اور نہ آگے بڑھ سکیں گے | اور وہ ٹھہراتے ہیں | اللہ کے لئے

تو وہ ایک گھڑی نہ پیچھے ہٹ سکیں گے اور نہ آگے بڑھ سکیں گے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے لئے (وہ باتیں)

مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ

جو | اپنے لئے ناپسند کرتے ہیں | اور بیان کرتی ہیں | اُن کی زبانیں | جھوٹ | کہ

ٹھہراتے ہیں جو اپنے لئے ناپسند کرتے ہیں اور اُن کی زبانیں جھوٹ بولتی ہیں کہ ان کے لئے

لَهُمُ الْحُسْنٰى ۭ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ

اُن کے لئے | بھلائی ہے | لازمی بات ہے | کہ ان کے لئے | دوزخ ہے | اور بیشک وہ

بہتری ہوگی لازمی بات ہے کہ ان کے لئے دوزخ ہے اور بیشک وہ (دوزخ میں)

مُّفْرَطُوْنَ ۝۶۲ تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ

آگے بھیجے جائیں گے (دوزخ میں) | اللہ کی قسم | بیشک | ہم نے بھیجے ہیں (رسول) | امتوں کی طرف | تم سے پہلے

آگے بھیجے جائیں گے۔ اللہ کی قسم ہم نے آپ سے پہلے بھی امتوں کی طرف رسول بھیجے ہیں

فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ

پھر اچھا کر دکھائے | ان کے لئے | شیطان نے | ان کے اعمال | پس وہ | ساتھی ہے ان کا | آج

پھر شیطان نے ان کے (بُرے) عمل انہیں اچھے کر دکھائے پس آج وہ اُن کا دوست ہے

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۶۳ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ

اور ان کے لئے | عذاب ہے | دردناک | اور نہیں | نازل کی ہم نے | آپ پر | یہ کتاب

اور ان (سب) کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اور ہم نے آپ پر اس لئے کتاب نازل کی ہے

اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً

مگر | اس لئے کہ آپ واضح کر دیں | اُن پر | وہ بات | جس میں انہوں نے اختلاف کیا | اور ہدایت | اور رحمت

تاکہ آپ لوگوں پر ان چیزوں کو واضح کر دیں جن میں ان کو اختلاف رہا ہے اور یہ کتاب مومنوں کے لئے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶۰) جولوگ آخرت اورتوحید باری تعالیٰ پر یقین نہیں رکھتے۔ بری مثال توبس انہی کے لئے مناسب ہے کہ وہ اولاد کے محتاج ہیں۔تاکہ بڑھاپے میں ان کا سہارا ہواور مرنے کے بعدان کی وارث ہواللہ کی شان اس سے بہت بلند ہے اس کی شان کے لائق توسب سے اونچی مثال ہے کہ وہ غنی مطلق اور بڑا غالب حکمت والا ہے۔اسے اولاد کی کیا حاجت؟

(۶۱) اوراگر اللہ لوگوں کے گناہوں پرانہیں فوراً پکڑتا توروئے زمین پر چلنے والا کوئی جاندار زندہ نہ چھوڑتا۔مگراس نے ایک مقررہ مدت تک انہیں مہلت دے رکھی ہے پھرجب ان کی موت کا وہ مقررہ وقت آجائے گا تو نہ وہ لمحہ بھراس سے پہلے مریں گے نہ پیچھے۔

(۶۲) وہ مشرک کم بخت اللہ کے لئے لڑکیاں مقرر کرتے ہیں جسے اپنے لئے ناپسند کرتے ہیں اورزبان سے جھوٹ بولتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ انہیں آخرت میں نیک جزا ملے گی اورحق یہ ہے کہ ان کے لئے دوزخ مقرر ہے اور یہ کہ وہ دوزخ کی طرف دوڑائے جارہے ہیں۔

(۶۳) اللہ فرماتا ہے: ہمیں اپنی ذات کی قسم کہ ہم نے آپ سے پہلے اورامتوں میں بھی رسول بھیجے توشیطان نے ان کفار کے برے اعمال کوان کی نظروں میں سجا کردکھایا۔جس کی وجہ سے وہ ہلاک کردیئے گئے پس ان کفار مکہ کا دوست بھی وہی شیطان ہے اوران کے لئے دردناک عذاب مقرر ہے۔

انعال: یَکْرَھُوْنَ: کَرْہٌ مصدر، وہ ناپسند کرتے ہیں، برا سمجھتے ہیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔

لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا

ان لوگوں کے لئے | جو ایمان رکھتے ہیں | اور اللہ نے | اتارا | آسمان کی طرف سے | پانی | پھر زندہ کیا

ہدایت اور رحمت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہی نے آسمان سے پانی اُتارا پھر اس

بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ

اس سے | زمین کو | اس کی موت (بنجر ہونے) کے بعد | بیشک | اس میں | نشانی ہے | ان لوگوں کے لئے

مردہ زمین میں جان ڈال دی بلاشبہ اس میں ان لوگوں کے لئے نشانی ہے جو (غور سے)

يَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا

جو سنتے ہیں (غور سے) | اور بیشک تمہارے لئے | چوپایوں میں | عبرت ہے | ہم پلاتے ہیں تمہیں | اس میں سے

سنتے ہیں۔ اور بیشک تمہارے لئے چوپایوں میں مقام عبرت ہے کہ ہم اُن کے پیٹ میں سے

فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا

جو پیٹ میں ہے اُس (جانور) کے | درمیان میں سے | گوبر | اور خون کے | دودھ | خالص | خوشگوار

گوبر اور خون کے درمیان میں سے نکال کر ایسا خالص دودھ تمہیں پلاتے ہیں جو پینے والوں

لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿٦٦﴾ وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ

پینے والوں کے لئے | اور پھلوں میں سے | کھجوروں کے | اور انگوروں کے (بھی) | کہ تم بناتے ہو | اس میں سے

کے لئے خوشگوار ہے۔ اور کھجوروں اور انگوروں کے میووں میں سے تم نشہ آور چیز بناتے ہو

سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾

نشہ | اور رزق | اچھا (بھی) | بیشک اس میں | نشانی ہے | ان لوگوں کے لئے | جو عقل رکھتے ہیں

اور اچھا رزق بھی (حاصل کرتے ہو) بیشک اس میں نشانی ہے ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں۔

وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا

اور دل میں ڈال دیا | آپ کے رب نے | شہد کی مکھی کے | کہ بنا تو | پہاڑوں میں | گھر (چھتے)

اور آپ کے رب نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ تو پہاڑوں، درختوں اور اونچی اونچی چھتریوں پر

وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ﴿٦٨﴾ ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ

اور درختوں میں | اور ان میں جہاں | لوگ اونچی اونچی چھتریاں بناتے ہیں | پھر کھا (رس چوس) | ہر قسم کے پھل سے

جو لوگ بناتے ہیں، چھتے بنا۔ پھر ہر قسم کے میوے کھا

فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ

پھر چل | رستوں پر | اپنے رب کے | نرم ہموار | نکلتی ہے | ان کے پیٹ میں سے | پینے کی ایک چیز (شہد)

پھر اپنے رب کے آسان راستوں پر چل۔ ان کے پیٹوں سے پینے کی ایک چیز نکلتی ہے (شہد)

مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

مختلف ہیں | رنگ اس کے | اُس میں | شفا ہے | لوگوں کے لئے | بیشک اس میں

اس کے رنگ مختلف ہیں اس میں لوگوں کے لئے شفا ہے بیشک اس میں اُن لوگوں کے لئے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶۴) اور یہ قرآن تو ہم نے آپ پر اس لئے نازل کیا ہے کہ آپ لوگوں پر وہ بات اچھی طرح سے واضح کر دیں جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں اور اس کے علاوہ قرآن ایمانداروں کے لئے موجب ہدایت ورحمت ہے۔

(۶۵) اور یہ بھی اللہ ہی کی قدرت ہے کہ اس نے آسمان کی طرف سے بادلوں سے پانی برسایا اور اس کے ذریعہ سے مردہ (خشک بنجر) زمین کو زندہ یعنی سرسبز وشاداب کر دیا۔ بلاشبہ اس میں غور سے سننے والوں کے لئے قدرت الٰہی کا زبردست نشان موجود ہے۔

(۶۶) اور چوپایوں میں غور کرنے سے ہماری قدرت ظاہر ہوگی کہ ہم ان کی مادنیوں کے پیٹ کے گوبر اور خون کے درمیان میں سے خالص اور نہایت خوشگوار دودھ تمہارے پینے کو پیدا کرتے ہیں۔

(۶۷) اور اسی طرح کھجور اور انگور کے پھلوں میں بھی تمہارے لئے غور کرنے کا مقام ہے کہ ان میں سے تم (ناجائز) شراب بھی بناتے ہو اور عمدہ روزی بھی مثلاً شربت' سرکہ' خشک کھجور اور کشمش وغیرہ بھی حاصل کرتے ہو اہل عقل کے لئے اس میں بھی اللہ کی قدرت کا نشان موجود ہے۔

(۶۸) اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ بھی آپ کے پروردگار کی ایک قدرت ہے کہ اس نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ وہ پہاڑوں' درختوں اور اونچی چھتوں میں جو لوگ بیلیں چڑھانے کی غرض سے بناتے ہیں اپنے چھتے بنائے۔

افعال: نُسْقِیْكُمْ: اِسْقَآءٌ مصدر' ہم تمہارے پینے کے لئے فراہم کرتے ہیں' مضارع (جمع متکلم)۔ اِتَّخِذِیْ: تو بنالے اِتِّخَاذٌ سے امر کا صیغہ (واحد مونث حاضر)۔ یَعْرِشُوْنَ: جو چھتریاں بناتے ہیں' جو اونچے مکان بناتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: فَرْثٍ: واحد' وہ گوبر جو جانور کی آنتوں کے اندر ہو فُرُوْثٌ جمع۔ سَكَرًا: جس چیز سے نشہ ہو' نبیذ' کھجور اور انگور کی جو چیز حرام ہو چکی ہے۔ سَآئِغٌ: خوشگوار' رچتا پچتا' سَوْغٌ سے اسم فاعل کا صیغہ (واحد مذکر) سَآئِغًا۔ اَلنَّحْلِ: شہد کی مکھی' مکھیاں' اسم جنس۔

لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ

نشانی ہے | ان لوگوں کے لئے | جو غور و فکر کرتے ہیں | اور اللہ نے | پیدا کیا تمہیں | پھر | وہ تمہیں موت دیتا ہے

نشانی ہے جو غور و فکر کرتے ہیں۔ اور اللہ ہی نے تمہیں پیدا کیا پھر وہی تمہیں موت دیتا ہے

وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ

اور تم میں سے بعض وہ ہے جسے | لوٹایا (پہنچایا) جاتا ہے | ناقص عمر تک | تاکہ | وہ نہ جانے

اور تم میں سے بعض کو ناقص عمر (شدید بڑھاپے) تک پہنچایا جاتا ہے تاکہ وہ جاننے کے

بَعْدَ عِلْمٍ شَيْـًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۷۰﴾ وَاللّٰهُ

بعد جان لینے کے | کچھ بھی | بیشک | اللہ | جاننے والا | قدرت والا ہے | اور اللہ نے

بعد پھر سے کچھ نہ جانے' بیشک اللہ تعالیٰ جاننے والا اور قدرت والا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہی

فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰي بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ

فضیلت دی | تم میں سے بعض کو | بعض پر | رزق میں | پس نہیں وہ لوگ

نے تم میں بعض کو بعض پر روزی کے معاملہ میں فضیلت دے رکھی ہے پھر وہ لوگ جن

فُضِّلُوْا بِرَاۗدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰي مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ

جنہیں برتری دی گئی | لوٹانے والے | اپنی روزی کو | ان پر جو | مملوک ہیں ان کے | کہ وہ

کو فضیلت دی گئی ہے (وہ) اپنی روزی کو ان لوگوں کے حوالے نہیں کرتے جو اُن کے غلام ہیں کہ سب

فِيْهِ سَوَاۗءٌ ۭ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ

اس میں | برابر (ہوجائیں) | پس کیا وہ نعمت | الٰہی کا | انکار کرتے ہیں؟ | اور اللہ ہی نے | بنائیں

اس میں برابر ہوجائیں تو کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا انکار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے

لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ

تمہارے لئے | تم ہی میں سے | بیویاں | اور اس نے بنائے (پیدا کئے) | تمہارے لئے | تمہاری بیویوں میں سے

لئے تم ہی میں سے تمہارے جوڑے پیدا کئے اور تمہاری بیویوں سے (تمہارے) بیٹے اور

بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۭ اَفَبِالْبَاطِلِ

بیٹے | اور پوتے | اور اس نے روزی دی تمہیں | پاکیزہ چیزوں سے | تو کیا باطل کو

پوتے پیدا کئے اور تمہیں پاکیزہ چیزوں سے روزی دی تو کیا وہ باطل

يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَيَعْبُدُوْنَ

وہ مانتے ہیں؟ | اور نعمت | الٰہی کا | وہ انکار کرتے ہیں | اور عبادت کرتے ہیں

چیزوں کو مانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا انکار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ

سوائے | اللہ کے | ان کی جو | مالک نہیں | ان کیلئے | رزق کے | آسمانوں

اُن (معبودوں) کی پوجا کرتے ہیں جو آسمانوں اور زمین سے اُن کو روزی دینے کا کچھ بھی اختیار نہیں

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۶۹) پھر ہر قسم کے پھلوں اور پھولوں سے رس چوس کر لائے اور اپنے رب کے بتائے ہوئے ان طریقوں پر چلے جن پر چلنا اس کے لئے آسان کر دیا گیا ہے ان شہد کی مکھیوں کے پیٹ میں سے مختلف رنگ کا شہد پیدا ہوتا ہے جس میں لوگوں کے لئے صحت ہے بیشک اس میں بھی غور وفکر کرنے والوں کے لئے قدرت الٰہی کا نشان ہے۔

(۷۰) اور یہ بھی اسی اللہ کی قدرت ہے کہ اس نے تمہیں پیدا کیا اور وہی تمہاری روحیں اپنی قدرت سے قبض کر لیتا ہے اور تم میں سے بعض کو بڑی لمبی عمر دیتا ہے کہ اس کے حواس اور قوتیں درہم برہم ہو کر یہ حال ہو جاتا ہے کہ ابھی بات بتائی اور ابھی بھول گیا۔ کچھ یاد نہیں رہتا اور سمجھ نہیں آتا۔

(۷۱) اور یہ بھی اللہ کی بزرگانہ شان ہے کہ اس نے تم میں سے بعض کو بعض پر رزق اور مال میں برتری بخشی۔ پس ایسے لوگ اپنا رزق و مال اپنے خادموں اور غلاموں پر تقسیم کر کے انہیں اپنے برابر کیوں نہیں بنا لیتے؟ تو خدا کے مملوکوں اور مخلوق کو اس کے برابر ٹھہرانا کہاں کی عقلمندی ہے کیا وہ لوگ اللہ کے انعام کا انکار کرتے ہیں۔

(۷۲) اور اللہ ہی نے اپنی کامل قدرت سے تمہاری ہی جنس سے تمہاری بیویاں بنا دیں اور تمہاری بیویوں کے پیٹ میں سے تمہارے لئے بیٹے اور پوتے پیدا کر دیئے اور پاک وحلال چیزیں کھانے کو دیں۔ پس کیا تم جھوٹے معبودوں پر تو ایمان لاتے ہو اور اللہ کی نعمت کا انکار کرتے ہو کہ ان نعمتوں کو اپنے معبودوں کا عطیہ سمجھتے ہو؟

افعال: اُسْلُكِيْ: تو چل' سُلُوْكٌ سے امر کا صیغہ (واحد مونث حاضر)۔ فُضِّلُوْا: ان کو رزق زیادہ دیا گیا' ان کی معاش بڑھائی گئی' ماضی مجہول (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: اَرْذَل: سب سے زیادہ نکما' رَذَالَةٌ سے افعل التفضیل کا صیغہ' ارزذ عمر سے خرافت سن مراد ہے۔ رَآدِّيْ: پھیر دینے والے' لوٹا دینے والے' رَدٌّ سے اسم فاعل کا صیغہ (جمع مذکر)۔ حَفَدَةٌ: پوتے' حَافِدٌ کی جمع جو حَفْدٌ سے ہے' معنی خدمت کے لئے دوڑتے ہوئے حاضر ہونے کے ہیں' اسم فاعل کا صیغہ (واحد مذکر)' ہر وہ آدمی جو خوشی سے دوڑتے ہوئے خدمت کے لئے حاضر ہو خواہ رشتے دار یا اجنبی' حافد کہلاتا ہے' مفسرین نے حَفَدَةٌ سے پوتے وغیرہ مراد لئے ہیں کیونکہ ان کی خدمت زیادہ سچی ہے۔

وَالْاَرْضِ شَيْئًا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۷۳﴾ فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ

اور زمین میں سے | کچھ بھی | اور نہ ہی وہ طاقت رکھتے ہیں | پس نہ | بیان کرو | اللہ کے لئے

رکھتے اور نہ طاقت رکھتے ہیں۔ پس (کسی کو) اللہ تعالیٰ کیلئے مثالیں

الْاَمْثَالَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ

مثالیں | بیشک | اللہ (ہی) | جانتا ہے | اور تم

مت گھڑو بیشک اللہ تعالیٰ (ہر ایک بات کو) جانتا ہے اور تم

لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۴﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا

نہیں جانتے | بیان کی | اللہ نے | ایک مثال | کہ ایک غلام ہے | جو دوسرے کے اختیار میں ہے

نہیں جانتے اللہ تعالیٰ ایک مثال بیان کرتا ہے کہ ایک غلام ہے جو دوسرے کے اختیار میں

لَّا يَقْدِرُ عَلٰي شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا

وہ قدرت نہیں رکھتا | کسی چیز پر | اور (دوسرا) وہ شخص | جس کو روزی دی ہم نے | اپنے پاس سے | روزی اچھی

ہے اور کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتا اور ایک وہ شخص ہے جس کو ہم نے اپنے پاس سے اچھا رزق دے رکھا ہے

فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا ۭ هَلْ يَسْتَوٗنَ ۭ اَلْحَمْدُ

پس وہ خرچ کرتا ہے | اس میں سے | خفیہ | اور ظاہر طور پر | کیا وہ برابر ہیں؟ | تمام تعریفیں

پس وہ اس میں سے پوشیدہ اور ظاہراً خرچ کرتا ہے کیا وہ دونوں برابر ہیں؟ (ہر گز نہیں) تمام تعریفیں

لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا

اللہ کے لئے ہیں | لیکن | اکثر ان میں سے | نہیں جانتے | اور بیان کی | اللہ نے | ایک (اور) مثال

اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں، لیکن ان میں سے اکثر بالکل نہیں جانتے۔ اور اللہ تعالیٰ دو آدمیوں کی ایک اور مثال

رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰي شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ

کہ دو مرد ہیں | ایک اُن میں سے | گونگا ہے | قدرت نہیں رکھتا | کسی چیز پر | اور وہ | بوجھ ہے

بیان کرتا ہے کہ اُن میں سے ایک گونگا ہے جو اختیار نہیں رکھتا کسی چیز کا اور اپنے مالک کیلئے

عَلٰي مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَـمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ۭ هَلْ يَسْتَوِيْ

اپنے مالک پر | جہاں کہیں | وہ اس کو بھیجتا ہے | نہیں لاتا | کوئی بھلائی | کیا برابر ہے؟

بوجھ بنا ہوا ہے، وہ جہاں بھی اُسے بھیجتا ہے بھلائی لے کر نہیں آتا، کیا برابر ہے؟

هُوَ ۙ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۶﴾

وہ | اور وہ جو | حکم دیتا ہے | انصاف کا | اور وہ | راستہ پر ہے | سیدھے

یہ اور وہ شخص جو انصاف کا حکم دیتا ہے اور خود سیدھے راستہ پر ہے

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ

اور اللہ کے لئے ہیں | چھپی ہوئی باتیں | آسمانوں | اور زمین کی | اور نہیں ہے | معاملہ | قیامت کا

اور آسمان اور زمین کی چھپی ہوئی باتوں کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ اور قیامت کا آنا بالکل ایسے ہے

آیت نمبر

(۷۳) اور وہ مشرکین اللہ کو چھوڑ کر ان چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو انہیں آسمانوں اور زمین سے کچھ رزق نہیں دے سکتیں اور نہ ہی انہیں اس بات کی قدرت ہے۔

(۷۴) پس کسی چیز کو اللہ کے برابر اور اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ کیونکہ اللہ ہی تمام چیزوں کی حقیقت کو جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

(۷۵) اللہ نے ایک مثال بیان فرمائی ہے کہ ایک وہ غلام جو کسی دوسرے شخص کی ملکیت ہے اور اس کے مال میں کچھ اختیار نہیں رکھتا اور دوسرا وہ آزاد شخص جس کو اللہ نے غنی کر رکھا ہے کہ وہ اپنے مال میں سے ظاہر اور خفیہ خرچ کر سکتا ہے کیا وہ دونوں برابر ہیں؟ ہرگز نہیں۔ پس جب عاجز غلام اور غنی آزاد برابر نہیں تو بھلا سب مخلوقات میں سے عاجز بت اور سب کا خالق مالک اور رازق ایک اللہ کیسے برابر ہو سکتے ہیں؟ اس لئے سب حمد و ثنا صرف اللہ ہی کے لئے مناسب ہے مگر اکثر مشرکین اس بات کو نہیں جانتے۔

(۷۶) اور اللہ نے ایک اور مثال بیان فرمائی ہے کہ دو (۲) مرد ہیں' ایک تو ان میں سے غلام ہونے کے علاوہ گونگا بھی ہے اور نالائق بھی ہے کہ کچھ کر نہیں سکتا بلکہ اپنے مالک پر بوجھ ہے کہ جہاں بھی وہ اسے بھیجتا ہے کوئی کام سیدھا کر کے نہیں آتا دوسرا وہ جو آزاد ہونے کے علاوہ عقلمند بھی ہے کہ ہر بات میں اعتدال اور انصاف سے فیصلہ کرتا اور ہمیشہ سیدھے راستے پر چلنے والا ہے۔ کیا وہ دونوں برابر ہیں؟ ہرگز نہیں۔ یہاں مراد حکیم و علیم رب العالمین اور اس کے مقابلے میں بے جان پتھریلے بتوں کی مثال سمجھائی گئی ہے۔

اسماء: مَمْلُوْكًا: مِلْك مادہ' ملک میں لایا ہوا' جو کسی کی ملکیت میں ہو یعنی غلام' اسم مفعول (واحد مذکر)۔

اِلَّا كَلَمۡحِ الۡبَصَرِ اَوۡ هُوَ اَقۡرَبُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
مگر | جیسے جھپکنا | آنکھ کا | یا وہ | (اس سے بھی) زیادہ قریب ہے | بیشک اللہ
جیسے آنکھ کا جھپکنا یا اس سے بھی زیادہ قریب بیشک اللہ تعالیٰ

عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۝۷۷ وَاللّٰهُ اَخۡرَجَكُمۡ مِّنۡۢ بُطُوۡنِ
ہر چیز پر | قادر ہے | اور اللہ نے | نکالا تمہیں | پیٹوں سے
ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اور اللہ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے

اُمَّهٰتِكُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ شَيۡـًٔا ۙ وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمۡعَ
تمہاری ماؤں کے | کہ تم نہیں جانتے تھے | کچھ بھی | اور بنادیئے اُس نے | تمہارے لئے | کان
نکالا جبکہ تم کچھ بھی نہ جانتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے کان، آنکھیں

وَالۡاَبۡصٰرَ وَالۡاَفۡـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ۝۷۸ اَلَمۡ يَرَوۡا
اور آنکھیں | اور دل | تا کہ تم | شکر ادا کرو | کیا نہیں دیکھا انہوں نے
اور دل بنائے تاکہ تم شکر ادا کرو۔ کیا ان لوگوں نے

اِلَى الطَّيۡرِ مُسَخَّرٰتٍ فِىۡ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ مَا يُمۡسِكُهُنَّ
پرندوں کی طرف | کہ حکم کے پابند ہیں | فضا میں | آسمان کی | نہیں تھامتا انہیں کوئی
پرندوں کو نہیں دیکھا کہ آسمان کی فضا میں حکم کے پابند ہیں ان کو صرف اللہ ہی

اِلَّا اللّٰهُ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰ لِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ۝۷۹
مگر صرف | اللہ | بیشک | اس میں | نشانیاں | اُن لوگوں کے لئے | جو ایمان رکھتے ہیں
نے تھام رکھا ہے بیشک اس میں ایمان لانے والے لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمۡ مِّنۡۢ بُيُوۡتِكُمۡ سَكَنًا وَّجَعَلَ لَكُمۡ
اور اللہ (ہی) نے | بنادیا | تمہارے لئے | تمہارے گھروں کو | رہنے کی جگہ | اور بنادیئے | تمہارے لئے
اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تمہارے گھروں کو رہنے کی جگہ بنادیا اور جانوروں کی کھالوں سے

مِّنۡ جُلُوۡدِ الۡاَنۡعَامِ بُيُوۡتًا تَسۡتَخِفُّوۡنَهَا يَوۡمَ ظَعۡنِكُمۡ
کھالوں سے | جانوروں کی | گھر (خیمے) | کہ تم ہلکا پاتے ہو انہیں | اپنے کوچ کے دن
تمہارے لئے گھر (خیمے) بنائے جنہیں تم اپنے کوچ کے دن اور اپنے قیام کے

وَيَوۡمَ اِقَامَتِكُمۡ ۙ وَمِنۡ اَصۡوَافِهَا وَاَوۡبَارِهَا وَاَشۡعَارِهَاۤ
اور اپنے قیام کے دن | اور اُن کی اُون سے | اور ان کی پشم | اور ان کے بالوں سے
دن ہلکا پھلکا پاتے ہو اور ان کی اون، ان کی پشم اور ان کے بالوں سے سامان اور فائدہ

اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيۡنٍ ۝۸۰ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمۡ مِّمَّا خَلَقَ
(گھر کا) سامان | اور فائدہ ہے | ایک مدت تک | اور اللہ نے | بنادیئے | تمہارے لئے | اُن (چیزوں) سے جو | اُس نے پیدا کیں
کی چیزیں بنائیں کہ ایک وقت تک (اس سے فائدہ اُٹھا سکو) اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷۷) اور آسمانوں اور زمین کی تمام پوشیدہ باتیں جن میں سے ایک قیامت بھی ہے ان کا علم تو خاص اللہ ہی کو ہے اور قیامت قائم ہونے کا معاملہ تو آنکھ جھپکنے میں ہو جائے گا بلکہ اس سے بھی زیادہ جلدی اور واقعی اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۷۸) اور اللہ ہی نے اپنی قدرت کاملہ سے تم انسانوں کو تمہاری ماؤں کے پیٹ میں سے باہر نکالا۔ اس حال میں کہ تم کچھ علم نہ رکھتے تھے پھر اس نے اپنے فضل سے تمہیں کان اور آنکھیں اور دل عطا کئے کہ تم حق کو سن' دیکھ اور سوچ کر اللہ کا شکر بجالاؤ۔

(۷۹) کیا وہ منکرین پرندوں کی طرف غور سے نہیں دیکھتے کہ آسمان کے خلا میں وہ اللہ کے حکم کے تابع اُڑتے ہیں اللہ کے سوا' ہوا میں انہیں کوئی سہارا دینے والا نہیں۔ بلاشک ایمانداروں کے لئے اس میں اس کی قدرت کے نشان موجود ہیں۔

(۸۰) اور اللہ ہی نے تمہیں زمین پر گھر بنا کر ان میں رہنے کی عقل بخشی اور تمہیں جانوروں کی کھالوں سے ایک قسم کے گھر یعنی خیمے بنانے سکھا دیئے کہ وہ تمہیں سفر و حضر کے موقعہ پر لانے لے جانے کے لئے بالکل ہلکے معلوم ہوتے ہیں اور ان جانوروں کی اُون اور پشم اور ان کے بالوں سے کچھ مدت کے لئے دنیا میں گھر کے سامان' روزگار کے اسباب' گرم کپڑے' نمدے' قالینیں وغیرہ بنانے سکھا دیئے۔

افعال: تَسْتَخِفُّوْنَهَا: تم اس کو ہلکا جانتے ہو' وہ تم کو ہلکا لگتا ہے' اِسْتِخْفَافٌ سے معنی ہلکا سمجھنے کے ہیں' مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: لَمْح: نظر کی چوری' چرا کر دیکھنا' پلک جھپکنا' بجلی کی چمک۔ اِقَامَتِکُمْ: تمہارا قیام کرنا' تمہارا فروکش ہونا' اَشْعَارِهَا: ان کے بال' اَشْعَار' شَعْرٌ کی جمع معنی بال کے ہیں (واحد مونث غائب)۔ اَوْبَارِهَا: اس کی ببریاں' اس کی اون' اَوْبَار' وَبْرٌ کی جمع معنی اونٹ کی اون اور ببری کے ہیں۔

ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ

سائے | اور اس نے بنائیں | تمہارے لئے | پہاڑوں سے | پناہ گاہیں | اور اس نے بنا دیئے | تمہارے لئے

کے سائے بنائے اور اُس نے تمہارے لئے پہاڑوں سے پناہ گاہیں بنائیں اور تمہارے لئے کُرتے بنائے

سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَأْسَكُمْ

کُرتے | کہ وہ بچائیں تمہیں | گرمی (سے) | اور کُرتے (زرہیں) | کہ بچائیں تمہیں | لڑائی سے

جو تمہیں گرمی سے بچاتے ہیں اور ایسے کُرتے (زِرہ) بھی بنائے جو تمہیں لڑائی (کی زد) سے بچائیں

كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ﴿٨١﴾

اسی طرح | وہ پوری کرتا ہے | اپنی نعمت | تم پر | تاکہ تم | فرمانبردار ہو جاؤ

اسی طرح اللہ تعالیٰ تم پر اپنی نعمت کی تکمیل کرتا ہے تاکہ تم فرمانبردار بنو۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿٨٢﴾ يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ

پھر اگر وہ پھر جائیں | تو بے شک | تم پر ہے | پہنچا دینا | واضح طور پر | وہ پہچانتے ہیں | نعمت

پھر اگر وہ منہ موڑ لیں تو (اے رسولؐ) آپ کا فرض تو کھلم کھلا (احکام کا) پہنچا دینا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کو پہچانتے

اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٣﴾ وَيَوْمَ نَبْعَثُ

اللہ کی | پھر (بھی) | وہ اس کا انکار کرتے ہیں | اور اکثر ان میں سے | ناشکرے ہیں | اور جس دن | ہم اٹھائیں گے

ہیں، پھر بھی وہ اس کا انکار کرتے ہیں اور ان میں سے اکثر ناشکرے ہیں۔ اور جس دن ہم ہر امت

مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا

ہر ایک | امت سے | ایک گواہ | پھر | اجازت نہ دی جائے گی | ان کو | جو کافر ہیں

سے ایک گواہ اٹھائیں گے پھر کافروں کو اجازت نہ دی جائے گی

وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ

اور نہ اُن سے | عذر قبول کئے جائیں گے | اور جب | دیکھیں گے | وہ لوگ | جنہوں نے ظلم کیا | عذاب کو

اور نہ اُن کا کوئی عذر قبول کیا جائے گا۔ اور جب وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا تھا عذاب دیکھیں گے

فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٨٥﴾ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ

تو کم نہ کیا جائے گا | ان سے | اور نہ ہی | انہیں | مہلت دی جائے گی | اور جب دیکھیں گے | وہ لوگ

پھر نہ اُن سے (عذاب) کم کیا جائے گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ اور جب شرک

اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ

جو شرک ہیں | اپنے شریکوں کو | تو کہیں گے | اے رب ہمارے | یہی ہیں | ہمارے شریک | جنہیں

اپنے شریکوں (معبودوں) کو دیکھیں گے تو کہیں گے اے ہمارے رب! یہ ہمارے وہ معبود ہیں جنہیں ہم

كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ۚ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ

ہم پکارتے تھے | تیرے سوا | پھر وہ لوٹائیں گے | اُن کی طرف | یہ بات | کہ بیشک تم

تیرے سوا پکارا کرتے تھے پھر وہ اُن کو یہ جواب دیں گے کہ بیشک تم

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸۱) اور اللہ ہی نے اپنی قدرت سے تمہارے آرام کے لئے اپنی مخلوقات مثلاً درختوں وغیرہ کے سائے بنا دیئے اور پہاڑوں میں تمہارے چھپنے کی جگہیں غاریں وغیرہ اور دوسری چیزوں میں سے گرمی سے بچاؤ کا لباس اور لڑائی میں تیر، تلوار، نیزہ وغیرہ کی زد سے بچاؤ کے لئے زرہیں بنانا سکھا دیں۔ اسی طرح وہ تم پر اپنی نعمتیں پوری کرتا ہے تاکہ تم اس کے فرمانبردار رہو۔

(۸۲) پس اگر منکرین نہ مانیں تو کچھ پروا نہیں۔ آپ ؐ کے ذمہ تو صرف پیغام حق کا اچھی طرح کھول کر پہنچا دینا ہے۔

(۸۳) وہ کفار اللہ کی نعمتوں کو خوب جانتے پہچانتے اور پھر ان سے انکار کرتے ہیں کہ ان کو اپنے جھوٹے معبودوں کا عطیہ سمجھتے ہیں اور اکثر ان میں ناشکرے ہیں۔

(۸۴) اور جس دن (قیامت کو) ہم ہر ایک امت میں سے ایک گواہ (رسول) کھڑا کریں گے پھر کافروں کو نہ تو بولنے کی اجازت دی جائے گی نہ ان کا عذر سنا جائے گا۔

(۸۵) اور جب وہ دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے تو نہ ان کے عذاب میں کوئی کمی کی جائے گی اور نہ انہیں مہلت ہی دی جائے گی۔

افعال: تُسْلِمُوْنَ: تم اطاعت کرتے رہو، حکم مانتے رہو، اِسْلَامٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: اَکْنَانًا: چھپنے کی جگہیں، کَنٌّ کی جمع معنی حفاظت کی جگہ کے ہیں۔

لَكٰذِبُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِ نِ السَّلَمَ وَضَلَّ
جھوٹے ہو | اور وہ پیش کریں گے | اللہ کے سامنے | اس دن | فرمانبرداری (عاجزی) | اور گم ہو جائے گا (بھول جائیں گے)
جھوٹے ہو۔ اور وہ لوگ اُس دن خدا کے آگے سر تسلیم خم کردیں گے اور جو ""

عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۸۷﴾ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا
اُن سے | وہ جو | وہ جھوٹ گھڑتے تھے | جنہوں نے | کفر کیا | اور روکتے رہے
جھوٹ گھڑتے تھے سب بھول جائیں گے۔ اور وہ لوگ جو منکر ہوئے اور اللہ تعالیٰ

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا
اللہ کی راہ سے | ہم زیادہ دیں گے انہیں | عذاب | اوپر | عذاب کے | کیونکہ وہ
کی راہ سے (لوگوں کو) روکتے رہے، ہم اُن کو اس جرم میں کہ وہ فساد پھیلاتے تھے عذاب پر

يُفْسِدُوْنَ ﴿۸۸﴾ وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا
فساد کرتے تھے | اور جس دن | ہم اٹھائیں گے | ہر ایک امت میں | ایک گواہ
عذاب دیں گے اور اس دن جب ہم ہر ایک گروہ میں سے ان پر ایک گواہ لائیں

عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ
ان پر | ان ہی میں سے | اور ہم لائیں گے | آپ کو | گواہ | ان پر
گے جو انہی میں سے ہوگا اور (اے رسولؐ) ہم آپؐ کو ان (کفار مکہ) پر گواہ لائیں گے۔

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى
اور ہم نے نازل کی | آپ پر | یہ کتاب (قرآن) | واضح بیان | ہر چیز کا | اور ہدایت
اور ہم نے آپ پر یہ کتاب (قرآن) نازل کی ہے کہ اس میں ہر چیز کا واضح بیان ہے اور مسلمانوں

وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۸۹﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ
اور رحمت | اور خوشخبری | مسلمانوں کے لئے | بیشک اللہ | حکم دیتا ہے
کے لئے ہدایت، رحمت اور خوشخبری ہے۔ اللہ تعالیٰ بلاشبہ تمہیں انصاف

بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى
عدل | اور نیکی | اور امداد دینے کا | رشتہ داروں کو | اور روکتا ہے
اور نیکی کرنے کا اور رشتہ داروں کو (مالی) امداد دینے کا حکم فرماتا ہے اور بے حیائی

عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۹۰﴾
بے حیائی | اور برے کام | اور سرکشی سے | وہ نصیحت کرتا ہے تمہیں | تاکہ تم | یاد رکھو
برے کاموں اور سرکشی سے منع کرتا ہے اور تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ
اور پورا کرو | عہد | اللہ کا | جب تم عہد کرو | اور نہ توڑو | قسمیں
اور اللہ تعالیٰ کا عہد پورا کرو جب تم عہد کرچکو اور قسمیں پختہ کرنے کے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸۶) اور جب مشرکین دوزخ میں اپنے جھوٹے معبودوں کو دیکھ کر پکار اٹھیں گے کہ بار خدایا! یہی ہمارے جھوٹے معبود ہیں۔ جنہیں ہم تیرے سوا اپنی ضرورت پورا کرنے کے لئے دنیا میں پکارا کرتے تھے تو وہ انہیں الٹ کر جواب دیں گے کہ تم بالکل جھوٹے ہو ہم نے کب کہا تھا کہ تم ہماری عبادت کرو۔

(۸۷) اور کفار اس وقت اپنی اطاعت اور فرمانبرداری کا اظہار کریں گے اور ان کی بہتان طرازیاں سب غائب ہو جائیں گی باقی نہ رہیں گی۔

(۸۸) جو لوگ دین حق سے انکار کرتے اور لوگوں کو اس کے ماننے سے روکتے رہے ہم ان کو ان کی فتنہ انگیزی اور شرارت کے بدلے عذاب پر عذاب دیں گے۔

(۸۹) اور قیامت کے دن کو یاد کرو۔ جس میں ہم ہر ایک امت کے رسول کو ان پر گواہ کے طور پر حاضر کریں گے اور آپؐ کو ان کفار پر گواہ کریں گے اور ان کی بداعمالیوں کی پوری سزا دیں گے اور یہ قرآن جو ہم نے آپؐ پر نازل کیا ہے اس میں اصول دین اور دونوں جہانوں کی کامیابی کے تمام معاملات کا تفصیلی اور واضح بیان ہے اور مسلمانوں کے لئے ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے۔

(۹۰) بلاشبہ اللہ تو دین و دنیا کے جملہ امور میں انصاف اور لوگوں سے نیکی اور قریبی رشتہ داروں کی مدد کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور برے کام اور سرکشی سے روکتا ہے اور تمہیں وعظ کرتا ہے تاکہ سمجھ حاصل کرو۔

انعال: **زِدْنٰهُمْ**: ہم نے ان کو بڑھایا، زیادہ دیا، **زِیَادَةٌ** سے ماضی کا صیغہ (جمع متکلم)۔ **نَبْعَثُ**: **بَعْثٌ** مصدر، ہم قائم کردیں گے، ہم کھڑا کریں گے، مضارع مرفوع (جمع متکلم)۔

بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا

ان کو پختہ کرنے کے بعد | حالانکہ تم نے بنایا ہے | اللہ کو | اپنے (قول واقرار) پر | ضامن بنایا

بعد نہ توڑو حالانکہ تم نے اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کو ضامن

اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ

بیشک اللہ | جانتا ہے | جو تم کرتے ہو | اور تم نہ ہو جاؤ | اُس (عورت) کی طرح | جس نے توڑ دیا

بیشک اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔ اور تم اس عورت کی طرح نہ ہوجانا جس

غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًا

اپنا سوت | مضبوط کرنے (کاتنے) کے بعد | ٹکڑے ٹکڑے | تم بناتے ہو | اپنی قسموں کو | دخل دینے کا ذریعہ

اپنا سُوت مضبوط کرنے (کاتنے) کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا، تم اپنی قسموں کو اپنے درمیان دخل دینے

بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ اِنَّمَا

اپنے درمیان | کہ ہو جائے | ایک جماعت | بڑھ کر (غالب) | دوسری جماعت سے | بیشک

(فساد برپا کرنے) کا ذریعہ بناتے ہو کہ ایک گروہ دوسرے گروہ پر غالب آجائے بیشک

يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

آزماتا ہے تمہیں | اللہ | اس سے | اور وہ ضرور ظاہر کردے گا | تم پر | دن | قیامت کے

اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے آزماتا ہے اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تم پر ضرور ظاہر کردے گا

مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ

وہ بات | جس میں تم | اختلاف کیا کرتے تھے | اور اگر چاہتا | اللہ | تو بنا دیتا تمہیں

وہ بات جس میں تم اختلاف کیا کرتے تھے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ضرور تمہیں

اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ

امت | ایک ہی | لیکن | وہ گمراہ کرتا ہے | جس کو | وہ چاہتا ہے | اور ہدایت کرتا ہے

ایک ہی اُمت بنا دیتا لیکن جسے وہ چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور ہدایت دیتا ہے

مَنْ يَّشَآءُ وَلَتُسْئَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾

جس کو | وہ چاہتا ہے | اور تم سے ضرور پوچھا جائے گا | اُن (اعمال) کے بارے میں | جو تم کیا کرتے تھے

جسے وہ چاہتا ہے اور تم سے اُن اعمال کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا جو تم کیا کرتے تھے۔

وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ

اور نہ بناؤ | اپنی قسموں کو | دخل دینے کا ذریعہ | اپنے درمیان | کہ اکھڑ جائے | کوئی قدم

اور تم اپنی قسموں کو اپنے درمیان دخل دینے کا ذریعہ نہ بناؤ کہ کوئی قدم اپنے جم

بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ

بعد | اپنے جم جانے کے | اور تم چکھو مزہ | بُرائی (مصیبت) کا | بدلے اُس کے | کہ روکا تم نے

جانے کے بعد پھسل جائے اور اس وجہ سے کہ تم نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹۱) اور جب آپس میں کسی بات کا وعدہ کرلو تو اس عہد کو جو تم نے اللہ کے حضور مضبوط باندھا ہے پورا کرو اور کسی امر پر پختہ قسم کھالینے اور خدا کو اس پر ضامن مان لینے کے بعد اپنی قسموں کو نہ توڑو کیونکہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے خوب جانتا ہے اس کے مطابق وہ جزا و سزا دے گا۔

(۹۲) اور عہد و پیمان کر لینے کے بعد اس کو توڑ دینا ایسی ہی بے وقوفی ہے جیسے کوئی عورت سارا دن محنت کر کے سُوت کاتے اور شام کو اسے ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھینک دے سو تم ایسی حماقت نہ کرو کہ ایک جماعت کو دوسری سے طاقتور دیکھ کر محض دھوکہ و فریب کے لئے کمزور جماعت سے وعدہ توڑ کر طاقتور جماعت سے عہد و پیمان کرلو اور اللہ تمہیں تمہارے معاہدوں اور قسموں میں آزماتا ہے کہ کون وعدہ پورا کرتا اور کون توڑ دیتا ہے اور قیامت کے روز جس کے آنے میں تم اختلاف کیا کرتے تھے وہ تم پر واضح کر دے گا۔

(۹۳) اگر اللہ کی مرضی ہوتی تو تم سب لوگوں کو ایک ہی دین کا پیرو بنایا جاتا۔ لیکن اللہ کی رضامندی اس طرح واقع ہوئی ہے کہ جسے چاہے وہ گمراہی میں رہنے دے اور جسے چاہے سیدھے راستے پر لے آئے اور جو اعمال تم دنیا میں کرتے ہو اس کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا۔

افعال: تَفْعَلُوْنَ: تم کرو، کرتے رہو، کرو گے، فَعْلٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ عَاهَدْتُمْ: تم نے عہد باندھا، تم نے عہد کیا، ماضی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ يُبَيِّنَنَّ: وہ ضرور ہی کھول کر بیان کرے گا، تَبْيِيْنٌ مصدر، مضارع بانون تاکید (واحد مذکر غائب)۔ يَبْلُوْا: بَلَاءٌ سے، وہ آزمائش کرتا ہے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: تَوْكِيْدِهَا: اس کی پختگی، مضبوطی، تَوْكِيْدٌ مصدر ہے معنی استوار کرنا، پختہ کرنا (واحد مونث غائب)۔ اَنْكَاثًا: ٹکڑے ٹکڑے، نِكْثٌ کی جمع معنی سوت کے اس ٹکڑے کے ہیں جو دوبارہ کاتنے کے لئے توڑا جائے۔ دَخَلًا: بہانہ، دغا، فساد۔ اَرْبٰی: زیادہ چڑھا ہوا، رِبًا سے معنی بڑھنے اور چڑھنے کے ہیں، افعل التفضیل کا صیغہ۔

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۹۴﴾ وَلَا تَشْتَرُوْا
راستے سے | اللہ کے | اور تمہارے لئے | عذاب ہے | بہت بڑا (آخرت میں) | اور تم نہ لو بدلے میں
تمہیں برائی کا مزہ چکھنا پڑے گا اور تمہارے لئے بڑا عذاب ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کے

بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ
اللہ کے عہد کے | قیمت | تھوڑی | بے شک جو | اللہ کے پاس ہے | وہی
عہد کو حقیر (دنیاوی) فائدے کے لئے نہ بیچو۔ بیشک جو (صلہ) اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہی

خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۵﴾ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ
بہتر ہے | تمہارے لئے | اگر تم | علم رکھتے ہو | جو (مال وغیرہ) | تمہارے پاس ہے | ختم ہو جاتا ہے
تمہارے لئے بہتر ہے اگر تمہیں معلوم ہو۔ جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہوجائے گا

وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ۭ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ
اور جو (اجر) | اللہ کے پاس ہے | وہ (ہمیشہ) باقی رہنے والا ہے | اور ہم ضرور دیں گے | اُن کو | جنہوں نے صبر کیا | اُن کا اجر
اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ باقی رہے گا۔ اور وہ لوگ جنہوں نے صبر سے کام لیا ہم ضرور انہیں

بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ
اُس سے بہتر | جو (اعمال) | وہ کرتے تھے | جس نے عمل کیا | نیک | مرد ہو
ان کے اعمال کا بہترین بدلہ دیں گے۔ جو کوئی نیک کام کرے گا مرد ہو

اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ
یا عورت | اور وہ مومن ہو | تو ہم ضرور اسے زندگی دیں گے | زندگی پاکیزہ | اور ہم ضرور انہیں دیں گے
یا عورت بشرطیکہ وہ مومن ہو تو ہم ضرور اسے (دنیا میں) پاکیزہ زندگی دیں گے اور (آخرت) میں

اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ
ان کا اجر | ان کے اچھے اعمال کا | جو وہ کیا کرتے تھے | پس جب تم پڑھنے لگو | قرآن | تو پناہ مانگ لیا کرو
ان کو ان کے بہترین اعمال کا اجر دیں گے پس جب تم قرآن پڑھو تو شیطان مردود

بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿۹۸﴾ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ
اللہ کی | شیطان | مردود سے | بیشک نہیں ہے | اُس کا | (کوئی) زور
سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ لیا کرو۔ بیشک اُس کا کوئی زور نہیں ان لوگوں

عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۹۹﴾ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ
اُن لوگوں پر جو | ایمان لے آئے | اور اپنے رب پر | وہ بھروسہ کرتے ہیں | بیشک | اُس کا زور
پر جو ایمان لائے اور وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں اُس کا زور صرف

عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۰﴾
ان لوگوں پر ہے جو | اُس کو دوست بناتے ہیں | اور جو لوگ | اس (اللہ) کے ساتھ | شریک ٹھہراتے ہیں
ان لوگوں پر چلتا ہے جو (شیطان) کو دوست بناتے ہیں اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹۴) اور آپس کے معاملات میں عہد شکنی اور قسم توڑنے کو اپنے عارضی مفادات کا ذریعہ وسیلہ اور عادت نہ بناؤ کہ تمہاری اس وعدہ توڑنے اور جھوٹی قسم کی عادت کو دیکھ کر اپنے عہد پر ثابت قدم رہنے والوں کے قدم بھی ڈگمگا جائیں اور غیر مسلموں کو دین اسلام میں داخل ہونے سے روکنے کے بدلے تمہیں دنیا میں رسوائی اور آخرت میں سخت عذاب کا مزہ چکھنا پڑے۔

(۹۵) اور پختہ عہد کو دنیاوی مقاصد کی خاطر جو آخرت کے اجر کے مقابلہ میں بالکل معمولی اور ناچیز ہیں نہ توڑو۔ کیونکہ بلاشبہ جو اجر تمہیں آخرت میں وعدہ پورا کرنے پر ملنے والا ہے وہ بہت ہی بہتر ہے بشرطیکہ تمہیں اللہ کے کہنے پر یقین ہو۔

(۹۶) کیونکہ یہ دنیاوی مال و دولت جو تمہارے پاس ہیں یہ تو سب ختم ہونے والی چیزیں ہیں اور نیک اعمال کا اجر جو آخرت میں اللہ کے ہاں ملنے والا ہے وہ ہمیشہ باقی رہنے والا ہے اور جن لوگوں نے دین کی حفاظت میں مصیبتوں پر صبر کیا ہم انہیں ان کے نیک اعمال کا بدلہ ضرور دیں گے۔

(۹۷) اور جو سچا مومن مرد یا عورت نیک عمل کرے۔ ہم اس کو دنیا میں بھی پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور آخرت میں بھی ان کے نیک اعمال کا جو وہ دنیا میں کرتے رہے ضرور بدلہ دیں گے۔

(۹۸) پس آپ تلاوت قرآن سے پہلے **اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم** پڑھ لیا کریں۔ یہ ضروری ہے۔

(۹۹) کیونکہ جو لوگ اللہ پر ایمان لاکر ہر کام میں اسی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ ان پر شیطان کا داؤ نہیں چلتا۔

(۱۰۰) شیطان کا داؤ تو انہی لوگوں پر چلتا ہے جو اس سے دوستی کا تعلق رکھتے ہیں اور مخلوق کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں۔

افعال: تَذُوْقُوْا: تم چکھتے ہو' چکھو گے' ذَوْقٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ صَدَدْتُّمْ: تم نے روکا' صَدٌّ اور صُدُوْدٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ تَزِلَّ: وہ ڈگمگائے' زَلٌّ سے' مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ یَتَوَلَّوْنَهٗ: تَوَلِّیْ سے' وہ اس سے دوستی رکھتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: ثُبُوْتِهَا: اس کا جمنا' استوار ہونا' ثابت ہونا' ثَبَتَ یَثْبُتُ کا مصدر ہے۔ قَدَمٌ: اَقْدَامٌ جمع' قدم' پاؤں۔ سُلْطٰنُهٗ: اس کا زور' (واحد مذکر غائب)۔

وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا

اور جب ہم بدل دیتے ہیں | ایک آیت | دوسری آیت کی جگہ | اور اللہ خوب جانتا ہے | اس کو جو | وہ نازل کرتا ہے | تو وہ کہتے ہیں

اور جب ہم کسی حکم کی جگہ کوئی دوسرا حکم تبدیل کر کے لاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو وہ نازل کرتا ہے تو وہ (کافر)

اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ قُلْ نَزَّلَهٗ

کہ بے شک تو | (خود) گھڑنے والا ہے | بلکہ اکثر ان میں سے | نہیں | جانتے | کہہ دیجئے | نازل کیا اس (قرآن) کو

کہتے ہیں کہ تم تو (یونہی) اپنی طرف سے بنا لاتے ہو۔ بلکہ اکثر اُن میں سے نہیں جانتے۔ آپؐ کہہ دیں کہ اسے

رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

روح پاک (جبرائیل) نے | تمہارے ربّ کی طرف سے | سچائی کے ساتھ | تاکہ مضبوط کردے (ایمان پر) | مومنوں کو

جبرئیل امین نے تمہارے ربّ کی طرف سے سچائی کے ساتھ نازل کیا تاکہ جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کو ثابت قدم رکھے

وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ

اور ہدایت | اور خوشخبری ہے | مسلمانوں کے لئے | اور ہم خوب جانتے ہیں | کہ وہ

اور مسلمانوں کے لئے ہدایت اور خوشخبری ہے۔ اور ہم خوب جانتے ہیں کہ وہ

يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ؕ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ

کہتے ہیں | کہ بلاشبہ | اسے سکھاتا ہے | ایک انسان | زبان | اُس شخص کی | وہ نسبت کرتے ہیں | جس کی طرف

کہتے ہیں کہ یہ تو اسے ایک آدمی سکھاتا ہے۔ اس شخص کی زبان، جس کی طرف وہ نسبت کرتے

اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

عجمی (غیر عربی) ہے | اور یہ عربی زبان ہے | واضح | بیشک وہ لوگ جو

ہیں عجمی ہے اور یہ (قرآن) واضح عربی زبان میں ہے۔ بیشک وہ لوگ جو

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ

ایمان نہیں لاتے | اللہ کی آیتوں پر | ہدایت نہیں دیتا انہیں | اللہ | اور ان کے لئے | عذاب ہے

اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت نہیں دیتا اور ان کے لئے دردناک

اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾ اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

دردناک | بے شک | گھڑ لیتے ہیں | جھوٹ | وہ لوگ | جو ایمان نہیں رکھتے

عذاب ہے۔ جھوٹ تو وہی لوگ گھڑتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ

اللہ کی آیتوں پر | اور وہی لوگ ہیں | جھوٹے | جس نے انکار کیا | اللہ کا

پر ایمان نہیں رکھتے اور یہی (درحقیقت) جھوٹے ہیں۔ جو کوئی ایمان لانے کے بعد پھر اللہ تعالیٰ

مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ

اپنے ایمان لانے کے بعد | سوائے اس کے جو | مجبور کیا گیا ہو | اور اس کا دل | مطمئن ہو

کا منکر ہوجائے، سوائے اس شخص کے جس کو مجبور کردیا جائے اور اُس کا دل ایمان پر

آیت نمبر   آسان تفسیر

(۱۰۱) اور جب ہم ایک عارضی حکم کی میعاد پوری ہونے پر اسے بدل کر اس کی جگہ دوسرا مناسب حکم نازل کرتے ہیں۔ جس کی بہتری اور ضرورت کو ہم ہی بہتر جانتے ہیں تو کافر اپنی جہالت کی وجہ سے کہتے ہیں کہ یہ خدا کا کلام نہیں بلکہ تو اپنے پاس سے بنالاتا ہے حالانکہ وہ ٹھیک حکمت پر منحصر ہوتا ہے۔ نہ کہ لاعلمی پر۔ اکثر مشرکین اس راز وحکمت کو جانتے ہی نہیں۔

(۱۰۲) ان سے کہہ دیجئے کہ اللہ نے مجھ پر یہ قرآن جرائیل کے ذریعہ بالکل سچائی پر مشتمل نازل فرمایا ہے تاکہ ایمانداروں کو ایمان پر قائم اور محکم کردے اور اہل اسلام کو ہدایت اور خوشخبری ہو۔

(۱۰۳) اور ہمیں یقینی طور پر معلوم ہے کہ کفار کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ قرآن کوئی انسان سکھلاتا ہے اس دعویٰ کے جھوٹا ہونے کے لئے صرف اتنا کہنا ہی کافی ہے کہ یہ اس قرآن کو جس شخص کی طرف منسوب کرتے ہیں اس کی زبان تو عجمی ہے اور یہ قرآن فصیح و بلیغ عربی میں ہے۔ (کفار نے یہ بات مشہور کردی تھی کہ مکہ میں **جبر** نامی شخص جو کہ **فاکہ بن المغیرہ** کا غلام تھا۔ اور سسلی کا رہنے والا رومی عیسائی تھا جو کہ تلواریں بنانے کا کام کرتا تھا۔ ایسا اجنبی غیر عرب شخص جس کی اپنی عربی بے تکلف اور صاف نہ ہو وہ قرآن جیسی فصیح و بلیغ کتاب کیسے بنا سکتا ہے۔ پھر اللہ کی قدرت سے وہ شخص اسلام بھی لے آیا اور کفار شرمندہ ہو کر رہ گئے)۔

(۱۰۴) بلاشبہ جو لوگ ایمان نہیں لاتے آیات الٰہی پر اللہ بھی انہیں راہ راست پر نہیں لاتا اور ان کے لئے آخرت میں دردناک عذاب تیار ہے۔

(۱۰۵) بلاشبہ جو لوگ اللہ کی آیتوں پر یقین نہیں رکھتے وہی اللہ پر جھوٹ الزام لگاتے ہیں اور وہی جھوٹے ہیں۔

بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ

ایمان پر | لیکن | جو (شخص) | کھول دے | کفر کے ساتھ | (اپنا) سینہ | تو ان پر ہے

مطمئن ہو، بلکہ وہ جو دل کھول کر کفر قبول کرے تو ایسے لوگوں

غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١٠٦﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ

غصہ | اللہ کا | اور ان کے لئے ہے | عذاب | بہت بڑا | یہ اس لئے کہ انہوں نے

پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔ یہ اس لئے ہے

اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي

پسند کیا | دنیا کی زندگی کو | آخرت کے مقابلے میں | اور یہ کہ اللہ | ہدایت نہیں دیتا

انہوں نے آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کو پسند کیا اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ہدایت

الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٠٧﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ

قوم | کفار کو | یہی لوگ ہیں کہ | مہر لگادی ہے | اللہ نے

لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں، کانوں

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ

ان کے دلوں | اور ان کے کانوں | اور ان کی آنکھوں پر | اور یہی لوگ ہیں

اور آنکھوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر کردی ہے اور یہی لوگ

الْغٰفِلُوْنَ ﴿١٠٨﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿١٠٩﴾

(دین سے) بے خبر | کچھ شک نہیں | کہ وہ | آخرت میں | نقصان اٹھانے والے ہیں

غافل ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ یہی لوگ آخرت میں نقصان اٹھانے والے ہیں

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا

پھر | بلاشبہ آپ کا رب | ان لوگوں کے لئے | جنہوں نے ہجرت کی | اس کے بعد کہ | وہ ستائے گئے

پھر آپ کا رب ان لوگوں کے لئے، جنہوں نے مصیبتیں برداشت کرنے کے بعد ہجرت کی

ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ

پھر انہوں نے جہاد کیا | اور انہوں نے صبر کیا | بیشک آپ کا رب | اس کے بعد | بڑا بخشنے والا

پھر انہوں نے جہاد کیا اور (تکلیفوں پر) صبر سے کام لیا تو بیشک تمہارا رب اس کے بعد بخشنے والا نہایت

رَّحِيْمٌ ﴿١١٠﴾ يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا

نہایت رحم والا ہے | جس دن | آئے گا | ہر شخص | جھگڑا کرتا ہوا | اپنی طرف سے

مہربان ہے۔ جس دن ہر شخص اپنی ہی طرف سے جھگڑا کرتا ہوا آئے گا

وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١١١﴾ وَضَرَبَ

اور پورا دیا جائے گا | ہر نفس کو | جو اس نے کیا | اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا | اور بیان کی

اور ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۰۶) جو شخص ایمان لانے کے بعد اللہ کا انکار کردے اس کی دو صورتیں ہیں ایک وہ کہ جو انکار کرنے پر مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو تو یہ معاف ہے لیکن جس نے کفر قبول کرنے کے لئے اپنا سینہ کھول دیا ایسے ہی لوگوں پر اللہ کا غضب نازل ہوتا ہے۔ اور انہی کے لئے آخرت میں بہت بڑا عذاب تیار ہے۔

(۱۰۷) یہ عذاب انہیں اس لئے دیا جائے گا کہ انہوں نے آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی کو بہتر سمجھا اور کہ اللہ کافروں کو سیدھے راستے کی طرف ہدایت نہیں کرتا۔

(۱۰۸) انہیں لوگوں کے دلوں اور کانوں اور آنکھوں پر اللہ نے ان کے کفر و شرک کی وجہ سے مہر لگا دی ہے کہ وہ حق کو نہ سمجھ سکیں، نہ سن سکیں اور نہ دیکھ سکیں اور یہی لوگ دین سے بالکل بے خبر ہیں۔

(۱۰۹) بیشک وہی لوگ آخرت میں نقصان اٹھانے والے ہوں گے۔

(۱۱۰) جن لوگوں نے دین کی خاطر مصیبت میں مبتلا ہونے کے بعد اپنا وطن چھوڑا۔ پھر اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور تکلیفیں برداشت کیں یقیناً اللہ انہیں بخش دے گا اور وہ بہت بڑا بخشنے والا رحم والا ہے۔

(۱۱۱) (وہ دن یاد رکھنے کے قابل ہے) جس دن ہر شخص اپنی بے قصوری ثابت کرنے کے لئے جھگڑتا ہوا اللہ کے دربار میں حاضر ہوگا اور ہر ایک شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور کسی کی بھی حق تلفی نہ ہوگی۔

افعال: شَرَحَ: اس نے دل کھولا، شَرْحٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)، اصل میں شَرْحٌ کے معنی گوشت وغیرہ کے پھیلنے کے ہیں، "شرح صدر" سینہ کا نورالٰہی سے کشادہ ہونا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے تسکین اور تقویت پانا ہے۔ فُتِنُوْا: ان کو ایذا دی گئی، دکھ دیا گیا، ماضی مجہول (جمع مذکر غائب)۔ تَأْتِیْ: وہ آئے گی، اِتْیَانٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ تُجَادِلُ: وہ (جاں) جھگڑتی ہے، وہ جھگڑا کرے گی، مُجَادَلَةٌ سے معنی باہم جھگڑا کرنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔

اسماء: غَضَبٌ: سخت غصہ، انتقام لینے کے لئے دل کے خون میں جوش آکر گردن کی رگیں پھول جانا اور آنکھیں سرخ ہو جانا، لیکن اللہ کے غضب سے مراد انتقام، سخت عذاب دینا ہے۔

اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا
اللہ نے | مثال | ایک بستی کی | کہ وہ (ہر طرح سے) امن واطمینان میں تھی | اُس کے پاس آتا تھا | رزق اُس کا
ایک بستی کی مثال بیان فرماتا ہے جو بڑے امن و اطمینان سے تھی ہر طرف سے اُس کے پاس

رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ
فراخ | ہر جگہ سے | پھر اس نے ناشکری کی | اللہ کی نعمتوں کی | تو چکھایا اس کو اللہ نے
فراخ رزق آتا تھا پھر اس نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ تعالیٰ نے

لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۱۲﴾
لباس بھوک | اور خوف کا | اس کے بدلے جو | وہ کیا کرتے تھے
اُن کے اعمال کی وجہ سے اُن کو بھوک اور خوف میں مبتلا کرکے (ناشکری کا) مزہ چکھا دیا

وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ
اور آ چکا تھا اُن کے پاس | ایک رسول | اُن میں سے | پس انہوں نے اُسے جھٹلایا | تو آ پکڑا انہیں
اور بیشک اُن کے پاس ان ہی میں سے ایک رسول آیا تھا تو انہوں نے اُسے جھٹلا دیا پس عذاب نے

الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا
عذاب نے | اور وہ ظالم تھے | پس کھاؤ اس میں سے جو | رزق دیا تمہیں اللہ نے | حلال
انہیں آ پکڑا اور وہ ظالم تھے۔ پس جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے اس میں سے حلال

طَيِّبًا وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۱۴﴾
پاک | اور شکر کرو | نعمت | الٰہی کا | اگر تم اسی کی | عبادت کرتے ہو
اور پاک چیزیں کھاؤ اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر کرو اگر تم اُسی کی عبادت کرتے ہو۔

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ
بیشک | اُس نے حرام کردیا | تم پر | مُردار | اور خون | اور گوشت | خنزیر کا
اس نے تم پر صرف مردار، خون اور سُور کا گوشت حرام کردیا ہے

وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ
اور وہ | جس پر نام پکارا گیا غیر اللہ کا | پھر جو کوئی مجبور ہو جائے | نافرمان نہ ہو | اور نہ حد سے بڑھنے والا ہو
اور وہ جس پر اللہ تعالیٰ کے علاوہ (کسی اور) کا نام پکارا جائے۔ پھر جو کوئی مجبور ہو جائے اور نافرمان یا حد سے بڑھنے والا

فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ
تو بیشک اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم والا ہے | اور تم نہ کہو | وہ جو | بیان کرتی ہیں
نہ ہو تو بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔ اور مت کہو تم، وہ جو تمہاری زبانیں

اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ
تمہاری زبانیں | جھوٹ | کہ یہ حلال ہے | اور یہ حرام ہے | تاکہ گھڑلو | اللہ پر
جھوٹ بیان کرتی ہیں کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے ورنہ تم اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑو گے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۱۲) اللہ ایک ایسی بستی کی مثال بیان فرماتا ہے جس کے رہنے والوں کو پورا امن حاصل تھا اور ہر طرف سے انہیں بافراغت روزی ملتی تھی پھر دین حق کے انکار کی وجہ سے انہوں نے اللہ کی نعمتوں کی قدر نہ کی تو ان پر اللہ نے ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے قحط سالیوں اور حملہ آوروں وغیرہ کے خوف کو ان پر غالب کر دیا کہ گویا کہ بھوک اور خوف کو انہیں لباس کی طرح پہنا دیا گیا۔

(۱۱۳) حالانکہ ان کے پاس انہی میں سے اللہ کا ایک رسول بھی آیا۔ لیکن انہوں نے اس کو جھٹلایا تو اللہ نے اس کے نتیجے میں انہیں عذاب میں مبتلا کر دیا اور وہ تھے ہی ظالم۔ (ف) اس بستی سے مراد مکہ ہے جس کے رہنے والوں کو اللہ نے ہر طرح سے امن اور اطمینان کی روزی عطا فرما کر ان کی ہدایت کے لئے انہی میں سے نبی آخرالزمان کو مبعوث فرمایا۔ لیکن انہوں نے نعمت کی ناشکری کر کے آپ کی تکذیب کی تو اللہ تعالیٰ نے سات سال کا قحط اور ہر دم مسلمانوں کا خوف ان پر غالب کر دیا۔

(۱۱۴) پس مسلمانو! اللہ نے جو تمہیں پاک اور حلال رزق عطا فرمایا ہے ان میں سے کھاؤ پیو اور اس کے حکموں پر عمل کر کے اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرو۔

(۱۱۵) بلاشبہ اللہ نے تم پر مردار جانور اور بہتا ہوا خون اور خنزیر کا گوشت اور غیر اللہ کے نام پر ذبح کئے ہوئے جانور کا گوشت حرام کر دیا ہے' ہاں جو کوئی بھوک سے مجبور ہو جائے اور حرام کو حلال جاننے والا (یعنی شدید ضرورت سے زیادہ کھانے والا) نہ ہو تو اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

افعال: اَذَاقَهَا: اس کو چکھایا' اِذَاقَةٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: اٰمِنَةً: امن والی' پر امن' اَمْنٌ سے اسم فاعل کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ رَغَدًا: بافراغت' وسیع' خوب اچھی طرح' یہ رَاغِدٌ کی جمع ہے۔ مُطْمَئِنَّةً: لگن' چین سے' اسم فاعل (واحد مونث منصوب)۔ لِبَاسَ: بھوک و خوف کا احساس۔

الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ۝۱۱۶

جھوٹ | بیشک | جو لوگ | گھڑتے ہیں | اللہ پر | جھوٹ | وہ فلاح نہیں پاتے

بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہوں گے

مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۠ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۱۱۷ وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا

(یہ تو) فائدہ ہے | تھوڑا سا | اور ان کے لئے | عذاب ہے | دردناک | اور ان پر جو | یہودی ہیں

(ان کے لئے) تھوڑا سا دنیا کا فائدہ ہے اور پھر ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اور یہودیوں پر ہم نے

حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ

حرام کیا ہم نے | جو کچھ | ہم نے بیان کیا ہے | تم پر (سے) | اس سے پہلے | اور ہم نے ظلم نہیں کیا اُن پر

حرام کیا تھا جو کچھ اس سے پہلے ہم نے تم سے بیان کیا ہے اور ہم نے اُن پر ظلم نہیں کیا

وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝۱۱۸ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ

لیکن وہ خود ہی | اپنی جانوں پر | ظلم کرتے تھے | پھر | بیشک آپ کا رب | اُن لوگوں کے لئے

بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔ پھر بیشک آپ کا رب اُن لوگوں کے لئے

عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ

جنہوں نے عمل کئے | بُرے | نادانی سے | پھر توبہ کرلی | اُس کے بعد

جنہوں نے نادانی سے بُرے عمل کئے پھر اس کے بعد اُنہوں نے توبہ کی

وَاَصْلَحُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۱۹ ع

اور اصلاح کرلی | بیشک آپ کا رب | اُس کے بعد | بڑا بخشنے والا | رحم والا ہے

اور اپنی حالت درست کرلی تو اس کے بعد آپ کا رب یقیناً بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ؕ وَلَمْ يَكُ

بیشک | ابراہیمؑ تھا | (ایک) بڑا پیشوا | فرمانبردار | اللہ کا | یکسُو، حق کی طرف مائل | اور نہ تھا وہ

اس میں شک نہیں کہ ابراہیمؑ (لوگوں کے) پیشوا اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور صرف حق کی طرف مائل تھے۔ اور وہ

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝۱۲۰ ۙ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ؕ اِجْتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ

مشرکوں میں سے | شکرگزار | اُس کی نعمتوں کا | اُس نے اُسے چن لیا | اور اسے ہدایت دی

مشرکوں میں سے نہ تھے۔ اُس کی نعمتوں کے شکر گزار تھے۔ (اللہ نے) اُنہیں چن لیا اور سیدھے

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۱۲۱ وَاٰتَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَاِنَّهٗ

سیدھے راستہ کی طرف | اور دی ہم نے اُس کو | دنیا میں (بھی) | بھلائی | اور بیشک وہ

راستہ کی طرف اُن کی راہنمائی کی۔ اور ہم نے دُنیا میں بھی اُن کو خوبی دی تھی۔ اور بیشک وہ

فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۱۲۲ ؕ ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ

آخرت میں بھی | نیک بندوں میں سے ہوں گے | پھر ہم نے وحی کی | آپ کی طرف | کہ پیروی کرو | دین

آخرت میں بھی صالح بندوں میں سے ہوں گے۔ پھر ہم نے آپ کی طرف وحی بھیجی کہ دین ابراہیمؑ کی پیروی

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۱۶) اور کسی چیز کی نسبت از خود یہ نہ کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے بلکہ جس چیز کو اللہ نے حلال کر دیا ہے حلال جانو' اور جسے حرام کر دیا ہے حرام سمجھو ایسا نہ ہو کہ تم اللہ پر جھوٹا بہتان لگاؤ' بیشک جو لوگ اللہ پر جھوٹا الزام لگاتے ہیں کامیابی اور مراد کو نہیں پہنچ سکتے۔

(۱۱۷) انہیں اللہ و رسول کی مخالفت میں یہ دنیا کا چند روزہ فائدہ ہوگا لیکن آخرت میں دردناک عذاب ہے۔

(۱۱۸) اور خاص طور پر یہودیوں پر ہم نے گائے۔ بھیڑ اور بکری وغیرہ ناخندار جانوروں اور ان کی چربی حرام کر دی تھی جس کا ہم آپ سے قرآن میں (سورۂ انعام ۶/۱۴۶) ذکر کر چکے ہیں اور ان کی تحریم خود انہی کے جرموں کے بدلے میں ہوئی تھی۔

(۱۱۹) پس جن لوگوں نے ناسمجھی میں کوئی جرم کیا اور پھر جلدی اس سے توبہ کر کے اپنا عمل درست کیا بلاشبہ اللہ انہیں بخش دے گا اور وہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(۱۲۰) بلاشک حضرت ابراہیمؑ' جن کی نسل سے ہونے کا اہلِ عرب کو دعویٰ ہے تو وہ خدا کو ایک ماننے والوں کے امام اور اللہ کے فرمانبردار تھے جو سب بتوں سے کنارہ کر کے صرف ایک اللہ کے ہو رہے تھے اور مشرک نہ تھے۔ (لہٰذا اہل عرب کو شرک کیسے زیب دیتا ہے؟)

(۱۲۱) اور وہؑ اللہ کی نعمتوں کے شکر گذار اور اس کے چنے ہوئے اور اس کے سیدھے راستہ پر چلنے والے تھے۔

(۱۲۲) اور ہم نے انہیں دنیا میں بھلائی عطا فرمائی تھی کہ سب قوموں کا انہیں پیشوا بنا دیا اور آخرت میں بھی وہ اعلیٰ درجہ کے نیک لوگوں یعنی انبیاء میں سے ہوں گے۔

افعال: تَصِفُ: وہ بیان کرتی ہے' وَصْفٌ سے معنی کسی چیز کو اس کے حلیہ اور صفت کے ساتھ بیان کرنے کے ہیں' مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ اِجْتَبٰهُ: اس کو پسند کیا' اِجْتِبَاءٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: قَانِتًا: قنوت سے فرمانبردار' اطاعت گزار' اسم فاعل حالت نصب۔

اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِنَّمَا جُعِلَ

ابراہیمؑ کی | جو یکسو تھا | اور نہ تھے وہ | مشرکوں میں سے | بیشک مقرر کیا گیا تھا

کیجئے جو یکسو (سب کو چھوڑ کر ایک اللہ کا ہوکر رہنے والا) تھا۔ اور مشرکوں میں سے نہ تھا۔ ہفتہ کے دن کی تعظیم تو صرف

السَّبْتُ عَلَى الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۭ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ

ہفتہ کا دن | انہی لوگوں پر | جنہوں نے اختلاف کیا | اس کے بارے میں | اور بیشک | آپ کا ربّ | فیصلہ کرے گا

انہی لوگوں پر لازم کی گئی تھی جنہوں نے اس میں اختلاف کیا اور بیشک آپ کا ربّ قیامت

بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اُدْعُ

ان کے درمیان | قیامت کے دن | جس امر میں | وہ اختلاف کیا کرتے تھے | دعوت دیجئے (لوگوں کو)

کے دن ان کے درمیان فیصلہ کردے گا جس میں وہ اختلاف کرتے تھے۔ آپ اپنے ربّ

اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ

اپنے ربّ کے راستہ کی طرف | دانائی | اور (ایسی) نصیحت سے | جو اچھی ہو | اور بحث کرو ان سے

کے راستہ کی طرف دانائی اور اچھی نصیحت کے ذریعے سے دعوت دیجئے اور ان سے مباحثہ

بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ

ایسے طریقہ سے | جو اچھا ہو | بیشک | آپ کا ربّ | وہ بہتر جانتا ہے | اس کو | جو گمراہ ہوا

کرو جو سب سے بہتر انداز میں ہو۔ اس میں شک نہیں کہ آپ کا ربّ خوب جانتا ہے اُس کو جو اللہ تعالیٰ

عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ

اُس کے راستہ سے | اور وہی بہتر جانتا ہے | راہِ راست پر چلنے والوں کو | اور اگر | تم سختی کرو

کے راستہ سے گمراہ ہوا اور خوب جانتا ہے ان لوگوں کو جو راہ پانے والے ہیں۔ اور اگر تم بدلہ

فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ۭ وَلَىِٕنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ

تو سختی کرو | ویسی ہی | جیسی کہ | سختی کی گئی تم سے | اور اگر تم صبر کرو | تو وہ

تو اتنا ہی بدلہ لو جتنی تمہیں تکلیف دی گئی تھی اور اگر تم صبر کرو تو

خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ

بہتر ہے | صبر کرنے والوں کے لئے | اور آپ صبر کیجئے | اور نہیں صبر آپ کا | مگر اللہ کی مدد سے

صبر کرنے والوں کے لئے بہتر ہے۔ (اے پیغمبرؐ!) آپ صبر سے کام لیں اور آپ کا صبر کرنا تو اللہ ہی کی مدد سے

وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

اور آپ غم نہ کیجئے | ان پر | اور نہ ہو | تنگ دل | اس سے جو | (وہ حق کے خلاف) تدبیریں کرتے ہیں

اور آپ اُن لوگوں کے غم نہ کھائیں اور وہ جو مکر و فریب کرتے ہیں اس سے تنگ دل نہ ہوں

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴿۱۲۸﴾

بیشک اللہ | ساتھ ہے | ان لوگوں کے جو | پرہیزگار ہیں | اور ان کے جو | نیکی کرنے والے ہیں

بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو اس کی نافرمانی سے ڈرتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۲۳) پھر اسی لئے ہم نے آپ کو بھی بذریعہ وحی حکم دیا کہ حضرت ابراہیمؑ جو سب کو چھوڑ کر ایک اللہ کے ہو رہے اور مشرک نہ تھے۔ آپ ان کی ملت (اسلام) کی پیروی کریں۔

(۱۲۴) ہفتہ (**سبت**) کے دن کا احترام یعنی اس کو صرف اللہ کی عبادت کے لئے مخصوص سمجھنا تو صرف یہودیوں ہی پر مقرر کیا گیا تھا جنہوں نے اس کے متعلق اختلاف کیا تھا اور جس بات میں وہ اختلاف کرتے تھے اللہ قیامت کے دن ان میں فیصلہ کرے گا۔

(۱۲۵) آپ لوگوں کو اللہ کے سیدھے راستہ (دین اسلام) کی طرف دانائی اور نصیحت کی باتوں سے دعوت دیجئے اور ایسے طریقہ سے ان سے بحث کیجئے جو نہایت اچھا ہو۔ بیشک اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کون اس کے سیدھے راستہ سے بہک گیا اور کون سیدھے راستہ پر چل رہا ہے۔

(۱۲۶) اور اگر تم دشمن پر سختی کرو تو اتنی ہی سختی کرو جتنی تم سے کی گئی اور اگر سختی پر صبر کرو تو صبر کرنے والوں کے لئے یہی بہتر ہے۔

(۱۲۷) دین کی خاطر ہر مصیبت پر صبر کیجئے اور جب تک اللہ صبر نہ دے آپ صبر نہیں کر سکتے اور ان مشرکین کے ایمان نہ لانے پر غم بھی نہ کیجئے اور جو کچھ وہ دین حق کے خلاف ناپاک تدبیریں کرتے ہیں آپؐ اس سے رنجیدہ نہ ہوں۔

(۱۲۸) بلاشبہ اللہ تو انہی لوگوں کا مددگار ہے جو پرہیزگار اور نیک ہیں۔

افعال: عَاقَبْتُمْ: تم نے بدلہ دیا، تم نے سزا دی، تمہاری باری آئی مُعَاقَبَةٌ سے ماضی کا صیغہ معنی سزا دینے اور عقوبت کے ہیں جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: ضَيْقٍ: تنگ ہونا ضَاقَ يَضِيقُ کا مصدر ہے۔

سُوْرَةُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مَکِّیَّةٌ وَّهِیَ مِائَةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۝ — وَّاَحَدَ عَشَرَةَ اٰیَةً وَّفِیْهَا اثْنَا عَشَرَ رُکُوْعًا

سورہ بنی اسرائیل مکہ میں نازل ہوئی اس | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | میں ایک سو گیارہ آیتیں اور بارہ رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

پاک ہے | وہ (اللہ) جو | لے گیا | اپنے بندے کو | راتوں رات | مسجد | حرام سے

(اللہ) وہ پاک ذات ہے جو اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو راتوں رات مسجد حرام (خانہ کعبہ) سے

اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ

مسجد اقصیٰ تک | وہ جسے | برکت دی ہم نے | اس کے اردگرد کو | تاکہ دکھادیں ہم اس کو

مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) تک لے گیا جس کے گرد و پیش کو ہم نے بابرکت بنا رکھا ہے تاکہ ہم اسے اپنی

مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ۝۱ وَاٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ

اپنی نشانیاں | بیشک وہ | سننے والا | اور دیکھنے والا ہے | اور دی ہم نے | موسیٰ کو | کتاب | اور اُسے بنایا

نشانیاں دکھا دیں بیشک اللہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ اور ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی اور اسے

هُدًی لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ وَکِیْلًا ؕ۝۲ ذُرِّیَّةَ مَنْ

ہدایت | بنی اسرائیل کے لئے | کہ نہ ٹھہراؤ | میرے سوا | کارساز | اے اولاد! جن کو

بنی اسرائیل کے لئے ہدایت قرار دیا کہ میرے سوا کسی کو کارساز نہ ٹھہراؤ (اے اُن لوگوں کی) اولاد! جن کو

حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ؕ اِنَّهٗ کَانَ عَبْدًا شَکُوْرًا۝۳ وَقَضَیْنَآ

ہم نے سوار کیا | نوحؑ کے ساتھ | بیشک وہ تھا | بندہ | شکرگزار | اور لکھ دیا ہم نے

ہم نے (طوفان کے وقت) نوح کے ساتھ (کشتی میں) سوار کیا تھا بے شک نوحؑ ایک شکرگزار بندہ تھا۔ اور ہم نے (پہلے ہی)

اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ فِی الْکِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِی الْاَرْضِ مَرَّتَیْنِ

بنی اسرائیل کیلئے | کتاب میں | کہ تم ضرور فساد کرو گے | زمین میں | دو مرتبہ

بنی اسرائیل کو کتاب کے ذریعے بتا دیا تھا کہ تم زمین میں دو مرتبہ فساد برپا کرو گے

وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا کَبِیْرًا۝۴ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا

اور تم ضرور سرکشی کرو گے | بڑی سرکشی | پس جب | آیا | وعدہ (کا وقت) | دونوں میں سے پہلا | تو ہم نے بھیجے

اور بڑی سرکشی کرنے لگو گے پس جب دو میں سے پہلے وعدے (کے پورا ہونے) کا وقت آیا تو ہم نے

عَلَیْکُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّیَارِ ؕ

تم پر | اپنے بندے | لڑائی والے | سخت | تو وہ گھس گئے (پھیل گئے) | گھروں کے اندر

تم پر اپنے سخت جنگجو بندے بھیجے جو گھروں کے اندر گھس گئے

وَکَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا۝۵ ثُمَّ رَدَدْنَا لَکُمُ الْکَرَّةَ عَلَیْهِمْ وَاَمْدَدْنٰکُمْ

اور یہ ایک وعدہ تھا | پورا ہو کر رہنے والا | پھر ہم نے لوٹا دی | تمہاری باری | اُن پر | اور ہم نے تمہیں مدد دی

اور (پہلا) وعدہ پورا ہو کر رہا۔ پھر ہم نے (دوبارہ) تمہیں اُن پر غلبہ دیا اور مال و دولت اور

سورۂ بنی اسرائیل

(۱) اللہ ہر نقص وعیب سے پاک ہے' جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت سے ایک سال پہلے ایک رات جب حضورؐ بیت اللہ کے پاس مقام حجر میں نینداور بیداری کی حالت میں تھے براق پر سوار کر کے مسجد الحرام سے بیت المقدس تک جس میں اللہ نے ظاہری اور باطنی برکات (سرسبزی وشادابی' معدنی ذخائر اور انبیاء کا مسکن ومدفن ہونا وغیرہ) رکھی ہیں آپ کو اپنی قدرت کے کچھ نشان (مثلاً رات کے چند لمحوں میں اتنا لمبا سفر طے کر کے مکہ سے بیت المقدس تک جانا اور انبیاء کی ارواح کا مشاہدہ دیکھنا اور ان کو نماز پڑھانا اور وہاں سے سدرۃ المنتہیٰ تک جسم مبارک کے ساتھ معراج اور اللہ سے گفتگو کا شرف حاصل ہونا وغیرہ معجزے) دکھانے کو سیر کرائی بلاشبہ اسے ہر طرح کی قدرت ہے وہی سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے۔

(۲) اور ہم نے بنی اسرائیل کی ہدایت کے لئے حضرت موسیٰؑ پر تورات نازل کر کے حکم دیا کہ تم ہمارے سوا کسی کو اپنا کارساز نہ بناؤ۔ یعنی توحید الٰہی پر قائم رہو۔

(۳) اے بنی اسرائیل! تم تو ان لوگوں کی اولاد ہو جو طوفان نوح علیہ السلام میں ان کے ہمراہ کشتی پر سوار تھے اور بلاشبہ نوحؑ اللہ کے شکر گذار بندے تھے ان تمام باتوں کے باوجود دین حق کا انکار کر کے اللہ کی ناشکری کیوں کرتے ہو۔

(۴) اور تورات میں ہم نے بنی اسرائیل کو صاف کہہ دیا تھا کہ تم زمین میں دو بار فساد کرو گے اور سرکشی اور نافرمانی کا مظاہرہ کر کے سزا پاؤ گے۔ (ف) دو بار کے فساد سے مراد اول احکام تورات کی مخالفت اور نبی اشعیاء کا قتل اور دوسرے زکریا و یحییٰ علیہما السلام وغیرہ انبیاء کا قتل' اور حضرت عیسیٰؑ کے قتل کی کوشش مراد ہیں۔

(۵) پس جب تمہارے پہلے فساد اور سرکشی کے نتیجے میں' بدلے میں عذاب کا وعدہ پورا کرنے کا وقت آ گیا تو ہم نے تمہیں سزا دینے کے لئے اپنے سخت جنگجو بندے بخت نصر بابلی) اور ان کے لشکر لا کھڑے کر دیئے جنہوں نے ارضِ فلسطین میں تمہارے شہروں میں گھس کر تمہیں تباہ وبرباد کر دیا اور اللہ کا وعدہ پورا ہو کر ہی رہتا ہے۔

افعال: تَعۡلُنَّ: تم چڑھ جاؤ گے' بلند ہو جاؤ گے' تم سرکشی کرو گے۔ جَاسُوۡا: وہ گھس پڑے' داخل ہو گئے۔
اسماء: اُوۡلٰهُمَا: ان دونوں میں سے پہلی۔ دُوۡنِیۡ: میرے سوا' علاوہ' میرا غیر۔ عَلَوۡا: وہ غالب آئے' عُلُوٌّ سے ماضی کا صیغہ۔

بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا ۝۶ اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ

مالوں سے | اور بیٹوں سے | اور بنادیا ہم نے تمہیں | زیادہ | لشکر | اگر تم نے بھلائی کی | تو تم نے بھلائی کی

اولاد سے تمہاری مدد کی اور تمہارا لشکر بڑھا دیا اگر تم نے نیک کام کئے تو اپنی خاطر کئے

لِاَنْفُسِكُمْ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ

اپنی جانوں کے لئے | اور اگر تم نے برائی کی | تو (اپنی جانوں) کے لئے | پھر جب آیا | دوسرے وعدے (کا وقت)

اور اگر تم نے برے کام کئے تو بھی اپنے لئے۔ پھر جب دوسرے وعدے (کا وقت) آ

لِيَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ

تاکہ وہ بگاڑ دیں | تمہارے چہرے | اور وہ داخل ہوجائیں | مسجد میں | جیسے وہ داخل ہوئے | پہلی بار

کہ وہ (دشمن) تمہارے چہرے بگاڑ دیں اور وہ مسجد (اقصیٰ) میں گھس جائیں جیسے وہ پہلی بار گھسے تھے

وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ۝۷ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ

اور تاکہ ویران کریں | جہاں غلبہ پائیں | پوری طرح ویران | امید ہے کہ | تمہارا رب | وہ رحم کرے تم پر

اور یہ کہ جہاں غلبہ پائیں اسے پوری طرح برباد کردیں امید ہے تمہارا رب تم پر رحم کرے

وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ

اور اگر تم پھر وہی کروگے | (تو) ہم (بھی) وہی کریں گے | اور بنایا ہم نے | جہنم (دوزخ) | کافروں کے لئے

اور اگر پھر تم نے وہی کچھ کیا تو ہم بھی وہی کریں گے اور ہم نے جہنم کو کافروں کے لئے

حَصِيْرًا ۝۸ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ

قیدخانہ | بیشک یہ | قرآن | راستہ دکھاتا ہے وہ جو | سب سے سیدھا ہے | اور خوشخبری دیتا ہے

قید خانہ بنا رکھا ہے۔ بیشک یہ قرآن اس راہ کی رہنمائی کرتا ہے جو سب سے سیدھی ہے اور یہ ان مومنوں کو

الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ۝۹

مومنوں کو | وہ جو | عمل کرتے ہیں | اچھے | کہ ان کے لئے | اجر ہے | بڑا

خوشخبری دیتا ہے جو اچھے عمل کرتے ہیں کہ ان کے لئے بڑا اجر ہے۔

وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝۱۰

اور یہ کہ جو لوگ | ایمان نہیں لاتے | آخرت پر | ہم نے تیار کیا ہے | ان کے لئے | عذاب | دردناک

اور یہ کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہم نے ان کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ

اور دعا کرتا ہے | انسان | برائی کی | (جیسے) اس کی دعا ہو | بھلائی کی | اور ہے | انسان

اور بعض انسان عذاب کے لئے ایسے دعا کرتا ہے جیسے وہ بھلائی کی دعا کرتا ہے اور انسان

عَجُوْلًا ۝۱۱ وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ

جلد باز | اور ہم نے بنایا | رات | اور دن کو | دو نشانیاں | پھر ہم نے مٹادی | نشانی | رات کی

بڑا ہی جلد باز ہے۔ اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا' پھر رات کی نشانی کو ہم نے بے نور بنادیا

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۶) پھر تو بہ کرنے پر تمہیں دوبارہ ان سرکش لوگوں پر غلبہ عطا کر دیا اور حضرت دانیال کو تم میں سے شام کی حکومت بخشی اور تمہیں مال و اولاد اور لشکروں سے طاقت دی۔

(۷) اس دوران میں اگر تم نے دین حق کی پیروی میں نیک اعمال کئے تو ان کا بدلہ بھی پالیا اور جو برے اعمال کئے سو ان کا وبال بھی تمہیں پر پڑا پھر جب تمہارے دوسری بار کے فساد کے نتیجے میں اللہ کے عذاب کے وعدہ کا وقت آ پہنچا تو اپنے ایک اور جابر و ظالم بندے طیطس رومی وغیرہ تمہاری سزا دہی کے لئے بھیج دیئے جنہوں نے رفع مسیح سے ستر سال بعد مار مار کر تمہاری شکلیں بگاڑ دیں اور بیت المقدس میں گھس کر اس کو برباد کر دیا جیسے کہ پہلے حملہ میں بخت نصر وغیرہ نے اس کو تباہ کیا تھا اور توراۃ وغیرہ کو جلا دیا تھا۔

(۸) اور ہم نے فیصلہ کر دیا کہ اس کے بعد تمہارے توبہ کرنے پر امید ہے کہ اللہ تم پر رحم کرے گا اور اگر تم پھر دین کی مخالفت کرو گے تو ہم بھی تمہیں پھر ویسی ہی سزا دیں گے چنانچہ یہود نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب اور مخالفت سے دوبارہ سرکشی کی تو اللہ نے آپؐ کو ان پر غلبہ عطا فرمایا اور **بنی قریظہ** کو قتل اور **بنی نضیر** کو جلاوطنی اور باقیوں کو یہ سزا دی کہ وہ اسلامی حکومت کو جزیہ ادا کریں اور دین کے منکروں کے لئے ہم نے دوزخ کو قید خانہ بنادیا ہے کہ کبھی اس سے نکل نہ سکیں۔

(۹) واقعی یہ قرآن تو اللہ کے سچے دین (اسلام) کی طرف ہدایت کرتا اور نیک عمل کرنے والے ایمانداروں کو قیامت میں بڑے اجر کی خوشخبری سناتا ہے۔

(۱۰) اور اس بات کی بھی خوشخبری سناتا ہے کہ ان کے دشمن جو روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے لئے آخرت میں دردناک عذاب ہے۔

(۱۱) اور انسان غصہ سے جھنجھلا کر یا تمسخر سے اپنے لئے ہلاکت اور بربادی کی اس طرح درخواست کرتا ہے جیسا کہ اپنی بھلائی اور بہتری کے لئے کرنی چاہئے کیونکہ وہ بڑا جلد باز ہے اور یہ نہیں سوچتا کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔

افعال: اَحۡسَنۡتُمۡ: تم نے بھلائی کی' نیکی کی اِحۡسَانٌ سے۔ اَسَاْتُمۡ: تم نے برا کیا' تم نے برائی کی اِسَاءَ ۃٌ سے۔ یَسُوْٓءُا: تاکہ وہ بگاڑ دیں سُوْءٌ مصدر (مضارع)۔ عُدۡتُّمۡ: تم نے پھر کیا' دوبارہ کیا عَوۡدٌ سے ماضی۔

اسماء: تَتۡبِیۡرًا: ہلاک کرنا' ویران کرنا مصدر ہے۔ یُتَبِّرُوۡا: تباہ کردیں۔ حَصِیۡرًا: زندان خانہ' قید خانہ حَصۡرٌ سے۔ دُعَآءَہٗ: اس کا دعا کرنا' مانگنا۔

وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ
اور ہم نے بنایا | دن کی نشانی کو | دکھانے والی | تاکہ تم تلاش کرو | فضل (روزی) | اپنے رب کی طرف سے
اور دن کی نشانی کو روشن بنایا تاکہ تم اپنے ربّ کا فضل (یعنی روزی) تلاش کرو

وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ
اور تاکہ تم معلوم کرو | گنتی | برسوں کی | اور حساب | اور ہر چیز کو | ہم نے بیان کردیا ہے
اور تاکہ تم برسوں کی گنتی اور حساب جان سکو اور ہر ایک چیز کو ہم نے تفصیل کے ساتھ بیان

تَفْصِيْلًا ۝۱۲ وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰۗىِٕرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ۭ وَنُخْرِجُ
تفصیل کے ساتھ | اور ہر انسان | لٹکادی ہم نے | اُس کی قسمت (عملنامہ) | اس کی گردن میں | اور ہم نکالیں گے
کردیا ہے اور ہم نے ہر شخص کے نامہ اعمال کو اس کے گلے کا ہار بنا رکھا ہے اور قیامت کے دن

لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ۝۱۳ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ
اس کے لئے | قیامت کے دن | ایک کتاب کہ | پائے گا اُسے | کھلی ہوئی | پڑھ لے | اپنی کتاب (نامہ اعمال)
ہم اس کے لئے ایک کتاب نکالیں گے وہ اسے کھلی ہوئی پائے گا۔ (اور کہا جائے گا) اپنا اعمال نامہ پڑھ لے

كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ۝۱۴ مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا
کافی ہے | تو خود | آج | اپنے خلاف | حساب لینے والا | جس نے | ہدایت پائی | تو یقیناً
آج تو اپنے اعمال کے حساب کے لئے خود ہی کافی ہے۔ جو کوئی ہدایت اختیار کرتا ہے تو صرف

يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۭ وَلَا تَزِرُ
اس نے ہدایت پائی | اپنے لئے | اور جو گمراہ ہوا | تو وہ گمراہ ہوا | اپنے لئے | اور نہیں بوجھ اٹھاتا
اپنے ہی لئے اختیار کرتا ہے اور جو کوئی گمراہ ہوتا ہے تو وہ اپنے ہی نقصان کے لئے گمراہ ہوتا ہے اور کوئی بوجھ اُٹھانے والا

وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۝۱۵
کوئی بوجھ اٹھانے والا | بوجھ | دوسرے کا | اور نہیں ہم | عذاب دینے والے | جب تک | ہم (نہ) بھیجیں | کوئی رسول
کسی دوسرے شخص کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا اور ہم عذاب نہیں دیتے جب تک کوئی رسول نہ بھیج دیں

وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا
اور جب | ہم نے چاہا | کہ ہم ہلاک کریں | کسی بستی کو | تو ہم نے حکم بھیجا | اس کے خوشحال لوگوں کو | تو انہوں نے نافرمانی کی اس میں
اور جب ہم نے کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہا تو ہم نے اس کے خوشحال لوگوں کو حکم بھیجا تو انہوں نے اس میں نافرمانی کی

فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ۝۱۶ وَكَمْ اَهْلَكْنَا
پھر ثابت ہوئی ہے ان پر | بات (عذاب کی) | پس ہلاک کیا ہم نے اس کو | پوری طرح ہلاک | اور کتنی ہی | ہم نے ہلاک کردیں
پھر اُن پر (عذاب کا) حکم ثابت ہوگیا پھر ہم نے انہیں بری طرح ہلاک کردیا

مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ۭ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ
بستیاں | نوح کے بعد | اور کافی ہے | آپ کا ربّ | گناہوں کی | اپنے بندوں کے
اور ہم نے نوح کے بعد کتنی ہی بستیاں ہلاک کردیں۔ اور آپ کا پروردگار اپنے بندوں کے گناہوں کو

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۲) اور رات اور دن دونوں ہماری قدرت کے نشان ہیں جن میں انسان کے لئے ہزاروں فوائد ہیں جب رات ختم ہوجاتی ہے تو دن نمودار ہوجاتا ہے اور ہر چیز صاف نظر آنے لگتی ہے کہ تم اس کی روشنی میں روزی کے حصول کے لئے کاروبار اور اپنے معاملات میں سورج اور چاند کی مدد سے سالوں کی گنتی اور حساب کرسکو اور قرآن میں ہم نے ہر چیز کی تفصیل لکھ دی ہے۔

(۱۳) ہر انسان کی قسمت اور اس کا عمل ہم نے اس کے لئے لازم کردیا ہے کہ وہ اس سے چھٹکارا نہیں پاسکتا جو عمل یہاں کرے گا اس کا بدلہ وہاں پائے گا۔ اور اس کے سب اعمال۔ نامۂ اعمال میں درج ہوں گے جو قیامت کے روز کھول کر اس کے ہاتھ میں دے دیا جائے گا کہ وہ اپنے سب اعمال دیکھ سکے۔

(۱۴) پھر حکم ہوگا کہ اپنا اعمالنامہ خود پڑھ لے آج اپنے اعمال کا حساب کرنے کے لئے تو خود کافی ہے۔

(۱۵) جو شخص دنیا میں دین حق پر چلا سو آخرت میں اس کا نفع اسی کو ہوگا اور جو گمراہ رہا۔ اس کا وبال بھی اسی کی گردن پر ہوگا۔ کوئی شخص دوسرے کے گناہ اپنے ذمے نہ لے گا اور اللہ کا دستور یوں واقع ہوا ہے کہ جب تک کسی قوم کی طرف رسول بھیج کر اس کو حق و باطل سے باخبر نہیں کردیا جاتا۔ اس وقت تک اس کو عذاب نہیں دیا جاتا۔

(۱۶) اور جب اللہ کسی قوم کو ہلاک کرنا چاہتا ہے تو اس کے عیش پرست اور بااثر لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہیں لیکن وہ نافرمانی کرنے لگتے ہیں اور ان پر اللہ کے عذاب کا آنا لازم ہوجاتا ہے اور انہیں بری طرح ہلاک کردیا جاتا ہے۔

افعال: یَلۡقٰهُ: وہ اس کو پائے گا۔ اَرَدۡنَا: ہم نے چاہا، اِرَادَۃٌ سے ماضی۔ نُهۡلِكَ: اِهۡلَاكٌ مصدر، کہ ہم تباہ کردیں گے مضارع۔

اسماء: مُبۡصِرَةً: واضح روشن، دکھانے والی، خود روشن اور دوسری چیزوں کو روشن کرنے والی۔ اَلۡزَمۡنٰهُ: ہم نے اس کے لئے لگادیا ہے، لازم کردیا ہے۔ مُعَذِّبِيۡنَ: سخت عذاب دینے والے۔ مُتۡرَفِيۡهَا: بستی کے عیش پرست دولت مند لوگ۔ دَمَّرۡنٰهَا: ہم نے اس کو اکھیڑ مارا، ہم نے اس کو تباہ کرکے چھوڑ دیا۔

خَبِیْرًاۢ بَصِیْرًا ﴿١٧﴾ مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِیْهَا

خبر رکھنے والا | دیکھنے والا ہے | جو کوئی | چاہتا ہے | جلدی (دنیا میں) | ہم جلدی دے دیں گے | اس کو | اس (دنیا) میں

جاننے والا اور دیکھنے والا کافی ہے جو کوئی جلدی (دنیاوی نفع) چاہتا ہے ہم جس قدر چاہیں اور جس کو چاہیں جلدی (دنیا میں)

مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِیْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ یَصْلٰىهَا

جتنا ہم چاہیں | جس کیلئے | ہم چاہیں | پھر | ہم نے ٹھہرا دیا ہے | اس کے لئے | دوزخ | وہ داخل ہوگا اس میں

دے دیں گے پھر ہم نے اُس کے لئے دوزخ مقرر کر رکھی ہے جس میں وہ ذلیل و خوار

مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿١٨﴾ وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْیَهَا

مذمت کیا ہوا | دھتکارا ہوا | اور جو کوئی چاہے | آخرت | اور کوشش کی اس نے | اس کے لئے | اس کی سی کوشش

ہوکر داخل ہوگا۔ اور جو شخص آخرت چاہے اور اس کے لئے اتنی ہی کوشش بھی کرے جتنی کہ کرنی چاہئے

وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْیُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿١٩﴾ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ

اور وہ ایمان والا ہو | پس یہی لوگ ہیں | جن کی کوشش | مقبول ہوئی | ہر ایک کو | ہم دیتے ہیں | ان کو بھی

اور وہ مومن بھی ہو تو ایسے لوگوں کی کوشش مقبول ہوگی (اے پیغمبر!) ہم تیرے رب کی عطاء (دنیوی) سے ان کو بھی

وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ۭ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿٢٠﴾

اور ان کو بھی | بخشش سے | تیرے رب کی | اور نہیں ہے | بخشش | تیرے رب کی | روکی جانے والی

اور اُن کو بھی ہر ایک کو دیتے ہیں۔ اور آپ کے رب کی (دنیاوی) عطا کسی پر بند نہیں۔

اُنْظُرْ كَیْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۭ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ

دیکھو! | کس طرح | ہم نے فضیلت دی | بعض کو | بعض پر | اور آخرت ہے | بڑے درجوں والی

دیکھو! کس طرح ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی۔ اور البتہ آخرت کے درجے سب سے بڑے اور فضیلت

وَّاَكْبَرُ تَفْضِیْلًا ﴿٢١﴾ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا

اور بہت بڑی | فضیلت میں | (اے مخاطب) نہ بنا | ساتھ | اللہ کے | کوئی دوسرا معبود | پس تو بیٹھ رہے گا | مذمت کیا ہوا

میں سب سے برتر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور معبود نہ بناؤ ورنہ ذلیل و خوار ہو

مَّخْذُوْلًا ﴿٢٢﴾ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاهُ وَبِالْوَالِدَیْنِ

ذلیل ہوکر | اور حکم فرما دیا | تیرے رب نے | کہ عبادت نہ کرو | مگر صرف اسی کی | اور ماں باپ سے

بیٹھ رہو گے۔ اور تمہارے رب نے فیصلہ کردیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ

اِحْسَانًا ۭ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا

حسن سلوک کرو | اگر وہ پہنچ جائیں | تیرے سامنے | بڑھاپے کو | ان میں سے ایک | یا وہ دونوں

حسن سلوک سے پیش آؤ اور ان میں سے ایک یا وہ دونوں تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں

فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا

تو نہ کہو | انہیں | اُف (بھی) | مت جھڑک انہیں | اور کہہ | اُن سے | بات

تو تم ان کو اُف تک نہ کہو اور نہ اُن کو جھڑکو اور ان کے ساتھ نرمی

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۷) اور کتنی ہی قوموں کو حضرت نوح علیہ السلام کے بعد ان کے جرموں کی وجہ سے اللہ نے ہلاک کر دیا اور اللہ جو اپنے بندوں کے گناہوں سے خوب واقف اور ان کے سب اعمال دیکھتا ہے انہیں سزا دینے کے لئے کافی ہے۔

(۱۸) جو لوگ صرف دنیا چاہتے ہیں۔ ان میں سے ہم جس کے لئے جتنا چاہیں دنیا میں جلدی دے دیتے ہیں پھر آخرت میں دنیا کے ایسے متوالوں کے لئے دوزخ تیار ہے۔ جس میں وہ تباہ حال اللہ کی رحمت سے محروم داخل ہوگا۔

(۱۹) اور ایماندار آخرت چاہتا ہے' اور اس کے لئے ہمیشہ' جیسا کہ اس کا حق ہے' کوشش بھی کرتا رہتا ہے۔ یعنی نیک اعمال کرتا ہے آخرت میں ایسے ہی لوگوں کی کوشش پسند کی جائے گی۔

(۲۰) دنیا میں' طالب دنیا اور طالب آخرت میں سے ہر ایک کی اللہ اپنی رحمت سے حکمت کے مطابق مدد کرتا ہے اور اس کا رزق دنیا میں کفر و گناہ کی وجہ سے کسی پر بند نہیں بلکہ مومن اور کافر سب پر عام ہے۔

(۲۱) غور کرو کہ دنیا میں مال و دولت و اولاد و مرتبہ میں اللہ نے ایک کو دوسرے پر کیسی برتری بخشی ہے پس ایسے ہی آخرت میں بھی اعمال کے لحاظ سے سب کے درجے مختلف ہوں گے۔ البتہ آخرت کے درجات اور اس کی فضیلت بہت بڑھ کر ہوگی۔

(۲۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے سب امت کو خطاب ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ ٹھہراؤ ورنہ آخرت میں بہت بدحال اور محتاج ہو کر بیٹھنا پڑے گا۔

انعال: مَحۡظُوۡرًا: ممنوع' روکی گئی' بند کر دی گئی' اسم مفعول (واحد مذکر)۔ تَفۡضِیۡلًا: بزرگی دینا' فضیلت دینا' تَفۡضِیۡلٌ مصدر ہے درمیانی حالت سے زیادہ ہونے کا نام فضل ہے۔

كَرِيمًا ﴿٢٣﴾ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل

شفقت کے ساتھ | اور جھکا دے | ان کے لئے | بازو | عاجزی کا | مہربانی سے | اور کہہ

بات کرو اور شفقت و عاجزی کے ساتھ ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا

رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ﴿٢٤﴾ رَّبُّكُمْ أَعْلَمُ

اے میرے رب! | ان دونوں پر رحم فرما | جیسے | انہوں نے میری پرورش کی | بچپن میں | تمہارا رب | خوب جانتا ہے

کرو کہ اے میرے ربّ! ان دونوں پر رحم فرما جیسے انہوں نے بچپن میں میری پرورش کی تمہارا ربّ خوب جانتا ہے

بِمَا فِي نُفُوسِكُمْ إِن تَكُونُوا صَالِحِينَ فَإِنَّهُ كَانَ لِلْأَوَّابِينَ

جو | تمہارے دلوں میں ہے | اگر تم ہوگے | نیک | تو بیشک وہ | ہے | رجوع کرنے والوں کے لئے

جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اگر تم نیک ہوگے تو بیشک وہ رجوع کرنے والوں کو

غَفُورًا ﴿٢٥﴾ وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ

بخشنے والا | اور دے | رشتہ دار کو | اس کا حق | اور مسکین | اور مسافر کو

بخشنے والا ہے۔ اور رشتہ داروں اور محتاجوں اور مسافروں کو ان کا حق ادا کرو

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ﴿٢٦﴾ إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ

اور فضول خرچی نہ کر اندھا دھند | بیشک | فضول خرچ | ہیں | بھائی | شیطانوں کے

اور دولت کو فضول خرچی میں نہ اڑاؤ۔ بیشک فضول خرچ لوگ شیطانوں کے بھائی ہیں

وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا ﴿٢٧﴾ وَإِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ

اور ہے | شیطان | اپنے رب کا | ناشکرا | اور اگر تو منہ پھیرلے | ان سے

اور شیطان اپنے ربّ کا ناشکرا ہے۔ اور اگر تم اپنے ربّ کی رحمت (یعنی رزق) کی تلاش میں

ابْتِغَاءَ رَحْمَةٍ مِّن رَّبِّكَ تَرْجُوهَا فَقُل لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُورًا ﴿٢٨﴾

انتظار میں | رحمت کے | اپنے رب کی | جس کی تمہیں امید ہو | تو کہہ دے | اُن سے | بات | نرمی سے

کہ جس (کے آنے) کی تمہیں اُمید ہو ان کی طرف فی الحال توجہ نہ کرسکو تو اُن سے نرمی سے بات کہہ دیا کرو

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ

اور نہ رکھ | اپنا ہاتھ | بندھا ہوا | اپنی گردن تک | اور نہ اسے کھول | پوری طرح کھولنا

اور اپنا ہاتھ اپنی گردن تک بندھا ہوا نہ رکھو۔ (یعنی کنجوس نہ بن) اور نہ اُسے پوری طرح (خرچ کیلئے) کھول دے

فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا ﴿٢٩﴾ إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ

کہ تو بیٹھا رہ جائے | شرمندہ | پچھتاتا ہوا | بیشک تیرا رب | فراخ کردیتا ہے

ورنہ تم شرمندہ اور تہی دست ہوکر بیٹھ جاؤ گے بیشک تمہارا ربّ جس کسی کے لئے چاہتا ہے رزق فراخ کردیتا ہے

الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ

روزی | جس کی وہ چاہتا ہے | اور تنگ کردیتا ہے | بیشک وہ | ہے اپنے بندوں کی

اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کردیتا ہے۔ یقیناً وہ اپنے بندوں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۳) اور اللہ نے حکم فرما دیا ہے کہ اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ سے نیک سلوک کرو اور اگر ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بوڑھے ہو جائیں تو انہیں بے ادبی سے اُف تک نہ کہو اور نہ انہیں برا بھلا کہو اور ان سے ادب واحترام کے ساتھ کلام کرو۔

(۲۴) اور ان کے ساتھ خاطر مدارات اور عاجزی سے پیش آؤ اور اللہ سے ان کے حق میں دعا کرو کہ بارخدایا! جس طرح مہربانی اور شفقت سے انہوں نے بچپن میں میری پرورش کی تھی تو بھی ان پر رحم فرما۔

(۲۵) اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اللہ کو خوب معلوم ہے اگر تم واقعی سچے دل سے والدین کا احترام کرو گے تو بلاشبہ اللہ ایسے لوگوں کو بخش دے گا جو اپنی خطا اور کوتاہیوں سے خدا کے حضور میں توبہ اور رجوع کرتے ہیں۔

(۲۶) اور والدین سے نیک سلوک کے علاوہ اپنے قریبی رشتہ دار اور مسکین اور مسافر سے بھی نیک سلوک کرنا اور فضول خرچی سے بچنا لازم ہے۔

(۲۷) اور کچھ شک نہیں کہ بے جا فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے اس کی پیروی کرنے سے بچنا واجب ہے۔

(۲۸) اور اگر قریبی عزیز اور مسکین اور مسافر کی امداد کرنے سے صرف اس لئے منہ پھیرنا پڑے کہ فی الحال تمہارے پاس کچھ موجود نہیں اور آئندہ اللہ سے ملنے کی امید ہے تو نہایت نرمی سے معذرت کر دینی چاہئے۔ بداخلاقی اور سختی سے جواب نہ دینا چاہئے۔

(۲۹) محتاج اور مسکین کو دینے میں، نہ حد سے زیادہ کنجوسی کرو، اور نہ ہی اپنی طاقت سے زیادہ خرچ کرو کہ خود بھیک مانگنی پڑے اور لوگوں کی ملامت کا نشانہ بن جاؤ بلکہ اعتدال کرو۔

افعال: رَبَّيٰنِيْ: ان دونوں نے مجھ کو پالا، میری پرورش کی۔ تُبَذِّرْ: تو بے جا خرچ کرے، تَبْذِيْرٌ سے مضارع۔ تُعْرِضَنَّ: تو منہ پھیرے، تغافل کرے، اِعْرَاضٌ سے مضارع۔ تَبْسُطْهَا: تو اس کو کھولے، کشادہ کرے۔

اسماء: اَوَّابِيْنَ: بہت رجوع کرنے والے، اَوَّابٌ کی جمع کثرت سے توبہ واستغفار کرنے والے۔ اَلْمُبَذِّرِيْنَ: مال کو فضول برباد کرنے والے، بیکار بکھیرنے والے اسم فاعل۔ مَّيْسُوْرًا: آسان، نرم، يُسْرٌ سے اسم مفعول۔ مَغْلُوْلَةً: کامل بخیل، بالکل بندھا ہوا، اسم۔ بَسْطٌ: کھول دینا، کشادہ کرنا، پھیلانا، مصدر ہے۔

خَبِيْرًاۢ بَصِيْرًا ﴿٣٠﴾ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ

خبر رکھنے والا دیکھنے والا | اور نہ قتل کرو | اپنی اولاد کو | ڈر سے | مفلسی کے

کی خبر رکھنے والا اور دیکھنے والا ہے۔ اور اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو،

نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ۭ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ﴿٣١﴾

ہم ہی | رزق دیتے ہیں انہیں | اور تم کو (بھی) | بیشک اُن کا قتل | ہے | گناہ | بڑا

ہم ہی انہیں رزق دیتے ہیں اور تم کو بھی بیشک اُن کو قتل کرنا بڑے گناہ کی بات ہے۔

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ۭ وَسَاۗءَ سَبِيْلًا ﴿٣٢﴾

اور قریب نہ جاؤ | زنا کے | بیشک یہ | ہے | بےحیائی | اور برا | راستہ

اور زنا کے قریب بھی نہ جاؤ، بیشک یہ بے حیائی ہے اور برا طریقہ ہے

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ

اور قتل نہ کرو | (اس) جان (کو) | جسے حرام کیا ہے | اللہ نے | مگر | حق کے ساتھ

اور اس جان کو قتل نہ کرو جسے (قتل کرنا) اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے، مگر جائز طور پر،

وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا

اور جو کوئی قتل کیا جائے | ظلم کے ساتھ | تو ہم نے دیا | اس کے وارث کو | غلبہ (اختیار)

اور جو کوئی بے گناہ مارا جائے تو ہم نے اس کے وارث کو ایک اختیار (قصاص) دیا ہے

فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ﴿٣٣﴾ وَلَا تَقْرَبُوْا

پس حد سے نہ بڑھے | قتل میں | بیشک وہ | مدد دیا گیا ہے | اور پاس نہ جاؤ

سو اسے چاہئے کہ (قاتل کے) قتل کرنے میں حد سے نہ بڑھے، کیونکہ اسے مدد دی گئی ہے۔ اور یتیم کے مال کے

مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِىَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ

مال | یتیم کے | مگر اس طریقہ سے | کہ وہ | سب سے بہتر ہو | یہاں تک کہ وہ پہنچ جائے

قریب بھی نہ جاؤ مگر صرف اس طور پر جو اس کے حق میں بہتر ہو، یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو

اَشُدَّهٗ ۠ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْــــُٔوْلًا ﴿٣٤﴾ وَاَوْفُوا

اپنی جوانی کو | اور پورا کرو | عہد کو | بیشک | عہد | ہے پوچھا جانے والا | اور پورا کرو

پہنچ جائے اور عہد پورا کیا کرو بیشک عہد کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا اور جب تم کچھ ناپ

الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ

پیمانہ | جب تم ناپ کرو | اور وزن کرو | ترازو کے ساتھ | درست | یہ | بہتر ہے

کر دو تو پورا ناپو اور جب وزن کرو تو ترازو درست رکھ کر تولا کرو یہ بہت بہتر ہے

وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿٣٥﴾ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ

اور سب سے اچھا ہے | انجام کے اعتبار سے | اور پیچھے نہ پڑ | کہ نہیں | تجھے | اس کا | علم

اور انجام کے اعتبار سے سب سے اچھا ہے۔ اور اس بات کے پیچھے نہ پڑو جس کا تمہیں (پختہ) علم نہیں۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۰) اور روزی کا کشادہ اور کم کرنا تو اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔ بیشک وہ اپنے بندوں سے خوب واقف ہے اور وہ سب کچھ دیکھتا ہے۔

(۳۱) اور اپنی اولاد کو تنگ دستی کے خوف سے قتل نہ کرو' تمہارا اور ان سب کا رزق ہمارے ذمہ ہے اور ان کا قتل کرنا بڑا جرم ہے۔

(۳۲) اور زنا کے پاس بھولے سے بھی نہ جاؤ۔ کیونکہ وہ سخت بے حیائی اور بہت برا طریقہ ہے۔

(۳۳) اور بغیر قصاص کسی شخص کو قتل کرنا حرام ہے اور جو شخص ناحق قتل کیا جائے اس کے وارثوں کو قصاص لینے کا اختیار دیا گیا ہے لیکن اسے قصاص میں زیادتی نہ کرنی چاہئے کہ قاتل کی جگہ غیر قاتل کو یا اس کے ساتھ کسی اور بے گناہ کو قتل کرنے لگے یا ناک وکان وغیرہ کاٹ کر مُثلہ (مسخ) کرنے لگے۔ ہاں! حکومت' جائز طور پر قصاص لینے میں اس کی ضرور مدد کرے گی۔

(۳۴) اور یتیم کے جوان ہونے تک اس کے مال کو ہاتھ لگانا صرف اسی صورت میں جائز ہے کہ اس کی حفاظت اور خیرخواہی مقصود ہو اور شرع کے موافق جو وعدہ کر لیا کرو اس کا پورا کرنا لازم ہے کیونکہ قیامت کے دن اس کے متعلق ضرور پوچھا جائے گا۔

(۳۵) اور آپس کے لین دین اور تجارت میں ماپ اور تول پورا رکھا کرو ڈنڈی نہ مارا کرو۔ یہ عدل و انصاف دنیا میں بھی بہتر ہے کہ اس سے جھگڑے مٹ کر امن قائم ہوتا ہے اور آخرت میں بھی اس کا انجام بہت اچھا ہے کہ نجات حاصل ہوتی ہے۔

انعال: کِلۡتُمۡ: جب تم پیمانہ بھر کر دو' کَیۡلٌ مصدر ماضی۔ وَلِیِّہٖ: اس کے وارث وَلَایَۃٌ سے۔

إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ

بیشک | کان | اور آنکھ | اور دل | اس ہر ایک | سے متعلق

بیشک کان، آنکھ اور دل سب سے متعلق ضرور پوچھا جائے

مَسْئُولًا ﴿٣٦﴾ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ

پوچھا جانے والا (ہے) | اور نہ چل | زمین میں | غرور کرتا ہوا | بیشک تو | ہرگز نہ پھاڑ سکے گا

گا۔ اور زمین میں غرور کرتا ہوا نہ چل، بیشک نہ تو تم زمین کو

الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا ﴿٣٧﴾ كُلُّ ذَٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهُ

زمین کو | اور ہرگز نہ پہنچے گا | پہاڑ (کی) | بلندی (کو) | یہ سب | ہے اس کی برائی

پھاڑ سکو گے اور نہ بلندی میں پہاڑوں کو پہنچ سکو گے۔ یہ تمام برائیاں تیرے رب کے

عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوهًا ﴿٣٨﴾ ذَٰلِكَ مِمَّا أَوْحَىٰ إِلَيْكَ رَبُّكَ

نزدیک تیرے رب کے | ناپسندیدہ | یہ (ان باتوں) میں سے ہے | جو وحی کی ہے | تیری طرف | تیرے رب نے

نزدیک ناپسندیدہ ہیں۔ یہ حکمت کی (ان باتوں) میں سے ہے جو تیرے رب نے تیری طرف

مِنَ الْحِكْمَةِ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَتُلْقَىٰ

حکمت میں سے | اور نہ بنا | اللہ کے ساتھ | معبود کوئی اور | کہ پھر تو ڈال دیا جائے

وحی کی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور معبود نہ بنا ورنہ شرمندہ

فِي جَهَنَّمَ مَلُومًا مَدْحُورًا ﴿٣٩﴾ أَفَأَصْفَاكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِينَ

دوزخ میں | ملامت کیا ہوا | دھتکارا ہوا | کیا پسند کیا ہے تمہیں | تمہارے رب نے | بیٹوں کے لئے؟

دھتکارا ہوا قرار پاکر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا (اے مشرکو!) کیا تمہارے رب نے تمہیں تو بیٹے دیئے اور

وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِنَاثًا إِنَّكُمْ لَتَقُولُونَ قَوْلًا عَظِيمًا ﴿٤٠﴾

اور بنا لیا | فرشتوں کو (اپنے لئے) | بیٹیاں | بیشک تم | البتہ کہتے ہو | بات بڑی (سخت)

خود اس نے فرشتوں کو بیٹیاں بنایا ہے؟ بیشک تم بڑی ہی سخت بات کہتے ہو۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ لِيَذَّكَّرُوا وَمَا يَزِيدُهُمْ

اور یقیناً ہم نے طرح طرح سے بیان کیا ہے | اس قرآن میں | تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں | اور نہیں بڑھاتا انہیں (یہ قرآن)

اور اس قرآن میں ہم نے طرح طرح سے بیان کیا ہے تاکہ لوگ سمجھیں مگر (اس سے تو) ان (کفار) کی

إِلَّا نُفُورًا ﴿٤١﴾ قُلْ لَوْ كَانَ مَعَهُ آلِهَةٌ كَمَا يَقُولُونَ

مگر نفرت میں | کہہ دیجئے | کہ اگر ہوتے | اس کے ساتھ | اور معبود | جیسے | وہ کہتے ہیں

نفرت زیادہ ہی ہوتی جاتی ہے۔ کہہ دیجئے کہ اگر اس کے ساتھ اور بھی معبود ہوتے جیسا کہ وہ کہتے ہیں

إِذًا لَابْتَغَوْا إِلَىٰ ذِي الْعَرْشِ سَبِيلًا ﴿٤٢﴾ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ

تو اس وقت | وہ ضرور تلاش کرتے | عرش کے مالک کی طرف | کوئی راستہ | پاک ہے وہ | اور برتر ہے

تو اس صورت میں وہ عرش کے مالک کی طرف ضرور کوئی راستہ تلاش کرتے۔ وہ ایسی باتوں سے پاک ہے اور جو کچھ

آیت نمبر　　　　آسان تفسیر

(۳۶) اور جس بات کا صحیح علم نہ ہو نہ اس پر اعتبار کرنا چاہئے اور نہ اس پر عمل کرنا چاہئے۔ کیونکہ قیامت میں کان' آنکھ' دل کے سب بارے میں ہر ایک سے باز پرس ہوگی۔

(۳۷) اور آدمی کو زمین میں تکبر اور غرور سے اکڑ کر نہ چلنا چاہئے کیونکہ نہ تو وہ شخص پاؤں مار کر زمین کو پھاڑ سکتا ہے اور نہ ہی اوپر کو گردن اٹھا کر اور سینہ تان کر اونچائی میں پہاڑوں کی برابری کر سکتا ہے لہٰذا اس کو غرور مناسب نہیں۔

(۳۸) یہ سب برے کام ہیں ان میں سے کوئی بھی اللہ کو پسند نہیں۔

(۳۹) یہ مذکورہ بالا نصیحتیں منجملہ ان حکمت کی باتوں کی ہیں جو اللہ نے آپؐ پر بذریعہ وحی نازل فرمائی ہیں اور اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ ٹھہرانا چاہئے ورنہ قیامت میں ملامت کیا ہوا اور رحمت الٰہی سے دھتکارا ہوا دوزخ میں ڈالا جائے گا۔

(۴۰) مشرکو! کیا اللہ تمہیں تو بیٹے دیتا ہے اور اپنے لئے اس نے فرشتوں کو بیٹیاں بنالیا ہے؟ واقعی تم تو ایسی بات کہہ رہے ہو جو عقل سے دور ہے۔

(۴۱) اور ہم نے اس قرآن میں اپنے احکام کے انداز بدل بدل کر کئی طرح سے بیان کر دیئے ہیں کہ انہیں نصیحت ہو مگر ان کو تو اس سے نفرت ہی بڑھتی ہے۔

(۴۲) کہہ دیجئے کہ اگر اللہ کے ساتھ کچھ اور معبود بھی شریک ہوتے جیسا کہ مشرکین کہتے ہیں تو وہ ضرور عرش کے مالک سے جنگ کرتے اور کارخانہ عالم بالکل فنا ہو جاتا۔

انعال: تَقْفُ: تو پیچھے چل' پیچھے پڑ' قَفْوٌ سے مضارع۔ تَخْرِقَ: تو پھاڑے گا' چلنے میں زمین کو قطع کرے گا۔ تُلْقٰی: تو ڈالا جائے' اِلْقَاءٌ سے مضارع کا صیغہ۔

عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ﴿۴۳﴾ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ

اس سے جو | وہ کہتے ہیں | بہت بلند | پاکیزگی بیان کرتے ہیں | اس کی | آسمان ساتوں

یہ لوگ کہتے ہیں اس سے وہ بہت زیادہ بلند اور بزرگ ہے۔ ساتوں آسمان اور زمین اور جو اُن میں ہیں

وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ۭ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ

اور زمین | اور جو کوئی ان میں ہے | اور نہیں | کوئی چیز | مگر پاکیزگی بیان کرتی ہے | اس کی حمد کے ساتھ

سب کے سب اُس کی پاکیزگی بیان کرتے ہیں۔ اور کوئی چیز ایسی نہیں جو تعریف کے ساتھ اس کی پاکیزگی بیان نہ کرتی ہو۔

وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۴﴾

لیکن | تم نہیں سمجھتے | تسبیح ان کی | بیشک وہ ہے | بردبار | بخشنے والا

لیکن تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے۔ یقیناً وہ بڑا تحمل والا اور بخشنے والا ہے۔

وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

اور جب پڑھتے ہو تم | قرآن | ہم کر دیتے ہیں | تمہارے درمیان | اور ان کے درمیان جو | ایمان نہیں لاتے

اور جب آپ قرآن پڑھتے ہیں تو ہم آپ کے اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے

بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ﴿۴۵﴾ وَّجَعَلْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ

آخرت پر | ایک پردہ | چھپا ہوا | اور ہم نے ڈال دیئے | ان کے دلوں پر

ایک چھپا ہوا پردہ حائل کر دیتے ہیں۔ اور ہم نے اُن کے دلوں پر پردے

اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِذَا ذَكَرْتَ

پردے | کہ وہ نہ سمجھیں اسے | اور ان کے کانوں میں | بوجھ ہے | اور جب | آپ یاد کرتے ہیں

ڈال دیئے کہ وہ اسے نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں بھاری پن پیدا کر دیتے ہیں۔ اور جب آپ قرآن میں

رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓي اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾

اپنے رب کو | قرآن میں | اکیلا | وہ بھاگتے ہیں | پیٹھ پھیر کر اپنی | نفرت کرتے ہوئے

اپنے یکتا رب کا ذکر کرتے ہیں تو وہ اپنی پیٹھ پھیر کر نفرت کرتے ہوئے بھاگ جاتے ہیں

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖٓ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ

ہم خوب جانتے ہیں | جس غرض سے | وہ سنتے ہیں اس کو | جب | وہ کان لگاتے ہیں | تیری طرف

ہم خوب جانتے ہیں جب وہ آپ کی طرف کان لگاتے ہیں کہ وہ کس غرض سے سنتے ہیں

وَاِذْ هُمْ نَجْوٰٓى اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ

اور جب وہ | سرگوشی کرتے ہیں | جب | کہتے ہیں | ظالم | تم پیروی نہیں کرتے

اور جب وہ سرگوشیاں کرتے ہیں (یعنی) جب یہ ظالم کہتے ہیں (ایک دوسرے سے) کہ تم ایک ایسے آدمی کی

اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۴۷﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ

مگر صرف | ایک آدمی کی | جس پر جادو کیا گیا ہے | دیکھئے! | کیسی کیسی | بیان کیں | تمہارے لئے | مثالیں

پیروی کرتے ہو جس پر کسی نے جادو کر رکھا ہو۔ دیکھئے آپ کے لئے کیسی کیسی مثالیں بیان کرتے ہیں۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۳) اللہ ان شرک کی باتوں سے بہت پاک اور برتر ہے۔

(۴۴) ساتوں آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں موجود ہے سب اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کی حمد و تسبیح نہ کرتی ہو۔ (یعنی سب اس کے حکم پر چل کر اس کی قدرت اور عظمت کو ظاہر کرتی ہیں) لیکن تم اس کی تسبیح کو سمجھ نہیں سکتے۔ بیشک وہ بڑا حلم والا معاف کرنے والا ہے۔

(۴۵) اور جب آپؐ قرآن پڑھ کر سناتے ہیں تو جو لوگ قیامت پر ایمان نہیں رکھتے ہم ان کے اور آپ کے درمیان ایک ایسا پردہ حائل کر دیتے ہیں جو بظاہر دکھائی نہیں دیتا۔

(۴۶) اور ان کے دلوں پر بھی پردے ڈال دیتے ہیں کہ وہ اسے سمجھ ہی نہ سکیں اور ان کے کانوں میں بوجھ رکھ دیتے ہیں کہ وہ انہیں سن ہی نہ سکیں اور جب آپ قرآن میں اللہ کی خالص توحید کا بیان کرتے ہیں تو وہ اس سے نفرت کر کے پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے ہیں۔

(۴۷) اور جب وہ مشرکین آپ کی طرف کان لگا کر باہم خفیہ مشورے کرتے ہوئے یوں کہتے ہیں کہ تم تو ایک سحر زدہ شخص کی پیروی کر رہے ہو تو ہم ہی خوب جانتے ہیں جس مطلب کے لئے وہ آپؐ کی طرف کان لگائے ہوئے ہوتے ہیں۔ یعنی وہ محض مذاق اور تکذیب کے لئے سنتے ہیں۔

انعال: تَفۡقَهُوۡنَ: تم سمجھتے ہو۔ تَفَقُّهٌ سے معنی سمجھنے، دریافت کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ۔ ذَكَرۡتَ: تو نے یاد کیا، ذکر کیا، ذِکۡرٌ سے ماضی۔ مَسۡتُوۡرًا: چھپایا ہوا، سَتۡرٌ مصدر، اسم مفعول۔

فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۴۸﴾ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا

پس وہ گمراہ ہوئے | پس وہ نہیں پاسکتے | راستہ | اور وہ کہتے ہیں | کیا جب ہوجائیں گے ہم

پس وہ گمراہ ہوگئے ہیں' لہٰذا وہ کوئی راستہ نہیں پاسکتے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ جب ہم ہڈیاں

عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۴۹﴾ قُلْ

ہڈیاں | اور ریزہ ریزہ | کیا ہم | پھر اٹھائے جائیں گے | پیدائش | نئی میں؟ | کہہ دیجئے

اور ریزہ ریزہ ہوجائیں گے کیا (پھر بھی) ہم نئے سرے سے پیدا ہوکر اُٹھیں گے۔ کہہ دیجئے

كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ﴿۵۰﴾ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ

ہوجاؤ تم | پتھر | یا لوہا | یا کوئی اور | اس سے جو | بڑی ہو

تم پتھر یا لوہا ہوجاؤ۔ یا کوئی ایسی شے جو تمہارے نزدیک (پتھر یا لوہے

فِيْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ۭ قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ

تمہارے سینوں میں (دلوں میں) | پھر جلد کہیں گے | کون | ہمیں لوٹائے گا؟ | کہہ دیجئے | وہ جس نے | تمہیں پیدا کیا

سے بھی) بڑی (سخت) ہو سو اس پر کہیں گے کہ کون ہمیں دوبارہ زندہ کریگا۔ کہہ دیجئے! وہی جس نے تمہیں پہلی

اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ۭ

پہلی بار | پس وہ ہلائیں گے | تمہاری طرف | اپنے سر | اور کہیں گے | کب ہوگا یہ

بار پیدا کیا تھا۔ تو (تعجب سے) تمہارے آگے اپنے سر ہلائیں گے (یعنی بات نہ مانیں گے) اور پوچھیں گے' ایسا کب ہوگا؟

قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ﴿۵۱﴾ يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ

کہہ دیجئے | شاید | کہ وہ ہو | نزدیک | جس دن | وہ پکارے گا تمہیں | تو تم جواب دوگے (تعمیل کروگے)

کہہ دیجئے ہوسکتا ہے وہ قریب ہی ہو جس دن وہ تمہیں پکارے گا تو تم اس کی حمد و ثناء

بِحَمْدِهٖ وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۵۲﴾ وَقُلْ لِّعِبَادِيْ

اس کی تعریف کے ساتھ | اور تم خیال کروگے | کہ | تم (دنیا میں) رہے ہو | صرف تھوڑی دیر | اور کہہ دیجئے | میرے بندوں کو

پکارتے چلے آؤگے (قبروں سے نکل آؤگے) اور تم خیال کروگے کہ دنیا میں تم بہت ہی کم عرصہ ٹھہرے ہو' اور میرے بندوں سے کہہ دیں

يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ۭ

کہ (بات) وہ کہیں | جو | سب سے اچھی ہو | بیشک | شیطان | فساد ڈالتا ہے | ان کے درمیان

کہ وہ بات کہا کریں جو بہت ہی عمدہ ہو' بیشک شیطان ان کے درمیان فساد ڈال دیتا ہے

اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿۵۳﴾ رَبُّكُمْ

بیشک | شیطان | ہے | انسان کا | دشمن | کھلا | تمہارا رب

یقیناً شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔ تمہارا رب

اَعْلَمُ بِكُمْ ۭ اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ ۭ

خوب جانتا ہے | تمہیں | اگر | وہ چاہے | تم پر رحم کرے | یا اگر وہ چاہے | تمہیں عذاب دے

تمہیں خوب جانتا ہے اگر وہ چاہے تو تم پر رحم کرے یا اگر وہ چاہے تو تمہیں عذاب دے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۴۸) آپ غور کیجئے کہ وہ کس طرح آپؐ کے بارے میں بری مثالیں بیان کر کے حق سے گمراہ ہو رہے ہیں اور انہیں سیدھا راستہ نہیں ملتا۔

(۴۹) اور وہ کہتے ہیں کہ جب ہم مرنے کے بعد صرف ہڈیاں رہ جائیں اور چُورا چُورا ہو جائیں گے تو کیا ہمیں نئے سرے سے پیدا کر کے دوبارہ اٹھایا جائے گا یہ ناممکن ہے۔

(۵۰) کہہ دیجئے کہ تم خواہ پتھر بن جاؤ یا لوہا۔

(۵۱) یا کوئی اور ایسی مخلوق بن جاؤ جس کا دوبارہ پیدا کیا جانا تم اپنے دل میں بہت مشکل سمجھتے ہو قیامت میں تمہیں اللہ ضرور دوبارہ زندہ کر کے اٹھا کھڑا کرے گا اس پر وہ کہیں گے کہ ہمیں دوبارہ کون زندہ کرے گا؟ ان سے کہہ دیجئے کہ وہی اللہ جس نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کر دیا تھا پھر وہ مذاق سے آپؐ کی طرف سر ہلا کر کہیں گے کہ پھر وہ دوبارہ زندہ کرنا کب ہوگا؟ کہہ دیجئے ممکن ہے وہ قریب ہی ہو۔

(۵۲) دوبارہ اٹھانا اس دن ہوگا جس دن وہ تمہیں جوابدہی کے لئے اپنے سامنے بلائے گا اور تم بلا کسی سوچ بچار کے فوراً مجبوراً اس کی حمد و ثنا کرتے ہوئے اس کے حضور میں حاضر ہو جاؤ گے اور قیامت کی سختیوں کو دیکھ کر خیال کرو گے کہ تم دنیا میں بہت ہی تھوڑی دیر ٹھہرے۔

(۵۳) آپؐ میرے ایماندار بندوں سے کہہ دیں کہ وہ مشرکین کا برا بھلا سن کر اس کے جواب میں شائستہ کلام ہی زبان پر لائیں۔ کیونکہ شیطان غصہ دلا کر باہم لڑائی کرا دیتا ہے اور شیطان تو انسان کا کھلا دشمن ہے۔

افعال: تَسْتَجِيْبُوْنَ: تم قبول کرو گے، جواب دو گے، اِسْتِجَابَةٌ سے معنی جواب کے لئے تیار ہونے کے ہیں، جواب دینے کے مضارع۔ تَظُنُّوْنَ: تم جانو گے، گمان کرو گے، خیال کرتے ہو، تم گمان کرتے ہو ظَنٌّ سے مضارع۔ يَنْزَغُ: فساد ڈلواتا ہے نَزْغٌ مصدر مضارع۔

اسماء: يُنْغِضُوْنَ: وہ ہلاتے ہیں، اِنْغَاضٌ مصدر۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿۵۴﴾ وَرَبُّكَ

اور ہم نے آپ کو نہیں بھیجا | اُن پر | ذمہ دار بنا کر | اور تمہارا ربّ

اور آپؐ کو ہم نے ان لوگوں کا ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجا۔ اور آپ کا

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ

آسمانوں میں | اور زمین میں ہیں | اور یقیناً | بزرگی دی ہم نے | بعض

آسمانوں میں ہیں اور زمین میں ہیں۔ اور یقیناً ہم نے بعض نبیوں

وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۵۵﴾ قُلِ ادْعُوا

اور دی ہم نے | داؤد کو | زبور | کہہ دیجئے | پکارو

اور ہم نے داؤد کو زبور دی۔ کہہ دیجئے کہ تم پکار کر دیکھ لو ان لوگ

مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُ

اس کے سوا | پس وہ اختیار نہیں رکھتے | دور کرنے کا | تکلیف | تم سے

(شریک) قرار دیتے ہو۔ وہ تم سے تکلیف کے دُور کرنے یا اس کو بدل دے

اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ

وہ لوگ | جنہیں | وہ پکارتے ہیں | وہ تلاش کرتے ہیں | اپنے ربّ کی طرف | وسیلہ

وہ لوگ جنہیں یہ پکارتے ہیں وہ خود اپنے ربّ کی طرف وسیلہ تلاش کرتے ہیں کہ

وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ۭ اِنَّ

اور وہ امید رکھتے ہیں | اس کی رحمت کی | اور وہ ڈرتے ہیں | اس کے عذاب سے | بیشک

اور وہ اس کی رحمت کی اُمید رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔

كَانَ مَحْذُوْرًا ﴿۵۷﴾ وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ

ڈرنے کے لائق ہے | اور نہیں | کوئی بستی | مگر ہم | ا

ڈرنے کے لائق ہے اور (کافروں کی) ایسی کوئی بستی نہیں کہ جس

يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِ

قیامت کے دن سے | یا اسے عذاب دینے والے ہیں | عذاب |

ہلاک نہ کریں یا اس کو سخت عذاب میں مبتلا نہ کریں

فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ﴿۵۸﴾ وَمَا مَنَعَنَآ اَ

کتاب میں | لکھا ہوا | اور نہیں ہمیں روکا |

لکھی جاچکی ہے۔ اور ہم نے نشانیاں بھیجنا اس لئے

اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ۭ وَاٰتَيْنَا

مگر یہ کہ جھٹلایا | ان کو | پہلوں نے | اور ہم نے دی

لوگوں نے ان کو جھٹلایا تھا۔ اور ہم نے ثمود کو اونٹنی

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۴) لوگو! اللہ تمہارے احوال کو خوب جانتا ہے کہ کون کس بات کا مستحق ہے اگر وہ چاہے تو ایمان کی توفیق بخش کر تم پر رحم کر دے یا کفر کی حالت میں مار کر عذاب دے۔ اے رسولؐ! آپؐ کو ان کفار کے ایمان نہ لانے پر کچھ بھی غم نہ کرنا چاہئے آپؐ کو ہم نے ان پر کوئی ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجا۔

(۵۵) اور جو مخلوق آسمانوں اور زمینوں میں ہے اللہ ہی ان کو خوب جانتا ہے کہ کون کس بات کا مستحق ہے اور جو ان میں سے اس کے علم میں نبوت کا مستحق ہوتا ہے اسے نبوت عطا فرماتا ہے اور ہم نے بعض نبیوں کو بعض پر فضیلت بخشی ہے اور حضرت داؤدؑ کو زبور عطا فرمائی۔

(۵۶) کہہ دیجئے کہ جن کو تم اللہ کے سوا معبود ٹھہراتے ہو انہیں پکارو کہ وہ تمہاری مدد کریں وہ نہ تو تکلیف کو دور کر سکتے ہیں اور نہ اُسے بدل سکتے ہیں۔

(۵۷) جن لوگوں مثلاً حضرت عیسیٰؑ و عزیزؑ وغیرہ کو مشرکین کے لئے پکارتے ہیں وہ تو خود اللہ کی جناب میں وسیلہ تلاش کرتے ہیں کہ ان میں سے کس کو اللہ کی قربت زیادہ حاصل ہے اور وہ اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے ہمیشہ ڈرتے رہتے ہیں۔ بیشک اللہ کے عذاب سے ڈرنا ہی لازم ہے۔

(۵۸) اور دنیا میں ہر ایک بستی کو ہم قیامت کے آنے سے پہلے یا تو اس کے رہنے والوں کے انتہائی جرائم کے بدلے میں بالکل تباہ و برباد کر دیں گے یا ان سے کم درجے کے جرموں کی وجہ سے کوئی اور آفت نازل کر دیں گے یہی حکم لوحِ محفوظ میں درج ہے۔

اسماء: اَلْوَسِیْلَةَ: اسم، قرب، نزدیکی، قرب کا ذریعہ۔ مَحْذُوْرًا: ڈرنے کی چیز، قابلِ خوف۔

مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ۭ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا ۝۵۹

نشانی | پس ظلم کیا انہوں نے | اس پر | اور نہیں | ہم بھیجتے | نشانیاں | مگر ڈرانے کو

نشانی دی تو انہوں نے اس پر ظلم کیا۔ اور ہم جو نشانیاں بھیجا کرتے ہیں تو وہ محض ڈرانے کے لئے ہیں

وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ۭ وَمَا جَعَلْنَا

اور جب | ہم نے کہا | تم سے | بیشک | تمہارے رب نے | گھیر لیا ہے | لوگوں کو | اور نہیں بنایا ہم نے

اور جب ہم نے آپؐ سے کہا کہ آپؐ کے رب نے لوگوں کو ہر طرف سے گھیر رکھا ہے اور وہ منظر (معراج)

الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ

وہ منظر جو | دکھایا ہم نے آپ کو | مگر آزمائش | لوگوں کے لئے | اور (تھوہر کا) درخت | جس پر لعنت کی گئی

جو ہم نے آپ کو دکھایا، اسے لوگوں کے لئے آزمائش بنایا اور (اسی طرح تھوہر کے) درخت کو (بھی) جس پر

فِي الْقُرْاٰنِ ۭ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا ۝۶۰ وَاِذْ قُلْنَا

قرآن میں | اور ہم ڈراتے ہیں انہیں | پس نہیں بڑھاتا یہ انہیں | مگر سرکشی | بڑی (میں) | اور جب ہم نے کہا

قرآن میں لعنت کی گئی ہے اور ہم انہیں ڈراتے ہیں۔ مگر اس سے (ان کی) سرکشی (اور بھی) بڑھتی جاتی ہے۔ اور جب ہم نے

لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ قَالَ

فرشتوں سے | کہ سجدہ کرو | آدمؑ کو | تو انہوں نے سجدہ کیا | سوائے ابلیس کے | اُس نے کہا

فرشتوں سے کہا کہ تم آدمؑ کو سجدہ کرو تو سوائے ابلیس کے سب نے سجدہ کیا اُس نے کہا

ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ۝۶۱ قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ

کیا میں سجدہ کروں | اس کو جسے | تونے پیدا کیا | مٹی سے | کہا | کیا دیکھا تونے | اس شخص کو

کیا میں اُس کو سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا۔ کہنے لگا بھلا دیکھ تو کیا یہی وہ شخص ہے

كَرَّمْتَ عَلَيَّ ۡ لَىِٕنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ

کہ عزت دی تونے | مجھ پر | اگر تو مجھے مہلت دے | قیامت کے دن تک | تو جڑ سے اکھاڑ دوں گا

جس کو تو نے مجھ پر بزرگی دی اگر تو قیامت کے دن تک مجھے مہلت دے، تو میں چند ایک کے سوا

ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۶۲ قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ

اس کی اولاد کو | چند ایک کے سوا | کہا | جا | پس جو کوئی | پیروی کریگا تیری | ان میں سے

اس کی تمام اولاد کو جڑ سے اکھاڑ دوں گا۔ حکم ہوا کہ جا، جو ان میں سے تیری پیروی کرے گا

فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَاۗؤُكُمْ جَزَاۗءً مَّوْفُوْرًا ۝۶۳ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ

تو بیشک | دوزخ | تمہاری سزا ہے | سزا | بھرپور | اور بہکالے | جس پر

تو بیشک دوزخ تم سب کی پوری پوری سزا ہے اور ان میں سے جس پر تیرا بس

اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ

تیرا بس چلے | ان میں سے | اپنی آواز سے | اور چڑھالا | اُن پر | اپنے سوار

چلے اُسے اپنی آواز سے بہکا لے اور ان پر (اپنی فوجوں کے) سوار اور پیادے چڑھا کر

آیت نمبر | آسان تفسیر

(۵۹) ہمیں کفار کے فرمائشی معجزے ظاہر کرنے سے صرف یہی بات منع کرنے والی ہے کہ اگلی امتوں نے ایسے معجزوں کو جھٹلایا ہے چنانچہ منجملہ ان کے ہم نے قوم **ثمود** کی فرمائش پر صالح علیہ السلام کی تصدیق کے لئے اونٹنی پیدا کردی جو ہماری قدرت کو ظاہر کرنے والی تھی۔ سو اس پر انہوں نے ایمان لانے کی بجائے اسے مار ڈالا اور معجزوں کا ظاہر کرنا تو ڈرانے کے لئے ہوتا ہے۔

(۶۰) اور آپؐ اس وقت کو یاد کیجئے جبکہ ہم نے آپؐ سے کہا تھا کہ سب لوگ ہمارے قبضۂ قدرت میں ہیں۔ آپ بالکل مطمئن رہیں وہ آپ کا کچھ بگاڑ نہ سکیں گے اور یہ معراج کا آنکھوں دیکھا واقعہ جو آپ کو دکھایا گیا ہے اور وہ درخت (تھوہر) جس کی قرآن میں برائی کی گئی ہے کہ وہ دوزخیوں کی غذا ہوگا۔ ان دونوں کو ہم نے صرف لوگوں کے لئے آزمائش بنایا ہے کہ کون حق کی تصدیق کرتا ہے اور کون تکذیب؟ اور انہیں جتنا بھی خوف دلائیں وہ سرکشی میں اور بڑھتے ہیں۔

(۶۱) اور جبکہ ہم نے فرشتوں کو آدم علیہ السلام کے سامنے تعظیم کا سجدہ بجالانے کا حکم دیا تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا۔ وہ کہنے لگا کہ میں اسے کیوں سجدہ کروں جسے تو نے ذلیل مٹی سے پیدا کیا۔

(۶۲) اور کہا کہ بھلا دیکھ تو سہی جسے (آدمؑ کو) تُو نے مجھ پر برتری دی ہے اگر تو مجھے قیامت تک مہلت دے تو میں گنتی کے چند لوگوں کے سوا اس کی تمام اولاد کو پورے طور پر قابو میں لے آؤں گا۔

(۶۳) فرمایا۔ چل دُور ہو پس جو کوئی انسان تیری پیروی کرے گا تم سب کی سزا کے لئے دوزخ کافی ہے۔

افعال: اَحَاطَ: اس نے گھیر لیا، قابو میں کر لیا۔ اِحَاطَۃٌ سے معنی کسی چیز پر اس طرح چھا جانے کے ہیں کہ اس سے فرار ممکن نہ ہو، ماضی کا صیغہ۔ اَرَیْنٰكَ: ہم نے تجھ کو دکھایا، اَرَیْنَا، اِرَاءَ ۃٌ سے ماضی کا صیغہ۔ اَخَّرْتَنِیْ: تو نے مجھ کو ڈھیل دی، اَخَّرتَ تَاْخِیْرٌ سے ماضی کا صیغہ۔ اِحْتَنِکَنَّ: میں ضرور ڈھانٹی دے لوں گا، قابو میں کر لوں گا، لگام دے لوں گا، اِحْتِنَاكٌ سے معنی ڈھانٹی دینے اور قابو میں کرنے کے ہیں، صیغہ (واحد متکلم) مضارع۔

اسماء: تَخْوِیْفًا: ڈرانا، خوف دلانا، مصدر ہے۔ رَاَیْتَكَ: تو نے دیکھا، یہاں اَرَاَیْتَكَ (آیا تو نے دیکھا، بھلا دیکھ تو) ہے۔ مَوْفُوْرًا: پورا پورا، پورا کیا ہوا، وَفْرٌ مادہ، اسم۔

وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ۚ

اور اپنے پیادے | اور شریک ہوتا رہ اُن کے | مال | اور اولاد میں | اور وعدے کر ان سے

لاتا رہ اور ان کے مال اور اولاد میں شریک ہوتا رہ اور ان سے وعدے کرتا رہ

وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا ﴿٦٤﴾ إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ

اور ان سے وعدہ نہیں کرتا | شیطان | مگر (صرف) دھوکہ | بیشک | میرے بندے | نہیں تیرا | ان پر

اور جو وعدے شیطان اُن سے کرتا ہے وہ سب دھوکہ ہے بیشک میرے (مخلص) بندوں پر تیرا کوئی زور نہیں

سُلْطَانٌ ۚ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ وَكِيلًا ﴿٦٥﴾ رَبُّكُمُ الَّذِي يُزْجِي لَكُمُ الْفُلْكَ

کوئی زور (غلبہ) | اور کافی ہے | تیرا رب | کارساز | تمہارا رب | وہ ہے | جو چلاتا ہے | تمہارے لئے | کشتیاں

چلے گا۔ اور تیرا رب کافی کارساز ہے۔ تمہارا رب وہ ہے جو تمہارے لئے سمندر میں کشتیاں

فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ﴿٦٦﴾

سمندر میں | تاکہ تم تلاش کرو | اس کا فضل | بیشک | وہ ہے تم پر | نہایت مہربان

چلاتا ہے تاکہ تم اس کا فضل (روزی) تلاش کرو۔ بیشک وہ تم پر بڑا مہربان ہے۔

وَإِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُونَ إِلَّا إِيَّاهُ ۖ

اور جب | تمہیں پہنچتی ہے | تکلیف | سمندر میں | تو بھول جاتا ہے | وہ جس کو | تم پکارتے تھے | اس (اللہ) کے سوا

اور جب سمندر میں تمہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ کے سوا جس کسی کو تم پکارتے ہو وہ (تمہیں) بھول جاتا ہے

فَلَمَّا نَجَّاكُمْ إِلَى الْبَرِّ أَعْرَضْتُمْ ۚ وَكَانَ الْإِنْسَانُ كَفُورًا ﴿٦٧﴾

پھر جب | وہ تمہیں بچالائے | خشکی کی طرف | تو تم رخ پھیر لیتے ہو | اور ہے انسان | بڑا ناشکرا

پھر جب وہ تمہیں خشکی کی طرف بچا لاتا ہے تو تم منہ پھیر لیتے ہو۔ اور انسان بڑا ناشکرا ہے۔

أَفَأَمِنْتُمْ أَنْ يَخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ أَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ

سو کیا تم بے خوف ہوگئے ہو | کہ وہ دھنسا دے | تمہیں | طرف | خشکی کے | یا بھیجے | تم پر

کیا تم اس بات سے بے خوف ہوگئے ہو کہ تم کو خشکی کی جانب لاکر زمین میں دھنسا دے یا تم پر پتھر برسانے والی

حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوا لَكُمْ وَكِيلًا ﴿٦٨﴾ أَمْ أَمِنْتُمْ

پتھر برسانے والی ہوا | پھر نہ پاؤ تم | اپنے لئے | کارساز | یا تم بے خوف ہوگئے ہو

آندھی بھیجے پھر تم اپنے لئے کوئی کارساز نہ پاؤ۔ یا تم بے فکر ہوگئے ہو

أَنْ يُعِيدَكُمْ فِيهِ تَارَةً أُخْرَىٰ فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا

کہ وہ تمہیں لوٹا دے | اس میں | دوسری دفعہ | پھر بھیج دے | تم پر | سخت طوفان

کہ وہ تمہیں دوبارہ اس (دریا) میں لے جائے پھر تم پر ہوا کا سخت طوفان

مِنَ الرِّيحِ فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهِ

ہوا کا | پھر تمہیں ڈبو دے | اس لئے کہ تم نے کفر کیا | پھر | تم نہ پاؤ | اپنے لئے | ہم پر (ہمارا) | اس بات پر

بھیج دے، پھر تمہیں ناشکری کے بدلے میں غرق کردے، پھر تم اپنے لئے اس بات پر ہمارا کوئی پیچھا کرنے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶۴) اوران میں سے جسے تو اپنی آواز سے ڈرا سکے ڈرا اور اپنے سوار اور پیادے لشکروں کو جمع کر لا اور ان کی اولاد اور ان کے مال میں شرکت کر اور ان سے جھوٹے وعدے کر گویا جو کر سکتا ہے کر لے اور شیطان کے وعدے تو جھوٹے ہی ہوتے ہیں۔

(۶۵) بلاشبہ جو میرے فرمانبردار بندے ہیں۔ان پر تیرا کبھی بھی قابو نہ چلے گا۔اللہ ہی ان کا کافی کارساز ہے۔

(۶۶) تمہارا حقیقی پروردگار تو وہ قادر مطلق ہے جو تمہارے لئے سمندر میں کشتی چلاتا ہے تا کہ تم اس پر تجارت کے ذریعہ سے اللہ کا رزق تلاش کرو بے شک اللہ تم پر بڑا ہی مہربان ہے۔

(۶۷) اور جب سمندر میں طوفان وغیرہ سے تم پر کوئی مصیبت آپڑتی ہے تو تمہارے وہ جھوٹے معبود جن کی تم عبادت کرتے تھے۔سب غائب ہو جاتے ہیں اور پھر سب اللہ ہی کو پکارتے ہو۔پھر جب ہم تمہیں اس طوفان سے نجات دے کر خشکی پر پہنچا دیتے ہیں تو تم اللہ کی وحدانیت سے منہ موڑتے ہو اور انکار کرتے ہو انسان تو ہے ہی ناشکرا۔

(۶۸) لوگو! پس کیا تمہیں اس بات کا ڈر نہیں کہ اللہ تمہیں خشکی پر اُتر جانے کے بعد طرف زمین میں دھنسا دے یا تم پر آندھی سے پتھر برسادے پھر تم اپنے لئے کوئی حامی اور کارساز نہ پاسکو؟

افعال: اِسْتَفْزِزْ: تو گھبرا لے اِسْتِفْزَازٌ معنی گھبرا لینے کے آتے ہیں امر کا صیغہ۔اِسْتَطَعْتَ: تجھ سے ہو سکا، تو کر سکا، اِسْتِطَاعَةٌ سے ماضی کا صیغہ۔اَجْلِبْ: لے آ، چڑھا لا، اِجْلَابٌ سے معنی اکٹھا کرنے شور مچانے اور کھینچ لانے کے ہیں امر کا صیغہ۔عِدْهُمْ: تو ان سے وعدہ کر، تو ان کو وعدہ دے، عِدَۃٌ وَعْدٌ سے امر کا صیغہ۔اَعْرَضْتُمْ: تم نے کنارہ کر لیا، تم نے رخ پھیر لیا، اِعْرَاضٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: خَيْلَكَ: تیرے سوار، تیرے گھوڑے، خَيْلٌ یہاں خیل سے سوار مراد ہیں۔رَجِلِكَ: تیرے پیادے۔

تَبِيعًا ﴿٦٩﴾ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

کوئی پیچھا کرنے والا | اور بے شک | عزت دی ہم نے | اولادِ آدمؑ کو | اور ہم نے انہیں سواری دی | خشکی | اور سمندر میں

والا نہ پاؤ۔ اور بیشک ہم نے اولادِ آدمؑ کو بزرگی دی اور ہم نے انہیں خشکی اور سمندر میں سواری دی

وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيرٍ مِّمَّنْ

اور ہم نے انہیں رزق دیا | پاکیزہ چیزوں سے | اور بزرگی دی ہم نے انہیں | بہت سوں پر | ان میں سے

اور ہم نے انہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا اور جو مخلوقات ہم نے پیدا کی ہے ان میں سے اکثر پر ہم نے

خَلَقْنَا تَفْضِيلًا ﴿٧٠﴾ يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ

جنہیں ہم نے پیدا کیا | فضیلت (دے کر) | جس دن | ہم بلائیں گے | تمام لوگوں کو | اُن کے پیشواؤں کے ساتھ

ان کو بزرگی اور فضیلت دی۔ (یاد کرو) جس دن کہ ہم تمام لوگوں کو ان کے پیشواؤں کے ساتھ بلائیں گے

فَمَنْ اُوتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِينِهٖ فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُونَ كِتٰبَهُمْ

پس جس کو دی گئی | اس کی کتاب (اعمالنامہ) | اس کے دائیں ہاتھ میں | تو وہ لوگ | پڑھیں گے | اپنا اعمالنامہ

تو جن کا اعمالنامہ ان کے دائیں ہاتھ میں دیا گیا وہ اپنے اپنے اعمالناموں کو پڑھیں گے

وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا ﴿٧١﴾ وَمَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ

اور ان پر ظلم نہ ہوگا | ایک دھاگے برابر | اور جو رہا | اس (دنیا) میں | اندھا | سو وہ

اور ان پر دھاگے برابر بھی ظلم نہ ہوگا۔ اور جو اس دنیا میں اندھا رہا پس وہ

فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٧٢﴾ وَاِنْ كَادُوا

آخرت میں (بھی) | اندھا (رہے گا) | اور بہت بھٹکا ہوا | راستے سے | اور یقیناً | قریب تھے

آخرت میں بھی اندھا رہے گا اور (نجات کے) راستہ سے بہت بھٹکا ہوا۔ اور اے پیغمبر! جو چیز ہم نے

لَيَفْتِنُونَكَ عَنِ الَّذِيٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ

کہ بہکا دیں تمہیں | اس چیز سے کہ | وحی کی ہم نے | آپ کی طرف | تاکہ تم جھوٹ گھڑو | ہم پر | اس کے سوا

آپ کی طرف وحی کی ہے قریب تھا کہ یہ (کافر) لوگ تم کو اس سے بہکا دیں تاکہ تم اس کی جگہ ہم پر کوئی اور جھوٹ گھڑ لو

وَاِذًا لَّاتَّخَذُوكَ خَلِيلًا ﴿٧٣﴾ وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ

اور اس وقت | البتہ وہ تمہیں بنا لیتے | پکا دوست | اور اگر ثابت قدم نہ رکھتے ہم تمہیں | یقیناً قریب تھا

اور اس صورت میں وہ تمہیں پکا دوست بنا لیتے۔ اور اگر ہم نے آپؐ کو ثابت قدم نہ بنایا ہوتا تو

تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلًا ﴿٧٤﴾ اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ

کہ تو مائل ہو جائے | ان کی طرف | کچھ تھوڑا سا | اُس وقت | ہم تمہیں چکھاتے | دوگنی (سزا) | زندگی (میں)

آپ ضرور ان کی طرف کسی قدر جھک جاتے۔ اس صورت میں ہم آپ کو زندگی میں اور موت کے بعد

وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيرًا ﴿٧٥﴾

اور دوگنی | موت (کے بعد) | پھر تم نہ پاتے | اپنے لئے | ہم پر (ہمارے مقابل) | کوئی مددگار

دوگنی سزا کا مزہ چکھاتے پھر آپ کو ہمارے مقابلہ میں کوئی مددگار بھی نہ ملتا۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶۹) یا تمہیں اس بات کا خوف نہیں کہ وہ تمہیں پھر سمندر میں لوٹا لائے اور اس میں تم پر ہوا کا ایک سخت جھونکا بھیج کر تمہارے کفر کی وجہ سے تمہیں اس میں ڈبو دے، اور تم اپنے لئے ہم سے اس بارے میں کوئی باز پرس کرنے والا نہ پاسکو۔

(۷۰) بیشک ہم نے آدم کی اولاد کو بزرگی بخشی اور انہیں خشکی اور تری میں اٹھار کھنے کے لئے سواریاں بخشیں اور پاک چیزیں کھانے کو دیں اور اپنی مخلوقات میں سے بہتوں پر انہیں برتری عطا کی۔

(۷۱) جس دن ہم ہر جماعت کو ان کے سرداروں سمیت جوابدہی کے لئے اپنے سامنے بلائیں گے سو جس کو ان میں سے اپنا اعمالنامہ داہنے ہاتھ میں ملے گا۔ وہ اپنے اعمالنامے پڑھیں گے اور کسی پر ذرہ برابر ظلم نہ ہوگا۔

(۷۲) اور جو شخص دنیا میں باوجود ظاہری آنکھوں کے دین حق کے دیکھنے سے اندھا رہا۔ وہ آخرت میں اندھا ہی رہے گا اور زیادہ گمراہ ہوگا کہ جنت کی راہ نہ پاسکے گا۔

(۷۳) یقیناً کفار مکہ (ولید بن مغیرہ وغیرہ) حکومت اور دولت اور حسین عورتوں کا لالچ دے کر آپؐ کو دین حق سے بہکانا چاہتے تھے کہ آپ پر بتوں اور بت پرستی کی برائی میں جو آیات نازل ہوئی ہیں ان کو قرآن سے نکال دیں اور اس کے خلاف اللہ پر بہتان لگائیں کہ اس کے شریک موجود ہیں اور پھر وہ کفار آپ کو اپنا دوست بنالیں۔

(۷۴) اور اگر ہم نے آپ کو دین حق پر ثابت قدم نہ رکھا ہوتا تو قریب تھا کہ آپؐ بھی ان کی طرف کچھ جھک جاتے۔

(۷۵) اگر ایسا ہوتا تو ہم ضرور آپ کو دُگنی سزا دنیا میں اور دُگنی سزا آخرت میں دیتے اور ہمارے سوا آپ کا کوئی حامی و مددگار نہ ہوتا۔

افعال: يُغْرِقَكُمْ: وہ تم کو ڈبو دے گا، اِغْرَاقٌ مصدر۔ كَرَّمْنَا: عزت دینا، تکریم کرنا، عیب سے پاک۔ اتَّخَذُوكَ: انہوں نے تجھ کو اختیار کر لیا، اِتَّخَذُوا: ماضی کا صیغہ۔ تَرْكَنُ: تو جھک جائے، مائل ہو جائے، رُكُونٌ سے مضارع کا صیغہ۔ اَذَقْنٰكَ: ہم نے تجھ کو چکھایا۔

اسماء: تَارَةً: مرتبہ، دفعہ، باری باری، تَارَةٌ سے۔ تَبِيْعًا: پیچھا کرنے والا، دعویٰ کرنے والا، مددگار، تَبَعٌ سے۔

وَاِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَاِذًا
اور تحقیق قریب تھا | کہ وہ تمہیں پھسلا ہی دیں | سرزمین (مکہ) سے | تاکہ وہ تمہیں نکال دیں | یہاں سے | اور اس وقت
اور قریب تھا کہ وہ لوگ آپ کے قدم سرزمین (مکہ) سے اکھاڑ دیں تاکہ وہ تمہیں یہاں سے نکال دیں اور اگر

لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٧٦﴾ سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا
اور نہ ٹھہر پاتے | تمہارے بعد | مگر تھوڑا | سنت (چلی آ رہی) ہے | ان کی جو | ہم نے بھیجے
ایسا ہوتا تو وہ بھی آپ کے بعد زیادہ نہ ٹھہر سکتے۔ آپ سے پہلے ہم نے جس قدر بھی رسول

قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا ﴿٧٧﴾ اَقِمِ
آپ سے پہلے | اپنے رسول | اور تم نہ پاؤ گے | ہماری سنت میں | کوئی تبدیلی | قائم کیجئے
بھیجے ہیں ان کا یہی دستور رہا ہے اور تم ہمارے دستور میں کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے۔ سورج

الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ
نماز | ڈھلنے سے | سورج کے | اندھیرے تک | رات کے | اور قرآن (پڑھ)
ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک نمازیں قائم کیجئے اور (ان کے علاوہ)

الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ﴿٧٨﴾ وَمِنَ الَّيْلِ
فجر کو | بیشک | قران (پڑھنا) | فجر کا | حاضری والا ہے (فرشتوں کا) | اور رات کا کچھ حصہ
فجر کی نماز بھی پڑھو، بیشک فجر کی نماز کا پڑھنا (فرشتوں کی) حاضری کا وقت ہے۔ اور رات کا کچھ حصہ

فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ
بیدار ہوا کرو | اس (قرآن) کے ساتھ | یہ زائد ہے | تمہارے لئے | قریب ہے | کہ تمہیں کھڑا کرے | تمہارا رب
تہجد کی نماز پڑھا کرو کہ وہ آپ کے لئے بمنزلہ نفل کے ہے۔ قریب ہے کہ تمہارا پروردگار تمہیں مقام محمود

مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿٧٩﴾ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِىْ مُدْخَلَ صِدْقٍ
مقام محمود میں | اور کہہ | اے میرے رب! | داخل کر مجھے | داخل کرنا | سچا
میں داخل کرے۔ اور کہو کہ اے پروردگار! مجھے (مدینہ میں) اچھی طرح داخل کر

وَّاَخْرِجْنِىْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّىْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا
اور مجھے نکال | نکالنا | سچا | اور عطا کر | میرے لئے | اپنی طرف سے | غلبہ
اور (مکہ سے) عزت کے ساتھ نکال اور اپنی طرف سے غلبہ و نصرت عطا

نَّصِيْرًا ﴿٨٠﴾ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ
مدد دینے والا | اور کہہ دے | آیا | حق | اور مٹ گیا | باطل | بیشک | باطل ہے ہی
فرما اور کہہ دیجئے کہ حق آ گیا اور باطل مٹ گیا بیشک باطل مٹ ہی جانے والی

زَهُوْقًا ﴿٨١﴾ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ
مٹنے والا | اور ہم نازل کرتے ہیں | قرآن میں | وہ جو | شفا | اور رحمت ہے | مؤمنوں کے لئے
چیز ہے۔ اور ہم قرآن میں ایسی چیزیں نازل کرتے ہیں جو ایمان والوں کے لئے شفا اور رحمت ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(٧٦) اور وہ یہ بھی چاہتے تھے کہ آپ کو تنگ کر کے اس ملک سے نکال دیں اور اس صورت میں وہ خود بھی آپ کے بعد اس میں تھوڑی ہی مدت ٹھہر سکتے۔

(٧٧) جو رسول ہم نے آپ سے پہلے دنیا میں لوگوں کی ہدایت کے لئے بھیجے ہیں ان میں ہمارا یہی قانون چلا آتا ہے کہ جب ان کی قوموں نے انہیں وطن سے نکال دیا تو ہم نے فوراً انہیں ہلاک کر دیا اور ہمارے قانون میں آپ کوئی تبدیلی نہ پائیں گے۔

(٧٨) آپ سورج کے زوال سے رات کے اندھیرے تک ظہر وعصر ومغرب وعشا کی نماز اور صبح کی نماز میں قرآن کا پڑھنا قائم رکھئے۔ بلاشبہ صبح کی نماز میں قرآن پڑھنا' دن اور رات دونوں اوقات والے فرشتوں کی موجودگی میں ہوتا ہے۔ اور بڑی مقبولیت رکھتا ہے۔

(٧٩) اور کچھ حصہ رات کو سو لینے کے بعد اٹھ کر تہجد پڑھا کریں یہ آپ کے لئے نفل عبادت ہوگی۔ اس کے صلہ میں یقیناً اللہ آپ کو مقام محمود میں کھڑا کرے گا کہ آپ گنہ گاروں کی سفارش کریں۔

(٨٠) اور دعا کیجئے اے میرے رب! مجھے **مدینہ** میں عزت وآبرو سے داخل فرما اور **مکہ** سے عزت وآبرو کے ساتھ نکال اور کفار پر فتح اور غلبہ عطا فرما۔

(٨١) کہہ دیجئے کہ اللہ کا سچا دین اسلام آ چکا اور جھوٹا دین (کفر وشرک) سب ختم ہو چکا ہے اور جھوٹا دین مٹنے ہی والا تھا۔

افعال: اَدۡخِلۡنِیۡ: تو مجھے داخل کر۔ اِدۡخَالٌ سے امر کا صیغہ۔ اَخۡرِجۡنِیۡ: تو مجھے نکال اَخۡرِجۡ امر کا صیغہ۔
اسماء: زَھُوۡقًا: نکل بھاگنے والا۔ مٹ جانے والا۔

وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ

اور نہیں بڑھاتا | ظالموں کو | مگر نقصان میں | اور جب | ہم نعمت عطا کرتے ہیں | انسان کو

اور ظالموں کے حق میں اس سے نقصان ہی بڑھتا ہے۔ اور جب ہم انسان کو نعمت بخشتے ہیں

اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوْسًا ﴿۸۳﴾ قُلْ

تو وہ منہ پھیر لیتا ہے | اور پہلو پھیر لیتا ہے | اور جب اسے پہنچتی ہے | برائی | تو وہ ہو جاتا ہے | مایوس | کہہ دیجئے

وہ منہ موڑ لیتا ہے اور پہلو پھیر لیتا ہے اور جب اُسے تکلیف پہنچتی ہے تو مایوس ہو جاتا ہے۔ کہہ دیجئے

كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ۗ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ

ہر شخص | کام کرتا ہے | اپنے طریقے پر | پس رب تمہارا | خوب جانتا ہے | اُس شخص کو جو

کہ ہر شخص اپنے طریقے پر عمل کرتا ہے پس تمہارا پروردگار اُس شخص کو خوب جانتا ہے جو

اَهْدٰى سَبِيْلًا ﴿۸۴﴾ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ۗ قُلِ الرُّوْحُ

زیادہ صحیح | راستہ پر ہے | اور آپؐ سے پوچھتے ہیں | روح کے متعلق | آپ کہہ دیں | کہ روح

سب سے زیادہ سیدھے راستہ پر ہے۔ اور لوگ آپؐ سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ (ان سے) کہہ دیجئے کہ روح

مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۵﴾ وَلَئِنْ

میرے رب کے حکم سے ہے | اور نہیں دیا گیا تمہیں | علم میں سے | مگر تھوڑا سا | اور اگر

میرے رب کے حکم سے ہے اور تمہیں بہت ہی کم علم دیا گیا ہے۔ اور اگر

شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ

ہم چاہیں | تو ضرور ہم لے جائیں | وہ جو کہ | ہم نے وحی کی | آپ کی طرف | پھر | تم نہ پاؤ

ہم چاہیں تو جو کچھ ہم نے آپ کی طرف وحی کیا ہے اس کو سلب کرلیں. پھر تم اس کے لئے ہمارے

لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا ﴿۸۶﴾ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۗ اِنَّ

اپنے لئے ساتھ اس کے | ہم پر (ہمارے مقابلے میں) | کارساز | مگر | رحمت | تمہارے رب کی طرف سے | بیشک

مقابلے میں کسی کو مددگار نہ پاؤ۔ مگر آپ (پر آپؐ) کی رحمت ہے بے شک اُس کی مہربانی آپ

فَضْلَهٗ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا ﴿۸۷﴾ قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ

اُس کا فضل | ہے | تم پر | بڑا | آپ کہہ دیں | اگر | جمع ہو جائیں (اتفاق کرلیں) | تمام انسان | اور جن

پر بہت زیادہ ہے۔ کہہ دیجئے کہ اگر انسان اور جن (سب کے سب) بھی اس بات پر

عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ

(اس بات) پر کہ وہ لے آئیں | مانند | اس | قرآن کے | (تو) نہ لاسکیں گے | اس جیسا | اور اگرچہ ہو جائیں

اتفاق کرلیں کہ اس قرآن جیسا (ایک قرآن) اور لے آئیں تو وہ اس جیسا نہ لاسکیں گے اگرچہ وہ ایک دوسرے

بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ﴿۸۸﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ

بعض اُن کے | بعض کیلئے | مددگار | اور بے شک | ہم نے طرح طرح سے بیان کی | لوگوں کیلئے | اس قرآن میں

کے مددگار ہوں۔ اور ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸۲) اور ہم آپ پر قرآن میں سے وہ احکام نازل کرتے ہیں جو ایمانداروں کے لئے روحانی امراض سے شفا اور رحمت کا باعث ہیں اور منکر تو اس سے اور بھی نقصان میں رہتے ہیں کہ حجت کے پورا ہونے کے بعد انکار پر انہیں سخت سزا ہوگی۔

(۸۳) انسان کی فطرت ایسی واقع ہوئی ہے کہ جب اللہ اسے اپنی نعمت عطا کرتا ہے تو وہ اس سے منہ موڑ لیتا ہے اور روگردانی کرتا ہے اور جب اس جرم کے نتیجے میں اسے تکلیف پہنچتی ہے تو مایوس ہو کر رہ جاتا ہے۔

(۸۴) کہہ دیجئے کہ ہر ایک شخص اپنی طبیعت کے مطابق عمل کرتا ہے اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کون سیدھے راستہ پر چل رہا ہے یعنی تم کفار مکہ اپنی مزاج' عادت' فطرت کے مطابق کفر وشرک پر عمل کر رہے ہو اور میں اپنی فطرت کے مطابق توحید الٰہی پر چلتا ہوں اور اللہ ہی کو معلوم ہے کہ کون ہم میں سے سیدھے راستے پر ہے؟ قیامت میں وہ خود فیصلہ کر دے گا۔

(۸۵) اور مدینہ کے یہودیوں کے مشورے سے قریش آپؐ سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں ان سے کہہ دیجئے کہ روح میرے رب کا ایک حکم ہے کہ اسی سے ہر چیز زندہ اور قائم رہتی ہے اور تمہیں بہت ہی تھوڑا سا علم دیا گیا ہے تم اس روح کی تہہ اور حقیقت معلوم نہیں کر سکتے۔

(۸۶) ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور ہمیں یہ قدرت ہے کہ اگر ہم چاہیں تو یہ جو کچھ ہم نے آپؐ کی طرف وحی کیا ہے اس علم کو دنیا میں کتابوں اور سینوں سے اٹھالیں تو کوئی شخص آپؐ کو ہمارے پاس سے اسے دوبارہ واپس لے آنے میں مددگار نہ ملے گا۔

(۸۷) ہاں صرف ہماری مہربانی سے وہ قرآن آپ کو پھر مل سکتا ہے' بلاشبہ آپؐ پر اللہ کا بڑا فضل ہے۔

(۸۸) کہہ دیجئے کہ اگر تمام جن وانسان جمع ہو کر اس قرآن جیسا بنانا چاہیں تو بھی بنا کر نہ لا سکیں گے اگرچہ سب ایک دوسرے کی مدد بھی کریں۔

افعال: اَنْعَمْنَا: ہم نے احسان کیا' فضل کیا' ماضی کا صیغہ۔ نَاٰی: دور ہو گیا' نَأْیٌ مادہ و مصدر روگردانی کی' موڑا ماضی۔ اِجْتَمَعَتْ: وہ جمع ہوئی اِجْتِمَاعٌ سے معنی مجتمع ہونے کے ہیں ماضی کا صیغہ۔

اسماء: شَاكِلَة: اس کا بازو' کروٹ' جانب

مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فَاَبٰۤى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۸۹﴾ وَقَالُوْا

ہر | مثال | پس قبول نہ کیا | اکثر لوگوں نے | سوائے ناشکری کے | اور وہ بولے

باتیں طرح طرح سے بیان کی ہیں مگر اکثر لوگوں نے انکار ہی کیا۔ اور انہوں نے کہا

لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ﴿۹۰﴾

ہم ہرگز ایمان نہیں لائیں گے | تجھ پر | یہاں تک کہ | تو جاری کردے | ہمارے لئے | زمین سے | کوئی چشمہ

کہ ہم ہرگز آپ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ آپ زمین سے ہمارے لئے ایک چشمہ جاری نہ کردیں۔

اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ

یا ہو | تیرے لئے | ایک باغ | کھجوروں | اور انگور کا | پس تو جاری کردے | نہریں

یا آپ کا کھجوروں اور انگوروں کا باغ ہو پھر آپ اس کے درمیان بہتی

خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ﴿۹۱﴾ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا

اس کے درمیان | بہتی ہوئی | یا تو گرادے | آسمان | جیسا کہ | تو کہا کرتا ہے | ہم پر

نہریں جاری کردیں۔ یا جیسے تو کہا کرتا ہے ہم پر آسمان کے ٹکڑے

كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا ﴿۹۲﴾ اَوْ يَكُوْنَ لَكَ

ٹکڑے | یالے آؤ | اللہ | اور فرشتوں کو | (ہمارے) سامنے | یا ہو | تیرے لئے

گرا دے یا اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کو (ہمارے) سامنے لے آؤ۔ یا تمہارا سونے

بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِى السَّمَآءِ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ

گھر | سونے کا | یا تو چڑھ جائے | آسمان میں | اور ہم ہرگز نہ مانیں گے | تیرے چڑھ جانے کو

کا گھر ہو یا تم آسمان پر چڑھ جاؤ اور ہم تمہارے چڑھنے کو بھی نہیں مانیں گے

حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّىْ هَلْ كُنْتُ

یہاں تک کہ | تو اتارے | ہم پر | ایک کتاب | جسے ہم پڑھ لیں | آپ کہہ دیں | پاک ہے | میرا ربّ | نہیں ہوں میں

جب تک تُو ہم پر ایک کتاب نہ اُتارے جسے ہم پڑھ لیں۔ آپ کہہ دیں کہ میرا ربّ پاک ہے میں تو صرف ایک

اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۳﴾ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْۤا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰۤى

مگر ایک آدمی | بھیجا ہوا | اور نہیں | روکا | لوگوں کو | یہ کہ | وہ ایمان لائیں | جب ان کے پاس آ گئی | ہدایت

پیغام پہنچانے والا انسان ہوں۔ اور لوگوں کو (کسی بات نے) نہیں روکا کہ وہ ایمان لائیں جب ان کے پاس ہدایت آ گئی

اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۴﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ

مگر یہ کہ | اُنہوں نے کہا | کیا بھیجا ہے | اللہ نے | ایک آدمی کو | رسول (بناکر) | کہہ دیں | اگر ہوتے

مگر یہ کہ انہوں نے کہا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے ایک آدمی کو رسول (بناکر) بھیجا ہے؟ کہہ دیجئے اگر زمین

فِى الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ

زمین میں | فرشتے | کہ چلتے پھرتے | اطمینان سے رہتے | تو ہم ضرور اتارتے | اُن پر

میں فرشتے ہوتے کہ چلتے پھرتے اطمینان سے بستے تو ہم ان کے پاس آسمان

آیت نمبر ۔۔۔ آسان تفسیر

(۸۹) اور ہم نے لوگوں کی ہدایت کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثال مختلف عنوانات سے بیان کی ہے تاہم اکثر لوگوں نے ناشکری ہی کی اور اس کو نہ مانا۔

(۹۰) اور ان کفار مکہ نے کہا تھا کہ جب تک آپ ہمارے لئے زمین سے ایک چشمہ نہ جاری کر دیں گے ہم آپؐ کی رسالت کو نہیں مانیں گے۔

(۹۱) یا جب تک آپؐ کا کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ نہ ہو جس میں آپؐ جگہ جگہ نہریں جاری کر دیں۔

(۹۲) یا جب تک آپؐ ہم پر آسمان کا ایک ٹکڑا نہ گرا دیں جیسا کہ آپؐ عذاب آنے سے ڈراتے ہیں یا جب تک کہ آپؐ خدا اور فرشتوں کو ہمارے سامنے اپنی تصدیق کے لئے نہ لے آئیں۔

(۹۳) یا جب تک آپؐ کا گھر سونے کا بنا ہوا نہ ہو یا آپؐ ہمارے سامنے آسمان پر نہ چڑھ جائیں اور ہم آپ کے آسمان پر چڑھنے کو بھی اس وقت تک نہ مانیں گے کہ آپ ہماری تسلی کے لئے ہم پر آسمان سے لکھی ہوئی ایک کتاب نہ اُتاریں۔ جس کو ہم خود پڑھ سکیں۔ کہہ دیجئے کہ میرا رب ہر نقص و عیب سے پاک ہے۔ میں تو صرف ایک انسان اللہ کا رسول ہوں اور بس مجھے خدائی کا دعویٰ نہیں کہ جو چاہوں بنالوں۔ (وجہ یہ ہے کہ ناسمجھ انسان، نبی کی روحانی عظمتوں کو بھی دنیاوی مال و دولت کے پیمانوں سے ناپنا چاہتے ہیں اور اسی سے گمراہ ہوجاتے ہیں)۔

(۹۴) ان منکرین کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے صرف اس بات نے روکے رکھا کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ نے انسان کو رسول بنا کر کیوں بھیجا۔

افعال: صَرَّفْنَا: ہم نے پھیر پھیر کر سمجھایا، طرح طرح بیان کیا، تَصْرِیْفٌ سے معنی پھیرنے اور ظاہر کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ (جمع متکلم)۔ تَفْجُرَ: تو نے پھاڑ لائے، تو بہا ڈالے فَجْرٌ سے مضارع کا صیغہ۔ زَعَمْتَ: تو نے کہا، تو نے خبر دی، زَعْمٌ سے ماضی۔ تَاْتِیَ: تو لے آئے اِتْیَانٌ سے مضارع کا صیغہ۔ تَرْقٰی: تو چڑھ جائے، رُقِیٌّ سے معنی اوپر چڑھنے کے ہیں مضارع کا صیغہ۔

اسماء: رُقِیِّكَ: تیرا چڑھنا، رُقِیٌّ، رَقِیَ، یَرْقٰی کا مصدر۔

مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ﴿۹۵﴾ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا
آسمان سے | فرشتہ | رسول (بنا کر) | آپ کہہ دیں | کافی ہے | اللہ | گواہ
سے فرشتہ ہی رسول بنا کر بھیجتے۔ آپ کہہ دیں کہ تمہارے اور میرے درمیان

بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ﴿۹۶﴾ وَمَنْ
میرے درمیان | اور تمہارے درمیان | بیشک وہ ہے | اپنے بندوں کا | خبر رکھنے والا | دیکھنے والا | اور جسے
اللہ تعالیٰ ہی گواہ کافی ہے بیشک وہ اپنے بندوں کے حالات سے خبردار (اور اُن کو) دیکھنے والا ہے اور جسے

يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ
ہدایت دے | اللہ | پس وہی | ہدایت پانے والا ہے | اور جس کو | وہ گمراہ کردے | تو تو ہرگز نہ پائے گا | ان کے لئے
اللہ تعالیٰ ہدایت دے پس وہی ہدایت پانے والا ہے اور جسے وہ گمراہ کرے تو آپ اُن لوگوں کے لئے

اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰي وُجُوْهِهِمْ
(کوئی) مددگار | اس کے سوا | اور ہم اٹھائیں گے انہیں | قیامت کے دن | ان کے چہروں کے بل
اس کے سوا کوئی مددگار نہ پائیں گے اور ہم قیامت کے دن انہیں اُن کے چہروں کے بل

عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ۭ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ
اندھے | اور گونگے | اور بہرے | ان کا ٹھکانہ | دوزخ ہے | جب کبھی | بجھنے لگے گی | ہم ان کے لئے زیادہ کردیں گے
اندھے اور گونگے اور بہرے اُٹھائیں گے، ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ جب کبھی جہنم کی آگ بجھنے لگے گی ہم ان

سَعِيْرًا ﴿۹۷﴾ ذٰلِكَ جَزَاۗؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوْٓا
بھڑکانا | یہ | ان کی سزا ہے | اس لئے کہ وہ | انکار کیا کرتے تھے | ہماری آیتوں سے | اور کہتے تھے
کے لئے اور بھڑکا دیں گے۔ یہ اُن کی سزا ہے اس لئے کہ وہ ہماری آیتوں سے انکار کیا کرتے تھے اور کہتے تھے

ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۹۸﴾
کیا جب ہو جائیں گے ہم | ہڈیاں | اور ریزہ ریزہ | کیا ہم | ضرور اٹھائے جائیں گے | پیدا کرکے | نئے سرے سے
کیا جب ہم ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہوجائیں تو کیا ہمیں نئے سرے سے پیدا کرکے اٹھایا جائے گا۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ
کیا انہوں نے نہیں دیکھا | کہ اللہ | جس نے | پیدا کیا ہے | آسمانوں | اور زمین کو | وہ قادر ہے
کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے وہ قادر ہے

عَلٰٓي اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَاَبَى
اس پر | کہ پیدا کرے | اُن جیسے | اور اس نے مقرر کی | ان کے لئے | ایک میعاد | جس میں کوئی شک نہیں | تو قبول نہ کیا
اس بات پر کہ اُن جیسے لوگ پیدا کردے اور اُس نے اُن کے لئے ایک وقت مقرر کردیا ہے جس میں کوئی شک نہیں تو ظالموں

الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۹۹﴾ قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَاۗىِٕنَ رَحْمَةِ
ظالموں نے | مگر ناشکری | آپ کہہ دیں | اگر | تم مالک ہوتے | خزانوں کے | رحمت کے
نے انکار کرنے کے سوا (کچھ) قبول نہ کیا۔ آپ کہہ دیں اگر تم میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے مالک

آیت نمبر آسان تفسیر

(٩٥) ان سے کہہ دیجئے کہ اگر زمین میں فرشتے اطمینان کے ساتھ چلتے پھرتے آباد ہوتے تو ہم ان پر آسمان سے ضرور فرشتے ہی کو رسول بنا کر بھیجتے۔

(٩٦) کہہ دیجئے کہ میرے اور تمہارے درمیان میرے اس دعویٰ رسالت پر اللہ ہی کافی گواہ ہے بلا شبہ وہ اپنے بندوں کو خوب جانتا اور دیکھتا ہے۔

(٩٧) اور ہدایت یافتہ تو وہی ہے جسے اللہ ہدایت دے اور جسے گمراہی میں رہنے دے ان کا خدا کے سوا کوئی مددگار نہیں اور ہم مشرکین کو قیامت کے روز اندھا گونگا اور بہرہ کر کے منہ کے بل دوزخ کی طرف کھینچیں گے وہی ان کا ٹھکانا ہے جب بھی اس کی آگ بجھنے لگے گی تو اور بھڑکا دی جائے گی۔

(٩٨) یہ سزا ان کو اس جرم کے بدلے میں دی جائے گی کہ وہ دنیا میں ہماری آیات کا انکار کیا کرتے اور کہتے تھے کہ جب مرنے کے بعد ہماری ہڈیاں تک ریزہ ریزہ ہو جائیں گی تو کیا ہم نئے سرے سے پیدا کر کے دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔

(٩٩) کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے وہ ان جیسی معمولی چیزوں کو پیدا کرنے کی بڑی قدرت رکھتا ہے؟ اور اس نے ان کے دوبارہ پیدا کرنے کا ایک وقت (قیامت) مقرر کر رکھا ہے جس کے آنے میں کوئی شک نہیں مگر ان تمام واضح دلائل کے باوجود ظالموں نے ناشکری ہی کی کہ ایمان نہ لائے۔

اسماء: مُطْمَئِنِّيْنَ: وطن بنانے والے، قیام کرنے والے اسم فاعل۔

رَبِّیٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ

میرے رب کی | اُس وقت تم ضرور روک لیتے | ڈر سے | خرچ ہو جانے کے | اور ہے | انسان

ہو جاتے تو بھی خرچ ہو جانے کے ڈر سے اُن کو روک لیتے اور انسان بہت تنگ دل

قَتُوْرًا ﴿۱۰۰﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ فَسْـَٔلْ

بہت تنگ دل | اور بیشک ہم نے دیں | موسیٰ کو | نو | نشانیاں | کھلی | پس پوچھ

ہے۔ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو نو کھلی نشانیاں دیں پس بنی اسرائیل

بَنِیْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّیْ

بنی اسرائیل سے | جب ان کے پاس آیا | تو کہا | اُس کو | فرعون نے | بیشک میں

سے پوچھ لو جب (موسیٰ) ان کے پاس آئے تو فرعون نے اُن سے کہا اے موسیٰ! میں خیال

لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ﴿۱۰۱﴾ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ

تجھ پر گمان کرتا ہوں | اے موسیٰ! | جادو زدہ | اُس نے کہا | بیشک | تو نے جان لیا | کہ نہیں نازل کیا

کرتا ہوں کہ تم پر کسی نے جادو کردیا ہے۔ (موسیٰ) نے کہا کہ تم یہ جانتے ہو کہ آسمانوں اور زمین

هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآئِرَ ۚ وَاِنِّیْ لَاَظُنُّكَ

ان (نشانیوں) کو | مگر | پروردگار نے آسمانوں | اور زمین کے | سمجھ بوجھ کی باتیں | اور بیشک میں | تجھے گمان کرتا ہوں

کے پروردگار کے سوا ان (نشانیوں) کو کسی نے نازل نہیں کیا اور یہ (تمہارے لئے) سمجھ بوجھ کی باتیں ہیں اور اے فرعون! بیشک

يٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ﴿۱۰۲﴾ فَاَرَادَ اَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ

اے فرعون! | ہلاک کیا گیا (ہلاک ہوا چاہتا ہے) | پس اُس نے ارادہ کیا | کہ | نکال دے انہیں | زمین سے

میں خیال کرتا ہوں کہ تم ہلاک ہو جاؤ گے۔ تو اُس (فرعون) نے چاہا کہ اُن کو سرزمین (مصر) سے نکال دے

فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِيْعًا ﴿۱۰۳﴾ وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ

تو ہم نے اسے غرق کردیا | اور جو | اس کے ساتھ تھے | سب کو | اور ہم نے کہا | اس کے بعد

تو ہم نے اسے اور جو اس کے ساتھ تھے سب کو غرق کردیا اور اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل

لِبَنِیْٓ اِسْرَآءِيْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ

بنی اسرائیل کو | تم رہو | زمین میں | پھر جب | آئے گا | وعدہ

سے کہا تم اس ملک میں رہو پھر جب آخرت کا وعدہ

الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا ﴿۱۰۴﴾ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ

آخرت کا | ہم لے آئیں گے | تم کو | جمع کر کے | اور حق کے ساتھ | ہم نے اُسے نازل کیا | اور سچائی کے ساتھ

آجائے گا ہم تم سب کو جمع کر کے لے آئیں گے۔ اور ہم نے اس (قرآن کو) سچائی سے نازل کیا اور وہ سچائی

نَزَلَ ؕ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۱۰۵﴾ وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ

نازل ہوا | اور ہم نے تمہیں نہیں بھیجا | مگر خوشخبری دینے والا | اور ڈر سنانے والا | اور قرآن | ہم نے جدا جدا کیا اسے

سے نازل ہوا اور آپ کو ہم نے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور قرآن کو تھوڑا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۰۰) کہہ دیجئے کہ اگر اللہ کی رحمت کے خزانے تمہارے اختیار میں ہوتے' تو تم ضرور ان کے خرچ ہو جانے کے خوف سے ان کو بند کر کر رکھتے اور کسی کو ان میں سے کچھ دینا برداشت نہ کرتے اور انسان ہے ہی بڑا تنگ دل۔

(۱۰۱) اور ہم نے تو موسیٰ علیہ السلام کو اپنے نو (۹) واضح معجزے (ید بیضا' عصا' قحط' پھلوں کا نقصان' طوفان' ٹڈی دل' جوئیں' مینڈک' خون) عطا کئے تھے یہود سے ان حالات کے بارے میں پوچھ لیجئے کہ جب موسیٰ فرعون اور اس کے درباریوں کے پاس آئے تو ان سے فرعون نے کہا کہ اے موسیٰ! میرا خیال ہے کہ تم پر کسی نے جادو کر دیا ہے۔

(۱۰۲) حضرت موسیٰ نے جواب دیا کہ یہ معجزے تو اللہ نے جو آسمان اور زمین کا پروردگار ہے اپنی قدرت کے دلائل کے طور پر نازل کئے ہیں اے فرعون! میرا خیال ہے کہ تو ہلاک ہو کر رہے گا۔

(۱۰۳) پس فرعون نے بنی اسرائیل کو آباد زمین سے جلا وطن کرنا چاہا تو ہم نے اسے اس کے لشکر کے ساتھ بحیرۂ قلزم میں غرق کر دیا۔

(۱۰۴) اور اس کی غرقابی کے بعد ہم نے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ اب تم ارضِ مقدس میں آباد ہو جاؤ پھر قیامت کے روز ہم تم سب کو جوابدہی کے لئے جمع کر لائیں گے۔

(۱۰۵) اور ہم نے قرآن کو سچائی کے ساتھ نازل کیا اور ایک نقطہ کی کمی بیشی کے بغیر اصلی حالت پر آپ تک پہنچ گیا ہے اور ہم نے آپ کو تو صرف ایمان والوں کے لئے خوشخبری اور کافروں کے لئے ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

افعال: تَمۡلِكُوۡنَ: تمہارے ہاتھ میں ہو' تم مالک بنو اختیار رکھو' رکھو گے' مِلۡكٌ سے مضارع۔ اَمۡسَكۡتُمۡ: تم نے روک رکھا' اِمۡسَاكٌ سے ماضی کا صیغہ۔ يَسۡتَفِزَّهُمۡ: ان کے قدم اکھاڑ دے' اکھاڑ دینا' اِسۡتِفۡزَازٌ مصدر مضارع۔

اسماء: اِنۡفَاقِ: خرچ کرنا' اِنۡفَاقٌ مصدر انفاق میں جان مال دونوں کا صرف کرنا آ جاتا ہے۔ قَتُوۡرًا: کنجوس طبیعت والا' بخیل۔ مَثۡبُوۡرًا: ملعون' خیر سے روکا گیا' ثُبُوۡرٌ مصدر اسم مفعول۔ مُبَشِّرًا: خوشخبری دینے والا' تَبۡشِيۡرٌ مصدر اسم۔

لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ﴿۱۰۶﴾ قُلْ

تاکہ تم اسے پڑھو | لوگوں پر | ٹھہر ٹھہر کر | اور ہم نے اسے نازل کیا | آہستہ آہستہ | آپ کہہ دیں

تھوڑا ہم نے اس لئے نازل کیا تاکہ آپ لوگوں کو ٹھہر ٹھہر کر سنائیں اور ہم نے اسے تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا ہے آپ کہہ دیجئے

اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ

تم ایمان لاؤ اس پر | یا تم ایمان نہ لاؤ | بیشک وہ لوگ جنہیں | دیا گیا ہے | علم | اس سے پہلے

کہ تم اس پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ بیشک جن لوگوں کو اس سے پہلے علم (کتاب) دیا گیا ہے۔

اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ﴿۱۰۷﴾ وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ

جب وہ پڑھا جاتا ہے ان کے سامنے | وہ گر پڑتے ہیں | ٹھوڑیوں کے بل | سجدہ کرتے ہوئے | اور وہ کہتے ہیں | پاک ہے

جب وہ ان کو پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں۔ اور کہتے ہیں ہمارا پروردگار

رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿۱۰۸﴾ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ

ہمارا رب | بیشک ہے | وعدہ | ہمارے رب کا | ضرور پورا ہو کر رہنے والا | اور وہ گر پڑتے ہیں | ٹھوڑیوں کے بل | روتے ہوئے

پاک ہے بیشک ہمارے پروردگار کا وعدہ پورا ہو کر رہنے والا ہے۔ اور وہ ٹھوڑیوں کے بل گر پڑتے ہیں اور روتے جاتے ہیں

وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ﴿۱۰۹﴾ السجدة قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ

اور (قرآن) بڑھاتا ہے انہیں | عاجزی میں | آپ کہہ دیں | تم پکارو | اللہ کو | یا تم پکارو | رحمٰن (کہہ کر)

اور اس سے ان میں اور زیادہ عاجزی پیدا ہوتی ہے۔ آپ کہہ دیں کہ تم اللہ (کے نام سے) پکارو یا رحمٰن (کے نام سے) پکارو

اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ

جو کچھ بھی | تم پکارو | سو اسی کے ہیں | نام | سب سے اچھے

جس نام سے بھی پکارو اُس کے سب نام اچھے ہیں

وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ

اور بلند نہ کرو آواز | اپنی نماز میں | اور نہ بالکل آہستہ | اور ڈھونڈو | اس کے درمیان

اور اپنی نماز نہ تو بہت بلند آواز سے پڑھو اور نہ بالکل چپکے چپکے بلکہ اس کے درمیان کا طریقہ

سَبِيْلًا ﴿۱۱۰﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ

راستہ | اور آپ کہہ دیں | تمام تعریفیں | اللہ کے لئے ہیں | جس نے

اختیار کرو اور کہو سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جس نے

لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِى الْمُلْكِ

نہیں ٹھہرایا بیٹا (اپنے لئے) | اور نہیں ہے | اس کا | کوئی شریک | بادشاہی میں

نہ تو کسی کو بیٹا بنایا ہے اور نہ اُس کی بادشاہی میں کوئی شریک ہے۔

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِىٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ﴿۱۱۱﴾

اور نہیں ہے اس کا | کوئی مددگار | کمزوری کی وجہ سے | اور اس کی بڑائی (بیان) کر | خوب بڑائی

اور نہ اس کی کمزوری کی وجہ سے کوئی اُس کا مددگار ہے اور تم اُس کی خوب بڑائی بیان کرو

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۰٦) اور ہم نے قرآن کو تلاوۃ کے لئے مختلف سورتوں میں تقسیم کر دیا کہ آپؐ وقفہ سے لوگوں کو پڑھ کر سنائیں اور ہم نے اس کو تھوڑا تھوڑا نازل کیا کہ تلاوۃ اور یادداشت میں آسانی ہو۔

(۱۰۷) کہہ دیجئے کہ تم اس قرآن پر ایمان لاؤ یا ایمان نہ لاؤ جن اہل کتاب کو پہلی آسمانی کتابوں کا علم دیا گیا ہے۔ جب یہ قرآن انہیں پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو وہ احتراماً ٹھوڑیوں کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں۔

(۱۰۸) اور یوں اللہ کی تسبیح کرتے ہیں کہ ہمارا رب ہر نقص وعیب سے پاک ہے اور اس کا وعدہ پیغمبر **آخر الزمان** کی بعثت کا تو ضرور پورا ہونا تھا سو ہو گیا۔

(۱۰۹) اور وہ ٹھوڑیوں کے بل گر کر نہایت عاجزی سے اللہ کے حضور رونے لگتے ہیں۔ یہ قرآن کی تاثیر ہے جو دلوں پر ہوتی رہتی ہے۔

(۱۱۰) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا میں ایک روز یا اللہ یا رحمٰن فرمایا۔ مشرکین نے کہا کہ محمدؐ بھی دو معبودوں کو پکارتا ہے اس پر یہ آیت اتری۔ کہہ دیجئے کہ اپنے رب کو ''اللہ'' کہہ کر پکارو یا ''رحمٰن'' کہہ کر کوئی سا نام لے کر اسے پکارو اس کے سبھی نام اچھے ہیں اور نماز میں قرآن نہ زیادہ اونچی آواز سے پڑھنا چاہئے نہ بالکل آہستہ بلکہ درمیانہ آواز سے پڑھنا چاہئے۔ (ف) مشرکین مکہ زور کی قرأت سن کر قرآن کی شان میں بدزبانی کرتے تو آپؐ نے بالکل آہستہ قرأت شروع کر دی اس پر یہ حکم ہوا۔

(۱۱۱) اور کہہ دیجئے کہ سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے مناسب ہیں جس کی نہ کوئی اولاد ہے اور نہ حکومت میں اس کا کوئی شریک اور نہ وہ کمزور ہے کہ اسے کسی کی مدد کی ضرورت پڑے اور ہمیشہ اس کی بڑائی بیان کرتے رہے۔

افعال۔ یَخِرُّوْنَ: وہ گر پڑتے ہیں خُرُوْرٌ سے مضارع۔ یَبْکُوْنَ: وہ روتے ہیں بُکَاءٌ سے مضارع۔ تُخَافِتْ: تو آہستہ کر پڑھ مُخَافَتَۃٌ سے معنی آہستہ گفتگو کرنے کے ہیں مضارع۔ اِبْتَغِ: تو تلاش کر اِبْتِغَاءٌ سے امر کا صیغہ۔ تَجْهَرْ: تو آواز بلند کر کرتا ہے بلند کرے گا جَهْرٌ سے معنی اچھی طرح دیکھنے اور خوب سننے کے ذرہ کسی چیز کے ظاہر ہونے کے ہیں مضارع۔ خُشُوْعًا: عاجزی فروتنی خَشَعَ یَخْشَعُ کا مصدر۔

سُوْرَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّعَشْرُ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ | اٰيَاتٍ وَّفِيْهَا اثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا

سورہ کہف مکہ میں نازل ہوئی اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | ایک سو دس آیتیں اور بارہ رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ

تمام تعریفیں | اللہ کے لئے ہیں | جس نے | نازل کی | اپنے بندہ پر | کتاب (قرآن) | اور نہ | رکھا | اس میں

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے اپنے بندے (محمد) پر یہ کتاب (قرآن) نازل کی ہے اور اس میں کوئی عیب نہ رکھا۔

عِوَجًا ۝۱ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ

(کوئی) عیب | ٹھیک سیدھی | تاکہ ڈرائے | عذاب | سخت سے | اس کی طرف سے | اور خوشخبری دے | مؤمنوں کو

ٹھیک سیدھی، تاکہ لوگوں کو اُس اللہ کی طرف سے (آنے والے) سخت عذاب سے ڈرائے اور ان مؤمنوں کو خوشخبری سنائے

الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۝۲ مّٰكِثِيْنَ فِيْهِ

وہ جو | عمل کرتے ہیں | اچھے | کہ | اُن کے لئے | اجر ہے | اچھا | وہ رہیں گے | اس میں

جو نیک عمل کرتے ہیں کہ اُن کے لئے (اُن کے کاموں کا) نیک بدلہ (یعنی جنت) ہے جس میں وہ ہمیشہ

اَبَدًا ۝۳ وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۝۴ مَا لَهُمْ

ہمیشہ | اور وہ ڈرائے | اُن لوگوں کو جو | کہتے ہیں | کہ بنالیا ہے اللہ نے بیٹا | نہیں اُن کو

رہیں گے۔ اور وہ ان لوگوں کو ڈرائے جنہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے (اپنے لئے) بیٹا بنالیا ہے۔ اس کا نہ

بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ

اُس کا | کوئی علم | اور نہ اُن کے باپ دادا کو تھا | بڑی ہے بات | جو نکلتی ہے

انہیں کوئی علم ہے اور نہ اُن کے باپ دادا کو تھا، (یہ) بڑی سخت بات ہے جو اُن کے

مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ۝۵ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ

ان کے منہ سے | وہ نہیں کہتے | مگر صرف جھوٹ | تو شاید آپ | ہلاک کرنے والے ہیں

منہ سے نکلتی ہے بلاشبہ وہ سراسر جھوٹ کہتے ہیں۔ (اے پیغمبر!) اگر وہ اس کلام پر

نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ۝۶

اپنی جان کو | ان کے پیچھے | اگر وہ ایمان نہ لائیں | اس بات پر | غم کے مارے

ایمان نہ لائیں تو شاید آپ اُن کے غم میں اپنے آپ کو ہلاک کردیں گے۔ بیشک جو

اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ

بیشک ہم نے بنایا | جو کچھ | زمین پر ہے | زینت (خوبصورتی) | اُس کے لئے | تاکہ ہم انہیں آزمائیں | کہ کون ان میں

کچھ زمین پر ہے ہم نے اُس کو زمین کے لئے آرائش بنایا ہے تاکہ ہم لوگوں کو آزمائیں کہ ان میں

اَحْسَنُ عَمَلًا ۝۷ وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا

زیادہ بہتر ہے | عمل میں | اور بیشک ہم | ضرور کرنے والے ہیں | جو کچھ اس (زمین) پر ہے | صاف میدان

کون اچھا عمل کرنے والا ہے اور جو کچھ زمین پر ہے ہم اُس کو (نابود کرکے) صاف بنجر میدان کر

سورۂ کہف

کہف غار کو کہتے ہیں چونکہ اس سورت میں اصحاب کہف کا ذکر ہے جو چند نصرانی جوان (شہر **افسوس** جسے آج کل طرسوس کہتے ہیں اور بالکل ویران پڑا ہے) کے کافر بادشاہ **دقیانوس** کے خوف سے بھاگ کر ایک غار میں جا سوئے تھے اس لئے یہ سورت اس نام سے موسوم ہوئی۔

(١) سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ایسی معجز کتاب (قرآن) اپنے رسول محمدؐ پر نازل فرمائی جس میں کوئی کجی نہیں رکھی۔

(٢) وہ کتاب اللہ کا سیدھا راستہ (اسلام) بتانے والی ہے تا کہ وہ اللہ کی طرف سے منکرین کو سخت عذاب سے ڈرائے اور نیک عمل کرنے والے ایمانداروں کو خوشخبری دے کہ انہیں آخرت میں بہت اچھی جزا (جنت) ملے گی۔

(٣) جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

(٤) اور یہود و نصاریٰ جو اللہ کی اولاد بتاتے ہیں انہیں اللہ کے عذاب سے ڈرائیے۔

(٥) نہ خود انہیں اس بات کا علم ہے نہ ان کے باپ دادوں کو کہ اولاد ہونے کے لئے جسم کا ہونا لازم ہے جو خدا کی شان کے لائق نہیں۔ واقعی ان کی یہ بات خدا کی شان میں بڑی گستاخی ہے اور یہ محض جھوٹ بولتے ہیں۔

(٦) پس مشرکین' جو قرآن پر ایمان نہیں لاتے اس پر غم و افسوس کے مارے شاید آپؐ ان کے پیچھے اپنی جان تک ہلاک کر ڈالیں گے۔ سو آپؐ اتنا فکر نہ کیجئے۔

(٧) ہم نے زمین کی چیزوں کو اس کے لئے خوبصورتی اور زیب و زینت کا باعث بنا دیا ہے تا کہ لوگوں کو آزمائیں کہ کون ان میں سے خدا کی نعمتوں کے شکریہ میں نیک عمل کرتا اور کون اس دنیا کی رونق کو اصل مقصد سمجھ کر خدا کو بھلا دیتا ہے۔

افعال: کَبُرَتْ: سخت سزا کی بات' کِبَرٌ مصدر ماضی۔ کَلِمَۃً: کلام' بات حضرت عیسیٰؑ کو کلمہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ بغیر باپ کے صرف کن سے پیدا کیا' یا شیر خوارگی میں۔ تَخْرُجُ: وہ نکلتی ہے' نکلے گی' خُرُوْجٌ سے مضارع۔

اسماء: مَاکِثِیْنَ: ٹھہرے رہنے والے مراد ہمیشہ رہنے والے' مَاکِثٌ مفرد اسم فاعل۔

جُرُزًا ﴿۸﴾ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا
بنجر (چٹیل) | کیا تم نے گمان کیا؟ | کہ | اصحاب کہف (غار والے) | اور پہاڑی والے | تھے
دیں گے۔ کیا آپ کا خیال ہے کہ غار اور پہاڑی والے ہماری

مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ﴿۹﴾ اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَا
ہماری نشانیوں میں سے | عجیب | جب پناہ لی | اُن جوانوں نے | غار میں | تو انہوں نے کہا | اے ہمارے رب!
نشانیوں میں سے بہت عجیب نشانی تھے۔ جب اُن جوانوں نے غار میں پناہ لی۔ تو انہوں نے کہا اے ہمارے رب!

اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ﴿۱۰﴾ فَضَرَبْنَا
ہمیں دے | اپنی طرف سے | رحمت | اور مہیا کر | ہمارے لئے | ہمارے کام میں | درستی | پس ہم نے پردہ ڈال دیا
ہم پر اپنے ہاں سے رحمت نازل فرما اور ہمارے کام میں درستی (کے سامان) مہیا کر۔ تو ہم نے غار

عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ﴿۱۱﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ
اُن کے کانوں پر | غار میں | کئی سال تک | پھر | ہم نے انہیں اُٹھایا
میں کئی سال تک ان کے کانوں پر (نیند کا) پردہ ڈال دیا پھر ہم نے انہیں جگایا کہ

لِنَعْلَمَ اَيُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ﴿۱۲﴾
تاکہ ہم معلوم کریں | کس کو | دونوں گروہوں (میں سے) | اچھی طرح یاد ہے | جو وہ رہے | مدت (غار میں)
ہم معلوم کریں کہ دونوں گروہوں میں سے کس کو وہ مدت اچھی طرح یاد ہے جو انہوں نے وہاں گزاری۔

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا
ہم بیان کرتے ہیں | تجھ سے | ان کا حال | ٹھیک ٹھیک | بیشک وہ | چند نوجوان تھے | جو ایمان لائے
ہم ان کے حالات تم سے صحیح صحیح بیان کرتے ہیں۔ بیشک وہ چند نوجوان تھے جو اپنے رب

بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ﴿۱۳﴾ وَّرَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ
اپنے رب پر | اور ہم نے اور زیادہ دی انہیں | ہدایت | اور ہم نے مضبوط کر دیا | ان کے دلوں کو | جب
پر ایمان لائے تھے اور ہم نے اُن کو اور زیادہ ہدایت دی تھی۔ اور ہم نے اُن کے دلوں کو (صبر و استقامت سے) مضبوط کر دیا

قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا
وہ کھڑے ہوئے | تو انہوں نے کہا | ہمارا رب | پروردگار ہے | آسمانوں | اور زمین کا | ہم ہرگز نہ پکاریں گے
جب وہ (اٹھ) کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ ہمارا رب آسمانوں اور زمین کا رب ہے ہم اس کے سوا کسی کو

مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا ﴿۱۴﴾ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا
اس کے سوا | کوئی معبود | ورنہ ہم کہیں گے | اس وقت | بے جا بات | یہ ہے ہماری قوم
معبود نہ پکاریں گے اگر ہم نے ایسا کہا تو یہ بڑی بے جا بات ہوگی یہ ہماری قوم ہے

اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍ
انہوں نے بنا لئے | اس کے سوا | اور معبود | کیوں نہیں | وہ لاتے | اُن پر | کوئی دلیل
جنہوں نے اللہ کے سوا اور معبود بنا رکھے ہیں وہ اُن پر کوئی واضح دلیل کیوں نہیں

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۸) اور ہم ایک نہ ایک روز زمین پر موجود تمام چیزوں کو ختم کر کے اسے ایک ہموار میدان بنا دیں گے۔

(۹) کیا آپؐ نے یہود کے سوال کی وجہ سے 'غار اور کتبہ والوں کو قدرتِ الٰہی کے نشانوں میں سے ایک عجیب نشان خیال کر لیا ہے۔ اللہ کا تو ہر نشان عجیب اور قابلِ غور و فکر ہے۔ غار جس میں وہ نوجوان موحدین' کافر بادشاہ سے چھپ کر سو گئے تھے اور کتبہ سے مراد وہ پتھر کا تختہ ہے جس پر بہت بعد میں ان کے نام کندہ کر کے بطور یادگار نصب کر دیے گئے تھے۔

نوٹ کفارِ قریش نے یہودی علماء کے اشارے پر حضورؐ کا امتحان لینے کی غرض سے اپنے خیال میں تین مشکل سوالات کے جواب مانگے تھے۔ ان میں سے ایک سوال اصحابِ کہف (غار اور کتبے والوں) کے بارے میں تھا۔

(۱۰) جبکہ ان جوانوں نے غار میں پناہ لی تو درگاہِ الٰہی میں یوں دعا کرنے لگے کہ اے ہمارے رب! ہم پر اپنی جناب سے رحمت نازل فرما اور ہمارے اس کام میں کامیابی نصیب فرما۔

(۱۱) پھر اس غار میں قدرتِ الٰہی سے وہ ایک عرصہ تک سوئے رہے۔

(۱۲) پھر تین سو نو (۳۰۹) سال کے بعد انہیں نیند سے جگا دیا تا کہ اللہ ظاہر کر لے کہ غار میں موجود دو گروہوں میں سے غار میں سوئے رہنے کی مدت کو کس نے خوب یاد رکھا۔ (ف) تین سو سال تک سوئے رہنے کے بعد جب یہ نوجوان اٹھے' تو یہ بحث شروع ہوگئی کہ ہم کتنا عرصہ یہاں سوئے رہے ہوں گے۔ ایک گروہ نے کہا شاید ایک دن' جبکہ دوسرے نے کہا اللہ ہی جانتا ہے' ہمیں تو کچھ اندازہ نہیں ہو رہا۔ اس آیت میں اس واقعے کی طرف اشارہ ہے جس کی تفصیل آگے آیت (۱۹) میں آ رہی ہے۔ ایک گروہ وہ جس نے لَبِثْنَا يَوْمًا کہا اور دوسرا وہ جس نے رَبُّكُمْ أَعْلَمُ کہا۔

(۱۳) ہم آپؐ کو ان کا قصہ ٹھیک ٹھیک بتاتے ہیں کہ وہ چند جوان تھے جو کافر بادشاہ دقیانوس کے زمانہ میں اللہ پر ایمان لائے تھے اور اللہ نے ان کی زیادہ رہنمائی فرمائی۔

(۱۴) اور جب بادشاہ دقیانوس نے انہیں دوبارہ دربار میں حاضر کر کے اپنے بتوں کی پوجا پر مجبور کیا تو اللہ نے ان کے دلوں کو مضبوط کر دیا اور وہ کہنے لگے کہ آسمانوں اور زمین کا مالک ہی ہمارا پروردگار ہے ہم اس کے سوا کسی کو معبود نہ بنائیں گے یہ تو بڑے ظلم کی بات ہے۔

افعال: نَبْلُوَ: ہم جانچ کریں' بَلَاءٌ مصدر مضارع منصوب۔ اَوَی: وہ اترا' وہ جا بیٹھا' اوی سے ماضی کا صیغہ۔ هَيِّئْ: درست کر' تَهْيِئَةٌ اور تهییئٌ مصدر امر معروف۔ اَحْصٰى: خوب گننے والا' اَلْبَثُوْا: رہے وہ' ماضی معروف۔ رَبَطْنَا: ہم نے گرہ دی' باندھ دیا' رَبْطٌ سے معنی باندھنے کے ہیں' ماضی۔

اسماء: جَاعِلُوْنَ: بنانے والے' کرنے والے' رکھنے والے' جَعْلٌ سے اسم فاعل۔ جُرُزٌ: بنجر' چٹیل' جَرْزٌ سے معنی کاٹ دینے اور کھا کر صاف کر دینے کے ہیں صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ شَطَطًا: جو بات حق سے دور ہو' شَطَّ يَشُطُّ اور شَطَّ يَشِطُّ کا مصدر ہے معنی افراط حد یعنی حد سے زیادہ دور ہونے کے ہیں۔

بَيِّنٍ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝۱۵ وَاِذِ

واضح | پس کون | زیادہ ظالم ہے | اس سے جو | گھڑلے | اللہ پر | جھوٹ | اور جب

لاتے؟ پس اُس شخص سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ گھڑے۔ اور جب

اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗٓا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ

تم ان سے علیحدہ ہوگئے | اور جن کی وہ عبادت کرتے ہیں | اللہ کے سوا | تو پناہ لو | غار میں | پھیلا دے گا

تم نے اُن (مشرکین) کو اور جن کی وہ اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کرتے ہیں' چھوڑ دیا ہے تو غار میں پناہ لو۔ تمہارا ربّ

لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ۝۱۶

تمہارے لئے | تمہارا رب | اپنی رحمت | اور مہیا کرے گا | تمہارے لئے | تمہارے کام میں | آسانی

تمہارے لئے اپنی رحمت پھیلا دے گا۔ اور تمہارے کاموں میں آسانی (کے سامان) مہیا کرے گا۔

وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ

اور تو دیکھتا ہے | سورج کو | جب نکلتا ہے | (تو) جھک جاتا ہے | اُن کے غار سے | دائیں طرف

اور (اے مخاطب!) تم سورج کو دیکھتے ہو' جب وہ نکلتا ہے تو اُن کے غار سے دائیں طرف بچتا ہوا جاتا ہے

وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ

اور جب غروب ہوتا ہے | بچ کر نکل جاتا ہے اُن سے | بائیں طرف | اور وہ | کھلی جگہ میں ہیں | اس (غار) کی

اور جب غروب ہوتا ہے تو اُن سے بائیں طرف بچ کر نکل جاتا ہے اور وہ غار کی کھلی جگہ میں ہیں۔

ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ

یہ | نشانیوں میں سے ہے اللہ کی | جسے | ہدایت دے | اللہ | پس وہ | ہدایت پانے والا ہے

یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے' جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے پس وہی ہدایت یافتہ ہے۔

وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ۝۱۷

اور جسے | وہ گمراہ کرے | پس تو ہرگز نہ پائے گا | اُس کے لئے | کوئی دوست | سیدھی راہ دکھانے والا

اور جس کو وہ گمراہ کرے تو اس کے لئے ہر گز کوئی دوست' سیدھی راہ دکھانے والا' نہ پائے گا۔

وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ۖۗ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ

اور تم خیال کرتے انہیں | جاگتا ہوا | حالانکہ وہ | سوئے ہوئے تھے | اور ہم کروٹیں دلواتے انہیں | دائیں طرف

اور (اے مخاطب) تم خیال کرتے کہ وہ جاگ رہے ہیں حالانکہ وہ سوئے ہوئے تھے اور ہم اُن کو دائیں طرف اور بائیں طرف

وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖۗ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ؕ

اور بائیں طرف | اور ان کا کتا | پھیلائے ہوئے | اپنے دونوں ہاتھ | دہلیز پر

کروٹ بدلاتے تھے اور ان کا کتا غار کے دہانے پر اپنے دونوں ہاتھ (پنجے) پھیلائے بیٹھا تھا

لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ۝۱۸

اگر تم جھانک کر دیکھتے | ان کو | تو پیٹھ پھیر کر | اُن سے | بھاگ جاتے | اور تم بھر جاتے | اُن سے دہشت میں

اگر تم انہیں جھانک کر دیکھ لیتے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوتے اور ان سے دہشت میں آ جاتے۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۵) ہماری قوم کے لوگوں نے تو خدا کے سوا کئی معبود ٹھہرا لئے ہیں اگر وہ سچے ہیں تو کیوں اس پر کوئی عقلی دلیل پیش نہیں کرتے اور جو اللہ پر بہتان باندھے وہ سب سے بڑھ کر ظالم ہے۔

(۱۶) تب بادشاہ نے انہیں غور و فکر کرنے کے لئے مہلت دی تو وہ آپس میں کہنے لگے کہ جب تم نے مشرکین اور ان کے جھوٹے معبودوں سے قطع تعلق، علیحدگی کر لی ہے تو اب بہتر ہے کہ تم کسی غار میں چل کر پناہ لو اللہ تم پر اپنی رحمت نچھاور کرے گا۔ اور تمہیں کامیاب کرے گا۔ چنانچہ وہ ایک غار میں جا چھپے اور ایک عرصہ تک اللہ نے انہیں وہاں سلا دیا۔

(۱۷) اور وہ غار ایسے طور پر واقع تھا کہ سورج طلوع کے وقت ان کی دائیں طرف جھکا رہتا تھا اور غروب کے وقت بائیں طرف اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کو سورج کی گرمی سے محفوظ رکھا اور وہ آرام سے سینکڑوں سال سوتے رہے۔ اور وہ لوگ غار کے اندر ایک کھلی جگہ میں سو رہے تھے۔ یہ بھی قدرتِ الٰہی کی نشانیوں میں سے ہے۔ واقعی سیدھے راستہ پر وہی چل سکتا ہے۔ جسے اللہ راہ پر لائے اور جسے وہ گمراہ کر دے اسے کوئی دوست راہ بتانے والا نہیں ملے گا۔

(۱۸) اور چونکہ ان کی آنکھیں کھلی رہتی تھیں اور جسم بالکل تندرست تھا۔ اس لئے دیکھنے والوں کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہ جاگتے ہیں۔ حالانکہ وہ مدت سے وہاں سو رہے تھے اور ہم ان کے دائیں بائیں پہلو بدلتے تاکہ زمین پر ایک ہی شکل میں لیٹے رہنے سے ان کو نقصان نہ پہنچے اور ان کا کتا دہلیز پر دونوں ہاتھ پھیلائے بیٹھا رہا اور اگر کوئی شخص اس غار میں جھانک کر انہیں دیکھتا تو وہ خوف کھا کر الٹے پاؤں بھاگ جاتا۔

افعال: اِعْتَزَلْتُمُوْهُمْ: تم نے ان سے کنارہ کر لیا، اِعْتَزَلْتُمُوْا اِعْتِزَالٌ سے معنی کنارہ کرنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ۔ اٗوُوْا: تم جا بیٹھو، تم فروکش ہو جاؤ، اِیْوَاءٌ سے امر۔ یُهَیِّئْ: وہ فراہم کر دے گا، تیار کر دے گا، مضارع۔ طَلَعَتْ: وہ (دھوپ) نکلی، وہ (آفتاب) طُلُوْعٌ سے ماضی۔ تَزٰاوَرُ: وہ بچ کے جاتی ہے، وہ کترا جاتی ہے تَزَاوُرٌ سے مضارع کا صیغہ۔ تَقْرِضُهُمْ: وہ ان سے کترا جاتی ہے، تَقْرِضُ، قَرْضٌ سے معنی کترانے اور قطع کرنے کے ہیں، مضارع۔ اَطَّلَعْتَ: تو نے جھانکا، اِطِّلَاعٌ سے ماضی۔ وَلَّیْتَ: تو منہ پھیر کر بھاگتا تَوْلِیَةٌ سے ماضی۔ مُلِئْتَ: تو بھر جائے، بھر دیا جائے، ماضی۔

اسماء: فَجْوَةٍ: وسیع میدان، غار کے اندر کشادہ زمیں، دو پہاڑوں کے درمیان شگاف اور وسیع زمیں۔ اَیْقَاظًا: جاگنے والے، یَقِظٌ کی جمع صفت مشبہ۔ رُقُوْدٌ: خفتہ، سونے والے، رَاقِدٌ کی جمع ہے رَاقِدٌ رَقُوْدٌ سے معنی سونے کے ہیں اسم فاعل۔

وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ ؕ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ

اور اسی طرح | ہم نے انہیں بیدار کیا | تا کہ وہ باہم سوال کریں | آپس میں | کہا ایک کہنے والے نے | ان میں سے

اور اسی طرح ہم نے انہیں جگایا تا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے سوال کریں۔ ان سے ایک کہنے والے نے کہا

لَبِثْتُمْ ؕ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالُوْا رَبُّكُمْ

تم کتنی دیر رہے | انہوں نے کہا | ہم رہے | ایک دن | یا کچھ حصہ | دن کا | انہوں نے کہا | تمہارا رب

تم (یہاں) کتنی دیر رہے؟ انہوں نے کہا ہم ایک دن یا ایک دن کا کچھ حصہ رہے (پس) انہوں نے کہا تمہارا رب

اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ؕ فَابْعَثُوْۤا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖۤ

خوب جانتا ہے | جتنی مدت تم رہے | پس بھیجو | اپنے میں سے ایک کو | اپنا روپیہ دے کر | یہ

خوب جانتا ہے کہ تم کتنی مدت رہے ہو۔ پس اپنے میں سے ایک کو اپنا یہ روپیہ دے کر شہر کی طرف

اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ

شہر کی طرف | پس وہ دیکھے | کون سا | پاکیزہ تر ہے | کھانا | تو وہ لے آئے تمہارے لئے | کھانا

بھیجو پس وہ دیکھے کہ کون سا کھانا پاکیزہ تر ہے تو وہ اس میں سے تمہارے لئے کھانا

مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ۝۱۹ اِنَّهُمْ

اس سے | اور خوش اسلوبی کرے | اور خبر نہ ہونے دے | تمہاری | کسی کو | بیشک وہ لوگ

لے آئے اور خوش اسلوبی سے کام لے اور تمہارا حال کسی کو نہ بتائے۔ بیشک اگر وہ لوگ

اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ

اگر خبر پالیں گے | تمہاری | تمہیں سنگسار کر دیں گے | یا تمہیں لوٹا لیں گے | اپنے دین میں

تمہاری خبر پالیں گے تو تمہیں سنگسار کر دیں گے یا اپنے مذہب میں پھر لوٹا لیں گے

وَلَنْ تُفْلِحُوْۤا اِذًا اَبَدًا ۝۲۰ وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْۤا

اور تم ہرگز فلاح نہ پاؤ گے | اس صورت میں | کبھی | اور اسی طرح | ہم نے خبردار کیا لوگوں کو ان پر | تا کہ وہ جان لیں

اور اگر ایسا ہوا تو تم کبھی فلاح نہ پاؤ گے۔ اور اسی طرح ہم نے (لوگوں کو) ان سے مطلع کیا تا کہ انہیں معلوم

اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا ۚ

کہ | اللہ کا وعدہ | سچا ہے | اور یہ کہ | قیامت | کوئی شک نہیں | اس میں

ہوجائے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور یہ کہ قیامت میں کوئی شک نہیں۔

اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ؕ

جب وہ جھگڑتے تھے | آپس میں | ان کے معاملے میں | تو انہوں نے کہا | بناؤ | ان پر | ایک عمارت

جب وہ ان کے معاملے میں آپس میں جھگڑتے تھے تو انہوں نے کہا کہ ان پر ایک عمارت بناؤ۔

رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰۤى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ

ان کا رب | خوب جانتا ہے | انہیں | بولے | وہ لوگ جو غالب تھے | اپنے کام پر | ہم ضرور بنائیں گے

ان کا رب انہیں خوب جانتا ہے۔ جو لوگ اپنے کام پر غالب تھے انہوں نے کہا ہم ان (کے غار)

(۱۹) اور جس طرح ہم نے اپنی کامل قدرت سے ایک لمبے عرصے تک عجیب مکان (غار) میں عجیب طور پر انہیں (سینکڑوں سال کے لئے) سلا دیا تھا۔ اسی طرح اپنی قدرت سے انہیں دوبارہ اٹھا کھڑا کیا کہ وہ آپس میں سوال کریں اور ہماری قدرت کا کرشمہ ظاہر ہو۔ چنانچہ ان میں سے ایک نے پوچھا کہ ہم یہاں پر کتنی دیر سوئے رہے۔ بعضوں نے کہا کہ ہم تو ایک دن یا کچھ حصہ دن کا یہاں ٹھہرے۔ باقی لوگوں نے کہا جتنی مدت تم یہاں ٹھہرے اسے اللہ ہی بہتر جانتا ہے پس اب مناسب ہے کہ اپنے میں سے ایک آدمی کو یہ روپیہ دے کر شہر میں بھیجو کہ وہ کسی دکان سے صاف اور پاکیزہ کھانا لے آئے۔ اور بڑی احتیاط اور ہوشیاری سے پیش آئے اور کسی کو ہمارے حال کی خبر تک نہ ہونے دے۔

(۲۰) کیونکہ اگر انہیں تمہارا حال معلوم ہو جائے گا تو وہ تمہیں پتھر مار مار کر ہلاک کر دیں گے یا واپس کفر میں لوٹانے کی کوشش کریں گے اور اس صورت میں تم کبھی کامیاب نہ ہو گے۔

افعال: يَتَلَطَّفْ: حسن تدبیر سے کام کرے، مخفی دانش سے کام کرے، تَلَطُّفٌ مصدر، امر غائب۔ يَرْجُمُوْا: (تم کو) پتھر مار کر ہلاک کر دینے رَجْمٌ مصدر مضارع مجزوم۔

اسماء: وَرِقِكُمْ: تمہاری چاندی کا سکہ، اسم جنس۔ اَزْكٰى: زیادہ ستھرا، زَكُوةٌ سے معنی طہارت اور پاکیزگی کے ہیں۔

عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ﴿٢١﴾ سَيَقُولُونَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَيَقُولُونَ

ان پر | ایک مسجد | اب وہ کہیں گے | وہ تین ہیں | چوتھا ان کا | کتا ہے | اور وہ کہیں گے

پر ضرور ایک مسجد بنائیں گے۔ اب (کچھ) کہیں گے وہ تین تھے چوتھا ان کا کُتا تھا اور (کچھ) کہیں گے

خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ

وہ پانچ ہیں | چھٹا اُن کا | کتا ہے | بات پھینکتے ہیں | بن دیکھے | اور وہ کہیں گے | وہ سات ہیں

وہ پانچ تھے چھٹا اُن کا کتا تھا یہ سب بے تحقیق باتیں ہیں اور کچھ کہیں گے وہ سات تھے

وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ قُلْ رَّبِّيْٓ أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ

اور آٹھواں ان کا | کتا ہے | آپ کہہ دیں | میرا رب | خوب جانتا ہے | ان کی تعداد | انہیں نہیں جانتے

اور آٹھواں ان کا کتا تھا آپ کہہ دیں میرا ربّ اُن کی تعداد خوب جانتا ہے ان کو صرف تھوڑے

إِلَّا قَلِيلٌ فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ إِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا وَّلَا تَسْتَفْتِ

مگر تھوڑے | پس نہ جھگڑو | ان (کے بارے) میں | سوائے بحث | ظاہری (سرسری) کے | اور نہ پوچھ

ہی لوگ جانتے ہیں، پس آپ سرسری بحث کے سوا ان کے بارے میں زیادہ بحث نہ کریں اور ان کے بارے میں

فِيهِمْ مِّنْهُمْ أَحَدًا ﴿٢٢﴾ وَلَا تَقُولَنَّ لِشَايْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذٰلِكَ

اُن (کے بارے) میں | ان میں سے کسی سے | اور ہرگز نہ کہنا | کسی چیز کو | کہ بیشک میں کرنے والا ہوں | یہ

ان لوگوں میں سے کسی سے نہ پوچھو۔ اور کسی کام کے متعلق یہ نہ کہنا کہ میں اسے کل کردوں گا۔

غَدًا ﴿٢٣﴾ إِلَّآ أَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ إِذَا نَسِيتَ وَقُلْ

کل | مگر یہ کہ | چاہے اللہ | اور یاد کر | اپنے رب کو | جب تو بھول جائے | اور کہہ

مگر (یہ کہو کہ) اللہ تعالیٰ چاہے تو، اور جب بھول جایا کرو تو (یاد آنے پر) اپنے ربّ کو یاد کرلیا کرو اور

عَسٰٓى أَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّي لِأَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿٢٤﴾ وَلَبِثُوا

امید ہے | کہ مجھے ہدایت دے | میرا رب | زیادہ قریب کی | اس سے | بھلائی کی | اور وہ رہے

کہہ دو کہ اُمید ہے میرا ربّ مجھے اس سے بھی زیادہ ہدایت کی باتیں بتائے۔ اور اصحاب کہف

فِي كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِينَ وَازْدَادُوا تِسْعًا ﴿٢٥﴾ قُلِ اللّٰهُ

اپنے غار میں | تین | سو | سال | اور زیادہ رہے | نو (سال) | کہہ دیں | اللہ

اپنے غار میں تین سو نو سال رہے۔ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ

أَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوا لَهُ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ أَبْصِرْ بِهِ وَأَسْمِعْ

خوب جانتا ہے | جتنی مدت وہ رہے | اسی کا ہے | غیب | آسمانوں | اور زمین کا | وہ خوب دیکھتا ہے | اور خوب سنتا ہے

ہی خوب جانتا ہے جتنی مدت وہ رہے، اُسی کو آسمانوں اور زمین کی چھپی باتیں (معلوم) ہیں وہ کیا خوب دیکھنے والا اور کیا خوب

مَا لَهُمْ مِّنْ دُونِهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا ﴿٢٦﴾ وَاتْلُ

ان کے لئے نہیں | اس کے سوا | کوئی مددگار | اور وہ شریک نہیں کرتا | اپنے حکم میں | کسی کو | اور آپ پڑھیں

سننے والا ہے۔ اس کے سوا اُن کا کوئی مددگار نہیں اور وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔ اور آپ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۱) اور جس طرح ہم نے ان کو اپنی قدرت سے دوبارہ زندہ کر دیا۔ اسی طرح ہم نے شہر کے لوگوں کو ان کی زندگی کے حال سے خبردار بھی کر دیا تاکہ انہیں قطعی یقین ہو جائے کہ خدا کا مخلوق کو دوبارہ زندہ کرنے کا وعدہ بالکل سچا ہے اور قیامت کے آنے میں ذرا بھی شک نہیں۔ (ف) اس کی تفصیل حالت یہ ہے کہ تین سو نو سال میں شہر افسوس کی دنیا بدل گئی تھی نہ وہ ظالم بادشاہ رہا تھا۔ نہ ویسے لوگ تھے اب بادشاہ اور اس کی رعایا کا مذہب درست عیسائیت تھا۔ جب وہ آدمی روپیہ لے کر شہر میں داخل ہوا تو دکانداروں نے اتنا پرانا سکہ دیکھ کر خیال کیا کہ شاید اس کو کوئی پرانا خزانہ مل گیا ہے۔ آہستہ آہستہ یہ خبر بادشاہ تک پہنچی۔ اس شخص نے دربار میں اپنا سب حال کہہ سنایا اور یہ عجیب قصہ سن کر لوگوں کو قیامت کا یقین ہو گیا اس زمانے کے لوگوں سے ملاقات کے بعد اصحاب کہف وفات پا گئے اور اس کے بعد شہر والے آپس میں کہنے لگے کہ اصحاب کہف کے غار کے پاس ان کی یادگار میں ایک عمارت بنا دی جائے اور ان کے احوال کے متعلق زیادہ بحث نہ کی جائے کیونکہ ان باتوں کو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ اور جن لوگوں کا اثر اور رائے سب پر غالب تھی انہوں نے کہا کہ ہم وہاں ایک مسجد بنائیں گے۔ (ان کی شریعت میں یہ جائز تھا اب قبروں پر مساجد بنانا اسلام میں منع کر دیا گیا ہے)

(۲۲) اصحاب کہف کے اصل مقصد یعنی دین کے لئے حد درجہ قربانی اور ان کی معجزانہ نیند سے موت کے بعد زندگی پر غور کرنے کی بجائے، عام لوگ فضول بحثوں میں پڑیں گے کہ اب کوئی تو کہتا ہے کہ وہ کل تین تھے اور چوتھا ان کا کتا تھا اور بعض کہتے ہیں کہ وہ پانچ تھے اور چھٹا ان کا کتا تھا یہ سب باتیں خیالی ہیں اور کچھ لوگ یوں کہتے ہیں کہ وہ سات تھے اور آٹھواں ان کا کتا اے رسولؐ! آپ کہہ دیجئے کہ ان کی صحیح تعداد اللہ ہی کو معلوم ہے اور بہت تھوڑے لوگ اس سے واقف ہیں ان کے بارے میں زیادہ بحث نہیں کرنی چاہئے اور نہ ہی اس بارے میں ان اہل کتاب سے مزید کچھ پوچھنے کی ضرورت۔ (تاریخی تفصیلات کے بیان میں کچھ فائدہ ہوتا تو قرآن خود ہی بیان نہ کر دیتا؟)

(۲۳) یہود کے کہنے سے مشرکین مکہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اصحاب کہف کا قصہ پوچھا تو آپؐ نے وحی کے بھروسہ پر فرمایا کہ "کل بتاؤں گا" اور **انشاء اللہ** نہ کہا۔ چنانچہ پندرہ روز تک وحی نہ آئی اور مشرکین مذاق کرنے لگے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ آپ کسی بات کے کل کرنے کا وعدہ نہ کیا کریں۔

(۲۴) جب تک **انشاء اللہ** نہ کہہ لیا کریں اور اگر بھول جائیں تو یاد آنے پر یہ کلمہ کہہ لیا کریں اور کہہ دیجئے کہ مجھ کو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس واقعۂ اصحاب کہف سے بھی زیادہ عجیب واقعات کے بیان کرنے کی صحیح راہ بتادے گا۔

(۲۵) اور اصحاب کہف اس غار میں شمسی حساب سے تین سو سال اور قمری حساب سے تین سو نو سال سوئے رہے۔

(۲۶) آپ کہہ دیجئے کہ ان کے غار میں ٹھہرنے کی مدت کو اللہ ہی خوب جانتا ہے کیونکہ آسمانوں اور زمین کے تمام خفیہ راز اسی کو معلوم ہیں وہ عجب سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ نہ تو اس کے سوا کوئی کارساز ہے اور نہ حکومت میں کوئی اس کا شریک ہے۔

افعال: اَعۡثَرۡنَا: ہم نے بتلا دیا، مطلع کر دیا، اِعۡثَارٌ سے معنی بلا طلب مطلع کرنا، ماضی کا صیغہ (جمع متکلم)۔ غَلَبُوۡا: وہ غالب آ گئے انہوں نے قابو پالیا، ماضی معروف غَلۡبَۃٌ مصدر۔ لَنَتَّخِذَنَّ: ہم ضرور بنائیں گے، ہم ضرور تعمیر کریں گے اِتِّخَاذٌ مضارع بانون تاکید۔ یَّھۡدِیَنِ: وہ مجھے ہدایت کر دے ھِدَایَۃٌ سے مضارع منصوب۔

اسماء: یَتَنَازَعُوۡنَ: باہم اختلاف کر رہے تھے، تَنَازُعٌ مصدر۔ رَجۡمًا: سنگسار کرنا، قتل کرنا، بے سوچے سمجھے منہ سے بات نکال دینا، لعنت کرنا، برا بھلا کہنا، پھٹکارنا۔ مِرَآءً: مصدر ہے جھگڑا کرنا، ایسا جھگڑا جس میں تردد کیا جا رہا ہو۔ عِدَّتِھِمۡ: ان کی گنتی، شمار، تعداد۔

مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ

جو | وحی کی گئی ہے | آپ کی طرف | آپ کے رب کی کتاب میں سے | نہیں کوئی بدلنے والا | اُس کی باتوں کو

پڑھتے رہیں، جو آپ کی طرف آپ کے رب کی کتاب وحی کی گئی ہے اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں۔

وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿٢٧﴾ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ

اور تم ہرگز نہ پاؤ گے | اس کے سوا | کوئی پناہ گاہ | اور روکے رکھو | اپنے آپ کو | ان لوگوں کے ساتھ

اور تم اس کے سوا ہرگز کوئی پناہ گاہ نہ پاؤ گے۔ اور (اے پیغمبر!) اُن لوگوں کے ساتھ صبر کرتے رہئے

يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ

جو پکارتے ہیں | اپنے رب کو | صبح | اور شام | وہ چاہتے ہیں | اس کی رضا

جو صبح شام اپنے پروردگار کو پکارتے ہیں اور اُس کی رضامندی چاہتے ہیں

وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ

اور پھر نہ جائیں | تمہاری آنکھیں | ان سے | کہ تم طلبگار ہو جاؤ | آرائش کے | دنیا کی زندگی کی | اور کہا نہ مانو

اور اپنی آنکھیں اُن سے نہ پھیریں کہ تم دنیا کی زندگی کی آرائش کے طلب گار ہو جاؤ اور اُس شخص کا کہا نہ

مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ

اس کا | کہ ہم نے غافل کر دیا | جس کا دل | اپنے ذکر سے | اور پیچھے پڑ گیا | اپنی خواہش کے | اور ہے | اس کا کام

مانو جس کا دل ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے اور اس نے اپنی خواہش کی پیروی کی اور اس کا کام حد سے

فُرُطًا ﴿٢٨﴾ وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۗ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ

حد سے بڑھا ہوا | اور آپ کہہ دیں | حق | تمہارے رب کی طرف سے ہے | پس جو کوئی | چاہے | تو ایمان لائے

بڑھ گیا ہے اور کہہ دیں کہ یہ قرآن تمہارے ربّ کی طرف سے برحق ہے تو جو چاہے ایمان لائے

وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۙ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ

اور جو چاہے | سو کفر کرے (نہ مانے) | بیشک ہم نے تیار کی ہے | ظالموں کے لئے | آگ | گھیر لیں گے | ان کو

اور جو چاہے کفر کرے۔ ہم نے ظالموں کے لئے دوزخ کی آگ تیار کر رکھی ہے جس کے پردے اُن کو گھیر رہے ہوں گے۔

سُرَادِقُهَا ۭ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي

اس کے پردے | اور اگر وہ فریاد کریں گے | تو فریاد سنی جائے گی | پانی سے | پگھلے ہوئے تانبے کی طرح | وہ بھون ڈالے گا

اور اگر وہ (پیاس کی) فریاد کریں گے تو پگھلے ہوئے تانبے کی مانند کھولتا ہوا پانی ملے گا جو چہروں کو بھون ڈالے گا

الْوُجُوْهَ ۭ بِئْسَ الشَّرَابُ ۭ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿٢٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

چہرے | برا | پینا ہے | اور بری ہے | رہنے کی جگہ | بیشک | جو لوگ | ایمان لائے

بُرا ہے ان کا پینا اور بُری ہے رہنے کی جگہ بیشک جو لوگ ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ﴿٣٠﴾

اور انہوں نے عمل کئے | نیک | بیشک ہم | ضائع نہیں کرتے | اجر (ثواب) | جس نے | اچھا کیا | عمل

اور انہوں نے اچھے عمل کئے تو یقیناً ہم اُس کا اجر ضائع نہیں کرتے، جس نے اچھا عمل کیا ہو۔

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۷) قرآن میں سے جو کچھ آپؐ کی طرف وحی کیا گیا ہے وہ لوگوں کو پڑھ کر سنائیں اس کے حکموں کو کوئی بدل نہیں سکتا اور نہ اس کے سوا کہیں پناہ مل سکتی ہے۔

(۲۸) اور جو لوگ اللہ کی رضامندی اور خوشی کے لئے صبح و شام اس کی عبادت اور تذکرے میں مصروف رہتے ہیں (جیسے عمارؓ بلالؓ صہیب ؓ ابن مسعود رضی اللہ عنہم) ان کو بڑی مستقل مزاجی سے اپنی مجلس سے فائدہ پہنچاتے رہئے اور ان مصیبت زدہ مخلص ایمانداروں سے منہ پھیر کر بڑے بڑے متکبر کفار کی طرف اس خیال سے نظر نہ کیجئے کہ ان کے ایمان لانے سے اسلام کو ترقی ہوگی کیونکہ اسلام کی ترقی تو تقویٰ سے ہے مال اور دولت سے نہیں اور جن لوگوں نے خدا کو بھلا دیا اور اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کی اور نافرمانی میں حد سے گزر گئے ان کا کہنا نہ مانئے۔ (ف) قریش کے سرداروں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ ''ان ضعیف و پس ماندہ مسلمانوں کو اپنے پاس سے اٹھا دو تو ہم آپؐ کے پاس بیٹھ سکیں گے'' اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(۲۹) آپؐ ان سے کہہ دیجئے کہ حق تو وہی ہے جو اللہ نے فرمایا چاہے تم اسے مانو یا نہ مانو اور مشرکین کے لئے ہم نے دوزخ کی آگ تیار کر رکھی ہے جس کے شعلے ان کو گھیرے ہوئے ہوں گے اور وہ اس میں پیاس کی وجہ سے روئیں چلائیں گے تو انہیں پگھلے ہوئے تانبے جیسا پانی پینے کو ملے گا۔ جو ان کے چہروں کو بھون ڈالے گا واقعی کیسا برا پینا اور کیسا برا ٹھکانا ہوگا۔

(۳۰) بلاشبہ جن لوگوں نے ایمان لا کر نیک اعمال کئے۔ ہم ان کے اجر ضائع نہیں کریں گے۔

افعال: اَغۡفَلۡنَا: ہم نے غافل کر دیا' اِغۡفَالٌ سے معنی غافل کر دینے کے ہیں' ماضی کا صیغہ (جمع متکلم)۔

اسماء: فُرُطًا: حد سے بڑھا ہوا یا ضائع' فَرَطٌ ظلم' فَرَطٌ پیش رو پہلے سے کام کو درست کرنے کے لئے چلا جانے والا' پہل سے بھیجا ہوا سامان۔ سُرَادِقُهَا: اس کی قناتیں' سُرَادِقُ مضاف ہا ضمیر سُرَادِقَاتٌ جمع۔ اَلۡمُهۡلِ: تیل کی تلچھٹ اسم۔ مُرۡتَفَقًا: ظرف مکان' مقام آرام' وہ جگہ جہاں آرام حاصل کیا جائے' جنت محل آسائش ہے اس لئے مُرۡتَفَقًا کا استعمال کیا گیا ہے۔

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ
یہی لوگ ہیں | جن کے لئے | باغات ہیں | ہمیشہ رہنے کے | بہتی ہیں | ان کے نیچے | نہریں | پہنائے جائیں گے
ایسے لوگوں کے لئے ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں ان کے نیچے نہریں بہتی ہیں اس میں انہیں

فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ
اس میں | کنگن | سونے کے | اور وہ پہنیں گے | کپڑے | سبز | باریک ریشم کے
سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور وہ سبز باریک ریشم اور دبیز ریشم کے کپڑے

وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۭ نِعْمَ الثَّوَابُ ۭ وَحَسُنَتْ
اور دبیز (گاڑھے) ریشم کے | تکیہ لگائے ہوئے | اس میں | تختوں پر | اچھا ہے | بدلہ | اور خوب ہے
پہنیں گے (اور) تختوں پر تکیے لگا کر بیٹھا کریں گے (کیا) خوب بدلہ اور (کیا) خوب

مُرْتَفَقًا ﴿۳۱﴾ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ
آرام گاہ | اور بیان کر | ان کے لئے | مثال (حال) | دو آدمیوں کا | ہم نے بنائے | ان میں ایک کیلئے | دو باغ
آرام گاہ ہے۔ اور اُن سے دو شخصوں کی مثال بیان کریں ہم نے اُن میں سے ایک کے لئے انگوروں کے دو

مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ﴿۳۲﴾
انگوروں کے | اور ہم نے انہیں گھیرلیا | کھجوروں (کے درختوں) سے | اور بنادی (رکھی) | ان کے درمیان | کھیتی
باغ بنائے اور ہم نے انہیں کھجوروں کے درختوں (کی باڑ) سے احاطہ کرلیا اور ان کے درمیان کھیتی رکھی۔

كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْـًٔا ۙ وَّفَجَّرْنَا
دونوں | باغ | لاتے | اپنے پھل | اور کمی نہ کرتے تھے | اس (پیداوار) سے | کچھ | اور ہم نے جاری کردی
دونوں باغ (کثرت سے) پھل دیتے اور اُس (کی پیداوار) میں کسی طرح کی نہ ہوتی اور ہم نے

خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ﴿۳۳﴾ وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ
دونوں کے درمیان | ایک نہر | اور تھا | اس کے لئے | پھل | تو وہ بولا | اپنے ساتھی سے | اور وہ اس سے باتیں کررہا تھا
دونوں کے درمیان ایک نہر جاری کردی اور اس شخص کا اور بھی بہت پھل وغیرہ تھا۔ (ایک دن) اپنے ساتھی سے باتیں کرتے ہوئے کہنے لگا

اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ﴿۳۴﴾ وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ
میں | زیادہ تر ہوں تجھ سے | مال میں | اور زیادہ باعزت ہوں | آدمیوں کے لحاظ سے | اور وہ داخل ہوا | اپنے باغ میں
میں تم سے مال و دولت میں بھی زیادہ ہوں اور ساتھیوں کے لحاظ سے بھی زیادہ عزت والا ہوں۔ اور وہ اپنے حق میں ظلم کرتا ہوا

وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَآ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ اَبَدًا ﴿۳۵﴾
اور وہ | ظلم کررہا تھا | اپنی جان پر | وہ بولا | میں گمان نہیں کرتا | کہ برباد ہوگا | یہ | کبھی
اپنے باغ میں داخل ہوا کہنے لگا کہ میں خیال نہیں کرتا کہ یہ باغ کبھی برباد ہوگا

وَّمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَىِٕنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ
اور میں گمان نہیں کرتا | کہ قیامت | برپا ہونے والی ہے | اور اگر | میں لوٹایا گیا | اپنے رب کی طرف | تو میں ضرور پاؤں گا
اور نہ یہ خیال کرتا ہوں کہ قیامت برپا ہونے والی ہے اور اگر میں اپنے رب کی طرف لوٹایا جاؤں تو (وہاں بھی) ضرور

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۱) انہی لوگوں کے لئے جنت ہے۔ جن کے نیچے ندیاں بہتی ہوں گی اور انہیں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور باریک اور گاڑھے سبز رنگ کے ریشم کا لباس پہننے کو ملے گا اور وہ تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے واقعی کیسا عمدہ بدلہ اور کیسی اچھی آرام گاہ ہوگی۔

(۳۲) ان کفار مکہ کے سامنے اُن دو شخصوں کی مثال بیان کر دیجئے۔ جن میں سے ایک کو ہم نے دو باغ انگوروں کے عطا کئے تھے جو چاروں طرف سے کھجوروں کے درختوں سے گھرے ہوئے تھے اور ان کے درمیان میں کھیتی بھی پیدا ہوتی تھی۔

(۳۳) دونوں باغوں کو پھل آتا اور بہت ہی آتا اور ان کے بالکل درمیان میں نہر جاری تھی۔

(۳۴) اور پھل کثرت سے لگتا رہا اس بات سے وہ مغرور ہو کر باتوں باتوں میں اپنے ساتھی سے کہنے لگا کہ میں تجھ سے زیادہ مالدار اور شان و شوکت والا ہوں۔

(۳۵) اور وہ بڑے تکبر کے ساتھ باغ میں داخل ہو کر کہنے لگا کہ میں تو خیال نہیں کرتا کہ یہ باغ کبھی برباد ہو جائے گا۔

افعال: یُحَلَّوْنَ: وہ زیور پہنائے جائیں گے' تَحْلِیَۃٌ مصدر مضارع مجہول۔ یَلْبَسُوْنَ: وہ پہنیں گے لُبْسٌ مصدر مضارع مرفوع۔ حَفَفْنٰھُمَا: ہم نے ان دونوں کو گھیر لیا' ہم نے ان دونوں کے گرداگرد پیدا کر دیا' حَفَفْنَا حَفٌّ سے ماضی۔ فَجَّرْنَا: ہم نے پھاڑا' بہایا' پھاڑ کر بہایا' تَفْجِیْرٌ مصدر ماضی معروف۔ اَظُنُّ: میں خیال کرتا ہوں' سمجھتا ہوں' ظَنٌّ سے مضارع۔

اسماء: خُضْرًا: سبزہ' سبز' سنہری' خَضَرٌ سے صفت مشبہ۔ اِسْتَبْرَقٌ: ریشم کا زرین موٹا کپڑا' دیبا۔ سُنْدُسٌ: باریک ریشم لاہی' باریک دیبا۔ تَبِیْدَ: وہ ہلاک ہوگی' تباہ ہوگی' خراب ہوگی۔

خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿٣٦﴾ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَكَفَرْتَ

بہتر | اس سے | لوٹنے کی جگہ | کہا اُس سے | اس کے ساتھی نے | اور وہ اس سے باتیں کر رہا تھا | کیا تو کفر کرتا ہے

اس سے اچھی جگہ پاؤں گا۔ تو اس کا دوست جو اس سے باتیں کر رہا تھا کہنے لگا کیا تم اُس (خدا)

بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ

اس کے ساتھ جس نے | تجھے پیدا کیا | مٹی سے | پھر | نطفہ سے | پھر | تجھے پورا بنایا

کی ناشکری کرتے ہو جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا' پھر نطفے سے' پھر تمہیں ٹھیک ٹھاک مرد

رَجُلًا ﴿٣٧﴾ لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ﴿٣٨﴾

مرد | لیکن میں (کہتا ہوں) | وہی اللہ | میرا ربّ ہے | اور میں شریک نہیں کرتا | اپنے ربّ کے ساتھ | کسی کو

بنایا جبکہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہی میرا ربّ ہے اور میں اپنے ربّ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا

وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا

اور کیوں نہیں | جب تو داخل ہوا | اپنے باغ میں | تو نے کہا | جو چاہے اللہ | نہیں قوت | مگر صرف

اور جب تم اپنے باغ میں داخل ہوئے تو تم نے یہ کیوں نہ کہا ''ماشاء اللہ'' (جو اللہ چاہے وہی ہوتا ہے) اللہ کی مدد کے

بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿٣٩﴾ فَعَسٰى رَبِّيْٓ

اللہ کی (دی ہوئی) | اگر تو مجھے دیکھتا ہے | کہ میں کم ہوں | تم سے | مال میں | اور اولاد میں | تو قریب ہے | کہ میرا ربّ

بغیر کوئی طاقت نہیں اگر تم مجھے مال اور اولاد میں اپنے سے کم دیکھتے ہو۔ تو قریب ہے کہ میرا ربّ

اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ

مجھے دے | بہتر | تیرے باغ سے | اور بھیجے | اس (تیرے باغ) پر | آفت | آسمان سے

مجھے تم سے بہتر باغ دے دے اور تمہارے اس باغ پر آسمان سے آفت بھیج دے

فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ﴿٤٠﴾ اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ

پھر وہ ہو کر رہ جائے | مٹی کا میدان | چٹیل | یا ہو جائے | اس کا پانی | خشک | پھر تو ہرگز نہ کر سکے

پھر وہ مٹی کا چٹیل میدان ہو کر رہ جائے۔ یا اس کا پانی خشک ہو جائے اور پھر تو ہرگز اس کو حاصل

لَهٗ طَلَبًا ﴿٤١﴾ وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَآ اَنْفَقَ

اس کو | تلاش | اور گھیر لئے گئے | اس کے پھل | پس وہ رہ گیا | ملتا | اپنے ہاتھ | اُس پر جو | اس نے خرچ کیا تھا

نہ کر سکے۔ اور اس کے میووں کو عذاب نے آ گھیرا تو وہ اس سرمائے پر اپنے ہاتھ ملتا رہ گیا' جو اُس نے اس میں

فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ

اس میں | اور وہ (باغ) | گرا ہوا تھا | اپنی چھتریوں پر | اور کہنے لگا | اے کاش! | میں شریک نہ کرتا

خرچ کیا تھا اور وہ باغ اپنی چھتریوں پر گر کر رہ گیا تھا اور وہ کہنے لگا اے کاش! میں اپنے ربّ کے

بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ﴿٤٢﴾ وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اپنے ربّ کے ساتھ | کسی کو | اور نہ ہوئی | اس کیلئے | کوئی جماعت | کہ اس کی مدد کرتی | اللہ کے سوا

ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا اور اس کے لئے کوئی جماعت نہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اس کی مدد کرتی

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۶) اور نہ میں یہ ہی خیال کرسکتا ہوں کہ قیامت قائم ہوگی اور فرض کیا قیامت قائم ہوئی بھی اور میں اللہ کے سامنے حاضر بھی کیا گیا تو ضرور وہاں جا کر اس دنیاوی عیش وآرام سے بھی بہتر مقام پاؤں گا۔

(۳۷) اس کے دوست نے کہا کیا تو اس خدائے تعالیٰ کی قدرت کا انکار کرتا ہے جس نے اول تو تیرے پردادا حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے اور پھر تجھ کو نطفہ سے پیدا کر کے پورا انسان بنا دیا۔

(۳۸) جبکہ میرا تو یہی یقین ہے کہ اللہ ہی میرا پروردگار ہے اور میں کسی مخلوق کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا۔

(۳۹) اور جب تُو اپنے باغ میں داخل ہوا تو یوں کیوں نہ کہا کہ "جو اللہ کو منظور ہے وہی ہوگا۔ اللہ کی توفیق بغیر کسی کو کچھ کرنے کی طاقت نہیں اور اگر تجھے خیال ہے کہ میں مال اور اولاد میں تجھ سے کم ہوں۔

(۴۰) تو مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے تیرے اس باغ سے بھی بہتر دے دے اور تیرے باغ پر آسمان سے بجلیاں گرا کر اسے صاف ہموار میدان کر دے۔

(۴۱) یا جو اس باغ میں پانی مل رہا ہے وہی خشک ہو جائے اور پھر تو اس کو کہیں پا بھی نہ سکے۔

(۴۲) اور اس کے باغ کے پھل پر اللہ کا عذاب نازل ہوا۔ یعنی آسمان سے ایک آگ اتری جس نے سارا باغ جلا ڈالا اور وہ راکھ کا ڈھیر ہو کر رہ گیا۔ یہ دیکھ کر تو وہ بہت گھبرایا' حیران ہوا اور باغ کی پرورش پر جو مال اس نے خرچ کیا تھا۔ اس پر بہت افسوس کرنے لگا اور پکار اٹھا کہ اے کاش! میں کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا تو آج یہ برا دن نہ دیکھتا۔

افعال: رُدِدْتُ: میں لوٹایا گیا' مجھ کو واپس کیا گیا' پھیرا گیا' رَدٌّ سے ماضی مجہول کا صیغہ۔ اَجِدَنَّ: میں ضرور پاؤں گا' وَجُوْدٌ سے مضارع۔ دَخَلْتَ: تو داخل ہوا' دُخُوْلٌ سے ماضی۔ تَرَنِ: تو مجھے دیکھتا ہے' تَرَ رُوْيَةٌ سے مضارع۔ یُقَلِّبُ: ملتا تھا' وہ لوٹ پلٹ کرتا ہے' تَقْلِیْبٌ مصدر مضارع۔

اسماء: مُنْقَلَبًا: لوٹنا' لوٹنے کی جگہ' معنی انقلاب۔ اَقَلَّ: زیادہ کم' قِلَّةٌ سے معنی کم ہونے کے ہیں' افعل التفضیل کا صیغہ قلت وکثرت کا استعمال بیشتر اعداد وشمار میں ہوتا ہے۔ زَلَقًا: تیرط' ایسا صاف کہ جس پر پیر پھسلنے لگے زَلِقَ یَزْلَقُ کا مصدر ہے۔ کَفَّیْهِ: کَفّیٰ تثنیہ پشیمان ہونا' ہتھیلی سے ہتھیلی ملنا۔

وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ﴿٤٣﴾ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ۚ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا
اور نہ تھا وہ بدلہ لینے کے قابل | ایسے موقع پر | اختیار | اللہ کے لئے ہے | برحق | وہ | بہتر ہے | ثواب دینے میں
اور وہ بدلہ لینے کے قابل بھی نہ تھا۔ ایسے وقت میں مدد کرنا صرف سچے اللہ ہی کے اختیار میں ہے' وہی بہتر ثواب دینے والا

وَّخَيْرٌ عُقْبًا ﴿٤٤﴾ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ
اور بہتر ہے بدلہ دینے میں | اور بیان کر | ان کے لئے | مثال | دنیا کی زندگی کی | جیسے پانی
اور بہتر بدلہ دینے والا ہے۔ اور اُن سے دنیا کی زندگی کی مثال بیان کرو (وہ ایسی ہے) جیسے

اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ
کہ ہم نے اس کو اتارا | آسمان سے | پس مل جل گیا | اس کے ذریعہ | سبزہ | زمین کا | پھر وہ ہوگیا
پانی' جسے ہم نے آسمان سے برسایا' پھر اس سے زمین سرسبز ہوگئی' پھر وہ (سبزہ خشک ہوکر)

هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿٤٥﴾
چورا چورا | کہ اڑاتی ہے اس کو | ہوائیں | اور ہے اللہ | ہر شے پر | قدرت رکھنے والا
چورا چورا ہوگیا کہ ہوائیں اُسے اڑاتی پھرتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے

اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ
مال | اور بیٹے | زینت ہیں | دنیا کی زندگی میں | اور باقی رہنے والی | نیکیاں | بہتر ہیں
مال اور بیٹے تو دُنیا کی زندگی کی (رونق و) زینت ہیں' اور باقی رہنے والی نیکیاں تیرے رب کے

عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ﴿٤٦﴾ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى
تیرے رب کے نزدیک | ثواب میں | اور بہتر ہیں | آرزو میں | اور جس دن | ہم چلادیں گے | پہاڑ | اور تو دیکھے گا
نزدیک بہتر ہیں ثواب کے اعتبار سے اور جس دن ہم پہاڑوں کو ہٹا دیں گے اور تم زمین

الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ﴿٤٧﴾
زمین کو | کھلی ہوئی (صاف میدان) | اور ہم انہیں جمع کرلیں گے | پھر ہم نہ چھوڑیں گے | ان میں سے | کسی کو
کو صاف میدان دیکھو گے اور لوگوں کو ہم جمع کریں گے تو اُن میں سے کسی کو بھی نہیں چھوڑیں گے

وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ۗ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ
اور وہ پیش کئے جائیں گے | تیرے رب کے سامنے | صف باندھ کر | یقیناً تم ہمارے سامنے آگئے | جیسے ہم نے تمہیں پیدا کیا تھا
اور سب تمہارے رب کے سامنے صفوں میں کھڑے پیش کئے جائیں گے (اور کہا جائے گا) جس طرح ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا

اَوَّلَ مَرَّةٍ ۢ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ﴿٤٨﴾ وَوُضِعَ الْكِتٰبُ
پہلی بار | بلکہ | تم سمجھتے تھے | کہ ہم ہرگز نہ ٹھہرائیں گے | تمہارے لئے | کوئی میعاد | اور رکھی جائے گی | کتاب
اسی طرح (آج) تم ہمارے سامنے آئے ہو' جب کہ تم سمجھتے تھے کہ ہم تمہارے لئے کوئی میعاد مقرر نہیں کریں گے اور (عملوں کی) کتاب

فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ
سو تم دیکھو گے | مجرموں کو | ڈرتے ہوئے | اس سے جو | اس میں ہے | اور وہ کہیں گے | ہائے ہماری شامت | کیسی ہے
(کھول کر) رکھی جائے گی تو تم گنہگاروں کو دیکھو گے کہ جو کچھ اس میں (لکھا) ہوگا اس سے ڈر رہے ہوں گے اور کہیں گے ہائے ہماری

آیت نمبر	آسان تفسیر

(۴۳) اور اس تباہی سے نہ کوئی گروہ اسے بچا سکا اور نہ وہ خود ہی ہم سے بدلہ لے سکا۔

(۴۴) دنیا میں سب کچھ اختیار خدائے برحق کو ہے اور وہی آخرت میں بہتر ثواب اور بدلہ دینے والا ہے۔

(۴۵) اور ان کفار مکہ سے بیان فرما دیں کہ دنیا کی زندگی کی مثال اس پانی کی طرح ہے جو ہم آسمان کی طرف سے نازل کرتے ہیں جس کی وجہ سے زمین کی نباتات بہت گھنی ہو جاتی ہے۔ پھر تھوڑے عرصہ کے بعد خشک ہو کر چُورا چُورا اور برباد ہو جاتی ہے ایسے ہی دنیا ہے آج مزے ہیں تو کل بالکل ویرانی ہوگی اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۴۶) بلاشبہ مال اور اولاد دنیا کی زندگی کی زیب و زینت ہیں مگر اللہ کے یہاں ثواب اور بہترین توقعات کے اعتبار سے نیکیاں باقی رہنے والی اور بہتر ہیں۔

(۴۷) قیامت کے روز جس میں ہم پہاڑوں جیسی سخت مخلوق کو بھی ان کی جگہ سے اکھیڑ کر دُھنی ہوئی روئی کے گالوں کی طرح ہوا میں اُڑا دیں گے اور زمین کے اوپر سے سب ابھار مٹ مٹا کر اس کی سطح بالکل ہموار ہو جائے گی۔ ہم ان سب کو جوابدہی کے لئے اپنے حضور میں جمع کر دیں گے اور کسی ایک کو بھی نہ چھوڑیں گے۔

(۴۸) اور سب لوگ ہمارے سامنے صفیں باندھے حاضر کئے جائیں گے تو ہم کہیں گے کہ آخر کار دوبارہ پیدا ہو کر تم ہمارے پاس آ ہی گئے جیسے ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا۔ بلکہ تم تو خیال کرتے تھے کہ ہم نے تمہارے حساب کے لئے کوئی وقت مقرر ہی نہیں کیا اور یہ کہ قیامت کا قائم ہونا محض خیالی ہے۔

افعال: تَذۡرُوۡهُ: وہ اس کو اڑاتی ہے' تَذۡرُوۡا' ذَرۡوٌ سے مضارع کا صیغہ۔ نُسَيِّرُ: ہم چلائیں گے مضارع۔ عُرِضُوۡا: وہ پیش کئے گئے' وہ روبرو کئے گئے' عَرۡضٌ سے ماضی مجہول۔ نُغَادِرۡ: ہم نے (نہیں) چھوڑا یعنی نہیں چھوڑیں گے' مُغَادَرَةٌ مصدر مضارع مجزوم منفی۔

اسماء: مُنۡتَصِرًا: اِنۡتِصَارٌ بدلہ لینے والے' غالب۔ عُقۡبًا: بدلہ' جزا' انجام' عاقبت' ثواب۔ هَشِيۡمًا: شکستہ' ریزہ ریزہ' بھوسہ اسم مفعول۔ الۡبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ: باقی رہنے والی نیکیاں' بَقَاءٌ سے اسم فاعل کا صیغہ۔ مُقۡتَدِرٌ: ہر طرح کی قدرت والا' باقتدار' اسم۔ بَارِزَةٌ: کھلی ہوئی' بُرُوۡزٌ سے اسم فاعل۔ حَشَرۡنٰهُمۡ: ہم نے ان کو اکٹھا کیا' گھیر بلایا۔

هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰهَا ۚ
| کتاب (تحریر) | نہیں | یہ چھوڑتی | چھوٹی سی بات | اور نہ | بڑی بات | مگر اسے گھیرے ہوئے (لکھ رکھا ہے)
بدبختی! یہ کیسی کتاب ہے کہ نہ چھوٹی بات کو چھوڑتی ہے اور نہ بڑی بات کو، بلکہ سب لکھ رکھا

وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ۭ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ۝۴۹
اور وہ پالیں گے | جو کچھ | انہوں نے کیا | (اپنے) سامنے | اور ظلم نہیں کرے گا | تمہارا رب | کسی پر
اور جو عمل کئے ہوں گے وہ سب حاضر پائیں گے اور تمہارا پروردگار کسی پر ظلم نہیں کرے گا

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ
اور جب ہم نے کہا | فرشتوں سے | تم سجدہ کرو | آدمؑ کو | تو انہوں نے سجدہ کیا | سوائے | ابلیس کے
اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ تم آدمؑ کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس (نے نہ کیا)۔

كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ۭ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَاۗءَ
وہ تھا | جنوں میں سے | اس نے نافرمانی کی | اپنے ربّ کے حکم کی | تو کیا تم اس کو بناتے ہو | اور اس کی اولاد کو | دوست
جنات میں سے تھا پس اُس نے اپنے ربّ کے حکم کی نافرمانی کی۔ تو کیا تم اس کو اور اس کی اولاد کو میرے سوا

مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۭ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ۝۵۰
میرے سوا | اور وہ ہیں | تمہارے | دشمن | بُرا ہے | ظالموں کے لئے | بدلہ
دوست بناتے ہو حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں۔ ظالموں کے لئے بہت بُرا بدلہ ہے

مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۠
نہیں حاضر کیا میں نے انہیں | تخلیق (کے وقت) | آسمانوں | اور زمین کی | اور نہ خود انہیں پیدا کرتے (وقت)
میں نے اُن کو نہ تو آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے کے وقت بلایا تھا اور نہ خود اُن کے پیدا کرنے کے وقت

وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ۝۵۱ وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا
اور میں نہیں | بنانے والا | گمراہ کرنے والوں کو | (دست و) بازو | اور جس دن | وہ (اللہ) فرمائے گا | بلاؤ
اور میں ایسا (عاجز) نہ تھا کہ گمراہ کرنے والوں کو اپنا مددگار بناتا۔ اور جس دن (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا کہ میرے

شُرَكَاۗءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا
میرے شریکوں کو | جنہیں تم نے (معبود) گمان کیا تھا | پس وہ انہیں پکاریں گے | تو وہ جواب نہ دیں گے | انہیں | اور ہم بنادیں گے
ان شریکوں کو بلاؤ جنہیں تم نے (معبود) خیال کیا تھا تو وہ اُن کو پکاریں گے مگر وہ انہیں جواب نہ دیں گے اور ہم اُن

بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ۝۵۲ وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا
اُن کے درمیان | ایک آڑ | اور دیکھیں گے | مجرم | آگ | تو وہ یقین کرلیں گے | کہ وہ | گرنے والے ہیں اس میں
کے درمیان ایک آڑ بنادیں گے اور گنہگار لوگ دوزخ کو دیکھیں گے تو یقین کرلیں گے کہ وہ اس میں پڑنے والے ہیں

وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ۝۵۳ع وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ
اور وہ نہ پائیں گے | اس سے | کوئی راستہ (بچ نکلنے کا) | اور بے شک | طرح طرح سے بیان کیں ہم نے | اس قران میں
اور اُس سے بچنے کا کوئی راستہ نہ پائیں گے۔ اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں (کے سمجھانے) کے لئے

آیت نمبر | آسان تفسیر

(۴۹) قیامت کے میدان میں اعمالنامے سامنے رکھ دیئے جائیں گے اور جو کچھ ان میں درج ہوگا مجرم لوگ اس سے ڈر رہے ہوں گے اور کہہ رہے ہوں گے کہ ہائے افسوس یہ کیسی سخت کتاب ہے کہ اس میں چھوٹا بڑا سب عمل درج ہے اور اس روز کسی پر ظلم نہ ہوگا۔

(۵۰) اور یاد کرو جبکہ ہم نے فرشتوں کو حکم دیا تھا کہ آدم علیہ السلام کو تعظیم کا سجدہ کریں تو ابلیس کے سوا سب فرشتوں نے سجدہ کیا اور وہ جن تھا اور ملائکہ کے ساتھ رہتا تھا۔ اس نے خدا کے حکم سے انکار کیا اور درگاہ سے نکالا گیا۔ وہ بنی آدم کا پرانا دشمن ہے لہٰذا اللہ کو چھوڑ کر ایسے قدیمی دشمن اور اس کی اولاد کو دوست بنانا بڑا ظلم ہے اس سے پرہیز لازم ہے۔

(۵۱) اور جس وقت ہم نے آسمان اور زمین پیدا کئے اور خود ان شیاطین کو ان کے پیروکاروں کو پیدا کیا۔ تو ان شیطانوں کو تخلیق پر گواہ نہیں بنایا تھا اور ایسے گمراہ کرنے والوں کو اللہ دوست اور مددگار نہیں بناتا۔ تو وہ خدا کے شریک کیسے ہوسکتے ہیں؟

(۵۲) اور جب قیامت کے روز اللہ مشرکین سے فرمائے گا کہ جن جھوٹے معبودوں کو تم ہمارے شریک ٹھہرایا کرتے تھے۔ آج انہیں اپنی امداد کے لئے پکارو جب انہیں پکاریں گے تو وہ جواب تک نہ دیں گے امداد کرنا تو ایک طرف بلکہ ان کے درمیان ایک ہلاکت کا مقام یعنی آگ کی خندق تیار کی جائے گی۔ اس میں گر کر عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

(۵۳) اور مجرم لوگ دوزخ کی آگ کو دیکھ کر خیال کریں گے کہ وہ اس میں اب گرنے والے ہیں اور اس سے بچاؤ کی جگہ بھی نہ پائیں گے۔

افعال: وَجَدُوْا: انہوں نے پایا' ماضی معروف۔ اَشْهَدْتُّهُمْ: میں نے ان کو شاہد بنایا' گواہ بنایا' اَشْهَدْتُ اِشْهَادٌ سے ماضی۔ نَادُوْا: نِدَاءٌ مصدر' تم پکارو' امر۔

اسماء: مُشْفِقِيْنَ: ڈرنے والے' اسم فاعل۔ تَتَّخِذُوْنَهٗ: تم اس کو بناتے ہو' تم اس کو پکڑتے ہو' تم اس کو پسند کرتے ہو۔ مُتَّخِذَ: بنانے والا' اختیار کرنے والا' اِتِّخَاذٌ مصدر اَخْذٌ مادہ' اسم فاعل۔ مَوْبِقًا: ظرف مکان' ہلاکت کی جگہ' مراد جہنم کا خاص درجہ ہے دُبُوْقٌ مصدر۔

لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۚ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴿٥٤﴾

لوگوں کے لئے | ہر قسم کی | مثالیں | اور ہے | انسان | ہر شے سے زیادہ | جھگڑالو

طرح طرح کی مثالیں بیان فرمائی ہیں لیکن انسان سب چیزوں سے بڑھ کر جھگڑالو ہے۔

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَنْ يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ وَيَسْتَغْفِرُوا

اور نہیں روکا | لوگوں کو | کہ وہ ایمان لائیں | جب آ گئی ان کے پاس | ہدایت | اور وہ بخشش مانگیں

اور لوگوں کے پاس جب ہدایت آ گئی تو اُن کو کس چیز نے منع کیا کہ وہ ایمان لائیں اور اپنے ربّ سے بخشش

رَبَّهُمْ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ

اپنے رب سے | سوائے اس کے کہ | ان کے پاس آئے | طریقہ | پہلے لوگوں کا | یا آئے اُن کے پاس عذاب

مانگیں۔ سوائے اس بات کے کہ اُن کو بھی اگلے لوگوں کا سا معاملہ پیش آئے یا اُن پر عذاب سامنے

قُبُلًا ﴿٥٥﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ ۚ وَيُجَادِلُ

سامنے | اور ہم نہیں بھیجتے | رسولوں کو | مگر خوشخبری دینے والے | اور ڈر سنانے والے | اور جھگڑا کرتے ہیں

آ جائے۔ اور ہم پیغمبروں کو صرف اس لئے بھیجتے ہیں کہ لوگوں کو خوشخبری سنائیں اور عذاب سے ڈرائیں اور وہ لوگ

الَّذِينَ كَفَرُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ ۖ وَاتَّخَذُوا آيَاتِي

وہ لوگ | جو کافر ہوئے | ناحق | تاکہ وہ زائل کر دیں | اس سے | حق (بات) کو | اور انہوں نے بنایا | میری آیتوں کو

جو منکر ہیں ناحق جھگڑتے ہیں تاکہ اس سے حق کو زائل کر دیں اور اُنہوں نے ہماری آیتوں کو اور

وَمَا أُنْذِرُوا هُزُوًا ﴿٥٦﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ

اور جس سے | انہیں ڈرایا جاتا ہے | ایک مذاق | اور کون | بڑا ظالم ہے | اُس سے | جو سمجھایا گیا | اس کے رب کی آیتوں سے

جس چیز سے اُن کو ڈرایا جاتا ہے مذاق بنالیا۔ اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جس کو اُس کے رب کی آیتوں سے

فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ ۚ إِنَّا جَعَلْنَا

تو اس نے منہ پھیرلیا | اس سے | اور وہ بھول گیا | جو | آگے بھیجا | اُس کے دونوں ہاتھوں نے | بیشک ہم نے ڈال دیئے

سمجھایا جائے تو وہ اُن سے منہ موڑے اور جو (گناہ) وہ کر چکا ہے انہیں وہ بھول جائے' بیشک ہم نے اُن کے

عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۖ

اُن کے دلوں پر | پردے | کہ وہ اس کو سمجھ (نہ) سکیں | اور ان کے کانوں میں | بوجھ ہے

دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں کہ وہ اس کو سمجھ (نہ) سکیں اور اُن کے کانوں میں بھاری پن (پیدا کردیا) ہے

وَإِنْ تَدْعُهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ فَلَنْ يَهْتَدُوا إِذًا أَبَدًا ﴿٥٧﴾ وَرَبُّكَ

اور اگر تم انہیں بلاؤ | ہدایت کی طرف | تو وہ ہرگز ہدایت نہ پائیں گے | اس وقت | کبھی | اور تمہارا رب

اور اگر تم اُن کو ہدایت کی طرف بلاؤ تو جب بھی وہ ہرگز ہدایت نہ پائیں گے اور آپ کا رب

الْغَفُورُ ذُو الرَّحْمَةِ ۖ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوا لَعَجَّلَ لَهُمُ

بخشنے والا | رحمت والا ہے | اگر وہ ان کا مواخذہ کرے | اس پر جو انہوں نے کیا | تو وہ جلد بھیج دے | ان کے لئے

بڑا بخشنے والا اور رحمت والا ہے اگر اللہ تعالیٰ اُن کے اعمال پر اُن سے مواخذہ کرے تو اُن پر جلد

آیت نمبر ۔۔۔ آسان تفسیر

(۵۴) اور بیشک ہم نے اس قرآن میں ہر قسم کی مثال عنوان بدل بدل کر بیان کردی ہے کہ لوگوں کو ہدایت ہو لیکن انسان اللہ کی مخلوقات میں سب سے زیادہ جھگڑا کرنے والا ہے۔

(۵۵) اور ہدایت آچکنے کے بعد لوگوں کو خدا پر ایمان لانے اور مغفرت مانگنے سے صرف اس بات نے روکے رکھا کہ وہ یہ چاہتے تھے کہ ان کے ساتھ بھی ویسا ہی سلوک کیا جائے۔ جیسا پہلی سرکش قوموں کے ساتھ کیا گیا تھا یا عذاب ان کے سامنے آجائے۔

(۵۶) اور رسول تو محض اسی لئے بھیجے جاتے ہیں کہ ایمان والوں کو خوشخبری سنائیں اور منکرین کو عذاب الٰہی سے ڈرائیں اور مشرکین تو جھوٹے جھگڑے کھڑے کرکے حق کو مغلوب کرنا چاہتے ہیں اور اللہ کی آیتوں اور اس کے وعدۂ عذاب کا مذاق اڑاتے ہیں۔

(۵۷) اور اس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوسکتا ہے جسے اللہ کی آیتوں سے نصیحت کی گئی مگر اس نے منہ موڑا اور انکار کیا اور اپنے برے اعمال بھلا بیٹھا۔ واقعی ہم نے شرک وکفر کی وجہ سے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں اور ان کے کانوں میں بوجھ پیدا کردیا ہے کہ نصیحت کو سن ہی نہ سکیں اور اگر آپ انہیں سیدھے راستے کی طرف بلائیں تو وہ کبھی راہ راست پر نہ آئیں گے۔

افعال: اُنْذِرُوْا: وہ ڈرائے گئے ان کو ڈر سنایا گیا اِنْذَارٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: یُدْحِضُوْا: باطل کرنے کے لئے زائل کرنے کے لئے اِدْحَاضٌ مصدر۔ اَکِنَّۃٌ: پردے غلاف کِنَانٌ کی جمع۔

الْعَذَابَ ۚ بَل لَّهُم مَّوْعِدٌ لَّن يَجِدُوا مِن دُونِهِ مَوْئِلًا ﴿۵۸﴾

عذاب | بلکہ | اُن کے لئے | ایک وقت مقرر ہے | وہ ہرگز نہ پائیں گے | اس کے سوا | پناہ کی جگہ

عذاب بھیج دے لیکن اُن کے لئے ایک وقت مقرر ہے وہ ہرگز اُس سے کوئی پناہ کی جگہ نہ پائیں گے۔

وَتِلْكَ الْقُرَىٰ أَهْلَكْنَاهُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِم مَّوْعِدًا ﴿۵۹﴾

اور یہ | بستیاں کہ | ہم نے انہیں ہلاک کردیا | جب انہوں نے ظلم کیا | اور ہم نے مقرر کیا | ان کی تباہی کیلئے | ایک مقررہ وقت

اور ان بستیوں کو جب انہوں نے ظلم کیا' ہم نے ہلاک کردیا اور اُن کی تباہی کے لئے ہم نے ایک وقت مقرر کیا تھا

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ حَتَّىٰ أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ

اور جب کہا | موسیٰؑ نے | اپنے جوان (شاگرد) سے | میں نہ رکوں گا | یہاں تک کہ | میں پہنچ جاؤں | ملنے کی جگہ | دو دریاؤں کے

اور جب موسیٰؑ نے اپنے شاگرد سے کہا کہ میں چلتا رہوں گا جب تک میں دو دریاؤں کے آپس میں ملنے کی جگہ تک نہ پہنچ جاؤں

أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ

یا چلتا رہوں گا | برسوں تک | پھر جب وہ دونوں پہنچے | ملنے کا مقام | دونوں کے درمیان | تو وہ بھول گئے | اپنی مچھلی | اور اُس نے بنالیا

خواہ سالہا سال تک چلتا رہوں۔ جب وہ دریاؤں کے ملنے کی جگہ پہنچ گئے تو اپنی مچھلی بھول گئے اور اس نے

سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ﴿۶۱﴾ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا

اپنا راستہ | دریا میں | سرنگ کی طرح | پھر جب | وہ آگے بڑھ گئے | اس نے کہا | اپنے شاگرد سے | ہمارے پاس لاؤ

دریا میں سرنگ کی طرح اپنا راستہ بنالیا۔ پھر جب وہ آگے نکل گئے تو موسیٰؑ نے اپنے شاگرد سے کہا ہمارے لئے

غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِن سَفَرِنَا هَٰذَا نَصَبًا ﴿۶۲﴾ قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ

ہمارا صبح کا کھانا | البتہ ہم نے پائی ہے | اپنے اس سفر سے | تھکان (تکلیف) | اس نے کہا | کیا آپ نے دیکھا؟ | جب

صبح کا کھانا لاؤ۔ ہم اس سفر میں بہت تھک گئے ہیں۔ اُس نے کہا کیا آپ نے دیکھا؟

أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنسَانِيهُ إِلَّا

ہم ٹھہرے | پتھر کے پاس | تو بیشک میں | بھول گیا | مچھلی | اور نہیں بھلایا مجھے | مگر

جب ہم اس پتھر کے پاس ٹھہرے تھے تو میں مچھلی (وہیں) بھول گیا اور مجھے (آپ سے) اُس کا ذکر

الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا ﴿۶۳﴾ قَالَ

شیطان نے | کہ میں اس کا ذکر کروں | اور اس نے بنالیا | اپنا راستہ | دریا میں | عجیب طرح سے | موسیٰ نے کہا

کرنا شیطان نے بھلا دیا اور مچھلی نے عجیب طرح سے دریا میں اپنا راستہ بنالیا۔ موسیٰؑ نے کہا

ذَٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۚ فَارْتَدَّا عَلَىٰ آثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿۶۴﴾ فَوَجَدَا

یہی ہے (وہ مقام) | جو ہم چاہتے تھے | پھر وہ دونوں لوٹے | اپنے نشانات قدم کو | دیکھتے ہوئے | پھر انہوں نے پایا

یہی تو وہ جگہ تھی جس کی ہم تلاش میں تھے پھر وہ اپنے پاؤں کے نشان دیکھتے دیکھتے واپس لوٹ آئے تو (وہاں) انہوں

عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَا آتَيْنَاهُ رَحْمَةً مِّنْ عِندِنَا وَعَلَّمْنَاهُ مِن لَّدُنَّا

ایک بندہ | ہمارے بندوں میں سے | ہم نے دی اسے | رحمت | اپنے پاس سے | اور ہم نے علم دیا اُسے | اپنے پاس سے

نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ (خضرؑ) پایا' جس کو ہم نے اپنے پاس سے رحمت دی تھی اور ہم نے اُسے اپنے پاس سے ایک خاص

آیت نمبر ۔ آسان تفسیر

(۵۸) اور آپؐ کا پروردگار بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ اگر بندوں کے جرائم پر وہ ان سے باز پرس کرتا تو فوراً ان پر عذاب نازل کر کے انہیں ہلاک کر دیتا۔ لیکن وہ بڑا بردبار اور رحم والا ہے کہ ان کے حساب کا ایک وقت مقرر کر دیا ہے کہ اس سے ادھر کوئی پناہ کی جگہ نہ پا سکیں گے۔

(۵۹) ان عاد و ثمود اور قوم لوطؑ وغیرہ کی بستیوں کے رہنے والوں نے جب کفر و شرک کیا تو ہم نے انہیں ہلاک کر دیا اور ہم نے ان کی ہلاکت کے لئے ایک وقت مقرر کر دیا تھا۔

(۶۰) ایک دفعہ حضرت موسیٰؑ سے وعظ کے درمیان کسی نے دریافت کیا کہ اس وقت دنیا میں سب سے بڑا عالم کون ہے؟ تو آپ نے جواب دیا ''کہ میں'' گو یہ جواب صحیح تھا اس لئے کہ وہ اپنے وقت کے صاحب کتاب رسول تھے مگر اللہ کو پسند نہ آیا اور فرمایا کہ **مجمع البحرین** کے پاس ہمارا ایک بندہ یعنی خضر علیہ السلام خاص علوم میں تم سے بڑھ کر ہے اس سے جا کر ملو چنانچہ حضرت موسیٰؑ اللہ کے حکم کے مطابق اپنے خادم حضرت **یوشع** کو ہمراہ لے گئے۔ اور ان سے فرمایا کہ جب تک میں مجمع البحرین تک نہ جا پہنچوں برابر چلتا رہوں گا چاہے کتنے ہی سال گزر جائیں۔

(۶۱) پس جب دونوں وہاں پہنچے۔ جہاں بحیرۂ قلزم کی دونوں شاخیں ملتی ہیں تو چلتے وقت اللہ کے حکم سے اس مقام کی علامت کے طور پر جو بھنی ہوئی مچھلی اپنے ہمراہ لائے تھے وہ بھول گئے اور مچھلی تھیلی سے نکل کر سرنگ بنا کر سمندر میں چلی گئی۔

(۶۲) پھر دونوں حضرات جب وہاں سے آگے نکل گئے تو حضرت موسیٰؑ نے اپنے خادم یوشعؑ سے کہا کہ ہمارا دن کا کھانا تو لاؤ اس سفر میں تو ہمیں بڑی تھکاوٹ محسوس ہوئی ہے۔

(۶۳) حضرت یوشعؑ بولے کہ او ہو آپ نے نہیں دیکھا کہ جب ہم اس پتھر کے پاس آرام کرنے کے لئے ٹھہرے تھے تو مچھلی زندہ ہو کر عجیب طرح سے سرنگ بنا کر سمندر میں چلی گئی تھی اور میں چاہتا تھا کہ آپ سے اس کا ذکر کروں مگر شیطان نے مجھے بھلا دیا۔

(۶۴) آپ نے فرمایا کہ اسی مقام کی تو ہمیں تلاش تھی چنانچہ دونوں اپنے پاؤں کے نشانوں پر واپس لوٹ گئے۔

افعال: اَمْضِیَ: میں چلا جاؤں گا، مُضِیٌّ سے مضارع۔ جَاوَزَا: وہ دونوں آتے چلے، گزرے، مُجَاوَزَۃٌ سے معنی کسی چیز سے گزر جانے اور آگے بڑھنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ۔ اَنْسٰنِیْہُ: مجھے اس کو بھلا دیا، اَنْسٰی، اِنْسَاءٌ سے۔

اسماء: مَوْئِلًا: وال مادہ، لوٹنے کی جگہ، مراد جاء پناہ اسم ظرف۔ حُقُبًا: دو تہائے دراز برسوں، قرنوں، حُقُبٌ زمانے کو کہتے ہیں۔ مَجْمَعَ: ملنے کی جگہ، سنگم، جَمْعٌ سے معنی اکٹھا کرنا۔ غَدَاءَ نَا: ہمارا صبح کے دن کا کھانا، دن کے ابتدائی حصے کے کھانے کو غَدَاء کہتے ہیں، معنی بھلا دینے کے ہیں ماضی۔ نَصَبًا: تکان، مشقت اسم۔

عِلْمًا ﴿۶۵﴾ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا

علم | کہا | اس سے | موسیٰؑ نے | کیا میں تمہارے ساتھ چلوں؟ | اس (بات) پر کہ تم سکھا دو مجھے | اس سے جو

علم دیا تھا۔ موسیٰؑ نے اس سے کہا: کیا میں تمہارے ساتھ چلوں؟ اس شرط پر کہ تم مجھے بھلائی کی وہ

عُلِّمْتَ رُشْدًا ﴿۶۶﴾ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿۶۷﴾

تمہیں سکھائی گئی ہے | کچھ بھلائی | اس نے کہا | بیشک تو | ہرگز نہ کر سکے گا | میرے ساتھ | صبر

باتیں سکھاؤ جو تمہیں سکھائی گئی ہیں۔ (خضرؑ نے) کہا کہ تم میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کرسکو گے۔

وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ﴿۶۸﴾ قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ

اور کیسے تو صبر کرے گا | اس پر | کہ تو نے احاطہ نہیں کیا اس کا | واقفیت سے | اس نے کہا | تم مجھے پاؤ گے | اگر چاہا

اور جس بات کی تمہیں خبر ہی نہیں اُس پر تم کیسے صبر کرسکتے ہو۔ (موسیٰؑ نے کہا) اللہ تعالیٰ نے چاہا تو آپ

اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا ﴿۶۹﴾ قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ

اللہ نے | صبر کرنے والا | اور میں نافرمانی نہ کروں گا | تمہاری | کسی بات کی | اس نے کہا | پس اگر | تجھے میرے ساتھ چلنا ہے

مجھے صابر پائیں گے اور میں آپ کے حکم کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ (خضرؑ نے) کہا، اگر تم میرے ساتھ رہنا چاہتے

فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰٓى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ﴿۷۰﴾ ع

تو مجھ سے نہ پوچھنا | کسی چیز سے متعلق | یہاں تک کہ | میں بیان کروں | تجھ سے | اس کا | ذکر

ہو تو مجھ سے کسی چیز کے متعلق سوال نہ کرنا جب تک میں خود اس کا ذکر تم سے نہ کروں۔

فَانْطَلَقَا ٣ حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا ۭ قَالَ

پھر وہ دونوں چلے | یہاں تک کہ | جب وہ دونوں سوار ہوئے | کشتی میں | اس نے سوراخ کر دیا اس میں | (موسیٰؑ نے) کہا

تو دونوں چل پڑے یہاں تک کہ جب وہ دونوں ایک کشتی میں سوار ہوئے تو خضرؑ نے اس میں سوراخ کردیا

اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا اِمْرًا ﴿۷۱﴾ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ

کیا تم نے اس میں سوراخ کر دیا | کہ تم غرق کر دو | اسکے لوگوں کو | بیشک تو لایا | ایک بات | بھاری | اس نے کہا | کیا میں نے نہیں کہا تھا

موسیٰؑ نے کہا تم نے اس میں سوراخ کردیا کہ اس کے سواروں کو غرق کردو، یہ تو آپ نے عجیب کام کیا ہے اُس نے کہا کیا میں نہ کہتا

اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿۷۲﴾ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ

بیشک تو | ہرگز نہ کر سکے گا | میرے ساتھ صبر | اس نے کہا | میرا مواخذہ نہ کر | اس پر جو | میں بھول گیا

تھا کہ تم میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کرسکو گے۔ (موسیٰؑ نے) کہا مجھ سے جو بھول ہوگئی ہے اس پر میرا مواخذہ نہ

وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا ﴿۷۳﴾ فَانْطَلَقَا ٣ حَتّٰٓى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ

اور مجھ پر نہ ڈال | میرے معاملے میں | مشکل | پھر وہ دونوں چلے | یہاں تک کہ | جب وہ ملے | ایک لڑکے سے | تو اسکو قتل کر دیا

کریں اور میرے معاملے میں مجھے مشکل میں نہ ڈالیں۔ پھر دونوں روانہ ہوئے یہاں تک کہ انہیں ایک لڑکا ملا تو خضرؑ نے اس کو قتل کردیا

قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةًۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ ۭ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا نُّكْرًا ﴿۷۴﴾

اس نے کہا کہ تم نے قتل کر دیا | ایک جان کو | پاک | بغیر کسی جان کے (بدلہ کے) | یقیناً تم نے کیا | ایک کام | ناپسندیدہ

موسیٰؑ نے کہا کیا آپ نے ایک بے گناہ کو بغیر کسی قصاص کے قتل کر ڈالا ہے۔ آپ نے بہت ناپسندیدہ کام کیا ہے

آیت نمبر — آسان تفسیر

(۶۵) وہاں پہنچے۔ تو انہوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ (خضرؑ) کو پایا جسے ہم نے اپنی جناب سے خاص رحمت بخشی تھی اور اپنے پاس سے ایک خاص غیبی علم عطا کیا تھا۔

(۶۶) حضرت موسیٰ نے علیک سلیک کے بعد اپنے آنے کا سبب بیان کر کے ان سے پوچھا کہ اگر آپ اس علم اسرار تکوینیہ میں سے جو اللہ نے آپ کو بخشا ہے کچھ مجھے بھی سکھا دیں تو میں چند روز آپ کے ہمراہ رہوں۔

(۶۷) حضرت خضرؑ نے کہا کہ آپ میرے ہمراہ رہ کر جو واقعات دیکھیں گے ان پر صبر نہ کر سکیں گے۔

(۶۸) اور جن چیزوں کا آپ کو علم ہی نہیں ان پر صبر بھی کیسے کر سکتے ہیں۔

(۶۹) حضرت موسیٰ نے جواب دیا کہ انشاء اللہ آپ مجھے صابر پائیں گے اور میں آپ کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہیں کروں گا۔

(۷۰) حضرت خضرؑ نے کہا کہ اچھا اگر آپ میرے ہمراہ رہنا چاہتے ہیں تو جب تک میں خود ہی کسی چیز کے بارے میں آپ سے ذکر نہ کروں آپ اس کے متعلق مجھ سے کچھ نہ پوچھیں۔

(۷۱) چنانچہ دونوں حضرات وہاں سے روانہ ہوئے۔ یہاں تک کہ جب دریا پار کرنے کے لئے وہ کشتی پر سوار ہوئے تو حضرت خضرؑ نے اس میں سوراخ کر دیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ بھائی آپ نے تو اس کشتی میں شگاف کر دیا تا کہ کشتی والے غرق ہو جائیں یہ تو آپ نے بڑا خطرناک کام کیا۔

(۷۲) حضرت خضرؑ نے کہا کہ میں نے تو آپ سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ آپ ہرگز میرے ساتھ صبر نہ کر سکیں گے۔

(۷۳) حضرت موسیٰ نے کہا کہ یہ جو کچھ بھول میں مجھ سے ہو گیا آپ اس پر جواب طلبی نہ کریں اور میرے معاملہ میں سختی نہ کریں۔

(۷۴) دونوں حضرات وہاں سے آگے چلے، یہاں تک کہ جب وہ ایک گاؤں سے گزرے تو ایک لڑکے کو کھیلتے دیکھا حضرت خضرؑ نے اسے قتل کر دیا اب تو حضرت موسیٰ سے صبر نہ ہو سکا اور بول اٹھے کہ آپ نے ایک بے گناہ کو بغیر قصاص کے قتل کر دیا؟ واقعی یہ تو آپ نے بہت ہی برا کام کیا۔

افعال: اٰتَیْنٰهُ: ہم نے اس کو دیا، اٰتَیْنَا ماضی کا صیغہ۔ اِرْتَدَّا: وہ دونوں اس لئے پھرے، اِرْتِدَادًا سے ماضی کا صیغہ۔ اَعْصِیْ: میں نافرمانی کروں گا، مَعْصِیَةٌ سے معنی نافرمانی کرنے کے ہیں۔ اِتَّبَعْتَنِیْ: تو نے میری اتباع کی، اِتَّبَعْتَ ماضی کا۔ اُحْدِثُ: میں نکالوں، میں شروع کروں، اِحْدَاثٌ سے معنی پیدا کرنے اور کسی چیز کو نئے سرے سے شروع کرنے کے ہیں، مضارع۔ تَسْئَلْنِیْ: تو نے مجھ سے پوچھے، سوال کرے، تَسْئَلُ، سُوَالٌ سے مضارع۔ خَرَقْتَهَا: تو نے اس کو پھاڑ ڈالا، قطع کر دیا، خَرَقْتَ، خَرْقٌ سے ماضی۔ قَتَلْتَ: تو نے مار ڈالا، ماضی معروف۔

اسماء: عُلِّمْتَ: تو سکھلایا دیا گیا، تجھے تعلیم دی گئی، تَعْلِیْمٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ خُبْرًا: دانش، سمجھ، خبر، خبرداری، خَبَرَ یَخْبُرُ کا مصدر ہے۔ اِمْرًا: بھاری، عجیب، انوکھا، قابل انکار اسم ہے۔ تُؤَاخِذْنِیْ: تو مجھے پکڑے۔

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٧٥﴾ قَالَ

(خضرؑ) نے کہا | کیا میں نے نہیں کہا تھا | تجھ سے | بیشک تو | ہرگز نہیں کر سکے گا | میرے ساتھ | صبر | (موسیٰؑ نے) کہا

(خضرؑ) نے کہا کہ کیا میں نے تجھ سے نہیں کہا تھا کہ تو میرے ساتھ رہ کر ہرگز صبر نہ کر سکے گا۔ (موسیٰؑ) نے کہا

اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍۭ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ

اگر میں پوچھوں تجھ سے | کسی چیز کے متعلق | اس کے بعد | تو ساتھ نہ رکھ مجھے | تو پہنچ چکا | میری طرف سے

اگر میں نے اس کے بعد آپ سے کسی چیز کے متعلق پوچھا تو مجھے اپنے ساتھ نہ رکھنا۔ آپ میری طرف سے عذر کی انتہا کو

عُذْرًا ﴿٧٦﴾ فَانْطَلَقَا حَتّٰٓى اِذَآ اَتَيَآ اَهْلَ قَرْيَةِ اِۨسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا

عذر کو | پھر وہ دونوں چلے | یہاں تک کہ | جب آئے | ایک بستی والوں کے پاس | (تو) کھانا مانگا | بستی والوں سے

پہنچ چکے ہیں۔ پھر وہ دونوں چل دیئے یہاں تک کہ جب ایک گاؤں والوں پر ان کا گزر ہوا۔ انہوں نے اس کے باشندوں سے کھانا مانگا

فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ

پس انہوں نے انکار کیا | ان کو مہمان رکھنے سے | پھر انہوں نے پائی | اس (بستی) میں | ایک دیوار | جو گرا ہی چاہتی تھی

تو انہوں نے ان کی مہمان نوازی سے انکار کردیا پھر انہوں نے وہاں ایک دیوار دیکھی جو گرا ہی چاہتی تھی

فَاَقَامَهٗ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ﴿٧٧﴾ قَالَ

تو اس نے اسے سیدھا کردیا | موسیٰؑ نے کہا | اگر تو چاہتا | تو لے لیتا | اس پر | اُجرت | (خضرؑ نے) کہا

تو خضرؑ نے اسے سیدھا کردیا۔ موسیٰؑ نے کہا اگر آپ چاہتے تو اس کی اُجرت لے لیتے۔ خضرؑ نے کہا کہ

هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ

یہ ہے | جدائی | میرے درمیان | اور تیرے درمیان | اب میں بتادوں گا تجھے | مطلب | ان (باتوں) کا | کہ نہیں کر سکا تو

یہ میرے اور تمہارے درمیان جدائی ہے۔ اب میں ان چیزوں کا راز تمہیں بتائے دیتا ہوں جن پر تم صبر نہ

عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٧٨﴾ اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ

ان پر | صبر | وہ جو | کشتی (تھی) | سو وہ چند مسکینوں کی تھی | جو کام کرتے تھے | سمندر میں

کرسکے۔ وہ کشتی چند مسکینوں کی تھی جو سمندر میں مزدوری کرتے تھے

فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ

سو میں نے چاہا | کہ اسے عیب دار کردوں | اور تھا | ان کے آگے | ایک بادشاہ | جو پکڑ لیتا تھا | ہر کشتی کو

پس میں نے ارادہ کیا کہ اس میں عیب پیدا کردوں اور ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر (اچھی) کشتی کو زبردستی پکڑ

غَصْبًا ﴿٧٩﴾ وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا

زبردستی | اور وہ لڑکا | سو تھے | اس کے والدین | مومن | پس ہمیں اندیشہ ہوا | کہ وہ گرفتار کردے گا ان کو

لیتا تھا اور رہا وہ لڑکا! تو اس کے ماں باپ دونوں مومن تھے اور ہمیں اندیشہ ہوا کہ کہیں سرکشی اور کفر میں یہ ان پر

طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ﴿٨٠﴾ فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً

سرکشی | اور کفر میں | پس ہم نے چاہا | کہ بدلہ دے ان دونوں کو | ان کا رب | بہتر | اس سے | پاکیزگی میں

غالب نہ آجائے۔ پس ہم نے چاہا کہ ان کو ان کا رب بدلہ (میں ایسی اولاد) دے جو پاکیزگی میں اس سے بہتر اور

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷۵) حضرت خضرؑ نے موسیٰؑ علیہ السلام سے کہا کہ میں نے تو پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ہمراہ ایسے واقعات دیکھیں گے کہ کبھی خاموش نہ رہ سکیں گے۔

(۷۶) حضرت موسیٰؑ نے کہا کہ اگر میں آئندہ کسی کام کے بارے میں پوچھوں تو مجھے اپنے ہمراہ نہ رکھنا۔ یہ آپ کی مجبوری ہوگی۔

(۷۷) پھر دونوں حضرات وہاں سے چل کر ایک گاؤں میں پہنچے اور گاؤں والوں سے کھانا مانگا مگر انہوں نے ان کو اپنے یہاں مہمان رکھنے سے انکار کر دیا چلتے چلتے راہ میں ایک دیوار نظر آئی۔ جو گرنے والی تھی۔ حضرت خضرؑ نے کمر لگا کر اس کو سیدھا کر دیا تو حضرت موسیٰؑ نے کہا کہ اگر آپ ایسے بے لحاظ لوگوں سے اجرت لے کر دیوار درست کرتے تو ہمارا کام بھی چل جاتا۔

(۷۸) حضرت خضرؑ نے کہا کہ بھائی اب وعدہ کے مطابق تم کو مجھ سے علیحدہ ہو جانا چاہئے۔ کیونکہ میرے ساتھ آپ کا گزارہ اب مشکل ہے ہاں جدا ہونے سے پہلے میں ان رازوں کی حقیقت آپ پر واضح کر دوں گا۔ جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا۔

(۷۹) کشتی کے توڑنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے مالک غریب لوگ تھے جو سمندر میں محنت مزدوری سے گزارہ کرتے تھے اور جس طرف کشتی جا رہی تھی اس پار ایک ظالم بادشاہ اچھی کشتیوں کو بیگار میں پکڑ کر قبضہ کر لیتا تھا۔ میں نے چاہا کہ اس کشتی کو عیب دار کر دوں تاکہ وہ اس کے ہاتھوں سے محفوظ رہے۔

(۸۰) اور اس لڑکے کے قتل کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے والدین مومن تھے اور ہمیں الہام سے معلوم ہو گیا تھا کہ یہ لڑکا بڑا ہو کر سخت گمراہ ہوتا اور اس کے والدین بھی اس کی محبت کی وجہ سے کافر ہو جاتے۔

افعال: تُصٰحِبْنِی: تو مجھے صحبت میں رکھ' ساتھ رکھ' مضارع۔ بَلَغْتَ: تو پہنچا' ماضی کا صیغہ۔ یَّنْقَضَّ: کہ وہ گر پڑے' گر پڑنا' مضارع۔ اسْتَطْعَمَآ: ان دونوں نے کھانا مانگا' ماضی کا صیغہ۔ اَبَوْا: انہوں نے سختی سے انکار کر دیا' اباء سے ماضی کا صیغہ۔ اَقَامَهٗ: اس کو سیدھا کر دیا' کھڑا کر دیا' ماضی کا صیغہ۔ سَاُنَبِّئُكَ: میں نے تجھ سے پوچھا' سوال کیا' ماضی۔ اَعِیْبَهَا: میں اس میں عیب ڈال دوں' مضارع۔

اسماء: عُذْرًا: عذر' الزام کو دور کرنا۔ غَصْبًا: چھیننا' جبر' ظلم' مصدر۔

وَأَقْرَبَ رُحْمًا ﴿٨١﴾ وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ

اور زیادہ قریب ہو | شفقت میں | اور وہ جو دیوار (تھی) | سو وہ تھی | دو لڑکوں کی | جو یتیم تھے | اس شہر میں

محبت میں اس سے بڑھ کر ہو۔ اور وہ جو دیوار تھی' وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی (ملکیت) تھی اور اس کے نیچے

وَكَانَ تَحْتَهُ كَنزٌ لَّهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا فَأَرَادَ رَبُّكَ

اور تھا | اس کے نیچے | خزانہ | ان کے لئے | اور تھا | ان کا باپ | نیک | پس چاہا | آپ کے رب نے

ان دونوں کا خزانہ دبا ہوا تھا اور ان کا والد ایک نیک آدمی تھا' سو تمہارے رب نے چاہا

أَن يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنزَهُمَا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ

کہ وہ دونوں پہنچ جائیں | اپنی جوانی کو | اور وہ دونوں نکالیں | اپنا خزانہ | مہربانی سے | آپ کے رب کی

کہ وہ دونوں بالغ ہوجائیں اور تیرے رب کی رحمت سے اپنا خزانہ نکالیں

وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي ذَٰلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِع عَّلَيْهِ

اور نہیں کیا میں نے یہ کام | اپنی رائے (مرضی) سے | یہ ہے | مطلب | ان باتوں کا | کہ نہ ہوسکا تجھ سے | ان پر

اور میں نے جو کچھ کیا ہے اپنی مرضی سے نہیں کیا' یہ ہے وہ حقیقت جس پر تم صبر نہ کرسکے۔

صَبْرًا ﴿٨٢﴾ وَيَسْأَلُونَكَ عَن ذِي الْقَرْنَيْنِ ۖ قُلْ سَأَتْلُو عَلَيْكُم

صبر | اور پوچھتے ہیں آپ سے | بابت | ذوالقرنین کی | کہہ دیجئے | میں سناؤں گا | تمہیں

اور (اے پیغمبر!) آپ سے لوگ ذوالقرنین کے متعلق سوال کرتے ہیں ان سے کہہ دیجئے کہ اس کا کسی قدر حال میں تمہیں سنائے دیتا ہوں

مِّنْهُ ذِكْرًا ﴿٨٣﴾ إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِن كُلِّ شَيْءٍ

اس کا | کچھ حال | بیشک ہم نے | قوت دی تھی | اس کو | زمین میں | اور ہم نے دیا تھا اس کو | ہر طرح کا

بیشک ہم نے اس کو زمین میں قدرت دی تھی اور ہم نے اسے ہر طرح کا

سَبَبًا ﴿٨٤﴾ فَأَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٥﴾ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا

ساز و سامان | سو وہ چل پڑا | ایک راہ پر | یہاں تک کہ | جب وہ پہنچا | جس جگہ ڈوبتا ہے | سورج | اس نے پایا اسے

ساز و سامان دے رکھا تھا سو ایک دفعہ وہ ایک راستے پر چل کھڑا ہوا یہاں تک کہ جب وہ مغرب (کی طرف ایک مقام تک) پہنچ گیا تو

تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَوَجَدَ عِندَهَا قَوْمًا ۗ قُلْنَا

کہ ڈوب رہا ہے | چشمے میں | سیاہ کیچڑ کے | اور پائی اس نے | اس کے نزدیک | ایک قوم | ہم نے حکم دیا کہ

سورج کو ایک دلدل کے چشمے میں ڈوبتا ہوا پایا اور اس کے نزدیک اس نے ایک قوم کو پایا ہم نے کہا کہ

يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِمَّا أَن تُعَذِّبَ وَإِمَّا أَن تَتَّخِذَ فِيهِمْ حُسْنًا ﴿٨٦﴾

اے ذوالقرنین! | یا تو تو سزا دے | اور یا | یہ کہ تو اختیار کرے | ان کے بارے میں | اچھا طریقہ

اے ذوالقرنین! خواہ تم ان پر سختی کرو خواہ ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔

قَالَ أَمَّا مَن ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهُ ثُمَّ يُرَدُّ إِلَىٰ رَبِّهِ فَيُعَذِّبُهُ

اس نے کہا | وہ جو | ظالم ہوگا | تو جلد ہم اسے سزا دیں گے | پھر وہ لوٹایا جائیگا | اپنے رب کی طرف | پس وہ عذاب دے گا اُسے

اُس نے کہا کہ جو نافرمانی کرے گا سو اُس پر ہم سختی کریں گے پھر وہ اپنے ربّ کی طرف لوٹایا جائے گا تو وہ اسے سخت عذاب دے گا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸۱) اس لئے ہم نے چاہا کہ اس کو قتل کر دیں اور اس کے بدلے اللہ ان کو ایک نیک اور فرمانبردار اولاد عطا فرمائے۔ (ف) روایت ہے کہ اللہ نے انہیں ایک لڑکی عطا کی جس کے بطن سے ایک نبی پیدا ہوا۔

(۸۲) اور اس دیوار کو درست کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے مالک دو یتیم لڑکے تھے جن کا باپ بہت نیک آدمی تھا۔ اور اس کے نیچے ان کا خزانہ دفن تھا۔ سو اللہ کو منظور ہوا کہ اس دیوار کو نئے سرے سے بنا دیا جائے تاکہ ان کے جوان ہونے تک خزانہ اس کے نیچے محفوظ رہے اور جوان ہو کر وہ اپنا خزانہ سنبھال لیں اور جو کچھ میں نے کیا وہ اپنی رائے سے نہیں بلکہ الہام الٰہی سے کیا پس یہ ہے مطلب ان رازوں کا جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا۔

(۸۳) اور یہود کے اشارے سے قریش آپ ؐ سے ذوالقرنین کی بابت دریافت کرتے ہیں سو ان سے کہہ دیجئے کہ میں ابھی اس کا کچھ حال تم کو پڑھ کر سناؤں گا۔ (ف) قرن بمعنی طرف۔ ذوالقرنین یعنی دو طرفوں والا چونکہ یہ بادشاہ دنیا کے دو کناروں مشرق اور مغرب تک پہنچا ہے اس لئے اس کو ذوالقرنین کا لقب دیا گیا ہے اور حضرت ابراہیمؑ کے زمانے کے پرانے عرب بادشاہوں میں سے کوئی ایک بادشاہ ہے۔ ایک روایت کے مطابق ایک نیک ایرانی بادشاہ قورش نامی مراد ہے۔

(۸۴) واقعی ہم نے ذوالقرنین کو دنیا میں بڑی طاقت دی تھی اور اس کو ہر قسم کے سامان اور رسائل دیئے تھے۔

(۸۵) پس وہ ایک مہم پر جانے کے اسباب فراہم کر کے مغرب کی طرف چل پڑا۔

(۸۶) یہاں تک کہ وہ سمندر کے کنارے پر جا پہنچا جہاں پہنچ کر اس کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سورج ایک سیاہ دلدل میں ڈوب رہا ہے اور وہاں ایک ایسی قوم آباد تھی جنہیں دین حق کی کچھ خبر نہیں۔ ذوالقرنین کو خدا کا حکم ہوا کہ چاہے تو ان کو سزا دے چاہے ان کو دین حق کی نصیحت کر۔

افعال: یُبۡدِلَھُمَا: ان دونوں کو بدلہ میں دے دے، مضارع۔ یَبۡلُغَاۤ: یہ دونوں پہنچ جائیں، بالغ ہو جائیں، مضارع۔ یُرۡھِقَ: اثر ڈال دے، چڑھا دے، مبتلا کر دے، مضارع۔ اَتۡبَعَ: وہ پیچھے پڑ گیا، پیچھے لگ گیا۔ تُعَذِّبَ: تو لوگوں کو عذاب دے، تکلیف دے، مضارع۔

اسماء: حَمِئَۃٍ: دلدل، کیچڑ والا۔

عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨٧﴾ وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ
عذاب | سخت | اور البتہ جو کوئی | ایمان لائے گا | اور عمل کرے گا | نیک | تو اس کے لئے | بدلہ ہے
اور جو ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے تو اس کے لئے نیک بدلہ ہے

اِۨالْحُسْنٰى ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ﴿٨٨﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٩﴾
نیک | اور عنقریب ہم کہیں گے | اس کیلئے | اپنے کام میں | آسانی (کی بات) | پھر | وہ چل پڑا | ایک راہ پر
اور اپنے معاملہ میں ہم اس سے نرم بات کہیں گے پھر وہ ایک راستے پر چل پڑا۔

حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ
یہاں تک کہ | جب پہنچا | طلوع ہونے کے مقام پر | سورج کے | تو اسے پایا | طلوع ہوتا | ایک قوم پر
یہاں تک کہ جب وہ مشرق (کی طرف ایک مقام) تک پہنچ گیا تو اس نے سورج کو ایک ایسی قوم پر طلوع ہوتے پایا

لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ﴿٩٠﴾ كَذٰلِكَ ۗ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا
کہ نہیں بنایا ہم نے | ان کے لئے | اس کے آگے | کوئی پردہ | ایسا ہی ہے | اور ہم نے احاطہ کرلیا | اس کا جو
جن کے لئے ہم نے سورج کی طرف سے کوئی آڑ نہیں رکھی تھی۔ یہ واقعہ بالکل اسی طرح ہے اور اس کے مکمل حالات سے ہم

لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿٩١﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٩٢﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ
اس کے پاس تھا | علم | پھر وہ چل پڑا | ایک راہ پر | یہاں تک کہ | جب وہ پہنچا | درمیان دو دیواروں (پہاڑوں) کے
باخبر ہیں۔ پھر وہ ایک راستہ پر چل پڑا۔ یہاں تک کہ وہ دو پہاڑوں کے درمیان پہنچا تو ان کے دوسری طرف

وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ﴿٩٣﴾ قَالُوْا
تو پائی اس نے | ان کے دوسری طرف | ایک قوم | جو نہیں | لگتے تھے | کہ سمجھیں | (کوئی) بات | وہ کہنے لگے
اس نے ایک ایسی قوم کو پایا جو تقریباً بات نہیں سمجھتے تھے۔ انہوں نے کہا

يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ فَهَلْ
اے ذوالقرنین! | بلاشبہ | یاجوج | اور ماجوج | فساد کرتے ہیں | زمین میں | تو کیا
اے ذوالقرنین! بیشک یاجوج و ماجوج زمین میں فساد برپا کررہے ہیں تو کیا ہم تیرے لئے

نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰۤى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿٩٤﴾ قَالَ
ہم جمع کردیں | تیرے لئے کچھ مال؟ | اس شرط پر | کہ تو بنادے | ہمارے درمیان | اور ان کے درمیان | ایک دیوار | اس نے کہا
کچھ مال جمع کردیں تاکہ تو ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار بنادے اس نے کہا

مَا مَكَّنِّىْ فِيْهِ رَبِّىْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِىْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ
جو طاقت دی ہے مجھے | اس بارے میں میرے رب نے | وہ بہتر ہے | پس تم میری مدد کرو | قوت سے | میں بنادوں گا | تمہارے درمیان
جس (مال) پر مجھے میرے ربّ نے قدرت دی' وہ بہتر ہے۔ تم (صرف) قوت بازو سے میری مدد کرو' میں تمہارے اور

وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿٩٥﴾ اٰتُوْنِىْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ
اور ان کے درمیان | ایک دیوار | تم لادو مجھے تختے | لوہے کے | یہاں تک کہ جب | اس نے برابر کردیا | درمیان
ان کے درمیان ایک دیوار بنادوں گا مجھے لوہے کے تختے لاکر دو' یہاں تک کہ جب اس نے اسے دونوں پہاڑوں کے سروں تک

آیت نمبر ۔۔۔ آسان تفسیر

(۸۷) ذوالقرنین نے کہا جو شخص ان میں سے سمجھانے کے باوجود کفر و شرک کرے گا اس کو تو ہم سزا دیں گے پھر قیامت کے دن خدا کے ہاں جا کر بہت بڑے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔

(۸۸) البتہ جو شخص ان میں ایمان لا کر نیک اعمال کرے گا اسے نیک بدلہ دیا جائے گا اور ہم بھی اپنے دنیاوی کاروبار میں اس سے آسانی اور سہولت برتیں گے۔

(۸۹) پھر اس نے مشرق کے سفر کی تیاری کر کے ادھر کا راستہ اختیار کیا۔

(۹۰) یہاں تک کہ جب وہ مشرق بعید میں منتہائے آبادی کے ایسے مقام پر پہنچا جہاں سے سورج نکلتا ہے تو وہاں ایسے لوگوں کو آباد پایا جو بالکل ننگے ہیں اور دھوپ کی گرمی سے بچنے کے لئے کپڑے ہیں نہ مکان۔

(۹۱) جیسا کہ اوپر بیان ہوا واقعی ایسے ہی حالات اس کو پیش آئے تھے وہاں تک پہنچنے کے جو وسائل اس کو حاصل تھے اور جو حالات اس کو پیش آئے تھے ان سب پر اللہ کا علم چھایا ہوا ہے۔

(۹۲) پھر اس نے شمال کے سفر کی تیاری کر کے ادھر کا رخ کیا۔

(۹۳) چنانچہ سفر کرتے کرتے جب دو عظیم پہاڑوں کے درمیانی درے (ارمینیا و آذربائیجان کے درمیان یا بحر قزوین اور بحر اسود کے درمیان شمال میں تاتاریوں اور جنوب میں ایشیائی باشندوں کے درمیانی علاقے) کے پاس پہنچا تو وہاں ایک ایسی قوم دیکھی جو ان کی زبان نہ جانتے تھے۔ **(التفسیر الوجیز لوھبة الزحیلی)**

(۹۴) انہوں نے ترجمان کے ذریعہ ذوالقرنین سے درخواست کی کہ یاجوج و ماجوج (تاتاری اور منگول) اس درہ میں سے ہمارے ملک میں داخل ہو کر ہمیشہ فساد مچاتے ہیں اگر آپ ہمارے اور یاجوج ماجوج کے درمیان ایک بند باندھ دیں تو ہم آپ کو محصول ادا کر دیا کریں گے۔

(۹۵) ذوالقرنین نے انہیں جواب دیا کہ مجھے تمہارے خراج کی ضرورت نہیں' اللہ نے جو مجھے طاقت دے رکھی ہے۔ وہی کافی ہے' ہاں بدنی امداد کرو تو ہم تمہارے اور ان کے درمیان ایک دیوار کھینچ دیں گے۔

انعال: نُعَذِّبُ: ہم اس کو سزا دیں گے' قتل کریں گے' مضارع۔ تَطْلُعُ: وہ نکلتی ہے' طلوع ہوتی ہے' مضارع کا صیغہ۔ اَحَطْنَا: ہم نے گھیر لیا ہے معلوم کر لیا ہے' ماضی کا صیغہ۔ اَعِیْنُوْنِیْ: تم میری مدد کرو امر کا صیغہ۔ اَجْعَلُ: میں بنا دوں' مضارع کا صیغہ۔ سَاوٰی: اس نے برابر کر دیا' وہ برابر ہو گیا' ماضی۔ مَکَّنِّیْ: اس نے مجھے جگہ دی' با اقتدار بنایا' اختیار دیا۔

اسماء: مَطْلِعَ: طلوع ہونے کی جگہ۔ خَرْجًا: محصول' باج' مال۔ رَدْمًا: موٹی دیوار' مضبوط دیوار' سد محکم' اسم مفعول۔

الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِيْٓ

دو پہاڑوں کے | تو کہا | (آگ) پھونکو | یہاں تک کہ | جب اس نے کر دیا اسے | آگ | (تو) کہا | لاؤ مجھے

برابر کر دیا تو حکم دیا کہ اب اسے آگ پھونکو یہاں تک کہ جب اسے آگ کی طرح سرخ کر دیا تو حکم دیا کہ اب لاؤ کہ میں اس پر

اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ﴿96﴾ فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا

میں ڈال دوں | اُس پر | پگھلا ہوا تانبا | پھر وہ نہ کر سکے | کہ اس پر چڑھ جائیں | اور نہ وہ کر سکے

پگھلا ہوا تانبا ڈال دوں۔ پھر ان (یاجوج و ماجوج) میں اس بات کی طاقت نہ رہی کہ اس پر چڑھ سکیں اور نہ وہ اس میں

لَهٗ نَقْبًا ﴿97﴾ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ

اس میں | سوراخ | اس نے کہا | یہ | رحمت ہے | میرے ربّ کی | پس جب آجائے گا | وعدہ | میرے رب کا

سوراخ کر سکتے تھے۔ ذوالقرنین نے کہا کہ یہ میرے ربّ کی رحمت (کی بدولت) ہے سو جب میرے ربّ کا وعدہ آ جائے گا

جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ﴿98﴾ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ

تو وہ کردے گا اسے | ہموار زمین | اور ہے وعدہ | میرے رب کا | سچا | اور چھوڑ دیں گے ہم | ان میں سے بعض کو

تو وہ خود اسے گرا کر ریزہ ریزہ کردے گا اور میرے ربّ کا وعدہ سچا ہے۔ اور اس دن ہم ان کو اس طرح چھوڑ دیں گے گویا

يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ﴿99﴾

اس دن | کہ وہ گھس جائیں | بعض میں | اور پھونکا جائے گا | صور | پھر ہم جمع کر دیں گے ان سب کو

ایک دوسرے میں گھسے چلے جا رہے ہوں گے اور صور پھونکا جائے گا پھر سب کو ہم ایک جگہ جمع کر دیں گے

وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضَا ﴿100﴾ الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ

اور ہم لے آئیں گے | دوزخ کو | اس دن | کافروں کے | بالکل سامنے | جن کی | تھیں | آنکھیں

اور اس دن ہم کافروں کے سامنے جہنم پیش کر دیں گے ان لوگوں کے سامنے جن کی آنکھیں

فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ﴿101﴾ اَفَحَسِبَ

پردے میں | میرے ذکر سے | وہ طاقت نہ رکھتے تھے | سننے کی | پس کیا سمجھ لیا ہے | جنہوں

میری یاد سے پردے میں تھیں اور وہ سننے کی طاقت ہی نہ رکھتے تھے۔ کیا وہ لوگ جنہوں

الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ۭ

کافروں نے | کہ وہ ٹھہرائیں | میرے بندوں کو | میرے سوا | کارساز

نے کفر اختیار کیا ہے خیال کرتے ہیں کہ میرے علاوہ وہ میرے بندوں کو اپنا کارساز بنالیں گے

اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ﴿102﴾ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ

بیشک ہم نے تیار کر رکھا ہے | دوزخ کو | کافروں کی | مہمانی کے لئے | کہہ دیجئے | کیا میں بتاؤں تمہیں

یقیناً ہم نے کافروں کے لئے جہنم کو ٹھہرنے کی جگہ مقرر کر رکھا ہے۔ کہہ دیجئے کیا ہم تمہیں بتائیں کہ

بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ﴿103﴾ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ

زیادہ نقصان اٹھانے والے | اعمال میں | وہ جن کی | برباد کی گئی | کوشش | زندگی میں

کون لوگ اعمال کے لحاظ سے بہت زیادہ نقصان میں رہیں گے۔ وہ لوگ جن کی تمام کوششیں دنیا کی زندگی میں برباد

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹۶) تم مجھے لوہے کی چادریں لا دو چنانچہ وہ لے آئے اور کام شروع ہو گیا یہاں تک کہ جب دونوں پہاڑوں کے درمیانی درہ کو دیوار سے پہاڑوں کی اونچائی کے برابر کر دیا تو انہیں آگ دھونکنے کا حکم دیا۔ یہاں تک کہ جب دیوار سرخ انگارے کی طرح ہو گئی تو اس پر تانبا پگھلا کر انڈیل دیا جو درزوں میں جا کر جم گیا۔

(۹۷) اور وہ دیوار ایسی ایک جان ہو گئی کہ یاجوج ماجوج نہ تو اس کے اوپر چڑھ سکتے تھے اور نہ اس میں کوئی سوراخ کر سکتے تھے۔

(۹۸) ذوالقرنین نے کہا یہ اللہ کا فضل ہے کہ مجھ سے اتنا بڑا کام لے لیا لیکن قیامت کے قریب اللہ کے وعدہ کے مطابق یاجوج ماجوج اس دیوار کو توڑ دیں گے یہ وعدہ بالکل سچا ہے ہو کر رہے گا۔

(۹۹) اور وہ بڑی تعداد میں نکل کر روئے زمین پر پھیل جائیں گے اور لوگوں میں گڈمڈ ہو کر فساد ہنگامہ مچا دیں گے آخر عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے ان میں وبا پھیلے گی اور سب فوراً ہلاک ہو جائیں گے پھر اس کے بعد صور پھونکا جائے گا اور سب لوگ قیامت کے میدان میں اللہ کے سامنے جمع کر دیئے جائیں گے۔

(۱۰۰) اور دوزخ کفار کے سامنے لا کر رکھ دی جائے گی۔

(۱۰۱) جن کی آنکھوں پر غفلت کا پردہ پڑا ہوا تھا اور وہ نہ آنکھوں سے عذاب الٰہی کو دیکھ سکتے تھے اور نہ اس کے متعلق کوئی حق بات سن سکتے تھے اس لئے ہمیشہ دنیا میں اللہ کی یاد سے بے پروا رہے۔

(۱۰۲) پس کفار جو میرے بندوں کو اپنی جہالت سے اپنا مددگار اور کارساز سمجھ کر ان کی عبادت کرتے ہیں یہ ان کی بے وقوفی ہے کوئی انہیں خدا کے عذاب سے نہ بچا سکے گا۔ ہم نے ان کی مہمانی کے لئے دوزخ تیار کر رکھی ہے۔

(۱۰۳) ان سے کہہ دیجئے کہ ہم تمہیں وہ لوگ بتائیں جو اعمال کے اعتبار سے بڑے نقصان میں رہے۔

افعال: اُفۡرِغۡ: میں ڈال دوں، بہا دوں، مضارع کا صیغہ۔ یَمُوۡجُ: لہریں مارتے ہوں گے مضارع۔ عَرَضۡنَا: ہم نے پیش کیا، روبرو کیا، ماضی کا صیغہ۔

اسماء: قِطۡرًا: پگھلا ہوا تانبا۔ نَقۡبًا: شگاف، سوراخ۔ عَرۡضًا: روبرو لانا، پیش کرنا، مصدر۔ غِطَآءٍ: ڈھکنا، مراد غفلت، موٹا پردہ۔ اَخۡسَرِیۡنَ: زیادہ نقصان میں رہنے والے۔

الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿١٠٤﴾ اُولٰٓئِكَ
دنیا کی | اور وہ خیال کرتے رہے | کہ وہ | اچھا کر رہے ہیں | کام | یہی لوگ ہیں
ہوگئیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں۔ وہ لوگ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ
جنہوں نے انکار کیا تھا | آیتوں کا | اپنے رب کی | اور اس کی ملاقات | پس ضائع ہوگئے | ان کے عمل
جنہوں نے اپنے ربّ کے احکام سے اور اس کی ملاقات سے انکار کیا ہے ان کے تمام اعمال ضائع ہوگئے
فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿١٠٥﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ
پس ہم قائم نہ کریں گے | اُن کے لئے | قیامت کے دن | وزن (اعمال) | یہ | ان کی سزا ہوگی | دوزخ
پس قیامت کے دن ہم ان کے اعمال کو کوئی وزن (اہمیت) نہیں دیں گے یہی جہنم ان کی سزا ہے
بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ﴿١٠٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
بدلے اس کے جو | انہوں نے کفر کیا | اور بنایا | ہماری آیتوں | اور رسولوں کو | مذاق | بیشک | جو لوگ
کیونکہ انہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں اور رسولوں کا مذاق اڑایا۔ بیشک جو لوگ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿١٠٧﴾
ایمان لائے | اور انہوں نے عمل کئے نیک | ہوں گے | ان کے لئے | فردوس کے باغات | ان کی مہمانی کے لئے
ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کی رہائش کی جگہ جنت فردوس ہوگی۔
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿١٠٨﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ
ہمیشہ رہیں گے وہ | ان میں | وہ نہ چاہیں گے | وہاں سے | جگہ بدلنا | کہہ دیجئے | اگر ہو
وہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہاں سے کہیں جانا نہ چاہیں گے۔ کہہ دیجئے کہ اگر میرے رب
الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ
سمندر | سیاہی | باتیں (لکھنے کے لئے) | میرے ربّ کی | تو ختم ہوجائے | سمندر | اس سے پہلے کہ | ختم ہوں
کی باتوں کے (لکھنے) کے لئے سمندر سیاہی بن جائے تو سمندر ختم ہوجائے گا اس سے پہلے کہ میرے رب کی
كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿١٠٩﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ
باتیں | میرے رب کی | اور اگرچہ | ہم لے آئیں | ایسا ہی | اور (سمندر) مدد کے لئے | کہہ دیجئے | بیشک میں تو ایک انسان ہوں
باتیں ختم ہوں اگرچہ ایسا ہی ایک اور سمندر اس کی مدد کو ہم لے آئیں۔ فرما دیں کہ میں بے شک تم ہی جیسا
مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ
تمہاری طرح | وحی کی جاتی ہے | میری طرف | بیشک | تمہارا معبود | معبود ہے ایک ہی | پس جو کوئی | امید رکھے | ملنے کی
ایک بشر ہوں، میری طرف وحی بھیجی جاتی ہے کہ تمہارا معبود صرف ایک معبود ہے، تو جو کوئی اپنے ربّ کی ملاقات
رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿١١٠﴾
اپنے رب سے | تو اس کو کرنا چاہئے | عمل | نیک | اور شریک نہ ٹھہرائے | عبادت میں | اپنے رب کی | کسی کو
چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ نیک عمل کرے اور اپنے ربّ کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۰۴) یہ وہ لوگ ہیں جن کی تمام کوششیں اور صلاحیتیں دنیا کے حصول کے لئے ہی برباد ہو گئیں اور وہ تمام عمر یہی سمجھتے رہے کہ ہم خوب کام کر رہے ہیں۔

(۱۰۵) یہی وہ لوگ ہیں جو ہمیشہ اللہ کی آیات اور اس کے سامنے حاضری کا انکار کرتے رہے' سو ان کے سب اعمال سب ضائع ہو گئے اور قیامت میں ان کی کوئی وقعت نہ ہوگی اور نہ انہیں تولا جائے گا۔

(۱۰۶) اور انہوں نے جو دنیا میں ہمارا انکار اور ہماری آیتوں اور رسولوں کا مذاق اڑایا اس کے بدلے آج یہ ان کی سزا دوزخ ہے۔

(۱۰۷) اور جو لوگ اللہ و رسول پر ایمان لا کر دنیا میں نیک اعمال کرتے رہے ان کی مہمانی کے لئے سب سے اعلیٰ درجہ کے باغ تیار کئے گئے ہیں۔

(۱۰۸) وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اور وہاں سے نکل کر کسی اور جگہ جانا نہ چاہیں گے۔

(۱۰۹) آپؐ ان سے کہہ دیجئے کہ اگر روئے زمین کے سارے سمندر اللہ کے معلومات لکھنے کو سیاہی کا کام دیں اور اتنے ہی اور سمندر اس کی امداد کے لئے مزید سیاہی بنا دیئے جائیں تو وہ سب کے سب ختم ہو جائیں مگر خدا کی معلومات ختم نہ ہوں یعنی اللہ کا علم بہت وسیع ہے جس کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔

(۱۱۰) ان سے کہہ دیجئے کہ میں تو تمہاری طرح آدمی ہی ہوں البتہ میری طرف اللہ کی وحی نازل ہوتی ہے کہ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور وہ ایک ہے' سو جن کو یقین ہے کہ قیامت کے روز وہ جواب دہی کے لئے خدا کے حضور میں حاضر کئے جائیں گے انہیں چاہئے کہ وہ نیک عمل کریں اور اللہ کی عبادت میں کسی اور کو شریک نہ کریں۔

افعال: یُحْسِنُوْنَ: اچھا کرتے ہیں' مضارع۔ نُقِیْمُ: ہم قائم (نہیں) کریں گے' مضارع۔ تَنْفَدَ: وہ تمام ہو' نبڑ جائے' تمام ہوتی ہے' مضارع کا صیغہ۔

اسماء: وَزْنًا: قدر و منزلت۔ مِدَادًا: روشنائی' چراغ کا تیل۔ مَدَدًا: زیادتی' طاقت کا اضافہ۔

سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | ثَمَانٍ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

سورہ مریم مکہ میں نازل ہوئی اور اس | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | میں اٹھانوے آیتیں اور چھ رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

كٓهٰيٰعٓصٓ ﴿١﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ﴿٢﴾ اِذْ نَادٰى

کھیعص | (یہ) ذکر ہے | رحمت کا | آپ کے ربّ کی | اپنے بندے | زکریا پر | جب اس نے پکارا

کھیعص یہ تیرے ربّ کی اس رحمت کا ذکر ہے جو اس نے اپنے بندے زکریا پر فرمائی جب اس نے

رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ﴿٣﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ

اپنے رب کو | پکارنا آہستہ سے | اس نے کہا | اے میرے ربّ! | بیشک کمزور ہوگئیں | ہڈیاں | میری

اپنے ربّ کو دبی آواز سے پکارا کہا کہ اے میرے ربّ! میرے بدن کی ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں

وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ﴿٤﴾

اور سفید ہوگیا | (میرا) سر | بڑھاپے سے | اور میں کبھی نہیں رہا | تجھے پکار کر | اے میرے ربّ | محروم

اور سر بڑھاپے کی وجہ سے سفید ہوگیا اور میرے ربّ! میں کبھی تجھ سے مانگ کر محروم نہیں رہا ہوں

وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ

اور بیشک | مجھے تو خوف ہے | اپنے وارثوں کا | اپنے پیچھے | اور ہے | میری بیوی

اور میں اپنے بعد اپنے وارثوں سے ڈرتا ہوں اور میری بیوی بانجھ

عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ﴿٥﴾ يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ

بانجھ | پس عطا کر | مجھے | اپنے ہاں سے | ایک وارث | جو وارث ہو میرا | اور وارث ہو

ہے پس مجھے اپنے پاس سے ایک وارث عطا فرما جو میرا اور خاندانِ یعقوب

مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ﴿٦﴾ يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ

آلِ یعقوب کا | اور بنا اس کو | اے میرے ربّ! | مقبول | اے زکریاؑ! | بیشک ہم خوشخبری دیتے ہیں تجھے

کا وارث ہو اور اے میرے ربّ! اس کو اپنا پسندیدہ بندہ بنا۔ (اللہ نے فرمایا) اے زکریا۔ ہم تمہیں ایک

بِغُلٰمِ ۨاسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ﴿٧﴾ قَالَ

ایک لڑکے کی | جس کا نام ہوگا | یحییٰ | نہیں بنایا ہم نے | اس کا | اس سے پہلے | (کوئی) ہمنام | اس نے کہا

لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہوگا' ہم نے اس کا ہمنام اس سے پہلے نہیں بنایا۔ زکریا نے کہا

رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ

اے میرے رب! | کیسے ہوگا | میرا | لڑکا | حالانکہ ہے | میری بیوی | بانجھ | اور میں پہنچ چکا ہوں

کہ اے میرے رب! میرے ہاں لڑکا کیسے پیدا ہوگا جبکہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بڑھاپے

مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ﴿٨﴾ قَالَ كَذٰلِكَ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ

بڑھاپے کی | انتہائی حد کو | اس نے کہا اسی طرح | فرمایا | تیرے رب نے | یہ مجھ پر آسان ہے

کی آخری حد کو پہنچ گیا ہوں (فرشتے نے) کہا' اسی طرح ہوگا' تیرے ربّ نے فرمایا ہے کہ یہ بات میرے لئے

سورۂ مریم

اس سورۃ میں حضرت مریم کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) یہ حروف مقطعات ہیں ان کے اجتہادی معنے جو حضرت ابن عباس سے مروی ہیں یہ ہیں: کَافٍ ھَادٍ لِّلۡعِبَادِ یَدُہٗ فَوۡقَھُمۡ عَالِمٌ بِاُمُوۡرِھِمۡ صَادِقٌ بِوَعۡدِہٖ یعنی اللہ اپنی مخلوقات کے لئے کافی اور ان کا ہادی ہے اس کا دست قدرت ان کے اوپر ہے ان تمام معاملات سے واقف ہے اور اپنے وعدوں میں سچا ہے۔

(۲) اس سورت میں حضرت زکریا علیہ السلام پر اللہ کی رحمت کا ذکر ہے۔

(۳) جب انہوں نے حضرت مریم کے معجزات کو دیکھ کر اپنے دل میں دبی آواز سے اپنے مولیٰ کو پکارا۔

(۴) کہ اے میرے مولیٰ! میری ہڈیاں بالکل کمزور ہوگئیں اور میرا سر بڑھاپے سے سفید چمکدار ہوگیا اور میں تجھ سے دعا کر کے کبھی محروم نہیں رہا۔

(۵) اور مجھے ڈر ہے کہ میرے وارث میرے بعد برے اعمال سے دین حق کو بگاڑ نہ دیں اور میری عورت اس وقت بانجھ ہے اس لئے تو اپنے فضل سے ایک حقیقی وارث مجھے عطا فرما۔

(٦) جو میرے بعد میرے علم نبوت کا اور آل یعقوبؑ کے دین کا وارث ہو اور تو اس کو اپنا مقبول بارگاہ (یعنی نبی) بنا۔

(۷) فرشتوں کے ذریعہ حکم ہوا کہ اے زکریا! ہم تمہیں ایک لڑکا پیدا ہونے کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام **یحییٰ** ہوگا جو اپنے نام اور بعض خاص صفات میں بے مثال ہوگا۔

(۸) حضرت زکریاؑ نے عرض کی کہ میرے مولیٰ! میں خود حد سے زیادہ بوڑھا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے پھر میرے ہاں لڑکا کیسے پیدا ہوگا۔ یعنی عام اسباب تو میرے خلاف ہی جا رہے ہیں۔

انعال: اِشۡتَعَلَ: شعلہ نکلا، شعلہ بھڑکنے کے ہیں مراد بڑھاپے سے سر سفید ہونا۔ خِفۡتُ: میں ڈرا، مجھے خوف ہے، ماضی۔ وَھَنَ: کمزور ہوگئی، ماضی معروف۔ یَرِثُ: وارث ہوئی، حال ہو، مالک ہو، مضارع۔

اسماء: شَیۡبًا: بڑھاپا، سر کے سفید ہونے کو کہتے ہیں، مصدر۔ رَضِیًّا: پسندیدہ، من مانتا۔ عِتِیًّا: حد سے باہر ہونا، اکڑنا، سرکشی کرنا۔ سَمِیًّا: ہم نام، نظیر۔

وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا ۝٩ قَالَ رَبِّ

اور میں نے پیدا کیا تجھ کو | اس سے پہلے | اور تو نہ تھا | کچھ (بھی) | عرض کیا | اے میرے رب!

آسان ہے اور میں نے اس سے پہلے تمہیں بھی تو پیدا کیا تھا اور تو کچھ بھی نہ تھا کہا اے میرے رب!

اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ

(مقرر) کردے میرے لئے | (کوئی) نشانی | فرمایا | تیری نشانی (یہ ہے) | کہ تو بات نہ کرے گا | لوگوں سے | تین | رات (دن)

میرے لئے کوئی نشانی مقرر فرمایئے۔ فرمایا تیری نشانی یہ ہے کہ تو برابر تین رات دن تک لوگوں سے صحیح سالم ہوتے ہوئے

سَوِيًّا ۝١٠ فَخَرَجَ عَلٰي قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ اَنْ

صحیح سالم یا مسلسل | پس وہ نکل کر آئے | اپنی قوم کے پاس | محراب سے | پھر اس نے اشارہ کیا | ان کی طرف | کہ

بات چیت نہ کر سکے گا۔ سو وہ محراب سے نکل کر اپنی قوم کے پاس آئے اور ان کو اشارہ سے کہا کہ

سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِـيًّا ۝١١ يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ۭ وَاٰتَيْنٰهُ

پاکی بیان کرو | صبح | اور شام | اے یحییٰ | پکڑ لے | کتاب کو | مضبوطی سے | اور دی ہم نے اس کو

صبح و شام ذکر و عبادت کرتے رہو۔ اے یحییٰ! اس کتاب کو مضبوطی سے تھامے رہو اور ہم نے اسے

الْحُكْمَ صَبِيًّا ۝١٢ۙ وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ۭ وَكَانَ تَقِيًّا ۝١٣ۙ

حکمت | بچپن میں | اور رحم دلی | ہماری طرف سے | اور پاکیزگی | اور وہ تھا پرہیزگار

بچپن ہی میں دین کی سمجھ دے دی تھی۔ اور اپنے ہاں سے رحمدلی اور پاکیزگی بخشی تھی اور وہ بہت پرہیزگار تھے۔

وَّبَرًّۢا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ۝١٤ وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ

اور نیک اپنے والدین کے ساتھ | اور نہ تھا | جابر | نافرمان | اور سلام ہے | اُس پر

اور وہ اپنے والدین کے حق میں بہت نیک تھا اور سرکش اور نافرمان نہ تھا۔ اور اس پر سلام ہے

يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۝١٥ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ

جس دن وہ پیدا ہوا | اور جس دن وہ فوت ہو | اور جس دن | اُٹھایا جائے گا | (دوبارہ) زندہ | اور ذکر کیجئے | کتاب میں

جس دن وہ پیدا ہوا اور موت کے دن اور جس دن وہ زندہ ہوکر اٹھے گا اور (اے نبیؐ) کتاب (یعنی قرآن)

مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۝١٦ۙ فَاتَّخَذَتْ

مریم کا | جب وہ علیحدہ ہوئی | اپنے گھر والوں سے | ایک مکان میں | مشرق کی طرف | پھر ڈال لیا

میں مریم کا بھی ذکر کیجئے جب وہ اپنے لوگوں سے الگ ہوکر مشرق کی طرف ایک جگہ پر چلی گئی پھر ان سے

مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ڦ فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا

ان کی طرف | پردہ | پھر بھیجا ہم نے | اس کی طرف | اپنا (ایک) فرشتہ | سو وہ بن گیا | اُس کے سامنے

پردہ کرلیا اس وقت ہم نے ان کی طرف جبرئیل کو بھیجا اور وہ ان کے سامنے مکمل

بَشَرًا سَوِيًّا ۝١٧ قَالَتْ اِنِّىْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ

ایک انسان | ہوبہو | وہ بولی | بیشک میں پناہ مانگتی ہوں | رحمان کی | تجھ سے | اگر تو ہے

آدمی کی شکل میں آ کھڑے ہوئے۔ مریم کہنے لگیں اگر تم پاکباز ہو تو میں تم سے خدا کی پناہ مانگتی ہوں

(۹) فرمایا کہ جو کچھ تم کہتے ہو صحیح ہے لیکن ہمارے لئے سب کچھ آسان ہے چنانچہ ہم نے خود تمہیں پیدا کیا حالانکہ تم بالکل موجود ہی نہ تھے۔

(۱۰) حضرت زکریاؑ نے عرض کی کہ مولیٰ! میرے لئے کوئی نشان مقرر فرما۔ فرمایا تمہارا نشان یہ ہے کہ تم اپنے لوگوں سے تین رات تک صحیح و سالم ہونے کے باوجود بات نہ کرسکو گے۔

(۱۱) پس حضرت زکریاؑ یہ خوشخبری سن کر اپنی عبادت گاہ سے نکل کر اپنی قوم کے پاس آئے اور اشارہ سے انہیں صبح و شام اللہ کی تسبیح کرنے کا حکم دیا۔

(۱۲) حضرت یحییٰؑ پیدا ہوئے تو ہم نے انہیں لڑکپن ہی میں سمجھ بوجھ عطا فرما کر تورات کے احکام پر مضبوطی سے عمل کرنے اور کروانے کا حکم دیا۔

(۱۳) اور اللہ نے اپنی جناب سے ان کے دل میں رحمت اور شفقت اور حد درجہ اخلاقی پاکیزگی ڈال دی اور وہ بڑے پرہیزگار تھے۔

(۱۴) اور وہ ظالم اور نافرمان نہ تھے بلکہ اپنے والدین کی خدمت کیا کرتے تھے۔

(۱۵) اور ان پر اللہ کی طرف سے سلامتی ہے ان کی پیدائش و شہادت کے دن اور جب وہ دوبارہ قیامت میں اٹھائے جائیں گے۔

(۱۶) اور اے نبیؐ! کتاب (قرآن) میں حضرت مریمؑ کا ذکر کیجئے۔ جب وہ عبادت کے لئے لوگوں سے علیحدہ ایک مشرقی مکان میں چلی گئیں۔

(۱۷) پھر وہاں لوگوں سے پردہ کرلیا تو ہم نے اپنے ایک فرشتہ (جبرئیل) کو آدمی کی شکل میں ان کے پاس بھیجا۔

افعال: اِتَّخَذَتْ: اختیار کیا' اِتِّخَاذٌ سے ماضی۔ تَمَثَّلَ: وہ متمثل ہوا' اس نے صورت پکڑی' ماضی کا صیغہ۔

اسماء: حَنَانًا: رحمت و شفقت مہربانی۔ بُکْرَۃً: دن' اول حصہ' صبح۔ بَرًّا: احسان کرنے والا' نیک سلوک کرنے والا۔ صَبِیًّا: بچہ' لڑکا۔ عَصِیًّا: بڑا نافرمان' بہت بے حکم۔

تَقِيًّا ﴿١٨﴾ قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ ۖ لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا ﴿١٩﴾

پرہیزگار | اس نے کہا بلاشبہ میں تو | بھیجا ہوا ہوں | تیرے رب کا | تا کہ دوں | تجھے | ایک لڑکا | پاکیزہ

انہوں نے کہا میں تمہارے ربّ کا بھیجا ہوا فرشتہ ہوں تاکہ میں تمہیں ایک پاکیزہ لڑکا عطا کروں

قَالَتْ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا ﴿٢٠﴾

وہ بولی | کیسے ہوگا | میرے لئے لڑکا حالانکہ | نہیں چھوا مجھے | کسی انسان نے | اور نہ ہوں میں | بدکار

وہ بولی کہ میرے ہاں لڑکا کیسے ہوگا حالانکہ مجھے کسی انسان نے چھوا تک نہیں اور نہ میں بدکار ہوں

قَالَ كَذَٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۖ وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً

اس نے کہا | یونہی ہوگا | فرمایا | تیرے رب نے | کہ وہ مجھ پر | آسان ہے | اور تاکہ ہم بنائیں اُسے | ایک نشانی

فرمایا اسی طرح ہوگا آپ کے ربّ نے فرمایا ہے کہ یہ کام میرے لئے آسان ہے اور یہ اس لئے کہ ہم اسے

لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا ﴿٢١﴾ فَحَمَلَتْهُ

لوگوں کے لئے | اور رحمت | اپنی طرف سے | اور ہے یہ | ایک بات | طے شدہ | پس اُسے حمل ٹھہر گیا

لوگوں کے لئے نشانی اور (ذریعۂ) رحمت بنادیں اور یہ بات طے ہوچکی ہے۔ اس پر وہ حاملہ ہوگئیں

فَانْتَبَذَتْ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿٢٢﴾ فَأَجَاءَهَا الْمَخَاضُ إِلَىٰ

سو وہ علیحدہ جا بیٹھی | اس کے ساتھ | ایک جگہ | دور | پس لایا اُسے | دردزہ | پاس

اور اس کے ساتھ وہ (لوگوں سے) دور ایک جگہ جا بیٹھیں۔ پھر دردِ زہ انہیں کھجور کے تنے کی

جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَٰذَا وَكُنْتُ

ایک کھجور کے تنے کے | بولی | اے کاش! میں | مرگئی ہوتی | اس سے پہلے | اور ہوگئی ہوتی

طرف لے آیا۔ کہنے لگیں کاش! میں اس سے پہلے ہی مرچکی ہوتی اور

نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿٢٣﴾ فَنَادَاهَا مِنْ تَحْتِهَا أَلَّا تَحْزَنِي قَدْ جَعَلَ

بھولی بسری | پس آواز دی اُس کو | اس کے نیچے سے | کہ غم نہ کر | بنادیا ہے

بھولی بسری ہوجاتی۔ پھر نچلی زمین (کی جانب) سے فرشتے نے آواز دی کہ غم نہ کھاؤ تمہارے ربّ نے

رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿٢٤﴾ وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ

تیرے رب نے | تیرے نیچے | ایک چشمہ | اور ہلا | اپنی طرف | تنے کو | کھجور کے | وہ گرائے گا

تمہارے (ٹھکانے کے) نیچے کی جانب ایک چشمہ جاری کردیا ہے اور کھجور کے تنے کو پکڑ کے اپنی طرف ہلا دو اس سے تم

عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿٢٥﴾ فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا ۖ فَإِمَّا

تجھ پر | کھجوریں | تازہ تازہ | پھر کھا | اور پی | اور ٹھنڈی رکھ | آنکھ | پس اگر

پر تازہ کھجوریں گریں گی تو کھاؤ اور پیؤ اور آنکھیں ٹھنڈی کرو پھر اگر

تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا فَقُولِي إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَٰنِ

دیکھے تو | کسی آدمی کو | تو کہہ دے | کہ میں نے تو نذر مانی ہے | رحمان کے لئے

تم کسی آدم کو دیکھو تو کہہ دو کہ میں نے رحمان کے لئے روزے کی

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۸) حضرت مریم ایک اجنبی کو دیکھ کر گھبرائیں اور کہنے لگیں کہ اگر تو پرہیزگار آدمی ہے تو یہاں سے چلا جا تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔

(۱۹) فرشتہ نے کہا کہ میں تو اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں تا کہ تمہیں ایک پاکیزہ لڑکا عطا کروں۔

(۲۰) حضرت مریم بولیں۔ میرا لڑکا کیسے ہو سکتا ہے مجھے تو کبھی کسی آدمی نے چھوا تک بھی نہیں اور نہ ہی میں بدکار رہوں۔

(۲۱) فرشتے نے کہا کہ تمہارے رب نے یونہی کہا ہے کہ ہم بے باپ کے بچہ پیدا کر کے لوگوں کے لئے اسے اپنی قدرت کا ایک نشان اور رحمت کا باعث بنائیں گے اور اس بات کا فیصلہ ہو چکا ہے جو ضرور ہو کر رہے گا۔

(۲۲) پس ان کی قمیص کے گریبان میں فرشتے کے پھونکنے سے وہ خود بخود اللہ کے حکم سے حاملہ ہو گئیں حمل کی علامات دیکھ کر شرم کی وجہ سے بیت المقدس سے آٹھ میل دور بیت اللحم نام ایک مقام میں جا بیٹھیں۔

(۲۳) پھر دردِ زہ سے لاچار ہو کر ایک کھجور کے تنہ کے پاس سہارا لینے کو پہنچیں اور درد و تکلیف کے علاوہ اپنی بدنامی کا خیال کر کے یوں دعا کرنے لگیں کہ کاش! میں اس سے پہلے مر کر فنا ہو گئی ہوتی تو آج یہ دن نہ دیکھتی۔

(۲۴) اس وقت اس درخت کے نیچے سے فرشتے نے آواز دی کہ تم غم نہ کرو۔ تمہارے نیچے کی جانب بطور نشان اللہ نے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے۔

(۲۵) اور کھجور کے سوکھے ٹنڈ درخت کو ہلاؤ تو تم پر پکی تر و تازہ کھجوریں گریں گی۔

افعال: اَهَبَ: میں بخشوں، میں دے جاؤں، مضارع کا صیغہ۔ اَكُ: میں ہوں، مضارع کا صیغہ۔ اَجَاءَ هَا: اس کو لے کر آیا، ماضی کا صیغہ۔ هُزِّیْ: تو ہلا، امر معروف۔ تُسٰقِطْ: وہ گرائے گی، وہ ڈالے گی، مضارع۔

اسماء: مَقْضِيًّا: فیصل شدہ، مقرر، اسم مفعول۔ تَحْتَكِ: تیرے نیچے۔ جَنِيًّا: تازہ چنا ہوا میوہ۔ رُطَبًا: تازہ خرمہ، تازہ کھجوریں۔ قَصِيًّا: دور، الگ۔ جِذْعِ: تنا، ٹہنا، شاخ۔

صَوۡمًا فَلَنۡ اُكَلِّمَ الۡيَوۡمَ اِنۡسِيًّا ۝۲۶ فَاَتَتۡ بِهٖ قَوۡمَهَا

ایک روزہ کی | پس میں کلام نہیں کروں گی | آج | کسی انسان سے | پھر وہ لے کر آئی | اُسے | اپنی قوم کے پاس

منت مان رکھی ہے اس لئے آج کے دن ہرگز کسی سے بات نہ کروں گی۔ پھر وہ بچے کو گود میں اٹھائے قوم کے

تَحۡمِلُهٗ ؕ قَالُوۡا يٰمَرۡيَمُ لَقَدۡ جِئۡتِ شَيۡـًٔـا فَرِيًّا ۝۲۷

اُٹھائے ہوئے | وہ بولے | اے مریم! | بیشک | تونے کیا ہے | کام | بہت برا

پاس آئیں' انہوں نے کہا کہ اے مریمؑ! تم نے بہت بُرا کیا ہے۔

يٰۤاُخۡتَ هٰرُوۡنَ مَا كَانَ اَبُوۡكِ امۡرَاَ سَوۡءٍ وَّمَا كَانَتۡ اُمُّكِ بَغِيًّا ۝۲۸

اے ہارون کی بہن! | نہ تھا تیرا باپ | آدمی بُرا | اور نہ تھی | تیری ماں | بدکار

اے ہارون کی بہن! تمہارے باپ کوئی بُرے آدمی نہ تھے اور نہ تمہاری ماں ہی بدکار تھیں۔

فَاَشَارَتۡ اِلَيۡهِ ؕ قَالُوۡا كَيۡفَ نُكَلِّمُ مَنۡ كَانَ فِى الۡمَهۡدِ صَبِيًّا ۝۲۹

تو مریم نے اشارہ کیا | اُس کی طرف | وہ بولے | کیسے ہم بات کریں | اُس سے جو ہو گود میں | بچہ

اس پر مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا وہ بولے کہ ہم گود کے بچے سے کس طرح بات کریں۔

قَالَ اِنِّىۡ عَبۡدُ اللّٰهِ ؕ اٰتٰٮنِىَ الۡكِتٰبَ وَجَعَلَنِىۡ نَبِيًّا ۝۳۰ وَّجَعَلَنِىۡ

عیسیٰ نے کہا بلاشبہ میں | بندہ ہوں اللہ کا | دی ہے اس نے مجھے | کتاب | اور بنایا اس نے مجھے | نبی | اور بنایا اس نے مجھے

عیسیٰ نے کہا بلاشبہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں اُس نے مجھے کتاب عطا کی ہے اور نبی بنایا ہے۔ اور جہاں کہیں

مُبٰرَكًا اَيۡنَ مَا كُنۡتُ وَاَوۡصٰنِىۡ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا

برکت والا | جہاں کہیں | میں رہوں | اور وصیت کی اس نے مجھے | نماز | اور زکوٰۃ کی | جب تک

میں رہوں' مجھے مبارک قرار دیا ہے اور جب تک میں زندہ رہوں مجھے نماز اور زکوٰۃ

دُمۡتُ حَيًّا ۝۳۱ وَّبَرًّا ۢ بِوَالِدَتِىۡ وَلَمۡ يَجۡعَلۡنِىۡ جَبَّارًا شَقِيًّا ۝۳۲

میں رہوں | زندہ | اور اچھا سلوک کرنیوالا | اپنی والدہ کے ساتھ | اور نہیں بنایا اُس نے مجھے | جابر | بدبخت

کا حکم دیا ہے۔ اور مجھے اپنی ماں کا خدمت گزار بنایا ہے اور مجھے سرکش اور بدبخت نہیں بنایا۔

وَالسَّلٰمُ عَلَىَّ يَوۡمَ وُلِدْتُّ وَيَوۡمَ اَمُوۡتُ وَيَوۡمَ اُبۡعَثُ حَيًّا ۝۳۳

اور سلام ہے | مجھ پر جس دن | میں پیدا ہوا | اور جس دن | میں مروں گا | اور جس دن | اٹھایا جاؤں گا | زندہ کرکے

اور سلامتی ہو مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا' جس دن مروں گا اور جس دن زندہ کرکے اٹھایا جاؤں گا۔

ذٰلِكَ عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ ۚ قَوۡلَ الۡحَـقِّ الَّذِىۡ فِيۡهِ يَمۡتَرُوۡنَ ۝۳۴

یہ ہے | عیسیٰ بن مریم | (یہ ہے) بات | سچی | جس میں وہ | شک کرتے ہیں

یہ ہے عیسیٰ بن مریم یہ وہ سچی بات ہے جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔

مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنۡ يَّتَّخِذَ مِنۡ وَّلَدٍ ۙ سُبۡحٰنَهٗ ؕ اِذَا قَضٰۤى اَمۡرًا

نہیں ہے مناسب | اللہ کے لئے | کہ وہ بنائے | کوئی بیٹا | وہ پاک ہے | جب وہ فیصلہ کرتا ہے | کسی کام کا

اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں کہ اس کے ہاں کوئی اولاد ہو' وہ پاک ہے جب وہ کوئی کام کرنا چاہتا ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۶) پھر کھجوریں کھاؤ اور چشمے کا پانی پیو اور لڑکے کو دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی رکھو اور اگر کوئی انسان سامنے آئے تو اس سے کہہ دو کہ میں نے آج اللہ کے لئے بولنے سے روزہ نذر مان رکھا ہے اس لئے میں کسی سے کلام نہ کروں گی۔

(۲۷) اس کے بعد جب بچہ کو گود میں لئے ہوئے وہ اپنی قوم کے لوگوں کے پاس آئیں تو وہ لوگ حیران ہو کر بولے۔ اے مریم! تو نے غضب کر دیا کہ کنواری ہو کر بچہ جنا۔

(۲۸) اے ہارون کے خاندان کی لڑکی (یا ہارون جیسی پاکیزہ لڑکی) نہ تو تیرا باپ ہی برا آدمی تھا اور نہ تیری ماں ہی بدکار تھی پھر تو نے ایسا برا کام کیوں کیا؟ (ہارون نامی شخص حضرت مریم کے زمانے میں عظمت و عبادت میں شہرت رکھتا تھا یا مراد حضرت موسیٰؑ کے بھائی ہارون کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے جو بنی اسرائیل کے ایک مشہور زم خونبی تھے)۔

(۲۹) حضرت مریمؑ نے بچہ کی طرف اشارہ کیا کہ خود اسی سے پوچھو وہ بولے جو بچہ ابھی ننھا سا گود یا جھولے میں ہے، ہم اس سے کیسے بات کر سکتے ہیں؟

(۳۰) نومولود حضرت عیسیٰؑ خود بخود بول اٹھے کہ بلاشبہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور اللہ نے ازل ہی سے مجھے کتاب انجیل دینے اور مجھے تمہاری طرف نبی بنا کر بھیجنے کا فیصلہ فرمایا ہے۔

(۳۱) اور اس نے مجھے بابرکت بنایا ہے جہاں کہیں میں رہوں اور مجھے تاکید فرما دی ہے کہ میں جب تک زندہ رہوں نماز اور زکوٰۃ ادا کرتا رہوں۔

(۳۲) اور ہمیشہ اپنی والدہ سے نیک سلوک کروں اور مجھے اس نے ظالم اور اپنی رحمت سے محروم نہیں بنایا۔

(۳۳) اور مجھ پر اللہ کی طرف سے سلامتی ہے۔ جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں (قیامت سے کچھ پہلے) مروں گا اور جس دن دوبارہ اٹھایا جاؤں گا۔

(۳۴) یہ ہے حضرت عیسیٰؑ بن مریمؑ کی حقیقت، جس میں یہ لوگ جھگڑا کر رہے ہیں کہ کوئی انہیں خدا کا بیٹا اور کوئی کچھ اور کہہ رہا ہے۔

انعال: اِشۡرَبِیۡ: تو پی، امر کا صیغہ۔ قَرِّیۡ: تو ٹھنڈی کر، امر معروف۔ تَرَیِنَّ: تو دیکھے، مضارع۔ نَذَرۡتُ: میں نے منت مانی، نذر مانی، ماضی۔ اُکَلِّمَ: میں بولوں گی، گفتگو کروں گی، مضارع۔ اَتَتۡ: وہ آئی، اِتۡیَانٌ سے ماضی۔ نُکَلِّمُ: ہم (کیسے) بات کریں، مضارع۔ اَوۡصٰنِیۡ: اس نے مجھے تاکید کی (نصیحت کے طور پر) ماضی کا صیغہ۔ اَمُوۡتُ: میں مروں گا، مضارع کا صیغہ۔ اُبۡعَثُ: مجھے اٹھایا جائے گا، بَعۡثٌ سے مضارع مجہول۔ وُلِدۡتُ: مجھے جنا گیا، میں پیدا ہوا، ماضی مجہول۔

اسماء: اِنۡسِیًّا: آدمی۔ اَبُوۡكِ: تیرا باپ۔ سَوۡءٍ: برا ہونا، مصدر۔

فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۳۵﴾ وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ
تو بےشک | وہ کہتا ہے | اُس سے | کہ ہوجا | تو وہ ہوجاتا ہے | اور بلاشبہ اللہ (ہی) | میرا ربّ | اور تمہارا ربّ ہے
تو اسے صرف اتنا کہہ دیتا ہے کہ ہوجا' تو وہ ہوجاتا ہے۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ میرا اور تمہارا ربّ ہے

فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۳۶﴾ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ
پس اس کی عبادت کرو | یہی ہے | راستہ | سیدھا | پھر اختلاف کیا | جماعتوں نے
پس اس کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔ پھر اہل کتاب کے گروہوں نے ایک دوسرے

مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۳۷﴾
آپس میں | پس خرابی ہے | اُن کے لئے | جو کافر ہیں | حاضری سے | ایک بڑے دن کی
سے اختلاف کیا تو ان لوگوں کے لئے افسوس ہے جو (قیامت کے) بڑے دن اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہونے سے انکار کریں

اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ ۙ يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ
خوب سنیں گے | اور خوب دیکھیں گے | جس دن | وہ آئیں گے ہمارے پاس | لیکن | وہ ظالم | آج
جس دن وہ ہمارے پاس آئیں گے' کس قدر خوب سننے اور دیکھنے والے ہوں گے لیکن آج کے دن ظالم

فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ
کھلی گمراہی میں (ہیں) | اور تو ڈرا انہیں | حسرت کے دن سے | جب فیصلہ کردیا جائے گا
کھلی گمراہی میں پڑے ہیں۔ اور (آپؐ) ان کو حسرت و ندامت کے دن سے ڈرایئے جب ہر ایک بات کا

الْاَمْرُ ۘ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّا نَحْنُ
کام کا | اور وہ ہیں | غفلت میں | اور وہ ایمان نہیں لاتے | بلاشبہ ہم ہی
فیصلہ ہوجائے گا (لیکن) وہ غفلت میں ہیں اور ایمان نہیں لاتے۔ بیشک ہم ہی

نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۴۰﴾ وَاذْكُرْ
وارث ہوں گے | زمین کے | اور ان کے جو | اس پر (موجود) ہیں | اور ہماری طرف | وہ لوٹائے جائیں گے | اور یاد کرو
زمین کے اور اس پر رہنے والوں کے وارث ہیں اور ہماری طرف ہی وہ لوٹائے جائیں گے اور آپؐ

فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ڛ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿۴۱﴾ اِذْ قَالَ
کتاب میں | ابراہیمؑ کو | بیشک وہ | تھے | سچے | نبی | جب اس نے کہا
کتاب میں ابراہیمؑ کا ذکر کیجئے بیشک وہ نہایت سچے نبی تھے۔ جب انہوں نے اپنے

لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ
اپنے باپ سے | اے میرے ابا! | تم کیوں عبادت کرتے ہو | اس کی جو | نہ سنے | اور نہ دیکھے | اور نہ کام آئے تمہارے
باپ سے کہا کہ ابا! تم ایسی چیزوں کو کیوں پوجتے ہو جو نہ سنتی ہیں اور نہ دیکھتی ہیں اور نہ تمہارے کچھ کام

شَيْـًٔا ﴿۴۲﴾ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَاۗءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ
کچھ (بھی) | اے میرے ابا! | بیشک | میرے پاس آیا ہے | وہ علم | جو نہیں آیا تمہارے پاس
آسکتی ہیں۔ اے میرے ابا! بیشک مجھے وہ علم حاصل ہے جو تمہیں حاصل نہیں

(۳۵) اللہ کی شان کے مناسب نہیں کہ اس کے ہاں اولاد ہو وہ اولاد سے بالکل پاک ہے اس کی شان یہ ہے کہ جب کسی امر کا فیصلہ کر لیتا تو حکم دیتا ہے کہ ''ہو جا'' بس وہ کام فوراً ہو جاتا ہے۔

(۳۶) اور یقین جانو کہ اللہ ہی میرا اور تمہارا سب کا پروردگار ہے پس اسی ایک اللہ کی عبادت کیا کرو۔ یہی سیدھا اور سچا دین ہے۔

(۳۷) پھر اس کے بعد اہل کتاب میں سے یہود و نصاریٰ کی کئی جماعتوں نے توحید میں اختلاف کیا اور بتوں کی عبادت شروع کر دی' سو ایسے کفار کے لئے تباہی اور بربادی ہوگی جب وہ لوگ قیامت کا ہولناک منظر دیکھیں گے۔

(۳۸) جب قیامت کے روز وہ ہمارے سامنے حاضر ہوں گے تو قیامت کے شدید حالات کو کیسی اچھی طرح دیکھتے اور سنتے ہوں گے حالانکہ اس وقت ان کا دیکھنا اور سننا کچھ فائدہ نہ دے گا لیکن آج جبکہ سننا دیکھنا فائدہ دے سکتا ہے وہ ظالم کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔

(۳۹) آپ انہیں قیامت کے حسرت انگیز دن سے ڈرائیں جب اس میں سب امور کا فیصلہ ہو چکے گا اور افسوس کرنے کا کچھ فائدہ نہ ہوگا اور وہ اس وقت غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اور ایمان نہیں لاتے۔

(۴۰) اور یقین رکھو کہ دنیا کی فنا کے بعد ہم ہی زمین اور اس کے اوپر جو چیزیں موجود ہیں ان سب کے وارث ہوں گے اور قیامت کے روز جو ابد ہی کے لئے وہ سب ہماری ہی طرف لوٹ کر آئیں گے۔

(۴۱) اور آپ قرآن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر کیجئے۔ بیشک وہ بغیر کسی حیلہ بہانہ کے حق کی تصدیق کرنے والے اللہ کے نبی تھے۔

(۴۲) جب انہوں نے اپنے باپ آزر سے کہا کہ تم ان بتوں کی عبادت کیوں کرتے ہو جو نہ تو کچھ سنتے اور دیکھتے ہیں اور نہ ہی تمہارے کچھ کام آ سکتے ہیں۔

افعال: نَرِثُ: ہم تنہا مالک ہیں' مضارع۔
اسماء: مَشْهَدِ: حاضر ہونا' موجود ہونا۔

فَاتَّبِعْنِىٓ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿٤٣﴾ يٰٓاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ

پس تم پیروی کرو میری | میں تمہیں دکھاؤں گا | راستہ | سیدھا | اے میرے باپ! | عبادت نہ کر | شیطان کی

پس تم میری پیروی کرو میں تمہیں سیدھے راستہ پر ڈال دوں گا۔ ابا جی! شیطان کی پوجا نہ کر

اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ﴿٤٤﴾ يٰٓاَبَتِ اِنِّىٓ

بیشک شیطان | ہے رحمان کا | نافرمان | اے میرے باپ! | بیشک میں

بیشک شیطان رحمان کا نافرمان ہے۔ اے ابا جی! بیشک میں

اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ

ڈرتا ہوں | کہ | پہنچے گا تجھے | عذاب | رحمٰن کی طرف سے | پھر تو ہو جائے گا

ڈرتا ہوں کہ کہیں رحمان کی طرف سے تم پر عذاب نازل نہ ہو جائے پھر آپ

لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ﴿٤٥﴾ قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِىْ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ

شیطان کا | دوست | وہ بولا | کیا تو پھرا ہوا ہے؟ | میرے معبودوں سے | اے ابراہیم!

شیطان کے ساتھی ہو جائیں گے۔ اس نے کہا کہ اے ابراہیمؑ! کیا تو ہمارے معبودوں سے بیزار ہے؟

لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِىْ مَلِيًّا ﴿٤٦﴾ قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ

اگر تو باز نہ آیا | تو میں سنگسار کر دوں گا تجھے | اور دور ہو جا میرے پاس سے | ہمیشہ کیلئے | ابراہیمؑ نے فرمایا | سلام ہو تجھ پر

اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھے سنگسار کردوں گا اور تُو مجھ سے ہمیشہ کے لئے دور ہو جا۔ ابراہیمؑ نے کہا' تجھ پر سلام!

سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّىْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِىْ حَفِيًّا ﴿٤٧﴾ وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا

میں مغفرت مانگوں گا | تیرے لئے | اپنے رب سے | بیشک وہ | ہے مجھ پر | بڑا مہربان | اور میں علیحدہ ہوتا ہوں تم سے | اور ان سے جنہیں

میں تمہارے لئے اپنے رب سے مغفرت طلب کروں گا بیشک وہ مجھ پر بہت مہربان ہے۔ اور میں تم سے اور جن کو تم

تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّىْ ۖ عَسٰٓى اَلَّآ اَكُوْنَ

تم پکارتے ہو | اللہ کے سوا | اور میں پکارتا ہوں | اپنے رب کو | امید ہے | کہ میں نہ رہوں گا

اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو' ان سے کنارہ کش ہوتا ہوں اور اپنے ربّ کو پکارتا ہوں اُمید ہے کہ اپنے رب کو پکار کر

بِدُعَآءِ رَبِّىْ شَقِيًّا ﴿٤٨﴾ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ

پکار کر اپنے رب کو | محروم | پس جب | چھوڑ دیا اس نے ان کو | اور جنہیں | وہ پوجتے تھے | سوائے

محروم نہیں رہوں گا۔ پس جب اس نے اُن سے' اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن کی وہ پوجا کرتے تھے ان معبودوں سے کنارہ کشی

اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿٤٩﴾

اللہ کے | تو عطا کیا ہم نے | اس کو اسحٰقؑ | اور یعقوبؑ | اور ہر ایک کو | بنایا ہم نے | نبی

اختیار کر لی تو ہم نے اسے اسحٰقؑ اور یعقوبؑ عطا کئے اور دونوں میں سے ہر ایک کو نبی بنایا۔

وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ

اور ہم نے عطا کیا | انہیں | اپنی رحمت سے | اور کر دیا ہم نے | ان کا | ذکر خیر

اور ہم نے ان پر اپنی رحمت فرمائی اور ان کے ذکر خیر کو بلند

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۳) ابا جان! میرے پاس اللہ کی طرف سے وہ علم (نبوت) آچکا ہے جو تمہارے پاس نہیں آیا۔ سو تم میرے کہنے پر چلو میں تمہیں سیدھا راستہ بتاؤں گا۔

(۴۴) ابا جان! شیطان کے بہکانے سے تم بتوں کی عبادت نہ کرو کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کا نافرمان ہے۔

(۴۵) ابا جان! مجھے سخت اندیشہ ہے کہ تمہیں اس بت پرستی کے نتیجے میں اللہ کی طرف سے سخت عذاب ہوگا اور تم شیطان کے دوست بن جاؤ گے۔

(۴۶) ان کے باپ **آزر** نے جواب دیا کہ اے ابراہیمؑ! کیا تو نے میرے معبودوں کی عبادت چھوڑ دی ہے؟ اگر تو اس بات سے باز نہ آئے گا تو میں تجھے ضرور سنگسار کردوں گا۔ پس تو میری آنکھوں سے ہمیشہ کے لئے دور ہو جا۔

(۴۷) حضرت ابراہیمؑ نے باپ سے کہا۔ پھر تو میرا اسلام جدائی ہے میں تمہارے لئے اللہ سے مغفرت کی دعا کروں گا کہ وہ تمہیں ہدایت کردے اور ایمان کی توفیق بخش کر نجات نصیب کرے۔ کیونکہ اللہ مجھ پر بڑا مہربان ہے۔

(۴۸) اور میں تم کو اور تمہارے جھوٹے معبودوں کو چھوڑ کر جارہا ہوں اور صرف اپنے رب کو پکارتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ میری دعا اللہ کی جناب میں ضرور مقبول ہوگی۔

(۴۹) پھر جب ابراہیمؑ نے اپنے رشتہ داراوران کے معبودوں کو چھوڑ کر شام کی طرف ہجرت فرمائی تو اللہ نے انہیں اسحاقؑ (بیٹا) اور یعقوبؑ (پوتا) عطا فرمائے اور ان میں سے ہر ایک کو نبی بنایا۔

افعال: اَرۡجُمَنَّكَ: میں تجھے سنگسار کروں گا' مضارع۔ اَعۡتَزِلُكُمۡ: میں تم کو چھوڑتا ہوں' مضارع۔ اُهۡجُرۡنِيۡ: تو میرے پاس سے دور ہو جاؤ' (واحد متکلم)۔

اسماء: مَلِيًّا: زمانہ دراز' اسم منصوب۔ رَاغِبٌ: رغبت کرنے والا' بے رغبتی کرنے والا۔

عَلِيًّا ﴿٥٠﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰٓى اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا

بہت بلند | اور ذکر کیجئے | کتاب میں | موسیٰ کا | بیشک وہ | تھا | خاص بندہ

کردیا اور آپ کتاب میں موسیٰ کا ذکر (بھی) کیجئے بیشک وہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندے

وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿٥١﴾ وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ

اور تھا | ایک رسول | نبی | اور ہم نے پکارا اسے | طور کی دائیں جانب سے

اور رسول و نبی تھے۔ اور ہم نے انہیں کوہِ طور کی دائیں جانب سے آواز دی

وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ﴿٥٢﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ

اور اسے نزدیک کرلیا | راز بتانے کو | اور عطا کیا ہم نے | اسے | اپنی رحمت سے | اس کا بھائی

اور رازداری کی باتیں کرنے کے لئے نزدیک بلایا۔ اور ہم نے اپنی رحمت سے ان کو ان کا بھائی ہارون

هٰرُوْنَ نَبِيًّا ﴿٥٣﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ

ہارون | نبی (بنا کر) | اور ذکر کیجئے | کتاب میں | اسمٰعیل کا | بیشک وہ | تھا | سچا

نبی (بنا کر) عطا کیا۔ اور آپ کتاب میں اسماعیل کا ذکر کیجئے وہ بلاشبہ وعدے کے سچے

الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿٥٤﴾ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ

وعدے کا | اور تھا | ایک رسول | نبی | اور حکم کرتا تھا | اپنے گھر والوں کو | نماز

تھے اور رسول اور نبی بھی تھے۔ اور اپنے گھر والوں کو نماز پڑھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم

وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ﴿٥٥﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ

اور زکوٰۃ کا | اور تھا | اپنے رب کے ہاں | پسندیدہ | اور یاد کرو | کتاب میں

کرتے رہتے تھے اور اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ تھے۔ اور آپ کتاب میں ادریس کا ذکر

اِدْرِيْسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿٥٦﴾ وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿٥٧﴾

ادریس کو | بیشک وہ | تھا | سچا | نبی | اور اٹھا لیا ہم نے اسے | اونچے مکان پر

کیجئے وہ بیشک سچے نبی تھے۔ اور ہم نے انہیں بلند مقام پر پہنچایا۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ

یہی لوگ ہیں کہ | انعام کیا اللہ نے | ان پر | نبیوں میں سے | اولاد

یہ وہ نبی ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں میں سے انعام کیا (یعنی) اولادِ آدم

اٰدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ

آدم میں سے | اور ان سے جنہیں | سوار کیا ہم نے | نوح کے ساتھ | اور اولاد میں سے | ابراہیم

میں سے اور ان میں سے جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ (کشتی میں) سوار کیا اور ابراہیم اور یعقوب

وَاِسْرَآءِيْلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ

اور یعقوب کی | اور ان سے جنہیں | ہم نے ہدایت دی | اور ہم نے چنا | جب پڑھی جاتی ہیں | ان پر | آیتیں

کی اولاد میں سے اور ان میں سے جنہیں ہم نے ہدایت دی اور چن لیا جب ان کے سامنے اللہ رحمان کے

آیت نمبر ۔۔۔ آسان تفسیر

(٥٠) اوران سب کو اپنی رحمت سے نوازا اور دنیا میں ان کی نیک نامی اور ذکر خیر باقی رکھا۔

(٥١) اور آپ قرآن میں حضرت موسیٰؑ کا ذکر کیجئے بلاشک وہ اللہ کے برگزیدہ اور ایسے نبی تھے جس کو کتاب (تورات) دی گئی تھی۔

(٥٢) اور جب وہ **مدین** میں حضرت شعیبؑ کے پاس دس سال رہ کر مصر کو واپس جاتے ہوئے آگ کی تلاش میں کوہِ طُور پر چڑھے تو ہم نے انہیں طور کی دائیں طرف سے پکارا اور ان سے باتیں کر کے انہیں اپنے قریب کرلیا۔

(٥٣) اور ان کی درخواست پر تبلیغ دین میں امداد کے لئے ان کے بڑے بھائی حضرت ہارونؑ کو نبی بنایا۔

(٥٤) اور کتابِ الٰہی قرآن میں حضرت اسمٰعیلؑ کا ذکر کیجئے وہ بلاشبہ وعدے کے سچے اور اللہ کے نبی و رسول تھے۔

(٥٥) اور اپنے اہل وعیال کو نماز اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا کرتے تھے اور اپنے رب کی بارگاہ میں بڑے مقبول تھے۔

(٥٦) اور قرآن (حضرت نوح کے جدامجد) میں حضرت ادریسؑ کا ذکر کیجئے وہ بھی حق کی تصدیق کرنے والے نبی تھے۔

(٥٧) اور ہم نے قرب و نبوت میں انہیں بہت بڑا درجہ دیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ آسمان پر اٹھالیا تھا۔ جیسا کہ حدیث میں حضرت انس بن مالک سے مروی ہے۔

الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ۩ ﴿٥٨﴾ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ

رحمٰن کی | وہ گر پڑتے | سجدہ کرتے ہوئے | اور روتے ہوئے | پھر جانشین ہوئے | ان کے بعد | نااہل

احکام پڑھے جاتے تو وہ سجدہ میں گر جاتے اور روتے تھے۔ پھر ان کے بعد بعض نااہل جانشین ہوئے

اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿٥٩﴾

جنہوں نے ضائع کر دی | نماز | اور پیچھے پڑ گئے | خواہشوں کے | پس عنقریب | انہیں ملے گی | گمراہی (کی سزا)

جنہوں نے نماز کو ضائع کیا اور خواہشات کے پیچھے پڑ گئے سو بہت جلد وہ گمراہی کی سزا پائیں گے

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ

مگر جس نے | توبہ کی | اور ایمان لے آیا | اور عمل کئے | نیک | پس یہی لوگ | داخل ہوں گے

سوائے اس شخص کے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کئے یہ لوگ جنت میں داخل

الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ﴿٦٠﴾ جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨالَّتِيْ وَعَدَ

جنت میں | اور ظلم نہ ہوگا ان پر | کچھ (بھی) | باغوں میں | ہمیشہ رہنے کے | وہ جن کا | وعدہ کیا ہے

ہوں گے اور ان پر کچھ ظلم نہ ہوگا۔ ہمیشہ کے لئے ایسے باغوں میں، جن کا وعدہ رحمان نے

الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ﴿٦١﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ

رحمٰن نے | اپنے بندوں سے | غائبانہ | بلاشبہ | ہے اس کا وعدہ | آنے والا | وہ نہ سنیں گے

اپنے بندوں سے غائبانہ کر رکھا ہے، بیشک اس کا وعدہ (ان کے سامنے) آ کر رہے گا۔ وہاں کوئی فضول

فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ؕ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿٦٢﴾

اس میں | فضول بات | سوائے | سلام کے | اور ان کے لئے | ان کا رزق ہے | اس میں | صبح | اور شام

بات نہ سنیں گے بلکہ سلام (ہی ہوں گے) اور ان کو وہاں ان کی روزی صبح و شام ملتی رہے گی۔

تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ﴿٦٣﴾

یہ | وہ جنت ہے | جس کا | ہم وارث بنائیں گے | اپنے بندوں میں سے | جو | پرہیزگار ہو

یہ وہ جنت ہے جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے اس شخص کو بناتے ہیں، جو پرہیزگار ہو۔

وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا

اور ہم نہیں نازل ہوتے | مگر حکم سے | آپ کے رب کے | اُسی کا ہے | جو کچھ ہمارے سامنے ہے | اور جو کچھ | ہمارے پیچھے ہے

اور (فرشتوں نے کہا) ہم اپنے رب کے حکم کے بغیر نہیں اُترتے، اُسی کا ہے جو ہمارے سامنے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے

وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿٦٤﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ

اور جو کچھ | اس کے درمیان ہے | اور نہیں ہے | آپ کا رب | بھولنے والا | رب ہے | آسمانوں

اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے اور آپ کا رب بھولنے والا نہیں۔ وہ رب ہے آسمانوں

وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ؕ هَلْ تَعْلَمُ

اور زمین کا | اور جو کچھ ان کے درمیان ہے | پس عبادت کیجئے اس کی | اور ثابت قدم رہو | اس کی عبادت کیلئے | کیا آپ جانتے ہیں

اور زمین کا اور جو ان کے درمیان ہے پس اسی کی عبادت کر، اور اسی کی عبادت پر ثابت قدم رہ۔ کیا تو

(۵۸) اور جن انبیاء علیہم السلام کا اوپر بیان ہوا ہے یہی لوگ ہیں۔ جن پر اللہ نے انعام فرمایا یہ سب آدمؑ کی نسل سے ہیں اور بعض ان لوگوں کی اولاد ہیں جو حضرت نوحؑ کے ساتھ کشتی پر سوار تھے اور بعض حضرت ابراہیمؑ اور یعقوب کی اولاد ہیں جنہیں ہم نے راہ حق کی ہدایت کی اور اپنا برگزیدہ بنایا ان کی امتیازی شان یہ ہے کہ جب ان کے سامنے اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی تھیں تو وہ لوگ اللہ کے خوف سے روتے ہوئے سجدہ میں گر پڑتے تھے۔

(۵۹) پس ان کے بعد ان کی اولاد نالائق پیدا ہوئی۔ جنہوں نے نماز چھوڑ دی اور نفس کی خواہش کے پیچھے لگ گئے سو وہ قیامت کے روز دیکھ لیں گے کہ ان کی گمراہی کا نتیجہ کیسا خراب ہے۔

(۶۰) ہاں ان میں سے جس نے توبہ کی اور خلوص دل سے اللہ و رسول پر ایمان لاکر نیک عمل کئے بس یہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان سے بے انصافی نہیں کی جائے گی اور ان کو ان کا پورا حق دیا جائے گا۔

(۶۱) اور ہمیشہ کی جنتوں میں ہمیشہ رہیں گے جن کے دینے کا اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں سے غائبانہ وعدہ فرمایا ہے بلاشک اس کا وعدہ سچا ہے ضرور پورا ہو کر رہے گا۔

(۶۲) وہ نیک لوگ بہشت میں کوئی فضول کلام نہ سنیں گے ہاں ان کے آپس میں بھی اور فرشتوں کی طرف سے بھی صرف سلام سلام آواز بلند ہوگی اور وہاں پر انہیں صبح و شام جنت کی روزی ملے گی۔

(۶۳) یہ جنت وہ رحمت کا مقام ہے کہ قیامت کے دن اللہ اپنے پرہیزگار بندوں کو اس کا وارث قرار دے گا۔

(۶۴) ایک دفعہ کئی روز تک حضرت جبرئیلؑ وحی لے کر حضورؐ کے پاس نہ آئے۔ کفار نے طعنہ دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے رب نے بھلا دیا آپ نے حضرت جبرئیل سے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ زیادہ آیا کرو۔ اللہ نے حضرت جبرئیل کو جواب سکھایا کہ یوں کہو ہم (فرشتے) اللہ کے حکم کے بغیر نازل نہیں ہو سکتے اور زمین و آسمان جو کچھ ہمارے آگے اور پیچھے ہے اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے۔ سب اللہ کا ہے۔ وہ سب کے احوال اچھی طرح جانتا ہے۔ اور آپؐ کا رب بھولنے والا نہیں کہ آپ پر وحی بھیجنا بھول جائے۔

افعال: اِجْتَبَيْنَا: ہم نے پسند کیا' ماضی کا صیغہ۔ اَضَاعُوْا: کھو بیٹھے' انہوں نے ضائع کر دیا' ماضی کا صیغہ۔
اسماء: بُكِيًّا: روتے ہوئے۔ غَيًّا: گمراہی' بدراہی' اسم فعل۔ مَاْتِيًّا: آنے والا ضرور آ کر رہے گا۔ نَسِيًّا: بھولنے والا' چھوڑنے والا۔

لَسَوْفَ أُخْرَجُ ءَاِذَا مَا مِتُّ وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ لَهٗ سَمِيًّا ﴿٦٥﴾
تو پھر میں نکالا جاؤں گا | کہ کیا جب میں مرجاؤں گا | انسان | اور کہتا ہے | کوئی ہم نام | اس کا
اس کا کوئی ہم نام جانتا ہے۔ اور (کافر) انسان کہتا ہے کہ کیا جب میں مرجاؤں گا تو پھر زندہ
حَيًّا ﴿٦٦﴾ اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ
زندہ کر کے؟ | کیا یاد نہیں کرتا | انسان | کہ ہم نے اس کو پیدا کیا | اس سے پہلے | اور وہ نہیں تھا
کیا جاؤں گا؟ کیا انسان کو یاد نہیں کہ اس سے پہلے ہم نے اس کو پیدا کیا حالانکہ
شَيْئًا ﴿٦٧﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ
کچھ (بھی) | پس قسم ہے آپ کے رب کی | ہم ضرور جمع کریں گے ان کو | اور شیطانوں کو | پھر ہم حاضر کریں گے ان کو
کچھ چیز نہ تھا۔ آپ کے ربّ کی قسم! ہم ان کو اور شیطانوں کو ضرور اکٹھا کریں گے پھر ہم ان کو (یوں)
حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿٦٨﴾ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ
اردگرد | دوزخ کے | گھٹنوں کے بل | پھر ہم ضرور کھینچ نکالیں گے | ہر جماعت میں سے | جو ان میں سے
حاضر کریں گے کہ جہنم کے اردگرد گھٹنوں کے بل گرے ہوں گے، پھر ہر گروہ میں سے اس گروہ کو جدا کریں گے
اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ﴿٦٩﴾ ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ
بہت زیادہ | رحمٰن سے | سرکشی کرنے والا تھا | پھر ہم ہی | خوب جانتے ہیں | ان کو جو لوگ
جو ان میں رحمان سے بہت زیادہ سرکشی کرنے والا تھا۔ پھر ہم ان کو بھی خوب جانتے ہیں جو اس میں
اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ﴿٧٠﴾ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ
زیادہ مستحق ہیں اس میں | داخل ہونے کے | اور نہیں | تم میں سے کوئی | مگر وہ گزرے گا (دوزخ پر سے) | (یہ) ہے | تمہارے رب پر
داخل ہونے کے زیادہ مستحق ہیں۔ اور تم میں سے کوئی نہیں جس کا اس پر گزر نہ ہو، اس بات کا آپ کے رب
حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿٧١﴾ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا
لازم | مقرر کیا ہوا | پھر ہم نجات دیں گے | ان کو جو | پرہیزگار ہیں | اور چھوڑ دیں گے ظالموں کو | اس میں
نے حتمی طور پر فیصلہ کر دیا ہے پھر ہم ان لوگوں کو نجات دیں گے جو پرہیزگار ہیں اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل
جِثِيًّا ﴿٧٢﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
گھٹنوں کے بل گرے ہوئے | اور جب پڑھی جاتی ہیں | ان پر | ہماری آیتیں | واضح | تو کہتے ہیں | وہ لوگ | جو کافر ہیں
پڑا ہوا چھوڑ دیں گے۔ اور جب ان لوگوں کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو جو کافر ہیں وہ
لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿٧٣﴾
ان سے | جو ایماندار ہیں | کہ کونسا فریق دونوں میں سے | بہتر ہے | مقام (کے لحاظ) سے | اور بہتر ہے | مجلس (کے اعتبار) سے
مؤمنوں سے کہتے ہیں کہ دونوں فریقوں میں سے مکان کس کے اچھے اور مجلسیں کس کی بہتر ہیں۔
وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْيًا ﴿٧٤﴾
اور کتنی ہی | ہم نے ہلاک کر دیں | ان سے پہلے | قومیں | جو ان سے اچھی تھیں | ساز و سامان | اور ظاہر میں
اور ہم نے ان سے پہلے بہت سی امتیں ہلاک کر دیں جو (ان سے) ساز و سامان اور ظاہری شکل و صورت میں کہیں اچھے تھے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۶۵) وہ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان موجود ہے۔ سب کا رب ہے وہی عبادت کے لائق ہے اس کی عبادت کی راہ میں جو مصیبت بھی اٹھانی پڑے اس کو برداشت کیا جائے کیونکہ کائنات میں کوئی اس کا ہمسر نہیں۔

(۶۶) قدرت الٰہی کا منکر انسان مرنے کے بعد قبر سے دوبارہ زندہ کر کے نکالے جانے پر تعجب کرتا ہے۔

(۶۷) کیا اس کو اپنی پیدائش کا حال یاد نہیں رہا۔ کہ ہم نے اس کو اس وقت پیدا کر دیا جب وہ تھا ہی نہیں۔

(۶۸) پس ہمیں اپنی ذات کی قسم ہے کہ ہم ان منکرین اور ان کے بہکانے والے شیطانوں کو قیامت کے روز ضرور جمع کریں گے اور پھر ان سب کو گھٹنوں کے بل دوزخ کے گرد لا حاضر کریں گے۔

(۶۹) پھر ہر ایک امت میں جو لوگ زیادہ سرکش اور نافرمان تھے ہم ان کو پہلے باہر کھینچ نکالیں گے۔

(۷۰) پھر جو دوزخ میں داخل ہونے کے زیادہ لائق ہیں انہیں ہم ہی خوب جانتے ہیں۔

(۷۱) اور تم میں سے ہر ایک انسان کو ضرور دوزخ پر سے گزرنا ہوگا کیونکہ پل صراط دوزخ پر قائم کی جائے گی یہ امر اللہ کے ہاں قطعی طور پر فیصلہ شدہ ہے۔

(۷۲) پھر جو لوگ پرہیزگار رہوں گے انہیں نجات دی جائے گی۔ اور ظالم مجرموں کو دوزخ میں گھٹنوں کے بل گرا ہوا چھوڑ دیا جائے گا۔

(۷۳) اور جب ان کفار کو قرآن پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ جیسے دنیا میں مسلمانوں کے نسبت ہمارے مکانات بہترین اور مجلسیں معزز و پررونق ہیں ایسے ہی آخرت میں بھی ہم ہی کامیاب رہیں گے۔

(۷۴) حالانکہ ہم ان سے پہلے کتنی ہی قومیں ہلاک کر چکے ہیں جو دنیاوی ساز و سامان اور ظاہری شان و شوکت میں ان کفار سے کہیں بڑھ چڑھ کر تھیں، ان کی تو حقیقت ہی کیا ہے۔

افعال: اُخْرَجُ: میں نکالا جاؤں گا، مضارع مجہول۔ نَحْشُرَنَّهُمْ: ہم ان کو اٹھائیں گے، جمع کریں گے۔ نُحْضِرَنَّهُمْ: ہم ان کو حاضر کریں گے، سامنے بلائیں گے، مضارع۔

اسماء: حَوْلَ: گردحوالی، مصدر۔ جِثِيًّا: زانو پر گرے ہوئے، اوندھے گرے ہوئے، جَاثٍ کی جمع۔ شِيْعَةٍ: فرقہ، گروہ۔ وَارِدُ: سامنے پہنچ جانے والا یا اترنے والا، یہاں سے گزرنا ہوگا۔ حَتْمًا: ضرور، لازم، مقدر، طے شدہ فیصلہ الٰہی کا نام حَتْم ہے۔ نَدِيًّا: وہ محفل جہاں لوگ بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں۔ رِءْ يًا: نمود، منظر۔

قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ
کہہ دیجئے | جو شخص ہو | گمراہی میں | تو مہلت دے رہا ہے | اس کو اللہ | ایک مدت تک
کہہ دو کہ جو شخص گمراہی میں پڑا ہوا ہے' اللہ تعالیٰ اس کو خوب مہلت دیئے جاتا ہے۔

حَتّٰى إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ ؕ
یہاں تک کہ | جب وہ دیکھ لیں گے | وہ جس کا | ان سے وعدہ کیا جاتا ہے | یا تو | عذاب | یا قیامت
یہاں تک کہ جب اس چیز کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے (یعنی) یا عذاب کو اور یا قیامت کو' تو انہیں

فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّأَضْعَفُ جُنْدًا ﴿۷۵﴾
تو انہیں معلوم ہو جائے گا | کہ کون ہے وہ | جو زیادہ خراب ہے | مکان کے لحاظ سے | اور زیادہ کمزور ہے | لشکر کے لحاظ سے
معلوم ہوجائے گا کہ کون بری حالت میں ہے اور کس کا لشکر کمزور ہے۔

وَيَزِيدُ اللّٰهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى ؕ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ
اور بڑھاتا ہے اللہ | جن لوگوں نے | ہدایت حاصل کی | ہدایت میں | اور باقی رہنے والی | نیکیاں
اور جن لوگوں نے ہدایت حاصل کی اللہ تعالیٰ انہیں اور زیادہ ہدایت دیتا ہے اور نیکیاں جو باقی رہنے والی

خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿۷۶﴾ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي
بہتر ہیں | تمہارے رب کے نزدیک | ثواب (کے اعتبار) سے | اور بہتر ہیں | انجام (کے اعتبار) سے | پس کیا آپ نے دیکھا | وہ جس نے
ہیں وہ آپ کے ربّ کے نزدیک ثواب اور انجام کے اعتبار سے بہتر ہیں کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے

كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿۷۷﴾ أَطَّلَعَ الْغَيْبَ
انکار کیا | ہماری آیتوں کا | اور اس نے کہا | کہ مجھے ضرور دیا جائے گا | مال | اور اولاد | کیا وہ جھانک کر دیکھ آیا ہے غیب کو
جس نے ہمارے احکام کا انکار کیا اور کہنے لگا کہ مجھے (آخرت میں بھی) مال اور اولاد دی جائے گی۔ کیا اسے غیب کی خبر معلوم

أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿۷۸﴾ كَلَّا ؕ سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ
یا اس نے لے رکھا ہے | رحمٰن کے ہاں | کوئی عہد | ہرگز نہیں | اب ہم لکھ لیں گے | جو وہ کہتا ہے | اور ہم بڑھادینگے
ہوگئی ہے یا اس نے رحمٰن سے کوئی عہد لے لیا ہے۔ ہرگز نہیں' جو کچھ وہ کہتا ہے ہم اُسے لکھ لیتے ہیں اور

لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿۷۹﴾ وَّنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا ﴿۸۰﴾
اُس کیلئے | عذاب | لمبا | اور ہم وارث ہوں گے | جو وہ کہتا ہے | اور وہ ہمارے پاس آئے گا | اکیلا
اس کے لئے عذاب بڑھاتے چلے جائیں گے اور جو چیزیں یہ بتاتا ہے ان کے وارث ہم ہوں گے اور یہ اکیلا ہمارے سامنے آئے گا

وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا ﴿۸۱﴾ كَلَّا ؕ سَيَكْفُرُونَ
اور انہوں نے بنالئے ہیں | اللہ کے سوا | کئی معبود | تاکہ وہ ہوں | ان کیلئے | باعث عزت | ہرگز نہیں | عنقریب وہ انکار کریں گے
اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اور معبود بنالئے ہیں تاکہ وہ ان کے لئے عزت کا باعث ہوں۔ ہرگز نہیں وہ جلد ہی ان کی

بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿۸۲﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّا أَرْسَلْنَا
اُن کی بندگی سے | اور ہو جائیں گے | ان کے | مخالف | کیا آپ نے نہیں دیکھا؟ | کہ بیشک ہم نے بھیجے ہیں
عبادت سے انکار کریں گے اور ان کے مخالف ہوجائیں گے۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ ہم نے

آیت نمبر　　　آسان تفسیر

(٧٥) ان سے کہہ دیجئے کہ جو شخص گمراہی میں ہے اللہ تعالیٰ ایسے گمراہ کو ایک مقررہ وقت تک دنیا میں مہلت دیتا ہے اور قیامت میں تو یہ دیکھ ہی لیں گے کہ کس کا مکان نہایت خراب اور کس کا گروہ کمزور ہے۔

(٧٦) اور جو لوگ دنیا میں راہ راست پر چل رہے ہیں اللہ ان کو اور زیادہ ہدایت دیتا ہے۔ اور صدقات جاریہ اللہ کے ہاں ثواب اور انجام کار کے لحاظ سے بہتر ہیں۔

(٧٧) حضرت خباب بن ارتؓ صحابی نے عاص بن وائل کافر سے اپنا قرضہ مانگا تو اس نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرو تو قرضہ ملے گا انہوں نے کہا کہ اگر تو مر کر بھی زندہ رہے تب بھی میں کفر نہ کروں عاص نے کہا جب مر کر میں جیوں گا اور مجھے مال و دولت ملے گی اس وقت تمہارا قرضہ بھی دے دوں گا اس پر یہ آیت اتری کہ اس کافر کو آپ جانتے ہیں جو باوجود ہماری آیتوں کے انکار کرنے کے آخرت میں مال و دولت ملنے کا دعویٰ کرتا ہے حالانکہ یہ ناممکن ہے۔

(٧٨) کیا آخرت کا حال جو غیب ہے وہ جھانک کر دیکھ آیا ہے یا اس نے اللہ سے اس بات کا وعدہ لے رکھا ہے کہ اسے کفر کے باوجود آخرت کی نعمتیں مل جائیں گی۔

(٧٩) یہ ہرگز نہیں ہوسکتا جو فضول باتیں وہ کر رہا ہے ہم اسے لکھ لیں گے اور اس کی سزا بڑھاتے چلے جائیں گے۔

(٨٠) اور جس مال و اولاد پر وہ اب فخر کر رہا ہے اس کے مرنے کے بعد ہم اس کے وارث ہوں گے اور قیامت میں جواب دہی کے لئے ہمارے پاس اکیلا حاضر ہوگا اور اسے اپنے جرموں کی سزا ملے گی۔

(٨١) ان مشرکین نے اللہ کے سوا اور معبود ٹھہرا رکھے ہیں تاکہ وہ ان کی مدد کریں۔

(٨٢) مگر ایسا نہیں ہوسکتا۔ بہت جلد قیامت کے دن وہ جھوٹے معبود ان کی عبادت سے انکار کر دیں گے اور ان کے سخت مخالف ہو جائیں گے۔

افعال: اُوْتَیَنَّ: مجھے ضرور دیا جائے گا' ملے گا' مضارع مجہول۔ اَطَّلَعَ: اس نے جھانکا' مطلع' واماضی کا صیغہ۔
اسماء: مَدًّا: کھینچنا' پھیلانا' بچھانا' وسیع کرنا۔ ضِدًّا: مخالف۔

الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ﴿۸۳﴾ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ
شیطان | کافروں پر | وہ اکساتے ہیں انہیں | خوب اکسانا | سو تُو جلدی نہ کر | ان پر
کافروں پر شیطانوں کو چھوڑ رکھا ہے وہ انہیں خوب اُکساتے رہتے ہیں۔ سو آپ اُن کے معاملہ میں جلدی نہ کریں۔

اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿۸۴﴾ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ
ہم گن رہے ہیں | ان کیلئے | گنتی | جس دن | ہم جمع کریں گے | پرہیزگاروں کو | سامنے رحمٰن کے
ہم تو ان کے لئے (دن) گن رہے ہیں۔ جس دن ہم پرہیزگاروں کو رحمٰن کے پاس مہمان بنا کر جمع

وَفْدًا ﴿۸۵﴾ وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿۸۶﴾ لَا يَمْلِكُوْنَ
مہمان بنا کر | اور ہانکیں گے | گنہگاروں کو | دوزخ کی طرف | پیاسے | وہ اختیار نہیں رکھتے
کریں گے اور گنہگاروں کو جہنم کی طرف پیاسا ہانک کر لے جائیں گے۔ یہ لوگ سفارش

الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿۸۷﴾ وَقَالُوا
شفاعت کا | سوائے اس کے | جس نے لیا ہو | رحمٰن سے | اقرار | اور وہ کہتے ہیں
نہ کرسکیں گے ہاں مگر جس نے رحمان سے اجازت لی ہوگی۔ اور وہ کہتے ہیں

اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ﴿۸۸﴾ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّا ﴿۸۹﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ
بنالیا ہے | رحمٰن نے | بیٹا | تم تو لائے ہو | ایک بات (زبان پر) بُری | قریب ہے کہ آسمان
کہ رحمٰن نے بیٹا بنالیا ہے۔ اے لوگو! تم بڑی بھاری بات بنا لائے ہو۔ جس کی وجہ سے ممکن ہے

يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿۹۰﴾
پھٹ پڑیں | اس سے | اور شق ہوجائے | زمین | اور گر پڑیں | پہاڑ | ریزہ ریزہ ہوکر
کہ آسمان پھٹ پڑیں اور زمین شق ہوجائے اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوجائیں۔ اس لئے

اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿۹۱﴾ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿۹۲﴾
کہ انہوں نے دعویٰ کیا | رحمٰن کیلئے | اولاد کا | اور نہیں لائق | رحمٰن کیلئے | کہ بنائے | (کسی کو) بیٹا
کہ انہوں نے رحمان کے لئے بیٹا قرار دیا ہے‘ حالانکہ رحمان کے لئے مناسب نہیں کہ کسی کو بیٹا بنائے۔

اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ﴿۹۳﴾
سب (مخلوق) | جو ہے | آسمانوں | اور زمین میں | مگر وہ آئے گی | رحمٰن کے پاس | بندہ کی حیثیت سے
جو کوئی آسمانوں میں ہے اور جو زمین پر ہے‘ سب اللہ تعالیٰ کے حضور بندے بن کر آئیں گے

لَقَدْ اَحْصٰهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ﴿۹۴﴾ وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اس نے ان کو گھیر لیا ہے | اور ان کا شمار کرلیا ہے | گن کر | اور ان میں سے ہر ایک | آئے گا اس کے سامنے | قیامت کے دن
اللہ تعالیٰ نے سب کا احاطہ کر رکھا ہے اور گن کر ان کا شمار کرلیا ہے اور ہر ایک قیامت کے دن اس کے سامنے اکیلا

فَرْدًا ﴿۹۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ
اکیلا | بیشک جو لوگ | ایمان لائے | اور انہوں نے عمل کئے | نیک | عنقریب پیدا کردے گا
حاضر ہوگا۔ بیشک جو لوگ ایمان لے آئے اور نیک کام کرتے رہے رحمان

آیت نمبر ۔ آسان تفسیر

(٨٣) آپؐ کو تو معلوم ہے کہ ہم نے شیطانوں کو دنیا میں اسی لئے چھوڑ رکھا ہے کہ وہ کفار کو کفر اور شرک کی طرف راغب کرتے رہیں۔

(٨٤) پس آپؐ ان کے لئے عذاب کی جلدی نہ کیجئے گنتی کے چند روز ہم نے انہیں مہلت دے رکھی ہے ان کا ایک ایک سانس اور ایک ایک حرکت ہم گن رہے ہیں قیامت کے روز سب کو پوری پوری سزا دی جائے گی۔

(٨٥) جس دن ہم پرہیزگاروں کو اپنے یہاں جنت میں مہمانوں کے طور پر عزت سے جمع کریں گے۔

(٨٦) اور ان مجرموں کو دوزخ کی طرف پیاسے اونٹوں کی طرح بھگا بھگا کر لے جائیں گے۔

(٨٧) قیامت کے روز وہی انبیاء اور نیک لوگ کسی کی سفارش کر سکیں گے جن سے اللہ نے سفارش کا وعدہ فرمایا ہے۔

(٨٨) کفار کہتے ہیں خدائے رحمٰن کی اولاد ہے۔

(٨٩) اے مشرکو! تم یہ بہت ہی بری بات کہہ رہے ہو۔

(٩٠) (اتنی بری بات) جس سے اندیشہ ہے کہ ابھی آسمان پھٹ جائے اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔

(٩١) کہ تم خدائے رحمان کے لئے اولاد کا دعویٰ کر رہے ہو۔

(٩٢) حالانکہ خدائے رحمان کی شان کے خلاف ہے کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے۔

(٩٣) جو مخلوقات آسمانوں اور زمین میں موجود ہیں وہ سب قیامت کے روز خدائے رحمان کے حضور میں غلام ہو کر حاضر ہوں گی۔

(٩٤) سب اس کے قدرت کے احاطہ میں ہیں سب کو اس نے گن رکھا ہے وہ اس کی پوچھ گچھ سے بچ نہیں سکتے۔

(٩٥) اور ان میں سے ہر ایک قیامت کے روز دربارِ الٰہی میں جوابدہی کے لئے تنِ تنہا حاضر ہوگا اور مال و اولاد اور فرضی معبود کچھ کام نہ آئیں گے۔

افعال: تَؤُزُّهُمْ: وہ (شیطانوں کی ٹولی) ان کو ابھارتی ہے، بدکاتی ہے، مضارع۔ تَعْجَلْ: تو جلدی کرے، مضارع کا صیغہ۔ تَنْشَقُّ: وہ پھٹ جائے، شق ہو جائے، ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے، مصارع۔ تَكَادُ: قریب ہ، نزدیک ہے، مضارع۔ تَخِرُّ: (پہاڑ) گر پڑے، مضارع کا صیغہ۔ يَتَفَطَّرْنَ: پھٹ جائیں، ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں، مضارع۔ عَدَّهُمْ: اس نے ان کو گن رکھا ہے، ماضی کا صیغہ۔ اَحْصٰهُمْ: ان کو گن رکھا ہے، گھیر لیا ہے۔

اسماء: اَزًّا: ابھارنا، مصدر۔ وَفْدًا: مہمانی۔ وِرْدًا: پیاسے۔ هَدًّا: منہدم، ڈھیا ہوا۔ اِدًّا: بھاری بوجھ، بری، ایسے نامناسب کام جس سے شور مچ جائے۔ اٰتِي: آنے والا، آتا ہے، اِتْيَانٌ سے اسم فاعل۔ اٰتِيْهِ: اس کے پاس آنے والا۔

لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿٩٦﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ

ان کے لئے | رحمٰن | محبت | پس یقیناً | ہم نے اسے آسان کردیا ہے | آپ کی زبان پر

ان کے لئے محبت پیدا کردے گا۔ تو ہم نے قرآن کو آپؐ کی زبان میں اس لئے آسان کردیا ہے کہ

لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ﴿٩٧﴾

تاکہ آپ خوشخبری دیں | اس سے | پرہیزگاروں کو | اور ڈرائیں | اس سے | جھگڑالو لوگوں کو

آپ اس سے پرہیزگاروں کو خوشخبری دیں اور جھگڑالو لوگوں کو اس سے ڈرائیں

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ؕ هَلْ تُحِسُّ

اور کتنی ہی ہلاک کردیں ہم نے | ان سے پہلے | قومیں | کیا | آپ محسوس کرتے ہیں

اور ان سے پہلے ہم نے کتنی جماعتوں کو ہلاک کیا ہے، کیا تم ان میں سے

مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿٩٨﴾ ع

ان میں سے | کسی ایک کو (بھی) | یا آپ سنتے ہیں | ان کی | آہٹ (چلنے کی آواز)

کسی کو دیکھتے ہو یا ان کی آہٹ سنتے ہو۔

سُوْرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّ خَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّثَمَانُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ طٰہٰ مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | ایک سو پینتیس آیتیں اور آٹھ رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

طٰهٰ ﴿١﴾ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ﴿٢﴾ اِلَّا تَذْكِرَةً

طٰہٰ | ہم نے نہیں نازل کیا | آپ پر | یہ قرآن | تاکہ تم مشقت میں پڑ جاؤ | مگر | نصیحت

طٰہٰ ہم نے قرآن آپ پر اس لئے نازل نہیں کیا کہ آپ مشقت میں پڑ جائیں۔ بلکہ ایسے شخص کی نصیحت کے

لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿٣﴾ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ﴿٤﴾ ؕ

اس کے لئے | جو ڈرتا ہے | نازل کیا ہوا | اس کی طرف سے | جس نے پیدا کیا | زمین | اور بلند آسمانوں کو

لئے اتارا ہے جو خوف رکھتا ہے۔ اس کو اُس اللہ نے نازل کیا ہے جو زمین اور اونچے اونچے آسمانوں کا پیدا کرنے والا ہے

اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ﴿٥﴾ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ

وہ بڑا مہربان | عرش پر | قائم ہے | اسی کا ہے | جو کچھ آسمانوں میں ہے | اور جو کچھ زمین میں ہے

(یعنی) رحمان (نے نازل کیا ہے) جو عرش پر قائم ہے۔ اسی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین پر ہے

وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ﴿٦﴾ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ

اور جو کچھ | ان کے درمیان ہے | اور جو کچھ ہے نیچے | زمین کی تہہ کے | اور اگر | آپ اونچی آواز سے کریں بات

اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور جو کچھ زمین کی تہہ کے نیچے ہے۔ اور اگر تم بات پکار کر کہو

فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ﴿٧﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ

تو بیشک وہ | جانتا ہے | راز | اور نہایت پوشیدہ | اللہ ہی ہے | نہیں کوئی معبود | اس کے سوا | اسی کے ہیں

تو وہ خفیہ رازوں اور خوب پوشیدہ باتوں کو بھی جانتا ہے۔ وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹۶) ہاں جولوگ ایمان لاکر دنیا میں اعمال نیک کرتے رہے عنقریب اللہ لوگوں کے دلوں میں اُن کی محبت ڈال دے گا۔

(۹۷) سوقرآن کو ہم نے آپؐ کی زبان عربی میں آسان بنا کر نازل کیا ہے تاکہ آپؐ اس سے پرہیزگاروں کو خوشخبری سنائیں اور ناحق جھگڑنے والوں کو عذاب سے ڈرائیں۔

(۹۸) ان کفار سے پہلے کتنی ہی نافرمان قوموں کو ہم نے ہلاک کردیا ہے جن کی دنیا میں کوئی عزت اور شہرت باقی نہیں نہ وہ خود موجود ہیں نہ ان کی کوئی آواز یا بھنک سنائی دیتی ہے لہٰذا یہ بھی کفر سے باز نہ آئے تو ان کی ہلاکت یقینی ہے۔

سورۂ طٰہٰ

یہ سورت حروف مقطعات طٰہٰ' سے شروع ہوئی ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) طٰــــہٰ' حروف مقطعات ہیں جن کے اجتہادی معنے ابن عباسؓ کی روایت کے مطابق یہ ہیں کہ اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

(۲) اس سورہ کے نزول سے پہلے آپؐ ساری رات تہجد پڑھتے تھے جس سے آپ کے قدم مبارک میں سوجن پڑ جاتی تھی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ پر یہ قرآن اس لئے نازل نہیں کیا کہ آپؐ اس طرح اپنے آپ کو تکالیف میں ڈالیں۔ یا یہ معنی ہیں کہ قرآن اس لئے تو نازل نہیں ہوا کہ کفار کے ایمان نہ لانے سے آپؐ کڑھتے رہیں۔

(۳) بلکہ یہ تو نصیحت ہے اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے۔

(۴) اس قرآن کو آپؐ پر اس اللہ نے نازل کیا ہے۔ جس نے زمین اور بلند آسمانوں کو پیدا کیا۔

(۵) وہ بڑا مہربان اور عرش پر قائم ہے۔

(۶) جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور جو کچھ زمین کے نیچے ہے سب کا مالک ومختار وہی اللہ ہے۔

(۷) اس اللہ کو زور زور سے پکارنے کی کوئی ضرورت نہیں' کیونکہ وہ خفیہ اور اس سے بھی خفیہ تر بات کو جانتا ہے' اصل چیز خلوص سے پکارنا ہے۔

افعال: تُبَشِّرَ: تو بشارت دے' تو خوشخبری سنائے' مضارع کا صیغہ۔ تُحِسُّ: تو دیکھتا ہے' تو آہٹ پاتا ہے' مضارع کا صیغہ۔ تَشْقٰی: تو تکلیف میں پڑے گا' تو محنت میں جا پڑے گا' مضارع۔

اسماء: وُدًّا: محبت' چاہت' دوستی۔ رِکْزًا: بھنک' کھٹکا' پوشیدہ آواز' اسم۔ اَخْفٰی: زیادہ پوشیدہ۔

الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ﴿٨﴾ وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَىٰ ﴿٩﴾ إِذْ رَأَىٰ

سب نام | اچھے | اور کیا | آپ کو پہنچی ہے | خبر | موسیٰ کی | جب دیکھی اس نے

اچھے اچھے نام ہیں۔ اور کیا آپ کو موسیٰ کا واقعہ معلوم ہے۔ جب انہوں نے آگ

نَارًا فَقَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ نَارًا لَعَلِّي

آگ | تو فرمایا | اپنے گھر والوں سے | تم ٹھہرو | بیشک میں نے | دیکھی ہے | آگ | شاید میں

کو دیکھا تو اپنے گھر والوں سے کہا کہ تم یہاں ٹھہرو بیشک میں نے آگ دیکھی ہے ممکن ہے کہ

آتِيكُمْ مِنْهَا بِقَبَسٍ أَوْ أَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ﴿١٠﴾ فَلَمَّا

تمہارے پاس لاؤں | اس سے | چنگاری | یا میں پاؤں | آگ کے پاس | راستہ کا پتہ | پس جب

میں اس میں سے تمہارے لئے چنگاری لے آؤں یا آگ کے پاس راستہ پالوں۔ پس جب وہ وہاں

أَتَاهَا نُودِيَ يَا مُوسَىٰ ﴿١١﴾ إِنِّي أَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ إِنَّكَ

وہ وہاں آئے | (تو) آواز آئی | اے موسیٰ! | بیشک میں | تمہارا رب ہوں | پس اُتار | اپنی جوتیاں | بیشک تم

پہنچے تو ان کو آواز دی گئی کہ اے موسیٰ! بلاشبہ میں تمہارا ربّ ہوں، سو اپنی جوتیاں اتار دو، بیشک تم

بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿١٢﴾ وَأَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوحَىٰ ﴿١٣﴾

میدان پاک میں ہو | طویٰ (وادی میں) | اور میں نے | تمہیں پسند کیا | پس سن | جو کچھ وحی کی جاتی ہے

یہاں طویٰ کی مقدس وادی میں ہو، اور میں نے تمہیں چُن لیا ہے، تو جو کچھ تجھے حکم دیا جارہا ہے اسے سنو!

إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي ﴿١٤﴾

بیشک میں | تیرا رب ہوں | نہیں اور کوئی معبود | سوا میرے | پس عبادت کر میری | اور قائم کر نماز | میری یاد کے لئے

بلاشبہ میں ہی ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں پس میری ہی عبادت کرو اور مجھے یاد کرنے کے لئے نماز پڑھا کرو۔

إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ أَكَادُ أُخْفِيهَا لِتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ

بیشک | قیامت | آنے والی ہے | میں چاہتا ہوں کہ اسے چھپا کر رکھوں | تا کہ بدلہ دیا جائے | ہر شخص کو

یقین رکھو کہ قیامت آنے والی ہے میں چاہتا ہوں کہ اسے پوشیدہ رکھوں تاکہ ہر ایک شخص کو اس کی کوشش

بِمَا تَسْعَىٰ ﴿١٥﴾ فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ

اس کا جو وہ کوشش کرے | پس روک نہ دے تجھے | اس سے | وہ شخص جو | ایمان نہیں رکھتا | اس پر | اور وہ پیچھے پڑا

کا بدلہ ملے تو وہ شخص جو ایمان نہیں رکھتا اور اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہے کہیں تمہیں اس (راہِ حق) سے روک

هَوَاهُ فَتَرْدَىٰ ﴿١٦﴾ وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَىٰ ﴿١٧﴾ قَالَ

اپنی خواہش کے | پھر تو ہلاک ہوجائے | اور کیا ہے یہ؟ | تیرے دائیں ہاتھ میں | اے موسیٰ! | اُس نے کہا

نہ دے ورنہ تم ہلاک ہوجاؤ گے۔ اور اے موسیٰ! یہ تیرے دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟ اس نے کہا

هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلَىٰ غَنَمِي وَلِيَ

یہ میری لاٹھی ہے | میں سہارا لیتا ہوں | اس پر | اور میں پتے جھاڑتا ہوں | اس سے | اپنی بکریوں پر | اور میرے لئے

یہ میری لاٹھی ہے میں اس پر سہارا لیتا ہوں اور اپنی بکریوں کیلئے اس سے پتے جھاڑتا ہوں اور مجھے

آیت نمبر ۔۔۔ آسان تفسیر

(٨) اللہ ہی عبادت کے لائق ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کے سب ہی نام اچھے ہیں۔

(٩) آپ کو تو حضرت موسیٰ کا حال معلوم ہو چکا ہے۔

(١٠) جب وہ مدین کے علاقے سے مع اہل و عیال' مصر کی طرف واپس لوٹے تو راستے میں سردی اور اندھیرے کی وجہ سے گھر والوں کے لئے آگ کی ضرورت محسوس کی اور ان سے کہا کہ تم پہاڑ کے دامن میں ٹھہرو' پہاڑ پر آگ نظر آتی ہے شاید میں تمہارے لئے اس میں سے ایک شعلہ لے آؤں یا آگ کے الاؤ پر موجود کسی آدمی سے راستہ پوچھ آؤں۔

(١١) پس جب وہ روشنی کے قریب پہنچے تو غیب سے آواز آئی۔اے موسیٰ!

(١٢) یقین جانو کہ میں تمہارا پروردگار ہوں۔پس تم اپنی جوتیاں اتار دو کیونکہ اس وقت تم **طوٰی** کی پاک وادی میں کھڑے ہو۔

(١٣) اور میں نے تم کو رسالت کے لئے منتخب کرلیا ہے سو جو کچھ تم پر وحی کی جائے اسے خوب غور سے سنتے رہو۔

(١٤) اور یقین جانو کہ میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی اور معبود نہیں پس میری ہی عبادت کیا کرو اور میرے ذکر کے لئے نماز قائم کرو۔

(١٥) کیونکہ قیامت آنے والی ہے جس کو میں نے مخفی کر رکھا ہے تاکہ ہر ایک نفس کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے۔

(١٦) پس خواہشات کے پیچھے چلنے والے اور قیامت کے منکر کی صحبت سے بچو کہیں وہ تمہیں بھی قیامت پر یقین رکھنے سے نہ روک دے کیونکہ یہ تمہاری بربادی کا باعث ہوگا۔

(١٧) اور اے موسیٰ! یہ تمہارے دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟

افعال: اُمْكُثُوْا: تم ٹھہرے رہو' امر کا صیغہ۔اٰنَسْتُ: میں نے دیکھا' محسوس کیا' ماضی کا صیغہ۔اِخْلَعْ: تو اتار ڈال' امر کا صیغہ۔ اِخْتَرْتُكَ: میں نے تجھ کو پسند کیا' انتخاب کیا ماضی کا صیغہ۔اَسْتَمِعْ: تو سن تارہ' کان لگا' امر کا صیغہ۔تَسْعٰى: وہ کوشش کرتی ہے' دوڑتی ہے' مضارع۔تَرْدٰى: تو ہلاک ہو' تو پٹکا جائے' مضارع کا صیغہ۔

اسماء: اٰتِيْكُمْ: میں تمہارے پاس لاتا ہوں' اسم فاعل۔قَبَس: آگ کا شعلہ' جلتی ہوئی لکڑی کا شعلہ' مراد علم و ہدایت کی طلب۔

فِيهَا مَارِبُ أُخْرٰى ﴿۱۸﴾ قَالَ أَلْقِهَا يٰمُوسٰى ﴿۱۹﴾
اس میں | کچھ مقاصد ہیں | اور بھی | فرمایا | ڈال دے اسے | اے موسیٰ!
اس سے اور بھی کئی فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ فرمایا اے موسیٰ! اسے (زمین پر) پھینک دو۔

فَأَلْقٰهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ﴿۲۰﴾ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ
پس اس نے اسے ڈال دیا | تو اچانک | وہ (ہو گیا) | سانپ | دوڑتا ہوا | فرمایا | اس کو پکڑ لے | اور نہ ڈر
توجب انہوں نے اسے پھینک دیا تو وہ ناگہاں سانپ بن کر دوڑنے لگا۔ فرمایا اسے پکڑ لو اور ڈرو نہیں!

سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولٰى ﴿۲۱﴾ وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ
ہم جلد اسے لوٹا دیں گے | اسی حالت میں | جو پہلی تھی | اور ملا دے | اپنا ہاتھ | اپنی بغل سے | وہ نکلے گا
ہم جلد اسے اس کی پہلی حالت پر لوٹا دیں گے اور اپنا ہاتھ اپنی بغل سے لگا لو وہ بغیر کسی

بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ آيَةً أُخْرٰى ﴿۲۲﴾ لِنُرِيَكَ مِنْ آيَاتِنَا الْكُبْرٰى ﴿۲۳﴾
روشن | کسی عیب کے بغیر | (یہ ہے) نشانی | دوسری | تاکہ ہم دکھائیں تجھے | اپنی نشانیاں | بڑی بڑی
عیب کے سفید (چمکتا ہوا) نکل آئے گا' یہ دوسری نشانی ہے تاکہ ہم تمہیں اپنی بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں۔

اذْهَبْ إِلٰى فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغٰى ﴿۲۴﴾ قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ﴿۲۵﴾
جاؤ | فرعون کی طرف | بیشک وہ | سرکش ہو گیا ہے | اس نے کہا | اے میرے ربّ! | کھول دے | میرے لئے | میرا سینہ
(اب) فرعون کے پاس جاؤ بیشک اس نے سرکشی اختیار کر رکھی ہے موسیٰ نے دعا کی' اے میرے ربّ! میرا سینہ کھول دے

وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ﴿۲۶﴾ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي ﴿۲۷﴾ يَفْقَهُوا
اور آسان کر دے | میرے لئے | میرا کام | اور کھول دے | گرہ | میری زبان سے | (تاکہ) وہ سمجھ لیں
اور میرا معاملہ آسان کر دے۔ اور میری زبان کی لکنت کو دور کر دے۔ تاکہ وہ میری بات کو

قَوْلِي ﴿۲۸﴾ وَاجْعَلْ لِي وَزِيرًا مِنْ أَهْلِي ﴿۲۹﴾ هٰرُونَ أَخِي ﴿۳۰﴾
میری بات | اور بنا دے | میرے لئے | وزیر (مددگار) | میرے خاندان میں سے | ہارونؑ | میرے بھائی کو
سمجھیں۔ اور میرے کنبہ میں سے میرا ایک معاون بنا دے' میرے بھائی ہارونؑ کو

اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي ﴿۳۱﴾ وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي ﴿۳۲﴾ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا ﴿۳۳﴾
مضبوط کر | اس سے | میری کمر | اور شریک کر اس کو | میرے کام میں | تاکہ | ہم پاکی بیان کریں تیری | بہت
اس سے میری کمر مضبوط کر۔ اور میرے کام میں اسے شریک کر۔ تاکہ ہم تیری بہت بہت تسبیح کریں۔

وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا ﴿۳۴﴾ إِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيرًا ﴿۳۵﴾ قَالَ قَدْ أُوتِيتَ
اور ہم یاد کریں تجھے | بہت | بیشک تو | ہمیں دیکھنے والا ہے | فرمایا | تجھے دے دیا گیا ہے
اور تجھے بہت بہت یاد کریں۔ بیشک تو ہمارے (حالات) کو دیکھتا ہے۔ فرمایا اے موسیٰ! تم نے جو کچھ

سُؤْلَكَ يٰمُوسٰى ﴿۳۶﴾ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً أُخْرٰى ﴿۳۷﴾
جو تو نے سوال کیا | اے موسیٰ! | اور ہم تو احسان کر چکے ہیں | تجھ پر | ایک دفعہ | اور بھی
مانگا وہ تمہیں دے دیا گیا اور ہم نے (اس سے پہلے) تم پر ایک مرتبہ اور بھی احسان کیا تھا۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۸) عرض کیا یہ میری لاٹھی ہے جس پر میں ٹیک لگاتا' اپنی بکریوں کے لئے پتے جھاڑتا اور اس کے علاوہ اس سے اور بھی کئی کام لیتا ہوں۔

(۱۹) حکم ہوا کہ ذرا اسے زمین پر تو ڈالو۔

(۲۰) جوں ہی انہوں نے لاٹھی زمین پر ڈالی تو وہ سانپ بن کر دوڑنے لگی۔

(۲۱) حکم ہوا کہ بغیر کسی خوف کے اسے دوبارہ پکڑ لو ہم اسے پھر لاٹھی بنا دیں گے۔

(۲۲) اور اپنا دایاں ہاتھ بغل میں دے کر باہر نکالو وہ بالکل (بلا عیب برص وغیرہ) روشن ہو کر باہر نکلے گا۔ تمہاری نبوت کی یہ دوسری نشانی ہے۔

(۲۳) تاکہ ہم تمہیں اپنی قدرت کی بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں۔

(۲۴) یہ معجزے لے کر فرعون کی طرف جاؤ وہ بڑا سرکش ہو رہا ہے۔

(۲۵) حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے اللہ! میرا سینہ کھول دے' کہ دین کی تبلیغ کے دوران مصیبتوں پر حوصلہ نہ ہاروں۔

(۲۶) اور دین کی تبلیغ میں جو مشکلات پیش آئیں انہیں آسان کر دے۔

(۲۷) اور میری زبان کی گرہ کھول دے۔ (زبان میں موجود لکنت دور کر دے)

(۲۸) تاکہ لوگ میری بات کو خوب سمجھ لیں۔

(۲۹) اور میرے خاندان میں سے میرا مددگار بنا دے۔

(۳۰) میرے بھائی ہارون کو۔

(۳۱) اور اس سے کے ذریعے میری تقویت فرما۔

(۳۲) اور ان کو تبلیغ دین کے کام میں میرا شریک کر دے۔

(۳۳) تاکہ ہم کثرت سے تیری پاکیزگی اور حمد وثنا بیان کریں۔

(۳۴) اور کثرت سے تیری یاد کریں۔

(۳۵) اور تُو تو ہمیں ہر وقت دیکھ رہا ہے۔

(۳۶) حکم ہوا کہ موسیٰ! تمہاری درخواست منظور کر لی گئی۔

(۳۷) اور اس سے پہلے بھی ہم نے تم پر بڑا احسان کیا تھا۔

افعال: اَتَوَكَّؤُا: میں ٹیک لگاتا ہوں' مضارع کا صیغہ۔ نُعِيۡدُ: ہم لوٹا کر لے جائیں گے' پھر کر دیں گے' مضارع۔ اِشۡرَحۡ: کشادہ کر' تو کھول دے' امر کا صیغہ۔ اُحۡلُلۡ: تو کھول دے' امر کا صیغہ۔ اُوۡتِيۡتَ: تجھ کو دیا گیا' تجھ کو ملا' ماضی مجہول۔

اسماء: عَصَایَ: میری لاٹھی' میرا عصا۔ سُؤۡلَكَ: تیری تمنا' تیرا سوال۔

اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰٓى ﴿۳۸﴾ اَنِ اقْذِفِيْهِ فِى التَّابُوْتِ

جبکہ ڈال دیا تھا ہم نے | تیری والدہ کے (دل میں) | جو | وحی کیا جاتا ہے | کہ ڈال دے اسے | ایک صندوق میں

جب ہم نے جو کچھ کہنا تھا تمہاری ماں سے بذریعہ الہام کہہ دیا تھا۔ کہ تُو اِسے ایک صندوق میں ڈال دے

فَاقْذِفِيْهِ فِى الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّىْ

پھر ڈال دے | اس کو | دریا میں | پھر اسے پھینک دے گا | دریا | کنارے پر | کہ پکڑ لے اُس کو | دشمن میرا

پھر اس صندوق کو دریا میں ڈال دے پھر دریا اسے ساحل پر ڈال دے گا جہاں سے اسے میرا اور اس کا

وَعَدُوٌّ لَّهٗ ؕ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّىْ ۚ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِىْ ﴿۳۹﴾

اور دشمن اس کا | اور میں نے ڈال دی | تجھ پر | محبت | اپنی طرف سے | اور تاکہ تو پرورش پائے | میری آنکھوں کے سامنے

دشمن اُٹھا لے گا اور میں نے تم پر اپنی محبت ڈال دی تاکہ تو میری نگرانی میں پرورش پائے۔

اِذْ تَمْشِىْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ

جب جارہی تھی | تیری بہن | پس کہنے لگی | کیا | میں بتاؤں تمہیں | وہ شخص جو

جب تمہاری بہن گئی اور (فرعونیوں سے) کہنے لگی کیا میں تمہیں (ایسی عورت) بتاؤں جو اس کی

يَّكْفُلُهٗ ؕ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَىْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ؕ

ذمہ اٹھائے اس کا | پھر لوٹا دیا ہم نے تجھ کو | تیری ماں کی طرف | تاکہ | ٹھنڈی ہو | اس کی آنکھ | اور وہ غم نہ کرے

پرورش کرے۔ پھر ہم نے تمہیں تمہاری ماں کے پاس واپس لوٹا دیا تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غم نہ کھائے

وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ۬ فَلَبِثْتَ

اور قتل کردیا تو نے | ایک شخص کو | پھر ہم نے نجات دی تجھے | غم سے | اور تجھے آزمایا | کئی آزمائشوں سے | پھر تو ٹھہرا رہا

اور تم نے ایک شخص کو قتل کردیا تو ہم نے تمہیں غم سے نجات دی اور تمہیں خوب آزمائش میں ڈالا۔ پھر تم کئی

سِنِيْنَ فِىْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ۬ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ﴿۴۰﴾

کئی سال | مدین والوں میں | پھر تو آیا | وقت مقرر پر | اے موسیٰ!

سال تک اہل مدین میں رہے، پھر اے موسیٰ! وقت مقرر پر تم (وہاں) سے آئے۔

وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِىْ ﴿۴۱﴾ ۚ اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِىْ

اور چن لیا میں نے تجھے | اپنی ذات کے لئے | چلے جاؤ | تم | اور تمہارا بھائی | میری نشانیوں کے ساتھ

اور میں نے تمہیں اپنے لئے پسند کرلیا۔ اب تم اور تمہارا بھائی میری نشانیاں لے کر جاؤ

وَلَا تَنِيَا فِىْ ذِكْرِىْ ﴿۴۲﴾ ۚ اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۴۳﴾ ۚ

اور سستی نہ کرنا | میری یاد میں | تم دونوں جاؤ | فرعون کے پاس | بیشک وہ | بڑا سرکش ہے

اور میری یاد میں سستی نہ کرو۔ تم دونوں فرعون کی طرف جاؤ کہ اس نے سرکشی اختیار کررکھی ہے

فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ﴿۴۴﴾ قَالَا

تم کہو اس سے | بات | نرم | شاید وہ | نصیحت پکڑے | یا ڈر جائے | دونوں بولے

اور اس سے نرمی سے بات کرنا شاید کہ وہ نصیحت حاصل کرلے یا (اللہ سے) ڈرے۔ انہوں نے کہا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۸) جبکہ ہم نے تمہاری والدہ کے دل میں یہ بات ڈال دی تھی جو ابھی ہم وحی کر رہے ہیں۔

(۳۹) اور وہ یہ ہے کہ تمہاری پیدائش کے وقت ان کو فرعون کی طرف سے تمہاری جان کا خطرہ محسوس ہوا تو ہم نے ان کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ وہ تمہیں ایک صندوق میں بند کر کے دریا میں بہا دیں چنانچہ وہ صندوق دریا میں بہہ کر فرعون کے محل کے سامنے جا لگا اور فرعون نے جو تمہارا اور ہمارا دشمن تھا اس کو پکڑ لیا اور ہم نے تمہارے چہرے پر اپنی طرف سے ایک خاص کشش پیدا کر دی تھی کہ جس سے ہر شخص کو دیکھ کر پیار آتا تھا۔ چنانچہ فرعون نے ہماری حفاظت میں، تمہاری پرورش کی۔

(۴۰) اور جب تم نے کسی دایہ کا دودھ نہ پیا اور تمہاری بہن فرعون کے ہاں پہنچیں اور انجان بن کر کہا کہ میں تمہیں ایک ایسی دایہ بتاؤں جو اس بچہ کی پرورش کرے چنانچہ ان کے منظور کر لینے پر اس نے تمہاری اپنی والدہ کا پتہ دیا تو انہوں نے ہماری مرضی کے مطابق تمہیں تمہاری ہی والدہ کے حوالے کر دیا تا کہ تمہیں دیکھ کر اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور اس کو فکر نہ رہے اور جوان ہو کر تم نے ایک قبطی (مصری فرعونی) کو قتل کر دیا اور فرعون نے تمہاری گرفتاری کا حکم دے دیا اور ہم نے تم کو گرفتاری سے نجات دی اور تم کو خوب آزمائشوں میں ڈالا جن میں تم پورے اترے اور تقریباً دس برس **مدین** میں حضرت شعیبؑ کے پاس رہ کر واپسی میں تقدیر کے مطابق **کوہِ طُور** پر آ گئے اور نبوت مل گئی جس کا تم کو گمان بھی نہ تھا۔

(۴۱) اور ہم نے تمہیں نبی بنا کر محض اپنی توحید کی تبلیغ کے لئے مخصوص کر لیا۔

(۴۲) اب تم دونوں بھائی میرے معجزے لے کر مصر جاؤ اور میری یاد اور تبلیغ توحید میں سستی نہ کرنا۔

(۴۳) فرعون کو جا کر توحید الٰہی کی طرف دعوت دو وہ بڑا نافرمان ہے کہ خدائی کا دعویٰ کرتا ہے۔

(۴۴) اور اس کے سامنے نرمی سے کلام کرو شاید وہ اس طریقے سے نصیحت مان لے۔ اور اللہ سے ڈر کر اس کو مانے۔

افعال: اِقْذِفِيْهِ: تو اس کو ڈال دے، امر کا صیغہ۔ تَمْشِيْٓ: وہ چلتی ہے، چلے گی، مضارع۔ تَقَرَّ: وہ ٹھنڈی رہے، خوشی سے آنکھیں روشن ہو جائیں، ٹھنڈی رہنے کے ہیں، مضارع۔ اصْطَنَعْتُكَ: میں نے تجھ کو بنایا، ماضی کا صیغہ۔ اِذْهَبَآ: تم دونوں جاؤ، امر کا صیغہ۔

اسماء: سَاحِل: کنارہ دریا، ساحل سمندر۔ مَحَبَّةً: کسی چیز کو اچھا سمجھتے ہوئے چاہنا۔ فُتُوْنًا: آزمائش، آزمانا، اسم فعل۔

رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ﴿٤٥﴾ قَالَ

اے ہمارے رب! | بیشک ہم ڈرتے ہیں | کہ وہ زیادتی کرے گا | ہم پر | یا وہ حد سے بڑھے | اُس نے فرمایا

اے ہمارے رب! ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں وہ ہم پر زیادتی نہ کرے یا زیادہ سرکش نہ ہوجائے۔ فرمایا

لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ﴿٤٦﴾ فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ

تم ڈرو نہیں | بیشک میں تمہارے ساتھ ہوں | میں سنتا ہوں اور میں دیکھتا ہوں | پس جاؤ اُس کے پاس | اور کہو

تم ڈرو نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں' سنتا اور دیکھتا ہوں۔ سو تم دونوں اس کے پاس جاؤ اور کہو کہ

اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۥ

بیشک ہم دونوں بھیجے ہوئے ہیں | تیرے ربّ کے | پس بھیج دے | ہمارے ساتھ | بنی اسرائیل کو

ہم دونوں تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں' ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو روانہ کردو

وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ۭ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ۭ وَالسَّلٰمُ عَلٰي مَنِ

اور انہیں سزا نہ دے | ہم تیرے پاس آئے ہیں | نشانی کے ساتھ | تیرے ربّ کی طرف سے | اور سلامتی ہو | اس پر

اور انہیں تکلیف نہ پہنچاؤ! ہم تمہارے ربّ کی طرف سے تمہارے پاس نشانی لے کر آئے ہیں اور جو کوئی ہدایت قبول کرلے

اتَّبَعَ الْهُدٰى ﴿٤٧﴾ اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰي مَنْ كَذَّبَ

جو پیروی کرے | ہدایت کی | بیشک | وحی کی گئی ہے | ہماری طرف | کہ عذاب | اس پر ہے | جس نے جھٹلایا

اس کے لئے سلامتی ہو۔ بیشک ہمارے پاس اس کا حکم پہنچا ہے کہ عذاب اس کے لئے ہے جو جھٹلائے

وَتَوَلّٰى ﴿٤٨﴾ قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ﴿٤٩﴾ قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ

اور منہ موڑا | فرعون بولا | پس وہ کون ہے | تمہارا ربّ؟ | اے موسیٰ! | موسیٰ نے فرمایا | ہمارا رب وہ ہے | جس نے

اور منہ پھیر لے۔ فرعون نے کہا' اے موسیٰ! تمہارا ربّ کون ہے؟ موسیٰ نے فرمایا کہ ہمارا ربّ وہ ہے جس نے

اَعْطٰي كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴿٥٠﴾ قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ﴿٥١﴾

عطا کیا | ہر چیز کو | اس کا وجود | پھر راہ بتادی | وہ بولا | پس کیا | حال (ہے) | پہلی امتوں کا

ہر ایک چیز کو پیدا کیا' پھر رہنمائی فرمائی۔ اُس نے کہا یہ بتاؤ کہ گزشتہ قوموں کا کیا حال ہوا؟

قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ ۚ لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى ﴿٥٢﴾ الَّذِيْ

موسیٰ نے کہا | اُس کا علم | میرے رب کے پاس | کتاب میں ہے | غلطی نہیں کرتا | میرا رب | اور نہ بھولتا ہے | جس نے

موسیٰ نے کہا کہ اس کا علم میرے رب کے پاس (لوحِ محفوظ میں درج) ہے میرا رب نہ غلطی کرتا ہے' نہ بھولتا ہے۔ وہ (اللہ) جس نے

جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا وَّاَنْزَلَ

بنایا | تمہارے لئے | زمین کو | بچھونا | اور بنادیئے | تمہارے لئے | اس میں | راستے | اور نازل کیا

تمہارے لئے زمین کو فرش کی طرح بچھایا اور اس میں تمہارے لئے راستے نکالے اور آسمان سے پانی

مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۭ فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ﴿٥٣﴾

آسمان سے | پانی | پھر نکالیں ہم نے | اس کے ذریعے سے | کئی قسم کی | سبزیاں | مختلف

برسایا اور پھر ہم نے اس پانی کی (تاثیر) سے مختلف قسم کی نباتات پیدا کیں۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۵) حضرت موسیٰ اور حضرت ہارونؑ دونوں نے عرض کیا کہ اے ہمارے رب! ہمیں اندیشہ ہے کہ کہیں فرعون ہم پر سختی نہ کرے اور سرکشی سے ہمیں قتل نہ کریں۔

(۴۶) فرمایا تم ڈرو نہیں ہم ہر وقت تمہارے ساتھ ہیں ہر جگہ موجود اور دیکھنے والے ہیں۔ وہ تمہارا کچھ نقصان نہ کر سکے گا۔

(۴۷) پس تم اس کے پاس جا کر یہ کہو کہ ہم اللہ کے رسول ہیں اور اس لئے حاضر ہوئے ہیں کہ تُو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ ان کے آبائی وطن ملک شام میں بھیج دے انہیں اذیتیں دینا چھوڑ دے اور ہم اپنے دعویٰ نبوت کے ثبوت میں اللہ کی طرف سے کئی معجزے بھی لائے ہیں اور جو کوئی راہ راست پر چلے اس پر سلامتی ہو۔

(۴۸) اور ہم پر اللہ کی طرف سے یہ حکم نازل ہوا ہے کہ عذاب الٰہی اسی پر نازل ہوگا جو حق کو جھٹلائے اور اس کے ماننے سے انکار کرے اور اس سے روگردانی کرے۔

(۴۹) اس پر فرعون نے کہا۔ اے موسیٰ! تمہارا وہ رب کون ہے؟

(۵۰) حضرت موسیٰ نے جواب دیا کہ ہمارا رب تو وہ ہے جس نے ہر چیز کو پیدا کر کے اسے (اپنے فرائض ادا کرنے کی) راہ بتادی۔

(۵۱) فرعون نے کہا کہ پھر گذشتہ قومیں جو خدا کی نافرمان تھیں ان کا کیا حال ہے؟

(۵۲) حضرت موسیٰ نے جواب دیا کہ ان سب کا علم اللہ کے ہاں لوح محفوظ میں درج ہے وہ نہ کسی چیز سے بے خبر ہے اور نہ کسی چیز کو بھول سکتا ہے۔

(۵۳) اور وہ رب وہ ہے جس نے اپنی قدرت سے زمین کو تمہارے لئے بچھونا بنا دیا کہ تم اس پر آرام کر سکو اور اس میں راستے بنا دیئے کہ تم زندگی کی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے ادھر ادھر نقل و حرکت کر سکو اور بادلوں سے پانی برسا کر اس کے ذریعہ سے کئی قسم کی نباتات پیدا کر دیں۔

افعال: نَخَافُ: ہم ڈرتے ہیں مضارع۔ سَلَكَ: اس نے چلایا ماضی کا صیغہ۔ فَأْتِيٰهُ: پس تم دونوں اس کے پاس پہنچو۔

كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی النُّهٰی ﴿٥٤﴾ مِنْهَا

کھاؤ | اور چراؤ | اپنے چوپایوں کو | بیشک | اس میں | نشانیاں ہیں | عقل والوں کے لئے | اسی میں سے

(کہ خود بھی) کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو بھی چراؤ بیشک اس میں عقلمندوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں ہم نے تمہیں اس زمین سے

خَلَقْنٰكُمْ وَفِیْهَا نُعِیْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰی ﴿٥٥﴾

ہم نے پیدا کیا تمہیں | اور اسی میں | لوٹا دیں گے تمہیں | اور اسی میں سے | نکالیں گے تمہیں | دوسری بار

پیدا کیا ہے اور اسی میں تمہیں لوٹائیں گے اور ہم ایک بار پھر اسی میں سے تمہیں نکالیں گے۔

وَلَقَدْ اَرَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰی ﴿٥٦﴾ قَالَ اَجِئْتَنَا

اور ہم نے اسے دکھائیں | اپنی نشانیاں | تمام | تو اس نے جھٹلایا | اور انکار کیا | بولا | کیا تو آیا ہے ہمارے پاس

اور اس کو (یعنی فرعون کو) ہم نے اپنی تمام نشانیاں دکھائیں' مگر وہ جھٹلاتا اور انکار ہی کرتا رہا اور کہا اے موسیٰ!

لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ یٰمُوْسٰی ﴿٥٧﴾ فَلَنَاْتِیَنَّكَ

اس لئے کہ تو نکال دے ہمیں | ہماری زمین سے | اپنے جادو کے ذریعہ | اے موسیٰ! | پس ہم بھی ضرور لائیں گے تیرے پاس

کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہمیں اپنے جادو کے زور سے ہمارے ملک سے نکال دو۔ تو ہم بھی تمہارے مقابلے میں

بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَیْنَنَا وَبَیْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ

ایک جادو | اس جیسا | پس مقرر کر لے | ہمارے درمیان | اور اپنے درمیان | ایک وعدہ (وقت) | کہ نہ ہم اس کے خلاف کریں

ایسا ہی جادو پیش کریں گے' سو ہمارے اور اپنے درمیان ایک وقت مقرر کرلو' جس کے خلاف نہ ہم کریں

وَلَاۤ اَنْتَ مَكَانًا سُوًی ﴿٥٨﴾ قَالَ مَوْعِدُكُمْ یَوْمُ الزِّیْنَةِ

اور نہ تو | ایک میدان ہو | ہموار | موسیٰ نے کہا | تمہارا وعدہ | دن | زینت (میلے) کا

اور نہ تم' ایک ہموار میدان میں (یہ مقابلہ ہو) موسیٰ نے کہا کہ (اچھا) تم سے میلہ کے دن کا وقت طے ہے

وَاَنْ یُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًی ﴿٥٩﴾ فَتَوَلّٰی فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَیْدَهٗ

اور یہ کہ جمع کئے جائیں گے | لوگ | دن چڑھے | پھر واپس لوٹا | فرعون | پھر اس نے جمع کیا | اپنا مکر و فریب

اور یہ کہ لوگ دن چڑھے جمع ہوجائیں۔ سو فرعون واپس لوٹا اور اپنے مکر و فریب کو

ثُمَّ اَتٰی ﴿٦٠﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰی وَیْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا

پھر آیا | کہا ان سے | موسیٰ نے | تمہارا برا ہو | نہ گھڑو | اللہ پر | جھوٹ

جمع کرکے آیا موسیٰ نے ان جادوگروں سے کہا بدبختو! تم اللہ تعالیٰ پر جھوٹ نہ گھڑو۔

فَیُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰی ﴿٦١﴾ فَتَنَازَعُوْۤا

کہ وہ ہلاک کردے تمہیں | عذاب سے | اور وہ نامراد ہو | جس نے | جھوٹ تراشا | تو وہ جھگڑنے لگے

ورنہ وہ تمہیں عذاب سے ہلاک کردے گا اور جس نے بھی جھوٹ تراشا' وہ نامراد ہی رہا ہے۔ تو وہ آپس میں

اَمْرَهُمْ بَیْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰی ﴿٦٢﴾ قَالُوْۤا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ

اپنے کام میں | آپس میں | اور انہوں نے چھپ کر کیا | مشورہ | وہ کہنے لگے | یقیناً | یہ دونوں | جادوگر ہیں

اپنے معاملہ میں اختلاف اور چپکے چپکے سرگوشیاں کرنے لگے۔ انہوں نے کہا یہ دونوں محض جادوگر ہیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۴) کہ تم خود کھاؤ اور اپنے مویشی بھی چراؤ۔ واقعی ان کاموں میں عقل مندوں کے لئے خدا کی قدرت کی بہت سی نشانیاں موجود ہیں۔

(۵۵) اسی زمین کی مٹی سے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا (اور اب بھی کیونکہ نطفہ غذا سے بنتا ہے اور غذا مٹی سے) اور مرنے کے بعد اسی زمین میں تم کو لوٹا دیں گے اور قیامت کے دن اسی زمین میں سے دوبارہ زندہ کر کے اٹھائیں گے۔

(۵۶) اور ہمارے حکم سے حضرت موسیٰ نے اسے بہت سے معجزے (ید بیضا، عصا، خون، قحط، مینڈک، طوفان وغیرہ) دکھائے مگر اس نے حق کی تکذیب کی اور نہ مانا۔

(۵۷) اور یوں کہنے لگا کہ اے موسیٰ! کیا تو ہمیں اپنے جادو کے زور سے ہمارے اس ملک مصر سے نکالنے آیا ہے؟

(۵۸) سو ہم بھی تیرے مقابلہ میں ایسا ہی جادو لا کر پیش کریں گے پس تو ہمارے اور اپنے درمیان ایک مقررہ دن کا وعدہ کر کہ نہ تو اس کے خلاف کرے اور نہ ہم اور ایسی جگہ پر ہو کہ سب کو وہاں پہنچنے میں یکساں آسانی ہو۔

(۵۹) حضرت موسیٰ نے کہا کہ تم سے تمہارے جشن یا عید کا روز طے ہے اور لوگوں کو صبح کے وقت جمع کر لیا جائے۔

(۶۰) پس حضرت موسیٰ سے بات طے کر کے فرعون نے واپس آ کر جادوگروں کے جمع کرنے کا حکم دیا اور جمع کر لینے کے بعد تاریخ مقررہ پر مقابلہ کے میدان میں حاضر ہوا۔

(۶۱) حضرت موسیٰ نے جادوگروں کو ملامت کی کہ کم بختو! میرے معجزہ کو جادو کہہ کر اللہ پر بہتان نہ باندھو ورنہ تم خدا کے عذاب سے تباہ و برباد ہو جاؤ گے اور اللہ پر جھوٹا الزام لگانے والے مراد کو نہیں پہنچتے۔

(۶۲) یہ سن کر فرعونی لوگ حضرت موسیٰ کے متعلق آپس میں جھگڑنے لگے کوئی کہتا کہ واقعی یہ جادوگر ہے اس کا مقابلہ کرنا چاہئے اور کوئی کہتا کہ یہ جادوگر معلوم نہیں ہوتا اس لئے اس کا مقابلہ نہ کرنا چاہئے اور آخر کار علیحدگی میں مشورہ کر کے فرعون کے دباؤ سے سب نے مقابلہ کا فیصلہ کیا۔

افعال: اِرْعَوْا: تم چراؤ۔ نَاْتِيَنَّكَ: ہم تیرے پاس سے آئیں گے، مضارع۔ اَرَيْنٰهُ: ہم نے اس کو دکھلایا۔ نُخْلِفُهٗ: ہم اس کے خلاف نہ کریں، مضارع۔ يُسْحِتَ: وہ ہلاک کر دے گا، تباہ کر دے گا، مضارع۔

اسماء: سُوًى: صاف، درمیانی، مصدر ہے۔ مَوْعِدُكُمْ: تمہارے وعدے کا وقت۔

يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا

چاہتے ہیں | کہ نکال دیں تمہیں | تمہاری زمین سے | اپنے جادو کے ذریعے | اور وہ لے جائیں (برباد کریں)

جو یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں تمہارے ملک سے اپنے جادو کے ذریعے نکال دیں اور وہ تمہارے عمدہ

بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿٦٣﴾ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَقَدْ اَفْلَحَ

تمہارا طریقہ | بہترین | پس اتفاق کرو | اپنی تدبیر پر | پھر آجاؤ | صف باندھ کر | اور کامیاب رہے گا

مذہب کو مٹا دیں۔ سو تم اپنی تمام تدبیروں کو جمع کرلو پھر صف آرا ہوجاؤ اور جو آج

الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ﴿٦٤﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ

آج | وہی جو | غالب رہا | وہ بولے | اے موسیٰ! | یا تو | تُو ڈال | اور یا

غالب ہوگا، وہی کامیاب ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اے موسیٰ! یا تو تم (پہلے اپنا عصا) ڈالو یا ہم

اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ﴿٦٥﴾ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا

ہم ہی ہوں | پہلے | ڈالنے والے | فرمایا | بلکہ | تم ہی ڈالو | تو اچانک

ہی پہلے ڈالتے ہیں۔ موسیٰ نے فرمایا کہ نہیں تم ہی پہلے ڈالو سو ناگہاں

حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿٦٦﴾

ان کی رسیاں | اور ان کی لاٹھیاں | خیال میں آئیں اس کے | ان کے جادو کی وجہ سے | کہ وہ | دوڑ رہی ہیں

ان کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو کے ذریعے سے موسیٰ کو ایسی نظر آنے لگیں کہ وہ دوڑتی ہیں۔

فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ﴿٦٧﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ

پس محسوس کیا | اپنے دل میں | خوف | موسیٰ نے | ہم نے کہا | مت ڈرو | بیشک

تو موسیٰ نے اپنے دل میں خوف محسوس کیا۔ (اس پر) ہم نے کہا کہ (اے موسیٰ) ڈرو نہیں

اَنْتَ الْاَعْلٰى ﴿٦٨﴾ وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ۗ

تم ہی ہو | غالب | اور ڈالو | جو | تمہارے دائیں ہاتھ میں ہے | وہ نگل جائے گا | جو کچھ | انہوں نے بنا رکھا ہے

بلاشبہ تم ہی غالب رہو گے۔ اور جو تمہارے دائیں ہاتھ میں ہے، ڈال دو، وہ نگل جائے گا جو کچھ انہوں نے بنایا ہے

اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ۗ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ﴿٦٩﴾ فَاُلْقِيَ

یقیناً جو کچھ | انہوں نے بنا رکھا ہے | وہ چال جادوگر کی ہے | اور کامیاب نہیں ہوگا | جادوگر | جہاں (کہیں) وہ آئے | پس گر پڑے

انہوں نے جو کچھ بنایا ہے وہ صرف جادو کا فریب ہے اور جادوگر کچھ بھی کرے، کامیاب نہیں ہوتا۔ پھر تمام

السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ﴿٧٠﴾ قَالَ

جادوگر | سجدہ میں | کہنے لگے | ہم ایمان لے آئے ہیں رب پر | ہارونؑ | اور موسیٰ کے | فرعون نے کہا

جادوگر سجدے میں گر پڑے (اور) کہنے لگے ہم ہارونؑ اور موسیٰ کے ربّ پر ایمان لے آئے۔ فرعون نے کہا

اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ

تم ایمان لے آئے | اس پر | اس سے پہلے کہ | میں اجازت دوں تمہیں | بیشک وہ | تمہارا بڑا ہے | جس نے | سکھایا تمہیں

اس سے پہلے کہ میں تمہیں اجازت دوں تم اس پر ایمان لے آئے ہو۔ بیشک وہ تمہارا بڑا ہے جس نے تمہیں جادو

آیت نمبر

(۶۳) چنانچہ کہنے لگے کہ واقعی یہ دونوں بھائی جادوگر ہیں اپنے جادو کے زور سے تم کو تمہارے ملک مصر سے نکالنا اور تمہاری مثالی ثقافت اور جادوگرانہ مذہب کو برباد کرنا چاہتے ہیں۔

(۶۴) پس تم کو متفقہ طور پر ان کے مقابلہ میں صف باندھ کر آ جانا چاہئے اور جو آج کے دن میدان مقابلہ میں غالب رہے گا وہی کامیاب ہوگا۔

(۶۵) یہ طے کر کے جادوگروں نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ یا تو تم اپنا عصا ڈالو یا ہمیں اجازت دو کہ ہم پہلے ڈالیں۔

(۶۶) حضرت موسیٰ نے ان سے کہا کہ پہلے تم ہی ڈالو چنانچہ انہوں نے اپنی لاٹھیاں اور رسیاں ڈال دیں اور جادو کی وجہ سے حضرت موسیٰ کو ایسا معلوم ہونے لگا کہ وہ دوڑ رہی ہیں۔

(۶۷) یہ دیکھ کر حضرت موسیٰ کے دل میں ایک طبعی خوف پیدا ہوا۔

(۶۸) ہم نے کہا خوفزدہ ہونے کی بات نہیں تسلی رکھو تم ہی غالب رہو گے۔

(۶۹) اور ڈالو اپنا عصا جو تمہارے دائیں ہاتھ میں ہے وہ ان سب کو نگل جائے گا جو ساحروں نے جادو کا کھیل بنا رکھا ہے اور یہ محض جادوگر کی نظر بندی ہے اور جادوگر حق کے مقابلہ میں جس میدان میں بھی آئے کامیاب نہیں ہوا کرتا۔

(۷۰) چنانچہ حضرت موسیٰ نے اپنا عصا ڈالا۔ تو وہ ان کے سب سانپوں کو نگل گیا۔ اور جادوگر قدرت الٰہی کو دیکھ کر سجدہ میں گر پڑے اور اقرار کر لیا کہ ہم حضرت موسیٰ و ہارونؑ کے پروردگار پر ایمان لے آئے ہیں۔

افعال: يُخْرِجَاكُمْ: تم کو وہ دونوں نکال دیں، مضارع۔ اسْتَعْلٰى: اس نے غلبہ چاہا، بلندی چاہی، ماضی کا صیغہ۔ يَذْهَبَا: وہ دونوں جائیں، زائل کر دیں، مضارع۔ تَسْعٰى: وہ کوشش کرتی ہے، وہ دوڑتی ہے، مضارع۔ يُخَيَّلُ: اس کو محسوس ہوتا تھا، اس کے خیال میں ڈالا جاتا تھا، مضارع مجہول۔

السِّحْرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ

جادو | پس میں ضرور کاٹ ڈالوں گا | تمہارے ہاتھ | اور تمہارے پاؤں | مخالف اطراف سے | اور میں تمہیں ضرور سولی دوں گا

سکھایا ہے۔ سو میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں آمنے سامنے سے کٹوا دوں گا اور تمہیں کھجوروں کے

فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ۫ وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى ﴿٧١﴾

تنوں پر | کھجور کے | اور تمہیں معلوم ہو جائے گا | کہ کون ہم میں سے | سخت اور دیرپا عذاب دینے والا ہے

تنوں پر سُولی چڑھا دوں گا۔ اور تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ ہم میں سے کس کا عذاب زیادہ سخت اور باقی رہنے والا ہے

قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِيْ فَطَرَنَا

وہ بولے | ہم کبھی ترجیح نہ دینگے تجھے | اس پر جو | آئیں ہمارے پاس | واضح دلیلیں | اور جس نے | ہمیں پیدا کیا

انہوں نے کہا ہم تجھے ہرگز ترجیح نہ دیں گے ان واضح دلائل پر، جو ہمارے پاس آئے ہیں، اور اس (خالق) پر جس نے ہمیں پیدا کیا ہے

فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ۭ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٧٢﴾ۭ

پس تو کر لے | جو | تو کرنے والا ہے | بیشک | تُو تو حکم کر سکتا ہے | اس زندگی پر | دنیا کی

سو تم جو کچھ کرنا چاہتے ہو کر ڈالو۔ تمہارا حکم اس دنیا تک ہی (محدود) ہے

اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ

بیشک ہم ایمان لائے ہیں | اپنے ربّ پر | تاکہ وہ بخش دے | ہمیں | ہماری خطائیں | اور وہ (جرم) | جو مجبور کیا تو نے ہمیں | اس (کے کرنے) پر

بیشک ہم اپنے ربّ پر ایمان لے آئے ہیں تاکہ وہ ہماری خطائیں معاف کردے اور یہ بھی، جو تُو نے ہم سے زبردستی

مِنَ السِّحْرِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿٧٣﴾ اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ

جادو سے | اور اللہ ہی | سب سے بہتر | اور باقی رہنے والا ہے | بیشک وہ | جو آیا | اپنے رب کے سامنے

جادو کرایا ہے۔ اور اللہ سب سے بہتر اور (ہمیشہ) باقی رہنے والا ہے۔ یاد رکھو جو کوئی اپنے ربّ کے پاس مجرم

مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ۭ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿٧٤﴾ وَمَنْ يَّاْتِهٖ

مجرم بن کر | تو بیشک اس کیلئے | دوزخ ہے | نہ وہ مرے گا | اس میں | اور نہ جیئے گا | اور جو اس کے پاس آیا

ہو کر آئے گا تو بیشک اس کے لئے جہنم ہے، نہ اسے وہاں موت آئے گی اور نہ وہ زندہ ہوگا۔ اور جو کوئی اس کے پاس

مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ﴿٧٥﴾ۙ

مؤمن بن کر | اس نے کئے عمل | اچھے | پس یہی لوگ ہیں جن کے لئے | درجے ہیں | بہت اونچے

مؤمن ہو کر آئے گا اور اس نے نیک عمل کئے ہوں گے تو ایسے لوگوں کے لئے بلند درجے ہیں

جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ

باغات | ہمیشہ رہنے والے | جاری ہیں | جن کے نیچے | نہریں | ہمیشہ رہیں گے | ان میں

ہمیشہ رہنے کے باغ جن کے نیچے نہریں رواں ہوں گی ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے

وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا مَنْ تَزَكّٰى ﴿٧٦﴾ۧ وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ڏ

اور یہ | بدلہ ہے | اس کا جو | پاک رہا (گناہوں سے) | اور بیشک ہم نے وحی کی | موسیٰؑ کی طرف

اور یہ اس شخص کا بدلہ ہے، جس نے پاکیزہ زندگی اختیار کی۔ اور ہم نے موسیٰؑ کی طرف وحی بھیجی

(۷۱) فرعون نے ان کو برا بھلا کہا کہ تم جو میری اجازت بغیر ایمان لے آئے ہو تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بے شک موسیٰ تمہارا اُستاد ہے جس نے تم کو جادو سکھایا ہے سو میں تمہارے ہاتھ پاؤں الٹی جانب سے کٹوا دوں گا اور کھجور کے تنوں پر تمہیں سولی پر لٹکا دوں گا۔ پھر تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ ہم (فرعون اور اللہ) دونوں میں سے کس کا عذاب زیادہ سخت اور پائیدار ہے۔

(۷۲) ساحروں نے کہا کہ ہم تجھے اللہ پر جس نے ہمیں پیدا کیا اور اس کی قدرت کی صاف دلیلوں پر جو اس وقت حضرت موسیٰ کے ہاتھ سے ہم پر ظاہر ہوئی ہیں کبھی ترجیح نہ دیں گے سو تو کر لے جو کچھ تجھے کرنا ہے تُو تو یہی کر سکتا ہے کہ قتل کر کے ہماری اس دنیاوی زندگی کو ختم کر دے سو اس کی ہمیں پروا نہیں۔

(۷۳) اور ہم تو ایمان اس لئے لائے ہیں کہ اللہ ہماری خطائیں اور خاص کر وہ جرم جو تو نے ہمیں جادو کرنے پر مجبور کر کے ہم سے کرایا بخش دے اور اللہ ہی بہتر اور سدا باقی رہنے والا ہے بس اسی کی رحمت ہمیں درکار ہے۔

(۷۴) اور حق بات یہ ہے کہ قیامت کے روز جو شخص اپنے رب کے حضور میں ایک مجرم کی حیثیت سے حاضر کیا جائے گا اس کی سزا دوزخ مقرر ہے جہاں موت و زندگی کی کشمکش میں مبتلا رہے گا۔

(۷۵) اور جو شخص اس کے حضور میں مومن اور نیک ہو کر آئے گا۔ سو ایسے لوگوں کے لئے اللہ کے پاس بڑے اونچے درجے ہیں۔

(۷۶) وہ ہمیشہ کے باغات ہیں جن کے نیچے ندیاں جاری ہوں گی وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہ بدلہ ہوگا اس شخص کا جو دنیا میں گناہ سے پاک رہا۔

افعال: نُؤْثِرَ: ہم (ہرگز) مقدم قرار دیں گے، تجھے ترجیح نہ دیں گے، مضارع۔ فَطَرَنَا: اس نے ہم کو پیدا کیا، ماضی معروف۔ تَقْضِیْ: تو حکم کرے گا، مضارع۔ اَکْرَهْتَنَا: تو نے ہم پر زبردستی کی، ماضی کا صیغہ۔

اسماء: قَاضٍ: قطعی حکم، عمل، اسم فاعل۔

أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا

کہ راتوں رات لے جاؤ | میرے بندوں کو | پھر بنادے | ان کے لئے | راستہ | سمندر میں | خشک

کہ میرے بندوں کو راتوں رات نکال لے جاؤ اور دریا میں (لاٹھی مار کر) ان کے لئے خشک راستہ بناؤ

لَا تَخَافُ دَرَكًا وَلَا تَخْشَىٰ ﴿٧٧﴾ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُودِهِ

خوف نہ کھا | پکڑے جانے کا | اور نہ ڈر (ڈوبنے سے) | پھر ان کا پیچھا کیا | فرعون نے | اپنے لشکر کے ساتھ

نہ تمہیں (فرعون کے) پکڑ لینے کا خوف ہوگا اور نہ (ڈوبنے کا) ڈر۔ پھر فرعون نے اپنے لشکر کے ساتھ ان کا پیچھا کیا

فَغَشِيَهُمْ مِنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ﴿٧٨﴾ وَأَضَلَّ فِرْعَوْنُ

تو ڈھانپ لیا انہیں | سمندر سے | جس چیز نے | ڈھانپ لیا | اور گمراہ کیا | فرعون نے

تو دریا (کی موجوں) نے ان پر چڑھ کر انہیں ڈھانپ لیا (یعنی ڈبو دیا) اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ

قَوْمَهُ وَمَا هَدَىٰ ﴿٧٩﴾ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ قَدْ أَنْجَيْنَاكُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ

اپنی قوم کو | اور سیدھی راہ نہ بتائی | اے بنی اسرائیل! | تحقیق ہم نے نجات دی تمہیں | تمہارے دشمن سے

کردیا اور سیدھے راستہ پر نہ ڈالا۔ اے بنی اسرائیل! ہم نے تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دلائی

وَوَاعَدْنَاكُمْ جَانِبَ الطُّورِ الْأَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ

اور وعدہ کیا تم سے | طور کے دائیں طرف | اور اتارا ہم نے | تم پر | من

اور کوہِ طور کی دائیں جانب تم سے (تورات دینے کا) وعدہ کیا اور ہم نے تم پر من و سلویٰ

وَالسَّلْوَىٰ ﴿٨٠﴾ كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَلَا تَطْغَوْا

اور سلویٰ | کھاؤ | ان پاکیزہ چیزوں سے | جو | ہم نے تمہیں دیں | اور حد سے نہ بڑھو

نازل کیا۔ (اور حکم دیا کہ) جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں دی ہیں انہیں کھاؤ اور اس میں حد سے

فِيهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِي ۖ وَمَنْ يَحْلِلْ عَلَيْهِ

اس میں | کہ پھر اترے | تم پر | میرا غضب | اور جس پر اترتا ہے

نہ نکلنا ورنہ تم پر میرا غضب نازل ہوگا اور جس پر میرا غضب

غَضَبِي فَقَدْ هَوَىٰ ﴿٨١﴾ وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَ

میرا غضب | تو وہ ہلاک ہوا | اور بلاشبہ میں | بڑا بخشنے والا ہوں | اس کو جو | توبہ کرے اور

نازل ہوا تو وہ ہلاک ہوا۔ اور میں ضرور بخش دوں گا اُس کو جو توبہ کرے اور

آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَىٰ ﴿٨٢﴾ وَمَا أَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ

ایمان لے آئے | اور عمل کرے | نیک | پھر ہدایت پر رہے | کیا چیز جلدی لے آئی تجھے | اپنی قوم سے

ایمان لائے اور نیک عمل کرے اور سیدھی راہ پر چلے اور اے موسیٰ! تم نے اپنی قوم سے (آگے چلے آنے

يَا مُوسَىٰ ﴿٨٣﴾ قَالَ هُمْ أُولَاءِ عَلَىٰ أَثَرِي وَعَجِلْتُ إِلَيْكَ

اے موسیٰ! | اس نے کہا وہ (بھی) | یہ آ رہے ہیں | میرے پیچھے | اور میں نے جلدی کی | تیری طرف

میں) کیوں جلدی کی؟ موسیٰ نے کہا کہ اے میرے ربّ! وہ سب میرے پیچھے (آرہے) ہیں، میں نے تیری طرف (آنے کی)

(۷۷) غرض جب فرعون نہ مانا تو ہم نے موسیٰ کو حکم دیا کہ اپنی قوم کو ملک شام کی طرف لے چلو اور اگر فرعون تعاقب کرے تو بحیرۂ قلزم (بحر سویز) میں عصا مار کر ان کے لئے خشک راستہ بنا دو اور نہ فرعون کے تعاقب کا کچھ خوف کرو اور نہ سمندر میں ڈوبنے کا۔
(۷۸) چنانچہ حضرت موسیٰ نے ایسا ہی کیا اور فرعون نے اپنے لشکر سمیت ان کا پیچھا کیا اور جب بنی اسرائیل دریا کی دوسری طرف پہنچے تو پانی چل پڑا اور فرعون لشکر سمیت سمندر میں غرق ہو گیا۔
(۷۹) اور واقعی فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کر دیا اور انہیں سیدھا راستہ نہ بتایا۔
(۸۰) اے بنی اسرائیل! ہم نے تمہیں تمہارے دشمن فرعون سے نجات دی اور تم سے وعدہ کیا کہ **کوہ طور** کے دائیں طرف آؤ جو برکت والا مقام ہے تمہیں **تورات** دی جائے گی پھر اس کے کچھ عرصہ بعد **تیہ** کے سنسان میدان میں تم پر من وسلویٰ اتارا۔
(۸۱) کہ تم ان پاک اور حلال چیزوں میں سے کھاؤ۔ جو ہم نے تمہیں بخشی ہیں اور ان کے ذخیرہ کرنے سے ہماری نافرمانی نہ کرو ورنہ تم پر ہمارا عذاب نازل ہوگا اور جس پر خدا کا غضب نازل ہو سمجھو وہ تباہ ہو گیا۔
(۸۲) اور جو شخص اپنے جرموں سے توبہ کرے اور خلوص دل سے ایمان لا کر نیک عمل کرے اور سیدھے راستے پر چلے تو ہم بخشنے والے بھی بہت بڑے ہیں۔
(۸۳) اور جب اللہ کے حکم سے حضرت موسیٰ اپنے نقیبوں (قبائلی سرداروں) کو تورات حاصل کرنے کے لئے اپنے ہمراہ **طُور** پر لے جانے لگے تو غلبۂ شوق سے انہیں پیچھے چھوڑ کر جلدی سے **طُور** پر جا پہنچے تو حکم ہوا کہ اے موسیٰ تم نے اپنی قوم سے پہلے یہاں آنے میں اتنی جلدی کیوں کی؟

افعال: تَخٰفُ: تو ڈرے گا' مضارع۔ غَشِيَهُمْ: ڈھال لیا' چھا گیا' اوپر آ پڑا' ماضی معروف۔
اسماء: اَیْمَن: دایاں' داہنی جانب۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸۴) حضرت موسیٰؑ نے عرض کی کہ مولیٰ! وہ بھی میرے پیچھے آ رہے ہیں اور میں نے جلدی اس لئے کی کہ تو راضی ہو۔

(۸۵) تب تورات عطا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہارے بعد ہم نے تمہاری قوم کو ایک امتحان میں ڈال دیا ہے کہ **سامری** نامی شخص نے انہیں گمراہ کر دیا۔

(۸٦) یہ سن کر حضرت موسیٰؑ رنج وغصہ میں بھرے ہوئے قوم کی طرف واپس لوٹے اور جا کر ان سے کہا کہ کیا اللہ نے تم سے اچھا وعدہ نہیں کیا تھا کہ تمہاری ہدایت کے لئے کتاب دوں گا کیا اس وعدہ کے پورا ہونے میں کوئی زیادہ عرصہ لگا ہے؟ یا تم خود ہی غضب الٰہی میں آنا چاہتے ہو کہ تم نے ہمارے وعدہ کے خلاف کیا اور بغیر ہمارا انتظار کئے بچھڑے کے مجسمے کی عبادت شروع کر دی۔

(۸۷) وہ بولے ہم نے آپ کے وعدہ کے خلاف کچھ اپنے اختیار سے نہیں کیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ قوم فرعون کے جو سونے کے زیورات ہمارے پاس تھے جو مصر سے رات کو نکلتے وقت ہم اپنے ساتھ ہی لے آئے تھے ہم نے انہیں آگ میں پگھلا دیا۔ اور سامری نے بھی اپنا زیور اس میں ڈال دیا۔

(۸۸) سو اس نے پگھلے ہوئے زیورات سے ایک بولتا ہوا بچھڑے کا بت بنایا۔ پس سامری اور اس کے ہم خیال کہنے لگے کہ تمہارا اور حضرت موسیٰؑ کا معبود یہی ہے اور موسیٰؑ بھول کر خدا کی تلاش میں **طور** پر چلا گیا ہے۔

(۸۹) کیا وہ عقل کے اندھے یہ نہیں دیکھتے کہ وہ بچھڑا ان کی کسی بات کا جواب اور انہیں نفع یا نقصان نہیں دے سکتا پھر وہ خدا کیسے ہو سکتا ہے؟

افعال: اَخۡلَفۡتُمۡ: تم نے خلاف کیا' ماضی کا صیغہ۔

اسماء: اَثَرِیۡ: میرے نشان' قدم' میرے پیچھے۔ اَوۡزَارًا: بوجھ' مجازاً گناہ۔

رَبُّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِیْ وَاَطِیْعُوْۤا اَمْرِیْ ﴿٩٠﴾ قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ

تمہارا رب | تو رحمٰن ہے | پس تم میری پیروی کرو | اور اطاعت کرو | میرے حکم کی | وہ بولے | ہم ہرگز نہ چھوڑیں گے

تمہارا رب بلاشبہ رحمان ہے پس تم میری پیروی کرو اور میرا حکم مانو انہوں نے کہا جب تک موسیٰ

عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ﴿٩١﴾ قَالَ يٰهٰرُوْنُ

اس پر | جمے ہوئے | یہاں تک کہ | واپس آ جائے | ہماری طرف | موسیٰ | فرمایا موسیٰ نے | اے ہارون!

ہمارے پاس نہ لوٹیں ہم برابر اس کی پوجا کرتے رہیں گے۔ موسیٰ نے فرمایا اے ہارون!

مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْۤا ﴿٩٢﴾ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ۭ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ﴿٩٣﴾

کس بات نے روکا تمہیں | جب تو نے دیکھا انہیں | کہ وہ گمراہ ہو گئے | کہ تم میری پیروی نہ کرو | تو کیا تو نے نافرمانی کی | میرے حکم کی

جب تو نے انہیں دیکھا کہ وہ گمراہ ہو گئے ہیں تو تجھے اس بات سے کس نے منع کیا تھا کہ تو میرے پیچھے چلا آتا کیا تو نے میری نافرمانی کی؟

قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ ۚ اِنِّىْ خَشِيْتُ

اس نے کہا | اے بیٹے میری ماں کے | نہ پکڑیے | میری داڑھی | اور نہ میرا سر | بیشک مجھے اندیشہ تھا

(ہارونؑ) نے کہا کہ بھائی! میری داڑھی اور سر (کے بالوں) کو نہ پکڑیئے میں اس بات سے ڈرتا

اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ ﴿٩٤﴾

کہ تو کہے گا کہ | تو نے تفرقہ ڈال دیا | بنی اسرائیل کے درمیان | اور خیال نہ رکھا | میری بات کا

رہا کہ آپ یہ نہ کہیں کہ تم نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا ہے اور میری بات کا خیال نہیں رکھا۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ ﴿٩٥﴾ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا

فرمایا | پس کیا حال ہے تیرا | اے سامری! | وہ بولا | میں نے دیکھی تھی | وہ بات | کہ نہ دیکھا تھا ان لوگوں نے

(پھر سامری سے) کہنے لگا کہ سامری! تیرا کیا حال ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے جو کچھ دیکھا تھا وہ اوروں نے نہیں دیکھا

بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ

اسے | پس میں نے مٹھی بھر لی | ایک مٹھی | پاؤں تلے سے | فرشتے کے | تو میں نے وہ ڈال دی (بچھڑے میں) | اور اسی طرح

میں نے فرشتے کے نقش قدم سے ایک مٹھی بھر مٹی اٹھائی تھی پھر وہ میں نے اس (بت) میں ڈال دی تھی اور یہی

سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ ﴿٩٦﴾ قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ

صلاح دی | مجھے | میرے نفس نے | فرمایا | دور ہو جا | پس بیشک | تیرے لئے ہے | زندگی میں (یہ سزا)

بات میرے نفس کو اچھی لگی تھی۔ موسیٰ نے فرمایا کہ جا! عمر بھر تو یہی کہتا رہے گا کہ

اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ ۠ وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَانْظُرْ

کہ تو کہا کرے | (مجھے) ہاتھ نہ لگانا | اور بیشک تیرے لئے | ایک وعدہ ہے (عذاب کا) | جس کی مخالفت نہ ہوگی | اور دیکھ

مجھے مت چھوؤ اور تجھ سے ایک اور وعدہ (عذاب بھی) ہے جو تجھ سے قطعاً نہیں ٹلے گا اور اپنے

اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ۭ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ

اپنے معبود کی طرف | وہ جس پر تو ہمیشہ رہتا تھا | معتکف | ہم ضرور جلا ڈالیں گے اسے | پھر اسے بکھیر دیں گے

اس معبود کو دیکھ جس کی تو عبادت کرتا رہا ہے۔ ہم اسے جلا دیں گے پھر اس (کی راکھ) کو

(٩٠) اوراس وقت حضرت موسیٰؑ کے بھائی حضرت ہارونؑ نے بھی ان سے کہا تھا کہ اے میری قوم! اس بچھڑے کی وجہ سے تمہارا امتحان لیا گیا ہے اور تمہارا حقیقی رب تو خدائے رحمان ہے پس تم میری پیروی کرو اور میرا کہنا مانو۔

(٩١) وہ بولے جب تک موسیٰ علیہ السلام ہمارے پاس واپس نہ آئیں گے ہم اسی بچھڑے کی عبادت میں لگے رہیں گے۔

(٩٢) پھر حضرت موسیٰؑ نے حضرت ہارونؑ سے کہا کہ تم نے انہیں اس گمراہی سے کیوں نہ روکا؟

(٩٣) اور تم نے میری پیروی کیوں نہ کی کیا تم نے میرے حکم کی خلاف ورزی کی؟ یہ کہہ کر غصے سے ان کی داڑھی اور سر پکڑ لیا۔

(٩٤) حضرت ہارونؑ نے کہا میرے سگے بھائی میری داڑھی اور سر نہ پکڑو۔ اگر میں انہیں روکتا تو کچھ میرا ساتھ دیتے اور کچھ نہ دیتے اور بنی اسرائیل میں نااتفاقی پیدا ہوتی اور تم آ کر مجھ پر الزام لگاتے کہ یہ بے اتفاقی تو نے ہی ڈالی ہے اور میری بات کا لحاظ نہ رکھا اس لئے میں نے تیرے انتظار میں ان پر سختی نہ کی تھی۔

(٩٥) اب حضرت موسیٰؑ نے سامری کو برا بھلا کہہ کر پوچھا کہ بتا تیرا کیا ماجرا ہے؟

(٩٦) وہ بولا جب ہم مصر سے نکل کر آ رہے تھے اور پیچھے فرعونی لشکر تھا تو میں نے سمندر میں داخل ہوتے وقت حضرت جبرئیل کے گھوڑے کو دیکھا کہ جہاں اس کا کھر پڑتا ہے وہاں سرسبزی پیدا ہو جاتی ہے یہ کیفیت اور کسی نے نہیں دیکھی۔ پس میں نے فرشتہ کے گھوڑے کے پاؤں تلے سے ایک مٹھی خاک کی اٹھالی پھر وہ میں نے بچھڑے کے بت میں ڈال دی میرے نفس نے مجھے یونہی صلاح دی تھی۔

افعال: لَنْ نَّبْرَحَ: ہم ہرگز نہیں ہٹیں گے، برابر رہیں گے، مضارع منفی۔ خَشِيْتُ: میں ڈرا، ماضی۔ فَرَّقْتَ: تو نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے، پھوٹ ڈال دی، ماضی معروف۔ بَصُرْتُ: میں نے دیکھا، مجھے نظر آیا، ماضی کا صیغہ۔ نَبَذْتُهَا: میں نے اس کو ڈال دیا، ماضی معروف۔

اسماء: خَطْبُكَ: تیرا حال، تیری حقیقت، معاملہ۔ قَبْضَةً: تھوڑا سا لے لینا، مٹھی بھر۔ اَثَرِ: نشان وعلامت مراد نشان قدم۔

فِي الْيَمِّ نَسْفًا ﴿٩٧﴾ إِنَّمَآ إِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِي لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ

دریا میں | اُڑا کر | بیشک تمہارا معبود | اللہ ہے | کہ نہیں کوئی اور معبود | اس کے سوا

اڑا کر دریا میں بکھیر دیں گے۔ بیشک تمہارا معبود صرف وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿٩٨﴾ كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ

گھیر رکھا ہے اس نے | ہر چیز کو | علم سے | اسی طرح | ہم بیان کرتے ہیں | آپ سے

اس کا علم ہر چیز پر محیط ہے۔ اس طرح ہم آپ سے وہ حالات

مِنْ أَنبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ وَقَدْ ءَاتَيْنٰكَ مِن لَّدُنَّا ذِكْرًا ﴿٩٩﴾

احوال ان کے | جو پہلے گزر چکے | اور تحقیق ہم نے دیا تمہیں | اپنے پاس سے | ذکر (قرآن)

بیان کرتے ہیں جو پہلے گزر چکے ہیں۔ اور ہم نے آپ کو اپنے پاس سے نصیحت (کی کتاب) عطا فرمائی ہے

مَّنْ أَعْرَضَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ﴿١٠٠﴾

جس نے منہ موڑا اس سے | تو بیشک وہ | اُٹھائے گا | قیامت کے دن | ایک بوجھ

جو شخص اس سے منہ پھیرے گا وہ قیامت کے دن (اپنے گناہوں کا) بوجھ اُٹھائے گا۔

خٰلِدِينَ فِيهِ وَسَآءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ﴿١٠١﴾ يَوْمَ يُنفَخُ

ہمیشہ رہیں گے وہ اس میں | اور برا ہے | ان کے لئے | قیامت کے دن | وہ بوجھ اٹھانا | جس دن پھونک ماری جائے گی

(یہ لوگ) اس میں ہمیشہ رہیں گے اور قیامت کے دن ان کا بوجھ اٹھانا ان کے لئے بہت برُا (ثابت) ہوگا۔ جس دن صور

فِي الصُّورِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ﴿١٠٢﴾ يَتَخٰفَتُونَ

صور میں | اور ہم جمع کریں گے | مجرموں کو | اس دن | نیلی پڑی ہوں گی ان کی آنکھیں | چپکے چپکے کہہ رہے ہوں گے

پھونکا جائے گا اور مجرموں کو ہم اس دن ایسی حالت میں جمع کریں گے کہ ان کی آنکھیں (خوف سے) نیلی ہوں گی وہ آپس میں

بَيْنَهُمْ إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا عَشْرًا ﴿١٠٣﴾ نَّحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ

آپس میں | کہ تم نہیں ٹھہرے | مگر دس روز | ہم ہی خوب جانتے ہیں | جو کچھ | وہ کہہ رہے ہوں گے

چپکے چپکے باتیں کرتے ہوں گے کہ تم (دنیا میں) صرف دس دن (کے برابر) رہے ہو گے۔ جو کچھ وہ کہتے ہیں ہم اسے خوب جانتے ہیں

إِذْ يَقُولُ أَمْثَلُهُمْ طَرِيقَةً إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا يَوْمًا ﴿١٠٤﴾ وَيَسْـَٔلُونَكَ

جب کہے گا | ان میں سے اچھا | رائے میں | کہ تم تو نہیں ٹھہرے | مگر صرف ایک دن | اور وہ پوچھتے ہیں آپ سے

اس وقت ان میں سے زیادہ درست رائے والا کہے گا کہ تم تو صرف ایک دن (وہاں) رہے ہو۔ اور (اے پیغمبر!) لوگ

عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا ﴿١٠٥﴾ فَيَذَرُهَا قَاعًا

پہاڑوں کے متعلق | تو کہہ دیں | انہیں بکھیر دے گا | میرا رب | اڑا کر | اسے چھوڑ دے گا | میدان

آپ سے پہاڑوں کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ کہہ دو کہ میرا ربّ ان کو اڑا کر بکھیر دے گا۔ اور زمین کو ہموار میدان

صَفْصَفًا ﴿١٠٦﴾ لَّا تَرٰى فِيهَا عِوَجًا وَلَآ أَمْتًا ﴿١٠٧﴾ يَوْمَئِذٍ

ہموار | تو نہ دیکھے گا | اس میں | کوئی ٹیڑھا پن | اور نہ کوئی بلندی | اس دن

کر دے گا۔ تم اس میں نہ کوئی ناہمواری دیکھو گے اور نہ کوئی ٹیلہ (اور بلندی) اس روز سب

آیت نمبر — آسان تفسیر

(۹۷) حضرت موسیٰ نے فرمایا چل دور ہو اور تیری سزا یہ ہے کہ تو زندگی بھر اکیلا رہنے پر مجبور ہوگا اور ہر کسی سے یہ کہتا پھرے گا کہ ''مجھے ہاتھ نہ لگانا'' (چنانچہ بعد میں جو بھی اسے ہاتھ لگاتا تھا دونوں کو بخار چڑھ جاتا تھا) اور تیرے لئے عذاب کا آخری وعدہ قیامت کا دن مقرر ہے جو ضرور پورا ہوگا اور تیرے اس جھوٹے معبود (سونے کے بچھڑے) کو ہم تیرے سامنے جلا کر اس کے ذرے دریا میں بکھیر دیں گے۔

(۹۸) بیشک تمہارا حقیقی معبود تو وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی اور معبود نہیں اور اس کا علم ہر چیز پر چھایا ہوا ہے۔

(۹۹) جس طرح ہم نے ابھی ابھی حضرت موسیٰ کی قوم کا حال بیان کیا ہے اسی طرح ہم پہلے لوگوں کے احوال آپ سے کھول کر بیان کرتے ہیں اور اسی لئے ہم نے آپ پر قرآن نازل کیا ہے۔

(۱۰۰) سو جو شخص اس قرآن سے منہ موڑے گا وہ قیامت کے روز گناہوں کا بھاری بوجھ اپنے سر پر اٹھائے ہوئے ہوگا۔

(۱۰۱) اس حالت میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور قیامت کے دن یہ بوجھ اٹھانا کیسا برا ہوگا۔

(۱۰۲) جس روز صور پھونکا جائے گا اور مجرموں کو جوابدہی کے لئے ہم اپنے حضور میں جمع کریں گے ایسی بری حالت میں کہ ان کی آنکھیں خوف سے نیلی ہو رہی ہوں گی۔

(۱۰۳) اور وہ قیامت کی مصیبتیں دیکھ کر آپس میں چپکے چپکے کہہ رہے ہوں گے کہ تم دنیا میں شاید دس روز سے زیادہ نہیں ٹھہرے۔ یعنی دنیا کی گذشتہ ساری عیش وعشرت ہیچ نظر آئے گی۔

(۱۰۴) جو کچھ وہ اس وقت کہہ رہے ہوں گے ہم ہی اسے خوب جانتے ہیں ہم سے کوئی بات چھپی ہوئی نہیں۔ جبکہ ان میں اچھا ہوشیار آدمی کہہ رہا ہوگا کہ دس دن نہیں بلکہ تم تو گویا دنیا میں صرف ایک دن ٹھہرے ہو۔

(۱۰۵) مشرکین قیامت کا ذکر سن کر مذاقاً کہتے تھے کہ قیامت میں ان عظیم الشان پہاڑوں کا کیا ہوگا ان کو جواب دیا گیا ہے کہ وہ مشرکین آپ سے پہاڑوں کے بارے میں پوچھتے ہیں ان سے کہہ دیجئے کہ میرا رب ایسا قدرت والا ہے کہ ان پہاڑوں کو ذرہ ذرہ کر کے فضا میں اڑا دے گا۔

(۱۰۶) پھر اس زمین کو بالکل صاف ہموار میدان بنا دے گا۔

(۱۰۷) کہ اس میں کوئی اونچ نیچ نہ رہے گی۔

افعال: نُحَرِّقَنَّهٗ: ہم اس کو خوب جلائیں گے، مضارع۔ لَنَنْسِفَنَّهٗ: ہم ضرور ہی بکھیر کر بہا دیں گے، مضارع۔ تُخْلَفَهٗ: تو اس کو خلاف پائے گا (مراد وعدہ کے خلاف)۔ ظَلْتَ: تو سارے دن لگا، تو ہو گیا، تو برابر لگا رہا۔

اسماء: مِسَاسَ: نہ تو کسی کو چھوئے نہ کوئی تجھے چھوئے۔ زُرْقًا: نیلی چشم، کبود چشم۔ اَمْثَلُهُمْ: ان میں بہتر اور نیک۔ طَرِیْقَةً: روش، راہ، دین۔ اَمْتًا: ٹیلا، اونچان، نشیب وفراز۔ صَفْصَفًا: چٹیل میدان، ہموار زمین۔ قَاعًا: نرم، ہموار، نشیبی میدان جو پہاڑوں سے دور ہو۔

يَتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ

سب پیچھے چلیں گے | ایک پکارنے والے کے | کہ انحراف نہ ہوگا | اس سے | اور دب جائیں گی | سب آوازیں

ایک پکارنے والے (فرشتے) کے پیچھے چلیں گے جس کے سامنے انحراف کی جرات نہ ہوگی اور رحمان کے سامنے تمام

لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ﴿۱۰۸﴾ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ

رحمان کے سامنے | پس تو نہ سنے گا | مگر آہستہ آواز | اس دن | نفع نہ دے گی | کوئی سفارش

آوازیں پست ہوجائیں گی سو تم بہت پست آواز کے سوا کچھ نہ سنو گے۔ اس دن شفاعت فائدہ نہ دے گی

اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ﴿۱۰۹﴾ يَعْلَمُ مَا

مگر اسی کی | جس کو اجازت دے گا | رحمان | اور پسند کرے گا | اس کی | بات | وہ جانتا ہے | جو کچھ

سوائے اس شخص کے کہ جسے رحمان اجازت دے دے اور اس کی بات کو پسند فرمائے۔ جو کچھ ان کے آگے ہے

بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ﴿۱۱۰﴾ وَعَنَتِ

ان کے سامنے ہے | اور جو کچھ | ان کے پیچھے ہے | اور لوگ نہیں احاطہ کرسکتے | اس کو | علم سے | اور جھکے ہوئے ہوں گے

اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے، وہ اس کو جانتا ہے اور لوگ اپنے علم سے اس کا کچھ احاطہ نہیں کرسکتے اور اس

الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ؕ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿۱۱۱﴾

سب چہرے | ہمیشہ زندہ اور قائم کے سامنے | اور نامراد ہوا وہ | جس نے | بوجھ اٹھایا | ظلم کا

زندہ و قائم ربّ کے سامنے سب سر جھک جائیں گے اور جس نے نافرمانی کا بوجھ اٹھایا وہ نامراد ہوگا۔

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا

اور جو کرتا ہے عمل | نیک | اور وہ مومن (بھی) ہو | تو نہ اسے خوف ہوگا | کسی ظلم کا

اور جو کوئی نیک کام کرے اور وہ مؤمن بھی ہو تو اسے نہ ظلم کا خوف ہوگا

وَّلَا هَضْمًا ﴿۱۱۲﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ

اور نہ کسی نقصان کا | اور اسی طرح | ہم نے نازل کیا | اس قرآن کو | عربی میں | اور ہم نے طرح طرح سے بیان کئے | اس میں

اور نہ نقصان کا اور اسی طرح ہم نے قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا ہے اور اس میں طرح طرح کے

مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿۱۱۳﴾

ڈراوے | تاکہ وہ | پرہیزگاری کریں | یا وہ پیدا کردے | ان کے لئے | کوئی نصیحت

ڈراوے بیان کردیئے ہیں تاکہ لوگ پرہیزگاری اختیار کریں یا وہ ان کے لئے (سامانِ) نصیحت مہیا کردے

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ

پس بلند و برتر ہے | اللہ | بادشاہ | سچا | اور جلدی نہ کیجئے | قرآن (کے پڑھنے) میں | اس سے پہلے

سو بڑے رُتبے والا ہے وہ اللہ جو بادشاہِ حقیقی ہے۔ اور (اے نبیؐ) قرآن کے معاملے میں جلدی نہ کیا کرؤ جب تک

اَنْ يُّقْضٰى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۫ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾

کہ پوری کی جائے | آپ کی طرف | اس کی وحی | اور دعا کیجئے | اے میرے رب! | بڑھادے مجھے | علم میں

کہ آپؐ پر پوری وحی نازل نہ ہوچکے۔ اور کہہ کہ اے میرے ربّ! میرے علم میں اضافہ کر۔

آیت نمبر — آسان تفسیر

(۱۰۸) قیامت کے روز جب فرشتہ حشر کے میدان میں حاضر ہونے کے لئے اعلان عام کرے گا تو سب لوگ اس کی آواز پر دوڑے چلے جائیں گے کوئی ادھر ادھر نہ ہوسکے گا اور خوف کے مارے اللہ کے حضور میں سب آوازیں دب جائیں گی اور صرف کھسر پھسر سنائی دے گی۔

(۱۰۹) اور اس روز کسی کی سفارش کسی کے کچھ کام نہ آئے گی مگر جس کو سفارش کرنے اور بولنے کی اللہ اجازت بخشے گا وہی سفارش کر سکے گا چنانچہ سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اور پھر تمام انبیاء وصالحین کو شفاعت کی اجازت ملے گی۔

(۱۱۰) اور جو کچھ مخلوق کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے، سب اللہ جانتا ہے اور وہ اپنے علم سے اللہ کی ذات و صفات کا احاطہ نہیں کر سکتے۔

(۱۱۱) اور وہ ہمیشہ زندہ وقائم رہنے والے مالک، کے حضور میں سر جھکائے ہوئے ہوں گے اور جس شخص کی گردن پر گناہوں کا بوجھ ہوگا بس وہی نامراد رہے گا۔

(۱۱۲) اور جو مومن خلوص کے ساتھ اعمال نیک کرتے ہیں قیامت میں نہ انہیں بے انصافی کا کوئی خوف ہوگا، اور نہ ان کا حق مارا جائے گا۔

(۱۱۳) جس طرح ہم نے اوپر محشر کے احوال کھول کر بیان کردیے ہیں اسی طرح ہم نے یہ قرآن عربی میں آپؐ پر نازل کیا ہے اور اس میں بدل بدل کر مختلف عنوانوں سے ڈراوے اور آئندہ کے خوفناک حالات بیان کردیے ہیں تاکہ لوگ پرہیزگاری اختیار کریں اور تاکہ ان میں غور وفکر کرنے کا مادہ پیدا ہوجائے۔

(۱۱۴) پس بہت اونچی شان والا ہے اللہ بادشاہ حقیقی، اور نزول آیات کے وقت جب تک آپؐ پر قرآن کی وحی پوری نازل نہ ہوچکے اس کے پڑھنے میں جلدی نہ کیا کیجئے (اس بات کا کوئی خطرہ نہیں کہ آپؐ سے قرآن کا کوئی لفظ چھوٹ جائے گا، بلکہ اس کی حفاظت تو اللہ تعالیٰ نے خود کرنی ہے) اور اللہ کی جناب میں یوں دعا کیا کیجئے کہ اے میرے رب! میرا علم زیادہ کر۔

افعال: خَشَعَتْ: دب گئی، نیچی ہوگئی، پست، عاجز ہوگئی، ماضی۔ عَنَتِ: جھک گئے، ذلیل ہوگئے، ماضی کا صیغہ۔ یُحْدِثُ: وہ پیدا کردے، مضارع۔ تَعْجَلْ: تو جلدی کرے، مضارع کا صیغہ۔

اسماء: هَمْسًا: قدم کی چاپ، آہٹ۔ هَضْمًا: کم کرنا، توڑنا، شکست حق، نیکیوں کی کمی۔

وَلَقَدۡ عَهِدۡنَاۤ اِلٰۤى اٰدَمَ مِنۡ قَبۡلُ فَنَسِىَ وَلَمۡ نَجِدۡ

اورہم نے عہدلیا | آدمؑ سے | اس سے پہلے | سو وہ بھول گیا | اور نہ | پایا ہم نے

اور ہم نے اس سے پہلے آدمؑ سے عہد لیا تھا مگر وہ بھول گئے اور ہم نے ان میں

لَهٗ عَزۡمًا ﴿١١٥﴾ وَاِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلٰٓـئِكَةِ اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوۡۤا

اس میں | پختہ ارادہ | اور جب ہم نے کہا | فرشتوں سے | کہ تم سجدہ کرو آدمؑ کو | تو سجدہ کیا سب نے

پختہ عزم نہیں پایا۔ اور (یاد کیجئے) جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ تم آدمؑ کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا

اِلَّاۤ اِبۡلِيۡسَ ؕ اَبٰى ﴿١١٦﴾ فَقُلۡنَا يٰۤاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوۡجِكَ

ابلیس کے سوا | اس نے انکار کیا | ہم نے کہا | اے آدمؑ! | بلاشبہ یہ | دشمن ہے | تیرا | اور تیری بیوی کا

ابلیس کے سوا' اُس نے انکار کیا۔ پس ہم نے کہا کہ اے آدمؑ! یہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے

فَلَا يُخۡرِجَنَّكُمَا مِنَ الۡجَـنَّةِ فَتَشۡقٰى ﴿١١٧﴾ اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوۡعَ فِيۡهَا

سو وہ نکال نہ دے تم دونوں کو | جنت سے | پھر تمہیں تکلیف ہو | بیشک تیرے لئے | کہ نہ تو بھوکا رہے | اس میں

(دیکھنا) وہ تمہیں جنت سے نکلوا نہ دے' ورنہ مشقت میں پڑ جاؤ گے۔ یہاں تم نہ بھوکے رہو گے

وَلَا تَعۡرٰى ﴿١١٨﴾ وَاَنَّكَ لَا تَظۡمَؤُا فِيۡهَا وَلَا تَضۡحٰى ﴿١١٩﴾

اور نہ ننگا | اور یہ کہ نہ تم پیاسے رہو گے | اس میں | اور نہ | دھوپ میں (رہو گے)

اور نہ برہنہ اور نہ یہاں پیاسے رہو گے اور نہ دھوپ برداشت کرنی ہوگی

فَوَسۡوَسَ اِلَيۡهِ الشَّيۡطٰنُ قَالَ يٰۤاٰدَمُ هَلۡ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ

پھر وسوسہ ڈالا | اس کو | شیطان نے | اس نے کہا | اے آدمؑ! | کیا میں بتاؤں تجھے | ایک درخت

تو شیطان نے ان کے دل میں وسوسہ ڈال دیا' اُس نے کہا کہ اے آدمؑ! بھلا میں تمہیں ہمیشگی کا درخت

الۡخُلۡدِ وَمُلۡكٍ لَّا يَبۡلٰى ﴿١٢٠﴾ فَاَكَلَا مِنۡهَا فَبَدَتۡ لَهُمَا سَوۡاٰتُهُمَا

ہمیشگی کا | اور بادشاہی | جو پرانی نہ ہو | پھر دونوں نے کھالیا | اس (درخت) سے | تو ظاہر ہوگئے | اُن پر | ان کے ستر

بتادوں اور ایسی بادشاہی بتا دوں جو کبھی پرانی نہ ہو۔ پھر انہوں نے اس میں سے کھا لیا تو ان پر ان کے ستر ظاہر ہوگئے

وَطَفِقَا يَخۡصِفٰنِ عَلَيۡهِمَا مِنۡ وَّرَقِ الۡجَـنَّةِ وَعَصٰۤى

اور دونوں لگے | چپکانے | اپنے اوپر | پتے | جنت کے | اور قصور ہوا

اور وہ اپنے (جسم کے) اوپر جنت کے پتے چپکانے لگے۔ اور آدمؑ سے اپنے ربّ کے

اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿١٢١﴾ ثُمَّ اجۡتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيۡهِ

آدمؑ سے | اپنے ربّ کا | تو وہ بہک گیا | پھر اس کو چن لیا | اس کے ربّ نے | پس توبہ قبول کی | اس کی

حکم میں کوتاہی ہوئی اور وہ غلطی میں پڑ گئے۔ پھر ان کے ربّ نے انہیں مقبول بنالیا ان پر توجہ فرمائی

وَهَدٰى ﴿١٢٢﴾ قَالَ اهۡبِطَا مِنۡهَا جَمِيۡعًاۢ بَعۡضُكُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ ۚ

اور راہ دکھادی | فرمایا | تم دونوں اُتر جاؤ | یہاں سے | سب | تم میں سے بعض | بعض کے | دشمن ہوں گے

اور ان کو ہدایت دی۔ فرمایا تم دونوں (آدمؑ و ابلیس) یہاں سے نیچے اتر جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۱۵) اور ہم نے آدمؑ سے عہد لیا تھا (کہ ایک خاص درخت کے قریب نہ جانا) مگر ہم نے ان میں عہد کی پختگی نہ پائی۔

(۱۱۶) اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو تعظیم کا سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔

(۱۱۷) اس کے بعد ہم نے آدم سے کہا کہ یقین جانو کہ یہ شیطان تمہارا اور تمہاری بیوی کا سخت دشمن ہے کہیں وہ تم کو جنت سے نکلوا نہ دے پھر تمہیں سخت تکلیف اٹھانی پڑے۔

(۱۱۸) کیونکہ تمہیں جنت میں نہ تو بھوک لگتی ہے نہ عریانی کا کوئی اندیشہ ہے۔

(۱۱۹) اور نہ ہی تمہیں پیاس ستاتی ہے اور نہ دھوپ۔

(۱۲۰) پس شیطان نے حضرت آدمؑ کے دل میں یہ وسوسہ ڈال دیا کہ یہ شجرۂ ممنوعہ شجرۂ خلد (ابدی زندگی کا درخت) ہے اور اس کے پھل کی تاثیر میں تمہیں نہ ختم ہونے والی حکمرانی ملے گی۔

(۱۲۱) پھر حضرت آدمؑ اور حواؑ دونوں نے اس کا پھل کھالیا تو ان پر ان کی شرمگاہیں کھل گئیں اور وہ اپنے ستروں پر جنت کے پتے چپکا کر خود کو چھپانے لگے واقعی آدم علیہ السلام نے شیطان کے بہکاوے میں آ کر اور وہ پھل کھا کر اپنے رب کی نافرمانی کی اور راہ حق (اطاعت الٰہی پر ثابت قدم رہنے) سے بہک گئے۔

(۱۲۲) پھر بہت مدت تک ان کی آہ وزاری کی وجہ سے اللہ نے ان کی شان بڑھادی اور ان کی توبہ قبول فرمائی۔ اور اپنی رضامندی کا راستہ دکھایا۔

انعال: نَجِدۡ: ہم نے نہیں پایا' مضارع۔ تَعۡرٰی: تو ننگا ہوگا' برہنہ ہوگا' مضارع۔ تَجُوۡعَ: تو بھوکا رہے' تجھے بھوک لگے' مضارع کا صیغہ۔ وَ تَظۡمَؤُا: تو پیاسا رہے' تشنہ رہے' مضارع کا صیغہ۔ تَضۡحٰی: تو دھوپ کھائے' تجھے دھوپ کی تپش ستائے' مضارع۔ اَدُلُّكَ: میں تجھ کو بتاؤں' مضارع کا صیغہ۔ اَكَلَا: ان دونوں نے کھایا' ماضی کا صیغہ۔ غَوٰی: بہک جانا' بے راہ ہونا' ناکام ہونا' ماضی معروف۔ یَبۡلٰی: فنا نہیں ہوگا' مضارع۔ یَخۡصِفٰنِ: وہ دونوں چپکانے لگے' مضارع۔

فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّي هُدًى ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ
پس اگر آئے تمہارے پاس | میری طرف سے ہدایت | تو جس نے پیروی کی | میری ہدایت کی | تو نہ وہ گمراہ ہوگا
پھر اگر تمہیں میری طرف سے پیغام ہدایت پہنچے تو جو کوئی میری ہدایت کی پیروی کرے گا تو وہ نہ تو گمراہ ہوگا

وَلَا يَشْقَىٰ ﴿١٢٣﴾ وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا
اور نہ تکلیف پائے گا | اور جس نے منہ موڑا | میرے ذکر سے | تو بیشک اس کی | زندگی | تنگ ہوگی
اور نہ تکلیف پائے گا۔ اور جو کوئی میری یاد سے منہ پھیر لے گا تو بیشک اس کی معیشت (زندگی) تنگ ہوگی

وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ ﴿١٢٤﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَىٰ
اور ہم اسے اٹھائیں گے | قیامت کے دن | اندھا | وہ کہے گا | اے میرے رب! | کیوں اٹھایا تونے مجھے | اندھا
اور قیامت کے دن ہم اُس کو اندھا کر کے اٹھائیں گے وہ کہے گا اے میرے ربّ! تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا ہے

وَقَدْ كُنتُ بَصِيرًا ﴿١٢٥﴾ قَالَ كَذَٰلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا ۖ
اور میں تو تھا | آنکھوں والا | وہ فرمائے گا | اسی طرح | تیرے پاس آئیں | ہماری آیتیں | تو تُو نے انہیں بھلا دیا
میں تو دنیا میں آنکھوں والا تھا۔ حکم ہوگا اسی طرح تیرے پاس ہمارے نشانات آیا کرتے تھے مگر تُو نے ان کو بھلا

وَكَذَٰلِكَ الْيَوْمَ تُنسَىٰ ﴿١٢٦﴾ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي مَنْ أَسْرَفَ
اور اسی طرح | آج | تو (بھی) بھلا دیا جائے گا | اور اسی طرح | ہم سزا دیتے ہیں | جو حد سے نکل جائے
دیا تھا اور اسی طرح آج تجھے بھی بھلایا جارہا ہے اور اسی طرح ہم اُس کو بدلہ دیں گے جس نے زیادتی کی

وَلَمْ يُؤْمِن بِآيَاتِ رَبِّهِ ۚ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَدُّ وَأَبْقَىٰ ﴿١٢٧﴾
اور نہ ایمان لائے | آیتوں پر | اپنے رب کی | اور عذاب | آخرت کا | زیادہ سخت | اور زیادہ باقی رہنے والا ہے
اور اپنے ربّ کی آیتوں پر ایمان نہیں لایا۔ اور آخرت کا عذاب یقیناً بہت سخت اور دیرپا ہے۔

أَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ
پس کیا ہدایت نہ دی | انہیں | کتنی | ہلاک کردیں ہم نے | ان سے پہلے | قومیں | کہ وہ چلتے پھرتے ہیں
کیا اس بات نے ان کی رہنمائی نہیں کی کہ ان سے پہلے ہم نے کتنی قوموں کو ہلاک کردیا جن کے رہنے کے گھروں

فِي مَسَاكِنِهِمْ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّأُولِي النُّهَىٰ ﴿١٢٨﴾ وَلَوْلَا
ان کے مکانوں میں | بلاشبہ اس میں | نشانیاں ہیں | عقل والوں کے لئے | اور اگر نہ ہوتا
میں اب یہ چل پھر رہے ہیں۔ بیشک اس میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ اور اگر آپ کے ربّ

كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَأَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿١٢٩﴾ فَاصْبِرْ
حکم | پہلے سے | آپ کے رب کا | تو (عذاب) لازم تھا | اور ایک میعاد | مقرر | پس صبر کیجئے
کی طرف سے پہلے ہی حکم صادر نہ ہوچکا ہوتا اور وقت مقرر نہ ہوتا تو ان پر عذاب آنا لازم ہوجاتا۔ پس جو کچھ

عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ
ان باتوں پر | جو وہ کہتے ہیں | اور تسبیح کریں | تعریف کے ساتھ | اپنے رب کی | پہلے | طلوع ہونے سے | سورج کے
وہ کہتے ہیں اس پر صبر کیجئے اور اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح بیان کیجئے سورج کے طلوع ہونے سے پہلے

آیت نمبر

(۱۲۳) شجرۂ ممنوعہ کا پھل کھانے کے بعد اللہ نے یہ حکم دیا کہ تم دونوں میاں بیوی جنت سے نیچے اتر جاؤ۔ اب تمہاری اولاد سے ایک دوسرے کا دشمن اور مدمقابل ہوا کرے گا۔ پس زمین میں اگر ہماری طرف سے کوئی شخصیت ہدایت لے کر تمہارے پاس آئے تو جو کوئی اس کی پیروی کرے گا وہ نہ تو گمراہ ہوگا اور نہ اسے کوئی تکلیف پہنچے گی۔

(۱۲۴) اور جو کوئی میری یاد سے منہ موڑے گا دنیا میں اس کی زندگی تنگی اور تفکرات میں گزرے گی اور ہم قیامت کے روز اسے آنکھوں سے اندھا اور پریشان حال اٹھائیں گے۔

(۱۲۵) وہ کہے گا اے میرے رب! تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا میں تو دنیا میں آنکھوں والا تھا۔

(۱۲۶) حکم ہوگا کہ جس طرح تیرے پاس ہماری آیتیں آئیں تو تُو نے ان کو بھلا دیا نہ ان پر عمل کیا نہ ان سے عبرت حاصل کی اسی طرح آج ہم نے بھی تجھے بھلا دیا اور بینائی سے محروم کر دیا۔

(۱۲۷) اور جو شخص اللہ کے حدود سے بڑھ گیا اور اپنے رب کی آیات پر ایمان نہ لایا۔ ہم اسے اسی طرح سزا دیں گے اور البتہ عذاب آخرت سخت اور دیرپا ہے۔

(۱۲۸) اگر کفار قریش ہدایت حاصل کرنا چاہیں تو پہلی ہلاک شدہ قوموں کے کھنڈرات عبرت کے لئے کافی ہیں جن پر سے یہ اپنے اسفار کے دوران ہو کر گزرتے ہیں کیونکہ ان میں عقلمندوں کے لئے عبرت کا کافی سامان ہے۔

(۱۲۹) اگر ازل میں عذاب کے لئے ایک وقت مقرر نہ ہو چکا ہوتا تو ان لوگوں پر فوراً عذاب کا آجانا لازم تھا۔

افعال: اِهْبِطَا: تم دونوں اترو' امر کا صیغہ۔ نَسِيْتَهَا: تو ان کو بھول گیا' ترک کر دیا' یعنی ایمان لانا۔ تُنْسٰى: تو بھلا دیا جائے گا' فراموش کر دیا جائے گا' مضارع۔ اَسْرَفَ: وہ حد سے تجاوز کر گیا' ماضی۔

اسماء: ضَنْكًا: تنگ تنگ ہونا' مصدر۔

وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ

اور پہلے | غروب ہونے سے اس کے | اور کچھ اوقات میں | رات کے | پس تسبیح کریں | اور اطراف میں | دن کے

اور اس کے ڈوبنے سے پہلے اور رات کی بعض گھڑیوں میں بھی تسبیح کیا کیجئے اور دن کے اطراف میں بھی

لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿١٣٠﴾ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ

تاکہ تم خوش ہو جاؤ | اور آپ نہ دوڑائیں | اپنی نظر | ان چیزوں کی طرف | کہ فائدہ دیا ہم نے | ان سے

تاکہ آپ اس سے خوش ہوں اور آپ ان چیزوں کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھئے جو ہم نے کافروں کے مختلف

اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۭ وَرِزْقُ

مختلف لوگوں کو | آرائش | دنیا کی زندگی کی | تاکہ ہم انہیں آزمائیں | اس میں | اور رزق

گروہوں کو دے رکھی ہیں یہ محض دنیا کی رونق ہے تاکہ ہم اس میں انہیں آزمائیں اور آپ کے رب

رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿١٣١﴾ وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ

آپ کے رب کا | بہتر | اور دیرپا ہے | اور حکم دو | اپنے گھر والوں کو | نماز کا | اور قائم رہو

کا عطا کردہ رزق بہتر اور دیر تک قائم رہنے والا ہے۔ اور آپ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیجئے اور (خود بھی) اس پر

عَلَيْهَا ۭ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿١٣٢﴾

اس پر | ہم نہیں مانگتے تجھ سے | کوئی رزق | ہم ہی | روزی دیتے ہیں تجھے | اور انجام (نیک) | پرہیزگاری ہی کا ہے

قائم رہئے ہم آپ سے روزی کے طالب نہیں۔ بلکہ ہم آپ کو رزق دیتے ہیں اور اچھا انجام پرہیزگاری ہی کا ہے

وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ

اور وہ کہتے ہیں | کیوں نہیں | آتی ہمارے پاس | کوئی نشانی | اس کے رب کی طرف سے | کیا نہیں آئی ان کے پاس | واضح نشانی

اور وہ کہتے ہیں کہ یہ اپنے ربّ کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں لاتا؟ کیا ان کے پاس پہلی کتابوں (میں مذکور)

مَا فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿١٣٣﴾ وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ

جو ہے | پہلے صحیفوں میں | اور اگر ہم | ہلاک کر دیتے ان کو | کسی عذاب سے

واضح دلیل آ نہیں پہنچی۔ اور اگر ہم انہیں (رسولوں کے) آنے سے پہلے کسی عذاب سے

مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ

اس سے پہلے | تو وہ کہتے | اے ہمارے رب! | کیوں نہیں | بھیجا تو نے | ہماری طرف | کوئی رسول | کہ ہم پیروی کرتے

ہلاک کر دیتے، تو یہ کہتے کہ اے ہمارے رب! تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہیں بھیجا کہ اس سے پہلے

اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ﴿١٣٤﴾ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ

تیری آیتوں کی | اس سے پہلے | کہ ہم ذلیل ہوں | اور رسوا ہوں | آپ کہہ دیں | ہر ایک | منتظر ہے | پس تم (بھی) انتظار کرو

کہ ہم ذلیل و خوار ہوتے، تیرے احکام پر عمل کرتے۔ آپ کہہ دیں ہر ایک منتظر ہے سو تم بھی انتظار کرو

فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ﴿١٣٥﴾ ع

سو عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا | کہ کون ہیں | سیدھے راستہ والے | اور کون ہے | جس نے ہدایت پائی

پس جلد ہی تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کون سیدھے راستے پر چلنے والا ہے اور کون ہدایت پانے والا ہے

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۱۳۰) پس آپؐ کفار کی بدزبانیوں پر صبر کریں اور اللہ کی حمد و تسبیح کیا کریں۔ سورج کے نکلنے اور اس کے ڈوبنے سے قبل (صبح اور عصر کے وقت) اور رات کے اوقات (مغرب و عشا) میں اور دن کے اطراف (ظہر) میں کہ اس وقت پہلے پہر کا آخر اور دوسرے پہر کا اول ملتے ہیں تا کہ آپؐ پر انعام الٰہی ہو اور آپؐ اس سے راضی ہوں۔

(۱۳۱) آپؐ دنیا کے اس ظاہری بناؤ سنگھار کی طرف خواہش کی نظر سے نہ دیکھیں جس سے ہم نے مختلف قسم کے لوگوں کو اس لئے فائدہ پہنچایا ہے کہ ہم انہیں ان نعمتوں میں آزمائیں کہ کون شکر الٰہی کرتا اور کون ناشکری کرتا ہے کیونکہ آپ کو جو روزی اللہ کی طرف سے عطا ہوئی ہے۔ (یعنی آخرت کی نعمتیں وغیرہ) وہی بہتر اور زیادہ پائیدار ہے۔

(۱۳۲) اور اپنے گھر والوں کو نماز قائم کرنے کا حکم دیں اور خود بھی اس پر ثابت قدم رہیں ہم آپ سے کوئی رزق تو مانگتے نہیں ہم تو صرف بندگی چاہتے ہیں اور رزق تو ہم خود تمہیں دیتے ہیں اور اگر پرہیزگاری کرو گے تو انجام اچھا ہوگا۔ (ف) اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے پوری امت کو خطاب ہے۔

(۱۳۳) مشرکین کہتے ہیں کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے رسول ہیں تو ان کے پاس خدا کی طرف سے تصدیق نبوت کے لئے کوئی معجزہ کیوں نہیں آتا؟ کیا پہلے صحیفوں میں جو آپ کے متعلق صحیح بشارات درج ہیں وہ ان کے لئے کافی نہیں؟

(۱۳۴) اور اگر ہم کفار مکہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی عذاب سے ہلاک کر دیتے تو وہ کہتے کہ اے رب! ہمیں اس طرح ذلت کی موت مارنے سے پہلے تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیج دیا؟ کہ ہم تیرے حکموں پر چلتے مگر اب آپ کی بعثت کے بعد تو ان کا کوئی عذر قبول نہ ہوگا۔

(۱۳۵) ان سے کہہ دیجئے کہ آخری نتیجہ کا ہر شخص منتظر ہے تم بھی انتظار کرو پھر تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ کون سیدھے راستے پر ہے تم یا اہل ایمان؟

افعال: اَرْسَلْتَ: تو نے بھیجا، ماضی۔ نَذِلَّ: ہم ذلیل ہوں، مضارع۔

اسماء: زَهْرَةَ: رونق، خوبی، تازگی، سرسبزی، زینت۔ السَّوِيِّ: سیدھا، درست، صحیح۔

سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآءِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَّاثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ انبیاء مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | ایک سو بارہ آیتیں اور سات رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۝١ مَا يَاْتِيْهِمْ

قریب آ گیا | لوگوں کے لئے | ان کا حساب | اور وہ | غفلت میں | منہ موڑ رہے ہیں | نہیں آتا ان کے پاس

لوگوں کے لئے حساب کا وقت قریب آ پہنچا ہے اور وہ غفلت میں (پڑے) منہ موڑے ہوئے ہیں ان کے پاس ان کے ربّ کی طرف سے

مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝٢

کوئی ذکر | ان کے ربّ کی طرف سے | نیا | مگر | وہ اس کو سنتے ہیں | اور وہ | کھیلتے ہیں

جو نئی نصیحت آتی ہے تو وہ اسے سنتے ہیں مگر اس طرح کہ وہ کھیل کود میں لگے رہتے ہیں۔

لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ڰ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ڰ هَلْ

غافل (ہیں) | ان کے دل | اور | چھپ کر کرتے ہیں | سازشیں | وہ لوگ | جو ظالم ہیں | (کہ) نہیں

ان کے دل غافل ہیں۔ اور ظالم لوگ چپکے چپکے سرگوشیاں کرتے ہیں کہ یہ (نبی) تم جیسا

هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝٣

یہ شخص | مگر آدمی ہے | تم ہی جیسا | پس کیا تم آتے ہو | جادو کے پاس | اور | تم | دیکھتے ہو

ایک بشر ہی تو ہے (اور کہتے ہیں) کیا تم دیدہ و دانستہ جادو کی پیروی کرو گے۔

قٰلَ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۡ وَهُوَ

رسول نے کہا | میرا رب (ہی) | جانتا ہے | ہر بات | آسمان | اور زمین میں | اور وہی

پیغمبر نے کہا کہ میرا رب زمین اور آسمان کی ہر بات کو جانتا ہے اور وہ خوب

السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٤ بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۢ بَلِ افْتَرٰىهُ

سننے والا جاننے والا ہے | بلکہ | وہ کہتے ہیں | خیالات ہیں | خواب کے | بلکہ | خود اس نے بنالیا ہے اس کو

سننے والا اور جاننے والا ہے بلکہ انہوں نے کہا کہ یہ (قرآن) پریشان خیالات ہیں بلکہ (پیغمبر نے) از خود بنالیا ہے

بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ښ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ۝٥

بلکہ | وہ (تو) شاعر ہے | پس وہ لے آئے ہمارے پاس | کوئی (ایسا) معجزہ | جیسے (دے کر) بھیجے گئے تھے | پہلے (رسول)

بلکہ وہ ایک شاعر ہے۔ اسے چاہئے کہ جس طرح پہلے نبیوں کو بھیجا گیا تھا وہ بھی ہمارے پاس کوئی نشانی لے کر آئے۔

مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝٦

نہیں ایمان لائی | ان سے پہلے | کوئی بستی | جس کو ہم نے ہلاک کر دیا | پس کیا وہ | ایمان لے آئیں گے

ان سے پہلے ہم نے جس بستی کو بھی ہلاک کیا وہ (معجزے دیکھ کر بھی) ایمان نہیں لائے تھے تو کیا یہ لوگ ایمان لے آئیں گے؟

وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْــَٔـلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ

اور نہیں بھیجے ہم نے (رسول) | آپ سے پہلے | مگر آدمی (ہی) | وحی کرتے تھے ہم | ان کی طرف | پس پوچھ لو | اہل علم سے

اور آپ سے پہلے ہم نے آدمیوں ہی کو پیغمبر بنا کر بھیجا جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے اگر تم اس بات کو نہیں جانتے

سورۂ انبیاء

اس سورت میں نبیوں کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) قیامت کا وقت جس میں اعمال کا حساب و کتاب اور جزاء و سزا ہوگی وہ سر پر کھڑی ہے مگر منکرین اس کی طرف سے بالکل بے پرواہیں اور اس کی کوئی تیاری نہیں کرتے بلکہ اس کا ذکر سنتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور غفلت میں پڑے رہتے ہیں۔

(۲) ان کی فطرت ہی ایسی ہے کہ جب کبھی کوئی نبی اللہ کی طرف سے ان کے پاس نصیحت لاتا ہے تو وہ لاپرواہی سے اسے سنتے ہیں کچھ غور نہیں کرتے اور اپنے کھیل تماشوں میں ہی مصروف رہتے ہیں۔

(۳) وہ ظالم دلوں کی غفلت کے سبب کلام الٰہی کا مذاق اڑاتے ہیں اور خفیہ طور پر مشورے کرتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو ہماری طرح کا ایک آدمی ہے وہ تو فقط ایک جادوگر ہے۔ پس تم آنکھوں دیکھتے اس کے جادو میں کیوں پھنستے ہو؟

(۴) پیغمبرؑ نے کہا کہ تم کتنے ہی چھپ کر مشورے کرو۔ اللہ کو سب کچھ معلوم ہے وہ تو زمین و آسمان کی ہر بات کو جانتا ہے اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

(۵) وہ کفار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ایک ہی الزام نہیں لگاتے۔ بلکہ کبھی کہتے ہیں کہ خواب کے پریشان خیالات ہیں۔ یہ کوئی خدائی کلام نہیں بلکہ خود اس نے اپنے دل سے بنالیا ہے کبھی کہتے ہیں وہ تو ایک شاعر ہے پس اگر وہ خدا کا سچا رسول ہے تو وہ ہمارے پاس کوئی ایسا معجزہ کیوں نہیں لے آتا۔ جیسے پہلے رسولوں نے معجزے دکھائے تھے۔ جیسے موسیٰؑ کی عصا یا صالحؑ کی اونٹنی وغیرہ۔

(۶) جن بستیوں (سدوم وغیرہ) کو ان کے رہنے والوں کی سرکشی کی سزا میں ہم نے ہلاک کر دیا جب وہ بڑے بڑے ظاہری معجزے دیکھ کر بھی ایمان نہ لائے تو یہ اہل مکہ معجزے دیکھ کر کب ایمان لانے والے ہیں؟

افعال: يَأْتِينَا: وہ لے آئے ہمارے پاس، مضارع۔
اسماء: لَاهِيَةً: لَاهِيٌ واحد، غافل لہو میں پڑے ہوئے۔

إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ⑦ وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا لَّا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ

اگر تم | نہیں جانتے | اور نہیں بنائے تھے ہم نے ان کے | ایسے جسم | کہ نہ کھائیں | کھانا

تو اہل علم سے پوچھ لو۔ اور ہم نے ان (انبیاء) کے ایسے جسم نہیں بنائے تھے جو کھانا نہ کھائیں

وَمَا كَانُوا خَالِدِينَ ⑧ ثُمَّ صَدَقْنَاهُمُ الْوَعْدَ فَأَنجَيْنَاهُمْ

اور نہ ہی | وہ ہمیشہ رہنے والے تھے | پھر | سچا کر دیا ہم نے ان سے | وعدہ | پس نجات دی ہم نے ان کو

اور نہ وہ ہمیشہ رہنے والے تھے۔ پھر ہم نے ان سے اپنے وعدہ کو سچا کر دکھایا تو ان کو اور (دیگر) جس

وَمَن نَّشَاءُ وَأَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِينَ ⑨ لَقَدْ أَنزَلْنَا

اور جن کو | ہم چاہتے تھے | اور ہلاک کر دیا ہم نے | حد سے بڑھنے والوں کو | بیشک | نازل کی ہے ہم نے

کو چاہا، ہم نے نجات دی اور زیادتی کرنے والوں کو ہلاک کر دیا۔ (لوگو!) ہم نے تم پر

إِلَيْكُمْ كِتَابًا فِيهِ ذِكْرُكُمْ ۖ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ⑩

تمہاری طرف | ایک کتاب (قرآن) | جس میں | تمہارا ذکر ہے | پس کیا تم سمجھتے نہیں؟

ایک کتاب نازل کی ہے جس میں تمہارے لئے نصیحت ہے تو کیا تم سمجھتے نہیں؟

وَكَمْ قَصَمْنَا مِن قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً

اور کتنی ہی | برباد کر دیں ہم نے | بستیاں | جو تھیں ظالم

اور کتنی ہی بستیوں کو ہم نے ہلاک کر دیا جہاں کے رہنے والے ظالم تھے

وَأَنشَأْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا آخَرِينَ ⑪ فَلَمَّا أَحَسُّوا بَأْسَنَا

اور پیدا کر دیں ہم نے | ان کے بعد | قومیں | دوسری | پس جب | انہوں نے محسوس کیا | ہمارا عذاب

اور اس کے بعد ہم نے دوسری قوم پیدا کر دی سو جب انہوں نے ہمارے عذاب کو دیکھا

إِذَا هُم مِّنْهَا يَرْكُضُونَ ⑫ لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَىٰ

تب | وہ | ان بستیوں سے | لگے بھاگنے | بھاگو نہیں | اور لوٹ جاؤ | طرف

تو اس بستی سے بھاگنے لگے۔ بھاگو مت، اور جو نعمتیں تمہیں دی گئیں

مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَمَسَاكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْأَلُونَ ⑬ قَالُوا

اس (سامان) کے | جس میں تم عیش کیا کرتے تھے | اور اپنے مکانوں کی طرف | شاید کہ تم | پوچھے جاؤ | وہ بولے

تھیں، ان کی طرف اور اپنے گھروں کی طرف واپس لوٹ جاؤ شاید تم سے کچھ پوچھا جائے؟ انہوں نے کہا

يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ⑭ فَمَا زَالَت تِّلْكَ دَعْوَاهُمْ حَتَّىٰ

ہائے افسوس! | ہم ہی تھے | ظالم | پھر مسلسل رہی | یہی | پکار ان کی | یہاں تک کہ

کہ افسوس! ہم ہی بلاشبہ ظالم تھے۔ سو وہ اسی طرح پکارتے رہے یہاں تک کہ

جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا خَامِدِينَ ⑮ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ

کر دیا ہم نے ان کو | جس طرح کٹی ہو کھیتی | بجھے ہوئے (مردے) | اور نہیں پیدا کیا ہم نے | آسمان

ہم نے ان کو کٹی ہوئی فصل اور بجھی ہوئی آگ کی طرح کر دیا۔ اور ہم نے آسمان اور زمین کو

آیت نمبر

(۷) اور دنیا کی پیدائش سے آج تک جو رسول بھی ہم نے مبعوث کئے وہ آدمی ہی تھے جن کی طرف ہم وحی کیا کرتے تھے۔ مشرکو! اگر تم خود نہیں جانتے تو اہل علم (یہود وغیرہ) سے پوچھ لو۔

(۸) اور ہم نے ان کے ایسے جسم بھی نہ بنائے تھے کہ کھانا نہ کھائیں اور نہ ہی وہ ہمیشہ زندہ رہنے والے تھے بلکہ عام انسانوں جیسے ہی تھے۔

(۹) پھر ہم نے ان رسولوں سے نجات کا جو وعدہ کیا تھا وہ بالکل سچ کر دکھایا کہ ان کو اور ان کے ساتھیوں کو تو ہم نے نجات دی اور جو لوگ حق کی مخالفت میں حد سے بڑھنے والے تھے ان کو ہلاک کر دیا۔

(۱۰) لوگو! بلاشبہ ہم نے تمہاری ہدایت کے لئے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل کیا ہے۔ جس میں تمہارے لئے نصیحتوں کا ذکر ہے یا یہ کہ جس میں تمہارا تذکرہ اور دائمی عزت وشہرت پوشیدہ ہے۔ پس کیا تمہیں اتنی بھی عقل نہیں۔

(۱۱) اور خوب سمجھ لو۔ کہ کتنی ہی بستیاں تھیں، جن کے رہنے والے ظالم تھے ہم نے توڑ پھوڑ کر تباہ و برباد کر دیں اور ان کی جگہ اور قومیں پیدا کر دیں۔

(۱۲) پس جب ان نافرمان لوگوں نے ہمارا عذاب نازل ہوتے دیکھا، تو ان بستیوں سے بھاگنے لگے۔

(۱۳) ہم نے ان سے کہا کہ اب بھاگو نہیں۔ جن ناز و نعمت کے ساز و سامان میں تم آرام و خوشحالی کی زندگی گزارتے تھے اور جن مکانوں میں تم بڑی شان سے رہتے تھے ان کی طرف لوٹ جاؤ شاید وہاں تم سے پوچھ گچھ کہ اپنے پسندیدہ مقامات سے اب بھاگ کیوں رہے ہو؟ یہ بات انہیں مزید شرمندہ کرنے کے لئے کہی گئی ہے۔

(۱۴) وہ بولے ہائے افسوس! ہم ہی ظالم تھے۔

(۱۵) غرض وہ تو یونہی چلاتے رہے۔ اور ہم نے انہیں عذاب سے ہلاک کر کے کٹی ہوئی کھیتی کی طرح تباہ و برباد کر دیا۔

افعال: صَدَقْنٰهُمْ: ہم نے ان کو سچ کر دکھایا، ماضی۔ قَصَمْنَا: ہم نے توڑ دیا، مراد ہلاک کرنا، ماضی۔ اَحَسُّوْا: انہوں نے پایا، دریافت کیا، محسوس کیا، ماضی۔ اُتْرِفْتُمْ: تم ناز و نعمت میں پالے گئے، ماضی مجہول۔ یَرْكُضُوْنَ: تیزی کے ساتھ بھاگنے لگے، مضارع۔ زَالَتْ: وہ زائل ہوئی، ماضی۔

اسماء: مَسٰكِنِكُمْ: تمہارے مکان۔ خٰمِدِيْنَ: بجھنے والے، اسم فاعل۔

وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿١٦﴾ لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ

اور زمین کو | اور جو کچھ | ان کے درمیان ہے | محض کھیل کی چیزیں | اگر ہم چاہتے | کہ بنالیں

اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، کھیل تماشے کے طور پر نہیں بنایا۔ اگر ہم کھیل تماشا ہی بنانا

لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ۖ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿١٧﴾ بَلْ

(کوئی) کھیل | تو ہم بنالیتے اس کو | اپنے پاس | اگر | ہمیں کرنا ہی ہوتا | بلکہ

چاہتے تو اپنے ہی پاس سے بناتے اگر ہم کو ایسا کرنا ہوتا۔ بلکہ

نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۭ

ہم مارتے ہیں | حق کو | باطل پر | پس وہ اس کا سر توڑ دیتا ہے | تو یکایک | وہ مٹ جاتا ہے

ہم تو حق کو باطل پر کھینچ مارتے ہیں سو وہ اس کا سر توڑ دیتا ہے اور وہ یکدم مٹ جاتا ہے

وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ﴿١٨﴾ وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ

اور تمہارے لئے | ہلاکت ہے | ان باتوں سے | جو تم بیان کرتے ہو | اور اسی کے ہیں | جو کوئی | آسمانوں میں

اور جو کچھ تم (جھوٹ) بیان کرتے ہو، وہ تمہارے لئے بربادی ہے اور آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے، سب

وَالْاَرْضِ ۭ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ﴿١٩﴾ ۚ

اور زمین میں ہیں | اور جو | اس کے حضور میں ہیں | وہ نہیں اکڑتے | اس کی بندگی سے | اور نہ وہ تھکتے ہیں

اسی کا ہے اور جو (فرشتے) اس کے پاس ہیں، نہ اس کی عبادت سے سرکشی کرتے ہیں اور نہ تھکتے ہیں

يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿٢٠﴾ اَمِ اتَّخَذُوْٓا

وہ اس کی تسبیح کرتے ہیں | رات | اور دن | سستی نہیں کرتے | کیا | انہوں نے ٹھہرالئے

دن اور رات وہ اس کی تسبیح کرتے ہیں اور سستی بالکل نہیں کرتے۔ کیا ان لوگوں نے زمین

اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿٢١﴾ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ

(اور) معبود | زمین میں سے | (کہ) وہ | زندہ کریں | اگر ہوتے | ان میں

میں سے ایسی چیزوں کو معبود ٹھہرا لیا ہے جو کسی کو پیدا کرتے ہیں۔ اگر زمین اور آسمان میں اللہ تعالیٰ

اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ

(کئی) معبود | سوائے اللہ کے | تو وہ دونوں (زمین وآسمان) بگڑ جاتے | پس پاک ہے | اللہ | مالک | عرش کا

کے سوا اور معبود ہوتے، تو یہ دونوں درہم برہم ہوجاتے۔ سو جو باتیں لوگ اس کے متعلق بیان کرتے ہیں، عرش کا مالک

عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿٢٢﴾ لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ﴿٢٣﴾

اس سے جو | وہ بیان کرتے ہیں | باز پرس نہیں ہوسکتی | اس سے | جو وہ کرے | اور انہی سے | باز پرس ہوگی

اللہ تعالیٰ ان سے پاک ہے۔ جو کچھ وہ کرتا ہے اس کی کوئی باز پرس نہیں اور ان لوگوں سے باز پرس ہوگی۔

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ۭ قُلْ هَاتُوْا

کیا | انہوں نے ٹھہرالئے ہیں | اللہ کے سوا | (اور) معبود | آپ کہہ دیجئے | لے آؤ تم اپنی

کیا انہوں نے اسے چھوڑ کر اور معبود ٹھہرا لئے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۶) اور ہم نے زمین و آسمان اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ان سب کو بیکار نہیں بنایا بلکہ اس میں ہزاروں حکمتیں چھپی ہوئی ہیں۔

(۱۷) اور اگر ہمیں کھیل و تفریح ہی بنانا منظور ہوتا' تو ہم اپنے پاس سے کوئی کھیل بنا سکتے تھے۔

(۱۸) بلکہ ہم نے اس دنیا کے کارخانے کو میدان جنگ بنایا ہے کہ اس میں اسلام اور کفر کی جنگ ہو رہی ہے ہم حق کو باطل سے ٹکراتے ہیں اور حق اس کا سر کچل ڈالتا ہے تو باطل فوراً ختم ہو کر بھاگ جاتا ہے اور تمہاری ہلاکت انہی شرک و کفر کی باتوں میں پوشیدہ ہے جو تم بیان کرتے ہو۔

(۱۹) اور جو مخلوق آسمانوں اور زمین میں موجود ہے سب اللہ کے بندے اور اس کے پیدا کئے ہوئے ہیں اور فرشتے جو اس کے حضور میں حاضر رہتے ہیں سو وہ اس کی بندگی سے سرکشی نہیں کرتے اور نہ اطاعت و عبادت سے تھکتے ہیں۔

(۲۰) وہ رات دن اس کی پاکی بیان کرتے رہتے ہیں اور اس میں کبھی سستی نہیں کرتے۔

(۲۱) کیا ان مشرکین نے اللہ کے سوا جو اور معبود ٹھہرا رکھے ہیں کیا وہ انہیں اللہ کے عذاب سے بچا لیں گے یا تباہی کے بعد انہیں دوبارہ زندہ کرا ٹھائیں گے؟ ہرگز نہیں!۔

(۲۲) اگر زمین اور آسمان میں اللہ کے سوا کئی معبود ہوتے تو ان کے جھگڑوں کی وجہ سے زمین و آسمان' برباد ہو جاتے۔ پس اللہ عرش عظیم کا مالک پاک اور برتر ہے اس شرک سے جو وہ مشرک بیان کرتے ہیں۔

(۲۳) وہ اللہ ایسا قادر مطلق ہے کہ جو چاہے کرے اس سے کوئی پوچھنے والا نہیں اور مخلوق سے ہر بات کی پوچھ گچھ ہوگی۔

افعال: اِتَّخَذْنٰهُ: ہم اس کو ٹھہراتے' ماضی۔ یَدْمَغُهُ: اس کے دماغ پر مارتا ہے' دماغ کی چوٹ بے ہوش کرتی ہے' مضارع۔ لَا یَفْتُرُوْنَ: وہ موقوف نہیں کرتے' وہ سستی کرتے' مضارع منفی۔ فَسَدَتَا: فساد' ماضی معروف۔ یَصِفُوْنَ: وہ بیان کرتے ہیں' مضارع۔

اسماء: لٰعِبِیْنَ: بیکار کام کرنے والے' کھیل۔ زَاهِقٌ: مٹ جانے والا' زائل ہونے والا' اسم فاعل۔

بُرْهَانَكُمْ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ

اپنی دلیل | یہی | ذکر ہے | ان کا جو | میرے ساتھ ہیں | اور ذکر ہے | ان کا جو | مجھ سے پہلے ہوئے

دلیل پیش کرو۔ یہ ان لوگوں کا ذکر ہے جو میرے ساتھ ہیں اور ان کا جو مجھ سے پہلے

بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝۲۴

بلکہ | اکثر ان میں سے | نہیں جانتے | حق کو | پس وہ | منہ پھیر لیتے ہیں

بلکہ اکثر تو ان میں سے حق کو جانتے ہی نہیں سو وہ اس سے منہ موڑ لیتے ہیں

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ

اور نہیں بھیجا ہم نے | آپ سے پہلے | کوئی | رسول | مگر ہم وحی کرتے تھے

اور آپؐ سے پہلے ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر یہ کہ ہم نے اس کی طرف یہی وحی

اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۝۲۵ وَقَالُوا اتَّخَذَ

اس کی طرف | یہ کہ نہیں کوئی اور معبود | سوائے میرے | پس عبادت کرو میری ہی | اور وہ کہتے ہیں | اختیار کی

بھیجی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں سو میری ہی عبادت کرو اور انہوں نے کہا رحمٰن

الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ۝۲۶

رحمٰن نے | اولاد | وہ پاک ہے | بلکہ | (وہ تو اس کے) بندے ہیں | عزت والے

اولاد رکھتا ہے حالانکہ وہ اس سے پاک ہے، بلکہ (فرشتے تو) اس کے بڑے معزز بندے ہیں

لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ۝۲۷ يَعْلَمُ

وہ نہیں سبقت کرتے اس سے | بات کرنے میں | اور وہ | اسی کے حکم پر | عمل کرتے ہیں | وہ جانتا ہے

جو اس سے آگے بڑھ کر کلام نہیں کرتے اور اس کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔ وہ جانتا ہے

مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَ لَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا

جو کچھ | ان کے سامنے ہے | اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے | اور | سفارش نہیں کریں گے | مگر

جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پہلے ہوچکا اور وہ کسی کی شفاعت نہیں کرسکتے سوائے

لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ۝۲۸

اسی کے لئے | جسے وہ پسند کرے | اور وہ | اس کے خوف سے | ڈرتے رہتے ہیں

اُس شخص کے جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو اور وہ اس کے خوف سے ڈرتے رہتے ہیں۔

وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ

اور جو (بھی) | کہے | ان میں سے | کہ بیشک میں | معبود ہوں | سوائے اس کے | پس ایسے کو

اور ان میں سے جو یہ کہے کہ اس کے سوا میں معبود ہوں تو ہم اُسے

نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝۲۹ اَوَلَمْ يَرَ

ہم سزا دیں گے | دوزخ کی | ایسی (ہی) | ہم سزا دیتے ہیں | ظالموں کو | کیا نہیں دیکھا

جہنم کی سزا دیں گے ہم ظالموں کو اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں۔ کیا وہ لوگ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۴) کیا ان مشرکین نے اللہ کے سوا اور معبود مقرر کر رکھے ہیں۔ آپؐ ان سے کہئے کہ تم ان کی سچائی کی کوئی دلیل لاؤ۔ یہی توحید الٰہی کا عقیدہ ہے جس کی نصیحت کی گئی ہے میری امت کو اور یہی نصیحت کی گئی تھی پہلی امتوں کو لیکن اکثر مشرکین اس بات کو نہیں جانتے سو اس سے منہ موڑتے ہیں۔

(۲۵) اور آج تک ہم نے جو بھی رسول بھیجا اس کو یہی حکم دیا کہ میرے سوا کوئی اور معبود نہیں سو صرف میری ہی عبادت کرو۔

(۲۶) اور وہ مشرکین ملائکہ کو خدا کی اولاد بتاتے ہیں۔ حالانکہ اللہ اس بات سے پاک ہے' فرشتے تو اس کے معزز اور مقبول بندے ہیں۔

(۲۷) اور جب تک حکم الٰہی نہ ہو فرشتے بات تک نہیں کرتے' اور اسی کے حکم پر چلتے ہیں۔

(۲۸) اللہ اپنے ان مقبول بندوں کے ظاہری اور باطنی حالات اچھی طرح جانتا ہے۔ وہ اس کے حکم کے خلاف کوئی حرکت نہیں کرتے اور وہ صرف انہی لوگوں کے لئے اللہ کے ہاں سفارش کر سکیں گے جن کے لئے انہیں اللہ اجازت دے گا اور وہ ہمیشہ اس کی نافرمانی سے ڈرتے رہتے ہیں۔

(۲۹) ان کی یہ شان نہیں کہ اللہ کے سوا اپنے معبود ہونے کا دعویٰ کریں اور جو کوئی بھی ایسا دعویٰ کرے اس کو دوزخ کی سزا دی جائے گی اور مجرموں کی ہمارے یہاں یہی سزا ہے۔

افعال: لَا یَسْبِقُوْنَ: اس سے وہ سبقت نہیں کرتے' مضارع منفی۔ اِرْتَضٰی: وہ راضی ہوا' اس نے پسند کیا' ماضی۔ نَجْزِیْهِ: ہم اس کو بدلہ دیں گے' مضارع۔

اسماء: مُشْفِقُوْنَ: ڈرنے والے۔

الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا

ان لوگوں نے | جو کافر ہیں | کہ | آسمان | اور زمین | تھے

جنہوں نے کفر کیا، غور نہیں کرتے کہ آسمان اور زمین باہم ملے ہوئے تھے پھر ہم نے اُن

رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ۭ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاۗءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۭ

ملے ہوئے | پھر الگ الگ کردیا ہم نے ان کو | اور بنائی ہم نے | پانی سے | ہر چیز | جاندار

کو جدا جدا کردیا اور ہم نے پانی سے ہر جاندار چیز بنائی۔

اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ

پس کیا وہ یقین نہیں لاتے؟ | اور بنادیے ہم نے | زمین میں | مضبوط پہاڑ | کہ | کہیں جھک (نہ) پڑے

تو کیا وہ ایمان نہیں لاتے؟ اور ہم نے زمین میں پہاڑ بنادیے تاکہ وہ ان پر ہلنے نہ

بِهِمْ وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿٣١﴾

ان کو لے کر | اور بنادیے ہم نے | اس میں | کشادہ | راستے | تاکہ وہ | راہ پائیں

پائے اور ہم نے اس میں کشادہ راستے بنا دیئے تاکہ وہ راہ پائیں۔

وَجَعَلْنَا السَّمَاۗءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ښ وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿٣٢﴾

اور بنایا ہم نے | آسمان کو | ایک چھت | محفوظ | اور وہ | اس کی نشانیوں سے | منہ موڑتے ہیں

اور ہم نے آسمان کو ایک محفوظ چھت بنادیا اس پر بھی وہ (آسمانی) نشانیوں سے منہ موڑ رہے ہیں۔

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ

اور وہی ہے جس نے | پیدا کیا | رات | اور دن | اور سورج | اور چاند کو | ہر ایک

اور وہ اللہ وہی تو ہے جس نے رات، دن، سورج اور چاند کو پیدا کیا ہر ایک

فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۭ

ایک فلک میں | تیر رہا ہے | اور نہیں | بنائی ہم نے | کسی بشر کے لئے | آپ سے پہلے | ہمیشگی

اپنے اپنے مدار میں تیر رہا ہے اور آپ سے پہلے بھی ہم نے کسی بشر کو ہمیشہ کی زندگی نہیں بخشی

اَفَا۟ىِٕنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ﴿٣٤﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَاۗىِٕقَةُ الْمَوْتِ ۭ

پس کیا اگر | آپ فوت ہوجائیں | تو وہ | ہمیشہ رہیں گے؟ | ہر نفس | چکھنے والا ہے | (مزہ) موت کا

پھر کیا آپ اگر وفات پاجائیں تو یہ لوگ ہمیشہ رہیں گے؟ ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔

وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۭ وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَاِذَا

اور ہم آزماتے ہیں تم کو | برائی | اور بھلائی سے | بطور آزمائش | اور ہماری طرف | تم لوٹائے جاؤ گے | اور جب

اور ہم بطور امتحان کے تمہیں بھلائی اور برائی سے آزماتے ہیں اور (بالآخر) تم ہماری طرف ہی لوٹ کر آؤ گے۔ اور جب

رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ۭ اَهٰذَا

دیکھتے ہیں آپ کو | وہ (لوگ) | جو کافر ہیں | تو نہیں کرتے آپ سے | مگر مذاق | کیا یہی ہے

کافر آپ کو دیکھتے ہیں تو آپ سے ہنسی مذاق شروع کردیتے ہیں (اور کہنے لگتے ہیں)

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۰) کیا ان کفار کو معلوم نہیں کہ زمین و آسمان شروع میں آپس میں ملے اور جڑے ہوئے تھے پھر اللہ نے انہیں الگ الگ کر دیا اور پانی سے ہر جاندار کو پیدا کیا۔ کیا انہیں اس بات کا یقین نہیں۔

(۳۱) اور زمین پر مضبوط اور بھاری پہاڑ گاڑ دیئے کہ کہیں اپنے اوپر بسنے والی مخلوقات کو لے کر ایک طرف کو نہ جھک نہ پڑے پھر اس میں بڑے کشادہ راستے بنا دیئے کہ وہ لوگ اپنی ضروریات زندگی میں ادھر ادھر بآسانی نقل و حرکت کر سکیں۔

(۳۲) اور ہم نے آسمان کو اہل زمین کے لئے ایک محفوظ چھت کی طرح بنا دیا اور جو آیات قدرت الٰہی آسمان میں موجود ہیں مثلاً سورج چاند وغیرہ یہ کفار ان میں کچھ بھی غور نہیں کرتے بلکہ لاپرواہی کرتے ہیں۔

(۳۳) اور اللہ وہی قادر ذات ہے۔ جس نے رات، دن، سورج اور چاند پیدا کئے کہ ان میں سے ہر ایک اپنے اپنے دائرہ میں تیر رہے ہیں۔

(۳۴) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سن کر کفار کہتے تھے کہ یہ سارا زور شور اس ایک شخص (محمدؐ) کی وجہ سے ہے جب یہ دنیا سے چلا جائے گا تو پھر اسلام نام کی کوئی چیز باقی نہیں رہے گی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ آپؐ سے پہلے بھی کوئی انسان ہمیشہ زندہ نہیں رہا پھر اگر آپ مرجائیں تو کیا یہ لوگ ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ ہرگز نہیں پھر رسول کی موت پر خوشی کرنا سخت بے وقوفی ہے۔

(۳۵) موت ہر نفس پر آنے والی ہے، ہم تو تمہیں دنیا کی سختی اور نرمی میں آزماتے ہیں اور آخر قیامت کے روز تم سب کو ہماری ہی طرف آنا ہے وہاں جوابدہی کرنی ہوگی۔

افعال: فَفَتَقْنٰا: پھاڑ دینا، جڑی ہوئی چیز کو الگ الگ کرنا، ماضی معروف۔ تَمِیْدَ: وہ ہلے، جھکے، ہلتی ہے، جھکتی ہے، مضارع۔

اسماء: رَتْقًا: منہ بند، ملا ہوا، اکٹھا ہونا، اسم فاعل۔ فَلَكٍ: واحد فُلْكٌ دائرہ، اس کی واضح اس پانی کے لئے ہے جس پر ہوا لگنے سے گول دائرے پیدا ہوتے ہیں۔

الَّذِیْ یَذْکُرُ اٰلِهَتَکُمْ ۚ وَهُمْ بِذِکْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ کٰفِرُوْنَ ﴿36﴾

وہ جو | ذکر کرتا ہے | تمہارے معبودوں کا؟ | اور وہ (تو) | ذکر | رحمٰن سے | منکر ہیں

کہ کیا یہ ہے وہ شخص، جو تمہارے معبودوں کا ذکر (برائی سے) کرتا ہے اور حال یہ ہے کہ وہ خود رحمان کی یاد سے انکار کرتے ہیں

خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ؕ سَاُورِیْکُمْ اٰیٰتِیْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿37﴾

پیدا کیا گیا ہے | انسان | جلد باز | عنقریب میں دکھاؤں گا تم کو | اپنی نشانیاں | پس تم ہم سے جلدی کا مطالبہ نہ کرو

انسان کی خلقت میں جلد بازی رکھی گئی ہے۔ میں عنقریب تمہیں اپنی نشانیاں دکھاؤں گا سو تم جلدی نہ کرو۔

وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿38﴾

اور وہ کہتے ہیں | کب ہوگا | یہ | وعدہ | اگر | تم سچے ہو

اور کہتے ہیں کہ اگر تم صداقت پر ہو تو (بتاؤ) کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا۔

لَوْ یَعْلَمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا حِیْنَ لَا یَکُفُّوْنَ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ

کاش | جان لیں | جو (لوگ) | کافر ہیں | جب | وہ نہیں ہٹا سکیں گے | اپنے چہروں سے

کاش منکروں کو وہ وقت معلوم ہوتا جب وہ نہ اپنے چہروں پر سے آگ کو روک

النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ﴿39﴾ بَلْ

آگ کو | اور نہ | اپنی پیٹھوں سے | اور نہ انہیں | مدد دی جائے گی | بلکہ

سکیں گے، اور نہ اپنی پیٹھوں پر سے اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔ بلکہ وہ

تَاْتِیْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا

آ پہنچے ان پر | ناگہاں | پھر وہ ہوش کھو دے گی ان کے | پس وہ طاقت نہیں رکھیں گے | اس کے ٹالنے کی | اور نہ

گھڑی اچانک ان پر آ جائے گی اور انہیں حیران کر دے گی سو وہ اسے نہ روک سکیں گے اور نہ

هُمْ یُنْظَرُوْنَ ﴿40﴾ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِکَ

انہیں | مہلت دی جائے گی | اور یقیناً مذاق اڑایا گیا | رسولوں کا | آپ سے پہلے بھی

ان کو مہلت دی جائے گی۔ اور آپ سے پہلے بھی رسولوں کا مذاق اڑایا گیا

فَحَاقَ بِالَّذِیْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا کَانُوْا بِهٖ

پس آ پڑا | ان پر | جو تمسخر کرتے تھے | ان میں سے | وہ (عذاب) | جس کا وہ

سو جن لوگوں نے ان میں سے ہنسی اڑائی، اُن کو اسی عذاب نے آ گھیرا، جس کی وہ

یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿41﴾ قُلْ مَنْ یَّکْلَؤُکُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ

مذاق اُڑاتے تھے | کہہ دیجئے | کون | حفاظت کرتا ہے تمہاری | رات | اور دن میں

ہنسی اُڑاتے تھے۔ کہہ دیجئے کہ رحمان (کے عذاب) سے کون تمہاری دن رات

مِنَ الرَّحْمٰنِ ؕ بَلْ هُمْ عَنْ ذِکْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿42﴾

(اللہ) رحمٰن سے | بلکہ | وہ | اپنے رب کے ذکر سے | منہ موڑے ہوئے ہیں

حفاظت کرتا ہے (اگر وہ چاہے)، بات یہ ہے کہ یہ اپنے رب کی یاد سے منہ موڑ رہے ہیں۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۶) اور کفار آپ ؐ کو دیکھ کر مذاق اڑاتے ہیں کہ کیا یہی وہ شخص ہے جو تمہارے معبودوں (بتوں) کو برائی سے یاد کرتا ہے اور خود ان کی حالت یہ ہے کہ وہ **رحمان** کا نام سننا برداشت نہیں کرتے۔

(۳۷) بات یہ ہے کہ انسان کی فطرت میں جلد بازی رکھی گئی ہے اس لئے کفار عذاب کے وعدے سن کر مذاق کے طور پر اس کے جلد آنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ سو مشرکو! ہم بہت جلد تمہیں اپنے قہر و انتقام کی نشانیاں دکھا دیں گے۔ تم جلدی کا مطالبہ نہ کرو۔ اس میں خود تمہارا نقصان ہے۔

(۳۸) وہ کہتے ہیں کہ یہ جو تم منکرین خدا اور رسول پر عذاب آنے کا وعدہ کرتے ہو یہ کب پورا ہوگا؟ اگر سچے ہو تو بتاؤ۔

(۳۹) اگر کفار کو اپنی وہ حالت معلوم ہو جب وہ دوزخ میں پڑے جل رہے ہوں گے اور اپنے منہ اور پیٹھوں سے آگ کو ہٹا نہ سکیں گے اور نہ انہیں کوئی مدد دے سکے گا تو کبھی عذاب کے جلد نازل ہونے کا مطالبہ اور کفر نہ کریں۔

(۴۰) بلکہ قیامت ان پر اچانک آ جائے گی جس سے وہ گھبرا جائیں گے لیکن اسے ٹال نہ سکیں گے اور نہ ہی انہیں کچھ مہلت دی جائے گی۔

(۴۱) آپ ؐ سے پہلے بھی کئی رسولوں کے ساتھ مذاق کیا گیا ہے تو ان کفار کو جو رسولوں اور عذاب الٰہی کا مذاق اڑاتے تھے عذاب الٰہی نے گھیر لیا۔

(۴۲) کہہ دیجئے کہ رات اور دن میں اللہ کے غضب سے تمہیں کون بچا سکتا ہے، یہ تو اس کی رحمت ہے کہ وہ فوراً جواب طلبی نہیں کرتا اور مہلت دیتا ہے۔ نصیحت ماننا تو ایک طرف وہ منکرین تو اپنے رب کے ذکر تک سے نفرت کرتے ہیں۔

افعال: يَتَّخِذُوْنَكَ: وہ تجھے نہیں بناتے ہیں، مضارع منفی۔ يَذْكُرُ: ذکر کرتا تھا، نصیحت حاصل کرتا، مضارع۔ لَا يَكُفُّوْنَ: وہ نہیں روک سکیں گے، دفع کر سکیں گے۔ مضارع منفی۔ يَكْلَؤُكُمْ: تمہاری حفاظت کرے گا، مضارع۔

اسماء: عَجَلٍ: جلدی کرنا، شتابی کرنا، مصدر ہے۔ حَاقَ: اس نے گھیر لیا، وہ الٹ پڑا، نازل ہوا۔

اَمۡ لَهُمۡ اٰلِهَةٌ تَمۡنَعُهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِنَا ؕ لَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ
یا ان کے | (اور) معبود ہیں | جو ان کی حفاظت کرتے ہیں | سوا ہمارے؟ | وہ نہیں کر سکتے
کیا ہمارے سوا ان کے اور بھی معبود ہیں جو ان کو ہمارے عذاب سے بچا لیں گے؟ وہ تو خود اپنی مدد

نَصۡرَ اَنۡفُسِهِمۡ وَلَا هُمۡ مِّنَّا يُصۡحَبُوۡنَ ﴿۴۳﴾
مدد | اپنی ہی | اور نہ انہیں | ہماری طرف سے | رفاقت (ہی نصیب) ہے
نہیں کر سکتے اور نہ ہمارے مقابلے میں ان کی حمایت کی جائے گی۔

بَلۡ مَتَّعۡنَا هٰۤؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمۡ حَتّٰى طَالَ عَلَيۡهِمُ
بلکہ | ہم نے سامانِ (حیات) دیا | اُن کو | اور ان کے باپ دادوں کو | یہاں تک کہ | طویل ہو گیا | ان پر
ہم نے ان کو اور ان کے باپ دادا کو دنیا کی نعمتیں دیں اور مہلت عطا کی یہاں تک کہ اُن پر ایک طویل عرصہ

الۡعُمُرُ ؕ اَفَلَا يَرَوۡنَ اَنَّا نَاۡتِى الۡاَرۡضَ نَـنۡقُصُهَا
زمانہ | پس کیا وہ نہیں دیکھتے | کہ ہم آ رہے ہیں | زمین کو | گھٹاتے ہوئے
گزر گیا۔ کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم (ان کے زیر قبضہ) زمین کو (مسلمانوں کی فتوحات سے) اس کے اطراف سے گھٹاتے چلے

مِنۡ اَطۡرَافِهَا ؕ اَفَهُمُ الۡغٰلِبُوۡنَ ﴿۴۴﴾ قُلۡ اِنَّمَاۤ اُنۡذِرُكُمۡ
اس کے اطراف سے | پس کیا وہ | غالب رہیں گے؟ | کہہ دیجئے | میں تو | ڈراتا ہوں تم کو
آ رہے ہیں پھر کیا یہی غالب ہیں؟ کہہ دیجئے میں تو تمہیں وحی کے ذریعے (اللہ کی نافرمانی

بِالۡوَحۡىِ ۖ وَلَا يَسۡمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا يُنۡذَرُوۡنَ ﴿۴۵﴾
وحی کے ذریعہ سے | اور نہیں سنتے | بہرے | پکارنے کو | جبکہ | ان کو ڈرایا جائے
سے) ڈراتا ہوں اور بہروں کو جب ڈرایا جاتا ہے تو وہ پکار کو سنتے ہی نہیں۔

وَلَئِنۡ مَّسَّتۡهُمۡ نَفۡحَةٌ مِّنۡ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَـقُوۡلُنَّ
اور اگر | چھو جائے انہیں | (ایک) جھونکا | عذاب کا | آپ کے ربّ کا | تو وہ ضرور کہہ اٹھیں گے
اور اگر آپ کے ربّ کی طرف سے ان کو عذاب کا ایک جھونکا پہنچ جائے تو وہ کہہ اٹھے

يٰوَيۡلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيۡنَ ﴿۴۶﴾ وَنَضَعُ الۡمَوَازِيۡنَ
ہائے افسوس! | بیشک | ہم ہی ظالم تھے | اور | ہم رکھیں گے | ترازو
ہیں۔ ہائے ہماری بدبختی! ہم ہی ظالم تھے۔ اور قیامت کے دن ہم انصاف

الۡقِسۡطَ لِيَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ فَلَا تُظۡلَمُ نَفۡسٌ شَيۡـئًا ؕ
انصاف کے | دن | قیامت کے | ظلم نہ کیا جائے گا | کسی پر | کچھ (بھی)
کی ترازو قائم کریں گے سو کسی شخص پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا

وَاِنۡ كَانَ مِثۡقَالَ حَبَّةٍ مِّنۡ خَرۡدَلٍ اَتَيۡنَا بِهَا ؕ
اور اگر | ہوگا (عمل) | مقدار | دانہ | رائی کے (بھی) | تو ہم لے آئیں گے | اسے
اور اگر رائی کے دانے کے برابر بھی (کوئی عمل) ہوگا تو ہم اسے لا حاضر کریں گے۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۳) یا ہمارے سوا ان کے اور معبود ہیں جو ان کی حفاظت کرتے ہیں؟ وہ جھوٹے معبود تو اپنی بھی مدد نہیں کر سکتے اور نہ انہیں ہماری دوستی حاصل ہے۔

(۴۴) اور کوئی مدد نہیں کر سکتا بلکہ ہم نے ہی انہیں (عہد نبوی کے کفار مکہ) اور ان کے باپ دادوں کو زندگی کا سامان دے کر فائدہ دیا۔ یہاں تک کہ زندگی کی نعمتوں میں ان پر عرصۂ دراز گزر چکا جس سے یہ غفلت میں پڑ گئے اور بے خوف ہو گئے ہیں۔ پس کیا وہ ملک عرب کو نہیں دیکھتے کہ ہم اس کے چاروں طرف سے کفر کا اثر کم کرتے آ رہے ہیں۔ پس کیا وہ اسلام کے مقابلہ میں غالب رہیں گے؟ ہرگز نہیں بلکہ مغلوب ہی ہوں گے۔

(۴۵) کہہ دیجئے کہ میں اللہ کی وحی کے مطابق اس کی نافرمانی سے تمہیں ڈراتا ہوں اور جو لوگ دلوں کے بہرے ہیں۔ وہ اس خدائی سزا کے وعدے کو نہیں سنتے وہ اس کی سزا برداشت کریں گے۔

(۴۶) اگر خدا کے عذاب کا ایک شعلہ بھی انہیں چھو جائے تو پکار اٹھیں گے کہ ہائے ہماری کم بختی، کہ ہم کفر اور ظلم کرتے رہے۔

وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ
اور کافی ہیں | ہم | حساب کرنے والے | اور بیشک | دی تھی ہم نے | موسیٰ | اور ہارون کو
اور حساب کرنے کو ہم (تنہا) کافی ہیں۔ اور ہم نے موسیٰ اور ہارون کو (تورات) دی

الْفُرْقَانَ وَضِيَآءً وَّ ذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾ الَّذِيْنَ
حق و باطل میں فرق کرنے والی (کتاب) | اور نور | اور | ذکر | پرہیزگاروں کے لئے | جو لوگ
جو حق و باطل میں تمیز کرنے والی اور روشنی تھی اور پرہیزگاروں کے لئے نصیحت تھی۔ ان لوگوں کے لئے

يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَ هُمْ مِّنَ السَّاعَةِ
ڈرتے ہیں | اپنے ربّ سے | بغیر دیکھے | اور | وہ ساعت (قیامت) سے (بھی)
جو اپنے ربّ سے غائبانہ ڈرتے ہیں اور وہ قیامت سے بھی

مُشْفِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ اَفَاَنْتُمْ
خوف کھاتے ہیں | اور یہ (قرآن) ہے | ذکر | برکت والا | جس کو ہم نے اتارا ہے | پس کیا تم
خوف کھاتے ہیں۔ اور یہ (قرآن) بابرکت نصیحت ہے، جس کو ہم نے نازل کیا ہے تو کیا تم

لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ
اس سے | انکار کرنے والے ہو؟ | اور بیشک | ہم نے دی تھی | ابراہیمؑ کو (بھی) | اُس کی ہدایت
اس سے انکار کرتے ہو؟ اور ہم نے ابراہیمؑ کو اس سے پہلے ہدایت دی

مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ
اس سے پہلے | اور ہم تھے | اس سے | خوب واقف | جب | اس نے کہا | اپنے باپ
تھی اور ہم اس سے خوب واقف تھے جب اس نے اپنے باپ اور

وَ قَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ
اور | اپنی قوم سے | کیا ہیں یہ | بت | وہ جن کی
اپنی قوم سے کہا کہ یہ کیا مورتیاں ہیں جن کی پرستش

اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا
عبادت کے لئے تم بیٹھے رہتے ہو؟ | وہ بولے | ہم نے پایا | اپنے باپ دادا کو | ان کی
تم جمے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کی عبادت کرتے

عٰبِدِيْنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ
عبادت کرتے ہوئے | کہا | بیشک | تم خود | اور | تمہارے باپ دادا
پایا ہے۔ ابراہیمؑ نے کہا کہ تم اور تمہارے باپ دادا کھلی گمراہی میں

فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۵۴﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ
گمراہی میں ہیں | واضح | وہ بولے | کیا تو لایا ہے ہمارے پاس | سچی بات | یا تو
پڑے رہے ہیں۔ وہ بولے کیا تم ہمارے پاس حق بات لائے ہو یا (ہم سے) مذاق

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۷) اور ہم قیامت کے روز حشر کے میدان میں عدل وانصاف کے ترازو قائم کردیں گے اور کسی کا ذرا بھی حق نہیں مارا جائے گا اور پورا پورا انصاف کیا جائے گا۔ اور اگر کسی کا عمل ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی ہوگا تو اسے ضرور میزان پر لے آئیں گے اور حساب کرنے کے لئے ہم ہی کافی ہیں۔

(۴۸) اور ہم نے حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو حق و باطل میں فرق کرنے والی کتاب تورات دی تھی جو پرہیزگاروں کے لئے نور اور نصیحت تھی۔

(۴۹) ان پرہیزگاروں کے لئے جو اپنے رب سے بن دیکھے ڈرتے رہتے اور قیامت کے ہولناک واقعات سے خوفزدہ رہتے ہیں۔

(۵۰) اور یہ قرآن تو بڑا برکت والا ذکر ہے جس کو ہم نے اپنے رسولؐ پر لوگوں کی ہدایت کے لئے نازل کیا ہے کیا تم لوگ اس سے انکار کرتے ہو؟ یہ تمہاری بے وقوفی ہے۔

(۵۱) اور آپؐ سے پہلے حضرت ابراہیمؑ کو بھی ہم نے راہ حق کی ہدایت کی تھی اور ہم ان کے دلی خلوص سے خوب واقف تھے۔

(۵۲) جب انہوں نے اپنے باپ **آزر** اور اپنی قوم سے کہا تھا کہ یہ بت جن کی تم پوجا کرتے ہو، یہ ہیں کیا چیز؟

(۵۳) وہ بولے۔ ہم نے اپنے اگلے باپ دادوں کو ان کی عبادت کرتے پایا۔ اس لئے ہم بھی ان کی عبادت کرتے ہیں۔

(۵۴) حضرت ابراہیمؑ نے کہا کہ واقعی تم اور تمہارے باپ دادا کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔

افعال: نَضَعُ: ہم قائم کریں گے، مضارع۔ تُظْلَمُ: اس پر ظلم کیا جاتا ہے، مضارع۔ اٰتَيْنَا: ہم آئے، ہم لے آئے، ماضی۔

اسماء: عٰبِدِيْنَ: عبادت کرنے والے، بندگی کرنے والے، اسم فاعل۔

مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ﴿٥٥﴾ قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ
کھلنے والوں میں سے ہے | کہا | بلکہ تمہارا رب | رب ہے | آسمانوں
کر رہے ہو؟ اس نے کہا (کہ نہیں) بلکہ تمہارا رب وہی ہے جو آسمانوں اور

وَالْاَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ
اور زمین کا | جس نے | پیدا کیا اُن کو | اور | میں | اس پر
زمین کا ربّ ہے جس نے اُن کو پیدا کیا اور میں اس بات

مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٥٦﴾ وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ
گواہوں میں سے ہوں | اور قسم اللہ کی | اور ضرور تدبیر کروں گا | تمہارے بتوں کی | بعد اس کے کہ
گواہ ہوں۔ اور اللہ کی قسم جب تم (ان کے پاس سے) چلے جاؤ گے تو میں تمہارے

تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿٥٧﴾ فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا
تم چلے جاؤ گے | پیٹھ پھیر کر | پس اس نے کر دیا ان کو | ٹکڑے ٹکڑے | سوائے | بڑے کے
بتوں کے ساتھ ایک چال چلوں گا۔ سو اس نے ان کے بڑے بت کے سوا سب کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے

لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ﴿٥٨﴾ قَالُوْا مَنْ
ان کے | شاید وہ | اس کی طرف | رجوع کریں | وہ کہنے لگے | کس نے
تاکہ وہ اس کی طرف رجوع کریں۔ انہوں نے کہا کس نے

فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٩﴾ قَالُوْا
کیا ہے یہ کام | ہمارے معبودوں کے ساتھ | بیشک وہ | ظالموں میں سے ہے | وہ بولے
ہمارے معبودوں کے ساتھ ایسا کیا ہے؟ بلاشبہ وہ بڑا ظالم ہے۔ انہوں نے کہا کہ

سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ﴿٦٠﴾ قَالُوْا
ہم نے سنا ہے | ایک نوجوان کو | کہ ذکر کرتا ہے ان کا | کہتے ہیں | اس کو | ابراہیم | وہ کہنے لگے
ہم نے ایک نوجوان کو ان کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے جسے ابراہیم (کے نام سے) پکارا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا

فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ﴿٦١﴾
پس لے آؤ | اس کو | سامنے آنکھوں کے | لوگوں کے | تاکہ وہ گواہی دیں
کہ اسے لوگوں کے سامنے لاؤ تاکہ لوگ اس کے گواہ ہیں۔

قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿٦٢﴾ قَالَ بَلْ
وہ بولے | کیا تو نے ہی | کیا ہے | یہ کام | ہمارے معبودوں سے؟ | اے ابراہیم! | اس نے کہا | (نہیں) بلکہ
انہوں نے پوچھا کہ اے ابراہیم! کیا یہ کام تو نے ہمارے معبودوں کے ساتھ کیا ہے؟ اس نے کہا بلکہ

فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٣﴾
یہ کیا ہوگا | ان کے اس بڑے (بت) نے | پس پوچھ لو ان سے | اگر | وہ بولتے ہوں
ان کے اس بڑے (بت) نے کیا ہے اگر یہ بولتے ہوں تو ان سے پوچھ لو۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۵) وہ بولے۔ کیا تم ہم سے سچی باتیں کہہ رہے ہو یا ہم سے دل لگی کرتے ہو؟

(۵۶) حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ تمہارا حقیقی پروردگار تو وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا پالنے والا ہے۔ جس نے ان سب کو پیدا کیا ہے اور میں اس بات پر گواہ ہوں۔

(۵۷) اور حضرت ابراہیمؑ نے آہستہ سے کہا کہ قسم اللہ کی جب تم یہاں سے میلے پر جاؤ گے تو میں تمہارے ان بتوں کی خوب خبر لوں گا۔

(۵۸) چنانچہ جب وہ لوگ میلے پر چلے گئے تو حضرت ابراہیمؑ نے چپکے سے بڑے بت کو چھوڑ کر سب کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے اور کلہاڑی اس بڑے بت کے کندھے پر رکھ دی کہ شاید وہ اس تدبیر سے اس کی طرف رجوع کریں اور آپ ان کو الزام دے سکیں۔

(۵۹) جب لوگوں نے میلے سے واپس آ کر بتوں کی یہ حالت دیکھی تو آپس میں کہنے لگے کہ ہمارے معبودوں سے یہ ناروا حرکت کس نے کی؟ وہ بڑا ظالم ہے۔

(۶۰) کچھ لوگ بولے کہ ہم نے ایک جوان کو جسے ابراہیمؑ کہتے ہیں۔ ان بتوں کی مذمت کرتے سنا ہے۔

(۶۱) دوسروں نے کہا تو اسے ان لوگوں کے سامنے لاؤ کہ وہ اس کے خلاف اس کام کی شہادت دیں۔

(۶۲) تب انہوں نے حضرت ابراہیمؑ کو بلا کر ان سے پوچھا کہ کیا ہمارے ان معبودوں کے ساتھ یہ حرکت تم نے کی ہے؟

(۶۳) حضرت ابراہیمؑ نے جواب دیا کہ اس بڑے بت نے یہ حرکت کی ہوگی پس اگر وہ بت بولتے ہیں تو تم ان سے ہی کیوں نہیں پوچھ لیتے۔

افعال: لَاَکِیْدَنَّ: میں ضرور داؤ کروں گا، تدبیر کروں گا، مضارع۔

اسماء: جُذٰذًا: ریزہ ریزہ، ٹکڑے ٹکڑے۔ فَتًی: لڑکا، جوان، بوڑھا مراد نوجوان۔

فَرَجَعُوٓا إِلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ فَقَالُوٓا إِنَّكُمْ أَنتُمُ ٱلظَّٰلِمُونَ ﴿٦٤﴾ ثُمَّ

پس وہ لوٹے | اپنی جانب | پھر کہنے لگے | بیشک تم ہی | ظالم ہو | پھر

جب انہوں نے سوچا آپس میں تو کہنے لگے کہ بیشک تم ہی بے انصاف ہو۔ پھر انہوں نے

نُكِسُوا عَلَىٰ رُءُوسِهِمْ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هَٰٓؤُلَآءِ يَنطِقُونَ ﴿٦٥﴾

جھکالیا انہوں نے | اپنے سروں کو (شرم سے) | بیشک | تو جانتا ہے | یہ بت | بولتے نہیں

(ندامت سے) اپنے سر نیچے کرلئے (اور کہا) کہ تم تو جانتے ہی ہو کہ یہ باتیں نہیں کرتے۔

قَالَ أَفَتَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكُمْ شَيْـًٔا

فرمایا | پس کیا تم پوجتے ہو | اللہ کے سوا | اس کو | جو نہ | نفع دے سکے تم کو | کچھ

ابراہیمؑ نے کہا کہ کیا پھر تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرتے ہو جو تم کو نہ نفع دے سکتے ہیں

وَلَا يَضُرُّكُمْ ﴿٦٦﴾ أُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ

اور نہ ضرر دے سکے تم کو | افسوس ہے | تم پر | اور ان پر | جنہیں تم پوجتے ہو | سوائے | اللہ کے

اور نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ افسوس ہے تم پر اور ان پر جن کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کرتے ہو۔

أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا حَرِّقُوهُ وَٱنصُرُوٓا ءَالِهَتَكُمْ إِن كُنتُمْ

پس کیا تم عقل نہیں رکھتے؟ | وہ بولے | جلادو اس کو | اور امداد کرو | اپنے معبودوں کی | اگر | تمہیں

کیا تم سمجھتے نہیں؟ انہوں نے کہا کہ اس کو (آگ میں) جلا دو اور اپنے معبودوں کی مدد کرو اگر تمہیں کچھ

فَٰعِلِينَ ﴿٦٨﴾ قُلْنَا يَٰنَارُ كُونِى بَرْدًا وَسَلَٰمًا عَلَىٰٓ إِبْرَٰهِيمَ ﴿٦٩﴾

کچھ کرنا ہے | ہم نے حکم دیا | اے آگ! | ہوجا | ٹھنڈی | اور سلامتی والی | ابراہیمؑ پر

کرنا ہے۔ ہم نے حکم دیا کہ اے آگ! تو ابراہیمؑ کے لئے ٹھنڈی ہوجا اور راحت بن جا۔

وَأَرَادُوا بِهِۦ كَيْدًا فَجَعَلْنَٰهُمُ ٱلْأَخْسَرِينَ ﴿٧٠﴾ وَنَجَّيْنَٰهُ

اور انہوں نے ارادہ کیا اس کو | ضرر پہنچانے کا | سو کردیا ہم نے اس کو | ناکام | اور نجات دی ہم نے اس کو

اور انہوں نے اسے نقصان دینا چاہا مگر ہم نے انہیں کو خسارہ میں ڈال دیا اور ہم اس کو اور لوطؑ

وَلُوطًا إِلَى ٱلْأَرْضِ ٱلَّتِى بَٰرَكْنَا فِيهَا لِلْعَٰلَمِينَ ﴿٧١﴾ وَوَهَبْنَا

اور لوطؑ کو | اس زمین کی طرف | کہ برکت رکھی ہے ہم نے | اس میں | اہل عالم کے لئے | اور عطا کئے ہم نے

کو بچا کر اس سرزمین (شام) میں لے آئے جس میں ہم نے تمام مخلوق کے لئے برکت رکھی تھی۔ اور ہم نے ابراہیمؑ

لَهُۥٓ إِسْحَٰقَ وَيَعْقُوبَ نَافِلَةً وَكُلًّا جَعَلْنَا صَٰلِحِينَ ﴿٧٢﴾

ابراہیمؑ کو | اسحاقؑ | اور یعقوبؑ | انعام کے طور پر | اور سب کو | بنایا ہم نے | صالح

کو اسحاقؑ (بیٹا) عطا کیا اور اس کے علاوہ یعقوبؑ (پوتا) بھی انعام کے طور پر اور سب کو ہم نے صالح بنایا۔

وَجَعَلْنَٰهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَآ إِلَيْهِمْ فِعْلَ

اور بنایا ہم نے ان کو | پیشوا | کہ وہ ہدایت کرتے تھے | ہمارے حکم سے | اور وحی کی ہم نے | ان کی طرف | کرنے کی

اور ہم نے ان کو رہنما بنایا کہ ہمارے احکام کے مطابق ہدایت کرتے تھے اور ہم نے اُن کو نیک کام کرنے اور

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶۴) اس پر وہ مشرک اپنے جی میں سوچ کر کہنے لگے کہ واقعی ہم ہی بے انصاف ہیں کہ بے حس وحرکت پتھروں کی عبادت کرتے ہیں۔

(۶۵) پھر شرم کے مارے انہوں نے سر نیچے ڈال لئے اور حضرت ابراہیمؑ سے کہنے لگے کہ تمہیں معلوم ہی ہے کہ یہ بت بولتے نہیں۔ پھر یہ کیوں کہتے ہو کہ ان سے پوچھ لو۔

(۶۶) آپؑ نے فرمایا کہ پھر تم اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیز کو کیوں پوجتے ہو جو نہ تمہیں کچھ نفع دے اور نہ کچھ نقصان۔

(۶۷) افسوس تم پر اور ان بتوں پر جن کی تم عبادت کرتے ہو۔ کیا تمہیں اتنی بھی عقل نہیں؟

(۶۸) وہ آپس میں کہنے لگے کہ ابراہیمؑ کو آگ میں جلا دو اور اپنے معبودوں کی امداد کرو اگر تم کچھ کر سکتے ہو۔

(۶۹) چنانچہ اس مشورہ کے مطابق ان کفار نے حضرت ابراہیمؑ کو نمرود کے حکم سے سخت دہکتی ہوئی آگ میں ڈال دیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے آگ کے جلانے کے اثر کو ختم کر دیا اور اسے حضرت ابراہیمؑ پر ٹھنڈی سلامتی والی کر دیا۔

(۷۰) اور کفار نے حضرت ابراہیمؑ کو نقصان پہنچانے کا ارادہ کیا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے ناکام بنا دیا۔

(۷۱) اور ہم نے حضرت ابراہیمؑ اور لوطؑ کو وہاں سے نجات دے کر ملک شام کی طرف ہجرت کا حکم دیا۔ جہاں ہم نے سرسبزی اور شادابی اور انبیاء کی جائے پیدائش اور مدفن ہونے کی جگہ کی وجہ سے دنیا والوں کے لئے ظاہری اور باطنی برکت رکھی تھی۔

(۷۲) اور وہاں حضرت ابراہیمؑ کو اسحاقؑ اور ان کے بیٹے یعقوبؑ بطور انعام عطا کئے اور ہر ایک کو نبی صالح بنایا۔

افعال: نُكِسُوْا: اپنے سروں کو جھکا لیا' ان کو سرنگوں کر دیا' ماضی۔ اُنْصُرُوْا: تم مدد کرو' امر کا صیغہ۔

الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَ كَانُوْا لَنَا

نیکیوں کے | اور قائم کرنے | نماز کی | اور ادا کرنے | زکوٰۃ کی | اور | وہ تھے | ہمارے

نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم بھیجا اور وہ ہماری ہی عبادت

عٰبِدِيْنَ ۝٧٣ ۙ وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ

فرمانبردار | اور لوطؑ کو | دی ہم نے | حکمت | اور علم | اور نجات دی ہم نے اس کو

کرتے تھے۔ اور لوطؑ کو ہم نے حکمت اور علم عطا کیا اور اُس کو اُس

مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا

اس بستی سے جس کے | رہنے والے کیا کرتے تھے | ناپاک کام | بلاشبہ وہ | تھے (ہی)

بستی سے نجات دی جس کے رہنے والے گندے کاموں کے عادی تھے بیشک وہ بُری

قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ۝٧٤ ۙ وَ اَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝٧٥

لوگ بڑے برے | نافرمان | اور داخل کیا ہم نے لوطؑ کو | اپنی رحمت میں | بیشک وہ | صالح لوگوں میں سے تھا

اور بدکار قوم تھی۔ اور اس کو ہم نے اپنی رحمت میں داخل کیا۔ یقیناً وہ نیکوکاروں میں سے تھا

وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَ

اور نوحؑ کو بھی (ہدایت کی) | جب اس نے پکارا | اس سے پہلے | پس قبول کر لی ہم نے | اس کی (دعا) | پس نجات دی ہم نے اس کو اور

اور اس سے پہلے جب نوحؑ نے پکارا تو ہم نے اُس کی دعا قبول فرمائی سو ہم نے اس کو اور اس

اَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝٧٦ ۚ وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ

اس کے گھر والوں کو | رنج سے | بڑے | اور ہم نے مدد کی اس کی | اس قوم سے

کے خاندان کو بڑے غم سے بچا لیا۔ اور ان لوگوں پر اسے نصرت عطا کی جنہوں

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ

جنہوں نے | جھٹلایا تھا | ہماری آیتوں کو | بیشک وہ تھے (ہی) | لوگ | برے | پس غرق کر دیا ہم نے ان

نے ہمارے نشانات کو جھٹلایا بے شک وہ برے لوگ تھے سو ہم نے ان سب

اَجْمَعِيْنَ ۝٧٧ وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ

سب کو | اور داؤدؑ | اور سلیمانؑ کو | جب وہ فیصلہ کر رہے تھے | کھیتی کے بارے میں | جب

کو غرق کر دیا اور داؤدؑ اور سلیمانؑ کو بھی یاد کرو جب وہ کھیتی کے معاملے میں فیصلے صادر کر رہے تھے جب

نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ

چر گئی تھیں | اس میں | بکریاں | لوگوں کی | اور ہم تھے | ان کے فیصلہ کے

کہ ایک گروہ کی بکریوں نے اسے روند ڈالا تھا اور ہم ان کے فیصلے کو

شٰهِدِيْنَ ۝٧٨ ۙ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا

دیکھنے والے | پس سمجھا دیا ہم نے وہ فیصلہ | سلیمانؑ کو | اور ہر ایک کو | دی ہم نے

دیکھ رہے تھے۔ سو ہم نے وہ فیصلہ سلیمانؑ کو سمجھا دیا اور دونوں کو ہم نے

(۷۳) اور اُن سب لوگوں کو پیشوا بنادیا کہ وہ انہیں ہمارے حکم سے راہ حق کی ہدایت کرتے تھے اور ہم نے انہیں بذریعہ وحی اعمال صالحہ کرنے نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا اور وہ سب ہمارے فرمانبردار تھے۔

(۷۴) اور حضرت لوطؑ کو ہم نے حکمت اور علم و فہم عطا کیا اور انہیں سدوم کی بستی سے نجات دی۔ جس کے رہنے والے غیر فطری کام (لواطت) کیا کرتے تھے اور وہ بڑے ہی نافرمان لوگ تھے۔

(۷۵) اور ان کی نافرمان قوم کو ہلاک کر کے لوطؑ کو اپنی رحمت میں داخل کرلیا۔ واقعی وہ بڑے نیک بخت تھے۔

(۷۶) اور ایسے ہی ہم نے حضرت نوحؑ کو بھی راہ حق کی ہدایت کی تھی جبکہ انہوں نے حضرت ابراہیمؑ کے زمانے سے پہلے ہمیں پکارا تو ہم نے ان کی دعا قبول فرما کر ان کو اور ان کے گھر والوں کو بڑی بھاری مصیبت سے نجات بخشی۔

(۷۷) اور سرکش قوم کے مقابلہ میں حضرت نوحؑ کی مدد کی اور آیتوں کو جھٹلانے والے برے لوگوں کو طوفان میں غرق کردیا۔

(۷۸) اور حضرت سلیمانؑ کی بھی ہم نے حق کی طرف رہنمائی کی تھی جبکہ وہ دونوں باپ بیٹے اس کھیتی کے متعلق فیصلہ کررہے تھے جس کو دوسرے لوگوں کی بکریاں چرگئی تھیں اور ہم ان دونوں کے فیصلے کو دیکھ رہے تھے۔

افعال: اَدْخَلْنٰهُ: ہم نے اس کو داخل کیا، ماضی۔ اِسْتَجَبْنَا: ہم نے اس کی فریاد سن لی، اس کی دعا قبول کرلی، ماضی۔ نَفَشَتْ: بکریوں نے بغیر چرواہے رات چرلیا، ماضی۔

اسماء: اِقَامَ: قائم رکھنا۔

حُكْمًا وَّعِلْمًا ۚ وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ

حکمت | اور علم | اور تابع کئے تھے ہم نے | ساتھ | داؤدؑ کے | پہاڑ | کہ وہ تسبیح کرتے تھے

حکمت و علم عطا کیا تھا اور ہم نے داؤدؑ کے لئے پہاڑوں کو مسخر کر دیا تھا جو (ان کے ساتھ مل کر) تسبیح کیا

وَالطَّيْرَ ۚ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿٧٩﴾ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ

اور پرندے بھی | اور ہم ہی کرنے والے تھے | اور سکھادیا تھا ہم نے اس کو | بنانا | زرہ کا | تمہارے لئے

کرتے تھے اور پرندوں کو بھی اور یہ (سب کچھ) کرنے والے (درحقیقت) ہم تھے۔ اور اسے ہم نے تمہارے لئے زرہ بنانے کی صنعت

لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿٨٠﴾

تاکہ وہ بچائے تم کو | تمہاری لڑائی سے | پس کیا | تم | شکر کرنے والے ہو؟

سکھائی تاکہ وہ تم کو لڑائی (کے نقصانات) سے بچائے سو کیا تم شکر کرو گے؟

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ

اور (تابع کردی) سلیمان کے | ہوا | تیز | کہ وہ چلتی تھی | اس کے حکم سے | اس زمین کی طرف

اور ہم نے سلیمانؑ کے لئے زوردار ہوا کو مسخر کیا جو اس کے حکم سے اس زمین کی طرف

الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۗ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿٨١﴾ وَ

وہ کہ | برکت رکھی ہم نے | اس میں | اور ہم | ہر ایک چیز کو | خوب جانتے ہیں | اور

چلتی تھی جس میں ہم نے برکت رکھی تھی۔ اور ہمیں ہر چیز کا علم ہے۔ اور بعض

مِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا

شیاطین میں سے | وہ جو | غوطہ لگاتے | اس کے لئے | اور کرتے تھے وہ | (اور) کام (بھی)

دیوؤں میں سے ایسے تھے جو سلیمانؑ کے لئے (سمندروں میں) غوطہ لگاتے تھے اور اس کے علاوہ اور (بہت سے)

دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٨٢﴾ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى

اس کے سوا | اور ہم ہی تھے | ان کے | محافظ | اور ایوبؑ کو | جب انہوں نے پکارا

کام بھی کرتے تھے اور ہم ہی اُن کے نگہبان تھے۔ اور ایوبؑ کو یاد کرو جب اس نے اپنے

رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٨٣﴾

اپنے رب کو | کہ بیشک | پہنچی ہے مجھے | تکلیف | اور تو ہی | زیادہ رحم کرنے والا ہے | سب رحم کرنے والوں سے

رب کو پکارا کہ مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ

پس قبول کر لی ہم نے | اس کی دعا | پھر دور کر دی ہم نے | جو اس پر تھی | تکلیف | اور دیئے ہم نے اس کو

تو ہم نے اس کی دعا قبول کر لی اور اس کی تکلیف دور کر دی اور اسے اس کا کنبہ

اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى

اس کے گھر والے | اور ویسے ہی اور | ان کے ساتھ | (بطور) رحمت کے | اپنی طرف سے | اور نصیحت

بھی عطا کیا اور ان کے مانند اور لوگ بھی، اپنی رحمت سے، اور تاکہ عبادت کرنے والوں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷۹) پس ہم نے اس کے متعلق صحیح فیصلہ حضرت سلیمانؑ کو سمجھا دیا تفصیل یہ ہے کہ حضرت داؤدؑ کی حکومت میں ایک شخص کی بکریاں دوسرے کا کھیت چر گئی تھیں۔ حضرت داؤدؑ نے بکریوں کی قیمت کھیت کے نقصان کے برابر سمجھ کر بکریاں کھیت والے کو دلوادیں اس پر ان کے بیٹے حضرت سلیمانؑ نے کہا میرے نزدیک کھیت والا شخص بکریاں اپنے پاس رکھے اور دودھ پیئے اور بکریوں والے کھیت کی آب پاشی اور حفاظت کریں جب کھیتی جیسی تھی ویسی ہی ہوجائے تو کھیت والا اپنا کھیت اور بکریوں والے اپنی بکریاں واپس لے لیں۔ یہ فیصلہ حضرت داؤدؑ نے پسند فرمایا اور دونوں کو ہم نے علم اور سمجھ بوجھ اور قوت فیصلہ عطا کی تھی اور حضرت داؤدؑ کو ایسی اثر ناک اور اچھی آواز بخشی تھی کہ جب وہ زبور پڑھتے تو پہاڑ اور پرندے بھی ان کے ساتھ تسبیح پڑھا کرتے تھے اور یہ سب کچھ ہماری قدرت کا کرشمہ تھا۔

(۸۰) اور اس کے علاوہ ہم نے حضرت داؤدؑ کو یہ معجزہ بھی دیا تھا کہ ان کے ہاتھ میں لوہا نرم ہو کر موم ہوجاتا تھا کہ وہ تمہارے لئے جنگ میں دشمن کی زد سے بچاؤ کے لئے زرہ بناتے تھے پس کیا تم اللہ کی نعمت کا کچھ شکر بھی کروگے کہ اس نے جنگ کے دوران حفاظتی اسلحہ کی تعلیم اپنے بندوں کو دی۔

(۸۱) اور حضرت داؤدؑ کے بیٹے حضرت سلیمانؑ کو یہ معجزہ دیا تھا کہ ہوا ان کے تابع تھی اور ان کے تخت کو شام سے یمن اور یمن سے سرزمین شام اڑا کر لے جاتی تھی۔ جس میں ہم نے ظاہری اور باطنی برکات رکھی تھیں اور ہمیں سب کچھ معلوم ہے کہ کون کس نعمت کے لائق ہے۔

(۸۲) اور اس کے علاوہ سرکش جنات کو بھی حضرت سلیمانؑ کے تابع کردیا تھا کہ وہ ان کے حکم سے سمندر میں غوطہ لگا کر موتی اور جواہرات نکالتے اور تعمیر وغیرہ کا کام کرتے تھے ہم نے ہی ان جنات کو اس طرح قابو میں کر رکھا تھا کہ وہ حضرت سلیمانؑ کو کوئی ضرر نہ پہنچا سکتے تھے۔

(۸۳) اور ایسے ہی ہم نے حضرت ایوبؑ کو بھی راہ حق کی ہدایت کی تھی کہ جب وہ شدید بیماری میں مبتلا ہوگئے اور تمام مال و مویشی تباہ ہوگئے، بچے مکان کے نیچے آکر ہلاک ہوگئے اور بیوی کے سوا سب دوست آشنا الگ ہوگئے اور کافر ہنسنے لگے تو آپؑ نے خدا کی درگاہ میں دعا کی کہ اے میرے مولیٰ! میں اس وقت سخت مصیبت میں ہوں مجھ پر رحم فرما تو ہی سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

افعال: فَهَّمْنَا: ہم نے سمجھادیا، مصدر ماضی۔ تُحْصِنَكُمْ: وہ تم کو بچائے، بچاؤ کرے، مضارع۔ صَنْعَةَ: بنانا، مصدر۔ يَغُوْصُوْنَ: وہ غوطے مارتے تھے، کام کرتے تھے، مضارع۔

اسماء: بَأْسِكُمْ: تمہاری لڑائی۔ لَبُوْسٍ: لوہے کی کڑیوں سے بنی ہوئی زرہ۔ عَاصِفَةً: بادتند، آندھی، اسم فاعل۔

لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿٨٤﴾ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِدْرِيْسَ وَ ذَا الْكِفْلِ كُلٌّ

عبادت کرنے والوں کے لئے | اور اسماعیل | اور ادریس | اور ذوالکفل کو | (یہ) سب

کے لئے نصیحت ہو۔ اور اسماعیل اور ادریس اور ذی الکفل (کو یاد کرو) یہ سب

مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَ اَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا اِنَّهُمْ مِّنَ

صبر کرنے والوں میں سے تھے | اور داخل کیا ہم نے ان کو | اپنی رحمت میں | بیشک وہ

صبر کرنے والوں میں سے تھے۔ اور ان کو ہم نے اپنی رحمت میں داخل کیا بلاشبہ وہ

الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَ ذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ

بڑے صالح بندے تھے | اور مچھلی والے (یونسؑ) کو | جب | وہ چلا گیا | غصہ میں آ کر | پس اس نے خیال کیا

نیکوکار تھے۔ اور مچھلی والے یونسؑ (کو یاد کرو) جب وہ ناراض ہوکر چلا گیا اس نے سمجھا کہ ہم (اس

اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ

کہ باز پرس نہ کریں گے ہم | اس سے | پس اس نے پکارا | اندھیروں میں | کہ نہیں کوئی معبود | سوائے تیرے

جلدی کرنے پر) اس سے داروگیر نہیں کریں گے آخر اس نے اندھیروں میں پکارا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تُو

سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٧﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَ نَجَّيْنٰهُ

پاک ہے تو | بیشک میں ہوا | ظلم کرنے والوں میں سے | پس قبول کر لی ہم نے | اس کی دعا | اور نجات دی ہم نے اس کو

پاک ہے بلاشبہ میں ہی زیادتی کرنے والا ہوں۔ سو ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے غم

مِنَ الْغَمِّ وَ كَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ وَ زَكَرِيَّاۤ اِذْ

غم سے | اور اسی طرح | ہم نجات دیا کرتے ہیں | ایمان والوں کو | اور | زکریاؑ کو | جب

سے نجات دی اور اسی طرح ہم مؤمنوں کو نجات دیتے ہیں۔ اور زکریاؑ (کو یاد کرو) جب

نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَيْرُ

اس نے پکارا | اپنے رب کو | (کہ) اے رب! | نہ چھوڑ مجھے | تنہا | اور تو ہی ہے | سب سے بہتر

اس نے اپنے ربّ سے دعا کی کہ اے میرے ربّ! مجھے اکیلا (لاوارث) نہ چھوڑ اور تو ہی سب سے

الْوٰرِثِيْنَ ﴿٨٩﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَ وَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَ اَصْلَحْنَا

وارث | پس قبول کی ہم نے | اس کی دعا | اور ہم نے عطا کیا | اس کو یحییٰ | اور اصلاح کر دی ہم نے

بہترین وارث ہے۔ پس ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے یحییٰؑ عطا کیا اور اس کی بیوی کو اس

لَهٗ زَوْجَهٗ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَ يَدْعُوْنَنَا

ان کے لئے | ان کی بیوی کی | بیشک وہ (لوگ) | آگے بڑھتے تھے | نیک کاموں کی طرف | اور پکارتے تھے ہمیں

کے لئے اولاد کے قابل بنایا بیشک یہ لوگ نیکی کے کاموں میں سرعت سے کام لیتے تھے اور ہمیں اُمید و خوف

رَغَبًا وَّ رَهَبًا وَ كَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿٩٠﴾ وَ الَّتِيْۤ اَحْصَنَتْ

شوق | اور خوف سے | اور وہ تھے | ہمارے سامنے | عاجزی کرنے والے | اور اس عورت (مریمؑ) کو | جس نے حفاظت کی

سے پکارتے تھے اور ہمارے سامنے عاجزی سے رہتے تھے۔ اور اُس عورت (مریمؑ) کا ذکر کرو جس نے اپنی

آیت نمبر آسان تفسیر

(٨۴) ہم نے ان کی دعا قبول فرما کر زمین سے ایک چشمہ جاری کر دیا اس میں نہا کر وہ تندرست ہو گئے اور مری ہوئی اولاد سے دگنی اولاد اور مال عطا فرمایا کہ ان کے حق میں رحمت اور عبادت کرنے والوں کے لئے باعث نصیحت ہو۔ اور وہ بھی صبر اختیار کر کے رحمت الٰہی کے مستحق بنیں۔

(٨۵) اور ایسے ہی ہم نے حضرت اسمٰعیلؑ اور ادریسؑ اور ذوالکفلؑ کو بھی راہ حق کی ہدایت کی تھی کہ وہ اللہ کے صابر بندے تھے۔ (ف) ذوالکفل یعنی نصیبہ والا۔ الیاسؑ یا یوشعؑ یا حزقیلؑ نبی مراد ہیں۔

(٨٦) اور ان پر ہم نے اپنی رحمت نازل کی وہ سب اللہ کے بڑے صالح بندے تھے۔

(٨٧) اور حضرت یونسؑ کو بھی راہ حق کی ہدایت کی جبکہ وہ قوم سے ناراض ہو کر چل دیئے اور سمجھے کہ اس بات پر کوئی پکڑ نہ ہوگی لیکن پکڑ ہوئی اور نہایت گہرے اندھیروں میں پکار اٹھے کہ خدایا! تیرے سوا کوئی معبود نہیں بیشک مجھ سے غلطی ہوئی میری خطا معاف فرما۔ (ف) حضرت یونسؑ اہل نینویٰ کی طرف بھیجے گئے تھے۔ کفار کی عادت کے مطابق قوم نے آپؑ کی اطاعت سے انکار کیا آپؑ نے بددعا کی کہ ان نافرمانوں پر عذاب نازل ہو۔ آپؑ کو اپنی دعا کی قبولیت کا یقین تھا اس لئے وحی کا مزید انتظار کئے بغیر شہر سے چل کھڑے ہوئے اور ایک کشتی میں سوار ہوئے کشتی ڈوبنے لگی کشتی والوں نے اپنے رواج کے مطابق کہا ''شاید اپنے آقا سے بھاگا ہوا کوئی غلام کشتی میں سوار ہے'' قرعہ ڈالا تو حضرت یونسؑ کا نام نکلا چنانچہ حضرت یونس خود ہی دریا میں کود پڑے خدا کے حکم سے ایک بڑی مچھلی نے آپؑ کو سالم نگل لیا اندھیروں سے مراد مچھلی کا پیٹ، دریا کی گہرائی اور رات یا بادلوں کا اندھیرا ہے۔

(٨٨) پس اللہ نے ان کی دعا قبول فرمائی کہ اس غم سے نجات بخشی، مچھلی نے کنارہ پر لے جا کر اگل دیا اور صحت مند ہو کر دوبارہ نینویٰ کی طرف واپس لوٹے۔ اللہ فرماتا ہے کہ مومنین جب غلطی کرنے کے بعد توبہ کر لیتے ہیں تو ہم ان کو اسی طرح سختی سے نجات دیا کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت یونسؑ کے شہر سے چلے جانے کے بعد یوں ہوا کہ ان کی قوم عذاب کے علامات دیکھ کر ایمان لے آئی اور آپؑ کو تلاش کیا جب آپ نہ ملے تو سب نے شہر سے باہر جا کر نہایت عاجزی سے اپنے جرموں سے توبہ کر لی اور اس طرح عذاب الٰہی ٹل گیا۔ جب حضرت یونسؑ مچھلی کے پیٹ سے صحیح و سالم نکل کر اپنے شہر میں آئے تو ان کی قوم توبہ اور ایمان کی بدولت زندہ سلامت تھی۔

(٨٩) اور حضرت زکریاؑ کو بھی ہم نے راہ حق کی ہدایت کی تھی جبکہ انہوں نے دعا کی کہ اے اللہ! مجھے بے اولاد نہ رکھ اور تو ہی سب سے بہتر وارث ہے۔ مجھے علم نبوت کا سلسلہ جاری رکھنے کے لئے وارث عطا فرما۔

(٩٠) پس ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کی بانجھ بیوی کی خرابی، و مرض دور کر کے ان کو ولادت کے قابل کر دیا اور ان کے ہاں حضرت یحییٰؑ پیدا ہوئے بیشک حضرت زکریاؑ اور ان کی بیوی اور ان کے بیٹے حضرت یحییٰؑ سب نیک کاموں میں دوڑتے اور ہمیشہ ہمیں شوق اور خوف و ادب کے ساتھ پکارا کرتے تھے۔

افعال: نُنۡجِیۡ: ہم نجات دیتے ہیں، رہائی دیتے ہیں، مضارع۔ اَصۡلَحۡنَا: ہم نے اچھا کر دیا ہے، درست کر دیا، ماضی۔

اسماء: ذَاالۡکِفۡلِ: نبی تھے۔ ذَاالنُّوۡنِ: مچھلی والے حضرت یونسؑ کا لقب۔ تَذَرۡنِیۡ: تو مجھے چھوڑتا ہے، چھوڑ دے گا۔ رَغَبًا: رغبت، توقع، مصدر۔ رَهَبًا: خوف، ڈر، مصدر۔

فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهَا مِن رُّوحِنَا وَجَعَلْنَٰهَا وَٱبْنَهَآ

اپنی عفت کی | پس پھونک دی ہم نے | اس میں | روح اپنی (جانب سے) | اور بنادیا ہم نے اس کو | اور اس کے بیٹے (عیسٰیؑ) کو

عفت و پاکیزگی کو محفوظ رکھا تو ہم نے اس میں اپنی (جانب سے) روح پھونک دی اور اس کو اور اس کے بیٹے کو تمام دنیا

ءَايَةً لِّلْعَٰلَمِينَ ﴿٩١﴾ إِنَّ هَٰذِهِۦٓ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَٰحِدَةً وَأَنَا۠

ایک نشان | اہل عالم کے لئے | بلاشبہ یہ | تمہاری امت ہے | امت | ایک (ہی) | اور میں

کے لئے ایک نشان بنایا۔ بلاشبہ یہ تمہاری امت ایک ہی امت ہے اور میں

رَبُّكُمْ فَٱعْبُدُونِ ﴿٩٢﴾ وَتَقَطَّعُوٓا۟ أَمْرَهُم بَيْنَهُمْ ۖ كُلٌّ إِلَيْنَا

تمہارا رب ہوں | پس میری ہی عبادت کرو | اور انہوں نے ٹکڑے ٹکڑے کرلیا | اپنا کام | آپس میں | (وہ) سب | ہماری طرف

تمہارا رب ہوں، پس تم میری ہی عبادت کرو۔ اور ان لوگوں نے اپنے دین میں اختلافات پیدا کرلیے (مگر) ہر ایک کو ہماری

رَٰجِعُونَ ﴿٩٣﴾ فَمَن يَعْمَلْ مِنَ ٱلصَّٰلِحَٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ

لوٹنے والے ہیں | پس جو | کرے گا عمل | نیکیوں میں سے | اور وہ ہوگا | ایماندار | تو ناقدری نہ ہوگی

طرف لوٹ کر آنا ہے۔ پس جو کوئی نیک کام کرے گا اور وہ مومن بھی ہوگا تو اس کا عمل ضائع

لِسَعْيِهِۦ وَإِنَّا لَهُۥ كَٰتِبُونَ ﴿٩٤﴾ وَحَرَٰمٌ عَلَىٰ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَٰهَآ

اس کی کوشش کی | اور بیشک ہم | اس کو | لکھنے والے ہیں | اور ناممکن ہے | کسی بستی والوں پر | جسے ہم نے ہلاک کردیا

نہیں جائے گا اور ہم یقیناً اس کے اعمال لکھتے جاتے ہیں۔ اور جس بستی کو ہم نے ہلاک کردیا اس کے رہنے والوں کے لئے ناممکن

أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿٩٥﴾ حَتَّىٰٓ إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُم

کہ وہ | نہ لوٹیں گے (ہمارے حضور میں) | یہاں تک کہ | جب کھول دیئے جائیں گے | یاجوج | اور ماجوج | اور وہ

ہے کہ وہ پھر دنیا میں لوٹ کر آسکیں۔ یہاں تک کہ جب یاجوج اور ماجوج کھول دیئے جائیں گے اور وہ

مِّن كُلِّ حَدَبٍ يَنسِلُونَ ﴿٩٦﴾ وَٱقْتَرَبَ ٱلْوَعْدُ ٱلْحَقُّ فَإِذَا هِىَ

ہر بلندی سے | (نیچے) اترتے چلے آئیں گے | اور نزدیک آپہنچا | وعدہ | سچا | پس یکا یک

ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے اتر رہے ہوں گے۔ اور سچا وعدہ نزدیک آجائے گا تو ان کافر

شَٰخِصَةٌ أَبْصَٰرُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ يَٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا

اوپر اٹھی (رہ جائیں گی) | آنکھیں | ان کی | جو کافر ہیں | ہائے افسوس! | ہم تو تھے

لوگوں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔ (پھر وہ کہیں گے کہ) افسوس! ہم اس

فِى غَفْلَةٍ مِّنْ هَٰذَا بَلْ كُنَّا ظَٰلِمِينَ ﴿٩٧﴾ إِنَّكُمْ وَمَا

غفلت میں | اس سے | بلکہ | ہم تھے | ظالم | بیشک تم | اور جو (کچھ)

حقیقت سے غفلت ہی میں رہے بلکہ ہم ہی ظلم کرتے رہے۔ تم اور تمہارے

تَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ أَنتُمْ لَهَا

تم پوجتے ہو | سوائے اللہ کے | ایندھن ہے | دوزخ کا | تم (سب) | اس میں

معبود جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پوجتے ہو، جہنم کا ایندھن ہوں گے اور اس میں تم سب

آیت نمبر   آسان تفسیر

(۹۱) اور اے نبیؐ! قرآن میں مریم بنت عمران کا ذکر بھی کرو۔ جس نے اپنی پاک دامنی کی مکمل حفاظت کی اور ہم نے اپنے فرشتے کے ذریعے اس کے جسم میں روح پھونک دی جس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام معجزانہ طور پر پیدا ہوئے اور ہم نے مریمؑ اور ان کے بیٹے عیسیٰؑ کو تمام عالم کے لئے اپنی قدرت کے نشان بنا دیا۔

(۹۲) مسلمانو! بلاشبہ یہی انبیاء کی جماعت تمہاری جماعت ہے جو اصول دین کے لحاظ سے ایک ہی ملت اسلام ہے اور میں ہی تمہارا سب کا ایک ہی پروردگار ہوں پس میری ہی عبادت کرو۔

(۹۳) اور ان یہود و نصاریٰ نے آپس میں ضد اور دشمنی کی وجہ سے اللہ کے دین میں اختلاف ڈال کر اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور ان سب کو قیامت کے روز جواب دینے کے لئے ہمارے پاس لوٹ کر آنا ہے۔ ہم ان سے اس اختلاف کی نسبت پوچھیں گے۔

(۹۴) پس جو کوئی ایمان لا کر نیک عمل کرے گا اس کی کوشش ضائع نہیں کی جائے گی کیونکہ ہم اس کو اعمال ناموں میں لکھتے رہتے ہیں۔

(۹۵) اور جس بستی کو اس کے رہنے والوں کی نافرمانی کی وجہ سے ہم نے ہلاک کر دیا۔ ناممکن ہے کہ اس کے رہنے والے قیامت کے دن اعمال کی جوابدہی اور جزا و سزا کے لئے ہمارے حضور میں لوٹ کر نہ آئیں، ضرور آئیں گے۔ یا یہ معنی ہے کہ ہلاک ہو جانے والوں کے لئے دوبارہ زندہ ہو کر دنیا میں واپس آنا ناممکن اور حرام ہے۔

(۹۶) یہاں تک کہ جب قرب قیامت میں نزول عیسیٰؑ کے بعد یاجوج ماجوج خدا کے حکم سے ذی القرنین کی بنائی ہوئی دیوار کو توڑ کر باہر نکل آئیں گے اور ہر ٹیلہ اور پہاڑ سے نیچے اترتے چلے آئیں گے۔

(۹۷) اور جزا و سزا کا سچا وعدۂ الٰہی (قیامت) نزدیک آ پہنچے گا تو شدت عذاب کو دیکھ کر کی آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہ جائیں گی اور افسوس کر کے کہہ رہے ہوں گے کہ ہائے افسوس ہم اس دن کے آنے سے غافل ہی رہے اور اپنے اوپر بڑا ہی ظلم کیا۔

افعال: اَحْصَنَتْ: اس عورت نے محافظت کی، ماضی۔ تَقَطَّعُوْا: انہوں نے کاٹ دیا، توڑ دیا، ماضی۔ فُتِحَتْ: کھول دیا گیا، پھاڑ دیا جائے گا، ماضی مجہول۔

اسماء: اِبْنَهَا: اس عورت کا بیٹا۔ فَرْجَهَا: معنی پھاڑنا، چیرنا، شق کرنا، مصدر مراد عورت، مرد کی شرم گاہ۔ لِسَعْيِهٖ: اس کی کمائی، کوشش۔ حَدَبٍ: اونچان، بلندی، مصدر ہے۔ شَاخِصَةٌ: کھلی کی کھلی رہ جانے والی، مراد آنکھیں۔

وٰرِدُوْنَ ﴿٩٨﴾ لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ۭ وَكُلٌّ

داخل ہوگے | اگر ہوتے | یہ (بت) | معبود | (تو) نہ | جاتے دوزخ میں | اور (وہ) سارے

داخل ہوکر رہو گے۔ اور وہ (سچ مچ) معبود ہوتے تو اس (جہنم) میں داخل نہ ہوتے اور وہ سب

فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٩٩﴾ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿١٠٠﴾

اس میں | ہمیشہ رہیں گے | ان کے لئے اس میں | چلاّنا ہوگا | اور وہ | اس میں | کچھ نہ سنیں گے

اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ وہاں وہ چیخیں ماریں گے اور ایک دوسرے کی بات بالکل نہ سن سکیں گے

اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰۗىِٕكَ عَنْهَا

بلاشبہ | وہ لوگ | جن کے لئے پہلے سے مقدر ہو چکی ہے | ہماری طرف سے | بھلائی | وہی لوگ | اس سے

وہ لوگ جن کے لئے ہماری طرف سے نیکی پہلے سے مقدر ہو چکی ہے اور وہ اس (عذاب سے)

مُبْعَدُوْنَ ﴿١٠١﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ

دور رکھے جائیں گے | وہ نہیں سنیں گے | اس کی آہٹ تک | اور وہ | ان (نعمتوں) میں | جنہیں چاہتے ہیں

دور رکھے جائیں گے۔ وہ دوزخ کی آہٹ تک نہ سنیں گے اور وہ اپنی پسندیدہ زندگی میں ہمیشہ

اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿١٠٢﴾ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ

ان کے نفس | ہمیشہ رہیں گے | نہ | غمزدہ کرے گی ان کو | بے قراری | بڑی (قیامت کی)

کے لئے رہیں گے۔ ان کو (قیامت کی) بڑی گھبراہٹ کا کوئی رنج نہ ہوگا

وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ ۭ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿١٠٣﴾

اور ملاقات کریں گے ان سے | فرشتے | یہ ہے تمہارا وہ دن | جس کا | تم سے وعدہ کیا جاتا تھا

اور فرشتے ان کا خیر مقدم کریں گے (اور کہیں گے کہ) یہی وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاۗءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ۭ كَمَا بَدَاْنَآ

جس دن | ہم لپیٹ لیں گے | آسمان کو | جیسا کہ لپیٹ لیا جاتا ہے | کاغذ | خطوط کا | جس طرح ہم نے پیدا کیا

جس دن آسمان کو اس طرح لپیٹ لیں گے جس طرح لکھے ہوئے کاغذ کو لپیٹ لیا جاتا ہے۔ جس طرح ہم نے پہلی

اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ۭ وَعْدًا عَلَيْنَا ۭ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿١٠٤﴾ وَلَقَدْ

پہلی مرتبہ | (اسی طرح) ہم دوبارہ پیدا کریں گے | وعدہ ہے | ہمارے ذمے | ہم ضرور | کرنے والے ہیں | اور بیشک

بار پیدا کیا تھا' اسی طرح ہم دوبارہ پیدا کریں گے۔ یہ ہمارے ذمے وعدہ ہے جسے ہم پورا کرکے رہیں گے۔ اور

كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا

ہم نے لکھ دیا | زبور میں | بعد | نصیحت کے | کہ یہ زمین | اس کے وارث ہوں گے

ہم نے (جملہ) نصیحتوں کے بعد زبور میں لکھ دیا تھا کہ زمین کے وارث میرے

عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ﴿١٠٥﴾ اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ﴿١٠٦﴾

ہمارے بندے | نیک | بیشک | اس میں | پیغام | بندگی کرنے والوں کے لئے

نیک بندے ہی ہوں گے۔ بلاشبہ اس میں عبادت کرنے والوں کے لئے پیغام (بشارت) ہے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۹۸) اے کفار مکہ! تم اور تمہارے جھوٹے معبود جن کی تم عبادت کرتے ہو سب دوزخ کا ایندھن ہو تم اس میں جھونکے جاؤ گے۔

(۹۹) اگر یہ بت واقعی معبود ہوتے تو دوزخ میں کیوں جھونکے جاتے حالانکہ وہ سب ہمیشہ اسی جہنم میں رہیں گے۔

(۱۰۰) کفار و مشرکین اس میں زور زور سے چلائیں گے اور اس چیخ و پکار میں انہیں کچھ سنائی نہ دے گا۔

(۱۰۱) اور بلاشبہ جن نیک بختوں کے لئے ازل میں نیکی مقدر ہو چکی ہے وہ اس دوزخ سے دور رہیں گے۔ خواہ دنیا میں ان کی مرضی کے خلاف ان کی عبادت کی گئی ہو جیسے حضرت عیسیٰؑ و عزیرؑ اور ملائکہ اس لئے کہ یہ سب نیک اور ایک اللہ کے ماننے والے تھے۔

(۱۰۲) وہ دوزخ کے بھڑکنے کی آواز تک نہ سنیں گے اور ہمیشہ جنت کی ان نعمتوں میں رہیں گے جنہیں وہ دل سے چاہتے ہوں گے۔

(۱۰۳) انہیں قیامت کی اس بڑی بھاری مصیبت و بے قراری کا کچھ غم نہ ہوگا۔ رحمت کے فرشتے ان کے خیر مقدم کے لئے حاضر ہوں گے اور آ کر انہیں یہ خوشخبری سنائیں گے کہ آج تمہارا وہ بڑی خوش نصیبی کا دن ہے جس کا تم سے پیغمبروں کے ذریعے وعدہ کیا جاتا تھا۔

(۱۰۴) جس دن ہم آسمان کو اسی طرح لپیٹ لیں گے جس طرح لمبے کاغذ (طومار) کے اندر تحریرات لکھ کر اسے لپیٹ لیا جاتا ہے اور جس طرح ہم نے مخلوقات کو پہلی بار پیدا کیا تھا اسی طرح ہم اسے دوبارہ مرنے کے بعد زندہ کر کے اٹھائیں گے یہ وعدہ ہم نے اپنے ذمہ لے رکھا ہے ہم اسے ضرور پورا کریں گے۔

(۱۰۵) اور ہم نے کتاب زبور میں دین حق پر چلنے کی نصیحت کے بعد یہ حکم لکھ دیا ہے کہ اس زمین کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے۔

(۱۰۶) ان مذکورہ خبروں اور نصیحتوں میں اللہ کی عبادت کرنے والوں کے لئے نصیحت ہے۔

افعال: اِشْتَهَتْ: اس نے خواہش کی، رغبت کی، ماضی۔ لَایَحْزُنُهُمْ: ان کو غمگین نہ کرے گا، مضارع منفی۔ تَتَلَقّٰهُمْ: وہ ان سے ملاقات کرے گی، وہ (فرشتوں کی جماعت) ان کو لینے آئے گی، مضارع۔ نَطْوِیْ: ہم لپیٹ دیں گے، مضارع۔ بَدَأْنَا: ہم نے پہلے شروع کیا، ہم نے ابتدا میں بنایا، ماضی۔

اسماء: مُبْعَدُوْنَ: دور رکھے گئے، دور کئے گئے، اسم مفعول۔ حَسِیْسَهَا: اس کی آواز، اس کا کھٹکا، حرکت وہ آہٹ کو حَسِیْس کہتے ہیں۔ اَلْفَزَعُ: گھبراہٹ، خوف، اسم فاعل۔ سِجِلِّ: کاغذ کا طومار، صحیفہ، وثیقہ، لکھنے والا۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٧﴾ قُلْ
اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو | مگر | رحمت بنا کر | تمام عالموں کے لئے | کہہ دیجئے
اور ہم نے آپؐ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ کہہ دیجئے

اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ
کہ بیشک وحی کی جاتی ہے | میری طرف | یہی کہ | تمہارا معبود | معبود ہے | ایک ہی | پس کیا
کہ میری طرف تو صرف یہ وحی آتی ہے کہ تمہارا معبودِ حقیقی صرف ایک معبود ہے تو کیا

اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٠٨﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ
تم | فرمانبرداری کرنے والے ہو؟ | پس اگر | وہ منہ موڑ لیں | تو کہہ دیجئے | کہ میں نے آگاہ کر دیا تم کو
تم تسلیم کرتے ہو؟ پھر اگر وہ منہ موڑ لیں تو کہہ دیجئے کہ میں نے تمہیں پورا

عَلٰى سَوَآءٍ ۭ وَاِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا
یکساں طور پر | اور میں نہیں جانتا | کہ قریب ہے | یا | بعید | جس کا
پورا آگاہ کر دیا ہے۔ اور مجھے یہ معلوم نہیں کہ جو وعدہ تم سے کیا گیا ہے، وہ قریب

تُوْعَدُوْنَ ﴿١٠٩﴾ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَ
تم سے وعدہ کیا جاتا ہے | بیشک وہ | جانتا ہے | ظاہر | بات کو | اور
ہے یا دور ہے۔ جو بات اونچی آواز میں کی جائے، اللہ تعالیٰ اُس کو بھی جانتا ہے اور

يَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿١١٠﴾ وَاِنْ اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ
وہ جانتا ہے | جو | تم چھپاتے ہو | اور میں نہیں جانتا | شاید یہ | آزمائش ہو
اسے بھی جانتا ہے، جسے تم چھپاتے ہو۔ اور میں نہیں جانتا شاید یہ تمہارے لئے آزمائش

لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿١١١﴾ قٰلَ رَبِّ احْكُمْ
تمہارے لئے | اور فائدہ اٹھانا | ایک وقت (معین) تک | پیغمبر نے فرمایا | اے میرے ربّ! | فیصلہ کر
ہو اور وقت مقرر تک فائدہ اُٹھانے کی (مہلت) ہو۔ پیغمبر نے فرمایا اے میرے ربّ! انصاف سے

بِالْحَقِّ ۭ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿١١٢﴾
انصاف سے | اور ہمارا رب | بڑا مہربان ہے | جس سے مدد طلب کی جاتی ہے | ان باتوں پر | جو تم بیان کرتے ہو
فیصلہ کردے۔ اور ہمارا رب مہربان ہے، اسی سے ان باتوں میں مدد طلب کی جاتی ہے، جو تم گھڑتے ہو

سُوْرَةُ الْحَجِّ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّعَشْرُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ حج مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اٹھہتر آیتیں اور دس رکوع ہیں
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ
اے لوگو! | ڈرو | اپنے رب سے | بلاشبہ | زلزلہ | قیامت کا | چیز ہے
اے لوگو! اپنے ربّ (کی نافرمانی) سے ڈرو۔ (یاد رکھو!) کہ قیامت کا زلزلہ بلاشبہ بڑی

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۰۷) اور آپ کو تو ہم نے تمام اہل عالم کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے کیونکہ جو دین آپ لے کر آئے ہیں وہ ان کے لئے دونوں جہانوں کی بہتری کا سبب ہے۔

(۱۰۸) آپ کہہ دیجئے کہ بیشک میری طرف تو یہی وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے پس کیا تم اس کا حکم مانو گے؟

(۱۰۹) پھر اگر وہ نہ مانیں تو کہہ دیجئے کہ میں نے تو تم سب کو یکساں طور پر باخبر کر دیا ہے اور کسی ایک کو بھی دین حق کے پہنچانے میں کمی نہیں چھوڑی اور تم (انکار کرنے والوں) کو جو وعدۂ عذاب دیا جاتا ہے میں نہیں جانتا کہ وہ قریب ہے یا دور مگر پورا ہو گا ضرور۔

(۱۱۰) بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری چھپی اور کھلی ہر بات کو جانتا ہے اس کے مطابق جزا و سزا دے گا۔

(۱۱۱) اور میں یہ بھی نہیں جانتا کہ شاید عذاب کی تاخیر تمہارے لئے ایک آزمائش ہو کہ کون حق کو سمجھ کر اپنی شرارتوں سے باز آجاتا ہے یا ایک وقت معین تک تم کو مہلت دی گئی ہو کہ زندگی کے سامان سے فائدہ اٹھا لو اور پھر اپنے برے اعمال کی سزا پاؤ۔

(۱۱۲) رسولؐ نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار! تو میرے اور ان نافرمان کفار کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دے اور واقعی ہمارا پروردگار بڑا ہی مہربان ہے۔ جس سے ہم ان کفر و شرک کی باتوں کے خلاف جو تم کافر لوگ بیان کرتے ہو مدد مانگتے ہیں۔

انعال: اٰذَنْتُکُمْ: میں نے تم کو خبر دی، اطلاع دی، ماضی۔ اَدْرِیْ: میں جانتا ہوں، مضارع۔

عَظِيمٌ ① يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ

بہت بڑی | جس دن | تم دیکھو گے اس کو | بھول جائے گی | ہر دودھ پلانے والی | اس کو

بھاری چیز ہے۔ جس دن تم دیکھو گے۔ کہ ہر دودھ پلانے والی اپنے بچے کو بھول جائے گی

أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى

جسے وہ دودھ پلاتی تھی | اور ڈال دے گی | ہر | حاملہ | اپنا حمل | اور تو دیکھے گا

جس کو اس نے دودھ پلایا ہے اور ہر حمل والی (وقت سے پہلے) اپنا حمل ڈال دے گی اور تو

النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ

لوگوں کو | مدہوش | اور نہیں ہوں گے وہ | مدہوش | لیکن | عذاب

لوگوں کو مدہوش دیکھے گا اور (حقیقت میں) وہ مدہوش نہ ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ کا

اللّٰهِ شَدِيدٌ ② وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ

اللہ کا | سخت ہوگا | اور بعض | لوگ | وہ ہیں | جو جھگڑا کرتے ہیں | اللہ کے بارے میں

عذاب بڑا سخت ہے۔ اور بعض لوگ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کسی علم کے بغیر

بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيدٍ ③ كُتِبَ

بغیر علم کے | اور پیروی کرتے ہیں | ہر | شیطان | سرکش کی | لکھا گیا ہے

جھگڑتے ہیں اور سرکش شیطان کی اطاعت کرتے ہیں۔ جس کے بارے میں

عَلَيْهِ أَنَّهُ مَنْ تَوَلَّاهُ فَأَنَّهُ يُضِلُّهُ وَيَهْدِيهِ

اس پر | کہ جو (کوئی) | دوستی کرے گا اس سے | تو بیشک وہ | اس کو گمراہ کر دے گا اور | راہ دکھائے گا اسے

لکھ دیا گیا ہے کہ جو اسے دوست رکھے گا، وہ اسے ضرور گمراہ کرے گا اور دوزخ کے

إِلٰى عَذَابِ السَّعِيرِ ④ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ إِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ

عذاب | دوزخ کی طرف | اے لوگو! | اگر تم ہو | شک میں

عذاب کی طرف اس کی رہنمائی کرے گا۔ اے لوگو! اگر تمہیں دوبارہ زندہ ہو کر

مِّنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ

دوبارہ اٹھائے جانے سے | تو ہم نے | پیدا کیا تمہیں | مٹی سے | پھر | نطفہ سے

اٹھ کھڑا ہونے میں کوئی شک ہو تو یاد رکھو کہ ہم نے تم کو (ابتدا میں بھی تو) مٹی سے پیدا کیا تھا پھر نطفہ سے

ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ

پھر | جمے ہوئے خون سے | پھر | گوشت کے لوتھڑے سے | جو مکمل ہوتا ہے | اور ادھورا

پھر خون کے لوتھڑے سے پھر گوشت کی بوٹی سے کہ کوئی پوری ہوتی ہے اور کوئی ناتمام

لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ وَنُقِرُّ فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَآءُ إِلٰٓى أَجَلٍ

تاکہ ہم واضح کر دیں | تم پر | اور ہم ٹھہراتے ہیں | رحم میں | جو چاہیں | ایک وقت

تاکہ تم پر (اپنی قدرتوں کو) واضح کریں۔ اور رحم میں جسے ہم چاہتے ہیں ایک مدت تک ٹھہرائے

سورۃ الحج

اس سورت میں زیادہ تر حج کا بیان ہے اس لئے حج کے نام سے موسوم کی گئی۔

(۱) لوگو! اپنے رب (کی نافرمانی) سے ڈرو اس لئے کہ قیامت کا زلزلہ سخت خوفناک ہے۔

(۲) قیامت کا خوفناک دن ایسا ہولناک ہوگا کہ تم دیکھو گے کہ ماں اپنے شیرخوار بچہ کو بھول جائے گی اور حمل والی عورت کا حمل گر جائے گا اور لوگ بے ہوش ہوں گے اور دراصل وہ مدہوش نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہوگا۔ جس سے وہ خوفزدہ ہوں گے۔

(۳) اور بعض لوگ اپنی جہالت اور نادانی سے اللہ کے وجود اور اس کے احکام مثلاً قیامت اور موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے اور جزا و سزا کے متعلق جھگڑا کرتے ہیں کہ آدمی گل سڑ جانے اور ہڈیاں ریزہ ریزہ ہو جانے کے بعد دوبارہ زندہ کیسے ہوگا اور اس طرح یہ کفار دین حق کے خلاف ہر شیطان سرکش کی پیروی کرتے ہیں۔

(۴) اور اس بات کا پہلے ہی سے فیصلہ ہو چکا ہے کہ جو بھی شیطان کا ساتھ دے گا وہ اسے ضرور گمراہ کر کے دوزخ کی طرف لے جائے گا۔

افعال: تَذۡهَلُ: وہ بھول جائے گی، مضارع۔ تَضَعُ: وہ رکھ دے، ڈال دے، وہ جنتی ہے، مضارع۔ تَوَلَّاهُ: وہ اس کا رفیق ہوا، اس سے دوستی کی، ماضی۔

اسماء: سُكَٰرَىٰ: نشہ میں مست ہے۔ مَرِيدٍ: سرکش، ہر خیر سے خالی۔

مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوٓا أَشُدَّكُمْ

مقرر تک | پھر | ہم نکالتے ہیں تم کو | بچہ بنا کر | پھر | تا کہ تم پہنچو | اپنی جوانی کو

رکھتے ہیں پھر تمہیں بچہ بنا کر نکالتے ہیں، تا کہ تم اپنی قوت بھری جوانی کو پہنچو

وَمِنكُم مَّن يُتَوَفَّىٰ وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَىٰٓ أَرْذَلِ

اور بعض تم سے | وہ ہے جو | قبض کر لیا جاتا ہے | اور بعض تم میں سے | وہ ہے | جو لوٹایا جاتا ہے | ناقص ترین

اور بعض تم میں سے (اس سے پہلے) مرجاتے ہیں اور کچھ تم میں انتہائی بڑھاپے کی عمر تک لوٹائے جاتے

الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا ۚ وَتَرَى

عمر تک | تا کہ وہ نہ جانے | بعد | جاننے کے | کچھ (بھی) | اور تو دیکھتا ہے

ہیں جس کے نتیجہ میں وہ جاننے بوجھنے کے بعد، پھر بے خبر بن جاتے ہیں۔ اور تُو زمین کو

الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَآ أَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ

زمین کو | مردہ پڑی ہوئی | پس جب | ہم نے اتارا | اس پر | پانی

دیکھتا ہے کہ خشک پڑی ہے پھر جب ہم اس پر مینہ برساتے ہیں تو

اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنۢبَتَتْ مِن كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيجٍ ⑤

تو وہ ہلی | اور ابھری | اور اُگائیں اس نے | ہر قسم کی چیزیں | خوش نما

وہ ہلتی ہے اور پھولتی ہے اور ہر طرح کی خوشنما چیزیں اگاتی ہے۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّهُۥ يُحْيِ الْمَوْتَىٰ وَأَنَّهُۥ

یہ (سب) | اس لئے کہ | اللہ ہی ہے | برحق | اور کہ وہ | زندہ کرتا ہے | مردوں کو | اور بیشک وہ

یہ سب اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی برحق ہے اور یہ کہ وہ مردوں کو زندہ کرتا ہے اور یہ کہ وہ

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ⑥ وَأَنَّ السَّاعَةَ ءَاتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيهَا

ہر چیز پر | قادر ہے | اور کہ | قیامت | آنے والی ہے | نہیں کوئی شک اس میں

ہر بات پر قادر ہے۔ اور یہ کہ قیامت (یقیناً) آنے والی ہے جس میں کچھ شک نہیں

وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَن فِي الْقُبُورِ ⑦ وَمِنَ النَّاسِ مَن

اور یقیناً | اللہ | دوبارہ اٹھائے گا | ان کو جو | قبروں میں ہیں | اور بعض لوگوں میں سے | وہ ہے

اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو قبروں میں ہیں، زندہ کر کے دوبارہ اُٹھائے گا۔ اور بعض لوگ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ

يُجَٰدِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَٰبٍ مُّنِيرٍ ⑧

جو جھگڑا کرتا ہے | اللہ کے بارے میں | بغیر کسی علم کے | اور بغیر کسی ہدایت کے | اور بغیر کسی کتاب | روشن کے

کے معاملے میں بغیر علم کے اور بغیر ہدایت کے اور بغیر کسی کتاب روشن کے جھگڑتے ہیں۔

ثَانِيَ عِطْفِهِۦ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۖ لَهُۥ فِي الدُّنْيَا

موڑتے ہوئے | اپنا پہلو | تا کہ وہ گمراہ کرے (لوگوں کو) | راہ سے | اللہ کی | اس کے لئے | دنیا میں

تکبر سے گردن موڑتے ہوئے تا کہ (لوگوں کو) اللہ تعالیٰ کے راستے سے گمراہ کردیں، ان کے لئے دنیا میں

آیت نمبر — آسان تفسیر

(۵) لوگو! اگر تمہیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ اٹھائے جانے کی نسبت شک وشبہ ہے تو تم اپنی پیدائش کے متعلق غور کرو کہ ہم نے تمہارے جدِ اعلیٰ آدمؑ کو تو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کیا پھر تمہیں والد کے نطفہ سے پھر جمے ہوئے خون پھر گوشت کی بوٹی سے جو کبھی تو مکمل صورت میں اور کبھی نامکمل صورت میں ہوتی ہے بنایا تاکہ ہم تم پر اپنی قدرت کاملہ کو خوب واضح کر دیں اور پھر جس نطفہ کو ہم چاہتے ہیں ماں کے پیٹ میں ایک وقت مقررہ تک ٹھہراتے ہیں۔ پھر ہم تمہیں وہاں سے بچہ بنا کر باہر نکالتے ہیں پھر وہ جوان ہوتا ہے اور بعض کی روح کو اس سے پہلے ہی قبض کر لیتے ہیں اور بعض کو بہت لمبی عمر دی جاتی ہے جو ضعیف ترین عمر ہے تاکہ وہ ایسا ہو جائے کہ پہلی عمر میں سب کچھ جانتے ہوئے اب اسے کچھ بھی معلوم اور یاد نہ رہے اور ہماری قدرت کا یہ حال ہے کہ خشک زمین پر جب ہم آسمان سے پانی برساتے ہیں تو وہ نباتات کے اُگنے سے حرکت میں آتی اور ابھرتی ہے اور طرح طرح کی خوبصورت چیزیں اس میں سے اُگ پڑتی ہیں۔

(۶) یہ سب امور اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ اللہ برحق ہے جو مُردوں کو زندہ کرنے پر قدرت رکھتا ہے۔

(۷) اور یہ کہ قیامت کی گھڑی ضرور آنے والی ہے جس کے آنے میں کوئی شک نہیں اور یہ کہ اللہ ان لوگوں کو جو قبروں میں ہیں قیامت کے روز ضرور دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے گا۔

(۸) اور بعض شخص اللہ کی قدرت کے متعلق اپنی جہالت سے جھگڑے کرتا ہے حالانکہ نہ اس کے پاس کوئی عقلی و علمی دلیل موجود ہے اور نہ کسی واضح الہامی کتاب میں اُس کی بات کا ثبوت ہے۔ یعنی بغیر کسی دلیل کے دین اور اللہ کی ذات پر اعتراضات کرتا ہے۔

افعال: نُقِرُّ: ہم ٹھہرائے رکھتے ہیں' مضارع۔ نُخْرِجُكُمْ: ہم پیدا کرتے ہیں۔ تَبْلُغُوْا: تم پہنچو' تم پہنچتے ہو' مضارع۔ اِهْتَزَّتْ: اس نے تر و تازہ ہو کر حرکت کی' ماضی۔

اسماء: بَعْثِ: جی اٹھنا' زندہ کرنا' اٹھا کھڑا کرنا۔ عَلَقَةٍ: جمے ہوئے خون کی ایک پھٹکی۔ مُضْغَةٍ: گوشت کا ٹکڑا۔ مُخَلَّقَةٍ: وہ بوٹی جو زندہ ہو جاتی ہے' بنائی ہوئی۔ اَشُدَّكُمْ: تمہارا زور' جوانی۔ هَامِدَةً: خشک جس میں سبزہ نہ ہو' اسم فاعل۔ بَهِيْجٍ: بارونق' تر و تازہ' نفیس۔ مُنِيْرٍ: روشن کرنا' روشنی والا' اسم فاعل۔

خِزۡیٌ وَّنُذِیۡقُهٗ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ عَذَابَ الۡحَرِیۡقِ ﴿۹﴾
رسوائی ہے | اور ہم چکھائیں گے اسے | روزِ | قیامت میں | عذاب | جلانے والا
رسوائی ہے اور قیامت کے دن ہم انہیں جلتی آگ کے عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتۡ یَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَیۡسَ بِظَلَّامٍ
یہ ہے | اس کے بدلے | جو بھیجا آگے | تیرے دونوں ہاتھوں نے | اور یقیناً اللہ | نہیں | ظالم
یہ ان اعمال کی سزا ہے جو تو نے آگے بھیجے تھے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ہر گز

لِّلۡعَبِیۡدِ ﴿۱۰﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ یَّعۡبُدُ اللّٰهَ عَلٰی حَرۡفٍ
اپنے بندوں پر | اور بعض | لوگوں میں سے | وہ ہے جو | عبادت کرتا ہے | اللہ کی | ایک کنارے پر
ظلم نہیں کرتا۔ اور لوگوں میں سے وہ بھی ہے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت (شک و شبہ کے) کنارے پر (کھڑے ہوکر) کرتا ہے

فَاِنۡ اَصَابَهٗ خَیۡرُ اِۨطۡمَاَنَّ بِهٖ وَاِنۡ اَصَابَتۡهُ فِتۡنَةُ
پس اگر | پہنچتی ہے اس کو | بھلائی | تو مطمئن ہو جاتا ہے | اس سے | اور اگر | پہنچتی ہے اس کو | آزمائش
(ایسے آدمی کو) اگر فائدہ پہنچے تو وہ اس سے مطمئن ہوجاتا ہے اور اگر کسی آزمائش میں پڑ جائے

اِۨنۡقَلَبَ عَلٰی وَجۡهِهٖ خَسِرَ الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَةَ ذٰلِكَ هُوَ
تو الٹا پھر جاتا ہے | اپنے رخ پر | نقصان اٹھایا | دنیا | اور آخرت کا | یہی ہے وہ
تو منہ اٹھا کر (کفر کی طرف) لوٹ جاتا ہے اس نے دنیا میں بھی نقصان اٹھایا اور آخرت میں بھی یہی تو

الۡخُسۡرَانُ الۡمُبِیۡنُ ﴿۱۱﴾ یَدۡعُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَا یَضُرُّهٗ
نقصان | کھلا | وہ پکارتا ہے | سوائے | اللہ کے | اس کو جو | نہ ضرر دے اس کو
صریح نقصان ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اس کو پکارتا ہے جو اسے نہ نقصان پہنچا سکتا

وَمَا لَا یَنۡفَعُهٗ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الۡبَعِیۡدُ ﴿۱۲﴾ یَدۡعُوۡا
اور جو | نہ نفع دے اس کو | یہی ہے وہ | گمراہی | دور کی | وہ پکارتا ہے
ہے اور نہ نفع دے سکتا ہے یہی تو انتہا درجہ کی گمراہی ہے۔ وہ ایسے (جھوٹے معبود) کو

لَمَنۡ ضَرُّهٗۤ اَقۡرَبُ مِنۡ نَّفۡعِهٖ لَبِئۡسَ الۡمَوۡلٰی وَلَبِئۡسَ
اس کو | جس کا ضرر | جلدی پہنچتا ہے | اس کے نفع سے | بہت برا ہے | آقا | اور بہت ہی برا ہے
پکارتا ہے جس کا نقصان اس کے نفع سے زیادہ نزدیک ہے۔ کیا برا آقا ہے اور کیا برا

الۡعَشِیۡرُ ﴿۱۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ یُدۡخِلُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا
رفیق | بیشک اللہ | داخل کرے گا | ان کو جو | ایمان لائے | اور انہوں نے عمل کیے
ساتھی۔ بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل

الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ اِنَّ اللّٰهَ
نیک | باغوں میں | بہتی ہوں گی | جن کے نیچے | نہریں | بیشک اللہ
کرتے رہے، ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹) وہ حق سے منہ موڑتا ہے تاکہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکے سو ایسے شخص کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور قیامت میں اسے دوزخ میں ڈالا جائے گا۔

(۱۰) اور اس سے کہا جائے گا کہ یہ عذاب تیرے ہی جرموں کے بدلے میں ہے اور اللہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

(۱۱) اور بعض شخص اللہ کی عبادت یقین کے ساتھ نہیں بلکہ منافقانہ طور پر شکوک وشبہات کے ساتھ کرتا ہے۔ اگر اسے کوئی دنیاوی خوشی ملے' جیسے تجارت یا مال مویشی میں فائدہ ہو تو دین سے مطمئن ہوتا ہے۔ اور اگر کہیں ابتلاء آ جائے اور نقصان پہنچے تو دین کو ہی چھوڑ دیتا ہے اور مرتد ہو جاتا ہے۔ گویا وہ دین کے دریا کے کنارے کنارے چلتا ہے کہ کہیں ڈوب نہ جاؤں۔ ایسا شخص اپنے تذبذب کی وجہ سے دنیا اور آخرت دونوں میں نقصان میں رہتا ہے۔

(۱۲) اللہ کی طرف سے امتحان کی صورت میں وہ اللہ کو چھوڑ کر ان جھوٹے معبودوں کو پکارتا ہے جو اسے نہ کچھ نفع دے سکتے ہیں اور نہ نقصان۔ یہی سخت گمراہی ہے۔

(۱۳) وہ ایسے جھوٹے معبودوں کی عبادت کرتا ہے جن سے نفع تو نہیں البتہ بلکہ ان کی عبادت کی وجہ سے بہت جلد نقصان پہنچتا ہے۔ وہ بہت ہی برے دوست اور ساتھی ہیں۔ ان سے پرہیز لازم ہے۔

افعال: یُضِلُّهٗ: وہ اس کو گمراہ کرتا ہے' مضارع۔ اِطْمَاَنَّ: وہ قائم ہو گیا' مطمئن ہو گیا' ماضی۔ اِنْقَلَبَ: وہ الٹ گیا' ماضی۔

اسماء: ثَانِیَ: موڑنے والے' اسم فاعل۔ عِطْفِهٖ: اس کا شانہ' اس کا پہلو۔ اَصَابَتْهُ: اس کو پہنچے گی۔

يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۱۴﴾ مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ

کرتا ہے | جو چاہتا ہے | وہ شخص جو تھا | خیال کرتا | کہ کبھی مدد نہ کرے گا اس کی

جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے۔ جو کوئی یہ خیال کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا اور

اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ

اللہ | دنیا میں | اور آخرت میں | پس اسے چاہئے کہ وہ لٹکائے | ایک رسی | آسمان تک

آخرت میں اپنے پیغمبر کی مدد نہیں کرے گا اسے چاہئے کہ آسمان تک ایک رسی کھینچ لے پھر (آسمان پر

ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ﴿۱۵﴾

پھر | کاٹ ڈالے | پھر دیکھے | کیا | دور کر دے گی | اس کی تدبیر | اس (شکایت) کو | جس سے وہ ناخوش ہے

پہنچ کر اس سلسلہ وحی کو) قطع کر دے۔ پھر دیکھے کہ آیا اس کی یہ تدبیر اس کے غصہ (کے سبب یعنی نزول وحی) کو روک سکتی ہے

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ

اور اسی طرح | نازل کیا ہم نے اس (قرآن) کو | آیتیں | واضح | اور بیشک | اللہ | ہدایت کرتا ہے | جسے

اور اسی طرح ہم نے قرآن کو کھلی اور واضح آیات کی شکل میں نازل کیا ہے۔ اور جس کو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے ہدایت

يُّرِيْدُ ﴿۱۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـِٕيْنَ

چاہے | بیشک | جو لوگ | مومن ہیں | اور جو لوگ | یہودی | اور صابی

دیتا ہے۔ بلاشبہ جو لوگ مومن ہیں اور جو یہودی ہیں اور ستارہ پرست

وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا ۖ اِنَّ اللّٰهَ

نصرانی | اور آتش پرست | اور جو لوگ | مشرک ہیں | بیشک | اللہ

اور عیسائی اور آتش پرست اور مشرک، اللہ تعالیٰ ان کے

يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

فیصلہ کرے گا | ان کے درمیان | روز | قیامت میں | بیشک اللہ | ہر چیز پر

درمیان قیامت کے دن فیصلہ کرے گا بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز سے

شَهِيْدٌ ﴿۱۷﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ

شاہد ہے | کیا تو نے نہیں دیکھا | کہ اللہ کو | سجدہ کر رہا ہے | جو کوئی | آسمانوں میں ہے

آگاہ ہے۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ اللہ تعالیٰ کے آگے سجدہ (و اطاعت) کرتے ہیں جو مخلوقات آسمان

وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ

اور جو کوئی | زمین میں ہے | اور سورج | اور چاند | اور ستارے | اور پہاڑ

اور زمین میں ہیں اور سورج، چاند، ستارے، پہاڑ

وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ۭ وَكَثِيْرٌ حَقَّ

اور درخت | اور چوپائے | اور بہت سے | لوگوں میں سے | اور بہت (سے ایسے ہیں) | کہ ثابت ہو چکا

درخت اور چوپائے سجدہ ریز ہیں اور بہت سے انسان بھی سجدہ بجا لاتے ہیں اور بہتوں پر عذاب کا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۴) اور جو لوگ ایمان لا کر نیک عمل کرتے رہتے ہیں اللہ انہیں باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے ندیاں جاری ہوں گی۔ بیشک اللہ جو چاہتا ہے سو کرتا ہے۔

(۱۵) جس شخص کو اپنے کفر اور نفاق کی وجہ سے یہ خیال ہو کہ اللہ اپنے رسولؐ کی دنیا اور آخرت میں مدد نہ کرے گا۔ اسے چاہئے کہ اپنے مکان کی چھت یا آسمان کی جانب اونچی جگہ سے ایک رسی لٹکائے اور گلے میں ڈال کر نیچے سے اس کو کاٹ ڈالے یعنی خود کو پھانسی لگا کر مرجائے اور دیکھے کہ کیا اس تدبیر سے اس کا وہ غصہ وغضب دور ہوسکتا ہے جو اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا وآخرت میں کامیابی پر ہے؟ ہرگز نہیں خواہ کتنی ہی ناپاک کوشش کرے، حتیٰ کہ خود کو ہلاک کر ڈالے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی کو وہ روک نہیں سکتا۔

(۱۶) اور اسی طرح ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ قرآن ایسا نازل کیا ہے جس کی آیات بالکل واضح ہیں اور اللہ سیدھے راستے پر اسی کو لاتا ہے جسے وہ چاہے۔

(۱۷) اور کچھ شک نہیں کہ اللہ قیامت کے روز اہل اسلام و یہود و نصاریٰ و صابی و مجوس و مشرکین میں ضرور فیصلہ کرے گا کہ کون لوگ حق پر تھے اور اللہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے کوئی بات اس سے چھپی ہوئی نہیں۔

انفعال: یُذۡهِبَنَّ: کیا دور کر دے گا، کیا زائل کر دے گا، مضارع۔

عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۭ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ۭ

ان پر | عذاب | اور جسے | ذلیل کردے | اللہ | پس نہیں | اس کا | (کوئی) عزت دینے والا

آنا لازم ہوچکا ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ ذلیل کردے تو اس کو کوئی عزت دینے والا نہیں

السجدة ٢

اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۩ ﴿١٨﴾ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا

بیشک اللہ | کرتا ہے | وہ جو | چاہے | یہ دو | جھگڑنے والے (گروہ) ہیں | جنہوں نے جھگڑا کیا

بلاشبہ اللہ تعالیٰ جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے۔ یہ دو مخالف فریق ہیں جو اپنے ربّ کے

فِيْ رَبِّهِمْ ۡ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ۭ

اپنے رب کے بارے میں | پس جو | کافر ہیں | کاٹے جائیں گے | ان کے لئے | کپڑے | آگ کے

معاملہ میں جھگڑتے ہیں پس ان کے لئے جنہوں نے کفر اختیار کیا ہے آگ کے کپڑے قطع کرکے بنائے جائیں گے

يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ﴿١٩﴾ يُصْهَرُ بِهٖ مَا

ڈالا جائے گا | اوپر سے | ان کے سروں کے | ابلتا ہوا پانی | کہ پگھل جائے | اس کے سبب سے | جو کچھ ہے

(اور) ان کے سروں کے اوپر سے کھولتا ہوا پانی گرایا جائے گا۔ اس سے ان کے پیٹ کے اندر انتڑیاں اور

فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ﴿٢٠﴾ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ﴿٢١﴾ كُلَّمَآ

ان کے پیٹوں میں | اور کھالیں | اور ان کے لئے | ہتھوڑے ہوں گے | لوہے کے | جب بھی

ان کی کھالیں گل جائیں گی اور اُن کے لئے لوہے کے ہتھوڑے ہوں گے۔ جب غم اور دکھ کے

اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۤ وَذُوْقُوْا

وہ ارادہ کریں گے | کہ نکل جائیں | اس میں سے | مارے غم کے | لوٹا دیئے جائیں گے | اسی میں | اور (حکم ہوگا) چکھو

باعث وہ اس (عذاب) سے نکلنا چاہیں گے تو پھر اس میں لوٹا دیئے جائیں گے اور (کہا جائے گا کہ)

ع ٢/ ٩

عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿٢٢﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

عذاب | جلانے والا | بیشک اللہ | داخل کرے گا | ان کو جو | ایمان لائے

جلنے کا عذاب چکھتے رہو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ

اور انہوں نے عمل کئے | نیک | باغوں میں | جاری ہوں گی | جن کے نیچے | نہریں | پہنائے جائیں گے ان کو

نیک عمل کرگئے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں وہاں اُن کو

فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۭ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا

وہاں | کنگن | سونے کے | اور موتی | اور ان کا لباس ہوگا | وہاں

سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے۔ اور وہاں ان کا لباس ریشمی ہوگا

حَرِيْرٌ ﴿٢٣﴾ وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ښ وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ

ریشم کا | اور ان کو ہدایت کی گئی تھی | پاک | کلمہ (توحید) کی | اور ہدایت کی گئی تھی | اس کے راستہ کی طرف

(اور یہ اس لئے کہ دنیا میں) ان کو پاکیزہ کلام کی ہدایت دی گئی تھی اور خدائے حمید کی راہ بتائی

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۸) آپؐ نے یقیناً اپنی دانائی کی آنکھ سے دیکھ لیا ہے کہ جو مخلوق آسمانوں اور زمین میں موجود ہے اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے انسان سب اللہ کے آگے اطاعت کا سجدہ کر رہے ہیں اور اس کا حکم مانتے ہیں اور بہت سے انسان ایسے نافرمان بھی ہیں کہ ان پر ان کے جرموں کی وجہ سے عذاب الٰہی لازم ہو چکا ہے اور واقعی جسے اللہ ذلیل کرے اسے کون عزت دے اور بلاشبہ اللہ قادر و مختار ہے جو چاہے کرے۔

(۱۹) یہ مومن اور کافر دو باہم جھگڑنے والے فریق ہیں جو اپنے رب کے متعلق جھگڑ رہے ہیں (مومن کہتے ہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور کافر دوسروں کو اس کے شریک ٹھہراتے ہیں) پس جو کافر ہیں قیامت کے روز ان کا لباس دوزخ کی آگ سے بنا ہوگا اور ان کے سروں پر اُبلتا ہوا پانی ڈالا جائے گا۔

(۲۰) جس کی وجہ سے پیٹ کی آنتیں وغیرہ سب کچھ پگھل کر باہر آ جائیں گی۔ اور ان کی کھالیں بھی پگھل جائیں گی۔

(۲۱) اور لوہے کے ہتھوڑوں سے انہیں مارا جائے گا۔

(۲۲) اور غم اور دُکھ کی وجہ سے جب وہ دوزخ سے نکلنا چاہیں گے تو پھر اسی میں دھکیل دیئے جائیں گے اور انہیں جھڑکی دی جائے گی کہ یہ جلانے والا عذاب چکھتے رہو۔

(۲۳) لیکن دوسرا فریق اہل اسلام کا ہے جو ایمان لا کر نیک اعمال کرتے رہے بلاشبہ اللہ انہیں ان باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور انہیں وہاں سونے کے کنگن اور موتیوں کا زیور پہنایا جائے گا اور ان کا لباس ریشمی ہوگا۔ یعنی عیش و عشرت کی زندگی حاصل ہوگی۔

افعال: یُّھِن: اہانت کرے، ذلیل کرے، مضارع معروف۔ اِخْتَصَمُوْا: انہوں نے جھگڑا کیا، ماضی۔ یُصَبُّ: بہایا جائے گا، مضارع۔
یُصْھَرُ: پگھلا دیا جائے گا، گلا دیا جائے گا، مضارع مجہول۔ اُعِيْدُوْا: وہ لوٹا دیئے گئے، ماضی۔

اسماء: مُکْرِم: عزت دینے والا، اسم فاعل۔ مَقَامِعُ: میں نے اس کو روکا۔

الْحَمِيْدِ ﴿۲۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ

جولائق حمد وثنا ہے | بلاشبہ | جولوگ | کافر ہیں | اور روکتے ہیں (لوگوں کو) | راہ سے

گئی تھی۔ بیشک وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا اور جو اللہ تعالیٰ کی راہ

اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ

اللہ کی | اور مسجد حرام سے | وہ جسے | بنایا ہم نے | سب لوگوں کے لئے | برابر ہے

اور مسجد حرام سے روکتے ہیں جس کو ہم نے سب لوگوں کے لئے یکساں (عبادت گاہ) بنایا ہے

نِ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ

رہنے والا | اس میں | اور باہر سے آنے والا | اور جو کوئی | چاہے | اس میں | گمراہی | ظلم سے

خواہ اس (بستی) میں رہنے والے ہوں یا باہر سے آنے والے ہوں، اور جو اس میں ظلم سے گمراہی اختیار کرنا چاہے

نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۵﴾ وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ

ہم چکھائیں گے اس کو | عذاب | دردناک | اور جب مقرر کردی ہم نے | ابراہیمؑ کے لئے | جگہ

ہم اسے دردناک عذاب کا مزہ چکھائیں گے اور جب ہم نے ابراہیمؑ کو بیت اللہ کی (تعمیر کی)

الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ

گھر کی | (تو حکم دیا) کہ شریک نہ ٹھہرانا | میرا | کسی چیز کو | اور پاک رکھنا | میرے گھر کو | طواف کرنے والوں

جگہ بتلا دی (اور حکم دیا) کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں

وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۲۶﴾ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ

اور قیام کرنے والوں | اور رکوع | سجود کرنے والوں کے لئے | اور اعلان کر | لوگوں میں | حج کا

اور قیام کرنے والوں اور رکوع اور سجود کرنے والوں کے لئے پاک رکھنا۔ اور لوگوں میں حج کا اعلان کردو۔

يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ﴿۲۷﴾

وہ آئیں تیرے پاس | پیدل | اور دبلے اونٹوں پر | جو آئیں گے | تمام راستوں سے | دور دراز کے

وہ تمہارے پاس پیدل اور (طویل سفر کی وجہ سے) دبلے پتلے (ہو جانے والے) اونٹوں پر سوار ہو کر دور دراز راستوں سے چلے آئیں گے

لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ

تاکہ وہ حاضر ہوں | اپنے منافع کیلئے | اور یاد کریں | نام اللہ کا | ان دنوں میں

تاکہ وہ اپنے (دینی اور دنیوی) فوائد (کے حصول) کے لئے حاضر ہوں اور مقررہ ایام میں (ذبح کے وقت) چوپایوں پر

مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ فَكُلُوْا

جو معلوم ہیں | ان پر جو | عطا کئے ان کو اللہ نے | چوپائے | مویشیوں میں سے | پس کھاؤ

اللہ تعالیٰ کا نام لیں، جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا کئے ہیں، پھر (قربانی کے)

مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ﴿۲۸﴾ ثُمَّ لْيَقْضُوْا

ان میں سے | اور | کھلاؤ | بدحال | فقیر کو | پھر | دور کریں

ان جانوروں میں سے خود بھی کھاؤ اور مصیبت زدہ فقیر کو بھی کھلاؤ۔ پھر چاہیئے کہ (احرام اُتار کر) لوگ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۴) اور انہیں دنیا میں **کلمۂ طیبہ** توحید الٰہی یعنی **لا الٰہ الا اللّٰہ** کی ہدایت کی گئی تھی اور اس اللہ کے سیدھے راستہ (اسلام) کی طرف رہنمائی کی گئی تھی جو لائق حمد وثنا ہے۔

(۲۵) یقیناً جو لوگ کافر ہیں اور لوگوں کو اللہ کے سیدھے راستے اسلام اور مسجد حرام (کعبۃ اللہ) سے روکتے ہیں جسے ہم نے سب لوگوں کے لئے یکساں طور پر عبادت گاہ بنایا ہے۔ خواہ اس میں کوئی ہمیشہ گوشہ نشین رہتا ہو خواہ باہر سے آکر عبادت کرے تو جو کوئی اس مقدس حرم میں ظلم وسرکشی اور شرارت کی بات کرے ہم اس کو سخت عذاب دیں گے۔

(۲۶) اور جب ہم نے حضرت ابراہیمؑ کے لئے بیت اللہ کو عبادت گاہ مقرر کر دیا۔ تو ہم نے ان کو حکم دیا کہ کسی شخص یا چیز کو ہمارے ساتھ شریک نہ ٹھہرانا اور کعبۃ اللہ کو طواف اور قیام اور رکوع وسجود کرنے والوں کے لئے پاک صاف رکھنا۔

(۲۷) اور عام طور پر لوگوں میں اعلان کر دیجئے کہ وہ اس بیت اللہ کا حج کرنے کو پیدل اور طویل سفر کی وجہ سے دُبلے ہو جانے والے اونٹوں پر سوار ہو کر دور دراز کا فاصلہ طے کر کے آئیں۔

(۲۸) تاکہ وہاں آکر دینی اور دنیاوی فائدے حاصل کریں اور حلال جانور جو اللہ نے ان کو دیئے ہیں کو اللہ کا نام لے کر ان حج کے دنوں میں ذبح کریں اور خود بھی کھائیں اور ضرورت مندوں کو بھی کھلائیں۔

افعال: طَهِّرْ: پاک رکھ، امر کا صیغہ۔ اَذِّنْ: پکار دے، امر کا صیغہ۔

اسماء: عَاكِفُ: رہنے والے، باشندہ، متوطن۔ بَادِ: بادیہ نشین، باہر سے آنے والے۔ اَلْقَآئِمِيْنَ: قیام کرنے والے۔ ضَامِرٍ: دبلا، جس کی کمر پتلی ہو، اسم فاعل۔ فَجٍّ: دو پہاڑ یا پہاڑوں کے دو حصوں کے درمیان چوڑا راستہ۔

تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ﴿٢٩﴾
اپنا میل | اور پوری کریں | اپنی نذریں | اور طواف کریں | اس قدیم گھر کا
اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور اس قدیم گھر (کعبہ) کا طواف کریں

ذٰلِكَ وَمَنْ يُعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ
یہ (احکام ہیں) | اور جو کوئی | تعظیم کرتا ہے | اللہ کی قابل احترام چیزوں کی | سو وہ | بہتر ہے | اس کے لئے | نزدیک
یہ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے قابل احترام احکام کا احترام کرے گا تو یہ اس کے حق میں اس کے رب کے نزدیک بہت

رَبِّهٖ وَأُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ
اس کے رب کے | اور حلال کیے گئے | تمہارے لئے | چوپائے | ماسوائے ان کا جو | پڑھ کر سنائے جاتے ہیں | تم کو
بہتر ہے اور تمہارے لئے مویشی حلال کر دیئے گئے ہیں، سوائے ان کے جن (کی حرمت کے احکام) تمہیں سنائے گئے ہیں

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ
پس بچتے رہو | ناپاکی سے | بتوں کی | اور بچتے رہو | بات
پس تم بتوں کی ناپاکی سے بچو اور جھوٹی باتوں سے بچتے

الزُّوْرِ ﴿٣٠﴾ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ وَمَنْ يُّشْرِكْ
جھوٹی سے | ایک سُو ہو کر | اللہ کے لئے | اس کے ساتھ شرک نہ کرتے ہوئے | اور جو | شریک ٹھہرائے
رہو۔ خالص اللہ تعالیٰ کے ہو رہو (اور) اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے ساتھ

بِاللهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ
اللہ کے ساتھ | پس گویا | کہ وہ گرا | آسمان سے | پھر اُچک کر لے جائیں اُس کو | پرندے
شریک ٹھہراتا ہے، وہ ایسا ہے جیسے کوئی آسمان سے گر پڑے پھر پرندے اسے اُچک کر لے جائیں

اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴿٣١﴾ ذٰلِكَ وَمَنْ
یا | گرا دے | اس کو | ہوا | کسی دور مکان میں | یہ | اور جو کوئی
یا ہوا اسے اُٹھا کر دُور دراز جگہ میں پھینک دے۔ یہ اور جو کوئی

يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿٣٢﴾ لَكُمْ
تعظیم کرتا ہے | اللہ کی نشانیوں کی | تو بلاشبہ یہ ہے | پرہیزگاری میں سے | دلوں کی | تمہارے لئے ہیں
اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی عزت کرتا ہے تو یہ کام اس کے دل کی تقویٰ کی (بدولت) ہے تمہارے لئے

فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ
اُس میں | منافع | کچھ مدت مقرر تک | پھر ان کا ذبح کرنا ہے | گھر
جانوروں میں ایک معین وقت تک منافع ہیں، پھر ان کو قدیم گھر (کعبہ) تک (ذبح کے لئے) پہنچانا

الْعَتِيْقِ ﴿٣٣﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ
قدیم (تک) | اور ہر ایک | اُمت کے لئے | ہم نے مقرر کردی | قربانی | تاکہ وہ یاد کریں | نام
ہے۔ اور ہم نے ہر اُمت کے لئے، اس لئے قربانی کا طریقہ مقرر کردیا تھا تاکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو

(۲۹) پھر ایام حج میں احرام کی وجہ سے حجامت نہ بنوانے اور ناخن نہ اتروانے اور گرد وغبار کی وجہ سے بدن پر جو میل چڑھ جاتا ہے احرام کھولنے پر غسل کر کے اسے دور کریں اور اپنی مانی ہوئی نذریں ادا کریں۔ اور بیت اللہ کا طواف کریں۔ جو کہ اللہ تعالیٰ کی قدیم ترین عبادت گاہ ہے اور جسے اللہ تعالیٰ نے ظالم بادشاہوں کے قبضے سے ہمیشہ بچا کر رکھا ہے ''عتیق'' سے ان دونوں معانی کی طرف اشارہ ہوسکتا ہے۔

(۳۰) حج کے احکام یہی ہیں اور واقعی جو شخص اللہ کی مقرر کردہ حرمت والی چیزوں کا احترام کرتا ہے۔ یہ اس کے لئے اللہ کے یہاں بہت بہتر ہے اور جانوروں کو تمہارے لئے حلال کر دیا گیا ہے سوائے ان جانوروں کے جن کا ذکر وقتاً فوقتاً تمہیں سنایا جاتا ہے (جیسے خون' مردار' خنزیر وغیرہ یا بتوں کے نام پر ذبح شدہ) سو ایسے شرکیہ معاملات اور بتوں کی عبادت اور جھوٹ اور جھوٹی شہادت سے بچتے رہنا چاہئے۔

(۳۱) اور ساتھ ہی خالص اللہ کی عبادت کرنا اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہرانا لازم ہے اور جو شخص کسی چیز کو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرائے وہ ایسا ذلیل اور خوار ہو کر مرتا ہے گویا کہ آسمان سے گرا اور پرندوں نے اُسے اچک لیا یا ہوانے اڑا کر اسے کسی کھڈ میں گرا دیا ہو۔

(۳۲) ان امور مذکورہ کی پابندی لازم ہے اور واقعی جو شخص اللہ کی رحمت کی نشانیوں مثلاً بیت اللہ' صفا و مروہ' قربانی کے جانور وغیرہ کی تعظیم کرتا ہے تو اس کا یہ عمل پرہیزگاری کے کاموں میں سے ہے۔

(۳۳) اور ان اونٹ' گائے' بکری وغیرہ قربانی کے لئے مخصوص کردہ جانوروں سے کچھ مدت مقررہ تک تمہارے لئے فوائد لینا جائز ہے مثلاً دودھ پینا' سواری کرنا' ان کو اپنے کام میں لانا وغیرہ پھر حج کے دنوں میں ان جانوروں کو **ھدی** بنا کر کعبۃ اللہ کے نزدیک سرزمین حرم میں ذبح کر دینا چاہئے۔

افعال: **یُوْفُوْا**: چاہئے کہ وہ پوری کریں' امر۔
اسماء: **تَفَثَهُمْ**: ان کا میل کچیل۔ **سَحِیْقٍ**: دور' بعید۔ **عَتِیْقٍ**: قدیم' آزاد۔

اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ فَاِلٰهُكُمْ

اللہ کا | ان پر جو | عطا کئے ان کو (اللہ نے) | چوپائے | مویشیوں میں سے | پس تمہارا معبود

چوپایوں کی قسم سے جو جانور عطا فرمائے ہیں ذبح کے وقت ان پر اللہ تعالیٰ کا نام لیں تم سب کا معبود

اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسْلِمُوْا ۭ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ﴿٣٤﴾ الَّذِيْنَ

معبود ایک ہے | سو اسی کے آگے | سر جھکا دو | اور خوشخبری دیجئے | عاجزی کرنے والوں کو | وہ لوگ

ایک ہی ہے تو اُسی کی اطاعت کرو اور (اے پیغمبرؐ!) عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔ یہ وہ لوگ

اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ

کہ جب | ذکر کیا جاتا ہے | (نام) اللہ کا | تو ڈر جاتے ہیں | ان کے دل | اور وہ صبر کرنے والے ہیں | اُس (مصیبت) پر جو

ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور وہ لوگ جو ان مصیبتوں پر جو ان پر

اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿٣٥﴾

پہنچتی ہے ان کو | اور وہ قائم کرنے والے ہیں | نماز | اور اس (رزق) میں سے | جو عطا کیا ہم نے ان کو | خرچ کرتے ہیں

پڑتی ہیں صبر کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں

وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَاۗىِٕرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا

اور قربانی (کے اونٹ) | کہ بنایا ہم نے ان کو | تمہارے لئے | نشانیوں میں سے | اللہ کی | تمہارے لئے | ان میں

اور قربانی کے اونٹوں کو ہم نے تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے مقرر کیا ہے ان میں تمہارے لئے

خَيْرٌ ڰ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَاۗفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ

بھلائی ہے | پس یاد کرو | نام اللہ کا | اُن پر | قطار باندھ کر | پس جب | گر پڑیں

بھلائی ہے۔ سو تم ان اونٹوں کو کھڑا کر کے (ذبح کے وقت) اُن پر اللہ تعالیٰ کا نام لو پھر جب وہ پہلو کے بل

جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۭ

ان کے پہلو | تو کھاؤ | اس میں سے | اور | کھلاؤ | قناعت کرنے والے | اور سوال کرنے والوں کو

گر پڑیں تو ان میں سے خود بھی کھاؤ اور صبر کرنے والے اور مانگنے والے فقراء (دونوں) کو کھلاؤ

كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٣٦﴾ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ

ایسے ہی | تابع بنا دیا ہم نے اُن کو | تمہارے لئے | تاکہ تم | شکر کرو | ہرگز نہیں پہنچیں گے | اللہ کو

یوں ہم نے ان (جانوروں) کو تمہارے قابو میں کر دیا ہے تاکہ تم شکر بجا لاؤ۔ اللہ تعالیٰ کے پاس نہ ان (جانوروں)

لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَاۗؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ۭ كَذٰلِكَ

ان کے گوشت | اور نہ ان کے خون | لیکن پہنچے گا اس کو | تقویٰ | تمہارا | اسی طرح

کا گوشت پہنچتا ہے نہ خون بلکہ اس تک تمہاری پرہیزگاری پہنچتی ہے۔ اس نے ان

سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ۭ وَبَشِّرِ

اس نے تابع کر دیا ان کو | تمہارے | تاکہ تم بڑائی بیان کرو | اللہ کی | اس طریقہ پر جو | اس نے تم کو بتایا | اور خوشخبری دیجئے

(اے نبی!) نیکی کرنے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۴) اوراس سے پہلے جتنی امتیں گزریں ان میں سے ہرایک کے لئے اللہ کی رضا کے لئے جانوروں کی قربانی مقرر فرما دی تھی تا کہ وہ ان حلال و پاک جانوروں کو اللہ کا نام لے کر ذبح کریں۔ پس تمہارا معبود ایک اللہ ہی ہے سو اس کا حکم مانو اور درگاہ خداوندی میں عاجزی کرنے والوں کو جنت کی خوشخبری دے دیجئے۔

(۳۵) ان لوگوں کے دل اللہ کا نام سن کے لرز اٹھتے ہیں اور وہ ہر مصیبت پر صبر کرتے ہمیشہ نماز قائم رکھتے اور خدا کے عطا کردہ حلال مال میں سے اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

(۳۶) اور قربانی کے اونٹوں کو ہم نے تمہارے لئے اپنی رحمت کی نشانیوں میں سے بنایا ہے۔ ان میں تمہارے لئے بہت سے فائدے ہیں۔ مثلاً دودھ' سواری' بوجھ لادنا' ان کی اون وغیرہ۔ سو ان کو قطار باندھ کر (یا اگلی ٹانگ باندھ کر کھڑے کھڑے) قربانی کرو۔ پھر جب وہ خون بہنے کی وجہ سے پہلو کے بل زمین پر جا پڑیں تو ان کے گوشت میں سے خود بھی کھاؤ۔ اور صبر کرنے والے محتاجوں اور فقیر مسکینوں کو بھی کھلاؤ۔ پس اسی طرح ہم نے ان کو تمہارے تابع کر دیا تا کہ تم ہمارا شکر ادا کرو۔ (اونٹ کو ذبح کرتے وقت اس کی اگلی ایک ٹانگ کو رسی سے باندھ کر تین پاؤں پر کھڑا رکھتے' اور ذبح کرتے ہیں۔ خون بہہ جانے سے جانور زمین پر گر جاتا ہے۔ پھر اس کی کھال وغیرہ اتاری جاتی ہے اسے **نحر** کہتے ہیں)۔

افعال: اَسۡلِمُوۡا: حکم بردار رہو' امر کا صیغہ۔ وَجَبَتۡ: گر پڑیں یعنی نحر کے بعد زمین پر گر پڑیں' ماضی۔

اسماء: اَلۡمُخۡبِتِیۡنَ: عاجزی کرنے والے۔ اَلۡمُقِیۡمِیۡ: پابندی اور تعدیل ارکان کے ساتھ ادا کرنے والے۔ بُدۡنَ: قربانی کے اونٹ۔ صَوَآفَّ: صف بستہ' صف باندھی ہوئی۔ اَلۡمُعۡتَرَّ: سائل' مانگنے کے درپے' اسم فاعل۔

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ

نیکی کرنے والوں کو | بیشک اللہ | مدافعت کرتا ہے | ان لوگوں سے جو | ایمان لائے | بیشک اللہ

والوں کو خوشخبری سنا دیجئے' بیشک اللہ تعالیٰ مؤمنوں سے ان کے دشمنوں کو ہٹاتا رہتا ہے۔ (اور) بلاشبہ وہ کسی

لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۸﴾ اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ

پسند نہیں کرتا | ہر | خیانت کرنے والے | ناشکرے کو | اجازت دی گئی ان کو | جن سے | لڑائی کی جاتی ہے

دغا باز ناشکروں کو پسند نہیں کرتا۔ وہ (مسلمان) جن سے جنگ کی جاتی ہے' اب ان کو بھی

بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰي نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُۨ ﴿۳۹﴾ الَّذِيْنَ

اس لئے کہ ان پر | ظلم کیا گیا | اور بیشک اللہ | ان کی مدد کرنے پر | قادر ہے | جو لوگ

لڑنے کی اجازت ہے اس لئے کہ اُن پر ظلم ہورہا ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ اُن کی مدد کرنے پر قادر ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں

اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ۭ

نکالے گئے | اپنے گھروں سے | ناحق | صرف اس لئے | کہ وہ کہتے ہیں | ہمارا ربّ | اللہ ہے

جن کو ان کے گھروں سے ناحق نکال دیا گیا محض اس بات پر کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارا ربّ اللہ ہے۔

وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ

اور اگر نہ ہٹاتا رہتا اللہ | لوگوں کو | ایک کو دوسرے کے ذریعے | توڑ ھادیے جاتے | خلوت خانے

اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے نہ ہٹاتا رہتا تو (راہبوں کی) خانقاہیں اور

وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۭ

اور گرجے | اور عبادت خانے | اور مسجدیں | ذکر کیا جاتا ہے | ان میں | نام | اللہ کا | بہت

اور (عیسائیوں کے) گرجے اور (یہودیوں کے) عبادت خانے اور مسجدیں' جن میں کثرت سے اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے' گرادی جاتیں

وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۴۰﴾

اور یقیناً مدد کرے گا | اللہ اس کی | جو مدد کرے گا اس (کے دین) کی | بیشک | اللہ | بڑا طاقتور | غالب ہے

اور جو کوئی اللہ تعالیٰ (کے دین) کی مدد کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس کی مدد کرے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ بڑا طاقتور اور غالب ہے۔

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا

وہ لوگ | کہ اگر ہم قوت دیں ان کو | زمین میں | تو وہ قائم کریں | نماز | اور ادا کریں

اگر ہم ان (مؤمنوں) کو زمین میں قوت (و حکومت) دے دیں تو یہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ

الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ

زکوٰۃ | اور حکم دیں | نیک کام کا اور روکیں | برے کام سے | اور اللہ کیلئے ہے | انجام

ادا کریں اور نیک کام کرنے کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں اور سب چیزوں کا انجام اللہ تعالیٰ

الْاُمُوْرِ ﴿۴۱﴾ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ

سب امور کا | اور اگر | وہ جھٹلائیں آپ کو | تو جھٹلایا ہے | ان سے پہلے | قوم | نوح

ہی کے اختیار میں ہے۔ اور اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے قوم نوح اور عاد

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۷) اور اللہ کو ان قربانی کے جانوروں کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا۔ بلکہ تمہارا تقویٰ اور پرہیز گاری وہاں منظور ہے اسی طرح ہم نے ان طاقتور چوپایوں کو تمہارے تابع کر دیا ہے تاکہ تم ہماری بڑائی اور عظمت بیان کرو۔ جس طریق سے ہم نے تمہیں سکھا دیا ہے یعنی بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر ذبح کرو۔ اور نیکی کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے۔

(۳۸) بلاشبہ اللہ دشمنوں سے ان لوگوں کی حفاظت کرتا ہے جو سچے دل سے ایمان لائیں' اور اللہ خیانت کرنے والے ناشکرے کو دوست نہیں رکھتا۔

(۳۹) اور جن مسلمانوں سے کفار لڑیں انہیں بھی ان کفار سے جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ کیونکہ ان پر ناحق ظلم کیا گیا اور بے شک اللہ ان کی مدد کرنے پر قادر ہے۔

(۴۰) جو لوگ اپنے گھروں سے بلاوجہ صرف اس بنا پر نکال دیئے گئے کہ وہ کہتے ہیں کہ ''ہمارا پروردگار اللہ ہے'' اور اگر اللہ بعض کو بعض سے لڑا کر ہٹاتا نہ رہتا۔ تو ظالموں کا راج رہتا اور عیسائی راہبوں کے تکیئے اور نصاریٰ کے گرجے اور یہودیوں کے عبادت خانے اور اہل اسلام کی مسجدیں جن میں اللہ کا نام کثرت سے لیا جاتا ہے گرا دیئے جاتے اور اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا جو اس کے دین کی مدد کرتا ہے بیشک وہ بڑا طاقتور غالب ہے۔

(۴۱) اور وہ اللہ کے دین کی مدد کرنے والے وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں زمین میں طاقت و اقتدار عطا کریں تو وہ نمازیں قائم کریں زکوٰۃ دیں اور نیک کاموں کے کرنے کا حکم دیں اور برے کاموں سے روکیں اور دنیا و آخرت کے سب کاموں کا انجام اللہ ہی کے ہاتھ ہے۔

افعال: اُذِنَ: حکم دیا گیا' اجازت دی گئی' ماضی مجہول۔ هُدِّمَتْ: منہدم کر دیئے جاتے' ماضی۔ اَمَرُوْا: انہوں نے حکم دیا' ماضی۔
اسماء: لُحُوْمُهَا: ان کے گوشت۔

وَعَادٌ وَّثَمُوْدُ ﴿۴۲﴾ وَقَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَقَوْمُ لُوْطٍ ﴿۴۳﴾

اور قوم عاد | ثمود | اور قوم | ابراہیم | اور قوم | لوطؑ نے

اور ثمود بھی تو جھٹلا چکے ہیں۔ اور قوم ابراہیمؑ اور قوم لوطؑ بھی

وَّاَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوْسٰى فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ

اور اہل | مدین نے (بھی) | اور جھٹلایا گیا | موسیٰؑ کو (بھی) | پس میں نے مہلت دی | کافروں کو | پھر

اور مدین کے رہنے والے بھی اور موسیٰؑ کو بھی جھٹلایا گیا تھا سو میں نے کافروں کو کچھ مہلت دی پھر

اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۴﴾ فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ

پکڑ لیا میں نے ان کو | پس کیسا | تھا | میرا عذاب | پس کتنی ہی | بستیاں

ان کو پکڑا تو (تم نے دیکھا کہ) میرا عذاب کیسا تھا۔ پس کتنی بستیاں ہیں کہ

اَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ

ہم نے ہلاک کر ڈالیں | کہ وہ ظالم تھیں | سو وہ | گری پڑی ہیں | اپنی چھتوں پر | اور کنوئیں

ہم نے ان کو ہلاک کر ڈالا اس لئے کہ وہ نافرمان تھیں سو اب وہ اپنی چھتوں پر اوندھی پڑی ہیں اور کتنے کنوئیں

مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ﴿۴۵﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

جو بیکار پڑے ہیں | اور محل | بلند | پس کیا انہوں نے سیر نہیں کی | زمین میں

بے کار اور کتنے اونچے اونچے محل (ویران) پڑے ہیں۔ کیا یہ لوگ زمین میں پھرتے نہیں (کہ عبرت حاصل کرکے)

فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَآ اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ

کہ ہوتے | ان کے | دل | جن سے وہ سمجھتے | یا (ہوتے) کان | کہ جن سے وہ سنتے

ان کے ایسے دل ہوجاتے کہ ان سے یہ سمجھ سکتے اور ان کے ایسے کان ہوتے کہ ان سے (غور سے) سنتے

فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ

کیونکہ بلا شبہ | اندھی نہیں ہوتیں | آنکھیں | لیکن اندھے ہوتے ہیں | وہ دل | جو

حقیقت یہ ہے کہ (نہ سمجھنے والوں کی) آنکھیں اندھی نہیں ہوا کرتیں، بلکہ وہ دل، جو سینوں میں ہیں، اندھے ہوجایا

فِي الصُّدُوْرِ ﴿۴۶﴾ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ

سینوں میں ہوتے ہیں | اور وہ جلدی مانگتے ہیں آپ سے | عذاب | اور ہرگز مخالفت نہیں کرے گا | اللہ

کرتے ہیں۔ اور یہ لوگ آپ سے جلدی عذاب طلب کررہے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کی کبھی

وَعْدَهٗ ۚ وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿۴۷﴾

اپنے وعدہ کے | اور بیشک ایک دن | آپ کے رب کے ہاں | ہزار سال جتنا ہے | جیسا کہ تم گنتے ہو

خلاف ورزی نہیں کرے گا اور آپ کے رب کے نزدیک ایک روز (کی مقدار) تمہاری گنتی کے مطابق ایک ہزار سال کے برابر ہے۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ

اور کتنی ہی | بستیاں ہیں | کہ ہم نے مہلت دی انہیں | اور وہ ظالم تھیں | پھر ہم نے پکڑ لیا ان کو

اور کتنی ہی بستیاں ہیں کہ میں نے ان کو مہلت دی اور وہ ظالم تھیں پھر میں نے اُن کو پکڑ لیا۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۲) اور اگر وہ مشرکین آپؐ کو جھٹلائیں تو گھبرائیں نہیں آپؐ سے پہلے قوم نوحؑ وقوم عاد وثمود نے بھی اپنے رسولوں کو جھٹلایا۔

(۴۳) اور حضرت ابراہیمؑ اور لوطؑ کی قوم نے بھی ان کی تکذیب کی۔

(۴۴) اور اہل مدین نے حضرت شعیبؑ کی اور بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰؑ کی تکذیب کی پس ہم نے ان نافرمان کفار کو کچھ عرصہ مہلت دی پھر عذاب میں پکڑ لیا پس ہماری ناراضگی کیسی سخت تھی۔

(۴۵) پس کتنی ہی بستیاں، جن کے رہنے والے ظالم تھے۔ ہم نے ہلاک کر دیں کہ آج ان کی دیواریں بالکل ویران چھتوں پر گری پڑی ہیں اور کتنے کنویں بیکار اور کتنے پختہ محل ویران پڑے ہیں۔

(۴۶) پس کیا ان لوگوں نے زمین میں سیر کر کے سرکش قوموں کے حالات میں غور نہیں کیا کہ ان کے دل حق کو سمجھتے اور عبرت کے کانوں سے کچھ سنتے۔ کیونکہ دین کے متعلق ظاہری آنکھیں اندھی نہیں ہوا کرتیں۔ بلکہ وہ دل اندھے ہوتے ہیں جو سینوں میں ہوتے ہیں۔ یعنی ظاہری آنکھوں کے باوجود غور وفکر کی طاقت نہیں رہتی۔

(۴۷) اور مکہ کے کفار مذاق کے طور پر آپؐ سے عذاب الٰہی کے جلدی آنے کا مطالبہ کرتے ہیں کہ اگر تو سچا ہے تو ہم پر وہ عذاب جلدی لے آ اور اللہ نے کفار سے عذاب کا وعدہ کر رکھا ہے وہ کبھی اس کے خلاف نہ کرے گا۔ وہ عذاب ضرور آ کر رہے گا۔ اور اللہ کے نزدیک عذاب آخرت کا ایک دن تمہارے حساب کے مطابق ایک ہزار سال کے برابر ہے۔ لہٰذا اس سے ڈر کر توبہ کرنی چاہئے اور عذاب طلب نہیں کرنا چاہئے۔

افعال: اَمْلَيْتُ: میں نے ڈھیل دی، ماضی۔ تَعْمٰى: وہ اندھی ہوتی ہے، اندھی ہوگی، مضارع۔ تَعُدُّوْنَ: تم شمار کرتے ہو، گنتے ہو، مضارع۔

اسماء: بِئْر: کنواں، مونث۔ مُعَطَّلَةٍ: خالی چھوٹے ہوئے (کنویں) اسم مفعول۔ مَشِيْدٍ: مضبوط یا بلند اسم مفعول۔

وَاِلَى الْمَصِيْرُ ﴿۴۸﴾ قُلْ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَآ اَنَا لَكُمْ

اور ہماری (ہی) طرف لوٹ کر آنا ہے | کہہ دیجئے | اے لوگو! | بلاشبہ میں | تمہارے لئے

اور میری ہی طرف (سب کو) لوٹ کر آنا ہے۔ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! بلاشبہ میں تمہیں (نافرمانی ت)

نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴۹﴾ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ

ڈرانے والا ہوں | کھلم کھلا | پس جو لوگ | ایمان لے آئے | اور عمل کئے | نیک | ان کے لئے ہے

کھلا ڈرانے والا ہوں تو وہ لوگ جو ایمان لے آئے اور انہوں نے نیک عمل کئے ان کے لئے

مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۵۰﴾ وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْٓ اٰيٰتِنَا

بخشش | اور روزی | عزت کی | اور وہ لوگ | جنہوں نے کوشش کی | ہماری آیتوں میں

بخشش اور عزت کی روزی ہے اور وہ لوگ جو ہماری آیتوں کو کمزور ثابت کرنے کی

مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۵۱﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا

عاجز کرنے کو | وہی ہیں | اہل | دوزخ | اور نہیں | بھیجا ہم نے

کوشش کرتے رہتے ہیں، وہ دوزخی ہیں۔ اور ہم نے آپ سے پہلے

مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى

آپ سے پہلے | کوئی | رسول | اور نہ کوئی نبی | مگر جب | وہ قرأت کرتا ہے | تو ڈال دیتا

جو رسول یا نبی بھیجا، جب اس نے احکام الٰہی پڑھ کر سنائے تو

الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ

شیطان (وسوسہ) | اس کی قرأت میں | پس مٹا دیتا | اللہ | اس (وسوسہ) کو | جو ڈالتا ہے | شیطان (دلوں میں)

شیطان نے اس کے پڑھنے میں (کفار کے دلوں میں) وسوسہ ڈالا۔ پھر اللہ تعالیٰ شیطان کے وسوسوں کو مٹا دیتا ہے

ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۲﴾ لِّيَجْعَلَ

پھر مضبوط کر دیتا | اللہ کی اپنی آیات کو | اور اللہ | جاننے والا | حکمت والا ہے | تاکہ بنا دے

اور اپنی آیتوں کو اللہ تعالیٰ مضبوط و مستحکم کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر بات کو جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ تاکہ شیطان

مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

اس (وسوسہ) کو جو | ڈالتا ہے | شیطان | ایک آزمائش | ان کے لئے جن کے | دلوں میں | مرض ہے

کے القاء (اور وسوسوں) کو ان لوگوں کے لئے آزمائش کا ذریعہ بنائے جن کے دلوں میں مرض ہے

وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ﴿۵۳﴾

اور سخت ہیں | ان کے دل | اور بلاشبہ | ظالم | پڑے ہوئے ہیں مخالفت میں | دور کی

اور جن کے دل سخت ہیں اور بلاشبہ نافرمان لوگ پرلے درجے کی مخالفت میں پڑے ہوئے ہیں۔

وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ

اور تاکہ جان لیں | جن کو | دیا گیا | علم | کہ وہ (حکم) | حق ہے | آپ کے رب کی طرف سے

اور تاکہ جن لوگوں کو علم عطا ہوا ہے وہ اچھی طرح جان لیں کہ یہ آپ کے رب کی طرف سے حق ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۸) اور کتنی ہی بستیوں کو جن کے رہنے والے ظالم تھے ہم نے مہلت دی۔ پھر انہیں عذاب میں پکڑ لیا اور سب کو ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔

(۴۹) کہہ دیجئے کہ اے کافرو! میرا کام تو تم کو عذاب الٰہی سے ڈرانا ہے۔

(۵۰) پس جو لوگ خلوص دل سے ایمان لا کر نیک اعمال کرتے ہیں ان کے لئے اللہ کے یہاں بخشش اور عزت والا رزق ہے۔

(۵۱) اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلا کر خیال کرتے ہیں کہ اللہ ان سے جواب طلب نہیں کرے گا۔ وہ دوزخی ہیں۔

(۵۲) اور جو بھی رسول اور نبی ہم نے آپؐ سے پہلے بھیجا۔ جب وہ اللہ کا کلام لوگوں کو پڑھ کر سناتا تھا تو شیطان اس کی تلاوت کے متعلق لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈال دیتا تھا۔ پھر اللہ اس وسوسہ کو ختم کرنے کے لئے اپنی محکم آیات نازل کر کے اس کو لوگوں کے دلوں سے مٹا دیتا تھا اور اللہ بڑا جاننے والا حکمت والا ہے۔

(۵۳) تا کہ جن کے دلوں میں کفر و نفاق کا مرض ہے اور ان کے سخت دل اس قابل نہیں کہ وہ حق کو قبول کریں' اس کو شیطانی وسوسہ کو اُن کے لئے سخت آزمائش کا باعث بنا دے اور واقعی یہ کفار بڑی دُور کی مخالفت میں پڑے ہوئے ہیں۔

افعال: اَخَذْتُهَا: میں نے اس کو پکڑا' ماضی۔ تَمَنّٰى: اس نے خیال باندھا' آرزو کی' تمنا کی' ماضی۔ يُلْقِيْ: ڈالتا ہے' الہام کرتا ہے' مضارع معروف۔ سَعَوْا: وہ لپکے' انہوں نے کوشش کی' ماضی۔

اسماء: اُمْنِيَّتِهٖ: اس کا خیال' تمنا۔

فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ

پھر وہ ایمان لے آئیں | اس پر | پھر جھک جائیں | اس کیلئے | ان کے دل | اور بلاشبہ | اللہ | ہدایت کرنے والا ہے

سو وہ اس پر ایمان لے آئیں اور اُن کے دل اللہ تعالیٰ کے آگے جھک جائیں اور بیشک اللہ تعالیٰ اہل ایمان

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۴﴾ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ

ان کو جو | ایمان لائے | سیدھے راستے کی طرف | اور ہمیشہ رہیں گے | جو لوگ

کو سیدھے رستے کی طرف ہدایت کرتا ہے۔ اور جو لوگ کافر ہیں' وہ قرآن

كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً

کافر ہیں | شک میں | اس کی نسبت | یہاں تک کہ | آجائے اُن پر | گھڑی (قیامت کی) | اچانک

کے معاملے میں ہمیشہ شک ہی میں پڑے رہیں گے یہاں تک کہ اچانک اُن پر قیامت آ پہنچے۔

اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ﴿۵۵﴾ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ

یا آجائے ان پر | عذاب | بانجھ (بے برکت) دن کا | حکومت | اس دن | اللہ ہی کی ہوگی

یا کسی نامبارک دن کا عذاب ان پر آ نازل ہو۔ حکومت اس دن اللہ تعالیٰ ہی کی ہوگی

يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

وہ فیصلہ کرے گا | ان کے درمیان | پس جو لوگ | ایمان لائے | اور | عمل کئے | نیک

وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کردے گا۔ پس وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے

فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۵۶﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ

(وہ ہوں گے) باغوں میں نعمت کے | اور جو لوگ | کافر ہیں | اور انہوں نے تکذیب کی | ہماری آیتوں کی | پس وہی ہیں

وہ نعمت کے باغوں میں ہوں گے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے رہے ان لوگوں کے

لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۵۷﴾ ع وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ع ۹ ۱۴

جن کے لئے | عذاب ہے | رسوا کرنے والا | اور جن لوگوں نے | ہجرت کی | راہ میں | اللہ کی

لئے رُسوا کن عذاب ہے اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کی

ثُمَّ قُتِلُوْۤا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ

پھر شہید ہوئے | یا مرگئے | ان کو ضرور رزق دے گا | اللہ | رزق | اچھا | اور بیشک اللہ

پھر قتل ہوگئے یا مرگئے تو اللہ تعالیٰ ان کو (آخرت میں) ضرور عمدہ روزی دے گا اور (یاد رکھو کہ) بیشک

لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۵۸﴾ لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ؕ

ہی | سب سے بہتر | رزق دینے والا ہے | وہ ضرور داخل کرے گا انہیں | ایسے مقام میں | جسے وہ پسند کریں گے

اللہ تعالیٰ بہترین رازق ہے۔ وہ ان کو یقیناً ایسے مقام میں داخل کرے گا' جس کو وہ پسند کریں گے

وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿۵۹﴾ ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ

اور بلاشبہ اللہ | جاننے والا | بردبار (ہے) | یہ | اور جو شخص | سختی کرے | جیسی کہ

اور اللہ تعالیٰ بیشک (سب کے حال سے) واقف اور بُردبار ہے۔ یہ اور جو کوئی زیادتی کا صرف اتنا ہی بدلہ لے جتنا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۴) اور تاکہ جولوگ صاحب علم (وایمان) ہیں ان کو معلوم ہو جائے کہ اللہ کی طرف سے وہی حکم سچا ہے پھر وہ اس پر صدق دل سے ایمان لاکر اس کے حضور میں عاجزی کریں۔ اور یقیناً اللہ ایمان والوں کو سیدھے راستہ کی طرف ہدایت کرتا ہے۔

(۵۵) اور جولوگ کافر ہیں وہ تو ہمیشہ اس قرآن کی نسبت شک وشبہ ہی میں پڑے رہیں گے یہاں تک کہ قیامت کا وقت اچانک ان پر آجائے یا ان پر کسی سخت مصیبت والے دن کا عذاب آجائے جس میں خلاصی ناممکن ہو۔

(۵۶) قیامت کے روز اللہ ہی کی حکومت ہوگی اور وہ ان سب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے گا کہ کون حق دین پر تھا۔ پس جولوگ ایمان لاکر نیک اعمال کرتے رہے وہ اس روز نعمت کے باغوں میں ہوں گے۔

(۵۷) اور جولوگ کافر ہیں اور انہوں نے دنیا میں ہماری آیتوں کو جھٹلایا سو ان کو بڑا رسوا کرنے والا عذاب دیا جائے گا۔

(۵۸) اور جن ایمان والوں نے اللہ کی راہ میں اپنا گھر بار چھوڑا پھر یا تو جنگ میں کفار کے ہاتھ سے شہید ہوئے یا خود وفات پا گئے۔ اللہ انہیں بہت اچھی روزی عطا فرمائے گا اور یقیناً وہی سب سے بہتر روزی عطا کرنے والا ہے۔

(۵۹) وہ ضرور انہیں ایسے اعلیٰ مقام (جنت) میں داخل کرے گا کہ وہ خوش ہو جائیں گے اور واقعی اللہ بڑا جاننے والا بردبار ہے۔

افعال: تُخْبِتُ: وہ عاجزی کرے، وہ دبے، وہ جھکے، مضارع۔ یَرْضَوْنَهٗ: وہ اس کو پسند کرتے ہیں، کریں گے، مضارع۔

اسماء: عَقِیْمٍ: بانجھ، بے خبر، منحوس۔

مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

سختی کی گئی | اس پر | پھر | ظلم کیا گیا اس پر | تو ضرور اس کی مدد کرے گا | اللہ | بیشک اللہ

کہ اس سے زیادتی ہوئی ہو اور پھر (دوبارہ) اس پر زیادتی ہو تو اللہ تعالیٰ اُس کی ضرور مدد کرے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ

لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿٦٠﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ

بڑا معاف کرنے والا | بخشنے والا ہے | یہ | اس لئے کہ | اللہ | داخل کرتا ہے رات کو | دن میں

بڑا معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔ یہ اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ رات کو دن میں اور

وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿٦١﴾

اور داخل کرتا ہے | دن کو | رات میں | اور بیشک | اللہ | سننے والا | دیکھنے والا ہے

دن کو رات میں داخل کرتا رہتا ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ سننے اور دیکھنے والا ہے

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ

یہ | اس لئے کہ اللہ | سچا ہے | اور بیشک | جس کو | وہ پکارتے ہیں

یہ اس بناء پر ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی حق ہے اور یہ (کافر) اللہ تعالیٰ کے سوا، جن معبودوں کو پکارتے ہیں

دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿٦٢﴾

سوائے اللہ کے | وہ جھوٹ ہے | اور بیشک | اللہ ہی ہے | عالیشان | بہت بڑا

وہ باطل ہیں۔ اور اس لئے کہ اللہ تعالیٰ بہت بلند اور بہت بڑا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۡ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ

کیا نہیں دیکھا تو نے | کہ اللہ (ہی) نے | نازل کیا | آسمان سے | پانی | کہ ہو جاتی ہے | اس سے زمین

کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے مینہ برساتا ہے، جس سے زمین سرسبز

مُخْضَرَّةً ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿٦٣﴾ۚ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

سرسبز | بیشک اللہ | بڑا باریک بین | باخبر (ہے) | اسی کا ہے جو (کچھ) | آسمانوں میں ہے

ہو جاتی ہے (یاد رکھو کہ) بیشک اللہ تعالیٰ بہت باریک بین اور خبر رکھنے والا ہے۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

۸ ع ۷ ۱۵ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿٦٤﴾ۧ اَلَمْ تَرَ

اور جو (کچھ) | زمین میں ہے | اور بیشک اللہ | بے نیاز ہے | حمد کے لائق | کیا نہیں دیکھا تو نے

زمین میں ہے، اُسی کے قبضہ و اختیار میں ہے۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ بے نیاز اور حمد کے لائق ہے۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا

اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ

کہ اللہ (ہی) نے | تابع کر دیا تمہارے | جو (کچھ) زمین میں ہے | اور کشتی کو | جو چلتی ہے | سمندر میں

کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کی (سب) چیزوں کو تمہارے لئے فرماں بردار کر دیا ہے، اور کشتی کو بھی جو اس کے حکم سے دریا میں

بِاَمْرِهٖ ۭ وَيُمْسِكُ السَّمَاۗءَ اَنْ تَقَعَ عَلَي الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ

اس کے حکم سے | اور وہ تھامے ہوئے ہے | آسمان کو | اس سے کہ وہ گر پڑے | زمین پر | مگر اس کے حکم سے

چلتی ہے اور وہی آسمان کو تھامے ہوئے ہے کہ وہ زمین پر گر نہ پڑے، مگر اس کے حکم سے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶۰) اور جس کسی نے ظالم سے لازمی بدلہ لیا پھر دوبارہ اس پر ظلم ہوا۔ تو اللہ اس مظلوم کو ضرور مدد اور نصرت دے گا۔ اور اللہ بڑا معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔

(۶۱) یہ اس لئے کہ اللہ ایسا قادر مطلق ہے کہ رات کو کم کر کے دن میں شامل کر دیتا اور دن کو کم کر کے رات کو بڑھا دیتا ہے اور یہ کہ وہ سب کچھ دیکھتا سنتا ہے اور کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔ لہٰذا وہ ظالموں کو بالآخر سزا دیتا اور انصاف قائم رکھتا ہے۔

(۶۲) یہ اس لئے کہ اللہ ہی مالک برحق ہے اور اس کے سوا جن کی یہ مشرکین عبادت کرتے ہیں سب جھوٹے ہیں اور اللہ ہی بڑی اونچی شان اور کبریائی والا ہے۔

(۶۳) اے مخاطب! تو دیکھتا ہے کہ اللہ ہی بادلوں سے پانی برساتا ہے۔ جس سے زمین سرسبز و شاداب ہو جاتی ہے۔ بیشک اللہ نہایت باریک بین ہر چیز سے خوب واقف ہے۔

(۶۴) جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اس کی مخلوق اور ملکیت ہے اور بے شک وہی بے نیاز اور حمد کے لائق ہے۔

افعال: **عَاقَبَ**: اس نے بدلہ دیا' اس نے سزا دی' ماضی۔ **عُوْقِبَ**: اسے ایذا دی گئی' تکلیف دی گئی' ماضی مجہول۔ **یُوْلِجُ**: وہ داخل کرتا ہے' مصدر' مضارع۔

اسماء: **عَفُوٌّ**: بڑا چھوڑنے والا' بڑا درگزر کرنے والا' بڑا معاف کرنے والا۔ **مُخْضَرَّةً**: سرسبز' کاہی رنگ والا' سبز سیاہی مائل' اسم فاعل۔

إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿٦٥﴾ وَهُوَ الَّذِيٓ أَحْيَاكُمْ
بیشک اللہ | لوگوں پر | بڑا ہی مہربان | نہایت رحم والا (ہے) | اور وہی ہے | جس نے | زندہ کیا تم کو
بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بہت زیادہ شفقت کرنے والا مہربان ہے۔ اور وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا

ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ إِنَّ الْإِنسَانَ لَكَفُورٌ ﴿٦٦﴾
پھر وہ تمہیں مارے گا | پھر | زندہ کرے گا | بیشک | انسان | بڑا ناشکرا ہے
پھر تمہیں مارے گا، پھر دوبارہ زندہ کرے گا۔ بیشک انسان بڑا ناشکرا ہے۔

لِّكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا هُمْ نَاسِكُوهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْأَمْرِ
ہر ایک اُمت کے لئے | ہم نے مقرر کر دیا | ایک طریقہ عبادت کا | جس پر وہ چلتے ہیں | پس وہ نہ جھگڑا کریں آپ سے | اس معاملہ میں
ہر امت کے لئے ہم نے (عبادت کے) طریقے مقرر کئے، جن پر وہ عمل پیرا تھے، سو ان کو چاہئے کہ اس معاملہ میں آپ سے نہ جھگڑیں

وَادْعُ إِلَىٰ رَبِّكَ إِنَّكَ لَعَلَىٰ هُدًى مُّسْتَقِيمٍ ﴿٦٧﴾ وَإِن
اور بلایئے | اپنے ربّ کی طرف | بیشک آپ | سیدھے راستے پر ہیں | اور اگر
اور آپ اپنے ربّ کی طرف بلاتے رہئے بلاشبہ آپ راہِ راست پر ہیں۔ اور اگر وہ آپ

جَادَلُوكَ فَقُلِ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٦٨﴾ اللّٰهُ يَحْكُمُ
وہ جھگڑا کریں آپ سے | تو کہہ دیجئے کہ | اللہ | خوب جانتا ہے | جو | تم کرتے ہو | اللہ (ہی) | فیصلہ کرے گا
سے جھگڑا کریں تو ان کو کہہ دیجئے کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے خوب واقف ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے

بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿٦٩﴾ أَلَمْ تَعْلَمْ
تمہارے درمیان | روز | قیامت میں | ان باتوں میں جن میں تم | اختلاف کرتے تھے | کیا آپ کو معلوم نہیں
درمیان، ان باتوں میں، جن میں تم اختلاف کرتے ہو، قیامت کے دن فیصلہ کردے گا۔ کیا تم نہیں جانتے

أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّ ذَٰلِكَ
کہ اللہ (ہی) | جانتا ہے | جو (کچھ) آسمان | اور زمین میں ہے | بیشک یہ (سب کچھ)
کہ آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ یہ سب باتیں کتاب (لوح محفوظ)

فِي كِتَابٍ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيرٌ ﴿٧٠﴾ وَيَعْبُدُونَ
کتاب میں (درج) ہے | بیشک یہ | اللہ کیلئے | آسان ہے | اور | وہ پوجتے ہیں
میں (درج) ہیں۔ بیشک یہ بات اللہ تعالیٰ کے لئے بہت آسان ہے۔ اور (یہ لوگ) اللہ تعالیٰ کے

مِن دُونِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَمَا
سوائے اللہ کے | اُس (چیز) کو | نہیں نازل کی | جس کی | (اللہ نے کوئی) دلیل | اور وہ (چیز)
سوا اُن کی عبادت کرتے ہیں جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نازل نہیں کی اور نہ اُن

لَيْسَ لَهُم بِهِ عِلْمٌ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِن نَّصِيرٍ ﴿٧١﴾ وَإِذَا
جس کا نہیں ان کو | علم | اور نہیں ہے ظالموں کا | (کوئی) مددگار | اور جب
کو اس کا کوئی علم ہے اور ظالموں کے لئے کوئی مددگار نہیں۔ اور جب

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۶۵) اے مخاطب! کیا تو دیکھتا نہیں کہ جو کچھ زمین میں موجود ہے اور کشتی جو سمندر میں چلتی ہے سب کو اللہ ہی نے تمہارے تابع کر دیا ہے اور وہی اللہ آسمان کو بے ستون تھامے ہوئے ہے کہ اس کے حکم کے بغیر زمین پر نہ گر پڑے۔ بیشک اللہ لوگوں پر بڑا ہی مہربان ہے نہایت رحم والا۔

(۶۶) اور وہی ہے جس نے پہلے تم کو زندگی بخشی۔ پھر وہ تم کو مارے گا پھر دوبارہ زندہ کرے گا۔ بیشک انسان بڑا ہی ناشکرا ہے۔

(۶۷) اللہ نے ہر ایک امت کے لئے عبادت کا ایک طریقہ مقرر کیا ہے جس کے مطابق وہ لوگ اس کی عبادت کرتے ہیں۔ پس انہیں اس طریق عبادت میں آپ سے جھگڑا نہ کرنا چاہئے اور آپ انہیں اپنے رب کی طرف بلائیے بلاشبہ آپ سیدھے راستے پر چلے جا رہے ہیں۔

(۶۸) اور اگر وہ آپ سے جھگڑیں تو ان سے کہہ دیجئے کہ اللہ تمہارے کرتوتوں سے خوب واقف ہے اس کے مطابق تمہیں پوری سزا دے گا۔

(۶۹) اللہ ہی قیامت کے روز تمہارے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کرے گا جس میں تم اختلاف کر رہے ہو۔

(۷۰) آپ کو تو اچھی طرح معلوم ہے کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں موجود ہے اللہ ہی ان کو خوب جانتا ہے بلاشبہ یہ سب کچھ لوح محفوظ میں درج ہے اور سب کچھ اللہ کیلئے آسان ہے۔

(۷۱) اور وہ اللہ کو چھوڑ کر اس چیز کی عبادت کرتے ہیں جس کی اللہ نے کوئی دلیل نازل نہیں کی اور نہ ہی ان کو اس کا کچھ علم ہے اور ظالم مشرکوں کا قیامت میں کوئی بھی مددگار نہ ہوگا۔

افعال: تَقَعَ: وہ گر پڑے، مضارع۔

اسماء: یُنَازِعُنَّکَ: وہ تجھ سے جھگڑا نہ کریں، نہی۔ جَادَلُوْکَ: انہوں نے تجھ سے جھگڑا کیا۔

تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِىْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ

پڑھی جاتی ہیں ان پر | ہماری آیتیں | واضح | تو آپ دیکھتے ہیں | چہروں میں | اُن کے جو

اُن کو ہماری واضح آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو تم ان کافروں کے چہروں پر ناراضگی (کے آثار)

كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ۗ يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ

کافر ہیں | ناخوشی (کے آثار) | قریب ہوتے ہیں | (کہ) حملہ کردیں | اُن پر جو | پڑھتے ہیں

دیکھتے ہو (یہاں تک کہ) قریب ہوتے ہیں کہ اُن لوگوں پر حملہ کر بیٹھیں جو ان کو ہماری

عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۗ قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمُ ۗ اَلنَّارُ ۗ

ان پر | ہماری آیتیں | کہہ دیجئے | پس کیا میں بتاؤں تم کو | زیادہ ناگوار | اس سے بھی | وہ آگ ہے

آیتیں سناتے ہیں (اے پیغمبر!) اُن سے کہہ دیجئے کہ کیا اس سے بھی زیادہ ناگوار بات تمہیں بتاؤں (لو سنو وہ) دوزخ

وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۗ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٧٢﴾ يٰۤاَيُّهَا

وعدہ کیا ہے اس کا | اللہ نے | اُن سے جو | کافر ہیں | اور بہت بُرا | ٹھکانا ہے | اے

کی آگ ہے، جس کا اللہ تعالیٰ نے کافروں سے وعدہ کررکھا ہے اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے۔ اے

النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ۗ اِنَّ الَّذِيْنَ

لوگو! | بیان کی گئی ہے | ایک مثال | پس کان لگاؤ | اُس کی طرف | بیشک وہ جنہیں

لوگو! تمہارے لئے ایک مثال بیان کی جاتی ہے، اسے کان لگا کر سنو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ

تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا

تم پکارتے ہو | سوائے | اللہ کے | کبھی پیدا نہ کرسکیں گے | ایک مکھی (بھی) | اگرچہ وہ سب جمع ہوجائیں

کے سوا تم جن کو پکارتے ہو، وہ ایک مکھی بھی تو نہیں بنا سکتے اگرچہ اس کے لئے وہ سب

لَهٗ ۗ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ۗ

اس کے لئے | اور اگر | چھین لے جائے ان سے | (وہ) مکھی | کچھ | تو وہ نہیں چھڑا سکتے اس کو | اس سے

جمع ہوجائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو وہ اس سے چھڑا نہیں سکتے۔

ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ﴿٧٣﴾ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ

ناتوان ہیں | طالب | اور مطلوب | نہیں قدر کی انہوں نے | اللہ کی

مانگنے والا (عابد) اور جس (جھوٹے معبود) سے مانگتا ہے، دونوں کمزور ہیں۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا مرتبہ جیسا کہ پہچاننا

حَقَّ قَدْرِهٖ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿٧٤﴾ اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ

جیسا حق تھا اس کی قدر کا | بیشک اللہ | بڑا طاقتور | غالب ہے | اللہ | چن لیتا ہے

چاہئے تھا، نہیں پہچانا۔ بیشک اللہ تعالیٰ زبردست اور غالب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں میں سے بھی

مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ

فرشتوں میں سے | (کچھ) رسول | اور لوگوں میں سے (بھی) | بیشک اللہ | سننے والا

پیغام پہنچانے والے چن لیتا ہے اور انسانوں میں سے (بھی)، بیشک اللہ تعالیٰ سننے والا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷۲) اور جب کفار کے سامنے ہماری واضح آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو آپؐ ان کے چہروں پر نفرت کی علامات دیکھیں گے اور گویا بس چلے تو وہ ابھی ان لوگوں پر حملہ کر دیں گے۔ جو انہیں ہماری آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں۔ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ کیا میں تمہیں ایسی بات بتلاؤں جو تمہارے حق میں اس غصہ سے زیادہ خراب ہے جو تمہیں قرآن کی آیات سن کر پیدا ہوتا ہے اور وہ آگ ہے دوزخ کی جس کا اللہ نے کافروں سے وعدہ کر رکھا ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔

(۷۳) لوگو! تمہارے سامنے ایک مثال بیان کی جاتی ہے تم خوب کان لگا کر سنو۔ وہ یہ ہے کہ تم جن جھوٹے معبودوں کو اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے اگرچہ اس کے پیدا کرنے کے لئے وہ سب اکٹھے ہی کیوں نہ ہو جائیں اور اگر وہ مکھی ان سے کوئی چیز زبردستی اڑا کر لے جائے تو وہ ایسے بے کار ہیں کہ اس معمولی چیز کو اس معمولی مکھی سے چھڑا بھی نہیں سکتے۔ معلوم ہوا کہ ایسے عابد اور معبود دونوں ناکارہ، بزدل اور کمزور ہیں۔

(۷۴) ان کفار نے اللہ کی بڑی شان کو جیسا کہ سمجھنا چاہئے تھا نہیں سمجھا کہ اس کی مخلوقات میں سے ایسی معمولی اور عاجز مخلوق کو اس قادر مطلق کے برابر اور شریک ٹھہرا دیا۔ بیشک اللہ طاقتور اور زبردست ہے۔

افعال: يَسْطُوْنَ: وہ حملہ کر دیں، مضارع۔ ضُرِبَ: بیان کیا گیا، بتایا گیا، ظاہر کیا گیا، ماضی مجہول۔ يَخْلُقُوْا: وہ ہرگز پیدا نہیں کریں گے، نہیں بنا سکیں گے، مضارع منصوب منفی۔ اِجْتَمَعُوْا: وہ سب جمع ہوئے، ماضی۔ يَسْتَنْقِذُوْهُ: وہ نہیں چھوڑا سکتے، واپس لے سکتے، مضارع۔

اسماء: طَالِبُ: طالب، مانگنے والا، چاہنے والا، اسم فاعل۔

بَصِیۡرٌ ﴿۷۵﴾ یَعۡلَمُ مَا بَیۡنَ اَیۡدِیۡھِمۡ وَمَا خَلۡفَھُمۡ

دیکھنے والا | وہ جانتا ہے | جو کچھ | ان کے سامنے ہے | اور جو کچھ | ان کے پیچھے ہے

اور دیکھنے والا ہے۔ جو کچھ لوگوں کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اسے سب معلوم ہے

وَاِلَی اللّٰہِ تُرۡجَعُ الۡاُمُوۡرُ ﴿۷۶﴾ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا

اور اللہ (ہی) کی طرف | لوٹائے جاتے ہیں | (سب) امور | اے | لوگو! | جو ایمان لائے ہو

اور تمام امور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ اے ایمان والو!

ارۡکَعُوۡا وَاسۡجُدُوۡا وَاعۡبُدُوۡا رَبَّکُمۡ وَافۡعَلُوا الۡخَیۡرَ

رکوع کرو | اور سجدہ کرو | اور عبادت کرو | اپنے رب کی | اور کرو | نیکی

اس کے آگے جھکو اور سجدہ کرو اور اپنے ربّ کی عبادت کرو اور نیکی کے کام کرتے رہو

لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ﴿۷۷﴾ وَجَاھِدُوۡا فِی اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ

تاکہ تم | فلاح پاؤ | اور جہاد کرو | اللہ کی راہ میں | (جیسا کہ) اس کے جہاد کا حق ہے

تاکہ تم فلاح پاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں پوری تن دہی سے جہاد کرو

ھُوَ اجۡتَبٰکُمۡ وَمَا جَعَلَ عَلَیۡکُمۡ فِی الدِّیۡنِ مِنۡ حَرَجٍ

اس نے منتخب کرلیا تم کو | اور نہیں رکھی | تم پر | دین (کے بارے) میں | (کوئی) تنگی

اس نے تمہیں عزت بخشی ہے اور دین کے معاملہ میں تمہارے لئے کسی قسم کی مشکل روا نہیں رکھی۔

مِلَّۃَ اَبِیۡکُمۡ اِبۡرٰھِیۡمَ ھُوَ سَمّٰکُمُ الۡمُسۡلِمِیۡنَ

وہ دین ہے | تمہارے باپ | ابراہیمؑ کا | اس نے نام رکھا تمہارا | مسلمان

یہ تمہارے باپ ابراہیمؑ کا دین ہے۔ اُسی نے (نزول قرآن) سے پہلے تمہارا نام "مسلمان"

مِنۡ قَبۡلُ وَفِیۡ ھٰذَا لِیَکُوۡنَ الرَّسُوۡلُ شَھِیۡدًا عَلَیۡکُمۡ

اس سے پہلے | اور اس (قرآن) میں | تاکہ ہوں | رسول | گواہ | تم پر

رکھا تھا۔ اور اس (کتاب) میں بھی (وہی نام ہے) تاکہ رسول تم پر گواہ رہیں

وَتَکُوۡنُوۡا شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ فَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ

اور ہو تم | گواہ | لوگوں پر | پس قائم کرو | نماز

اور تم لوگوں پر گواہ رہو پس نماز پڑھو

وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاعۡتَصِمُوۡا بِاللّٰہِ ھُوَ

اور دو | زکوٰۃ | اور مضبوطی سے پکڑو | اللہ کو | وہی ہے

اور زکوٰۃ دو اور اللہ تعالیٰ ہی پر مضبوط اعتماد رکھو وہ تمہارا مالک ہے

مَوۡلٰکُمۡ فَنِعۡمَ الۡمَوۡلٰی وَنِعۡمَ النَّصِیۡرُ ﴿۷۸﴾

تمہارا کارساز | پس وہ کیسا ہی اچھا | آقا | اور کیسا ہی اچھا | مددگار (ہے)

کیا ہی اچھا مالک ہے اور کیا ہی اچھا مددگار ہے

السجدة عند الشافعي

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷۵) اوراللہ فرشتوں میں سے بھی اورانسانوں میں سے بھی کچھ رسول چن لیتا ہے بیشک وہ سب کچھ سنتا دیکھتا ہے۔
(۷۶) اور وہ ان کے اگلے پچھلے تمام حالات سے اچھی طرح واقف ہے اور تمام معاملات کا اختیار اللہ ہی کے قبضہ میں ہے۔
(۷۷) مسلمانو! ہمیشہ اپنے رب کی عبادت میں رکوع وسجود کرو اور نیک عمل کرتے رہو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔
(۷۸) اوراپنے مال وجان سے اس کے دین کی حفاظت کے لئے جہاد کرو اور جہاد کا حق ادا کردو۔اس نے تمہیں اپنے دین کے لئے پسند فرمالیا ہے اور دین کے بارے میں تمہارے لئے اس نے کوئی مشکل نہیں رکھی۔ بلکہ جملہ احکام تمہاری فطرت اور سہولت کے مطابق نازل کئے ہیں۔تم اپنے جداعلیٰ حضرت ابراہیمؑ کے دین کی پیروی کرو۔اللہ نے اس قرآن میں بھی اوراس کے نزول سے پہلے حضرت ابراہیم کی زبان سے بھی تمہارا نام **مسلمان** رکھا ہے۔تا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم پر گواہ ہوں اور تم دوسرے لوگوں پر گواہ بنو۔پس نمازیں پڑھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کے دین کو مضبوطی سے پکڑو وہی تمہارا کارساز ہے پس کیسا اچھا کارساز ہے اور کیسا اچھا مددگار۔

انعال: سَمّٰکُمْ: اس نے تمہارا نام رکھا، ماضی۔

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَّثَمَانَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

سورہ مومنون مکہ میں نازل ہوئی اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | ایک سو اٹھارہ آیتیں اور چھ رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ﴿٢﴾

کامیاب ہوگئے | مؤمن | وہ جو | اپنی نماز میں | عاجزی کرتے ہیں

یقیناً وہ مؤمن کامیاب ہوئے جو اپنی نماز میں عاجزی کرتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ﴿٣﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ﴿٤﴾

اور جو | بے ہودہ باتوں سے | منہ موڑتے ہیں | اور جو | زکوٰۃ | ادا کرنے والے ہیں

اور جو بے ہودہ باتوں سے بچتے رہتے ہیں اور جو زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿٥﴾ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا

اور جو | اپنی شرمگاہوں کی | حفاظت کرنے والے ہیں | مگر | اپنی بیویوں | یا (کنیزیں) جو

اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ سوائے اپنی بیویوں یا اپنی مملوکہ لونڈیوں کے

مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ﴿٦﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ

ان کی ملکیت میں ہیں | تو بیشک ان پر | کوئی ملامت نہیں | پس جو چاہے | سوائے اس کے

کیونکہ اُن پر (اس بات میں) کوئی الزام نہیں۔ پس جو کوئی اس کے علاوہ (عورتوں وغیرہ کے) خواہاں ہوں

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿٧﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ﴿٨﴾

سو یہی لوگ | حد سے بڑھنے والے ہیں | اور وہ جو | اپنی امانتوں | اور اپنے وعدہ کا | پاس رکھنے والے ہیں

تو ایسے لوگ حد سے نکل جانے والے ہیں اور وہ جو اپنی امانتوں اور وعدہ کا پاس رکھتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿٩﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿١٠﴾

اور جو | اپنی نمازوں کی | حفاظت کرنے والے ہیں | یہی لوگ ہیں | (اصلی) وارث

اور وہ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہی لوگ حقیقی وارث (اور مستحق) ہیں

الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿١١﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا

جو | وارث ہوں گے | (جنت) فردوس کے | وہ اس میں | ہمیشہ رہیں گے | اور ہم نے پیدا کیا ہے

جو جنت الفردوس کے وارث ہوں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور ہم نے انسان کو مٹی کے

الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ﴿١٢﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿١٣﴾

انسان کو | خلاصہ سے | مٹی کے | پھر بنایا ہم نے اس کو | نطفہ | قرار گاہ | محفوظ میں

جوہر سے پیدا کیا۔ پھر ہم نے اس کو نطفہ بنا کر ایک محفوظ مقام (رحم مادر) میں رکھا۔

ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا

پھر بنایا ہم نے | نطفہ کو | جما ہوا خون | پھر بنایا ہم نے | جمے ہوئے خون کو | لوتھڑا (گوشت کا) | پھر بنا دیں ہم نے

پھر ہم نے نطفہ کو خون کے لوتھڑے کی شکل میں پیدا کیا پھر لوتھڑے کو گوشت کی بوٹی بنایا پھر ہم نے

سورۃ المومنون

(۱) اس سورت میں اہل ایمان کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔
(۲) دنیا اور آخرت کی کامیابی اُن ایمانداروں کے لئے ہے۔
(۳) جو نہایت عاجزی سے نماز پڑھتے ہیں۔
(۴) اور جو فضول باتوں کی طرف توجہ نہیں کرتے۔
(۵) اور جو اپنے حلال مالوں میں سے زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔
(۶) اور جو زنا سے اپنے دامن کو بچاتے ہیں۔
(۷) صرف اپنی بیویوں اور اپنی مملوکہ کنیزوں سے اپنی نفسانی خواہش پوری کرتے ہیں کیونکہ اس میں انہیں کوئی ملامت نہیں۔ اللہ نے اسے حلال قرار دیا ہے۔
(۸) پس جو لوگ اپنی منکوحہ عورت یا کنیز کے سوا شہوت پورا کرنے کا کوئی اور طریقہ اختیار کرے وہ شریعت کی حدود سے باہر نکل جانے والے ہیں۔
(۹) اور نیز وہ لوگ کامیاب ہیں جو اللہ اور بندوں کی امانتوں میں خیانت نہیں کرتے اور جو عہد انہوں نے اللہ اور بندوں سے باندھ رکھے ہیں ان کا پاس رکھتے ہیں۔
(۱۰) اور نیز وہ لوگ جو اپنی نمازوں کو اوقات مقررہ پر آداب و شروط کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔
(۱۱) بہشت کے اصلی وارث یہی لوگ ہیں۔
(۱۲) جو قیامت کے روز اللہ کے فضل سے جنت الفردوس کے مالک ہوں گے اور ہمیشہ اس میں رہیں گے۔
(۱۳) اور بلاشبہ ہم نے آدمؑ ابوالبشر کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کیا۔
(۱۴) پھر ان کی نسل سے ہر ایک انسان کو ماں کے رحم میں محفوظ قرار گاہ میں نطفہ بنا کر رکھا۔

افعال: يُحَافِظُوْنَ: نگرانی کرتے ہیں، پابندی کرتے ہیں، مضارع۔ يَرِثُوْنَ: وارث ہوں گے، مالک ہوں گے، مضارع۔
اسماء: خٰشِعُوْنَ: زاری کرنے والے، عاجزی کرنے والے، اسم فاعل۔ فُرُوْجِهِمْ: ان مردوں کی شرم گاہیں۔ مَلُوْمِيْنَ: ملامت کئے گئے، ملامت زدہ، اسم مفعول۔ سُلٰلَةٍ: چنی ہوئی، نچوڑ، خلاصہ، مشتق۔ اَلْفِرْدَوْسَ: اعلیٰ درجہ کی جنت۔

الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ق ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ

لوتھڑے کی | ہڈیاں | پھر پہنا دیا ہم نے | ہڈیوں کو | گوشت | پھر ہم نے پیدا کر دیا اس کو | ایک نئی مخلوق

بوٹی سے ہڈیاں بنائیں پھر ہڈیوں کو گوشت پہنایا پھر ہم نے اسے ایک نئی صورت دے دی۔

فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ﴿۱۴﴾ ط ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ﴿۱۵﴾ ط

پس بڑا بابرکت ہے | اللہ | سب سے بہتر | تخلیق کرنے والا | پھر بلاشبہ تم | بعد | اس کے | مرنے والے ہو

تو مبارک ہے وہ اللہ جو بہترین تخلیق کرنے والا ہے۔ پھر اس کے بعد تم نے ضرور مرنا ہے۔

ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ

پھر | یقیناً تم | روز | قیامت میں | (دوبارہ) اٹھائے جاؤ گے | اور ہم نے پیدا کئے ہیں | تمہارے اوپر | سات

پھر تمہیں قیامت کے دن اٹھایا جائے گا۔ اور ہم نے تمہارے اوپر سات

طَرَآئِقَ ق وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ

طبقے | اور نہیں تھے ہم | اپنی مخلوق سے | غافل | اور نازل کیا ہم نے | آسمان سے

آسمان بنائے اور ہم (اپنی) مخلوق سے بے خبر نہیں۔ اور ہم نے آسمان سے

مَآءً بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ ق وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍ بِهٖ

پانی | اندازے سے | پھر ٹھہرا دیا ہم نے اس کو | زمین میں | اور بلاشبہ | اس کے لے جانے پر (بھی)

ایک اندازہ کے مطابق پانی اُتارا پھر اس کو ہم نے زمین میں ٹھہرایا اور بیشک ہم اسے ختم کردینے پر بھی

لَقٰدِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ ج فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ

قادر ہیں | پھر ہم نے پیدا کردیئے | تمہارے لئے | اس کے ذریعے سے | باغات | کھجوروں

قادر ہیں۔ پھر ہم نے اس سے تمہارے لئے کھجوروں اور انگوروں کے

وَّاَعْنَابٍ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَشَجَرَةً

اور انگوروں کے | تمہارے لئے | ان میں | میوے ہیں | بہت | اور ان میں سے تم کھاتے ہو | اور ایک درخت

باغات پیدا کئے تمہارے لئے ان میں بہت سے میوے ہیں اور ان میں سے تم کھاتے ہو اور ایک (اور) درخت (پیدا کیا)

وقف لازم

تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿۲۰﴾

جو اُگتا ہے | طور سینا سے | وہ اُگتا ہے | روغن (لئے ہوئے) | اور سالن | کھانے والوں کے لئے

جو طور سینا میں (بکثرت) ہوتا ہے کھانے والوں کے لئے تیل اور سالن لئے ہوئے اُگتا ہے۔

وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ط نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا

اور بلاشبہ | تمہارے لئے | چوپایوں میں | عبرت ہے | ہم پلاتے ہیں تمہیں | اس میں سے | جو ان کے پیٹوں میں ہے

اور تمہارے لئے چوپایوں میں بھی غور کا سامان ہے۔ ان کے پیٹ میں جو کچھ ہے اس سے ہم تمہیں (دودھ) پلاتے ہیں

وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۱﴾ لا وَعَلَيْهَا

اور تمہارے لئے | ان میں | فوائد ہیں | بہت | اور بعض کو ان میں سے | تم کھاتے ہو | اور ان پر

اور تمہارے لئے ان میں اور بھی بہت سے فائدے ہیں اور ان میں سے بعض کو تم کھاتے ہو۔ اور ان جانوروں پر

آیت نمبر

(۱۴) پھر اس نطفہ کو جما ہوا خون اور اس کو گوشت کا لوتھڑا بنا دیا اور اس کے اندر ہڈیاں بنا کر ان پر گوشت چڑھا دیا اور آخر کار اسے ایک نئی مخلوق (پورا انسان) بنا کر پیدا کر دیا پس اللہ سب سے بہتر بنانے والا بڑا ہی بابرکت ہے۔

(۱۵) پھر اے انسانو! زندگی کے ایام پورے کر کے تم مرجاتے ہو۔

(۱۶) پھر تم سب انسان قیامت کے دن اعمال کا جواب دینے کے لئے دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جاؤ گے۔

(۱۷) اور کچھ شک نہیں کہ ہم نے تمہارے اوپر۔ اوپر تلے سات آسمان پیدا کئے ہیں اور زمین و آسمان کی یہ تمام مخلوقات ہمارے علم، قدرت اور اختیار سے باہر نہیں۔

(۱۸) اور ہم نے آسمان کی طرف سے بادلوں میں سے ایک اندازے سے پانی برسایا اور پھر اس کو زمین میں ٹھہرا دیا اور ہم اس کو واپس لیجا بھی سکتے ہیں یعنی تم کو اس سے فائدہ نہ اٹھانے دیں۔

(۱۹) پھر اس پانی کے ذریعے زمین میں سے تمہارے لئے کھجوروں اور انگوروں کے باغات پیدا کر دیئے۔ جن میں سے تمہیں بے شمار میوے حاصل ہوتے ہیں کہ بعض تمہارے کھانے کے کام آتے ہیں۔

(۲۰) اور زیتون کا وہ درخت بھی پیدا کیا جو **طور سینا** میں اُگتا ہے اس میں تیل بھی ہوتا ہے اور کھانے کے لئے سالن بھی۔

(۲۱) اور بلاشبہ چوپائے جانوروں میں بھی تمہارے لئے غور وفکر کرنے کا مقام ہے کہ ان کے پیٹ میں خون اور گوبر کے درمیان میں سے ہم تمہارے پینے کے لئے دودھ پیدا کر دیتے ہیں اور اس کے علاوہ ان میں تمہارے اور بہت سے فائدے ہوتے ہیں مثلاً اون، مکھن، گھی وغیرہ اور بعض کا گوشت کھانے میں آتا ہے۔

افعال: کَسَوْنَا: ہم نے پہنایا، ماضی معروف۔ تُبْعَثُوْنَ: تم اٹھائے جاؤ گے، مضارع۔ اَسْکَنّٰهُ: ہم نے اس کو ٹھہرا دیا، اَسْکَنَّا، اِسْکَانٌ سے، ماضی کا صیغہ۔ تَنْۢبُتُ: وہ اُگتی ہے، وہ اگاتی ہے، مضارع۔

اسماء: الْخٰلِقِیْنَ: پیدا کرنے والے، بنانے والے، خَلْقٌ سے، اسم فاعل۔ ذَهَاب: جانا، چلنا۔ فَوَاكِهُ: پھل، میوہ، فَاكِهَةٌ واحد۔ اٰكِلِیْنَ: کھانے والے، اٰكِلٌ کی جمع، اسم فاعل۔ دُهْن: تیل، چکنائی۔ سَیْنَآءَ: مشہور پہاڑ جس پر حضرت موسیٰ کو خطاب کیا گیا۔ صِبْغٍ: روٹی ڈبونا، سالن۔

وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ
اور کشتیوں پر | تمہیں سوار کیا جاتا ہے | اور ہم نے بھیجا تھا | نوحؑ کو | اس کی قوم کی طرف | تو اس نے کہا
اور کشتی پر تم کو سوار کیا جاتا ہے۔ اور ہم نے نوحؑ کو اُس کی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے کہا

يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٢٣﴾
اے میری قوم! | عبادت کرو | اللہ (کی) | نہیں تمہارا | کوئی اور معبود | سوائے اس کے | پس کیا تم ڈرتے نہیں
اے میری قوم! تم اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی اور معبود نہیں پھر کیا تم ڈرتے نہیں؟

فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ
پس کہا | سرداروں نے | جو | کافر تھے | اس کی قوم میں سے | کہ نہیں یہ | مگر ایک انسان | تم جیسا
تو اُس کی قوم کے سرداروں نے کہا جو کافر تھے کہ یہ تو تمہارے جیسا ایک انسان ہے

يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ۚۖ
جو چاہتا ہے | کہ | فضیلت حاصل کرے | تم پر | اور اگر چاہتا | اللہ (تو) | نازل کر دیتا | فرشتوں کو
جو چاہتا ہے کہ تم پر برتری حاصل کرے اور اگر اللہ چاہتا تو فرشتوں کو اتار دیتا

مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٤﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌ ۢ بِهٖ جِنَّةٌ
نہیں سنی ہم نے | یہ بات | اپنے پہلے باپ دادوں میں | نہیں وہ | مگر ایک آدمی | جس کو | جنون ہے
ہم نے ایسی باتیں اپنے اگلے بزرگوں سے تو (کبھی) نہیں سنیں۔ اس آدمی کو تو جنون ہو گیا ہے

فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿٢٥﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا
پس انتظار کرو | اس کا | (کچھ) وقت تک | اس نے کہا | اے میرے رب! | میری مدد فرما | اس پر
سو تم اس کے بارے میں کچھ وقت انتظار کرو۔ نوحؑ نے کہا اے میرے ربّ! میری مدد فرما کہ

كَذَّبُوْنِ ﴿٢٦﴾ فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا
جو انہوں نے مجھے جھٹلایا | پس ہم نے وحی کی | اس کی طرف | کہ تیار کر | کشتی | ہماری آنکھوں کے سامنے
انہوں نے مجھے جھٹلایا ہے۔ تو ہم نے اس کی طرف وحی بھیجی کہ تُو ہمارے سامنے اور ہمارے حکم کے مطابق ایک کشتی

وَوَحْيِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ
اور ہمارے حکم کے مطابق | پس جب آ جائے | ہمارا حکم | اور اُبلنے لگے تنور | تو بٹھا لینا | اس میں | ہر قسم سے
تیار کر، پھر جب ہمارا حکم آ جائے اور تنور (میں پانی) جوش مارنے لگے تو ہر جاندار میں سے جوڑا جوڑا (نر و مادہ)

زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ
دو جنس (نر و مادہ) | اور اپنے گھر والوں کو | سوائے | اس کے | کہ پہلے ہو چکا | اس پر | حکم | ان میں سے
دونوں کشتی میں داخل کر لینا اور اپنے گھر والوں کو بھی، سوائے اس کے جس کی نسبت بات پہلے سے طے ہو چکی ہے

وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿٢٧﴾ فَاِذَا
اور بات نہ کر مجھ سے | ان کے بارے میں | جنہوں نے ظلم کیا | کیونکہ بلا شبہ وہ | ڈوبنے والے ہیں | پس جب
اور ان لوگوں کے بارے میں مجھ سے بات نہ کرنا جو ظالم ہیں وہ ضرور غرق کیے جائیں گے پھر جب تو

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۲) اور اُن چوپاؤں اور کشتیوں سے تم سواری اور بوجھ لادنے کا کام لیتے ہو۔

(۲۳) اور ہم نے نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف نبی بنا کر بھیجا انہوں نے اپنی قوم کو یہ ہدایت کی کہ صرف ایک اللہ کی عبادت کرو جس کے سوا تمہارا اور کوئی معبود نہیں پس کیا تم اس کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہرانے سے ڈرتے نہیں۔

(۲۴) اس پر ان کی قوم کے سرداروں نے جو کافر تھے کہا کہ نوحؑ تو تمہاری ہی طرح کا انسان ہے جو ہم پر برتری حاصل کرنا چاہتا ہے اور اگر اللہ کو ہماری طرف رسول ہی بھیجنا ہوتا تو فرشتوں کو بھی بھیج سکتا تھا۔ کسی انسان کا رسول ہونا تو ہم نے اپنے باپ دادوں سے سنا نہیں۔

(۲۵) اور یہ تو ایک مجنون سا آدمی ہے۔ نبی کیسے ہوسکتا ہے پس چند روز انتظار کرو ممکن ہے اس کی دیوانگی ختم ہو جائے۔ یا خود مر جائے اور قصہ ختم ہو جائے۔

(۲۶) حضرت نوحؑ نے اپنی قوم کو ساڑھے نو سو سال وعظ و نصیحت کرنے کے بعد ان کے حق کو جھٹلانے اور اس سے انکار کرنے سے مجبور ہو کر بارگاہ الٰہی میں دعا کی کہ اے میرے پروردگار! میری مدد فرما کیونکہ یہ برابر مجھے جھوٹا سمجھ رہے ہیں۔

(۲۷) پس ان کی دعا قبول فرما کر ہم نے انہیں بذریعہ وحی حکم دیا کہ ہماری نگرانی میں ہمارے حکم کے مطابق ایک کشتی تیار کرو۔ جب عذاب الٰہی کا مقررہ وقت آ جائے گا اور ایک خاص تنور سے پانی ابلنے لگے گا تو اس کشتی میں ہر قسم کے جانوروں کا جوڑا (نر و مادہ) اور اپنے گھر والوں کو سوائے اپنی بیوی اور بیٹے کنعان کے جن کی تباہی ازل میں پہلے سے لکھی گئی ہے سوار کر لینا اور ظالموں کے متعلق ہمارے دربار میں کوئی سفارش نہ کرنا وہ اب غرق ہو کر رہیں گے۔

اسماء: مُغْرَقُوْنَ: ڈبو دیئے گئے' ڈوبنے والے' اسم مفعول۔

اسْتَوَيْتَ أَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ

اچھی طرح سے بیٹھ جائے | تو | اور جو | تیرے ساتھ ہے | کشتی پر | تو کہہ (کہ) | سب تعریف

اور تیرے ساتھی کشتی میں اچھی طرح سے بیٹھ جائیں تو کہو کہ تمام تعریف

لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝٢٨ وَقُلْ رَّبِّ

اللہ کے لئے ہے | جس نے | نجات دی ہمیں | قوم | ظالم سے | اور کہہ | اے میرے رب!

اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں ظالم قوم سے نجات دی۔ اور کہو اے میرے رب!

أَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّأَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ۝٢٩ إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

اُتار مجھے | اُتارنا | برکت کا | اور تو | سب سے بہتر | اُتارنے والا ہے | بیشک | اس میں

مجھے (کشتی سے) برکت کی جگہ پر اُتارنا اور تُو بہترین اُتارنے والا ہے۔ بیشک اس میں

لَاٰيٰتٍ وَّإِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ ۝٣٠ ثُمَّ أَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۝٣١

نشانیاں ہیں | اور ہم تو تھے | آزمانے والے | پھر | ہم نے پیدا کر دیا | ان کے بعد | ایک اور گروہ کو

کئی ایک نشانیاں ہیں اور ہم تو آزمائش کرنے والے تھے۔ پھر ان کے بعد ہم نے ایک دوسری قوم کو پیدا کیا۔

فَأَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ إِلٰهٍ

پھر بھیجا ہم نے | ان میں | ایک رسول | ان ہی میں سے | کہ عبادت کرو | اللہ کی | کہ نہیں ہے تمہارا | کوئی اور معبود

اور انہی میں سے ہم نے ان میں ایک رسول بھیجا (اس رسول نے کہا) کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی

غَيْرُهٗ ۚ أَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝٣٢ وَقَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

سوائے اس کے | پس کیا تم ڈرتے نہیں | اور کہا | سرداروں نے | اس کی قوم میں سے | جو | کافر تھے

معبود نہیں تو کیا تم ڈرتے نہیں؟ اور اس کی قوم کے سردار جو کافر تھے

وَكَذَّبُوْا بِلِقَاءِ الْاٰخِرَةِ وَأَتْرَفْنٰهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

اور جھٹلایا | ملنے کو | آخرت کے | اور ہم نے عیش و آرام دیا تھا انہیں | زندگی میں | دنیا کی

اور آخرت کے آنے کو جھٹلاتے تھے اور ہم نے ان کو دُنیا کی زندگی میں عیش و آرام دیا تھا کہنے لگے

مَا هٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يَأْكُلُ مِمَّا تَأْكُلُوْنَ مِنْهُ

کہ نہیں ہے یہ (تو) | مگر | ایک انسان | تم جیسا | جو کھاتا ہے | اس میں سے | جو تم کھاتے ہو

یہ تو تمہارے جیسا ہی ایک انسان ہے وہ اسی میں سے کھاتا ہے جو تم کھاتے ہو

وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ۝٣٣ وَلَئِنْ أَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ

اور پیتا ہے | اس میں سے جو | تم پیتے ہو | اور اگر | تم نے کہا مانا | ایک اپنے جیسے آدمی کا

اور اسی میں سے پیتا ہے جو تم پیتے ہو اور اگر تم نے اپنے جیسے انسان کی اطاعت کی

إِنَّكُمْ إِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝٣٤ أَيَعِدُكُمْ أَنَّكُمْ إِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ

تو بلاشبہ تم | اس وقت | نقصان اٹھانے والے ہو گے | کیا وہ تمہیں وعدہ دیتا ہے | کہ جب تم | مر جاؤ گے | اور ہو جاؤ گے

تو یقیناً نقصان میں رہو گے۔ کیا وہ تم سے یہ وعدہ کرتا ہے کہ جب تم مر جاؤ گے اور مٹی

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۸) پس جب تم اور تمہارے بال بچے اور ساتھی مسلمان اس کشتی میں اچھی طرح اطمینان سے سوار ہو جائیں تو اللہ کا یوں شکر ادا کرو کہ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ جس نے ہمیں ظالم مشرکین سے نجات بخشی۔

(۲۹) اور دعا کرو کہ اے میرے پروردگار! مجھے طوفان کے ختم ہونے پر کشتی پر سے خیر و برکت کے ساتھ اتار۔ تو سب سے بہتر اتارنے والا ہے۔

(۳۰) طوفان نوحؑ میں اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں اور اس سے ایک مقصد یہ بھی تھا کہ لوگوں کا امتحان لیا جائے کہ ایسے ہولناک عذاب کو دیکھ سن کر کوئی عبرت حاصل کرتا ہے یا نہیں۔

(۳۱) پھر قوم نوحؑ کی بربادی اور تباہی کے بعد ہم نے ایک اور قوم (عاد) کو پیدا کر دیا۔

(۳۲) پھر ان کی طرف انہی میں سے ایک رسول یعنی ہودؑ کو بھیج کر یہ ہدایت کی کہ صرف ایک اللہ کی عبادت کرو جس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں پس تم جو دوسروں کو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو تو کیا اس کی پکڑ سے نہیں ڈرتے۔

(۳۳) اور ان کی قوم کے کافر سرداروں نے جو قیامت کے قائم ہونے اور جزا و سزا کے منکر تھے اور دنیا کی زندگی میں ہم نے انہیں ہر طرح کا عیش و آرام دے رکھا تھا اپنے لوگوں سے یوں کہا کہ یہ ہودؑ تو تم جیسا ایک آدمی ہے اور تمہاری ہی طرح کھاتا پیتا ہے یہ نبی کیسے ہو سکتا ہے؟

(۳۴) اور اگر تم اپنے ہی جیسے ایک آدمی کا کہا مان لو گے تو سخت نقصان اٹھاؤ گے۔

افعال: اِسْتَوَیْتَ: تو چڑھ چکا' اِستَوَاءٌ سے ماضی کا صیغہ۔ اَتْرَفْنٰهُمْ: ہم نے ان کو آرام دیا' ماضی کا صیغہ۔ اَطَعْتُمْ: تم نے حکم مانا' تم نے اطاعت کی' ماضی کا صیغہ۔

اسماء: اٰخَرِیْنَ: دوسرے' اٰخَرُ کی جمع۔ مُبْتَلِیْنَ: جانچنے والے' کھرے کو کھوٹے سے الگ کر دینے والے' اسم فاعل۔ مُنْزَلًا: اتا[illegible] جانا یا اترنے کی جگہ' مصدر مجہول۔

تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ۝۳۵ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا

مٹی | اور ہڈیاں | تو تم | (دوبارہ) نکالے جاؤ گے | بعید ہے | بعید ہے | جو تم سے

اور ہڈیاں ہوجاؤ گے تو تمہیں دوبارہ نکالا جائے گا۔ بہت ہی بعید ہے بہت ہی بعید ہے یہ بات

تُوْعَدُوْنَ ۝۳۶ اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا

وعدہ کیا جاتا ہے | (اور کچھ) نہیں | مگر صرف | (یہی) ہماری زندگی ہے | دنیا کی | ہم مرتے ہیں | اور ہم جیتے ہیں

جو تم سے کیا جا رہا ہے۔ ہماری یہ زندگی تو محض دنیا ہی کی زندگی ہے کہ ہم مرتے اور جیتے ہیں

وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝۳۷ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ ِۨافْتَرٰى

اور نہیں | ہم | دوبارہ اٹھائے جانے والے | نہیں | وہ | مگر ایک آدمی | جو گھڑتا ہے

اور ہمیں دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا۔ یہ تو ایک ایسا آدمی ہے جس نے

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝۳۸ قَالَ رَبِّ

اللہ پر | جھوٹ | اور نہیں ہم | اس کو | ماننے والے | اس نے کہا | اے میرے رب!

اللہ پر جھوٹ گھڑا ہے اور ہم تو اس پر ایمان نہیں لائیں گے۔ اس نے کہا اے میرے رب!

انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝۳۹ قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ۝۴۰

مدد فرما میری | اس پر جو | وہ مجھے جھٹلاتے ہیں | فرمایا | تھوڑے عرصہ میں | وہ ضرور ہو جائیں گے | پچھتانے والے

تو میری مدد کر کہ انہوں نے مجھے جھٹلایا ہے۔ حکم ہوا کہ تھوڑی ہی دیر کے بعد یہ پچھتائیں گے۔

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا

پس آ پکڑا انہیں | ہیبت ناک آواز نے | انصاف سے | پس کر دیا ہم نے انہیں | ریزہ ریزہ | پس دوری ہو (رحمت سے)

پھر ایک زوردار آواز نے ان کو آ پکڑا سو ہم نے ان کو ریزہ ریزہ کر دیا پس

لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝۴۱ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ۝۴۲

ظالم لوگوں کو | پھر | پیدا کر دیں ہم نے | ان کے بعد | امتیں | دیگر

ظالموں پر لعنت ہے۔ پھر ہم نے ان کے بعد اور قوموں کو پیدا کیا۔

مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۝۴۳ ثُمَّ اَرْسَلْنَا

نہیں بڑھ سکتی | کوئی امت | اپنے وقت مقرر سے | اور نہ | وہ پیچھے رہ سکتے ہیں | پھر | بھیجے ہم نے

کوئی اُمت اپنے مقررہ وقت سے نہ آگے نکل سکتی ہے اور نہ پیچھے رہ سکتی ہے۔ پھر ہم اپنے رسولوں

رُسُلَنَا تَتْرَا ۭ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا

اپنے کئی رسول | مسلسل | جب کبھی | آتا | کسی امت (کے پاس) | اس کا رسول | تو وہ اس کو جھٹلا دیتے | پس پیچھے چلایا ہم نے

کو مسلسل بھیجتے رہے۔ جب کبھی کسی قوم کے پاس اس کا رسول آیا تو انہوں نے اُس کو جھٹلایا۔ سو ہم بھی کے بعد

بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ

ایک کو | دوسرے کے | اور بنا دیا ہم نے ان کو | کہانیاں | پس دوری ہو (رحمت سے) | ان لوگوں کو

دیگرے ان کو ہلاک کرتے گئے اور انہیں قصے کہانیاں بنا دیا۔ پس لعنت ہے ان لوگوں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۵) کیا وہ تم سے یہ وعدہ کرتا ہے کہ جب مر کر محض تمہاری مٹی اور ہڈیاں رہ جائیں گی تو تمہیں دوبارہ اٹھایا جائے گا۔

(۳۶) اور جو وعدہ وہ تم سے کر رہا ہے وہ عقل سے بہت دور ہے۔

(۳۷) حالانکہ زندگی تو صرف یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے کوئی اور زندگی نہ ہوگی سب اسی دنیا میں ہمیشہ مرتے اور پیدا ہوتے رہتے ہیں قیامت اور اس میں دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جانا کچھ نہیں۔

(۳۸) وہ تو صرف ایک معمولی آدمی ہے جو خدا کے ذمے جھوٹ لگاتا ہے کہ اس نے اسے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ ہم ایسے جھوٹے پر ایمان نہیں لا سکتے۔

(۳۹) حضرت ہودؑ نے قوم کی سرکشی سے مجبور ہو کر دعا کی کہ اے میرے پروردگار! ان کفار کی حق کے جھٹلانے کے مقابلہ میں میری مدد فرما۔

(۴۰) حکم ہوا کہ وہ چند ہی روز میں اپنے کئے پر افسوس کریں گے۔

(۴۱) پس ان کے جرموں کے نتیجے میں ان کو بجا طور پر فرشتہ جبرئیلؑ کی خوفناک چیخ نے آ پکڑا اور وہ خس و خاشاک کی طرح اڑ گئے یعنی سب مر گئے۔ پس ظالم لوگ اللہ کی رحمت سے دور ہی رہتے ہیں۔

(۴۲) پھر ان کی تباہی کے بعد ہم نے کئی اور امتیں (قوم ابراہیمؑ وقوم لوطؑ وقوم ایوبؑ وقوم شعیبؑ وغیرہ) پیدا کیں۔

(۴۳) اور ہر ایک قوم کی تباہی و بربادی کا ایک وقت مقرر ہے جس سے وہ قوم نہ آگے ہو سکتی ہے نہ پیچھے۔

افعال: نَحۡیَا: ہم جیتے ہیں مضارع جمع متکلم۔ نَمُوۡتُ: ہم مرتے ہیں مضارع۔ یُصۡبِحُنَّ: وہ ضرور ہی ہو جائیں گے مضارع بانون تاکید۔

اسماء: ھَیۡھَاتَ: کلمہ بُعد ہے یعنی بہت دور ہے۔ قَلِیۡلٍ: تھوڑی مدت کے بعد (صفت)۔

لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٤٤﴾ ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا

جوایمان نہیں لاتے | پھر | بھیجا ہم نے | موسیٰ | اوران کے بھائی | ہارون کو | اپنے معجزوں

جو ایمان نہیں لاتے۔ پھر ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی ہارونؑ کو اپنے احکام اور روشن

وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٤٥﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا

اوردلیل | روشن (کے ساتھ) | فرعون کی جانب | اوراس کے سرداروں (کی جانب) | توانہوں نے تکبر کیا | اوروہ تھے

دلیل کے ساتھ بھیجا۔ فرعون اور اس کی جماعت کی طرف، مگر انہوں نے تکبر کیا اور وہ

قَوْمًا عَالِيْنَ ﴿٤٦﴾ فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا

لوگ | سرکش | پس وہ کہنے لگے | کیا ہم ایمان لائیں | اپنے جیسے دوآدمیوں پر | حالانکہ ان کی قوم (کے لوگ)

(بڑے) سرکش لوگ تھے پس وہ کہنے لگے کیا ہم اپنے جیسے دو آدمیوں پر ایمان لائیں حالانکہ ان کی قوم

لَنَا عٰبِدُوْنَ ﴿٤٧﴾ فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ﴿٤٨﴾ وَلَقَدْ

ہمارے | غلام ہیں | سوانہوں نے جھٹلایا اُن دونوں کو | تو وہ ہو گئے | ہلاک ہونے والوں میں سے | اور بیشک

کے لوگ ہمارے غلام ہیں۔ تو انہوں نے دونوں (پیغمبروں) کو جھٹلایا پس وہ لوگ ہلاک کردیے گئے۔ اور بیشک

اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿٤٩﴾ وَجَعَلْنَا

دی ہم نے | موسیٰ کو | کتاب | تاکہ وہ لوگ | ہدایت پالیں | اور بنایا ہم نے

ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تاکہ وہ لوگ ہدایت پائیں۔ اور ہم نے

ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ

مریم کے بیٹے | اوراُن کی والدہ کو | ایک نشانی | اورہم نے پناہ دی ان دونوں کو | ایک اونچی جگہ | ٹھہرنے کے لائق

ابن مریم اور اس کی ماں کو (لوگوں کے لئے) بڑی نشانی بنا دیا۔ اور ان کو ایک بلند مقام پر جگہ دی جو رہائش کے لائق

وَّمَعِيْنٍ ﴿٥٠﴾ يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا

اور پانی والی (زمین میں) | اے رسولو! | کھاؤ | پاکیزہ چیزوں میں سے | اورعمل کرو

جاری پانی والی تھی۔ اے رسولو! تم پاک اشیاء کھاؤ اور نیک

صَالِحًا ۭ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿٥١﴾ وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ

نیک | بلاشبہ میں | اس کو جو | تم کررہے ہو | خوب جانتا ہوں | اور بلاشبہ | یہ | تمہاری امت ہے

عمل کرو۔ تم جو کچھ کرتے ہو میں اسے جانتا ہوں۔ اور بیشک تمہاری یہ اُمت

اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ﴿٥٢﴾ فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ

امت | ایک ہی | اور میں | تمہارا رب ہوں | پس مجھ سے ڈرو | پھرانہوں نے کاٹ لیا | اپنا کام

ایک ہی اُمت ہے اور میں تمہارا رب ہوں سو (میری نافرمانی سے) ڈرو۔ پھر لوگوں نے دین کے معاملے میں

بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿٥٣﴾

آپس میں | ٹکڑے ٹکڑے | ہرایک | گروہ | انہی باتوں پر | جوان کے پاس ہیں | خوش ہیں

اپنے آپ کو جدا جدا کرلیا، ہر ایک گروہ اپنی ہی بات پر خوش ہے۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۴) پھر ان قوموں کی طرف ہم نے لگا تار ایک کے بعد دوسرے کئی رسول بھیجے اور جب کبھی کسی قوم کی طرف ان کا رسول آیا تو انہوں نے اس کو جھٹلایا پس لگا تار ایک رسول کے بعد دوسرا اور ایک امت کی تباہی کے بعد دوسری امت کھڑی کی اور بالآخر ان کی نافرمانی کی وجہ سے سب کو ہلاک کر دیا کہ اب سوائے قصے کہانیوں کے ان کا کوئی نشان موجود نہیں۔ سو ایسے بے ایمان اللہ کی رحمت سے دور ہی رہے۔

(۴۵) پھر ہم نے حضرت موسیٰؑ اور ان کے بھائی حضرت ہارونؑ کو معجزے اور روشن دلیلیں دے کر بھیجا۔

(۴۶) کہ وہ دونوں فرعون اور اس کے درباری امیروں کو حق دین کی ہدایت کریں پس ان لوگوں نے دین حق سے انکار کیا اور وہ تھے ہی بڑے نافرمان۔

(۴۷) وہ یوں کہنے لگے کہ کیا ہم اپنے جیسے دو معمولی انسانوں پر ایمان لے آئیں جن کی قوم کے لوگ ہمارے (فرعونیوں کے) غلام ہیں؟ یہ ہو نہیں سکتا۔

(۴۸) سو انہوں نے ان دونوں پیغمبروں (موسیٰ اور ہارون علیہما السلام) کو جھٹلایا اور بحیرہ قلزم میں غرق ہو کر ہلاک ہو گئے۔

(۴۹) اور ہم نے حضرت موسیٰؑ کو کتاب تورات عطا کی تاکہ وہ لوگ سیدھے راستے (دین اسلام) پر آ جائیں۔

(۵۰) اور اسی طرح ہم نے حضرت عیسیٰؑ بن مریم اور ان کی والدہ کو اپنی قدرت کا ایک نشان بنایا اور دونوں کو ایک (دریا سے) اونچے اور سرسبز و شاداب علاقے یعنی مصر میں پناہ دی۔ (ف) ہیروڈس رومی نے نجومیوں کے کہنے سے حضرت عیسیٰؑ کو قتل کرنا چاہا تو آپؑ بمع حضرت مریمؑ مصر چلے آئے تھے پھر ہیروڈس کے مرنے کے بعد دوبارہ شام واپس آئے۔

(۵۱) سب رسولوں کو اپنے اپنے وقت میں یہی حکم ہوا کہ حلال چیزیں کھاؤ اور نیکیاں کرو۔ کیونکہ جو کچھ تم کرتے ہو ہم اسے اچھی طرح جانتے ہیں۔

(۵۲) اور اصول کے لحاظ سے ان سب اہل توحید کا ایک ہی دین (اسلام) ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں مجھی سے ڈرتے رہو۔

(۵۳) بعد میں لوگوں نے نفسانی مقاصد کی وجہ سے کئی مختلف دین بنالئے۔ اب ہر ایک گروہ اللہ کے دین کو بھول کر اپنی بنائی ہوئی رسموں پر ہی خوش ہے۔

افعال: اَتْبَعْنَا: ہم نے پیچھے لگا دیا' ماضی کا صیغہ۔ اٰوَیْنٰھُمَآ: ہم نے ان دونوں کو ٹھکانا دیا' اَوَیٰ اِیوَاءٌ سے ماضی۔ اتَّقُوْنِ: مجھ سے ڈرو' اِتَّقُوْا' صیغہ امر۔

اسماء: تَتْرَا: پے در پے' مسلسل' تابڑ توڑ' تَتَرٌ سے۔ عَالِیْنَ: سرکشی کرنے والے' تکبر کرنے والے' اسم فاعل۔ زُبُرًا: ٹکڑے ٹکڑے' پارہ پارہ۔

فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۵۴﴾ اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ

پس چھوڑ دیجئے انہیں | ان کی غفلت میں | ایک مدت (مقررہ) تک | کیا وہ خیال کرتے ہیں | کہ جو کچھ | ہم ان کی مدد کر رہے ہیں

سو آپ ان کو ایک مدت تک ان کی اسی غفلت میں پڑا رہنے دیجئے۔ کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ یہ جو ہم ان کو مال

مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿۵۵﴾ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ بَلْ

مال اور اولاد سے | وہ ہم جلدی کر رہے ہیں | ان کے لئے | بھلائی میں | (نہیں) بلکہ

اور اولاد دیئے جاتے ہیں۔ تو گویا ہم ان کی بہتری کیلئے جلدی کر رہے ہیں۔ (ایسا نہیں)

لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ

وہ سمجھتے ہی نہیں | بیشک جو لوگ | کہ خوف سے | اپنے رب کے

بلکہ وہ سمجھتے ہی نہیں۔ یقیناً وہ لوگ جو اپنے رب کی ہیبت سے

مُّشْفِقُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۸﴾ وَالَّذِيْنَ

ڈرتے رہتے ہیں | اور جو لوگ | کہ آیتوں پر | اپنے رب کی | ایمان رکھتے ہیں | اور جو لوگ کہ

ڈرتے رہتے ہیں۔ اور جو لوگ اپنے رب کے احکام پر ایمان لاتے ہیں اور جو لوگ

هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ

اپنے رب کے ساتھ | (کسی کو) شریک نہیں ٹھہراتے | اور جو لوگ کہ | دیتے ہیں | جو کچھ (بھی) وہ دیتے ہیں | اور ان کے دل

اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے ہیں اور وہ لوگ جو کچھ دے سکتے ہیں دیتے رہتے ہیں اور ان کے دل

وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ﴿۶۰﴾ اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ

ڈرتے ہیں | کہ وہ | اپنے رب کے پاس | لوٹ کر جانے والے ہیں | یہی لوگ ہیں | جو جلدی کرتے ہیں

اس بات سے ڈرتے ہیں کہ انہیں ایک دن اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ یہی لوگ نیکی کی طرف

فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا

نیک کاموں میں | اور وہ | اس میں | سبقت کرنیوالے ہیں | اور نہیں تکلیف دیتے ہم | کسی نفس کو | مگر اس کی طاقت کے مطابق

دوڑتے ہیں اور یہی اس میں سبقت لے جانے والے ہیں۔ اور ہم کسی شخص کو اس کی استطاعت سے زیادہ تکلیف نہیں

وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾ بَلْ

اور ہمارے پاس | ایک کتاب ہے | جو بیان کردے گی | حق بات | اور ان پر | ظلم نہ کیا جائے گا | بلکہ

دیتے اور ہمارے پاس وہ کتاب ہے جو ٹھیک ٹھیک (اعمال نامے) بتانے والی ہے اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ لیکن

قُلُوْبُهُمْ فِيْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ

ان کے دل | غفلت میں ہیں | اس سے | اور ان کے لئے | (اور) اعمال ہیں | علاوہ

ان کے دل اس کی طرف سے غفلت میں پڑے ہیں اور اس کے علاوہ کچھ اور (برے) کام بھی ہیں جو

ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ﴿۶۳﴾ حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ

اس (غفلت) کے | جن کو وہ | کرتے رہتے ہیں | یہاں تک کہ | جب | پکڑلیں گے ہم | ان کے خوشحال لوگوں کو

یہ لوگ کرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب ہم ان کے مالداروں کو عذاب میں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۴) پس آپ ان گمراہوں کو اسی گمراہی میں پڑا رہنے دیجئے وقت آنے پر انہیں خود ہی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔

(۵۵) کیا وہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم نے جو دنیا میں انہیں اولاد و مال دے رکھا ہے۔

(۵۶) تو گویا ان سے خوش ہو کر ان پر احسان کرنے میں ہم جلدی کر رہے ہیں؟ یہ بات نہیں! بلکہ وہ حقیقت سے ناواقف ہیں کہ یہ محض مہلت ہے اور آخر کار سخت عذاب ملے گا۔

(۵۷) بیشک جو لوگ خدا سے ڈرتے رہتے ہیں۔

(۵۸) اور جو اپنے رب کی آیات پر ایمان رکھتے ہیں۔

(۵۹) اور جو اپنے رب کے ساتھ کسی اور کو شریک نہیں ٹھہراتے۔

(۶۰) اور جو خدا کی راہ میں خرچ کرتے وقت دل میں ڈرتے رہتے ہیں کہ وہ اپنے رب کے پاس لوٹ کر جانے والے ہیں اور اس کی مرضی ہے کہ وہ ان کے اس عمل کو قبول کرے یا نہ کرے۔

(۶۱) پس یہی لوگ نیکیوں کے کرنے میں جلدی اور ان کے حاصل کرنے میں آگے بڑھتے ہیں۔

(۶۲) اور ہمارے احکام انسان کی طاقت کے مطابق ہوتے ہیں اس لئے ان پر عمل لازم ہے اور انسان کے تمام کام اس کے اعمال نامہ میں لکھے جاتے ہیں۔ اسی کے مطابق قیامت میں بدلہ دیا جائے گا۔ اور کسی سے ناانصافی نہ ہوگی ہر ایک کو اس کا پورا پورا حق ملے گا۔ یا کتاب سے یہاں مراد قرآن ہے جو ہر بات کی سچائی اور حقیقت کو ظاہر کرتی ہے۔

(۶۳) اگرچہ اللہ کے احکام کچھ مشکل نہیں مگر یہ کفار اعمال نامہ اور کاموں کی جزا و سزا سے غافل ہیں اور غفلت کے علاوہ اور بھی بہت سے ان کے جرائم ہیں۔

افعال: نُسَارِعُ: ہم جلدی کر رہے ہیں، جمع متکلم مضارع۔ نُمِدُّ: ہم دیتے ہیں، ہم مدد دیتے ہیں، مضارع۔ اٰتَوا: انہوں نے دیا، اِیتَاءٌ سے ماضی کا صیغہ۔ یَنْطِقُ: وہ بولے گی، بیان کرے گی، مضارع (مثبت)۔

اسماء: وَجِلَةٌ: خوفزدہ، ڈرنے والے، ڈرتے رہتے ہیں، صفت مشبہ۔ غَمْرَةٍ: وہ کثیر پانی جس کی تہ نظر نہ آئے بطور تشبیہ مراد جہالت، غفلت۔

بِالْعَذَابِ إِذَا هُمْ يَجْأَرُونَ ﴿٦٤﴾ لَا تَجْأَرُوا الْيَوْمَ إِنَّكُم مِّنَّا

عذاب میں | تو فوراً وہ | چیخنے لگیں گے | چلاؤ نہیں | آج | بلاشبہ تم کو | ہماری طرف سے

گرفتار کریں گے تو اس وقت چلا اٹھیں گے (کہا جائے گا) کہ آج مت چلاؤ کیونکہ ہماری طرف سے

لَا تُنصَرُونَ ﴿٦٥﴾ قَدْ كَانَتْ آيَاتِي تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَكُنتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ

مدد نہ دی جائے گی | بیشک | ہماری آیتیں | پڑھی جاتی تھیں | تم پر | تو تم | اپنی ایڑیوں پر

تمہاری مدد نہیں کی جائے گی۔ میرے احکام تمہیں پڑھ پڑھ کر سنائے جاتے تھے اور تم اُلٹے پاؤں واپس لوٹ

تَنكِصُونَ ﴿٦٦﴾ مُسْتَكْبِرِينَ بِهِ سَامِرًا تَهْجُرُونَ ﴿٦٧﴾ أَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا

اُلٹے پھر جاتے تھے | تکبر کرتے ہوئے | اس کو | افسانہ سمجھتے ہوئے | بے ہودہ بولتے ہوئے | پس کیا انہوں نے غور نہیں کیا

جاتے تھے۔ تکبر کرتے ہوئے، تم اپنی مجلسوں میں قرآن کی شان میں بے ہودہ باتیں کرتے تھے۔ کیا انہوں نے اس کلام پر

الْقَوْلَ أَمْ جَاءَهُم مَّا لَمْ يَأْتِ آبَاءَهُمُ الْأَوَّلِينَ ﴿٦٨﴾ أَمْ لَمْ يَعْرِفُوا

اس کلام میں | یا آیا ہے ان کے پاس | (علم) جو نہ آیا تھا | ان کے پہلے باپ دادا کے پاس | یا نہیں پہچانا انہوں نے

غور نہیں کیا یا اُن کے پاس کوئی ایسا علم آ گیا ہے جو ان کے اگلے بزرگوں کے پاس نہیں آیا تھا۔ یا انہوں نے اپنے رسول

رَسُولَهُمْ فَهُمْ لَهُ مُنكِرُونَ ﴿٦٩﴾ أَمْ يَقُولُونَ بِهِ جِنَّةٌ

اپنے رسول کو | کہ وہ | اس کا | انکار کر رہے ہیں؟ | یا | وہ کہتے ہیں کہ | اس کو | جنون ہے

کو نہیں پہچانا جس کی وجہ سے وہ ان کے منکر ہیں۔ یا وہ یہ کہتے ہیں کہ اُسے جنون ہے۔

بَلْ جَاءَهُم بِالْحَقِّ وَأَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُونَ ﴿٧٠﴾ وَلَوِ اتَّبَعَ

(نہیں) بلکہ | وہ تو لایا ہے ان کے پاس | حق | اور اکثر ان میں سے | حق کو | پسند نہیں کرتے | اور اگر پیروی کرتا

(نہیں!) بلکہ وہ ان کے پاس حق وصداقت کے ساتھ آیا ہے اور ان کی اکثریت سچی بات کو پسند نہیں کرتی۔ اور اگر دینِ حق

الْحَقُّ أَهْوَاءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَن فِيهِنَّ ۚ بَلْ

حق | ان کی خواہشوں کی | تو بگڑ جاتے | آسمان | اور زمین | اور جو (لوگ) | ان میں ہیں | بلکہ

ان کی خواہشات کی پیروی کرنے لگے تو آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہیں درہم برہم ہو جائیں۔ بلکہ ہم نے

أَتَيْنَاهُم بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَن ذِكْرِهِم مُّعْرِضُونَ ﴿٧١﴾ أَمْ تَسْأَلُهُمْ

دی ہم نے ان کو | ان کی نصیحت | پس وہ | اپنی نصیحت سے | منہ موڑ رہے ہیں | یا آپ ان سے مانگتے ہیں

ان کے پاس ان کی نصیحت بھیج دی ہے، مگر وہ اپنی نصیحت سے منہ پھیر رہے ہیں۔ کیا آپؐ ان سے کوئی

خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ﴿٧٢﴾

کچھ اجرت؟ | پس اجرت | آپ کے رب کی | بہتر ہے | وہی ہے | سب سے بہتر | رزق دینے والا

معاوضہ طلب کرتے ہیں، معاوضہ تو آپ کے ربّ کا سب سے بہتر ہے۔ اور وہ بہترین رازق ہے۔

وَإِنَّكَ لَتَدْعُوهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٧٣﴾ وَإِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ

اور بیشک آپؐ | بلاتے ہیں ان کو | راہ راست کی طرف | اور بلاشبہ | جو لوگ | ایمان نہیں رکھتے

اور بیشک آپؐ ان کو سیدھی راہ کی طرف بلاتے ہیں۔ اور بیشک وہ لوگ جو آخرت پر

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶۴) یہاں تک کہ جب ہم ان میں سے ان کے سرداروں کو قیامت کے روز عذاب میں گرفتار کریں گے تو وہ روئیں پیٹیں گے۔

(۶۵) تب انہیں حکم ہوگا کہ چلاتے کیوں ہو۔ آج ہماری طرف سے تمہاری کچھ مدد نہیں کی جائے گی۔

(۶۶) جب تمہیں ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جایا کرتی تھیں تو تم لوگ انکار کرتے تھے۔

(۶۷) اس حال میں کہ تم غرور کرتے اور یہ کہتے تھے کہ یہ قرآن ایک افسانہ ہے اور اس کی شان میں گستاخانہ بکواس کرتے جاتے تھے۔

(۶۸) پس کیا ان اہل مکہ نے خدا کے اس کلام میں خوب سوچ بچار نہیں کیا؟ یا ان کے خیال میں یہ قرآن اور دین ایسی چیز ہے۔ جو ان کے اگلے بڑے بوڑھوں کے پاس نہیں آئی تھی۔ اس لئے یہ دین کے نام ہی سے ناواقف ہیں۔ حالانکہ یہ خود کو حضرت ابراہیمؑ کا پیروکار کہتے ہیں۔

(۶۹) یا انہوں نے اپنے رسولؐ کو نہیں پہچانا جس کی وجہ سے وہ اس کا انکار کررہے ہیں۔

(۷۰) یا ان کے خیال میں وہ دیوانہ ہے یہ بات نہیں بلکہ وہ تو ان کے پاس سچی کتاب لایا ہے مگر ان میں سے بہت سے لوگ حق کو پسند ہی نہیں کرتے۔

(۷۱) اور اگر حق تعالیٰ ان کی خواہشوں پر چلتا تو زمین و آسمان اور جو کچھ ان کے درمیان میں موجود ہے سب ان کی الٹی پلٹی خواہشات کے تحت الٹ پلٹ ہو جاتے بلکہ ہم نے تو ان کی بھلائی کے لئے قرآن نازل کیا ہے۔ سو وہ اپنی خیر خواہی اور عزت و شرف سے بے پروائی کررہے ہیں۔

(۷۲) یا کیا آپؐ ان سے حق کی تبلیغ پر کچھ اجرت مانگتے ہیں؟ کہ وہ اس قرآن کو سننے سے گھبراتے ہیں سو یہ بات نہیں کیونکہ جو انعام و اکرام آپؐ کو اللہ کی طرف سے ملا ہوا ہے وہ ان کے معاوضہ سے کہیں بہتر ہے اور اللہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

(۷۳) اور یقیناً آپؐ تو انہیں سیدھے راستہ (اسلام) کی طرف بلارہے ہیں۔

افعال: تَجْئَرُوْا: تم زاری کرو، تم فریاد کرو، مضارع۔ تَنْكِصُوْنَ: تم بھاگتے ہو، تم پھرے جاتے ہو، مضارع۔ تَهْجُرُوْنَ: تم چھوڑتے ہو، تم بےہودہ بکتے ہو، مضارع۔ يَعْرِفُوْا: (کیا) وہ واقف نہ تھے (کیا) انہوں نے پہچانا نہ تھا، مضارع مجزوم۔ أَتَيْنٰهُمْ: ہم نے ان کو پہنچادیا، صیغہ ماضی۔

اسماء: مُتْرَفِيْهِمْ: ان میں سے خوشحال دولت مند لوگوں کو۔ خَرَاجُ: حاصل، مال، مزدوری، یہاں مراد رزق ہے۔

بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ﴿۷۴﴾ وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ

آخرت پر | اس راستہ سے | منحرف ہیں | اور اگر ہم رحم کریں ان پر | اور دور کردیں | جو کچھ ان پر ہے

ایمان نہیں رکھتے' راہِ راست سے ہٹ گئے ہیں۔ اور اگر ہم ان پر مہربانی کریں اور ان کی تکلیف

مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ

تکلیف | تو ابھی وہ اصرار کریں گے | اپنی سرکشی پر | بھٹکتے ہوئے | اور ہم پکڑ چکے ہیں ان کو

کو دور کردیں تو (پھر بھی) یہ اپنی سرکشی پر اڑے ہوئے بھٹکتے رہیں گے۔ اور بیشک ہم نے ان کو عذاب

بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۷۶﴾ حَتّٰى

عذاب میں | پس نہ تو انہوں نے عاجزی کی | اپنے رب کے سامنے | اور نہ ہی وہ گڑگڑائے | یہاں تک کہ

میں گرفتار کیا پھر بھی یہ اپنے رب کے آگے نہ جھکے اور نہ عاجزی کی۔ یہاں تک کہ

اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۷﴾

جب ہم نے کھول دیا | ان پر دروازہ | سخت عذاب کا | تو اس وقت وہ | اس میں | مایوس ہونے لگے

جب ہم نے ان پر شدید عذاب کا دروازہ کھول دیا تو پھر وہ اس میں ناامید ہوکر رہ گئے۔

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا

اور اللہ وہی ہے جس نے | پیدا کئے تمہارے لئے | کان | اور آنکھیں | اور دل | تھوڑا ہی

اور وہ وہی تو ہے جس نے تمہارے کان' آنکھیں اور دل بنائے۔ (لیکن) تم بہت کم

تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾ وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۹﴾

تم شکر کرتے ہو | اور وہی ہے جس نے | پھیلایا تم کو | زمین میں | اور اسی کی طرف | تم جمع کئے جاؤ گے

شکر کرتے ہو۔ اور وہی تو ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلا رکھا ہے اور اسی کی طرف تم جمع کئے جاؤ گے۔

وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ

اور وہی ہے جو | زندہ کرتا ہے | اور مارتا ہے | اور اسی کا (اختیار) ہے | بدلنا | رات

اور وہی تو ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور رات دن کا گھٹنا اور بڑھنا بھی اسی

وَالنَّهَارِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۸۰﴾ بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ

اور دن کا | پس کیا تم عقل نہیں رکھتے | بلکہ | وہ کہتے ہیں | ویسا ہی | جیسا کہ | کہا کرتے تھے

کے اختیار میں ہے پھر کیا تم سمجھتے نہیں؟ بلکہ یہ لوگ ویسی ہی باتیں کرتے ہیں جیسی اگلے کرتے

الْاَوَّلُوْنَ ﴿۸۱﴾ قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا

پہلے (مشرک) | وہ کہتے ہیں | کیا جب ہم مرجائیں گے | اور ہوجائیں گے | مٹی | اور ہڈیاں | تو کیا ہم

تھے۔ کہتے ہیں کہ کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہوجائیں گے تو کیا ہم دوبارہ

لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۸۲﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَاۗؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ

(دوبارہ) اٹھائے جائیں گے | بیشک | وعدہ دیا گیا | ہمیں | اور ہمارے باپ دادوں کو | یہی | اس سے پہلے

زندہ کئے جائیں گے۔ بیشک یہ وعدہ تو ہم سے اور ہمارے بڑوں سے اس سے پہلے ہوتا چلا آیا ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷۴) اور جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے وہ بلاشبہ اس سیدھے راستہ سے کسی اور جانب پھر رہے ہیں۔

(۷۵) اور اگر ہم ان پر رحم کر کے ان کی تکلیف کو دور بھی کر دیں گے تو بھی وہ راہ حق سے بھٹکتے ہوئے اپنی سرکشی پر ضد کریں گے۔

(۷۶) اور ہم ان اہل مکہ کو قحط وغیرہ عذاب میں بھی پکڑ چکے ہیں سو انہوں نے نہ تو اپنے رب کے سامنے عاجزی کی اور نہ ہی گڑگڑائے۔

(۷۷) یہاں تک کہ جب ہم ان پر سخت عذاب کا دروازہ کھول دیں گے تو وہ ناامید ہو کر رہ جائیں گے۔

(۷۸) اللہ ہی نے تمہارے لئے کان، آنکھیں، دل پیدا کر دیئے جو غور وفکر کا ذریعہ ہیں مگر تم تھوڑا ہی شکر کرتے ہو اور ان نعمتوں سے نصیحت نہیں لیتے۔

(۷۹) اور اسی اللہ نے تمہیں زمین میں آباد کر رکھا ہے اور قیامت کے روز اسی کے دربار میں اکٹھے ہو گے۔

(۸۰) اور وہی سب کو پیدا کرتا اور مارتا ہے اور اسی کے قبضۂ قدرت میں رات و دن کا بدل کر لانا ہے پس کیا تم اتنی بھی عقل نہیں رکھتے۔

(۸۱) حشر و نشر کے متعلق اہل مکہ نے بھی وہی پرانا فرسودہ اعتراض کیا ہے جو پہلے منکروں نے کیا۔

(۸۲) چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ جب ہم مر کر مٹی اور ہڈیاں رہ جائیں گے تو کیا ہم دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے؟ ہرگز نہیں۔

اسماء: نَاكِبُوْنَ: پھر جانے والے، مڑ جانے والے، اسم فاعل۔

اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۸۳﴾ قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ

نہیں یہ | مگر صرف | کہانیاں | پہلے لوگوں کی | پوچھیے | کس کی ہے | زمین

یہ تو محض گزشتہ لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔ (ان سے) پوچھیے کہ زمین اور جو کوئی اس

وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۴﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ

اور جو لوگ | اس میں ہیں | اگر تم کو علم ہے | وہ جلدی کہیں گے | اللہ کی | کہہ دیجئے

میں ہیں کس کی ملکیت ہیں اگر تمہیں علم ہو (تو بتاؤ) (اس کے جواب میں) وہ فوراً کہہ دیں گے کہ اللہ کی' آپ کہہ دیجئے

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۵﴾ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ

پس کیا نہیں | تم غور کرتے | پوچھیے | کون ہے | رب | ساتوں آسمانوں کا | اور رب

کہ پھر کیوں تم لوگ نصیحت قبول نہیں کرتے۔ آپ (ان سے) پوچھیے کہ سات آسمانوں اور عرش عظیم

الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۸۶﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۸۷﴾

عرش | عظیم کا | وہ جلدی کہیں گے | اللہ | کہہ دیجئے | پس کیا تم ڈرتے نہیں؟

کا ربّ کون ہے؟ وہ فوراً کہیں گے کہ اللہ! (پھر ان سے) پوچھیے تو کیا تم (اللہ سے) ڈرتے نہیں

قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ

پوچھیے | کون ہے | جس کے ہاتھ میں ہے | حکومت | ہر چیز کی | اور وہی پناہ دیتا ہے | اور نہیں پناہ دی جا سکتی

پوچھیے کہ وہ کون ہے کہ جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہی ہے اور وہ پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابلہ میں کوئی کسی کو پناہ

عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۸﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ فَاَنّٰى

اس کے خلاف | اگر تم جانتے ہو | وہ جلدی کہیں گے | اللہ | کہہ دیجئے | پھر کہاں سے

نہیں دے سکتا اگر تمہیں علم ہو (تو بتاؤ) وہ فوراً کہیں گے کہ اللہ! کہیے پھر کیوں مسحور (دیوانے)

تُسْحَرُوْنَ ﴿۸۹﴾ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۹۰﴾

تمہیں جادو کیا جاتا ہے | بلکہ | ہم تو لائے ہیں ان کے پاس | سچ | اور یقیناً وہی | جھوٹے ہیں

بن رہے ہو؟ بلکہ ہم نے ان کو حق بات پہنچا دی ہے اور وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔

مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا

نہیں اختیار کی | اللہ نے | کوئی اولاد | اور نہ (ہی) | ہے اس کے ساتھ | کوئی اور معبود | تب تو

اللہ تعالیٰ نے کسی کو اولاد نہیں بنایا اور نہ اس کے ساتھ کوئی اور معبود (شریک) ہے' یوں ہوتا

لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ

لے جاتا | ہر | معبود | جو کچھ اس نے پیدا کیا تھا | اور غالب آ جاتا | ایک ان میں سے

تو ہر خدا اپنی مخلوق کو لے کر چل پڑتا اور وہ ایک دوسرے پر

عَلٰي بَعْضٍ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۹۱﴾ عٰلِمِ

دوسرے پر | پاک ہے | اللہ | ان (باتوں) سے | جو وہ بیان کرتے ہیں | وہ جاننے والا ہے

چڑھائی کر دیتے اللہ تعالیٰ ان نقائص سے پاک ہے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں۔ وہ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸۳) ہم سے اور ہم سے پہلے بڑے بوڑھوں سے بھی یہی کہا گیا کہ ہم مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جائیں گے یہ سب افسانہ ہے حشر ونشر کچھ بھی نہیں۔

(۸۴) ان سے پوچھئے کہ اگر تمہیں کچھ علم ہے تو بتاؤ کہ زمین اور جو کچھ اس میں موجود ہے وہ کس کا ہے؟

(۸۵) وہ ضرور کہیں گے کہ یہ سب کچھ اللہ ہی کا ہے آپ کہہ دیجئے پس کیا تم غور نہیں کرتے کہ عبادت کے لائق وہی ہے جو سب کا مالک ومختار ہے۔

(۸۶) پھر پوچھئے کہ ساتوں آسمانوں اور عرش عظیم کا پروردگار کون ہے؟

(۸۷) وہ جواب دیں گے کہ سب کا مالک اللہ ہی ہے آپ کہہ دیجئے پس کیا تم اس سے ڈرتے نہیں کہ دوسروں کو اس کا شریک ٹھہراتے ہو۔

(۸۸) پھر پوچھئے ہر چیز کی اصل حکومت کس کے ہاتھ میں ہے؟ مظلوم کو اپنے ہاں کون پناہ دیتا ہے؟ اور وہ کون ہے جس کے مقابلہ میں کوئی کسی ظالم کو پناہ نہیں دے سکتا۔ اگر تم جانتے ہو تو بتاؤ۔

(۸۹) وہ کہیں گے یہ سب باتیں اللہ ہی کے قبضۂ قدرت میں ہیں آپ کہہ دیجئے تو پھر سحر زدہ شخص کی طرف ایسی بہکی بہکی باتیں کیوں کرتے ہو۔

(۹۰) صرف یہی نہیں بلکہ ہم تو ان کے پاس دین حق لائے ہیں لیکن یہ لوگ خود ہی جھوٹے ہیں۔

(۹۱) اللہ کی کوئی اولاد نہیں اور نہ اس کا کوئی شریک ہے اور اگر ایسا ہوتا تو ہر ایک معبود اپنی مخلوق کو الگ لے جاتا اور ایک دوسرے پر غلبہ پانے کی کوشش کرتا اور دنیا فنا ہو جاتی۔ اللہ ان کی شرک کی باتوں سے بالکل پاک ہے۔

افعال: یُجَارُ: (اس کے خلاف) پناہ نہیں دی جا سکتی' مضارع مجہول منفی۔ تُسْحَرُوْنَ: تم مسحور ہو جاتے ہو' تم فریب کھا جاتے ہو' مضارع مجہول۔ عَلَا: وہ چڑھ گیا' وہ غالب آیا' عُلُوّ سے ماضی۔

الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٩٢﴾ قُلْ

(سب) چھپی | اور کھلی (بات کا) | سو وہ بہت برتر ہے | اس سے جو | وہ شرک کرتے ہیں | آپ کہہ دیجئے

ڈھکی چھپی اور آشکارا باتوں کو جانتا ہے اور مشرک جو کچھ اس کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں وہ اس سے بالاتر ہے۔ آپ کہہ دیجئے

رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ﴿٩٣﴾ رَبِّ

کہ اے میرے ربّ! | اگر | تو دکھا دے مجھے | وہ (عذاب) | جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے | (تو) اے میرے ربّ!

کہ اے میرے ربّ! اگر آپ نے وہ عذاب مجھے دکھانا ہو جس کا ان سے وعدہ کیا جارہا ہے۔ تو اے میرے ربّ! مجھے ان ظالموں

فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٩٤﴾ وَاِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ

تو مجھے (شامل) نہ کرنا | ان ظالم لوگوں میں | اور بلاشبہ ہم | اس بات پر کہ | آپ کو دکھا دیں

کے ساتھ شامل نہ فرما۔ اور بیشک ہم اس بات پر قادر ہیں کہ جس عذاب کا ہم نے

مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿٩٥﴾ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ

وہ (عذاب) جس کا ہم ان سے وعدہ کر رہے ہیں | قادر ہیں | مدافعت کیجئے | ایسے طریقہ سے | جو بہت ہی اچھا ہو

ان سے وعدہ کیا ہے وہ آپ کو دکھا دیں پس برائی کا مقابلہ اچھے سلوک سے کیجئے

السَّيِّئَةَ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ﴿٩٦﴾ وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ

بُرائی سے | ہم | خوب جانتے ہیں | جو کچھ | وہ بیان کرتے ہیں | اور کہئے | اے میرے ربّ! | میں پناہ مانگتا ہوں تیری

اور جو کچھ یہ بیان کرتے ہیں وہ ہمیں خوب معلوم ہے اور دعا کیجئے کہ اے میرے ربّ! میں شیطانوں کے وسوسوں سے

مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿٩٧﴾ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿٩٨﴾

وسوسوں سے | شیطانوں کے | اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری | اے میرے ربّ | کہ وہ آئیں میرے پاس

تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اور اے میرے ربّ! میں اس بات سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں۔

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿٩٩﴾

یہاں تک کہ | جب آجائے گی | ان میں سے کسی کو | موت | تو وہ کہے گا | اے میرے ربّ! | مجھے واپس لوٹا دے

یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت آجاتی ہے تو کہتا ہے پروردگار! مجھے دوبارہ دنیا میں بھیج دے

لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ

تاکہ میں | عمل کروں | نیک | اس (دنیا) میں | جس کو میں چھوڑ آیا ہوں | ہرگز نہیں | یہ تو ایک بات ہے | کہ وہ

تاکہ میں جس دنیا کو چھوڑ آیا ہوں اس میں (جاکر) نیک کام کروں! ہرگز نہیں۔ یہ محض ایک بات ہے جسے وہ

قَآئِلُهَا وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿١٠٠﴾

کہہ رہا ہے | اور ان کے آگے (تو) | ایک پردہ ہے | اس دن تک | کہ وہ (دوبارہ) اٹھائے جائیں گے

کہہ رہا ہے۔ اور ان کے آگے ایک پردہ ہے اس وقت تک جب انہیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔

فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿١٠١﴾

پس جب | پھونکا جائے گا | صور | تو نہ رشتے رہیں گے | ان کے درمیان | اس دن | اور نہ کوئی ایک دوسرے کو پوچھے گا

سو جب صور پھونکا جائے گا تو اس روز نہ باہمی رشتہ داری کام آئے گی اور نہ کوئی کسی کو پوچھے گا۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹۲) وہ ہر چھپی اور کھلی بات کو جانتا اور ان کے شرک سے بہت بلند ہے۔

(۹۳) آنحضرتؐ کو خطاب ہے کہ اللہ سے یہ دعا مانگا کریں کہ بار خدایا! جس عذاب کا کفار سے وعدہ کیا جاتا ہے اگر تو وہ میری زندگی میں لے آئے۔

(۹۴) تو میرے مولیٰ! مجھے اس عذاب میں ظالم مشرکین کے ساتھ شامل نہ فرمائیو۔

(۹۵) اور بلاشبہ ہمیں یہ قدرت حاصل ہے کہ جس عذاب کا کفار سے وعدہ کیا جارہا ہے ہم اسے آپؐ کے سامنے ہی ان پر نازل کر دیں۔

(۹۶) لیکن آپؐ کی شان کے لائق یہ ہے کہ ان کی برائی کا بہترین طریقے سے جواب کر دیں اور آپؐ کے خلاف ان کی فضول باتوں' غیر مہذب گفتگو کو ہم خوب جانتے ہیں (اس کی سزا ہم خود) ان کو دیں گے۔

(۹۷) اور آپؐ ہمیشہ یوں دعا کیا کیجئے کہ اے میرے پروردگار! میں شیطان کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(۹۸) اور اس بات سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ شیطان میرے پاس آئیں۔

(۹۹) اب تو ان میں ہر ایک شرک پر بضد ہے لیکن موت کے وقت تمنا کرے گا کہ دنیا میں جانے کا ایک دفعہ اور موقع دیا جائے۔

(۱۰۰) تاکہ میں وہاں جا کر نیک عمل کروں۔ ہرگز ایسا نہیں ہوگا یہ تو صرف اس کے کہنے کی بات ہے نہ وہ دنیا میں واپس بھیجا جاسکتا ہے نہ وہ نیکی کرنے والا ہے۔ اور ابھی تو قیامت میں دوبارہ اٹھائے جانے تک عالم برزخ کی مصیبتیں برداشت کرنی باقی ہیں۔

(۱۰۱) پس جب قیامت کا صور پھونکا جائے گا تو ان کے باہمی رشتے ناطے سب ختم ہو جائیں گے اور کوئی کسی کو نہ پوچھے گا۔

افعال: تُرِیَنِّیْ: تو مجھے دکھلائے' تُرِیَنَّ اِرَاءَ ۃٌ سے مضارع بانون تاکید۔ اَرْجِعُوْنَ: مجھ کو پھر بھیج دیجئے' اَرْجِعُوْا اِرْجَاعٌ سے امر کا صیغہ۔ تَرَکْتُ: میں نے چھوڑ دیا' تَرْکٌ سے مضارع۔ یَّحْضُرُوْنَ: وہ میرے پاس آئیں' حاضر ہوں' آ کر میرے کاموں میں دخل دیں' مضارع۔

اسماء: قَآئِلُهَا: زبان سے کہنے والا۔ هَمَزَاتِ: شیطانی وسوسے۔ اَنْسَابَ: قرابتیں' رشتے ناتے' نسبٌ کی جمع۔

فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَمَنْ
پس جس کے | بھاری ہوں گے | پلے (نیکیوں کے) | وہی ہوں گے | کامیاب | اور جس کے
تو جن کا (ترازو کا) پلہ بھاری ہوگا وہ کامیاب ہوں گے۔ اور جن کا

خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
ہلکے ہوں گے | پلے (نیکیوں کے) | سو وہی لوگ ہیں | جنہوں نے | نقصان میں رکھا | اپنے آپ کو
پلہ ہلکا ہوگا تو وہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان میں رکھا (وہ)

فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا
رہیں گے دوزخ میں ہمیشہ | جھلس دے گی | ان کے چہروں کو | آگ | اور وہ | اس میں
جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔ (دوزخ کی) آگ اُن کے چہروں کو جھلس دے گی اور وہاں ان کے چہرے بگڑ جائیں گے۔

كٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾
بدصورت ہوں گے | کیا میری آیتیں نہیں پڑھی جاتی تھیں؟ | تم پر | تو تم ان کو | جھٹلاتے تھے
(اور کہا جائے گا) کیا ہمارے احکام تمہیں پڑھ پڑھ کر سنائے نہیں جاتے تھے اور تم ان کو جھٹلاتے رہتے تھے۔

قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ﴿۱۰۶﴾
وہ کہیں گے | اے ہمارے رب! | غالب ہوئی | ہم پر | بدبختی ہماری | اور ہم تھے | گمراہ لوگ
وہ جواب دیں گے کہ ہمارے رب! ہماری بدقسمتی نے ہم پر غلبہ پالیا تھا اور ہم گمراہ ہوگئے تھے۔

رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ قَالَ
اے ہمارے رب! | نکال ہم کو اس سے | پھر اگر | ہم دوبارہ کریں | تو بیشک ہم | ٹھہریں گے بڑے ظالم | فرمائے گا
اے ہمارے رب! ہمیں اس میں نکال دے اگر ہم دوبارہ ایسا کریں تو بیشک ہم ظالم ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ

اخْسَـُٔوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ﴿۱۰۸﴾ اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ
دور ہو جاؤ تم | اسی میں رہو گے | اور مجھ سے کلام نہ کرو | بیشک وہ | تھا ایک گروہ | میرے بندوں کا
دُور ہو جاؤ اور مجھ سے بات نہ کرو۔ حقیقت یہ ہے کہ میرے بندوں کا ایک گروہ تھا جو یہ دعا کرتا تھا

يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ
وہ کہتے تھے | اے ہمارے رب! | ہم ایمان لائے | پس بخش دے | ہمیں | اور رحم کر ہم پر | اور تو | سب سے بہتر
کہ اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو بہترین

الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ
رحم کرنے والا ہے | سو کرتے تم ان سے | مذاق | یہاں تک کہ | انہوں نے بھلا دی تمہیں | میری یاد
رحم کرنے والا ہے تو تم نے ان کا مذاق اڑایا یہاں تک کہ انہوں نے تمہیں میری یاد بھلا دی

وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا
اور تم ان سے | ہنسا کرتے تھے | بلاشبہ میں نے | بدلہ دیا اُن کو | آج | بدلے میں ان کے صبر کے
اور تم ان پر ہنسا کرتے تھے۔ میں نے آج اُن کو اُن کے صبر کا بدلہ (یہ) دیا ہے

آیت نمبر ‏ آسان تفسیر

(۱۰۲) سومیدان محشر میں جن لوگوں کے نیک اعمال کے پلے بھاری ہوں گے وہی لوگ کامیاب ہوں گے۔

(۱۰۳) اور جن کے نیک اعمال کے پلے ہلکے ہوں گے وہی ہوں گے جنہوں نے اپنے آپ کونقصان میں رکھا اوراب ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔

(۱۰۴) دوزخ کی آگ ان کے چہروں کو جھلس دے گی۔جس سے وہ بدشکل ہوجائیں گے۔

(۱۰۵) ان سے کہا جائے گا کہ جب ہماری آیتیں تمہیں پڑھ کرسنائی جاتی تھیں تو تم انہیں جھٹلایا کرتے تھے۔

(۱۰۶) وہ جواب دیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! واقعی ہماری بدبختی ہم پر غالب آگئی تھی اور ہم سخت گمراہ تھے۔

(۱۰۷) اے ہمارے پروردگار! اب تو ہمیں اس دوزخ سے نجات دے دے اگر ہم پھر ایسا جرم کریں تو واقعی ہم بڑے ظالم ٹھہریں گے۔

(۱۰۸) حکم ہوگا۔دور ہوجاؤ تم اسی میں ہمیشہ رہو گے۔مجھ سے بات تک نہ کرو۔

(۱۰۹) اور بات یہ ہے کہ دنیا میں ہمارے بندوں میں سے ایک ایسا گروہ تھا جو کہتا تھا۔اے ہمارے پروردگار! ہم صدق دل سے ایمان لے آئے ہیں۔سو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو ہی سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔

(۱۱۰) سو تم ان ایمانداروں سے مذاق کیا کرتے تھے۔یہاں تک کہ تم نے اس مشغلہ میں ہماری یاد بھی بھلادی۔

افعال: تَلْفَحُ: وہ جھلس دیتی ہے، دے گی، مضارع۔خَفَّتْ: وہ ہلکی ہوئی، ماضی۔اِخْسَئُوْا: پڑے رہو پھٹکارے ہوئے، امر کا صیغہ۔ غَلَبَتْ: غالب ہوگئی، ماضی معروف۔اِتَّخَذْتُمُوْهُمْ: تم نے ان کو ٹھہرایا۔اَنْسَوْكُمْ: انہوں نے تم کو بھلا دیا، ماضی۔ تَضْحَكُوْنَ: تم ہنستے ہو یعنی تمسخر کی ہنسی، مضارع۔

اسماء: كٰلِحُوْنَ: منہ بگاڑنے والے، منہ بنا کر دانت نکال دینے والے، اسم فاعل۔ شِقْوَتُنَا: ہماری کم بختی، شَقِيَ يَشْقٰى کا مصدر ہے۔سِخْرِيًّا: ٹھٹھا، ہنسی، سُخْرٌ سے۔

اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿١١١﴾ قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِى الْاَرْضِ عَدَدَ

کہ وہی ہیں | کامیاب | کہے گا (اللہ) | کتنی مدت | ٹھہرے تم | زمین میں | گنتی

اب وہی کامیاب ہیں۔ اللہ فرمائے گا کہ زمین پر تم کتنے سال رہے ہو؟ وہ کہیں گے

سِنِيْنَ ﴿١١٢﴾ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْئَلِ الْعَآدِّيْنَ ﴿١١٣﴾

سالوں کی؟ | وہ کہیں گے | ہم ٹھہرے | ایک دن | یا کچھ حصہ | دن کا | پس پوچھ لے | شمار کرنے والوں سے

کہ ہم ایک دن یا ایک دن سے بھی کم رہے ہیں' شمار کرنے والوں سے پوچھ لیجئے۔

قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿١١٤﴾ اَفَحَسِبْتُمْ

فرمائے گا | نہیں ٹھہرے تم | مگر | تھوڑی مدت | کاش! تم | جانتے | پس کیا تم نے خیال کر لیا تھا

فرمائے گا کہ تم نے بہت تھوڑی مدت قیام کیا۔ کاش! تم (یہ بات دنیا میں) جان لیتے۔ کیا تم خیال کرتے ہو

اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿١١٥﴾ فَتَعٰلَى

کہ بے شک | ہم نے پیدا کر لیا تھا تمہیں | بیکار | اور کہ تم | ہماری طرف | نہیں لوٹائے جاؤ گے | پس بہت بلند ہے

کہ ہم نے تمہیں بے فائدہ پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے۔ وہ

اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿١١٦﴾

اللہ | بادشاہ | حقیقی | نہیں اور کوئی معبود | سوائے اس کے | مالک ہے | عرش | عظیم کا

اللہ جو بادشاہِ حقیقی ہے اس کی شان بلند ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ عزت والے عرش کا مالک ہے۔

وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ

اور جو کوئی | پکارے | ساتھ اللہ کے | کسی اور معبود کو | کہ نہیں کوئی دلیل | اس کے پاس | اس کی | سو اس کا حساب

اور جو شخص اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کوئی دلیل (بھی) نہیں' تو اس کا حساب

عِنْدَ رَبِّهٖ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿١١٧﴾ وَقُلْ رَّبِّ

اس کے رب کے پاس ہے | بلاشبہ فلاح نہیں پاتے | کافر لوگ | اور آپ کہیں | اے میرے رب!

اس کے رب کے ہاں ہوگا' یقیناً کافر نجات نہیں پائیں گے۔ اور آپ کہہ دیجئے اے میرے رب!

اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿١١٨﴾

بخش دے | اور رحم فرما | اور تو ہی | سب سے بہتر | رحم کرنے والا ہے

مجھے بخش دے اور رحم کر اور تو ہی بہترین رحم کرنے والا ہے

سُوْرَةُ النُّوْرِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ نور مدینہ میں نازل ہوئی اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | چونسٹھ آیتیں اور نو رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ

یہ ایک سورت ہے | جس کو نازل کیا ہم نے | اور فرض کر دیا اس کو | اور نازل کیں ہم نے | اس میں | آیتیں | واضح

یہ ایک سورت ہے جسے ہم نے نازل کیا اور اس کے (احکام کو تم پر) فرض قرار دیا اور اس میں صاف صاف احکام نازل کئے۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۱۱) بلا شبہ ہم نے آج انہیں ان کے صبر کا بدلہ دیا ہے کہ وہی بامراد ہیں۔

(۱۱۲) پھر ان کفار سے پوچھے گا کہ تم دنیا میں کتنی مدت رہے؟

(۱۱۳) وہ جواب دیں گے کہ ہم دنیا میں ایک دن یا کچھ حصہ دن کا رہے آپ گننے والوں (فرشتوں) سے پوچھ لیجئے۔

(۱۱۴) فرمائے گا کہ تم واقعی تھوڑی ہی مدت دنیا میں رہے مگر کاش! تم اس بات کو دنیا میں جانتے تو بداعمالیوں سے بچے رہتے اور آج یہ برا حال نہ ہوتا۔

(۱۱۵) پس کیا تم نے دنیا میں یہ سمجھ لیا تھا کہ ہم نے تمہیں دنیا میں بے کار پیدا کیا ہے؟ اور تمہارے ذمے کوئی فرائض عائد نہیں کئے؟ اور کہ تم ہماری طرف اعمال کے جواب دینے کے لئے واپس نہیں آ ؤ گے۔

(۱۱۶) پس اللہ بادشاہ حقیقی ان مشرکانہ عقیدوں سے بہت بلند ہے اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

(۱۱۷) اور جو شخص اللہ کے ساتھ کسی اور چیز کو شریک مقرر کرے جس کی اس کے پاس کوئی عقلی و نقلی دلیل موجود نہیں سو اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے اور یقیناً کفار کامیاب نہ ہوں گے۔

(۱۱۸) اور ہمیشہ یوں دعا کیا کیجئے کہ اے میرے پروردگار! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ کیونکہ تو ہی سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔

افعال: اِرْحَمْ: تو رحم کر' صیغہ امر۔

اسماء: عَآدِّیْنَ: گننے والے' شمار کرنے والے' اسم فاعل۔ عَبَثًا: کھیلنا' بے فائدہ۔

لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱﴾ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ

تاکہ تم | نصیحت حاصل کرو | زنا کار عورت | اور زنا کار مرد | پس مارو | ہر | ایک کو

تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔ زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والے مرد دونوں میں سے ہر ایک کو

مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ

ان دونوں میں سے | سو | کوڑے | اور نہ | آئے تم کو | ان دونوں پر | رحم

سو سو کوڑے مارو۔ اور اللہ تعالیٰ کے دین کے معاملہ میں تم میں ہر گز نرمی نہیں

فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

دین میں | اللہ کے | اگر تم | ایمان رکھتے ہو | اللہ پر | اور روز | آخرت پر

ہونی چاہئے اگر تم اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔

وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲﴾ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ

اور مشاہدہ کرے | ان کے عذاب کو | ایک گروہ | مسلمانوں کا | زانی مرد | نکاح نہیں کرتا

اور دونوں کی سزا کے وقت مؤمنوں کی ایک جماعت کو موجود رہنا چاہئے زانی مردؔ زانیہ یا مشرک

اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ

مگر زانیہ عورت | یا مشرک عورت سے | اور زانیہ عورت سے | نکاح نہیں کرتا | مگر | زانی

عورت کے سوا کسی سے شادی پسند نہیں کرتا اور زانیہ عورت سے بھی سوائے زانی مرد یا مشرک مرد کے اور کوئی نکاح

اَوْ مُشْرِكٌ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳﴾ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ

یا مشرک مرد | اور حرام ہے | یہ کام | ایمان والوں پر | اور جو لوگ | تہمت لگائیں

نہیں کرتا اور یہ عمل مؤمنوں کے لئے حرام قرار دیا گیا ہے اور وہ لوگ جو پاک دامن

الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ

پاک دامن عورتوں پر | پھر | نہیں لاتے وہ | چار | گواہ | پس لگاؤ ان کو

عورتوں پر تہمت لگائیں پھر چار گواہ پیش نہ کرسکیں تو ان کو اسی اسی

ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ

اسی | کوڑے | اور قبول نہ کرو | ان کی | گواہی | کبھی (بھی) | اور یہی لوگ ہیں

کوڑے لگاؤ اور (اس کے بعد) کبھی ان کی شہادت قبول نہ کرو اور یہی لوگ

هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۴﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ

نافرمان | مگر | جو لوگ | توبہ کریں | بعد | اس کے

بدکردار ہیں۔ ہاں وہ لوگ جو اس کے بعد توبہ کریں اور

وَاَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵﴾ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ

اور اصلاح کرلیں | تو بیشک | اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم والا ہے | اور جو (لوگ) | تہمت لگائیں

اپنے اعمال کی اصلاح کرلیں تو بیشک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اور جو لوگ اپنی بیویوں

سورۂ نور

اس سورت میں آسمانوں اور زمینوں کا نور کہا گیا ہے اس لئے یہ سورت اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) یہ ایک سورت ہے جو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی اور جو احکام اس میں درج ہیں ان کو لوگوں پر فرض کر دیا اور اس میں بالکل واضح آیتیں اتاریں تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

(۲) زنا کرنے والی عورت اور مرد۔ (عاقل اور بالغ جن کا نکاح نہ ہوا ہو)۔ ان میں سے ہر ایک کی سزا سو کوڑے لگانا ہے اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو تو تم کو ان پر اللہ کی طرف سے مقرر شدہ سزا دینے میں ترس نہ آنا چاہئے اور ان کی سزا مسلمانوں کی ایک جماعت کے سامنے علی الاعلان ہونی چاہئے۔ (شادی شدہ زانی کی سزا **رجم** ہے یعنی پتھروں سے مار مار کر ہلاک کر دیا جائے)۔

(۳) اور زنا کرنے والے مرد کو زنا کرنے والی یا مشرکہ عورت سے اور زانیہ عورت سے صرف زانی یا مشرک مرد ہی کو نکاح کرنا پسند آتا ہے اور پرہیزگار ایمانداروں کو زانیہ و مشرکہ سے نکاح کرنا حرام کر دیا گیا ہے۔ ہاں اگر عورت زنا اور شرک سے توبہ کر لے تو نکاح کرنے کی ممانعت نہیں۔

(۴) اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگا کر اس پر چار گواہ نہ لاسکیں ان کی سزا یہ ہے کہ ان کو اسی (۸۰) کوڑے لگائے جائیں اسے **حد قدف** کہتے ہیں اور آئندہ کے لئے ہمیشہ اس کی گواہی قبول نہ ہوگی۔ کیونکہ یہ لوگ اللہ کے نافرمان ہیں۔

(۵) ہاں جو لوگ اس کے بعد آئندہ کسی پاک دامن پر تہمت لگانے سے توبہ کر کے اپنے اعمال درست کریں تو بیشک اللہ بڑا بخشنے والا رحم والا ہے۔

افعال: فَرَضْنَا: ہم نے واجب کیا، ہم نے عمل کرنا ضروری قرار دیا، ماضی معروف۔ اِجْلِدُوْا: تم کوڑے مارو، درے لگاؤ، صیغہ امر۔ تَاْخُذْکُمْ: تم کو وہ آ پکڑے، تم کو وہ آلے، مضارع۔ یَرْمُوْنَ: تہمت لگاتے ہیں، مضارع۔

اسماء: رَاْفَةٌ: ترس، مہربانی، مصدر۔ ثَمٰنِیْنَ: اسی (۸۰)، اسم عدد۔ جَلْدَةً: درہ مارنا، کوڑے مارنا۔ زَانٍ: زنا کرنے والا، مرد، زِنًا سے اسم فاعل۔ اَلْمُحْصَنٰتِ: پاک دامن عورتیں۔

اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ
اپنی بیویوں پر | اور نہ ہوں | ان کے پاس | گواہ | سوائے | اپنی ذات کے | تو گواہی ہونی چاہئے
زنا کا عیب لگائیں اور اس کا خود ان کے سوا کوئی گواہ نہ ہو تو ان کی شہادت

اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝٦
کسی ایک کی ان میں سے | چار بار | شہادت | قسم (کھا کر) اللہ کی | کہ بیشک وہ | سچا ہے
یہ ہے کہ پہلے وہ چار مرتبہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے کہ بلاشک و شبہ وہ اپنے دعویٰ میں سچا ہے

وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝٧
اور پانچویں بار | یہ کہ لعنت ہو | اللہ کی | اس پر | اگر | وہ جھوٹا ہو
اور پانچویں دفعہ یوں (کہے) کہ اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ ۙ
اور بٹا سکتی ہے | اس (عورت) سے | عذاب کو (یہ بات) | کہ وہ عورت شہادت دے | چار بار شہادت | قسم (کھا کر) اللہ کی
اور عورت سے سزا کو یہ بات ٹالے گی کہ وہ پہلے چار بار خدا کی قسم کھا کر بیان کرے

اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝٨ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ
کہ بلاشبہ وہ شخص | جھوٹا ہے | اور پانچویں بار | یہ کہ | غضب ہو | اللہ کا
کہ یہ شخص سراسر جھوٹا ہے۔ اور پانچویں بار یوں (کہے) کہ اگر وہ سچا ہو تو مجھ

عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝٩ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
اس (عورت) پر | اگر وہ (شخص) | سچا ہو | اور اگر نہ ہوتا | فضل | اللہ کا | تم پر
پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو۔ اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی (تو تم

وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ۝١٠ اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ
اور اس کی رحمت | اور یہ کہ اللہ | بڑا توبہ قبول کرنے والا | حکمت والا ہے | بلاشبہ جو لوگ | آئے | بہتان کے ساتھ
بڑی مصیبت میں پڑ جاتے) اور اللہ تعالیٰ بڑا توبہ قبول کرنے والا حکمت والا ہے۔ بیشک وہ لوگ جنہوں نے (حضرت عائشہ صدیقہؓ پر)

عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ۭ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ۭ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۭ
وہ ایک گروہ ہے | تم میں سے | نہ سمجھو تم اس کو | برا اپنے لئے | بلکہ وہ | بہتر ہے تمہارے لئے
تہمت لگائی وہ بھی تم ہی میں سے ایک گروہ ہے اسے تم اپنے لئے برا نہ سمجھو بلکہ یہ تمہارے لئے اچھا ہی ہے

لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِيْ
ہر ایک شخص کے لئے ہے | ان میں سے | وہ ہے | جو اس نے کیا | گناہ میں سے | اور جو شخص
ان میں سے ہر شخص کو جس قدر اس نے حصہ لیا اتنا گناہ ہوا۔ اور ان میں سے

تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝١١ لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ
ذمہ دار ہے | بڑی تہمت کا | ان میں سے | اس کے لئے عذاب ہے | بہت برا | کیوں نہیں | جب سنا تم نے اس تہمت کو
جس نے سب سے بڑھ کر حصہ لیا اس کو بڑا عذاب ہوگا۔ جب تم نے اس بات کو

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶) اور جو لوگ اپنی ہی بیویوں پر زنا کی تہمت لگائیں اور ان کے پاس سوائے اپنی ذات کے کوئی اور گواہ نہ ہو تو ایسے شخص کو چاہئے کہ وہ قاضی کے سامنے چار مرتبہ قسمیہ گواہی دے کہ وہ یہ الزام لگانے میں بالکل سچا ہے۔

(۷) اور پانچویں بار یوں کہے کہ اگر میں اس بات میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔

(۸) اور وہ عورت اس عذاب سے اس صورت میں بچ سکتی ہے کہ چار مرتبہ قسمیہ گواہی دے کہ اس کا خاوند اس پر یہ الزام لگانے میں جھوٹا ہے۔

(۹) اور پانچویں بار یوں کہے کہ اگر وہ مرد اس بات میں سچا ہو تو مجھ پر اللہ کا غضب ہو۔

(۱۰) اور اگر تم مسلمانوں پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور وہ توبہ قبول نہ کرتا اور اس کے ہر کام کا انحصار حکمت پر نہ ہوتا تو تمہارے لئے بڑی مصیبت ہوتی مگر اس نے اپنے فضل سے تمہارے لئے یہ قسم اور لعنت ملامت کرنے کا قاعدہ مقرر کر دیا۔ (ف) اگر شوہر اور بیوی دونوں یہ قسم کھائیں تو قاضی دونوں میاں بیوی کو علیحدہ کر دے گا۔

(۱۱) ۶ ھ میں غزوۂ بنی المصطلق سے واپسی پر مسلمانوں کا لشکر ایک مقام پر ٹھہر گیا روانہ ہونے سے کچھ ہی پہلے حضرت عائشہ قضائے حاجت کے لئے باہر تشریف لے گئیں۔ وہاں انہیں معلوم ہوا کہ گلے کا ہار کہیں گر چکا ہے اس کو تلاش کرنے میں دیر لگ گئی۔ واپس آئیں تو قافلہ روانہ ہو چکا تھا' اور ان کا اونٹ چلانے والا یہ سمجھا کہ آپؓ اپنے اونٹ کی ڈولی (ہودج) میں ہوں گی لہٰذا وہ خالی ڈولی والا اونٹ قافلے کے ساتھ لے جاتا رہا۔ آپؓ وہیں بیٹھ گئیں پیچھے سے حضرت صفوانؓ بن معطل قافلے میں سے جو گرے پڑے اس کا حال معلوم کرنے کے لئے قافلے سے پیچھے رہا کرتے تھے آئے اور حضرت عائشہ کو اپنے اونٹ پر نہایت ادب و احترام سے سوار کرا کے قافلے میں پہنچا دیا بس اتنی بات تھی جس سے عبداللہ بن اُبی (منافقین کے سردار) نے لمبی کہانی بنا دی اور حضرت عائشہ صدیقہ کے بارے میں بہتان تراشی کرنے لگا بعض سادہ مسلمان بھی اس کے بہکاوے میں آ گئے جیسے مسطحؓ اور حسانؓ بن ثابت وغیرہ' آنحضرتؐ اور مومنین اور خود حضرت عائشہؓ کو بے حد صدمہ تھا آخر حضرت عائشہؓ کی بے قصوری (صفائی میں) یہ آیتیں نازل ہوئیں کہ بے شک جنہوں نے حضرت ام المومنین پر تہمت لگائی ہے وہ مسلمان ہی کہلاتے ہیں تم اس بات کو اپنے لئے برا نہ سمجھو بلکہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے کہ اللہ نے قرآن میں حضرت ام المومنینؓ کے حق میں صفائی نازل کر کے آپؓ کی عزت میں اور اضافہ کر دیا۔ اور دین کے کئی احکام کا نزول اسی سبب سے ہوا۔ ان تہمت لگانے والوں میں سے ہر ایک کے لئے اس کے جرم کی سزا ہے اور عبداللہ بن ابی جس نے سب سے پہلے یہ تہمت لگائی ہے اسے آخرت میں بہت بڑا عذاب ہوگا۔

افعال: یَدْرَؤُا: دور کرتا ہے' کر دے گا' مضارع۔ اِکْتَسَبَ: اس نے کمایا' اِکْتِسَابٌ سے ماضی کا صیغہ۔

اسماء: شَھٰدٰت: گواہیاں' شَھَادَۃٌ کی جمع۔ خَامِسَۃَ: پانچویں' اسم عدد۔ عُصْبَۃٌ: جماعت گروہ۔ کِبْرَہٗ: اس کی بڑی ذمہ داری' اس کا بڑا بوجھ' مصدر۔

ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا
گمان کیا | مؤمن مردوں | اور مؤمن عورتوں نے | اپنے لوگوں پر | نیک گمان | اور (کیوں نہیں) کہہ دیا
سنا تو مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں نے اپنے دلوں میں نیک گمان کیوں نہ کیا اور کیوں نہ کہہ دیا

هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۲﴾ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ
کہ یہ تو بہتان ہے | واضح | کیوں نہ لائے وہ | اس پر | چار | گواہ
کہ یہ تو واضح بہتان ہے۔ وہ کیوں چار گواہ اپنی بات کی تصدیق کے لئے نہ لائے

فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۳﴾
پس جب نہیں | لائے وہ | گواہ | تو وہی لوگ | اللہ کے نزدیک | جھوٹے ہیں
تو جب یہ گواہ نہ لاسکے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہی جھوٹے ہیں

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
اور اگر نہ ہوتا | فضل | اللہ کا | تم پر | اور اس کی رحمت | دنیا میں | اور آخرت (میں)
اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور دنیا اور آخرت میں اس کی رحمت نہ ہوتی

لَمَسَّكُمْ فِىْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۴﴾ ۚ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ
تو پہنچتا تمہیں | اس بارے میں | جو چرچا کیا تم نے | اس بات میں | عذاب | بہت بڑا | جب تم لاتے تھے اس (بات) کو
تو جو کچھ تم کر گزرے ہو اس پر تمہیں سخت عذاب ہوتا۔ جس وقت تم اس بات کا اپنی

بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ
اپنی زبانوں پر | اور تم کہہ رہے تھے | اپنے منہ سے | وہ بات کہ نہیں | تمہیں | جس کا | (کوئی) علم
زبانوں سے چرچا کرنے لگے اور اپنے منہ سے ایسی باتیں کہنے لگے جن کا تمہیں کوئی علم ہی نہ تھا

وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾ وَلَوْلَآ
اور تم سمجھ رہے تھے اس کو | معمولی بات | حالانکہ وہ | اللہ کے نزدیک | بہت بڑی ہے | اور کیوں نہیں
اور تم اسے معمولی بات سمجھتے تھے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی بھاری بات تھی۔ جب تم نے

اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ
جب | سنا تھا تم نے اس کو | کہہ دیا | کہ نہیں مناسب | ہم کو | کہ | ہم کلام کریں | اس میں
یہ بات سنی تو کیوں نہ کہہ دیا کہ ہمارے لئے مناسب نہیں کہ ہم ایسی بات زبان سے نکالیں

سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۶﴾ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ
تُو پاک ہے | یہ تو | بہتان ہے | بہت بڑا | نصیحت کرتا ہے تمہیں | اللہ | اس بات کی کہ
سبحان اللہ! یہ تو بہت بڑا بہتان (جھوٹ) ہے۔ (سنو!) اللہ تعالیٰ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ

تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷﴾ ۚ وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ
تم دوبارہ (نہ) کرو | ایسا کام | کبھی (بھی) | اگر تم ہو | ایمان والے | اور کھول کر بیان کرتا ہے | اللہ
اگر تم مؤمن ہو تو دوبارہ ایسی حرکت نہ کرنا۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے لئے احکام

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۲) مسلمانوں کو چاہیئے تھا کہ جب انہوں نے حضرت ام المومنین عائشہ کے خلاف اس تہمت کو سنا تھا تو فوراً کہہ دیتے کہ یہ تو علانیہ، کھلم کھلا بہتان ہے جیسے کہ حضرت ابوایوب انصاری نے اپنی بیوی سے یہ واقعہ سن کر کہا تھا کہ صدیق اکبر کی بیٹی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ پر جو تم سب سے زیادہ پاک ہے یہ صریح بہتان ہے۔

(۱۳) جب ان منافقین نے یہ بہتان باندھا تھا تو اس کے ثبوت میں چار گواہ کیوں نہ حاضر کر سکے اس لئے کہ اتنے سنگین الزام کے ثبوت کے لئے چار معتبر گواہوں کی گواہی ضروری ہے۔ پس جب وہ اس کے ثبوت میں گواہ نہیں لا سکے تو حقیقت میں وہی جھوٹے ہیں۔

(۱۴) مسلمانو! اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور وہ تمہیں اس جرم سے توبہ کی توفیق نہ بخشتا تو جو تم نے ام المومنینؓ پر بہتان لگا کر اس کو لوگوں میں مشہور کر دیا ہے اس پر تمہیں سخت عذاب دیا جاتا۔

(۱۵) جب تم اس جھوٹی خبر کو منافقین سے سن کر ایسی واقعہ کے خلاف بات کہہ رہے تھے جس کا تمہیں کچھ بھی علم نہ تھا اور تم اسے ایک معمولی بات سمجھ رہے تھے حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا جرم تھا۔

(۱۶) اور تم نے اس واقعۂ افک (جھوٹے الزام) کو سنتے ہی یہ کیوں نہ کہا کہ ہمیں ایسی جھوٹی بات منہ سے نکالنے کا کوئی حق نہیں۔ اے اللہ تیری ذات ہر نقص اور عیب سے پاک ہے یہ تو بہت بڑا الزام ہے۔

(۱۷) اگر تم سچے مومن ہو تو آئندہ کے لئے تمہیں اللہ نصیحت فرماتا ہے کہ کبھی ایسا کام نہ کرنا اور منہ سے بے سوچے سمجھے ایسی ویسی بات نہ نکالنا۔

افعال: اَفَضْتُمْ: تم منتشر ہوئے، تم نے پھیلایا۔ اَفَاضَةٌ سے معنی منتشر ہونا، ماضی۔ تَلَقَّوْنَهٗ: تم اس کو لینے لگے، تَلَقَّوْنَ تَلَقِّیٌ سے مضارع۔ نَتَكَلَّمَ: ہم منہ سے نکالیں، مضارع۔

اسماء: هَيِّنًا: آسان، صفت مشبہ۔

لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١٨﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ
تمہارے لئے | آیتیں | اور اللہ | جاننے والا | حکمت والا ہے | بیشک جو لوگ | چاہتے ہیں
(صاف صاف) بیان کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر بات کا جاننے والا اور دانا ہے۔ بے شک جو لوگ چاہتے ہیں

اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ
کہ پھیلے | بے حیائی | اُن میں جو | مؤمن ہیں | ان کے لئے | عذاب ہے | دردناک
کہ مومنوں میں بے حیائی پھیلے اُن کے لئے دنیا اور آخرت

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٩﴾
دنیا میں | اور آخرت (میں) | اور اللہ | جانتا ہے | اور تم | نہیں جانتے
میں دردناک عذاب ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو ہر بات کا علم ہے اور تم نہیں جانتے۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ
اور اگر نہ ہوتا | فضل | اللہ کا | تم پر | اور اس کی رحمت | اور یہ کہ | اللہ | بڑا مہربان
اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی (تو تمہیں سخت ترین سزا دی جاتی) اور یہ کہ اللہ تعالیٰ

رَّحِيْمٌ ﴿٢٠﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ
نہایت رحم والا ہے | اے ایمان والو! | پیروی نہ کرو | شیطان کے قدموں کی
نہایت مہربان اور بخشنے والا ہے۔ اے مؤمنو! شیطان کے نقش قدم پر نہ چلنا۔

وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاۗءِ
اور جو کوئی | پیروی کرے | شیطان کے قدموں کی | تو بیشک وہ | حکم دیتا ہے | بے حیائی
اور جو کوئی شیطان کے نقش قدم پر چلے گا تو وہ تو بے حیائی اور بُرے کام ہی کرنے

وَالْمُنْكَرِ ۭ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى
اور بُرے کام کا | اور اگر نہ ہوتا | فضل | اللہ کا | تم پر | اور اس کی رحمت | تو پاک صاف نہ رہ سکتا
کو کہے گا اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے

مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ
تم میں سے | کوئی بھی | کبھی | لیکن | اللہ ہی | پاک کرتا ہے جسے چاہتا ہے
کوئی آدمی بھی پاک نہ ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے (اس کی توبہ قبول کر کے) پاک کر دیتا ہے

وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢١﴾ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ
اور اللہ | سب کچھ سننے والا | جاننے والا ہے | اور قسم نہ کھالیں | فضیلت والے | تم میں سے
اور اللہ تعالیٰ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اور تم میں سے جو لوگ (دینی) بزرگی اور مالی وسعت

وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ
اور وسعت والے | کہ (نہ) دیں | قرابت داروں کو | مسکینوں کو | اور ہجرت کرنے والوں کو
والے ہیں وہ کبھی رشتہ داروں، مسکینوں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۸) اور اللہ تمہارے لئے اپنی آیتیں کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم آسانی سے اس کے احکام کو سمجھ کر ان پر عمل کر سکو اور اللہ سب کچھ جانتا حکمت والا ہے۔

(۱۹) بلاشبہ جو منافق اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ مسلمانوں میں بھی ایسی بے حیائی پھیلے جیسی خود ان میں پھیل چکی ہے ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے (دنیا میں حد قذف (اسی کوڑے کی سزا) اور رسوائی اور آخرت میں عذاب دوزخ) اور اللہ سب کچھ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

(۲۰) اور اگر اللہ اپنے فضل اور رحمت اور مہربانی سے تم میں سے بعض کو توبہ کی توفیق نہ بخشتا اور بعض کو حد قذف لگا کر پاک نہ کر دیتا تو تم میں بڑا فساد برپا ہو جاتا۔

(۲۱) مسلمانو! تم شیطان کے قدم بقدم نہ چلا کرو اور جو کوئی شیطان کی پیروی کرے شیطان اسے ضرور بے حیائی اور برے کام کا حکم دے گا اور اگر اللہ اپنے فضل اور رحمت سے تمہاری مدد نہ کرتا اور تمہیں توبہ کی توفیق نہ بخشتا تو تم میں سے کوئی پاک اور صاف نہ رہ سکتا بلکہ شیطان تم سب کو گمراہ کر دیتا۔ لیکن اللہ ہی کے اختیار میں ہے کہ جسے چاہے پاک کر دے وہ سب کچھ سنتا جانتا ہے۔

افعال: زَکٰی: وہ سنورا، وہ پاک ہوا، ماضی۔

فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ۖ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ

راستہ میں | اللہ کے | اور چاہیے کہ وہ معاف کردیں | اور درگزر کریں | کیا تم پسند نہیں کرتے | کہ معاف کردے

دینے کی قسم نہ کھالیں، چاہیے کہ وہ ان کو معاف کردیں اور درگزر سے کام لیں کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ

اللّٰهُ لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٢﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ

اللہ | تمہیں | اور اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم والا ہے | بیشک جو لوگ | تہمت لگاتے ہیں

تمہیں بخش دے۔ اور (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ وہ لوگ جو پاکباز بھولی بھالی

الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

پاک دامن | بے خبر | مؤمن عورتوں پر | اُن پر لعنت ہے | دُنیا میں | اور آخرت (میں)

بے خبر اور ایماندار عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں اُن پر دُنیا و آخرت دونوں میں لعنت ہوگی

وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٢٣﴾ يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ

اوران کے لئے | عذاب ہے | بہت بڑا | جس دن | شہادت دیں گی | ان پر | ان کی زبانیں

اور انہیں سخت عذاب ہوگا۔ جس دن ان کی زبانیں ان کے ہاتھ اور اُن کے

وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٤﴾ يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيهِمُ

اوران کے ہاتھ | اوران کے پاؤں | اس کی | جو وہ کرتے تھے | اس دن | پورا دے گا انہیں

پاؤں ان کے خلاف ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔ اس دن اللہ تعالیٰ ان کو ان کی

اللّٰهُ دِينَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُونَ أَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ ﴿٢٥﴾

اللہ | بدلہ ان کا | درست | اور وہ جان لیں گے | کہ اللہ | وہی برحق ہے | (حق کو) واضح کرنے والا

پوری پوری سزا دے گا اور انہیں معلوم ہوجائے گا کہ اللہ تعالیٰ واقعی سچا اور ہر بات کو ظاہر کردینے والا ہے

الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ ۖ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ

ناپاک عورتیں | ناپاک مردوں کیلئے ہیں | اور ناپاک مرد | ناپاک عورتوں کیلئے ہیں | اور پاک عورتیں | پاک مردوں کیلئے ہیں

ناپاک عورتیں، ناپاک مردوں کے لائق ہیں اور ناپاک مرد، ناپاک عورتوں کے لائق ہیں اور پاک عورتیں، پاک مردوں کے

وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ ۚ أُولَٰئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ ۖ لَهُمْ

اور پاک مرد | پاک عورتوں کیلئے | یہ لوگ | بری ہیں | ان (تہمتوں) سے جو | وہ کہتے ہیں | ان کیلئے

اور پاک مرد، پاک عورتوں کے لائق ہیں یہ لوگ ان (شریروں) کی باتوں سے بالکل پاک ہیں۔ ان کے لئے

مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿٢٦﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا

بخشش ہے | اور رزق | عزت والا | اے ایمان والو! | داخل نہ ہوا کرو | گھروں میں

بخشش اور عزت کی روزی ہے اے ایمان والو! اپنے گھروں کے علاوہ دوسروں

غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا ۚ ذَٰلِكُمْ

سوائے | اپنے گھروں کے | یہاں تک کہ | تم اجازت لے لو | اور تم سلام کرلو | ان کے رہنے والوں کو | یہ (بات)

کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو، جب تک اجازت نہ لے لو اور گھر والوں کو سلام (نہ) کرلو یہ بات تمہارے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(٢٢) حضرت مسطح تنگ دست مہاجر ہونے کے علاوہ حضرت ابوبکرؓ کے قریبی عزیز بھی تھے واقعۂ افک سے پہلے حضرت ابوبکرؓ ان کی مالی امداد کیا کرتے تھے مگر حضرت عائشہ کی بے قصوری ثابت ہونے کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے قسم کھالی کہ وہ مسطح کی امداد نہ کریں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ تم میں سے جو لوگ دین میں بزرگ اور دنیا میں صاحب حیثیت ہیں جیسے ابوبکرؓ انہیں قرابت والوں' مسکینوں اور مہاجرین فی سبیل اللہ کی امداد روکنے سے قسم نہ کھانی چاہئے اور انہیں ایسے مسکینوں کو معاف اور ان سے درگذر کرنا چاہئے کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں معاف کردے اور اللہ بڑا بخشنے والا رحم والا ہے۔

(٢٣) بلاشک جو لوگ پاکدامن اور ایسی باتوں سے بالکل بے خبر مسلمان عورتوں پر جھوٹا الزام لگاتے ہیں ان پر اللہ کی لعنت ہے اور ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔

(٢٤) قیامت کے روز جبکہ ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور پاؤں ان کے خلاف ان کے برے اعمال کی گواہی دیں گے۔

(٢۵) اس دن اللہ انہیں ان کے اعمال کا ضروری بدلہ دے گا اور ان کو معلوم ہو جائے گا کہ اللہ ہی سچا اور حق کو واضح کرنے والا ہے۔

(٢٦) ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لئے پسندیدہ ہیں اور ناپاک مرد ناپاک عورتوں کے لئے۔ اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لائق ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے۔ ایسے لوگ ان جھوٹی تہمتوں سے بری ہیں جو جھوٹ گھڑتے رہتے ہیں اور ان کے لئے اللہ کے یہاں بخشش ہے اور جنت میں عزت والا رزق۔

افعال: یَاْتَلِ: نہ قسم کھائیں۔ لُعِنُوْا: ان پر لعنت کی گئی' ان کو رحمت سے دور کر دیا گیا' ماضی مجہول۔

اسماء: غٰفِلٰتِ: ناتجربہ کار بھولی عورتیں' اسم فاعل۔ طَیِّبُوْنَ: ستھرے مرد' پاکیزہ لوگ۔ مُبَرَّءُوْنَ: بری کئے ہوئے' پاک بنائے ہوئے' اسم مفعول۔

خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٧﴾ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا
بہتر ہے | تمہارے لئے | تا کہ تم | یاد رکھو | پس اگر نہ پاؤ | اُن میں | کسی کو
لئے بہت اچھی ہے (یہ حکم تمہیں اس لئے دیا گیا) تا کہ تم اسے یاد رکھو۔ اگر تم گھر میں کسی کو نہ پاؤ تو (پھر بھی)

فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا
تو مت داخل ہوان میں | یہاں تک کہ | اجازت دی جائے | تمہیں | اور اگر کہا جائے تم سے | لوٹ جاؤ
جب تک اجازت نہ ملے اس کے اندر نہ جاؤ اور اگر تم سے کہا جائے کہ واپس چلے جائیے

فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿٢٨﴾
تو لوٹ جاؤ | یہ (بات) | زیادہ پاکیزہ ہے | تمہارے لئے | اور اللہ | جو (کچھ) | تم کرتے ہو (اسے) | جاننے والا ہے
تو واپس چلے جاؤ تمہارے لئے یہی بات بہتر ہے اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ
نہیں ہے | تم پر | (کوئی) گناہ | کہ تم داخل ہو | گھروں میں | جن میں رہائش نہ ہو
اس بات میں تم پر کوئی گناہ نہیں کہ جن گھروں میں کوئی بستا نہ ہو (اور) تمہارا مال و اسباب اس کے اندر ہو

فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿٢٩﴾
(بلکہ ان میں) سامان ہو | تمہارا | اور اللہ (ہی) | (خوب) جانتا ہے | جو تم ظاہر کرتے ہو | اور جو | تم چھپاتے ہو
تم ان کے اندر چلے جاؤ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۗ
کہہ دیجئے | مومن مردوں سے | کہ نیچی کرلیں | اپنی نگاہیں | اور حفاظت کریں | اپنی شرمگاہوں کی
مومن مردوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نظروں کو نیچا رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں

ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ ۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَقُلْ
یہی (بات) | زیادہ پاکیزہ ہے | ان کے لئے | بیشک اللہ | خوب واقف ہے | اس سے جو | وہ کرتے ہیں | اور کہہ دیجئے
یہ بات ان کے لئے بہت بہتر ہے۔ (یاد رکھو کہ) جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے خوب واقف ہے اور مومن

لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ
مومن عورتوں سے | کہ وہ نیچی کرلیں | اپنی نظریں | اور حفاظت کریں | اپنی شرمگاہوں کی
عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نظروں کو نیچا رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں

وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ
اور ظاہر نہ کریں | اپنی زینت | مگر | جو ظاہر ہو | اس میں سے | اور وہ ڈال لیں
اور اپنی زینت و آرائش ظاہر نہ ہونے دیں مگر جو کسی طرح چھپ نہ سکے اور اپنے سینوں پر

بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ
اپنی اوڑھنیاں | اپنے گریبانوں میں | اور ظاہر نہ کریں | اپنی زینت | مگر صرف اپنے شوہروں کیلئے
اوڑھنی اوڑھے رکھا کریں اور اپنی زینت و آرائش کسی پر ظاہر نہ ہونے دیں سوائے اپنے شوہروں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۷) مسلمانو! اپنے گھروں کے سوا دوسروں کے گھروں میں ان سے اجازت لئے اور ان کو سلام کئے بغیر داخل نہ ہوا کرو۔ تمہارے لئے یہی بہتر ہے اور یہ حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ تم اس کو یاد رکھو اور ہمیشہ اس پر عمل کرو۔

(۲۸) پس اگر ان گھروں میں کوئی مرد موجود نہ ہو تو جب تک اجازت نہ ہو ان میں داخل نہ ہوا کرو اور اگر تم سے اس وقت واپس جانے کو کہا جائے تو فوراً واپس چلے جاؤ۔ تمہارے لئے یہی بہتر اور پاکیزہ بات ہے اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اسے خوب جانتا ہے۔

(۲۹) جن گھروں میں کوئی نہیں رہتا اور ان میں تمہارا سامان (گودام) ہے ان میں داخل ہونا تمہارے لئے کوئی گناہ نہیں اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو اللہ اسے خوب جانتا ہے۔

(۳۰) مسلمان مردوں کو حکم دے دیجئے کہ غیر محرم عورتوں کے سامنے اپنی نظریں نیچی کرلیا کریں۔ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لئے بہتر ہے اور اللہ ان کے تمام اعمال سے واقف ہے۔

انعال: تَسْتَاْنِسُوْا: تم بول چال کرو تم اذن لے لو مضارع۔ تُسَلِّمُوْا: تم سلام کرلو تَسْلِیْمٌ سے مضارع۔ یَغُضُّوْا: وہ مرد نیچی رکھیں امر۔

أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ

یا اپنے باپوں | یا | اپنے شوہروں کے باپوں | یا اپنے بیٹوں | یا اپنے شوہروں کے بیٹوں | یا

یا اپنے باپوں یا اپنے شوہروں کے باپوں یا اپنے بیٹوں یا اپنے شوہروں کے بیٹوں یا

إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا

اپنے بھائیوں | یا اپنے بھتیجوں | یا اپنے بھانجوں | یا اپنی عورتوں | یا ان (کنیزوں) پر

اپنے بھائیوں یا اپنے بھتیجوں یا اپنے بھانجوں یا اپنی (مسلمان) عورتوں یا ان لونڈیوں

مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ

جن کے مالک ہیں | ان کے دائیں ہاتھ | یا ان خادموں پر | جو نہیں | حاجت رکھتے (عورتوں کی) | مردوں میں سے

کے جو ان کی مملوکہ ہوں یا مردوں میں سے ان خادموں کے جو نفسانی خواہشات سے عاری ہوں

أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ ۖ وَلَا يَضْرِبْنَ

یا ان لڑکوں پر | جو | (ابھی) واقف نہیں | ستروں سے | عورتوں کے | اور وہ نہ ماریں (زمین پر)

یا ان بچوں کے جو ابھی عورتوں کے پردوں کی باتوں سے واقف نہیں۔ اور نہ (چلتے وقت) پاؤں

بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ ۚ وَتُوبُوا

اپنے پاؤں | کہ معلوم ہو جائے | جو (کچھ) | وہ چھپا رہی ہیں | اپنی زینت میں سے | اور تم توبہ کرو

زور سے زمین پر رکھیں جس سے ان کے پوشیدہ زیوروں کی آواز سنائی دینے لگے اور اے ایمان والو!

إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٣١﴾

اللہ کے آگے | سب کے سب | اے | ایمان والو! | تاکہ تم | فلاح پاؤ

تم سب اللہ تعالیٰ کے آگے توبہ کرو تاکہ تم کامیابی پاؤ۔

وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ ۚ

اور نکاح کرو | بیواؤں کا | اپنے میں سے | اور نیک | غلاموں | اور کنیزوں کا

اور تم میں سے جو عورتیں بیوہ ہیں ان کے نکاح کر دیا کرو اور اپنے نیک غلاموں کے بھی اور لونڈیوں کے بھی (نکاح کر دیا کرو)

إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۗ وَاللَّهُ

اگر وہ ہوں گے | محتاج | تو غنی کر دے گا ان کو | اللہ | اپنے فضل سے | اور اللہ

اگر وہ مفلس ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو غنی کر دے گا اور اللہ تعالیٰ

وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٣٢﴾ وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا

بڑا وسعت والا | جاننے والا ہے | اور بچتے رہیں | وہ جو | نہیں پاتے (سامان) | نکاح کا

وسعت والا (اور) علم رکھنے والا ہے اور جو لوگ نکاح کی طاقت نہیں رکھتے چاہیئے کہ وہ پاک دامن رہیں

حَتَّىٰ يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۗ وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ

یہاں تک کہ | غنی کر دے ان کو | اللہ | اپنے فضل سے | اور جو لوگ | چاہیں | معاہدہ کرنا

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو غنی کر دے۔ اور جو غلام تم سے مکاتبت (معاہدہ کرکے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۱) اور مسلمان عورتوں کو بھی حکم دے دیجئے کہ وہ غیر محرم مردوں کے سامنے اپنی نظریں نیچی کرلیا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زیب و زینت اور خوبصورتی کی چیزوں کو ظاہر نہ کیا کریں مگر جس چیز کا کھلا رہنا مجبوری ہے (جیسے ہتھیلیاں اور چہرہ) اس کا ظاہر کرنا معاف ہے اور اپنے سینوں اور گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈال لیا کریں اور اپنی آرائش کی چیزیں جیسے سر کے بال وغیرہ ظاہر نہ کیا کریں سوائے اپنے شوہر یا باپ یا سسر یا اپنے بیٹوں یا اپنے شوہر کے بیٹوں (جو دوسری بیوی سے ہوں) یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھتیجوں یا بھانجوں یا مسلمان عورتوں یا اپنی مملوکہ کنیزوں یا اپنے ان معذور خادموں پر جو عورتوں کی خواہش نہ رکھتے ہوں یا ان لڑکوں پر جو عورتوں کی پردے کی باتوں سے ابھی واقف نہ ہوں اور پائل وغیرہ پہنی ہو تو زمین پر زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ جو کچھ وہ اپنی آرائش چھپا رہی ہیں وہ ظاہر ہو جائے اور مسلمانو! تم سب اللہ کی جناب میں ایسے جرموں سے توبہ کرو تا کہ فلاح پاؤ۔ (ف) او نسـاءِ هِنَّ سے معلوم ہوا کہ کافر عورت کا حکم مثل اجنبی مرد کے ہے' اس سے بھی پردہ ضروری ہے۔

(۳۲) اور اپنے میں سے رانڈ مردوں اور عورتوں اور غلاموں اور لونڈیوں کے نکاح کر دیا کرو۔ اگر وہ محتاج ہوں گے تو اللہ انہیں اپنے فضل سے غنی کر دے گا وہ بڑا وسعت والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

افعال: یَضْرِبْنَ: چاہئے کہ وہ عورتیں ڈال لیں' امر۔ یُبْدِیْنَ: نہ نمودار کریں' نہ ظاہر کریں' نہی۔ یَحْفَظْنَ: (وہ حرام سے) بچائے رکھیں' نگہداشت رکھیں' مضارع بمعنی امر۔ اَنْکِحُوْا: تم نکاح کردو' تم عقد کرادو' امر۔ یُعْلَمَ: کہ معلوم ہو جائے' مضارع مجہول۔

اسماء: جُیُوْبِهِنَّ: ان کے گریبان جَیْبٌ کی جمع۔ اٰبَآءِ: باپ دادا' اَبٌ کی جمع۔ خُمُرِهِنَّ: ان کی اوڑھنیاں۔ زِیْنَتَهُنَّ: ان کا سنگار' زینت۔ طِفْلِ: لڑکا' بچہ' واحد ہے جمع کے لئے بھی ہوتا ہے۔ الْاِرْبَةِ: غرض' حاجت مراد نکاح کی حاجت۔ تَابِعِیْنَ: ساتھ رہنے والے' طفیلیوں کے طور پر رہنے والے۔ اِمَآئِکُمْ: تمہاری لونڈیاں' اِمَآءٌ اَمَةٌ کی جمع۔ اَیَامٰی: بغیر بیوی والے مرد' بغیر شوہر والی عورتیں' اَیِّمٌ کی جمع۔ عِبَادِکُمْ: تمہارے غلام۔ فُقَرَآءَ: محتاج۔

مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ۖ

ان میں سے | جو تمہارے مملوک ہیں | سو انہیں مکاتب بنادو | اگر تم معلوم کرو | ان میں | بھلائی

آزادی حاصل کرنا) چاہیں اگر تمہیں ان میں نیکی اور صلاحیت معلوم ہو تو ان سے مکاتبت کرلو

وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ۭ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ

اور دو انہیں | اللہ کے مال میں سے | جو اس نے دیا تمہیں | اور مجبور نہ کرو | اپنی لونڈیوں کو

اور جو مال اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے' اس میں سے ان کو بھی کچھ دو۔ اور اپنی لونڈیوں کو' دنیاوی زندگی

عَلَى الْبِغَاۗءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ

بدکاری پر | اگر | وہ چاہیں | پاکدامن رہنا | طلب کرتے ہوئے | سامان | دنیا کی زندگی کا

کے مفادات کے حصول کے لئے زناکاری پر مجبور نہ کرو جب کہ وہ پاکباز رہنا چاہتی ہیں

وَمَنْ يُّكْرِھْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ

اور جو | مجبور کرے گا ان کو | سو بیشک | اللہ | بعد ان کے مجبور کئے جانے کے | بڑا بخشنے والا

اور جو کوئی ان کو مجبور کرے گا تو ان کی مجبوری کے بعد' اللہ تعالیٰ یقیناً انہیں بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ۝۳۳ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا

رحم والا ہے | اور بیشک | نازل کیں ہم نے | تمہاری طرف | آیتیں | واضح | اور (کچھ) حال

مہربان ہے۔ اور ہم نے تمہاری طرف واضح احکام نازل کئے ہیں اور ان لوگوں کی

ع ۸ مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝۳۴ۧ اَللّٰهُ

ان کا جو | گزر چکے ہیں | تم سے پہلے | اور نصیحت | پرہیزگاروں کے لئے | اللہ (ہی) ہے

مثالیں (بیان کی ہیں) جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور یہ ڈرنے والوں کے لئے نصیحت (کا ذریعہ) ہیں۔ اللہ تعالیٰ

نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ۭ

نور | آسمانوں | اور زمین کا | مثال | اس کے نور کی | ایک طاق کی سی ہے | جس میں ہو | ایک چراغ

آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسا کہ ایک طاق ہے جس میں ایک چراغ ہے۔

اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ۭ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ

وہ چراغ ہو | ایک شیشہ (کی قندیل) میں | وہ شیشہ (کی قندیل) | گویا کہ وہ | ایک ستارہ ہے | چمکتا ہوا | روشن کیا جاتا ہے وہ

اور وہ چراغ ایک شیشہ میں ہے (اور) شیشہ ایسا ہے کہ گویا ایک روشن ستارہ ہے اس میں ایک

مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ

ایک درخت سے | جو برکت والا ہے | زیتون کا | نہ مشرق کی طرف ہو | اور نہ مغرب کی طرف | قریب ہے

مبارک درخت زیتون کا تیل جلایا جاتا ہے جو نہ مشرقی جانب (سے کسی آڑ میں) ہو اور نہ مغربی جانب۔ اس کا

زَيْتُهَا يُضِيْۗءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۭ نُوْرٌ عَلٰي نُوْرٍ ۭ يَهْدِي

کہ اس کا تیل | روشن ہو جائے | اگرچہ نہ چھوا ہو اس کو | آگ نے | نور پر نور ہے | ہدایت دیتا ہے

تیل خود بخود جل اٹھنے کو ہے خواہ اسے آگ نہ بھی چھوئے' روشنی پر روشنی ہو رہی ہے' اللہ تعالیٰ جسے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۳۳) اور جنہیں نکاح کا سامان میسر نہ ہو وہ گناہ سے بچتے رہیں۔ یہاں تک کہ اللہ انہیں اپنے فضل سے مالدار اور شادی کے قابل کر دے اور جو غلام تمہاری ملکیت میں ہیں ان میں سے جو مکاتب بننا چاہیں یعنی کچھ روپیہ دے کر تم سے آزادی کی تحریر لینا چاہیں تو اگر تم ان میں کوئی بھلائی معلوم کرو کہ آزاد ہو کر فساد مثلاً چوری و بدکاری وغیرہ نہیں کریں گے تو انہیں مکاتب بنا دو اور جو مال تمہیں اللہ نے دے رکھا ہے اس میں سے انہیں آزادی حاصل کرنے کے لئے دے دو کہ وہ قید غلامی سے رہائی پا کر اپنی فلاح و بہبود کی کوشش کر سکیں اور اپنی کنیزوں کو جبکہ وہ پاکدامن رہنا چاہیں دنیاوی مال حاصل کرنے کے لئے بدکاری پر مجبور نہ کرو (یہ شرط عہد جاہلیت کے خاص رواج کے مطابق ذکر کی گئی ہے ورنہ خواتین کو گناہ کی اجازت دینا' ہر صورت میں حرام ہے' خواہ وہ خود چاہیں یا نہ چاہیں) اور جو کوئی ان کو مجبور کرے گا اللہ ان کے مجبور کئے جانے کے بعد بڑا بخشنے والا رحم والا ہے۔ انہیں بخش دے گا اور تم مجرم ٹھہرو گے اور حرام کمائی کا مال مصیبت کا باعث ہوگا۔

(۳۴) اور ہم نے آپؐ پر واضح احکام اور پہلی امتوں کے بعض احوال بذریعہ وحی نازل کئے ہیں تا کہ پرہیزگاروں کے لئے نصیحت اور عبرت ہو۔

افعال: تُكۡرِهُوۡا: تم زبردستی کرو' تم مجبور کرو' اِکۡرَاہٌ سے مضارع۔ يُكۡرِهۡهُنَّ: جو ان کو مجبور کرے گا' مضارع مجزوم۔

اسماء: نِكَاحًا: مقدور نکاح' مصدر۔ بِغَآءِ: بدکاری' زناکاری۔ تَحَصُّنًا: پرہیزگاری' بچے رہنا' قید میں رہنا' مصدر۔ مُبَيِّنٰتٍ: کھلی ہوئی' واضح آیات' اسم فاعل۔

اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۗ

اللہ | اپنے نور کی طرف | جس کو چاہے | اور بیان کرتا ہے | اللہ | مثالیں | لوگوں کے لئے

چاہتا ہے اپنے نور کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے

وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝٣٥ فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْكَرَ

اور اللہ | ہر چیز کو | خوب جانتا ہے | ان گھروں میں | کہ حکم دیا ہے | اللہ نے | کہ بلند کیا جائے | اور ذکر کیا جائے

اور اللہ تعالیٰ کو ہر بات کا علم ہے۔ ان گھروں (یعنی مسجدوں) میں کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ان کا ادب کیا جائے اور ان میں

فِیْهَا اسْمُهٗ ۙ یُسَبِّحُ لَهٗ فِیْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝٣٦

اُن میں | نام اللہ کا | تسبیح کرتے ہیں | اس کی | ان میں | صبح | وشام

اس کا ذکر کیا جائے جن میں صبح و شام لوگ اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں۔

رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ

(ایسے) لوگ | کہ نہیں غافل کرتی اُن کو | تجارت | اور نہ خرید و فروخت | اللہ کے ذکر سے | اور قائم کرنے سے

یہ لوگ، جن کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے نہ تجارت غافل کرتی ہے اور نہ خرید و فروخت اور نہ نماز قائم

الصَّلٰوةِ وَاِیْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ یَخَافُوْنَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ

نماز کے | اور ادا کرنے سے | زکوٰۃ کے | وہ ڈرتے رہتے ہیں | اس دن سے | کہ الٹ جائیں گے

کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے (کوئی چیز ان کو روکتی ہے) وہ اس دن سے ڈرتے ہیں

فِیْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۝٣٧ لِیَجْزِیَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ

اس میں | دل | اور آنکھیں | تاکہ جزا دے ان کو | اللہ | بہتر

جس میں دل اور آنکھیں اُلٹ جائیں گے۔ تاکہ انہوں نے جو کچھ کیا ہے اس کا بہترین بدلہ

مَا عَمِلُوْا وَیَزِیْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۗ وَاللّٰهُ یَرْزُقُ

ان عملوں کی | جو وہ کرتے رہے | اور زیادہ دے ان کو | اپنے فضل سے | اور اللہ | رزق دیتا ہے

اللہ تعالیٰ ان کو دے اور اپنے فضل سے مزید بھی عنایت کرے اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا

مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝٣٨ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۭ

جسے چاہے | بغیر حساب کے | اور جو کافر ہیں | ان کے اعمال | سراب کی طرح (ہیں)

ہے بے شمار روزی دیتا ہے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا اُن کے اعمال اس سراب کی مانند

بِقِیْعَةٍ یَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ۗ حَتّٰۤی اِذَا جَآءَهٗ لَمْ یَجِدْهُ

ایک چٹیل میدان میں | کہ خیال کرتا ہے اس کو | پیاسا | پانی | یہاں تک کہ | جب آتا ہے اس کے پاس | تو نہیں پاتا (وہاں)

ہیں جو کسی چٹیل میدان میں ہو پیاسا آدمی اسے پانی خیال کرتا ہے۔ یہاں تک کہ جب اس کے پاس پہنچتا ہے تو وہاں کچھ بھی

شَیْـًٔا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ۗ وَاللّٰهُ سَرِیْعُ

کچھ (بھی) | اور پاتا ہے اللہ کو | وہاں | سو وہ پورا چکا دیتا ہے اس کو | اُس کا حساب | اور اللہ | بڑا جلد

نہیں پاتا اور وہاں اللہ (کے فیصلہ) کو پاتا ہے جو اس کا حساب (عمر) پورا کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بہت جلد

(۳۵) آسمانوں اور زمین کی روشنی اور رونق سب اللہ ہی کے نور سے ہے۔ کیونکہ سب کارخانۂ عالم ذات حق کے پرتو سے زندہ اور قائم ہے اور وہ ذات حق کا نور جس سے سارا عالم جگمگا رہا ہے اس کی ایک ادنیٰ سی مثال ایسی ہے کہ ایک دیوار کے طاق میں چراغ شیشہ کی قندیل میں رکھا ہے اور وہ شیشہ کی قندیل ایسی شفاف ہے گویا ایک چمکتا ہوا ستارہ ہے اور اس چراغ کو زیتون کے مبارک درخت کے تیل سے روشن کیا جائے جو نہ مشرق میں نہ مغرب میں۔ (یعنی زیتوں کا وہ درخت بھی ایسی نمایاں جگہ پر اُگا ہو کہ سارا دن اس پر سورج کی روشنی پڑتی رہے اور مشرق یا مغرب کی جانب سے اس پر دن کے کسی حصہ میں دیوار یا کوئی اور آڑ نہ ہو، جو اس کو کھلی دھوپ سے محروم رکھے ایسے درخت کا تیل ایسا شفاف ہوگا)۔ کہ معلوم ہوتا ہے بے آگ لگائے ابھی خود بخود روشن ہو جائے گا۔ بس نور پر نور ہے۔ اللہ اپنے نور کی طرف ہدایت کرتا ہے جسے چاہے اور اللہ لوگوں کو حقائق و معاف سمجھانے کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے اور وہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

(۳۶) وہ طاق اور روشنی ان مساجد میں یہ مثال اللہ کے نور کی ہے جو قرآن اور اسلام کی شکل میں بندوں کے دلوں اور سینوں کو پُرنور بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ جن کی نسبت اللہ نے حکم دیا ہے کہ ان کا احترام کیا جائے اور ان میں اللہ کا نام لیا جائے ان میں اللہ کے بندے صبح و شام اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں۔

(۳۷) وہ ایسے برگزیدہ لوگ ہیں جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر اور نماز و زکوٰۃ ادا کرنے سے نہیں روکتی اور وہ قیامت کے دن سے ہمیشہ لرزاں و ترساں رہتے ہیں جس دن مخلوق کے دل دہشت اور خوف سے بے چین اور متغیر ہوں گے اور مختلف ہولناک مناظر دیکھنے میں آئیں گے۔

(۳۸) (اور اللہ کے عذاب سے خوف اور اللہ کی یاد اس لئے ضروری ہے) کہ اللہ انہیں ان کے اعمال کا بہتر بدلہ دے اور اپنے فضل سے زیادہ انعام و عزت عطا فرمائے اور اللہ جسے چاہے بے حساب رزق دیتا ہے۔

افعال: يُضِيءُ: وہ روشن ہو جائے، جل اٹھے، مضارع۔ يُوْقَدُ: وہ روشن کیا جارہا ہوگا، مضارع مجہول۔ تُرْفَعَ: وہ بلند کی جائے، رَفْعٌ سے مضارع مجہول۔ تَتَقَلَّبُ: وہ پھر جاتی ہے، جائے گی، وہ پلٹتی ہے، مضارع۔

اسماء: دُرِّيٌّ: درخشندہ، چمکتا ہوا۔ زُجَاجَةٌ: شیشہ۔ زَيْتُوْنَةٍ: درخت زیتون۔ زَيْتُهَا: اس کا تیل، زیت یعنی زیتون کا تیل۔ شَرْقِيَّةٍ: شرقی۔ كَوْكَبٌ: ہر ستارہ، آنکھوں کی سفیدی، كَوَاكِبُ جمع۔ اَلْمِصْبَاحُ: چراغ، قندیل، اسم آر۔ مِشْكٰوةٍ: چراغ رکھنے والا طاق۔ يَزِيْدَ: وہ بڑھا دے، مضارع منصوب۔

الْحِسَابِ ﴿٣٩﴾ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ

حساب کرنے والا ہے | یا جیسے کہ اندھیرے ہیں | ایک گہرے دریا میں | کہ ڈھانپ رہی ہے اس کو | ایک موج | اس کے اوپر ہے

حساب کرنے والا ہے۔ یا جیسا کہ گہرے سمندر میں اندھیرے ہوں جس پر لہر چھا رہی ہو اور اُس کے اُوپر ایک

مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ۭ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ۭ

ایک (اور) موج | اس کے اوپر ہے | ایک بادل | اندھیرے ہیں | ایک کے اُوپر ایک

اور لہر چلی آرہی ہو اور اس کے اوپر بادل ہو۔ گویا اوپر تلے اندھیرے ہی اندھیرے ہیں۔

اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا

جب وہ نکالے | اپنا ہاتھ | تو نہ دیکھ سکے اس کو | اور جس کے لئے | نہیں بنایا | اللہ نے | (کوئی) نور

اگر انسان اپنا ہاتھ نکالے تو اسے (بھی) دیکھ نہ سکے اور جس کو اللہ تعالیٰ روشنی عطا نہ کرے

فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ﴿٤٠﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ

سو نہیں اُس کے لئے | (کوئی) نور | کیا نہیں دیکھا تو نے | کہ اللہ (ہی) کی | تسبیح کرتے ہیں | جو آسمانوں میں

تو اس کے لئے کوئی روشنی نہیں۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو کوئی آسمانوں میں ہیں اور زمین میں ہیں اور پر کھولے

وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰۗفّٰتٍ ۭ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ

اور زمین میں ہیں | اور پرندے | پر پھیلائے ہوئے | ہر ایک نے | جان لی ہے | اپنی نماز

پرندے بھی سب اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے رہتے ہیں ہر ایک اپنی اپنی دُعا اور تسبیح کو

وَتَسْبِيْحَهٗ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٤١﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ

اور تسبیح اپنی | اور اللہ | خوب جانتا ہے | جو | وہ کرتے ہیں | اور اللہ (ہی) کے لئے ہے | بادشاہی

جانتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو ان کے سب اعمال معلوم ہیں۔ اور آسمانوں اور زمین کی

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿٤٢﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ

آسمانوں | اور زمین کی | اور اللہ کی طرف | لوٹ کر جانا ہے | کیا نہیں دیکھا تو نے | کہ اللہ (ہی) | چلاتا ہے

بادشاہت اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ہی بادلوں

سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ

بادل کو | پھر | اکٹھا کر دیتا ہے | اسے آپس میں | پھر کر دیتا ہے اس کو | تہہ بہ تہہ | پھر تو دیکھتا ہے (کہ) | بارش

کو چلاتا ہے پھر ان کو آپس میں ملا دیتا ہے پھر اس کو تہہ بہ تہہ کرتا ہے پھر تم دیکھتے ہو کہ اس سے

يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاۗءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا

نکلتی ہے | اس کے درمیان سے | اور وہ اتارتا ہے | آسمان سے | پہاڑوں جیسے (بادلوں) میں سے | جن میں ہوتے ہیں

پانی نکل کر برستا ہے اور بادلوں کے بڑے بڑے حصوں سے اولے برساتا

مِنْۢ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَاۗءُ ۭ

اولے | پس وہ برسا دیتا ہے | اسے | جس پر چاہے | اور اسے ہٹا دیتا ہے | جس سے | چاہے

ہے تو جس پر چاہتا ہے اس کو گرا دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے ہٹا دیتا ہے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۳۹) اور جو لوگ کافر ہیں ان کے اعمال ایسے بے کار ثابت ہوں گے جیسے ایک چٹیل میدان میں چمکتا ہوا ریت کا سراب جسے پیاسا آدمی پانی سمجھ کر اس کے پاس پہنچتا ہے لیکن وہاں اللہ (کے حکم) کے سوا اور کچھ بھی نہیں پاتا اپنے اعمال بد کے نتیجے میں اور ہلاک ہو جاتا ہے اور اللہ اس کے اعمال کا حساب چکا دیتا ہے اور وہ بڑی جلدی حساب کرنے والا ہے۔

(۴۰) یا ان کفار کے اعمال کی مثال ایسی ہے کہ ایک گہرے سمندر کی تہہ میں کوئی ڈوبا ہوا ہو اور اوپر سے ایک تو دریا کا اندھیرا پھر اس کے اوپر سے مسلسل طوفانی موجوں کے اندھیرے اور سطح سمندر اور اوپر نہایت سیاہ بادل کے اندھیرے ہوں کہ خود اپنا ہاتھ نکالے تو بھی دیکھ نہ سکے اور جسے اللہ نے بینائی عطا نہیں فرمائی بھلا اس کے لئے روشنی کہاں؟ غرض قیامت کے روز کفار اپنے جہل و کفر و شرک و ظلم و سرکشی کے اندھیروں میں غرق ہوں گے۔ (یہ اندھیرے کفار کے دلوں پر پڑے ہوئے کفر و ظلم کے پردوں کی مثال ہیں، جبکہ مومن کا دل ایسے روشن ہوتا ہے جیسے اوپر آیت ۳۵ میں روشن چراغ کا ذکر ہوا)

(۴۱) اے مخاطب! تُو نے دیکھ لیا ہے کہ جو مخلوقات آسمانوں اور زمین میں ہے اور خاص کر پرندے جو خلا میں پر پھیلائے اڑ رہے ہیں۔ وہ اپنے اپنے انداز میں سب اللہ ہی کی پاکی بیان کرتے ہیں اور ہر ایک مخلوق کو اپنی نماز اور تسبیح کا مخصوص طریقہ معلوم ہے اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

(۴۲) اور آسمانوں اور زمین کی حکومت اللہ ہی کی ہے اور اسی کی طرف سب کو قیامت کے روز لوٹ کر جانا ہے۔

افعال: وَفّٰىهُ: اس کو پورا دے دیا، ماضی معروف۔ يَغْشٰهُ: اس پر چھا رہی ہو، اس کو ڈھانک رہی ہو، مضارع۔ يَرٰىهَا: نہ دیکھ سکے اس کو، مضارع منفی۔ يَكَدْ: (دیکھنے کے) قریب بھی نہیں ہوتا، مضارع منفی۔

اسماء: ظَمْاٰنُ: پیاسا، تشنہ، صفت۔ قِيْعَةٍ: ہموار زمین، وسیع میدان۔ لُجِّيٍّ: بہت پانی والا دریا۔ مَوْجٌ: پانی کی پٹار، لہر، اَمْوَاجٌ جمع۔ صٰٓفّٰتٍ: پر باندھے، صف بستہ، اسم فاعل۔

يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ﴿٤٣﴾ يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ

قریب ہے کہ | چمک | اس کی بجلی کی | لے جائے | آنکھوں (کے نور) کو | بدلتا ہے | اللہ | رات

اور اس بادل کی بجلی کی چمک تو گویا آنکھوں کو اُچکے لئے جاتی ہے اللہ تعالیٰ ہی رات اور دن کو

وَالنَّهَارَ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿٤٤﴾ وَاللّٰهُ

اور دن کو | بیشک | اس میں | عبرت ہے | آنکھوں والوں کے لئے | اور اللہ (ہی) نے

بدلتا رہتا ہے بیشک اس بات میں سوجھ بوجھ رکھنے والوں کے لئے بڑی عبرت ہے اور اللہ تعالیٰ نے

خَلَقَ كُلَّ دَاۗبَّةٍ مِّنْ مَّاۗءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰي بَطْنِهٖ

پیدا کیا | ہر چلنے والا جاندار | پانی سے | سو بعض ان میں سے ہیں | جو چلتے ہیں | اپنے پیٹ کے بل

ہر (چلنے پھرنے والے) جانور کو پانی سے پیدا کیا ہے سو ان میں سے بعض ایسے ہیں جو پیٹ کے بل رینگتے ہیں۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰي رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ

اور ان میں سے بعض | جو چلتے ہیں | دو پاؤں پر | اور بعض ان میں سے | چلتے ہیں

اور بعض ایسے ہیں جو دو پاؤں پر چلتے ہیں اور کچھ ان میں سے

عَلٰٓي اَرْبَعٍ ۭ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٤٥﴾

چار (پاؤں) پر | پیدا کرتا ہے اللہ | جو چاہے | بیشک اللہ | ہر چیز پر | قادر ہے

چار پیروں پر چلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے۔

لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ۭ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ

بیشک | ہم نے اتاری ہیں | آیتیں | واضح | اور اللہ | ہدایت کرتا ہے | جسے | چاہے

یقیناً ہم نے واضح احکام نازل کئے۔ اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے سیدھا

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٤٦﴾ وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ

سیدھے راستے کی طرف | اور وہ کہتے ہیں | ہم ایمان لائے | اللہ پر | اور رسول پر

راستہ دکھا دیتا ہے۔ اور یہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے ہیں

وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۭ وَمَآ

اور ہم نے حکم مان لیا | پھر منہ پھیر لیتا ہے | ایک گروہ | ان میں سے | بعد | اس کے | اور نہیں

اور ہم نے حکم مانا پھر اس کے بعد ان میں سے ایک گروہ منہ پھیر لیتا ہے۔ اور یہ لوگ

اُولٰۗىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤٧﴾ وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ

وہ لوگ | ایماندار | اور جب | وہ بلائے جاتے ہیں | اللہ اور اس کے رسول کی طرف | کہ وہ فیصلہ کرے

(سرے سے) ایمان لانے والے ہی نہیں۔ اور جب ان کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تا کہ ان

بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ

ان کے درمیان | تو کچھ لوگ | ان میں سے | منہ موڑ لیتے ہیں | اور اگر ہو | اُن کا | حق

کے درمیان فیصلہ کرے تو ان میں سے ایک فریق فوراً منہ موڑ لیتا ہے۔ اور اگر ان کا کسی پر کوئی حق بنتا ہو

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۴۳) اور یہ بھی تجھے معلوم ہے کہ اللہ ہی بادلوں کو چلاتا پھران چھوٹے چھوٹے بادل کے ٹکڑوں کو اکٹھا کر کے تہ بہ تہ بھاری بادل بنا دیتا ہے پھر خدا کے حکم سے ان بادلوں میں سے بارش برستی ہے اور آسمان کے خلا میں جو پہاڑوں کی جسامت کے بادل معلق ہوتے ہیں ان میں سے وہ اولے برساتا ہے پھر جس پر خدا چاہے پڑتے ہیں اور جسے چاہے ان سے بچالیتا ہے اور ان بادلوں میں سے بجلی اس طرح چمکتی ہے کہ گویا ابھی آنکھوں کی بینائی کو اچک لے جائے۔

(۴۴) اور اللہ ہی رات اور دن کو بدلتا ہے۔ بلا شبہ اہل بصارت کے لئے اس میں عبرت ہے کہ اللہ قادر مطلق ہے جو چاہے سو کرے اس سے ہمیشہ ڈرتے رہنا چاہئے۔

(۴۵) اور زمین پر چلنے والے ہر ایک جاندار کو اللہ ہی نے پانی یا نطفہ سے پیدا کیا ہے سو بعض تو ان میں سے پیٹ کے بل رینگنے والے ہیں اور بعض دو پاؤں پر چلنے والے اور بعض چار پاؤں پر۔ اللہ جو چاہے پیدا کرتا ہے اور بیشک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۴٦) ہم نے بندوں کی ہدایت کے لئے واضح آیتیں نازل کی ہیں کہ وہ خدا کے احکام کو اچھی طرح سمجھ لیں اور اللہ جسے چاہے سیدھے راستہ (اسلام) کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔

(۴۷) اور منافقین زبان سے تو اقرار کرتے ہیں کہ ہم اللہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ہیں اور ہم نے اس کا ہر حکم مان لیا ہے لیکن اس کے بعد ان میں سے بعض لوگ حق سے منہ موڑ لیتے ہیں دراصل وہ مومن ہی نہیں ہوتے۔

(۴۸) اور جب ان منافقین کو ان کے باہمی جھگڑوں کے فیصلہ کے لئے اللہ ورسول کی طرف بلایا جاتا ہے تو بعض ان میں سے اس کے حکم سے منہ موڑتے ہیں۔

افعال: یُؤَلِّفُ: وہ ملا دیتا ہے، اکٹھا کر دیتا ہے، مضارع معروف۔ دُعُوْٓا: انہیں بلایا گیا، پکارا گیا، دُعَآءٌ سے ماضی مجہول۔

اسماء: بَرَدٍ: اولے۔ رُکَامًا: توبرتو، تہ بتہ۔ وَدْقَ: بارش، سخت بارش۔ بَرْقِهٖ: اس کی بجلی۔ بَطْنِهٖ: اس کا پیٹ۔ رِجْلَیْنِ: دو پیر، دو پاؤں، رِجْلٌ کا تثنیہ۔ سَنَا: چمکدار روشنی۔

يَأْتُوٓا إِلَيْهِ مُذْعِنِينَ ﴿٤٩﴾ أَفِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ أَمِ ارْتَابُوٓا

تو آتے ہیں | آپ کی طرف | فرمانبردار ہوکر | کیا ان کے دلوں میں | مرض ہے | یا وہ شک میں پڑے ہیں

تو آپ کی طرف سر جھکائے چلے آتے ہیں۔ کیا اُن کے دلوں میں مرض ہے یا شک میں پڑے ہیں

أَمْ يَخَافُونَ أَن يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُولُهُۥ ۚ بَلْ أُولَٰٓئِكَ هُمُ

یا وہ ڈرتے ہیں | کہ ظلم کرے گا | اللہ | ان پر | اور اس کا رسول | بلکہ وہی ہیں

یا اس بات سے ڈرتے ہیں کہ کہیں اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ان پر ظلم نہ کرے۔ ایسا نہیں بلکہ وہ خود

الظَّٰلِمُونَ ﴿٥٠﴾ إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوٓا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِۦ

ظالم | بلاشبہ | ہے | کہنا | مؤمنوں کا | جب انہیں بلایا جاتا ہے | اللہ اور اس کے رسول کی طرف

ظالم ہیں۔ جب مؤمنوں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جائے کہ ان کے

لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَن يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۚ وَأُولَٰٓئِكَ هُمُ

کہ وہ فیصلہ کرے | ان کے درمیان | تو وہ کہتے ہیں | ہم نے سن لیا | اور ہم نے مان لیا | اور وہی ہیں

درمیان فیصلہ کریں تو ان کی بات فقط یہ ہوتی ہے کہ ہم نے سن لیا اور مان لیا' اور یہی لوگ

الْمُفْلِحُونَ ﴿٥١﴾ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهِ

فلاح پانے والے | اور جو | حکم مانے اللہ | اور اس کے رسول کا | اور ڈرے | اللہ سے | اور تقویٰ اختیار کرے

فلاح پانے والے ہیں۔ جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا اور تقویٰ اختیار

فَأُولَٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُونَ ﴿٥٢﴾ وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَٰنِهِمْ

سو وہی ہیں | کامیاب ہونے والے | اور وہ قسمیں کھاتے ہیں | اللہ کی | پختہ | قسمیں

کرے گا تو ایسے ہی لوگ کامیاب ہوں گے۔ اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی سخت قسمیں کھائیں کہ اگر

لَئِنْ أَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ۖ قُل لَّا تُقْسِمُوا ۖ طَاعَةٌ مَّعْرُوفَةٌ

کہ اگر آپ حکم دیں ان کو | تو نکلیں گے (جہاد کو) | کہہ دیجئے | قسمیں نہ کھاؤ | (تمہاری) فرمانبرداری | ظاہر ہے

آپ انہیں حکم دیں تو وہ ضرور (جہاد کے لئے گھروں سے) نکل کھڑے ہوں گے۔ ان سے کہہ دیجئے قسمیں مت کھاؤ۔ فرمانبرداری تو خود

إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٥٣﴾ قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا

بیشک اللہ | خوب واقف ہے | اس سے جو تم کرتے ہو | کہہ دیجئے | حکم مانو اللہ کا | اور حکم مانو

ہی ظاہر ہو جاتی ہے بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے۔ کہہ دیجئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی

الرَّسُولَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُم

رسول کا | اگر تم پھر گئے | تو اس (رسول) کے ذمے ہے | جو اس پر | بوجھ رکھا گیا | اور تمہارے ذمے ہے

فرمانبرداری کرو۔ پھر اگر تم منہ پھیر لو گے تو ان کے ذمہ تو (تبلیغ کا) بوجھ ہے اور تم اپنے بوجھ

مَّا حُمِّلْتُمْ ۖ وَإِن تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا ۚ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ

جو | تم پر (بوجھ) رکھا گیا | اور اگر تم اس کا حکم مانو گے | تو ہدایت پاؤ گے | اور نہیں ہے | رسول کے ذمے

کے خود ذمہ دار ہو اور اگر ان کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے اور رسول کے ذمہ تو صرف واضح طور

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۹) اور اگر ان کو یہ اندازہ ہو کہ آپ کا فیصلہ انہی کے حق میں ہوگا تو فوراً آپ کی خدمت میں فرمانبردار بن کر حاضر ہو جاتے ہیں۔

(۵۰) دراصل بات یہ ہے کہ ان کے دلوں میں کفر و نفاق کا مرض ہے یا وہ دین حق کے متعلق غیر مستقل مزاج ہیں یا انہیں خیال ہے کہ اللہ و رسول فیصلہ میں ان پر ظلم کریں گے اس لئے اللہ و رسول کی طرف آنے سے انکار کرتے ہیں لیکن اصل بات یہ نہیں بلکہ وہ خود ہی ظالم ہیں اور عدل و انصاف سے بھاگتے ہیں۔

(۵۱) اور جب مسلمانوں کو کسی جھگڑے کے فیصلہ کے لئے اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بلایا جاتا ہے تو وہ یہی کہتے ہیں کہ ہم نے اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا حکم توجہ سے سن لیا اور دل سے حق مان لیا اور وہی فلاح پانے والے ہیں۔

(۵۲) اور جو شخص اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم دل سے مان کر خدا کے غضب سے ڈرتا اور اس کی نافرمانی سے بچتا رہے وہی لوگ کامیاب ہیں۔

(۵۳) اور وہ منافقین پختہ قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ اگر آپ حکم دیں گے تو فوراً گھر بار چھوڑ کر اللہ کی راہ میں مال و جان قربان کر دیں گے۔ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ ایسی لمبی چوڑی قسمیں کھانے کی ضرورت نہیں۔ صرف سچی فرمانبرداری کی ضرورت ہے اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ کو خوب معلوم ہے۔

افعال: اِرْتَابُوْا: وہ شک میں پڑے، ماضی کا صیغہ۔ یَتَّقْہِ: اللہ سے ڈرنا، ڈرے گا، مضارع مجزوم۔ یَحِیْفَ: ظلم کرے گا، مضارع۔ یَخْرُجُنَّ: وہ ضرور ہی نکلیں گے، مضارع با نون تاکید۔

اسماء: مُذْعِنِیْنَ: اطاعت کرنے والے، فرمانبردار، اسم فاعل۔ مَعْرُوْفَۃٌ: پسندیدہ، اسم مفعول۔

إِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿٥٤﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ
مگر صرف | پہنچا دینا | صاف صاف | وعدہ کیا ہے | اللہ نے | اُن لوگوں سے | جو ایمان لائے | تم میں سے
پر پیغام حق کو پہنچا دینا ہے تم میں سے ان لوگوں کے ساتھ جو ایمان لائے اور نیک عمل

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ
اور عمل کئے | نیک | کہ ضرور انہیں خلافت دے گا | زمین میں | جیسا کہ | اس نے خلافت دی
کرتے رہے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ انہیں اسی طرح دُنیا کی خلافت عطا کرے گا جس طرح اس نے اُن

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ
اُن کو جو | پہلے ہو گزرے اُن سے | اور مضبوط کر دے گا | ان کے لئے | ان کا دین | جو | اس نے پسند کیا | ان کے لئے
لوگوں کو خلافت عطا کی تھی جو اُن سے پہلے تھے۔ اور جس دین کو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا ہے اسے اُن کے لئے قائم

وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ
اور بدلہ دے گا ان کو | ان کے خوف کے بعد | امن | وہ عبادت کریں گے میری | نہیں شریک ٹھہرائیں گے
کردے گا اور ان کے خوف کو امن و راحت سے تبدیل کردے گا وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی

بِيْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٥٥﴾
میرے ساتھ | (کسی) چیز کو | اور جو ناشکری کرے گا | اس کے بعد | پس وہی ہیں | نافرمان
کو شریک نہ ٹھہرائیں گے اور جو کوئی اس کے بعد بھی کفر اختیار کرے تو ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٥٦﴾
اور قائم رکھو | نماز | اور ادا کرو زکوۃ | اور حکم مانو | رسول کا | تاکہ تم پر | رحم کیا جائے
اور (اے مسلمانو!) نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ
خیال نہ کیجئے | ان کو جو کافر ہیں | عاجز کرنے والے | زمین میں | اور ان کا ٹھکانہ | دوزخ ہے
یہ نہ سمجھو کہ کافر (ہمیں) زمین میں مغلوب کردیں گے۔ اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے

وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٥٧﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ
اور وہ بہت بری (جگہ) ہے | لوٹ کر جانے کی | اے ایمان والو! | اجازت لیا کریں تم سے | وہ (غلام) جو
اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔ اے ایمان والو! چاہئے کہ تمہارے لونڈی غلام (اور نوکر چاکر)

مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ
تمہارے مملوک ہیں | اور وہ (لڑکے) جو | نہیں پہنچے | حد بلوغ کو | تم میں سے | تین اوقات میں
جو تمہارے قبضہ میں ہیں اور وہ بھی جو تم میں ابھی بالغ نہیں ہوئے تمہارے پاس آنے سے پہلے تین اوقات میں اجازت طلب

مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ
پہلے | نماز فجر سے | اور جس وقت | تم اتار کر رکھتے ہو | اپنے کپڑے | ظہر کے وقت
کر لیا کریں نماز فجر سے پہلے اور دوپہر کے وقت جبکہ تم اپنے کپڑے اُتار کر آرام کیا کرتے ہو

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۵۴) آپ کہہ دیجئے تم پر لازم ہے کہ تم اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مانو اور اگر تم نہ مانو گے تو ہمارے رسولؐ کے ذمے تو حق کی تبلیغ ہی ہے اور تم لوگوں کے ذمے اس کی اطاعت' اور اگر تم ان کا حکم مانو گے تو راہ حق کی ہدایت پاؤ گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمے تو حق کو واضح کر کے پہنچا دینا ہے اور بس۔

(۵۵) تم میں سے جو لوگ سچے مومن ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں اللہ نے انہیں دنیا میں خلافت اور حکومت عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا ہے جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کو اس نے حکومت اور خلافت دی تھی اور ان کے لئے ان کا دین (اسلام) جو اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے مضبوط اور قائم کر دے گا اور ان کے خوف کو امن سے تبدیل کر دے گا وہ مومنین اسی اللہ کی عبادت کریں گے اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں گے اور جو شخص نعمت حاصل ہونے کے بعد اس کی ناشکری کرے گا سو ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں۔ اور یہ وعدہ صحابہ کرام کی زندگی ہی میں پورا ہوا کہ جن کو ہجرت وطن پر مجبور کیا گیا تھا وہ کرۂ ارض کے بہترین حاکم اور خلفاء ٹھہرے۔

(۵۶) مسلمانو! نماز باقاعدہ پڑھتے رہو اور زکوٰۃ ادا کیا کرو اور اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمیشہ حکم مانو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

(۵۷) آپ یہ خیال نہ فرمائیں کہ کفار دنیا میں عذاب الٰہی سے بچ رہیں گے اور اللہ انہیں پکڑ نہ سکے گا۔ نہیں! وہ انہیں ضرور پکڑے گا اور عذاب دے گا اور ان کا آخری ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔

انعال: حُمِّلَ: پسندیدہ' اسم مفعول۔ اِسْتَخْلَفَ: اس نے حاکم کیا' اس نے خلیفہ بنایا' ماضی کا صیغہ۔ یُبَدِّلَنَّھُمْ: (وہ) ان کو ضرور ہی بدلہ میں دے گا' (مضارع)۔ یُمَکِّنَنَّ: وہ ضرور ہی جمائے گا' مضارع بانون تاکید ثقیلہ۔

وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ

اور بعد | نماز عشاء کے | تین | پردہ (کے وقت) ہیں | تمہارے لئے | نہ تم پر ہے

اور عشاء کی نماز کے بعد۔ تمہارے لئے یہ تین وقت پردے کے ہیں۔ ان اوقات کے سوا

وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ

اور نہ ان پر | (کچھ) گناہ | ان (اوقات) کے بعد | (کثرت سے) گھومتے رہتے ہیں | تم پر | بعض تم میں سے

(ان کے بغیر اجازت آنے جانے میں) نہ تمہیں کچھ گناہ ہے نہ انہیں کہ (کام کاج کے لئے تم) ایک دوسرے کے پاس آیا جایا کرتے ہو

عَلٰى بَعْضٍ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

بعض پر | اسی طرح | بیان کرتا ہے | اللہ | تمہارے لئے | آیتیں | اور اللہ | جاننے والا

اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنے احکام کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ علم

حَكِيْمٌ ۝۵۸ وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا

حکمت والا ہے | اور جب پہنچ جائیں | لڑکے | تم میں سے | سن بلوغ کو | تو چاہئے کہ وہ اجازت لیں

اور حکمت والا ہے۔ اور جب تمہارے لڑکے بالغ ہوجائیں تو چاہئے کہ وہ بھی اجازت

كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ

جیسا کہ | اجازت لیتے تھے | وہ جو | ان سے پہلے ہوئے | اسی طرح | کھول کر بیان کرتا ہے | اللہ

طلب کیا کریں، جس طرح ان سے بڑے لوگ اجازت لیتے آئے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنے احکام

لَكُمْ اٰيٰتِهٖ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۵۹ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ

تمہارے لئے | اپنی آیتیں | اور اللہ | جاننے والا | حکمت والا ہے | اور (گھر میں) بیٹھنے والی | عورتیں

وضاحت کے ساتھ بیان کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ علم اور حکمت والا ہے۔ اور بڑی بوڑھی عورتیں

الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ

جو | نہیں توقع رکھتیں | نکاح کی | سو نہیں | ان پر | (کوئی) گناہ | کہ وہ اُتار دیں

جن کو نکاح کی آرزو نہیں رہی، اگر اپنے اضافی کپڑے نہ پہنے رہیں تو ان

ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍ بِزِيْنَةٍ وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ

اپنے (اضافی) کپڑے | کہ ظاہر نہ کرتی ہوں | اپنی زیب وزینت کو | اگر احتیاط کریں | تو بہتر ہے

پر کوئی گناہ نہیں، بشرطیکہ وہ اپنی زینت کے مقامات کو ظاہر نہ کریں اور اگر وہ (معمر عورتیں بھی) احتیاط کریں تو

لَّهُنَّ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۶۰ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ

ان کے لئے | اور اللہ | سننے والا | جاننے والا ہے | نہ تو | اندھے پر | (کوئی) گناہ ہے

ان کے لئے بہت بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ نہ اندھے کے لئے کچھ مضائقہ ہے

وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا

اور نہ | لنگڑے پر | کوئی گناہ | اور نہ | بیمار پر | (کوئی) گناہ ہے | اور نہ

اور نہ لنگڑے لولے اور بیمار کے لئے کوئی مضائقہ کی بات ہے اور نہ خود

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۸) مسلمانو! جو غلام تمہاری ملکیت میں ہیں اور لڑکے جو ابھی بالغ نہیں ہوئے۔ وہ تم سے دن رات کے تین اوقات میں اجازت لے کر گھر کے اندر آیا کریں۔ (۱) صبح کی نماز سے پہلے اور (۲) ظہر کے وقت جب تم کپڑے اتار کر رکھ دیتے ہو (۳) اور نماز عشا کے بعد کیونکہ یہ تینوں اوقات تمہارے پردے کے ہیں ان اوقات کے بعد ان کے تمہارے پاس آنے میں نہ ان پر کوئی گناہ ہے اور نہ تم پر۔ کیونکہ وہ اکثر تمہارے پاس آتے جاتے رہتے ہیں۔ بس اسی طرح اللہ اپنے احکام تم سے کھول کر بیان کرتا ہے۔ اور وہ سب کچھ جانتا حکمت والا ہے۔

(۵۹) اور جب تمہارے لڑکے بالغ ہونے کی عمر کو پہنچ جائیں تو ان کو چاہئے کہ وہ تم سے اجازت لے کر ان اوقات میں تمہارے پاس آیا کریں جیسا کہ اجازت لیتے ہیں وہ لوگ جو ان سے پہلے بالغ ہو چکے بس اسی طرح اللہ اپنی آیتیں کھول کر بیان کرتا ہے کہ تم اچھی طرح سے خدا کے احکام سمجھ سکو۔ اور وہ سب کچھ جانتا حکمت والا ہے۔

(۶۰) اور جو بوڑھی عورتیں گھروں میں بیٹھی رہتی ہیں اور جو بڑھاپے کی بناء پر نکاح کی امید نہیں رکھتیں ان پر اپنی اوڑھنیاں (کپڑوں کے اوپر کی چادریں) اتارنے میں کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ اپنی سجاوٹ کو ظاہر کرنا نہ چاہتی ہوں اور اوڑھنیاں اتارنے سے وہ بھی پرہیز کریں تو ان کے لئے اور بھی بہتر ہے اور اللہ سب کچھ سنتا جانتا ہے۔

انعال: يَبْلُغُوْا: نہیں پہنچے، بالغ نہیں ہوئے، مضارع منفی بمعنی ماضی بُلُوْغٌ سے۔ يَسْتَاْذِنْكُمْ: تم سے اجازت لے لیا کریں، امر۔ يَسْتَعْفِفْنَ: ان کا بچا رہنا، مضارع۔ يَّضَعْنَ: وہ اتار دیں، مضارع منصوب۔

اسماء: ثِيَابَكُمْ: تمہارے کپڑے، تمہاری پوشاک۔ ظَهِيْرَةِ: دوپہر، وقت ظہر۔ عَوْرٰتٍ: چھپی باتیں، پردہ کی باتیں۔ مَرّٰتٍ: چند بار، بہت بار، مَرَّةٌ واحد۔ اَطْفَالُ: لڑکے، طِفْلٌ کی جمع۔ حُلُمَ: بلوغ، عقل۔ طَوّٰفُوْنَ: بہت پھرتے رہنے والے، بہت زیادہ چکر کاٹنے والے۔ اَلْقَوَاعِدُ: عمر رسیدہ عورتیں جو قابل نکاح نہ ہوں۔ مُتَبَرِّجٰتٍ: مردوں کو اپنا بناؤ سنگار دکھانے والی عورتیں، اسم فاعل۔

عَلَىٰٓ أَنفُسِكُمْ أَن تَأْكُلُوا۟ مِنۢ بُيُوتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ ءَابَآئِكُمْ
خود تم پر | کہ تم کھاؤ | اپنے گھروں سے | یا گھروں (سے) | اپنے باپوں کے
تمہیں (کوئی رکاوٹ ہے) کہ تم اپنے گھروں سے یا اپنے باپ یا اپنی

أَوْ بُيُوتِ أُمَّهَٰتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ إِخْوَٰنِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخَوَٰتِكُمْ
یا گھروں (سے) | اپنی ماؤں کے | یا گھروں (سے) | اپنے بھائیوں کے | یا گھروں (سے) | اپنی بہنوں کے
ماں کے گھروں سے کھانا کھاؤ یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے

أَوْ بُيُوتِ أَعْمَٰمِكُمْ أَوْ بُيُوتِ عَمَّٰتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخْوَٰلِكُمْ
یا گھروں (سے) | اپنے چچوں کے | یا گھروں (سے) | اپنی پھوپھیوں کے | یا گھروں (سے) | اپنے ماموؤں کے
یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے

أَوْ بُيُوتِ خَٰلَٰتِكُمْ أَوْ مَا مَلَكْتُم مَّفَاتِحَهُۥٓ أَوْ صَدِيقِكُمْ
یا گھروں (سے) | اپنی خالاؤں کے | یا اس کے یہاں سے | کہ تمہارے قبضہ میں ہیں | اس کی کنجیاں | یا اپنے دوست کے یہاں سے
یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا ان گھروں سے جن کی چابیاں تمہارے قبضے میں ہوں یا اپنے دوستوں کے گھروں سے (کھانا کھالو)

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَأْكُلُوا۟ جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا ۚ فَإِذَا دَخَلْتُم
نہیں ہے تم پر | (کوئی) گناہ | کہ تم کھاؤ | سب مل کر | یا علیحدہ علیحدہ | پس جب | تم داخل ہوا کرو
اس میں (بھی) تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم سب مل کر کھاؤ یا جدا جدا پھر جب گھروں میں داخل ہونے لگو

بُيُوتًا فَسَلِّمُوا۟ عَلَىٰٓ أَنفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِندِ ٱللَّهِ مُبَٰرَكَةً طَيِّبَةً ۚ
گھروں میں | تو سلام کیا کرو | اپنے لوگوں کو | دعائے خیر | اللہ کے ہاں سے | بابرکت | پاکیزہ ہے
تو اپنے لوگوں کو سلام کرلیا کرو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبارک اور پاکیزہ تحفہ ہے

كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمُ ٱلْءَايَٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٦١﴾ إِنَّمَا ٱلْمُؤْمِنُونَ
اسی طرح | کھول کر بیان کرتا ہے اللہ | تمہارے لئے | آیتیں | تاکہ تم | سمجھ لو | بلاشبہ | مؤمن لوگ تو وہ ہیں
اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنے احکام کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم سمجھو (سچ) مؤمن تو بس وہی

ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَإِذَا كَانُوا۟ مَعَهُۥ عَلَىٰٓ أَمْرٍ
جو | ایمان لائے | اللہ | اور اس کے رسول پر | اور جب وہ ہوتے ہیں | اس کے ساتھ | کسی ایسے کام پر
لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور جب ان کے پاس کسی ایسے موقع پر جمع ہوتے ہیں

جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوا۟ حَتَّىٰ يَسْتَـْٔذِنُوهُ ۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ يَسْتَـْٔذِنُونَكَ
جو اجتماعی ہو | تو وہ نہیں جاتے | جب تک کہ | اجازت نہ لے لیں آپؐ سے | بیشک جو لوگ | اجازت مانگتے ہیں آپ سے
جو اجتماعی ہو تو آپؐ سے پوچھے بغیر واپس نہیں چلے جاتے (اے پیغمبر!) جو لوگ آپؐ سے اجازت طلب کرکے جاتے ہیں

أُو۟لَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ ۚ فَإِذَا ٱسْتَـْٔذَنُوكَ
وہی لوگ ہیں | جو | ایمان لاتے ہیں | اللہ پر | اور اس کے رسول پر | پس جب | وہ اجازت طلب کریں آپ سے
یہ وہی لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں۔ پس جب وہ اپنے کسی کام

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶۱) حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں: کہ جب صحابہ کرامؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کے نکلتے تو اپنے گھروں کی کنجیاں معذور افراد جیسے اندھے' لنگڑے اور مریض صحابہ کے حوالے کر جاتے' جو جہاد میں شریک نہیں ہو سکتے تھے' یا اپنے گھر اپنے رشتہ داروں کے حوالے کر جاتے اور کہہ دیتے کہ ضرورت کے وقت گھروں میں موجود خوراک وغیرہ استعمال کر سکتے ہو۔ پھر بھی یہ لوگ سوچتے کہ شاید یہ کھانا جائز نہ ہو۔ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی کہ معذور افراد پر ایسی کوئی پابندی نہیں۔ اس کے ساتھ ہی اپنے قریبی اہل خانہ' دوستوں وغیرہ کے گھر ان کی خوشی سے کھانا کھانے کی اجازت دی گئی۔ نیز اسلام نے مل بیٹھ کر کھانے کی فضیلت بتائی تو بعض لوگوں کو علیحدہ علیحدہ کھانا' گناہ معلوم ہوا۔ ان تمام صورتوں کی اس آیت کریمہ میں اجازت دی گئی۔ چنانچہ ارشاد فرمایا: اور اندھے' لنگڑے' بیمار اور تم سب مسلمانوں پر اپنے گھروں سے یا اپنے ماں باپ یا بھائی یا بہنوں یا چچوں یا پھوپھیوں یا ماموں یا خالاؤں یا ان کے گھروں سے حسب ضرورت کھانا کھا سکتے ہو جن کے تم ذمہ دار ہو اور ان کی کنجیاں تمہارے ہاتھ میں دی گئی ہیں (جیسے خادم' چوکیدار' کارکن وغیرہ کی حیثیت سے) یا اپنے دوستوں کے گھروں سے کھانے میں کوئی گناہ نہیں ایسے ہی تم سب کے مل کر یا علیحدہ علیحدہ کھانے میں کوئی گناہ نہیں پس جب تم ایک دوسرے کے گھر میں داخل ہوا کرو تو گھر والوں کو سلام کیا کرو۔ اللہ کی جناب سے برکت والی' پاکیزہ' زندگی کی سلامتی کی دعا کرتے ہوئے۔ اللہ اسی طرح تمہارے لئے اپنی آیتیں کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم احکام کو خوب سمجھ لو۔

اسماء: اِخْوٰنِكُمْ: تمہاری بہنیں اُخْتٌ کی جمع۔ اَخْوٰلِكُمْ: تمہارے ماموں' خَالٌ کی جمع۔ اَعْمٰمِكُمْ: تمہارے چچا' تمہارے تایا' اعمام عَمٌّ کی جمع۔ عَمّٰتِكُمْ: تمہاری پھوپھیاں۔ مُبٰرَكَةً: خیر و برکت والا' اسم مفعول۔ مَفَاتِحَهٗ: اس کی کنجیاں یا خزانے۔

لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ

اپنے کسی کام کے لئے | تو اجازت دے دیں | جسے | آپ چاہیں | ان میں سے | اور مغفرت طلب کریں

کے لئے آپ سے اجازت طلب کریں تو ان میں سے جسے آپؐ چاہیں اجازت دے دیں اور اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے

لَهُمُ اللّٰهَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۲﴾ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ

اُن کے لئے | اللہ (سے) | بیشک اللہ | بخشنے والا | رحم والا ہے | تم نہ بناؤ | بلانا

مغفرت کی دعا کیجئے بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا (اور) رحم کرنے والا ہے۔ (مومنو!) تم رسول کا بلانا یوں (معمولی) نہ

الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ۗ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

رسول کا | اپنے درمیان | جیسا کہ بلانا ہے | تمہارا ایک دوسرے کو | یقیناً جانتا ہے اللہ | ان کو جو

سمجھو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جانتا

يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ

کھسک جاتے ہیں | تم میں سے | نظر بچا کر | پس ڈرنا چاہئے | ان کو جو | مخالفت کرتے ہیں | اس کے حکم کی

ہے جو تم میں سے آنکھ بچا کر چل دیتے ہیں۔ تو وہ لوگ جو (رسول) کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انہیں اس بات سے

اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾ اَلَآ

کہ پہنچے ان کو | مصیبت | یا پہنچے ان کو | عذاب | دردناک | سن لو

ڈرنا چاہئے کہ ان پر کوئی آفت آجائے یا ان کو دردناک عذاب پہنچے۔

اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ قَدْ يَعْلَمُ

بلاشبہ اللہ ہی کا ہے | جو کچھ | آسمانوں میں | اور زمین (میں ہے) | وہ ضرور جانتا ہے

بیشک اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے۔ وہ جانتا ہے

مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ۗ وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ

جس (حال) میں تم ہو | اور جس دن | وہ لوٹائے جائیں گے | اس کی طرف | پھر وہ انہیں بتائے گا

جس (حال) میں تم ہو اور اس دن کو جب اس کی طرف وہ لوٹائے جائیں گے پھر وہ انہیں بتائے گا

بِمَا عَمِلُوْا ۗ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۶۴﴾ ع

جو کچھ | انہوں نے کیا | اور اللہ | ہر چیز کو | جاننے والا ہے

جو کچھ انہوں نے کیا اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ فرقان مکہ میں نازل ہوئی اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | ستتر آیتیں اور چھ رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ

بڑا ہی بابرکت ہے | وہ جسے | نازل کیا | حق و باطل میں فرق کرنیوالا (قرآن) | اپنے بندے پر | تاکہ وہ ہو | عالموں کے لئے

وہ اللہ بہت ہی بابرکت ہے جس نے اپنے بندے (محمدؐ) پر قرآن نازل فرمایا تاکہ وہ سارے جہانوں کے لئے

آیت نمبر　　　آسان تفسیر

(۶۲) بلاشبہ سچے مومن وہ لوگ ہیں جو سچے دل سے اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے۔اور جب وہ آپؐ کے ساتھ کسی ایسے ملی و اجتماعی کام میں مصروف ہوں جس میں سب کا جمع ہونا ضروری ہے تو جب تک وہ آپؐ سے اجازت نہ لے لیں وہاں سے ہلتے نہیں بیشک جو لوگ آپؐ سے بوقت ضرورت اجازت طلب کرتے ہیں صحیح معنوں میں اللہ و رسول پر ایمان رکھنے والے وہی ہیں۔ پس جب وہ آپ سے کسی ضروری کام کے لئے اجازت طلب کریں تو ان میں سے جس کو آپؐ چاہیں اجازت دے دیں اور اللہ سے ان کے حق میں بخشش طلب کریں بیشک اللہ بڑا بخشنے والا رحم والا ہے۔

(۶۳) مسلمانو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح نہ بلایا کرو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے کو عام طور سے بلاتے ہو بلکہ نہایت ادب و احترام سے بات کیا کرو اور حضور کی خدمت میں حاضر ہونے سے بچنے کے لئے بہانے نہ بنایا کرو اور جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے آنکھ بچا کر چپکے سے چلے جاتے ہیں اللہ انہیں خوب جانتا ہے پس جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انہیں اس بات سے ڈرنا چاہئے کہ ان پر دنیا ہی میں کوئی مصیبت آ پڑے یا آخرت میں سخت عذاب ہو۔

(۶۴) خوب سن لو کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں موجود ہے۔سب کا مالک و مختار اللہ ہی ہے اور جس حال میں تم ہو اللہ اسے بھی خوب جانتا ہے اور جس روز (قیامت میں) سب لوگ اعمال کی پوچھ گچھ کے لئے اس کے حضور میں لائے جائیں گے تو وہ انہیں ان کے سب اعمال سے خبردار کر دے گا اور وہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

افعال: یُخَالِفُوْنَ: جو مخالفت کرتے ہیں' مضارع۔ یَتَسَلَّلُوْنَ: وہ کھسک جاتے ہیں' مضارع۔ یَحْذَرِ: ڈریں' ان کو ڈرنا چاہئے' امر۔
اسماء: شَاْنِهِمْ: ان کا کام' ان کا معاملہ۔ لِوَاذًا: آڑ لے کر چپکے سے سرک جانا' چھپ جانا۔

نَذِيْرَا ۙ۝۱ ۨالَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ
ڈرانے والا | وہ ذات | جس کے لئے | حکومت ہے | آسمانوں | اور زمین کی | اور نہیں ہے اس کی
(عذاب سے) ڈرانے والا ہو۔ وہی اللہ کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اُسی کی ہے اور اس نے (کسی کو) بیٹا

وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ
کوئی اولاد | اور نہیں ہے | اس کا | کوئی شریک | حکومت میں | اور اس نے پیدا کی | ہر ایک چیز
نہیں بنایا اور جس کا بادشاہت میں کوئی شریک نہیں اور جس نے ہر چیز کو پیدا کیا

فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ۝۲ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ
پھر اندازہ کیا اُس کا | ایک اندازہ | اور انہوں نے بنالئے | اس کے سوا | کئی معبود | جو نہیں پیدا کرتے
پھر اس کا ایک (مناسب) اندازہ مقرر کیا۔ اور لوگوں نے اس کے سوا ایسے معبود بنالئے جو کوئی چیز بھی

شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا
کچھ (بھی) | اور وہ | (خود) پیدا کئے جاتے ہیں | اور وہ اختیار نہیں رکھتے | اپنے لئے | کسی نقصان کا | اور نہ کسی نفع کا
پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کئے گئے ہیں اور وہ اپنے لئے نقصان اور نفع کا کچھ اختیار نہیں رکھتے

وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ۝۳ وَقَالَ الَّذِيْنَ
اور نہ وہ اختیار رکھتے ہیں | کسی موت کا | اور نہ زندگی کا | اور نہ پھر اٹھنے کا | اور کہتے ہیں | وہ لوگ جو
اور نہ وہ موت کا' اور نہ زندگی کا اور نہ پھر (جی) اٹھنے کا اختیار رکھتے ہیں۔ اور کافر کہتے ہیں کہ

كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اِفْكُ ۨافْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ
کافر ہیں | کہ نہیں یہ (قرآن) | مگر جھوٹ | جو اس نے گھڑ لیا ہے | اور مدد کی ہے اس کی | اُس پر
یہ (قرآن) من گھڑت باتیں ہیں جو اُس (رسول) نے بنالی ہیں اور اس میں دوسرے لوگوں نے

قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۛ فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ۝۴ وَقَالُوْۤا اَسَاطِيْرُ
دوسرے لوگوں نے | پس وہ اُتر آئے | ظلم | اور جھوٹ (پر) | اور وہ کہتے ہیں | کہ یہ کہانیاں ہیں
اس کی مدد کی ہے۔ یہ لوگ (ایسا کہنے سے) ظلم اور جھوٹ پر (اتر) آئے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ پہلے لوگوں

الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝۵ قُلْ اَنْزَلَهُ
پہلے لوگوں کی | جو اس نے لکھ لی ہیں | سو وہی | لکھوائی جاتی ہیں اس کے پاس | صبح | اور شام | کہہ دیجئے | نازل کیا اُس کو
کی کہانیاں ہیں جس کو اُس نے لکھ رکھا ہے اور وہ صبح و شام پڑھ پڑھ کر اسے سنائی جاتی ہیں۔ آپ فرما دیں اس

الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ
جو | جانتا ہے | راز | آسمانوں | اور زمین کے | بلاشبہ وہ | ہے
(قرآن) کو نازل کیا ہے اس نے جو آسمانوں اور زمین کے راز جانتا ہے۔ بیشک وہ

غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۶ وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ
بڑا بخشنے والا | رحم والا | اور وہ کہتے ہیں | کیا ہوا اس رسول کو کہ | کھاتا ہے | کھانا
بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔ اور کہتے ہیں یہ کیسا رسول ہے کہ (جو) کھانا کھاتا ہے

سورۂ الفرقان

اس سورۃ کے شروع میں قرآن کے نزول کا ذکر ہے جو سچ اور جھوٹ میں فرق ظاہر کرنے والا ہے۔اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) وہ خدا بڑا ہی بابرکت ہے جس نے اپنے کامل بندے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حق و باطل میں فرق کرنے والی کتاب (قرآن) نازل کی تاکہ دنیا والوں کو اللہ کے احکام کی خلاف ورزی سے ڈرائے۔

(۲) وہ اللہ جو آسمانوں اور زمین کا حاکم مطلق ہے نہ اس کی کوئی اولاد ہے نہ عالم کی حکومت میں کوئی اس کا شریک ہے۔ اسی نے ہر ایک چیز کو پیدا کیا پھر اس کا پورا پورا اندازہ مقرر کر دیا کہ وہ اپنے خواص وافعال کے اظہار میں اپنی فطری حدود سے باہر نہیں جاسکتی۔

(۳) اور ان مشرکین نے اللہ کے سوا معبود بنا رکھے ہیں جو کچھ پیدا نہیں کر سکتے بلکہ خود اللہ کی مخلوق ہیں نہ وہ اپنے نفع و نقصان کے مالک ہیں اور نہ انہیں اپنی موت و زندگی اور دوبارہ جی اٹھنے کا اختیار۔

(۴) کافر لوگ کہتے ہیں کہ یہ قرآن بالکل جھوٹا ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خود سے بنالیا ہے اور اس کے بنانے میں اس کی اور لوگوں (یہود و نصاریٰ) نے مدد کی ہے سو وہ بڑے ظالم ہیں اور کھلم کھلا جھوٹ بول رہے ہیں۔

(۵) اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ قرآن میں پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں جو آنحضرتؐ نے اہل کتاب سے سن سنا کر لکھ لی ہیں اور اب وہی اپنے شاگردوں کو صبح و شام لکھوا دی جاتی ہیں۔

(۶) اُن سے کہہ دیجئے کہ یہ قرآن تو مجھ پر اس اللہ نے نازل کیا ہے جو آسمانوں اور زمین کے سب رازوں سے پوری طرح واقف ہے بلاشبہ وہ توبہ کرنے والوں کو بڑا بخشنے والا اور ان پر رحم کرنے والا ہے۔

افعال: اَعَانَهٗ: اس کی مدد کی، اس کا ساتھ دیا، ماضی کا صیغہ۔ اِكْتَتَبَهَا: اس نے اس کو گھڑ کر لکھ رکھا ہے، اِكْتَتَبَ اِكْتِتَابٌ سے ماضی۔
تُمْلٰى: وہ لکھوائی جاتی ہے وہ پڑھی جاتی ہے، مضارع مجہول۔
اسماء: تَقْدِيْرًا: تقدیر، اندازہ کرنا، مصدر۔

وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ

اور چلتا ہے | بازاروں میں | کیوں نہ اُتارا گیا | اس کی طرف | کوئی فرشتہ | کہ وہ ہوتا | اس کے ساتھ

اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہ اُتارا گیا کہ وہ اس کے ساتھ

نَذِيْرًا ۝ۙ اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ۭ

ڈرانے والا | یا ڈالا جاتا ہے | اس کی طرف (کوئی) خزانہ | یا ہوتا | اس کا (کوئی) باغ | کہ وہ کھاتا ہے | اس میں سے

ڈرانے والا ہوتا۔ یا اُس کی طرف کوئی خزانہ اُتارا جاتا یا اُس کا کوئی باغ ہوتا کہ اس میں سے کھایا کرتا

وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝ اُنْظُرْ

اور کہتے ہیں | وہ ظالم | کہ نہیں تم پیروی کرتے | مگر ایسے آدمی کی | جس پر جادو کیا گیا ہے | دیکھئے

اور ظالم کہتے ہیں کہ تم ایسے آدمی کی پیروی کرتے ہو جس پر کسی نے جادو کردیا ہے۔ اے نبیؐ!

كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ۝ۧ

کیسی | بیان کر رہے ہیں وہ | تمہارے لئے | مثالیں | سو وہ گمراہ ہوگئے | پس وہ نہیں پاسکیں گے | (کوئی) راستہ

دیکھو تو سہی آپؐ کی نسبت کیسی کیسی مثالیں بیان کرتے ہیں۔ سو وہ گمراہ ہوگئے لہٰذا وہ کوئی راستہ نہیں پاسکتے۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَاۗءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ

بڑا بابرکت ہے | وہ | کہ اگر وہ چاہے | تو بنادے | تمہارے لئے | بہتر | اس سے | (ایسے) باغات

بابرکت ہے وہ ذات، جو اگر چاہے تو تمہارے لئے اس سے بہتر (چیزیں) بنادے (یعنی) باغات

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ۝ بَلْ كَذَّبُوْا

کہ جاری ہوں | ان کے نیچے | نہریں | اور بنادے | تمہارے لئے | محل | بلکہ انہوں نے تو جھٹلایا

جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں اور تمہارے لئے محل بنادے۔ بات یہ ہے کہ یہ لوگ

بِالسَّاعَةِ ۣ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ۝ۚ اِذَا رَاَتْهُمْ

قیامت کو | اور ہم نے تیار کیا ہے | اس کے لئے جس نے جھٹلایا | قیامت کو | دوزخ بھڑکتی ہوئی | جب وہ دیکھے گی انہیں

قیامت کے منکر ہیں اور جو کوئی قیامت کا انکار کرے، ہم نے اس کے لئے بھڑکتی آگ تیار کررکھی ہے۔ (وہ دوزخ) جب

مِّنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا ۝ وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا

دور کی جگہ سے | تو وہ سنیں گے | اس کا غیظ و غضب | اور چنگھاڑنا | اور جب | وہ ڈال دیئے جائیں گے | اس کے

ان کو دور سے دیکھے گی تو یہ لوگ اس کی غیظ و غضب اور چیخ و پکار کو سنیں گے۔ اور جب انہیں دوزخ کی کسی

مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ۝ۭ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ

کسی تنگ مکان میں | زنجیروں میں جکڑے ہوئے | تو پکاریں گے | وہاں | موت کو | نہ پکارو | آج

تنگ جگہ میں زنجیروں میں جکڑ کر ڈال دیا جائے گا تو وہاں موت کو پکاریں گے۔ (کہا جائے گا) آج

ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ۝ قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ

موت | ایک کو | بلکہ پکارو | ہلاکتوں کو | بہت سی | پوچھئے کیا یہ (دوزخ) | بہتر ہے یا جنت | ابدی

ایک ہی موت کو نہ پکارو بلکہ بہت سی ہلاکتوں کو پکارو۔ آپؐ پوچھئے کہ یہ (دوزخ) بہتر ہے یا ہمیشگی کے باغ؟

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷) وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ کیسا رسول ہے جو ہماری طرح کھاتا پیتا اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے اگر وہ سچا رسول ہے تو کیوں اس کے ساتھ کوئی فرشتہ ظاہر نہیں ہوتا کہ وہ اس کے ہمراہ لوگوں کو اس کی مخالفت سے ڈراتا۔

(۸) یا کیوں اس کے ساتھ خزانہ نہیں اتارا کہ اس میں سے جہاں چاہتا خرچ کرتا یا کیوں اس کا کوئی باغ نہیں کہ اس میں سے خوب مزے سے پھل کھاتا اور کفار مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ تم تو ایسے شخص کی پیروی کر رہے ہو جس پر جادو کیا گیا ہے۔

(۹) دیکھئے وہ کمبخت آپ کے لئے کیسی بری مثالیں بیان کر رہے ہیں پس وہ گمراہ ہو چکے اب سیدھے راستے پر نہ آئیں گے۔

(۱۰) اللہ بڑا ہی بابرکت ہے کہ اگر چاہے تو آپ ؐ کے لئے اس سے بھی بہتر ایسے باغ بنا دے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں اور آپ کے لئے محل تیار کر دے۔

(۱۱) یہی نہیں بلکہ وہ کم بخت لوگ قیامت کو بھی جھٹلاتے ہیں اور ہم نے منکرین قیامت کے لئے بھڑکتی ہوئی دوزخ تیار کر رکھی ہے۔

(۱۲) جب وہ دوزخ ان کو دور سے دیکھے گی تو وہ لوگ اس کے غیظ و غضب اور شور و غل کی آوازیں سنیں گے۔

(۱۳) اور انہیں اس دوزخ کے کسی تنگ و تاریک مکان میں زنجیروں میں جکڑ کر ڈالا جائے گا تو وہ وہاں موت کو پکاریں گے کہ مر جائیں تو تکلیف سے نجات مل جائے۔

(۱۴) اس پر ان کو جھڑکی دے کر، برا بھلا کہہ کر کہا جائے گا کہ آج تم ایک نہیں ہزار موتوں کو پکارو مگر بے فائدہ۔ اب تمہیں نجات دینے والی موت نہیں آئے گی۔

افعال: اُلْقُوْا: وہ ڈالے گئے، اِلْقَاءٌ سے ماضی مجہول۔ رَاَتْهُمْ: اس نے ان کو دیکھا۔

اسماء: اَسْوَاقِ: بازاریں، سُوقٌ کی جمع۔ تَغَيُّظًا: غصہ کھانا، جھنجھلانا، مصدر ہے۔

الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّمَصِيْرًا ﴿۱۵﴾ لَهُمْ فِيْهَا

جس کا | وعدہ کیا گیا ہے پرہیزگاروں سے | وہ ہوگا ان کے لئے | بدلہ اور جگہ لوٹ کر جانے کی | انہیں (ملے گا) | وہاں

جس کا نیک لوگوں سے وعدہ کیا گیا ہے وہ ان کے لئے بدلہ اور لوٹ کر جانے کی جگہ ہے۔ اس میں ان کے لئے

مَا يَشَآءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ؕ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْئُوْلًا ﴿۱۶﴾ وَيَوْمَ

جو (کچھ) وہ چاہیں گے | وہ ہمیشہ رہیں گے | (یہ) ہے | آپ کے ربّ کے ذمہ | وعدہ | جو طلب کیا جا سکتا ہے | اور جس دن

جو کچھ وہ چاہیں گے (موجود ہوگا) ہمیشہ رہیں گے یہ ایک وعدہ ہے تیرے ربّ کے ذمے مانگنے کے لائق اور جس دن

يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ

وہ انہیں جمع کرے گا | اور جن کو وہ پوجتے ہیں | سوائے | اللہ کے | تو پوچھے گا | کیا تم نے

وہ ان کو اور جن معبودوں کی اللہ تعالیٰ کے سوا یہ عبادت کرتے ہیں، جمع کرے گا تو ان سے پوچھے گا کیا تم نے

اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ؕ ﴿۱۷﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ

گمراہ کر دیا تھا | میرے ان بندوں کو | یا وہ | خود ہی بھٹک گئے تھے | راستہ سے | وہ کہیں گے | پاک ہے تو

میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا یا وہ خود گمراہ ہوگئے تھے۔ وہ کہیں گے تو پاک ہے

مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ

نہیں تھا | مناسب ہمارے لئے | کہ ہم بنائیں | تیرے سوا | (کسی کو) کارساز | اور لیکن | تونے ہی سامان حیات دیا ان کو

ہمارے لئے یہ بات مناسب نہ تھی کہ تیرے سوا اوروں کو دوست بناتے۔ لیکن (حقیقت یہ ہے کہ) تو نے ہی اُن کو اور ان کے

وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا قَوْمًاۢ بُوْرًا ﴿۱۸﴾ فَقَدْ

اور ان کے باپ دادوں کو | یہاں تک کہ وہ بھول گئے | (تیری) یاد کو | اور یہ لوگ تھے (ہی) | ہلاک ہونے والے

باپ دادا کو خوشحالی عطا کی یہاں تک کہ وہ تیری یاد کو بھول گئے اور ہلاک ہونے والے ہی تھے (مشرکوں کو حکم ہوگا)

كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا ۚ وَمَنْ

پس وہ تو جھٹلا چکے تم کو | اس (بات) میں | جو تم کہتے ہو | پس نہ تم طاقت رکھتے ہو | ہٹانے کی | اور نہ مدد کرنے کی | اور جو

تمہارے معبودوں نے اس بات کی تردید کردی ہے جو تم بیان کرتے ہو، سو اب نہ تم عذاب کو ٹال سکتے ہو نہ کسی سے مدد حاصل کر سکتے ہو

يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ﴿۱۹﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ

ظلم کرتا ہے | تم میں سے | ہم چکھائیں گے اس کو | عذاب بہت بڑا | اور نہیں | بھیجے ہم نے | آپ سے پہلے

اور تم میں سے جس نے یہ ظلم کیا ہے، ہم اسے بڑے عذاب کا مزہ چکھائیں گے اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول

مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ؕ

رسول | مگر یقیناً وہ | کھاتے تھے | کھانا | اور چلتے تھے | بازاروں میں

بھیجے ہیں، وہ سب کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے۔

وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ؕ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ﴿۲۰﴾ ع

اور بنا دیا ہم نے | بعض کو تم میں سے | بعض کے لئے | آزمائش | کیا تم صبر کرو گے؟ | اور ہے تمہارا ربّ | دیکھنے والا

اور ہم نے تمہیں ایک دوسرے کے لئے آزمائش بنایا ہے کیا تم صبر کرو گے؟ اور تمہارا ربّ تو دیکھنے والا ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۵) ان سے پوچھئے کہ یہ دوزخ جس کا اوپر ذکر ہوا ہے اچھا مقام ہے یا وہ ہمیشہ کی جنت جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے؟ وہ ان کے نیک اعمال کا بدلہ اور دنیا سے لوٹ کر جانے کی جگہ ہے۔

(۱۶) وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے اور جو کچھ چاہیں گے انہیں ملے گا۔ آپؐ کے پروردگار کے ذمے یہ پختہ وعدہ ہے جو طلب کیا جاسکتا ہے۔

(۱۷) اور قیامت کے دن خدا تعالیٰ ان مشرکین اور ان کے معبودوں کو جنہیں وہ دنیا میں پوجا کرتے تھے اپنے حضور میں جواب دینے کے لئے جمع کرے گا اور ان معبودوں سے پوچھے گا کہ کیا تم نے ان میرے بندوں کو گمراہ کیا تھا؟ یا وہ خود ہی گمراہ ہو گئے تھے؟

(۱۸) وہ جواب دیں گے۔ اے مولیٰ! تیری ذات پاک ہے۔ ہمارے لئے یہ مناسب نہ تھا کہ ہم تیرے سوا کسی کو اپنا کارساز بنالیں لیکن تو نے ہی ان مشرکین اور ان کے باپ دادا کو زندگی کے ساز وسامان سے نوازا تھا۔ یہاں تک کہ وہ تیری یاد بھی بھول گئے اور آخر کار ان کو ہلاک ہی ہونا تھا۔

(۱۹) پس مشرکو! یہ لوگ جن پر تمہیں دنیا میں بھروسہ تھا کہ وہ تمہاری امداد کریں گے۔ (آج روز قیامت) خود وہی تمہاری اس بات کو جھٹلا چکے ہیں پس نہ تو تم عذاب کو ہٹا سکتے ہو اور نہ ہی ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہو اور تم میں سے جو کفر کرتا ہے ہم اسے بہت بڑے عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

(۲۰) اور ہم نے آپؐ سے پہلے لوگوں کی ہدایت کے لئے دنیا میں جتنے بھی رسول بھیجے وہ سب کھانا بھی کھاتے تھے اور بازاروں میں بھی چلتے پھرتے تھے اور ہم نے تم میں سے بعض کو بعض کے لئے آزمائش بنا دیا ہے (انبیاء اور مومنین کو کفار کے لئے آزمائش بنا دیا کہ وہ ایمان لاتے ہیں یا نہیں اور کفار کو انبیاء اور مومنین کے لئے آزمائش بنا دیا کہ وہ ان کے طعن اور ملامت پر صبر کرتے ہیں یا نہیں) تو مسلمانو! کیا تم ان کفار کے طعن وتشنیع پر صبر کرو گے؟ اور اللہ تم سب کو دیکھ رہا ہے۔

افعال: اَضْلَلْتُمْ: تم نے بہکایا' تم نے گمراہ کیا' ماضی کا صیغہ۔

اسماء: بُوْرًا: ہلاک ہونے والے۔ صَرْفًا: پھیرنا' ٹالنا' مصدر۔ مَتَّعْتَ: تو نے دنیوی سامان سے بہرہ یاب بنایا۔

وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْنَا الْمَلَائِكَةُ

اور بولے | وہ لوگ | جو نہیں امید رکھتے | ہم سے ملنے کی | کہ کیوں نہیں | نازل کئے گئے | ہم پر | فرشتے

اور جو لوگ ہم سے ملاقات کی امید نہیں رکھتے انہوں نے کہا کہ ہم پر فرشتے کیوں نازل نہیں کئے گئے

أَوْ نَرَىٰ رَبَّنَا ۗ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوا فِي أَنفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيرًا ﴿٢١﴾

یا ہم دیکھیں | اپنے رب کو | انہوں نے تکبر کیا | اپنے دل میں | اور سرکشی کر رہے ہیں | سرکشی بڑی

یا ہم اپنے ربّ کو دیکھ لیتے' انہوں نے اپنے آپ کو بڑا سمجھ لیا ہے اور بہت سرکش ہوگئے ہیں۔

يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلَائِكَةَ لَا بُشْرَىٰ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِينَ وَيَقُولُونَ

جس دن | وہ دیکھیں گے | فرشتوں کو | (تو) کوئی خوشی نہ ہوگی | اُس دن | مجرموں کو | اور وہ کہیں گے کہ

جس دن وہ فرشتوں کو دیکھ لیں گے اُس دن گناہگاروں کے لئے کوئی خوشی کی بات نہ ہوگی اور کہیں گے

حِجْرًا مَّحْجُورًا ﴿٢٢﴾ وَقَدِمْنَا إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ

(کاش) کوئی آڑ ہو | یا پناہ ہو | اور ہم آئے (ہم توجہ کریں گے) | اُس کی طرف | جو انہوں نے کیا تھا کوئی عمل

پناہ چاہئے پناہ۔ اور ہم ان کے اعمال کی طرف توجہ کریں گے' تو ان کو

فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنثُورًا ﴿٢٣﴾ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ

تو ہم کردیں گے اس کو | ذرات | بکھرے ہوئے (ہوا میں) | اہل جنت | اس دن ہوں گے | بہتر

اڑتی ہوئی خاک (کی طرح بے کار) کردیں گے۔ اہل جنت اُس دن بہترین جگہ قیام کریں گے

مُّسْتَقَرًّا وَأَحْسَنُ مَقِيلًا ﴿٢٤﴾ وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ

ٹھکانے میں | اور بہترین | آرام گاہ میں | اور جس دن | پھٹ جائے گا | آسمان | بادل سے | اور اتارے جائیں گے

اور بہترین خواب گاہ پائیں گے۔ اور جس دن آسمان ایک بدلی پر سے پھٹ جائے گا اور فرشتوں کو لگاتار اُتارا جائے گا

الْمَلَائِكَةُ تَنزِيلًا ﴿٢٥﴾ الْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ لِلرَّحْمَٰنِ ۚ وَكَانَ يَوْمًا

فرشتے | (متواتر) اتار کر | بادشاہت | اس دن | حقیقی طور پر | (اللہ) رحمٰن کی ہوگی | اور ہوگا وہ | دن

اس دن حقیقی بادشاہی اللہ رحمان ہی کی ہوگی اور وہ دن

عَلَى الْكَافِرِينَ عَسِيرًا ﴿٢٦﴾ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ يَقُولُ

کافروں پر | بڑا سخت | اور جس دن کاٹ کھائے گا | ظالم | اپنے دونوں ہاتھ | وہ کہے گا

کافروں کے لئے بے حد سخت ہوگا۔ اور اس دن نافرمان شخص اپنے ہاتھ (ندامت سے) دانتوں سے کاٹے گا اور کہے گا

يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا ﴿٢٧﴾ يَا وَيْلَتَىٰ لَيْتَنِي

اے کاش | میں نے اختیار کیا ہوتا | ساتھ | رسول کے | راستہ | ہائے میری کم بختی | کاش میں

اے کاش! میں نے رسول کے ساتھ راستہ اختیار کیا ہوتا۔ ہائے میری کم بختی کاش! میں نے

لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا ﴿٢٨﴾ لَّقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ

نہ بناتا | فلاں (شخص) کو | دوست | اس نے تو مجھے بہکا دیا ہے | نصیحت سے | بعد اس کے

فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا۔ اس نے مجھے ذکر و نصیحت مل جانے کے بعد بہکا دیا

آیت نمبر ۔۔۔ آسان تفسیر

(۲۱) اور جو لوگ قیامت کے دن دوبارہ اٹھائے جانے اور اعمال کی پوچھ گچھ کے لئے اللہ کے حضور میں حاضر ہونے کی امید نہیں رکھتے (جیسے ابوجہل وغیرہ)۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر محمد سچا رسول ہے تو ہمارے پاس آسمان سے فرشتے یا خود اللہ تعالیٰ نازل ہو کر اس کی تصدیق کیوں نہیں کرتے۔ دراصل یہ کفار اپنے دل میں بہت کچھ بڑا بنتے ہیں اور سرکشی میں حد سے گزر گئے ہیں کہ فرشتوں کے نزول اور خدا کے دیکھنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔

(۲۲) جس دن وہ عذاب کے فرشتوں کو دیکھیں گے تو ان کے لئے کوئی خوشی نہ ہوگی۔ بلکہ ان پر سخت آفت آ رہی ہوگی اور وہ کہہ رہے ہوں گے کہ ہمارے اور عذاب کے ان فرشتوں کے درمیان آڑ کر دی جائے کہ ہم انہیں دیکھ نہ سکیں۔

(۲۳) اور کفر کی حالت میں جو انہوں نے کوئی اچھے عمل مثلاً خیر خیرات وغیرہ کئے ہوں گے وہ قیامت کے دن ایسے برباد اور بے کار کر دیئے جائیں گے جیسے گرد و غبار کے ذرات۔

(۲۴) اور اہل جنت کو بہترین آرام گاہ اور عمدہ ترین قیام گاہ ملے گی۔

(۲۵) اور قیامت کے روز جب آسمان پھٹ کر ایک بادل ظاہر ہوگا۔ جس میں سے فرشتے اعمال نامے لے کر لگاتار نازل ہوں گے۔

(۲۶) اس دن سب دنیاوی حکومتیں تباہ ہو جائیں گی اور حقیقی حکومت صرف خدائے رحمان ہی کی ہوگی اور وہ دن کفار کے لئے بڑا سخت ہوگا۔

(۲۷) اور جس دن کافر ظالم ارمان اور افسوس سے اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کر کھائے گا اور تمنا کرے گا کہ کاش! وہ رسول اللہ پر ایمان لا کر اس کے ساتھ اللہ کے سیدھے راستہ (اسلام) پر چلتا تو یہ دن دیکھنا نہ پڑتا۔

(۲۸) کہے گا: ہائے میری کم بختی! میں نے کیوں فلاں گمراہ کرنے والے کو اپنا دوست بنایا۔

انفعال: تَشَقَّقُ: وہ پھٹ جائے گی، مضارع (واحد مونث غائب)۔ قَدِمۡنَآ: ہم آگے بڑھیں گے، متوجہ ہوں گے، ماضی بمعنی (مستقبل (جمع متکلم)۔ اِتَّخَذۡتُ: میں نے اختیار کیا، ماضی (واحد متکلم)۔ يَعَضُّ: دانت سے کاٹے گا، مضارع۔

اسماء: عُتُوًّا: شرارت، سرکشی، نافرمانی۔ مَحۡجُوۡرًا: محفوظ، مضبوط، ممنوع، اسم مفعول۔ مُسۡتَقَرًّا: قرار گاہ، ٹھہرنے کی جگہ مراد جنت۔ مَقِيۡلًا: خواب گاہ، اسم ظرف۔ مَّنۡثُوۡرًا: بکھیرا ہوا، غیر منظوم، اسم مفعول۔

جَآءَنِیْ ؕ وَ كَانَ الشَّیْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ﴿۲۹﴾ وَ قَالَ الرَّسُوْلُ

کہ وہ آئی میرے پاس | اور ہے | شیطان | انسان کو | رسوا کرنے والا | اور کہے گا | رسول

اور شیطان (ہمیشہ سے) انسان کو رسوا کرنے والا ہے۔ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کہیں گے کہ

یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ﴿۳۰﴾ وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا

اے میرے رب! | بیشک میری قوم | نے کر دیا تھا | اس | قرآن کو | ترک | اور اسی طرح | بنائے ہم نے

اے میرے رب! میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا۔ اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لئے

لِكُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِیْنَ ؕ وَ كَفٰی بِرَبِّكَ هَادِیًا وَّ نَصِیْرًا ﴿۳۱﴾

ہر نبی کے لئے | دشمن | مجرموں میں سے | اور کافی ہے | تمہارا رب | ہدایت اور مدد دینے والا

گنہگاروں میں سے دشمن بنادیئے ہیں۔ اور آپ کا رب ہدایت دینے اور مدد کرنے کو کافی ہے

وَ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ لَا نُزِّلَ عَلَیْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚۛ

اور کہتے ہیں | وہ لوگ | جو کافر ہیں | کیوں نہیں | نازل کیا گیا | اس پر | یہ قرآن | ایک ہی بار

اور کافروں نے کہا کہ قرآن آپؐ پر (سارا) ایک ہی بار کیوں نازل نہیں کیا گیا۔

كَذٰلِكَ ۚۛ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَ رَتَّلْنٰهُ تَرْتِیْلًا ﴿۳۲﴾

اسی طرح (اتارا) | تاکہ مضبوط کردیں ہم | اس (کے ذریعہ) سے | تمہارا دل | اور پڑھ کر سنایا ہم نے اس کو | ٹھہر ٹھہر کر

یہ اس طرح (آہستہ آہستہ) اس لئے (نازل کیا گیا) کہ آپؐ کے دل کو اس سے مضبوط وقائم رکھیں اور ہم نے اسے تھوڑا تھوڑا کر کے

وَ لَا یَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَ اَحْسَنَ تَفْسِیْرًا ﴿۳۳﴾ؕ

اور نہیں لاتے وہ آپ کے پاس | کوئی مثال | مگر لاتے ہیں ہم آپ کے پاس | صحیح جواب | اور بہترین | وضاحت

نازل کیا ہے اور آپؐ کے سامنے وہ جو اعتراض پیش کرتے ہیں ہم اس کا صحیح اور خوب مفصل جواب بھیج دیتے ہیں۔

اَلَّذِیْنَ یُحْشَرُوْنَ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ اِلٰی جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ

جو لوگ | جمع کئے جائیں گے | اپنے چہروں کے بل | دوزخ کی طرف | یہی لوگ ہیں | بہت برے

وہ لوگ جن کو چہروں کے بل چلا کر دوزخ کی طرف ہانکا جائے گا ان کا ٹھکانا بھی برا ہے

مَّكَانًا وَّ اَضَلُّ سَبِیْلًا ﴿۳۴﴾ؑ وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْكِتٰبَ وَ جَعَلْنَا

مقام میں | اور بہت بہکے ہوئے راستے سے | اور بیشک | ہم نے دی تھی | موسیٰ کو | کتاب | اور ہم نے بنایا تھا

اور وہ راستے سے بھی بھٹکے ہوئے ہیں۔ اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اس کے ساتھ

مَعَهٗۤ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِیْرًا ﴿۳۵﴾ۚۖ فَقُلْنَا اذْهَبَاۤ اِلَی الْقَوْمِ الَّذِیْنَ

اس کے ساتھ | اس کے بھائی | ہارون کو | مددگار | پس ہم نے کہا | تم دونوں جاؤ | (اُس) قوم کی طرف | جنہوں نے

اس کے بھائی ہارونؑ کو ان کا معاون مقرر کیا۔ سو ہم نے ان کو حکم دیا کہ ان لوگوں کی طرف جاؤ، جنہوں نے

كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ؕ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِیْرًا ﴿۳۶﴾ؕ وَ قَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا

جھٹلایا | ہماری آیتوں کو | تو ہم نے ہلاک کر دیا انہیں | بُری طرح سے | اور قوم نوح کو (بھی) | جب انہوں نے جھٹلایا

ہماری نشانیوں کو جھٹلایا ہے۔ پھر ہم نے اُن (کفار) کو بری طرح برباد کر دیا۔ اور نوح کی قوم نے بھی جب رسولوں کو جھٹلایا

آیت نمبر   آسان تفسیر

(٢٩) اس نے تو مجھے راہ حق سے بہکا دیا کہ کتاب الٰہی میرے پاس آنے کے بعد اس کے ماننے اور اس پر عمل کرنے سے مجھے روک دیا۔ واقعی شیطان بڑا دھوکہ باز ہے کہ عذاب اور مصیبت کے وقت انسان کو چھوڑ کر الگ ہو جاتا ہے۔

(٣٠) اور قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے دربار میں اس طرح شکایت کریں گے کہ اے اللہ! میری قوم نے اس قرآن کو فضول اور بے کار سمجھا تھا **(نعوذ بالله من ذٰلك)**۔

(٣١) اور جس طرح یہ کفار مکہ آپؐ کے دشمن ہیں۔ اسی طرح مجرم کفار ہر ایک نبی کے دشمن رہے ہیں اور آپؐ کا پروردگار ہی جسے چاہے ہدایت اور مدد عطا فرماتا ہے۔

(٣٢) اور کافر اعتراض کرتے ہیں کہ تورات کی طرح قرآن آپؐ پر سارا ایک دم کیوں نہیں نازل ہوا سو اس طرح تھوڑا تھوڑا نازل کرنے اور حضرت جبرئیلؑ کے آہستہ آہستہ پڑھنے سے آپؐ کے دل کو اس کے زبانی یاد اور ضبط پر قوی کرنا مقصود ہے۔

(٣٣) اور وہ کفار جو بھی عجیب سوال آپؐ سے کرتے ہیں ہم آپؐ کو اس کا منہ توڑ صحیح جواب اور بہترین دلیل بتلا دیتے ہیں۔

(٣٤) جو لوگ قیامت کے روز منہ کے بل گھسیٹ کر دوزخ کی طرف لے جائے جائیں گے۔ انہی کا ٹھکانا بہت برا ہوگا اور وہی دنیا میں سب سے زیادہ گمراہ ہیں۔

(٣٥) اور کچھ شک نہیں کہ ہم نے حضرت موسیٰؑ کو کتاب تورات عطا فرما کر ان کے بھائی حضرت ہارونؑ کو ان کا مددگار بنایا تھا۔

(٣٦) پھر ان سے کہا کہ اہل فرعون کی طرف جاؤ۔ جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا آخر ہم نے قوم فرعون کو ان کی نافرمانی کی وجہ سے بری طرح ہلاک کر دیا۔

افعال: اَضَلَّنِیْ: اس نے مجھ کو بہکایا، ماضی (واحد متکلم)۔ رَتَّلْنٰهُ: ہم نے اس کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا، ماضی۔ دَمَّرْنٰهُمْ: ہم نے ان کو اکھیڑ مارا، ہلاک کر دیا، ماضی۔

اسماء: جُمْلَةً: اکٹھا، سارا، مشتق ہے۔ خَذُوْلًا: مصیبت میں تنہا چھوڑ دینے والا۔ مَهْجُوْرًا: ترک کیا ہوا، اسم مفعول۔ تَفْسِیْرًا: کھول کر بیان کرنا، مصدر۔ تَدْمِیْرًا: ہلاک کرنا، اکھاڑ مارنا، مصدر ہے۔

الرُّسُلَ أَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ۚ وَاَعْتَدْنَا

رسولوں کو | (تو) ہم نے غرق کر دیا ان کو | اور ہم نے بنایا انہیں | لوگوں کے لئے | ایک نشانی (عبرت) | اور تیار کیا ہم نے

تو ہم نے اُن کو غرق کر دیا اور ہم نے اُن کو لوگوں کے لئے نشان (عبرت) بنایا اور ظالموں کے لئے ہم نے

لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۚ ﴿٣٧﴾ وَّعَادًا وَّثَمُوْدَاۡ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًا

ظالموں کے لئے | عذاب | دردناک | اور (قوم) عاد | وثمود | اور کنویں والے | اور قوموں کو (بھی)

دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور عاد، ثمود اور کنویں والوں اور کئی (دیگر) قوموں کو (بھی ہلاک کر دیا)

بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ﴿٣٨﴾ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ۚ وَكُلًّا تَبَّرْنَا

اس (عرصہ) کے درمیان | بہت سی | اور ہر ایک کیلئے | ہم نے بیان کیں | مثالیں | اور ہر ایک کو | ہم نے مٹا دیا

جو ان کے درمیان گزریں اور ہم نے سب کے سمجھانے کے لئے مثالیں بیان کیں اور (انکار پر) سب کو ہلاک کر دیا۔

تَتْبِيْرًا ﴿٣٩﴾ وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ۭ

تباہ کر کے | اور وہ ہو آئے | اُس بستی پر (بھی) | جس پر | برسائی گئی تھی | بارش | بہت بُری

اور ان (قریش کا) اس بستی پر گزر ہو چکا ہے جس پر بُری طرح (پتھروں کا) مینہ برسایا گیا

اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ﴿٤٠﴾

کیا انہوں نے دیکھا نہیں اس (بستی) کو؟ | (نہیں) بلکہ | وہ امید نہیں رکھتے | دوبارہ اُٹھائے جانے کی

کیا انہوں نے اسے نہیں دیکھا (نہیں!) بلکہ یہ لوگ دوبارہ زندہ ہونے کی اُمید ہی نہیں رکھتے

وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ۭ اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ

اور جب وہ دیکھتے ہیں آپؐ کو تو نہیں کرتے آپؐ سے کچھ اور | سوائے مذاق کے | کہ کیا یہی ہے | جس کو | بنا کر بھیجا ہے اللہ نے

اور جب یہ لوگ آپؐ کو دیکھتے ہیں تو آپؐ کی ہنسی اڑانے لگتے ہیں۔ کہ کیا یہی وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔

رَسُوْلًا ﴿٤١﴾ اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا

رسول؟ | قریب تھا کہ وہ ہمیں گمراہ کر دیتا | ہمارے معبودوں سے | اگر ہم جمے نہ رہتے | اُن پر

اور اگر ہم اپنے دیوتاؤں کے بارے میں ثابت قدمی سے کام نہ لیتے تو یہ ضرور ہمیں گمراہ کر چکا ہوتا

وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٤٢﴾ اَرَءَيْتَ

اور جلد وہ جان لیں گے | جس وقت | وہ دیکھیں گے | عذاب کو | کہ کون | بھٹکا ہوا تھا | راستے سے | کیا دیکھا آپ نے

اور جب وہ عذاب کو دیکھ لیں گے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کون راستے سے بھٹکا ہوا ہے۔ کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے

مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ۭ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ﴿٤٣﴾ اَمْ تَحْسَبُ

جس نے | بنا لیا ہے | اپنا معبود | اپنی خواہش کو | پس کیا تم | ہو سکتے ہو | اس کے ذمہ دار؟ | یا | تم خیال کرتے ہو

جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنایا ہے۔ تو کیا آپ اس پر نگران ہو سکتے ہیں۔ یا آپ خیال کرتے ہیں

اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ۭ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ

کہ اکثر ان میں سے | سنتے ہیں | یا عقل سے کام لیتے ہیں | نہیں ہیں وہ | مگر چوپایوں کی طرح ہیں | بلکہ

کہ ان میں سے اکثر سنتے یا سمجھتے ہیں؟ وہ تو گویا جانور ہیں بلکہ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۷) اور اسی طرح قوم نوح علیہ السلام کو بھی ہلاک کیا تھا کہ جب انہوں نے حضرت نوحؑ کی تکذیب کر کے گویا سارے رسولوں (سلسلۂ انبیاء) کو جھٹلایا تو ہم نے انہیں طوفان میں غرق کر کے سرکشوں کے لئے ایک نشان عبرت بنا دیا اور ظالم مشرکوں کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(۳۸) اور ہودؑ کی قوم عاد اور حضرت صالحؑ کی قوم ثمود اور (اصحاب الرس) خندق والوں کو جو بت پرستی سے انکار کرنے والوں کو آگ کے گڑھے میں ڈال دیتے تھے اور اس عرصہ میں اور بہت سی سرکش قوموں کو بھی ہم نے ہلاک کیا۔
(ف) ''اصحاب الرس'' سے مراد بعض مفسرین نے ایسی قوم لی ہے جنہوں نے اپنے زمانے کے نبی کو کنویں میں ڈال دیا تھا' پھر اللہ نے اسے بچا لیا اور قوم ہلاک ہوئی۔

(۳۹) کہ ان میں سے ہر ایک قوم کو ہم نے پہلے لوگوں کے احوال بیان کئے اور ان کے کفر پر ضد کرنے کی وجہ سے سب کو بری طرح سے تباہ کر دیا۔

(۴۰) اور مکہ کے وہ کفار جو اپنے تجارتی سفروں میں حضرت لوطؑ کی بستی **سدوم** کے پاس سے بھی ہو آئے ہیں جس پر اس کے رہنے والوں کی سرکشی اور خلاف فطرت بدکاری (لواطت) کی وجہ سے آسمانی پتھراؤ کیا گیا تھا۔ پس کیا ان اہل مکہ نے اس بستی کو نہ دیکھا تھا یہ تو ہو نہیں سکتا البتہ وہ مرنے کے بعد قیامت میں دوبارہ زندہ اٹھائے جانے کی امید نہیں رکھتے۔

(۴۱) وہ اہل مکہ جب بھی آپؐ کو دیکھتے ہیں تو مذاق کے طور پر کہتے ہیں کہ کیا یہی حضرت ہیں جن کو اللہ نے ہماری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے؟

(۴۲) اگر ہم (کفار) اپنے معبودوں کی عبادت کرنے پر جمے نہ رہتے تو اس نے ہمیں ضرور گمراہ کر لیا ہوتا۔ مگر جب وہ لوگ قیامت کے دن دوزخ کے عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کون گمراہ تھا وہ خود یا مومن؟

(۴۳) کیا وہ (ناشکرا) شخص جو اپنی خواہش نفس کی پیروی کر کے دلیل حق کو سنتا دیکھتا نہیں آپؐ اس کے ذمہ دار ہو سکتے ہیں؟

انعال: اُمْطِرَتْ: اس پر برسایا گیا ہے' ماضی مجہول۔ تَبَّرْنَا: ہم نے ہلاک کیا' ماضی (جمع متکلم)۔ رَاَوْكَ: انہوں نے تجھ کو دیکھا' ماضی۔ صَبَرْنَا: ہم نے صبر کیا' ہم جمے رہے' ماضی (جمع متکلم)۔

هُمۡ اَضَلُّ سَبِيۡلًا ﴿۴۴﴾ اَلَمۡ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيۡفَ مَدَّ

وہ (ان سے بھی) | زیادہ گمراہ ہیں | کیا تو نے نہیں دیکھا | اپنے ربّ کی طرف | کہ کس طرح | پھیلا دیا اس نے

ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔ کیا آپ نے اپنے ربّ (کی قدرت) کو نہیں دیکھا کہ وہ کس طرح سایہ

الظِّلَّ ۚ وَلَوۡ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلۡنَا الشَّمۡسَ عَلَيۡهِ دَلِيۡلًا ۙ﴿۴۵﴾

سایہ کو | اور اگر وہ چاہتا | تو بنا دیتا اسے | ساکن | پھر ہم نے بنا دیا | سورج کو | اس پر | دلالت کرنے والا

کو پھیلاتا ہے اور اگر وہ چاہتا تو اسے ساکن کردیتا ہم نے سورج کو اس سایہ (کے گھٹنے بڑھنے) کی نشانی بنا دیا ہے۔

ثُمَّ قَبَضۡنٰهُ اِلَيۡنَا قَبۡضًا يَّسِيۡرًا ﴿۴۶﴾ وَهُوَ الَّذِىۡ جَعَلَ لَكُمُ الَّيۡلَ لِبَاسًا

پھر ہم نے سمیٹ لیا اسے | تھوڑا تھوڑا کر کے | اور وہی ہے | جس نے | بنایا | تمہارے لئے | رات کو | لباس

پھر اس سایہ کو ہم آہستہ آہستہ اپنی طرف سمیٹ لیتے ہیں۔ اور وہی تو ہے جس نے رات کو تمہارے لئے لباس

وَّالنَّوۡمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوۡرًا ﴿۴۷﴾ وَهُوَ الَّذِىۡۤ اَرۡسَلَ

اور نیند کو | آرام | اور بنایا اس نے | دن کو | اُٹھ کر چلنے کا وقت | اور وہی ہے | جس نے | بھیجا

اور نیند کو باعث راحت اور دن کو چلنے پھرنے کے لئے بنایا۔ اور وہی تو ہے جو ہواؤں کو

الرِّيٰحَ بُشۡرًاۢ بَيۡنَ يَدَىۡ رَحۡمَتِهٖ ۚ وَاَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ

ہواؤں کو | خوشخبری (دینے) کے لئے | پہلے | اپنی رحمت (بارش) سے | اور ہم نے اُتارا | آسمان سے

اپنی رحمت (یعنی بارش) سے پہلے بشارت کے طور پر بھیجتا ہے۔ اور ہم آسمان سے

مَآءً طَهُوۡرًا ۙ﴿۴۸﴾ لِّنُحۡیِۦَ بِهٖ بَلۡدَةً مَّيۡتًا وَّنُسۡقِيَهٗ مِمَّا خَلَقۡنَاۤ

پانی | پاکیزہ | تاکہ ہم زندہ کردیں | اس سے | مردہ بستی کو | اور ہم پلائیں اسے | انہیں جو ہم نے پیدا کئے

پاکیزہ پانی برساتے ہیں۔ تاکہ اس کے ساتھ ہم مردہ شہر کو زندہ کردیں اور ان بہت سے چوپایوں اور آدمیوں کو

اَنۡعَامًا وَّاَنَاسِىَّ كَثِيۡرًا ﴿۴۹﴾ وَلَقَدۡ صَرَّفۡنٰهُ بَيۡنَهُمۡ لِيَذَّكَّرُوۡا ۖ

چوپائے | اور انسان | بہت سے | اور بیشک ہم طرح طرح سے بانٹتے ہیں اسے | ان کے درمیان | تاکہ وہ غور کریں

یہ پانی پلائیں جنہیں ہم نے پیدا کیا ہے اور ہم اس (پانی کو) ان میں مختلف طریقوں سے تقسیم کرتے ہیں تاکہ وہ غور کریں

فَاَبٰۤى اَكۡثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوۡرًا ﴿۵۰﴾ وَلَوۡ شِئۡنَا لَبَعَثۡنَا فِىۡ كُلِّ قَرۡيَةٍ

پس نہ مانا | اکثر لوگوں نے | سوائے | ناشکری کرنے کے | اور اگر ہم چاہتے | تو ہم بھیج دیتے | ہر بستی میں

مگر اکثر لوگ ناشکری کئے بغیر نہ رہے اور اگر ہم چاہتے تو ہر گاؤں میں

نَّذِيۡرًا ﴿۵۱﴾ ۖ فَلَا تُطِعِ الۡكٰفِرِيۡنَ وَجَاهِدۡهُمۡ بِهٖ جِهَادًا كَبِيۡرًا ﴿۵۲﴾

ایک ڈرانے والا | پس آپ کہنا نہ مانیں | کافروں کا | اور جہاد کریں ان سے | اس کے ساتھ | جہاد | بڑا

ایک ڈرانے والا (نبی) بھیجتے۔ سو آپ کافروں کی پیروی نہ کریں اور (اس قرآن سے) ان کا مقابلہ پوری قوت سے کرتے رہیں۔

وَهُوَ الَّذِىۡ مَرَجَ الۡبَحۡرَيۡنِ هٰذَا عَذۡبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلۡحٌ اُجَاجٌ ۚ

اور وہی ہے | جس نے | ملا دیا | دو سمندروں کو | یہ (ایک) | میٹھا ہے | خوشگوار | اور یہ | نمکین | کڑوا

اور وہی تو ہے جس نے دو دریاؤں کو ملا دیا ہے (کہ یہ ایک) میٹھا خوشگوار ہے اور یہ (دوسرا) کھاری کڑوا ہے

آیت نمبر — آسان تفسیر

(۴۴) یا آپ خیال کرتے ہیں کہ اکثر ان میں سے سنتے یا سمجھتے ہیں؟ نہیں وہ سنتے سمجھتے کچھ نہیں وہ تو چوپاؤں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر ہیں۔

(۴۵) اے مخاطب! تُو نے قدرت الٰہی میں غور نہیں کیا کہ کس طرح اس نے صبح کے وقت جب سورج ظاہر نہیں ہوتا سایہ کو (طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے درمیان) ساری زمین پر پھیلا دیا اور اگر وہ چاہتا تو اسے ایسا کر دیتا کہ کبھی زوال نہ آتا اور ہمیشہ یہی سایہ قائم رہتا اور دنیا کے بہت سے امور، جو سورج کی روشنی اور رات کے اندھیرے سے متعلق ہیں رک جاتے۔ پھر اس نے سورج کو سایہ کی شناخت کا ذریعہ بنا دیا کیونکہ ہر ایک چیز اپنی ضد سے ہی پہچانی جاتی ہے۔

(۴۶) پھر اللہ سورج کے نکلنے سے اس سایہ کو تھوڑا تھوڑا اپنی طرف سمیٹ لیتا ہے یعنی ایسی حالت میں کر دیتا ہے جس کو دیکھا نہ جا سکے۔ یعنی جب سورج عین سر پر آ جاتا ہے تو سایہ تقریباً ختم ہو جاتا ہے۔ جبکہ سورج کی حرکت سے سایہ لمبا چھوٹا ہوتا رہتا ہے۔ یہی مثال دنیا کی ہے جس میں عروج و زوال کے سلسلے جاری رہتے ہیں۔

(۴۷) اور وہی قادر مطلق ہے جس نے رات کو تمہارے لئے لباس کی طرح پردہ دار بنا دیا اور نیند کو باعث آرام اور دن کو چلنے پھرنے کا وقت بنا دیا۔ یہ سب سورج کی حرکت کے ساتھ ہوتا رہتا ہے۔ اگر اللہ سورج اور زمین کی گردش کے نظام کو روک دے تو کون اسے متحرک کر سکتا ہے؟

(۴۸) اور وہی رحمت کی بارش برسانے سے پہلے ہواؤں کو بارش کی خوشخبری دینے والی بنا کر بھیجتا ہے کہ وہ بادلوں کو اڑا کر لاتی ہیں اور وہی اللہ آسمان کی طرف سے بادلوں سے پاک صاف پانی برساتا ہے۔

(۴۹) تاکہ اس کے ذریعہ سے خشک و ناکارہ زمین کو سرسبز اور ہرا بھرا کر دے اور اپنی مخلوقات میں سے چوپاؤں اور انسانوں کو اس میں سے پانی پلا دے۔

(۵۰) اور قرآن اور دوسری الہامی کتابوں میں یہی بات ہم نے مختلف پیرایوں میں پھیر پھیر کر بیان کر دی ہے تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں مگر اکثر لوگ ناشکری کرتے ہیں۔

(۵۱) اور اگر اللہ چاہتا تو ہر ایک بستی میں ایک نبی بھیجتا۔ (مگر وہ یہی چاہتا ہے کہ آپ ہی سارے عالم کے لئے باعث رحمت اور خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے ہوں)۔

(۵۲) سو آپ کفار کی کوئی بات نہ مانیں اور اس قرآن کے دلائل و علوم کے ساتھ ان سے پورا پورا جہاد کیجئے۔ (اس لئے کہ دلیل و برھان کا جہاد، تلوار کے جہاد سے بھی بڑا ہے)۔

افعال: صَرَّفْنٰهُ: ہم نے اس کو تقسیم کیا، طرح طرح بانٹا، پھیر پھیر کر بیان کیا، ماضی۔ جَاهِدْهُمْ: تو ان سے جہاد کر، مقابلہ کر، امر۔

اسماء: سَاكِنًا: ٹھہرا ہوا، ساکن، اسم فاعل (واحد مذکر)۔ قَبْضًا: کسی چیز کو پانچوں انگلیوں سے مٹھی بھر کر پکڑنا، کھینچ لینا، مصدر۔ بُشْرًا: خوشخبری دینے والیاں، بَشِيْرَةٌ کی جمع۔

وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۵٣﴾ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ

اور بنادی اس نے | ان کے درمیان | ایک پردہ | اور آڑ | مضبوط | اور وہی ہے | جس نے | پیدا کیا

اور دونوں کے درمیان ایک پردہ اور رکاوٹ پیدا کردی ہے۔ اور وہی تو ہے جس نے

مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ؕ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ﴿۵۴﴾

پانی سے | انسان کو | پھر بنادیا اس کو | خاندان | اور سسرال والا | اور ہے | آپ کا رب | بڑی قدرت والا

پانی سے انسان کو پیدا کیا اور اسے خاندان اور سسرال والا بنایا اور آپ کا ربّ (ہر بات پر) قادر ہے

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ؕ وَكَانَ

اور وہ پوجتے ہیں | سوائے | اللہ کے | اس کو جو | نہ نفع دے سکتا ہے ان کو | اور نہ نقصان | اور ہے

اور لوگ اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو ان کو نہ نفع دے سکتی ہیں اور نہ نقصان پہنچا سکتی ہیں اور

الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا ﴿۵۵﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۵۶﴾

کافر | اپنے رب کے خلاف | کمربستہ (تیار) | اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو | مگر صرف | خوشخبری دینے والا | اور ڈرانے والا

کافر تو اپنے ربّ کی مخالفت پر تلا ہوا ہے۔ اور ہم نے آپ کو خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ

کہہ دیجئے | نہیں مانگتا میں تم سے | اس (تبلیغ) پر | کوئی اجر | مگر جو کوئی | چاہے | کہ اختیار کرے | اپنے رب کی طرف

کہہ دیجئے میں تم سے اس ہدایت کا کوئی صلہ نہیں مانگتا مگر صرف یہ کہ جو کوئی چاہے وہ اپنے ربّ کی طرف سیدھا راستہ

سَبِيْلًا ﴿۵۷﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ؕ

راستہ | اور بھروسہ کر | اس ہمیشہ زندہ رہنے والے پر | جس کو موت نہیں | اور پاکیزگی بیان کر | اس کی تعریف کے ساتھ

اختیار کرلے۔ اور اُس (ہمیشہ) زندہ رہنے والے (ربّ) پر بھروسہ رکھئے جو کبھی مرے گا نہیں اور اس کی تعریف کے ساتھ تسبیح کیجئے۔

وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا ﴿۵۸﴾ ۨالَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

اور کافی ہے وہ | گناہوں سے | اپنے بندوں کے | خبردار | جس نے | پیدا کیا | آسمانوں

وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے پوری طرح باخبر ہے۔ جس نے آسمانوں اور

وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ

اور زمین کو | اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے | چھ | دن میں | پھر قائم ہوا | عرش پر

زمین کو اور دونوں کے درمیان کی کائنات کو چھ دن میں پیدا کیا پھر وہ عرش پر

اَلرَّحْمٰنُ فَسْئَلْ بِهٖ خَبِيْرًا ﴿۵۹﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا

(وہی) رحمٰن ہے | پس پوچھ لیجئے | اس کے متعلق | کسی باخبر سے | اور جب | کہا جاتا ہے | اُن سے | کہ سجدہ کرو

قائم ہوا وہی رحمٰن ہے پس اس کے متعلق کسی باخبر سے پوچھ لو۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم رحمٰن کو سجدہ کرو

لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ ۗ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا

رحمٰن کو | تو وہ کہتے ہیں | کہ رحمٰن کیا ہے؟ | کیا ہم سجدہ کریں | جس کے لئے | تو ہمیں حکم دے؟

تو وہ کہتے ہیں کہ رحمٰن کون ہے؟ کیا جس کا تم کہو گے ہم اس کو سجدہ کریں؟

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۳) خدا ہی نے دو ایسے سمندروں کو باہم ملا دیا کہ ایک تو ان میں سے میٹھا اور خوشگوار ہے اور دوسرا کھاری کڑوا اور دونوں کے درمیان ایک سخت آڑ کر دی کہ دونوں آپس میں ملنے نہ پائیں۔

(۵۴) اور وہی قادر مطلق ہے جس نے پانی کے قطرے (نطفہ) سے انسان کو پیدا کر کے دو جنسیں مذکر و مونث بنا دیں کہ مذکر سے سلسلۂ خاندان اور مونث سے رشتۂ دامادی قائم رہے اور اسی کو سب طرح کی قدرت حاصل ہے۔

(۵۵) وہ مشرک اللہ کے سوا جن جھوٹے معبودوں کی عبادت کرتے ہیں' وہ نہ انہیں نفع دے سکتے ہیں نہ نقصان' اور کافر تو اپنے رب کی نافرمانی کر کے شیطان کی امداد کرتا ہے۔

(۵۶) اور آپ کو تو ہم نے مومنین کو خوشخبری دینے اور کفار کو عذاب الٰہی سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

(۵۷) آپ کفار سے کہہ دیجئے کہ میں دین حق کی تبلیغ پر تم سے کوئی اور معاوضہ نہیں مانگتا سوائے اس کے کہ جو اللہ کا قرب حاصل کرنا چاہے وہ دین حق کو قبول کر لے۔

(۵۸) اور آپ تبلیغ دین حق میں صرف اللہ پر بھروسہ کیجئے جو ہمیشہ زندہ ہے اور اسے کبھی فنا نہیں اور ہمیشہ اس کی تسبیح اور حمد و ثنا کیا کیجئے اور وہی اپنے بندوں کے گناہوں سے خوب واقف ہے ان کے مطابق انہیں سزا دے گا۔

(۵۹) وہی قادر مطلق ہے جس نے آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی موجودات کو چھ دن میں پیدا کیا اور پھر پوری شان سے اپنے عرش قدرت پر قائم ہو کر دنیا کا انتظام کرنے لگا وہی نہایت رحم والا ہے جس کا کفار انکار کرتے ہیں پس آپ اس کی رحمانیت کی شان کو آسمانی کتابوں کے باخبر عالم سے پوچھ لیجئے وہ صاف بتا دے گا۔

افعال: مَرَجَ: ایک دوسرے سے ملا ہوا' ماضی معروف۔

اسماء: اُجَاجٌ: کڑوا پانی' کھاری پانی۔ عَذْبٌ: شیریں' میٹھا' صفت مشبہ۔ فُرَاتٌ: بہت شیریں پانی۔ صِهْرًا: سسرال' سسرالی اور دامادی رشتہ کے قرابت دار۔ ذُنُوْبٌ: گناہ' ذَنْبٌ کی جمع۔

وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ﴿٦٠﴾ تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ السجدة ع ۵ ۱۶ ۳

اور اس سے بڑھ جاتی ہے ان کی نفرت | بابرکت ہے | وہ ذات | جس نے بنائے | آسمان میں | برج | اور بنایا

اور وہ نفرت میں اور زیادہ بڑھتے جاتے ہیں۔ مبارک ہے وہ ذات جس نے آسمانوں میں ستارے بنائے اور ان میں

فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ﴿٦١﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ

اس میں | چراغ (سورج) | اور چاند | روشن | اور وہی ہے | جس نے | بنایا | رات | اور دن کو

نہایت روشن چراغ (سورج) اور چمکتا ہوا چاند پیدا کیا اور وہ وہی ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے

خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ﴿٦٢﴾ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ

ایک دوسرے کے پیچھے | اس کے لئے | جو چاہے | کہ وہ غور کرے | یا چاہے | شکرگزار بننا | اور بندے | رحمٰن کے

پیچھے آنے والا بنایا (یہ نشانیاں) اس شخص کے لئے ہیں جو نصیحت حاصل کرنا چاہے یا شکر گزاری کا ارادہ کرے۔ اور اللہ تعالیٰ

الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ

تو وہ ہیں جو | چلتے ہیں | زمین پر | آہستہ آہستہ | اور جب ان سے بات کرتے ہیں | جاہل

کے (سچے) بندے تو وہ ہیں جو عاجزی کے ساتھ زمین پر چلتے ہیں۔ اور جب ان سے جاہل لوگ مخاطب ہوتے ہیں

قَالُوْا سَلٰمًا ﴿٦٣﴾ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ﴿٦٤﴾

تو وہ کہتے ہیں | سلام ہے | اور جو لوگ | رات گزارتے ہیں | اپنے رب کے لئے | سجدہ | اور قیام میں

تو وہ سلام کہتے ہیں اور وہ لوگ جو اپنے ربّ کے آگے سجدوں اور قیام میں رات گزار دیتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا

اور جو لوگ | کہتے ہیں | اے ہمارے ربّ! | پھیر دے | ہم سے | عذاب | دوزخ کا | بیشک | اس کا عذاب

اور وہ لوگ جو کہتے ہیں اے ہمارے ربّ! دوزخ کا عذاب ہم سے دور رکھ۔ بلاشبہ اس کا عذاب

كَانَ غَرَامًا ﴿٦٥﴾ ۖ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿٦٦﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا

ہے بھاری مصیبت | بیشک وہ بہت برا ہے | ٹھکانا | اور مقام | اور وہ لوگ | جب | خرچ کرتے ہیں

بڑا بھاری ہے۔ وہ یقیناً برا ٹھکانا اور بری جگہ ہے اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو

لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿٦٧﴾ وَالَّذِيْنَ

تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں | اور نہ | تنگی کرتے ہیں | اور ہوتا ہے | اس کے درمیان | اعتدال | اور جو لوگ

فضول خرچی نہیں کرتے اور نہ بخل کرتے ہیں ان کا خرچ اعتدال سے ہوتا ہے اور یہ وہ لوگ ہیں

لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ

نہیں پکارتے | اللہ کے ساتھ | کسی دوسرے معبود کو | اور نہیں قتل کرتے | اس شخص کو | جسے (قتل کرنا) | حرام کر دیا

جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اور جس نفس کے قتل کو اللہ تعالیٰ نے حرام ٹھہرایا ہے

اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ

اللہ نے | مگر | حق کے بدلے | اور نہ وہ زنا کرتے ہیں | اور جو کوئی | کرے گا | ایسا کام | وہ پائے گا

اس کو قتل نہیں کرتے، مگر حق پر اور وہ زنا نہیں کرتے اور جو کوئی ایسے کام کرے گا وہ گناہ کی سزا

II 09 2009 V280 S28N18.25

آیت نمبر آسان تفسیر

(٦٠) اور جب اہل مکہ سے کہا جاتا ہے کہ خدائے رحمان کو سجدہ کرو تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نہیں جانتے کہ رحمان کیا ہے؟ جسے سجدہ کرنے کے لئے تو ہمیں کہتا ہے ہم تو اسے سجدہ کرنے والے نہیں اور رحمٰن کے نام سے تو انہیں اپنی جہالت کی وجہ سے اور بھی نفرت بڑھ جاتی ہے۔

(٦١) وہ اللہ بڑا ہی بابرکت ہے جس نے آسمان میں بڑے بڑے ستاروں کے برج بنادیئے اور اس میں ساری دنیا کو روشن کرنے والا چراغ (آفتاب) اور چاند بنایا۔

(٦٢) اور وہی قادر مطلق ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے والا بنادیا تاکہ عقل والے اللہ کی نعمتوں میں غور و فکر کر کے اس کا شکر ادا کریں۔

(٦٣) اور خدائے رحمان کے خالص بندے تو وہ ہیں جو زمین پر نہایت عاجزی سے چلتے ہیں اور جب کوئی جاہل ان سے بات کرتا ہے تو وہ سلام کہہ کر اس سے الگ ہو جاتے ہیں۔

(٦٤) وہ لوگ جو ساری رات اپنے رب کے حضور میں سجدہ اور قیام میں رہتے ہیں (یعنی نماز تہجد پڑھتے رہتے ہیں)

(٦٥) اور ہمیشہ التجا کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! دوزخ کے عذاب کو ہم سے دور رکھیو کیونکہ اس کا عذاب بلاشبہ بڑی بھاری مصیبت ہے۔

(٦٦) اور واقعی وہ دوزخ ہے بھی بہت برا مقام۔

(٦٧) اور وہ لوگ کہ جب وہ کچھ خرچ کرنے لگتے ہیں تو نہ اس میں ضرورت کی حد سے آگے بڑھتے ہیں اور نہ ضرورت سے تنگی کرتے بلکہ اعتدال اختیار کرتے ہیں۔

افعال: تَاْمُرُنَا: تو ہم کو حکم دیتا ہے' مضارع۔ اِصْرِفْ: ہٹادے' پھیر دے' امر حاضر (واحد مذکر)۔ خَاطَبَهُمْ: ان سے خطاب کیا' بات چیت کی' ماضی۔

اسماء: خِلْفَةً: آگے پیچھے آنے والے' مصدر (ہیئت فعل کو بتاتا ہے)۔ هَوْنًا: نرم چال' اسم اور مصدر۔ عَذَابَهَا: اس کا عذاب' اس کی کلفت۔ غَرَامًا: پیہم تکلیف' ہلاکت' اسم فعل۔ قَوَامًا: اسراف اور بخل کے درمیان حد اوسط' معتدل۔

أَثَامًا ﴿۶۸﴾ يُضَٰعَفْ لَهُ ٱلْعَذَابُ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ
گناہ (کی سزا) | دُگنا کردیا جائے گا | اس کے لئے | عذاب | روز | قیامت میں | اور وہ ہمیشہ رہے گا | اس میں
پائے گا۔ قیامت کے دن اسے دگنا عذاب ہوگا اور وہ وہاں ہمیشہ رسوائی کے

مُهَانًا ﴿۶۹﴾ إِلَّا مَن تَابَ وَءَامَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَٰلِحًا فَأُو۟لَٰٓئِكَ
رسوا ہوکر | مگر | جس نے | توبہ کرلی | اور ایمان لے آیا | اور اس نے عمل کیا | نیک | پس یہی لوگ ہیں
ساتھ رہے گا۔ مگر جس شخص نے توبہ کرلی اور ایمان لے آیا اور نیک اعمال کئے تو ان لوگوں

يُبَدِّلُ ٱللَّهُ سَيِّـَٔاتِهِمْ حَسَنَٰتٍ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿۷۰﴾
کہ بدل دے گا | اللہ | ان کی برائیاں | نیکیوں سے | اور ہے | اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم والا
کی برائیوں کو بھی اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

وَمَن تَابَ وَعَمِلَ صَٰلِحًا فَإِنَّهُۥ يَتُوبُ إِلَى ٱللَّهِ مَتَابًا ﴿۷۱﴾
اور جو | توبہ کرتا ہے | اور عمل کرتا ہے | نیک | تو بیشک وہ | رجوع کرتا ہے | اللہ کی طرف | (پوری طرح) رجوع
اور جو کوئی توبہ کرتا ہے اور اچھے عمل کرتا ہے حقیقتاً وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے۔

وَٱلَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ ٱلزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا۟ بِٱللَّغْوِ مَرُّوا۟
اور وہ لوگ جو | گواہی نہیں دیتے | جھوٹی | اور جب وہ گزرتے ہیں | بے ہودہ (کاموں کے پاس سے) | تو گزر جاتے ہیں
اور وہ لوگ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔ اور جب کسی بے ہودہ مجلس کے پاس سے گزرتے ہیں تو شریفانہ انداز سے گزر جاتے ہیں

كِرَامًا ﴿۷۲﴾ وَٱلَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا۟ بِـَٔايَٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا۟ عَلَيْهَا
وقار سے | اور وہ لوگ کہ | جب انہیں نصیحت کی جاتی ہے | اپنے رب کی آیتوں سے | تو نہیں گر پڑتے | ان پر
اور وہ لوگ جن کو ان کے رب کی آیات سے سمجھایا جاتا ہے تو وہ ان پر بہرے اور اندھے ہوکر نہیں گر پڑتے (بلکہ

صُمًّا وَعُمْيَانًا ﴿۷۳﴾ وَٱلَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا
بہرے | اور اندھے ہوکر | اور وہ لوگ جو | کہتے ہیں | اے ہمارے رب! | عطا فرما | ہمیں
غور و فکر کرتے ہیں)۔ اور وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہماری بیویوں اور بچوں کی طرف سے ہمیں

مِنْ أَزْوَٰجِنَا وَذُرِّيَّٰتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَٱجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ﴿۷۴﴾
ہماری بیویوں سے | اور ہماری اولاد سے | ٹھنڈک | آنکھوں کی | اور بنادے ہمیں | پرہیزگاروں کا | پیشوا
آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر۔ اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا۔

أُو۟لَٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ ٱلْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا۟ وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا
انہی لوگوں کو | جزا دی جائے گی | بالا خانے (جنت میں) | بدلے اس کے | جو انہوں نے صبر کیا | اور استقبال ہوگا ان کا | اس میں
انہی لوگوں کو جنت میں بالا خانے ملیں گے اس لئے کہ انہوں نے صبر (و استقامت سے) زندگی بسر کی اور فرشتے ان

تَحِيَّةً وَسَلَٰمًا ﴿۷۵﴾ خَٰلِدِينَ فِيهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ﴿۷۶﴾
دعائے خیر | اور سلام کے ساتھ | ہمیشہ رہیں گے | اس میں | وہ کیسا اچھا | ٹھکانا | اور قیام گاہ (ہے)
کو دعا و سلام کہتے ہوئے ملیں گے۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ جو ٹھہرنے اور رہنے کی بہترین جگہ ہے۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶۸) اور جو اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک نہیں ٹھہراتے اور نہ کسی جان کو ناحق قتل کرتے اور نہ زنا کے نزدیک جاتے ہیں اور جو بھی ایسا کرے گا آخرت میں اس کو اس کی سزا ملے گی۔

(۶۹) قیامت کے روز اس کو دُگنا عذاب دیا جائے گا اور وہ ہمیشہ اسی حالت عذاب میں ذلیل وخوار رہے گا۔

(۷۰) مگر جس نے کفر وشرک سے توبہ کر لی اور اللہ پر ایمان لا کر نیک اعمال کئے ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ نیکیوں میں تبدیل کر دے گا اور وہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(۷۱) اور جو کوئی بھی توبہ کر کے عمل نیک کرتا ہے وہ اللہ ہی کی طرف رجوع کرتا ہے۔

(۷۲) اور وہ لوگ جو جھوٹی گواہی کبھی نہیں دیتے اور فضول کاموں کے پاس سے نہایت شرافت سے گزر جاتے ہیں گویا کہ انہوں نے ان فضول کاموں کو دیکھا ہی نہیں۔

(۷۳) اور وہ لوگ کہ جب انہیں اللہ کی آیتیں سنا کر کوئی نصیحت کی جاتی ہے تو وہ ان آیات پر بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گر پڑتے بلکہ ان میں غور وفکر کر کے حق کی پیروی کرتے ہیں۔

(۷۴) اور وہ لوگ جو رب العزت کے دربار میں ہمیشہ ہاتھ اٹھائے دعا مانگتے ہیں کہ بار خدایا! ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی رکھ اور ہمیں پرہیزگار لوگوں کا پیشوا بنا دے۔

(۷۵) ایسے ہی لوگوں کو اللہ کے دین میں مصیبتیں برداشت کرنے پر آخرت میں جنت کے اندر بالا خانے دیئے جائیں گے اور رحمت کے فرشتے دعاء وسلام سے ان کو خوش آمدید کہیں گے۔

(۷۶) وہ ہمیشہ ان باغوں میں رہیں گے اور جنت کیا ہی اچھی آرام گاہ ہے۔

انعال: ذُكِّرُوْا: ان کو سمجھایا گیا، نصیحت کی گئی، ماضی مجہول (جمع مذکر غائب)۔ يَخِرُّوْا: وہ نہیں گر پڑے، مضارع منفی مجزوم بمعنی ماضی۔ حَسُنَتْ: وہ اچھی ہوئی، خوب ہوئی، ماضی (واحد مونث غائب)۔ يُلَقَّوْنَ: ان کا استقبال کیا جائے گا، ان کو پیش کیا جائے گا، مضارع۔

اسماء: اَثَامًا: مجازاً عذاب کو بھی کہتے ہیں۔ ذُرِّيّٰتِنَا: ہماری اولاد، ذُرِّيَّةٌ کی جمع۔ زُوْرَ: جھوٹ۔ عُمْيَانًا: اندھے، کور دل، اَعْمٰى کی جمع۔ مَتَابًا: پکی توبہ، حقیقی توبہ۔ قُرَّةَ: آنکھ خنکی مراد سرور قلب۔ اَلْغُرْفَةَ: مکان کی بالائی منزل یا اونچا مکان مراد جنت میں خاص منزل۔

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ

کہہ دیجئے | نہیں پرواہ کرتا | تمہاری | میرا رب | اگر نہ پکارو تم (اس کو)

کہہ دیجئے میرے رب کو تمہاری کچھ پرواہ نہیں اگر تمہاری التجا نہ ہوتی۔

فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ﴿٧٧﴾

پس تم تو جھٹلا چکے (حق کو) | پس عنقریب ہوگی | (سزا) لازمی

تم نے اس کے حکموں کو جھٹلایا ہے اب جلد ہی اس کی سزا ملے گی

سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَتَانِ وَّسَبْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاِحْدٰى عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سورہ شعراء مکہ میں نازل ہوئی اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | دوسو ستائیس آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

طٰسٓمّٓ ﴿١﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿٢﴾ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ

طٰسٓمّٓ | یہ | آیتیں ہیں | کتاب | واضح کی | شاید آپ | ہلاک کرلیں گے | اپنے آپ کو

طٰسٓمّٓ یہ کتاب روشن کی چند آیات ہیں۔ شاید آپؐ اپنے آپ کو (اس غم سے) ہلاک کرنے والے

اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٣﴾ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً

کہ وہ ایمان نہیں لاتے | اگر ہم چاہیں | تو نازل کریں | ان پر | آسمان سے | (کوئی) نشانی

ہیں کہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔ اگر ہم چاہیں تو آسمان سے ان پر کوئی ایسی نشانی اُتار دیں جس کے سامنے

فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ﴿٤﴾ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ

پھر ہو جائیں | ان کی گردنیں | اس کے (آگے) | جھکی ہوئی | اور نہیں | آتی ان کے پاس | (کوئی) نصیحت

ان کی گردنیں جھک جائیں۔ اور ان کے پاس جونہی رحمٰن کی طرف سے

مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ﴿٥﴾ فَقَدْ كَذَّبُوْا

(اللہ) رحمٰن کی طرف سے | نئی | مگر | وہ (لوگ) اس سے | منہ موڑ لیتے ہیں | پس بیشک انہوں نے جھٹلایا

نصیحت کی کوئی نئی بات آتی ہے تو اس سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ یہ (پیغام حق کو) جھٹلا چکے ہیں

فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٦﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا

تو جلد آئیں گی ان کے پاس | خبریں | اس بات کی | جس کا وہ | مذاق اڑاتے تھے | کیا نہیں دیکھا انہوں نے

اب ان کے سامنے وہ حقیقتیں آموجود ہوں گی جن کا یہ مذاق اُڑایا کرتے تھے۔ کیا انہوں نے زمین کو غور سے نہیں دیکھا۔

اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ﴿٧﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

زمین کی طرف | کتنی اُگائیں ہم نے | اس میں | ہر قسم کی چیزیں | عمدہ | بیشک | اس میں

ہم نے کتنی قسم کی عمدہ چیزیں اس میں اگائی ہیں۔ اس میں (لوگوں کے لئے) بلاشبہ

لَاٰيَةً وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٨﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٩﴾

ایک نشانی ہے | اور نہیں ہیں | ان میں اکثر | ایمان لانے والے | اور بیشک | تمہارا رب | وہ بڑا غالب | رحم والا ہے

نشانی ہے۔ مگر ان میں سے اکثر ایمان نہیں لاتے۔ اور بیشک آپ کا رب غالب و مہربان ہے۔

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۷۷) ان مشرکین سے کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ کو نہ پکارو تو اسے تمہاری کچھ بھی پروانہیں پس تم نے جو حق کو جھٹلایا اس کی مصیبت آخرت میں تم پر پڑنا لازم ہے۔

سورۃ الشعراء

اس سورۃ میں شاعروں کا تذکرہ آیا ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہے۔

(۱) یہ حروف مقطعات ہیں حضرت ابن عباسؓ سے ان کے معنی یہ اجتہادی منقول ہیں کہ ط سے طَـوْلٌ (قدرت) س سے سنا (بلندی) اور م سے ملک (حکومت) مراد ہے مطلب یہ کہ اللہ کی اور اس کے شان کی بلندی اور حکومت کی قسم ہے۔

(۲) یہ سورت قرآن مجید کی آیتیں ہیں جو احکام الٰہی کے بیان کرنے والی واضح کتاب ہے۔

(۳) کافر جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اس غم سے شاید آپ اپنی جان ہی ہلاک کر دیں گے آپ کو اس قدر فکر کی ضرورت نہیں۔

(۴) اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے کوئی معجزہ اتار دیں جس کے آگے ان کی گردنیں جھک جائیں اور وہ ایمان لانے پر مجبور ہو جائیں۔

(۵) اور اللہ رحمان کی طرف سے جو بھی نصیحت ان کے پاس آتی ہے۔ وہ اس سے منہ موڑ لیتے ہیں۔

(۶) پس وہ تو حق کو جھٹلا ہی چکے ہیں سو عنقریب قیامت کے روز جب وہ عذاب الٰہی دیکھیں گے تو قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب اور ان سے مذاق کی حقیقت انہیں معلوم ہو جائے گی۔

(۷) کیا انہوں نے زمین میں غور نہیں کیا کہ ہم نے اس میں ہر قسم کی کتنی عمدہ چیزیں اُگائیں۔

(۸) بلاشبہ اس میں قدرت الٰہی کا نشان ہے کہ وہ قادر مطلق جو ایک مضبوط تخلیقی نظام کے ماتحت مردہ زمین کو زندگی بخش کر اس میں سے عجیب و غریب انواع و اقسام کے پھل پھول، غلے میوے پیدا کر سکتا ہے وہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔ اور قدرت کے ان تمام دلائل کے باوجود اکثر ان میں سے ایمان لانے والے نہیں۔

(۹) اور آپؐ کا رب ہی بڑا زبردست نہایت رحم والا ہے۔

افعال: مَا يَعْبَؤُا: پروانہ کرے گا، مضارع منفی۔ ظَلَّتْ: وہ ہو گئی، رہ گئی، ماضی (واحد مونث غائب)۔

اسماء: دُعَآؤُكُمْ: تمہاری التجا، پکار۔ اَعْنَاقُهُمْ: ان کی گردنیں، اَعْنَاق مضاف، واحد: عُنُقٌ: گردن۔ بَاخِعٌ: غم میں گھٹنے والے، غمزدہ، اسم فاعل (واحد مذکر)۔ خٰضِعِيْنَ: عاجزی کرنے والے، جھکنے والے، اسم فاعل۔ واحد: خاضع۔

وَاِذْ نَادٰی رَبُّكَ مُوْسٰۤی اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝١٠

اور جب پکارا (فرمایا) | تمہارے رب نے | موسیٰ کو | کہ جاؤ تم | ظالم لوگوں (کے پاس)

اور (اس واقعہ کو یاد کیجئے) جب آپ کے رب نے موسیٰ کو حکم دیا کہ تم ان ظالم لوگوں کے پاس جاؤ۔

قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؕ اَلَا یَتَّقُوْنَ ۝١١ قَالَ رَبِّ اِنِّیْۤ اَخَافُ

(یعنی) قوم فرعون (کے پاس) | کیا وہ ڈرتے نہیں | اس نے کہا | اے میرے رب! | میں ڈرتا ہوں

یعنی قوم فرعون کے پاس۔ کیا یہ ڈرتے نہیں۔ موسیٰ نے کہا اے میرے رب! میں اس بات سے ڈرتا ہوں

اَنْ یُّكَذِّبُوْنِ ؕ ۝١٢ وَیَضِیْقُ صَدْرِیْ وَلَا یَنْطَلِقُ لِسَانِیْ فَاَرْسِلْ

کہ وہ مجھے جھٹلائیں گے | اور تنگ ہوتا ہے | میرا سینہ (دل) | اور نہیں چلتی | میری زبان | پس (وحی) بھیج

کہ وہ مجھے جھٹلائیں گے۔ اور میرا دل تنگ ہوتا ہے اور میری زبان نہیں چلتی' سو ہارون کو بھی وحی بھیج دیجئے۔

اِلٰی هٰرُوْنَ ۝١٣ وَلَهُمْ عَلَیَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ یَّقْتُلُوْنِ ۝١٤ قَالَ كَلَّا

ہارون کی طرف (بھی) | اور ان کا | میرے ذمے | جرم ہے | پس میں ڈرتا ہوں | کہ وہ مجھے قتل کردیں | فرمایا | ہرگز نہیں

اور میرے ذمہ ان کا ایک الزام ہے سو مجھے ڈر ہے کہ وہ مجھے قتل کر ڈالیں گے۔ فرمایا۔ ہر گز نہیں

فَاذْهَبَا بِاٰیٰتِنَاۤ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ۝١٥ فَاْتِیَا فِرْعَوْنَ

پس جاؤ تم دونوں | ہماری نشانیاں لے کر | بیشک ہم تمہارے ساتھ ہیں | سننے والے | پس تم جاؤ | فرعون کے پاس

تم دونوں ہماری نشانیاں لے کر جاؤ۔ بیشک ہم تمہارے ساتھ سننے والے ہیں۔ سو تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ

فَقُوْلَاۤ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝١٦ اَنْ اَرْسِلْ

پھر کہو | کہ ہم | رسول ہیں | تمام جہانوں کے رب کے | کہ | تو بھیج دے

اور اس سے کہو کہ ہم پروردگارِ عالم کے بھیجے ہوئے ہیں۔ کہ تُو بنی اسرائیل کو

مَعَنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ؕ ۝١٧ قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِیْنَا وَلِیْدًا

ہمارے ساتھ | بنی اسرائیل کو | (فرعون نے) کہا | کیا ہم نے تجھے نہیں پالا | اپنے درمیان | بچپن میں

ہمارے ساتھ بھیج دے۔ (فرعون نے) کہا کہ کیا ہم نے تجھے بچپن میں اپنے ہاں نہیں پالا تھا۔

وَّلَبِثْتَ فِیْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِیْنَ ۝١٨ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ

اور رہا تو | ہمارے درمیان | اپنی عمر میں سے | کئی برس | اور تو نے کیا | اپنا (وہ) کام

اور تو نے اپنی عمر کے کئی سال ہمارے پاس گزارے ہیں۔ اور وہ حرکت بھی تم نے کی تھی (جس

الَّتِیْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ۝١٩ قَالَ فَعَلْتُهَاۤ اِذًا

جو | تو نے کیا | اور تو | ناشکروں میں سے ہے | (موسیٰ نے) کہا | میں نے وہ کام کیا تھا | اس وقت

میں ہمارا آدمی قتل ہوگیا تھا) اور تم بڑے ناشکرے ہو۔ (موسیٰ نے) کہا کہ بیشک میں نے اس وقت یہ

وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّیْنَ ؕ ۝٢٠ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ

اور میں تھا | بے خبروں میں سے | تو میں بھاگ گیا | تمہارے پاس سے | جب میں ڈرا تم سے

حرکت کی تھی اور مجھ سے غلطی ہوگئی تھی۔ سو میں تم سے ڈر کر بھاگ نکلا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۰) اور یاد کرو جبکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو کوہِ طور پر آواز دی اور رسالت کا منصب دے کر حکم دیا کہ ظالم لوگوں کو جا کر ہدایت کرو۔

(۱۱) یعنی قوم فرعون کے پاس جا کر انہیں خدا کے عذاب سے ڈراوٴ۔

(۱۲) حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ مجھے ڈر ہے کہ وہ مجھے جھٹلائیں گے۔

(۱۳) اور حق کو جھٹلانے والوں سے بات کرتے ہوئے میرا سینہ تنگ ہوتا ہے اور میری زبان لکنت کی وجہ سے اچھی طرح نہیں چلتی اس لئے حضرت ہارونؑ کو بھی نبی بنا کر میرے ہمراہ کر دے کیونکہ ان کی زبان صاف اور فصیح ہے۔

(۱۴) اس کے علاوہ میرے ذمے ایک فرعونی (مصری' قبطی) کے قتل کا جرم ہے اس لئے مجھے خطرہ ہے کہ وہ مجھے قتل کر ڈالیں گے۔

(۱۵) اللہ کی طرف سے حکم ہوا ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا۔ پس تم دونوں بھائی ہمارے معجزے لاٹھی اور چمکتا ہوا ہاتھ لے کر جاوٴ ہم خود تمہارے ساتھ سب کچھ سن رہے ہیں۔

(۱۶) پس تم دونوں فرعون کے پاس جا کر کہو کہ ہم اللہ کے رسول ہیں۔

(۱۷) تیرے پاس اس لئے آئے ہیں کہ تو بنی اسرائیل کو اپنی غلامی سے آزاد کر کے ہمارے ساتھ شام بھیج دے۔

(۱۸) چنانچہ جب دونوں حضرات موسیٰ وہارونؑ نے فرعون کے پاس جا کر پیغام حق پہنچایا تو اس نے کہا کہ کیا تو نے بچپن سے لے کر جوان ہونے تک کئی سال ہمارے ہاں پرورش نہیں پائی؟

(۱۹) اور باوجود ہمارے اس احسان کے تو نے ایک بھاری جرم (قتل قبطی) کا جرم کیا اور تو واقعی بڑا ناشکرا ہے۔

(۲۰) حضرت موسیٰ نے کہا واقعی وہ کام مجھ سے غلطی میں ہو گیا تھا۔

افعال: یَنۡطَلِقُ: نہیں چلتی ہے' مضارع منفی۔ اِیۡتِیَا: تم دونوں آوٴ' تم دونوں پہنچو' امر (تثنیہ مذکر حاضر)۔

اسماء: وَلِیۡدًا: نوزائیدہ بچہ یا بچہ' صیغہ صفت۔

فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّ جَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۲۱

پھر عطا کیا مجھے | میرے رب نے | حکم (نبوت) | اور مجھے بنایا | رسولوں میں سے

پھر میرے پروردگار نے مجھے دانائی عطا کی اور مجھے پیغمبروں میں شامل کرلیا۔

وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝۲۲

اور یہ | نعمت | جس کا تو احسان رکھتا ہے | مجھ پر | اس لئے کہ تو نے غلام بنایا | بنی اسرائیل کو

اور یہ (میری پرورش کا) احسان، جو تو جتلا رہا ہے (اس کی وجہ یہ ہے) کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے

قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۲۳ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ

کہا | فرعون نے | اور کیا ہے | (وہ) سارے جہاں کا رب؟ | اس نے کہا | رب ہے | آسمانوں کا

فرعون نے کہا کہ پروردگارِ عالم کون ہے؟ موسیٰ نے جواب دیا وہ آسمانوں

وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝۲۴ قَالَ لِمَنْ

اور زمین (کا) | اور جو (کچھ) | ان کے درمیان ہے | اگر تم ہو | یقین کرنے والے | (فرعون نے) کہا | اُن سے جو

اور زمین کا رب ہے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے، اگر تمہیں یقین ہو۔ جو لوگ (اس وقت) اس کے اردگرد تھے

حَوْلَهٗٓ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ۝۲۵ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآىِٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۲۶

اس کے اردگرد تھے | کیا تم سنتے نہیں؟ | فرمایا | رب ہے تمہارا | اور رب ہے تمہارے پہلے باپ دادا کا

فرعون نے ان سے کہا کہ کیا تم سنتے نہیں؟ موسیٰ نے کہا وہ تمہارا اور تمہارے گزشتہ آباؤ اجداد کا پروردگار ہے

قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ۝۲۷

(فرعون نے) کہا | بیشک | تمہارا رسول | جو | بھیجا گیا ہے | تمہاری طرف | وہ تو دیوانہ ہے

فرعون نے کہا کہ تمہارا رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے، وہ تو دیوانہ ہے۔

قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ

(موسیٰ نے) کہا | وہ رب ہے | مشرق | اور مغرب کا | اور جو (کچھ) | ان کے درمیان میں ہے | اگر تم

موسیٰ نے کہا کہ وہ (اللہ) مشرق اور مغرب اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، سب کا ربّ ہے۔ اگر تم

تَعْقِلُوْنَ ۝۲۸ قَالَ لَىِٕنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ

عقل رکھتے ہو | (فرعون) بولا | اگر تو نے بنایا | کوئی (اور) معبود | میرے سوا | تو میں ضرور کردوں گا تجھے

سمجھ سکو۔ فرعون نے کہا کہ اگر تو نے میرے سوا کوئی اور معبود بنایا تو میں تجھے

مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ۝۲۹ قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ۝۳۰

قیدیوں میں سے | فرمایا | کیا اگر میں لاؤں تیرے پاس | کوئی چیز | واضح (تو بھی)

قید کردوں گا۔ موسیٰ نے کہا کہ (تو مجھے قید کردے گا!) اگرچہ میں تیرے پاس روشن دلیل لاؤں

قَالَ فَاْتِ بِهٖٓ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۳۱ فَاَلْقٰى

وہ بولا | تو تو لے آ | وہ چیز | اگر | تو | سچا ہے | پس (موسیٰ نے) ڈال دیا

فرعون نے کہا کہ اگر تم سچے ہو تو اسے پیش کرو۔ پس موسیٰ نے

آیت نمبر ۔۔۔ آسان تفسیر

(٢١) اور پھر تمہارے ڈر کے مارے وہاں سے مَدْیَن بھاگ گیا تھا پھر اللہ نے مجھے علم وحکمت عطا فرما کر تمہاری طرف نبی مبعوث کیا۔

(٢٢) اور میری پرورش کرنا، جس کی اصلی وجہ تیرا بنی اسرائیل کو غلام بنالینا ہے یہ بھی کوئی احسان ہے؟ جو تو مجھ پر رکھنا چاہتا ہے بلکہ یہ تو کھلم کھلا ظلم ہے نہ تو ان کے بیٹوں کو قتل کرتا نہ میں دریا میں بہایا جاتا اور نہ تجھے میری پرورش کرنی پڑتی۔

(٢٣) فرعون نے کہا اچھا یہ بتا کہ پروردگارِ عالم کون ہے؟

(٢٤) حضرت موسیٰ نے جواب دیا کہ اگر تم یقین کرو تو وہ اللہ پروردگار ہے آسمانوں اور زمین اور اس ساری مخلوقات کا جو اِن کے درمیان میں موجود ہے۔

(٢٥) فرعون نے اپنے اہل دربار سے کہا کہ کیا تم موسیٰ کی باتیں سن رہے ہو؟

(٢٦) حضرت موسیٰ نے کہا کہ وہی تمہارا اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا پروردگار ہے۔

(٢٧) فرعون نے درباریوں سے کہا کہ موسیٰ جو تمہاری طرف رسول ہو کر آنے کا دعویٰ کرتا ہے ضرور دیوانہ ہے۔

(٢٨) تب حضرت موسیٰ نے کہا کہ اگر تمہیں عقل ہے تو غور کرو وہی مشرق ومغرب اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے سب کا رب ہے۔

(٢٩) فرعون بولا اگر تو نے میرے سوا کوئی اور معبود تسلیم کیا تو میں تجھے قید خانہ میں بند کردوں گا۔

(٣٠) حضرت موسیٰ نے کہا کہ اگر میں تیرے پاس کوئی واضح دلیل اپنی نبوت کی لے آؤں تو بھی مجھے قید کردے گا؟

(٣١) فرعون بولا اگر تو سچا ہے تو وہ دلیل لے آ۔

افعال: تَمُنُّهَا: تو اس کا احسان رکھتا ہے، مضارع۔ عَبَّدْتَّ: تو نے غلام بنایا، ماضی (واحد مذکر حاضر)۔ اَجْعَلَنَّكَ: یقیناً تجھ کو کروں گا، مضارع بالنون تاکید (واحد متکلم)۔ جِئْتُكَ: میں تیرے پاس لایا، آیا، ماضی۔

اسماء: مَجْنُوْنٌ: دیوانہ، جن رسیدہ، اسم مفعول (واحد مذکر مرفوع)۔ اَلْمَسْجُوْنِيْنَ: قیدی، اسم مفعول۔

عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ ﴿۳۲﴾ وَّنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا

اپنا عصا | تو فوراً وہ ہو گیا | ایک اژدھا | واضح | اور اس نے کھینچا (نکالا) | اپنا ہاتھ | تو اچانک

اپنا عصا پھینک دیا تو وہ اچانک واضح اژدھا بن گیا۔ اور بغل میں سے موسیٰ نے اپنا ہاتھ نکالا تو

هِيَ بَيْضَاءُ لِلنّٰظِرِينَ ﴿۳۳﴾ قَالَ لِلْمَلَإِ حَوْلَهُ إِنَّ هٰذَا

وہ تھا | چمکتا ہوا | دیکھنے والوں کے لئے | (فرعون نے) کہا | اپنے سرداروں سے | جو اس کے اردگرد تھے | کہ بیشک یہ

وہ دیکھنے والوں کو چمکتا ہوا نظر آنے لگا۔ فرعون نے اُن سرداروں سے جو اس کے اردگرد بیٹھے تھے کہا یہ تو

لَسٰحِرٌ عَلِيمٌ ﴿۳۴﴾ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَكُمْ مِّنْ أَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِ

ایک جادوگر ہے | بہت جاننے والا | وہ چاہتا ہے | کہ نکال دے تمہیں | تمہاری سرزمین سے | اپنے جادو (کے زور) سے

بڑا عالم جادوگر ہے۔ یہ چاہتا ہے کہ اپنے جادو کے زور سے تمہیں تمہارے ملک سے باہر نکال دے

فَمَاذَا تَأْمُرُونَ ﴿۳۵﴾ قَالُوا أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَائِنِ

تو کیا تم حکم (مشورہ) دیتے ہو | وہ بولے | مہلت دے اسے | اور اس کے بھائی کو | اور بھیج دے | شہروں میں

سو اب تمہاری کیا رائے ہے۔ انہوں نے کہا' اسے اور اس کے بھائی کو تو مہلت دیجئے اور تمام شہروں میں سپاہیوں

حٰشِرِينَ ﴿۳۶﴾ يَأْتُوكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيمٍ ﴿۳۷﴾ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ

اکٹھا کرنے والے | وہ لے آئیں تیرے پاس | ہر بڑے ماہر جادوگر کو | پس جمع کیے گئے | جادوگر

کو بھیج دیجئے جو آپ کے پاس تمام بڑے بڑے علم والے جادوگروں کو لے آئیں۔ سو تمام جادوگر

لِمِيقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ﴿۳۸﴾ وَّقِيلَ لِلنَّاسِ هَلْ أَنْتُمْ مُّجْتَمِعُونَ ﴿۳۹﴾

مقررہ وقت پر | ایک معین دن کے | اور کہا گیا | لوگوں سے | کیا | تم (بھی) | جمع ہو گے

ایک خاص دن کے مقررہ وقت پر جمع کئے گئے اور لوگوں سے کہا گیا کہ کیا تم بھی اکٹھے ہوتے ہو (یعنی جمع ہو جاؤ)

لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ إِنْ كَانُوا هُمُ الْغٰلِبِينَ ﴿۴۰﴾ فَلَمَّا

تاکہ ہم | پیروی کریں | جادوگروں کی | اگر ہوں | وہی | غالب | پس جب

شاید ہم جادوگروں کی راہ اختیار کرلیں اگر وہ غالب رہیں۔ چنانچہ جب

جَاءَ السَّحَرَةُ قَالُوا لِفِرْعَوْنَ أَئِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِنْ كُنَّا نَحْنُ

آگئے | جادوگر | تو کہنے لگے | فرعون سے | کیا یقیناً ہمارے لئے (ہوگا) | کچھ بدلہ | اگر ہوئے ہم (ہی)

جادوگر آئے تو انہوں نے فرعون سے کہا کہ اگر ہم غالب رہے' تو کیا ہمیں کچھ انعام

الْغٰلِبِينَ ﴿۴۱﴾ قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ إِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿۴۲﴾

غالب | بولا | ہاں | اور بیشک تم | اس وقت (ہو گے) | (میرے) قریبی لوگوں میں سے

بھی ملے گا؟ فرعون نے کہا ہاں! اور اس صورت میں تم میرے قریبی ساتھیوں میں شامل ہو جاؤ گے۔

قَالَ لَهُمْ مُّوسٰى أَلْقُوا مَا أَنْتُمْ مُّلْقُونَ ﴿۴۳﴾ فَأَلْقَوْا حِبَالَهُمْ

کہا ان سے | موسیٰ نے کہ ڈالو | جو (کچھ) تم | ڈالنے والے ہو | پس انہوں نے ڈال دیں | اپنی رسیاں

موسیٰ نے اُن سے کہا کہ جو چیز تمہیں ڈالنی ہے (میدان میں) ڈال دو۔ تو انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۲) اس پر حضرت موسیٰؑ نے اپنے عصا (لاٹھی) کو زمین پر ڈال دیا اور وہ فوراً ہو بہو ایک بہت بڑا سانپ بن گیا۔

(۳۳) اور گریبان میں اپنا ہاتھ ڈال کر باہر نکالا تو فوراً وہ دیکھنے والوں کو سورج کی طرح روشن دکھائی دینے لگا۔

(۳۴) پھر فرعون نے اپنے درباری معززین سے جو آس پاس تھے کہا کہ یہ موسیٰؑ تو بڑا ماہر جادوگر معلوم ہوتا ہے۔

(۳۵) وہ تمہیں تمہارے اس ملک مصر سے باہر نکالنا چاہتا ہے سو اب اس کے متعلق تمہارا کیا مشورہ ہے؟

(۳۶) انہوں نے کہا کہ حضرت موسیٰؑ اور اس کے بھائی ہارون کا معاملہ چند روز روکے رکھو اور شہروں میں لوگوں کو جمع کرنے والے کارندے بھیج دو۔

(۳۷) کہ وہ تیرے پاس تمام جادوگروں کو اکٹھا کر لائیں۔

(۳۸) پس اسی فیصلہ کے مطابق ایک مقررہ دن کے خاص وقت پر جادوگر جمع کئے گئے۔

(۳۹) اور عام لوگوں کو بھی جمع ہونے کے لئے کہا گیا۔

(۴۰) تاکہ اگر جادوگر غالب ہو جائیں تو شاید ہم سب اہل مصر انہیں کی پیروی کر لیں۔

(۴۱) پس جادوگروں نے حاضر دربار ہو کر فرعون سے کہا اگر ہم غالب ہوئے تو کیا ہمیں کوئی بڑا صلہ ملے گا؟

(۴۲) وہ بولا۔ ہاں میں تمہیں اپنے معزز درباریوں میں داخل کر لوں گا۔

(۴۳) حضرت موسیٰؑ نے ان جادوگروں سے کہا کہ جو کچھ جادو تمہیں بنا کر میدان میں ڈالنا ہے' ڈالو۔

افعال: جُمِعَ: وہ اکٹھا کیا گیا' وہ جمع کیا گیا' ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔ اَلْقُوْا: تم سب ڈالو امر۔

اسماء: سَحَّارٍ: بڑا جادوگر' مبالغہ کا صیغہ۔

وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾
اور اپنی لاٹھیاں | اور بولے | قسم ہے عزت | فرعون کی | بیشک ہم ہی | غالب رہیں گے
زمین پر پھینک دیں اور کہنے لگے فرعون کی عزت و جلال کی قسم ہم ہی غالب رہیں گے

فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿۴۵﴾ فَاُلْقِيَ
پھر ڈال دیا موسیٰ نے | اپنا عصا | تو اچانک وہ | نگلنے لگا | جو (کچھ) | وہ بنالائے تھے | پس گر گئے
پھر موسیٰ نے (بھی) اپنی لاٹھی پھینکی تو فوراً اس نے ان سب کو نگلنا شروع کیا جو فریب انہوں نے بنایا تھا پس

السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿۴۶﴾ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾ رَبِّ
جادوگر | سجدے میں | بولے | ہم ایمان لائے | سارے جہانوں کے رب پر | (جو) رب ہے
جادوگر سجدے میں گر پڑے۔ (اور) کہنے لگے کہ ہم پروردگارِ عالم پر ایمان لاتے ہیں۔ جو موسیٰ اور

مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۴۸﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ
موسیٰ | اور ہارون کا | (فرعون نے) کہا تم ایمان لے آئے | اس پر | اس سے پہلے کہ | میں اجازت دوں
ہارون کا رب ہے فرعون نے کہا تم میری اجازت کے بغیر ایمان لے

لَكُمْ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ فَلَسَوْفَ
تمہیں | بیشک وہ | تمہارا بڑا ہے | جس نے | سکھایا تمہیں | جادو | پس جلدی
آئے ہو بلاشبہ یہ (موسیٰ) تمہارا بڑا ہے جس نے تمہیں جادوگری سکھائی ہے سو عنقریب تمہیں

تَعْلَمُوْنَ ۬ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ
تمہیں معلوم ہوجائے گا | میں ضرور کاٹ ڈالوں گا | تمہارے ہاتھ | اور تمہارے پاؤں | مخالف اطراف سے
(اس کا انجام) معلوم ہوجائے گا میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں ایک دائیں دوسرا بائیں سے کٹوا دوں گا۔

وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۹﴾ قَالُوْا لَا ضَيْرَ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا
اور ضرور تمہیں سولی پر چڑھادوں گا | سب کو | وہ بولے | کچھ حرج (نقصان) نہیں | بیشک ہم اپنے رب کی طرف
اور تم سب کو سولی پر چڑھا دوں گا انہوں نے کہا کوئی بات نہیں ہم یقیناً اپنے ربّ

مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۵۰﴾ اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ
لوٹ کر جانے والے ہیں | بیشک ہمیں امید ہے | کہ بخش دے گا | ہمیں | ہمارا رب | ہماری خطائیں
کے پاس لوٹ کر جانے والے ہیں۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ ہمارا ربّ ہماری لغزشیں معاف کردے

اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۱﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ
(اس لئے) کہ ہم ہیں | پہلے | ایمان لانے والے | اور ہم نے وحی کی | موسیٰ کی طرف | کہ راتوں رات لے چلے
اس لئے کہ ہم پہلے ایمان لانے والے ہیں اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ میرے بندوں

بِعِبَادِيْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۵۲﴾ فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَآئِنِ
میرے بندوں کو | بیشک تمہارا | پیچھا کیا جائے گا | پس بھیج دیئے | فرعون نے | شہروں میں
کو راتوں رات لے نکلو کیونکہ تمہارا تعاقب کیا جانے والا ہے تو فرعون نے تمام شہروں میں سپاہی

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۴) پس انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں میدان میں ڈال دیں اور کہنے لگے فرعون کی عزت کی قسم! ہم ہی غالب ہوں گے۔

(۴۵) پھر حضرت موسیٰ نے بھی اپنا عصا ڈال دیا۔ تو جو کچھ جادوگروں نے جادو کا جھوٹا کھیل بنا رکھا تھا وہ اژدھا بن کر اسے نگل گیا۔

(۴۶) پھر تو وہ جادوگر سجدہ میں گر پڑے۔

(۴۷) اور زبان سے اقرار کرلیا کہ ہم پروردگار عالم پر ایمان لے آئے۔

(۴۸) جو حضرت موسیٰ اور حضرت ہارونؑ کا پروردگار ہے۔

(۴۹) فرعون نے جادوگروں کو برا بھلا کہہ کر کہا کہ بغیر میری اجازت کے تم حضرت موسیٰ پر ایمان لے آئے ہو۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ تمہارا استاد ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے سو ابھی تمہیں حقیقت معلوم ہو جائے گی میں تمہارے ہاتھ پاؤں مخالف اطراف سے (داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں) کاٹ کر تمہیں سولی پر چڑھا دوں گا۔

(۵۰) جادوگر بولے کہ کچھ پروا نہیں آخر ایک نہ ایک دن تو ہمیں اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہی ہے۔

(۵۱) اور چونکہ اس سارے مجمع میں ہم ہی پہلے ایمان لائے ہیں اس لئے ہمیں امید ہے کہ ہمارا پروردگار ہماری گذشتہ خطائیں معاف کردے گا۔

(۵۲) اور ایک عرصہ تک تبلیغ کرنے کے باوجود جب فرعون نے بنی اسرائیل کو آزاد کرنے سے انکار کردیا تو اللہ نے حضرت موسیٰ کو وحی کے ذریعے حکم دیا کہ بنی اسرائیل کو راتوں رات مصر سے شام کی طرف لے چلو اور فرعون ضرور تمہارا پیچھا کرے گا۔

اسماء: فَاَلْقَوْا: انہوں نے ڈالا، ماضی۔ ضَیْرَ: ڈر، ضرر، مضرت، زیان۔ کَبِیْرُکُمْ: تم سب سے علم میں بڑا، صفت مشبہ مرفوع۔

حٰشِرِيْنَ ﴿٥٣﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ﴿٥٤﴾ وَاِنَّهُمْ لَنَا

جمع کرنے والے | بیشک یہ لوگ | تو ایک جماعت ہیں | تھوڑی سی | اور بلاشبہ وہ | ہمیں

بھیج دیئے (اور کہا کہ) یہ ایک چھوٹی سی جماعت ہے اور انہوں نے ہمیں

لَغَآئِظُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ﴿٥٦﴾ فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ

غصہ دلا رہے ہیں | اور بیشک ہم | سب | مسلح ہیں | پس ہم نے نکال دیا انہیں | باغات

سخت غصہ دلایا ہے جب کہ ہم سب ایک مسلح جماعت ہیں۔ پھر ہم نے ان (اہل فرعون) کو باغات اور

وَّعُيُوْنٍ ﴿٥٧﴾ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿٥٨﴾ كَذٰلِكَ وَاَوْرَثْنٰهَا

اور چشموں سے | اور خزانوں | اور عمدہ مکانوں سے | اسی طرح | اور ہم نے وارث بنادیا اُن کا

چشموں سے اور خزانوں اور عمدہ عمدہ جگہوں سے نکال باہر کیا۔ یہ بات اسی طرح طے ہوئی اور ہم نے

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿٥٩﴾ فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا تَرَآءَ

بنی اسرائیل کو | پس انہوں نے پیچھا کیا اُن کا | سورج نکلتے وقت | پس جب | دیکھا ایک دوسرے کو

بنی اسرائیل کو ان کا وارث بنادیا، انہوں نے طلوع آفتاب کے وقت بنی اسرائیل کا تعاقب کیا۔ جب

الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿٦١﴾ قَالَ كَلَّآ اِنَّ

دونوں جماعتوں نے | (تو) بولے | موسیٰ کے ساتھی | بیشک ہم پکڑ لئے گئے | فرمایا | ہرگز نہیں | بیشک

دونوں جماعتوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تو موسیٰ کے ساتھیوں نے کہا کہ ہم تو پکڑے گئے۔ موسیٰ نے فرمایا، ہرگز نہیں۔ بلاشبہ

مَعِىَ رَبِّىْ سَيَهْدِيْنِ ﴿٦٢﴾ فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ

میرے ساتھ ہے | میرا رب | وہ جلد مجھے راہ دکھائے گا | پس ہم نے وحی کی | موسیٰ کی طرف | کہ مارو تم

میرا رب میرے ساتھ ہے، وہ میری رہنمائی کرے گا۔ اس وقت ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ دریا

بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ

لاٹھی اپنی | دریا پر | پس وہ پھٹ گیا | اور ہوگیا | ہر ایک ٹکڑا | پہاڑ کی طرح

پر اپنی لاٹھی مارو۔ پس دریا پھٹ گیا اور (پانی کا) ہر ایک ٹکڑا بڑے پہاڑ کی طرح

الْعَظِيْمِ ﴿٦٣﴾ وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى

بڑا | اور قریب کردیا ہم نے | وہاں | دوسروں کو | اور ہم نے نجات دی | موسیٰ کو

ہوگیا۔ اور ہم نے دوسرے فریق (کفار) کو بھی قریب پہنچا دیا۔ اور موسیٰ اور اس کے

وَمَنْ مَّعَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿٦٥﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٦﴾ اِنَّ

اور جو | اس کے ساتھ تھے | سب کو | پھر | ہم نے غرق کردیا | دوسروں کو | بیشک

سب ساتھیوں کو تو بچا لیا۔ (اور) پھر دوسروں کو غرق کردیا۔ بلاشبہ

فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٦٧﴾

اس میں | ایک نشانی ہے (قدرت کی) | اور نہیں تھے | اکثر ان میں سے | ایمان لانے والے

اس واقعہ میں نشانی ہے، مگر ان میں سے اکثر ایمان نہیں لاتے۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۳) فرعون کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو اس نے تمام شہروں میں لشکر جمع کرنے کے لئے کارندے دوڑا دیئے۔

(۵۴) اور کہنے لگا کہ قوم بنی اسرائیل اہل مصر کے مقابلے میں ایک چھوٹی سی جماعت ہے۔

(۵۵) اور کچھ شک نہیں کہ وہ ہمیں سخت ناراض کر رہے ہیں کہ ہماری اجازت کے بغیر ملک سے نکل گئے۔

(۵۶) حالانکہ ہم بڑی بھاری مسلح جماعت ہیں ہمیں ان کا پیچھا کرنا چاہئے۔

(۵۷) سو اللہ تعالیٰ نے فرعونیوں کو اس تدبیر سے ان کے باغات اور چشموں سے نکال باہر کیا۔

(۵۸) اور خزانوں اور عمدہ مکانوں سے بھی۔

(۵۹) اسی طرح ہوا اور ان کے غرق ہونے کے بعد حضرت سلیمانؑ کے پیچھے ایک زمانہ میں بنی اسرائیل کو ان چیزوں کا وارث بنا دیا۔ (جب ملک مصر حضرت سلیمانؑ کی حکومت میں شامل ہوا)

(۶۰) پس فرعونی لشکر نے سورج چڑھتے ہی حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کا پیچھا کیا۔

(۶۱) پھر جب دونوں جماعتیں بحر قلزم کے کنارے ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں تو بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے عرض کی، دشمن تو گویا ہم تک پہنچ گیا۔

(۶۲) حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ ایسا ہرگز نہیں ہوگا اللہ میرے ساتھ ہے وہ ضرور مجھے دشمن سے بچنے کی راہ بتا دے گا۔

(۶۳) پس اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی طرف وحی کی کہ اپنا عصا سمندر پر مارو، انہوں نے مارا تو پانی بیچ میں سے پھٹ گیا اور ہر ایک جانب کا پانی بڑے پہاڑ کی طرح کھڑا ہو گیا۔

(۶۴) اور اللہ نے فرعونیوں کو بھی ان کے قریب ہی لا کھڑا کیا۔ اور وہ بنی اسرائیل کا پیچھا کرتے ہوئے دریا میں داخل ہو گئے۔

(۶۵) اور اللہ نے حضرت موسیٰ اور ان کے ساتھ بنی اسرائیل کو سمندر سے پار کر کے نجات دے دی۔

(۶۶) ان کے عبور کر جانے کے بعد دونوں طرف کے پانی کو ملا دیا اور اس میں اُتر آنے والے فرعونیوں کو غرق کر دیا۔

(۶۷) بلاشبہ اس واقعہ میں قدرت الٰہی کے نشان ہیں کہ وہ مومنوں کو بچا کر نافرمانوں کو ہلاک کر سکتا ہے اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے تھے بھی نہیں۔

افعال: تَرَآءَ: وہ دونوں مقابل ہوئے، ایک دوسرے کو دیکھنے لگے، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ اَزْلَفْنَا: ہم نے قریب کر دیا، پاس پہنچا دیا، ماضی (جمع متکلم)۔ اَنْجَیْنَا: ہم نے بچا لیا، ہم نے نجات دی، ماضی (جمع متکلم)۔ اِنْفَلَقَ: وہ پھٹ گیا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: حٰذِرُوْنَ: ڈرنے والے، مسلح، ہتھیار لگانے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔ شِرْذِمَةٌ: تھوڑے سے آدمی، قلیل جماعت۔ لَغَآئِظُوْنَ: غصہ دلانے والے، غضب پیدا کرانے والے، اسم فاعل۔ کُنُوْز: خزانے، بکثرت جمع کیا ہوا مال، سونا، چاندی، جمع ہے۔ مُدْرَکُوْنَ: ہم تعاقب کر کے پکڑ لئے جائیں گے، اسم مفعول۔ طَوْد: بلند پہاڑ، بلند پہاڑ کی طرح۔ فِرْق: مجموعہ میں سے کاٹ کر الگ کیا ہوا ایک ٹکڑا، اسم فعل۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٦٨﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ
اور بیشک تمہارا ربّ | ہی | بڑا زبردست | نہایت رحم والا ہے | اور پڑھ کر سنائیے | انہیں | حال
اور آپ کا ربّ بلاشبہ غالب اور مہربان ہے۔ اور (اے نبیؐ) ان کو ابراہیمؑ کا

إِبْرَاهِيمَ ﴿٦٩﴾ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا تَعْبُدُونَ ﴿٧٠﴾ قَالُوا
ابراہیمؑ کا | جب اس نے کہا | اپنے باپ | اور اپنی قوم سے | کہ کس چیز کی تم پوجا کرتے ہو؟ | وہ بولے
قصہ (بھی) سناؤ۔ جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ تم کس کی عبادت کرتے ہو؟ انہوں نے

نَعْبُدُ أَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عَاكِفِينَ ﴿٧١﴾ قَالَ هَلْ
ہم پوجتے ہیں | بتوں کو | پس ہم بیٹھے رہتے ہیں ان کے پاس | جمے ہوئے | اس نے کہا | کیا
کہا کہ ہم بتوں کی پرستش کرتے ہیں اور اُنہی کی عبادت پر قائم ہیں۔ (ابراہیمؑ) نے کہا جب تم ان

يَسْمَعُونَكُمْ إِذْ تَدْعُونَ ﴿٧٢﴾ أَوْ يَنْفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ ﴿٧٣﴾
وہ تمہاری (بات) سنتے ہیں | جب | تم پکارتے ہو | یا وہ تمہیں نفع پہنچاتے ہیں؟ | یا نقصان پہنچا سکتے ہیں؟
کو پکارتے ہو تو کیا وہ تمہاری آواز سنتے ہیں؟ یا تمہیں وہ نفع پہنچاتے ہیں یا تمہارا کوئی نقصان کرتے

قَالُوا بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَنَا كَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ ﴿٧٤﴾ قَالَ
وہ بولے | (نہیں) بلکہ | پایا ہم نے | اپنے باپ دادا کو | اسی طرح کرتے ہوئے | (ابراہیمؑ نے) کہا
ہیں۔ انہوں نے کہا (نہیں) بلکہ ہم نے اپنے بزرگوں کو اسی طرح کرتے دیکھا۔ (ابراہیمؑ نے) کہا

أَفَرَأَيْتُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ ﴿٧٥﴾ أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمُ الْأَقْدَمُونَ ﴿٧٦﴾
پس کیا تم نے دیکھا | جن کو تم پوجتے ہو | تم | اور تمہارے باپ دادا | گزرے ہوئے
کیا تمہیں معلوم ہے کہ جن کی تم عبادت کرتے ہو۔ تم بھی اور تمہارے پہلے باپ دادا بھی۔

فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِي إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ ﴿٧٧﴾ الَّذِي خَلَقَنِي
تو بیشک وہ | دشمن ہیں میرے | سوائے پروردگار | عالم کے | جس نے | پیدا کیا مجھے
وہ سب میرے دشمن ہیں سوائے اس ربّ العالمین کے۔ جس نے مجھے پیدا کیا (اور)

فَهُوَ يَهْدِينِ ﴿٧٨﴾ وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ ﴿٧٩﴾ وَإِذَا مَرِضْتُ
پس وہی | مجھے راہ دکھاتا ہے | اور جو کہ | مجھے کھلاتا ہے | اور پلاتا ہے | اور جب | میں بیمار ہوتا ہوں
وہی مجھے سیدھی راہ دکھاتا ہے۔ اور وہ جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ اور جب میں بیمار ہوجاتا

فَهُوَ يَشْفِينِ ﴿٨٠﴾ وَالَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ يُحْيِينِ ﴿٨١﴾ وَالَّذِي
تو وہی مجھے شفا دیتا ہے | اور جو موت دے گا مجھے | پھر مجھے زندہ کرے گا | اور وہ جس سے
ہوں تو وہی مجھے شفا بخشتا ہے۔ اور وہ جو مجھے موت دے گا اور پھر اس کے بعد زندہ کرے گا۔ اور وہ

أَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ ﴿٨٢﴾ رَبِّ هَبْ لِي
میں اُمید رکھتا ہوں | کہ مجھے بخش دے گا | میری خطائیں | قیامت کے دن | اے میرے ربّ! عطا کر مجھے
(اللہ کہ) جس سے میں اُمید رکھتا ہوں کہ میرے گناہوں کو قیامت کے دن بخش دے گا اے میرے ربّ! مجھے علم

آیت نمبر آسان تفسیر

(٦۸) اور کوئی شک نہیں کہ آپ کا پروردگار بڑا غالب نہایت رحم والا ہے۔

(٦۹) اور آپ ان کفار مکہ کو حضرت ابراہیم کا حال بھی پڑھ سنائیے۔

(۷۰) جب کہ اُنؑ نے اپنے باپ آزر اور اپنی قوم کے لوگوں سے پوچھا کہ تم کس چیز کی عبادت کرتے ہو؟

(۷۱) وہ بولے ہم تو بتوں کی عبادت کرتے اور انہی کے پاس خدمت کے لئے سارا سارا دن بیٹھے رہتے ہیں۔

(۷۲) آپؑ نے پوچھا کہ جب تم انہیں پکارتے ہو تو کیا وہ تمہاری بات سنتے ہیں؟

(۷۳) یا وہ تمہیں کچھ نفع ونقصان پہنچا سکتے ہیں؟

(۷۴) وہ بولے یہ بات نہیں! بلکہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایسا ہی کرتے پایا اس لئے ہم بھی ایسا کرتے ہیں۔

(۷۵) انہوں نے فرمایا کہ بھلا دیکھو تو جن بتوں کی تم عبادت کرتے ہو۔

(۷٦) اور تمہارے اگلے بڑے بوڑھے بھی عبادت کرتے آئے ہیں۔

(۷۷) ان سب کو میں اپنا دشمن سمجھتا ہوں البتہ سب جہانوں کے پروردگار کو صرف اپنا معبود جانتا ہوں۔

(۷۸) جس نے مجھے پیدا کیا پس وہی میری راہنمائی کرتا ہے۔

(۷۹) اور وہ جو مجھے ہمیشہ کھلاتا پلاتا ہے۔

(۸۰) اور جب کبھی میں بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی مجھے اس مرض سے شفا بخشتا ہے۔

(۸۱) اور جو مجھے مارے گا پھر وہی دوبارہ قیامت کے روز مجھے زندہ کردے گا۔

(۸۲) اور جس سے مجھے امید ہے کہ وہ قیامت کے دن میری خطائیں معاف کردے گا۔

افعال: اَطْمَعُ: میں توقع رکھتا ہوں، مضارع (واحد متکلم)۔ مَرِضْتُ: میں بیمار ہوتا ہوں، ماضی معروف (واحد متکلم)۔ یَشْفِیْنِ: وہ مجھے شفا دیتا ہے، مضارع۔

اسماء: اَلْاَقْدَمُوْنَ: زیادہ اگلے اور پہلے لوگ، اَقْدَمُ کی جمع۔

حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ

حکمت | اور شامل کردے مجھے | نیک بندوں میں | اور کردے | میرے لئے | ذکر | سچا

و دانش عطا کر اور نیک لوگوں میں شامل کر اور میرے بعد جو نسلیں آنے والی ہیں میرا ذکر خیر

فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ﴿۸۵﴾ وَاغْفِرْ

بعد میں آنے والوں میں | اور بنا مجھے | وارثوں میں سے | جنت کے | نعمتوں والی | اور معاف کردے

ان میں جاری رکھ۔ اور مجھے نعمتوں بھری جنت کا وارث بنا۔ اور میرے باپ کو

لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ

میرے باپ کو | بلاشبہ وہ | ہے | گمراہوں میں سے | اور رسوانہ کر مجھے | جس دن

(بھی) بخش دے بیشک وہ گمراہوں میں سے ہے۔ اور قیامت کے دن مجھے

يُبْعَثُوْنَ ﴿۸۷﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا مَنْ

سب اٹھائے جائیں گے | جس دن | نہ نفع دے گا | مال | اور نہ اولاد | مگر جو شخص

رسوا نہ کر۔ جس دن نہ مال فائدہ دے گا اور نہ اولاد۔ سوائے اس شخص کے

اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۹﴾ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۹۰﴾ وَبُرِّزَتِ

آیا | اللہ کے پاس | پاک دل لے کر | اور قریب کی جائے گی | جنت | پرہیزگاروں کے لئے | اور ظاہر کی جائے گی

جو پاک دل لے کر اللہ تعالیٰ کے پاس حاضر ہوگا اور جنت نیک لوگوں کے لئے قریب کردی جائے گی۔ اور

الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۹۲﴾

دوزخ | گمراہوں کو | اور کہا جائے گا | ان سے | کہاں ہیں | وہ جن کی تم پوجا کرتے تھے؟

گمراہوں کے لئے دوزخ ظاہر کردی جائے گی ان سے کہا جائے گا کہ کہاں ہیں وہ جن کی تم عبادت کیا کرتے تھے؟

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿۹۳﴾ فَكُبْكِبُوْا

سوائے | اللہ کے | کیا | وہ تمہاری مدد کرسکتے ہیں | یا بدلہ لے سکتے ہیں | پس اوندھے منہ ڈال دیئے جائیں گے

اللہ تعالیٰ کے سوا کیا وہ آج تمہاری مدد کرتے ہیں یا بدلہ لے سکتے ہیں۔ پھر وہ اور تمام گمراہ لوگ

فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ﴿۹۴﴾ وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ﴿۹۵﴾ قَالُوْا

اس میں | وہ | اور سب گمراہ لوگ | اور لشکر | شیطان کے (بھی) | سب کے سب | وہ کہیں گے

اوندھے منہ اس (جہنم) میں ڈالے جائیں گے۔ اور ابلیس کے لشکر سب کے سب۔ وہ آپس میں

وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۹۶﴾ تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۹۷﴾

اور وہ | اس میں | جھگڑ رہے ہوں گے | قسم اللہ کی | بیشک | ہم تھے | کھلی گمراہی میں

جھگڑیں گے اور کہیں گے۔ اللہ کی قسم! بلاشبہ ہم کھلی گمراہی میں تھے۔

اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَمَآ اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۹۹﴾

جب ہم برابر سمجھتے تھے تمہیں | پروردگار عالم کے | اور نہیں گمراہ کیا تھا ہمیں | مگر (ان) مجرموں نے

جبکہ ہم تمہیں ربّ العالمین کے برابر ٹھہراتے تھے۔ اور ہمیں گمراہ کیا ہے تو صرف ان مجرموں نے۔

آیت نمبر — آسان تفسیر

(٨٣) اے اللہ! ہر معاملہ میں مجھے صحیح فیصلہ کرنے کی سمجھ عطا فرما اور اپنے نیک بندوں (انبیاء) میں شامل فرما۔

(٨٤) اور بعد میں آنے والے لوگوں میں میرا ذکر خیر جاری فرما۔

(٨٥) اور مجھے نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں سے کر دے۔

(٨٦) اور میرے باپ کے گناہ معاف کر دے واقعی وہ بڑا گمراہ ہے۔

(٨٧) اور قیامت کے روز مجھے ذلیل نہ فرما۔ جس میں سب لوگ جزا و سزا کے لئے دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔

(٨٨) جس میں مال اور اولاد کچھ بھی کام نہ آئیں گے۔

(٨٩) مگر نجات اسی کو ہوگی جو اس دن اللہ کے دربار میں صحیح و سالم دل لے کر حاضر ہوگا۔ جو کفر، شرک اور نفاق کے امراض سے پاک ہو۔

(٩٠) اور جس روز جنت پرہیزگاروں کے بالکل قریب لائی جائے گی۔

(٩١) اور دوزخ گمراہوں کے سامنے پیش کی جائے گی۔

(٩٢) اور ان سے پوچھا جائے گا کہ تمہارے وہ معبود کہاں ہیں جن کی تم دنیا میں عبادت کرتے تھے۔

(٩٣) اللہ کو چھوڑ کر؟ کیا اب وہ تمہیں دوزخ سے بچا سکتے ہیں یا کوئی مقابلہ کر سکتے ہیں؟

(٩٤) پس اس روز وہ جھوٹے معبود خود اور سب گمراہ لوگ بھی جو ان کی عبادت کیا کرتے تھے۔ اوندھے منہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔

(٩٥) اور شیطان کا سارا لشکر بھی۔ (جہنم میں جائے گا)

(٩٦) اور وہاں وہ جھوٹے معبود اور ان کے پوجا کرنے والے باہم جھگڑیں گے اور یوں کہیں گے۔

(٩٧) قسم اللہ کی ہم تو واضح گمراہی میں رہے۔

(٩٨) جبکہ ہم تم (جھوٹے معبودوں) کو پروردگار عالم کا برابر ٹھہراتے تھے۔

(٩٩) اور ہمیں تو مجرم مشرکوں نے گمراہ کیا تھا۔

افعال: اَلْحِقْنِیْ: مجھ کو ملا دے، شامل کر دے، امر۔ تُخْزِنِیْ: تو مجھے رسوا کر، فعل نہی (واحد متکلم)۔ یَنْتَصِرُوْنَ: وہ بدلہ لیتے ہیں، بدلہ لے سکتے ہیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: سَلِیْم: چنگا، بے روگ، صفت مشبہ۔ اَلْغَاوٗنَ: گمراہ اور کج راہ، اسم فاعل (جمع مذکر)۔

فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِينَ ۝١٠٠ وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ ۝١٠١ فَلَوْ أَنَّ لَنَا

پس نہیں ہمارا | کوئی سفارشی | اور نہ کوئی دوست | غم خوار | پس کاش | کہ ہو ہمارے لئے

پس آج نہ تو ہماری سفارش کرنے والا کوئی ہے اور نہ کوئی سچا دوست۔ کاش اگر ہمیں دوبارہ دنیا

كَرَّةً فَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝١٠٢ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً

ایک موقعہ | تو ہم ہو جاتے | مؤمنوں میں سے | بیشک | اس میں | نشانی ہے (قدرت کی)

میں جانے کا موقع ملے تو ہم یقیناً ایمان لائیں گے۔ بلاشبہ اس میں (عبرت کی) نشانی ہے۔

وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ۝١٠٣ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ

اور نہیں ہیں | اکثر ان میں سے | ایمان لانے والے | اور بیشک تمہارا ربّ | وہی ہے | بڑا غالب

مگر ان میں سے اکثر ایمان نہیں لاتے۔ اور بلاشبہ آپ کا ربّ غالب اور مہربان ہے

الرَّحِيمُ ۝١٠٤ كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ ۝١٠٥ إِذْ قَالَ لَهُمْ

نہایت رحم والا | جھٹلایا تھا | قوم نوحؑ نے | رسولوں کو | جب کہا | ان سے

(اسی طرح) نوحؑ کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا جب ان سے ان کے بھائی نوحؑ

أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ۝١٠٦ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۝١٠٧

ان کے بھائی | نوحؑ نے | کیا تم ڈرتے نہیں | بیشک میں | تمہارے لئے | رسول ہوں | امانتدار

نے کہا' کیا تم اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے؟ بلاشبہ میں تمہارا امانتدار رسول ہوں۔

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۝١٠٨ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ

پس ڈرو | اللہ سے | اور حکم مانو میرا | اور میں نہیں مانگتا تم سے | اس (تبلیغ) پر | کوئی بدلہ

پس تم اللہ تعالیٰ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور میں تم سے اس پر کوئی معاوضہ نہیں چاہتا۔

إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝١٠٩ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۝١١٠

نہیں | میرا بدلہ | مگر | پروردگار عالم پر ہے | پس ڈرو | اللہ سے | اور حکم مانو میرا

میرا معاوضہ تو پروردگار عالم کے ذمہ ہے۔ پس تم اللہ تعالیٰ (کی نافرمانی) سے ڈرو' اور میری اطاعت

قَالُوا أَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْأَرْذَلُونَ ۝١١١ قَالَ وَمَا عِلْمِي

وہ بولے | کیا ہم ایمان لائیں | تجھ پر | حالانکہ پیروی کی تیری | ذلیل لوگوں نے | (نوحؑ نے) فرمایا | اور مجھے کیا خبر

کرو۔ انہوں نے جواب دیا کیا ہم تم پر ایمان لے آئیں' حالانکہ تیری پیروی حقیر لوگ کر رہے ہیں۔ نوحؑ نے جواب دیا کہ مجھے

بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝١١٢ إِنْ حِسَابُهُمْ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّي

کہ وہ کیا کرتے تھے | نہیں | ان کا حساب | مگر | میرے ربّ پر ہے

کیا معلوم کہ وہ کیا کرتے ہیں۔ ان کا حساب میرے پروردگار کے ذمہ ہے

لَوْ تَشْعُرُونَ ۝١١٣ وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِينَ ۝١١٤ إِنْ أَنَا إِلَّا

اگر تم سمجھو | اور | نہیں میں | ہٹانے والا | مؤمنوں کو | نہیں میں (کچھ اور) | مگر

کاش تم سمجھتے۔ اور میں ایمان والوں کو اپنے پاس سے دور ہٹانے والا نہیں۔ میں تو صاف طور پر

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۰۰) اور اب کوئی بھی ہماری سفارش کرنے والا نہیں۔
(۱۰۱) اور نہ ہی کوئی ہمدرد دوست ہے۔
(۱۰۲) پس کیا ہی اچھا ہو کہ ہم دوبارہ دنیا میں بھیجے جائیں اور ایمانداروں میں شامل ہوں۔
(۱۰۳) کوئی شک نہیں کہ حضرت ابراہیمؑ اور قیامت کے واقعات کے بیان میں قدرت الٰہی کا نشان ہے۔لیکن اس کے باوجود اکثر ان میں سے ایمان لانے والے نہیں۔
(۱۰۴) اور کوئی شک نہیں کہ آپ کا پروردگار بڑا غالب نہایت رحم والا ہے۔
(۱۰۵) حضرت نوحؑ کی قوم نے بھی ان کی تکذیب کر کے گویا تمام رسولوں کی تکذیب کی۔
(۱۰۶) جبکہ حضرت نوحؑ نے جو ان کے ہم قوم بھائی تھے ان سے کہا کہ کیا تم اللہ کے غضب سے ڈرتے نہیں کہ ناحق مجھے جھٹلا رہے ہو۔
(۱۰۷) یقین جانو کہ میں اللہ کی طرف سے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور پیغام حق کے پہنچانے میں پورا امانت دار ہوں۔
(۱۰۸) پس تم کو اللہ سے ڈرنا اور میرا حکم مان لینا چاہئے۔
(۱۰۹) اور میں تم سے اس تبلیغ پر کوئی معاوضہ نہیں مانگتا میرا صلہ تو پروردگار عالم کے ذمے ہے۔
(۱۱۰) پس تم کو لازم ہے کہ اللہ سے ڈرتے رہو اور میرا کہا مانو۔
(۱۱۱) وہ بولے ہم بھلا تجھے کیسے مان سکتے ہیں تیرے پیرو تو بڑے معمولی اور کمزور لوگ ہیں۔
(۱۱۲) حضرت نوحؑ نے کہا کہ مجھے اس بات کے جاننے کی کیا ضرورت کہ وہ لوگ کیا کاروبار کرتے تھے؟ مالداری کے یا عاجزی اور مزدوری کے؟ مجھے تو ان کے ایمان سے غرض ہے۔
(۱۱۳) ان کی جانچ پڑتال تو اللہ کے ذمے ہے کاش تمہیں اس بات کی سمجھ ہوتی۔
(۱۱۴) اور میں تمہارے کہنے سے ان ایمانداروں کو اپنے پاس سے نکالنے والا نہیں۔

اسماء: شٰفِعِیۡنَ: سفارش کرنے والے اسم فاعل۔ صَدِیۡقٍ: دوست اَصۡدِقَاءُ جمع۔ اَرۡذَلُوۡنَ: کمینے لوگ اَرۡذَلُ کی جمع۔

نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿١١٥﴾ قَالُوا لَئِن لَّمْ تَنتَهِ يَا نُوحُ لَتَكُونَنَّ

ڈرانے والا | صاف طور پر | وہ بولے | اگر تو باز نہ آیا | اے نوحؑ! | تو ضرور تم ہوگے

(اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے) ڈرانے والا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ اے نوحؑ! اگر تم اس سے باز نہ آؤ گے تو تم سنگسار

مِنَ الْمَرْجُومِينَ ﴿١١٦﴾ قَالَ رَبِّ إِنَّ قَوْمِي كَذَّبُونِ ﴿١١٧﴾ فَافْتَحْ

سنگسار کیے جانے والوں میں سے | (نوحؑ نے) کہا | اے میرے ربّ! | بیشک میری قوم (نے) | جھٹلایا مجھے | پس تو فیصلہ کر دے

کردیے جاؤ گے۔ نوحؑ نے کہا اے میرے ربّ! میری قوم نے مجھے جھٹلایا ہے سو تو میرے

بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَنَجِّنِي وَمَن مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٨﴾

میرے درمیان | اور ان کے درمیان | فیصلہ (قطعی) | اور نجات دے مجھے | اور انہیں جو | میرے ساتھ ہیں | ایمان والوں میں سے

اور ان کے درمیان قطعی فیصلہ فرما دے اور مجھے اور میرے ساتھ ایمان لانے والوں کو نجات دے دے۔

فَأَنجَيْنَاهُ وَمَن مَّعَهُ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿١١٩﴾ ثُمَّ أَغْرَقْنَا

پس ہم نے نجات دی انہیں | اور جو | ان کے ساتھ تھے | کشتی میں | جو بھری ہوئی تھی | پھر ہم نے غرق کر دیا

چنانچہ ہم نے ان کو اور جو ان کے ساتھ بھری ہوئی کشتی میں (سوار) تھے نجات دے دی اس کے بعد جو

بَعْدُ الْبَاقِينَ ﴿١٢٠﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم

اس کے بعد باقی لوگوں کو | بیشک | اس میں | نشانی ہے (قدرت کی) | اور نہیں تھے | اکثر ان میں سے

باقی رہے ان کو ہم نے غرق کر دیا۔ (دیکھو) اس واقعہ میں بھی نشان (عبرت) ہے۔ مگر ان میں سے اکثر ایمان

مُّؤْمِنِينَ ﴿١٢١﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٢٢﴾ كَذَّبَتْ

ایمان لانے والے | اور بیشک تمہارا ربّ | وہی ہے | غالب | نہایت رحم والا | جھٹلایا

نہیں لاتے۔ اور آپ کا ربّ غالب اور مہربان ہے۔ اسی طرح قوم عاد

عَادٌ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٢٣﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ هُودٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٢٤﴾

قوم عاد نے | رسولوں کو | جب | کہا | ان سے | ان کے بھائی | ہودؑ نے | کیا تم ڈرتے نہیں؟

نے (بھی) رسولوں کو جھٹلایا۔ جب ان کے بھائی ہودؑ نے ان سے کہا کیا تم (اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے) ڈرتے نہیں۔

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٢٥﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٢٦﴾

بیشک میں | تمہارے لئے | رسول ہوں | امانت دار | پس ڈرو | اللہ سے | اور حکم مانو میرا

سنو! میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں۔ سو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ

اور میں نہیں مانگتا تم سے | اس (تبلیغ) پر | کوئی اجر | نہیں | میرا اجر | مگر | ربّ پر

اور میں تم سے اس بات کا کوئی معاوضہ نہیں چاہتا۔ میرا معاوضہ تو پروردگارِ عالم کے

الْعَالَمِينَ ﴿١٢٧﴾ أَتَبْنُونَ بِكُلِّ رِيعٍ آيَةً تَعْبَثُونَ ﴿١٢٨﴾ وَتَتَّخِذُونَ

تمام جہانوں کے | کیا تم بناتے ہو | ہر اونچی زمین پر | ایک نشان (عمارت) | بے فائدہ؟ | اور بناتے ہو تم

ذمہ ہے۔ کیا تم ہر اونچی جگہ پر بے فائدہ یادگار عمارتیں بناتے ہو۔ اور بڑے بڑے

آیت نمبر آسان تفسیر

(١١٥) میں تو صرف کھلم کھلا سرکش لوگوں کو عذاب الٰہی سے ڈرانے والا ہوں اور بس۔

(١١٦) وہ بولے اے نوحؑ! اگر تو تبلیغ سے باز نہ آیا تو ہم ضرور تجھے پتھر مار مار کر ہلاک کر دیں گے۔

(١١٧) حضرت نوحؑ کے ساڑھے نو سو سال وعظ کرنے پر بھی آپؑ کی قوم نے کفر و سرکشی نہ چھوڑی تو آپؑ نے دربار الٰہی میں عرض کی کہ بارخدایا میری قوم نے مجھے جھوٹا سمجھا ہے۔

(١١٨) اب تو ہی میرے اور ان کے درمیان قطعی فیصلہ کر دے اور مجھے اور میرے ساتھی ایمان والوں کو ان کے ظلم سے نجات بخش۔

(١١٩) پھر اللہ نے حضرت نوحؑ اور ان کے ہمراہی ایمانداروں کو جو ان کے ساتھ کشتی میں سوار تھے بچالیا۔

(١٢٠) اور باقی قوم کو طوفان میں غرق کر دیا۔

(١٢١) کچھ شک نہیں کہ اس میں قدرت الٰہی کا نشان ہے اور قوم نوحؑ میں اکثر ایمان لانے والے تھے ہی نہیں۔

(١٢٢) اور کچھ شبہ نہیں کہ آپؐ کا پروردگار ہی بڑا غالب نہایت رحم والا ہے۔

(١٢٣) قوم عاد نے بھی حضرت ہودؑ کی تکذیب کر کے گویا سارے سلسلۂ نبوت کی تکذیب کی تھی۔

(١٢٤) جبکہ حضرت ہودؑ نے جو ان کے ہم قوم تھے ان سے کہا کہ کیا تم اللہ سے ڈرتے نہیں کہ اوروں کو اس کا شریک ٹھہراتے ہو۔

(١٢٥) بلاشبہ میں اللہ کی طرف سے تمہاری طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں اور تم تک اس کا پیغام پہنچانے میں پورا امانت دار ہوں۔

(١٢٦) پس تم اللہ سے ڈرو اور اس کا کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور میرا حکم مانو۔

(١٢٧) اور میں تم سے اس حق دین کی تبلیغ پر کوئی صلہ نہیں مانگتا کہ تم اس پیغام حق کے سننے سے بھاگتے ہو میرا صلہ تو پروردگار عالم کے ذمے ہے۔

(١٢٨) کیا تم لوگ اونچی جگہوں پر فضول اور بے فائدہ یادگاریں (مینار اور محلات) بناتے ہو؟

افعال: اِفْتَحْ: تو فیصلہ کر دے، امر (واحد مذکر حاضر)۔ تَنْتَهِ: تو باز آتا ہے، آئے گا، مضارع (واحد مذکر حاضر)۔ تَبْنُوْنَ: تم بناتے ہو، تعمیر کرتے ہو، مضارع۔ تَعْبَثُوْنَ: تم بیکار مشغول ہوتے ہو، کھیلتے ہو، مضارع (جمع مذکر حاضر ہیں)۔

اسماء: فَتْحًا: فیصلہ کر دینا، مصدر۔ اَلْمَرْجُوْمِيْنَ: وہ لوگ جن کو سنگسار کر دیا جائے، پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا جائے، اسم مفعول (جمع مذکر)۔ اَلْمَشْحُوْنِ: بھرا ہوا، اسم مفعول (واحد مذکر)۔ رِيْعٍ: ٹیلا، مکان مرتفع جو دور سے ظاہر ہو۔

مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ ﴿١٢٩﴾ وَإِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ
مضبوط، شاندار محل | شاید تم | ہمیشہ رہو گے | اور جب | تم پکڑتے ہو | تو پکڑتے ہو
محل بناتے ہو گویا تم ہمیشہ زندہ رہو گے۔ اور جب تم ہاتھ ڈالتے ہو تو بڑے ظالمانہ انداز سے

جَبَّارِينَ ﴿١٣٠﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٣١﴾ وَاتَّقُوا الَّذِي أَمَدَّكُمْ
ظالموں کی طرح | پس ڈرو | اللہ سے | اور حکم مانو میرا | اور ڈرو | اس (اللہ) سے | جس نے مدد کی تمہاری
پنجہ مارتے ہو۔ پس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور اس ذات سے ڈرو جس نے تمہاری

بِمَا تَعْلَمُونَ ﴿١٣٢﴾ أَمَدَّكُمْ بِأَنْعَامٍ وَبَنِينَ ﴿١٣٣﴾ وَجَنَّاتٍ
ان چیزوں سے | جو تم جانتے ہو | اس نے مدد دی تمہیں | مویشیوں سے | اور بیٹوں (سے) | اور باغات
ان چیزوں سے مدد کی جن کو تم جانتے ہو۔ یعنی اس نے مویشیوں اور اولاد کی شکل میں تمہاری مدد کی۔ اور باغوں سے

وَعُيُونٍ ﴿١٣٤﴾ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٣٥﴾ قَالُوا
اور چشموں سے | بیشک میں | ڈرتا ہوں | تم پر | عذاب سے | ایک بڑے دن کے | وہ بولے
اور چشموں سے۔ مجھے تمہارے معاملے میں بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔ انہوں نے

سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَوَعَظْتَ أَمْ لَمْ تَكُنْ مِنَ الْوَاعِظِينَ ﴿١٣٦﴾ إِنْ هَٰذَا إِلَّا
برابر ہے | ہمارے لئے | کہ تو نصیحت کرے | یا نہ ہو تم | نصیحت کرنے والوں میں سے | نہیں | یہ (کچھ اور) | مگر
جواب دیا ہمارے لئے یکساں ہے، خواہ تم نصیحت کرو یا نہ کرو۔ یہ تو بس پہلے

خُلُقُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٣٧﴾ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ﴿١٣٨﴾ فَكَذَّبُوهُ فَأَهْلَكْنَاهُمْ
عادت ہے | پہلے لوگوں کی | اور نہیں ہم | عذاب دیئے جانے والوں سے | پس انہوں نے جھٹلایا اسے | تو ہم نے ہلاک کر دیا انہیں
لوگوں کی عادتیں ہیں۔ اور ہمیں قطعاً عذاب نہیں ہوگا۔ پس انہوں نے ہودؑ کو جھٹلایا لہٰذا ہم نے ان کو ہلاک

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٣٩﴾
بیشک | اس میں | نشانی ہے (قدرت کی) | اور نہیں تھے | اکثر ان میں سے | ایمان لانے والے
کر دیا۔ بلاشبہ اس میں نشان عبرت ہے مگر ان میں سے اکثر ایمان نہیں لائے۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٤٠﴾ كَذَّبَتْ ثَمُودُ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٤١﴾
اور بیشک تمہارا رب | وہی بڑا غالب | نہایت رحم والا ہے | جھٹلایا | ثمود (نے) | رسولوں کو
اور آپ کا ربّ بلاشبہ غالب (اور) مہربان ہے۔ (اسی طرح) قوم ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا۔

إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ صَالِحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٤٢﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ
جب کہا | ان سے | ان کے بھائی | صالحؑ نے | کیا تم ڈرتے نہیں | بلاشبہ میں | تمہارے لئے | رسول ہوں
جب ان کے بھائی صالحؑ نے ان سے کہا کیا تم (اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے) ڈرتے نہیں؟ میں تمہارے لئے ایک امانت دار

أَمِينٌ ﴿١٤٣﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٤٤﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ
امانت دار | پس ڈرو | اللہ سے | اور حکم مانو میرا | اور میں نہیں مانگتا تم سے | اس (تبلیغ) پر
رسول ہوں۔ پس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور میں تم سے اس بات کا کوئی

آیت نمبر آسان تفسیر

(١٢٩) اور بڑی صنعت کاری کے محل اور پر تکلف مکان تعمیر کرتے ہو کہ شاید تم دنیا میں ہمیشہ رہو گے۔ حالانکہ ہمیشہ رہنے والی اللہ کی ذات ہے۔

(١٣٠) اور جب کسی مخالف کو پکڑتے ہو تو بڑی ظالمانہ سزائیں دیتے ہو۔

(١٣١) پس تم کو اللہ سے ڈرنا اور میرا حکم ماننا چاہئے۔

(١٣٢) اور اپنے اللہ سے ڈرو جس نے تمہیں وہ نعمتیں عطا کیں جو تمہیں معلوم ہیں۔

(١٣٣) اس نے تمہیں مال اور اولاد سے طاقت دی۔

(١٣۴) اور باغات اور چشمے عطا فرمائے۔

(١٣۵) اگر تم نے میرا کہا نہ مانا تو مجھے ڈر ہے کہ کسی روز تم پر بڑا بھاری عذاب نازل ہو۔

(١٣٦) وہ بولے ہمارے لئے تیرا نصیحت کرنا یا نہ کرنا برابر ہے۔ ہم تو ماننے والے نہیں۔

(١٣٧) یہ جو کچھ ہم کر رہے ہیں یہ تو پہلے لوگوں کی عادت اور قدیم رواج ہے۔

(١٣٨) اور ہمیں دنیا و آخرت میں کوئی عذاب نہ دیا جائے گا۔

(١٣٩) پس انہوں نے حضرت ہودؑ کو جھٹلایا تو ہم نے انہیں ہلاک کر دیا۔ بلاشبہ اس میں اللہ کی قدرت کا نشان ہے اور قوم ہودؑ میں اکثر لوگ ایمان لانے والے تھے ہی نہیں۔

(١۴٠) اور بلاشبہ آپ کا پروردگار ہی بڑا غالب نہایت رحم والا ہے۔

(١۴١) قوم ثمود نے بھی حضرت صالحؑ کی تکذیب کر کے گویا سارے رسولوں کی تکذیب کی تھی۔

(١۴٢) جبکہ ان کے ہم قوم نبی صالحؑ نے ان سے کہا کیا تم اللہ سے ڈرتے نہیں؟ کہ دوسروں کو اس کا شریک ٹھہراتے ہو۔

(١۴٣) بلاشبہ میں اللہ کی طرف سے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور اس کا پیغام پہنچانے میں بڑا امانت دار ہوں۔

(١۴۴) پس ڈرو اللہ سے اور میرا حکم مانو۔

افعال: بَطَشْتُمْ: تم نے پکڑا، گرفت کی، ماضی۔ تَخْلُدُوْنَ: تم ہمیشہ رہو گے، مضارع۔ اَمَدَّكُمْ: اس نے تمہاری مدد کی، اس نے تم کو پہنچایا، ماضی۔ وَعَظْتَ: تو نصیحت کرے، ماضی معروف۔ مُعَذَّبِيْنَ: عذاب دیئے گئے، عذاب یافتہ، اسم مفعول۔

اسماء: جَبَّارِيْنَ: گردن کش، زور آور، جَبَّارٌ کی جمع۔ مَصَانِعَ: مکانات، اونچے محل، قلعے۔ خُلُقٌ: عادت، خصلت، اَخْلَاقٌ جمع۔

مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۴۵﴾ اَتُتْرَكُوْنَ

کوئی بدلہ | نہیں ہے | میرا بدلہ | مگر | پروردگار عالم کے ذمے | کیا تم چھوڑ دیئے جاؤ گے

معاوضہ نہیں چاہتا میرا معاوضہ تو پروردگار عالم کے ذمہ ہے۔ کیا جو چیزیں دنیا میں ہیں

فِیْ مَا هٰهُنَاۤ اٰمِنِیْنَ ﴿۱۴۶﴾ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿۱۴۷﴾ وَّ زُرُوْعٍ

ان چیزوں میں | جو یہاں ہیں | امن کے ساتھ | باغات میں | اور چشموں (میں) | اور کھیتوں

تمہیں ان میں امن سے رہنے دیا جائے گا۔ (یعنی) باغوں اور چشموں میں۔ اور کھیتوں میں

وَّ نَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِیْمٌ ﴿۱۴۸﴾ وَ تَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا

اور کھجوروں میں | جن کا خوشہ | نرم و نازک ہے | اور تم تراشتے ہو | پہاڑوں سے | گھر

اور کھجوروں میں، جن کے خوشے نرم و نازک ہوتے ہیں۔ اور تم (اسی غفلت میں) پہاڑوں میں بڑے فخر اور مہارت سے

فٰرِهِیْنَ ﴿۱۴۹﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ﴿۱۵۰﴾ وَ لَا تُطِیْعُوْۤا اَمْرَ الْمُسْرِفِیْنَ ﴿۱۵۱﴾

خوشی اور تکلف سے | پس ڈرو | اللہ سے | اور میرا حکم مانو | اور نہ مانو | حکم | حد سے بڑھنے والوں کا

تراش کر گھر بناتے ہو۔ پس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اور میری اطاعت کرو۔ اور حد سے گزر جانے والوں کی بات نہ مانو۔

الَّذِیْنَ یُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ وَ لَا یُصْلِحُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ قَالُوْۤا اِنَّمَاۤ اَنْتَ

جو | فساد کرتے ہیں | زمین میں | اور اصلاح نہیں کرتے | وہ بولے | بیشک تُو تو

جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے۔ انہوں نے جواب دیا کہ تم پر

مِنَ الْمُسَحَّرِیْنَ ﴿۱۵۳﴾ مَاۤ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۚۖ فَاْتِ بِاٰیَةٍ

سحر زدہ لوگوں میں سے ہے | نہیں تُو (کچھ اور) | مگر | انسان | ہم جیسا | پس لے آ | کوئی نشانی

تو جادو ہوچکا ہے۔ تم فقط ہم جیسے ایک انسان ہو۔ ہاں! اگر تم سچے ہو

اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۵۴﴾ قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ

اگر تو ہے | سچے لوگوں میں سے | فرمایا | یہ ایک اونٹنی ہے | اس کی | پانی پینے (کی باری ہے)

تو کوئی نشانی پیش کرو۔ (صالحؑ نے) فرمایا، یہ ایک اونٹنی ہے کہ ایک دن پانی پینے کی باری

وَّ لَكُمْ شِرْبُ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۱۵۵﴾ وَ لَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَیَاْخُذَكُمْ

اور تمہارے لئے (بھی) | پانی پینے کی باری ہے | ایک دن | مقرر | اور نہ پہنچاؤ اسے | اذیت | ورنہ آ پکڑے گا تمہیں

اس کی ہے اور ایک مقرر دن، تمہاری باری ہے۔ اور اس کو تکلیف نہ دینا ورنہ تمہیں ایک بھاری

عَذَابُ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۵۶﴾ فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِیْنَ ﴿۱۵۷﴾

عذاب | ایک بڑے دن کا | پھر انہوں نے کاٹ ڈالا اس کو | پھر ہوگئے | سخت شرمندہ

دن کا عذاب آ پکڑے گا۔ تو انہوں نے اس (اونٹنی) کو مار ڈالا، اور پھر بڑے نادم ہوئے۔

فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

پھر آ پکڑا انہیں | عذاب نے | بیشک | اس میں | نشانی ہے (قدرت کی) | اور نہیں تھے | اکثر ان میں سے

پھر ان کو عذاب نے آ پکڑا۔ بلاشبہ اس واقعہ میں نشان عبرت ہے۔ مگر ان میں سے اکثر ایمان لانے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۴۵) اور اس تبلیغ حق پر میں تم سے کوئی بدلہ تو نہیں مانگتا میرا صلہ تو پروردگار عالم پر ہے۔

(۱۴۶) کیا تم انہی نفسانی خوشی کے سامانوں میں جو دنیا میں تمہیں حاصل ہیں ہمیشہ امن وچین سے رہنے دیئے جاؤ گے۔

(۱۴۷) یعنی باغوں اور چشموں میں؟

(۱۴۸) اور کھیتیوں اور کھجوروں میں جن کا خوشہ بڑا نرم ولذیذ ہوتا ہے۔

(۱۴۹) اور پہاڑوں میں گھر تراش کر ان پر بڑے فخر کرتے، غرور کرتے ہو۔

(۱۵۰) پس اللہ سے ڈرو اور اس کی نافرمانی نہ کرو اور میرا کہا مانو۔

(۱۵۱) اور اُن حد سے بڑھنے والے مشرکین کا کہنا نہ مانو۔

(۱۵۲) جو ہمیشہ زمین میں فساد مچاتے پھرتے ہیں اور درست عمل نہیں کرتے ہیں۔

(۱۵۳) وہ بولے ضرور تجھ پر تو کسی نے جادو کردیا ہے۔

(۱۵۴) تُو تو ہماری طرح کا ایک عام انسان ہے پس اگر تو سچا ہے تو اپنی نبوت کا کوئی اور نشان لا دکھا۔

(۱۵۵) حضرت صالحؑ نے فرمایا میری نبوت کا نشان یہ پتھر سے معجزانہ طور پر اللہ کی پیدا کی ہوئی اونٹنی ہے کہ پانی پینے کی ایک دن تو اس کی باری ہے اور ایک دن تمہارے جانوروں کی۔

(۱۵۶) اور اسے کسی طرح کی اذیت نہ پہنچاؤ ورنہ تم پر سخت عذاب نازل ہوگا۔

(۱۵۷) پھر انہوں نے اللہ و نبی کی نافرمانی کرتے ہوئے اونٹنی کو زخمی کردیا اور (بالآخر جب عذاب کا شکار ہوئے تو) اپنے کئے پر سخت افسوس کیا۔

افعال: تُتْرَكُوْنَ: تم چھوڑ دیئے جاؤ گے، تمہیں چھوڑ دیا جائے گا، مضارع مجہول (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: زُرُوْعٍ: کھیتیاں، زَرْعٌ واحد۔ فٰرِهِيْنَ: مہارت کے ساتھ یا غرور سے اترتے ہوئے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔ شِرْبٌ: پانی پینے کی ایک باری، پانی کا ایک حصہ، اسم ہے۔

مُؤْمِنِيْنَ ﴿١٥٨﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٥٩﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ

ایمان لانے والے | اور بیشک تمہارا رب | وہی ہے | بڑا غالب | نہایت رحم والا | جھٹلایا تھا | قوم لوطؑ نے (بھی)

والے نہ تھے۔ اور بیشک آپ کا ربّ بڑا غالب اور مہربان ہے۔ (اسی طرح) لوطؑ کی قوم نے (بھی)

نِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٦٠﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٦١﴾ اِنِّيْ

رسولوں کو | جب کہا | ان سے | ان کے بھائی | لوطؑ نے | کیا تم ڈرتے نہیں؟ | بلاشبہ میں

رسولوں کو جھٹلایا۔ جب ان کے بھائی لوطؑ نے ان سے کہا کہ کیا تم (اللہ تعالیٰ سے) ڈرتے نہیں۔ (سنو!)

لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٦٢﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٦٣﴾ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ

تمہارے لئے | رسول ہوں | امانت دار | پس ڈرو | اللہ سے | اور حکم مانو میرا | اور میں نہیں مانگتا تم سے

میں تمہارے لئے سچا رسول ہوں۔ لہٰذا تم اللہ تعالیٰ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور میں تم سے

عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٤﴾ اَتَاْتُوْنَ

اس (تبلیغ) پر | کوئی بدلہ | نہیں | میرا بدلہ | مگر | پروردگار عالم کے ذمے ہے | کیا تم آتے ہو

اس پر کوئی معاوضہ نہیں مانگتا۔ میرا معاوضہ تو اللہ ربّ العالمین کے ذمہ ہے۔ کیا سارے

الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٥﴾ وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ

مردوں کے پاس | اہل عالم میں سے | اور چھوڑ دیتے ہو | جنہیں | پیدا کیا | تمہارے لئے | تمہارے رب نے

جہاں میں سے تم ہی مردوں پر مائل ہوتے ہو۔ اور تمہارے لئے تمہارے ربّ نے جو بیویاں پیدا کی ہیں' ان کو

مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ﴿١٦٦﴾ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ

تمہاری بیویوں میں سے | بلکہ تم ہو | حد سے بڑھنے والے لوگ | وہ بولے | اگر تو باز نہ آیا | اے لوطؑ!

چھوڑ دیتے ہو' واقعہ یہ ہے کہ تم حد سے گزر جانے والی قوم ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ اے لوطؑ! اگر تو باز نہ آیا

لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ﴿١٦٧﴾ قَالَ اِنِّيْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ ﴿١٦٨﴾

تو ضرور تم ہوگے | نکال دیئے جانے والوں میں سے | فرمایا | بیشک میں | تمہارے عمل سے | بیزار ہوں

تو ہم تجھے (یہاں سے) نکال دیں گے۔ (لوطؑ نے) فرمایا بیشک میں تمہارے اعمال سے بیزار ہوں۔

رَبِّ نَجِّنِيْ وَاَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٦٩﴾ فَنَجَّيْنٰهُ

اے میرے رب! نجات دے مجھے | اور میرے گھر والوں کو | اس سے جو | وہ کرتے ہیں | پس ہم نے نجات دی اسے

اے میرے ربّ! مجھے اور میرے خاندان کو ان لوگوں کے اعمال (کے وبال) سے بچا لے پس ہم نے اس کو

وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٧٠﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿١٧١﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا

اور اس کے سب گھر والوں کو | سوائے ایک بڑھیا کے | (وہ تھی) پیچھے رہ جانے والوں میں | پھر ہلاک کر دیا ہم نے

اور اس کے تمام خاندان کو بچا لیا۔ سوائے ایک بڑھیا کے کہ پیچھے رہ گئی (اور ان کا ساتھ نہ دیا)۔ پھر ہم نے اوروں کو ہلاک کر دیا

الْاٰخَرِيْنَ ﴿١٧٢﴾ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿١٧٣﴾

دوسروں کو | اور ہم نے بارش برسائی | ان پر | (ایک قسم کی) بارش | پس بہت بری بارش تھی | ان کی جن کو ڈرایا گیا تھا

اور ہم نے ان پر (پتھروں کی) بارش برسائی۔ پس (دیکھو) جن لوگوں کو ڈرایا جارہا تھا' ان پر کیسی بری بارش ہوئی

آیت نمبر　　　آسان تفسیر

(۱۵۸) پھر وہ عذاب الٰہی سے ہلاک کئے گئے۔ بلاشبہ اس میں عبرت کا ایک نشان ہے اور قوم صالح کے اکثر لوگ ایمان لانے والے تھے ہی نہیں۔

(۱۵۹) اور بلاشبہ آپؐ کا پروردگار ہی بڑا زبردست نہایت رحم والا ہے۔

(۱۶۰) قوم لوطؑ نے بھی حضرت لوطؑ کو جھٹلا کر گویا سب رسولوں کو جھٹلایا تھا۔

(۱۶۱) جبکہ حضرت لوطؑ نے جو اُن کے ہم قوم بھائی تھے' اپنی قوم سے کہا کہ کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے کہ فطرت کے خلاف کام یعنی لواطت کرتے ہو۔

(۱۶۲) کچھ شک نہیں کہ میں تو اللہ کی طرف سے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور اس کا پیغام پہنچانے میں بڑا امانت دار ہوں۔

(۱۶۳) پس اللہ سے ڈرا اور خلاف فطرت کام نہ کرو اور میرا کہا مانو۔

(۱۶۴) اور میں اس تبلیغ حق پر تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا کہ (کہ تم اسے سننا نہیں چاہتے) میرا معاوضہ تو پروردگار عالم کے ذمے ہے۔

(۱۶۵) کیا تم اہل عالم میں سے خلاف فطرت مردوں سے بدکاری کرتے ہو؟

(۱۶۶) اور اللہ نے جو تمہارے لئے تمہاری بیویاں پیدا کی ہیں انہیں چھوڑ دیتے ہو۔ بلکہ تم تو انسانیت کی حد سے نکلے ہوئے ہو۔

(۱۶۷) وہ بولے اے لوطؑ! اگر تو اپنے اس وعظ سے باز نہ آئے گا تو ہم تجھے اپنے شہر سے نکال باہر کریں گے۔

(۱۶۸) حضرت لوطؑ نے فرمایا کہ میں تمہارے اس خلاف فطرت کام سے سخت بیزار ہوں۔

(۱۶۹) پھر آپ نے تنگ آ کر اللہ کے دربار میں دعا کی کہ بار خدایا! مجھے اور میرے گھر والوں کو ان لوگوں کے اس خلاف فطرت کام کی مصیبت سے نجات بخش۔

(۱۷۰) پس اللہ نے ان کو اور ان کے سب گھر والوں کو نجات دی۔

(۱۷۱) مگر ان کی بیوی عذاب پانے والوں میں پیچھے رہ گئی۔ جو ان بدمعاشوں سے ملی ہوئی تھی۔

(۱۷۲) پھر اللہ تعالیٰ نے باقی قوم لوط کو ہلاک کر دیا۔

(۱۷۳) اور ان پر پتھروں کی بارش کی پس وہ کیسی بری بارش تھی جو ان پر ہوئی تھی۔

اسماء: اَلْقَالِیْنَ: بیزار ہونے والے' سخت نفرت کرنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ اَلْمُخْرَجِیْنَ: نکالے گئے' نکالے ہوئے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۷۴﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ
بیشک | اس میں | نشانی ہے | اور نہیں | تھے | اکثر ان میں سے | ایمان لانے والے | اور بیشک تمہارا رب ہی | بڑا غالب
بلاشبہ اس واقعہ میں نشان (عبرت) ہے۔ مگر ان میں سے اکثر لوگ ایمان نہیں لائے۔ اور آپ کا رب بلاشبہ غالب اور
الرَّحِیْمُ ﴿۱۷۵﴾ كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْئَیْكَةِ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۷۶﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَیْبٌ
نہایت رحم والا ہے | جھٹلایا تھا | بن کے رہنے والوں نے (بھی) | رسولوں کو | جب کہا | ان سے | شعیبؑ نے
مہربان ہے۔ اسی طرح جنگل کے رہنے والوں نے رسولوں کو جھٹلایا جب شعیبؑ نے ان سے کہا
اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿۱۷۸﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ
کیا تم ڈرتے نہیں | بیشک میں | تمہارے لئے | رسول ہوں | امانتدار | پس ڈرو | اللہ سے
کہ کیا تم (اللہ تعالیٰ سے) ڈرتے نہیں۔ بلاشبہ میں تمہارے لئے سچا رسول ہوں۔ لہٰذا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو
وَاَطِیْعُوْنِ ﴿۱۷۹﴾ وَمَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا
اور حکم مانو میرا | اور میں نہیں مانگتا تم سے | اس (تبلیغ) پر | کوئی بدلہ | نہیں میرا بدلہ | مگر
اور میری اطاعت کرو۔ اور اس پر میں تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا۔ میرا معاوضہ ربّ العالمین
عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۸۰﴾ اَوْفُوا الْكَیْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِیْنَ ﴿۱۸۱﴾
پروردگار عالم کے ذمے ہے | پورا کیا کرو | ناپ | اور مت بنو | نقصان دینے والوں میں سے
کے ذمہ ہے۔ تم پیمانہ پورا پورا بھر کر دیا کرو اور لوگوں کو نقصان نہ پہنچایا کرو۔
وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ ﴿۱۸۲﴾ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَهُمْ
اور تولا کرو | ترازو سے | ٹھیک سیدھی | اور کم نہ دیا کرو | لوگوں کو | اُن کی چیزیں
اور ترازو سیدھی رکھ کر تولا کرو۔ اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کرکے مت دو
وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ﴿۱۸۳﴾ وَاتَّقُوا الَّذِیْ خَلَقَكُمْ
اور نہ پھرو | زمین میں | فساد مچاتے ہوئے | اور ڈرو | اس سے جس نے | پیدا کیا تمہیں
اور زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔ اور اس ذاتِ پاک سے ڈرو جس نے تمہیں پیدا
وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۸۴﴾ قَالُوْۤا اِنَّمَاۤ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِیْنَ ﴿۱۸۵﴾ وَمَاۤ اَنْتَ
اور مخلوق | پہلی کو | وہ بولے | بیشک تُو ہے | جادو زدہ لوگوں میں سے | اور نہیں تُو (کچھ اور)
کیا اور گزشتہ مخلوقات کو بھی۔ انہوں نے جواب دیا کہ تم پر تو جادو ہو چکا ہے اور تم بھی تو ہم
اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۱۸۶﴾ فَاَسْقِطْ
مگر انسان | ہم جیسا | اور بلاشبہ | ہم خیال کرتے ہیں تجھے | جھوٹوں میں سے | سو تو گرا دے
جیسے انسان ہو اور ہم تمہیں محض جھوٹا سمجھتے ہیں۔ پس تم ہم پر
عَلَیْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۸۷﴾
ہم پر | ایک ٹکڑا | آسمان سے | اگر تو ہے | سچوں میں سے
آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دو اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۷۴) اس میں بڑی عبرت کا نشان ہے اور قوم لوطؑ کے اکثر لوگ ایمان لانے والے ہی نہ تھے۔

(۱۷۵) اور بلاشبہ آپ کا پروردگار ہی بڑا زبردست نہایت رحم والا ہے۔

(۱۷۶) بَن (گھنے جنگل جیسی آبادی) کے رہنے والوں (اہلِ مَدْیَن) نے بھی حضرت شعیبؑ کی تکذیب کر کے گویا سب رسولوں کی تکذیب کی تھی۔

(۱۷۷) جبکہ حضرت شعیبؑ نے ان سے کہا تھا کہ کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے کہ ماپ تول میں کمی کرتے ہو۔

(۱۷۸) بیشک میں تو اللہ کی طرف سے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور پیغام حق کے پہنچانے میں بڑا امانت دار ہوں۔

(۱۷۹) پس تم اللہ سے ڈرو اور ماپ تول پورا کیا کرو اور میرا کہا مانو۔

(۱۸۰) اور میں تم سے کوئی معاوضہ تو نہیں مانگتا کہ تم اللہ کے پیغام کو سننا نہیں چاہتے میرا معاوضہ تو پروردگار عالم کے ذمے ہے۔

(۱۸۱) تم آپس کے لین دین میں ماپ پورا کیا کرو اور کسی کو نقصان نہ پہنچایا کرو۔

(۱۸۲) اور جب تولا کرو تو ترازو درست رکھا کرو۔

(۱۸۳) اور لوگوں کو چیزیں کم کر کے یا ناقص چیزیں نہ دیا کرو اور زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرا کرو۔

(۱۸۴) اور اللہ سے ڈرو جس نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا۔

(۱۸۵) وہ بولے ضرور تجھ پر کسی نے جادو کر دیا ہے۔

(۱۸۶) تُو تو صرف ہم جیسا ایک عام انسان ہے اور ہم تجھے جھوٹا خیال کرتے ہیں۔

(۱۸۷) پس اگر تو سچا رسول ہے تو ہم پر آسمان سے ایک ٹکڑا لا گرا۔

افعال: زِنُوْا: تم تولو؛ امر (جمع مذکر حاضر)۔ اَسْقِطْ: تو گرادے؛ امر (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: اَلْقِسْطَاس: انصاف کی ترازو یا ہر ترازو مراد انصاف۔ جِبِلَّۃَ: خلقت، خلائق۔

قَالَ رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ

فرمایا | میرا ربّ | خوب جانتا ہے | جو (کچھ) | تم کرتے ہو | تو انہوں نے جھٹلا دیا اسے | پس آ پکڑا انہیں

شعیبؑ نے فرمایا جو کچھ تم کرتے ہو میرا ربّ اس کو خوب جانتا ہے۔ مگر انہوں نے اس کو جھٹلایا تو اُن کو

عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۸۹﴾

عذاب نے | سایہ والے دن کے | بیشک وہ | تھا عذاب | ایک بڑے (سخت) دن کا

سائے والے دن کے عذاب نے آ پکڑا۔ بلاشبہ وہ بڑے بھاری دن کا عذاب تھا۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹۰﴾

بیشک اس میں | نشانی ہے (قدرت کی) | اور نہیں تھے | اکثر ان میں سے | ایمان لانے والے

بلاشبہ اس واقعہ میں بھی (لوگوں کے لئے) نشانِ عبرت ہے۔ مگر ان میں سے اکثر لوگ ایمان نہیں لائے۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۹۱﴾ وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ

اور بیشک تمہارا ربّ | وہی ہے | بڑا غالب | نہایت رحم والا | اور بیشک یہ (قرآن) | اُتارا ہوا ہے

اور بیشک آپ کا ربّ ہی غالب (اور) مہربان ہے اور بلاشبہ یہ (قرآن) ربّ العالمین

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۹۲﴾ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ﴿۱۹۳﴾ عَلٰى قَلْبِكَ

سارے جہانوں کے ربّ کا | اُترا | اس کو لے کر | روح الامین (جبرائیل) | آپؐ کے دل پر

کا اتارا ہوا ہے۔ اسے روح الامین (جبرئیل) لے کر نازل ہوا ہے۔ آپؐ کے دل پر (نازل کیا ہے)

لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ﴿۱۹۵﴾ وَاِنَّهٗ

تاکہ آپؐ ہو جائیں | ڈرانے والوں میں سے | بزبان | عربی | جو کہ واضح ہے | اور بلاشبہ وہ

تاکہ آپ (عذاب سے) ڈرانے والے ہوں۔ یہ واضح عربی زبان میں ہے۔ اور اس کی خبر گزشتہ

لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۹۶﴾ اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا

پہلی کتابوں میں ہے | کیا نہیں ہے | ان کے لئے ایک نشانی یہ | کہ جانتے ہیں اسے | علماء

(نبیوں) کے صحیفوں میں بھی ہے۔ کیا اُن کے لئے یہ نشانی کافی نہیں ہے کہ اس (کی سچائی) کو بنی اسرائیل

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۹۷﴾ وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ﴿۱۹۸﴾

بنی اسرائیل کے | اور اگر ہم اتارتے اسے | کسی | عجمی (غیر عربی) پر

کے علماء (بھی) جانتے ہیں اور اگر ہم یہ (قرآن) کسی عجمی پر نازل کرتے

فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹۹﴾ كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ

پھر وہ پڑھتا اسے | ان کے سامنے | تو (بھی) نہ | ہوتے وہ | اس پر | ایمان لانے والے | اسی طرح | جما دیا ہم نے اس بات کو

پھر وہ انہیں پڑھ کر سناتا تو وہ اس پر ایمان نہ لاتے۔ اسی طرح ہم نے (انکار کو)

فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۲۰۰﴾ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ

دلوں میں | مجرموں کے | وہ ایمان نہ لائیں گے | اُس پر | حتیٰ کہ | وہ دیکھ لیں | عذاب

مجرموں کے دل میں ڈال دیا ہے۔ وہ اس پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ دردناک عذاب کو اپنی

آیت نمبر آسان تفسیر

(١٨٨) حضرت شعیبؑ نے فرمایا کہ میرا پروردگار تمہارے (برے) کام اچھی طرح جانتا ہے۔

(١٨٩) پس انہوں نے ان کو جھٹلایا تو انہیں **سایہ والے دن** کے عذاب نے آ پکڑا اور واقعی وہ تھا ہی سخت عذاب، اور وہ یہ تھا کہ قوم شعیب سات روز تک ہوا بند ہو جانے سے سخت گرمی میں مبتلا کئے گئے پھر اس کے بعد آسمان پر ایک بادل سایہ کی طرح ظاہر ہوا وہ سب گرمی کے مارے بھاگ کر اس کے نیچے جمع ہو گئے تو اس میں سے ان پر اوپر سے آگ برسی اور نیچے سے سخت زلزلہ آیا اور فرشتہ کی خوفناک آواز سے ان کے جگر پھٹ گئے اور سب ہلاک ہو گئے۔

(١٩٠) یقیناً اس میں بڑی بھاری عبرت کا نشان ہے اور قوم شعیب میں سے اکثر ایمان لانے والے نہ تھے۔

(١٩١) اور بلاشبہ آپؐ کا پروردگار ہی زبردست نہایت رحم والا ہے۔

(١٩٢) اور بلاشبہ یہ قرآن آپؐ پر پروردگار عالم کا نازل کیا ہوا ہے۔

(١٩٣) اسے اللہ کے حکم سے فرشتہ روح الامین (جبرئیل) لایا ہے۔

(١٩٤) آپؐ کے دل پر، تاکہ آپؐ اس سے خدا کی ہستی سے انکار کرنے والوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرائیں۔

(١٩٥) اور اسے خوش بیان عربی زبان میں اتارا کہ ان کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

(١٩٦) اور یقیناً پہلی آسمانی کتابوں (تورات وانجیل وغیرہ) میں اس کے بارے میں پیشین گوئی لکھی ہوئی موجود ہے۔

(١٩٧) کیا کفار مکہ کے لئے آپؐ کی رسالت کا یہ ثبوت کافی نہیں کہ اس قرآن کی پیشین گوئی بنی اسرائیل کے حقانی علماء **عبداللہ بن سلام** وغیرہ خوب جانتے ہیں۔

(١٩٨) اگر ہم اس قرآن کو کسی غیر عربی شخص پر اتارتے۔

(١٩٩) کہ وہ اسے لوگوں کو پڑھ کر سناتا تو اس وقت تو یہ بہانا بنا کر ایمان نہ لاتے کہ یہ ہماری زبان عربی میں نہیں اسے ہم سمجھتے ہی نہیں مگر اب کیا بہانہ ہے؟

(٢٠٠) مجرم مشرکین کے دلوں میں ہم نے یہی بات ڈال دی ہے۔

افعال: سَلَكْنٰهُ: ہم نے اس کو گھسا دیا، داخل کر دیا، چلایا، ماضی۔

اسماء: ظُلَّةُ: سائبان۔ لِسَانٍ: لغت بولی، اسم مجرور مفرد۔ اَعْجَمِيْنَ: اوپری زبان والے، عجمی لوگ، اَعْجَمُ کی جمع۔

الْاَلِيْمَ ﴿٢٠١﴾ فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٠٢﴾ فَيَقُوْلُوْا هَلْ

دردناک | وہ آجائے گا ان پر | اچانک | اور انہیں | خبر تک نہ ہوگی | پھر وہ کہیں گے | کیا

آنکھوں سے نہ دیکھ لیں۔ پس وہ اچانک ان کے سامنے آ موجود ہوگا اور ان کو خبر تک نہ ہوگی۔ اس وقت وہ کہیں گے کہ

نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ﴿٢٠٣﴾ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٢٠٤﴾ اَفَرَءَيْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ

ہمیں | (کچھ) مہلت ملے گی | پس کیا وہ ہمارے عذاب کو | جلدی مانگتے ہیں | کیا تم نے دیکھا؟ | اگر ہم انہیں فائدہ پہنچائیں

کیا ہمیں کچھ مہلت ملے گی؟ تو کیا وہ ہمارے عذاب کو جلدی طلب کررہے ہیں۔ بھلا دیکھئے تو اگر ہم ان کو برسوں

سِنِيْنَ ﴿٢٠٥﴾ ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿٢٠٦﴾ مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا

کئی برس | پھر آجائے اُن پر | وہ (عذاب) | جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے | تو کام نہ آئیں گے | ان کے | وہ

زندگی کا موقع دیں۔ پھر ان پر وہ عذاب آئے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔ تو جو فائدے یہ اٹھا رہے ہیں' اُن کے

كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ﴿٢٠٧﴾ وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ﴿٢٠٨﴾

جن سے وہ فائدے اُٹھاتے تھے | اور نہیں ہلاک کی ہم نے | کوئی بستی | مگر | اس کے لئے | ڈرانے والے (رسول بھیجے) تھے

کس کام آئیں گے۔ اور ہم نے جس بستی کو بھی ہلاک کیا اس کے لئے ڈرانے والے (ضرور) بھیجے تھے

ذِكْرٰى ﴿ ﴾ وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٢٠٩﴾ وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢١٠﴾

نصیحت کے لئے | اور ہم ظالم نہیں تھے | اور نہیں | لے کر اترے | اس (قرآن) کو | شیاطین

نصیحت کے لئے اور ہم کسی پر ظلم نہیں کرتے۔ اور قرآن کو شیاطین لے کر نہیں اترے۔

وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿٢١١﴾ اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ

اور نہ (یہ) حق ہے | ان کا | اور نہ | وہ کر سکتے ہیں | بیشک وہ | سننے سے

اور نہ یہ ان کے مناسب ہے اور نہ وہ (ایسا) کرسکتے ہیں' کیونکہ وہ تو (وحی کے) سننے سے

لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿٢١٢﴾ فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ

دور رکھے گئے ہیں | پس نہ | پکار | اللہ کے ساتھ | کسی اور معبود کو | ورنہ ہو جاؤ گے

الگ کردیئے گئے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکارو' ورنہ تمہیں

مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿٢١٣﴾ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿٢١٤﴾ وَاخْفِضْ

عذاب دیئے جانے والوں میں سے | اور ڈراؤ | اپنے رشتہ داروں کو | قریب والوں کو | اور جھکاؤ

عذاب دیا جائے گا۔ اور (اے نبیﷺ) اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ اور مؤمن جنہوں

جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢١٥﴾ فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ

اپنے بازو | ان کے لئے جو | تمہاری پیروی کریں | مؤمنوں میں سے | پھر اگر | وہ تمہاری نافرمانی کریں | تو کہہ دیجئے

نے تمہاری پیروی اختیار کی ہے' ان سے شفقت اور مہربانی سے پیش آؤ۔ پھر اگر وہ تمہاری نافرمانی کریں تو ان سے

اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢١٦﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٢١٧﴾

بیشک میں بیزار ہوں | اس سے جو | تم کرتے ہو | اور بھروسہ کر | زبردست | رحم والے (اللہ) پر

کہہ دو کہ میں تمہارے (برے) اعمال سے بیزار ہوں۔ اور زبردست و مہربان اللہ پر بھروسہ کر۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۰۱) وہ جب تک عذاب کو آنکھوں سے نہ دیکھ لیں گے ایمان نہ لائیں گے۔

(۲۰۲) اور وہ عذاب ان پر اچانک آ پڑے گا اور انہیں خبر تک نہ ہو گی۔

(۲۰۳) پھر وہ کہیں گے کہ کیا ہم کو کچھ مہلت مل سکتی ہے کہ ہم خلوصِ دل سے ایمان لے آئیں۔

(۲۰۴) تو کیا گویا وہ ہمارے عذاب کے لئے جلدی کا مطالبہ کرتے ہیں۔

(۲۰۵) بھلا دیکھو تو سہی اگر ہم انہیں دنیا کی زندگی سے کئی سال تک موقع دیتے رہیں۔

(۲۰۶) پھر ان پر ہمارا وہ عذاب آنازل ہو جس کا ہم ان سے وعدہ کر رہے ہیں۔

(۲۰۷) تو وہ فائدے جو ہم نے ان کو دنیا میں دے رکھے تھے ان کے کچھ بھی کام نہ آئیں گے۔

(۲۰۸) اور جس بستی کو بھی ہم نے تباہ کیا۔ پہلے اس کے رہنے والوں کی ہدایت کے لئے ہم نے انہیں عذاب الٰہی سے ڈرانے والے رسول بھیجے۔

(۲۰۹) ان کی یاد دہانی کے لئے ہدایت و نصیحت کرنے والے آتے رہے اور ہم کسی پر ظلم نہیں کیا کرتے۔

(۲۱۰) اس قرآن کو شیطان لے کر نہیں اترے جیسا کہ مشرکین بکواس کرتے ہیں۔

(۲۱۱) اور نہ یہ قرآنی احکام شیطان کے حال کے مطابق ہیں اور نہ اسے ایسا کلام لانے کی قدرت ہے۔

(۲۱۲) کیونکہ شیاطین تو فرشتوں کی باتیں سننے سے بھی روک دیئے گئے ہیں۔

(۲۱۳) (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے امت کو خطاب ہے کہ) پس اللہ کے سوا کسی کو معبود تسلیم نہ کرو ورنہ تمہیں بھی عذاب دیا جائے گا۔

(۲۱۴) اور آپؐ (سب سے پہلے) اپنے خاندان کے قریبی رشتہ داروں کو عذاب الٰہی سے ڈرایئے (چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا)۔

(۲۱۵) اور جو ایمان والے آپؐ کی پیروی کرتے ہیں ان سے بڑی محبت اور خاطر مدارات سے پیش آیئے۔

(۲۱۶) پھر اگر وہ لوگ آپؐ کی نافرمانی کریں تو ان سے کہہ دیجئے کہ میں تمہارے ان شرک کرنے والے کاموں سے سخت نفرت کرتا ہوں۔

(۲۱۷) اور اپنے ہر کام میں اللہ پر بھروسہ رکھئے جو بڑا زبردست نہایت رحم والا ہے۔

افعال: عَصَوْكَ: انہوں نے تیری نافرمانی کی' تیرا کہا نہ مانا' ماضی۔

اسماء: عَشِيْرَتَكَ: تیرا کنبہ' تیرا قبیلہ۔ مَعْزُوْلُوْنَ: الگ کئے ہوئے یعنی روکے گئے' اسم مفعول (جمع مذکر)۔

الَّذِیْ یَرٰىكَ حِیْنَ تَقُوْمُ ﴿۲۱۸﴾ وَتَقَلُّبَكَ فِی السّٰجِدِیْنَ ﴿۲۱۹﴾ اِنَّهٗ

جو | دیکھتا ہے تمہیں | جب | تم کھڑے ہوتے ہو | اور تمہاری حرکات کو | سجدہ کرنے والوں میں | بیشک

جو تمہیں دیکھتا ہے جب تم (نماز کے لئے) کھڑے ہوتے ہو۔ اور نمازیوں میں تمہارے اُٹھنے بیٹھنے کو بھی (دیکھتا ہے) بلاشبہ

هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۲۲۰﴾ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّیٰطِیْنُ ﴿۲۲۱﴾

وہ سننے والا | جاننے والا ہے | کیا | میں تمہیں بتاؤں | کہ کس پر | نازل ہوتے ہیں | شیطان؟

وہ (ہر بات کا) سننے اور جاننے والا ہے۔ کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیطان کس پر اُترا کرتے ہیں۔

تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِیْمٍ ﴿۲۲۲﴾ یُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ

وہ نازل ہوتے ہیں | ہر ایک | جھوٹے | گنہگار پر | کان لگاتے ہیں | سننے کو | اور اکثر ان میں سے

وہ ہر جھوٹے گنہگار پر اُترتے ہیں۔ (جو شیاطین کی طرف) سننے کے لئے کان لگائے رکھتے ہیں اور ان میں سے

كٰذِبُوْنَ ﴿۲۲۳﴾ وَالشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿۲۲۴﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِیْ كُلِّ وَادٍ

جھوٹے ہیں | اور شاعر جو ہیں | ان کی پیروی کرتے ہیں | گمراہ لوگ | کیا تم نے نہیں دیکھا | کہ وہ | ہر وادی میں

اکثر جھوٹے ہوتے ہیں۔ اور شاعروں کی پیروی تو گمراہ لوگ کرتے ہیں۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ (خیالات کی) ہر وادی

یَّهِیْمُوْنَ ﴿۲۲۵﴾ وَاَنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ ﴿۲۲۶﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

سرگرداں پھرتے ہیں | اور یہ کہ وہ | کہتے ہیں | وہ بات جو | وہ کرتے نہیں | مگر وہ لوگ | جو ایمان لائے

میں حیران و سرگرداں رہتے ہیں۔ اور ایسی باتیں کہتے ہیں جن پر خود عمل نہیں کرتے۔ سوائے ان لوگوں کے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا

اور انہوں نے عمل کئے | نیک | اور یاد کیا | اللہ کو | بہت | اور انتقام لیا انہوں نے | اس کے بعد کہ ان پر ظلم ہوا

جو ایمان لائے اور اچھے عمل کرتے رہے اور اللہ تعالیٰ کو بہت بہت یاد کرتے رہے اور جب ان

وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ﴿۲۲۷﴾

اور عنقریب جان لیں گے | وہ لوگ | جنہوں نے ظلم کیا | کہ کس کروٹ | وہ لوٹ کر جاتے ہیں

پر ظلم کیا گیا تو اس کے بعد انہوں نے بدلہ لے لیا اور ظالموں کو جلد معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس (بری) جگہ لوٹ کر جانے والے ہیں

سُوْرَةُ النَّمْلِ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ ثَلٰثٌ وَّتِسْعُوْنَ اٰیَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ نمل مکہ میں نازل ہوئی اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | ترانوے آیتیں اور سات رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

طٰسٓ تِلْكَ اٰیٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱﴾ هُدًى

طٰسٓ | یہ | آیتیں ہیں | (اس) قرآن | اور کتاب | واضح کی | (جو) ہدایت

طٰسٓ یہ قرآن اور روشن کتاب کی آیتیں ہیں۔ مؤمنوں کے لئے

وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۲﴾ الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ

اور خوشخبری ہے | مومنوں کے لئے | جو لوگ | قائم رکھتے ہیں | نماز | اور ادا کرتے ہیں

باعث ہدایت و بشارت ہے۔ وہ جو نماز قائم کرتے اور زکوٰة

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۱۸) جو آپ کو دیکھتا رہتا ہے جب آپؐ تہجد کے لئے اٹھتے ہیں۔

(۲۱۹) اور نمازیوں کے ساتھ آپ کے رکوع اور سجود وغیرہ کے مختلف احوال کو دیکھتا ہے۔

(۲۲۰) بیشک وہی سب کچھ سنتا جانتا ہے۔

(۲۲۱) ان کفار سے کہہ دیجئے کہ آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ شیطان کس پر نازل ہوتے ہیں۔

(۲۲۲) وہ تو ہر جھوٹے گنہ گار، کاہنوں اور غیب دانی کا دعویٰ کرنے والوں پر ہی نازل ہوتے ہیں۔

(۲۲۳) وہ ہمیشہ شیاطین کی باتیں کان لگا کر سننے کی کوشش کرتے ہیں اور اکثر ان میں سے جھوٹے ہیں۔ یا یہ کہ شیاطین فرشتوں کی باتیں کان لگا کر سننے اور جھوٹے کاہنوں تک پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن ناکام ہوتے ہیں اور اکثر جھوٹ ہی بولتے ہیں۔

(۲۲۴) اور دین کے مخالف جھوٹے کافروں کی پیروی تو گمراہ لوگ ہی کیا کرتے ہیں۔

(۲۲۵) کیونکہ اے مخاطب! تو نے اچھی طرح سے دیکھ لیا ہے کہ وہ شاعر خیالی باتوں کے ہر ایک میدان (مثلاً جھوٹی تعریف اور برائی اور دروغ گوئی وغیرہ) میں پڑے سرگرداں بھٹکتے رہتے ہیں۔

(۲۲۶) اور یہ کہ وہ جو اونچی اونچی خیالی باتیں کرتے ہیں ان پر عمل نہیں کرتے۔

(۲۲۷) ہاں وہ مومن شاعر (عبداللہ بن رواحہ وحسان بن ثابت وکعب بن زہیر وکعب بن مالک وغیرہم) جنہوں نے ایمان لاکر نیک عمل کئے اور اپنے اشعار میں اللہ کی یاد اور رسول اللہ وصحابہ کی تعریف کثرت سے کی اور جب جھوٹے شاعروں نے ناحق جھوٹے اشعار سے مومنوں کو تکلیف پہنچائی تو انہوں نے اپنے سچے اشعار میں ان سے بدلہ لیا۔ ایسی شاعری میں کچھ نقصان نہیں بلکہ اجر ہے اور جن لوگوں نے شرک اور اپنے اشعار میں رسولؐ کی برائی بیان کر کے اپنے آپ پر ظلم کیا وہ عنقریب معلوم کرلیں گے کہ وہ کس برے مقام (شکست وعذاب) میں لوٹ کر جانے والے ہیں۔

سورۂ نمل

نمل **نملة** کی جمع ہے جس کے معنی چیونٹی کے ہیں۔ اس سورت میں چیونٹیوں کا ذکر آیا ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوگئی۔

یہ حروف مقطعات ہیں اس کے اجتہادی معنی حضرت ابن عباس سے یوں مروی ہیں کہ **ط** سے **طَولٌ** (قدرت) اور **س** سے **سنا** (عالی شان) مراد ہے یعنی اللہ کی قدرت اور اس کی شان کی بلندی کی قسم۔

(۱) یہ سورت اس عظیم الشان قرآن کی آیتیں ہیں جو احکام الٰہی کے بیان کرنے میں ایک نہایت واضح کتاب ہے۔

(۲) جو ایمانداروں کے لئے راہ حق کی ہدایت اور آخرت میں بہت بڑی بھلائی کی خوشخبری ہے۔

افعال: تَـنَـزَّلُ: وہ اترتی ہے، اترے گی، مضارع (واحد مونث غائب)۔ اِنْتَـصَـرُوْا: انہوں نے بدلہ لیا، ماضی (جمع مذکر غائب)۔ یَهِیْمُوْنَ: وہ سرگرداں پھرتے ہیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: اَفَّاكٍ: جھوٹا، اِفْكٌ سے مبالغہ کا صیغہ۔ تَقَلُّبَكَ: تیرا پھرنا، تیرا آنا جانا۔

الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝۳ اِنَّ الَّذِيْنَ

زکوٰۃ | اور وہ | آخرت پر | یقین رکھتے ہیں | بیشک | جو لوگ

دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ بیشک وہ لوگ جو

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ۝۴

یقین نہیں رکھتے | آخرت پر | ہم نے آراستہ کردیئے ان کے لئے | ان کے اعمال | پس وہ | بھٹکتے پھرتے ہیں

آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، ہم نے ان کے اعمال کو ان کی نظر میں پسندیدہ بنادیا ہے، سو وہ بھٹکتے پھر رہے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ

یہی لوگ ہیں | جن کے لئے ہے | برا | عذاب | اور وہ | آخرت میں

یہی لوگ ہیں جن کے لئے بدترین عذاب ہے اور آخرت میں یہی لوگ

هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ۝۵ وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ

زیادہ نقصان اٹھانے والے ہیں | اور بلاشبہ تمہیں | دیا جاتا ہے | یہ قرآن | من جانب

نقصان میں رہیں گے۔ اور آپؐ کو قرآن، حکیم و علیم ذات کی طرف سے

حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ۝۶ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا

حکیم وعلیم سے | جب کہا | موسیٰ نے | اپنے گھر والوں سے | کہ بیشک میں نے | دیکھی ہے | ایک آگ

عطا کیا جاتا ہے۔ (یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنے گھر کے لوگوں سے کہا کہ میں نے ایک آگ دیکھی ہے۔

سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ

میں ابھی لاتا ہوں تمہارے پاس | اس سے | کوئی خبر | یا لاتا ہوں تمہارے پاس | ایک انگارا | دہکتا ہوا | تاکہ تم

میں جلد ہی تمہارے پاس وہاں سے (راستے کی) کوئی خبر یا کوئی سلگتا ہوا انگارا لے آؤں گا تاکہ تم گرمی

تَصْطَلُوْنَ ۝۷ فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ

تپش حاصل کرو | پس جب | آئے اس کے پاس | تو اس کو آواز دی گئی | کہ مبارک ہے | جو

حاصل کرسکو۔ سو جب موسیٰ اس کے پاس آئے تو آواز دی گئی کہ جو (فرشتے) آگ کے اندر ہیں وہ

فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۸

اس آگ میں ہے | اور جو | اس کے گرد ہے | اور پاک ہے | اللہ | پروردگار عالموں کا

بھی بابرکت ہیں اور جو اس کے آس پاس ہیں وہ بھی مبارک ہیں اور اللہ تعالیٰ پاک ہے جو تمام مخلوقات کا پالنے والا ہے

يٰمُوْسٰٓى اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۹ وَاَلْقِ

اے موسیٰ! | بلاشبہ | میں (ہی) ہوں | اللہ | زبردست | حکمت والا | اور ڈال دے

اے موسیٰ! یقیناً میں ہی معبودِ حقیقی ہوں، غالب اور حکمت والا۔ اور تم اپنا

عَصَاكَ ۭ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَاۗنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا

اپنی لاٹھی | پس جب | اس نے دیکھا اسے | کہ وہ حرکت کر رہی ہے | کہ وہ | سانپ ہے | تو واپس لوٹا | پیٹھ پھیر کر

عصا ڈال دو۔ تو جب موسیٰ نے اسے دیکھا کہ وہ یوں ہل رہا ہے گویا سانپ ہے تو پیٹھ پھیر کر وہاں سے بھاگ نکلے

آیت نمبر ‏ آسان تفسیر

(۳) وہ ایمان والے جو نماز قائم رکھتے اور زکوٰۃ دیتے اور آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔

(۴) بلاشبہ جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے ہم (اس کے بدلے میں) ان کے برے اعمال کو ان کے سامنے اچھے کر دکھاتے ہیں کہ وہ گمراہی میں سر ٹکراتے پھریں۔

(۵) پس انہی لوگوں کے لئے بہت بڑا عذاب ہے اور آخرت میں وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

(۶) اور یقیناً یہ قرآن آپ پر اللہ کی طرف سے نازل کیا جارہا ہے جو بڑا صاحب حکمت اور ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

(۷) یاد کرو جبکہ حضرت موسیٰ نے مدین سے واپسی پر کوہ طور کے دامن میں اپنی اہلیہ سے کہا کہ تم یہاں ٹھہرو میں نے پہاڑ پر آگ سی دیکھی ہے میں ابھی وہاں سے راہ کا پتہ یا آگ کا دہکتا ہوا ایک انگارا تمہیں گرم کرنے کے لئے لے آتا ہوں۔

(۸) پس جب حضرت موسیٰ وہاں پہنچے تو غیبی آواز آئی کہ جو اس آگ کے اندر ہے یعنی جلوۂ الٰہی اور جو ہستیاں اس کے اردگرد ہیں (مثلاً فرشتے اور خود موسیٰ) سب مبارک ہیں اور اللہ جو سب جہانوں کا پروردگار ہے وہ ہر نقص (مثلاً مکان، طرف، جسم، صورت اور رنگ وغیرہ) سے پاک ہے۔

(۹) اے موسیٰ! میں ہی اللہ بڑا غالب حکمت والا ہوں۔

افعال: تُلَقّٰی: تجھے تلقین کیا جاتا ہے، ملتا ہے، سکھلایا ہے، مضارع مجہول (واحد مذکر حاضر)۔ بُوْرِكَ: اس کو برکت دی گئی، ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔ تَصْطَلُوْنَ: تم تاپو، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: اَخْسَرُوْنَ: سب سے زیادہ نقصان پانے والے، زیادہ ٹوٹا اور گھاٹا پانے والے، اَخْسَرُ کی جمع۔ حَوْلَهَا: اس کے آس پاس، اردگرد۔

وَّلَمْ يُعَقِّبْ يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ اِنِّىْ لَا يَخَافُ لَدَىَّ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۰﴾

اور مڑ کر نہ دیکھا | اے موسیٰ! | ڈرو نہیں | بیشک | ڈرا نہیں کرتے | میرے پاس | رسول

اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھا (ہم نے آواز دی کہ) اے موسیٰ! ڈرو مت۔ میرے ہاں پیغمبر ڈرا نہیں کرتے۔

اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًاۢ بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّىْ غَفُوْرٌ

مگر | جس نے ظلم کیا | پھر اسے بدل دیا | نیکی سے | بعد | برائی کے | تو بیشک میں | بڑا بخشنے والا

ہاں البتہ جس نے کوئی ظلم کیا ہو پھر برائی کے بعد اسے (توبہ کی) نیکی سے بدل دیا تو بلاشبہ میں بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ﴿۱۱﴾ وَاَدْخِلْ يَدَكَ فِىْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ

رحم والا ہوں | اور داخل کر | اپنا ہاتھ | اپنے گریبان میں | وہ نکلے گا | روشن (ہوکر)

مہربان ہوں۔ اور اپنے ہاتھ کو گریبان میں ڈال تو وہ بغیر کسی عیب کے

مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ فِىْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا

کسی عیب کے بغیر | نو نشانیوں میں | فرعون اور اس کی قوم کی طرف | بیشک وہ | تھے

چمکتا ہوا نکلے گا' یہ ان نو نشانیوں میں سے ہیں جو فرعون اور اس کی قوم کے لئے ہیں۔ بیشک وہ بڑی سرکش

قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۱۲﴾ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ

نافرمان لوگ | پس جب | آئیں ان کے پاس | ہماری نشانیاں | آنکھیں کھولنے والی | وہ بولے | یہ | جادو ہے

قوم تھی۔ پھر جب ان کے پاس ہماری واضح نشانیاں آئیں' تو وہ کہنے لگے کہ یہ تو صاف

مُّبِيْنٌ ﴿۱۳﴾ وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ؕ

کھلا | اور انہوں نے انکار کیا | اُس کا | اور یقین کیا تھا اُس کا | اُن کے دلوں نے | ظلم سے | اور تکبر سے

جادو ہے اور انہوں نے ظلم و سرکشی کی بدولت اس سے انکار کیا حالانکہ ان کے دلوں نے یقین کرلیا تھا۔

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۴﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ

پس دیکھو | کیسا | ہوا | انجام | فساد کرنے والوں کا | اور بیشک | ہم نے دیا | داؤدؑ

پس دیکھئے کہ ان مفسدوں کا کیسا انجام ہوا۔ اور ہم نے داؤدؑ اور سلیمانؑ کو

وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ فَضَّلَنَا

اور سلیمانؑ کو | ایک خاص علم | اور وہ دونوں بولے | تمام تعریفیں | اللہ کے لئے ہیں | وہ جس نے | فضیلت دی ہمیں

علم عطا کیا تھا۔ اور ان دونوں نے (اس پر) کہا تھا کہ اس اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں اپنے بہت

عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵﴾ وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ

بہتوں پر | اپنے مومن بندوں میں سے | اور وارث ہوا | سلیمانؑ | داؤدؑ کا

سے مؤمن بندوں پر فضیلت دی ہے۔ اور سلیمانؑ داؤدؑ کے وارث ہوئے

وَقَالَ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا

اور اس نے کہا | اے لوگو! | ہمیں سکھائی گئی ہے | بولی | پرندوں کی | اور دی گئی ہمیں

اور انہوں نے کہا کہ اے لوگو! ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہمیں ہر چیز

آیت نمبر ۔۔۔ آسان تفسیر

(۱۰) اور اپنی لاٹھی کو نیچے زمین پر ڈالو۔ جب حضرت موسیٰؑ نے لاٹھی کو ڈالا اور دیکھا کہ وہ سانپ بن کر حرکت کر رہی ہے تو مارے خوف کے پیچھے واپس لوٹے اور مڑ کر نہ دیکھا حکم ہوا کہ اے موسیٰؑ! ڈرو نہیں تم تو ہمارے رسول ہو اور رسول ہمارے حضور میں نہیں ڈرا کرتے۔

(۱۱) ہاں ڈر اس کو ہے جو ظالم اور گناہگار ہے مگر جو کوئی جرم کرنے کے بعد خلوص دل سے توبہ کر لے اور جرم کی جگہ نیکی کرنے لگے تو کچھ شک نہیں کہ اللہ بڑا بخشنے والا رحم والا ہے۔

(۱۲) اور اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر باہر نکالو وہ بغیر کسی بیماری کے نہایت روشن ہوگا اور یہ منجملہ ان نو معجزوں (ید بیضا' عصا' خون' طوفان' ٹڈی' مینڈک اور جوؤں وغیرہ) کے ایک معجزہ ہوگا جو فرعون اور اس کی قوم پر تمہارے ہاتھ سے ظاہر کیے جائیں گے کیونکہ وہ لوگ واقعی نافرمان ہیں۔

(۱۳) پس جب ان لوگوں کے پاس حضرت موسیٰؑ کے ذریعے ہمارے معجزے آئے جو دل کی بینائی روشن کرنے والے تھے تو وہ کہنے لگے کہ یہ تو واضح' کھلم کھلا جادو ہے۔

(۱۴) اور اس کے باوجود کہ اہل فرعون نے دل سے ان کا حق ہونا تسلیم کر لیا تھا مگر محض ظلم اور غرور کی وجہ سے ان کے ماننے سے انہوں نے انکار کر دیا اور آخر کار بحیرۂ قلزم میں غرق کر دیئے گئے۔ پس دیکھئے فتنہ و فساد برپا کرنے والوں کا کیسا برا انجام ہوا۔

(۱۵) اور ہم نے حضرت داؤدؑ اور ان کے بیٹے حضرت سلیمانؑ دونوں کو ایک خاص علم (عدل و سیاست اور پرندوں کی بولی وغیرہ کا علم) دیا تھا اور دونوں نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ اس نے اپنے فضل سے ہمیں نبوت اور سلطنت عطا فرما کر اپنے بہت سے مومن بندوں پر برتری عطا کی۔

افعال: اَدْخِلْ: تو داخل کر' امر (واحد مذکر حاضر)۔ تَهْتَزُّ: وہ ہلتی ہے' بل کھاتی ہے' مضارع۔ يُعَقِّبْ: وہ پیچھے نہیں پھرا' پلٹ کر نہیں دیکھا' مضارع مجزوم منفی۔ اِسْتَيْقَنَتْهَا: اس کا یقین کیا' ماضی (واحد مونث غائب)۔ جَحَدُوْا: انہوں نے انکار کیا' وہ منکر ہوئے' ماضی (جمع مذکر غائب)۔ فَضَّلَنَا: اس نے ہم کو برتری عطا کی' فضیلت بخشی' ماضی معروف۔

اسماء: بَيْضَآءَ: سفید' صفت مشبہ (واحد مونث)۔ جَيْبِكَ: تیرا گریبان۔ لَدَيَّ: میرے پاس۔ مُدْبِرًا: پشت پھیرنے والا' اسم فاعل۔

مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۭ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ⑯ وَحُشِرَ
ہر ایک چیز میں سے | بیشک یہ | فضل ہے | کھلا ہوا | اور جمع کئے گئے
عطا کی گئی ہے بیشک یہ بہت بڑا فضل ہے۔ اور سلیمانؑ کے

لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ⑰
سلیمان کے لئے | اس کے لشکر | جنوں | اور انسانوں | اور پرندوں (میں سے) | پس وہ | منظم کئے جاتے تھے
لئے جنوں انسانوں اور پرندوں کے لشکر جمع کئے گئے جن کو (کثرت کی وجہ سے) روک روک کر اکٹھا رکھا جاتا تھا

حَتّٰٓى اِذَآ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰٓاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا
یہاں تک کہ | جب وہ آئے | ایک میدان میں | چیونٹیوں کے | تو کہا ایک چیونٹی نے | اے چیونٹیو! | تم داخل ہو جاؤ
یہاں تک کہ جب وہ چیونٹیوں کی وادی میں آئے۔ تو ایک چیونٹی نے کہا کہ اے چیونٹیو! اپنے اپنے بلوں

مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ⑱ فَتَبَسَّمَ
اپنے بلوں میں | کچل نہ ڈالے تمہیں | سلیمان | اور اس کا لشکر | اور انہیں | خبر تک نہ ہو | تو وہ مسکرایا
میں گھس جاؤ کہیں سلیمانؑ اور اس کا لشکر تمہیں (پاؤں تلے) نہ روند ڈالے اور انہیں (تمہاری) خبر بھی نہ ہو۔ اس کی

ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ
ہنستے ہوئے | اس کی بات سے | اور بولا اے میرے رب | مجھے توفیق دے کہ | میں شکر کروں | تیری اس نعمت کا | جو
اس بات پر سلیمانؑ مسکرا کر ہنس پڑے اور کہنے لگے کہ میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیرے اس احسان کا شکریہ ادا کروں

اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ
تو نے انعام فرمائی مجھ پر | اور میرے والدین پر | اور (یہ) کہ میں عمل کروں | نیک | جو تو پسند کرے | اور داخل کر مجھے
جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیا ہے اور (توفیق دے) کہ میں نیک عمل کر سکوں جو تجھے پسند ہو اور اپنی رحمت

بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ⑲ وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ
اپنی رحمت سے | اپنے بندوں میں | جو نیک ہیں | اور اس نے جائزہ لیا | پرندوں کا | تو کہا
سے مجھے اپنے نیک بندوں میں شامل کر لے۔ اور انہوں نے پرندوں کی حاضری لی تو کہا

مَا لِيَ لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖ اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ⑳ لَاُعَذِّبَنَّهٗ
کیا (بات) ہے | کہ میں نہیں دیکھتا | ہدہد کو | کیا وہ ہے | غائب ہو جانے والوں میں سے | میں ضرور اسے سزا دوں گا
کہ کیا بات ہے ہدہد مجھے نظر نہیں آ رہا یا وہ کہیں غائب ہو گیا ہے؟ (اگر ایسا ہے) تو میں

عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ㉑
سزا | بڑی سخت | یا اسے ذبح کر ڈالوں گا | یا وہ لائے میرے پاس | کوئی دلیل | ظاہر
اسے سخت سزا دوں گا یا اسے ذبح کر ڈالوں گا یا وہ میرے سامنے معقول دلیل پیش کرے گا۔

فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَجِئْتُكَ
سو اس نے دیر کی | تھوڑی سی | پھر بولا | میں نے معلوم کی وہ بات | جو تم کو معلوم نہیں | اور میں لایا ہوں آپ کے پاس
(ہدہد نے) تھوڑی سی دیر لگائی پھر (آ کر) کہا کہ میں وہ خبر لایا ہوں جو آپ کو معلوم نہیں اور ملک سبا سے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۶) اور حضرت داوٗد کے بعد ان کے بیٹے حضرت سلیمانؑ ان کے وارث ہوئے اور لوگوں سے کہا کہ لوگو! یہ ہم پر اللہ کا کھلا فضل ہے کہ اس نے ہمیں پرندوں تک کی بولی سکھا دی اور نبوت وحکومت کے لئے جو چیز ضروری تھی سب ہمیں عطا فرمائی۔

(۱۷) جب حضرت سلیمانؑ کسی طرف سفر کے لئے روانہ ہوئے تو ان کے حکم سے جنوں اور انسانوں اور پرندوں کے تمام لشکر جمع کر دیئے گئے پھر ان کو مختلف ٹولیوں میں تقسیم کر دیا گیا۔

(۱۸) یہاں تک کہ جب وہ اس انتظام اور ترتیب سے چلتے چلتے اس وادی میں پہنچے جہاں بہت زیادہ چونٹیاں رہتی تھیں تو ان میں سے ایک چیونٹی نے باقی سب چیونٹیوں سے کہا کہ تم اپنے اپنے بلوں میں گھس جاؤ ایسا نہ ہو کہ تم حضرت سلیمانؑ اور ان کے لشکروں کے پاؤں کے نیچے کچلے جاؤ اور انہیں خبر بھی نہ ہو۔

(۱۹) پس حضرت سلیمانؑ اس کی بات سن کر مسکرائے اور خدا کے دربار میں التجا کی کہ بار خدایا! تو نے جو مجھے اور میرے ماں باپ کو نبوت اور سلطنت کی نعمت عطا فرمائی ہے مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں اور وہ نیک عمل کروں جو تجھے پسند ہو اور اپنے فضل سے مجھے اپنے نیک بندوں میں شامل فرما۔

(۲۰) اور پرندوں کی حاضری لی تو فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں ہُد ہُد (ترکھان پرندہ) کو یہاں موجود نہیں پاتا کیا وہ غیر حاضر ہے؟

(۲۱) میں اسے ضرور سخت سزا دوں گا یا ذبح کر ڈالوں گا یا وہ غیر حاضری کی کوئی مناسب وجہ بیان کرے تو چھوٹ سکتا ہے۔

افعال: حُشِرَ: اکٹھا کیا گیا، جمع کیا گیا، ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔ عُلِّمْنَا: ہم سکھلائے گئے، ہمیں تعلیم دی گئی، ماضی مجہول (جمع متکلم)۔ وَرِثَ: قائم مقام ہوا، علم کا وارث ہوا، ماضی معروف۔ تَبَسَّمَ: وہ مسکرایا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ یَحْطِمَنَّکُمْ: تمہارا چورا نہ کر دے، تم کو روند نہ دے، نہی۔ اَشْکُرَ: میں شکر کروں، مضارع (واحد متکلم)۔ اُعَذِّبَنَّهٗ: میں اس کو ضرور سزا دوں گا، مضارع با نون تاکید (واحد متکلم)۔ اَوْزِعْنِیْ: میری قسمت میں کر، مجھے توفیق عطا فرما، امر۔ تَرْضٰی: تو راضی ہو جائے، ہوتا ہے ہوگا، مضارع (واحد مذکر حاضر)۔ تَفَقَّدَ: اس نے خبر لی، جستجو کی ماضی (واحد مذکر غائب)۔ اَذْبَحَنَّهٗ: میں اس کو ذبح کر ڈالوں گا، مضارع با نون تاکید۔

اسماء: ضَاحِکًا: ہنستے ہوئے، اسم فاعل (واحد مذکر)۔ نَمْلَةٌ: ایک چیونٹی، نَمْلٌ جمع۔

مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ ﴿۲۲﴾ اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ

سبا سے | ایک خبر یقینی | بیشک میں نے | پائی ہے | ایک عورت | جوان پر حکومت کرتی ہے

آپ کے پاس ایک یقینی خبر لایا ہوں۔ بیشک میں نے (وہاں) ایک عورت کو دیکھا ہے جو ان پر حکومت

وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۳﴾ وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا

اور دی گئی ہے اسے | ہر ایک چیز | اور اس کا | تخت ہے | بہت بڑا | میں نے پایا اس کو | اور اس کی قوم کو

کرتی ہے اور اسے ہر چیز میسر ہے اور اس کے پاس ایک بڑا تخت حکومت ہے۔ میں نے اس کو اور اس کی

يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ

کہ وہ سجدہ کرتے ہیں | سورج کو | بجائے اللہ کے | اور آراستہ کردیئے | ان کے لئے | شیطان نے

قوم کو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے پایا ہے اور شیطان نے ان کے یہ اعمال ان کی نظروں میں

اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۲۴﴾ اَلَّا يَسْجُدُوْا

ان کے عمل | پس اس نے روک دیا ان کو | راہ (حق) سے | سو وہ | راہ نہیں پاتے | کہ وہ سجدہ نہیں کرتے

خوشنما کردکھائے ہیں، سو اس نے ان کو (سیدھی) راہ سے روک رکھا ہے پس وہ ہدایت نہیں پارہے حتیٰ کہ وہ اس

لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ

اس اللہ کو جو | ظاہر کرتا ہے | ہر چھپی بات کو | آسمانوں | اور زمین کی | اور وہ جانتا ہے | جو تم چھپاتے ہو

معبودِ حق کو سجدہ نہیں کرتے جو آسمان اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کو ظاہر کرتا ہے اور تمہارے پوشیدہ اور ظاہر

وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۲۵﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۶﴾

اور جو | ظاہر کرتے ہو | اللہ (ہی) ہے | کوئی اور معبود نہیں | سوا اس کے | جو رب ہے | عرش عظیم کا

کاموں کو جانتا ہے (سنو!) اللہ تعالیٰ ہی وہ ذات ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی عرش عظیم کا رب ہے

قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۷﴾ اِذْهَبْ

فرمایا | ہم دیکھیں گے | کہ تو نے سچ کہا | یا تو ہے | جھوٹوں میں سے | تو جا

سلیمان نے کہا کہ (اچھا) ہم دیکھیں گے کہ تو سچ کہتا ہے یا تو جھوٹوں میں سے ہے جا میرے اس

بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا

میرے اس خط کے ساتھ | پھر ڈال دے اس کو | ان کی طرف | پھر لوٹ آ | ان سے | پھر دیکھ | کیا

خط کو لے جا اور ان کی طرف پھینک دے پھر ان سے ذرا ہٹ جا اور دیکھ کہ وہ کیا

يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْٓ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿۲۹﴾

وہ جواب دیتے ہیں | وہ کہنے لگی | اے میرے اہل دربار! | بیشک ڈالا گیا | میری طرف | ایک خط | عزت والا

جواب دیتے ہیں؟ (ملکہ سبا کو جب وہ خط ملا تو اس نے) کہا کہ اے سردارو! مجھے ایک قابل احترام خط ملا ہے۔

اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳۰﴾

بیشک وہ سلیمان کی طرف سے ہے | اور وہ یہ ہے | شروع نام سے | اللہ کے | جو بڑا مہربان | نہایت رحم والا ہے

یہ سلیمان کی طرف سے ہے اور اللہ رحمٰن اور رحیم کے نام سے شروع ہوتا ہے۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۲) پس ہُد ہُد تھوڑی دیر بعد حاضر ہو کر بولا کہ میں نے وہ بات معلوم کی ہے جو ابھی تک آپؑ کو بھی معلوم نہیں ہے اور وہ یہ ہے کہ میں آپ کے پاس ملک سبا سے یقینی خبر لایا ہوں۔

(۲۳) بلاشبہ میں نے وہاں ایک ایسی عورت دیکھی ہے (بلقیس) جو ان پر حکمرانی کرتی ہے اور سلطنت کی ضروریات میں سے ہر ایک چیز اس کے پاس موجود ہے اور اس کا عظیم الشان تخت بھی ہے۔

(۲۴) اور میں نے دیکھا کہ وہ ملکہ بلقیس خود اور اس کی قوم سب ایک اللہ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہیں اور شیطان نے ان کے شرک کے اعمال کو ان کی آنکھوں میں اچھا کر دکھایا ہے اور انہیں سیدھے راستے سے روک دیا ہے سو وہ راہ نہیں پا سکتے۔

(۲۵) کہ وہ اس اللہ کو سجدہ نہیں کرتے جو آسمانوں اور زمین میں ہر چھپی بات کو ظاہر کرتا اور تمہاری ظاہر اور پوشیدہ ہر حرکت کو جانتا ہے۔

(۲۶) اللہ جو عرش عظیم کا مالک ہے وہی معبود برحق ہے۔اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں۔

(۲۷) حضرت سلیمانؑ نے فرمایا اچھا ہم دیکھیں گے کہ تو نے سچ بولا ہے یا جھوٹ۔

(۲۸) تو میرا یہ خط لے جا کر ان کے پاس ڈال دے اور وہاں سے ہٹ جا اور انتظار کر کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔

(۲۹) چنانچہ ہُد ہُد نے وہ خط لے جا کر ملکہ بلقیس کے پاس ڈال دیا اس نے خط پڑھ کر درباریوں سے کہا کہ اے اہل دربار! میرے پاس ایک نہایت عظمت والا خط ڈالا گیا ہے۔

(۳۰) اور وہ خط حضرت سلیمانؑ کی طرف سے ہے جس کا عنوان ہے ”شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے“۔

انفعال: اَحَطتُ: میں نے احاطہ کیا، ماضی (واحد متکلم)۔ اُوْتِيَتْ: اس کو دیا گیا، اس کو ملا، ماضی مجہول۔ تُحِطْ: تو احاطہ کرے گا، گھیرے گا، قابو میں کرے گا، مضارع۔ مَكَثَ: انتظار میں ٹھہرا، ماضی معروف۔ اَلْقِهْ: تو اس کو ڈال دے، امر۔ صَدَقْتَ: تو نے سچ کہا، ماضی۔

اسماء: تَمْلِكُهُمْ: وہ ان پر بادشاہی کرتی ہے، وہ ان کی مالک ہے۔ سَبَا: ایک قوم کا نام ان کا وطن عرب میں یمن کی طرف تھا۔ خَبْءَ: پوشیدہ، چھپی ہوئی چیز۔

أَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَأْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿٣١﴾ قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ

کہ تم سرکشی نہ کرو | میرے خلاف | اور آ جاؤ میرے پاس | فرمانبردار ہوکر | بولی | اے اہل دربار! | مجھے رائے دو

(لکھا ہے) کہ تم میرے مقابلہ میں سرکشی نہ کرو اور فرمانبردار ہوکر میرے پاس چلے آؤ۔ (ملکہ نے) کہا اے سردارو! اس معاملہ

فِيْٓ اَمْرِيْ ۚ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ﴿٣٢﴾ قَالُوْا

میرے اس کام میں | میں نہیں ہوں | فیصلہ کرنے والی | کسی معاملہ میں | حتیٰ کہ | تم موجود ہو | وہ بولے

میں مجھے مشورہ دو۔ میں کسی بات کا قطعی فیصلہ نہیں کرتی' جب تک تم میرے پاس موجود نہ ہو۔ انہوں نے کہا

نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ ۙ وَّالْاَمْرُ اِلَيْكِ فَانْظُرِيْ

ہم لوگ بڑے طاقتور | اور جنگ جو ہیں | سخت | اور سب اختیار | آپ کو ہے | پس آپ ہی غور کرلیں

کہ ہم طاقتور اور سخت جنگجو ہیں۔ البتہ معاملہ تمہارے ہاتھ میں ہے دیکھ لو کہ ہمیں

مَاذَا تَاْمُرِيْنَ ﴿٣٣﴾ قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَ

جو | آپ حکم دیں | بولی | کہ بلاشبہ بادشاہ | جب داخل ہوتے ہیں | کسی بستی میں | تو اس کو تباہ کردیتے ہیں اور

کیا حکم دینا چاہتی ہو؟ اُس نے جواب دیا کہ بادشاہ جب کسی بستی میں (فاتحانہ) داخل ہوتے ہیں تو اس کو تباہ کردیتے

جَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً ۚ وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿٣٤﴾ وَاِنِّيْ مُرْسِلَةٌ

کردیتے ہیں | اس کے معزز لوگوں کو | ذلیل | اور ایسا ہی | وہ کریں گے | اور بیشک میں بھیجتی ہوں

ہیں اور وہاں کے معززین کو ذلیل کردیتے ہیں اور یہ لوگ بھی اسی طرح کریں گے۔ اور میں ان کی طرف کچھ

اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنٰظِرَةٌ ۢ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٣٥﴾ فَلَمَّا

ان کی طرف | کچھ تحفہ | پھر دیکھوں گی | کیا (جواب) لے کر | لوٹتے ہیں | قاصد | پس جب

ہدیہ بھیجتی ہوں اور دیکھنا چاہتی ہوں کہ قاصد کیا جواب لاتے ہیں۔ جب وہ (قاصد)

جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ ۡ فَمَآ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَيْرٌ

آیا (قاصد) | سلیمان کے پاس | تو فرمایا | کیا تم مجھے مدد دیتے ہو | مال کے ساتھ؟ | سو جو کچھ | عطا کیا ہے مجھے اللہ نے | وہ بہتر ہے

سلیمان کے پاس آیا تو سلیمان نے کہا کیا تم مال و دولت سے میری مدد کرنا چاہتے ہو؟ سنو! اللہ تعالیٰ نے مجھے جو کچھ دے

مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ﴿٣٦﴾ اِرْجِعْ

اس سے جو | اس نے تمہیں دیا ہے | بلکہ تم | اپنے تحفہ پر | خوش رہو | واپس جا

رکھا ہے وہ اس سے کہیں بہتر ہے جو اس نے تمہیں دیا ہے بلکہ تم ہی اپنے تحفوں سے خوش رہو۔ جا ان کے پاس

اِلَيْهِمْ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ

ان کے پاس | پس ہم ضرور لائیں گے ان پر | ایسا لشکر | کہ نہ طاقت ہوگی | ان کو | اس کی | اور ہم انہیں نکال باہر کریں گے

لوٹ جا، ہم اپنے ایسے لشکروں کے ساتھ ان پر چڑھائی کریں گے جن کے مقابلے کی ان میں طاقت نہ ہوگی اور ہم ان کو

مِّنْهَآ اَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿٣٧﴾ قَالَ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ

وہاں سے | ذلیل کرکے | اور وہ | سخت رسوا ہوں گے | فرمایا | اے اہل دربار! | کون تم میں سے

وہاں سے ذلیل کرکے نکال دیں گے اور وہ رسوا ہوں گے۔ (سلیمان نے) فرمایا اے سردارو! کون تم میں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۱) اور اس کے بعد لکھا ہے کہ میرے خلاف تم سرکشی نہ کرو اور فرمانبردار ہو کر میرے حضور میں حاضر ہو جاؤ۔

(۳۲) خط کا مضمون سنانے کے بعد ملکہ نے اہل دربار سے فرمایا کہ مجھے اس معاملہ میں مشورہ دو اور جب تک تم موجود نہ ہو میں ذاتی طور پر کسی بات کا فیصلہ نہیں کیا کرتی۔

(۳۳) انہوں نے جواب دیا کہ ہم بڑے طاقتور اور جنگجو ہیں دشمن کا پوری طرح سے مقابلہ کر سکتے ہیں لیکن سب اختیار آپ کو ہے آپ غور فرما کر جو حکم دیں ہم کرنے کو تیار ہیں۔

(۳۴) ملکہ بولی بادشاہوں کا دستور ہے کہ جب وہ کسی شہر کو تلوار کے زور سے یا طاقت کے ذریعے فتح کر کے اس میں داخل ہوتے ہیں تو اس کو تباہ و برباد کر کے وہاں کے معزز لوگوں کو ذلیل و خوار کر دیا کرتے ہیں اور یہ لوگ بھی ایسا ہی کریں گے۔

(۳۵) اور اس لئے میری رائے میں مناسب ہے کہ ان کی طرف کچھ تحفے بھیج کر جواب کا انتظار کیا جائے۔

(۳۶) چنانچہ اتفاق رائے سے ایسا ہی کیا گیا۔ پس جب بلقیس کے قاصد تحفے لے کر حضرت سلیمانؑ کے دربار میں حاضر ہوئے تو آپؑ نے فرمایا کہ کیا تم مجھے دنیاوی مال و اسباب سے خوش کرنا چاہتے ہو؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جو نبوت اور حکومت عطا فرمائی ہے وہ اس مال و دولت سے کہیں بہتر ہے جو تمہیں ملا ہوا ہے، ہم ان تحفوں سے خوش نہیں ہوتے تم ہی ان سے خوش ہوتے ہو گے۔ ہمارا کام تو تمہیں شرک سے نکالنا اور اللہ کا پیغام پہنچانا ہے۔

(۳۷) حضرت سلیمانؑ نے ان سے فرمایا کہ یہ تحفے اپنی ملکہ کے پاس واپس لے جاؤ اور اب ہم ان پر ایسے لشکروں سے حملہ کریں گے جن کا وہ مقابلہ نہ کر سکیں گے اور انہیں وہاں سے ذلیل اور خوار کر کے باہر نکال دیں گے۔

افعال: اِئْتُوْنِیْ: تم میرے پاس لاؤ، امر (واحد متکلم)۔ تَعْلُوْا: تم سرکشی کرو، بلندی چاہو، مضارع (نہی)۔ اَفْسَدُوْهَا: انہوں نے اس کو خراب کر دیا، ماضی۔ اُنْظُرِیْ: تو دیکھ لے، غور کرلے، امر۔ تُمِدُّوْنَنِ: تم میری مدد کرتے ہو، رفاقت کرتے ہو، مضارع۔ تَفْرَحُوْنَ: تم خوش رہو، ہوتے ہو، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ لَنَاْتِیَنَّهُمْ: ہم ان کے پاس لائیں گے، مضارع۔

اسماء: قَاطِعَةً: قطعی فیصلہ کرنے والے، اسم فاعل (واحد مونث)۔ مُرْسِلَةٌ: بھیجنے والی، مراد بلقیس، اسم فاعل (واحد مونث)۔ اَلْمُلُوْكَ: بادشاہ یعنی فاتح بادشاہ۔ نَاظِرَةٌ: انتظار کرنے والی، دیکھنے والی، اسم فاعل۔ هَدِیَّتِكُمْ: تمہارا بھیجا ہوا یعنی تمہارا تحفہ۔

يَأْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿۳۸﴾ قَالَ عِفْرِيْتٌ

لائے گا میرے پاس | اس کا تخت | اس سے پہلے کہ | وہ آئیں میرے پاس | فرمانبردار ہوکر | بولا ایک دیو

سے میرے پاس ملکہ سبا کا تخت (اُٹھا کر) لائے گا اس سے پہلے کہ وہ لوگ میرے پاس فرمانبردار ہوکر آئیں۔ جنوں میں سے ایک طاقتور

مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّيْ

جنات میں سے | میں آپ کے پاس لے آؤں گا | اس کو | اس سے پہلے | کہ آپ کھڑے ہوں | اپنی جگہ سے | اور بیشک میں

جن نے کہا کہ اس سے پہلے کہ آپ اپنی جگہ سے اُٹھیں میں اس کو آپ کی خدمت میں پیش کردوں گا اور بیشک میں اس بات

عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ﴿۳۹﴾ قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ

اس پر | بڑا طاقتور | امانتدار ہوں | بولا | وہ جس کے پاس تھا | علم | کتاب کا | (کہ) میں لاؤں گا آپ کے پاس

پر قدرت رکھتا ہوں اور قابل اعتماد ہوں۔ تو ایک شخص جس کے پاس کتاب الٰہی کا علم تھا کہنے لگا کہ میں آپ کے پاس

بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ۭ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ

اس کو | اس سے پہلے | کہ جھپکے | آپ کی طرف | آپ کی آنکھ | پس جب | دیکھا اس کو | رکھا ہوا اپنے پاس

یہ تخت آنکھ جھپکنے سے پہلے پیش کردوں گا۔ پس جب سلیمانؑ نے اسے اپنے پاس رکھا دیکھا

قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ۫ لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ

اس نے کہا | یہ ہے | فضل | میرے رب کا | تاکہ وہ مجھے آزمائے | کہ میں شکر کرتا ہوں | یا ناشکری کرتا ہوں

تو کہا کہ یہ میرے رب کے فضل کا نتیجہ ہے تاکہ مجھے آزمائے کہ آیا میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری۔

وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ

اور جو شکر کرتا ہے | پس وہ شکر کرتا ہے | اپنے ہی لئے | اور جو ناشکری کرے | تو بیشک | میرا رب | بڑا بے نیاز

اور جو کوئی شکر کرتا ہے وہ اپنے لئے کرتا ہے اور جو کوئی ناشکری کرتا ہے تو میرا رب اس سے بے نیاز

كَرِيْمٌ ﴿۴۰﴾ قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِيْٓ اَمْ تَكُوْنُ

کرم والا ہے | فرمایا شکل تبدیل کرو | اس کے لئے | اس کے تخت کی | ہم دیکھیں گے | آیا وہ راہ پر آتی ہے | یا وہ ہوتی ہے

(اور) عزت والا ہے۔ (سلیمانؑ نے) فرمایا کہ اس کے تخت کی شکل بدل ڈالو تاکہ ہم دیکھیں کہ وہ راہ پاتی ہے یا اُن لوگوں میں

مِنَ الَّذِيْنَ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۴۱﴾ فَلَمَّا جَاۗءَتْ قِيْلَ اَهٰكَذَا

ان لوگوں میں سے جو | راہ نہیں آتے | پس جب | وہ (ملکہ) آگئی | تو اس سے پوچھا گیا | کہ کیا ایسا ہی ہے

سے ہے جو راہ نہیں پاتے۔ پھر جب وہ (ملکہ) آئی تو اس سے کہا گیا کہ کیا آپ کا تخت

عَرْشُكِ ۭ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا

تیرا تخت؟ | وہ بولی | کہ گویا کہ یہ وہی ہے | اور ہمیں دیا گیا ہے علم | اس سے پہلے (ہی) | اور ہم ہیں

اس جیسا ہے تو اس نے کہا یہ تو گویا بالکل وہی ہے اور اس سے پہلے ہمیں (آپ کی صداقت کا علم) ہو چکا تھا اور ہم

مُسْلِمِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهَا كَانَتْ

فرمانبردار | اور روک رکھا تھا اسے | اس چیز نے | جسے وہ پوجتی تھی | سوائے | اللہ کے | بیشک وہ تھی

فرمانبردار ہو چکے ہیں اور اب تک ایمان لانے سے اس بات نے اسے روک رکھا تھا کہ وہ اللہ کے سوا دوسروں کی پوجا کی عادی تھی

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۸) چنانچہ وہ تحفے لانے والے واپس چلے گئے وہاں پہنچ کر یہ فیصلہ ہوا کہ حضرت سلیمانؑ کے حملے سے پہلے ہم اطاعت قبول کر کے ان کے دربار میں حاضر ہو جائیں چنانچہ ملکہ کی سواری بڑے ساز و سامان کے ساتھ روانہ ہوگئی اور حضرت سلیمانؑ کے دربار کے قریب پہنچی تو آپؑ نے اہل دربار سے فرمایا کہ تم میں سے کون ایسا بہادر ہے اور طاقتور جو ملکہ کا تخت اس کے حاضر ہونے سے پہلے میرے سامنے لا حاضر کرے۔ تا کہ اسے حضرت سلیمانؑ کی نبوت پر یقین بڑھ سکے۔

(۳۹) جنوں میں سے ایک دیو بولا کہ میں تخت کو آپ کے دربار سے اٹھنے سے پہلے آپ کے حضور میں لاسکتا ہوں میں اس کی طاقت رکھتا ہوں اور پورا امانتدار بھی ہوں ذرا بھر اس میں نقصان نہیں کروں گا۔

(۴۰) درباروالوں میں سے جس کو کتاب الٰہی کا خاص علم حاصل تھا (آصف بن برخیا وزیر اعظم و شاگرد حضرت سلیمانؑ) وہ بولا کہ میں اس تخت کو آپؑ کی آنکھ جھپکنے سے پہلے آپؑ کے حضور میں لا دوں گا اور پل بھر میں انہوں نے اس کو لا کر سامنے رکھ دیا تو حضرت سلیمانؑ اسے دیکھ کر بول اٹھے یہ مجھ پر اللہ کا فضل ہے۔ جس میں میرا امتحان ہے کہ میں اس کا شکر کرتا ہوں یا نہیں اور جو کوئی اس محسن حقیقی کا شکر کرتا ہے وہ اپنے ہی لئے کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو اپنا ہی نقصان خود کرتا ہے۔ کیونکہ بلاشبہ میرا رب بڑا ہی بے نیاز اور مہربان ہے۔

(۴۱) حضرت سلیمانؑ نے اہل دربار سے فرمایا کہ اس تخت میں کچھ کمی بیشی کر کے اس کی شکل تبدیل کر دو۔ اس سے ہم ملکہ کی ذہانت معلوم کر سکیں گے کہ وہ اس کو پہچان سکتی ہے یا نہیں؟

(۴۲) پس جب ملکہ دربار میں حاضر ہوئی تو اسے تخت دکھا کر اس سے پوچھا گیا کہ کیا آپ کا تخت ایسا ہی ہے؟ وہ بولی کہ گویا یہ وہی ہے اور ہمیں تو اللہ کی قدرت اور آپؑ کی نبوت کا اس سے پہلے ہُد ہُد کے خط لانے اور قاصد کے بیان سے اچھی طرح' ٹھیک ٹھیک علم ہو چکا تھا اور پہلے ہی ہم مسلمان اور آپؑ کے فرمانبردار ہو چکے تھے۔

افعال: تَهْتَدِیْ: وہ راہ پاتی ہے' پائے گی' مضارع (واحد مونث غائب)۔ شَكَرَ: اس نے شکر کیا' قدر جانی' حق مانا (واحد مذکر غائب)۔ نَكِّرُوْا: حالت کو ایسا بدل دو کہ (ملک سبا) پہچان نہ سکے' امر معروف۔

اسماء: طَرْفُكَ: تیری نگاہ' تیری نظر۔ مُسْتَقِرًّا: قرار پکڑنے والا' ٹھہرنے والا' اسم فاعل۔ عَرْشُكِ: تیرا تخت' كِ ضمیر (واحد مونث حاضر)۔

مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿٤٣﴾ قِيْلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ

کافروں کی قوم سے | اس سے کہا گیا | کہ تو داخل ہو | اس محل میں | پس جب اس نے اس کو دیکھا | تو اسے خیال کیا

وہ کافروں کی قوم سے تھی۔ اس سے کہا گیا کہ محل میں داخل ہوجاؤ۔ جب اس نے (فرش) کو دیکھا تو اسے

لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ۭ قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ ڛ

گہرا پانی | اور کھول دیں | اپنی دونوں پنڈلیاں | (سلیمانؑ نے) کہا | بیشک یہ ایک محل ہے | صاف شفاف | شیشے کا

گہرا پانی سمجھا اور اس نے اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اُٹھا لیا۔ سلیمانؑ نے کہا کہ یہ تو ایک محل ہے، جو شیشوں سے بنایا گیا ہے

قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ

(ملکہ) بولی | اے میرے رب! بیشک میں نے | ظلم کیا | اپنی جان پر | اور (اب میں) اسلام لائی | سلیمان کے ساتھ | اللہ پر

وہ بول اُٹھی اے میرے ربّ! میں اپنے آپ پر ظلم کرتی رہی اور اب سلیمان کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتی ہوں

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٤﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا

جو رب ہے | سارے جہان کا | اور بیشک | ہم نے بھیجا تھا | (قوم) ثمود کی طرف | اس کے بھائی | صالحؑ کو | کہ تم عبادت کرو

جو تمام جہان کا پروردگار ہے اور بلاشبہ ہم نے ثمود کی طرف ان کے بھائی صالحؑ کو بھیجا (اس نے کہا اے لوگو!) تم اللہ تعالیٰ

اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٤٥﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ

اللہ کی | تو اسی وقت | وہ دو فریق (ہوکر) | آپس میں جھگڑنے لگے | اس نے کہا | اے میری قوم! | کیوں تم جلدی کرتے ہو

کی عبادت کرو، تو وہ دو گروہ ہوکر آپس میں جھگڑنے لگے۔ (صالحؑ نے) کہا اے میری قوم! تم نیکی (یعنی توبہ و ایمان)

بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۚ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٤٦﴾

برائی کے لئے | پہلے بھلائی سے | تم کیوں نہیں معافی مانگتے | اللہ سے | تاکہ تم پر | رحم کیا جائے؟

سے پہلے برائی کے لئے کیوں جلدی کرتے ہو۔ تم اللہ تعالیٰ سے بخشش کیوں نہیں مانگتے تاکہ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔

قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ۭ قَالَ طٰۗىِٕرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ

وہ بولے ہم نے منحوس سمجھا | تجھے اور ان کو جو | تیرے ساتھ ہیں | فرمایا | تمہاری شامت | تو اللہ کے پاس ہے | بلکہ تم

وہ کہنے لگے ہم نے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو منحوس پایا ہے، صالحؑ نے کہا تمہاری نحوست اللہ کی طرف سے ہے بلکہ تم ایسے لوگ ہو

قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ

ایک قوم ہو | (جو) آزمائے جاتے ہو | اور تھے | اس شہر میں | نو شخص | جو فساد کرتے تھے

جو عذاب میں مبتلا ہونے والے ہو۔ اور اس شہر میں نو شخص تھے جو ملک میں فساد پھیلاتے

فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿٤٨﴾ قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ

زمین میں | اور اصلاح نہیں کرتے تھے | وہ بولے | تم آپس میں قسم کھاؤ | اللہ کی | ہم رات کو حملہ کردیں گے اس پر

تھے اور اصلاح نہیں کرتے تھے۔ انہوں نے کہا آپس میں اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھاؤ کہ ہم رات کو صالحؑ

وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ

اور اس کے گھر والوں پر | پھر ضرور ہم کہہ دیں گے | اس کے وارثوں کو | کہ ہم موجود ہی نہ تھے | ہلاکت کے وقت | اس کے خاندان کی

اور اس کے اہل و عیال پر جا پڑیں گے (اور ان کو مار ڈالیں گے) اور پھر اس کے ورثاء سے کہہ دیں گے کہ ہم نے تو اس کے اہل و عیال کی

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۳) اور حضرت سلیمانؑ نے ملکہ کو ان چیزوں کی عبادت کرنے سے روک دیا جنہیں وہ اللہ کے سوا پوجتی تھی۔

(۴۴) اس کے بعد ملکہ کو ایک شیش محل میں داخل ہونے کے لئے کہا گیا جو اس کے دربار میں حاضر ہونے سے پہلے صرف اس مقصد سے بنایا گیا تھا کہ ملکہ پر اپنی عظمت اور نبوت کو ثابت کیا جائے اور اس کی دیواریں اور چھت اور فرش سب سفید شیشے سے تیار کئے گئے تھے اور شیشے کے فرش کے نیچے پانی تھا جس میں مچھلیاں وغیرہ دریائی جانور تیر رہے تھے۔ پس جب ملکہ وہاں پہنچی تو اس نے اسے گہرا پانی خیال کر کے اپنے پائنچے چڑھا لئے کہ پانی میں گیلے نہ ہو جائیں اس پر حضرت سلیمانؑ نے فرمایا کہ یہ پانی نہیں بلکہ صاف شفاف شیشے کا محل ہے۔ تب ملکہ بولی۔ اے میرے رب! سورج کی عبادت کر کے میں نے اپنی جان پر سخت ظلم کیا۔ اب میں حضرت سلیمانؑ کے ساتھ پروردگار عالم کی اطاعت قبول کرتی ہوں۔ (یعنی جس طرح پانی اور شیشے کے فرش میں فرق نہ کر سکی اسی طرح اللہ کی مخلوق ''سورج'' کو غلطی سے معبود سمجھ بیٹھی تھی)۔

(۴۵) اور اسی طرح ہم نے قوم ثمود کی طرف ان کے ہم قوم حضرت صالحؑ کو نبی بنا کر بھیجا آپؑ نے ان سے کہا کہ تم ایک اللہ کی عبادت کرو تو وہ دو گروہ (مومن و کافر) ہو کر آپس میں جھگڑنے لگے۔

(۴۶) اور جب کفار نے شرک پر بضد ہو کر کہا کہ جاؤ ہم پر عذاب لا نازل کرو۔ تب حضرت صالحؑ نے فرمایا کہ لوگو! تم بھلائی کی دعا کرنے سے پہلے عذاب کا مطالبہ کیوں کرتے ہو؟ تم اللہ سے اپنے گناہوں شرک و کفر کی معافی کیوں نہیں مانگتے کہ تم پر رحم کیا جائے اور آخرت میں عذاب سے نجات حاصل کرو۔

(۴۷) وہ بولے کہ ہم تو تجھے اور تیرے ساتھی مسلمانوں کو منحوس سمجھتے ہیں کہ جب سے تُو آیا ہے ہم پر قحط نازل ہو رہا ہے۔ آپ نے فرمایا کم بختو تمہاری بدنصیبی' برائی تو اللہ کے ہاں پہلے سے لکھی گئی ہے بلکہ یہ تو خود تمہارے جرموں (شرک و کفر) اور حق کو جھٹلانے کے بدلے میں تمہیں سزا دی جا رہی ہے۔

(۴۸) اور اس شہر میں نو (۹) آدمی شریر لوگوں کے سرغنے تھے جو ہمیشہ فساد برپا کیا کرتے اور اپنے اعمال درست نہیں کرتے تھے۔

افعال: تَعْبُدُ: وہ عبادت کرتی ہے' وہ پوجتی ہے' مضارع۔ حَسِبَتْهُ: اس کو خیال کیا' اس کو گمان کیا' جانا' ماضی۔ رَاَتْهُ: اس (عورت) نے اس کو دیکھا' ماضی۔ صَدَّهَا: اس کو روک دیا' ماضی۔ اَسْلَمْتُ: میں حکمبر دار رہوا' ہوئی' ماضی (واحد متکلم)۔ ظَلَمْتُ: میں نے ظلم کیا' برا کیا' ماضی (واحد متکلم)۔ كَشَفَتْ: اس نے کھولا' کپڑا اٹھایا' ماضی معروف (واحد مونث غائب)۔ اِطَّيَّرْنَا: ہم نے بدفالی لی' ہم نے منحوس سمجھا' ماضی۔ تُفْتَنُوْنَ: تم آزمائے جاتے ہو' جاؤ گے' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: لُجَّةً: دریا میں بڑا پانی' پانی کا حوض۔ سَاقَيْهَا: اس کی دونوں پنڈلیاں۔ مُمَرَّدٌ: چکنا صاف ہموار' اسم مفعول۔ طٰٓئِرُكُمْ: تمہاری فال بد' تمہارا شگون بد۔ تِسْعَةُ: نو (۹) مذکر۔ رَهْطٍ: نفر' شخص' قبیلہ۔

وَإِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿٤٩﴾ وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٥٠﴾

اور بلاشبہ ہم | سچے ہیں | اور انہوں نے ایک چال چلی | اور ہم نے بھی ایک چال چلی | اور وہ | نہ جانتے تھے

موت کا منظر دیکھا ہی نہیں اور ہم اس بات میں سچے ہیں اور انہوں نے ایک خفیہ تدبیر کی اور ہم نے بھی ایک خفیہ تدبیر کی اور ان کو کچھ خبر نہ

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ۙ أَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ أَجْمَعِيْنَ ﴿٥١﴾

پس دیکھئے کیسا ہوا | انجام | ان کی چال کا | کہ ہم نے ہلاک کردیا انہیں | اور ان کی قوم | سب کو

ہوئی پس دیکھو! ان کی تجویز کا کیا انجام ہوا ہم نے ان کو اور ان کی قوم سب کو ہلاک کر ڈالا۔

فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا ۗ إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٥٢﴾

پس یہ | ان کے گھر ہیں | گرے پڑے | ان کے ظلم کی وجہ سے | بیشک | اس میں | نشانی ہے | ان لوگوں کیلئے | جو جانتے ہیں

اب یہ ان کے گھر ہیں، جو ان کے ظلم کی وجہ سے گرے پڑے ہیں۔ بلاشبہ اس میں جاننے والے لوگوں کے لئے نشانِ عبرت ہے

وَأَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿٥٣﴾ وَلُوْطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ

اور ہم نے نجات دی | ان لوگوں کو | جو ایمان لائے | اور پرہیزگاری کرتے رہے | اور لوطؑ | جب اس نے کہا | اپنی قوم سے

اور ہم نے ان لوگوں کو نجات دی جو ایمان لے آئے اور (نافرمانی سے) ڈرا کرتے تھے اور ہم نے لوطؑ کو بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا

أَتَأْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴿٥٤﴾ أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً

کیا تم کرتے ہو | بے حیائی کا کام | اور تم | دیکھتے ہو | کیا تم | آتے ہو | مردوں کے پاس | خواہش نفس کیلئے

کہ تم بے حیائی کرتے ہو اور تم خوب دیکھتے ہو (کہ یہ بے حیائی ہے) کیا تم نفس کی خواہش کی خاطر عورتوں کو چھوڑ کر

مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ۭ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿٥٥﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ

چھوڑ کر | عورتوں کو | بلکہ | تم | بڑے جاہل لوگ ہو | پس نہ تھا جواب | اس کی قوم کا

مردوں کی طرف آتے ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ تم بڑی جاہل قوم ہو۔ ان کی قوم کا جواب فقط یہ تھا کہ لوطؑ

إِلَّآ أَنْ قَالُوْٓا أَخْرِجُوْٓا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿٥٦﴾

مگر یہ کہ | وہ بولے | کہ نکال دو | لوطؑ کے گھر والوں کو | اپنے شہر سے | بیشک وہ | لوگ | پاکیزگی پسند کرتے ہیں

کے گھرانے کو اپنے شہر سے نکال باہر کرو یہ بڑے پاک باز بنے پھرتے ہیں۔ تو ہم نے اس کو اور اس کے گھر والوں کو نجات

فَأَنْجَيْنٰهُ وَأَهْلَهٗٓ إِلَّا امْرَأَتَهٗ ۡ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٥٧﴾ وَأَمْطَرْنَا

پس ہم نے نجات دی اسکو | اور اسکے گھر والوں کو | سوائے | اسکی بیوی کے | ہم نے اسے ٹھہرا دیا تھا | پیچھے رہ جانے والوں میں سے | اور برسائی ہم نے

دی، سوائے اس کی بیوی کے جس کے متعلق ہم نے مقرر کردیا تھا کہ وہ پیچھے رہنے والوں میں ہوگی اور ہم نے ان پر ایک خوفناک بارش

عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٥٨﴾ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

ان پر | ایک بارش | پس کیسی بری تھی | بارش | ان کی جن کو ڈرایا گیا تھا | کہہ دیجئے | سب تعریف | اللہ کے لئے ہے

برسائی تو جن لوگوں کو عذاب سے ڈرایا گیا تھا، ان کیلئے یہ بہت بُری بارش تھی۔ کہہ دیجئے تمام حمد و ثناء اللہ کیلئے ہے اور سلام ہے

وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ۭ آٰللّٰهُ خَيْرٌ أَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٥٩﴾

اور سلام ہے | اس کے بندوں پر | جنہیں | اس نے چن لیا | کیا اللہ | بہتر ہے | یا جو | وہ شریک ٹھہراتے ہیں؟

اس کے ان بندوں پر جن کو اس نے چن لیا (ذرا دیکھو تو) کیا اللہ بہتر ہے یا وہ (جھوٹے معبود) جن کو وہ (اللہ کا) شریک ٹھہراتے ہیں

آیت نمبر　　آسان تفسیر

(٤٩) انہوں نے اپنے لوگوں سے کہا کہ تم آپس میں قسم کھاؤ کہ ہم رات کے وقت سب اکٹھے ہو کر حضرت صالحؑ اور اس کے گھر والوں پر حملہ کر کے انہیں مار ڈالیں گے پھر ان کے وارثوں سے کہہ دیں گے کہ صالحؑ کے خاندان کی ہلاکت کے وقت ہم تو موجود ہی نہ تھے اور جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں بالکل سچ کہہ رہے ہیں۔

(٥٠) اور ان شریروں نے حضرت صالحؑ کو قتل کرنے کی ایک تدبیر کی کہ رات کے وقت ان پر اکٹھے حملہ کر دیں اور ہم نے بھی ان شریروں کو ہلاک کرنے کے لئے فرشتے مقرر کر دیئے (تفصیل اگلی آیت میں ہے)۔

(٥١) پس دیکھئے ان کی تدبیر کا کیسا برا انجام ہوا کہ ہم نے ان کو اور ان کی ساری قوم کو ہلاک کر دیا تفصیل یہ ہے کہ ان سرغنوں نے حضرت صالحؑ کی معجزانہ اونٹنی کو زخمی کر ڈالا اور آپ نے خدا کے حکم سے انہیں تین دن کے اندر عذاب الٰہی کے آنے کی دھمکی دی تو انہوں نے تجویز کے مطابق حضرت صالحؑ اور ان کے گھر والوں کو قتل کرنے کے ارادہ سے رات کے وقت ان پر حملہ کیا۔ حضرت صالحؑ کی حفاظت کے لئے اللہ نے فرشتوں کا پہرہ لگا دیا تھا جب شریروں نے حملہ کیا تو فرشتوں نے ان پر پتھر برسائے جن سے وہ اور ان کی قوم سب ہلاک ہو گئے۔

(٥٢) پس وادئ حجر میں یہ ان کے گھر ان کے ظلموں کی وجہ سے خالی ویران پڑے ہیں بلاشبہ اس میں اہل علم کے لئے بھاری عبرت کا نشان ہے۔ (مکہ والے شام کا سفر کرتے تو راستہ میں قوم ثمود کے ویران کھنڈر دیکھتے تھے جو کہ باعث عبرت تھے)

(٥٣) اور جو لوگ ایمان لا کر اللہ کی نافرمانی سے ڈرتے اور اس کی مخالفت سے پرہیز کرتے رہے ہم نے انہیں نجات دی۔

(٥٤) اور ہم نے حضرت لوطؑ کو ان کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا انہوں نے ان سے فرمایا کہ کیا تم سب کے سامنے کھلم کھلا بے حیائی (لواطت) کا جرم کرتے ہو؟

(٥٥) کیا تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے اپنی شہوت پوری کرتے ہو در اصل تم بڑے جاہل ہو۔

(٥٦) حضرت لوطؑ کی قوم اس کے سوا کوئی جواب نہ دے سکی کہ آپس میں کہنے لگے کہ لوطؑ اور اس کے گھر والوں کو شہر سے نکال دو کیونکہ وہ بڑے پاک صاف بننا چاہتے ہیں۔

(٥٧) پھر ہم نے حضرت لوطؑ اور ان کے گھر والوں کو نجات دی' ان کی بیوی کے علاوہ' جس کے لئے عذاب دیا جانا مقدر ہو چکا تھا۔

(٥٨) پھر ان لوگوں پر آسمان سے پتھراؤ کر کے ان کو تباہ و ہلاک کر دیا پس یہ کیسی بری بارش تھی جو ان لوگوں پر ہوئی جنہیں خدا کے عذاب سے ڈرایا گیا تھا۔

(٥٩) آپ کہئے تمام تعریف خدا ہی کو مناسب اور لائق ہے اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہے۔ کافرو! اب بتاؤ اللہ کی عبادت بہتر ہے یا بتوں کی جس کی وجہ سے گذشتہ قومیں ہلاک ہو چکی ہیں۔

افعال: تَقَاسَمُوْا: تم آپس میں قسم کھاؤ' امر (جمع مذکر حاضر)۔ لَنُبَيِّتَنَّهٗ: ہم اس کو ضرور رات میں جالیں گے' مضارع بانون تاکید ثقیلہ۔

اسماء: اُنَاسٌ: لوگ نَوْسٌ سے۔

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ
بھلا کس نے پیدا کیا | آسمانوں | اور زمین کو | اور اتارا | تمہارے لئے | آسمان سے
بھلا آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا اور کس نے آسمان سے تمہارے لئے مینہ

مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَا كَانَ لَكُمْ
پانی | پس اُگائے ہم نے | اس کے ذریعے سے | باغات | خوشنما | نہیں (ممکن) تھا | تمہارے لئے
برسایا پھر مینہ کے ذریعہ بارونق باغ اُگائے یہ تمہارے بس کی بات نہیں تھی

اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ
کہ تم اُگاتے | ان کے درخت | کیا کوئی اور معبود ہے | اللہ کے ساتھ؟ | (نہیں) بلکہ | وہی | لوگ ہیں
کہ تم ان کے درختوں کو اُگاتے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے (نہیں) بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جو (شرک کر کے)

يَّعْدِلُوْنَ ﴿۶۰﴾ اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ
جو ہٹے ہوئے ہیں (راہ سے) | بھلا کس نے | بنایا | زمین کو | قرار کی جگہ | اور بنا دیں | اس کے درمیان
راستے سے ہٹے ہوئے ہیں بھلا کس نے زمین کو ٹھکانا بنایا اور اس کے اندر نہریں

اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا
نہریں | اور بنا دیئے | اس کے لئے | پہاڑ | اور بنایا | دو سمندروں کے درمیان | پردہ (حدفاصل)
جاری کر دیں۔ اور اس کے لئے پہاڑ بنائے اور (میٹھے اور کھاری) دو سمندروں میں حدِ فاصل رکھی۔

ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَمَّنْ
کیا کوئی اور معبود ہے | اللہ کے ساتھ؟ | بلکہ | اکثر ان میں سے۔ | نہیں جانتے | بھلا کون ہے؟
کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور کوئی معبود بھی ہے۔ (نہیں) بلکہ ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔ بھلا کون ہے

يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ
جو جواب دیتا ہے | بے قرار کو | جب وہ اسے پکارتا ہے | اور دور کر دیتا ہے | تکلیف کو | اور بناتا ہے تمہیں
جو پریشان حال کی (فریاد) سنتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے اور تکلیف کو دور کر دیتا ہے (اور کون)

خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾
نائب | زمین (میں) | تو کیا اور کوئی معبود ہے | اللہ کے ساتھ | تھوڑی ہی | نصیحت حاصل کرتے ہو
زمین پر تم کو (گزشتہ لوگوں کا) جانشین مقرر کرتا ہے کیا اللہ کے ساتھ اور کوئی معبود بھی ہے؟ (نہیں) مگر تم بہت ہی کم نصیحت لیتے ہو۔

اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ
بھلا کون ہے؟ | جو تمہیں راہ دکھاتا ہے | اندھیروں میں | خشکی | اور سمندر کے | اور کون | بھیجتا ہے
بھلا کون ہے جو خشکی اور دریا کے اندھیروں میں تمہاری رہنمائی کرتا ہے اور کون ہے

الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ
ہواؤں کو | خوشخبری دینے والی | پہلے | اس کی رحمت (بارش) کے | تو کیا کوئی اور معبود ہے | اللہ کے ساتھ؟
جو اپنی رحمت سے پہلے ہواؤں کو خوشخبری کے لئے بھیجتا ہے اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟

(۶۰) بھلا یہ تو بتاؤ کہ کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کر کے آسمان سے تمہارے لئے پانی اتارا پھر اس کے ذریعہ سے زمین سے خوبصورت باغ اُگائے جن کے درختوں کو اگانا تمہارے بس کی بات نہ تھی۔ بھلا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ مشرکین حق سے جائز انکار کر رہے ہیں۔

(۶۱) بھلا بتاؤ کس نے زمین کو آرام گاہ بنا کر اس میں ندیاں جاری کر دیں پھر اس میں مضبوط پہاڑ گاڑ دیئے کہ زمین ایک طرف کو نہ جھک پڑے اور میٹھے اور کھاری سمندروں کے آپس میں ملنے کی جگہ پر ان کے درمیان ایک جدا کرنے والی حد بنا دی۔ بھلا اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی معبود ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ اکثر مشرکین کچھ علم نہیں رکھتے جو واضح دلائل کے باوجود اوروں کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں۔

(۶۲) بھلا بتاؤ اللہ کے سوا اور کون ایسا ہے کہ جب ایک مصیبت زدہ اس کو پکارتا ہے تو وہ اس کی فریاد سن کر اس کی مصیبت کو دور کر دیتا ہے اور آج تمہیں زمین میں گذشتہ لوگوں کا وارث بناتا ہے تو کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ ہرگز نہیں مگر تم غور و فکر ہی نہیں کرتے کہ اوروں کو اس کا شریک ٹھہراتے ہو۔

افعال: دَعَاهُ: اس نے اس کو پکارا، ماضی واحد مذکر غائب ہٗ ضمیر۔ یُجِیْبُ: دعا قبول کرے، کرے گا، مضارع واحد مذکر غائب۔

اسماء: بَهْجَةٍ: رونق، تازگی، خوبی و خوش رنگی۔ قَرَارًا: ٹھہراؤ، ٹھہرنا، اسم مصدر۔ حَاجِزًا: حجاب، پردہ، آڑ، اسم فاعل واحد مذکر۔ اَلْمُضْطَرَّ: بے قرار، بے کس، بے بس، اسم فاعل واحد مذکر۔

تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۳﴾ اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ

برتر ہے | اللہ | اس سے جو | وہ شریک ٹھہراتے ہیں | بھلا کون ہے؟ | جو پہلی بار پیدا کرتا ہے | مخلوق کو

اللہ ان سے بہت بلند ہے جن کو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔ بھلا کون ہے جو مخلوقات کو پہلی دفعہ پیدا کرتا ہے (پھر اس کو فنا کر کے

ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ

پھر | وہ اسے لوٹائے گا | اور کون | رزق دیتا ہے تمہیں؟ | آسمانوں | اور زمین سے

جب چاہے) پھر پیدا کرے گا اور کون ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے روزی دیتا ہے

ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

کیا کوئی اور معبود ہے | اللہ کے ساتھ | کہہ دیجئے | لے آؤ | اپنی دلیل | اگر تم ہو

کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ (اے نبیؐ ان لوگوں سے) کہہ دیجئے اگر تم سچے ہو تو دلیل

صٰدِقِيْنَ ﴿۶۴﴾ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

سچے | کہہ دیجئے | نہیں جانتا | جو (بھی) | آسمانوں | اور زمین میں ہے

پیش کرو۔ (اور ان سے) کہہ دیجئے کہ جو مخلوق بھی آسمانوں اور زمین میں ہے ان میں سے

الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۶۵﴾ بَلِ

غیب کو | سوائے | اللہ کے | اور (مخلوق کو) خبر تک نہیں | کہ کب | وہ دوبارہ اُٹھائے جائیں گے | بلکہ

غیب کی باتیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور نہ وہ یہ جانتے ہیں کہ کب انہیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ بلکہ

ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا

ختم ہو چکا | ان کا علم | آخرت کے بارے میں | بلکہ | وہ | شک میں ہیں | اس سے

آخرت (کے بارے میں) ان لوگوں کا علم بہت ناقص ہے۔ بلکہ وہ اس کے بارے میں شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا

بلکہ | وہ | اس سے | اندھے ہیں | اور کہتے ہیں | وہ لوگ جو | کافر ہیں | کیا جب ہم ہو جائیں گے

بلکہ (یوں کہئے) کہ اس کی طرف سے نابینا ہیں۔ اور جو لوگ کافر ہیں وہ کہتے ہیں کہ کیا جب ہم اور ہمارے

تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ﴿۶۷﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا

مٹی | اور ہمارے باپ دادا (بھی) | (تو) کیا ہم | زمین سے نکالے جائیں گے | بیشک | وعدہ کیا جا چکا ہے | اس بات کا

باپ دادا مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم دوبارہ زندہ کئے جائیں گے یہ وعدے پہلے بھی ہم سے

نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ

ہم سے | اور ہمارے باپ دادا سے | اس سے پہلے | نہیں (ہیں) | یہ | مگر | کہانیاں

اور ہمارے باپ دادا سے ہوتے چلے آئے ہیں۔ یہ صرف پہلے لوگوں کی کہانیاں

الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶۸﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ

پہلے لوگوں کی | کہہ دیجئے | سیر کرو | زمین میں | پھر دیکھو | کیسا | ہوا

ہیں۔ ان سے کہہ دیجئے کہ زمین میں گھومو پھرو اور دیکھو کہ مجرموں کا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶۳) بھلا یہ تو بتاؤ کہ اللہ کے سوا اور کون ایسا ہے جو خشکی اور سمندر کے اندھیروں میں تمہیں راہ بتاتا ہے اور کون ایسا ہے جو اپنی باران رحمت کے نزول سے پہلے خوشخبری دینے کو موسمی ہوائیں بھیجتا ہے تو کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ ہرگز نہیں؟ اللہ تو ان مشرکین کے خدا کے ساتھ شرک سے بہت بلند ہے۔

(۶۴) بھلا بتاؤ اور کون ایسا ہے جو پہلی بار پیدا کر کے پھر اس کو دوبارہ پیدا کرے گا اور کون ایسا ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے تو کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ ہرگز نہیں! ان سے کہہ دیجئے کہ اگر تم سچے ہو تو دلیل لاؤ۔

(۶۵) کہہ دیجئے کہ زمین و آسمان کے رہنے والوں کو غیب کا علم نہیں۔ غیب کا علم تو صرف خدا ہی کو ہے اور (مخلوقات) کو تو یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ کب دوبارہ اٹھائے جائیں گے؟

(۶۶) بلکہ آخرت کے متعلق ان منکرین آخرت کا علم ختم ہو چکا ہے۔ اس لئے وہ اس کو جان نہیں سکتے۔ بلکہ قیامت کی نسبت انہیں شک ہے کہ قائم بھی ہوگی یا نہیں' بلکہ اس کی نسبت وہ بالکل اندھے ہیں۔

(۶۷) اور کفار کہتے ہیں کہ جب ہم اور ہمارے باپ دادے مرنے کے بعد مٹی میں مل جائیں گے تو کیا ہم دوبارہ زمین میں سے زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے؟ یہ عقل سے بہت دور کی بات ہے۔

(۶۸) وہ کہتے ہیں کہ ہم سے اور اس سے پہلے ہمارے باپ دادوں سے بھی یہی وعدہ کیا جا چکا ہے کہ ہم دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے مگر آج تک کچھ بھی نہ ہوا یہ محض پہلے لوگوں کی جھوٹی کہانیاں ہیں۔

انفعال: اِدّٰرَکَ: تھک کر رہ گیا' فنا ہو گیا' ماضی واحد مذکر غائب۔

اسماء: عَمُوْنَ: کوردل' دل کے اندھے' صفت مشبہ۔

عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٦٩﴾ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ

انجام | مجرموں کا | اور نہ | تم غم کھاؤ | ان پر | اور نہ ہو تم | تنگ دل

انجام کیا ہوا ہے۔ آپ اُن کے معاملے میں غمگین نہ ہوں اور نہ ان کی سازشوں سے

مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ

اس سے جو | وہ مکروفریب کرتے ہیں | اور وہ کہتے ہیں | کب (پورا ہوگا) | یہ | وعدہ | اگر ہو تم

آپ تنگ دل ہوں۔ اور وہ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا اگر تم

صٰدِقِيْنَ ﴿٧١﴾ قُلْ عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ

سچے | کہہ دیجئے | شاید | کہ ہو گیا ہو | قریب تمہارے | بعض | وہ (عذاب) جس کی

سچے ہو۔ کہہ دیجئے ممکن ہے کہ اس عذاب کا کچھ حصہ جس کے لئے تم جلدی کر رہے ہو،

تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ

تم جلدی کرتے ہو | اور بلاشبہ | تمہارا رب | بڑے فضل والا ہے | لوگوں پر | اور لیکن

تمہارے نزدیک آ ہی پہنچا ہو۔ اور بیشک آپ کا ربّ لوگوں پر بہت مہربان ہے مگر ان میں سے

اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ

اکثر ان میں سے | شکر نہیں کرتے | اور بیشک | تمہارا رب | خوب جانتا ہے | جو چھپاتے ہیں

اکثر شکر نہیں کرتے۔ اور بیشک آپ کا ربّ خوب جانتا ہے جو کچھ ان کے

صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٤﴾ وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِي السَّمَآءِ

ان کے سینے | اور جو کچھ | وہ ظاہر کرتے ہیں | اور نہیں | کوئی چیز غائب | آسمان

سینوں میں پوشیدہ ہے اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں۔ اور آسمان اور زمین میں کوئی مخفی چیز ایسی نہیں

وَالْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٧٥﴾ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ

اور زمین میں | مگر | وہ ہے کتاب | واضح میں | بیشک | یہ | قرآن | بیان کرتا ہے

جو واضح کتاب (لوحِ محفوظ) میں لکھی ہوئی نہ ہو۔ بیشک یہ قرآن بنی اسرائیل پر اکثر ان

عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٧٦﴾ وَاِنَّهٗ

بنی اسرائیل پر | اکثر وہ باتیں | جن میں وہ | اختلاف کرتے ہیں | اور بیشک وہ

باتوں کو واضح کرتا ہے جن میں وہ ایک دوسرے سے اختلاف کرتے ہیں۔ اور یہ قرآن بلاشبہ

لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٧﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ

ہدایت | اور رحمت ہے | ایمان والوں کے لئے | بیشک | تمہارا رب | فیصلہ کرے گا | ان کے درمیان

ایمان والوں کے لئے باعثِ ہدایت و رحمت ہے۔ بلاشبہ آپ کا ربّ ان کے درمیان اپنے حکم سے

بِحُكْمِهٖ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ﴿٧٨﴾ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ

اپنے حکم سے | اور وہی ہے | زبردست | علم والا | پس بھروسہ کر | اللہ پر

فیصلہ کر دے گا اور وہ غالب اور علم والا ہے۔ پس آپ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶۹) ان سے کہہ دیجئے کہ زمین میں سیر کر کے لوگوں کے حالات میں غور کرو تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ مجرم لوگوں کا کیسا برا انجام ہوا۔

(۷۰) اور آپ کفار کے ایمان نہ لانے کا کچھ غم نہ کیجئے اور نہ ان کی مخالفانہ چالوں سے تنگ دل ہوں اللہ آپ کی حفاظت کرے گا۔

(۷۱) اور وہ آپ سے کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو وہ وعدۂ عذاب کب پورا ہوگا؟

(۷۲) ان سے کہہ دیجئے کہ جس عذاب کے جلدی آ پہنچنے کا تم مطالبہ کر رہے ہو کیا عجب ہے کہ وہ قریب ہی آ لگا ہو۔

(۷۳) اور عذاب میں تاخیر صرف اس لئے ہے کہ آپ کا پروردگار لوگوں پر بڑا مہربان ہے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔

(۷۴) اور جو کچھ بھی وہ رسول کی دشمنی اپنے سینوں میں چھپاتے ہیں یا زبان سے ظاہر کرتے ہیں سب اللہ کو معلوم ہے اس کے مطابق انہیں سزا دے گا۔

(۷۵) اور جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں پوشیدہ ہے۔ سب لوح محفوظ میں پہلے سے درج ہے۔

(۷۶) بلاشبہ یہ قرآن وہ باتیں بیان کرتا ہے۔ جن میں بنی اسرائیل باہم اختلاف کر کے مختلف گروہ بن گئے ہیں۔

(۷۷) اور بلاشبہ اہل ایمان کے لئے یہ قرآن ہدایت اور رحمت ہے۔

(۷۸) کچھ شک نہیں کہ اللہ ان میں قیامت کے روز فیصلہ کر دے گا اور وہ بڑا غالب ہے سب کچھ جانتا ہے۔ اس کے حکم کو کوئی نہیں روک سکتا اور وہ انہیں ان کے جرموں کی ضرور سزا دے گا۔

افعال: رَدِفَ: وہ پیچھے لگا، پیچھے ہوا، ماضی واحد مذکر غائب۔ تُكِنُّ: وہ چھپاتی ہے، چھپائے گی، مضارع واحد مونث غائب۔

اسماء: غَائِبَةٍ: بہت چھپنے والی چیز، زیادہ سے زیادہ پوشیدہ رہنے والی، اسم فاعل واحد مذکر۔

إِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ ﴿٧٩﴾ إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ

بیشک تم ہی | واضح حق صریح پر ہو | بیشک تم | نہیں سنا سکتے | مُردوں کو | اور نہیں سنا سکتے

بلاشبہ آپ واضح طور پر حق پر ہیں۔ بیشک آپ مُردوں کو اپنی باتیں نہیں سنا سکتے۔ اور نہ بہروں کو

الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ ﴿٨٠﴾ وَمَا أَنْتَ بِهَادِي الْعُمْيِ

بہروں کو | پکار | جب | وہ لوٹ جائیں | پیٹھ پھیر کر | اور نہیں تم ہدایت دینے والے | اندھوں کو

اپنی آواز سنا سکتے ہیں (خصوصاً) جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں۔ اور نہ آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے

عَنْ ضَلَالَتِهِمْ ۖ إِنْ تُسْمِعُ إِلَّا مَنْ يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ

ان کی گمراہی سے | نہیں | تم سنا سکتے | مگر اسے | جو ایمان رکھتا ہے | ہماری آیتوں پر | پس وہی ہیں

(روک کر) راستہ دکھا سکتے ہیں۔ آپ تو صرف ان لوگوں کو سنا سکتے ہیں جو ہماری نشانیوں پر ایمان لاتے ہیں اور

مُسْلِمُونَ ﴿٨١﴾ وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ

فرمانبردار | اور جب | پورا ہو جائے گا | وعدہ (عذاب) | ان پر | (تو) ہم نکالیں گے | ان کے لئے

وہ فرمانبردار ہیں۔ اور جب (اللہ تعالیٰ کا) وعدہ ان کے حق میں پورا ہو جائے گا تو ہم زمین میں

دَابَّةً مِنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا

ایک جانور | زمین میں سے | جو باتیں کرے گا ان سے | کہ | (فلاں) لوگ | ہماری آیتوں پر

سے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے باتیں کرے گا۔ کہ لوگ ہماری باتوں پر یقین

لَا يُوقِنُونَ ﴿٨٢﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِمَّنْ

یقین نہیں رکھتے تھے | اور جس دن | ہم جمع کریں گے | ہر ایک امت میں سے | ایک فوج | ان لوگوں کی جو

نہیں رکھتے تھے۔ اور جس دن ہم ہر امت میں سے اس گروہ کو جمع کریں گے جو ہمارے

يُكَذِّبُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ ﴿٨٣﴾ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوا

جھٹلاتے تھے | ہماری آیتوں کو | پھر انہیں | تقسیم کر دیا جائے گا (ٹولیوں میں) | یہاں تک کہ | جب وہ آجائیں گے

حکموں کو جھٹلایا کرتا تھا اور ان کو گروہوں میں بانٹ دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ جب وہ آجائیں گے

قَالَ أَكَذَّبْتُمْ بِآيَاتِي وَلَمْ تُحِيطُوا بِهَا عِلْمًا أَمَّاذَا

تو فرمائے گا (اللہ) | کیا جھٹلایا تھا تم نے | میری آیتوں کو | حالانکہ تم نے احاطہ نہ کر لیا تھا | ان کا | علم سے | یا اور کیا کیا

تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا کہ کیا تم نے میری آیتوں کو جھٹلایا تھا۔ حالانکہ تمہیں ان کا اچھی طرح علم بھی نہ تھا۔ یا

كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٨٤﴾ وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوا

تم کرتے رہے | اور | واقع ہو گیا | حکم (عذاب کا) | اُن پر | اس لئے | (کہ) انہوں نے ظلم کیا

تم اور کیا کیا کرتے رہے ہو۔ اور ان کے ظلم کی وجہ سے ان کے حق میں عذاب کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔

فَهُمْ لَا يَنْطِقُونَ ﴿٨٥﴾ أَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا اللَّيْلَ لِيَسْكُنُوا

پس وہ | نہ بول سکیں گے | کیا وہ نہیں دیکھتے | کہ ہم نے | بنایا | رات کو | تاکہ وہ آرام کریں

اور وہ بات بھی نہ کر سکیں گے۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے رات بنائی۔ ہے تاکہ وہ اس میں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷۹) پس آپ اللہ پر بھروسہ کر کے منکرین کی کچھ پروانہ کیجئے۔ آپ دین حق پر ہیں جس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔

(۸۰) بلاشک آپؐ ان مردہ دل کفاراور دل کے کانوں سے بہرے مشرکین کو جبکہ وہ آپؐ کے پاس سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں۔حق کی آواز نہیں سنا سکتے۔

(۸۱) اور آپ ان دل کے اندھوں کوان کی گمراہی سے نکال کرراہ راست پر نہیں لاسکتے بلکہ آپؐ یہ حق کی آواز صرف انہی کوسنا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں پرایمان رکھتے ہیں اور وہی حکم ماننے والے ہیں۔

(۸۲) اور جب وہ وعدۂ قیامت پورا ہونے کو ہوگا اوراس کی علامات ظاہر ہونے لگیں گیں تو اس وقت ہم دین حق کو جھٹلانے والوں کی بے وقوفی اور جہالت ان پر واضح کرنے کے لئے (**صفا** پہاڑی میں سے) ایک عجیب جانور نکال کھڑا کریں گے ان سے کلام کرے گا کہ فلاں فلاں مومن ہیں اور فلاں فلاں کافر ہیں جواللہ کی کتابی اور کائناتی آیتوں پرایمان نہ رکھتے تھے۔

(۸۳) اور یادکروجب کہ ہم قیامت میں ہرایک امت میں سے وہ گروہ جمع کریں گے جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے اور ان کوٹولیوں میں تقسیم کرکے میدان محشر میں لے جائیں گے۔

(۸۴) یہاں تک کہ جب وہ حساب کتاب کے مقام پر حاضر ہوجائیں گے تو اللہ ان سے فرمائے گا کیا تم نے میری آیات میں سوچ بچار کئے بغیران کو جھٹلایا تھااور بتاؤتم اور کیا کیا کام کرتے رہے؟

(۸۵) اوران پران جرموں کے بدلے میں جو وہ دنیا میں کرتے رہے، سخت عذاب واقع ہوگا اور وہ بات تک نہ کرسکیں گے۔

افعال: تُكَلِّمُهُمْ: وہ ان سے باتیں کرے گی، بولے گی، مضارع (واحد مونث غائب) هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔ تُحِيْطُوْا: تم گھیرتے ہو، احاطہ کرتے ہو، مضارع جمع مذکر حاضر۔

اسماء: ضَلٰلَتِهِمْ: ان کی گمراہی، هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔ فَوْجًا: گروہ، واحد۔

فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٨٦﴾

اس میں | اور دن کو | روشنی بخشنے والا | بلاشبہ | اس میں | نشانیاں ہیں | ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں

آرام کریں اور دن کو روشن بنایا ہے' بیشک اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو ایمان لاتے ہیں۔

وَيَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَفَزِعَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ

اور جس دن | پھونکا جائے گا | صور میں | تو گھبرا جائے گا | (جو) کوئی ہے | آسمانوں میں

اور جس دن صور پھونکا جائے گا تو جو مخلوق آسمانوں میں ہے

وَمَن فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَن شَاءَ اللَّهُ ۚ وَكُلٌّ أَتَوْهُ

اور جو (کوئی) ہے | زمین میں | سوائے اس کے | جسے اللہ چاہے | اور سب | اس کے آگے آئیں گے

اور جو زمین میں ہے' وہ سب گھبرا اٹھیں گے سوائے اس کے جسے اللہ چاہے' اور ہر ایک اس کے دربار میں

دَاخِرِينَ ﴿٨٧﴾ وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَهِيَ تَمُرُّ

عاجز ہو کر | اور تو دیکھتا ہے | پہاڑوں کو | تو خیال کرتا ہے انہیں | جمے ہوئے | حالانکہ وہ | چلیں گے

جھکا ہوا حاضر ہوگا۔ اور تم پہاڑوں کو دیکھتے ہو تو خیال کرتے ہو کہ وہ (ایک جگہ) جمے کھڑے ہیں' حالانکہ یہ بادلوں کی

مَرَّ السَّحَابِ ۚ صُنْعَ اللَّهِ الَّذِي أَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ إِنَّهُ

جیسے چلتے ہیں | بادل | کاریگری | اللہ کی | جس نے | خوبی سے بنایا | ہر ایک چیز کو | بیشک وہ

طرح گھومیں گے' یہ اللہ تعالیٰ کی کاریگری ہے' جس نے ہر چیز کو کامل و مضبوط بنایا۔ بیشک وہ

خَبِيرٌ بِمَا تَفْعَلُونَ ﴿٨٨﴾ مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِّنْهَا

خبردار ہے | اس سے جو تم کرتے ہو | جو کوئی آیا | نیکی کے ساتھ | تو اس کے لئے | بہتری ہے | اس میں سے

تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے۔ جو کوئی نیکی لے کر آئے گا اس کو اس سے بہتر (بدلہ) ملے گا

وَهُم مِّن فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ ﴿٨٩﴾ وَمَن جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ

اور وہ | گھبراہٹ سے | اس دن | امن میں ہوں گے | اور جو کوئی آئے گا | برائی لے کر

اور ایسے لوگ اس دن کی گھبراہٹ سے امن میں ہوں گے اور جو کوئی برائی لے کر آئے گا

فَكُبَّتْ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا

سو اوندھے ڈال دیئے جائیں گے | چہرے ان کے | دوزخ میں | تمہیں سزا نہیں دی جائے گی | مگر (انہی عملوں کی) جو

ان کو منہ کے بل آگ میں ڈالا جائے گا (اور کہا جائے گا) کہ تمہیں صرف انہی اعمال کی سزا دی جا رہی ہے

كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٩٠﴾ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَٰذِهِ الْبَلْدَةِ

تم کیا کرتے تھے | بیشک | مجھے حکم دیا گیا ہے | کہ میں عبادت کروں | اس شہر (مکہ) کے رب کی

جو تم دنیا میں کرتے تھے۔ (ان سے کہئے) مجھے تو صرف یہی حکم ہوا ہے کہ میں اس شہر (مکہ) کے مالک کی عبادت کروں

الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ

جسے | اس نے محترم بنایا ہے | اور اسی کی ہے | ہر ایک چیز | اور مجھے حکم دیا گیا ہے | کہ میں رہوں

جس نے اس کو محترم کر دیا ہے اور سب کچھ اُسی کا ہے اور مجھے یہ حکم ملا ہے کہ (اُس کا)

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸۶) کیا انہوں نے اس بات میں غور نہیں کیا کہ ہم نے رات کو ان کے آرام کے لئے اور دن کو ان کے کاروبار معیشت کے لئے بنایا بیشک اہل ایمان کے لئے اس میں اللہ کی قدرت کا نشان ہے کہ جو اللہ ساری رات ایک عالم کو عارضی موت دے کر دن کے وقت پیدا کر کے نئے سرے سے زندگی دے سکتا ہے وہ عالم کی حقیقی فنا کے بعد قیامت کے روز دوبارہ زندہ کرنے کی بھی قدرت رکھتا ہے۔

(۸۷) اور یاد کرو جس دن (قیامت میں) اسرافیل خدا کے حکم سے پہلی بار صُور پھونکیں گے تو جو مخلوق آسمانوں اور زمین میں موجود ہے سوائے اس کے جس کو اللہ چاہے جیسے جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل اور عرش کو اٹھا رکھنے والے فرشتے وغیرہ سب گھبرا کر بے ہوش ہو جائیں گے اور دوسری بار صور پھونکیں گے تو سب دوبارہ زندہ اٹھ کھڑے ہوں گے اور نہایت عاجزی سے اللہ کے دربار میں حساب کتاب کے لئے حاضر ہوں گے۔

(۸۸) اور اے مخاطب! جن پہاڑوں کو تو اس وقت اپنی جگہ محکم خیال کرتا ہے قیامت کے روز یہی پہاڑ تیز رفتار بادل کی طرح فضا میں اڑتے پھریں گے یہ اس اللہ کی کاریگری ہے جس نے ہر ایک چیز کو خوب پختہ بنایا۔ بلاشبہ وہ تمہارے تمام اعمال سے خوب واقف ہے ان کے مطابق جزا و سزا دے گا۔

(۸۹) اور قیامت کے روز جو شخص نیک اعمال کے ساتھ دربار الٰہی میں حاضر ہوگا۔ اسے ان نیکیوں کا بہتر بدلہ ملے گا اور اس روز عذاب کی گھبراہٹ سے ایسے ہی لوگ امن میں ہوں گے۔

(۹۰) اور جو کوئی برے اعمال کے ساتھ دربار میں حاضر ہوگا تو ایسے بدکار منہ کے بل اوندھے دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے اور دوزخ کے فرشتے ان سے کہیں گے کہ یہ تمہارے ان برے اعمال کی سزا ہے جو تم نے دنیا میں کئے تھے۔

افعال: اَتَوْهُ: وہ سب اس کے پاس آئے، ماضی ہُ ضمیر واحد مذکر غائب۔ تَحْسَبُهَا: تو اس کو گمان کرے گا، سمجھے گا، مضارع (واحد مذکر حاضر) هَا ضمیر واحد مونث غائب۔ فَزِعَ: وہ ڈر گیا، گھبرا گیا، ماضی معروف واحد مذکر غائب۔ اَتْقَنَ: اس نے درست کیا، مضبوط کیا، ماضی واحد مذکر غائب۔ تَمُرُّ: وہ چلتی ہے، مضارع واحد مونث غائب۔ كُبَّتْ: اوندھے منہ ڈالے جائیں گے، ماضی مجہول۔

اسماء: دٰخِرِيْنَ: ذلیل، خوار، دَاخِرٌ واحد۔ اٰمِنُوْنَ: امن والے، بے خوف، مطمئن، اسم فاعل جمع مذکر۔ جَامِدَةً: جمی ہوئی، ٹھہری ہوئی، اسم فاعل واحد مونث غائب۔ صُنْعَ: بنانا، اچھا کام کرنا۔ فَزَعٍ: گھبراہٹ، ڈر، اسم فعل۔

مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٩١﴾ وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى

فرمانبرداروں میں سے | اور یہ کہ | میں پڑھ کر سناؤں | قرآن | پس جو (شخص) | ہدایت پاتا ہے

فرمانبردار رہوں۔ اور یہ کہ (لوگوں کو) قرآن پڑھ پڑھ کر سناؤں۔ پس جو کوئی ہدایت حاصل کرتا ہے اپنے ہی

فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿٩٢﴾

تو بیشک وہ ہدایت پاتا ہے | اپنے ہی لئے | اور جو کوئی | گمراہ رہا | تو فرما دیں | کہ میں تو صرف | ایک ڈرانے والا ہوں

فائدے کے لئے حاصل کرتا ہے۔ اور جو گمراہ رہتا ہے تو اسے کہہ دیجئے کہ میں تو محض (اللہ کی نافرمانی کے انجام سے) ڈرانے والا ہوں۔

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ۭ

اور فرما دیں | تمام تعریفیں | اللہ کے لئے ہیں | وہ جلد دکھا دے گا تمہیں | اپنی نشانیاں | پھر تم پہچان لوگے انہیں

اور کہئے کہ سب تعریف اللہ کے لئے ہے، وہ عنقریب تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے گا

وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾

اور نہیں | تمہارا رب | بے خبر | اس سے جو | تم (لوگ) کرتے ہو

اور (اس وقت) تم ان کو پہچان لو گے اور جو کام تم کر رہے ہو اللہ ان سے غافل نہیں ہے

سُوْرَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | ثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ قصص مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اٹھاسی آیتیں اور نو رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

طٰسٓمّٓ ﴿١﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿٢﴾ نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ

طسم | یہ آیتیں ہیں | واضح کتاب (قرآن) کی | ہم پڑھتے ہیں | تم پر | کچھ حال

طسم یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں۔ ہم موسیٰ اور فرعون کے سچے حالات

مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٣﴾ اِنَّ فِرْعَوْنَ

موسیٰ | اور فرعون کا | بالکل سچا | ان لوگوں کے لئے | جو ایمان رکھتے ہیں | بلاشبہ | فرعون نے

آپ کو ان لوگوں کی خاطر سناتے ہیں جو ایمان والے ہیں۔ بے شک فرعون نے ملک میں

عَلَا فِي الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ

سرکشی کی | زمین میں | اور بنا دیا | اس کے رہنے والوں کو | کئی گروہ | اس نے کمزور بنا رکھا تھا

سرکشی اختیار کر رکھی تھی اور وہاں کے باشندوں کو طبقوں میں تقسیم کر رکھا تھا جن میں سے ایک گروہ (بنی اسرائیل)

طَآىِٕفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۭ اِنَّهٗ

ایک گروہ کو | ان میں سے | ذبح کرتا تھا | ان کے بیٹوں کو | اور زندہ چھوڑ دیتا تھا | ان کی عورتوں کو | بلاشبہ

کو اس قدر کمزور کر دیا تھا کہ وہ ان کے لڑکوں کو ذبح کرتا تھا اور لڑکیوں کو زندہ رہنے دیتا۔

كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٤﴾ وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ

وہ تھا | فساد کرنے والوں میں سے | اور ہم چاہتے تھے | کہ احسان کریں | ان لوگوں پر جو

اس میں شک نہیں کہ وہ بڑا مفسد تھا۔ اور ہم چاہتے تھے کہ جن کو وہاں کمزور سمجھا جاتا تھا

آیت نمبر ۔۔۔ آسان تفسیر

(۹۱) آپ ان کفار سے کہہ دیجئے کہ مجھے تو اللہ کی طرف سے یہی حکم ملا ہے کہ صرف اسی اللہ کی عبادت کروں جو اس (قابل احترام) شہر مکہ کا مالک حقیقی ہے جس نے اسے ایسی عزت بخشی ہے کہ اس میں لڑائی جھگڑا اور شکار بلکہ کانٹا تک توڑنا حرام کردیا ہے اور اللہ ہی ہر چیز کا مالک ہے اور مجھے حکم ہے اسی بات کا کہ میں اس کا فرماں بردار رہوں۔

(۹۲) اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں قرآن پڑھتا اور سناتا رہوں تو جو کوئی اس پر ایمان لاکر ہدایت پاگیا اس نے اپنے فائدے کے لئے ہی ہدایت پائی اور جو گمراہ ہوا تو اس کی گمراہی کا نقصان اسی کو ہوگا اور میں تو علی الاعلان خبردار کردینے والا ہوں۔

(۹۳) اور آپؐ کو جو اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کے لئے خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اس سب سے بڑی نعمت کا یوں شکر ادا کیجئے کہہ دیجئے کہ سب تعریف اللہ ہی کے لئے لائق ہے۔ جس نے مجھے یہ بلند مرتبہ بخشا۔ مشرکو! عنقریب اللہ تم کو اپنی قدرت کے ایسے نشان دکھادے گا کہ تم کو قرآن کی سچائی کا یقین آجائے گا اور جو کچھ تم کررہے ہو اللہ اس سے بےخبر نہیں ضرور اس کے مطابق سزا دے گا۔

سورۃ القصص

قصص کے معنی ہیں قصہ اور حال۔ چونکہ اس سورۃ میں حضرت موسیٰؑ اور قوم فرعون اور دوسرے لوگوں کے حالات مذکور ہیں اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) یہ حروف مقطعات ہیں حضرت ابن عباسؓ سے اس کے اجتہادی معنی یوں بیان کئے گئے ہیں۔ ط سے مراد طَوْلٌ (قدرت) س سے سنا (بلند شان) م سے مُلک (سلطنت) مطلب یہ ہے کہ قسم اللہ کی قدرت اور بلند شان اور حکومت کی۔

(۲) یہ سورۃ اللہ کے احکام کو کھول کر بیان کرنے والی کتاب قرآن کی آیتیں ہیں۔

(۳) ہم آپؐ کو حضرت موسیٰؑ اور فرعون کا کچھ حال پڑھ کر سناتے ہیں تا کہ ایمان والے اور یقین کرنے والے اس سے نصیحت حاصل کریں۔

(۴) کچھ شک نہیں کہ فرعون نے مصر کے ملک میں بڑی سرکشی کی اور اس کے باشندوں کو مختلف گروہوں میں تقسیم کردیا تھا اور ان میں سے ایک گروہ (بنی اسرائیل) کو تو حد سے زیادہ کمزور اور ذلیل کردیا تھا کہ (اپنے خواب کے برے نتائج سے بچنے کے لئے) ان کے بیٹوں کو ذبح کرتا اور لڑکیوں کو خدمت کے لئے زندہ چھوڑ دیتا تھا اور واقعی وہ بڑا فسادی تھا۔

انعال: تَعْرِفُوْنَهَا: تم اس کو پہچانو گے' مضارع (جمع مذکر حاضر) ھَا ضمیر واحد مونث غائب۔ یُذَبِّحُ: وہ بہت ذبح کیا کرتا تھا' مضارع واحد مذکر غائب۔ یَسْتَضْعِفُ: اس نے کمزور کر رکھا تھا' زور گھٹا رکھا تھا' مضارع واحد مذکر غائب۔

اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ ۝٥

کمزور کردیے گئے تھے | زمین میں | اور ہم بنائیں انہیں | پیشوا | اور ہم بنائیں انہیں | وارث

ان پر احسان کریں اور ان کو (ملک کا) سردار بنا دیں اور انہی کو (ان کا) وارث ٹھہرائیں۔

وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ

اور ہم طاقتور کردیں | انہیں | زمین میں | اور ہم دکھادیں | فرعون | اور ہامان

اور ملک میں ان کا پاؤں جما دیں اور فرعون اور ہامان

وَجُنُودَهُمَا مِنْهُمْ مَا كَانُوا يَحْذَرُونَ ۝٦ وَأَوْحَيْنَا

اوران کے لشکروں کو | ان (کمزوروں کے ہاتھ) سے | وہ چیز | جس سے وہ ڈر رہے تھے | اور ہم نے الہام کیا

اور ان کے لشکروں کو ان (کمزوروں) کے ہاتھوں وہی (انجام) دکھا دیں جس سے وہ خوف زدہ تھے۔ اور ہم نے موسیٰ کی

إِلَىٰ أُمِّ مُوسَىٰ أَنْ أَرْضِعِيهِ ۖ فَإِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَأَلْقِيهِ

موسیٰ کی والدہ کی طرف | کہ تو اسے دودھ پلاتی رہ | پس جب | تجھے خوف ہو اس پر | تو ڈال دے اسے

ماں کی طرف یہ وحی بھیجی کہ تُو اپنے بچے کو دودھ پلاتی رہ اور جب اس سے متعلق تجھے خطرہ لاحق ہو تو اسے دریا میں

فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِي وَلَا تَحْزَنِي ۖ إِنَّا رَادُّوهُ إِلَيْكِ

دریا میں | اور کچھ نہ خوف کر | اور نہ غم زدہ ہو | بیشک ہم | اسے لوٹادیں گے | تیری طرف

ڈال دینا اور تم نہ تو خوف کھانا اور نہ رنج کرنا۔ ہم یقیناً اسے تیرے پاس واپس لوٹا دیں گے

وَجَاعِلُوهُ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝٧ فَالْتَقَطَهُ آلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُونَ

اور بنادیں گے اس کو | رسولوں میں سے | پھر اُٹھالیا اس کو | فرعون کے گھر والوں نے | تا کہ وہ ہو

اور اسے (اپنے) رسولوں میں سے ایک رسول بنائیں گے۔ (چنانچہ جب موسیٰ کو دریا میں ڈال دیا گیا) تو فرعون کے آدمیوں نے

لَهُمْ عَدُوًّا وَحَزَنًا ۗ إِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا

ان کے لئے | دشمن | اور غم کا باعث | بیشک | فرعون | اور ہامان | اور ان کے لشکر

اسے اُٹھا لیا تا کہ وہی (بالآخر) ان کا دشمن اور رنج کا باعث بنے۔ اس میں شک نہیں کہ فرعون و ہامان اور ان کے لشکر

كَانُوا خَاطِئِينَ ۝٨ وَقَالَتِ امْرَأَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ

تھے | خطاکار | اور بولی | بیوی | فرعون کی | کہ (یہ تو) ٹھنڈک ہے | آنکھوں کی

سب غلطی پر تھے۔ اور فرعون کی بیوی نے کہا یہ بچہ میری اور تیری آنکھوں کی

لِي وَلَكَ ۖ لَا تَقْتُلُوهُ ۖ عَسَىٰ أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ

میرے لئے | اور تیرے لئے | تم اسے قتل نہ کرو | شاید | کہ وہ ہمیں نفع دے | یا | ہم بنالیں اسے

ٹھنڈک ہے اسے ہلاک نہ کرو ممکن ہے کہ یہ ہمیں نفع دے یا اسے ہم اپنا بیٹا بنا لیں۔

وَلَدًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝٩ وَأَصْبَحَ فُؤَادُ أُمِّ مُوسَىٰ فَارِغًا

بیٹا | اور وہ | نہیں جانتے تھے | اور ہوگیا | دل | موسیٰ کی والدہ کا | خالی (قرار سے)

اور وہ (انجام سے) بے خبر تھے۔ اور موسیٰ کی ماں کا دل بے قرار ہو گیا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵) اور ہم چاہتے تھے کہ بنی اسرائیل پر جنہیں اس ملک میں حد درجہ ذلیل اور کمزور کر دیا گیا تھا احسان کر کے انہیں ملک میں صاحب اقتدار اور ملک کا وارث بنا دیں۔

(۶) اور زمین میں انہیں طاقت اور قوت بخشیں اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو انہی کمزور بنی اسرائیل کے ہاتھوں ان کی تباہی اور بربادی دکھا دیں جس کا انہیں خطرہ لگا ہوا تھا۔

(۷) اور حضرت موسیٰؑ کی پیدائش پر ہم نے ان کی والدہ کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ انہیں دودھ پلاتی رہو اور جب فرعون کی طرف سے ان کے قتل کا خطرہ محسوس کرو تو انہیں صندوق میں بند کر کے دریا میں ڈال دو اور ہم انہیں واپس لوٹا کر تمہارے ہی حوالے کر دیں گے اور انہیں اپنا رسول بنائیں گے۔

(۸) پس حضرت موسیٰؑ کی والدہ نے ایسا ہی کیا تو فرعون کے گھر والوں نے اس صندوق کو دریا میں سے اٹھا لیا تاکہ آخر کار وہ فرعونیوں کا دشمن اور ان کے لئے غم کا باعث ثابت ہوا۔ بلاشبہ فرعون و ہامان اور ان کے لشکر خطا کار ہی تھے۔

(۹) اور حضرت موسیٰؑ کو دریا سے نکالنے کے بعد فرعون کی بیوی آسیہ بولیں کہ چونکہ ہمارا کوئی بیٹا نہیں اس لئے یہ بچہ میری اور آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے تم اسے اسرائیلی سمجھ کر قتل نہ کرو۔ کیا عجب ہے کہ وہ بڑا ہو کر ہمیں نفع دے۔ یا ہم اسے اپنا گود لیا ہوا' لے پالک بیٹا بنا لیں اور انہیں انجام کی خبر نہ تھی کہ وہی بچہ فرعون اور اس کی حکومت کی تباہی کا باعث ہوگا۔

افعال: نُمَكِّنَ: ہم جاؤ عطا کریں' قدرت دیں' مضارع جمع متکلم۔ نَمُنَّ: ہم احسان کریں' مضارع جمع متکلم۔ اَرْضِعِيْهِ: تو اس کو دودھ پلا' امر (واحد مونث حاضر) ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب۔ اِلْتَقَطَهٗ: اس کو اٹھا لیا' ماضی واحد مذکر غائب' ہٗ ضمیر۔ اَلْقِيْهِ: تو اس کو ڈال دے' امر (واحد مونث حاضر) ہِ ضمیر واحد مذکر غائب۔ تَخَافِيْ: تو نہ ڈر' خوف نہ کر' نہی واحد مذکر حاضر۔ خِفْتِ: تو ڈری' ماضی واحد مونث حاضر۔ تَقْتُلُوْهُ: تم اس کو قتل کرو' مضارع (جمع مذکر حاضر) ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب۔

اسماء: جُنُوْدَهُمَا: ان دونوں کے لشکر' کی فوجیں' هُمَا ضمیر تثنیہ مذکر غائب۔ جَاعِلُوْهُ: اس کو کرنے والے' بنانے والے' اسم فاعل (جمع مذکر) ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب۔ رَآدُّوْهُ: اس کو پھیرنے والے' لوٹا دینے والے' اسم فاعل جمع مذکر' ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب۔

اِنۡ كَادَتۡ لَتُبۡدِىۡ بِهٖ لَوۡلَاۤ اَنۡ رَّبَطۡنَا عَلٰى قَلۡبِهَا لِتَكُوۡنَ

قریب تھا | کہ وہ ظاہر کردیتی | اس کو | اگر نہ | ہم مضبوط کردیتے | اس کے دل کو | کہ وہ رہے

قریب ہے کہ وہ اس راز کو فاش کر دیتی اگر ہم اس کے دل کو مضبوط نہ کر دیتے۔ (غرض یہ تھی) کہ وہ

مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿١٠﴾ وَقَالَتۡ لِاُخۡتِهٖ قُصِّيۡهِ فَبَصُرَتۡ

یقین کرنے والوں میں سے | اور (موسیٰ کی والدہ نے) کہا | اس کی بہن سے | کہ اس کے پیچھے چلی جا | پھر وہ دیکھتی رہی

ایمان میں ثابت قدم رہے۔ اور اس نے موسیٰ کی بہن سے کہا کہ (جدھر کو یہ صندوق جائے) تو اس کے پیچھے پیچھے جا۔

بِهٖ عَنۡ جُنُبٍ وَّهُمۡ لَا يَشۡعُرُوۡنَ ﴿١١﴾ وَحَرَّمۡنَا عَلَيۡهِ الۡمَرَاضِعَ

اس کو | دور سے | اور ان لوگوں کو | خبر تک نہ ہوئی | اور ہم نے روک دیا تھا | اس پر | دائیوں کو

چنانچہ وہ ایک طرف ہو کر اسے دیکھتی رہی اور انہیں اس کا علم بھی نہ ہوا۔ اور ہم نے پہلے ہی سے موسیٰ پر دائیوں کے

مِنۡ قَبۡلُ فَقَالَتۡ هَلۡ اَدُلُّكُمۡ عَلٰۤى اَهۡلِ بَيۡتٍ يَّكۡفُلُوۡنَهٗ

پہلے سے | پس (موسیٰ کی بہن نے) کہا | کیا میں بتاؤں تمہیں | ایک گھر والے | جو اس کی پرورش کریں

دودھ حرام کر رکھے تھے۔ پس موسیٰ کی بہن نے انہیں کہا کیا میں تمہیں ایسے گھر والے نہ بتاؤں جو تمہارے لئے

لَكُمۡ وَهُمۡ لَهٗ نٰصِحُوۡنَ ﴿١٢﴾ فَرَدَدۡنٰهُ اِلٰۤى اُمِّهٖ كَىۡ

تمہارے لئے | اور وہ | اس کے | خیرخواہ بھی ہوں | تو ہم نے لوٹا دیا اس کو | اس کی والدہ کی طرف | تا کہ

اس کی پرورش کریں اور وہ اس کے خیر خواہ ہوں گے۔ تو ہم نے (موسیٰ) کو اس کی ماں کے پاس واپس لوٹا دیا تا کہ

تَقَرَّ عَيۡنُهَا وَلَا تَحۡزَنَ وَلِتَعۡلَمَ اَنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰـكِنَّ

ٹھنڈی رہے | اس کی آنکھ | اور وہ غم نہ کرے | اور تا کہ جان لے | کہ وعدہ | اللہ کا | سچا ہے | لیکن

اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ غم نہ کرے اور تا کہ اس کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے لیکن

اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿١٣﴾ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسۡتَوٰٓى اٰتَيۡنٰهُ

اکثر ان میں سے | نہیں | جانتے | اور جب | وہ پہنچا | اپنی جوانی کو | اور پورا (توانا) ہو گیا | تو دی ہم نے اس کو

اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے۔ اور جب موسیٰ جوان ہوا اور پورا طاقت ور ہوا تو ہم نے اسے

حُكۡمًا وَّعِلۡمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿١٤﴾ وَدَخَلَ

حکمت | اور علم | اور اسی طرح | ہم بدلہ دیا کرتے ہیں | نیکی کرنے والوں کو | اور وہ داخل ہوا

حکمت اور علم عطا کیا اور نیک بندوں کو ہم اس طرح صلہ دیا کرتے ہیں۔ اور (ایک دن کا ذکر ہے کہ)

الۡمَدِيۡنَةَ عَلٰى حِيۡنِ غَفۡلَةٍ مِّنۡ اَهۡلِهَا فَوَجَدَ فِيۡهَا رَجُلَيۡنِ

شہر میں | وقت | غفلت کے | اس کے رہنے والے | تو پایا | اس میں | دو آدمیوں کو

وہ ایسے وقت شہر (مصر) میں داخل ہوا جب وہاں کے لوگ غافل سوئے پڑے تھے وہاں اس نے دو آدمیوں کو

يَقۡتَتِلٰنِ هٰذَا مِنۡ شِيۡعَتِهٖ وَهٰذَا مِنۡ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسۡتَغَاثَهُ

جو لڑ رہے تھے | یہ (ایک تو) | اس کی قوم کا تھا | اور | یہ (دوسرا) | اس کے دشمنوں میں سے | پس فریاد کی اس سے

آپس میں لڑتے دیکھا۔ یہ (ایک) تو اس کی قوم (بنی اسرائیل) میں سے تھا اور دوسرا اس کے دشمنوں میں سے تھا تو جو آدمی

۸

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۰) اور ادھر حضرت موسیٰؑ کی والدہ ان کو دریا میں ڈالنے کے بعد بے قرار ہوگئیں اور قریب تھا کہ وہ بے چینی حضرت موسیٰؑ کو صندق میں ڈالنے کا راز ظاہر کر دیتیں کہ وہ ان کا لڑکا ہے مگر ہم نے ان کے دل کو مضبوط کر دیا تا کہ وہ اللہ کے اس وعدے پر یقین کئے بیٹھی رہیں کہ "ہم اس بچے کو تیری طرف واپس لوٹا دیں گے"۔

(۱۱) اور ماں نے حضرت موسیٰؑ کی بہن سے کہہ دیا کہ اس صندوق کے پیچھے پیچھے چلی جا اور دیکھ کہ کہاں جاتا ہے چنانچہ وہ ایک طرف کھڑی سارا قصہ دیکھتی رہیں اور اہل فرعون کو خبر بھی نہ ہوئی۔

(۱۲) اور حضرت موسیٰؑ پر ہم نے دوسری دایوں کا دودھ پینا بند کر دیا تھا کہ وہ کسی کا دودھ منہ میں نہ لیتے تھے۔ اس موقع پر حضرت موسیٰؑ کی بہن نے ان سے کہا۔ میں تمہیں ایک ایسا خاندان بتا سکتی ہوں جو تمہارے اس بچہ کو پال سکے، پرورش کرے اور اس کی پوری حفاظت بھی کریں۔

(۱۳) پھر ان کے رضامند ہو جانے پر اس نے اپنی والدہ کا پتہ دیا تو ہم نے ان کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ وہ اسے اس کی والدہ کے سپرد کر دیں تا کہ بچہ کو اپنی گود میں دیکھ کر اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور ضائع ہو جانے کا غم و اندیشہ نہ رہے اور اسے کامل یقین ہو جائے کہ اللہ کا وعدہ بالکل سچا ہوتا ہے مگر اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے۔

(۱۴) اور جب حضرت موسیٰؑ فرعون کی نگرانی میں پرورش پا کر جوان اور اچھی طرح طاقتور ہو گئے تو ہم نے انہیں قوت فیصلہ اور دین اور دنیا کی حکمتوں کا علم عطا فرمایا اور نیکوکاروں کو ہم ایسا ہی اچھا بدلہ دیا کرتے ہیں۔

افعال: تُبْدِیْ: وہ ظاہر کر دیتی' مضارع واحد مونث غائب۔ بَصُرَتْ: اس نے دیکھا' ماضی واحد مونث غائب۔ قُصِّیْهِ: اس کے پیچھے پیچھے جا' امر معروف واحد مونث حاضر۔ رَدَدْنٰهُ: ہم نے اس کو پھیر دیا' واپس کر دیا' ماضی جمع متکلم ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب۔

اسماء: المَرَاضِعَ: دودھ پینے کی جگہ' چھاتیاں' جمع ہے۔

الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى

اس نے جو | اس کی قوم کا تھا | برخلاف اس کے جو | اس کے دشمنوں میں سے تھا | تو ایک مکا مارا اس کو | موسیٰ نے

اس کی قوم میں سے تھا اُس نے اُس سے اس کے خلاف مدد چاہی جو اس کے دشمنوں میں سے تھا۔ تو موسیٰ نے اس کو ایک مکا مارا'

فَقَضٰى عَلَيْهِ ۖ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ عَدُوٌّ

تو کام تمام کردیا | اس کا | اس نے کہا | یہ تو | ایک شیطانی حرکت ہے | بیشک وہ | دشمن ہے

اور اس کا کام تمام کر دیا (اس پر) موسیٰ نے کہا کہ یہ تو ایک شیطانی حرکت ہوئی' بیشک شیطان دشمن اور گمراہ

مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ

بہکانے والا | کھلا | بولا | اے میرے ربّ | بیشک میں نے | ظلم کیا | اپنی جان پر

کرنے والا ہے۔ (اس وقت موسیٰ) کہنے لگا۔ اے میرے ربّ! میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا'

فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ لَهٗ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶﴾

پس معاف کر مجھے | تو معاف کردیا (اللہ نے) اس کو | بیشک وہ | ہی | بڑا بخشنے والا | رحم والا ہے

پس تو مجھے بخش دے' سو اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا' بیشک وہ ہی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا

بولا | اے میرے ربّ! | جیسا کہ | تو نے انعام کیا | مجھ پر | پس ہرگز نہ | میں ہوں گا | مددگار

(اس پر موسیٰ نے) کہا کہ اے میرے ربّ! تُو نے جو مجھ پر احسان کیا ہے' تو میں کبھی مجرموں کا مددگار

لِّلْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۷﴾ فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَآىِٕفًا يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا

مجرموں کا | پس صبح کی اس نے | شہر میں | ڈرتے | انتظار کرتے ہوئے | تو اچانک

نہیں بنوں گا۔ الغرض موسیٰ پر خوف اور انتظار کی حالت میں صبح ہوئی (تو دیکھا کہ) اچانک

الَّذِي اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ ۭ قَالَ لَهٗ مُوْسٰٓى

وہی شخص | جس نے مدد مانگی تھی | کل (گزشتہ) | وہ اس سے فریاد کررہا تھا | کہا | اس کو | موسیٰ نے

وہی شخص جس نے کل اس سے مدد چاہی تھی وہ پھر اس کو پکارنے لگا موسیٰ نے اس سے کہا

اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾ فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِيْ

بیشک تو | گمراہ ہے | کھلا | پھر جب | اس نے ارادہ کیا | کہ پکڑے | اس کو

کہ تو پورا گمراہ ہے۔ جب موسیٰ نے اس شخص کو پکڑنا چاہا جو ان کا دشمن تھا

هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ

جو دشمن تھا | ان دونوں کا | اس نے کہا | اے موسیٰ | کیا تو چاہتا ہے | کہ تو مجھے قتل کرے

تو اس (اسرائیلی) نے کہا کہ اے موسیٰ! کیا تُو مجھے بھی اسی طرح مار ڈالنا چاہتا ہے

كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًۢا بِالْاَمْسِ ڰ اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ

جیسا کہ تو نے قتل کردیا تھا | ایک آدمی کو | کل | تو نہیں چاہتا | مگر یہ کہ | تُو ہو

جس طرح تو نے کل ایک شخص کو مار ڈالا تھا تو تُو صرف یہ چاہتا ہے

آیت نمبر | آسان تفسیر

(۱۵) اور جب دو پہر کے وقت لوگ غفلت میں پڑے سو رہے تھے اور حضرت موسیٰ شہر مصر میں چپکے سے داخل ہوئے تو دیکھا کہ دو شخص آپس میں لڑ رہے ہیں ایک تو ان کی قوم کا اسرائیلی ہے اور دوسرا ان کا دشمن قبطی۔ (فرعونی) اسرائیلی نے آپؐ سے قبطی کے خلاف فریاد کی تو آپؐ نے اس کے ایک مکا مارا جس سے وہ مر گیا۔ تب حضرت موسیٰ نے اپنے جی میں کہا کہ اس حرکت میں شیطان کا دخل تھا واقعی شیطان انسان کا کھلم کھلا دشمن ہے لوگوں کو ورغلا کر آپس میں فساد ڈلوا دیا کرتا ہے۔

(۱۶) پھر حضرت موسیٰ نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار! میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا کہ قبطی کو غلطی سے مار ڈالا سو تو مجھے معاف فرما۔ پس اللہ نے آپؐ کی خطا معاف کر دی۔ واقعی وہ بڑا بخشنے والا رحم والا ہے۔

(۱۷) حضرت موسیٰ نے عرض کی کہ بار خدایا! چونکہ تو نے مجھ پر بڑا فضل کیا کہ مجھے پوری عقل عطا کی اس لئے آئندہ میں مجرموں کا کبھی مددگار نہ ہوں گا۔

(۱۸) قبطی کے قتل سے شہر میں ایک شور سا مچ گیا اور ہر طرف قاتل کی تلاش ہونے لگی مگر قاتل کا کوئی پتہ نہ ملا۔ چنانچہ حضرت موسیٰ صبح کو ڈرتے اور قتل کے نتیجے کا انتظار کرتے ہوئے اٹھے باہر نکلے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہی اسرائیلی جس نے کل آپؐ سے قبطی کے خلاف مدد طلب کی تھی آج پھر کسی سے جھگڑ رہا ہے اور حضرت موسیٰ سے فریاد کر رہا ہے۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ تُو تو صاف گمراہ ہے کہ روزانہ جھگڑے کرتا ہے۔

افعال: اِسْتَغَاثَهُ: اس نے اس سے فریاد کی' ماضی واحد مذکر غائب ہٗ ضمیر۔ وَكَزَ: گھونسا مارا' ماضی معروف واحد مذکر غائب۔ يَقْتَتِلَانِ: وہ دونوں لڑ رہے تھے' تثنیہ مذکر غائب۔ غَفَرَ: اس نے معاف کر دیا' ماضی معروف واحد مذکر غائب۔ اِسْتَنْصَرَهٗ: اس نے اس سے مدد مانگی' ماضی واحد مذکر غائب ہٗ ضمیر۔ يَتَرَقَّبُ: خفیہ ٹوہ لگاتا ہوا' مضارع واحد مذکر غائب۔ يَسْتَصْرِخُهٗ: وہ اس کو چیخ کر بلا رہا تھا' مضارع واحد مذکر غائب ہٗ ضمیر۔

اسماء: شِيْعَتِهٖ: اس کے رفیق' اس کا گروہ' ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب۔ خَآئِفًا: ترساں' ڈرنے والا' اسم فاعل واحد مذکر۔ مُضِلٌّ: گمراہ کرنے والا' گمراہ چھوڑ دینے والا' اسم فاعل واحد مذکر۔

جَبَّارًا فِي الْأَرْضِ وَمَا تُرِيدُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْمُصْلِحِينَ ﴿١٩﴾
ظالم | زمین میں | اور تو نہیں چاہتا | کہ تو ہو | اصلاح کرنے والا
کہ ملک میں زبردستی کرتا پھرے اور تو نیک بن کر نہیں رہنا چاہتا۔

وَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَقْصَا الْمَدِينَةِ يَسْعَىٰ قَالَ يَا مُوسَىٰ
اور آیا | ایک آدمی | پرلے کنارے سے | شہر کے | دوڑتا ہوا | اس نے کہا | اے موسیٰ!
اور شہر کی دوسری جانب سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اس نے کہا کہ اے موسیٰ!

إِنَّ الْمَلَأَ يَأْتَمِرُونَ بِكَ لِيَقْتُلُوكَ فَاخْرُجْ إِنِّي لَكَ
بیشک | سردار | مشورہ کررہے ہیں | تیرے بارے میں | تا کہ قتل کردیں تجھے | پس تُو نکل جا | بیشک میں | تیرے
سرداران قوم تمہارے متعلق مشورہ کر رہے ہیں کہ تمہیں ہلاک کر ڈالیں' پس تو یہاں سے نکل جا۔ بیشک میں تیرے

مِنَ النَّاصِحِينَ ﴿٢٠﴾ فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا يَتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ نَجِّنِي
خیرخواہوں میں سے ہوں | پس وہ نکلا | وہاں سے | ڈرتا | انتظار کرتا ہوا | بولا | اے میرے رب! | نجات دے مجھے
خیر خواہوں میں سے ہوں۔ سو موسیٰ وہاں سے خوف اور (حالات کا) انتظار کرتے ہوئے نکلا کہا اے میرے رب!

مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٢١﴾ وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَاءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسَىٰ
ظالموں کی قوم سے | اور جب اس نے رخ کیا | مدین کی طرف | تو کہا | مجھے امید ہے
مجھے ان ظالم لوگوں سے نجات دے اور جب وہ شہر مدین کی طرف متوجہ ہوا (تو) کہا کہ قریب ہے

رَبِّي أَنْ يَهْدِيَنِي سَوَاءَ السَّبِيلِ ﴿٢٢﴾ وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ
کہ میرا رب | بتائے گا مجھے | سیدھا | راستہ | اور جب وہ پہنچا | مدین کے پانی (کے کنویں) پر
کہ میرا رب مجھے سیدھا راستہ دکھا دے۔ اور پھر جب مدین کے پانی (کے کنویں) پر پہنچا

وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِنَ النَّاسِ يَسْقُونَ وَوَجَدَ
اس نے پایا | وہاں | ایک مجمع | لوگوں کا | جو پانی پلا رہے تھے | اور اس نے پایا (دیکھا)
تو وہاں لوگوں کا ایک مجمع دیکھا جو (جانوروں کو) پانی پلا رہے تھے اور ان سے الگ

مِنْ دُونِهِمُ امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا
ان سے علیحدہ | دو عورتوں کو | جو روکے کھڑی تھیں (بکریاں) | اس نے کہا | تمہارا کیا مسئلہ ہے؟
دو عورتوں کو دیکھا جو بکریوں کو روکے کھڑی تھیں۔ موسیٰ نے کہا تمہیں کیا کام ہے؟

قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّىٰ يُصْدِرَ الرِّعَاءُ وَأَبُونَا
وہ دونوں بولیں | ہم نہیں پلا سکتیں | یہاں تک کہ | واپس لے جائیں | چرواہے | اور ہمارا باپ
انہوں نے جواب دیا کہ ہم (اپنی بکریوں کو) پانی نہیں پلا سکتیں جب تک دوسرے چرواہے (جانوروں کو) پانی پلا کر نہ لے جائیں

شَيْخٌ كَبِيرٌ ﴿٢٣﴾ فَسَقَىٰ لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّىٰ إِلَى الظِّلِّ
بوڑھا ہے | تو (موسیٰ) نے پانی پلا دیا | ان (کی بکریوں) کو | پھر پیچھے ہٹ آیا | سایہ کی طرف
اور ہمارا باپ ایک بوڑھا آدمی ہے۔ تو موسیٰ نے ان کی (بکریوں کو) پانی پلا دیا پھر سائے کی طرف چلا گیا۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۹) پھر حضرت موسیٰ نے اپنے اور اس اسرائیلی دونوں کے قومی دشمن ''قبطی'' کو پکڑنے کا ارادہ کیا تو اسرائیلی نے یہ خیال کر کے کہ شاید آپ مجھے پکڑنا چاہتے ہیں حضرت موسیٰ سے کہا کہ اے موسیٰ! کیا تو مجھے بھی قتل کرنا چاہتا ہے جیسا کہ تو نے کل ایک قبطی کو قتل کر دیا تھا تُو تو ملک میں ظالم جابر بننا چاہتا ہے اور یہ نہیں چاہتا کہ اصلاح کرے۔

(۲۰) اس قبطی کو اتنا اشارہ بہت تھا اس نے فوراً جا کر فرعون سے کہہ دیا کہ مقتول قبطی کا قاتل موسیٰ ہے تو فرعون نے آپؑ کے قتل کا فیصلہ کر لیا اور لوگ آپؑ کی تلاش میں نکلے حضرت موسیٰ کے ایک خیر خواہ کو خبر ہوئی تو وہ شہر کے دوسرے کنارے سے دوڑتا ہوا آپؑ کے پاس آیا اور آپؑ سے کہا کہ فرعون کے اہل دربار آپؑ کے قتل کا مشورہ کر رہے ہیں سو بہتر ہے کہ آپؑ یہاں سے نکل جائیں اور میں آپؑ کا خیر خواہ ہوں۔

(۲۱) یہ سن کر حضرت موسیٰ ڈرتے ہوئے اور نتیجہ کا انتظار کرتے ہوئے شہر سے نکلے اور دعا کی کہ بار خدایا! مجھے ان ظالموں سے نجات دے۔

(۲۲) اور جب شہر سے نکل کر حضرت شعیبؑ کے وطن مدین کا رخ کیا تو بولے مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے سیدھا راستہ بتادے گا۔ مدین، مصر سے آٹھ دس دن کے سفر کے فاصلے پر ہے۔

(۲۳) اور سفر کر کے جب آپ مدین کے کنویں پر پہنچے تو وہاں لوگوں کا مجمع دیکھا کہ وہ اپنے جانوروں کو کنویں سے پانی کھینچ کھینچ کر پلا رہے ہیں اور ان کے پیچھے دو عورتوں (حضرت شعیبؑ کی لڑکیوں) کو دیکھا کہ وہ اپنی بکریاں روکے کھڑی ہیں آپؑ نے ان سے پوچھا کہ تم اپنی بکریاں پیچھے کیوں روک رہی ہو؟ وہ بولیں کہ جب تک یہ لوگ پانی پلا کر پیچھے نہ ہٹ جائیں ہم نہیں پلا سکتیں، اور ہمارے والد بہت بوڑھے ہیں۔

افعال: يَبْطِشَ: کہ پکڑ لے، مضارع واحد مذکر غائب۔ يَأْتَمِرُوْنَ: وہ باہم مشورہ کر رہے ہیں، مضارع جمع مذکر غائب۔ تَوَجَّهَ: وہ متوجہ ہوا، اس نے رخ کیا، ماضی واحد مذکر غائب۔ يَهْدِيَنِيْ: کہ وہ مجھے ہدایت کرے گا، مضارع منصوب واحد مذکر غائب۔ تَذُوْدَانِ: وہ دونوں ہانکتی ہیں، وہ دونوں روکتی ہیں، مضارع تثنیہ مونث غائب۔ سَقٰى: اس نے پانی پلایا، ماضی واحد مذکر غائب۔

اسماء: خَطْبُكُمَا: تم دونوں (عورتوں) کا حال، كُمَا ضمیر تثنیہ مذکر حاضر۔ رِعَآءُ: چرواہے، اسم فاعل جمع مذکر۔

فَقَالَ رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ

اور کہا | اے میرے ربّ! بلاشبہ میں | اس (چیز) کا جو | تُو نازل کرے | میری طرف | بھلائی میں سے

اور کہا کہ اے میرے ربّ! اپنی مہربانی سے تو مجھے جو کچھ بھی بھیج دے میں اس کا

فَقِیْرٌ ﴿۲۴﴾ فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِیْ عَلَى اسْتِحْیَآءٍ

محتاج ہوں | پس آئی اس کے پاس | ایک (لڑکی) ان دونوں میں سے | چلتی ہوئی | شرم سے

حاجت مند ہوں۔ پھر ان دو لڑکیوں میں سے ایک شرم و حیا کے ساتھ چلتی ہوئی اس کے پاس آئی

قَالَتْ اِنَّ اَبِیْ یَدْعُوْكَ لِیَجْزِیَكَ اَجْرَ مَا سَقَیْتَ لَنَا ؕ

وہ بولی | بیشک میرا والد | تجھے بلاتا ہے | تاکہ تجھے دے | بدلہ | اس کا جو تو نے پانی پلایا | ہماری بکریوں کو

اور کہنے لگی کہ میرا باپ تجھے بلاتا ہے کہ تو نے ہمارے لئے جو پانی پلایا تھا اس کا معاوضہ ادا کرے۔

فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَیْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ٚ

پس جب | وہ آیا اس کے پاس | اور بیان کیا | اس سے | سب حال | اس نے کہا | تو خوف نہ کر

پھر جب موسیٰ اس (بزرگ) کے پاس آیا اور اس سے اپنا قصہ بیان کیا تو اس نے کہا کہ ڈرو مت

نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا

تو نے نجات پالی | ظالموں کی قوم سے | بولی | ایک (لڑکی) ان دونوں میں سے

تم ظالموں سے بچ گئے ہو۔ ان لڑکیوں میں سے ایک نے کہا

یٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ۫ اِنَّ خَیْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِیُّ

اے میرے باپ! | اسے ملازم رکھ لو | بلاشبہ | بہتر (شخص) | جسے تم ملازم رکھو | وہ طاقتور

کہ ابا! اسے ملازم رکھ لیجئے یہ بہتر ہے کہ آپ جو ملازم رکھیں توانا

الْاَمِیْنُ ﴿۲۶﴾ قَالَ اِنِّیْۤ اُرِیْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى

امانت دار ہو | (شعیبؑ نے) کہا | بیشک میں چاہتا ہوں | کہ نکاح کر دوں تجھ سے | ایک کا

اور بااخلاق ہونا چاہئے۔ بزرگ نے کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ میں اپنی دو بیٹیوں میں سے ایک کو

ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِیْ ثَمٰنِیَ حِجَجٍ ۚ

اپنی ان دونوں بیٹیوں میں سے | اس (شرط) پر | کہ تو ملازمت کرے میری | آٹھ | سال

تیرے ساتھ بیاہ دوں اس شرط پر کہ تو آٹھ سال میری خدمت کرے

فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ وَمَاۤ اُرِیْدُ اَنْ اَشُقَّ

پھر اگر تو پورے کر دے | دس (سال) | تو (وہ) تمہاری طرف سے (نیکی) ہوگی | اور نہیں چاہتا میں | کہ سختی کروں

اور اگر تو نے دس سال پورے کر دیئے تو یہ تیرا احسان ہوگا۔ اور میں نہیں چاہتا کہ تجھ پر

عَلَیْكَ ؕ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ

تجھ پر | عنقریب تو مجھے پائے گا | اگر | چاہا اللہ نے | نیک (معاملہ) لوگوں میں سے | (موسیٰ نے) کہا

سختی کروں۔ ان شاء اللہ تو مجھے نیک لوگوں میں سے پائے گا۔ موسیٰ نے کہا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۴) پس حضرت موسیٰؑ نے ان کی بکریوں کو پانی پلا دیا اور ہٹ کر سائے میں آ بیٹھے اور دعا کی کہ اے میرے پروردگار! اس وقت جو نعمت بھی (کھانا وغیرہ) تو مجھے عنایت فرمائے میں اس کا سخت محتاج ہوں (کیونکہ آپ نے کئی روز سے کھانا نہیں کھایا تھا)

(۲۵) پس لڑکیاں اپنی بکریاں گھر لے کر گئیں تو حضرت شعیبؑ نے ان کو جلد سیراب کرنے کی وجہ دریافت فرمائی اور لڑکیوں نے سارا قصہ بیان کیا تو آپ نے حضرت موسیٰؑ کو بلانے کے لئے ایک لڑکی کو واپس بھیج دیا وہ بڑی شرم و حیا سے چلتی ہوئی آپ کے پاس آ کر بولی کہ میرے والد آپ کو بلاتے ہیں تا کہ آپؑ نے جو ہماری بکریوں کو پانی پلایا ہے وہ آپ کو اس کا معاوضہ دیں پس حضرت موسیٰؑ حضرت شعیبؑ کے پاس آئے اور اپنا سارا قصہ سنایا تو انہوں نے فرمایا کہ اب تم ڈرو نہیں ظالموں سے تم نے نجات پالی ہے۔

(۲۶) ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک نے کہا کہ ابا جان! آپ موسیٰؑ کو اپنا کارندہ بنا لیجئے کیونکہ وہ طاقتور اور امانتدار ہے اور بہترین کارندہ جو آپ رکھنا چاہیں وہ طاقتور امانتدار ہی ہونا چاہئے۔

(۲۷) چنانچہ حضرت شعیبؑ نے حضرت موسیٰؑ سے فرمایا کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک کا تمہارے ساتھ نکاح کردوں اس مہر پر کہ تم آٹھ سال میرا کام کرو اور اگر دس برس پورے کردو تو تمہاری مہربانی ہے اور میں تم کو تکلیف دینا نہیں چاہتا انشاء اللہ تم مجھے خوش معاملہ پاؤ گے۔

انعال: قَصَّ: قصہ بیان کیا' ماضی معروف واحد مذکر غائب۔ اِسْتَـئْـجَـرْتَ: تو نے اجرت پر نوکر رکھا' ماضی واحد مذکر حاضر۔ اَشُقَّ: میں تکلیف دوں' مشقت میں ڈالوں' مضارع واحد متکلم۔ اُنْـكِحَكَ: میں تجھ کو بیان دوں' میں تیرے نکاح میں دے دوں' مضارع واحد متکلم ك ضمیر واحد مذکر حاضر۔ تَـأْجُـرَنِـىْ: تو میری نوکری کرے گا' مزدوری کرے گا' مضارع واحد مذکر حاضر ی ضمیر واحد متکلم۔

اسماء: اِسْتِحْيَآءٍ: شرمانا' حیا کرنا' مصدر ہے۔ اِبْنَتَىَّ: میری دو بیٹیاں۔ ثَمَانِىَ: آٹھ (۸) اسم عدد۔

ذٰلِكَ بَيۡنِيۡ وَبَيۡنَكَ ؕ اَيَّمَا الۡاَجَلَيۡنِ قَضَيۡتُ

یہ (عہد ہے) | میرے درمیان | اور تمہارے درمیان | جو مدت بھی دونوں میں سے | میں پوری کروں

کہ (ہاں) آپ کے اور میرے درمیان یہ طے ہوا۔ دونوں میں سے جو مدت چاہوں، پوری کر دوں

فَلَا عُدۡوَانَ عَلَیَّ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی مَا نَقُوۡلُ وَکِیۡلٌ ﴿۲۸﴾

تو نہیں ہوگا جبر | مجھ پر | اور اللہ | اس پر جو | ہم کہہ رہے ہیں | گواہ ہے

تو مجھ پر کوئی جبر نہیں ہوگا اور جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں، اللہ تعالیٰ اس پر گواہ ہے۔

فَلَمَّا قَضٰی مُوۡسَی الۡاَجَلَ وَسَارَ بِاَهۡلِهٖۤ اٰنَسَ

پس جب پوری کرلی | موسیٰ نے | وہ مدت | اور چلا لے کر اپنے گھر والوں کو | تو دیکھی اس نے

تو جب موسیٰ نے وہ مدت پوری کر دی اور اپنی بی بی ساتھ لے کر چلا تو (راستے میں)

مِنۡ جَانِبِ الطُّوۡرِ نَارًا ۚ قَالَ لِاَهۡلِهِ امۡکُثُوۡۤا اِنِّیۡۤ اٰنَسۡتُ

(کوہِ) طور کی جانب سے | ایک آگ' | اس نے کہا | اپنے گھر والوں سے | تم ٹھہرو | بیشک میں نے دیکھی ہے

کوہِ طور کی جانب سے آگ دکھائی دی۔ تو اپنی بی بی سے کہا تم یہاں ٹھہرو مجھے آگ نظر

نَارًا لَّعَلِّیۡۤ اٰتِیۡکُمۡ مِّنۡهَا بِخَبَرٍ اَوۡ جَذۡوَةٍ مِّنَ النَّارِ

آگ | شاید میں | لے آؤں تمہارے پاس | وہاں سے | کوئی خبر | یا چنگاری | آگ کی

آئی ہے، شاید میں وہاں سے تمہارے لئے (راستہ کی) کوئی خبر لاؤں یا آگ کا کوئی انگارہ لاؤں

لَعَلَّکُمۡ تَصۡطَلُوۡنَ ﴿۲۹﴾ فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوۡدِیَ مِنۡ شَاطِیٴِ

تاکہ تم | تپش حاصل کرو | پھر جب | وہ آیا وہاں | (تو) آواز آئی | کنارے سے

تاکہ تم اسے تاپ سکو۔ تو جب یہاں پہنچا تو اس مبارک جگہ میں

الۡوَادِ الۡاَیۡمَنِ فِی الۡبُقۡعَةِ الۡمُبٰرَکَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنۡ یّٰمُوۡسٰۤی

وادی کے دائیں | مقام میں | برکت والے | ایک درخت (کے اوپر) سے | کہ | اے موسیٰ!

اس وادی کے دائیں کنارے سے ایک درخت میں سے آواز آئی کہ اے موسیٰ!

اِنِّیۡۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۳۰﴾ وَاَنۡ اَلۡقِ عَصَاكَ ؕ

بلاشبہ میں | ہی ہوں | اللہ | پروردگار | سب جہانوں کا | اور یہ کہ | ڈال اپنی لاٹھی

بلاشبہ میں ہی وہ اللہ ہوں تمام جہانوں کا رب اور یہ کہ اپنا عصا پھینک دے۔

فَلَمَّا رَاٰهَا تَهۡتَزُّ کَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰی مُدۡبِرًا

پھر جب | اس نے اسے دیکھا | کہ وہ حرکت کر رہی ہے | جیسے | سانپ | تو وہ لوٹا | پیٹھ پھیر کر

چنانچہ جب موسیٰ نے (اپنی لاٹھی کو) یوں ہلتے دیکھا گویا کہ وہ اژدھا ہے تو پیٹھ پھیر کر بھاگے

وَّلَمۡ یُعَقِّبۡ ؕ یٰمُوۡسٰۤی اَقۡبِلۡ وَلَا تَخَفۡ ۟ اِنَّكَ مِنَ الۡاٰمِنِیۡنَ ﴿۳۱﴾

اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھا | (حکم ہوا) اے موسیٰ! | آگے آ | اور خوف نہ کھا | بیشک تو | امن پانے والوں میں سے ہے

اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ (ہم نے کہا) اے موسیٰ! آگے بڑھو اور ڈرو نہیں کیونکہ تم امن میں ہو۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۸) حضرت موسیٰ نے کہا یہ میرے اور آپ کے درمیان وعدہ قرار پایا۔ دونوں میں سے جونسی مدت بھی میں پوری کرلوں تو مجھ پر کوئی الزام نہ ہوگا اور ہمارے اس معاہدے پر اللہ گواہ ہے۔

(۲۹) پس جب حضرت موسیٰ نے مدت پوری کرلی اور حضرت شعیبؑ کی اجازت سے اپنے گھر والوں کو لے کر مصر یا شام کی طرف چلے تو راستہ میں سردی کی وجہ سے آگ کی ضرورت محسوس ہوئی۔ دوسری مشکل یہ پیش آئی کہ راستہ بھی بھول گئے۔ چلتے چلتے کوہِ طور کی ایک طرف آگ سی دیکھ کر گھر والی سے کہا کہ تم یہاں ٹھہرو۔ مجھ کو پہاڑ پر کچھ آگ سی معلوم ہوتی ہے۔ شاید وہاں سے میں تمہارے لئے راستہ کا کوئی پتہ یا گرم کرنے کو آگ کا ایک انگارہ لے آؤں۔

(۳۰) پس جب آپؑ وہاں پہنچے تو وادی طویٰ کے دائیں کنارے کی طرف سے ایک برکت والے مقام میں درخت کے اوپر سے غیبی آواز ہوئی کہ اے موسیٰ! میں ہی اللہ سب جہانوں کا پروردگار ہوں۔

(۳۱) اور کہ تم اپنی لاٹھی زمین پر ڈالو پھر جب انہوں نے ڈالی اور دیکھا کہ وہ سانپ کی طرح حرکت کر رہی ہے تو ڈر کر الٹے پاؤں پیچھے بھاگے اور مڑ کر نہ دیکھا۔ اللہ کا حکم ہوا کہ اے موسیٰ! آگے آؤ۔ ڈرو نہیں۔ تمہیں کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں۔

افعال: اٰنَسَ: اس نے دیکھا' محسوس کیا' ماضی واحد مذکر غائب۔ سَارَ: وہ چلا' ماضی واحد مذکر غائب۔ اَقْبِلْ: تو آگے آ' متوجہ ہو' امر واحد مذکر حاضر۔

اسماء: اَجَلَيْنِ: دو مقررہ مدتیں' تثنیہ۔ بُقْعَةِ: زمین' قطعہ زمین۔ جَذْوَةٍ: چنگاری' شعلہ۔ شَاطِئِ: کنارہ۔ الْمُبَارَكَةِ: خیر و برکت والی' اسم مفعول واحد مونث۔

اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ

تو ڈال لے | اپنا ہاتھ | اپنے گریبان میں | وہ نکلے گا | سفید روشن ہوکر | کسی عیب کے بغیر

اپنا ہاتھ گریبان میں ڈالو وہ بغیر کسی نقص کے چمکتا ہوا سفید نکلے گا

وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ

اور ملا لے | اپنی طرف | اپنا بازو | خوف سے | پس یہ دونوں | دلیلیں ہیں

اور خوف دُور کرنے کے لئے، پھر اپنے بازو کو اپنے جسم سے ملا لو، یہ تمہارے ربّ کی طرف سے

مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا

تیرے ربّ کی طرف سے | فرعون | اور اس کے سرداروں کی طرف | بیشک وہ | ہیں

فرعون اور اس کے سرداروں کے لئے دو نشانیاں ہیں۔ بے شک وہ (بڑے)

قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝۳۲ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ

لوگ | نافرمان | بولا | اے میرے ربّ! | بیشک میں نے | قتل کردیا تھا | ان میں سے

نافرمان لوگ ہیں۔ موسیٰ نے کہا کہ اے میرے ربّ! میں نے ان میں سے ایک شخص کو

نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۝۳۳ وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ

ایک شخص کو | تو مجھے ڈر ہے | کہ وہ مجھے قتل کردیں | اور میرا بھائی | ہارونؑ | وہ | زیادہ فصیح ہے

قتل کر ڈالا تھا، مجھے ڈر ہے کہ وہ مجھے قتل کر دیں گے۔ اور میرا بھائی ہارونؑ مجھ سے زیادہ رواں

مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِيْٓ ۡ

مجھ سے | بولنے میں | پس اس کو بھیج دے | میرے ساتھ | مدد کے طور پر | کہ وہ میری تصدیق کرے

زبان والا ہے لہٰذا تو اسے میرے ساتھ (میرا) مددگار بنا کر بھیج تاکہ وہ میری تصدیق کرے۔

اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۝۳۴ قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ

بلاشبہ | مجھے خوف ہے | کہ وہ مجھے جھٹلائیں گے | فرمایا | ہم مضبوط کردیں گے | تیرا بازو | تیرے بھائی کے ذریعے

کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ وہ لوگ مجھے جھٹلائیں گے۔ فرمایا ہم تیرے بھائی کے ذریعے تیرے بازو کو مضبوط کریں گے

وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا ۚ بِاٰيٰتِنَآ ۚ

اور ہم دے دیں گے | تم دونوں کو | غلبہ | پس وہ نہ پہنچ سکیں گے | تمہاری طرف | ہماری نشانیوں کی وجہ سے

اور تم دونوں کو غلبہ دیں گے اور وہ لوگ تم تک پہنچ بھی نہ سکیں گے، ہماری نشانیوں کی بدولت

اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ۝۳۵ فَلَمَّا جَآءَهُمْ

تم دونوں | اور جو لوگ | تمہاری پیروی کریں گے | غالب رہو گے | پس جب | آیا ان کے پاس

تم اور تمہارے پیرو غالب رہیں گے۔ پس جب موسیٰ ان کے پاس

مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى

موسیٰ | ہماری نشانیوں کے ساتھ واضح | وہ بولے | نہیں ہے یہ | مگر | ایک جادو | خود ساختہ

ہماری کھلی نشانیاں لے کر آیا تو انہوں نے کہا کہ یہ تو خود ساختہ جادو ہے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۳۲) اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالو وہ بغیر کسی بیماری (برص وغیرہ) کے چمکتا ہوا نکلے گا اور ڈر محسوس ہونے سے اپنا بازو جسم سے لگا لو کہ وہ ڈر جاتا رہے سو یہ دونوں (عصا و روشن ہاتھ) اللہ کی طرف سے فرعون اور اس کے اہل دربار کو دکھانے کے لئے دلیلیں ہیں کچھ شک نہیں کہ وہ لوگ بہت ہی نافرمان ہیں۔

(۳۳) حضرت موسیٰ نے عرض کی کہ اے میرے پروردگار! میں نے ان کا ایک شخص غلطی سے قتل کر دیا تھا۔ اس لئے ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے قتل نہ کر دیں۔

(۳۴) اور میرے بھائی حضرت ہارون بولنے میں مجھ سے زیادہ خوش بیان اور فصیح ہیں ان کو میری مدد کے لئے میرے ساتھ بھیج دے کہ وہ میری تصدیق کریں کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ وہ لوگ ضرور مجھے جھٹلائیں گے۔

(۳۵) حق تعالیٰ نے فرمایا ہم ابھی تمہارے بھائی کے ذریعے تمہارا بازو مضبوط کر دیں گے اور تم دونوں کو ان کفار پر غلبہ عطا کریں گے کہ وہ لوگ تم تک پہنچ نہ سکیں گے اور تم دونوں اور دوسرے لوگ جو تمہاری پیروی کریں گے غالب رہو گے۔

افعال: اُسْلُكْ: تو ڈال لے، داخل کر، امر واحد مذکر حاضر۔ اُضْمُمْ: تو ملا لے، امر واحد مذکر حاضر۔ قَتَلْتُ: میں نے مار ڈالا، ماضی معروف واحد متکلم۔ يُصَدِّقُنِيْ: وہ میری تصدیق کرے، مضارع واحد مذکر غائب۔ نَجْعَلُ: ہم کر دیں گے، مضارع جمع متکلم۔ نَشُدُّ: ہم مضبوط کر دیں گے، قوی کر دیں گے، مضارع جمع متکلم۔

اسماء: بُرْهَانَانِ: دو دلیلیں، تثنیہ۔ ذٰنِكَ: یہ دو، اسم اشارہ، كَ ضمیر خطاب۔ رَهْبِ: ڈر۔ اَفْصَحُ: زیادہ فصیح۔ رِدْءًا: مددگار، مدد دینے والا، صفت مشبہ۔ عَضُدَكَ: تیرا بازو، كَ ضمیر خطاب۔

وَمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَقَالَ مُوْسٰى رَبِّيْٓ

اور نہیں سنا ہم نے | یہ | اپنے اگلے باپ دادا سے | اور کہا | موسیٰ نے | میرا رب (ہی)

اور ہم نے اس کا ذکر اپنے اگلے باپ دادا سے تو کبھی نہیں سنا۔ اور موسیٰ نے کہا کہ میرا رب

اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ

خوب جانتا ہے | اس کو | جو لے کر آیا | ہدایت | اس کی طرف سے | اور اس کو | جس کے لئے ہے

اس کو خوب جانتا ہے جو اس کے پاس سے ہدایت لے کر آیا ہے اور جس کے لئے

عَاقِبَةُ الدَّارِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ

آخرت کا | گھر | بیشک نہیں کامیاب ہوتے | ظالم لوگ | اور کہنے لگا | فرعون

آخرت کا اچھا انجام ہے۔ بلاشبہ ظالم نجات نہیں پائیں گے۔ اور فرعون نے کہا کہ

يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ

اے اہل دربار! | میں نہیں جانتا | تمہارے لئے | کوئی اور معبود | اپنے سوا | پس آگ جلا

اے سردارو میرے علم میں میرے سوا تمہارا کوئی اور معبود نہیں، اے ہامان!

لِيْ يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ

میرے لئے | اے ہامان! | مٹی (کی اینٹوں) پر | پھر بنا | میرے لئے | ایک محل | تاکہ میں

تم میرے لئے گارے (کی اینٹوں) کو آگ سے پختہ کرو اور پھر ایک بلند عمارت تیار کراؤ تاکہ میں

اَطَّلِعُ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۳۸﴾

جھانک کر دیکھوں | موسیٰ کے معبود کو | اور میں | تو خیال کرتا ہوں اسے | ایک جھوٹا آدمی

اُوپر چڑھ کر موسیٰ کے معبود کو دیکھوں، اور میں تو موسیٰ کو جھوٹا تصور کرتا ہوں۔

وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْٓا

اور تکبر کیا | اس نے | اور اس کے لشکر نے | زمین میں | ناحق | اور انہوں نے خیال کرلیا تھا

اور فرعون اور اس کے لشکروں نے ناحق زمین میں سرکشی کی اور انہوں نے یہ یقین

اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۹﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ

کہ وہ | ہماری طرف | واپس نہ لوٹائے جائیں گے | تو ہم نے پکڑا اسے | اور اس کے لشکر کو | پھر ہم نے پھینک دیا انہیں

کرلیا تھا کہ گویا ان کو (کبھی) ہماری طرف لوٹ کر آنا ہی نہیں۔ لہٰذا ہم نے اس کو اور اس کے لشکروں کو پکڑ لیا اور پھر

فِي الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ

دریا میں | پس دیکھئے | کیسا ہوا | انجام | ظالموں کا | اور بنایا تھا ہم نے انہیں

انہیں سمندر میں پھینک دیا، سو دیکھو کہ ظالموں کا انجام کیسا ہوا۔ اور ہم نے ان کو پیشوا

اَىِٕمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾

سردار | جو بلاتے رہے | دوزخ کی طرف | اور قیامت کے دن | انہیں مدد نہ دی جائے گی

بنایا تھا جو دوزخ ہی کی طرف (لوگوں کو) بلاتے تھے۔ اور قیامت کے دن (بھی) ان کی کوئی مدد نہیں کی جائے گی۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۶) پس جب حضرت موسیٰ ان کے پاس معجزات لے کر آئے تو وہ لوگ کہنے لگے کہ یہ تو خود سے بنایا ہوا جادو ہے اور بس اور ایسی باتیں ہم نے اپنے باپ دادوں سے نہیں سنیں۔

(۳۷) اور حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اللہ اس کو خوب جانتا ہے جو اس کی طرف سے ہدایت لے کر آیا ہے اور اللہ ہی جانتا ہے کہ کس کا انجام آخرت بہتر ہوگا؟ اور حق کو جھٹلانے والے ظالموں کو کامیابی نہیں ہو سکتی۔

(۳۸) اور فرعون نے اپنے درباروالوں سے کہا کہ میں نہیں سمجھتا کہ میرے سوا تمہارا کوئی اور معبود ہو؟ پھر اپنے وزیر ہامان سے کہا کہ پختہ اینٹیں بنا کر میرے لئے ایک اونچا محل تیار کرو کہ میں اس پر چڑھوں اور جھانک کر موسیٰ کے معبود کو دیکھ آؤں کہ وہ کہاں اور کیسا ہے؟ اور میں تو خیال کرتا ہوں کہ وہ جھوٹا ہے۔

(۳۹) اور فرعون اور اس کے لشکر نے ملک میں ناحق فساد مچا رکھا تھا اور خیال کر لیا تھا کہ وہ جواب دینے کے لئے ہمارے حضور میں حاضر نہ کئے جائیں گے۔

(۴۰) پھر ہم نے اسے اور اس کے لشکروں کو پکڑ کر سمندر میں غرق کر دیا پس آپ دیکھئے کہ حق کو جھٹلانے والے ظالموں کا کیسا برا انجام ہوا۔

(۴۱) اور جس طرح وہ دنیا میں لوگوں کو دوزخ کی طرف بلاتے تھے اسی طرح قیامت کے دن بھی انہیں اہل دوزخ کا رہنما بنا دیا جائے گا اور ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

انعال: اَطَّلِعُ: میں جھانکوں، مطلع ہوں، مضارع واحد متکلم۔ اَظُنُّهٗ: میں اس کو خیال کرتا ہوں، سمجھتا ہوں، مضارع (واحد متکلم) ۂ ضمیر واحد مذکر غائب۔

وَ اَتْبَعْنٰهُمْ فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا لَعْنَةً ۚ وَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ هُمْ

اور پیچھے لگادی ہم نے ان کے | اس دنیا میں | لعنت | اور قیامت کے دن | وہ

اور اس دنیا میں ہم نے ان کے پیچھے لعنت لگا دی اور قیامت کے دن (بھی)

مِّنَ الْمَقْبُوْحِیْنَ ۴۲ وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْ بَعْدِ مَاۤ

بدحال لوگوں میں سے ہوں گے | اور بیشک | ہم نے دی تھی | موسیٰ کو | کتاب | اس کے بعد کہ

ان کا حال بہت ہی بُرا ہوگا۔ اور پہلی امتوں کو ہلاک کرنے کے بعد ہم نے موسیٰ

اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَآىِٕرَ لِلنَّاسِ وَ هُدًى

ہم نے ہلاک کردیں | امتیں | پہلی | ذریعۂ بصیرت | لوگوں کے لئے | اور ہدایت

کو ایک ایسی کتاب دی جو لوگوں کے لئے سراسر بصیرت، ہدایت

وَّ رَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ۴۳ وَ مَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِیِّ

اور رحمت | تاکہ وہ | نصیحت حاصل کریں | اور نہیں تھے آپؐ | (کوہِ طور کی) | مغربی جانب

اور رحمت کا ذریعہ تھی تاکہ وہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ اور (اے نبی) جب ہم نے موسیٰ کی طرف احکام بھیجے

اِذْ قَضَیْنَاۤ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَ مَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِیْنَ ۴۴

جب ہم نے عطا کئے | موسیٰ کو | احکام | اور نہ | تھے آپؐ | حاضرین میں سے

تو آپ (طور کے) مغربی جانب موجود نہ تھے (جہاں کا یہ واقعہ ہے) اور نہ آپؐ ان لوگوں میں سے تھے جو (اس زمانہ میں) موجود تھے۔

وَ لٰكِنَّاۤ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَیْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَ مَا كُنْتَ

اور لیکن ہم نے پیدا کی تھیں | کئی امتیں | پھر دراز ہوگئیں | اُن پر | عمریں | اور نہ تھے آپؐ

بلکہ ہم نے کئی قومیں پیدا کیں پھر ان پر طویل زمانے گزر گئے۔ اور نہ آپؐ

ثَاوِیًا فِیْۤ اَهْلِ مَدْیَنَ تَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِنَا ۙ وَ لٰكِنَّا كُنَّا

رہنے والے | اہل مدین میں | کہ آپ پڑھ کر سناتے | ان کو | ہماری آیتیں | اور لیکن ہم تھے

اہل مدین میں رہائش پذیر تھے کہ انہیں ہماری آیتیں پڑھ کر سناتے تھے بلکہ یہ ہم ہی ہیں

مُرْسِلِیْنَ ۴۵ وَ مَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَیْنَا وَ لٰكِنْ

رسول بھیجنے والے | اور نہ تھے آپ | ایک کنارے پر | طور کے | جب ہم نے پکارا | اور لیکن (یہ تو)

رسول بھیجنے والے۔ اور نہ آپؐ اس وقت طور کے دامن میں موجود تھے جب ہم نے (موسیٰ کو) آواز دی تھی لیکن یہ

رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِیْرٍ

رحمت ہے | آپ کے رب کی | تاکہ آپ ڈرائیں | ان لوگوں کو | جن کے پاس نہیں آیا | کوئی ڈرانے والا

آپ کے رب کی جانب سے ایک مہربانی ہے کہ آپ اُس قوم کو (نافرمانی کے نتائج سے) ڈرائیں جن کے پاس آپؐ سے پہلے

مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ۴۶ وَ لَوْ لَاۤ اَنْ تُصِیْبَهُمْ

آپ سے پہلے | تاکہ وہ | نصیحت حاصل کریں | اور اگر نہ ہوتی (یہ بات) | کہ پہنچتی ان کو

کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں اور اگر یوں نہ ہوتا کہ ان پر کوئی مصیبت

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۲) اور دنیا میں ان پر ہمیشہ لعنت ہوتی رہے گی اور آخرت میں دوزخ کے اندر ان کی بہت بری حالت ہوگی۔

(۴۳) اور پہلی امتوں قوم نوحؑ و عادؓ و ثمودؓ و لوطؑ کو ہلاک کرنے کے بعد ہم نے حضرت موسیٰؑ کو بنی اسرائیل کی طرف نبی بنا کر بھیجا اور ان کو کتاب تورات عطا فرمائی جو لوگوں کے لئے بصیرت اور عقل کو روشن کرنے والے دلائل اور ہدایت اور رحمت کا ذریعہ تھی۔ تاکہ وہ ان سے نصیحت حاصل کریں۔

(۴۴) اور جب ہم نے طور پر حضرت موسیٰؑ کو رسالت دینے کا فیصلہ کیا تھا تو اے محمدؐ! آپ **طُـــور** کے مغرب کی طرف موجود نہ تھے اور نہ ہی اس واقعہ کا جائزہ لے رہے تھے۔

(۴۵) لیکن ہم نے کئی امتیں پیدا کیں اور ان کو مدتیں گزر گئیں اور لوگوں میں سچی خدائی تعلیم باقی نہ رہی اس لئے ضرورت تھی کہ کسی نبی کو بھیجا جائے۔ چنانچہ ہم نے آپؐ کو رسول بنایا اور اس کی دلیل یہ ہے کہ آپؐ غیب کی باتوں کی اطلاع وحی کے ذریعے دے رہے ہیں چنانچہ آپ اہل مدین کے باشندے بھی نہ تھے کہ ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر سناتے ہوں اور ان کے صحیح حالات بذات خود جانتے ہوں بلکہ ہمیں تو آپؐ کو رسول بنانا تھا اس لئے آپؐ کو سب گذشتہ امتوں کے حالات سے وحی کے ذریعے خبردار کیا۔

(۴۶) اور جب ہم نے حضرت موسیٰؑ کو آواز دی تھی اس وقت بھی آپؐ **طُـــور** پر موجود نہ تھے کہ ان کے حالات سے بذات خود واقف ہوں لیکن ہم نے محض اپنی رحمت سے آپؐ کو رسول بنا کر بذریعہ وحی تمام حالات سے باخبر کر دیا تاکہ جن اہل عرب کی طرف ابھی تک کوئی رسول خبر کرنے والا نہیں آیا تھا آپ انہیں عذاب الٰہی سے ڈرا کر دین حق کی طرف دعوت دیں کہ وہ نصیحت قبول کریں۔

افعال: أَتْبَعْنٰهُمْ: ہم نے ان کے پیچھے لگا دی، ماضی جمع متکلم، هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔ تَطَاوَلَ: وہ دراز ہوا، وہ لمبا گزرا، ماضی واحد مذکر غائب۔

اسماء: اَلْمَقْبُوْحِیْنَ: بدحال لوگ، دوزخی، اسم مفعول، جمع مذکر۔ اَلْغَرْبِیِّ: غربی جانب، مغرب کی طرف والا۔

مُّصِيبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَيَقُولُوا۟ رَبَّنَا

کوئی مصیبت | ان جرموں کی وجہ سے | جو آگے بھیجے | ان کے ہاتھوں نے | پھر وہ کہتے | اے ہمارے ربّ!

ان کے اپنے ہی اعمال کی وجہ سے آ نازل ہو پھر وہ کہنے لگیں کہ اے ہمارے ربّ!

لَوْلَآ أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ ءَايَٰتِكَ وَنَكُونَ

کیوں نہ | بھیجا تو نے | ہماری طرف | کوئی رسول | کہ ہم پیروی کرتے | تیری آیتوں کی | اور ہم ہوتے

تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہیں بھیجا تاکہ ہم تیری حکموں کی پیروی کرتے اور ایمان لانے

مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٧﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ ٱلْحَقُّ مِنْ عِندِنَا قَالُوا۟

ایمان والوں میں سے | پھر جب | آیا ان کے پاس | حق | ہمارے پاس سے | (تو) وہ کہنے لگے

والوں میں سے ہوتے۔ پھر جب ہماری طرف سے پیغامِ حق اُن کے پاس آ پہنچا تو کہنے لگے کہ

لَوْلَآ أُوتِىَ مِثْلَ مَآ أُوتِىَ مُوسَىٰٓ ۚ أَوَلَمْ يَكْفُرُوا۟ بِمَآ

کیوں نہ | دیا گیا | جیسے | دیا گیا تھا | موسیٰ کو | کیا انہوں نے انکار نہیں کیا | اس کا

اس نبی کو بھی وہی کچھ کیوں نہ دیا گیا' جو موسیٰ کو دیا گیا تھا۔ کیا جو کچھ اس سے پہلے موسیٰ کو

أُوتِىَ مُوسَىٰ مِن قَبْلُ ۖ قَالُوا۟ سِحْرَانِ تَظَٰهَرَا وقفة

جو دیا گیا | موسیٰ کو | اس سے پہلے | انہوں نے کہا | وہ دونوں جادو ہیں | ایک دوسرے کے موافق

دیا گیا تھا' انہوں نے اس کا انکار نہیں کیا' جب کہنے لگے تھے کہ یہ دونوں جادو ہیں ایک دوسرے

وَقَالُوٓا۟ إِنَّا بِكُلٍّ كَٰفِرُونَ ﴿٤٨﴾ قُلْ فَأْتُوا۟ بِكِتَٰبٍ

اور انہوں نے کہا | بیشک ہم | ہر ایک کا انکار کرنے والے ہیں | کہہ دیجئے | پس لے آؤ | کوئی (اور) کتاب

کے موافق اور کہا کہ ہم کسی کو نہیں مانتے۔ (اے پیغمبر!) ان سے کہہ دیجئے کہ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو

مِّنْ عِندِ ٱللَّهِ هُوَ أَهْدَىٰ مِنْهُمَآ أَتَّبِعْهُ

اللہ کے پاس سے | جو وہ | زیادہ ہدایت دینے والی ہو | ان دونوں سے | کہ میں اس کی پیروی کروں

تو اللہ تعالیٰ کے ہاں سے کوئی ایسی کتاب لے آؤ جو ان دونوں کتابوں (قرآن اور تورات) سے ہدایت میں زیادہ بہتر ہو

إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿٤٩﴾ فَإِن لَّمْ يَسْتَجِيبُوا۟ لَكَ فَٱعْلَمْ

اگر تم سچے ہو | پھر اگر | وہ قبول نہ کریں | تمہاری بات | تو جان لو

تو میں بھی اس کی پیروی کروں' پھر اگر وہ آپؐ کو جواب نہ دے سکیں تو جان لیجئے

أَنَّمَا يَتَّبِعُونَ أَهْوَآءَهُمْ ۚ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ ٱتَّبَعَ

کہ وہ | پیروی کر رہے ہیں | اپنی خواہشات کی | اور کون | زیادہ گمراہ ہے | اس سے | جو پیروی کرے

کہ وہ محض اپنی خواہشات کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور اس شخص سے زیادہ کون گمراہ ہوگا

هَوَىٰهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى

اپنی خواہش کی | بغیر | ہدایت کے | اللہ کی طرف سے | بیشک اللہ | ہدایت نہیں کرتا

جو اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے بغیر اپنی خواہش کی پیروی کرے۔ بیشک اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو

آیت نمبر　　　　آسان تفسیر

(۴۷) اور ہم نے جو آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے تو اس کی وجہ صرف یہ احتمال ہے کہ کفار قریش پر جب اپنے کئے ہوئے گناہوں کے بدلے میں کوئی مصیبت نازل ہوتی تو وہ یوں کہتے کہ بارخدایا! کیوں تُو نے ہمارے پاس کوئی رسول نہ بھیجا کہ ہم اس پر ایمان لا کر تیری آیتوں پر عمل کرتے اور آج ہم پر یہ مصیبت نازل نہ ہوتی۔

(۴۸) پس جب ہمارا رسول برحق دین حق (اسلام) لے کر ان کے پاس آ گیا تو وہ کہنے لگے کہ اسے ایسے معجزے کیوں نہ دیئے گئے جیسے حضرت موسیٰ کو دیئے گئے تھے یہ اعتراض بالکل غلط ہے اس لئے کہ وہ لوگ حق کو ماننے والے ہی نہیں کیونکہ جب حضرت موسیٰ معجزے لے کر ان کے پاس آئے تھے تو پہلے کفار نے ان کا بھی انکار کیا تھا۔ دراصل وہ تو تورات اور قرآن دونوں میں آخری نبی کا ذکر پاتے ہیں تو ایمان لانے کی بجائے ہر دو کتابوں کو ایک دوسرے کا مددگار، جادو بتلاتے ہیں اور دونوں سے منکر ہیں۔

(۴۹) کہہ دیجئے کہ اگر تم سچے ہو تو اللہ کے ہاں سے کوئی اور کتاب ایسی لا دکھاؤ جو تورات اور قرآن سے زیادہ رہنمائی کرنے والی ہو میں (محمدؐ) اس کی پیروی کرنے کو تیار ہوں۔

افعال: اَتَّبِعْهُ: میں اس کی پیروی کروں، مضارع واحد متکلم، ہُ ضمیر واحد مذکر غائب۔ تَظَاهَرَا: وہ دونوں آپس میں موافق ہوئے، مددگار ہوئے، ماضی تثنیہ مذکر غائب۔

اسماء: سِحْرَانِ: دو جادو، سِحْرٌ کا تثنیہ۔

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٠﴾ وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ
ظالم لوگوں کو | اور بیشک | لگاتار بھیجا ہم نے | ان کے لئے | (اپنا) کلام | تاکہ وہ
ہدایت نہیں دیتا۔ اور لوگوں کے لئے ہم اپنے احکام مسلسل بھیجتے رہے ہیں تاکہ

يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٥١﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ
نصیحت حاصل کریں | وہ لوگ جن کو | دی ہم نے | کتاب | اس سے پہلے | وہی | اس پر
نصیحت حاصل کریں۔ جن لوگوں کو ہم نے (قرآن سے) پہلے کتاب دی وہ اس (قرآن) پر بھی

يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا
ایمان لاتے ہیں | اور جب | یہ پڑھ کر سنایا جاتا ہے | ان کو | (تو) کہتے ہیں | کہ ہم ایمان لائے
ایمان رکھتے ہیں۔ اور جب ان کو قرآن پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان

بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ﴿٥٣﴾
اس پر | بیشک وہ | سچ ہے | ہمارے رب کی طرف سے | بیشک ہم تھے | اس سے پہلے ہی | فرمانبردار
لے آئے۔ یہ ہمارے ربّ کی طرف سے برحق ہے ہم تو (اس کے آنے سے) پہلے ہی فرماں بردار ہیں۔

اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ
یہی لوگ ہیں | کہ دیا جائے گا ان کو | ان کا اجر | دوبار | اس لئے کہ | انہوں نے صبر کیا | اور وہ دور کرتے ہیں
یہی لوگ ہیں جن کو ان کے صبر کی وجہ سے دوہرا اجر دیا جائے گا اور یہ لوگ نیکی کے ذریعے

بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿٥٤﴾ وَاِذَا
بھلائی کے ذریعے | برائی کو | اور اس میں سے | جو ہم نے دیا انہیں | خرچ کرتے ہیں | اور جب
برائی کو دُور کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اور جب

سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا
وہ سنتے ہیں | فضول بات | (تو) وہ منہ موڑتے ہیں | اس سے | اور کہتے ہیں کہ | ہمارے لئے | ہمارے اعمال ہیں
وہ بے ہودہ کلام سنتے ہیں تو اس سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے عمل ہمارے لئے

وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ﴿٥٥﴾
اور تمہارے لئے | تمہارے اعمال | سلام ہے | تم پر | ہم نہیں چاہتے | جاہلوں کو
اور تمہارے عمل تمہارے لئے ہیں۔ ہماری طرف سے تم کو سلام، ہم جاہلوں (کی رفاقت) کو نہیں چاہتے۔

اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ
بیشک آپ | ہدایت نہیں دے سکتے | جسے آپ چاہیں | اور لیکن | اللہ ہی | ہدایت دیتا ہے | جسے
(اے پیغمبرؐ!) جس کو آپ چاہیں (اپنی خواہش سے) ہدایت نہیں دے سکتے لیکن اللہ تعالیٰ جس کو چاہے

يَّشَآءُ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿٥٦﴾ وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ
وہ چاہے | اور وہ | خوب جانتا ہے | ہدایت پانے والوں کو | اور وہ کہتے ہیں | اگر | ہم پیروی کریں
ہدایت دیتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے۔ اور کہتے ہیں کہ اگر ہم آپ کے ساتھ

آیت نمبر ۔۔۔ آسان تفسیر

(٥٠) پس اگر یہ کفار آپؐ کو کوئی جواب نہ دے سکیں تو جان لیجئے وہ محض اپنی نفسانی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں۔اور جو کوئی اللہ کی ہدایت کے بغیر اپنی نفسانی خواہشوں پر چلے اس سے زیادہ گمراہ کون ہوسکتا ہے؟ بلاشبہ اللہ حق کے جھٹلانے والے ظالموں کو سیدھا راستہ نہیں دکھاتا۔

(٥١) اور ہم رسولوں پر اپنی وحی مسلسل بھیجتے رہے ہیں تاکہ لوگوں کو احکام الٰہی میں کافی سوچ بچار کرنے کا موقعہ ملے اور انہیں اچھی طرح ذہن نشین کر کے ان سے نصیحت حاصل کریں۔

(٥٢) اور جن لوگوں کو اس سے پہلے کتاب **تورات** دی گئی تھی ان میں سے جو لوگ اس پر صحیح طور سے عمل کر رہے تھے وہ اس **قرآن** پر بھی کسی عذر کے بغیر ایمان لے آتے ہیں جیسے عبداللہؓ بن سلام وغیرہ جو کہ علماء یہود میں سے تھے اور مسلمان ہوگئے تھے۔

(٥٣) ان کا یہ حال ہے کہ جب قرآن ان کو پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو فوراً کہہ دیتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں یہ اللہ کی سچی کتاب ہے اور ہم تو اس سے پہلے ہی اللہ کے سچے فرمانبردار ہیں۔

(٥٤) ایسے ہی خوش قسمت لوگوں کو قیامت کے دن دُگنا اجر ملے گا اس نیک عمل کے بدلے جو انہوں نے دین کی خاطر مصیبتوں پر صبر کیا۔ اور اپنے دشمنوں سے برائی کے بدلے نیکی کرتے رہے اور اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے اللہ کے راستے میں خرچ کرتے رہے۔

(٥٥) اور وہ ایسے نیک بندے ہیں کہ فضول باتوں کے سننے سے پرہیز کرتے ہیں اور کفار سے کہتے ہیں کہ ہمارے لئے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لئے تمہارے اعمال۔ ہم تو تمہیں دور ہی سے سلام کرتے ہیں اور ایسے جاہلوں سے بے فائدہ بحث کرنا نہیں چاہتے۔

(٥٦) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے محبوب چچا ابوطالب کی وفات کے وقت ان پر زور دیا کہ وہ کلمۂ شہادت پڑھ لیں مگر وہ محض قریش کے طعنوں اور بری بھلی باتوں سے ڈر کر خاموش رہے اور اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ بات آپؐ کے اختیار میں نہیں کہ جسے آپؐ چاہیں اسلام پر لے آئیں بلکہ یہ اللہ ہی کے اختیار میں ہے کہ جسے چاہے سیدھے راستے پر لے آئے اور وہی خوب جانتا ہے کہ کون راہ حق پر آئے گا۔

انعال: وَصَّلْنَا: ہم نے پے در پے بھیجا، ہم نے کھول کر بیان کر دیا، ماضی معروف جمع متکلم۔ یُؤْتَوْنَ: ان کو دیا جائے گا، وہ دیئے جائیں گے، مضارع مجہول جمع مذکر غائب۔ اَحْبَبْتَ: تو نے پسند کیا، ماضی واحد مذکر حاضر۔ اَعْرَضُوْا: انہوں نے کنارہ کیا، منہ پھیرلیا، ماضی جمع مذکر غائب۔ نَبْتَغِیْ: ہم (نہیں) چاہتے (جاہلوں کو) مضارع جمع متکلم۔

الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ؕ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ

ہدایت کی | آپ کے ساتھ | تو ہم اُچک لئے جائیں | اپنی سرزمین سے | کیا نہیں جگہ دی ہم نے

ہدایت کی پیروی کرنے لگیں تو ہمیں اپنی زمین سے اُچک لیا جائے گا۔ لیکن کیا ہم نے ان کو

لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَىْءٍ رِّزْقًا

ان کو | امن والے حرم میں | جس کی طرف لے جائے جاتے ہیں | پھل | ہر قسم کے | بطور رزق

پُرامن حرم مکہ میں جگہ نہیں دی جہاں ہر قسم کے میوے پہنچائے جاتے ہیں یہ ہماری طرف سے

مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا

ہماری طرف سے | اور لیکن | اکثر ان میں سے | نہیں جانتے | اور کتنی ہی ہلاک کردیں ہم نے

ان کا رزق ہے۔ مگر ان میں سے اکثر اس بات کو نہیں جانتے۔ اور ہم نے کتنی ہی بستیوں کو

مِنْ قَرْيَةٍۢ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ

بستیاں | جو غرور کرتی تھیں | اپنی معیشت پر | پس یہ ہیں | ان کے گھر | (جو) نہیں

ہلاک کر ڈالا جن کو اپنی معیشت پر بڑا ناز تھا سو یہ ان کے (برباد ہونے والے) گھر (تمہارے سامنے) ہیں

تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ؕ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۵۸﴾

آباد ہوئے | ان کے بعد | مگر تھوڑے ہی | اور ہوئے ہم ہی | وارث

جو ان لوگوں کے بعد بہت ہی کم آباد ہوئے ہیں۔ اور (آخرکار) ہم ہی ان کے وارث ہوئے۔

وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِىْٓ اُمِّهَا

اور نہیں ہے | تمہارا ربّ | ہلاک کرنے والا | بستیوں کو | جب تک | (نہ) بھیج دے | اس کی بڑی بستی میں

اور (اے پیغمبر!) آپ کا ربّ بستیوں کو ہلاک نہیں کرتا، جب تک وہ ان کے بڑے شہر میں

رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِى الْقُرٰٓى

کوئی رسول | جو پڑھ سنائے | ان کو | ہماری آیتیں | اور نہیں ہم | ہلاک کرنے والے | بستیوں کو

رسول نہ بھیج دے، جو اُن کو اس کے احکام پڑھ پڑھ کر سنائے اور ہم بستیوں کو ہلاک نہیں کرتے

اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَىْءٍ

مگر | یہ کہ ان کے رہنے والے | ظالم ہوں | اور جو (بھی) | تم کو دی گئی | کوئی چیز

مگر صرف اس صورت میں جب کہ ان کے باشندے نافرمانی اختیار کر لیں۔ اور تمہیں جو کچھ دیا گیا ہے

فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ

سو (وہ تو) سامان ہے | دنیا کی زندگی کا | اور اس کی خوبصورتی | اور وہ جو | اللہ کے پاس ہے | وہ بہتر ہے

وہ دنیاوی زندگی کا سامان اور اس کی زیب و زینت ہے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ بہت بہتر

وَّاَبْقٰى ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۰﴾ اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا

اور باقی رہنے والا | پس کیا تم عقل نہیں رکھتے | تو کیا وہ شخص | جس سے ہم نے وعدہ کیا | وعدہ | اچھا

اور باقی رہنے والا ہے کیا تم لوگ سمجھتے نہیں۔ کیا وہ شخص جس سے ہم نے اچھا وعدہ کیا ہے

(۵۷) اور بعض مشرکین مکہ کہتے ہیں کہ اگر ہم آپؐ کے ساتھ دین اسلام قبول کر لیں تو تمام قبیلے ہمارے دشمن ہو جائیں گے اور ہمارا جینا حرام کر دیں گے ان کا یہ خیال بالکل غلط ہے کیا ہم نے انہیں مکہ کے پرامن حرم میں جگہ نہیں دی جس میں انہیں ہماری طرف سے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے ہر قسم کے پھلوں سے رزق پہنچایا جاتا ہے (حالانکہ مکہ کی وادی غیر زرعی ہے اور اس میں اپنا کچھ نہیں اُگتا) یعنی جب اسلام قبول کرنے سے پہلے ہم نے ان کی حفاظت کی تو کیا اب اسلام لانے کے بعد ان کی حفاظت نہ کر سکیں گے؟ ضرور کریں گے لیکن اکثر لوگ اس کو نہیں جانتے۔

(۵۸) اور ان کفار مکہ کو خوب سوچ لینا چاہئے کہ ہم نے بہت سی ایسی بستیاں تباہ کر دیں جن کے رہنے والے اپنے آرام اور خوشی کے ساز و سامان پر غرور کرتے تھے اور حق کو قبول کرنے سے انکار کیا کرتے تھے پس یہ دیکھ لیں کہ آج اُن کے گھر ویران پڑے ہیں جو ان کے بعد بہت ہی کم آباد ہوئے اور ہمارے سوا کوئی بھی ان کا وارث نہیں۔

(۵۹) اور آپؐ کا پروردگار بستیوں کو اس وقت تک ہلاک نہیں کرتا جب تک ان میں سے کسی بڑی بستی میں اپنا رسول نہ بھیج لے جب رسول بھیجا جاتا ہے اور وہ خدا کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتا ہے اور لوگ انکار کر کے مجرم ہو جاتے ہیں اس کے بعد ان کو ہلاک کر دیا جاتا ہے۔

(۶۰) اور یہ دنیاوی ساز و سامان جو اب تم کو دیئے گئے ہیں یہ تو صرف دنیا کی چند روزہ زندگی کا سامان اور اس کی زینت ہے لیکن نیک لوگوں کو جو صلہ اللہ کے ہاں قیامت میں ملنے والا ہے وہی بہتر اور زیادہ پائیدار ہے۔ پس کیا تم اتنی بھی عقل نہیں رکھتے کہ ہمیشہ کی نعمت کو چھوڑ کر نفس کی عارضی لذتوں (خوشیوں) کو حاصل کرنے میں مصروف ہو۔

افعال: بَطِرَتْ: اترائی، اکڑنے لگی، ماضی واحد مونث غائب۔ نُتَخَطَّفُ: ہم کو اچک لیا جائے گا یعنی قتل یا لوٹ لیا جائے گا، مضارع مجہول جمع متکلم۔ یُجْبٰی: کھینچ کر لائے، کھنچے چلے آتے ہیں، مضارع مجہول۔ تُسْکَنْ: وہ بسائی جاتی ہے، اس میں سکونت کی جائے گی، مضارع مجہول واحد مونث غائب۔

اسماء: حَرَمًا: حرم، پناہ کی جگہ، ادب کا مقام۔ مَعِیْشَتَهَا: اس کا سامان زندگی، اسم مصدر، هَا ضمیر واحد مونث غائب۔ اُمِّهَا: اس کی ماں، ان کی بڑی بستی، مضاف، هَا مضاف الیہ۔ مُهْلِکِیْ: مجھے ہلاک کرنے والا، اسم فاعل (واحد مذکر) یْ ضمیر واحد متکلم۔

فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
پھر وہ | اس کو ملنے والا ہے | اس شخص کی طرح ہے | کہ دیا ہم نے جس کو | سامان | دنیا کی زندگی (کا)
اور وہ اس کو پانے والا ہے اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جس کو ہم نے دُنیاوی زندگی کا سامان دیا

ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿۶۱﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ
پھر وہ ہوگا | قیامت کے دن | حاضر کئے جانے والوں میں سے | اور جس دن | وہ پکارے گا انہیں
اور پھر وہ قیامت کے دن ان لوگوں کی صف میں ہوگا جو (جواب دہی کے لئے) گرفتار کر کے لائے جائیں گے۔ اور جس دن اللہ تعالیٰ

فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۶۲﴾ قَالَ
پھر فرمائے گا | کہاں ہیں | میرے (وہ) شریک | جن کا | تم دعویٰ کرتے تھے | کہیں گے
ان کو بلا کر پوچھے گا کہ میرے وہ شریک کہاں ہیں جن کو تم شریک ٹھہراتے تھے۔ تو وہ لوگ جو عذاب

الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ
وہ لوگ | جن پر ثابت ہو گیا | حکم (عذاب کا) | اے ہمارے ربّ! | یہی ہیں | جن کو
کے مستحق ٹھہریں گے، کہیں گے کہ اے ہمارے ربّ! یہی وہ لوگ ہیں، جن کو

اَغْوَيْنَا اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ
ہم نے بہکایا تھا | ہم نے انہیں بہکایا تھا | جیسے ہم (خود) بہکے تھے | ہم بیزار ہوتے ہیں (ان سے) | تیری طرف (متوجہ ہو کر)
ہم نے بہکایا، جس طرح ہم خود گمراہ تھے، اسی طرح ہم نے ان کو گمراہ کیا۔ ہم ان سے بیزار ہو کر تیرے

مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ
کہ وہ نہیں تھے | ہماری | عبادت کرتے | اور کہا جائے گا | پکارو | اپنے شریکوں کو
حضور میں آئے ہیں یہ ہماری عبادت نہیں کیا کرتے تھے۔ اور (مشرکوں سے) کہا جائے گا کہ اپنے شریکوں کو بلاؤ

فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ لَوْ
پس وہ انہیں پکاریں گے | تو وہ جواب نہ دیں گے | انہیں | اور وہ دیکھ لیں گے | عذاب کو | کاش!
پس وہ ان کو بلائیں گے مگر وہ ان کو جواب نہیں دیں گے اور وہ (اپنی آنکھوں سے) عذاب کو دیکھ لیں گے۔ کاش!

اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ مَاذَآ
وہ ہوتے | ہدایت یافتہ | اور جس دن | وہ پکارے گا انہیں | پھر فرمائے گا | کہ کیا
یہ لوگ (دنیا میں) ہدایت پاتے۔ اور جس دن (اللہ تعالیٰ) اُن کو بلا کر پوچھے گا کہ

اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۶۵﴾ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ يَوْمَئِذٍ
جواب دیا تھا تم نے | رسولوں کو؟ | پس نہ سوجھیں گی | ان کو | باتیں | اُس دن
تم نے (میرے) رسولوں کو کیا جواب دیا تھا؟ اس دن ان لوگوں کو کچھ سمجھ نہیں آئے گی

فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۶۶﴾ فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا
پس وہ | آپس میں سوال نہ کر سکیں گے | لیکن جس نے | توبہ کر لی | اور ایمان لے آیا | اور عمل کئے | نیک
اور وہ آپس میں ایک دوسرے سے کچھ پوچھ بھی نہ سکیں گے۔ لیکن جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کئے

آیت نمبر آسان تفسیر

(٦١) بھلا وہ مومن، جسے ہم نے آخرت میں اچھا بدلہ دینے کا وعدہ کیا ہے اور قیامت کے روز وہ اسے ضرور ملے گا اور وہ کافر جسے ہم نے صرف دنیا میں زندگی کا سامان دیا اور اپنے برے اعمال کی وجہ سے قیامت کے روز مجرمانہ حیثیت سے اللہ کے دربار میں جواب دینے کے لئے حاضر کیا جائے گا برابر ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

(٦٢) اور اس دن کو یاد کرو جس میں اللہ مشرکین کو پکار کر ان سے پوچھے گا کہ تمہارے وہ جھوٹے معبود، جنہیں تم میرے ساتھ شریک ٹھہراتے تھے اب کہاں ہیں کہ تمہاری مدد کریں؟

(٦٣) اس وقت شرک و کفر کے سرغنے جو اللہ کے عذاب کے لائق ہوں گے عرض کریں گے کہ اے اللہ! جیسے ہم خود گمراہ تھے ویسے ہی ہم نے ان مشرکین کو حق سے تو ضرور بہکایا تھا مگر ان پر ظلم نہیں کیا تھا وہ اپنی مرضی سے ہمارے کہنے پر بہک گئے۔ تیری جناب میں ہم ان سے نفرت کا اظہار کرتے ہیں وہ ہماری نہیں بلکہ اپنی نفسانی خواہشوں کی پیروی کرتے تھے۔

(٦٤) اور مشرکین سے کہا جائے گا کہ خدا کے لئے بنائے گئے ان شریکوں کو بلاؤ جن پر تم گمان کرتے تھے کہ وہ تمہیں ہمارے عذاب سے چھڑائیں گے پھر جب وہ انہیں پکاریں گے اور وہ کچھ بھی جواب نہ دیں گے اور کفار عذاب الٰہی کو دیکھیں گے تو تمنا کریں گے کہ کاش! اگر وہ دنیا میں اسلام لے آتے تو آج عذاب سے نجات پاتے۔

(٦٥) اور یاد کرو۔ جس دن اللہ ان مشرکین کو پکار کر فرمائے گا کہ بتاؤ تم نے ہمارے رسولوں کو دنیا میں کیا جواب دیا تھا؟

(٦٦) تو اس دن ان کی سمجھ میں کچھ نہیں آئے گا کہ اب کیا جواب دیں اور آپس میں پوچھ گچھ بھی نہ کر سکیں گے۔

انعال: اَغْوَيْنَا: ہم نے بہکایا، ماضی جمع متکلم۔ تَبَرَّأْنَا: ہم بیزار ہو گئے، ہم نے بیزاری کا اظہار کیا، ماضی جمع متکلم۔ غَوَيْنَا: ہم برباد ہوئے، ہلاک ہوئے، ماضی معروف جمع متکلم۔ اَجَبْتُمُ: تم نے جواب دیا، ماضی جمع مذکر حاضر۔ عَمِيَتْ: وہ سجھائی نہ دی، وہ مشتبہ ہو گئی، نظروں سے اوجھل ہو گئی، ماضی واحد مونث غائب۔

فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ﴿٦٧﴾ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ

تو اُمید ہے | کہ وہ ہوگا | کامیابی پانے والوں میں سے | اور تمہارا ربّ | پیدا کرتا ہے | جو وہ چاہتا ہے

تو امید ہے کہ وہ کامیابی پانے والوں میں سے ہو۔ اور آپ کا ربّ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور (نیز جو

وَيَخْتَارُ ؕ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى

اور (جو) وہ پسند کرتا ہے | نہیں ہے | ان کے لئے | اختیار | پاک ہے | اللہ | اور برتر ہے

چاہتا ہے) منتخب کرتا ہے، ان کو کوئی اختیار نہیں۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور ان کے شرک سے

عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا

اس سے جو | وہ شریک ٹھہراتے ہیں | اور تمہارا ربّ | جانتا ہے | جو | چھپاتے ہیں | ان کے سینے | اور جو

بہت بلند ہے۔ اور آپ کا ربّ جانتا ہے جو کچھ ان کے سینوں میں پوشیدہ ہے اور جو کچھ

يُعْلِنُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْحَمْدُ

وہ ظاہر کرتے ہیں | اور وہی اللہ ہے | نہیں کوئی اور معبود | سوائے اس کے | اس کے لئے ہے سب تعریف

وہ ظاہر کرتے ہیں۔ اور اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ دُنیا اور آخرت میں

فِى الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ ز وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٧٠﴾ قُلْ

دنیا میں | اور آخرت (میں) | اور اسی کا ہے حکم | اور اسی کی طرف | تم سب لوٹائے جاؤ گے | کہہ دیجئے

اسی کی تعریف ہے۔ اور تمہیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ پوچھے

اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ

بھلا دیکھو تو | اگر | کردے | اللہ | تم پر | رات ہی | ہمیشہ کے لئے | روز

بھلا دیکھو تو اگر اللہ تعالیٰ ہمیشہ کے لئے، قیامت کے دن تک، رات کو تم پر مسلّط

الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ؕ اَفَلَا

قیامت تک | تو کون معبود ہے | اللہ کے سوا | جو لے آئے تمہارے پاس | روشنی | پس کیا نہیں؟

کر دے تو اللہ تعالیٰ کے سوا کون ایسا معبود ہے جو تمہارے لئے روشنی لا سکے؟ تو کیا تم

تَسْمَعُوْنَ ﴿٧١﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ

تم سنتے | کہہ دیجئے | بھلا دیکھو تو | اگر کردے | اللہ | تم پر | دن ہی

سنتے نہیں؟ پوچھئے بھلا دیکھو تو، اگر اللہ تعالیٰ ہمیشہ کے لئے روزِ قیامت تک دن ہی

سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ

ہمیشہ کے لئے | قیامت کے دن تک | تو کون ہے اور معبود | اللہ کے سوا | جو لا دے تم کو | رات

کو تم پر مسلّط کر دے۔ تو اللہ تعالیٰ کے سوا کون معبود ہے جو تمہارے لئے رات کو لا سکے گا

تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ

کہ تم آرام کرو | اس میں | پس کیا نہیں تم دیکھتے | اور اپنی رحمت سے | اس نے بنا دیا

جس میں تم آرام پاؤ، کیا تم دیکھتے نہیں۔ اور اس نے اپنی رحمت سے

(۶۷) البتہ دنیا میں جس نے توبہ کر کے اور اللہ کی وحدانیت پر ایمان لا کر نیک عمل کئے امید ہے کہ قیامت کے روز وہی کامیاب ہوگا۔

(۶۸) اور آپ کا پروردگار وہ قادر مطلق ہے کہ جو چاہے پیدا کرتا اور جسے چاہے اپنے بندوں میں سے رسالت ونبوت کے لئے منتخب کر لیتا ہے اور اس کے سوا کسی کو یہ انتخاب کرنے کا اختیار نہیں اللہ ان کفار کے شرک سے پاک اور برتر ہے۔

(۶۹) اور وہ جو کچھ ان کفار کے سینوں میں رسول کی دشمنی چھپی ہوئی ہے اور جو کچھ وہ زبان سے ظاہر کرتے ہیں اللہ کو سب کچھ معلوم ہے وہ اس کے مطابق انہیں پوری سزا دے گا۔

(۷۰) اور وہی اللہ برحق ہے جس کے سوا کوئی اور معبود نہیں اور دنیا وآخرت میں وہی حمد وثنا کے لائق ہے اور اسی کا حکم نافذ اور درست ہے اور قیامت میں جواب دینے کے لئے سب کو اسی کے دربار میں حاضر ہونا ہے۔

(۷۱) کہہ دیجئے ذرا غور تو کرو کہ اگر اللہ تم پر ہمیشہ کے لئے قیامت تک (دن کو ختم کر کے) رات ہی کر دے تو اس کے سوا دوسرا کون معبود ہے جو تم کو دن کی روشنی لا دے کہ تم اس میں کاروبارِ حیات کو چلا سکو؟ کوئی نہیں۔ تو کیا تم ایسی مناسب بات نہیں سنتے؟

(۷۲) کہہ دیجئے ذرا غور تو کرو کہ اگر اللہ تم پر ہمیشہ کے لئے قیامت تک رات کو ختم کر کے دن ہی رہنے دے تو اس کے سوا کون ایسا معبود ہے جو تمہارے آرام کے لئے رات کو لے آئے؟ کوئی نہیں! تو کیا تم قدرتِ الٰہی کے مظاہر (سورج، چاند، زمین وآسمان اور ستاروں وغیرہ) کو غور سے نہیں دیکھتے؟

افعال: یَخْتَارُ: پسند کرتا ہے، انتخاب کرتا ہے، مضارع واحد مذکر غائب۔ تَسْکُنُوْنَ: تم چین پاتے ہو، پاؤ گے، مضارع جمع مذکر حاضر۔
اسماء: خِیَرَۃُ: اختیار، مصدر ہے۔ اَلْمُفْلِحِیْنَ: کامیاب، مراد پانے والے، اسم فاعل جمع مذکر۔ سَرْمَدًا: ہمیشہ، دائم۔

لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ

تمہارے لئے | رات | اور دن کو | تاکہ تم آرام کرو | اس میں | اور تاکہ تم تلاش کرو | اس کا فضل (روزی)

تمہارے لئے رات اور دن کو بنایا تاکہ تم آرام پاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو

وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ

اور تاکہ تم | شکر کرو | اور جس دن | وہ پکارے انہیں | پھر وہ فرمائے گا | کہاں ہیں میرے شریک

اور تاکہ تم اس کا شکر بجا لاؤ۔ اور جس دن وہ ان کو پکار کر فرمائے گا کہ کہاں ہیں وہ جن کو

الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۷۴﴾ وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا

جو | تم | دعویٰ کرتے تھے | اور ہم نکال کر لائیں گے | ہر ایک اُمت میں سے | ایک گواہ

تم میرے شریک سمجھتے تھے۔ اور ہر اُمت میں سے ہم ایک گواہ نکال لائیں گے۔

فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ

پھر ہم کہیں گے | کہ لے آؤ | اپنی دلیلیں | پس وہ جان لیں گے | کہ سچی بات | اللہ ہی کی ہے

پھر ہم کہیں گے کہ اپنی اپنی دلیلیں پیش کرو۔ پس ان کو معلوم ہو جائے گا کہ سچی بات صرف اللہ ہی کی ہے

وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ ع اِنَّ قَارُوْنَ

اور کھو جائیں گی | ان سے | وہ (باتیں) | جو وہ بناتے تھے | بلاشبہ | قارون

اور جو کچھ جھوٹی باتیں وہ بنایا کرتے تھے وہ سب ضائع ہو جائیں گی۔ بلاشبہ قارون

كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ص وَاٰتَيْنٰهُ

تھا | موسیٰ کی قوم میں سے | سو اس نے زیادتی کی | ان پر | اور ہم نے دیئے تھے اس کو

موسیٰ کی قوم میں سے تھا مگر اُس نے ان پر ظلم کرنا شروع کیا اور ہم نے اُس کو (مال و دولت کے)

مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِي الْقُوَّةِ

خزانے | اتنے کہ | اُن کی کنجیاں | مشکل سے اُٹھاتے | کئی مرد | طاقت ور

اتنے خزانے دے رکھے تھے کہ طاقتور آدمیوں کی ایک جماعت بمشکل اس کی کنجیاں اُٹھاتی تھی

اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ﴿۷۶﴾

جب | کہا | اس سے | اس کی قوم نے | کہ نہ اتراؤ تو | بیشک اللہ | پسند نہیں کرتا | اترانے والوں کو

جب اس کی قوم نے اس سے کہا کہ اتراؤ نہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ غرور کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ

اور طلب کر | اس میں جو | دیا ہے تجھے | اللہ نے | گھر آخرت کا | اور نہ بھول | اپنا حصہ

اور اللہ تعالیٰ نے تجھے جو کچھ دے رکھا ہے اس میں دارِ آخرت کے لئے جستجو کر، اور دُنیا میں تیرا جو حصہ ہے

مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ

دنیا سے | اور نیکی کر | جیسا کہ | نیکی کی | اللہ نے | تیرے ساتھ | اور خواہش نہ کر

اس کو بھی فراموش نہ کر اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے تجھ پر احسان کیا ہے، تو بھی (اس کے بندوں پر) احسان کر

(۷۳) اور اس نے اپنی مہربانی سے تمہارے لئے رات اور دن بنا دیئے کہ تم رات میں آرام کرو اور دن میں اس کا فضل (روزی) تلاش کرو اور اللہ کی ان نعمتوں کا شکر کرو۔

(۷۴) اور یاد کرو جس دن اللہ مشرکین کو پکار کر ان سے پوچھے گا کہ بتاؤ تمہارے وہ جھوٹے معبود جو تمہارے ناقص خیال میں ہمارے شریک تھے اب کہاں ہیں کہ تمہاری مدد کریں؟

(۷۵) اور قیامت کے روز ہم ہر ایک امت میں سے ایک گواہ (رسول) لا کھڑا کریں گے۔ جو گواہی دے گا کہ انہوں نے رسول اور خدا کے احکام کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ پھر انہیں حکم دے گا کہ اپنے معبودوں کے صحیح ہونے کی دلیل لاؤ۔ پھر ان کو معلوم ہوگا کہ عبادت کرنا صرف اللہ ہی کا حق ہے اور ان کی اپنی گھڑی ہوئی سب باتیں بیکار ثابت ہوں گی۔

(۷۶) اس میں کچھ شک نہیں کہ قارون حضرت موسیٰ کا ہم قوم (چچا زاد بھائی) تھا اور فرعون کا نمائندہ ہونے کی وجہ سے بنی اسرائیل پر خوب ظلم کرتا تھا اور اس طریقے سے اس نے بے شمار خزانے جمع کر لئے تھے جن کی کنجیاں کئی طاقتور مرد مشکل سے اٹھا سکتے تھے جب اس کے ہم قوم لوگوں نے اسے نصیحت کی کہ تو اپنے مال و دولت پر اتنا مغرور نہ ہو کیونکہ بلاشبہ اللہ مغروروں کو پسند نہیں کرتا۔

افعال: بَـغٰى: اس نے سرکشی کی، زیادتی کی، ماضی واحد مذکر غائب۔ عَـلِمُوْا: انہوں نے جان لیا، ماضی جمع مذکر غائب۔ تَـفْرَحْ: تو خوش ہوئے، اترائے، مضارع واحد مذکر حاضر۔ تَنُوْءُ: وہ بھاری ہوتی ہے، تھکتی ہے، مضارع واحد مونث غائب۔

الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ ۭ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٧٧﴾ قَالَ

فساد کی | زمین میں | بیشک | اللہ | پسند نہیں کرتا | فساد برپا کرنے والوں کو | وہ بولا

اور دنیا میں فساد نہ پھیلا۔ بیشک اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اس نے جواب دیا کہ

إِنَّمَآ أُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ ۭ أَوَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ

بے شک یہ | مجھے دیا گیا ہے | ایک علم (ہنر) سے | جو میرے پاس ہے | کیا وہ نہیں جانتا | کہ اللہ نے

یہ (مال و دولت) تو مجھے میرے علم (اور میری لیاقت) کی بدولت ملا ہے کیا اسے علم نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ

قَدْ أَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً

ہلاک کر دیا ہے | اس سے پہلے | کتنی جماعتوں کو | جو | زیادہ سخت تھیں | اس سے | قوت میں

اس سے پہلے بہت سی اُمتوں کو ہلاک کر چکا ہے جو قوت میں اس سے کہیں بڑھ کر تھیں

وَّأَكْثَرُ جَمْعًا ۭ وَلَا يُسْـَٔلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٧٨﴾

اور زیادہ تھیں | جمعیت میں | اور نہیں پوچھا جائے گا | ان کے گناہوں کے بارے میں | مجرموں سے

اور جمعیت (و مال) میں بھی کہیں زیادہ تھیں اور گناہگاروں سے ان کے گناہوں کے بارے میں پوچھنا نہیں پڑے گا۔

فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ

پھر وہ نکلا | اپنی قوم کے سامنے | بڑی شان و شوکت سے | تو کہا | ان لوگوں نے جو | چاہتے تھے

سو (ایک دن) وہ اپنی پوری شان کے ساتھ اپنی قوم کے سامنے آیا تو جو لوگ دنیاوی زندگی کو

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ أُوْتِيَ قَارُوْنُ

زندگی | دنیا کی | اے کاش! ہمارے پاس ہوتا | ویسا ہی | جیسا | دیا گیا ہے | قارون کو

چاہتے تھے انہوں نے کہا کہ اے کاش! جو کچھ قارون کو دیا گیا ہے ہمیں بھی دیا جاتا

إِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿٧٩﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ

بیشک وہ | نصیب والا ہے | بڑا | اور بولے | وہ لوگ جنہیں | دیا گیا تھا | علم | کہ تمہارا برا ہو

یقیناً یہ بڑا ہی خوش نصیب ہے اور جو لوگ صاحب علم تھے انہوں نے کہا کہ ارے بدبختو!

ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقّٰىهَآ

اللہ کا ثواب (اجر) | بہتر ہے | اس کے لئے | جو ایمان لایا | اور اس نے عمل کئے | نیک | اور نہیں ملتا وہ (ثواب)

اللہ تعالیٰ کے ہاں کا بدلہ زیادہ بہتر ہے اس شخص کے لئے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرے۔ اور وہ انہیں لوگوں کو ملے گا

إِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ﴿٨٠﴾ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ ۣ فَمَا كَانَ

مگر صرف | صبر کرنے والوں کو | پھر ہم نے دھنسا دیا | اس کو | اور اس کے گھر کو | زمین میں | پس نہ ہوئی

جو صبر کرنے والے ہیں۔ پس ہم نے قارون اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا اور پھر کوئی

لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۤ وَمَا كَانَ

اس کے لئے | (کوئی) جماعت | جو اس کی مدد کرتی | سوائے | اللہ کے | اور نہ ہوا

جماعت نہ تھی جو اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں اس کی مدد کو آ کھڑی ہوتی اور نہ ہی

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷۷) اور اللہ نے جو تجھے مال و دولت عطا کیا ہے اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کر کے آخرت کی بھی فکر کر اور ضرورت کے مطابق دنیا کی لذتوں اور فوائد سے بھی کام لے اور ضرورت مندوں پر احسان کر، جیسے اللہ نے تجھ پر احسان کیا اور دولت کی حرص میں ملک میں فساد برپا کرنے کی خواہش نہ کر کہ بیشک اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(۷۸) وہ بولا کہ مال و دولت تو مجھے میرے علم و ہنر کی بدولت ملے ہیں اس میں اللہ کی عطا کو کیا دخل ہے؟ کیا اس کو معلوم نہیں کہ اللہ اگلی امتوں میں سے ایسے لوگوں کو ہلاک کر چکا ہے جو اس سے کہیں زیادہ طاقتور اور مالدار تھے تو اس کی ہلاکت سے اللہ کو کون روک سکتا ہے؟ اور اس روز مجرموں سے ان کے گناہوں کے بارے میں پوچھنے کی ضرورت نہیں ہوگی بلکہ اللہ ان کے برے کام کو جانتا ہے۔ اسی کے مطابق سزا دے گا۔

(۷۹) پس قارون ایک دن اپنی قوم کے سامنے بڑی شان و شوکت سے نکلا تو جو لوگ دنیا چاہتے تھے اسے دیکھ کر آرزو کرنے لگے کہ کاش! ہمیں بھی وہی شان و شوکت حاصل ہو جو قارون کو حاصل ہے واقعی وہ تو بڑا نصیب والا ہے۔

(۸۰) اور جنہیں دین کا علم حاصل تھا وہ بولے تمہاری بربادی ہو! جس شخص نے ایمان لا کر نیک عمل کئے اس کے لئے اللہ کے ہاں کا اجر بہت بہتر ہے اور وہ اجر انہی کو ملے گا جو اللہ اور دین کی خاطر مصیبتوں پر صبر کرتے ہیں۔

افعال: اٰتٰىكَ: اس نے تجھ کو دیا، ماضی ن ضمیر واحد مذکر حاضر۔ اَحْسِنْ: تو احسان کر، نیکی کر، امر واحد مذکر حاضر۔ اُوْتِيْتُهٗ: مجھے وہ دیا گیا مجھے وہ ملا، ماضی مجہول واحد متکلم ہ ضمیر واحد مذکر غائب۔ اَهْلَكَ: اس نے ہلاک کیا، اس نے غارت کیا، ماضی واحد مذکر غائب۔ تَبْغِ: تو چاہے، خواہش کرے، مضارع واحد مذکر حاضر۔

مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ

بدلہ لینے والوں میں سے | اور صبح کے وقت | وہ لوگ جو | تمنا کرتے تھے | اس کے درجہ کی

وہ خود اپنے آپ کو بچا سکا۔ اور کل تک جو لوگ اس کے رتبہ کے خواہاں

بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ

کل (گزشتہ) | کہنے لگے | (کہ) ہائے افسوس! | اللہ | فراخ کر دیتا ہے | روزی | جس کے لئے

تھے، کہنے لگے سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو اپنے بندوں میں سے جس کی روزی

يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا

چاہتا ہے | اپنے بندوں میں سے | اور کم کرتا ہے | اگر احسان نہ کرتا | اللہ | ہم پر

چاہتا ہے فراخ کر دیتا ہے (اور جس کی چاہتا ہے) محدود کر دیتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان نہ ہوتا تو ہم کو بھی

لَخَسَفَ بِنَا ۭ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۲﴾ تِلْكَ الدَّارُ

تو وہ ہمیں (بھی) دھنسا دیتا | ہائے افسوس | نہیں فلاح پاتے | کافر لوگ | یہ | گھر

زمین میں دھنسا دیتا، سچ ہے کہ کافروں کو کامیابی نہیں ہوتی۔ یہ آخرت کا گھر

الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ

آخرت کا | ہم خاص کر دیتے ہیں | ان لوگوں کے لئے جو | نہیں چاہتے | تکبر | زمین میں

ہم نے ان لوگوں کے لئے مقرر کر رکھا ہے جو زمین میں تکبر اور فساد

وَلَا فَسَادًا ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۸۳﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ

اور نہ فساد | اور انجام (نیک) | (تو) پرہیزگاروں کے لئے ہے | جو کوئی | آئے گا | نیکی کے ساتھ

نہیں چاہتے اور آخرت تو پرہیزگاروں ہی کے لئے ہے۔ جو کوئی نیکی لے کر آئے گا

فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى

تو اس کے لئے ہوگا | بہتر بدلہ | اس (نیکی) سے | اور جو | آئے گا | برائی کے ساتھ | تو بدلہ نہ ملے گا

اس کو اس سے بہتر بدلہ ملے گا اور جو برائی لے کر آئے گا تو برائی کرنے

الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾ اِنَّ الَّذِيْ

ان لوگوں کو | جنہوں نے عمل کئے برے | مگر وہی جو | وہ کیا کرتے تھے | بیشک وہ (اللہ) جس نے

والوں کو اتنا ہی بدلہ ملے گا جس قدر برائی وہ کیا کرتے تھے۔ بلاشبہ وہ اللہ جس نے آپ پر

فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَاۗدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ۭ قُلْ رَّبِّيْٓ

فرض کیا | آپ پر | قرآن | وہ لوٹانے والا ہے آپ کو | ایک لوٹنے کی جگہ | کہہ دیجئے | میرا رب (ہی)

قرآن (کے احکام) کو فرض قرار دیا ہے وہی آپ کو (اصل) مقام کی طرف لوٹا لے جائے گا۔ کہہ دیجئے کہ میرا رب

اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۸۵﴾

خوب جانتا ہے | کہ کون | آیا | ہدایت کے ساتھ | اور کون | گمراہی میں ہے | کھلی

خوب جانتا ہے اس کو جو دین ہدایت لے کر آیا ہے اور اس کو بھی جو کھلی گمراہی میں پڑا ہوا ہے۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸۱) پس جب حضرت موسیٰ نے قارون پر زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے زور دیا تو اس نے حضرت موسیٰ کو بدنام کرنے کے لئے ایک عورت کو ہم خیال کرلیا کہ وہ آپؑ پر زنا کی تہمت لگائے چنانچہ جب عید کے دن حضرت موسیٰ وعظ فرما رہے تھے تو قارون نے پوچھا زنا کار کی کیا سزا ہے؟ آپ نے کہا سنگساری' پتھر مار مار کر ہلاک کرنا۔ بولا اگر آپ مجرم ہوں۔ آپ نے فرمایا اگر چہ میں ہی ہوں' اس پر بولا کہ فلاں عورت آپ کو مجرم بتاتی ہے جب وہ عورت پیش ہوئی تو اس نے قارون کی ساری سازش کھول کر رکھ دی حضرت موسیٰ نے قارون کے لئے بددعا کی تو ہم نے قارون اور اس کے ساتھی اور اس کا گھر اور خزانے سب کو زمین میں دھنسا دیا پھر نہ تو کوئی جماعت ہی اس کی مدد کرسکی اور نہ وہ خود ہی کسی طرح ہم سے انتقام لے سکا۔

(۸۲) اور جو لوگ کل شام کو اس کے رتبہ کی آرزو کررہے تھے صبح کو کہنے لگے۔ افسوس مال و دولت نہ تو انسان کی کوشش سے حاصل ہوسکتے ہیں نہ وہ ترقی کی بنیاد بنتے ہیں بلکہ اللہ ہی جس کی چاہتا ہے روزی کشادہ کردیتا ہے اور جس کی چاہے کم کردیتا ہے بلکہ مال و دولت کی زیادتی بعض اوقات تباہی کا سبب بنتی ہے اگر اللہ ہم پر فضل نہ کرتا تو ہمیں بھی قارون کی طرح زمین میں دھنسا دیتا اور سچی بات یہ ہے کہ کفار کو کوئی کامیابی نہیں۔

(۸۳) یہ آخرت کا گھر (جنت) تو ہم (اللہ) خاص کر انہی لوگوں کو دیں گے جو ملک میں سرکشی اور فساد کرنا نہیں چاہتے اور اچھا انجام پرہیزگاروں ہی کا ہوگا۔

(۸۴) جو شخص قیامت کے دن خدا کے دربار میں نیک اعمال لے کر حاضر ہوگا۔ اس کو ان اعمال کے لازمی بدلے سے کہیں بہتر بدلہ ملے گا اور جو کوئی برے اعمال لے کر حاضر ہوگا ایسے لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق سزا ملے گی۔

(۸۵) اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ جس نے آپؐ پر قرآن کی تبلیغ فرض فرمائی ہے وہ ضرور آپؐ کو ایک ہجرت پر مجبور ہونے کے بعد واپس مکہ مکرمہ میں فاتحانہ اور آخرت میں مقام محمود پر پہنچائے گا اور آپؐ کہہ دیجئے کہ اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ میں دین حق لے کر آیا ہوں اور تم علانیہ' کھلم کھلا گمراہی میں پڑے ہوئے ہو۔

افعال: خَسَفَ: اس نے دھنسایا' ماضی واحد مذکر غائب۔

اسماء: دَارِہٖ: اس کا گھر' ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب۔ رَآدُّكَ: تجھ کو پھیرنے والا' لوٹانے والا' اسم فاعل (واحد مذکر) كَ ضمیر خطاب۔ مَعَادٍ: لوٹ کر آنے کی جگہ' اسم ظرف مکاں۔

وَمَا كُنْتَ تَرْجُوٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً
اور آپ امید نہ رکھتے تھے | کہ اتاری جائے گی | تمہاری طرف | کتاب | مگر رحمت سے
اور آپ کو کوئی توقع نہ تھی کہ آپ کی طرف کتاب نازل کی جائے گی۔ یہ تو صرف آپ کے

مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَا يَصُدُّنَّكَ
تمہارے رب کی | پس تم ہرگز نہ ہونا | مددگار | کافروں کے لئے | اور وہ تمہیں ہرگز نہ روکیں
رب کی رحمت تھی پس آپ کافروں کا ساتھ کبھی نہ دیں۔ اور آپ کو یہ لوگ

عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ
اللہ کے احکام سے | بعد اس کے | جب نازل کئے گئے | تمہاری طرف | اور آپ بلائیں | اپنے رب کی طرف
اللہ تعالیٰ کے احکام سے نہ روکیں، جبکہ وہ آپ پر نازل کئے جا چکے ہوں اور اپنے رب کی طرف (لوگوں کو) دعوت دیجئے

وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ
اور آپ ہرگز نہ ہوں | مشرکوں میں سے | اور آپ نہ پکاریں | اللہ کے ساتھ | کسی اور معبود کو
اور مشرکوں میں شامل نہ ہو جایئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکارو

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ
نہیں کوئی اور معبود | اس کے سوا | ہر چیز | ہلاک ہونے والی ہے | اس کی ذات کے سوا
اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہر چیز فنا ہونے والی ہے سوائے اس کی ذات کے۔

لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۸﴾
اسی کا ہے | حکم | اور اسی کی طرف | تم سب لوٹائے جاؤ گے
اسی کی بادشاہی ہے اور (بالآخر) تمہیں اس کی طرف لوٹ کر جانا ہوگا۔

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ عنکبوت مکہ میں نازل ہوئی اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | انہتر آیتیں اور سات رکوع ہیں
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓ ﴿۱﴾ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا
الٓمّٓ | کیا خیال کرلیا ہے | لوگوں نے | کہ وہ چھوڑ دیئے جائیں گے | کہ انہوں نے کہہ دیا | کہ ہم ایمان لے آئے ہیں
الٓمّٓ کیا یہ لوگ یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ یہ چھوٹ جائیں گے صرف یہ کہنے سے کہ ہم ایمان لے آئے ہیں

وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ﴿۲﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
اور وہ | آزمائے نہ جائیں گے | اور البتہ ہم نے آزمایا | ان کو جو | پہلے ہوئے ہیں ان سے
اور ان کو آزمائش میں نہ ڈالا جائے گا۔ اور بیشک اُن سے پہلے جو لوگ تھے ہم نے اُن کو بھی آزمائشوں میں ڈالا

فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۳﴾
تو ضرور معلوم کرلے گا | اللہ | ان کو جو | سچے ہیں | اور وہ ضرور معلوم کرلے گا | جھوٹوں کو
سو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ضرور ظاہر کر کے رہے گا جو صداقت پر ہیں اور ان کو بھی جو جھوٹے ہیں۔

(۸٦) اور یہ قرآن جو ہم نے آپ پر نازل کیا تو اس کی وجہ یہ نہیں کہ آپؐ اس کے نزول کی امید پہلے سے رکھتے تھے بلکہ یہ تو محض ہماری مہربانی ہے پس آپ ہرگز کفار کی طرفداری نہ کریں۔

(۸۷) اور قرآن کے نازل ہو جانے کے بعد آپ ان کفار کی خاطر' دین کے بعض حکموں پر عمل کرنے سے نہ رکیں اور انہیں برابر دین اسلام کی دعوت دیتے رہیں۔ اور مشرکوں میں شامل نہ ہوں۔

(۸۸) اور ان لوگوں کے کہنے سے اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ ٹھہرائیں' اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں اس کی ذات کے سوا ہر چیز ختم ہونے والی ہے اور اسی کا حکم سچ ہے اور قیامت میں جواب دینے کے لئے تم سب اسی کے حضور میں لوٹائے جاؤ گے۔

سورۂ العنکبوت

عنکبوت مکڑی کو کہتے ہیں چونکہ اس سورۃ میں مکڑی کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) ان حروف مقطعات کا اصل مفہوم اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

(۲) کیا بعض مسلمانوں کا خیال ہے کہ صرف زبانی ایمان کا دعویٰ کر لینے سے ان کو نجات مل جائے گی اور کسی طرح سے ان کا امتحان نہ لیا جائے گا؟ ایسا نہیں ہو سکتا امتحان ضرور لیا جائے گا۔

(۳) اور ان سے پہلی امتوں میں جو مومن گزر چکے ہیں' مصیبتوں اور تکالیف سے ان کا بھی ایسے ہی امتحان لیا جا چکا ہے۔ پس اللہ ضرور امتحان لے گا کہ سچے اور جھوٹے الگ الگ نظر آ جائیں۔

انعال: تَرْجُوْا: تو امید رکھتا ہے' رکھے گا' مضارع واحد مذکر حاضر۔ یَعْلَمَنَّ: ضرور الگ کر دے گا' ضرور معلوم کرے گا' مضارع واحد مذکر غائب۔

اَمۡ حَسِبَ الَّذِیۡنَ یَعۡمَلُوۡنَ السَّیِّاٰتِ اَنۡ یَّسۡبِقُوۡنَا

یا سمجھ رکھا ہے | ان لوگوں نے | جو کرتے ہیں | بُرے کام | کہ وہ ہم سے بچ کر نکل بھاگیں گے

کیا ان لوگوں نے جو برائیاں کرتے ہیں' یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ ہمارے قابو سے نکل جائیں گے

سَآءَ مَا یَحۡكُمُوۡنَ ﴿۴﴾ مَنۡ كَانَ یَرۡجُوۡا لِقَآءَ اللّٰهِ

بُرا ہے | جو | وہ فیصلہ کرتے ہیں | جو کوئی | اُمید رکھتا ہے | اللہ سے ملاقات کی

بہت ہی غلط اندازہ ہے جو یہ لگا رہے ہیں۔ جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ملنے کی اُمید رکھتا ہے

فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَهُوَ السَّمِیۡعُ

تو بیشک | وقت مقرر کیا ہوا | اللہ کا | آنے والا ہے | اور وہ | سننے والا

(تو جان لے کہ) اللہ تعالیٰ کا مقرر کیا ہوا وقت ضرور آنے والا ہے اور وہ ہر بات کو سننے والا

الۡعَلِیۡمُ ﴿۵﴾ وَمَنۡ جَاهَدَ فَاِنَّمَا یُجَاهِدُ لِنَفۡسِهٖ ؕ

جاننے والا ہے | اور جو شخص | مجاہدہ کرے | تو وہ | مجاہدہ کرتا ہے | اپنے ہی لئے

جاننے والا ہے اور جو شخص کوشش و محنت کرتا ہے تو وہ اپنے ہی (فائدے کے لئے) محنت کرتا ہے

اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ عَنِ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۶﴾ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا

بیشک | اللہ | بے نیاز ہے | اہل عالم سے | اور جو لوگ | ایمان لائے

بیشک اللہ تعالیٰ تمام کائنات سے بے نیاز ہے۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنۡهُمۡ سَیِّاٰتِهِمۡ

اور انہوں نے عمل کئے | نیک | ہم ضرور دور کردیں گے | ان سے | ان کی بُرائیاں

اور انہوں نے نیک عمل کئے' ہم اُن کے گناہوں کو اُن سے ہٹا دیں گے

وَلَنَجۡزِیَنَّهُمۡ اَحۡسَنَ الَّذِیۡ كَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۷﴾ وَوَصَّیۡنَا

اور ہم جزا دیں گے انہیں | زیادہ بہتر | ان (کے عملوں) کی | جو وہ کیا کرتے تھے | اور ہم نے حکم دیا

اور جو اعمال وہ کرتے رہے' اُن کا بہترین بدلہ دیں گے اور ہم نے انسان

الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَیۡهِ حُسۡنًا ؕ وَاِنۡ جَاهَدٰكَ لِتُشۡرِكَ

انسان کو | اپنے ماں باپ سے | نیکی کرنے کا | اور اگر | وہ دونوں تجھ پر زور دیں | کہ تو شریک ٹھہرائے

کو والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے اور (یہ حکم بھی دیا ہے کہ) اگر وہ دونوں تجھے مجبور کریں کہ تو

بِیۡ مَا لَیۡسَ لَكَ بِهٖ عِلۡمٌ فَلَا تُطِعۡهُمَا ؕ اِلَیَّ مَرۡجِعُكُمۡ

میرے ساتھ | اس چیز کو | جس کا تجھے کوئی علم نہیں | تو اطاعت نہ کر اُن کی | میری طرف ہی | تمہیں لوٹ کر آنا ہے

میرے ساتھ کسی کو شریک بنائے جس کا تجھے علم ہی نہیں' تو ان کا کہنا نہ مان' میری طرف ہی تمہیں لوٹ کر آنا ہے

فَاُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۸﴾ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا

تو میں تمہیں ضرور بتاؤں گا | وہ جو | تم کیا کرتے تھے | اور جو لوگ | ایمان لائے | اور انہوں نے عمل کئے

پھر میں تمہیں بتاؤں گا جو کچھ تم کرتے رہے ہو اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴) یا وہ لوگ جو شرک اور دوسرے گناہوں کا جرم کرتے ہیں یوں سمجھتے ہیں کہ بھاگ کر اللہ کی پکڑ سے بچ جائیں گے۔ ہرگز نہیں۔ کیسا برا فیصلہ ہے جو وہ کر رہے ہیں۔

(۵) جو شخص جواب دہی کے لئے اللہ کے حضور میں حاضر ہونے کی توقع رکھتا ہے سوا سے جان لینا چاہئے کہ بلاشبہ عذاب وثواب کے لئے اللہ کا مقرر کیا ہوا وقت (قیامت) ضرور آنے والا ہے۔ پس اس کو نیک عمل کی کوشش کرنی چاہئے کہ ثواب کا حقدار ہو اور اللہ سب کچھ سنتا جانتا ہے اس کے مطابق جزا و سزا دے گا۔

(۶) اور جو شخص اللہ کے لئے (اپنے نفس اور شیطان اور کفار کے ساتھ) اپنی جان و مال سے جہاد کرتا ہے وہ اپنے ہی فائدے کے لئے کرتا ہے کیونکہ بلاشبہ اللہ اہل عالم (کی محنت ومشقت اور ان کی کوششوں) سے بے نیاز ہے۔

(۷) اور جو لوگ ایمان لا کر نیک اعمال کرتے ہیں ہم ان کی برائیاں ختم کر کے ان کے نیک اعمال کا بہتر سے بہتر صلہ ضرور عطا فرمائیں گے۔

(۸) اور ہم نے انسان کو حکم دیا ہے کہ اپنے ماں باپ سے نیک سلوک کرے اور اگر والدین یا دونوں میں سے کوئی ایک کسی ایسی چیز کو اللہ کا شریک ٹھہرانے پر زور دے جس کی تیرے پاس کوئی علمی دلیل نہیں تو اس معاملے میں والدین کا حکم نہ ماننا چاہئے قیامت میں جواب دینے کے لئے سب کو ہمارے ہی حضور میں حاضر ہونا ہے ہم سب کو ان کے اعمال کے مطابق جزا و سزا دیں گے۔

افعال: یُجَاهِدُ: وہ کوشش کرتا ہے مضارع واحد مذکر غائب۔ جَاهَدَاكَ: وہ دونوں تجھ سے لڑے انہوں نے تجھ پر زور ڈالا ماضی تثنیہ مذکر غائب کَ ضمیر واحد مذکر حاضر۔ لَنُكَفِّرَنَّ: ہم ضرور ہی دور کر دیں گے مضارع جمع متکلم۔

الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ

نیک | ہم ضرور داخل کریں گے انہیں | نیک بندوں میں | اور بعض آدمی وہ ہیں | جو

نیک عمل کئے، ہم انہیں ضرور نیک بندوں میں داخل کریں گے اور بعض لوگ ایسے ہیں جو

يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ

کہتے ہیں | ہم ایمان لائے | اللہ پر | پھر جب | ستائے گئے | اللہ (کی راہ) میں | (تو) بنالیا | ستانے کو

کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر، پھر جب ان کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں تکلیف دی جاتی ہے تو لوگوں کی

النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَلَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ

لوگوں کے | جیسے وہ عذاب ہو اللہ کا | اور اگر | آئے | کوئی مدد | تمہارے رب کی طرف سے

آزمائش کو اللہ تعالیٰ کے عذاب کے برابر سمجھنے لگتے ہیں اور اگر آپ کے رب کی طرف سے مدد آجائے

لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا

تو وہ ضرور کہیں گے | کہ بیشک ہم تھے | تمہارے ساتھ | کیا نہیں ہے | اللہ | خوب واقف | ان باتوں سے

تو (مومنوں سے) کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے ساتھ تھے۔ کیا اللہ تعالیٰ کو وہ سب کچھ معلوم نہیں

فِي صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

جو سینوں میں ہیں | جہان والوں کے | اور ضرور معلوم کرے گا | اللہ | ان لوگوں کو | جو ایمان لائے

جو مخلوق کے سینوں میں (پوشیدہ) ہے۔ اور جو لوگ ایمان لائے ہیں، اللہ تعالیٰ ضرور ان کو ظاہر کر کے رہے

وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اور ضرور معلوم کرے گا | منافقوں کو (بھی) | اور کہتے ہیں | وہ لوگ | جو کافر ہیں | اُن سے جو | ایمان لائے ہیں

گا اور جو منافق ہیں، ان کو بھی ضرور ظاہر کرے گا۔ اور جو لوگ کافر ہیں وہ مومنوں سے کہتے ہیں

اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ

کہ تم پیروی کرو | ہمارے راستہ کی | اور ہم اُٹھالیں گے | تمہارے گناہ | حالانکہ وہ نہیں | اُٹھانے والے

کہ ہمارا مسلک اختیار کرو، تمہارے گناہ ہم اٹھا لیں گے، حالانکہ وہ ان کے گناہوں میں سے

مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ وَلَيَحْمِلُنَّ

اُن کے گناہوں میں سے | کچھ بھی | بلاشبہ وہ | تو جھوٹے ہیں | اور البتہ وہ اٹھائیں گے

کچھ بھی اُٹھا نہیں سکتے، (بلکہ) وہ سراسر جھوٹے ہیں۔ ہاں! وہ ضرور اپنے بوجھ

اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ؗ وَلَيُسْئَلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اپنے بوجھ | اور (کئی) بوجھ | اپنے بوجھوں کے ساتھ | اور ضرور ان سے پوچھا جائے گا | قیامت کے دن

اُٹھائیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ اور بوجھ بھی، اور قیامت کے دن ان سے ان سب باتوں

عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ

اس کے بارے میں | جو وہ جھوٹ گھڑتے تھے | اور بیشک | ہم نے بھیجا | نوحؑ کو | اس کی قوم کی طرف | تو وہ رہا

کی باز پرس ہوگی جو وہ جھوٹ گھڑتے رہتے تھے اور ہم نے نوحؑ کو اُس کی قوم کی طرف بھیجا تو وہ ان میں

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۹) اور جو لوگ ایمان لا کر نیک اعمال کرتے رہے ہم انہیں قیامت کے روز ضرور نیک لوگوں میں شامل کریں گے۔

(۱۰) بعض کمزور عقیدے والے ایسے ہیں کہ زبان سے تو ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن اللہ کی راہ میں جب انہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اسے اللہ کا عذاب سمجھ کر دین سے ہی پھر جاتے ہیں اور اگر اللہ مسلمانوں کی مدد کرتا ہے تو جھٹ کہنے لگتے ہیں کہ مسلمانو! ہم تو تمہارے ساتھ تھے۔ یاد رکھو کہ اہل عالم کے دلوں کی باتوں سے اللہ خوب واقف ہے اس کے سامنے ظاہری مکروفریب نہیں چل سکتا۔

(۱۱) اللہ ضرور امتحان لے گا کہ کون سچا مومن اور کون منافق ہے۔

(۱۲) اور قریش کے سردار مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ تم ہمارے آبائی دین میں آ جاؤ اور اگر اس کی وجہ سے تمہارے ذمہ کوئی گناہ عائد ہوگا تو اللہ کے ہاں تمہارے گناہوں کی سب ذمہ داری ہم اپنے ذمہ لے لیں گے۔ حالانکہ وہ ان کے گناہوں میں سے کچھ بھی اپنے ذمہ نہیں لے سکتے وہ سراسر جھوٹ بکتے ہیں وہاں کوئی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔

(۱۳) البتہ ان کفار پر اپنے ذاتی کفر و شرک اور دوسروں کو بہکانے اور گمراہ کرنے کا وبال ضرور پڑے گا اور جو کچھ وہ دنیا میں من گھڑت باتیں کرتے تھے قیامت کے روز ان کے بارے میں ان سے ضرور پوچھ گچھ ہوگی۔

افعال: اُوْذِیَ: وہ ستایا گیا، اسے ایذا دی گئی، ماضی مجہول واحد مذکر غائب۔ تُطِعْهُمَا: تو ان دونوں کی اطاعت کر، کہا مان، مضارع (واحد مذکر حاضر)۔ هُمَا تثنیہ مذکر غائب۔ لَنُدْخِلَنَّهُمْ: ہم ان کو ضرور داخل کریں گے، مضارع (جمع متکلم) هُمْ ضمیر مفعول۔ يَحْمِلُنَّ: وہ ضرور ضرور اٹھائیں گے، مضارع جمع مذکر غائب۔

اسماء: اَثْقَالًا: بوجھ، یہاں گناہ کے بوجھ مراد ہیں۔ حَامِلِيْنَ: اٹھانے والے، اسم فاعل جمع مذکر۔ خَطٰيٰهُمْ: ان کے گناہ، ان کی خطائیں، هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔

فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا فَأَخَذَهُمُ الطُّوفَانُ

ان میں | ایک ہزار | سال | سوائے پچاس سال کے | پس آ پکڑا ان کو | طوفان نے

پچاس کم ایک ہزار (یعنی نو سو پچاس) سال تک رہا، بالآخر ان لوگوں کو طوفان نے آ پکڑا اس لئے کہ

وَهُمْ ظَالِمُونَ ﴿۱۴﴾ فَأَنجَيْنَاهُ وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ وَجَعَلْنَاهَا

اور وہ ظالم تھے | پھر ہم نے نجات دی اس کو | اور کشتی والوں کو | اور بنا دیا ہم نے اس کو

وہ نافرمان تھے۔ پھر ہم نے اس کو اور کشتی میں سوار ہونے والوں کو بچا لیا اور اس واقعہ کو اہل جہاں

آيَةً لِّلْعَالَمِينَ ﴿۱۵﴾ وَإِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللَّهَ

ایک نشانی | جہان والوں کے لئے | اور ابراہیمؑ | جب اس نے کہا | اپنی قوم سے | کہ عبادت کرو | اللہ کی

کے لئے نشانِ عبرت بنایا۔ (اور ہم نے) ابراہیمؑ کو بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو

وَاتَّقُوهُ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۱۶﴾ إِنَّمَا

اور ڈرتے رہو اس سے | یہ بہتر ہے | تمہارے لئے | اگر تم جانتے ہو | بیشک

اور اس سے ڈرو یہ بات تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔ تم اللہ کو

تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا وَتَخْلُقُونَ إِفْكًا إِنَّ الَّذِينَ

تم پوجتے ہو | سوائے | اللہ کے | بتوں کو | اور تم گھڑتے ہو | جھوٹ | بلاشبہ | جن کو

چھوڑ کر بتوں کی پوجا کرتے ہو اور جھوٹ تراشتے ہو۔ تم اللہ کو چھوڑ کر جن

تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوا

تم پوجتے ہو | سوائے | اللہ کے | وہ اختیار نہیں رکھتے | تمہارے لئے | رزق کا | پس تم تلاش کرو

لوگوں کی پرستش کرتے ہو وہ یقیناً تمہیں روزی دینے کی توفیق نہیں رکھتے، پس رزق

عِندَ اللَّهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوهُ وَاشْكُرُوا لَهُ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۱۷﴾

اللہ کے پاس | رزق | اور عبادت کرو اس کی | اور شکر کرو | اس کا | اسی کی طرف | تمہیں لوٹ کر جانا ہے

تم اللہ تعالیٰ ہی کے ہاں تلاش کرو اور اسی کی عبادت کرو اور اسی کا شکر بجا لاؤ (یاد رکھو کہ) اسی کی طرف تمہیں لوٹ کر جانا ہے۔

وَإِن تُكَذِّبُوا فَقَدْ كَذَّبَ أُمَمٌ مِّن قَبْلِكُمْ وَمَا

اور اگر | تم جھٹلاؤ | تو جھٹلا چکی ہیں | بہت سی امتیں | تم سے پہلے (بھی) | اور نہیں

اور اگر تم (حق بات کو) جھٹلاؤ گے تو (یہ کوئی نئی بات نہیں) تم سے پہلے بھی بہت سی قوموں نے جھٹلایا ہے اور

عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿۱۸﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ

رسول کے ذمے | مگر صرف پہنچا دینا | صاف صاف | کیا نہیں دیکھا انہوں نے | کہ کس طرح | پہلی بار پیدا کرتا ہے

رسول کا کام تو واضح طور پر پیغام پہنچا دینا ہے۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کس طرح مخلوق

اللَّهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿۱۹﴾ قُلْ

اللہ | مخلوق کو | پھر اس کو دوبارہ پیدا کرے گا | بیشک یہ | اللہ کے لئے | آسان ہے | کہہ دیجئے

کو پہلی بار پیدا کرتا ہے اور پھر وہی اسے دوبارہ پیدا کرے گا یہ سب کام اللہ تعالیٰ کے لئے بہت آسان ہے۔ آپ کہہ دیجئے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۴) بلا شبہ ہم نے حضرت نوحؑ کو ان کی قوم کی ہدایت کے لئے نبی بنا کر بھیجا تھا۔ چنانچہ وہ ساڑھے نو سو برس وعظ کرتے رہے مگر ان کی قوم کے لوگ شرک اور حق کو جھٹلانے سے باز نہ آئے تو ان پر اللہ کا غضب طوفان کی صورت میں نازل ہوا اور سب غرق ہو گئے اور وہ سب کے سب ظالم تھے۔

(۱۵) پھر ہم نے حضرت نوحؑ اور ان کے ساتھ کشتی میں سوار مومنوں کو نجات دی اور اس طوفان کو دنیا والوں کے لئے اپنی قدرت کا نشان بنا دیا کہ ہم چاہیں تو نافرمانوں کو یوں تباہ کر سکتے ہیں۔

(۱۶) اور ہم نے حضرت ابراہیمؑ کو ان کی قوم کی طرف نبی بنا کر بھیجا تھا جب انہوں نے ان سے فرمایا کہ صرف ایک اللہ کی عبادت کرو اور اس کی مخالفت سے ڈرتے رہو اگر تم علم اور سمجھ رکھتے ہو تو تمہارے لئے یہی بہتر ہے۔

(۱۷) بیشک تم تو اللہ کو چھوڑ کر بتوں کی عبادت کرتے ہو اور اپنی طرف سے محض جھوٹا الزام لگاتے ہو کہ انہیں اللہ کے شریک ٹھہراتے ہو اور کچھ شک نہیں کہ جن بتوں کی تم عبادت کرتے ہو وہ تمہیں رزق دینے کا اختیار نہیں رکھتے۔ پس تم اللہ ہی سے رزق مانگا کرو اور اسی کی عبادت کر کے اس کی نعمتوں کا شکر کرو۔ قیامت کے روز اسی کے حضور میں تم حاضر کئے جاؤ گے۔

(۱۸) اگر تم ہمارے رسول کو جھٹلاؤ گے تو یہ کوئی عجیب بات نہیں۔ تم سے پہلی قومیں بھی اپنے رسولوں کو جھٹلا کر ہلاک ہو چکی ہیں۔ تمہارا بھی وہی انجام ہوگا اور رسولؐ کے ذمے تو کھلم کھلا اللہ کا پیغام پہنچا دینا ہے اور بس۔

(۱۹) کیا ان کفار نے اللہ کی قدرت میں غور نہیں کیا کہ کس طرح وہ مخلوقات کو پہلی بار پیدا کرتا ہے اور وہی پھر دوبارہ پیدا کرے گا کیونکہ عقلاً بھی پہلی بار پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے اور جب حق تعالیٰ اس مشکل کام کو کر سکتا ہے جیسا کہ رات دن کا مشاہدہ ہے تو دوبارہ پیدا کرنا تو اس کے لئے بالکل آسان ہے۔

انعال: تُكَذِّبُوا: تم جھٹلاؤ، جھٹلاؤ گے، مضارع جمع مذکر حاضر۔

اسماء: خَمْسِيْنَ: پچاس، اسم عدد۔ اَوْثَانًا: بت، بتوں کے تھان، وَثَنٌ واحد۔

سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ

سیر کرو | زمین میں | پھر دیکھو | کس طرح | پہلی بار پیدا کیا | مخلوق کو | پھر اللہ (ہی)

کہ زمین میں چلو پھرو اور دیکھو کہ اُس نے کس طرح تخلیق کی ابتداء کی پھر اللہ تعالیٰ ہی مخلوق کو

يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۲۰

پیدا کرے گا | پیدا کرنا | دوسری مرتبہ | بیشک اللہ | ہر چیز پر | قادر ہے

دوسری بار پیدا کرے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر بات پر قدرت رکھنے والا ہے

يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ۝۲۱

وہ عذاب دے گا | جسے چاہے | اور رحم کرے گا | جس پر چاہے | اور اسی کی طرف | تم لوٹائے جاؤ گے

وہ جس کو چاہتا ہے عذاب دیتا اور جس پر چاہتا ہے، رحم کرتا ہے اور تم اُسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ ۡ وَمَا

اور نہیں | تم | عاجز کرنے والے (اللہ کو) | زمین میں | اور نہ | آسمان میں | اور نہیں

اور نہ تم زمین میں (چھپ کر) اللہ تعالیٰ کو ہرا سکتے ہو اور نہ آسمان پر (جا کر) اور

لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝۲۲ وَالَّذِيْنَ

تمہارے لئے | سوائے | اللہ کے | (کوئی) دوست | اور نہ (کوئی) مددگار | اور جو لوگ

اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا نہ کوئی کار ساز ہے اور نہ مددگار ہے۔ اور وہ لوگ جو

كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَاۗىِٕهٖٓ اُولٰۗىِٕكَ يَىِٕسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ

منکر ہیں | آیاتِ | الٰہی کے | اور اس کی ملاقات کے | یہی لوگ | نا اُمید ہوئے | میری رحمت سے

اللہ تعالیٰ کے احکام اور اس کی ملاقات کے منکر ہیں ایسے لوگ میری رحمت سے نا اُمید ہیں۔

وَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۲۳ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ

اور انہی کے لئے ہے | عذاب | دردناک | پس نہ تھا | جواب | اس کی قوم کا

اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ تو (ابراہیمؑ کی) قوم نے جواب میں فقط یہی کہا

اِلَّآ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ۭ

سوا اس کے کہ | وہ کہنے لگے | اسے قتل کر دو | یا اسے جلا دو | پس نجات دی اس کو | اللہ نے | (اس) آگ سے

کہ اس کو قتل کر ڈالو یا اُس کو جلا ڈالو مگر اللہ تعالیٰ نے اس کو آگ سے بچا لیا

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝۲۴ وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ

بیشک | اس میں | نشانیاں ہیں | ان لوگوں کے لئے | جو ایمان لاتے ہیں | اور اس نے کہا | بیشک تم نے بنا لئے ہیں

بیشک جو لوگ ایمان رکھتے ہیں ان کے لئے اس میں بڑی نشانیاں ہیں اور (ابراہیمؑ) نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کو

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ

سوائے | اللہ کے | بت | دوستی (کی وجہ سے) | آپس کی | دُنیا کی زندگی میں

چھوڑ کر تم نے جو بتوں کو اختیار کر لیا ہے تو یہ صرف دُنیا کی زندگی میں تمہاری باہمی محبت اور تعلقات کی بنا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۰) کہہ دیجئے زمین میں سیر کر کے غور کرو کہ کس طرح اللہ نے مخلوقات کو پہلی دفعہ پیدا کیا پھر وہی قیامت کے دن بھی آخری بار سب کو دوبارہ زندہ اٹھائے گا۔ بلاشبہ وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

(۲۱) جسے چاہے عذاب دے گا۔ اور جس پر چاہے رحم کرے گا اور تم سب قیامت کے روز اسی کے حضور میں حاضر کئے جاؤ گے۔

(۲۲) اور تم اللہ کو آسمان یا زمین سے عذاب نازل کرنے سے عاجز نہیں کر سکتے اور نہ کوئی اللہ کے سوا تمہارا حامی اور مددگار ہوسکتا ہے۔

(۲۳) اور جو لوگ اللہ کی آیات اور اس کے دربار میں جواب دینے کے لئے حاضری کا انکار کرتے ہیں وہی لوگ اس کی مہربانی سے بالکل ناامید ہیں اور انہی کو دردناک عذاب ہوگا۔

(۲۴) پس حضرت ابراہیمؑ کی قوم کوئی اور جواب نہ دے سکی بس یہ کہ وہ کہنے لگے اسے قتل کر دو یا آگ میں جلا دو۔ پھر اللہ نے ان کو آگ سے نجات دی (کہ آگ کو ان کے لئے پھولوں کا باغ بنا دیا)۔ یقیناً اس میں مؤمنوں کے لئے قدرت الٰہی کا بڑا نشان ہے۔

افعال: تُقْلَبُوْنَ: تم پھیرے جاؤ گے' مضارع مجہول جمع مذکر حاضر۔ اُقْتُلُوْهُ: اس کو مار ڈالو' قتل کر دو' امر جمع مذکر حاضر' ضمیر واحد مذکر غائب۔

اسماء: النَّشْاَةَ: پیدائش' پیدا ہونا (مصدر)۔

ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ

پھر | روز | قیامت میں | انکار کرے گا | بعض تم میں سے | بعض کا | اور لعنت کرے گا

پھر قیامت کے دن تم ایک دوسرے کو جھٹلاؤ گے اور ایک دوسرے

بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۡ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ

تم میں سے بعض | بعض پر | اور تمہارا ٹھکانا | دوزخ ہوگا | اور نہیں (ہوگا) | تمہارے لئے

پر لعنت بھیجو گے اور تمہارا ٹھکانا دوزخ ہوگا اور تمہارا کوئی

مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٢٥﴾ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ

کوئی مددگار | پس ایمان لایا | اس پر | لوطؑ | اور کہا | بیشک میں ہجرت کرنے والا ہوں

مددگار نہ ہوگا پس لوطؑ اس پر ایمان لے آئے اور ابراہیمؑ نے کہا کہ میں اپنے ربّ کی طرف

اِلٰى رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٦﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ

اپنے رب کی طرف | بیشک وہی ہے | بڑا غالب | حکمت والا | اور ہم نے عطا فرمائے | اس کو | اسحاقؑ

ہجرت کرنے والا ہوں۔ بیشک وہی زبردست اور حکمت والا ہے اور ہم نے اس کو اسحٰقؑ اور

وَيَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ

اور یعقوبؑ | اور ہم نے رکھ دی | اس کی اولاد میں | نبوّت | اور کتاب

یعقوبؑ عطا کئے اور ان کی نسل میں پیغمبری اور کتاب کے سلسلہ کو (جاری) رکھا

وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ

اور دیا ہم نے اس کو | اس کا اجر | دُنیا میں | اور بیشک وہ | آخرت میں

اور اس کو دُنیا میں بھی اس کا صلہ بخشا۔ اور بلاشبہ آخرت میں (بھی) وہ اچھے

لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٢٧﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ

نیک لوگوں میں سے ہوگا | اور (ہم نے بھیجا) لوطؑ کو | جب اس نے کہا | اپنی قوم سے | بیشک تم | کرتے ہو

لوگوں میں شامل ہوگا۔ اور (ہم نے) لوطؑ کو (بھی) بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ تم بے حیائی کا ایسا کام

الْفَاحِشَةَ ۡ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٨﴾

بے حیائی (کا ایسا کام) | کہ نہیں پہلے کیا تم سے | اس کو | کسی نے | جہان والوں میں سے

کرتے ہو جو تم سے پہلے دُنیا جہاں کے لوگوں میں سے کسی نے نہیں کیا۔

اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۙ

کیا تم (لوگ) | آتے ہو | مردوں کے پاس؟ | اور کاٹتے ہو | راستہ

کیا تم مردوں کے پاس (خواہشِ نفس کی غرض سے) جاتے ہو اور شاہراہوں کو لوٹتے ہو

وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ۭ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ

اور تم کرتے ہو | اپنی محفلوں میں | بُرے کام | پس نہ تھا | جواب | اُس کی قوم کا

اور اپنی مجلسوں میں ناشائستہ حرکتوں کا ارتکاب کرتے ہو؟ پس ان کی قوم کا جواب فقط

آیت نمبر — آسان تفسیر

(٢٥) حضرت ابراہیمؑ نے آگ سے نجات پانے کے بعد کفار سے فرمایا کہ تم نے تو دنیا کی زندگی میں محض آپس کی دوستی کی وجہ سے حقیقی معبود (اللہ) کو چھوڑ کر بتوں کی عبادت شروع کردی۔ لیکن قیامت کے روز تم ایک دوسرے کا انکار کر کے آپس میں لعنت بھیجو گے اور تم سب کا ٹھکانا دوزخ ہوگا۔ جہاں تمہارا کوئی مددگار بھی نہ ہوگا۔

(٢٦) پس حضرت ابراہیمؑ پر آگ کو سرد ہوتا دیکھ کر سب سے پہلے آپؑ کے بھتیجے حضرت لوطؑ آپ کی رسالت پر ایمان لائے اور حضرت ابراہیمؑ نے لوگوں سے فرمایا کہ میں تو اس بستی بابل (عراق) سے ہجرت کر کے اللہ کے حکم سے فلسطین چلا جاؤں گا۔ بیشک وہ بڑا زبردست اور حکمت والا ہے چنانچہ آپ بمعہ حضرت لوطؑ اور اپنی بی بی سارہؑ کے فلسطین کی طرف چل پڑے۔ اور حضرت لوط علیہ السلام سدوم کی بستی میں آباد ہوگئے۔

(٢٧) اور پھر ہم نے حضرت ابراہیمؑ کو مصر سے واپسی اور حضرت اسمٰعیلؑ کی پیدائش کے بعد حضرت سارہ کے بطن سے حضرت اسحٰقؑ اور ان کے بیٹے حضرت یعقوبؑ دیئے اور آپؑ کی اولاد میں نبوت اور کتاب کا نازل کرنا مقرر کردیا۔ چنانچہ بعد میں آنے والے تمام انبیاء حضرت ابراہیمؑ کی نسل میں آئے اور تورات، انجیل، زبور آپ کی اولاد بنی اسرائیل میں جبکہ قرآن آپؑ کی اولاد بنی اسماعیل میں آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ اور ہم نے ان کو فرمانبرداری کے بدلے میں دنیاوی مال وعزت واولاد اور سب قوموں کی امامت بخشی اور آخرت میں بھی وہ اعلیٰ درجہ کے صالحین میں ہوں گے۔

(٢٨) اور ہم نے حضرت لوطؑ کو ان کی قوم کی طرف نبی بنا کر بھیجا جبکہ انہوں نے ان سے فرمایا کہ تم ایسی بے حیائی کا جرم کرتے ہو کہ اہل عالم میں سے کسی نے آج تک تم سے پہلے نہیں کی۔

انعال: مَأْوٰىكُمُ: تمہارا ٹھکانا، قیام کا مقام، کُمُ ضمیر جمع مذکر حاضر۔

إِلَّآ أَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ
سوائے | اِس کے کہ | وہ کہنے لگے کہ | لے آ ہم پر | عذاب | اللہ کا
یہ تھا کہ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو بس ہم پر

إِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۹﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ
اگر تُو ہے | سچ بولنے والوں میں سے | (لوطؑ نے) کہا | اے میرے ربّ! | میری مدد فرما
اللہ کا عذاب لے آؤ۔ لوطؑ نے کہا کہ اے میرے ربّ! مجھے ان فساد

عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۳۰﴾ وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ
مفسد لوگوں پر | اور جب | آئے | ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) | ابراہیمؑ کے پاس
کرنے والوں کے معاملہ میں نُصرت عطا فرما۔ اور جب ابراہیمؑ کے پاس ہمارے فرشتے خوشخبری لے

بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مُهْلِكُوْٓا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ اِنَّ
خوشخبری لے کر | تو وہ کہنے لگے | بیشک ہم | ہلاک کرنے والے ہیں | اس بستی کے رہنے والوں کو | بیشک
کر آئے۔ تو انہوں نے کہا کہ ہم اس گاؤں والوں کو ہلاک کرنے والے ہیں بیشک

اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ۭ قَالُوْا
اس کے رہنے والے | ظالم ہیں | کہا | بلاشبہ | اس میں | لوطؑ (بھی) ہے | وہ بولے
یہاں کے رہنے والے ظالم ہیں۔ ابراہیمؑ نے کہا کہ ان میں تو لوطؑ بھی ہے۔ انہوں نے کہا

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ڭ لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا
ہم | خوب جانتے ہیں | جو کوئی | اس میں ہے | البتہ ہم نجات دیں گے لوطؑ | اور اس کے گھر والوں کو | سوائے
کہ ہمیں خوب معلوم ہے کہ اس میں کون کون ہے، ان کو اور ان کے گھر کے لوگوں کو ہم ضرور بچا لیں گے، سوائے

امْرَاَتَهٗ ڭ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَلَمَّآ اَنْ جَآءَتْ
اس کی بیوی کے | وہ ہوگی | پیچھے رہ جانے والوں میں سے | اور جب کہ | آئے
اس کی بیوی کے، جو پیچھے رہنے والوں میں ہوگی۔ اور جب لوطؑ کے پاس ہمارے

رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالُوْا
ہمارے فرشتے | لوطؑ کے پاس | تو پریشان ہوا ان سے | اور تنگ ہوا | ان کی وجہ سے | دل میں | اور کہا فرشتوں نے
فرشتے آئے تو انہیں اُن کا آنا ناگوار گزرا اور انہیں دیکھ کر اس کا دل تنگ ہوا اور فرشتوں نے کہا

لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ڭ اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا
کہ تو نہ ڈر | اور نہ غم کر | بیشک ہم | نجات دیں گے تجھے | اور تیرے گھر والوں کو | سوائے
ڈرو نہیں اور نہ غم کھاؤ بلاشبہ ہم آپ کے گھر والوں کو ضرور بچا لیں گے سوائے

امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰٓى اَهْلِ
تیری بیوی کے | جو ہوگی | پیچھے رہ جانے والوں میں سے | بیشک ہم | نازل کرنے والے ہیں | رہنے والوں پر
آپ کی بیوی کے، جو پیچھے رہ جانے والوں میں ہوگی۔ بلاشبہ ہم اس بستی کے لوگوں

آیت نمبر   آسان تفسیر

(۲۹) کیا تم مردوں سے شہوت رانی (لواطت) کرتے ہو اور راہ چلتے مسافروں پر ڈاکہ ڈالتے ہو اور اپنی بھری مجلسوں میں کھلم کھلا بدکاری کرتے ہو؟ پس ان کی قوم کو اس کے سوا کوئی اور جواب بن نہ آیا کہ کہنے لگے اگر تو سچا ہے تو ہم پر عذاب لا نازل کر۔

(۳۰) حضرت لوطؑ نے اللہ کے دربار میں دعا کی کہ اے میرے رب! مجھے اس شریر قوم پر فتح عطا فرما۔

(۳۱) اس کے بعد ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے حضرت ابراہیمؑ کے پاس حضرت اسحٰقؑ کی پیدائش کی خوشخبری لے کر آئے تو ساتھ ہی وہ کہنے لگے ہم اس بستی **سدوم** کے رہنے والوں کو ہلاک کرنے آئے ہیں کیونکہ وہ بڑے ظالم ہیں۔

(۳۲) حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا اس گاؤں میں تو حضرت لوطؑ بھی ہیں۔ وہ بولے ہم اچھی طرح جانتے ہیں جو کوئی اس میں موجود ہے ہم حضرت لوطؑ اور اس کے گھر والوں کو صاف بچادیں گے سوائے ان کی بیوی کے جو ان لوگوں میں پیچھے رہ جائے گی جن پر عذاب نازل ہوگا۔

(۳۳) اور جب وہ فرشتے حضرت ابراہیمؑ کے پاس سے حضرت لوطؑ کے پاس خوبصورت نوجوان کی شکل میں آئے تو ان کے آنے سے انہوں نے اپنے دل میں تنگی محسوس کی کہ ایسا نہ ہو کہ شریر لوگ ان سے کوئی غلط حرکت نہ کر گزریں فرشتوں نے حضرت لوطؑ سے کہا آپ کچھ خوف و غم نہ کریں۔ ہم آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو نجات دیں گے سوائے آپ کی بیوی کے جو عذاب پانے والوں کے ساتھ پیچھے رہ جائے گی۔

افعال: تَقْطَعُوْنَ: تم کاٹتے ہو، قطع کرتے ہو، مضارع جمع مذکر حاضر۔

اسماء: نَادِیْکُمْ: تمہاری دن کی مجلس مشاورت، کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔

هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿٣٤﴾

اس بستی کے | عذاب | آسمان سے | اس وجہ سے کہ | وہ گناہ کرتے تھے

آسمان سے ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے عذاب نازل کرنے والے ہیں۔

وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَآ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿٣٥﴾

اور بے شک ہم نے چھوڑ رکھی ہے | اس بستی سے | ایک نشانی | واضح | ان لوگوں کے لئے | جو عقل رکھتے ہیں

اور بیشک ہم نے ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں' اس بستی کو (عبرت کا) کھلا نشان بنا دیا۔

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۙ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

اور (ہم نے بھیجا) مدین کی طرف | ان کے بھائی | شعیبؑ کو | تو اس نے کہا | اے میری قوم! | عبادت کرو | اللہ کی

اور (ہم نے) مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا تو اس نے کہا کہ اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو

وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿٣٦﴾

اور امید رکھو | روزِ | آخرت کی | اور نہ پھرو | زمین میں | فساد مچاتے

اور آخرت کے دن کی امید رکھو اور زمین میں فساد کرتے نہ پھرو۔

فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِىْ دَارِهِمْ

پھر انہوں نے جھٹلایا اس کو | تو آ پکڑا انہیں | زلزلہ نے | پس وہ رہ گئے صبح کے وقت | اپنے گھروں میں

مگر انہوں نے اس کو جھٹلایا' تو ان کو زلزلہ نے آ پکڑا اور وہ صبح کو اپنے گھروں میں

جٰثِمِيْنَ ﴿٣٧﴾ وَعَادًا وَّثَمُوْدَاۡ وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ

اوندھے پڑے ہوئے | اور (ہلاک کیا) قوم عاد | اور ثمود کو | اور (یہ) واضح ہو چکا | تم پر | ان کے گھروں سے

اوندھے پڑے تھے۔ اور عاد اور ثمود کو بھی (ہم نے ہلاک کیا) اور تمہیں ان کے کچھ گھر بھی دکھائی دیتے ہیں

وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ

اور خوبصورت کر دکھائے | اُن کے لئے | شیطان نے | اُن کے اعمال | پس اس نے روک دیا انہیں | راہ (حق) سے

اور شیطان نے ان کے اعمال کو ان کی نظروں میں خوشنما کر دکھایا سو ان کو سیدھی راہ سے روک دیا

وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ﴿٣٨﴾ وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ

حالانکہ وہ تھے | بڑے ہوشیار | اور قارون | اور فرعون | اور ہامان (کو بھی ہلاک کیا)

حالانکہ وہ بڑے ہوشیار تھے۔ اور قارون اور فرعون اور ہامان کو بھی (ہم نے ہلاک کیا)

وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ

حالانکہ آ چکا تھا ان کے پاس | موسیٰ | کھلی نشانیوں کے ساتھ | تو انہوں نے تکبر کیا | زمین میں

اور (باوجودیکہ) موسیٰ ان کے پاس کھلے نشانات لے کر آئے' انہوں نے (اللہ تعالیٰ کی) زمین میں تکبر کیا

وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ﴿٣٩﴾ فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ فَمِنْهُمْ

اور نہ تھے وہ | بچ کر بھاگ نکلنے والے | پس ہر ایک کو | ہم نے پکڑ لیا | اس کے گناہ پر | تو ان میں سے (بعض)

اور وہ ہمارے قابو سے باہر نہ تھے۔ تو ہم نے سب کو ان کے گناہوں کی بناء پر پکڑ لیا سو بعضوں

آیت نمبر ۔۔۔ آسان تفسیر

(۳۴) بلاشبہ ہم اس بستی سدوم کے رہنے والوں پر ان کی نافرمانی کے بدلے جو وہ کر رہے تھے آسمان سے ایک عذاب نازل کرنے والے ہیں۔ چنانچہ اس بستی کو الٹ کر اس پر پتھر برسائے گئے۔

(۳۵) اور ہم نے اس بستی کی ویرانی کی شکل میں اہل عقل کے لئے عبرت کا ایک واضح نشان چھوڑ رکھا ہے۔

(۳۶) اور ہم نے اہل مدین کی طرف ان کے ہم قوم حضرت شعیبؑ کو نبی بنا کر بھیجا تو انہوں نے قوم سے فرمایا کہ تم صرف ایک اللہ کی عبادت کرو اور آخرت کے دن کے آنے کی امید رکھو اور زمین میں فساد نہ کرتے پھرو۔

(۳۷) پھر ان لوگوں نے آپؑ کو جھٹلایا تو ان پر زلزلہ کی صورت میں خدا کا عذاب نازل ہوا اور صبح کے وقت وہ لوگ اپنے گھروں میں ہلاک ہو کر منہ کے بل پڑے رہ گئے۔

(۳۸) اور اسی طرح قوم عاد و ثمود کو بھی ان کی نافرمانی کے نتیجے میں ہم نے ہلاک کر ڈالا اور ان کے تباہ شدہ گھروں سے ان کا حال تم لوگوں پر اچھی طرح واضح ہو چکا ہے اور شیطان نے ان کے برے اعمال کو ان کی نظروں میں خوشنما کر کے دکھایا اور راہ حق سے روک دیا تھا حالانکہ وہ بڑے ہوشیار تھے۔

(۳۹) اور ایسے ہی قارون اور فرعون اور ہامان کو بھی ان کی سرکشی کی وجہ سے ہم نے ہلاک کر دیا۔ حالانکہ ان کے پاس حضرت موسیٰؑ روشن معجزے لے کر آئے تھے۔ پس انہوں نے زمین میں غرور سے سر اٹھایا اور وہ ہماری پکڑ سے بھاگ کر آگے نہ نکل سکتے تھے۔

افعال: اُرْجُوْا: تم امید رکھو' امر جمع مذکر حاضر۔ صَدَّهُمْ: اس نے ان کو روک لیا' ماضی (واحد مذکر غائب) هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔

اسماء: اَخَاهُمْ: ان کے بھائی' مضاف هُمْ مضاف الیہ۔ سَابِقِيْنَ: آگے بڑھنے والے' اسم فاعل جمع مذکر۔ مُسْتَبْصِرِيْنَ: دیکھنے والے' طلب گار بصیرت' اسم فاعل جمع مذکر۔

مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ

وہ ہیں | جن پر ہم نے بھیجی | پتھروں کی بارش | اوران میں سے (کوئی) | وہ ہے | کہ آ پکڑا اس کو | چیخ نے

تو ہم نے پتھر برسائے اور بعض کو زبردست چیخ نے آ پکڑا۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ

اور (کوئی) ان میں سے | وہ ہے | کہ ہم نے دھنسا دیا | اس کو | زمین (میں) | اور (بعض) ان میں سے | وہ ہے

اور کچھ ایسے تھے کہ ہم نے انہیں زمین میں دھنسا دیا اور کچھ لوگوں کو ہم نے

اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

جس کو ہم نے غرق کر دیا | اور نہیں | اللہ (ایسا) | کہ ظلم کرتا ان پر | لیکن | وہ تھے | خود اپنی جانوں پر

غرق کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنے اوپر ظلم

يَظْلِمُوْنَ ۝٤٠ مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَاۗءَ

ظلم کرتے | مثال | ان کی جنہوں نے | بنا لئے | سوائے | اللہ کے | (اور) دوست

کرتے رہے۔ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اور معبود بنا رکھے ہیں' ان کی

كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۭ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ

مثال | مکڑی کی سی | کہ بنایا اس نے | ایک گھر | اور بیشک | سب سے کمزور گھر

مثال (ناتوان) مکڑی کی سی ہے جس نے گھر بنایا ہو' اور گھروں میں سب سے کمزور گھر

لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝٤١ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ

گھر ہے | مکڑی کا | کاش! | وہ جانتے ہوتے | بیشک اللہ | جانتا ہے

مکڑی کا ہے' کاش! وہ اس بات کو جانتے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے

مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٤٢

جو وہ پکارتے ہیں | اس کے سوا | کوئی چیز | اور وہ | بڑا غالب | حکمت والا (ہے)

ہر اس چیز کو جسے وہ اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں' اور وہ زبردست اور حکمت والا ہے۔

وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَآ

اور یہ | مثالیں ہیں | ہم بیان کرتے ہیں ان کو | لوگوں کے لئے | اور نہیں سمجھتے انہیں

اور یہ مثالیں ہیں جو ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں۔ اور ان کو اہل علم ہی

اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ۝٤٣ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

مگر | اہل علم لوگ | پیدا کیا | اللہ نے | آسمانوں | اور زمین کو

سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو حکمت کے ساتھ

بِالْحَقِّ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝٤٤ۧ

سچائی کے ساتھ | بیشک | اس میں | نشانی ہے | ایمان والوں کے لئے

پیدا کیا۔ بلاشبہ اس میں ایمان والوں کے لئے زبردست نشانی ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۰) پس ان میں سے ہر ایک کو ہم نے ان کے جرموں کے نتیجے میں پکڑ لیا۔ پھر کسی پر تو ہم نے آسمان سے پتھراؤ کیا جیسے قوم عاد اور ان میں سے کسی کو ایک خوفناک چیخ نے آ لیا جیسے قوم ثمود اور کسی کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا۔ جیسے قارون اور کسی کو ہم نے غرق کر دیا جیسے فرعون و ہامان۔ اور اللہ نے تو ان پر ظلم نہیں کیا تھا بلکہ انہوں نے خود ہی اپنے اوپر ظلم کیا۔

(۴۱) جو لوگ اللہ کے سوا دوسروں کو مددگار بناتے ہیں۔ ان کی مثال مکڑی کی سی ہے جو اپنا ایک گھر (جالا) بناتی ہے اور بلاشبہ سب گھروں سے کمزور گھر مکڑی کا ہے۔ پس جس طرح مکڑی کا جالا اس کی حفاظت نہیں کر سکتا اسی طرح ان کفار کے مددگار (بت وغیرہ) بھی ان کی کچھ مدد نہیں کر سکتے کاش! انہیں اس بات کا علم ہوتا۔

(۴۲) جس جس چیز کو بھی وہ اللہ کے سوا معبود ٹھہرا کر پکارتے اور پوجتے ہیں اللہ کو سب معلوم ہے اور وہی بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

(۴۳) اور یہ مثالیں ہیں جو ہم لوگوں کو سمجھانے کے لئے بیان کرتے ہیں اور انہیں اہل علم ہی خوب سمجھتے ہیں۔

(۴۴) اللہ نے آسمانوں اور زمین کو ایک زبردست حکمت کے تحت پیدا کیا ہے۔ اس میں اہل ایمان کے لئے اس کی قدرت کا نشان موجود ہے۔

افعال: ذَنْبِہٖ: اس کا گناہ ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب۔ اِتَّخَذَتْ: اس (عورت) نے اختیار کیا' ماضی واحد مونث غائب۔ یَعْقِلُ: نہیں سمجھتے ہیں' مضارع مرفوع منفی واحد مذکر غائب۔

اسماء: اَوْھَنَ: سب سے بودا۔ عَنْکَبُوْتِ: مکڑی' جمع عَنَاکِب۔ عَالِمُوْنَ: جاننے والے' علم رکھنے والے' اسم فاعل جمع مذکر۔

فہرست

یَعۡتَذِرُوۡن الجزء الحادی عشر .... پارہ نمبر ۱۱

نمبر شمار	موضوع	صفحہ
۱۰۔	اہل تبوک اور تین رہ جانے والے حضرات پر نظر رحمت اور سچائی۔	۳۲۷
۱۱۔	اہل مدینہ اور دیہاتیوں پر جہاد کی فرضیت اور اس کا ثواب۔	۳۲۸
۱۲۔	جہاد فرض کفایہ ہے اور علم کی طلب فرض ہے۔	۳۲۸
۱۳۔	کفار سے لڑائی میں جنگی چال۔	۳۲۸
۱۴۔	منافقین کی حالت قرآنی سورتوں سے۔	۳۲۹
۱۵۔	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی اُمت کے ساتھ صلہ رحمی والی صفات۔	۳۲۹
۱۶۔	سورت یونس	۳۲۹
۱۷۔	اس کا وجہ تسمیہ اور اس کا موضوع اور ماقبل سے اس کی مناسبت۔	۳۲۹
۱۸۔	یہ سورت جن مضامین پر مشتمل ہے۔	۳۲۹
۱۹۔	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی بھیجنے کا معاملہ۔	۳۳۰
۲۰۔	اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور مخلوق پر اس کی عبادت لازم ہے۔	۳۳۰
۲۱۔	بعث اور جزا کا اثبات۔	۳۳۰
۲۲۔	سورج اور چاند کی پیدائش پر قدرت الٰہیہ کا اثبات اور دن رات کا آنا جانا۔	۳۳۱
۲۳۔	مومنین اور کافرین اور ان سب کی جزا۔	۳۳۱
۲۴۔	انسان کی ہمیشہ اپنی خیر کے لئے جلدی مچانا اور غصے کی حالت میں شر مانگنا۔	۳۳۲
۲۵۔	کافر اور ظالم قوموں کی ہلاکت کے بارے میں عادات الٰہی اور ان کی جگہ دوسرے لوگ لے آنا۔	۳۳۲
۲۶۔	مشرکین کا یہ مطالبہ کہ دوسرا قرآن لایا جائے یا اس کی بعض آیتیں تبدیل کی جائیں۔	۳۳۳
۲۷۔	بتوں کی عبادت اور ان کی شفاعت کا دعویٰ کرنا۔	۳۳۳
۲۸۔	تمام لوگ پہلے دین حق پر تھے۔	۳۳۴
۲۹۔	مشرکین کا فرمائشی معجزہ طلب کرنا۔	۳۳۵
۳۰۔	مکروفریب اور عناد اور بے انصافی کفار کی عادت ہے۔	۳۳۵
۳۱۔	جلدی زائل اور فنا ہونے کے اعتبار سے دنیا کی مثال۔	۳۳۶
۳۲۔	جنت کے بارے میں ترغیب اور آخرت میں نیک اور برے لوگوں کی حالت۔	۳۳۶
۳۳۔	مخلوق کا جمع ہونا اور مشرکین اور ان کی عبادت سے شریکوں کی بیزاری۔	۳۳۶
۳۴۔	مشرکین کے نزدیک ربوبیت کے ثبوت سے توحید کا اثبات۔	۳۳۷
۳۵۔	بعث بعد الموت کا اثبات۔	۳۳۷
۳۶۔	قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اس کے ذریعے عرب کو چیلنج۔	۳۳۸
۳۷۔	قرآن اور نبی پر ایمان لانے میں مشرکین کی تقسیم دو جماعتوں میں۔	۳۳۹
۳۸۔	دنیا سریع الزوال ہے۔	۳۴۰
۳۹۔	دنیا اور آخرت میں مشرکین کو عذاب دیا جانا۔	۳۴۰
۴۰۔	قرآن کریم کے مقاصد۔	۳۴۱
۴۱۔	چار پایوں کو حلال اور حرام قرار دینے میں مشرکین کا غلط نظریہ۔	۳۴۲
۴۲۔	ساری کائنات اور بندوں کے تمام حالات اور اعمال پر علم الٰہی کا احاطہ۔	۳۴۳
۴۳۔	اولیاء اللہ کے اوصاف اور ان کی جزاء۔	۳۴۳

فہرست

وَمَامِنْ دَآبَّةٍ الجزء الثاني عشر .... پارہ نمبر۱۲

فہرست

وَمَا أُبَرِّئُ الجزء الثالث عشر .... پارہ نمبر ۱۳

فہرست

رُبَمَا الجزء الرابع عشر .... پارہ نمبر۱۴

فہرست

سُبْحٰنَ الَّذِیٓ الجزء الخامس عشر .... پارہ نمبر ۱۵

فہرست

قَالَ اَلَمْ الجزء السادس عشر .... پارہ نمبر۱۶

فہرست

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ الجزء السابع عشر .... پارہ نمبر ۱۷

فہرست

قَدْ اَفْلَحَ الجزء الثامن عشر .... پارہ نمبر ۱۸

فہرست

وَ قَالَ الَّذِیْنَ الجزء التاسع عشر .... پارہ نمبر ۱۹

فہرست

اَمَّن خَلَقَ الجزء العشرين .... پارہ نمبر ۲۰

تیسرا حصہ پارہ 21 تا 30

آسان تفسیر

تعلیم القرآن

اردو

مؤلف التفسير النبوي (عربي)

الشهادة العالمية وفاق المدارس

آسان تفسیر

تعلیم القرآن

تیسرا حصہ پارہ 21 تا 30

آسان لفظی اور با محاورہ ترجمہ
بمع آسان تفسیر

از
ڈاکٹر محمد دینؒ
مؤلف التفسیر النبوی (عربی)
پی ایچ ڈی اسلامیات۔الشھادة العالمیة وفاق المدارس
سابق استاد شعبہ اسلامیات جامعہ پشاور

تاج کتب خانہ قصہ خوانی پشاور
J.800.ALI.A.Press.15

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ

(اے نبیؐ) پڑھ | جو (کچھ) | وحی کی گئی | آپؐ کی طرف | کتاب میں سے | اور قائم کر | نماز

(اے پیغمبرؐ!) جو کتاب آپؐ کی طرف وحی کی گئی ہے اس کو پڑھا کیجئے اور نماز کے پابند رہئے

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ

بیشک | نماز | روکتی ہے | بے حیائی | اور بُرے کام سے | اور یقیناً یاد | اللہ کی

بلاشبہ نماز بُرے اور بے حیائی کے کاموں سے روکتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ذکر

اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ

سب سے بڑھ کر ہے | اور اللہ | جانتا ہے | جو کچھ | تم کرتے ہو | اور مباحثہ نہ کرو | اہلِ کتاب سے

بہت بڑی چیز ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اُس سے واقف ہے اور اہل کتاب سے بحث کرو

اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ۖ اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا

مگر صرف | ایسے طریقے سے | جو بہتر ہو | سوائے | ان لوگوں کے | جو ظالم ہیں | ان میں سے | اور کہو

تو ایسے طریقے سے کرو جو نہایت عمدہ ہو سوائے ان لوگوں کے جو ان میں سے زیادتی کریں اور کہہ دو کہ

اٰمَنَّا بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَاُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ

ہم ایمان لائے | اس پر | جو نازل کیا گیا | ہم پر | اور جو نازل کیا گیا | تم پر | اور ہمارا معبود | اور تمہارا معبود

جو کچھ ہم پر نازل کیا گیا ہے اور جو کچھ تم پر اُترا ہے ہم سب پر ایمان رکھتے ہیں اور ہمارا اور تمہارا معبود

وَّاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ

ایک ہی ہے | اور ہم | اُسی کے | فرمانبردار ہیں | اور اسی طرح | ہم نے نازل کی | آپؐ کی طرف

ایک ہی ہے اور ہم اس کے فرمانبردار ہیں۔ اور اسی طرح ہم نے آپؐ کی طرف کتاب

الْكِتٰبَ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ

یہ کتاب (قرآن) | پس وہ لوگ | جنہیں ہم نے دی | کتاب | وہ ایمان لاتے ہیں اُس پر | اور بعض

نازل کی ہے تو جن لوگوں کو ہم نے (اس سے پہلے) کتاب دی تھی وہ اس (قرآن) پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔

هٰٓؤُلَآءِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾

ان میں سے | وہ ہے جو ایمان لاتا ہے | اُس پر | اور نہیں | انکار کرتے | ہماری آیتوں سے | مگر | کافر (لوگ)

اور ان (مشرکینِ عرب) میں سے بعض ایسے ہیں جو اس کتاب پر ایمان رکھتے ہیں' اور ہماری آیتوں سے تو کافر ہی انکار کرتے ہیں۔

وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِیَمِیْنِكَ

اور نہیں پڑھتے تھے آپ | اس سے پہلے | کوئی کتاب | اور نہ آپ لکھتے تھے اُسے | اپنے دائیں ہاتھ سے

اور (قرآن سے) پہلے نہ تو آپؐ کوئی کتاب پڑھتے تھے اور نہ آپؐ اپنے ہاتھ سے کچھ لکھ سکتے تھے۔

اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾ بَلْ هُوَ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ

اس صورت میں | ضرور شک کرتے | جھٹلانے والے | بلکہ | وہ (قرآن) | تو آیتیں ہیں | واضح

(کیونکہ) اگر ایسا ہوتا تو یہ جھٹلانے والے لوگ ضرور شک و شبہ میں پڑ جاتے۔ بلکہ یہ تو کھلی اور روشن آیتیں ہیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۵) قرآن جو کچھ آپؐ پر وحی کیا گیا ہے ہمیشہ اس کی تلاوت کرتے رہیں اور نماز کو ہمیشہ قائم رکھیں کیونکہ وہ نماز جو کامل عاجزی سے ادا کی جائے اس کا اثر اور اس کا مقصد مومنوں کو برائی اور بے حیائی کے کاموں سے روکنا ہے اور اس کے علاوہ وہ ذکر الٰہی ہے اور خدا کا ذکر سب کاموں کے مقابلے میں زیادہ عظمت والی چیز ہے اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو وہ اللہ کو معلوم ہے۔

(۴۶) اور اہل کتاب کے ساتھ نرمی اور بردباری و برداشت سے بحث مباحثہ کیا کرو۔ ہاں جو اُن میں سے ظالم ہیں کہ خدا و رسول کی بے عزتی کرتے ہیں اور محض حسد و دشمنی کی وجہ سے حق کو نہیں سنتے ان سے سختی کرنے میں کچھ حرج' نہیں' اور ان لوگوں کے سامنے اس بات کا اقرار کرو کہ ہم تو قرآن پر ایمان رکھتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہماری ہدایت کے لئے نازل کیا گیا اور ہمارا ایمان ان سب کتابوں تورات وانجیل وزبور پر بھی ہے جو تمہاری ہدایت کے لئے پرانے نبیوں پر نازل ہوئیں اور ہمارا اور تمہارا سب کا معبود ایک اللہ ہی ہے اور ہم سب اسی کے فرمانبردار ہیں۔

(۴۷) اور جس طرح ہم نے حضرت موسیٰ و عیسیٰ و دیگر انبیاء پر تورات وانجیل وغیرہ نازل کیں۔ اسی طرح ہم نے آپ پر یہ قرآن نازل کیا۔ پس یہود و نصاریٰ اور اہل مکہ میں سے جو انصاف والے ہیں وہ تو اس پر ایمان لے آتے ہیں اور اس کی تکذیب تو وہی کرتے ہیں جو ہماری آیتوں کا جان بوجھ کر انکار کرتے ہیں۔

(۴۸) اور آپؐ اس قرآن کے نزول سے پہلے نہ تو کوئی کتاب ہی پڑھ سکتے تھے اور نہ لکھنا ہی جانتے تھے کہ وہ کفار یہ شبہ کرسکیں کہ آپؐ نے کسی پہلی کتاب کی تحریریں لے کر قرآن بنالیا ہے۔

افعال: تُجَادِلُوْا: تم جھگڑو' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ تَصْنَعُوْنَ: تم بناتے ہو' تم کرتے ہو' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ تَنْھٰی: وہ روکتی ہے' منع کرتی ہے' مضارع (واحد مونث غائب)۔ اِرْتَابَ: وہ شبہ میں پڑا' اس نے شبہ کیا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ تَتْلُوْا: تو پڑھتا' تو پڑھتا ہے' تو پڑھے' مضارع (واحد مذکر حاضر)۔ تَخُطُّهٗ: تو اس کو لکھتا ہے' مضارع (واحد مذکر حاضر)' ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ یَجْحَدُ: نہیں انکار کرتا ہے' مضارع منفی (واحد مذکر غائب)۔

فِیۡ صُدُوۡرِ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ ؕ وَ مَا یَجۡحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا
سینوں میں | ان کے | جن کو دیا گیا | علم | اور نہیں | انکار کرتے | ہماری آیتوں سے | مگر
اُن لوگوں کے سینوں میں، جن کو علم دیا گیا ہے، اور ہماری آیتوں سے تو وہی انکار کرتے ہیں، جو

الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۴۹﴾ وَ قَالُوۡا لَوۡ لَاۤ اُنۡزِلَ عَلَیۡہِ اٰیٰتٌ مِّنۡ رَّبِّہٖ ؕ
ظالم لوگ | اور وہ کہتے ہیں | کیوں نہیں | اُتاری گئیں | اُس پر | نشانیاں | اس کے ربّ کی طرف سے
ظالم ہیں۔ اور انہوں نے کہا کہ اس کے ربّ کی طرف سے اس پر نشانیاں کیوں نازل نہیں ہوتیں؟

قُلۡ اِنَّمَا الۡاٰیٰتُ عِنۡدَ اللّٰہِ ؕ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۵۰﴾ اَوَ لَمۡ یَکۡفِہِمۡ
کہہ دیجئے | کہ معجزے تو | اللہ کے پاس ہیں | اور میں تو ڈرانے والا ہوں | کھلم کھلا | کیا ان کے لئے کافی نہیں
آپؐ کہہ دیجئے کہ نشانیاں تو اللہ کے پاس ہیں۔ میں تو صرف واضح طور پر خبردار کرنے والا ہوں۔ کیا اُن کے لئے یہ کافی نہیں

اَنَّاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ یُتۡلٰی عَلَیۡہِمۡ ؕ اِنَّ
کہ ہم نے | اُتاری ہے | آپ پر | یہ کتاب (قرآن) | کہ پڑھی جاتی ہے | ان کے سامنے | بیشک
کہ ہم نے آپؐ پر کتاب نازل کر دی ہے جو اُن کو پڑھ پڑھ کر سُنائی جاتی ہے بیشک

فِیۡ ذٰلِکَ لَرَحۡمَۃً وَّ ذِکۡرٰی لِقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۵۱﴾ قُلۡ کَفٰی
اس میں | رحمت ہے | اور نصیحت | ان لوگوں کے لئے | جو یقین کرتے ہیں | کہہ دیجئے | کافی ہے
اس میں اُن لوگوں کے لئے رحمت اور نصیحت ہے، جو ایمان رکھتے ہیں، آپؐ کہہ دیجئے کہ میرے اور

بِاللّٰہِ بَیۡنِیۡ وَ بَیۡنَکُمۡ شَہِیۡدًا ۚ یَعۡلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ
اللہ | میرے درمیان | اور تمہارے درمیان | گواہ | وہ جانتا ہے | جو کچھ | آسمانوں میں
تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی شہادت کافی ہے، آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے

وَ الۡاَرۡضِ ؕ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِالۡبَاطِلِ وَ کَفَرُوۡا بِاللّٰہِ ۙ اُولٰٓئِکَ
اور زمین میں ہے | اور جو لوگ | ایمان لائے | جھوٹ پر | اور انہوں نے انکار کیا | اللہ کا | وہی ہیں
اُسے سب معلوم ہے۔ اور وہ لوگ جو باطل پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے منکر ہو گئے ہیں، یہی لوگ

ہُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ﴿۵۲﴾ وَ یَسۡتَعۡجِلُوۡنَکَ بِالۡعَذَابِ ؕ وَ لَوۡ لَاۤ اَجَلٌ
نقصان اُٹھانے والے | اور وہ آپؐ سے جلدی کرتے ہیں | عذاب کی | اور اگر نہ ہوتا | وقت (عذاب کا)
نقصان اُٹھانے والے ہیں اور یہ لوگ عذاب طلب کرنے میں جلدی کرتے ہیں۔ اور اگر (پہلے سے ہر چیز کا)

مُّسَمًّی لَّجَآءَہُمُ الۡعَذَابُ ؕ وَ لَیَاۡتِیَنَّہُمۡ بَغۡتَۃً وَّ ہُمۡ لَا یَشۡعُرُوۡنَ ﴿۵۳﴾
مقرر | تو آچکا ہوتا ان پر | عذاب | اور البتہ آجائے گا اُن پر | اچانک | اور اُنہیں | خبر تک نہ ہوگی
وقت مقرر نہ ہوتا تو ان پر عذاب آچکا ہوتا اور عذاب اُن پر اچانک آ کر رہے گا اور انہیں خبر بھی نہ ہوگی۔

یَسۡتَعۡجِلُوۡنَکَ بِالۡعَذَابِ ؕ وَ اِنَّ جَہَنَّمَ لَمُحِیۡطَۃٌۢ بِالۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۵۴﴾
وہ جلدی مانگتے ہیں آپ سے | عذاب | اور بلاشبہ | دوزخ | گھیرے ہوئے ہے | کافروں کو
یہ لوگ عذاب طلب کرنے میں جلدی کرتے ہیں۔ اور بلاشبہ دوزخ کافروں کو گھیرے میں لینے والی ہے۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۹) بلکہ یہ قرآن تو واضح معجزوں والی آیتیں ہیں جو علماء اور حفاظ کے سینوں میں محفوظ ہیں دوسری آسمانی کتابوں کے برعکس کہ وہ صرف کتاب دیکھ کر پڑھی جاتی تھیں اور ہماری ان آیات کا انکار تو صرف بے انصاف ہی کرتے ہیں۔

(۵۰) اور وہ مشرکین کہتے ہیں کہ اگر آپؐ سچے رسول ہیں تو آپؐ پر ہمارے فرمائشی معجزے کیوں نہیں اترتے کہہ دیجئے کہ معجزے تو اللہ ہی کے اختیار میں ہیں اور میں تو کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں اور بس۔

(۵۱) کیا ان کے لئے آپؐ کی نبوت پر یہ دلیل کافی نہیں کہ ہم نے آپؐ پر بے مثل کتاب نازل کی جو ان کے سامنے پڑھی جاتی ہے بلاشبہ اس کتاب میں یقین کرنے والوں کے لئے رحمت اور نصیحت ہے۔

(۵۲) کہہ دیجئے کہ میرے اور تمہارے درمیان میری نبوت پر اللہ ہی کی شہادت کافی ہے کیونکہ آسمان وزمین کی تمام مخلوقات کا علم خدا ہی کو ہے اور جو مشرک جھوٹی باتوں پر تو یقین کرتے ہیں کہ مخلوق کو خالق کے برابر اور شریک ٹھہراتے ہیں اور اللہ کا جو سب کا حقیقی خالق و مالک و معبود ہے انکار کرتے ہیں آخرت میں وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

(۵۳) اور وہ سرکش مشرکین آپؐ سے عذاب الٰہی کے جلدی نازل ہونے کا مطالبہ کرتے ہیں اور اگر عذابِ الٰہی کا ایک وقت مقرر نہ ہوتا کہ جس سے وہ آگے پیچھے نہیں ہوسکتا تو ابھی ان پر عذاب آ گیا ہوتا اور جب عذاب آئے گا تو اچانک آئے گا کہ انہیں خبر تک نہ ہوگی۔

(۵۴) اور وہ کم بخت آپؐ سے عذاب کے جلدی نازل ہونے کا مطالبہ کرتے ہیں حالانکہ دوزخ کا عذاب کفار کو گھیرے میں لئے ہوئے ہے، وہ اس سے تو بچ ہی نہیں سکیں گے۔

افعال: یَکْفِھِمْ: ان کے لئے کافی نہ ہوا، مضارع منفی بمعنی ماضی (واحد مذکر غائب)، ھِمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ یَاْتِیَنَّھُمْ: ان پر ضرور ہی آ جائے گا، مضارع بانون تاکید (واحد مذکر غائب)، ھُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔

يَوْمَ يَغْشٰهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ

جس دن | ڈھانپ لے گا انہیں | عذاب | ان کے اوپر سے | اور ان کے پاؤں کے نیچے سے

(اس دن کو یاد کرو) جب ان کو اوپر سے اور ان کے پاؤں کے نیچے کی جانب سے عذاب لپیٹ میں لے لے گا

وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۵﴾ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

اور فرمائے گا (اللہ) | چکھو | جو کچھ | تم کیا کرتے تھے | اے میرے بندو! | جو | ایمان لائے ہو

اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جو کچھ تم کیا کرتے تھے اب اس کا مزہ چکھو۔ اے میرے بندو! جو ایمان لا چکے ہو۔

اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ

بیشک | میری زمین | (بڑی) وسیع ہے | پس میری ہی | عبادت کرو | ہر | شخص | چکھنے والا ہے (مزہ)

بیشک میری زمین بڑی وسیع ہے سو تم (جہاں بھی رہو) میری ہی عبادت کرو۔ ہر زندہ نے موت کا مزہ

الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

موت کا | پھر ہماری ہی طرف | تم لوٹائے جاؤ گے | اور جو لوگ | ایمان لائے | اور انہوں نے عمل کئے

چکھنا ہے پھر ہماری طرف ہی تمہیں لوٹ کر آنا ہے۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل

الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

نیک | ہم ضرور انہیں جگہ دیں گے | جنت کے | بالاخانوں (میں) | بہتی ہوں گی | ان کے نیچے

کر گئے ہم ان کو جنت کے بالاخانوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں رواں

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۵۸﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا

نہریں | ہمیشہ رہیں گے وہ | ان میں | کیا ہی اچھا | اجر ہے | عمل کرنے والوں کا | جن لوگوں نے | صبر کیا

ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے (نیک) عمل کرنے والوں کا صلہ بہت اچھا ہے۔ (یعنی) جنہوں نے صبر سے کام لیا

وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ

اور اپنے رب پر | بھروسہ رکھتے ہیں | اور کتنے ہی | جانور ہیں | کہ نہیں اٹھائے پھرتے

اور وہ اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں اور کتنے ہی ایسے جاندار ہیں جو اپنی غذا اُٹھائے

رِزْقَهَا ۖ اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۰﴾

اپنی روزی | اللہ | روزی دیتا ہے انہیں | اور تمہیں بھی | اور وہ | سننے والا جاننے والا ہے

نہیں پھرتے۔ اللہ تعالیٰ ہی ان کو روزی دیتا ہے اور تمہیں بھی اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ

اور اگر تم ان سے پوچھو | کہ کس نے | پیدا کیا | آسمانوں | اور زمین کو | اور فرمانبردار کیا

اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور سورج اور چاند کو

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَللّٰهُ

سورج | اور چاند کو | تو وہ ضرور کہیں گے | اللہ (ہی نے) | پھر کہاں | وہ بہکائے جا رہے ہیں | اللہ (ہی)

فرماں بردار بنایا؟ تو وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ نے۔ پھر وہ کہاں بہکے پھر رہے ہیں؟ اللہ تعالیٰ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۵) جس دن (قیامت میں) انہیں اوپر کی جانب سے اور پاؤں کے نیچے سے عذاب دوزخ گھیر لے گا اور اللہ فرمائے گا کہ جو برے اعمال تم دنیا میں کرتے رہے اب ان کا مزہ چکھو۔

(۵۶) اے میرے ایماندار بندو! اگر کفارِ مکہ تمہیں تنگ کرتے ہیں تو میری زمین بڑی وسیع ہے کسی اور جگہ ہجرت کر کے میری عبادت کرو۔

(۵۷) ایک نہ ایک دن ضرور ہر ایک کو مرنا اور وطن و رشتہ داروں کو چھوڑ کر ہماری طرف آنا ہے پھر اس وقت دین کی حفاظت کے لئے وطن و اقارب کو چھوڑنا کیا مشکل ہے۔

(۵۸) اور جنہوں نے ایمان لا کر نیک اعمال کئے۔ ہم انہیں جنت میں رہنے کو بالا خانے دیں گے کہ ان کے نیچے ندیاں بہہ رہی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، اُن نیک عمل کرنے والوں کے لئے بہت ہی اچھا بدلہ ہو گا۔

(۵۹) جنہوں نے اللہ کے دین کی خاطر مصیبتیں برداشت کیں اور ہر کام میں اپنے پروردگار پر اعتماد رکھا۔

(۶۰) مکہ سے مدینہ ہجرت کے حکم پر بعض مسلمانوں نے مدینہ میں محتاجی اور بے سامانی کا اندیشہ ظاہر کیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ کتنے جانور ہیں کہ کل کے لئے اپنی روزی اٹھائے نہیں پھرتے لیکن ان کا پروردگار ہر روز ان کے لئے رزق مہیا کر دیتا ہے پس ان کا اور تمہارا سب کا رزق دینے والا اللہ ہی ہے اور وہی سب کی فریادیں سنتا ہے اور ان کے تمام حالات سے پوری طرح باخبر ہے۔ جب وہ جانوروں کو روزی دیئے بغیر نہیں چھوڑتا تو اپنے فرمانبردار بندوں کو کب بے روزی چھوڑ دے گا۔

(۶۱) اور اگر آپؐ ان مشرکین سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا اور سورج اور چاند کو کس نے تمہاری خدمت میں لگا دیا تو وہ ضرور کہیں گے کہ یہ سب کچھ اللہ ہی نے کیا ہے پھر باوجود ایسا سمجھنے کے وہ راہ حق سے کہاں بہکے جا رہے ہیں۔

افعال: اُعْبُدُوْنِ: تم میری بندگی کرو، امر (جمع مذکر حاضر)، ن وقایہ ی ضمیر (واحد متکلم) محذوف۔ یَغْشٰھُمْ: ان پر چھا جائے گا، مضارع (واحد مذکر غائب)، ھُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: اَرْضِیْ: میری زمین، ی ضمیر (واحد متکلم)۔ ذَآئِقَۃُ: چکھنے والی، اسم فاعل (واحد مونث)۔ غُرَفًا: اونچے مکان، جنت کے اندر شاندار منزلیں، جمع بحالت نصب۔

يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ وَيَقۡدِرُ لَهٗ ؕ
فراخ کرتا ہے | روزی | جس کے لئے | چاہے | اپنے بندوں میں سے | اور تنگ کرتا ہے | جس کے لئے (چاہے)
اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے

اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیۡءٍ عَلِيۡمٌ ﴿۶۲﴾ وَلَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ نَّزَّلَ
بیشک | اللہ | ہر | چیز سے | خوب واقف ہے | اور اگر | تم ان سے پوچھو | کہ کس نے | اُتارا
بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔ اور اگر آپؐ ان سے پوچھیں کہ کس نے آسمان سے

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحۡيَا بِهِ الۡاَرۡضَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَوۡتِهَا
آسمان سے | پانی | پھر اس نے زندہ کیا | اس سے | زمین کو | بعد | اس کی موت کے
بارش نازل کی اور کس نے زمین کو اس کی خشکی کے بعد (سرسبز اور) زندہ کر دیا

لَيَقُوۡلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ ؕ بَلۡ اَكۡثَرُهُمۡ لَا يَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۳﴾
تو وہ ضرور کہیں گے | اللہ نے | کہہ دیجئے | سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے | بلکہ | اکثر ان میں سے | نہیں سمجھتے
تو وہ کہیں گے اللہ نے، آپؐ کہہ دیجئے کہ تمام تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے، لیکن اکثر اُن میں سے نہیں جانتے۔

وَمَا هٰذِهِ الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَآ اِلَّا لَهۡوٌ وَّلَعِبٌ ؕ وَاِنَّ الدَّارَ الۡاٰخِرَةَ
اور نہیں | یہ | زندگی | دُنیا کی | مگر صرف | کھیل | اور تماشا | اور بیشک | گھر | آخرت کا
اور دنیا کی یہ زندگی کھیل تماشہ ہے اور آخرت کا گھر ہی اصل

لَهِىَ الۡحَيَوَانُ ۘ لَوۡ كَانُوۡا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۶۴﴾ فَاِذَا رَكِبُوۡا فِى الۡفُلۡكِ
وہی ہے | (اصل) زندگی | کاش | وہ لوگ جانتے | پھر جب | وہ سوار ہوتے ہیں | کشتی میں
زندگی ہے کاش یہ لوگ سمجھتے۔ پھر جب یہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو

دَعَوُا اللّٰهَ مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰهُمۡ
تو وہ پکارتے ہیں اللہ کو | خالص کرتے ہوئے | اس کے لئے | عبادت کو | پھر جب | وہ نجات دیتا ہے ان کو
خلوص دل سے اللہ کو پکارتے ہیں پھر جب وہ ان کو نجات دے کر

اِلَى الۡبَرِّ اِذَا هُمۡ يُشۡرِكُوۡنَ ﴿۶۵﴾ لِيَكۡفُرُوۡا بِمَاۤ اٰتَيۡنٰهُمۡ ۚۙ
خشکی کی طرف | تو اس وقت وہ | شرک کرنے لگتے ہیں | تاکہ وہ انکار کریں | اس (نعمت) کا | جو ہم نے دی ان کو
خشکی تک پہنچا دیتا ہے تو فوراً شرک کرنے لگتے ہیں۔ تو جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس کی ناشکری کرتے رہیں

وَلِيَتَمَتَّعُوۡا ۛ فَسَوۡفَ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۶۶﴾ اَوَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّا جَعَلۡنَا
اور تاکہ وہ فائدہ اُٹھائیں | پس عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا | کیا انہوں نے نہیں دیکھا | کہ ہم نے | بنایا ہے
اور کچھ اور (وقتی) فائدہ حاصل کریں، سو بہت جلد ان کو (انجام) معلوم ہو جائے گا۔ کیا انہوں نے بھی

حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنۡ حَوۡلِهِمۡ ؕ اَفَبِالۡبَاطِلِ
حرم | امن والا | حالانکہ اُچک لئے جاتے ہیں | لوگ | اُن کے آس پاس سے | پس کیا وہ باطل پر
غور نہیں کیا کہ ہم نے حرمِ کعبہ کو امن کی جگہ بنا دیا ہے جبکہ اس کے اردگرد کے لوگوں کو (بدامنی کی وجہ سے) اچک لیا جاتا ہے تو کیا یہ لوگ

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۶۲) روزی کی فکر سے اللہ کا حکم کو بجالانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑنی چاہیے یہ تو اللہ ہی کے اختیار میں ہے کہ اپنے بندوں میں سے جس کے لئے مناسب سمجھے روزی بڑھا دیتا ہے، اضافہ کرتا ہے اور جس کے لئے بہتر سمجھے کم کر دیتا ہے بیشک وہ بندوں کی مصلحتوں اور ضروریات کو اچھی طرح جانتا ہے۔

(۶۳) اور اگر آپ ان مشرکین سے پوچھیں کہ کون آسمان سے پانی اتار کر اس سے مردہ زمین کو سرسبز اور ہرا بھرا کرتا ہے تو وہ ضرور کہیں گے کہ یہ سب خدا ہی کرتا ہے کہہ دیجئے کہ اللہ کا شکر ہے کہ تم نے اس کے خالق ہونے کا تو اقرار کرلیا اس کے باوجود کے ان میں سے اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔

(۶۴) اور یہ دنیا کی زندگی تو صرف کھیل اور تماشے کی طرح عارضی اور زوال پذیر ہے اور ہمیشہ کی زندگی تو آخرت کا گھر ہی ہے۔ کاش! وہ اس بات کو جانتے۔

(۶۵) پس جب کبھی وہ مشرکین کشتی میں سوار ہوتے ہیں اور غرق ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے تو دلی خلوص سے اپنی امداد کے لئے صرف اللہ ہی کو پکارتے ہیں پھر جب اللہ انہیں بچا کر خشکی پر اتار دیتا ہے تو فوراً اس کے ساتھ شریک ٹھہرانے لگتے ہیں۔

(۶۶) تا کہ اللہ نے جو انہیں غرق سے نجات کی نعمت بخشی اپنی جہالت کی بدولت وہ اس کا انکار کر دیں اور دنیا کی عارضی زندگی سے فائدہ اٹھائیں سوان پر قیامت کے روز سب حقیقت روشن ہو جائے گی۔

افعال: دَعَوُا: انہوں نے پکارا، دعا کی، ماضی (جمع مذکر غائب)۔ رَكِبُوا: وہ سوار ہوئے، ماضی (جمع مذکر غائب)۔ نَجّٰهُمْ: اس نے ان کو نجات دی، ماضی (واحد مذکر غائب)، هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: حَيَوَانُ: زندگی، جینا، مصدر ہے۔

يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَةِ اللَّهِ يَكْفُرُونَ ﴿٦٧﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ

ایمان لاتے ہیں | اوراللہ کی نعمت کا | انکار کرتے ہیں | اورکون | بڑاظالم ہے | اس سے | جو باندھے

جھوٹے معبودوں پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں۔ اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو اللہ تعالیٰ

عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُ ۚ أَلَيْسَ

اللہ پر | جھوٹ | یا جھٹلائے | حق کو | جب | وہ آیا اس کے پاس | کیا نہیں ہے

پر جھوٹ باندھے یا جب حق بات اس کو پہنچے تو اس کو جھٹلانے لگے کیا (ایسے)

فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِلْكَافِرِينَ ﴿٦٨﴾ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا

دوزخ میں | ٹھکانا | کافروں کے لئے | اور جن لوگوں نے | مجاہدہ کیا | ہماری راہ میں

منکروں کا ٹھکانا جہنم نہیں ہوگا۔ اور جن لوگوں نے ہماری راہ میں خوب محنت کی

لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٦٩﴾ ع

ہم ضرور انہیں ہدایت دیں گے | اپنے راستوں کی | اور بیشک اللہ | ساتھ ہے | نیک لوگوں کے

ہم بھی ضرور ان کو اپنے (قرب کے) راستے دکھائیں گے اور بے شک اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کے ساتھ ہے

سُورَةُ الرُّومِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | سِتُّونَ آيَةً وَسِتُّ رُكُوعَاتٍ

سورۂ روم مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | ساٹھ آیتیں اور چھ رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمٓ ﴿١﴾ غُلِبَتِ الرُّومُ ﴿٢﴾ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ

الٓمٓ | مغلوب ہوگئے | رومی | قریب کی | سرزمین میں | اور وہ

الٓـمٓ۔ رومی مغلوب ہو گئے قریب کی سرزمین (شام) میں اور وہ

مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ ﴿٣﴾ فِي بِضْعِ سِنِينَ ۗ

بعد | اپنے مغلوب ہونے کے | عنقریب غالب ہوں گے | چند | سالوں میں

اپنے مغلوب ہونے کے بعد پھر جلد ہی غالب آجائیں گے چند ہی سالوں میں

لِلَّهِ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ ۚ وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ

اللہ ہی کے اختیار میں ہے سب کام | پہلے (بھی) | اور بعد میں (بھی) | اور اس دن | خوش ہوں گے

پہلے بھی اختیار اللہ تعالیٰ ہی کو تھا اور اب بھی اُسی کو ہے اور اُس دن (جب کہ رومی غالب آئیں گے) مومن

الْمُؤْمِنُونَ ﴿٤﴾ بِنَصْرِ اللَّهِ ۚ يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ ۖ وَهُوَ

ایمان والے | اللہ کی مدد سے | وہ مدد دیتا ہے | جس کو | چاہتا ہے | اور وہ (ہے)

اللہ تعالیٰ کی امداد پر خوش ہو جائیں گے۔ وہ جسے چاہتا ہے مدد دیتا ہے اور وہ

الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٥﴾ وَعْدَ اللَّهِ ۖ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ وَعْدَهُ

بڑا غالب | نہایت رحم والا ہے | وعدہ ہے اللہ کا | خلاف نہیں کرتا | اللہ | اپنے وعدہ کے

زبردست اور رحم والا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا

آیت نمبر | آسان تفسیر

(۶۷) کیا کفار مکہ نے اللہ کے اس احسان پر غور نہیں کیا کہ اس نے ان کے لئے شہر مکہ کو ایک حرمت والا و پر امن و محفوظ مقام بنا دیا حالانکہ اس کے آس پاس ظالم لوگ کمزوروں پر ڈاکے ڈالتے ہیں پس کیا وہ جھوٹے معبودوں پر تو یقین کرتے اور اللہ منعم حقیقی کی نعمتوں کا انکار کرتے ہیں۔ (کفار مکہ یہ عذر تراشتے تھے کہ اگر ہم ایمان لے آئیں تو لوگ ہمیں مار ڈالیں گے۔ اللہ تعالیٰ تسلی دلاتے ہیں جس طرح حرم مکہ میں اللہ نے تمہیں محفوظ کر رکھا ہے ہر جگہ تمہاری حفاظت کر سکتا ہے ایمان لانے سے خوف نہ کھاؤ)۔

(۶۸) اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے۔ جو اللہ پر جھوٹا الزام لگائے اور جب دین حق اس کے پاس آئے تو اس کو جھٹلائے ایسے کافروں کا ٹھکانا دوزخ ہی ہے۔

(۶۹) اور جنہوں نے محض اللہ کی رضامندی کے لئے (اپنے نفس اور شیطان اور دین کے دشمنوں سے) جہاد کیا ہم ضرور انہیں اپنی رضامندی اور قرب کے راستے دکھا دیں گے بلاشبہ اللہ نیکوکاروں کا مددگار ہے۔

سورۃ الروم

اس سورت میں حضورؐ کے زمانے میں روم کے عیسائیوں کی وقتی شکست کے بعد ان کی فتح کی نسبت پیشین گوئی ہے، اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) یہ حروف مقطعات ہیں ان کی تفصیل کئی بار گزر چکی ہے۔

(۲) رومی ایرانیوں سے مغلوب ہو گئے۔ (ف) حضورؐ کی نبوت کے پانچویں سال "بصریٰ" اور "اذرعات" کے درمیان ایرانیوں نے رومیوں کو ایک ہلاک کرنے والی شکست دی اور قیصر ہرقل شاہ روم کو قسطنطنیہ تک بھگا دیا جس کی حکومت میں شام و عراق شامل تھے اور ہرقل مذھباً عیسائی، اہل کتاب تھا۔ یہ خبر سن کر بت پرست اور غیر اہل کتاب کفار مکہ نے مسلمانوں کو طعنہ دیا کہ جس طرح ہمارے ایرانی مشرک آتش پرست بھائیوں نے تمہارے اہل کتاب بھائیوں کو شکست دی ہے اسی طرح ہم بھی تم کو تباہ کر دیں گے اس وقت یہ چند آیات نازل ہوئیں جن میں نو سال کے اندر اندر رومیوں کی دوبارہ فتح کی عظیم الشان پیشین گوئی کی گئی جو حرف بحرف پوری ہوئی اور یہ قرآن کے کلام الٰہی ہونے کی بڑی مضبوط تاریخی دلیل ہے۔

(۳) اور ایران کے ہاتھوں رومیوں کی یہ شکست اذرعات اور بصریٰ کے علاقوں کے درمیان ملک شام میں واقع ہوئی جو عرب کے بالکل قریب ہے اور عنقریب رومی دوبارہ ایرانیوں پر فتح حاصل کریں گے۔

(۴) نو سال کے اندر اندر رومیوں کو ایرانیوں پر بڑی بھاری فتح حاصل ہوگی رومیوں کی شکست کے وقت بھی اور ان کی آئندہ فتح کے وقت بھی سب کام اللہ ہی کے اختیار میں ہیں اور اُس دن مسلمانوں کو بڑی خوشی اور مسرت حاصل ہوگی کہ بت پرستوں کے مقابلے میں اہل کتاب کو فتح ہوگی۔ اور یہ پیشین گوئی نو سال بعد اسی دن پوری ہوئی جس دن مسلمانوں کو بدر میں کفار مکہ پر فتح حاصل ہوئی اس طرح قرآن مجید کی دو پیشین گوئیاں بیک وقت پوری ہوئیں۔

(۵) اللہ کی مدد سے مسلمان خوش ہوں گے اور اللہ جسے چاہے فتح دیتا ہے اور وہ بڑا زبردست نہایت رحم والا ہے۔

افعال: یُتَخَطَّفُ: جھپٹ لئے جاتے ہیں، اچک لئے جاتے ہیں، مضارع مجہول (واحد مذکر غائب)۔ غُلِبَتْ: مغلوب ہوگئی، ماضی مجہول (واحد مونث غائب)۔ لَنَهْدِيَنَّهُمْ: ہم ان کو ضرور بتا دیں گے، مضارع با نون تاکید (جمع متکلم)، هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ يَغْلِبُونَ: وہ (عنقریب) غالب آجائیں گے، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ يَفْرَحُ: خوش ہوں گے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: حَوْلِهِمْ: ان کے اردگرد، آس پاس (مضاف)، هِمْ ضمیر (جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔ بِضْعِ: چند، کئی، دس سے کم کردیا جائے۔ رُوْمُ: قوم روم، رومی۔ غَلَبِهِمْ: مغلوب ہونا (مصدر مضاف)، هِمْ ضمیر (جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦﴾ يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا

لیکن | اکثر | لوگ | نہیں جانتے | وہ جانتے ہیں | ظاہری (حالت) کو

لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ یہ دُنیاوی زندگی کے ظاہر

مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿٧﴾

دنیا کی زندگی کی | اور وہ | آخرت سے | بے خبر ہیں

ہی کو جانتے ہیں اور آخرت کی طرف سے بالکل غافل ہیں۔

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۫ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ

کیا وہ | غور نہیں کرتے | اپنے دل میں | کہ نہیں پیدا کیا | اللہ نے آسمانوں

کیا انہوں نے اپنے دل میں غور نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان کو اور زمین کو

وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ

اور زمین کو | اور جو (کچھ) | ان کے درمیان ہے | مگر | درست تدبیر کے ساتھ | اور ایک وقت مقرر کے لئے

اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سچائی (اور حکمت) سے پیدا کیا ہے اور ایک وقتِ مقرر تک کے لئے ہے

وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ﴿٨﴾

اور بلاشبہ | بہت سے | لوگ | اپنے ربّ کی ملاقات کے | منکر ہیں

اور بلاشبہ بہت سے لوگ اپنے پروردگار کی ملاقات سے منکر ہیں۔

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

کیا انہوں نے سیر نہیں کی | زمین میں | کہ وہ دیکھتے | کیسا | ہوا | انجام

کیا یہ لوگ زمین میں گھوم پھر کر نہیں دیکھتے کہ ان لوگوں کا کیا انجام ہوا جو

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا

اُن کا جو | ان سے پہلے تھے | وہ تھے بہت زیادہ | ان سے طاقت میں | اور انہوں نے ہل چلائے

ان سے پہلے گزر چکے ہیں وہ لوگ ان سے قوت میں کہیں بڑھ کر تھے اور انہوں نے زمین کو (زراعت

الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَآءَتْهُمْ

زمین میں | اور اسے آباد کیا تھا | زیادہ | اس سے جو | ان لوگوں نے آباد کیا ہے | اور آئے تھے ان کے پاس

و معدنیات کیلئے) چیرڈالا تھا اور جس قدر ان (موجودہ) لوگوں نے زمین کو آباد کیا ہے اس سے کہیں زیادہ انہوں نے آباد کیا تھا اور ان کے

رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ

ان کے رسول | واضح دلیلوں کے ساتھ | پس نہیں تھا | اللہ (ایسا) | کہ ان پر ظلم کرتا | اور لیکن

پاس بھی ان کے رسول معجزے لے کر آئے تھے تو پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود

كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿٩﴾ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ

وہ تھے | اپنی جانوں پر | ظلم کرتے | پھر | ہوا | انجام | ان کا

اپنے آپ پر ظلم کرتے رہے۔ پھر جن لوگوں نے بُرے کام کئے ان کا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶) یہ اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ نو سال کے اندر اُس زمانے کے رومیوں (اہل کتاب) کو ایرانیوں (مشرکین) پر ضرور غلبہ دے گا اللہ کبھی اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا لیکن اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے کہ قدرت الٰہی کے آگے سب رکاوٹیں ہیچ ہیں۔ چنانچہ اس کے مطابق عین بدر کی فتح کے روز رومیوں کو ایرانیوں پر بھاری فتح حاصل ہوئی جس سے مسلمانوں کو دو جانب سے خوشی نصیب ہوئی۔

(۷) وہ کفار تو صرف دنیا کی زندگی کی ظاہری حالت ہی کو جانتے ہیں کہ شاید یہ دنیا صرف کھانے پینے، مزے اڑانے کے لئے ہے اور اس کے نتیجے سے بے خبر ہیں۔

(۸) کیا وہ اپنے دل میں یہ نہیں سوچتے کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان میں موجود ہے اللہ نے ان کو کسی حقیقی حکمت پر تحت ایک مقررہ وقت تک قائم رہنے کے لئے پیدا کیا ہے اور بلاشبہ بہت سے لوگ اپنے رب کے دربار میں جواب دینے کے لئے حاضر ہونے کے منکر ہیں۔

(۹) کیا ان مشرکین نے زمین میں سیر کر کے غور نہیں کیا کہ ان سرکش لوگوں کا کیسا برا انجام ہوا جو اِن سے پہلے ہوئے اور وہ ان سے زیادہ طاقتور بھی تھے اور زمین کو بھی انہوں نے ان سے زیادہ آباد کیا تھا اور زیادہ ترقی کی تھی اور جب ان کے رسول ان کے پاس واضح دلیلیں لے کر آئے تو انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا اور عذاب الٰہی سے ہلاک ہو گئے۔ پس اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا تھا بلکہ وہ خود ہی اپنے اوپر ظلم کر رہے تھے۔

افعال: اَثَارُوْا: انہوں نے جوتا، ماضی (جمع مذکر غائب)۔ عَمَرُوْهَا: انہوں نے اس کو بسایا، انہوں نے اس کو آباد کیا، ماضی (جمع مذکر غائب)، هَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔

أَسَٰٓـُٔوا۟ ٱلسُّوٓأَىٰٓ أَن كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ وَكَانُوا۟ بِهَا
جنہوں نے برائی کی | بُرا | اس لئے کہ | انہوں نے جھٹلایا | اللہ کی آیتوں کو | اور وہ تھے ان سے
انجام بُرا ہوا کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلایا اور وہ ان کا

يَسْتَهْزِءُونَ ⑩ ٱللَّهُ يَبْدَؤُا۟ ٱلْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُۥ ثُمَّ
مذاق کرتے | اللہ | پہلی بار پیدا کرتا ہے | مخلوق کو | پھر | دوبارہ زندہ کرے گا اس کو | پھر
مذاق اُڑایا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہی مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر وہ اس کو دوبارہ پیدا کرے گا پھر

إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ⑪ وَيَوْمَ تَقُومُ ٱلسَّاعَةُ يُبْلِسُ ٱلْمُجْرِمُونَ ⑫
اُسی کی طرف | تم لوٹائے جاؤ گے | اور جس دن | قائم ہوگی قیامت | مایوس ہو جائیں گے | مجرم
اس کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے اور جس دن قیامت برپا ہوگی مجرم ناامید ہو کر رہ جائیں گے۔

وَلَمْ يَكُن لَّهُم مِّن شُرَكَآئِهِمْ شُفَعَٰٓؤُا۟ وَكَانُوا۟ بِشُرَكَآئِهِمْ
اور نہ ہوں گے | ان کے لئے | ان کے شریکوں میں سے | کوئی سفارشی | اور وہ ہو جائیں گے | اپنے شریکوں کے
اور ان کے (خود ساختہ) شریکوں میں سے کوئی ان کا سفارشی نہ ہوگا اور وہ اپنے شریکوں کا خود انکار کر

كَٰفِرِينَ ⑬ وَيَوْمَ تَقُومُ ٱلسَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَتَفَرَّقُونَ ⑭
منکر | اور جس دن | قائم ہوگی | قیامت | اُس دن | وہ الگ الگ ہو جائیں گے
دیں گے۔ اور جس دن قیامت برپا ہوگی اس دن سب لوگ جُدا جُدا ہو جائیں گے۔

فَأَمَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ فَهُمْ فِى رَوْضَةٍ
پس جو لوگ | ایمان لائے | اور انہوں نے عمل کئے | نیک | پس وہ | باغ (جنت) میں
تو جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے تو وہ (بہشت کے) باغ میں

يُحْبَرُونَ ⑮ وَأَمَّا ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ وَكَذَّبُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا وَلِقَآئِ ٱلْـَٔاخِرَةِ
خوشحال ہوں گے | اور جو لوگ | منکر ہوئے | اور جھٹلایا | ہماری آیتوں کو | اور آخرت کی ملاقات کو
خوشی خوشی رہیں گے۔ اور جن لوگوں نے انکار کیا اور ہماری آیتوں اور آخرت کے پیش آنے کو جھٹلایا

فَأُو۟لَٰٓئِكَ فِى ٱلْعَذَابِ مُحْضَرُونَ ⑯ فَسُبْحَٰنَ ٱللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ
پس یہی لوگ | عذاب میں | حاضر (گرفتار) کئے جائیں گے | پس پاکیزگی بیان کرو اللہ کی | جب | شام آئے تم پر
وہ عذاب میں (گرفتار) حاضر کئے جائیں گے۔ تو تم اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرو جب تم پر شام آئے

وَحِينَ تُصْبِحُونَ ⑰ وَلَهُ ٱلْحَمْدُ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ
اور جب | تم پر صبح ہو۔ | اور اسی کے لئے ہیں | تمام تعریفیں | آسمانوں میں | اور زمین میں،
اور جس وقت صبح ہو اور آسمانوں میں اور زمین میں اُسی کی تعریف ہے

وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ ⑱ يُخْرِجُ ٱلْحَىَّ مِنَ ٱلْمَيِّتِ
اور دن کے آخر میں | اور ظہر کے وقت (بھی تسبیح کرو) | وہ نکالتا ہے | زندہ کو | مردے سے
اور اس کی تسبیح کرو اور دن کے آخری وقت بھی اور جب دوپہر ہو۔ وہ جاندار کو بے جان سے (پیدا کر کے) نکالتا ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۰) پس جن لوگوں نے برا راستہ اختیار کیا تھا ان کا انجام بھی برا ہوا۔

(۱۱) مخلوقات کو پہلی بار بھی اللہ ہی نے پیدا کیا ہے اور وہی اس کو دوبارہ پیدا کرے گا اور قیامت کے روز تم سب اعمال کا جواب دینے کے لئے اسی کے حضور میں واپس لوٹائے جاؤ گے۔

(۱۲) اور جس دن قیامت قائم ہوگی تو سب مجرم اپنی نجات سے ناامید ہو جائیں گے۔

(۱۳) اور وہ جھوٹے معبود جو انہوں نے خدا کے لئے شریک مقرر کر رکھے تھے ان کی کچھ سفارش نہ کر سکیں گے اور وہ خود بھی ان کی معبودیت سے اس روز انکار کر دیں گے۔

(۱۴) اور جس دن قیامت قائم ہوگی تو مومن اور کافر جدا جدا گروہ بن جائیں گے۔

(۱۵) یعنی جو لوگ دنیا میں ایمان لا کر نیک اعمال کرتے رہے۔ وہی جنت کے باغ میں خوش وخرم ہوں گے۔

(۱۶) اور جو لوگ اللہ و رسول کے منکر رہے اور اللہ کی آیتوں اور آخرت کے آنے کو جھٹلاتے رہے وہی دوزخ کے عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

(۱۷) پس صبح و شام اللہ کی پاکی اور تعریف بیان کرو (صبح و مغرب و عشا کی نماز پڑھا کرو)

(۱۸) اور آسمانوں اور زمین میں صرف وہی اللہ حمد و ثنا کے لائق بھی ہے اور تیسرے پہر (عصر) اور دوپہر (ظہر) کے وقت بھی نماز پڑھا کرو۔

افعال: اَسَآءُوْا: انہوں نے برا کیا، ماضی (جمع مذکر غائب)۔ تَقُوْمُ: وہ کھڑی ہوتی ہے، ہوگی، وہ قائم ہے، ہوگی، مضارع (واحد مونث غائب)۔ یُبْلِسُ: ناامید ہوں گے، رسوا ہوں گے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ یَتَفَرَّقُوْنَ: وہ الگ الگ ہو جائیں گے، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ یُحْبَرُوْنَ: ان کو خوش کیا جائے گا، ان کی عزت کی جائے گی، مضارع مجہول (جمع مذکر غائب)۔ تُصْبِحُوْنَ: تم صبح کرتے ہو، تم صبح کرو گے، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ تُظْهِرُوْنَ: تم کو دوپہر ہو، تم ظہر کا وقت پاؤ، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ تُمْسُوْنَ: تم شام کرتے ہو، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: سُوْاٰی: برا فعل، مونث ہے۔ رَوْضَةٌ: باغ، سبزہ زار، واحد ہے۔ عَشِیًّا: عصر سے غروب تک کا وقت۔

وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا

اور نکالتا ہے | مردہ کو | زندہ سے | اور وہ زندہ کرتا ہے | زمین کو | بعد | اس کے مرنے کے

اور بے جان کو جاندار سے (پیدا کر کے) باہر لاتا ہے اور زمین کو اس کے مردہ اور خشک ہونے کے بعد زندہ کر دیتا ہے

وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ

اور اسی طرح | تم نکالے جاؤ گے | اور اس کی نشانیوں میں (سے ہے) | کہ | اس نے تمہیں پیدا کیا | مٹی سے

اور تم بھی اسی طرح (مرنے کے بعد زمین سے) نکالے جاؤ گے اور اس کے نشانات میں سے ایک یہ ہے کہ اُس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا

ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ

پھر | اب | تم | انسان ہو | (سب جگہ) پھیل رہے ہو | اور اس کی نشانیوں میں (سے ہے) | کہ

پھر اب تم انسان ہو کر روئے زمین پر پھیلے ہوئے ہو۔ اور اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ

خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا

اس نے پیدا کیں | تمہارے لئے | تمہاری جنس سے | بیویاں | تاکہ تم آرام پاؤ | اُن کے پاس

اُس نے تمہیں میں سے تمہاری عورتیں پیدا کیں تاکہ تم ان کے ہاں سکون پاؤ

وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

اور اُس نے پیدا کر دی | تمہارے درمیان | محبت | اور مہربانی | بیشک | اس میں | نشانیاں ہیں

اور تمہارے درمیان دوستی اور ہمدردی پیدا کر دی بیشک اس میں ان لوگوں کے لئے

لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ

ان لوگوں کے لئے | جو غور و فکر کرتے ہیں | اور اس کی نشانیوں میں (سے ہے) | پیدائش | آسمانوں

نشانیاں ہیں جو غور و فکر کرتے ہیں۔ اور اس کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کی

وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

اور زمین کی | اور اختلاف | تمہاری زبانوں کا | اور تمہارے رنگوں کا | بیشک | اس میں

تخلیق اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا جدا جدا ہونا ہے بیشک ان باتوں میں علم رکھنے والے

لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ﴿۲۲﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ

نشانیاں ہیں | علم والوں کے لئے | اور اس کی نشانیوں میں (سے ہے) | تمہاری نیند | رات | اور دن کو

لوگوں کے لئے نشانیاں (اور دلائل) ہیں۔ اور اس کی نشانیوں میں سے تمہارا رات اور دن کو سونا

وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

اور تمہارا تلاش کرنا | اس کے فضل سے | بیشک | اس میں | نشانیاں ہیں | ان لوگوں کے لئے

اور اس کے فضل سے (روزی) تلاش کرنا ہے بے شک اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں

يَّسْمَعُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا

جو سنتے ہیں | اور اس کی نشانیوں میں (سے ہے) | کہ وہ دکھاتا ہے تمہیں | آسمانی بجلی | ڈر

جو (غور سے بات) سنتے ہیں اور اس کی نشانیوں میں سے (ایک یہ بھی) ہے کہ وہ تم کو ڈرانے اور امید دلانے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۹) وہ ایسا قادر مطلق ہے جو زندہ جاندار کو بے جان نطفہ یا انڈہ سے' اور بے جان نطفہ یا انڈہ کو زندہ جاندار سے پیدا کر دیتا ہے اور زمین کے خشک ہو جانے کے بعد اسے ہرا بھرا کر دیتا ہے اور ایسے ہی تم بھی مرنے کے بعد قیامت کے روز قبروں سے دوبارہ زندہ کر کے نکالے جاؤ گے۔

(۲۰) اور اس کی قدرت کے نشانوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے تم انسانوں کے پردادا' آدمؑ کو مٹی سے پیدا کر کے تمہیں اس کی نسل سے پیدا کیا کہ اب تم ساری زمین پر پھیلے ہوئے ہو۔

(۲۱) اور اس کی قدرت کے نشانوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے تمہارے آرام کے لئے تمہاری ہی جنس (انسان) سے تمہاری بیویاں پیدا کر دیں اور تمہارے دلوں میں ایک دوسرے (مرد و عورت) کی محبت ڈال دی۔ بیشک اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے اس کی قدرت کے نشان ہیں۔

(۲۲) اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور انسانوں کی زبانوں اور رنگوں کا مختلف ہونا بھی اس کی قدرت کے نشانوں میں سے ہے بیشک اس میں اہل علم کے لئے اس کی قدرت کے نشان ہیں۔

(۲۳) اور اس کی قدرت کی نشانیوں میں سے تمہارا رات کے وقت سونا اور دن کے وقت روزی تلاش کرنا ہے۔ بیشک اس میں ان لوگوں کے لئے جو حق بات کو غور سے سنتے ہیں اس کی قدرت کے نشان ہیں۔

افعال: تَنْتَشِرُوْنَ: تم چلتے پھرتے ہو' تم پھیلتے اور متفرق ہوتے ہو' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: اِبْتِغَآءُ کُمْ: تمہارا تلاش کرنا (مصدر مضاف)' کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر) مضاف الیہ۔ اَلْوَانِکُمْ: تمہاری رنگتیں' تمہارے رنگ (جمع مضاف)' کُمْ ضمیر مضاف الیہ۔

وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ

اور اُمید (کے طور پر) | اور وہ نازل کرتا ہے | آسمان سے | پانی | پس وہ زندہ کر دیتا ہے | اس سے زمین کو

کے لئے آسمانی بجلی دکھاتا ہے اور آسمان سے مینہ برساتا ہے پھر زمین کے خشک ہو جانے کے بعد

بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۴﴾

بعد | اس کے مرجانے کے | بیشک | اس میں | نشانیاں ہیں | ان لوگوں کے لئے | جو عقل رکھتے ہیں

اسے زندہ اور شاداب کر دیتا ہے بیشک اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ

اور اس کی نشانیوں میں (سے ہے) | کہ قائم ہیں | آسمان | اور زمین | اس کے حکم سے

اور اس کی نشانیوں میں سے (ایک یہ) ہے کہ آسمان اور زمین اسی کے حکم سے قائم ہیں۔

ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ڰ مِّنَ الْاَرْضِ ڰ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ﴿۲۵﴾

پھر جب | وہ پکارے گا تمہیں | ایک پکار | زمین میں سے | (تو) اس وقت تم | نکل کھڑے ہو گے

پھر جب وہ تم کو پکار کر زمین میں سے نکلنے کو کہے گا تو تم فوراً نکل کھڑے ہو گے۔

وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَهُوَ الَّذِيْ

اور اسی کا ہے | جو کچھ | آسمانوں | اور زمین میں ہے | سب | اُسی کے | فرمانبردار ہیں | اور وہی ہے جو

اور جو کوئی آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں سب اسی کے ہیں، سب اس کے فرمانبردار ہیں۔ اور وہی تو ہے جو خلق کو

يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ۭ وَلَهُ

پیدا کرتا ہے پہلی بار | مخلوق کو | پھر وہی اس کو دوبارہ پیدا کرے گا | اور وہ زیادہ آسان ہے | اس کے لئے | اور اسی کی ہے

پہلی بار پیدا کرتا ہے اور پھر اس کو دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ اس کے لئے بہت آسان ہے۔ آسمانوں

الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

شان | بالاتر | آسمانوں | اور زمین میں | اور وہی ہے | بڑا غالب

اور زمین میں اسی کی شان سب سے اونچی ہے اور وہ زبردست

الْحَكِيْمُ ﴿۲۷﴾ ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ۭ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا

حکمت والا | بیان کی اس نے | تمہارے لئے | ایک مثال | (خود) تم ہی میں سے | کیا تمہارے لئے | ان میں سے

(اور) حکمت والا ہے اس نے تمہارے لئے (توحید کی) ایک مثال، تمہیں میں سے بیان کی ہے کہ کیا جن (غلاموں کے) تم

مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَاۗءَ فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ

جن کے مالک ہیں | تمہارے داہنے ہاتھ (یعنی غلام) | کوئی شریک | اس (مال) میں جو | ہم نے تمہیں دیا | کہ تم

مالک ہو اُن میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو اس روزی میں جو ہم نے تمہیں دے رکھی ہے، تمہارا برابر کا

فِيْهِ سَوَاۗءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ

اس میں | برابر ہو جاؤ | ڈرتے ہو تم ان سے | جیسے تم ڈرتے ہو | اپنے آپ سے | اسی طرح | ہم کھول کر بیان کرتے ہیں

شریک ہو؟ (کہ) تم ان کی ایسی ہی پرواہ کرتے ہو جیسی اپنوں کی پرواہ کرتے ہو؟ اسی طرح ہم ان لوگوں کے لئے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۴) اوراس کی قدرت کے نشانوں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ بادل سے بجلی چمکا تا ہے۔جس کے چمکنے سے بارش کی امید بھی ہوتی ہے اور یہ خوف بھی ہوتا ہے کہ کہیں بھی گر نہ پڑے اور وہی اللہ آسمان کی فضا میں بادل سے پانی برسا کر اس کے ذریعے سے خشک زمین کو سرسبز کر دیتا ہے۔ بیشک اس میں عقلمندوں کے لئے اس کی قدرت کے نشان ہیں۔

(۲۵) اور یہ بھی اس کی قدرت کے نشانوں میں سے ہے کہ اس کے حکم سے زمین اور آسمان (بغیر ستون کے) قائم ہیں۔ اور جب وہ قیامت کے روز تمہیں دوبارہ قبروں سے اٹھنے کا حکم دے گا تو فوراً تم نکل کھڑے ہو گے۔

(۲۶) اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اسی کی مخلوق اور ملکیت ہے اور سب اسی کے فرمانبردار ہیں۔

(۲۷) اور وہی مخلوق کو پہلی بار بھی پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ اس کو پیدا کرے گا اور یہ اس کے لئے نہایت آسان ہے اور زمین وآسمان میں اسی کی شان بلند ہے اور وہ بڑا غالب حکمت والا ہے۔

افعال: تَخْرُجُوْنَ: تم نکلو گے، تم نکل کھڑے ہو گے، نکل آ ؤ گے، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: اَھْوَنُ: بڑا آسان، بہت ہی سہل، افعل التفضیل کا صیغہ۔

الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾ بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا
آیتیں | ان کے لئے | جو عقل رکھتے ہیں | بلکہ | پیروی کی | ان لوگوں نے | جو ظالم ہیں
اپنے کلام کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں' جو عقل سے کام لیتے ہیں لیکن جو لوگ ظالم ہیں' بے سوچے سمجھے اپنی

اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ
اپنی خواہشوں کی | بغیر دلیل کے | پس کون ہے | جو ہدایت دے | اس کو جسے | گمراہ کر دیا | اللہ نے
خواہشات کی پیروی کر رہے ہیں' تو جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے' اسے کون ہدایت دے سکتا ہے۔

وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ؕ
اور نہیں | ان کے لئے | کوئی بھی مددگار | پس تم قائم کرو | اپنا رخ | دین کی طرف | یکسو ہو کر
اور ایسے لوگوں کا کوئی مددگار نہیں۔ تو آپ یکسو ہو کر اپنا رُخ اس دین کی طرف رکھئے۔

فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ
یہ اللہ کی فطرت ہے | جس پر | اس نے پیدا کیا لوگوں کو | کوئی تبدیلی نہیں | تخلیق الٰہی میں
(یہ وہی دین) فطرت ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے' اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں ہے۔

ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ ۙ
یہی ہے | دین | سیدھا | اور لیکن | اکثر | لوگ | نہیں جانتے
یہی درست دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے

مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا
رجوع کرتے ہوئے | اسی کی طرف | اور ڈرتے رہو اس سے | اور قائم کرو | نماز | اور نہ ہو تم
(لوگو!) اسی کی طرف رجوع کرو اور اس سے ڈرو اور نماز پڑھو اور مشرکوں میں

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۳۱﴾ ۙ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا
شرک کرنے والوں میں سے | (یعنی) ان لوگوں میں | جنہوں نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا | اپنے دین کو | اور وہ ہو گئے
شامل نہ ہونا۔ جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور فرقے فرقے

شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَاِذَا مَسَّ
کئی گروہ | ہر ایک | گروہ | ان باتوں پر | جو ان کے پاس ہیں | خوش ہے | اور جب پہنچتی ہے
ہو گئے اور ہر فرقہ اسی پر خوش ہے جو کچھ اس کے پاس ہے اور جب لوگوں کو کوئی

النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ
لوگوں کو | تکلیف | (تو) وہ پکارتے ہیں | اپنے رب کو | رجوع کرتے ہوئے | اُسی کی طرف | پھر | جب وہ ان کو چکھا دیتا ہے
تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے رب کی طرف رجوع ہو کر اس کو پکارتے ہیں پھر جب وہ اپنی رحمت کا

مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ ۙ
اپنی طرف سے | (مزہ) رحمت کا | (تو) اس وقت | ایک جماعت | ان میں سے | اپنے رب کے ساتھ | شریک ٹھہرانے لگتے ہیں
مزہ ان کو چکھاتا ہے تو ان میں بعض اچانک اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتے ہیں۔

آیت نمبر ۔۔۔ آسان تفسیر

(۲۸) اس نے تمہارے سمجھانے کے لئے تم ہی میں سے ایک مثال بیان کی ہے کہ جن غلاموں کے تم مالک ہو ان میں سے کوئی بھی تمہارے اس مال میں جو اللہ نے تم کو دیا ہے شریک ہے کہ تم اس کو اپنے برابر سمجھتے ہو؟ اور اس سے بھی ایسا ہی ڈرتے ہو جیسا اپنے آپ سے؟ ہرگز نہیں تم کبھی اس کو اپنے برابر نہ سمجھو گے' پھر اللہ کی مخلوق کو اس کا شریک کیسے ٹھہراتے ہو ہم عقلمندوں کے لئے اپنی آیتیں اسی طرح کھول کر بیان کرتے ہیں۔ (ابن عباسؓ کا قول ہے کہ مشرکین حج کے موقع پر تلبیہ ان الفاظ کے ساتھ پڑھتے تھے: ''اے اللہ میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں' سوائے اس شریک کے جو خود اور اس ملکیت' سب تیری ملکیت ہے'' اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ مملوک کو کس طرح مالک کا شریک ٹھہراتے ہو؟)

(۲۹) تو جنہوں نے شرک کر کے اپنی جانوں پر ظلم کیا انہوں نے بغیر کسی دلیل کے اپنی خواہشوں کی پیروی کی پس جسے اللہ سیدھے راستے پر نہ لانا چاہے اسے کون راہ راست پر لا سکتا ہے اور مشرکوں کا کوئی بھی مددگار نہ ہوگا۔

(۳۰) پس تمام ادیان (دین کی جمع) سے منہ موڑ کر دین اسلام کی طرف متوجہ رہو کیونکہ اسلام عین اللہ کی فطرت کے مطابق ہے جس پر اللہ نے انسان کو پیدا کیا اور فطرت الٰہی میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ یہی سیدھا اور سچا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

(۳۱) اور اللہ کی طرف رجوع کرتے ہوئے اس کے دین پر قائم رہو اور اس سے ڈرتے رہو اور نماز قائم کرو اور مشرکین میں شامل نہ ہو۔

(۳۲) یعنی ان لوگوں میں شامل نہ ہو جو اپنے دین میں اختلاف ڈال کر کئی گروہ بن گئے۔ ہر ایک گروہ انہی جھوٹے اور من گھڑت عقیدوں پر خوش ہے جو انہوں نے خود بنا لئے ہیں۔

(۳۳) لوگوں کا یہ حال ہے کہ جب انہیں کوئی تکلیف (قحط مرض وغیرہ) پہنچتی ہے تو اللہ کی طرف متوجہ ہو کر اسے پکارتے ہیں اور جب وہ اپنی مہربانی سے ان کی تکلیف دور کر دیتا ہے تو اسی وقت ان میں سے ایک گروہ اللہ کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہرانے لگتا ہے۔

افعال: تَخَافُوْهُمْ: تم ان سے ڈرتے ہو' مضارع (جمع مذکر حاضر)' هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ فَطَرَ: اس نے نیست سے ہست کیا' وہ عدم سے وجود میں لایا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ اَذَاقَهُمْ: ان کو چکھایا' ماضی (واحد مذکر غائب)' هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ دَعَوْا: انہوں نے پکارا' دعویٰ کیا' ماضی (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: خِيْفَتِكُمْ: تمہارا ڈرنا (مصدر مضاف)' كُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر) مضاف الیہ۔ فِطْرَتَ اللّٰهِ: تخلیق' بناوٹ' بنائی ہوئی چیز (اسم فعل مضاف)' اللہ مضاف الیہ۔ مُنِيْبِيْنَ: اللہ کی طرف رجوع کرنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔

لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۭ فَتَمَتَّعُوْا ۪ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۳۴

تا کہ انکار کریں | اس (نعمت) کا | جو ہم نے انہیں دیا | پس فائدہ اُٹھالو تم | پھر عنقریب | تم جان لوگے

تا کہ جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے وہ اس کی ناشکری کرتے رہیں سو تم فائدے حاصل کئے جاؤ، عنقریب تمہیں (انجام) معلوم ہو جائے گا

اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ

یا ہم نے اُتاری | ان پر | کوئی دلیل | کہ وہ بتلا رہی ہے | جو | اُس (اللہ) کے

یا ہم نے ان لوگوں پر کوئی ایسی دلیل اُتاری ہے؟ جو ان کو شرک کرنے کو کہہ رہی

يُشْرِكُوْنَ ۳۵ وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ۭ وَاِنْ

شریک ٹھہراتے ہیں | اور جب | ہم چکھاتے ہیں | لوگوں کو | رحمت | تو وہ خوش ہو جاتے ہیں | اس سے | اور اگر

ہے۔ اور جب ہم لوگوں کو رحمت (کا مزہ) چکھاتے ہیں تو وہ اسے پاکر خوش ہو جاتے ہیں اور اگر

تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ۳۶

پہنچتی ہے ان کو | کوئی برائی | ان (اعمال) کی وجہ سے | جو آگے بھیجے | ان کے ہاتھوں نے | (تو) اس وقت وہ مایوس ہو جاتے ہیں

ان کو اپنے اعمال کے نتیجے میں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو پھر وہ فوراً مایوس ہو جاتے ہیں۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ

کیا انہوں نے نہیں دیکھا | کہ اللہ (ہی) | بڑھاتا ہے | روزی | جس کے لئے | وہ چاہتا ہے | اور تنگ کرتا ہے | بیشک

کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے بیشک

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۳۷ فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ

اس میں | نشانیاں ہیں | ان لوگوں کے لئے | جو ایمان رکھتے ہیں | پس ادا کر | قرابت دار کو | اس کا حق

اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں، جو ایمان رکھتے ہیں۔ سو تم اپنے رشتہ داروں، مسکینوں

وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ

اور مسکین | اور مسافر کو (بھی) | یہی | بہتر ہے ان لوگوں کے لئے | جو چاہتے ہیں

اور مسافروں کو ان کا حق ادا کرتے رہو۔ یہ بات اُن لوگوں کے لئے بہت بہتر ہے جو

وَجْهَ اللّٰهِ ۡ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۳۸ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا

رضا | اللہ کی | اور وہی لوگ ہیں | کامیاب | اور جو کچھ تم دیتے ہو | (بطور) سود

اللہ تعالیٰ کی رضامندی چاہتے ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ اور تم لوگ جو (رقم) سود پر دیتے ہو

لِّيَرْبُوَا۟ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ

کہ وہ بڑھتا رہے | مالوں میں | لوگوں کے | تو وہ نہیں بڑھتا | اللہ کے ہاں | اور جو کچھ

کہ لوگوں کے مال میں مل کر بڑھ جائے، وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں نہیں بڑھتی۔ اور جو زکوٰۃ

اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۳۹

تم دیتے ہو | بطور زکوٰۃ | چاہتے ہوئے | اللہ کی رضا | تو وہی لوگ | اپنا اجر بڑھانے والے ہیں

تم اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے دیتے ہو تو جو لوگ ایسا کرتے ہیں، وہی اپنے (اجر کو اللہ کے ہاں) بڑھانے والے ہیں

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۳۴) تاکہ اللہ کے اس احسان کا انکار کردیں جو اس نے انہیں اس مصیبت سے نجات بخشی۔ پس لوگو! دنیا میں کچھ دن مزے اڑالو۔ پھر قیامت کے دن تم کو سب حقیقت معلوم ہو ہی جائے گی۔

(۳۵) یا کیا ہم نے ان پر کوئی ایسی دلیل اتاری ہے جس سے جھوٹے معبودوں کا خدا کے ساتھ شریک ہونا ثابت ہوتا ہے ہرگز نہیں!۔

(۳۶) اور جب ہم ان کو اپنی رحمت (بارش، ارزانی، صحت) سے نوازتے ہیں تو وہ اس پر غرور کرتے ہیں اور اگر ان بُرے اعمال کی وجہ سے جو انہوں نے خود کئے تھے ان پر کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے تو اس کی رحمت سے ناامید ہوجاتے ہیں۔

(۳۷) کیا انہوں نے غور سے نہیں دیکھا کہ کسی کی روزی کا کم یا زیادہ کرنا اللہ ہی کے اختیار میں اور اس کا امتحان ہے پھر وہ لوگ رحمت سے ناامید کیوں ہوتے ہیں اور توبہ کرکے اس کی جناب میں متوجہ کیوں نہیں ہوتے۔ بیشک اس روزی کی کمی بیشی میں ایمان والوں کے لئے اس کی قدرت کے نشان ہیں۔

(۳۸) پس مسلمانوں کو اپنے قریبی اور مسکین اور مسافر کو صدقہ وخیرات میں سے اس کا حق دینا چاہئے اور جو لوگ اللہ کی رضامندی چاہتے ہیں ان کے لئے یہی بہتر ہے اور وہی کامیاب رہیں گے۔

(۳۹) اور جو کچھ تم لوگوں کو بطور سود دیتے ہو اور خیال کرتے ہو کہ وہ لوگوں کے مال میں شامل ہوکر بڑھ جائے گا وہ اللہ کے ہاں بڑھتا نہیں اس کا انجام نقصان ہے۔ البتہ جو کچھ تم صدقہ وزکوٰۃ کے طور پر اللہ کی رضامندی کے لئے دیتے ہو تو اللہ کے یہاں اس کا کئی گنا اجر ملتا ہے۔

افعال: يَتَكَلَّمُ: وہ بولتا ہے یعنی تعلیم دیتا ہے، کہہ رہا ہے، مضارع واحد مذکر غائب)۔ اٰتِ: تو دے، امر (واحد مذکر حاضر)۔ يَرْبُوْا: نہیں بڑھتا ہے، مضارع منفی (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: يَقْنَطُوْنَ: وہ ناامید ہوجاتے ہیں، آس توڑ بیٹھتے ہیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ رِبًا: بیاج، سود۔ الْمِسْكِيْنَ: نادار، اسم (مفرد)۔ الْمُضْعِفُوْنَ: چند در چند کرنے والے، کئی گنا بڑھانے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ

اللہ (ہی) ہے | جس نے | پیدا کیا تمہیں | پھر روزی دی تمہیں | پھر | وہ موت دے گا تمہیں | پھر | وہ زندہ کرے گا تمہیں

(لوگو!) اللہ تعالیٰ وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا' پھر تمہیں روزی دی' پھر تمہیں موت دے گا' پھر (دوبارہ) زندہ کرے گا

هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ

کیا | کوئی ہے تمہارے شریکوں میں سے | جو کرتا ہے | ان (کاموں) میں سے | کچھ بھی

تو کیا جن کو تم اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے ہو ان میں سے بھی کوئی ہے؟ جو ان کاموں میں سے کچھ کام کر سکے۔

سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝۴۰ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ

پاک ہے وہ (اللہ) | اور برتر ہے | اس سے جو | وہ شریک ٹھہراتے ہیں | ظاہر ہو گیا | فساد | خشکی

(سنو!) وہ اللہ پاک ہے اور ان کے شرک سے بہت بالا ہے۔ خشکی اور تری (ہر جگہ) میں لوگوں کے اعمالِ (بد)

وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ

اور دریا میں | اس سے جو | کیا | ہاتھوں نے | لوگوں کے | تا کہ وہ چکھائے انہیں (مزہ) | بعض

کی وجہ سے فساد پھیل گیا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ اُن کو ان کے بعض

الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝۴۱ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

ان عملوں کا | جو انہوں نے کئے | تا کہ وہ | باز آ جائیں | کہہ دیجئے | سیر کرو | زمین میں

اعمال کا مزہ چکھائے تا کہ وہ باز آ جائیں۔ آپؐ کہہ دیجئے کہ زمین میں چلو پھرو

فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ كَانَ اَكْثَرُهُمْ

پھر دیکھو | کیسا | ہوا | انجام | ان کا جو | پہلے تھے | اکثر ان میں سے تھے

اور دیکھو کہ ان لوگوں کا کیا انجام ہوا جو پہلے گزر چکے ہیں۔ ان میں سے

مُّشْرِكِيْنَ ۝۴۲ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ

شرک کرنے والے | پس تم قائم کرو | اپنا رخ | دین (اسلام) کی طرف | جو درست ہے | اس سے پہلے

اکثر مشرک تھے۔ آپ اپنا رُخ صحیح دین کی طرف رکھئے اس سے پہلے

اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ۝۴۳

کہ آ جائے | وہ دن | کہ ٹلنا نہیں | اس کا | اللہ کی طرف سے | اس دن | (سب لوگ) الگ الگ ہو جائیں گے

کہ وہ دن آ جائے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہٹایا نہیں جائے گا' سب لوگ اس دن جُدا جُدا ہو جائیں گے۔

مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ

جس نے کفر کیا | تو اسی پر | (وبال ہے) اس کے کفر کا | اور جس نے عمل کئے | اچھے | تو وہ اپنے لئے ہی

جس نے انکار کیا تو اس کے انکار کا ضرر اسی کو پہنچے گا اور جس نے اچھے عمل کئے تو ایسے لوگ اپنے ہی لئے

يَمْهَدُوْنَ ۝۴۴ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

تیاری کر رہے ہیں | تا کہ وہ بدلہ دے | ان کو جو | ایمان لائے | اور عمل کئے | نیک

سامانِ راحت تیار کر رہے ہیں۔ تو جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے عمل بھی اچھے کئے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۰) اور اللہ ہی تمہیں پیدا کر کے روزی دیتا ہے اور وہی موت دے گا پھر قیامت کے روز تمہیں دوبارہ زندہ کر دے گا۔ بھلا بتاؤ تمہارے جھوٹے معبودوں میں بھی کوئی ایسا ہے جو ان معاملات میں سے کوئی ایک بات بھی کر سکے؟ ہرگز نہیں!۔ اللہ تو شریک سے پاک اور بلند ہے۔

(۴۱) لوگوں کے شرک و کفر و دوسری بدکاریوں کی وجہ سے روئے زمین پر خشکی اور سمندر میں فتنہ اور فساد پھیل گیا۔ جس پر اللہ انہیں ان کی بداعمالیوں کی سزا دیتا ہے تاکہ وہ ان برے اعمال سے باز آ جائیں۔

(۴۲) کہہ دیجئے کہ زمین میں سیر کر کے ہلاک شدہ قوموں کے حالات میں غور کرو کہ ان کا کیسا برا انجام ہوا اور ان ہلاک ہونے والی قوموں میں اکثر لوگ مشرک ہی تھے۔

(۴۳) پس قیامت کے آ جانے سے پہلے جس کے آنے کو کوئی نہیں روک سکتا' سیدھے اور سچے دین اسلام پر اپنی توجہ مرکوز رکھو۔ اس روز مومن اور کافر جدا ہو کر الگ الگ ہو جائیں گے۔

(۴۴) جو شخص دنیا میں کافر رہا اس کے کفر کا عذاب' اسی پر پڑے گا اور جنہوں نے نیک عمل کئے وہ اپنے لئے آخرت کا سامان تیار کر رہے ہیں۔

افعال: يَصَّدَّعُوْنَ: وہ منتشر ہو جائیں گے' مضارع (جمع مذکر غائب)۔ يَمْهَدُوْنَ: وہ درستی کرتے ہیں' ہموار کرتے ہیں' بچھاتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: الْقَيِّمِ: ٹھیک یا درست کرنے والا' صیغہ صفت مجرور مذکر۔

مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝۴۵ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ
اپنے فضل سے | بیشک وہ | نہیں پسند کرتا | کافروں کو | اور اس کی نشانیوں میں (سے ہے)
ان کو اپنے فضل سے صلہ دے گا، بیشک وہ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔ اور اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے

اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ
کہ وہ بھیجتا ہے | ہوائیں | خوشخبری دینے والی | اور تاکہ چکھائے تمہیں | اپنی رحمت (میں سے) | اور تاکہ چلیں
کہ وہ تم کو خوشخبری دینے اور تمہیں اپنی رحمت چکھانے کے لئے ہوائیں بھیجتا ہے اور اس لئے بھی کہ

الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۴۶
کشتیاں | اس کے حکم سے | اور تاکہ تم تلاش کرو | اس کا فضل (رزق) | اور تاکہ تم | شکر کرو
اس کے حکم سے کشتیاں چلیں اور تاکہ تم اس کے فضل سے روزی تلاش کرو اور اس لئے کہ تم اس کا شکریہ ادا کرو۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَاۗءُوْهُمْ
اور بیشک | ہم بھیج چکے ہیں | آپ سے پہلے | کئی رسول | ان کی قوموں کی طرف | پس وہ آئے ان کے پاس
اور ہم نے آپؐ سے پہلے بہت سے رسول ان کی قوموں کی طرف بھیجے اور وہ ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے

بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ۭ وَكَانَ حَقًّا
کھلی نشانیوں کے ساتھ | پھر ہم نے انتقام لیا | ان لوگوں سے | جو مجرم تھے | اور حق تھا
سو ہم نے ان لوگوں کو سزا دی، جنہوں نے جرم (و انکار) کیا، اور ایمان لانے

عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۴۷ اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ
ہم پر | مدد دینا | ایمان والوں کو | اللہ ہی ہے جو | بھیجتا ہے | ہوائیں
والوں کی مدد کرنا ہمارے ذمے تھا۔ اللہ تعالیٰ وہ ہے جو ہوائیں بھیجتا ہے

فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَاۗءِ كَيْفَ يَشَاۗءُ
پھر وہ اٹھاتی ہیں | بادل کو | پھر وہ پھیلا دیتا ہے اس کو | آسمان میں | جیسے | وہ چاہتا ہے
جو بادلوں کو اٹھاتی ہیں پھر وہ ان کو آسمان میں پھیلا دیتا ہے جس طرح وہ چاہتا ہے

وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ
اور وہ اسے کر دیتا ہے | ٹکڑے ٹکڑے | پھر تو دیکھتا ہے | بارش کو | کہ نکلتی ہے | اس کے درمیان سے
اور اسے متفرق کر دیتا ہے یہاں تک کہ تو دیکھتا ہے کہ بادلوں میں سے مینہ نکلا چلا آ رہا ہے

فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ
پھر جب | وہ پہنچا دیتا ہے | اسے | جس پر وہ چاہتا ہے | اپنے بندوں میں سے | تو اس وقت | وہ
پھر جب وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اسے بارش پہنچا دیتا ہے تو وہ خوش

يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝۴۸ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ
خوش ہو جاتے ہیں | اگرچہ وہ ہو رہے تھے | اس سے پہلے | کہ وہ (بارش) نازل ہو | اُن پر
ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ وہ بارش کے نازل ہونے سے پہلے بالکل

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۵) تا کہ اللہ ان کو جو ایمان لا کر نیک عمل کرتے رہے اپنی مہربانی سے ان کے نیک اعمال کا بدلہ دے۔ بلاشک اللہ کفار کو پسند نہیں کرتا۔

(۴۶) اور یہ بھی اس کی قدرت کے نشانوں میں سے ہے کہ وہ بارش کی خوشخبری لانے والی ہوائیں بھیجا کرتا ہے تا کہ تم کو اپنی رحمت کی بارش کا مزہ چکھا دے اور اس کے حکم سے دریاؤں اور سمندروں میں جہاز اور کشتیاں چل سکیں اور ان کے ذریعہ سے تجارت کر کے اس کا فضل (رزق) تلاش کرو اور اس کا شکر ادا کرو۔

(۴۷) اور ہم آپؐ سے پہلے کئی رسول ان کی قوموں کی ہدایت کے لئے روشن دلیلیں دے کر بھیج چکے ہیں۔ جب انہوں نے نافرمانی سے حق کو جھٹلایا تو مجرموں سے ہم نے بدلہ لیا اور ایمانداروں کو ان پر غالب کیا اور ایمان والوں کی مدد ہمارے ذمے ہے۔

(۴۸) اللہ ہی موسمی ہوائیں بھیجتا ہے کہ وہ بادلوں کو اٹھا لاتی ہیں پھر وہ ان بادلوں کو جس طرح چاہے فضا میں پھیلا دیتا اور کبھی ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے پھر ان میں سے بارش برسنے لگتی ہے اور جس شہر کے رہنے والوں پر اللہ کو منظور ہو برس جاتی ہے تو وہ لوگ خوشیاں منانے لگتے ہیں۔

افعال: یَبْسُطُهٗ: اس کو پھیلاتا ہے، مضارع (واحد مذکر غائب)، ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: مُبَشِّرَاتٍ: خوشخبری دینے والیاں، اسم فاعل (جمع مونث)۔ خِلٰلِهٖ: اس کے درمیان (جمع مضاف)، ہٖ ضمیر (واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔

مِّنۡ قَبۡلِهٖ لَمُبۡلِسِيۡنَ ۝۴۹ فَانۡظُرۡ اِلٰۤى اٰثٰرِ رَحۡمَتِ اللّٰهِ كَيۡفَ

اس سے پہلے ہی | ناامید | پس دیکھ | آثار (نشانیوں) کی طرف | اللہ کی رحمت کی | کہ کیسے

مایوس تھے۔ سو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے آثار کو دیکھو کہ وہ

يُحۡىِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحۡىِ الۡمَوۡتٰى ۚ

وہ زندہ کرتا ہے | زمین کو | اس کے مرنے کے بعد | بیشک | وہی | زندہ کرنے والا ہے | مردوں کو

کس طرح زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے بیشک وہ (اللہ تعالیٰ) مُردوں کو زندہ کرنے والا ہے

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۝۵۰ وَلَئِنۡ اَرۡسَلۡنَا رِيۡحًا فَرَاَوۡهُ

اور وہ | ہر ایک چیز پر | قادر ہے | اور اگر ہم بھیج دیں | ایسی ہوا | کہ وہ دیکھیں (کھیتی) کو

اور وہ ہر بات پر قادر ہے۔ اور پھر اگر ہم (ایسی) آندھی بھیج دیں کہ یہ دیکھیں کہ کھیتی

مُصۡفَرًّا لَّظَلُّوۡا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ يَكۡفُرُوۡنَ ۝۵۱ فَاِنَّكَ لَا تُسۡمِعُ الۡمَوۡتٰى

زرد ہوتا ہوا | تو وہ ضرور ہو جائیں | اس کے بعد | ناشکری کرنے والے | پس بیشک آپؐ | نہیں سنا سکتے | مُردوں کو

(مرجھا کر) زرد ہوگئی ہے تو اس کے بعد یہ (پچھلی نعمتیں بھلا کر) ناشکری کرنے لگتے ہیں۔ سو آپؐ نہ مُردوں کو (اپنی بات) سنا سکتے ہیں

وَلَا تُسۡمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوۡا مُدۡبِرِيۡنَ ۝۵۲ وَمَاۤ اَنۡتَ

اور آپ نہیں سنا سکتے | بہروں کو | آواز | جب | وہ لوٹ جائیں | پیٹھ پھیر کر | اور نہیں | آپ

اور نہ بہروں تک اپنی آواز پہنچا سکتے ہیں (خاص طور پر) جب کہ وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں۔ اور نہ آپ

بِهٰدِ الۡعُمۡىِ عَنۡ ضَلٰلَتِهِمۡ ؕ اِنۡ تُسۡمِعُ اِلَّا مَنۡ يُّؤۡمِنُ

ہدایت کرنے والے | اندھوں کو | ان کی گمراہی سے | آپ نہیں سنا سکتے | مگر صرف انہی کو جو | ایمان لاتے ہیں

اندھوں کو گمراہی سے نکال کر ہدایت دے سکتے ہیں۔ آپؐ تو ان ہی لوگوں کو سنا سکتے ہیں جو ہماری

بِاٰيٰتِنَا فَهُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ۝۵۳ ؑ اَللّٰهُ الَّذِىۡ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ ضُعۡفٍ

ہماری آیتوں پر | پس وہی | فرمانبردار ہیں | اللہ وہی ہے جس نے | تمہیں پیدا کیا | کمزوری (کی حالت) میں

آیتوں پر ایمان لاتے ہیں اور یہی فرمانبردار ہیں۔ اللہ وہ ہے جس نے تمہیں کمزوری کی حالت میں پیدا کیا

ثُمَّ جَعَلَ مِنۡۢ بَعۡدِ ضُعۡفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنۡۢ بَعۡدِ قُوَّةٍ ضُعۡفًا

پھر پیدا کردی اس نے | بعد | کمزوری کے | طاقت | پھر پیدا کردی | بعد | طاقت کے | کمزوری

پھر کمزوری کے بعد توانائی عطا کی پھر توانائی کے بعد ضعف اور بڑھاپا

وَّشَيۡبَةً ؕ يَخۡلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ وَهُوَ الۡعَلِيۡمُ الۡقَدِيۡرُ ۝۵۴ وَيَوۡمَ

اور بڑھاپا | وہ پیدا کرتا ہے | جو وہ چاہتا ہے | اور وہ علم والا | قدرت والا ہے | اور جس دن

دیا، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہ بڑے علم اور قدرت والا ہے اور جس دن

تَقُوۡمُ السَّاعَةُ يُقۡسِمُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ۙ مَا لَبِثُوۡا غَيۡرَ سَاعَةٍ ؕ

قائم ہوگی | قیامت | (تو) قسمیں کھائیں گے | مجرم لوگ | کہ وہ نہیں رہے | ایک گھڑی سے زیادہ

قیامت برپا ہوگی (تو) گنہگار قسمیں کھائیں گے کہ وہ ایک گھڑی سے زیادہ (دنیا میں) نہیں رہے

آیت نمبر　　　　　　　　آسان تفسیر

(۴۹) اگرچہ بارش کے نزول سے پہلے وہ سخت مایوس ہو رہے تھے۔

(۵۰) پس اللہ کی رحمت (بارش) کے آثار و نتائج میں غور کرو کہ کس طرح وہ اپنی قدرت کاملہ سے خشک ناکارہ زمین کو دوبارہ سرسبز و شاداب کر دیتا ہے بلاشبہ وہی مردوں کو بھی قیامت کے روز دوبارہ زندہ کر اٹھائے گا اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

(۵۱) اور اگر ہم ایسی خشک ہوا بھیج دیں کہ اس سے سرسبز کھیتی دیکھتے دیکھتے جل جائے تو اس کے بعد اس کی سابقہ تمام نعمتوں کا انکار کرنے لگیں۔ یعنی سابقہ تمام نعمتوں کو بھول کر اس ایک امتحان پر مایوس ہو جاتے ہیں۔

(۵۲) پس آپ ان کفار کو جن کے دل کفر و شرک کی وجہ سے مر چکے ہیں اور ان کے دلوں میں حق بات کا کوئی اثر نہیں ہوتا' حق بات نہیں سنا سکتے' خاص طور پر جبکہ وہ آپ سے پیٹھ پھیر کر الٹے بھاگے جا رہے ہوں یعنی وہ سننا ہی نہ چاہتے ہوں اور حق کو دیکھنے کی صلاحیت بھی کھو چکے ہوں۔

(۵۳) اور نہ ہی آپ ان عقل کے اندھوں کو گمراہی سے نکال کر راہ حق پر لا سکتے ہیں بلکہ آپ تو انہی حق پسند لوگوں کو حق کی آواز سنا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں پر یقین کرتے ہیں سو وہی اللہ کا حکم مانتے ہیں۔

(۵۴) اور اللہ نے تمہیں ایک کمزور نطفہ سے پیدا کر کے توانائی بخشی اور توانائی کے بعد کمزوری اور (بڑھاپا) دے دیا وہ ایسا قادر مطلق ہے کہ جو چاہے پیدا کرتا ہے اور وہ سب کچھ جانتا اور قدرت والا ہے۔

افعال: رَاَوْهُ: انہوں نے اس کو دیکھا' ماضی (جمع مذکر غائب)' هٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: اٰثَارِ: نشانیاں' علامتیں' جمع ہے۔ مُبْلِسِیْنَ: ناامید' غمگین' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ مُحْیِ: زندہ کرنے والا' حیات بخشنے والا' اسم فاعل (مفرد مضاف)۔ مُصْفَرًّا: زرد پیلا پڑا ہوا' اسم مفعول (واحد مذکر)۔ شَیْبَةً: بڑھاپا' بالوں کا سفید ہونا' مصدر ہے۔ ضُعْفِ: کمزوری' ناتوانی' سست ہونا' مصدر ہے۔

كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ
اسی طرح | وہ دنیا میں بہکے جارہے تھے | اور کہیں گے | وہ لوگ جنہیں | دیا گیا تھا | علم
اسی طرح یہ لوگ (دنیا میں بھی) بہکے جا رہے تھے۔ اور جن لوگوں کو علم اور ایمان دیا گیا ہے (وہ کہیں

وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ فَهٰذَا
اور ایمان | کہ یقیناً تم ٹھہرے تھے | اللہ کی کتاب (کے مطابق) | دوبارہ اُٹھنے کے دن تک | پس یہی ہے
گے کہ) تم اللہ تعالیٰ کی کتاب (کے مطابق) روزِ قیامت تک (برزخ میں) رہے ہو سو یہی

يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ
دوبارہ اُٹھنے کا دن | اور لیکن تم | نہ جانتے تھے | پس اس دن | نفع نہ دے گی | ان لوگوں کو
روزِ قیامت ہے مگر تم نہیں جانتے تھے۔ تو اس دن ظالموں کو ان کی معذرت کچھ

ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ
جنہوں نے ظلم کیا | ان کی معذرت | اور نہ ان سے | توبہ قبول کی جائے گی | اور بیشک | ہم نے بیان کردی ہے | لوگوں کیلئے
فائدہ نہ دے گی اور نہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا ان کو موقع ہی دیا جائے گا اور ہم نے لوگوں کے لئے

فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ
اس قرآن میں | ہر قسم کی | مثالیں | اور اگر | لے آئیں آپ اُن کے پاس | کوئی معجزہ
اس قرآن میں ہر طرح کا اندازِ بیان اختیار کیا ہے اور اگر آپ ان کے سامنے کوئی معجزہ

لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ﴿۵۸﴾ كَذٰلِكَ
تو ضرور کہیں گے | وہ لوگ جو | کافر ہیں | کہ نہیں تم | مگر | جھوٹ بنانے والے ہو | اسی طرح
پیش کریں تو کافر یہی کہیں گے کہ تم تو بس جھوٹے ہو۔ اسی طرح

يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۹﴾ فَاصْبِرْ
مہر لگا دیتا ہے اللہ | دلوں پر | ان لوگوں کے | جو سمجھ نہیں رکھتے | پس آپ صبر کریں
اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے دلوں پر مہر کر دیتا ہے جو سمجھ بوجھ نہیں رکھتے۔ سو آپ صبر کریں۔

اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۶۰﴾
بیشک | وعدہ اللہ کا | سچا ہے | اور بے صبر نہ کردیں آپ کو | وہ لوگ | جو یقین نہیں رکھتے
بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور وہ لوگ جو یقین نہیں رکھتے آپ کو (آپ کے عزم سے) ہلا نہ دیں۔

سُوْرَةُ لُقْمٰنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ لقمان مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | چونتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ هُدًى وَّرَحْمَةً
الٓمّٓ | یہ | آیتیں ہیں | حکمت والی کتاب (قرآن) کی | ہدایت | اور رحمت ہے
ا۔ ل۔ م یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں۔ جو نیکوکاروں کے لئے (سراسر)

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۵) جس دن قیامت قائم ہوگی اس کی سختیوں کو دیکھ کر مجرم قسمیں کھا کر کہیں گے کہ وہ تو دنیا میں تھوڑی سی مدت ہی رہے بہت کم عرصہ رہے۔ جس طرح قیامت کے دن وہ یہ جھوٹ بولیں گے کہ ہم دنیا میں لحظہ بھر سے زیادہ نہیں ٹھہرے اسی طرح وہ دنیا میں بھی جھوٹ بولتے تھے کہ ہم دوبارہ نہیں اٹھائے جائیں گے۔

(۵۶) لیکن دنیا میں جنہیں دین کا علم اور ایمان دیا گیا تھا وہ ان کفار سے کہیں گے کہ تم جھوٹ بکتے ہو تم تو لوح محفوظ کے مطابق قیامت کے دن تک دنیا میں اپنی اپنی عمر کے مطابق ٹھہرے سو آج وہ قیامت کا دن ہے لیکن تم اسے حق نہ جانتے تھے۔

(۵۷) پس ظالموں کو نہ ان کے بہانے کچھ فائدہ دیں گے اور نہ ان کی توبہ قبول کی جائے گی۔

(۵۸) اور ہم نے تو اس قرآن میں ہر قسم کی مثال لوگوں کے سمجھانے کو بیان کر دی ہے اور اگر آپ ان کو کوئی معجزہ بھی دکھا دیں تو یہ کافر ضرور یہی کہیں گے کہ تم تو دھوکے باز ہو۔

(۵۹) اسی طرح جو لوگ یقین نہیں رکھتے ان کے دلوں پر اللہ مہر لگا دیتا ہے کہ وہ حق کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔

(۶۰) پس ان کفار کی تکذیب اور تکلیف پہنچانے پر کچھ دیر صبر کیجئے بیشک اللہ نے جو آپ ؐ سے مدد فتح اور کامیابی کا وعدہ فرمایا ہے وہ بالکل سچا ہے پورا ہو کر رہے گا اور یہ بے ایمان آپ کو مستقل مزاجی کے راستے سے کہیں ڈگمگا نہ دیں۔

سورۂ لقمان

اس سورت میں حضرت لقمان کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) یہ حروف مقطعات ہیں۔ ان کے اجتہادی معنی پہلی سورتوں میں گزر چکے ہیں۔

(۲) یہ سورت حکمت والی کتاب (قرآن) کی آیتیں ہیں۔

افعال: یُقْسِمُ: وہ قسم کھائے گا' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ جِئْتَهُمْ: تو ان کے پاس آیا' تو ان کے پاس لایا' ماضی (واحد مذکر حاضر)' هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ یَسْتَخِفَّنَّكَ: تم کو اچھا نہ بنا دیں' سریع الغضب نہ کر دیں' نہی بانون تاکید (واحد مذکر غائب)' كَ ضمیر (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: مَعْذِرَتُهُمْ: ان کا عذر' (مصدر مضاف)' هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔ مُبْطِلُوْنَ: غلط گو' جھوٹے' اہل باطل' اسم فاعل (جمع مذکر)۔

لِّلْمُحْسِنِيْنَ ۝۳ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ

نیکی کرنے والوں کے لئے | جو | قائم کرتے ہیں | نماز | اور دیتے ہیں | زکوٰۃ

ہدایت و رحمت ہے۔ ان لوگوں کے لئے جو نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں

وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝۴ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ

اور وہ | آخرت پر | یقین رکھتے ہیں | یہی لوگ ہیں | ہدایت پر

اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ اپنے ربّ کی طرف سے

رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۵ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ

اپنے ربّ کی طرف سے | اور یہی ہیں | کامیاب ہونے والے | اور بعض لوگوں میں سے | وہ ہے

ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ اور لوگوں میں وہ (بدبخت) بھی ہے جو

يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ

جو خریدتا ہے | فضول کلام | تاکہ وہ گمراہ کرے | اللہ کے راستہ سے | بغیر علم کے۔

اللہ تعالیٰ سے غافل کرنے والے قصّے کہانیاں مول لیتا ہے تاکہ لوگوں کو بے سمجھے بوجھے اللہ تعالیٰ کی راہ سے بہکا دے۔

وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝۶ وَاِذَا

اور اس کا مذاق اڑائے | انہی لوگوں کے لئے ہے | عذاب | رسوا کرنے والا | اور جب

اور (اللہ کی راہ) کا مذاق اڑائے یہی ہیں جن کے لئے (قیامت کے دن) ذلت کا عذاب ہوگا۔ اور جب (ان

تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا

پڑھ کر سنائی جاتی ہیں اس کو | ہماری آیتیں | تو منہ موڑ لیتا ہے | غرور کرتے ہوئے | گویا کہ | اس نے انہیں سنا ہی نہیں

میں سے) کسی کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ منہ پھیر کر اکڑتا ہوا ایسے چل دیتا ہے کہ جیسے اُس نے سُنا ہی نہیں

كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝۷

گویا کہ | اس کے دونوں کانوں میں | بھاری پن ہے | پس خوشخبری دو اس کو | عذاب | دردناک کی

گویا کہ اس کے دونوں کانوں میں بہرا پن ہے ایسے شخص کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ

بیشک | وہ لوگ جو | ایمان لائے | اور عمل کئے | نیک | ان کے لئے | باغات ہیں

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے ان کے لئے نعمتوں والے

النَّعِيْمِ ۝۸ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

نعمت کے | وہ ہمیشہ رہیں گے | ان میں | وعدہ ہے | اللہ کا | سچّا | اور وہی ہے | غالب

باغ ہیں۔ جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اللہ کا پکا وعدہ ہے اور وہ زبردست (اور) حکمت

الْحَكِيْمُ ۝۹ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا

حکمت والا | پیدا کئے اس نے | آسمان | بغیر | ستون کے | (کہ) تم دیکھتے ہو ان کو

والا ہے۔ اسی نے آسمانوں کو جیسا کہ تم دیکھتے ہو بغیر ستونوں کے پیدا کیا ہے

آیت نمبر — آسان تفسیر

(۳) جو ان نیکوکاروں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔

(۴) جو نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ دیتے اور آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔

(۵) وہی لوگ اپنے پروردگار کی طرف سے سیدھے راستے پر چل رہے ہیں اور وہی کامیاب ہوں گے۔

(۶) اور بعض لوگ ایسے ہیں جو کھیل کود کی باتوں (ناچ' راگ رنگ وغیرہ) میں ڈوبے رہتے ہیں تاکہ دوسرے لوگوں کو بھی راہ حق سے بہکا کر انہی باتوں میں لگا دیں اور دین حق کا مذاق اڑائیں ایسے بے دینوں کے لئے آخرت میں رسوا کرنے والا عذاب تیار ہے۔

(۷) اور ایسے بے دین کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ پیٹھ پھیر لیتا ہے۔ بڑے غرور سے گویا کہ اس نے اُن آیات الٰہی کو سنا ہی نہیں اور کانوں سے بالکل بہرا ہے۔ پس ایسے مغرور کو دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے۔

(۸) کچھ شک نہیں کہ جو لوگ ایمان لا کر عمل نیک کرتے رہے۔ ان کے لئے آخرت میں نعمت کے باغ تیار ہیں۔

(۹) وہ ہمیشہ ان باغوں میں رہیں گے یہ اللہ کا بالکل سچا وعدہ ہے جو پورا ہو کر رہے گا اور وہ بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

افعال: بَشِّرْهُ: تو اس کو خبر دے' خوشخبری دے' بشارت دے' امر (واحد مذکر حاضر) 'ہٗ' ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ وَلّٰی: منہ موڑ کر پیٹھ دے کر بھاگا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ یَسْمَعْهَا: اس نے اس کو سنا ہی نہیں' مضارع مجزوم بمعنی ماضی منفی (واحد مذکر غائب) 'ھَا' ضمیر (واحد مونث غائب)۔ یَشْتَرِیْ: وہ خریدتا ہے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: اُذُنَیْهِ: اس کے دونوں کان' تثنیہ ہے 'ہٖ' ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ لَهْوَ الْحَدِیْثِ: فضول' بے ہودہ' بے سروپا قصوں کا کھیل تماشہ۔ مُسْتَكْبِرًا: اپنے کو بڑا سمجھنے والا' سرکشی کرنے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔

وَاَلْقٰى فِى الْاَرْضِ رَوَاسِىَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ
اور ڈال دیے اس نے | زمین میں | پہاڑ | کہ جھک (نہ) جائے | تم پر | اور پھیلا دیئے
اور زمین میں (بھاری) پہاڑ ڈال دیئے کہ وہ تم پر ہلتی نہ رہے اور اس میں ہر قسم کی

فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا
اس میں | ہر قسم کے چوپائے | اور ہم نے اتارا | آسمان سے | پانی | پھر اُگائے ہم نے
جاندار (مخلوق) پھیلا دی اور ہم نے آسمان سے مینہ برسایا اور زمین میں

فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۰﴾ هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِىْ
اس میں | ہر قسم کے | جوڑے | عمدہ | یہ (تو) | مخلوق ہے | اللہ کی | پس تم مجھے دکھاؤ
ہر قسم کی عمدہ چیزیں اُگائیں۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کی مخلوق، تو تم مجھے دکھاؤ

مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ
کیا کچھ | پیدا کیا | اُن (معبودوں) نے | جو اس کے سوا ہیں | بلکہ | ظالم لوگ
اللہ کے سوا دوسروں نے کیا پیدا کیا ہے اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ

فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۱﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ
کھلی گمراہی میں ہیں | اور بیشک | ہم نے دی تھی | لقمانؑ کو | حکمت | کہ شکر کر
کھلی گمراہی میں ہیں۔ اور بیشک ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی (اور کہا) کہ اللہ تعالیٰ کا

لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ
اللہ کا | اور جو (بھی) | شکر کرتا ہے | تو وہ شکر کرتا ہے | اپنے ہی لئے | اور جو | ناشکری کرتا ہے
شکر کرتے رہو اور جو کوئی شکر کرتا ہے تو وہ اپنے ہی نفع کے لئے شکر گزار ہوتا ہے اور جو ناشکری کرے گا

فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ حَمِيْدٌ ﴿۱۲﴾ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ
تو بیشک | اللہ | بے نیاز ہے | حمد کے لائق | اور جب | کہا | لقمانؑ نے | اپنے بیٹے سے | اور وہ
اسے معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ بے نیاز اور تعریف کے لائق ہے اور جب لقمان نے اپنے بیٹے سے (نصیحت کرتے ہوئے) کہا

يَعِظُهٗ يٰبُنَىَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ
اسے نصیحت کر رہا تھا | اے میرے بیٹے | تو شریک نہ ٹھہرا (کسی کو) | اللہ کے ساتھ | بیشک | شرک | ظلم ہے
کہ اے میرے بیٹے! اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا بیشک شرک بہت بڑا

عَظِيْمٌ ﴿۱۳﴾ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ
بہت بڑا | اور ہم نے وصیت کی | انسان کو | اُس کے والدین کے متعلق | اُٹھائے رکھا اس کو | اس کی ماں نے
ظلم ہے۔ اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے بارے میں تاکید کر رکھی ہے کہ اس کی ماں تکلیف پر تکلیف

وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِىْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِىْ
ضعف پر ضعف اٹھا کر | اور اس کا دودھ چھڑانا ہے | دو سال میں | یہ کہ شکر کر | میرا
جھیل کر اس کو پیٹ میں اُٹھائے رکھتی ہے اور دو سال میں (جا کر کہیں) اس کا دودھ چھوٹتا ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۰) اس نے اپنی قدرت کاملہ سے آسمانوں کو بے ستون کھڑا کر دیا۔ جیسے تم انہیں دیکھتے ہو (یا ایسے ستونوں (قوت جاذبہ وغیرہ) سے کھڑا کر دیا ہے جنہیں تم نہیں دیکھ سکتے) اور زمین پر مضبوط پہاڑ قائم کر دیئے کہ کہیں ایک طرف کو جھک نہ پڑے اور اس میں ہر قسم کے جاندار پھیلا دیئے اور آسمان کی طرف سے بادلوں سے پانی برسا کر زمین میں سے ہر قسم کی عمدہ چیزیں اگا دیں۔

(۱۱) یہ سب تو اللہ کی مخلوق ہیں پس تم دکھاؤ کہ ان جھوٹے معبودوں نے کیا پیدا کیا جو اللہ کے سوا تم نے بنا رکھے ہیں بلکہ وہ مشرک کھلم کھلا گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔

(۱۲) اور ہم نے حضرت لقمان کو حکمت عطا کی کہ وہ اللہ کا شکر بجالائے اور اصول یہ ہے کہ جو کوئی شکر بجالاتا ہے تو اس میں اسی کا فائدہ ہے اور جو ناشکری کرتا ہے سو وہ اپنا ہی کچھ بگاڑتا ہے کیونکہ اللہ جو لائق حمد و ثنا ہے بندوں کے شکر بجالانے سے بے پرواہ ہے۔

(۱۳) اور جب حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ بیٹا کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہرانا کیونکہ خالق کے ساتھ مخلوق کو شریک ٹھہرانا بڑی بے انصافی اور ظلم ہے۔

افعال: اُشْکُرْ: تو حق مان، شکر کر، امر (واحد مذکر حاضر)۔ یَعِظُهٗ: اس کو نصیحت کرتے ہوئے، وہ نصیحت کر رہا تھا، مضارع مرفوع (واحد مذکر غائب) ہٗ ضمیر۔

اسماء: شِرْکَ: شرک، ساجھا، ساجھی بنانا، اسم ہے۔

وَلِوَالِدَيْكَ ۭ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿١٤﴾ وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓي اَنْ تُشْرِكَ

اور اپنے والدین کا | میری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے | اور اگر | وہ دونوں زور ڈالیں تجھ پر | کہ تو شریک ٹھہرائے

تو یاد رکھ کہ تُو میری اور اپنے والدین کی شکر گزاری کر' میری طرف تمہیں لوٹ کر آنا ہے' اور اگر والدین تجھے مجبور کریں کہ تو میرے ساتھ

بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا

میرا اس چیز کو | جس کا نہیں ہے تجھے | (کوئی) علم | تو ان کا کہنا نہ مان | اور تعلق رکھ ان کے ساتھ | دنیا میں

کسی کو شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں' تو پھر ان کا کہا نہ مان' اور دُنیا میں ان کے ساتھ

مَعْرُوْفًا ۡ وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ

اچھے طریقہ سے | اور پیروی کر | اس کے راستہ کی جو | رجوع کرے | میری طرف | پھر | میری طرف

حسن سلوک رکھ۔ اور ان لوگوں کی راہ اختیار کر جو میری طرف رجوع کرتے ہیں پھر تم سب کو لوٹ کر میری طرف

مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٥﴾ يٰبُنَيَّ

تمہیں لوٹ کر آنا ہے | پس میں تمہیں بتا دوں گا | جو کچھ | تم کیا کرتے تھے | اے میرے بیٹے!

ہی آنا ہے پھر میں تمہارے اعمال سے تمہیں آگاہ کروں گا۔ (لقمانؑ نے کہا) اے میرے بیٹے!

اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ

بلاشبہ (کوئی عمل) | اگر ہو گا | برابر | دانہ | رائی کے | پھر ہو

اگر رائی کے دانے کے برابر بھی کوئی عمل ہو' پھر وہ کسی پتھر کے اندر

فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا

کسی پتھر میں | یا | آسمانوں میں | یا | زمین میں | (تو) لے آئے گا | اسے

یا آسمانوں میں یا زمین کے اندر پوشیدہ ہو' اس کو بھی اللہ تعالیٰ حاضر کر لائے گا

اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿١٦﴾ يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ

اللہ | بیشک | اللہ | باریک بین | باخبر ہے | اے میرے بیٹے! | قائم کر | نماز

بیشک اللہ تعالیٰ بڑا باریک بین اور باخبر ہے۔ بیٹا! نماز پڑھا کر

وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰي مَآ

اور حکم کر | نیکی کا | اور روک | برائی سے | اور صبر کر | اس پر جو

اور نیک کاموں کی تلقین کیا کر اور برائیوں سے منع کر' اور تجھے جو تکلیف پہنچے

اَصَابَكَ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿١٧﴾ ۚ وَلَا تُصَعِّرْ

پہنچے تجھے (کوئی مصیبت) | بیشک | یہ | ہمت کے | کاموں میں سے (ہے) | اور نہ پھیر

اس پر صبر کر' بیشک یہ بڑی ہمت کے کام ہیں۔ اور لوگوں سے

خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ

اپنا رخ | لوگوں سے | اور نہ چل | زمین میں | غرور سے | بیشک | اللہ

بے رُخی نہ کر اور زمین پر اِترا کر نہ چل۔ بیشک اللہ تعالیٰ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۴) اور اللہ نے انسان کو اپنے ماں باپ سے نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے کیونکہ اس کی ماں نے حمل کے دنوں میں ضعف پر ضعف اٹھا کر اسے پیٹ میں رکھا اور بچہ پیدا ہونے کے بعد دودھ چھڑانے تک دو سال برابر گود میں اٹھائے پھری اور انسان کو یہ حکم اسی لئے دیا گیا کہ وہ اللہ اور ماں باپ کا حکم بجالائے اور آخر کار خدا ہی کے سامنے حاضر ہونا ہے۔

(۱۵) اگر اس کے ماں باپ اس پر اللہ کے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک ٹھہرانے کے لئے زور دیں جس کی حقیقت وہ نہیں جانتا تو اس معاملے میں ان کا کہانہ مانے اور دنیا میں ان سے پھر بھی نیک سلوک کرتا رہے اور ان نیک لوگوں کے طریق پر چلتا رہے جو اللہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں پھر قیامت کے روز اللہ ہی کی طرف تم سب کو لوٹ کر جانا ہے وہ تمہارے سب اعمال سے تم کو باخبر کردے گا۔

(۱۶) بیٹے یقین جانو کہ اگر کوئی عمل رائی کے دانہ کے برابر چھوٹا ہو اور کسی پتھر کے اندر یا آسمان یا زمین میں پوشیدہ ہو اللہ اس کو قیامت کے روز سامنے لا حاضر کرے گا۔ بیشک اللہ بڑا ہی باریک بین تمام معاملات اچھی طرح جانتا ہے۔

(۱۷) بیٹے! ہمیشہ نماز قائم رکھو اور لوگوں کو نیک کام کرنے کا حکم کرو اور برے کام سے روکتے رہو اور دین کے بارے میں جو مصیبت تم پر پڑے اس پر صبر کرو۔ یقیناً یہ بڑی ہمت کا کام ہے۔

افعال: حَمَلَتْهُ: اس نے اس کو اٹھایا' پیٹ میں رکھا' ماضی (واحد مونث غائب) ہُ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ اَنَابَ: وہ رجوع ہوا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ تُشْرِكَ: تو شرک کرے' تو شریک کرے' مضارع (واحد مذکر حاضر)۔ صَاحِبْهُمَا: ان دونوں کا ساتھ دے' رفاقت کر' امر (واحد مذکر حاضر) هُمَا ضمیر (تثنیہ غائب)۔ اِنَّهَا: تو منع کر' امر (واحد مذکر حاضر)۔ اَصَابَكَ: تجھ کو پہنچا' ماضی (واحد مذکر غائب) کَ ضمیر (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: فِصٰلُهٗ: اس (بچہ) کا دودھ چھڑانا (اسم فعل مضاف) ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔ وَهْنٍ: کمزور ہونا' اسم اور مصدر۔ عَامَيْنِ: دو سال' برس' تثنیہ۔

لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿۱۸﴾ وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ

نہیں پسند کرتا | ہر | مغرور | خود پسند کو | اور اعتدال اختیار کر | اپنے چلنے میں

کسی اترانے والے بے جا فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔ اور اپنی رفتار میں میانہ روی اختیار کر

وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ

اور پست کر | اپنی آواز | بیشک | سخت ناپسندیدہ آوازوں میں | آواز ہے

اور اپنی آواز میں نرمی پیدا کر، بلاشبہ سب آوازوں سے بُری آواز گدھے کی

الْحَمِيرِ ﴿۱۹﴾ أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

گدھے کی | کیا تم نے نہیں دیکھا | کہ اللہ نے | تابع کر دیا | تمہارے لئے | جو کچھ ہے | آسمانوں میں

آواز ہے۔ (اے لوگو!) کیا تم نے کبھی غور نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کی تمام مخلوق کو تمہارے لئے

وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً

اور جو کچھ | زمین میں | اور پوری کر دیں اس نے | تم پر | اپنی نعمتیں | ظاہری | اور باطنی

مسخر کر رکھا ہے اور تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں تمام کر دی ہیں

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى

اور لوگوں میں سے بعض | وہ ہے جو | بحث کرتا ہے | اللہ کے بارے میں | بغیر علم کے | اور بغیر ہدایت

اور لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں صحیح علم اور ہدایت و رہنمائی اور کسی روشن کتاب کے بغیر

وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيرٍ ﴿۲۰﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ

اور بغیر کسی روشن کتاب کے | اور جب | کہا جاتا ہے | ان سے | کہ پیروی کرو | اس کی جو | نازل کیا

جھگڑتے (اور بحث) کرتے ہیں۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ نازل کیا ہے

اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أَوَلَوْ

اللہ نے | تو وہ کہتے ہیں | بلکہ ہم تو پیروی کریں گے | اس کی جس پر پایا ہم نے | اپنے باپ دادا کو | کیا اگر

تم اس کی پیروی کرو، تو کہتے ہیں کہ ہم تو اسی راہ پر چلیں گے، جس پر ہم نے اپنے بڑوں کو پایا، بھلا کیا

كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوهُمْ إِلٰى عَذَابِ السَّعِيرِ ﴿۲۱﴾ وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهُ

شیطان | بلاتا رہا ہو انہیں | عذاب دوزخ کی طرف | اور جو کوئی | جھکا دے | اپنا چہرہ

اگر ان کو شیطان دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا رہا ہو (تو بھی وہ انہیں کی راہ پر چلیں گے) اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنا

إِلَى اللَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى وَإِلَى اللَّهِ

اللہ کے آگے | اور وہ | مخلص ہو | تو بیشک اس نے پکڑ لی | رسی | مضبوط | اور اللہ (ہی) کی طرف

سر جھکا دے اور وہ نیکی کرنے والا بھی ہو تو اس نے (گویا) ایک نہایت پختہ (رسی کا) حلقہ تھام لیا ہے اور تمام اُمور آخر میں

عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ﴿۲۲﴾ وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهُ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ

انجام ہے | (سب) امور کا | اور کوئی انکار کرے | تو آپ کو غمزدہ نہ کرے | اس کا انکار | ہماری طرف ہے | ان کا لوٹ کر آنا

اللہ تعالیٰ ہی کے حضور میں پیش ہونے والے ہیں۔ اور جو کفر کی راہ پر چلا آپ اس کے کفر کی وجہ سے غمگین نہ ہوں۔ ان سب کو ہماری طرف

آیت نمبر | آسان تفسیر

(۱۸) اور غرور کی وجہ سے لوگوں سے بے رخی نہ کرنا اور زمین پر اِترا کر نہ چلنا۔ بیشک متکبر اور ڈینگیں مارنے والے کو اللہ پسند نہیں کرتا۔

(۱۹) اور اپنی چال میں ہمیشہ اعتدال کا لحاظ رکھو اور لوگوں سے بات کرتے وقت آواز آہستہ رکھو۔ کیونکہ مکروہ ترین اور تیز آواز گدھے کی آواز ہے۔

(۲۰) کیا تم نے غور سے نہیں دیکھا کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب کو اللہ نے اپنی مہربانی سے تمہاری خدمت میں لگا دیا ہے اور اپنی ظاہری نعمتیں (اعضاء و حواس خمسہ، صحت، مال اور اولاد وغیرہ) اور باطنی (دل، دماغ، عقل و فہم، ایمان و یقین) تم پر پوری کردی ہیں اور بعض آدمی (نضر بن الحرث وغیرہ) ایسے بے وقوف ہیں کہ اللہ کے احسانات کے باوجود اللہ کی ذات و صفات میں ظاہری علم اور باطنی دانائی، آگاہی، بصیرت اور کتابی دلیل کے بغیر جھگڑتے ہیں۔

(۲۱) اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی کتاب (قرآن) کی پیروی کرو جو اس نے اپنے رسول علیہ السلام پر تمہاری ہدایت کے لئے نازل کی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو انہی رسموں کی پیروی کریں گے جن پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو چلتے ہوئے پایا۔ کیا اگر شیطان ان کے باپ دادوں کو دوزخ کی طرف بلاتا رہا ہو تو بھی انہیں خیالات کی پیروی کریں گے۔ جن کی پیروی ان کے باپ دادوں نے کی ہے۔

(۲۲) اور جو شخص اللہ کا حکم مانے اور نیکوکار رہو اس نے تو **القدیر توکل** کی بڑی مضبوط رسی تھام لی ہے لہٰذا اسے ہلاکت اور گمراہی میں گرنے کا کوئی اندیشہ نہیں اور تمام معاملات کا فیصلہ اللہ ہی کرے گا اور وہ ان کے مطابق جزا دے گا۔

افعال: تُصَعِّرْ: تو ٹیڑھا کر، امر (واحد مذکر حاضر)۔ اِقْصِدْ: تو اعتدال اختیار کر، امر (واحد مذکر حاضر)۔ تُصَعِّرْ: تو پھلا، تو موڑ، مضارع (واحد مذکر حاضر)۔ تَمْشِ: تو چلتا ہے، چلے گا، مضارع (واحد مذکر حاضر)۔ اَسْبَغَ: اس نے پورا کردیا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ یُسْلِمْ: تابعدار کردے، فرماں بردار بنادے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: اَصْوَات: آوازیں، جمع ہے۔ اَنْکَرَ: بہت زیادہ برا۔ خَلَّكَ: تیرا رخسارہ (مفرد مضاف)، كَ ضمیر (واحد مذکر حاضر) مضاف الیہ۔ فَخُوْر: بڑا شیخی خورا، صیغہ مبالغہ۔ مُخْتَال: ناز سے چلنے والا، مغرور، اسم فاعل (واحد مذکر)۔ مَشْيِكَ: تیری چال (میں) (مصدر مضاف)، كَ ضمیر مضاف الیہ۔ بَاطِنَةً: چھپی ہوئی، پوشیدہ اسم فاعل (واحد مونث)۔ حَمِيْرِ: گدھے، جمع ہے۔ صَوْتُ: آواز، آواز کرنا، اسم اور مصدر۔ ظَاهِرَةً: ظاہری، کھلی، آشکارا، اسم فاعل (واحد مونث)۔

فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٢٣﴾

پھر ہم بتادیں گے انہیں | جو کچھ | عمل کیا انہوں نے | بیشک اللہ | خوب جانتا ہے | راز | سینوں کے

لوٹنا ہے' پھر ہم ان کو ان کے اعمال سے آگاہ کریں گے۔ بیشک اللہ تعالیٰ دلوں کے راز جانتا ہے۔

نُمَتِّعُهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ إِلَىٰ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿٢٤﴾ وَلَئِن

ہم انہیں فائدہ دیں گے | تھوڑا | پھر ہم دھکیل دیں گے ان کو | سخت عذاب کی طرف | اور اگر

ہم ان کو تھوڑا سا موقع دیں گے پھر ہم ان کو سخت عذاب کی طرف کھینچ لائیں گے۔ اور اگر

سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۚ

آپ پوچھیں گے ان سے | کہ کس نے | پیدا کیا | آسمانوں | اور زمین کو | تو وہ ضرور کہیں گے | اللہ ہی نے

آپ ان سے پوچھیں گے کہ کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تو یہ ضرور کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے

قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٥﴾ لِلَّهِ مَا

کہہ دیجئے | سب تعریف | اللہ کے لئے ہے | بلکہ | اکثر ان میں سے | نہیں جانتے | اللہ ہی کا ہے | جو کچھ

کہہ دیجئے کہ تمام حمد و ثناء اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے' مگر ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے

فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٢٦﴾ وَلَوْ أَنَّمَا

آسمانوں میں | اور زمین میں ہے | بیشک اللہ ہی ہے | بے نیاز | حمد کے لائق | اور اگر | جو کچھ

اور جو کچھ زمین میں ہے' سب اللہ تعالیٰ ہی کا ہے' بیشک اللہ بے نیاز اور حمد کے لائق ہے۔ اور اگر وہ تمام

فِي الْأَرْضِ مِن شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِن بَعْدِهِ

زمین میں ہیں | درخت | قلمیں (بن جائیں) | اور سمندر (سیاہی) | کہ مدد کریں اس کی | اس کے بعد

درخت جو زمین میں ہیں' قلم بن جائیں۔ اور سمندر سیاہی بن جائے اور اس کی مدد کو سات

سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٧﴾ مَّا

سات | سمندر (اور) | (تو بھی) ختم نہ ہوں | باتیں | اللہ کی | بیشک | اللہ | بڑا غالب | حکمت والا ہے | نہیں

سمندر اور آجائیں' پھر بھی اللہ تعالیٰ کی باتیں ختم نہ ہوں گی' بلاشبہ اللہ تعالیٰ زبردست (اور) حکمت والا ہے۔ اور تم سب کا

خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ إِلَّا كَنَفْسٍ وَاحِدَةٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ﴿٢٨﴾

تمہارا پیدا کرنا | اور نہ | تمہارا دوبارہ اٹھانا | مگر (ایسا ہی) جیسا کہ ایک جان کا | بیشک | اللہ | سننے والا | دیکھنے والا ہے

پیدا کرنا اور تم سب کو دوبارہ زندہ کرنا (اس کے لئے ایسا ہی ہے) جیسا کہ ایک شخص کا پیدا کرنا بیشک اللہ تعالیٰ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ

کیا تو نے نہیں دیکھا | کہ اللہ | داخل کرتا ہے رات کو | دن میں | اور داخل کرتا ہے | دن کو | رات میں

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ رات کو دن میں داخل کر دیتا ہے اور دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے

وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى

اور اس نے تابع کر دیا | سورج | اور چاند کو | کہ ہر ایک | چل رہا ہے | ایک وقت مقرر تک

اور اسی نے سورج اور چاند کو تابع کر رکھا ہے' ہر ایک وقت مقرر تک چلتا رہے گا

آیت نمبر   آسان تفسیر

(۲۳) اور جو کوئی خدا اور رسول کا منکر رہا۔ آپ ﷺ اس کے انکار سے غمزدہ نہ ہوں ان کو ہماری طرف جواب دینے کے لئے لوٹ کر آنا ہے ہم انہیں بتا دیں گے جو کچھ وہ دنیا میں شرک و کفر و تکذیب حق وغیرہ برے اعمال کیا کرتے تھے اور ان اعمال کی انہیں پوری سزا دیں گے۔ بیشک اللہ سینوں کے راز جانتا ہے۔

(۲۴) اور ہم انہیں دنیا میں تھوڑی مدت تک زندگی کا سامان دے کر قیامت کے دن دوزخ کے سخت عذاب میں مبتلا کر دیں گے۔

(۲۵) اور اگر آپ مشرکین سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمینوں کو کس نے پیدا کیا تو وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ ہی نے پیدا کیا ہے کہہ دیجئے اللہ کا شکر ہے کہ تم نے اس کی خالق ہونے کا خود اقرار کر لیا پھر کس بنیاد پر شرک کر رہے ہو؟ لیکن اکثر ان میں سے اس بات کو جانتے نہیں کہ مخلوق خالق کے برابر نہیں ہو سکتی۔

(۲۶) جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب کا اللہ ہی خالق ہے۔ مالک و مختار ہے اور بلاشبہ اللہ بے نیاز اور حمد و ثنا کے لائق ہے۔

(۲۷) اور اگر زمین کے تمام درخت قلمیں اور تمام سمندر سیاہی بن جائیں اور سات سمندر ایسے ہی اور مدد کے لئے آ جائیں اور اللہ کی صفت و ثنا کے کلمات تحریر کئے جائیں تو وہ کبھی ختم نہ ہوں گے، بیشک اللہ بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

(۲۸) تم سب کا پہلی دفعہ پیدا کرنا اور دوبارہ زندہ کر اٹھانا اللہ کے نزدیک بالکل ہی آسان ہے جیسا کہ صرف ایک جان کا پیدا کرنا اور دوبارہ اٹھا کھڑا کرنا اس کے لئے مشکل نہیں۔ بیشک اللہ سب کچھ سنتا دیکھتا ہے تمہاری ہر حرکت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

افعال: نَضْطَرُّهُمْ: ہم ان کو کشاں کشاں لائیں گے، مضارع (جمع متکلم) هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ نُنَبِّئُهُمْ: ہم ان کو ضرور بتلا دیں گے، مضارع (جمع متکلم) هُمْ ضمیر۔ نَفِدَتْ: ختم (نہ) ہوں، ماضی (واحد مونث غائب)۔

اسماء: اَبْحُرٌ: سمندر، جمع ہے۔ اَقْلَامٌ: قلمیں، جمع ہے۔ بَعْثُكُمْ: تمہارا زندہ کرنا، اٹھانا (مصدر مضاف) كُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر) مضاف الیہ۔ خَلْقُكُمْ: تمہیں بنانا، تم کو پیدا کرنا (مصدر مضاف) كُمْ ضمیر مضاف الیہ۔

وَاَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرٌ ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡحَـقُّ

اور بیشک اللہ | اس سے جو | تم کرتے ہو | خوب خبردار ہے | یہ | اس لئے کہ اللہ | ہی برحق ہے

اور اللہ تعالیٰ تمہارے سب اعمال کی خبر رکھتا ہے۔ یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہی برحق ہے

وَاَنَّ مَا يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهِ الۡبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡعَلِىُّ

اور کہ جس چیز کو (بھی) | وہ پکارتے ہیں | اس کے سوا | وہ باطل ہیں | اور بیشک | اللہ ہی ہے | عالیشان

اور یہ کہ تم اس کے سوا جن چیزوں کو پکارتے ہو وہ باطل ہیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ہی بلند مرتبہ والا

الۡكَبِيۡرُ ﴿۳۰﴾ اَلَمۡ تَرَ اَنَّ الۡـفُلۡكَ تَجۡرِىۡ فِى الۡبَحۡرِ بِنِعۡمَتِ اللّٰهِ

بہت بڑا | کیا تو نے نہیں دیکھا | کہ کشتی | چلتی ہے | سمندر میں | اللہ کے فضل سے

اور بہت بڑا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ہی کے فضل سے کشتی سمندر میں چلتی ہے

لِيُرِيَكُمۡ مِّنۡ اٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّـكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوۡرٍ ﴿۳۱﴾

تاکہ وہ دکھائے تمہیں | اپنی نشانیاں | بیشک | اس میں | نشانیاں ہیں | ہر ایک | صبر والے | شکرگزار کے لئے

تاکہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے، بلاشبہ اس میں ہر صبر اور شکر کرنے والے کے لئے نشانیاں ہیں۔

وَاِذَا غَشِيَهُمۡ مَّوۡجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ

اور جب | ڈھانپ لیتی ہے ان کو | موج | سائبانوں کی طرح | تو وہ پکارتے ہیں اللہ کو | خالص کرتے ہوئے اس کے لئے

اور جب (سمندر کی) لہریں سائبانوں کی طرح ان پر چھا جاتی ہیں۔ تو وہ خلوص دل سے اللہ تعالیٰ ہی کو

الدِّيۡنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمۡ اِلَى الۡبَرِّ فَمِنۡهُمۡ مُّقۡتَصِدٌ ؕ

دین کو | پھر جب | نجات دیتا ہے انہیں | خشکی کی طرف | تو (بعض) ان میں سے | حداعتدال پر رہتے ہیں

پکارتے ہیں۔ پھر جب وہ ان کو خشکی پر پہنچا دیتا ہے، تو کچھ ہی ان میں سے اعتدال پر رہتے ہیں

وَمَا يَجۡحَدُ بِاٰيٰتِنَاۤ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوۡرٍ ﴿۳۲﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّكُمۡ

اور نہیں انکار کرتا | ہماری آیتوں کا | مگر | ہر ایک | بدعہد ناشکرے | اے لوگو! | ڈرو | اپنے رب سے

اور ہماری نشانیوں کا انکار وہی کرتے ہیں جو بدعہد اور ناشکرے ہیں۔ اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو

وَاخۡشَوۡا يَوۡمًا لَّا يَجۡزِىۡ وَالِدٌ عَنۡ وَّلَدِهٖ وَلَا مَوۡلُوۡدٌ هُوَ جَازٍ

اور خوف کرو | اُس دن سے (کہ) | کام نہ آئے گا | (کوئی) باپ | اپنے بیٹے کے | اور نہ | (کوئی) بیٹا | کام آئے گا

اور اس دن سے ڈرو جب کوئی باپ اپنے بیٹے کے کام نہ آسکے گا۔ اور نہ بیٹا اپنے باپ کے

عَنۡ وَّالِدِهٖ شَيۡـئًا ؕ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا

اپنے باپ کے | کچھ بھی | بیشک وعدہ اللہ کا | سچا ہے | پس دھوکہ نہ دے تمہیں | زندگی | دُنیا کی

کچھ کام آسکے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے سو تمہیں دُنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈال دے

وَلَا يَغُرَّنَّكُمۡ بِاللّٰهِ الۡغَرُوۡرُ ﴿۳۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ عِنۡدَهٗ عِلۡمُ

اور دھوکہ نہ دے تمہیں | اللہ کے بارے میں | دھوکہ دینے والا (شیطان) | بیشک اللہ | اسی کے پاس ہے | علم

اور نہ ہی فریبی شیطان تمہیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں دھوکہ میں ڈال دے بیشک اللہ تعالیٰ ہی کو قیامت کا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۹) کیا تم نے غور سے نہیں دیکھا کہ اللہ رات کم کر کے دن کو بڑھا دیتا ہے اور دن کو کم کر کے رات بڑھا دیتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو خدمت پر لگا دیا ہے کہ ان میں سے ہر ایک مقررہ وقت (قیامت) تک برابر چل رہا ہے پھر کیا ایسا قادر مطلق تمہیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ نہیں کرسکتا؟ ضرور کرسکتا ہے اور جو کچھ بھی تم کر رہے ہو اسے سب معلوم ہے۔

(۳۰) یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ ہی سچا معبود ہے اور جس مخلوق کی وہ لوگ اللہ کے سوا عبادت کرتے ہیں وہ جھوٹ ہے اور اللہ ہی برتر و بزرگ ہے۔

(۳۱) کیا تم نے غور سے نہیں دیکھا کہ اللہ کے فضل سے بحری جہاز سمندر میں چلتا ہے جس سے اللہ کی قدرت ظاہر ہوتی ہے کہ اتنے وزن کو پانی سہار لیتا ہے۔ بیشک اس میں ایسے شخص کے لئے خدا کی قدرت کے نشان ہیں جو اللہ کی بھیجی ہوئی مصیبت پر بڑا صبر کرنے والا اور اس کی نعمت کا بڑا شکر گزار ہے۔

(۳۲) اور جب سمندر کے سفر میں کفار کو بادل جیسی عظیم الشان لہر گھیر لیتی ہے تو دل سے خالص فرمانبردار ہو کر اللہ کو پکارنے لگتے ہیں اور اپنے جھوٹے معبودوں کو بھول جاتے ہیں پھر جب اللہ انہیں لہر سے نجات دے کر سمندر سے پار اُتار دیتا ہے تو تھوڑے ہی ان میں سے اعتدال کی حد پر قائم رہتے ہیں بقیہ سب خدا کو بھول جاتے ہیں اور ہماری قدرت کے نشانوں سے تو غدار ناشکرا ہی انکار کرتا ہے۔

(۳۳) اے لوگو! اللہ اور قیامت کے دن سے ڈرو۔ جس میں نہ کوئی باپ اپنے بیٹے کے کچھ کام آئے گا اور نہ بیٹا باپ کے۔ بیشک اللہ کا یہ وعدہ بالکل سچا ہے جو پورا ہو کر رہے گا۔ پس چند روزہ زندگی کی خاطر آخرت سے غفلت نہ کرو اور شیطان دھوکہ باز کے دھوکے میں نہ آؤ کہ وہ تمہیں آخرت کے اعمال سے بے پروا کرنا چاہتا ہے اور تسلی کے لئے یہ سکھا دیتا ہے کہ کیا پرواہ ہے اللہ بڑا غفورٌ رحیم ہے۔

افعال: یُرِیَکُمْ: تاکہ وہ تم کو دکھائے' مضارع منصوب (واحد مذکر غائب)' کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ اِخْشَوْا: تم ڈرو' امر (جمع مذکر حاضر)۔ تَغُرَّنَّکُمْ: وہ تم کو بہکا دے' وہ تم کو فریب دے' مضارع بانون تاکید (واحد مونث غائب)' کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: صَبَّارٍ: بڑا صبر کرنے والا' تحمل کرنے والا' مبالغہ کا صیغہ۔ خَتَّارٍ: عہد شکن' عہد توڑنے والا' صیغہ مبالغہ۔ شَکُوْرٍ: بڑا شکر گزار' بڑا احسان ماننے والے' صفت (مبالغہ)۔ مُقْتَصِدٌ: سیدھے راستہ پر قائم' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ جَازٍ: کفایت کرنے والا' کام آنے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ الْغَرُوْرُ: دھوکہ دینے والا' جھوٹی امید دلانے والا' صیغہ صفت۔

السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ ۖ وَمَا تَدْرِي

قیامت کا | اور وہ نازل کرتا ہے | بارش | اور جانتا ہے | جو کچھ ہے (مادہ کے) پیٹوں میں | اور نہیں جانتا

علم ہے۔ اور وہی بارش برساتا ہے اور وہی جانتا ہے جو کچھ (مادہ کے) رحم میں ہے اور کسی شخص کو

نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۖ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ

(کوئی) کہ کیا | کرے گا وہ | کل | اور نہیں | جانتا | (کوئی) نفس | کہ کس زمین میں

معلوم نہیں کہ وہ کل کیا کرے گا۔ اور نہ کسی شخص کو معلوم ہے کہ وہ کس زمین میں مرے گا'

تَمُوتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿٣٤﴾

وہ مرے گا | بیشک اللہ | علم والا خبردار ہے

بلاشبہ اللہ تعالیٰ کو ہر بات کا علم ہے اور اسے ہر بات کی خبر ہے

سُورَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | ثَلٰثُونَ اٰيَةً وَّ ثَلٰثُ رُكُوعَاتٍ

سورۂ سجدہ مکہ میں نازل ہوئی اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | تیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمٓ ﴿١﴾ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِنْ رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٢﴾

الٓمٓ | اتارنا (اس) کتاب کا | کوئی شک نہیں | اس میں | (کہ وہ) تمام جہانوں کے پروردگار کی طرف سے ہے

الٓمٓ۔ اس کتاب (قرآن) کا نزول' جس میں کوئی شک نہیں' ربّ العالمین کی طرف سے ہے۔

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ

کیا وہ کہتے ہیں کہ | آپ نے اسے خود گھڑ لیا ہے | (نہیں) بلکہ | وہ | برحق ہے | آپ کے رب کی طرف سے

کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے اس کو از خود بنا لیا ہے' نہیں! بلکہ یہ آپؐ کے رب کی طرف سے برحق ہے

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا أَتَاهُمْ مِّنْ نَّذِيرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ

تاکہ آپ ڈرائیں | ان لوگوں کو | جن کے پاس نہیں آیا | کوئی ڈرانے والا | آپ سے پہلے | تاکہ وہ

تاکہ آپؐ اس قوم کو ڈرائیں جس کے پاس آپؐ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا' تاکہ وہ

يَهْتَدُونَ ﴿٣﴾ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا

ہدایت پائیں | اللہ (ہی) ہے | جس نے | پیدا کیا | آسمانوں | اور زمین کو | اور جو ان کے درمیان ہے

ہدایت پائیں۔ اللہ تعالیٰ ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے'

فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۖ مَا لَكُمْ مِّنْ دُونِهِ

چھ | دنوں میں | پھر | وہ قائم ہوا | عرش پر | نہیں تمہارے لئے | اس کے سوا

چھ دنوں میں پیدا کیا' پھر عرش پر قرار فرمایا۔ (سنو!) اس کے سوا تمہارا نہ کوئی

مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيعٍ ۚ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ﴿٤﴾ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ

کوئی دوست | اور نہ | کوئی شفاعت کرنے والا | پس کیا تم غور نہیں کرتے | وہ انتظام کرتا ہے | سب کاموں کا

دوست ہے اور نہ سفارش کرنے والا' تو کیا تم سمجھ بوجھ سے کام نہیں لیتے۔ وہ آسمان سے زمین تک

آیت نمبر | آسان تفسیر

(۳۴) کچھ شک نہیں کہ قیامت کا علم اللہ ہی کو ہے اور وہی مقررہ وقت پر بارش برساتا ہے اور ماؤں کے پیٹوں میں جو بچہ ہے وہ اس کو جانتا ہے کہ وہ نر ہے یا مادہ اور پورا ہے یا نامکمل اور کسی مخلوق کو معلوم نہیں کہ وہ کل کیا کرے گا۔ برا یا بھلا اور کسی کو بھی معلوم نہیں کہ وہ کس زمین میں (اور کب) مرے گا بے شک اللہ ہی سب کچھ جانتا اور ہر چیز سے باخبر ہے۔

سورۃ السجدہ

اس سورۃ میں ایمانداروں کے سجدہ کرنے کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) حروف مقطعات ہیں۔ ان کے اجتہادی معنی پہلے گزر چکے ہیں۔

(۲) یہ قرآن بلاشبہ پروردگار عالم کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے۔

(۳) کیا کفار مکہ کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے اس قرآن کو خود بنالیا ہے، نہیں! بلکہ وہ آپ کے رب کی طرف سے سچی کتاب ہے تاکہ آپؐ اس کے ذریعہ سے مکہ والوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرائیں۔ جن کے پاس آپ سے پہلے لمبی مدت تک، طویل عرصے تک کوئی ڈرانے والا رسول نہیں آیا تاکہ وہ اس سے سیدھے راستے پر آجائیں۔

(۴) اللہ وہ ہے جس نے چھ دن میں آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے سب کچھ پیدا کیا پھر اپنے عرش قدرت سے اپنی شان کے لائق کائنات کا انتظام کرنے لگا اس کے سوا نہ تمہارا کوئی مددگار ہے اور نہ کوئی سفارشی پس کیا تم قدرت کے مظاہر میں غور نہیں کرتے۔

افعال: تَدْرِیْ: وہ جانتی ہے، وہ جانے گی، مضارع (واحد مونث غائب)۔

اسماء: غَیْثٌ: بارش، مینہ۔

مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ

آسمان سے | زمین تک | پھر اوپر چڑھتا ہے (وہ امر) | اس کی طرف | ایک دن میں

ہر بات کا انتظام کرتا ہے۔ پھر ہر بات اس کے حضور پیش ہوگی، ایک ایسے دن میں

كَانَ مِقْدَارُهٗۤ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۞٥ ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ

جس کی مقدار ہے | ایک ہزار | سال | اس حساب سے | جو تم شمار کرتے ہو | وہی ہے | جاننے والا | ہر چھپی

جس کا اندازہ تمہارے حساب کے مطابق ایک ہزار سال کا ہوگا۔ یہی اللہ تعالیٰ چھپی اور کھلی باتیں

وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۙ۞٦ الَّذِيْۤ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ

اور کھلی (چیز) کا | بڑا غالب | حکمت والا | وہ جس نے | خوب بنایا | ہر چیز کو | جو اس نے پیدا کی

جاننے والا زبردست اور مہربان ہے۔ وہی اللہ تعالیٰ جس نے ہر چیز کو نہایت اچھی طرح بنایا

وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ۚ۞٧ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ

اور شروع کیا | پیدائش | انسان کو | مٹی سے | پھر بنایا | اس کی نسل کو | خلاصہ سے

اور انسان کی پیدائش کو مٹی سے شروع کیا۔ پھر حقیر پانی کے خلاصہ (نطفہ) سے اس کی

مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۚ۞٨ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ

ایک حقیر پانی (نطفہ) سے | پھر درست کیا اس کو | اور پھونک دیا | اس میں | اپنی روح سے | اور بنا دیئے اس نے

نسل چلائی۔ پھر اسے درست کیا اور اس میں اپنی (جانب سے) روح پھونک دی اور تم

لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۞٩ وَقَالُوْۤا

تمہارے لئے | کان | اور آنکھیں | اور دل | (مگر) تم تھوڑا ہی | شکر کرتے ہو | اور وہ کہتے ہیں

لوگوں کے لئے کان، آنکھیں اور دل بنائے۔ مگر تم بہت تھوڑا احسان مانتے ہو۔ اور انہوں نے کہا

ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ڛ بَلْ هُمْ

کہ کیا جب ہم کھو جائیں گے | زمین میں | تو کیا ہم | نئے سرے سے پیدا کئے جائیں گے | (نہیں) بلکہ | وہ (تو)

کہ جب ہم زمین میں ختم ہو کر رہ جائیں گے تو کیا ہم ازسرِنو پیدا ہوں گے، بات یہ ہے کہ یہ لوگ

بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ۞١٠ قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ

ملاقات سے | اپنے رب کی | منکر ہیں | کہہ دیجئے قبض کر لیتا ہے تمہیں | فرشتہ | موت کا

اپنے رب کی ملاقات سے منکر ہیں۔ کہہ دیجئے کہ ملک الموت، جو تم پر مقرر ہے

الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۞١١ وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ

جو مقرر کیا گیا ہے | تم پر | پھر | تم اپنے رب کی طرف | لوٹائے جاؤ گے | اور اگر تم دیکھو | جب مجرم لوگ

تمہاری رُوحیں قبض کرے گا پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ اور کاش آپ ان مجرموں کو دیکھیں

نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا

جھکائے ہوں گے | اپنے سر | اپنے رب کے سامنے | کہ اے ہمارے رب! | ہم نے دیکھ لیا | اور ہم نے سن لیا

جب یہ اپنے رب کے سامنے اپنے سر جھکائے ہوں گے (اور کہیں گے) اے ہمارے رب! ہم نے (سب کچھ) دیکھ لیا اور سن لیا،

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵) اور وہ آسمان سے لے کر زمین تک دنیا کے تمام امور کا انتظام کرتا ہے۔ پھر وہ معاملہ ایک دن میں اللہ کی طرف واپس لوٹتا ہے جس دن کی مقدار دنیا کے ہزار سال کے برابر ہے۔ تفسیر عثمانی میں ہے ''بڑے کام اور انتظامات کے متعلق عرش عظیم سے مقرر ہو کر نیچے (اللہ کا) حکم اترتا ہے۔ سب اسباب حسی و معنوی، ظاہری و باطنی، آسمان و زمین سے جمع ہو کر اس کے انصرام میں لگ جاتے ہیں۔ آخر وہ کام اور انتظام اللہ کی حکمت اور مشیت سے مدتوں جاری رہتا ہے۔ پھر زمانۂ دراز کے بعد اُٹھ جاتا ہے اس وقت اللہ کی طرف سے دوسرا رنگ اترتا ہے۔ جیسے بڑے بڑے پیغمبر جن کا اثر قرنوں رہا، یا کسی بڑی قوم میں سرداری، جو نسلوں تک چلی، وہ ہزار برس اللہ کے ہاں ایک دن ہے''۔ دنیا میں اللہ کا ایک دن دنیا کے ہزار سال کے برابر ہیں جبکہ آخرت کا ایک دن پچاس ہزار برس کے برابر ہوگا۔ (تفسیر منیر)

(۶) وہی ہر چھپی اور کھلی کا جاننے والا بڑا زبردست نہایت رحم والا ہے۔

(۷) جس نے جو چیز بنائی نہایت خوبصورت بنائی اور آدمؑ ابوالبشر کی ابتدا مٹی سے کی۔

(۸) پھر اس کی نسل کو بے قدر پانی کے خلاصہ یعنی نطفہ سے چلایا۔

(۹) پھر اس کا پتلا اچھی طرح درست کر کے اس میں اپنی پیدا کی ہوئی روح پھونک دی اور چیزوں کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے کان اور آنکھیں اور دل یعنی حواس ظاہری اور باطنی بنا دیئے۔ اس عظیم احسان کے باوجود تم تھوڑا ہی شکر کرتے ہو۔

(۱۰) اور وہ منکرین مُردوں کے دوبارہ زندہ اٹھنے سے انکار کرنے والے کہتے ہیں کہ جب ہم مر کر مٹی میں مل جائیں گے تو کیا ہم دوبارہ، نئے سرے سے زندہ کر کے زمین سے اٹھائے جائیں گے؟ یہ تو عقل سے بہت دور ہے، یہ عقل میں آنے والی بات نہیں ہے درحقیقت وہ قیامت کے روز خدا کے حضور میں حاضر ہونے سے صاف انکار کرتے ہیں۔

(۱۱) ان سے کہہ دیجئے کہ موت کا فرشتہ (عزرائیل) جو تمہاری روحیں قبض کرنے پر مقرر ہے وہ تمہاری روحیں قبض کر لیتا ہے پھر تم حساب و کتاب کے لئے اپنے رب کے حضور میں حاضر کئے جاؤ گے۔ موضح القرآن میں ہے ''تم اپنے آپ کو محض بدن اور دھڑ سمجھتے ہو کہ خاک میں مل کر برابر ہو گئے۔ ایسا نہیں۔ تم حقیقت میں جان (روح) ہو۔ جسے فرشتہ لے جاتا ہے۔ بالکل فنا نہیں ہو جاتے''۔

افعال: سَوّٰهُ: اس کو برابر کیا، پورا پورا بنایا، ماضی (واحد مذکر غائب) ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ ضَلَلْنَا: ہم رل گئے، ہم گم ہو گئے، ضائع ہو گئے، ماضی (جمع متکلم)۔ نَفَخَ: اس نے پھونکا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ وُكِّلَ: مقرر کر دیا گیا، ذمہ دار بنا دیا گیا، ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: مِقْدَارُهٗ: اس کی مقدار، اس کا حسابی اندازہ (مضاف) ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔ رُوْحِهٖ: اس کی روح (مضاف) ہٖ ضمیر (واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔ مَهِيْنٍ: حقیر، اسم مفعول (واحد مذکر)۔ مَلَكُ: فرشتہ، اسم جنس۔

فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا إِنَّا مُوقِنُونَ ﴿۱۲﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَآتَيْنَا

پس واپس بھیج ہمیں | کہ ہم کریں | نیک عمل | بیشک ہم | (ہیں) یقین کرنے والے | اور اگر | ہم چاہتے | تو دے دیتے

سو ہمیں واپس بھیج دے کہ ہم نیک کام کریں' ہمیں اب یقین آ گیا ہے۔ اور اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو

كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَمْلَأَنَّ

ہرایک شخص کو | اس کی ہدایت | اور لیکن | ثابت ہو چکی | بات | میری طرف سے | کہ میں ضرور بھر دوں گا

اس کی ہدایت دے دیتے مگر میری طرف سے یہ بات قرار پا چکی ہے کہ میں جنوں

جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿۱۳﴾ فَذُوقُوا بِمَا نَسِيتُمْ

دوزخ کو | جنوں | اور انسانوں | سب سے | پس چکھو | بدلے اس کے | جو تم نے بھلا دیا

اور انسانوں دونوں سے (ان کی گمراہی کی وجہ سے) جہنم کو بھر دوں گا۔ (اور کہا جائے گا) سو تم نے جو اس دن کی ملاقات کو بھلا

لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ إِنَّا نَسِينٰكُمْ وَذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ

ملاقات کو | اپنے اس دن کی | بیشک ہم نے (بھی) | تمہیں بھلا دیا | اور چکھو | عذاب | ہمیشہ کا

دیا تھا تو اب اس کا مزہ چکھو ہم نے آج تمہیں بھلا دیا ہے اور تم جو کچھ کرتے رہے ہو' اس کی سزا

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۱۴﴾ إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيٰتِنَا الَّذِينَ إِذَا

بدلے اس کے | جو تم کیا کرتے تھے | بیشک | ایمان لاتے ہیں | ہماری آیتوں پر | وہی لوگ | جب

میں ہمیشہ کے عذاب کا مزہ چکھو۔ ہماری آیتوں کو تو وہی لوگ مانتے ہیں کہ جب ان کو

ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوا

نصیحت کی جاتی ہے انہیں | ان آیات سے | تو گر پڑتے ہیں | سجدہ کرتے ہوئے | اور پاکیزگی بیان کرتے ہیں

وہ یاد دلائی جاتی ہیں تو سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے ربّ کی حمد و ثنا کے ساتھ

بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۩ ﴿۱۵﴾ تَتَجَافٰى جُنُوبُهُمْ

اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ | اور وہ | تکبر نہیں کرتے | الگ رہتے ہیں | ان کے پہلو

تسبیح کرتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے۔ ان کے پہلو خواب گاہوں سے جدا

عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۫ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

ان کی خواب گاہوں سے | پکارتے ہیں | اپنے ربّ کو | ڈرتے | اور اُمید کرتے ہوئے | اور اس میں سے جو | ہم نے انہیں روزی دی

رہتے ہیں اور اپنے ربّ کو خوف اور اُمید کی حالت میں پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دے رکھا ہے' اس میں سے

يُنْفِقُونَ ﴿۱۶﴾ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ ۚ

خرچ کرتے ہیں | پس نہیں جانتا | (کوئی) نفس | کہ کیا کچھ | چھپا رکھی گئی ہے | ان کے لئے | ٹھنڈک | آنکھوں کی

خرچ کرتے ہیں۔ سو کوئی شخص نہیں جانتا کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک (اور خوشی) کے لئے کیا کچھ چھپا کر رکھا گیا ہے'

جَزَآءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۷﴾ أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ

بدلہ | ان (اعمال) کا جو وہ کیا کرتے تھے | تو کیا جو (شخص) | ہو | مومن | وہ برابر ہے اس کے | جو ہو

اُن کے اُن (نیک) اعمال کے بدلہ میں جو وہ کرتے رہے تھے۔ تو کیا جو شخص مومن ہے وہ اس جیسا ہو گا' جو

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۲) کاش! آپ وہ حسرت ناک نظارہ دیکھیں جبکہ گناہگار لوگ اللہ کے سامنے سر جھکائے عرض کر رہے ہوں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم نے تیرا وہ وعدہ آنکھوں سے دیکھ لیا اور توجہ سے سن لیا۔ پس ہمیں دنیا میں واپس بھیج کہ ہم نیک اعمال کریں بلاشبہ اس دفعہ ہم یقین کرنے والوں میں ہوں گے۔

(۱۳) اور اگر ہماری مرضی ہوتی تو ہم ہر ایک شخص کو جبراً سیدھے راستے پر لے آتے لیکن ہماری مرضی یوں قائم ہوئی ہے کہ نافرمان جنوں اور انسانوں کو ملا کر ان سے دوزخ کو بھر دیا جائے گا۔

(۱۴) پھر حکم دیا جائے گا کہ اس جرم کے بدلے کہ تم نے قیامت کے آنے کو بھلا دیا تھا' آج ہم نے بھی تمہیں بھلا دیا۔ لہٰذا تمہاری طرف توجہ نہ کی جائے گی اور ہمیشہ کے عذاب کا مزہ چکھو۔ اپنی ان بدکرداریوں کے بدلے جو تم کفر و شرک اور سرکشی کیا کرتے تھے۔

(۱۵) بلاشبہ قرآن کی آیات پر وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب انہیں ان آیات کے ذریعہ سے نصیحت کی جاتی ہے تو سجدہ میں گر کر اپنے رب کی تسبیح اور حمد و ثنا کرتے ہیں اور غرور نہیں کرتے۔

(۱۶) اور راتوں کو بستروں سے اٹھ کر اپنے رب کی یاد میں مصروف رہتے اور اس کے غضب سے ڈرتے اور اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے دیئے ہوئے مال میں سے اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

(۱۷) ایسے نیک بندوں کے لئے ان کے نیک عملوں کی جزا کے طور پر اللہ نے جو آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیشہ کی خوشی مخفی کر رکھی ہے وہ کسی کو معلوم نہیں۔

افعال: اَبْصَرْنَا: ہم نے دیکھ لیا' ہم نے بصیرت حاصل کی' ماضی (جمع متکلم)۔ اَرْجِعْنَا: تو ہم کو لوٹا' ہم کو پھر بھیج دے' امر (واحد مذکر حاضر)' نَا ضمیر (جمع متکلم)۔ نَعْمَلُ: ہم عمل کریں گے' ہم عمل کریں' مضارع (جمع متکلم)۔ حَقَّ: حق ہوا' ثابت ہوا' مطابق ہوا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ نَسِیْتُمْ: تم بھول گئے' تم نے ترک کر دیا' ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ تَتَجَافٰی: وہ دور ہوتی ہے' وہ الگ رہتی ہے' مضارع (واحد مونث غائب)۔ سَبَّحُوْا: انہوں نے تسبیح کی' پاکی بیان کی' ماضی (جمع مذکر غائب)۔ اُخْفِیَ: وہ چھپایا گیا' ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: نَاکِسُوْا: سروں کو جھکانے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ مُوْقِنُوْنَ: یقین کرنے والے' مومن' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ ھُدٰھَا: اس کی ہدایت یابی (اسم مضاف)' ھَا ضمیر (واحد مونث غائب) مضاف الیہ۔

فَاسِقًا ۭ لَا يَسْتَوٗنَ ﴿١٨﴾ اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
نافرمان | وہ برابر نہیں ہوسکتے | وہ لوگ جو | ایمان لائے | اور انہوں نے عمل کئے | نیک
نافرمان ہے؟ (نہیں) وہ برابر نہیں ہو سکتے۔ ہاں جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے

فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ۡ نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٩﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ
پس ان کے لئے باغات ہیں | رہائش کے | مہمانی | بدلے ان کے جو وہ | کیا کرتے تھے | اور وہ لوگ جو
اُن کے رہنے کے لئے باغ ہوں گے' یہ مہمانی ہوگی اُن کے اعمال کے بدلے میں۔ اور جن لوگوں نے نافرمانی کی'

فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا
نافرمان ہیں | تو ان کا ٹھکانا | دوزخ ہے | جب بھی | وہ ارادہ کریں گے | کہ وہ نکلیں | اس سے | تو لوٹا دیئے جائیں گے
اُن کے رہنے کی جگہ دوزخ ہے' جب کبھی وہ اس سے نکلنا چاہیں گے دوبارہ اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے

فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٠﴾
اس میں | اور کہا جائے گا | ان سے | کہ چکھو (مزہ) | عذاب | دوزخ کا | وہ | جسے تم | جھٹلایا کرتے تھے
اور ان سے کہا جائے گا کہ اس آگ کے عذاب کا مزہ چکھو جس کو تم جھوٹ سمجھا کرتے تھے۔

وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ
اور ہم ضرور چکھائیں گے ان کو | کچھ عذاب | نزدیک (دنیا) کا | بڑے عذاب سے پہلے | تاکہ وہ
اور ہم لازمی طور پر انہیں اس بڑے عذاب کے آنے سے پہلے دُنیا کے (قریبی) عذاب کا مزہ بھی چکھائیں گے تاکہ یہ

يَرْجِعُوْنَ ﴿٢١﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ
باز آجائیں | اور کون | زیادہ ظالم ہے | اُس سے | جس کو نصیحت کی گئی | اپنے ربّ کی آیات سے | پھر | اس نے منہ موڑ لیا
لوٹ آئیں۔ اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے جس کو اس کے ربّ کی آیتیں یاد دلائی جائیں اور وہ ان سے

عَنْهَا ۭ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ
ان سے | بیشک ہم | مجرموں سے | انتقام لینے والے ہیں | اور بیشک | ہم نے دی تھی | موسیٰ کو | کتاب
منہ پھیر لے۔ بلاشبہ ہم ایسے مجرموں کو ضرور سزا دیں گے۔ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو بھی کتاب دی تھی

فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَاۗىِٕهٖ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ﴿٢٣﴾
پس نہ | رہو تم | شک میں | اس کے ملنے سے | اور ہم نے بنایا تھا اس کو | ہدایت | بنی اسرائیل کے لئے
سو آپ اس کے ملنے میں کچھ شک نہ کیجئے اور ہم نے اس کتاب کو بنی اسرائیل کے لئے ذریعہ ہدایت بنایا تھا۔

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا
اور ہم نے بنائے | ان میں سے | کئی پیشوا | جو رہنمائی کرتے تھے | ہمارے حکم سے | جب | انہوں نے صبر کیا
اور جب انہوں نے صبر کیا تو ہم نے ان میں سے رہنما بنائے جو لوگوں کو ہمارے حکم سے سیدھی راہ دکھاتے تھے

وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ﴿٢٤﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اور وہ تھے ہماری آیتوں پر | یقین کرتے | بیشک | تمہارا ربّ | فیصلہ کرے گا | ان کے درمیان | قیامت کے دن
اور ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے۔ بیشک آپ کا ربّ ہی قیامت کے دن ان کے درمیان اُن باتوں میں فیصلہ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۸) پس کیا مومن فرمانبردار اور کافر نافرمان اللہ کے ہاں دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

(۱۹) سو جو لوگ ایمان لا کر نیک عمل کرتے رہے۔ ان کی مہمانی کے لئے آخرت میں ان کے نیک عملوں کے بدلے میں رہنے کے باغ ہوں گے۔

(۲۰) اور جو لوگ اللہ و رسول کی نافرمانی کرتے رہے تو ان کا ٹھکانا دوزخ ہے کہ جب بھی اس میں سے باہر نکلنا چاہیں گے تو اسی میں واپس دھکیل دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ تم جو دین حق کو جھٹلایا کرتے تھے اس کے بدلے عذاب دوزخ کا مزہ چکھو۔

(۲۱) اور ہم ان مجرموں کو دنیا میں ہی آخرت کے بڑے عذاب سے پہلے کچھ دنیاوی عذاب جیسے بیماری۔ قحط و قتل اور قید وغیرہ کا مزہ بھی ضرور چکھائیں گے۔

(۲۲) اور جس شخص کو اللہ کی آیات سے نصیحت کی گئی اور وہ ان پر ایمان نہ لایا۔ اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے ہم ایسے مجرموں سے ضرور بدلہ لیں گے۔

(۲۳) اور ہم آپ ؐ سے پہلے حضرت موسیٰ کو بھی کتاب (تورات) دے چکے ہیں۔ سو حضرت موسیٰ کو تورات ملنے کے متعلق آپ ؐ کو کچھ شک نہیں کرنا چاہئے۔ اور اس کتاب میں بنی اسرائیل کے لئے ہدایت تھی۔

(۲۴) اور ہم نے ان بنی اسرائیل میں بہت سے پیشوا اور امام پیدا کئے جو ہمارے حکم سے ان کو حق کی طرف رہنمائی کرتے تھے۔ جبکہ وہ دین کی خاطر مصیبتیں برداشت کرتے اور ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے۔

افعال: نُذِيْقَنَّهُمْ: ہم ضرور ضرور ان کو چکھائیں گے، بدلہ دیں گے، مضارع (جمع متکلم)، هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ اَعْرَضَ: اس نے منہ پھیر لیا، اس نے کنارہ کیا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: مُنْتَقِمُوْنَ: بدلہ میں سزا دینے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔

فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿٢٥﴾ أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ

جس (بات) میں | وہ باہم اختلاف کیا کرتے تھے | کیا رہنمائی نہیں کی | ان کی | (اس بات نے) کہ کتنی ہی

کرے گا جن میں وہ اختلاف رکھتے تھے۔ کیا لوگوں کو اس سے ہدایت نہ ہوئی کہ ہم نے

أَهْلَكْنَا مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسَاكِنِهِمْ ۚ إِنَّ

ہلاک کردیں ہم نے | ان سے پہلے | قومیں | کہ یہ چلتے ہیں | ان کے گھروں میں | بیشک

ان سے پہلے کتنی ہی قومیں ہلاک کر ڈالیں جن کے گھروں میں یہ لوگ (آج) چلتے پھرتے ہیں بیشک

فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ ۖ أَفَلَا يَسْمَعُونَ ﴿٢٦﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ الْمَاءَ

اس میں | نشانیاں ہیں | پس کیا وہ سنتے نہیں؟ | کیا نہیں دیکھا انہوں نے | کہ ہم | چلاتے ہیں | پانی کو

اس میں بڑی نشانیاں ہیں تو کیا وہ سنتے نہیں؟ کیا انہوں نے (کبھی) غور نہیں کیا کہ ہم پانی کو خشک زمین کی

إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ

خشک زمین کی طرف | پھر ہم نکالتے ہیں | اس سے | کھیتی | کہ کھاتے ہیں | اس میں سے | ان کے چوپائے

طرف پہنچا دیتے ہیں پھر ہم اس کے ذریعے کھیتی پیدا کرتے ہیں جو ان کے چوپائے بھی کھاتے ہیں

وَأَنفُسُهُمْ ۖ أَفَلَا يُبْصِرُونَ ﴿٢٧﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْفَتْحُ إِن كُنتُمْ

اور وہ خود (بھی) | تو کیا وہ دیکھتے نہیں | اور وہ کہتے ہیں | کب ہوگا | یہ | فیصلہ | اگر تم ہو

اور وہ خود بھی کیا وہ دیکھتے نہیں؟ اور کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو (بتاؤ کہ) یہ (آخری) فیصلہ

صَادِقِينَ ﴿٢٨﴾ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ

سچے | کہہ دیجئے | فیصلہ کے دن | نفع نہیں دے گا | ان کو جو | کافر ہیں | ان کا ایمان لانا | اور نہ انہیں

کب ہوگا۔ کہہ دیجئے کہ اس فیصلے کے دن کافروں کو ایمان لانا کوئی فائدہ نہ دے گا اور نہ ان کو

يُنظَرُونَ ﴿٢٩﴾ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانتَظِرْ إِنَّهُم مُّنتَظِرُونَ ﴿٣٠﴾

مہلت دی جائے گی | پس تم منہ موڑ لو | ان سے | اور تم انتظار کرو | اور بیشک وہ (بھی) | انتظار کرنے والے ہیں

مہلت دی جائے گی سو آپ اُن سے منہ موڑ لیں اور انتظار کریں یہ بھی انتظار کر رہے ہیں

سُورَةُ الْأَحْزَابِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | ثَلَاثٌ وَسَبْعُونَ آيَةً وَتِسْعُ رُكُوعَاتٍ

سورۂ احزاب مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | تہتر آیتیں اور نو رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ

اے نبی! | ڈرتے رہئے | اللہ سے | اطاعت نہ کیجئے | کافروں | اور منافقوں کا | بیشک | اللہ | ہے

اے نبیؐ! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہئے اور کافروں اور منافقوں کی بات نہ مانئے۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہر بات سے

عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١﴾ وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۚ إِنَّ اللَّهَ

جاننے والا | حکمت والا | اور پیروی کیجئے | جو وحی کیا جاتا ہے | آپ کی طرف | آپ کے رب کی طرف سے | بیشک | اللہ

واقف اور حکمت والا ہے۔ اور جو آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے وحی کیا جاتا ہے اسی کی پیروی کیجئے۔ بیشک اللہ تعالیٰ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۵) یقیناً آپ کا پروردگار قیامت کے روز ان امور توحید وقرآن واسلام وغیرہ جن کے متعلق وہ دنیا میں باہم جھگڑتے تھے ٹھیک ٹھیک فیصلہ کردے گا۔

(۲۶) کیا ان کفار مکہ کے لئے اس میں کوئی ہدایت کا سامان موجود نہیں کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی سرکش قوموں (عادو ثمود ولوط وغیرہ) کو ان کی سرکشی کی وجہ سے ہلاک کردیا۔ جن کے ویران شدہ گھروں میں سے ہوکر یہ اہل مکہ اپنے تجارتی سفروں میں گزرتے ہیں۔ بیشک اس میں قدرت الٰہی کے نشان ہیں پس کیا وہ ان واقعات کو توجہ سے نہیں دیکھتے۔

(۲۷) کیا انہوں نے غور سے نہیں دیکھا کہ ہم بارش اور دریاؤں کا پانی خشک زمین کی طرف لے جا کر اس کے ذریعے سے اس میں کھیتی اگاتے ہیں جس میں سے وہ خود اور ان کے چارپائے خوراک کھاتے ہیں کیا وہ دانائی کی آنکھ سے ان مظاہر قدرت کو نہیں دیکھتے؟

(۲۸) اور وہ منکرین حشر ونشر آپؐ سے کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو بتاؤ یہ حق و باطل میں فیصلہ کب ہوگا یعنی قیامت کب آئے گی؟

(۲۹) آپؐ کہہ دیجئے کہ کافروں کو اس فیصلہ کے دن ایمان لانا کچھ فائدہ نہ دے گا اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی کہ آئندہ وہ ایمان لاکر نیک اعمال کرسکیں۔ لہٰذا قیامت کا وقت معلوم کرنے کی بجائے اس کے لئے تیاری پر توجہ دینی چاہئے۔

(۳۰) سو آپؐ انہیں چھوڑ دیجئے نہیں مانتے تو نہ مانیں اور فتح ونصرت کے لئے اللہ کے وعدہ کا انتظار کیجئے اور وہ اپنے خیال میں بھی تم پر غلبہ پانے کا انتظار کررہے ہیں۔

سورۂ احزاب

احزاب جمع ہے حزب کی۔ حزب قبیلے کو کہتے ہیں۔ چونکہ اس سورۃ میں غزوۂ احزاب کا ذکر ہے جس میں عرب کے قبیلوں قریش، غطفان اور یہودی قبائل بنی قریظہ اور بنی نضیر وغیرہ نے باہم سازش کرکے ۵ھ میں مدینہ منورہ کو گھیرے میں لے لیا تھا۔ اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) غزوۂ اُحد کے بعد سرداران کفار قریش ابوسفیان وعکرمہ بن ابی جہل وابوالاعور مدینہ آکر منافقین کے رئیس عبداللہ بن اُبَی بن سلول کے ہاں اترے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے ساتھ بات چیت کرنے کی امان دے دی تو وہ آپؐ سے کہنے لگے کہ آپ ہمارے معبودوں کی برائی چھوڑ دیں، اور منافقین نے ان کی حمایت کی، تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیشہ اللہ سے ڈرتے رہئے اور کفار ومنافقین کی بات ہرگز نہ مانئے۔ جو حق کے ساتھ باطل کی آمیزش کرنا چاہتے ہیں۔ بیشک اللہ سب کچھ جانتا اور حکمت والا ہے۔

افعال: اِنۡتَظِرۡ: تو راہ دیکھ، تو منتظر رہ، امر (واحد مذکر حاضر)۔

كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝۲ وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ

ہے | اس سے جو | تم کرتے ہو | خبردار | اور بھروسہ رکھ | اللہ پر | اور کافی ہے | اللہ

تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھے اور اللہ تعالیٰ ہی کافی

وَكِيْلًا ۝۳ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ

کارساز | نہیں بنائے | اللہ نے | کسی آدمی کے لئے | دو دل | اس کے سینے میں | اور نہیں بنایا

کارساز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی کے سینے میں دو دل نہیں رکھے اور تمہاری بیویوں کو

اَزْوَاجَكُمُ الّٰۤـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَاۗءَكُمْ

تمہاری ان بیویوں کو | جنہیں | تم ماں کہہ بیٹھتے ہو | تمہاری مائیں | اور نہیں بنایا | تمہارے منہ بولے بیٹوں کو

جن سے تم ظہار کر کے ان کو اپنی ماں کہہ بیٹھتے ہو' تمہاری مائیں نہیں بنایا۔ اور نہ تمہارے لے پالکوں (منہ بولے بیٹوں) کو

اَبْنَاۗءَكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي

تمہارے بیٹے | یہ تمہاری بات ہے | صرف منہ کی | اور اللہ | کہتا ہے | حق بات | اور وہ | دکھلاتا ہے

تمہارے بیٹے بنایا ہے' یہ صرف تمہاری زبانی باتیں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ حق بات کہتا ہے اور تمہیں سیدھی راہ

السَّبِيْلَ ۝۴ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَاۗىِٕهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا

راستہ | پکارو ان کو | ان کے باپوں کی نسبت سے | یہ زیادہ منصفانہ ہے | اللہ کے نزدیک | پھر اگر تم نہیں جانتے

دکھاتا ہے۔ منہ بولے بیٹوں کو ان کے اصل باپوں کے نام سے بلایا کرو' یہ بات اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ قرینِ انصاف ہے۔ اگر تمہیں

اٰبَاۗءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ۭ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ

ان کے باپوں کو | تو وہ تمہارے بھائی ہیں | دین میں | اور تمہارے دوست ہیں | اور نہیں | تم پر | (کوئی) گناہ

ان کے باپ (کے نام) معلوم نہ ہوں تو وہ تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں اور تم سے اس معاملہ میں جو بھول چوک ہو جائے

فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا

اس میں | جو تم غلطی کر بیٹھو | لیکن وہ | جو ارادہ کیا | تمہارے دلوں نے | اور ہے اللہ | بڑا بخشنے والا

اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں لیکن ہاں! گناہ اس میں ہے جو کچھ تم اپنے دلی ارادے سے کرو اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا

رَّحِيْمًا ۝۵ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ

رحم والا | نبی | زیادہ حق رکھتے ہیں | مومنوں پر | ان کی جانوں سے | اور اُس کی بیویاں

اور رحم کرنے والا ہے نبی مومنوں پر ان کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتا ہے اور اس کی بیویاں

اُمَّهٰتُهُمْ ۭ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ

اُن کی مائیں ہیں | اور رشتہ دار | زیادہ حقدار ہیں بعض ایک دوسرے کے | اللہ کی کتاب میں

اُن (مومنوں) کی مائیں ہیں۔ اور رشتہ دار' کتاب اللہ کی رُو سے' آپس میں (حصولِ وراثت کا) زیادہ حق اور تعلق رکھتے ہیں بہ نسبت

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰۗىِٕكُمْ مَّعْرُوْفًا ۭ

سب مومنوں | اور مہاجروں سے | مگر | یہ کہ تم کرو | اپنے دوستوں کے ساتھ | کچھ نیکی

دیگر مومنوں اور مہاجرین کے۔ ہاں! اگر تم اپنے دوستوں میں سے کسی کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہو (تو اور بات ہے)

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲) اور اللہ کے اسی حکم پر چلئے جو آپؐ کی طرف وحی کیا گیا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے پوری طرح واقف ہے ان اعمال کے مطابق سب کو جزا و سزا دے گا۔

(۳) اور آپ اپنے ہر کام میں اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں، وہی کافی کارساز ہے۔

(۴) زیدؓ بن حارثہ آپؐ کے آزاد کردہ غلام تھے اور آپ نے انہیں منہ بولا بیٹا' گود لیا ہوا' لے پالک بنالیا تھا جب زیدؓ نے اپنی بیوی زینب بن جحش کو موافق نہ ہونے کی وجہ سے طلاق دے دی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے حکم سے زینب سے نکاح کرلیا اس پر منافق کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے کی عورت سے نکاح کرلیا جو جاہلیت میں ممنوع تھا نیز قریش میں ایک بڑا یادداشت والا شخص ابو معمر نام تھا لوگ اسے دو دل والا کہتے تھے اس کے علاوہ جاہلیت میں ایک رسم یہ بھی تھی کہ جس عورت سے **ظہار** کیا کرتے یعنی کہہ دیتے تھے کہ تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے تو وہ ان کے نزدیک حقیقی ماں بن جاتی اور خاوند سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو جاتی ان تینوں باتوں کو رد کرنے میں یہ آیت نازل ہوئی کہ نہ تو اللہ نے کسی میں دو دل بنائے اور نہ ہی ظہار کرنے سے وہ عورتیں تمہاری حقیقی مائیں بنتی ہیں اور نہ تمہارے منہ بولے لڑکے تمہارے حقیقی بیٹے ہیں یہ تو تمہارے منہ کی مصنوعی باتیں ہیں اسے حقیقت سے کچھ تعلق نہیں حق بات وہی ہے جو اللہ فرماتا ہے اور وہی راہ راست کی ہدایت فرماتا ہے۔

(۵) اللہ کے ہاں انصاف کی بات یہی ہے کہ منہ بولے لڑکوں کو ان کے اصل باپوں کی طرف نسبت کرکے پکارا کرو چنانچہ اس کے بعد سب زید کو زید بن حارثہ کہہ کر پکارنے لگے (شروع میں اُس زمانے کے رواج کے مطابق زید بن محمد کہا کرتے تھے) اور اگر تم ان لے پالک بچوں کے باپوں کو نہیں جانتے تو یہ تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں انہیں القاب سے ان کو پکارا کرو مثلاً یا اخی یا مولائی اور اگر بھول چوک سے تم نے انہیں غیر باپ کی طرف منسوب کیا تو کوئی نقصان' پروا نہیں ہاں اگر ارادے سے تم نے ایسا کیا تو ضرور گناہ ہے اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

افعال: تُظٰهِرُوْنَ: تم ظہار کرتے ہو' ماں کہتے ہو' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ تَعَمَّدَتْ: اس نے قصد کیا' اس نے ارادہ کیا' ماضی (واحد مونث غائب)۔

اسماء: اَدْعِیَآءَکُمْ: تمہارے منہ بولے بیٹے' لے پالک' (جمع مضاف) کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر) مضاف الیہ۔ اَفْوَاهِكُمْ: تمہارے منہ (جمع مضاف) کُمْ ضمیر مضاف الیہ۔ الّٰٓـئِیْ: (وہ سب عورتیں) جو' جنہوں' اسم موصول (جمع مونث)۔ جَوْفِهٖ: اس کے اندر' اس کا پیٹ (مضاف) ہٖ ضمیر (واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔ قَلْبَیْنِ: دو دل' تثنیہ بحالت نصب۔ قَوْلُكُمْ: تمہاری بات (مضاف) کُمْ ضمیر مضاف الیہ۔ مَوَالِیْکُمْ: تمہارے دوست (جمع مضاف) کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر) مضاف الیہ۔

كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝۶ وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ

یہ ہے | کتاب میں | لکھا ہوا | اور جب ہم نے لیا | تمام نبیوں سے | عہد ان کا

یہ بات کتاب میں لکھ دی گئی ہے اور (اس وقت کو یاد کرو) جب ہم نے تمام نبیوں سے

وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ

اور تم سے (بھی) | اور نوحؑ | اور ابراہیمؑ | اور موسیٰؑ | اور عیسیٰؑ | بن مریم سے

اور آپؐ سے اور نوحؑ اور ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ ابن مریم سے عہد لیا تھا

وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝۷ لِّيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ

اور ہم نے لیا | ان سے | عہد پختہ | تاکہ وہ (اللہ) پوچھے | سچوں سے | ان کی سچائی کے متعلق

اور ان سب سے عہد بھی لیا تو خوب پکا۔ تاکہ صادقوں سے ان کی سچائی کا امتحان لے

وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝۸ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا

اور اس نے تیار کیا ہے | کافروں کے لئے | عذاب | دردناک | اے ایمان والو! | یاد کرو

اور اس نے نہ ماننے والوں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کے

نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا

نعمت | اللہ کی | تم پر | جب | چڑھ آئے تم پر | لشکر | تو ہم نے بھیج دی | اُن پر | ہوا

احسان کو یاد کرو۔ جب (غزوہ خندق کے موقع پر) تمہارے اُوپر لشکروں کے لشکر چڑھ آئے تو ہم نے ان پر آندھی بھیجی

وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝۹

اور وہ لشکر | (جو) نہیں | دیکھے تم نے | اور اللہ | جو کچھ | تم کر رہے تھے | خوب دیکھنے والا (تھا)

اور ایسے (غیبی) لشکر بھیجے جن کو تم دیکھتے نہ تھے۔ اور اللہ تعالیٰ دیکھ رہا تھا جو کچھ تم کر رہے تھے

اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ

جب وہ (چڑھ) آئے تم پر | تمہارے اُوپر سے | اور نیچے سے | تمہارے | اور جب پھر گئی تھیں | آنکھیں

جب وہ تمہارے اوپر کی طرف سے اور تمہارے نیچے کی طرف سے تم پر چڑھ آئے اور (مارے خوف کے) تمہاری آنکھیں

وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۝۱۰

اور پہنچ گئے تھے | دل | حلق تک | اور تم گمان کرتے تھے | اللہ کے بارے میں | (طرح طرح کے) گمان

کھلی کی کھلی رہ گئی تھیں اور کلیجے منہ کو آنے لگے تھے اور اللہ تعالیٰ کی نسبت تم طرح طرح کے گمان کرنے لگے تھے۔

هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ۝۱۱ وَاِذْ يَقُوْلُ

اس موقع پر | آزمائے گئے | مومن | اور وہ ہلائے گئے | ہلایا جانا | بہت سخت | اور جب | کہہ رہے تھے

اس موقع پر مومنوں کی آزمائش کی گئی اور انہیں ہلا کر رکھ دیا گیا۔ اور (یاد کرو) جب منافقوں اور ان لوگوں نے

الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ

منافق | اور وہ لوگ | جن کے دلوں میں | بیماری ہے | کہ نہیں کیا وعدہ ہم سے | اللہ | اور اس کے رسولؐ نے

جن کے دلوں میں مرض تھا کہنے لگے تھے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے ہم سے جو وعدہ کیا ہے

آیت نمبر　　　　آسان تفسیر

(۶) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلمانوں کی جان اور مال میں خود ان کی ذات سے بڑھ کر تصرف کرنے کا حق ہے آپؐ کی بیویاں امت کی دینی مائیں ہیں اور خون کا رشتہ رکھنے والے رشتہ دار' اللہ کی کتاب میں اس حکم کے نزول کے بعد ایک دوسرے کے وارث ہونے کے زیادہ حقدار ہیں ان مہاجرین وانصار کے مقابلے میں جن کو میراث کے احکام نازل ہونے سے قبل مواخات کے طور پر ایک دوسرے کی وراثت ملتی تھی' وراثت کے تفصیلی احکام آ جانے کے بعد یہ سلسلہ ختم ہو گیا۔ البتہ اپنے ان دینی بھائیوں سے نیکی کا سلوک (وصیت وغیرہ) کرنا چاہو تو کچھ حرج نہیں وراثت کا یہی حکم لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔ لہٰذا اس پر عمل ضروری ہے۔

(۷) اور یاد کرو جبکہ ہم نے ایک ایک کر کے ہر ایک نبی سے اور خاص کر آپؐ سے اور دوسرے بلند ہمت انبیاء مثلاً حضرت نوحؑ و ابراہیمؑ و موسیٰؑ و عیسیٰ بن مریم علیہم السلام سے تبلیغ رسالت اور دین کی طرف دعوت دینے کا پکا وعدہ لیا۔

(۸) تاکہ اپنے سچے بندوں سے ان کی سچائی (انبیاء سے ان کی تبلیغ رسالت اور مومنین سے اس کی تصدیق) کے بارے میں معلوم کر کے نیکوں کو جزا اور منکرین کو سخت سزا دے اور اللہ نے کافروں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(۹) مسلمانو! اللہ کا وہ احسان عظیم یاد کرو جبکہ تم پر غزوۂ احزاب (خندق ۵ھ) کے موقع پر چاروں طرف سے کفار قریش و غطفان و بنی قریظہ و بنی نضیر کے لشکروں نے حملہ کر کے مدینہ کو گھیرے میں لیا تو ہم نے ان پر سخت سردی کی رات میں آندھی اور اس کے علاوہ ملائکہ کے لشکر جنہیں تم نہ دیکھتے تھے بھیج دیئے کہ آندھی سے مٹی ان کے منہ پر پڑتی تھی اور ملائکہ نے خیموں کی میخیں اکھاڑ اور رسیاں کاٹ کر چولہوں کی آگ بجھا دی اور گھوڑے ادھر ادھر بھاگ گئے آخر تنگ آ کر ابوسفیان نے جو تمام لشکر کا سپہ سالار تھا واپس روانہ ہونے کا حکم دے دیا اور بری طرح ناکام ہو کر واپس لوٹے اور تم (مومنین) جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں مدافعت کا سامان خندق وغیرہ تیار کر رہے تھے اللہ تعالیٰ اس کو خوب دیکھ رہا تھا۔

(۱۰) جبکہ تمہارے مشرق کی طرف سے بنو غطفان اور غربی جانب سے قریش نے تم پر حملہ کر دیا تھا اور حیرت سے تمہاری آنکھیں پھر گئی تھیں اور خوف و دہشت سے تمہارے کلیجے منہ کو آ رہے تھے اور تم میں سے بعض کمزور دل لوگ اور منافقین اللہ کی شان میں طرح طرح کی بدگمانیاں کرنے لگے تھے۔

(۱۱) اس موقع پر مسلمانوں کے صبر کا امتحان لیا گیا اور خوف و خطرہ سے ان کے دل دہل گئے۔

افعال: اُبْتُلِیَ: وہ آزمایا گیا' ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔ زَاغَتِ: وہ چوک گئی' بہک گئی' ماضی (واحد مونث غائب)۔

اسماء: اُمَّھٰتُھُمْ: ان کی مائیں (جمع مضاف) ھُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔ حَنَاجِرَ: حلق' گلے' جمع ہے۔ زِلْزَالًا: جھڑجھڑانا' لرزا دینا' ہلا ڈالنا' مصدر ہے۔ ظُنُوْنًا: طرح طرح کے گمان' جمع ہے۔

اِلَّا غُرُوۡرًا ﴿۱۲﴾ وَاِذۡ قَالَتۡ طَّآئِفَةٌ مِّنۡهُمۡ يٰۤاَهۡلَ يَثۡرِبَ
مگر فریب | اور جب | کہا | ایک گروہ نے | اُن میں سے | کہ اے مدینہ والو!
وہ تو محض فریب ہے۔ اور (یاد کرو) جب ان میں سے ایک فریق نے کہا تھا کہ اے مدینہ والو!

لَا مُقَامَ لَكُمۡ فَارۡجِعُوۡا ۚ وَيَسۡتَاۡذِنُ فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمُ النَّبِىَّ
کوئی جگہ نہیں | تمہارے لئے | پس تم لوٹ جاؤ | اور اجازت مانگنے لگا | ایک گروہ | ان میں سے | نبیؐ سے
تم (دشمن کے مقابلہ پر) نہیں ٹھہر سکو گے سو واپس چلے جاؤ' اور ان میں سے ایک گروہ پیغمبر سے اجازت مانگ رہا تھا

يَقُوۡلُوۡنَ اِنَّ بُيُوۡتَنَا عَوۡرَةٌ ۛؕ وَمَا هِىَ بِعَوۡرَةٍ ۛۚ اِنۡ يُّرِيۡدُوۡنَ
وہ کہنے لگے | کہ ہمارے گھر | غیر محفوظ ہیں | حالانکہ نہیں تھے وہ | غیر محفوظ | وہ نہیں چاہتے
یہ کہتے ہوئے کہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں حالانکہ وہ غیر محفوظ نہیں تھے۔ وہ تو صرف بھاگنا

اِلَّا فِرَارًا ﴿۱۳﴾ وَلَوۡ دُخِلَتۡ عَلَيۡهِمۡ مِّنۡ اَقۡطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا
مگر صرف بھاگنا | اور اگر داخل ہو جائیں | اُن پر | اس (مدینہ) کے اطراف سے (لشکر) | پھر | ان سے کہا جائے
چاہتے تھے۔ اور اگر (دشمن) شہر کے اطراف و جوانب سے ان پر گھس آئیں پھر ان سے فساد (و بغاوت)

الۡفِتۡنَةَ لَاٰتَوۡهَا وَمَا تَلَبَّثُوۡا بِهَاۤ اِلَّا يَسِيۡرًا ﴿۱۴﴾
فساد کے لئے | تو (فوراً) آ جائیں گے | اور دیر نہ کریں گے | اس میں | مگر | تھوڑی
برپا کرنے کو کہا جائے تو وہ فوراً فساد برپا کر دیں گے اور اس میں دیر نہیں کریں گے

وَلَقَدۡ كَانُوۡا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنۡ قَبۡلُ لَا يُوَلُّوۡنَ الۡاَدۡبَارَؕ
اور وہ کر چکے تھے عہد | اللہ سے | اس سے پہلے | کہ وہ نہ پھیریں گے | پیٹھ
حالانکہ انہوں نے پہلے اللہ تعالیٰ سے عہد کر رکھا تھا کہ وہ پیٹھ نہیں پھیریں گے۔ (اور یاد

وَكَانَ عَهۡدُ اللّٰهِ مَسۡـُٔوۡلًا ﴿۱۵﴾ قُلْ لَّنۡ يَّـنۡفَعَكُمُ الۡفِرَارُ
اور ہے | وعدہ | اللہ کا | پوچھا جانے والا | کہہ دیجئے | ہرگز نفع نہ دے گا تمہیں | بھاگنا
رکھو کہ) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کئے ہوئے وعدوں کی ضرور باز پرس کی جائے گی۔ کہہ دیجئے کہ اگر تم موت یا قتل

اِنۡ فَرَرۡتُمۡ مِّنَ الۡمَوۡتِ اَوِ الۡقَتۡلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوۡنَ
اگر تم بھاگ جاؤ | موت سے | یا قتل سے | اور اس وقت | تمہیں موقع نہ ملے گا
سے بھاگ بھی جاؤ تو بھاگنا تمہیں نفع نہیں دے گا اور اس صورت میں تمہیں کچھ زیادہ مہلت

اِلَّا قَلِيۡلًا ﴿۱۶﴾ قُلۡ مَنۡ ذَا الَّذِىۡ يَعۡصِمُكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ اِنۡ اَرَادَ
مگر تھوڑا | کہہ دیجئے | کون ہے وہ جو | بچائے تمہیں | اللہ سے | اگر وہ چاہے
نہیں ملے گی۔ آپؐ کہہ دیجئے کہ کون ہے جو اللہ تعالیٰ سے تمہیں بچائے گا' اگر وہ تمہیں

بِكُمۡ سُوۡٓءًا اَوۡ اَرَادَ بِكُمۡ رَحۡمَةً ؕ وَلَا يَجِدُوۡنَ لَهُمۡ
تمہیں | تکلیف پہنچانا | یا | چاہے | تم پر | مہربانی کرنا | اور وہ نہ پائیں گے | اپنے لئے
تکلیف دینا چاہے یا اگر تم پر مہربانی کرنا چاہے (تو کون اس کو روک سکتا ہے) اور اللہ تعالیٰ کے

ع عند المتقدمین ۱۲

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۲) جب معتب بن قشیر جیسے منافقین جن کے دلوں میں نفاق کا مرض تھا کہنے لگے تھے کہ اللہ ورسول نے جو ہم سے وعدہ کیا تھا کہ ہم روم وفارس کو فتح کریں گے وہ محض ایک دھوکہ تھا کیونکہ ہم تو اب کفار کے محاصرے کی وجہ سے قضائے حاجت کے لئے بھی باہر نہیں جا سکتے۔

(۱۳) اور جب منافقین عبداللہ بن اُبی اور اس کے ساتھیوں کا ایک گروہ کہہ رہا تھا کہ اے اہل مدینہ! عرب کے تمام قبیلوں کے مقابلہ میں تمہارے ٹھہرنے اور بچنے کی کوئی جگہ نہیں پس تم اپنے گھروں کو واپس جاؤ اور ایک گروہ (بنو حارثہ) اجازت مانگنے لگا کہ ہمارے گھر بالکل خالی ہیں اور محفوظ نہیں حالانکہ وہ غیر محفوظ نہ تھے ان کا اصلی مقصد تو جنگ سے بھاگنا تھا۔

(۱۴) اور اگر کفار کے لشکر مدینہ کے اطراف سے اندر داخل ہو جائیں اور ان منافقین سے دین سے پھر جانے کو کہیں تو وہ فوراً مان جائیں اور دین سے پھر جانے میں ذرا بھی دیر نہ کریں۔

(۱۵) حالانکہ اس غزوۂ خندق سے پہلے وہ بنو حارثہ سے وعدہ کر چکے تھے کہ جنگ سے کبھی پیٹھ نہ پھیریں گے اور اللہ کے ساتھ کئے ہوئے وعدہ کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا۔

(۱۶) ان سے کہہ دیجئے کہ اگر تمہاری موت آ چکی ہے تو موت سے بھاگنا کچھ فائدہ مند نہ ہوگا اور اگر موت نہیں آئی تو جنگ سے بھاگ کر زندگی سے تھوڑی ہی مدت فائدہ حاصل کرو گے پھر آخر اپنے وقت پر مرنا ہی ہے۔

افعال: دُخِلَتْ: وہ داخل کی گئی، وہ آ گھسی، ماضی مجہول (واحد مونث غائب)۔ اٰتَوْهَا: وہ اس کو مان لیتے، وہ اس کو لا ڈالتے، ماضی (جمع مذکر غائب) ھَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔ تَلَبَّثُوْا: انہوں نے توقف کیا، وہ ٹھہرے، انہوں نے درنگ کی، ماضی (جمع مذکر غائب)۔ تُمَتَّعُوْنَ: تم کو فائدہ دیا جائے گا، تم سے برتوایا جائے گا، مضارع مجہول (جمع مذکر حاضر)۔ سُئِلُوْا: ان سے سوال کیا گیا، ماضی مجہول (جمع مذکر غائب)۔ فَرَرْتُمْ: تم بھاگے، ماضی (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: اَقْطَارِهَا: اس کے کنارے (جمع مضاف) ھَا ضمیر (واحد مونث غائب) مضاف الیہ۔ بُیُوْتَنَا: ہمارے گھر (جمع مضاف) نَا ضمیر (جمع متکلم) مضاف الیہ۔ عَوْرَةٌ: کھلے، غیر محفوظ، خالی۔ الْفِرَارُ: خوف سے بھاگنا، مصدر ہے۔

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۷﴾ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ
سوائے | اللہ کے | کوئی دوست | اور نہ کوئی مددگار | بلاشبہ جانتا ہے | اللہ
سوا یہ لوگ کسی کو نہ اپنا دوست پائیں گے، نہ مددگار۔ اللہ تعالیٰ تم میں سے ان کو خوب

الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا
روکنے والوں کو | تم میں سے | اور ان کو جو کہتے ہیں | اپنے بھائیوں سے | کہ چلے آؤ | ہماری طرف
جانتا ہے (جو جہاد میں شریک ہونے سے) روکتے ہیں اور اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کہ ہماری طرف چلے آؤ اور

وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۸﴾ اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ فَاِذَا
اور وہ نہیں آتے | لڑائی میں | مگر | بہت کم | بخل کرتے ہوئے | تم پر | پھر جب
(خود بھی) لڑائی میں شریک نہیں ہوتے، مگر بہت کم۔ تمہارے حق میں بڑے بخیل ہیں پھر جب

جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ
آئے | خوف | تو تم انہیں دیکھو گے | وہ دیکھتے ہیں | تمہاری طرف | کہ چکرا رہی ہیں | ان کی آنکھیں
خوف کا موقع آتا ہے تو آپ دیکھتے ہیں کہ (ڈر کے مارے) ان کی آنکھیں ایسے چکرا رہی ہوتی ہیں، جیسے

كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ
اس شخص کی طرح | کہ غشی آتی ہے جس پر | موت کی | پھر جب | دور ہو جاتا ہے | خوف
کسی پر موت کی بے ہوشی طاری ہو۔ مگر جب خوف دور ہو جاتا ہے

سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ اُولٰٓئِكَ
تو وہ تمہیں طعنے دیتے ہیں | تیز زبانوں سے | لالچ کرتے ہوئے | مال کا | یہی لوگ ہیں
تو وہ مالِ غنیمت کی حرص میں تیز زبانوں سے تمہیں طعنے دینے لگتے ہیں یہ لوگ

لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ
جو ایمان نہیں لائے | پس ضائع کر دیئے | اللہ نے | ان کے اعمال | اور ہے | یہ (بات) | اللہ کے لئے
ایمان لائے ہی نہیں، پس اللہ تعالیٰ نے ان کے تمام اعمال برباد کر دیئے اور یہ (بات) اللہ تعالیٰ کے لئے آسان

يَسِيْرًا ﴿۱۹﴾ يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا وَاِنْ يَّاْتِ
آسان | وہ خیال کرتے ہیں | کہ لشکر | (ابھی تک) نہیں گئے | اور اگر آ جائیں
ہے۔ وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ (مدینہ پر حملہ آور) فوجیں ابھی تک نہیں گئیں۔ اور اگر وہ لشکر (پھر)

الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ
لشکر | تو وہ تمنا کریں گے | کہ کاش وہ | باہر نکلے ہوئے ہوتے | دیہات میں | پوچھتے رہتے
آموجود ہوں، تو یہ چاہیں گے کہ دیہات کی طرف نکل جائیں اور (وہاں بیٹھے) تمہارے

عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۲۰﴾
تمہاری خبریں | اور اگر وہ ہوتے | تم میں (موجود) | تو وہ نہ لڑتے (دشمن سے) | مگر بہت کم
حالات پوچھتے رہیں اور اگر یہ تمہارے ساتھ بھی ہوں تو جنگ میں بہت کم حصہ لیں گے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۷) کہہ دیجئے کہ اگر اللہ تمہیں مصیبت میں مبتلا کرنا چاہے تو کون ایسا ہے جو تمہیں اللہ سے بچا سکے۔ یا اگر وہ تم پر اپنی مہربانی کرنا چاہے تو اسے کون روک سکتا ہے اور ایسے منافقین کا دنیا و آخرت میں نہ کوئی دوست ہوگا نہ مددگار۔

(۱۸) اور منافقین' جو یہود کے کہنے پر انصارِ مدینہ کو رسولؐ کی مدد کرنے سے یہ کہہ کر روکتے تھے کہ رسول کو چھوڑ کر ہماری طرف چلے آؤ۔ اور یہ منافقین خود بھی تھوڑی دیر کے لئے محض خود نمائی کے طور پر جنگ میں شریک ہوئے تھے پھر پیچھے ہٹ گئے تھے۔ اللہ ان کو خوب جانتا ہے۔

(۱۹) وہ تمہارے معاملے میں حد درجہ بخیل اور عدم تعاون پر عمل پیرا تھے اور جنگ میں شریک نہ ہوتے تھے اور دشمن کی طرف سے کوئی خوف اور خطرہ پیش آ جائے تو آپ انہیں دیکھیں گے کہ وہ آپ کی طرف خوف کے ساتھ دیکھ رہے ہیں اور ان کی آنکھیں دائیں بائیں اس طرح پھر رہی ہیں جیسے کوئی جان کنی کی حالت میں ہو اور جب خوف دور ہو جائے اور فتح اسلام کی ہو تو وہ مالِ غنیمت میں شرکت کے لالچ سے بڑی تیز زبانیں چلا چلا کر باتیں کرتے ہیں کہ ہمارا حصہ بھی دو۔ ہم بھی تو تمہارے ساتھ ہو کر دشمن سے لڑے تھے۔ یہی لوگ ہیں جو دل سے ایمان نہ لائے سو اللہ نے ان کے تمام ریاکارانہ اعمال برباد کر دیئے اور یہ اللہ کے لئے بہت آسان ہے۔

(۲۰) حملہ آور کفار کے محاصرہ ختم کر کے چلے جانے کے بعد بھی وہ منافقین بزدلی اور خوف کی وجہ سے یہی خیال کرتے ہیں کہ قریش وغطفان اور یہود کے لشکر ابھی تک واپس نہیں گئے اور اگر وہ لشکر دوبارہ آ جائیں تو وہ منافق اپنی بزدلی کی وجہ سے خواہش کریں گے کہ کاش! وہ باہر کے دیہات میں نکل گئے ہوتے اور تمہاری خبریں دوسرے لوگوں سے پوچھ لیا کرتے۔ اور یہ مصیبت نہ دیکھتے اور اگر وہ تمہارے ساتھ موجود بھی ہوتے تو محض دکھاوے کے لئے تھوڑی دیر جنگ میں شریک ہوتے اور بس۔

افعال: اَحْبَطَ: اس نے اکارت کر دیا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ تَدُوْرُ: وہ پھرتی ہے' وہ گردش کرتی ہے' مضارع (واحد مونث غائب)۔ سَلَقُوْكُمْ: وہ تم سے چڑھ چڑھ بولے' وہ تم سے بڑھ بڑھ کے بولے' ماضی (جمع مذکر غائب)' کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ یَوَدُّوْا: وہ آرزو کریں گے' خواہش کریں گے' مضارع مجزوم (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: اَشِحَّةً: حریص لوگ' کسی چیز پر ٹوٹ پڑنے والے' جمع ہے۔ القَآئِلِیْنَ: کہنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ المُعَوِّقِیْنَ: روکنے والے' منع کرنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ اَلْسِنَةٍ: زبانیں' جمع ہے۔ حِدَادٍ: تیز' جمع ہے۔ اَنْبَآئِكُمْ: تمہاری خبریں (جمع مضاف)' کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر) مضاف الیہ۔ بَادُوْنَ: باہر رہنے والے' صحرانشین' اسم فاعل (جمع مذکر)۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ
بیشک | تھا | تمہارے لئے | رسول اللہ (کی ذات) میں | نمونہ | نیک | اس کے لئے (جو)
(مسلمانو!) تمہارے لئے (ان شدید حالات میں) رسول اللہ کی ذات میں بہترین نمونہ موجود تھا' اس شخص کے
كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴿۲۱﴾ وَ
اُمید رکھتا ہو | اللہ | اور روزِ | آخرت کی | اور یاد کرتا ہو اللہ کو | بہت | اور
لئے' جو اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت پر یقین رکھے اور اللہ تعالیٰ کو بہت بہت یاد کرے۔ اور
لَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ
جب دیکھا | مومنوں نے | لشکروں کو | تو کہنے لگے کہ | یہی ہے جو | وعدہ کیا تھا ہم سے اللہ نے
جب ایمان والوں نے لشکروں کو دیکھا تو بول اُٹھے یہ تو وہی (موقع) ہے جس کا اللہ تعالیٰ اور اس
وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۫ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ
اور اس کے رسول نے | اور سچ فرمایا | اللہ | اور اس کے رسول نے | اور نہ بڑھایا ان میں (کچھ اور) | سوائے
کے رسول نے ہم سے پہلے ہی وعدہ کر رکھا تھا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے سچ کہا تھا۔ اور (کفار کے اس حملے) نے
اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ﴿۲۲﴾ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا
ایمان | اور فرمانبرداری کے | مومنوں میں (بہت سے) | وہ آدمی ہیں | جنہوں نے سچ کر دکھایا | جو کچھ
ان کے ایمان اور اطاعت کو مزید بڑھا دیا۔ مومنوں میں سے بعض تو ایسے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے جو اقرار
عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَ
انہوں نے عہد کیا تھا | اللہ سے | اس کا | پھر کوئی تو ان میں | وہ ہے | جس نے پورا کر دیا | اپنا اقرار | اور
کیا تھا' اسے سچ کر دکھایا۔ سو ان میں سے بعض نے تو اپنی نذر پوری کر لی اور بعض
مِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ
کوئی وہ ہے | جو منتظر ہے | اور انہوں نے تبدیلی نہیں کی | کچھ بھی تبدیلی | تاکہ بدلہ دے | اللہ
ابھی اس کے منتظر ہیں اور انہوں نے (اپنے رویئے میں) ذرہ برابر بھی تبدیلی نہیں کی۔ (یہ موقع اس لئے پیش آیا) تاکہ
الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ
سچے لوگوں کو | ان کے سچ کا | اور عذاب دے | منافقوں کو | اگر | وہ چاہے
اللہ تعالیٰ سچے مسلمانوں کو ان کے سچ کا اجر دے اور منافقوں کو اگر چاہے تو سزا دے یا ان کی
اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۲۴﴾ وَرَدَّ اللّٰهُ
یا توبہ قبول کر لے | ان کی | بیشک اللہ ہے | بڑا بخشنے والا | رحم والا | اور لوٹا دیا اللہ نے
توبہ قبول کر لے۔ بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ۭ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ
ان کو جو | کافر ہیں | ان کے غصے سمیت | کہ حاصل نہ ہوئی انہیں | (کچھ) بھلائی | اور کافی ہوا | اللہ | مومنوں کے لئے
کافروں کو ان کے غیظ (وغضب) سمیت واپس لوٹا دیا اور ان کی کوئی مراد پوری نہ ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ ہی مومنوں کے لئے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۱) بلاشبہ جو شخص قیامت کے روز اللہ کے حضور میں حاضر ہونے کی امید رکھتا اور اس کو بہت زیادہ یاد کرتا ہے اس کے لئے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت والی ذات میں عمل کا بہترین نمونہ موجود ہے آپؐ نے اللہ کی رضا کے لئے بذات خود جہاد میں ہمیشہ شرکت فرمائی اور مصیبتوں اور تکالیف پر صبر فرمایا۔

(۲۲) اور مسلمانوں نے جب عرب کے قبیلوں کو مدینہ کا محاصرہ کرتے ہوئے دیکھا تو وہ کہنے لگے کہ اللہ و رسول نے جو ہم سے وعدہ کیا تھا کہ جنت کا مستحق بننے کے لئے مسلمانوں کا مصیبت میں مبتلا ہونا ضروری ہے' وہ یہی امتحان اور مصیبت ہے اور واقعی اللہ و رسول کا وعدہ سچا ہے اور کفار کے اس حملہ سے مسلمانوں کے ایمان و اطاعت میں اور اضافہ ہوا۔

(۲۳) بہت سے صحابہ نے کہا تھا کہ حضور کے ساتھ جب جنگ میں شامل ہوں گے تو کافروں سے مقابلہ اور جنگ میں ثابت قدم رہیں گے یہاں تک کہ شہید ہو جائیں ان میں سے بعض نے تو اپنا وعدہ پورا کر دیا اور شہادت پائی جیسے حضرت حمزہؓ و مصعبؓ اور دیگر صحابہؓ جو بدر اور احد میں شہید ہوئے اور بہت سے وہ ہیں جو ابھی تک شہادت پانے کا انتظار کرتے ہیں اور انہوں نے اپنے وعدہ میں ذرا بھی رد و بدل نہیں کیا اور جان کو ہتھیلی پر رکھ کر مقابلہ کیا۔

(۲۴) تاکہ اللہ سچا عہد کرنے والوں کو وعدہ پورا کرنے کا نیک بدلہ دے۔ اور منافقین کو سخت عذاب دے اگر اسے منظور ہو یا انہیں نفاق سے توبہ کی توفیق بخشے بیشک اللہ بڑا بخشنے والا رحم والا ہے۔

افعال: ذَکَرَ: اس نے ذکر کیا' یاد کیا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ بَدَّلُوْا: انہوں نے بدل دیا' ماضی (جمع مذکر غائب)۔ یَنْتَظِرُ: وہ منتظر ہے' وہ راہ دیکھ رہا ہے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: اُسْوَۃٌ: چال' ڈھنگ' نمونہ عمل۔ نَحْبَہٗ: اس کی نذر' منت (مضاف)' ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔

الْقِتَالَ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ﴿۲۵﴾ وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ

لڑائی میں | اور ہے | اللہ بڑا طاقتور | بڑا زبردست | اور اتار دیا اس نے | ان لوگوں کو | جنہوں نے ان کی مدد کی

جنگ میں کافی ہو گیا اور اللہ تعالیٰ زبردست اور غالب ہے اور اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے (کفارِ مکّہ) کی

مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ

اہل کتاب میں سے | ان کے قلعوں سے | اور ڈال دیا | ان کے دلوں میں | رعب

مدد کی تھی، ان کو اللہ تعالیٰ نے ان کے قلعوں سے نیچے اُتارا اور ان کے دلوں میں تمہارا رعب بٹھا دیا کہ

فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ﴿۲۶﴾ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ

ایک گروہ کو | تم قتل کر رہے تھے | اور قید کر رہے تھے | (دوسرے) گروہ کو | اور وارث کر دیا تمہیں | ان کی زمین کا

بعض کو تم قتل کر اور بعض کو قید کر لو۔ اور ان کی زمین اور ان کے گھر اور

وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ

اور | ان کے گھروں | اور ان کے مالوں | اور اس زمین کا | جس پر تم نے قدم نہیں رکھا تھا | اور ہے اللہ

ان کے اموال، اور اس زمین کا جس میں ابھی تم نے قدم نہیں رکھا تھا، تمہیں مالک بنا دیا اور اللہ تعالیٰ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۷﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ

ہر چیز پر | قادر | اے نبیؐ! | کہہ دیجئے | اپنی بیویوں سے | اگر

ہر بات پر قدرت رکھنے والا ہے اے نبیؐ! اپنی بیویوں سے کہہ دیجئے کہ اگر

كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ

تم چاہتی ہو | زندگی | دُنیا کی | اور اس کی زیبائش | تو آؤ | میں تمہیں کچھ سامان دے دوں

تم دنیا کی زندگی اور اس کے زیب و زینت کی طلب گار ہو، تو آؤ، میں تمہیں دنیوی ساز و سامان دے

وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۲۸﴾ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

اور تمہیں رخصت کر دوں | رخصت کرنا | اچھی طرح | اور اگر تم | چاہتی ہو | اللہ | اور اس کے رسول

دوں اور (پھر) خوش اسلوبی سے تمہیں رخصت کر دوں۔ اور اگر تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور آخرت

وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا

اور آخرت کے گھر کو | تو بیشک اللہ نے | تیار کر رکھا ہے | نیکی کرنے والیوں کے لئے | تم میں سے | اجر

کے گھر کی خواہاں ہو تو تم میں سے جو نیکیاں کرنے والی ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے بڑا اجر

عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ

بہت بڑا | اے ازواجِ نبیؐ! | جو کوئی | کرے گا | تم میں سے | بے حیائی | کھلی

تیار کر رکھا ہے۔ اے نبیؐ کی بیویو! تم میں سے جو کوئی واضح طور پر ناشائستہ حرکت کی مرتکب ہوگی

يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾

زیادہ دیا جائے گا | اسے | عذاب | دُگنا | اور ہے | یہ (بات) | اللہ پر | آسان

تو اس کو دگنی سزا دی جائے گی اور اللہ تعالیٰ کے لئے یہ بہت آسان ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۵) اوراللہ نے اپنی مہربانی سے حملہ آور قبائل عرب کوغصہ میں بھرے ہوئے ناکام ونامراد بھگادیااوراللہ نے آندھی اور فرشتوں کے ساتھ مسلمانوں کی مدد کی اور کفار خود بخود حیران و پریشان ہوکر میدان چھوڑ گئے اور اللہ بڑا طاقتور غالب ہے۔

(۲۶) اور بنی قریظہ کے یہود کو جنہوں کفار نے قریش کی مدد کی تھی۔ اللہ نے ان کے قلعوں سے اتار کران کے دلوں میں مسلمانوں کا رعب ڈال دیا۔ ان میں سے تم ایک گروہ کو قتل اور دوسرے کو قید کررہے تھے۔ (ف) جنگ احزاب کے بعد خدا کے حکم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کا پچیس روز تک محاصرہ رکھا جس سے وہ تنگ آ کر سعد بن معاذؓ کے فیصلے پر راضی ہوگئے چنانچہ ''تورات'' کے فیصلے کے مطابق ان کے سب جوان قتل اور عورتیں اور لڑکے قید کئے گئے اوران کے مال اور جائیدادیں مہاجرین کو دے دی گئیں۔ یہ فیصلہ حضرت سعد بن معاذؓ نے کیا جس کو یہود اور مسلمانوں نے متفقہ قاضی ٹھہرایا تھا۔

(۲۷) اوران کا گھر بار مال واسباب سب مہاجرین کے قبضے میں آیا اوراس کے علاوہ دوسری زمین جس کا اللہ نے مسلمانوں کو وارث بنایا وہ یہود خیبر کی زمین ہے جو اس کے دوسال بعد غزوۂ بنی نضیر میں مسلمانوں کے ہاتھ آئی اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۲۸) فتح خیبر وغیرہ سے جب مسلمانوں کی مالی حالت ٹھیک ہوگئی تو بعض امہات المومنین نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ روٹی کپڑا کی درخواست کی جسے حضورؐ نے پسند نہ کیا اور آپؐ نے پکا ارادہ کیا کہ ایک مہینہ تک گھر میں نہ جائیں گے اور مسجد کے پاس ایک بالاخانہ میں ٹھہرے صحابہؓ بے قرار ہوئے اور خاص کر حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ بے چین ہوئے انہوں نے حضورؐ سے بڑی نرمی اور عاجزی سے بات چیت کی۔ جس سے حضورؐ خوش ہوگئے اور یہ آیت تخییر نازل ہوئی کہ اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تم دنیا کا عیش وآرام چاہتی ہو تو میں تمہیں دنیا کا مال سامان دے کر شرعی طریقے سے طلاق دے کر رخصت کردوں۔

(۲۹) اوراگر تم اللہ ورسولؐ اورآخرت کے گھر کو پسند کرتی ہو تو بلاشبہ اللہ نے تم میں سے نیکو کاروں کے لئے بہت بڑا اجر تیار کررکھا ہے۔

(۳۰) اے نبیؐ کی بی بیو! جو بھی تم میں سے کھلی بے حیائی کا جرم کرے اس کو اوروں کی نسبت دُگنا عذاب دیا جائے گا اور یہ اللہ کے لئے آسان ہے۔ یعنی نبی کی بی بی ہونا' خدا کو اس فیصلے سے نہیں روک سکتا۔

افعال: رَدَّ: اس نے پھیردیا' اس نے لوٹادیا' واپس کردیا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ ظَاهَرُوْهُمْ: انہوں نے ان کی مدد کی' پشتیبانی کی' ماضی (جمع مذکر غائب)' هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ قَذَفَ: ڈال دیا' پھینک دیا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ اَوْرَثَكُمْ: اس نے تم کو وارث بنایا' ماضی (واحد مذکر غائب)' كُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ تَاْسِرُوْنَ: تم اسیر کرتے ہو' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ تُرِدْنَ: تم چاہتی ہو' ارادہ کرتی ہو' مضارع (جمع مونث حاضر)۔ تَطَئُوْهَا: تم نے اس پر پاؤں رکھا' تم نے اس کو پامال کیا' مضارع (جمع مذکر حاضر)' هَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔

اسماء: صَيَاصِيْهِمْ: ان کے قلعے' ان کی گڑھیاں (مضاف)' هِمْ ضمیر (جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔ قَوِيًّا: قوت والا' صفت مشبہ۔ اَزْوَاجِكَ: تیری بیویاں' تیری عورتیں' (جمع ہے)' كَ ضمیر (واحد مذکر حاضر)۔ دِيَارَهُمْ: ان کے گھر' وطن (جمع مضاف)' هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔

وَمَن يَقْنُتْ مِنكُنَّ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَتَعْمَلْ صَالِحًا
اور جو | فرمانبرداری کرے | تم میں سے | اللہ | اور اس کے رسول کی | اور عمل کرے | نیک
اور تم میں سے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گی اور نیک عمل کرے گی

نُؤْتِهَا أَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ وَأَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيمًا ﴿٣١﴾
تو ہم دیں گے اسے | اس کا اجر | دُگنا | اور ہم نے تیار کر رکھی ہے | اس کے لئے | روزی | عزت کی
ہم اس کو اس کا دہرا اجر دیں گے اور اس کے لئے ہم نے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے

يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ
اے ازواج نبیؐ! | تم نہیں ہو | ہر ایک کی طرح | عورتوں میں سے | اگر تم پرہیزگاری کرو
اے نبیؐ کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم پرہیزگاری اختیار کرو

فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ
تو نرمی مت کرو | بات میں | کہ توقع کرنے لگے | وہ شخص | جس کے دل میں | مرض ہے
تو (نامحرم سے بوقت ضرورت) نرمی اور (نزاکت) سے بات نہ کیا کرو ورنہ وہ شخص کہ جس کے دل میں کھوٹ ہے وہ (غلط) توقعات

وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ﴿٣٢﴾ وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ
اور تم کہو | بات | مناسب طریقے سے | اور جمی رہو | اپنے گھروں میں | اور زیب و زینت ظاہر نہ کرو
وابستہ کر لے گا اور بات چیت مناسب (سنجیدہ) طریقے سے کیا کرو۔ اور اپنے گھروں میں (جمی) بیٹھی رہو اور گزشتہ

تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ
اظہار زینت | (زمانہ) جاہلیت | قدیمہ (کی طرح) | اور | قائم رکھو | نماز | اور ادا کرو
زمانہ جاہلیت کی طرح بناؤ سنگار نہ دکھاتی پھرو۔ اور نماز ادا کیا کرو اور زکوٰۃ

الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ
زکوٰۃ | اور حکم مانو | اللہ | اور اس کے رسول کا | بیشک | چاہتا ہے | اللہ
دیا کرو اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتی رہو۔ اے پیغمبر کے گھرانے کے لوگو! اللہ تعالیٰ

لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ
کہ دور کر دے | تم سے | ناپاکی | اے اہل بیت (نبیؐ!) | اور پاک کر دے تمہیں
چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی کو دور رکھے اور تمہیں (ہر طرح سے) خوب پاک

تَطْهِيرًا ﴿٣٣﴾ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ
پوری طرح پاک کرنا | اور یاد کیا کرو | جو پڑھی جاتی ہیں | تمہارے گھروں میں | آیتیں | اللہ کی
رکھے۔ اور تمہارے گھروں میں اللہ تعالیٰ کی جو آیتیں پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی ہیں ان کو یاد

ع
وَالْحِكْمَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا ﴿٣٤﴾ إِنَّ
اور دانائی کی باتیں | بیشک | اللہ | ہے | بڑا باریک بین | باخبر | بیشک
رکھا کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر باریک راز کو جاننے والا ہے اور پوری طرح باخبر ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۳۱) اور جو کوئی تم میں سے اللہ و رسول کی فرمانبرداری اور نیک عمل کرے گی اسے اللہ کے یہاں دُگنا اجر اور عزت و اکرام کی روزی ملے گی۔

(۳۲) اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک بی بیو! تمہاری حیثیت عام مومنات کی نسبت بہت اونچی ہے۔ اگر تم پرہیزگاری اختیار کرو اور پرہیزگاری کی باتوں میں ایک یہ ہے کہ ضرورت کے وقت غیر مردوں سے پردہ کے پیچھے نرم اور خوبصورت لب ولہجہ سے بات چیت نہ کرو کہ بدنیت آدمی کو تمہاری طرف مائل ہو۔ بلکہ لہجے میں خشکی ہونی چاہئے تاکہ کسی کو بری نیت کا بھی حوصلہ نہ ہو۔

(۳۳) اور اپنے گھروں میں بیٹھو اور زمانہ جاہلیت کی طرح گھروں سے باہر اپنی زینت ظاہر نہ کرو اور ہمیشہ پابندی سے نماز اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ و رسولؐ کی اطاعت کرو۔ اس سے اللہ تعالیٰ کا مدعا یہ ہے کہ اہل بیت رسولؐ کو ہر قسم کی گندگی اور ناپاک باتوں سے صاف رکھے۔

(۳۴) اور اللہ کی آیتیں اور ہدایت کے ارشادات جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے گھروں میں بیان فرماتے ہیں ان کو یاد کرو اور ان پر عمل کرو۔ بیشک اللہ بڑا باریک بین بڑا باخبر ہے تمہارے ظاہر و پوشیدہ تمام کاموں سے واقف ہے۔

افعال: اِتَّقَیْتُنَّ: تم نے پرہیزگاری اختیار کی، ماضی (جمع مونث حاضر)۔ تَخْضَعْنَ: تم نرمی کرو، ملائمت کرو، مضارع (جمع مونث حاضر)۔ تَعْمَلْ: وہ عمل کرتی ہے، کرے گی، مضارع (واحد مونث غائب)۔ قُلْنَ: تم بات کیا کرو، امر (جمع مونث حاضر)۔ لَسْتُنَّ: تم نہیں ہو، ماضی (جمع مونث حاضر)۔ یَقْنُتْ: اطاعت کرے گی، حکم مانے گی، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ اٰتِیْنَ: تم دو، امر (جمع مونث حاضر)۔ اُذْکُرْنَ: تم یاد کرو، امر (جمع مونث حاضر)۔ اَطِعْنَ: تم اطاعت میں رہو، حکم مانو، امر (جمع مونث حاضر)۔ تَبَرَّجْنَ: تم بناؤ سنگار کرنے لگی، تم دکھاتی پھرو، مضارع (جمع مونث حاضر)۔

اسماء: اَجْرَھَا: اس کا ثواب، اَجْرَ مضاف، ھَا (ضمیر واحد مونث غائب) مضاف الیہ۔ بُیُوْتِکُنَّ: تمہارے گھر، بُیُوْتِ مضاف، کُنَّ (ضمیر جمع مونث حاضر) مضاف الیہ۔ تَبَرُّج: دکھانا، نمائش کرنا، خودنمائی کرنا، مصدر ہے۔ تَطْھِیْرًا: پاک کرنا، مصدر ہے۔ لَطِیْفًا: باریک بین، مہربان، صفت مشبہ۔

الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ
مسلمان مرد | اور مسلمان عورتیں | اور مومن مرد | اور مومن عورتیں | اور فرمانبردار مرد
نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں اور ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں اور فرمانبردار مردوں

وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ
اور فرمانبردار عورتیں | اور سچے مرد | اور سچی عورتیں | اور صبر کرنے والے مرد | اور صبر کرنے والی عورتیں
اور فرمانبردار عورتوں اور سچے مردوں اور سچی عورتوں اور صبر کرنے والے مردوں اور صبر کرنے والی عورتوں

وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ
اور عاجزی کرنے والے مرد | اور عاجزی کرنے والی عورتیں | اور صدقہ دینے والے مرد | اور صدقہ دینے والی عورتیں
اور ڈرنے والے مردوں اور ڈرنے والی عورتوں اور خیرات کرنے والے مردوں اور خیرات کرنے والی عورتوں

وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ
اور روزہ دار مرد | اور روزہ دار عورتیں | اور حفاظت کرنے والے مرد | اپنے شرمگاہوں کی | اور حفاظت کرنے والی عورتیں
اور روزہ رکھنے والے مردوں اور روزہ رکھنے والی عورتوں اور پاک دامن مردوں اور پاک دامن عورتوں

وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً
اور ذکر کرنے والے مرد | اللہ کا | بہت | اور ذکر کرنے والی عورتیں | تیار کر رکھی ہے | اللہ نے | ان کے لئے | بخشش
اور اللہ تعالیٰ کو بہت بہت یاد کرنے والے مردوں اور عورتوں کے لئے بخشش و مغفرت

وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۳۵﴾ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى
اور اجر | بڑا | اور نہیں | ہے (حق) | کسی مومن مرد کا | اور نہ | کسی مومن عورت کا | (کہ) جب فیصلہ کر دے
اور اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کے لئے جائز نہیں کہ جب اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ
اللہ | اور اس کا رسول | کسی کام کا | کہ | ہو | ان کو | اختیار | اپنے کام میں | اور جو کوئی نافرمانی کرے
اور اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ کر دیں تو پھر وہ اپنے معاملے میں کوئی اختیار (باقی) رکھیں اور جو کوئی اللہ تعالیٰ

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴿۳۶﴾ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ
اللہ | اور اس کے رسول کی | تو بیشک | وہ گمراہ ہو گیا | صریح گمراہی سے | اور جب | آپ کہہ رہے تھے | اس شخص سے
اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے وہ کھلی گمراہی میں ہے۔ اور (یاد کیجئے) جب آپؐ (حضرت زیدؓ بن حارثہ) کو

اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ
انعام کیا | اللہ نے | جس پر | اور انعام کیا تھا آپؐ نے | اس پرؐ | کہ روکے رکھ | اپنے پاس
جس پر اللہ تعالیٰ نے احسان کیا اور آپؐ نے بھی احسان کیا کہہ رہے تھے کہ اپنی بیوی کو اپنے نکاح میں

زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ
اپنی بیوی کو | اور ڈر | اللہ سے | اور آپ چھپا رہے تھے | اپنے دل میں | وہ بات | جو اللہ ظاہر کرنے والا تھا
رہنے دے اور اللہ تعالیٰ سے ڈر اور آپؐ اپنے دل میں اس چیز کو چھپائے ہوئے تھے جس کو اللہ تعالیٰ ظاہر کرنے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۳۵) آنحضرتؐ کی ازواج مطہرات اور دوسری مسلمان عورتوں نے عرض کیا تھا کہ قرآن میں اکثر مردوں کا ذکر ہوا ہے اور عورتوں کی نسبت کچھ ذکر نہیں کیا گیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ و رسولؐ کے ہر حکم کو ماننے والے (مرد و عورت) دل سے تصدیق کرنے والے، حکم بجالانے والے، نیت و قول و فعل کے سچے، دین کی خاطر ہر مصیبت پر صبر کرنے والے، اللہ کے حضور میں گریہ وزاری اور عاجزی کرنے والے، صدقہ و خیرات کرنے والے، روزہ رکھنے والے، اپنی عزت کو محفوظ رکھنے والے اور تسبیح و تہلیل و تکبیر و تحمید سے اللہ کی بہت یاد کرنے والے مردوں اور عورتوں (سب) کے لئے اللہ نے آخرت میں بخشش اور بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔ اس میں مرد یا عورت ہونے سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔

(۳۶) اور جب نبیؐ نے حضرت زینب بنت جحش (اپنی پھوپھی اُمیمہ کی لڑکی) کا نکاح اپنے آزاد کئے ہوئے غلام زید بن حارثہ کے ساتھ کرنا چاہا تو حضرت زینب اور اس کے بھائی عبداللہ بن جحش نے اپنی خاندانی عزت اور زید کی غلامی کے خیال سے اس کو ناپسند کیا پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ جب اللہ اور اس کا رسولؐ کسی امر کا فیصلہ کر دیں تو کسی مسلمان مرد اور عورت کو اپنے اس معاملہ میں اللہ و رسولؐ کے خلاف کرنے کا اختیار نہیں کیونکہ جو کوئی اللہ و رسول کی نافرمانی کرے وہ سخت گمراہ ہے۔ (ف) یہ سن کر حضرت زینب اور اس کا بھائی عبداللہ دونوں مان گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیدؓ سے اس کا نکاح کر دیا۔

اسماء: صٰبِرٰتِ: صبر کرنے والی عورتیں، اسم فاعل (جمع مونث)۔ صٰدِقٰتِ: سچی عورتیں، سچ کہنے والیاں، اسم فاعل (جمع مونث)۔ اَلْقٰنِتٰتِ: فرمانبردار، اطاعت گزار عورتیں، اسم فاعل (جمع مونث)۔ خٰشِعٰتِ: فروتنی کرنے والی عورتیں، عاجزی کرنے والی عورتیں، دبی رہنے والی عورتیں، اسم فاعل (جمع مونث)۔ ذٰکِرٰتِ: یاد کرنے والی عورتیں، اسم فاعل (جمع مونث)۔ صٰٓئِمٰتِ: روزہ دار عورتیں، اسم فاعل (جمع مونث)۔ اَلْمُتَصَدِّقٰتِ: صدقہ دینے والی، خیرات کرنے والی عورتیں، اسم فاعل (جمع مونث)۔

وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ فَلَمَّا

اور آپ ڈر رہے تھے | لوگوں سے | اور اللہ (ہی) | زیادہ حقدار ہے | کہ آپ ڈریں اس سے | پھر جب

والا تھا' اور آپ لوگوں (کے اعتراض) سے ڈرتے تھے حالانکہ اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ آپ اس سے ڈریں' پھر جب

قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ

پوری کر چکا | زید | اس سے | حاجت | تو نکاح کر دیا ہم نے آپؐ سے اس کا | تا کہ | نہ ہو

زید اپنی بیوی سے اپنی حاجت پوری کر کے طلاق دے چکا' تو ہم نے آپؐ سے اس کا نکاح کر دیا' تا کہ مومنوں کے

عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا

مومنوں پر | (کوئی) گناہ | بیویوں کے بارے میں | ان کے منہ بولے لڑکوں کی | جب وہ پوری کر لیں

لئے جب ان کے منہ بولے بیٹے' اپنی بیویوں سے بے تعلق ہو جائیں تو (منہ بولے باپ کو اس سے نکاح کرنے میں)

مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝۳۷ مَا كَانَ

ان سے | حاجت | اور ہے | حکم | اللہ کا | ہو کر رہنے والا | نہیں ہے

کوئی دشواری نہ رہے اور اللہ تعالیٰ کی بات ہو کر رہتی ہے۔ پیغمبر کے لئے اس بات

عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ

نبیؐ پر | (کوئی) گناہ | اس (بات) میں جو | مقرر کی | اللہ نے | اسؐ کے لئے | یہ طریقہ ہے

کے اختیار کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں' جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے مقرر کر دی' جو لوگ پہلے گزر چکے

اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا

اللہ کا | ان لوگوں میں (جو) | گزر چکے ہیں | اس سے پہلے | اور ہے | حکم اللہ کا | مقرر کیا ہوا

ہیں اُن میں یہی سنتِ الٰہی جاری تھی۔ اور اللہ تعالیٰ کے ہر کام کا اندازہ مقرر

مَّقْدُوْرَا ۝۳۸ ۨالَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا

(صحیح) اندازہ سے | وہ لوگ جو | پہنچاتے ہیں | پیغامات | اللہ کے | اور ڈرتے ہیں اس سے | اور نہیں

ہو چکا ہے یہ سب وہ پیغمبر ہیں جو اللہ تعالیٰ کے پیغامات (لوگوں تک) پہنچاتے رہے اور اس سے ڈرتے رہے

يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝۳۹ مَا كَانَ

ڈرتے | کسی سے | اللہ کے سوا | اور کافی ہے اللہ | حساب لینے والا | نہیں ہے

اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے اور اللہ تعالیٰ حساب لینے کے لئے کافی ہے۔ محمدؐ تمہارے

مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ

محمدؐ | باپ کسی کا | تمہارے مردوں میں سے | لیکن | وہ رسول ہے اللہ کا | اور خاتم ہے

مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں' ہاں وہ اللہ تعالیٰ کے رسول اور آخری

النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝۴۰ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

نبیوں کا | اور ہے | اللہ | ہر ایک | چیز کو | جاننے والا | اے ایمان والو!

نبی ہیں اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا علم ہے۔ اے وہ لوگو! جو ایمان لے آئے ہو

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۳۷) چونکہ حضرت زینبؓ دل سے زیدؓ کو چاہتی نہ تھیں اور ہمیشہ ان میں اَن بَن، رنجش رہتی تھی اور اللہ نے بھی حضورؐ کو بذریعہ وحی بتادیا تھا کہ زیدؓ ضرور اس کو طلاق دے دے گا اور پھر ان کا آپؐ سے نکاح ہوگا۔ اس لئے جب زیدؓ نے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوکر حضرت زینبؓ کو طلاق دینی چاہی تو آنحضرتؐ نے محض لوگوں کی طعنہ زنی کے خوف سے خدا کے اس ارادے کو دل میں چھپائے ہوئے زیدؓ سے فرمایا کہ تم اللہ سے ڈرو اور اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھو اس پر بطور خفگی یہ آیت نازل ہوئی کہ یاد کرو جبکہ آپؐ زیدؓ سے جس نے اللہ کی مہربانی سے اسلام قبول کیا تھا اور آپ نے آزاد کرکے منہ بولا بیٹا' لے پالک بنا کر احسان کیا تھا تو آپؐ صرف لوگوں کی طعنہ زنی کے خیال سے خدا کے ارادے کو دل میں چھپائے ہوئے کہہ رہے تھے کہ تو اس کو طلاق نہ دے بلکہ زینبؓ کو اپنے پاس رکھ حالانکہ آپؐ کو صرف اللہ سے ڈرنا اور اللہ کے ارادہ کو ظاہر کردینا تھا پس جب زیدؓ اسے طلاق دے چکا۔ تو عدت کے بعد ہم نے حضرت زینبؓ کا آپؐ کے ساتھ نکاح کردیا تاکہ مسلمانوں کے متبنیٰ (لے پالک) اپنی بیویوں کو طلاق دیں تو ان کو ان کے ساتھ نکاح کرنے میں کوئی گناہ نہ ہو اور اس تقدیر الٰہی کا پورا ہونا اور اس حکم الٰہی کا ظاہر ہونا ضروری تھا۔

(۳۸) اور جس بات (نکاح زینب) کو اللہ نے آپؐ کے لئے حلال کردیا۔ اس کے کرنے میں آپ پر کوئی گناہ نہیں اور انبیاء کے سلسلے میں اللہ کا یہی طریقہ ہے کہ خدا کے حکم کے آگے لوگوں کے طعنوں کی پروا نہ کی جائے۔ اور اللہ کے حکم کو پورا کیا جائے۔

(۳۹) اور انبیاء علیہم السلام وہ لوگ ہیں جو ہمیشہ اللہ کے پیغام پہنچایا کرتے تھے اور اس کے حکم کی مخالفت سے ڈرتے رہتے تھے اور اللہ کے سوا کسی اور (مخلوق) سے نہ ڈرتے تھے کیونکہ اللہ ہی ہر چھوٹے بڑے عمل کا حساب لینے والا ہے اس لئے اسی سے ڈرنا چاہئے۔

(۴۰) جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب سے نکاح کرلیا تو لوگوں نے طعنہ دینا شروع کیا کہ محمدؐ نے اپنے (منہ بولے) بیٹے کی عورت سے نکاح کرلیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی ایک مرد کے بھی نسب کے لحاظ سے حقیقی باپ نہیں۔ ہاں وہ تو اللہ کے رسول اور انبیاء علیھم السلام میں سب سے آخری نبی ہیں (اور اس لحاظ سے تم سب کے روحانی باپ ہیں) اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

افعال: اَمْسِكْ: تو روک رکھ' امر (واحد مذکر حاضر)۔ تُخْفِیْ: تو چھپاتا ہے' تو چھپائے گا' مضارع (واحد مذکر حاضر)۔ زَوَّجْنٰكَهَا: ہم نے وہ تیرے نکاح میں دی' ماضی (جمع متکلم) كَ ضمیر (واحد مذکر حاضر) هَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔ يُبَلِّغُوْنَ: وہ پہنچاتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: مُبْدِيْهِ: اس کو ظاہر کرنے والا' مُبْدِیْ مضاف' هِ (ضمیر واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔ وَطَرًا: حاجت' ضرورت' اسم مفرد۔ قَدَرًا: ازلی فیصلہ' لوح محفوظ میں لکھا ہوا' یعنی اللہ کا حکم ایک ازلی فیصلہ ہے اور دنیا میں وقتاً فوقتاً اس کے موافق ہوتا رہتا ہے۔ مَقْدُوْرًا: ٹھہرایا جاچکا' مقرر کردہ' اسم مفعول (واحد مذکر)۔ خَاتَمَ: مہر' ختم کرنے والا' اَخْوَاتِمُ جمع۔

اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ﴿٤١﴾ وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴿٤٢﴾ هُوَ
یاد کرو | اللہ کو | یاد بہت | اور پاکیزگی بیان کرو اس کی | صبح | اور شام | وہی ہے
اللہ تعالیٰ کو بہت بہت یاد کیا کرو۔ اور صبح و شام اس کی تسبیح بیان کرو، وہی ہے

الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ
جو | رحمت بھیجتا ہے | تم پر | اور اس کے فرشتے | تاکہ وہ نکالے تمہیں | اندھیروں سے
جو تم پر اپنی رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تاکہ وہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر

إِلَى النُّورِ ۚ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ﴿٤٣﴾ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ
روشنی کی طرف | اور وہ ہے | مومنوں پر | بڑا رحم والا | ان کے لئے دعا (ہوگی) | جس دن
روشنی میں لائے۔ اور ایمان والوں کے حق میں اللہ تعالیٰ بہت مہربان ہے جس دن وہ اللہ تعالیٰ سے

يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ ۚ وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا ﴿٤٤﴾ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ
وہ ملیں گے اس سے | سلام | اور تیار کیا اس نے | ان کے لئے | اجر | عزت والا | اے نبی!
ملیں گے ان کو سلام کہا جائے گا' اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے عمدہ اجر تیار کر رکھا ہے اے نبی!

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴿٤٥﴾ وَدَاعِيًا
بیشک ہم نے | بھیجا ہے آپ کو | گواہی دینے والا | اور خوشخبری دینے والا | اور (نافرمانی سے) ڈرانے والا | اور بلانے والا
ہم نے آپ کو گواہی دینے والا' خوشخبری دینے والا اور خبردار کرنے والا بنا کر بھیجا ہے اور اس کے

إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا ﴿٤٦﴾ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ
اللہ کی طرف | اس کے حکم سے | اور چراغ | روشن | اور خوشخبری دیجئے | ایمان والوں کو | اس بات کی کہ
حکم کے مطابق آپ (لوگوں کو) اللہ تعالیٰ کی طرف پکارنے والے اور ایک روشن چراغ ہیں' اور ایمان والوں کو خوشخبری سنا دو کہ

لَهُم مِّنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا ﴿٤٧﴾ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ
ان کے لئے ہے | اللہ کی طرف سے | فضل | بہت بڑا | اے نبی! اور کہا نہ مانئے | کافروں
ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑا فضل ہونے والا ہے۔ اور کافروں اور منافقوں کی بات

وَالْمُنَافِقِينَ وَدَعْ أَذَاهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ
اور منافقوں کا | اور پرواہ نہ کیجئے | ان کے تکلیف دینے کی | اور بھروسہ کیجئے | اللہ پر | اور کافی ہے
نہ ماننے اور ان کی ایذا رسانی پر توجہ نہ دیجئے اور اللہ تعالیٰ پر توکل کیجئے اور اللہ تعالیٰ ہی

بِاللَّهِ وَكِيلًا ﴿٤٨﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ
اللہ | کارساز | اے لوگو (جو) | ایمان لائے ہو | جب تم نکاح کرو | مومن عورتوں سے | پھر
کافی کارساز ہے۔ اے ایمان والو! جب تم مومن عورتوں کو نکاح میں لاؤ اور پھر

طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ
تم طلاق دے دو انہیں | اس سے پہلے | کہ | تم چھوؤ ان کو | تو نہیں | تمہارے لئے | ان کے ذمے | کوئی عدت
انہیں ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دو۔ تو تمہارے لئے اُن پر عدت میں بیٹھنا ضروری نہیں

آیت نمبر ۔۔۔ آسان تفسیر

(۴۱) مسلمانو! اللہ کی یاد بہت کیا کرو۔

(۴۲) اور صبح و شام اس کی پاکی بیان کرو۔ کیونکہ ان ہر دو وقتوں میں رات اور دن کے فرشتے باہم جمع ہوتے اور بندوں کے نیک اعمال خدا کے دربار میں پیش کرتے ہیں۔

(۴۳) کیونکہ وہی اللہ تم پر رحم فرماتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تمہارے لئے اُس کی جناب میں رحمت کی دعا کرتے ہیں تاکہ تم کفر و شرک اور گناہوں کے اندھیروں سے نکل کر ایمان کی اور اللہ کی عبادت کی روشنی میں آجاؤ اور اللہ مسلمانوں پر بڑا رحم کرنے والا ہے۔

(۴۴) اور جب قیامت کو مسلمان اللہ کے حضور میں حاضر ہوں گے تو ان کے لئے دعائے خیر کی جائے گی یعنی السلام علیکم کہا جائے گا اور اللہ انہیں عزت و اکرام کا بدلہ (جنت) عطا فرمائے گا۔

(۴۵) اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو ہم نے اپنی امت کے بارے میں نیک و بد کی گواہی دینے اور ایمانداروں کو جنت کی خوشخبری اور منکرین کو خدا کے عذاب سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

(۴۶) اور سب لوگوں کو اللہ کے حکم سے اس کے سچے دین کی طرف دعوت دینے والا اور ہدایت کا روشن سورج بنا کر بھیجا ہے۔

(۴۷) اور مسلمانوں کو یہ خوشخبری سنا دیجئے کہ ان پر اللہ کا بڑا فضل و کرم ہے۔

(۴۸) اور دین حق کی تبلیغ میں آپ کفار و منافقین کی کوئی بات نہ مانیں اور ان کے برے بھلے اور تکلیف پہنچانے پر کچھ بھی پروا نہ کریں صرف اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں وہی کافی کارساز ہے۔

افعال: دَعْ: تو چھوڑ دے (امر (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: دَاعِیًا: بلانے والا پکارنے والا اسم فاعل (واحد مذکر بحالت نصب)۔ اَذَاھُمْ: ان کا ستانا' تکلیف دینا' اَذٰی مضاف ھُمْ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔ مُنِیْرًا: خود روشن' دوسروں کو روشن کرنے والا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی اسم فاعل (واحد مذکر)۔

تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿٤٩﴾

کہ تم پوری کرواس کی گنتی | تو دے دو ان کو کچھ فائدہ | اور رخصت کرو انہیں | رخصت کرنا | اچھی طرح

کہ تم اس کو شمار کرنے لگو۔ سو انہیں کچھ دے دلا کر حُسن سلوک سے رخصت کر دو۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ

اے نبیؐ! | بیشک حلال کر دیں ہم نے | آپؐ کے لئے | آپؐ کی بیویاں | وہ

اے نبیؐ! بیشک ہم نے آپ کے لئے وہ بیویاں حلال کر دی ہیں جن کے

اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَآءَ

کہ آپؐ نے دے دیئے ہوں مہر اُن کے | اور وہ جن کا | مالک ہے | آپؐ کا ہاتھ (یعنی کنیزیں) | ان میں سے | جو دیں

مہر آپ نے ادا کر دیئے ہیں اور وہ عورتیں بھی جو تمہاری مملوکہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو غنیمت

اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ

اللہ نے (بطورِ غنیمت) آپؐ کو | اور بیٹیاں تمہارے چچا کی | اور بیٹیاں تمہاری پھوپھیوں کی | اور بیٹیاں تمہارے ماموں کی

میں دلوا دی ہیں اور آپ کے چچا کی بیٹیاں اور آپ کی پھوپھیوں کی بیٹیاں اور آپ کے ماموں کی بیٹیاں

وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۫ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ

اور بیٹیاں تمہاری خالاؤں کی | جنہوں نے | ہجرت کی | آپؐ کے ساتھ | اور (کوئی) مومن عورت | اگر بخش دے

اور آپ کی خالاؤں کی بیٹیاں جو آپ کے ساتھ ہجرت کر کے آئی ہیں اور وہ مومن عورت بھی آپؐ کے لئے حلال ہے

نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۖ خَالِصَةً لَّكَ

اپنی جان | نبیؐ کو | اگر | چاہے | نبیؐ | کہ | اس سے نکاح کرے | (یہ حکم) خاص | آپ کے لئے ہے

جو خود بغیر مہر کے نبی کے نکاح میں آنا چاہے اگر پیغمبر اس کو اپنے نکاح میں لانا چاہے' یہ حکم صرف آپؐ کے لئے خاص ہے

مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ

سوائے | دوسرے مومنوں کے | ہمیں معلوم ہے | جو کچھ | ہم نے فرض کیا | ان پر

دوسرے مومنوں کے لئے نہیں' ہم نے ان مومنوں پر' بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں

فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ

ان کی عورتوں کے بارے میں | اور ان (کنیزوں) کے بارے میں | جن کے مالک ہیں | ان کے دائیں ہاتھ | تاکہ نہ ہو

جو احکام فرض قرار دیئے ہیں' وہ ہمیں معلوم ہیں' (یہ اجازتِ خاص اس لئے ہے) تاکہ آپؐ کے لئے

عَلَيْكَ حَرَجٌ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٥٠﴾ تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ

آپ پر | کوئی تنگی | اور ہے | اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم والا | آپ دور رکھیں | جسے | چاہیں

کوئی دشواری نہ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ ان میں سے جس کو آپؐ چاہیں

مِنْهُنَّ وَتُـــْٔوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ۭ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ

ان میں سے | اور جگہ دیں | اپنے پاس | جسے | چاہیں | اور جسے | آپ چاہیں | ان میں سے

اپنے سے دُور رکھیں اور جس کو آپؐ چاہیں اپنے پاس رکھیں اور جن کو آپؐ نے الگ کر رکھا تھا ان میں سے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۹) مسلمانو! جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کر کے ان سے صحبت یا خلوت سے پہلے طلاق دے دو تو تمہارے لئے ان پر کوئی عدت (تین حیض سے پاک ہونے تک انتظار کرنا) لازم نہیں۔ پس ان کو ایک جوڑا کپڑوں کا دے کر اسی وقت باعزت طریقے سے رخصت کر دو۔

(۵۰) اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے آپ کے لئے حلال کر دی ہیں وہ سب بیویاں جو اس وقت آپ کے نکاح میں آ چکی ہیں اور آپ ان کے مہر ادا کر چکے ہیں اور وہ لونڈیاں جو جہاد میں مال غنیمت کے طور پر آپ کی ملکیت میں آئی ہیں اور آپ کے چچے اور پھوپھیوں کی لڑکیاں (قریش کی عورتیں) اور ماموں اور خالاؤں کی لڑکیاں (بنی زہرہ کی عورتیں) جنہوں نے آپ کے ساتھ مدینہ میں ہجرت کی (اور جس نے ہجرت نہیں کی حلال نہیں) چنانچہ حضرت ام ہانی بنت ابی طالب نے چونکہ ہجرت نہ کی تھی اس لئے باوجود حضورؐ کی خواہش کے وہ آپؐ پر حلال نہیں ہوئی تھیں اور کوئی مسلمان عورت مہر کے بغیر اپنی جان نبیؐ کو بخش دے اور نبیؐ بھی اس سے نکاح کرنا چاہیں (جیسے بعض صحابہ کے نزدیک حضرت میمونہ بن الحراث یا زینب بنت خزیمہ یا ام شریک بنت جابر یا خولہ بنت حکیم نے مہر کے بغیر اپنی جان آپ کو وقف کر دی تھی اور بعض کے نزدیک بالفرض والتقدیر اگر کوئی عورت ایسا کرے) تو وہ خاص آپ پر آپ کی نبوت کے شرف عظمت کی بدولت حلال ہے مگر دوسرے مسلمانوں کے لئے مہر دیئے بغیر ہبہ کر دینے سے کوئی عورت حلال نہیں ہوگی اور ہمیں معلوم ہے کہ جو کچھ ہم نے ان مسلمانوں پر ان کی عورتوں اور کنیزوں کے بارے میں فرض کیا ہے کہ وہ شریف آزاد عورتوں کے مہر ادا کریں اور کنیزوں کو قیمتاً خرید کر نکاح کریں اور یہ کہ چار سے زیادہ عورتوں کو ایک وقت میں اپنے نکاح میں نہ رکھیں اور آپؐ کے لئے خصوصی احکام بیان کر دیئے تا کہ آپؐ پر (۹) ازواج مطہرات کے سلسلے میں کوئی تنگی نہ رہے اور اللہ بڑا بخشنے والا رحم والا ہے۔

افعال: نَكَحْتُمُ: تم نے نکاح کر لیا' ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ اَحْلَلْنَا: ہم نے حلال کر دیا' ماضی (جمع متکلم)۔ تَعْتَدُّوْنَهَا: تم اس کو شمار کرو' تم اس کی گنتی پوری کراؤ' مضارع (جمع مذکر حاضر)' هَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔ اَفَآءَ: اس نے لوٹایا' اس نے ہاتھ لگوا دیا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ وَهَبَتْ: اس عورت نے بخشا' سونپ دیا' ماضی (واحد مونث غائب)۔ هَاجَرْنَ: ان عورتوں نے ہجرت کی' ماضی (جمع مونث غائب)۔ يَسْتَنْكِحَهَا: اس کو نکاح میں لانے کی خواہش کرنا' مضارع بمعنی مصدر (واحد مذکر غائب)' هَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔

اسماء: خٰلٰتِكَ: تیری خالائیں' خَالَاتِ مضاف' كَ (ضمیر واحد مذکر حاضر) مضاف الیہ۔ خَالِكَ: تیرا ماموں' خَالِ مضاف' كَ (ضمیر) مضاف الیہ۔ عَمّٰتِكَ: تیری پھوپھیاں' عَمَّاتِ مضاف' كَ (ضمیر) مضاف الیہ۔

عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ۚ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ

جنہیں آپ نے علیحدہ کر دیا تھا | تو کوئی گناہ نہیں | آپ پر | یہ (حکم) | زیادہ قریب ہے | (اس سے) کہ ٹھنڈی ہوں

پھر کسی کو طلب فرمالیں، تو بھی آپ پر کچھ گناہ نہیں۔ اس (حکم) سے زیادہ توقع ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی،

اَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَ يَرْضَيْنَ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ۚ وَاللّٰهُ

ان کی آنکھیں | اور وہ غمزدہ نہ ہوں | اور | وہ راضی ہوں | اس پر | جو آپ دیں | ان سب کو | اور اللہ (ہی)

رہیں گی اور وہ ناراض نہ ہوں گی اور آپ جو کچھ ان کو عطا فرمائیں گے وہ سب کی سب اس پر راضی رہیں گی، اور جو کچھ

يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا ﴿۵۱﴾ لَا يَحِلُّ

جانتا ہے | جو کچھ | تمہارے دلوں میں ہے | اور ہے | اللہ | جاننے والا | بُردبار | نہیں | حلال

تمہارے دلوں میں ہے اللہ خوب جانتا ہے اور وہ علم والا اور تحمل والا ہے۔ اس کے علاوہ،

لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ

آپ کے لئے | عورتیں | اس کے بعد/علاوہ | اور نہ یہ کہ | آپ تبدیل کریں | ان سے | اور عورتیں | اگرچہ

اور عورتیں آپ کے لئے حلال نہیں، اور نہ یہ درست ہے کہ آپ ان موجودہ بیبیوں کی جگہ دوسری بیبیاں کرلیں اگرچہ آپ

اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ

پسند آئے آپ کو | ان کا حسن | مگر وہ جس کا مالک ہے | دایاں ہاتھ آپ کا (یعنی کنیز) | اور ہے اللہ

کو ان کا حسن اچھا معلوم ہو، سوائے اس کے جو آپ کی لونڈی ہو، اور اللہ تعالیٰ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا ﴿۵۲﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ

ہر ایک | چیز پر | نگران | اے ایمان والو! | مت داخل ہوا کرو | گھروں میں

ہر چیز کا نگران ہے۔ اے ایمان والو! تم پیغمبر کے گھروں میں بن بلائے مت

النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ

نبیؐ کے | مگر (اس وقت) | کہ | اجازت دی جائے | تمہیں | کھانے کے لئے | نہ کہ انتظار کرتے ہوئے

جایا کرو اور جب تمہیں بلایا جائے تو بھی کھانا پکنے کے انتظار میں پہلے سے مت جا بیٹھو

اِنٰىهُ ۙ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا

اس کی تیاری کا | لیکن جب | تمہیں بلایا جائے | تو داخل ہو جاؤ | پھر جب | تم کھانا کھالو | تو اٹھ کر چلے جاؤ

بلکہ جب تمہیں بلایا جائے (کہ کھانا تیار ہے) تو اس وقت جاؤ، پھر جب کھانا کھا چکو، تو چل دیا کرو۔

وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ

اور نہ جی لگا کر بیٹھے رہو | باتوں کے لئے | بیشک | تمہاری یہ بات | تکلیف دیتی ہے | نبیؐ کو

اور بات چیت کے لئے مت بیٹھے رہو۔ بیشک تمہاری یہ باتیں نبیؐ کو ناگوار معلوم ہوتی ہیں

فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ۡ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ۭ وَاِذَا

پس وہ حیا کرتا ہے | تم سے | اور اللہ | نہیں شرماتا | حق (کے بیان کرنے) سے | اور جب

مگر وہ حیا (کی وجہ سے تمہارا لحاظ) کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا اور اگر

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۱) آپؐ کو اختیار ہے جسے آپؐ چاہیں طلاق دے دیں اور جسے چاہیں اپنے پاس رکھیں یا ان کی باری آگے پیچھے کر دیں چنانچہ بعض کے نزدیک سب امہات المومنین کی رضامندی سے حضورؐ نے پانچ ازواج حضرات ام حبیبہؓ و میمونہؓ و سودہؓ و جویریہؓ و صفیہؓ کی باری مقرر نہ رکھی اور چار ازواج حضرت عائشہؓ و حفصہؓ و ام سلمہؓ و زینبؓ کی باری مقرر رکھی ان میں اگر پھر کسی کو آپؐ بلائیں تو آپؐ پر کوئی گناہ نہیں اور چونکہ یہ حکم تخییر (حضورؐ کا اختیار کہ جس زوجہ کی باری مقرر کریں) خدا کی طرف سے ہے اس لئے وہ سب خوش ہو جائیں گی اور انہیں کسی قسم کا غم نہ ہوگا اور آپؐ کے حکم کو مانیں گی۔ اور اللہ تمہاری دلی باتوں سے آگاہ ہے اور وہ باخبر اور بردبار ہے۔ شاہ عبدالقادر دہلویؒ لکھتے ہیں: کسی مرد کے کئی عورتیں ہوں تو اس پر باری باری سے سب کے پاس برابر رہنا واجب ہے۔ حضرتؐ پر یہ واجب نہ تھا۔ اس واسطے کہ عورتیں اپنا حق نہ سمجھیں۔ تو جو (آپؐ) دیں راضی ہو کر قبول کریں (ورنہ روز ہی یہ جھنجھٹ رہا کرتی، مہمات دین میں خلل پڑتا اور ازواج کی نظر بھی دنیا سے بالکل یکسو ہو کر مقصد اصلی کی طرف نہ رہتی۔ اسی غم و فکر میں مبتلا رہا کرتیں) پر حضرتؐ نے اپنی طرف سے فرق نہیں کیا۔ سب کی باری برابر رکھی۔ ایک حضرت سودہؓ نے (جب عمر زیادہ ہوگئی) اپنی باری حضرت عائشہؓ کو بخش دی تھی۔ (تفسیر عثمانی)

(۵۲) آیۂ تخییر پر جب موجودہ نو (۹) ازواج مطہرات (عائشہؓ۔ حفصہؓ۔ ام حبیبہؓ۔ سودہؓ۔ ام سلمہؓ۔ صفیہؓ۔ میمونہؓ۔ زینبؓ بنت جحش۔ جویریہؓ) نے خوشی سے اللہ و رسول کو اختیار کر لیا تو اللہ نے ان کی قدردانی کے طور پر یہ آیت نازل فرما کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے سوا کسی اور عورت سے نکاح کرنا یا ان کو طلاق دینا یا ان کے بدلے کسی اور سے نکاح کرنے سے منع فرما دیا اگرچہ وہ کتنی ہی خوبصورت ہو سوائے ان کنیزوں کے جو حضورؐ کے حرم میں تھیں جیسے حضرت ماریہ قبطیہؓ اور ریحانہؓ اور اللہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔

افعال: تُرْجِیْ: تو ڈھیل دے، تو پیچھے رکھے، مضارع (واحد مذکر حاضر)۔ تُؤْوِیْ: تو جگہ دے، تو جگہ دیتا ہے، دے گا، مضارع (واحد مذکر حاضر)۔ عَزَلْتَ: تو نے ایک کنارے کر دیا، تو نے جدا کر دیا، تو نے علیحدہ کر دیا، ماضی (واحد مذکر حاضر)۔ اٰتَیْتَهُنَّ: تو نے ان عورتوں کو دیا، ماضی (واحد مذکر حاضر) هُنَّ ضمیر (جمع مونث غائب)۔ تَبَدَّلَ: تو بدل ڈالے، مضارع (واحد مذکر حاضر)۔ یَحْزَنَّ: وہ عورتیں غمگین نہ ہوں، نہی بانون تاکید (جمع مونث غائب)۔ یَرْضَیْنَ: وہ راضی رہیں گی، وہ خوش ہوتی ہیں، مضارع (جمع مونث غائب)۔

اسماء: حُسْنُهُنَّ: ان کا حسن، ان کی خوبصورتی حُسْنُ مضاف هُنَّ (ضمیر جمع مونث غائب) مضاف الیہ۔

سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ
تم مانگو (ازواج نبیؐ) سے | کوئی چیز | تو مانگو ان سے | پیچھے سے | پردہ کے | تمہاری یہ بات
تمہیں (ازواج نبیؐ) سے کوئی چیز مانگنی ہو تو پردے کے باہر سے مانگو۔ یہ تمہارے

اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ؕ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا
زیادہ پاکیزہ ہے | تمہارے دلوں کے لئے | اور ان کے دلوں کے لئے | اور نہیں (جائز) تمہارے لئے | کہ تم تکلیف دو
اور ان کے دلوں کے لئے بہت پاکیزہ طریقہ ہے اور تمہارے لئے جائز نہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کے

رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَاۤ اَنْ تَنْكِحُوْۤا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ
اللہ کے | رسول کو | اور نہ یہ کہ | تم نکاح کرو | اُس کی بیبیوں سے | اُس کے بعد | کبھی بھی | بیشک
رسول کو اذیت دو اور نہ یہ جائز ہے کہ اُس کے بعد کبھی اس کی بیویوں سے نکاح کرو۔ بیشک

ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ۝۵۳ اِنْ تُبْدُوْا شَيْـًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ
تمہاری یہ بات | اللہ کے نزدیک ہے | بڑا (گناہ) | اگر تم ظاہر کرو | کوئی بات | یا تم اس کو چھپاؤ
اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بڑی گناہ کی بات ہے خواہ تم کسی بات کو ظاہر کرو خواہ اسے چھپاؤ

فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝۵۴ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ
تو بیشک | اللہ | ہے | ہر ایک چیز کو | جاننے والا | نہیں (کوئی) گناہ | ان پر
اللہ تعالیٰ ہر بات کو اچھی طرح جانتا ہے۔ نبی کی بیبیوں پر

فِيْۤ اٰبَآئِهِنَّ وَلَاۤ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَاۤ اِخْوَانِهِنَّ وَلَاۤ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ
اپنے باپوں کے (سامنے آنے میں) | اور نہ اپنے بیٹوں کے | اور نہ اپنے بھائیوں کے | اور نہ | اپنے بھائیوں کے بیٹے
اپنے باپوں اپنے بیٹوں اور اپنے بھائیوں نیز اپنے بھتیجوں

وَلَاۤ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ
اور نہ اپنی بہنوں کے بیٹے | اور نہ | اپنی عورتوں کے | اور نہ ان کے | جن کے مالک ہیں | ان کے دائیں ہاتھ (کنیزیں)
اپنے بھانجوں اور اپنی (ہم جنس مومن) عورتوں اور لونڈیوں کے سامنے بلا حجاب آنے میں کوئی گناہ نہیں

وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝۵۵ اِنَّ اللّٰهَ
اور ڈرتی رہو | اللہ سے | بیشک | اللہ | ہے | ہر ایک چیز پر | گواہ | بیشک | اللہ
اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہو۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہر بات کو دیکھتا اور جانتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ

وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا
اور اس کے فرشتے | درود بھیجتے ہیں | نبیؐ پر | اے ایمان والو! | تم (بھی) درود بھیجو
اور اس کے فرشتے نبیؐ پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی اس پر

عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝۵۶ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
آپ پر | اور سلام بھیجو | بہت سلام | بیشک | جو لوگ | تکلیف دیتے ہیں | اللہ | اور اس کے رسول کو
درود و سلام بھیجو۔ بیشک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو اذیت دیتے ہیں۔

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۵۳) کچھ مسلمانوں کو عادت تھی کہ حضورؐ کے گھر میں کھانا تیار ہونے سے پہلے ہی آنحضرتؐ کے گھر میں آجاتے اور کھانا کھالینے کے بعد وہیں دیر تک باتیں کرنے بیٹھ جاتے۔ آپؐ کو اگرچہ ان کی زیادہ دیر موجودگی سے تکلیف بھی ہوتی تو ان کا لحاظ کرتے ہوئے کچھ نہ فرماتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ مسلمانو! بلا اجازت کھانا تیار ہونے سے پہلے ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں داخل ہوکر کھانے کا انتظار نہ کیا کرو۔ لیکن جب کھانا تیار ہوجائے اور تم کو اندر بلایا جائے۔ تو پھر داخل ہوا کرو اور جب کھانا کھا چکو تو فوراً اٹھ کر باہر چلے جاؤ۔ اور وہاں بیٹھ کر باتیں نہ کرو۔ اس سے حضورؐ کو سخت تکلیف پہنچتی ہے اور وہ حیا کے مارے تم کو اٹھ جانے کو نہیں فرماتے مگر اللہ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا اور جب تم کو کوئی چیز نبیؐ کی بیوی سے مانگنی ہو تو پردہ کے پیچھے سے مانگا کرو۔ یہ بات تمہارے لئے اور امہات المومنین کے لئے بہت پاکیزہ ہے۔ مسلمانوں کو جائز نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی کسی حرکت سے تکلیف دیں اور حضور کی وفات کے بعد آپ کی بیویوں سے نکاح کرنا بھی ہمیشہ کے لئے ناجائز ہے بلاشبہ تمہارا یہ کام خدا کے ہاں بہت بڑا جرم ہے۔

(۵۴) ایک صحابی نے کہا تھا کہ نبیؐ کی بیویاں ہمارے چچوں کی لڑکیاں ہیں ہمیں ان کے پاس جانے سے کیوں روک دیا گیا ہے اور کسی نے حضورؐ کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ سے نکاح کا خیال کیا تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اگر تم ظاہر زبان سے آپؐ کو تکلیف دو یا اس بات کو اپنی جی میں چھپاؤ تو اللہ ہر بات کو خوب جانتا ہے اس کے مطابق تمہیں ضرور سزا دے گا۔

(۵۵) پردے کی آیت کے نازل ہونے پر ازواج النبیؐ کے باپوں اور بیٹوں اور رشتہ داروں نے آپ سے معلوم کیا کہ ہم بھی پردہ کے پیچھے سے آپ کی بیویوں سے بات کریں؟ تب یہ آیت نازل ہوئی کہ امہات المومنین پر اپنے باپوں اور بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں اور مسلمان عورتوں اور اپنی مملوکہ کنیزوں کے سامنے آنے میں کوئی گناہ نہیں اور ان کو پردے کے بارے میں اللہ کی نافرمانی سے ڈرتے رہنا چاہئے بیشک ہر چیز اللہ کی نظر میں ہے ذرا سی نافرمانی پر بھی وہ سزا دے گا۔

(۵۶) بلاشبہ اللہ خود بھی اپنے نبیؐ پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی ہمیشہ آپؐ کے لئے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اس لئے ایمان والوں کو لازم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ درود اور کثرت سے سلام بھیجا کریں۔ (ف) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ یا کوئی اور درود کہا کریں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمر میں ایک دفعہ درود بھیجنا فرض ہے اور جس مجلس میں آپؐ کا نام مبارک لیا جائے وہاں ایک بار درود واجب ہے باقی مستحب' اور سب سے بہتر درود بھیجنے کا طریقہ وہ ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے۔

افعال: اِنْتَشِرُوْا: تم الگ الگ ہو جاؤ' پھیل پڑو' امر (جمع مذکر حاضر)۔ دُعِیْتُمْ: تم بلائے گئے' ماضی مجہول (جمع مذکر حاضر)۔ طَعِمْتُمْ: تم کھا چکے' تم نے کھالیا' ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ تُؤْذُوْا: تم ایذا دو' تم تکلیف پہنچاؤ' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ سَاَلْتُمُوْھُنَّ: تم نے ان (عورتوں) سے مانگا' تم نے ان سے سوال کیا' سَاَلْتُمْ' ماضی (جمع مذکر حاضر) اس میں واؤ اشباع کا ہے' ھُنَّ ضمیر (جمع مونث غائب)۔ یُؤْذِیْ: ایذا دیتا ہے' مضارع مجہول منفی (واحد مذکر غائب)۔ اِتَّقِیْنَ: تم سب عورتیں ڈرتی ہو' پرہیزگار بنی رہو' امر (جمع مونث حاضر)۔ سَلِّمُوْا: تم سلام کرو' تم سلام بھیجو' امر (جمع مذکر حاضر)۔ صَلُّوْا: تم درود بھیجو' تم رحمت بھیجو' امر (جمع مذکر حاضر)۔ یُصَلُّوْنَ: وہ رحمت بھیجتے ہیں' رحمت کی دعا کرتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: اِنٰهُ: اس کا پکنا' اس کا وقت۔ مُسْتَاْنِسِیْنَ: جی لگانے والے' دلچسپی کے ساتھ بیٹھ رہنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ نٰظِرِیْنَ: انتظار کرنے والے' راہ تکنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔

لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا

لعنت کی اُن پر | اللہ نے | دنیا میں | اور آخرت (میں) | اور تیار کر رکھا ہے | ان کے لئے | عذاب

اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں ان پر لعنت کی ہے اور ان کے لئے رُسوا کرنے والا عذاب

مُّهِيْنًا ۝٥٧ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا

رُسوا کرنے والا | اور جو لوگ | تکلیف دیتے ہیں | مومن مردوں | اور مومن عورتوں کو | بغیر | کچھ (گناہ) کئے

تیار کر رکھا ہے۔ اور وہ لوگ جو بے گناہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو اذیت دیتے ہیں تو وہ اپنے

فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝٥٨ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ

تو بیشک انہوں نے اٹھایا | بہتان | اور گناہ | واضح | اے نبیؐ! | کہہ دیجئے

اوپر بہتان اور کھلے گناہ کا بوجھ لاد رہے ہیں۔ اے نبیؐ! اپنی بیویوں

لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ

اپنی بیبیوں سے | اور اپنی بیٹیوں | اور مومنوں کی عورتوں سے | کہ نیچی لٹکا لیا کریں | اپنے اوپر

اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی چادریں (چہرے پر) کچھ

مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَ

اپنی چادریں | یہ (بات) | زیادہ قریب ہے | (اس سے) کہ | وہ پہچانی جائیں | تو انہیں تکلیف نہ دی جائے اور

نیچے لٹکایا کریں۔ اس طرح ان کے (پردہ دار عورتیں ہونے کی) پہچان میں آسانی ہوگی اور انہیں (بے ہودہ مردوں کی طرف سے)

كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝٥٩ لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ

ہے | اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم والا | اگر | باز نہ آئے | منافق | اور وہ لوگ

ایذا نہیں پہنچے گی۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اگر منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ

جن کے دلوں میں | مرض ہے | اور افواہیں اڑانے والے | مدینہ میں | تو ہم تجھے مسلط کر دیں گے

خرابی ہے، نیز وہ جو مدینہ میں جھوٹی افواہیں اُڑاتے ہیں، باز نہ آئے

بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَاۤ اِلَّا قَلِيْلًا ۝٦٠ ۛۚ مَّلْعُوْنِيْنَ ۛۚ اَيْنَمَا

ان پر | پھر | وہ تمہارے پاس نہ رہ سکیں گے | وہاں | مگر | تھوڑی مدت | لعنت کئے ہوئے | جہاں (بھی)

تو ہم آپؐ کو ان پر مسلط کر دیں گے پھر وہ اس شہر میں آپؐ کے پاس بہت کم ہی ٹھہر سکیں گے (یہ ہر جگہ) لعنتی ہو کر

ثُقِفُوْۤا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ۝٦١ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ

وہ پائے جائیں | پکڑے جائیں | اور قتل کئے جائیں | خوب قتل | (یہ) اللہ کی سنت ہے | ان لوگوں میں

(رہیں گے)، جہاں کہیں جا کر ٹھہریں گے، پکڑے اور مارے جائیں گے۔ جو لوگ ان سے پہلے گزر چکے ہیں

خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۝٦٢ يَسْـَٔلُكَ

جو گزرے ہیں | اس سے پہلے | اور آپ ہرگز نہ پائیں گے | اللہ کی سنت میں | کوئی تبدیلی | آپ سے پوچھتے ہیں

ان کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ کا یہی دستور رہا ہے اور اللہ کے دستور میں ہرگز تبدیلی نہ ہوگی (اے پیغمبرؐ!) لوگ آپ سے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۵۷) بیشک وہ لوگ جو اللہ ورسولؐ کی نافرمانی کر کے آپؐ کو دکھ پہنچاتے ہیں اللہ نے ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت بھیج دی ہے اور ان کے لئے رسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(۵۸) اور مسلمان مردوں اور عورتوں کو کسی غلطی یا گناہ کے بغیر تکلیف پہنچانا کھلم کھلا جرم اور گناہ کا ارتکاب کرنا ہے۔

(۵۹) اسلام کے ابتدا میں سب عورتیں صرف ایک کرتہ اور ایک اوڑھنی پہن کر قضائے حاجت کے لئے رات کے وقت جنگل میں جایا کرتی تھیں اور شریر لوگ کنیزوں کو چھیڑا کرتے اور کبھی کبھی شریف وکنیز کی تمیز نہ ہونے کی وجہ سے شریف عورتوں کو بھی چھیڑ بیٹھتے تھے اس لئے یہ آیت نازل ہوئی کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمان عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنے سر اور چہروں کو چادروں سے ڈھانپ لیا کریں تاکہ کنیزوں سے ان کی تمیز ہو جائے۔ اور انہیں کوئی چھیڑ نہ سکے اور اللہ غفور رحیم ہے۔

(۶۰) اگر وہ منافق اور بدکار اور مدینہ میں جھوٹی افواہیں اڑانے والے جو مسلمانوں کے دل توڑنے کے لئے رسول اللہ کے قتل اور ان کی شکست کی افواہیں اڑاتے رہتے ہیں اپنی حرکات سے باز نہ آئیں گے تو ہم ضرور آپؐ کو ان کو سزا دینے کا حکم دیں گے اور پھر وہ لوگ آپؐ کے پڑوس میں مدینہ کے اندر تھوڑی مدت ٹھہر سکیں گے۔

(۶۱) ان پر ہر طرف سے لعنت کی جائے گی اور جہاں پائے جائیں گے بری طرح پکڑ کر قتل کر دیئے جائیں گے۔

(۶۲) ان منافقین کے بارے میں خدا کا یہی قانون رہا ہے جنہوں نے اس سے پہلے انبیاءؑ کے ساتھ منافقت کی انہیں سزا دی گئی اور آپؐ اللہ کے قانون میں کبھی تبدیلی نہ پائیں گے انہیں بھی سزا ملے گی۔

افعال: اِحْتَمَلُوْا: انہوں نے اٹھایا' ماضی (جمع مذکر غائب)۔ لَنُغْرِيَنَّكَ: ہم ضرور ہی تم کو مسلط کر دیں گے' مضارع بانون تاکید ثقیلہ (جمع متکلم) 'كَ ضمیر (واحد مذکر حاضر)۔ يُدْنِيْنَ: وہ نیچے کر لیا کریں' گھونگھٹ نکال لیں' مضارع (جمع مونث غائب)۔ يُعْرَفْنَ: کہ ان کی شناخت ہو جائے' مضارع مجہول (جمع مونث غائب)۔ يُؤْذَيْنَ: ان عورتوں کو ایذا انہیں دی جائے گی (جمع مونث غائب)' مضارع مجہول منفی۔ اُخِذُوْا: وہ پکڑے گئے' ماضی مجہول (جمع مذکر غائب)۔ يُجَاوِرُوْنَكَ: وہ تمہارے پڑوس میں (یعنی مدینہ میں) (نہ) رہ سکیں گے' مضارع (جمع مذکر غائب) 'كَ ضمیر (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: جَلَابِيْبِهِنَّ: ان کی بڑی چادریں' جَلَابِيْب مضاف' هِنَّ (ضمیر جمع مونث غائب) مضاف الیہ۔ مُرْجِفُوْنَ: لرزہ انگیز جھوٹی خبریں دینے والے' فساد کرنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ تَقْتِيْلًا: خوب قتل کرنا' خوب ذلیل کرنا' اچھی طرح سے تابع کرنا' مصدر ہے۔ مَلْعُوْنِيْنَ: پھٹکارے ہوئے' ہانکے ہوئے' راندۂ درگاہ' اسم مفعول (جمع مذکر)۔

النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُدْرِيْكَ
لوگ | قیامت کے متعلق | کہہ دیجئے | اس کا علم تو | اللہ کے پاس ہے | اور تمہیں کیا خبر
قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو اللہ تعالیٰ ہی کو ہے اور آپ کیا جانیں

لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ﴿٦٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ
کہ شاید | قیامت | ہو | قریب ہی | بیشک | اللہ نے | لعنت کی ہے | کافروں پر | اور تیار کر رکھی ہے
کہ شاید قیامت قریب ہی ہو۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کے لئے

لَهُمْ سَعِيْرًا ﴿٦٤﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا
ان کے لئے | بھڑکتی ہوئی دوزخ | وہ رہیں گے | اس میں | ہمیشہ | نہیں | پائیں گے | (کوئی) دوست
دھکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (اور) کوئی دوست یا مددگار نہ

وَّلَا نَصِيْرًا ﴿٦٥﴾ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ
اور نہ (کوئی) مددگار | جس دن | الٹ پلٹ کئے جائیں گے | ان کے چہرے | آگ میں | وہ کہیں گے
پائیں گے۔ جس دن ان کے چہرے آگ میں اُلٹ پلٹ کئے جائیں گے تو وہ کہیں گے

يٰلَيْتَنَا اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿٦٦﴾ وَقَالُوْا رَبَّنَا
اے کاش! | ہم نے کہا مانا ہوتا | اللہ کا | اور کہا مانا ہوتا | رسولؐ کا | اور وہ کہیں گے | اے ہمارے رب!
کہ اے کاش! ہم نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی ہوتی۔ اور کہیں گے اے ہمارے رب!

اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ﴿٦٧﴾
بیشک ہم نے حکم مانا تھا | اپنے سرداروں | اور اپنے بڑوں کا | پس انہوں نے ہمیں گمراہ کردیا | راہِ (حق) سے
ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کی اطاعت کی سو انہوں نے ہمیں راستے سے بھٹکا دیا۔

رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ﴿٦٨﴾
اے ہمارے رب | دے انہیں | دوگنا | عذاب | اور لعنت کر اُن پر | لعنت | بڑی
اے اللہ! اُن کو دوہرا عذاب دے اور اُن پر بہت بڑی لعنت کر۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ
اے ایمان والو! | نہ ہونا | اُن لوگوں کی طرح | جنہوں نے اذیت دی | موسیٰ کو | پھر بری کردیا اس کو
اے ایمان والو! اُن لوگوں کی طرح نہ بنو جنہوں نے موسیٰ کو اذیت دی

اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ﴿٦٩﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
اللہ نے | اس سے جو | انہوں نے کہا | اور وہ تھا | نزدیک | اللہ کے | بڑا عزت والا | اے ایمان والو!
تو اللہ تعالیٰ نے ان کی باتوں سے موسیٰ کو بری ثابت کیا اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت معزز تھا۔ اے ایمان والو!

اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿٧٠﴾ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ
ڈرو | اللہ سے | اور کہو | بات | سیدھی | وہ درست کردے گا | تمہارے لئے | تمہارے اعمال کو
اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور بات نپی (اور سچی) کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو سنوار دے گا

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۶۳) مشرکین مذاق کے طور پر اور یہود امتحان کے طور پر آپؐ سے پوچھتے ہیں کہ قیامت کب قائم ہوگی؟ آپؐ ان سے کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے اور کیا بعید ہے کہ وہ وقت بالکل قریب ہی آ لگا ہو۔

(۶۴) بیشک اللہ نے کفار پر ہمیشہ کے لئے لعنت ڈال دی ہے اور ان کے لئے قیامت میں بھڑکتا ہوا دوزخ تیار کر رکھا ہے۔

(۶۵) جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہاں کوئی دوست اور مددگار نہ پائیں گے جو اُن کو اس سے رہائی دلا سکے۔

(۶۶) قیامت کے روز جب دوزخ کی آگ میں ان کفار کے منہ الٹ پلٹ کر جھلسائے جائیں گے اور وہ خواہش کریں گے کہ اے کاش! اگر ہم نے دنیا میں اللہ و رسول کا کہا مان کر دین حق قبول کرلیا ہوتا تو آج یہ برا دن نہ دیکھتے۔

(۶۷) نیز کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم تو دنیا میں کفر کے سرغنوں اور اپنے باپ دادا کے کہنے سے دین حق سے گمراہ ہوئے تھے۔

(۶۸) اس لئے آپ ان سرغنوں کو دُگنا عذاب دیجئے اور ان پر بھاری لعنت ڈالئے۔

(۶۹) مسلمانو! تم ہرگز ان منافقین (قارون اور اس کے ہمراہیوں) کی سی چال نہ چلو۔ جنہوں نے ایک عورت کو لالچ دے کر حضرت موسیٰؑ پر زنا کی تہمت لگا کر ان کو دکھ پہنچایا تھا اور اللہ نے اپنے فضل سے موسیٰؑ کو اس تہمت سے بری کیا تھا اور وہ اللہ کے نزدیک صاحب عزم و ارادہ تھے۔ (ف) اس میں اشارہ ہے کہ مسلمانوں کو حضرت زینب بنت جحشؓ کے معاملہ میں آنحضرت پر ناجائز تہمت لگانے میں (کہ آپؐ نے منہ بولے بیٹے کی مطلقہ عورت سے نکاح کرلیا ہے) منافقین کے ساتھ شامل نہیں ہونا چاہئے۔

(۷۰) مسلمانو! اللہ سے ڈر کر ہمیشہ سچ کہا کرو۔

انعال: تُقَلَّبُ: اوندھا ڈالا جائے گا، پھیرا جائے گا، مضارع (واحد مونث غائب)۔ لَعَنَ: رحمت سے دور کر دیا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ اٰذَوۡا: انہوں نے ستایا، ماضی (جمع مذکر غائب)۔ اِلۡعَنۡهُمۡ: ان کو پھٹکار، ان پر لعنت بھیج، امر (واحد مذکر حاضر)، هُمۡ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ بَرَّاَهُ: اس کو بری کر دیا، ماضی (واحد مذکر غائب)، هُ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: سَادَتَنَا: ہمارے سردار، سَادَةَ مضاف، نَا (ضمیر جمع متکلم) مضاف الیہ۔ کُبَرَآءَ نَا: ہمارے سردار، بڑے لوگ، دنیوی لحاظ سے بڑے (ہم نے اپنے سرداروں اور بڑے لوگوں کا کہنا مانا)، کُبَرَآءَ مضاف، نَا (ضمیر جمع متکلم) مضاف الیہ۔

وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ

اور معاف کردے گا | تمہیں | تمہارے گناہ | اور جو کوئی | حکم مانے | اللہ | اور اس کے رسول کا | تو وہ کامیاب ہوا

اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے، تو اس نے

فَوْزًا عَظِيمًا ﴿٧١﴾ إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

کامیابی | بڑی (سے) | بیشک | ہم نے پیش کی | اپنی امانت | آسمانوں پر | اور زمین

عظیم الشان کامیابی حاصل کرلی۔ ہم نے آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر (اطاعت کی ذمہ داری اٹھانے کی) امانت پیش کی،

وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا

اور پہاڑوں پر | تو انہوں نے انکار کیا | اس کا ذمہ اٹھانے سے | اور وہ ڈر گئے | اس سے | اور ذمہ اٹھالیا اس کا

تو سب نے اس ذمہ داری (کے قابل ہونے) سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اسے

الْإِنْسَانُ ۖ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ﴿٧٢﴾ لِيُعَذِّبَ اللَّهُ

انسان نے | بیشک وہ | تھا | بڑا ظالم | بڑا نادان | تاکہ عذاب دے | اللہ

اپنے ذمہ لے لیا، وہ بیشک بڑا ظالم اور نادان ہے۔ تو نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ

الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ وَيَتُوبَ

منافق مردوں | اور منافق عورتوں | اور مشرک مردوں | اور مشرک عورتوں کو | اور توبہ قبول کرے

منافق مردوں، اور منافق عورتوں کو اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو سزا دے گا اور مومن مردوں اور

اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿٧٣﴾

اللہ | مومن مردوں کی | اور مومن عورتوں کی | اور ہے | اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم والا

مومن عورتوں کے گناہ معاف کر دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے اور رحم کرنے والا ہے۔

سُورَةُ سَبَإٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ أَرْبَعٌ وَخَمْسُونَ آيَةً وَسِتُّ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورۂ سبا مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں چون آیتیں اور چھ رکوع ہیں

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

سب تعریف | اللہ ہی کی ہے | وہ اللہ | جس کا ہے | جو کچھ آسمانوں میں ہے | اور جو کچھ زمین میں ہے

تمام حمد و ثناء اللہ تعالیٰ کے لئے ہے، جو ہر اس چیز کا مالک ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور

وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْآخِرَةِ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ﴿١﴾

اور اسی کے لئے سب تعریف ہے | آخرت میں (بھی) | اور وہی ہے | حکمت والا | باخبر

آخرت میں بھی حمد و ثناء اسی کے لئے ہے اور وہ حکمت والا اور خبردار ہے۔

يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا

وہ جانتا ہے | جو کچھ | داخل ہوتا ہے | زمین میں | اور جو کچھ نکلتا ہے | اس میں سے | اور جو کچھ

اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو کچھ اس سے نکلتا ہے اور جو کچھ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷۱) کہ اس سچ بولنے کی برکت سے اللہ تمہارے اعمال کو قبول فرمائے گا اور تمہارے گناہ معاف کردے گا اور اللہ و رسول کا حکم ماننے والے کو بڑی بھاری کامیابی نصیب ہوگی۔

(۷۲) بیشک اللہ کی مرضی ابتدا ہی میں اس بات کی متقاضی ہوئی کہ اپنی ایک امانت عظیمہ (اپنے رب کی معرفت و اطاعت) اپنی مخلوقات میں سے کسی ایک کے حوالے کرکے اس کا درجہ سب سے بڑھادے مگر کوئی مخلوق فطرۃً اس بوجھ کو برداشت کرنے کے قابل نہ تھی۔ حتیٰ کہ آسمان اور زمین اور پہاڑوں جیسی عظیم مخلوقات کی فطرت نے بھی اس کی ذمہ داری اٹھاسکنے سے انکار کردیا اور حضرت انسان جس کو فطری طور پر جوہر عقل اور ارادۂ اختیار کی صفات سے نوازا گیا تھا۔ اس نے اس بار امانت کو اٹھانے کی ذمہ داری اپنے ذمے لے لی واقعی اس نے اپنے اوپر بڑا ظلم کیا اور بڑا ہی نادان تھا کہ اس کی مشکلات کو نہ سمجھا۔ لیکن اسی جہالت و نادانی کے اندر اس کی عظمت کا راز بھی پوشیدہ ہے کہ وہ اپنی فطری استعداد کو اطاعت الٰہی میں صرف کرکے ان اعلیٰ ترین مقامات تک پہنچ سکتا ہے جن سے دوسری مخلوقات عاجز ہیں۔

(۷۳) بار امانت اٹھانے کا اس کا انجام یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ منافق اور مشرک مردوں اور عورتوں کو عذاب دے اور ایماندار مردوں اور عورتوں پر رحم کرے اور اللہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

سورۂ سبا

اس سورۃ میں سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان کی نسل کا ذکر ہے جو یمن کے ایک شہر مأرب میں آباد تھی۔ اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) دنیا و آخرت میں سب تعریف اللہ ہی کو شایاں ہے جو ان تمام مخلوقات کا مالک ہے جو آسمان اور زمین میں موجود ہیں، وہی حکمت والا، ہر چیز سے باخبر ہے۔

افعال: اَبَیْنَ: ان عورتوں نے انکار کیا، ماضی (جمع مونث غائب)۔ یَحْمِلْنَهَا: وہ اس کو اٹھائیں، مضارع (جمع مونث غائب) ھَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔ اَشْفَقْنَ: وہ ڈر گئیں، ماضی (جمع مونث غائب)۔ حَمَلَهَا: اس کو اٹھالیا، ماضی (واحد مذکر غائب) ھَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔

اسماء: اَمَانَةَ: امانت، اَمٰنٰتٌ جمع۔ جَهُوْلًا: بڑا نادان، بڑا جاہل، مبالغہ کا صیغہ۔ ظَلُوْمًا: نہایت ستم گار، بہت ظلم کرنے والا، بڑا بے انصاف، نہایت بے باک، بڑا بے ترس، مبالغہ کا صیغہ ہے۔

يَنۡزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعۡرُجُ فِيۡهَا ؕ وَهُوَ الرَّحِيۡمُ

نازل ہوتا ہے | آسمان سے | اور جو کچھ | اوپر چڑھتا ہے | اس میں | اور وہ | نہایت رحم والا

آسمان سے اُترتا ہے اور جو کچھ آسمانوں میں چڑھتا ہے۔ اور وہ رحم کرنے والا

الۡغَفُوۡرُ ﴿۲﴾ وَقَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَا تَاۡتِيۡنَا السَّاعَةُ ؕ قُلۡ

بڑا بخشنے والا ہے | اور کہتے ہیں | جو لوگ | کافر ہیں | کہ نہیں آئے گی ہم پر | قیامت | آپ کہہ دیجئے

اور بخشنے والا ہے۔ اور جو لوگ منکر ہیں' وہ کہتے ہیں قیامت ہم پر نہیں آئے گی۔ کہہ دیجئے

بَلٰى وَرَبِّىۡ لَتَاۡتِيَنَّكُمۡ ۙ عٰلِمِ الۡغَيۡبِ ۚ لَا يَعۡزُبُ

کیوں نہیں! | مجھے اپنے رب کی قسم | وہ ضرور آکے رہے گی تم پر | (جو) غیب کا جاننے والا ہے | پوشیدہ نہیں

ہاں میرے پروردگار کی قسم! جو عالم الغیب ہے' قیامت تمہارے سامنے آکر رہے گی

عَنۡهُ مِثۡقَالُ ذَرَّةٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الۡاَرۡضِ وَ

اس سے | ذرہ برابر (چیز) | آسمانوں میں | اور نہ | زمین میں | اور

آسمانوں میں اور زمین میں' ذرہ برابر چیز اس (اللہ) سے اوجھل نہیں اور

لَاۤ اَصۡغَرُ مِنۡ ذٰلِكَ وَلَاۤ اَكۡبَرُ اِلَّا فِىۡ كِتٰبٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۳﴾ لِّيَجۡزِىَ

اور نہیں' کوئی چیز اس سے چھوٹی | اور نہ اس سے بڑی | مگر | وہ کتاب واضح میں (درج) ہے | تاکہ جزا دے

نہ اس سے چھوٹی' اور نہ اس سے بڑی کوئی چیز (ایسی) ہے جو کتابِ روشن (لوح محفوظ) میں (درج نہ) ہو۔ تاکہ ان

الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ

ان لوگوں کو | جو ایمان لائے | اور انہوں نے عمل کئے | نیک | انہی کے لئے ہے | بخشش

لوگوں کو اللہ تعالیٰ جزا دے' جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے' یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے

وَّرِزۡقٌ كَرِيۡمٌ ﴿۴﴾ وَالَّذِيۡنَ سَعَوۡ فِىۡۤ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيۡنَ

اور رزق | عزت کا | اور جنہوں نے | کوشش کی | ہماری آیتوں میں | (ہمیں) عاجز کرنے کو

مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیتوں کو ناکام بنانے کی کوشش کی'

اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ مِّنۡ رِّجۡزٍ اَلِيۡمٌ ﴿۵﴾ وَيَرَى الَّذِيۡنَ

انہی لوگوں کے لئے ہے | عذاب | سخت دردناک عذاب | اور دیکھتے ہیں | وہ لوگ جن کو

ان کے لئے دردناک عذاب کی سزا ہوگی اور جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے

اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ الَّذِىۡۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ هُوَ الۡحَقَّ ۙ

دیا گیا | علم | کہ جو (کچھ) | نازل ہوا | آپ کی طرف | آپ کے رب کی طرف سے | وہی برحق ہے

وہ جانتے ہیں کہ جو (کلام) آپ کے ربّ کی طرف سے آپ پر اُتارا گیا ہے' وہ بالکل سچا ہے

وَيَهۡدِىۡۤ اِلٰى صِرَاطِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَمِيۡدِ ﴿۶﴾ وَقَالَ الَّذِيۡنَ

اور وہ دکھاتا ہے | راہ (اللہ کی) | جو غالب | حمد و ثناء کے لائق ہے | اور کہتے ہیں | وہ لوگ جو

اور غالب اور قابل حمد و ثناء ذات (اللہ تعالیٰ) کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲) اور جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے مثلاً مردے اور خزانے اور بارش وغیرہ اور جو کچھ اس میں سے نکلتا ہے جیسے نباتات اور جواہرات اور پانی وغیرہ اور جو کچھ آسمان سے اترتا ہے جیسے بارش اور برکات وغیرہ اور جو کچھ اس میں اوپر چڑھتا ہے جیسے ملائکہ دعائیں اور روحیں وغیرہ' ان سب معاملوں کا اللہ کو علم ہے اور وہ نہایت رحم کرنے والا بڑا بخشنے والا ہے۔

(۳) موت کے بعد دوبارہ زندہ اٹھنے کے منکر کہتے ہیں کہ نہ قیامت قائم ہوگی اور نہ دوبارہ اٹھایا جانا ہوگا' آپ کہہ دیجئے کیوں نہیں بلکہ مجھے اس اللہ کی قسم! جو غیب کا جاننے والا ہے اور آسمان وزمین کا ایک ذرہ تک اس سے مخفی نہیں رہ سکتا اور اس سے چھوٹی یا بڑی ہر ایک چیز اس کے پاس لوح محفوظ میں درج ہے کہ قیامت ضرور آکر رہے گی۔

(۴) تاکہ جن لوگوں نے ایمان لاکر اچھے عمل کئے اللہ ان کو نیک بدلہ دے۔ ایسے ہی نیک بختوں کو قیامت میں بخشش اور عزت کی روزی ملے گی۔

(۵) اور جو لوگ خدا کی آیتوں کے مقابلے میں اس خیال سے کوشش کرتے رہتے ہیں کہ گویا ہم انہیں پکڑ نہ سکیں گے' آخرت میں ان کے لئے دردناک عذاب تیار ہے۔

(۶) اور منصف مزاج علماءِ اہل کتاب مثلاً عبداللہ بن سلام وغیرہ نیز ہر دور کے منصف مزاج اہل علم اس قرآن کو اللہ کا سچا کلام اور دین حق کی طرف رہنمائی کرنے والا سمجھتے ہیں۔

انعال: یَنْزِلُ: وہ اترتا ہے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ تَأْتِیَنَّکُمْ: وہ تمہارے پاس ضرور آئے گی' مضارع بانون تاکید (واحد مونث غائب)' کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ یَعْزُبُ: وہ چھپتا ہے' دور ہوتا ہے' پوشیدہ ہوتا ہے' وہ غائب نہیں ہے' مضارع منفی (واحد مذکر غائب)۔ یَرٰی: وہ دیکھتے ہیں' جانتے ہیں' مضارع (واحد مذکر غائب)۔

كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ

کافر ہیں | کیا ہم بتائیں تمہیں | وہ آدمی | جو تمہیں خبر دیتا ہے | کہ جب تم ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے

کفر اختیار کیا، کہا کہ کیا ہم تمہیں اس شخص کا پتہ دیں، جو یہ کہتا ہے کہ جب تم مر کر

كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۚ ⑦ اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ

پورے طور پر | تو بیشک تم | نئی زندگی میں (آؤ گے) | کیا اُس نے باندھا | اللہ پر

ٹکڑے ٹکڑے ہو جاؤ گے تو پھر تمہیں ازسرنو پیدا کیا جائے گا۔ کیا اُس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا

كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ۭ بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

جھوٹ | یا اسے | جنون ہے | (نہیں) بلکہ | جو لوگ | یقین نہیں کرتے | آخرت پر (وہ)

ہے یا اُسے جنون ہے؟ (نہیں) بلکہ وہ لوگ جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے وہ

فِي الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ⑧ اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ

عذاب میں | اور دور کی گمراہی میں (پڑے) ہیں | پس کیا انہوں نے دیکھا نہیں | اس کی طرف | جو ان کے سامنے ہے

عذاب اور پرلے درجے کی گمراہی میں پڑے ہیں۔ کیا انہوں نے آسمان اور زمین کو نہیں دیکھا

وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ

اور جو کچھ | ان کے پیچھے ہے | آسمان | اور زمین | اگر | ہم چاہیں | تو دھنسا دیں

جو ان کے آگے اور پیچھے پھیلے ہوئے ہیں۔ اگر ہم چاہیں تو ان کو زمین

بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَاۗءِ ۭ اِنَّ

ان کو | زمین میں | یا ہم گرا دیں | ان پر | ٹکڑے | آسمان سے | بیشک

میں دھنسا دیں یا ان پر آسمان کے ٹکڑے گرا دیں۔ یقیناً اس

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ⑨ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ

اس میں | نشانی ہے | ہر ایک | رجوع کرنے والے بندے کے لئے | اور بیشک | ہم نے دی تھی | داؤدؑ کو

میں نشان عبرت ہے اس بندے کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے۔ اور یقیناً ہم نے داؤدؑ کو

مِنَّا فَضْلًا ۭ يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا

اپنی طرف سے | فضیلت | اے پہاڑو | تسبیح کرو | اس کے ساتھ | اور اے پرندو (تم بھی) | اور نرم کر دیا ہم نے

اپنے فضل سے نوازا (اور حکم دیا کہ) اے پہاڑو! اس کے ساتھ تم بھی مل کر تسبیح بیان کرو، پرندوں کو بھی حکم ہوا اور ہم

لَهُ الْحَدِيْدَ ⑩ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ

اس کے لئے لوہے کو | کہ | بنا | کشادہ زرہیں | اور اندازہ رکھ | (کڑیاں) جوڑنے میں

نے اس کے لئے لوہے کو نرم کر دیا۔ اور (حکم دیا) کہ پوری پوری زرہیں بناؤ اور کڑیوں کو جوڑنے کا اندازہ مقرر کرو

وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ⑪ وَلِسُلَيْمٰنَ

اور عمل کرو | اچھے | بیشک میں | اس کو | جو تم کرتے ہو | دیکھ رہا ہوں | اور سلیمان کے لئے (ہم نے تابع کیا)

اور اچھے عمل کرو۔ بیشک میں تمہارے اعمال دیکھ رہا ہوں۔ اور ہم نے سلیمان کو ہوا

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۷) اور کفار قریش ایک دوسرے کو مذاق کے طور پر جان بوجھ کر انجان بن کر کہتے ہیں کہ کیا ہم تمہیں ایک ایسا عجیب آدمی (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) نہ بتائیں جو تمہیں ایک عجیب بات بتائے گا کہ جب تم مر کر پورے طور ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو تمہیں دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔

(۸) تو کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے خیال میں اللہ پر جھوٹا الزام لگاتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ یہ کلام اللہ کی طرف سے مجھ پر وحی کے ذریعے نازل ہوا ہے یا انہیں دیوانگی ہے کہ ایسی باتیں کرتے ہیں؟ ہرگز نہیں بلکہ جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے وہی گمراہ ہیں۔ جس کی وجہ سے آخرت میں انہیں سخت عذاب ہوگا۔

(۹) پس کیا یہ موت کے بعد دوبارہ زندہ اٹھائے جانے سے انکار کرنے والے ہمارے آسمان اور زمین کو غور سے نہیں دیکھتے کہ وہ کس طرح انہیں چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں وہ ان سے نکل کر کہیں باہر نہیں جا سکتے اور ہمیں یہ قدرت ہے کہ اگر چاہیں تو انہیں زمین میں دھنسا دیں جیسے قارون کو دھنسا دیا تھا یا ان پر آسمان کا ایک ٹکڑا گرا کر انہیں ہلاک کر دیں اور جو کوئی بھی اللہ کی طرف رجوع کرنے والا بندہ ہے اس کے لئے بیشک ان تاریخی واقعات میں اللہ کی قدرت کا نشان موجود ہے کہ وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔

(۱۰) اور ہمیں وہ قدرت حاصل ہے کہ ہم نے داؤد علیہ السلام کو نبوت عطا فرما کر اپنی قدرت سے معجزے کے طور پر پہاڑوں کو جو ایک بے جان چیز ہے اور پرندوں کو جو عقل نہیں رکھتے حکم دیا کہ عقلمند انسان کی طرح حضرت داؤدؑ کے ساتھ مل کر ذکر و تسبیح کرو اور ان کے لئے ٹھوس لوہے کو موم کی طرح نرم کر دیا۔

(۱۱) تاکہ وہ آسانی سے لوہے کو آگ میں گرم کئے بغیر مجاہدین کے لئے کشادہ زرہیں کڑیاں جوڑنے میں پورا اندازہ ملحوظ رکھ کر بنا سکیں اور اللہ نے حضرت داؤدؑ اور ان کے گھر والوں اور پیروی کرنے والوں کو حکم دیا کہ تم سب نیک عمل کرو جو کچھ بھی تم کرتے ہو ہمیں معلوم ہے۔

افعال: مُزِّقْتُمْ: تم ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جاؤ گے، ماضی مجہول (جمع مذکر حاضر)۔ نَدُلُّکُمْ: ہم تم کو بتلائیں، ہم تم کو راہ بتاتے ہیں، مضارع جمع متکلم)، کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ نَخْسِفُ: ہم دھنسا دیں، مضارع (جمع متکلم)۔ نُسْقِطُ: ہم گرا دیں، مضارع (جمع متکلم)۔ اِعْمَلْ: تو بنا، کام کر، عمل کر، امر (واحد مذکر حاضر)۔ اَلَنَّا: ہم نے نرم کر دیا، ماضی (جمع متکلم)۔ اَوِّبِیْ: تو رجوع ہو، تو لوٹ، امر (واحد مونث حاضر)۔ آیت میں مراد تسبیح کرنا ہے۔ قَدِّرْ: مناسب اندازہ کے ساتھ بناؤ، امر (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: مُمَزَّقٍ: ٹکڑے ٹکڑے کرنا، مصدر میمی بروزن اسم مفعول۔ سٰبِغٰتٍ: کشادہ زرہیں، اسم فاعل (جمع مونث)۔ مُنِیْبٍ: اللہ کی طرف خلوص سے رجوع کرنے والا، اسم فاعل (واحد مذکر)۔

الرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَأَسَلْنَا لَهُ

ہوا کو | اس کا صبح کا چلنا | ایک ماہ (کی مسافت تھی) | اور شام کا چلنا (بھی) | ایک ماہ (کی مسافت) | اور ہم نے بہادیا | اس کے لئے

کے تابع بنا دیا جس کی صبح کی منزل ایک ماہ کی اور شام کی منزل ایک ماہ کے سفر کے برابر تھی، ہم نے اس کے لئے پگھلے

عَيْنَ الْقِطْرِ ۖ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ

چشمہ | (پگھلے ہوئے) تانبے کا | اور جنات میں سے (بعض) | (ایسے تھے) جو کام کرتے تھے | اس کے سامنے

ہوئے تانبے کا چشمہ جاری کردیا۔ اور کچھ جنات ایسے تھے جو اس کے ربّ کے حکم سے، اس کے سامنے خدمت

بِإِذْنِ رَبِّهِ ۖ وَمَنْ يَزِغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا نُذِقْهُ

اپنے ربّ کے حکم سے | اور جو کوئی | پھر جاتا ہے | ان میں سے | ہمارا حکم (بجالانے) سے | ہم چکھاتے تھے اس کو

کرتے تھے اور اگر ان میں سے جس نے ہمارے حکم (یعنی اطاعت سلیمانؑ) سے روگردانی اختیار کی، تو ہم

مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ ﴿١٢﴾ يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِنْ مَحَارِيبَ

عذاب بھڑکتی | آگ کا | وہ بناتے تھے | اس کے لئے | جو کچھ وہ چاہتا | محرابیں

اس کو جہنم کے عذاب کا مزہ چکھائیں گے وہ (جن) ان کے لئے جو وہ چاہتے، بناتے (مثلاً) بڑی بڑی عمارتیں

وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُورٍ رَاسِيَاتٍ ۚ اعْمَلُوا

اور تصویریں | اور لگن | حوض جیسے | اور دیگیں | ایک جگہ جمی ہوئیں | کرتے رہو

اور تصویریں اور تالابوں کے برابر لگن اور بڑی بڑی دیگیں جو (ایک ہی جگہ) جمی رہیں۔ اے آل داوٗد

آلَ دَاوُودَ شُكْرًا ۚ وَقَلِيلٌ مِنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ ﴿١٣﴾ فَلَمَّا

اے آل داوٗد | شکر | اور تھوڑے ہیں | میرے بندوں میں سے | شکر گزار | پھر جب

(اللہ تعالیٰ) کا شکر بجا لاؤ اور میرے بندوں میں شکر کرنے والے بہت ہی کم ہیں۔ پھر جب

قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ

حکم جاری کیا ہم نے | اس پر | موت کا | (تو) انہیں پتہ نہ دیا | اس کی موت کا | مگر گھن کے کیڑے نے

ہم نے اس پر موت کا حکم جاری کردیا تو کسی چیز نے (جنات کو) ان کی موت سے مطلع نہ کیا، مگر گھن کے کیڑے

تَأْكُلُ مِنْسَأَتَهُ ۖ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَنْ لَوْ كَانُوا

جو کھارہا تھا | اس کے عصا کو | پھر جب | وہ گر پڑا | تو معلوم ہوا | جنوں کو | کہ اگر وہ ہوتے

(دیمک) نے جو ان کے عصا کو کھارہا تھا۔ پھر جب وہ گر پڑے تو جنوں کو معلوم ہوا کہ اگر وہ غیب

يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ ﴿١٤﴾

جاننے والے | غیب کو | تو نہ پڑے رہتے | عذاب میں | ذلت کے

جانتے ہوتے، تو اس ذلت والی (محنت و) مصیبت میں نہ رہتے۔

لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكَنِهِمْ آيَةٌ ۖ جَنَّتَانِ

بیشک | تھی | (قوم) سبا کے لئے | ان کی بستی میں | ایک نشانی | دو باغ

بیشک اہل سبا کے لئے ان کی آبادی میں (اللہ تعالیٰ کی) نشانیاں تھیں۔ جس کے دائیں اور

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۲) اور ایسے ہی ہم نے ہوا کو حضرت سلیمانؑ کے تابع کر دیا تھا کہ وہ جہاں چاہتے ہوا' اُن کے تخت کو اڑائے پھرتی۔ اور صبح سے دو پہر تک ایک مہینہ کا اور دو پہر سے شام تک ایک مہینہ کا فاصلہ طے کر جاتی۔ اور اس کے علاوہ ان کے لئے ملک یمن میں پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ بہا دیا اور جنات کو بھی ان کے تابع کر دیا تھا کہ وہ اللہ کے حکم سے آپ کے سامنے معمولی مزدوروں کی طرح کام کرتے تھے اور جو جن کام سے انکار کرتا اسے آگ میں جلا دیا جاتا تھا۔ یا آخرت میں اس کے لئے آگ کا عذاب ہوگا۔

(۱۳) وہ جنات سے جو کام لینا چاہتے لے لیتے۔ آپؑ کے لئے وہ محراب دار عمارتیں مسجدیں محل اور قلعے تعمیر کرتے اور جانوروں اور پرندوں کے بت بناتے جو ان کی شریعت میں جائز ہوں گے (جبکہ اسلام میں منع ہیں) اور تانبے کے بڑے بڑے لگن حوض کے برابر اور بڑی بڑی دیگیں جو چولہوں پر چڑھی رہتی تھیں' بناتے تھے جن میں ہزاروں آدمیوں کا کھانا ایک دم پک جائے اور ہم نے حکم دیا کہ اے آل داؤد! اللہ کے ان احسانات کا شکریہ ادا کرو اور میرے بندوں میں سے شکر گزار تھوڑے ہی ہیں۔

(۱۴) اور جب ہم نے حضرت سلیمانؑ کی موت کا فیصلہ کیا تو جنات کو اس وقت تک آپؑ کی موت کا حال معلوم نہ ہوا جب تک کہ دیمک نے آپ کا عصا نہ کھا لیا' جس کے سہارے آپ کا جسم موت کے بعد بھی کھڑا تھا پس جب وہ عصا ٹوٹ کر آپ کا جسم زمین پر گر گیا تو جنات کو معلوم ہوا کہ آپؑ کبھی کے وفات پا چکے تھے اور اگر جنات کو غیب کا علم ہوتا تو اتنی مدت آپؑ کی وفات کے بعد بیت المقدس کے بنانے میں مصیبت نہ اٹھاتے۔ (ف) مسجد بیت المقدس کی بنیاد حضرت داؤدؑ نے موسیٰ علیہ السلام کے خیمے کی جگہ پر ڈالی تھی اس کے بعد حضرت سلیمان نے دوبارہ مسجد کی تعمیر شروع کی اور جنات کو اس کام پر لگایا لیکن ابھی کام ختم نہ ہوا تھا کہ موت آ گئی اللہ نے آپؑ کی خواہش کے مطابق آپ کو گھر کی تکمیل کی یہ ترکیب بتائی کہ لکڑی کے سہارے سے کھڑے ہو جاؤ جنات سمجھے کہ آپؑ زندہ ہیں آخر جب لاٹھی گھن لگ کر گر گئی تب ان کو سخت محنت کرنے اور علم غیب نہ جاننے پر افسوس ہوا۔

افعال: اَسَلْنَا: ہم نے بہا دیا' ماضی (جمع متکلم)۔ يَزِغْ: مڑ جائے گا' پھر جائے گا' عدول کرے گا' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ تَبَيَّنَتِ: اس نے جانا' معلوم کیا' وہ ظاہر ہو گئی' ماضی (واحد مونث غائب)۔ دَلَّهُمْ: اس نے ان کو خبردار کیا' ماضی (واحد مذکر غائب) هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: تَمَاثِيلَ: صورتیں' مورتیں' تصویریں' تِمْثَالٌ کی جمع۔ جِفَانٍ: لگن' جَفْنَةٌ کی جمع۔ جَوَابِ: تالاب' حوض' جَابِيَةٌ کی جمع۔ رَوَاحُهَا: اس کی شام کی سیر' اس کی شام کی منزل۔ الْقِطْرِ: پگھلا ہوا تانبا' پیتل۔ مَحَارِيبَ: کوٹھیاں' مضبوط محل' مِحْرَابٌ واحد۔ رٰسِيٰتٍ: ایک جگہ دھری رہنے والی' چولہوں پر قائم رہنے والی' اسم فاعل (جمع مونث)۔ شُكْرًا: شکر کرنا' احسان ماننا' مصدر ہے۔ قُدُوْرٍ: ہانڈیاں' دیگیں (جمع مونث)۔ مِنْسَاَتَهٗ: اس کی لاٹھی کو' مِنْسَاَۃَ مضاف' ہٗ (ضمیر واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔

عَنْ يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ۬ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ بَلْدَةٌ

دائیں اور بائیں | کھاؤ | رزق میں سے | اپنے رب کے | اور شکر کرو | اس کا | (یہ) شہر ہے

بائیں دو باغ (پھیلے ہوئے) تھے (اور اجازت تھی کہ) اپنے ربّ کا (عطا کردہ) رزق کھاؤ اور اس کا شکر بجا لاؤ (کہ رہنے کیلئے)

طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿۱۵﴾ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ

پاکیزہ | اور ربّ | بڑا بخشنے والا | پھر انہوں نے منہ موڑ لیا | تو ہم نے بھیج دیا | ان پر

عمدہ شہر ہے اور بخشش کرنے والا مہربان ربّ ہے۔ (مگر) انہوں نے منہ پھیر لیا تو ہم نے ان پر زور کا سیلاب

سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ

سیلاب | زور کا | اور بدلے میں دیئے ہم نے ان کو | ان کے دو باغوں کے | دو (اور) باغ | جن کا میوہ تھا

بھیج دیا اور ہم نے ان کے دو (سرسبز) باغوں کے بدلے انہیں دو ایسے باغ دیئے جن میں

خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ﴿۱۶﴾ ذٰلِكَ

بدمزہ | ؛ | اور جھاؤ | اور کچھ | (درخت) بیری کے | تھوڑے سے | یہ

بدمزہ پھل اور کچھ جھاؤ اور چند بیری کے درخت تھے۔ ان کو یہ صلہ

جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ؕ وَهَلْ نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ ﴿۱۷﴾

سزا دی تھی ہم نے ان کو | اس لئے کہ انہوں نے ناشکری کی | اور نہیں | ہم سزا دیتے | مگر صرف | ناشکروں کو

ہم نے ان کی ناشکری کی وجہ سے دیا اور ایسی سزا ہم صرف ناشکروں کو ہی دیتے ہیں

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى

اور ہم نے بنا دی تھی | ان کے درمیان | اور درمیان ان بستیوں کے | جن میں ہم نے برکت رکھی تھی | (کچھ) بستیاں

اور ہم نے ان کے اور ان بستیوں کے درمیان جن کو ہم نے برکت دے رکھی تھی، کئی نمایاں گاؤں

ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ؕ سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَ

ظاہر راستہ پر | اور منزلیں مقرر کر دیں ہم نے | ان میں | چلنے کی | کہ چلو | ان میں | راتوں اور

آباد کر رکھے تھے اور ہم نے ان میں آمدورفت کی منزلیں مقرر کر رکھی تھیں کہ رات دن امن اور چین

اَيَّامًا اٰمِنِيْنَ ﴿۱۸﴾ فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَ

دنوں کو | امن سے | پس وہ کہنے لگے | اے رب ہمارے! | دوری پیدا کر دے | ہمارے سفروں کے درمیان اور

سے چلو پھرو (اور سفر کرو)۔ انہوں نے کہا کہ اے ہمارے ربّ! ہمارے سفروں کا درمیانی فاصلہ بڑھا دے اور

ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ

اور انہوں نے ظلم کیا | اپنی جانوں پر | تو بنا دیا ہم نے ان کو | افسانے | اور ہم نے توڑ دیا ان کو | ریزہ ریزہ کر کے

انہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا۔ سو ہم نے ان کو افسانے بنا کر رکھ دیا اور ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۱۹﴾ وَلَقَدْ صَدَّقَ

بیشک | اس میں | نشانیاں ہیں | ہر صبر کرنے والے | شکر گزار کے لئے | اور بیشک | سچ کر دکھایا

بیشک اس میں ہر صابر و شاکر انسان کے لئے (عبرت کی) نشانیاں ہیں۔ اور ابلیس نے ان کے بارے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۵) بلاشبہ ملک یمن میں قوم سبا کے دارالحکومت شہر مأرب کے جنوب میں سد مأرب (جو دو پہاڑوں کے درمیان تقریباً ۱۵۰ فٹ لمبی اور ۵۰ فٹ چوڑی دیوار (بند) پانی روکنے کے لئے ۸۰۰ قبل مسیح میں انہوں نے بنائی تھی اور اس میں اوپر نیچے تین دروازے تھے جن میں پانی ایک بڑے تالاب میں گرتا تھا اور تالاب میں کئی سوراخ تھے جن میں سے پانی نکل کر نہروں میں سے بہتا ہوا باغات سیراب کرتا تھا (اور ضرورت کے وقت یہ دروازے کھولے اور بند کئے جاسکتے تھے) اس کے دائیں بائیں مشرق و مغرب میں دو وسیع باغ قدرت الٰہی کے نشان تھے اور انہیں انبیاء کی زبانی حکم ملا تھا کہ اللہ کی ان نعمتوں کا شکر کرو کہ اس نے تمہیں ایسے پرفضا سرسبز شہر میں آباد کیا اور اللہ توبہ کرنے والے کو بڑا بخشنے والا ہے۔

(۱۶) سوانہوں نے انبیاء کو جھٹلا کر ناشکری کی تو اللہ کے غضب سے بند ٹوٹ کر سخت سیلاب آیا اور باغات و مکانات اور مویشی و باشندے سب غرق ہو گئے اور ان سرسبز میوہ دار باغات کی بجائے اب ان کے لئے صرف پیلو اور جھاؤ اور جنگلی بیری کے درخت رہ گئے یعنی ویرانہ رہ گیا۔

(۱۷) یہ ہم نے ان کو ان کے کفر کی سزا دی تھی اور ناشکروں کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔

(۱۸) اہل سبا کے لئے ان کی غرقابی سے پہلے یمن سے لے کر شام تک شاہراہ پر کئی پاس پاس گاؤں آباد تھے۔ جو ان کے تجارتی سفروں میں دوپہر اور شام کی منزلیں مقرر تھیں۔ جن میں بآسانی نہایت امن سے رات اور دن میں سفر کرسکتے تھے۔

(۱۹) اس راحت و آرام میں مست ہو کر آرزو کرنے لگے کہ اے پروردگار! چھوٹی آباد منزلوں میں ہمیں سفر کا مزہ نہیں آتا کاش ہماری منزلیں لمبی کر دی جائیں اور انہوں نے ایسی آرزو کر کے اپنی جانوں پر ظلم کیا تو ان کی بستیوں کی غرقابی کے بعد باقی ماندہ لوگوں کو ہم نے ہر طرف منتشر کر دیا اور ان کی بربادی مشہور ہو گئی۔ لہٰذا بعد میں عرب میں کسی کی بربادی پر کہا کرتے تھے کہ تفرقوا ایدی سبا یعنی "وہ لوگ قوم سبا کی طرح برباد ہو گئے" واقعی ان کی تباہی میں مصیبت پر صبر کرنے والوں اور نعمت پر شکر کرنے والوں کے لئے بڑی بڑی عبرتیں ہیں۔

افعال: جَزَيْنٰهُمْ: ہم نے ان کو بدلہ دیا، ہم نے ان کو سزا دی، ماضی (جمع متکلم) هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ نُجٰزِیْ: ہم سزا دیتے ہیں، ہم بدلہ دیتے ہیں، مضارع (جمع متکلم)۔ بٰعِدْ: تو دوری کر دے، بعد پیدا کر دے، امر (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: جَنَّتٰنِ: دو جنتیں، دو بہشتیں، دو باغ، جَنَّةٌ کا تثنیہ۔ جَنَّتَيْهِمْ: ان کے دو باغ، جَنَّتَيْ مضاف، هِمْ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔ سَيْلَ: بہاؤ، سیلاب۔ عَرِمِ: تیز و تند، زوردار، سخت، صفت مشبہ۔ يَمِيْنٍ: دائیں سمت، اسم نکرہ۔ اَثْلٍ: جھاؤ کا درخت، اس کی جمع اَثَالٌ ہے۔ خَمْطٍ: کسیلا، بدمزہ، کڑوا۔ ذَوَاتَيْ: والیاں، صاحب، ذَاتٌ کا تثنیہ۔ سِدْرٍ: بیری کا درخت، اسم جنس۔ سَيْرَ: چلنا یعنی زمین پر چلنا، مصدر ہے۔ اَلْكَفُوْرَ: کافر، ناشکرا، صفت مشبہ۔ لَيَالِيَ: راتیں، لَيْلٌ واحد۔ اَسْفَارِنَا: ہمارے سفر، اَسْفَارِ مضاف، نَا (ضمیر جمع متکلم) مضاف الیہ۔

عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۰﴾

ان پر | شیطان نے | اپنا گمان | پس انہوں نے اس کی پیروی کی | سوائے | ایک گروہ کے | ایمان والوں میں سے

میں اپنے گمان کو صحیح پایا پس وہ سب اس کی راہ پر چل پڑے سوائے اہل ایمان کی ایک جماعت کے

وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ

اور نہیں | تھا | اس کا | ان پر | کوئی غلبہ | مگر | تاکہ ہم معلوم کرلیں | کہ کون

اور ابلیس کا غلبہ ان لوگوں پر کچھ نہیں تھا مگر اس (امتحان کے لئے) کہ ہم

يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ ؕ وَرَبُّكَ

یقین کرتا ہے | آخرت پر | (الگ) اس سے | جو | اس کی نسبت | شک میں ہے | اور آپ کا رب

ان لوگوں کو جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں، ان لوگوں سے (الگ کرکے) ظاہر کردیں جو اس میں شک کرتے ہیں اور

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿۲۱﴾ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ

ہر چیز پر | نگران ہے | کہہ دیجئے | پکارو | ان کو جنہیں | تم گمان کرتے ہو

تیرا رب ہر چیز کا نگران ہے۔ آپؐ کہہ دیجئے، جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا (اپنا کارساز) سمجھے

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا

اللہ کے سوا (معبود) | وہ مالک نہیں | ایک ذرہ برابر کے | آسمانوں میں | اور نہ

ہو، ان کو پکار دیکھو وہ تو آسمانوں میں اور زمین میں ذرہ بھر اختیار نہیں

فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ

زمین میں | اور نہیں ہے ان کی | ان دونوں میں | کوئی شرکت | اور نہیں ہے اللہ کا | ان میں

رکھتے اور نہ اُن کا ان میں کوئی حصہ ہے اور نہ ان میں سے کوئی اللہ کا (معاون و)

مِّنْ ظَهِيْرٍ ﴿۲۲﴾ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ؕ

کوئی مددگار | اور نفع نہ دے گی | سفارش | اللہ کے پاس | مگر | اسی کو | جس کے لئے وہ اجازت دے گا

مددگار ہے۔ اور اس کے پاس (کسی کی) سفارش کوئی کام نہ دے گی، اس کو جس کیلئے اس نے خود (شفیع کو) اجازت دی ہو

حَتّٰۤى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ؕ

یہاں تک کہ | جب (گھبراہٹ) دور کردی جائے | ان کے دلوں سے | (تو) کہتے ہیں | کہ کیا | فرمایا | تمہارے رب نے

یہاں تک کہ ان (مقربِ شفاعت کرنے والوں) کے دلوں سے گھبراہٹ دور کردی جائے تو وہ ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ تمہارے رب

قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۲۳﴾ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ

وہ کہتے ہیں | حق (بات) | اور وہی ہے | عالیشان | سب سے بڑا | کہہ دیجئے | کون | رزق دیتا ہے تمہیں

نے کیا حکم دیا ہے وہ کہتے ہیں، حق بات کا اور وہ بہت بلند اور سب سے بڑا ہے۔ آپؐ پوچھئے کہ آسمانوں اور زمین سے کون

مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّاۤ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى

آسمانوں سے | اور زمین (سے) | کہہ دیجئے اللہ (ہی) ہے | اور بیشک ہم | یا تم | ہدایت پر ہیں

تمہیں روزی دیتا ہے؟ کہہ دیجئے کہ اللہ! اور بیشک ہم یا تم، یا تو راہ راست پر ہیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۰) اور واقعی شیطان نے حضرت آدم کو سجدہ نہ کرنے کے وقت اور مہلت ملنے پر' جو گمان ظاہر کیا تھا کہ نافرمان لوگ میری پیروی کریں گے سو اس نے بنی آدم اپنا پر وہ گمان سچ کر دکھایا' اور گنتی کے چند ایمانداروں کے سوا سب نے اس کی پیروی کی۔

(۲۱) اور شیطان کو تو یہ قدرت نہ تھی کہ ان کو زبردستی گمراہ کر دیتا مگر ہم نے ہی ان کو مہلت دی کہ آخرت پر یقین کرنے والا اور اس میں شک کرنے والا دونوں جدا جدا ہو جائیں' بیشک ہر چیز اللہ کی حفاظت و نگرانی میں ہے۔

(۲۲) مشرکین سے کہہ دیجئے کہ جنہیں تم اللہ کے سوا معبود سمجھتے ہو انہیں مدد کے لئے پکارو کہ مصیبت سے تمہیں نجات دلائیں یہ بُت تو آسمان اور زمین میں ذرہ برابر بھی نفع اور نقصان کے مالک نہیں اور نہ ان کو ان دونوں کے بنانے میں کوئی شراکت حاصل ہے اور نہ ان معبودوں میں سے کوئی اللہ کا مددگار ہے۔

(۲۳) اور اللہ کے ہاں آخرت میں سفارش اسی کو نفع دے گی جس کے حق میں کسی نبی یا ولی کو سفارش کرنے کی اللہ خود اجازت دے گا اس کی بارگاہ میں تو فرشتوں تک کا یہ حال ہے کہ جب انہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی حکم ہوتا ہے تو وہ گھبرا اٹھتے ہیں اور جب گھبراہٹ دور ہوتی ہے تو ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ اللہ نے کیا حکم فرمایا؟ تو مقرب فرشتے جواب دیتے ہیں کہ ''جو فرمایا' حق فرمایا'' اور وہی اللہ عالی شان سب سے بڑا ہے۔

افعال: فُزِّعَ: (دلوں سے) خوف دور کر دیا گیا' ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: ظَنَّہٗ: اس کی اٹکل' اس کا گمان' اس کا اندیشہ' ظَنَّ مضاف' ہٗ (ضمیر واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔ ظَهِيْر: یاور' پشتیبان' مددگار' بمعنی فاعل صفت کا صیغہ ہے۔

أَوْ فِي ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿٢٤﴾ قُل لَّا تُسْـَٔلُونَ عَمَّآ أَجْرَمْنَا

یا | کھلی گمراہی میں | کہہ دیجئے | تم سے نہ پوچھا جائے گا | اس کی نسبت | جو ہم نے جرم کیا

اور یا کھلی گمراہی میں ہیں۔ کہہ دیجئے کہ ہمارے گناہوں کی نسبت تم سے سوال نہ ہوگا

وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٢٥﴾ قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا

اور نہ ہم سے پوچھا جائے گا | اس کے بارے میں | جو تم کرتے ہو | کہہ دیجئے | جمع کردے گا | ہمیں | ہمارا رب

اور تمہارے اعمال کے بارے میں ہم سے نہ پوچھا جائے گا کہہ دیجئے کہ ہمارا رب ہم سب کو (ایک جگہ) جمع کرے گا

ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ ﴿٢٦﴾ قُلْ

پھر فیصلہ کردے گا | ہمارے درمیان | انصاف سے | اور وہ | بڑا فیصلہ کرنے والا | جاننے والا ہے | آپؐ کہہ دیجئے

اور پھر حق و انصاف کے ساتھ ہمارے درمیان فیصلہ کرے گا اور وہ خوب فیصلہ کرنے والا اور جاننے والا ہے کہہ دیجئے

أَرُونِيَ الَّذِينَ أَلْحَقْتُم بِهِۦ شُرَكَآءَ كَلَّا بَلْ هُوَ اللَّهُ

دکھاؤ مجھے | جن کو | تم نے ملا دیا | اس کے ساتھ شریک (ٹھہرا کر) | ہرگز نہیں | بلکہ | وہی ہے | اللہ

مجھے دکھاؤ تو سہی کہ وہ کون ہیں جن کو تم نے شریک بنا کر (اللہ سے) ملا دیا ہے ہرگز (اس کا کوئی شریک) نہیں! بلکہ صرف وہی

الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢٧﴾ وَمَآ أَرْسَلْنَٰكَ إِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا

بڑا غالب | حکمت والا | اور نہیں | بھیجا ہم نے آپؐ کو | مگر | تمام انسانوں کی طرف | خوشخبری دینے والا

غالب اور حکمت والا ہے۔ اور (اے نبیؐ!) ہم نے آپؐ کو تمام لوگوں کے لئے (جنت کی) بشارت سنانے اور (عذاب سے)

وَنَذِيرًا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٨﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ

اور ڈرانے والا | اور لیکن | اکثر | لوگ | نہیں جانتے | اور وہ کہتے ہیں کہ | کب (پورا ہوگا)

ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے مگر اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے اور کہتے ہیں کہ (قیامت برپا کرنے کا)

هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿٢٩﴾ قُل لَّكُم مِّيعَادُ يَوْمٍ

یہ | وعدہ | اگر تم ہو | سچے | کہہ دیجئے | تمہارے لئے | وعدہ ہے | اس دن کا

وعدہ کب پورا ہوگا؟ اگر تم اپنے وعدہ میں سچے ہو۔ کہہ دیجئے کہ تم سے ایک ایسے دن کا وعدہ ہے

لَّا تَسْتَـْٔخِرُونَ عَنْهُ سَاعَةً وَلَا تَسْتَقْدِمُونَ ﴿٣٠﴾ وَقَالَ الَّذِينَ

کہ تم پیچھے نہ رہ سکو گے | اس سے | ایک گھڑی | اور نہ | آگے بڑھ سکو گے | اور کہتے ہیں | جو لوگ

جس سے تم نہ پل بھر پیچھے رہ سکو گے اور نہ آگے بڑھ سکو گے۔ اور کافروں نے کہا

كَفَرُوا لَن نُّؤْمِنَ بِهَٰذَا الْقُرْءَانِ وَلَا بِالَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ

کافر ہیں | کہ ہم ہرگز ایمان نہیں لائیں گے | اس قرآن پر | اور نہ | اس (کتاب) پر | جو اس سے پہلے (موجود) ہے

کہ ہم نہ تو اس قرآن پر ایمان لائیں گے اور نہ اس سے پہلی کتابوں پر

وَلَوْ تَرَىٰٓ إِذِ الظَّٰلِمُونَ مَوْقُوفُونَ عِندَ رَبِّهِمْ يَرْجِعُ

اور کاش! | آپ دیکھتے | جب وہ ظالم | کھڑے کئے جائیں گے | اپنے رب کے سامنے | ڈالے گا

کاش! آپ ان ظالموں کو اس وقت دیکھیں جب انہیں ان کے رب کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور وہ ایک

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۴) مشرکین سے پوچھئے کہ تم کو آسمان سے بارش برسا کر اور زمین سے نباتات' غلہ اور پھل پیدا کر کے کون روزی دیتا ہے؟ وہ تو کیا جواب دیں گے آپ خود ہی فرما دیجئے کہ اللہ ہی دیتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم دونوں فریقوں (مسلمان و مشرکین) میں سے ایک ضرور ہدایت پر ہے اور دوسرا صریح گمراہی میں' (یہ نرم انداز بیان' مشرکین کو غور و فکر پر آمادہ کرنے کے لئے ہے)۔

(۲۵) کہہ دیجئے کہ اگر ہمارا کوئی جرم ہے تو اس کے ہم ذمہ دار ہیں تم سے کوئی پوچھ گچھ نہ ہوگی اور جو کچھ تم کرتے ہو اس کے تم ذمہ دار ہو اس کی نسبت ہم سے کوئی پوچھ نہ ہوگی۔

(۲۶) ہم سب کو قیامت کے روز اللہ' اپنے حضور میں جمع کر کے ہمارے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دے گا کہ کون حق پر تھا اور کون ناحق پر؟ اور وہی ٹھیک ٹھیک فیصلہ کرنے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

(۲۷) کہہ دیجئے کہ جن کو تم نے اللہ کے ساتھ عبادت میں شریک ٹھہرالیا ہے وہ مجھے بھی تو دکھاؤ۔ سچ تو یہ ہے کہ معبود برحق وہی اللہ ہے جو بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

(۲۸) اور ہم نے تو آپ کو تمام بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے خوشخبری اور ڈر سنانے والا پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ لیکن اکثر لوگ آپ کی اس بزرگانہ شان کو نہیں جانتے اور اپنی جہالت سے آپ کی مخالفت کرتے ہیں۔

(۲۹) وہ مشرکین مذاق کے طور پر کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو کہ مشرکین اور جھٹلانے والوں کو عذاب دیا جائے گا تو بتاؤ وہ وعدہ کب پورا ہوگا؟

(۳۰) کہہ دیجئے کہ تمہارے لئے عذاب کا وعدہ' جس روز پورا ہوگا' تو اس سے تم لحہ بھر آگے پیچھے نہ ہوسکو گے۔

افعال: اَجْرَمْنَا: ہم نے جرم کیا' ہم نے گناہ کیا' ماضی (جمع متکلم)۔ اَلْحَقْتُمْ: تم نے ملایا' تم نے الحاق کیا' ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ تَسْتَأْخِرُوْنَ: تم دیر کرتے ہو' تم دیر کرو گے' تم پیچھے رہتے ہو' رہو گے' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ تَسْتَقْدِمُوْنَ: تم آگے بڑھتے ہو' تم آگے بڑھو گے' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: اَلْفَتَّاحُ: بہت بڑا فیصلہ کرنے والا' صیغہ مبالغہ۔

بَعۡضُهُمۡ اِلٰى بَعۡضِ ۨالۡقَوۡلَ ۚ يَقُوۡلُ الَّذِيۡنَ اسۡتُضۡعِفُوۡا لِلَّذِيۡنَ
ایک ان میں سے | دوسرے پر | بات (الزام) | کہہ رہے ہوں گے | جو لوگ | دبائے گئے تھے | ان لوگوں سے
دوسرے پر الزام ڈالیں گے وہ لوگ جو دبائے گئے تھے اپنے بڑوں سے

اسۡتَكۡبَرُوۡا لَوۡلَاۤ اَنۡتُمۡ لَكُنَّا مُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ الَّذِيۡنَ اسۡتَكۡبَرُوۡا
جو بڑے بنتے تھے | کہ اگر تم نہ ہوتے | تو ہم ضرور ہوتے | ایمان لانے والے | کہیں گے | وہ لوگ | جو بڑے بنتے تھے
کہیں گے کہ اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور ایمان لے آتے۔ (اور وہ) متکبر لوگ ان ضعیف لوگوں سے

لِلَّذِيۡنَ اسۡتُضۡعِفُوۡۤا اَنَحۡنُ صَدَدۡنٰكُمۡ عَنِ الۡهُدٰى بَعۡدَ اِذۡ جَآءَكُمۡ
اُن سے (جو) | کمزور دبائے گئے | کیا ہم نے | روکا تھا تم کو | ہدایت سے | اس کے بعد | جب وہ آ چکی تمہارے پاس؟
پوچھیں گے۔ کیا ہم نے تمہیں ہدایت سے روکا تھا، جب وہ تمہارے پاس آ چکی تھی؟

بَلۡ كُنۡتُمۡ مُّجۡرِمِيۡنَ ﴿۳۲﴾ وَقَالَ الَّذِيۡنَ اسۡتُضۡعِفُوۡا لِلَّذِيۡنَ اسۡتَكۡبَرُوۡا
بلکہ | تم خود ہی مجرم تھے | اور کہیں گے | جو لوگ | کمزور سمجھے جاتے تھے | ان سے | جو متکبر تھے
بلکہ تم خود ہی قصوروار ہو۔ اور ضعیف لوگ، بڑے لوگوں سے کہیں گے کہ

بَلۡ مَكۡرُ الَّيۡلِ وَالنَّهَارِ اِذۡ تَاۡمُرُوۡنَنَاۤ اَنۡ نَّكۡفُرَ بِاللّٰهِ
(نہیں) بلکہ | (تمہاری) چالبازی | رات | اور دن کی | جب | تم ہمیں حکم دیتے تھے | کہ ہم انکار کر دیں | اللہ کا
نہیں! بلکہ یہ تمہاری دن رات کی سازشوں کا نتیجہ ہے جب تم ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے انکار کر دیں

وَنَجۡعَلَ لَهٗۤ اَنۡدَادًا ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الۡعَذَابَ ؕ
اور ہم ٹھہرائیں | اس کے لئے | شریک | اور وہ چھپائیں گے | شرمندگی | جب | وہ دیکھیں گے | عذاب کو
اور اس کے ساتھ شریک ٹھہرائیں اور وہ لوگ عذاب کو دیکھ کر اپنی ندامت و پشیمانی کو چھپانے کی کوشش کریں گے

وَجَعَلۡنَا الۡاَغۡلٰلَ فِىۡۤ اَعۡنَاقِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ؕ هَلۡ يُجۡزَوۡنَ
اور ڈال دیں گے ہم | طوق | گردنوں میں | ان کی | جو کافر ہیں | نہیں | بدلہ دیا جائے گا انہیں
اور ہم ان لوگوں کی گردنوں میں طوق ڈال دیں گے جنہوں نے کفر کیا۔ ان کو انہی اعمال کی سزا ملے گی

اِلَّا مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۳۳﴾ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا فِىۡ قَرۡيَةٍ مِّنۡ نَّذِيۡرٍ
مگر | جو کچھ | وہ کیا کرتے تھے | اور نہیں بھیجا ہم نے | کسی بستی میں | کوئی ڈرانے والا
جو انہوں نے کئے ہوں گے۔ اور کوئی گاؤں (یا آبادی ایسی) نہیں جہاں ہم نے کوئی رسول بھیجا ہو

اِلَّا قَالَ مُتۡرَفُوۡهَاۤ ۙ اِنَّا بِمَاۤ اُرۡسِلۡتُمۡ بِهٖ كٰفِرُوۡنَ ﴿۳۴﴾
مگر | کہا | اس کے خوشحال لوگوں نے | بیشک ہم تو اس بات کے | جو تم دے کر بھیجے گئے ہو | منکر ہیں
اور وہاں کے (سرکش) دولتمندوں نے یہ نہ کہا ہو کہ جو پیغام تمہیں دے کر بھیجا گیا ہے ہم اس پر ایمان نہیں لاتے۔

وَقَالُوۡا نَحۡنُ اَكۡثَرُ اَمۡوَالًا وَّاَوۡلَادًا ۙ وَّمَا نَحۡنُ بِمُعَذَّبِيۡنَ ﴿۳۵﴾
اور وہ کہنے لگے | کہ ہم | زیادہ ہیں | مال | اور اولاد میں | اور ہمیں کوئی عذاب نہ دیا جائے گا
اور انہوں نے یہ بھی کہا، ہم مال و دولت اور اولاد کے لحاظ سے تم سے بہت بڑھ کر ہیں اور ہمیں کوئی عذاب نہیں دیا جائے گا۔

آسان تفسیر

آیت نمبر

(٣١) وہ مشرکین آپؐ سے کہتے ہیں کہ ہم تو نہ اس قرآن کو مانیں نہ پہلی کتابوں کو۔ اور کاش! آپ وہ خوفناک منظر دیکھتے جبکہ قیامت کے روز وہ ظالم جواب دینے کے لئے اپنے رب کے سامنے لاکر حاضر کئے جائیں گے اور ایک دوسرے کی تردید کریں گے کمزور لوگ اپنے مغرور سرغنوں سے کہیں گے کہ اگر تم لوگ نہ ہوتے تو ہم دنیا میں ایماندار ہوتے۔

(٣٢) اور متکبر سرغنے ان کمزور پیروی کرنے والوں کو جواب دیں گے کہ جب اللہ کا رسول تمہارے پاس دین حق لے کر آیا تھا تو کیا ہم نے تمہیں زبردستی اس پر ایمان لانے سے روکا تھا؟ نہیں بلکہ تم خود اپنی مرضی سے اس کے منکر ہوئے تھے۔

(٣٣) پھر وہ کمزور لوگ مغرور سرداروں سے کہیں گے کہ تم جھوٹ بول رہے ہو کہ تم نے ہمیں شرک وانکار حق پر مجبور نہیں کیا تھا بلکہ تمہاری رات دن کی چالبازی نے ہمیں مجبور کیا تھا جب کہ تم ہمیں اللہ کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہرانے کا حکم دیتے تھے اور جب وہ مشرک ہمارا عذاب آنکھوں سے دیکھ لیں گے تو دل ہی دل میں افسوس کریں گے اور ہم ان سب کی گردنوں میں دوزخ کی آگ کے طوق ڈال دیں گے اور یہ جو کچھ بھی انہیں عذاب دیا جائے گا یہ ان کے برے اعمال کا بدلہ ہوگا۔

(٣٤) اور آج تک جس بستی میں بھی ہم نے کوئی رسول بھیجا اس کے خوشحال لوگوں نے یہی کہا کہ جو دین تم لے کر آئے ہو ہم تو اس کو ماننے والے نہیں۔

(٣٥) اور یہ بھی کہنے لگے کہ ہم تو مال واولاد میں بھی تم سے بڑھ کر ہیں اللہ اگر ہمارے عقائد واعمال سے راضی نہ ہوتا تو ایسی بڑی نعمتیں ہمیں کیوں دیتا اور جب اس نے دنیا میں ہمیں اس طرح مال واولاد سے عزت بخشی ہے تو آخرت میں ہمیں کب عذاب دینے لگا۔

افعال: صَدَدْنٰكُمْ: ہم نے تم کو روک رکھا، ماضی (جمع متکلم)، کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ نَکْفُرَ: کہ ہم انکار کریں، مضارع (جمع متکلم)۔

اسماء: مَوْقُوْفُوْنَ: کھڑے کئے گئے، ٹھہرائے گئے، اسم مفعول (جمع مذکر)۔ مُتْرَفُوْا: امیر، خوشحال، فارغ البال، عیش پرست لوگ، اسم مفعول (جمع مذکر)۔

قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ

کہہ دیجئے | بیشک | میرا رب (ہی) | کشادہ کرتا ہے | روزی | جس کے لئے | چاہے | اور تنگ کر دیتا ہے

کہہ دیجئے' میرا رب جس کی چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہے تنگ کر دیتا ہے۔

وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٦﴾ وَمَا أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ

اور لیکن | اکثر لوگ | نہیں جانتے | اور نہیں تمہارے مال | اور | نہ تمہاری اولاد

لیکن اکثر لوگ (اس بات کو) نہیں جانتے۔ اور تمہاری دولت اور تمہاری اولاد

بِالَّتِي تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفَىٰ إِلَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا

(ایسے) کہ وہ | تمہیں نزدیک کر دیں | ہمارے ہاں | قربت میں | مگر | جو | ایمان لایا | اور اس نے عمل نیک کئے

ایسی چیزیں نہیں ہیں کہ تمہیں ہمارا مقرب بنا دیں البتہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل بھی کئے

فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ جَزَاءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوا وَهُمْ

پس وہی لوگ ہیں | جن کے لئے | بدلہ ہے | دوگنا | ان کا جو | انہوں نے کیا اور | وہی ہوں گے

ان کو ان کے اعمال کا دُگنا صلہ ملے گا اور وہ (جنت کے)

فِي الْغُرُفَاتِ آمِنُونَ ﴿٣٧﴾ وَالَّذِينَ يَسْعَوْنَ فِي آيَاتِنَا

بالا خانوں میں | امن کے ساتھ | اور جو لوگ | کوشش کرتے ہیں | ہماری آیتوں (کے معاملے) میں

بالا خانوں میں' امن و امان سے ہوں گے۔ اور وہ لوگ جو ہماری آیتوں کو ناکام بنانے کی کوشش

مُعَاجِزِينَ أُولَٰئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُونَ ﴿٣٨﴾ قُلْ إِنَّ رَبِّي

ہمیں عاجز کرنے کی | وہی لوگ | عذاب میں | حاضر کئے جائیں گے | آپ کہہ دیجئے | بیشک | میرا رب (ہی)

کرتے ہیں اُن کو عذاب میں حاضر کیا جائے گا۔ کہہ دیجئے کہ میرا رب اپنے

يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ ۚ وَمَا

کشادہ کر دیتا ہے | روزی | جس کے لئے | وہ چاہتا ہے | اپنے بندوں میں سے | اور تنگ کرتا ہے | اس کے لئے | اور جو

بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے اور جو کچھ

أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ﴿٣٩﴾

تم خرچ کرتے ہو | کوئی چیز | تو وہ | اس کا بدلہ دے گا | اور وہ | سب سے بہتر | روزی دینے والا ہے

تم (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کرتے ہو' وہ اس کا بدلہ دیتا ہے اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ أَهَٰؤُلَاءِ

اور جس دن | وہ جمع کرے گا | ان سب کو | پھر | فرمائے گا | فرشتوں سے | کیا یہی ہیں

اور وہ دن (یاد کرو) جب اللہ تعالیٰ لوگوں کو اکٹھا کرے گا پھر فرشتوں سے سوال کرے گا کیا یہی وہ

إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ ﴿٤٠﴾ قَالُوا سُبْحَانَكَ أَنْتَ وَلِيُّنَا

(جو) تمہاری | عبادت کیا کرتے تھے | وہ کہیں گے | تو پاک ہے | تو | ہمارا دوست ہے

لوگ ہیں جو تمہاری پوجا کرتے تھے؟ (فرشتے) کہیں گے کہ اے اللہ! تو پاک ہے' تو ہمارا دوست اور کارساز ہے۔

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۳۶) کہہ دیجئے کہ میرا رب تو دنیا میں جس کی چاہے روزی فراخ کرتا اور جس کی چاہے کم کر دیتا ہے اس میں گنہ گار اور نیکوکار کا فرق نہیں البتہ آخرت کا بدلہ تو وہ اپنے خاص فرمانبردار بندوں ہی کو عطا کرے گا۔ لیکن اکثر کم عقل لوگ اس بات کو نہیں جانتے۔

(۳۷) اور اللہ کی قربت، نہ تو مال سے حاصل ہو سکتی ہے نہ اولاد سے ہاں اسی کو نصیب ہوگی جو ایمان لا کر نیک اعمال کرتا رہا پس ایسے صالح مومنین کو ان کے اعمال کا دگنا اجر ملے گا اور وہی لوگ جنت میں بڑے آرام و اطمینان سے بالا خانوں میں رہیں گے۔

(۳۸) اور جو مشرکین وجھٹلانے والے ہماری آیتوں کو رد کرنے میں ہمیشہ کوشش کرتے رہے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ وہ بھاگ کر ہماری پکڑ سے نکل جائیں گے وہی لوگ دوزخ کے عذاب میں حاضر کر کے دھکیل دیئے جائیں گے۔

(۳۹) کہہ دیجئے کہ بندوں کی روزی کی فراخی اور تنگی تو صرف خدا ہی کے اختیار میں ہے روزی نہ تو کنجوسی سے زیادہ ہوتی ہے اور نہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے کم ہوتی ہے اور جو کچھ تم صحیح غرض میں خرچ کرتے ہو خدا اس کا بدلہ دنیا وآخرت میں دیتا ہے اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

(۴۰) اور جس دن قیامت میں اللہ ان کفار کو اعمال کا جواب دینے کے لئے اپنے دربار میں جمع کر کے فرشتوں سے پوچھے گا کہ کیا یہی لوگ دنیا میں تمہاری عبادت کرتے تھے؟

افعال: اَنْفَقْتُمْ: تم نے خرچ کیا، ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ یُخْلِفُہٗ: وہ اس کو (اچھا) بدل دے گا، مضارع (واحد مذکر غائب)، ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: زُلْفٰی: درجہ، مرتبہ، مصدر ہے۔ الْغُرُفٰتِ: اونچے مکان، منازل عالیہ، الْغُرْفَۃُ واحد۔

مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ

ان کی بجائے | بلکہ | وہ تو عبادت کرتے تھے | جنوں کی | اکثر ان میں سے

نہ کہ یہ۔ بلکہ وہ تو جنوں کی عبادت کیا کرتے تھے۔ (اور نام ہمارا لیتے تھے) ان میں سے اکثر ان

بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا

ان پر ایمان رکھتے تھے | پس آج | مالک نہیں | کوئی تم میں سے | دوسرے کے لئے | کسی نفع کا

(جنوں) پر ایمان رکھتے تھے۔ سو آج کے دن کوئی تم میں سے ایک دوسرے کو نہ نفع پہنچا سکے گا اور نہ نقصان

وَّلَا ضَرًّا ۭ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ

اور نہ کسی نقصان کا | اور ہم کہیں گے | ان سے | جنہوں نے ظلم کیا | کہ چکھو | عذاب | دوزخ کا

اور ہم ظالموں سے کہیں گے کہ اس آگ کے عذاب کا مزہ چکھو جس

الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ

جس کو تم | جھٹلایا کرتے تھے | اور جب | پڑھی جاتی ہیں | ان پر | ہماری آیتیں | واضح

کو تم جھٹلاتے رہتے تھے۔ اور جب ان کے سامنے ہماری واضح آیتیں پڑھی جاتی ہیں

قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا

تو وہ کہتے ہیں | کہ نہیں یہ (کچھ اور) | مگر | ایک آدمی | جو چاہتا ہے | کہ روک دے تم کو | ان سے

تو وہ کہتے ہیں کہ یہ (رسول تو) ایک ایسا شخص ہے جو تمہیں ان بتوں سے روکتا ہے، جن کو تمہارے

كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ۭ

جن کو پوجتے تھے | تمہارے باپ دادا | اور وہ کہتے ہیں | کہ نہیں یہ (قرآن) | مگر جھوٹ | گھڑا ہوا

باپ دادا پوجا کرتے تھے اور کہتے ہیں یہ (کلام) تو بنایا ہوا جھوٹ ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا

اور کہتے ہیں | جو کافر ہیں | حق کو | جب | وہ آیا ان کے پاس | کہ نہیں ہے یہ (قرآن) | مگر

اور جب کافروں کے پاس حق آ پہنچا تو انہوں نے کہا کہ یہ تو کھلا

سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴۳﴾ وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ

جادو | کھلا | اور نہیں دی ہم نے ان کو | کوئی کتاب | کہ وہ اسے پڑھتے ہوں | اور نہیں بھیجا ہم نے

جادو ہے اور (حالانکہ) ہم نے نہ اُن کو کوئی کتابیں دے رکھی تھیں جن کو وہ پڑھتے ہوں اور نہ ہم نے ان کی

اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ﴿۴۴﴾ وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ

ان کی طرف | آپ سے پہلے | کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) | اور جھٹلایا | ان لوگوں نے (جو) | ان سے پہلے تھے

جانب آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا بھیجا۔ اور جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں انہوں نے بھی جھٹلایا

وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۣ

اور یہ لوگ نہیں پہنچے | دسویں حصے کو | اس کے جو | ہم نے دے رکھا تھا ان کو | پس انہوں نے جھٹلایا | ہمارے رسولوں کو

حالانکہ یہ اس کے دسویں حصہ تک بھی نہیں پہنچے جو کچھ ہم نے ان کو دے رکھا تھا اور جب انہوں نے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۱) تو وہ عرض کریں گے کہ اے مولیٰ! تیری ذات اس سے پاک ہے کہ کسی کو تیرا شریک ٹھہرایا جائے ہمارا تو تُو ہی دوست ہے ان مشرکین سے ہمیں کیا تعلق جو ہم ان کے شرک سے راضی ہوتے۔ دراصل یہ ہماری نہیں بلکہ جنات کی عبادت کرتے تھے کیونکہ اکثر مشرکین انہی پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کے بہکانے سے غیر اللہ کو پوجتے ہیں۔

(۴۲) اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ آج کوئی کسی دوسرے کو سفارش یا شکایت وغیرہ سے نفع و نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ پھر اللہ ان ظالم مشرکین و کفار سے فرمائے گا کہ دوزخ کا وہ عذاب چکھو جس کو تم دنیا میں جھٹلایا کرتے تھے۔

(۴۳) اور جب ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری واضح آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں تو وہ آپس میں کہتے ہیں کہ محمدؐ تو (نعوذ باللہ) ایک معمولی آدمی ہے جو تمہیں ان معبودوں کی عبادت سے روکنا چاہتا ہے۔ جن کی تمہارے باپ دادے عبادت کرتے تھے اور نیز کہتے ہیں کہ یہ قرآن تو جھوٹی خود سے لکھی گئی کتاب ہے اور جب قرآن ان کو پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ تو واضح جادو ہے۔

(۴۴) اور ان اہل مکہ کی طرف، ایک لمبے عرصے سے نہ تو کوئی آسمانی کتاب ہی آئی اور نہ آپؐ سے پہلے کوئی خدا کے عذاب سے ڈرانے والا رسول ہی آیا۔ پھر یہ کیسے، بغیر کسی دلیل یا سابق علم کے آپ کی تکذیب کر رہے ہیں؟

افعال: یَدْرُسُوْنَهَا: ان کو پڑھتے پڑھاتے ہوں، مضارع (جمع مذکر غائب)، هَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔

فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿٤٥﴾ قُلْ إِنَّمَآ أَعِظُكُم بِوَٰحِدَةٍ ۖ أَن تَقُومُوا۟

تو کیسا ہوا میرا عذاب | کہہ دیجئے | میں نصیحت کرتا ہوں تمہیں | صرف ایک بات کی | کہ | تم کھڑے ہو جاؤ

ہمارے رسولوں کو جھٹلایا تو دیکھو میں نے ان کو کیونکر سزا دی۔ کہہ دیجئے، میں تمہیں صرف ایک نصیحت کرتا ہوں کہ تم دو دو اور اکیلے

لِلَّهِ مَثْنَىٰ وَفُرَٰدَىٰ ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا۟ ۚ مَا بِصَاحِبِكُم مِّن جِنَّةٍ ۚ

اللہ کے لئے | دو دو | اور ایک ایک | پھر تم غور کرو | کہ نہیں تمہارے اس ساتھی کو | کوئی جنون

اکیلے ہوکر اللہ تعالیٰ کے لئے کھڑے ہوجاؤ اور پھر سوچو اور دیکھو کہ تمہارے ساتھی (رسولؐ) کو کوئی جنون نہیں۔

إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَّكُم بَيْنَ يَدَىْ عَذَابٍ شَدِيدٍ ﴿٤٦﴾ قُلْ

نہیں ہے وہ (کچھ اور) | مگر ایک ڈرانے والے | تمہارے لئے | پہلے | ایک سخت عذاب سے | آپ کہہ دیجئے

وہ تو تمہیں سخت عذاب کے آنے سے پہلے ڈرانے والا ہے۔ کہہ دیجئے

مَا سَأَلْتُكُم مِّنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۖ إِنْ أَجْرِىَ إِلَّا

جو | مانگا ہو میں نے تم سے | کوئی اجر | تو وہ | تمہارے لئے ہے | نہیں | میرا اجر | مگر صرف

میں نے اگر تم سے کوئی معاوضہ طلب کیا ہو تو وہ تم ہی لے لو۔ میرا اجر تو اللہ تعالیٰ

عَلَى ٱللَّهِ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ شَهِيدٌ ﴿٤٧﴾ قُلْ إِنَّ رَبِّى

اللہ کے ذمے | اور وہ | ہر چیز پر | گواہ ہے | کہہ دیجئے | بیشک | میرا رب

کے ذمہ ہے اور وہ خود ہر چیز کا گواہ ہے۔ کہہ دیجئے کہ بیشک میرا رب

يَقْذِفُ بِٱلْحَقِّ عَلَّٰمُ ٱلْغُيُوبِ ﴿٤٨﴾ قُلْ جَآءَ ٱلْحَقُّ وَ

اوپر سے ڈالتا ہے | دین حق | وہ بڑا جاننے والا ہے | سب چھپی باتوں کو | کہہ دیجئے کہ آ گیا | حق اور

حق قوت کے ساتھ نازل کرتا ہے، وہ پوشیدہ رازوں کو جانتا ہے۔ کہہ دیجئے کہ حق آ پہنچا اور

مَا يُبْدِئُ ٱلْبَٰطِلُ وَمَا يُعِيدُ ﴿٤٩﴾ قُلْ إِن ضَلَلْتُ

نہ پہلی بار پیدا کرتا ہے | جھوٹا (معبود) | اور نہ دوبارہ پیدا کرے گا | کہہ دیجئے | اگر میں غلط راستہ پر ہوں

باطل نہ اب کچھ کرسکتا ہے اور نہ آئندہ کرسکے گا۔ کہہ دیجئے کہ اگر میں گمراہ ہوں

فَإِنَّمَآ أَضِلُّ عَلَىٰ نَفْسِى ۖ وَإِنِ ٱهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوحِىٓ إِلَىَّ

تو میری غلطی (کا وبال) | مجھ ہی پر ہوگا | اور اگر | میں ہدایت پر ہوں | تو اس لئے کہ | وحی کرتا ہے | میری طرف

تو اس کا وبال مجھ پر پڑے گا اور اگر میں نے راہِ ہدایت پائی تو وہ اس وحی کی وجہ سے ہے جو میرے

رَبِّىٓ ۚ إِنَّهُۥ سَمِيعٌ قَرِيبٌ ﴿٥٠﴾ وَلَوْ تَرَىٰٓ إِذْ فَزِعُوا۟

میرا رب | بیشک وہ | سننے والا | (اور) قریب ہے | اور کاش | آپ دیکھیں | جب وہ گھبرائیں گے

رب نے میری طرف بھیجی ہے، وہ سننے والا اور نزدیک ہے۔ اور کاش آپ دیکھیں جب یہ کفار گھبراہٹ میں

فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوا۟ مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ ﴿٥١﴾ وَقَالُوٓا۟ ءَامَنَّا

تو بچ نہ سکیں گے | اور پکڑے جائیں گے | قریب کی جگہ سے | اور وہ کہیں گے | ہم ایمان لے آئے ہیں

پڑے ہوں گے، پھر نکل بھاگنے کی کوئی صورت نہ ہوگی اور نزدیک ہی سے پکڑ لئے جائیں گے اور کہیں گے کہ ہم اس

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۵) اور جو لوگ ان سے پہلے گزرے ہیں مثلاً قوم نوح و عاد و ثمود وغیرہ انہوں نے بھی اپنے رسولوں کو جھٹلایا تھا۔ اور دنیا میں جو طاقت ہم نے انہیں دے رکھی تھی یہ اہل مکہ تو ابھی تک اس کے دسویں حصہ کو بھی نہیں پہنچے پس انہوں نے ہمارے رسولوں کو جھٹلایا تو انہیں بری طرح ہلاک و برباد کیا گیا۔ پس ہماری ناراضگی کیسی سخت تھی۔ ان اہل مکہ کو اس سے عبرت حاصل کرنی چاہئے۔

(۴۶) آپ ان سے کہہ دیجئے کہ میں تو تمہیں صرف ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ تم خلوص کے ساتھ اللہ کے لئے ایک ایک یا دو دو کر کے اٹھ کھڑے ہو اور میرے متعلق خوب غور کرو تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ مجھے کوئی دیوانگی نہیں میں تو ہمدردانہ طور پر قیامت کا عذاب آنے سے پہلے تمہیں اس سے ڈراتا ہوں۔

(۴۷) کہہ دیجئے کہ میں تو دین کی اس تبلیغ پر تم سے کوئی دنیاوی معاوضہ یا بدلہ نہیں مانگتا میرا صلہ تو اللہ کے ذمے ہے اور وہی ہر چیز پر گواہ ہے۔

(۴۸) کہہ دیجئے کہ میرا پروردگار جو سب چھپی باتوں کو خوب جانتا ہے وہی میرے دل پر وحی کے ذریعہ دین حق نازل کرتا ہے۔

(۴۹) کہہ دیجئے کہ دین حق (خالص توحید الٰہی) آ گیا ہے اور جھوٹا دین (شرک) مٹ گیا اور جو بھی جھوٹا معبود ہے اس نے نہ کچھ پہلی بار پیدا کیا اور نہ دوبارہ زندہ کر سکے گا۔

(۵۰) کفار مکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے تھے کہ تم اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ کر گمراہ ہو گئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ان سے کہہ دیجئے کہ اگر میں غلط راستہ پر ہوں تو اس کی مصیبت مجھ ہی پر پڑے گی اور اگر سیدھے راستے (دین حق) پر ہوں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ میں اللہ کی وحی کے مطابق چل رہا ہوں بیشک وہ سب کچھ سنتا اور ہم سے قریب ہے۔

(۵۱) کاش! آپ وہ ہولناک منظر دیکھیں جبکہ وہ کفار قبروں سے اٹھتے وقت گھبرائے ہوئے ہوں گے اور کہیں بھاگ کر نجات نہ پاسکیں گے اور قریب ہی سے پکڑ کر دوزخ میں دھکیل دیئے جائیں گے۔

افعال: اَعِظُکُمْ: میں تم کو نصیحت کرتا ہوں، مضارع (واحد متکلم)، کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ تَتَفَکَّرُوْا: تم فکر کرو، تم غور کرو، تم سوچو، امر (جمع مذکر حاضر)۔ یَقْذِفُ: وہ القاء کرتا ہے، وہ پھینکتا ہے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ اَضِلُّ: میں بھٹکوں گا، مضارع (واحد متکلم)۔ اِھْتَدَیْتُ: میں نے سیدھا راستہ پایا، میں نے ہدایت اختیار کی، ماضی (واحد متکلم)۔

اسماء: مِعْشَارَ: دسواں حصہ، اسم ہے۔ فَوْتَ: آگے بڑھ جانا، گرفت سے باہر ہو جانا، رسائی سے نکل جانا، اسم فعل۔

بِهٖ ۚ وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ ۝۵۲ ۚ وَّ

اس پر | اور کہاں (ممکن ہے) | ان کے لئے | حاصل کرنا (ایمان کا) | اتنی دور جگہ سے | حالانکہ

(دین حق) پر ایمان لے آئے ہیں، اور وہ کس طرح لپک کر اتنی دور سے ایمان کو پکڑ سکتے ہیں۔ حالانکہ

قَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ

وہ انکار کر چکے | اس کا | اس سے پہلے (دنیا میں) | اور وہ پھینکتے رہے (خیالی تیر) | دیکھے بغیر

انہوں نے پہلے (دنیا میں) تو اس سے انکار کردیا تھا۔ اور وہ دور سے بغیر دیکھے خیالی تیر

مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ ۝۵۳ وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ

دور جگہ سے | اور رکاوٹ ڈال دی جائے گی | ان کے درمیان | اور ان کی خواہشوں کے درمیان

چلاتے تھے اور ان کے اور ان کی خواہشات کے درمیان رکاوٹ ڈال دی جائے گی

كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ۝۵۴ ۧ

جیسا کہ کیا گیا | ان جیسے لوگوں کے ساتھ | اس سے پہلے | بیشک وہ (بھی) | تھے | شک میں پڑے ہوئے | الجھن میں

جیسا کہ ان سے پہلے ان جیسے لوگوں کے ساتھ کیا گیا۔ اور وہ بھی ان کی طرح کھلے شک میں پڑے تھے۔

سُوْرَةُ فَاطِرٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ فاطر مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | پینتالیس آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ

سب تعریف | اللہ کے لئے ہے | جو پیدا کرنے والا ہے | آسمانوں | اور زمین کا | بنانے والا ہے | فرشتوں کو

تمام حمد و ثنا اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور فرشتوں کو اپنا پیغام رساں بنانے

رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۭ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ

رسول | پروں والے | دو دو | تین تین | اور چار چار | زیادہ کردیتا ہے | پیدائش میں

والا ہے۔ جن کے دو دو، تین تین اور چار چار پر ہیں وہ جو چاہے تخلیق میں بڑھاتا

مَا يَشَآءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۱ مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ

جو وہ چاہے | بیشک اللہ | ہر ایک چیز پر | قادر ہے | جو کھول دے | اللہ

ہے بیشک اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے

لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ

لوگوں کے لئے | اپنی رحمت میں سے | تو کوئی روکنے والا نہیں | اس کو | اور جو وہ بند کردے | تو کوئی بھیجنے والا نہیں

جو رحمت کھول دے تو اس کو روکنے والا کوئی نہیں اور جسے وہ روک دے اسے جاری کرنے والا

لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۲ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ

اس کو | اس کے بعد | اور وہ | بڑا غالب | حکمت والا ہے | اے لوگو!

اس کے بعد کوئی نہیں اور وہ غالب، حکمت والا ہے۔ اے لوگو!

(۵۲) اور عذاب الٰہی دیکھ کر کہیں گے کہ ہم اللہ و رسولؐ پر ایمان لائے اور آخرت سے دنیا تک کے اتنے دور کے فاصلہ سے اب وہ ایمان انہیں کہاں مل سکتا ہے جو دنیا میں ملنے کی چیز تھی۔

(۵۳) حالانکہ وہ دنیا میں اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کا انکار کر چکے اور دور ہی سے بغیر دیکھے اندازے لگاتے رہے کہ آنحضرت جادوگر یا شاعر یا کاہن ہیں اور حشر ونشر و عذاب آخرت کچھ نہیں۔

(۵۴) اور اس وقت ان کے اور ان کی آرزوؤں کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی اور ان سے بالکل ویسا ہی سختی کا سلوک کیا جائے گا جیسا کہ اس قسم کے پہلے کافروں مشرک لوگوں سے کیا گیا تھا۔ کیونکہ وہ بھی رسولوں اور موت کے بعد قبروں سے زندہ اٹھائے جانے اور عذابِ آخرت کی نسبت شک میں پڑے ہوئے تھے۔

سورۂ فاطر

چونکہ یہ سورت اللہ کی صفت **فاطر السمٰوات والارض** کے الفاظ سے شروع کی گئی ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے زمین و آسمان پیدا کئے اور فرشتوں کو دو دو تین تین چار چار پر عطا کر کے مخلوق کی طرف اپنا پیغام رساں بنادیا وہ کسی مخلوق کی پیدائش میں جو صفات چاہے زیادہ کر دے اس کو سب قدرت حاصل ہے۔

(۲) اللہ اپنے بندوں پر اگر اپنی رحمت (مثلاً بارش و رزق و صحت یا نبوت وغیرہ) کا دروازہ کھول دے تو کوئی اس کو بند نہیں کر سکتا۔ اور اگر وہ اس کو بند کر دے تو کوئی اس دروازہ کو کھولنے والا نہیں، اور وہی ہے بڑا غالب، حکمت والا۔

افعال: حِیْلَ: حائل کر دیا گیا، جدائی ڈال دی گئی، ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔ فُعِلَ: اسے کیا گیا یعنی ان کو عذاب دیا گیا، ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔ یَقْذِفُوْنَ: وہ (گمان کے) تیر چلاتے ہیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ یَفْتَحِ: وہ کھولتا ہے، کشائش کرتا ہے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: تَنَاوُشُ: لینا، مصدر ہے۔ اَشْیَاعِهِمْ: ان کے طریقے والے، ان کے ساتھی، اَشْیَاعِ مضاف، هِمْ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔ اَجْنِحَةٍ: پر، بازو، واحد ہے۔ مُمْسِكَ: روکنے والا، بند کرنے والا، منع کرنے والا، اسم فاعل (واحد مذکر)۔ مُرْسِلَ: بھیجنے والا، چھڑا دینے والا، بندش کو دور کر دینے والا، اسم فاعل (واحد مذکر)۔

اُذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۭ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ

یادکرو | احسان | اللہ کا | اپنے اوپر | کیا | کوئی (اور) پیدا کرنے والا ہے | سوائے

اللہ تعالیٰ کے احسانات جو تم پر ہیں ان کو یاد کرو۔ کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ایسا خالق

اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۭ لَآ اِلٰهَ

اللہ کے | جو روزی دیتا ہے تمہیں | آسمان سے | اور زمین سے | کوئی اور معبود نہیں

ہے' جو تمہیں آسمان اور زمین سے روزی پہنچائے۔ اس کے سوا کوئی

اِلَّا هُوَ ڮ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝۳ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ

سوائے اس کے | تو کہاں | الٹے جارہے ہو | اور | اگر وہ جھٹلائیں آپ کو | تو بیشک جھٹلائے گئے

معبود نہیں' پھر تم کہاں بہکے چلے جارہے ہو۔ اور اگر یہ لوگ آپؐ کو جھٹلائیں تو آپؐ سے پہلے بھی رسولوں

رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝۴ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ

کئی رسول | آپ سے پہلے (بھی) | اور اللہ کی طرف | لوٹائے جاتے ہیں | سب کام | اے لوگو!

کو جھٹلایا گیا ہے اور بالآخر تمام امور اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر جائیں گے۔ اے لوگو!

اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۥ وقفة

بیشک | وعدہ | اللہ کا | سچا ہے | پس نہ دھوکے میں ڈالے تمہیں | زندگی | دنیا کی

بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ برحق ہے سو تمہیں دنیا کی زندگی' دھوکے میں نہ ڈالنے پائے۔

وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝۵ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ

اور دھوکہ نہ دے تمہیں | اللہ کے بارے میں | دھوکہ باز | بیشک | شیطان تو | تمہارا | دشمن ہے

اور نہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں (فریب دینے والا شیطان) تمہیں فریب میں رکھے۔ بلاشبہ شیطان تمہارا دشمن ہے۔

فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ۭ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ

پس اسے سمجھو تم بھی | دشمن ہی | وہ تو بلاتا ہے | اپنی جماعت کو | تاکہ وہ ہو جائیں | ساتھی

سو تم بھی اُسے دشمن ہی سمجھو۔ وہ تو اپنے گروہ کو بلاتا ہے تاکہ وہ جہنمی بن

السَّعِيْرِ ۝۶ ۭ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ڛ وَالَّذِيْنَ

دوزخ کے | جن لوگوں نے | کفر کیا | ان کے لئے ہے | عذاب | سخت | اور جو لوگ

جائیں۔ وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا' ان کے لئے سخت عذاب ہوگا اور وہ لوگ جو

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝۷ ع اَفَمَنْ

ایمان لائے | اور انہوں نے عمل کئے اچھے | ان کے لئے ہے | بخشش | اور اجر | بہت بڑا | پس کیا وہ شخص

ایمان لائے اور نیک عمل بھی کرتے رہے' ان کے لئے مغفرت اور بہت بڑا اجر ہے۔ تو کیا جس شخص کے

زُيِّنَ لَهٗ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ۭ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ

جس کے لئے آراستہ کیا گیا | اس کا برا عمل | تو وہ دیکھتا ہے اسے | اچھا | پس بیشک | اللہ | گمراہ کرتا ہے | جس کو

برے اعمال اُسے خوبصورت کرکے دکھائے گئے ہوں اور وہ انہیں اچھا سمجھنے لگے (وہ نیک لوگوں کے برابر ہوسکتا ہے؟) اللہ جسے چاہے گمراہ

آیت نمبر   آسان تفسیر

(۳) لوگو! تم پر اللہ کے جو احسان ہیں کہ تمہیں پیدا کر کے ہر چیز کو تمہارے تابع کر دیا اور تمہاری ہدایت کے لئے انبیاء بھیجے گئے اور ان پر کتابیں نازل کیں۔ انہیں یاد کرو۔ کیا اللہ کے سوا کوئی اور ایسا خالق ہے جو تمہیں آسمان سے بارش کے ذریعہ زمین سے نباتات اور غلے و میوہ جات پیدا کر کے تمہیں روزی دیتا ہے؟ اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں پس شیطان کے بہکانے سے تم کہاں بہکے جا رہے ہو کہ اس کے ساتھ اس کی مخلوق کو شریک ٹھہراتے ہو۔

(۴) اگر مشرکین آپ کو جھٹلائیں تو کوئی عجیب بات نہیں آپ ؐ سے پہلے بھی کئی رسولوں کو جھٹلایا گیا ہے تمام معاملوں کا آخری فیصلہ اللہ ہی کرے گا وہ ان کی تکذیب کی انہیں پوری سزا دے گا۔

(۵) لوگو! اللہ کا قیامت کا وعدہ بالکل سچا ہے دنیا کی چند روزہ زندگی پر مغرور ہو کر آخرت کی ہمیشہ کی زندگی کے لئے کچھ سامان مہیا کرنے سے غفلت نہ کرو اور شیطان دھوکہ باز کے اس دھوکہ میں نہ آؤ کہ اللہ کو تمہاری عبادت کی کوئی ضرورت نہیں۔ بلکہ تمہیں دنیا میں ایمان و عمل کی مہلت سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

(۶) واقعی شیطان تو تمہارا دشمن ہے اسے دشمن ہی سمجھو اس کی کوئی بات نہ مانو صرف اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو شیطان تو اپنے دوستوں کو دوزخ ہی کی طرف بلاتا ہے۔

(۷) جو لوگ دین حق سے انکار کرتے ہیں قیامت میں ان کے لئے سخت عذاب تیار ہے اور جو لوگ ایمان لا کر نیک اعمال کرتے ہیں ان کے لئے خدا کی بخشش اور بہت بڑا اجر ہے۔

افعال: اِتَّخِذُوْهُ: تم بنا لو اس کو امر (جمع مذکر حاضر) ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: حِزْبَهٗ: اس کا گروہ اس کی جماعت حِزْبَ مضاف ہٗ (ضمیر واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔

يَشَاۤءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۤءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ
وہ چاہے | اور راہ پر لاتا ہے | جس کو | وہ چاہے | پس جاتی نہ رہے | تمہاری جان | ان پر
کرتا ہے اور جسے چاہے ہدایت دیتا ہے۔ پس آپ ان پر افسوس کر کے اپنی جان

حَسَرٰتٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝٨ وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ
افسوس کے مارے | بیشک اللہ | خوب جانتا ہے | جو کچھ وہ کرتے ہیں | اور اللہ (ہی) ہے | جو
دے دیں۔ جو کچھ یہ لوگ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کو اس کا علم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ وہ ہے

اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ
بھیجتا ہے | ہوائیں | پس وہ اٹھالاتی ہے | بادلوں کو | تو ہم لے جاتے ہیں اس کو | ایک مردہ بستی کی طرف
جو ہواؤں کو چلاتا ہے پھر ہوائیں بادل کو اُبھارتی ہیں۔ پھر ہم اس بادل کو ایسی بستی کی طرف ہانک دیتے ہیں

فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ۝٩ مَنْ
پھر ہم زندہ کرتے ہیں اس پانی کے ذریعے | زمین کو | اس کے مرنے کے بعد | اسی طرح ہے | دوبارہ اٹھایا جانا | جو کوئی
جو (خشک سالی کی وجہ سے) مردہ پڑی ہو' پھر اس کے ساتھ (خشک و) مردہ زمین کو دوبارہ زندہ کرتے ہیں' اسی طرح دوبارہ قبروں سے اٹھنا

كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ۭ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ
چاہتا ہو | عزت | تو اللہ کے لئے ہے | عزت | سب | اسی کی طرف | چڑھتی ہیں | سب باتیں
ہے جو کوئی عزت حاصل کرنا چاہے (اسے معلوم ہونا چاہئے کہ) ہر طرح کی عزت اللہ ہی کے پاس ہے' اچھا کلام اللہ تعالیٰ کی طرف اوپر

الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ۭ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ
پاکیزہ | اور عمل | نیک (جو ہے) | وہی اوپر اٹھاتا ہے اس کو | اور جو لوگ | تدبیریں کرتے ہیں | بُری
چڑھتا ہے اور نیک عمل اس کو اوپر اٹھاتا ہے اور جو لوگ بُرے اعمال کی تدبیریں کرتے ہیں

لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَمَكْرُ اُولٰۗىِٕكَ هُوَ يَبُوْرُ ۝١٠ وَاللّٰهُ
ان کے لئے ہے | عذاب | سخت | اور | تدبیر ان لوگوں کی | برباد ہوگی | اور اللہ نے
ان کے لئے سخت عذاب ہے اور ان لوگوں کی سب تدبیریں برباد ہو جائیں گی اور اللہ تعالیٰ

خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ۭ وَ
پیدا کیا تمہیں | مٹی سے | پھر | نطفہ سے | پھر | بنایا تمہیں | جوڑے | اور
وہ ذات ہے جس نے تمہیں مٹی سے' پھر نطفہ سے پیدا کیا پھر تمہیں جوڑے جوڑے بنایا اور (ہر)

مَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۭ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ
نہیں حاملہ ہوتی | (کوئی) مادہ | اور نہ وہ جنتی ہے | مگر | اس کے علم سے | اور نہیں عمر پاتا | کوئی لمبی عمر والا
مادہ کے پیٹ میں جو کچھ ہوتا ہے اور جو کچھ وہ جنتی ہے وہ اللہ کے علم میں ہوتا ہے اور کسی لمبی عمر والے کو جو زیادہ عمر دی

وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ
اور نہ کم کی جاتی ہے | کسی کی عمر | مگر وہ کتاب میں درج ہے | بیشک | یہ بات | اللہ کیلئے
جاتی ہے یا کسی کی عمر کم مقرر کی جاتی ہے۔ یہ سب کتاب (محفوظ) میں (لکھا ہوا موجود ہوتا) ہے۔ یہ (سب انتظام) اللہ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸) پس کیا وہ بدکار جو شیطان کے بہکانے سے اپنے برے عملوں کو اچھا سمجھتا ہے نیکوکار انسان کے برابر ہوسکتا ہے؟ ہر گز نہیں پس اللہ جسے چاہے گمراہی میں رہنے دیتا ہے اور جسے چاہے راہ راست پر لے آتا ہے تو آپ کو ان کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے رنج و افسوس کے مارے اپنی جان ہلاک نہ کرنی چاہئے۔ جو کچھ وہ کررہے ہیں اللہ کو خوب معلوم ہے انہیں پوری سزا دے گا۔

(۹) اور یہ اللہ کی قدرت ہے کہ اپنی بھیجی ہوئی ہواؤں کے ذریعہ سے بادلوں کو اکٹھا کر کے خشک افتادہ بستی پر برساتا ہے۔ جس سے مردہ زمین نئے سرے سے دوبارہ سرسبز ہوجاتی ہے۔ بس مردوں کا قبروں سے دوبارہ زندہ ہوکر اٹھایا جانا بھی بالکل اسی طرح ہوگا۔

(۱۰) جو شخص عزت چاہتا ہو اسے اللہ ہی سے طلب کرنی چاہئے کیونکہ دنیا و آخرت میں سب عزت اللہ ہی کو حاصل ہے اور اس کی فرمانبرداری ہی سے وہ مل سکتی ہے اور کلمہ طیبہ (لا الہ الا اللہ، اذکار، تلاوت، دعائیں) اسی رب العزت کے دربار میں قبول ہوکر نجات کا ذریعہ بنتے ہیں۔ اور باقی نیک اعمال کو بھی خدا ہی اوپر اٹھاتا اور قبول کرتا ہے پس گفتار و کردار سے اس کی فرمانبرداری کر کے عزت طلب کرنی چاہئے اور جو لوگ حق کے خلاف برے منصوبے باندھتے رہتے ہیں انہی کے لئے آخرت میں سخت عذاب ہے اور انہی کا منصوبہ ناکام رہے گا۔

افعال: اَحْيَيْنَا: ہم نے جلایا، ماضی (جمع متکلم)۔ يَصْعَدُ: چڑھتا ہے، پہنچتا ہے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ يَبُوْرُ: وہ ہلاک ہوجائے گا، تباہ ہوجائے گا، مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: اَلنُّشُوْرُ: جی اٹھنا یعنی جزا سزا کے لئے دوبارہ زندہ ہوکر اٹھ کھڑا ہونا، مصدر ہے (نصر)۔ اَلْكَلِمُ: یہاں مراد تسبیح، تکبیر، استغفار، تلاوت قرآن، دعاء، جس کلام میں اللہ کا ذکر ہو یا اللہ کے لئے ہو جیسے وعظ نصیحت وغیرہ، سب اس میں داخل ہیں۔

يَسِيْرٌ ⑪ وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ۖ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ
آسان ہے | اور نہیں برابر ہوتے | دو سمندر | یہ (ایک) | میٹھا | پیاس بجھانے والا | کہ خوشگوار ہے
کے لئے آسان ہے۔ اور دونوں (قسم) دریا برابر نہیں ہیں ایک (قسم) میٹھا ہے جس کا پانی خوشگوار ہے۔

شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۖ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا
اس کا پینا | اور یہ (دوسرا) | کھاری | کڑوا | اور ہر ایک میں سے | تم کھاتے ہو | گوشت
جبکہ (دوسرا) کھاری اور تلخ ہے۔ اور ہر ایک میں سے تم (مچھلی وغیرہ کا) تازہ گوشت

طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ
تازہ | اور نکالتے ہو تم | زیور | جو تم پہنتے ہو | اور تو دیکھتا ہے | کشتیوں کو | اس میں
کھاتے ہو اور زیور (موتی وغیرہ) نکالتے ہو جو تم پہنتے ہو اور تم اس میں کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ

مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ⑫ يُوْلِجُ
پھاڑتے چلتی ہیں پانی کو | تاکہ تم تلاش کرو | اس کے فضل سے (روزی) | اور تاکہ تم | شکر کرو | وہ داخل کرتا ہے
(پانی کو) چیرتی ہوئی چلتی ہیں تاکہ تم (اس کے ذریعے سے) اللہ کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم اس کا شکر بجا لاؤ۔ وہ رات کو

الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ
رات کو | دن میں | اور داخل کرتا ہے | دن کو | رات میں | اور اس نے تابع کر دیا | سورج
دن کے اندر اور دن کو رات کے اندر داخل کرتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو

وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ
اور چاند کو | ہر ایک | چل رہا ہے | ایک وقت | مقرر تک | یہی ہے اللہ | تمہارا پروردگار
تابع فرمان بنا رکھا ہے سب ایک مقررہ وقت تک چلتے رہیں گے یہی معبودِ حقیقی تو تمہارا پروردگار ہے

لَهُ الْمُلْكُ ۭ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ
اسی کی ہے | بادشاہی | اور جن کو | تم پکارتے ہو | اس کے سوا | وہ نہیں مالک
بادشاہی اُسی کی ہے۔ اور وہ جن کو تم اس کے سوا پکارتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے

مِنْ قِطْمِيْرٍ ⑬ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا
ایک گٹھلی کے چھلکے کے | اگر تم ان کو پکارو | (تو) وہ نہیں سنتے | تمہاری پکار کو | اور اگر وہ سنیں بھی
کے برابر اختیار نہیں رکھتے۔ اگر تم ان کو پکارو تو وہ تمہاری پکار کو نہیں سنیں گے اور (فرض کیجئے) اگر سن

مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ۭ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ۭ
تو وہ جواب نہیں دیتے | تمہیں | اور روز | قیامت میں | وہ انکار کر دیں گے | تمہارے شرک کا
لیں تو وہ جواب نہیں دے سکیں گے۔ اور قیامت کے دن وہ تمہارے شرک سے انکار کر دیں گے۔

وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ⑭ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ
اور تجھ کو خبر نہ دے گا کوئی | باخبر (اللہ) جیسی | اے لوگو! | تم (تو) | محتاج ہو
اور جس طرح وہ باخبر (اللہ) تمہیں (حقیقت) بتا سکتا ہے دوسرا نہیں بتا سکے گا۔ اے لوگو! تم سب اللہ تعالیٰ کے

آیت نمبر آسان تفسیر

(١١) اور اللہ ہی کی قدرت ہے کہ اس نے تمہارے جد اول آدم علیہ السلام کو مٹی سے پھر تم سب بنی آدم کو نطفہ سے پیدا کیا۔ پھر تمہارا جوڑا عورت کو بنایا کہ تم میں نسل انسانی قائم رہے اور جو مادہ حاملہ ہوتی ہے اور جو کچھ وہ جنتی ہے وہ سب اللہ کے علم کے مطابق ہوتا ہے اور جس بوڑھے کو زیادہ عمر دی جاتی ہے اور جس شخص کی عمر کم رکھی جاتی ہے وہ سب لوح محفوظ میں درج ہے اور یہ سب اللہ کے لئے آسان ہے۔

(١٢) اور دو سمندر جن میں سے ایک میٹھا پیاس بجھانے والا اور پینے میں نہایت مزیدار ہے اور دوسرا نمکین سخت تلخ، بدمزہ ہے برابر نہیں ہیں۔ باوجودیکہ بعض فوائد کے اعتبار سے دونوں بظاہر برابر معلوم ہوتے ہیں کہ ہر ایک میں سے (مچھلی کا) تازہ گوشت اور زیورات کے طور پر پہننے کے موتی اور یاقوت نکلتے ہیں اور ان میں جہاز اور کشتیاں پانی کو پھاڑتی ہوئی چلتی ہیں تاکہ ان کے ذریعہ سے تجارت کر کے انسان اللہ کا فضل (روزی) تلاش کرے اور اس کا شکر ادا کرے۔ (ف) مطلب یہ کہ جیسے کڑوا سمندر اور میٹھا برابر نہیں ایسے ہی مومن و کافر دیکھنے میں دونوں آدمی ہیں مگر یہ کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔

(١٣) اور اللہ ہی کو قدرت حاصل ہے کہ رات کم کر کے دن بڑھا دیتا ہے ور دن کم کر کے رات لمبی کر دیتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند کو اپنے فطرت کے قوانین کے تابع کر دیا کہ ہر ایک اس وقت تک برابر چل رہا ہے جو اللہ نے اس کے لئے مقرر کر دیا ہے۔ یہی قادر مطلق اللہ تمام مخلوقات کا پروردگار ہے اسی کی ہر چیز پر حکومت ہے اور جن جھوٹے معبودوں کو مشرک لوگ امداد کے لئے پکارتے ہیں ان کو تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی حکومت اور اختیار حاصل نہیں۔

(١٤) اور وہ جھوٹے معبود جن کی تم عبادت کرتے ہو اگر تم انہیں پکارو تو وہ سنتے نہیں اور اگر سنیں بھی تو تمہیں جواب نہیں دے سکتے اور قیامت کے روز تو وہ تمہاری ان مشرکانہ حرکات سے نفرت کا اظہار کریں گے اور اللہ جو ہر چیز سے خوب باخبر ہے جیسی صحیح باتیں وہ بتاتا ہے اور کون بتا سکتا ہے۔

افعال: تَسْتَخْرِجُوْنَ: تم نکالتے ہو، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: بَحْرَانِ: دو دریا، دو سمندر، بَحْرٌ کا تثنیہ بحالت رفع۔ مُعَمَّرٍ: عمر رسیدہ، بڑی عمر والا، اسم مفعول (واحد مذکر)۔ قِطْمِيْرٍ: وہ باریک چھلکا جو گٹھلی پر ہوتا ہے، یا وہ باریک ڈورا جو کھجور کی گٹھلی کے شگاف میں ہوتا ہے، مراد حقیر بے مقدار چیز۔

إِلَى اللَّهِ ۖ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ⑮ إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ

اللہ کے | اور اللہ ہی ہے | بے نیاز | حمد کے لائق | اگر وہ چاہے | تو لے جائے تم کو

محتاج ہو۔ اور اللہ تعالیٰ سب سے بے نیاز اور حمد کے لائق ہے۔ اگر وہ چاہے تو تمہیں ہٹا دے

وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ⑯ وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ ⑰

اور لے آئے | مخلوق | نئی | اور نہیں یہ بات | اللہ پر | کچھ مشکل

اور تمہاری جگہ کوئی دوسری مخلوق لا کھڑی کرے۔ اور یہ چیز اللہ تعالیٰ کے لئے کچھ دشوار نہیں۔

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ وَإِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَىٰ حِمْلِهَا

اور نہیں اُٹھائے گا | کوئی بوجھ اُٹھانے والا | بوجھ دوسرے کا | اور اگر | بلائے گا | کوئی بوجھ والا | اپنا بوجھ (اٹھانے) کو

اور کوئی بوجھ اُٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا اور اگر کوئی بوجھ سے دبا ہوا اپنا بوجھ اُٹھوانے کے لئے کسی کو

لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۗ إِنَّمَا تُنْذِرُ

تو اُٹھایا نہ جائے گا | اس کے بوجھ میں سے | کچھ بھی | اگرچہ | ہو | قریبی رشتہ دار ہی | بیشک | آپ ڈراتے ہیں

بلائے گا تو اس کا ذرا سا بوجھ بھی نہیں اٹھایا جائے گا' خواہ وہ قریبی رشتے والا ہی ہو' آپ تو صرف ان لوگوں کو

الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ ۚ وَمَنْ

انہی لوگوں کو | جو ڈرتے ہیں | اپنے ربّ سے | بغیر دیکھے | اور قائم کرتے ہیں | نماز | اور جو

آگاہ کر سکتے ہیں جو دیکھے بغیر اپنے ربّ سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں۔ اور جو کوئی

تَزَكَّىٰ فَإِنَّمَا يَتَزَكَّىٰ لِنَفْسِهِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ⑱ وَمَا يَسْتَوِي

پاکیزگی اختیار کرتا ہے | تو وہ پاکیزہ بنتا ہے | اپنے ہی لئے | اور اللہ ہی کی طرف ہے | لوٹ کر جانا | اور نہیں برابر

پاکیزگی اختیار کرتا ہے' وہ اپنے ہی لئے ایسا کرتا ہے' اور سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اور اندھا اور

الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ⑲ وَلَا الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّورُ ⑳ وَلَا الظِّلُّ

اندھا | اور دیکھنے والا | اور نہ اندھیرے | اور نہ روشنی | اور | نہ سایہ

دیکھنے والا برابر نہیں۔ اور نہ اندھیرا اور روشنی (برابر ہے) اور نہ سایہ

وَلَا الْحَرُورُ ㉑ وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ

اور نہ دھوپ | اور نہیں برابر | زندے | اور نہ | مُردے | بیشک | اللہ

اور دھوپ۔ اور نہ زندہ اور مردہ برابر ہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ

يُسْمِعُ مَنْ يَشَاءُ ۖ وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ ㉒ إِنْ أَنْتَ

سنا دیتا ہے | جس کو وہ چاہے | اور نہیں ہیں آپ | سنانے والے | ان کو جو | قبروں میں ہیں | نہیں ہیں | آپ

جس کو چاہتا ہے سنوا دیتا ہے اور جو قبروں میں مدفون ہیں آپ اُن کو نہیں' سنا سکتے۔ آپ تو صرف

إِلَّا نَذِيرٌ ㉓ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۚ

مگر صرف ڈرانے والے | بیشک ہم نے | بھیجا آپ کو | سچا دین دے کر | خوشخبری دینے والا | اور ڈر سنانے والا

(عذاب سے) ڈرانے والے ہیں۔ بیشک ہم نے آپ کو حق وصداقت کے ساتھ خوشخبری سنانے اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۵) لوگو! تم سب اللہ کے محتاج ہو اور صرف اللہ ہی بے پرواہ ہے جو تمام صفات کمال سے متصف ہے پس وہی اس قابل ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اور اس سے مدد مانگی جائے۔

(۱۶) اور وہ ایسا قادر مطلق ہے کہ اگر چاہے تو تم کو فنا کر کے نئی مخلوق پیدا کر دے۔

(۱۷) اور یہ بات اللہ کے لئے کچھ بھی مشکل نہیں۔

(۱۸) قیامت میں کوئی دوسرے کے گناہ کا بوجھ اپنے ذمے نہ لے گا اور اگر کوئی گنہ گار کسی دوسرے کو اپنے گناہوں کا بوجھ اٹھانے بلائے گا تو وہ کچھ بھی اس کے بوجھ سے اٹھا نہ سکے گا اگرچہ وہ اس کا قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ بیشک آپؐ کے عذاب سے ڈرانے کا اثر ان لوگوں پر ہوتا ہے جو دیکھے بغیر اللہ سے ڈرتے اور اس کی عبادت میں لگے رہتے ہیں اور جو کوئی گناہوں سے پاک ہوتا ہے وہ اپنے ہی فائدے کے لئے ہوتا ہے اور قیامت میں اعمال کا جواب دینے کے لئے اللہ کے حضور میں سب کو لوٹ کر جانا ہے۔

(۱۹) اور کافر جو دل سے اندھا ہے اور حق کو نہیں دیکھ سکتا اور وہ مومن جو دل کی بینائی سے خدا کو دیکھ رہا ہے دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔

(۲۰) اور نہ کفر کے اندھیرے اور ایمان کی روشنی برابر ہیں۔

(۲۱) اور نہ خدا کی رحمت کا سایہ اور اس کا قہر و غضب برابر ہیں۔

(۲۲) اور واقعی وہ مومن جن کے دل ایمان اور اللہ کے ذکر سے زندہ ہیں اور وہ کافر جن کے دل روحانی موت (کفر و شرک) سے مر چکے ہیں وہ کبھی برابر نہیں ہو سکتے بیشک اللہ جسے چاہے حق کو توجہ سے سننے کی توفیق بخشتا ہے اور آپؐ تو ان کفار کو سنا نہیں سکتے جو حق کو نہ سننے میں قبروں میں پڑے ہوئے مردوں کی طرح بے حس ہو چکے ہیں۔

(۲۳) اور آپؐ تو ایک عذاب سے ڈرانے والے ہیں اور بس' ہدایت دے دینا آپ کا ذمہ نہیں۔

افعال: تَدْعُ: وہ پکارے' مضارع (واحد مونث غائب)۔ یُحْمَلْ: نہ اٹھایا جائے گا' مضارع مجہول منفی (واحد مذکر غائب)۔ یُسْمِعُ: وہ سناتا ہے' یعنی سنا کر دل میں بٹھا دیتا ہے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: حِمْلِهَا: اس کا بوجھ' حِمْلِ مضاف' هَا (ضمیر واحد مونث غائب) مضاف الیہ۔ مُثْقَلَةٌ: وہ نفس جس پر (گناہوں) کا بار ہوگا' اسم مفعول (واحد مونث)۔ حَرُوْرُ: لو' دھوپ' گرم ہوا' اسم ہے۔ مُسْمِعٍ: سنانے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔

وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ﴿٢٤﴾ وَإِن يُكَذِّبُوكَ

اور نہیں کوئی اُمت | مگر | گزر چکا | اس میں | ایک ڈرانے والا | اور اگر | وہ جھٹلائیں آپ کو

اور کوئی اُمت ایسی نہیں جس میں (اللہ کی نافرمانی سے) ڈرانے والا نہ آیا ہو۔ اور اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلاتے ہیں

فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ

تو بیشک جھٹلایا | ان لوگوں نے (بھی) جو | ان سے پہلے ہوئے | آئے ان کے پاس | ان کے رسول | واضح دلیلیں

تو جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں وہ بھی اسی طرح جھٹلایا کرتے تھے۔ ان کے رسول اُن کے پاس روشن دلائل

وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ أَخَذْتُ الَّذِينَ كَفَرُوا

اور صحیفے | اور کتاب | روشن (لے کر) | پھر | میں نے پکڑ لیا | اُن لوگوں کو | جو منکر ہوئے

صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے۔ پھر جن لوگوں نے انکار کیا میں نے انہیں پکڑ لیا۔

فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿٢٦﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً

کیسا تھا | میرا عذاب | کیا تو نے نہیں دیکھا کہ | اللہ اُتارتا ہے | آسمان سے | پانی

تو (دیکھو) پھر میرا عذاب کیسا تھا۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے بادلوں سے مینہ برسایا

فَأَخْرَجْنَا بِهِ ثَمَرَاتٍ مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهَا وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ

پھر ہم نکالتے ہیں | اس سے پھل | (کہ) مختلف ہوتے ہیں | ان کے رنگ | اور پہاڑوں میں سے | حصے ہیں

پھر اس کے ذریعے سے ہم نے مختلف رنگوں کے میوے (زمین سے) نکالے۔ اور پہاڑوں میں سفید اور

بِيضٌ وَحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ ﴿٢٧﴾ وَمِنَ النَّاسِ

سفید | اور سرخ | کہ مختلف ہیں | رنگ ان کے | اور گہرے سیاہ رنگ کے | اور لوگوں میں سے

سرخ حصے ہیں، جن کے رنگ مختلف ہیں اور بعض گہرے سیاہ ہیں۔ اور اسی طرح انسانوں

وَالدَّوَابِّ وَالْأَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ كَذَٰلِكَ إِنَّمَا

اور جانوروں | اور چوپایوں میں سے (بھی) | کہ مختلف ہیں رنگ ان کے | اسی طرح | بیشک

جانوروں اور چوپایوں کے مختلف رنگ ہیں بات صرف یہ ہے

يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ ﴿٢٨﴾

ڈرتے ہیں | اللہ سے | اس کے بندوں میں سے | علم والے ہی | بیشک اللہ | بڑا غالب | بخشنے والا ہے

کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے علم والے ہی اس سے ڈرتے ہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ غالب اور بخشنے والا ہے

إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا

بیشک | جو لوگ | پڑھتے ہیں | کتاب | اللہ کی | اور قائم کرتے ہیں | نماز | اور خرچ کرتے ہیں

بیشک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز ادا کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے

مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَّن تَبُورَ ﴿٢٩﴾

اس میں سے جو | دیا ہم نے ان کو | پوشیدہ | اور ظاہر | وہ امید رکھتے ہیں | ایسی تجارت کی | جو برباد نہ ہوگی

ان کو دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں وہی حقیقتاً ایسی تجارت کی توقع رکھتے ہیں جو کبھی برباد نہ ہو

(۲۴) بلاشبہ ہم نے آپ کو سچا دین دے کر خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور کوئی امت ایسی نہیں گزری جس میں کوئی ڈرانے والا (رسول) نہ آیا ہو۔

(۲۵) اور اگر اہل مکہ آپ کو جھوٹا کہیں تو یہ کوئی عجیب بات نہیں۔ ان سے پہلے جو نافرمان قومیں عاد و ثمود وغیرہ گزر چکی ہیں انہوں نے بھی اپنے رسولوں کو جو ان کے پاس واضح دلیلیں اور صحیفے اور روشن کتابیں لے کر آئے تھے جھٹلایا تھا۔

(۲۶) پھر جو کوئی ان میں سے حق سے منکر ہوئے ان پر عذاب الٰہی نازل کر کے ہم نے انہیں ہلاک کر دیا۔ پس ہماری ناراضگی کیسی سخت تھی۔

(۲۷) اے مخاطب! کیا تو نے اللہ کی قدرت میں غور نہیں کیا کہ وہ اپنی قدرت کاملہ سے بادلوں میں سے پانی برسا کر اس کے ذریعہ زمین میں سے مختلف رنگوں کے پھل پیدا کرتا ہے اور اس کی قدرت سے پہاڑوں میں بھی مختلف رنگتوں کے سفید اور سرخ اور کالے سیاہ حصے ہوتے ہیں۔

(۲۸) اور ایسے ہی آدمی اور جاندار اور مویشی بھی مختلف رنگ کے ہوتے ہیں بیشک اللہ کے بندوں میں سے اس سے ڈرنے والے عالم لوگ ہی ہوتے ہیں اور اللہ بڑا غالب بڑا بخشنے والا ہے۔

(۲۹) بلاشبہ جو لوگ ہمیشہ اللہ کی کتاب پڑھتے نماز قائم کرتے اور ہمارے دیئے ہوئے مال میں سے ہمارے راستے میں ظاہر اور پوشیدہ خرچ کرتے ہیں انہیں امید ہے کہ ان کی اس تجارت میں کبھی نقصان نہ ہوگا بلکہ اعمال کے مقابلہ میں بیشمار اجر ملے گا۔

افعال: خَلَا: وہ گزرا، وہ ہو چکا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ اَخَذْتُ: میں نے پکڑا، ماضی (واحد متکلم)۔ تَبُوْرَ: وہ ہلاک ہوگی، وہ مٹے گی، وہ بگڑے گی، مضارع (واحد مونث غائب)۔

اسماء: بِيْضٌ: سفید، صفت مشبہ (جمع ہے)۔ جُدَدٌ: راستے، گھاٹیاں، جُدَّةٌ کی جمع۔ حُمْرٌ: سرخ، اَحْمَرُ کی جمع۔ سُوْدٌ: کالے، اَسْوَدُ کی جمع۔ الْعُلَمٰٓؤُا: علماء، عالم لوگ، عَالِمٌ کی جمع۔ غَرَابِيْبُ: گہرے سیاہ، مراد کالے پہاڑ، غِرْبِيْبٌ واحد۔

لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُمْ مِّن فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ ﴿٣٠﴾
تاکہ وہ (اللہ) پورے دے ان کو | ان کے اجر | اور مزید دے انہیں | اپنے فضل سے | بیشک وہ | بڑا بخشنے والا | بڑا قدردان ہے
تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے اجر اُن کو پورے پورے دے اور اپنے فضل سے مزید بھی دے۔ وہ یقیناً بخشنے والا اور قدردان ہے

وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا
اور جو | وحی کی ہم نے | آپ کی طرف | کتاب (قرآن) | وہی برحق ہے | تصدیق کرنے والا | اُس (کتاب) کی
اور ہم نے آپ کی طرف جو کتاب وحی کے طور پر بھیجی ہے وہ سچی ہے اور اس سے پہلے جو کتابیں

بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِعِبَادِهِ لَخَبِيرٌ بَصِيرٌ ﴿٣١﴾ ثُمَّ أَوْرَثْنَا
جو اس سے پہلے ہوچکی | بیشک اللہ | اپنے بندوں سے | خوب باخبر | دیکھنے والا ہے | پھر | ہم نے وارث بنایا
نازل ہوچکی ہیں ان کی تصدیق کرتی ہے بیشک اللہ اپنے بندوں سے پوری طرح باخبر اور دیکھنے والا ہے۔ پھر ہم نے اپنے

الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۖ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ
کتاب کا | ان کو جنہیں | ہم نے چن لیا | اپنے بندوں میں سے | پس بعض ان میں سے | ظلم کرتا ہے
بندوں میں سے جن کو منتخب کیا' ان کو کتاب کا وارث بنا دیا' سو ان میں سے بعض اپنے حق میں

لِّنَفْسِهِ ۖ وَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ ۖ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ
اپنی جان پر | اور بعض ان میں سے | معتدل ہے | اور بعض ان میں سے | سبقت لے جانے والا ہے | نیکیوں میں
ظلم کرنے والے ہیں اور بعض ان میں سے متوسط ہیں۔ اور بعض ان میں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیکی

بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿٣٢﴾ جَنَّاتُ عَدْنٍ
اللہ کے حکم سے | یہی تو ہے | فضل | بڑا | باغات ہیں | ہمیشہ رہنے کے
کرنے میں آگے بڑھنے والے ہیں۔ یہی سب سے بڑا فضل ہے۔ (ان کے لئے) باغات ہیں ہمیشہ رہنے کے'

يَدْخُلُونَهَا يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا ۖ وَ
وہ داخل ہوں گے ان میں | پہنائے جائیں گے انہیں | ان میں | کنگن | سونے کے | اور موتی | اور
جن میں وہ داخل ہوں گے۔ وہاں انہیں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے۔ اور

لِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ﴿٣٣﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ
ان کا لباس ہوگا | ان میں | ریشم کا | اور وہ کہیں گے | تمام تعریفیں | اللہ کے لئے ہیں | جس نے | دُور کردیا
اور وہاں ان کا لباس ریشم کا ہوگا اور وہ کہیں گے کہ سب تعریف اس اللہ کی ہے جس نے ہم سے غم کو

عَنَّا الْحَزَنَ ۖ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ ﴿٣٤﴾ الَّذِي أَحَلَّنَا
ہم سے | رنج و غم | بیشک | ہمارا رب | بڑا بخشنے والا | قدردان ہے | جس نے | اُتارا ہمیں
دُور کیا۔ ہمارا رب یقیناً بخشنے والا (اور) قدردان ہے جس نے ہمیں اپنے

دَارَ الْمُقَامَةِ مِن فَضْلِهِ لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يَمَسُّنَا
ہمیشہ رہنے کے مقام میں | اپنے فضل سے | نہ پہنچے گی ہمیں اس میں | (کوئی) تکلیف | اور نہ پہنچے گی ہمیں
فضل سے ہمیشہ رہنے کی جگہ پر پہنچا دیا۔ جس میں نہ ہمیں کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۰) تاکہ اللہ ان کے نیک اعمال تلاوت قرآن ونماز وصدقہ خیرات وغیرہ کا انہیں پورا پورا اجر دے اور اپنی مہربانی سے مزید ثواب دے۔ بیشک اللہ بڑا بخشنے والا بڑا قدر دان ہے۔

(۳۱) اور قرآن جو ہم نے آپؐ پر وحی کے ذریعے نازل کیا ہے وہی کتاب برحق ہے جو گذشتہ کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔ بیشک اللہ اپنے بندوں کے احوال سے خوب واقف ہے اور ہر وقت انہیں دیکھ رہا ہے ان کے اعمال کی جزا و سزا ضرور دے گا۔

(۳۲) پھر یہ قرآن آپؐ پر نازل کر کے امت محمدیہ کو جو بہترین امت ہے قیامت تک اس کا وارث قرار دیا۔ پس اس امت محمدیہ میں درجہ کے لحاظ سے تین قسم کے لوگ ہیں۔ بعض اپنی جان پر ظلم کرنے والے جو کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہوئے اور بعض میانہ رو جن سے چھوٹے گناہ ہوئے اور بڑے گناہوں سے محفوظ رہے اور بعض نیکیوں میں خوب آگے بڑھنے والے جو صغیرہ وکبیرہ ہر دو سے دور رہتے ہیں۔ یہ قرآن کا وارث قرار دینا امت محمدیہ کے لئے بڑی بھاری فضیلت ہے۔

(۳۳) امت محمدیہ کے تینوں گروہ آخرکار ہمیشہ کے باغوں میں داخل ہوں گے اور وہاں انہیں سونے کے کنگن اور موتی کا زیور پہنایا جائے گا اور ان کا لباس ریشمی ہوگا۔

(۳۴) اور اس کامیابی پر وہ کہتے ہیں کہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہم سے رنج وغم دور کردیا بیشک اللہ بڑا بخشنے والا اور نیک اعمال کو بڑا قبول کرنے والا ہے۔

افعال: اِصْطَفَيْنَا: ہم نے چن لیا، برگزیدہ کیا، ماضی (جمع متکلم)۔ اَذْهَبَ: اس نے دور کیا، اس نے ہٹادیا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔
اسماء: سَابِقٌ: آگے بڑھنے والا، اسم فاعل (واحد مذکر)۔

فِيهَا لُغُوبٌ ۝٣٥ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضَىٰ

اس میں | کوئی تھکاوٹ | اور جن لوگوں نے | کفر کیا | ان کے لئے | دوزخ کی آگ ہے | نہ تو قضا آئے گی

تھکاوٹ ہوگی۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا' ان کے لئے دوزخ کی آگ ہے' نہ تو

عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُم مِّنْ عَذَابِهَا ۚ كَذَٰلِكَ

اُن پر | کہ وہ مرجائیں | اور نہ ہلکا کیا جائے گا | ان سے | اس کا عذاب | اسی طرح

ان کو قضا ہی آئے گی کہ وہ مرجائیں اور نہ اس کا کچھ عذاب ان پر سے ہلکا کیا جائے گا۔ اسی طرح ہم

نَجْزِي كُلَّ كَفُورٍ ۝٣٦ وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا ۚ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا

ہم سزا دیتے ہیں | ہر ناشکرے کو | اور وہ | چلائیں گے | اس میں | کہ اے ہمارے رب! | نکال لے ہمیں

ہر کافر کو سزا دیں گے۔ اور وہ اس میں فریاد کریں گے۔ (اور کہیں گے) اے ہمارے رب! ہمیں

نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ۚ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُم مَّا

کہ ہم عمل کریں | نیک | نہ | وہ جو | ہم (پہلے) کرتے تھے | کیا ہم نے تمہیں عمر نہ دی تھی | کہ

(یہاں سے) نکال' تاکہ ہم نیک عمل کریں' برخلاف ان کاموں کے جو ہم کیا کرتے تھے۔ ارشاد ہوگا کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہ دی تھی کہ

يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ ۖ فَذُوقُوا فَمَا

نصیحت حاصل کرتا | اس میں | جو | نصیحت حاصل کرنا چاہے | اور آیا تھا تمہارے پاس | ڈرانے والا | پس چکھو (عذاب) | کہ نہیں

اس میں جو شخص نصیحت حاصل کرنا چاہتا' کرسکتا تھا اور تمہارے پاس (عذاب سے) ڈرانے والا بھی آیا۔ سو مزہ چکھو (کیونکہ)

لِلظَّالِمِينَ مِن نَّصِيرٍ ۝٣٧ إِنَّ اللَّهَ عَالِمُ غَيْبِ السَّمَاوَاتِ

ظالموں کا | کوئی مددگار | بیشک | اللہ | جانتا ہے | پوشیدہ باتیں | آسمانوں

ظالموں کے لئے کوئی مددگار نہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کے تمام پوشیدہ رازوں کو جاننا

وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝٣٨ هُوَ الَّذِي

اور زمین کی | بیشک وہ | خوب جانتا ہے | راز | سینوں کے | وہی ہے | جس نے

ہے۔ بیشک وہ سینے کے رازوں کو جاننے والا ہے۔ وہی ہے جس نے تمہیں

جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ ۚ فَمَن كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ۖ

بنایا تمہیں | قائم مقام | زمین میں | پس جو کوئی | کفر کرے گا | تو اسی پر ہوگا | (وبال) اس کے کفر کا

زمین میں نائب بنایا۔ تو جو کوئی راہِ کفر اختیار کرے گا وہ اپنے کفر کا نقصان خود اٹھائے

وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ كُفْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ إِلَّا مَقْتًا ۖ وَلَا يَزِيدُ

اور نہیں بڑھاتا | کافروں کو | ان کا کفر | ان کے رب کے ہاں | مگر ناراضگی | اور نہیں | بڑھاتا

گا' اور منکرین کا کفرُ ان کے رب کے ہاں' ناراضگی ہی بڑھاتا ہے۔ اور کافروں کا

الْكَافِرِينَ كُفْرُهُمْ إِلَّا خَسَارًا ۝٣٩ قُلْ أَرَأَيْتُمْ شُرَكَاءَكُمُ

کافروں کو | ان کا کفر | مگر | نقصان | کہہ دیجئے | کیا تم نے دیکھا | اپنے شریکوں کو

انکار ان کے خسارے کو مزید بڑھاتا ہے۔ پوچھئے کہ کیا تم نے اپنے ان شریکوں کو دیکھا ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۵) جس نے اپنے فضل وکرم سے ہمیں اس جنت میں داخل کیا جو ہمیشہ رہنے کا مقام ہے۔ جس میں نہ تو ہمیں کسی قسم کی تکلیف ہوگی اور نہ کسی قسم کی تھکاوٹ محسوس ہوگی۔

(۳۶) اور جو لوگ اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہیں ان کی سزا دوزخ کی آگ مقرر ہے۔ جس میں نہ تو انہیں موت ہی آئے گی کہ عذاب سے نجات حاصل کریں اور نہ عذاب ہی ہلکا کیا جائے گا۔ ناشکروں کو اللہ اسی طرح سزا دیا کرتا ہے۔

(۳۷) اور کفار دوزخ میں عذاب کی سختی سے اللہ کی جناب میں چلا چلا کر التجا کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں اس دوزخ سے نکال تاکہ ہم دنیا میں جا کر اپنے پہلے برے اعمال کی بجائے نیک اعمال کریں ان سے کہا جائے گا کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہ دی تھی کہ نصیحت حاصل کرنے والا نصیحت حاصل کر سکے؟ اور تمہیں خدا کے عذاب سے ڈرانے والا ہمارا رسول بھی تمہارے پاس آیا تھا مگر تم پر کوئی اثر نہ ہوا۔ پس اب اپنے برے اعمال کے بدلے میں عذاب کا مزہ چکھو کہ ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

(۳۸) بے شک اللہ آسمانوں اور زمین کے تمام غیب اور سینوں کے رازوں سے خوب واقف ہے بندوں کے اعمال کے مطابق انہیں جزا وسزا دے گا۔

(۳۹) اللہ نے اپنے فضل سے تمہیں زمین میں گذشتہ لوگوں کے بعد حاکم ومختار بنا دیا پس جس نے اس کی اس سب سے بڑی نعمت (خلافت ارضی) کی ناشکری کی اور کفر وشرک میں ڈوبا رہا۔ اس کے کفر کا وبال اسی کی گردن پر ہوگا اور کفار پر اُن کے کفر کے سبب اللہ کے ہاں، صرف اللہ کا غضب اور نقصان ہی بڑھتا ہے اور بس۔

افعال: اَحَلَّنَا: اس نے ہم کو لا اتارا، ماضی (واحد مذکر غائب)، نَا ضمیر (جمع متکلم)۔ یَصْطَرِخُوْنَ: وہ چیخیں گے، وہ چلائیں گے، وہ فریاد کریں گے، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ یَمُوْتُوْا: کہ وہ مرجائیں، انہیں موت آجائے یعنی مرکر عذاب سے چھوٹ جائیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ تَذَکَّرَ: اس نے نصیحت پکڑی، اس نے سوچا، اس نے یاد کیا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ نُعَمِّرْ: (کیا تم کو) ہم نے عمر (نہیں) دی تھی، ہم عمر دیتے ہیں، زندہ رکھتے ہیں، مضارع (جمع متکلم)۔

اسماء: اَلْمُقَامَۃِ: قیام دوامی، بہشت کا قیام۔ لُغُوْبٌ: تھکنا، تھکان، مصدر اور اسم مصدر۔

الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا

جنہیں | تم پکارتے ہو | سوائے | اللہ کے | مجھے دکھاؤ (تو) | وہ کیا ہے | جوانہوں نے پیدا کیا

جن کو تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پکارتے ہو۔ مجھے دکھاؤ تو سہی کہ انہوں نے زمین میں

مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا

زمین میں سے | یا ان کے لئے | (کوئی) شراکت ہے | آسمانوں میں | یا | دی ہے ہم نے انہیں | (کوئی) کتاب

کیا کچھ پیدا کیا ہے یا آسمانوں میں اُن کی کچھ شراکت ہے۔ یا کیا ہم نے انہیں کوئی کتاب دی ہے۔

فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

کہ وہ | واضح دلیل رکھتے ہیں | اس میں سے | بلکہ | نہیں وعدہ دیتے | ظالم | ایک دوسرے کو

کہ وہ اس میں سے کسی دلیل پر قائم ہیں۔ (نہیں) بلکہ یہ ظالم ایک دوسرے سے جھوٹے وعدے کرتے چلے آئے

اِلَّا غُرُوْرًا ﴿٤٠﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا

مگر دھوکے کا | بیشک اللہ نے | تھام رکھا ہے | آسمانوں | اور زمین کو | کہ وہ ٹل (نہ) جائیں

ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ وہ کہیں اپنی جگہ سے ٹل نہ جائیں

وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا

اور اگر وہ دونوں ٹل جائیں | تو نہیں روک سکتا انہیں | کوئی بھی | اس (اللہ) کے بعد | بیشک | وہ ہے بردبار

اور اگر وہ (اپنی جگہ سے) ٹل جائیں تو اس کے سوا کوئی انہیں تھامنے والا نہیں۔ وہ یقیناً تحمل والا اور

غَفُوْرًا ﴿٤١﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ

بخشنے والا | اور وہ قسمیں کھاتے تھے | اللہ کی | اپنی پختہ قسمیں | کہ اگر | آئے ان کے پاس

بخشنے والا ہے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی بڑی پکی قسمیں کھائی تھیں کہ اگر اُن کے پاس کوئی ڈرانے والا

نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ فَلَمَّا جَآءَهُمْ

کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) | تو وہ ضرور ہوں گے | زیادہ ہدایت یافتہ | کسی بھی امت سے | پھر جب | آیا ان کے پاس

آیا تو وہ سب قوموں میں سے زیادہ راہ راست پر ہوں گے مگر جب ان کے پاس

نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ﴿٤٢﴾ اِسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ وَمَكْرَ

ایک ڈرانے والا | (تو) نہ بڑھائی ان میں | مگر | بیزاری | تکبر کی وجہ سے | زمین میں | اور تدبیر

ڈرانے والا آ پہنچا۔ تو اس سے ان کی بیزاری اور زیادہ بڑھ گئی۔ (اور یہ برائی) دنیا میں خود کو بڑا سمجھنے اور بُری

السَّيِّئِ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ

بُری | اور نہیں پڑتی | تدبیر | بُری | مگر | اس کے کرنے والے پر | پس وہ انتظار نہیں کر رہے

تدبیریں سوچنے (کی وجہ) سے ہوئی اور بُری تدبیر کرنے والے کی تدبیر اسی پر لوٹ کر پڑتی ہے تو کیا یہ لوگ گزشتہ

اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا وَ

مگر | دستور کا | پہلے لوگوں کے | پس تو نہیں پائے گا | اللہ کے دستور میں | (کوئی) تبدیلی | اور

لوگوں جیسے انجام کا انتظار کر رہے ہیں۔ سو آپ اللہ تعالیٰ کے دستور میں کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے اور

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۴۰) کہہ دیجئے بھلا اپنے ان جھوٹے معبودوں کو تو دیکھو جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے زمین میں کیا پیدا کیا؟ یا آسمانوں کے بنانے میں انہیں خدا کے ساتھ کوئی شراکت ہے؟ یا ان کے پاس کوئی آسمانی کتاب ہے۔ جس میں ان کے لئے ان کے معبود برحق ہونے کی کوئی واضح دلیل موجود ہے؟ ان میں سے کوئی بات بھی نہیں بلکہ درحقیقت یہ ظالم مشرک ہمیشہ ایک دوسرے کو جھوٹا وعدہ دیتے چلے آئے ہیں کہ یہ جھوٹے معبود اللہ کے ہاں ہماری سفارش کریں گے۔

(۴۱) بلاشبہ اللہ ہی آسمانوں اور زمین کو اپنی قدرت سے سہارا دیئے ہوئے ہے کہ وہ اپنی جگہ سے ٹل نہیں سکتے اور اگر وہ ٹل جائیں تو کوئی دوسرا انہیں تھام نہیں سکتا۔ بیشک اللہ بڑا حلم والا بڑا بخشنے والا ہے۔

(۴۲) اور وہ کفار اہل مکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت سے پہلے اللہ کی پختہ قسمیں کھا کر کہا کرتے تھے کہ اگر ہمارے پاس کوئی رسول آئے تو ہم کسی بڑی امت (یہود و نصاریٰ) سے زیادہ سیدھے راستے پر ہوں گے پس جب ان کے پاس ہمارے سچے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم آ چکے جو انہیں عذاب آخرت سے ڈرانے والے ہیں تو ان کفار کی آپؐ سے نفرت ہی بڑھی اور اطاعت پر آمادہ نہ ہوئے۔

افعال: اَمْسَكَهُمَا: اس نے ان دونوں کو روک رکھا، ماضی (واحد مذکر غائب) هُمَا ضمیر (تثنیہ مذکر غائب)۔ زَالَتَا: وہ دونوں ٹل گئیں، وہ دونوں اپنے مقام سے ہٹ گئیں، ماضی (تثنیہ مونث غائب)۔ یَـكُوْنُنَّ: وہ ضرور ہی ہو جائیں گے، مضارع با نون تاکید ثقیلہ (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: اِحْدٰی: ایک، اَحَدٌ کی مونث۔

لَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ﴿٤٣﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا
تو نہیں پائے گا | اللہ کے دستور میں | (کوئی) تغیر | کیا انہوں نے سیر نہیں کی | زمین میں | کہ وہ دیکھتے
نہ آپ اللہ تعالیٰ کے دستور میں کوئی تغیر پائیں گے۔ کیا وہ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ وہ ان لوگوں

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ
کہ کیسا ہوا | انجام | ان لوگوں کا | جو ان سے پہلے ہوئے | اور وہ تھے | زیادہ | ان سے
کا انجام دیکھیں جو ان سے پہلے ہوچکے ہیں حالانکہ وہ ان سے قوت میں زیادہ

قُوَّةً ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا
طاقت میں | اور نہیں | (ایسا) اللہ | ہے | کہ عاجز کردے اسے | کوئی چیز | آسمانوں میں | اور نہ
بڑھے ہوئے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ آسمانوں اور زمین میں کوئی چیز اس کو عاجز

فِى الْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ﴿٤٤﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ
زمین میں | بیشک وہ ہے | جاننے والا | قدرت والا | اور اگر | پکڑے | اللہ | لوگوں کو
کرسکے۔ اور وہ بلاشبہ (ہر ایک بات کو) جاننے والا اور قدرت والا ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو

بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ
ان کے اعمال پر | تو نہ چھوڑتا | (زمین) کی پشت پر | کوئی چلنے والا جاندار | لیکن | وہ ڈھیل دیتا ہے
ان کے اعمال پر پکڑنے لگتا تو روئے زمین پر کوئی جاندار نہ بچتا لیکن وہ ان کو ایک مقررہ

اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ﴿٤٥﴾
ایک وقت مقرر تک | پھر جب آجائے گا | ان کا وقت مقرر | تو بیشک اللہ | ہے | اپنے بندوں کو | خوب دیکھنے والا
وقت تک ڈھیل دیتا رہتا ہے۔ پھر جب ان کا مقررہ وقت آجائے تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اچھی طرح دیکھنے والا ہے

سُوْرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | ثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ
سورہ یٰس مکہ میں نازل ہوئی اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | تراسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰسٓ ﴿١﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣﴾
یٰس | قسم ہے قرآن | حکمت والے کی | بیشک آپ | رسولوں میں سے ہیں
یٰسین۔ قسم ہے حکمت والے قرآن کی کہ بیشک آپ رسولوں میں سے ہیں۔

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٤﴾ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٥﴾
راستے پر ہیں | سیدھے | نازل کیا ہوا | غالب | رحمت والے کا
اور سیدھی راہ پر ہیں۔ (یہ قرآن) غالب و مہربان (خدا) کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ
تاکہ آپ ڈرائیں | اُس قوم کو | کہ نہیں | ڈرائے گئے | اُن کے باپ دادا | پس وہ
تاکہ آپ اس قوم کو ڈرائیں جن کے باپ دادا نہیں ڈرائے گئے تھے۔ پس وہ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۳) محض ان کے تکبر کی وجہ سے انہوں نے رسولؐ کے خلاف مخالفانہ تدبیریں کیں۔ اور مخالفانہ تدبیر تو اس کے کرنے والے ہی پر الٹا پڑا کرتی ہے۔ پس وہ تو گویا صرف اللہ کے اس دستور کا انتظار کر رہے ہیں جو پہلے نافرمان لوگوں میں چلا آیا ہے کہ سخت عذاب سے ہلاک کئے گئے۔ پس اللہ کے اس دستور میں کبھی ردوبدل نہ پاؤ گے۔

(۴۴) کیا ان مشرکین نے زمین میں سیر کر کے ان سرکش لوگوں کے حالات میں غور نہیں کیا جو ان سے کہیں زیادہ طاقتور تھے کہ رسولوں کو جھٹلانے سے ان کا کیسا برا انجام ہوا اور اللہ ایسا قادر مطلق ہے کہ آسمانوں اور زمین میں کوئی چیز بھی اسے عاجز نہیں کر سکتی۔ بیشک وہی سب کچھ جانتا قدرت والا ہے۔

(۴۵) اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے برے اعمال پر فوراً پکڑتا تو روئے زمین پر کوئی چلنے والا جاندار زندہ نہ چھوڑتا۔ اس لئے کہ اگر انسانوں کو عذاب سے ہلاک کر دیا جائے تو پھر حیوانوں کی بھی ضرورت نہیں رہے گی۔ اس لئے کہ کائنات کا یہ سارا کارخانہ تو انسان کی خاطر چل رہا ہے۔ لیکن اللہ اپنی بردباری سے ایک مقررہ وقت تک انہیں مہلت دیتا ہے پس جب ان کے عذاب کا مقررہ وقت آ جائے گا تو اللہ ہی جانتا ہے کہ ان کا کیا حال ہوگا؟ بے شک اللہ اپنے بندوں کو خوب دیکھ رہا ہے۔ انہیں ضرور پوری سزا دے گا۔

سورۂ یٰس

یہ سورت حروف مقطعات یٰسٓ سے شروع ہوئی ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) یٰسٓ حروف مقطعات ہیں زبان طے یا سریانی میں ان کے معنے یہ بیان کئے گئے ہیں "اے انسان!" یعنی کامل انسان یا اے سردار یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۲) قسم ہے قرآن کی جو حکمت کے مضامین سے پر ہے یعنی یہ قرآن جو ایسے حکمت کے مضامین کا مجموعہ ہے جو انسانی طاقت سے بالاتر ہیں اس بات پر گواہ ہے۔

(۳) کہ واقعی آپؐ اللہ کے ایک رسول ہیں کیونکہ ایسا معجزانہ کلام صرف رسول ہی بذریعہ وحی پیش کر سکتے ہیں۔

(۴) اور آپؐ بالکل سیدھے سچے راستہ (اسلام) پر ہیں۔

(۵) یہ قرآن اللہ ہی کا نازل کیا ہوا ہے جو بڑا غالب بندوں پر رحمت کرنے والا ہے۔

افعال: یَحِیْقُ: نہیں گھیرتا ہے، ہیں پڑتا ہے، مضارع منفی (واحد مذکر غائب)۔ یُعْجِزَهٗ: کہ اس کو عاجز کر دے، اس سے چھوٹ جائے، اس کو پیچھے چھوڑ دے، مضارع (واحد مذکر غائب) ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: اِسْتِکْبَارًا: غرور کرنا، برائی چاہنا، مصدر ہے۔ سَیِّیءُ: بد، برا، صفت مشبہ کا صیغہ۔ ظَهْرِهَا: اس کی پیٹھ، اس کی پشت، ظَهْرِ مضاف، هَا (ضمیر واحد مونث غائب) مضاف الیہ۔

غٰفِلُوْنَ ⑥ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ
غافل ہیں | بیشک | ثابت ہوگئی | بات (اللہ کی) | ان میں سے اکثر پر
غفلت میں پڑے ہیں۔ بیشک ان میں سے اکثر عذاب کے مستحق بن چکے ہیں۔

فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ⑦ اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ
پس وہ | ایمان نہ لائیں گے | بیشک ہم نے ڈال دیے | اُن کی گردنوں میں
سو وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ بیشک ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال

اَغْلٰلًا فَهِیَ اِلَی الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ⑧ وَجَعَلْنَا
طوق | پھر وہ | (پہنچ گئے) ٹھوڑیوں تک | سو وہ | (اوپر کو) سر اُٹھائے ہوئے ہیں | اور ہم نے بنا دی
دیے ہیں جو ٹھوڑیوں تک ہیں اس لئے ان کے سر اوپر کی طرف اُٹھے رہ گئے ہیں۔ اور ہم نے

مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ
ان کے سامنے | ایک دیوار | اور ان کے پیچھے (بھی) | ایک دیوار | پھر ہم نے انہیں ڈھانپ دیا
اُن کے آگے دیوار، اور ان کے پیچھے ایک دیوار کھڑی کردی پھر اوپر سے ڈھانپ دیا

فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ⑨ وَسَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ
پس وہ | نہیں دیکھتے | اور برابر ہے | ان پر | خواہ تم انہیں ڈراؤ | یا
سو وہ (کچھ) دیکھ نہیں پاتے۔ اور ان کے حق میں برابر ہے کہ آپؐ اُن کو ڈرائیں یا

لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ⑩ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ
نہ | ڈراؤ انہیں | وہ ایمان نہ لائیں گے | بلاشبہ | تم ڈراتے ہو | اُسی کو جو | پیروی کرے
نہ ڈرائیں وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ آپؐ تو صرف اس کو ڈرا سکتے ہیں جو نصیحت

الذِّكْرَ وَخَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ
نصیحت کی | اور ڈرے | رحمان سے | بغیر دیکھے | پس خوشخبری دیجئے اس کو | بخشش
پر چلے اور بغیر دیکھے اللہ تعالیٰ سے ڈرے، سو ایسے شخص کو مغفرت اور

وَّاَجْرٍ كَرِیْمٍ ⑪ اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا
اور اجر کی | جو عزت والا ہے | بیشک ہم ہی | زندہ کرتے ہیں | مردوں کو | اور ہم لکھتے ہیں | جو عمل
بہترین اجر کی خوشخبری دیجئے۔ بیشک ہم مردوں کو زندہ کریں گے اور جو کچھ وہ آگے بھیجتے اور

قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ؕ وَكُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ فِیْٓ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ ⑫ ع
وہ آگے بھیجتے ہیں | اور ان کے آثار بھی | اور ہر چیز کو | ہم نے محفوظ کر رکھا ہے | کتاب واضح (لوح محفوظ) میں
جو کچھ پیچھے چھوڑ جاتے ہیں، اس کو لکھ رہے ہیں اور ہر ایک چیز کو ہم نے واضح کتاب میں محفوظ کر رکھا ہے۔

وقف لازم

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْیَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا
اور اے نبی بیان کر | اُن کے لئے | ایک مثال | اس بستی والوں کی | جب | آئے اُن کے پاس
اور (اے پیغمبر!) اُن کو ایک بستی والوں کا قصہ سنایئے جب وہاں کئی رسول

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶) اور آپؐ کو رسول اس لئے بنایا گیا کہ آپؐ پہلے عرب کی قوم کو خدا کے عذاب سے ڈرائیں جن کے باپ دادوں کے پاس اس سے پہلے کوئی ڈرانے والا پیغمبر نہ آنے کی وجہ سے وہ دین حق سے بالکل بے خبر ہیں۔

(۷) البتہ ان اہل مکہ میں سے بہتوں پر خدا کا یہ حکم ثابت ہو چکا ہے کہ میں دوزخ کو سرکش جنوں اور انسانوں سے بھر دوں گا پس وہ ایمان لانے والے نہیں۔

(۸) بیشک ان کے کفر و دشمنی کی وجہ سے ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے ہیں جو ان کی ٹھوڑیوں تک پہنچ کر ان کے سروں کو اوپر کی طرف اٹھائے ہوئے ہیں یعنی اس بدبختی کی وجہ سے وہ دین حق کو قبول کرنے سے اکڑ رہے ہیں۔ تفسیر عثمانی میں ہے: ''یہ طوق عادات و رسوم' حب جاہ و مال اور تقلید آباواجداد کے تھے جنہوں نے ان کے گلے سخت دبا رکھے تھے۔ اور نخوت و تکبر کی وجہ سے ان کے سر نیچے نہیں جھکتے تھے''۔

(۹) اور ہم نے ان کے آگے اور پیچھے گویا دیوار کھڑی کر دی ہے اور اوپر سے غفلت کا پردہ ڈھانپ دیا ہے کہ وہ حق کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھ سکتے۔ تفسیر عثمانی میں ہے ''نبی کی عداوت نے ان کے اور قبول ہدایت کے درمیان دیواریں کھڑی کر دی تھیں۔ جاہلانہ رسوم واطوار اور اہواء و آرائے فاسدہ کے اندھیروں میں اس طرح بند تھے کہ آگا پیچھا اور نشیب و فراز کچھ نظر نہ آتا تھا۔ نہ ماضی پر نظر تھی نہ مستقبل پر''۔

(۱۰) ان کے لئے آپ کا ڈرانا یا نہ ڈرانا برابر ہے وہ ایمان نہ لائیں گے۔

(۱۱) واقعی آپ تو انہی حق پسند لوگوں کو ڈرا کر راہ راست پر لا سکتے ہیں جو نصیحت کو قبول کرنے کی صلاحیت رکھتے اور اللہ رحمان سے دیکھے بغیر غیب پر ایمان رکھتے ہوئے ڈرتے ہیں پس ایسے لوگوں کو اللہ کی بخشش اور عزت و اکرام کے اجر کی خوشخبری دے دیجئے۔

(۱۲) بیشک یہ ہماری قدرت ہے کہ ہم مردوں کو دوبارہ زندہ کریں گے اور وہ نیک اعمال جو وہ اپنے لئے آگے بھیج رہے ہیں اور وہ اعمال جن کا ثواب ان کے بعد بھی جاری رہے گا ہمارے حکم سے اعمال لکھنے والے فرشتے لکھتے رہتے ہیں اور ہر ایک چیز کو ہم نے لوح محفوظ میں درج کر رکھا ہے۔

افعال: اُنْذِرَ: وہ ڈرایا گیا' ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔ اَغْشَیْنٰهُمْ: ہم نے ان کو اوپر سے ڈھانک دیا' ماضی (جمع متکلم) 'هُمْ' ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ قَدَّمُوْا: انہوں نے پہلے بھیج دیئے' ماضی (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: مُقْمَحُوْنَ: گردن پھنسنے کی وجہ سے سر اوپر کو اٹھے ہوئے' پشت کی طرف سر بندھے ہوئے' سر اُلارے ہوئے' اسم مفعول (جمع مذکر)۔

الْمُرْسَلُوْنَ ﴿١٣﴾ إِذْ أَرْسَلْنَآ إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا

رسول | جب | بھیجے ہم نے | ان کی طرف | دو آدمی | تو انہوں نے ان کو جھٹلایا

آئے تھے۔ جب ہم نے ان کی طرف (پہلے) دو (رسولوں) کو بھیجا تو ان لوگوں نے انہیں جھٹلا دیا

فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا إِنَّآ إِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿١٤﴾

تو ہم نے تقویت دی | تیسرے سے | تو ان تینوں نے کہا | بلاشبہ ہم | تمہاری طرف | بھیجے گئے ہیں

پھر تیسرے کے ذریعے ہم نے ان کی تائید کی' سو ان نبیوں نے کہا کہ بیشک ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں۔

قَالُوْا مَآ أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ أَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ

وہ بولے | نہیں تم (کچھ اور) | مگر | انسان | ہماری طرح | اور نہیں | اُتاری | (اللہ) رحمان نے

انہوں نے کہا تم تو ہمارے جیسے انسان ہو۔ اور اللہ تعالیٰ نے کچھ بھی نازل نہیں

مِنْ شَيْءٍ ۙ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿١٥﴾ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ

(کوئی) چیز | نہیں | تم (کچھ اور) | مگر | جھوٹ بول رہے ہو | وہ کہنے لگے | ہمارا رب | جانتا ہے

کیا۔ تم صرف جھوٹ بولتے ہو انہوں نے کہا ہمارا رب جانتا ہے

إِنَّآ إِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿١٦﴾ وَمَا عَلَيْنَآ إِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿١٧﴾

کہ بیشک ہم | تمہاری طرف | بھیجے ہوئے ہیں | اور نہیں | ہمارے ذمے | مگر صرف | پہنچا دینا | صاف صاف

کہ بیشک ہمیں تمہاری ہی طرف بھیجا گیا ہے۔ اور ہمارا فرض تو صرف واضح طور پر پیغام پہنچا دینا ہے۔

قَالُوْٓا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَ

وہ بولے | بیشک ہم نے | تمہیں منحوس سمجھا ہے | اگر | تم باز نہ آؤ گے | تو ہم ضرور تمہیں سنگسار کر دیں گے | اور

انہوں نے کہا ہم تو آپ لوگوں کو منحوس سمجھتے ہیں۔ اگر تم (اپنی کوشش سے) باز نہ آئے تو ہم تمہیں پتھروں سے ہلاک کر

لَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيْمٌ ﴿١٨﴾ قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ

ضرور پہنچے گا تمہیں | ہمارے (ہاتھ) سے | عذاب | دردناک | انہوں نے کہا | تمہاری نحوست (تو) | تمہارے ساتھ ہے

ڈالیں گے اور تمہیں ہماری طرف سے بہت دردناک سزا ملے گی۔ رسولوں نے کہا' تمہاری نحوست' تمہارے ساتھ ہی لگی ہوئی ہے

أَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ۭ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿١٩﴾ وَجَآءَ

کیا اگر | تمہیں نصیحت کی جائے؟ | (نہیں) بلکہ | تم | تو حد سے بڑھنے والے لوگ ہو | اور آیا

کیا اگر تمہیں نصیحت کی جائے (تو یہ نحوست ہے؟) بلکہ تم لوگ حد سے گزرنے والے ہو۔ اور شہر کے کسی

مِنْ أَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا

دور علاقے سے | شہر کے | ایک آدمی | دوڑتا ہوا | کہنے لگا | اے میری قوم! | پیروی کرو

دور مقام سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا۔ اس نے کہا اے میری قوم! ان رسولوں

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢٠﴾ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ أَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٢١﴾

رسولوں کی | پیروی کرو | ان کی جو | نہیں مانگتے تم سے | کوئی اجر | اور وہ | ہدایت یافتہ ہیں

کی بات مانو۔ ان لوگوں کی بات مانو جو تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتے اور وہ خود راہ راست پر ہیں۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۳) اور آپؐ ان اہل مکہ کے سامنے اس بستی انطا کیہ کے رہنے والوں کی سرکشی کی مثال بیان کیجئے جبکہ ان کے پاس اللہ کے حکم سے حضرت عیسیٰؑ کے قاصد آئے تھے۔

(۱۴) جب ہمارے حکم سے حضرت عیسیٰؑ نے اہل انطا کیہ کے پاس ان کی ہدایت کے لئے اپنے دونمائندے بھیجے مگر اہل انطا کیہ نے ان کی تکذیب کی اور بادشاہ نے ان دونوں کو قید کر دیا تو حضرت عیسیٰؑ نے خدا کے حکم سے ان کی امداد کے لئے اپنا تیسرا نمائندہ بھیج دیا وہ بادشاہ سے ملے اور دعا کر کے نابینا کو بینا اور مردہ کو زندہ کر دیا یہ کرامات دیکھ کر بادشاہ مع ایک جماعت کے ایمان لے آیا اور اوران نمائندوں کو رہا کر دیا تب ان تینوں رسولوں نے مل کر لوگوں سے کہا کہ ہم بلاشبہ اللہ کی طرف سے تمہاری ہدایت کے لئے رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔تفسیر عثمانی میں ہے ''ان کے ناموں کی صحیح تعیین نہیں ہو سکتی۔اور نہ یقینی طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ بلا واسطہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے پیغمبر تھے یا کسی پیغمبر کے واسطہ سے حکم ہوا تھا کہ اس کے نائب ہو کر فلاں بستی کی طرف جاؤ۔دونوں احتمال ہیں گو متبادر یہی ہے کہ پیغمبر ہوں۔شاید حضرت مسیح علیہ السلام سے پہلے مبعوث ہوئے ہوں گے''۔

(۱۵) وہ لوگ بولے تم تو ہماری طرح آدمی ہو اللہ نے تم پر کوئی حکم نہیں نازل کیا تم تو محض جھوٹ بولتے ہو کہ تم اللہ کے رسول ہو۔

(۱۶) انہوں نے حلفیہ بیان کیا کہ ہم واقعی تمہاری طرف اللہ کے حکم سے آئے ہیں۔

(۱۷) اور ہمارے ذمے تو کھلا پیغام حق پہنچا دینا ہے ماننا نہ ماننا تمہارے اختیار میں ہے۔

(۱۸) وہ لوگ بولے ہم تو تمہیں برے اور منحوس سمجھتے ہیں اگر تم باز نہ آئے تو ہم تمہیں پتھر مار مار کر ہلاک کر دیں گے۔اور تمہیں ہمارے ہاتھ سے سخت تکلیف اٹھانی پڑے گی۔

(۱۹) رسولوں نے کہا کہ تمہاری برائی اور نحوست تو خود تمہارے برے اعمال ہیں جن کی وجہ سے تم ہلاک ہو رہے ہو تو کیا تم نصیحت کو بھی برائی اور نحوست سمجھتے ہو؟ نہ صرف یہی بلکہ تم تو نافرمانی میں حد سے بڑھے جا رہے ہو۔

(۲۰) اہل انطا کیہ نے جب رسولوں کو جھٹلانے پر ضد کرنے لگے تو شہر کے پرلے سرے سے حبیب نجار نامی ایک نیک شخص دوڑتا ہوا آیا اور ان نافرمان لوگوں سے کہنے لگا کہ اے میری قوم تم ان اللہ کے رسولوں کی پیروی کرو۔

(۲۱) جو تم سے کوئی بدلہ نہیں مانگتے اور وہ خود سیدھے راستے پر ہیں۔

افعال: عَزَّزْنَا: ہم نے قوت دی، ہم نے زور دیا، ماضی (جمع متکلم)۔تَطَیَّرْنَا: ہم نے شگون بدلیا، ہم نے نامبارک سمجھا، ہم نے منحوس جانا، ماضی (جمع متکلم)۔تَنْتَهُوْا: تم باز آتے ہو، تم باز آ ؤ گے، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ذُكِّرْتُمْ: تم کو سمجھایا گیا، تم کو نصیحت کی گئی، ماضی مجہول (جمع مذکر حاضر)۔نَرْجُمَنَّكُمْ: ہم ضرور ضرور تم کو سنگسار کر دیں گے، مضارع با نون تاکید (جمع متکلم)، كُمْ ضمیر مفعولی۔

ومالی لَآ اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۲﴾

اور کیا (عذر) ہے میرے لئے | کہ میں عبادت نہ کروں | اس کی جس نے | پیدا کیا مجھے | اور اسی کی طرف | تم لوٹ کر جاؤ گے

اور کیا وجہ ہے کہ میں اس (مالک) کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے

ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ یُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ

کیا میں بنالوں | اس کے سوا (اوروں کو) | معبود | کہ اگر | ارادہ کرے | رحمٰن | مجھے تکلیف دینے کا | (تو) کام نہ آئے

کیا میں اس کو چھوڑ کر ایسے معبود اختیار کروں کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے تکلیف پہنچانا چاہے۔ تو ان کی

عَنِّیْ شَفَاعَتُهُمْ شَیْـًٔا وَّلَا یُنْقِذُوْنِ ﴿۲۳﴾ اِنِّیْٓ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۴﴾

میرے | ان کی سفارش | کچھ بھی | اور نہ وہ مجھے چھڑا سکیں | بیشک میں | اس وقت | کھلی گمراہی میں ہوں گا

سفارش مجھے کچھ فائدہ نہ پہنچا سکے اور نہ وہ مجھے چھڑا سکیں۔ (اگر میں ایسا کروں) تو میں یقیناً صریح گمراہی میں پڑ جاؤں گا۔

اِنِّیْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾ قِیْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ؕ قَالَ یٰلَیْتَ

بیشک میں | ایمان لایا | تمہارے پروردگار پر | پس تم میری بات سنو | حکم ہوا | داخل ہوجا | جنت میں | بولا | اے کاش!

میں تمہارے رب پر ایمان لایا ہوں پس میری بات سنو!۔ (اس کے شہید ہونے پر) ارشاد ہوا کہ جا جنت میں داخل ہوجا اس نے کہا

قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ بِمَا غَفَرَ لِیْ رَبِّیْ وَجَعَلَنِیْ

میری قوم (کے لوگ) | جانیں | اس بات کو کہ بخش دیا | مجھے | میرے رب نے | اور بنادیا مجھے

کہ اے کاش! میری قوم کو بھی یہ بات معلوم ہوتی کہ کس سبب سے میرے رب نے مجھے بخشا ہے

مِنَ الْمُكْرَمِیْنَ ﴿۲۷﴾ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ

عزت والوں میں سے | اور نہیں اُتارا ہم نے | اس کی قوم پر | اس کے بعد | کوئی لشکر

اور مجھے معزز بنادیا۔ اور اس کے بعد ہم نے اُس کی قوم پر آسمان سے کوئی لشکر نہیں اُتارا

مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِیْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ

آسمان سے | اور نہ تھے ہم | اُتارنے والے | نہ تھا (کچھ اور) | مگر | ایک زور کی آواز | پس اچانک وہ

اور نہ ہمیں (لشکر) اُتارنے کی ضرورت تھی وہ عذاب تو بس ایک تیز چیخ تھی (جس سے) وہ (گویا)

خٰمِدُوْنَ ﴿۲۹﴾ یٰحَسْرَةً عَلَی الْعِبَادِ ۚ مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا

بجھ کر رہ گئے | افسوس ہے | بندوں پر | نہیں آیا ان کے پاس | کوئی رسول | مگر وہ تھے

بجھ کر ختم ہوگئے۔ افسوس ہے بندوں کے حال پر! ان کے پاس ایسا کوئی رسول نہیں آیا جس کا انہوں نے

بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۰﴾ اَلَمْ یَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ

اس سے | مذاق اڑاتے | کیا انہوں نے نہیں دیکھا | کہ کتنی ہلاک کردیں ہم نے | ان سے پہلے | قومیں

مذاق نہ اُڑایا ہو۔ کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ ان سے پہلے ہم نے کتنی قوموں کو ہلاک کیا ہے

اَنَّهُمْ اِلَیْهِمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۲﴾

کہ وہ | ان کی طرف | لوٹ کر نہیں آئیں گی | اور نہیں کچھ اور | مگر | سب کے سب | ہمارے حضور میں | حاضر کئے جائیں گے

جو (اب کبھی بھی) ان کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے۔ اور سب کے سب ہمارے روبرو حاضر کئے جائیں گے۔

آیت نمبر | آسان تفسیر

(۲۲) اور میں اس مالک کی عبادت کیوں نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور مرنے کے بعد قیامت میں تم سب اسی کے حضور میں جوابدہی کے لئے لوٹ کر جانے والے ہو۔

(۲۳) بھلا میں اس اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو کیوں معبود بنانے لگا جن کی کمزوری کا یہ حال ہے کہ اگر اللہ مجھے کوئی تکلیف پہنچانے کا ارادہ کرے تو ان کی جھوٹے معبودوں سفارش میرے کچھ بھی کام نہ آئے گی اور نہ وہ مجھے اس تکلیف سے بچا سکیں گے۔

(۲۴) واقعی میرا ایسا کرنا یعنی اللہ کے سوا کسی اور کو معبود ماننا واضح گمراہی ہوگا۔

(۲۵) اور کہا لوگو! میری بات سنو۔ میں تو اس اللہ پر ایمان لا چکا جو تم سب کا پروردگار ہے۔

(۲۶) آخر لوگوں نے اس کو پکڑ کر اس بے دردی سے مارا کہ وہ مر گیا۔ اس کی روح کو خدا کا حکم ہوا کہ تو جنت میں داخل ہو جا (ارواحِ شہداء کی نسبت احادیث سے ثابت ہے کہ وہ قبل از محشر جنت میں داخل ہوتی ہیں) (تفسیر عثمانی)۔ اس وقت اس نے تمنا کی کہ کاش! میری قوم کے لوگ اس عزت و اکرام کو جانتے۔

(۲۷) کہ اللہ نے میرے گناہ معاف فرما کر مجھے عزت بخشی تو وہ فوراً ایمان لے آتے۔

(۲۸) اور حبیب نجار کی شہادت کے بعد اللہ نے اس کی سرکش قوم کو سزا دینے کے لئے آسمان سے کوئی فرشتوں کی فوج نازل نہ کی تھی اور نہ اس کو نازل کرنا ضروری تھا۔

(۲۹) ایسوں کی ہلاکت کے لئے تو بس فرشتہ کی ایک خوفناک آواز ہی کافی ہے چنانچہ حضرت جبرئیلؑ نے شہر کی دیوار کے دروازے پر کھڑے ہو کر ایک ایسی چیخ ماری کہ سب کے سب ہلاک ہو کر راکھ کا ڈھیر ہو گئے۔

(۳۰) نافرمان بندوں پر افسوس کہ جب بھی کبھی ان کی ہدایت کے لئے کوئی اللہ کا رسول آیا وہ اس سے مذاق ہی کرتے رہے۔

(۳۱) کیا ان سرکش اہل مکہ نے غور سے نہیں دیکھا کہ اللہ کے غضب سے کتنی سرکش قومیں ان سے پہلے ہلاک ہو چکی ہیں۔ جو ان کے پاس کبھی واپس لوٹ کر آنے والی نہیں۔

(۳۲) اور وہ سب اپنے برے اعمال کا جواب دینے کے لئے اللہ کے حضور میں حاضر کئے جائیں گے۔

افعال: ءَ اَتَّخِذُ: بھلا میں اختیار کروں، ہمزہ استفہام انکاری کی، اَتَّخِذُ مضارع (واحد متکلم)۔ اِسْمَعُوْنَ: مجھ سے سن لو، امر (جمع مذکر حاضر)، ن وقایہ کی ضمیر (واحد متکلم) محذوف۔ یُرِدْنِ: (اگر) وہ مجھے (دکھ پہنچانا) چاہے، مضارع (واحد مذکر غائب)، نون وقایہ کی ضمیر (واحد متکلم) محذوف۔ یُنْقِذُوْنِ: وہ مجھ کو چھڑا (نہیں) سکتے ہیں، مضارع منفی (جمع مذکر غائب)، نون وقایہ کی ضمیر (واحد متکلم) محذوف۔ اُدْخُلْ: تو داخل ہو، امر (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: مُکْرَمِیْنَ: معزز، اسم مفعول (جمع مذکر)۔ خَامِدُوْنَ: بجھنے والے، بے ہوش، اسم فاعل (جمع مذکر بحالت رفع)۔

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۖۚ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا

اورنشانی ہے | ان کے لئے | زمین | مُردہ | کہ زندہ کردیا ہم نے | اور نکالا ہم نے | اس میں سے | اناج

اوران کے لئے ایک نشانی مردہ زمین (بھی) ہے۔ کہ ہم اس کو زندہ اور (شاداب) کرتے اور اس میں سے اناج نکالتے ہیں

فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ

جس میں سے | وہ کھاتے ہیں | اور بنادیئے ہم نے | اس میں | باغات | کھجوروں | اور انگوروں کے

اور اس میں سے لوگ کھاتے ہیں اور اس میں ہم نے کھجوروں اور انگوروں کے باغات بنادیئے

وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ﴿۳۴﴾ لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ

اور جاری کردیئے ہم نے | اس میں | چشمے | تاکہ وہ کھائیں | اس کے پھلوں میں سے | اور نہیں بنایا اس کو

اور اس میں چشمے جاری کئے۔ تاکہ لوگ اس کے پھلوں میں سے کھائیں اور ان چیزوں کو

اَيْدِيْهِمْ ۭ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا

ان کے ہاتھوں نے | تو کیا وہ شکر نہیں کرتے | پاک ہے | وہ ذات | جس نے پیدا کیں | قسمیں/جوڑے | سب

ان کے ہاتھوں نے نہیں بنایا پھر یہ کیوں شکر نہیں کرتے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے ان سب چیزوں کے جوڑے پیدا کئے

مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَاٰيَةٌ

ان چیزوں کی | جو اُگتی ہیں | زمین سے | اور خود ان کی جانوں سے | اور اس سے جو | وہ نہیں جانتے | اور نشانی ہے

جن کو زمین اگاتی ہے اور خود ان کو بھی اور بہت سی ان چیزوں کو جو ان کے علم میں بھی نہیں پیدا کیا

لَّهُمُ الَّيْلُ ۖۚ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾

ان کے لئے | رات | کہ ہم کھینچ لیتے ہیں | اس میں سے | دن کو | تو اچانک وہ | اندھیرے میں رہ جاتے ہیں

اور ان لوگوں کے لئے رات بھی ایک نشانی ہے کہ اس پر سے ہم دن (کی روشنی کو) اتار لیتے ہیں اور وہ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں۔

وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۳۸﴾

اور سورج | چلتا ہے | اپنے مقررہ راستہ پر | یہ | اندازہ ہے | اس زبردست کا | جو ہر چیز سے باخبر ہے

اور سورج اپنے مقررہ راستہ پر چلتا رہتا ہے۔ یہ مقررہ حکم ہے اللہ کا جو غالب اور باخبر ہے۔

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ﴿۳۹﴾

اور چاند (کے لئے) | ہم نے مقرر کی ہیں | منزلیں | یہاں تک کہ | ہوجاتا ہے | کھجور کی شاخ کی طرح | پرانی

اور چاند کی ہم نے منزلیں مقرر کردی ہیں یہاں تک کہ وہ (گھٹتے گھٹتے) کھجور کی پرانی شاخ کی مانند رہ جاتا ہے۔

لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ

نہ تو سورج | مناسب ہے | اس کے لئے | کہ جا پکڑے | چاند کو | اور نہ | رات ہی | آگے بڑھنے والی ہے

نہ سورج کے لئے ممکن ہے کہ وہ (آگے بڑھ کر) چاند کو جا پکڑے اور نہ رات ہی دن سے پہلے نمودار ہوسکتی ہے

النَّهَارِ ۭ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿۴۰﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا

دن سے | اور سب | (اپنے اپنے) مدار میں | گردش کرتے ہیں | اور نشانی ہے | ان کے لئے | یہ کہ ہم نے | اٹھایا

اور یہ تمام اپنے اپنے مدار میں تیرتے رہتے ہیں۔ اور ان کے لئے ایک نشانی یہ ہے کہ ہم نے ان کی نسل کو

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۳) ان کے لئے خشک ناکارہ زمین میں ہماری قدرت کا ایک نشان ہے کہ ہم اسے نئے سرے سے دوبارہ زندہ کر کے اس میں سے ان کے کھانے کے لئے غلہ وغیرہ اگا دیتے ہیں۔

(۳۴) اور زمین میں کھجور و انگور کے درخت اگا کر اس میں چشمے جاری کر دیتے ہیں۔

(۳۵) تا کہ وہ ان کے پھل کھا کر ہمارا شکر ادا کریں اور یہ پھل پھول اگانا ان کا کام نہیں ہمارا ہی کام ہے۔ سب انسان مل کر بھی غلے کا ایک دانہ بنانے پر قادر نہیں ہیں۔

(۳۶) اللہ کی ذات ہر نقص وعیب سے پاک ہے جس نے ان سب چیزوں میں جو زمین سے اگتی ہیں اور خود انسانوں اور ان تمام چیزوں میں جن کا ان منکرین کو علم تک نہیں کھٹے میٹھے، نر و مادہ، نیک و بد اقسام پیدا کر دیئے۔

(۳۷) اور اس کی قدرت کا ایک اور نشان رات ہے کہ دن غائب ہوتے ہی رات کا اندھیرا دنیا پر چھا جاتا ہے۔

(۳۸) اور سورج اس کی قدرت سے اپنی قرار گاہ پر حرکت دوری کرتا ہے اور ۳۶۵ اور چوتھائی دن میں اپنا دورہ پورا کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ دن رات اور سال بنتے ہیں یہ سورج کی رفتار سے دن رات اور سال کا اندازہ اسی دنیا کو پیدا کرنے والے (اللہ) کا مقرر کیا ہوا ہے جو بڑا غالب ہر چیز سے باخبر ہے۔

(۳۹) اور اللہ نے اپنی قدرت سے چاند کے دورہ کی ۲۸ منزلیں مقرر کر دی ہیں کہ ہر رات دن میں ایک منزل طے کر کے ۲۸ رات دن میں وہ اپنی گردش پوری کرتا ہے یہاں تک کہ جب وہ دورہ پورا کر چکتا ہے تو سورج کے بالکل سامنے ہونے کی وجہ سے کھجور کی پرانی ٹہنی کی طرح خمدار اور کمزور و نازک معلوم ہوتا ہے۔

(۴۰) اس صانع عالم کی یہ قدرت ہے کہ نہ سورج کی یہ طاقت ہے کہ حرکت کرتے ہوئے چاند کو پیچھے سے جا پکڑے اور نہ رات ہی دن سے آگے بڑھ سکتی ہے سورج و چاند و سیارے سب اپنے اپنے مدار پر چل رہے ہیں۔

افعال: عَمِلَتْهُ: اس نے اس کو بنایا، ماضی (واحد مونث غائب)، ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ نَسْلَخُ: کھال کی طرح ہم اتار لیتے ہیں، ہم الگ کر دیتے ہیں، مضارع (جمع متکلم)۔ تُدْرِكَ: وہ پالے، وہ پکڑ لے، مضارع (واحد مونث غائب)۔

اسماء: مُظْلِمُوْنَ: تاریکی میں پڑے ہوئے، اندھیرے میں داخل ہونے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔ عُرْجُوْنِ: کھجور کی ٹہنی، شاخ خرما، عَرَاجِيْنُ جمع۔

ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿٤١﴾ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهِ مَا

ان کی نسل کو | کشتی میں | بھری ہوئی | اور پیدا کردیں ہم نے | ان کے لئے | اس (کشتی) جیسی | وہ چیزیں جن پر

بھری ہوئی کشتی میں سوار کردیا۔ اور ان کے لئے ہم نے اس جیسی اور چیزیں پیدا کیں جن پر یہ

يَرْكَبُونَ ﴿٤٢﴾ وَإِنْ نَّشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ

وہ سوار ہوتے ہیں | اور اگر | ہم چاہیں | تو غرق کردیں انہیں | پھر نہ کوئی فریاد رس ہو | ان کے لئے | اور نہ وہ

سواری کرتے ہیں۔ اور اگر ہم چاہیں تو انہیں غرق کردیں پھر نہ ان کا کوئی فریاد سننے والا ہوگا اور نہ ان کو

يُنْقَذُونَ ﴿٤٣﴾ إِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ﴿٤٤﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ

چھڑائے جائیں | مگر رحمت سے ہماری | اور فائدے ہیں | ایک مدت تک | اور جب | کہا جاتا ہے | ان سے

چھڑایا جاسکے گا۔ مگر ہاں! یہ ہماری مہربانی ہے اور وقت مقرر تک ان کو نفع پہنچانا ہے اور جب ان سے کہا جاتا ہے

اتَّقُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٤٥﴾

کہ بچو | اس (عذاب) سے جو | تمہارے سامنے ہے | اور جو | تمہارے پیچھے ہے | تاکہ تم پر | رحم کیا جائے

کہ تم اس سزا سے ڈرو، جو تمہارے سامنے ہے اور جو بعد کو ہوگی تاکہ تم پر رحم کیا جائے (تو یہ پرواہ نہیں کرتے)

وَمَا تَأْتِيهِمْ مِّنْ آيَةٍ مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿٤٦﴾

اور نہیں آتی تھی ان کے پاس | (کوئی) نشانی | ان کے رب کی نشانیوں میں سے | مگر | وہ تھے اس سے | منہ موڑنے والے

اور ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی ایسی نہیں آئی جس سے انہوں نے منہ نہ موڑا ہو۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا

اور جب کہا جاتا ہے | ان سے | کہ خرچ کرو | اس میں سے | جو رزق دیا تمہیں | اللہ نے | (تو) کہتے ہیں | کافر لوگ

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے اس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو، تو یہ کافر ایمان لانے والوں سے

لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا

ان سے | جو ایمان لائے ہیں | کیا ہم کھلائیں | اس کو | کہ اگر چاہتا اللہ | تو کھلا دیتا اس کو | نہیں ہو تم مگر

(یوں) کہتے ہیں کہ کیا ہم کسی ایسے شخص کو کھانا کھلائیں، جس کو اللہ چاہتا تو خود کھلا دیتا، تم تو

فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٤٧﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ

گمراہی میں | کھلی | اور وہ کہتے ہیں | کہ کب (پورا ہوگا) | یہ وعدہ | اگر | تم

صریح گمراہی میں ہو۔ اور یہ پوچھتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو (بتاؤ) کہ یہ وعدہ (قیامت) کب پورا ہوگا۔

صَادِقِينَ ﴿٤٨﴾ مَا يَنْظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ

سچے ہو | وہ انتظار نہیں کر رہے ہیں | مگر زور کی ایک آواز کا | جو آ پکڑے گی انہیں | اور وہ

یہ لوگ تو بس ایک شدید چیخ کے منتظر ہیں جو ان کو (اچانک) آ پکڑے گی اور یہ

يَخِصِّمُونَ ﴿٤٩﴾ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَّلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ﴿٥٠﴾

باہم جھگڑ رہے ہوں گے | پھر نہ وہ کرسکیں گے | وصیت | اور نہ اپنے گھر والوں کی طرف | واپس جاسکیں گے

آپس میں لڑ جھگڑ رہے ہوں گے پھر یہ نہ تو کسی کو وصیت کرسکیں گے اور نہ اپنے اہل و عیال کے پاس لوٹ کر جاسکیں گے۔

آیت نمبر | آسان تفسیر

(۴۱) اوراس کی قدرت کا ایک اورنشان یہ ہے کہ اس نے طوفان نوح میں انسان کی پہلی نسل کونوح علیہ السلام کی کشتی میں سوار کیا ورنہ انسان کا تخم ہی باقی نہ رہتا۔

(۴۲) اور آئندہ کو سمندری سفر کرنے کے لئے ایسی ہی اور کشتیاں اور جہاز بنانے سکھا دیئے۔ جن پر سوار ہوکر وہ دریا و سمندر میں سفر کرتے ہیں۔

(۴۳) اوراگر اللہ چاہے تو انہیں غرق کردے اور کوئی بھی ان کی فریاد نہ سن سکے اور نہ انہیں ڈوبنے سے بچا سکے۔

(۴۴) ہاں مگر ہماری رحمت ہی مدد کو آئے اور انہیں کچھ مدت تک دنیا کی زندگی سے فائدہ دینا منظور ہو تو وہ اس غرقابی سے نجات پاسکتے ہیں۔

(۴۵) اور جب ان اہل مکہ سے کہا جاتا ہے کہ اس عذاب سے جو تمہیں دنیا وآخرت میں ہوگا بچو تاکہ تم پر رحم کیا جائے تو وہ اس سے بے پروائی کا اظہار کرتے ہیں۔

(۴۶) اوران کا تو طریقہ ہی یہ رہا ہے کہ جو بھی خدا کی قدرت کا نشان چاند کا دوٹکڑے ہوجانا اور حضورؐ کے دیگر معجزات وغیرہ ان پر ظاہر ہوتا ہے وہ اس سے منہ موڑتے ہیں۔

(۴۷) اور جب کافروں سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو تمہیں رزق و مال عطا کیا ہے اس میں سے خدا کی راہ میں محتاجوں پر خرچ کرو تو وہ مسلمانوں سے مذاق کے طور پر کہتے ہیں کہ ”اگر اللہ چاہتا تو ان مساکین کو خود کھلا سکتا تھا۔ جب وہ ہی کھلانا نہیں چاہتا تو ہم اس کی مرضی کے خلاف کیوں انہیں کھلائیں' یہ تمہاری اعلانیہ جہالت ہے جو تم ہم سے ایسا مطالبہ کرتے ہو“۔ (یہ ان کی حماقت اور بے حیائی کی انتہا ہے۔ ورنہ یہ اللہ کا امتحان ہے کہ کسی کو براہِ راست رزق دیتا ہے اور کسی کو دوسروں کے ذریعے)

(۴۸) اور وہ کہتے ہیں کہ اگر تم مسلمان سچے ہو تو قیامت اور اس میں جزاوسزا کا جو تم وعدہ کرتے ہو بتاؤ وہ کب پورا ہوگا؟

(۴۹) قدرت کے ان تمام دلائل کے باوجود جو وہ ایمان نہیں لاتے تو وہ صرف اس بات کا انتظار کرتے ہیں کہ غضب الٰہی ایک خوفناک آواز کی صورت میں انہیں آلے اس حال میں کہ وہ آپس میں جھگڑ رہے ہوں۔

(۵۰) پھر اس وقت نہ وہ کسی کو وصیت ہی کرسکیں اور نہ خود اپنے گھروں تک واپس جاسکیں۔

افعال: نُغْرِقْهُمْ: ان کو ہم غرق کردیں' مضارع مجزوم (جمع متکلم)' هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ یَرْكَبُوْنَ: وہ سوار ہوتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔ یُنْقَذُوْنَ: ان کو نکالا جائے گا' چھڑایا جائے گا' چھڑایا (نہ) جاسکے گا' مضارع مجہول (جمع مذکر غائب)۔ اَطْعَمَهٗ: اس کو کھلایا' ماضی (واحد مذکر غائب)' هٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ تَاْخُذُهُمْ: وہ ان کو آ پکڑے گی' وہ ان کو آلے گی' مضارع (واحد مونث غائب)' هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ یَخِصِّمُوْنَ: وہ (اپنے معاملات میں) جھگڑ رہے ہوں گے' مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: صَرِیْخَ: فریاد کو پہنچنے والا' فریادرس' چیخ پکار' فریاد' استغاثہ' اسم مشتق اور مصدر ہے۔ تَوْصِیَةً: وصیت کرنا' کہہ مرنا' مصدر ہے۔

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَإِذَا هُمْ مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ﴿٥١﴾

اور پھونکا جائے گا | صور | تو اچانک وہ | قبروں سے | اپنے رب کی طرف | دوڑیں گے

اور جب صور پھونکا جائے گا' تو یہ فوراً قبروں سے اپنے رب کی طرف دوڑیں گے۔

قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ

وہ کہیں گے | کہ ہائے افسوس! | کس نے | اُٹھایا ہمیں | ہماری قبروں سے | یہی ہے | جو | وعدہ کیا تھا | رحمٰن نے

کہیں گے ہائے ہماری بدبختی! ہمیں کس نے ہماری خواب گاہوں سے جگا دیا۔ یہ وہی قیامت ہے جس کا وعدہ اللہ رحمٰن نے کیا تھا

وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٥٢﴾ إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيْعٌ

اور سچ کہا تھا | رسولوں نے | نہیں | ہوگی وہ | مگر | زور کی ایک آواز | تو اچانک وہ | سب

اور رسولوں نے واقعی سچ کہا تھا۔ محض ایک شدید آواز ہی ہوگی اور فوراً وہ سب کے سب

لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ

ہمارے سامنے | حاضر کیے جائیں گے | پس آج | ظلم نہ کیا جائے گا | کسی پر | کچھ بھی | اور بدلہ نہ دیا جائے گا تمہیں

ہمارے سامنے حاضر کردیئے جائیں گے۔ سو آج (قیامت کے) دن کسی شخص پر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا اور تم کو بدلہ ملے گا'

إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٥٤﴾ إِنَّ أَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿٥٥﴾

مگر وہی جو | تم | کیا کرتے تھے | بیشک | اہل | جنت | آج | مشغلوں میں | لطف اندوز ہوں گے

انہی اعمال کا' جو تم کیا کرتے تھے۔ بلاشبہ اہل جنت اس دن اپنے مشغلوں میں خوش ہوں گے۔

هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْأَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿٥٦﴾ لَهُمْ فِيْهَا

وہ | اور ان کی بیویاں | سایوں میں | تختوں پر | تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے | ان کے لئے | اس میں

وہ اور ان کی بیویاں (درختوں کے) سایہ تلے' تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ ان کو وہاں قسم قسم کے میوے میسر ہوں گے

فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿٥٧﴾ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿٥٨﴾

میوہ ہوگا | اور ان کے لئے ہوگا | جو کچھ وہ مانگیں گے | سلام | فرمایا جائے گا | مہربان پروردگار کی طرف سے

اور جو کچھ وہ چاہیں گے' ان کو ملے گا۔ ان کے پروردگار کی طرف سے ان کو سلام پہنچایا جائے گا

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٥٩﴾ أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ

اور الگ ہو جاؤ | آج | اے مجرمو! | کیا میں نے حکم نہیں بھیجا تھا | تمہاری طرف | اے بنی آدم!

اور (مجرموں سے کہا جائے گا) اے مجرمو! تم ان سے الگ ہوجاؤ۔ اے بنی آدم! کیا میں نے تم سے اس بات کا عہد

أَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ إِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٦٠﴾ وَّأَنِ

کہ | تم عبادت نہ کرنا | شیطان کی | بیشک وہ | تمہارا | دشمن ہے | کھلا | اور یہ کہ

نہیں لیا تھا کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا۔ بلاشبہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اور یہ کہ

اعْبُدُوْنِيْ ۚ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنْكُمْ

عبادت کرو میری ہی | یہی ہے | راستہ | سیدھا | اور بیشک گمراہ کردیا | تم میں سے

(صرف) میری عبادت کرو' یہی سیدھا راستہ ہے۔ اور (شیطان) تم میں سے بہت

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۱) اور قیامت کے روز جب دوسرا صور پھونکا جائے گا تو وہ فوراً قبروں سے اٹھ کر حساب کتاب کرنے کی جگہ کی طرف دوڑے چلے جائیں گے۔

(۵۲) اور بڑے ارمان سے تمنا کریں گے کہ اے کاش! ہماری قبروں سے ہمیں کوئی نہ اٹھاتا جواب دیا جائے گا کہ یہی قیامت میں دوبارہ زندہ اٹھائے جانے کا وہ وعدہ ہے جو اللہ نے دنیا میں تم سے کیا تھا اور جس کے متعلق رسولوں نے سچی خبر دی تھی۔

(۵۳) پس جب دوبارہ صور پھونکنے کی ایک ہی چنگھاڑ سے وہ سب قبروں سے نکل کھڑے ہوں گے تو فرشتے زبردستی ان کو حساب کتاب کرنے کی جگہ میں اللہ کے سامنے پیش کر دیں گے۔

(۵۴) اور وہ ایسا انصاف کا دن ہوگا کہ کسی کے حق میں کچھ کمی نہیں کی جائے گی اور جو کچھ نیک اور برے اعمال انہوں نے کئے تھے اسی کے مطابق انہیں جزا ملے گی۔

(۵۵) بلاشبہ جنت والے اس روز اپنے اپنے مشغلوں اور عیش وعشرت میں خوش ہوں گے۔

(۵۶) وہ اور ان کی بیویاں جنت کے درختوں کے سائے میں تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔

(۵۷) وہاں انہیں قسم قسم کے میوے اور منہ مانگی مرادیں ملیں گی۔

(۵۸) پروردگار عالم جو اپنے خاص بندوں پر خاص مہربانی کرنے والا ہے وہ ارشاد فرمائے گا کہ تم پر ہمیشہ کے لئے سلامتی ہو۔ یہ اللہ کی طرف سے بندوں کی انتہائی عزت افزائی ہوگی۔

(۵۹) موقف حساب میں حساب کتاب ہوچکنے کے بعد جب اہل جنت کو جنت کی طرف لے جائیں گے تو مجرموں سے ارشاد ہوگا کہ آج تم مومنین سے الگ ہو جاؤ۔ جنت کی نعمتوں میں تمہارا کوئی حصہ نہیں۔

(۶۰) اے بنی آدم! کیا انبیاء کی زبانی تم سے وعدہ نہ لیا گیا تھا کہ تم شیطان کا کہنا نہ ماننا کیونکہ وہ تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے۔

(۶۱) اور یہ کہ صرف میرا ہی حکم ماننا ہماری رحمت اور قرب حاصل کرنے کی یہی سیدھی راہ ہے۔

افعال: بَعَثَنَا: اس نے ہم کو اٹھالیا' ماضی (واحد مذکر غائب) نَا ضمیر (جمع متکلم)۔ اَعْھَدْ: میں نے عہد لیا' مضارع (واحد متکلم)۔ اِمْتَازُوْا: تم الگ ہو جاؤ' امر (جمع مذکر حاضر)۔ یَدَّعُوْنَ: وہ طلب' خواہش کریں گے' مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: شُغُلٍ: دھندا' مشغلہ' شُغل' اَشْغَالٌ جمع۔ ظِلٰلٍ: سائے' پرچھائیاں' ظِلٌّ واحد۔ فٰکِھُوْنَ: آرام پانے والے' راحت پانے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ مُتَّکِئُوْنَ: تکیہ لگائے ہوئے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔

جِبِلًّا كَثِيرًا ۖ أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ ﴿٦٢﴾ هَٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي
مخلوق کو | بہت سی | پس کیا تم عقل نہ رکھتے تھے | یہ ہے | (وہ) دوزخ | جس کا
لوگوں کو گمراہ کر چکا۔ تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔ یہ ہے وہ جہنم جس

كُنتُمْ تُوعَدُونَ ﴿٦٣﴾ اصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٦٤﴾ الْيَوْمَ
تم سے وعدہ کیا گیا تھا | داخل ہو جاؤ اس میں | آج | بدلے اس کے | جو تم کفر کیا کرتے تھے | آج
کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ اس کفر و انکار کے صلے میں جو تم کرتے رہے آج اس میں داخل ہو جاؤ۔ آج

نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ
ہم مہر لگا دیں گے | ان کے منہ پر | اور بولیں گے ہم سے | ان کے ہاتھ | اور شہادت دیں گے | ان کے پاؤں
ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں ان کے

بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلَىٰ أَعْيُنِهِمْ
اس پر جو | وہ کیا کرتے تھے | اور اگر | ہم چاہیں | تو مٹا دیں | ان کی آنکھیں
اعمال کی گواہی دیں گے۔ اور اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھوں کو مٹا کر اندھا کر دیتے

فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَأَنَّىٰ يُبْصِرُونَ ﴿٦٦﴾ وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ
پھر وہ دوڑیں | راستہ کی طرف | پھر وہ کیونکر | دیکھ سکیں گے | اور اگر ہم چاہیں | تو ان کی صورتیں مسخ کر دیں
پھر یہ (اگر) رستے کی طرف دوڑتے بھی تو کیسے دیکھتے۔ اور اگر ہم چاہتے تو ان کے مساکن میں

عَلَىٰ مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوا مُضِيًّا وَلَا يَرْجِعُونَ ﴿٦٧﴾ وَمَنْ نُعَمِّرْهُ
ان کی جگہوں پر | پھر وہ استطاعت نہ رکھتے | چلنے کی | اور نہ ہی واپس لوٹ سکیں | اور جس کی | ہم عمر لمبی کر دیں
ہی ان کی صورتیں مسخ کر دیتے پھر یہ نہ آگے بڑھ سکتے اور نہ پیچھے پلٹ سکتے۔ اور جس کو ہم لمبی عمر عطا

نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۖ أَفَلَا يَعْقِلُونَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ
اس کو پھر ضعیف کر دیتے ہیں | خلقت میں | پس کیا وہ عقل نہیں رکھتے | اور نہیں | سکھایا ہم نے اس کو | شعر کہنا
کرتے ہیں، تو اس کی جسمانی قوتوں کو گھٹاتے چلے جاتے ہیں، سو کیا یہ نہیں سوچتے اور ہم نے اس نبیؐ کو شعر گوئی نہیں سکھائی

وَمَا يَنبَغِي لَهُ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُّبِينٌ ﴿٦٩﴾
اور | نہیں مناسب | اس کے لئے | نہیں وہ (کچھ اور) | مگر | نصیحت | اور قرآن | واضح
اور نہ یہ اس کی شان کے مناسب ہے۔ یہ کلام تو (ایک زبردست) نصیحت اور روشن قرآن ہے۔

لِّيُنذِرَ مَن كَانَ حَيًّا وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٧٠﴾
تاکہ وہ ڈرائیں | اس کو جو | ہے | زندہ | اور ثابت ہو جائے | بات (حجت) | کافروں پر
تاکہ اس شخص کو جو زندہ ہو عذاب سے ڈرائے، اور منکروں پر حجت تمام ہو جائے۔

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا لَهُم مِّمَّا عَمِلَتْ أَيْدِينَا أَنْعَامًا
کیا انہوں نے نہیں دیکھا | کہ ہم نے ہی | بنا دیئے | ان کے لئے | ان میں سے جو | بنائے | ہمارے ہاتھوں نے | چوپائے
کیا انہوں نے بغور نہیں دیکھا کہ ہم نے ان کے لئے اپنے دست قدرت سے چوپائے پیدا کر دیئے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶۲) شیطان تم سے پہلے بہت سی مخلوق کو گمراہ کر چکا ہے کیا تم اتنی بھی عقل نہیں رکھتے؟

(۶۳) یہی وہ دوزخ ہے جس کا تم سے انبیاء وعدہ کرتے تھے۔

(۶۴) سو آج تم اپنے کفر کے بدلے اس میں داخل ہو جاؤ۔

(۶۵) قیامت کے روز کفار اور مجرموں کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی کہ وہ کچھ بول نہ سکیں اور دنیا میں وہ جو کچھ برے اعمال کرتے رہے ان کے ہاتھ اور پاؤں ان کے متعلق ہمارے حضور میں گواہی دیں گے۔

(۶۶) اور اگر اللہ چاہے تو ابھی دنیا میں ان کو اندھا کر دے اور وہ راستہ کی طرف دوڑ کر جائیں تو کچھ دیکھ نہ سکیں۔

(۶۷) اور اگر وہ چاہے تو ان کی شکلیں بگاڑ دے اور اپاہج بنا دے اور وہ اپنی جگہ پر ٹھوس پتھر کی طرح بیٹھے کے بیٹھے رہ جائیں نہ آگے چل سکیں اور نہ پیچھے لوٹ سکیں۔

(۶۸) اور یہ بھی اس کی قدرت ہے کہ اللہ جس کی عمر زیادہ کر دیتا ہے اس کی طاقت اور اعضا وقویٰ میں اُلٹا پن یعنی بچپن کی سی کمزوری وخرابی آنا شروع ہو جاتی ہے پس کیا تم سمجھتے نہیں کہ اللہ چاہے تو جوانی ہی میں ساری قوتیں سلب کر لے۔

(۶۹) اور کفار مکہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر الزام لاتے تھے کہ وہ تو ایک شاعر ہے اللہ اس کی تردید فرماتا ہے کہ ہم نے تو آپ کے اندر شعر کہنے کی صلاحیت ہی نہیں رکھی اور شعر گوئی ایک عام سی چیز ہے جو آپ کی بلند شان کے مناسب نہیں، اور یہ کلام جو آپ پر اترتا ہے یہ تو ایک نصیحت اور واضح قرآن ہے۔ شاعری اس کے مقابلے میں کیا چیز ہے؟

(۷۰) تا کہ جس کا دل زندہ ہے اور وہ برے بھلے میں فرق کر سکتا ہے وہ قرآن سن کر متاثر ہو اور کفار پر عذاب کا حکم ثابت ہو جائے۔

افعال: اِصْلَوْهَا: اس میں جا پڑو، اس کے اندر چلے جاؤ، امر (جمع مذکر حاضر) ھَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔ تَشْهَدُ: وہ شہادت دے، گواہی دے، مضارع (واحد مونث غائب)، وہ (جمع مکسر) گواہی دیں گے۔ تُکَلِّمُنَا: ہم سے باتیں کریں گے، ہم سے بولیں گے، مضارع (واحد مونث غائب) نَا ضمیر (جمع متکلم)۔ طَمَسْنَا: ہم نے مٹا دیا، ہم نے بے نور کر دیا، ماضی (جمع متکلم)۔ مَسَخْنَا: ہم نے صورت بگاڑ دی، ماضی (جمع متکلم)۔ نُنَکِّسُ: ہم الٹا کر دیتے ہیں، کبڑا کر دیتے ہیں، مضارع (جمع متکلم)۔ یَحِقُّ: واجب ہو جائے، ثابت ہو جائے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: جِبِلًّا: خلق، بڑی جماعت۔ مُضِیًّا: گزر جانا، چلا جانا، مصدر ہے۔ شِعْرَ: شعر، شعر کہنا، مصدر ہے۔

فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ

کہ وہ | ان کے | مالک ہیں | اور ہم نے فرمانبردار کیا انہیں | ان کے لئے | پس بعض ان میں سے | ان کی سواری ہیں

جن کے یہ مالک ہیں اور ہم نے (جانوروں کو) ان کا مطیع بنادیا سو بعض تو ان میں سے سواری کے لئے

وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ

اور بعض کو ان میں سے | وہ کھاتے ہیں | اور ان کے لئے | ان میں | (بہت) فائدے ہیں | اور پینے کی چیزیں

ہیں اور بعض کو یہ کھاتے ہیں۔ اور ان کے لئے ان میں اور بھی بڑے فائدے اور مشروب ہیں۔

اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۷۴﴾

پس کیا وہ شکر نہیں کرتے | اور انہوں نے بنالئے | سوائے اللہ کے | (کئی) معبود | تاکہ انہیں | مدد مل سکے

کیا یہ پھر بھی شکر نہیں کرتے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دیگر معبود بنا رکھے ہیں، تاکہ شاید ان کو مدد ملے

لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۵﴾

نہیں | کرسکیں گے وہ | ان کی مدد | اور وہ ہیں | ان کے لئے | لشکر | حاضر

اور وہ معبود ان کی مدد کرنے کی طاقت نہیں رکھتے جبکہ (کفار) ان کے حاضر لشکر بنے ہوئے ہیں

فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۶﴾

تو غمزدہ نہ کرے آپ کو | ان کی بات | بیشک ہم جانتے ہیں | جو کچھ | وہ چھپاتے ہیں | اور جو کچھ | وہ ظاہر کرتے ہیں

تو ان کی باتیں آپ کو غمزدہ نہ کریں۔ ہمیں معلوم ہے جو ان کے دلوں میں پوشیدہ ہے اور جن کا یہ اظہار کرتے ہیں

اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ

کیا نہیں دیکھا | انسان نے | کہ ہم نے پیدا کیا اس کو | قطرہ سے | پھر اچانک وہ (ہوگیا) | جھگڑنے والا

کیا انسان نے غور نہیں کیا کہ ہم نے اس کو ایک قطرہ سے پیدا کیا ہے پھر وہ کھلے بندوں (اپنے رب کے بارے میں)

مُّبِيْنٌ ﴿۷۷﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ قَالَ مَنْ

کھلم کھلا | اور اس نے بیان کی | ہمارے لئے | ایک مثال | اور وہ بھول گیا | اپنی پیدائش کو | وہ کہنے لگا | کہ کون

جھگڑتا ہے۔ اور یہ ہمارے بارے میں مثالیں بیان کرتا ہے اور خود اپنی حقیقت کو بھول گیا ہے کہتا ہے کون

يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ﴿۷۸﴾ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ

زندہ کرے گا | ہڈیوں کو | جب وہ بوسیدہ ہو جائیں گی | کہہ دیجئے | زندہ کرے گا انہیں | وہی جس نے | پیدا کیا انہیں

ہڈیوں کو زندہ کرے گا جبکہ وہ بوسیدہ ہوچکی ہوں گی کہہ دیجئے وہی ان کو زندہ کرے گا جس نے ان کو

اَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۹﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ

پہلی مرتبہ | اور وہی ہر ایک | تخلیق کو | خوب جانتا ہے | جس نے | بنادی | تمہارے لئے

پہلی بار بنایا تھا وہ اپنی ہر مخلوق کو خوب جانتا ہے۔ وہ جو تمہارے لئے ہرے بھرے

مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾

درخت | سبز سے | آگ | پھر تم | اس سے | آگ سلگاتے ہو

درختوں سے آگ پیدا کرتا ہے پھر تم اس سے آگ سلگاتے ہو۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷۱) کیا ان مشرکین نے غور سے نہیں دیکھا کہ ہم نے ہی مویشیوں کو پیدا کر کے انسان کو ان کا مالک بنا رکھا ہے۔

(۷۲) اور ہم نے ہی ان چوپاؤں کو ان کے تابع کر دیا کہ وہ بعض کو سواری اور بعض کو کھانے کے کام میں لاتے ہیں۔

(۷۳) اور اس کے علاوہ ان چوپاؤں سے طرح طرح کے فائدے مثلاً اون چمڑا اور دودھ وغیرہ حاصل کرتے ہیں پھر بھی وہ شکر نہیں کرتے۔

(۷۴) اور اس کے باوجود انہوں نے اللہ کے سوا اور معبود بنا لئے ہیں تا کہ وہ ان کی مدد کر سکیں۔

(۷۵) وہ جھوٹے معبود وہاں ان کی کچھ بھی مدد نہ کر سکیں گے۔ وہاں وہ مشرکین کے مخالف فریق کے طور پر خدا کے دربار میں پیش کئے جائیں گے۔

(۷۶) تو آپؐ کو ان کی فضول باتوں سے غمزدہ نہیں ہونا چاہئے وہ مشرکین آپؐ کی جو دشمنی دل میں چھپا رہے ہیں یا زبان سے ظاہر کرتے ہیں ہم اسے خوب جانتے ہیں اس کی انہیں سزا دیں گے۔

(۷۷) کیا مجرم انسان نے اپنی پیدائش میں غور کر کے ہماری قدرت کا مطالعہ نہیں کیا کہ ہم نے اسے ایک ناچیز نطفہ سے پیدا کیا اور پھر اچانک وہ ہماری قدرت کے متعلق جھگڑنے لگا۔

(۷۸) اور ہماری نسبت باتیں بنانے لگا اور کہنے لگا کہ مرنے کے بعد بوسیدہ ہڈیوں کو کون زندہ کرے گا؟ اور خود اپنی پیدائش کو بھول گیا۔

(۷۹) کہہ دیجئے کہ وہی قادر مطلق ان بوسیدہ ہڈیوں کو دوبارہ زندہ کرے گا جس نے انہیں پہلی مرتبہ عدم سے پیدا کر دیا تھا وہ پہلی بار اور دوسری بار ہر طرح کا بنانا جانتا ہے۔

(۸۰) وہ قادر مطلق جس نے بعض سبز درخت (جیسے مرخ وعقار) سے تمہارے لئے آگ پیدا کر دی جیسے بانس یا **مرخ** کی ہری ٹہنی کو **عقار** کی ٹہنی پر رگڑ کر فوراً آگ جلا لیتے ہو۔ تفسیر عثمانی میں ہے ''یعنی اول پانی سے سبز و شاداب درخت تیار کیا پھر اسی تر و تازہ درخت کو سکھا کر ایندھن بنا دیا۔ جس سے اب تم آگ نکال رہے ہو۔ پس جو خدا ایسی متضاد صفات کو ادل بدل کر سکتا ہے کیا وہ ایک چیز کی موت و حیات کے اُلٹ پھیر پر قادر نہیں؟''

افعال: ذَلَّلْنٰهَا: ہم نے ان کو رام کر دیا' ہم نے ان کو فرمانبردار کر دیا' عاجز کر دیا' ماضی (جمع متکلم) ھَا (ضمیر واحد مونث غائب)۔
تُوْقِدُوْنَ: تم آگ سلگاتے ہو' تم آگ روشن کرتے ہو' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: رَكُوْبُهُمْ: ان کا سوار ہونا' رَكُوْبُ مضاف' هُمْ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔ مَالِكُوْنَ: قابو رکھنے والے' ہر قسم کا تصرف کرنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ مَشَارِبُ: گھاٹ' پینے کی جگہیں' چشمہ' تھن' مَشْرَبٌ واحد' (مصدر میمی: پینا)۔ اَلْاَخْضَرِ: سبز' ہرا' صفت مشبہ۔ رَمِيْمٌ: استخوان بوسیدہ' گلی ہوئی ہڈی' صفت مشبہ' رِمَامٌ جمع۔

أَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى أَنْ
کیا نہیں ہے | وہ ذات | جس نے پیدا کیا | آسمانوں | اور زمین کو | قادر | اس پر کہ
کیا وہ اللہ تعالیٰ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا' اس بات پر قادر نہیں ہے کہ وہ

يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؔ بَلٰى ۚ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۱﴾ إِنَّمَآ أَمْرُهٗٓ إِذَآ
پیدا کردے | ان جیسے | کیوں نہیں | وہی سب کچھ پیدا کرنے والا | سب کچھ جاننے والا ہے | اس کا حکم تو ایسا ہے | کہ جب
ان جیسے اور (لوگ) پیدا کردے؟ کیوں نہیں! وہی تو پیدا کرنے والا اور خبردار ہے۔ اس کی شان یہ ہے کہ جب

أَرَادَ شَيْـًٔا أَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۸۲﴾ فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ
وہ ارادہ کرتا ہے | کسی چیز کا | تو وہ فرماتا ہے | اس کو | کہ ہوجا | پس وہ ہوجاتی ہے | پس پاک ہے | وہ ذات
وہ کسی چیز کا ارادہ کرے تو وہ اسے کہہ دیتا ہے کہ "ہوجا" پس وہ ہوجاتی ہے۔ پس پاک ہے وہ اللہ تعالیٰ جس

بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّإِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾
جس کے ہاتھ میں | بادشاہت ہے | ہر | چیز کی | اور اسی کی طرف | تم لوٹ کر جاؤ گے
کے قبضہ قدرت میں تمام کائنات کی بادشاہت ہے اور تم سب اُسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔

سُوْرَةُ الصّٰفّٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ [illegible] | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اثْنَتَانِ وَّثَمَانُوْنَ آيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ
سورہ صٰفّٰت مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | ایک سو بیاسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ﴿۱﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ﴿۲﴾ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ﴿۳﴾ إِنَّ
قسم ہے صف باندھے کھڑے ہونے والوں کی | پھر ڈانٹنے والوں کی | جھڑک کر | پھر تلاوت کرنے والوں کی | قرآن کے | بیشک
قسم ہے ان (فرشتوں) کی جو قطار در قطار ہو کر صف باندھتے ہیں' پھر ان کی جو جھڑک کر ڈانٹتے ہیں' پھر ان کی جو قرآن پڑھتے ہیں۔ بیشک

إِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ﴿۴﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ
تمہارا معبود | ایک ہے | (جو) پروردگار ہے | آسمانوں | اور زمین کا | اور جو ان کے درمیان ہے | اور پروردگار ہے
تمہارا معبود ایک ہے۔ جو رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور ان کی درمیانی کائنات کا اور وہ رب ہے

الْمَشَارِقِ ﴿۵﴾ إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ۨالْكَوَاكِبِ ﴿۶﴾
مشرقوں کا | بیشک ہم نے زینت بخشی | آسمان دنیا کو | زینت سے | ستاروں کی
مشرقوں کا۔ بیشک ہم نے آسمانِ دنیا کو ستاروں کی زینت سے رونق بخشی ہے۔

وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ﴿۷﴾ لَا يَسَّمَّعُوْنَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلٰى
اور حفاظت کیلئے | ہر شیطان | سرکش سے | کان نہیں لگاسکتے | اعلیٰ فرشتوں کی جانب
اور ہر سرکش شیطان سے اسے محفوظ بھی رکھا ہے۔ (وہ شیاطین) فرشتوں کی مجلس اعلیٰ کی کوئی بات سن نہیں سکتے۔

وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ﴿۸﴾ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ
کہ ان کو مارا جاتا ہے | ہر | طرف سے | بھگانے کے لئے | اور ان کے لئے | عذاب ہے
اور ہر طرف سے ان کو بھگانے کے لئے ان پر (انگارے) پھینکے جاتے ہیں۔ اور ان کے لئے دائمی

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸۱) کیا وہ قادر مطلق جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا وہ دوبارہ ان جیسی اور چیزوں کو پیدا نہیں کر سکتا؟ ضرور کر سکتا ہے وہی سب کچھ پیدا کرنے والا سب کچھ جانتا ہے۔

(۸۲) اس کا حکم تو ایسا اٹل ہے کہ جب وہ کسی چیز کے بنانے کا ارادہ کرے اور حکم دے کہ ہو جا تو وہ فوراً ہو جاتی ہے۔

(۸۳) پس وہ قادر مطلق ہر عیب سے پاک ہے جس کے قبضۂ قدرت میں ہر چیز کی حکومت ہے اور قیامت کے روز تم سب اسی کے دربار میں حاضر ہو گے۔

سورۂ صافات

یہ سورت لفظ **صافات** سے شروع ہوئی ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی ہے۔

(۱) مقام بندگی میں صفیں باندھ کر کھڑے ہونے والے فرشتوں میں۔

(۲) پھر شیطانوں اور انسانوں کو اللہ کی نافرمانی سے ڈانٹنے والے فرشتوں میں۔

(۳) پھر اللہ کی آیتوں کو انبیاء کے پاس پڑھ کر سنانے والے فرشتوں میں اس بات کی واضح شہادت موجود ہے۔

(۴) کہ تمہارا معبود یقیناً ایک ہی ہے۔

(۵) جو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان موجود ہے سب کا اور تمام مشرقوں (اور مغربوں) کا پروردگار ہے۔

(ف) سال بھر میں سورج ۳۶۵ مختلف زاویوں سے نکلتا اور اتنی ہی جگہ ڈوبتا ہے اس لئے مشارق کہا گیا ہے۔

(ف۲) بندوں کے لئے اللہ کے سوا کسی اور کی قسم ناجائز ہے لیکن قرآن میں جو خدا نے مخلوقات کی قسمیں کھائی ہیں ان سے مقصود قسم کھانا نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ **مقسم بہ** میں **مقسم علیہ** کے ثبوت پر ایک واضح دلیل اور مکمل گواہی موجود ہے۔ اس سے کبھی مضمون کی تاکید یا عظمت شان کو بھی ظاہر کیا جاتا ہے۔

(۶) اور بلاشبہ یہ بھی اللہ کی قدرت ہے کہ اس نے آسمان اول کو بے شمار ستاروں سے مزین کر دیا۔

(۷) تاکہ سرکش شیاطین کا داخلہ آسمان میں بند کر دیا جائے۔

(۸) تاکہ وہ فرشتے کا کلام سن کر لوگوں کو غیب کی باتیں بتا کر دین حق سے گمراہ نہ کر سکیں۔ چنانچہ جب شیاطین اوپر چڑھنا چاہتے ہیں تو ہر طرف سے فرشتے ان پر آتشی ستارے شہاب ثاقب پھینکتے ہیں۔

افعال: یَسَّمَّعُوْنَ: وہ کان نہیں لگا سکتے' مضارع منفی (جمع مذکر غائب)۔ یُقْذَفُوْنَ: ان پر (انگارے) پھینک کر مارے جاتے ہیں' مضارع مجہول (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: قَادِرٍ: طاقت رکھنے والا' قابو پانے والا' غالب' گرفت کرنے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ تَالِیَاتِ: تلاوت کرنے والیاں' پڑھنے والیاں' اسم فاعل (جمع مونث)۔ زَاجِرَاتِ: ڈانٹنے والیاں' اسم فاعل (جمع مونث)۔ زَجْرًا: جھڑکنا' ڈانٹنا' مصدر ہے۔ حِفْظًا: بچاؤ' حفاظت' مصدر ہے۔ مَارِدٍ: سرکش آدمی یا شیطان جو ہر خیر سے خالی ہو' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ الْمَشَارِقِ: سورج نکلنے کے مقامات' اسم ظرف۔

وَّاصِبٌ ﴿۹﴾ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿۱۰﴾

دائمی | سوائے اس کے جو | لے بھاگا | کچھ اُچک کر | تو اس کے پیچھے لگا | ایک انگارا | دہکتا ہوا

عذاب ہے۔ البتہ جو کوئی جھپٹ کر کوئی (بات) اُچک لے جائے تو دھکتا ہوا انگارا اس کا پیچھا کرتا ہے۔

فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ

پس اُن سے پوچھیے | کیا ان کا | پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے | یا ان کا جن کو | ہم نے پیدا کیا | بیشک ہم نے پیدا کیا ان کو

پس ان سے پوچھیے کہ ان لوگوں کا پیدا کرنا دشوار ہے یا اُن تمام چیزوں کا جن کو ہم نے بنایا ہے ہم نے ان لوگوں کو

مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ﴿۱۱﴾ بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَاِذَا ذُكِّرُوْا

مٹی | لیسدار سے | بلکہ | آپ نے تعجب کیا | اور وہ مذاق اُڑاتے ہیں | اور جب | انہیں نصیحت کی جاتی ہے

چپکنے والی مٹی سے بنایا ہے۔ بلکہ آپ تو (ان کے حال پر) تعجب کرتے ہیں اور وہ (کفار) مذاق اڑاتے ہیں۔ اور جب ان کو سمجھایا جاتا

لَا يَذْكُرُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ

(تو) وہ نصیحت قبول نہیں کرتے | اور جب وہ دیکھتے ہیں | کوئی نشانی | تو وہ ہنسی میں اڑا دیتے ہیں | اور کہتے ہیں | نہیں | یہ (کچھ اور)

ہے تو وہ نہیں سمجھتے۔ اور جب وہ کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو ہنسی میں اُڑا دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں یہ تو کھلی

اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۱۶﴾

مگر | جادو | کھلا | کیا جب ہم مرجائیں گے | اور ہو جائیں گے مٹی | اور ہڈیاں | تو کیا ہم | دوبارہ اٹھائے جائیں گے

جادوگری ہے۔ کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں بن جائیں گے تو کیا ہمیں (دوبارہ) زندہ کیا جائے گا۔

اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۱۷﴾ قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَاِنَّمَا هِيَ

کیا ہمارے باپ دادا (بھی) | کہہ دیجئے | ہاں (ضرور) | اور | تم ہوگے | ذلیل وخوار | پس وہ تو ہوگی

کیا ہمارے اگلے باپ دادوں کو (بھی) اٹھایا جائے گا۔ کہہ دیجئے ہاں! اور تم ذلیل و خوار ہوں گے۔ (سنو!) وہ تو بس ایک

زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ

ایک زور کی آواز | پس اچانک وہ | دیکھنے لگیں گے | اور کہیں گے | ہائے ہماری بدبختی | یہی ہے | دن

زوردار ڈانٹ پڑے گی اور یہ اسی وقت (اُٹھ کر) دیکھنے لگیں گے۔ اور کہیں گے کہ ہائے ہماری بدبختی! یہ تو جزا کا دن

الدِّيْنِ ﴿۲۰﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ اُحْشُرُوا

جزا کا | یہی ہے | دن | فیصلہ کا | وہ جس کو | تم جھٹلایا کرتے تھے | جمع کردو

آ گیا۔ یہ وہی فیصلے کا دن ہے جس کو تم جھٹلاتے تھے۔ ظالموں کو

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۲۲﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

ان کو جنہوں نے | ظلم کیا | اور ان کے ساتھیوں کو | اور جن کی | وہ عبادت کرتے تھے | اللہ کی بجائے

اور ان کے ہم مشربوں کو اور ان تمام (بتوں کو) جمع کرو، جن کی وہ پوجا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی بجائے

فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ﴿۲۳﴾ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ﴿۲۴﴾

پس تم انہیں دکھاؤ | راستہ | دوزخ کا | اور ٹھہراؤ ان کو | بیشک ان سے | پوچھا جائے گا

اور پھر انہیں جہنم کے راستے پر ڈال دو۔ اور ان کو ٹھہراؤ! کیونکہ ان سے پوچھا جائے گا۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹) تا کہ ان کو اوپر جانے سے روک دیا جائے اور اس کے علاوہ ان شیاطین کو آخرت میں بھی ہمیشہ کا عذاب ہوگا۔

(۱۰) مگر اس کے باوجود جو شیطان اوپر جا کر فرشتوں سے اُڑتی ہوئی کوئی بات لے بھاگتا ہے تو اس پر شہاب ثاقب پھینکا جاتا ہے۔

(۱۱) تو آپ ان کفار مکہ سے پوچھ لیجئے کہ اتنی بڑی بڑی عظیم الشان مخلوقات کا پیدا کرنا مشکل ہے یا ان لوگوں کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرا ٹھانا؟ جن کو ہم نے ایک لیس دار مٹی سے پیدا کیا ہے۔

(۱۲) بلکہ جب آپؐ قدرت الٰہی اور مشرکین کے انکار پر تعجب کرتے ہیں تو وہ اپنی جہالت اور سرکشی سے آپؐ کا مذاق اڑاتے ہیں۔

(۱۳) اور نصیحت کئے جانے پر نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

(۱۴) اور جب وہ کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو اس کی ہنسی اڑاتے ہیں۔

(۱۵) اور کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو بس ایک جادو ہے کھلا ہوا۔

(۱۶) کیا یہ ممکن ہے کہ جب ہم مر کر مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو ہمیں دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔

(۱۷) اور کیا ہمارے پہلے باپ دادے بھی ایسے ہی دوبارہ اٹھائے جائیں گے؟ ہرگز نہ ہوگا۔

(۱۸) ان سے کہہ دیجئے کہ ہاں ضرور تمہیں اٹھایا جائے گا اور اس وقت تم سخت ذلیل ہو گے۔

(۱۹) پس تمہارے دوبارہ زندہ کرا ٹھانے کے لئے تو ہمیں کسی سامان کی بھی ضرورت نہ پڑے گی صرف ایک زور کی آواز ہوگی۔ جس سے فوراً وہ سب قبروں سے اٹھ کر ادھر ادھر دیکھنے لگیں گے۔

(۲۰) اور پکار اٹھیں گے کہ ہائے خرابی! یہ تو وہی جزا کا دن ہے۔

(۲۱) حکم ہوگا کہ ہاں یہی فیصلہ کا دن ہے جس کو تم دنیا میں جھٹلاتے تھے۔

(۲۲) پھر فرشتوں کو حکم ہوگا کہ ان مجرموں کو جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا اور ان کے ساتھیوں کو اور ان کے جھوٹے معبودوں کو جن کی وہ عبادت کیا کرتے تھے سب کو جمع کر دو۔

(۲۳) ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر دوسرے معبود مقرر کئے تھے لہٰذا ان سب کو دوزخ کا راستہ بتا دو۔

(۲۴) اور ان سب کو راستہ میں ٹھہرالو کہ ان سے پوچھا جائے گا۔

افعال: اِسۡتَفۡتِهِمۡ: تو ان سے پوچھ' امر (واحد مذکر حاضر)' هِمۡ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ خَطِفَ: اس نے اچک لیا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ عَجِبۡتَ: تو نے تعجب کیا' تو نے اچنبھا کیا' ماضی (واحد مذکر حاضر)۔ اُحۡشُرُوۡا: تم اکٹھا کرو' تم جمع کر لو' امر (جمع مذکر حاضر)۔ اِهۡدُوۡهُمۡ: ان کو راستہ دکھلاؤ' ہدایت کرو' امر (جمع مذکر حاضر)' هُمۡ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ قِفُوۡا: تم ٹھہراؤ' ٹھہرائے رکھو' ان کو کھڑا کرو' امر (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: دُحُوۡرًا: بھگانا' ہانکنا' دھتکارنا' دور کرنا' مصدر ہے۔ وَاصِبٌ: جم جانے والا' قائم رہنے والا' جاودانی' لازوال' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ لَازِبٍ: چپکنے والا' چمٹنے والا' لیس دار' لازم' جم جانے والا' اسم فاعل مفرد۔ مَسۡئُوۡلُوۡنَ: باز پرس کئے گئے' باز پرس کے قابل لوگ' اسم مفعول (جمع مذکر)۔

مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُونَ ۝۲۵ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُونَ ۝۲۶

کیا ہوا تمہیں | تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے | بلکہ | وہ (تو) | آج | (بالکل) فرمانبردار ہیں

کہ اب تمہیں کیا ہوا کہ تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے۔ بلکہ وہ آج کے دن (شرم کے مارے) سر جھکائے ہوئے ہوں گے۔

وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ۝۲۷ قَالُوا إِنَّكُمْ

اور متوجہ ہوں گے | ایک دوسرے کی طرف | باہم سوال کرتے ہوئے | کہیں گے | بلاشبہ تم

اور ان میں سے بعض ایک دوسرے کی طرف رُخ کرکے پوچھیں گے۔ کہیں گے کہ تم تو

كُنتُمْ تَأْتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ ۝۲۸ قَالُوا بَلْ لَّمْ تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ۝۲۹

آتے تھے ہمارے پاس | پوری قوت سے | وہ کہیں گے | (نہیں) بلکہ | تم نہ تھے | ایمان لانے والے

ہمارے پاس بہت قوت سے آیا کرتے تھے۔ وہ جواب میں کہیں گے بلکہ تم تو ماننے والے ہی نہ تھے۔

وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُم مِّن سُلْطَانٍ ۖ بَلْ كُنتُمْ قَوْمًا طَاغِينَ ۝۳۰

اور نہیں تھا | ہمارا | تم پر | کوئی زور | بلکہ | تم تھے ہی | سرکش لوگ

اور ہمارا تم پر کوئی زور نہ چلتا تھا' بلکہ تم خود ایک سرکش قوم تھے۔

فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَا ۖ إِنَّا لَذَائِقُونَ ۝۳۱ فَأَغْوَيْنَاكُمْ إِنَّا

پس ثابت ہوگئی | ہم پر | بات | ہمارے رب کی | بیشک ہم تو | چکھنے والے ہیں | پس ہم نے تمہیں گمراہ کیا | ہم خود (بھی)

پس ہم سب کے حق میں ہمارے رب کی بات ثابت ہوئی کہ ہمیں ضرور (عذاب کا) مزہ چکھنا ہوگا۔ اور ہم نے تمہیں گمراہ کیا جس طرح

كُنَّا غَاوِينَ ۝۳۲ فَإِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ۝۳۳

تھے | گمراہ | پس بیشک وہ | اس دن | عذاب میں (بھی) | شریک ہوں گے

ہم خود بھی گمراہ تھے۔ پس اس روز عذاب میں وہ سب کے سب شریک ہوں گے۔

إِنَّا كَذَٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ۝۳۴ إِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا قِيلَ

بیشک ہم | اسی طرح | کرتے ہیں | مجرموں کے ساتھ | بیشک وہ | ایسے تھے | کہ جب | کہا جاتا تھا

گنہگاروں کے ساتھ ہم ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔ یہ وہ ہیں کہ جب ان سے کہا جاتا کہ

لَهُمْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ يَسْتَكْبِرُونَ ۝۳۵ وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُوا

ان سے | کہ کوئی اور معبود نہیں | سوائے اللہ کے | تو وہ تکبر کیا کرتے تھے | اور وہ کہتے تھے | کہ کیا ہم چھوڑ دیں گے

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں تو وہ تکبر کیا کرتے تھے۔ اور کہا کرتے تھے کہ کیا ہم اپنے

آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ ۝۳۶ بَلْ جَاءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ

اپنے معبودوں کو | ایک شاعر | دیوانہ (کی خاطر) | بلکہ | وہ تو لایا ہے | (دین) حق | اور | اس نے تصدیق کی

معبودوں کو ایک دیوانے شاعر کی خاطر چھوڑ دیں۔ (وہ دیوانہ نہیں) بلکہ حق لے کر آیا ہے اور (گزشتہ) رسولوں

الْمُرْسَلِينَ ۝۳۷ إِنَّكُمْ لَذَائِقُو الْعَذَابِ الْأَلِيمِ ۝۳۸ وَمَا تُجْزَوْنَ

رسولوں کی | بیشک تم | چکھنے والے ہو | عذاب | دردناک | اور نہیں بدلہ دیا جائے گا تمہیں

کی تصدیق کرتا ہے۔ تم کو بیشک دردناک عذاب چکھنا ہوگا۔ اور جو کچھ تم کرتے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۵) پھر ان سے پوچھا جائے گا کہ آج تم ایک دوسرے کی مدد کیوں نہیں کرتے؟
(۲۶) وہ کچھ جواب نہ دے سکیں گے بلکہ بالکل عاجز اور فرمانبردار کھڑے ہوں گے۔
(۲۷) اور تابع ومتبوع (لیڈر اور پیروکار) ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر باہم سوال کریں گے۔
(۲۸) مشرکین اپنے سرغنوں سے کہیں گے کہ بلاشبہ تم ہی ہمارے پاس آ کر جبراً ہم کو گمراہ کرتے تھے۔
(۲۹) وہ کہیں گے کہ نہیں بلکہ تم خود ہی ایمان لانے والے نہ تھے۔
(۳۰) اور ہمارا تم پر کیا زور تھا کہ ہم تمہیں مجبور کرتے بلکہ تم خود ہی نافرمان تھے۔
(۳۱) پس آج اللہ کے عذاب کا حکم ہم سب پر ثابت ہو چکا۔ ہمیں اس کا مزہ ضرور چکھنا ہوگا۔
(۳۲) پھر ہم نے جو تمہیں گمراہ کیا تو ہم خود ہی گمراہ تھے۔
(۳۳) پس قیامت کے روز وہ تابع ومتبوع سب عذاب میں برابر کے شریک ہوں گے۔
(۳۴) واقعی مجرم لوگوں سے ہم ایسا ہی سلوک کیا کرتے ہیں۔
(۳۵) واقعی وہ ایسے ضدی تھے کہ جب ان سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی اور معبود برحق نہیں تو وہ اس کے ماننے سے انکار کرتے تھے۔
(۳۶) اور کہتے تھے کہ کیا ایک دیوانے شاعر یعنی آنحضرتؐ کے کہنے سے ہم اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں گے؟
(۳۷) آنحضرتؐ کوئی دیوانے نہیں بلکہ وہ تمہارے پاس اللہ کا سچا دین (اسلام) لے کر آئے ہیں اور آپؐ نے پہلے تمام رسولوں کی تصدیق کی ہے۔
(۳۸) بلاشبہ اب تم کو اس انکار حق کے بدلے دردناک عذاب کا مزہ چکھنا پڑے گا۔

افعال: تَنَاصَرُوْنَ: تم ایک دوسرے کی مدد کرتے ہو' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ نَفْعَلُ: ہم کریں گے' مضارع (جمع متکلم)۔
اسماء: مُسْتَسْلِمُوْنَ: فرمانبردار' گردن رکھ دینے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ تَارِكُوْا: چھوڑنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)' نون بسبب اضافت حذف ہو گیا' بحالت رفع۔ مُشْتَرِكُوْنَ: شریک ہونے والے' ساتھ ساتھ عذاب میں رہنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ ذَآئِقُوا: چکھنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)' اضافت کے سبب نون گر پڑا۔

إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٣٩﴾ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿٤٠﴾

مگر | وہی جو | تم کیا کرتے تھے | مگر | اللہ کے بندے | چنے ہوئے

رہے تھے اسی کا بدلہ تمہیں ملے گا۔ مگر ہاں! جو اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہیں۔

أُولَٰئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُومٌ ﴿٤١﴾ فَوَاكِهُ ۖ وَهُم مُّكْرَمُونَ ﴿٤٢﴾

یہی لوگ ہیں | جن کے لئے ہے | رزق | معلوم | میوے | اور وہ | معزز ہوں گے

یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے (آخرت میں) رزق مقرر ہے (یعنی) میوے اور وہ عزت سے رہیں گے۔

فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿٤٣﴾ عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ ﴿٤٤﴾ يُطَافُ عَلَيْهِم

باغات میں | نعمت کے | تختوں پر | ایک دوسرے کے سامنے | لائے جائیں گے ان کے لئے

آرام و آسائش کے باغوں میں، تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے بہتی پاکیزہ شراب کا جام

بِكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ ﴿٤٥﴾ بَيْضَاءَ لَذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ ﴿٤٦﴾ لَا فِيهَا

جام | پاکیزہ (شراب) کے | سفید | جو لذیذ ہوگی | پینے والوں کے لئے | نہ اس میں

ان کے درمیان گردش کرے گا۔ جو بڑی سفید و صاف اور پینے والوں کے لئے لذیذ ہوگی۔ اس

غَوْلٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنزَفُونَ ﴿٤٧﴾ وَعِندَهُمْ قَاصِرَاتُ

دردسر ہوگا | اور نہ وہ | اس سے | بہکیں گے | اور ان کے پاس (ہوں گی) | نیچی رکھنے والی

(پاکیزہ شراب) سے نہ سر چکرائے گا، نہ وہ بہکیں گے۔ اور ان کے پاس نگاہیں نیچی رکھنے والی بڑی بڑی

الطَّرْفِ عِينٌ ﴿٤٨﴾ كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُونٌ ﴿٤٩﴾ فَأَقْبَلَ

نگاہیں | بڑی آنکھوں والی | گویا کہ وہ | انڈے ہیں | چھپا کر رکھے ہوئے | پس وہ متوجہ ہوں گے

آنکھوں والی عورتیں ہوں گی۔ جو گویا کہ انڈوں کی طرح (پروں کے نیچے) چھپا کر رکھی گئی ہوں۔ پھر وہ ایک

بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ﴿٥٠﴾ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ

ایک دوسرے کی طرف | (اور) باہم سوال کریں گے | کہے گا | ایک کہنے والا | اُن میں سے

دوسرے کی طرف متوجہ ہوکر پوچھیں گے۔ ان میں سے ایک کہنے والا کہے گا کہ

إِنِّي كَانَ لِي قَرِينٌ ﴿٥١﴾ يَقُولُ أَإِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِينَ ﴿٥٢﴾ أَإِذَا

بیشک میرا تھا | ایک ہم نشین | وہ کہتا تھا | کہ کیا تو ہے | تصدیق کرنے والوں میں؟ | کیا جب

میرا ایک ساتھی تھا۔ جو کہا کرتا تھا کہ کیا تو بھی یقین کرنے والوں میں سے ہے؟ کیا جب

مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَدِينُونَ ﴿٥٣﴾ قَالَ هَلْ

ہم مرجائیں گے | اور ہوجائیں گے | مٹی | اور ہڈیاں | (تو) کیا ہمیں | بدلہ دیا جائے گا؟ | ارشاد ہوگا | کیا

ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں بن جائیں گے تو کیا ہمیں بدلہ ملے گا؟ ارشاد ہوگا کیا تم

أَنتُم مُّطَّلِعُونَ ﴿٥٤﴾ فَاطَّلَعَ فَرَآهُ فِي سَوَاءِ الْجَحِيمِ ﴿٥٥﴾ قَالَ

تم | جھانک کر دیکھو گے؟ | پس وہ جھانکے گا | تو اسے دیکھے گا | درمیان میں | دوزخ کے | وہ کہے گا

جھانک کر اس کو دیکھنا چاہتے ہو؟ پس وہ دیکھے گا تو اس کو دوزخ کے وسط میں پڑا پائے گا۔ وہ کہے گا

آیت نمبر — آسان تفسیر

(۳۹) اور تمہیں انہی جرموں کی سزا دی جائے گی جو تم دنیا میں کیا کرتے تھے۔

(۴۰) ہاں اللہ کے منتخب بندوں کو ثواب ملے گا۔

(۴۱) اور انہیں کے لئے رزق معلوم ہے۔

(۴۲) یعنی انواع واقسام کے جنتی میوے۔ اور انہی کو عزت ملے گی۔

(۴۳) نعمت کے باغوں میں۔

(۴۴) تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

(۴۵) اللہ کے رحمت کے پاکیزہ شراب کے جام ان کو پلائے جائیں گے۔

(۴۶) جو نہایت سفید اور پینے والے کے لئے بہت مزے دار ہوگا۔

(۴۷) جسے پی کر نہ تو دردسر ہوگا اور نہ وہ دیوانے ہوں گے۔ بلکہ ایک پاکیزہ سرور حاصل ہوگا۔

(۴۸) اوران کے پاس وہ جنتی بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ہوں گی جو اپنے خاوندوں کے سوائے کسی دوسرے کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھیں گی۔

(۴۹) اور وہ اتنی صاف اور خوبصورت ہوں گی جیسے گرد وغبار سے محفوظ انڈے ہوں۔

(۵۰) پس وہ اہل جنت ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوکر باہم سوال کریں گے۔

(۵۱) ایک کہے گا کہ دنیا میں میرا ایک ساتھی' دوست تھا۔

(۵۲) وہ مذاق سے کہتا تھا کہ کیا تو موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کو دل سے مانتا ہے؟

(۵۳) بھلا جب ہم مر کر مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو ہمیں اعمال کا بدلہ کیسے ملے گا؟

(۵۴) اس کے جواب میں حق تعالیٰ اس جنتی سے فرمائے گا کہ کیا تم جھانک کر اُس کو دوزخ کو دیکھو گے؟

(۵۵) چنانچہ وہ دیکھے گا کہ اس کا وہ ساتھی دوزخ کے بالکل درمیان میں پڑا ہے۔

افعال: يُطَافُ: دور چلایا جائے گا' اس کو گرد پھرایا جائے گا' مضارع مجہول (واحد مذکر غائب)۔ يُنْزَفُوْنَ: وہ بہکا دیئے جائین گے' ان کی عقل گم ہو جائے گی' مضارع مجہول (جمع مذکر غائب)۔ اَقْبَلَ: اس نے رخ کیا' وہ متوجہ ہوا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: بَيْضٌ: انڈے' بَيْضَةٌ واحد۔ شَارِبِيْنَ: پینے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ طَرْفِ: نظر' نگاہ۔ عِيْنٌ: بڑی بڑی خوبصورت آنکھوں والیاں' عَيْنَاءُ واحد۔ غَوْلٌ: دردسر' مستی' بگاڑ' اچانک ہلاک کر دینا' اسم فعل اور مصدر۔ قَاصِرَاتٌ: نظر کو روکنے والیاں' پاک دامن عورتیں' اسم فاعل (جمع مونث)۔ لَذَّةٌ: خوش مزہ' لَذَّات جمع۔ قَرِيْنٌ: ساتھی' دوست' قُرَنَاءُ جمع۔ مُصَدِّقِيْنَ: سچا ماننے والے' سچا جاننے' کہنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ مُطَّلِعُوْنَ: جھانک کر دیکھنے والے' واقف ہونے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ مَدِيْنُوْنَ: وہ لوگ جن کو بدلہ دیا جائے' بدلہ دیئے ہوئے' فرمانبردار' اسم مفعول (جمع مذکر)۔

تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ﴿۵۶﴾ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ

قسم اللہ کی | تُو تو قریب تھا | کہ مجھے ہلاک کردے | اور اگر نہ ہوتا | فضل | میرے رب کا | تو میں ضرور ہوتا

اللہ کی قسم! تُو تو مجھے جہنم میں ڈالنے لگا تھا اور اگر اللہ کی مہربانی مجھ پر نہ ہوتی، تو میں بھی (آج)

مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّا مَوْتَتَنَا

حاضر کئے ہوئے (مجرموں میں) سے | پس کیا نہیں | ہم | مرنے والے | مگر | ہمارا مرنا

گرفتار شدہ لوگوں میں ہوتا۔ کیا اب ہم (آئندہ کبھی) نہیں مریں گے؟ سوائے (دنیا کی) پہلی

الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ

پہلی بار کا | اور نہیں ہم | عذاب دیئے جانے والوں میں سے | بیشک | یہی ہے | کامیابی

موت کے اور نہ کبھی ہمیں عذاب ہوگا۔ بلاشبہ یہ بہت بڑی

الْعَظِيْمُ ﴿۶۰﴾ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَذٰلِكَ خَيْرٌ

بڑی بھاری | ایسی ہی (کامیابی) کے لئے | عمل کرنا چاہئے | عمل کرنے والوں کو | کیا یہ ہے | اچھی

کامیابی ہے۔ ایسی ہی چیز کے لئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہئے۔ کیا یہ بہتر مہمان نوازی

نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿۶۲﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۳﴾

مہمانی | یا | درخت | تھوہر کا | بیشک ہم نے بنایا اس کو | ایک آزمائش | ظالموں کے لئے

ہے یا وہ تھوہر کا درخت؟ اس کو ہم نے ظالموں کے لئے آزمائش بنایا ہے۔

اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ﴿۶۴﴾ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ

بیشک وہ | ایک درخت ہے | جو اُگتا ہے | تہہ سے | دوزخ کی | اس کا خوشہ | گویا کہ وہ | پھن ہیں

وہ ایک درخت ہے جو دوزخ کی تہہ سے نکلتا ہے۔ اس کا خوشہ ایسا ہے جیسے

الشَّيٰطِيْنِ ﴿۶۵﴾ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا

سانپوں کے | پس بیشک وہ | ضرور کھائیں گے | اس میں سے | پھر بھر لیں گے | اس سے

سانپوں کے پھن۔ پس ان کو اس میں سے کھانا ہوگا اور اس سے پیٹ

الْبُطُوْنَ ﴿۶۶﴾ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۶۷﴾

پیٹ | پھر | بیشک ان کے لئے | اس کے اوپر سے | (پیپ) ملی ہوئی | کھولتے ہوئے پانی میں

بھرنا ہوگا۔ پھر ان کو اس کے اوپر کھولتا ہوا پانی پیپ ملا کر پلایا جائے گا۔

ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ﴿۶۸﴾ اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ

پھر بیشک | ان کا لوٹنا | ہوگا دوزخ کی طرف | بلاشبہ انہوں نے | پایا تھا | اپنے باپ دادا کو

پھر ان کو لوٹ کر واپس دوزخ کی طرف ہی جانا ہوگا۔ بے شک انہوں نے اپنے باپ دادا کو

ضَآلِّيْنَ ﴿۶۹﴾ فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ

گمراہ | پس وہ (بھی) | ان کے قدموں کے نشان پر | دوڑتے جاتے تھے | اور گمراہ ہوچکے | ان سے پہلے

گمراہ پایا۔ تو یہ بھی ان کے نقش قدم پر بھاگے چلے جارہے ہیں۔ اور بیشک ان سے پہلے بھی گزشتہ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۶) یہ دیکھ کر وہ کہے گا کہ واقعی تو نے تو مجھے ہلاک ہی کر دیا ہوتا۔

(۵۷) اگر اللہ کا مجھ پر فضل نہ ہوتا تو آج میں بھی ان مجرموں میں شامل ہوتا۔

(۵۸) پھر وہ بہت زیادہ خوشی سے کہے گا کہ کیا اب ہمیں دوسری دفعہ موت بھی نہ آئے گی ہمیشہ یہی مزے رہیں گے؟

(۵۹) سوائے اس پہلی موت کے جو دنیا میں آ چکی اور ہمیں کسی قسم کا عذاب بھی نہ دیا جائے گا۔

(۶۰) واقعی یہی بڑی کامیابی ہے۔

(۶۱) عمل کرنے والوں کو ایسی ہی کامیابی کے لئے دنیا میں نیک عمل کرنے چاہئیں۔

(۶۲) کیا نیکوکاروں کو جنت کا ملنا' اچھی مہمانی ہے یا گنہگاروں کو دوزخ میں تھوہر کے خطرناک زہریلے درخت کا کھانا؟

(۶۳) واقعی یہ تھوہر "زقوم" تو ہم نے مجرموں کے لئے بڑی آزمائش بنایا ہے۔

(۶۴) تھوہر کا درخت دوزخ کی گہرائی میں اُگتا ہے۔

(۶۵) اس کا پھل ایسا بدصورت ہے کہ گویا سانپوں کے پھن ہیں۔

(۶۶) پس مجرم لوگ اسے کھا کر اپنا پیٹ بھریں گے۔

(۶۷) اور پینے کو ابلتا ہوا پانی ملے گا جس میں پیپ ملی ہوئی ہوگی۔

(۶۸) پھر انہیں دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔

(۶۹) کیونکہ واقعی انہوں نے دنیا میں اپنے باپ دادوں کو گمراہ پایا۔

(۷۰) پھر وہ بھی ان کی پیروی کرتے ہوئے بے سوچے سمجھے دوڑے چلے گئے۔

افعال: تُرْدِیْنِ: تو مجھے ہلاک کرے گا' تو مجھے گڑھے میں ڈالے گا' مضارع (واحد مذکر حاضر)' ن وقایہ ی ضمیر (واحد متکلم) محذوف۔ اَلْفَوْا: انہوں نے پایا' ماضی (جمع مذکر غائب)۔ یُھْرَعُوْنَ: دوڑے چلے جا رہے ہیں' ان کو بے تحاشا دوڑایا جاتا ہے' مضارع مجہول (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: مَوْتَتَنَا: ہماری موت' مَوْتَۃَ مضاف' نَا (ضمیر جمع متکلم) مضاف الیہ۔ مَیِّتِیْنَ: مرنے والے' اسم صفت (جمع مذکر)۔ اَصْلِ: جڑ' اُصُوْلٌ جمع۔ اٰکِلُوْنَ: کھانے والے' اسم فاعل (جمع مذکر بحالت رفع)۔ زَقُّوْمِ: تھوہر' جہنم کے ایک درخت کا نام ہے جو دوزخیوں کی غذا بنے گا جب اس کو کھائیں گے گلے میں پھنسے گا۔ شَوْبًا: ملونی' ملاوٹ' آمیزش' مصدر ہے۔

أَكْثَرُ الْأَوَّلِيْنَ ﴿۷۱﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿۷۲﴾ فَانْظُرْ

بہت سے | اگلے لوگ | اور بیشک | ہم نے بھیجے تھے | ان میں (بھی) | ڈرانے والے | پس غور کیجئے

لوگوں میں سے اکثر گمراہ ہوئے۔ اور ان میں (بھی) ہم نے خبردار کرنے والے بھیجے تھے۔ پس دیکھ لیجئے

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۷۳﴾ إِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۷۴﴾

کیسا ہوا | انجام | (اُن کا جن کو) ڈرایا گیا تھا | مگر | جو بندے ہیں | اللہ کے | خاص کئے ہوئے

ان لوگوں کا انجام کیسا ہوا' جن کو ڈرایا گیا تھا۔ سوائے اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کے

وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَنَجَّيْنٰهُ وَأَهْلَهٗ

اور بیشک پکارا تھا ہمیں | نوحؑ نے | پس (ہم) کیا خوب | جواب دینے والے ہیں | اور نجات دی ہم نے اس کو | اور اس کے گھر والوں کو

اور نوحؑ نے ہمیں پکارا' سو (ہم) کیسے اچھے سننے والے ہیں۔ اور اسکو اور اس کے گھر والوں کو ہم

مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۶﴾ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿۷۷﴾ وَتَرَكْنَا

بڑی بھاری مصیبت سے | اور ہم نے کر دیا | اس کی اولاد ہی کو | باقی رہنے والے | اور ہم نے باقی رکھا

نے سخت تکلیف سے نجات دی اور ہم نے (صرف) اس کی نسل ہی کو باقی رکھا۔ اور پیچھے آنے والی

عَلَيْهِ فِي الْآخِرِيْنَ ﴿۷۸﴾ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۹﴾ إِنَّا كَذٰلِكَ

اس پر | بعد میں آنے والوں میں | (کہ) سلام ہو | نوحؑ پر | سارے جہانوں میں | بیشک ہم | اسی طرح

نسلوں میں ہم نے اس کے لئے یہ (ذکر خیر) قائم رکھا کہ تمام جہانوں میں نوحؑ پر سلام ہو۔ ہم اسی طرح نیک

نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۰﴾ إِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۱﴾ ثُمَّ أَغْرَقْنَا

جزا دیتے ہیں | نیکی کرنے والوں کو | بیشک وہ | تھے ہمارے ایماندار بندوں میں | پھر | ہم نے غرق کر دیا

بندوں کو بدلہ دیتے ہیں۔ بیشک وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھا۔ پھر ہم نے دوسروں (یعنی کفار) کو

الْآخَرِيْنَ ﴿۸۲﴾ وَإِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَإِبْرٰهِيْمَ ﴿۸۳﴾ إِذْ جَآءَ رَبَّهٗ

دوسروں کو | اور بیشک | اسی کے طریقے پر چلنے والوں میں | ابراہیمؑ بھی تھا | جب وہ آیا | اپنے رب کے پاس

غرق کر دیا۔ اور بلاشبہ اس کی جماعت میں سے ابراہیمؑ (بھی) تھا۔ (یاد کرو) جب وہ اپنے رب کے پاس صاف

بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۴﴾ إِذْ قَالَ لِأَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۸۵﴾

صاف دل سے | جب اس نے کہا | اپنے باپ سے | اور اپنی قوم (سے) | کہ کس چیز کی | تم عبادت کرتے ہو؟

دل کے ساتھ حاضر ہوا۔ جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے پوچھا کہ تم کس چیز کی عبادت کرتے ہو؟

أَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ﴿۸۶﴾ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾

کیا جھوٹے | معبودوں کو | سوائے | اللہ کے | تم چاہتے ہو | پس کیا خیال ہے تمہارا | تمام جہانوں کے پروردگار کے بارے میں

کیا جھوٹے معبودوں کو اللہ تعالیٰ کے سوا چاہتے ہو؟ تو تمام جہانوں کے پروردگار کی نسبت تمہارا کیا خیال

فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ﴿۸۸﴾ فَقَالَ إِنِّيْ سَقِيْمٌ ﴿۸۹﴾ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ

پھر اس نے دیکھا ایک نظر | ستاروں کی طرف | پھر کہا | بیشک میں تو | بیمار ہوں | پس وہ لوٹ گئے | اس سے

ہے؟ پھر (ابراہیمؑ) نے ستاروں کی طرف دیکھا۔ اور کہنے لگے کہ میں بیمار ہوں۔ چنانچہ وہ لوگ اس کو چھوڑ کر

آیت نمبر آسان تفسیر

(٧١) اور ایسے ہی بہت سے پہلے نافرمان لوگ گمراہ ہو چکے ہیں۔
(٧٢) حالانکہ ہم نے ان کی طرف خدا کے عذاب سے ڈرانے والے رسول بھی بھیجے تھے۔
(٧٣) پس غور کیجئے ایسے سرکش لوگوں کا کیسا برا انجام ہوگا جنہیں عذاب الٰہی سے ڈرایا گیا تھا۔
(٧٤) مگر جو اللہ کے برگزیدہ خالص مومن بندے ہیں ان کا انجام ایسا نہیں ہوگا بلکہ نہایت اعلیٰ درجہ کا اعزاز ہوگا۔
(٧٥) اور حضرت نوحؑ نے اپنی قوم کی نافرمانی سے تنگ آ کر ہمیں امداد کے لئے پکارا تو ہم نے بروقت ان کی فریاد سن لی اور ہم بہت اچھے فریاد سننے والے ہیں۔
(٧٦) اور ان کو اور ان کے گھر والوں کو ہم نے بڑی بھاری مصیبت سے نجات بخشی۔
(٧٧) اور صرف ان کی نسل کو دنیا میں باقی رکھا۔
(٧٨) اور ان کے بعد لوگوں میں ان کا یہ ذکر خیر باقی رکھا۔
(٧٩) کہ سارے عالم میں حضرت نوحؑ پر سلام ہو۔
(٨٠) اور واقعی ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔
(٨١) بلاشبہ حضرت نوحؑ ہمارے کامل ایماندار بندوں میں سے تھے۔
(٨٢) پھر ان کی باقی سرکش قوم کو ہم نے غرق کر دیا۔
(٨٣) اور کچھ شک نہیں کہ حضرت ابراہیمؑ بھی انہی کے طریقے (اسلام) پر چلنے والوں میں سے تھے۔
(٨٤) جبکہ انہوں نے اللہ کے حضور میں خلوص دل سے اس کے ایک ہونے کا اقرار کیا۔
(٨٥) جب انہوں نے اپنے باپ آزر اور اپنی قوم سے جا کر پوچھا کہ تم کس چیز کی عبادت کرتے ہو؟
(٨٦) کیا اللہ کو چھوڑ کر جھوٹے معبودوں کی عبادت کرتے ہو؟
(٨٧) پس مخلوق کے پروردگار کی نسبت تمہارا کیا خیال ہے؟
(٨٨) پس جب ان کی قوم کے لوگوں نے انہیں اپنی قومی عید پر لے جانا چاہا تو آپؑ نے ایک مرتبہ اوپر نظر اٹھا کر ستاروں کی طرف غور سے دیکھا۔ (اُن کی قوم میں نجوم کا زور تھا۔ حضرت ابراہیمؑ نے ان کے دکھانے کو تاروں کی طرف نظر ڈال کر کہا کہ میری طبیعت ٹھیک نہیں۔ تفسیر عثمانی)
(٨٩) اور چونکہ ان کے کفر کی وجہ سے وہ غمگین، ناخوش تھے اس لئے ان لوگوں سے کہنے لگے کہ میں تو بیمار ہوں، تمہارے ساتھ تہوار میں جا نہیں سکتا۔

اسماء: الْكَرْبِ: بڑی مصیبت، اسم مصدر معرفہ۔ الْمُجِيبُونَ: دعا قبول کرنے والے، دینے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔ سَلِيمٍ: چنگا، بے روگ، ستھرا، نروگا، صفت مشبہ۔ سَقِيمٌ: دکھی، بیمار، صفت مشبہ۔ نَظْرَةً: ایک نگاہ بھر کر دیکھنا، مصدر ہے۔

مُدْبِرِيْنَ ﴿۹۰﴾ فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۹۱﴾ مَا لَكُمْ

پیٹھ پھیر کر | پھر وہ چپکے سے گیا | ان کے معبودوں کے پاس | پھر کہنے لگا | کیا تم کھاتے نہیں؟ | کیا ہوا تمہیں

چل دیئے۔ تو یہ چپکے سے ان کے بتوں کے پاس آئے اور (وہاں کھانے دیکھ کر) کہا کہ تم کچھ کھاتے کیوں نہیں؟ کیا بات ہے جو تم

لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿۹۲﴾ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًۢا بِالْيَمِيْنِ ﴿۹۳﴾ فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ

کہ تم بولتے نہیں | پس چپکے سے پل پڑا | ان پر | مارتا ہوا | دائیں ہاتھ سے | پھر وہ بڑھے | اس کی طرف

بولتے نہیں۔ پھر داہنے ہاتھ یعنی پوری قوت سے ان کو توڑنے پھوڑنے لگے۔ تب وہ لوگ اس کی طرف دوڑتے

يَزِفُّوْنَ ﴿۹۴﴾ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ﴿۹۵﴾ وَاللّٰهُ

دوڑتے ہوئے | کہا | کیا تم پوجتے ہو | جن کو | تم خود تراشتے ہو | اور اللہ (ہی) نے

ہوئے آئے۔ (ابراہیمؑ) نے کہا کہ کیا تم ان کی عبادت کرتے ہو جن کو اپنے ہاتھوں سے تراشتے ہو۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ

خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ

پیدا کیا تمہیں | اور جو | تم بناتے ہو | وہ بولے | بناؤ | اس کے لئے | ایک مکان | پس ڈال دو اس کو

نے تمہیں اور جو چیزیں تم بناتے ہو سب کو پیدا کیا ہے۔ انہوں نے کہا اس کے لئے ایک بھٹی بناؤ پھر اسے اس آگ

فِي الْجَحِيْمِ ﴿۹۷﴾ فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۹۸﴾

آگ میں | پس ارادہ کیا انہوں نے | اس کے خلاف | داؤ کرنے کا | سو ہم نے کر دیا انہیں | نیچا

میں جھونک دو۔ غرض انہوں نے اس کے خلاف سازش کی سو ہم نے انہی کو نیچا دکھایا۔

وَقَالَ اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿۹۹﴾ رَبِّ هَبْ لِيْ

اور کہا | بیشک میں | جانے والا ہوں | اپنے رب کی طرف | اب وہ مجھے راہ دکھائے گا | اے میرے رب! | عطا کر | مجھے

اور (ابراہیمؑ) نے کہا کہ میں اپنے رب کی طرف جاتا ہوں وہ مجھے سیدھی راہ دکھائے گا۔ اے میرے رب! مجھے

مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ

(بیٹا) صالحین میں سے | پس ہم نے خوشخبری دی اسے | ایک لڑکے کی | بردبار کی | پھر جب | وہ پہنچا | اس کے ساتھ

کوئی نیک بیٹا عطا کر۔ پس ہم نے اس کو ایک صابر لڑکے کی خوشخبری دی۔ پھر جب وہ اس کے ساتھ چلنے دوڑنے

السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ

دوڑنے (کی عمر کو) | اس نے کہا اے میرے بیٹے! | بیشک میں | دیکھتا ہوں | خواب میں | کہ میں ذبح کر رہا ہوں تجھے | پس دیکھ

کے قابل ہوگیا تو (ابراہیمؑ نے) کہا کہ اے میرے بیٹے! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ تجھے ذبح کر رہا ہوں پس تیری

مَاذَا تَرٰى قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْٓ

تیری کیا رائے ہے؟ | اس نے کہا | اے میرے ابا جان! | کیجئے | جو | آپ کو حکم ہوا ہے | آپ جلد مجھے پائیں گے

کیا رائے ہے؟ اس نے کہا کہ اے میرے ابا! آپ کو جو حکم ملا ہے اس کی تعمیل کیجئے ان شاء اللہ

اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ﴿۱۰۳﴾

اگر اللہ نے چاہا | صبر کرنے والوں میں سے | پھر جب | دونوں نے (حکم) مان لیا | اور لٹایا اس کو | پیشانی کے بل

آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے۔ پھر جب ان دونوں نے اللہ کا حکم مان لیا اور باپ نے اس کو منہ کے بل گرایا

آیت نمبر — آسان تفسیر

(۹۰) پس وہ لوگ آپ کو وہیں چھوڑ کر عید پر چلے گئے۔
(۹۱) تو آپؑ اس موقع کو مناسب سمجھ کر چپکے سے بت خانہ میں داخل ہو گئے اور مذاق کے طور پر بتوں کو خطاب کیا کہ یہ کھانے اور چڑھاوے جو تمہارے پاس رکھے ہیں تم کھاتے نہیں؟
(۹۲) تم بولتے کیوں نہیں؟
(۹۳) پھر چپکے سے ان بتوں پر حملہ آور ہوئے اور اپنے دائیں ہاتھ سے زور کی ضربیں لگائیں۔
(۹۴) لوگوں نے میلہ سے آ کر بتوں کا یہ حال دیکھا تو دوڑتے ہوئے حضرت ابراہیمؑ کے پاس آئے۔
(۹۵) آپ نے فرمایا کہ تم لوگ خود اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے بتوں کی عبادت کرتے ہو۔
(۹۶) حالانکہ تم اور وہ اللہ کی مخلوق ہیں۔
(۹۷) جب بتوں کو پوجنے والے ان کی مناسب باتوں کا جواب نہ دے سکے تو ایک بڑا آتش خانہ بنا کر حضرت ابراہیمؑ کو اس میں ڈالنے پر متفق ہوئے۔
(۹۸) پس کافروں نے انہیں تکلیف پہنچانے کی تدبیر کی مگر خدا نے انہیں ذلیل کر دیا۔
(۹۹) تب حضرت ابراہیمؑ نے مایوس ہو کر اپنی قوم سے فرمایا کہ میں بہت جلد یہاں (عراق) سے خدا کے بتائے ہوئے ملک (شام) کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں۔
(۱۰۰) حضرت ابراہیمؑ اپنی بیوی حضرت سارہ اور حضرت لوطؑ کے ہمراہ عراق سے ہجرت کر کے ملک شام کی ایک بستی حاران کی طرف روانہ ہوئے اور دعا کی کہ پروردگار! مجھے ایک بیٹا عنایت فرما جو دین کے کام میں میری مدد کرے۔
(۱۰۱) تو اللہ کی طرف سے آپ کو ایک بردبار لڑکا عطا کئے جانے کی خوشخبری ہوئی اور ۸۶ سال کی عمر میں حضرت ہاجرہ کے پیٹ سے حضرت اسماعیلؑ پیدا ہوئے۔
(۱۰۲) پھر جب حضرت ابراہیمؑ حضرت اسماعیل اور اپنی بی بی ہاجرہ کے ہمراہ مکہ میں تشریف لے آئے اور حضرت اسماعیل جوان ہوئے تو لیلۃ الترویہ یعنی ۸ ذوالحجہ کو آپ نے خواب میں دیکھا کہ آپ کو بیٹا ذبح کرنے کا حکم ہوا ہے تین دن تک یہی خواب دیکھا۔ آخر ۱۰ ذوالحجہ کو ذبح کرنے کا ارادہ کر کے حضرت اسماعیل سے اس کے متعلق مشورہ کیا کہ بیٹا مجھے خواب میں حکم ہوا ہے کہ خدا کی راہ میں تجھے ذبح کر دوں تو سوچ کر بتا تیری کیا رائے ہے؟ حضرت اسمٰعیلؑ نے عرض کیا کہ ابا جان! آپ اللہ کے حکم پر عمل کیجئے مجھے انشاءاللہ آپ صابر پائیں گے۔
(۱۰۳) جب دونوں باپ بیٹے نے خدا کا حکم بڑی خوشی سے قبول کر لیا اور آپ نے حضرت اسمٰعیلؑ کو کعبہ کے نزدیک الٹا پیشانی کے بل زمین پر ڈال دیا اور ذبح کرنے کے لئے چھری چلائی۔

افعال: تَنْطِقُوْنَ: تم بولتے ہو' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ اُبْنُوْا: تم بناؤ' امر (جمع مذکر حاضر)۔ یَزِفُّوْنَ: دوڑتے ہوئے' گھبرائے ہوئے' مضارع (جمع مذکر غائب)۔ اَذْبَحُكَ: میں تجھ کو ذبح کر رہا ہوں' کرتا ہوں' مضارع (واحد متکلم) 'كَ' ضمیر (واحد مذکر حاضر)۔ اَسْلَمَا: دونوں نے حکم مانا' ماضی (تثنیہ مذکر غائب)۔ اِفْعَلْ: تو کر' تو کر ڈال' امر (واحد مذکر حاضر)۔ تُؤْمَرُ: تجھ کو حکم دیا جاتا ہے' مضارع مجہول (واحد مذکر حاضر)۔ تَلَّهٗ: اس کو پچھاڑا' الٹایا' ماضی (واحد مذکر غائب) 'ہٗ' ضمیر (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: اَسْفَلِیْنَ: سب سے نیچے' اَسْفَلُ واحد۔ ذَاهِبٌ: جانے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ الْمَنَامِ: خواب۔ جَبِیْنِ: پیشانی' ماتھا۔

وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰاِبْرٰهِيْمُ ﴿۱۰۴﴾ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا اِنَّا

اور ہم نے پکارا اُسے | کہ | اے ابراہیمؑ! | تو نے سچ کر دکھایا | خواب کو | بیشک ہم

تو ہم نے اس کو پکار کر کہا کہ اے ابراہیمؑ! تو نے واقعی خواب کو سچ کر دکھایا ہے بیشک ہم

كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ﴿۱۰۶﴾

اسی طرح | بدلہ دیا کرتے ہیں | نیکی کرنے والوں کو | بیشک | یہی ہے | آزمائش | کھلی

اسی طرح نیک بندوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔ واقعی یہ ایک بڑی آزمائش تھی۔

وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۰۷﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾

اور ہم نے بدلہ دیا اس کو | ایک بڑے ذبیحہ سے | اور باقی رکھا ہم نے | اس پر | پچھلے لوگوں میں

اور ہم نے اس کے بدلے میں اسے ایک بڑی قربانی عطا کی۔ اور پیچھے آنے والے لوگوں میں ہم نے اس کے لئے یہ (ذکر خیر) باقی رکھا

سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿۱۰۹﴾ كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنَّهٗ

(کہ) سلام ہو | ابراہیمؑ پر | اسی طرح | ہم بدلہ دیا کرتے ہیں | نیکی کرنے والوں کو | بیشک وہ تھا

کہ ابراہیمؑ پر سلام ہو۔ اسی طرح ہم نیک بندوں کو بدلہ دیتے ہیں۔ واقعی وہ

مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا

ہمارے ایماندار بندوں میں سے | اور ہم نے خوشخبری دی اسے | اسحاقؑ کی | جو نبی ہوں گے

ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔ اور ہم نے (ابراہیمؑ) کو اسحاقؑ کی بشارت دی

مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا

صالح لوگوں میں سے | اور ہم نے برکت نازل کی | اس پر | اور اسحاقؑ پر | اور ان کی اولاد میں سے

جو پاکباز پیغمبروں میں سے تھے۔ اور ہم نے اس کو اور اسحاقؑ کو برکت دی اور ان دونوں کی اولاد

مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ﴿۱۱۳﴾ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى

(کوئی) نیکی کرنے والا ہے | اور (کوئی) ظالم | اپنی جان پر | کھلم کھلا | اور بیشک | ہم نے احسان کیا تھا | موسیٰؑ پر

میں نیک لوگ بھی ہیں اور خود پر واضح طور پر ظلم کرنے والے بھی ہیں۔ اور بیشک ہم نے موسیٰؑ اور ہارونؑ پر

وَهٰرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۱۵﴾

اور ہارون (پر) | اور ہم نے نجات دی ان دونوں کو | اور ان کی قوم کو | بڑی بھاری مصیبت سے

احسان (عظیم) کیا۔ اور ان دونوں کو اور ان کی قوم کو بڑی مصیبت سے نجات دی۔

وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ

اور ہم نے مدد کی ان کی | پس رہے وہی | غالب | اور دی ہم نے ان دونوں کو | کتاب

اور ہم نے ان کی مدد کی سو وہی غالب آئے۔ اور ہم نے ان دونوں کو روشن

الْمُسْتَبِيْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۱۸﴾ وَتَرَكْنَا

واضح (تورات) | اور ہدایت دی ان دونوں کو | سیدھے راستے کی | اور باقی رکھا ہم نے

کتاب دی۔ اور ہم نے ان دونوں کو سیدھی راہ دکھائی اور ہم نے ان کے لئے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۰۴) تو غیب سے آواز آئی۔اے ابراہیمؑ!

(۱۰۵) واقعی! تم نے تو خواب کو سچ کر دکھایا۔اب رہنے دو۔بلاشبہ ہم نیکوکاروں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔

(۱۰۶) بلکہ یہ تو ہمارا صریح امتحان ہے۔

(۱۰۷) اور حضرت اسمٰعیلؑ کی بجائے ہم نے ایک بڑا بہشتی دُنبہ قربانی کرنے کا حکم دیا اور آئندہ آپؑ کی یادگار کے طور پر ہمیشہ کے لئے قربانی کا حکم جاری کر دیا۔

(۱۰۸) اور آپ کے بعد آنے والی امتوں میں آپ کے لئے یہ ذکرِ خیر جاری کر دیا۔

(۱۰۹) کہ ابراہیمؑ پر سلام ہو۔

(۱۱۰) نیکی کرنے والوں کو ہم ایسی ہی نیک جزا دیا کرتے ہیں۔

(۱۱۱) اور واقعی حضرت ابراہیمؑ ہمارے کامل ایماندار بندوں میں سے تھے۔

(۱۱۲) اور جب حضرت ابراہیمؑ کی عمر سو سال کی ہوئی اور اسمٰعیلؑ کی چودہ سال کی تو ہم نے آپ کو بطن سارہ سے اسحٰق کے پیدا ہونے کی خوشخبری دی اور یہ کہ وہ بھی ہمارے نیک بندوں میں سے ایک نبی ہوں گے۔

(۱۱۳) اور حضرت ابراہیمؑ اور آپ کے بیٹے حضرت اسحٰقؑ پر ہم نے برکت نازل کی اور ان کی اولاد میں انبیاء بھیجے گئے اور ان دونوں کی اولاد میں سے بعض کو ایمان لا کر نیک اعمال کرنے والے اور بعض کفر اور گناہوں سے کھلم کھلا اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہیں۔

(۱۱۴) اور ایسے ہی ہم نے حضرت موسیٰؑ و ہارونؑ پر بھی بڑا احسان کیا ان کو نبوت بخشی۔

(۱۱۵) اور ان دونوں کو مع ان کی قوم بنی اسرائیل کے فرعون کے ظلموں سے نجات بخشی۔

(۱۱۶) اور ان دونوں کو فرعونیوں پر ہم نے فتح اور غلبہ بخشا۔

(۱۱۷) اور دونوں کو اپنی قوم کی ہدایت کے لئے کتاب تورات عطا کی جو احکام الٰہی کے بیان کرنے میں بڑی واضح تھی۔

(۱۱۸) اور انہیں اپنے فضل سے راہ راست (اسلام) پر چلایا۔

افعال: صَدَّقْتَ: تو نے سچ کر دکھایا، ماضی (واحد مذکر حاضر)۔بَشَّرْنٰهُ: ہم نے اس کو بشارت دی، ماضی (جمع متکلم)، ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔اٰتَيْنٰهُمَا: ہم نے ان دونوں کو دی، ماضی (جمع متکلم)، هُمَا ضمیر (تثنیہ مذکر غائب)۔

اسماء: ذِبْحٍ: قربانی، جس چیز کو ذبح کیا جائے اس کا نام ذِبْحٌ ہے۔ذُرِّيَّتِهِمَا: ان دونوں کی اولاد، ذُرِّيَّةِ مضاف، هِمَا (ضمیر تثنیہ غائب) مضاف الیہ۔الْمُسْتَبِيْنَ: واضح، کھلی ہوئی، روشن ہدایت والی، اسم فاعل (واحد مذکر)۔

عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ اِنَّا
ان دونوں پر | پچھلے لوگوں میں | (کہ) سلام ہو | موسیٰ | اور ہارون پر | بیشک ہم
پیچھے آنے والے لوگوں میں یہ (ذکر خیر) باقی رکھا۔ کہ موسیٰ اور ہارون پر سلام ہو۔ بیشک ہم

كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۲﴾
اسی طرح | بدلہ دیا کرتے ہیں | نیکی کرنے والوں کو | بیشک وہ دونوں تھے | ہمارے ایماندار بندوں میں سے
اسی طرح نیک لوگوں کو بدلہ دیتے ہیں۔ واقعی وہ دونوں ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔

وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾
اور بیشک | الیاسؑ | رسولوں میں سے تھے | جب اس نے کہا | اپنی قوم سے | کیا تم ڈرتے نہیں؟
اور بیشک الیاسؑ (بھی) رسولوں میں سے تھا جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ کیا تم ڈرتے نہیں؟

اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ اللّٰهَ رَبَّكُمْ
کیا تم پکارتے ہو | بعل (بت) کو | اور تم چھوڑ دیتے ہو | سب سے بہتر | خالق کو | اللہ | جو رب ہے تمہارا
کیا تم بعل کو پکارتے ہو اور احسن الخالقین کو چھوڑتے ہو؟ یعنی اللہ تعالیٰ کو جو تمہارا

وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾
اور رب ہے | تمہارے اگلے باپ دادا کا | پس انہوں نے جھٹلایا اس کو | تو بیشک وہ | ضرور حاضر کیے جائیں گے
اور تمہارے گزشتہ باپ دادا کا رب ہے پھر انہوں نے اس کو جھٹلایا سو ان کو (پکڑ کر) حاضر کیا جائے گا۔

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ
مگر | جو بندے ہیں | اللہ کے | خاص | اور ہم نے باقی رکھا | اس پر
سوائے ان لوگوں کے جو اللہ کے خاص بندے ہیں۔ اور ہم نے اس کے لئے پیچھے آنے والے لوگوں میں

فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۲۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي
بعد میں آنے والوں میں | (کہ) سلام ہو | الیاس پر | بیشک ہم | اسی طرح | بدلہ دیا کرتے ہیں
یہ (ذکر خیر) باقی رکھا۔ کہ الیاسؑ پر سلام ہو۔ ہم اسی طرح نیک لوگوں کو

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَاِنَّ لُوْطًا
نیکی کرنے والوں کو | بیشک وہ تھا | ہمارے ایماندار بندوں میں سے | اور | بیشک لوطؑ بھی
بدلہ دیتے ہیں۔ بیشک وہ ہمارے صاحب ایمان بندوں میں سے تھے۔ اور بلاشبہ لوطؑ

لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳۴﴾
رسولوں میں سے تھے | جب ہم نے نجات دی اس کو | اور اس کے گھر والوں | سب کو
رسولوں میں سے تھے۔ جب ہم نے اس کو اور اس کے اہل و عیال سب کو نجات دی۔

اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿۱۳۵﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَاِنَّكُمْ
سوائے ایک بڑھیا کے | جو پیچھے رہ جانے والوں میں تھی | پھر | ہم نے ہلاک کر دیا | دوسروں کو | اور بیشک تم
سوائے ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہنے والوں میں سے تھی۔ پھر ہم نے اوروں کو ہلاک کر دیا۔ اور تم لوگ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۱۹) اوران دونوں انبیاء کے لئے بعد میں آنے والے لوگوں میں یہ ذکر خیر جاری کر دیا۔
(۱۲۰) کہ موسیٰؑ وہارونؑ پر سلام ہو۔
(۱۲۱) واقعی ہم نیکی کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیا کرتے ہیں۔
(۱۲۲) بلاشبہ وہ دونوں ہمارے خالص ایماندار بندوں میں سے تھے۔
(۱۲۳) اور حضرت الیاسؑ بھی ہمارے رسولوں میں سے تھے۔
(۱۲۴) جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کیا تم شرک کرتے ہوئے غضب الٰہی سے نہیں ڈرتے؟
(۱۲۵) کیا تم اس اللہ احسن الخالقین کو چھوڑ کر **بعل** بت کی عبادت کرتے ہو۔
(۱۲۶) اس خدا کو جو تمہارا اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا پروردگار ہے۔
(۱۲۷) پس ان کی قوم نے ان کو جھٹلایا' سو وہ لوگ ہمارے حضور میں قیامت کے دن مجرمانہ حیثیت سے پیش کئے جائیں گے۔
(۱۲۸) البتہ ہمارے برگزیدہ بندے جو صدق دل سے ایمان لائے وہ عذاب سے محفوظ رہیں گے۔
(۱۲۹) اور ہم نے ان کے لئے آنے والی نسلوں میں یہ ذکر خیر جاری رکھا۔
(۱۳۰) کہ سلام ہو حضرت الیاسؑ پر۔
(۱۳۱) واقعی ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی اچھا بدلہ دیا کرتے ہیں۔
(۱۳۲) واقعی حضرت الیاسؑ ہمارے خالص ایماندار بندوں میں سے تھے۔
(۱۳۳) اور بلاشبہ حضرت لوطؑ بھی ہمارے رسولوں میں سے ہیں۔
(۱۳۴) جبکہ ہم نے انہیں اوران کے تمام خاندان کو سرکش قوم سے نجات دی۔
(۱۳۵) مگر ان کی نافرمان بیوی کو نجات نہ دی۔
(۱۳۶) پھر باقی سرکشوں کو ہلاک کر دیا۔

اسماء: بَعْلًا: ایک بت کا نام' شوہر' خاوند۔

لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ۝۱۳۷ وَبِالَّيْلِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۱۳۸ وَاِنَّ

گزرتے ہو | ان پر | صبح کے وقت | اور رات میں | پس کیا تم عقل نہیں رکھتے | اور بیشک

یقیناً صبح کے وقت ان (کی بستیوں کے) پاس سے گزرتے ہو۔ اور رات کو بھی، تو کیا تم عقل نہیں رکھتے۔ اور یونس

يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۱۳۹ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝۱۴۰

یونس (بھی) | رسولوں میں سے تھے | جب وہ بھاگ کر گیا | (اس) کشتی کی طرف | جو بھری ہوئی تھی

بھی یقیناً رسولوں میں سے تھا۔ جب وہ بھاگ کر بھری ہوئی کشتی کے پاس آیا۔

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ۝۱۴۱ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ

پھر قرعہ ڈالا | تو وہی ٹھہرا | شکست خوردہ، ملزم | پھر اسے نگل لیا | مچھلی نے | اور وہ تھا

پھر قرعہ اندازی کی گئی تو انہی کو ملزم ٹھہرایا گیا پھر اس کو مچھلی نے نگل لیا۔ اور (حالت یہ تھی)

مُلِيْمٌ ۝۱۴۲ فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ۝۱۴۳ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ

پشیمان | پس اگر نہ ہوتی | (یہ بات) کہ وہ تھا | تسبیح کرنے والوں میں سے | تو وہ رہتا | اس کے پیٹ میں

کہ وہ (سخت) نادم تھا۔ پھر اگر وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنے والا نہ ہوتا۔ تو اس مچھلی کے پیٹ

اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝۱۴۴ فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ۝۱۴۵

اس دن تک | (جس میں) لوگ اٹھائے جائیں گے | پھر ہم نے ڈال دیا اس کو | میدان میں | اور وہ | بیمار تھا

میں قیامت تک پڑا رہتا۔ پھر ہم نے اس کو چٹیل میدان میں ڈال دیا اور وہ بیمار تھا۔

وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ۝۱۴۶ وَ اَرْسَلْنٰهُ

اور ہم نے اُگا دیا | اُس پر | ایک درخت | بیلدار (کدو) | اور | بھیجا ہم نے اس کو

اور ہم نے اس پر ایک بیلدار درخت اُگا دیا۔ اور ہم نے اُس کو ایک لاکھ

اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ۝۱۴۷ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ۝۱۴۸

ایک لاکھ | یا اس سے زیادہ (لوگوں کے پاس) | پس وہ لوگ ایمان لائے | تو ہم نے فائدہ دیا انہیں | ایک مدت تک

یا اس سے کچھ زیادہ آدمیوں کی طرف بھیجا۔ تو وہ ایمان لے آئے، سو ہم نے ان کو ایک مقرر وقت تک

فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَ لَهُمُ الْبَنُوْنَ ۝۱۴۹

پس پوچھئے ان سے | کیا آپ کے رب کے لئے | بیٹیاں ہیں | اور | (خود) ان کے لئے | بیٹے؟

موقع دیا تو اب ان سے پوچھئے کہ کیا تیرے رب کے لئے بیٹیاں ہیں اور ان کے لئے بیٹے؟

اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ۝۱۵۰ اَلَآ

یا ہم نے پیدا کیا ہے | فرشتوں کو | عورتیں | اور وہ | گواہ تھے | سنو!

کیا ہم نے فرشتوں کو عورتیں پیدا کیا اور یہ وہاں موجود (دیکھ رہے) تھے۔ سنو!

اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ۝۱۵۱ وَلَدَ اللّٰهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝۱۵۲

بیشک وہ | اپنی دروغ گوئی سے | کہتے ہیں | (کہ) اولاد ہے | اللہ کی | اور بیشک وہ | جھوٹے ہیں

یہ یقیناً جھوٹ کہہ رہے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اولاد ہے اور یہ قطعاً جھوٹے ہیں۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۳۷) اور واقعی تم (اہل مکہ) ملک شام کی طرف اپنے تجارتی سفروں میں اس قوم کی تباہ شدہ بستی **سدوم** کے پاس سے ہو کر گزرتے ہو۔ صبح کے وقت بھی۔

(۱۳۸) اور رات کو بھی۔ پس تم اس سے عقل نہیں سیکھتے کہ رسول کو جھٹلانے سے باز آ جاؤ۔

(۱۳۹) اور بلاشبہ حضرت یونسؑ بھی ہمارے ایک رسول تھے۔

(۱۴۰) جبکہ وہ نینویٰ میں اپنی نافرمان قوم سے بھاگ کر سواروں سے بھری ہوئی کشتی میں آ سوار ہوئے۔

(۱۴۱) وہ کشتی ڈوبنے لگی تو مجرم کا پتہ لگانے کے لئے ملاحوں نے قرعہ ڈالا تو حضرت یونسؑ ہی کا نام نکلا۔

(۱۴۲) چنانچہ آپؑ خود دریا میں کود پڑے تو مچھلی نے آپ کو نگل لیا اور وہ سخت پشیمان تھے۔

(۱۴۳) پس اگر وہ مچھلی کے پیٹ میں "لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ" ط نہ پڑھتے۔

(۱۴۴) تو قیامت کے دن تک مچھلی کے پیٹ ہی میں رہتے۔

(۱۴۵) پھر ان کی توبہ قبول ہوئی اور مچھلی نے خدا کے حکم سے انہیں دریا کے کنارے ایک چٹیل میدان میں ڈال دیا اور مچھلی کے پیٹ میں رہنے کی وجہ سے نہایت کمزور اور لاغر ہو چکے تھے۔

(۱۴۶) اللہ نے ان کے پاس کدو کا پودا اُگا دیا جن کے پتوں نے ان کا کمزور جسم ڈھانپ لیا اور وہ مچھر و مکھی کے ستانے سے محفوظ رہے۔

(۱۴۷) اور تندرست ہو جانے پر دوبارہ اپنی قوم کی ہدایت کے لئے بھیجے گئے جو ایک لاکھ یا اس سے زیادہ تعداد میں تھے۔

(۱۴۸) پس وہ لوگ آپ پر ایمان لائے اور مقررہ عرصہ تک عذاب سے محفوظ ہو کر زندگی سے فائدہ اٹھاتے رہے۔

(۱۴۹) پس آپؐ کفارِ مکہ سے پوچھئے کہ کیا اللہ کے لئے تو بیٹیاں اور تمہارے لئے بیٹے موزوں ہیں؟ یہ کیسی شرم کی بات ہے۔ (کفار، فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دے کر ان کے بت بناتے اور انہیں دیویاں کہہ کر پوجتے)

(۱۵۰) یا ہم نے فرشتوں کو عورتیں بنا کر پیدا کیا تھا اور وہ لوگ وہاں موجود تھے؟

(۱۵۱) سنو یہ لوگ جو کچھ خود ساختہ باتیں کر رہے ہیں سب جھوٹ ہے۔

(۱۵۲) کہ اللہ کی اولاد ہے، واقعی یہ لوگ جھوٹے ہیں اللہ کی کوئی اولاد نہیں۔

افعال: اَبَقَ: وہ بھاگا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ تَمُرُّوْنَ: تم گزرتے ہو، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ سَاهَمَ: اس نے قرعہ ڈلوایا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ اِلْتَقَمَهٗ: اس کا لقمہ کر لیا، اس کو نگل گیا، ماضی (واحد مذکر غائب) ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ یَزِیْدُوْنَ: وہ بڑھتے ہیں، بڑھاتے ہیں، زیادہ ہوں گے، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ وَلَدَ: اس نے جنا، وہ باپ ہوا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: مُدْحَضِیْنَ: قرعہ اندازی میں ہار جانے والے، اسم مفعول (جمع مذکر)۔ مُسَبِّحِیْنَ: اللہ کی پاکی ظاہر کرنے والے، تسبیح پڑھنے والے، عبادت کرنے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔ مُلِیْمٌ: ملامت یا لوم کا مستحق، ایسا کام کرنے والا جس پر ملامت کی جائے، بد حال، اسم فاعل (واحد مذکر)۔ یَقْطِیْنٍ: کدو کا درخت، بغیر تنہ کی ہر بیل، اسم جنس۔ شَاهِدُوْنَ: گواہ، حاضر ہونے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔

أَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِينَ ﴿١٥٣﴾ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿١٥٤﴾

کیا اس نے پسند کیا | بیٹیوں کو | بیٹوں پر | تمہیں کیا ہو گیا | کیسا | تم فیصلہ کرتے ہو؟

کیا اس نے بیٹیوں کو بیٹوں سے زیادہ پسند کیا؟ تمہیں کیا ہو گیا ہے یہ تم کس طرح کے فیصلے کرتے ہو۔

أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿١٥٥﴾ أَمْ لَكُمْ سُلْطَانٌ مُّبِينٌ ﴿١٥٦﴾ فَأْتُوا بِكِتَابِكُمْ

پس کیا تم غور نہیں کرتے | یا تمہارے پاس | (کوئی) دلیل ہے | واضح | پس لے آؤ | اپنی کتاب

پھر تم کیوں نہیں سمجھتے؟ یا تمہارے پاس کوئی واضح دلیل ہے؟ (اگر ہے تو) اپنی کتاب لے آؤ

إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٥٧﴾ وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا

اگر تم سچے ہو | اور ٹھہرایا انہوں نے | اللہ کے درمیان | اور جنات کے درمیان | ایک رشتہ

اگر تم سچے ہو۔ اور انہوں نے اللہ تعالیٰ اور جنوں میں (بھی) رشتہ قائم کر دیا۔

وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ﴿١٥٨﴾ سُبْحَانَ اللَّهِ

اور معلوم ہے | جنات کو | کہ بیشک وہ | حاضر کئے جائیں گے | پاک ہے | اللہ

حالانکہ جنوں کو یقیناً معلوم ہے کہ ان (میں سے کفار) کو پکڑ کر حاضر کیا جائے گا۔ (یاد رکھو کہ) اللہ تعالیٰ ان باتوں سے

عَمَّا يَصِفُونَ ﴿١٥٩﴾ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿١٦٠﴾

ان باتوں سے | جو وہ بیان کرتے ہیں | مگر | جو بندے ہیں | اللہ کے | خالص

پاک ہے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں۔ سوائے ان کے جو اللہ تعالیٰ کے خالص بندے ہیں۔

فَإِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ ﴿١٦١﴾ مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ ﴿١٦٢﴾

پس بلاشبہ تم | اور جن کو | تم پوجتے ہو | نہیں تم | اللہ سے | بہکانے والے

پس تم اور تمہارے معبود (مل کر بھی) کسی کو اللہ تعالیٰ سے پھیر نہیں سکتے۔

إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ ﴿١٦٣﴾ وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ

مگر | اسی کو | جو جانے والا ہے | دوزخ میں | اور نہیں | ہم میں سے (کوئی بھی) | مگر اس کا

سوائے اس شخص کے جو جہنم میں جانے والا ہے (اور فرشتوں کا تو یہ قول ہے کہ) ہم میں سے ہر ایک کا ایک

مَقَامٌ مَّعْلُومٌ ﴿١٦٤﴾ وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّونَ ﴿١٦٥﴾ وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ ﴿١٦٦﴾

مقام | معلوم ہے | اور بلاشبہ ہم | صف بستہ ہیں | اور بلاشبہ ہم تو | تسبیح کرنے والے ہیں

معلوم مقام ہے اور ہم تو صف بستہ کھڑے رہتے ہیں اور بیشک ہم سب (اللہ کی) تسبیح کرتے رہتے

وَإِن كَانُوا لَيَقُولُونَ ﴿١٦٧﴾ لَوْ أَنَّ عِندَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْأَوَّلِينَ ﴿١٦٨﴾

اور بیشک وہ (کفار) کہا کرتے تھے | کہ اگر ہوتی | ہمارے پاس | کتاب | پہلے لوگوں کی

ہیں اور یہ (کفار مکہ) تو کہا کرتے تھے کہ اگر ہمارے پاس پہلے لوگوں کی کوئی (کتاب) نصیحت ہوتی۔

لَكُنَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿١٦٩﴾ فَكَفَرُوا بِهِ

تو ہم ہوتے | بندے | اللہ کے | خاص | پس انہوں نے انکار کیا | اس کا

تو ہم ضرور اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہوتے۔ پھر انہوں نے اس (قرآن) کا انکار کر دیا۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۵۳) کیا اس نے اپنے لئے بیٹوں کی نسبت بیٹیوں کو ترجیح دی ہے؟ (حالانکہ کفار اپنے لئے بیٹے پسند کرتے ہیں اور بیٹی کو باعث عار سمجھتے ہیں جبکہ اللہ بیٹوں اور بیٹیوں سب سے بے نیاز ہے)

(۱۵۴) تمہاری عقلوں میں کتنی خرابی آ گئی تم کیسا غلط فیصلہ کر رہے ہو۔

(۱۵۵) پس کیا تم لوگ غور نہیں کرتے۔

(۱۵۶) یا تمہارے پاس کوئی اور کھلی ہوئی سند یا دلیل موجود ہے؟

(۱۵۷) تو اگر تم سچے ہو تو اپنی وہ دلیل یا کتاب لا کر دکھاؤ۔

(۱۵۸) اور ان جاہلوں نے تو اللہ اور جنات کے درمیان رشتہ داری کا تعلق مان رکھا ہے حالانکہ جنات اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ ایک نہ ایک دن اللہ کے حضور میں عام بندوں کی طرح حاضر کئے جائیں گے۔

(۱۵۹) اللہ تو ان شرکیہ الزامات سے بالکل پاک ہے جو یہ لوگ اللہ پر لگاتے ہیں۔

(۱۶۰) البتہ اللہ کے جو برگزیدہ مومن بندے ہیں وہ اللہ پر ایسے جھوٹے الزام نہیں لگاتے۔

(۱۶۱) پس بلاشبہ تم اور تمہارے جھوٹے معبود جن کی تم عبادت کرتے ہو۔

(۱۶۲) تم سب مل کر بھی لوگوں کو اللہ کے خلاف گمراہ نہیں کر سکتے۔

(۱۶۳) ہاں مگر صرف انہیں' گمراہ کر سکتے ہیں جو ازلی دوزخی ہیں۔

(۱۶۴) اور فرشتے تو کہتے ہیں کہ: ہم ملائکہ میں سے ہر ایک کا ایک مقرر اور معلوم مقام ہے کہ وہ اس سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔

(۱۶۵) اور ہم تو بندگی کے مقام میں صفیں باندھے کھڑے رہنے والے ہیں۔

(۱۶۶) اور ہم ہمیشہ اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں۔

(۱۶۷) اور یہ کفار مکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی بننے سے پہلے کہا کرتے تھے۔

(۱۶۸) کہ اگر ہمارے پاس پہلے لوگوں جیسی کتاب نازل ہوتی۔

(۱۶۹) تو ہم اس پر ایمان لانے اور عمل کرنے میں اللہ کے برگزیدہ بندے ہوتے۔

اسماء: صَآفُّوْنَ: صف باندھنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ صَالِ: پہنچنے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ فَاتِنِیْنَ: گمراہ کرنے والے' جانچنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔

فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿١٧٠﴾ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٧١﴾

تو عنقریب | وہ جان لیں گے | اور پہلے سے ہو چکا ہے | ہمارا حکم | ہمارے بندوں کے (حق میں) | جو رسول ہیں

تو جلد ہی ان کو (اپنا انجام) معلوم ہو جائے گا۔ اور بیشک ہمارا حکم ہمارے پیغام پہنچانے والے بندوں کے لئے پہلے سے مقرر

اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿١٧٢﴾ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿١٧٣﴾ فَتَوَلَّ

کہ بلاشبہ وہی ہیں | جو نصرت دیئے جائیں گے | اور بلاشبہ | ہمارا لشکر ہی | غالب رہے گا | پس آپ رُخ پھیر لیجئے

ہو چکا ہے کہ انہی کی مدد کی جائے گی اور ہمارا ہی لشکر غالب آئے گا۔ سو آپ کچھ وقت

عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿١٧٤﴾ وَّاَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿١٧٥﴾ اَفَبِعَذَابِنَا

اُن سے | ایک وقت تک | اور انہیں دیکھتے رہیں | پس عنقریب وہ (بھی) دیکھ لیں گے | پس کیا ہمارے عذاب کے لئے

تک ان سے اعراض فرمائیں۔ اور ان کو دیکھتے رہئے۔ یہ خود بھی عنقریب (اپنا انجام) دیکھ لیں گے۔ کیا یہ ہمارا

يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿١٧٦﴾ فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿١٧٧﴾

وہ جلدی کر رہے ہیں | تو جب | وہ نازل ہوگا | ان کے میدان میں | تو کیسی بُری | صبح ہوگی | ان کی جو ڈرائے گئے؟

عذاب جلدی طلب کر رہے ہیں۔ پھر جب وہ ان کے روبرو آ جائے گا تو ان لوگوں کے لئے جن کو ڈرایا جا چکا ہے یہ بہت بُری

وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿١٧٨﴾ وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿١٧٩﴾

اور رُخ پھیر لیجئے | ان سے | کچھ مدت تک | اور دیکھتے رہیں | تو عنقریب وہ (بھی) دیکھ لیں گے

صبح ہوگی اور آپ کچھ وقت تک ان سے اعراض فرمائیں۔ اور دیکھتے رہئے۔ یہ بھی عنقریب دیکھ لیں گے۔

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿١٨٠﴾

پاک ہے | آپ کا رب | جو رب ہے | عزت والا | ان باتوں سے | جو وہ لوگ بیان کرتے ہیں

آپ کا رب جو عزت و عظمت والا ہے ان سب باتوں سے پاک ہے جو یہ بیان کرتے ہیں۔

وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٨١﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٨٢﴾

اور سلام ہو | رسولوں پر | اور سب تعریف | اللہ کے لئے ہے | جو رب ہے | تمام جہانوں کا

اور رسولوں پر سلام ہو۔ اور تمام حمد و ثنا اسی اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے

سُوْرَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٍ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ صٓ جو مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اٹھاسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِى الذِّكْرِ ﴿١﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِىْ عِزَّةٍ

صٓ | قسم ہے قرآن کی | جو نصیحت دینے والا ہے | بلکہ | جو لوگ | منکر ہیں وہ | تکبر میں

صٓ۔ قسم ہے قرآن کی جو نصیحت والی کتاب ہے۔ لیکن کافر ہی غرور اور مخالفت میں

وَّشِقَاقٍ ﴿٢﴾ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ

اور مخالفت میں (پڑے ہیں) | کتنی ہی | ہلاک کر دیں ہم نے | ان سے پہلے | قومیں | پھر وہ فریاد کرنے لگے | اور نہ رہا تھا

پڑے ہیں۔ ان سے پہلے ہم کتنی ہی قومیں ہلاک کر چکے ہیں جو (عذاب کے وقت) بہت چلائے

(۱۷۰) پس جب ان کے پاس اللہ کی کتاب (قرآن) اور اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم آ چکے تو انہوں نے ان پر ایمان لانے سے انکار کر دیا سو اب انہیں اس انکار کی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔

(۱۷۱) اور ہمارے رسولوں کے متعلق ازل میں ہمارا حکم ہو چکا ہے۔

(۱۷۲) کہ واقعی انہی کو ہمیشہ مدد دی جائے گی۔

(۱۷۳) اور ہمارا لشکر (انبیاء اور ان کی پیروی کرنے والے) ہی کفار پر غالب رہیں گے۔

(۱۷۴) پس آپؐ کچھ مدت تک ان کی مزاحمت نہ کیجئے۔

(۱۷۵) اور اللہ کے فیصلہ کا انتظار کیجئے پس وہ اپنا انجام دیکھ لیں گے۔

(۱۷۶) پس کیا وہ مذاق کے طور ہمارے عذاب کے نازل ہونے کے لئے جلدی مچا رہے ہیں؟

(۱۷۷) پس جب وہ عذاب ان پر آ نازل ہوگا تو جن لوگوں کو ڈرایا گیا تھا ان کی وہ صبح کیسی بری مصیبت کی صبح ہوگی۔

(۱۷۸) اور آپؐ ان سے کچھ مدت تک مزاحمت نہ کیجئے ان کو اپنی حالت پر چھوڑ دیجئے۔

(۱۷۹) اور خدا کے فیصلے کا انتظار کیجئے۔ پس وہ بھی اپنا انجام دیکھ لیں گے۔

(۱۸۰) اور اللہ مشرکین کے شرک سے پاک ہے۔

(۱۸۱) اور اللہ کے رسولوں پر سلام ہو۔

(۱۸۲) اور اللہ جو سارے جہان کا پروردگار ہے سب تعریف اسی کے لئے مناسب ہے۔

سورۂ ص

یہ سورۃ حرف **ص** سے شروع ہوئی ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

ص حروف مقطعات میں سے ہے اس کے اجتہادی معنے ہیں **صدق النبی صلی اللہ علیہ وسلم** (سچ فرمایا نبیؐ نے) یہ جواب ہے اس قسم کا جو اس کے بعد واقع ہے۔

(۱) "قرآن جو سراسر نصیحت ہے" اس کی قسم ہے یعنی اس میں اس بات کی واضح دلیل اور واضح شہادت موجود ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بالکل سچ فرمایا ہے اور وہ شہادت قرآن یہ ہے کہ کوئی انسان اس کے برابر کا کلام نہیں لا سکتا۔

(۲) بلکہ یہ منکرین محض تکبر اور ناحق مخالفت کی وجہ سے اس سے انکار کر رہے ہیں۔

افعال: اَبْصِرْ: دیکھا رہ (انتظار کر)، امر (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: جُنْدَنَا: ہمارا لشکر، ہماری فوج، جُنْدَ مضاف، نَا (ضمیر جمع متکلم) مضاف الیہ۔ اَلْمَنْصُوْرُوْنَ: مدد کئے گئے، یعنی غالب، اسم مفعول (جمع مذکر)۔ سَاحَتِهِمْ: ان کا میدان، ان کا صحن، سَاحَةِ مضاف، هِمْ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔ صَبَاحُ: صبح، دن کا ابتدائی حصہ جب کہ کنارۂ آفتاب سے افق مشرق سرخ رہتا ہے۔

حِيْنَ مَنَاصٍ ﴿۳﴾ وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ

وقت | چھٹکارا پانے کا | اور انہوں نے تعجب کیا | کہ | آیا ان کے پاس | ڈرانے والا | ان میں سے

تھے۔ مگر وہ رہائی کا وقت نہ تھا۔ اور انہوں نے اس بات پر تعجب کیا کہ انہی میں سے ایک ڈرانے والا (نبی) آیا ہے

وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿۴﴾ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ

اور کہا | کافروں نے | کہ یہ (تو) | ایک جادوگر ہے | جھوٹا | کیا اس نے بنا دیا | (کئی) معبودوں کو

اور کافروں نے کہا کہ یہ تو جھوٹا جادوگر ہے۔ کیا اس نے تمام معبودوں کا

اِلٰهًا وَّاحِدًا ۖ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ﴿۵﴾ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ

صرف ایک معبود؟ | بیشک | یہ تو | ایک بات ہے | بڑی عجیب | اور چل پڑے | سردار

ایک معبود بنا دیا ہے؟ یہ تو بڑی ہی عجیب بات ہے۔ اور ان میں سے سرکردہ لوگ

مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ ۖ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ

ان کے | کہ | چلو | اور جمے رہو | اپنے معبودوں پر | بیشک | یہ | ایک بات ہے

یہ کہتے ہوئے چل دیئے کہ چلو اور اپنے معبودوں پر جمے رہو۔ بیشک اس بات میں (اس کی)

يُّرَادُ ﴿۶﴾ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۖ اِنْ هٰذَآ اِلَّا

غرض کی | نہیں سنی ہم نے | یہ بات | پچھلے دین میں | نہیں | یہ (کچھ اور) | مگر

کوئی اپنی غرض ہے ہم نے (اپنے) سابق دین میں ایسی باتیں نہیں سنیں یہ تو کوئی بناوٹی بات

اخْتِلَاقٌ ﴿۷﴾ ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْ بَيْنِنَا ۭ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ

گھڑی ہوئی | کیا نازل کیا گیا | اسی پر | کلام الٰہی | ہمارے درمیان میں سے | (نہیں) بلکہ وہ تو | شک میں ہیں

ہے۔ کیا ہم (جیسے لوگوں) میں سے صرف اس شخص پر اللہ تعالیٰ کا کلام نازل ہوا ہے؟ (اللہ فرماتا ہے کہ بات یہ نہیں) بلکہ

مِّنْ ذِكْرِيْ ۚ بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ ﴿۸﴾ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ

میری نصیحت سے | (نہیں) بلکہ | ابھی تک نہیں چکھا انہوں نے | میرا عذاب | کیا | ان کے پاس | خزانے ہیں

ان کو میری نصیحت میں ہی شک ہے بلکہ (اب تک) انہوں نے میرے عذاب کا مزہ نہیں چکھا۔ کیا ان کے پاس آپؐ کے زبردست

رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ﴿۹﴾ اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ

رحمت کے | آپ کے رب کی | جو بڑا غالب | بڑا عطا کرنے والا ہے | یا | ان کے لئے ہے | بادشاہت | آسمانوں

عطا کرنے والے رب کی رحمت کے خزانے ہیں؟ یا آسمانوں اور زمین اور دونوں کے درمیان

وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۣ فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْاَسْبَابِ ﴿۱۰﴾ جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ

اور زمین کی | اور جو کچھ ان کے درمیان ہے | تو وہ چڑھ جائیں | رسیاں تان کر | ایک لشکر ہے | جو | وہاں

جو کچھ ہے اس کی حکومت ان کے پاس ہے؟ اگر ایسا ہو تو پھر ان کو چاہئے کہ رسیوں کے ذریعے (آسمانوں پر) چڑھ جائیں' یہ بھی لوگوں کا

مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ﴿۱۱﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ

شکست کھائے گا | ان لشکروں میں سے | جھٹلایا تھا | ان سے پہلے | قوم | نوح | اور عاد اور

ایک گروہ ہے جن کو دوسرے گروہوں کی طرح شکست ہوگی۔ ان سے پہلے نوح کی قوم اور عاد اور میخوں والے

آیت نمبر ۔۔۔ آسان تفسیر

(۳) ان اہل مکہ سے پہلے کتنی ہی نافرمان قومیں ہم نے ہلاک کردیں پھر اس وقت وہ پکارنے لگے مگر ایمان لا کر نجات پانے کا وقت گزر چکا تھا۔

(۴) ان کو اس بات پر تعجب ہے کہ انہی میں سے ایک انسان ان کے ڈرانے کے لئے رسول بنا کر بھیجا گیا اور وہ کہنے لگے کہ یہ تو ایک جھوٹا جادوگر ہے۔

(۵) کفار قریش جمع ہو کر ابوطالب کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ اپنے بھتیجے کو ہمارے بتوں کے برا بھلا کہنے سے روکئے۔ انہوں نے آنحضرتؐ سے پوچھا کہ تم ان سے کیا چاہتے ہو؟ آپ نے فرمایا کہ صرف ایک بات اور وہ **لا الہ الا اللّٰہ** کا اقرار ہے اس پر قریش نے حیرانگی سے کہا کہ کیا وہ اتنے بے شمار معبودوں کی جگہ صرف ایک ہی معبود قرار دیتا ہے؟ واقعی یہ تو بڑی ہی عجیب بات ہے۔

(۶) اور ان میں سے کفر کے سردار ابوجہل وغیرہ اتنی بات کہہ کر مجلس سے چل کھڑے ہوئے کہ لوگو! اس کے پاس سے اٹھ کر چل دو اور اپنے معبودوں کی پرستش پر جمے رہو۔ واقعی یہ بات (توحید الٰہی) جو محمد کہتا ہے یہ تو ایک گردش زمانہ ہے جسے وہ اہل عالم پر لانا چاہتا ہے یہ ٹلنے والی نہیں۔ یا یہ کہ اس طرح محمدؐ ہمیں اپنا مطیع بنانا چاہتا ہے۔

(۷) پچھلے آبائی دین میں تو ہم نے کبھی ایسی بات نہ سنی تھی اصل میں اس کی سب باتیں خود گھڑی گئی ہیں۔

(۸) کیا ہم سب میں وہی اس قابل رہ گیا ہے کہ اس پر خدا کی طرف سے نصیحت نازل ہوتی اللہ فرماتا ہے یہ لوگ نہ صرف رسول کے منکر ہیں بلکہ انہیں تو قرآن کے بارے میں بھی شک ہے۔ بلکہ دراصل انہوں نے ابھی تک ہمارا عذاب ہی نہیں چکھا تبھی یہ انکار سوجھتا ہے۔

(۹) یا کیا ان کے پاس خدا کی رحمت کے خزانے ہیں کہ جس کو وہ چاہیں اسے دیں اور جس کو چاہیں اسے نہ دیں؟ (یعنی اپنے کسی امیر کو نبی بنادیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو محروم کردیں)

(۱۰) یا آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں موجود ہے سب کی حکومت ان کو حاصل ہے؟ اگر واقعی یہ بات ہے تو وہ سیڑھی لگا کر آسمان میں چڑھ جائیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول بند کردیں۔

(۱۱) یہ کفار مکہ بھی اگلے پیغمبروں پر جمع ہو کر حملہ کرنے والے لشکروں جیسا ایک لشکر ہیں جو عنقریب شکست کھا جائیں گے۔

افعال: اِنْطَلَقَ: وہ چل کھڑا ہوا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ نَادَوْا: انہوں نے پکارا' ماضی (جمع مذکر غائب)۔ یُرَادُ: مقصود ہے' ارادہ کی جاتی ہے' مضارع مجہول (واحد مذکر غائب)۔ یَرْتَقُوْا: تو ان کو چڑھ جانا چاہیے' امر (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: عُجَابٌ: عجب' عجیب' تعجب میں ڈالنے والی چیز' مبالغہ کا صیغہ۔ کَذَّابٌ: دروغ گو' بڑا جھوٹا' مبالغہ کا صیغہ۔ مَنَاصٍ: پناہ لینا' پناہ گاہ' مصدر میمی اور اسم ظرف۔ اِخْتِلَاقٌ: افتراء' بہتان طرازی' مصدر ہے۔ مَهْزُوْمٌ: شکست خوردہ یعنی مقہور' بھگایا ہوا' اسم مفعول (واحد مذکر)۔ الْوَهَّابِ: بہت عطا کرنے والا' صیغہ مبالغہ۔

فِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ ﴿١٢﴾ وَثَمُودُ وَقَوْمُ لُوطٍ وَأَصْحَابُ لْئَيْكَةِ ۚ أُولَٰئِكَ

فرعون نے | میخوں والے نے | اور قوم ثمود | اور قوم لوطؑ | اور بَن والوں نے | یہی ہیں وہ

فرعون اور ثمود اور لوط کی قوم اور بن والوں نے (رسولوں کو) جھٹلایا۔ یہی بڑے بڑے

الْأَحْزَابُ ﴿١٣﴾ إِنْ كُلٌّ إِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ﴿١٤﴾

لشکر | اُن سب نے جھٹلایا تھا | رسولوں کو | پس واجب ہوگیا | میرا عذاب

گروہ تھے۔ ان سب نے رسولوں کو جھٹلایا تو وہ میرے عذاب کے مستحق ہوئے۔

وَمَا يَنْظُرُ هَٰؤُلَاءِ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً مَا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ﴿١٥﴾

اور نہیں انتظار کررہے | یہ لوگ | مگر | ایک زور کی آواز کا | نہیں جس کے لئے | کوئی وقفہ

اور یہ لوگ صرف ایک چیخ کے منتظر ہیں جس کے درمیان کوئی وقفہ نہیں ہوگا۔

وَقَالُوا رَبَّنَا عَجِّلْ لَنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ﴿١٦﴾ اصْبِرْ

اور انہوں نے کہا | اے ہمارے رب | جلدی دے ہمیں | ہمارا حصہ | پہلے ہی | روزِ حساب سے | صبر کیجئے

اور یہ لوگ (تمسخر سے) کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! یوم حساب سے پہلے ہی جلدی سے ہمیں ہمارا حصہ دے دے۔ آپ

عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُودَ ذَا الْأَيْدِ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ﴿١٧﴾

اس پر جو | وہ کہتے ہیں | اور ذکر کیجئے | ہمارے بندے | داؤدؑ کا | جو بڑا طاقتور تھا | بیشک وہ | رجوع کرنے والا تھا

ان کی باتوں پر صبر کیجئے اور ہمارے بندے داؤدؑ کو یاد کیجئے جو بڑی قوت والا تھا' بیشک وہ (اللہ کی طرف) رجوع کرنے والا

إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ ﴿١٨﴾ وَالطَّيْرَ

بلاشبہ ہم نے | تابع کردیا تھا | پہاڑوں کو | اس کے ساتھ | کہ وہ تسبیح کرتے تھے | شام | اور صبح کو | اور پرندوں کو (بھی)

تھا۔ ہم نے پہاڑوں کو تابع کردیا تھا جو صبح و شام اس کے ساتھ تسبیح کرتے تھے اور پرندے بھی اس

مَحْشُورَةً ۖ كُلٌّ لَهُ أَوَّابٌ ﴿١٩﴾ وَشَدَدْنَا مُلْكَهُ وَآتَيْنَاهُ

جو جمع ہوجاتے تھے | وہ سب | اسی کی طرف | رجوع کرنیوالے تھے | اور ہم نے مضبوط کردیا تھا | اس کی بادشاہت کو | اور | ہم نے دی تھی اس کو

کے ساتھ جمع ہوکر تسبیح کرتے یہ سب اس کے تابع فرمان تھے اور ہم نے اس کی سلطنت کو مضبوط کردیا اور اس کو

الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿٢٠﴾ وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ

حکمت | اور فیصلہ کرنا | بات کا | اور کیا | پہنچی ہے آپ کو | خبر | جھگڑنے والوں کی

حکمت بخشی اور فیصلہ کن خطاب کا سلیقہ دیا اور کیا آپؐ کو ان دعوے داروں کی بات معلوم ہے

إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿٢١﴾ إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُودَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ ۖ قَالُوا

جب وہ دیوار پھاند کر آئے | عبادت گاہ میں | جب وہ اندر آئے | داؤدؑ کے پاس | تو وہ گھبرایا | ان سے | وہ بولے

جب وہ دیوار پھاند کر عبادت خانہ میں آ گھسے۔ جب وہ داؤدؑ کے پاس آئے تو وہ ان سے گھبرا گیا انہوں نے کہا

لَا تَخَفْ ۖ خَصْمَانِ بَغَىٰ بَعْضُنَا عَلَىٰ بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا

ڈریئے نہیں | دو جھگڑنے والے ہیں | کہ زیادتی کی | ہم میں سے ایک نے | دوسرے پر | تو آپ فیصلہ کردیں | ہمارے درمیان

کہ آپ ڈریں نہیں' ہم دو مخالف فریق ہیں ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے۔ آپ ہمارے درمیان

(۱۲) ان سے پہلے قوم نوحؑ و عاد اور مضبوط عمارتوں والے فرعون نے بھی جو لوگوں کے ہاتھ پاؤں میں میخیں ٹھونک کر عذاب دیتا تھا اپنے اپنے رسولوں کو جھوٹا کہا تھا۔

(۱۳) اور قوم ثمود اور قوم لوطؑ اور اہل مدین نے بھی اپنے نبیوں کو جھٹلایا تھا یہی وہ حق کے مخالف لشکر ہیں۔

(۱۴) ان سب نے اپنے اپنے رسولوں کو جھٹلایا تھا پس ان پر ہمارا عذاب لازم ہو گیا۔

(۱۵) ان تمام دلائل کے باوجود جو وہ اہل مکہ ایمان نہیں لاتے تو وہ صرف اس بات کا انتظار کرتے ہیں کہ فرشتہ کی مسلسل خوفناک آواز سے جس کے درمیان میں ذرا وقفہ نہ ہو ہلاک کر دیئے جائیں۔

(۱۶) اور وہ مذاق کے طور پر اس طرح دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمارے لئے جو عذاب مقرر ہو چکا ہے حساب کے دن سے پہلے ہمیں دے دے۔

(۱۷) یہ کفار جو آپؐ کو شاعر یا جادوگر اور جھوٹا وغیرہ کہتے ہیں آپؐ ان باتوں پر صبر کیجئے اور حضرت داؤدؑ کا حال بیان کیجئے جو بڑے طاقتور تھے اور ہر کام میں اللہ کی طرف رجوع کرنے والے تھے۔

(۱۸) ہم نے ان کو یہ معجزہ بخشا تھا کہ پہاڑوں کو ان کے تابع کر دیا۔ جب وہ صبح و شام تسبیح کرتے تو پہاڑ بھی ان کے ساتھ آدمیوں کی طرح تسبیح پڑھتے تھے۔

(۱۹) اور پرندوں کو بھی ان کے تابع کر دیا تھا کہ وہ بھی تسبیح میں ان کے ساتھ شریک رہتے اور یہ سب اللہ کی جناب میں رجوع کرنے والے تھے۔

(۲۰) اور ہم نے ان کی حکومت کو مضبوط کر دیا تھا اور انہیں نبوت اور مقدمات میں فیصلہ کرنے کی قوت عطا کی تھی۔

(۲۱) اور کیا آپ کو ان فرشتوں کا حال معلوم ہے جو حضرت داؤدؑ کے عبادت خانہ میں دیوار پھاند کر بطور مدعی و مدعا علیہ جا داخل ہوئے۔

افعال: عَجِّلْ: تو جلدی کر' امر (واحد مذکر حاضر)۔ شَدَدْنَا: ہم نے قوت دی' ہم نے مضبوط کیا' ماضی (جمع متکلم)۔ تَسَوَّرُوْا: انہوں نے دیوار کو پھاندا' ماضی (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: فَوَاقٍ: درمیانی وقفہ' سکون' مرض کا افاقہ' رجوع' راحت' اسم فعل۔ قِطَّنَا: ہمارا حصہ' نصیب' اعمال نامہ' قِطَّ مضاف' نَا (ضمیر جمع متکلم) مضاف الیہ۔ اِشْرَاقِ: صبح۔ اَوَّابٌ: بہت رجوع ہونے والا' مبالغہ کا صیغہ' یہاں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہونا اور اس کا مطیع ہونا مراد ہے۔ اَیْدِ: قوت' قوی ہونا' مصدر ہے۔ خَصْمِ: خصومت کرنے والا' جھگڑنے والا' واحد اور جمع دونوں کے لئے مستعمل۔ فَصْلَ الْخِطَابِ: حق کو باطل سے جدا کرنے والا کلام' قول فیصل' دوٹوک بات۔ مَحْشُوْرَةً: قرار گاہ سے نکال کر کہیں جمع کی ہوئی جماعت' اسم مفعول (واحد مونث)۔

بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَآ إِلَىٰ سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿٢٢﴾ إِنَّ هَٰذَآ أَخِي

حق سے | اور بے انصافی نہ کریں | اور ہماری رہنمائی کریں | سیدھے راستہ کی طرف | بیشک | یہ | میرا بھائی ہے

حق و انصاف سے فیصلہ کردیجئے اور بے انصافی سے کام نہ لیجئے اور ہمیں سیدھی راہ دکھایئے۔ بیشک یہ میرا بھائی ہے

لَهُۥ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا

اس کے پاس | ننانوے | بھیڑیں ہیں | اور میرے پاس بھیڑ ہے | صرف ایک | پس اس نے کہا | وہ میرے حوالے کردے

اس کے پاس ننانوے بھیڑیں ہیں اور میرے پاس ایک ہی بھیڑ ہے۔ یہ کہتا ہے کہ وہ بھی مجھے دے دو

وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ ﴿٢٣﴾ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ

اور دبایا اس نے مجھے | گفتگو میں | داؤد نے کہا | یقینا | اس نے ظلم کیا تجھ پر | سوال کرکے | تیری بھیڑ کا

اور گفتگو میں مجھ پر زبردستی کرتا ہے۔ داؤد نے فرمایا کہ وہ اپنی بھیڑوں میں تیری بھیڑ بھی ملا لینے کے لئے جو کہتا ہے تو

إِلَىٰ نِعَاجِهِۦ ۖ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ

اپنی بھیڑوں (میں ملانے) کیلئے | اور بلاشبہ | بہت سے | شریک کار | زیادتی کرتے ہیں | ایک دوسرے پر

اس کا یہ فعل ظالمانہ ہے۔ اور اکثر شرکاء ایک دوسرے پر ظلم کیا کرتے ہیں

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ ۗ وَظَنَّ

مگر | جو لوگ | ایمان لائے | اور انہوں نے عمل کئے | نیک | اور تھوڑے ہی ہیں | ایسے لوگ | اور خیال کیا

سوائے ان لوگوں کے جو ایمان رکھتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں۔ اور ایسے لوگ (تعداد میں) بہت ہی کم ہیں

دَاوُۥدُ أَنَّمَا فَتَنَّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُۥ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ ۩ ﴿٢٤﴾

داؤد نے | کہ ہم نے اس کی آزمائش کی | پس اس نے معافی مانگی | اپنے رب سے | اور گر پڑا | رکوع میں | اور | رجوع ہوا

اور داؤد نے سمجھا کہ ہم نے اس کی آزمائش کی ہے' سو اس نے اپنے رب سے مغفرت طلب کی اور سجدے میں گر پڑا اور (اللہ کی طرف)

فَغَفَرْنَا لَهُۥ ذَٰلِكَ ۖ وَإِنَّ لَهُۥ عِندَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ

تو ہم نے معاف کردی | اس کی | یہ بات | اور بیشک | اُس کے لئے | ہمارے ہاں | بڑا قرب ہے | اور اچھا

رجوع کیا پھر ہم نے اُس کو یہ بات معاف کردی۔ اور بلاشبہ ہمارے ہاں اس کے لئے خاص مرتبہ اور عمدہ ٹھکانا

مَآبٍ ﴿٢٥﴾ يَٰدَاوُۥدُ إِنَّا جَعَلْنَٰكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُم

ٹھکانا | اے داؤد! | بلاشبہ ہم نے | بنایا تجھے | خلیفہ | زمین میں | پس فیصلہ کر

ہے۔ اے داؤد! ہم نے تمہیں زمین میں اپنا نائب بنایا ہے سو تم لوگوں کے

بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَن سَبِيلِ

لوگوں کے درمیان | انصاف سے | اور پیروی نہ کر | خواہش کی | کہ وہ بھکا دے تجھے | راہ سے

درمیان حق و انصاف سے فیصلہ کیا کرو اور اپنی خواہش کی پیروی نہ کرنا ورنہ وہ تمہیں اللہ تعالیٰ کی راہ سے

اللَّهِ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ

اللہ کی | بیشک | جو لوگ | گمراہ ہوتے ہیں | اللہ کی راہ سے | اُن کے لئے | عذاب ہے

بھکا دے گی۔ بیشک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی راہ سے بھٹک جاتے ہیں اُن کو یوم حساب کو بھلا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۲) چونکہ حضرت داوٗدؑ نے ہمیشہ اپنا اصول بنا رکھا تھا کہ ایک روز عبادت کرتے ایک روز مقدمات فیصلہ کرتے ایک روز وعظ اور ایک روز اپنے گھر کے کاروبار میں مشغول رہتے اور رات دن کے چوبیس گھنٹوں کو اپنے گھر والوں پر اس طرح تقسیم کر رکھا تھا کہ ہر وقت کوئی نہ کوئی ان کے گھر والوں میں سے اللہ کے عبادت میں مشغول ہوتا چنانچہ ایک دفعہ اللہ کے دربار میں اپنے اسی خوش انتظامی کو عرض کیا تو اللہ کو ان کی یہ بات پسند نہ آئی اور ان کی آزمائش وامتحان کے لئے اللہ نے دو فرشتے بھیج دیئے۔ جب وہ باوجود سخت پہرے کے دیوار پھاند کر آپ کے پاس محراب میں جا داخل ہوئے تو آپ گھبرائے کہ دروازہ بند' پہرہ لگا ہوا پھر یہ کہاں سے آ گئے۔ اس طرح عبادت میں جو اطمینان تھا وہ جاتا رہا تو فرشتے بولے آپ گھبرائیں نہیں ہم تو دو مخالف' مدعی فریق ہیں کہ ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے پس آپ ہمارے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دیجئے اور انصاف سے دور نہ ہوجئے اور ہمیں انصاف کی راہ بتایئے۔

(۲۳) اور ہمارا جھگڑا یہ ہے کہ میرے اس دینی بھائی کی ننانوے بھیڑیں ہیں اور میرے پاس صرف ایک بھیڑ ہے یہ مجھ سے میری ایک بھیڑ بھی چھیننا چاہتا ہے اور گفتگو میں بھی مجھ پر غالب ہے۔

(۲۴) حضرت داوٗدؑ نے فرمایا وہ تجھ پر ظلم کرتا ہے جو تیری بھیڑ بھی اپنی بھیڑوں میں ملانا چاہتا ہے اور واقعی بہت سے شریک ایک دوسرے پر زیادتی کیا کرتے ہیں مگر نیک عمل کرنے والے ایمان دار ایسا نہیں کرتے اور ایسے لوگ بہت تھوڑے ہوتے ہیں اور فیصلہ کر چکنے کے بعد حضرت داوٗدؑ نے سمجھا کہ آج میرا اتنا وقت جو خدا کی عبادت کے لئے مخصوص تھا ان مدعی اور مدعا علیہ کے مقدمہ فیصل کرنے میں ضائع ہوگیا یہ اللہ کی طرف سے میری آزمائش تھی کہ اس کی مہربانی اور مدد کے بغیر میں اس کی عبادت نہیں کرسکتا پس آپ نے اللہ کی جناب میں اپنی اس خطا کی معافی مانگی اور سجدے میں گر پڑے اور دل سے اس کے دربار میں رجوع ہوئے۔

(۲۵) پس اللہ نے ان کی وہ غلطی معاف کردی اور واقعی اللہ کے ہاں ان کو بڑا مرتبہ اور بڑی عزت حاصل تھی۔

افعال: تُشْطِطْ: تو زیادتی کرے' تو بات کو دور ڈال دے' مضارع (واحد مذکر حاضر)۔ اَکْفِلْنِیْھَا: اس کو میرا حصہ قرار دے' مجھے اس کا کفیل کردے' امر (واحد مذکر حاضر) 'ن وقایہ' یٖ ضمیر (واحد متکلم) 'ھَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔ عَزَّنِیْ: اس نے مجھ پر غلبہ کیا' اس نے مجھ سے زبردستی کی' ماضی (واحد مذکر غائب) 'ن وقایہ' یٖ ضمیر (واحد متکلم)۔ یَبْغِیْ: وہ ظلم کرتا ہے' زیادتی کرتا ہے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ اِسْتَغْفَرَ: اس نے بخشش چاہی' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ غَفَرْنَا: ہم نے بخش دیئے' ہم نے معاف کردیا' ماضی (جمع متکلم)۔

اسماء: خِطَابٌ: کلام' سخن' بات' گفتگو' مصدر ہے۔ خُلَطَآءِ: شرکاء' شرکت والے' خَلِیْطٌ واحد۔ سُؤَالٌ: مانگنا' پوچھنا' مصدر ہے۔ نِعَاجِهٖ: اس کی دنبیاں' نِعَاجِ مضاف' ہٖ (ضمیر واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔ رَاکِعًا: جھکنے والا' عاجزی کرنے والا' سجدہ کرنے والا' رکوع کرنے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔

شَدِيدٌۢ بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ ﴿۲۶﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْأَرْضَ

سخت | بدلے اس کے جو | انہوں نے بھلا دیا | روزِ حساب | اور | نہیں پیدا کیا ہم نے | آسمان | اور زمین کو

دینے کی وجہ سے سخت عذاب ہوگا۔ اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان

وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ۚ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ

اور جو کچھ | ان کے درمیان ہے | بے کار | یہ تو | خیال ہے ان کا جو | کافر ہیں | پس ہلاکت ہے ان کے لئے

دونوں کے درمیان ہے بے فائدہ پیدا نہیں کیا۔ یہ ان لوگوں کا خیال ہے جو منکر ہیں۔ پس منکروں کے لئے دوزخ

كَفَرُوا مِنَ النَّارِ ﴿۲۷﴾ أَمْ نَجْعَلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

جو منکر ہیں | دوزخ سے | کیا ہم کر دیں گے | ان کو جو | ایمان لائے | اور انہوں نے عمل کئے نیک

کی آگ کی سزا ہے۔ کیا ہم ایمان والوں کو ان لوگوں کے برابر کر دیں گے

كَالْمُفْسِدِينَ فِي الْأَرْضِ أَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ ﴿۲۸﴾ كِتٰبٌ أَنْزَلْنٰهُ

انکی طرح جو فساد کرتے ہیں | زمین میں | یا ہم کر دیں گے | پرہیزگاروں کو | بدکاروں کی طرح | یہ کتاب ہے | جو نازل کی ہم نے

جو زمین میں فساد مچاتے ہیں یا پرہیزگاروں کو بدکاروں کے برابر قرار دیں گے؟ (ہرگز نہیں) یہ ایک بابرکت کتاب ہے جو ہم

إِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوا آيٰتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُوا الْأَلْبَابِ ﴿۲۹﴾ وَوَهَبْنَا

آپ کی طرف | بڑی برکت والی | تاکہ وہ غور کریں | اسکی آیتوں میں | اور تاکہ نصیحت حاصل کریں | عقل والے | اور ہم نے عطا کیا

نے آپ کی طرف نازل کی ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں اور عقلمند لوگ نصیحت حاصل کریں۔ اور ہم نے

لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ۚ نِعْمَ الْعَبْدُ ۚ إِنَّهٗ أَوَّابٌ ﴿۳۰﴾ إِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ

داؤدؑ کو | سلیمان | کیسا اچھا بندہ تھا | بیشک وہ | رجوع کرنے والا تھا | جب پیش کئے گئے | اُس کے سامنے

داؤدؑ کو (بیٹا) سلیمانؑ عطا کیا۔ جو کہ ایک بہترین بندہ تھا بلاشبہ وہ (اللہ کی طرف) رجوع کرنے والا تھا۔ جب اس کے سامنے

بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ﴿۳۱﴾ فَقَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ

پچھلے پہر | اصیل گھوڑے | عمدہ | تو اس نے کہا | بیشک میں نے | ترجیح دی | مال کی محبت کو

عصر کے وقت اصیل اور عمدہ گھوڑے پیش کئے گئے۔ تو اس نے کہا کہ (افسوس) میں اس مال کی محبت میں (لگ کر)

عَنْ ذِكْرِ رَبِّي ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿۳۲﴾ رُدُّوهَا عَلَيَّ ۖ فَطَفِقَ

اپنے رب کی یاد پر | یہاں تک کہ | چھپ گیا (سورج) | پردہ میں | لوٹا لاؤ ان کو | میرے پاس | پس لگا

اپنے رب کی یاد سے غافل ہوگیا یہاں تک کہ سورج (مغرب کے) پردہ میں چھپ گیا۔ پھر (اس نے حکم دیا) ان (گھوڑوں) کو میرے

مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَأَلْقَيْنَا

(تلوار) پھیرنے | پنڈلیوں | اور گردنوں پر | اور ہم نے آزمایا تھا | سلیمانؑ کو | اور ہم نے ڈال دیا تھا

پاس واپس لاؤ اور وہ ان کی پنڈلیاں اور گردنیں مارنے لگے۔ اور بیشک ہم نے سلیمانؑ کی آزمائش کی اور اس کے

عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ ﴿۳۴﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي

اُس کی کرسی پر | ایک دھڑ | پھر اس نے رجوع کیا | بولا اے میرے رب! | بخش دے مجھے | اور عطا فرما دے | مجھے

تخت پر ایک (ادھورا) جسم ڈال دیا پھر وہ (ہماری طرف) رجوع ہوا۔ اس نے دعا کی کہ اے میرے رب! مجھے معاف کردے اور مجھے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۶) اور حکم ہوا ''اے داؤد! ہم نے تم کو زمین میں اپنا نائب (بادشاہ) بنادیا۔ پس لوگوں میں ہمیشہ اسی طرح انصاف سے فیصلہ کیا کرو اور نفس کی خواہش پر نہ چلو کہ وہ تم کو اللہ کی راہ سے بہکا دے اور واقعی جو لوگ اللہ کی راہ سے بہک جاتے ہیں ان کے اس جرم کے بدلے جو انہوں نے روز جزا کو بھلا دیا تھا ان کے لئے قیامت میں سخت عذاب مقرر ہے۔

(۲۷) اور آسمانوں اور زمین میں اور جو کچھ ان کے درمیان موجود ہے ہم نے ان کو بیکار پیدا نہیں کیا بلکہ ہر چیز کے ذمے دنیا کے نظام میں ایک خدمت مقرر کردی ہے۔ جس کی تعمیل کی بابت اس سے پوچھ گچھ ہوگی اور انہیں بیکار تو وہی لوگ سمجھتے ہیں جو خدا کے منکر ہیں پس ان کے لئے دوزخ میں ہلاکت ہے۔

(۲۸) کیا ہم قیامت کے روز ایماندار نیکوکاروں اور زمین میں فساد کرنے والے مشرکوں یا پرہیزگاروں اور بدکرداروں کو انجام کے لحاظ سے برابر کردیں گے؟ ہرگز نہیں۔

(۲۹) یہ قرآن بڑا مبارک کلام ہے جو ہم نے آپ پر اس لئے نازل کیا ہے تا کہ لوگ اس میں غور اور تدبر کریں اور عقلمند نصیحت حاصل کریں۔

(۳۰) اور حضرت داؤدؑ کے بیٹے حضرت سلیمانؑ بھی کیسے اچھے بندے تھے جو اپنے ہر کام میں اللہ کی طرف رجوع کرتے تھے۔

(۳۱) کہ ایک دفعہ شام کے وقت شاہی اصیل گھوڑے معائنہ کے لئے آپؑ کے سامنے پیش کئے گئے اور معائنہ دیر تک رہا حتیٰ کہ آپ کی عصر کی نماز قضا ہوگئی۔

(۳۲) تو آپ نے بہت غم اور ارمان سے کہا کہ مجھ سے سخت غلطی ہوئی جو میں نے مال کی محبت میں ڈوب کر اپنے رب کی یاد سے غفلت کی یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا اور عصر کی نماز فوت ہوگئی۔

(۳۳) ان گھوڑوں کو میرے پاس واپس لاؤ۔ اور واپس آنے پر آپ نے تلوار ہاتھ میں لے کر ان کی گردنوں اور پنڈلیوں پر پھیرنے لگے کہ اللہ کی راہ میں ذبح کرکے تلافی مافات کریں۔

(۳۴) حضرت سلیمانؑ نے ایک روز قسم کھائی کہ آج رات میں اپنی سو بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ہر ایک سے ایک بچہ پیدا ہوگا جو اللہ کے راستے میں جہاد کرے گا اور زبان سے انشاء اللہ نہ کہا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ صرف ایک عورت کے ہاں نامکمل بچہ پیدا ہوا جو دایہ نے تخت پر لا کر ڈال دیا۔ یہ اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ ہم نے حضرت سلیمانؑ کی آزمائش کی اور ان کے تخت پر نامکمل بچہ ڈال دیا تو وہ شرمندہ ہو کر اللہ کی جناب میں رجوع ہوئے۔

افعال: یَضِلُّوْنَ: وہ بھٹکتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔ عُرِضَ: وہ پیش کیا گیا' وہ روبرو لایا گیا' ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔ اَحْبَبْتُ: میں نے دوست رکھا' ماضی (واحد متکلم)۔ تَوَارَتْ: وہ چھپ گیا' پوشیدہ ہوگیا' وہ چھپ گئی' پوشیدہ ہوگئی' ماضی (واحد مونث غائب)۔ طَفِقَ: وہ کرنے لگا' اس نے شروع کیا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: جِیَادُ: خاصے' تیز رو' جَوَادُ کی جمع۔ صٰفِنٰتُ: وہ گھوڑے جو تین پاؤں پر کھڑے ہوں اور چوتھے پاؤں کے سم کو موڑ کر اس پر ٹیک لگائے ہوں' یعنی نہایت ہی فربہ اور توانا' اسم فاعل (جمع مونث)۔ سُوْقِ: پنڈلیاں' سَاقٌ واحد۔ مَسْحًا: چھونا' ہاتھ پھیرنا' مصدر ہے۔

مُلْكًا لَّا يَنۢبَغِىْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِىْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿٣٥﴾ فَسَخَّرْنَا

ایسی حکومت | کہ میسر نہ ہو | کسی کو | میرے بعد | بیشک تو | بہت بڑا عطا کرنے والا ہے | پس ہم نے تابع کردیا

ایسی حکومت عطا کر جو میرے بعد کسی کو زیبا نہ ہو۔ بیشک تو بڑا عطا کرنے والا ہے۔ پھر ہم نے

لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِىْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَيْثُ اَصَابَ ﴿٣٦﴾ وَالشَّيٰطِيْنَ

اس کے لئے | ہوا کو | کہ وہ چلتی تھی | اس کے حکم سے | بڑی نرمی سے | جہاں | اس کو پہنچنا ہوتا | اور شیطانوں کو

ہوا کو ان کے تابع کردیا کہ وہ ان کے حکم کے ماتحت نرمی سے چلتی تھی، جدھر وہ جانا چاہتا تھا۔ اور تمام عمارتیں بنانے

كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ﴿٣٧﴾ وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِى الْاَصْفَادِ ﴿٣٨﴾ هٰذَا

جو سب معمار | اور غوطہ زن تھے | اور دوسروں کو | جو جکڑے ہوئے تھے | زنجیروں میں | یہ ہے

والے اور غوطہ خور جنات، اس کے تابع فرمان کردیئے۔ اور دوسرے (شریر) جنات بھی جو بیڑیوں میں جکڑے رہتے تھے۔

عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٩﴾ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا

ہماری بخشش | پس عطا کر | یا اپنے پاس رکھ | بغیر | حساب کے | اور بیشک اس کے لئے | ہمارے پاس

(اے سلیمان!) یہ ہماری بخشش ہے۔ خواہ (کسی کو) عطا کر یا اپنے پاس رکھ تجھے پورا اختیار ہے اور بلاشبہ ہمارے پاس اس کے لئے

لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿٤٠﴾ وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ

بڑا قرب | اور عمدہ ٹھکانا ہے | اور ذکر کیجئے | ہمارے بندے | ایوبؑ کا | جب | اس نے پکارا | اپنے رب کو

بلند رتبہ اور بہت عمدہ ٹھکانا ہے۔ اور ہمارے بندے ایوبؑ کو یاد کرو۔ جب اس نے اپنے رب کو پکارا

اَنِّىْ مَسَّنِىَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ﴿٤١﴾ اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا

کہ پہنچائی مجھے | شیطان نے | تکلیف | اور عذاب | مار (زمین پر) | اپنا پاؤں | یہ

کہ مجھے شیطان نے رنج اور تکلیف پہنچائی ہے۔ (ہم نے کہا کہ) اپنا پاؤں (زمین پر) مارو (اور

مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ﴿٤٢﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ

نہانے کا پانی ہے | ٹھنڈا | اور پینے کا | اور ہم نے عطا کئے | اس کو | اس کے گھر والے | اور ان جیسے (مزید)

لو) یہ ایک ٹھنڈا چشمہ (نکل آیا) ہے نہانے اور پینے کو۔ اور ہم نے اس کو اس کا کنبہ (دوبارہ زندہ کرکے) عطا کیا

مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ ﴿٤٣﴾ وَخُذْ بِيَدِكَ

ان کے ساتھ | اپنی رحمت سے | اور بطور نصیحت | عقل والوں کے لئے | اور لے | اپنے ہاتھ میں

اور ان کے ساتھ اتنے ہی اور بھی ہماری طرف سے ایک مہربانی عقلمندوں کے لئے سامان نصیحت کے طور پر (اور ہم نے کہا کہ) اپنے ہاتھ

ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ۗ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ۗ نِعْمَ

ایک جھاڑو | پھر مار | اس سے | اور قسم نہ توڑ | بیشک ہم نے | پایا اس کو | صابر | وہ کیسا اچھا

میں تیلیوں کا مٹھا لو اور اس سے (اپنی بی بی کو) مارو اور قسم نہ توڑو۔ ہم نے واقعی اس کو بڑا صابر پایا وہ بہترین

الْعَبْدُ ۗ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿٤٤﴾ وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ

بندہ تھا | وہ بڑا رجوع کرنے والا تھا | اور یاد کر | ہمارے بندوں | ابراہیمؑ | اور اسحاقؑ | اور یعقوبؑ کو

بندہ تھا بیشک وہ بہت ہی رجوع کرنے والا تھا۔ اور ہمارے بندوں ابراہیمؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ کو یاد کرو

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۵) اور دعا کی کہ اے میرے مولیٰ! میری خطا معاف فرما اور مجھے ایسی حکومت عطا کر کہ میرے بعد کسی اور کو نہ ملی ہو تو بڑا مہربانی کرنے والا ہے۔

(۳۶) چنانچہ ہم نے ہوا کو ان کے تابع کر دیا کہ آپ کے حکم سے بڑی نرمی سے چلتی اور جہاں آپ کو جانا ہوتا وہاں آپ کا تخت لے جا اتارتی۔

(۳۷) اور شیطانوں (جنات) کو بھی ان کے تابع کر دیا جن میں معمار اور غوطہ زن سب تھے۔

(۳۸) اور دوسرے سرکش جنوں کو بھی تابع فرمان کر دیا جو زنجیروں میں مضبوط بندھے ہوئے تھے۔

(۳۹) یہ مال و دولت و خادم، نوکر چاکر اور سلطنت ہماری بخشش ہے اس میں سے کسی کو کچھ دو یا نہ دو تمہیں اختیار ہے کوئی تم سے حساب کتاب نہیں۔ (ف) باوجود اس کے آپ اپنے ہاتھ سے ٹوکرے بنا کر حلال روزی کماتے تھے۔ اور بیت المال سے ذاتی اخراجات نہ لیتے تھے۔

(۴۰) واقعی حضرت سلیمان کو اللہ کے ہاں بڑا مرتبہ اور عزت حاصل تھی۔

(۴۱) آپ ہمارے مخلص بندے حضرت ایوبؑ کا حال بیان کیجئے جبکہ انہوں نے مصیبت کے وقت ہمیں پکارا کہ اے للہ! دکھ اور بیماری میں شیطانی وسوسوں سے مجھے سخت تکلیف اور اذیت پہنچ رہی ہے۔

(۴۲) حکم ہوا زمین پر پاؤں مارو تمہارے نہانے اور پینے کے لئے ٹھنڈے پانی کا چشمہ جاری ہو جائے گا۔

(۴۳) اور ان کے مصیبتوں پر صبر اور شکر کے بدلے ہم نے ان کو پوری صحت عطا فرما کر اپنی رحمت سے دوبارہ بیوی بچے مال دولت۔ خادم نوکر چاکر پہلے سے زیادہ دیئے اس میں عقلمندوں کے لئے نصیحت ہے کہ اللہ نعمت کا شکر اور مصیبت پر صبر کرنے والوں کو اپنی رحمت سے نوازا کرتا ہے۔

(۴۴) حضرت ایوبؑ نے حالت مرض میں کسی بات پر ناراض ہو کر اپنی بیوی کو جو بڑی نیک اور فرمانبردار تھیں صحت ہو جانے پر سو لکڑیاں مارنے کی قسم کھائی تھی صحت حاصل ہونے پر اللہ نے یہ تدبیر بتائی کہ ایک مٹھا سو تیلیوں کا لے کر بیوی کے مار دو۔ اس سے تمہاری قسم پوری ہو جائے گی بیشک وہ بڑے صابر نہایت نیک اور ہماری جناب میں رجوع کرنے والے تھے۔

افعال: اُمْنُنْ: تو احسان کر، تو خرچ کر، امر (واحد مذکر حاضر)۔ اُرْکُضْ: تو لات مار، امر (واحد مذکر حاضر)۔ تَحْنَثْ: تو قسم توڑے مضارع (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: بَنَّاءٍ: عمارت بنانے والا، معمار، صیغہ مبالغہ بمعنی اسم فاعل۔ رُخَآءً: ملائم، نرم نرم۔ غَوَّاصٍ: غوطہ خور، مبالغہ کا صیغہ۔ بَارِدٌ: ٹھنڈا، اسم فاعل (واحد مذکر)۔ رِجْلِكَ: تیرا پاؤں، رِجْلِ مضاف، كَ (ضمیر واحد مذکر حاضر) مضاف الیہ۔ مُغْتَسَلٌ: چشمہ، نہانے کی جگہ، وہ چیز جس سے غسل کیا جائے یعنی پانی، ظرف مکان۔ نُصْبٍ: مضرت، تکلیف، دکھ۔

أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ ﴿٤٥﴾ إِنَّا أَخْلَصْنَاهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى

جو ہاتھوں والے | اور آنکھوں والے تھے | بلاشبہ ہم نے | چن لیا تھا ان کو | ایک خاص فضیلت کے ساتھ | جو یاد ہے

جو صاحب قوت اور صاحب نظر تھے۔ بلاشبہ ہم نے ان کو دارِ آخرت کی یاد کے لئے خاص طور پر چن

الدَّارِ ﴿٤٦﴾ وَإِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ ﴿٤٧﴾ وَاذْكُرْ إِسْمَاعِيلَ

آخرت کی | اور بیشک وہ | ہمارے نزدیک | چنے ہوئے | بہترین لوگ (تھے) | اور یاد کر | اسماعیل

لیا تھا اور بیشک وہ ہمارے ہاں چنے ہوئے اور بہترین بندوں میں سے ہیں۔ اور اسماعیل اور الیسع

وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۖ وَكُلٌّ مِنَ الْأَخْيَارِ ﴿٤٨﴾ هَٰذَا ذِكْرٌ ۚ وَإِنَّ

اور الیسعؑ | اور ذوالکفل کو | اور ہر ایک | بہترین لوگوں میں سے | یہ | نصیحت ہے | اور بیشک

اور ذوالکفل کو یاد کرو۔ اور یہ سب نیک لوگ تھے۔ یہ نصیحت ہے اور

لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَآبٍ ﴿٤٩﴾ جَنَّاتِ عَدْنٍ مُفَتَّحَةً لَهُمُ

پرہیزگاروں کے لئے | اچھا | ٹھکانا ہے | باغات ہیں | ہمیشہ رہنے کے | کھلے ہوں گے | ان کے لئے

پرہیزگاروں کے لئے واقعی عمدہ ٹھکانا ہے۔ ہمیشہ رہنے کے باغات، جن کے دروازے ان کے لئے

الْأَبْوَابُ ﴿٥٠﴾ مُتَّكِئِينَ فِيهَا يَدْعُونَ فِيهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ ﴿٥١﴾

(ان کے) دروازے | تکیہ لگائے ہوں گے | ان میں | طلب کریں گے | وہاں | بہت سے میوے | اور شراب

کھلے ہوں گے وہ وہاں تکیہ لگا کر بیٹھے ہوں گے (اور) وہاں بہت سے میوے اور مشروبات طلب کرتے ہوں گے

وَعِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ أَتْرَابٌ ﴿٥٢﴾ هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ

اور ان کے پاس ہوں گی | نیچی | نگاہ والی | ہم عمر (عورتیں) | یہی ہے | جس کا | تم سے وعدہ کیا جاتا تھا

اور ان کے پاس نیچی نگاہ والی ہم عمر عورتیں ہوں گی (اور کہا جائے گا کہ) یہ وہ کچھ ہے جس کا تم سے روزِ

لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٥٣﴾ إِنَّ هَٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهُ مِنْ نَفَادٍ ﴿٥٤﴾ هَٰذَا ۚ

روزِ حساب کے لئے | بیشک | یہ | ہماری روزی ہے | نہیں ہے اس کے لئے | ختم ہونا | یہ ہے

حساب کو ملنے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ بلاشبہ یہ ہماری بخشش ہے، جو کبھی ختم نہ ہوگی۔ بات یہ ہے

وَإِنَّ لِلطَّاغِينَ لَشَرَّ مَآبٍ ﴿٥٥﴾ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا ۖ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿٥٦﴾

اور بیشک | سرکشوں کے لئے | بہت برا | ٹھکانا ہے | دوزخ | جس میں وہ داخل ہوں گے | پس وہ کیسی بری جگہ ہے

اور بیشک سرکشوں کے لئے بہت برا ٹھکانا ہے۔ (یعنی) دوزخ۔ جس میں وہ داخل ہوں گے جو بہت ہی بری جگہ

هَٰذَا فَلْيَذُوقُوهُ حَمِيمٌ وَغَسَّاقٌ ﴿٥٧﴾ وَآخَرُ مِنْ شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ ﴿٥٨﴾

یہ ہے | پس چکھو اس کو | کھولتا ہوا پانی | اور پیپ | اور اس کے علاوہ | اس کی شکل کی | کئی قسمیں (ہوں گی)

ہے یہ اُبلتا ہوا پانی اور پیپ ہے اب یہ اس کا مزہ چکھیں۔ اور اس طرح کی اور کئی چیزیں ہوں گی۔

هَٰذَا فَوْجٌ مُقْتَحِمٌ مَعَكُمْ ۖ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ ۚ إِنَّهُمْ صَالُو النَّارِ ﴿٥٩﴾

یہ ہے | ایک فوج | جو گھسی چلی آتی ہے | تمہارے ساتھ | یہ کبھی خوش نہ ہوں | بیشک وہ | داخل ہونے والے ہیں | دوزخ میں

یہ ایک اور گروہ تمہارے ساتھ گھس رہا ہے یہ کبھی خوش نہ ہوں، یہ دوزخ میں پڑنے والے ہیں۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۵) اور آپؐ ہمارے خالص بندوں حضرت ابراہیمؑ واسحٰقؑ ویعقوبؑ کا ذکر کیجئے جو خدا کی عبادت میں بڑی طاقت اور دین میں آگاہی والے تھے۔

(۴۶) بیشک ہم نے انہیں خالص اور مخصوص صفت عطا کی تھی۔ اور وہ صفت ''آخرت کی یاد'' تھی۔

(۴۷) اور بلاشبہ وہ ہمارے برگزیدہ بندے یعنی نبی تھے۔

(۴۸) حضرت اسماعیلؑ اور الیسعؑ اور ذوالکفلؑ ابن عم یسع یا ابن بشر بن ایوبؑ ان سب کا حال بیان کیجئے وہ سب اللہ کے نیک بندے تھے۔

(۴۹) ان کے حالات کا بیان' ایک قسم کی نصیحت ہے اور واقعی پرہیزگاروں کے لئے رہنے کے لئے آخرت میں نہایت اچھی جگہ ہے۔

(۵۰) اور وہ جگہ ہمیشہ رہنے کے لئے جنتیں ہیں جن کے دروازے ان کے لئے کھول دیئے جائیں گے۔

(۵۱) ان میں آرام سے تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے اور ان میں وہ بہت سے جنتی میوے کھانے کو اور پاکیزہ شرابیں پینے کو طلب کریں گے جو انہیں وافر ملیں گی۔

(۵۲) اور ان کی تسلی کے لئے نظریں جھکائے ہم عمر حوریں ہوں گی۔

(۵۳) انہیں حکم ہوگا یہی وہ انعام ہے جس کا تم سے دنیا میں جزا کے دن کے لئے وعدہ کیا جاتا تھا۔

(۵۴) یہ ہماری عطا کی ہوئی روزی ہے جو کبھی ختم نہ ہوگی۔

(۵۵) پرہیزگاروں کو تو یہ انعام ملیں گے اور نافرمانوں کے لئے برا ٹھکانا ہے۔

(۵۶) وہ دوزخ ہے جس میں وہ داخل ہوں گے پس وہ کیسی بری جگہ ہے۔

(۵۷) انہیں کہا جائے گا: یہ کھولتا ہوا پانی اور پیپ تمہارے برے اعمال کا بدلہ ہے سو اس کو چکھو۔

(۵۸) اور ایسی ہی کئی طرح کی خراب چیزیں انہیں کھانے کو ملیں گی۔

(۵۹) کفر و شرک کے سرغنوں سے فرشتے کہیں گے ''یہ تمہارے گمراہ پیروی کرنے والوں کی فوج ہے جو تمہارے ساتھ ہی دوزخ میں داخل ہو رہی ہے وہ بددعا کریں گے کہ خدا کرے انہیں آرام کی جگہ نہ ملے واقعی وہ بھی ہمارے ساتھ دوزخ میں داخل ہونے والے ہیں۔

افعال: اَخْلَصْنٰهُمْ: ہم نے ان کو امتیاز دیا' ہم نے ان کو خالص کر دیا' ماضی (جمع متکلم) هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: اَخْيَارٌ: نیک لوگ' خَيْرٌ واحد۔ الْمُصْطَفَيْنَ: برگزیدہ اور منتخب لوگ' پسند کئے ہوئے' اسم مفعول (جمع مذکر)۔ مُفَتَّحَةً: کھولے گئے' کھلے ہوئے' اسم مفعول (واحد مونث)۔ غَسَّاقٌ: دوزخیوں سے بہنے والا لہو۔ نَفَادٍ: نابود ہو جانا' کم ہونا' ختم ہونا' انقطاع' مصدر ہے۔ شَكْلِهٖ: اس کی شکل' شَكْلٌ مضاف' هٖ (ضمیر واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔ فَوْجٌ: گروہ' جماعت' اَفْوَاجٌ جمع۔ مَرْحَبًا: کشادہ جگہ' آرام پانا' ظرف مکان۔ مُقْتَحِمٌ: ہولناک مقام میں گھس پڑنے والا' دھنسنے والا' درمیان میں آنے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔

قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ ۣ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ ۭ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ

وہ کہیں گے (نہیں) بلکہ | تم ہی کو | تمہیں خوشی نہ ملے | تم ہی | آگے لائے یہ (عذاب) | ہمارے لئے | پس کیسا بُرا ہے

وہ کہیں گے بلکہ تمہیں ہی کبھی خوشی نصیب نہ ہو، تم ہی تو اس مصیبت کو ہمارے سامنے لائے ہو۔ پس دوزخ

الْقَرَارُ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا

ٹھکانا | وہ کہیں گے اے ہمارے رب! | جو آگے لایا | ہمارے لئے | یہ (عذاب) | بڑھادے اس کیلئے | عذاب

بُرا ٹھکانا ہے۔ وہ کہیں گے اے ہمارے ربّ! اس مصیبت کو جو کوئی ہمارے سامنے لایا ہے اس کو دوزخ

ضِعْفًا فِي النَّارِ ﴿۶۱﴾ وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ

دُگنا | دوزخ میں | اور وہ کہیں گے | کیا ہوا ہمیں | کہ ہم نہیں دیکھتے | کچھ آدمی | جن کو ہم شمار کرتے تھے

میں دوگنا عذاب دے۔ اور کہیں گے کہ کیا بات ہے کہ ہم ان لوگوں کو (یہاں) نہیں دیکھتے' جن کو ہم شریروں

مِّنَ الْاَشْرَارِ ﴿۶۲﴾ اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ﴿۶۳﴾

بُرے لوگوں میں؟ | کیا ہم ان سے کرتے تھے | مذاق | یا | اب پھر گئیں | ان سے | (ہماری) آنکھیں

میں شمار کیا کرتے تھے۔ کیا ہم (یوں ہی) ان کا مذاق اُڑاتے رہے تھے یا ہماری نظریں اُن سے چوک گئی ہیں۔

اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ﴿۶۴﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ڰ وَّمَا

بیشک یہ | برحق ہے | جھگڑنا | اہل دوزخ کا | کہہ دیجئے | میں تو | ایک ڈرانے والا ہوں | اور نہیں ہے

بلاشبہ دوزخیوں کا یہ باہم جھگڑنا ایک حقیقت ہے۔ کہہ دیجئے کہ میں تو صرف آگاہ کرنے والا ہوں اور

مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۶۵﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

کوئی اور معبود | سوائے اللہ کے | جو ایک ہے | بڑا غالب | پروردگار | آسمانوں | اور زمین کا

معبود تو صرف وہی اللہ ہے جو اکیلا ہے اور سب پر غالب ہے۔ وہ جو آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے

وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿۶۶﴾ قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ﴿۶۷﴾ اَنْتُمْ

اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے | بڑا غالب | بڑا معاف کرنے والا | کہہ دیجئے | وہ (قیامت) | ایک خبر ہے | بہت بڑی | تم (لوگ)

درمیان ہے ان سب کا رب ہے جو غالب اور بخشنے والا ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ وہ (قیامت) ایک بڑی (ہولناک) خبر ہے جس سے

عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ﴿۶۸﴾ مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓي اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۶۹﴾

اس سے | منہ موڑے ہوئے ہو | نہیں تھا مجھے | کچھ علم | سردار فرشتوں کے متعلق | جب | وہ بحث کر رہے تھے

تم منہ پھیر رہے ہو۔ مجھے عالم بالا کے فرشتوں کی کوئی خبر نہ تھی جب وہ آپس میں (تخلیق آدمؑ پر) بحث کر رہے تھے۔

اِنْ يُّوْحٰٓى اِلَيَّ اِلَّآ اَنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۰﴾ اِذْ قَالَ رَبُّكَ

نہیں وحی کی جاتی | میری طرف | مگر یہ کہ | میں تو صرف | ڈرانے والا ہوں | کھلم کھلا | جب فرمایا | آپ کے رب نے

مجھے تو وحی کے ذریعے صرف یہی بتایا جاتا ہے کہ میں کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔ جب تمہارے رب نے فرشتوں

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ﴿۷۱﴾ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ

فرشتوں سے | کہ بلاشبہ میں | بنانے والا ہوں | ایک انسان | مٹی سے | پھر جب | میں اسے درست کر دوں | اور پھونک دوں

سے کہا کہ میں مٹی سے ایک انسان بنانے والا ہوں۔ پس جب میں اسے مکمل طور پر بنا چکوں اور

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶۰) وہ پیروکار انہیں جواب دیں گے ہمیں نہیں بلکہ تمہیں ہی آرام کی جگہ نہ ملے تمہاری وجہ سے ہمیں عذاب ملا ہے۔ اور یہ بہت بری جگہ ہے۔

(۶۱) اور یہ بھی کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! جن کی وجہ سے ہمیں عذاب ملا ہے ان کو دوزخ میں دُگنا عذاب دے۔

(۶۲) اور کفار کہیں گے کہ یہ کیا بات ہے دوزخ میں وہ لوگ (یعنی مسلمان) نظر نہیں آتے جنہیں ہم دنیا میں شریر سمجھتے تھے۔

(۶۳) کیا وہ واقعی برے نہ تھے اور ہم ان سے ناحق مذاق کیا کرتے تھے یا وہ دوزخ میں صرف ہمیں ہی نظر نہیں آتے۔

(۶۴) یقیناً ان کا باہم اس طرح جھگڑنا بالکل برحق ہے ایسا ہی ہوگا۔

(۶۵) آپؐ کفار سے کہہ دیجئے کہ میں تو تمہیں آخرت کے عذاب سے ڈرانے والا ہوں اور بس ماننا نہ ماننا تمہارا کام ہے اور حق یہ ہے کہ خدائے قہار کے سوا کوئی اور معبود نہیں۔

(۶۶) آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان موجود ہے سب کا پروردگار ہے جو ایک بڑا زبردست اور بڑا بخشنے والا ہے۔

(۶۷) کہہ دیجئے کہ خدا کو ایک ماننا اور آخرت کا عذاب ایک مہتم بالشان خبر ہے جس کی طرف توجہ دینا بہت ضروری ہے۔

(۶۸) مگر تم اپنی غفلت کی وجہ سے اس کو توجہ نہیں دیتے۔

(۶۹) فرشتوں کی بحث کے متعلق مجھے (نبیؐ کو) بغیر وحی علم نہیں ہوسکتا تھا۔

(۷۰) اور مجھ پر وحی اس لئے نازل ہوتی ہے کہ میں اللہ کی طرف سے کھلم کھلا ڈرانے والا رسول ہوں۔

(۷۱) اور فرشتوں کی وہ بحث یہ تھی کہ جب اللہ نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں مٹی سے ایک انسان پیدا کرنے والا ہوں۔

افعال: قَدَّمَ: آگے لایا، سامنے لایا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: اَشْرَار: برے لوگ، شَرِیْرٌ واحد۔ تَخَاصُمُ: جھگڑنا، خصومت، مصدر ہے۔ اَلْغَفَّارُ: بڑا معاف کرنے والا، صیغہ مبالغہ۔

فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿۷۲﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ

اس میں | اپنی (طرف سے) روح | تو گر پڑو | اس کے لئے | سجدہ میں | پس سجدہ کیا | فرشتوں نے

اس میں اپنی (طرف سے) روح پھونک دوں تو تم اس کے آگے سجدے میں گر پڑنا۔ سو تمام کے تمام فرشتوں نے (اس

كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۴﴾

سب کے سب | اکٹھے | سوائے | ابلیس کے | اس نے تکبر کیا | اور وہ ہو گیا | کافروں میں

کو) سجدہ کیا۔ ابلیس کے سوا۔ اس نے غرور کا اظہار کیا اور وہ نافرمان تھا۔

قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ۭ

فرمایا | اے ابلیس! | کس بات نے روکا تجھے | کہ | تو سجدہ کرے | اس کو | جس کو پیدا کیا میں نے | اپنے ہاتھ سے

(اللہ نے) پوچھا (کہ) اے ابلیس! تجھے کس چیز نے اس کو سجدہ کرنے سے روک دیا جس کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا؟

اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ﴿۷۵﴾ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۭ خَلَقْتَنِيْ

کیا تو نے تکبر کیا | یا تو تھا ہی | اونچے درجے کا؟ | وہ بولا | میں | بہتر ہوں | اس سے | تو نے پیدا کیا مجھے

کیا تو غرور میں آ گیا یا تو تھا ہی بلند مرتبہ؟ ابلیس نے کہا کہ میں اس سے بہتر ہوں۔ (کیونکہ) تو نے

مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿۷۶﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ

آگ سے | اور | پیدا کیا اس کو | مٹی سے | فرمایا | نکل جا | یہاں سے | پس بے شک تو

مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اس کو مٹی سے بنایا ہے۔ فرمایا تو پھر یہاں سے نکل جا۔ تو مردود

رَجِيْمٌ ﴿۷۷﴾ وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۷۸﴾ قَالَ رَبِّ

مردود ہے | اور بے شک | تجھ پر | میری لعنت ہے | قیامت کے دن تک | بولا | اے میرے رب!

ہے۔ اور روزِ جزا تک تجھ پر میری لعنت ہے۔ (ابلیس) کہنے لگا کہ اے میرے رب!

فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۷۹﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِلٰى يَوْمِ

پس مہلت دے مجھے | اس دن تک | کہ لوگ دوبارہ اٹھائے جائیں | فرمایا | بیشک تجھے | مہلت دی گئی | اس دن تک

مجھے اس دن تک مہلت دے جب مردے دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔ فرمایا جا تجھے مہلت ہے۔ وقت معین

الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۸۱﴾ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۲﴾ اِلَّا عِبَادَكَ

جس کا وقت | معلوم ہے | بولا | قسم ہے تیری عزت کی | میں گمراہ کروں گا ان سب کو | سوائے | تیرے ان بندوں کے

کے دن تک۔ (ابلیس نے) کہا کہ تو پھر تیری عزت کی قسم! میں ان سب کو گمراہ کروں گا۔ سوائے تیرے ان

مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۸۳﴾ قَالَ فَالْحَقُّ ۡ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ﴿۸۴﴾ لَاَمْلَئَنَّ

ان میں سے | جو چنے ہوئے ہیں | فرمایا | پس یہی حق ہے | اور حق ہی | میں کہتا ہوں | کہ میں ضرور بھر دوں گا

بندوں کے جو مخلص ہیں۔ فرمایا ٹھیک بات یہ ہے اور میں ہمیشہ ٹھیک بات ہی کہتا ہوں کہ میں تجھ

جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۵﴾ قُلْ مَآ اَسْــَٔـلُكُمْ

دوزخ کو | تجھ سے | اور ان سے جو تیری پیروی کریں گے | ان میں سے | سب | کہہ دیجئے | نہیں مانگتا میں تم سے

سے اور تیرے سب ماننے والوں سے دوزخ کو بھر دوں گا۔ آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس (تبلیغ)

(۷۲) پس جب میں اس انسان کو پورے طور پر بنا چکوں اور اپنی پیدا کی ہوئی روح اس میں پھونک دوں تو تم سب اس کے احترام میں اس کو سجدہ کرو۔

(۷۳) پس حسب ارشاد سب کے سب فرشتوں نے سجدہ کیا۔

(۷۴) مگر ابلیس نے نہ کیا وہ ضد کرتا رہا اور کافر ہو گیا۔

(۷۵) حکم ہوا اے ابلیس! جس آدمؑ (انسانوں کے باپ) کو میں نے خود اپنے دست قدرت سے براہ راست پیدا کیا اس کے آگے تعظیم کا سجدہ کرنے سے تجھے کس بات نے روکا۔ کیا باوجود اس کے مستحق تعظیم ہونے کے تو نے ناحق تکبر کیا یا تو اس سے اونچے درجے کا تھا؟

(۷۶) شیطان بولا میں آدم سے بہتر ہوں کیونکہ تو نے مجھے تو آگ سے پیدا کیا اور اس کو مٹی سے اور آگ مٹی سے بہتر ہے۔

(۷۷) حکم ہوا تو یہاں سے نکل جا تو مردود ہے۔

(۷۸) اور بلاشبہ قیامت کے دن تک تجھ پر لعنت ہے۔

(۷۹) بولا اے میرے پروردگار! مجھے قیامت تک دنیا میں زندہ رہنے کی مہلت دے۔

(۸۰) فرمایا جا تجھے مہلت دی گئی۔

(۸۱) اس روز قیامت تک جس کے قائم ہونے کا وقت اللہ کے ہاں مقرر اور معلوم ہے۔

(۸۲) بولا تیری عزت کی قسم میں ان سب بنی آدم کو ضرور حق سے گمراہ کروں گا۔

(۸۳) سوائے تیرے ایماندار برگزیدہ بندوں کے۔

(۸۴) اللہ نے فرمایا: کہ یہ بات بالکل حق ہے اور میں سچ ہی کہتا ہوں۔

(۸۵) میں تجھ سے اور ان لوگوں سے جو تیری پیروی کریں گے دوزخ کو بھر دوں گا۔

افعال: خَلَقْتُ: میں نے بنایا' میں نے پیدا کیا' ماضی (واحد متکلم)۔ قَعُوْا: تم گر پڑو' جھک جاؤ' امر (جمع مذکر حاضر)۔ اَسْتَکْبَرْتَ: یہ تو نے غرور کیا؟' اصل میں اَ اِسْتَکْبَرْتَ تھا' دوسری ہمزہ جو وصلی تھی حذف ہوگئی' پہلی ہمزہ استفہام انکاری کی ہے' اِسْتَکْبَرْتَ ماضی (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: لَعْنَتِیْ: میری لعنت' پھٹکار' میری طرف سے پھٹکار' لَعْنَۃِ مضاف' ی (ضمیر واحد متکلم) مضاف الیہ۔

عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ﴿۸۶﴾ اِنْ هُوَ
اُس پر | کوئی اجر | اور نہ میں ہوں | تکلف کرنے والوں میں سے | نہیں یہ (قرآن)
کوئی اُجرت طلب نہیں کرتا اور نہ میں تکلف کرنے والا ہوں۔

اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ﴿۸۸﴾
مگر | نصیحت | تمام جہانوں کے لئے | اور تم ضرور جان لوگے | اس کا حال | کچھ مدت بعد
یہ تو جہانوں کے لئے نصیحت ہے۔ اور جلد ہی یقیناً تم لوگوں کو اس کی حقیقت معلوم ہوجائے گی۔

سُوْرَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَمَانِ رُكُوْعَاتٍ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
سورہ زمر مکہ میں نازل ہوئی اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | پچھتر آیتیں اور آٹھ رکوع ہیں
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ
نازل کی گئی ہے | یہ کتاب | اللہ کی طرف سے جو بڑا غالب | حکمت والا ہے | بیشک ہم نے | نازل کی | آپ کی طرف
یہ کتاب غالب اور حکمت والے اللہ کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ بیشک ہم نے اس کتاب کو آپ کی

الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ﴿۲﴾ اَلَا لِلّٰهِ
یہ کتاب | برحق | پس عبادت کرو اللہ کی | خالص کرتے ہوئے | اس کے لئے عبادت کو | سنو | اللہ ہی کے لئے ہے
طرف حق و صداقت کے ساتھ اُتارا ہے۔ سو اللہ تعالیٰ کی بندگی خلوص سے کرو۔ یاد رکھو! خالص

الدِّيْنُ الْخَالِصُ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ
عبادت | خالص | اور جنہوں نے | بنالئے ہیں | سوائے اس کے | (اور) کارساز | کہ ہم نہیں | عبادت کرتے ان کی
بندگی اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دیگر کارساز ٹھہرا رکھے ہیں (وہ کہتے ہیں) کہ ہم

اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا
مگر اس لئے کہ وہ قریب کردیں ہمیں | اللہ سے | بہت نزدیک | بیشک اللہ | فیصلہ کرے گا | ان کے درمیان | ان باتوں میں
ان کی عبادت اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ کے قریب تر کردیں۔ بیشک (ایک دن آئے گا) جب اللہ ان کے درمیان اس بات

هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ﴿۳﴾
جن میں وہ | اختلاف کرتے تھے | بیشک اللہ | ہدایت نہیں کرتا | اس کو جو ہے | جھوٹا | ناشکرا
کا فیصلہ کردے گا جس میں وہ جھگڑ رہے ہیں بیشک اللہ اس شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا اور انکار کرنے والا ہو۔

لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ
اگر چاہتا | اللہ کہ | بنائے | کسی کو بیٹا | تو چن لیتا | اپنی مخلوقات میں سے | جس کو چاہتا
اگر اللہ چاہتا کہ (کسی کو اپنا) بیٹا بنالے تو اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہتا، پسند کرلیتا (مگر)

سُبْحٰنَهٗ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۴﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
وہ تو پاک ہے | وہی اللہ ہے | اکیلا | بڑا غالب | اس نے پیدا کیا | آسمانوں | اور زمین کو
وہ پاک ہے (ان کمزوریوں سے) وہ اللہ اکیلا اور زبردست ہے۔ اُسی نے آسمانوں اور زمین کو حکمت سے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸۶) آپ کہہ دیجئے کہ میں اس تبلیغ دین پر تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا اور نہ از خود نبی بنتا ہوں کہ تم اس کے سننے سے انکار کرتے ہو۔
(۸۷) یہ قرآن تو محض دنیا والوں کے لئے نصیحت ہے اس میں کوئی دنیاوی غرض پوشیدہ نہیں ہے۔
(۸۸) اور کچھ مدت کے بعد اس قرآن کی اصل حقیقت معلوم ہو جائے گی کہ واقعی وہی برحق ہے۔

سورۂ الزمر

زُمر جمع **زُمــرۃ** بمعنی "گروہ" چونکہ اس سورۃ کے آخر میں دوزخیوں اور جنتیوں کے گروہوں کا جنت و دوزخ میں داخل ہونا بیان ہوا ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) یہ کتاب (قرآن) اس اللہ کی نازل کی ہوئی ہے جو بڑا زبردست حکمت والا ہے اس لئے اس کا کوئی حکم نافذ ہوئے بغیر نہ رہے گا جو حکم بھی ہے انسانی فطرت کے عین مطابق ہے۔

(۲) اس میں آپؐ کے ذریعے سے امت کو خطاب ہے اور اس میں ذرا شک نہیں کہ یہ کتاب برحق ہم نے ہی آپ کی طرف نازل کی ہے۔ پس آپ دستور کے مطابق اللہ کی عبادت کرتے رہیئے جس میں شرک وریا کی ملاوٹ نہ ہو۔

(۳) سنو! خالص عبادت تو اللہ ہی کا حق ہے اور جن مشرکین نے اللہ کے سوا اور کارساز مقرر کئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم تو ان بتوں کو معبود حقیقی نہیں سمجھتے بلکہ ان کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ سے قریب کردیں سو اہل حق سے جن باتوں میں وہ اختلاف کر رہے ہیں بیشک اللہ قیامت کے روز ان کا فیصلہ کردے گا۔ واقعی اللہ ایسے جھوٹے اور حق سے انکار کرنے والے کو سیدھے راستے پر نہیں لاتا۔

(۴) اگر اللہ کسی کو اپنا بیٹا بنانا چاہتا جیسا کہ یہود حضرت عزیرؑ کی نسبت یا نصاریٰ حضرت مسیحؑ کی نسبت خیال کرتے ہیں تو وہ اپنی مخلوقات میں سے جسے چاہتا اپنا بیٹا منتخب کرلیتا لیکن وہ تو ان سب عیوب و نقائص اور اولاد کی ضرورت سے پاک ہے۔ اللہ تو ایک ہی ہے اور بڑا غالب ہے۔

افعال: **تَعۡلَمُنَّ**: تم ضرور جان لوگے' تم ضرور معلوم کرلوگے' مضارع بانون تاکید (جمع مذکر حاضر)۔ **یُقَرِّبُوۡا**: کہ وہ قریب پہنچادیں' مقرب بنادیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: **الۡمُتَکَلِّفِیۡنَ**: بناوٹ کرنے والے' یعنی اپنی طرف سے قرآن بنالینے والے یا لوگوں کو دکھانے کے لئے اطاعت خداوندی کا اظہار کرنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ **مُخۡلِصًا**: خالص کرلینے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔

بِالْحَقِّ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ

برحق | وہ لپیٹتا ہے رات کو | دن پر | اور لپیٹتا ہے | دن کو | رات پر | اور اس نے تابع کر دیا

بنایا ہے اور وہی رات کو دن پر لپیٹتا ہے اور دن کو رات پر لپیٹ دیتا ہے اور اسی نے

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَّجْرِي لِاَجَلٍ مُّسَمًّى اَلَا هُوَ الْعَزِيزُ

سورج | اور چاند کو | ہر ایک چل رہا ہے | ایک وقت | مقرر تک | یاد رکھو | وہی ہے | بڑا زبردست

سورج اور چاند کو مطیع کر دیا ہے کہ ہر ایک مقرر وقت تک چلتا رہے گا۔ سنو! وہ غالب اور بڑا

الْغَفَّارُ ۝۵ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا

بخشنے والا | اُس نے پیدا کیا تمہیں | ایک جان (آدمؑ) سے | پھر | اس نے بنائی | اس سے | اس کی بیوی

بخشنے والا ہے۔ اس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، پھر اس سے اس کا جوڑا بنایا

وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ يَخْلُقُكُمْ فِي بُطُونِ

اور اُتارے | تمہارے لئے | چوپایوں میں سے | آٹھ | نر و مادہ | پیدا کرتا ہے تمہیں | پیٹوں میں

اور چوپایوں میں سے تمہارے لئے آٹھ نر و مادہ بھیجے۔ وہ تمہیں تمہاری ماؤں کے

اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِي ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ

تمہاری ماؤں کے | ایک (مرحلہ) تخلیق میں | بعد | (ایک اور) تخلیق کے | تین اندھیروں میں

پیٹ میں، مختلف مراحل میں تین اندھیروں کے اندر تخلیق کرتا ہے۔

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُصْرَفُونَ ۝۶

یہی اللہ | تمہارا رب ہے | اسی کی ہے | حکومت | اور کوئی معبود نہیں | سوائے اس کے | پس کہاں | لوٹائے جا رہے ہو؟

سنو! یہی تمہارا اللہ ہے جو تمہاری پرورش کرتا ہے، اُسی کی بادشاہی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، تو پھر کس طرف جا رہے ہو؟

اِنْ تَكْفُرُوا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ

اگر | تم انکار کرو | تو بیشک | اللہ | بے نیاز ہے | تم سے | اور وہ پسند نہیں کرتا | اپنے بندوں کے لئے

اگر تم ناشکری و کفر کرو گے تو (یاد رکھو کہ) اللہ کو تمہاری پرواہ نہیں اور نہ وہ اپنے بندوں کی جانب سے ناشکری

الْكُفْرَ وَاِنْ تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ

کفر کو | اور اگر تم شکر کرو | تو وہ اُسے پسند کرتا ہے | تمہارے لئے | اور نہیں اٹھائے گا | کوئی بوجھ اُٹھانے والا | بوجھ

کو پسند کرتا ہے اور اگر تم شکر کرو، تو وہ تمہاری اس بات کو پسند کرتا ہے۔ اور (سنو!) کوئی بوجھ اُٹھانے والا کسی دوسرے

اُخْرٰى ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ

دوسرے کا | پھر | اپنے رب کی طرف ہی | تمہیں لوٹنا ہے | پھر وہ تمہیں بتا دے گا | وہ جو | تم کرتے رہے ہو

کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا، پھر تم سب کو لوٹ کر اپنے رب کی طرف جانا ہے، سو وہ تمہیں سب کچھ بتائے گا جو تم کرتے تھے۔

اِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝۷ وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا

بیشک وہ جاننے والا ہے | رازسینوں کے | اور جب پہنچتی ہے | انسان کو | کوئی تکلیف | تو پکارتا ہے

بیشک وہ تمہارے سینوں کے اندر چھپی ہوئی باتوں کو بھی جانتا ہے۔ اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے رب

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵) اس نے آسمانوں اور زمین کو ایک حقیقی مصلحت سے پیدا کیا ہے۔ وہ اپنی قدرت سے رات کو دنیا پر چھا کر دن کو اس کے پردہ میں اور دن کو چھا کر رات کو اس کے پردہ میں چھپا دیتا ہے اور اس نے اپنی قدرت سے سورج اور چاند کو اپنے قوانین فطرت کے تابع کر رکھا ہے کہ ہر ایک وقت مقرر تک برابر چل رہا ہے۔ ذرا سا فرق نہیں لا سکتا۔ سنو! اللہ ہی بڑا زبردست اور بڑا معاف کرنے والا ہے۔

(۶) اس نے تم بنی آدم کو ایک جان (آدم) سے پیدا کیا اور خود آدم علیہ السلام سے ان کی بیوی کو پیدا کیا اور اس نے تمہاری ضروریات زندگی کے لئے آٹھ جنس (نر و مادہ اونٹ' گائے' بھیڑ' بکری) چوپائے پیدا کر دیئے اور وہی تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ میں یکے بعد دیگرے تین اندھیروں (یعنی پیٹ' رحم اور وہ جھلی جس میں بچہ منڈھا ہوا ہوتا ہے) میں مختلف قسم کی مخلوق یعنی نطفہ سے جما ہوا خون اور اس سے گوشت کا لوتھڑا اس سے ہڈیاں اور ہڈیوں پر گوشت چڑھا کر پورا جاندار بناتا ہے وہی قادر مطلق اللہ جس کی صفات کمال اوپر مذکور ہوئی ہیں تمہارا پروردگار ہے سب عالم پر اسی کی حکومت ہے اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں پس تم کہاں حق سے پھرے جا رہے ہو۔

(۷) اگر تم انکار کرو تو اللہ بے نیاز ہے تمہارے انکار سے اس کی خدائی میں کوئی فرق نہیں آ سکتا مگر وہ اپنے بندوں کے لئے اپنی ذات کا انکار پسند نہیں کرتا اگر اس کے رب ہونے کا اقرار کر کے تم اس کا شکر کرو تو وہ اسے پسند کرتا ہے اور آخرت میں کوئی مجرم دوسرے کے جرموں کی ذمہ واری اپنے ذمے نہ لے گا پھر تم کو جواب دہی کے لئے اسی کے دربار میں لوٹ کر جانا ہے پس جو کچھ بھی تم دنیا میں کرتے رہے وہ تمہیں ایک ایک کر کے بتا دے گا واقعی وہ دلوں کے رازوں کو خوب جانتا ہے۔

افعال: یُکَوِّرُ: وہ لپیٹتا ہے' چڑھاتا ہے' تہہ کرتا ہے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ یَرْضَهُ: وہ اس کو پسند کرتا ہے' مضارع (واحد مذکر غائب)' ۂ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔

رَبَّهٗ مُنِيۡبًا اِلَيۡهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعۡمَةً مِّنۡهُ نَسِىَ

اپنے ربّ کو | رجوع کرکے | اس کی طرف | پھر | جب | وہ اسے عطا کرے | کوئی نعمت | اپنی طرف سے | تو وہ بھول جاتا ہے

کی طرف رجوع کرکے اس سے دعائیں مانگتا ہے پھر جب وہ اس کو کوئی نعمت عطا کرتا ہے جس کے لئے وہ پہلے

مَا كَانَ يَدۡعُوۡۤا اِلَيۡهِ مِنۡ قَبۡلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنۡدَادًا لِّيُضِلَّ

کہ پکارتا تھا | جس کے لئے | اس سے پہلے | اور وہ بنالیتا ہے | اللہ کے لئے | شریک | تاکہ گمراہ کرے

دعائیں کیا کرتا تھا تو اس کو بھول جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے لئے شریک ٹھہرانے لگتا ہے تاکہ اس کی راہ سے

عَنۡ سَبِيۡلِهٖ‌ ؕ قُلۡ تَمَتَّعۡ بِكُفۡرِكَ قَلِيۡلًا ‌ۖ اِنَّكَ مِنۡ اَصۡحٰبِ النَّارِ ﴿۸﴾

اس کے راستے سے | کہہ دیجئے فائدہ اٹھالے | اپنے کفر کے ساتھ | تھوڑا | بیشک تو | دوزخ والوں میں سے ہے

(دوسروں کو بھی) گمراہ کرے۔ آپؐ کہہ دیجئے کہ تو اپنے کفر سے (چند روز) فائدہ اُٹھا لے بیشک تو جہنمی ہے۔

اَمَّنۡ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيۡلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحۡذَرُ الۡاٰخِرَةَ

بھلا وہ شخص جو ہو | عبادت کرنے والا | رات کے اوقات میں | سجدہ میں | اور قیام کی حالت میں | ڈرتا ہے آخرت سے

(کیسا ایسا شخص بہتر ہے) یا وہ جو رات کے اوقات کو سجدہ اور قیام کرکے عبادت میں گزارتا ہے، آخرت سے ڈرتا ہے

وَيَرۡجُوۡا رَحۡمَةَ رَبِّهٖ‌ؕ قُلۡ هَلۡ يَسۡتَوِى الَّذِيۡنَ يَعۡلَمُوۡنَ

اور امید رکھتا ہے رحمت کی | اپنے رب کی | کہہ دیجئے کیا | برابر ہیں | وہ لوگ جو | جانتے ہیں

اور اپنے رب کی رحمت کا طلب گار ہوتا ہے پوچھئے کیا وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں، بے علموں

وَالَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ‌ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ﴿۹﴾ قُلۡ يٰعِبَادِ

اور وہ لوگ جو | نہیں جانتے | واقعی | نصیحت قبول کرتے ہیں | عقل والے | کہہ دیجئے | اے میرے بندو!

کے برابر ہوسکتے ہیں؟ بات صرف یہ ہے کہ نصیحت وہی لوگ حاصل کرتے ہیں جو عقلمند ہیں کہہ دیجئے اے میرے مومن بندو!

الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوۡا رَبَّكُمۡ‌ؕ لِلَّذِيۡنَ اَحۡسَنُوۡا فِىۡ هٰذِهِ

جو | ایمان لائے ہو | ڈرو | اپنے رب سے | ان کے لئے | جنہوں نے نیکی کی | اس

جو ایمان لاچکے ہو اپنے رب سے ڈرو (یاد رکھو کہ) جن لوگوں نے اس دنیا میں اچھے کام کئے ہیں

الدُّنۡيَا حَسَنَةٌ‌ؕ وَاَرۡضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ‌ؕ اِنَّمَا يُوَفَّى

دُنیا میں | بھلائی ہے | اور زمین | اللہ کی | وسیع ہے | بلاشبہ | دیا جائے گا

ان کا انجام بہت اچھا ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کی زمین بہت وسیع ہے (یاد رکھو کہ) جو لوگ صبر سے

الصّٰبِرُوۡنَ اَجۡرَهُمۡ بِغَيۡرِ حِسَابٍ ﴿۱۰﴾ قُلۡ اِنِّىۡۤ اُمِرۡتُ اَنۡ اَعۡبُدَ اللّٰهَ

صبر کرنے والوں کو | ان کا اجر | بے حساب | کہہ دیجئے | بیشک مجھے حکم دیا گیا ہے | کہ میں عبادت کروں | اللہ کی

کام لیتے ہیں ان کو بے حساب اجر و ثواب ملے گا کہہ دیجئے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں

مُخۡلِصًا لَّهُ الدِّيۡنَ ﴿۱۱﴾ وَاُمِرۡتُ لِاَنۡ اَكُوۡنَ اَوَّلَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ﴿۱۲﴾

خالص کرتے ہوئے | اس کیلئے | دین کو | اور مجھے حکم دیا گیا ہے | کہ میں بنوں | سب سے اول | فرماں بردار

اخلاص سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں۔ اور مجھے یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلے (خود) (اللہ کے احکام) تسلیم کروں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸) اورانسان ایسا احسان بھلانے والا ہے کہ جب اس کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو دل سے اللہ کی طرف رجوع ہو کر پکارتا ہے اور جب وہ اپنی طرف سے اسے نعمت عطا کرتا ہے تو جس مصیبت کے دور کرنے کے لئے اللہ کو پہلے پکارتا تھا اسے بھول جاتا ہے اور اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانے لگتا ہے کہ فلاں بت یا معبود نے اپنی مہربانی سے میری اس مصیبت کو دور کر دیا تا کہ دوسروں کو بھی اللہ کی راہ سے گمراہ کر دے آپؐ نعمت کے ایسے ناشکرے سے کہہ دیجئے کہ تھوڑی مدت اپنے اس کفر میں زندگی سے فائدہ اٹھالے اس کے بعد تو تُو سیدھا جہنم میں جائے گا۔

(۹) بھلا جو شخص رات کے اوقات میں سجدہ اور قیام کی حالت میں اللہ کی عبادت کرتا اور آخرت میں عذاب الٰہی سے ڈرتا اور اس کی رحمت کی امید رکھتا ہے وہ ایک نافرمان بندے کے برابر ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کہہ دیجئے کہ کیا عالم اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں اور نصیحت تو واقعی اہل عقل ہی حاصل کر سکتے ہیں۔

(۱۰) کہہ دیجئے مسلمانو! اپنے پروردگار سے ہمیشہ ڈرتے رہا کرو جو نیکوکار ہیں ان کے لئے تو دنیا میں بھی بھلائی ہے اور اللہ کی زمین بڑی وسیع ہے اگر ایک جگہ تمہیں نیکی (ایمان وعمل صالح) سے روکا جائے تو دوسری جگہ سہی ہجرت کر جاؤ۔ یقین جانو کہ اللہ کے دین کی خاطر مصیبتیں برداشت کرنے والوں کو بے حساب اجر دیا جائے گا۔

(۱۱) کہہ دیجئے مجھے تو یہی حکم ہے کہ صرف اللہ کی عبادت کروں جس میں شرک اور ریا کی ملاوٹ تک نہ ہو۔

(۱۲) اور نیز مجھے حکم ہے کہ میں خود سب سے پہلے خدا کے حکم کو ماننے والا (مسلمان) بنوں۔

افعال: تَمَتَّعْ: تو فائدہ اٹھا' تو برت لے' امر (واحد مذکر حاضر)۔ خَوَّلَهٗ: اس کو عطا کیا' اس کو دیا' ماضی (واحد مذکر غائب)' ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ یُوَفّٰی: پورا دیا جائے گا' مضارع مجہول (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: سَاجِدًا: سجدہ کرنے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ قَانِتٌ: خضوع اور عاجزی کرنے والا' فرائض طاعت کو ادا کرنے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔

قُلْ اِنِّیْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۳﴾ قُلِ
کہہ دیجئے | کہ بے شک میں ڈرتا ہوں | اگر میں نافرمانی کروں | اپنے رب کی | عذاب سے | ایک بڑے دن کے | کہہ دیجئے
آپ کہہ دیجئے کہ مجھے بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں۔ کہہ دیجئے

اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِیْنِیْ ﴿۱۴﴾ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ
اللہ (ہی) کی | میں عبادت کرتا ہوں | خالص کرتے ہوئے اس کیلئے | اپنے دین کو | پس تم عبادت کرو | جس کی تم چاہو | اس کے سوا
میں تو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت اخلاص سے کرتا ہوں سو تم اس کے سوا جس کی چاہو عبادت کرو۔

قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَ اَهْلِیْهِمْ یَوْمَ
کہہ دیجئے | بلاشبہ | نقصان اٹھانے والے | تو وہی ہیں جنہوں نے | نقصان میں رکھا | اپنے آپ کو | اور اپنے گھر والوں کو | روز
کہہ دیجئے کہ گھاٹے میں تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو قیامت کے دن خسارے

الْقِیٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۵﴾ لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ
قیامت میں | سنو! یہی ہے | وہ نقصان | واضح | ان کے لئے | ان کے اوپر (بھی) | بادل ہوں گے
میں ڈال دیا سنو! یہی بڑا خسارہ ہے۔ اُن کے اُوپر بھی آگ کے بادل

مِّنَ النَّارِ وَ مِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ یُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ یٰعِبَادِ
آگ کے | اور ان کے نیچے (بھی) | بادل | یہی (بات) ہے | ڈراتا ہے اللہ جس سے | اپنے بندوں کو | اے میرے بندو!
ہوں گے اور ان کے نیچے بھی (آگ کے) بادل یہ وہ عذاب ہے کہ جس سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ اے میرے بندو!

فَاتَّقُوْنِ ﴿۱۶﴾ وَ الَّذِیْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ یَّعْبُدُوْهَا وَ اَنَابُوْۤا
مجھ سے ڈرتے رہو | اور جو لوگ | بچتے رہے | شیطانوں سے | ان کے پوجنے سے | اور انہوں نے رجوع کیا
تم مجھ ہی سے ڈرو۔ وہ لوگ جو بتوں کی عبادت کرنے سے بچے رہے اور اللہ کی طرف

اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰی ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿۱۷﴾ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ
اللہ کی طرف | ان کے لئے | خوشخبری ہے | پس خوشخبری دیجئے | میرے بندوں کو | جو | توجہ سے سنتے ہیں | بات کو
رجوع کرتے رہے انہی کے لئے خوشخبری ہے۔ سو میرے ان بندوں کو خوشخبری سنائیے جو کلام الٰہی سنتے ہیں پھر اس کی

فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمْ
پھر پیروی کرتے ہیں | اس کی بہترین بات کی | یہی ہیں | جن کو ہدایت دی | اللہ نے | اور یہی لوگ ہیں
اعلیٰ باتوں پر عمل کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور یہی وہ لوگ ہیں

اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۸﴾ اَفَمَنْ حَقَّ عَلَیْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ؕ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ
عقل والے | پس کیا وہ شخص | کہ ثابت ہوا | جس پر | کلمہ عذاب کا | پس کیا آپ | چھڑا سکتے ہیں
جو عقلمند ہیں۔ تو کیا وہ شخص جس پر عذاب کا حکم ثابت ہوچکا۔ کیا آپ اس کو آگ میں

مَنْ فِی النَّارِ ﴿۱۹﴾ لٰكِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ
اس کو جو | آگ میں ہے | لیکن | جو لوگ | ڈرتے رہے | اپنے رب سے | ان کے لئے | بالا خانے ہیں
سے نکال لیں گے۔ لیکن وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے رہے اُن کے لئے ایسے بالا خانے ہوں گے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۳) کہہ دیجئے کہ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے آخرت میں بڑے ہولناک دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔

(۱۴) کہہ دیجئے کہ میں تو صرف اللہ ہی کی عبادت کرتا ہوں ایسی عبادت جس میں شرک اور ریا کاری کی ملاوٹ نہیں۔

(۱۵) تمہیں اختیار ہے اس کے سوا جس کی چاہو عبادت کرو۔ تم اس کے خود جوابدہ ہوگے اور کہہ دیجئے کہ قیامت کے روز نقصان اٹھانے والے وہی لوگ ہوں گے جنہوں نے دنیا میں دین حق کو ماننے سے انکار کر کے اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو نقصان میں رکھا اور کان کھول کر سن لو کہ واضح نقصان یہی ہے۔

(۱۶) ایسے منکرین کے لئے قیامت میں اوپر اور نیچے دوزخ کی آگ کے سائبان ہوں گے (ان کا اوڑھنا' بچھونا سب آگ ہی کا ہوگا) اسی عذاب دوزخ سے اللہ اپنے بندوں کو انبیاءؑ کے ذریعے سے ڈراتا رہتا ہے کہ میرے بندو! میرے عذاب سے ڈرتے رہو۔

(۱۷) اور جو لوگ شیاطین کے بہکانے سے غیر اللہ کی عبادت کرنے سے علیحدہ رہے اور ہمیشہ ہر کام میں اللہ کی جناب میں رجوع کرتے رہے انہی کے لئے خوشخبری ہے سو آپ ؐ میرے ایسے نیک بندوں کو میری رحمت کی خوشخبری سنا دیجئے۔

(۱۸) جو حق بات کو توجہ سے سنتے اور اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں یہی لوگ اللہ کی طرف سے ہدایت یافتہ ہیں اور یہی عقل والے ہیں۔

(۱۹) پس وہ بد بخت جس پر عذاب کا حکم ثابت ہو چکا ہے کیا آپ ایسے دوزخی کو عذاب دوزخ سے رہائی دلا سکتے ہیں؟

افعال: عَصَیْتُ: میں نے نافرمانی کی' میں نے حکم نہ مانا' ماضی (واحد متکلم)۔ اِجْتَنَبُوْا: وہ بچے' انہوں نے پرہیز کیا' ماضی (جمع مذکر غائب)۔ اَنَابُوْا: وہ رجوع ہوئے' ماضی (جمع مذکر غائب)۔ تُنْقِذُ: تو نجات دلاتا ہے' دلائے گا' تو چھڑاتا ہے' چھڑائے گا' مضارع (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: اَحْسَنَهٗ: اس کا بہتر' اَحْسَنَ مضاف ٗهُ (ضمیر واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔

مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۵ وَعْدَ اللّٰهِ
جن کے اوپر | اور بالاخانے ہیں | بنے ہوئے | چلتی ہوں گی | ان کے نیچے | نہریں | یہ وعدہ ہے | اللہ کا
جن کے اوپر (مزید) منزلیں بنی ہوں گی جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی (یہ) اللہ کا وعدہ ہے

لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ﴿۲۰﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً
نہیں خلاف کرتا | اللہ | اپنے وعدے کے | کیا تو نے دیکھا نہیں | کہ اللہ ہی | اُتارتا ہے | آسمان سے | پانی
اللہ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔ کیا تم نے بغور نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں سے بارش نازل کی

فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ
پھر چلا دیتا ہے اس کو | چشمے بنا کر | زمین میں | پھر وہ نکالتا ہے اس سے | کھیتی | کہ مختلف ہیں | رنگ اس کے
پھر اس کو زمین کے اندر چشموں میں چلا دیا' پھر اس سے مختلف رنگوں کی کھیتیاں پیدا کرتا ہے

ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
پھر وہ خشک ہو جاتی ہے | پھر تو دیکھتا ہے اس کو | زرد | پھر | کر دیتا ہے اسے | ریزہ ریزہ | بیشک | اس میں
پھر وہ خشک ہو جاتی ہیں' پھر تم دیکھتے ہو کہ وہ زرد پڑ گئی ہیں پھر وہ انہیں چورا چورا کر دیتا ہے۔ اس میں یقیناً

لَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ
نصیحت ہے | عقل والوں کے لئے | پس کیا وہ | کہ کھول دیا | اللہ نے | سینہ اُس کا | اسلام کے لئے
عقلمندوں کے لئے نصیحت ہے۔ پھر کیا وہ شخص جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا

فَهُوَ عَلٰي نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ
پس وہ | روشنی پر ہے | اپنے رب کی طرف سے | پس افسوس ہے | کہ سخت ہیں | دل جن کے | اللہ کی یاد سے
ہو اور وہ اپنے رب کی طرف سے (ہدایت کی) روشنی پر ہو (گمراہوں جیسا ہو سکتا ہے) سو جن لوگوں کے دل اللہ کے ذکر سے (غافل ہونے

اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۲﴾ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا
یہی لوگ ہیں | کھلی گمراہی میں | اللہ نے | نازل کیا | بہترین | کلام | یعنی کتاب
کی وجہ سے) سخت ہو چکے ہیں' ان کے لئے ہلاکت ہے یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔ اللہ نے بہترین کلام نازل فرمایا ہے' جو ایسی کتاب ہے

مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ڰ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ
ملتی جلتی | دہرائی جانے والی | کانپ اُٹھتی ہیں | اس سے | کھالیں | ان کی جو | ڈرتے ہیں | اپنے رب سے
جس کی باتیں باہم ملتی جلتی اور بار بار دہرائی گئی ہیں' جن سے وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں اُن کے بدن کانپ اُٹھتے ہیں۔

ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُدَى
پھر نرم ہو جاتی ہیں | اُن کی کھالیں | اور ان کے دل | اللہ کی یاد کی طرف | یہی ہے | ہدایت
پھر ان کے بدن اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے نرم پڑ جاتے ہیں۔ یہ اللہ کی ہدایت ہے

اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ
اللہ کی | ہدایت دیتا ہے | اس سے | جسے | وہ چاہتا ہے | اور جسے گمراہ کردے | اللہ | تو نہیں | اُس کو
وہ جس کو چاہتا ہے' اس کے ذریعہ راہ دکھاتا ہے اور جس کو اللہ گمراہ کر دے' اس کو کوئی ہدایت دینے والا

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۰) لیکن جو لوگ دنیا میں اللہ کی نافرمانی سے ڈرتے رہے ان کے لئے قیامت کے دن جنت میں بالا خانے تیار ہیں جن کے اوپر اور بالا خانے بنے ہوں گے ان کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے اور اللہ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کیا کرتا۔

(۲۱) اے مخاطب! کیا تو نے دیکھا نہیں کہ اللہ ہی آسمان کی طرف سے بادلوں سے پانی برساتا اور اس کو چشمے بنا کر زمین میں چلا دیتا ہے پھر اس پانی کے ذریعے سے مختلف رنگ کی کھیتی اگاتا ہے پھر وہ کھیتی اس کی وجہ سے زمین میں خوب اُوپر کو اُبھرتی بڑھتی اور پھلتی پھولتی ہے پھر پکنے کے بعد تو دیکھتا ہے کہ وہ زرد پڑ جاتی ہے پھر اللہ اسے ریزہ ریزہ کر ڈالتا ہے بیشک اس میں عقل والوں کے لئے نصیحت ہے کہ دنیا کی زندگی اور اس کا عیش و سامان سب ختم ہونے والی ہیں پھر اس میں یہ اتنی مصروفیت کیوں کہ آخرت کے لئے وقت ہی نہ بچے۔

(۲۲) پس کیا وہ شخص جس کا سینہ اللہ نے اسلام قبول کرنے کے لئے کھول دیا ہے اور وہ اس کی وجہ سے خدا کے نور ہدایت سے منور ہو رہا ہے ایک ازلی سنگدل کافر کے برابر ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں پس جن لوگوں کے دل ذکر الٰہی سے متاثر نہیں ہوتے ان پر سخت افسوس ہے یہی لوگ واضح گمراہی میں پڑے ہیں۔

افعال: تَرٰىهُ: تو اس کو دیکھتا ہے، دیکھے گا، مضارع (واحد مذکر حاضر) ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: غُرَفٌ: جنت کی منازل، جمع ہے، غُرْفَةٌ واحد۔ مَّبْنِيَّةٌ: تعمیر کردہ عمارت، اسم مفعول (واحد مونث)۔ يَنَابِيْعَ: چشمے، زمین، وہ سوت جن میں سے پانی پھوٹ کر نکلتا ہے، يَنْبُوْعٌ واحد۔ حُطَامًا: ریزہ ریزہ، چورا، روندن، جو چیز چورا ہو کر ریزہ ریزہ ہو جائے اور روندی جانے لگے "حطام" کہلاتی ہے۔

مِنْ هَادٍ ﴿۲۳﴾ اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

کوئی ہدایت دینے والا | پس کیا جو شخص | روکتا ہے | اپنے چہرے کے ساتھ | برے | عذاب سے | دن | قیامت کے

کوئی نہیں۔ کیا وہ شخص جو قیامت کے دن اپنے چہرے پر عذاب کو روکے گا (وہ نجات پانے والے کے

وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۲۴﴾ كَذَّبَ الَّذِيْنَ

اور کہا جائے گا | ظالموں سے | چکھو | جو | کچھ تم کیا کرتے تھے | جھٹلایا تھا | انہوں نے جو

برابر ہے) اور ظالموں سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے کمایا تھا اب اس کا مزہ چکھو۔ جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے بھی

مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۵﴾ فَاَذَاقَهُمُ

ان سے پہلے تھے | تو آ گیا ان پر | عذاب | جہاں سے | انہیں گمان تک نہ تھا | پس چکھائی ان کو

(پیغمبروں کو) جھٹلایا تھا۔ سو ان پر ایسی جانب سے عذاب آیا' جو ان کے خیال میں بھی نہ تھا۔ پس اللہ نے ان

اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا

اللہ نے | ذلت | زندگی میں دنیا کی | اور عذاب | آخرت کا | بہت ہی بڑا ہے | کاش وہ

کو دنیا ہی میں ذلت کا مزہ چکھایا اور آخرت کا عذاب یقیناً اس سے بھی زیادہ بڑا ہے۔ اے کاش!

يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ

جانتے | اور بیشک ہم نے بیان کردی | لوگوں کے لئے | اس قرآن میں | ہر قسم کی

ان کو علم ہوتا۔ اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لئے ہر طرح کی مثالیں بیان

مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ

مثال | تاکہ وہ | نصیحت حاصل کریں | قرآن | عربی (زبان میں) | جس میں کوئی عیب نہیں

کی ہیں تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ ہم نے قرآن واضح عربی زبان میں (نازل کیا ہے) جس میں کوئی

لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۲۸﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ

تاکہ وہ | بچیں | بیان کی | اللہ نے | ایک مثال | ایک ایسا آدمی (غلام) ہے | جس میں | کئی شریک ہیں

پیچیدگی نہیں تاکہ یہ لوگ پرہیزگاری اختیار کریں۔ اللہ نے ایک ایسے غلام کی مثال بیان کی ہے' جس کی ملکیت میں کئی

مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ۭ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۭ

باہم مخالف | اور ایک غلام ہے | سالم | ایک آدمی کا | کیا | وہ دونوں برابر ہیں | مثال میں

جھگڑالو (مالک) شریک ہیں۔ اور ایک ایسے شخص کی مثال بھی بیان کی ہے جو ایک ہی شخص کی ملکیت میں ہو' کیا دونوں کی حالت برابر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ

سب تعریف | اللہ کے لئے ہے | بلکہ | اکثر ان میں سے | نہیں جانتے | بیشک آپ (بھی) | مرنے والے ہیں | اور وہ (بھی)

ہوسکتی ہے؟ سب حمد و ثناء اللہ کے لئے ہے۔ مگر ان میں سے اکثر (اس بات کو) نہیں جانتے۔ بیشک آپ کو بھی مرنا ہے اور بلاشبہ یہ

مَّيِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿۳۱﴾

مرنے والے ہیں | پھر بیشک تم | قیامت کے دن | اپنے رب کے پاس | آپس میں جھگڑا کرو گے

بھی مرنے والے ہیں۔ پھر یقیناً تم سب قیامت کے دن اپنے جھگڑے اللہ کے سامنے پیش کرو گے۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۳) اللہ ہی نے یہ بہترین کلام کتاب الٰہی (قرآن) نازل کیا ہے جس کی تمام باتیں فطری اور معجز اور انسان کی دو جہان کی بھلائی کے لئے فائدہ مند ہونے میں باہم ملتی جلتی ہیں اور حفظ اور ضبط اور عمل کی آسانی کے لئے بار بار دہرائی گئی ہیں کہ جن سے اللہ سے ڈرنے والوں کے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور ان کی کھالیں اور دل اللہ کی یاد کے لئے بالکل نرم ہو جاتے ہیں یہی ہدایت الٰہی ہے اللہ جسے چاہے اس کے ذریعے سے راہ راست پر لے آتا ہے اور جسے وہ گمراہ کر دے کوئی اسے راہ پر لانے والا نہیں۔

(۲۴) پس کیا وہ کافر جو قیامت کے روز اپنے بچاؤ کے لئے آگ کے برے عذاب کو اپنے چہرے پر روکے گا مومن صالح کے برابر ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں اور ایسے ظالموں سے کہا جائے گا کہ یہ عذاب تمہارے برے اعمال کا بدلہ ہے جو تم دنیا میں کرتے تھے پس اس کا مزہ بھی چکھو۔

(۲۵) ان سے پہلی سرکش قوموں نے بھی دین حق کو جھٹلایا تھا پس ان کے کفر و شرک اور تکذیب کے بدلے عذاب الٰہی ان پر ایسے طور پر آ پڑا کہ انہیں وہم و گمان تک نہ تھا۔

(۲۶) پس ایسے لوگوں کو اللہ نے دنیا کی زندگی میں بھی ذلیل کر دیا اور آخرت کا عذاب تو اس سے کہیں بڑھ کر ہوگا۔ کاش! وہ اس بات کو جانتے۔

(۲۷) اور اس قرآن میں ہم نے لوگوں کی ہدایت کے لئے ہر قسم کی مثال بیان کر دی ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

(۲۸) یہ قرآن عربی میں نازل کیا گیا ہے جس میں لفظی و معنوی کسی قسم کی خرابی نہیں تاکہ لوگ پرہیزگار بن جائیں۔

(۲۹) چنانچہ اللہ نے ایک مثال بیان کی ہے کہ ایک غلام ہے جس کی ملکیت میں کئی لوگ باہم مخالف شریک ہیں کہ ان میں سے ہر ایک مالک اس کو اپنے ہی کام میں لگانا چاہتا ہے جس سے اس کو سخت پریشانی ہوتی ہے اور ایک غلام سالم ایک ہی مالک کی ملکیت ہے اور با آسانی اس کے احکام کی تعمیل کر سکتا ہے کیا ان دونوں کی حالت برابر ہے؟ ہرگز نہیں بالکل یہی مثال ہے مومن اور کافر کی ہے کہ مومن تو صرف ایک اللہ کی عبادت کرتا ہے اور کافر کئی معبودوں کی' پس سب تعریف اللہ کے لئے ہے مگر اکثر ان میں سے اس بات کو نہیں جانتے۔

(۳۰) بلاشبہ آپ کو بھی دنیا سے جانا ہے اور ایسا ہی کفار کو بھی ضرور مرنا ہے۔

(۳۱) پھر قیامت کے روز تم سب موحدین و مشرکین اپنے رب کے حضور میں جھگڑا کرو گے۔

افعال: تَقْشَعِرُّ: وہ لرزنے لگتی ہے' اس کا رواں کھڑا ہو جاتا ہے' مضارع (واحد مونث غائب)۔ تَلِیْنُ: وہ نرم ہو جاتی ہے' ہو جائے گی' مضارع (واحد مونث غائب)۔ یَتَّقِیْ: (کیا جو) کفر و معصیت سے بچتا ہے' وہ پرہیز کرتا ہے' بچتا ہے' بچے گا' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ تَخْتَصِمُوْنَ: تم جھگڑا کرو گے' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: مَثَانِیَ: دوہرا کرنا' تکرار کرنا' اعادہ کرنا' چھانٹ لینا (جمع منصوب نکرہ)' مَثْنٰی واحد۔ مُتَشٰکِسُوْنَ: جھگڑالو' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ سَلَمًا: پورا' سالم' مصدر ہے۔ مَیِّتٌ: مرنے والا' مردہ' اسم صفت۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ

پس کون | زیادہ ظالم ہے | اس سے | جس نے جھوٹ بولا | اللہ پر | اور جھٹلایا | سچی بات کو

پھر اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے اور جب سچی بات اس کے پاس پہنچ جائے

اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِيْ جَآءَ

جب آئی اس کے پاس | کیا نہیں | دوزخ میں | ٹھکانا | کافروں کے لئے | اور جو | لایا

تو اس کو جھٹلائے کیا (ایسے) کافروں کا ٹھکانا دوزخ نہیں؟ اور جو سچی بات لے کر

بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ مَّا

سچی بات | اور جس نے تصدیق کی اس کی | وہی ہیں | پرہیزگار | ان کے لئے ہے | وہ جو

آیا اور جس نے اس کو سچا مانا وہی لوگ متقی ہیں۔ ان کے لئے ان کے پروردگار کے پاس

يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۴﴾ ۚۖ لِيُكَفِّرَ

وہ چاہیں گے | اپنے رب کے ہاں | یہی ہے | صلہ | اچھے لوگوں کا | تاکہ دور کردے

وہ سب کچھ ہے جو وہ چاہیں گے نیکی کرنے والوں کا یہی بدلہ ہے تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے

اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ

اللہ | ان سے | برائیاں | جو | انہوں نے کی تھیں | اور دے اللہ ان کو | ان کا اجر

بُرے کام جو انہوں نے کئے ان سے دور کر دے اور ان کے

بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ

بدلے میں ان نیک کاموں کے | جو | وہ کیا کرتے تھے | کیا نہیں | اللہ | کافی

نیک اعمال کا ان کو بہتر بدلہ دے کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے لئے

عَبْدَهٗ ؕ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ

اپنے بندے کے لئے | اور وہ ڈراتے ہیں آپ کو | ان لوگوں سے | جو اس کے سوا ہیں | اور جس کو | گمراہ کردے

کافی نہیں اور یہ منکر آپ کو (اللہ تعالیٰ) کے سوا اوروں سے ڈراتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جس کو گمراہ کرے

اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۶﴾ ۚ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ

اللہ | تو نہیں اس کے لئے | کوئی ہدایت دینے والا | اور جس کو ہدایت دے | اللہ | تو نہیں | اس کو | کوئی گمراہ کرنے والا

اس کو کوئی راہِ (ہدایت) دکھانے والا نہیں۔ اور جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے، اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں۔

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ ﴿۳۷﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ

کیا نہیں | اللہ | غالب | انتقام لینے والا؟ | اور اگر | آپ ان سے پوچھیں | کس نے

کیا اللہ تعالیٰ غالب (اور کافروں سے) بدلہ لینے والا نہیں۔ اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ

پیدا کیا | آسمانوں | اور زمین کو | تو وہ ضرور کہیں گے | اللہ نے | کہہ دیجئے

آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو یہ ضرور کہیں گے، اللہ نے۔ آپ فرمائیے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۲) پس جس نے اللہ کے لئے اولاد اور اس کے ساتھ شریک مقرر کر کے اس پر بہتان باندھا اور دین حق کو جھٹلایا۔ اس سے بڑھ کر اور کون ظالم ہو سکتا ہے ایسے ظالم کفار کا ٹھکانا دوزخ ہی ہے۔

(۳۳) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو اللہ کی طرف سے لوگوں کی ہدایت کے لئے دین حق لائے ہیں اور تمام مسلمان جنہوں نے حضورؐ کے ساتھ اس دین کی تصدیق کی ہے یہی لوگ پرہیزگار ہیں۔

(۳۴) قیامت کے روز اللہ کے یہاں جو کچھ وہ چاہیں گے انہیں ملے گا۔ نیک لوگوں کی یہی جزا ہے۔

(۳۵) ان پرہیزگاروں اور نیکوکاروں سے دنیا میں وہ گناہ جو غلطی سے ہوئے ہوں گے اللہ انہیں معاف کر دے گا اور جو نیک اعمال انہوں نے کئے ہوں گے ان کا انہیں پورا بدلہ عطا کرے گا۔

(۳۶) قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ تم جو ہمارے بتوں کی برائی بیان کرتے ہو کہیں وہ تمہیں دیوانہ نہ بنا دیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ ان کفار مکہ کی سخت گمراہی ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی دکھاوے کی دھمکی سے ڈراتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی مدد کے لئے کافی ہے اور واقعی جسے اللہ گمراہ کر دے اسے کوئی سیدھے راستے پر نہیں لا سکتا۔

(۳۷) اور جسے اللہ راہ پر لے آئے جیسا کہ اہل اسلام کو دین حق پر ایمان لانے کا حوصلہ دیا اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اللہ بڑا غالب انتقام لینے والا ہے ان مشرکین سے وہ ضرور انتقام لے گا اور اہل ایمان کو ان پر کامیاب فتح یاب فرمائے گا۔

افعال: کَذَبَ: اس نے جھوٹ باندھا، افتراء کیا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ یُکَفِّرَ: وہ دور کردے، ساقط کردے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ یُخَوِّفُوْنَكَ: وہ تجھے ڈراتے ہیں، مضارع (جمع مذکر غائب) كَ ضمیر (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: مَثْوًى: ٹھکانا، دراز مدت تک ٹھہرنے کا مقام، اترنے کا مقام، ظرف مکان مفرد، مَثَاوِی جمع۔ اَسْوَءَ: سب سے برا، افعل التفضیل کا صیغہ۔

أَفَرَءَيْتُم مَّا تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ إِنْ أَرَادَنِيَ ٱللَّهُ

پس کیا تم نے دیکھا | جن کو | تم پکارتے ہو | اللہ کے سوا | اگر | ارادہ کرے اللہ میرے لئے

بھلا بتاؤ کہ جن کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا پرستش کرتے ہو اگر اللہ تعالیٰ مجھے کوئی تکلیف

بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَـٰشِفَـٰتُ ضُرِّهِۦٓ أَوْ أَرَادَنِى بِرَحْمَةٍ

تکلیف دینے کا | (تو) کیا وہ | دور کرنے والے ہیں | اس تکلیف کو | یا وہ چاہے میرے لئے | کوئی مہربانی

دینا چاہے تو کیا وہ اس کی (دی ہوئی) تکلیف کو دور کر سکتے ہیں یا اللہ تعالیٰ مجھ پر مہربانی فرمانا چاہے

هَلْ هُنَّ مُمْسِكَـٰتُ رَحْمَتِهِۦ ۚ قُلْ حَسْبِىَ ٱللَّهُ ۖ

(تو) کیا | وہ | روکنے والے ہیں | اس کی مہربانی کو | کہہ دیجئے | کافی ہے مجھے | اللہ

تو کیا اس کی عنایت کو وہ روک سکتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے میرے لئے اللہ ہی کافی ہے

عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ ٱلْمُتَوَكِّلُونَ ﴿٣٨﴾ قُلْ يَـٰقَوْمِ ٱعْمَلُوا۟

اسی پر | بھروسہ کرتے ہیں | بھروسہ کرنے والے | کہہ دیجئے | اے میری قوم! | تم عمل کرو

اسی پر بھروسہ کرنے والے بھروسہ کرتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ اے میری قوم! تم اپنی جگہ پر

عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّى عَـٰمِلٌ ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٣٩﴾ مَن يَأْتِيهِ

اپنی جگہ پر | میں (بھی) عمل کر رہا ہوں | پس عنقریب تم جان لوگے | (کہ) کس پر | آتا ہے

اپنا کام کئے جاؤ میں بھی (اپنی جگہ) کام کئے جاتا ہوں پس عنقریب تم جان لو گے۔ کہ کس پر وہ عذاب

عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿٤٠﴾ إِنَّآ

عذاب | کہ رسوا کردے اس کو | اور اترتا ہے | اس پر | عذاب | دائمی | بیشک ہم نے

آتا ہے جو اسے (دنیا ہی میں) رسوا کر ڈالے اور کس پر (آخرت میں بھی) مستقل عذاب آتا ہے۔ ہم نے آپ

أَنزَلْنَا عَلَيْكَ ٱلْكِتَـٰبَ لِلنَّاسِ بِٱلْحَقِّ ۖ فَمَنِ ٱهْتَدَىٰ

نازل کی | آپ پر | یہ کتاب | لوگوں کے لئے | برحق | پس جس نے | ہدایت پائی

پر یہ کتاب لوگوں کی ہدایت کے لئے حق پر مبنی نازل کی ہے پس اب جو کوئی راہ ہدایت اختیار کرتا ہے

فَلِنَفْسِهِۦ ۖ وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۖ وَمَآ أَنتَ

تو اپنے لئے | اور جو | گمراہ ہوا | تو بیشک | وہ گمراہ ہوتا ہے | اپنے لئے | اور نہیں | آپ

تو وہ اپنے لئے اور جو گمراہ ہوتا ہے تو گمراہی سے اپنا ہی نقصان کرتا ہے اور آپ ان کے

عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ ﴿٤١﴾ ٱللَّهُ يَتَوَفَّى ٱلْأَنفُسَ حِينَ مَوْتِهَا

ان پر | ذمہ دار | اللہ | قبض کرتا ہے | روحوں کو | ان کی موت کے وقت

ذمہ دار نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی روحوں کو ان کی موت کے وقت قبض کرتا ہے اور ان

وَٱلَّتِى لَمْ تَمُتْ فِى مَنَامِهَا ۖ فَيُمْسِكُ ٱلَّتِى قَضَىٰ عَلَيْهَا

اور ان کو جو | نہیں مرتیں | ان کی نیند میں | تو روک لیتا ہے | اس کو | جس پر فیصلہ کردیا

(روحوں) کو بھی جن پر موت طاری نہیں ہوئی، نیند کے وقت (کھینچ لیتا ہے) پھر ان (روحوں) کو روک لیتا ہے جن پر موت کا حکم صادر

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۸) اور اگر آپؐ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو وہ اقرار کریں گے کہ اللہ ہی نے پیدا کیا پھر ان سے کہہ دیجئے کہ تمہارے یہ جھوٹے معبود جن کی تم عبادت کرتے ہو نہ مجھ سے اللہ کی بھیجی ہوئی مصیبت کو دور کر سکتے ہیں اور نہ اس کی رحمت کو مجھ سے روک سکتے ہیں تو کیا وہ اس قابل ہیں کہ ان کی عبادت کی جائے؟ ہرگز نہیں پس مجھے تو اللہ ہی کی مدد کافی ہے بھروسہ کرنے والے اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

(۳۹) کہہ دیجئے کہ اے میری قوم! تم اپنے جگہ حق کی مخالفت کرتے رہو میں اپنی جگہ پر دین حق کے قائم کرنے کی کوشش کرتا رہوں گا پھر کچھ دنوں بعد خود تمہیں معلوم ہو جائے گا۔

(۴۰) کہ ہم خدا کو ایک ماننے والوں اور تم مشرکین میں سے کس پر دنیا میں رسوا کرنے والا اور آخرت میں ہمیشہ کا عذاب نازل ہوتا ہے۔

(۴۱) اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ سچی کتاب (قرآن) ہم نے لوگوں کی ہدایت کے لئے آپؐ پر نازل کی ہے پس جو شخص اس پر ایمان لا کر سیدھے راستے پر آ گیا سو اس کا نفع اسی کو ہے اور جو گمراہ رہا اس کی مصیبت اسی پر پڑے گی اور آپؐ ان کے کوئی ذمہ دار نہیں کہ آپؐ سے کوئی حساب کتاب ہوگا۔

افعال: يَتَوَكَّلُ: بھروسہ کرتا ہے مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: كٰشِفٰتُ: (ضرر کو) دفع کرنے والیاں اسم فاعل (جمع مونث)۔ حَسْبِيَ: مجھ کو بس ہے مجھ کو کافی ہے حَسْبِ مضاف یٓ (ضمیر واحد متکلم) مضاف الیہ۔ المُتَوَكِّلُوْنَ: بھروسہ کرنے والے اعتماد رکھنے والے اسم فاعل (جمع مذکر)۔ مُمْسِكٰتُ: روکنے والیاں یعنی وہ فرضی دیویاں جن کی پرستش مشرک کرتے تھے اسم فاعل (جمع مونث)۔

الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

موت کا | اور بھیج دیتا ہے | دوسری کو | ایک وقت مقرر تک | بیشک | اس میں

کر چکا ہو اور دوسری (جانوں) کو ایک وقتِ مقرر تک چھوڑ دیتا ہے۔ بے شک اس میں

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

نشانیاں ہیں | ان لوگوں کے لئے | جو غور وفکر کرتے ہیں | کیا بنائے انہوں نے | اللہ کے سوا

ان لوگوں کے لئے، جو غور و فکر کرتے ہیں (بڑی) نشانیاں ہیں۔ کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا

شُفَعَاۗءَ ۭ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَـيْـــًٔا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۳﴾

سفارشی؟ | کہہ دیجئے | کیا اگرچہ | وہ | مالک نہ ہوں | کسی چیز کے | اور نہ عقل رکھتے ہوں

سفارشی بنا لئے ہیں۔ آپؐ فرما دیجئے اگرچہ یہ سفارشی نہ کچھ اختیار رکھتے ہوں اور نہ کچھ سمجھتے ہی ہوں۔

قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ۭ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

کہہ دیجئے | اللہ ہی کے اختیار میں ہے | سفارش | سب | اُسی کی ہے | بادشاہت | آسمانوں

آپؐ فرما دیجئے کہ سفارش تو سب اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے۔ اسی کی حکومت آسمانوں

وَالْاَرْضِ ۭ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ

اور زمین کی | پھر اُسی کی طرف | تم لوٹائے جاؤ گے | اور جب | ذکر کیا جاتا ہے | ایک اللہ کا

اور زمین میں ہے پھر تم (سب) اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔ اور (ان کفار کا تو یہ حال ہے کہ) جب ایک اللہ کا

اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا

تو نفرت کرتے ہیں | دل | اُن کے جو | ایمان نہیں رکھتے | آخرت پر | اور جب

ذکر کیا جاتا ہے، تو جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے ان کے دل تنگ ہوتے ہیں اور جب

ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ

ذکر کیا جاتا ہے | ان کا جو | اس کے سوا ہیں | تو فوراً وہ | خوش ہو جاتے ہیں | کہہ دیجئے | اے اللہ!

اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا اوروں کا ذکر کیا جاتا ہے تو اُس وقت یہ خوش ہو جاتے ہیں۔ آپؐ فرما دیجئے اے اللہ!

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

پیدا کرنے والے | آسمانوں | اور زمین کے | جاننے والے | ہر چھپی | اور ظاہر (بات) کے

آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے!

اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۶﴾

تو ہی فیصلہ کرے گا | اپنے بندوں کے درمیان | اس بات میں | جس میں وہ | اختلاف کرتے ہیں

تو ہی اپنے بندوں کی اُن باتوں میں جن میں یہ جھگڑتے رہتے ہیں، فیصلہ فرمائے گا۔

وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ

اور اگر | ہو ان کے پاس | جنہوں نے ظلم کیا | جو کچھ | زمین میں ہے | سب | اور اتنا ہی

اور اگر ظالموں کے پاس وہ سب کچھ ہو جو زمین میں ہے اور اس کے ساتھ اتنا ہی

(۴۲) موت کے وقت سب کی ارواح کو اللہ ہی قبض کر لیتا ہے اور اسی طرح جن کی موت ابھی مقرر نہیں' نیند کے دوران اُن ارواح کو بھی قبضہ میں لے لیتا ہے پھر جس پر موت کا حکم لگا دیتا ہے اس روح کو اپنے ہاں روک لیتا ہے اور دوسری روح کو جس کی عمر ابھی پوری نہیں ہوئی' ایک وقت مقررہ تک پھر اس کے جسم میں بھیج دیتا ہے بلاشبہ جو لوگ مظاہر قدرت میں غور وفکر کرتے ہیں ان کے لئے اس میں قدرت الٰہی کے نشان ہیں کہ واقعی انسان اور دوسری مخلوق کو زندہ رکھنا یا مارڈالنا اللہ ہی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔

(۴۳) کیا مشرکین اللہ کے سوا بتوں کو اس کی جناب میں اپنا سفارشی سمجھتے ہیں؟ ان سے کہہ دیجئے کہ وہ بے حس وحرکت بت جو نہ کسی چیز کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ انہیں عقل وسمجھ حاصل ہے بھلا وہ ان کی سفارش کیا خاک کریں گے۔

(۴۴) کہہ دیجئے کہ سفارش کا منظور کرنا تو سب اللہ ہی کے اختیار میں ہے کہ وہ جس کی چاہے اور جس کے حق میں چاہے قبول کرے۔ کیونکہ زمین وآسمان میں اسی کی حکومت ہے اور قیامت کے دن اعمال کا جواب دینے کے لئے تم اسی کے حضور میں لوٹائے جاؤ گے۔

(۴۵) اور وہ لوگ جو قیامت اور اس میں جزا وسزا کے منکر ہیں ان کی تو فطرت ہی ایسی الٹی واقع ہوئی ہے کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر ہوتا ہے تو ان کے دل ناخوش اور بیزار ہو جاتے ہیں اور جب ان کے جھوٹے معبودوں کا ذکر کیا جاتا ہے تو فوراً خوش ہو جاتے ہیں۔

(۴۶) ان تمام دلائل کے باوجود وہ شرک سے باز نہیں آتے۔ تو آپ یوں دعا کیجئے کہ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! ہر چھپی اور کھلی بات کے جاننے والے! اپنے بندوں میں جس بات میں وہ اختلاف کر رہے ہیں تو ہی فیصلہ کرے گا۔ تو ہمیں ہدایت نصیب فرما۔

افعال: تَمُتْ: وہ مرتی ہے' وہ مرے گی' مضارع (واحد مونث غائب)۔ اِشْمَأَزَّتْ: وہ رک گئی' اس نے نفرت کی' ماضی (واحد مونث غائب)۔ یَخْتَلِفُوْنَ: وہ اختلاف کرتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: مَنَامِهَا: اس کی نیند کے وقت' سوتے میں' مَنَامِ: مضاف' هَا ضمیر مضاف الیہ۔ مُسَمًّى: نام رکھا ہوا' مقرر' معین' اسم مفعول (واحد مذکر)۔

مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَبَدَا

اس کے ساتھ | تو وہ بدلہ میں دے دیں | اس کو | برے | عذاب سے | روز | قیامت میں | اور ظاہر ہو جائے گا

اور بھی ہو تو وہ لوگ قیامت کے دن سخت عذاب سے چھٹکارا پانے کے لئے سب کا سب دے ڈالیں اور ان پر

لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَبَدَا

اُن پر | اللہ کی طرف سے | وہ (عذاب) جس کا | نہ تھے وہ | گمان کرتے | اور ظاہر ہو جائیں گی

اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ (عذاب) ظاہر ہوگا جس کا ان کو گمان تک نہ تھا۔ اور (اس دن) ان

لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ

ان پر | برائیاں | جو | وہ کرتے تھے | اور گھیر لے گا ان کو | وہ (عذاب) | کہ وہ جس کا

پر ان کے اعمال کی برائیاں ظاہر ہو جائیں گی اور جس (عذاب) کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے وہ

يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٤٨﴾ فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ۡ

مذاق اڑاتے (تھے) | پھر جب | پہنچتی ہے | انسان کو | کوئی تکلیف | تو وہ ہمیں پکارتا ہے

انہیں آگھیرے گا۔ پس جس وقت انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ ہمیں پکارتا ہے

ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ

پھر جب | ہم عطا کرتے ہیں اس کو | کوئی نعمت | اپنی طرف سے | تو کہتا ہے یہ تو | مجھے دی گئی ہے

پھر جب اسے ہم اپنے پاس سے کوئی نعمت عطا کرتے ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ مجھے میرے علم کی

عَلٰي عِلْمٍ ۭ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٩﴾

میرے علم کی بدولت | بلکہ یہ | ایک آزمائش ہے | لیکن | اکثر ان میں سے | نہیں جانتے

بدولت ملی ہے (نہیں)! بلکہ یہ ایک آزمائش ہے لیکن اکثر لوگ (یہ بات) نہیں سمجھتے۔

قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ

بیشک | کہہ چکے ہیں یہ بات | جو لوگ تھے | ان سے پہلے | پس کام نہ آیا | اُن کے

(چنانچہ) ان سے پہلے بھی لوگ ایسے ہی کہا کرتے تھے پس ان کا کمایا ان کے

مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٥٠﴾ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۭ

جو کچھ | وہ لوگ کماتے رہے | پس پہنچیں انہیں | برائیاں | جو انہوں نے کمائی تھیں

کچھ کام نہ آیا۔ پھر ان کے اعمال کی برائیاں انہی پر پڑیں

وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَاۗءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ

اور جن لوگوں نے | ظلم کیا | ان میں سے | جلد پہنچیں گی انہیں | برائیاں | جو انہی نے کمائی ہیں

اور ان (کفار مکہ) میں سے جو ظالم ہیں ان پر عنقریب ان کے اعمالِ (بد) کا وبال پڑے گا

وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿٥١﴾ اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ

اور وہ نہیں ہیں | عاجز کرنے والے | کیا وہ نہیں جانتے | کہ | اللہ (ہی) | کشادہ کرتا ہے

اور وہ (اللہ تعالیٰ کو اپنی تدبیروں سے) ہرا نہ سکیں گے۔ کیا انہیں علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی جس کا چاہتا ہے رزق

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۷) اور قیامت کے روز مشرکین کو ایسا برا عذاب دیا جائے گا کہ اگر زمین میں جو کچھ موجود ہے اور اتنا ہی اس کے ساتھ اور بھی انہیں میسر ہو جائے تو اُس عذاب سے نجات کے بدلے سب کچھ دے ڈالنا منظور کریں گے مگر رہائی ناممکن ہوگی اور ان کی آنکھوں کے سامنے وہ عذاب آ جائے گا۔ جس کا ان کو وہم و گمان تک نہیں تھا۔

(۴۸) اور جو برے اعمال وہ دنیا میں کرتے رہے' وہ سب ان کے اعمالناموں میں لکھے ہوئے' ان کے سامنے آ جائیں گے اور جس عذاب پر وہ ہنسا کرتے تھے وہ ان پر آ پڑے گا۔

(۴۹) پس آدمی کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو امداد کے لئے اللہ کو پکارنے لگتا ہے اور جب اللہ اپنی مہربانی سے اسے کوئی نعمت عطا کرتا ہے تو بجائے اس کا شکر کرنے کے اُلٹا یہ کہتا ہے کہ یہ سب کچھ مجھے اپنے علم کی وجہ سے حاصل ہوا ہے' حالانکہ بات یہ نہیں جو وہ سمجھتا ہے بلکہ ہم اس ذریعہ سے اسے آزماتے ہیں کہ وہ شکر کرتا ہے یا ناشکری۔ لیکن اکثر مشرک اس بات کو نہیں جانتے۔

(۵۰) جو مشرک سرکش ان سے پہلے ہو گزرے ہیں وہ بھی ایسا ہی کہا کرتے تھے پھر خدا کا غضب آ گیا تو جو مال و دولت وہ دنیا میں کماتے رہے تھے وہ ان کے کچھ بھی کام نہ آیا۔

(۵۱) اور جو جو برے اعمال وہ کرتے رہے ان کے بُرے نتائج انہیں برداشت کرنے پڑے اور ان کفار مکہ میں سے جو لوگ شرک و کفر سے اپنی جانوں پر ظلم کر رہے ہیں ان کو بھی ضرور اپنے برے اعمال کا نتیجہ سہنا پڑے گا اور وہ خدا کو عذاب لانے سے روک نہیں سکتے۔

افعال: خَوَّلْنٰهُ: ہم نے اس کو بخشا' ہم نے اس کو عطا کیا' ماضی (جمع متکلم)' ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ یَحْتَسِبُوْنَ: وہ امید رکھتے ہیں' وہ گمان (بھی نہیں) رکھتے تھے' مضارع (جمع مذکر غائب)۔ قَالَهَا: اس نے یہ کہا' ماضی (واحد مذکر غائب)' ھَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔

الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
روزی | جس کے لئے | وہ چاہتا ہے | اور تنگ کرتا ہے | بیشک | اس میں | نشانیاں ہیں | ان لوگوں کے لئے
فراخ کر دیتا ہے اور (جس کا چاہتا ہے) تنگ کرتا ہے۔ اس میں ایمان والوں کے لئے بڑی

يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ
جو ایمان رکھتے ہیں | کہہ دیجئے | اے میرے بندو! | جنھوں نے | زیادتی کی | اپنی جانوں پر
نشانیاں ہیں۔ آپؐ (میری طرف سے لوگوں سے) کہہ دیجئے اے میرے بندو! جنھوں نے اپنے آپ پر زیادتیاں کی ہیں

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
نہ مایوس ہوں | رحمت سے | اللہ کی | بیشک اللہ | بخش دے گا | گناہ
اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید مت ہوں۔ بیشک اللہ تعالیٰ سب گناہ بخش

جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۳﴾ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ
سب | بیشک وہ | بڑا بخشنے والا | رحم والا ہے | اور رجوع کرو | اپنے رب کی طرف
دے گا۔ بیشک وہ بڑا بخشنے (اور) بڑا رحم فرمانے والا ہے۔ اور اپنے رب کی طرف رجوع

وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ
اور حکم مانو | اس کا | اس سے پہلے | کہ آجائے تم پر | عذاب | پھر
کرو اور اس کی فرمانبرداری کرو اس سے پہلے کہ (تمہاری غفلت سے) تم پر عذاب آجائے پھر (اس وقت)

لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ
تم کو مدد (بھی) نہ مل سکے | اور پیروی کرو | ان بہترین باتوں کی | جو | نازل کی گئیں | تمہاری طرف
تمہاری مدد نہیں کی جائے گی۔ اور (اے لوگو!) ان بہترین احکام کی پیروی کرو جو تمہاری طرف تمہارے رب

مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً
تمہارے رب کی طرف سے | اس سے پہلے | کہ | آجائے تم پر | عذاب | اچانک
کی طرف سے اُتارے گئے ہیں۔ اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آجائے

وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ ۙ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰي مَا
اور تم کو | خبر بھی نہ ہو | کہ کہنے لگے | (کوئی) نفس | ہائے افسوس! | اس پر جو
اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔ (اس لئے) کہ کہیں کوئی نفس یہ (نہ) کہنے لگے کہ افسوس ہے اس کوتاہی

فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ ۙ
میں نے کوتاہی کی | اللہ کے حق میں | اور یہ کہ میں رہا | ہنسی اُڑانے والوں میں سے
پر جو میں اللہ تعالیٰ کے حق میں کرتا رہا اور میں تو صرف مذاق ہی اُڑاتا رہا۔

اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۵۷﴾ ۙ
یا یہ کہے کہ | اگر | اللہ | ہدایت دیتا مجھے | تو میں ہوتا | پرہیزگاروں میں سے
یا کوئی کہنے لگے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے راہِ (حق) دکھاتا تو میں بھی پرہیزگاروں میں سے ہوتا (اور انعام پاتا)

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۲) اور کیا ان کو معلوم نہیں کہ روزی کا کم اور زیادہ کرنا اللہ ہی کے قبضۂ قدرت میں ہے جسے چاہے زیادہ دے اور جس کی چاہے کم کر دے، واقعی اس میں اہل ایمان کے لئے خدا کی قدرت کے دلائل ہیں۔

(۵۳) (جب **وحشی** قاتلِ حضرت حمزہؓ اور دوسرے مشرکین کو اسلام کی طرف بلایا گیا تو انہوں نے اپنے شدید جرائم کی وجہ سے خدا کی مغفرت سے نا امیدی کا اظہار کیا اور اسلام قبول کرنے سے بھاگے) تو یہ آیت نازل ہوئی کہ آپ ؐ میرے ان بندوں سے کہہ دیجئے جنہوں نے کفر و شرک کر کے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے کہ وہ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں کیونکہ بلاشبہ اللہ اسلام کی برکت سے تمام گناہ بخش دے گا اور واقعی وہ بڑا بخشنے والا رحم والا ہے۔

(۵۴) اور اے بندو! اپنے گناہوں سے اللہ کی جناب میں توبہ کرو اور عذاب الٰہی نازل ہونے سے پہلے اسلام لے آؤ کیونکہ عذاب آچکنے کے بعد تمہیں کوئی مدد نہ مل سکے گی۔

(۵۵) اور اللہ کی طرف سے تمہاری ہدایت کے لئے جو بہترین احکام الٰہی نازل ہوتے ہیں ان کی پیروی کرو اس سے پہلے کہ وہ خدا کا عذاب اچانک تم پر آ نازل ہو اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔

(۵۶) ایسا نہ ہو کہ اس وقت عذاب قیامت کو دیکھ کر کوئی شخص یوں کہنے لگے کہ ہائے افسوس! میں نے دین کے بارے میں بڑی کوتاہی کی کہ اس پر ایمان نہ لایا اور اُلٹا اس سے مذاق ہی کرتا رہا۔

(۵۷) یا یوں کہنے لگے کہ کاش! مجھے اللہ سیدھے راستے کا حوصلہ دیتا تو میں بھی شرک و گناہوں سے پرہیز کرنے والوں میں ہوتا۔

افعال: اَسْرَفُوْا: انہوں نے زیادتی کی، ماضی (جمع مذکر غائب)۔ لَا تَقْنَطُوْا: تم آس مت توڑو، تم ناامید نہ ہو، نہی (جمع مذکر حاضر)۔ اَنِیْبُوْا: تم رجوع ہو جاؤ، امر (جمع مذکر حاضر)۔ فَرَّطْتُ: میں نے کمی کی، کوتاہی کی، ماضی (واحد متکلم)۔

اسماء: حَسْرَتٰی: ہائے افسوس، کم بختی، حَسْرَةً مصدر ہے اور ی نُدبہ کی ہے۔ سَاخِرِیْنَ: ہنسی کرنے والے، ٹھٹھا کرنے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔

اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً

یا | کہنے لگے | جس وقت | وہ دیکھے | عذاب کو | کہ کاش! | مجھے میسر ہو | واپس لوٹنا

یا عذاب کو دیکھ کر یہ کہنے لگے کہ کاش! مجھے (دنیا میں) پھر ایک بار واپس جانا نصیب ہو

فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٥٨﴾ بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ

تو میں ہو جاتا | نیک لوگوں میں سے | کیوں نہیں | آ چکی تھیں تیرے پاس | میری آیتیں | پھر تُو نے جھٹلایا

تو میں نیک لوگوں میں شامل ہو جاؤں۔ (اللہ فرمائے گا) کیوں نہیں' میری آیتیں تیرے پاس پہنچ گئی تھیں مگر تُو نے ان کو

بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٥٩﴾ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ

ان کو | اور تو نے تکبر کیا | اور تُو تھا | انکار کرنے والوں میں سے | اور قیامت کے دن

جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافر ہی رہا۔ اور آپ قیامت کے

تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ۭ اَلَيْسَ

آپ دیکھیں گے | جن لوگوں نے | جھوٹ بولا | اللہ پر | کہ ان کے چہرے | سیاہ ہوں گے | کیا نہیں

دن ان لوگوں کے چہرے سیاہ دیکھیں گے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولتے رہے۔ کیا

فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٦٠﴾ وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا

دوزخ میں | ٹھکانا | تکبر کرنے والوں کا؟ | اور نجات دے گا | اللہ | ان کو | جنہوں نے پرہیزگاری کی

تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا دوزخ نہیں؟ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہے اللہ تعالیٰ انہیں

بِمَفَازَتِهِمْ ۡ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْۗءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦١﴾ اَللّٰهُ

ان کی کامیابی کے ساتھ | نہ چھوئے گی انہیں | کوئی برائی | اور نہ وہ | غمگین ہوں گے | اللہ

کامیابی کے ساتھ (جہنم سے) نجات دے گا (وہاں) نہ ان کو کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ

خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۡ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿٦٢﴾ لَهٗ

پیدا کرنے والا ہے | ہر چیز کا | اور وہ | ہر چیز کا | نگہبان ہے | اسی کے پاس ہیں

ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر شے کا نگہبان ہے۔ اسی کے پاس

مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

کنجیاں | آسمانوں | اور زمین کی | اور جنہوں نے | انکار کیا | اللہ کی آیتوں کا

آسمانوں اور زمین کی کنجیاں ہیں اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کے منکر ہوئے

اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٦٣﴾ قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ ع ٦

وہی ہیں | نقصان اُٹھانے والے | کہہ دیجئے | تو کیا اللہ کے سوا | تم مجھے کہتے ہو

وہی لوگ خسارے میں رہے۔ آپ فرما دیجئے۔ اے نادانو! کیا تم مجھ (بھی) غیر اللہ

اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ

کہ میں عبادت کروں | اے | جاہلو! | اور بیشک | وحی کی گئی ہے | آپ کی طرف

کی پرستش کرنے کو کہتے ہیں؟ اور (اے رسول) آپ کی طرف اور آپ سے پہلے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۸) یا عذاب کو دیکھ کر حسرت سے یوں کہنے لگے کہ کاش! مجھے دنیا میں دوبارہ واپس بھیجا جائے تو میں بھی نیکوکاروں میں
شامل ہو سکوں۔

(۵۹) حکم ہوگا کہ تیرا یہ کہنا ''کہ اللہ نے ہدایت نہیں کی' ورنہ میں شرک و معاصی سے پرہیز کرتا'' غلط ہے بلکہ میری آیات
(قرآن) تیرے پاس آ چکی تھیں' مگر تو نے ان کو جھٹلایا اور تکبر کی وجہ سے انکار ہی کرتا رہا۔

(۶۰) اور جو لوگ اللہ کے لئے اولاد اور اس کے شریک مقرر کر کے اس پر الزام لگاتے ہیں آپؐ قیامت کے روز ان کے
چہرے سیاہ دیکھیں گے اور ایسے مغرور مشرکین کا ٹھکانا دوزخ ہے۔

(۶۱) اور جو خالص مومن شرک سے بچتے رہے انہیں اللہ نجات اور کامیابی عطا کرے گا' نہ انہیں وہاں کوئی تکلیف ہوگی اور
نہ کوئی غم ہوگا۔

(۶۲) اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا اور ہر چیز کا حفاظت کرنے والا ہے۔

(۶۳) اور آسمانوں اور زمین کے کل اختیارات اسی کے قبضہ میں ہیں اور جو لوگ خدا کے احکام سے انکار کرتے ہیں وہی
نقصان اٹھانے والے ہیں۔

(۶۴) آپؐ کہہ دیجئے! اے نادانو! کیا تم مجھے یہ مشورہ دیتے ہو کہ میں اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت کروں؟ یہ نہیں ہوگا۔

افعال: اِسْتَكْبَرْتَ: تو نے غرور کیا' ماضی (واحد مذکر حاضر)۔ كَذَّبْتَ: تو نے جھوٹ جانا' نہ مانا' جھٹلایا' ماضی (واحد مذکر حاضر)۔
يُنَجِّي: وہ بچالے گا' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ تَاْمُرُوْٓنِّیْ: تم مجھ کو حکم دیتے ہو' تَاْمُرُوْنَ مضارع (جمع مذکر حاضر) یٔ
ضمیر (واحد متکلم)۔

اسماء: مُسْوَدَّةٌ: کالی کی ہوئی' سیاہ' اسم فاعل (واحد مونث)۔ مَفَازَتِهِمْ: ان کے کامیاب ہونے کے سبب سے' مَفَازَةِ مضاف' هِمْ
(ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔ مَقَالِيْدُ: کنجیاں' خزانے' وہ قدرت جو ساری کائنات کو محیط ہے' مِقْلِيْدٌ واحد۔

وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ

اوران کی طرف جو | آپ سے پہلے گزرے | کہ اگر | تم نے شرک کیا | تو برباد ہو جائے گا

جو (پیغمبر) گزرے ہیں ان پر یہی وحی بھیجی گئی ہے کہ (اے مخاطب) اگر تُو نے شرک کیا تو تیرے اعمال برباد

عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۵﴾ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ

تمہارا عمل | اور تو ضرور ہوگا | نقصان اُٹھانے والوں میں سے | (نہیں) بلکہ | اللہ ہی کی عبادت کر

ہو جائیں گے اور تُو نقصان اُٹھانے والوں میں ہوگا۔ بلکہ تُو اللہ تعالیٰ ہی کی پرستش کر

وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ

اور ہو جا | شکر گزاروں میں سے | اور قدر نہیں کی انہوں نے | اللہ کی | جیسا حق ہے | اس کی قدر کرنے کا

اور (اس کے) شکر گزاروں میں شامل ہو جاؤ۔ لیکن ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہ کی جیسی کرنا چاہئے تھی

وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ

اور یہ زمین | سب | اس کی مٹھی میں ہوگی | روزِ قیامت میں | اور آسمان | لپٹے ہوئے ہوں گے

حالانکہ قیامت کے دن تمام زمین اس کی ایک مٹھی میں ہوگی اور آسمان (کاغذ کی طرح) لپٹے ہوئے اس کے

بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَنُفِخَ

اس کے دائیں ہاتھ میں | وہ پاک ہے | اور | برتر ہے | اس سے جو | وہ شریک ٹھہراتے ہیں | اور پھونکا جائے گا

دائیں ہاتھ میں ہوں گے۔ وہ پاک ہے اور لوگوں کے شرک سے بہت بالا و برتر ہے۔ اور (جب) صُور

فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ

صُور میں | تو بے ہوش ہو جائے گا | جو (کوئی) ہے | آسمانوں میں | اور جو (کوئی) ہے | زمین میں

پھونکا جائے گا تو آسمانوں میں اور زمین میں جو بھی ہیں سب بے ہوش ہو جائیں گے

اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ۭ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ

مگر | جسے چاہے گا | اللہ | پھر پھونک ماری جائے گی اس میں | دوسری | تو اچانک وہ سب | کھڑے

بجز اس کے جس کو اللہ تعالیٰ چاہے۔ پھر دوسری بار صور پھونکا جائے گا تو فوراً سب کھڑے ہو جائیں گے

يَّنْظُرُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ

دیکھ رہے ہوں گے | اور چمک اُٹھے گی | زمین | نور سے | اپنے رب کے | اور رکھ دی جائے گی

اور (حیرت زدہ ہو کر) دیکھنے لگیں گے اور (محشر کی) زمین اپنے رب کے نور سے چمک اُٹھے گی اور نامہ اعمال (سامنے)

الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ

کتاب | اور لائے جائیں گے | انبیاء | اور گواہ | اور فیصلہ کیا جائے گا | اُن کے درمیان

رکھ دیا جائے گا۔ اور پیغمبر اور گواہ (اللہ کے روبرو) حاضر کئے جائیں گے اور لوگوں کے درمیان انصاف

بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا

انصاف سے | اور ان پر | ظلم نہ کیا جائے گا | اور پورا دیا جائے گا | ہر نفس کو | جو کچھ

کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔ اور ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶۵) اے رسول! آپؐ کی طرف بھی اور آپؐ سے پہلے اور انبیاء کی طرف بھی یہی حکم بھیجا گیا ہے کہ اگر تم نے اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہرایا تو تمہارے سب اعمال ضائع ہو جائیں گے اور تم نقصان اٹھانے والوں میں ہو جاؤ گے۔

(۶۶) اور اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو بلکہ صرف اللہ ہی کی عبادت کرو اور اللہ کے شکر گزار رہو۔

(۶۷) اور مشرکین نے اللہ کی عظمت شان کا جیسا لحاظ رکھنا چاہئے تھا ویسا نہیں رکھا کہ اس کی مخلوقات کو اس کا شریک ٹھہرا دیا حالانکہ اس کی شان اتنی اونچی ہے کہ قیامت کے روز ساری زمین اور آسمان اس کے قبضۂ قدرت میں ہوں گے جس طرح چاہے گا فیصلہ کر دے گا۔ وہ شریک اور ہمسر سے پاک اور برتر ہے۔

(۶۸) اور جب پہلی بار صور پھونکا جائے گا تو تمام مخلوق فوراً بے ہوش ہو کر فنا ہو جائے گی مگر حضرت جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل اور عرش اٹھانے والے فرشتے صور پھونکتے ہی فنا نہیں ہوں گے کچھ دیر کے بعد فنا ہو جائیں گے صرف اللہ کی ذات باقی رہ جائے گی پھر اسرافیل خدا کے حکم سے دوبارہ زندہ ہو کر دوسری بار صور پھونکیں گے تو سب زندہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوں گے اور قیامت کے عجیب منظر کو حیرانگی سے دیکھ رہے ہوں گے۔

(۶۹) اور اس وقت محشر کی زمین خدا کے جلوہ و نور سے روشن ہو جائے گی اور اعمالنامے سامنے رکھ دیئے جائیں گے اور انبیاء اور دوسرے گواہ ملائکہ وغیرہ سب حاضر کئے جائیں گے اور عدالت لگا کر انصاف سے فیصلہ کیا جائے گا اور کسی پر ظلم نہ ہوگا۔

افعال: اَشْرَكْتَ: تو نے شرک کیا' ماضی (واحد مذکر حاضر)۔ يَحْبَطَنَّ: ضرور بے کار جائے گا' ضائع ہو جائے گا' مضارع بانون تاکید ثقیلہ (واحد مذکر غائب)۔ اَشْرَقَتْ: وہ چمک اٹھی' ماضی (واحد مونث غائب)۔ صَعِقَ: وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا' وہ مر گیا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ نُفِخَ: پھونکا گیا یعنی یقینی طور پر پھونکا جائے گا' ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: عَمَلُكَ: تیرا عمل' عَمَلُ مضاف' كَ (ضمیر واحد مذکر حاضر) مضاف الیہ۔ قَبْضَتُهٗ: اس کا تصرف' اس کا اختیار کامل' قَبْضَة مضاف' هٗ ضمیر (واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔ قِيَامٌ: کھڑے ہونے والے' کھڑے ہوئے' قَائِمٌ واحد۔ مَطْوِيّٰتٌ: لپیٹے گئے' اسم مفعول (جمع مونث)۔

عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝۷۰ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ

اس نے عمل کیا | اور وہ (اللہ) | خوب جانتا ہے | جو کچھ | وہ کر رہے ہیں | اور ہانکے جائیں گے | وہ لوگ جو

ملے گا اور اللہ کو خوب معلوم ہے جو کچھ یہ کرتے ہیں۔ اور کافروں کو گروہ در گروہ

كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْهَا فُتِحَتْ

کافر ہیں | دوزخ کی طرف | گروہ در گروہ | یہاں تک کہ | جب آ جائیں گے اس کے پاس | تو کھول دیئے جائیں گے

دوزخ کی طرف ہانکا جائے گا۔ یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھول

اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ

اس کے دروازے | اور کہیں گے | ان سے | اس کے محافظ | کیا نہیں آئے تھے تمہارے پاس | رسول

دیئے جائیں گے۔ اور اُن سے اس (دوزخ) کے محافظ (فرشتے) کہیں گے کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول

مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَاۗءَ

تم میں سے | جو پڑھتے تھے | تم پر | آیتیں | تمہارے رب کی | اور ڈراتے تھے تمہیں | ملاقات سے

نہیں آئے تھے جو تم کو تمہارے رب کی آیتیں پڑھ کر سنایا کرتے تھے اور تمہیں اس دن کے پیش آنے سے

يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ

تمہارے اس دن کی | کہیں گے | کیوں نہیں | لیکن | ثابت ہوا | حکم | عذاب کا

ڈرایا کرتے تھے۔ وہ کہیں گے کیوں نہیں! لیکن عذاب کا وعدہ کافروں

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝۷۱ قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ

کافروں پر | کہا جائے گا | داخل ہو جاؤ | دروازوں میں | دوزخ کے | ہمیشہ رہو گے | اس میں

پر پورا ہو کر رہا۔ حکم ہوگا کہ دوزخ کے دروازوں میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ۔

فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝۷۲ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا

پس وہ کیسا بُرا | ٹھکانا ہے | تکبر کرنے والوں کا | اور لے جائے جائیں گے | وہ لوگ | جو ڈرتے رہے

پس تکبر کرنے والوں کا بُرا ٹھکانا ہے۔ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہے

رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْهَا

اپنے رب سے | جنت کی طرف | گروہ در گروہ | یہاں تک کہ | جب | وہ پہنچ جائیں گے اس کے پاس

وہ جنت کی طرف گروہ در گروہ لے جائے جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچیں گے

وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ

اور کھول دیئے جائیں گے | اس کے دروازے | اور کہیں گے | ان سے | اس کے محافظ | سلام ہو | تم پر

اور اس کے دروازے (پہلے سے) کھلے ہوں گے اور اس کے محافظ (فرشتے) ان سے کہیں گے تم پر سلام ہو،

طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۝۷۳ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ

تم اچھے رہے | پس داخل ہو جاؤ اس میں | ہمیشہ رہیں گے | اور وہ کہیں گے | تمام تعریفیں | اللہ کے لئے ہیں | جس نے

تم اچھے لوگ ہو پس اس میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ۔ اور وہ کہیں گے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷۰) اور ہر شخص نے جو کچھ دنیا میں کیا ہوگا اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور جو کچھ وہ کر رہے ہیں اللہ ہی خوب جانتا ہے۔

(۷۱) اور حساب و کتاب ہو چکنے کے بعد کفار گروہ در گروہ دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے یہاں تک کہ جب وہ جہنم کے پاس پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور دوزخ کے نگران ان سے کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس تم میں سے اللہ کے رسول نہیں آئے تھے جو تم کو اللہ کی آیات پڑھ کر سناتے تھے اور تم کو قیامت کے آنے سے پہلے اس کے مصیبتوں اور سختیوں سے ڈراتے تھے؟ وہ جواب دیں گے کیوں نہیں وہ ضرور آئے تھے لیکن ہم نے ہی نہ مانا اور ہم پر عذاب کا حکم ثابت ہو کر رہا۔

(۷۲) پھر انہیں حکم ہوگا' ان دروازوں میں سے دوزخ کے اندر داخل ہو جاؤ۔ تمہیں اس میں ہمیشہ رہنا ہے۔ پس حق کے مقابلے میں ضد کرنے والوں کا کیسا برا ٹھکانا ہے۔

(۷۳) اور وہ مومن' جو اللہ سے ڈر کر شرک و کفر سے بچتے رہے' اپنے اپنے مرتبوں کے مطابق گروہ گروہ بنا کر جنت کی طرف لے جائے جائیں گے یہاں تک کہ جب اس کے پاس پہنچیں گے تو جنت کے دروازے پہلے سے ہی ان کے شوق میں کھلے ہوئے ہوں گے اور جنت کے محافظ فرشتے ان سے کہیں گے کہ تم پر سلام ہو' تم گناہوں سے پاک لوگ ہو' پس جنت میں ہمیشہ رہنے کے لئے داخل ہو جاؤ۔

افعال: جَآءُوْهَا: وہ اس کے پاس آئے' ماضی (جمع مذکر غائب) 'هَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔ سِيْقَ: وہ ہانکا گیا' ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔ وُفِّيَتْ: پورا پورا دیا جائے گا' ماضی مجہول (واحد مونث غائب) (یہاں ماضی بمعنی مستقبل ہیں)۔ طِبْتُمْ: تم خوشحال ہوئے' تم پاکیزہ ہوئے' تم مزے میں رہے' ماضی (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: زُمَرًا: جتھے جتھے' گروہ در گروہ' جوق جوق' زُمْرَةٌ واحد۔

صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ

سچا کیا ہم سے | اپنا وعدہ | اور وارث کر دیا ہمیں | اس زمین کا | کہ ہم رہیں | جنت میں | جہاں

ہم سے اپنا وعدہ سچا کیا۔ اور ہمیں اس زمین (جنت) کا وارث بنایا کہ ہم جنت میں جہاں چاہیں

نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۷۴﴾ وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ

ہم چاہیں | پس کیا اچھا ہے | اجر | عمل کرنے والوں کا | اور آپ دیکھیں گے | فرشتوں کو | حلقہ باندھے ہوئے

رہیں پس عمل کرنے والوں کا کیا خوب بدلہ ہے۔ اور آپؐ (اس دن) فرشتوں کو دیکھیں گے کہ عرش کے

مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ

عرش کے گرد | پاکیزگی بیان کرتے ہوئے | تعریف کے ساتھ اپنے رب کی | اور فیصلہ کیا جائے گا | ان کے درمیان

گرد حلقہ باندھے ہوئے اپنے رب کی حمد و ثناء کے ساتھ تسبیح بیان کرتے ہوں گے اور (اس دن) لوگوں کے درمیان

بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۵﴾ ع

انصاف سے | اور کہا جائے گا | تمام تعریفیں | اللہ کے لئے ہیں | جو رب ہے | سارے جہانوں کا

انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | ثَمٰنُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا تِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ مومن مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | پچاسی آیتیں اور نو رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۲﴾

حٰمٓ | نازل ہوئی ہے | یہ کتاب | اللہ کی طرف سے | جو بڑا غالب | ہر چیز کا جاننے والا ہے

حٰمٓ اس کتاب (یعنی قرآن) کا اُتارا جانا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو غالب اور علم والا ہے۔

غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ۙ ذِي الطَّوْلِ ۭ

بخشنے والا | گناہ کا | قبول کرنے والا توبہ کا | شدید عذاب دینے والا | بڑے فضل والا

گناہ بخشنے والا' توبہ قبول کرنے والا' سخت عذاب دینے والا اور بڑے فضل والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۳﴾ مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود | اس کے سوا | اسی کی طرف | لوٹ کر جانا ہے | وہ نہیں جھگڑتے | اللہ کی آیتوں (کے بارے) میں

اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اسی کی طرف (سب کو) واپس جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے بارے میں وہی لوگ جھگڑتے

اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ﴿۴﴾

مگر | وہ لوگ جو | کافر ہیں | پس دھوکہ نہ دے آپ کو | ان کا چلنا پھرنا | شہروں میں

ہیں جو کافر ہیں پس کہیں آپ کو ان لوگوں کا شہروں میں (مزے سے) چلنا پھرنا' دھوکے میں نہ ڈال دے۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۠ وَهَمَّتْ

جھٹلایا تھا | ان سے پہلے | قوم | نوحؑ نے | اور امتوں نے | ان کے بعد | اور ارادہ کیا

ان سے پہلے نوحؑ کی قوم جھٹلا چکی ہے اور ان کے بعد اور امتیں بھی۔ اور ہر ایک امت

آیت نمبر ‏ آسان تفسیر

(۷۴) تب وہ مومن کہیں گے اللہ کا شکر ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ پورا کر دیا اور اس نے ہمیں جنت کی زمین کا حقدار بنا دیا کہ ہم اس میں جہاں چاہیں رہیں پس نیک عمل کرنے والوں کا کیسا اچھا اجر ہے۔

(۷۵) اور جس وقت اللہ تعالیٰ حساب و کتاب کے لئے میدان محشر میں نزول اجلال فرمائیں گے تو آپ دیکھیں گے کہ تمام ملائکہ اللہ کے عرش کے ارد گرد حلقہ باندھے اپنے رب کی تسبیح اور حمد میں لگے ہوں گے اور سب لوگوں میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور یہ انصاف دیکھ کر لوگ پکار اٹھیں گے کہ سب تعریف اللہ ہی کو لائق ہے جو سارے عالم کا پروردگار ہے۔

سورۃ المومن

اس سورت میں آل فرعون کے ایک مومن کا ذکر ہے جو فرعون سے چھپ کر ایمان لایا تھا اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) حٰمٓ ۔ حروف مقطعات ہیں۔

(۲) یہ کتاب (قرآن) اس اللہ کی نازل کی ہوئی ہے جو بڑا غالب ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

(۳) گناہوں کا معاف کرنے والا توبہ قبول کرنے ولا اور مشرکین کو سخت عذاب دینے والا اور خدا شناسوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے پس اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں سب کو جوابدہی کے لئے اسی کے حضور میں لوٹ کر جانا ہے۔

(۴) اور قرآن کی آیات کے بارے میں تکذیب و انکار تو وہی لوگ کرتے ہیں جو کافر ہیں پس آپ کو ان کا تجارت کی غرض سے شہروں میں امن و آرام کے ساتھ چلنا پھرنا دھوکہ میں نہ ڈالے کہ وہ ہمیشہ کے لئے بچے رہیں گے۔

افعال: نَتَبَوَّءُ: ہم رہیں، سکونت پذیر ہوں، مقیم ہوں، مضارع (جمع متکلم)۔ لَا يَغْرُرْكَ: تجھے فریب دھوکہ میں نہ ڈالے لَا يَغْرُرْ نہی (واحد مذکر غائب) كَ ضمیر (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: حَآفِّيْنَ: گرداگرد گھیرنے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔ تَوْبِ: توبہ کرنا، مصدر ہے۔ غَافِرُ: معاف کرنے والا، بخشنے والا، گناہ چھپانے والا، اسم فاعل (واحد مذکر)۔ قَابِلِ: قبول کرنے والا، اسم فاعل (واحد مذکر)۔ الْعِقَابِ: سزا دینا۔

كُلُّ أُمَّةٍ بِرَسُولِهِمْ لِيَأْخُذُوهُ وَجَادَلُوا بِالْبَاطِلِ

ہرایک | اُمّت نے | اپنے رسول کو | پکڑ لینے کا | اور جھگڑنے لگے | جھوٹی باتوں سے

نے اپنے پیغمبر کو گرفتار کرنے کا ارادہ کیا اور ناحق کے جھگڑے نکالے

لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ فَأَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝٥

تاکہ ناکام بنادیں | اس سے | حق کو | پس میں نے پکڑ لیا ان کو | تو کیسا | تھا | میرا عذاب

تاکہ اس سے (دینِ) حق کو ناکام بنا دیں بالآخر میں نے ان کو پکڑ لیا' پھر (دیکھ لو کہ) میری سزا کیسی ہوئی۔

وَكَذَٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ

اور اسی طرح | ثابت ہوگئی | بات | آپ کے رب کی | ان پر جو | کافر ہیں | کہ وہی ہیں

اور اسی طرح آپؐ کے رب کی بات کافروں پر ثابت ہو چکی کہ وہ

أَصْحَابُ النَّارِ ۝٦ الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ

دوزخ والے | جو (فرشتے) | اُٹھائے ہوئے ہیں | عرش (الٰہی) کو | اور جو | اس کے گرد ہیں

دوزخ والے ہیں۔ اور وہ فرشتے' جو عرش کو اُٹھائے ہوئے ہیں۔ اور جو اس کے گرد ہیں

يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ

وہ تسبیح کرتے رہتے ہیں | اپنے رب کی حمد کے ساتھ | اور ایمان رکھتے ہیں | اس پر | اور بخشش مانگتے ہیں | ان کے لئے جو

(سب) اپنے رب کی حمد وثناء کے ساتھ تسبیح بیان کرتے ہیں اور اس پر (خود بھی) ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے لئے بخشش

آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ

مومن ہیں | کہ اے ہمارے رب | تو نے احاطہ کرلیا ہے | ہر چیز کا | اپنی رحمت | اور علم سے | پس معاف کردے

مانگتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! تیری رحمت اور علم ہر چیز کو گھیرے میں لئے ہوئے ہے پس تو انہیں

لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ

ان کو جنہوں نے | توبہ کی | اور پیروی کی | تیرے راستہ کی | اور بچا ان کو | عذاب

بخش دے جنہوں نے توبہ کر لی اور تیری راہ پر چلے اور انہیں دوزخ کے عذاب

الْجَحِيمِ ۝٧ رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي

دوزخ سے | اے ہمارے رب! | اور داخل کر ان کو | باغات میں | ہمیشہ رہنے کے | وہ جن کا

سے بچا۔ (فرشتے التجا کریں گے کہ) اے ہمارے ربّ! ان کو ہمیشہ رہنے کے باغات میں داخل فرما جن کا تو نے

وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ

تو نے وعدہ کیا ہے ان سے | اور ان کو (بھی) | جو صالح ہیں | ان کے باپ دادوں | اور ان کی بیویوں | اور ان کی اولاد میں سے

ان سے وعدہ کیا اور ان کو بھی جو ان کے آباؤ اجداد میں سے ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے صالح ہوں

إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝٨ وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ وَمَنْ

بیشک تو | بڑا زبردست | حکمت والا ہے | اور بچا ان کو | تکالیف سے | اور جس کو

بیشک تو بڑا ہی غالب (اور) حکمت والا ہے۔ اور (اے ہمارے ربّ!) ان کو گناہوں (کی شامت) سے بچا لے اور جس کو

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵) کیونکہ ان سے پہلے قوم نوحؑ اوران کے بعد رسولوں کے خلاف جمع ہونے والی جماعتوں مثلاً قوم عاد وثمود وقوم لوطؑ نے بھی حق کو جھٹلایا تھا کہ ان میں سے ہرایک امت نے اپنے رسول کو پکڑ کر قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا اوردین حق کو ختم کرنے کے لئے جھوٹی دلیلیں پیش کرکے جھگڑنے لگے پس غضب الٰہی نازل ہونے سے ہلاک ہوگئے' تو دیکھئے ہمارا عذاب کیسا سخت تھا۔

(۶) اوران پہلی قوموں کی طرح کفار مکہ پرآخرت میں عذاب دوزخ سے ہلاکت واجب ہوچکی ہے۔

(۷) اور سچے ایمانداروں کو خدا کے دربار میں وہ عزت حاصل ہے کہ جوفرشتے عرش الٰہی کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جواس کے اردگرد صفیں باندھے کھڑے ہیں وہ ہمیشہ اپنے رب کی پاکی بیان کرتے رہتے اوراس پرایمان رکھتے اور خالص ایمانداروں کے لئے یوں بخشش مانگتے رہتے ہیں کہ بارخدایا! دنیا میں تونے اپنی رحمت اور علم سے ہرچیز کو احاطہ میں لے رکھا ہے کہ کوئی چیز تیری رحمت سے محروم نہیں' اورکوئی چیز تیرے علم سے باہر نہیں۔ پس جن اہل ایمان نے اپنے گناہوں سے توبہ کی۔ اور تیرے راستہ (اسلام) پر چلتے رہے ان کو اپنی رحمت سے معاف فرما اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

(۸) اوراے ہمارے مولیٰ! توانہیں اُن ہمیشہ کی جنتوں میں داخل فرما' جن کا تونے اپنے رسول برحق صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے' خودان سے' اوران کے اعزاز واکرام اوردعاؤں کی برکت سے' ان کے باپ دادا اور بیویوں اوراولاد میں سے نیک لوگوں سے وعدہ فرمایا ہے واقعی تو ہی بڑا غالب حکمت والا ہے۔

افعال: جَادَلُوْا: انہوں نے جھگڑا کیا' ماضی (جمع مذکر غائب)۔وَسِعْتَ: تونے سمالیا یعنی تیری رحمت اور علم ہرچیز کو محیط ہے' ماضی (واحد مذکر حاضر)۔یَحْمِلُوْنَ: وہ اٹھائے ہوں گے' مضارع (جمع مذکر غائب)۔

تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ وَذٰلِكَ هُوَ
تو بچائے گا | تکالیف سے | اس دن | تو بیشک | تو نے اس پر رحم کیا | اور یہی ہے
تُو نے اس دن گناہوں (کے وبال) سے بچا لیا تو اس پر تُو نے (بڑی) مہربانی فرمائی اور یہی بڑی

الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ
کامیابی | بڑی | بیشک | جو لوگ | کافر ہیں | وہ پکارے جائیں گے | کہ ناراضگی
کامیابی ہے۔ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا ان کو پکار کر کہہ دیا جائے گا کہ جیسی تم کو

اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ
اللہ کی | بڑھ کر ہے | تمہاری ناراضگی سے | اپنے آپ پر | جب | تمہیں بلایا جاتا تھا | ایمان کی طرف
(آج قیامت کے دن) اپنے آپ سے نفرت ہے اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو تم سے (اس وقت) ناراضگی تھی جب تم کو (دنیا میں) ایمان کی

فَتَكْفُرُوْنَ ﴿١٠﴾ قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا
تو تم انکار کرتے تھے | وہ کہیں گے | اے ہمارے ربّ! | تو نے موت دی ہمیں | دو بار | اور زندہ کیا تو نے ہمیں
طرف بلایا جاتا تھا اور تم انکار کرتے تھے۔ وہ کہیں گے اے ہمارے ربّ! تو نے ہم کو دو بار موت دی اور دو بار

اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿١١﴾
دو بار | پس ہم نے اعتراف کرلیا | اپنے گناہوں کا | پس کیا | نکلنے کی | کوئی راہ (ہے)؟
زندگی دی۔ اب ہم کو اپنے گناہوں کا اعتراف ہے پھر اب (کیا اس عذاب سے بچ) نکلنے کی کوئی راہ ہے؟۔

ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗٓ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ
یہ تم پر | اس لئے ہے کہ جب | پکارا جاتا تھا | ایک اللہ کو | تو تم انکار کرتے تھے | اگر شرک کیا جاتا اس کے ساتھ
یہ اس لئے کہ جب صرف ایک اللہ تعالیٰ پکارا جاتا تھا تو تم نہیں مانتے تھے اور جب اس کے ساتھ شریک ٹھہرائے جاتے

تُؤْمِنُوْا ۭ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ﴿١٢﴾ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ
تو تم مان لیتے تھے | پس حکم (تو) | اللہ ہی کا ہے | جو بڑا عالی شان | بڑائی والا ہے | وُہی ہے جو | دکھاتا ہے تمہیں
تو تم قبول کر لیتے تھے اب تو فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے جو سب سے بلند و بالا ہے۔ وہی (اللہ) جو تم کو اپنی نشانیاں

اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ۭ وَمَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ
اپنی نشانیاں | اور نازل کرتا ہے | تمہارے لئے | آسمان سے | رزق | اور نصیحت حاصل نہیں کرتا | مگر | وہ جو
دکھاتا ہے اور تمہارے لئے آسمان سے رزق اُتارتا ہے لیکن نصیحت تو وہی قبول کرتا ہے جو اس کی طرف

يُّنِيْبُ ﴿١٣﴾ فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ
رجوع کرتا ہے | پس پکارو | اللہ کو | خالص کرتے ہوئے | اس کے لئے | عبادت کو | اگرچہ | بُرا مانیں
رجوع کرتا ہے۔ پس تم دین کو اللہ کے لئے خالص رکھتے ہوئے اس کو پکارو اگرچہ کافر بُرا

الْكٰفِرُوْنَ ﴿١٤﴾ رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ يُلْقِي الرُّوْحَ
کافر | (وہ) اونچے | درجوں والا | عرش کا مالک ہے | ڈالتا ہے | روح
مانیں۔ وہی بلند مرتبہ ہے عرش کا مالک ہے وہ اپنے بندوں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹) اور اے اللہ! انہیں اپنی مہربانی سے برائیوں سے بچا اور جس کو تو قیامت کے دن میں برائیوں کے برے نتائج سے بچادے گا اس پر تو تیرا رحم اور کرم ہو گیا اور یہی بڑی بھاری کامیابی ہے۔

(۱۰) جو لوگ کافر ہیں قیامت کے روز ان سے اعلانیہ کہا جائے گا کہ اب جو تم عذاب الٰہی کو دیکھ کر اپنے اوپر ناراض ہو رہے ہو جب دنیا میں تمہیں ایمان کی دعوت دی جاتی تھی اور تم اس سے صاف انکار کرتے تھے تو اس وقت اللہ کی جو ناراضگی تم پر تھی وہ تمہاری اس آج کی ناراضگی سے کہیں بڑھ کر تھی۔

(۱۱) وہ مشرک عذاب دوزخ سے گھبرا کر عرض کریں گے کہ اے مولیٰ! تو نے ہمیں دو دفعہ موت دی (ایک تو عالم وجود میں آنے سے پہلے اور دوسری دنیا کی زندگی ختم ہونے پر) اور دوبار ہمیں زندہ کیا (ایک بار عدم سے دنیا میں لانے کے وقت اور دوسری بار موت کے بعد دوبارہ اٹھنے کے وقت) پس اب ہمیں یقین آ گیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرلیا ہے تو کیا اب دوزخ کے عذاب سے نجات کا کوئی راستہ ہو سکتا ہے؟

(۱۲) حکم ہوگا کہ یہ عذاب تمہارے اس جرم کی سزا میں دیا گیا ہے کہ دنیا میں جب تمہارے سامنے خدا کے ایک ہونے کا ذکر کیا جاتا تھا تو تم اس سے صاف انکار کرتے تھے اور اگر شیاطین تم کو اللہ کے ساتھ کسی اور مخلوق کے شریک ٹھہرانے کو کہتے تو تم فوراً یقین کر لیتے تھے پس عالی شان بزرگی والے خدا کا یہ حکم ہے کہ آج تمہیں نجات نہ ہوگی۔

(۱۳) اور اللہ ہی ہے جو تمہیں اپنی قدرت کے نشان، ہوا، بادل وغیرہ دکھاتا رہتا ہے اور آسمان سے بارش برسا کر زمین سے تمہاری روزی پیدا کرتا ہے اور یہ کلام اثر تو اس شخص پر کرتا ہے جو دل سے خدا کی طرف رجوع کرتا ہے۔

(۱۴) پس مسلمانو! خلوص دل سے عبادت کرتے ہوئے اللہ ہی کو پکارو۔ خواہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار گزرے۔

افعال: قِ: تو بچائے، تو بچاتا ہے، تو بچائے گا، مضارع (واحد مذکر حاضر)۔ رَحِمْتَهٗ: تو نے اس پر رحم کیا، تو نے اس پر مہربانی کی، ماضی (واحد مذکر حاضر)، ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ قِهِمْ: ان کو بچا، ان کو محفوظ رکھ، امر (واحد مذکر حاضر)، ھُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ اَحْيَيْتَنَا: تو نے ہم کو جلایا، ماضی (واحد مذکر حاضر)، نَا ضمیر (جمع متکلم)۔ اِعْتَرَفْنَا: ہم قائل ہو گئے، ہم نے اقرار کرلیا، ماضی (جمع متکلم)۔ اَمَتَّنَا: تو نے ہم کو موت دی، ماضی (واحد مذکر حاضر)، نَا ضمیر (جمع متکلم)۔ تُدْعَوْنَ: تم پکارے جاتے ہو، تم بلائے جاتے ہو، بلائے جاؤ گے، مضارع مجہول (جمع مذکر حاضر)۔ دُعِيَ: وہ پکارا گیا، ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔ يُنِيْبُ: وہ لوٹتا ہے یعنی شرک سے توحید کی طرف، مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: مَقْتٌ: سخت ناپسندیدہ، گناہ، غصہ، بیزاری، بغض رکھنا، مصدر ہے۔

مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿۱۵﴾
اپنے حکم سے | جس پر | وہ چاہتا ہے | اپنے بندوں میں سے | تاکہ ڈرائے | ملاقات کے دن سے
میں سے جس پر چاہتا ہے وحی بھیجتا ہے تاکہ وہ (لوگوں کو) ملاقات (حشر) کے دن سے ڈرائے۔

يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ لِمَنِ
جس دن وہ | نکل کھڑے ہوں گے | چھپی نہ ہوگی | اللہ پر | ان کی | (کوئی) بات | کس کے لئے
جس دن سب لوگ (قبروں سے) نکل پڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے ان کی کوئی بات چھپی نہ ہوگی (پوچھا جائے گا) آج کے

الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۱۶﴾ اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ
حکومت ہے | آج؟ | اللہ کے لئے | جو اکیلا ہے | بڑا غالب | آج | بدلہ دیا جائے گا | ہر
دن کس کی حکومت ہے؟ (پھر ندا آئے گی کہ) اللہ کی جو اکیلا ہے (اور) بڑا غالب ہے۔ آج کے دن ہر شخص کو اس کے

نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ
نفس کو | جو | اس نے کمایا | (کوئی) ظلم نہ ہوگا | آج | بیشک | اللہ | جلد
عمل کا بدلہ دیا جائے گا (اور کسی پر) آج کوئی زیادتی نہ ہوگی بیشک اللہ تعالیٰ بہت جلد

الْحِسَابِ ﴿۱۷﴾ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ
حساب لینے والا ہے | اور ڈرایئے انہیں | قریب آنے والے دن سے | جب دل | منہ کو آرہے ہوں گے
حساب لینے والا ہے۔ آپ ان کو قریب آنے والے دن سے ڈرایئے جب (غم وگھبراہٹ سے) گھٹ کر دل منہ کو آئیں گے

كٰظِمِيْنَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ﴿۱۸﴾
غم کے مارے | نہیں ہوگا | ظالموں کا | (کوئی) دوست | اور نہ (کوئی) سفارشی | جس کی بات مانی جائے
اور (اس دن) ظالموں کا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی سفارشی جس کی بات قابل قبول ہو۔

يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ﴿۱۹﴾ وَاللّٰهُ
اللہ جانتا ہے | خیانت | آنکھوں کی | اور جو کچھ | چھپاتے ہیں | سینے | اور اللہ (ہی)
(اللہ تعالیٰ) آنکھوں کی چوری کو بھی جانتا ہے اور جو کچھ سینوں میں چھپا ہوا ہے (اس سے بھی آگاہ ہے)۔ اور اللہ تعالیٰ

يَقْضِيْ بِالْحَقِّ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ
فیصلہ کرے گا | انصاف کے ساتھ | اور جن کو | وہ پکارتے ہیں | اس کے سوا | وہ فیصلہ نہیں کر سکتے
تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو یہ (کافر) پکارتے ہیں وہ تو کچھ بھی فیصلہ نہیں

بِشَيْءٍ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۲۰﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا
کچھ بھی | بیشک | اللہ ہی | (سب کچھ) سننے والا | دیکھنے والا ہے | کیا انہوں نے سیر نہیں کی
کر سکتے۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہی سننے والا (اور) دیکھنے والا ہے۔ کیا ان لوگوں نے

فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا
زمین میں | کہ وہ دیکھتے | کیسا | ہوا | انجام | ان لوگوں کا جو | تھے
زمین کی سیر نہیں کی کہ یہ دیکھ لیتے کہ ان سے پہلے لوگوں کا (جو منکرینِ حق تھے) کیا بُرا انجام

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۵) وہ نہایت بڑی شان والا عرش کا مالک' اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے روح یعنی وحی نازل کرتا ہے جو انسانوں کی روحانی زندگی کا باعث ہے تاکہ وہ رسول جس پر اس کی وحی اترتی ہے لوگوں کو قیامت کی سختیوں سے ڈرائے جس میں اگلے اور پچھلے انسان باہم اکٹھے ہوں گے۔

(۱۶) جس دن وہ قبروں سے اٹھ کھڑے ہوں گے اور ان کی کوئی بات اللہ سے چھپی نہ رہے گی اور حکم ہوگا کہ بتاؤ آج کس کی حکومت ہے؟ پھر اللہ خود ہی فرمائے گا کہ اللہ ہی کی جو بڑا غالب ہے۔

(۱۷) پھر خدا کا حکم ہوگا کہ آج ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا اور کسی پر ظلم نہ ہوگا یقیناً اللہ بڑا جلد حساب کرنے والا ہے کیونکہ اس کو ذرہ ذرہ کا علم ہے۔

(۱۸) اور اے نبی! ان اہل مکہ کو قیامت کی سختیوں سے ڈرائیں جو بہت جلد قائم ہونے والی ہے جس میں دکھ اور تکلیف کی وجہ سے دل گھبرا کر منہ کو آ رہے ہوں گے۔ اور ظالم مشرکوں کا وہاں نہ کوئی مہربان دوست ہوگا اور نہ کوئی سفارش کرنے والا جس کی سفارش مانی جائے۔

(۱۹) وہ اللہ ایسا علیم ہے کہ آنکھوں کی چوری (غیر محرم کو دیکھنے یا دل میں کچھ بری نیت اور خیال کرنے) تک کو جانتا ہے اور وہ ہر ایک بات کی پوچھ گچھ کرے گا۔

(۲۰) اور قیامت میں اللہ ہر ایک بات کا انصاف سے فیصلہ کرے گا اور وہ جھوٹے معبود جنہیں وہ مشرکین اللہ کے سوا پکارتے ہیں۔ وہ کچھ بھی فیصلہ نہیں کر سکتے' اور واقعی اللہ ہی سب کچھ سنتا دیکھتا ہے۔

افعال: يُطَاعُ: کہ اس کا قول مانا جائے یعنی ان کے لئے کوئی سفارشی ہی نہیں ہوگا' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ لَا يَقْضُوْنَ: وہ حکم نہیں دیتے' وہ فیصلہ نہیں کرتے' مضارع منفی (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: بَارِزُوْنَ: نکل کھڑے ہونے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ تَلَاقِ: ایک دوسرے سے ملاقات کرنا' باہم جمع ہونا۔ رَفِيْعُ: بلند کرنے والا' بلند ہونے والا' رَفِيْعُ الدَّرَجَاتِ اسماء حسنٰی میں سے ہے اس کے دونوں معنی ہو سکتے ہیں یعنی بلند مرتبوں والے کے بھی اور درجوں کے بلند کرنے والے کے بھی۔ اٰزِفَة: نزدیک آنے والی' قریب آ لگنے والی جس کے آنے کا وقت بہت تنگ ہو گیا ہو' مراد قیامت ہے' اسم فاعل (واحد مونث)۔

مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ

ان سے پہلے | وہ تھے | زیادہ سخت | ان سے | طاقت میں | اور آثار (کے اعتبار سے) | زمین میں

ہوا۔ حالانکہ وہ لوگ ان سے قوت میں (بھی) زیادہ تھے اور ان آثار میں (بھی) جو وہ زمین میں چھوڑ گئے ہیں

فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ

پس پکڑ لیا ان کو | اللہ نے | ان کے گناہوں کی وجہ سے | اور نہ تھا | ان کے لئے | اللہ سے | کوئی

پس اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہوں کے سبب ان کی گرفت کی اور اللہ تعالیٰ (کے عذاب) سے ان کو کوئی بچانے والا

وَّاقٍ ﴿۲۱﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا

بچانے والا | یہ | اس لئے کہ | آتے تھے ان کے پاس | ان کے رسول | روشن دلیلیں لے کر | تو وہ انکار کرتے تھے

نہ تھا۔ یہ اس لئے ہوا کہ ان کے پاس ان کے پیغمبر کھلی نشانیاں لے کر آتے رہے لیکن یہ کفر ہی کرتے رہے

فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا

پس پکڑ لیا ان کو | اللہ نے | بیشک وہ | بڑا قوت والا | سخت عذاب دینے والا ہے | اور ہم نے بھیجا تھا

پس اللہ تعالیٰ نے ان کو پکڑ لیا۔ بیشک وہ بڑی قوت والا (اور) سخت سزا دینے والا ہے۔ اور ہم نے موسیٰ کو

مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۳﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ

موسیٰ کو | اپنی نشانیوں کے ساتھ | اور دلیل | واضح دے کر | طرف | فرعون | اور ہامان

اپنے احکام اور کھلی دلیل کے ساتھ بھیجا۔ (یعنی ہم نے ان کو) فرعونؔ ہامان اور قارون کی طرف (پیغامِ حق

وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿۲۴﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ

اور قارون کے | تو وہ کہنے لگے | جادوگر ہے | بڑا جھوٹا | پھر جب | وہ لائے ان کے پاس | دین حق

کے ساتھ بھیجا) تو انہوں نے کہا کہ یہ تو ایک جھوٹا جادوگر ہے۔ پھر جب موسیٰ لوگوں کے پاس ہماری طرف سے (دینِ)

مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ

ہماری طرف سے | (تو) وہ کہنے لگے | قتل کر ڈالو | بیٹوں کو | ان لوگوں کے | جو ایمان لائے | اس کے ساتھ

حق لے کر پہنچے تو وہ بولے کہ جو لوگ اس کے ساتھ (اللہ تعالیٰ پر) ایمان لائے ہیں ان کے بیٹوں کو قتل کر ڈالو

وَاسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ ؕ وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۲۵﴾

اور زندہ رہنے دو | ان کی عورتوں کو | اور نہیں | تدبیر | کافروں کی | مگر | ناکام

اور ان کی بیٹیوں کو زندہ چھوڑ دو اور کافروں کی تدبیر تو رائیگاں ہی جانا ہے۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّيْٓ

اور کہنے لگا | فرعون | مجھے چھوڑ دو | کہ میں قتل کردوں | موسیٰ کو | اور وہ پکارے | اپنے رب کو | بیشک میں

اور فرعون نے کہا کہ مجھے چھوڑو کہ موسیٰ کو قتل کر ڈالوں پھر وہ اپنے ربّ کو بلا لائے بیشک میں

اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ

ڈرتا ہوں | کہ | وہ بدل ڈالے گا | تمہارے دین کو | یا یہ کہ | پھیلائے گا | زمین میں

ڈرتا ہوں کہ وہ تمہارے دین کو بدل نہ ڈالے اور ملک میں فساد نہ پھیلائے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۱) کیا ان اہل مکہ نے زمین میں سیر کر کے ان نافرمان قوموں کے حالات میں غور نہیں کیا جو ان سے پہلے ہو گزریں اور ان سے طاقت میں اور زمین میں اپنی مضبوط تعمیرات کے آثار پیچھے چھوڑنے کے لحاظ سے کہیں بڑھ کر تھیں کہ اللہ نے انہیں ان کے شرک و کفر وغیرہ جرموں کے بدلے عذاب میں مبتلا کیا' اور کوئی ان کو خدا کے غضب سے نہ بچا سکا۔

(۲۲) یہ عذاب ان پر اس لئے نازل کیا گیا کہ ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لے کر آئے تھے مگر وہ انکار ہی کرتے رہے اس لئے اللہ نے انہیں عذاب میں مبتلا کر دیا' واقعی وہ بڑا قدرت والا اور سرکشوں کو سخت عذاب دینے والا ہے۔

(۲۳) اور ہم نے حضرت موسیٰؑ کو معجزات اور واضح دلیل دے کر بھیجا تھا۔

(۲۴) فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف تو انہوں نے معجزات دیکھ کر کہا کہ موسیٰؑ تو بڑا جھوٹا جادوگر ہے۔

(۲۵) پس جب حضرت موسیٰؑ ان کے پاس اللہ کی طرف سے دین حق (توحید الٰہی) لے کر گئے تو فرعون اور اس کے دربار کے امراء نے سخت غصہ ہو کر نئے سرے سے حکم دے دیا یا آپس میں بطور مشورہ کہا کہ بنی اسرائیل کے لڑکے قتل کر ڈالو اور لڑکیوں کو خدمت کے لئے زندہ رہنے دو مگر اللہ قادر مطلق کے مقابلہ میں ان احمق کفار کی تمام تدبیریں بیکار ثابت ہوئیں اور آخر کار خود ہی بری طرح ہلاک ہوئے۔

افعال: اِسْتَحْيُوْا: جیتی رکھو' تم زندہ چھوڑ دو' امر (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: الْعِقَابِ: عذاب' سزا' مار' عقوبت' سزا دینا (عَاقَبَ يُعَاقِبُ کا مصدر ہے)۔

الْفَسَادَ ﴿٢٦﴾ وَقَالَ مُوسَىٰ إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُم
فساد | اور کہا | موسیٰ نے | (کہ) بیشک میں نے پناہ لی ہے | اپنے ربّ | اور تمہارے ربّ کے پاس
اور موسیٰ نے کہا کہ میں تو اپنے اور تمہارے ربّ کی پناہ میں آچکا ہوں

مِّن كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٢٧﴾ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖ
ہر | متکبر سے | جو ایمان نہیں رکھتا | روزِ | حساب پر | اور بولا | ایک | آدمی | ایمان دار
ہر (اس) متکبر سے جو حساب کے دن پر یقین نہ رکھے۔ اور ایک مومن آدمی جو فرعون ہی

مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَن يَقُولَ
قوم سے | فرعون کی | جو چھپاتا تھا | اپنا ایمان | کیا تم قتل کرتے ہو ایسے آدمی کو | جو یہ کہتا ہے
کے لوگوں میں سے تھا اور اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھا' بولا کیا تم ایک شخص کو (محض) اس بات پر قتل کئے دیتے

رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُم بِالْبَيِّنَاتِ مِن رَّبِّكُمْ ۖ وَإِن يَكُ
کہ میرا ربّ | اللہ ہے | اور وہ لایا ہے تمہارے پاس | (روشن) دلیلیں | تمہارے ربّ کی طرف سے | اور اگر وہ ہے
ہو جو کہتا ہے میرا ربّ اللہ ہے اور (پھر) وہ تمہارے ربّ کی طرف سے تمہارے پاس کھلی نشانیاں (بھی) لے کر آیا ہے اور اگر وہ

كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ ۖ وَإِن يَكُ صَادِقًا يُصِبْكُم بَعْضُ
جھوٹا | تو اُسی پر ہے | اس کے جھوٹ (کا وبال) | اور اگر ہے وہ | سچا | تو پہنچے گا تمہیں | (کچھ نہ) کچھ
جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ (کا وبال) اُسی پر پڑے گا اور اگر وہ سچا ہے تو جو پیش گوئی وہ کر رہا ہے اس میں سے

الَّذِي يَعِدُكُمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ
وہ (عذاب) جس کا | وہ وعدہ کرتا ہے تم سے | بیشک اللہ | راہ پر نہیں لاتا | اس کو جو | حد سے بڑھنے والا
کچھ تو تم پر پڑ کر رہے گا بے شک اللہ تعالیٰ اس شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو حد سے گزرنے والا

كَذَّابٌ ﴿٢٨﴾ يَا قَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظَاهِرِينَ فِي الْأَرْضِ
جھوٹا ہو | اے میری قوم! | تمہاری | حکومت ہے | آج | غالب ہو تم | زمین میں
جھوٹا ہو۔ اے میری قوم! (مغرور نہ بنو) آج تمہاری حکومت ہے اور اس سرزمین میں تم غالب ہو پھر اگر

فَمَن يَنصُرُنَا مِن بَأْسِ اللَّهِ إِن جَاءَنَا ۚ قَالَ فِرْعَوْنُ
پس کون | مدد کرے گا ہماری | عذاب سے | اللہ کے | اگر وہ آ گیا ہم پر | کہا | فرعون نے
عذابِ الٰہی آ جائے تو ہم کو اس سے کون بچا سکے گا۔ فرعون نے کہا

مَا أُرِيكُمْ إِلَّا مَا أَرَىٰ وَمَا أَهْدِيكُمْ إِلَّا سَبِيلَ
میں نہیں دکھاتا تمہیں | مگر | وہی جو | میں خود دیکھتا ہوں | اور میں راہ نہیں دکھاتا تمہیں | مگر صرف | راہ
میں تو تم کو وہی بات سمجھاتا ہوں جو خود درست سمجھتا ہوں اور میں تم کو وہی راہ بتاتا ہوں جو (ہر طرح)

الرَّشَادِ ﴿٢٩﴾ وَقَالَ الَّذِي آمَنَ يَا قَوْمِ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُم
بھلائی کی | اور کہا | اُس شخص نے جو | ایمان لایا تھا | کہ اے میری قوم! | بیشک میں ڈرتا ہوں | تم پر
بھلائی کی ہے۔ اور اس شخص نے جو ایمان لے آیا تھا' کہا اے میری قوم! مجھے تم پر (بھی) دوسری قوموں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۶) اور فرعون غصہ ہو کر بولا کہ مجھے موسیٰ کو قتل کرنے دو اور دیکھوں کہ وہ اپنے رب کو کیسے اپنی مدد کے لئے بلاتا ہے وہ کیسے اس کو میرے ہاتھ سے چھڑا سکتا ہے اور اسے قتل اس لئے کرتا ہوں کہ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں وہ تمہارے موجودہ دین کو بگاڑ کر اس کی جگہ ایک نیا دین کھڑا کر دے یا ملک میں فساد برپا کر دے۔

(۲۷) اس پر حضرت موسیٰ نے کہا کہ میں تمہاری ان دھمکیوں کی کچھ پروا نہیں کرتا میں نے تو ہر ایسے مغرور سے جو حساب کے دن کا یقین نہیں رکھتا اللہ کی پناہ لے لی ہے جو میرا اور تمہارا سب کا پروردگار ہے۔

(۲۸) اور فرعون کی قوم میں سے ایک مومن شخص جو اپنا ایمان ظاہر نہیں کرتا تھا بولا کہ کیا تم ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو یہ بات کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ ہے اس کے سوا اس کا اور کوئی جرم نہیں اور اپنی نبوت کے ثبوت میں وہ اللہ کی طرف سے روشن معجزے بھی لایا ہے اور اس کے علاوہ فرض کیا اگر وہ جھوٹا بھی ہو تو اس کے جھوٹ کا وبال خود اسی پر ہے اور اگر وہ اپنے دعوے میں سچا ہے تو جس عذاب کا وہ تم سے وعدہ کرتا ہے اس میں سے کچھ نہ کچھ تم پر ضرور پڑے گا۔ واقعی جو شخص گمراہی میں حد سے بڑھنے والا بڑا جھوٹا ہو اللہ اسے سیدھے راستے پر نہیں لاتا۔

(۲۹) اے میری قوم کے لوگو! آج تو مصر میں تمہاری حکومت ہے اور تم ملک میں غالب ہو۔ لیکن موسیٰ کے کہنے کے مطابق اگر ہم خدا کے عذاب میں مبتلا ہوئے تو اس وقت کون ہماری مدد کرے گا؟ اس پر فرعون بولا ''لوگو! میں تو تمہیں وہی نصیحت کر رہا ہوں جو میں بہتر سمجھتا ہوں اور تمہیں نیکی کا راستہ بتا رہا ہوں کہ موسیٰ کو قتل کرنا چاہئے ورنہ بڑا فساد کرے گا۔

افعال: اَقْتُلُ: میں قتل کروں گا' میں مار ڈالوں گا' مضارع (واحد متکلم)۔ ذَرُوْنِیْ: تم مجھے چھوڑ دو' امر (جمع مذکر حاضر)' ن وقایہ ی ضمیر (واحد متکلم)۔ عُذْتُ: میں نے پناہ لی' میں نے پناہ پکڑی' ماضی (واحد متکلم)۔ یُبَدِّلَ: بدل ڈالے گا یعنی بگاڑ دے گا' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ یُصِبْکُمْ: تم کو وہ پہنچ جائے گا' تم پر پڑے گا' مضارع (واحد مذکر غائب)' کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ یَکْتُمُ: وہ پوشیدہ رکھتا تھا' مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: مُتَکَبِّرٍ: غرور بیجا کرنے والا' اسم فاعل (مفرد)۔ صَادِقًا: سچا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ کَاذِبًا: جھوٹا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ رَشَادِ: نیکی' راستی' بھلائی' مصدر ہے۔ ظٰھِرِیْنَ: غالب' غلبہ پانے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ مُسْرِفٌ: حد سے بڑھنے والا' مراد مشرک' اسم فاعل (واحد مذکر)۔

مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿٣٠﴾ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ
(سرکش) قوموں جیسے (بڑے) دن سے | جیسی | بُری حالت ہوئی | قوم | نوحؑ | اور عاد | اور ثمود
جیسے بُرے دن کے آنے کا اندیشہ ہے جیسا کہ قومِ نوحؑ و عاد و ثمود اور ان کے بعد

وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿٣١﴾ وَيٰقَوْمِ
اور ان لوگوں کی جو | اُن کے بعد ہوئے | اور اللہ نہیں چاہتا | ظلم کرنا | (اپنے) بندوں پر | اور اے میری قوم!
آنے والوں کا حال ہُوا اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرنا چاہتا۔ اور اے میری قوم!

اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴿٣٢﴾ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ
بیشک میں | ڈرتا ہوں | تم پر | چیخ و پکار کے دن سے | جس دن | تم بھاگو گے | پیٹھ پھیر کر
مجھے تمہارے بارے میں چیخ و پکار کے دن کا اندیشہ ہے۔ جس دن تم پیٹھ پھیر کر بھاگو گے

مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ
نہ ہوگا تمہارے لئے | اللہ سے | کوئی بچانے والا | اور جسے | گمراہ کردے | اللہ | تو نہیں اس کا
اور کوئی تم کو اللہ تعالیٰ سے بچانے والا نہ ہوگا، اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اسے کوئی راہ

مِنْ هَادٍ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ
کوئی راہ بتانے والا | اور آ چکا تمہارے پاس | یوسفؑ (بھی) | اس سے پہلے | واضح دلائل کے ساتھ | پس ہمیشہ رہے تم
دکھانے والا نہیں۔ اور (اے میری قوم) تمہارے پاس (موسیٰؑ سے) پہلے یوسفؑ (بھی تو) کھلی نشانیاں لے کر آئے تھے لیکن تم ان باتوں

فِیْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ؕ حَتّٰۤى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ
شک میں | اس (دین) سے | جو وہ لایا تمہارے پاس | یہاں تک کہ | جب وہ فوت ہوگیا | (تو) تم نے کہا
کے متعلق جو وہ تمہارے پاس لے کر آئے برابر شک ہی میں پڑے رہے۔ یہاں تک کہ جب وہ وفات پا گئے تو تم کہنے لگے

لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ
ہرگز نہ بھیجے گا | اللہ | اس کے بعد | (کوئی) رسول | اسی طرح | گمراہ کرتا ہے | اللہ | اس کو جو ہو
بس اب اللہ تعالیٰ کوئی رسول ان کے بعد نہ بھیجے گا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں، شک کرنے والوں

مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ﴿٣٤﴾ ۖۚ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ
حد سے بڑھنے والا | شک کرنے والا | جو لوگ | جھگڑا کرتے ہیں | اللہ کی آیتوں کے بارے میں | بغیر
کو محروم ہدایت رکھتا ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں بغیر کسی دلیل کے، جو ان کے پاس

سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ؕ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ
(کسی) دلیل کے | جو پہنچی ہو ان کے پاس | بہت | ناپسند ہے | اللہ کے نزدیک | اور نزدیک | ان کے جو
پہنچی ہو، جھگڑتے ہیں (یہ) اللہ تعالیٰ کے اور مومنوں کے نزدیک بڑی ناپسندیدہ

اٰمَنُوْا ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿٣٥﴾
ایمان لائے | اسی طرح | مہر کر دیتا ہے | اللہ | ہر دل پر | متکبر | سرکش کے
بات ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ ہر مغرور، سرکش کے دل پر مہر لگا دیتا ہے

آیت نمبر

آسان تفسیر

﴿۳۰﴾ اور وہی شخص جو حضرت موسیٰ پر دل سے ایمان لا چکا تھا اس نے کہا کہ اے میری قوم! مجھے تو خطرہ ہے کہ حضرت موسیٰ کی ناحق مخالفت سے ہمیں بھی وہ برا دن دیکھنا پڑے گا جو اس سے پہلے پیغمبروں کے خلاف نافرمانی کرنے والی جماعتوں کو دیکھنا پڑا تھا۔

﴿۳۱﴾ جیسی کہ بری حالت ہوئی تھی قوم نوحؑ و عاد و ثمود اور ان لوگوں کی' جو ان کے بعد گزرے جیسے قوم لوطؑ و اہل مدین وغیرہ اور اللہ اپنے بندوں پر ظلم کرنا نہیں چاہتا بلکہ پہلے رسول کے ذریعے حق و باطل سے ان کو باخبر کر دیتا ہے۔

﴿۳۲﴾ اور اے میری قوم! میں تو اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم پر موسیٰ کو جھٹلانے اور ان کی مخالفت کی وجہ سے قیامت کے دن سخت عذاب ہوگا۔ جس میں مصیبت کی سختی کی وجہ سے لوگ باہم چلا چلا کر ایک دوسرے کو پکاریں گے۔

﴿۳۳﴾ قیامت کے دن جس میں تم محشر سے پیٹھ پھیر کر بھاگنا چاہو گے اس دن اللہ کے قہر و غضب سے تمہیں بچانے والا کوئی نہ ہوگا اور جسے اللہ گمراہ کر دے کوئی اس کو راہ پر نہیں لا سکتا میری نصیحت تم پر کیا اثر کر سکتی ہے۔

﴿۳۴﴾ اس سے پہلے تمہارے پاس حضرت یوسفؑ واضح دلیلیں لے کر آ چکے تھے لیکن جو دین حق وہ لے کر آئے تھے۔ تم ہمیشہ اس میں شک کرتے رہے۔ یہاں تک کہ جب وہ وفات پا گئے تو تم یوں کہنے لگے کہ اب یوسفؑ کے بعد اللہ اور کوئی رسول نہیں بھیجے گا۔ گمراہی میں ایسے حد سے بڑھنے والے اور امر حق میں شک کرنے والے کو اللہ اسی طرح گمراہ کرتا ہے۔

﴿۳۵﴾ اور جو لوگ اللہ کی آیتوں کو جھٹلا کر ان کے متعلق جھگڑا ڈالتے ہیں اور کوئی الہامی دلیل ان کے پاس موجود نہیں ہوتی ان کا جھگڑا اللہ و مومنین کے نزدیک سخت نفرت اور بیزاری کا باعث ہے اللہ تعالیٰ حق کے معاملے میں ہر ایک ضدی اور سرکش کے دل پر اسی طرح مہر کر دیتا ہے کہ وہ حق کو سمجھ ہی نہ سکے۔

افعال: تُوَلُّوْنَ: تم منہ موڑو گے' تم پھر جاؤ گے' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ ذِلْتُمْ: تم الگ رہے' تم علیحدہ رہے' ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ مَازِلْتُمْ (تم برابر رہے' تم مسلسل رہے)۔ هَلَكَ: وہ مرگیا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: تَنَادِ: فریاد کرنا' پکارنا۔ مُرْتَابٌ: شک میں پڑنے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ
اور بولا | فرعون | اے ہامان! | بنا | میرے لئے | ایک محل | تاکہ میں | پہنچوں
اور فرعون نے کہا اے ہامان! میرے لئے ایک بلند عمارت بنا۔ شاید میں (اس پر چڑھ کر)

الْاَسْبَابَ ﴿۳۶﴾ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ
راستوں تک | جو راستے ہیں | آسمانوں کے | پس جھانک کر دیکھوں | موسیٰ کے معبود کو | اور میں تو
ان) راہوں تک پہنچ جاؤں (جو) آسمانوں کی راہوں میں (جا ملتی ہیں) پھر موسیٰ کے خدا کو جھانک کر دیکھوں اور میں تو

لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ؕ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ
خیال کرتا ہوں اس کو | جھوٹا | اور اسی طرح | اچھا معلوم ہوا | فرعون کو | برا | عمل اس کا | اور وہ روکا گیا
اس کو جھوٹا سمجھتا ہوں۔ اور اس طرح فرعون کو اس کے برے اعمال اچھے معلوم ہوتے رہے اور وہ راہ

عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ﴿۳۷﴾ وَقَالَ الَّذِيْٓ
(سیدھے) راستے سے | اور نہیں تھی | تدبیر | فرعون کی | مگر | تباہی میں | اور کہنے لگا | وہ شخص جو
(حق) سے روک دیا گیا اور فرعون کی (ہر) تدبیر تو برباد ہونی تھی۔ اور اس (مردِ) مومن نے کہا

اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿۳۸﴾ يٰقَوْمِ
ایمان لایا تھا | اے میری قوم! | تم پیروی کرو میری | میں تم کو بتاؤں گا | راستہ | نیکی کا | اے میری قوم!
اے میری قوم! میری پیروی کرو میں تم کو نیکی کی راہ دکھاتا ہوں۔ اے میری قوم!

اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۫ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿۳۹﴾
بیشک | یہ زندگی دنیا کی | (عارضی) فائدہ ہے | اور یقیناً | آخرت | وہی آرام کا گھر ہے
یہ دنیا کی زندگی تو (چند روزہ) فائدہ اٹھا لینے کی چیز ہے۔ اور بے شک آخرت ہی قرار و قیام کی جگہ ہے۔

مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ
جس نے | عمل کیا | برا | تو بدلہ نہیں دیا جائے گا اس کو | مگر اسی کے برابر | اور جس نے | عمل کیا
جس نے (دنیا میں) برائی کی تو اس کو اس (برائی) کے برابر بدلہ ملے گا۔ اور جس نے نیک

صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ
نیک | وہ مرد ہو | یا عورت | اور وہ | مومن ہو | تو یہی لوگ ہیں | جو داخل ہوں گے
عمل کیا خواہ مرد ہو یا عورت اور وہ صاحبِ ایمان (بھی) ہوں تو وہ جنت میں

الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾ وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ
جنت میں | رزق دیا جائے گا انہیں | اس میں | بے حساب | اور اے میری قوم! | کیا بات ہے
داخل ہوں گے وہاں ان کو بے حساب رزق ملے گا۔ اور (کہا) اے میری قوم! کیا بات ہے

اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ؕ ﴿۴۱﴾
کہ میں تو بلاتا ہوں تمہیں | نجات کی طرف | اور تم بلاتے ہو مجھے | دوزخ کی طرف
کہ میں تم کو (راہ) نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے دوزخ کی طرف دعوت دیتے ہو

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۶) تب فرعون نے ہامان سے کہا کہ میرے لئے ایک اونچا محل بناؤ تا کہ میں اس پر چڑھ کر آسمان کے راستوں پر جا پہنچوں۔

(۳۷) اور آسمان کے راستوں پر پہنچ کر موسیٰ کے معبود کی طرف جھانک کر دیکھوں کہ وہ کہاں اور کیسا طاقت وشان والا ہے اور میں تو موسیٰ کو جھوٹا خیال کرتا ہوں۔ اور جس طرح اوپر فرعون کی سرکشی بتائی گئی ہے اسی طرح اس کو شیطان کے بہکانے سے اپنے برے اعمال اچھے معلوم ہوئے اور وہ راہ حق سے روک دیا گیا اور جو تدبیر وہ حضرت موسیٰ کی تباہی کے لئے کرتا تھا اس میں خود اسی کی تباہی و بربادی چھپی ہوئی تھی۔

(۳۸) اور وہی مومن شخص کہنے لگا کہ اے میری قوم! تم میری پیروی کرو میں تم کو نیکی (اسلام) کی راہ بتاؤں گا۔

(۳۹) اے میری قوم! یہ دنیا کی زندگی چند روزہ گزران ہے اور دائمی آرام کا گھر تو آخرت ہی ہے۔

(۴۰) جس نے دنیا میں کوئی برا کام کیا اس کو آخرت میں اسی کے مطابق سزا دی جائے گی اور جس نے نیکی کی ہوگی مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو سو ایسے ہی نیک مومن جنت میں داخل کئے جائیں گے۔ جہاں انہیں بے حساب رزق عطا کیا جائے گا۔

(۴۱) اور اے میری قوم! یہ کیا بات ہے کہ میں تو تم کو ایمان کے ذریعے نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے دوزخ کی طرف بلاتے ہو یعنی میں تو تمہارا خیر خواہ ہوں اور تم میرے بدخواہ ہو۔

افعال: اِبْنِ: تو بنا، امر (واحد مذکر حاضر)۔ اَبْلُغُ: میں پہنچ جاؤں، مضارع (واحد متکلم)۔ اَھْدِکُمْ: میں تم کو راہ بتاؤں، اَھْدِ (اصل میں اَھْدِیْ تھا ی حذف ہوگئی) مضارع (واحد متکلم)، کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ یُرْزَقُوْنَ: وہ دیئے جائیں گے، ان کو دیا جائے گا، مضارع مجہول (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: تَبَاب: ہلاکت، کھپنا، ٹوٹنا، سدا ٹوٹے میں رہنا، مصدر ہے۔ مَتَاعٌ: معین وقت تک فائدہ اٹھانا، وہ سامان جو کام میں آتا ہے، جس سے کسی طرح فائدہ حاصل کیا جاتا ہے، اسباب خانگی۔ نَجٰوۃِ: رہائی پانا، چھٹکارا حاصل کرنا، رہائی، چھٹکارا، بچاؤ، مصدر اور اسم۔

تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ
تم تو مجھے بلاتے ہو | کہ میں انکار کردوں | اللہ کا | اور شریک ٹھہراؤں | اس کا | اس کو | جس کا نہیں مجھے | کوئی علم
تم مجھے اس طرف بلاتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا انکار کروں اور ایسی چیز کو اس کا شریک ٹھہراؤں جس کی میرے پاس کوئی دلیل نہیں

وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ﴿۴۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّمَا
اور میں | بلاتا ہوں تمہیں | اس کی طرف جو بڑا زبردست | گناہوں کا بخشنے والا ہے | کوئی شک نہیں | کہ وہ
اور میں تم کو غالب (اور) بخشنے والے (اللہ تعالیٰ) کی طرف بلاتا ہوں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ تم جس

تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ
جس کی طرف تم مجھے بلاتے ہو | نہ تو اسے | پکارا جاتا ہے | دنیا | اور نہ | آخرت میں
چیز کی (عبادت کی) طرف مجھے بلاتے ہو، وہ نہ تو دنیا میں پکارے جانے کے قابل ہے اور نہ آخرت میں

وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۴۳﴾
اور یہ کہ | ہمیں لوٹ کر جانا ہے | اللہ کی طرف | اور یہ کہ | حد سے بڑھنے والے | ہی | دوزخی ہیں
اور یہ (بھی حقیقت ہے) کہ ہمیں اللہ تعالیٰ ہی کی طرف واپس جانا ہے اور یہ کہ حد سے گزرنے والے ہی دوزخی ہیں۔

فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ۭ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ
پس جلد تم یاد کرو گے | جو کچھ | میں کہہ رہا ہوں تم سے | اور میں سونپتا ہوں | اپنا معاملہ | اللہ کو
پس جو بات میں تم سے کہتا ہوں، جلد ہی تم اسے یاد کرو گے، اور میں تو اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کو سونپتا ہوں

اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا
بیشک اللہ | دیکھ رہا ہے | بندوں کو | پس بچالیا اس کو | اللہ نے | شر سے | اس تدبیر کے جو انہوں نے کی تھی
بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دیکھنے والا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس (مرد مومن) کو لوگوں کی بُری تدابیر سے محفوظ رکھا

وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْۗءُ الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ
اور گھیر لیا | آلِ فرعون کو | بُرے | عذاب نے | وہ آگ ہے | کہ پیش کیے جاتے ہیں
اور آلِ فرعون کو سخت عذاب نے آ گھیرا۔ (اور عالم برزخ میں) ان لوگوں کو دوزخ

عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۣ اَدْخِلُوْٓا
اس کے سامنے | صبح | اور شام | اور جس دن | قائم ہوگی | قیامت | (حکم ہوگا) داخل کرو
کی آگ کے سامنے صبح و شام لایا جاتا ہے اور جس دن قیامت قائم ہوگی (تو حکم ہوگا کہ) فرعون

اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾ وَاِذْ يَتَحَاۗجُّوْنَ فِي النَّارِ
آلِ فرعون کو | سخت ترین | عذاب میں | اور جب | وہ باہم جھگڑیں گے | دوزخ میں
کے ساتھیوں کو سخت ترین عذاب میں داخل کرو۔ اور جب وہ لوگ دوزخ میں آپس میں جھگڑیں گے

فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰۗؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا
پس کہیں گے | کمزور لوگ | ان سے | جو تکبر کیا کرتے تھے | کہ بیشک ہم تھے | تمہارے | تابع
تو ان کے کمزور لوگ ان لوگوں سے جو بڑے بنتے تھے کہیں گے کہ ہم تو تمہاری پیروی کرتے تھے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۴۲) کیونکہ تم مجھے اس بات کی دعوت دیتے ہو کہ میں تمہارے کہنے سے اللہ کا انکار کردوں اور جس چیز کی خدائی کو میں نہیں جانتا اس کو اللہ کا شریک ٹھہراؤں اور میں تم کو اس اللہ کی طرف بلاتا ہوں جو بڑا زبردست' گناہوں کا معاف کرنے والا ہے۔

(۴۳) کچھ شک نہیں کہ جن جھوٹے معبودوں کی عبادت کرنے کے لئے تم مجھے کہتے ہو' وہ تو خود بھی دنیا اور آخرت میں پکارے جانے کے قابل نہیں اور قیامت کے روز اعمال کا جواب دینے کے لئے ہمیں اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے' اور حد سے بڑھنے والے مشرک ہی دوزخی ہیں۔

(۴۴) ایک وقت آئے گا کہ تم میری ان نصیحتوں کو یاد کرو گے مگر اس وقت تمہیں کچھ فائدہ نہ ہوگا اور میں تو اپنا معاملہ اللہ کے حوالے کرتا ہوں' وہی مجھے تمہاری دھمکیوں سے بچائے گا۔ بلاشبہ وہ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے۔

(۴۵) پھر فرعونیوں نے جو اس مردِ مومن کو بری طرح سے قتل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا اللہ نے اس کو اس سے بچالیا کہ وہاں سے نکل کر کسی پہاڑ کی طرف بھاگ گیا اور باوجود تلاش کرنے کے ان کو نہ ملا اور خود قوم فرعون پر ہی عذاب نازل ہوا کہ وہ بحیرۂ قلزم میں غرق ہو کر ہلاک ہو گئے۔

(۴۶) اور ہلاک ہونے کے بعد عالم برزخ میں ہمیشہ صبح وشام آگ میں جلائے جائیں گے اور جس روز قیامت قائم ہوگی انہیں حکم ہوگا کہ فرعون کی قوم کے لوگوں کو سخت ترین عذاب میں داخل کردو۔

افعال: اَكْـفُـرَ: میں ناشکری کروں' میں منکر ہو جاؤں' مضارع (واحد متکلم)۔ اُفَـوِّضُ: میں سونپتا ہوں' مضارع (واحد متکلم)۔ تَذْكُرُوْنَ: تم یاد کرو گے' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ اَدْخِلُوْا: تم داخل کرو' امر (جمع مذکر حاضر)۔ وَقٰـهُ: اس نے اس کو محفوظ رکھا' ماضی (واحد مذکر غائب)' ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: مَرَدَّنَا: ہمارا لوٹایا جانا' مَرَدٌّ مضاف' نَا (ضمیر جمع متکلم) مضاف الیہ۔ اٰلُ: دوست' رعایا' اولاد۔

فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿٤٧﴾ قَالَ الَّذِيْنَ
پس کیا | تم | دُور کردو گے | ہم سے | کچھ حصہ | آگ کا | کہیں گے | جو لوگ
پس کیا تم ہم سے آگ کا کوئی حصہ کم کر سکتے ہو۔ تو وہ جو بڑے بنتے تھے

اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿٤٨﴾
تکبر کیا کرتے تھے | کہ بیشک ہم سب | اسی میں (پڑے ہیں) | بیشک اللہ | فیصلہ کر چکا ہے | بندوں کے درمیان
کہیں گے، ہم سب ہی اسی (آگ) میں پڑے ہیں بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرما چکا ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ
اور کہیں گے | جو لوگ (ہوں گے) | دوزخ میں | محافظین | دوزخ سے | کہ دُعا کرو | اپنے ربّ سے
اور جو لوگ دوزخ میں پڑے ہوں گے وہ دوزخ کے محافظوں سے کہیں گے کہ اپنے ربّ سے دُعا کرو

يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿٤٩﴾ قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ
وہ کم کردے | ہم سے | ایک دن | کچھ عذاب | وہ کہیں گے | کیا نہیں آتے تھے تمہارے پاس
کہ وہ ہم پر کسی دن تو عذاب کم کر دے۔ وہ (فرشتے) کہیں گے کیا تمہارے پاس تمہارے

رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ قَالُوْا بَلٰى ؕ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰٓؤُا
تمہارے رسول | واضح نشانیوں کے ساتھ | وہ کہیں گے | کیوں نہیں | وہ کہیں گے | پس پکارو | اور نہیں پکارنا
رسول نشانیاں لے کر نہیں آئے تھے۔ وہ (کافر) کہیں گے کیوں نہیں، (فرشتے) کہیں گے، پھر تم ہی دعا کرو اور (یاد رکھو کہ)

الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿٥٠﴾ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ
کافروں کا | مگر | بے سود | بیشک ہم | مدد کرتے ہیں | اپنے رسولوں کی | اور ان کی جو
کافروں کی دُعا تو بس بے کار ہے۔ بیشک ہم اپنے رسولوں کی اور ایمان والوں

اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿٥١﴾ يَوْمَ
ایمان لائے | دنیا کی زندگی میں | اور جس دن | کھڑے ہوں گے | گواہ | جس دن
کی دنیا کی زندگی میں بھی مدد کرتے ہیں اور جس دن گواہ کھڑے ہوں گے (یعنی قیامت کو بھی) جس دن

لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ
نہ | نفع دے گی | ظالموں کو | ان کی معذرت | اور ان کے لئے | لعنت ہے
ظالموں کو ان کی معذرت کچھ کام نہ آئے گی اور ان پر (اللہ تعالیٰ کی) لعنت ہوگی

وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿٥٢﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا
اور ان کے لئے | بُرا گھر ہے | اور بیشک ہم نے دی | موسیٰ کو | ہدایت | اور وارث کردیا ہم نے
اور ان کے لئے (دوزخ کا) بدترین گھر ہوگا۔ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو (کتاب) ہدایت دی اور بنی اسرائیل کو

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ﴿٥٣﴾ هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿٥٤﴾
بنی اسرائیل کو | کتاب کا | جو ہدایت | اور نصیحت تھی | عقل مندوں کے لئے
اس کتاب کا وارث بنایا۔ جو عقلمندوں کے لئے ہدایت اور نصیحت تھی

(۴۷) اور جب اہل دوزخ دوزخ کے اندر آپس میں جھگڑیں گے تو جو کافر دنیا میں کمزور تھے اپنے مغرور سرغنوں سے کہیں گے کہ ہم تو دنیا میں تمہاری ہر ایک بات مانتے تھے کیا تم بھی اب ہم سے دوزخ کی آگ کا کچھ عذاب ہٹا سکتے ہو؟

(۴۸) وہ جواب دیں گے کہ ہم تم سب دوزخ کے عذاب میں مبتلا ہیں ہم کچھ نہیں کر سکتے؟ واقعی اللہ کو اپنے بندوں میں جو فیصلہ کرنا تھا وہ کر چکا اب عذاب میں کمی کی کوئی صورت نہیں۔

(۴۹) اور دوزخی لوگ دوزخ کے نگرانوں سے عرض کریں گے کہ تم ہی اللہ کی جناب میں دعا کرو کہ وہ کسی ایک دن تو ہمارے عذاب میں کمی کر دے۔

(۵۰) وہ جواب دیں گے کہ کیا دنیا میں تمہارے پاس اللہ کے بھیجے ہوئے رسول روشن دلیلیں لے کر نہ آتے رہے تھے؟ وہ کہیں گے۔ کیوں نہیں! فرشتے کہیں گے کہ جب تم نے اس وقت ان کا کہا نہ مانا تو اب چیخو چلاؤ۔ تمہارے جیسے منکروں کا چیخنا چلانا بے فائدہ ہے۔

(۵۱) بلاشبہ ہم تو مدد کرتے ہیں اپنے رسولوں اور ان کے ماننے والے ایمانداروں کی دنیا میں بھی اور قیامت کے روز بھی۔

(۵۲) جس دن ظالم مشرکین کو ان کی معذرت کچھ بھی نفع نہ دے گی اور ان کے لئے ہمیشہ کی لعنت اور رہنے کو بری جگہ ملے گی۔

(۵۳) اور ہم نے موسیٰ کو سرتاپا ہدایت کتابِ تورات عطا کی تھی اور بنی اسرائیل کو اس کتاب کا وارث کیا تھا کہ وہ خود بھی اس پر عمل کریں اور دوسروں کو نصیحت کریں۔

(۵۴) تورات ہدایت اور عقل والوں کے لئے نصیحت تھی۔

افعال: یَتَحَاجُّوْنَ: باہم جھگڑا کریں گے مضارع (جمع مذکر غائب)۔ حَکَمَ: اس نے حکم کیا وہ فیصلہ کر چکا ماضی (واحد مذکر غائب)۔ قَدْ حَکَمَ: اس نے فیصلہ کر دیا ہے (ماضی قریب)۔ نَنْصُرُ: ہم یقینی مدد کرتے ہیں مضارع (جمع متکلم)۔ یُخَفِّفُ: ہلکا کر دے شدت میں کمی کر دے مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: خَزَنَةِ: خزانچی نگہبان چوکیدار داروغہ خَازِنٌ واحد۔ مُغْنُوْنَ: دفع کرنے والے دور کرنے والے اسم فاعل (جمع مذکر)۔ اَلْاَلْبَابِ: عقلیں لُبٌّ کی جمع ہے۔

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ

پس صبر کیجئے | بیشک | وعدہ | اللہ کا | سچا ہے | اور معافی مانگئے | اپنے گناہ کی | اور پاکی بیان کیجئے

پس آپ صبر کیجئے، بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور مغفرت طلب کیجئے اپنی کوتاہی کی اور

بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝۵۵ اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ

اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ | شام | اور صبح کو | بیشک | جو لوگ | جھگڑتے ہیں

شام و سحر اپنے ربّ کی تعریف و تسبیح کرتے رہئے۔ بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں جھگڑتے

فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ

اللہ کی آیتوں کے بارے میں | بغیر | (کسی) دلیل کے | جو آئی ہو ان کے پاس | نہیں | ان کے دلوں میں

ہیں، بغیر کسی ایسی سند (اور دلیل) کے، جو ان کے پاس (اللہ کی طرف سے) پہنچی ہو، ان کے دلوں میں ایک (ایسا)

اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ

مگر تکبر | نہیں وہ | پہنچنے والے اس تک | پس پناہ مانگئے | اللہ کی | بیشک وہ ہی | سننے والا

تکبر ہے جس تک وہ پہنچ نہ سکیں گے پس آپ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے رہئے بیشک وہی (سب کچھ) سننے

الْبَصِيْرُ ۝۵۶ لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ

دیکھنے والا ہے | یقیناً پیدا کرنا | آسمانوں | اور زمین کا | زیادہ بھاری ہے | انسانوں کو پیدا کرنے سے

اور دیکھنے والا ہے۔ یقیناً آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا، لوگوں کے (دوبارہ) پیدا کرنے سے

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۵۷ وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى

لیکن | اکثر لوگ | نہیں | جانتے | اور نہیں برابر | اندھا

بڑا (کام) ہے لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔ اور اندھا اور بینا

وَالْبَصِيْرُ ڏ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْۗءُ ۭ

اور دیکھنے والا | اور جو لوگ | ایمان لائے | اور انہوں نے عمل کئے | نیک | (وہ) اور بدکار (برابر) نہیں

برابر نہیں ہو سکتے اور نہ صاحب ایمان نیک لوگ اور نہ بدکار (برابر ہو سکتے ہیں)

قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝۵۸ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا

تھوڑا ہی | تم غور و فکر کرتے ہو | بیشک | قیامت | آنے والی ہے | کوئی شک نہیں | اس میں

تم لوگ بہت کم نصیحت قبول کرتے ہو۔ بیشک قیامت ضرور آئے گی اس میں کچھ شک نہیں

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۵۹ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ

لیکن | اکثر | لوگ | ایمان نہیں لاتے | اور فرمایا | تمہارے رب نے | مجھے پکارو

لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔ اور تمہارے رب کا ارشاد ہے کہ مجھے پکارو

اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ

میں قبول کروں گا | تمہاری (دعا) | بیشک | جو لوگ | تکبر کرتے ہیں | میری عبادت سے

میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ بیشک جو لوگ میری بندگی سے تکبر کرتے ہیں

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۵۵) پس آپؐ کفار کی تکالیف دینے پر صبر کیجئے۔ خدا کی مدد کا وعدہ بالکل سچا ہے اور اگر کبھی کمال صبر میں کمی ہوگئی ہو جو آپ کی بلند شان کے مناسب نہیں تو اس سے اللہ کی جناب میں معافی مانگئے اور ہمیشہ صبح و شام اللہ کی حمد و تسبیح کیجئے۔ حضرت شاہ عبدالقادرؒ لکھتے ہیں: حضرت رسول اللہؐ دن میں سو سو بار استغفار کرتے، ہر بندے کی تقصیر اس کے درجہ کے موافق ہے۔ اس لئے ہر کسی کو استغفار ضروری ہے۔

(۵۶) واقعی جن لوگوں کے پاس کوئی پختہ دلیل موجود نہیں اور پھر وہ خدا کی آیتوں کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں ان کے دل میں محض تکبر اور غرور بھرا ہوا ہے کہ اس لئے آپ کی پیروی کرنے میں شرم محسوس کرتے ہیں۔ ان کی خواہش کبھی پوری نہیں ہوگی پس آپؐ ان کی شرارت سے اللہ کی پناہ مانگئے وہی سب کچھ سنتا دیکھتا ہے۔

(۵۷) آسمان اور زمین جیسی عظیم الشان مخلوقات کا پیدا کرنا، انسان جیسی بالکل چھوٹی سی مخلوق کے پیدا کرنے سے واقعی زیادہ مشکل ہے لیکن اکثر لوگ اتنی بات بھی نہیں سمجھتے۔

(۵۸) اور جس طرح اندھا اور بینا برابر نہیں اسی طرح وہ لوگ جو ایمان لا کر نیک اعمال کرتے ہیں، اور کافر نافرمان بھی، برابر نہیں۔ مگر تم تھوڑا ہی غور کرتے ہو۔

(۵۹) واقعی قیامت کی گھڑی آ کر رہے گی۔ اس میں کوئی شک نہیں لیکن اکثر کم عقل اس پر یقین نہیں کرتے۔

اسماء: کِبْرٌ: غرور، باوجود بڑا نہ ہونے کے اپنے آپ کو بڑا سمجھنا، اسم مصدر۔ المُسِیْٓءُ: بدی کرنے والا، اسم فاعل (واحد مذکر)۔

سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ﴿۶۰﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ
عنقریب وہ داخل ہوں گے | دوزخ میں | ذلیل ہو کر | اللہ ہی ہے | جس نے | بنائی | تمہارے لئے
عنقریب وہ دوزخ میں ذلیل (و خوار) ہو کر داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمہارے لئے

الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ
رات | تاکہ تم آرام کرو | اس میں | اور دن کو | (ہر چیز) دکھانے والا | بیشک | اللہ | بڑے فضل والا ہے
رات بنائی تاکہ تم اس میں سکون حاصل کرو اور دن کو روشن بنایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑا فضل

عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۶۱﴾ ذٰلِكُمُ
لوگوں پر | لیکن | اکثر | لوگ | شکر نہیں کرتے | یہی
فرمانے والا ہے لیکن اکثر لوگ اس کا شکر ادا نہیں کرتے۔ وہی

اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۡ فَاَنّٰى
اللہ | تمہارا رب ہے | پیدا کرنے والا | ہر چیز کا | نہیں کوئی معبود | اس کے سوا | تو کہاں
اللہ تعالیٰ تمہارا رب ہے (جو) ہر شے کا پیدا کرنے والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، پھر کہاں

تُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۲﴾ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
تم بہکے جا رہے ہو | اسی طرح | بہکائے جاتے تھے | وہ لوگ | جو اللہ کی آیتوں کا
بھٹک رہے ہو۔ اسی طرح وہ (اگلے) لوگ بھٹکتے پھرتے تھے جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار

يَجْحَدُوْنَ ﴿۶۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا
انکار کیا کرتے تھے | اللہ ہی ہے | جس نے | بنایا | تمہارے لئے | زمین کو | آرام گاہ
کرتے رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو قرار کی جگہ

وَّالسَّمَاۗءَ بِنَاۗءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ
اور آسمان کو | چھت | اور صورتیں بنائیں تمہاری | تو اچھی بنائیں | تمہاری صورتیں | اور روزی دی تمہیں
اور آسمان کو چھت (کی طرح) بنایا اور تمہاری صورتیں بنائیں تو کیا اچھی صورتیں بنائیں اور پاکیزہ چیزوں سے

مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ښ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ
پاکیزہ چیزوں سے | وہی اللہ | تمہارا رب ہے | پس بابرکت ہے | اللہ | جو رب ہے
تم کو رزق عطا کیا۔ یہی اللہ تعالیٰ تمہارا رب ہے۔ پس اللہ تعالیٰ بڑی برکت والا ہے جو تمام

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۴﴾ هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ
سارے جہانوں کا | وہی ہے | ہمیشہ زندہ | نہیں کوئی معبود | اس کے سوا | پس پکارو اس کو | خالص کرتے ہوئے
جہانوں کا رب ہے۔ وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، پس اس کی عبادت اخلاص کے ساتھ

لَهُ الدِّيْنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۵﴾ قُلْ
اس کے لئے | عبادت | سب تعریف | اللہ کے لئے ہے | جو رب ہے | سارے جہانوں کا | کہہ دیجئے
کرتے ہوئے اس کو پکارو۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جو سب جہانوں کا رب ہے۔ آپ فرما دیجئے

آیت نمبر — آسان تفسیر

(۶۰) لوگو! اللہ کا تمہیں یہی حکم ہے کہ میری عبادت کرو میں تمہاری عبادت کو قبول کروں گا اور واقعی جو لوگ تکبر کی وجہ سے میری عبادت نہیں کرتے۔ وہ بہت جلد قیامت کے روز بڑی ذلت اور خواری سے دوزخ میں داخل کئے جائیں گے۔

(۶۱) اللہ ہی وہ قادر ہے جس نے تمہارے آرام کے لئے رات بنادی۔ اور دن کو روشن بنادیا کہ تم اس کی روشنی میں ہر چیز کو دیکھ کر اپنے ضروری کام کاج کر سکو بلاشبہ اللہ اپنے بندوں پر بڑا فضل وکرم کرنے والا ہے لیکن اکثر نادان اس کی نعمتوں کا شکر نہیں کرتے۔

(۶۲) وہی قادر مطلق اللہ تمہارا سب کا پروردگار ہے جو ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں پس تم کہاں بہکے جارہے ہو۔

(۶۳) جس طرح شیطان نے تم کو بہکا دیا ہے کہ ایمان نہیں لاتے۔ اسی طرح تم سے پہلے' خدا کی آیتوں سے انکار کرنے والوں کو بھی بہکا دیا گیا تھا۔

(۶۴) اللہ ہی وہ قادر مطلق ہے۔ جس نے تمہارے آرام کے لئے زمین اور اس پر آسمان کو چھت کی طرح بنایا اور تمہاری اچھی صورتیں بنائیں اور حلال چیزیں کھانے کو پیدا کیں' تو یہ تمہارا سچا پروردگار ہے جو عبادت کے لائق ہے سو واقعی سارے جہاں کا سچا معبود بڑا ہی بابرکت ہے۔

(۶۵) باقی سب کچھ فنا ہے صرف وہی ہمیشہ کے لئے زندہ اور باقی رہے گا لہٰذا اس کی خدائی میں کوئی شریک نہیں' تو لوگو! تم اسی کی عبادت کرو۔ اس طرح خالص عبادت کہ اس میں شرک اور ریاکاری کی ذرا بھی ملاوٹ نہ ہو۔ کیونکہ ہر قسم کی تعریف اسی سارے جہان کے پروردگار کو لائق ہے۔

افعال: اُدْعُوْنِیْ: تم مجھ کو پکارو' امر (جمع مذکر حاضر)' ن وقایہ ی ضمیر (واحد متکلم)۔ اَسْتَجِبْ: میں قبول کروں گا' میں قبول کرتا ہوں' مضارع (واحد متکلم)۔ یُؤْفَکُ: پھیرا جاتا ہے' بھٹکایا جاتا ہے' مضارع مجہول (واحد مذکر غائب)۔ صَوَّرَکُمْ: اس نے تمہاری صورت کھینچی' اس نے تمہاری شکل بنائی' ماضی (واحد مذکر غائب)' کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: عِبَادَتِیْ: میری بندگی' میری پرستش' میری عبادت' عِبَادَۃِ مضاف' ی (ضمیر واحد متکلم) مضاف الیہ۔ صُوَرَکُمْ: تمہاری صورتیں' صُوَرَ مضاف' کُمْ (ضمیر جمع مذکر حاضر) مضاف الیہ۔

إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ

بیشک مجھے | منع کیا گیا ہے | (اس بات سے) کہ میں عبادت کروں ان کی | جن کو تم پکارتے ہو | سوائے | اللہ کے

کہ مجھے منع کر دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا تم جن کو پکارتے ہو، ان کی عبادت کروں

لَمَّا جَاءَنِيَ الْبَيِّنَاتُ مِن رَّبِّي وَأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ

جب | آ گئیں میرے پاس | (واضح) نشانیاں | میرے رب کی طرف سے | اور مجھے حکم دیا گیا ہے | کہ میں فرمانبردار رہوں

جب کہ میرے رب کی طرف سے میرے پاس روشن دلیلیں آ چکیں اور مجھے یہ حکم مل چکا ہے کہ میں سارے جہانوں کے

لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦٦﴾ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ

پروردگارِ عالم کا | وہی ہے | جس نے | پیدا کیا تمہیں | مٹی سے | پھر

رب کا فرمانبردار رہوں۔ وہی ہے جس نے تم کو (پہلے) مٹی سے بنایا، پھر

مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ

نطفہ سے | پھر | لوتھڑے سے | پھر | وہ تمہیں نکالتا ہے | بچہ بنا کر | پھر

نطفہ سے پھر خون کے لوتھڑے سے پھر تم کو (جیتا جاگتا) بچہ بنا کر نکالتا ہے پھر (نشو و نما

لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُونُوا شُيُوخًا ۚ وَمِنكُم مَّن

تاکہ تم پہنچو | اپنی طاقت کو | پھر | تاکہ تم ہو جاؤ | بزرگ | اور تم میں سے بعض | وہ ہے

دیتا ہے) تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچو پھر (مہلت دیتا ہے) تاکہ تم بوڑھے ہو جاؤ اور تم میں سے کچھ

يُتَوَفَّىٰ مِن قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوا أَجَلًا مُّسَمًّى وَلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٦٧﴾

جو اٹھا لیا جاتا ہے | اس سے پہلے | اور تاکہ تم پہنچو | وقتِ مقررہ تک | اور تاکہ تم | عقل سے کام لو

پہلے ہی مر جاتے ہیں اور (یہ اس لئے ہے) تاکہ تم اپنی مقررہ میعاد کو پہنچو اور شاید تم عقل سے کام لو۔

هُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ فَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا

وہی ہے | جو | زندہ کرتا ہے | اور مارتا ہے | اور جب | وہ فیصلہ کرتا ہے | کسی کام کا | تو صرف یہی

وہی ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ پھر جب وہ کسی کام کو کرنا چاہتا ہے تو اس کی

يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ ﴿٦٨﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُجَادِلُونَ

کہتا ہے | اس سے | کہ ہو جا | تو وہ ہو جاتا ہے | کیا نہیں دیکھا آپ نے | ان لوگوں کو | (جو) جھگڑتے ہیں

نسبت یہی فرما دیتا ہے کہ ہو جا، تو وہ ہو جاتا ہے۔ کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اللہ تعالیٰ کی

فِي آيَاتِ اللَّهِ أَنَّىٰ يُصْرَفُونَ ﴿٦٩﴾ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِالْكِتَابِ وَبِمَا

اللہ کی آیتوں کے بارے میں | کہاں | وہ پھرے جاتے ہیں | وہ لوگ | جنہوں نے جھٹلایا | کتاب کو | اور اس کو جو

آیتوں میں جھگڑتے ہیں۔ یہ کہاں بھٹک رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کتاب کو جھٹلایا اور جو کچھ ہم

أَرْسَلْنَا بِهِ رُسُلَنَا ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٧٠﴾ إِذِ الْأَغْلَالُ

ہم نے دے کر بھیجا | اپنے رسولوں کو | پس جلد ان کو معلوم ہو جائے گا | جب | طوق (پڑے ہوں گے)

نے پیغمبروں کو دے کر بھیجا پس وہ (اپنی اس تکذیب کا نتیجہ) جلد جان لیں گے۔ جب ان کی گردنوں

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۶۶) آپؐ اعلان کر دیجئے کہ مجھے تو ان جھوٹے معبودوں کی عبادت سے روک دیا گیا ہے جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہیں۔ خصوصاً جبکہ اللہ کی طرف سے میرے پاس ان کے جھٹلانے کی واضح دلیلیں بھی آ چکی ہیں اور مجھے حکم ہے کہ میں صرف پروردگار عالم کا فرمانبردار رہوں۔

(۶۷) وہی قادر مطلق ہے جس نے تمہارے جد اول آدمؑ کو مٹی سے پھر تم کو نطفہ سے اور پھر جمے ہوئے خون سے پیدا کیا پھر تم کو رحم مادر سے بچہ بنا کر نکالتا ہے کہ تم جوانی اور بڑھاپے تک پہنچو اور بعض کی اس سے پہلے ہی روح قبض کر لیتا ہے اور بعض کو مقررہ وقت تک زندہ رکھتا ہے تاکہ تم دنیا میں عقل سے کام لو اور اپنے حقیقی خالق و مالک کو پہچان سکو۔

(۶۸) وہی قادر مطلق ہے جو سب کو زندہ کرتا اور مارتا ہے اور جب کسی امر کا فیصلہ کر لیتا تو صرف ''کُن'' کہنے سے وہ کام ہو جاتا ہے۔

(۶۹) کیا آپؐ نے ان لوگوں کے حال میں غور نہیں کیا جو آیات الٰہی کو جھٹلاتے اور انکار کرتے ہیں کہ وہ شیطان کے ورغلانے سے حق سے باطل کی طرف بہکے جا رہے ہیں؟

(۷۰) یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس کتاب (قرآن) اور اس سے پہلے آسمانی کتابوں کو جھٹلایا پس قیامت کے روز سب حقیقت ظاہر ہو جائے گی۔

افعال: اُسْلِمَ: میں فرمانبردار رہوں، تابع فرمان رہوں، مضارع (واحد متکلم)۔ نُهِيْتُ: مجھے روکا گیا ہے، مجھے ممانعت کر دی گئی ہے، ماضی مجہول (واحد متکلم)۔ يُخْرِجُكُمْ: تم کو پیدا کرتا ہے، مضارع (واحد مذکر غائب)، كُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ يُتَوَفّٰى: اسے موت دی جاتی ہے، مر جاتا ہے یعنی جوانی سے پہلے وفات پا جاتا ہے، مضارع مجہول (واحد مذکر غائب)۔ يُصْرَفُوْنَ: وہ پھیرے جاتے ہیں، بھٹکتے پھرتے ہیں، مضارع مجہول (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: شُيُوْخًا: بوڑھے، شَيْخٌ واحد۔

فِيٓ اَعۡنَاقِهِمۡ وَالسَّلٰسِلُ ؕ يُسۡحَبُوۡنَ ۙ﴿۷۱﴾ فِي الۡحَمِيۡمِ ۙ ثُمَّ فِي النَّارِ

ان کی گردنوں میں | اور زنجیریں | وہ گھسیٹے جائیں گے | کھولتے ہوئے پانی میں | پھر | آگ میں

میں طوق اور زنجیریں پڑیں گی اور (وہ دوزخ کی طرف) گھسیٹے جائیں گے (پہلے) کھولتے ہوئے پانی میں پھر آگ میں جھونک

يُسۡجَرُوۡنَ ۚ﴿۷۲﴾ ثُمَّ قِيۡلَ لَهُمۡ اَيۡنَ مَا كُنۡتُمۡ تُشۡرِكُوۡنَ ۙ﴿۷۳﴾

وہ جھونک دیئے جائیں گے | پھر کہا جائے گا | ان سے | کہاں ہیں | جن کو | تم شریک ٹھہراتے تھے

دیئے جائیں گے۔ پھر ان سے کہا جائے گا کہ کہاں گئے (وہ معبود) جن کو تم شریک ٹھہراتے تھے۔

مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوۡا ضَلُّوۡا عَنَّا بَلۡ لَّمۡ نَكُنۡ نَّدۡعُوۡا

سوائے اللہ کے | وہ کہیں گے | وہ کھوگئے | ہم سے | بلکہ | ہم تو نہیں پکارتے تھے

اللہ تعالیٰ کے سوا۔ وہ کہیں گے وہ تو ہم سے غائب ہو گئے بلکہ ہم تو پہلے کسی چیز

مِنۡ قَبۡلُ شَيۡـئًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۷۴﴾ ذٰلِكُمۡ

اس سے پہلے | کسی چیز کو بھی | اس طرح | گمراہ کرتا ہے | اللہ | کافروں کو | یہ (عذاب) تم پر

کو پکارتے ہی نہ تھے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کافروں کو گمراہ کرتا ہے۔ (ان سے کہا جائے گا کہ) یہ

بِمَا كُنۡتُمۡ تَفۡرَحُوۡنَ فِي الۡاَرۡضِ بِغَيۡرِ الۡحَقِّ وَبِمَا كُنۡتُمۡ

اس لئے ہے | کہ تم | خوش ہوتے تھے | زمین میں | ناحق | اور اس کے بدلے کہ | تم

اس لئے کہ تم زمین میں ناحق خوشیاں مناتے تھے اور اس لئے کہ تم اترایا

تَمۡرَحُوۡنَ ۚ﴿۷۵﴾ اُدۡخُلُوۡۤا اَبۡوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ۚ فَبِئۡسَ

غرور کرتے تھے | داخل ہو جاؤ | دروازوں میں | دوزخ کے | ہمیشہ رہو | اس میں | پس برا ہے

کرتے تھے۔ (جاؤ) دوزخ کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ' اس میں ہمیشہ رہنے کے لئے۔ پس

مَثۡوَى الۡمُتَكَبِّرِيۡنَ ﴿۷۶﴾ فَاصۡبِرۡ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ

ٹھکانا | تکبر کرنے والوں کا | پس صبر کیجئے | بیشک | وعدہ | اللہ کا | سچا ہے

برا ٹھکانا ہے تکبر کرنے والوں کا۔ پس (اے رسول! آپ) صبر کیجئے' بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے

فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعۡضَ الَّذِيۡ نَعِدُهُمۡ اَوۡ نَتَوَفَّيَنَّكَ

پس اگر | ہم دکھادیں آپ کو | کچھ حصہ اس (عذاب) کا | جو | ہم وعدہ کرتے ہیں ان سے | یا | ہم وفات دے دیں آپ کو

اگر ہم اس (عذاب) کا کچھ حصہ آپ کو دکھلائیں جس کا ہم ان سے وعدہ کر رہے ہیں یا ہم آپ کو وفات دیں

فَاِلَيۡنَا يُرۡجَعُوۡنَ ﴿۷۷﴾ وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا رُسُلًا مِّنۡ قَبۡلِكَ

تو ہماری طرف | وہ لوٹائے جائیں گے | اور ہم نے بھیجے تھے | کئی رسول | آپ سے پہلے

(اور اس کے بعد انہیں سزا دیں) بہر حال یہ ہماری ہی طرف واپس آئیں گے۔ اور ہم نے آپ سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر بھیجے۔

مِنۡهُمۡ مَّنۡ قَصَصۡنَا عَلَيۡكَ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ لَّمۡ نَقۡصُصۡ

بعض ان میں سے | وہ ہیں | (جن کا حال) سنا دیا ہم نے | آپ کو | اور بعض وہ ہیں کہ | نہیں سنایا

بعض وہ ہیں جن کا حال ہم نے آپ سے (قرآن میں) بیان کیا اور ان میں سے بعض وہ ہیں جن کا حال ہم نے آپ سے بیان

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۷۱) جب ان کی گردنوں میں دوزخ کی آگ کے طوق اور ہاتھ پاؤں میں زنجیریں ڈالی جائیں گی اور انہیں گھسیٹ کر۔

(۷۲) کھولتا ہوا پانی پلانے کو لے جایا جائے گا پھر دوزخ کی آگ میں جھونک دیئے جائیں گے۔

(۷۳) پھر ان سے پوچھا جائے گا کہ وہ تمہارے جھوٹے معبود جن کو تم خدا کے شریک ٹھہرایا کرتے تھے اب کہاں ہیں؟

(۷۴) وہ کہیں گے ان کا کچھ پتہ نہیں کہ کہاں گئے بلکہ ہم تو اس سے پہلے (دنیا میں) کسی چیز کی بھی عبادت نہ کرتے۔ ایسے ہی کافروں کو ان کے کفر کی سزا میں خدا نے گمراہ کر دیا۔

(۷۵) ان سے کہا جائے گا کہ چونکہ تم دنیا میں ناحق اکڑتے اور خدا کو ایک ماننے سے انکار کرتے تھے اس لئے تم کو یہ عذاب دیا گیا۔

(۷۶) پس دوزخ کے دروازوں میں سے اس کے اندر داخل ہو جاؤ۔ تمہیں اسی میں ہمیشہ رہنا ہوگا۔ واقعی حق کے سامنے ضد کرنے والوں کا کیسا ہی برا ٹھکانا ہے۔

(۷۷) پس آپ ﷺ ان کفار کی تکالیف پر صبر کیجئے۔ خدا کی مدد کا وعدہ بالکل سچا ہے پس اگر ہم آپ کی زندگی میں ان پر وہ عذاب نازل کر دیں جس کا ہم ان سے وعدہ کرتے ہیں (جیسے غزوات میں کفار کی شکستیں) یا ان پر بعض عذاب نازل کرنے سے پہلے آپ کی عمر پوری ہو جائے تو بالآخر قیامت کے روز اعمال کا جواب دینے کے لئے وہ ہماری ہی طرف لوٹائے جائیں گے انہیں وہاں سزا دی جائے گی۔

افعال: يُسْجَرُوْنَ: وہ تپائے جائیں گے ان کو جھونکا جائے گا مضارع مجہول (جمع مذکر غائب)۔ يُسْحَبُوْنَ: گھسیٹے جائیں گے مضارع مجہول (جمع مذکر غائب)۔ تَمْرَحُوْنَ: تم اتراتے ہو تم بہت خوش ہوتے ہو مضارع (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: سَلٰسِلُ: زنجیریں سِلْسِلَةٌ واحد۔ خٰلِدِيْنَ: ہمیشہ رہنے والے سدا رہنے والے اسم فاعل (جمع مذکر)۔

عَلَيْكَ ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ

آپ کو | اور نہیں تھا (حق) | کسی رسول کا | کہ وہ لے آئے | کوئی معجزہ | مگر | اللہ کے حکم سے

نہیں کیا' اور کسی رسول کے لئے یہ ممکن نہ تھا کہ وہ کوئی نشانی اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر لے آئے

فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ

پھر جب | آ گیا | حکم | اللہ کا | تو فیصلہ کیا گیا | انصاف کے ساتھ | اور نقصان میں رہے

پھر جب اللہ تعالیٰ کا حکم آ پہنچا تو حق (و انصاف) کے ساتھ فیصلہ ہوا اور اس وقت

هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝۷۸ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ

اس وقت | اہل باطل | اللہ ہی ہے | جس نے | بنائے | تمہارے لئے | چوپائے

اہل باطل خسارے میں رہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمہارے لئے مویشی بنائے تاکہ تم

لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝۷۹ وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ

تاکہ تم سوار ہو | ان میں سے (بعض پر) | اور بعض کو | تم کھاتے ہو | اور تمہارے لئے | ان میں | (بہت سے) فوائد ہیں

ان میں سے بعض پر سواری کرو اور ان میں سے بعض کو تم کھاتے بھی ہو۔ اور تمہارے لئے ان میں (بہت سے) فائدے ہیں

وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ

اور تاکہ تم پہنچو | ان پر (سوار ہوکر) | اپنی حاجت کو | جو تمہارے سینوں میں ہے | اور ان پر | اور کشتیوں پر (بھی)

تاکہ تم ان پر سوار ہو کر اپنی منزل مقصود تک' جو تمہارے دلوں میں ہے' پہنچو اور (اسی طرح) کشتیوں پر بھی تم

تُحْمَلُوْنَ ۝۸۰ؕ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۖ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ۝۸۱

تم سوار کئے جاتے ہو | اور وہ دکھاتا ہے تمہیں | اپنی نشانیاں | پس (کون) کون سی | اللہ کی نشانیوں کا | تم انکار کرو گے؟

سواری کرتے ہو۔ اور (اللہ) تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے پھر تم اللہ تعالیٰ کی کن کن نشانیوں سے انکار کرو گے؟

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

پس کیا انہوں نے سیر نہیں کی | زمین میں | کہ وہ غور کرتے | کیسا | ہوا | انجام

کیا یہ لوگ زمین میں گھومے پھرے نہیں؟ کہ دیکھ لیتے کہ جو لوگ ان سے پہلے گزرے

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً

ان لوگوں کا | جو ان سے پہلے تھے | وہ تھے | زیادہ | ان سے (تعداد میں) | اور بہت زیادہ تھے | طاقت

ان کا کیا انجام ہوا۔ (حالانکہ) وہ لوگ ان سے (تعداد میں) زیادہ تھے اور قوت میں (بھی) ان سے کہیں

وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا

اور آثار (کے اعتبار) سے | زمین میں | پس نہ | کام آیا | ان کے | جو کچھ

زیادہ تھے اور وہ زمین پر اپنی (عظمت کی) بہت سی نشانیاں چھوڑ گئے لیکن ان کی یہ کمائی ان کے کچھ کام

يَكْسِبُوْنَ ۝۸۲ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا

وہ کماتے تھے | پھر جب | آئے ان کے پاس | ان کے رسول | کھلی نشانیوں کے ساتھ | تو اتراتے رہے | اس پر

نہ آئی۔ تو جب ان کے پیغمبر ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے تو جو علم ان کے پاس

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۷۸) اور ہم نے آپؐ سے پہلے کئی رسول بھیجے تھے، جن میں سے بعض کا حال تو ہم نے آپؐ سے بیان کر دیا اور بعض کا حال بیان نہیں کیا ان میں سے کسی رسول کو بھی یہ اختیار نہیں تھا کہ خدا کے حکم کے بغیر کوئی معجزہ لا سکے اور جب دنیا یا آخرت میں فیصلے کا وقت آئے گا تو عدل و انصاف سے فیصلہ کر دیا جائے گا اور جھٹلانے والے ہی نقصان میں رہیں گے۔

(۷۹) اور اللہ ہی وہ قادر مطلق ہے جس نے تمہاری سواری، اور گوشت کھانے کے لئے، مویشی بنا دیئے۔

(۸۰) اور تمہارے لئے ان جانوروں میں اون، دودھ وغیرہ کے بہت سے فائدے ہیں اور اس کے علاوہ تم ان پر سوار ہو کر اپنی ضروریات زندگی کو حاصل کرنے کے لئے دوسرے مقام پر پہنچتے اور اپنی ضروریات زندگی کے فراہم کرنے کے لئے ان جانوروں اور کشتیوں پر سوار ہوتے ہو۔

(۸۱) اور صبح و شام اللہ اپنی وحدانیت کی کتنی نشانیاں دکھاتا ہے، تم ان میں سے کس کس کا انکار کرو گے، بہتر ہے کہ ایمان لے آؤ۔

(۸۲) پس کیا ان کفار مکہ نے زمین میں سیر کر کے پہلی سرکش قوموں کے حالات میں غور نہیں کیا کہ وہ طاقت و تعداد اور عمارات کے لحاظ سے ان سے کہیں زیادہ تھے۔ لیکن ان کا انجام کیا ہوا کہ جب خدا کا عذاب نازل ہوا تو ان کے مال و اسباب اور دوست ان کے کچھ بھی کام نہ آئے۔

افعال: تَحْمَلُوْنَ: تم سوار کئے جاتے ہو، تم لدے پھرتے ہو، مضارع مجہول (جمع مذکر حاضر)۔ تُنْکِرُوْنَ: تم انکار کرتے ہو، تم انکار کرو گے، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔

عِنۡدَهُمۡ مِّنَ الۡعِلۡمِ وَحَاقَ بِهِمۡ مَّا كَانُوۡا بِهٖ
جوان کے پاس تھا | علم | اور گھیر لیا | انہیں | اس (عذاب) نے | کہ وہ تھے جس کا
تھا اسی پر وہ نازاں رہے اور اُن پر وہ (عذاب) آپڑا جس کا وہ مذاق اڑایا

يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۸۳﴾ فَلَمَّا رَاَوۡا بَاۡسَنَا قَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ
مذاق اُڑاتے | پھر جب | انہوں نے دیکھا | ہمارا عذاب | تو کہنے لگے | کہ ہم ایمان لائے | اللہ پر
کرتے تھے۔ پھر جب انہوں نے ہمارے عذاب کو دیکھ لیا تو کہنے لگے کہ ہم ایک اللہ پر

وَحۡدَهٗ وَكَفَرۡنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشۡرِكِيۡنَ ﴿۸۴﴾
جو ایک ہے | اور انکار کیا ہم نے | ان چیزوں کا | جن کو ہم (اللہ) کے ساتھ | شریک ٹھہراتے تھے
ایمان لائے اور جن چیزوں کو ہم اس کا شریک ٹھہراتے تھے ہم ان سے انکار کرتے ہیں۔

فَلَمۡ يَكُ يَنۡفَعُهُمۡ اِيۡمَانُهُمۡ لَمَّا رَاَوۡا بَاۡسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ
پس نفع نہ دیا ان کو | ان کے ایمان نے | جب | انہوں نے دیکھ لیا | ہمارا عذاب | یہ سنت ہے اللہ کی
پھر جب وہ ہمارا عذاب دیکھ چکے تو ان کا ایمان لانا ان کے کچھ کام نہ آیا (یہ) اللہ تعالیٰ کا دستور ہے

الَّتِىۡ قَدۡ خَلَتۡ فِىۡ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الۡكٰفِرُوۡنَ ﴿۸۵﴾
جو | گزر چکی ہے | اس کے بندوں میں | اور نقصان میں رہے | اس وقت | کافر لوگ
جو اس کے بندوں میں (ہمیشہ سے) چلا آیا ہے اور اس وقت کافروں نے بڑا نقصان اٹھایا۔

سُوۡرَةُ حٰمٓ السَّجۡدَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ | اَرۡبَعٌ وَّخَمۡسُوۡنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوۡعَاتٍ
سورۂ حم سجدۃ مکہ میں نازل ہوئی اور | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اس میں چون آیتیں اور چھ رکوع ہیں
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنۡزِيۡلٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ﴿۲﴾ كِتٰبٌ فُصِّلَتۡ
حٰمٓ | (یہ قرآن) نازل کیا ہوا ہے | بڑے مہربان | نہایت رحم والے کی طرف سے | ایک کتاب ہے | کہ واضح کی گئی ہیں
حا۔ میم۔ یہ (قرآن) رحمٰن و رحیم کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ یہ ایک کتاب ہے جس کی آیتیں واضح طور

اٰيٰتُهٗ قُرۡاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ ﴿۳﴾ بَشِيۡرًا
اس کی آیتیں | قرآن ہے | عربی میں | ان لوگوں کے لئے | جو علم رکھتے ہیں | خوشخبری دینے والا
پر بیان کر دی گئی ہیں (یہ) قرآن عربی زبان میں ہے ان لوگوں کے لئے جو سمجھ دار ہیں۔ (یہ قرآن) خوشخبری سنانے والا

وَّنَذِيۡرًا ۚ فَاَعۡرَضَ اَكۡثَرُهُمۡ فَهُمۡ لَا يَسۡمَعُوۡنَ ﴿۴﴾
اور ڈرانے والا | پس منہ پھیر لیا | ان میں سے اکثر لوگوں نے | پس وہ | نہیں | سنتے
اور ڈرانے والا ہے لیکن ان میں اکثر لوگوں نے منہ پھیر لیا اور وہ سنتے ہی نہیں۔

وَقَالُوۡا قُلُوۡبُنَا فِىۡۤ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدۡعُوۡنَاۤ اِلَيۡهِ
اور وہ کہتے ہیں | ہمارے دل | پردوں میں ہیں | اس (بات) سے | جس کی طرف تو ہمیں بلاتا ہے
اور (کفار) نے کہا کہ ہمارے دل غلافوں میں ہیں اس بات سے جس کی طرف آپ ہمیں بلاتے ہیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸۳) پس جب ہمارے بھیجے ہوئے رسول ان کے پاس روشن دلیلیں لے کر آئے تو وہ نافرمان لوگ اپنے علم و ہنر پر فخر کرنے لگے۔ آخر جس عذاب کا مذاق اڑایا کرتے تھے وہی ان پر آ پڑا۔

(۸۴) پس جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا تو کہنے لگے کہ ہم ایک خدا پر ایمان لاتے ہیں اور ان جھوٹے معبودوں کا انکار کرتے ہیں جن کو ہم خدا کا شریک ٹھہراتے تھے۔

(۸۵) مگر اس وقت کے ایمان نے (قبول نہ ہونے کی وجہ سے) ان کو کچھ فائدہ نہ دیا اور وہ ہلاک ہو گئے یہی خدا کا دستور ہے جو پہلی امتوں میں چلا آیا ہے اور اس وقت حق دین سے انکار کرنے والے ہی نقصان میں رہے۔

سورۂ حٰمٓ السجدہ

چونکہ یہ سورت لفظ حٰمٓ سے شروع ہوئی ہے اور اس میں ایک جگہ **سجدۂ تلاوۃ** بھی ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) حٰمٓ حروف مقطعات ہیں۔

(۲) یہ قرآن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس اللہ کا نازل کیا ہوا ہے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

(۳) یہ ایک کتاب الٰہی ہے۔ جس کی آیتیں مختلف احکام کے لحاظ سے ایک دوسرے سے بالکل الگ اور مفصل ہیں' یہ قرآن واضح عربی زبان میں ہے' ان لوگوں کے لئے' جو اس کی قدر جانتے ہیں۔

(۴) یہ قرآن مسلمانوں کو دونوں جہانوں کی بھلائی کی خوشخبری سنانے اور مشرکین کو خدا کے عذاب سے ڈرانے والا ہے پس اہل مکہ میں سے اکثر لوگوں نے اس کی پرواہ نہ کی اس لئے وہ اس کو غور سے نہیں سنتے۔

انعال: کَفَرْنَا: ہم نے انکار کیا' کفر کیا' ماضی (جمع متکلم)۔ یَنْفَعُهُمْ: ان کو وہ فائدہ دیتا ہے' اس نے ان کو نفع (نہ) دیا تھا' مضارع (واحد مذکر غائب)' هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ فُصِّلَتْ: کھول کر بیان کر دی گئی' وضاحت کر دی گئی' تفصیل وار بیان کر دی گئی' ماضی مجہول (واحد مونث غائب)۔

وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ

اور ہمارے کانوں میں | بوجھ ہے | اور ہمارے درمیان | اور تمہارے درمیان | ایک پردہ ہے | پس تو کر اپنا کام

اور ہمارے کانوں میں بوجھ (یعنی بہرا پن) ہے اور ہمارے اور تمہارے درمیان پردہ حائل ہے۔ پس آپ اپنا کام کئے جائیے

اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ۝۵ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى

بیشک ہم | اپنا کام کرتے ہیں | کہہ دیجئے | بیشک میں تو | ایک انسان ہوں | تم جیسا | وحی کی جاتی ہے

ہم اپنا کام کئے جاتے ہیں۔ آپؐ فرما دیجئے میں بھی تمہاری طرح ایک آدمی ہوں۔ مجھ پر وحی

اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ۭ

میری طرف | یہ کہ تمہارا معبود | ایک ہی معبود ہے | پس متوجہ رہو | اُسی کی طرف | اور معافی مانگو اس سے

کی جاتی ہے کہ تمہارا معبودؐ ایک ہی معبود ہے پس تم اسی کی طرف متوجہ ہو جاؤ اور اسی سے مغفرت مانگو

وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۝۶ۙ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ

اور ہلاکت ہے | مشرکوں کے لئے | جو | نہیں دیتے | زکوٰۃ | اور وہ

اور ان مشرکوں کے لئے بڑی خرابی ہے۔ جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور آخرت

بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝۷ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

آخرت کے (بھی) | منکر ہیں | بیشک | جو لوگ | ایمان لائے | اور انہوں نے عمل کئے

کے بھی منکر ہیں۔ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک

الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝۸ۧ قُلْ اَىِٕنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ

نیک | ان کے لئے | اجر ہے | ختم نہ ہونے والا | کہہ دیجئے کیا تم | انکار کرتے ہو

عمل کئے ان کے لئے کبھی نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔ آپ پوچھئے کیا تم لوگ اس ذات

بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ۭ

اس (اللہ) کا | جس نے پیدا کیا | زمین کو | دو دن میں | اور | ٹھہراتے ہو تم | اس کے لئے | شریک

سے انکار کرتے ہو جس نے دو دن میں زمین بنائی اور تم اس کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہو

ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۹ۚ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا

وہی ہے | رب | سارے جہانوں کا | اور بنائے اُس نے | اس میں | پہاڑ | اس کے اوپر

وہی تمام جہانوں کا رب ہے۔ اور اس نے اس (زمین) میں اوپر سے بھاری پہاڑ رکھ دیئے

وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ۭ سَوَاۗءً

اور برکت دی | اس میں | اور مقرر کیں | اس میں | ان کی خوراکیں | چار دنوں میں | برابر

اور زمین میں برکت رکھی اور اس میں (اپنی مخلوق کے لئے) سامانِ معیشت مقرر کیا' چار دن کے اندر' جو تمام

لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ ۝۱۰ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَاۗءِ وَهِىَ دُخَانٌ فَقَالَ

سوال کرنے والوں کے لئے | پھر متوجہ ہوا وہ | آسمان کی طرف | اور وہ | ایک دھواں تھا | پس فرمایا

سائلوں کے لئے یکساں ہیں۔ پھر (اللہ تعالیٰ) آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ (اس وقت) دھواں تھا پھر اس

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵) وہ کہتے ہیں کہ ہمارے دل غلافوں میں لپٹے ہوئے ہیں اور ہمارے کانوں میں بہرا پن ہے اور ہمارے تمہارے درمیان پردہ حائل ہے لہٰذا ہم تمہاری دعوت کو نہ سنیں نہ سمجھیں اور نہ تمہارے عمل کو دیکھیں گے پس تم اپنا کام (تبلیغ دین) کئے جاؤ ہم اپنا کام (تکذیب دین) کر رہے ہیں جو نتیجہ ہوگا دیکھا جائے گا۔

(۶) کہہ دیجئے کہ میں کوئی فرشتہ یا جن تو ہوں نہیں بلکہ تم جیسا ایک انسان ہوں۔ البتہ میری طرف وحی آئی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی ہے اسی کی ذات کی طرف متوجہ رہو اور اپنے گذشتہ، پچھلے گناہوں کی اس سے مغفرت مانگو کہ نجات پاؤ اور ہلاکت تو مشرکین ہی کے لئے ہے۔

(۷) جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور آخرت کے بھی انکاری ہیں۔

(۸) جو لوگ ایمان لا کر نیک عمل کرتے ہیں انہیں کے لئے نہ ختم ہونے والا اجر ہوگا۔

(۹) کہہ دیجئے کیا تم اس قادر مطلق کا انکار کرتے ہو جس نے زمین کو دو دن میں پیدا کیا اور اس کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہراتے ہو حالانکہ وہ سب جہانوں کا پروردگار ہے۔

(۱۰) اور اس قادر مطلق نے اس زمین کے اوپر بڑے بڑے مضبوط پہاڑ بنا دیئے اور اس میں قسم قسم کے فائدے (کانیں، درخت، غلے، پھل پھول، حیوانات وغیرہ) رکھ دیئے اور کھانے کی چیزیں پیدا کر دیں حیوانات اور انسانوں کے لئے جنہیں ان چیزوں کی ضرورت تھی یہ سب کچھ پورے چار دن میں مکمل کر دیا (دو دن میں زمین پیدا کی اور دو دن میں باقی سب انتظام فرمایا)

افعال: بٰرَکَ: اس نے برکت دی، ماضی (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: اٰذَانِنَا: ہمارے کان، اٰذَانِ مضاف، نَا (ضمیر جمع متکلم) مضاف الیہ۔ وَقْرٌ: ثقل، بوجھ، بہرہ پن، اسم مصدر۔ مَمْنُوْنٍ: کم کیا ہوا، قطع کیا ہوا، اسم مفعول (واحد مذکر)۔ یَوْمَیْنِ: دو دن میں، تثنیہ ہے یَوْم واحد۔ اَقْوَاتَھَا: اس کی خوراکیں، اس کا سامان معیشت، اَقْوَاتَ مضاف، ھَا (ضمیر واحد مونث غائب) مضاف الیہ۔

لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؕ قَالَتَاۤ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ ⑪

اس کو | اور زمین کو | کہ تم دونوں آؤ | خوشی سے | یا ناخوشی سے | وہ دونوں بولے | کہ ہم آئے | خوشی سے

کو اور زمین کو حکم دیا کہ تم دونوں آجاؤ خوشی سے' خواہ ناخوشی سے۔ انہوں نے کہا کہ ہم خوشی سے آتے ہیں۔

فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ

پھر اس نے بنائے | سات | آسمان | دو دن میں | اور حکم بھیجا | ہر آسمان میں

پھر دو دن میں سات آسمان بنا دیئے اور ہر آسمان کے احکام اس میں بھیج

اَمْرَهَا ؕ وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ۖ وَحِفْظًا ؕ

اس کے کام کا | اور ہم نے زینت دی | آسمانِ دنیا کو | چراغوں (یعنی ستاروں) سے | اور حفاظت کے لئے (بھی)

دیئے اور ہم نے (سب سے قریب والے) آسمانِ دُنیا کو چراغوں (یعنی ستاروں) سے رونق بخشی' اور اس کو محفوظ (بھی)

ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ⑫ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ

یہ | تدبیر ہے | بڑے زبردست | ہر چیز کے جاننے والے کا | پھر اگر | وہ منہ موڑلیں | تو کہہ دیجئے

کر دیا۔ یہ انتظام ہے زبردست (اور) علم والے (پروردگار) کا۔ پھر اگر وہ منہ موڑیں تو آپؐ ان سے کہہ دیجئے

اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ⑬ اِذْ جَآءَتْهُمُ

کہ میں ڈراتا ہوں تمہیں | کڑک سے | جیسی | کڑک (آئی تھی) | (قوم) عاد | اور ثمود پر | جب آئے ان کے پاس

کہ میں تم کو ایک (ایسے) خوفناک عذاب سے ڈراتا ہوں جس طرح کا خوفناک عذاب عاد اور ثمود پر آیا (تھا) جب ان کے پاس

الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا

رسول | ان کے سامنے سے | اور ان کے پیچھے سے | کہ تم عبادت نہ کرو (کسی کی) | سوائے

اللہ تعالیٰ کے رسول' ان کے آگے سے اور ان کے پیچھے سے آئے۔ (اور کہا) کہ اللہ تعالیٰ کے سوا (کسی) کی عبادت

اللّٰهَ ؕ قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَاۤ

اللہ کے | (تو) وہ کہنے لگے | کہ اگر چاہتا | ہمارا رب | تو نازل کر دیتا | فرشتے | پس بیشک ہم | اس (پیغام) کا

نہ کرو (تو) وہ کہنے لگے کہ اگر ہمارا رب چاہتا تو (ہماری ہدایت کے لئے) فرشتے بھیجتا' پس ہم تمہارا لایا

اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ⑭ فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ

جس کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو | منکر ہیں | پھر جو عاد تھے | وہ غرور کرنے لگے | زمین میں

ہوا (پیغام) نہیں مانتے۔ پھر جو عاد کے لوگ تھے وہ زمین میں ناحق غرور

بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ يَرَوْا

ناحق | اور کہنے لگے | کون ہے | زیادہ | ہم سے | طاقت میں | کیا وہ نہیں دیکھتے

کرنے لگے۔ اور کہنے لگے کہ ہم سے زیادہ زور آور کون ہے؟ کیا انہوں نے نہیں دیکھا

اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ

کہ اللہ | جس نے | پیدا کیا انہیں | وہ | بہت زیادہ ہے | ان سے | قوت میں

کہ اللہ تعالیٰ جس نے ان کو پیدا کیا' وہ قوت میں ان سے کہیں زیادہ ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۱) پھر اس نے آسمان بنانے کا ارادہ فرمایا اور وہ حقیقت میں ایک دھواں تھا۔ پھر آسمان و زمین کو حکم دیا کہ اس طرح ہو جاؤ جیسا کہ ہم چاہتے ہیں' خوشی یا ناخوشی سے (تم چاہو یا نہ چاہو) دونوں نے طبعی طور پر جواب دیا کہ ہم آپ کے حکم کے مطابق خوشی سے بن گئے۔

(۱۲) پس اللہ نے اپنی قدرت سے آسمانوں کو جو ابتدا میں دھوئیں کی حالت میں ایک ہی چیز تھی سات مختلف حصوں میں تقسیم کر دیا دو دن کے اندر اور ہر ایک آسمان سے جو خدمت لینی تھی وہی اس کے ذمہ لگا دی اور آسمان دنیا کو ستاروں کے چراغوں سے آراستہ کیا اور ان ہی کے ذریعہ شیاطین سے آسمان کی حفاظت کی یہ سب کچھ اس خدا کا مقرر کیا ہوا ہے' جو بڑا غالب' ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

(۱۳) پس اگر وہ ایمان نہ لائیں تو آپ کہہ دیجئے'' میں تمہیں خبردار کرتا ہوں کہ تم پر تمہاری نافرمانی کی وجہ سے عذاب الٰہی کی ویسی ہی بجلی گر سکتی ہے جیسی قوم عاد و ثمود پر گری تھی (یعنی سخت عذاب ہوگا)

(۱۴) جن کی سرکشی کا یہ حال تھا کہ جب ان کے پاس اللہ کے رسول ہر طرف سے آکر سمجھاتے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو تو وہ کہتے کہ اگر اللہ چاہتا تو وہ ہمارے پاس فرشتے بھیج دیتا۔ پس ہم تمہاری بات نہیں مانتے۔

افعال: اَنْذَرْتُكُمْ: میں نے ڈر سنایا' ماضی (واحد متکلم)' كُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ قَالَتَا: ان دونوں (عورتوں) نے کہا' ماضی (تثنیہ مونث غائب)۔

اسماء: دُخَانٌ: دھواں' اَدْخِنَةٌ جمع۔ طَآئِعِيْنَ: فرمانبردار' اپنی خوشی سے کہا ماننے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ مَصَابِيْحَ: چراغ' قندیل' اسم آلہ' مِصْبَاحٌ مفرد۔

وَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۱۵﴾ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا

اور وہ | ہماری آیتوں سے | انکار کرتے (تھے) | پس بھیجی ہم نے | ان پر | ہوا | زور کی

اور وہ ہماری آیتوں سے انکار ہی کرتے رہے۔ پھر ہم نے ان پر ایک زور کی آندھی (ان کے)

فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ

نحوست والے دنوں میں | تاکہ ہم چکھائیں ان کو | عذاب | ذلّت کا | زندگی میں

نحوست کے دنوں میں بھیجی تاکہ ہم انہیں دُنیا میں رسوائی کے عذاب کا مزہ

الدُّنْيَا ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۶﴾

دنیا کی | اور عذاب | آخرت کا | زیادہ رسوا کرنے والا ہے | اوران کو مدد بھی نہ ملے گی

چکھائیں۔ اور آخرت کا عذاب اس سے کہیں زیادہ رسوا کن ہوگا اور ان کی مدد بھی نہ کی جائے گی۔

وَ اَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ

اور ثمود جو تھے | سو ہم نے ہدایت کی انہیں | تو انہوں نے پسند کیا | اندھا رہنا | ہدایت (کے مقابلے) پر | پس آپکڑا انہیں

اور جو ثمود (کے لوگ تھے) ہم نے ان کو ہدایت کی لیکن انہوں نے ہدایت کے مقابلہ میں اندھا رہنا پسند کیا پھر ان کے اعمال

صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۷﴾ ۚ وَ نَجَّيْنَا

کڑک نے | رسوا کن عذاب (والی) | بدلے اس کے جو | وہ عمل کیا کرتے تھے | اور ہم نے نجات دی

کی پاداش میں (ایک) ذلّت کے عذاب نے انہیں ایک ہولناک آواز کی صورت میں آلیا۔ اور ہم نے ان لوگوں

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸﴾ ع وَ يَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَاۗءُ اللّٰهِ

ان کو جو | ایمان لائے | اور وہ | بچتے تھے (نافرمانی سے) | اور جس دن | جمع کئے جائیں گے | دشمن | اللہ کے

کو جو ایمان لائے اور ہم سے ڈرتے رہے (اس عذاب سے) بچا لیا۔ اور جس دن اللہ تعالیٰ کے دشمن دوزخ کی

اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۹﴾ حَتّٰٓى اِذَا مَا جَاۗءُوْهَا

دوزخ کی طرف | تو وہ | (گروہوں میں) تقسیم کئے جائیں گے | یہاں تک کہ | جب | وہ آئیں گے (دوزخ) کے پاس

جانب جمع کئے جائیں گے، پھر گروہوں میں تقسیم کئے جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب وہ (دوزخ) کے پاس پہنچیں گے

شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَ اَبْصَارُهُمْ وَ جُلُوْدُهُمْ بِمَا

تو گواہی دیں گے | ان پر | ان کے کان | اور ان کی آنکھیں | اور ان کی کھالیں | اس پر

تو ان کے کان، اُن کی آنکھیں اور ان کی کھالیں، ان کے اعمال کے متعلق

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَ قَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۭ

جو وہ کیا کرتے تھے | اور وہ کہیں گے | اپنی کھالوں سے | (کہ) کیوں | تم نے گواہی دی | ہمارے خلاف؟

گواہی دیں گے۔ اور وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی؟

قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّ هُوَ خَلَقَكُمْ

(تو) وہ کہیں گے | کہ گویائی دی ہمیں | اللہ نے | جس نے | گویائی دی | ہر چیز کو | اور اسی نے | پیدا کیا تمہیں

وہ کہیں گی ہم کو اس اللہ نے قوتِ گویائی دی، جس نے ہر چیز کو بولنا سکھایا ہے۔ اور اُسی نے تم کو پہلی بار

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۵) سو قوم عاد نے ملک میں اپنی نافرمانی اور ناحق تکبر کی وجہ سے یہاں تک کہہ دیا تھا کہ ہم سے زیادہ طاقتور کون ہے؟ جس کی تم ہمیں دھمکی دیتے ہو حالانکہ انہیں اچھی طرح معلوم تھا کہ اللہ جس نے انہیں پیدا کیا ہے وہ ان سے کہیں زیادہ طاقتور ہے اور جب چاہے انہیں سزا دے سکتا ہے لیکن وہ لوگ ہماری آیتوں سے قصداً انکار کرتے تھے۔

(۱۶) پس ہم نے ان کو سزا دینے کے لئے سات رات اور آٹھ دن جوان کے لئے سخت آفت اور مصیبت کے تھے۔ زور کی آندھی کا طوفان چلائے رکھا۔ جس سے درخت، مکان، آدمی اور حیوان سب ہلاک و برباد ہوگئے تاکہ ہم دنیا میں انہیں ذلت کا عذاب چکھائیں اور آخرت کا عذاب تو کہیں زیادہ رسوا کرنے والا ہوگا اور اس وقت انہیں کوئی مدد بھی نہ ملے گی۔

(۱۷) اور قوم ثمود کو ہم نے حضرت صالحؑ کے ذریعہ حق کی طرف ہدایت کی تو انہوں نے ہدایت کے مقابلہ میں گمراہی کو ترجیح دی پس انہیں ان کی بداعمالیوں کے بدلے ذلت کے عذاب کی آسمانی بجلی نے آ پکڑا اور وہ ہلاک ہوگئے۔

(۱۸) اور جو لوگ ایمان لے آئے تھے اور شرک اور گناہوں سے بچتے تھے ان کو نجات دے دی۔

(۱۹) اور قیامت کے دن جب کفار دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے تو دوسرے دوزخیوں کے انتظار میں راستہ میں روک لئے جائیں گے۔

(۲۰) یہاں تک کہ جب سب دوزخی دوزخ کے قریب آ پہنچیں گے تو ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں ان کی بداعمالیوں کے متعلق گواہی دیں گی۔

اسماء: صَرْصَرًا: ہوائے تند، سخت ٹھرٹھراتی سناٹے کی ٹھنڈی ہوا، صَرَاصِرُ جمع۔ اَخْزٰی: زیادہ رسوا، زیادہ شرمسار، افعل التفضیل کا صیغہ۔

أَوَّلَ مَرَّةٍ وَّإِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ أَنْ يَّشْهَدَ

پہلی بار | اور اسی کی طرف | تم لوٹائے جاؤ گے | اور تم چھپ نہ سکتے تھے | (اس بات سے) کہ گواہی دیں گے

پیدا کیا اور اسی کے پاس تمہاری واپسی ہے۔ اور تم (گناہ کرتے وقت اس بات سے) چھپ نہ سکتے تھے کہ

عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ

تمہارے خلاف | تمہارے کان | اور نہ | تمہاری آنکھیں | اور نہ تمہاری کھالیں | لیکن | تم تو گمان رکھتے تھے

تمہارے کان تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں، تمہارے خلاف گواہی دیں گے بلکہ تم تو یہ خیال کرتے تھے

أَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ

کہ اللہ | نہیں جانتا | بہت سی باتوں کو | جو | تم کرتے تھے | اور تمہارا یہی گمان تھا | جو

کہ اللہ تعالیٰ تمہارے بہت سے کام، جو تم کرتے ہو، جانتا ہی نہیں ہے۔ اور تمہارے اسی گمان نے جو

ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ أَرْدٰىكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾

تم نے کیا تھا | اپنے رب کے بارے میں | اسی نے ہلاک کیا تمہیں | پس ہو گئے تم | نقصان اُٹھانے والوں میں

تم اپنے رب کے متعلق رکھتے تھے، تم کو برباد کیا، اور تم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو گئے۔

فَإِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ وَإِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ

پھر اگر | وہ صبر کریں | تو (بھی) آگ (ہی) | ٹھکانا ہے | ان کے لئے | اور اگر | وہ معافی چاہیں گے | تو نہ (ہوں گے) وہ

اب اگر وہ صبر (بھی) کریں تو دوزخ ہی ان کا ٹھکانا ہوگی۔ اور اگر وہ توبہ کریں گے تو اُن کی

مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا

معافی دیئے جانے والوں میں سے | اور ہم نے مقرر کر دیئے | ان کے لئے | کچھ ہم نشین | پس انہوں نے خوش نما کر دکھائے

توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔ اور ہم نے ان کے ساتھ (دنیا میں) بُرے ساتھی لگا دیئے تھے جو (شیطانوں کی طرح)

لَهُمْ مَّا بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ

ان کے لئے | وہ (بُرے کام) | جو ان کے آگے | اور ان کے پیچھے تھے | اور ثابت ہو چکا | ان پر

ان کے اگلے اور پچھلے (گناہوں کو) ان کی نظر میں خوشنما کر کے دکھاتے تھے اور جنوں

الْقَوْلُ فِيْٓ أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنَّهُمْ

حکم الٰہی | پہلی اُمتوں میں | جو گزر چکیں | ان سے پہلے | جنوں | اور انسانوں میں سے | بلاشبہ وہ

اور انسانوں میں سے جو اُمتیں پہلے گزر چکی تھیں اُن کے ساتھ، ان لوگوں کے حق میں بھی، اللہ تعالیٰ کی بات پوری ہوئی، بیشک

كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا

تھے ہی نقصان اُٹھانے والے | اور کہا | انہوں نے جو کافر تھے | کہ نہ سنو تم | اس

وہ (سب) خسارے میں رہے۔ اور کافر کہتے ہیں کہ اس قرآن کو مت سنو

الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴿۲۶﴾ فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ

قرآن کو | اور شور مچاؤ | اس میں | شاید تم | غالب رہو | پس ہم ضرور چکھائیں گے | ان کو

اور (جب یہ پڑھا جائے تو) اس کے درمیان شور و غل مچایا کرو، شاید اس طرح تم غالب رہو۔ پس ہم بھی (ان) کافروں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۱) اور وہ خود اپنی کھالوں (جلد) سے کہیں گے کہ تم نے آج ہمارے خلاف کیوں گواہی دی؟ وہ کہیں گی کہ ہمیں اس خدا نے بولنے کی طاقت دی جس نے ہر ایک چیز کو گویائی بخشی اور اسی نے تم کو پہلی بار پیدا کیا اور تم سے وعدہ کیا تھا کہ تمہیں لوٹ کر اسی کے دربار میں حاضر ہونا ہے۔

(۲۲) اور گناہ کرتے وقت تم صرف لوگوں سے پردہ کرنا کافی سمجھتے اور خود اپنے اعضاء سے پردہ نہ کرتے تھے کیونکہ تمہیں یہ خیال ہی نہ تھا کہ تمہارے اعضاء و جوارح کان اور آنکھیں اور چمڑے بھی تمہارے خلاف گواہی دینے کھڑے ہو جائیں گے۔ بلکہ تم آدمیوں سے پردہ کر کے یہ سمجھنے لگتے تھے کہ اب اللہ کو ہماری بدکاریوں کی کیا اطلاع ہو سکتی ہے؟

(۲۳) اور تمہارے اسی جھوٹے خیال نے آج تمہیں تباہ کر دیا گیا۔

(۲۴) پس اگر وہ اس پر صبر کر کے خاموش بھی رہیں تو انہیں کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ ان کے رہنے کی جگہ تو دوزخ ہی ہے اور اگر وہ معافی مانگیں گے تو انہیں معافی بھی نہ دی جائے گی۔

(۲۵) پس کچھ شیاطین کو ہم نے (دنیا میں) ان کا ساتھی بنا دیا کہ ان کو ان کے اگلے پچھلے برے اعمال اچھے کر کے دکھاتے رہیں نتیجتاً اور ان پر عذاب کا حکم ثابت ہو چکا۔ پہلی سرکش قوموں کے ساتھ جنوں اور انسانوں میں سے اور واقعی وہ تھے ہی نقصان اٹھانے والے۔

(۲۶) اور ابوجہل وغیرہ کفار مکہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا تھا کہ جس وقت قرآن پڑھا جائے اس کو نہ سنو بلکہ شور و غل کرو تا کہ اور لوگ بھی نہ سن سکیں اور تم غالب رہو۔

افعال: شَهِدْتُّمْ: تم نے بتایا، تم نے گواہی دی، ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ اَنْطَقَ: اس نے گویائی عطا فرمائی، اس نے کہلوایا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ تَسْتَتِرُوْنَ: تم چھپتے ہو، تم پردہ کرتے ہو، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ ظَنَنْتُمْ: تم نے گمان کیا، تم نے خیال کیا، تم نے جانا، تم نے اٹکل کی، تم نے یقین کیا، ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ يَشْهَدَ: کہ شہادت دیں گے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ اَرْدٰىكُمْ: اس نے تم کو غارت کیا، ماضی (واحد مذکر غائب)، كُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ قَيَّضْنَا: ہم نے ساتھ لگا دیا، ماضی (جمع متکلم)۔ يَسْتَعْتِبُوْا: اگر وہ منانے کی خواہش کریں گے، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ يَصْبِرُوْا: اگر وہ صبر کریں گے، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ اِلْغَوْا: بک بک کرو، امر (جمع مذکر حاضر)۔ لَا تَسْمَعُوْا: تم مت سنو، تم کان نہ دھرو، نہی (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: قُرَنَاءَ: ساتھ رہنے والے، ہم نشین، قَرِيْنٌ واحد۔ الْمُعْتَبِيْنَ: منائے ہوئے، خوش کئے ہوئے، مقبول التوبہ، اسم مفعول (جمع مذکر)۔

كَفَرُوا عَذَابًا شَدِيدًا ۙ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي كَانُوا

جو کافر ہیں | عذاب | سخت | اور ہم انہیں ضرور بدلہ دیں گے | ان بدترین اعمال کا جو | وہ لوگ

کو سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے اور ان کے بُرے کاموں کی جو وہ کرتے رہے ان کو

يَعْمَلُونَ ﴿٢٧﴾ ذَٰلِكَ جَزَاءُ أَعْدَاءِ اللَّهِ النَّارُ ۖ لَهُمْ فِيهَا

کیا کرتے تھے | یہی | سزا ہے | دشمنوں کی | اللہ (کے) | آگ | ان کے لئے | اس میں

ضرور سزا دیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی یہی سزا ہے (یعنی) دوزخ۔ وہی اُن کے ہمیشہ

دَارُ الْخُلْدِ ۖ جَزَاءً بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ﴿٢٨﴾

گھر ہے | ہمیشہ رہنے کا | (یہ) بدلہ (ہے) | اس کا جو | وہ لوگ | ہماری آیتوں کا | انکار کرتے تھے

رہنے کا گھر ہے یہ اس (بات) کی سزا ہے کہ وہ ہماری آیتوں کا انکار کیا کرتے تھے۔

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا أَرِنَا الَّذَيْنِ

اور کہیں گے | جو لوگ | کافر ہیں | اے ہمارے رب! | دکھا ہمیں | وہ لوگ

اور کافر کہیں گے کہ اے ہمارے ربّ! ہمیں وہ جن اور انسان

أَضَلَّانَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ أَقْدَامِنَا

جنہوں نے گمراہ کیا تھا ہمیں | جنوں | اور انسانوں میں سے | ہم ڈال دیں ان دونوں کو | اپنے قدموں کے نیچے

دونوں دکھا دے جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا، تاکہ ہم ان دونوں کو ذلیل کرنے کے لئے انہیں

لِيَكُونَا مِنَ الْأَسْفَلِينَ ﴿٢٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ

تاکہ وہ ہوں | ذلیل لوگوں میں سے | بیشک | جنہوں نے | کہا تھا | (کہ) ہمارا رب (تو) | اللہ ہے | پھر

اپنے پیروں کے نیچے روند ڈالیں۔ بیشک جن لوگوں نے اقرار کیا کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے پھر اس

اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا

اس پر قائم رہے | اتریں گے | اُن پر | فرشتے | کہ تم خوف نہ کھاؤ | اور نہ غم کرو

پر قائم رہے اُن پر فرشتے اُتریں گے (اور کہیں گے) کہ تم ڈرو مت اور غم نہ کھاؤ

وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ﴿٣٠﴾ نَحْنُ

اور خوشخبری سنو | جنت کی | جس کا | تم سے وعدہ کیا جاتا ہے | ہم ہی ہیں

اور جنت کی خوشخبری سنو جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ ہم دُنیا کی

أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۖ وَلَكُمْ فِيهَا

تمہارے دوست | زندگی میں | دُنیا کی | اور آخرت میں (بھی) | اور (ہوگا) تمہارے لئے | اس میں

زندگی میں بھی تمہارے دوست تھے اور آخرت میں بھی ہوں گے، اور تمہارے لئے وہاں

مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ﴿٣١﴾ نُزُلًا

جو کچھ | چاہیں گے | تمہارے دل | اور تمہارے لئے (ہوگا) | اس میں | جو کچھ | تم مانگو گے | مہمانی

وہ سب موجود ہے جو تمہارا جی چاہے اور تمہارے لئے وہ سب بھی موجود ہوگا جو تم مانگو گے۔ یہ مہمانی ہے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۷) پس ہم بھی ایسے کفار کو سخت عذاب کا مزہ چکھادیں گے اور وہ برے اعمال جو وہ کرتے رہے ان کا انہیں بدلہ دیں گے۔

(۲۸) اللہ کے دشمنوں (کفار) کی سزا یہی آگ ہے جس میں ان کو ہماری آیتوں کا قصداً انکار کرنے کے بدلے میں ہمیشہ رہنا ہوگا۔

(۲۹) اور قیامت کے عذاب کو دیکھ کر وہ پکاریں گے کہ اے ہمارے پروردگار! جنوں اور انسانوں میں سے ہمیں وہ لوگ دکھا۔ جنہوں نے دنیا میں ہمیں دین حق سے گمراہ کیا تھا۔ ہم انہیں پاؤں کے تلے کچل ڈالیں کہ وہ دوزخ کے سب سے نچلے حصے میں جا گریں۔ (ف) بعض نے کہا ہے کہ جن سے مراد شیطان اور انسان سے مراد قابیل ہے۔ جس نے اپنے بھائی ہابیل کو بے وجہ شہید کیا تھا۔

(۳۰) اور خالص ایماندار جنہوں نے دنیا میں اس بات کا اقرار کیا تھا کہ ہمارا پروردگار تو اللہ ہی ہے پھر مرتے دم تک اس پر قائم رہے قیامت کے روز ان پر رحمت کے فرشتے نازل ہوں گے اور انہیں تسلی دیں گے کہ تم اب کسی قسم کا خوف اور غم نہ کرو اور جس جنت کا رسول کی زبانی وعدہ کیا گیا تھا اس میں خوش و خرم رہو سہو۔

(۳۱) دنیا اور آخرت میں ہم ہی تمہارے دوست ہیں اور یہاں جنت میں تم کو وہ سب کچھ ملے گا جو تمہارا دل چاہے گا۔ اور جو کچھ تم مانگو۔

افعال: نُذِيْقَنَّ: ہم ضرور ضرور چکھائیں گے، بدلہ دیں گے، مضارع بانون تاکید ثقیلہ (جمع متکلم)۔ اَبْشِرُوْا: تم کو خوش خبری ہو، امر (جمع مذکر حاضر)۔ اَضَلّٰنَا: ان دونوں نے ہم کو بہکایا، ماضی (تثنیہ مذکر غائب) نَا ضمیر (جمع متکلم)۔ تَتَنَزَّلُ: وہ اترتی ہے، مضارع (واحد مونث غائب)۔ لَا تَخَافُوْا: تم نہ ڈرو، نہی (جمع مذکر حاضر)۔ نَجْعَلْهُمَا: ہم ان دونوں کو کریں، مضارع (جمع متکلم)، هُمَا ضمیر (تثنیہ غائب)۔ تَشْتَهِيْ: وہ چاہتی ہے، وہ چاہے گی، مضارع (واحد مونث غائب)۔

اسماء: اَلَّذَيْنِ: (وہ دو مرد) جو، جنہوں، اسم موصول، اَلَّذِيْ کا تثنیہ۔

مِّنۡ غَفُوۡرٍ رَّحِیۡمٍ ﴿۳۲﴾ وَمَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ دَعَاۤ

بڑے بخشنے والے | نہایت رحم والے کی طرف سے | اور کس کی | بہتر ہے | بات | اس سے | جس نے بلایا

بخشنے والے رحم فرمانے والے (پروردگار) کی طرف سے۔ اور اس شخص سے بہتر کس کا قول ہے جو (دوسروں کو) اللہ تعالیٰ

ع ۱۸

اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ﴿۳۳﴾

اللہ کی طرف | اور عمل کیا | نیک | اور کہا | کہ میں تو ہوں | فرمانبرداروں میں سے

کی طرف بلائے اور عمل نیک کرے اور یہ کہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

وَلَا تَسۡتَوِی الۡحَسَنَةُ وَلَا السَّیِّئَةُ ؕ اِدۡفَعۡ بِالَّتِیۡ

اور نہیں برابر | نیکی | اور نہ بدی | (برائی کو) دور کریں | اس (بات) سے

اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی تو (سخت کلامی کا) ایسے طریق سے

ہِیَ اَحۡسَنُ فَاِذَا الَّذِیۡ بَیۡنَکَ وَبَیۡنَهٗ عَدَاوَةٌ

جو اچھی ہو | تو فوراً | وہ شخص | کہ آپ کے درمیان | اور اس کے درمیان | دشمنی ہے

جواب دو جو بہت اچھا ہو (ایسا کرنے سے تم دیکھو گے) کہ وہ شخص جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی موجود تھی

کَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیۡمٌ ﴿۳۴﴾ وَمَا یُلَقّٰهَاۤ اِلَّا الَّذِیۡنَ

(ایسا ہوگا) گویا کہ وہ | دوست ہے | گرم جوش | اور نہیں دی جاتی یہ (بات) | مگر | ان کو جو

گویا وہ تمہارا گرم جوش دوست بن گیا ہے۔ اور یہ بات ان ہی لوگوں کو نصیب ہوتی ہے

صَبَرُوۡا ۚ وَمَا یُلَقّٰهَاۤ اِلَّا ذُوۡ حَظٍّ عَظِیۡمٍ ﴿۳۵﴾ وَاِمَّا

صابر ہوتے ہیں | اور نہیں دی جاتی یہ (بات) | مگر | (اس کو) جو بڑا قسمت والا ہے | اور اگر

جو صبر کرتے ہیں اور یہ بات انہیں کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے خوش قسمت ہوتے ہیں۔ اور

یَنۡزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیۡطٰنِ نَزۡغٌ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰہِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ

آ نے لگے آپ کو | شیطان کی طرف سے | کوئی وسوسہ | تو پناہ مانگ | اللہ کی | بیشک وہی ہے

اگر تجھے شیطان کے بہکانے سے کوئی وسوسہ آ جائے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ لیا کرو' بیشک اللہ تعالیٰ

السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۳۶﴾ وَمِنۡ اٰیٰتِهِ الَّیۡلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمۡسُ

سننے والا | جاننے والا | اور اس کی نشانیوں میں سے ہیں | رات | اور دن | اور سورج

بڑا سننے والا (اور) باخبر ہے۔ اور اس کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے رات' دن' سورج

وَالۡقَمَرُ ؕ لَا تَسۡجُدُوۡا لِلشَّمۡسِ وَلَا لِلۡقَمَرِ وَاسۡجُدُوۡا لِلّٰہِ

اور چاند | سجدہ نہ کرو | سورج کو | اور نہ چاند کو | اور سجدہ کرو | اللہ کو

اور چاند ہیں' پس تم نہ سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو' بلکہ اللہ تعالیٰ ہی کو سجدہ کرو

الَّذِیۡ خَلَقَهُنَّ اِنۡ کُنۡتُمۡ اِیَّاهُ تَعۡبُدُوۡنَ ﴿۳۷﴾ فَاِنِ اسۡتَکۡبَرُوۡا

جس نے | پیدا کیا ان کو | اگر تم | اسی کی | عبادت کرتے ہو | پس اگر وہ تکبر کریں

جس نے اُن کو پیدا کیا اگر تم واقعی اسی کی عبادت کرتے ہو پھر اگر وہ لوگ سرکشی کریں

آیت نمبر ۔ آسان تفسیر

(۳۲) یہ مہمانی ہوگی اللہ کی طرف سے جو بڑا بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔

(۳۳) جو خالص مومن' لوگوں کو دین حق کی طرف دعوت دیتا ہے اور خود بھی نیک عمل کرے اور علانیہ کہہ دے کہ میں اللہ کا تابعدار (مسلمان) ہوں' بس اسی کی بات سب سے بہتر ہے۔ اس سے بہتر بات اور کس کی ہوسکتی ہے؟

(۳۴) نیکی اور بدی برابر نہیں ہوسکتی لہٰذا آپ سے اگر کوئی شخص نیک سلوک کرے تو آپ اس سے زیادہ بہتر سلوک کیجئے' ایسا کرنے سے آپ کا جانی دشمن بھی گہرا دوست بن جائے گا۔

(۳۵) یہ اچھی عادت صرف اسی کو حاصل ہوسکتی ہے جو بڑا صابر اور بڑے نصیب والا' قسمت والا ہو۔

(۳۶) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے امت کو خطاب ہے کہ اگر دل میں شیطانی وسوسہ آ جائے تو اس سے فوراً اللہ کی پناہ مانگو۔ خدا تعالیٰ سب کچھ سنتا جانتا ہے۔

(۳۷) اور رات دن' سورج' چاند سب اللہ کی قدرت کے مظاہر اور نشان ہیں اگر تم اسی اللہ کی عبادت کرتے ہو تو تم نہ سورج کو سجدہ کرو' نہ چاند کو اور صرف اللہ ہی کو سجدہ کرو جو اِن سب کا پیدا کرنے والا ہے۔

افعال: اِدْفَعْ: تو دے' تو دور کر' امر (واحد مذکر حاضر)۔ یُلَقّٰھَا: وہ اسے (نہیں) عطا کی جائے گی' وہ اسے (نہیں) دی جاتی ہے' مضارع مجہول (واحد مذکر غائب) ھَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔ لَا تَسۡجُدُوۡا: تم سجدہ نہ کرو' نہی (جمع مذکر حاضر)۔ یَنۡزَغَنَّكَ: تم کو وسوسے آئے' تیرے دل میں کبھی وسوسہ ڈال دے' (اگر) تجھ کو فتنہ میں ڈال ہی دے' مضارع بانون تاکید (واحد مذکر غائب) کَ ضمیر (واحد مذکر حاضر)۔

فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ
تو وہ (فرشتے) جو | نزدیک ہیں | آپ کے رب کے | وہ تسبیح کرتے ہیں | اُس کی | رات
تو جو (فرشتے) آپ کے ربّ کے پاس ہیں وہ رات دن اُس کی تسبیح کرتے

وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُوْنَ ۩ ﴿۳۸﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى
اور دن | اور وہ | تھکتے نہیں | اور اس کی نشانیوں میں سے ہے | کہ تُو دیکھتا ہے
رہتے ہیں اور وہ کبھی نہیں اکتاتے۔ اور (اے انسان) اس کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے

الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ
زمین کو | دبی ہوئی (غیر آباد) | پس جب | ہم نے نازل کیا | اس پر | پانی | تو وہ حرکت میں آئی
یہ زمین ہے جس کو تو دیکھتا ہے کہ دبی (یعنی خشک) پڑی ہوتی ہے پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ ابھرتی

وَرَبَتْ ؕ اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ
اور پھولی | بیشک | جس نے | زندہ کیا اس کو | وہی زندہ کردے گا | مُردوں کو | بیشک وہ
اور پھولنے لگتی ہے۔ بیشک جس نے اس (خشک زمین) کو زندہ کیا وہی (قیامت کے دن) مُردوں کو

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا
ہر چیز پر | قادر ہے | بلاشبہ | جو لوگ | گمراہی اختیار کرتے ہیں | ہماری آیتوں میں
زندہ کرے گا بیشک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جو لوگ ہماری آیتوں کے متعلق گمراہی اختیار کرتے ہیں

لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ؕ اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ
وہ چھپے نہیں ہیں | ہم سے | پس کیا وہ شخص | جو ڈالا جائے گا | دوزخ میں | وہ بہتر ہے
وہ ہم سے پوشیدہ نہیں۔ بھلا وہ شخص جو دوزخ میں ڈالا جائے وہ بہتر ہے

اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا
یا وہ جو | آئے | امن کے ساتھ | روز | قیامت میں | تم کرو | جو کچھ
یا وہ جو قیامت کے دن امن و امان سے (جنت میں) آئے؟ تم جو جی چاہے

شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
تم چاہو | بیشک اللہ | اس کو | جو تم کرتے ہو | خوب دیکھتا ہے | بلاشبہ | جو لوگ
کرتے رہو بیشک جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔ جو لوگ اس قرآن کا

كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ﴿۴۱﴾
منکر ہوئے | اس قرآن کے | جب وہ آیا ان کے پاس | اور بیشک وہ تو | ایک کتاب ہے | عالی رتبہ
جب کہ وہ ان کے پاس پہنچتا ہے انکار کرتے ہیں (برباد ہو گئے) اور یہ قرآن بڑی عزت والی کتاب ہے۔

لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِيْلٌ
نہیں آتا | باطل | اس کے آگے سے | اور نہ اس کے پیچھے سے | وہ نازل کی ہوئی ہے
جس پر باطل کا گزر ہی نہیں نہ آگے سے نہ پیچھے سے (کیونکہ یہ قرآن) بڑے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۸) پس اگر وہ لوگ حق کے ماننے سے ضد کریں اور انکار کریں' تو کوئی پرواہ نہیں' اللہ کے مقرب فرشتے رات دن اس کی تسبیح کرتے نہیں تھکتے۔

(۳۹) اور اس کی قدرت کا ایک نشان یہ بھی ہے کہ زمین جو بالکل ویران اور بے آباد پڑی ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے اس پر بارش نازل کرتا ہے تو وہ اچانک سبزے کی وجہ سے حرکت میں آ جاتی اور اوپر کو ابھرتی ہے واقعی جو قادر مطلق اللہ اس بنجر زمین کو دوبارہ زندہ (سرسبز اور ہرا بھرا) کرسکتا ہے۔ وہ مردوں کو بھی دوبارہ زندہ کرسکتا ہے بیشک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۴۰) بلاشبہ جو لوگ ہماری آیات کی نسبت بے ہودہ شکوک پیدا کر کے کجروی اختیار کرتے ہیں اور ان میں غلط تاویلیں کرتے ہیں وہ ہم سے چھپے نہیں رہ سکتے کیا وہ کافر جو اپنے کفر و شرک کی وجہ سے دوزخ میں ڈالا جائے گا بہتر ہے یا وہ خالص ایماندار جو قیامت کے دن خدا کے دربار میں امن کے ساتھ حاضر ہوگا؟ اگر تم ایمان نہیں لاتے تو جو تمہارے دل میں آئے کرو اللہ اسے خوب دیکھ رہا ہے۔

(۴۱) جن لوگوں کے پاس یہ قرآن آیا ہے جو مکمل نصیحت ہے اور انہوں نے انکار کیا' یقیناً وہ ہلاک ہوں گے اور یہ قرآن تو یقیناً بڑے رتبے والی کتاب ہے۔

افعال: لَا یَسْـَٔمُوْنَ: وہ نہیں اکتاتے ہیں' مضارع منفی (جمع مذکر غائب)۔ لَا یَخْفَوْنَ: پوشیدہ نہیں رہیں گے' مضارع منفی (جمع مذکر غائب)۔

مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ﴿۴۲﴾ مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ

بڑے حکمت والے | لائق حمد وثنا کی طرف سے | نہیں کہا جاتا | آپ سے مگر | وہی جو | کہا گیا | اور رسولوں سے

حکمت اور تعریف والے (اللہ) کا اُتارا ہوا ہے۔ آپؐ سے جو کچھ کہا جاتا ہے وہ وہی ہے جو آپ سے پہلے

مِنْ قَبْلِكَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۴۳﴾ وَلَوْ

آپ سے پہلے | بیشک | آپ کا رب | بڑا بخشنے والا | اور عذاب دینے والا ہے | دردناک | اور اگر

رسولوں سے کہا گیا بیشک آپ کا رب بہت بخشنے والا ہے اور دردناک عذاب دینے والا (بھی) ہے۔ اور

جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ۭ

ہم بناتے اس کو | قرآن | غیر عربی زبان کا | تو وہ کہتے | کہ کیوں نہیں | واضح کی گئیں | اس کی آیتیں

اگر ہم اس قرآن کو عجمی (زبان میں) اُتارتے تو یہ لوگ کہتے کہ اس کی آیتیں (ہماری زبان میں) کیوں واضح کر کے بیان

ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ۭ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى

کیا (کتاب) عجمی | اور (رسول) عربی؟ | کہہ دیجئے | وہ تو | اُن کے لئے جو | ایمان لائے | ہدایت

نہیں کی گئیں اور کیا خوب (قرآن تو) عجمی ہے اور (رسول اور مخاطب) عربی۔ آپؐ فرما دیجئے کہ یہ (قرآن) تو ایمان والوں کے لئے

وَّشِفَاۗءٌ ۭ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ

اور شفا ہے | اور جو لوگ | ایمان نہیں لاتے | ان کے کانوں میں | بوجھ ہے | اور وہ (قرآن)

ہدایت اور شفاء ہے اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں بہرا پن ہے اور وہ (قرآن)

عَلَيْهِمْ عَمًى ۭ اُولٰۗىِٕكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۴۴﴾ ع

ان کے حق میں | اندھا پن ہے | وہی لوگ ہیں | (کہ) ان کو پکارا جاتا ہے | مکان | بعید سے

ان کے حق میں محرومی بصر ہے۔ یہ لوگ (گویا بڑی) دُور سے پکارے جا رہے ہیں (کہ سنتے نہیں)

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ۭ وَلَوْلَا

اور بیشک ہم نے دی | موسیٰ کو | کتاب | پس اختلاف کیا گیا | اس میں | اور اگر نہ ہو چکا ہوتا

اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی پھر اس میں بھی (بڑے) اختلاف کئے گئے۔ اور اگر آپ کے رب کی

كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ

ایک حکم | پہلے سے | آپ کے رب کی طرف سے | تو فیصلہ کر دیا جاتا | اُن کے درمیان | اور بلاشبہ وہ لوگ

طرف سے ایک بات پہلے نہ طے ہو چکی ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ اور وہ اس (قرآن) کی طرف سے

لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۴۵﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ

شک میں (پڑے ہیں) | اس کی نسبت | تردد میں | جس نے | عمل کیا | نیک | اپنے ہی لئے کیا

ایسے شک میں پڑے ہیں جو ان کو تردد میں ڈالے ہوئے ہے۔ جس کسی نے نیک عمل کئے اس نے اپنے ہی (فائدے کے) لئے کئے۔

وَمَنْ اَسَاۗءَ فَعَلَيْهَا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۴۶﴾

اور جس نے | بُرا کیا | تو اسی پر ہے (اس کا وبال) | اور نہیں آپ کا رب | ظلم کرنے والا | بندوں پر

اور جو بُرے کام کرے گا تو اُن کا (ضرر) اُسی کو ہوگا۔ اور آپ کا رب اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۴۲) جس میں آگے یا پیچھے سے جھوٹ داخل ہو ہی نہیں سکتا اور وہ اس اللہ نے نازل کی ہے جو بڑا حکمت والا لائق حمد وثنا ہے۔

(۴۳) کفار مکہ جو آپؐ کو جھٹلاتے ہیں یہ کوئی انوکھی بات نہیں آپؐ سے پہلے اور رسولوں کی بھی ایسی ہی تکذیب کی گئی بلاشبہ اللہ توبہ کرنے والوں کو بڑا بخشنے والا اور شرک کرنے والوں کو دردناک عذاب دینے والا ہے۔

(۴۴) اس قرآن کے عربی زبان میں نازل کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اگر ہم اس کو کسی غیر عربی زبان میں نازل کرتے تو یہ مشرک کہتے کہ عجمی ہونے کی وجہ سے اس کتاب کی آیتیں غیر واضح اور مشکوک ہیں کیا کتاب تو عجمی ہو اور رسول اور اس کے ہم وطن عربی؟ یہ نہیں ہوسکتا۔ کہہ دیجئے کہ یہ قرآن تو اہل ایمان کے لئے سراسر ہدایت اور روحانی امراض کے لئے شفا ہے اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں بھاری پن (بہرہ پن) ہے اور وہ قرآن ان کے حق میں بینائی کی بجائے الٹا اندھا پن ہے کیونکہ نہ وہ اسے سنتے ہیں اور نہ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں یہی لوگ ہیں کہ قرآن کے نہ سننے اور قبول نہ کرنے کی وجہ سے گویا دین حق کی طرف بڑی دور سے بلائے جارہے ہیں۔ اور انہیں کچھ سمجھ نہیں آرہا۔

(۴۵) چنانچہ ہم نے موسیٰؑ کو کتاب تورات دی تھی تو بنی اسرائیل نے اس میں اختلاف ڈال دیا اور اگر پہلے سے خدا کا حکم نہ ہو چکا ہوتا کہ ان کو عذاب آخرت میں دیا جائے گا اور دنیا میں ایک مدت تک مہلت دی جائے گی تو ان کے درمیان کبھی کا فیصلہ کردیا گیا ہوتا اور واقعی وہ لوگ اس کے بارے میں حیرت انگیز شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

(۴۶) جس شخص نے نیک عمل کیا سو اس نے اپنے ہی فائدے کے لئے کیا اور جس نے برا کام کیا اسی کو اس کی سزا ملے گی اور اللہ اپنے بندوں میں سے کسی پر ظلم نہیں کرتا۔

افعال: یُقَالُ: کہا جاتا ہے، مضارع مجہول (واحد مذکر غائب)۔ یُنَادَوْنَ: ان کو پکارا جاتا ہے، جائے گا، مضارع مجہول (جمع مذکر غائب)۔ اَسَآءَ: اس نے برائی کی، اس نے برا کیا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: بَیْنِ یَدَیْهِ: اس کے دونوں ہاتھوں کے درمیان یعنی آگے، سامنے، روبرو۔ اَعْجَمِیٌّ، اَعْجَمِيًّا: عجمی، اوپری زبان والا، غیر عرب۔ عَمًی: نابینا ہونا، اندھا ہونا، کوردل ہونا، مصدر ہے۔

إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَمَا تَخْرُجُ مِن ثَمَرَاتٍ

اسی کی طرف | لوٹایا جاتا ہے | علم | قیامت کا | اور نہیں نکلتا | کوئی پھل

اُسی (اللہ) کی طرف قیامت کے علم کا حوالہ دیا جا سکتا ہے اور اگر کوئی پھل اپنے غلاف

مِّنْ أَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ ۚ وَيَوْمَ

اپنے غلافوں سے | اور نہیں حاملہ ہوتی | (کوئی) مادہ | اور نہ بچہ جنتی ہے | مگر اس کے علم سے | اور جس دن

سے نکلتا ہے اور یا کسی مادہ کو کوئی حمل ٹھہرتا ہے اور یا وہ بچہ جنتی ہے تو یہ سب اسی اللہ کے علم سے ہوتا ہے اور جس دن

يُنَادِيهِمْ أَيْنَ شُرَكَائِي قَالُوا آذَنَّاكَ مَا مِنَّا مِن شَهِيدٍ ﴿٤٧﴾

پکارے گا انہیں | کہ کہاں ہیں | میرے شریک | وہ کہیں گے | کہ ہم نے آپ سے عرض کر دیا | کہ نہیں ہم میں سے | کوئی گواہ

اللہ مشرکین کو پکارے گا کہ کہاں ہیں وہ جن کو میرا شریک ٹھہرایا کرتے تھے وہ کہیں گے کہ ہم تو آپ سے کہہ چکے ہیں کہ ہمیں کچھ خبر نہیں۔

وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَدْعُونَ مِن قَبْلُ ۖ وَظَنُّوا مَا لَهُم

اور کھو جائیں گے | ان سے | وہ | جن کو پکارتے تھے | اس سے پہلے | اور | خیال کریں گے کہ | نہیں ان کے لئے

اور جن معبودوں کو وہ پہلے (اللہ تعالیٰ کے سوا) پکارا کرتے تھے وہ سب ان سے غائب ہو جائیں گے۔ اور وہ سمجھ لیں گے کہ اب

مِّن مَّحِيصٍ ﴿٤٨﴾ لَّا يَسْأَمُ الْإِنسَانُ مِن دُعَاءِ الْخَيْرِ وَإِن مَّسَّهُ

کوئی چھٹکارا | نہیں تھکتا | انسان | بھلائی مانگنے سے | اور اگر | پہنچے اس کو

چھٹکارے کی کوئی صورت نہیں۔ انسان بہتری کی دُعا مانگنے سے نہیں تھکتا اور اگر اس کو کوئی تکلیف

الشَّرُّ فَيَئُوسٌ قَنُوطٌ ﴿٤٩﴾ وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ رَحْمَةً مِّنَّا

تکلیف | تو مایوس | نااُمید (ہو جاتا ہے) | اور اگر | ہم چکھا دیں اس کو | رحمت | اپنی طرف سے

پہنچے تو پھر مایوس و نااُمید ہو جاتا ہے اور اگر ہم اس کو تکلیف پہنچنے کے بعد

مِن بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هَٰذَا لِي وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ

بعد اس تکلیف کے | جو پہنچی تھی اس کو | تو وہ کہے گا | یہ (تو) | میرا حق ہے | اور میں گمان نہیں کرتا | کہ قیامت

اپنی رحمت کا مزہ چکھائیں تو کہنے لگتا ہے یہ تو میرا حق تھا اور میں نہیں سمجھتا کہ قیامت

قَائِمَةً وَلَئِن رُّجِعْتُ إِلَىٰ رَبِّي إِنَّ لِي عِندَهُ لَلْحُسْنَىٰ ۚ

قائم ہوگی | اور اگر | میں لوٹایا جاؤں گا | اپنے رب کی طرف | تو بیشک | میرے لئے | اس کے پاس | بھلائی ہی ہوگی

قائم ہوگی۔ اور اگر مجھے اپنے رب کی طرف واپس جانا بھی پڑا۔ تو یقیناً اس کے پاس بھی میرے لئے بہتری ہوگی۔

فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنْ عَذَابٍ

پس ہم بتا دیں گے | ان کو | جو منکر ہیں | جو کچھ وہ کرتے رہے | اور ہم چکھائیں گے انہیں | ایک عذاب

پس ہم ان کافروں کو ان کی سب بداعمالیاں یاد دلا کر رہیں گے اور ان کو سخت ترین عذاب کا مزہ

غَلِيظٍ ﴿٥٠﴾ وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ

بڑا سخت | اور جب | ہم انعام کریں | انسان پر | تو وہ منہ موڑ لیتا ہے | اور بدل لیتا ہے

چکھائیں گے۔ اور جب ہم انسان پر مہربانی کرتے ہیں تو وہ منہ پھیر لیتا ہے اور ہم سے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۴۷) اور قیامت کے قائم ہونے کا وقت اللہ ہی کو معلوم ہے اور اللہ کا علم تو ہر چیز پر حاوی ہے یہاں تک کہ ہر پھل کا اپنے خوشے اور پھول سے نکلنا اور کسی مادہ کا حاملہ ہونا اور بچہ پیدا کرنا' یہ سب اللہ کے علم سے ہوتا ہے اور قیامت کے روز جب اللہ مشرکین کو بلا کر ان سے پوچھے گا کہ وہ جھوٹے معبود جنہیں تم ہمارے شریک سمجھتے تھے آج کہاں ہیں؟ تو وہ کہیں گے کہ ہم تو عرض کرتے ہیں کہ کوئی بھی ہم میں سے اس کی گواہی نہیں دے گا کہ آپ کا کوئی شریک بھی ہو سکتا ہے۔

(۴۸) اور وہ جھوٹے معبود جن کی وہ عبادت کیا کرتے تھے ایسے کھو جائیں گے کہ ان کا کہیں پتہ نہ ملے گا اور وہ لوگ خیال کریں گے کہ عذاب الٰہی سے کوئی نجات کی صورت نہیں۔

(۴۹) اور انسان کی فطرت ہی ایسی واقع ہوئی ہے کہ بھلائی مانگتے ہوئے تھکتا اکتاتا نہیں اور جب کوئی تکلیف پہنچے تو مایوس ہو جاتا ہے۔

(۵۰) اور اگر اس تکلیف کے بعد جو اسے پہنچی ہوتی ہے ہم اپنی طرف سے مہربانی کر دیں تو کہہ اٹھتا ہے کہ یہ کسی کی مہربانی نہیں بلکہ یہ میرا حق تھا کہ مجھے عیش و آرام ملے اور میں نہیں سمجھتا کہ قیامت بھی کبھی قائم ہوگی اور اگر فرض کیا میں اللہ کی طرف لوٹایا بھی جاؤں گا۔ تو مجھے وہاں بھی خیر ہی ملے گی' (اور وہ اسی خود فریبی میں مبتلا رہ کر اپنے مالک کی طرف رجوع نہیں کرتا) پس ہم کافروں کو ان کے وہ سب برے اعمال بتا دیں گے جو وہ دنیا میں کرتے رہے اور انہیں سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

افعال: اٰذَنّٰكَ: ہم نے تجھ کو کہہ سنایا' اٰذَنَّا ماضی (جمع متکلم) 'كَ ضمیر (واحد مذکر حاضر)۔ رُجِعْتُ: میں لوٹایا گیا' میں پھیرا گیا' ماضی مجہول (واحد متکلم)۔ لَا يَسْئَمُ: وہ نہیں اکتاتا ہے' کبیدہ خاطر نہیں ہوتا' مضارع منفی (واحد مذکر غائب)۔ يَقُوْلَنَّ: وہ ضرور کہتا ہے' کہے گا' مضارع بانون تاکید (واحد مذکر غائب)۔ نُنَبِّئَنَّ: ہم ضرور ہی بتائیں گے' ہم ضرور ہی آگاہ کر دیں گے' مضارع بانون تاکید ثقیلہ (جمع متکلم)۔

اسماء: اَكْمَامِهَا: اس کے غلاف' اَكْمَامِ مضاف' هَا (ضمیر واحد مونث غائب) مضاف الیہ۔ قَنُوْطٌ: بالکل ناامید' بے آس' مایوس' مبالغہ کا صیغہ ہے۔

بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ﴿۵۱﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ

اپنا پہلو | اور جب | پہنچے اس کو | تکلیف | تو دعائیں کرتا ہے | لمبی چوڑی | کہہ دیجئے | کیا تم نے دیکھا

پہلو تہی کرتا ہے اور جب اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو پھر (لمبی) چوڑی دعائیں مانگتا ہے۔ آپ فرما دیجئے۔

اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ

اگر وہ ہو | اللہ کی طرف سے | پھر | تم انکار کرو | اس کا | تو کون بڑا گمراہ ہے | اس سے | جو (پڑا) ہو

بھلا دیکھو اگر یہ (قرآن) اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہو پھر تم اس کا انکار کرو تو اس شخص سے بڑھ کر کون گمراہ ہوگا جو (حق کی)

فِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ﴿۵۲﴾ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ

مخالفت میں | دُور کی | عنقریب ہم دکھادیں گے ان کو | اپنی نشانیاں | دُنیا میں | اور خود ان کے نفسوں میں

مخالفت میں بہت دُور نکل گیا ہو۔ ہم عنقریب ان کی دُنیا میں اور خود ان کی ذات میں اپنی نشانیاں دکھائیں گے

حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ۭ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ

یہاں تک کہ | واضح ہوجائے گا | ان کے لئے | کہ یہ (قرآن) | حق ہے | کیا کافی نہیں | آپ کا رب

یہاں تک کہ اُن پر واضح ہو جائے گا کہ یہ (قرآن) حق ہے۔ کیا آپ کے رب کی یہ بات کافی نہیں

اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۵۳﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ

کہ وہ | ہر چیز پر | گواہ ہے | سنو! | یقیناً وہ | شک میں (پڑے ہیں)

کہ وہ ہر چیز پر گواہ ہے۔ سنو! یہ لوگ اپنے ربّ کے سامنے حاضر ہونے کے متعلق

مِّنْ لِّقَاۗءِ رَبِّهِمْ ۭ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ﴿۵۴﴾

ملاقات سے | اپنے رب کے | یادرکھو! | بیشک وہ | ہر چیز کو | گھیرے ہوئے ہے

شک میں پڑے ہیں' یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

سُوْرَةُ الشُّوْرٰى مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | ثَلٰثٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ شوریٰ مکہ میں نازل ہوئی اور | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اس میں ترپن آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمۗ ﴿۱﴾ عۗسۗقۗ ﴿۲﴾ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ

حٰم | عسق | اسی طرح | وحی کرتا ہے | آپ کی طرف | اور ان کی طرف جو | آپ سے پہلے گزرے

حا۔ میم۔ عین۔ سین۔ قاف۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ جو غالب (اور) حکمت والا ہے' آپؐ کی طرف اور جو آپؐ سے پہلے (پیغمبر)

اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳﴾ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ

اللہ | جو بڑا زبردست | حکمت والا ہے | اسی کا ہے | جو کچھ | آسمانوں میں | اور جو کچھ | زمین میں ہے

گزرے ہیں' ان کی طرف وحی بھیجتا رہا ہے۔ اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے

وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۴﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ

اور وہی ہے | بڑا عالی شان | عظمت والا | قریب ہے | کہ آسمان | پھٹ جائیں | اپنے اُوپر سے

اور وہی برتر اور عظمت والا ہے۔ بعید نہیں کہ آسمان اپنے اوپر سے پھٹ جائیں

آیت نمبر　　آسان تفسیر

(۵۱) اور جب ہم انسان پر مہربانی کرتے ہیں تو وہ ہماری طرف سے منہ پھیر لیتا اور ہمیں چھوڑ دیتا ہے، ہم سے الگ رہتا ہے اور جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو ہم سے لمبی چوڑی دعائیں مانگنے لگتا ہے۔

(۵۲) آپؐ ان سے کہہ دیجئے کہ بھلا دیکھو تو اگر یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہے اور تم ناحق اس سے انکار کر رہے ہو تو ایسے شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہوسکتا ہے۔

(۵۳) بہت جلد ہم دنیا یعنی مشرق و مغرب کے شہروں میں بھی انہیں اپنی قدرت کے نمونے (فتوحاتِ اسلامیہ) دکھا دیں گے اور کائنات کے مظاہر میں بھی اور خود ان کے نفسوں میں بھی (فتح مکہ کی صورت میں' یا اپنے جسموں کے اندر اللہ کی قدرت کی عظیم نشانیوں کی صورت میں) یہاں تک کہ ان پر واضح ہو جائے گا کہ قرآن اور اسلام ہی برحق ہے۔ کیونکہ اس کی پیشین گوئیاں پوری اور صداقتیں واضح ہوتی چلی جارہی ہیں کیا آپ کی تسلی کے لئے یہ بات کافی نہیں کہ اللہ خود ہر چیز اور ہر عمل کا گواہ ہے۔

(۵۴) سنو! وہ مشرکین تو اللہ کے حضور میں قیامت کے روز حاضر ہونے سے شک میں پڑے ہوئے ہیں اور یاد رکھو کہ اللہ اپنے علم اور قدرت سے ہر چیز کو گھیرے میں لئے ہوئے ہے وہ اس کی پکڑ سے بچ نہیں سکتے۔

سورۂ شوریٰ

اس سورت میں چونکہ نیک مومن بندوں کے باہم مشورہ کرنے کا ذکر اور حکم ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی کیونکہ شوریٰ کے معنی مشورہ کے ہیں۔

(۱) حٰمٓ عٓسٓقٓ۔ حروف مقطعات ہیں۔

(۲) عٓسٓقٓ۔ یہ بھی حروف مقطعات ہیں جن کے حقیقی معنی صرف اللہ ہی کو معلوم ہیں۔

(۳) کہ اللہ جو بڑا زبردست حکمت والا ہے جس طرح اس نے آپ پر یہ سورت نازل کی ہے اسی طرح وہ آپؐ سے پہلے دوسرے گذشتہ نبیوں پر وحی بھیجتا رہا ہے۔

(۴) اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب پر اسی کی حکومت ہے اور وہی بڑا عالیشان اور عظمت والا ہے۔

افعال: نُرِیۡهِمۡ: ہم ان کو دکھلائیں گے' ہم ان کو (نہیں) دکھاتے ہیں' مضارع (جمع متکلم)' هِمۡ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ لَمۡ یَکۡفِ: (کیا) وہ کافی نہیں ہے' کافی نہیں ہوا' مضارع منفی بہ لم (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: عَرِیۡضٍ: خوب چوڑی' چوڑا چکلا' پھیلا ہوا' صفت مشبہ کا صیغہ۔ اٰفَاقِ: دنیا' اطراف عالم' آسمان کے کنارے' اُفُقٌ واحد۔ مِرۡیَةٍ: تردد' جس شک سے تردد پیدا ہو جائے' شک' شبہ' دھوکہ' اسم مصدر ہے۔

وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ

اور فرشتے | تسبیح کرتے ہیں | اپنے رب کی تعریف کے ساتھ | اور مغفرت مانگتے ہیں | ان کے لئے

اور فرشتے اپنے رب کی تسبیح اور حمد میں مصروف ہیں اور زمین والوں کے لئے بخشش طلب

فِى الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝۵ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا

جو زمین میں ہیں | سنو! | بیشک | اللہ ہی ہے | بڑا بخشنے والا | نہایت رحم والا ہے | اور وہ لوگ جو | بناتے ہیں

کرتے رہتے ہیں سنو! بیشک وہ بڑا بخشنے والا اور رحمت کرنے والا ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے اس کے

مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ۖ وَمَآ اَنْتَ

اس کے سوا | (دوسروں کو) کارساز | اللہ (ہی) ہے | نگران | اُن پر | اور نہیں ہیں آپ

سوا اوروں کو اپنا کارساز سمجھ رکھا ہے اللہ تعالیٰ اُن کو دیکھ رہا ہے اور آپ ان

عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝۶ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا

ان کے | ذمہ دار | اور اسی طرح | ہم نے وحی کیا | آپ کی طرف | قرآن | عربی زبان میں

کے ذمہ دار نہیں۔ اور اسی طرح ہم نے آپ کی طرف عربی زبان میں قرآن نازل کیا

لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ

تاکہ آپ ڈرائیں | مکہ والوں کو | اور ان کو جو | اس کے ارد گرد ہیں | اور ڈرائیں | جمع ہونے کے دن سے

تاکہ آپ مکہ اور اس کے گرد (و نواح) کے لوگوں کو (نافرمانی کے نتائج سے) ڈرائیں اور قیامت کے دن سے

لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَرِيْقٌ فِى الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِى السَّعِيْرِ ۝۷ وَلَوْ شَآءَ

جس میں شک نہیں | ایک گروہ | جنت میں (ہوگا) | اور ایک گروہ | دوزخ میں | اور اگر چاہتا

جس میں کوئی شک نہیں ڈرائیں۔ (اس دن) ایک گروہ جنت میں اور ایک گروہ دوزخ میں ہوگا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ

اللہ | تو ضرور بنا دیتا انہیں | ایک ہی امت | لیکن | وہ داخل کر دیتا ہے | جس کو وہ چاہتا ہے

چاہتا تو سب لوگوں کو ایک ہی اُمت بنا دیتا لیکن اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں

فِىْ رَحْمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝۸ اَمِ

اپنی رحمت میں | اور ظالم (جو ہیں) | نہیں ان کا | کوئی دوست | اور نہ کوئی مددگار | کیا

داخل فرماتا ہے اور ظالموں کا نہ کوئی دوست ہے اور نہ مددگار۔ کیا

اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ

انہوں نے ٹھہرائے ہیں | اس کے سوا | (اور) کارساز؟ | پس اللہ ہی | کارساز ہے | اور وہی | زندہ کرے گا

ان (ظالم) لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا کارساز رکھے ہیں؟ حالانکہ کارساز تو اللہ تعالیٰ ہی ہے اور وُہی مردوں کو

الْمَوْتٰى ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝۹ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَىْءٍ

مُردوں کو | اور وہ | ہر چیز پر | قادر ہے | اور جو تم اختلاف کرتے ہو | کسی چیز میں

زندہ کرتا ہے اور وہی ہر شے پر قادر ہے۔ اور جس بات میں بھی تم اختلاف کرتے ہو

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۵) کچھ بعید نہیں کہ اللہ کے خوف اور عظمت کے مارے یا مشرکین کے جرائم کی وجہ سے آسمان اوپر سے پھٹ جائیں اور سب فرشتے اس کی حمد وتسبیح میں لگے ہوئے ہیں جو دنیا میں رہنے والے اہل ایمان کے لئے ہمیشہ مغفرت مانگا کرتے ہیں خوب سن لو کہ بیشک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔

(۶) اور جو لوگ اللہ کے سوا اوروں کو اپنا کارساز بناتے ہیں اللہ ان کے تمام حالات کی نگرانی کر رہا ہے ان کی کوئی بات اس سے چھپی ہوئی نہیں اور آپؐ ان کے ذمہ دار نہیں کہ آپؐ سے پوچھ گچھ ہوگی۔ آپ کے ذمے تو صرف تبلیغ ہے اور بس۔

(۷) اور ایسے ہی ہم نے آپؐ پر یہ سارا قرآن عربی زبان میں نازل کیا ہے کہ آپؐ اس کے ذریعہ سے اہل مکہ ان کے چاروں طرف آباد انسانوں کو اس دن کے متعلق ڈرائیں جس کے آنے میں کوئی شک نہیں۔ جس میں اعمال کے مطابق مومنین کا گروہ جنت میں ہوگا اور مشرکین کا گروہ دوزخ میں۔

(۸) اور اگر اللہ چاہتا تو ان سب مومنین اور کفار کو ایک ہی امت اسلام بنا دیتا۔ لیکن وہ قادر مطلق جسے چاہے (اہل ایمان کو) اپنی رحمت (جنت) میں داخل کرتا ہے اور جو اپنی مرضی سے کفر میں رہے قیامت میں ان کا کوئی یار و مددگار نہ ہوگا جو انہیں دوزخ سے رہائی دلائے۔

(۹) کیا فطرت کے اتنے واضح دلائل کے باوجود انہوں نے اللہ کے سوا اور کارساز بنا لئے؟ پس اللہ ہی کارساز ہے اور وہی مردوں کو دوبارہ زندہ کر اٹھائے گا اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

افعال: يُدْخِلُ: وہ داخل کرے گا' کرتا ہے' لے آتا ہے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: فَوْقِهِنَّ: ان کے اوپر سے' فَوْقِ مضاف' هِنَّ (ضمیر جمع مونث غائب) مضاف الیہ۔ جَمْعِ: اکٹھا ہونا' جمع ہونا' اکٹھا کرنا' جمع کرنا' جماعت' فوج۔

فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ڰ وَاِلَيْهِ

تو اُس کا فیصلہ | اللہ کے پاس ہے | وہی اللہ | میرا رب ہے | اُسی پر | بھروسہ کیا میں نے | اور اسی کی طرف

اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔ وہی اللہ تعالیٰ میرا رب ہے اسی پر میرا بھروسہ ہے اور اسی کی طرف

اُنِيْبُ ⑩ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ جَعَلَ لَكُمْ

میں رجوع کرتا ہوں | وہ پیدا کرنے والا ہے | آسمانوں | اور زمین کا | اس نے بنادیئے | تمہارے لئے

میں رجوع کرتا ہوں۔ وہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے، اُسی نے تمہارے لئے تمہاری

مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ

خود تم میں سے | جوڑے | اور چوپایوں کے | (بھی) جوڑے | وہ پھیلاتا ہے تمہیں | اس میں

ہی جنس کے جوڑے بنائے اور چوپایوں میں سے (ان کے) جوڑے، وہ (اس طرح سے) تمہیں اس (دنیا) میں پھیلاتا ہے۔

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ⑪ لَهٗ مَقَالِيْدُ

نہیں | اُس جیسی | کوئی چیز | اور وہ | سننے والا | دیکھنے والا ہے | اُسی کے پاس ہیں | کنجیاں

کوئی چیز اللہ کی مثل نہیں اور وہی سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کی کنجیاں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ

آسمانوں | اور زمین کی | وہ کشادہ کرتا ہے | روزی | جس کے لئے | وہ چاہتا ہے | اور تنگ کردیتا ہے

اُسی کے پاس ہیں، وہی جس کا رزق چاہے فراخ کر دیتا ہے اور جس کا چاہے تنگ کر دیتا ہے

اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ⑫ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا

بیشک وہ | ہر چیز کو | خوب جانتا ہے | اس نے مقرر کیا | تمہارے لئے | دین میں سے | وہی

بیشک وہ ہر چیز سے باخبر ہے۔ (اللہ تعالیٰ نے) تمہارے لئے وہی دین مقرر فرمایا ہے

وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ

جس کا حکم دیا اُس نے | نوحؑ کو | اور جو | وحی کی ہم نے | آپ کی طرف | اور جس کا حکم دیا ہم نے

جس کا حکم اس نے نوحؑ کو دیا تھا اور جس کا حکم ہم نے آپ کو دیا ہے اور جس کا حکم ہم نے

اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا

ابراہیمؑ | اور | موسیٰؑ | اور عیسیٰؑ کو | کہ قائم رکھو | اس دین کو | اور اختلاف نہ کرو

ابراہیمؑ، موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو دیا تھا (وہ یہ ہے) کہ تم دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ

فِيْهِ ۭ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ۭ اَللّٰهُ

اس میں | گراں گزرتی ہے | مشرکین پر | وہ (بات) | جس کی طرف آپ انہیں بلاتے ہیں | اللہ

نہ ڈالنا۔ مشرکوں پر (دینِ حق یعنی) وہ بات، جس کی طرف آپ انہیں بلا رہے ہیں بہت گراں گزرتی ہے اللہ تعالیٰ ہی

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۰) اور جس بات میں بھی تم اختلاف کرتے ہو اس کا فیصلہ اللہ ہی کے حوالے ہے وہی میرا پروردگار ہے اور اسی پر میرا بھروسہ ہے اور اسی کی طرف میں اپنے تمام معاملات میں رجوع کرتا ہوں۔

(۱۱) اور وہی آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور اسی نے تمہارے آرام و دلی تسلی کے لئے خود تمہاری جنس سے تمہارے جوڑے بنادیئے اور تمہارے چار پایوں کے بھی (جوڑے بنائے) تاکہ اس تدبیر (اولاد پیدا ہونے اور نسل جاری رہنے) سے بنی نوع انسان کو دنیا میں پھیلا دے دنیا میں کوئی چیز اس (اللہ خالق و مالک) جیسی نہیں اور وہی سب کچھ دیکھتا سنتا ہے۔

(۱۲) اور آسمانوں اور زمین کے تمام اختیارات کی کنجیاں اسی کے قبضۂ قدرت میں ہیں۔ جس کی چاہے وہ روزی فراخ کرتا اور جس کی چاہے کم کردیتا ہے اور واقعی وہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

(۱۳) مسلمانو! اس نے تمہارے لئے بھی دین کا وہی طریق (توحید خالص) مقرر فرمایا ہے جس کا اس نے حضرت نوح علیہ السلام کو حکم دیا تھا اور اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم! یہ وہی دین اسلام ہے جو ہم نے آپ کی طرف نازل کیا اور جس کا ہم نے حضرت ابراہیمؑ و موسیٰؑ و عیسیٰؑ علیہم السلام کو حکم دیا تھا کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں اختلاف نہ ڈالنا اور آپ مشرکین کو جس توحید الٰہی کی طرف دعوت دیتے ہیں وہ ان کے لئے ناقابل برداشت ہے اور اللہ ہی جسے چاہے اپنی رسالت کے لئے انتخاب کرلیتا ہے اور جو لوگ اس کی طرف رجوع کرتے ہیں انہیں کو اپنے تک پہنچنے کا راستہ دکھاتا ہے۔

افعال: شَرَعَ: اس نے راہ ڈالی' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ یَذْرَؤُ: وہ پیدا کرتا ہے' وہ بکھیرتا ہے' وہ پھیلاتا ہے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ لَا تَتَفَرَّقُوْا: تم متفرق نہ ہونے لگو' تم جدا نہ ہو' نہی (جمع مذکر حاضر)۔ تَدْعُوْهُمْ: تو ان کو بلاتا ہے' تو ان کو پکارتا ہے' مضارع (واحد مذکر حاضر)' هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: اَزْوَاجًا: جوڑے' ہم مثل چیزیں' زَوْجٌ کی جمع۔

وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا

اور نہیں اختلاف ڈالا انہوں نے | مگر بعد | اس کے | کہ آ چکا ان کے پاس | علم | ضد کی وجہ سے

انہوں نے اس کے بعد کہ علم ان کے پاس پہنچ چکا تھا، محض سرکشی اور آپس کی ضد سے تفرقہ پیدا کیا۔

بَيْنَهُمْ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى

آپس میں | اور اگر نہ ہوتا | حکم | پہلے سے | آپ کے رب کی طرف سے | ایک وقت | مقرر تک

اور اگر ایک وقتِ معینہ تک کے لئے ایک بات آپ کے رب کی طرف سے طے نہ ہو چکی ہوتی

لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ

تو فیصلہ کر دیا جاتا | ان کے درمیان | اور بیشک | جو لوگ | وارث کر دیئے گئے | کتاب کے | ان کے بعد

تو ان کے درمیان (کب کا) فیصلہ ہو گیا ہوتا اور بیشک وہ لوگ جن کو ان کے بعد کتاب کا وارث ٹھہرایا گیا وہ اس کی طرف سے

لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۱۴﴾ فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ

وہ شک میں ہیں | اس کی نسبت | تردد میں | تو آپ اسی (دین) کی طرف بلائیے | اور قائم رہیے

شک اور تردد میں پڑے ہیں۔ پس آپ ان کو اسی (دینِ حق) کی طرف بلاتے رہیے اور آپ

كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ

جیسا کہ حکم دیا گیا ہے آپ کو | اور پیروی نہ کیجئے | ان کی خواہشوں کی | اور کہہ دیجئے | کہ میں ایمان لایا | اُس پر | جو نازل کی

اسی طرح قائم رہیے جیسا کہ آپ کو حکم ملا۔ اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کیجئے۔ اور فرما دیجئے کہ میں تو ہر کتاب پر جو اللہ تعالیٰ نے اُتاری ہے

اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ رَبُّنَا

اللہ نے | کتاب | اور مجھے حکم دیا گیا ہے | کہ میں انصاف کروں | تمہارے درمیان | اللہ ہمارا رب ہے

ایمان رکھتا ہوں۔ اور مجھے اس کا حکم ہے کہ تمہارے درمیان انصاف کروں۔ اللہ تعالیٰ ہی ہمارا

وَرَبُّكُمْ ؕ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؕ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا

اور تمہارا (بھی) رب ہے | ہمارے لئے | ہمارے اعمال | اور تمہارے لئے | تمہارے اعمال | کوئی جھگڑا نہیں | ہمارے درمیان

اور تمہارا رب ہے (اور آخرت میں) ہمارے لئے ہمارے اعمال اور تمہارے لئے تمہارے اعمال ہوں گے۔ ہمارے اور تمہارے درمیان

وَبَيْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾ وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ

اور تمہارے درمیان | اللہ | جمع کر دے گا | ہم سب کو | اور اسی کی طرف | لوٹ کر جانا ہے | اور جو لوگ | جھگڑا کرتے ہیں

کوئی بحث نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی ہم سب کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں

فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ

اللہ کے بارے میں | اس کے بعد | کہ قبول کر لیا گیا | اُس کو | ان کی دلیل | باطل ہے | ان کے رب کے ہاں

جھگڑتے ہیں اس کے بعد کہ اس کو مان لیا گیا ان کی دلیل باری اللہ تعالیٰ کے نزدیک فضول (اور لغو) ہے

وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۶﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ

اور ان پر | غضب ہے | اور ان کے لئے | عذاب ہے | سخت | اللہ ہی ہے | جس نے | نازل کی

اور اُن پر (اللہ تعالیٰ کا) غضب ہے اور اُن کے لئے سخت عذاب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے حق (و صداقت)

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۴) اور اہل کتاب نے دین کے ان اصولوں (توحید الٰہی اور اطاعت خدا و رسول) میں محض آپس کی سرکشی سے خدا کی طرف سے علم آچکنے کے بعد اختلاف ڈال دیا اور اگر اللہ کی طرف سے ان کے فیصلہ کے لئے ایک دن (قیامت کا) مقرر نہ ہو چکا ہوتا تو ان میں کبھی کا فیصلہ کر دیا جاتا اور واقعی جو لوگ ان انبیاء کرام کے بعد کتاب تورات وانجیل وغیرہ کے وارث کر دیئے گئے۔ وہ اس دین حق (اسلام اور قرآن) کے بارے میں حیرت انگیز شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

(۱۵) تو آپؐ سب لوگوں کو اس دین حق کی دعوت دیتے رہئے۔ اور خود بھی اس پر مضبوطی سے قائم رہئے اور ان کفار و مشرکین کی خواہشوں پر نہ چلئے اور اعلان کر دیجئے کہ میں تو ایمان لایا اس کتاب (قرآن) پر جو اللہ نے میری طرف نازل کی اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے درمیان انصاف سے فیصلہ کروں اور ہمارا تمہارا سب کا پروردگار اللہ ہی ہے ہمارے لئے ہمارے اعمال کام آئیں گے اور تمہارے لئے تمہارے اعمال۔ ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں اور اللہ ہی ہم سب کو قیامت میں جمع کر کے ہمارے درمیان فیصلہ کرے گا اور اسی کے حضور میں ہم سب کو لوٹ کر جانا ہے۔

(۱۶) اور جبکہ مومنوں نے اللہ کو ایک تسلیم کر لیا' پھر بھی کچھ لوگ اللہ کے بارے میں بے جا بحث کرتے رہتے ہیں اللہ کے ہاں ان کی حجت باطل ہے اور ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کے لئے آخرت میں سخت عذاب تیار ہے۔

افعال: اِسْتَقِمْ: تو سیدھا چلا جا' تو قائم رہ' تو ثابت قدم رہ' امر (واحد مذکر حاضر)۔ اُوْرِثُوْا: وہ وارث بنائے گئے' ماضی مجہول (جمع مذکر غائب)۔ اَعْدِلَ: میں انصاف کروں' مضارع (واحد متکلم)۔ اٰمَنْتُ: میں ایمان لایا' میں نے مانا' میں نے یقین کر لیا' ماضی (واحد متکلم)۔ تَتَّبِعْ: تو اتباع کرے' تو پیروی کرے' مضارع (واحد مذکر حاضر)۔ یُحَآجُّوْنَ: وہ جھگڑا کرتے ہیں' وہ حجت کرتے ہیں' مُحَاجَّۃٌ (مفاعلہ) سے' مضارع (جمع مذکر غائب)۔ اُسْتُجِیْبَ: وہ مان لیا گیا' وہ قبول کر لیا گیا' ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔ حُجَّتُھُمْ: ان کی دلیل' حُجَّۃٌ مضاف' ھُمْ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔

اسماء: دَاحِضَۃٌ: باطل' گرنے والی' ناپائیدار' اسم فاعل (واحد مونث)۔

اَلْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ؕ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ﴿۱۷﴾

کتاب | سچی | اور میزان (بھی) | اور تجھے کیا معلوم | شاید قیامت | قریب ہو

کے ساتھ کتاب نازل فرمائی اور میزان بھی۔ اور تجھے کیا معلوم کہ شاید قیامت قریب ہی ہو۔

يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ

وہ جلدی چاہتے ہیں | اس کو | وہ لوگ | جو ایمان نہیں رکھتے | اس پر | اور جو لوگ | ایمان رکھتے ہیں | وہ ڈرتے ہیں

وہ لوگ جو اس پر ایمان نہیں رکھتے، اس کے لئے جلدی مچاتے رہتے ہیں اور وہ لوگ جو ایمان رکھتے ہیں وہ اس سے ڈرتے

مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ؕ اَلَاۤ اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِى السَّاعَةِ

اس سے | اور وہ جانتے ہیں | کہ وہ | حقیقت ہے | سنو! | بیشک | جو لوگ | جھگڑتے ہیں | قیامت کے بارے میں

رہتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ بیشک وہ برحق ہے، یاد رکھو کہ جو لوگ قیامت کے آنے میں جھگڑتے ہیں

لَفِىْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۱۸﴾ اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ

وہ گمراہی میں ہیں | دور کی | اللہ | مہربان ہے | اپنے بندوں پر | وہ رزق دیتا ہے | جسے چاہے

وہ بڑی گمراہی میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے جس کسی کو چاہتا ہے، روزی دیتا ہے،

وَهُوَ الْقَوِىُّ الْعَزِيْزُ ﴿۱۹﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ

اور وہ | بڑا طاقتور | زبردست ہے | جو شخص | چاہتا ہے | کھیتی | آخرت کی | ہم بڑھاتے ہیں

اور وہی بڑا صاحب قوت اور زبردست ہے۔ جو کوئی آخرت کی کھیتی چاہتا ہے ہم اس کی کھیتی (یعنی اجر کو

لَهٗ فِىْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ

اس کے لئے | اس کی کھیتی | اور جو | چاہتا ہے | کھیتی | دنیا کی | ہم دیتے ہیں اس کو

اپنے فضل و کرم سے) اور بڑھا دیں گے اور جو کوئی (محض) دنیا کی کھیتی کا طالب ہو ہم اس کو اس میں سے

مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ﴿۲۰﴾ اَمْ لَهُمْ

اس میں سے | اور نہیں ہوتا | اس کے لئے | آخرت میں | کوئی حصہ | کیا | ان کے لئے

عطا کریں گے اور اس کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہ ہوگا۔ کیا (اللہ کی خدائی میں) ان (کافروں) کے لئے

شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ؕ

(اور) شریک ہیں | جنہوں نے مقرر کیا | اُن کے لئے | دین میں سے | وہ | کہ حکم نہیں دیا | جس کا | اللہ نے

کچھ شریک ہیں جنہوں نے ان کے لئے دین کی ایسی راہ مقرر کر دی ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم نہیں دیا

وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِىَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ

اور اگر نہ ہوتی | بات | فیصلہ کی | تو فیصلہ کر دیا جاتا | ان کے درمیان | اور بیشک | جو ظالم ہیں | اُن کے لئے

اور اگر ایک فیصلہ کن بات (پہلے سے) طے نہ ہوتی تو ان میں (کب کا) فیصلہ ہو چکا ہوتا اور بیشک ظالموں کے لئے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾ تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا

عذاب ہے | دردناک | آپ دیکھیں گے | ظالموں کو | کہ ڈرتے ہوں گے | اس سے جو | انہوں نے کمایا

دردناک عذاب ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ (قیامت کے دن) ظالم اپنے اعمال (کے وبال) سے ڈر رہے ہوں گے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۷) اللہ ہی نے سچی کتاب (قرآن) اور عدل وانصاف کی میزان نازل کی ہے اور آپ کو کیا معلوم کہ وہ قیامت کا وقت قریب ہی آ پہنچا ہو اور سب اختلافات کا فیصلہ کر دیا جائے۔

(۱۸) جو لوگ قیامت کے آنے پر یقین نہیں رکھتے وہ تو مذاق کے طور پر اس کے لئے جلدی مچاتے ہیں اور جو لوگ اس کے آنے پر یقین رکھتے ہیں وہ اس سے ڈرتے رہتے ہیں اور یقین جانتے ہیں کہ وہ برحق ہے۔ خوب سن لو کہ جو لوگ قیامت کے آنے میں جھگڑا اور اس کا انکار کرتے ہیں حقیقت میں وہ لوگ حد درجہ کی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔

(۱۹) اللہ اپنے بندوں پر بڑا مہربانی کرنے والا ہے کہ جسے چاہے رزق دیتا ہے اور وہی بڑا طاقتور بڑا غالب ہے جو چاہے کر سکتا ہے۔

(۲۰) جو شخص اپنے نیک عمل سے آخرت کا اجر چاہتا ہے، ہم اس کا اجر آخرت میں خوب زیادہ کر دیتے ہیں اور جو کوئی اپنے عمل سے دنیا کا اجر چاہتا ہے ہم اس کو دنیا ہی میں بدلہ دے دیتے ہیں اور آخرت میں اس کو اجر سے کوئی حصہ نہیں ملتا۔

(۲۱) کیا ان مشرکین کے ہاں کوئی شریکان خدا ہیں جنہوں نے ان کے لئے کوئی نیا دین مقرر کیا ہے جس کی پیروی کرنے کا اللہ نے کوئی حکم نہیں دیا؟ کوئی نہیں! جو خدا کے دین کے سوا کوئی اور دین تجویز کر سکے اور اگر اللہ پہلے ہی اس بات کا فیصلہ نہ کرتا کہ آخری فیصلہ قیامت کو کیا جائے گا تو ان کے فضول جھگڑوں کا کبھی کا فیصلہ کر دیا جاتا اور ظالم مشرکین کے لئے تو واقعی دردناک عذاب تیار ہے۔

افعال: نَزِدْ: ہم بڑھائیں، زیادہ کریں، ہم بڑھا دیں گے، مضارع (جمع متکلم)۔ یُمَارُوْنَ: وہ (شک والی باتوں میں) جھگڑا کرتے ہیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ شَرَعُوْا: انہوں نے راہ ڈالی، ماضی (جمع مذکر غائب)۔ لَمْ یَأْذَنْ: اس نے اجازت نہیں دی، مضارع منفی بہ لم بمعنی ماضی (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: حَرْثِہٖ: اس کی کھیتی، حَرْثِ مضاف، ہٖ (ضمیر واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔ ضَلَالٍ: گمراہی، بھٹکنا، راہ سے دور جا پڑنا، کھو جانا، ضائع ہو جانا، گم ہو جانا، ہلاک ہو جانا، مصدر ہے۔

وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

اور وہ | پڑنے والا ہے | ان پر | اور جو لوگ | ایمان لے آئے | اور انہوں نے عمل کئے نیک

اور وہ ان پر واقع ہو کر رہے گا۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے

فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۗ ذٰلِكَ هُوَ

(وہ ہوں گے) باغات میں | جنتوں کے | ان کو ملے گا | جو | وہ چاہیں گے | اپنے رب کے ہاں | یہی ہے

وہ جنت کے باغوں میں ہوں گے۔ وہ جو چاہیں گے اپنے رب کے پاس انہیں ملے گا'

الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۲۲﴾ ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ

فضل | بہت بڑا | یہی ہے | وہ (فضل) | جس کی خوشخبری دیتا ہے اللہ | اپنے بندوں کو | جو

یہی بڑا فضل ہے۔ یہی ہے (وہ بات) جس کی خوشخبری اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دیتا ہے جو

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۗ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا

ایمان لائے | اور انہوں نے عمل کئے | نیک | کہہ دیجئے | میں نہیں مانگتا تم سے | اس پر | کوئی صلہ

ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کئے آپ کہہ دیں کہ میں تم سے اس (تبلیغ) کا کچھ صلہ نہیں چاہتا'

اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ۗ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا

مگر | محبت | قرابت داری کی | اور جو | کرتا ہے | نیکی | ہم بڑھاتے ہیں اس کے لئے | اس میں

سوائے رشتہ داری کی محبت و تعلق کے۔ اور جو شخص کوئی نیک کام کرے گا تو ہم اس میں اس کے لئے اس کی خوبی اور

حُسْنًا ۗ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۲۳﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ

بھلائی | بیشک | اللہ | بڑا بخشنے والا | قدردان ہے | کیا | وہ کہتے ہیں | کہ اس نے باندھا | اللہ پر

بڑھا دیں گے۔ بیشک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا بڑا قدردان ہے۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس (نبیؐ) نے اللہ تعالیٰ پر

كَذِبًا ۚ فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ ۗ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ

جھوٹ | پس اگر | چاہے اللہ | تو مہر کر دے | آپ کے دل پر | اور مٹا دیتا ہے | اللہ | باطل کو

بہتان باندھا ہے پس اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو آپ کے دل پر مہر لگا دیتا۔ اور اللہ تعالیٰ تو باطل کو مٹاتا ہے

وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ۗ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۴﴾ وَ

اور ثابت کر دیتا ہے | حق کو | اپنے کلام سے | بیشک وہ | خوب جانتا ہے | سینوں کے | اور

اور حق کو اپنے کلام سے ثابت کرتا ہے بیشک وہ تو دلوں کے حال سے آگاہ ہے۔ اور

هُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ

وہی ہے جو | قبول کرتا ہے | توبہ | اپنے بندوں کی | اور معاف کر دیتا ہے | برائیوں کو

وہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان کی غلطیوں سے درگزر کرتا ہے

وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

اور جانتا ہے | جو تم کرتے ہو | اور (دعا) قبول کرتا ہے | ان کی | جو ایمان لائے | اور | انہوں نے عمل کئے

اور وہ جانتا ہے جو کچھ تم کیا کرتے ہو۔ اور ان لوگوں کی دعا قبول کرتا ہے جو ایمان لاتے ہیں اور نیک کام

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۲) آپؐ قیامت کے دن ظالم مشرکین کو دیکھیں گے کہ وہ اپنے برے اعمال کے برے نتائج سے ڈرتے ہوں گے اور ان کا وبال ان پر ضرور پڑ کر رہے گا اور جو لوگ دنیا میں ایمان لا کر نیک اعمال کرتے رہے وہ قیامت کے روز جنت کے باغات میں ہوں گے انہیں اللہ کے یہاں جو کہ وہ چاہیں گے ملے گا۔ یہی اس کی سب سے بڑی مہربانی ہے۔

(۲۳) یہی اس کا وہ فضل ہے جس کی وہ اپنے ان بندوں کو نبی کی زبانی خوشخبری دیتا ہے جو ایمان لا کر نیک عمل کرتے رہتے ہیں آپؐ کہہ دیجئے کہ میں دین کی اس تبلیغ پر تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا۔ لیکن پرانی رشتہ داری کی محبت تو نہ بھلاؤ اور جو کوئی نیکی کرتا ہے ہم اس کے لئے اس نیکی کا اجر زیادہ کر دیتے ہیں واقعی اللہ بڑا معاف کرنے والا اور نیکی کو قبول کرنے والا ہے۔

(۲۴) کیا وہ کفار مکہ یہ کہتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ قرآن خود لکھ کر اللہ پر جھوٹا بہتان لگایا ہے کہ یہ اس کا نازل کیا ہوا ہے؟ پس اگر اللہ کو منظور ہو تو آپ کے دل سے قرآن کو نکال لے پھر آپ ایسا کلام کہیں سے نہ لا سکیں اور اس کو قدرت ہے کہ باطل کو ختم کرے اور حق کو اپنے کلام سے ثابت کر دے واقعی وہ دلوں کے رازوں کو اچھی طرح جانتا ہے پس معلوم ہوا کہ قرآن شریف سچ ہے ورنہ خدا تعالیٰ اسے ختم کر دیتا۔

(۲۵) اور اللہ وہ قادر مختار ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا اور ان کی غلطیوں کو معاف کرتا ہے اور جو کچھ بھی وہ کرتے ہیں اسے خوب جانتا ہے وہ اس کا انہیں بدلہ دے گا۔

افعال: یَخْتِمْ: وہ مہر بند کر دے گا، مہر لگا دیتا ہے، مہر بند کر دے، مہر لگا دے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ یَقْتَرِفْ: وہ کمائے گا، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ یَمْحُ: مٹاتا ہے، وہ نابود کرتا ہے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: رَوْضَاتِ: باغات، سبزہ زار۔ رَوْضَةٌ واحد۔ الْمَوَدَّةَ: دوستی، محبت، دوست رکھنا، محبت کرنا، مصدر ہے۔

الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيۡدُهُمۡ مِّنۡ فَضۡلِهٖ‌ؕ وَالۡكٰفِرُوۡنَ لَهُمۡ عَذَابٌ

نیک | اور زیادہ دیتا ہے ان کو | اپنے فضل سے | اور (جو) کافر (ہیں) | ان کے لئے | عذاب ہے

کرتے ہیں اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ (ثواب) دیتا ہے اور کافروں کے لئے سخت

شَدِيۡدٌ ﴿۲۶﴾ وَلَوۡ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزۡقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوۡا فِى الۡاَرۡضِ

سخت | اور اگر | فراخ کردے | اللہ | روزی | اپنے بندوں کی | تو وہ ضرور سرکشی کریں | زمین میں

عذاب ہوگا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے رزق میں فراخی کر دیتا تو وہ زمین پر بغاوت کرنے لگتے لیکن اللہ تعالیٰ

وَلٰـكِنۡ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ‌ ؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيۡرٌ

لیکن | وہ اتارتا ہے | ایک اندازے سے | جو چاہتا ہے | بیشک وہ | اپنے بندوں سے | خوب خبردار ہے

تو ایک اندازہ سے جس قدر وہ چاہتا ہے روزی اُتارتا ہے بیشک وہ اپنے بندوں سے خبردار

بَصِيۡرٌ ﴿۲۷﴾ وَهُوَ الَّذِىۡ يُنَزِّلُ الۡغَيۡثَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا قَنَطُوۡا وَيَنۡشُرُ

سب کچھ دیکھتا ہے | اور وہی ہے جو | اُتارتا ہے | بارش | اس کے بعد | جب لوگ مایوس ہو جائیں | اور پھیلاتا ہے

اور ان کو دیکھنے والا ہے اور وہی ہے کہ لوگوں کے مایوس ہونے کے بعد آسمان سے پانی برساتا ہے اور اپنی رحمت کو

رَحۡمَتَهٗ‌ ؕ وَهُوَ الۡوَلِىُّ الۡحَمِيۡدُ ﴿۲۸﴾ وَ مِنۡ اٰيٰتِهٖ خَلۡقُ

اپنی رحمت | اور وہی ہے | کارساز | حمد کے لائق | اور | اس کی نشانیوں میں سے ہے | پیدا کرنا

پھیلا دیتا ہے اور وہ بڑا کارساز تعریف کے لائق ہے۔ اور اس کی نشانیوں میں سے

السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَثَّ فِيۡهِمَا مِنۡ دَآبَّةٍ‌ ؕ وَهُوَ

آسمانوں | اور زمین کا | اور جو | اس نے پھیلا دیئے | اُن میں | جاندار | اور وہی

آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا ہے اور جانداروں کا جو اس نے ان (زمین و آسمان) میں پھیلا رکھے ہیں اور وہ

عَلٰى جَمۡعِهِمۡ اِذَا يَشَآءُ قَدِيۡرٌ ﴿۲۹﴾ وَمَاۤ اَصَابَكُمۡ مِّنۡ مُّصِيۡبَةٍ

ان کے جمع کرنے پر | جب | وہ چاہے | قدرت رکھتا ہے | اور جو (بھی) | پہنچتی ہے تمہیں | کوئی مصیبت

جب بھی چاہے ان (سب) کو جمع کر لینے پر قادر ہے۔ اور جو مصیبت (بھی) تم پر پڑتی ہے

فَبِمَا كَسَبَتۡ اَيۡدِيۡكُمۡ وَيَعۡفُوۡا عَنۡ كَثِيۡرٍ ؕ ﴿۳۰﴾ وَمَاۤ

وہ اس وجہ سے ہے | جو کمائے | تمہارے ہاتھوں نے | اور وہ معاف کر دیتا ہے | بہت سے (گناہ) | اور نہیں

وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کئے ہوئے اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اور وہ بہت سے گناہوں سے درگزر فرماتا ہے۔ اور تم

اَنۡتُمۡ بِمُعۡجِزِيۡنَ فِى الۡاَرۡضِ ‌ۖۚ وَمَا لَكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ

تم | عاجز کرنے والے | زمین میں | اور نہیں | تمہارے لئے | سوائے | اللہ کے

(اللہ تعالیٰ) کو زمین میں (کہیں چھپ کر) عاجز نہیں کر سکتے اور اللہ تعالیٰ کے سوا

مِنۡ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيۡرٍ ﴿۳۱﴾ وَمِنۡ اٰيٰتِهِ الۡجَوَارِ فِى الۡبَحۡرِ كَالۡاَعۡلَامِ ﴿۳۲﴾

کوئی کارساز | اور نہ کوئی مددگار | اور اس کی نشانیوں میں سے ہیں | جہاز | سمندر میں | پہاڑوں جیسے

تمہارا کوئی دوست اور مددگار ہے ہی نہیں۔ اور اس کی نشانیوں میں سے سمندروں میں پہاڑوں جیسے چلتے ہوئے جہاز ہیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۶) اور جو لوگ ایمان لا کر نیک اعمال کرتے ہیں ان کی دعا قبول کرتا ہے اور اپنی مہربانی سے انہیں زیادہ اجر دیتا ہے اور حق سے انکار کرنے والوں کے لئے تو بڑا سخت عذاب تیار ہے۔

(۲۷) اور اگر وہ اپنے بندوں کی عام طور پر روزی خوب فراخ کر دے تو وہ زمین میں سرکشی کرنے لگیں لیکن وہ جتنی کسی کے لئے چاہتا ہے اندازے سے روزی اتارتا ہے بلاشبہ وہ اپنے بندوں سے خوب واقف ہے کہ کون کتنی روزی دیئے جانے کے قابل ہے اس کو اسی اندازے کے مطابق دیتا ہے اور ان کے تمام حالات دیکھتا ہے اور اپنی حکمت کے مطابق فیصلے فرماتا ہے۔

(۲۸) اور وہی قادر مطلق ہے کہ لوگوں کی مایوسی کے بعد آسمان سے بارش نازل کرتا ہے اور سب پر اپنی رحمت عام کر دیتا ہے اور وہی سب کا کارساز اور حمد و ثنا کے قابل ہے۔

(۲۹) اور اس کی قدرت کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور اس میں جانداروں کا پھیلانا ہے اور وہی جب چاہے ان سب کو جمع کرنے پر قادر ہے۔

(۳۰) اور لوگو! تمہیں جو بھی دنیا میں مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے ان برے اعمال کی سزا ہوتی ہے جو تم اپنے ہاتھوں سے کرتے ہو اور بہت سے گناہ تو وہ معاف ہی کر دیتا ہے۔

(۳۱) اور اگر وہ تمہارے جرموں پر تمہیں پکڑنا اور تم پر عذاب لانا چاہے تو تم زمین میں بھاگ کر اس کو ایسا کرنے سے عاجز نہیں کر سکتے اور اللہ کے سوا نہ تمہارا کوئی کارساز ہے اور نہ مددگار۔

(۳۲) اور پہاڑوں جیسے بحری جہازوں کا سمندروں میں چلنا بھی اس کی قدرت کی نشانی ہے۔

افعال: بَسَطَ: اس نے کشادہ کیا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ بَغَوۡا: انہوں نے فساد کیا، انہوں نے سرکشی کی، بغاوت کی، انہوں نے ظلم کیا، ماضی (جمع مذکر غائب)۔ قَنَطُوۡا: وہ ناامید ہو گئے، وہ مایوس ہوئے، ماضی (جمع مذکر غائب)۔ یَنۡشُرُ: وہ پھیلا دے گا، وسیع کر دے گا، وہ پھیلا دیتا ہے، کھول دیتا ہے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: اَعۡلَامِ: پہاڑ، جھنڈے، عَلَمٌ واحد۔ جَوَارِ: کشتیاں، جہاز، جَارِیَةٌ کی جمع۔

اِنۡ يَّشَاۡ يُسۡكِنِ الرِّيۡحَ فَيَظۡلَلۡنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهۡرِهٖ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ

اگر وہ چاہے | تو ٹھہرا دے | ہوا کو | تو وہ رہ جائیں | کھڑے | اس کی پیٹھ (سطح) پر | بیشک | اس میں

اگر وہ چاہے تو ہوا کو ساکن کر دے۔ پھر جہاز سمندر کی سطح پر کھڑے رہ جائیں' بیشک ان (باتوں) میں ہر صبر

لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوۡرٍ ۙ‏ ﴿۳۳﴾ اَوۡ يُوۡبِقۡهُنَّ بِمَا كَسَبُوۡا

نشانیاں ہیں | ہر | صبر کرنے والے | شکرگزار کے لئے | یا تباہ کر دے انہیں | ان کے اعمال کے سبب

اور شکر کرنے والے کے لئے (بڑی) نشانیاں ہیں۔ یا (اگر چاہے) تو ان کے اعمال کی وجہ سے ان کو ہلاک کر دے

وَيَعۡفُ عَنۡ كَثِيۡرٍ ﴿۳۴﴾ وَّيَعۡلَمَ الَّذِيۡنَ يُجَادِلُوۡنَ فِىۡۤ اٰيٰتِنَا ؕ

اور معاف بھی کر دیتا ہے | بہتوں کو | اور جان لیں | وہ لوگ جو | جھگڑتے ہیں | ہماری آیتوں کے بارے میں

اور بہت سے لوگوں سے درگزر فرمائے اور ان لوگوں کو جو ہمارے نشانات و احکام کے بارے میں جھگڑتے ہیں' معلوم ہو جائے'

مَا لَهُمۡ مِّنۡ مَّحِيۡصٍ ﴿۳۵﴾ فَمَاۤ اُوۡتِيۡتُمۡ مِّنۡ شَىۡءٍ فَمَتَاعُ

کہ نہیں ان کے لئے | کوئی چھٹکارا | پس جو (بھی) | دی گئی تمہیں | کوئی چیز | سو (وہ تو) سامان ہے

کہ ان کے لئے بچاؤ کی کوئی جگہ نہیں۔ پس جو کچھ تم کو دیا گیا ہے' وہ دنیا کی زندگی کا

الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۚ وَمَا عِنۡدَ اللّٰهِ خَيۡرٌ وَّاَبۡقٰى لِلَّذِيۡنَ

دنیا کی زندگی کا | اور جو (اجر) | اللہ کے پاس ہے | وہ بہتر | اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے | ان کے لئے جو

مال و اسباب ہے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے' وہ بہتر اور باقی رہنے والا ہے' اُن لوگوں کے لئے

اٰمَنُوۡا وَعَلٰى رَبِّهِمۡ يَتَوَكَّلُوۡنَ ۚ‏ ﴿۳۶﴾ وَالَّذِيۡنَ يَجۡتَنِبُوۡنَ كَبٰٓئِرَ

ایمان لائے | اور اپنے رب پر (ہی) | وہ بھروسہ کرتے ہیں | اور جو لوگ | بچتے ہیں | کبیرہ

جو ایمان لائے اور اپنے ربّ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور ان لوگوں کے لئے جو بڑے گناہوں

الۡاِثۡمِ وَالۡفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوۡا هُمۡ يَغۡفِرُوۡنَ ۚ‏ ﴿۳۷﴾

گناہوں سے | اور بے حیائی کے کاموں سے | اور جب | وہ غصہ میں ہوتے ہیں | تو وہ معاف کر دیتے ہیں

اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے رہتے ہیں اور جب انہیں غصہ آتا ہے' تو معاف کر دیتے ہیں۔

وَالَّذِيۡنَ اسۡتَجَابُوۡا لِرَبِّهِمۡ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَمۡرُهُمۡ

اور جو لوگ | حکم مانتے ہیں | اپنے رب کا | اور | قائم کرتے ہیں | نماز | اور ان کا کام ہے

اور ان لوگوں کے لئے جو اپنے ربّ کا حکم مانتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ان کا ہر کام آپس کے

شُوۡرٰى بَيۡنَهُمۡ وَمِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ ۚ‏ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيۡنَ اِذَاۤ

مشورہ کرنا | آپس میں | اور اس میں سے جو | ہم نے رزق دیا انہیں | وہ خرچ کرتے ہیں | اور وہ لوگ | کہ جب

مشورہ سے طے ہوتا ہے۔ اور جو ہم نے ان کو دیا ہے' اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اور ان لوگوں کے لئے کہ جب

اَصَابَهُمُ الۡبَغۡىُ هُمۡ يَنۡتَصِرُوۡنَ ﴿۳۹﴾ وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثۡلُهَا ۚ

ہوتا ہے ان پر | ظلم | (تو) وہ | بدلہ لیتے ہیں | اور بدلہ | برائی کا | برائی ہے | اُس جیسی

تو ان پر ظلم ہوتا ہے تو وہ (مناسب طور) پر بدلہ لیتے ہیں اور برائی کا بدلہ اسی قدر برائی ہے پھر

آیت نمبر — آسان تفسیر

(۳۳) کیونکہ اگر وہ چاہے تو ہوا کو چلنے سے روک دے اور بادبانی جہاز سطح سمندر پر کھڑے کے کھڑے رہ جائیں بلاشبہ اس بات میں صبر اور شکر کرنے والوں کے لئے قدرت الٰہی کی نشانیاں ہیں۔یعنی پانی اور ہوائیں' سب اس کے حکم کی پابند ہیں۔

(۳۴) اور اس کو یہ بھی قدرت حاصل ہے کہ ان کے برے اعمال کے بدلے میں ان جہازوں کو تباہ و برباد کر دے اور بہت سے لوگوں کو وہ معاف کر دیتا ہے اور تباہی سے بچالیتا ہے۔

(۳۵) اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلانے اور انکار سے جھگڑا کرتے ہیں انہیں یقین جاننا چاہئے کہ انہیں خدا کے عذاب سے کوئی نجات نہیں ہوگی۔

(۳۶) پس دنیا میں جو کچھ تم کو مال وسامان دیا گیا ہے وہ چندروزہ زندگی کا سامان ہے اس پر غرور نہیں کرنا چاہئے اور نیک اعمال کا جو بدلہ اللہ کے ہاں ملنے والا ہے وہ اللہ پر بھروسہ کرنے والے ایمانداروں کے لئے بہتر اور زیادہ پائیدار ہے۔

(۳۷) اور یہ وہ لوگ ہیں جو کبیرہ گناہوں (شرک' قتل' چوری وغیرہ) اور بے حیائی کے کاموں (زنا وغیرہ) سے پرہیز کرتے ہیں اور کسی سے انہیں تکلیف پہنچے اور ناراض ہو جائیں تو فوراً معاف کر دیتے ہیں۔

(۳۸) اور ہمیشہ اللہ کا حکم مانتے' نماز قائم رکھتے' اہم معاملات میں باہم مشورہ کرتے اور اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

(۳۹) اور اگر کوئی ان پر ظلم کرے تو صرف بدلہ لینا ہی کافی سمجھتے ہیں اور ظلم وزیادتی نہیں کرتے۔

افعال: یُسْکِنِ: وہ روک دے' ساکن کر دے' ٹھہرا دے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔یَظْلَلْنَ: وہ ہو جائیں' وہ ہو جائیں گی' وہ رہ جائیں' مضارع (جمع مونث غائب)۔یَعْفُ: وہ درگزر کر دے' وہ معاف کر دے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔یُوْبِقْھُنَّ: وہ ان کو ہلاک کر دے' مضارع (واحد مذکر غائب)' ھُنَّ ضمیر (جمع مونث غائب)۔غَضِبُوْا: وہ ناراض ہوئے' وہ غضب ناک ہوئے' وہ غصہ ہوئے' ماضی (جمع مذکر غائب)۔یَجْتَنِبُوْنَ: وہ بچتے ہیں' پرہیز رکھتے ہیں' وہ اجتناب کرتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔یَغْفِرُوْنَ: وہ درگزر کرتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: رَوَاکِدَ: ٹھہری ہوئیں' ایستادہ' تھمی ہوئیں' رَاکِدٌ واحد۔شُوْرٰی: مشورہ کرنا' رائے زنی کرنا' صلاح' مشاورت۔

فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ

پس جس نے | معاف کردیا | اور اصلاح کرلی | تو اس کا اجر | اللہ کے ذمّے ہے | بیشک وہ | پسند نہیں کرتا

جو کوئی معاف کر دے اور اصلاح کر لے تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے بیشک اللہ تعالیٰ ظالموں کو

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ

ظالموں کو | اور جو کوئی | بدلہ لے | اپنے اوپر ظلم کے بعد | سو یہی ہیں | نہیں | جن پر

پسند نہیں فرماتا۔ اور جو کوئی اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد بدلہ لے تو ایسے لوگوں پر کچھ الزام

مِّنْ سَبِيْلٍ ؕ﴿۴۱﴾ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ

کوئی الزام | بلاشبہ | الزام (تو) | اُن لوگوں پر ہے | جو ظلم کرتے ہیں | لوگوں پر

نہیں۔ بلاشبہ الزام تو ان پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں۔

وَيَبْغُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ

اور فساد کرتے ہیں | زمین میں | ناحق | یہی ہیں | جن کے لئے | عذاب ہے

اور زمین میں ناحق فساد پھیلاتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے دردناک

اَلِيْمٌ ﴿۴۲﴾ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۴۳﴾

دردناک | اور البتہ جس نے | صبر کیا | اور معاف کردیا | تو بیشک | یہ | بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہے

عذاب ہے۔ اور البتہ جو شخص صبر کرے اور معاف کر دے تو بلاشبہ یہ بڑی ہمت کے کام ہیں۔

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَتَرَى

اور جسے | گمراہ کردے | اللہ | تو نہیں | اس کا | کوئی کارساز | اس کے بعد | اور آپ دیکھیں گے

اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کرے تو اس کے بعد اس کا کوئی کارساز نہیں اور آپ ظالموں کو

الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ

ظالموں کو | (کہ) جب | وہ دیکھیں گے | عذاب | (تو) کہیں گے | کیا | واپس جانے کا (بھی)

دیکھیں گے کہ جب وہ (دوزخ کا) عذاب دیکھ لیں گے تو وہ کہیں گے کہ کیا (دنیا میں) واپس جانے کی بھی

مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۴﴾ وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ

کوئی راستہ ہے؟ | اور آپ دیکھیں گے ان کو | کہ وہ سامنے لائے جائیں گے | اس دوزخ کے | جھکے ہوئے

کوئی صورت ہے؟ اور آپ ان کو دیکھیں گے کہ وہ (دوزخ کے) سامنے لائے جائیں گے تو ذلت سے

مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

ذلت سے | وہ دیکھتے ہوں گے | چھپی نگاہ سے | اور کہیں گے | وہ لوگ جو | ایمان لائے تھے

ڈرے سہمے ہوئے چھپ چھپ کر نیچی نظروں سے (دوزخ کو) دیکھتے ہوں گے اور ایمان والے کہیں گے

اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ

بیشک | نقصان اُٹھانے والے | وہی لوگ ہیں | جنہوں نے نقصان دیا | اپنے آپ کو | اور اپنے گھر والوں کو

کہ واقعی نقصان میں تو وہی رہے جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو قیامت کے دن

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۰) اور برائی کے بدلے ویسی ہی سختی جائز ہے زیادتی درست نہیں، پس جس نے برائی کرنے والے کو معاف کردیا اور اس سے صلح کرلی اس کے لئے بہت بڑا ثواب ہے جو اللہ کے ذمہ ہے کیونکہ اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ (ف) برائی کا معقول، لازمی بدلہ دراصل برائی نہیں صرف مقابلہ کی وجہ سے اس کو برائی سے تعبیر کیا گیا ہے، ورنہ یہ تو برائی کے مرض کا علاج ہے۔

(۴۱) اور مظلوم کے لئے ظالم سے بدلہ لینے میں کوئی گناہ نہیں۔

(۴۲) البتہ الزام انہیں لوگوں پر ہے جو ظلم کی ابتدا کرتے اور زمین پر ناحق غرور اور نافرمانی کرتے ہیں انہی کے لئے عذاب دردناک تیار ہے۔

(۴۳) اور البتہ جس نے ظلم اور تکلیف پر صبر کیا اور بدلہ نہ لیا۔ واقعی یہ بڑی ہمت اور بہادری کا کام ہے۔

(۴۴) اور جسے اللہ محض اس کی سرکشی کی وجہ سے گمراہی میں رہنے دے اس کا کوئی مددگار اور کارساز نہیں جو اس کو سیدھے راستے پر لے آئے اور قیامت میں ظالموں کا ایسا برا حال ہوگا کہ آپ دیکھیں گے کہ وہ خدا کا عذاب دیکھ کر دنیا میں واپس جانے کی خواہش کریں گے۔

افعال: عَفَا: اس نے معاف کیا، اس نے بخش دیا، اس نے گناہ مٹا دیئے، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ اِنْتَصَرَ: اس نے بدلہ لیا، اس نے مدد طلب کی، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ صَبَرَ: اس نے سہا، اس نے تحمل کیا، برداشت کیا، وہ ٹھہرا رہا، ثابت قدم رہا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: اَجْرُهٗ: اس کا ثواب، اس کا بدلہ، اَجْرٌ مضاف، ہٗ (ضمیر واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔ مِثْلُهَا: اس کی طرح، مِثْلُ مضاف، هَا (ضمیر واحد مونث غائب) مضاف الیہ۔

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ﴿۴۵﴾ وَمَا كَانَ
قیامت کے دن | سنو! | بے شک | ظالم لوگ (ہی) | دائمی عذاب میں ہوں گے | اور نہیں ہوں گے
خسارے میں ڈالا۔ خوب سن لو! بیشک ظالم ہمیشہ کے عذاب میں رہیں گے۔ اور ان کا

لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَآءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ
ان کے لئے | کوئی دوست | جو مدد کریں ان کی | سوائے | اللہ کے | اور جسے | گمراہ کردے
اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی مددگار نہ ہوگا' جو ان کی مدد کرے۔ اور جس کو اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۶﴾ اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ
اللہ | تو نہیں ہے | اس کے لئے | کوئی راستہ | قبول کرلو | اپنے ربّ کا (فرمان) | اس سے پہلے
گمراہ کر دے' اس کے لئے کوئی راستہ نہیں ہے۔ (لوگو!) اپنے ربّ کا حکم مانو اس سے پہلے

اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ
کہ | آجائے | وہ دن | جو ٹلنے والا نہیں | اللہ کی طرف سے | نہیں ہوگی تمہارے لئے | کوئی جائے پناہ
کہ وہ دن آجائے' جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں' اس دن نہ تمہارے لئے کوئی پناہ گاہ

يَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ﴿۴۷﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ
اُس دن | اور نہ ہوگا تمہارے لئے | کوئی انکار | پھر اگر | وہ منہ پھیرلیں | تو نہیں بھیجا ہم نے آپ کو
ہوگی اور نہ تم انکار کر سکو گے۔ پھر اگر وہ نہ مانیں تو ہم نے آپ کو ان کا نگران

عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاِنَّآ اِذَآ اَذَقْنَا
اُن پر | نگہبان | نہیں | آپ کے ذمے | مگر صرف | پہنچا دینا ہے | اور بیشک | جب | ہم چکھاتے ہیں
بنا کر نہیں بھیجا آپ کا کام تو بس (احکام کا) پہنچا دینا ہے اور جب ہم انسان کو

الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ ۢ
انسان کو اپنی طرف سے | رحمت | تو خوش ہوجاتا ہے | اس پر | اور اگر پہنچتی ہے ان کو | کوئی برائی
اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اس پر خوش ہو جاتا ہے اور اگر لوگوں کو

بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ﴿۴۸﴾
اُن (اعمال) کے بدلے | جو آگے بھیجے | ان کے ہاتھوں نے | تو بیشک | انسان | بڑا (ہی) ناشکرا ہے
ان کی اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو پھر انسان ناشکرا ہو جاتا ہے۔

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ
اللہ کے لئے ہے | حکومت | آسمانوں | اور زمین کی | وہ پیدا کرتا ہے | جو | چاہے | وہ عطا کرتا ہے
آسمانوں اور زمین کی حکومت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ جس کو چاہتا ہے

لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ
جسے | چاہے | لڑکیاں | اور عطا کرتا ہے | جسے | چاہے | لڑکے | یا | ملا کر دیتا ہے ان کو
بیٹیاں دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے۔ یا اُن کو بیٹے اور

آیت نمبر | آسان تفسیر

(۴۵) اور وہ دوزخ ان کے سامنے لائے جائیں گے تو ذلت کی وجہ سے سر نیچے ڈالے ہوئے دوزخ کی طرف چھپ چھپ کر دیکھیں گے اور ایماندار لوگ کہیں گے کہ اصل نقصان اٹھانے والے وہی ہیں جنہوں نے دنیا میں کفر و شرک اور گناہوں کا جرم کر کے قیامت کے روز اپنے آپ کو نقصان میں رکھا اور اپنے گھر والوں کو بھی۔ پس ایسے ہی ظالموں کو ہمیشہ کا عذاب ہوگا۔

(۴۶) اور ان کا وہاں پر اللہ کے سوا کوئی مددگار نہ ہوگا جو ان کو اس عذاب سے رہائی دلائے اور جسے اس کی سرکشی اور کفر کی وجہ سے اللہ گمراہی میں رکھے اس کی نجات کی کوئی صورت نہیں۔

(۴۷) قیامت کے آنے سے پہلے پہلے خدا کے فرمانبردار بن جاؤ کیونکہ قیامت کا آنا لازمی ہے اور قیامت کا دن ایسا ہولناک ہے کہ اس میں نہ کوئی پناہ کی جگہ ہوگی اور نہ کوئی انکار کی گنجائش ہوگی۔

(۴۸) پس اگر اہل مکہ نہ مانیں تو آپ کچھ بھی غم نہ کیجئے کیونکہ ہم نے آپ کو نگران بنا کر نہیں بھیجا کہ ان کے ایمان نہ لانے کے بارے میں آپ سے پوچھا جائے گا آپ کے ذمہ تو خدا کا حکم پہنچا دینا ہی ہے اور بس اور واقعی انسان تو ایسا ناشکرا ہے کہ جب ہم اسے اپنی رحمت (مال و دولت وصحت) سے نوازتے ہیں تو اس پر فخر کرتا ہے اور اگر اسے اپنے برے عملوں کی وجہ سے کوئی تکلیف پہنچے۔ (مرض اور محتاجی وغیرہ) تو اللہ کی سابقہ نعمتوں کا انکار کر دیتا ہے اور بلاشبہ انسان ہے ہی بڑا ناشکرا۔

(۴۹) آسمانوں اور زمینوں میں اللہ ہی کی حکومت ہے وہ جو چاہے پیدا کرتا ہے اور جسے چاہے لڑکیاں اور جسے چاہے لڑکے دیتا ہے۔

افعال: یُعۡرَضُوۡنَ: ان کو پیش کیا جائے گا' مضارع مجہول (جمع مذکر غائب)۔ خَسِرُوۡا: انہوں نے ٹوٹا پایا' انہوں نے نقصان اٹھایا' ماضی (جمع مذکر غائب)۔ فَرِحَ: وہ خوش ہوا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ یَهَبُ: وہ بخشتا ہے' وہ عطا کرتا ہے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: خَفِیٍّ: پوشیدہ' چھپی ہوئی' صفت مشبہ۔ مَرَدّ: لوٹانے کا وقت اور مقام (ظرف زمان و مکان)' لوٹایا جانا (اسم فعل)۔ حَفِیۡظًا: نگہبان' حفاظت کرنے والا' یاد رکھنے والا' حِفۡظٌ سے مشتق بمعنی فاعل۔ نَکِیۡر: انکار' الوپ ہو جانا' مددگار' رد کرنا (مزید تفصیل کے لئے لغت دیکھیں)۔ ذُکُوۡرَ: مرد' ذَکَرٌ کی جمع۔

ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ

لڑکے | اور لڑکیاں | اور کر دیتا ہے | جسے | چاہے | بانجھ | بیشک وہ | جاننے والا

بیٹیاں دونوں دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بے اولاد رکھتا ہے۔ بیشک وہ خبردار

قَدِيْرٌ ﴿٥٠﴾ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا

قدرت والا ہے | اور نہیں ہے ممکن | کسی انسان کے لئے | کہ | کلام کرے اس سے | اللہ | مگر | وحی سے

قدرت والا ہے۔ اور کسی آدمی کی طاقت نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے (براہ راست) بات کرے مگر

اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ

یا | پیچھے سے | پردے کے | یا بھیج دے | (کوئی) فرشتہ | پس وہ وحی کرے | اس کے حکم سے

مگر ہاں وحی (کے ذریعے) یا پردے کے پیچھے سے یا (اللہ) کسی فرشتے کو بھیج دے کہ اس کے حکم سے جو اللہ چاہے

مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿٥١﴾ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ

جو وہ چاہے | بیشک وہ ہے بڑا عالیشان | حکمت والا | اور اسی طرح | ہم نے وحی کی | آپ کی طرف

وحی کرے۔ بیشک وہ بڑے مرتبہ والا حکمت والا ہے اور اسی طرح (اے نبیؐ) ہم نے آپ کی طرف

رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ

ایک روح (قرآن) | اپنے حکم سے | آپ نہیں جانتے تھے | کہ کیا ہے | کتاب | اور نہ ایمان

ایک روح (یعنی قرآن) کو اپنے حکم سے بھیجا۔ آپ کو معلوم نہ تھا کہ کتاب کیا چیز ہے اور ایمان

وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ

لیکن | ہم نے بنا دیا اس کو | نور | کہ ہم دیتے ہیں ہدایت | اس سے | جسے | چاہیں | اپنے بندوں میں سے

کیا شے ہے لیکن ہم نے اس (کتاب) کو نور بنا دیا ہے اور اس کے ذریعے ہم اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں

وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٥٢﴾ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا

اور بلاشبہ آپ | ہدایت کرتے ہیں | سیدھے راستے کی طرف | اللہ کے راستہ کی | جس کا ہے | جو کچھ

ہدایت دیتے ہیں۔ اور اس میں کچھ شک نہیں کہ آپ سیدھی راہ کی طرف ہدایت کر رہے ہیں۔ (یعنی) اس اللہ تعالیٰ کی راہ جو

فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ﴿٥٣﴾

آسمانوں میں ہے | اور جو کچھ | زمین میں ہے | یاد رکھو | اللہ ہی کی طرف | لوٹتے ہیں | (سب) امور

آسمانوں اور زمین کی سب چیزوں کا مالک ہے یاد رکھو کہ سب امور بالآخر اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ زخرف مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | نواسی آیتیں اور سات رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ﴿١﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿٢﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ

حٰم | قسم ہے کتاب | واضح کی | بیشک | ہم نے بنایا اس کو | قرآن | عربی زبان میں | تاکہ تم

حا۔ میم۔ قسم ہے اس روشن کتاب کی۔ کہ ہم نے اس کو عربی زبان کا قرآن بنایا ہے تاکہ تم

آیت نمبر | آسان تفسیر

(۵۰) یا لڑکے اور لڑکیاں دونوں ملا کر دیتا ہے اور جسے چاہے بے اولاد کر دیتا ہے واقعی وہی سب کچھ جانتا اور قدرت رکھتا ہے۔

(۵۱) کسی انسان سے اللہ کا باتیں کرنا صرف تین صورتوں میں ممکن ہے۔(۱) وحی کے ذریعہ سے کہ فرشتہ بغیر کسی جسم کے نبی کے دل میں بات ڈال دے اور فرشتہ و وحی کا ادراک صرف دل سے ہو۔(۲) اللہ بغیر کسی واسطہ کے پردے کے پیچھے سے نبی کے ساتھ کلام کرے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ طور پر (۳) فرشتہ جبرئیل اپنی اصلی صورت میں یا کسی انسان کی صورت میں نبی کے سامنے آئے اور اللہ کا پیغام پہنچائے جیسا کہ ایک دومرتبہ جبرئیل نے اپنی اصلی صورت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کیں اور اکثر حضرت دحیہ کلبیؓ (صحابی) کی صورت میں' بیشک اللہ بڑی اونچی شان والا حکمت والا ہے۔

(۵۲) اور جس طرح اللہ کا انبیاء سے باتیں کرنے کا اوپر ذکر ہو چکا ہے اسی طرح ہم نے اپنے حکم سے آپ کی طرف قرآن وحی کیا جو مردہ دلوں کو حیات ایمانی دینے میں روح کا حکم رکھتا ہے' نزول وحی سے پہلے نہ تو آپؐ قرآن کو جانتے تھے اور نہ ایمان کی تفاصیل سے آپؐ واقف تھے۔لیکن ہم نے اس قرآن کو نور بنایا ہے۔جس کے ذریعہ سے ہم جس کو چاہیں اپنے بندوں میں سے راہ حق دکھاتے ہیں اور واقعی آپؐ تو لوگوں کو اللہ کے سیدھے راستہ اسلام کی طرف ہدایت کرتے ہیں۔

(۵۳) اس اللہ کے راستہ کی طرف جو اس ساری مخلوقات کا حقیقی مالک و مختار ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے' خوب سن لو کہ تمام کاموں کا اختیار اللہ ہی کو ہے۔

سورۂ زخرف

زخرف عربی میں سونے کو کہتے ہیں چونکہ اس سورت میں ایک جگہ کفار کے گھروں دروازوں کو سونے وغیرہ کا بنا دینے کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) حروف مقطعات ہیں۔

(۲) قرآن کی قسم ہے جو خدا کے احکام کے بیان کرنے میں بڑی واضح کتاب ہے۔

افعال: **یُزَوِّجُھُمْ**: ان کو جمع کر دیتا ہے' جوڑا جوڑا بناتا ہے' مضارع (واحد مذکر غائب) ھُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ **تَدْرِیْ**: تو جانتا ہے' تو جاننے لگا' مضارع (واحد مذکر حاضر)۔ **یُکَلِّمَہٗ**: کہ اس سے کلام کرے' مضارع (واحد مذکر غائب) ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ **تَصِیْرُ**: وہ پھرتی ہے' وہ لوٹتی ہے' وہ (جمع مکسر) پھرتے ہیں' پہنچتے ہیں' واپس ہوتے ہیں' مضارع (واحد مونث غائب)۔ **نَھْدِیْ**: ہم ہدایت کرتے ہیں' ہم راستہ دکھادیتے ہیں' مضارع (جمع متکلم)۔

اسماء: **اِنَاثًا**: عورتیں' اُنْثٰی واحد۔ **ذُکْرَانًا**: مرد' ذَکَرٌ واحد۔ **عَقِیْمًا**: بانجھ' بے خیر' منحوس (مرد یا عورت)' جمع مذکر عِقَامٌ' جمع مونث عُقُمٌ۔ **وَحْیًا**: القاء قلبی یا تعلیم جبریلی' مصدر منصوب نکرہ ہے۔

تَعۡقِلُوۡنَ ۝۳ وَاِنَّهٗ فِیۡۤ اُمِّ الۡکِتٰبِ لَدَیۡنَا لَعَلِیٌّ حَکِیۡمٌ ۝۴

سمجھ سکو | اور بلاشبہ وہ (تو) | اصل کتاب میں ہے | ہمارے پاس | بلند مرتبہ | حکمت والا

سمجھو۔ اور بے شک یہ (قرآن) ہمارے پاس لوحِ محفوظ میں ہے یہ بلند مرتبہ اور حکمت سے بھرپور ہے

اَفَنَضۡرِبُ عَنۡکُمُ الذِّکۡرَ صَفۡحًا اَنۡ کُنۡتُمۡ قَوۡمًا مُّسۡرِفِیۡنَ ۝۵

تو کیا ہم ہٹالیں گے | تم سے | اس ذکر کو | درگزر کرکے | کیونکہ | تم لوگ ہو | حد سے بڑھنے والے

کیا ہم تم سے اس نصیحت (نامہ) کو اس لئے ہٹالیں گے کہ تم (اپنی نادانی اور سرکشی میں) حد سے بڑھ گئے ہو۔

وَکَمۡ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ نَّبِیٍّ فِی الۡاَوَّلِیۡنَ ۝۶ وَمَا یَاۡتِیۡهِمۡ مِّنۡ نَّبِیٍّ اِلَّا

اور کتنے | بھیجے ہم نے | نبی | پہلی اُمتوں میں | اور نہیں آتا تھا ان کے پاس | کوئی نبی | مگر

اور پہلے لوگوں میں بھی ہم نے بہت سے نبی بھیجے ہیں۔ اور جو پیغمبر بھی ان کے پاس آتا تھا۔

کَانُوۡا بِهٖ یَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ۝۷ فَاَهۡلَکۡنَاۤ اَشَدَّ مِنۡهُمۡ بَطۡشًا وَّمَضٰی

وہ اس کا مذاق اُڑایا کرتے تھے | پس ہم نے ہلاک کردیا | جوان سے بڑھ کر تھے | طاقت میں | اور گزر چکی

وہ اس کا مذاق اُڑاتے تھے۔ سو ہم نے ان میں سے ان کو جو بڑے زور آور تھے ہلاک کر دیا اور اگلوں کا

مَثَلُ الۡاَوَّلِیۡنَ ۝۸ وَلَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ

مثال | پہلے لوگوں کی | اور اگر | آپ اُن سے پوچھیں | کس نے | پیدا کیا | آسمانوں | اور زمین کو

یہ قصہ گزر چکا ہے۔ اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا

لَیَقُوۡلُنَّ خَلَقَهُنَّ الۡعَزِیۡزُ الۡعَلِیۡمُ ۝۹ الَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمُ

تو وہ ضرور کہیں گے | کہ پیدا کیا ان کو | اُس بڑے زبردست | جاننے والے نے | جس نے | بنایا | تمہارے لئے

تو وہ ضرور کہیں گے کہ ان کو زبردست علم والے نے پیدا کیا ہے۔ جس نے تمہارے لئے زمین کو

الۡاَرۡضَ مَهۡدًا وَّجَعَلَ لَکُمۡ فِیۡهَا سُبُلًا لَّعَلَّکُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ ۝۱۰

زمین کو | آرام گاہ | اور بنائے | تمہارے لئے | اس میں | راستے | تاکہ تم | راہ پاؤ

فرش بنایا اور اس میں تمہارے لئے راستے بنائے تاکہ تم راہ پا سکو

وَالَّذِیۡ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَنۡشَرۡنَا بِهٖ بَلۡدَةً

اور جس نے | نازل کیا | آسمان کی طرف سے | پانی | ایک اندازے سے | پھر زندہ کیا ہم نے | اس سے | بستی

اور وہ اللہ تعالیٰ جس نے آسمانوں سے ایک اندازے کے ساتھ پانی اتارا۔ سو اس سے ہم نے خشک زمین کو

مَّیۡتًا کَذٰلِکَ تُخۡرَجُوۡنَ ۝۱۱ وَالَّذِیۡ خَلَقَ الۡاَزۡوَاجَ کُلَّهَا

مُردہ کو | اسی طرح | تم دوبارہ نکالے جاؤ گے | اور جس نے | پیدا کئے | جوڑے رقسمیں | سب

زندہ (یعنی سرسبز) کیا اسی طرح سے تم کو قبروں سے نکال کھڑا کیا جائے گا۔ اور وہ اللہ جس نے ہر قسم کی چیزیں

وَجَعَلَ لَکُمۡ مِّنَ الۡفُلۡکِ وَالۡاَنۡعَامِ مَا تَرۡکَبُوۡنَ ۝۱۲

اور بنائیں | تمہارے لئے | کشتیاں | اور چوپائے | جن پر | تم سوار ہوتے ہو

پیدا کیں اور تمہارے لئے وہ کشتیاں اور چوپائے بنائے کہ جن پر تم سواری کرتے ہو۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳) یقیناً ہم نے قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا تا کہ باقی سب لوگوں سے پہلے تم اہل عرب اہل زبان ہونے کی وجہ سے اس کو بآسانی سمجھ سکو۔

(۴) اور بلاشبہ وہ قرآن ہمارے یہاں لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے اور یہ کتاب اعلیٰ درجے کی اور حکمت سے بھری ہوئی ہے۔

(۵) پس چونکہ تم جہالت اور گمراہی میں حد سے بڑھے ہوئے ہو اس لئے تمہاری جہالت وعدم توجہ کی وجہ سے کیا ہم اس نصیحت آموز قرآن کا نازل کرنا بند کردیں گے؟ ہرگز نہیں!۔

(۶) حالانکہ پہلی امتوں میں کتنے ہی نبی ہم نے بھیجے۔

(۷) اور جو نبی بھی ان کے پاس دین حق لے کر آتا تھا وہ اس سے مذاق ہی کیا کرتے تھے۔

(۸) پس ان کفار مکہ سے کہیں بڑھ کر' طاقتور قوموں کو ان کی سرکشی اور حق کو جھٹلانے کے بدلے میں ہم نے تباہ و برباد کردیا اور تاریخ انسانی ان سرکش لوگوں کی مثال گزر چکی۔

(۹) اور اگر آپؐ ان کفار مکہ سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ نے جو بڑا زبردست ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

(۱۰) جس نے تمہارے لئے زمین کو آرام گاہ بنا کر اس میں تمہارے لئے اپنی اپنی منزل مقصود تک پہنچنے کے راستے بنادیئے۔

(۱۱) اور جس نے بادلوں میں سے ایک اندازے کے ساتھ پانی برسا کر اس کے ذریعہ سے خشک ناکارہ زمین کو نئے سرے سے ہرا بھرا کردیا۔ پس قیامت کے دن تمہارا دوبارہ زندہ کر کے قبروں سے اٹھانا بھی اسی طرح ہوگا۔

(۱۲) اور وہ قادر مطلق جس نے ہر قسم کی مخلوقات کو پیدا کر کے تمہاری سواری کے لئے کشتیوں کا مواد (لکڑی وغیرہ) پیدا کرنے کے بعد تم کو ان کا بنانا سکھادیا اور سواری کے جانور گدھے گھوڑے اونٹ وغیرہ بنادیئے۔

افعال: نَضْرِبُ: ہم نظر انداز کردیں گے' روک لیں گے' (کیا) ہم پھیرلیں گے' مضارع (جمع متکلم)۔ خَلَقَهُنَّ: اس نے ان کو بنایا' پیدا کیا' ماضی (واحد مذکر غائب) هُنَّ ضمیر (جمع مونث غائب)۔ مَضٰی: وہ گزرا' گزر گیا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ یَقُوْلُنَّ: وہ ضرور کہیں گے' مضارع بانون تاکید (جمع مذکر غائب)۔ اَنْشَرْنَا: ہم نے اٹھا کھڑا کیا' ہم نے زندہ کردیا' ماضی (جمع متکلم)۔ تُخْرَجُوْنَ: تم نکالے جاؤ گے' مضارع مجہول (جمع مذکر حاضر)۔ تَرْكَبُوْنَ: تم سوار ہوتے ہو' تم سواری کرتے ہو' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: اَوَّلِیْنَ: پہلے' اگلے' اَوَّلُ واحد۔ صَفْحًا: کنارہ پکڑنا' کنارہ کش ہونا' الزام سے درگزر کرنا' مصدر ہے۔ لَدَیْنَا: ہمارے پاس' لَدٰی مضاف نَا (ضمیر جمع متکلم) مضاف الیہ۔ بَطْشًا: گرفت' پکڑ' پکڑنا' سختی اور قوت کے ساتھ پکڑنے کو بطش کہتے ہیں' مصدر ہے۔ مَهْدًا: فرش' بچھونا' مُهُوْدٌ جمع۔ مَیْتًا: مردہ' خشک زمین' اسم صفت۔

لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا

تا کہ تم بیٹھ جاؤ | اُن کی پیٹھوں پر | پھر تم یاد کرو | احسان | اپنے رب کا | جب

تاکہ تم ان کی پیٹھ پر سواری کرو پھر جب ان پر اچھی طرح بیٹھ جاؤ تو

اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا

تم ٹھیک بیٹھ جاؤ | اُس پر | اور کہو | پاک ہے | وہ ذات جس نے | تابع کردیا | ہمارے لئے | اس کو

اپنے رب کی مہربانی کو یاد کرو اور کہو پاک ہے وہ اللہ جس نے اس (سواری) کو ہمارے تابع فرمان کر دیا

وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾

اور ہم نہ تھے | اس کو | قابو میں لانے والے | اور بیشک ہم | تو اپنے رب کی طرف | لوٹنے والے ہیں

اور ہم تو اس کو قابو میں نہ لا سکتے تھے۔ اور (بالآخر) ہم کو اپنے رب کی طرف واپس جانا ہے۔

وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ ع

اور انہوں نے بنالیا ہے | اللہ کے لئے | اس کے بندوں میں سے | ایک جزو | بیشک | انسان | ناشکرا ہے | کھلم کھلا

اور لوگوں نے اللہ کے بندوں کو اس کی اولاد بنا دیا۔ بیشک انسان بڑا ہی ناشکر گزار (واقع ہوا) ہے

اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِيْنَ ﴿۱۶﴾

کیا اس نے اختیار کرلیں | ان میں سے جو | وہ پیدا کرتا ہے | بیٹیاں | اور چن لیا تمہیں | بیٹے دے کر

کیا اللہ تعالٰی نے جو کچھ پیدا فرمایا اس میں سے اپنے لئے بیٹیاں منتخب کر لیں اور تم کو بیٹوں کے لئے مخصوص کر دیا؟

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا

اور جب خوشخبری دی جاتی ہے | ان میں سے کسی ایک کو | اس (لڑکی) کی | جس کو اس نے بنایا | (اللہ) رحمان کا | ہم جنس

اور جب ان میں کسی (کافر) کو اس کی خوشخبری ملتی ہے جس کو اللہ رحمٰن کی طرف منسوب کرتا ہے (یعنی بیٹی کی)

ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۱۷﴾ اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ

تو ہو جاتا ہے اس کا چہرہ | سیاہ | اور وہ | غم سے بھر جاتا ہے | کیا وہ (صنف) | پرورش پائے | زیور میں

تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ انتہائی مغموم ہو جاتا ہے۔ کیا وہ (صنفِ نازک) جو زیورات میں پلتی ہے

وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ﴿۱۸﴾ وَجَعَلُوا الْمَلٰۗىِٕكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ

اور وہ | جھگڑے (بحث ومباحثہ) میں | غیر واضح ہو | اور ٹھہرایا انہوں نے | فرشتوں کو | جو ہیں

اور مباحثہ میں صاف طور پر بات بھی نہیں کر سکتی (اللہ کے لئے ہے)۔ اور انہوں نے فرشتوں کو جو رحمٰن کے بندے ہیں

عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ۭ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ۭ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ

بندے | رحمٰن کے | عورتیں | کیا وہ حاضر تھے | ان کی پیدائش کے وقت | ضرور لکھی جائے گی | اُن کی گواہی

عورتیں قرار دے دیا ہے کیا وہ ان کی پیدائش کے وقت موجود تھے؟ اُن کی یہ گواہی لکھ لی جائے گی اور پھر ان

وَيُسْــَٔـلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَقَالُوْا لَوْ شَاۗءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ۭ

اور ان سے پوچھا جائے گا | اور وہ کہتے ہیں | کہ اگر چاہتا | رحمان | تو ہم ان (بتوں) کی عبادت نہ کرتے

سے (اس بارے میں) پوچھا جائے گا۔ اور کہتے ہیں کہ اگر رحمان چاہتا تو ہم ان (معبودوں) کی عبادت نہ کرتے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۳) تاکہ تم آسانی ان پر سوار ہوسکو۔ پس جب تم ان پر اچھی طرح سے جم کر بیٹھ جاؤ تو اللہ کے احسانات کو یاد کرو اور زبان سے اس کی اس طرح پاکی بیان کرو کہ وہ ذات پاک ہے جس نے اس سواری کو ہمارے تابع فرمان کر دیا اور اگر وہ ہمیں طاقت نہ دیتا تو ہم اس کو قابو میں نہ لا سکتے۔

(۱۴) اور واقعی ہم سب (ان دنیاوی سفروں کے بعد بالآخر ایک حقیقی سفر پر' موت کی صورت میں) اللہ کے حضور میں قیامت کے روز لوٹ کر جانے والے ہیں۔

(۱۵) اور ان کفار نے' اللہ کی مخلوقات میں بعض کو اس کا جز (اولاد) ٹھہرا رکھا ہے مثلاً وہ کہتے ہیں کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں' واقعی انسان بڑا ناشکرا ہے۔

(۱۶) کیا اللہ نے اپنے لئے تو لڑکیاں ہی پسند کی ہیں اور تمہارے لئے لڑکے۔

(۱۷) یہ مشرک لڑکیوں کو خدا کے لئے مخصوص کرتے ہیں حالانکہ خود ان کا یہ حال ہے کہ جب ان کو بتلایا جائے کہ تمہارے ہاں لڑکی پیدا ہوئی ہے تو غصے کی وجہ سے ان کے چہرے سیاہ پڑ جاتے ہیں اور دل ہی دل میں غم کھاتے ہیں۔

(۱۸) اور کیا وہ لڑکی جو عادۃً زیورات (ناز ونعمت) میں پرورش پاتی ہے اور عقل میں ایسی کمزور ہوتی ہے کہ جھگڑے میں صاف طور پر مقصد کو بیان نہیں کر سکتی' وہ خدا کی شان کے لائق ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ انہوں نے اللہ کے لئے اپنے زعم میں اولاد گھڑ لی' اور وہ بھی ایسی کمزور' جسے خود بھی نہ چاہیں۔

(۱۹) اور ان کفار مکہ نے فرشتوں کو جو اللہ کے بندے ہیں اس کی لڑکیاں مقرر کی ہیں کیا انہوں نے فرشتوں کی پیدائش کے وقت ان کا عورت ہونا مشاہدہ کیا ہے؟ ہرگز نہیں۔ یہ سب جھوٹ ہے۔ ان کا یہ جھوٹا دعویٰ اعمال نامہ میں لکھ لیا جائے گا اور قیامت کے دن اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

افعال: اِسۡتَوَیۡتُمۡ: تم بیٹھ چکے' تم سوار ہوئے' تم سیدھے ہوئے' ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ تَذۡكُرُوۡا: تم یاد کرو' تم یاد کرنے لگو' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ تَسۡتَوُا: تم چڑھ بیٹھو' تم اچھی طرح سے سوار ہو' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ اَصۡفٰكُمۡ: تم کو چن لیا' تم کو منتخب کر لیا' اس نے تمہیں پسند کیا' ماضی (واحد مذکر غائب)' كُمۡ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ سَخَّرَ: اس نے کام میں لگا دیا' اس نے بس میں کر دیا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ تُكۡتَبُ: لکھی جائے گی' مضارع مجہول (واحد مونث غائب)۔ يُنَشَّؤُا: اس کی پرورش کی جاتی ہے' وہ پرورش پاتا ہے' وہ پیدا کیا جاتا ہے' مضارع مجہول (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: ظُهُوۡرِهٖ: اس کی پیٹھیں' پشتیں' ظُهُوۡرِ مضاف' ہٖ ضمیر مضاف الیہ۔ مُقۡرِنِيۡنَ: قابو میں لانے والے' بس میں کرنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ مُنۡقَلِبُوۡنَ: پھر جانے والے' لوٹ جانے والے' لوٹنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ حِلۡيَةِ: زیور' شکل' آرائش' حُلِیّ جمع۔ كَظِيۡمٌ: سخت غمگین جو اپنے غم کو گھونٹ کر رکھے ظاہر نہ کرے' صفت مشبہ مفرد۔

مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ إِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿۲۰﴾ أَمْ

نہیں انہیں | اس بات کا | کچھ (بھی) علم | نہیں وہ | مگر صرف | فرضی باتیں بناتے ہیں | یا

ان کو اس کا کچھ علم نہیں، یہ تو محض اندازے لگاتے ہیں۔ یا ہم نے

آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا مِنْ قَبْلِهِ فَهُمْ بِهِ مُسْتَمْسِكُونَ ﴿۲۱﴾ بَلْ قَالُوا

ہم نے دی اُن کو | کوئی کتاب | اس سے پہلے | کہ وہ | اس کو | مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں | (نہیں) بلکہ | وہ کہتے ہیں

ان کو اس سے پہلے کوئی ایسی کتاب دے رکھی ہے جس پر وہ مضبوطی سے جمے ہوئے ہیں۔ بلکہ وہ تو کہتے ہیں

إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِمْ مُهْتَدُونَ ﴿۲۲﴾

بیشک ہم نے پایا | اپنے باپ دادا کو | ایک دین پر | اور بیشک ہم | ان کے قدموں کے نشانوں پر | راہ پاتے ہیں

کہ ہم نے اپنے دادا کو (اسی) ایک طریقہ پر پایا اور ہم انہی کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔

وَكَذٰلِكَ مَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِنْ نَذِيرٍ إِلَّا قَالَ

اور اسی طرح | نہیں بھیجا ہم نے | آپؐ سے پہلے | کسی بستی میں | کوئی ڈرانے والا | مگر | کہا

اور اسی طرح ہم نے آپؐ سے پہلے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا نہیں بھیجا، کہ جسے وہاں کے

مُتْرَفُوهَا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِمْ

اس کے خوشحال لوگوں نے | کہ بیشک ہم نے پایا | اپنے باپ دادا کو | ایک دین پر | اور بیشک ہم | ان کے قدموں کے نشانوں پر

خوشحال لوگوں نے یہ نہ کہا ہو کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ہی اسی ایک طریقہ پر پایا تھا اور ہم تو انہی کے نقش قدم

مُقْتَدُونَ ﴿۲۳﴾ قٰلَ أَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِأَهْدَىٰ مِمَّا وَجَدْتُمْ عَلَيْهِ

چل رہے ہیں | اُس نے کہا | کیا اگرچہ | میں لایا ہوں تمہارے پاس | اس سے بہتر راستہ | جس پر تم نے پایا

پر چل رہے ہیں۔ ان کے پیغمبر نے کہا کہ اگرچہ میں تمہارے پاس اس سے بہتر راہِ ہدایت لے آؤں، جس پر تم نے اپنے باپ دادوں

آبَاءَكُمْ ۖ قَالُوا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ كَافِرُونَ ﴿۲۴﴾ فَانْتَقَمْنَا

اپنے باپ دادا کو | وہ کہنے لگے | بیشک ہم | (اس دین) پر | جس کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو | انکار کرتے ہیں | تو ہم نے انتقام لیا

کو پایا تو وہ بولے ہم تو تمہارا لایا ہُوا (دین) نہ مانیں گے۔ پھر ہم نے ان سے

ع ۲ ۸ مِنْهُمْ ۖ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿۲۵﴾ وَإِذْ قَالَ

اُن سے | پس دیکھو | کیسا | ہوا | انجام | جھٹلانے والوں کا | اور جب | کہا

انتقام لیا، پس دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا کیسا (بُرا) انجام ہوا۔ اور جب ابراہیمؑ

إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ إِنَّنِي بَرَاءٌ مِمَّا تَعْبُدُونَ ﴿۲۶﴾ إِلَّا

ابراہیمؑ نے | اپنے باپ | اور اپنی قوم سے | بیشک میں | بیزار ہوں | اُن سے | جن کی تم عبادت کرتے ہو | سوائے

نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ میں ان چیزوں سے بیزار ہوں جن کو تم پوجتے ہو۔ سوائے

الَّذِي فَطَرَنِي فَإِنَّهُ سَيَهْدِينِ ﴿۲۷﴾ وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً

اس ذات کے | جس نے پیدا کیا مجھے | تو بیشک وہی | عنقریب مجھے راہ دکھائے گا | اور کردیا اس کو | ایک کلمہ | باقی رہنے والا

اس ذات کے، جس نے مجھے پیدا کیا پس وہی مجھے سیدھی راہ دکھائے گا۔ اور اسی کلمہ (توحید) کو وہ اپنی اولاد میں باقی (اور قائم)

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۰) اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر اللہ ہمیں بتوں اور فرشتوں وغیرہ کی عبادت سے روکنا چاہتا تو ہم کبھی ان کی عبادت نہ کر سکتے۔ مگر انہیں اس بات کا کچھ علم نہیں کہ اللہ کی مرضی یوں واقع ہوئی ہے کہ انسان عمل اور کسب کی رو سے بااختیار ہے، جو چاہے کرے، اور اس کے مطابق جزا و سزا پائے۔ اس پر عمل میں کوئی زبردستی اور جبر نہیں، ان کی یہ باتیں خیالی ہیں۔ کوئی عقلی و نقلی دلیل ان کے پاس نہیں۔

(۲۱) یا ان کے پاس کوئی سابقہ الہامی کتاب ہے۔ جس کی بنیاد پر وہ ایسا کہہ رہے ہیں؟

(۲۲) کوئی کتابی سند ان کے پاس نہیں بلکہ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے تو اپنے باپ دادوں کو ایک راہ پر پایا اور ہم بھی انہی کے قدموں کے نشانوں پر چلے جا رہے ہیں۔

(۲۳) اور جس طرح یہ کفارِ مکہ کہہ رہے ہیں بالکل اسی طرح جو نبی بھی ہم نے کسی بستی میں بھیجا اس بستی کے خوشحال لوگوں نے یہی کہا کہ ہم نے تو اپنے باپ دادوں کو ایک مذہب پر پایا اور ہم بھی انہی کی پیروی کر رہے ہیں۔

(۲۴) اس نبی نے ان سے فرمایا کہ اگرچہ میں تمہارے باپ دادوں کے مذہب سے بہتر مذہب تمہارے پاس لایا ہوں تب بھی تم اُن ہی کے مذہب پر چلتے رہو گے؟ یہ تو کوئی عقلمندی نہیں وہ بولے کہ جو دین دے کر تم کو بھیجا گیا ہے ہم تو اس کو ماننے والے نہیں۔

(۲۵) پھر ان کی نافرمانی کے نتیجے میں ہم نے انہیں ہلاک کر دیا۔ پس غور کیجئے کہ حق کو جھٹلانے والوں کا کیسا برا انجام ہوا۔

(۲۶) اور یاد کرو جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا کہ میں تو تمہارے ان بتوں سے بیزار ہوں جن کی تم عبادت کرتے ہو۔

(۲۷) سوائے اس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا سو بیشک وہی عنقریب میری حق کی طرف رہنمائی کرے گا۔

افعال: عَبَدْنٰهُمْ: ہم نے ان کی بندگی کی، ہم نے ان کو پوجا، ماضی (جمع متکلم)، هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: مُسْتَمْسِكُوْنَ: چنگل سے پکڑنے والے، مضبوط پکڑنے والے، مراد دلیل اور سند رکھنے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔

مُقْتَدُوْنَ: پیروی کرنے والے، پیچھے پیچھے چلنے والے، نقل کرنے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔ بَرَآءٌ: بیزار، الگ، بیزار ہونا۔

فِیْ عَقِبِہٖ لَعَلَّھُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ بَلْ مَتَّعْتُ ھٰۤؤُلَآءِ وَاٰبَآءَھُمْ

اس کی اولاد میں | تاکہ وہ | رجوع کرتے رہیں | بلکہ | میں نے فائدہ پہنچایا | اُن کو | اور ان کے باپ دادا کو

رہنے کے لئے چھوڑ گئے تاکہ وہ (اللہ کی طرف) رجوع کرتے رہیں بلکہ (اللہ) نے ان کو اوران کے باپ دادا کو خوب دنیاوی فوائد دیئے

حَتّٰی جَآءَھُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲۹﴾ وَلَمَّا جَآءَھُمُ

یہاں تک کہ | آیا ان کے پاس | (دین) حق | اور رسول | کھول کر بیان کرنے والا | اور جب | آ پہنچا ان کے پاس

یہاں تک کہ ان کے پاس حق (یعنی قرآن) اور واضح طور سے بیان کرنے والا رسول آ پہنچا۔ اور جب ان کے پاس دینِ حق

الْحَقُّ قَالُوْا ھٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِہٖ کٰفِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا

حق | تو وہ کہنے لگے | کہ یہ تو جادو ہے | اور بیشک ہم اس سے | انکار کرنے والے ہیں | اور وہ کہتے ہیں | کیوں نہیں

آ گیا تو انہوں نے کہا کہ یہ تو جادو ہے اور بیشک ہم اسے نہیں مانتے۔ اور انہوں نے کہا کہ یہ قرآن

نُزِّلَ ھٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ ﴿۳۱﴾

نازل کیا گیا | یہ | قرآن | کسی آدمی پر | ان دونوں بستیوں میں سے | جو عظمت والا ہو

ان دو بستیوں (یعنی مکہ اور طائف) کے کسی رئیس آدمی پر کیوں نازل نہ ہوا۔

اَھُمْ یَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّکَ ۭ نَحْنُ قَسَمْنَا بَیْنَھُمْ مَّعِیْشَتَھُمْ

کیا وہ تقسیم کرتے ہیں | رحمت | آپ کے رب کی | ہم نے (ہی) تقسیم کی | اُن کے درمیان | ان کی روزی

کیا وہ آپؐ کے ربّ کی رحمت کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ ہم ہی نے ان کی روزی دنیا میں ان کے درمیان

فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَرَفَعْنَا بَعْضَھُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَتَّخِذَ

دنیا کی زندگی میں | اور بلند کئے ہم نے | ان میں سے بعض کے | بعض پر | درجے | تاکہ بنائے

تقسیم کر رکھی ہے اور بعض لوگوں کے درجے بعض پر بلند کرتے ہیں تاکہ ایک شخص

بَعْضُھُمْ بَعْضًا سُخْرِیًّا ۭ وَرَحْمَتُ رَبِّکَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ﴿۳۲﴾

بعض ان میں سے | بعض کو | خدمت گار | اور رحمت | آپ کے رب کی | بہتر ہے | اس سے | جو وہ جمع کرتے ہیں

دوسرے سے کام لیتا رہے۔ اور آپ کے ربّ کی رحمت (یعنی نبوت) اس مال و دولت سے کہیں بہتر ہے جو یہ جمع کرتے ہیں

وَلَوْلَآ اَنْ یَّکُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ

اور اگر نہ ہوتی (یہ بات) | کہ ہو جائیں گے لوگ | ایک ہی دین (کفر) پر | تو ہم بنا دیتے | ان کے لئے

اور اگر یہ (امکان) نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی طریقے کے ہو جائیں گے تو جو لوگ اللہ تعالیٰ کا

یَّکْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُیُوْتِھِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَیْھَا

جو انکار کرتے ہیں | رحمٰن کا | ان کے گھروں کی | چھتیں | چاندی کی | اور سیڑھیاں (بھی) | جن پر

انکار کرتے ہیں ہم ان کے گھروں کی چھتوں کو چاندی کا بنا دیتے اور سیڑھیاں بھی جن پر وہ

یَظْھَرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلِبُیُوْتِھِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَیْھَا یَتَّکِــُٔوْنَ ﴿۳۴﴾ وَزُخْرُفًا

وہ اوپر چڑھتے ہیں | اور ان کے گھروں کے | دروازے | اور تخت (بھی) | جن پر | وہ تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں | اور سونے کے بھی

چڑھا کرتے ہیں۔ اور ان کے گھروں کے دروازے اور تخت بھی جن پر وہ تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں۔ اور سب سونے کے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۸) اور حضرت ابراہیمؑ نے اس عقیدہ توحید کو وصیت اور اپنے عظیم کردار سے ایسا مضبوط کر دیا کہ وہی بات آپ کی نسل میں ہمیشہ باقی رہی کہ کوئی نہ کوئی ان میں توحید الٰہی کی دعوت دیتا رہا تا کہ وہ اس کی دعوت سے توحید الٰہی کی طرف رجوع کریں۔

(۲۹) مگر اہل مکہ جو حضرت ابراہیمؑ کی نسل میں سے ہیں وہ حق کی طرف رجوع نہ ہوئے بلکہ ہم نے ان کو اور ان کے باپ دادوں کو زندگی کا سامان دے کر موقع دیا یہاں تک کہ ان کے پاس احکام دین کھول کر بیان کرنے والے ہمارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی کتاب قرآن لے کر آئے۔

(۳۰) اور وہ اللہ کا سچا کلام (قرآن) آ پہنچا تو یہ لوگ کہنے لگے کہ یہ تو جادو ہے اور ہم اس کو ماننے والے نہیں۔

(۳۱) اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ رسالت کی تردید میں جب انہیں کوئی دلیل نہیں ملتی تو یوں کہتے ہیں کہ اگر اللہ کو کوئی رسول ہی بنانا تھا تو ان دونوں مرکزی شہروں مکہ و **طائف** میں سے کسی بڑے عظمت والے مشہور و مالدار انسان پر کیوں نہ قرآن نازل کیا؟

(۳۲) کیا ان اہل مکہ کو خدا کی رحمت (نبوت) تقسیم کرنے کا اختیار ملا ہوا ہے' کہ جسے ہم چاہیں اسے نبی بنا دیں حالانکہ دنیا میں ہم ہی ان کے درمیان جس طرح چاہیں روزی تقسیم کرتے ہیں اور جس کا چاہیں دنیاوی رتبہ بلند کر دیتے ہیں تا کہ دنیا کے معاملات میں ایک دوسرے کو اپنا خادم بنا سکیں اور اللہ کی رحمت (نبوت) تو اس دنیاوی مال و دولت کے مقابلے میں کہیں زیادہ اہم ہے۔ جسے وہ جمع کرتے رہتے ہیں جب روزی جیسی عام چیز کی تقسیم کا اختیار بندوں کے پاس نہیں تو نبوت عطا کرنے کے معاملے میں ان کے مشوروں کی کیا حیثیت ہو سکتی ہے۔

(۳۳) اور دنیاوی ساز و سامان اللہ کے نزدیک ایسا معمولی اور بے اعتبار ہے کہ اگر یہ مصلحت مانع نہ ہوتی کہ کفار کی مالداری و خوشحالی کو خدا کی رضامندی سمجھ کر سب لوگ ایک ہی طریق کفر کی پیروی کرنے لگیں گے تو اللہ کفار کے گھروں کی چھتیں اور ان کی سیڑھیاں' جن پر سے وہ اوپر چڑھتے ہیں سب چاندی کی بنا دیتا۔

(۳۴) اور ان کے گھروں کے دروازے بھی' اور تخت بھی' جن پر وہ تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں چاندی کے بنا دیتا۔

افعال: مَتَّعْتُ: میں نے بہرہ مند کیا' فائدہ پہنچا دیا' ماضی (واحد متکلم)۔ قَسَمْنَا: ہم نے بانٹا' تقسیم کیا' ہم نے حصہ دیا' ماضی (جمع متکلم)۔ یَقْسِمُوْنَ: وہ حصہ کرتے ہیں' تقسیم کرتے ہیں' (کیا) وہ بانٹتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔ یَتَّکِئُوْنَ: وہ تکیہ لگائیں گے' وہ ٹیک لگائیں گے' مضارع (جمع مذکر غائب)۔ یَظْهَرُوْنَ: وہ چڑھتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: بَاقِیَةً: باقی رہنے والی' پیچھے رہنے والی' بچ رہنے والی' اسم فاعل (واحد مونث)۔ عَقِبِهٖ: اس کی اولاد' عَقِب مضاف' ہٖ (ضمیر واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔ قَرْیَتَیْنِ: دو بستیاں' دو شہر' یعنی مکہ اور طائف' تثنیہ ہے۔ مَعِیْشَتَهُمْ: ان کا سامان زندگی' مَعِیْشَةَ مضاف' هُمْ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔ سُخْرِیًّا: خدمت گار' تابع فرمان' خادم' مطیع۔ سُقُفًا: چھتیں' سَقْفٌ واحد۔ فِضَّةٍ: چاندی' اسم جنس نکرہ۔ مَعَارِجَ: سیڑھیاں' مِعْرَاجٌ واحد۔ اَبْوَابًا: دروازے' بَابٌ کی جمع۔ سُرُرًا: تخت' سَرِیْرٌ واحد۔

وَإِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ

اور نہیں یہ سب کچھ | مگر | سامان | دُنیا کی زندگی کا | اور آخرت (تو) | آپ کے ربّ کے نزدیک

(بھی کر دیتے) اور یہ سب کچھ جو ہے یہ تو دُنیا کی زندگی کا سامان ہے اور آخرت آپ کے ربّ کے نزدیک

لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۵﴾ وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ

پرہیزگاروں ہی کے لئے ہے | اور جو کوئی | آنکھ بند کر لیتا ہے | رحمان کے ذکر سے | ہم مقرر کر دیتے ہیں

پرہیزگاروں ہی کے لئے ہے۔ اور جو کوئی رحمٰن کے ذکر سے غفلت اختیار کرے تو ہم اس کے لئے

لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿۳۶﴾ وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ

اس کے لئے | ایک شیطان | تو وہ | اس کا | ساتھی (ہو جاتا ہے) | اور بیشک وہ | روکتے رہتے ہیں ان کو

ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں پس وہ ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے۔ اور بلاشبہ وہ ان کو (اللہ تعالیٰ کی) راہ سے

عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ أَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾ حَتّٰى إِذَا جَآءَنَا

راستہ سے | اور وہ گمان کرتے ہیں | کہ وہ | سیدھے راستہ پر ہیں | یہاں تک کہ | جب وہ آئے گا ہمارے پاس

روکتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ سیدھی راہ پر ہیں۔ یہاں تک کہ وہ جب ہمارے پاس آئے گا تو

قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ

تو کہے گا | اے کاش! | (ہوتی) میرے درمیان | اور تیرے درمیان | دوری دو مشرقوں کی | (کیسا) بُرا ہے وہ

(اس شیطان سے) کہے گا کہ کاش! میرے اور تیرے درمیان مشرق اور مغرب کا فاصلہ ہوتا تُو کتنا بُرا

الْقَرِيْنُ ﴿۳۸﴾ وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ إِذْ ظَّلَمْتُمْ أَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ

ساتھی | اور ہرگز نفع نہ دے گی تمہیں | آج | (یہ بات) چونکہ تم نے ظلم کیا تھا | کہ تم | عذاب میں

ساتھی ہے۔ اور جب تم دُنیا میں ظلم کرتے رہے تو آج تم کو اس سے کچھ حاصل نہیں کہ تم سب عذاب

مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾ أَفَأَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ أَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ

سب شریک ہو | تو کیا آپ | سنا سکتے ہیں | بہروں کو | یا راہ دکھا سکتے ہیں | اندھوں کو | اور ان کو جو | ہیں

میں شریک ہو۔ بھلا کیا آپؐ بہروں کو سنائیں گے یا اندھوں کو اور ان کو جو صریح گمراہی میں ہیں

فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۰﴾ فَإِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَإِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿۴۱﴾

کھلی گمراہی میں | پھر اگر ہم لے جائیں | آپ کو (دنیا سے) | تو بیشک ہم | اُن سے | انتقام لینے والے ہیں

راہِ (ہدایت) دکھائیں گے۔ پھر اگر ہم کبھی آپ کو (اس جہانِ فانی سے) لے گئے تو ہم ان سے بدلہ ضرور لیں گے۔

أَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَإِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿۴۲﴾

یا ہم آپ کو دکھا دیں | وہ (عذاب) | جس کا ہم نے وعدہ کیا ہے ان سے | تو بیشک ہم اُن پر | قدرت رکھتے ہیں

یا ہم آپ کو وہ (عذاب) جس کا ہم نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے دکھا دیں تو بیشک ہم اُن پر ہر طرح سے قادر ہیں

فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ أُوْحِيَ إِلَيْكَ ۚ إِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۳﴾

پس مضبوطی سے پکڑے رہئے | اُس کو جو | وحی کیا جاتا ہے | آپ کی طرف | بیشک آپ | سیدھے راستہ پر ہیں۔

پس آپؐ اس کو جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے مضبوطی سے تھامے رہیں۔ بیشک آپ صراطِ مستقیم پر ہیں۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۵) اور سونے کے بھی بنا دیتا اور یہ تو دنیا کی زندگی کا سامان ہے جس میں کافر و مومن سب کو شریک کیا اور آخرت کی نعمت تو اللہ کے یہاں صرف شرک و کفر سے بچنے والوں ہی کے لئے ہے۔

(۳۶) اور جو شخص خدا کے ذکر سے غافل رہتا ہے اللہ ایک شیطان کو اس کا ساتھی بنا دیتا ہے۔

(۳۷) اور شیطان تو ان کفار اور مشرکین کو راہ حق سے روکتے رہتے ہیں لیکن وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ سیدھی راہ پر چل رہے ہیں۔

(۳۸) یہاں تک کہ جب کافر قیامت کے دن اعمال کا جواب دینے کے لئے خدا کے دربار میں حاضر ہوگا تو حسرت سے کہے گا کہ اے کاش! میرے اور تیرے درمیان اتنی دوری ہوتی جتنی مشرق اور مغرب میں ہے پس غور کرو کہ شیطان کیسا برا ساتھی ہے جس کی وجہ سے کفار کو یہ برا دن دیکھنا پڑے گا۔

(۳۹) اور مشرکو! چونکہ دنیا میں تم نے کفر و شرک سے اپنے اوپر ظلم کیا۔ آج قیامت کے دن تمہارا عذاب میں شریک ہونا بھی تم کو نفع نہ دے گا حالانکہ دنیا میں "مرگ انبوہ جشنے دارد" کے مطابق دوسروں کا شریک عذاب ہونا تسلی کا باعث ہوا کرتا ہے۔

(۴۰) تو ان کفار کو جو دل کے بہرے اور اندھے اور کھلم کھلا گمراہ ہیں آپؐ کلمۂ توحید سنا سکتے ہیں یا دین الٰہی کی راہ دکھا سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

(۴۱) پس اگر ہم ان مشرکین کو آپؐ کی زندگی میں عذاب نہ بھی دیں تو آپؐ تسلی رکھیں آپؐ کی وفات کے بعد ہم ان سے ضرور بدلہ لے کر چھوڑیں گے۔

(۴۲) یا ہم ان کو آپؐ کی زندگی ہی میں عذاب دیں، تو ہمیں یہ قدرت بھی حاصل ہے۔

(۴۳) اس لئے جو دین اسلام آپؐ کی طرف وحی کیا جا رہا ہے۔ آپؐ اسے مضبوطی سے پکڑے رہئے بلاشبہ آپؐ سیدھی راہ پر ہیں۔

افعال: نُقَیِّضْ: ہم چسپاں کر دیتے ہیں، ہم مقرر کر دیتے ہیں، ہم سبب بنا دیتے ہیں، ہم مسلط کر دیتے ہیں، مضارع (جمع متکلم)۔ یَعْشُ: جو اعراض کرے گا، اعراض کرتا ہے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ اِسْتَمْسِكْ: تو پکڑے رہ، مضبوطی سے تھامے رکھ، امر (واحد مذکر حاضر)۔ نَذْهَبَنَّ: (اگر) ہم تم کو لے جائیں یعنی تم کو وفات دے دیں (متعدی بالباء)، مضارع بانون تاکید ثقیلہ (جمع متکلم)۔

اسماء: زُخْرُفًا: ملمع، سنہری، سونا، آراستہ، زینت، کسی شے کے کمال حسن کو زخرف کہتے ہیں۔ بُعْدًا: دوری، ہلاکت، لعنت، پھٹکار، قُرْبٌ کی ضد۔ مَشْرِقَیْنِ: سورج نکلنے کی دو جگہیں، دو پورب، مشرق و مغرب یعنی جتنا فاصلہ مشرق اور مغرب میں ہے یا جاڑے اور گرمی کے دونوں مشرقوں کی دوری۔ یٰلَیْتَ: کاش کہ، اے کاش کیا اچھا ہوتا کہ، حرف مشبہ بفعل۔ مُقْتَدِرُوْنَ: قدرت والے، ہر طرح قابو رکھنے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔

وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَسْـَٔلْ

اور بیشک وہ | ایک نصیحت ہے آپؐ کے لئے | اور آپؐ کی قوم کے لئے | اور عنقریب | تم سے پوچھا جائے گا | اور پوچھ لیں

اور بیشک یہ (قرآن) آپؐ کے لئے اور آپ کی اُمت کے لئے باعثِ نصیحت (وعزّت) ہے اور عنقریب تم لوگوں سے پوچھا جائے گا۔

مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ

ان سے جو | بھیجے ہم نے | آپ سے پہلے | اپنے رسولوں میں سے | کیا ہم نے بنائے | سوا | اللہ رحمان کے

اور جن پیغمبروں کو ہم نے آپؐ سے پہلے بھیجا ہے ان سے پوچھ لیجئے کہ کیا ہم نے رحمٰن کے سوا اور معبود ٹھہرائے تھے

اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ

کوئی معبود | کہ ان کی عبادت کی جائے | اور تحقیق | ہم نے بھیجا | موسیٰؑ کو | اپنی نشانیوں کے ساتھ | فرعون

جن کی پرستش کی جائے۔ اور ہم نے (آپؐ سے پہلے) موسیٰؑ کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے سرداروں

وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَلَمَّا

اور اس کے سرداروں کی طرف | تو اس نے کہا | بیشک میں | رسول ہوں | پروردگار | عالم کا | پھر جب

کی طرف بھیجا تھا تو اس نے کہا کہ میں تمام جہانوں کے پروردگار کا رسول ہوں۔ پھر جب

جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا نُرِيْهِمْ

وہ آئے | ہماری نشانیوں کے ساتھ | (تو) اچانک وہ ان کی | ہنسی اڑانے لگے | اور ہم نہیں دکھاتے تھے ان کو

وہ ہماری نشانیاں لے کر آئے تو وہ ان پر ہنسنے لگے۔ حالانکہ ہم ان کو

مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِيَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا ۡ وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ

کوئی نشانی | مگر وہ (ہوتی تھی) | بڑی | پہلی نشانی سے | اور پکڑا ہم نے ان کو | عذاب میں

ایک سے ایک بڑھ کر نشانی دکھاتے رہے اور ہم نے ان کو آفت میں مبتلا کیا

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ

تاکہ وہ | باز آجائیں | اور وہ کہنے لگے | اے جادوگر! | دعا کر | ہمارے لئے | اپنے رب سے

تاکہ وہ (اپنی حرکتوں سے) باز آئیں۔ اور وہ کہنے لگے اے جادوگر! اپنے ربّ سے ہمارے لئے دعا کر اس

بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ

جو اس نے عہد کیا ہے | تجھ سے | بیشک ہم | تو راہ پانے والے ہیں | پھر جب | دُور کر دیا ہم نے | ان سے

عہد کے مطابق جو تمہارے رب نے تم سے کر رکھا ہے تو ہم ضرور راہِ راست پر آجائیں گے۔ پھر جب بھی ہم نے ان سے عذاب

الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ

عذاب | (تو) اسی وقت | وہ | توڑ دیتے ہیں عہد کو | اور پکارا | فرعون نے | اپنی قوم میں

ہٹایا تو وہ فوراً عہد شکنی پر اُتر آئے۔ اور فرعون نے اپنی قوم میں اعلان کیا

قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ

کہنے لگا | اے میری قوم! | کیا نہیں ہے | میرے لئے | حکومت مصر | اور یہ | نہریں | جو چلتی ہیں

اے میری قوم! کیا مصر کی حکومت میری نہیں اور یہ نہریں جو میرے (قدموں کے) نیچے

آیت نمبر   آسان تفسیر

(۴۴) اور یقین جانئے کہ یہ دین آپ ؐ کے لئے اور آپ کی قوم کے لئے ایک نصیحت اور باعث عزوشرف ہے کہ ان کی زبان اور قوم میں نازل ہو کر ان کو زندۂ جاوید بنا رہا ہے۔ جس کے بارے میں تم سب سے پوچھا جائے گا۔

(۴۵) اور آپ ؐ سے پہلے جو ہمارے رسول آئے تھے ان کی کتابوں میں دیکھ لیجئے اور ان کے اہل علم سے پوچھ لیجئے کہ کیا ہم نے اپنی ذات کے سوا کسی اور کو لوگوں کا معبود مقرر کیا تھا کہ وہ اس کی عبادت کریں؟

(۴۶) اور ہم نے فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف حضرت موسیٰؑ کو اپنے معجزات دے کر بھیجا تو انہوں نے لوگوں سے جا کر فرمایا کہ میں واقعی اللہ رب العالمین کا رسول ہوں۔

(۴۷) پس آپ نے اُن کو معجزات دکھائے تو وہ اچانک ان کا مذاق اڑانے لگے۔

(۴۸) اور جو معجزہ بھی ہم دکھاتے تھے وہ پہلے معجزہ سے بڑھ کر ہوتا تھا مگر وہ لوگ ایمان نہ لاتے پھر ہم ان پر عذاب نازل کر دیتے تاکہ وہ اپنی نافرمانی اور حق کو جھٹلانے سے باز آ جائیں۔

(۴۹) اور وہ خدا کے اس عذاب سے گھبرا کر کہہ اٹھے کہ اے ساحر! (اے موسیٰؑ۔ اے عالم) اللہ نے جو تیرے ساتھ تیری دعا قبول کرنے کا وعدہ کر رکھا ہے اس کے واسطہ سے دعا کر کہ وہ اس عذاب کو ہم سے دور کر دے تو بیشک ہم سیدھے راستے پر آ جائیں گے۔ (اُس زمانے میں روحانی اور علمی شخصیات کو ساحر سمجھا جاتا تھا)

(۵۰) پس جب ہم حضرت موسیٰؑ کی دعا سے ان پر سے وہ عذاب دور کر دیتے تو اسی وقت وہ اپنا وعدہ توڑ دیتے اور بدستور سرکشی شروع کر دیتے۔

افعال: تُسْئَلُوْنَ: تم سے پوچھا جائے گا، تم سے سوال کیا جاتا ہے، جائے گا، مضارع مجہول (جمع مذکر حاضر)۔ یُعْبَدُوْنَ: ان کی پرستش کی جاتی ہے، (کہ) ان کی عبادت کی جاتی ہو، مضارع مجہول (جمع مذکر غائب)۔ عَهِدَ: اس نے تاکید کی، اس نے عہد لیا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔

مِنْ تَحْتِيْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۱﴾ اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ
میرے نیچے | پس کیا تم دیکھتے نہیں؟ | بلکہ میں | بہتر ہوں | اس شخص سے | جو ہے
بہہ رہی ہیں، پھر کیا تم نہیں دیکھتے؟ بلکہ میں اس شخص (یعنی موسیٰ) سے کہیں افضل ہوں جس کو کوئی (قدر و

مَهِيْنٌ ۙ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ﴿۵۲﴾ فَلَوْلَآ اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ
بےقدر | اور وہ صاف طور پر بات بھی نہیں کرسکتا | تو کیوں نہیں | ڈالے گئے | اس پر | کنگن | سونے کے
منزلت حاصل نہیں اور جو صاف طور پر بول بھی نہیں سکتا اگر یہ (اللہ کا رسول ہے) تو کیوں (اس کے ہاتھوں میں) سونے کے کنگن نہیں

اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ ﴿۵۳﴾ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ
یا آئے | اس کے ساتھ | فرشتے | ہاتھ باندھ کر | پس اس نے بےوقوف بنایا | اپنی قوم کو
یا فرشتے اس کے ساتھ حاضرِ خدمت ہوتے۔ اس طرح اُس نے اپنی قوم کو بیوقوف بنایا

فَاَطَاعُوْهُ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۵۴﴾ فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا
تو انہوں نے اس کی اطاعت کی | بیشک وہ | تھے ہی | لوگ نافرمان | پھر جب | انہوں نے غصہ دلایا ہمیں
سو انہوں نے اس کی اطاعت کی۔ بیشک وہ نافرمان لوگ تھے۔ پھر جب انہوں نے ہمیں ناراض کیا

انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۵﴾ فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا
تو انتقام لیا ہم نے | اُن سے | پھر ہم نے غرق کر دیا انہیں | سب کو | پھر بنا دیا ہم نے ان کو | گئے گزرے | اور مثال
تو ہم نے ان سے انتقام لیا پھر ہم نے ان سب کو غرق کر دیا۔ غرض ہم نے (بھی) ان کو گئے گزرے بنا ڈالا اور آنے والوں کے لئے

لِّلْاٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ
بعد میں آنے والوں کے لئے | اور | جب | بیان کی گئی | ابن مریم کی | مثال | تو اُسی وقت آپ کی قوم (کے لوگ)
ایک نمونہ عبرت بنایا۔ اور جب مریم کے بیٹے (عیسیٰ) کا (معجزانہ) حال بیان کیا گیا تو آپ کی قوم کے لوگ

مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ﴿۵۷﴾ وَقَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ ۭ مَا ضَرَبُوْهُ
اس سے | (خوشی سے) چلانے لگے | اور کہنے لگے | کیا ہمارے معبود | اچھے رہے | یا وہ | انہوں نے اس مثال کو بیان نہیں کیا
(یعنی اہل مکہ) (خوشی سے) چلا اُٹھے۔ اور بولے کہ کیا ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ (یعنی عیسیٰ)؟ یہ باتیں آپ سے محض

لَكَ اِلَّا جَدَلًا ۭ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ
آپ کے سامنے | مگر جھگڑا کرنے کو | بلکہ | وہ | لوگ ہیں | جھگڑالو | نہیں وہ (عیسیٰ) | مگر ایک بندہ
جھگڑا پیدا کرنے کے لئے کرتے ہیں۔ بلکہ یہ لوگ ہیں ہی جھگڑالو۔ وہ تو محض ہمارا ایک بندہ تھا

اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۵۹﴾ وَلَوْ نَشَآءُ
جس پر ہم نے انعام کیا | اور بنا دیا ہم نے اس کو | ایک مثال | بنی سرائیل کے لئے | اور اگر | ہم چاہتے
جس پر ہم نے مہربانی کی اور ہم نے اس کو بنی اسرائیل کے لئے (اپنی قدرت کا) نمونہ قرار دیا۔ اور اگر ہم چاہتے

لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ
تو پیدا کر دیتے ہم | تم سے | فرشتوں کو | کہ زمین میں | وہ جانشین ہوتے | اور بیشک وہ | ایک نشانی ہے
تو زمین میں تم میں سے فرشتے بسا دیتے۔ اور بیشک (عیسیٰ) تو قیامت کی ایک

آیت نمبر ۔۔۔ آسان تفسیر

(۵۱) اور ایک مرتبہ فرعون نے حضرت موسیٰ کے معجزوں سے گھبرا کر اپنی قوم کو پکار کر کہا کہ اے میری قوم! کیا ملک مصر اور دریائے نیل کی چاروں نہریں جو میرے محل کے نیچے بہہ رہی ہیں یہ میری حکومت کا حصہ نہیں؟ کیا تم میری قوت اور غلبہ کو نہیں دیکھتے کہ حضرت موسیٰ کے جادو سے رعب میں آجاتے اور متاثر ہوتے ہو۔

(۵۲) بھلا میں بہتر ہوں یا وہ شخص (حضرت موسیٰ) جو ایک بالکل معمولی آدمی ہے اور اپنی لکنت کی وجہ سے صاف طور پر بات بھی نہیں کرسکتا ہے؟ میں ضرور بہتر ہوں۔

(۵۳) پس اگر یہ اللہ کا سچا رسول ہے تو مصر کے رسم و رواج کے مطابق جیسا کہ ہم اہم لوگوں کو انعام کے طور پر سونے کے کنگن پہناتے ہیں اور فوج کی سلامی کراتے ہیں اس کے احترام اور شہادت کے نشان کے طور اس کے لئے آسمان سے سونے کے کنگن کیوں نہیں اتارے گئے؟ یا لگاتار فرشتے اس کے ہم سفر کیوں نہیں ہوئے؟

(۵۴) پس فرعون نے ان دکھاوے کی دھمکیوں سے اپنی قوم کو بے وقوف بنایا تو انہوں نے فرعون کی اطاعت کی اور واقعی وہ لوگ عوام بھی تھے ہی نافرمان۔

(۵۵) پس جب انہوں نے اپنی سرکشی سے ہمیں سخت ناراض کردیا تو ہم نے سب کو ان کے جرم کے بدلے میں بحیرۂ قلزم میں غرق کردیا۔

(۵۶) پھر ہم نے انہیں دنیا سے ایسا فنا کردیا کہ پچھلے آنے والے لوگوں کے لئے ان کی تباہی اور بربادی مشہور ہوگئی۔

(۵۷) جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے سامنے یہ آیت پڑھی کہ **اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ** تو ان میں سے ابن الزبعری نے کہا کہ اس سے تو فرشتوں اور حضرت عیسیٰ وغیرہ کا بھی جن کو وہ پوجتے ہیں، دوزخی ہونا لازم آتا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ جب ابن الزبعری نے حضرت عیسیٰ ابن مریم کی مثال پیش کر کے حضور سے مجادلہ کیا تو سب قریش کھل کھلا کر ہنسنے لگے۔

(۵۸) اور کہنے لگے کہ جب نصاریٰ کا معبود ہونے کی وجہ سے حضرت عیسیٰ بھی دوزخ میں ہوں گے تو ہمارے معبود ہی اس سے اچھے رہے کہ انہیں تو پتھر ہونے کی وجہ سے آگ میں کوئی تکلیف بھی نہ ہوگی حالانکہ حضرت عیسیٰ کی مثال پیش کرنا محض ان کی بے جا بحث ہے بلکہ ان کی عادت ہی ناحق جھگڑا کرنا ہے کیونکہ آیت جس کا حوالہ اوپر دیا گیا ہے لفظ **مَا** غیر ذوی العقول (پتھروں وغیرہ) کے لئے مخصوص ہے اس میں حضرت عیسیٰ و فرشتے اور انبیاء وغیرہ شامل نہیں ہوسکتے۔ جو شرک کے مخالف اور اللہ کے نیک بندے ہیں۔

(۵۹) حضرت عیسیٰ تو ہمارے ایک مقبول بندے ہیں جن پر ہم نے نبوت عطا کر کے اپنا فضل کیا اور بنی اسرائیل کے لئے اپنی قدرت کاملہ کا ایک نشان بنا دیا۔

(۶۰) اور ہمیں تو وہ قدرت حاصل ہے کہ اگر ہم چاہتے تو تمہاری جگہ فرشتے پیدا کردیتے جو زمین میں انسانوں کے قائم مقام ہوتے۔

افعال: **يُبِيْنُ**: وہ بیان کرتا ہے، صاف گفتگو کرتا ہے، ظاہر کرسکتا ہے، بیان (نہیں) کرسکتا، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ **يَكَادُ**: وہ نزدیک ہے، قریب ہے، کچھ بعید نہیں، (کَوْدٌ سے) مضارع (واحد مذکر غائب)۔ **اسْتَخَفَّ**: اس نے عقل کھودی، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ **اٰسَفُوْنَا**: انہوں نے ہم کو غصہ دلایا یعنی وہ کام کئے جن پر عادۃً خدا کا غضب نازل ہوتا ہے، ماضی (جمع مذکر غائب)، نَا ضمیر (جمع متکلم)۔ **اَطَاعُوْهُ**: انہوں نے اس کا کہا مانا، انہوں نے اس کی اطاعت کی، ماضی (جمع مذکر غائب) ہُ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ **ضَرَبُوْهُ**: انہوں نے اس کو بیان کیا، ماضی (جمع مذکر غائب) ہُ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ **يَصِدُّوْنَ**: وہ شور کرتے ہیں، وہ چیختے چلاتے ہیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ **يَخْلُفُوْنَ**: وہ نائب ہوتے ہیں، وہ جانشین بنتے رہتے ہیں، پے کے بعد دیگرے رہا کرتے، تمہاری بجائے رہتے، مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: **تَحْتِيْ**: میرے نیچے، تَحْتَ مضاف، يْ (ضمیر واحد متکلم) مضاف الیہ۔ **مَهِيْنٌ**: بے عزت، اسم مفعول (واحد مذکر)۔ **اَسْوِرَةٌ**: کنگن، سِوَارٌ واحد۔ **سَلَفًا**: گیا گزرا، گزرے ہوئے، گذشتہ۔ **مُقْتَرِنِيْنَ**: ملنے والے، ساتھ ساتھ، پرا باندھنے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔ **جَدَلًا**: سخت جھگڑنا، مصدر ہے۔ **خَصِمُوْنَ**: جھگڑالو، خصومت کرنے والے، صفت مشبہ۔

لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمۡتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ ۝۶۱

قیامت کی | پس تم ہرگز شک نہ کرو | اس کے آنے میں | اور میری پیروی کرو | یہی ہے | راستہ | سیدھا

نشانی ہے پس تم لوگ اس نشانی میں شک نہ کرو اور میری پیروی کرو (کیونکہ) یہی سیدھا راستہ ہے۔

وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيۡطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمۡ عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ ۝۶۲ وَلَمَّا جَآءَ عِيۡسٰى

اور روک نہ دے تمہیں | شیطان | بیشک وہ | تمہارا | دشمن ہے | کھلا | اور جب | آیا | عیسیٰ

اور شیطان تم کو (راہِ حق پر چلنے سے) ہرگز روکنے نہ پائے۔ بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور جب عیسیٰ نشانیاں (یعنی معجزات)

بِالۡبَيِّنٰتِ قَالَ قَدۡ جِئۡتُكُمۡ بِالۡحِكۡمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمۡ بَعۡضَ

واضح دلیلیں لے کر | تو اس نے کہا | کہ میں لایا ہوں تمہارے پاس | دانائی (کی باتیں) | تا کہ واضح کردوں | تم پر | بعض

لے کر آئے تو اُس نے کہا کہ میں تمہارے پاس حکمت (کی باتیں) لے کر آیا ہوں۔ اور اس لئے بھی آیا ہوں کہ بعض اُن باتوں

الَّذِىۡ تَخۡتَلِفُوۡنَ فِيۡهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوۡنِ ۝۶۳ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ

وہ (باتیں) | جس میں تم اختلاف کرتے تھے | پس ڈرو | اللہ سے | اور میرا حکم مانو | بیشک | اللہ ہی ہے

کی وضاحت کروں جن میں تم اختلاف کر رہے ہو پس تم اللہ تعالیٰ ہی سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہی

رَبِّىۡ وَرَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ ۝۶۴ فَاخۡتَلَفَ

میرا اور تمہارا رب ہے | پس عبادت کرو اس کی | یہی ہے | راستہ | سیدھا | پس اختلاف کیا

میرا اور تمہارا رب ہے پس تم اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔ پس مختلف جماعتوں

الۡاَحۡزَابُ مِنۡۢ بَيۡنِهِمۡ ۚ فَوَيۡلٌ لِّلَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡ عَذَابِ

کئی گروہوں نے | اُن میں سے | پس تباہی ہے | اُن کے لئے | جنہوں نے ظلم کیا | عذاب سے

نے باہم اختلاف پیدا کر لیا سو ان لوگوں کے لئے جو ظالم ہیں اس روز بڑی خرابی ہے جو دردناک

يَوۡمٍ اَلِيۡمٍ ۝۶۵ هَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنۡ تَاۡتِيَهُمۡ بَغۡتَةً

ایک دردناک دن کے | وہ انتظار نہیں کر رہے | مگر صرف قیامت کا | کہ وہ آجائے اُن پر | اچانک

عذاب کا دن ہے۔ بس یہ لوگ تو قیامت کے منتظر ہیں کہ اُن پر اچانک آ کھڑی ہو

وَّهُمۡ لَا يَشۡعُرُوۡنَ ۝۶۶ اَلۡاَخِلَّآءُ يَوۡمَئِذٍۢ بَعۡضُهُمۡ لِبَعۡضٍ

اور انہیں | خبر تک نہ ہو | سب دوست | اس دن | ایک دوسرے کے

اور ان کو خبر تک نہ ہو۔ سب دوست اُس دن ایک دوسرے کے

عَدُوٌّ اِلَّا الۡمُتَّقِيۡنَ ۝۶۷ يٰعِبَادِ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡكُمُ

دشمن ہوں گے | سوائے | پرہیزگاروں کے | اے میرے بندو! | نہ | کوئی خوف ہے | تم پر

دشمن ہوں گے سوائے پرہیزگاروں کے۔ اے میرے بندو! آج تمہیں کوئی خوف نہیں

الۡيَوۡمَ وَلَاۤ اَنۡتُمۡ تَحۡزَنُوۡنَ ۝۶۸ اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوۡا

آج | اور نہ | تم | غمگین ہو گے | جو لوگ | ایمان لائے | ہماری آیتوں پر | اور وہ تھے

اور نہ تم غمگین ہو گے۔ (یہ) وہ لوگ ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور

آیت نمبر — آسان تفسیر

(۶۱) کچھ شبہ نہیں کہ قیامت کے قریب حضرت عیسیٰؑ کا دوبارہ آسمان سے نازل ہونا' قیامت کے علامات میں سے ہے (جبکہ ان کا پہلا نزول بنی اسرائیل کے نبی کے طور پر تھا) پس تم لوگ قیامت کے آنے میں شک نہ کرو اور میری پیروی کرو یہی اللہ کا سچا دین اور سیدھا راستہ ہے۔

(۶۲) اور کہیں شیطان تم کو صراط مستقیم سے روک نہ دے کیونکہ وہ تمہارا واضح' علانیہ دشمن ہے۔

(۶۳) اور جب حضرت عیسیٰؑ بنی اسرائیل کے پاس روشن معجزے لے کر آئے اور انہیں سمجھایا کہ میں تمہارے پاس دانائی کی باتیں (انجیل وقوانین دین) لے کر آیا ہوں تا کہ تم پر دین کی وہ باتیں جن میں تم اختلاف کرتے تھے خوب کھول کر بیان کردوں پس تم اللہ سے ڈر کر شرک سے باز آ جاؤ اور میرا حکم مانو۔

(۶۴) واقعی میرا اور تمہارا سب کا رب اللہ ہی ہے اسی کی عبادت کرو سچا دین یہی ہے۔

(۶۵) اس کے بعد بنی اسرائیل میں سے کئی گروہ ہوگئے یہود نے تو (نعوذ باللہ) آپؑ کو انسانی شرافت سے بھی گرا دیا قتل کے درپے ہوگئے جبکہ نصاریٰ نے انسانیت سے بالاتر آپ کو خدائی کا درجہ دے دیا پس جنہوں نے ان کا انکار کیا یا انہیں شریک خدا اور **ابن اللہ** ٹھہرا کر اپنے اوپر ظلم کیا تھا۔ ان کے لئے آخرت میں عذاب دردناک ہے۔

(۶۶) فطرت کے ان تمام دلائل کے باوجود اگر وہ حضرت عیسیٰؑ کو اللہ کا بندہ اور رسول برحق نہیں مانتے تو پھر وہ ضرور اس بات کا انتظار کرتے ہیں کہ اچانک ان پر قیامت آ جائے اور انہیں خبر تک نہ ہو۔

(۶۷) جس دن دوست بھی ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے سوائے اللہ سے ڈرنے والے لوگوں کے کہ وہ برابر ایک دوسرے کے دوست رہیں گے۔

(۶۸) ان کو حکم ہوگا کہ میرے بندو! آج نہ تمہیں کوئی خوف ہوگا اور نہ کوئی غم۔

افعال: اُبَیِّنَ: میں بیان کردوں' مضارع (واحد متکلم)۔ اِتَّبِعُوۡنِ: تم میری پیروی کرو' امر (جمع مذکر حاضر)'ن وقایہ ی ضمیر (واحد متکلم) محذوف۔ لَا تَمۡتَرُنَّ: تم ہرگز شک وشبہ نہ کرو' تم جھگڑا نہ کرو' نہی بانون تاکید (جمع مذکر حاضر)۔ لَا یَصُدَّنَّ: وہ ہرگز روک نہ دیں' ہٹا نہ دیں' نہی بانون تاکید (واحد مذکر غائب)۔ تَحۡزَنُوۡنَ: تم غم کھاؤ گے' تم غمگین ہوگے' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: اَلۡاَخِلَّآءُ: دوست' احباب' خَلِیۡلٌ واحد۔

مُسۡلِمِیۡنَ ﴿۶۹﴾ اُدۡخُلُوا الۡجَنَّةَ اَنۡتُمۡ وَ اَزۡوَاجُکُمۡ تُحۡبَرُوۡنَ ﴿۷۰﴾

فرمانبردار | داخل ہو جاؤ | جنت میں | تم | اور تمہاری بیویاں | تمہیں عزت دی جائے گی

فرمانبردار رہے۔ (حکم ہوگا) تم اور تمہاری بیویاں عزت کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

یُطَافُ عَلَیۡهِمۡ بِصِحَافٍ مِّنۡ ذَهَبٍ وَّ اَکۡوَابٍ ۚ وَ فِیۡهَا مَا

پیش کئے جائیں گے | ان کے سامنے | رکابیاں | سونے کی | اور گلاس (بھی) | اور وہاں وہ (سب کچھ) ہوگا

اُن میں سونے کی رکابیوں اور گلاسوں کا دور چلے گا اور وہاں جو جی

تَشۡتَهِیۡهِ الۡاَنۡفُسُ وَ تَلَذُّ الۡاَعۡیُنُ ۚ وَ اَنۡتُمۡ فِیۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۷۱﴾ۚ

جو چاہیں | جی | اور | جو اچھا لگے | آنکھوں کو | اور تم | اس میں | ہمیشہ رہو گے

چاہے اور جو آنکھوں کو اچھا لگے سب موجود ہوگا اور (اے اہل جنت) تم اس میں ہمیشہ رہو گے

وَ تِلۡكَ الۡجَنَّةُ الَّتِیۡۤ اُوۡرِثۡتُمُوۡهَا بِمَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۷۲﴾

اور یہی ہے | وہ جنت | جس کے | تم وارث بنائے گئے ہو | بدلے ان (اعمال) کے | جو تم کرتے تھے

اور یہی وہ جنت ہے جس کے اب تم اپنے اعمال کے صلہ میں وارث و مالک بنا دیئے گئے ہو۔

لَکُمۡ فِیۡهَا فَاکِهَةٌ کَثِیۡرَةٌ مِّنۡهَا تَاۡکُلُوۡنَ ﴿۷۳﴾ اِنَّ الۡمُجۡرِمِیۡنَ

تمہارے لئے | اس میں ہیں | میوے | بہت سے | جن میں سے | تم کھاؤ | بیشک | مجرم لوگ

تمہارے لئے اس میں کثرت سے میوے ہیں جن کو تم کھاؤ گے۔ بیشک گنہگار دوزخ کے

فِیۡ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوۡنَ ﴿۷۴﴾ۚۖ لَا یُفَتَّرُ عَنۡهُمۡ وَ هُمۡ فِیۡهِ

عذاب | دوزخ ہی میں | ہمیشہ رہیں گے | ہلکا نہیں کیا جائے گا | ان پر سے | اور وہ | اسی میں

عذاب میں ہمیشہ کے لئے رہیں گے وہ (عذاب الٰہی) ان سے ہلکا نہ کیا جائے گا اور وہ اس میں

مُبۡلِسُوۡنَ ﴿۷۵﴾ۚ وَ مَا ظَلَمۡنٰهُمۡ وَ لٰکِنۡ کَانُوۡا هُمُ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۷۶﴾

مایوس پڑے رہیں گے | اور ہم نے اُن پر ظلم نہیں کیا | لیکن | وہ خود ہی تھے | ظالم

مایوس ہو کر پڑے رہیں گے۔ اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود ہی ظالم تھے۔

وَ نَادَوۡا یٰمٰلِكُ لِیَقۡضِ عَلَیۡنَا رَبُّكَ ؕ قَالَ اِنَّکُمۡ مّٰکِثُوۡنَ ﴿۷۷﴾

اور وہ پکاریں گے | اے مالک (نامی فرشتے!) | کام تمام کر دے | ہمارا | تیرا رب | وہ کہے گا | بیشک تم | ہمیشہ رہنے والے ہو

اور وہ پکاریں گے اے مالک (فرشتۂ جہنم)! بہتر ہے کہ تیرا رب موت دے کر ہمارا کام ہی تمام کر دے وہ کہے گا کہ تم کو تو یہاں ہمیشہ رہنا ہے۔

لَقَدۡ جِئۡنٰکُمۡ بِالۡحَقِّ وَ لٰکِنَّ اَکۡثَرَکُمۡ لِلۡحَقِّ کٰرِهُوۡنَ ﴿۷۸﴾ اَمۡ اَبۡرَمُوۡۤا

ہم تو لا چکے تمہارے پاس | دین حق | لیکن | تم میں سے اکثر | حق سے | نفرت کرتے تھے | کیا انہوں نے طے کر لی ہے

ہم نے تو تمہارے پاس حق بات پہنچائی مگر تم میں سے اکثر حق بات کو پسند نہیں کیا کرتے تھے۔ کیا انہوں نے کوئی بات

اَمۡرًا فَاِنَّا مُبۡرِمُوۡنَ ﴿۷۹﴾ۚ اَمۡ یَحۡسَبُوۡنَ اَنَّا لَا نَسۡمَعُ سِرَّهُمۡ

کوئی بات | تو بیشک ہم (بھی) | طے کرنے والے ہیں | کیا وہ خیال کرتے ہیں | کہ ہم | نہیں سنتے | اُن کا راز

طے کر لی ہے تو ہم نے بھی طے کر لیا ہے۔ کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کی سرگوشیاں اور

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶۹) جو لوگ ہماری آیات پر ایمان لائے اور فرمانبردار رہے۔

(۷۰) انہیں ارشاد ہوگا کہ تم اور تمہاری بیویاں جنت میں داخل ہو جاؤ۔ تمہیں وہاں بہت عزت سے رکھا جائے گا۔

(۷۱) پھر ان پر پاکیزہ شراب کے بھرے ہوئے سونے کے پیالوں کا دور چلے گا اور جو کچھ ان کے دل کو پسند آئے گا اور خوبصورت نظر آئے گا سب کچھ ملے گا اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(۷۲) اور حکم ہوگا کہ یہی وہ جنت ہے جس کا تمہیں ان اعمال کے بدلے وارث بنایا گیا ہے جو تم دنیا میں کیا کرتے تھے۔

(۷۳) اس میں تمہارے کھانے کو بے شمار جنتی میوے ہیں۔

(۷۴) اور مجرم لوگ ہمیشہ دوزخ کے عذاب میں مبتلا رہیں گے۔

(۷۵) اور ان کے عذاب میں کبھی کمی نہ ہوگی اور ہمیشہ اسی میں ناامید و مایوس رہیں گے۔

(۷۶) اور ہم نے جو انہیں عذاب دیا تو کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ خود ان کے جرموں کے بدلے میں انہیں یہ سزا دی گئی۔

(۷۷) اور وہ دوزخ والے عذاب سے گھبرا کر **مالک** نامی فرشتے (نگرانِ دوزخ) سے درخواست کریں گے کہ اللہ کے ہاں ان کی موت کی سفارش کرے وہ جواب دے گا کہ نہیں تمہیں تو ہمیشہ عذاب میں زندہ رہنا ہے۔

(۷۸) اے کفار مکہ! ہم نے تو تمہارے پاس دین حق (اسلام) بھیج دیا۔ لیکن تم میں سے اکثر لوگوں کو حق پر غصہ آتا ہے۔

(۷۹) کیا ان مکہ کے کفار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کوئی ناپاک تدبیر کرنے کا پکا ارادہ کر رکھا ہے تو بلاشبہ ہم نے بھی ان کو سزا دینے کا پکا ارادہ کر رکھا ہے۔

انعال: **تُحۡبَرُوۡنَ**: تمہاری عزت کرائی جائے گی، تم خوشحال کر دیئے جاؤ گے، تمہارا بناؤ سنگار کرایا جائے گا، مضارع مجہول (جمع مذکر حاضر)۔ **تَشۡتَهِيۡهِ**: وہ اس کو چاہتی ہے، وہ اس کو چاہے گی، مضارع (واحد مونث غائب) ہِ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ **تَلَذُّ**: وہ لذت پکڑے، وہ لذت پکڑتی ہے، پکڑے گی، وہ (جمع مکسر) لذت پائیں، مضارع (واحد مونث غائب)۔ **ظَلَمۡنٰهُمۡ**: ہم نے ان پر ظلم (نہیں) کیا، ہم نے ان پر زیادتی (نہیں) کی، ماضی (جمع متکلم) هُمۡ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ **لَا يُفَتَّرُ**: کم نہیں کیا جائے گا، ہلکا نہیں کیا جائے گا، مضارع مجہول منفی (واحد مذکر غائب)۔ **اَبۡرَمُوۡا**: انہوں نے مضبوط ارادہ کیا، ماضی (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: **اَكۡوَابٌ**: کوزے، آبخورے، پیالے، **كُوۡبٌ** واحد۔ **صِحَافٌ**: رکابیاں، بڑے پیالے، **صَحۡفَةٌ** واحد۔ **كَثِيۡرَةٌ**: بہت، بہت چیزیں، بہت زیادہ، واحد مونث ہے لیکن جمع مونث کے موقع پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے، صفت مشبہ۔ **مَاكِثُوۡنَ**: ٹھہرے رہنے والے، باقی رہنے والے، مراد ہمیشہ رہنے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔ **مُبۡرِمُوۡنَ**: تدبیر کو پختہ کر لینے والے، مضبوط کرنے والے، ٹھہرانے والے (کافروں کی بربادی کے لئے) محکم تدبیر کرنے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔

وَنَجْوٰىهُمْ ۚ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۸۰﴾ قُلْ اِنْ كَانَ

اوران کا مشورہ | کیوں نہیں | اور ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) | اُن کے پاس | لکھتے رہتے ہیں | کہہ دیجئے | اگر ہو

ان کے مشورے نہیں سنتے' کیوں نہیں! حالانکہ ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ان کے پاس ہیں جو لکھتے جاتے ہیں کہہ دیجئے کہ اگر

لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۱﴾ سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ

رحمان کی | کوئی اولاد | تو میں | سب سے پہلے | (اس کی) عبادت کرنے والا ہوتا | پاک ہے | رب | آسمانوں

رحمان کی اولاد ہوتی تو سب سے پہلے میں اس کی عبادت کرتا۔ پاک ہے آسمانوں اور زمین

وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا

اور زمین کا | مالک | عرش کا | اس سے جو | وہ بیان کرتے ہیں | پس چھوڑ دیجئے ان کو | کہ مشغول رہیں

کا رب' عرش کا مالک' ان سب باتوں سے جو یہ بیان کرتے ہیں۔ پس (اے رسول) آپ انہیں چھوڑ دیں کہ فضول باتوں

وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَهُوَ الَّذِيْ

کھیلتے رہیں | یہاں تک کہ | دیکھ لیں | وہ دن جس کا | ان سے وعدہ کیا جاتا ہے | اور وہی ہے | جو

اور کھیلوں میں پڑے رہیں۔ یہاں تک کہ وہ دن آ جائے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔ اور وہی ہے جو

فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ۗ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۴﴾

آسمان میں (بھی) | معبود ہے | اور زمین میں | معبود ہے | اور وہی ہے | حکمت والا | علم والا

آسمان میں بھی معبود ہے اور زمین میں بھی معبود ہے اور وہ بڑا حکمت والا اور علم والا ہے۔

وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ

اور بڑا بابرکت ہے | وہ | جس کیلئے | بادشاہت ہے | آسمانوں | اور زمین کی | اور جو کچھ | ان دونوں کے درمیان ہے

اور بڑی بابرکت ہے وہ ذات' جس کی حکومت آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب پر ہے۔

وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ

اور اسی کے پاس ہے | علم | قیامت کا | اور اسی کی طرف | تم لوٹ کر جاؤ گے | اور اختیار نہیں رکھتے | وہ جن کو

اور اُسی کو قیامت کا علم ہے اور اُسی کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے اور جن کو یہ لوگ اللہ تعالیٰ

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ

وہ پکارتے ہیں | سوائے اس کے | سفارش کا | مگر | وہی جس نے | گواہی دی | حق کی | اور وہ

کے سوا پکارتے ہیں وہ سفارش کا اختیار نہیں رکھتے' البتہ جس کسی نے حق (یعنی توحید) کی گواہی دی ہو اور (یہ شفاعت کرنے والے) اسے

يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ

جانتے تھے | اور اگر | آپ اُن سے پوچھیں | کہ کس نے | پیدا کیا ان کو | تو ضرور کہیں گے | اللہ نے

خوب جانتے بھی ہوں۔ اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ ان کو کس نے پیدا کیا تو ضرور کہیں گے کہ اللہ نے۔

فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۸۷﴾ وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾

پس وہ کہاں | بہکے جا رہے ہیں | اور قسم اس قول کی | کہ اے میرے رب | کہ بیشک یہ ایسے | لوگ ہیں | کہ ایمان نہ لائیں گے

پھر یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں۔ اور (رسولؐ کے) اس قول کی قسم کہ اے میرے رب! یہ (وہ) لوگ ہیں کہ ایمان (ہی) نہیں لاتے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸۰) کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کی ایسی کانا پھوسی اور ناپاک مشورے ہم نہیں سنتے۔ کیوں نہیں! ہم برابر سنتے ہیں اور اس کے علاوہ ہمارے بھیجے ہوئے اعمال لکھنے والے فرشتے ان کے پاس سب کچھ لکھتے رہتے ہیں۔

(۸۱) کہہ دیجئے کہ خدائے رحمٰن کی اگر کوئی اولاد ممکن ہوتو میں سب سے پہلے میں اس کی عبادت کرنے کو تیار ہوں۔

(۸۲) مگر وہ آسمانوں اور زمین اور عرش کا مالک ان خرابیوں سے بالکل پاک ہے جو وہ مشرک اس پر بہتان باندھتے ہیں۔

(۸۳) پس آپ انہیں ان کی شرارت کی حالت میں بکواس، فضول باتوں اور کھیل کود میں لگا رہنے دیجئے یہاں تک کہ وہ قیامت دیکھ لیں جس کا انہیں وعدہ دیا جاتا ہے۔

(۸۴) اور آسمانوں اور زمین میں سب مخلوقات کا وہی حقیقی معبود ہے اور وہ بڑا حکمت والا سب کچھ جانتا ہے۔

(۸۵) اور وہی آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان موجود ہے سب کا حقیقی بادشاہ اور بڑا بابرکت ہے اور قیامت کے قائم ہونے کا بھی اسی کو علم ہے اور اعمال کا جواب دینے کے لئے تم سب اسی کے حضور میں حاضر کئے جاؤ گے۔

(۸۶) اور وہ جھوٹے معبود جن کو وہ مشرک پکارتے ہیں اللہ کو چھوڑ کر سفارش کرنے کا انہیں کوئی اختیار نہیں ہاں اس کو سفارش کرنے کی اجازت دی جائے گی جس نے کلمہ توحید کی خلوص سے شہادت دی جیسے انبیاء وصالحین وملائکہ اور صرف اُن لوگوں کے بارے میں سفارش قبول کی جائے گی جو یقین رکھتے ہیں کہ اللہ ان کا رب ہے۔

(۸۷) اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ ان کو کس نے پیدا کیا ہے تو وہ ضرور یہی کہیں گے کہ اللہ نے۔ پس اللہ کی خالقیت تسلیم کرنے کے باوجود وہ کہاں راہ حق سے بھٹکے جارہے ہیں؟

(۸۸) اور آپ کے اپنی قوم سے شکایت کے طور پر ہمارے دربار میں ''یارب یارب'' پکارنے کی قسم ہے کہ وہ لوگ کبھی ایمان لانے والے نہیں۔

افعال: نَسْمَعُ: ہم (نہیں) سنتے ہیں، مضارع (جمع متکلم)۔ یُلٰقُوْا: وہ ملاقات کریں گے، وہ دیکھ لیں، وہ پالیں، وہ مل جائیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ یَلْعَبُوْا: وہ کھیلتے رہیں، کھیل میں پڑے رہیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: سِرَّهُمْ: ان کا بھید، ان کا راز، سِرَّ مضاف، هُمْ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔ قِیْلِهٖ: اس کا (بسااوقات) کہنا، (قسم ہے) رسول کے اس کہنے کی، قِیْلِ مضاف، هٖ (ضمیر واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔

فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ؕ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾ ع

تو منہ پھیر لو | ان سے | اور کہہ دیجئے | سلام ہے | پس جلد انہیں معلوم ہو جائے گا

پس آپؐ ان سے درگزر کیجئے اور فرما دیجئے کہ تم کو سلام۔ بس ان کو جلد ہی (سب کچھ) معلوم ہو جائے گا۔

سُوْرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا ثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ دخان مکہ میں نازل ہوئی اور | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اس میں اُنسٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ﴿۱﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ إِنَّآ أَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ

حٰمٓ | قسم ہے کتاب | واضح کی | بیشک ہم نے | نازل کیا اس کو | ایک رات میں | جو برکت والی تھی

حا۔ میم قسم ہے اس روشن کتاب کی۔ (کہ) بلاشبہ ہم نے اسے مبارک رات میں نازل فرمایا ہے۔

إِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ﴿۳﴾ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيْمٍ ﴿۴﴾ أَمْرًا

بیشک ہم ہی ہیں | ڈرانے والے | اُسی میں | طے کیا جاتا ہے | ہر ایک | حکم | حکمت والا | جو حکم ہوتا ہے

بیشک ہم (عذاب سے) ڈرانے والے ہیں۔ اس (اہم) رات میں ہر اہم معاملہ کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔ (اور یہ) احکام ہماری

مِّنْ عِنْدِنَا ؕ إِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿۵﴾ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ إِنَّهٗ هُوَ

ہمارے ہاں سے | بیشک ہم ہی ہیں | بھیجنے والے | رحمت کے سبب | آپ کے ربّ کی | بیشک وہی ہے

بارگاہ سے جاری ہوتے ہیں کیونکہ ہم ہی بھیجنے والے ہیں۔ (اور یہ سب) آپ کے ربّ کی رحمت ہے بیشک وہ

السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶﴾ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ إِنْ كُنْتُمْ

سننے والا | جاننے والا | ربّ ہے | آسمانوں | اور زمین کا | اور جو کچھ | ان کے درمیان ہے | اگر ہو تم

سننے والا اور جاننے والا ہے۔ جو آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا رب ہے۔ اگر تم

مُّوْقِنِيْنَ ﴿۷﴾ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ رَبُّكُمْ

یقین کرنے والے | نہیں کوئی معبود | سوائے اس کے | جو زندہ کرتا ہے | اور مارتا ہے | ربّ ہے تمہارا

یقین رکھتے ہو۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے وہی تمہارا

وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْأَوَّلِيْنَ ﴿۸﴾ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ﴿۹﴾ فَارْتَقِبْ يَوْمَ

اور ربّ ہے تمہارے پہلے باپ دادوں کا (بھی) | بلکہ | وہ تو | شک میں ہیں | کھیل رہے ہیں | تو تم انتظار کرو | اس دن کا

اور تمہارے گزشتہ باپ دادا کا رب ہے۔ لیکن یہ لوگ شک میں پڑے کھیل رہے ہیں۔ پس اس دن کا انتظار کیجئے جس دن

تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۰﴾ يَّغْشَى النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ أَلِيْمٌ ﴿۱۱﴾

کہ لائے | آسمان | دھواں | ظاہر | جو ڈھانپ لے | لوگوں کو | یہی ہے | عذاب | دردناک

آسمان سے ایک واضح دھواں ظاہر ہوگا۔ جو لوگوں کو گھیر لے گا یہی دردناک عذاب (کی ابتداء) ہے۔

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ أَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى

اے ہمارے ربّ! | دور کر دے ہم سے | یہ عذاب | بیشک ہم | ایمان لے آئے ہیں | کہاں ہوگی | انہیں | نصیحت

ہم پر سے اس عذاب کو دُور کر دے بلاشبہ ہم ایمان لاتے ہیں۔ اب ان کے لئے نصیحت حاصل کرنے کا موقع

آیت نمبر — آسان تفسیر

(۸۹) پس انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیجئے اور ان سے کہہ دیجئے کہ میرا تم کو سلام ہے پس قیامت کے دن اصل حقیقت ان کو معلوم ہو جائے گی کہ وہ کیسی گمراہی کا شکار تھے۔

سورۃ الدخان

قیامت کے نزدیک زمانے میں آسمان پر ایک دھواں ظاہر ہوگا اس سے آسمان کا وہ گرد و غبار مراد ہے جو اہل مکہ پر عہد رسالت میں بطور عذاب بارش بند ہونے کی وجہ سے ہر طرف دھوئیں کی طرح آنکھوں کے سامنے چھایا ہوا نظر آتا تھا۔ اس سورت میں اس کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) حٰمٓ۔ حروف مقطعات ہیں۔ اس کے معنی اللہ ہی جانتا ہے۔

(۲) قرآن کی قسم ہے جو خدا کے احکام کے بیان کرنے میں واضح کتاب ہے۔

(۳) کہ ہم نے اس قرآن کو مجموعی طور پر برکت والی رات لیلۃ القدر میں لوح محفوظ سے آسمان اول کی طرف نازل کیا اور اسی رات حضورؐ پر مکہ میں نزول قرآن کی ابتدا ہوئی کہ وہاں سے جبرئیلؑ ضرورت کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تھوڑا تھوڑا تئیس (۲۳) سال کی مدت میں نازل کریں کیونکہ اس قرآن کے ذریعہ سے ہم لوگوں کو آخرت کے عذاب سے ڈرانا چاہتے ہیں۔

(۴) اسی برکت والی رات میں ہر ایک حکمت والا کام، رزق و موت اور دنیا کے نظام کے بارے میں دوسرے معاملات علیحدہ علیحدہ کر کے لکھے جاتے ہیں اور نافذ کرنے کے لئے متعلقہ فرشتوں کے حوالہ کر دیئے جاتے ہیں۔

(۵) جو امر ہمارے ہاں سے ہوتا ہے اور اس قرآن کو اس لئے نازل کیا کہ ہمیں آپؐ کو اہل عالم کی طرف رسول بنا کر بھیجنا منظور تھا۔

(۶) اور یہ آپؐ کو رسول بنا کر آپؐ پر قرآن کا نازل کرنا اللہ کی خاص مہربانی ہے بیشک وہی سب کچھ سنتا جانتا ہے۔

(۷) آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان موجود ہے، اللہ سب کو پیدا کرنے والا ہے اس بات کو یقینی جانو اگر تم اللہ کی باتوں پر یقین کرنے والے ہو۔

(۸) پس اس قادر مطلق کے سوا کوئی اور معبود برحق نہیں جو ہر چیز کو زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہی تمہارا بھی پروردگار ہے اور تمہارے پہلے باپ دادوں کا بھی۔

(۹) لیکن وہ کفار شک میں پڑے کھیل رہے ہیں۔

(۱۰) سو آپؐ اس دن کا انتظار کیجئے۔ جس میں عبداللہ بن عباسؓ کی تفسیر کے مطابق قرب قیامت کی نشانی کے طور پر آسمان پر ایک دھواں نظر آئے گا۔

(۱۱) جو سب پر چھا جائے گا۔ کافر و منافق کے دماغ میں داخل ہو کر اسے بے ہوش کر دے گا اور مومن کو اس سے ہلکا سا زکام ہو جائے گا یہی ایک قسم کا دردناک عذاب ہوگا۔ (جبکہ حضرت عبداللہ بن مسعود کی تفسیر کے مطابق اس سے مراد وہ دھواں تھا جو کفار کی تنبیہ کے لئے بارش روک دینے اور تمام فضا کے گرد آلود نظر آنے کی پیشین گوئی تھی۔ یہ دونوں تفسیریں اپنی جگہ درست ہیں)۔

(۱۲) کفار اس وقت شور کریں گے کہ اے رب! یہ عذاب ہم سے دور کر دے ہم تو سچے دل سے ایمان لے آئے ہیں۔

افعال: یُفْرَقُ: الگ کیا جاتا ہے، طے کیا جاتا ہے، فیصلہ کیا جاتا ہے، فیصل کئے جاتے ہیں، مضارع مجہول (واحد مذکر غائب)۔ اِرْتَقِبْ: انتظار کر، راہ دیکھ، امر (واحد مذکر حاضر)۔ اِکْشِفْ: تو دور کر دے، تو کھول دے، امر (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: لَیْلَۃٌ: رات لَیَالِیُّ جمع۔ مُرْسِلِیْنَ: بھیجنے والے، رسول بنانے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔ دُخَانٍ: دھواں، اَدْخِنَۃٌ اور دَوَاخِنُ جمع (دھوئیں کی مزید تفصیل کے لئے لغت ملاحظہ کریں)۔

وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ

حالانکہ آ چکا ان کے پاس | ایک رسول | کھول کر بیان کرنے والا | پھر وہ پھر گئے | اس سے | اور کہنے لگے | کہ سکھایا ہوا

کہاں، حالانکہ ان کے پاس ہمارا رسول مبین آ چکا تھا۔ پھر انہوں نے اس سے منہ پھیر لیا اور کہا کہ یہ کسی کا پڑھایا ہوا

مَّجْنُوْنٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ﴿۱۵﴾

دیوانہ ہے | بیشک ہم | ہٹا دیں گے | اُس عذاب کو | تھوڑی دیر کے لئے | بیشک تم | پھر وہی کرنے والے ہو

دیوانہ ہے۔ بیشک ہم تھوڑے عرصہ کے لئے عذاب کو دور کر دیتے ہیں (لیکن) تم پھر وہی کام کرو گے۔

يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا

جس دن | ہم پکڑیں گے | پکڑ | بڑی سخت | بیشک ہم | انتقام لینے والے ہیں | اور ہم آزما چکے ہیں

جس دن ہم بڑی سختی سے پکڑ لیں گے (اس دن) بے شک ہم بدلہ لے کر چھوڑیں گے۔ اور ہم نے

قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۷﴾ اَنْ اَدُّوْا

ان سے پہلے | قوم | فرعون کو (بھی) | اور آیا تھا ان کے پاس | ایک رسول عزت والا | کہ حوالہ کردو

ان سے پہلے قوم فرعون کو آزمایا اور ان کے پاس ایک معزز رسول آیا جس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ

اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۸﴾ وَاَنْ لَّا تَعْلُوْا

میرے | اللہ کے بندوں کو | بیشک میں | تمہارے لئے | ایک رسول ہوں | امانت دار | اور یہ کہ | تم سرکشی نہ کرو

کے بندوں کو میرے حوالے کر دو بیشک میں تمہارے پاس (اللہ کا) بھیجا ہوا اور قابل اعتماد ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے مقابلہ

عَلَى اللّٰهِ اِنِّيْ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۹﴾ وَاِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ

اللہ کے خلاف | بیشک میں آیا ہوں تمہارے پاس | ایک دلیل واضح (لے کر) | اور بیشک میں نے | پناہ لی ہے | اپنے رب

میں سرکشی نہ کرو میں تمہارے سامنے ایک کھلی دلیل پیش کرتا ہوں۔ اور بیشک میں اپنے اور تمہارے ربّ

وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ﴿۲۰﴾ وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِيْ فَاعْتَزِلُوْنِ ﴿۲۱﴾

اور تمہارے رب کی | (اس بات سے) کہ تم مجھے سنگسار کر دو | اور اگر | تم ایمان نہیں لاتے | میری (بات پر) | تو مجھ سے الگ ہو جاؤ

کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ تم مجھے سنگسار کر دو۔ اور اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے تو میری راہ سے ہٹ جاؤ۔

فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۲۲﴾ فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ

تو اس نے پکارا | اپنے رب کو | کہ یہ لوگ | مجرم ہیں | (حکم ہوا) کہ لے جا | میرے بندوں کو

پھر موسیٰ نے اپنے رب سے دعا کی کہ یہ مجرم لوگ ہیں۔ پھر (موسیٰ کو حکم ہوا کہ) میرے بندوں کو

لَيْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۴﴾

رات کے وقت | بیشک تمہارا | تعاقب ہوگا | اور چھوڑ دے | سمندر کو | رُکا ہوا | بیشک وہ | لشکر | ڈوبنے والے ہیں

راتوں رات لے کر نکل جاؤ یقیناً تمہارا تعاقب کیا جائے گا۔ اور تم دریا کو رُکا ہوا چھوڑ دینا۔ بلاشبہ ان کا لشکر غرق ہو کر رہے گا۔

كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۲۵﴾ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۲۶﴾

کتنے | چھوڑے انہوں نے | باغات | اور چشمے | اور کھیتیاں | اور مقام | عمدہ

تو وہ لوگ کتنے ہی باغ اور چشمے چھوڑ گئے۔ اور کھیتیاں اور عمدہ مقامات۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۳) بھلا اس وقت انہیں کیا نصیحت ہوگی حالانکہ ہمارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے احکام کو کھول کر بیان کرنے والے ان کے پاس آ چکے تھے۔

(۱۴) تو ان لوگوں نے ان سے انکار کیا' سرکشی کی اور کہنے لگے کہ یہ کسی کا سکھایا ہوا دیوانہ ہے جو ایسی عجیب بہکی بہکی باتیں کرتا ہے۔

(۱۵) حکم ہوگا کہ ہم اس عذاب کو تھوڑی دیر کے لئے تم سے ضرور ہٹا دیں گے لیکن تم اپنے وعدے پر پکے رہنے والے نہیں تم پھر وہی پہلی سی شرارت کرنے لگو گے۔

(۱۶) قیامت کے دن ہم بڑی سختی سے ان کو پکڑیں گے اس دن ہم ان کی نافرمانی کا بدلہ لئے بغیر نہ چھوڑیں گے۔ (ابن مسعودؓ کی تفسیر کے مطابق وہ بڑی پکڑ' غزوہ بدر میں کفار مکہ کی شکست فاش تھی)۔

(۱۷) اور ہم تو ان سے پہلے قوم فرعون کو آزما چکے اور ان کے پاس ہمارے اولوالعزم پیغمبر حضرت موسیٰ بھی آ چکے تھے۔

(۱۸) انہوں نے آ کر ان سے فرمایا کہ تم اللہ کے بندوں یعنی میری قوم بنی اسرائیل کو میرے حوالے کر دو۔ اور بلاشبہ میں تمہاری طرف اللہ کا امانت دار رسول ہوں کہ لفظ بلفظ اس کا پیغام تم تک پہنچاتا ہوں۔

(۱۹) اور تم اللہ کے حکم سے سرکشی' انکار نہ کرو میں تمہارے پاس اپنی رسالت کی کھلی دلیل پیش کرتا ہوں۔

(۲۰) اور تم جو مجھے پتھر مار کر ہلاک کرنے کی دھمکی دیتے ہو میں نے اس سے اللہ کی پناہ لے لی ہے جو میرا اور تمہارا پروردگار ہے۔

(۲۱) اور اگر تم میری بات پر یقین نہیں کرتے تو تم مجھ سے علیحدہ ہو جاؤ مجھے میرے کام سے نہ روکو کہ میں بنی اسرائیل کو اپنے ساتھ مصر سے نکال کر واپس سرزمین شام لے جاؤں۔

(۲۲) پس حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ یہ تو مجرم لوگ ہیں میری کوئی بات مانتے ہی نہیں۔

(۲۳) حکم ہوا کہ میرے بندوں بنی اسرائیل کو ہمراہ لے کر راتوں رات مصر سے شام کی طرف لے چلو فرعون یقیناً تمہارا پیچھا کرے گا۔

(۲۴) اور جس طرح سمندر کا پانی پھٹ کر دونوں طرف رکا ہوا ہے اور درمیان میں خشک راستہ بنا ہوا ہے اس کو اسی حالت میں رہنے دو کہ لشکر فرعون راستہ خشک دیکھ کر اس میں داخل ہو جائے اور ہم اسے غرق کر دیں بلاشبہ وہ اب ڈوبنے ہی والا ہے چنانچہ وہ لشکر سمندر میں داخل ہوا اور سمندر کا پانی دو طرف سے باہم مل گیا اور فرعون کا لشکر غرق ہو گیا۔

(۲۵) اور وہ اپنے پیچھے کتنے باغ اور چشمے چھوڑ گئے۔

(۲۶) اور کھیتیاں اور عمدہ مکانات۔

افعال: اَدُّوْا: تم حوالے کرو' سپرد کرو' امر (جمع مذکر حاضر)۔ نَبْطِشُ: ہم سختی سے پکڑیں گے' مضارع (جمع متکلم)۔ اُتْرُكِ: تو چھوڑ' امر (واحد مذکر حاضر)۔ اِعْتَـزِلُـوْنَ: تم مجھ سے پرے ہو جاؤ' تم مجھ کو چھوڑ دو' امر (جمع مذکر حاضر)' ن وقایہ ی ضمیر (واحد متکلم) محذوف۔ تَـرْجُـمُـوْنِ: (کہ) تم مجھے پتھر مار مار کر ہلاک کر دو' مضارع (جمع مذکر حاضر)' ی ضمیر (واحد متکلم) محذوف ہے۔ تَرَكُوْا: انہوں نے چھوڑا' ماضی (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: عَآئِدُوْنَ: پھر کرنے والے' پلٹنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ كَاشِفُوْا: (عذاب کو) دور کرنے والے' ٹالنے والے' دفع کرنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ مُـعَـلَّمٌ: سکھایا ہوا' تعلیم دیا ہوا' اسم مفعول (واحد مذکر)۔ جُـنْـدٌ: لشکر' فوج' جُـنُـوْدٌ جمع۔ رَهْوًا: خشک' تھما ہوا' ساکن۔ مُتَّبَعُوْنَ: وہ لوگ جن کی پیروی کی جائے یا پیچھا کیا جائے' اسم مفعول (جمع مذکر)۔

وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ۝٢٧ كَذٰلِكَ ۣ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝٢٨
اور نعمتیں | وہ تھے جس میں | مزے اُڑاتے | اسی طرح (ہوا) | اور ہم نے وارث کر دیا ان کا | ایک دوسری قوم کو
اور آسائش کے سامان جن میں وہ مزے سے رہتے تھے' یہ بات اسی طرح ہے' اور ہم نے ایک دوسری قوم کو ان کا وارث بنا دیا'

فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ۝٢٩ وَلَقَدْ نَجَّيْنَا
پس نہ روئے | اُن پر | آسمان | اور زمین | اور نہ ان کو مہلت دی گئی | اور ہم نے نجات دی
پھر نہ ان پر آسمان رویا اور نہ زمین' اور نہ ہی ان کو مہلت دی گئی۔ اور بیشک ہم نے

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ۝٣٠ مِنْ فِرْعَوْنَ ۭ اِنَّهٗ كَانَ
بنی اسرائیل کو | ذلّت والے عذاب سے | (یعنی) فرعون سے | بیشک وہ | تھا
بنی اسرائیل کو ذلّت کے عذاب سے بچا لیا۔ (یعنی) فرعون (کے ظلم و ستم) سے۔ بیشک وہ

عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ۝٣١ وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰي عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝٣٢
سرکش | حد سے بڑھنے والوں میں | اور ہم نے انہیں چُن لیا | اپنے علم سے | تمام جہان والوں پر
سرکش اور حد سے نکل جانے والوں میں سے تھا۔ اور ہم نے ان کو اپنے علم کی رو سے (اپنے زمانے کی) تمام مخلوق پر برتری عطا کی۔

وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰۗـؤٌا مُّبِيْنٌ ۝٣٣ اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ
اور ہم نے دیں انہیں | نشانیاں | جن میں تھی | آزمائش | کھلی | بیشک | یہ لوگ
اور ہم نے ان کو ایسی نشانیاں عطا کی تھیں جن میں واضح آزمائش تھی۔ بیشک یہ (کفار)

لَيَقُوْلُوْنَ ۝٣٤ اِنْ هِىَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ۝٣٥
کہتے ہیں | نہیں یہ | مگر ہماری موت | ایک ہی بار | اور ہم نہیں | دوبارہ اُٹھائے جانے والے
کہتے ہیں۔ کہ ہم کو تو بس ایک ہی بار مرنا ہے اور ہم کو دوبارہ نہیں اٹھایا جائے گا۔

فَاْتُوْا بِاٰبَاۗىِٕنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٣٦ اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ
پس لے آؤ | ہمارے باپ دادوں کو | اگر تم ہو | سچے | کیا وہ | بہتر ہیں | یا
بھلا ہمارے باپ دادوں کو (تو زندہ کر کے) لے آؤ اگر تم سچے ہو۔ بھلا (قوت و طاقت میں) یہ لوگ بہتر ہیں یا

قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَّالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ اَهْلَكْنٰهُمْ ۡ اِنَّهُمْ كَانُوْا
قوم | تبّع | اور وہ لوگ جو | ان سے پہلے ہوئے | ہم نے ہلاک کر دیا انہیں | بیشک وہ | تھے
تبّع کی قوم اور وہ لوگ جو ان سے پہلے گزر چکے' ہم نے ان سب کو ہلاک کر دیا بیشک وہ بڑے

مُجْرِمِيْنَ ۝٣٧ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا
مجرم لوگ | اور نہیں پیدا کیا ہم نے | آسمانوں | اور زمین کو | اور جو کچھ | ان دونوں کے درمیان ہے
مجرم تھے۔ اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے

لٰعِبِيْنَ ۝٣٨ مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٣٩
کھیل کے طور پر | ہم نے نہیں پیدا کیا انہیں | مگر | حکمت کے تحت | لیکن | اکثر ان میں سے | نہیں جانتے
بے کار نہیں بنایا ہے اور ہم نے ان کو ایک حکمت کے تحت پیدا کیا ہے لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۷) اور عیش و آرام کے ساز و سامان جن میں وہ مزے اڑایا کرتے تھے سب دنیا میں چھوڑ گئے۔

(۲۸) یونہی ہوا اور ان کے بعد ایک دوسری قوم (بنی اسرائیل) کو ہم نے بعد کے زمانہ میں ان کا وارث بنا دیا۔

(۲۹) پس چونکہ وہ کفر کی حالت میں ہلاک ہوئے اس لئے ان پر آسمان اور زمین یا اس کی بسنے والی مخلوق میں سے کوئی نہ رویا اور نہ انہیں کچھ مہلت ہی ملی۔

(۳۰) اور بنی اسرائیل کو اس ذلت کے عذاب سے ہم نے نجات دے دی۔

(۳۱) جو انہیں فرعون کے ہاتھوں پہنچ رہا تھا کہ ان کے لڑکوں کو قتل کرا دیتا اور لڑکیوں کو بیگار کے لئے زندہ رہنے دیتا تھا۔ بلاشبہ وہ بڑا سرکش اور حد سے بڑھ کر ظالم تھا۔

(۳۲) اور ہم نے اپنے علم کے مطابق بنی اسرائیل کو اس زمانے کے دوسرے لوگوں کے مقابلے میں چن لیا تھا کہ ان میں نبوت اور حکومت کا سلسلہ جاری کر دیا۔

(۳۳) اور ہم نے حضرت موسیٰ کے ذریعہ سے ان کو اپنی قدرت کی نشانیاں (من وسلویٰ' بادل کا سایہ وغیرہ) عطا کیں جن میں ان کی واضح' کھلم کھلا آزمائش تھی کہ کون ہماری نعمت کا شکر کرتا ہے اور کون ناشکری۔

(۳۴) بلاشبہ یہ کفار مکہ تو یوں کہتے ہیں۔

(۳۵) کہ نہ تو ہماری اس دنیاوی موت کے سوا کوئی اور موت آنی ہے اور نہ ہم اس موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے والے ہیں۔

(۳۶) پس مسلمانو! اگر تمہارا موت کے بعد دوبارہ اٹھنے کا دعویٰ صحیح ہے تو ہمارے باپ دادوں کو ابھی زندہ کر کے دکھاؤ تو ہم بھی یقین کریں۔

(۳۷) تو کیا دنیاوی زور اور طاقت میں یہ مکہ والے زیادہ ہیں یا **تُبَّعِ حِمیَری** شاہ یمن کی قوم سے' جنہیں یہ اہل عرب خوب جانتے ہیں جو موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کے منکر تھے اور وہ لوگ جو ان سے پہلے گزر چکے مثلاً عاد و ثمود وغیرہ؟ کہ ہم نے ان سب کو ان کی سرکشی کی وجہ سے ہلاک کر دیا تو ان اہل مکہ کا ہلاک کرنا ہم پر کیا مشکل ہے۔

(۳۸) اور ہم نے آسمانوں اور زمین اور ان سب مخلوقات کو جو ان کے درمیان موجود ہیں فضول نہیں پیدا کیا۔

(۳۹) بلکہ ہم نے ان کو ایک حقیقی حکمت سے پیدا کیا ہے جس کے نتائج آخرت میں ظاہر ہوں گے۔ لیکن اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے۔

افعال: بَكَتْ: وہ روئی' ماضی (واحد مونث غائب)۔ اِخْتَرْنٰهُمْ: ہم نے ان کو پسند کر لیا' ماضی (جمع متکلم) هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ خَلَقْنٰهُمَا: ہم نے ان دونوں کو بنایا' ہم نے ان دونوں کو پیدا کیا' ماضی (جمع متکلم) هُمَا ضمیر (تثنیہ مذکر غائب)۔

اسماء: عَالِيًا: سرکش' متکبر' جبر کرنے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ فٰكِهِيْنَ: آرام پانے والے' مزہ اڑانے والے' خوش طبعی کرنے والے (مسلمانوں کا مذاق بنا کر) مزے اڑانے والے یا دل لگی کرنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ مُنْظَرِيْنَ: مہلت یافتہ' مہلت دیئے ہوئے' ڈھیل دیئے ہوئے' اسم مفعول (جمع مذکر)۔ تُبَّعٍ: تبع' شاہان یمن کا لقب ہے' یمن کے اس بادشاہ کا لقب جو حضر موت' سبا اور حمیر پر قابض تھا۔ مُنْشَرِيْنَ: جلائے ہوئے' دوبارہ زندہ کئے ہوئے' اسم مفعول (جمع مذکر)۔

إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيقَاتُهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٤٠﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى

بیشک | دن | فیصلہ کا | ان کا وعدہ ہے | سب کا | جس دن | کام نہ آئے گا | کوئی دوست

بلاشبہ فیصلہ کا دن ان سب کا مقررہ وقت ہے۔ جس دن کوئی دوست کسی دوست

عَنْ مَوْلًى شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ﴿٤١﴾ إِلَّا مَنْ رَحِمَ اللَّهُ

کسی دوست کے | کچھ بھی | اور نہ انہیں | مدد ملے گی | مگر | جس پر | رحم کیا | اللہ نے

کے کچھ کام نہ آئے گا۔ نہ ان لوگوں کو مدد پہنچے گی مگر جس پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے

إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٤٢﴾ إِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّومِ ﴿٤٣﴾ طَعَامُ

بیشک وہی | بڑا زبردست | نہایت رحم والا ہے | بیشک | درخت | تھوہر کا | طعام ہے

بیشک وہ بڑا زبردست اور رحم والا ہے۔ بیشک زقوم کا درخت۔ گنہگاروں کا

الْأَثِيمِ ﴿٤٤﴾ كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ ﴿٤٥﴾ كَغَلْيِ الْحَمِيمِ ﴿٤٦﴾

گنہگار کا | پگھلے ہوئے تانبے کی طرح | کھولتا رہے گا | پیٹوں میں | جیسے کھولتا ہے | گرم پانی

کھانا ہوگا جیسے پگھلا ہوا تانبا' پیٹوں میں (اسی طرح) کھولے گا جیسے کھولتا ہوا گرم پانی۔

خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ إِلَىٰ سَوَاءِ الْجَحِيمِ ﴿٤٧﴾ ثُمَّ صُبُّوا فَوْقَ رَأْسِهِ

پکڑلو اسے | پھر کھینچو اسے | دوزخ کے بیچ تک | پھر | انڈیل دو | اس کے سر پر

(حکم ہوگا) اس کو پکڑ لو اور گھسیٹتے ہوئے دوزخ کے بیچ تک لے جاؤ۔ پھر اس کے سر پر' کھولتا ہوا پانی

مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ ﴿٤٨﴾ ذُقْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ﴿٤٩﴾ إِنَّ هَٰذَا

عذاب | کھولتے پانی کا | چکھ | بیشک تو | بڑا عزت والا | بزرگی والا تھا | بیشک یہی ہے

عذاب دینے کے لئے انڈیل دو۔ (اور کہا جائے گا) چکھ اس کا مزہ' تو بڑا معزز و شریف بنا پھرتا تھا۔ بلاشبہ یہ وہی کچھ ہے

مَا كُنْتُمْ بِهِ تَمْتَرُونَ ﴿٥٠﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ﴿٥١﴾

جس کی نسبت تم | شک کرتے تھے | بیشک | پرہیزگار لوگ | امن کے مقام میں ہوں گے

جس کے بارے میں تم شک میں پڑے تھے۔ بیشک پرہیزگار لوگ امن کی جگہ میں ہوں گے۔

فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٥٢﴾ يَلْبَسُونَ مِنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ

باغات میں | اور چشموں میں | پہنیں گے | باریک ریشم | اور گاڑھا ریشم

باغوں اور چشموں میں۔ باریک اور دبیز ریشمی کپڑے پہنے ہوئے آمنے سامنے

مُتَقَابِلِينَ ﴿٥٣﴾ كَذَٰلِكَ وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُورٍ عِينٍ ﴿٥٤﴾ يَدْعُونَ

آمنے سامنے بیٹھے ہوئے | اسی طرح (ہوگا) | اور ہم بیویاں بنا دیں گے ان کی | بڑی آنکھوں والی حوریں | وہ منگوائیں گے

بیٹھے ہوں گے (وہاں) یوں ہی ہوگا۔ اور ہم (دلکش) بڑی آنکھوں والی حوریں ان کی بیویاں بنا دیں گے۔

فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ ﴿٥٥﴾ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا

اس میں | ہر قسم کا | میوہ | اطمینان سے | نہ چکھیں گے | وہاں | (مزہ) موت کا | سوائے

(اور) وہاں وہ بڑے اطمینان سے ہر قسم کے میوے طلب کرتے ہوں گے۔ وہاں وہ پہلی (دنیا کی) موت کے سوا کسی موت

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۰) بلاشبہ فیصلہ کا دن (قیامت) ان سب کی پوچھ گچھ' حساب کتاب اور جزائے اعمال کے لئے مقرر ہے۔
(۴۱) جس میں کوئی دوست کسی دوست کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور نہ انہیں کوئی مدد ملے گی۔
(۴۲) ہاں اس کو مدد ملے گی جس پر اللہ رحم کرے گا بیشک وہی ہے بڑا زبردست نہایت رحم والا۔
(۴۳) بلاشبہ تھوہر کا درخت۔
(۴۴) قیامت کے روز گنہ گاروں کا کھانا ہوگا۔
(۴۵) جو دوزخیوں کے پیٹوں میں جا کر پگھلے ہوئے تانبے کی طرح جوش مارے گا۔
(۴۶) ایسا کھولے گا جیسا کہ پکتا ہوا پانی۔
(۴۷) حکم ہوگا کہ مجرم کو پکڑلو اور اسے دھکیل کر دوزخ کے بالکل درمیان لے جاؤ۔
(۴۸) پھر اس کے سر پر کھولتا ہوا پانی انڈیل دو۔
(۴۹) پھر اسے بطور طنز ارشاد ہوگا کہ تو تو بڑا عزت و احترام والا تھا اس عذاب کا مزہ چکھ۔
(۵۰) بے شک یہی عذاب آخرت ہے جس کی نسبت تم دنیا میں شک رکھتے تھے۔
(۵۱) بلاشبہ خدا سے ڈرنے والے مومن لوگ ہی آخرت میں امن و آرام کے مقام میں ہوں گے۔
(۵۲) یعنی جنت کے باغات اور چشموں میں ہوں گے۔
(۵۳) وہاں باریک اور گاڑھے ریشم کا لباس پہنے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔
(۵۴) یونہی ہوگا اور ان سچے ایمان والوں کا بڑی بڑی آنکھوں والی جنتی حوروں سے ہم نکاح کردیں گے۔
(۵۵) اور وہ وہاں ہر قسم کے جنتی میوے بڑے امن و اطمینان سے طلب کریں گے۔

افعال: اِعْتِلُوْهُ: اس کو دھکیل کر لے جاؤ' اس کو سختی سے کھینچو' امر (جمع مذکر حاضر) ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ صُبُّوْا: تم بہاؤ' تم اوپر سے ڈالو' امر (جمع مذکر حاضر)۔ يَغْلِيْ: وہ کھولے گا' جوش مارے گا' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ ذُقْ: تو چکھ' امر (واحد مذکر حاضر)۔ زَوَّجْنٰهُمْ: ہم نے ان کو بیاہ دیا' ماضی (جمع متکلم) هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: مَوْلٰى: دوست' اسم مفرد' مَوَالِيْ جمع۔ مِيْقَاتُهُمْ: ان کا مقرر وقت' ان کی میعاد مقررہ' مِيْقَاتُ مضاف' هُمْ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔ غَلْيٌ: (اگر پانی' دیگ کا) جوش مارنا' ابلنا' مصدر ہے۔ حُوْرٌ: حوریں' حَوْرَاءُ واحد۔

الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ ۚ وَوَقَاهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿٥٦﴾ فَضْلًا

پہلی موت کے | اور (اللہ) بچائے گا انہیں | عذاب | دوزخ سے | یہ فضل ہوگا

کا مزہ تک نہ چکھیں گے اور اللہ ان کو دوزخ کے عذاب سے بچا لے گا۔ یہ سب آپ

مِّن رَّبِّكَ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٥٧﴾ فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ

آپ کے ربّ کا | یہی ہے | وہ | کامیابی | بہت بڑی | پس ہم نے آسان کردیا اس (قرآن) کو

کے ربّ کا فضل ہے، یہی سب سے بڑی کامیابی ہے، پس ہم نے یہ قرآن

بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٥٨﴾ فَارْتَقِبْ إِنَّهُم مُّرْتَقِبُونَ ﴿٥٩﴾ ع ۳ ۱۷ ۱۶

آپ کی زبان میں | تاکہ وہ | نصیحت حاصل کریں | پس آپ انتظار کریں | بیشک وہ (بھی) | انتظار کررہے ہیں

آپ کی زبان میں آسان کر دیا تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ سو آپ انتظار کیجئے وہ بھی انتظار کر رہے ہیں

سُورَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعٌ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّ اَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ جاثیہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | سینتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حمٓ ﴿١﴾ تَنزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿٢﴾

حٰمٓ | نازل کی ہوئی ہے | یہ کتاب | اللہ کی طرف سے | جو بڑا زبردست | حکمت والا ہے

حا۔ میم۔ اس کتاب کا نزول اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے جو زبردست حکمت والا ہے۔

إِنَّ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٣﴾ وَفِي خَلْقِكُمْ

بیشک | آسمانوں میں | اور زمین میں | نشانیاں ہیں | ایمان والوں کے لئے | اور | (خود) تمہاری پیدائش میں

بیشک آسمانوں میں اور زمین میں ایمان والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ اور تمہاری پیدائش میں

وَمَا يَبُثُّ مِن دَابَّةٍ آيَاتٌ لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿٤﴾ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ

اور جو وہ پھیلاتا ہے | جانوروں میں سے | نشانیاں ہیں | یقین کرنے والوں کے لئے | اور بدل کر آنے میں | رات

اور ان جانوروں میں جو اُس نے پھیلا رکھے ہیں یقین رکھنے والوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔ اور رات اور دن کے یکے بعد دیگرے

وَالنَّهَارِ وَمَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِن رِّزْقٍ فَأَحْيَا

اور دن کے | اور اس میں | جو نازل کیا | اللہ نے | آسمان سے | رزق (پانی) | پھر زندہ کردیا

آنے میں اور اس رزق میں جو اللہ تعالیٰ آسمان سے اُتارتا ہے پھر جس سے زمین کو مردہ

بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ آيَاتٌ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٥﴾

اس سے | زمین | اس کی موت کے بعد | اور بدل کرلانے میں | ہواؤں کے | نشانیاں ہیں | عقلمندوں کے لئے

ہو جانے کے بعد زندہ کرتا ہے اور ہواؤں کے بدلتے رہنے میں اُن لوگوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں جو سمجھ سے کام لیتے ہیں۔

تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۖ فَبِأَيِّ

یہ | آیتیں ہیں | اللہ کی | ہم پڑھتے ہیں جن کو | آپ پر | بالکل ٹھیک | پس کس (یہ لوگ)

یہ اللہ تعالیٰ کی آیتیں ہیں جو ہم ٹھیک ٹھیک آپ کو سناتے ہیں۔ پھر

آیت نمبر ‏ آسان تفسیر

(٥٦) اور انہیں اس دنیاوی موت کے سوا، اور کوئی موت نہیں آئے گی اور اللہ انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے گا۔

(٥٧) یہ ان پر اللہ کا فضل ہوگا اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

(٥٨) پس اس قرآن کو ہم نے آپ کی زبان عربی میں آسان کردیا ہے تاکہ اہل مکہ ہم زبان ہونے کی وجہ سے اس سے نصیحت حاصل کریں اور پھر باقی دنیا تک پہنچائیں۔

(٥٩) پس آپ عذاب کا وعدہ پورا ہونے تک انتظار کیجئے وہ لوگ بھی آپ پر کوئی مصیبت آپڑنے کا انتظار کر رہے ہیں۔

سورۃ الجاثیہ

جاثیہ عربی میں گھٹنے ٹیکنے والی کو کہتے ہیں۔ چونکہ اس سورت میں قیامت کے روز خوف ودہشت سے ہر ایک امت کے گھٹنے ٹیکنے کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(١) یہ حروف مقطعات ہیں۔ ان کے معنی اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

(٢) کہ یہ قرآن اللہ کا نازل کیا ہوا ہے جو بڑا غالب حکمت والا ہے۔

(٣) ایمان والوں کے لئے آسمانوں اور زمین کی ہر ایک چیز کمال قدرت الٰہی پر دلالت کرتی ہے۔

(٤) اور خود انسان اور تمام جانداروں کی پیدائش میں جو اس دنیا میں اللہ نے پھیلا رکھے ہیں اہل یقین کے لئے قدرت الٰہی کی نشانیاں موجود ہیں۔

(٥) اور رات دن کے ادل بدل کرآنے اور آسمان سے بارش برسا کر پانی کے ذریعہ سے خشک زمین کو سرسبز کرنے اور ہواؤں کے رخ بدلنے میں بھی عقلمندوں کے لئے خدا کی قدرت کی نشانیاں موجود ہیں۔

افعال: وَقَاهُمْ: وہ ان کو بچالے گا، محفوظ رکھے گا، ماضی بمعنی مستقبل (واحد مذکر غائب)، هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ لَا يَذُوْقُوْنَ: وہ نہیں چکھیں گے، مضارع منفی (جمع مذکر غائب)۔ يَسَّرْنٰهُ: ہم نے اس (قرآن) کو آسان کردیا، سہل کردیا، ماضی (جمع متکلم)، ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ يَبُثُّ: وہ پھیلاتا ہے، متفرق، منتشر کرتا ہے، وہ پراگندہ کرتا ہے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: لِسَانِكَ: تیری بولی میں، لِسَانِ مضاف، كَ (ضمیر واحد مذکر حاضر) مضاف الیہ۔ مَوْتَةَ: موت، اسم ہے۔ مُرْتَقِبُوْنَ: انتظار کرنے والے، دیکھنے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔

حَدِيْثٍۢ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝۶ وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ

بات پر | بعد اللہ | اور اس کی آیتوں کے | وہ ایمان لائیں گے | تباہی ہے | ہر | سخت جھوٹے

اللہ تعالیٰ اور اس کی آیتوں کو چھوڑ کر کن باتوں پر ایمان لائیں گے۔ ہر جھوٹے گنہگار کے لئے

اَثِيْمٍ ۝۷ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ

گنہگار کے لئے | جو سنتا ہے | اللہ کی آیتوں کو | جو پڑھی جاتی ہیں | اس پر | پھر | اصرار کرتا ہے

ہلاکت ہے جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جو اس کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں سنتا ہے پھر غرور سے اپنی ضد پر

مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝۸

تکبر کرتے ہوئے | گویا کہ | اس نے انہیں سنا ہی نہیں | پس اُسے خوشخبری دو | عذاب | دردناک کی

یوں اڑا رہتا ہے' گویا اس نے سنا ہی نہیں۔ پس آپؐ اُسے ایک دردناک عذاب کی بشارت دیجئے۔

وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْـًٔا ِاتَّخَذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ

اور جب | وہ جان لے | ہماری آیتوں میں سے | کچھ | تو اڑاتا ہے اس کا مذاق | یہی لوگ ہیں

اور جب ہماری آیتوں کا اسے کچھ علم ہوتا ہے تو اس کا مذاق اُڑاتا ہے' انہیں لوگوں

لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝۹ مِنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ

جن کے لئے ہے عذاب | ذلّت کا | ان کے آگے ہے | دوزخ | اور کام نہ آئے گا | ان کے

کے لئے ذلّت کا عذاب ہے۔ ان کے آگے دوزخ ہے اور جو کچھ انہوں نے (دنیا میں)

مَّا كَسَبُوْا شَيْـًٔا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَاۗءَ ۚ وَلَهُمْ

جو انہوں نے کمایا تھا | کچھ بھی | اور نہ وہ | جن کو انہوں نے بنالیا تھا | سوائے | اللہ کے | کارساز | اور ان کے لئے

کمایا ان کے کچھ کام نہ آئے گا' اور نہ وہ دوست کسی کام آئیں گے جو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا بنا رکھے ہیں اور ان

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝۱۰ ھٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ

عذاب ہے | بڑا | یہ | ہدایت ہے | اور جو لوگ | منکر ہیں | اپنے رب کی آیتوں کے | ان کے لئے

کے لئے بڑا عذاب ہے۔ یہ (قرآن تو سراسر) ہدایت ہے اور جو لوگ اپنے رب کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں اُن

عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝۱۱ اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ

عذاب ہے | دردناک عذاب میں سے | اللہ (ہی) ہے جس نے | تابع کر دیا | تمہارے لئے | سمندر کو | تاکہ چلیں

کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے سمندر کو تمہارے لئے قابو میں کر دیا تاکہ اس کے

الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۱۲

کشتیاں | اس میں | اس کے حکم سے | اور تاکہ تم تلاش کرو | اس کا فضل | اور تاکہ تم | شکر کرو

حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تاکہ تم اس کے فضل سے (روزی) کو تلاش کرو اور تاکہ تم شکر ادا کرتے رہو

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا

اور تابع کر دیا اس نے | تمہارے لئے جو کچھ | آسمانوں میں | اور جو کچھ | زمین میں ہے | سب

اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ نے اپنے حکم سے تمہارے کام پر مامور

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶) یہ جو ہم آپ پر وحی نازل کر رہے ہیں یہ ہماری بالکل سچی آیتیں ہیں پس اگر کفار ان پر ایمان نہیں لاتے تو اس کے بعد اور کس بات پر ایمان لائیں گے۔

(۷) ہر جھوٹے مجرم کا انجام تباہی ہے۔

(۸) جو خدا کی آیتیں سن کر بھی اپنی سرکشی پر ضد کرتا ہے۔ گویا کہ اس نے انہیں سنا ہی نہیں۔ پس ایسے سرکش کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے۔

(۹) جب اس کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ قرآن کی آیت ہے تو اس سے مذاق کرتا ہے ایسے منکرین کو قیامت میں عذاب بھی سخت ہوگا۔

(۱۰) پس ان کے آگے ان کے لئے دوزخ تیار ہے اور جو مال و دولت وہ دنیا میں کماتے رہے نہ تو وہی ان کے کچھ کام آئے گا اور نہ ان کے جھوٹے معبود ہی کچھ کام آئیں گے جنہیں وہ اللہ کے سوا اپنا کارساز سمجھے ہوئے تھے اور انہیں بہت بڑا عذاب ہوگا۔

(۱۱) یہ قرآن تو سراسر ہدایت ہے جو کوئی اس پر ایمان نہیں لاتا اس کے لئے آخرت میں دردناک عذاب تیار ہے۔

(۱۲) اللہ ہی نے سمندر کو تمہارے تابع کر دیا تاکہ اس کے حکم سے اس میں بحری جہاز چل سکیں اور تم بحری تجارت و شکار سے اپنی روزی حاصل کر سکو جو اللہ کا فضل ہے اور اس کا شکر کرو۔

افعال: اِتَّخَذَهَا: اس نے ٹھہرالیا ہے اس کو ماضی (واحد مذکر غائب) هَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔ يَسْمَعُ: وہ سنتا ہے مضارع (واحد مذکر غائب)۔ يُصِرُّ: وہ اصرار کرتا ہے ضد کرتا ہے جم جاتا ہے مضارع (واحد مذکر غائب)۔

مِّنْهُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿١٣﴾ قُل لِّلَّذِينَ

اپنی طرف سے | بیشک | اس میں | نشانیاں ہیں | اُن لوگوں کے لئے | جو غور وفکر کرتے ہیں | کہہ دیجئے | ان سے

کر رکھا ہے بیشک اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو غور و فکر کرتے ہیں۔ جو لوگ ایمان لا چکے ہیں ان سے

آمَنُوا يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ أَيَّامَ اللَّهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا

جو ایمان لائے | کہ معاف کردیں | اُن کو جو | اُمید نہیں رکھتے | اللہ کے ایام (حساب) کی | تاکہ وہ بدلہ دے | ایک قوم کو

کہہ دیجئے کہ ان لوگوں سے درگزر کریں جو اللہ تعالیٰ کے (عذاب کے) دنوں کی اُمید نہیں رکھتے۔ تاکہ وہ ان کو

بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿١٤﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَسَاءَ

اُن (اعمال کا) جو وہ کرتے تھے | جس نے عمل کیا | نیک | تو وہ اس کے لئے ہے | اور جس نے کیا بُرا کام

ان اعمال کا بدلہ دے جو وہ کرتے تھے۔ جس نے نیک اعمال کئے تو اس نے اپنے ہی فائدے کے لئے کئے۔ اور جس نے برائی کی

فَعَلَيْهَا ۖ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ﴿١٥﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا

تو (اس کا وبال) اُسی پر ہے | پھر | اپنے رب کی طرف (ہی) | تم لوٹائے جاؤ گے | اور بیشک | ہم نے دی تھی

تو اس کی سزا بھی اسی کو ملے گی پھر تم سب اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ اور بیشک ہم نے

بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ

بنی اسرائیل کو | کتاب | اور حکومت | اور نبوت | اور ہم نے روزی دی ان کو | پاکیزہ چیزوں سے

بنی اسرائیل کو کتاب اور حکومت اور نبوت بخشی اور اُن کو پاکیزہ رزق عطا کیا

وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿١٦﴾ وَآتَيْنَاهُم بَيِّنَاتٍ مِّنَ الْأَمْرِ ۖ

اور ہم نے بزرگی دی ان کو | جہان والوں پر | اور دیئے ہم نے ان کو | واضح | احکام پورے

اور ان کو تمام اہل عالم پر فضیلت دی۔ اور ہم نے ان کو دین کے نہایت واضح احکام دیئے

فَمَا اخْتَلَفُوا إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۚ

تو انہوں نے اختلاف نہ کیا | مگر اس کے بعد کہ | آ چکا ان کے پاس | علم | ضد کی وجہ سے | آپس میں

پھر انہوں نے (دینِ حق کے اس) علم کے آنے کے بعد آپس کی ضد کی وجہ سے اختلاف کیا (اور گروہ در گروہ ہو گئے)

إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ

بیشک آپ کا رب | فیصلہ کرے گا | ان کے درمیان | دن | قیامت کے | ان (باتوں) میں | جن میں وہ تھے

بیشک آپ کا رب ان کے درمیان قیامت کے دن جن باتوں میں وہ جھگڑتے تھے

يَخْتَلِفُونَ ﴿١٧﴾ ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا

اختلاف کرتے | پھر | ہم نے کر دیا آپ کو | ایک خاص طریقہ پر | دین کے | تو آپ اس کی پیروی کریں

فیصلہ کر دے گا۔ پھر ہم نے آپ کو دین کی واضح راہ پر مامور کر دیا پس آپ اسی پر چلتے رہیں

وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٨﴾ إِنَّهُمْ لَن يُغْنُوا عَنكَ

اور پیروی نہ کریں | خواہشوں کی | ان کی جو | علم نہیں رکھتے | بیشک وہ | ہرگز کام نہ آئیں گے | آپ کے

اور اُن لوگوں کی خواہشوں پر نہ چلیں جو کچھ ہی نہیں رکھتے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے سامنے یہ لوگ آپ کے

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۱۳) اور جو کچھ آسمان، زمین، سورج، چاند، ستارے، بادل، ہوا وغیرہ اللہ کی مخلوق ہیں وہ سب اس نے اپنی مہربانی سے تمہارے تابع کر دیئے ہیں بلاشبہ اس میں بھی مظاہر قدرت میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے قدرت الٰہی کی نشانیاں موجود ہیں۔

(۱۴) آپ اہل ایمان سے کہہ دیجئے کہ وہ ان کفار سے (جنہیں اس بات کی امید نہیں کہ اللہ کسی روز سرکشوں کو ہلاک کر کے اپنے نیک بندوں کو ان پر فتح یاب اور فتح مند فرمائے گا) خود بدلہ لینے کی فکر نہ کریں تا کہ اللہ انہیں ان کی بداعمالیوں کی خود سزا دے۔

(۱۵) جو شخص نیک عمل کرتا ہے وہ اپنے ہی فائدے کے لئے کرتا ہے اور جو برا کرتا ہے اس کا وبال اسی پر ہے پھر قیامت کے دن اعمال کا جواب دینے کے لئے تم اللہ کے حضور میں حاضر کئے جاؤ گے۔

(۱۶) اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکومت اور نبوت عطا کی اور پاک چیزوں سے روزی بخشی اور دنیا والوں پر فضیلت دی۔

(۱۷) اور صاف صاف احکام نازل کئے تو انہوں نے محض آپس کی سرکشی اور دشمنی کی وجہ سے ان میں اختلاف ڈال دیا۔ بیشک اللہ ان کے درمیان قیامت کے دن ان باتوں میں فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کرتے تھے۔

(۱۸) ہم نے آپؐ کے لئے ایک شریعت مقرر کر دی ہے سو آپؐ اس کی پیروی کیجئے اور ان جاہل مشرکوں کی خواہش کی پیروی نہ کیجئے۔

افعال: **یَغْفِرُوْا:** وہ معاف کر دیں، درگزر کریں، بدلہ لینے کا ارادہ نہ کریں، امر (جمع مذکر غائب)۔ **اِتَّبِعْهَا:** تو اس کی پیروی کر، امر (واحد مذکر حاضر)، ھَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔

اسماء: **شَرِیْعَة:** رستہ، شریعت، دین کا دستور، الٰہی طریقہ، کھلا راستہ، شَرَائِعُ جمع۔

مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۚ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ

اللہ کے مقابل | کچھ بھی | اور بیشک | ظالم لوگ | بعض ان میں سے | دوست ہیں بعض کے | اور اللہ

کچھ بھی کام نہیں آئیں گے اور بلاشبہ ظالم لوگ ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں اور اللہ پرہیزگاروں کا

وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹﴾ هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ

دوست ہے | پرہیزگاروں کا | یہ (قرآن) دانائی کی باتیں ہیں | لوگوں کے لئے | اور ہدایت | اور رحمت

دوست ہے۔ یہ (قرآن) لوگوں کے لئے دانائی ہے اور جو لوگ یقین رکھتے ہیں ان کے لئے

لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ

ان لوگوں کے لئے | جو یقین رکھتے ہیں | کیا خیال کرتے ہیں | وہ جنہوں نے | کمائیں (کیں) | برائیاں

ہدایت اور رحمت ہے۔ کیا جو لوگ برائیاں کرتے ہیں یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کو

اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ

کہ ہم کردیں گے انہیں | اُن لوگوں کی طرح جو | ایمان لائے | اور عمل کئے | نیک | برابر ہے | ان کا جینا

ان لوگوں کے برابر کر دیں گے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کا جینا اور مرنا یکساں

وَمَمَاتُهُمْ ۚ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

اوران کا مرنا؟ | بُرا ہے | جو | وہ فیصلہ کرتے ہیں | اور پیدا کیا | اللہ نے | آسمانوں | اور زمین کو

ہو جائے گا؟ کیسا غلط اور بُرا فیصلہ ہے جو یہ لوگ کر رہے ہیں اور اللہ نے آسمانوں اور زمین کو حکمت کے ساتھ

بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾

حقیقی مصلحت سے | اور تا کہ بدلہ دیا جائے | ہر | نفس کو | اس کا جو | اس نے کمایا اوران پر | کوئی ظلم نہ ہوگا

پیدا کیا تا کہ ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے اور ان پر کوئی ظلم نہ کیا جائے گا۔

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ

پس کیا تم نے دیکھا | اس کو جس نے بنالیا | اپنا معبود | اپنی خواہش کو | اور گمراہ کردیا اسے | اللہ نے | علم کے باوجود

کیا تم نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہشِ نفس کو اپنا معبود بنایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کو باوجود علم کے گمراہ کر دیا

وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ۗ فَمَنْ

اور مُہر کردی | اس کے کان | اوراس کے دل پر | اور ڈال دیا | اس کی آنکھوں پر | پردہ | تو کون

اور اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا تو ایسے شخص کو

يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ۗ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَقَالُوْا مَا هِىَ اِلَّا

ہدایت کرے گا اس کو | اللہ کے بعد | تو کیا تم غور نہیں کرتے؟ | اور وہ کہتے ہیں | نہیں ہے زندگی | سوائے

اللہ تعالیٰ کے سوا کون راہِ راست پر لا سکتا ہے کیا تم غور نہیں کرتے؟ اور وہ کہتے ہیں ہماری (زندگی) تو بس

حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ

دنیاوی زندگی کے | کہ ہم مرتے ہیں | اور جیتے ہیں | اور نہیں ہلاک کرتا ہمیں | مگر | یہی زمانہ | اور نہیں انہیں

یہی دُنیا کی زندگی ہے کہ ہم مرتے اور جیتے ہیں اور ہمیں صرف گردشِ زمانہ ہی ہلاک کرتی ہے حالانکہ انہیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۹) بلاشبہ وہ اللہ کے ہاں آپ کے کچھ بھی کام نہ آئیں گے اور کافر ظالم دنیا میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور پرہیزگار مسلمانوں کا تو اللہ ہی دوست اور ساتھی ہے۔

(۲۰) یہ قرآن تو لوگوں کے لئے دانائی اور روشن دلائل کا مجموعہ ہے اور یقین کرنے والوں کے لئے سراسر ہدایت اور رحمت ہے۔

(۲۱) کیا مجرم لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم قیامت کے روز کافر بدکاروں کو نیک مؤمنوں کے برابر کردیں گے جن کا مرنا جینا برابر ہو، ہرگز نہیں! وہ کیسا غلط فیصلہ کررہے ہیں۔

(۲۲) اللہ نے آسمانوں اور زمین کو ایک حقیقی مصلحت کے لئے پیدا کیا ہے کہ انسان دنیا میں فطرت کے قوانین کے مطابق عمل کرے اور آخرت میں ہر ایک شخص کو اس کے اعمال کے مطابق جزا و سزا دی جائے اور کسی سے بے انصافی نہ ہو۔

(۲۳) کیا آپؐ نے اس شخص کے حالات میں بھی غور کیا ہے، جس نے اپنی خواہش نفسانی کو اپنا معبود اور حاکم مقرر کیا ہے اور اسی کی پیروی کرتا ہے اور اسی وجہ سے اللہ نے بھی اسے راہ حق پر چلنے کی توفیق نہیں بخشی اور اس کے دل اور کانوں پر مہر لگادی اور آنکھوں پر پردہ ڈال دیا کہ وہ حق کو نہ سن سکے اور نہ دیکھ سکے اور نہ اس کو سمجھ سکے پس اللہ کے سوا کون اس کو سیدھے راستے پر لاسکتا ہے تو کیا تم غور نہیں کرتے؟

افعال: اِجْتَرَحُوْا: انہوں نے گناہ کمایا، ماضی (جمع مذکر غائب)۔لَن یُّغْنُوْا: وہ ہرگز دفع نہیں کرسکیں گے، ہرگز کام نہیں آئیں گے، فائدہ نہیں پہنچاسکیں گے، مضارع منفی بہ لن تاکید مستقبل (جمع مذکر غائب)۔نَجْعَلَهُمْ: ہم ان کو کردیں، ہم ان کو بنادیں، مضارع (جمع متکلم)، هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ اَضَلَّهٗ: اس نے اس کو بے راہ کردیا، بہکایا، ماضی (واحد مذکر غائب)، ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: مَحْيَاهُمْ: ان کی زندگی، ان کا جینا، مَحْيَا مضاف، هُمْ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔مَمَاتُهُمْ: ان کی موت، ان کا مرنا، مَمَاتُ مضاف، هُمْ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔بَصَرِهٖ: اس کی آنکھ، اس کی بینائی، بَصَرِ مضاف، ہٖ (ضمیر واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔سَمْعِهٖ: اس کا کان، اس کی قوت سماعت، سَمْعِ مضاف، ہٖ (ضمیر واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔غِشٰوَةً: تاریکی کا پردہ، کہ جب آنکھوں پر اللہ نے ڈال دیا تو پھر راہ حق نہیں سوجھتی۔

بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿٢٤﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ

اس (بات) کا | کچھ علم | نہیں وہ | مگر صرف | گمان کرتے ہیں | اور جب | پڑھی جاتی ہے | ان پر

اس کا کچھ بھی علم نہیں۔ وہ تو محض وہم و گمان سے کام لیتے ہیں۔ اور جب ہماری واضح آیتیں انہیں

اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ

ہماری آیتیں | واضح | تو نہیں ہوتی | ان کی کوئی (اور) دلیل | سوائے اس کے کہ وہ کہتے ہیں | لے آؤ ہمارے باپ دادوں کو

پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کی حجت یہی ہوتی ہے کہ وہ کہتے ہیں اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٥﴾ قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ

اگر تم ہو | سچے | کہہ دیجئے اللہ | تمہیں زندہ کرتا ہے | پھر | تمہیں مارتا ہے | پھر | تمہیں جمع کردے گا

(زندہ کر کے) لے آؤ۔ آپؐ فرما دیجئے، اللہ تعالیٰ ہی تم کو زندہ کرتا ہے پھر تم کو موت دیتا ہے پھر وہی تم کو

اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

روزِ | قیامت میں | نہیں (کوئی) شک | اس (کے آنے) میں | لیکن | اکثر | لوگ

قیامت کے دن جمع کرے گا جس میں کچھ شک نہیں لیکن اکثر لوگ نہیں

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَيَوْمَ تَقُوْمُ

نہیں جانتے | اور اللہ (ہی) کے لئے ہے | حکومت | آسمانوں | اور زمین کی | اور جس دن | قائم ہوگی

سمجھتے۔ اور آسمانوں اور زمین میں اللہ تعالیٰ ہی کی حکومت ہے اور جس دن قیامت قائم

السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ

قیامت | اس دن | نقصان میں رہیں گے | اہل باطل | اور آپ دیکھیں گے | ہر ایک اُمت کو

ہوگی اُس دن اہل باطل خسارے میں رہیں گے۔ اور آپ دیکھیں گے کہ سب گروہ

جَاثِيَةً ۣ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا ۭ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا

گھٹنوں کے بل گرے ہوئے | ہر ایک اُمت | بلائی جائے گی | اپنے نامہ اعمال کی طرف | آج | تمہیں بدلہ دیا جائے گا | جو کچھ

گھٹنوں کے بل گرے ہوں گے ہر اُمت کو اس کے نامہ اعمال کی طرف بلایا جائے گا۔ آج تم کو تمہارے عمل

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٨﴾ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّا كُنَّا

تم کرتے تھے | یہ | ہماری کتاب ہے | جو بولتی ہے | تمہارے متعلق | حق کے ساتھ | کیونکہ بیشک ہم

کا بدلہ ملے گا۔ یہ (اعمال نامہ) ہماری تحریر ہے جو تمہارے متعلق سب کچھ ٹھیک ٹھیک بتلاتی ہے بے شک ہم

نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٩﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

لکھواتے جاتے تھے | جو کچھ (بھی) | تم کیا کرتے تھے | پس جو لوگ | ایمان لائے | اور عمل کئے

تمہارے اعمال (فرشتوں سے) لکھواتے جاتے تھے۔ پھر جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام

الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿٣٠﴾

نیک | تو داخل کرے گا انہیں | ان کا رب | اپنی رحمت میں | یہی ہے | کامیابی | واضح

کرتے رہے تو ان کا ربّ ان کو اپنی رحمت میں داخل فرمائے گا یہ کھلی کامیابی ہے۔

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۴) وہ مشرکین تو اس دنیاوی زندگی کے سوا کسی اور زندگی کا ہونا نہیں مانتے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمارا زندہ ہونا اور مرنا بس یہیں دنیا ہی میں ختم ہو جاتا ہے اور زمانہ ہی ہمیں فنا کرتا ہے مگر انہیں اس کا کچھ بھی صحیح علم نہیں محض خیالی باتیں کرتے ہیں۔

(۲۵) اور جب آپ ان کو قرآن کی واضح آیات پڑھ کر سناتے ہیں تو وہ اور کوئی عقلی و نقلی دلیل تو پیش نہیں کر سکتے۔ صرف یہ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو کہ قیامت ضرور آئے گی تو ہمارے باپ دادوں کو فی الحال اٹھا کھڑا کرو۔

(۲۶) ان سے کہہ دیجئے کہ اللہ ہی تم کو اول بار پیدا کرتا ہے اور پھر طبعی عمر کے ختم ہونے پر مارتا ہے اور پھر قیامت کے دن جس کے آنے میں کوئی شک نہیں۔ تم سب کو جمع کر کے تمہارے اعمال کے مطابق جزا و سزا دے گا لیکن اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے۔

(۲۷) آسمانوں اور زمین کی حکومت اللہ ہی کو حاصل ہے اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن دین حق کو جھٹلانے والے ہی نقصان میں رہیں گے۔

(۲۸) اور اس وقت ہر ایک امت خوف و دہشت کے مارے دربار الٰہی میں گھٹنے ٹیکے ہوئے ہوگی اور سب کو ان کے اعمال نامہ دکھائے جائیں گے اور حکم ہوگا کہ آج تمہیں تمہارے انہی اعمال کا بدلہ دیا جائے گا جو تم دنیا میں کرتے رہے۔

(۲۹) یہ ہماری فرشتوں کی لکھی ہوئی کتاب ٹھیک ٹھیک بیان کر دے گی کہ تم نے دنیا میں کیا کچھ کیا تھا کیونکہ جو کچھ تم عمل کرتے تھے ہم کراماً کاتبین سے برابر لکھواتے جاتے تھے۔

(۳۰) لیکن ایماندار لوگ جنھوں نے نیک اعمال کئے اللہ انہیں اپنی رحمت (جنت) میں داخل کرے گا اور یہی بڑی زبردست کامیابی ہے۔

افعال: اِئۡتُوۡا: تم آؤ، امر (جمع مذکر حاضر) اِئۡتُوۡاب، تم لاؤ۔ تُدۡعٰی: وہ بلائی جائے گی، وہ پکاری جائے گی، مضارع مجہول (واحد مونث غائب)۔ يَخۡسَرُ: وہ ناکام ہوں گے، نقصان اٹھائیں گے، گھاٹا پائیں گے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ نَسۡتَنۡسِخُ: ہم لکھواتے ہیں، ہم محفوظ رکھتے ہیں، تھے، مضارع (جمع متکلم)۔

اسماء: جَاثِيَةً: زانو پر بیٹھنے والی، زانو پر گرنے والی، اسم فاعل (واحد مونث)۔ كِتَابِهَا: اس کا اعمال نامہ، كِتَابِ مضاف، هَا (ضمیر واحد مونث غائب) مضاف الیہ۔ كِتَابُنَا: ہمارا اعمال نامہ، كِتَابُ مضاف، نَا (ضمیر جمع متکلم) مضاف الیہ۔

وَاَمَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَفَلَمْ تَکُنْ اٰیٰتِیْ تُتْلٰی عَلَیْکُمْ فَاسْتَکْبَرْتُمْ

لیکن | جو لوگ | منکر رہے | پس کیا نہ تھیں | میری آیتیں | پڑھی جاتی | تم پر | پھر تم نے تکبر کیا

اور جو لوگ کافر تھے (ان سے پوچھا جائے گا) کیا تم کو میری آیتیں پڑھ کر نہیں سنائی جاتی تھیں، سو تم نے تکبر کیا

وَکُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا قِیْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ

اور تم تھے ہی | مجرم لوگ | اور جب کہا جاتا تھا | بیشک | وعدہ | اللہ کا | حق ہے | اور قیامت

اور تم تھے ہی نافرمان لوگ۔ اور جب کہا جاتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں

لَا رَیْبَ فِیْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِیْ مَا السَّاعَةُ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا

نہیں کوئی شک | اس (کے آنے) میں | (تو) تم نے کہا | ہم نہیں جانتے | کہ کیا ہے | قیامت | ہم نہیں خیال کرتے | مگر

کچھ شک نہیں تو تم کہا کرتے تھے کہ ہم نہیں جانتے کہ قیامت کیا ہے؟ ہم تو اس کو محض

ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَیْقِنِیْنَ ﴿۳۲﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَیِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا

ایک گمان سا | اور ہم نہیں | یقین کرنے والے | اور ظاہر ہو جائے گی | ان پر | برائی | اس کی جو | وہ کیا کرتے تھے

خیالی چیز سمجھتے ہیں اور ہم کو (اس پر) کچھ یقین نہیں۔ اور ان کے اعمال کی برائیاں ان کے سامنے آجائیں گی

وَحَاقَ بِهِمْ مَّا کَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَقِیْلَ الْیَوْمَ نَنْسٰىکُمْ

اور گھیر لے گا | انہیں | وہ (عذاب) | جس کا وہ تھے | مذاق اُڑاتے | اور کہا جائے گا | کہ آج | ہم بھلا دیں گے تم کو

اور جس چیز کا وہ مذاق اُڑاتے تھے وہ اُن کو آ گھیرے گی۔ اور کہا جائے گا کہ آج ہم تم کو بھلائے دیتے ہیں

کَمَا نَسِیْتُمْ لِقَآءَ یَوْمِکُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىکُمُ النَّارُ وَمَا لَکُمْ

جیسا کہ | تم نے بھلا دی تھی | ملاقات | اپنے اس دن کی | اور | تمہارا ٹھکانا | دوزخ ہے | اور نہیں تمہارے لئے

جیسے تم نے اس دن کے آنے کو بھلا رکھا تھا اور تمہارا ٹھکانا دوزخ ہے اور تمہارا کوئی

مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ﴿۳۴﴾ ذٰلِکُمْ بِاَنَّکُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰہِ هُزُوًا وَّغَرَّتْکُمُ الْحَیٰوةُ

کوئی مددگار | یہ | اس لئے کہ | تم نے بنا لیا تھا | اللہ کی آیتوں کو | مذاق | اور دھوکا دیا تمہیں | زندگی نے

مددگار نہیں۔ یہ اس لئے ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا مذاق اُڑایا تھا اور تم کو دُنیا کی زندگی نے دھوکے میں

الدُّنْیَا فَالْیَوْمَ لَا یُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ یُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَلِلّٰہِ

دُنیا کی | تو آج | وہ نہ نکالے جائیں گے | اس سے | اور نہ ان کو | توبہ کا موقع ملے گا | پس اللہ کے لئے ہے

ڈال رکھا تھا۔ پس آج نہ تو یہ دوزخ سے نکالے جائیں گے اور نہ ان کی توبہ قبول کی جائے گی۔ پس تمام خوبیاں اللہ ہی

الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۶﴾ وَلَهُ

سب تعریف | جو رب ہے | آسمانوں کا | اور رب ہے | زمین کا | (اور) رب ہے تمام جہانوں کا | اور اسی کے لئے

کے لئے ہیں جو آسمانوں زمین اور تمام جہانوں کا رب ہے اور اسی کے لئے

الْکِبْرِیَآءُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ﴿۳۷﴾

بڑائی ہے | آسمانوں میں | اور زمین میں | اور وہی ہے | زبردست | حکمت والا

بڑائی ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور وہی زبردست اور حکمت والا ہے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۳۱) لیکن جولوگ منکر ہیں ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا میری آیتیں پڑھ کر تم کو نہ سنائی جاتی تھیں اور تم ان کے ماننے سے انکار کرتے تھے اور تم تھے ہی بڑے گنہ گار۔

(۳۲) اور جب تم سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کا وعدہ کہ قیامت آئے گی بالکل سچا ہے اور قیامت کے آنے میں کوئی شک نہیں تو تم کہا کرتے تھے کہ ہم نہیں جانتے قیامت کیا چیز ہے ہم تو سمجھتے ہیں کہ یہ ایک وہم سا ہے اور ہمیں اس کا یقین نہیں۔

(۳۳) اور جو جو بُرے عمل وہ کیا کرتے تھے ان کے برے نتائج بھی ان پر ظاہر ہو جائیں گے اور قیامت کے جس عذاب کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے وہی ان پر آپڑے گا۔

(۳۴) اور حکم ہوگا کہ آج ہم تمہیں ایسا ہی فراموش کر دیں گے جیسا تم نے دنیا میں قیامت کے آنے کو بھلا دیا تھا اور تمہارا ٹھکانا دوزخ ہے اور تمہارا کوئی بھی مددگار نہ ہوگا۔

(۳۵) اور یہ عذاب تم پر تمہارے ان برے اعمال کے بدلے میں ہوگا جو تم دنیا میں اللہ کی آیات سے انکار اور مذاق کیا کرتے تھے اور دنیا کی زندگی پر فخر کر رہے تھے پس ایسے ہی لوگ دوزخ سے نکالے نہ جائیں گے اور ان سے توبہ بھی طلب نہ کی جائے گی۔

(۳۶) پس حمد و ثنا کے لائق وہی اللہ ہے جو آسمانوں اور زمین اور سارے عالم کا پروردگار ہے۔

(۳۷) اور آسمانوں اور زمین میں بڑائی اسی کو حاصل ہے اور وہی غالب حکمت والا ہے۔

افعال: نَدْرِیْ: ہم جانتے ہیں، ہم (نہیں) جانتے، مضارع (جمع متکلم)۔ نَظُنُّ: ہم گمان کرتے ہیں، ہم کو (بھی ایک) خیال سا ہوتا ہے، ہم گمان سا رکھتے ہیں، مضارع (جمع متکلم)۔ غَرَّتْکُمْ: اس نے تمہیں بہکایا، فریب دیا، یعنی حیات دنیوی نے تم کو فریب دے رکھا تھا، ماضی (واحد مونث غائب)، کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ نَنْسٰکُمْ: ہم تم کو بھول جائیں گے، بھلا دیں گے یعنی بھولے بسرے کی طرح بالکل چھوڑ دیں گے، مضارع (جمع متکلم)، کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ لَا یُخْرَجُوْنَ: وہ نہیں نکالے جائیں گے، مضارع مجہول منفی (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: ظَنًّا: گمان، خیال، اٹکل، تخمینی بات، وہ اعتقاد راجح کہ جس میں اس کے خلاف ظہور پذیر ہونے کا بھی احتمال ہو۔ مُسْتَیْقِنِیْنَ: یقین رکھنے والے، کرنے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔

سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | خَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ احقاف مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | پینتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ۝١ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝٢

حٰمٓ | نازل کرنا | کتاب کا | اللہ کی طرف سے | جو بڑا غالب | حکمت والا ہے

حا۔ میم۔ اس کتاب کا نزول زبردست اور حکمت والے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے

مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ

نہیں پیدا کیا ہم نے | آسمانوں | اور زمین کو | اور جو | ان دونوں کے درمیان ہے | مگر | حق کے ساتھ

اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے حکمت کے ساتھ اور ایک مقررہ مدت تک

وَّاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ۝٣

اور ایک وقت مقرر کے لئے | اور جو لوگ | منکر ہیں | وہ اس چیز سے | (جس سے) ان کو ڈرایا جاتا ہے | منہ موڑنے والے ہیں

کے لئے پیدا کیا ہے اور جو لوگ (حق کے) منکر ہیں وہ (عذاب کے) ڈراوے سے منہ پھیر لیتے ہیں۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا

کہہ دیجئے | دیکھو تو جنہیں | تم پوجتے ہو | سوائے | اللہ کے | مجھے دکھاؤ تو | کیا چیز

آپ فرما دیجئے بھلا دیکھو تو جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے

خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۭ اِيْتُوْنِيْ

پیدا کیا انہوں نے | زمین میں سے | یا ان کی | (کوئی) شراکت ہے | آسمانوں میں؟ | لاؤ میرے پاس

زمین میں کون سی چیز پیدا کی ہے یا وہ آسمانوں (کے بنانے) میں شریک ہیں۔

بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ

(کوئی) کتاب | پہلے کی | اس (قرآن) سے | یا کوئی روایت | علمی | اگر تم ہو

اگر (شرک کے حق میں) تمہارے پاس کوئی سابقہ آسمانی کتاب یا علمی آثار موجود ہوں تو میرے پاس لے آؤ

صٰدِقِيْنَ ۝٤ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ

سچے | اور کون | زیادہ گمراہ ہے | اس سے جو | پکارتا ہے | سوائے

اگر تم سچے ہو۔ اور اس شخص سے بڑھ کر کون گمراہ ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے سوا ایسے (معبودوں)

اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ

اللہ کے | اُسے جو | جواب نہ دے سکے | اس کو | روز | قیامت تک | اور وہ

کو پکارے جو قیامت تک اس کی پکار کا جواب نہ دے سکیں بلکہ ان کو ان کے

عَنْ دُعَاۗىِٕهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝٥ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَاۗءً

ان کے پکارنے سے | بے خبر ہیں | اور جب | جمع کئے جائیں گے لوگ | تو وہ ہوں گے ان کے | دشمن

پکارنے کی خبر تک نہ ہو۔ اور جب (قیامت کے دن) لوگوں کو جمع کیا جائے گا تو یہ (باطل معبود) ان کے

سورۃ الاحقاف

احقاف حقف کی جمع ہے جس کے معنی ہیں ریت کا مستطیل بلند جھکا ہوا ٹیلہ یہ ایک وادی ہے عمان اور محصرہ واقع حضر موت کے درمیان جس میں اونچے اونچے ریت کے ٹیلے ہیں جس کا بڑا حصہ غیر آباد صحرا ہے اور اسے آج کل **"الربع الخالی"** کہتے ہیں۔ اس کے کناروں پر کچھ آبادیاں تھیں۔ اس علاقے میں قوم عاد ارم آباد تھی۔ چونکہ اس سورت میں اس وادی کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) **حٰمٓ**۔ حروف مقطعات ہیں۔

(۲) یہ کتاب (قرآن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس اللہ کی نازل کی ہوئی ہے جو بڑا غالب حکمت والا ہے۔

(۳) آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان موجود ہے اللہ نے ان کو ایک حقیقی مصلحت اور مقررہ وقت تک قائم رہنے کے لئے پیدا کیا ہے مگر منکرین کو جب اس روز قیامت اور اس میں حشر و نشر اور جزا و سزا سے ڈرایا جاتا ہے تو وہ اس سے بے رُخی کرتے ہیں۔

(۴) مشرکین سے کہہ دیجئے کہ اللہ کے سوا جن چیزوں کی تم عبادت کرتے ہو ذرا مجھے دکھاؤ تو سہی کہ انہوں نے زمین میں کون سی چیز پیدا کی ہے؟ یا آسمان کے بنانے میں انہوں نے کچھ حصہ لیا ہے اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو اس سے پہلے کی کوئی آسمانی کتاب یا کوئی علمی سند دکھادو۔

(۵) اور جو شخص اللہ کے سوا ایسے معبودوں کی عبادت کرتا ہے جو بے جان ہونے کی وجہ سے قیامت تک اس کی کسی بات کا اس کو کچھ جواب نہ دے سکیں اور اس کے پکارنے کی بھی انہیں کچھ خبر نہ ہو اس سے بڑھ کر کون گمراہ ہوسکتا ہے۔

اسماء: **اَثٰرَۃٍ**: وہ روایت یا تحریر جس کا اثر باقی رہ گیا ہو، بچا ہوا، محفوظ۔ **دُعَآئِھِمْ**: ان کا دعا کرنا، ان کی پکار، **دُعَآءِ** مضاف **ھِمْ** (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔

وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝٦ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا
اور ہوں گے | ان کی عبادت سے | منکر | اور جب | پڑھی جاتی ہیں | ان پر | ہماری آیتیں
دشمن ہو جائیں گے اور ان کی عبادت ہی سے منکر ہوں گے اور جب ان کو ہمارے صاف اور واضح احکام پڑھ کر

بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا
واضح | تو کہتے ہیں | جن لوگوں نے انکار کیا | حق کے بارے میں | جب وہ آ گیا ان کے پاس | کہ یہ تو
سنائے جاتے ہیں تو کافر لوگ سچی بات کی نسبت' جب وہ ان کے پاس آ جاتی ہے' کہتے ہیں کہ یہ تو

سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٧ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ
جادو ہے | کھلا | کیا وہ کہتے ہیں | اس نے خود بنا لیا ہے اسے | کہہ دیجئے | اگر میں نے اسے خود بنا لیا ہے
کھلا جادو ہے۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ (نبیؐ نے) اسے اپنی طرف سے بنا لیا ہے؟ آپ فرما دیجئے اگر میں نے یہ خود بنا لیا ہے

فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا
تو تم اختیار نہیں رکھتے | مجھے (بچانے کا) | اللہ سے | کچھ بھی | وہی | بہتر جانتا ہے | جو باتیں
تو تم اللہ تعالیٰ کے معاملے میں میری کچھ بھی مدد نہیں کر سکتے۔ وہ خوب جانتا ہے جو باتیں تم اس

تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ۭ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۭ وَهُوَ الْغَفُوْرُ
تم بناتے ہو اس کے بارے میں | وہ کافی ہے اس کا | گواہ | میرے درمیان اور تمہارے درمیان | اور وہ | بخشنے والا
(قرآن) کے بارے میں بنا رہے ہو اور میرے اور تمہارے درمیان وہ کافی گواہ ہے اور وہ بہت بخشنے والا

الرَّحِيْمُ ۝٨ قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِيْ مَا
رحم کرنے والا ہے | کہہ دیجئے | نہیں ہوں میں | انوکھا | رسولوں میں سے | اور میں نہیں جانتا | کہ کیا
رحم فرمانے والا ہے۔ آپؐ فرما دیجئے کہ میں کوئی انوکھا رسول (تو) نہیں اور میں نہیں جانتا کہ میرے

يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ۭ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا
کیا جائے گا | میرے ساتھ | اور نہ تمہارے ساتھ | نہیں پیروی کرتا میں | مگر اسی کی | جو وحی کیا جاتا ہے | میری طرف | اور نہیں میں
ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا؟ میں تو صرف اسی بات کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے اور میں تو

اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٩ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَ
مگر ڈرانے والا | کھلم کھلا | کہہ دیجئے | بھلا تم دیکھو تو | اگر وہ (قرآن) ہے | اللہ کی طرف سے | اور
صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔ آپؐ فرما دیجئے بھلا دیکھو تو اگر یہ (قرآن) اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور تم

كَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ عَلٰي مِثْلِهٖ
تم نے انکار کر دیا | اس کا | اور گواہی دی | ایک گواہ نے | بنی اسرائیل میں سے | اسی طرح کی
اس کا انکار کرتے ہو اور بنی اسرائیل میں سے کوئی گواہ اس طرح کی کتاب کی گواہی دے کر

فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝١٠
پھر وہ ایمان لایا | اور تم نے غرور کیا | بیشک اللہ | نہیں راہ پر لاتا | ظالم لوگوں کو
ایمان لے آئے اور تم تکبر ہی کرتے رہو تو بیشک اللہ تعالیٰ (ایسے) ظالموں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

آیت نمبر　　　آسان تفسیر

(٦) اور جب قیامت کے روز لوگ دوبارہ زندہ کر کے قیامت کے میدان میں اعمال کا جواب دینے کے لئے جمع کئے جائیں گے تو وہ جھوٹے معبودان کے دشمن ہو جائیں گے اور ان کی عبادت سے انکار کریں گے اور صاف کہہ دیں گے کہ یہ لوگ ہماری عبادت نہیں کرتے تھے۔

(۷) اور ان کفار کی تو عادت ہی یہ ہے کہ جب ان کو ہماری واضح آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ اس سچے کلام الٰہی کو کھلا جادو کہتے ہیں۔

(۸) کیا وہ کفار مکہ یوں کہتے ہیں کہ ہمارے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ قرآن اپنی طرف سے خود بنالیا ہے۔ ان سے کہہ دیجئے کہ اگر فرض کیا میں نے اس کو خود بنالیا تو تمہاری مدد مجھے اللہ کے غضب سے بچا نہیں سکتی پھر بھلا میں کیوں بنانے لگا جو جو فضول اعتراضات تم خدا کی وحی کے متعلق کرتے ہو اللہ ان کو خوب جانتا ہے اور میرے اور تمہارے درمیان وہی کافی گواہ ہے اور وہ بڑا بخشنے والا رحم والا ہے۔

(۹) کہہ دیجئے کہ میں کوئی انوکھا رسول تو ہوں نہیں کہ میری رسالت پر ایمان لانے سے تم شرماتے اور ڈرتے ہو اور مجھے اس بات کا علم نہیں کہ آئندہ دنیا میں مجھے کیا کیا صدمے، واقعات پیش آئیں گے۔ صحت و بیماری اور فتح و شکست وغیرہ اور نہ اس بات کا کہ تمہیں کیا کیا حالات پیش آئیں گے؟ میں تو صرف اسی بات کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے اور میں تو صرف خدا کے عذاب سے ڈرانے والا ہوں اور بس۔

(۱۰) کہہ دیجئے دیکھو تو سہی اگر یہ قرآن واقعی اللہ کی طرف سے ہے اور تم ناحق اس کا انکار کر رہے ہو اور سابقہ اہل کتاب یعنی علمائے یہود سے اس دین کے بارے میں پوچھتے رہتے ہو تو لو بنی اسرائیل میں سے ایک زبردست گواہ مثلاً ان کے مشہور و معروف عالم عبداللہ بن سلام نے گواہی دے دی کہ یہ اللہ کا کلام ہے پھر وہ تو ایمان لے آیا اور تم نے اس کے ماننے سے انکار کیا تو کیا تم ظالم نہیں؟ ضرور ظالم ہو، بیشک اللہ ظالموں کو راہ راست پر نہیں لاتا۔

افعال: اِفْتَرَيْتُهٗ: میں نے اس کا افتراء کیا، میں نے اس کو گھڑ لیا، اِفْتَرَيْتُ ماضی (واحد متکلم) ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ اَتَّبِعُ: میں پیروی کرتا ہوں، اتباع کرتا ہوں، مضارع (واحد متکلم)۔ يُفْعَلُ: کیا جائے گا، مضارع مجہول (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: بِدْعًا: نیا، صفت مشبہ۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا

اور کہتے ہیں | کافر لوگ | ان سے جو ایمان لے آئے ہیں | اگر ہوتا وہ (دین) | بہتر | (تو)

اور جو لوگ کافر ہیں مومنوں سے (متعلق) کہتے ہیں کہ اگر یہ دین بہتر ہوتا تو یہ اس کی

سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ؕ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ

وہ پہل نہ کرتے ہم سے | اس کی طرف | اور جب انہوں نے ہدایت نہ پائی | اس سے | تو اب وہ کہیں گے | (کہ) یہ (تو)

طرف ہم سے سبقت نہ لے جاتے اور جب قرآن سے ان کو ہدایت نصیب نہ ہوئی تو اب کہیں گے کہ

اِفْكٌ قَدِيْمٌ ﴿١١﴾ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ وَهٰذَا

جھوٹ ہے | پرانا | اور اس سے پہلے ہے | کتاب | موسیٰ کی | رہنما | اور رحمت | اور یہ (قرآن)

یہ پرانا جھوٹ ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب (آچکی جو) رہنما اور باعث رحمت تھی۔ اور یہ

كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ وَبُشْرٰى

ایک کتاب ہے | تصدیق کرنے والی | عربی زبان میں | تاکہ وہ ڈرائے | ان کو جنہوں نے ظلم کیا | اور خوشخبری

کتاب جو اس کی تصدیق کرتی ہے عربی میں ہے تاکہ ظالم لوگوں کو ڈرائے اور نیکی کرنے والوں

لِلْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٢﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ

نیک لوگوں کے لئے | بیشک | جنہوں نے کہا کہ | ہمارا رب | اللہ ہے | پھر | وہ قائم رہے | پس کوئی خوف نہیں

کو خوشخبری دے۔ بیشک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے پھر وہ (اس پر مضبوطی سے) قائم رہے تو نہ ان کو

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿١٣﴾ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ

ان پر | اور نہ وہ | غمگین ہوں گے | یہی لوگ ہیں | اہل جنت | ہمیشہ رہیں گے

کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ یہ لوگ اہل جنت ہیں (اور وہ) اس میں

فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٤﴾ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ

اس میں | بدلے میں | ان کاموں کے جو | وہ کیا کرتے تھے | اور ہم نے تاکید کی | انسان کو

ہمیشہ رہیں گے یہ بدلہ ہے ان کاموں کا جو وہ کیا کرتے تھے۔ اور ہم نے انسان کو حکم دیا کہ

بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ

اپنے والدین کے ساتھ | نیکی کرنے کی | کہ اٹھائے رکھا اس کو | اس کی ماں نے | تکلیف سے | اور جنا اس کو | تکلیف سے

اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ اس کی ماں نے اس کو بڑی تکلیف سے پیٹ میں رکھا اور بڑی تکلیف سے جنا۔

وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ

اور اس کا حمل | اور دودھ چھڑانا | تیس | مہینے (ہیں) | یہاں تک کہ | جب وہ پہنچا | اپنی جوانی کو

اور اس کا پیٹ میں رہنا اور دودھ چھوڑنا تیس مہینے کا عرصہ ہے یہاں تک کہ جب وہ اپنی پوری جوانی کو پہنچا

وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ

اور پہنچا | چالیس | سال کی عمر کو | تو کہا اس نے | اے میرے رب | توفیق دے مجھے | کہ میں شکر کروں

اور چالیس سال کی عمر تک پہنچ گیا تو اس نے کہا اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں تیری اُن

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۱) منکر لوگ مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ اگر یہ اسلام ہی بہتر دین ہوتا تو کمزور اور کم درجہ کے لوگ (صحابۂ رسولؐ) ہم سے پہلے اس پر ایمان نہ لے آتے اور چونکہ ان کو اس قرآن کے ذریعہ سے سیدھے راستے کی طرف ہدایت نصیب نہیں ہوئی اس لئے وہ یہی کہیں گے کہ یہ تو پرانا جھوٹ ہے۔

(۱۲) اور اس قرآن سے پہلے حضرت موسیٰؑ کی تورات اہل حق کی پیشوا' اور ان کے لئے باعث رحمت تھی اور یہ قرآن عربی زبان میں پہلی الہامی کتابوں کی تصدیق کرنے والی کتاب ہے تاکہ مشرکین اور منکرین کو عذاب الٰہی سے ڈرائے اور نیکوکار ایمانداروں کو کامیابی اور نجات کی خوشخبری دے۔

(۱۳) بلاشبہ جن مسلمانوں نے اللہ کو اپنا پروردگار مانا اور مرتے دم تک اس پر قائم رہے' نہ انہیں کوئی خوف ہوگا نہ غم۔

(۱۴) یہی مسلمان جنتی ہیں جو اپنے نیک اعمال کے بدلے ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔

افعال: سَبَقُوْنَا: وہ ہم سے پہلے دوڑے' انہوں نے ہم سے سبقت کی' ماضی (جمع مذکر غائب)' نَا ضمیر (جمع متکلم)۔ لَمْ یَهْتَدُوْا: وہ ہدایت یافتہ نہیں ہوئے' انہوں نے ہدایت نہیں پائی' مضارع منفی بہ لم بمعنی ماضی (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: اِمَامًا: پیشوا' مقتدا' رہنما' اَئِمَّةٌ جمع۔ قَدِیْمٌ: پہلے زمانے میں پایا جانے والا' پرانا' مدت کا' قدیمی' صفت مشبہ کا صیغہ۔

نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ

تیری نعمت کا | جو | انعام کی تو نے | مجھ پر | اور میرے والدین پر | اور کہ میں عمل کروں

نعمتوں کا شکریہ ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیں اور یہ کہ میں ایسے نیک

صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ

نیک | جس کو تو پسند کرے | اور صلاحیت پیدا کر | میرے لئے | میری اولاد میں | بیشک میں نے | توبہ کی

عمل کروں جو تجھے پسند ہوں اور میری اولاد کو بھی میرے حق میں نیک بنا دے میں تیری طرف رجوع

اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ

تیری طرف | اور بیشک میں | فرمانبرداروں میں ہوں | یہی وہ لوگ ہیں | جن سے ہم قبول کرتے ہیں

کرتا ہوں اور تیرے فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے اچھے کاموں کو ہم

اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ۭ

وہ نیک عمل | جو | انہوں نے کئے | اور ہم درگزر کرتے ہیں | ان کے گناہوں سے | اہل جنت میں (شامل کرکے)

قبول کرتے ہیں اور ان کی برائیوں سے درگزر کرتے ہیں یہ اہل جنت (میں شامل) ہوں گے۔

وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِيْ قَالَ

سچا وعدہ (ہے) | جو | ان سے کیا جاتا تھا | اور وہ | جس نے کہا

یہ (اللہ تعالیٰ کا) سچا وعدہ ہے جو ان سے کیا جاتا ہے۔ اور وہ جس نے اپنے

لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدٰنِنِيْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ

اپنے والدین سے | افسوس ہے تم پر | کیا تم مجھے وعدہ دیتے ہو | کہ میں دوبارہ نکالا جاؤں گا | حالانکہ گزر چکیں

والدین سے کہا کہ افسوس ہے تم پر کیا مجھے تم ڈراتے ہو کہ میں (قبر سے دوبارہ) نکالا جاؤں گا اور مجھ سے پہلے کئی

الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ ۚ وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ ڰ اِنَّ

امتیں | مجھ سے پہلے | اور وہ دونوں | فریاد کرتے ہیں | اللہ سے | کہ تیرا برا ہو | تو ایمان لے آ | بیشک

قومیں گزر چکی ہیں اور اس کے ماں باپ اللہ سے فریاد کرتے ہوئے (اپنے بیٹے سے کہتے ہیں) کہ اے بدبخت ایمان لے آ۔ بلاشبہ

وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ڃ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۷﴾

وعدہ اللہ کا | سچا ہے | پس وہ کہتا ہے | نہیں ہے یہ | مگر | کہانیاں | پہلے لوگوں کی

اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے تو وہ (جواب میں) کہتا ہے کہ یہ گزشتہ لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ

یہی وہ لوگ ہیں | جن پر ثابت ہو چکا | حکم (عذاب کا) | امتوں میں | جو گزر چکی ہیں

یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کا قول ان لوگوں کے ساتھ پورا ہو کر رہا جو ان سے

مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۱۸﴾

ان سے پہلے | جنوں | اور انسانوں میں سے | بیشک وہ تھے | نقصان اٹھانے والے

پہلے جن اور انس میں سے گزر چکے (کہ) بیشک یہ لوگ خسارے میں رہے۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۵) اور اللہ نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرنے کی تاکید فرمائی ہے کیونکہ اس کی ماں نے بڑی تکلیف اٹھا کر اسے ایک مدت تک پیٹ میں اٹھائے رکھا اور بڑی تکلیف سے اس کو جنا اور اس کا یہ حمل اور دودھ پلانا' تیس ماہ تک رہا یہاں تک کہ جب وہ پرورش پا کر جوانی کو پہنچتا اور چالیس سال کا ہو جاتا ہے اور اس کی عقل پختہ ہو جاتی ہے تو اللہ سے دعا کرتا ہے کہ اے میرے پروردگار! مجھے طاقت دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر فرمائی اور یہ کہ میں وہ نیک عمل کرتا رہوں جو تجھے پسند ہیں اور میرے لئے میری اولاد کی اصلاح کر۔ یقیناً میں تیری طرف رجوع ہوتا ہوں اور تیرا فرمانبردار ہوں۔

(۱۶) اللہ تعالیٰ ایسے ہی نیک لوگوں کے وہ نیک عمل جو وہ دنیا میں کرتے رہے قبول کرتا ہے اور ان کے گناہوں کو معاف کر کے انہیں اہل جنت میں داخل کرتا ہے۔ یہی سچا وعدہ ہے جو ان سے کیا جاتا تھا۔

(۱۷) اور جو منکر والدین کا نافرمان ہے اور ان سے کہتا ہے کہ تم جو مجھے قیامت اور حشر و نشر کی دھمکی دیتے ہو حالانکہ کئی جماعتیں مجھ سے پہلے گزر چکی ہیں جن میں سے کوئی شخص بھی واپس نہیں آیا۔ میں اس بات سے سخت نفرت کرتا ہوں اور اس کے والدین اللہ سے فریاد کر رہے ہیں اور اسے سمجھا رہے ہیں کہ تیرا برا ہو تو موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان لے آ۔ یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے جو ضرور پورا ہو کر رہے گا تو وہ کہتا ہے کہ یہ تو پہلے لوگوں کے قصے ہیں جن کا کوئی بھی ثبوت نہیں۔

(۱۸) ایسے ہی منکرین پر جنوں اور انسانوں کی گذشتہ سرکش قوموں کے ساتھ انہی کی طرح عذاب کا حکم ہے اور یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

افعال: وَضَعَتْهُ: اس نے اس کو جنا' ماضی (واحد مونث غائب) ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ تَرْضٰىهُ: تو اس کو پسند کرے' تو اس سے راضی ہوئے' مضارع (واحد مذکر حاضر) ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ نَتَجَاوَزُ: ہم درگزر کریں گے' ہم معاف کرتے ہیں' مضارع (جمع متکلم)۔ نَتَقَبَّلُ: ہم قبول کرتے ہیں' قبول کریں گے' مضارع (جمع متکلم)۔ اٰمِنْ: تو ایمان لا' امر (واحد مذکر حاضر)۔ تَعِدَانِنِيْٓ: تم دونوں مجھ کو وعدہ دیتے ہو' مضارع (تثنیہ مذکر حاضر) ن وقایہ ی ضمیر (واحد متکلم)۔ يَسْتَغِيْثٰنِ: وہ دونوں فریاد کرتے ہیں' دعا کرتے ہیں' وہ دونوں (اللہ سے) فریاد کر رہے تھے' مضارع (تثنیہ مذکر غائب)۔

اسماء: حَمْلُهٗ: اس کا حمل میں رہنا' حَمْلُ مضاف ہٗ (ضمیر واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔ كُرْهًا: تکلیف سے' ناگواری کے ساتھ برداشت کر کے۔ صَالِحًا: نیک' اچھا' بھلا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ وَيْلَكَ: تیری خرابی' بربادی' وَيْلُ مضاف كَ (ضمیر واحد مذکر حاضر) مضاف الیہ۔

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ

اور ہر ایک کے لئے | درجے ہیں | ان اعمال کی وجہ سے | جو وہ کرتے تھے | تاکہ پورا بدلہ دے انہیں | ان کے عملوں کا

اور ہر ایک کے لئے الگ الگ درجات ہیں ان کے اعمال کے مطابق اور تاکہ وہ ان کے اعمال کا پورا بدلہ دے

وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ

اور ان پر کوئی ظلم نہ کیا جائے گا | اور جس دن | پیش کئے جائیں گے | وہ لوگ | جو کافر ہیں | آگ پر

اور ان پر کوئی ظلم نہ ہوگا۔ اور جس دن کافر دوزخ کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔

اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ

تم ختم کر چکے | اپنی مزے کی چیزیں | اپنی | دنیا کی زندگی میں | اور تم فائدہ اٹھا چکے | ان کا

(اور کہا جائے گا) تم نے دنیا کی زندگی ہی میں خوب مزے اڑا لئے اور ان سے خوب لطف اٹھا چکے۔

فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ

پس آج | تمہیں دیا جائے گا | عذاب | ذلت کا | اس لئے کہ | تم تکبر کرتے تھے

پس آج تم کو ذلت آمیز عذاب دیا جائے گا (یہ) بدلہ ہے اس تکبر کا جو تم

فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ﴿۲۰﴾ ع وَاذْكُرْ

زمین میں | ناحق | اور اس لئے کہ | تم نافرمانی کیا کرتے تھے | اور ذکر کیجئے

دنیا میں ناحق کیا کرتے تھے اور اس لئے کہ تم نافرمان تھے اور یاد کرو

اَخَا عَادٍ ؕ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ

قوم عاد کے بھائی کا | جب اس نے ڈرایا | اپنی قوم کو | (وادی) احقاف میں | اور گزر چکے | (کئی) ڈرانے والے

عاد کے بھائی (ہود) کو جب انہوں نے اپنی قوم کو (سرزمین) احقاف میں ڈرایا اور ان سے پہلے اور ان کے بعد

مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖۤ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّيْۤ

اس سے پہلے | اور اس کے بعد | کہ عبادت نہ کرو کسی کی | سوائے اللہ کے | بیشک میں

بھی (اللہ کی نافرمانی سے) ڈرانے والے گزر چکے تھے کہ تم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو مجھے

اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۲۱﴾ قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا

ڈرتا ہوں | تم پر | عذاب سے | ایک بڑے دن کے | وہ کہنے لگے | کیا تو آیا ہے ہمارے پاس

ڈر ہے کہ کہیں تم پر بڑے دن کا عذاب نہ آجائے۔ انہوں نے کہا کیا تو اس لئے ہمارے پاس

لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ

کہ تو پھیر دے ہمیں | ہمارے معبودوں سے | پس لے آ ہم پر | وہ (عذاب) | جس کا تو ہم سے وعدہ کرتا ہے

آیا ہے کہ ہمیں ہمارے معبودوں سے پھیر دے پس تو جس عذاب سے ہمیں ڈراتا ہے وہ لے آ

اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۲﴾ قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَاُبَلِّغُكُمْ

اگر تو سچا ہے | اس نے کہا | کہ علم تو | اللہ کے پاس ہے | اور میں پہنچاتا ہوں تمہیں

اگر تو سچا ہے۔ (ہود نے) کہا کہ اس کا علم تو اللہ تعالیٰ ہی کو ہے اور میں تو تمہیں وہی

آیت نمبر | آسان تفسیر

(۱۹) اہل جنت اور اہل دوزخ کے اپنے اپنے اعمال کے مطابق مختلف درجے ہیں اور یہ درجات کا فرق اس لئے ہوگا کہ ان کے اعمال کا ان کو پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور کسی کا حق نہیں مارا جائے گا۔

(۲۰) اور قیامت کے دن جب کفار دوزخ کی آگ کے سامنے لائے جائیں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ تم نے دنیا میں جو نیک اعمال کئے تھے اس کا بدلہ تم کو دنیا ہی میں (صحت اور مال و دولت وغیرہ) کی صورت میں مل چکا لہٰذا آج تمہیں تمہاری ناحق سرکشی اور نافرمانی کے بدلے رسوائی کا عذاب دیا جائے گا۔

(۲۱) آپؐ ان کفار کے سامنے عرب کی ایک سرکش قوم عاد اولیٰ (جنہیں عاد ارم بھی کہتے ہیں) کا حال سنایئے جبکہ ان کے ہم قوم پیغمبر حضرت ہود علیہ السلام نے انہیں **وادی احقاف** میں خدا کے عذاب سے ڈرایا اور کئی اور رسولوں نے بھی اس سے پہلے اور اس کے بعد انہیں اس طرح خبردار کیا کہ تم اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو ورنہ مجھے اندیشہ ہے کہ تم پر ایک بڑے دن کا عذاب نہ آپڑے۔

(۲۲) تو وہ کہنے لگے کیا تو ہمیں ہمارے معبودوں کی عبادت سے بہکانا چاہتا ہے سو اگر تو سچا ہے تو جس عذاب کی تو ہمیں دھمکی دیتا ہے ہم پر لا نازل کر۔

افعال: اَذْهَبْتُمْ: تم لے چکے، تم ضائع کر چکے، ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ یُعْرَضُ: وہ (جمع مکسر) پیش کئے جائیں گے، وہ سامنے لائے جائیں گے، مضارع مجہول (واحد مذکر غائب)۔ اَنْذَرَ: اس نے ڈرایا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ تَسْتَكْبِرُوْنَ: تم گھمنڈ کرتے ہو، تم تکبر کرتے ہو، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ تَفْسُقُوْنَ: تم بدکاری کرتے ہو، تم فسق کرتے ہو، تم بے حکمی کرتے ہو، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ تَاْفِكَنَا: تو ہم کو پھیر دے گا، مضارع (واحد مذکر حاضر) نَا ضمیر (جمع متکلم)۔

اسماء: طَيِّبٰتِكُمْ: تمہاری لذت کی چیزیں، تمہاری نعمتیں، تمہاری نیکیاں، تمہاری پاکیزہ چیزیں، طَيِّبٰتِ مضاف، كُمْ (ضمیر جمع مذکر حاضر) مضاف الیہ۔ اَحْقَافِ: ریت کے لمبے لمبے اور بلند لیکن ذرا مڑے ہوئے ٹیلے، قوم عاد کا مرکزی مقام ارض احقاف ہے۔ نُذُرُ: ڈرانے والے یعنی پیغمبر، نَذِيْرٌ واحد۔

مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَلَمَّا

وہ (پیغام) جس کے ساتھ بھیجا گیا ہوں | لیکن میں | تمہیں دیکھ رہا ہوں | کہ (تم) ایک جاہل قوم ہو | پھر جب

کچھ پہنچاتا ہوں جو مجھے دے کر بھیجا گیا ہے لیکن میں یہ دیکھتا ہوں کہ تم لوگ جہالت کی باتیں کر رہے ہو پھر جب

رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ

انہوں نے دیکھا اسے | کہ ایک بادل | بڑھا چلا آ رہا ہے | ان کی وادیوں کی طرف | (تو) کہنے لگے | کہ یہ تو بادل ہے

انہوں نے دیکھا کہ ایک بادل سامنے سے ان کی وادیوں کی طرف چلا آ رہا ہے تو کہنے لگے کہ یہ بادل ہے

مُّمْطِرُنَا ۭ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ۭ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ

جو ہم پر برسے گا | (نہیں) بلکہ | یہ وہی ہے | کہ تم جس کے لئے جلدی کر رہے تھے | (یعنی) آندھی | جس میں | عذاب ہے

جو ہم پر برسے گا۔ نہیں! بلکہ یہ تو وہ چیز ہے جس کے لئے تم جلدی کر رہے تھے (یہ وہ) آندھی ہے جس میں دردناک

اَلِيْمٌ ﴿۲۴﴾ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۢ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى

دردناک | وہ برباد کر دے گی | ہر ایک چیز کو | حکم سے | اپنے رب کے | پس وہ صبح کو ایسے ہو گئے | کہ کچھ نظر نہ آتا تھا

عذاب ہے جو ہر شے کو اپنے رب کے حکم سے اکھاڑ پھینکے گی چنانچہ وہ ایسے (تباہ و برباد) ہو گئے کہ ان کے گھروں

اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ

سوائے ان کے گھروں کے | اسی طرح | ہم سزا دیا کرتے ہیں | مجرم لوگوں کو | اور ہم نے قدرت دی تھی انہیں

کے سوا کچھ دکھائی نہ دیتا تھا۔ اسی طرح ہم مجرموں کو سزا دیا کرتے تھے۔ اور ہم نے قوم عاد کو ایسی باتوں کی

فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا

ان باتوں کی | کہ ہم نے نہیں قدرت دی تمہیں | ان کی | اور دیئے تھے ہم نے | ان کو | کان | اور آنکھیں

قدرت دی تھی کہ تمہیں ان باتوں کی قدرت نہیں دی اور ہم نے اُن کو کان، آنکھیں

وَّاَفْـِٕدَةً ڮ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ

اور دل | پس نہ تو | کام آئے | ان کے | کان | اور نہ | آنکھیں | اور نہ

اور دل دیئے تھے مگر ان کے کان، ان کی آنکھیں اور ان کے دل ان کے

اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ

دل | کچھ بھی | جب | وہ انکار کرتے تھے | اللہ کی آیتوں کا | اور آ پڑا

کسی کام نہ آئے اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے انکار ہی کرتے رہتے تھے اور

بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۲۶﴾ ۧ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ

ان پر وہ (عذاب) | جس کا وہ تھے | مذاق اڑاتے | اور بیشک ہم نے ہلاک کر دیں | جو | تمہارے آس پاس ہیں

جس چیز کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے اُسی نے انہیں آ گھیرا۔ اور ہم تمہارے اردگرد کی کتنی ہی بستیاں غارت

مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَلَوْلَا

بستیاں | اور ہم نے پھیر پھیر کر بیان کر دیں | نشانیاں | تاکہ وہ | باز آ جائیں | پس کیوں نہ

کر چکے ہیں اور ہم نے اپنی نشانیاں طرح طرح سے بیان کیں تاکہ وہ لوگ رجوع کر لیں۔ پھر

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۳) پیغمبر نے ان سے فرمایا کہ اس بات کا علم تو اللہ ہی کو ہے کہ کب وہ عذاب تم پر نازل ہوگا میں تو تمہیں صرف اللہ کا وہ پیغام سناتا ہوں جو اللہ نے میری طرف بھیجا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ تم ایک سخت جاہل قوم ہو کہ اپنے نفع و نقصان کو نہیں سوچتے۔

(۲۴) پس جب ان پر عذاب الٰہی ایک سخت آندھی اور بادلوں کی صورت میں ظاہر ہوا تو وہ اسے اپنے میدانوں کی طرف بڑھتا ہوا دیکھ کر خوشی سے کہنے لگے کہ یہ تو بادل ہے جو ہم پر برسے گا اور ہماری لمبی خشک سالی دور ہو جائے گی اس پر انہیں خبردار کیا گیا کہ یہ بادل نہیں بلکہ یہ تو وہ عذاب الٰہی ہے جس کے جلدی آنے کی تم ضد اور خواہش کر رہے تھے یعنی یہ ایک آندھی ہے جس میں تمہارے لئے دردناک عذاب موجود ہے۔

(۲۵) وہ آندھی اللہ کے حکم سے ہر چیز کو اکھاڑ پھینکے گی۔ پس وہ سات رات اور آٹھ دن کے مسلسل آندھی کے طوفان سے ایسے ہلاک ہوئے کہ اگلے دن صبح کو سوائے ان کے ویران گھروں کے اور کوئی چیز بھی وہاں دکھائی نہ دیتی تھی اور مجرموں کو ہم اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں۔

(۲۶) اور ہم نے انہیں مال و اولاد اور طاقت اور بڑی جماعت کی شکل میں وہ طاقت دی تھی کہ تم اہل مکہ کو بھی ویسی نہیں دی ہے اور اس کے علاوہ انہیں حق کو سننے اور دیکھنے اور سمجھنے کے لئے کان اور آنکھیں اور دل دیئے تھے۔ مگر انہوں نے خدا کی آیتوں کا صاف انکار کر دیا اور اس انکار کے نتیجے میں جس عذاب کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے وہ ان پر آ پڑا اور سب ہلاک ہو گئے۔

(۲۷) اور تمہارے آس پاس قوم ثمود اور قوم لوطؑ کی بستیاں ہیں جنہیں ان کی سرکشی کی وجہ سے ہلاک کیا جا چکا اور ہم نے انہیں طرح طرح کی دلیلیں بیان کر کے سمجھایا کہ وہ سرکشی سے باز آ جائیں مگر وہ باز نہ آئے۔

افعال: اُرْسِلْتُ: میں بھیجا گیا' ماضی مجہول (واحد متکلم)۔ اِسْتَعْجَلْتُمْ: تم نے جلدی کی' ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ تُدَمِّرُ: وہ ہلاک' تباہ کرتی ہے' مضارع (واحد مونث غائب)۔ لَا یُرٰی: نہ دکھائی دیتا تھا' مضارع مجہول منفی (واحد مذکر غائب)۔ صَرَّفْنَا: ہم نے پھیرا' متوجہ کیا' ماضی (جمع متکلم)۔

اسماء: اَوْدِيَتِهِمْ: ان کے نالے' وادیاں' اَوْدِيَة مضاف' هِمْ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔ عَارِضٌ: بادل' پھیل جانے والا ابر' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ مُسْتَقْبِلَ: سامنے آنے والا' آگے ہونے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ مُمْطِرُ: بارش کرنے والا' مینہ برسانے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔

نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا

مدد کی ان کو | انہوں نے جن کو | انہوں نے ٹھہرا رکھا تھا | سوائے | اللہ کے | (اس کا) قرب حاصل کرنے کے لئے

ان معبودوں نے ان کی مدد کیوں نہ کی جن کو انہوں نے قرب الٰہی حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے سوا معبود

اٰلِهَةً ۭ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝۲۸

معبود | بلکہ | وہ سب غائب ہوگئے | ان سے | اور یہ تھا ان کا جھوٹ | اور جو کچھ | جھوٹ بناتے

بنا رکھا تھا بلکہ وہ تو ان سے غائب ہو گئے' یہ رہا ان کا جھوٹ اور جو افترا پردازی وہ کرتے تھے

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا

اور جب پھیر دیا ہم نے | آپ کی طرف | چند ایک | جنوں کو | جو سن رہے تھے | قرآن | پھر جب

اور (اے رسولؐ) جس وقت ہم نے آپ کی طرف جنوں کے ایک گروہ کو متوجہ کیا کہ وہ قرآن سنیں پھر جب وہ قرآن کے

حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا

وہ حاضر ہوئے قرآن کے پاس | تو کہنے لگے | چپ رہو | پھر جب (پڑھنا) | ختم ہوا | تو وہ واپس لوٹے

پاس آئے تو کہنے لگے کہ چپ ہو جاؤ پھر جب وہ تلاوت ختم ہوئی تو وہ اپنی قوم کی طرف واپس لوٹے

اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝۲۹ قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ

اپنی قوم کی طرف | خبردار کرتے ہوئے | کہنے لگے | اے ہماری قوم! | بیشک ہم نے سنی | ایک کتاب | جو نازل ہوئی ہے

تاکہ ان کو (عذاب سے) ڈرائیں وہ بولے اے ہماری قوم! بیشک ہم نے ایک ایسی کتاب سنی ہے جو موسیٰ (کی توریت)

مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ

بعد | موسیٰ کے | تصدیق کرنے والی | ان کی جو | اس سے پہلے ہوچکیں | وہ رہنمائی کرتی ہے | حق کی طرف

کے بعد نازل کی گئی ہے جو اپنے سے پہلے (کی کتابوں) کی تصدیق کرتی ہے اور سچائی

وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۳۰ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا

اور راستے کی طرف | سیدھے | اے ہماری قوم! | قبول کرو (بات) | اللہ کی طرف بلانے والے کی | اور ایمان لاؤ

اور سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ اے ہماری قوم! اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کی بات مانو اور اس پر ایمان لے آؤ

بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝۳۱

اس پر | وہ بخش دے گا | تمہارے لئے | تمہارے گناہ | اور بچائے گا تمہیں | عذاب | دردناک سے

اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے گا۔

وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ

اور جو کوئی | قبول نہ کرے گا (بات) | بلانے والے کی | اللہ کی طرف | تو نہیں | وہ عاجز کرنے والا (اللہ کو) | زمین میں

اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کی بات نہ مانے گا تو وہ زمین میں اللہ تعالیٰ کو عاجز نہ کر سکے گا

وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۳۲ اَوَلَمْ يَرَوْا

اور نہیں اس کے لئے | اس کے سوا | کوئی مددگار | یہی لوگ ہیں | کھلی گمراہی میں | کیا انہوں نے نہیں دیکھا

اور اللہ تعالیٰ کے سوا اس کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔ یہی لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا

(۲۸) پس جن معبودوں کی وہ اللہ کے سوا' اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے عبادت کرتے تھے وہ اس مشکل وقت میں ان کی کچھ مدد نہ کر سکے بلکہ ان سے ایسے غائب ہوئے کہ ان کا کہیں نشان تک نہ پایا پس ان کے جھوٹ اور بہتان باندھنے کا یہی نتیجہ تھا۔

(۲۹) روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ملنے پر جب جنوں کو آسمان اول پر جا کر چوری چھپے فرشتوں کی گفتگو سننے سے روک دیا گیا تھا تو جنوں نے اس کی وجہ معلوم کرنے کے لئے **اہل نصیبین** میں سے سات یا نو جنوں کے سرداروں کو زمین پر بھیجا جب وہ **وادی نخلہ** میں پہنچے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو **طائف** کے تبلیغی سفر سے واپسی پر آدھی رات نماز میں کھڑے دیکھ کر آپؐ کی قرأت سننے لگے اور ایمان لا کر واپس لوٹے اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ جبکہ ہم نے وادیٔ نخلہ میں نصیبین کے جنوں کے ایک گروہ کو آپ کی طرف متوجہ کر دیا جبکہ وہ آپ کی قرأت سن رہے تھے پس جب وہ وہاں آ گئے جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پڑھ رہے تھے تو آپس میں کہنے لگے کہ خاموش ہو کر سنو اور جب صبح کے وقت آپ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ اپنی قوم کی طرف واپس لوٹے اور انہیں خدا کے عذاب سے ڈرا کر اسلام کی طرف دعوت دینے لگے۔

(۳۰) چنانچہ کہنے لگے کہ اے ہماری قوم! ہم نے آج وہ کتاب الٰہی (قرآن) سنی ہے جو حضرت موسیٰ کے بعد لوگوں کی ہدایت کے لئے نازل ہوئی وہ پہلی آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتی اور دین حق کی راہ دکھاتی ہے۔

(۳۱) اے ہماری قوم! اللہ کی طرف بلانے والے نبیٔ برحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا سچا رسول مان کر اس پر ایمان لاؤ۔ تو خدا تعالیٰ تمہارے سابقہ گناہ معاف کر کے تمہیں دوزخ کے دردناک عذاب سے نجات دے گا۔ چنانچہ تین سو جن آ کر مسلمان ہوئے۔

(۳۲) اور جو کوئی اس نبیٔ برحق کو نہ مانے گا وہ نہ تو زمین میں بھاگ کر اللہ کے عذاب سے خود ہی بچ سکے گا اور نہ کوئی اس کا مددگار ہو گا۔ یہی لوگ کھلم کھلا گمراہی میں ہیں۔

افعال: **حَضَرُوْهُ**: وہ اس کے پاس آئے' ماضی (جمع مذکر غائب)' ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ **اَجِيْبُوْا**: تم قبول کرو' تم مان لو' امر (جمع مذکر حاضر)۔ **يُجِبْ**: (جو) دعوت قبول (نہیں) کرے گا' (نہیں) مانے گا' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ **يُجِرْكُمْ**: وہ تم کو بچائے گا' پناہ دے گا' مضارع (واحد مذکر غائب)' **كُمْ** ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: **اِفْكُهُمْ**: ان کی افتراء پردازی' ان کا جھوٹ' **اِفْكُ** مضاف' **هُمْ** (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔ **قُرْبَانًا**: قربانی' نیاز' درجہ پانا' اللہ کا تقرب حاصل کرنے کے لئے۔ **نَفَرًا**: متعدد افراد کی ٹولی' جنات کی جماعت۔ **دَاعِيَ**: بلانے والا' پکارنے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ **مُعْجِزٍ**: عاجز بنانے والا' ہرانے والا' تھکانے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔

اَوَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَلَمۡ يَعۡىَ بِخَلۡقِهِنَّ

کہ اللہ | جس نے | پیدا کیا | آسمانوں | اور زمین کو | اور وہ تھکا نہیں | ان کے پیدا کرنے سے

کہ وہ اللہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور ان کے بنانے سے نہ تھکا

بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنۡ يُّحۡیِۦَ الۡمَوۡتٰى ‌ؕ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ

وہ قادر ہے | اس پر کہ | زندہ کر دے | مُردوں کو | کیوں نہیں | بیشک وہ | ہر چیز پر

اس (بات) پر (بھی) قدرت رکھتا ہے کہ مردوں کو زندہ کر دے۔ کیوں نہیں! یقیناً وہ ہر چیز پر

قَدِيۡرٌ ﴿۳۳﴾ وَيَوۡمَ يُعۡرَضُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا عَلَى النَّارِ ؕ

قدرت رکھتا ہے | اور جس دن | پیش کئے جائیں گے | وہ لوگ | جو کافر ہیں | دوزخ کے سامنے

قادر ہے۔ اور جس دن کافروں کو آگ کے سامنے لایا جائے گا۔

اَلَيۡسَ هٰذَا بِالۡحَـقِّ‌ؕ قَالُوۡا بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ قَالَ

(تو ان سے پوچھا جائے گا) کیا یہ نہیں؟ | برحق | وہ کہیں گے | کیوں نہیں | قسم ہمارے ربّ کی | فرمائے گا

(اور ان سے پوچھا جائے گا) کیا یہ حقیقت نہیں۔ کہیں گے کیوں نہیں، قسم ہے ہمیں اپنے ربّ کی (کہ یہ برحق ہے)

فَذُوۡقُوا الۡعَذَابَ بِمَا كُنۡتُمۡ تَكۡفُرُوۡنَ ﴿۳۴﴾ فَاصۡبِرۡ كَمَا صَبَرَ

پس چکھو | (یہ) عذاب | بدلے اس کے | (جو) تم انکار کیا کرتے تھے | پس آپ صبر کیجئے | جیسا کہ | صبر کیا تھا

تو اللہ کہے گا لو اپنے کفر کے بدلے (اب) عذاب کا مزہ چکھو۔ پس آپ صبر سے کام لیں جس طرح عالی ہمت

اُولُوا الۡعَزۡمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسۡتَعۡجِلْ لَّهُمۡ‌ ؕ كَاَنَّهُمۡ يَوۡمَ

پختہ ارادے والے | پیغمبروں نے | اور جلدی نہ کیجئے | ان کے لئے | گویا کہ وہ | جس دن

رسولوں نے صبر سے کام لیا اور ان لوگوں کے لئے (عذاب طلب کرنے میں) جلدی نہ کیجئے۔ جس دن وہ (اس عذاب کو)

يَرَوۡنَ مَا يُوۡعَدُوۡنَۙ لَمۡ يَلۡبَثُوۡۤا اِلَّا سَاعَةً مِّنۡ نَّهَارٍ‌ ؕ

دیکھیں گے | وہ (عذاب) | جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے | وہ نہیں ٹھہرے تھے | مگر | ایک گھڑی | دن کی

دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے تو (ان کو ایسا معلوم ہوگا کہ) گویا دُنیا میں بس دن کی کچھ دیر ہی رہے ہیں

بَلٰغٌ‌ ۚ فَهَلۡ يُهۡلَكُ اِلَّا الۡقَوۡمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ﴿۳۵﴾ ع

(یہ تو) پہنچا دینا ہے | تو کیا | (کوئی اور) ہلاک ہوگا | سوائے | نافرمان لوگوں کے

اس پیغام کا پہنچا دینا (آپ کا کام ہے)، اب وہی ہلاک ہوں گے جو نافرمان ہوں گے۔

سُوۡرَةُ مُحَمَّدٍ مَدَنِيَّةٌ وَهِىَ ثَمَانٍ وَّثَلٰثُوۡنَ اٰيَةً وَّاَرۡبَعُ رُكُوۡعَاتٍ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سورۂ محمد مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اڑتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَصَدُّوۡا عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعۡمَالَهُمۡ ﴿۱﴾

جن لوگوں نے | انکار کیا | اور انہوں نے روکا | راستے سے | اللہ کے | (اللہ نے) ضائع کر دیئے | ان کے اعمال

جن لوگوں نے کفر کیا اور انہوں نے دوسروں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کو برباد کر دیا۔

آیت نمبر | آسان تفسیر

(۳۳) کیا ایسے منکرین حق نے غور سے نہیں دیکھا کہ وہ اللہ جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا اور اسے ان کے پیدا کرنے میں اسے کوئی تھکاوٹ محسوس نہیں ہوئی وہ مردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر بھی ضرور قادر ہے۔ ہاں! کیوں نہیں؟ وہ تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

(۳۴) اور جب قیامت کے روز کفار کو دوزخ کی آگ کے سامنے پیش کیا جائے گا تو ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا یہ عذاب دوزخ جس کا تم دنیا میں انکار کیا کرتے تھے حق نہیں؟ وہ عرض کریں گے کیوں نہیں! قسم اللہ کی وہ برحق ہے پھر حکم ہوگا کہ یہ عذاب اس انکار کے بدلے میں چکھو۔ جو تم دنیا میں کرتے تھے۔

(۳۵) پس آپؐ کچھ عرصہ صبر کیجئے۔ جیسا کہ بلند حوصلہ پیغمبروں نے صبر کیا تھا اور ان کفار کے متعلق جلدی نہ کیجئے جب وہ اس عذاب دوزخ کو دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا تو جان لیں گے کہ گویا وہ ایک ساعت سے زیادہ دنیا میں نہیں ٹھہرے اور وہ عذاب بہت ہی جلد آ پہنچا آپ کا کام تو نصیحت کا پہنچا دینا ہے اور بس اور جو اس کو نہ مانے گا وہی ہلاک ہوگا۔

سورۂ محمدؐ

چونکہ اس سورت کے شروع میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذاتی نام **محمد** بیان کر کے آپؐ کی ذات پر قرآن کا نزول اور اس پر ایمان لانا ذکر فرمایا ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) جنہوں نے دین حق (اسلام) سے انکار کیا اور لوگوں کو اس میں داخل ہونے سے روکا۔ ان کے نیک اعمال بھی اللہ نے ضائع کر دیئے۔

افعال: لَمْ یَعْیَ: وہ تھکا نہیں، عاجز نہیں ہوا، مضارع منفی بہ لم بمعنی ماضی (واحد مذکر غائب)۔ لَا تَسْتَعْجِلْ: تو جلدی نہ کر، تو عجلت نہ کر، نہی (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: نَهَارٍ: دن، کوئی دن، کسی دن، اسم جنس۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ

اور جو لوگ | ایمان لے آئے | اور انہوں نے عمل کئے | نیک | اور ایمان لائے | اس پر جو | نازل کیا گیا

اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے اور اس کتاب پر ایمان لائے جو محمدؐ

عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ

محمدؐ پر | حالانکہ وہ سچ ہے | ان کے ربّ کی طرف سے | اللہ دور کردے گا | ان سے | ان کی برائیاں

پر نازل کی گئی اور وہ ان کے ربّ کی طرف سے حق ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے ان کی برائیاں دُور کر دے گا

وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ۝۲ ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا

اور درست کردے گا | ان کا حال | یہ اس لئے کہ | جو لوگ | منکر ہیں | انہوں نے پیروی کی

اور ان کی حالت سنوار دے گا۔ یہ اس لئے ہے کہ جو کافر ہیں وہ باطل کی

الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ

جھوٹ کی | اور یہ کہ | جو لوگ | ایمان لائے | انہوں نے پیروی کی | حق کی | اپنے ربّ کی طرف سے

پیروی کرتے ہیں اور جو ایمان والے ہیں وہ اپنے ربّ کی طرف سے (آئی ہوئی) حق بات کی پیروی کرتے ہیں

كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ۝۳ فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ

اسی طرح | بیان کرتا ہے | اللہ | لوگوں کے لئے | مثالیں ان کی | پھر جب | تم مقابل ہو جاؤ | اُن کے جو

اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے ان کے حالات بیان فرماتا ہے۔ پس (اے مسلمانو!) جب تمہارا مقابلہ کافروں

كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ۭ حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۤ ۙ

کافر ہیں | تو مارو | (اُن کی) گردنیں | یہاں تک کہ | جب | تم ان کو خوب قتل اور مغلوب کرلو | تو مضبوط کرلو (اُن کی) قید

سے ہو تو ان کی گردنیں اڑا دو۔ یہاں تک کہ جب خوب قتل کر چکو تو (باقیوں کو) اچھی طرح قید کر لو

فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاۗءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ

پھر یا (تو) | احسان کرو | اس کے بعد | اور یا تاوان (لے لو) | یہاں تک کہ | ڈال دے | جنگ

بعد ازاں یا تو ان پر احسان کر کے چھوڑ دو یا فدیہ لے کر۔ یہاں تک کہ لڑائی اپنے ہتھیار پھینک دے

اَوْزَارَهَا ڔ ذٰلِكَ ړ وَلَوْ يَشَاۗءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ

اپنے ہتھیار | یہی ہے (حکم) | اور اگر | اللہ چاہتا | (تو) ضرور انتقام لیتا | اُن سے | لیکن

(یعنی جنگ موقوف ہو جائے) یہ (حکم) اسی طرح ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو خود ان سے انتقام لے لیتا لیکن وہ تمہیں

لِّيَبْلُوَا بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ۭ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ

تاکہ وہ آزمائے | تم میں سے ایک کو | دوسرے سے | اور جو لوگ | قتل کئے گئے | راستے میں | اللہ کے | تو وہ ہرگز

ایک دوسرے کے ذریعہ سے آزمانا چاہتا ہے اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کئے جاتے ہیں

يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝۴ سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝۵ وَيُدْخِلُهُمُ

ضائع نہیں کرے گا | اُن کے عملوں کو | انہیں راہ دکھائے گا | اور درست کردے گا | ان کا حال | اور داخل کرے گا انہیں

اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو ضائع نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت کرے گا اور ان کی حالت درست کر دے گا اور ان کو جنت میں

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲) اور جو مسلمان اللہ و رسول پر ایمان لے آئے اور انہوں نے نیک عمل کئے اور خاص کر اس قرآن پر ایمان لائے جو اللہ نے اپنے رسول برحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا اور واقعی وہ اللہ کی طرف سے نازل شدہ برحق کتاب ہے اللہ تعالیٰ ان کی خطائیں معاف کر کے آئندہ کے لئے ان کے حال کو درست کر دے گا اور نیک اعمال کرنے کی ہمت دے گا۔

(۳) منکرین کے اعمال اللہ کے ہاں مقبول نہ ہونے اور مومنین کے گناہوں کی معافی کی وجہ یہ ہے کہ منکرین نے جھوٹ کی پیروی کی اور مومنین نے اللہ کی طرف سے نازل شدہ سچے دین کی۔ اسی طرح اللہ لوگوں کو سمجھانے کے لئے ان کے احوال بیان کرتا ہے۔

(۴) پس جب مسلمانوں اور کفار میں جنگ چھڑ جائے تو مسلمانوں کو حکم ہے کہ دین کے دشمنوں کو قتل کرنے میں کوئی کمی نہ کریں یہاں تک کہ کافی قتل و خون بہانے کے بعد جب کفار اچھی طرح عاجز نہ آئیں تو ان کو قید کر لیں اور اس کے بعد یا تو بلا معاوضہ نیکی کر کے چھوڑ دیں یا ان سے تاوان جنگ لے کر رہا کر دیں یہ لڑائی و ضرب و قید و بند کا سلسلہ اس وقت تک جاری رکھا جائے جب تک کہ جنگ خود ختم ہو جائے بس اللہ کا یہی حکم ہے اور اگر اللہ کو منظور ہوتا تو قوم عاد و ثمود وغیرہ کی طرح ان کفار مکہ کو کسی اور عذاب سے بھی ہلاک کر سکتا تھا لیکن جہاد فرض کرنے سے خدا کا مقصد مسلمانوں کا امتحان لینا ہے کہ کون سے مسلمان جان و مال اللہ کی راہ میں قربان کرتے ہیں اور جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید ہوتے ہیں اللہ ان کے اعمال کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔

(۵) بلکہ بہت جلد انہیں جنت کی راہ دکھائے گا اور آخرت میں بلند مرتبے دے گا۔

افعال: کَفَّرَ (عَنْ): اس نے دور کر دیئے' ساقط کر دیئے' معاف کر دیئے' دور کر دیں' اتار دیں' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ: تم ان کو خوب قتل کر چکے' ماضی (جمع مذکر حاضر) 'هُمْ' ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ شُدُّوْا: تم مضبوط باندھو' امر (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: اَمْثَالَهُمْ: ان کی مثالیں' ان جیسے' اَمْثَالَ مضاف' هُمْ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔ بَالَهُمْ: ان کا حال' بَالَ مضاف' هُمْ مضاف الیہ۔ وَثَاقَ: بندھن' بندش' اسم ہے۔ اَوْزَارَهَا: اس کے ہتھیار' اَوْزَارَ مضاف' هَا (ضمیر واحد مونث غائب) مضاف الیہ۔ فِدَآءً: چھڑوائی' عوض لے کر قیدی کو چھوڑ دینا' وہ چیز جو جان کے بدلے دی جاتی ہے۔ مَنًّا: نیکی کرتے ہوئے' عوض لئے بغیر قیدیوں کو آزاد کر دینا' احسان رکھنا' مصدر ہے۔

الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝٦ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا

جنت میں | اس نے اس سے شناسا کر دیا ہے | انہیں | اے ایمان والو! | اگر | تم مدد کرو گے

داخل کرے گا جو انکو (اس نے) پہلے سے بتا دی ہے اے ایمان والو! اگر تم اللہ تعالیٰ (کے دین) کی

اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝٧ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ

اللہ کی | وہ مدد کرے گا تمہاری | اور جما دے گا | تمہارے قدم | اور جن لوگوں نے | کفر کیا | تو تباہی ہے | ان کے لئے

مدد کرو تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جما دے گا اور وہ لوگ جو کافر ہیں ان کے لئے تباہی ہے

وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝٨ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

اور اس نے ضائع کر دیئے | ان کے اعمال | یہ | اس لئے کہ انہوں نے ناپسند کیا | جو | نازل کیا اللہ نے

اور اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال برباد کر دیئے یہ اس لئے ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا انہوں نے اس کو پسند نہ کیا

فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝٩ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ

تو اس نے ضائع کر دیئے | ان کے اعمال | کیا انہوں نے سیر نہیں کی | زمین میں کہ | وہ دیکھتے | کیسا

تو اس نے ان کے اعمال کو ضائع کر دیا۔ کیا وہ زمین میں چلے پھرے نہیں تا کہ وہ دیکھیں کہ جو لوگ ان سے

كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلِلْكٰفِرِيْنَ

ہوا | انجام | ان کا جو | ان سے پہلے تھے | ہلاک کر دیا | اللہ نے | ان کو | اور منکروں کے لئے

پہلے ہو گزرے ہیں ان کا انجام کیسا ہوا' اللہ تعالیٰ نے اُن کو برباد کر دیا اور کافروں کی یہی حالت

اَمْثَالُهَا ۝١٠ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ

ایسی ہی (سزائیں) ہیں | یہ | اس لئے کہ اللہ | کارساز ہے | ان لوگوں کا جو | ایمان لائے | اور یہ کہ | کفار (جو ہیں)

ہوا کرتی ہے۔ یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کا کارساز ہے (ان کی مدد فرماتا ہے) اور کافروں کا کوئی

لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝١١ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

کوئی کارساز نہیں ان کا | بیشک | اللہ | داخل کرے گا | ان کو جو | ایمان لائے | اور نیک عمل کئے

کارساز نہیں بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے' جنتوں میں داخل

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَ

باغات میں | بہتی ہوں گی | جن کے نیچے | نہریں | اور جو لوگ | کافر ہیں | وہ فائدہ اٹھاتے ہیں | اور

فرمائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور کافر لوگ (دنیا میں) کچھ فائدے اُٹھا رہے

يَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۝١٢ وَكَاَيِّنْ

وہ کھاتے ہیں | جس طرح | کھاتے ہیں | چوپائے | اور دوزخ ہی | ٹھکانا ہے | ان کے لئے | اور کتنی ہی

ہیں اور اس طرح کھاتے (اور پیتے) ہیں جس طرح چوپائے کھاتے (پیتے) ہیں اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور بہت سی

مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ

بستیاں تھیں | جو | بڑھ کر تھیں طاقت میں | آپ کی بستی سے | جس نے | آپ کو نکال دیا ہے

بستیاں تھیں جو آپ کی اس بستی سے' جس کے رہنے والوں نے آپ کو نکال دیا' قوت میں کہیں زیادہ تھیں

(٦) اور جنت میں داخل کرے گا۔ جس کی پہچان اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور کتاب کے ذریعے ان کو اچھی طرح سمجھا دی ہے اور ہر جنتی خود وہاں پہنچ کر اپنے ٹھکانے کو الہام الٰہی اور اپنے مقام کی کشش سے خود پہچان لے گا۔ حضرت ابن عباسؓ کی تفسیر کے مطابق "**عرفھالھم**" کے معنی ہیں۔ وہ جنت جو خوشبوؤں سے مہکائی ہوئی ہے۔

(۷) مسلمانو! اگر تم اللہ کے دین کی اپنے مال اور جان سے مدد کرو گے تو وہ تمہیں فتح یاب کرے گا اور دشمن کے مقابلہ میں تمہارے پاؤں مضبوط رکھے گا اور آخر کار ان پر فتح دے گا۔

(۸) اور جو لوگ مشرک ہیں اللہ ان کے قدم' اسلام کے مقابلہ میں لڑکھڑا دے گا اور ان کے کاموں میں انہیں ناکام بنا دے گا۔

(۹) کیونکہ انہوں نے اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب کو ناپسند کیا تو اللہ نے ان کے سب اعمال کو برباد کر دیا۔

(۱۰) تو کیا ان کفار نے زمین میں سیر کر کے غور سے نہیں دیکھا کہ ان سے پہلے جو سرکش لوگ گزرے ہیں ان کا کیسا برا انجام ہوا کہ بری طرح سے ہلاک کر دیئے گئے اور منکرین حق کے لئے ایسی ہی سزائیں مقرر ہیں۔

(۱۱) اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ مسلمانوں کا مددگار ہے اور کافروں کا کوئی بھی مددگار نہیں۔

(۱۲) کچھ شبہ نہیں کہ جو لوگ ایمان لا کر نیک اعمال کرتے ہیں اللہ ان کو باغوں میں داخل کرے گا۔ جن میں ندیاں بہہ رہی ہوں گی اور جو کافر ہیں وہ دنیا کی زندگی سے چندروزہ فائدہ اٹھا رہے ہیں اور حیوانوں کی طرح کھاتے پیتے ہیں اور آخرت میں ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔

افعال: عَرَّفَهَا: اس نے اس سے شناسا کر دیا' اس نے اس کی تعریف کی' ماضی (واحد مذکر غائب) ھَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔ تَنْصُرُوْا: تم مدد کرو گے' (اگر) تم مدد کرتے ہو' مدد کرو' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ يُثَبِّتْ: جمائے رکھے گا' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ دَمَّرَ: اس نے اکھیڑ مارا' اس نے ہلاکت میں ڈال دی' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ تَأْكُلُ: وہ کھائے' وہ (جمع مکسر) کھاتے ہیں' مضارع (واحد مونث غائب)۔ يَتَمَتَّعُوْنَ: وہ فائدہ لیتے ہیں' فائدہ حاصل کرتے ہیں' (دنیا میں) مزہ اڑاتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: تَعْسًا: ہلاکت' خواری' ٹھوکر لگنا' گر پڑنا' اصل میں اس کے معنی اوندھے منہ گرنے کے ہیں' مصدر ہے۔

أَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ﴿١٣﴾ أَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ

ہم نے ان کو ہلاک کر دیا | تو (کوئی) بھی مددگار نہ ہوا | ان کا | پس کیا وہ شخص | جو ہو | واضح دلیل پر

ہم نے اُن کو ہلاک کر دیا۔ سو ان کا کوئی مددگار نہ ہوا۔ بھلا وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے

مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْٓا

اپنے رب کی طرف سے | وہ اس جیسا (ہو سکتا ہے) | جس کو بھلے معلوم ہوئے | اس کے بُرے عمل | اور انہوں نے پیروی کی

واضح راستہ پر ہو اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے، جس کو اپنے بُرے عمل بھلے معلوم ہوتے ہیں اور وہ جو اپنی

أَهْوَآءَهُمْ ﴿١٤﴾ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ فِيْهَآ

اپنی خواہشوں کی | کیفیت | اس جنت کی | جس کا | وعدہ کیا جاتا ہے | پرہیزگاروں سے | (یہ ہے) کہ اس میں ہوں گی

خواہشوں پر چلتے ہیں۔ وہ جنت جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے، ایسی ہے کہ اس میں ایسے پانی کی

أَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ وَأَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ وَأَنْهٰرٌ

نہریں | ایسے پانی کی | جو خراب نہ ہو | اور نہریں | دودھ کی | کہ نہ بدلے | اس کا مزہ | اور نہریں

نہریں رواں ہیں جس میں کبھی بُو نہ پیدا ہو اور ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا ذائقہ نہ بدلے اور ایسی

مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ وَأَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى وَلَهُمْ

ایسی شراب کی | جو لذیذ ہوگی | پینے والوں کے لئے | اور نہریں | صاف شہد کی | اور ان کے لئے

شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کو مزیدار معلوم ہوں اور ایسے شہد کی نہریں جو بالکل صاف ہوگا اور وہاں

فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ كَمَنْ

وہاں | ہر قسم کے | میوے ہوں گے | اور بخشش | اپنے رب کی | (کیا وہ) اس جیسا ہے

ان کے لئے ہر طرح کے میوے اور ان کے ربّ کی بخشش (ہی بخشش) ہے۔ کیا یہ لوگ ان کے برابر ہیں

هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ أَمْعَآءَهُمْ ﴿١٥﴾

جو ہمیشہ دوزخ میں رہے | اور پلایا جائے گا ان کو | پانی | اُبلتا ہوا | جو ٹکڑے کر ڈالے گا | ان کی آنتوں کو

جو ہمیشہ آگ میں رہیں گے اور ان کو اُبلتا ہوا پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ إِلَيْكَ حَتّٰٓى إِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ

اور ان میں سے | بعض وہ ہیں | جو سنتے ہیں | آپ کی بات | یہاں تک کہ | جب نکل جاتے ہیں | آپ کے پاس سے

اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جو آپ کی طرف کان لگائے رہتے ہیں۔ لیکن جب وہ آپ کے پاس سے اُٹھ کر چلے جاتے ہیں

قَالُوْا لِلَّذِيْنَ أُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ

تو کہتے ہیں | ان سے | جن کو دیا گیا ہے | علم | کیا کہا اس نے | ابھی ابھی | یہی لوگ ہیں | کہ مُہر کر دی

تو ان لوگوں سے جن کو علم دیا گیا ہے، پوچھتے ہیں کہ (آپ نے) ابھی کیا کہا؟ یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کے دلوں پر

اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا أَهْوَآءَهُمْ ﴿١٦﴾ وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا

اللہ نے | ان کے دلوں پر | اور پیروی کی انہوں نے | اپنی خواہشوں کی | اور جو لوگ | راہ پر ہیں

اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی ہے اور وہ اپنی خواہشات پر چلتے ہیں۔ اور جو لوگ راہ (ہدایت) پر ہیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۳) اور قوم عاد و ثمود و قوم لوطؑ وغیرہ کی کتنی ہی بستیاں تھیں جو آپ ؐ کی اس بستی (مکہ) سے' جس کے رہنے والوں نے آپ ؐ کو وہاں سے ہجرت کرنے پر مجبور کردیا ہے کہیں زیادہ طاقتور تھیں۔ان کی سرکشی کی وجہ سے ہم نے انہیں ہلاک کردیا تو کوئی بھی ان کو ہمارے عذاب سے بچا نہ سکا۔

(۱۴) پس جو شخص اللہ کی طرف سے واضح دلیل لایا ہو کیا وہ اس شخص جیسا ہو سکتا ہے جو شیطان کے بہکانے سے اپنے برے عملوں کو اچھا سمجھے اور اپنے نفس کی خواہش پر چلے؟ ہرگز نہیں۔

(۱۵) جس جنت کے ملنے کا پرہیز گاروں سے وعدہ کیا جاتا ہے اس کی کیفیت یہ ہے کہ اس میں ایسے پانی کی نہریں بہہ رہی ہوں گی جو کبھی خراب ہونے والا نہیں اور ایسی دودھ کی جس کا مزہ کبھی بدلنے والا نہیں اور ایسے شراب کی جو پینے والوں کے لئے بڑا ہی خوش ذائقہ ہوگی۔اور ایسے شہد کی جو بالکل صاف ہوگا اور اس کے علاوہ ان کے لئے وہاں ہر قسم کے جنتی میوے اور اللہ کی بخشش ہوگی کیا ایسے پرہیز گار ان نافرمانوں جیسے ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور انہیں اس میں کھولتا ہوا پانی پینے کو ملے گا جو ان کی انتڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا۔

(۱۶) اور ان کفار میں سے بعض وہ منافق ہیں جو آپ کی بات سنتے تو ہیں مگر توجہ نہیں کرتے۔یہاں تک کہ وہ آپ کے پاس سے اٹھ کر باہر چلے جاتے ہیں تو اہل علم صحابہ سے مذاق کے طور پر پوچھتے ہیں کہ ابھی ابھی آپ ؐ نے کیا فرمایا۔یعنی انہوں نے توجہ سے سنا ہی نہیں۔ایسے ہی لوگوں کے دلوں پر اللہ نے مہر کردی ہے کہ وہ حق کو نہیں سمجھتے اور اپنی خواہشوں کے پیچھے چلتے ہیں۔

افعال: اَخْرَجَتْكَ: اس نے تجھ کو نکالا' ماضی (واحد مونث غائب)' كَ ضمیر (واحد مذکر حاضر)۔ لَمْ يَتَغَيَّرْ: وہ متغیر نہیں ہوا' وہ بدلا ہوا نہیں ہوگا' مضارع منفی بہ لم (واحد مذکر غائب)۔خَرَجُوْا: وہ نکلے' ماضی (جمع مذکر غائب)۔سُقُوْا: ان کو پلایا گیا' ماضی مجہول (جمع مذکر غائب)۔قَطَّعَ: اس نے ٹکڑے ٹکڑے کردیا' کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کردے گا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: قَرْيَتِكَ: تیری بستی سے' قَرْيَة مضاف' كَ (ضمیر واحد مذکر حاضر) مضاف الیہ۔نَاصِرَ: کوئی مدد کرنے والا' مدد کر کے چھڑانے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔اٰسِنٌ: سخت بدبودار' سڑنے والا' بدمزہ ہونے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔طَعْمُهٗ: اس کا ذائقہ' اس کا مزہ' طَعْمٌ مضاف' ہٗ (ضمیر واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔عَسَلٍ: شہد' اَعْسَالٌ جمع۔لَبَنٍ: دودھ' شیر' اَلْبَانٌ جمع۔مُصَفًّى: صاف کیا ہوا' جھاگ اتارا ہوا' اسم مفعول (واحد مذکر)۔ اَمْعَآءَهُمْ: ان کی آنتیں' اَمْعَآءَ مضاف' هُمْ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔اٰنِفًا: ابھی' اسی وقت' اب۔حَمِيْمًا: گرم پانی کھولتا ہوا' نہایت گرم' حَمَائِمُ جمع۔خَالِدٌ: ہمیشہ رہنے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔

زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ﴿۱۷﴾ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا
(اور) بڑھاتا ہے اللہ ان کی | ہدایت | اور عطا کر دیتا ہے انہیں | ان کی پرہیزگاری | پس وہ انتظار نہیں کرتے | سوائے
اللہ اُن کو اور زیادہ ہدایت دیتا ہے اور ان کو (توفیق) تقویٰ عطا فرماتا ہے۔ پھر کیا وہ لوگ

السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ
قیامت کے | کہ | وہ ان پر آ جائے | اچانک | تو آ چکی ہیں | اس کی نشانیاں | پس کہاں ہوگی ان کو
قیامت کے منتظر ہیں کہ اچانک اُن پر آ جائے' سو اس کی نشانیاں تو آ چکی ہیں پھر جب قیامت ان پر آ پہنچے گی

اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ﴿۱۸﴾ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ
جب (قیامت) آ جائے گی ان پر | نصیحت | پس جان لیجئے | یہ کہ کوئی معبود نہیں | سوائے | اللہ کے | اور معافی مانگیں آپ
تو ان کے لئے نصیحت حاصل کرنا کہاں مفید ہوگا آپ یقین رکھئے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اپنی کوتاہی کی

لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ
اپنی خطا کی | اور مومن مردوں | اور مومن عورتوں کے (گناہوں کی) | اور اللہ | جانتا ہے | تمہارے لوٹنے
معافی مانگتے رہئے اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے بھی استغفار کیجئے اور اللہ تعالیٰ تمہارے چلنے پھرنے اور تمہارے

وَمَثْوٰىكُمْ ﴿۱۹﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ
اور ٹھہرنے کی جگہ کو | اور کہتے ہیں | وہ لوگ جو | ایمان لائے | کیوں نہیں | نازل ہوئی | (کوئی) سورت | تو جب
ٹھہرنے کی جگہ خوب جانتا ہے۔ اور ایمان والے کہتے ہیں کہ (جہاد کے متعلق) کوئی سورت کیوں نازل نہ ہوئی پھر جب

اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ
نازل کی گئی | ایک سورت | محکم | اور ذکر کیا گیا | اس میں | قتال کا | تو آپ دیکھتے ہیں | ان لوگوں کو
ایسی سورت نازل ہوتی ہے جس میں جہاد کا ذکر ہو تو آپ ان لوگوں کو دیکھتے ہیں'

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ
جن کے دلوں میں | بیماری ہے | وہ دیکھتے ہیں | آپ کی طرف | جیسے دیکھتا ہے | وہ شخص جس پر غشی طاری ہو
جن کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے وہ آپ کی طرف اس شخص کی طرح دیکھتے ہیں' جس پر موت کی

مِنَ الْمَوْتِ ۭ فَاَوْلٰى لَهُمْ ﴿۲۰﴾ طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۣ فَاِذَا عَزَمَ
موت سے | پس تباہی ہے ایسے لوگوں کے لئے | حکم ماننا | اور نیک بات کہنی (لازم ہے) | پھر جب قرار پائے
بے ہوشی طاری ہو۔ پس اُن کے لئے ہلاکت ہے۔ فرمانبرداری کرنا چاہئے اور اچھی بات کہنی چاہئے پس جب (جہاد کا) فیصلہ

الْاَمْرُ ۣ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿۲۱﴾ فَهَلْ عَسَيْتُمْ
بات | تو اگر | وہ سچے رہے | اللہ سے | تو بہتر ہے | ان کے لئے | پس کیا | تم سے یہ توقع ہے
ہو چکا تو اگر (یہ لوگ) اللہ تعالیٰ سے سچے رہتے تو (یہ) ان کے لئے بہتر تھا' پھر تم سے یہ بھی توقع ہے

اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ﴿۲۲﴾ اُولٰۗىِٕكَ
کہ اگر منہ موڑ لو | تو فساد کرنے لگو | زمین میں | اور توڑ ڈالو | اپنے رشتوں کو | یہی وہ لوگ ہیں
کہ اگر تم (جہاد و ایمان سے) منہ موڑ لو زمین میں فساد برپا کر دو گے اور اپنے رشتے ناطے توڑ ڈالو گے۔ یہ (منافق تو) وہ لوگ ہیں

(۱۷) اور جو سچے مسلمان ہیں اللہ انہیں اور زیادہ ہدایت دیتا ہے اور پرہیزگاری کی توفیق بخشتا ہے۔

(۱۸) ان تمام دلائل کے باوجود وہ کفار مکہ جو ایمان نہیں لاتے' تو گویا وہ صرف اس بات کا انتظار کرتے ہیں کہ اچانک ان پر قیامت آ جائے پس اس کی نشانیاں (نبی آخر الزمانؐ کی بعثت) تو آ چکی اور جب قیامت آ جائے گی تو انہیں نصیحت حاصل کرنے کا کہاں موقع ملے گا؟

(۱۹) پس جان لیجئے کہ اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں اس پر ڈٹے رہئے اور ہمیشہ اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہئے خود اپنی ذات اور مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے۔ اللہ ہی جانتا ہے کہ تم کہاں کہاں چلو پھرو گے اور کہاں آرام پاؤ گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم معلوم ہونے کے باوجود ہر روز اپنے رب کے حضور سو مرتبہ استغفار کرتے تھے۔

(۲۰) اور ظاہری اور کچے مسلمان کہتے ہیں کہ کوئی ایسی سورت کیوں نہیں نازل ہوتی جس میں کفار سے جہاد کا حکم ہو پس جس وقت ایسی سورت محکم نازل کی گئی جس میں مسلمانوں پر کفار سے جہاد کرنا فرض کیا گیا تو منافقین کو آپ دیکھتے ہیں کہ وہ آپ کی طرف اس طرح حیرانگی اور خوف سے دیکھ رہے ہیں جس طرح وہ شخص دیکھا کرتا ہے جس پر موت سے بے ہوشی چھائی ہوئی ہو۔ پس ایسے لوگوں کے لئے تباہی ہے۔

(۲۱) ان کے لئے عملاً اللہ و رسول کا حکم ماننا اور ہمیشہ اچھی اور مناسب بات کہنا لازم ہے پس جب جہاد فرض ہو جائے اور وہ اللہ کے سامنے اپنے ایمان اور فرمانبرداری میں سچے ثابت ہوں تو یہ ان کے لئے بہتر ہے۔

(۲۲) پھر اگر تم اللہ و رسول کی نافرمانی کرو گے تو تم واپس جاہلیت کی عادات پر آ جاؤ گے اور تم سے یہ بھی کچھ دور نہیں کہ تم زمین میں فساد کرنے اور رشتہ داروں سے تعلق توڑنے لگو۔ اس آیت کی ایک تفسیر یہ بھی کی گئی ہے کہ اگر تمہیں موجودہ منافقت کے ساتھ' اقتدار و غلبہ مل جائے تو تم زمین میں فساد برپا کر دو گے' اللہ و رسول کی اطاعت اور ایمان ہی' ظلم و فساد سے روکنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

افعال: اِعۡلَمۡ: تو جان لے' امر (واحد مذکر حاضر)۔ نُزِلَتۡ: اتاری گئی' ماضی مجہول (واحد مونث غائب)۔ تُقَطِّعُوۡا: تم کاٹو گے' تم توڑو گے' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ عَزَمَ: (جب) پختہ ہو گیا' (کام کا) پکا ارادہ ہو جائے' ماضی (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: اَشۡرَاطُهَا: اس کی نشانیاں' اَشۡرَاطُ مضاف' هَا (ضمیر واحد مونث غائب) مضاف الیہ۔ ذِكۡرٰىهُمۡ: ان کا نصیحت پکڑنا' ان کا یاد کرنا' ذِكۡرٰى: مضاف' هُمۡ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔ ذَنۡبِكَ: تیرا برا انجام' تیرا گناہ' ذَنۡبِ مضاف' كَ (ضمیر واحد مذکر حاضر) مضاف الیہ۔ مَغۡشِيِّ: بے ہوشی' جس پر بے ہوشی طاری ہو' اسم مفعول (واحد مذکر)۔ مُتَقَلَّبَكُمۡ: تمہارے گھومنے پھرنے کی جگہ' تمہاری آمد و رفت' بازگشت' مُتَقَلَّبَ مضاف' كُمۡ (ضمیر جمع مذکر حاضر) مضاف الیہ۔ مُحۡكَمَةٌ: جانچی ہوئی' مضبوط کی ہوئی' پختہ' اسم مفعول (واحد مونث)۔ اَرۡحَامَكُمۡ: تمہاری قرابتیں' اَرۡحَامُ مضاف' كُمۡ (ضمیر جمع مذکر حاضر) مضاف الیہ۔

الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ﴿٢٣﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ

جن پر | لعنت کی | اللہ نے | پس بہرا کر دیا ان کو | اور اندھا کر دیا | ان کی آنکھوں کو | تو کیا وہ غور نہیں کرتے

جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی' پھر ان کو بہرا کر دیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا۔ کیا یہ لوگ قرآن (کے مضامین) میں

الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿٢٤﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا

قرآن میں | یا دلوں پر | ان کے تالے پڑے ہیں | بیشک جو لوگ | اُلٹے پھر گئے

غور نہیں کرتے یا اُن کے دلوں پر تالے پڑ گئے ہیں۔ بیشک وہ لوگ جو

عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى الشَّيْطٰنُ

پیچھے کی طرف | اس کے بعد | جب واضح ہو گئی | ان کے لئے | ہدایت | شیطان نے

ہدایت کے ظاہر ہونے کے باوجود مرتد ہو گئے شیطان نے ان کے (اعمال کو) ان کی

سَوَّلَ لَهُمْ وَاَمْلٰى لَهُمْ ﴿٢٥﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ

(یہ کام) آراستہ کر دکھایا | ان کو | اور لمبی کر دی ان کی آرزو | یہ | اس لئے کہ وہ | کہنے لگے | ان لوگوں سے

نظروں میں خوبصورت بنا دیا اور ان کو لمبی اُمیدیں دلائیں۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے ان لوگوں سے

كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ

جنہوں نے ناپسند کیا | اس کو جو نازل کیا | اللہ نے | کہ عنقریب ہم تمہارا کہا مانیں گے | بعض | باتوں میں

جو اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب سے بیزار ہیں' یہ کہہ دیا کہ ہم بعض باتوں میں تمہارا کہا مان لیں گے

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ﴿٢٦﴾ فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ

اور اللہ جانتا ہے | ان کی خفیہ باتوں کو | پس کیا حال ہوگا | جب ان کی روح قبض کریں گے | فرشتے

اور اللہ تعالیٰ ان کی پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے۔ پھر اس وقت ان کا کیا حال ہوگا جب فرشتے ان کی روح

يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ﴿٢٧﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ

کہ مار رہے ہوں گے | ان کے چہروں | اور پیٹھوں کو | یہ | اس لئے کہ انہوں نے | پیروی کی | اس بات کی

قبض کریں گے اور ان کے چہروں اور پیٹھوں پر ضربیں لگاتے جائیں گے۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے وہ طریقہ اختیار کر رکھا تھا

اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿٢٨﴾ ع

جس نے ناراض کر دیا | اللہ کو | اور انہوں نے ناپسند کیا | اس کی رضامندی کو | تو اس نے برباد کر دیئے | ان کے اعمال

جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کو ناپسند کیا۔ سو اس نے ان کے اعمال کو برباد کر دیا۔

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ﴿٢٩﴾

کیا | خیال کر لیا | انہوں نے | جن کے دلوں میں | بیماری ہے | کہ ہرگز ظاہر نہ کرے گا | اللہ | ان کے کینوں کو

کیا وہ لوگ جن کے دلوں میں نفاق کی بیماری ہے' یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے کینوں کو ظاہر نہ فرمائے گا۔

وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ

اور اگر ہم چاہتے | تو دکھا دیتے آپ کو وہ لوگ | پس آپ اچھی طرح سے پہچان لیتے اُن کو | ان کے حلیے سے

اور اگر ہم چاہیں تو ہم آپ کو وہ لوگ دکھا دیں تو آپ ان کے چہروں سے ان کو پہچان لیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۳) ایسے ہی لوگوں پر اللہ نے لعنت کی ہے اور کانوں سے بہرا اور آنکھوں سے اندھا کر دیا ہے کہ حق کو نہ سن سکیں اور نہ دیکھ سکیں۔

(۲۴) پس کیا ایسے لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے کہ اس کے وعدہ اور وعید کو سمجھیں بلکہ منافقین کے دلوں پر کفر و نفاق کے تالے لگ رہے ہیں ان میں نصیحت اثر نہیں کر سکتی۔

(۲۵) کچھ شک نہیں کہ جو لوگ دین حق کو اچھی طرح سمجھ لینے کے بعد اس سے پھر گئے شیطان نے ان کے سامنے برے کو بھلا کر دکھایا اور بڑی لمبی امید دلا دی کہ جہاد میں شریک نہ ہونے کو اپنے لئے فائدہ مند سمجھتے اور زندہ رہنے کی امید رکھتے ہیں۔

(۲۶) یہ اس لئے کہ منافقین مدینہ نے یہود سے جو اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب قرآن سے نفرت کرتے ہیں یہ کہا کہ اے یہود! ہم تمہاری بعض باتیں مان لیں گے کہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر تم سے نہ لڑیں گے بلکہ اگر موقع ہوگا تو تمہاری امداد کریں گے اور اللہ ان کے دل کے رازوں کو خوب جانتا ہے۔

(۲۷) پس ان کا کیا حال ہوگا۔ جب موت کے فرشتے ان کی روحیں قبض کر کے ان کے منہ اور پیٹھوں پر ضربیں لگا رہے ہوں گے۔

(۲۸) ایسی بری موت ان کو اس لئے ہوگی کہ انہوں نے وہ کام کیا (یعنی کفار کی مدد) جس سے اللہ سخت ناراض ہے اور انہوں نے خدا کی رضامندی (مسلمانوں کی مدد) کو ناپسند کیا جس کی وجہ سے اللہ نے ان کے سب اعمال برباد کر دیئے۔

(۲۹) کیا ان منافقین نے جن کے دلوں میں نفاق کا مرض ہے یہ خیال کر لیا ہے کہ اللہ کو ان کے دلی بغض و حسد کی خبر نہیں اس لئے وہ ان مسلمانوں پر ظاہر نہیں کرے گا؟ ضرور انہیں امتحان میں ڈال کر ان کے بغض و حسد اور نفاق کو ظاہر کرے گا۔

افعال: اَصَمَّهُمْ: ان کو بہرا کر دیا' ماضی (واحد مذکر غائب)' هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ اَعْمٰی: اس نے اندھا کر دیا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ يَتَدَبَّرُوْنَ: وہ غور و فکر (نہیں) کرتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔ اِرْتَدُّوْا: وہ الٹے پھرے' ماضی (جمع مذکر غائب)۔ اَمْلٰی: اس نے لمبی لمبی امیدیں دلائیں' ڈھیل دی' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ تَوَفَّتْهُمْ: وہ (جمع مکسر) جان نکالیں گے' ماضی (واحد مونث غائب)' هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ سَوَّلَ: اس نے اچھا کر کے دکھایا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ نُطِيْعُكُمْ: ہم تمہارا کہنا مانیں گے' مضارع (جمع متکلم)' كُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ اَسْخَطَ: اس نے بیزار کر دیا' اس نے خفا کیا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ تَعْرِفَنَّ: تو ضرور پہچان لے گا' مضارع بانون تاکید (واحد مذکر حاضر)۔ حَسِبَ: گمان کیا' اس نے خیال کیا' سمجھا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: اَقْفَالُهَا: اس کے قفل' اس کے تالے' اَقْفَالُ مضاف' هَا (ضمیر واحد مونث غائب) مضاف الیہ۔ اِسْرَارَهُمْ: ان کا چھپا کر سرگوشیاں کرنا' اِسْرَارُ مضاف' هُمْ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔

وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِىْ لَحْنِ الْقَوْلِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ۝۳۰ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ

اور آپ پہچان لیں گے ان کو | طرزِ کلام سے | اور اللہ | جانتا ہے | تمہارے اعمال کو | اور ہم آزمائیں گے تمہیں

اور طرزِ کلام سے بھی ان کو شناخت کر لیں اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے خوب واقف ہے۔ اور ہم ضرور تم

حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ ۝۳۱

یہاں تک کہ | ہم معلوم کرلیں | جہاد کرنے والوں کو | تم میں سے | اور صبر کرنے والوں کو | اور ہم جانچ لیں | تمہارے حالات کو

لوگوں کو آزمائیں گے تاکہ معلوم کر لیں کہ تم میں مجاہد کون ہیں اور صابر کون' اور ہم تمہارے حالات جانچ لیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ

بیشک | جنہوں نے | انکار کیا | اور روکا (لوگوں کو) | راستہ سے | اللہ کے | اور مخالفت کی | رسول کی

بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکا۔ اور رسول کی مخالفت کی'

مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى ۙ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ

بعد اس کے کہ | واضح ہو چکا | ان پر | سیدھا راستہ | وہ ہرگز ضرر نہ دے سکیں گے | اللہ کو | کچھ بھی

اس کے بعد کہ ان پر راہِ ہدایت ظاہر ہو چکی وہ اللہ تعالیٰ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے

وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ۝۳۲ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا

اور وہ جلد ضائع کر دے گا | ان کے اعمال | اے ایمان والو! | حکم مانو | اللہ کا | اور حکم مانو

اور اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو برباد کر دے گا۔ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول کی

الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ ۝۳۳ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا

رسول کا | اور ضائع نہ کرو | اپنے اعمال کو | بیشک | جنہوں نے | انکار کیا | اور روکا (لوگوں کو)

اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو۔ بیشک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور (لوگوں کو)

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۝۳۴

راستہ سے | اللہ کے | پھر وہ مر گئے | اور وہ کافر ہی تھے | تو ہرگز نہیں بخشے گا | اللہ | ان کو

اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکا پھر وہ حالت کفر ہی میں مر گئے تو اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز نہ بخشے گا۔

فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْۤا اِلَى السَّلْمِ ۖ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖ وَاللّٰهُ

پس تم سستی نہ کرو | اور (نہ) بلاؤ | صلح کی طرف | اور تم ہی | غالب رہو گے | اور اللہ

پس تم ہمت نہ ہارو اور صلح کا پیغام مت دو کیونکہ تم ہی غالب رہو گے۔ اور اللہ تعالیٰ

مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ۝۳۵ اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا

تمہارے ساتھ ہے | اور وہ ہرگز نقصان نہیں دے گا تمہیں | تمہارے اعمال میں | بلاشبہ | زندگی | دنیا کی

تمہارے ساتھ ہے اور تمہارے کاموں میں ہرگز تمہیں نقصان نہ پہنچائے گا۔ (یہ) دنیا کی زندگی تو محض

لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْـَٔلْكُمْ

کھیل | اور تماشا ہے | اور اگر | تم ایمان لاؤ | اور تقویٰ اختیار کرو | تو دے گا تمہیں | تمہارے اجر | اور نہیں مانگے گا تم سے

کھیل تماشا ہے اور اگر تم ایمان لاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو تو تمہیں تمہارا اجر دے گا اور تم سے تمہارے سارے کے سارے مال

آیت نمبر

(۳۰) اور اگر ہم چاہتے تو ہم منافقین کو آپؐ پر خود ظاہر کر دیتے پس آپؐ ان کو اچھی طرح ان کی شکلوں سے پہچان لیتے اور آپؐ تو ان کو ان کے انداز گفتگو ہی سے پہچان لیں گے اور اللہ کو تمہارے اعمال کا خوب علم ہے وہ ان کے مطابق جزا و سزا دے گا۔

(۳۱) اور ہم تمہیں جہاد کا حکم دے کر ضرور آزمائیں گے تاکہ تم میں سے جہاد کرنے والوں اور مصیبتوں پر صبر کرنے والوں کو ہم بظاہر معلوم کر لیں اور تمہارے احوال کو ہم خوب جانچ لیں کہ کون حکم مانتا ہے اور کون نہیں مانتا۔

(۳۲) کچھ شک نہیں کہ جنہوں نے دین حق سے انکار کیا اور دوسروں کو اس میں داخل ہونے سے روکا اور دین حق کو خوب سمجھ لینے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی وہ اللہ کا تو کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے ہاں اپنا ہی کچھ بگاڑیں گے کہ اللہ ان کے عملوں کو برباد کر دے گا۔

(۳۳) مسلمانو! اللہ و رسولؐ کا حکم مانو اور نافرمانی کر کے اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو۔

(۳۴) کچھ شک نہیں کہ جنہوں نے دین حق سے انکار کیا اور دوسروں کو اس میں داخل ہونے سے روکا پھر اسی کفر کی حالت میں مر گئے خدا ان کو ہرگز نہیں بخشے گا۔

(۳۵) پس مسلمانو! تمہیں کفار کے مقابلہ میں سست اور پست ہمت ہو کر ان سے صلح کی درخواست نہ کرنی چاہئے اور یقین رکھنا چاہئے کہ تم ہی غالب رہو گے اور اللہ تمہارا مددگار ہے وہ تمہیں کسی حال میں نقصان اور خسارے میں نہ رہنے دے گا۔

افعال: اَرَیْنٰکَهُمْ: ہم نے تجھے ان لوگوں کو دکھایا' ماضی (جمع متکلم)' کَ ضمیر (واحد مذکر حاضر)' هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ عَرَفْتَهُمْ: تو نے ان کو پہچان لیا' ماضی (واحد مذکر حاضر)' هُمْ ضمیر مفعول۔ نَبْلُوَنَّکُمْ: ہم ضرور تمہیں آزمائیں گے' جانچیں گے' مضارع بانون تاکید (جمع متکلم)' کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ یُحْبِطُ: وہ ناچیز کر دے گا' ضائع کر دے گا' اکارت کر دے گا' بیکار کر دے گا' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ لَنْ یَّتِرَ: وہ ہرگز کم نہیں کرے گا' نہیں کاٹے گا' مضارع منفی بلن (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: لَحْنِ: لہجہ' انداز آواز' بات کا ڈھب' خوش آوازی اَلْحَانٌ جمع۔

أَمْوَالَكُمْ ﴿۳۶﴾ إِنْ يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَيُخْرِجْ

تمہارے مال | اگر وہ مانگے تم سے وہ (مال) | پھر تنگ کرے تمہیں | تو تم بخل کرنے لگو | اور | ظاہر کردے

طلب نہ کرے گا۔ اگر وہ تم سے تمہارے مال طلب کرے اور خوب طلب کرے، تو تم بخل کرنے لگو اور تمہاری ناگواریاں

أَضْغَانَكُمْ ﴿۳۷﴾ هٰٓأَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

تمہاری ناگواریاں | سنو! تم تو | وہ (لوگ) ہو | کہ تمہیں پکارا جاتا ہے | خرچ کرنے کو | راستہ میں | اللہ کے

ظاہر ہو جائیں۔ دیکھو تم وہ لوگ ہو کہ (اگر) تم کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے بلایا جاتا ہے

فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ

تو کوئی تم میں سے | وہ ہے | جو بخل کرتا ہے | اور | جو کوئی | بخل کرتا ہے | تو بیشک وہ بخل کرتا ہے | اپنی ہی ذات کے خلاف

تو تم میں سے بعض لوگ بخل کرنے لگتے ہیں اور جو بخل کرتا ہے وہ خود اپنی ذات سے بخل کر رہا ہے

وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَأَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا

اور اللہ (تو) | غنی | اور تم ہی | محتاج ہو | اور اگر تم نہ مانو گے | تو وہ بدل لائے گا | کوئی اور قوم

اور اللہ تعالیٰ تو بے نیاز ہے اور تم ہی (اس کے) محتاج ہو اور اگر تم پھر جاؤ گے تو تمہاری جگہ وہ کسی دوسری

غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا أَمْثَالَكُمْ ﴿۳۸﴾

تمہارے علاوہ | پھر | وہ نہ ہوں گے | تمہاری طرح

قوم کو لے آئے گا پھر وہ تمہاری طرح کے نہ ہوں گے۔

سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّأَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ فتح مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | انتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ﴿۱﴾ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ

بیشک ہم نے فتح دی | آپ کو | فتح | کھلی | تاکہ معاف کردے | آپ کے لئے | اللہ | جو پہلے ہو چکی

(اے نبیؐ! بلاشبہ ہم نے آپؐ کو کھلی فتح دی۔ تاکہ اللہ تعالیٰ تمہاری اگلی اور پچھلی تمام خطائیں

مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ

کوئی | خطا آپؐ سے | اور جو | پیچھے ہو | اور پوری کردے | اپنی نعمت | آپؐ پر | اور رہنمائی کرے آپؐ کی

معاف کر دے۔ اور تم پر اپنی نعمتوں کی تکمیل کرے اور تمہیں سیدھی

صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۲﴾ وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ﴿۳﴾ هُوَ الَّذِيْٓ أَنْزَلَ

راستے کی | سیدھے | اور مدد دے آپؐ کو | اللہ | مدد | زبردست | وہی ہے | جس نے | اتاری

راہ کی ہدایت دے۔ اور اللہ تعالیٰ آپؐ کی ایسی مدد فرمائے کہ اس میں غلبہ اور عزت ہو۔ وہی تو ہے جس نے

السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا إِيْمَانًا مَّعَ إِيْمَانِهِمْ

تسلی | دلوں میں | مومنوں کے | تاکہ مزید بڑھ جائیں | ایمان میں | اپنے ایمان کے ساتھ

مومنوں کے دلوں پر تسلی فرمائی تاکہ ان کے موجودہ ایمان کے ساتھ ان کا ایمان مزید بڑھ جائے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۳٦) دنیا کی زندگی تو محض کھیل اور تماشے کی طرح عارضی ہے اور اگر تم ایمان لا کر تقویٰ اختیار کرو گے تو اللہ تمہیں بدلہ دے گا اور تم سے کچھ مانگے گا نہیں۔

(۳۷) کیونکہ اگر وہ تم کو تمہارا سارا مال خرچ کرنے کے لئے سختی سے حکم دے دے، تو تم میں سے بہت سے ضرور کنجوسی کرنے لگو گے، اور دین اسلام کے خوف تمہارے دلی کینے اور خفگیاں فوراً ظاہر ہو جائیں گی۔

(۳۸) سنو تم تو ایسے لوگ ہو کہ تمہیں جہاد اور زکوٰۃ میں اللہ کے لئے تھوڑا سا مال خرچ کرنے کو بھی کہا جائے تو تم میں سے بعض اس کے دینے میں کنجوسی کرتا ہے اور جو بھی کنجوسی کرتا ہے سو اپنا ہی نقصان کرتا ہے کہ اس کو آخرت میں اجر نہ ملے گا اور اللہ کو تو کوئی پروا نہیں بلکہ تم ہی ضرورت مند ہو اور اگر تم اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم نہ مانو گے تو تمہاری جگہ وہ اور قوم پیدا کر دے گا جو تمہاری طرح نافرمان نہ ہوگی۔

سورۃ الفتح

اس سورت میں فتح مکہ یا صلح حدیبیہ کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ٦ ہجری کے آخر میں تقریباً ڈیڑھ ہزار صحابہ کے ہمراہ عمرہ کے ارادہ سے مدینہ سے کوچ کر کے مکہ کے قریب مقام حدیبیہ میں قیام فرمایا۔ قریش نے حضور کو عمرہ کرنے سے روکا اور آخرکار کئی روز کی بحث و تکرار کے بعد ان شرائط پر صلح ہوئی کہ دس سال تک فریقین میں لڑائی بند رہے گی اور مسلمان اگلے سال غیر مسلح آ کر عمرہ کریں گے اور اس عرصہ میں قریش کا کوئی آدمی مدینہ بھاگ جائے گا تو خواہ وہ مسلمان ہی ہو قریش کو واپس کر دیا جائے گا اور جو مسلمان مدینہ چھوڑ کر مکہ آ جائے گا تو اس کو واپس نہ کیا جائے گا۔ چنانچہ صلح نامہ لکھا گیا اور آپؐ وہیں قربانی کر کے مدینہ واپس ہوئے چونکہ اس صلح سے اسلام کو بہت فائدہ پہنچا اور اس عرصہ میں بہت زیادہ لوگ اسلام میں داخل ہوئے اس لئے حدیبیہ سے واپسی پر راستہ ہی میں سورۃ فتح نازل ہوئی کہ ''بیشک ہم نے آپ کو اس صلح حدیبیہ کے ذریعہ سے کفار پر بڑی بھاری فتح دی ہے''۔ اور یہی صلح نامہ آئندہ فتح مکہ اور تمام فتوحات اسلامیہ کی بنیاد بنی۔

(۲) تاکہ آپؐ کی اگلی پچھلی اجتہادی کوتاہیاں (جنہیں آپؐ کے عظیم الشان رتبہ کی بناء پر اللہ کے ہاں کوتاہی کہا جا سکے) اللہ تعالیٰ معاف کر دے اور آپؐ پر اپنا انعام پورا کر دے اور آپ کو ہمیشہ اسلام کے صحیح راستہ پر ثابت قدم رکھے۔

(۳) اور آپؐ کو زبردست مدد، اور فتح عطا فرمائے کہ کوئی آپؐ کا مقابلہ نہ کر سکے۔

افعال: تَبْخَلُوْا: تم بخل کرنے لگو، تم کنجوسی کرو گے، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ یَسْئَلْکُمُوْ: وہ تم سے طلب کرے، پوچھے، مضارع (واحد مذکر غائب)، کُمُوْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ یُحْفِکُمْ: وہ تمہیں تنگ کرے، تم سے مانگنے میں زیادتی کرے، مضارع (واحد مذکر غائب)، کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ یَبْخَلُ: وہ بخل کرتا ہے، کرے گا، کرے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔
تَقَدَّمَ: پہلے ہوا، آگے گزرا، سابق میں ہو چکا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: اَضْغَانَکُمْ: تمہارے دل کی خفگیاں، اَضْغَانَ مضاف، کُمْ مضاف الیہ۔

وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝۴

اور اللہ ہی کے ہیں | لشکر | آسمانوں | اور زمین کے | اور ہے | اللہ | جاننے والا | حکمت والا

اور آسمانوں اور زمین کے سب لشکر اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا' بڑا حکمت والا ہے۔

لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

تاکہ داخل کرے | مومن مردوں | اور مومن عورتوں کو | باغات میں | کہ بہتی ہیں | جن کے نیچے | نہریں

تاکہ مومن مرد اور مومن عورتوں کو ایسے باغات میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں'

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا

ہمیشہ رہیں گے | ان میں | اور دور کردے گا | ان سے | ان کی برائیاں | اور ہے | یہ | اللہ کے نزدیک | کامیابی

جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ان سے ان کے گناہوں کو دور کر دے اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑی

عَظِيْمًا ۝۵ وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ

بڑی | اور وہ عذاب دے گا | منافق مردوں | اور منافق عورتوں | اور مشرک مردوں | اور مشرک عورتوں کو

کامیابی ہے۔ اور اللہ سزا دے گا منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو'

الظَّاۗنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۭ عَلَيْهِمْ دَاۗىِٕرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ

جو گمان کرنے والے ہیں | اللہ پر | گمان برے | انہی پر ہے | گردش | بری | اور غضب کیا

جو اللہ تعالیٰ سے متعلق بدگمانیاں کرتے ہیں' اُن پر برا وقت آنے والا ہے۔ اور اُن پر اللہ کا

اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ۝۶

اللہ نے | اُن پر | اور لعنت کی اُن پر | اور تیار کیا ہے | ان کے لئے | دوزخ | اور وہ بری جگہ ہے | لوٹنے کی

غضب ہوا۔ اور اُن پر لعنت ہوئی اور اللہ نے اُن کے لئے دوزخ تیار کر رکھی ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے۔

وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝۷

اور اللہ ہی کے لئے ہیں | لشکر | آسمانوں | اور زمین کے | اور ہے | اللہ | بڑا غالب | حکمت والا

اور آسمانوں اور زمین کے سب لشکر اللہ ہی کے ہیں اور اللہ بڑا زبردست اور حکمت والا ہے۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝۸ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

بیشک ہم نے بھیجا آپ کو | گواہ بنا کر | اور خوشخبری دینے والا | اور ڈرانے والا | تاکہ تم ایمان لاؤ | اللہ پر | اور اس کے رسول پر

بیشک ہم نے آپ کو گواہ' خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے تاکہ (اے لوگو!) تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر

وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ۭ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝۹ اِنَّ الَّذِيْنَ

اور اس کی مدد کرو | اور اس کی عزت کرو | اور اللہ کی تسبیح کرو | صبح | اور | شام | بیشک | جو لوگ

ایمان لاؤ اور (اس کے دین کی) مدد کرو اور اس کی تعظیم کرو اور اللہ کی پاکیزگی صبح و شام بیان کرتے رہو۔ بیشک جو لوگ

يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ۭ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ

بیعت کر رہے ہیں آپ سے | یقیناً وہ تو | بیعت کر رہے ہیں | اللہ ہی سے | ہاتھ اللہ کا ہے | ان کے ہاتھوں پر | پس جو کوئی

آپ سے بیعت کرتے ہیں' وہ (درحقیقت) اللہ تعالیٰ سے بیعت کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے پھر جو کوئی

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۴) اور اللہ ہی ہے جس نے مسلمانوں کے دلوں میں صلح حدیبیہ کی مشکل دفعات کے باوجود' ایمان کی بدولت' تسلی ڈال دی کہ اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کے ایمان میں اور اضافہ ہو جائے اور آسمانوں اور زمین کے لشکر (ملائکہ' ہوا' بارش اور زلزلہ وغیرہ) سب اللہ ہی کے قبضۂ قدرت میں ہیں کہ جب چاہے ایمان والوں کو کفار پر فتح یاب اور کامیاب کر سکتا ہے اور وہ سب کچھ جانتا حکمت والا ہے۔

(۵) اور مسلمانوں کے دلوں میں تسلی اس لئے ڈال دی کہ وہ اس کی نعمت کا شکر ادا کریں اور وہ ان کو جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اور ان کے گناہ معاف کر دے اور یہ اللہ کے یہاں بڑی کامیابی ہے۔

(٦) اور تا کہ ان منافق و مشرک مردوں اور عورتوں کو عذاب دے جو اللہ کے بارے میں بہت برے خیالات رکھتے ہیں مثلاً وہ خیال کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ آنحضرتؐ اور مسلمانوں کی مدد نہیں کرے گا یہ منافق خود ہی بری مصیبت میں آجائیں گے اور ان پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور اس نے ان کے لئے جہنم تیار کر رکھی ہے اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔

(۷) اور آسمانوں اور زمین کے جملہ لشکر' سب اللہ کی مخلوق اور اس کے قبضۂ اختیار میں ہیں منکرین کو جب چاہے ہلاک کر سکتا ہے اور وہ غالب حکمت والا ہے۔

(۸) کچھ شک نہیں کہ ہم نے آپؐ کو اپنی امت کا گواہ اور مومنین کو رحمت الٰہی کی خوشخبری دینے اور کافروں کو عذاب الٰہی سے ڈرانے کے لئے بھیجا ہے۔

(۹) تا کہ لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لائیں اور جان و مال سے اس کے دین کی مدد کریں اور اس کے وقار کا ہمیشہ دل سے خیال رکھیں اور صبح و شام اللہ کی پاکی بیان کرتے رہیں۔ تفسیر عثمانی میں ہے: **تعزروہ و توقروہ** کی ضمیریں اگر اللہ کی طرف راجع ہوں تو اللہ کی مدد کرنے سے مراد اس کے دین اور پیغمبر کی مدد کرنا ہے۔ اور اگر رسول کی طرف راجع ہوں تو پھر کوئی اشکال نہیں (مراد رسولؐ کی حمایت اور حد درجہ ادب و محبت ہے)۔

افعال: **تُسَبِّحُوْهُ**: تم اس کی تسبیح کرو' تم اس کی پاکی بیان کرو' مضارع (جمع مذکر حاضر)' ۂ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ **تُعَزِّرُوْهُ**: تم اس کی مدد کرو' تم اس کو قوت دو' مضارع (جمع مذکر حاضر)' ۂ ضمیر۔ **تُوَقِّرُوْهُ**: تم اس کی توقیر کرو' تم اس کا ادب کرو' مضارع (جمع مذکر حاضر)' ۂ ضمیر۔

اسماء: **ظَآنِّیْنَ**: گمان کرنے والے' انکل چلانے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔

نَّكُثُ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ

توڑ دے گا (اس عہد کو) | تو بیشک وہ توڑتا ہے | اپنے خلاف | اور جو پورا کرے گا | وہ عہد | جو کرلیا اس نے

بدعہدی کرے گا تو اس کی بدعہدی کی سزا اسی کو ملے گی اور جو کوئی اس عہد کو جو اس نے اللہ سے کیا ہے

اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۰﴾ سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ

اللہ سے | تو عنقریب وہ دے گا اس کو | اجر | بہت بڑا | عنقریب کہیں گے | آپ سے | وہ لوگ جو پیچھے رہ گئے تھے

پورا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو عنقریب بہت بڑا اجر دے گا۔ جو دیہاتی لوگ آپ سے جہاد سے پیچھے رہ گئے تھے کہیں گے

مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ

دیہاتیوں میں سے | کہ ہمیں مشغول رکھا | ہمارے مالوں | اور اہل وعیال نے | سو آپ مغفرت مانگئے | ہمارے لئے

کہ ہمیں ہمارے مال اور اہل و عیال نے مشغول رکھا (اور ہم شریک جہاد نہ ہو سکے) اس لئے آپ (اللہ سے) ہماری بخشش

يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ

وہ کہتے ہیں | اپنی زبانوں سے | وہ بات | جو نہیں ہے | ان کے دلوں میں | کہہ دیجئے | کہ کون | اختیار رکھتا ہے

طلب کریں۔ یہ لوگ اپنی زبانوں سے وہ باتیں کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں۔ پوچھئے کہ وہ کون ہے جو اللہ تعالیٰ کے

لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۭ

تمہارے لئے | اللہ کے سامنے | کچھ بھی | اگر | وہ چاہے تمہیں | نقصان پہنچانا | یا چاہے | تمہیں | نفع دینا

معاملے میں تمہارے لئے کچھ اختیار رکھتا ہو۔ اگر وہ تمہیں کچھ نقصان پہنچانا چاہے یا تمہیں فائدہ دینا چاہے (کوئی کچھ نہیں کر سکتا)

بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۱﴾ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ

(نہیں) بلکہ | اللہ ہے | اس سے جو | تم کرتے ہو | خوب خبردار | بلکہ | تم نے خیال کرلیا تھا | کہ

بلکہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے خوب واقف ہے۔ تم نے تو یقین کر لیا تھا کہ

لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ

ہرگز واپس نہ لوٹیں گے | رسول | اور مومن | اپنے گھر والوں کی طرف | کبھی (بھی) | اور اچھی معلوم ہوئی

یہ رسول اور (جہاد میں شریک ہونے والے) مومن اپنے گھروں کو کبھی واپس نہ آئیں گے اور یہ بات

ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ښ وَكُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۲﴾

یہ بات | تمہارے دلوں کو | اور تم نے گمان کیا | گمان برا | اور تم تھے ہی | لوگ ہلاک ہونے والے

تمہارے دلوں کو بھلی معلوم ہوتی تھی اور تم نے بڑی بدگمانی کی اور خود ہی برباد ہوئے۔

وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ

اور جو | نہیں | ایمان لائے | اللہ پر | اور اس کے رسول پر | تو بیشک ہم نے تیار کر رکھی ہے | کافروں کے لئے

اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے تو ہم نے کافروں کے لئے دہکتی ہوئی آگ تیار

سَعِيْرًا ﴿۱۳﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ

بھڑکتی ہوئی آگ | اور اللہ ہی کے لئے | حکومت | آسمانوں | اور زمین کی | وہ بخش دے جس کو | چاہے

کر رکھی ہے۔ اور آسمانوں اور زمین کی حکومت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔ جس کو چاہے بخش دے اور

آیت نمبر

(۱۰) سفیر عمرہ میں مکہ سے باہر مقام حدیبیہ میں پڑاؤ ڈالنے کے بعد جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ بن عفان کو صلح کی بات چیت کے لئے قریش کے پاس مکہ بھیجا اور یہ جھوٹی خبر پھیلی کہ عثمانؓ قتل کر دیئے گئے تو حضورؐ نے سب صحابہ سے ایک درخت کے نیچے حضرت عثمان کے خون کا بدلہ لینے کے لئے آخر دم تک مرنے مارنے کی بیعت لی اس آیت میں اس کا ذکر ہے کہ ''بلاشبہ جو لوگ مقام حدیبیہ میں ببول کے درخت کے نیچے آپؐ کے ہاتھ پر بیعت جہاد کر رہے تھے وہ دراصل اللہ ہی سے بیعت کر رہے تھے اور بیعت کے وقت ان کے ہاتھوں پر آپ کا ہاتھ گویا اللہ ہی کا ہاتھ ہے کیونکہ آپؐ جو کچھ کر رہے ہیں اسی کے حکم سے کر رہے ہیں پس جو شخص اس وعدہ کو توڑے گا اس کی مصیبت اسی پر پڑے گی اور جو اس کو پورا کرے گا عنقریب اللہ اسے پورا اجر دے گا۔

(۱۱) مدینہ سے روانگی کے وقت حضورؐ نے عام اعلان کر کے مسلمانوں کو اپنے ساتھ چلنے کے لئے آمادہ کیا تھا مگر کچھ دیہاتی جاہل ان پڑھ کمزور ایمان والے قریش کے ڈر سے سفر میں ساتھ دینے سے پیچھے رہ گئے اور جھوٹے بہانے پیش کر دیئے ان کی نسبت ارشاد ہے کہ جو خانہ بدوش عرب پیچھے رہ گئے تھے عنقریب وہ یوں بہانہ کریں گے کہ ہم اپنے مال اور اہل و عیال کی حفاظت میں مشغول ہونے کی وجہ سے آپ کے ساتھ نہیں جا سکے سو آپؐ ہمارے لئے معافی کی دعا فرمائیں دراصل وہ اپنی زبانوں سے وہ بات کہہ رہے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ان سے کہہ دیجئے کہ تمہیں اللہ کے غضب سے کون چھڑائے گا اگر وہ تمہیں کوئی نقصان پہنچانا چاہے یا تمہیں نفع پہنچانا چاہے تو کون اس کو روک سکے گا کوئی نہیں بلکہ جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ کو خوب معلوم ہے اس کے مطابق جزا و سزا دے گا۔

(۱۲) بلکہ تم نے تو خیال کر لیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان کبھی سفر مکہ سے زندہ گھر واپس نہیں آسکیں گے اور تم نے اس بات کو اپنے دل میں بہت اچھا سمجھا تھا اور یہ بہت ہی برا خیال تھا اور یہی وجہ ہے کہ تم لوگ تباہ ہوئے۔

(۱۳) جو لوگ اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سچے دل سے ایمان نہیں لاتے۔ ہم نے ان کے لئے آخرت میں بھڑکتی ہوئی دوزخ تیار کر رکھی ہے۔

افعال: نَـكَـثَ: اس نے اقرار توڑا، قول توڑا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ يَـنْـكُـثُ: وہ (عہد) توڑتا ہے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ يُبَايِعُوْنَ: وہ بیعت کرتے ہیں، وہ جو بیعت کر رہے تھے، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ شَغَلَتْنَا: ہمیں مشغول کر لیا، ہمیں دھندے میں لگا لیا، ماضی (واحد مونث غائب) نَا ضمیر (جمع متکلم)۔

اسماء: اَهْلُوْنَا: ہمارے گھر والے اَهْلُوْ مضاف نَا (ضمیر جمع متکلم) مضاف الیہ۔ مُخَلَّفُوْنَ: پیچھے چھوڑے ہوئے، اسم مفعول (جمع مذکر)

وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۴﴾ سَيَقُوْلُ

اور عذاب دے | جس کو وہ چاہے | اور ہے اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم والا | عنقریب کہیں گے

جس کو چاہے عذاب دے اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے۔ جب تم مال غنیمت

الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ

وہ لوگ جو پیچھے رہ گئے تھے | جب | تم چلو گے | غنیموں کی طرف | کہ تم انہیں لے لو | چھوڑ و ہمیں | کہ ہم تمہارے ساتھ چلیں

لینے چلو گے تو پیچھے رہ جانے والے (جو شریک جہاد نہیں تھے) عنقریب کہیں گے کہ ہمیں بھی ساتھ چلنے دو

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ۭ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ

وہ چاہتے ہیں | کہ بدل دیں | حکم اللہ کا | کہہ دیجئے | کہ تم ہرگز نہ چلو گے ہمارے ساتھ | ایسا ہی

یہ لوگ تو چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم بدل ڈالیں۔ آپ فرما دیجئے کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں چل سکتے۔

قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ۭ بَلْ كَانُوْا

فرمایا | اللہ نے | پہلے سے | پس وہ کہیں گے | کہ (نہیں) بلکہ | تم حسد کرتے ہو ہم سے | (نہیں) بلکہ | وہ

اللہ تعالیٰ نے پہلے سے ایسا فرما دیا تھا' پھر یہ کہیں گے کہ تم ہم سے حسد کرتے ہو درحقیقت یہ لوگ

لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵﴾ قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ

نہیں سمجھتے | مگر | تھوڑا ہی | کہہ دیجئے | پیچھے رہ جانے والوں سے | دیہاتیوں میں سے

(حق بات) بہت کم سمجھتے ہیں۔ آپ ان پیچھے رہ جانے والے دیہاتیوں سے کہہ دیجئے

سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ

کہ عنقریب تم بلائے جاؤ گے | ایک قوم کی طرف | جو لڑائی میں | بڑے سخت ہیں | جن سے تم لڑو

کہ عنقریب تم کو ایک جنگجو قوم کی طرف بلایا جائے گا تاکہ ان سے لڑو

اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا

یا وہ اسلام قبول کر لیں | پھر اگر | تم حکم مانو گے | تو دے گا تمہیں | اللہ | اجر | نیک | اور اگر تم پھر گئے

یا وہ اسلام قبول کر لیں۔ پھر اگر تم نے حکم مان لیا تو اللہ تعالیٰ تمہیں اچھا اجر دے گا اور اگر تم نے منہ موڑ لیا

كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶﴾ لَيْسَ

جیسے | تم پھر گئے تھے | اس سے پہلے | (تو) وہ تمہیں عذاب دے گا | عذاب | دردناک | نہیں ہے

جیسا کہ پہلے موڑ لیا تھا تو اللہ تعالیٰ تمہیں دردناک سزا دے گا۔ نہ اندھے پر

عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ

اندھے پر | کوئی گناہ (الزام) | اور نہ | لنگڑے پر | کوئی گناہ | اور نہ | مریض پر

کوئی گناہ ہے نہ لنگڑے پر کوئی گناہ اور نہ بیمار پر کوئی گناہ ہے

حَرَجٌ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

کوئی گناہ | اور جو کوئی | حکم مانے | اللہ | اور اس کے رسول کا | داخل کرے گا اس کو | باغات میں | بہتی ہوں گی | جن کے نیچے

اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا' وہ اس کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ

(۱۴) اور آسمانوں اور زمین پر اللہ ہی کی حکومت ہے وہ جسے چاہے بخش دے اور جسے چاہے عذاب دے کوئی اسے روکنے والا نہیں اور وہ بڑا بخشنے والا رحم والا ہے۔

(۱۵) چونکہ خیبر کے یہود مسلمانوں کے ساتھ کئے ہوئے وعدۂ امن (میثاق مدینہ) کی وعدہ خلافی کر کے جنگ احزاب (جنگ خندق) میں عرب کے تمام قبائل کو اسلام کے خلاف مدینہ پر حملہ کرنے کے لئے جمع کر لائے تھے اس لئے صلح حدیبیہ کے ایک سال بعد ۷ ہجری میں یہود خیبر پر چڑھائی کرنے کا حکم ہوا اور ان بزدلوں کے متعلق جو نفاق کی وجہ سے ۶ ھ میں حدیبیہ کے سفر میں حضورؐ سے پیچھے رہ گئے تھے مسلمانوں کو یہ اطلاع دی گئی کہ "عنقریب جب تم مسلمان جنگ خیبر کی غنیمت حاصل کرنے کے لئے جانے لگو گے تو وہ بدوی جو حدیبیہ کے سفر میں پیچھے رہ گئے تھے خطرہ کم اور فائدہ زیادہ دیکھتے ہوئے کہیں گے کہ ہمیں بھی اپنے ہمراہ خیبر چلنے کی اجازت دو"۔ دراصل وہ اللہ کے اس حکم کو (کہ وہ لوگ اپنی سابقہ بدعہدی و بزدلی کی وجہ آپؐ کے ہمراہ خیبر نہ جائیں گے) بدلنا چاہتے ہیں آپ ان سے کہہ دیجئے کہ تمہاری اس درخواست سے پہلے اللہ فرما چکا ہے کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ نہ چلو گے۔ پھر وہ کہیں گے کہ اللہ نے تو کوئی ایسا حکم نہیں دیا بلکہ تم لوگ ہم سے حسد کرتے ہو کہ سب مال غنیمت تم خود ہی لے لو وہ بے وقوف یہ نہیں سمجھتے کہ رسول اللہ اور مسلمان، محض غنیمت کے لالچ کی وجہ سے جھوٹ نہیں بول سکتے۔

(۱۶) ان پیچھے رہ جانے والے خانہ بدوش عرب سے کہہ دیجئے کہ اس لڑائی غزوہ خیبر میں تو نہیں لیکن جلد ہی کئی ایک جنگجو اقوام (بنو حنیفہ یعنی مسیلمۂ کذاب کی قوم اور اہل روم و فارس وغیرہ) سے اسلام کا مقابلہ ہوگا۔ جس میں تم کو اس وقت تک لڑنا ہوگا کہ وہ لوگ یا تو مسلمان ہو جائیں یا ذمی (فرماں بردار) بن جائیں تو اگر اس وقت تم اللہ کے راستے میں جہاد کرو گے تو وہ تمہیں نیک بدلہ دے گا اور اگر نافرمانی کرو گے جیسا کہ تم اس سے پہلے کر چکے ہو تو وہ تمہیں دردناک عذاب دے گا۔

افعال: اِنْطَلَقْتُمْ: تم چلے، ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ تَأْخُذُوْهَا: تم اس کو لے لو، مضارع (جمع مذکر حاضر)، هَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔ ذَرُوْنَا: تم ہم کو چھوڑ دو، امر (جمع مذکر حاضر)، نَا ضمیر (جمع متکلم)۔ نَتَّبِعْكُمْ: ہم تمہارے پیچھے چلیں یعنی تمہارے ساتھ چلیں، مضارع (جمع متکلم)، كُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ تَتَّبِعُوْنَا: تم ہماری پیروی کرو گے، مضارع (جمع مذکر حاضر)، نَا ضمیر (جمع متکلم)۔ تَحْسُدُوْنَنَا: تم ہم سے حسد کرتے ہو، تم ہمارے بھلے سے جلتے ہو، مضارع (جمع مذکر حاضر)، نَا ضمیر (جمع متکلم)۔ تُقَاتِلُوْنَهُمْ: تم ان سے لڑو گے، تم ان سے جنگ کرو گے، مضارع (جمع مذکر حاضر)، هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ يُبَدِّلُوْا: (کہ) وہ بدل ڈالیں، تبدیل کر دیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ يُسْلِمُوْنَ: وہ فرمانبردار ہو جائیں، وہ مطیع ہو جائیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: مَغَانِمَ: غنیمتیں، وہ مال و اسباب جو کفار کی لڑائی سے مسلمانوں کو ہاتھ لگے، مَغْنَمٌ واحد۔

الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۷﴾ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ

نہریں | اور جو کوئی | پھر جائے گا | تو وہ عذاب دے گا اسے | عذاب | دردناک | بیشک | راضی ہوا | اللہ

رہی ہیں اور جو کوئی منہ موڑ لے اللہ تعالیٰ اُس کو دردناک عذاب دے گا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ مومنوں سے

عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا

مومنوں سے | جب | کہ وہ بیعت کر رہے تھے آپ سے | نیچے | درخت کے | پھر اس نے جان لیا | جو

خوش ہوا جب وہ درخت کے نیچے آپؐ سے (جہاد کے لئے) بیعت کر رہے تھے پس اللہ کو معلوم تھا

فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۱۸﴾

ان کے دلوں میں ہے | پس نازل کر دیا اس نے | اطمینان | ان پر | اور بدلہ میں دی انہیں | قریبی فتح

کہ ان کے دلوں میں کیا ہے، پھر اس نے ان پر اطمینان نازل کیا اور ان کو ایک قریبی فتح عطا فرمائی۔

وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۹﴾ وَعَدَكُمُ

اور غنیمتیں بہت سی | جو وہ لے رہے ہیں | اور ہے اللہ | بڑا غالب | حکمت والا | وعدہ کیا تھا تم سے

اور بہت سا مالِ غنیمت بھی، جو ان کو حاصل ہوگا اور اللہ تعالیٰ بڑا زبردست حکمت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم سے

اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ

اللہ نے | غنیموں کا بہت سی | جن کو تم حاصل کرو گے | پس اس نے جلدی دے دی | تمہیں یہ | اور اس نے روک دیئے

بہت سی غنیموں کا وعدہ فرمایا ہے جو تم حاصل کرو گے پس یہ غنیمت تو تم کو فوری طور پر دے دی اور تم سے

اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ

ہاتھ | لوگوں کے | تم سے | اور تا کہ (یہ) ہو | ایک نشانی | ایمان والوں کے لئے | اور ہدایت کرے تمہیں

لوگوں کے ہاتھ روک دیئے اور (یہ سب اس لئے ہوا) تا کہ یہ مومنوں کے لئے ایک نشانی بن جائے اور اللہ تمہیں

صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۲۰﴾ وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ

راستے | سیدھے کی | اور دوسری (وہ فتح) | جس پر تم نے ابھی قابو نہیں پایا | احاطہ کیا ہے | اللہ نے

سیدھی راہ کی ہدایت فرمائے۔ اور ایک اور فتح بھی جس پر تمہیں قابو نہیں، لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے احاطہ قدرت

بِهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۱﴾ وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اس کا | اور ہے | اللہ | ہر ایک چیز پر | قادر | اور اگر | لڑتے تم سے | وہ لوگ | جو کافر ہیں

میں ہے اور اللہ تعالیٰ تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اور اگر تم سے یہ کافر لڑتے تو یہ

لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۲۲﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ

تو وہ پھیر دیتے | پیٹھ | پھر | وہ نہ پاتے | کوئی دوست اور | نہ کوئی مددگار | (یہ) اللہ کا دستور ہے | جو

پیٹھ پھیر کر بھاگتے پھر نہ وہ کسی کو دوست پاتے اور نہ مددگار۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ دستور

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ښ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ وَهُوَ الَّذِيْ

گزر چکا | اس سے پہلے | اور نہیں پائیں گے آپ | اللہ کے دستور میں | (کوئی) تبدیلی | اور وہی ہے | جس نے

پہلے سے چلا آتا ہے اور آپ اللہ تعالیٰ کے دستور میں کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے۔ اور (اللہ تعالیٰ) وہی ہے جس نے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۷) ہاں اندھے، لنگڑے اور مریض پر جنگ میں شامل نہ ہونے سے کوئی گناہ نہیں اور جو کوئی اللہ و رسول کا حکم مانے گا اللہ اسے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے ندیاں بہہ رہی ہوں گی اور جو سرکشی کرے گا اسے دردناک عذاب دے گا۔

(۱۸) کچھ شک نہیں کہ جب مسلمان مقام حدیبیہ میں ببول کے درخت کے نیچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت جہاد کر رہے تھے اللہ ان سے بہت راضی ہوا اور ان کی اچھی نیت اور خلوص اور اسلام سے محبت کو معلوم کرکے اللہ نے ان کے دلوں میں اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدوں پر اطمینان ڈال دیا۔ اور اس کے بعد فوراً ہی انہیں خیبر کے یہود پر فتح دے دی۔

(۱۹) اور فتح کے علاوہ بہت سی غنیمتیں عطا کیں جو انہوں نے حاصل کیں اور اللہ بڑا غالب حکمت والا ہے۔

(۲۰) اللہ نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ آئندہ تمہیں بہت سی غنیمتیں حاصل ہوں گی چنانچہ اس نے جلدی تمہیں یہ فتح خیبر اور اس میں بہت سی غنیمتیں دے دیں اور عام لڑائی نہ ہونے کی وجہ سے دشمنوں کے ہاتھوں سے تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچنے دیا اور یہ اس لئے کہ مسلمانوں کے لئے اللہ کی قدرت کا ایک نشان ہو اور اس کی قدرت اور اس کے وعدوں پر پورا بھروسہ ہو اور فرمانبرداری کی ترغیب ہو جو اللہ کا سیدھا راستہ ہے۔

(۲۱) اور دوسری فتح مکہ جو ابھی تم کو حاصل نہیں ہوئی اور وہ خدا کی قدرت کے احاطہ میں ہے تم کو ضرور مل کر رہے گی اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۲۲) اور اگر کفار مکہ مقام حدیبیہ میں تم سے لڑتے تو وہ شکست کھا کر بھاگ جاتے اور کوئی حامی اور مددگار نہ پاتے۔

(۲۳) حق و باطل کے مقابلہ میں اہل حق کو غالب اور اہل باطل کو مغلوب کرنا یہی خدا کی مرضی ہے جو پرانے زمانے سے چلی آ رہی ہے اور اللہ کا دستور کبھی تبدیل نہ ہوگا۔

افعال: وَعَدَكُمُ: اس نے تم سے وعدہ کیا، ماضی (واحد مذکر غائب) كُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ يَأْخُذُونَهَا: وہ اس کو لے لیں گے، مضارع (جمع مذکر غائب) هَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔ يَتَوَلَّ: جو منہ موڑے گا، اعراض کرے گا، پیٹھ پھیرے گا، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ تَأْخُذُونَهَا: تم اس کو لو گے، مضارع (جمع مذکر حاضر) هَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔ قَاتَلَكُمُ: (اگر) وہ تم سے لڑتے، ماضی (واحد مذکر غائب) كُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ وَلَّوْا: انہوں نے رخ کیا، لوٹے، منہ پھیرا، ماضی (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: اَلْاَعْرَجِ: لنگڑا، صفت مشبہ، عُرْجٌ جمع۔ مَرِيْضٌ: بیمار، صفت مشبہ، مَرْضٰی جمع۔

كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ

روک دیئے | ہاتھ ان کے | تم سے | اور | تمہارے ہاتھ | ان سے | وادیٔ مکہ میں | بعد اس کے کہ

ان کے ہاتھوں کو تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے، مکہ کی سرحد پر روک دیا اس کے بعد کہ

اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿٢٤﴾ هُمُ

اس نے غالب کر دیا تمہیں | ان پر | اور ہے اللہ | جو کچھ تم کرتے ہو اسے | دیکھنے والا | وہ تو وہی ہیں

اللہ تعالیٰ نے تم کو ان پر قابو بھی دے دیا اور اللہ تعالیٰ جو کچھ تم کرتے ہو (سب) دیکھتا ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا

جنہوں نے | انکار کیا | اور روکا تمہیں | مسجد حرام سے | اور قربانی کے جانور | روک دیئے گئے

جنہوں نے کفر کیا اور تم کو مسجد حرام میں داخل ہونے سے روکا اور قربانی کے جانور اپنی جگہ تک

اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ

(اس سے) کہ وہ پہنچے | اپنی قربان گاہ تک | اور اگر نہ ہوتے | کچھ مرد | ایماندار | اور عورتیں | ایمان والی

پہنچنے سے روک دیئے گئے اور اگر یہ خدشہ نہ ہوتا کہ کئی مومن مردوں اور مومن عورتوں کو تم بے خبری میں

لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَـُٔوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ

جن کو تم نہیں جانتے تھے | کہ تم پامال کر دو گے ان کو | پھر پہنچتا تم کو | ان (کی وجہ) سے | نقصان | بے خبری میں

پاؤں تلے روند ڈالو گے جس کی وجہ سے (بعد ازاں) تمہیں رنج پہنچے گا (تو تمہیں ابھی فتح دے دی جاتی)

لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا

تاکہ داخل کرے | اللہ | اپنی رحمت میں | جسے | وہ چاہے | اگر وہ لوگ الگ ہو جاتے | تو ہم عذاب دیتے

اللہ تعالیٰ جس کو چاہے اپنی رحمت میں داخل فرمائے اگر وہ مومن الگ ہو جاتے تو ہم

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿٢٥﴾ اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اُن کو | جو کافر ہیں | ان میں سے | عذاب | دردناک | جب (پختہ) کی | ان لوگوں نے | جو کافر ہیں

ان میں سے کافروں کو دردناک عذاب دیتے۔ جب کافروں نے اپنے دلوں میں

فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ

اپنے دلوں میں | ضد | ضد | (زمانہ) جاہلیت کی | پھر نازل کیا | اللہ نے

جاہلیت کے زمانہ کی سی ضد کا تہیہ کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول

سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ

اپنا اطمینان | اپنے رسولؐ پر | اور اہل ایمان پر | اور لازم کر دی ان پر | بات

اور مومنوں کو تحمل اور برداشت کی قوت عطا کی اور ان کو پرہیزگاری کی بات

التَّقْوٰى وَ كَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

پرہیزگاری کی | اور | تھے وہ | زیادہ حقدار | اس کے | اور اس کے اہل تھے | اور ہے | اللہ

پر قائم رکھا اور وہی سب سے زیادہ اس چیز کے حقدار اور اہل بھی تھے اور اللہ تعالیٰ کو

(۲۴) اور اللہ وہ قادر مطلق ہے جس نے وادیٔ مکہ میں حدیبیہ کے مقام پر کفار مکہ اور مسلمانوں کے درمیان لڑائی ہونے نہ دی (جبکہ کفار مکہ کے کئی گروہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے ارادہ سے وہاں پہنچے لیکن پکڑ کر چھوڑ دیئے گئے باوجود مسلمانوں کے پورے غلبہ کے) اور کفار جو شرارتیں کر رہے تھے اور تم مسلمان عفو و درگذر سے کام لے رہے تھے۔ اللہ سب دیکھ رہا تھا۔

(۲۵) اور اہل مکہ وہی ہیں جنہوں نے دین حق سے انکار کیا اور تم مسلمانوں کو غزوۂ حدیبیہ میں عمرہ کے لئے مسجد حرام میں داخل ہونے اور حضورؐ کے ساتھ جو ستر اونٹ قربانی کے تھے ان کو بھی حرم کعبہ میں اپنی قربان گاہ تک پہنچنے سے روکے رکھا (مکہ میں بہت سے ضعیف مسلمان' عورتیں' بوڑھے' بچے وغیرہ موجود تھے' جو ہجرت کرنے کے قابل نہ تھے' جنگ کی صورت میں وہ خطرے میں پڑ جاتے' لہٰذا فرمایا:) اور اگر کچھ کمزور مسلمان مرد اور عورتیں اس وقت مکہ میں نہ ہوتے جنہیں تم نہ جانتے تھے کہ جنگ ہو جانے کی صورت میں تم انہیں انجانے میں روند ڈالتے اور بعد میں پشیمانی اور اس قتل مسلم کے کفارہ کی مصیبت اٹھاتے تو تمہیں لڑائی سے نہ روکا جاتا۔ بہرحال لڑائی سے اس لئے روکا گیا کہ مسلمانوں کو ان کے صبر و تحمل کی وجہ سے اللہ اپنی رحمت میں داخل کرے اور اگر کفار مکہ ان کمزور مسلمانوں سے الگ ہو گئے ہوتے تو ہم ضرور کافروں کو تم مسلمانوں کے ہاتھوں دردناک عذاب دیتے۔

افعال: اَظْفَرَکُمْ: اس نے تم کو کامیاب کیا' ماضی (واحد مذکر غائب)' کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ تَطَئُوْهُمْ: تم ان کو پامال کرو گے' تم ان کو کچلتے ہو' مضارع (جمع مذکر حاضر)' هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ تُصِيْبَكُمْ: تم کو پہنچ جاتی' تم پر پڑتی' مضارع (واحد مونث غائب)' کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ صَدُّوْکُمْ: انہوں نے تم کو روک دیا' ماضی (جمع مذکر غائب)' کُمْ ضمیر مفعول۔ تَزَيَّلُوْا: وہ ایک طرف ہوئے' (اگر) وہ الگ الگ ہو جاتے' جدا ہو جاتے' ماضی (جمع مذکر غائب)۔ عَذَّبْنَا: ہم نے عذاب دیا' ہم نے دردناک سزا دی' ماضی (جمع متکلم)۔

اسماء: بَطْنِ: اندرون' پیٹ' بُطُوْنٌ جمع۔ مَكَّةَ: مکہ معظمہ' یہاں بَطْنِ مَكَّةَ سے مراد حدیبیہ ہے۔ مَحِلَّهٗ: اس کی اپنی جگہ' ٹھکانا' مَحِلّ مضاف' هٗ (ضمیر واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔ مَعَرَّةٌ: مضرت' خرابی' شر۔ مَعْكُوْفًا: بند پڑی' روکی ہوئی' اسم مفعول (واحد مذکر)۔ هَدْیَ: قربانی کا جانور جو حرم کے اندر ذبح ہونے کے لئے بھیجا جاتا ہے۔

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝٢٦ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُولَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ

ہر چیز کو | جاننے والا | بیشک | سچا دکھایا | اللہ نے | اپنے رسول کو | خواب | حق کے ساتھ

'ہر بات کا پورا پورا علم ہے بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو سچا خواب دکھایا'

لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ

کہ تم ضرور داخل ہو گے | مسجد | حرام میں | اگر اللہ نے چاہا | امن کے ساتھ | منڈاتے ہوئے

'کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو تم مسجد حرام میں اطمینان کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے سر منڈاؤ گے'

رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا

اپنے سروں کو | اور بال کتراتے ہوئے | تمہیں کوئی خوف نہ ہوگا | پس اس نے معلوم کر لی | وہ بات جو | تم نہیں جانتے

'اور بال کتراؤ گے تمہیں کوئی خطرہ نہ ہوگا اور اللہ کو معلوم تھا جو کچھ تمہیں معلوم نہ تھا۔'

فَجَعَلَ مِنْ دُونِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا ۝٢٧ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ

تو دے دی اس نے | اس سے پہلے | ایک فتح قریبی | وہی ہے جس نے | بھیجا | اپنا رسول

'پھر اس نے فتح مکہ سے پہلے ہی ایک فوری فتح دے دی (یعنی فتح خیبر)۔ وہی (اللہ) تو ہے جس نے اپنے رسول (محمدؐ) کو'

بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَكَفَىٰ بِاللّٰهِ

ہدایت | اور دین حق کے ساتھ | تاکہ غالب کر دے اس کو | سب دینوں پر | اور کافی ہے | اللہ

'(کتاب) ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ اس دین کو تمام دینوں پر غالب کر دے اور حق کی گواہی کے لئے اللہ ہی'

شَهِيدًا ۝٢٨ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ

گواہ | محمدؐ | رسول ہیں | اللہ کے | اور جو لوگ | آپ کے ساتھ ہیں | سخت ہیں | کافروں پر

'کافی ہے (سنو!) محمدؐ، اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں، وہ کافروں کے لئے سخت'

رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللّٰهِ

رحم دل ہیں | آپس میں | تو دیکھے گا انہیں | کہ رکوع و سجود کر رہے ہیں | وہ تلاش کرتے ہیں | فضل | اللہ کا

'اور آپس میں بڑے رحم دل ہیں۔ تم انہیں رکوع کرتے، سجدہ میں جاتے اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں لگے'

وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذٰلِكَ

اور رضامندی | ان کی علامت ہے | ان کے چہروں میں | سجدوں کے اثر سے | یہی

'ہوئے دیکھتے ہو ان کے چہروں پر سجدوں کے اثرات نمایاں ہیں ان کے یہ'

مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ ۚ كَزَرْعٍ

ان کی مثال (صفت) ہے | تورات میں | اور ان کی یہ صفت ہے | انجیل میں | جیسی ایک کھیتی

'اوصاف تورات میں مذکور ہیں اور ان کے یہی اوصاف انجیل میں ہیں، جیسے کھیتی اپنا پٹھا'

أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ

جس نے نکالی | اپنی سوئی | پھر اس کو قوی کر دیا | پھر وہ موٹی ہوئی | پھر وہ کھڑی ہوگئی | اپنے تنے پر | وہ خوش کرنے لگی | کسانوں کو

'نکال کر اسے مضبوط کرتی ہے پھر موٹی ہوتی ہے، پھر اپنے تنے پر کھڑی ہو جاتی ہے اور کاشتکاروں کو اچھی لگنے لگتی ہے (یہی حال مسلمانوں کا ہے)'

(۲۶) جب کفار مکہ زمانۂ جاہلیت کی ضد پر جمے رہے کہ ہم مسلمانوں کو حرم کعبہ میں عمرہ کے لئے داخل نہیں ہونے دیں گے اور صلح کے شرائط لکھنے کے وقت **بسم اللہ** اور **رسول اللہ** کے الفاظ صلح نامہ میں لکھنے سے انکار کر دیا پھر اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے دلوں میں اطمینان ڈال دیا اور پرہیز گاری پر قائم رکھا کہ وہ بڑے صبر اور برداشت سے کفار کے مطالبہ کے مطابق صلح نامہ لکھنے پر رضامند ہو گئے اور وہ ان کفار مکہ کے مقابلے میں اطمینان اور تقویٰ کے زیادہ حقدار اور اہل بھی تھے لہٰذا انہیں ایسا ہی کرنا زیب دیتا تھا اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے کہ بہتری کس بات میں ہے۔

(۲۷) حدیبیہ کے سفر سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھا تھا کہ آپؐ اصحاب کے ہمراہ حرم کعبہ میں داخل ہو رہے ہیں اور سر منڈا کر اور بال کتروا کر حلال ہو رہے ہیں (احرام کھول رہے ہیں) تو آپؐ نے اس خواب کو صحابہ سے بیان فرمایا اور اتفاق رائے سے عمرہ کے ارادہ سے روانہ ہوئے مگر حدیبیہ میں روک دیئے گئے اور آخر کار صلح کر کے واپس ہوئے تو کچھ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ نہ تو ہم مسجد حرام میں داخل ہوئے' نہ ہم نے سر منڈائے' اور نہ بال کترائے اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ کچھ شبہ نہیں اللہ نے اپنے رسولؐ کو واقعی طور پر سچا خواب دکھایا تھا کہ انشاء اللہ تم ضرور امن کے ساتھ بے خوف و خطر مسجد حرام میں داخل ہو گے کوئی سر منڈا کر اور کوئی بال کتروا کر۔ بس اللہ کو معلوم تھا جو تم نہیں جانتے تھے۔ (کہ فتح مکہ اگلے سال ہوگی حالانکہ تم نے سمجھا تھا کہ اسی سال ہوگی) سو اس سے پہلے اس نے جلدی ہی ایک اور فتح (فتح خیبر) بھی عطا کر دی۔

(۲۸) اللہ وہ قادر مطلق ہے جس نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت اور دین حق دے کر اس لئے بھیجا کہ اس دین کو تمام جھوٹے ادیان پر حجت و دلیل میں غالب کر دے اور اللہ کی گواہی کافی ہے۔

افعال: اَلْزَمَهُمْ: ان پر لگا دیا' ان کو جما دیا' ماضی (واحد مذکر غائب)' هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ تَدْخُلُنَّ: تم ضرور داخل ہو گے' مضارع با نون تاکید ثقیلہ (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: حَمِيَّةَ: کدُ ضد' حمیت۔ مُحَلِّقِيْنَ: سر کے بال منڈوانے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ مُقَصِّرِيْنَ: کتروانے والے' کم کرنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔

لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۗ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

تاکہ غصہ میں لائے | ان سے | کافروں کو | وعدہ کیا | اللہ نے | ان سے جو | ایمان لائے | اور انہوں نے عمل کئے

تاکہ اللہ ان سے کافروں کا دل جلائے۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور نیک کام

الصَّالِحَاتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴿٢٩﴾

نیک | ان میں سے | بخشش | اور اجر عظیم کا

کر گئے بخشش اور بڑے اجر کا وعدہ کر رکھا ہے۔

سُورَةُ الْحُجُرَاتِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | ثَمَانِ عَشْرَةَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

سورۂ حجرات مدینہ میں نازل ہوئی اور | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اس میں اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ۖ وَاتَّقُوا

اے ایمان والو! | مت بڑھو | آگے | اللہ | اور اس کے رسول کے | اور ڈرتے رہو

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ تعالیٰ

اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا

اس سے | بیشک اللہ | سننے والا | جاننے والا ہے | اے ایمان والو! | بلند نہ کرو

سے ڈرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ سننے اور جاننے والا ہے اے ایمان والو! اپنی آوازیں

أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ

اپنی آوازیں | اوپر | آواز | نبی کے | اور نہ | زور سے بولو | اس کے سامنے | باتوں میں

پیغمبرؐ کی آواز سے اونچی نہ کرو اور نہ ان سے پکار کر بات کیا کرو

كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ

جیسے زور سے (بولتے ہو) | ایک دوسرے کے سامنے | کہ کہیں ضائع ہو جائیں | تمہارے عمل | اور تمہیں

جیسا کہ تم ایک دوسرے کو پکارا کرتے ہو ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں

لَا تَشْعُرُونَ ﴿٢﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِندَ رَسُولِ اللَّهِ

خبر بھی نہ ہو | بیشک | جو لوگ | پست رکھتے ہیں | اپنی آوازیں | پاس | رسول اللہ کے

خبر بھی نہ ہو۔ بلاشبہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے رسول کے سامنے اپنی آواز کو پست رکھتے ہیں

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ ۚ لَهُم مَّغْفِرَةٌ

یہی لوگ ہیں کہ | آزمایا ہے | اللہ نے | ان کے دلوں کو | پرہیزگاری کے لئے | ان کے لئے | مغفرت

یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے پرہیزگاری کے لئے آزمایا ہے۔ ان کے لئے بخشش اور

وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿٣﴾ إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِن وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ

اور اجر | عظیم ہے | بیشک | جو لوگ | پکارتے ہیں آپ کو | باہر سے | حجروں کے

بڑا بدلہ ہوگا۔ بیشک جو لوگ آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۹) محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ کے رسول ہیں اور آپ کے اصحابؓ کفار کے مقابلے میں سخت اور آپس میں رحم دل ہیں جو ہمیشہ خدا کی عبادت میں رکوع اور سجود کرتے اور اللہ کا فضل مانگتے اور اس کی رضامندی طلب کرتے رہتے ہیں اور ان کی پہچان یہ ہے کہ ان کے چہروں پر سجدوں کے نشان ہوتے ہیں۔ یہی ان کی خوبیاں تورات اور انجیل میں لکھی ہیں۔ ان کی مثال اس کھیتی کی سی ہے جس نے کونپل نکالی پھر طاقتور ہوگئی پھر موٹی ہوگئی پھر وہ اپنی ڈنڈی پر سیدھی کھڑی ہوگئی اور کسانوں کو اچھی معلوم ہونے لگی۔ یعنی اہل اسلام کھیتی کی طرح درجہ بدرجہ، آہستہ آہستہ ترقی کر کے کمال قوت اور غلبہ حاصل کریں گے تاکہ اس ترقی سے کفار غصہ اور حسد کی آگ میں جلتے رہیں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمؐ جو ایمان لا کر نیک اعمال کرتے رہے اللہ نے ان سے آخرت میں مغفرت اور بہت بڑے اجر کا وعدہ فرمایا ہے۔

سورۂ الحجرات

حجرات، حجرہ کی جمع ہے۔ یہ مکان یا کمرہ کو کہتے ہیں۔ چونکہ اس سورت میں مسجد نبوی کے پہلو میں موجود امہات المومنینؓ کے حجروں کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) مسلمانو! اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کسی بات میں بھی قول اور فعل کے اعتبار سے پہل نہ کیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو بے شک اللہ سب کچھ سنتا جانتا ہے۔

(۲) مسلمانو! نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اپنی آواز بلند نہ کیا کرو اور حضورؐ کے سامنے زور سے نہ بولا کرو جیسے کہ تم آپس میں ایک دوسرے کے سامنے زور سے بولتے ہو کہ کہیں گستاخی کی وجہ سے تمہارے اعمال ضائع نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو یعنی مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام ملحوظ رکھتے ہوئے شور و غل نہ کیا کرو ورنہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔

(۳) کچھ شک نہیں کہ جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی آواز پست اور آہستہ کر لیتے ہیں یہ وہی لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پرہیزگاری کے لئے خوب جانچ لیا ہے اور انہی کے لئے آخرت میں بخشش اور بہت بڑا اجر تیار ہے۔

افعال: **اِسْتَغْلَظَ**: وہ موٹا ہوا، گاڑھا ہوا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ **اٰزَرَهٗ**: اس کی کمر مضبوط کی، ماضی (واحد مذکر غائب)، ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ **لَا تَرْفَعُوْا**: تم بلند نہ کرو، تم اونچی نہ کرو، نہی (جمع مذکر حاضر)۔ **اِمْتَحَنَ**: اس نے جانچ لیا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ **لَا تَجْهَرُوْا**: تم مت پکارو، تم آواز مت بلند کرو، نہی (جمع مذکر حاضر)۔ **تَحْبَطَ**: وہ اکارت ہو جائے، وہ حبط ہو جائے، وہ (جمع مکسر) اکارت ہو جائیں، مضارع (واحد مونث غائب)۔ **يَغُضُّوْنَ**: پست رکھتے ہیں، وہ (اپنی آوازیں) نیچی رکھتے ہیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: **اَشِدَّآءُ**: زور آور، سخت، کیر **شَدِيْدٌ** واحد۔ **رُحَمَآءُ**: بڑے نرم دل، بڑے مہربان، **رَحِيْمٌ** واحد۔ **رُكَّعًا**: رکوع کرنے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔ **زُرَّاعَ**: کاشتکار، کھیتی والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔ **سُوْقِهٖ**: (کھیتی) کی نالیں، اس کے تنے، **سُوْقِ** مضاف، ہٖ (ضمیر واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔ **شَطْـَٔهٗ**: اس کی سوئی، اس کا پٹھا، **شَطْاٌ** مضاف، ہٗ مضاف الیہ۔ **اَصْوَاتَكُمْ**: تمہاری آوازیں، **اَصْوَاتَ** مضاف، **كُمْ** (ضمیر جمع مذکر حاضر) مضاف الیہ۔

أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ﴿۴﴾ وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّىٰ تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ

اکثر ان میں سے | عقل نہیں رکھتے | اور اگر | وہ | صبر کرتے | یہاں تک کہ | آپ نکلتے | ان کی طرف

میں سے اکثر بے عقل ہیں۔ اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ آپؐ خود ان کے پاس باہر آجاتے

لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۵﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن

تو ہوتا | بہتر | ان کے لئے | اور اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم والا ہے | اے ایمان والو! | اگر

تو یہ ان کے حق میں بہتر ہوتا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے۔ اے ایمان والو! اگر کوئی

جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا

آئے تمہارے پاس | (کوئی) بدکار | (کوئی) خبر لے کر | تو خوب تحقیق کر لیا کرو | کہ کہیں تم نقصان نہ پہنچاؤ | کسی قوم کو

شریر آدمی تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو خوب تحقیق کر لیا کرو کہ کہیں (ایسا نہ ہو کہ) تم کسی قوم کو نادانی میں

بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ ﴿۶﴾ وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ

نادانی سے | پھر ہو جاؤ | اپنے کئے پر | پشیمان | اور جان لو | کہ | تم میں

نقصان پہنچا دو پھر تم کو اپنے کئے پر پچھتانا پڑے۔ اور جان لو کہ تم میں اللہ کے رسول

رَسُولَ اللَّهِ ۚ لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِّنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلَٰكِنَّ

رسول اللہؐ ہیں | اگر | وہ تمہارا کہا مانیں | بہت سے | کاموں میں | تو تم تکلیف اٹھاؤ | لیکن

موجود ہیں اگر وہ اکثر باتوں میں تمہارا کہنا مانیں تو تم بڑی مشکل میں پڑ جاؤ' لیکن

اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ

اللہ نے | محبوب بنایا | تمہارے لئے | ایمان کو | اور زینت دی اسے | تمہارے دلوں میں | اور نفرت ڈال دی

اللہ تعالیٰ نے تمہارے اندر ایمان کی محبت ڈال دی ہے اور اس کو تمہارے دلوں میں پسندیدہ بنا دیا ہے

إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ ﴿۷﴾

تم میں | کفر | اور گناہ | اور نافرمانی سے | یہی لوگ ہیں | ہدایت پانے والے

اور کفر فسق اور نافرمانی سے تم کو بیزار کر دیا ہے۔ یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔ (یہ)

فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَنِعْمَةً ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿۸﴾ وَإِن

اللہ کے فضل | اور نعمت سے | اور اللہ | جاننے والا | حکمت والا ہے | اور اگر

اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی عنایت کی بدولت۔ اور اللہ تعالیٰ ہر بات جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ اور اگر

طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا ۖ فَإِن

دو گروہ | مومنوں کے | آپس میں لڑ پڑیں | تو صلح کرا دو | ان کے درمیان | پس اگر

مومنوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرا دو پھر اگر

بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ

زیادتی کرے | ان دونوں میں سے ایک | دوسرے پر | تو تم لڑو | اس سے جو | زیادتی کرتا ہے | یہاں تک کہ

ان میں سے ایک جماعت دوسری پر زیادتی کرے تو تم اس سے جنگ کرو جو زیادتی کرے یہاں تک کہ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴) بنو تمیم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دفعہ ملنے آئے اور آپؐ اس وقت حجرۂ مبارک میں تشریف رکھتے تھے وہ لوگ اپنی سادگی سے باہر سے آوازیں دینے لگے۔ اے محمدؐ! باہر آئیے یہ بے ادبی اور بے وقوفی کی بات تھی اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ''بلا شبہ جو لوگ آپؐ کو امہات المومنین کے حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں اکثر ان میں سے کم عقل ہیں''۔

(۵) اور اگر وہ لوگ تھوڑی دیر صبر کرتے اور آپؐ خود اپنے نظام الاوقات کے مطابق ان کے پاس تشریف لے آتے تو ان کے لئے بہتر ہوتا اور اللہ توبہ کرنے والوں کو بڑا بخشنے والا اور ان پر رحم کرنے والا ہے۔

(۶) مسلمانو! اگر کوئی ناقابل اعتماد شخص تمہارے پاس بے حقیقت خبر لے کر آئے تو پہلے تحقیق کر لیا کرو کہ وہ صحیح ہے یا غلط ایسا نہ ہو کہ غلط فہمی سے تم کسی قوم پر حملہ کر دو پھر صبح کو اپنی غلطی پر پشیمان ہو۔ (ف) ولید بن عقبہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنی المصطلق سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا۔ بنی المصطلق کے ساتھ ولید کو جاہلیت کے زمانہ سے کچھ دشمنی تھی جب وہ ولید کے استقبال کے لئے نکلے تو اس نے یہ سمجھا کہ وہ شاید پرانی دشمنی کی بناء پر مجھ سے جنگ کرنا چاہتے ہیں چنانچہ ولید نے واپس آ کر حضورؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ وہ دین اسلام سے پھر گئے اور زکوٰۃ بند کر دی ہے تب آپ نے خالد بن ولید کو بھیجا کہ خفیہ طور پر جا کر ان کا حال معلوم کرے اگر ان کا اسلام ثابت ہو تو زکوٰۃ وصول کرے چنانچہ وہ گئے اور ان کو مغرب وعشاء کی نماز پڑھتے ہوئے پایا اور ان سے زکوٰۃ وصول کر کے لائے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(۷) اور جان لو کہ تم میں اللہ کے رسول موجود ہیں ان کو اللہ بذریعہ وحی ہر کام کی اطلاع دے دیتا ہے پس ان کے سامنے جھوٹ نہ بولو ورنہ رسوائی ہوگی اگر وہ تمہاری بہت سی باتیں مان لیا کریں تو تم تکلیف اٹھاؤ' اور جرم کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو جاؤ۔ لیکن اللہ نے تمہارے دلوں میں ایمان کی محبت اور کفر وگناہ اور نافرمانی کی نفرت ڈال دی ہے۔ پس ایسے ہی لوگ سیدھے راستے پر ہیں۔

(۸) اللہ کے فضل وکرم سے اور اللہ سب کچھ جانتا حکمت والا ہے۔

افعال: تَخْرُجَ: تو نکلتا' تو نکلتا ہے' نکلے گا' مضارع (واحد مذکر حاضر)۔ تُصِيبُوا: تم جا پڑو' (کہ) تم پہنچ جاؤ' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ تُصْبِحُوا: تم ہو جاؤ' تم لگو' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ يُنَادُوْنَ: وہ پکارتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔ حَبَّبَ: اس نے محبت ڈالی' اس نے محبوب بنایا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ فَعَلْتُمْ: تم نے کیا' ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ كَرَّهَ: ناگوار بنا دیا' ناپسند بنا دیا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ يُطِيعُكُمْ: وہ تمہارا کہنا مان لے' مضارع (واحد مذکر غائب)' كُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: حُجُرَاتِ: حجرے' گھروں کی چار دیواری' حُجْرَةٌ واحد۔ فَاسِقٌ: بدکردار' راستی سے نکل جانے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ رَاشِدُوْنَ: بھلائی پانے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ عِصْيَانٌ: نافرمانی' گناہ۔

تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ

رجوع کرے | اللہ کے حکم کی طرف | پھر اگر | وہ رجوع کرے | تو صلح کرادو | ان دونوں کے درمیان | انصاف سے

وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف لوٹ آئے۔ پھر اگر وہ رجوع کرلے تو دونوں کے درمیان عدل سے صلح کرا دو

وَ اَقْسِطُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝٩ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ

اور | انصاف کرو | بیشک اللہ | دوست رکھتا ہے | انصاف کرنے والوں کو | بیشک | مومن لوگ

اور (پورا) انصاف کرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ بیشک مومن تو

اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ

(آپس میں) بھائی ہیں | تو صلح کرادو | اپنے دو بھائیوں کے درمیان | اور ڈرو | اللہ سے | تاکہ تم پر

بھائی بھائی ہیں پس اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کرا دیا کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر

تُرْحَمُوْنَ ۝١٠ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى

رحم کیا جائے | اے ایمان والو! | مذاق نہ کرے | کوئی گروہ | کسی گروہ سے | ممکن ہے

رحم کیا جائے۔ اے ایمان والو! ایک جماعت کسی دوسری جماعت کا مذاق نہ اڑایا کرے ممکن

اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ

کہ وہ ہوں بہتر | ان سے | اور نہ عورتیں | عورتوں کا (مذاق اڑائیں) | عجب نہیں | کہ وہ ہوں

ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا (مذاق اڑائیں) ممکن ہے کہ وہ عورتیں

خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ

بہتر | ان سے | اور عیب نہ لگاؤ | ایک دوسرے پر | اور نہ پکارو | (برے) القاب سے | برا

ان سے بہتر ہوں اور تم آپس میں عیب نہ لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کے برے نام رکھو۔ ایمان لانے کے

الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ

نام ہے | نافرمانی | ایمان لانے کے بعد | اور جو توبہ نہ کریں | تو یہی لوگ

بعد نافرمانی کا نام (لگنا ہی) برا ہے اور جو کوئی توبہ نہ کرے تو وہی ظالم

الظّٰلِمُوْنَ ۝١١ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا

ظالم ہیں | اے | ایمان والو! | بچو | بہت

لوگ ہیں۔ اے ایمان والو! بیشتر بدگمانیوں سے بچتے

مِّنَ الظَّنِّ ۡ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا

گمان کرنے سے | بیشک بعض | گمان | گناہ ہے | اور جاسوسی نہ کرو

رہو بیشک بعض بدگمانیاں گناہ ہوتی ہیں۔ اور کسی کا بھید نہ ٹٹولو

وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ

اور نہ غیبت کرے | کوئی تم میں سے | دوسرے کی | کیا پسند کرتا ہے | تم میں سے کوئی | یہ کہ وہ کھائے

اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کیا کرے۔ کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹) اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرادو اور ایک ان میں سے دوسرے پر زیادتی کرے تو اس سے جنگ کرو یہاں تک کہ وہ اللہ کا حکم مان لے پھر اگر وہ صلح پر راضی ہو جائے تو ان میں عدل وانصاف سے صلح کرادو۔ بیشک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

(۱۰) مسلمان تو سب آپس میں بھائی بھائی ہیں اگر ان میں جھگڑا ہو جائے تو اپنے بھائیوں میں صلح کرادو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

(۱۱) مسلمانو! ایک جماعت کو دوسری کا مذاق نہیں اڑانا چاہئے' ممکن ہے کہ وہ اللہ کے ہاں ان سے بہتر ہوں۔ اسی طرح عورتوں کو بھی دوسری عورتوں سے مذاق نہیں کرنا چاہئے کیونکہ عجب نہیں کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور ایسے ہی ایک دوسرے کو طعنہ زنی کرنا اور برے نام اور القاب سے یاد کرنا نہیں چاہئے۔ کیونکہ ایمان لانے کے بعد جاہلیت کا نام ہی برا ہے اور جو ان باتوں سے باز نہ آئے وہی ظالم ہے۔ (یعنی جو شخص جاہلیت (کفر یا گناہ) سے توبہ کرلے اس کو اس کے پرانے ناموں یا کاموں سے یاد کرنا نہایت مذموم ہے)۔

افعال: اَقْسِطُوْا: تم انصاف کرو' امر (جمع مذکر حاضر)۔ بَغَتْ: اس نے سرکشی کی' بغاوت کی' ماضی (واحد مونث غائب)۔ تَبْغِيْ: وہ سرکشی کرتی ہے' زیادتی کرتی ہے' مضارع (واحد مونث غائب)۔ تَفِيْٓءَ: وہ رجوع کرے' وہ لوٹ آئے' وہ پھر آئے' مضارع (واحد مونث غائب)۔ فَآءَتْ: وہ پھر آئی' لوٹ گئی' ماضی (واحد مونث غائب)۔ تُرْحَمُوْنَ: تم پر رحم کیا جائے' مضارع مجہول (جمع مذکر حاضر)۔ لَا يَسْخَرْ: وہ ہنسی نہ اڑائے' ٹھٹھا نہ کرے' مذاق نہ بنائے' نہی (واحد مذکر غائب)۔ لَا تَلْمِزُوْا: تم عیب مت لگاؤ' نہی (جمع مذکر حاضر)۔ لَا تَنَابَزُوْا: تم باہم چڑ مت مقرر کرو' برے نام نہ نکالو' نہی (جمع مذکر حاضر)۔ لَمْ يَتُبْ: (جو) نہیں لوٹا' (جس نے) توبہ نہیں کی' مضارع منفی بہ لم (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: اَخَوَيْكُمْ: تمہارے دونوں بھائی' اَخَوَيْ' مضاف' كُمْ (ضمیر جمع مذکر حاضر) مضاف الیہ۔

لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ
گوشت | اپنے مردہ بھائی کا | سواس کو تو تم ناپسند کرتے ہو | اور ڈرو | اللہ سے | بیشک | اللہ | بڑا توبہ قبول کرنے والا
بھائی کا گوشت کھائے (بیشک) تم اس بات کو ناپسند کرتے ہو' پس اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ بڑا توبہ قبول کرنے والا

رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى
رحم والا ہے | اے لوگو! | بیشک ہم نے | پیدا کیا تمہیں | ایک مرد | اور ایک عورت سے
مہربان ہے۔ اے لوگو! بیشک ہم نے تم (سب) کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے

وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ۭ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ
اور بنادیں ہم نے تمہاری | شاخیں | اور قبیلے | تاکہ تم ایک دوسرے کی شناخت کرو | بیشک | زیادہ عزت والا تم میں سے
اور ہم نے تمہارے خاندان اور قبیلے بنائے ہیں تاکہ ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک

عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۳﴾ قَالَتِ الْاَعْرَابُ
اللہ کے نزدیک | وہ ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہے | بیشک اللہ | جاننے والا | خبردار ہے | کہا | دیہاتیوں نے
تم میں عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے' بیشک اللہ تعالیٰ علم والا اور باخبر ہے۔ یہ دیہاتی کہتے ہیں کہ ہم ایمان

اٰمَنَّا ۭ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا
ہم ایمان لے آئے | کہہ دیجئے | تم ایمان نہیں لائے | لیکن | تم کہو | کہ ہم اسلام لائے ہیں | اور ابھی تک نہیں
لائے' آپ فرما دیجئے کہ تم ایمان نہیں لائے لیکن تم کہو کہ ہم نے (سر دست) اطاعت اختیار کر لی ہے اور

يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
داخل ہوا ایمان | تمہارے دلوں میں | اور اگر | تم حکم مانو | اللہ | اور اس کے رسول کا
ایمان ابھی تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا اور اگر تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری اختیار کرو

لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـــًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾
(تو) وہ کم نہیں کرے گا | تمہارے اعمال سے | کچھ بھی | بیشک | اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم والا ہے
تو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال میں کوئی کمی نہ کرے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا' بڑا رحم فرمانے والا ہے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَ
بیشک مومن | وہ لوگ ہیں | جو ایمان لائے | اللہ پر | اور اس کے رسول پر | پھر | انہوں نے شک نہ کیا اور
بیشک مومن (تو) وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں' پھر شک نہیں کرتے اور

جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗئِكَ هُمُ
جہاد کیا | اپنے مالوں | اور اپنی جانوں سے | راستہ میں | اللہ کے | یہی لوگ ہیں
اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانوں سے جہاد کرتے ہیں۔ یہی لوگ

الصّٰدِقُوْنَ ﴿۱۵﴾ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ
سچے | کہہ دیجئے | کیا تم خبر دیتے ہو | اللہ کو | اپنی دینداری کی | اور اللہ | جانتا ہے
سچے ہیں۔ آپ فرما دیجئے' کیا تم اللہ تعالیٰ کو اپنی دینداری سے آگاہ کرنا چاہتے ہو۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۲) مسلمانو! دوسرے مسلمانوں کے بارے میں بدگمانی کرنے سے پرہیز کیا کرو کیونکہ بعض گمان مثلاً نیک آدمی کے حق میں برا گمان گناہ ہوتا ہے اور نہ کسی کے نقائص نکالا کرو اور نہ کوئی تم میں سے ایک دوسرے کی غیبت کیا کرے کیا کوئی تم میں سے اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ ہرگز نہیں۔ پس غیبت اس سے بھی زیادہ بری حرکت ہے اس سے پرہیز لازم ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(۱۳) لوگو! ہم نے تو تم سب کو ایک مرد اور ایک عورت (آدمؑ وحواؑ) سے پیدا کیا اور تمہاری ذاتیں اور قبیلے بنا دیئے تاکہ تم کو آپس میں نسب کی پہچان ہو جائے نہ کہ باہم فخر اور غرور کرنے کے لئے بے شک تم میں سے زیادہ عزت والا اللہ کے نزدیک وہی ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہے بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہر چیز سے واقف ہے۔

(۱۴) بعض اعرابیوں (دیہاتی عربوں) نے کہا کہ ہم ایمان لے آئے ہیں ان سے کہہ دیجئے کہ تم ابھی دل سے ایمان نہیں لائے۔ ہاں تم یوں کہو کہ ہم نے اسلام قبول کرلیا ہے اور ابھی ایمان حقیقی تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا اور اگر تم سچے دل سے اللہ و رسول کا حکم مان لو تو وہ تمہارے نیک اعمال کا ثواب کچھ بھی کم نہ کرے گا۔ بیشک اللہ توبہ کرنے والوں کو بڑا بخشنے والا اور ان پر رحم کرنے والا ہے۔ (ف) اس میں بنی اسد کا ذکر ہے جو قحط سالی میں مدینہ آکر بظاہر مسلمان ہو کر آپ پر احسان رکھتے اور صدقہ چاہتے تھے اور صدق دل سے مومن نہ تھے۔

(۱۵) پس خالص مومن تو وہ ہیں جو اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاکر اس میں ذرا شک نہ کیا اور اللہ کی راہ میں انہوں نے جان و مال سے جہاد کیا یہی سچے مسلمان ہیں۔

افعال: لَا تَجَسَّسُوْا: تم بھید مت نکالو' نہی (جمع مذکر حاضر)۔ لَا یَغْتَبْ: وہ غیبت نہ کرے' پیٹھ پیچھے برائی بیان نہ کرے' نہی (واحد مذکر غائب)۔ تَعَارَفُوْا: (تاکہ) تم آپس میں ایک دوسرے کو پہچانو' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ یَاْکُلَ: کہ کھائے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ اَسْلَمْنَا: ہم مسلمان ہوئے' ماضی (جمع متکلم)۔ لَا یَلِتْکُمْ: تم کو کم نہ دے گا' تمہارے حق میں کمی نہ کرے گا' لَا یَلِتْ مضارع منفی (واحد مذکر غائب)' کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ لَمْ یَرْتَابُوْا: وہ شک میں نہیں پڑے' شبہ دل میں نہ لائے' مضارع منفی بہ لم (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: اَتْقٰکُمْ: تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار۔ اَکْرَمَکُمْ: تم میں زیادہ باعزت۔ شُعُوْبًا: ذاتیں' شاخیں' شَعْبٌ واحد۔ قَبَآئِلَ: گروہ' گوتیں' قَبِیْلَةٌ واحد۔ (مزید تفصیل کے لئے لغت دیکھیں)۔

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ⑯

جو کچھ آسمانوں میں | اور جو کچھ | زمین میں ہے | اور اللہ | ہر | چیز کو | خوب جانتا ہے

خوب جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا علم ہے۔

يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ۭ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ

وہ احسان رکھتے ہیں | آپ پر | کہ وہ اسلام لائے | کہہ دیجئے | احسان نہ جتلاؤ | مجھ پر | اپنے اسلام لانے کا

یہ لوگ آپ پر احسان رکھتے ہیں کہ ہم اسلام لے آئے۔ آپ فرما دیجئے کہ اپنے اسلام لانے کا احسان مجھ پر نہ رکھو

بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ

بلکہ | اللہ (ہی) | احسان رکھتا ہے | تم پر | کہ | اس نے ہدایت دی تمہیں | ایمان کی طرف | اگر تم ہو

بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کا تم پر احسان ہے کہ اُس نے ایمان کی طرف تمہاری رہنمائی کی۔ اگر تم

صٰدِقِيْنَ ⑰ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ

سچے | بیشک | اللہ | جانتا ہے | پوشیدہ باتیں | آسمانوں | اور زمین کی

سچے ہو۔ بیشک اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کی سب پوشیدہ باتیں جانتا ہے۔

وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ⑱ ع

اور اللہ | دیکھتا ہے | وہ جو | تم کرتے ہو

اور جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔

ع ٨ / ١٤ المنزل السابع

سُوْرَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ ق مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | پینتالیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ① بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَاۗءَهُمْ مُّنْذِرٌ

ق | قسم ہے قرآن کی | جو بڑی شان والا ہے | بلکہ | وہ تعجب کرتے ہیں | کہ آیا اُن کے پاس | ایک ڈرانے والا

قاف۔ قسم ہے قرآن مجید کی۔ مگر ان کو تعجب ہے کہ ان ہی میں سے ان کے پاس ایک ڈرانے

مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ② ءَاِذَا مِتْنَا

انہیں میں سے | تو کہا | کافروں نے | کہ یہ تو | ایک بات ہے | عجیب | کیا جب مر جائیں گے

والا آیا ہے۔ تو کافر کہنے لگے کہ یہ تو ایک عجیب بات ہے۔ کیا جب ہم مر جائیں گے

وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ③ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ

اور ہو جائیں گے | مٹی؟ | یہ | دوبارہ لوٹنا | (عقل سے) دور ہے | بیشک ہمیں معلوم ہے | جو کچھ | کم کرتی ہے

اور مٹی ہو جائیں گے۔ (تو دوبارہ زندہ ہوں گے؟) یہ دوبارہ زندگی تو (عقل سے) بعید ہے۔ ہم خوب جانتے ہیں کہ زمین ان

الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ④ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ

زمین | ان میں سے | اور | ہمارے پاس | ایک کتاب ہے | محفوظ رکھنے والی | بلکہ | انہوں نے جھٹلایا | حق کو

(کے جسموں) میں سے جو کچھ گھٹاتی ہے اور ہمارے پاس تو (وہ) کتاب ہے جس میں سب کچھ محفوظ ہے۔ بلکہ انہوں نے حق کو جھٹلایا

آیت نمبر | آسان تفسیر

(۱۶) ان ناسمجھ نو مسلموں سے کہہ دیجئے کہ تم اللہ پر اپنی دینداری کا احسان رکھتے ہو حالانکہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ کو خوب معلوم ہے اور وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے وہ تمہارے دلوں کے حال کو خوب جانتا ہے۔

(۱۷) گنوار اور ناپختہ مسلمان اپنے اسلام لانے کا آپؐ پر احسان رکھتے ہیں ان سے کہہ دیجئے کہ تم اپنے اسلام لانے کا مجھ پر کوئی احسان نہ رکھو بلکہ یہ تو اللہ کا تم پر احسان ہے کہ اس نے تمہیں ایمان لانے کی ہمت دی جو ایک بڑی بھاری نعمت ہے۔ اس شرط پر کہ تم خلوص دل سے ایمان لائے ہو۔

(۱۸) کچھ شبہ نہیں کہ اللہ آسمانوں اور زمین کے تمام راز اور غیب کی باتیں اچھی طرح جانتا ہے اور جو کچھ تم کر رہے ہو وہ برابر دیکھتا ہے اس کے مطابق تمہیں جزا و سزا دے گا۔

سورۂ ق

چونکہ یہ سورت حرف **ق** سے شروع ہوتی ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

ق۔ حروف مقطعات میں سے ہے۔

(۱) قرآن مجید کے فطری دلائل اللہ کی قدرت کاملہ کا واضح ثبوت ہیں کہ دوبارہ زندہ کر اٹھانا اس کی قدرت سے کچھ بھی دور نہیں۔

(۲) وہ کفار (نہ صرف موت کے بعد دوبارہ اٹھنے کو عجیب سمجھتے ہیں بلکہ وہ تو) اس بات سے بھی تعجب کرتے ہیں کہ انہی میں سے ایک انسان ان کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے پس وہ موت کے بعد دوبارہ اٹھنے کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ تو ایک عجیب بات ہے۔

(۳) جب ہم مر کر مٹی میں مل جائیں گے تو کیا دوبارہ پیدا کئے جائیں گے؟ یہ تو عقل میں آنے والی بات نہیں۔

(۴) مگر وہ بے وقوف اتنا نہیں سمجھتے کہ جو کچھ ان کے جسموں سے زمین کھا کر کم کر دیتی ہے وہ ہمیں سب معلوم ہے اور اس کے علاوہ ہمارے پاس ایک ایسی کتاب (لوح محفوظ) ہے جس میں یہ سب کچھ لکھا ہوا موجود ہے اور ہم جب چاہیں انہیں اصلی حالت پر دوبارہ زندہ کر سکتے ہیں۔

افعال: یَمُنُّوْنَ: وہ احسان رکھتے ہیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ لَا تَمُنُّوْا: تم احسان مت رکھو، مت جتلاؤ، نہی (جمع مذکر حاضر)۔ تَنْقُصُ: وہ گھٹاتی ہے، وہ کم کرتی ہے، مضارع (واحد مونث غائب)۔ عَجِبُوْا: انہوں نے تعجب کیا، انہوں نے اچنبھا کیا، ماضی (جمع مذکر غائب)۔ عَلِمْنَا: ہم نے جانا، ہم کو معلوم ہے، ماضی (جمع متکلم)۔

اسماء: اِسْلَامَکُمْ: تمہارا اسلام لانا، اِسْلَامَ مضاف، کُمْ (ضمیر جمع مذکر حاضر) مضاف الیہ۔ رَجْعٌ: پھر آنا، لوٹ آنا، مینہ، بارش، نفع، مصدر اور اسم ہے۔

لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيٓ أَمْرٍ مَّرِيجٍ ﴿۵﴾ أَفَلَمْ يَنظُرُوٓا

جب | وہ آیا ان کے پاس | پس وہ | ایک بات میں (پڑے ہیں) | الجھی ہوئی | تو کیا وہ نہیں دیکھتے

جب وہ ان تک پہنچا' پس وہ اُلجھن میں پڑے ہوئے ہیں۔ کیا انہوں نے اپنے اوپر

إِلَى ٱلسَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنَٰهَا وَزَيَّنَّٰهَا وَمَا لَهَا مِن فُرُوجٍ ﴿۶﴾

آسمان کی طرف | اپنے اوپر | کہ کس طرح | ہم نے بنایا اس کو | اور اس کو آراستہ کیا | اور نہیں اس میں | کوئی شگاف

آسمان کو نہیں دیکھا کہ ہم نے اس کو کیسا بنایا ہے اور آراستہ کیا ہے اور اس میں کوئی دراڑ نہیں ہے۔

وَٱلْأَرْضَ مَدَدْنَٰهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَٰسِيَ وَأَنۢبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ

اور زمین کو | ہم نے بچھا دیا | اور ڈال دیئے | اس میں | پہاڑ | اور اُگائیں | اس میں | ہر قسم کی

اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور اس میں ہم نے پہاڑوں کو جما دیا اور اس میں ہر قسم کی پُررونق چیز

زَوْجٍۭ بَهِيجٍ ﴿۷﴾ تَبْصِرَةً وَذِكْرَىٰ لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ ﴿۸﴾ وَنَزَّلْنَا

چیزیں خوشنما | ذریعۂ بصیرت | اور نصیحت | ہر رجوع کرنے والے بندے کے لئے | اور ہم نے اُتارا

اُگائی جو ہماری طرف رجوع کرنے والے ہر بندے کے لئے بصیرت و نصیحت کا ذریعہ ہیں اور ہم نے

مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً مُّبَٰرَكًا فَأَنۢبَتْنَا بِهِۦ جَنَّٰتٍ وَحَبَّ ٱلْحَصِيدِ ﴿۹﴾

آسمان سے | پانی | برکت والا | پھر ہم نے اُگائے | اس سے | باغات | اور غلہ | کٹی ہوئی کھیتی کا

آسمان سے بابرکت پانی برسایا۔ پھر ہم نے اس سے باغات اُگائے اور کھیتی کا اناج۔

وَٱلنَّخْلَ بَاسِقَٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيدٌ ﴿۱۰﴾ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ

اور کھجوریں | لمبی لمبی | جن کے | خوشے ہیں | تہہ در تہہ | روزی | بندوں کے لئے

اور کھجور کے لمبے لمبے درخت جن میں تہہ بہ تہہ خوشے ہوتے ہیں۔ یہ بندوں کو روزی دینے کے لئے ہے

وَأَحْيَيْنَا بِهِۦ بَلْدَةً مَّيْتًا كَذَٰلِكَ ٱلْخُرُوجُ ﴿۱۱﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ

اور زندہ کیا ہم نے اس سے | ایک بستی | مردہ کو | اسی طرح ہے | دوبارہ نکلنا | جھٹلایا ان سے پہلے

اور اس (پانی) سے ہم نے مردہ زمین کو زندہ کیا اسی طرح (قبروں سے) نکلنا ہوگا۔ ان (کفارِ مکہ) سے پہلے

قَوْمُ نُوحٍ وَأَصْحَٰبُ ٱلرَّسِّ وَثَمُودُ ﴿۱۲﴾ وَعَادٌ وَفِرْعَوْنُ

قوم | نوحؑ | اور کنویں والوں | اور (قوم) ثمود | اور | (قوم) عاد | اور فرعون

قومِ نوحؑ اور کنویں والے اور قومِ ثمود بھی جھٹلا چکے ہیں۔ اور عاد اور فرعون

وَإِخْوَٰنُ لُوطٍ ﴿۱۳﴾ وَأَصْحَٰبُ ٱلْأَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ كُلٌّ كَذَّبَ

اور بھائیوں نے لوطؑ کے | اور | بَن کے رہنے والوں نے | اور قوم تبع نے | سب نے | جھٹلایا

اور لوطؑ کی قوم۔ اور بَن کے رہنے والے اور تبع کی قوم' ان سب نے رسولوں

ٱلرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيدِ ﴿۱۴﴾ أَفَعَيِينَا بِٱلْخَلْقِ ٱلْأَوَّلِ بَلْ

رسولوں کو | تو ثابت ہوا | (ہمارا) وعدہ (عذاب) | تو کیا ہم تھک گئے | پیدا کرکے | پہلی بار | (نہیں) بلکہ

کو جھٹلایا تو ہمارا عذاب کا وعدہ (بھی) پورا ہو کر رہا۔ کیا ہم پہلی دفعہ پیدا کرنے سے تھک گئے ہیں (نہیں!) بلکہ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵) نہ صرف یہ بلکہ جب کلامِ حق (قرآن) ان کے پاس پہنچا تو انہوں نے اس کو بھی صاف جھٹلا دیا پس وہ تو ایک الجھی ہوئی بات میں پڑے ہوئے ہیں کبھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جادوگر اور کبھی شاعر اور کبھی کاہن اور کبھی مجنون بتلاتے ہیں۔

(۶) پس کیا انہوں نے اللہ کی قدرت میں غور نہیں کیا کہ کس طرح اس نے ان کے اوپر آسمان بنا کر اس کو کیسا مزین کیا ہے اور یہ کہ اس میں کوئی درز اور عیب یا کمزوری بھی نہیں۔

(۷) اور زمین کو بچھا کر اس پر مضبوط پہاڑ گاڑ دیئے اور اس زمین میں ہر قسم کی خوبصورت چیزیں اُگائیں۔

(۸) تاکہ اللہ کی طرف رجوع کرنے والے ہر بندے کو اس کی قدرت کو اچھی طرح سمجھنے کی دانائی نصیحت حاصل ہو۔

(۹) اور ہم نے آسمان سے بارش کا برکت والا پانی برسا کر اس کے ذریعے سے باغات اور وہ غلے اگائے جن کی کھیتیاں کاٹی جاتی ہیں۔

(۱۰) اور اونچی لمبی کھجوریں بھی، جن کے خوشے کھجوروں سے تہہ بہ تہہ بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔

(۱۱) تاکہ ہمارے بندوں کو روزی نصیب ہو اور اس پانی کی برکت سے ہم نے مردہ (بے آباد) بستی کو دوبارہ زندہ (سرسبز و شاداب) کرتے ہیں۔ پس اسی طرح دوبارہ زندہ ہو کر اٹھنا ہے۔

(۱۲) جس طرح یہ کفارِ مکہ آپؐ کو جھٹلاتے ہیں اسی طرح ان سے پہلے قومِ نوحؑ اور خندق (یا کنویں) والوں اور قومِ ثمود نے۔

(۱۳) اور قومِ عاد و فرعون اور قومِ لوطؑ نے۔

(۱۴) اور بَن والوں (اہلِ مدین) اور قومِ تُبَّع حمیری نے بھی، اپنے اپنے رسولوں کو جھٹلایا تو اللہ کے عذاب کا وعدہ ان پر ثابت ہوا اور وہ ہلاک کر دیئے گئے۔

افعال: بَنَيْنَاهَا: ہم نے اس کو بنایا، تیار کیا، ماضی (جمع متکلم) هَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔ مَدَدْنٰهَا: ہم نے اس کو پھیلایا، کھینچا، بچھایا، ماضی (جمع متکلم) هَا ضمیر۔

اسماء: تَبْصِرَةً: دکھلانا، بجھانا، مصدر ہے۔ فُرُوْجٍ: شگاف، اسم فعل۔ مَرِيْجٍ: الجھی ہوئی بات، دھوکا، صفت مشبہ کا صیغہ۔ بَاسِقٰتٍ: بلند، لمبی لمبی، اسم فاعل (جمع مونث)۔ خُرُوْجُ: نکلنا، مصدر ہے۔ طَلْعٌ: خوشہ، گچھا، گابھا، درخت خرما کا پہلا شگوفہ جو باہر نکلتا ہے۔ نَضِيْدٌ: گوندھے ہوئے، تہ بہ تہ، اوپر تلے، صفت مشبہ بمعنی اسم مفعول۔ اِخْوَانِ: بھائی، اَخٌ کی جمع۔ رَسّ: کنواں۔ وَعِيْدِ: میرا وعدۂ عذاب، میری طرف سے ڈراوا، وَعِيْد مضاف ی (ضمیر واحد متکلم) محذوف مضاف الیہ۔

هُمْ فِیْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ﴿۱۵﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ

وہ | شک میں ہیں | از سرِنو پیدا کرنے سے متعلق | اور بیشک | ہم نے پیدا کیا | انسان کو

یہ لوگ نئے سرے سے پیدائش کے بارے میں شبہ کر رہے ہیں۔ اور یقیناً ہم نے انسان کو پیدا کیا اور اس

وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۖ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ

اورہم جانتے ہیں | جو | وسوسہ گزرتا ہے | اُس کے دل میں | اورہم | زیادہ قریب ہیں | اس کے

کے دل میں جو وسوسے آتے ہیں (وہ بھی) ہم جانتے ہیں اور ہم تو اس کی رگِ جان سے

مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ﴿۱۶﴾ اِذْ یَتَلَقَّی الْمُتَلَقِّیٰنِ عَنِ الْیَمِیْنِ وَ

اس کی رگِ گلو سے بھی | جب | لکھ لیتے ہیں | دو (لکھ) لینے والے | دائیں سے | اور

بھی زیادہ قریب ہیں۔ جب دو لکھنے والے فرشتے اس کے دائیں اور

عَنِ الشِّمَالِ قَعِیْدٌ ﴿۱۷﴾ مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ

بائیں سے | بیٹھے ہوئے | نہیں نکلتا (منہ سے) | کوئی لفظ | مگر | اس کے پاس | ایک نگہبان

بائیں بیٹھے رہتے ہیں، اور انسان کے منہ سے جوں ہی کوئی لفظ نکلتا ہے تو اس کے پاس ایک نگہبان (فرشتہ

عَتِیْدٌ ﴿۱۸﴾ وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ

تیار بیٹھا ہے | اور آپہنچی | بے ہوشی | موت کی | حقیقی طور پر | یہی ہے | وہ | جس سے تُو تھا

اسے لکھ لینے کے لئے) تیار رہتا ہے۔ اور موت کی بے ہوشی یقینی طور پر آ پہنچی۔ یہ وہ چیز ہے کہ جس سے تُو بھاگا

تَحِیْدُ ﴿۱۹﴾ وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ ؕ ذٰلِكَ یَوْمُ الْوَعِیْدِ ﴿۲۰﴾ وَجَآءَتْ

بھاگتا | اور پھونکا جائے گا | صُور | یہی ہے | دن | وعدہ (عذاب) کا | اور آئے گا

کرتا تھا۔ اور صُور پھونکا جائے گا یہی ہے عذاب کا دن۔ اور ہر ایک شخص

كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِیْدٌ ﴿۲۱﴾ لَقَدْ كُنْتَ فِیْ غَفْلَةٍ

ہر ایک شخص | اس کے ساتھ ہوگا | ایک ہانکنے والا | اور ایک گواہی دینے والا | بیشک تو تھا | غفلت میں

اس طرح آئے گا کہ اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا اور ایک گواہ ہوگا۔ تُو بلاشبہ اس سے غفلت میں تھا۔

مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ ﴿۲۲﴾

اس سے | تو ہم نے دور کر دیا | تجھ سے | تیرا پردہ | پس تیری نظر | آج | بڑی تیز ہے

اب ہم نے تجھ پر سے پردہ ہٹا دیا پس آج تیری نگاہ بڑی تیز ہے۔

وَقَالَ قَرِیْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَیَّ عَتِیْدٌ ﴿۲۳﴾ اَلْقِیَا فِیْ جَهَنَّمَ

اور کہے گا | اس کا ساتھی (فرشتہ) | یہ ہے جو | میرے پاس | تیار ہے | (حکم ہوگا) تم دونوں ڈال دو | دوزخ میں

اور اس کا ساتھی کہے گا یہ ہے (اُس کا اعمال نامہ) جو میرے پاس تیار ہے۔ (حکم ہوگا کہ) اے دونوں فرشتو!

كُلَّ كَفَّارٍ عَنِیْدٍ ﴿۲۴﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ مُّرِیْبٍ ﴿۲۵﴾ الَّذِیْ

ہر | ناشکرے | سرکش کو | جو روکنے والا ہے | نیکی سے | حد سے بڑھنے والا | شک کرنے والا ہے | جس نے

ہر ناشکرے سرکش کو جہنم میں ڈال دو جو (لوگوں کو) نیکی سے منع کرتا، حد سے گزرنے والا اور شک کرنے والا تھا۔ جس نے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۵) کیا وہ سمجھتے ہیں کہ ہم پہلی بار مخلوق کو پیدا کر کے اب تھک گئے ہیں؟ نہیں! بلکہ یہ کفار تو دوبارہ زندگی کی نسبت فضول شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

(۱۶) بیشک ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اس سے اس حد تک واقف ہیں کہ جو کچھ اس کے دل میں وسوسہ گزرتا ہے ہم اسے بھی اچھی طرح جانتے ہیں اور ہم اس کی شاہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔

(۱۷) جبکہ دو فرشتے نیکی بدی لکھنے والے ایک اس کے دائیں طرف اور دوسرا بائیں طرف بیٹھے ہوئے لکھتے جاتے ہیں۔

(۱۸) انسان کوئی ایسی بات منہ سے نہیں نکالتا جس کے لکھنے کے لئے اس کے پاس ایک محافظ فرشتہ موجود نہ ہو۔

(۱۹) آدمی کتنا ہی بھاگے، موت کی بے ہوشی ایک دفعہ سچ مچ آ کے رہے گی اس وقت اس سے کہا جائے گا کہ یہی وہ موت ہے جس سے تو ہمیشہ بھاگتا تھا۔

(۲۰) اور ایک مقررہ وقت پر قیامت کا صور پھونکا جائے گا یہی وہ دن ہے جس کے بارے میں انبیاء لوگوں کو ڈراتے چلے آئے تھے۔

(۲۱) اور ہر شخص قیامت کے میدان میں اسی طرح حاضر کیا جائے گا کہ ایک فرشتہ پیچھے سے اس کو محشر کی طرف ہانک رہا ہوگا اور ایک اس کے عملوں کی گواہی دے گا۔

(۲۲) وہاں اس کو حکم ہوگا کہ تو تو اس دن کی نسبت غفلت میں پڑا رہا سو ہم نے تیرا وہ غفلت کا پردہ اٹھا دیا آج تیری نظر خوب تیز ہے جو کچھ تجھے دنیا میں دکھائی نہ دیتا تھا اب اسے خوب دیکھ لے کہ وہ سب سچ ہے۔

(۲۳) اور اس کا عمل لکھنے والا فرشتہ کہے گا کہ یہ لیجئے! اس کے عملوں کا دفتر میرے پاس تیار ہے۔

(۲۴) دونوں فرشتوں (ہانکنے والے اور گواہ) کو حکم ہوگا کہ تم ہر ایک سرکش کافر کو دوزخ میں ڈال دو۔

(۲۵) جو نیکی سے لوگوں کو روکا کرتا اور نافرمانی میں حد سے بڑھا ہوا اور دین حق میں شک کیا کرتا تھا۔

افعال: عَيِيْنَا: ہم تھک گئے، عاجز ہو گئے، ماضی (جمع متکلم)۔ تُوَسْوِسُ: وہ وسوسہ ڈالتی ہے، وہ خیال ڈالتی ہے، مضارع (واحد مونث غائب)۔ يَتَلَقَّى: وہ لے جاتا ہے، لیتا ہے، لے لیتے ہیں، (واحد مذکر غائب)۔ يَلْفِظُ: وہ بولتا ہے، منہ سے (نہیں) نکالتا ہے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ تَحِيْدُ: تو کنارہ کرتا ہے، تو مڑتا ہے، تو ہٹتا ہے، مضارع (واحد مذکر حاضر)۔ اَلْقِيَا: تم دونوں ڈال دو، امر (تثنیہ مذکر حاضر)۔

اسماء: لَبْسٍ: شک، اشتباہ۔ رَقِيْبٌ: نگہبان، خبر رکھنے والا، منتظر، صفت مشبہ۔ سَكْرَةُ: بے ہوشی، نشہ۔ عَتِيْدٌ: تیار، موجود، حاضر۔ قَعِيْدٌ: نگرانی کرنے والا فرشتہ، بیٹھنے والا۔ مُتَلَقِّيَانِ: دو لے جانے والے، دو (لکھ) لینے والے (فرشتے)، اسم فاعل (تثنیہ مذکر)۔ وَرِيْدِ: گردن کی رگ، شہ رگ، اَوْرِدَةٌ جمع۔ بَصَرُكَ: تیری آنکھ، تیری نظر، بَصَرُ مضاف، كَ (ضمیر واحد مذکر حاضر) مضاف الیہ۔ سَآئِقٌ: ہانکنے والا، اسم فاعل (واحد مذکر)۔ غِطَآءَكَ: تیری جہالت، غفلت کا پردہ، غِطَآءَ مضاف، كَ مضاف الیہ۔ غَفْلَةٍ: بے خبری، بھول، غافل ہونا۔ مُرِيْبٍ: شک میں ڈالنے والا، تردد کرنے والا، اسم فاعل (واحد مذکر)۔ مُعْتَدٍ: حد سے بڑھنے والا، ظالم، اسم فاعل (واحد مذکر)۔

جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴿٢٦﴾

ٹھہرایا | اللہ کے ساتھ | معبود | دوسرا | پس ڈال دو اس کو | سخت عذاب میں

اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسروں کو معبود ٹھہرایا تھا پس اس کو تم دونوں سخت عذاب میں ڈال دو۔

قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ

کہے گا | اس کا ساتھی | اے ربّ ہمارے! | میں نے اسے سرکش نہیں بنایا | لیکن | وہ (خود ہی) تھا | گمراہی میں

اس کا ساتھی (شیطان) کہے گا۔ اے ہمارے ربّ! میں نے اسے سرکش نہیں بنایا بلکہ یہ خود ہی بڑی گمراہی میں

بَعِيْدٍ ﴿٢٧﴾ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ﴿٢٨﴾

دُور کی | فرمائے گا | تم نہ جھگڑو | میرے سامنے | اور میں (تو) پہلے بھیج چکا | تمہاری طرف | اپنا وعدۂ (عذاب)

گرفتار تھا۔ (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا۔ میرے سامنے مت جھگڑو اور میں تم کو (دنیا میں) پہلے ہی اس عذاب سے ڈرا چکا تھا۔

مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿٢٩﴾ يَوْمَ نَقُوْلُ

نہیں بدلی جاتی | بات | میرے پاس | اور نہیں میں | ظلم کرنے والا | بندوں پر | جس دن | ہم کہیں گے

میرے یہاں حکم بدلا نہیں کرتا اور نہ میں بندوں پر ظلم کرتا ہوں۔ جس دن ہم دوزخ

لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ﴿٣٠﴾ وَاُزْلِفَتِ

دوزخ سے | کیا | تو بھر گئی؟ | اور وہ کہے گی | کیا | کچھ مزید ہے؟ | اور قریب کردی جائے گی

سے کہیں گے کہ کیا تُو بھر گئی؟ اور وہ کہے گی کہ کیا کچھ اور بھی ہے؟ اور پرہیزگاروں کے

الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿٣١﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ

جنت | پرہیزگاروں کے | وہ دور نہ ہوگی | یہی ہے | جو | تم سے وعدہ کیا جاتا تھا | ہر رجوع کرنے والے

لئے جنت کو قریب تر لایا جائے گا وہ کچھ دُور نہ ہوگی۔ یہ ہے وہ (جنت) جس کا وعدہ تم سے کیا جاتا تھا۔ ہر رجوع کرنے والے

حَفِيْظٍ ﴿٣٢﴾ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ

حفاظت کرنے والے کے لئے | جو | ڈرتا رہا | (اللہ) رحمٰن سے | دیکھے بغیر | اور آیا | دل کے ساتھ

اور (حقوق کی) حفاظت کرنے والے کے لئے۔ جو بن دیکھے اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور رجوع کرنے والے دل

مُّنِيْبٍ ﴿٣٣﴾ ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿٣٤﴾ لَهُمْ مَّا

رجوع کرنے والے | تم داخل ہو جاؤ اس میں | سلامتی سے | یہی ہے | دن | ہمیشہ رہنے کا | ان کو ملے گا جو کچھ

کے ساتھ آئے۔ داخل ہو جاؤ اس (جنت) میں سلامتی سے۔ یہ ہمیشہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے، ان کے لئے وہاں وہ

يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ﴿٣٥﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ

وہ چاہیں گے | اس میں | اور ہمارے پاس تو | اور بھی زیادہ ہے | اور کتنی (ہی) | ہم نے ہلاک کر دیں | اُن سے پہلے

سب ہوگا جو وہ چاہیں گے اور ہمارے پاس اور بھی بہت کچھ ہے۔ اور ان سے پہلے ہم نے بہت سی جماعتوں کو

مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ

قومیں | وہ | زیادہ سخت تھیں | ان سے | حملے میں | پس چھید ڈال دیئے انہوں نے | شہروں میں

ہلاک کر دیا جو ان سے زیادہ جنگجو تھیں اور انہوں نے شہروں کو (ترقی کی غرض سے) چھان مارا تھا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۶) جس نے اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود ٹھہرا رکھا تھا۔ تم اس کو سخت عذاب میں ڈال دو۔

(۲۷) جب کافر دوزخ میں ڈالا جائے گا تو کہے گا اے مولیٰ! مجھے میرے ساتھی شیطان نے نافرمان بنا دیا تھا اس وقت اس کا ہمنشین شیطان جواب دے گا کہ اے پروردگار! میں نے تو اسے سرکش نہیں بنایا۔ لیکن یہ خود ہی سخت گمراہ تھا۔

(۲۸) حکم ہوگا: تم دونوں ہمارے حضور میں نہ جھگڑو۔ حالانکہ ہم اپنے رسولؐ کے ذریعے اپنا عذاب کا وعدہ دنیا میں تم تک پہنچا چکے ہیں۔

(۲۹) ہمارے یہاں نہ تو حکم بدلا جاتا ہے' اور نہ ہی ہم ظالم ہیں کہ بغیر گناہ اپنے بندوں کو عذاب دیں۔

(۳۰) جس روز (قیامت) میں ہم جہنم سے پوچھیں گے کیا تو بھر چکی؟ اور وہ کہے گی کیا کچھ اور بھی ہے؟ یعنی مزید طلب کرے گی۔

(۳۱) اور جنت پرہیزگاروں کے بالکل قریب کر دی جائے گی کہ ان میں اور جنت میں کچھ بھی فاصلہ نہ رہے گا۔

(۳۲) ان سے کہا جائے گا یہی وہ جنت ہے جس کا تم سے دنیا میں وعدہ کیا جاتا تھا کہ وہ ہر ایک اللہ کی طرف رجوع کرنے والے اور اللہ کے حقوق اور بندوں کے حقوق کی حفاظت کرنے والے کو ملے گی۔

(۳۳) جو شخص دیکھے بغیر اللہ سے صرف رسول کی بات پر یقین کر کے ڈرتا رہا اور اُس وقت خدا کی طرف رجوع کرنے والے دل کے ساتھ' دربار الٰہی میں حاضر ہوگا۔

(۳۴) ان سے کہا جائے گا کہ سلامتی کے ساتھ اس جنت میں داخل ہو جاؤ یہی دن ہے ہمیشہ رہنے کا۔

(۳۵) وہاں جو کچھ ان کا دل چاہے گا سب کچھ ملے گا اور ہمارے یہاں تو اور بھی بڑا انعام و اکرام موجود ہے۔

افعال: اَطْغَيْتُهٗ: میں نے اس کو شرارت میں ڈالا' ماضی (واحد متکلم)' ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ اِمْتَلَاْتِ: تو پر ہوگئی' بھر گئی' ماضی (واحد مونث حاضر)۔ لَا تَخْتَصِمُوْا: تم جھگڑا مت کرو' نہی (جمع مذکر حاضر)۔ قَدَّمْتُ: میں نے پہلے ہی (حکم) بھیج دیا تھا' میں نے اطلاع بھیج دی تھی' ماضی (واحد متکلم)۔ يُبَدَّلُ: بدلی (نہیں) جاتی' مضارع مجہول (واحد مذکر غائب)۔ اُدْخُلُوْهَا: تم اس میں داخل ہو' امر (جمع مذکر حاضر)' هَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔

اسماء: مَزِيْدٌ: زیادہ کرنا' زیادہ ہونا' زیادہ' بہت' مصدر اور اسم۔ خُلُوْدِ: ہمیشہ رہنا' مصدر ہے' کسی شے کے بربادی سے بچنے اور اپنی اصلی حالت پر باقی رہنے کا نام' خلودؔ ہے۔

هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ۝٣٦ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ

کیا کہیں | بھاگنے کی جگہ ہے | بیشک | اس میں | نصیحت ہے | اس کے لئے | جس کا

پھر (عذاب آنے پر) انہیں بھاگنے کی جگہ بھی نہ ملی۔ بیشک اس میں نصیحت ہے ایسے شخص کے لئے جس کے پاس دل

قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ۝٣٧ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ

دل (بیدار) ہو | یا وہ لگاتا ہے | کان | اور وہ متوجہ ہو | اور بیشک | ہم نے پیدا کیا | آسمانوں

ہو یا جس نے کان لگا کر توجہ کے ساتھ سنے۔ اور بیشک ہم نے آسمانوں اور زمین کو

وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ۝٣٨

اور زمین کو اور جو | ان دونوں کے درمیان ہے | چھ | دن میں | اور نہیں چھوا ہمیں | کسی تھکن نے

اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے، چھ دن میں پیدا کیا اور ہمیں ذرا بھی تھکاوٹ نہیں ہوئی۔

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ

پس صبر کرو | اُس پر جو | وہ کہتے ہیں | اور پاکی بیان کر | اپنے رب کی تعریف کے ساتھ | پہلے | طلوع

پس آپؐ ان کی باتوں پر صبر کیجئے اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرتے رہئے، سورج نکلنے سے

الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ۝٣٩ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ۝٤٠

آفتاب سے اور | پہلے | غروب سے | اور رات میں | پس اس کی پاکیزگی بیان کر | اور سجدے کے بعد بھی

پہلے اور غروب ہونے سے پہلے۔ اور رات کے اوقات میں بھی اس کی تسبیح کرتے رہئے اور نمازوں کے بعد بھی۔

وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۝٤١ يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ

اور سُن | جس دن | پکارے گا | پکارنے والا | قریبی مکان سے | جس دن | وہ سنیں گے

اور سُن رکھ جس دن پکارنے والا قریب ہی سے پکارے گا۔ جس دن سب ہی لوگ یقیناً

الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ۝٤٢ اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ

زوردار آواز | حق کے ساتھ | یہی | دن ہوگا | دوبارہ نکلنے کا | بیشک ہم ہی | زندہ کرتے ہیں | اور مارتے ہیں

ایک زور دار چیخ سنیں گے، وہی دن قبروں سے نکلنے کا ہوگا۔ بیشک ہم ہی سب کو زندہ کرتے ہیں اور مارتے ہیں

وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ۝٤٣ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ۭ

اور ہماری طرف | لوٹ کر آنا ہے | جس دن | پھٹ جائے گی | زمین | اُن پر سے | جلدی کرتے ہوئے نکلیں گے

اور ہمارے ہی پاس سب کو واپس آنا ہے۔ جس دن زمین ان پر پھٹ جائے گی اور وہ سب دوڑتے ہوئے نکل پڑیں گے۔

ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ۝٤٤ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ

یہی | جمع کرنا ہے | جو ہم پر | آسان ہے | ہم | خوب جانتے ہیں جو کچھ | وہ کہتے ہیں | اور نہیں آپؐ

لوگوں کا یوں جمع کرنا ہمارے لئے بہت آسان ہے۔ ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ وہ کہتے ہیں اور آپؐ ان پر

عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۣ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ۝٤٥

اُن پر زبردستی کرنے والے | پس نصیحت کیجئے | قرآن کے ساتھ | اُسے جو | ڈرتا ہے | ہمارے وعدۂ (عذاب) سے

زبردستی کرنے والے نہیں۔ پس آپؐ قرآن سے ہر اس شخص کو نصیحت کرتے رہئے جو میرے وعدۂ عذاب سے ڈرے۔

(۳۶) اوران کفار مکہ سے پہلے کتنی ہی قومیں، جو ان سے کہیں زیادہ طاقتور تھیں، ہم نے ہلاک کر دیں تو انہوں نے اس وقت سارے ملک کا کونہ کونہ تلاش کیا کہ کہیں کوئی بچاؤ کی صورت بھی ہے؟ مگر کہیں جگہ نہ پائی اور ہلاک ہو گئے۔

(۳۷) بیشک نافرمان قوموں کی تباہی کے ان قصوں میں ایسے شخص کے لئے ضرور نصیحت ہے جس کو سوچنے والا دل حاصل ہے یا وہ دلی توجہ سے اسے سنتا ہے۔

(۳۸) اور ہماری قدرت کا تو یہ حال ہے کہ ہم نے آسمانوں اور زمین، اور جو کچھ ان کے درمیان میں موجود ہے، سب کو چھ دن میں پیدا کیا اور کسی قسم کی تھکاوٹ اور تکلیف ہمیں نہیں پہنچی۔

(۳۹) پس آپ کفار و مشرکین کی ان باتوں پر صبر کیجئے جو وہ آپ کے خلاف کہتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ، سورج کے نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے کے اوقات میں اس کی تسبیح و تقدیس کیا کیجئے (یعنی فجر و ظہر و عصر کی نماز پڑھ کر ذکر الٰہی کیا کیجئے)

(۴۰) اور کچھ حصہ رات میں (مغرب و عشاء کی نمازوں اور سجدوں) کے بعد بھی تسبیح و تقدیس کیا کیجئے۔

(۴۱) قیامت کا حال غور سے سنئے، جس دن اسرافیلؑ صور پھونکیں گے اور بہت قریب سے پکاریں گے کہ (اے بوسیدہ ہڈیو! ایک دوسرے سے الگ الگ پڑے ہوئے جوڑو! بکھرے ہوئے بالو!!) اللہ کا تمہیں حکم ہے کہ تم سب معاملات کے فیصلہ کے لئے جمع ہو جاؤ۔

(۴۲) جس دن دوسری بار صور اسرافیل پھونک کی زور کی آواز سب لوگ اچھی طرح سن لیں گے، یہی قبروں سے دوبارہ زندہ ہو کر نکلنے کا دن ہے۔

(۴۳) بلاشبہ ہم ہی زندہ کرتے اور مارتے ہیں اور ہماری ہی طرف سب نے واپس آنا ہے۔

(۴۴) جس دن زمین پھٹ کر اور مردے قبروں سے نکل کر محشر کی طرف دوڑیں گے، یہی حساب و کتاب کے لئے جمع کرنا ہے، جو ہمارے لئے آسان ہے۔

(۴۵) حشر و نشر کے متعلق جو کچھ وہ منکرین کہہ رہے ہیں ہم خوب جانتے ہیں اور ان سے نپٹ لیں گے اور آپؐ ان سے زبردستی منوا نہیں سکتے۔ پس جو لوگ ہمارے وعدۂ عذاب سے ڈرتے ہیں آپؐ انہیں قرآن کے ذریعہ سے نصیحت کرتے رہئے۔ باقی کا معاملہ ہم پر چھوڑ دیجئے۔

افعال: مَسَّنَا: ہم کو پہنچا، ماضی (واحد مذکر غائب) نَا ضمیر (جمع متکلم)۔ نَقَّبُوْا: وہ گھومے، انہوں نے خوب سیر کی، انہوں نے کریدا، وہ گھس گئے، ماضی (جمع مذکر غائب)۔ سَبِّحْهُ: تو اس کی تسبیح کر، تو اس کی پاکی بول، امر (واحد مذکر حاضر) ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ یُنَادِ: وہ پکارے گا، مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: سُجُوْد: سجدہ کرنا، سر زمین پر رکھنا، فروتنی کرنا، مصدر ہے۔ غُرُوْب: سورج ڈوبنا یا چھپنا، وقت غروب، مصدر اور اسم فعل۔ مُنَادِ: پکارنے والا، بلانے والا، اسم فاعل (واحد مذکر)۔

سُوْرَةُ الذّٰرِیٰتِ مَکِّیَّةٌ وَّهِیَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | سِتُّوْنَ اٰیَةً وَّ ثَلٰثُ رُکُوْعَاتٍ

سورۂ ذاریات مکّہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | ساٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالذّٰرِیٰتِ ذَرْوًا ۝۱ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۝۲ فَالْجٰرِیٰتِ یُسْرًا ۝۳

قسم ہے اڑانے والی ہواؤں کی | جو اڑاتی ہیں (بخارات) کو | پھر اٹھاتی ہیں | بوجھ (بادلوں کا) | پھر چلتی ہیں | آہستہ آہستہ

قسم ہے ان ہواؤں کی جو (بخارات کو) اُڑاتی ہیں۔ پھر (ان کی) جو (بارش کے) بوجھ کو اٹھاتی ہیں پھر اس کو لے کر آہستہ آہستہ چلتی ہیں

فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۝۴ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۝۵ وَّ اِنَّ الدِّیْنَ

پھر تقسیم کر دیتی ہیں | ایک امر (بارش) کو | بیشک جو | تم سے وعدہ کیا جاتا ہے | وہ سچ ہے | اور بیشک | جزا و سزا

پھر حکم (بارش) کو تقسیم کرتی ہیں۔ بیشک جو وعدہ تم سے کیا جا رہا ہے وہ بالکل سچا ہے۔ اور بلاشبہ سزا و جزا کا دن

لَوَاقِعٌ ۝۶ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُکِ ۝۷ اِنَّکُمْ لَفِیْ قَوْلٍ

ضرور واقع ہونے والی ہے | قسم ہے آسمان کی | جو راستوں والا ہے | کہ بیشک تم | (پڑے ہو) ایک بات میں

ضرور آنے والا ہے اور قسم ہے آسمان کی جو راستوں والا ہے۔ تم بڑے اختلاف میں پڑے ہوئے ہو۔

مُّخْتَلِفٍ ۝۸ یُّؤْفَکُ عَنْهُ مَنْ اُفِکَ ۝۹ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۝۱۰ الَّذِیْنَ

اختلاف والی | رُکتا ہے | اس سے | وہ جو | محروم کیا گیا | ہلاک ہوئے | (بے دلیل) انداز ے لگانے والے | جو

اس حقیقت سے وہی منہ موڑتا ہے جو (ازل سے) محروم رکھا گیا ہے۔ ہلاک ہوں بے دلیل باتیں کرنے والے وہ لوگ جو

هُمْ فِیْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۝۱۱ یَسْـَٔلُوْنَ اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ ۝۱۲ یَوْمَ هُمْ

غفلت میں ہیں | بھولے ہوئے | وہ پوچھتے ہیں | کب ہوگا | دن | جزا کا | جس دن وہ

غفلت میں پڑے بھولے ہوئے ہیں۔ وہ پوچھتے ہیں کہ سزا و جزا کا دن کب ہوگا؟ (اس دن ہوگا) جس دن وہ

عَلَی النَّارِ یُفْتَنُوْنَ ۝۱۳ ذُوْقُوْا فِتْنَتَکُمْ هٰذَا الَّذِیْ کُنْتُمْ بِهٖ

آگ پر | ڈالے جائیں گے | چکھو | (مزہ) اپنی شرارت کا | یہی ہے وہ | جس کی تم

لوگ آگ میں جلائے جائیں گے۔ (اور کہا جائے گا) اپنی شرارت کا مزہ چکھو۔ یہی ہے وہ (عذاب) جس کے لئے تم

تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝۱۴ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ۝۱۵ اٰخِذِیْنَ

جلدی کرتے تھے | بیشک پرہیزگار لوگ | (ہوں گے) باغات میں | اور چشموں (میں) | لینے والے (ہوں گے)

جلدی کر رہے تھے۔ بیشک پرہیزگار لوگ باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔ جو کچھ ان کا رب ان کو دے گا

مَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ اِنَّهُمْ کَانُوْا قَبْلَ ذٰلِکَ مُحْسِنِیْنَ ۝۱۶ کَانُوْا

جو کچھ | دیا انہیں | ان کے رب نے | بیشک وہ | تھے | اس سے پہلے | نیکی کرنے والے | وہ تھے

وہ اسے لیتے ہوں گے بیشک یہ لوگ اس سے پہلے نیکی کرنے والے تھے۔ وہ رات کو بہت

قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ ۝۱۷ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ۝۱۸

تھوڑا | رات کے (وقت) | سویا کرتے | اور صبح کے وقت | وہ | مغفرت مانگا کرتے تھے

کم سویا کرتے تھے۔ اور صبح کے وقت (اپنے رب سے) بخشش طلب کیا کرتے تھے۔

سورۃ الذاریات

ذاریات: جمع **ذاریۃٌ**: اڑانے والی مراد ہوائیں جو ذرات خاک و بخارات کو اڑاتی ہیں چونکہ اس سورت کے شروع میں ذاریات کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) وہ ہوائیں جو خدا کی قدرت سے آبی بخارات کو زمین پر سے اوپر اڑا لے جاتی ہیں۔
(۲) پھر ان آبی بخارات کو جو فضا میں جمع ہو کر بادل کی صورت اختیار کر کے ہوا کی ٹھنڈک سے بھاری ہو جاتے ہیں اوپر اٹھائے رکھتی ہیں۔
(۳) پھر ان کو اٹھائے ہوئے فضائے آسمان میں آہستہ آہستہ چلتی ہیں۔ یا ان کشتیوں کی قسم جو پانی پر سہولت سے چلتی ہیں۔
(۴) پھر جہاں جہاں خدا کا حکم ہوتا ہے بادلوں کو وہاں لے جا کر بارش کو تقسیم کر دیتی ہیں جس سے مردہ زمین دوبارہ زندہ ہو جاتی ہے یا ان فرشتوں کی قسم جو بندوں کے امور کو اللہ کے حکم کے مطابق تقسیم اور نافذ کرتے ہیں۔ ان میں غور کرنے والے کے لئے اس امر کی کافی شہادت موجود ہے کہ:
(۵) مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جانا جس کا تم سے رسول اللہؐ اور اللہ کی کتاب کے ذریعہ سے وعدہ کیا جاتا ہے بالکل سچ ہے۔
(۶) اور جزائے اعمال بھی ضرور ہونے والی ہے۔
(۷) آسمان جس میں ستاروں کا ایک عجیب جال بچھا ہوا ہے یا جس میں ستاروں کی گردش کے راستے ہیں جس سے وہ نہایت آراستہ ہو رہا ہے وہ اس امر کی واضح دلیل ہے۔
(۸) کہ دوبارہ زندہ کئے جانے کی نسبت تم فضول جھگڑا کر رہے ہو کیونکہ جو قادر مطلق ایسی عظیم الشان مخلوق کو پیدا کر سکتا ہے وہ انسان جیسی چھوٹی مخلوق کو دوبارہ زندہ کرنے پر بطریق اولیٰ قادر ہے۔
(۹) اس کے واقع ہونے کا اقرار کرنے سے وہی گمراہ ہوتا ہے جو گمراہ کر دیا گیا ہے۔
(۱۰) تباہ ہو جائیں یہ غلط انداز ے کرنے والے۔
(۱۱) جو جہالت میں پڑے امر آخرت سے غافل ہو رہے ہیں۔
(۱۲) وہ مذاقاً پوچھتے ہیں کہ وہ بدلے کا دن کب ہوگا؟
(۱۳) یہ وہ دن ہوگا جس دن ان کو دوزخ کی آگ سے عذاب دیا جائے گا۔
(۱۴) دوزخ کے فرشتے ان سے کہیں گے چکھو مزہ اپنی شرارت کا' یہی وہ عذاب ہے' جس کے جلدی آنے کا تم مطالبہ کیا کرتے تھے۔
(۱۵) کچھ شک نہیں کہ پرہیزگار لوگ باغات اور چشموں میں ہوں گے۔
(۱۶) جو انعام و اکرام اللہ انہیں عطا کرے گا' وہ لے رہے ہوں گے کیونکہ وہ دنیا میں نیکوکار تھے۔
(۱۷) اور رات کے وقت وہ تھوڑی دیر سویا کرتے تھے اور زیادہ حصہ عبادت الٰہی میں صرف کیا کرتے تھے۔
(۱۸) اور صبح کے وقت وہ خوب استغفار کیا کرتے تھے۔

افعال: اُفِكَ: وہ پھیرا گیا' ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔ یُفْتَنُوْنَ: ان کو دکھ دیا جائے گا' عذاب دیا جائے' مضارع مجہول (جمع مذکر غائب)۔ یَهْجَعُوْنَ: وہ سوتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: جَارِیٰتِ: چلنے والیاں' اسم فاعل (جمع مونث)۔ حٰمِلٰتِ: اٹھانے والیاں' اسم فاعل (جمع مونث)۔ حُبُكٌ: راہیں' برج' ستاروں کے مجموعے یا دائرے' حِبَاكٌ واحد۔ ذٰرِیٰتِ: بکھیرنے والیاں' پراگندہ کرنے والیاں' اسم فاعل (جمع مونث)۔ ذَرْوًا: اڑانا' پراگندہ کرنا' جدا کرنا' مصدر ہے۔ مُخْتَلِفٍ: الگ الگ' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ مُقَسِّمٰتِ: بانٹنے والیاں' اسم فاعل (جمع مونث)۔ وِقْرًا: بوجھ یعنی پانی کا' اَوْقَارٌ جمع۔ خَرّٰصُوْنَ: اٹکل دوڑانے والے' جھوٹ بکنے والے' تخمینہ کرنے والے' مبالغہ کا صیغہ۔ فِتْنَتَكُمْ: تمہارا عذاب' فِتْنَةَ مضاف' كُمْ (ضمیر جمع مذکر حاضر) مضاف الیہ۔ اَسْحَارِ: صبح کے اوقات' سَحَرٌ واحد۔ اٰخِذِیْنَ: لینے والے' پکڑنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔

وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿١٩﴾ وَفِي الْاَرْضِ

اوران کے مالوں میں | حق ہوتا تھا | سوال کرنے والے | اورمحروموں کا | اورزمین میں

اور ان کے مالوں میں سوال کرنے والوں اور محروم رہ جانے والوں کا حق تھا۔ اور یقین کرنے والوں کے لئے

اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٢١﴾

نشانیاں ہیں | یقین کرنے والوں کے لئے | اورخود تمہاری ذات میں | تو کیا نہیں | تم غور سے دیکھتے؟

زمین میں (بے شمار) نشانیاں ہیں۔ اور خود تمہارے نفسوں میں بھی۔ پھر کیا تم غور نہیں کرتے۔

وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿٢٢﴾ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ

اورآسمان میں ہے | تمہاری روزی | اور جوکچھ | تم سے وعدہ کیا جاتا ہے | پس قسم ہے رب کی | آسمان

اور تمہارا رزق آسمان میں ہے اور وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ پس قسم ہے۔ آسمان

وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿٢٣﴾ هَلْ اَتٰىكَ

اورزمین کے | بیشک وہ | برحق ہے | جیسا | کہ تم | بولتے ہو | کیا | آئی ہے تمہارے پاس

اورزمین کے رب کی۔ جس طرح تمہارا بولنا برحق ہے اسی طرح (روزِ جزا کا آنا) بھی برحق ہے۔ (اے رسول) کیا آپ کے پاس ابراہیمؑ

حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿٢٤﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا

بات (خبر) | ابراہیمؑ کے مہمانوں کی | جومعزز تھے | جب | وہ داخل ہوئے | اس کے پاس | پھرانہوں نے کہا

کے معزز مہمانوں کی خبر (نہیں) پہنچی۔ جب وہ (فرشتے) ان کے پاس آئے تو انہوں نے سلام کہا۔

سَلٰمًا ۭ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿٢٥﴾ فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ

سلام | توابراہیمؑ نے کہا | سلام | (خیال کیا) کچھ اجنبی سے لوگ ہیں | پھر چپکے سے گیا | اپنے گھر والوں کے پاس

ابراہیمؑ نے بھی سلام کہا (اور دل میں خیال فرمایا) یہ کوئی اجنبی لوگ ہیں۔ پھر آپؑ جلدی سے اپنے گھر کی

فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ﴿٢٦﴾ فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٢٧﴾ فَاَوْجَسَ

پھر لایا | ایک بچھڑا | گھی میں تلا ہوا | پھر وہ سامنے رکھا ان کے | فرمایا | کیا تم کھاتے نہیں؟ | تو اس نے محسوس کیا

طرف گئے اور ایک بھنا ہوا بچھڑا لے آئے۔ پھر اس کو ان کے سامنے رکھ دیا اور کہا کہ تم کھاتے کیوں نہیں؟ پھر ان (کے نہ کھانے) سے

مِنْهُمْ خِيْفَةً ۭ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۭ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿٢٨﴾

ان سے | خوف | وہ بولے | تم ڈرو نہیں | اورانہوں نے خوشخبری دی اس کو | ایک لڑکے | علم والے (کی)

اس نے خوف محسوس کیا۔ انہوں نے کہا کہ ڈرو نہیں۔ اور انہوں نے ابراہیمؑ کو ایک ہوشیار بیٹے کی خوشخبری دی۔

فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ

پھر سامنے آئی | اس کی بیوی | حیرت سے بولتی ہوئی | اس نے ہاتھ مارا | اپنے چہرہ پر | اور کہنے لگی | ایک بڑھیا

اتنے میں ان کی بیوی بولتی ہوئی (سامنے) آئیں پھر اپنا ماتھا پیٹا اور کہنے لگیں کیا ایک بانجھ بڑھیا

عَقِيْمٌ ﴿٢٩﴾ قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿٣٠﴾

بانجھ؟ | وہ بولے | یونہی | فرمایا ہے | تیرے رب نے | بیشک وہ | حکمت والا | جاننے والا ہے

(لڑکا جنے گی؟) انہوں نے کہا، تمہارے رب نے ایسا ہی فرمایا ہے بیشک وہ بڑا حکمت والا، بڑا علم والا ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۹) اور اپنے پاک وحلال مالوں میں سے سوال کرنے والے اور محروم ضرورت مند کو اللہ کی راہ میں دیا کرتے تھے۔

(۲۰) اور یقین کرنے والوں کے لئے زمین میں خدا کی قدرت کی بڑی نشانیاں ہیں۔

(۲۱) اور خود انسان میں بھی قدرت کی نشانیاں موجود ہیں مثلاً نطفہ وعلقہ ولوتھڑا اور گوشت و چمڑا اور رگ و پٹھے وہڈی واعضاو ہاتھ پاؤں وغیرہ وظاہری و باطنی قوتیں وطبیعتیں اور صورتیں و رنگ وغیرہ۔ پس کیا تم ان عجائبات میں غور نہیں کرتے۔

(۲۲) اور بارش جو تمہاری روزی کا سبب ہے اور ثواب وعذاب جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے یہ سب کچھ آسمان میں (مالکِ آسمان کے قبضہ میں) ہے، جتنا جس کے مقدر میں ہے، اتنا اس کو پہنچ کر رہے گا۔

(۲۳) ہمیں اپنی ذات کی قسم ہے کہ جو کچھ اوپر بیان ہوا ہے وہ بالکل ایسا ہی برحق ہے جیسا تمہارا اپنے منہ سے بولنا۔

(۲۴) کیا آپؐ کو حضرت ابراہیمؑ کے مہمانوں (فرشتوں کا) حال بھی پہنچا ہے۔

(۲۵) جب وہ فرشتے حضرت ابراہیمؑ کے پاس آئے اور آکر آپؑ کو سلام علیک کہا تو آپؑ نے بھی ان کو جواب سلام دیا اور دل میں سمجھے کہ کچھ ناآشنا سے لوگ معلوم ہوتے ہیں۔

(۲٦) پھر چپکے سے گھر میں تشریف لے گئے اور ان کے لئے ایک بچھڑے کا بھنا ہوا گوشت لے آئے۔

(۲۷) اور لاکر ان کے سامنے رکھ دیا انہوں نے نہ کھایا تو آپؑ نے فرمایا کیا تم کھاتے نہیں؟

(۲۸) پھر ان سے دل میں خوف محسوس کیا کہ یہ کیسے مہمان ہیں تو وہ بولے آپؑ ڈریں نہیں، اور ساتھ ہی انہوں نے آپؑ کو ایک باعلم لڑکے کے پیدا ہونے کی خوشخبری دی۔

(۲۹) پس حضرت ابراہیمؑ کی بیوی حضرت سارہ چلاتی ہوئی آگئیں اور تعجب وحیاء سے منہ پر ہاتھ مار کر بولیں ایک بڑھیا اور پھر بانجھ، اس کے ہاں لڑکا پیدا ہو؟ یہ تو عجیب بات ہے۔

(۳۰) وہ مہمان فرشتے بولے: یونہی ہوگا یہ آپ کے پروردگار نے فرمایا ہے، بیشک وہ بڑا حکمت والا سب کچھ جانتا ہے۔

افعال: رَاغَ: وہ جا گھسا، وہ پوشیدہ طور سے گیا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ اَقْبَلَتْ: وہ سامنے آئی، وہ متوجہ ہوئی، ماضی (واحد مونث غائب)۔ اَوْجَسَ: اس نے محسوس کیا، پایا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ بَشَّرُوْهُ: انہوں نے اس کو خوشخبری دی، ماضی (جمع مذکر غائب)، ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ قَرَّبَهٗ (اِلَيْهِمْ): اس (کھانے) کو ان کے سامنے رکھا، ماضی (واحد مذکر غائب)، ہٗ ضمیر۔ صَكَّتْ: اس نے پیٹ لیا، ماضی (واحد مونث غائب)۔

اسماء: سَآئِلٌ: مانگنے والا، سوال کرنے والا، اسم فاعل (واحد مذکر)۔ مَحْرُوْمٍ: بدنصیبی کی وجہ سے نادار تنگدست جس کی کمائی نہ ہو، ناامید، اسم مفعول (واحد مذکر)۔ مُنْكَرُوْنَ: ناآشنا، شناخت میں نہ آئے ہوئے، غیر معلوم، اسم مفعول (جمع مذکر)۔ سَمِيْنٍ: فربہ، موٹا تازہ، صفت مشبہ کا صیغہ۔ صَرَّةٍ: چیخ، فریاد، آواز۔ عَجُوْزٌ: بڑھیا، پیرزن، ضعیف عورت، عَجَائِزُ جمع۔ وَجْهَهَا: اس نے اپنے منہ پر، اپنے منہ کو، وَجْهَ مضاف، هَا (ضمیر واحد مونث غائب) مضاف الیہ۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿٣١﴾ قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا

فرمایا | پس تمہارا کیا مقصد ہے | اے (اللہ کے) بھیجے ہوئے فرشتو! | وہ بولے | کہ بیشک ہم بھیجے گئے ہیں

(حضرت ابراہیمؑ نے) فرمایا کہ اے فرشتو! تمہارا مقصد کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہم ایک مجرم قوم

إِلَىٰ قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ ﴿٣٢﴾ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّن طِينٍ ﴿٣٣﴾

ایک مجرم قوم کی طرف | تاکہ ہم بھیجیں (برسائیں) | اُن پر | پتھر | (کنکر) مٹی کے

کی طرف بھیجے گئے ہیں تاکہ ہم ان پر کنکر کے پتھر برسائیں

مُّسَوَّمَةً عِندَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِينَ ﴿٣٤﴾ فَأَخْرَجْنَا مَن كَانَ

نشان لگے ہوئے | آپ کے رب کے ہاں | حد سے بڑھنے والوں کے لئے | پھر ہم نے نکال دیا | جو (بھی) | تھا

جو آپ کے رب کے ہاں نشان زدہ ہیں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے ہیں۔ چنانچہ (پتھر برسنے سے پہلے) ہم نے وہاں کے

فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٣٥﴾ فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ

وہاں | مومنوں میں سے | پس نہ پایا ہم نے | وہاں | سوائے | ایک گھر کے

تمام مومنوں کو نکال لیا۔ اور ہم نے وہاں ایک گھر کے سوا کوئی گھر

مِّنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٣٦﴾ وَتَرَكْنَا فِيهَا آيَةً لِّلَّذِينَ يَخَافُونَ

مسلمانوں میں سے | اور ہم نے چھوڑی | وہاں | ایک نشانی | ان کے لئے | جو ڈرتے ہیں

مسلمانوں کا نہ پایا۔ اور ہم نے اس (سرزمین) میں ان لوگوں کے لئے جو دردناک عذاب

الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿٣٧﴾ وَفِي مُوسَىٰ إِذْ أَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ

عذاب | دردناک سے | اور موسیٰؑ میں (بھی) | جب ہم نے بھیجا اس کو | فرعون کی طرف

سے ڈرتے ہیں ایک نشانِ (عبرت) باقی رہنے دیا۔ اور موسیٰؑ (کے قصہ) میں بھی عبرت ہے جب ہم نے اس کو فرعون کی

بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿٣٨﴾ فَتَوَلَّىٰ بِرُكْنِهِ وَقَالَ سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ ﴿٣٩﴾

روشن دلیل (معجزہ) کے ساتھ | پھر اس نے منہ پھیر لیا | اپنے لشکر کے ساتھ | اور کہنے لگا | یہ جادوگر ہے | یا دیوانہ

طرف روشن دلائل دے کر بھیجا اور اس نے اپنے لشکروں سمیت منہ پھیر لیا اور کہا کہ یہ تو جادوگر ہے یا دیوانہ ہے۔

فَأَخَذْنَاهُ وَجُنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيمٌ ﴿٤٠﴾

تو ہم نے پکڑ لیا اس کو | اور اس کے لشکروں کو | پھر ہم نے پھینک دیا انہیں | سمندر میں | اور وہ | تھا ہی قابلِ ملامت

تو پھر ہم نے اس کو اور اس کے لشکروں کو پکڑ لیا اور ان کو سمندر میں پھینک دیا اور وہ قابلِ مذمت تھا۔

وَفِي عَادٍ إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ ﴿٤١﴾ مَا تَذَرُ مِن شَيْءٍ

اور قوم عاد میں (بھی) | جب بھیجی ہم نے | اُن پر | آندھی | بانجھ بے برکت | جو نہ چھوڑتی | کسی چیز کو

اور عاد (کے واقعہ) میں بھی (عبرت ہے) جب ہم نے ان پر ایک بے برکت آندھی بھیجی۔ (یہ ایسی ہوا تھی کہ) جس چیز پر گزرتی

أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيمِ ﴿٤٢﴾ وَفِي ثَمُودَ إِذْ قِيلَ لَهُمْ

جس پر وہ آتی ہے | مگر | کردیتی اس کو | ریزہ ریزہ | اور قوم ثمود میں (بھی) | جب کہا گیا | اُن سے

اس کو ریزہ ریزہ کئے بغیر نہ چھوڑتی۔ اور (اسی طرح) ثمود کے (واقعہ) میں (بھی) عبرت ہے) جب ان سے کہا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۱) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا۔اے اللہ کے قاصدو! تم کس مقصد کے لئے یہاں آئے ہو؟
(۳۲) وہ بولے ہمیں اللہ نے حضرت لوطؑ کی مجرم قوم کی طرف بھیجا ہے۔
(۳۳) تاکہ ہم ان پر مٹی کے کھنگروں کی بارش برسائیں۔
(۳۴) جو اللہ کی طرف سے ان سرکش اور نافرمانی میں حد سے بڑھے ہوئے لوگوں کی ہلاکت کے لئے مقرر ہو چکے ہیں۔
(۳۵) پھر ہم نے اس بستی **سدوم** میں جو بھی ایماندار لوگ تھے یعنی حضرت لوطؑ اور ان پر ایمان لانے والے' ان کو وہاں سے حفاظت کے ساتھ باہر نکال لیا۔
(۳۶) اور ہم نے وہاں حضرت لوطؑ کے ایک گھر کے سوا کوئی گھر مسلمانوں کا نہ پایا۔
(۳۷) اور وہاں اللہ کے عذاب سے ڈرنے والے ایمانداروں کے لئے' نافرمانوں کی ہلاکت اور تباہی کے آثار کو باقی رکھا ہے۔
(۳۸) اور حضرت موسیٰ کے حال میں بھی ہم نے ایک نشان عبرت باقی رکھا جبکہ ہم نے ان کو کھلے معجزے' لاٹھی اور روشن ہاتھ' دے کر فرعون کی طرف بھیجا۔
(۳۹) پس اس نے اپنی حکومت اور لشکر کے زور پر مغرور ہو کر آپؑ پر ایمان لانے سے انکار کر دیا اور کہنے لگا کہ حضرت موسیٰ یا تو جادوگر ہیں یا دیوانے۔
(۴۰) پھر ہم نے اسے اور اس کے لشکروں کو عذاب میں فوراً پکڑا' اور انہیں بحیرۂ قلزم میں غرق کر دیا اور وہ اپنے کفر و دشمنی کی وجہ سے لعنت کے قابل ہی تھا۔
(۴۱) اور حضرت ہود علیہ السلام کی قوم عاد اولیٰ میں بھی ہم نے ایک نشان عبرت باقی رکھا تھا' جبکہ ان کی سرکشی کی سزا میں ہم نے سخت آندھی کا طوفان نازل کیا تھا۔
(۴۲) کہ جس چیز پر سے وہ آندھی گزرتی اس کو بوسیدہ ہڈیوں کی طرح چکنا چور کر دیتی تھی۔

افعال: اُرْسِلْنَا: ہم بھیجے گئے' ماضی مجہول (جمع متکلم)۔ جَعَلَتْهُ: اس نے اس کو کر دیا' اس نے اس کو بنا دیا' جَعَلَتْ ماضی (واحد مونث غائب) ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔
اسماء: رُكْنِهٖ: اس کی قوت' اس کا زور' رُكْنِ مضاف' ہٖ (ضمیر واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔

تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ ﴿٤٣﴾ فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ
فائدہ اُٹھاؤ | ایک وقت مقرر تک | تو انہوں نے سرکشی کی | اپنے ربّ کے حکم سے | تو آ پکڑا ان کو | بجلی نے
گیا کہ کچھ وقت تک فائدہ اُٹھا لو۔ پھر انہوں نے اپنے ربّ کی نافرمانی کی تو ان کو بجلی کی کڑک

وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿٤٤﴾ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ﴿٤٥﴾
اور وہ | دیکھ رہے تھے | پس ان میں طاقت نہ رہی | کھڑا ہونے کی | اور وہ نہ تھے | بدلہ لینے والے
نے آ پکڑا اور وہ دیکھ رہے تھے۔ پھر نہ تو وہ اُٹھنے کی تاب لا سکے اور نہ وہ بدلہ لے سکے۔

وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ۖ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿٤٦﴾ وَالسَّمَآءَ
اور (ہلاک کر دیا) قوم نوحؑ کو | اس سے پہلے | بیشک وہ | تھے | لوگ نافرمان | اور آسمان کو
اور نوحؑ کی قوم کو پہلے ہی (ہم ہلاک کر چکے تھے) بیشک وہ لوگ بڑے نافرمان تھے۔ اور ہم نے آسمان کو

بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ
ہم نے بنایا | اپنے دستِ قدرت سے | اور بیشک ہم | وسعت دینے والے ہیں | اور زمین کو | ہم نے بچھا دیا | پس ہم کیسے اچھے
اپنے دستِ قدرت سے بنایا اور ہم وسعت والے ہیں۔ اور زمین کو ہم نے فرش بنایا پھر ہم کیا خوب (فرش

الْمٰهِدُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٩﴾
بچھانے والے ہیں | اور ہر ایک چیز کے | ہم نے پیدا کئے | جوڑے | تا کہ تم | غور کرو
بچھانے والے ہیں۔ اور ہم نے ہر چیز کے جوڑے بنائے تا کہ تم نصیحت حاصل کرو۔

فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٥٠﴾
تو تم دوڑو | اللہ کی طرف | بیشک میں | تمہارے لئے | اس کی طرف سے | ڈرانے والا ہوں | کھلم کھلا
پس تم اللہ ہی کی طرف دوڑو۔ بلاشبہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے صاف ڈرانے والا ہوں۔

وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۭ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ
اور نہ ٹھہراؤ | اللہ کے ساتھ | کوئی معبود | دوسرا | بیشک میں تمہارے لئے | اس کی طرف سے | ڈرانے والا ہوں
اور (دیکھو) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ ٹھہراؤ۔ بیشک میں اس کی طرف سے صاف طور پر

مُّبِيْنٌ ﴿٥١﴾ كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا
کھلم کھلا | اسی طرح | نہیں آیا | ان کے پاس | جو ان سے پہلے تھے | کوئی رسول | مگر انہوں نے کہا
ڈرانے والا ہوں۔ اسی طرح ان سے پہلے لوگوں کے پاس جب کوئی رسول آیا تو انہوں نے

سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿٥٢﴾ اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ
کہ یہ جادوگر ہے | یا دیوانہ | کیا وصیت کرتے چلے آئے ہیں | اس کی | (نہیں) بلکہ | وہ
اس کو جادوگر اور دیوانہ ہی کہا۔ کیا وہ اس بات کی ایک دوسرے کو وصیّت کرتے آئے ہیں؟ یقیناً وہ

قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿٥٤﴾ وَّذَكِّرْ
لوگ ہیں سرکش | پس آپ منہ موڑ لیں | ان سے | پس نہیں | آپ پر | کوئی الزام | اور آپ نصیحت کیجئے
سرکش لوگ ہیں۔ پس آپ ان کی طرف التفات نہ کیجئے کیونکہ آپ پر (ان کے ایمان نہ لانے کا) کوئی الزام نہیں ہے۔ اور

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۳) اور حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ثمود میں بھی نشان عبرت باقی رکھا جبکہ حضرت صالحؑ نے ان سے جا کر کہا کہ اگر تم ایمان نہیں لاتے تو عذاب کے آنے سے پہلے ایک مقرر وقت تک' چند روز دنیا کی زندگی کے مزے اڑا لو۔

(۴۴) پس ان لوگوں نے اللہ کے حکم سے انکار کیا تو ان کے دیکھتے دیکھتے ان پر خدا کے عذاب کی بجلی گری اور وہ ہلاک ہو گئے۔

(۴۵) پس کسی سے یہ نہ ہو سکا کہ وہ ہمارے مقابلہ میں ذرا اٹھ کھڑا ہو' اور وہ انتقام تو کیا لے سکتے تھے۔

(۴۶) اور اس سے پہلے حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کو بھی ہم نے ان کی سرکشی اور نافرمانی کی وجہ سے ہلاک کر دیا تھا۔

(۴۷) اور ہمیں تو وہ قدرت حاصل ہے کہ ہم نے اپنے دستِ قدرت سے آسمان بنا دیا۔

(۴۸) اور زمین کو اپنی قدرت سے فرش کی طرح بچھا دیا اور بچھایا بھی کیا خوب طور پر۔

(۴۹) اور ہم نے ہر چیز کی دو دو قسمیں نر و مادہ' اچھی اور بری کھٹی اور میٹھی وغیرہ بنا دیں تا کہ تم ان میں غور کر کے معلوم کر سکو کہ ہر ایک مخلوق کی مثال و شریک موجود ہے لیکن خالق اکیلا ہے اس جیسا کوئی نہیں۔

(۵۰) پس سب کو چھوڑ کر اللہ کی طرف بھاگو۔ بلاشبہ میں اللہ کے رسول کی حیثیت سے اس کے عذاب سے کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔

(۵۱) اور اللہ کے ساتھ کسی مخلوق کو معبود ٹھہرا کر اس کی عبادت نہ کرو' میں اس کی طرف سے تمہاری طرف کھلم کھلا ڈرانے والا بن کر آیا ہوں۔

(۵۲) جس طرح یہ کفار مکہ آپؐ کو جادوگر کہتے ہیں' اسی طرح ان سے پہلے' جو سرکش قومیں گزری ہیں' ان کے پاس بھی جب کوئی رسول آتا تو وہ اسے جادوگر یا دیوانہ بتایا کرتے تھے۔

(۵۳) کیا انہوں نے ایک دوسرے کو یہی وصیت کی تھی کہ جو نبی آئے اسے جادوگر یا دیوانہ کہہ دیں؟ نہیں بلکہ وہ خود ہی سرکش لوگ ہیں۔ ان میں سرکشی کا عنصر مشترک ہے۔

(۵۴) پس آپؐ ان کے اسلام نہ لانے کی پروانہ کیجئے آپؐ پر کوئی الزام نہیں۔

افعال: فَرَشْنَا: ہم نے بچھایا' ماضی (جمع متکلم)۔ فِرُّوْا: تم بھاگو' بھاگ چلو' امر (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: قِیَامٍ: کھڑے ہونا' بیٹھے سے اٹھنا' مصدر ہے۔ مَاھِدُوْنَ: بچھانے والے' تیار کرنے والے' درست کرنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ مُوْسِعُوْنَ: مقدور والے' قدرت والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ طَاغُوْنَ: نافرمان' سرکش' شریر' معصیت میں حد سے بڑھ جانے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔

فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٥٥﴾ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ

بیشک | نصیحت | نفع دیتی ہے | ایمان والوں کو | اور نہیں پیدا کیا میں نے | جنوں | اور انسانوں کو

(آپ لوگوں کو) سمجھاتے رہئے کہ بیشک نصیحت ایمان والوں کو فائدہ پہنچاتی ہے اور میں نے جن اور انسان کو

إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿٥٦﴾ مَا أُرِيدُ مِنْهُم مِّن رِّزْقٍ وَمَا أُرِيدُ

مگر | اس لئے کہ وہ میری عبادت کریں | نہیں چاہتا میں | ان سے | کوئی روزی | اور میں نہیں چاہتا

اپنی عبادت ہی کے لئے پیدا کیا ہے میں ان سے کوئی روزی نہیں چاہتا اور نہ یہ چاہتا ہوں

أَن يُطْعِمُونِ ﴿٥٧﴾ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ ﴿٥٨﴾ فَإِنَّ

کہ وہ مجھے کھلائیں | بیشک | اللہ | روزی دینے والا | قوت والا | بڑا غالب ہے | پس بیشک

کہ وہ مجھے کچھ کھلائیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ہی روزی دینے والا' قدرت والا زبردست ہے۔ پس ان ظالموں کا بھی

لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذَنُوبًا مِّثْلَ ذَنُوبِ أَصْحَابِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُونِ ﴿٥٩﴾

ان کے لئے | جو ظالم ہیں | حصہ ہے | جیسا کہ | حصہ تھا | ان کے ساتھیوں کا | تو وہ مجھ سے جلدی (کا مطالبہ) نہ کریں

(ویسا ہی عذاب کا) حصہ مقرر ہے جیسے ان کے ساتھیوں کا (ان سے پہلے) حصہ مقرر تھا۔ لہٰذا اب وہ مجھ سے جلدی (کا مطالبہ) نہ کریں۔

فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِن يَوْمِهِمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿٦٠﴾

پس ہلاکت ہے | ان کے لئے | جو کافر ہیں | اس دن | جس کا | ان سے وعدہ کیا جاتا ہے

پس منکرین حق کے لئے بڑی تباہی ہے اس دن (کے عذاب کی بدولت) جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔

سُورَةُ الطُّورِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | وَأَرْبَعُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

سورۂ طور مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | انچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالطُّورِ ﴿١﴾ وَكِتَابٍ مَّسْطُورٍ ﴿٢﴾ فِي رَقٍّ مَّنشُورٍ ﴿٣﴾ وَالْبَيْتِ

قسم ہے طور کی | اور ایک کتاب کی | (جو) لکھی ہوئی ہے | اوراق میں | کھلے | اور گھر

قسم ہے (کوہ) طور کی۔ اور قسم ہے لکھی ہوئی کتاب کی۔ (جو) کشادہ اوراق میں (ہے) اور قسم ہے

الْمَعْمُورِ ﴿٤﴾ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوعِ ﴿٥﴾ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُورِ ﴿٦﴾ إِنَّ عَذَابَ

آبادکی | اور چھت کی | اونچی کی | اور جوش مارتے ہوئے سمندر کی | کہ بلاشبہ | عذاب

بیت المعمور کی اور (قسم ہے) اونچی چھت (یعنی آسمان) کی۔ اور (قسم ہے) اُبلتے ہوئے سمندر کی۔ بیشک آپ کے رب کا عذاب

رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ﴿٧﴾ مَّا لَهُ مِن دَافِعٍ ﴿٨﴾ يَوْمَ تَمُورُ السَّمَاءُ

آپ کے رب کا | ضرور واقع ہونے والا ہے | نہیں ہے اس کو | (کوئی) ٹالنے والا | جس دن | لرزنے لگے گا | آسمان

واقع ہو کر رہے گا۔ جس کو کوئی ٹالنے والا نہیں۔ (یہ وہ دن ہوگا) جس دن آسمان بری طرح

مَوْرًا ﴿٩﴾ وَتَسِيرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ﴿١٠﴾ فَوَيْلٌ يَوْمَئِذٍ

تھرتھرا کر | اور چلنے لگیں گے | پہاڑ | تیزی سے چلتے ہوئے | پس ہلاکت ہے | اس دن

لرز رہا ہوگا۔ اور پہاڑ اپنی جگہ سے ٹلنے لگیں گے۔ پس اس دن جھٹلانے والوں کے لئے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۵) اور قرآن کے ذریعہ سے سب کو نصیحت کئے جایئے کیونکہ نصیحت ایمان والوں کو ضرور نفع دیتی ہے۔

(۵۶) اور ہم نے جنوں اور انسانوں کو تو صرف اپنی عبادت ہی کے لئے پیدا کیا ہے۔ تاکہ وہ عبادت و بندگی کا راستہ اختیار کر کے مزید مہربانیوں کے مستحق بنیں۔

(۵۷) میں ان سے یہ نہیں چاہتا کہ میری کسی مخلوق کو رزق دیں' اور نہ ہی یہ چاہتا ہوں کہ مجھے کھلائیں۔

(۵۸) کیونکہ اللہ ہی سب کو روزی دینے والا بڑا طاقتور اور غالب ہے۔

(۵۹) پس کچھ شک نہیں کہ ان ظالم کفار مکہ کو بھی ضرور عذاب الٰہی سے حصہ ملے گا' جیسا کہ ان کے ہم مذہب کفار کو اس سے قبل ملا تھا تو وہ ہم سے جلدی کا مطالبہ نہ کریں۔

(۶۰) پس جو لوگ قیامت کے منکر ہیں' جس کے آنے کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے' ان کے لئے ہلاکت ہے۔

سورۂ الطّور

اس سورت میں کوہِ **طور** کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) کوہ طور' جس پر اللہ نے حضرت موسیٰ سے کلام کیا اور بنی اسرائیل کی ہدایت کے لئے کتاب تورات نازل کی۔ اس کی قسم یا وہ اس بات کا گواہ ہے۔

(۲) اور ایک عظمت والی کتاب کی قسم' جو لکھی ہوئی ہے۔

(۳) کھلے اوراق میں' مراد قرآن مجید یا لوحِ محفوظ یا سابقہ آسمانی کتب ہو سکتی ہیں کہ سب کا مضمون ایک ہی ہے۔

(۴) اور بیت المعمور یعنی آسمان پر فرشتوں کا کعبہ جو خانہ کعبہ کے ٹھیک اوپر محاذات میں ہے۔ یا مراد زمین ہی کا خانہ کعبہ بھی ہو سکتا ہے جو عبادت گزاروں سے پُر رہتا ہے۔

(۵) اور بلند آسمان' جو زمین کے مقابلہ میں بطور چھت معلوم ہوتا ہے۔

(۶) اور روئے زمین کا سمندر جو ہمیشہ گرم و سرد لہر سے موجزن رہتا ہے' ان سب عظیم الشان مظاہر قدرت میں واضح شہادت موجود ہے۔

(۷) کہ اللہ بڑی قدرت والا ہے اور بلا شبہ اس کے حکم سے انکار کرنے والوں پر اس کا عذاب ضرور آ کر رہے گا۔

(۸) اور اس عذاب کو کوئی روک نہ سکے گا۔

(۹) اور وہ خدا کے نزدیک اس روز آئے گا جس میں آسمان لرزنے لگے گا۔

(۱۰) اور پہاڑوں کے ٹکڑے روئی کے گالوں کی طرح فضا میں بڑی تیزی سے چلنے لگیں گے۔

افعال: لَا یَسْتَعْجِلُوْنِ: وہ مجھ سے جلدی نہ مانگیں' نہی (جمع مذکر غائب)' ن وقایہ ی ضمیر (واحد متکلم) محذوف۔ یُطْعِمُوْنِ: (کہ) وہ مجھے کھانا دیں' مضارع (جمع مذکر غائب)' ن وقایہ ی محذوف۔ تَسِیْرُ: وہ چلتی ہے' چلے گی' وہ (جمع مکسر) اڑتے پھریں گے' مضارع (واحد مونث غائب)۔ تَمُوْرُ: وہ پھٹتی ہے' پھٹ جائے گی' وہ لرزتی ہے' لرزے گی' مضارع (واحد مونث غائب)۔

اسماء: اَصْحٰبِهِمْ: ان کے ساتھی' اَصْحٰبِ مضاف' هِمْ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔ ذَنُوْبِ' ذَنُوْبًا: بھرا ڈول' بطور استعارہ حصہ اور نصیب کے معنی میں بھی آتا ہے۔ رَزَّاقُ: رزق دینے والا' خوب روزی دینے والا' مبالغہ کا صیغہ ہے۔ رَقٍّ: کاغذ' ورق' جھلی' رُقُوْقٌ جمع۔ طُوْرِ: پہاڑ' ہرا بھرا پہاڑ' کوہ درخت ناک' جزیرہ نمائے سینا کے ایک مخصوص و متعین پہاڑ کا نام۔ مَرْفُوْعِ: بلند کیا ہوا' اونچا اٹھایا ہوا' اسم مفعول (واحد مذکر)۔ مَسْجُوْرِ: بھرا ہوا' گرم کیا ہوا' اسم مفعول (واحد مذکر)۔ مَعْمُوْرِ: آباد کیا ہوا' اسم مفعول (واحد مذکر)۔ مَوْرًا: ہلنا' کانپنا' موجی حرکت کرنا' مصدر ہے۔

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١١﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ﴿١٢﴾ يَوْمَ يُدَعُّوْنَ

جھٹلانے والوں کے لئے | جولوگ | جھوٹی باتوں میں لگے ہوئے | کھیل رہے ہیں | جس دن | وہ دھکیلے جائیں گے

بربادی ہے۔ وہ لوگ جو فضول باتیں بنانے میں مشغول ہیں۔ جس دن وہ دوزخ کی آگ کی طرف

اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ﴿١٣﴾ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿١٤﴾

دوزخ کی آگ کی طرف | دھکے دے کر | یہی ہے | وہ آگ | جس کو تم | جھٹلاتے تھے

دھکیل کر لے جائے جائیں گے۔ (اور کہا جائے گا) یہی وہ آگ ہے جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔

اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿١٥﴾ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا

پس کیا یہ جادو ہے؟ | یا | تم | دیکھتے نہیں | داخل ہو جاؤ اس میں | پس تم صبر کرو

(اب بولو) کیا یہ جادو ہے یا تم ہی اسے نہیں دیکھتے۔ تم اس (دوزخ) میں داخل ہو جاؤ

اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٦﴾

یا صبر نہ کرو | برابر ہے | تمہارے لئے | بیشک تمہیں بدلہ دیا جائے گا | اس کا جو | تم کیا کرتے تھے

اب تم صبر کرو یا نہ کرو۔ تمہارے لئے سب برابر ہے، تم کو تو تمہارے ہی اعمال کا بدلہ ملے گا۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ﴿١٧﴾ فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ

بیشک | پرہیزگار لوگ | باغات | اور نعمتوں میں ہوں گے | خوش ہوں گے | اس کے ساتھ | جو دیا انہیں

بیشک اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے جنتوں اور نعمتوں میں ہوں گے۔ اُن کے ربّ نے ان کو جو کچھ دیا ہے

رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿١٨﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا

ان کے رب نے | اور بچا دیا انہیں | اُن کے رب نے | دوزخ کے عذاب سے | کھاؤ | اور پیؤ

اس سے بہت خوش ہوں گے اور ان کے ربّ نے ان کو جہنم کے عذاب سے بچا لیا۔ (ان سے کہا جائے گا کہ) اپنے

هَنِيْۗـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٩﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ

مزے سے | بدلے ان (اعمال) کے | جو تم | کیا کرتے تھے | تکیہ لگائے ہوئے | تختوں پر

نیک اعمال کے بدلہ میں خوب مزہ سے کھاؤ، پیو۔ وہ برابر بچھے ہوئے تختوں پر تکیہ لگائے

مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿٢٠﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

قطاروں میں بچھے ہوئے | اور ہم بیاہ دیں گے انہیں | بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے | اور جو لوگ | ایمان لائے

بیٹھے ہوں گے اور بڑی آنکھوں والی حوروں کو ہم ان کی بیویاں بنائیں گے اور وہ لوگ جو ایمان لائے

وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ

اور ان کی پیروی کی | ان کی اولاد نے | ایمان میں | ہم ملا دیں گے (جنت میں) ان کے ساتھ | ان کی اولاد کو بھی

اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی تو ہم (جنت میں) ان کی اولاد کو ان سے ملا دیں گے

وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ كُلُّ امْرِیٔۢ بِمَا كَسَبَ

اور کم نہ کریں گے | ان کے عمل میں سے | کچھ بھی | ہر ایک شخص | اپنے عمل کے ساتھ

اور ہم ان کے اعمال میں کچھ کمی نہ کریں گے ہر شخص اپنے اعمال کا بدلہ

آیت نمبر		آسان تفسیر

(۱۱) سو بڑی تباہی ہے۔ اس دن' دین حق کو جھٹلانے والوں کے لئے۔
(۱۲) جو دنیا میں جھوٹی باتوں میں لگے ہوئے یوم آخرت سے بالکل بےفکر' بے پرواہ ہو رہے ہیں۔
(۱۳) جس دن (قیامت) میں وہ زبردستی دوزخ کی آگ کی طرف دھکیل کر لے جائے جائیں گے۔
(۱۴) اس کے قریب پہنچ جانے پر موکلین دوزخ ان سے کہیں گے کہ یہی دوزخ ہے جس کو تم دنیا میں جھٹلایا کرتے تھے۔
(۱۵) اب بتاؤ کیا یہ بھی جادو ہے جیسا کہ تم خدا کی وحی کو سن کر دنیا میں اسے جادو کہتے تھے یا تم اندھے ہو کہ اسے دیکھتے نہیں؟
(۱۶) خیر اب اس میں داخل ہو جاؤ پھر تم وہاں صبر کرو یا نہ کرو' تمہارے لئے دونوں باتیں برابر ہیں' تم کو اس میں سے نکالا نہ جائے گا۔
(۱۷) البتہ پرہیز گار لوگ جنت اور ہمیشہ کی نعمت سے سرفراز ہوں گے۔
(۱۸) اللہ تعالیٰ انہیں جو نعمت عطا کرے گا اور دوزخ کے عذاب سے بچائے گا وہ اس سے محظوظ ہو رہے ہوں گے۔
(۱۹) انہیں حکم ہوگا کہ اس جنت میں کھاؤ پیو' مزے سے' ان نیک اعمال کے بدلے میں جو تم دنیا میں کرتے رہے۔
(۲۰) ان تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے جو قطاروں میں بچھے ہوئے ہیں بادشاہوں کی طرح بیٹھو اور اس کے علاوہ ہم ان پرہیز گاروں کا خوبصورت جنت کی حوروں سے نکاح کر دیں گے۔

افعال: يُدَعُّوْنَ: وہ دھکیلے جائیں گے' ان کو دھکے دے کر ہنکایا جائے گا' مضارع مجہول (جمع مذکر غائب)۔
اسماء: خَوْضٌ: بیہودہ گوئی' باتیں بنانا' گھسنا' خَاضَ يَخُوْضُ کا مصدر ہے۔ دَعًّا: دھکیلنا' دھکے دینا' مصدر ہے۔ مَصْفُوْفَةٌ: برابر برابر' قطار میں رکھے ہوئے' صف باندھی ہوئی' اسم مفعول (واحد مونث)۔

رَهِينٌ ﴿٢١﴾ وَأَمْدَدْنَاهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَلَحْمٍ مِمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٢٢﴾

وابستہ ہے | اور ہم ان کو پہنچائیں گے | پھلوں کے ساتھ | اور گوشت کے | جو | وہ چاہیں گے

پائے گا۔ اور ہم اہلِ جنت کو میوے، گوشت اور جو وہ چاہیں گے دیتے رہیں گے۔

يَتَنَازَعُونَ فِيهَا كَأْسًا لَا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ ﴿٢٣﴾

ایک دوسرے سے چھینیں گے | وہاں | پیالہ (شراب) کا | جس میں نہ فضول بات ہوگی | اور نہ گناہ کا کام

وہاں وہ شراب کے پیالوں کو ایک دوسرے سے چھینیں گے، نہ وہاں بیہودگی ہوگی اور نہ معصیت۔

وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَكْنُونٌ ﴿٢٤﴾

اور ارد گرد پھریں گے | ان کے پاس | لڑکے | ان (کی خدمت) کے لئے | گویا وہ | موتی ہیں | چھپا کر رکھے ہوئے

اور ان کے آس پاس لڑکے خدمت کے لئے گھومیں گے، جو ان موتیوں کی طرح ہوں گے جو محفوظ رکھے گئے ہوں۔

وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ﴿٢٥﴾ قَالُوا إِنَّا كُنَّا

اور متوجہ ہوکر | ایک | دوسرے کی طرف | باہم پوچھیں گے | وہ کہیں گے | بیشک ہم تھے

اور (جنتی) ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر پوچھیں گے۔ وہ کہیں گے کہ ہم پہلے

قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ ﴿٢٦﴾ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا

اس سے پہلے | اپنے گھر والوں میں | ڈرتے تھے | پس احسان کیا | اللہ نے | ہم پر | اور بچا لیا ہمیں

(دنیا میں) اپنے گھروں میں اللہ سے ڈرا کرتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہم پر بڑا احسان فرمایا اور ہمیں دوزخ کے

عَذَابَ السَّمُومِ ﴿٢٧﴾ إِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ

عذاب سے | گرم ہوا کے | بیشک ہم | اس سے پہلے | اس کو پکارا کرتے تھے | بلاشبہ وہ | احسان کرنے والا

عذاب سے بچا لیا۔ بیشک ہم اس سے پہلے اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگا کرتے تھے بیشک وہ بڑا احسان کرنے والا

الرَّحِيمُ ﴿٢٨﴾ فَذَكِّرْ فَمَا أَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ

رحم کرنے والا ہے | پس آپ نصیحت کیجئے | تو آپ نہیں ہیں | فضل سے | اپنے رب کے | کاہن

مہربان ہے۔ پس آپ نصیحت فرماتے رہئے کیونکہ آپ اپنے ربّ کے فضل سے نہ تو کاہن ہیں

وَلَا مَجْنُونٍ ﴿٢٩﴾ أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ

اور نہ دیوانہ | یا وہ کہتے ہیں | کہ وہ شاعر ہے | کہ ہم انتظار کر رہے ہیں | اس پر | گردش

اور نہ دیوانہ۔ کیا یہ (کفار) کہتے ہیں کہ یہ (نبی) شاعر ہے (اور) ہم اس کے متعلق زمانہ کے حادثات کا انتظار

الْمَنُونِ ﴿٣٠﴾ قُلْ تَرَبَّصُوا فَإِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُتَرَبِّصِينَ ﴿٣١﴾

زمانہ کا؟ | کہہ دیجئے | تم انتظار کرتے رہو | بیشک میں | تمہارے ساتھ | انتظار کرنے والوں میں سے ہوں

کر رہے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ تم انتظار کرو اور میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔

أَمْ تَأْمُرُهُمْ أَحْلَامُهُمْ بِهَٰذَا أَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ ﴿٣٢﴾ أَمْ يَقُولُونَ

کیا انہیں حکم دیتی ہیں | اُن کی عقلیں | اس (بات) کا | یا وہ لوگ ہیں | سرکش؟ | یا | وہ کہتے ہیں

کیا ان کی عقلیں ان کو یہی سکھاتی ہیں یا وہ لوگ ہیں ہی سرکش۔ کیا وہ کہتے ہیں کہ اس نے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۱) اور جو لوگ دنیا میں خلوص دل سے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور ان کی پیروی کی ہم ایسے ایمانداروں کی مومن اولاد کو بھی درجات میں ان کے ساتھ ملا دیں گے اور خود ان کے اعمال کا اجر ذرا بھی کم نہ کیا جائے گا ہر شخص اپنے عمل کے مطابق بدلہ پائے گا۔

(۲۲) اور وہاں جس قسم کے میوے اور گوشت کو وہ پسند کریں گے اور خواہش کریں گے ہم انہیں اور زیادہ دیتے رہیں گے۔

(۲۳) وہاں اہل جنت باہم ایک دوسرے سے پاکیزہ شراب کے پیالوں پر خوش طبعی کے طور پر چھینا جھپٹی کریں گے۔ جس کے پینے سے نہ ان کے درمیان بے ہودہ کلام ہو گا اور نہ گناہ کا کام۔

(۲۴) اور ان کی خدمت کے لئے ان کے پاس جنت کے خوبصورت نوعمر لڑکے پھر رہے ہوں گے جو پاکیزگی میں گویا کہ غلافوں میں بڑی احتیاط سے رکھے ہوئے صاف شفاف موتی ہیں۔

(۲۵) اور وہ اہل جنت ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر احوال و اعمال و ثواب کی نسبت آپس میں بات چیت کر رہے ہوں گے۔

(۲۶) وہ کہیں گے کہ ہم تو دنیا میں اعمال کے حساب اور خدا کے عذاب سے ڈرا کرتے تھے۔

(۲۷) سو اب اللہ نے ہم پر فضل و کرم کر کے ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالیا۔

(۲۸) کیونکہ بلاشبہ ہم دنیا میں صرف اسی کی عبادت کیا کرتے تھے اور واقعی وہ بڑا ہی احسان کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(۲۹) پس آپؐ لوگوں کو نصیحت کرتے رہیں کیونکہ آپؐ اللہ کے فضل سے نہ تو جنات کے کوئی عامل ہیں اور نہ دیوانہ۔

(۳۰) کیا وہ منکر کہتے ہیں کہ یہ تو شاعر ہے اور زمانے کے چکر سے شاعروں کی طرح یہ بھی ہلاک ہو جائے گا۔

(۳۱) کہہ دیجئے کہ تم میرے انجام کا انتظار کرو۔ میں تمہارے انجام کا انتظار کر رہا ہوں۔

(۳۲) کیا ان کو ان کی عقلیں ایسی الٹی باتیں کہنے کا حکم دیتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شاعر و کاہن و دیوانہ وغیرہ کہتے ہیں یا وہ جان بوجھ کر سرکشی کی وجہ سے ایسا کہتے ہیں۔

افعال: اِتَّبَعَتْهُمْ: اس نے ان کی پیروی کی ماضی (واحد مونث غائب) هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ اَلَتْنٰهُمْ: ہم نے ان کو گھٹا دیا ماضی (جمع متکلم) هُمْ ضمیر۔ اَلْحَقْنَا: ہم نے پہنچا دیا ہم نے ملا دیا ماضی (جمع متکلم)۔ اَمْدَدْنٰهُمْ: ہم نے ان کی مدد کی ماضی (جمع متکلم) هُمْ ضمیر۔ يَطُوْفُ: وہ (جمع مکسر) چکر لگائیں گے مضارع (واحد مذکر غائب)۔ وَقَانَا: اس نے ہم کو بچالیا ماضی (واحد مذکر غائب) نَا ضمیر (جمع متکلم)۔ تَاْمُرُهُمْ: وہ ان کو حکم دیتی ہے وہ (عقلیں) ان کو حکم دیتی ہیں مضارع (واحد مونث غائب) هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: اِمْرِیءٍ: مرد انسان شخص۔ تَاْثِيْمٌ: گنہگاری گناہ میں ڈالنا گناہ کی باتیں مصدر ہے۔ رَهِيْنٌ: گرد گرفتار پھنسا ہوا۔ كَاْسًا: پیالہ شراب سے پر جام كُئُوسٌ جمع۔ بَرٌّ: احسان کرنے والا نیک سلوک کرنے والا صفت مشبہ کا صیغہ۔ غِلْمَانٌ: لڑکے خدمتگار بہشت کی ایک خاص نعمت جو حسین لڑکوں کی شکل میں ہو گی غُلَامٌ واحد۔ اَحْلَامُهُمْ: ان کی عقلیں اَحْلَامٌ مضاف هُمْ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔ كَاهِنٍ: فال کہنے والا پیشگوئی کرنے والا جادوگر اسم فاعل (واحد مذکر)۔ مَنُوْنِ: زمانہ موت۔ مُتَرَبِّصِيْنَ: انتظار کرنے والے منتظرین اسم فاعل (جمع مذکر)۔

تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝۳۳ فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖۤ اِنْ كَانُوْا

کہ اس نے خود بنالیا اس کو | بلکہ | وہ ایمان ہی نہیں لاتے | پس وہ لے آئیں | (کوئی) کلام | اس جیسا | اگر وہ ہیں

قرآن از خود بنا لیا ہے‘ حقیقت یہ ہے کہ یہ ایمان ہی نہیں رکھتے۔ پھر یہ لوگ ایسا ہی کلام (بنا کر) لے آئیں اگر یہ (اپنے

صٰدِقِيْنَ ۝۳۴ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ۝۳۵

سچے | کیا | پیدا کئے گئے ہیں | بغیر کسی سبب کے | یا وہ (خود) پیدا کرنے والے ہیں

دعوے میں) سچے ہیں۔ کیا یہ بغیر کسی خالق کے خود بخود پیدا ہو گئے ہیں یا یہ خود خالق ہیں؟

اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ۝۳۶ اَمْ عِنْدَهُمْ

کیا انہوں نے پیدا کیا | آسمانوں | اور زمین کو؟ | (نہیں) بلکہ | وہ یقین نہیں کرتے | کیا | ان کے پاس ہیں

یا انہوں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے؟ (نہیں) بلکہ وہ (حق بات پر) یقین ہی نہیں کرتے۔ کیا ان کے پاس

خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ ۝۳۷ اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ

خزانے | آپ کے رب کے | یا وہ | داروغہ ہیں | کیا ان کے پاس | (کوئی) سیڑھی ہے

آپ کے رب کے خزانے ہیں یا وہ (خدائی کے) مالک بن بیٹھے ہیں۔ یا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے کہ جس پر

يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝۳۸ اَمْ

کہ وہ سنتے ہیں جس پر (چڑھ کر) | تو لے آئے | اُن میں سے سننے والا | (کوئی) دلیل | واضح | کیا

چڑھ کر (آسمان کی) سب باتیں سن آتے ہیں (اگر ایسا ہے تو) ان میں سے کوئی سننے والا کوئی روشن دلیل تو لائے۔ (ان سے

لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ۝۳۹ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ

اس کے لئے | بیٹیاں ہیں | اور تمہارے لئے | بیٹے؟ | کیا | تم مانگتے ہو ان سے | کوئی اجر | کہ وہ

پوچھئے) کیا اللہ تعالیٰ کی تو بیٹیاں ہیں اور تمہارے بیٹے؟ یا کیا آپ ان سے کوئی معاوضہ طلب کرتے ہیں کہ یہ لوگ

مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۝۴۰ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ۝۴۱

تاوان سے | بوجھ تلے دبے ہیں | یا ان کے پاس | (علم) غیب ہے | کہ وہ (اسے) | لکھتے رہتے ہیں

تاوان کے بوجھ سے دبے جاتے ہیں۔ یا اُن کے پاس غیب (کا علم) ہے کہ وہ اسے لکھتے جاتے ہیں۔

اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ۭ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ۝۴۲ اَمْ لَهُمْ

یا وہ چاہتے ہیں | کوئی داؤ کرنا | پس جو | منکر ہیں | وہی | داؤ میں آئے ہوئے ہیں | کیا | ان کا

یا وہ کوئی چال چلنا چاہتے ہیں تو (یاد رکھو کہ) کافر خود ہی داؤ میں گرفتار ہیں۔ یا کیا اللہ کے سوا

اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝۴۳ وَاِنْ يَّرَوْا

(کوئی) معبود ہے | سوائے اللہ کے | اللہ پاک ہے | اس سے جو | وہ شریک ٹھہراتے ہیں | اور اگر | وہ دیکھ لیں

ان کا کوئی اور معبود ہے (یاد رکھو کہ) اللہ تعالیٰ ان کے شرک سے بالاتر ہے۔ اور اگر یہ آسمان

كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ۝۴۴ فَذَرْهُمْ

ایک ٹکڑا | آسمان سے | گرتا ہوا | تو وہ کہہ دیں گے | (کہ) بادل ہے | تہہ در تہہ | پس چھوڑ دو ان کو

سے ایک ٹکڑا گرتا ہوا دیکھیں تو یہی کہیں کہ یہ کوئی گہرا بادل ہے۔ پس آپ ان کو چھوڑ دیجئے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۳) یا وہ یہ کہتے ہیں کہ آپؐ نے یہ قرآن خود لکھ لیا ہے؟ یہ بات نہیں! بلکہ وہ اللہ پر ایمان ہی نہیں رکھتے اس لئے ایسی فضول باتیں بناتے ہیں۔

(۳۴) تو اگر وہ اپنے اس دعویٰ میں کہ ''آپ نے یہ قرآن خود تصنیف کرلیا ہے'' سچے ہیں تو اس جیسا کوئی کلام خود ہی بنالائیں حالانکہ وہ خوش بیانی اور موقع کے مطابق گفتگو اور فصاحت و بلاغت کے دعویدار ہیں۔

(۳۵) کیا وہ بغیر کسی پیدا کرنے والے کے' خود بخود پیدا ہو گئے یا وہ خود ہی اپنے خالق ہیں؟

(۳۶) یا وہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے ہیں؟ نہیں! بلکہ وہ آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے کا یقین ہی نہیں رکھتے۔

(۳۷) کیا اللہ کی رحمت کے خزانے انہی کے پاس ہیں کہ جس کو چاہیں دے دیں' یا وہ غالب حاکم ہیں کہ جو چاہیں سو کریں۔

(۳۸) یا کیا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے۔ جس پر سے چڑھ کر وہ آسمان سے غیب کی باتیں سن آتے ہیں اگر واقعی ایسا ہے تو ان میں سے جو کوئی کچھ سن کر آیا ہو وہ اس کی واضح دلیل لا کر دکھائے۔

(۳۹) کیا اللہ کی تو بیٹیاں ہیں اور تمہارے بیٹے؟ (ف) کفار مکہ ملائکہ کو اللہ کی بیٹیاں اور دیویاں کہتے تھے اس کو اس آیت میں رد فرمایا ہے۔

(۴۰) یا کیا آپؐ ان سے تبلیغ پر کوئی معاوضہ مانگتے ہیں کہ وہ تاوان ان کو دینا مشکل معلوم ہوتا ہے' جس کی وجہ سے وہ کلام حق کو نہیں سنتے۔

(۴۱) یا کیا اُن کے پاس غیب کا علم ہے جسے وہ لکھتے رہتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں موت کے بعد دوبارہ اٹھنا اور جزا و سزا کوئی چیز نہیں۔

(۴۲) یا کیا وہ رسول اللہ کے خلاف کوئی چال چلنا چاہتے ہیں؟ سو بات یہ ہے کہ اس داؤ پیچ میں خود منکرین ہی پھنسیں گے۔ (ف) چنانچہ وہ سب مختلف غزوات میں بری طرح سے ہلاک ہو گئے۔

(۴۳) کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ کے سوا' ان کا کوئی اور معبود بھی ہے؟ اس کا تو کوئی شریک نہیں۔

(۴۴) وہ تو نافرمانی اور دشمنی میں یہاں تک بڑھے ہوئے ہیں کہ اگر ان کے عذاب کے مطالبہ پر ایک ٹکڑا آسمان کا ان پر گرا بھی دیا جائے تو اسے دیکھ کر وہ یہی کہیں گے کہ یہ تو ایک بادل ہے تہ بہ تہ جما ہوا۔

افعال: تَقَوَّلَهٗ: اس نے اس کو بنالیا ہے' گڑھ لیا ہے' ماضی (واحد مذکر غائب)' ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ خُلِقُوْا: وہ بنائے گئے' وہ پیدا کئے گئے' ماضی مجہول (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: خَالِقُوْنَ: پیدا کرنے والے' بنانے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ سُلَّمٌ: سیڑھی' زینہ' سَلَالِمُ جمع۔ مُسْتَمِعُهُمْ: ان میں سے سننے والا' مُسْتَمِعٌ مضاف' هُمْ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔ مُصَيْطِرُوْنَ: حاکم' غالب' مسلط' نگہبان لوگ' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ مَغْرَمٌ: تاوان' مَغَارِمُ جمع۔ مَكِيْدُوْنَ: داؤوں میں پھنسنے والے' وہ جن کے خلاف خفیہ تدبیر کی گئی ہو' جو مکر کا بدلہ دیئے گئے ہوں' مکر کی سزا میں گرفتار' مغلوب اور ہلاک ہونے والے' اسم مفعول (جمع مذکر)۔ سَاقِطًا: گرنے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ كِسْفًا: ٹکڑے' (عذاب کا) ٹکڑا۔ مَرْكُوْمٌ: تہہ بہ تہہ' جما ہوا' گاڑھا' اسم مفعول (واحد مذکر)۔

حَتّٰی یُلٰقُوْا یَوْمَهُمُ الَّذِیْ فِیْهِ یُصْعَقُوْنَ ﴿۴۵﴾ یَوْمَ لَا یُغْنِیْ

یہاں تک کہ | وہ دیکھ لیں | اپنا وہ دن | جس میں | وہ بے ہوش کر دیئے جائیں گے | جس دن | کام نہ آئے گا

یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن کو دیکھ لیں جس دن اُن کے ہوش اُڑ جائیں گے۔ جس دن ان کی چالبازی

عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

ان کے | ان کا داؤ | کچھ بھی | اور نہ انہیں | مدد دی جائے گی | اور بلاشبہ | ان لوگوں کے لئے جنہوں نے ظلم کیا

ان کے کچھ کام نہ آئے گی اور نہ ان کو (کہیں سے) مدد ہی پہنچے گی۔ اور بیشک ان لوگوں کے لئے

عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ

عذاب ہے | اس کے علاوہ | لیکن | اکثر ان میں سے | نہیں جانتے | اور آپ صبر کریں | حکم پر

اس (آفتِ دُنیا) کے علاوہ ایک عذاب (اور بھی) ہے لیکن ان میں اکثر اس سے بے خبر ہیں۔ اور آپ اپنے رب کے حکم کا

رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿۴۸﴾

اپنے رب کے | پس بلاشبہ آپ | ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں | اور تسبیح کیجئے | اپنے رب کی تعریف کے ساتھ | جس وقت آپ کھڑے ہوں

صبر سے انتظار کیجئے کیونکہ آپ ہماری نگاہوں کے سامنے ہیں اور آپ اپنے رب کی تسبیح اور حمد وثنا بیان کرتے رہئے جب آپ (نیند یا مجلس

ع ۲ ۲۱ ۴

وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴿۴۹﴾

اور رات میں (بھی) | پس اس کی تسبیح کیا کریں | اور ستاروں کے (غروب ہونے) کے بعد بھی

سے) اُٹھیں۔ اور کچھ رات میں بھی اس کی تسبیح بیان کیا کیجئے اور ستاروں کے غروب ہونے کے بعد بھی۔

سُوْرَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اِثْنَتَانِ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ نجم مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | باسٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ﴿۱﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ﴿۲﴾ وَمَا يَنْطِقُ

قسم ہے ستارے کی | جب | وہ ڈوبنے لگے | کہ نہیں بہکا | تمہارا ساتھی (محمدؐ) | اور نہ بے راہ چلا | اور نہ ہی وہ بولتا ہے

قسم ہے ستارہ کی جب وہ غروب ہونے لگے۔ تمہارا رفیق (اللہ کا رسولؐ) نہ بہکا اور نہ راہ سے بے راہ ہوا اور وہ اپنی

عَنِ الْهَوٰى ﴿۳﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ﴿۴﴾ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ﴿۵﴾

اپنی خواہش سے | نہیں یہ کچھ اور | مگر | وحی | جو نازل کی جاتی ہے | اس کو سکھایا ہے | زبردست قوتوں والے (جبرئیل) نے

خواہش سے نہیں بولتا۔ یہ تو بس وہی ہے جو وحی کیا جاتا ہے۔ اس کو سکھایا ہے زبردست قوت والے فرشتے نے۔

ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰى ﴿۶﴾ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ﴿۷﴾ ثُمَّ دَنَا

جو بڑا طاقتور ہے | پھر وہ قائم ہوا (اصلی صورت میں) | اور وہ | اونچے کنارے پر تھا | پھر وہ نزدیک ہوا

جو بڑا زور آور ہے اور وہ (پوری طرح) نمودار ہوا۔ اور وہ (آسمان کے) اونچے کنارہ پر تھا۔ پھر وہ قریب آیا

فَتَدَلّٰى ﴿۸﴾ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ﴿۹﴾ فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ

پھر لٹک آیا | پھر تھا (فاصلہ) | برابر | دو کمان کے | یا اس سے بھی کم | تو اس نے وحی کی | اپنے بندے کی طرف

اور خوب قریب ہوا۔ پھر (یہاں تک کہ) صرف دو کمانوں کے برابر یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے پر وحی کی

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۵) پس آپؐ ان کو ان کے اسی حال پر چھوڑ دیجئے حتیٰ کہ وہ قیامت کا وہ دن دیکھ لیں جس میں وہ بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے۔
(۴۶) جس دن ان کا کوئی داؤ پیچ ان کے کچھ بھی کام نہ آئے گا۔ اور نہ کسی قسم کی ان کو مدد ملے گی کہ وہ عذاب سے بچ جائیں۔
(۴۷) اور اس میں بھی کوئی شک و شبہ نہیں کہ اس آخرت کے عذاب سے پہلے بھی ان ظالموں کو ضرور ایک عذاب ہوگا لیکن اکثر ان میں سے اس بات کو نہیں جانتے (اور اس سے مراد جنگ بدر وغیرہ میں ان کا قتل ہونا یا سات سال کا قحط یا عذاب قبر ہے)
(۴۸) اور آپؐ اللہ کا حکم آنے تک صبر کیجئے آپؐ ہماری حفاظت میں ہیں وہ لوگ آپؐ کو کسی طرح کا نقصان نہیں پہنچا سکتے اور اللہ کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کیجئے جب آپؐ اپنی مجلس سے اٹھا کریں۔ یا سو کر اٹھیں یا نماز کے لئے کھڑے ہوں' حالات کی ہر تبدیلی پر اللہ کا ذکر نہایت مفید و بابرکت ہے۔
(۴۹) اور کچھ حصہ رات میں اور ستاروں کے غائب ہونے کے بعد بھی (یعنی طلوع فجر کے وقت) اسی کی تسبیح و تقدیس اور حمد کیا کریں یعنی سبحان اللہ وبحمدہٖ پڑھا کریں۔

سورۃ النجم

نجم ستارہ کو کہتے ہیں اور چونکہ یہ سورت اس لفظ سے شروع ہوئی ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) ستارے غروب ہو کر جب سورج کے نکلنے سے ساری دنیا فوراً روشن ہو جاتی ہے اس میں اس بات کی واضح شہادت موجود ہے۔
(۲) کہ ہمارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو تمہارے ساتھی ہیں وہ نہ تو حق سے بہکے' اور نہ وہ غلط راستہ پر چلے' جیسا کہ تمہارا غلط خیال ہے۔
(۳) اور جو کچھ بھی وہ منہ سے بولتے ہیں (آیات قرآن) وہ اپنی خواہش نفسانی سے نہیں بولتے' جیسا کہ تم سمجھتے ہو۔
(۴) بلکہ جو کچھ بھی وہ بولتے ہیں وہ تو وحی الٰہی ہے جو آپؐ پر نازل کی جاتی ہے۔
(۵) وہ قرآن تو آپ کو جبرئیل نے جو بڑے طاقتور فرشتے ہیں اللہ کے حکم سے تعلیم کیا ہے۔
(۶) وہ فرشتہ جبرئیل جو بڑا طاقتور ہے پس وہ فرشتہ اپنی اصلی صورت میں سیدھا قائم ہوا۔ اس وقت پوری فضا حضرت جبرئیل کے عظیم الشان وجود سے بھر گئی تھی۔ یہ ابتدائے نبوت کا زمانہ تھا۔
(۷) آسمان کے افق اعلیٰ (سورج طلوع ہونے کی جگہ) پر۔ (ف) جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا میں تھے تو حضرت جبرئیل آسمان کے مشرقی کنارے پر ظاہر ہوئے۔
(۸) پھر وہ فرشتہ نزدیک ہوا' پھر اور بھی نیچے اتر آیا۔
(۹) پھر آپؐ سے وہ فرشتہ اس قدر قریب ہو گیا کہ دو کمان کے برابر یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا۔

افعال: هَوٰى: غائب ہو گیا یعنی جب غائب ہو جائے' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ تَدَلّٰى: وہ اتر آیا' وہ لٹک آیا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ دَنَا: وہ نزدیک ہوا' وہ قریب ہوا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: اِدْبَارَ: پیٹھ پھیرنا' بروزن اِفْعَال مصدر ہے۔ اُفُق: کنارۂ آسمان' آفَاقٌ جمع۔ قَابَ: اندازہ' مقدار' کمان کے قبضہ سے نوک تک کا فاصلہ یعنی آدھی کمان کی لمبائی۔ قَوْسَيْنِ: دو کمانیں' قَوْسٌ کا تثنیہ۔ قُوٰى: طاقتیں' قُوَّةٌ واحد۔ مِرَّةٍ: قوت اور جسمانی کرختگی' زور' خوش منظر' خوبصورتی۔ هَوٰى: نفسانی خواہش' ناجائز رغبت' اَهْوَاءٌ جمع۔

مَآ اَوۡحٰی ⑩ مَا كَذَبَ الۡفُؤَادُ مَا رَاٰی ⑪ اَفَتُمٰرُوۡنَهٗ عَلٰی مَا
جو کچھ | اس نے وحی کی | نہیں جھوٹ کہا | دل نے | جو کچھ دیکھا | تو کیا جھگڑتے ہو اس سے | اُس پر جو
جو کرنا چاہی۔ جو کچھ (رسولؐ نے) دیکھا، دل نے اُس کو جھوٹ نہ جانا۔ کیا تم اس سے اس میں جھگڑتے ہو جو انہوں نے

یَرٰی ⑫ وَلَقَدۡ رَاٰهُ نَزۡلَةً اُخۡرٰی ⑬ عِنۡدَ سِدۡرَةِ الۡمُنۡتَهٰی ⑭
اس نے دیکھا | اور بے شک اس نے دیکھا اسے | ایک مرتبہ اور (بھی) | پاس | بیری کے | آخری حد کی
(خود) دیکھا۔ اور بیشک اس کو تو انہوں نے ایک مرتبہ اور بھی دیکھا۔ (یعنی) سدرۃ المنتہٰی کے پاس۔

عِنۡدَهَا جَنَّةُ الۡمَاۡوٰی ⑮ اِذۡ يَغۡشَى السِّدۡرَةَ مَا يَغۡشٰی ⑯ مَا زَاغَ
جس کے پاس ہے | جنت الماوٰی | جب چھا رہا تھا | بیری پر | جو چھا رہا تھا (نور) | نہ بہکی
(یہ وہ مقام ہے) جس کے پاس جنتِ ماویٰ ہے۔ جب اس بیری پر چھا رہا تھا جو کچھ چھا رہا تھا۔ (اس موقع پر آپؐ کی)

الۡبَصَرُ وَمَا طَغٰی ⑰ لَقَدۡ رَاٰی مِنۡ اٰيٰتِ رَبِّهِ الۡكُبۡرٰی ⑱
آنکھ | اور نہ حد سے بڑھی | بیشک | اُس نے دیکھیں | اپنے ربّ کی نشانیاں | بڑی بڑی
نگاہ نہ تو دوسری طرف ہٹی نہ حد سے بڑھی۔ یقیناً آپؐ نے اپنے ربّ کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔

اَفَرَءَيۡتُمُ اللّٰتَ وَالۡعُزّٰی ⑲ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الۡاُخۡرٰی ⑳ اَلَكُمُ الذَّكَرُ
تو کیا تم نے دیکھا ہے؟ | لات | اور عزّیٰ کو | اور منات کو | جو تیسرا ہے | اُن کے علاوہ | کیا تمہارے لئے لڑکے ہیں
پھر کیا تم نے لات اور عزّیٰ کو بھی دیکھا اور تیسرے منات کو بھی۔ کیا وہ تمہارے لئے بیٹے ہیں

وَلَهُ الۡاُنۡثٰی ㉑ تِلۡكَ اِذًا قِسۡمَةٌ ضِيۡزٰی ㉒ اِنۡ هِيَ اِلَّآ
اور اس کے لئے لڑکیاں ہیں؟ | یہ تو | اس وقت | تقسیم ہے | ظالمانہ | یہ (بت) نہیں (کچھ اور) | مگر
اور اللہ کے لئے بیٹیاں؟ تب تو یہ بے انصافی کی تقسیم ہے۔ یہ تو محض نام ہیں جو تم نے

اَسۡمَآءٌ سَمَّيۡتُمُوۡهَآ اَنۡتُمۡ وَاٰبَآؤُكُمۡ مَّآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ بِهَا
نام | جو رکھ لئے خود تم نے | اور تمہارے باپ دادوں نے | نہیں اُتاری اللہ نے | ان کی
اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لئے ہیں اللہ تعالیٰ نے تو ان کی کوئی سند

مِنۡ سُلۡطٰنٍ اِنۡ يَّتَّبِعُوۡنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهۡوَى الۡاَنۡفُسُ وَلَقَدۡ
(کوئی) دلیل | وہ نہیں پیروی کرتے | مگر | صرف گمان کی | اور اس کی وہ جو چاہیں نفس | اور بیشک
نہیں اُتاری۔ یہ لوگ تو محض اپنے گمان اور اپنی خواہش نفس پر چل رہے ہیں حالانکہ ان کے

جَآءَهُمۡ مِّنۡ رَّبِّهِمُ الۡهُدٰی ㉓ اَمۡ لِلۡاِنۡسَانِ مَا تَمَنّٰی ㉔
پہنچ چکی ہے ان کے پاس | ان کے ربّ کی طرف سے | ہدایت | کیا | انسان کے لئے ہے | جو تمنا وہ کرے؟
ربّ کی طرف سے ان کو ہدایت پہنچ چکی ہے۔ کیا انسان کو وہ سب ملتا ہے جس کی وہ تمنا کرتا ہے؟

فَلِلّٰهِ الۡاٰخِرَةُ وَالۡاُوۡلٰی ㉕ وَكَمۡ مِّنۡ مَّلَكٍ فِی السَّمٰوٰتِ
پس اللہ ہی کے لئے ہے | آخرت بھی | اور دنیا بھی | اور کتنے فرشتے ہیں | آسمانوں میں
پس اللہ تعالیٰ ہی کے قبضہ میں دُنیا اور آخرت (کی بھلائی) ہے۔ اور آسمانوں میں بہت سے (مقرب) فرشتے ہیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۰) تب اس نے اللہ کے حکم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں جو کچھ بھی القا کیا سو القا کیا۔ یعنی وحی کی۔

(۱۱) آپؐ نے اپنی آنکھوں سے جبرئیل کی اصلی صورت دیکھی تھی آپؐ کے دل نے اس کو جھوٹ نہیں جانا بلکہ سچ جانا۔ اور پورے دلی اطمینان و یقین کے ساتھ دیکھا۔

(۱۲) پس اے اہل مکہ! کیا تم آنحضرتؐ سے اس بات پر جھگڑا کرتے ہو جو آپؐ نے جبرئیل کو دیکھا؟

(۱۳) آپؐ نے تو اس فرشتہ جبرئیل کو اصلی صورت میں نازل ہوتے ایک مرتبہ اور بھی دیکھا ہے۔

(۱۴) **سدرۃ المنتھیٰ** ساتویں آسمان میں ایک بیری کا درخت ہے اس کے پاس دیکھا۔ شاہ عبدالقادرؒ لکھتے ہیں: دوسری بار جبریلؑ کو اپنی اصلی صورت پر دیکھا' معراج کی رات میں' سات آسمان سے اوپر جہاں درخت ہے بیری کا' وہ حد ہے نیچے اور اوپر کی' نیچے کے لوگ اوپر نہیں پہنچتے اور اوپر کے نیچے نہیں اترتے اس کے پاس بہشت کو دیکھا۔

(۱۵) جس کے پاس **جنت الماویٰ** ہے' جو ٹھکانا ہے پرہیزگاروں کا۔

(۱۶) جبکہ اس درختِ سدرہ پر انوار و تجلیاتِ حق سبحانہ تعالیٰ چھا رہے تھے۔

(۱۷) نہ تو آپؐ کی نظر اس منظر شریف سے دائیں بائیں ہٹی اور نہ آگے بڑھی بلکہ بالکل حق تعالیٰ کے انوار اور نشانیوں پر جمی رہی۔

(۱۸) بیشک شب معراج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں (مثلاً جبرئیل کی اصلی صورت اور جنت کے نظارے اور فرشتے اور تجلیات حق سبحانہ)

(۱۹) بھلا دیکھو تو **لات** اور **عزیٰ** کو۔ (ف) یہ دو بت تھے جو دیویاں مشہور تھیں۔

(۲۰) اور تیسرا **منات** بت۔ (کیا ان کو اللہ جیسی قدرت اور عظمت ہے؟ ہرگز نہیں)

(۲۱) کیا تم لوگ اپنے لئے بیٹے پسند کرتے ہو اور اللہ کے لئے بیٹیاں (دیویاں' فرشتے) تجویز کرتے ہو؟

(۲۲) یہ تمہاری تو ایک ظالمانہ تقسیم ہے۔ تفسیر عثمانی میں ہے: اول تو خدا "**لم یلد ولم یولد**" ہے اور بالفرض (تمہارے غلط خیال کے مطابق اللہ کی) اولاد کا نظریہ تسلیم کیا جائے' تب بھی یہ تقسیم کس قدر بھونڈی اور مہمل ہے۔ کہ تم خود تو بیٹے لے جاؤ' اور خدا کے حصے میں بیٹیاں لگا دو؟ العیاذ باللہ۔

(۲۳) دراصل یہ بت تو محض نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے رکھ لئے ہیں' یہ کوئی معبود نہیں' اللہ نے ان کے معبود ہونے کی کوئی دلیل کسی آسمانی کتاب میں نازل نہیں کی' کفار تو محض خیالی' قیاسی باتوں اور اپنی خواہش نفسانی پر چل رہے ہیں حالانکہ ان کے پاس اللہ کی طرف سے ہدایت' آنحضرتؐ کے ذریعہ آ چکی ہے۔

(۲۴) کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ انسان جو بھی ناممکن تمنا کرے وہ اس کو مل جائے؟ ہرگز نہیں! وہ جو یہ تمنا رکھتے ہیں کہ یہ بت ان کی سفارش کریں گے' یہ تو کبھی ہونے کا نہیں۔

(۲۵) پس آخرت اور دنیا کا پورا اختیار صرف اللہ ہی کو ہے۔

افعال: **تُمٰرُوْنَهٗ**: تم اس سے جھگڑتے ہو' تم اس کے متعلق شک کرتے ہو' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ رَاٰی: اس نے دیکھا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ زَاغَ: وہ بہکا' وہ کج ہوا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: **سِدْرَةٌ**: بیری کا درخت' سِدَرٌ جمع۔ **فُؤَادٌ**: دل' اَفْئِدَةٌ جمع۔ **مُنْتَهٰى**: آخری حد' اسم ظرف مکان۔ **نَزْلَةٌ**: ایک بار اترنا' مصدر ہے۔ **ضِیْـزٰی**: بہت بھونڈی' بہت ناقص' غیر موزوں' ظالمانہ' بھدی۔ **عُـزّٰی**: یہ ایک بت یا درخت کا نام تھا جس کو دورِ جاہلیت میں کفار عرب پوجتے تھے۔ **قِسْمَةٌ**: حصہ بانٹنا' ہر ایک حصہ جدا کر دینا' مصدر اور اسم مصدر ہے۔ **لَاتَ**: دور جاہلیت میں قبیلہ ثقیف کا ایک چوگوشہ پتھر طائف میں تھا جو معبود سمجھا جاتا تھا۔ **مَنٰـوةَ**: مقام قدید میں قبیلہ خزاعہ کا ایک بت تھا جو عورت کی شکل پر تھا جس کو عرب کے قبائل پوجتے تھے۔

لَا تُغْنِىْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ

کہ کام نہیں آئے گی | اُن کی سفارش | کچھ بھی | مگر | بعد اس کے | کہ حکم دے گا | اللہ | جس کے لئے

(لیکن) ان کی سفارش کسی کے کام نہیں آ سکتی سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ ہی جس کے لئے چاہے ان کو (سفارش کی)

يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ﴿۲۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ

چاہے | اور پسند کرے | بیشک | جو لوگ | ایمان نہیں لاتے | آخرت پر | وہ نام رکھتے ہیں

اجازت دے اور پسند بھی فرمائے۔ بیشک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے، وہ فرشتوں کے

الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ﴿۲۷﴾ وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ

فرشتوں کے | عورتوں کے سے نام | اور نہیں ان کو | اس کا (کچھ) علم | وہ نہیں پیروی کرتے

مؤنث نام رکھتے ہیں۔ حالانکہ ان کو اس کا کچھ بھی علم نہیں وہ تو بس وہم و گمان

اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِىْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ﴿۲۸﴾ ۚ فَاَعْرِضْ

مگر صرف گمان کی | اور بیشک | گمان | کام نہیں آئے گا | حق کے سامنے | (کچھ) بھی | پس منہ پھیر لیں

پر چلتے ہیں اور بلاشبہ گمان، حق کے مقابلے میں کچھ کام نہیں آتا۔ پس (اے رسول) آپ

عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۲۹﴾ ؕ ذٰلِكَ

اس سے جو | منہ موڑ لے | ہمارے ذکر سے | اور نہ چاہے | سوائے | دنیا کی زندگی کے | یہ ہے

اُس شخص کی طرف توجہ نہ فرمائیے جو ہماری یاد سے منہ موڑ لے اور سوائے دُنیا کی زندگی کے کچھ نہ چاہے۔ ان لوگوں کے

مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ

رسائی ان کے | علم کی | بیشک آپ کا ربّ | خوب جانتا ہے | اس کو جو | گمراہ ہوا | اس کے راستے سے

علم کی رسائی یہیں تک ہے، بلاشبہ آپ کا ربّ ہی خوب جانتا ہے کہ کون اس کے راستہ سے بھٹک گیا ہے

وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿۳۰﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ

اور وہی | خوب جانتا ہے | اس کو جو | راہ پر چلا | اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ | آسمانوں میں ہے

اور یہ بھی خوب جانتا ہے کہ کون راہِ ہدایت پر ہے۔ اور جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے

وَمَا فِى الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِىَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِىَ

اور جو کچھ زمین میں ہے | تاکہ وہ بدلہ دے | ان کو جنہوں نے | برائی کی | ان کے اعمال کے بدلے | اور جزا دے

اللہ تعالیٰ ہی کا ہے۔ تاکہ برائی کرنے والوں کو ان کے عمل کا بدلہ دے اور جنہوں نے بھلائی کی ان کی بھلائی کے

الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ﴿۳۱﴾ ۚ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ

ان کو | جنہوں نے نیکی کی | بھلائی کے ساتھ | جو لوگ | بچتے ہیں | کبیرہ (بڑے) | گناہوں سے

صلہ میں ان کو نیک اجر دے۔ یعنی ان لوگوں کو جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے

وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ هُوَ اَعْلَمُ

اور بے حیائی (کے کاموں) سے | مگر | چھوٹی لغزشیں | بیشک آپ کا ربّ | بڑا وسیع بخشش والا ہے | وہی خوب جانتا ہے

کاموں سے بچتے ہیں سوائے چھوٹی چھوٹی لغزشوں کے۔ بیشک آپ کا ربّ وسیع مغفرت والا ہے۔ وہ تم کو (اس وقت سے)

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۶) شفاعت کا معاملہ بڑا مشکل ہے' آسمانوں میں اللہ کے بے شمار فرشتے ہیں' باوجود قرب الٰہی کے ان کی سفارش بھی کسی کے اس وقت کام آئے گی جب اللہ کا حکم ہوگا اور جس کے لئے وہ سفارش پسند کرے گا۔

(۲۷) کچھ شک نہیں کہ جو لوگ آخرت پر یقین نہیں لاتے وہ فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے ہیں۔

(۲۸) اور یہ ان کی جہالت اور لاعلمی کی دلیل ہے کیونکہ فرشتے ایک نورانی مخلوق ہیں نہ نر نہ مادہ اور اولاد کا ہونا مخلوقات کی صفات میں سے ہے اور اللہ خالق ہے' وہ مخلوق کی صفات کا کیسے حامل ہوسکتا ہے۔ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ دراصل وہ لوگ خیال اور قیاس کی پیروی کررہے ہیں اور انکل پچو باتیں حق کے مقابلہ میں کب ٹھہر سکتی ہے۔

(۲۹) پس آپؐ اس کی کچھ بھی پروانہ کیجئے۔ جو ہمارے ذکر سے منہ موڑتا اور سوائے دنیا کی زندگی کے اور کچھ نہیں چاہتا۔

(۳۰) پس ان کفار کا تمام علم صرف یہیں تک پہنچ سکتا ہے کہ فقط دنیا کی زندگی ہی اچھی چیز ہے' بیشک جو کوئی اللہ کے سیدھے راستہ سے بھٹکتا ہے اور جو سیدھے راستہ پر چل رہا ہے' دونوں کو خدا ہی خوب جانتا ہے۔

(۳۱) اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب پر اللہ ہی کی حکومت ہے تاکہ وہ بدکاروں کو ان کی بدی کا اور نیکوں کو ان کی نیکی کا بدلہ دے۔

افعال: يُسَمُّوْنَ: وہ نام رکھتے ہیں' نامزد کرتے ہیں' نام لیتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: تَسْمِيَةَ: نام رکھنا' مصدر ہے۔ مَبْلَغُهُمْ: ان کی علمی انتہا' ان کے علم کی آخری حد' ان کی انتہائی رسائی' مَبْلَغُ مضاف' هُمْ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔

بِكُمْ إِذْ أَنشَأَكُم مِّنَ الْأَرْضِ وَإِذْ أَنتُمْ أَجِنَّةٌ فِي بُطُونِ

تم کو | جب | اس نے پیدا کیا تمہیں | زمین میں سے | اور جب تم | بچے تھے | پیٹوں میں

اچھی طرح جانتا ہے جب سے تم کو اس نے زمین سے پیدا کیا تھا اور جب تم اپنی ماؤں کے

أُمَّهَاتِكُمْ ۖ فَلَا تُزَكُّوا أَنفُسَكُمْ ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَىٰ ﴿٣٢﴾

اپنی ماؤں کے | پس مقدس نہ سمجھو | اپنے آپ کو | وہی | خوب جانتا ہے | اُسے جس نے | پرہیزگاری کی

پیٹ میں بچے تھے پس اپنے کو بڑا پاکیزہ مت جتایا کرو۔ وہی خوب جانتا ہے کہ پرہیزگار کون ہے۔

أَفَرَأَيْتَ الَّذِي تَوَلَّىٰ ﴿٣٣﴾ وَأَعْطَىٰ قَلِيلًا وَأَكْدَىٰ ﴿٣٤﴾ أَعِندَهُ

تو کیا تُو نے دیکھا؟ | جس نے | منہ پھیرلیا | اور اُس نے دیا | تھوڑا | اور | بند کردیا | کیا اُس کے پاس

کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے منہ پھیر لیا۔ اور تھوڑا سا (مال) دیا اور (پھر) ہاتھ کھینچ لیا۔ کیا اس کے پاس

عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرَىٰ ﴿٣٥﴾ أَمْ لَمْ يُنَبَّأْ بِمَا فِي صُحُفِ مُوسَىٰ ﴿٣٦﴾

علم غیب ہے | کہ وہ | دیکھ رہا ہے | کیا اس کو خبر نہیں پہنچی | ان (باتوں) کی | جو ہیں صحیفوں میں | موسیٰ کے

غیب کا علم ہے کہ وہ دیکھ رہا ہے۔ کیا اس کو اس کی خبر نہیں پہنچی جو موسیٰ کے صحیفوں میں ہیں۔

وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّىٰ ﴿٣٧﴾ أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ﴿٣٨﴾

اور ابراہیمؑ کے | جس نے | پورا کیا (اپنا عہد) | کہ نہیں اُٹھائے گا | کوئی بوجھ اٹھانے والا | بوجھ | دوسرے کا

اور نیز ابراہیمؑ کے (صحیفوں میں) جس نے وفاداری کا اظہار کیا۔ یہ کہ کوئی کسی کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔

وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ ﴿٣٩﴾ وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَىٰ ﴿٤٠﴾

اور کہ نہیں | انسان کے لئے | مگر جو | اُس نے کوشش کی | اور کہ | اُس نے کوشش کی | عنقریب | دیکھی جائے گی

اور یہ کہ ہر انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔ اور یہ کہ اس کی کوشش جلد ہی سامنے آجائے گی۔

ثُمَّ يُجْزَاهُ الْجَزَاءَ الْأَوْفَىٰ ﴿٤١﴾ وَأَنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الْمُنتَهَىٰ ﴿٤٢﴾

پھر | اس کو دیا جائے گا | بدلہ | پورا | اور کہ | آپ کے رب ہی کی طرف | سب کو پہنچنا ہے

پھر اس کو اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ اور یہ کہ (سب کو) آپ کے ربّ تک پہنچنا ہے۔

وَأَنَّهُ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَىٰ ﴿٤٣﴾ وَأَنَّهُ هُوَ أَمَاتَ وَأَحْيَا ﴿٤٤﴾ وَأَنَّهُ خَلَقَ

اور کہ وہی | ہنساتا ہے | اور رُلاتا ہے | اور کہ وہی | مارتا ہے | اور زندہ کرتا ہے | اور کہ اُسی نے | پیدا کیا

اور یہ کہ وہی ہنساتا اور رُلاتا ہے۔ اور یہ کہ وہی مارتا ہے اور وہی زندہ کرتا ہے۔ اور یہ کہ اُسی نے

الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ ﴿٤٥﴾ مِن نُّطْفَةٍ إِذَا تُمْنَىٰ ﴿٤٦﴾ وَأَنَّ

جوڑا | نر | اور مادہ کا | ایک نطفہ سے | جب | وہ (رحم میں) ڈالا جاتا ہے | اور کہ

نر اور مادہ کا جوڑا پیدا کیا ہے۔ (اور وہ بھی ایک) بوند سے جب وہ ٹپکائی جاتی ہے۔ اور یہ کہ اسی

عَلَيْهِ النَّشْأَةَ الْأُخْرَىٰ ﴿٤٧﴾ وَأَنَّهُ هُوَ أَغْنَىٰ وَأَقْنَىٰ ﴿٤٨﴾ وَأَنَّهُ هُوَ

اُسی کے ذمہ ہے | زندہ کرکے اُٹھانا | دوسری بار | اور کہ وہی | غنی کرتا ہے | اور سرمایہ دار کرتا ہے | اور کہ وہی ہے

(اللہ) کے ذمہ ہے دوسری بار پیدا کرنا۔ اور یہ کہ وہی غنی کرتا ہے اور وہی دولت دیتا ہے۔ اور یہ کہ وہی

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۲) جو لوگ کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے جدا رہتے ہیں۔ سوائے صغیرہ گناہوں اور نادانستہ آلودگی کے بیشک اللہ وسیع بخشش والا ہے ان کو اپنے فضل سے بخش دے گا اسی کو تمہارا سب حال اچھی طرح سے معلوم ہے جبکہ اس نے تمہارے جداول آدم علیہ السلام کو زمین سے پیدا کیا اور جبکہ تم اس کی نسل سے ابھی بچے ہی تھی اور ماؤں کے پیٹوں میں تھے اس وقت بھی وہ ہر لحہ تم سے خبردار تھا پس تم اپنے آپ کو پاک نہ سمجھو اور نیکی پر تکبر نہ کرو اسی کو خوب معلوم ہے کہ اخلاص کے ساتھ گناہوں سے کون بچا رہا۔

(۳۳) ولید بن مغیرہ نے اسلام قبول کیا' ایک کافر نے اس کو برا بھلا کہا کہ تُو گمراہ ہو گیا اور باپ دادا کا دین چھوڑ دیا اس نے کہا میں اللہ کے عذاب سے ڈر گیا اس شخص نے کہا کہ اگر اتنا مال مجھے دے اور اپنے باپ دادا کے دین میں واپس آجائے تو میں تیرے بدلے خدا کے عذاب کو اٹھالوں گا چنانچہ ولید اسلام سے پھر گیا اور اس کو کچھ مال دیا اور باقی نہ دیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی" کیا آپ نے ولید بن مغیرہ کو دیکھا جس نے دین اسلام کو چھوڑ کر دوبارہ شرک اختیار کیا۔

(۳۴) اور تھوڑا سا مال دیا اور باقی دینے میں کنجوسی کی۔

(۳۵) کیا اس نے علم غیب سے معلوم کر لیا ہے کہ جو کچھ اس ملامت کرنے والے نے کہا ہے وہ سچ ہے کہ وہ اس کا بوجھ اٹھا لے گا۔

(۳۶) کیا وہ نہیں جانتا جو کچھ حضرت موسیٰ کے صحیفوں میں لکھا ہے۔

(۳۷) اور جو کچھ حضرت ابراہیمؑ کے صحیفوں میں ہے (جس نے اللہ کے ساتھ اپنا وعدہ وفا کر دکھایا)۔

(۳۸) کہ کوئی شخص آخرت میں کسی دوسرے کا گناہ اپنے ذمے نہ لے گا۔

(۳۹) اور یہ کہ آدمی کو وہی ملتا ہے جو اس نے خود کمایا۔

(۴۰) اور یہ کہ جو کچھ اس نے کمایا وہ قیامت کے روز میزان میں دیکھ لیا جائے گا۔

(۴۱) اور اس کو اس کا پورا بدلہ دیا جائے گا۔

(۴۲) اور یہ کہ مرنے کے بعد قیامت میں سب کو اعمال کا جواب دینے کے لئے اللہ ہی کے حضور میں حاضر ہونا ہے۔

(۴۳) اور یہ کہ وہی خوشی اور غم کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔

(۴۴) اور یہ کہ وہی دنیا میں مارتا اور آخرت میں دوبارہ زندہ کر دے گا۔

(۴۵) اور یہ کہ وہی ہر دو جنس نر اور مادہ پیدا کر دیتا ہے۔

(۴۶) ایک نطفہ سے جبکہ وہ ماں کے رحم میں ٹپکایا جاتا ہے۔

(۴۷) اور یہ کہ وہی مردوں کو قیامت کے دن دوبارہ قبروں سے زندہ کر اٹھائے گا۔

(۴۸) اور یہ کہ وہی جسے چاہے غنی اور سرمایہ دار بنا دیتا ہے۔ اور جس سے چاہے چھین کر اُسے فقیر بنا دیتا ہے۔

افعال: لَمْ يُنَبَّأْ: اس کو خبر نہیں ہوئی' خبر نہیں دی گئی' اسے خبردار نہیں کیا گیا' مضارع مجہول منفی بہ لم بمعنی ماضی (واحد مذکر غائب)۔ وَفّٰى: اس نے پورا کیا' اس نے پورا اتارا' وفا کیا' پورا پورا دیا' حق ادا کر دیا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ اَبْكٰى: اس نے رلایا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ اَضْحَكَ: اس نے ہنسایا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ اَقْنٰى: اس نے خزانہ دیا' اس نے فقیر بنایا' ماضی (واحد مذکر غائب) مزید تفصیل کے لئے لغت۔ اَمَاتَ: اس نے مار ڈالا' موت دی' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ تُمْنٰى: وہ ٹپکائی جاتی ہے' وہ ڈالی جاتی ہے' مضارع مجہول (واحد مونث غائب)۔

اسماء: لَمَمٌ: چھوٹے گناہ' گناہ کے نزدیک جانا۔ اَجِنَّةٌ: بچے جو پیٹ میں ہوں' پیٹ کے بچے' جَنِينٌ واحد۔ مُنْتَهٰى: آخر پہنچنا' مصدر میمی۔

رَبُّ الشِّعْرٰى ﴿۴۹﴾ وَ اَنَّهٗۤ اَهْلَكَ عَادَا ِ الْاُوْلٰى ﴿۵۰﴾ وَ ثَمُوْدَا

رب | شعریٰ (ستارے) کا | اور کہ اُسی نے | ہلاک کیا | عاد | اول کو | اور ثمود کو

شعریٰ (ستارے) کا ربّ ہے۔ اور یہ کہ اسی نے عادِ اول (یعنی قومِ ہود) کو ہلاک کیا۔ اور ثمود کو بھی

فَمَآ اَبْقٰى ﴿۵۱﴾ وَ قَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ

پس اس نے باقی نہ چھوڑا | اور قوم نوح کو | اس سے پہلے | بیشک وہ | تھے ہی | زیادہ ظالم

پھر کسی کو باقی نہ چھوڑا۔ اور ان سے بھی پہلے قومِ نوح کو (ہلاک کیا) کیونکہ وہ بڑے ظالم اور سرکش

وَ اَطْغٰى ﴿۵۲﴾ وَ الْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ﴿۵۳﴾ فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ﴿۵۴﴾ فَبِاَیِّ

اور زیادہ سرکش | اور الٹنے والی بستیوں کو | دے مارا | تو اس کو ڈھانپ لیا | جس نے ڈھانپ لیا | پس کون کونسی

تھے۔ اور (قومِ لوطؑ کی) الٹی بستیوں کو دے پٹکا۔ پھر ان کو گھیر لیا جس چیز نے کہ گھیر لیا۔ پس (اے انسان)

اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿۵۵﴾ هٰذَا نَذِیْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿۵۶﴾

نعمت میں | اپنے رب کی | تو شک کرے گا | یہ | ایک ڈرانے والا ہے | پہلے ڈرانے والوں میں سے

تو اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلائے گا۔ یہ نبیؐ پہلے ڈرانے والوں کے سلسلے کا ہی ایک ڈرانے والا ہے۔

اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ﴿۵۷﴾ لَیْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ﴿۵۸﴾

قریب آ گئی | قریب آنے والی | نہیں | اس کا | سوائے | اللہ کے | دور کرنے والا

وہ (قیامت کی) آنے والی (گھڑی) آ پہنچی۔ جس کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ہٹانے والا نہیں۔

اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ تَعْجَبُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَ تَضْحَكُوْنَ وَ لَا تَبْكُوْنَ ﴿۶۰﴾

پس کیا اس بات سے | تم تعجب کرتے ہو | اور تم ہنستے ہو | اور تم روتے نہیں

بھلا کیا تم کو اس بات پر تعجب ہے۔ اور تم ہنستے ہو اور روتے نہیں۔

وَ اَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ﴿۶۱﴾ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَ اعْبُدُوْا ﴿۶۲﴾ ۩

اور تم | غافل ہو | پس تم سجدہ کرو | اللہ کے آگے | اور عبادت کرو

اور تم غفلت میں پڑے ہو۔ پس اللہ تعالیٰ ہی کو سجدہ کرو اور بندگی کرو۔

سُوْرَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ خَمْسٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وَّ خَمْسُوْنَ اٰیَةً وَّ ثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ قمر مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | پچپن آیتیں اور تین رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ انْشَقَّ الْقَمَرُ ﴿۱﴾ وَ اِنْ یَّرَوْا اٰیَةً یُّعْرِضُوْا

قریب آ گئی | قیامت | اور پھٹ گیا | چاند | اور اگر وہ دیکھتے ہیں | کوئی نشانی | تو وہ منہ پھیر لیتے ہیں

(قیامت کی) گھڑی قریب آ پہنچی اور چاند پھٹ گیا۔ اور اگر یہ لوگ کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو اسے ٹال دیتے ہیں

وَ یَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ﴿۲﴾ وَ كَذَّبُوْا وَ اتَّبَعُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ

اور کہتے ہیں | کہ یہ جادو ہے | جو ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے | اور انہوں نے جھٹلایا | اور پیروی کی | اپنی خواہشوں کی

اور کہتے ہیں کہ یہ جادو ہے جو ہمیشہ سے چلا آتا ہے اور انہوں نے (پیغمبر کو) جھٹلایا اور اپنی خواہشوں پر چلتے رہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۹) اور یہ کہ وہی مالک ہے ستارہ **شعریٰ** کا جس کی بنی خزاعہ عبادت کرتے تھے۔ یعنی ستارے بھی تو اللہ ہی کے حکم کے تابع ہیں وہ کب لائق عبادت ہیں؟

(۵۰) اور یہ کہ اسی قادر مطلق نے پہلی قوم عاد (قوم ھود) کو ہلاک کیا۔

(۵۱) اور قوم ثمود کو بھی ہلاک کر کے ان کا نام ونشان مٹا دیا۔

(۵۲) اور ان سب سے پہلے قوم نوحؑ کو' جو واقعی بڑے ظالم اور سرکش تھے طوفان میں غرق کر کے ہلاک کیا۔

(۵۳) اور قوم لوطؑ کی بستی سدوم کو اس طرح ہلاک کیا کہ جبرئیل نے اللہ کے حکم سے اس کو آسمان کی طرف اٹھا کر زمین پر اوندھا دے مارا۔

(۵۴) پھر پتھروں کی بارش سے ان پر سخت تباہی آئی۔

(۵۵) پس اے مخاطب ایسے ایسے ظالم مفسدوں کا تباہ کر ڈالنا بھی اللہ کا بھاری احسان ہے کیا تم اس کے ان بیشمار احسانات میں ہمیشہ شک ہی کرتے رہو گے؟

(۵۶) یہ ہمارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان گذشتہ پیغمبروں کی طرح نافرمانوں کو خدا کے عذاب سے ایک ڈرانے والے ہیں۔

(۵۷) آنے والی (قیامت) تو بالکل قریب آ پہنچی۔

(۵۸) جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں روک سکتا۔

(۵۹) کیا تم اس کے آنے کے متعلق تعجب کر رہے ہو؟

(۶۰) اور ہنسی مذاق میں مشغول ہو' اور اس کے خوف سے روتے نہیں اور اس کے لئے تیاری نہیں کرتے؟

(۶۱) اور اس سے غافل ہو کر کھیل کود میں لگے ہوئے ہو۔

(۶۲) پس اللہ کی جناب میں سجدہ کرو اور اس کی عبادت کرو۔

سورۂ القمر

چونکہ اس سورت میں **انشقاق قمر** کا بیان ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) قیامت کی گھڑی قریب آ پہنچی اور اس کی ایک علامت بھی ظاہر ہو چکی کہ چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا۔ (ف) چاند کا پھٹنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا روشن معجزہ ہے جو صحیحین سے ثابت ہے اس کی مختصر کیفیت یہ ہے کہ اہل مکہ نے آپؐ سے یہ معجزہ طلب کیا تو خدا کے حکم سے آپؐ کی انگلی کے اشارے سے چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا۔ ''تاریخ فرشتہ'' کے مطابق ہندوستان میں راجہ ''ملیبار'' اسی واقعہ کو دیکھ کر اسلام لایا تھا۔ یہ واقعہ ہجرت سے پہلے حاجیوں کے ہجوم میں منیٰ کے میدان میں پیش آیا تھا۔ (تفسیر عثمانی بالاختصار)

(۲) ان کفار مکہ کی عادت ہے کہ کوئی معجزہ بھی دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ تو جادو ہے جو ہمیشہ سے مدعیان نبوت ہمیشہ کرتے چلے آئے ہیں۔

افعال: اَبْـقٰـی: (کسی کو) باقی (نہ) چھوڑا' اس نے باقی رکھا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ اَزِفَـتْ: آ پہنچی' وہ نزدیک ہوئی' ماضی (واحد مونث غائب)۔ تَتَـمَـارٰی: تو جھگڑا کرتا ہے' تو شک کرے گا' مضارع (واحد مذکر حاضر)۔ غَشّٰـا: چھپالیا' چھا گیا' اڑھا دیا' ڈھانک دیا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ اِقْتَـرَبَـتْ: وہ پاس آ لگی' نزدیک ہو گئی' ماضی (واحد مونث غائب)۔ اِنْشَقَّ: وہ پھٹ گیا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ تَبْـكُـوْنَ: تم روتے ہو' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ تَـعْـجَبُـوْنَ: تم تعجب کرتے ہو' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ يُعْرِضُوْا: وہ منہ پھیر لیتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: اَلْآءِ: احسانات' نعمتیں' اِلْيٌ واحد۔ اَطْغٰی: زیادہ شریر' بہت سرکش' افعل تفضیل کا صیغہ۔ كَاشِفَةٌ: کھولنے والی' دور کرنے والی' اسم فاعل (واحد مونث)۔ مُـؤْتَـفِكَـةَ: الٹی ہوئی (بستی یا بستیاں)' اسم فاعل (واحد مونث)۔ سٰـمِدُوْنَ: کھیل کرنے والے' غافل ہونے والے' تکبر سے سر اٹھانے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ مُسْتَـمِـرٌّ: چلا آنے والا' جاری' قدیمی' ہمیشہ کا' مضبوط' اسم فاعل (واحد مذکر)۔

وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ﴿٣﴾ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ﴿٤﴾
اور ہر کام کے لئے | ایک وقت مقرر ہے | اور بیشک آ گئی ان کے پاس | وہ خبریں | جن میں | عبرت ہے
اور ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے اور ان کے پاس بہت سی ایسی خبریں پہنچ چکی ہیں' جن میں عبرت ہے

حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ﴿٥﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ
دانائی (کی بات) | پوری | پس کام نہ آئے | ڈراوے | پس تم منہ پھیر لو | ان سے | جس دن | پکارے گا
سرتا سر دانائی کی باتیں ہیں لیکن ڈرانے والی باتیں ان کیلئے مفید نہیں ہوئیں۔ پس آپ ان سے اپنی توجہ ہٹالیں۔ جس دن ایک پکارنے

الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ ﴿٦﴾ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ
پکارنے والا | ایک ناگوار چیز کی طرف | نیچی کئے ہوئے | اپنی آنکھیں | وہ نکلیں گے | قبروں سے
والا ایک ناگوار چیز کی طرف بلائے گا۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی اور وہ قبروں سے یوں نکل پڑیں گے

كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ﴿٧﴾ مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ ۭ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ
گویا کہ وہ | ٹڈیاں ہیں | پھیلی ہوئی | دوڑتے ہوئے | پکارنے والے کی طرف | کہیں گے | کافر
گویا کہ وہ ٹڈیاں ہیں جو پھیل گئی ہیں۔ اس پکارنے والے کی طرف دوڑے چلے جا رہے ہوں گے اور کافر کہتے ہوں گے

هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ﴿٨﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا
یہ دن ہے | بڑا سخت | جھٹلایا تھا | ان سے پہلے | قوم نوح نے (بھی) | پس انہوں نے جھٹلایا | ہمارے بندے کو
یہ بڑا سخت دن ہے۔ ان سے پہلے نوح کی قوم نے تکذیب کی یعنی ہمارے بندے (نوح) کو جھٹلایا

وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ﴿٩﴾ فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ
اور کہنے لگے | دیوانہ ہے | اور اسے جھڑک دیا گیا | پس اس نے پکارا | اپنے رب کو | کہ میں | مغلوب ہوں
اور کہا کہ یہ دیوانہ ہے اور ان کو جھڑکا بھی گیا۔ پھر نوح نے اپنے ربّ کو پکارا (اور التجا کی) کہ میں عاجز آ گیا ہوں

فَانْتَصِرْ ﴿١٠﴾ فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَاۗءِ بِمَاۗءٍ مُّنْهَمِرٍ ﴿١١﴾ وَّفَجَّرْنَا
پس تو بدلہ لے | پس ہم نے کھول دیئے | دروازے | آسمان کے | پانی | موسلا دھار سے | اور جاری کر دیئے ہم نے
پس تو (ہی ان سے) بدلہ لے۔ پھر ہم نے آسمان سے موسلا دھار بارش کے دہانے کھول دیئے۔ اور زمین سے (پانی کے)

الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَاۗءُ عَلٰٓي اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ﴿١٢﴾ وَحَمَلْنٰهُ
زمین سے | چشمے | پھر مل گیا | پانی | ایک بات پر | جو مقدر ہو چکی تھی | اور ہم نے سوار کیا اس کو
چشمے بہا دیئے پھر (زمین و آسمان کا) پانی ایک پہلے سے مقرر شدہ امر کے لئے آپس میں مل گیا اور ہم نے (نوح) کو

عَلٰي ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ﴿١٣﴾ تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا ۚ جَزَاۗءً لِّمَنْ
(کشتی) پر جو | تختوں | اور کیلوں والی تھی | چلتی تھی | ہماری آنکھوں کے سامنے | جزا دینے کو | اُسے
ایک تختوں اور کیلوں والی (کشتی) پر سوار کیا جو ہماری نگرانی میں چلتی تھی۔ یہ اس (پیغمبر کے) انتقام کے لئے

كَانَ كُفِرَ ﴿١٤﴾ وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿١٥﴾ فَكَيْفَ كَانَ
جس کا انکار کیا گیا تھا | اور بیشک چھوڑ دیا ہم نے اس کو | ایک نشانی بنا کر | تو کیا ہے | کوئی نصیحت پکڑنے والا | پس کیسا تھا
کیا گیا جس کا انکار کیا گیا تھا۔ اور یقیناً ہم نے اس کو ایک نشانِ عبرت بنا دیا پھر کوئی ہے جو سوچے سمجھے۔ پھر (دیکھو) میرا عذاب

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳) انہوں نے رسول اللہ اور آپ کے اس معجزہ شق القمر کو جھٹلایا اور اپنی نفسانی خواہش پر چل کر اسے جادو کہا' اور ان پر عذاب کا حکم پہلے ہی صادر ہو چکا ہے' اپنے وقت پر ہو کر رہے گا۔

(۴) ان کفارِ مکہ کے پاس قرآن میں سرکش قوموں کی تباہی اور آخرت میں ان کے عذاب کے متعلق وہ خبریں آ چکی ہیں۔ جن میں عقلمند کے لئے کفر سے باز رہنے کی کافی نصیحت موجود ہے۔

(۵) اس میں پوری عقلمندی کی بات ہے' لیکن یہ ڈراوے ان کے لئے کچھ بھی فائدہ مند نہیں۔

(۶) پس ان کو اسی حالت میں رہنے دیجئے۔ جس دن (قیامت میں) اسرافیلؑ صُور پھونک کر سب کو ایک ہولناک چیز یعنی حساب کتاب کے لئے محشر کی طرف پکاریں گے۔

(۷) تو شرم اور خوف کے مارے قبروں سے آنکھیں نیچی کئے ہوئے نکل کر ٹڈی دل کی طرح پھیل پڑیں گے۔

(۸) اور بلانے والے کی طرف بھاگے جا رہے ہوں گے اور کہہ رہے ہوں گے کہ یہ تو بڑا سخت دن ہے۔

(۹) ان سے پہلے قوم نوحؑ نے بھی حضرت نوح علیہ السلام کو جھٹلایا تھا پس انہوں نے آپؑ کو جھوٹا بتایا اور دیوانہ کہا اور جھڑک دیا کہ اگر تو باز نہ آیا تو تجھے پتھر مار کر ہلاک کر دیا جائے گا۔

(۱۰) پس حضرت نوح علیہ السلام نے تنگ آ کر بددعا کی کہ اے میرے مولیٰ! میں ہار گیا ہوں سو تو خود ہی ان سے انتقام لے۔

(۱۱) آپؑ کی دعا منظور ہوئی اور ہم نے آسمان سے زوردار بارش برسائی۔

(۱۲) اور زمین سے چشمے جاری کر دیئے پھر نیچے اور اوپر کا سب پانی ان کی ہلاکت اور تباہی اور ڈبونے کے لئے آپس میں مل کر بہت بڑا طوفان بن گیا' جو پہلے سے مقدر ہو چکا تھا۔

(۱۳) اور حضرت نوح علیہ السلام کو حکم ہوا کہ لکڑی تختوں کو باہم کیلوں سے جوڑ کر کشتی بنایئے اور اس پر سوار ہو جایئے۔

(۱۴) جو اس عذاب کے طوفان میں ہماری حفاظت میں چلی جا رہی تھی تاکہ حضرت نوحؑ کو اس صبر کا بدلہ دیا جائے جو آپؑ نے کفار کے انکار اور جھٹلانے پر کیا تھا۔

(۱۵) اور طوفان کے واقعہ کو تاریخی طور پر لوگوں کے لئے نشانِ عبرت بنا کر رکھا پس کوئی عقلمند ہے جو اس سے نصیحت حاصل کرے؟ (ف) مروی ہے کہ وہ کشتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور تک جُودی پہاڑ پر موجود تھی جسے اس امت کے لوگوں نے بچشم خود دیکھا اور عصر حاضر میں بھی برفانی چوٹیوں کے اندر اس کے آثار پائے جانے کی اطلاعات ہیں۔ جو پہاڑی مہم جو افراد نے دریافت کی ہیں۔

افعال: اِنْتَصِرْ: تو بدلہ لے' امر (واحد مذکر حاضر)۔ اُزْدُجِرَ: وہ جھڑکا گیا' ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔ حَمَلْنٰهُ: ہم نے اس کو چڑھالیا' سوار کر لیا' ماضی (جمع متکلم) 'ہُ' ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ قُدِرَ: مقرر کر دیا گیا' ازل میں مقرر کر دیا گیا' ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔ كُفِرَ: اس کا انکار کیا گیا' اس کی قدر نہ کی گئی' ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: خُشَّعًا: عاجزی کرنے والے' خشوع کرنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ مُزْدَجَرٌ: ڈانٹ' نصیحت' جھڑکی یا جھڑکنے اور روکنے کا مقام' مصدر میمی یا ظرف مکان۔ مُسْتَقِرٌّ: قرار پکڑنے والا' ٹھہرنے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ مُنْتَشِرٌ: پراگندہ' پھیلا ہوا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ نُكُرٍ: انجان چیز' نامرغوب' برا' مراد حساب جس کی سختی اور ہول کی وجہ سے لوگ اسے نامرغوب جانیں گے۔ عَسِرٌ: دشوار' سخت' مشکل' صفت مشبہ کا صیغہ۔ مَغْلُوْبٌ: دبایا ہوا' عاجز' اسم مفعول (واحد مذکر)۔ مُنْهَمِرٍ: خوب برسنے والا' موسلا دھار' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ دُسُرٍ: کیلیں' میخیں' دِسَارٌ واحد۔ مُدَّكِرٍ: نصیحت کو یاد رکھنے والا' دل سے قبول کرنے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔

عَذَابِیْ وَنُذُرِ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ ﴿۱۷﴾
میرا عذاب | اور میرا ڈرانا | اور ہم نے آسان کردیا ہے | قرآن کو | نصیحت کیلئے | پس کیا ہے؟ | کوئی نصیحت حاصل کرنے والا
اور میرا ڈرانا کیسا ہوا۔ اور ہم نے قرآن کو (لوگوں کے) سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے تو ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا؟

کَذَّبَتْ عَادٌ فَکَیْفَ کَانَ عَذَابِیْ وَنُذُرِ ﴿۱۸﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا
جھٹلایا تھا | قوم عاد نے (بھی) | پس کیسا تھا | میرا عذاب | اور میرا ڈرانا | بیشک ہم نے بھیجی
عاد نے جھٹلایا تھا۔ (سو دیکھو کہ) میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا ہوا۔ بیشک ہم نے ان پر ایک تخت

عَلَیْھِمْ رِیْحًا صَرْصَرًا فِیْ یَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿۱۹﴾ تَنْزِعُ النَّاسَ
ان پر | آندھی | تخت | دن میں | نحوست کے | دائمی | اکھاڑ پھینکتی تھی | لوگوں کو
آندھی بھیجی' ایسے منحوس دن میں جس کی نحوست کسی طرح نہیں ٹلتی۔ جس نے لوگوں کو اس طرح اکھاڑ مارا

کَاَنَّھُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴿۲۰﴾ فَکَیْفَ کَانَ عَذَابِیْ وَنُذُرِ ﴿۲۱﴾
گویا کہ وہ | جڑیں ہیں | کھجور کی | اکھڑی ہوئی | تو کیسا تھا | میرا عذاب | اور میرا ڈرانا
گویا وہ کھجور کے جڑ سے اکھڑے ہوئے تنے ہیں۔ پس (دیکھو کہ) میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا ہوا۔

وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ ﴿۲۲﴾ ع کَذَّبَتْ ع ۲۲ ۸
اور ہم نے آسان کردیا ہے | قرآن کو | نصیحت کے لئے | تو کیا ہے؟ | کوئی نصیحت حاصل کرنے والا | جھٹلایا تھا
اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے' پھر ہے کوئی نصیحت لینے والا؟ ثمود نے بھی

ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ﴿۲۳﴾ فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ
قوم ثمود نے (بھی) | ڈرانے والوں کو | پس وہ کہنے لگے | کیا ایسے آدمی کی | جو ہم میں سے | ایک ہے | ہم پیروی کریں
پیغمبروں کو جھٹلایا۔ انہوں نے کہا کہ کیا ہم اپنے ہی جیسے ایک انسان کی پیروی کریں

اِنَّآ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿۲۴﴾ ءَاُلْقِیَ الذِّکْرُ عَلَیْهِ
بیشک ہم تو | اس وقت (ہوں گے) | گمراہی میں | اور جنون میں | کیا نازل ہوئی ہے | وحی | اسی پر
(اگر ایسا کریں تو) ہم گمراہی اور جنون میں پڑ جائیں گے۔ کیا ہم سب میں سے صرف اسی پر وحی نازل

مِنْۢ بَیْنِنَا بَلْ ھُوَ کَذَّابٌ اَشِرٌ ﴿۲۵﴾ سَیَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْکَذَّابُ
ہم میں سے | بلکہ | وہ | بڑا جھوٹا | خود پسند ہے | وہ عنقریب جان لیں گے | کل | کہ کون | بڑا جھوٹا
ہوئی ہے بلکہ وہ جھوٹا ہے اور خود پسند ہے ان (کفار) کو کل (یعنی جلد ہی) معلوم ہو جائے گا کہ جھوٹا

الْاَشِرُ ﴿۲۶﴾ اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّھُمْ فَارْتَقِبْھُمْ وَاصْطَبِرْ ﴿۲۷﴾
خود پسند ہے | بیشک ہم | بھیجنے والے ہیں | یہ اونٹنی | ان کی آزمائش کے لئے | پس انتظار کر ان کا | اور صبر کر
متکبر کون ہے ہم ان کی آزمائش کے لئے ایک اونٹنی بھیجتے ہیں پھر تم انہیں دیکھتے رہنا اور صبر سے کام لینا۔

وَنَبِّئْھُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَیْنَھُمْ کُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿۲۸﴾
اور انہیں خبر دے | کہ یہ پانی | تقسیم کردیا گیا ہے | ان کے درمیان | ہر ایک کو | پینے کی باری پر | حاضر ہونا چاہئے
اور (اے صالح) ان کو آگاہ کر دو کہ ان کے درمیان پانی کی تقسیم کر دی گئی ہے ہر فریق اپنی باری پر حاضر ہوا کرے گا۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۶) پس غور کرو کہ ہمارا عذاب اور ڈرانا کیسا سخت تھا۔

(۱۷) اور قرآن میں جتنے مضامین نصیحت سے متعلق ہیں ان کا اسلوب بیان ہم نے بالکل آسان رکھا ہے کہ جو بھی نصیحت حاصل کرنا چاہے بآسانی سمجھ سکے تو کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے؟

(۱۸) اسی طرح قوم عاد نے بھی حضرت ہود علیہ السلام کو جھٹلایا تو انہیں آندھی کے عذاب سے ہلاک کیا گیا۔ پس غور کرو میرا عذاب اور ڈرانا کیسا سخت تھا؟

(۱۹) کیونکہ ہم نے ان پر سات رات اور آٹھ روز تک مسلسل سخت آندھی کا طوفان نازل کیا جو ان کی ہلاکت تک گویا مسلسل ایک ہی مصیبت کا دن تھا۔

(۲۰) وہ ان قد آور اور تومند لوگوں کو اس طرح اکھاڑ اکھاڑ کر پھینک رہی تھی کہ گویا کھجور کے تنوں کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینکا جارہا ہو۔

(۲۱) پس غور کرو ہمارا عذاب اور ڈرانا کیسا سخت تھا۔

(۲۲) اور ہم نے تو قرآن کی نصیحتوں کا طرز بیان بالکل آسان رکھا ہے کہ جس کو ان سے نصیحت حاصل کرنا مقصود ہو وہ ان کو بآسانی سمجھ سکے، تو کوئی نصیحت قبول کرنے والا ہے؟

(۲۳) اسی طرح قوم ثمود نے بھی حضرت صالحؑ کو جھٹلا کر گویا سب رسولوں کو جھٹلایا۔

(۲۴) پس وہ کہنے لگے کہ ہم تو ایسے شخص کی پیروی نہ کریں گے جو ہم میں سے ایک معمولی آدمی ہے، ورنہ ہم تو گمراہ اور مجنون ہوں گے۔

(۲۵) کیا ہم میں سے صرف وہی اس قابل تھا کہ اس پر ہماری ہدایت اور نصیحت کے لئے وحی نازل کی گئی ایسا نہیں ہوسکتا بلکہ وہ جھوٹا اور ڈینگیں مارنے والا ہے کہ خدا کا رسول بنتا ہے۔

(۲۶) خیر، بہت جلد خدا کا عذاب آنے پر سب حقیقت کھل جائے گی کہ کون جھوٹا ڈینگیں مارنے والا ہے حضرت صالحؑ یا وہ لوگ خود۔

(۲۷) چنانچہ انہوں نے حضرت صالحؑ سے ضد کی کہ وہ اپنی نبوت کی نشانی کے طور پر پہاڑ کی سرخ چٹان سے دس مہینے کی حاملہ اونٹنی نکال کھڑی کرے تو حضرت صالحؑ کو حکم ہوا کہ ہم ان کی آزمائش کے لئے اسی چٹان سے اونٹنی نکال کر ان کے سامنے بطور معجزہ بھیج رہے ہیں پس آپ ان کا انتظار کیجئے کہ وہ کیا کرتے ہیں اور ان کی تکلیف پہنچانے پر صبر کیجئے۔

(۲۸) اور انہیں سمجھا دیجئے کہ پانی کے ذخیرے پر ایک دن اونٹنی اور ایک دن ان لوگوں کو، باری باری سے حاضر ہونا چاہئے۔ حضرت شاہ عبدالقادرؒ لکھتے ہیں: وہ اونٹنی جس پانی پر جاتی، سب جانور بھاگتے، تو اللہ نے باری ٹھہرادی۔ ایک دن وہ جائے، ایک دن سب جانور۔

افعال: یَسَّرْنَا: ہم نے آسان کردیا ہے، ماضی (جمع متکلم)۔ تَنْزِعُ: وہ اکھاڑ پھینکتی ہے، تھی، گرا ڈالتی تھی، مضارع (واحد مونث غائب)۔ اِرْتَقِبْھُمْ: تو ان کا انتظار کر، تو ان کو دیکھتا رہ، امر (واحد مذکر حاضر) ھُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: مُنْقَعِرٍ: جڑ سے اکھڑا ہوا، اسم فاعل (واحد مذکر)۔ نَحْسٍ: منحوس، بدبخت، نحوست، بدنصیبی۔ اَشِرٌ: بڑائی مارنے والا، بہت زیادہ اترانے والا، صفت مشبہ۔ سُعُرٍ: سودا، جنون، بےعقلی، آگ کی گرمی۔ مُحْتَضَرٌ: حاضر کیا ہوا، مراد پانی کی وہ باری جس پر سب حصہ دار موجود ہوں، اسم مفعول (واحد مذکر)۔

فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ﴿۲۹﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِىْ

پس پکارا انہوں نے | اپنے ساتھی کو | تو اس نے ہاتھ ڈالا | اور کونچیں کاٹ دیں | تو کیسا تھا | میرا عذاب

پھر انہوں نے اپنے (بدبخت) ساتھی کو بلایا اُس نے (اونٹنی کو) پکڑ کر اس کے پاؤں کاٹ ڈالے سو (دیکھ لو) کہ پھر میرا عذاب

وَنُذُرِ ﴿۳۰﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ

اور میرا ڈرانا | بیشک ہم نے بھیجی تھی | اُن پر | زور کی آواز | ایک ہی | تو وہ ہو گئے | روندی ہوئی باڑ کی طرح

اور میرا ڈرانا کیسا ہوا۔ ہم نے ان پر ایک ہی زوردار چیخ کا عذاب بھیج دیا پھر اس طرح (ہلاک) ہو کر رہ گئے جیسے کانٹوں کی

الْمُحْتَظِرِ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۳۲﴾

باڑ لگانے والے کی | اور ہم نے آسان کر دیا ہے | قرآن | نصیحت کے لئے | پس کیا ہے | (کوئی) نصیحت حاصل کرنے والا؟

روندی ہوئی باڑ کا چورا۔ اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے پھر کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے؟

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍ بِالنُّذُرِ ﴿۳۳﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا

جھٹلایا تھا | قوم لوطؑ نے (بھی) | ڈرانے والوں کو | بیشک ہم نے | بھیجی | ان پر | پتھروں والی آندھی

لوطؑ کی قوم نے بھی پیغمبروں کی تکذیب کی۔ ہم نے ان پر پتھروں سے لدی ہوئی آندھی چلا دی

اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ﴿۳۴﴾ نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا كَذٰلِكَ

سوائے | لوطؑ کے گھر والوں کے | ہم نے نجات دی ان کو | صبح سویرے | فضل کر کے | اپنی طرف سے | اسی طرح

سوائے لوطؑ کے گھر والوں کے کہ ہم نے اُن کو صبح کے وقت بچا لیا۔ محض اپنے فضل (و کرم) سے۔ اسی طرح

نَجْزِىْ مَنْ شَكَرَ ﴿۳۵﴾ وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿۳۶﴾

ہم بدلہ دیتے ہیں | اس کو جو | شکر کرے | اور بیشک | اُس نے ڈرایا انہیں | ہماری پکڑ سے | تو وہ شک کرنے لگے | ڈرانے میں

ہم ان کو جزا دیتے ہیں جو شکر گزاری کریں۔ لوطؑ نے ان کو ہماری گرفت سے ڈرایا بھی تھا پھر انہوں نے اس ڈراوے میں شک وشبہ کیا۔

وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَآ اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِىْ وَنُذُرِ ﴿۳۷﴾

اور انہوں نے اس سے لینا چاہا | اس کے مہمانوں کو | تو ہم نے مٹا دیں | اُن کی آنکھیں | پس چکھو | میرا عذاب | اور میرا ڈرانا

اور ان سے ان کے مہمانوں کو (برے ارادوں کے تحت) لے لینا چاہا تو ہم نے ان کی آنکھیں مٹا دیں کہ اب میرے عذاب اور میرے

وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿۳۸﴾ فَذُوْقُوْا عَذَابِىْ وَنُذُرِ ﴿۳۹﴾

اور بیشک | صبح کو آ پڑا اُن پر | سویرے | ایک عذاب | نہ ٹلنے والا | پس چکھو | میرا عذاب | اور میرا ڈرانا

ڈرانے کا مزہ چکھو۔ اور صبح سویرے ہی ان پر دائمی عذاب آ پہنچا۔ کہ میرے عذاب اور میرے ڈرانے کا مزہ چکھو۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۴۰﴾ وَلَقَدْ جَآءَ

اور بیشک ہم نے آسان کر دیا ہے | قرآن کو | نصیحت کے لئے | تو کیا ہے | کوئی نصیحت حاصل کرنے والا | اور بیشک | آئے

اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے پھر ہے کوئی جو نصیحت حاصل کرے؟ اور آلِ فرعون کے پاس

اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿۴۱﴾ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ

قوم فرعون کے پاس (بھی) | ڈرانے والے (رسول) | انہوں نے جھٹلایا | ہماری سب نشانیوں کو | تو ہم نے پکڑ لیا انہیں | پکڑنا

ڈر سنانے والے (پیغمبر) پہنچے۔ انہوں نے ہماری تمام نشانیوں کو جھٹلایا۔ پھر ہم نے ان کو (ایسی سخت) گرفت میں لیا جیسے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۹) پس انہوں نے ایک بدکار عورت (جس کے سب سے جانور پانی پیتے تھے) کے آشنا کو بلوا کر اسے ترغیب دی تو اس نے تلوار ہاتھ میں لے کر اونٹنی کی کانچیں (پاؤں کی رگیں) کاٹ ڈالیں۔

(۳۰) پس ہمارا عذاب اور ڈرانا کیسا سخت تھا؟

(۳۱) کہ ہمارے حکم سے جبرئیل نے ایک چیخ ماری جس سے وہ اس طرح مر کر چکنا چور ہو گئے جس طرح کھیت کے گرد سوکھی کانٹے دار شاخیں لگائی جاتی ہیں اور وہ کچھ دن میں چورا چورا ہو جاتی ہیں۔

(۳۲) اور ہم نے قرآن کی نصیحتوں کا طرز بیان بالکل آسان رکھا ہے تاکہ جس کو ان سے نصیحت حاصل کرنی مطلوب ہو وہ بآسانی سمجھ سکے۔

(۳۳) اسی طرح قوم لوطؑ نے بھی حضرت لوطؑ علیہ السلام کی تکذیب کر کے گویا سارے رسولوں کی تکذیب کی تھی۔

(۳۴) تو ہم نے حضرت لوط علیہ السلام کے گھر والوں کو چھوڑ کر ان سب پر پتھروں کی بارش برسائی اور حضرت لوطؑ کے گھر والوں کو صبح کے وقت اس عذاب سے نجات بخشی۔

(۳۵) یہ ہمارا ان پر فضل و کرم تھا اسی طرح جو بھی اللہ کی نعمتوں کا شکر کرتا ہے اللہ اسے نیک بدلہ دیتا ہے۔

(۳۶) حالانکہ حضرت لوط علیہ السلام ان کو ہماری پکڑ سے ڈرا چکے تھے مگر وہ ان ڈراووں کی نسبت ہمیشہ شک ہی کرتے رہے۔

(۳۷) اور عذاب کے فرشتے جو خوبصورت لڑکوں کی شکل میں ان کے پاس آئے ہوئے تھے ان کی قوم کے لوگ بری نیت سے ان کا مطالبہ کرنے لگے تو ہم نے ان لوگوں کو اندھا کر دیا اور ادھر ادھر ٹکریں مارنے لگے تاکہ ان کو خدا کے عذاب اور وعید کا مزا چکھایا جائے۔

(۳۸) اور صبح سویرے ان پر ایک سخت عذاب آنازل ہوا جو ٹلنے والا نہ تھا اور وہ یہ تھا کہ ان کی بستیاں الٹ دی گئیں اور ان پر پتھروں کی بارش کی گئی۔

(۳۹) تاکہ عذاب اور وعید الٰہی کا مزہ ان کو چکھایا جائے۔

(۴۰) اور ہم نے قرآن کی نصیحتوں کا طرز بیان ایسا رکھا ہے کہ نصیحت کا چاہنے والا بآسانی سمجھ سکے۔

(۴۱) اور یقیناً قوم فرعون کے پاس بھی عذابِ الٰہی سے ڈرانے والے حضرت موسیٰ کے معجزے آچکے تھے۔

افعال: تَعَاطٰى: اس نے دست درازی کی، اس نے ہاتھ چلایا، اس نے پکڑا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ عَقَرَ: اس نے کونچیں کاٹ دیں، پاؤں کاٹ دیئے، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ تَمَارَوْا: انہوں نے جھگڑا کیا، انہوں نے شک کیا، ماضی (جمع مذکر غائب)۔ رَاوَدُوْهُ: انہوں نے اس سے گفت وشنید کی، انہوں نے اس کو پھسلایا، ماضی (جمع مذکر غائب)، ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ صَبَّحَهُمْ: صبح کو ان پر آ پڑا، ماضی (واحد مذکر غائب)، ھُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: مُحْتَظِرِ: اپنے لئے باڑہ بنانے والا، کانٹوں کی باڑھ لگانے والا، اسم فاعل (واحد مذکر)۔ هَشِيْمِ: بھوسہ، سوکھی گھاس، پائمال، صفت مشبہ بمعنی اسم مفعول۔ بَطْشَتَنَا: ہماری پکڑ، ہمارا پکڑنا، بَطْشَةَ مضاف، نَا (ضمیر جمع متکلم) مضاف الیہ۔ سَحَرٍ: پچھلی رات، سحر کا وقت۔ ضَيْفِهٖ: اس کے مہمان، ضَيْفِ مضاف، هٖ (ضمیر واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔

عَزِيزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۴۲﴾ أَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ أُولَٰٓئِكُمْ أَمْ لَكُم بَرَآءَةٌ

ایک زبردست | صاحب قدرت کا | کیا تمہارے کفار | بہتر ہیں | ان لوگوں سے | یا تمہارے لئے | نجات (لکھی) ہے

ایک زبردست صاحبِ قدرت پکڑتا ہے اب تم میں جو کافر ہیں کیا یہ ان لوگوں سے بہتر ہیں یا تمہارے لئے کتابوں میں

فِي الزُّبُرِ ﴿۴۳﴾ أَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ مُّنتَصِرٌ ﴿۴۴﴾ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ

کتابوں میں | یا | وہ کہتے ہیں کہ | ہم | ایک جماعت ہیں | انتقام لینے والی | عنقریب شکست کھائے گی | یہ جماعت بھی

نجات لکھ دی گئی ہے۔ یا کہتے ہیں کہ ہم بڑے بدلہ لینے والے لوگ ہیں۔ عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی

وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ﴿۴۵﴾ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ

اور | بھاگیں گے پیٹھ پھیر کر | (نہیں) بلکہ | قیامت | ان کے وعدہ کا وقت ہے | اور قیامت | بہت سخت

اور پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔ بلکہ ان کے وعدہ کا وقت تو قیامت ہے اور قیامت بڑی سخت

وَأَمَرُّ ﴿۴۶﴾ إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَٰلٍ وَسُعُرٍ ﴿۴۷﴾ يَوْمَ يُسْحَبُونَ

اور بڑی تلخ ہوگی | بیشک | مجرم لوگ | گمراہی | اور جنون میں ہیں | جس دن | وہ گھسیٹے جائیں گے

اور بڑی تلخ ہے۔ بلاشبہ گنہگار بڑی غلطی اور پاگل پن میں مبتلا ہیں۔ جس دن وہ اوندھے منہ جہنم

فِي النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ ﴿۴۸﴾ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ

آگ میں | اپنے منہ کے بل | کہ چکھو | چھونا | آگ کا | بیشک ہم نے | ہر ایک چیز کو

میں گھسیٹے جائیں گے (ان سے کہا جائے گا) اب آگ کا مزہ چکھو۔ ہم نے ہر شے ایک

خَلَقْنَٰهُ بِقَدَرٍ ﴿۴۹﴾ وَمَآ أَمْرُنَآ إِلَّا وَٰحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ﴿۵۰﴾

پیدا کیا ہے | ایک اندازے کے ساتھ | اور نہیں | ہمارا حکم | مگر (صرف) | ایک (حکم) | جیسے جھپکنا | آنکھ کا

مقرر اندازے سے بنائی ہے۔ اور ہمارا حکم تو اچانک یوں (واقع) ہو جائے گا جیسے آنکھ کا جھپکنا۔

وَلَقَدْ أَهْلَكْنَآ أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿۵۱﴾ وَكُلُّ شَيْءٍ

اور ہم تو ہلاک کر چکے ہیں | تمہارے ساتھ والوں کو | پس ہے | کوئی نصیحت حاصل کرنے والا | اور جو کچھ (بھی)

اور ہم تم جیسے کتنوں کو ہلاک کر چکے ہیں، پھر ہے کوئی عبرت لینے والا؟ اور جو کچھ

فَعَلُوهُ فِي الزُّبُرِ ﴿۵۲﴾ وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿۵۳﴾

انہوں نے کیا | وہ اعمالناموں میں (موجود) ہے | اور ہر | چھوٹا | اور بڑا (کام) | لکھا ہوا ہے

انہوں نے کیا، ان کے نامۂ اعمال میں درج ہے۔ اور ہر ایک چھوٹا اور بڑا کام لکھا جا چکا ہے۔

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّٰتٍ وَنَهَرٍ ﴿۵۴﴾ فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ

بیشک | پرہیزگار لوگ | باغوں میں | اور نہروں میں ہوں گے | مقام میں | سچائی کے

جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہیں وہ بلاشبہ جنت کے باغوں اور نہروں میں ایک اعلیٰ مقام

عِندَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۵۵﴾

نزدیک | بادشاہ | صاحب قدرت کے

صاحب قدرت بادشاہ (اللہ) کے قریب (بیٹھے) ہوں گے۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۲) انہوں نے جو ہماری سب نشانیوں کو جھٹلایا تو ہم نے انہیں ایسا سختی سے پکڑا' جیسا کہ ایک زبردست صاحب قدرت حاکم کسی مجرم کو پکڑا کرتا ہے یعنی سب کو بحیرۂ قلزم میں غرق کر دیا۔

(۴۳) اے اہل مکہ کیا تم میں سے منکرین حق' اُن پہلے منکرین سے اچھے ہیں' یعنی ان سے کفر و سرکشی میں کچھ کم ہیں کہ تم کو عذاب میں کچھ رعایت کی جائے گی؟ یا پہلی کتابوں میں تمہاری نجات لکھی ہے کہ تمہیں معاف کر دیا جائے۔

(۴۴) کیا وہ اہل مکہ کہتے ہیں کہ ہم اکٹھے ہو کر ایک انتقام لینے والی جماعت ہیں۔

(۴۵) عنقریب (جنگ بدر میں) یہ جماعت بھی شکست فاش کھا جائے گی اور جنگ سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جائے گی۔

(۴۶) نہ صرف یہی بلکہ ان کے عذاب کا وقت قیامت مقرر ہے اور قیامت اس سے کہیں بڑھ کر خوفناک اور تلخ تر ہے۔

(۴۷) بلاشبہ وہ مجرم لوگ سخت گمراہی اور دیوانگی میں گرفتار ہیں۔

(۴۸) جس دن دوزخ کی آگ میں منہ کے بل گھسیٹے جائیں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ اب آگ کا مزہ چکھو۔

(۴۹) بیشک ہم نے ہر چیز کا پہلے سے اندازہ لگا کر پیدا کیا ہے کہ کب اور کس وقت وہ عالم وجود میں آئے گی چنانچہ قیامت بھی اسی اندازہ کے مطابق ایک مقررہ وقت پر آئے گی۔

(۵۰) اور ہمارا حکم اتنی تیزی سے واقع ہوتا ہے' جیسا کہ آنکھ کا جھپکنا۔

(۵۱) اور ہم تو تمہارے ہم مذہب' پہلے سرکش لوگوں کو ہلاک کر چکے ہیں۔ تمہارا ہلاک کرنا' ہم پر کیا مشکل ہے پس تمہیں اس سے نصیحت حاصل کرنی چاہئے۔

(۵۲) اور اچھا بُرا جو کچھ بھی انہوں نے کیا وہ ان کے اعمالناموں میں درج ہے ان کا انہیں بدلہ دیا جائے گا۔

(۵۳) اور ہر چھوٹا بڑا کام جو قیامت تک ہونے والا تھا سب لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔ اسی کے مطابق ہونا ہے۔

(۵۴) البتہ پرہیزگار لوگ ضرور جنت کے باغوں اور نہروں میں آرام سے رہیں گے۔

(۵۵) بادشاہِ حقیقی قادرِ مطلق کے یہاں سچی عزت کے مقام میں ہوں گے۔

افعال: يُوَلُّوْنَ: وہ پیٹھ پھیریں گے' وہ پیٹھ دے کر بھاگیں گے' مضارع (جمع مذکر غائب)۔ يُهْزَمُ: اسے شکست دے دی جائے گی' اس کو ہرا دیا جائے گا' مضارع مجہول (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: اَخْذَ: پکڑ' پکڑنا' لینا' بطور مصدر اس کے معنی کبھی لینے کے آتے ہیں اور کبھی پکڑنے کے' یہاں دوسرے معنی مراد ہیں۔ مُقْتَدِر: بااقتدار' ہر طرح کی قدرت رکھنے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ اَدْهٰى: بڑی آفت' بڑی بلا' افعل تفضیل کا صیغہ۔ اَمَرُّ: بہت تلخ' نہایت کڑوا' افعل تفضیل کا صیغہ۔ اَشْيَاعَكُمْ: تمہارے ساتھ والے' تمہارے طریقے والے' اَشْيَاعَ مضاف' كُمْ (ضمیر جمع مذکر حاضر) مضاف الیہ۔ صَغِيْر: چھوٹا' صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ مَلِيْك: بڑا بادشاہ' شہنشاہ' مُلَكَاءُ جمع۔ مُسْتَطَرٌ: لکھا ہوا' اسم مفعول (واحد مذکر)۔

سورۃ الرحمٰن مدنیۃ وھی ثمان وسبعون آیۃ وثلث رکوعات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ رحمان مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اٹھہتر آیتیں اور تین رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلرَّحْمٰنُ ۝١ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝٢ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝٣ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝٤

رحمان نے | سکھایا | قرآن | اُس نے پیدا کیا | انسان کو | اس نے سکھایا اس کو | بولنا

اللہ بڑا مہربان ہے جس نے قرآن کی تعلیم دی، اُسی نے انسان کو پیدا فرمایا۔ (پھر) اسے بولنا سکھایا۔

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝٥ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ۝٦

سورج | اور چاند | ایک حساب سے (چل رہے) ہیں | اور پودے | اور درخت | سجدہ کر رہے ہیں

سورج اور چاند ایک مقرر حساب سے چلتے ہیں۔ اور نباتات اور درخت (سب اس کے سامنے) سربسجود ہیں۔

وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۝٧ اَلَّا تَطْغَوْا فِى الْمِيْزَانِ ۝٨

اور آسمان کو | اس نے بلند کر دیا | اور رکھ دی | میزان | کہ تم زیادتی نہ کرو | تولنے میں

اور اسی نے آسمان کو بلند کیا اور میزانِ (عدل) قائم کی۔ تاکہ تم تولنے میں بے اعتدالی نہ کرو۔

وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ۝٩ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا

اور قائم کرو | وزن کو | انصاف سے | اور کم نہ کرو | تول کو | اور زمین کو | اس نے بچھا دیا

اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو اور تول کو کم مت کرو۔ اور اُسی نے زمین کو مخلوق کے

لِلْاَنَامِ ۝١٠ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۝١١ وَالْحَبُّ

مخلوق کے لئے | اس میں ہیں | میوے | اور کھجوریں | غلافوں والی | اور غلہ

لئے بچھایا کہ اس میں میوے ہیں اور کھجور کے درخت جن (کے خوشوں) پر غلاف ہوتے ہیں۔ نیز بھوسی والا

ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۝١٢ فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝١٣ خَلَقَ

بھوسی والا | اور خوشبودار پھول | پس کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم دونوں | جھٹلاؤ گے | اس نے پیدا کیا

اناج ہے اور خوشبودار پھول بھی ہیں۔ پھر اے (جن و انسان) تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ اُسی نے

الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝١٤ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ

انسان کو | بجتی ہوئی مٹی سے | ٹھیکری کی طرح | اور اس نے پیدا کیا | جنوں کو | شعلے سے

انسان کو مٹی سے جو ٹھیکرے کی طرح کھنکتی تھی، پیدا کیا۔ اور جنات کو آگ کے شعلے سے

مِّنْ نَّارٍ ۝١٥ فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝١٦ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ

آگ کے | تو کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم دونوں | جھٹلاؤ گے | وہ رب ہے | دونوں مشرقوں کا | اور رب ہے

پیدا کیا۔ پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ وہی دونوں مشرقوں کا رب ہے اور دونوں

الْمَغْرِبَيْنِ ۝١٧ فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝١٨ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ

دونوں مغربوں کا | تو کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم دونوں | جھٹلاؤ گے | اس نے بہائے | دو دریا

مغربوں کا رب ہے۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ اُس نے دو دریا رواں کئے

سورۂ الرحمان

یہ سورت اللہ کے صفاتی نام رحمان سے شروع ہوتی ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) اہل مکہ نے کہا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ قرآن کوئی اور انسان سکھا جاتا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ ہی نے جو بڑا رحمت والا ہے۔

(۲) آپ کو یہ قرآن بواسطۂ جبرئیل سکھایا ہے۔

(۳) اسی نے انسان کو پیدا کیا۔

(۴) اسی نے سکھایا اس کو دل کی بات کو ظاہر کرنا' یعنی بولنا۔

(۵) سورج اور چاند بھی اسی کے مقرر کردہ حساب کے مطابق چل رہے ہیں۔

(۶) اور بیلیں اور درخت بھی اسی کی فرمانبرداری میں سجدہ ریز ہیں۔ یعنی اللہ نے ان کو بندوں کی خدمت کیلئے مسخر کردیا ہے جس سے وہ انکار نہیں کرسکتے۔ (تفسیر عثمانی بالاختصار)

(۷) اور آسمان جو اہل عالم کے لئے برکات اور فیوض کا چشمہ اور فرشتوں کا مسکن ہے اس کو اللہ نے بلند کھڑا کردیا اور میزان عدل قائم کردی کہ دنیا کا نظام' انصاف ہی سے قائم ہے۔

(۸) تاکہ تم تول میں زیادتی نہ کرو۔

(۹) اور وزن کو انصاف کے ساتھ قائم کرو اور ترازو میں کمی نہ کرو۔ یعنی عدل قائم رکھو' حدیث شریف میں آیا ہے کہ عدل ہی سے زمین و آسمان قائم ہیں۔

(۱۰) اور اس نے اپنی رحمت سے زمین کو مخلوق کے آرام کے لئے فرش کی طرح بچھا دیا۔

(۱۱) اس میں ان کے کھانے کو میوے اور غلاف دار کھجوریں۔

(۱۲) اور بھوسی دار غلے اور خوشبودار پھول ہیں۔

(۱۳) پس اے جن وانس! تمہارے پروردگار کی یہ عظیم الشان نعمتیں جو اوپر بیان ہوئی ہیں۔ ان میں سے تم کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟

(۱۴) اس نے اپنے فضل سے انسان کو تو ٹھیکری کی طرح بجتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا۔

(۱۵) اور جنوں کو آگ کے شعلہ سے پیدا کیا۔

(۱۶) پس تم اس وسیع رحمت والے پروردگار کی کون کونسی نعمت کا انکار کرو گے؟

(۱۷) یہ اسی کی شان پروردگاری ہے کہ اس نے تمہارے فائدہ کے لئے گرمی اور سردی میں سورج کے دو علیحدہ علیحدہ مشرق اور مغرب مقرر کردیئے۔ انہی مشرقین و مغربین کے تغیر و تبدل سے موسم اور فصلیں بدلتی ہیں اور اہل زمین کو ہزاروں فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

(۱۸) پس تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟

افعال: تُخْسِرُوْا: تم گھٹاؤ' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ وَضَعَ: اس نے قائم کیا' اس نے رکھا' قائم کردیا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ یَسْجُدَانِ: وہ دونوں سجدہ کرتے ہیں' فرماں پذیر ہیں' مضارع (تثنیہ مذکر غائب)۔ تُکَذِّبٰنِ: تم دونوں (جن وانس) جھٹلاتے ہو' جھٹلاؤ گے' مضارع (تثنیہ مذکر حاضر)۔

اسماء: نَجْمُ: بیلدار گھاس' بوٹیاں' جھاڑ۔ اَنَامِ: خلق' جن وانس' مخلوقات' جو کچھ زمین پر ہے۔ رَیْحَانُ: خوشبودار پھول' روزی' خوشبودار گھاس' رَیَاحِیْنُ جمع۔ فَخَّارُ: پکا ٹھیکرا' کھنکھنانے والے' فَخَّارَۃٌ واحد۔ مَارِجٌ: آگ کی لپٹ' بھڑکتا ہوا شعلہ جس میں دھواں نہ ہو۔ مَغْرِبَیْنِ: غروب ہونے کے دو مقام ایک سردی کا ایک گرمی کا' مَغْرِبٌ کا تثنیہ۔

يَلْتَقِيٰنِ ﴿۱۹﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ﴿۲۰﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

ایک دوسرے سے ملے ہوئے | اُن دونوں کے درمیان | پردہ ہے | وہ زیادتی نہیں کرتے (نہیں ملتے) | تو کون کونسی | نعمتوں کو

جو باہم ملے ہوئے ہیں۔ اور ان دونوں کے درمیان پردہ ہے جس سے وہ تجاوز نہیں کرتے۔ پھر تم دونوں اپنے رب کی

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۱﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۲۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

اپنے رب کی تم | جھٹلاؤ گے؟ | نکلتے ہیں | اُن دونوں میں سے | موتی | اور مرجان | تو کون کونسی | نعمتوں کو

کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ دونوں دریاؤں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں۔ پھر تم اپنے رب کی کن کن

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۳﴾ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۲۴﴾

اپنے رب کی تم | جھٹلاؤ گے؟ | اور اُسی کے ہیں | جہاز | اونچے کھڑے ہوئے | سمندر میں | پہاڑوں کی طرح

نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ اور اسی کے اختیار میں بجری جہاز ہیں جو سمندر میں پہاڑ کی طرح بلند (نظر آتے) ہیں۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۵﴾ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿۲۶﴾ وَّيَبْقٰى

تو کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم | جھٹلاؤ گے؟ | ہر کوئی جو | اس (زمین) پر ہے | فنا ہونے والا ہے | اور باقی رہے گی

پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ جو کچھ بھی زمین پر ہے سب فنا ہو جانے والا ہے۔ اور صرف آپ کے

وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿۲۷﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۸﴾

ذات | آپ کے رب کی | جو بڑی شان والا | اور عظمت والا ہے | تو کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم | جھٹلاؤ گے؟

رب کی ذات باقی رہ جائے گی جو نہایت بزرگی اور عظمت والا ہے۔ پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ﴿۲۹﴾

اسی سے مانگتا ہے | جو کوئی | آسمانوں میں | اور زمین میں ہے | ہر روز | وہ | ایک (نئے) کام میں ہے

آسمانوں اور زمین والے (سب) اسی سے مانگتے ہیں وہ ہر روز ایک (نئی) شان ظاہر فرماتا ہے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۰﴾ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ

تو کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم | جھٹلاؤ گے؟ | ہم جلد فارغ (متوجہ) ہو جائیں گے | تمہارے لئے | اے

پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ اے جن و انس (کی جماعتو) ہم جلد ہی فارغ ہو کر تمہاری طرف

الثَّقَلٰنِ ﴿۳۱﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۲﴾ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ

جن وانس! | تو کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم | جھٹلاؤ گے؟ | اے گروہ! | جنوں | اور انسانوں کے | اگر

متوجہ ہوں گے پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ اے جنوں اور انسانوں کے گروہ اگر

اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا

تم سے ہو سکے | کہ | تم نکل جاؤ | کناروں سے | آسمانوں | اور زمین کے | تو نکل جاؤ

تم سے ہو سکے کہ آسمانوں اور زمین کی حدود سے کہیں نکل سکو تو نکل بھاگو

لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾ يُرْسَلُ

تم نکل نہ سکو گے | بغیر | زور کے | تو کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم | جھٹلاؤ گے؟ | چھوڑے جائیں گے

اور تم بغیر قوت کے نہیں نکل سکتے (اور وہ قوت تم میں ہے نہیں) پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ تم پر آگ

(۱۹) اس نے اپنی قدرت سے دو سمندروں میٹھے اور کھاری کو ملا دیا کہ وہ باہم مل کر چلتے ہیں۔

(۲۰) ان دونوں کے درمیان پردے کی ایک دیوار کھڑی کر دی کہ وہ حد سے تجاوز نہیں کر سکتے۔ موجودہ سائنسی تحقیقات بھی اس قدرتی کرشمے کی تائید کرتی ہیں۔

(۲۱) پس تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟

(۲۲) کہ ان دونوں سمندروں میں سے موتی اور مرجان نکلتے ہیں۔

(۲۳) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟

(۲۴) اور اسی کی مخلوق ہیں، بحری جہاز جو سمندر میں اونچے پہاڑ کی طرح کھڑے رہتے ہیں کہ اللہ نے سمندر میں جہاز اٹھا رکھنے کی طاقت اور تمہیں جہاز بنانے کی عقل عطا فرمائی۔

(۲۵) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟

(۲۶) جو چیز بھی زمین کی سطح پر ہے، سب بالآخر ختم ہونے والی ہے۔

(۲۷) اور آپ کا رب جو بڑی شان وعظمت والا ہے، صرف اسی کی ذات باقی رہ جائے گی۔

(۲۸) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟

(۲۹) جو مخلوق آسمانوں اور زمین میں ہے، ہر بات میں اسی کی محتاج ہے اور اپنی اپنی دینی و دنیاوی سب اپنی حاجتیں اسی سے زبان حال وقال کے ذریعے مانگتے ہیں اور وہ ہر روز اور ہر وقت اس کی علیحدہ شان ظاہر ہوتی ہے۔ پیدا کرتا ہے، مارتا ہے، عزت دیتا ہے، ذلت دیتا ہے، بیمار کرتا ہے، صحت دیتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

(۳۰) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟

(۳۱) عنقریب قیامت کے روز دنیا کے (دارالعمل کے) انتظام سے فارغ ہو کر، ہم تم دونوں گروہوں جنوں اور انسانوں کی جزا اور سزا (دارالجزاء) کے کام میں لگ جائیں گے۔

(۳۲) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟

(۳۳) اے جنوں اور انسانوں کے گروہو! اگر تم سے ہو سکے تو آسمانوں اور زمین کے اطراف سے میری قضا سے بچنے کے لئے باہر نکل بھاگو، اور یہ اس وقت ہو سکتا ہے کہ تمہیں اللہ کے مقابلے میں طاقت اور غلبہ حاصل ہو اور وہ خدا کے سوا کسی کو حاصل نہیں۔

(۳۴) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟

افعال: یَبْغِیَانِ: وہ دونوں اپنی حدود سے آگے (نہیں) بڑھ سکتے، مضارع (تثنیہ مذکر غائب)۔ یَلْتَقِیَانِ: وہ دونوں ملے ہوئے ہیں، جڑے رہتے ہیں، مضارع (تثنیہ مذکر غائب)۔ یَبْقٰی: باقی رہے گا، فنا نہ ہوگا، وہ ہمیشہ رہتا ہے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ یَسْـَٔلُهٗ: وہ اس سے مانگتا ہے، مضارع (واحد مذکر غائب)، ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ اُنْفُذُوْا: تم نکل بھاگو، امر (جمع مذکر حاضر)۔ تَنْفُذُوْا: تم نکل بھاگو، تم باہر چلے جاؤ، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ تَنْفُذُوْنَ: تم نکلتے ہو، نکلو گے، تم نکل سکتے ہو، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ نَفْرُغُ: ہم متوجہ ہوں گے، ہم فارغ ہوں گے، ہم قصد کریں گے، مضارع (جمع متکلم)۔

اسماء: مَرْجَانُ: چھوٹے موتی، مونگے، چھوٹے مونگے، مَرْجَانَةٌ واحد۔ اِکْرَامِ: باعظمت ہونا، دوسرے کو عزت دینا اور اس پر کرم کرنا، مصدر ہے۔ جَلَالِ: بزرگی، عظمت، بلند مرتبہ ہونا، مصدر ہے۔ مُنْشَاٰتُ: اونچی بنائی ہوئیں، بادبان کھینچی ہوئیں (کشتیاں)، اسم مفعول (جمع مونث)۔ اَقْطَارِ: کنارے، قُطْرٌ کی جمع۔ ثَقَلٰنِ: دو بھاری چیزیں، دو بوجھل خلقتیں یعنی انسان اور جن، ثَقَلٌ واحد۔

عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّ نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿۳۵﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ

تم پر | شعلے | آگ کے | اور دھواں | پھر تم مقابلہ نہ کر سکو گے | تو کون کونسی | نعمتوں کو

کے شعلے اور دھواں چھوڑ دیا جائے گا۔ پھر تم (اپنی) مدد بھی نہ کر سکو گے۔ تو تم اپنے رب کی کن کن

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿۳۷﴾

اپنے رب کی تم | جھٹلاؤ گے؟ | پھر جب | پھٹ جائے گا | آسمان | تو وہ ہو جائے گا | گلابی | جیسے سرخ چمڑا

نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ پھر جب آسمان پھٹ جائے گا اور سرخ چمڑے کی طرح گلابی ہو جائے گا۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۸﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ

تو کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم | جھٹلاؤ گے؟ | پس اس دن | نہ پوچھا جائے گا | اس کے گناہوں کے متعلق

پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ پھر اس دن کسی انسان اور جن سے اس کے گناہوں کے

اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ﴿۳۹﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۰﴾ يُعْرَفُ

کسی انسان سے | اور نہ جن سے | تو کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم | جھٹلاؤ گے؟ | پہچانے جائیں گے

متعلق سوال نہ ہوگا۔ پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ مجرم اپنے

الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَالْاَقْدَامِ ﴿۴۱﴾ فَبِاَیِّ

مجرم | اپنے چہروں سے | تو پکڑ لئے جائیں گے | پیشانی (کے بال) | اور پاؤں | تو کون کونسی

چہروں سے پہچانے جائیں گے پھر ان کو پیشانی کے بالوں اور پیروں سے پکڑا جائے گا۔ پھر تم اپنے رب کی

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۴۳﴾

نعمتوں کو | اپنے رب کی تم | جھٹلاؤ گے؟ | یہ ہے | دوزخ | وہ | جھٹلاتے تھے | جس کو | مجرم لوگ

کس کس نعمت کی تکذیب کرو گے؟ (کہا جائے گا) یہی دوزخ ہے جس کو مجرم جھوٹ بتایا کرتے تھے۔

يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ﴿۴۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

وہ پھر رہے ہوں گے | درمیان اس (دوزخ) | اور کھولتے ہوئے پانی کے | تو کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم

اور وہ آگ اور کھولتے ہوئے پانی میں گھومنے (پر مجبور) ہوں گے۔ پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو

تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۵﴾ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ فَبِاَیِّ

جھٹلاؤ گے؟ | اور اس کے لئے | جو ڈرتا ہے | کھڑا ہونے سے | اپنے رب کے سامنے | دو باغ ہوں گے | تو کون کونسی

جھٹلاؤ گے؟ اور جو کوئی اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا' اس کے لئے دو باغ ہیں پھر تم اپنے رب کی کون کونسی

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۷﴾ ذَوَاتَاۤ اَفْنَانٍ ﴿۴۸﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۹﴾

نعمتوں کو | اپنے رب کی تم | جھٹلاؤ گے؟ | بہت سی شاخوں والے | تو کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم | جھٹلاؤ گے؟

نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ان دونوں باغوں میں بہت سی شاخیں ہوں گی پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ﴿۵۰﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾

ان دونوں میں | دو چشمے | جاری ہوں گے | تو کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم | جھٹلاؤ گے؟

ان دونوں (باغوں) میں دو چشمے بہتے ہوں گے پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۵) تم میں سے مجرموں (یا بھاگنے کی کوشش کرنے والوں) پر خالص آگ کا شعلہ اور دھواں اور پگھلا ہوا تانبا پھینکا جائے گا پس تم اس وقت اس سے بچ نہ سکو گے۔

(۳۶) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟

(۳۷) پس جب قیامت کے دن آسمان پھٹ کر کھولتے ہوئے تیل کی طرح گلابی سا (تلچھٹ) معلوم ہوگا تو اس وقت تمہیں پتہ لگ جائے گا، حقیقت معلوم ہو جائے گی۔

(۳۸) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟

(۳۹) پھر اس دن کسی جن اور انسان سے اس کے گناہ کے بارے میں نہ پوچھا جائے گا کہ کیا تو نے فلاں فلاں گناہ کیا تھا؟ اس لئے کہ پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔

(۴۰) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟

(۴۱) اس روز مجرم لوگ اپنے چہرے کے نشان (سیاہ چہروں اور نیلی آنکھوں) سے فوراً پہچانے جائیں گے اور کبھی سر کے بالوں اور کبھی پاؤں سے پکڑ کر گھسیٹے جائیں گے تو دینِ حق پر ایمان لانے کی قدر معلوم ہوگی۔

(۴۲) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟

(۴۳) اس وقت ان سے کہا جائے گا کہ یہی وہ دوزخ ہے جس کو تم دنیا میں جھوٹا بتلاتے تھے۔

(۴۴) وہ دوزخ کی آگ اور سخت کھولتے ہوئے پانی کے عذاب میں پڑے پھر رہے ہوں گے کبھی یہ عذاب ہوگا کبھی وہ تب نعمت ایمان کی قدر جانیں گے۔

(۴۵) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟

(۴۶) اور جو شخص میدان حشر میں اللہ کے سامنے جواب دہی کیلئے کھڑا ہونے سے ڈر کر، نیک عمل کرتا رہا اس کے لئے وہاں دو باغ ہوں گے۔

(۴۷) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟

(۴۸) دونوں باغوں میں بے شمار ٹہنیاں پھلوں سے لدی ہوئی ہوں گی۔

(۴۹) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟

(۵۰) ان دونوں میں دو چشمے (تسنیم اور سلسبیل) ہمیشہ جاری ہوں گے۔ جو کبھی خشک نہیں ہوں گے۔

(۵۱) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟

افعال: تَنْتَصِرَانِ: تم بدلہ لے سکتے ہو، تم بدلہ لیتے ہو، لو گے، تم مدد لے سکتے ہو، مضارع (تثنیہ مذکر حاضر)۔ يُرْسَلُ: بھیجا جائے گا، چھوڑا جائے گا، مضارع مجہول (واحد مذکر غائب)۔ يَطُوفُونَ: وہ گھومیں گے، چکر لگائیں گے، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ يُعْرَفُ: وہ (جمع مکسر) پہچان لئے جائیں گے، مضارع مجہول (واحد مذکر غائب)۔ تَجْرِيَانِ: وہ دونوں بہتی ہیں، مضارع (تثنیہ مونث غائب)۔

اسماء: دِهَانِ: تیل کی تلچھٹ، وہ تیل جس کی مالش کی جائے، سرخ چمڑا، اَدْهِنَةٌ جمع۔ شُوَاظٌ: شعلے، آنچ جس میں دھواں نہ ہو۔ نُحَاسٌ: دھواں، تانبا، وہ آگ جس میں دھواں نہ ہو۔ وَرْدَةٌ: گلاب کا پھول یعنی سرخ، گلابی، اسم جنس۔ اٰنٍ: کھولتا پانی، اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ نَوَاصِيْ: پیشانیاں، پیشانیوں کے بال، نَاصِيَةٌ واحد۔ اَفْنَانٍ: شاخیں، رنگارنگ، فَنَنٌ کی جمع۔ ذَوَاتَا: والیاں، صاحب، ذَاتٌ کا تثنیہ بحالت رفع۔

فِيهِمَا مِن كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ ﴿٥٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٥٣﴾
اُن دونوں میں | ہر میوہ کی | دو قسمیں ہوں گی | تو کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم | جھٹلاؤ گے؟
ان باغوں میں ہر طرح کے میووں کی دو دو قسمیں ہوں گی۔ پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ ۚ وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ
تکیہ لگائے ہوئے | بچھونوں پر | جن کے استر | گاڑھے ریشم کے ہوں گے | اور میوے | دونوں باغوں کے
وہ ایسے بچھونوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے' جن کے استر دبیز ریشم کے ہوں گے۔ اور ان دونوں باغوں کے میوے

دَانٍ ﴿٥٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٥٥﴾ فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ
نزدیک ہوں گے | تو کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم | جھٹلاؤ گے؟ | ان میں | عورتیں ہوں گی نیچی نگاہ والی
قریب (جھکے) ہوں گے۔ پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ان میں نیچی نگاہ والی عورتیں ہوں گی

لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ﴿٥٦﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
انہیں نہ چھوا ہوگا | کسی انسان نے | ان سے پہلے | اور نہ کسی جن نے | تو کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم
جن کو ان سے پہلے کسی انسان یا جن نے چھوا تک نہ ہوگا۔ پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو

تُكَذِّبَانِ ﴿٥٧﴾ كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿٥٨﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
جھٹلاؤ گے؟ | گویا کہ وہ | یاقوت | اور مرجان ہیں | تو کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم
جھٹلاؤ گے؟ گویا کہ وہ (عورتیں) یاقوت اور مرجان ہیں۔ پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو

تُكَذِّبَانِ ﴿٥٩﴾ هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ ﴿٦٠﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
جھٹلاؤ گے؟ | نہیں ہے | بدلہ | نیکی کا | سوائے | نیکی کے | تو کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم
جھٹلاؤ گے؟ اور احسان کا بدلہ احسان کے سوا اور کیا ہے؟ پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو

تُكَذِّبَانِ ﴿٦١﴾ وَمِن دُونِهِمَا جَنَّتَانِ ﴿٦٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦٣﴾
جھٹلاؤ گے؟ | اور ان دونوں کے علاوہ | دو باغ اور ہوں گے | تو کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم | جھٹلاؤ گے؟
جھٹلاؤ گے؟ اور ان دونوں کے علاوہ دو باغ اور ہوں گے۔ پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

مُدْهَامَّتَانِ ﴿٦٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦٥﴾ فِيهِمَا عَيْنَانِ
دونوں گہرے سبز ہوں گے | پس کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم | جھٹلاؤ گے؟ | ان دونوں میں | دو چشمے ہوں گے
دونوں گہرے سبز (باغ ہوں گے)۔ پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ان باغوں میں پانی کے دو چشمے

نَضَّاخَتَانِ ﴿٦٦﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦٧﴾ فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ
اُبلتے ہوئے | تو کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم | جھٹلاؤ گے؟ | ان دونوں میں | میوے | اور کھجوریں
اُبل رہے ہوں گے۔ پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ان (باغوں) میں کئی قسم کے میوے کھجور کے درخت

وَرُمَّانٌ ﴿٦٨﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦٩﴾ فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ ﴿٧٠﴾
اور انار ہوں گے | تو کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم | جھٹلاؤ گے؟ | ان میں | نیک سیرت | خوبصورت عورتیں (ہونگی)
اور انار ہوں گے۔ پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ان باغوں میں نیک سیرت اور خوبصورت عورتیں ہوں گی۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۲) ان میں ہر میوہ قسم قسم کا ہوگا مثلاً تازہ اور خشک۔

(۵۳) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟

(۵۴) وہ اہل جنت ایسے بچھونوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے جن کے استر گاڑھے ریشم کے ہوں گے اور ان باغوں کا میوہ بالکل قریب لٹک رہا ہوگا کہ جنتی کھڑے بیٹھے لیٹے ہر حالت میں اس کو پکڑ سکے گا۔

(۵۵) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟

(۵۶) ان باغوں میں جنت والوں کے لئے پاک حوریں ہوں گی' جو اپنے مرد کے سوا کسی اور کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھیں گی' انہیں کسی انسان نے ہاتھ لگایا ہوگا نہ کسی جن نے۔

(۵۷) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟

(۵۸) وہ ایسی حسین اور سرخی مائل سفید رنگ کی ہوں گی' جیسے یاقوت اور موتی۔

(۵۹) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟

(۶۰) نیک عمل کا بدلہ تو بس نیک جزا ہی ہے۔ ان جنتیوں نے اللہ کی رضا کیلئے نیک عمل کئے تھے لہٰذا ایسی بہترین جزا ملی۔

(۶۱) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟

(۶۲) اور ان دو باغوں کے علاوہ' وہاں دو باغ اور ہوں گے۔

(۶۳) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟

(۶۴) وہ دونوں گہرے سبز ہوں گے۔ جو گہری سبزی کی وجہ سے سیاہی مائل نظر آئیں گے۔

(۶۵) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟

(۶۶) ان میں دو فوارہ دار چشمے ہوں گے۔

(۶۷) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟

(۶۸) ان دونوں میں ہر قسم کے میوے اور کھجوریں اور انار ہوں گے۔

(۶۹) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟

(۷۰) ان میں نیک اور خوبصورت حوریں ہوں گی۔

افعال: لَمْ يَطْمِثْهُنَّ: وہ ان کے ساتھ نہیں سویا' اس نے ان سے جماع نہیں کیا' لَمْ يَطْمِثْ: مضارع منفی بہ لم (واحد مذکر غائب)' هُنَّ ضمیر (جمع مونث غائب)۔

اسماء: زَوْجَانِ: قسم قسم' دو دو قسم کے' دو طرح کے' وہ دو شکلیں جن میں سے ہر ایک دوسرے کا نظیر ہو یا نقیض ہو' زَوْجٌ کا تثنیہ۔ بَطَآئِنُهَا: اس کے استر (کپڑے کے باطنی حصے جو جسم سے ملے رہیں)' بَطَآئِنُ مضاف' هَا (ضمیر واحد مونث غائب) مضاف الیہ۔ جَنَا: میوہ' اَجْنَاءٌ جمع۔ دَانٍ: جھکنے والا' نزدیک' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ فُرُشٍ: فرش' بستر' فِرَاشٌ واحد۔ مُدْهَآمَّتَانِ: دو گہرے سبز (باغ)' دو بڑے سرسبز (تثنیہ مونث)' مُدْهَامَّةٌ واحد۔ يَاقُوْتٌ: ایک قیمتی معدنی سرخ جوہر ہے' قیمتی موتی' لعل' اسم جنس۔ حِسَانٌ: خوبصورت' حسین' نفیس' عمدہ' حَسَنٌ واحد۔ نَضَّاخَتَانِ: دو ابلنے والے' بہت پانی والے (چشمے)' اہل جنت پر خیر و برکت برسانے والے' نَضَّاخَةٌ کا تثنیہ۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۷۱﴾ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ﴿۷۲﴾
تو کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم | جھٹلاؤ گے؟ | (وہ) حوریں ہیں | محفوظ | خیموں میں
پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (یہ) حوریں خیموں میں مقیم و محفوظ ہوں گی۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۷۳﴾ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ
تو کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم | جھٹلاؤ گے؟ | نہ چھوا ہوگا ان کو | کسی انسان نے | اُن سے پہلے
پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ اُن سے پہلے ان کو کسی انسان یا جن نے

وَلَا جَآنٌّ ﴿۷۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۷۵﴾ مُتَّکِـِٕیْنَ
اور نہ کسی جن نے | تو کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم | جھٹلاؤ گے؟ | تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے
چھوا تک نہ ہوگا۔ پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ یہ (اہل جنت) سبز رنگ کی

عَلٰی رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ ﴿۷۶﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا
قالینوں پر | (جو) سبز | اور نادر | نفیس ہوں گے | تو کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم
نادر اور نفیس مسندوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو

تُکَذِّبٰنِ ﴿۷۷﴾ تَبٰرَکَ اسْمُ رَبِّکَ ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ ﴿۷۸﴾
جھٹلاؤ گے؟ | بابرکت ہے | نام | آپ کے رب کا | جو بڑی شان والا | اور عظمت والا ہے
جھٹلاؤ گے؟ تیرے رب کا نام بڑا برکت والا ہے جو جلال اور عظمت والا ہے۔

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَکِّیَّةٌ وَّهِیَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | سِتٌّ وَّتِسْعُوْنَ اٰیَةً وَّثَلٰثُ رُکُوْعَاتٍ
سورۂ واقعہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | چھیانوے آیتیں اور تین رکوع ہیں
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿۱﴾ لَیْسَ لِوَقْعَتِهَا کَاذِبَةٌ ﴿۲﴾ خَافِضَةٌ
جب واقع ہوجائے گی | واقع ہونے والی (قیامت) | نہیں | اس کے واقع ہونے میں | کچھ جھوٹ | پست کرنے والی
جب قیامت واقع ہو جائے گی۔ جس کے واقع ہونے میں کچھ بھی جھوٹ نہیں۔ (کسی کو) پست کرنے والی

رَّافِعَةٌ ﴿۳﴾ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ﴿۴﴾ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ
اور بلند کرنے والی ہے | جب ہلائی جائے گی | زمین | سخت زلزلے سے | اور ریزہ ریزہ ہوجائیں گے | پہاڑ
(اور کسی کو) بلند کرنے والی ہوگی۔ جب زمین پر بڑے زور سے زلزلہ آئے گا۔ اور پہاڑ ٹوٹ پھوٹ کر ریزہ ریزہ ہو

بَسًّا ﴿۵﴾ فَکَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ﴿۶﴾ وَّکُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ﴿۷﴾
ٹوٹ پھوٹ کر | تو وہ ہوجائیں گے | ذرات | ہوا میں اڑتے ہوئے | اور تم ہوجاؤ گے | تین گروہ
جائیں گے۔ پھر غبار ہو کر اڑنے لگیں گے۔ اور تمہارے تین گروہ بن جائیں گے۔

فَاَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ﴿۸﴾ وَاَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۙ
تو دائیں ہاتھ والے | کیا (ہی خوب) ہیں دائیں ہاتھ والے | اور بائیں ہاتھ والے
ایک تو دائیں طرف والے ہوں گے اور دائیں طرف والوں کا کیا کہنا۔ اور ایک بائیں طرف والے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷۱) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟
(۷۲) وہ حوریں خیموں میں پردہ نشین ہوں گی۔
(۷۳) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟
(۷۴) ان سے پہلے نہ انہیں کسی انسان نے ہاتھ لگایا ہوگا نہ کسی جن نے۔
(۷۵) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟
(۷۶) وہ اہل جنت جوان دو باغوں میں ہوں گے۔ سبز قیمتی عمدہ قالینوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔
(۷۷) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟
(۷۸) آپ کا پروردگار جو بڑی عظمت وشان والا ہے اس کا نام بھی بڑی برکت والا ہے۔

سورۂ واقعہ

چونکہ اس سورت کے شروع میں قیامت کی صفت **واقعہ** (واقع ہونے والی) کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) یاد کرو جبکہ قیامت قائم ہوگی۔ جس کا واقع ہونا یقینی ہے۔
(۲) اس کے واقع ہونے کے وعدے میں کوئی خلاف نہ ہوگا۔
(۳) بدکاروں کو پست اور رسوا اور نیکوکاروں کو عالی مرتبہ اور معزز کردے گی۔
(۴) جب زمین بڑے زور سے لرزے گی۔
(۵) اور پہاڑ ٹوٹ پھوٹ کر ریزہ ریزہ کردیئے جائیں گے۔
(۶) پس وہ ہوا میں اُڑتے ہوئے مٹی کے ذرات کی طرح ہوجائیں گے۔
(۷) اور تم سب لوگ تین گروہوں میں تقسیم ہوجاؤ گے۔
(۸) ایک گروہ ان لوگوں کا ہوگا جن کے اعمالنامے ان کے داہنے ہاتھ میں ہوں گے وہ داہنے ہاتھ والے کیا خوش نصیب ہوں گے۔

افعال: بُسَّتِ: ریزہ ریزہ کردیئے گئے، ماضی مجہول (واحد مونث غائب)۔ رُجَّتِ: وہ ہلائی گئی، لرزائی گئی، اس کو جنبش دی گئی، ماضی مجہول (واحد مونث غائب)۔ وَقَعَتِ: (جب) برپا ہوجائے گی، قائم ہوجائے گی، ماضی (واحد مونث غائب)۔

اسماء: خِيَامِ: ڈیرے، خیمے خَيْمَةٌ کی جمع۔ مَقْصُورَاتٌ: چھپائی ہوئیں، مستورات، پردہ نشین، مسہریوں کے پردوں کے اندر چھپی ہوئیں، اسم مفعول (جمع مونث)۔ رَفْرَفٍ: قالین، چاندنیاں، تکیے اور بچھونے رَفْرَفَةٌ واحد۔ عَبْقَرِيٍّ: قیمتی، نادر، عجیب، خوبصورت بچھونے، نفیس اور خوبصورت مسندیں۔ بَسًّا: خلط ملط، ریزہ ریزہ کرنا، مصدر ہے۔ خَافِضَةٌ: پست کردینے والی، اسم فاعل (واحد مونث)۔ رَافِعَةٌ: بلند کرنے والی، اسم فاعل (واحد مونث)۔ رَجًّا: لرزانا، ہلانا مصدر ہے۔ مُنْبَثًّا: پراگندہ، منتشر، اسم فاعل (واحد مذکر)۔ وَقْعَتِهَا: اس کا ہو پڑنا، اس کے واقع ہونے میں، وَقْعَتِ مضاف، هَا (ضمیر واحد مونث غائب) مضاف الیہ۔ هَبَاءً: گرد، ذرات، اَهْبَاءٌ جمع۔

مَآ اَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَةِ ؕ﴿۹﴾ وَالسّٰبِقُوۡنَ السّٰبِقُوۡنَ ۚ﴿ۙ۱۰﴾ اُولٰٓئِكَ

کیسے (بُرے) ہیں بائیں ہاتھ والے | اور جو آگے بڑھنے والے ہیں | وہ آگے ہی بڑھنے والے ہیں | یہی لوگ

سو بائیں طرف والوں کا کتنا برا حال ہوگا۔ اور (تیسرے) سبقت لے جانے والے، ہی سبقت لے جانے والے ہوں گے۔ یہ

الۡمُقَرَّبُوۡنَ ۚ﴿۱۱﴾ فِیۡ جَنّٰتِ النَّعِیۡمِ ﴿۱۲﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الۡاَوَّلِیۡنَ ۙ﴿۱۳﴾

(اللہ کے) مقرب ہیں | نعمتوں والے باغات میں ہوں گے | بہت سے | اگلے لوگوں میں سے ہوں گے

مقرب لوگ ہیں۔ جو نعمتوں بھرے باغوں میں رہیں گے۔ بہت سے اگلے لوگوں میں سے ہوں گے۔

وَ قَلِیۡلٌ مِّنَ الۡاٰخِرِیۡنَ ؕ﴿۱۴﴾ عَلٰی سُرُرٍ مَّوۡضُوۡنَةٍ ۙ﴿۱۵﴾ مُّتَّکِـِٕیۡنَ

اور تھوڑے سے | پچھلوں میں سے | تختوں پر | سونے سے بُنے ہوئے | تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے

اور تھوڑے سے پچھلے لوگوں میں سے۔ سنہری تاروں سے بُنے ہوئے تختوں پر، ایک دوسرے کے آمنے

عَلَیۡهَا مُتَقٰبِلِیۡنَ ﴿۱۶﴾ یَطُوۡفُ عَلَیۡهِمۡ وِلۡدَانٌ مُّخَلَّدُوۡنَ ۙ﴿۱۷﴾

ان پر | ایک دوسرے کے سامنے | لئے پھرتے ہوں گے | اُن پر | خادم | سدا جوان

سامنے تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ سدا جوان خدمت گار جو ان کے درمیان لئے پھرتے ہوں گے

بِاَکۡوَابٍ وَّ اَبَارِیۡقَ ۙ۬ وَ کَاۡسٍ مِّنۡ مَّعِیۡنٍ ۙ﴿۱۸﴾ لَّا یُصَدَّعُوۡنَ عَنۡهَا

گلاس | اور جگ | اور جام | صاف شراب کے | نہ انہیں دردِ سر ہوگا اس سے

گلاس اور جگ اور پاکیزہ شراب کے جام، جس سے نہ دردِ سر ہوگا اور نہ

وَ لَا یُنۡزِفُوۡنَ ۙ﴿۱۹﴾ وَ فَاکِهَةٍ مِّمَّا یَتَخَیَّرُوۡنَ ۙ﴿۲۰﴾ وَ لَحۡمِ طَیۡرٍ

اور نہ وہ مست ہوں گے | اور میوے | جو | وہ پسند کریں گے | اور گوشت | پرندوں کا

عقل میں فتور آئے گا۔ اور میوے جو وہ خود چنیں گے۔ اور پرندوں کا گوشت

مِّمَّا یَشۡتَهُوۡنَ ؕ﴿۲۱﴾ وَ حُوۡرٌ عِیۡنٌ ۙ﴿۲۲﴾ کَاَمۡثَالِ اللُّؤۡلُؤِ الۡمَکۡنُوۡنِ ۚ﴿۲۳﴾

جو وہ چاہیں گے | اور حوریں بڑی بڑی آنکھوں والی | جیسے | موتی | چھپا کر رکھے ہوئے

جس کی وہ خواہش کریں۔ اور حُوریں کشادہ آنکھوں والی، جیسے (محفوظ) پوشیدہ رکھے ہوئے موتی۔

جَزَآءًۢ بِمَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۴﴾ لَا یَسۡمَعُوۡنَ فِیۡهَا

بدلے | ان کے جو | وہ کیا کرتے تھے | وہ نہ سنیں گے | ان میں

یہ ان کے نیک اعمال کا بدلہ ہوگا، جو وہ کرتے رہے تھے۔ اس (جنت) میں نہ وہ فضول باتیں سنیں گے

لَغۡوًا وَّ لَا تَاۡثِیۡمًا ۙ﴿۲۵﴾ اِلَّا قِیۡلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿۲۶﴾ وَ اَصۡحٰبُ الۡیَمِیۡنِ ۙ۬

فضول بات | اور نہ گناہ کی بات | مگر کہنا | سلام سلام | اور دائیں ہاتھ والے

اور نہ گناہ کی باتیں۔ بس ہر طرف سے سلام ہی سلام کی آواز آئے گی۔ اور دائیں طرف والے!

مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡیَمِیۡنِ ؕ﴿۲۷﴾ فِیۡ سِدۡرٍ مَّخۡضُوۡدٍ ۙ﴿۲۸﴾ وَّ طَلۡحٍ

کیسے (اچھے) ہوں گے | دائیں ہاتھ والے | (وہ ہوں گے) بیریوں میں | بغیر کانٹے کی | اور کیلے

دائیں طرف والوں کا کیا کہنا۔ وہ بے خار بیریوں کے درختوں، اور

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹) اور ایک دوسرا گروہ ان لوگوں کا ہوگا جن کے اعمالنامے ان کے بائیں ہاتھ میں ہوں گے اور کیا ہی بدنصیب ہوں گے بائیں والے۔

(۱۰) اور ایک تیسرا گروہ ان لوگوں کا ہوگا جو دنیا میں ایمان وعمل میں سب سے آگے اور آخرت میں سب سے اول جنت میں داخل ہونے والے ہوں گے۔

(۱۱) یہی خدا کے معزز درباری ہیں۔

(۱۲) جو ہمیشہ کی نعمت کے باغوں میں ہوں گے۔

(۱۳) ان میں بڑی بھاری جماعت ہر امت کے اگلے زمانے کے لوگوں میں سے ہوگی کہ انبیاء کے قرب کی وجہ سے اعلیٰ درجات کے حامل ہوں گے۔ یا امت مسلمہ ہی کے پہلے اور پچھلے لوگ مراد ہو سکتے ہیں جیسے حدیث میں ہے۔ خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم۔

(۱۴) اور تھوڑے سے لوگ ہر امت کے پیچھے آنے والے لوگوں میں سے ہوں گے۔

(۱۵) جڑاؤ تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔

(۱۶) اور ایک دوسرے کے سامنے ان تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے۔

(۱۷) ان کے پاس خدمت کے لئے ہمیشہ ایک حالتِ شباب میں رہنے والے جنت کے خوبصورت نوعمر لڑکے (کمسن خادم) پھر رہے ہوں گے۔

(۱۸) گلاس اور جگ اور صاف ستھری پاکیزہ شراب کا پیالہ لئے ہوئے۔

(۱۹) جس پاکیزہ شراب سے نہ دردِ سر ہوگا نہ بدمستی۔

(۲۰) اور ہر قسم کا جنتی میوہ جو اُن کا دل چاہے گا موجود ہوگا۔

(۲۱) اور جس جس پرندے کا گوشت وہ کھانا چاہے گا۔

(۲۲) اور نہایت خوبصورت بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ملیں گی۔

(۲۳) صفائی اور پاکیزگی میں ان موتیوں جیسی جو غلاف میں محفوظ رکھے ہوتے ہیں۔

(۲۴) یہ بدلہ ہوگا ان نیک اعمال کا' جو وہ دنیا میں کیا کرتے تھے۔

(۲۵) اور اس میں کوئی بے ہودہ اور گناہ کی بات نہ سنیں گے۔

(۲۶) مگر ہر طرف سے آپس میں فرشتوں اور اہل جنت کی سلام سلام کی آواز آ رہی ہوگی۔

(۲۷) اور جن کے اعمالنامے دائیں ہاتھ میں ہوں گے وہ کیسے اچھے بخت والے ہوں گے۔

(۲۸) وہ رکھے جائیں گے' جنتی بیریوں کے درختوں میں جن میں کانٹے نہیں ہوں گے اور پھلوں سے لدے ہوں گے۔

افعال: لَا يُصَدَّعُوْنَ: ان کو دردِ سر نہ ہوگا' ان کے سر نہیں چکرائیں گے' مضارع مجہول منفی (جمع مذکر غائب)۔ يَتَخَيَّرُوْنَ: وہ پسند کریں گے' کرتے ہیں' اختیار کرتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: ثُلَّةٌ: انبوہ کثیر' بڑی جماعت۔ مَوْضُوْنَةٍ: سونے کے تاروں سے بنی ہوئی' جواہر سے جڑی ہوئی' جڑاؤ' اسم مفعول (واحد مونث)۔ اَبَارِيْقَ: لوٹ' جگ' اَبْرِيْقٌ واحد۔ مَكْنُوْنِ: صاف محفوظ' چھپا یا ہوا' پوشیدہ' اسم مفعول (واحد مذکر)۔ مُخَلَّدُوْنَ: ہمیشہ رکھے ہوئے' سدا رہنے والے' اسم مفعول (جمع مذکر)۔ مَخْضُوْدٍ: پاک کیا ہوا' کانٹوں سے صاف کیا ہوا' اسم مفعول (واحد مذکر)۔

مَّنۡضُوۡدٍ ﴿۲۹﴾ وَّ ظِلٍّ مَّمۡدُوۡدٍ ﴿۳۰﴾ وَّ مَآءٍ مَّسۡكُوۡبٍ ﴿۳۱﴾ وَّ فَاكِهَةٍ كَثِيۡرَةٍ ﴿۳۲﴾

تہ بہ تہ | اور لمبے سایوں میں | اور پانی کے آبشاروں میں | اور بہت زیادہ میوے

کیلوں اور لمبے لمبے سایوں اور پانی کے جھرنوں اور بکثرت میووں کے ایسے باغوں میں ہوں گے۔

لَّا مَقۡطُوۡعَةٍ وَّلَا مَمۡنُوۡعَةٍ ﴿۳۳﴾ وَّ فُرُشٍ مَّرۡفُوۡعَةٍ ﴿۳۴﴾ اِنَّاۤ

جو کبھی ختم نہ ہوں گے | اور نہ ان میں روک ٹوک ہوگی | اور اونچے اونچے بچھونوں میں | بیشک ہم نے

جس کی نہ فصل ختم ہوگی اور نہ کوئی روک ٹوک ہوگی۔ اور اونچے فرش ہوں گے۔ ہم نے ان حوروں کو

اَنۡشَاۡنٰهُنَّ اِنۡشَآءً ﴿۳۵﴾ فَجَعَلۡنٰهُنَّ اَبۡكَارًا ﴿۳۶﴾ عُرُبًا اَتۡرَابًا ﴿۳۷﴾

پیدا کیا ان (حوروں) کو | خاص انداز سے | پس بنا دیا ہم نے ان کو | کنواریاں | پیاریاں | ہم عمر

ایک خاص طریقے سے پروان چڑھایا ہے۔ یعنی ہم نے ان کو کنواریاں (ہی) بنایا۔ پیار دلانے والیاں ہم عمر۔

لِّاَصۡحٰبِ الۡيَمِيۡنِ ﴿۳۸﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۳۹﴾ وَثُلَّةٌ

دائیں ہاتھ والوں کے لئے | (وہ ہوں گے) بہت سے | اگلے لوگوں میں سے | اور بہت سے

دائیں ہاتھ والوں کے لئے۔ (اور دائیں ہاتھ والوں کا) ایک بڑا گروہ اگلوں میں سے اور ایک بڑا گروہ

مِّنَ الۡاٰخِرِيۡنَ ﴿۴۰﴾ وَ اَصۡحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَاۤ اَصۡحٰبُ الشِّمَالِ ﴿۴۱﴾

پچھلوں میں سے | اور بائیں ہاتھ والے | کیسے (برے ہیں) بائیں ہاتھ والے

پچھلوں میں سے ہوگا۔ اور رہے بائیں ہاتھ والے! تو یہ بائیں ہاتھ والے کیسے برے حال میں ہوں گے۔

فِىۡ سَمُوۡمٍ وَّحَمِيۡمٍ ﴿۴۲﴾ وَّظِلٍّ مِّنۡ يَّحۡمُوۡمٍ ﴿۴۳﴾ لَّا بَارِدٍ

بھاپ | اور کھولتے ہوئے پانی میں | اور سایہ (میں) | سیاہ دھوئیں کے | جو نہ ٹھنڈا ہوگا

گرم بھاپ اور کھولتے ہوئے پانی میں۔ اور سیاہ دھوئیں کے سائے میں ہوں گے نہ اس میں ٹھنڈک ہوگی

وَّلَا كَرِيۡمٍ ﴿۴۴﴾ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَبۡلَ ذٰلِكَ مُتۡرَفِيۡنَ ﴿۴۵﴾ وَكَانُوۡا يُصِرُّوۡنَ

اور نہ راحت بخش | بیشک وہ | تھے | اس سے پہلے | خوشحال | اور اصرار کیا کرتے تھے

اور نہ وہ فرحت بخش (ہوگا)۔ بیشک وہ (اہل دوزخ) اس سے پہلے (دنیا میں) یہ بڑے خوشحال لوگ تھے۔ اور گناہِ عظیم (یعنی شرک) پر

عَلَى الۡحِنۡثِ الۡعَظِيۡمِ ﴿۴۶﴾ وَكَانُوۡا يَقُوۡلُوۡنَ ۙ اَئِذَا مِتۡنَا وَكُنَّا

بڑے گناہ (شرک) پر | اور کہا کرتے تھے | کیا جب | ہم مر جائیں گے | اور ہو جائیں گے

اصرار کیا کرتے تھے۔ اور (یہی) کہا کرتے تھے۔ کہ کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں

تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبۡعُوۡثُوۡنَ ﴿۴۷﴾ اَوَ اٰبَآؤُنَا الۡاَوَّلُوۡنَ ﴿۴۸﴾ قُلۡ اِنَّ

مٹی | اور ہڈیاں | تو کیا ہم | پھر اٹھائے جائیں گے؟ | کیا ہمارے پہلے باپ دادا (بھی) | کہہ دیجئے | بیشک

ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر زندہ کئے جائیں گے؟ اور کیا ہمارے باپ دادوں کو بھی (دوبارہ زندہ کیا جائے گا) آپ فرما دیجئے کہ بلاشبہ

الۡاَوَّلِيۡنَ وَالۡاٰخِرِيۡنَ ﴿۴۹﴾ لَمَجۡمُوۡعُوۡنَ ۙ اِلٰى مِيۡقَاتِ يَوۡمٍ

پہلے (بھی) | اور پچھلے (بھی) | ضرور جمع کئے جائیں گے | مقرر وقت پر | ایک دن

اگلوں کو بھی اور پچھلوں کو بھی (یعنی) سب کو جمع کیا جائے گا ایک معلوم دن کے (مقرر)

(۲۹) اور تہ بتہ گندھے ہوئے کیلوں میں۔

(۳۰) اور بہشتی درختوں کے لمبے لمبے سایوں میں۔

(۳۱) اور صاف پانی کے جھرنوں میں۔

(۳۲) اور بہت زیادہ میووں میں۔

(۳۳) جو کبھی ختم نہ ہوں اور نہ ان میں کسی قسم کی روک ٹوک ہو۔

(۳۴) اور مکان اور رتبہ کے لحاظ سے اونچے فرشتوں میں۔

(۳۵) بلاشبہ ہم نے ان جنتی حوروں کو ایک عجیب انداز سے' دنیاوی طریق ولادت کے بغیر پیدا کیا ہے۔

(۳۶) پھر بنادیا ہم نے ان کو کنواریاں۔

(۳۷) نہایت خوبصورت ہم عمر۔

(۳۸) اور انہیں دائیں والوں کے لئے پیدا کیا ہے۔

(۳۹) وہ ایک کثیر جماعت' ہر ایک امت کے پہلے زمانے کے لوگوں میں سے ہوگی۔

(۴۰) اور ایک کثیر جماعت پچھلے زمانے کے لوگوں میں سے بھی۔

(۴۱) اور جن کے اعمالنامے ان کے بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے وہ بائیں والے کیسے بدنصیب ہوں گے!

(۴۲) وہ دوزخ کے تیز شعلے اور اُبلتے ہوئے پانی میں ہوں گے۔

(۴۳) اور سیاہ دھوئیں کے سایہ میں۔

(۴۴) جو نہ سرد ہوگا' اور نہ آرام دینے والا۔

(۴۵) بلاشبہ یہ لوگ دنیا میں بڑے خوشحال تھے۔

(۴۶) اور شرک جیسے بہت بڑے جرم پر ضد کیا کرتے تھے۔

(۴۷) اور ان کا تکیہ کلام یہ تھا کہ جب ہم مر کر مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے' تو کیا ہم دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے؟

(۴۸) اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی اٹھائے جائیں گے؟

(۴۹) کہہ دیجئے کہ پہلے بھی اور پچھلے بھی۔

افعال: **یُصِرُّوْنَ**: وہ ہٹ کرتے ہیں' ضد کرتے ہیں' وہ اڑے ہوئے تھے' مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: **طَلْحٍ**: کیلے' کیلے کا درخت' **طَلْحَۃٌ** واحد۔ **مَسْکُوْبٍ**: بہتا ہوا' جاری' بہایا ہوا' گرایا ہوا' اسم مفعول (واحد مذکر)۔ **مَقْطُوْعَۃٍ**: کاٹی ہوئی' ٹوٹی ہوئی' قطع کردہ جس کا سلسلۂ عطا کاٹ دیا گیا ہو' ختم کر دیا گیا ہو' اسم مفعول (واحد مونث)۔ **اِنْشَآءً**: پیدا کرنا' پرورش کرنا' مصدر ہے۔ **اَبْکَارًا**: کنواریاں' **بِکْرٌ** واحد۔ **عُرُبًا**: سہاگ والیاں' پیار دلانے والیاں' محبوبائیں' پارسا عورتیں جو خاوند پر عاشق ہوں' **عَرُوْبٌ** کی جمع۔ **مَمْنُوْعَۃٍ**: روکا گیا' منع کی ہوئی' روکی ہوئی' اسم مفعول (واحد مونث)۔ **حِنْثِ**: گناہ' قسم توڑنا' **اِحْنَاثٌ** جمع۔ **مُتْرَفِیْنَ**: عیش پرست' خوشحال' ناز و نعمت میں پلے ہوئے' آسودہ حال' مزے سے زندگی کاٹنے والے' اسم مفعول (جمع مذکر)۔ **یَحْمُوْمٍ**: سیاہ دھواں' بے حد کالا دھواں۔

مَعۡلُوۡمٍ ﴿۵۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمۡ اَيُّهَا الضَّآلُّوۡنَ الۡمُكَذِّبُوۡنَ ﴿۵۱﴾

معلوم کے | پھر | بیشک تم | اے | گمراہ لوگو! | جھٹلانے والے

وقت پر۔ پھر اے گمراہو اور جھٹلانے والو!

لَاٰكِلُوۡنَ مِنۡ شَجَرٍ مِّنۡ زَقُّوۡمٍ ﴿۵۲﴾ فَمَالِـُٔوۡنَ مِنۡهَا الۡبُطُوۡنَ ﴿۵۳﴾

تمہیں کھانا ہوگا | درخت | تھوہر کا | پھر بھرنے ہوں گے | اس سے | پیٹ

تمہیں تھوہر کے درخت سے کھانا پڑے گا۔ پھر اسی سے پیٹ بھرنا ہوگا۔

فَشٰرِبُوۡنَ عَلَيۡهِ مِنَ الۡحَمِيۡمِ ﴿۵۴﴾ فَشٰرِبُوۡنَ شُرۡبَ الۡهِيۡمِ ﴿۵۵﴾

پھر پینا ہوگا | اس پر | کھولتا ہوا پانی | پھر پینا ہوگا | پیاسے اونٹ کی طرح پینا

پھر اس پر گرم پانی پینا ہوگا، پھر سخت پیاسے اونٹ کی طرح پیے جاؤ گے۔

هٰذَا نُزُلُهُمۡ يَوۡمَ الدِّيۡنِ ﴿۵۶﴾ نَحۡنُ خَلَقۡنٰكُمۡ فَلَوۡلَا تُصَدِّقُوۡنَ ﴿۵۷﴾

یہ | ان کی مہمانی ہوگی | روز جزا میں | ہم نے ہی | پیدا کیا تمہیں | پس کیوں تم تصدیق نہیں کرتے

قیامت کے دن یہ اُن کی مہمانی ہوگی۔ ہم ہی نے تمہیں پیدا کیا ہے پھر تم تصدیق کیوں نہیں کرتے۔

اَفَرَءَيۡتُمۡ مَّا تُمۡنُوۡنَ ﴿۵۸﴾ ءَاَنۡتُمۡ تَخۡلُقُوۡنَهٗۤ اَمۡ نَحۡنُ

بھلا دیکھو تو | جو | تم ٹپکاتے ہو | کیا تم | اس کی تخلیق کرتے ہو | یا ہم ہی

بھلا دیکھو تو جس نطفہ کو تم ٹپکاتے ہو کیا اس کو تم تخلیق کرتے ہو یا اس کے

الۡخٰلِقُوۡنَ ﴿۵۹﴾ نَحۡنُ قَدَّرۡنَا بَيۡنَكُمُ الۡمَوۡتَ وَمَا

خالق ہیں | ہم نے | مقرر کیا ہے | تمہارے درمیان | موت (کا وقت) | اور نہیں

پیدا کرنے والے ہم ہیں؟ ہم ہی نے تمہارے درمیان موت کو مقرر کیا ہے اور (کوئی)

نَحۡنُ بِمَسۡبُوۡقِيۡنَ ﴿۶۰﴾ عَلٰۤى اَنۡ نُّبَدِّلَ اَمۡثَالَكُمۡ وَ

ہم | عاجز | اس بات سے کہ | ہم بدل لائیں | تم جیسے لوگ | اور

ہمیں عاجز نہیں کر سکتا۔ اس بات سے کہ ہم تمہاری طرح کے اور لوگ تمہاری جگہ لے آئیں اور

نُنۡشِئَكُمۡ فِىۡ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدۡ عَلِمۡتُمُ النَّشۡاَةَ

ہم پیدا کر دیں تمہیں | ایسی صورت میں | جو تم نہیں جانتے | اور یقیناً تم جان چکے ہو | پیدائش

تمہیں ایسی حالت میں پیدا کریں جس کو تم نہیں جانتے۔ اور تمہیں تو پہلی پیدائش کا علم

الۡاُوۡلٰى فَلَوۡلَا تَذَكَّرُوۡنَ ﴿۶۲﴾ اَفَرَءَيۡتُمۡ مَّا تَحۡرُثُوۡنَ ﴿۶۳﴾

پہلی | پھر کیوں نہیں | تم غور کرتے | بھلا دیکھو تو | جو کچھ | تم بوتے ہو

ہے ہی پھر تم کیوں نہیں سوچتے؟ بھلا دیکھو تو جو کچھ تم بوتے ہو۔

ءَاَنۡتُمۡ تَزۡرَعُوۡنَهٗۤ اَمۡ نَحۡنُ الزّٰرِعُوۡنَ ﴿۶۴﴾

کیا تم | اسے اُگاتے ہو | یا | ہم ہی | اُگانے والے ہیں

کیا تم اسے اُگاتے ہو یا ہم اُگانے والے ہیں؟

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۰) سب کے سب قیامت کے مقررہ دن میں اعمال کا جواب دینے کے لئے میدانِ حشر میں جمع کئے جائیں گے۔

(۵۱) پھر اے موت کے بعد دوبارہ اٹھنے کو جھٹلانے والو! گمراہو!

(۵۲) تمہیں دوزخ میں کھانے کو تھوہر کا درخت ملے گا۔

(۵۳) پھر اس سے تمہیں پیٹ بھرنا ہوگا۔

(۵۴) پھر اس پر کھولتا ہوا پانی پینے کو ملے گا۔

(۵۵) پھر تم ایسے پیو گے جیسے شدید پیاسے اونٹ پیا کرتے ہیں یعنی پیاس کی شدت سے اُبلا ہوا پانی پی لو گے' مگر وہ پیاس بجھانے کی بجائے بھون ڈالے گا۔

(۵۶) ایسے مجرموں کی قیامت کے دن یہ مہمانی ہوگی۔

(۵۷) ہم نے ہی تمہیں پہلی بار پیدا کیا پھر تم ہمارے دوبارہ پیدا کرنے کی کیوں تصدیق نہیں کرتے؟

(۵۸) بھلا دیکھو تو وہ منی جو تم عورت کے رحم میں گراتے ہو۔

(۵۹) کیا تم اس کو بناتے ہو یا ہم بناتے ہیں؟

(۶۰) ہم نے ہی تو تمہارے درمیان موت پہلے سے لکھ دی ہے اور ہم اس بات سے عاجز نہیں۔

(۶۱) کہ تم جیسے اور لوگ بدل کر لے آئیں اور تمہیں ایسی جگہ لے جائیں جس کو تم نہیں جانتے یعنی تمہیں دوسرے جہان میں لے جائیں اور تمہاری جگہ یہاں اور مخلوق بسا دیں۔

(۶۲) اور پیدائشِ اول کو تو تم جان ہی چکے ہو۔ پھر کیوں نہیں غور کرتے کہ جو قادر مطلق ایک چیز کو پہلی دفعہ پیدا کرسکتا ہے اس کو دوبارہ پیدا کرنا کچھ مشکل نہیں۔

(۶۳) بھلا دیکھو تو جو کھیتی تم بوتے ہو۔

(۶۴) کیا تم اس کو اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں؟

افعال: تَخْلُقُوْنَهٗ: (کیا) تم اس کو پیدا کرتے ہو' بناتے ہو' مضارع (جمع مذکر حاضر)' ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ تُصَدِّقُوْنَ: تم سچ مانتے ہو' تم تصدیق کرتے ہو' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ تُمْنُوْنَ: تم منی ٹپکاتے ہو' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ تَحْرُثُوْنَ: تم بولتے ہو' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ نُنْشِئَكُمْ: ہم تم کو پیدا کردیں' اٹھا دیں' بنا دیں' ہم تم کو پیدا کریں گے' مضارع (جمع متکلم)' کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: مَالِئُوْنَ: بھرنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ مَجْمُوْعُوْنَ: جمع کئے ہوئے' اکٹھے کئے ہوئے' اسم مفعول (جمع مذکر)۔ مُكَذِّبُوْنَ: جھٹلانے والے' جھوٹا قرار دینے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ شُرْبَ: پینا' مصدر ہے۔ مَسْبُوْقِيْنَ: وہ جن پر سبقت کی گئی یعنی پیچھے رہنے والے' عاجز' اسم مفعول (جمع مذکر)۔ هِيْمِ: پیاسے اونٹ' پیاسے (آدمی)' سرگرداں' اَهْيَمُ واحد۔ زَارِعُوْنَ: کھیتی کرنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔

لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطٰمًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿۶۵﴾ اِنَّا

اگر | ہم چاہیں | تو کردیں ہم اسے | ریزہ ریزہ | پھر رہ جاؤ تم | باتیں بناتے | کہ بیشک ہم تو

اگر ہم چاہیں تو اس کو چورا چورا کر ڈالیں پھر تم باتیں بناتے رہ جاؤ۔ کہ اب تو

لَمُغْرَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۶۷﴾ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ

تاوان میں پڑگئے | بلکہ | ہم ہیں ہی | بدنصیب | بھلا دیکھو تو | وہ پانی | جو

ہم پر تاوان پڑ گیا۔ بلکہ ہم تو محروم (اور بدنصیب) ہی رہے۔ بھلا (اس) پانی کو تو دیکھو جو تم

تَشْرَبُوْنَ ﴿۶۸﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿۶۹﴾

تم پیتے ہو | کیا تم نے | اسے اتارا | بادل سے | یا ہم ہی ہیں | اُتارنے والے

پیتے ہو۔ کیا تم نے اس کو بادلوں سے اتارا ہے یا (اس کے) اتارنے والے ہم ہیں؟

لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ

اگر | ہم چاہیں | تو کردیں ہم اسے | کڑوا | تو تم کیوں شکر نہیں کرتے | بھلا دیکھو تو | وہ آگ

اگر ہم چاہیں تو اسے تلخ بنا دیں پھر تم شکر کیوں ادا نہیں کرتے۔ بھلا آگ ہی کو دیکھو

الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ﴿۷۱﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ

جو | تم سلگاتے ہو | کیا تم نے | پیدا کیا | اس کا درخت | یا | ہم ہی

جس کو تم سلگاتے ہو۔ کیا تم نے اس کا درخت پیدا کیا یا (اس کے) پیدا کرنے

الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿۷۲﴾ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿۷۳﴾

پیدا کرنے والے ہیں | ہم نے ہی | بنادیا اس کو | نصیحت | اور فائدہ کی چیز | مسافروں کے لئے

والے ہم ہیں۔ ہم نے اس کو عبرت دلانے اور مسافروں کے فائدے کے لئے بنایا ہے۔

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۷۴﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿۷۵﴾

پس تسبیح کیجئے | اپنے رب کے نام کی | جو بڑی عظمت والا ہے | پس میں قسم کھاتا ہوں | ڈوبنے کی جگہ | ستاروں کی

پس آپ اپنے رب کے نام کی پاکی بیان کیجئے جو بڑی عظمت والا ہے۔ پس میں قسم کھاتا ہوں ستاروں کے ڈوبنے کی (یا منزلوں کی)

وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿۷۶﴾ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿۷۷﴾

اور بیشک وہ | ایک قسم ہے | اگر تم سمجھو | بہت بڑی | کہ بیشک یہ | قرآن | بڑی شان والا ہے

اور بیشک یہ ایک بڑی قسم ہے اگر تم سمجھو۔ بلاشبہ یہ قرآن بڑی قدرت و منزلت والا ہے

فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿۷۸﴾ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿۷۹﴾ تَنْزِيْلٌ

ایک کتاب میں | جو محفوظ ہے | کوئی نہیں چھو سکتا اس کو | سوائے | پاک فرشتوں کے | اتارا ہوا ہے

جو لوح محفوظ میں (لکھا ہوا) ہے۔ اس کو وہی چھوتے ہیں جو پاک ہیں۔ یہ (قرآن) پروردگار عالم

مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿۸۱﴾

پروردگار | عالم کی طرف سے | پس کیا اس کلام (الٰہی) سے | تم لاپرواہی دکھاتے ہو

کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ اب کیا اس جیسی بات سے تم انکار کرتے ہو؟

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶۵) اگر ہم چاہیں تو اس پر کوئی آفت نازل کر کے اس کو تباہ کر دیں اور تم تعجب کرتے رہ جاؤ۔
(۶۶) کہ ہمارا تو ناحق تاوان ہو گیا جو کچھ اس کھیتی پر خرچ کیا تھا سب تباہ ہو گیا۔
(۶۷) بلکہ ہماری قسمت ہی بگڑ گئی۔
(۶۸) بھلا دیکھو تو جو تم پانی پیتے ہو۔
(۶۹) کیا بادلوں سے اسے تم نے نازل کیا یا ہم نے؟
(۷۰) اگر ہم چاہیں تو اس کو نمکین کر دیں، پس تم اس نعمت کا کیوں شکر نہیں کرتے؟
(۷۱) بھلا دیکھو تو تم جو آگ جلاتے ہو۔
(۷۲) کیا اس کا درخت تم نے پیدا کیا یا ہم نے؟
(۷۳) ہم نے ہی اس سے نکلنے والی آگ کو لوگوں کے لئے دوزخ کی آگ کی یاد دہانی اور جنگل کے مسافرین کے لئے سردی اور اندھیرے سے بچنے کیلئے فائدہ کی چیز بنا دیا۔
(۷۴) پس اپنے پروردگار کی جو بڑا عظمت والا ہے ہمیشہ تسبیح اور پاکیزگی بیان کرتے رہو چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم پڑھنے کا حکم فرمایا۔
(۷۵) ستاروں کی منزلوں میں غور کرنے سے اس بات کی کافی گواہی ملتی ہے۔
(۷۶) اور اگر تم سمجھو تو واقعی یہ بڑی بھاری شہادت ہے۔
(۷۷) کہ بلاشبہ یہ قرآن بڑی شان والا ہے کہ جس طرح ستارے اپنے محل وقوع یا اپنی منزل میں وقت مقررہ پر اپنے نور سے فضا کو روشن کر دیتے ہیں اسی طرح قرآن کی آیات، جو حسب ضرورت تھوڑی تھوڑی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتی ہیں وہ بھی اپنے اپنے موقع محل پر تلاوت کرنے والوں کے دلوں کو ایمان کے نور سے روشن کرتی ہیں۔
(۷۸) یہ قرآن جو لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔
(۷۹) جس کو پاک مقرب فرشتے ہی ہاتھ لگا سکتے ہیں۔ یا وہ لوگ، جو صاف دل اور پاک اخلاق رکھتے ہیں۔ (ف) اس سے یہ معلوم ہوا کہ قرآن کو سوائے پاک صاف باوضو لوگوں کے کسی کو ہاتھ لگانا جائز نہیں۔ زبانی تلاوت بغیر وضو کے بھی جائز ہے۔
(۸۰) یہ قرآن جو پروردگار عالم کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔
(۸۱) پس کیا تم اس عظیم الشان کتاب میں غور کرنے اور اس پر ایمان لانے میں سستی کرتے ہو؟

افعال: تَفَكَّهُوْنَ: تم باتیں بناتے ہو، بناؤ گے، تم تعجب کرتے ہو، کرو گے، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ ظَلْتُمْ: تم سارے دن رہو، تم ہوئے، تم ہو گئے، ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ اَنْشَاْتُمْ: (کیا) تم نے پیدا کیا، تم نے پرورش کی، ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ تُوْرُوْنَ: تم سلگاتے ہو، تم روشن کرتے ہو، آگ نکالتے ہو، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: مُغْرَمُوْنَ: قرضدار، تاوان زدہ، اسم مفعول (جمع مذکر)۔ اُجَاجًا: کھاری پانی، کڑوا پانی۔ مُزْن: سفید بادل، پانی سے بھرا ہوا بادل، مُزْنَةٌ واحد۔ مُنْشِئُوْنَ: پیدا کرنے والے، اٹھانے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔ مَوَاقِع: گرنے کی جگہیں، غروب ہونے کی جگہیں، فرودگاہیں، مراد ستاروں کے غروب ہونے کے منازل۔ مُطَهَّرُوْنَ: وہ جن کو پاک کر دیا گیا، پاک کئے ہوئے، اسم مفعول (جمع مذکر)۔ مُقْوِيْنَ: مسافر لوگ محتاج لوگ، اسم فاعل (جمع مذکر)۔ مُدْهِنُوْنَ: بے وقعت، سرسری سمجھنے والے، چکنی چپڑی باتیں بنانے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔

وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ

اور تم بناتے ہو | اپنا رزق/پیشہ | (اس بات کو) کہ تم | اسے جھٹلاتے ہو | پھر کیوں نہیں | جب | پہنچ جاتی ہے (جان)

اور تم نے اپنا پیشہ ہی بنا لیا ہے کہ اسے جھٹلاتے رہو۔ پس جب (تمہاری جان) حلق تک

الْحُلْقُوْمَ ﴿۸۳﴾ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ

حلق تک | اور تم | اس وقت | دیکھا کرتے تھے | اور ہم | زیادہ قریب ہوتے ہیں | اس سے

آ پہنچتی ہے۔ اور تم اس وقت (نااُمیدی) سے تکتے رہ جاتے ہو۔ اور ہم تمہاری نسبت اس کے زیادہ قریب

مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿۸۶﴾

تمہاری نسبت | لیکن | تم نہیں دیکھتے | پس کیوں نہیں | اگر تم | کسی کے محکوم نہیں ہو

ہوتے ہیں لیکن تم نہیں دیکھتے۔ پس (سوچو کہ) اگر تم کسی کے اختیار میں نہیں۔

تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۸۷﴾ فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۸۸﴾

تو لوٹا لاتے اسے | اگر تم | سچے ہو | پس اگر وہ ہو | مقربین میں سے

(تو) اس کی روح کو کیوں نہیں لوٹا لیتے اگر تم سچے ہو۔ پس اگر وہ (اللہ تعالیٰ کے) مقرب بندوں میں سے ہے۔

فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿۸۹﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۰﴾

تو آرام ہے | اور خوشبودار پھول | اور باغات ہیں نعمت کے | اور اگر | وہ ہے | دائیں ہاتھ والوں میں سے

تو (اس کے لئے) آرام و آسائش اور خوشبودار کھانے اور نعمتوں والی جنت ہے اور اگر وہ دائیں ہاتھ والوں میں سے ہوگا

فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۱﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ

تو سلام ہو | تجھ پر | دائیں ہاتھ والوں کی طرف سے | لیکن اگر | وہ ہے | جھٹلانے والے

(تو اُسے کہا جائے گا) تو سلامتی ہو تیرے لئے کہ تُو دائیں ہاتھ والوں میں سے ہے۔ اور اگر وہ جھٹلانے والے

الضَّآلِّيْنَ ﴿۹۲﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۹۳﴾ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿۹۴﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ

گمراہوں میں سے | تو مہمانی ہے | اُبلتا ہوا پانی | اور جھونک دینا ہے | دوزخ میں | بیشک یہ ہے | وہی

گمراہوں میں سے ہے۔ تو کھولتے پانی سے (اس کی) مہمانی ہوگی۔ اور (اس کو) دوزخ میں داخل ہونا ہوگا۔ بلاشبہ یہ بات ع ۳ ۲۲ ۱۶

حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۹۵﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۹۶﴾

حق | قابلِ یقین | پس آپ پاکیزگی بیان کریں | اپنے رب کے نام کی | جو بڑی عظمت والا ہے

یقیناً حق ہے۔ پس آپ اپنے ربّ کی پاکی بیان کرتے رہئے جو بڑی عظمت والا ہے

سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا اَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ حدید مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | انتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

تسبیح کرتی ہے | اللہ کی | جو مخلوق ہے | آسمانوں میں | اور زمین میں | اور وہ | بڑا غالب

اللہ تعالیٰ ہی کی تسبیح کرتے ہیں جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں۔ اور وہی زبردست

آیت نمبر ۔ آسان تفسیر

(٨٢) تم اس عظیم نعمت قرآن سے فائدہ اٹھانے کی بجائے صرف یہ حصہ اپنا رہے ہو کہ اس کو' اور اس کے بتلائے ہوئے حقائق کو جھٹلاتے ہو۔ اور اسی طرح آسمان سے اترنے والی بارش کو جو کہ رزق پیدا ہونے کا ذریعہ بنتی ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ کے انعام کی بجائے ستاروں کی چال وغیرہ سے منسوب کر دیتے ہو۔

(٨٣) پھر جب مرنے کے وقت روح حلق تک پہنچ جاتی ہے۔

(٨٤) اور تم اس جاں بلب انسان کو اس وقت دیکھ رہے ہوتے ہو۔

(٨٥) اور تمہاری نسبت ہم اس مرنے والے سے زیادہ قریب ہوتے ہیں' اپنے علم اور اپنی قدرت سے' لیکن تم ہمیں اور ہمارے فرشتوں کو دیکھ نہیں سکتے۔

(٨٦) تو اگر تم سمجھتے ہو کہ تم کسی کے ماتحت نہیں جو تم کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کر کے جزا و سزا دے سکتا ہے اور تم اپنے اس دعویٰ میں سچے ہو۔

(٨٧) تو اس مرنے والے کی جان کو تم کیوں اس کے جسم میں واپس نہیں لوٹا لاتے؟ تم ایسا نہیں کر سکتے تو یقین جانو کہ اس دنیا کا ایک قادرِ مطلق حاکم ہے جو سب کچھ کر سکتا ہے۔

(٨٨) پس اگر مرنے والا اللہ کے مقربین میں سے ہے۔

(٨٩) تو اس کو وہاں آرام اور اطمینان کی روزی اور نعمت کا باغ رہنے کو ملے گا۔

(٩٠) اور اگر وہ دائیں والوں میں سے ہے۔

(٩١) تو اسے جنت کے فرشتے کہیں گے کہ تو دائیں والوں میں سے ہے تجھ پر سلام ہو یا تجھ پر دائیں والوں کی جانب سے سلام ہو۔

(٩٢) لیکن اگر وہ بائیں والوں میں سے ہے جو موت کے بعد دوبارہ اٹھنے کو جھوٹ کہتے ہیں اور راہ حق سے گمراہ ہیں۔

(٩٣) تو ان کی مہمانی کھولتے ہوئے پانی سے کی جائے گی۔

(٩٤) اور دوزخ میں داخل کر دیا جائے گا۔

(٩٥) بیشک یہ جو کچھ مذکور ہوا یہی حق اور قابل یقین ہے۔

(٩٦) پس اپنے عظمت والے رب کی تسبیح اور پاکیزگی بیان کیا کرو۔

افعال: تَجْعَلُوْنَ: تم مقرر کرتے ہو' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ تَرْجِعُوْنَهَا: تم اس کو پھیر لاتے ہو' تم اس کو پھیر لیتے ہو' مضارع (جمع مذکر حاضر)' هَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔

اسماء: حِيْنَئِذٍ: اس وقت' حِيْنَ مضاف' اِذٍ مضاف الیہ۔ حُلْقُوْمَ: حلق' گلا' حَلَاقِيْمُ جمع۔ مَدِيْنِيْنَ: مقہور' زیر حکم' مسخر' محکوم' بدلہ دیئے ہوئے' اسم مفعول (جمع مذکر)۔ تَصْلِيَةٌ: نماز پڑھنا' درود پڑھنا' ایندھن کا آگ میں جلانا' عصا یا لکڑی کا آگ میں تپا کر سیدھا کرنا' جلنا' بھننا' یہاں دوزخ کی آگ میں جلنا مراد ہے' مصدر ہے۔

الْحَكِيمُ ﴿١﴾ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ يُحْيِ
حکمت والا ہے | اسی کے لئے ہے | حکومت | آسمانوں | اور زمین کی | وہ زندہ کرتا ہے
حکمت والا ہے آسمانوں اور زمین کی حکومت اسی کی ہے وہی زندہ کرتا

وَيُمِيتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢﴾ هُوَ الْأَوَّلُ
اور مارتا ہے | اور وہ | ہر چیز پر | قدرت رکھنے والا ہے | وہی | اول
اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہی اول

وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٣﴾
اور آخر | اور ظاہر | اور پوشیدہ ہے | اور وہ | ہر چیز کو | جاننے والا ہے
و آخر ہے اور وہی ظاہر اور پوشیدہ ہے اور وہ سب کچھ خوب جانتا ہے۔

هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ
وہی ہے | جس نے | پیدا کیا | آسمانوں | اور زمین کو | چھ | دن میں
وہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا

ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ
پھر | وہ قائم ہوا | عرش پر | وہ جانتا ہے | جو چیز | داخل ہوتی ہے | زمین میں
پھر عرش پر قائم ہوا وہ سب جانتا ہے جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے

وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ
اور جو | نکلتی ہے | اس سے | اور جو | اُترتی ہے | آسمان سے | اور جو | اوپر چڑھتی ہے
اور جو کچھ اس سے نکلتا ہے اور جو کچھ آسمان سے اُترتا ہے اور جو کچھ اس کی طرف

فِيهَا ۖ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا
اس میں | اور وہ | تمہارے ساتھ ہے | جہاں کہیں | تم ہو | اور اللہ | اس کو جو
چڑھتا ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں بھی تم ہو اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ

تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٤﴾ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ
تم کرتے ہو | دیکھتا ہے | اسی کی ہے | حکومت | آسمانوں | اور زمین کی
اسے دیکھ رہا ہے اور آسمانوں اور زمین کی حکومت اسی کی ہے

وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿٥﴾ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ
اور اللہ ہی کی طرف | لوٹائے جاتے ہیں | تمام کام | وہ داخل کرتا ہے | رات کو | دن میں
اور اسی کی طرف سب امور لوٹائے جاتے ہیں۔ وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے

وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ ۚ وَهُوَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٦﴾
اور داخل کرتا ہے | دن کو | رات میں | اور وہ | جاننے والا ہے | راز | سینوں کے
اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ سینوں میں (پوشیدہ) ہوتا ہے

سورۂ الحدید

اس سورت میں **حدید** (لوہا) کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) جو مخلوق آسمانوں اور زمین میں ہے ملائکہ' سورج' چاند و ستارے بادل اور بارش و ہوا اور بجلی وغیرہ سب زبان حال اور اللہ کے احکام کی تعمیل سے اس کی تسبیح و تقدیس کرتی اور اس کی عظمت شان کو ظاہر کرتی ہے اور وہ بڑا غالب حکمت والا ہے۔

(۲) آسمانوں اور زمین میں اسی کی بادشاہی ہے اور وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

(۳) وہی اللہ سب سے اول ہے' اور سب سے آخر' ہمیشہ باقی رہنے والا ہے وہ اپنی قدرت کی نشانیوں کے ذریعے سب پر ظاہر اور اس کی ذات مخلوق کے حواس و عقول سے انتہائی پوشیدہ ہے اور وہی سب کچھ جانتا ہے۔

(۴) وہی قادرِ مطلق ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا اور عرش قدرت پر دنیا کے انتظام کے لئے قائم ہوا۔ جو چیز زمین میں داخل ہوتی ہے (بیج و بارش کے قطرے و خزانے و مردے وغیرہ) اور جو اس میں سے نکلتی ہے (نباتات و معدنیات و پانی و خزانے وغیرہ) اور جو چیز آسمان سے اترتی ہے (ملائکہ اور باد و برق و باران اور مخلوق سے متعلق فیصلے وغیرہ) اور جو اس میں اوپر چڑھتی ہے (دعائیں و اعمال وغیرہ) وہ ان سب کو خوب جانتا ہے اور تم جہاں کہیں ہو' وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ سب کچھ دیکھتا ہے۔

(۵) آسمانوں اور زمین میں اسی کی حکومت ہے اور سب کاموں کا انجام اسی کے قبضہ' اختیار میں ہے۔

(٦) وہ کبھی رات کا کچھ حصہ' دن میں شامل کرکے اس کو بڑھا دیتا ہے اور کبھی دن کا حصہ رات میں شامل کرکے اس کو بڑھا دیتا ہے اور وہی سینوں کے راز خوب جانتا ہے۔

افعال: سَبَّحَ: اس نے پاکی بیان کی' ماضی (واحد مذکر غائب)۔
اسماء: بَاطِنُ: سب سے چھپا ہوا' اندرونی' پوشیدہ' اسم فاعل (واحد مذکر)۔

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ

ایمان لاؤ | اللہ پر | اور اس کے رسول پر | اور خرچ کرو | اس میں سے | کہ اس نے بنایا تمہیں | جانشین

تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس مال میں سے خرچ کرو' جس میں تم کو (اللہ تعالیٰ نے) نائب بنایا

فِيْهِ ۚ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝٧

جس میں | پس جو لوگ | ایمان لائے | تم میں سے | اور انہوں نے خرچ کیا | ان کے لئے | اجر ہے بڑا

ہے۔ پس جو تم میں سے ایمان لاتے ہیں اور (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اُن کے لئے بڑا اجر ہے۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا

اور تمہیں کیا ہوا | تم ایمان نہیں لاتے | اللہ پر | اور رسول (اللہ) | تمہیں بلاتے ہیں | تا کہ تم ایمان لاؤ

اور تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتے اور (اللہ تعالیٰ کا) رسول تمہیں دعوت دیتا ہے کہ اپنے

بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝٨ هُوَ الَّذِيْ

اپنے رب پر | اور یقیناً (اللہ) لے چکا ہے | تم سے عہد | اگر تم ہو مومن | وہی ہے

رب پر ایمان لاؤ اور اللہ تم سے عہد بھی لے چکا ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔ وہی تو ہے

يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ

جو اتارتا ہے | اپنے بندے پر | آیتیں | واضح | تا کہ نکال لائے تمہیں | اندھیروں سے

جو اپنے بندے پر واضح آیتیں نازل فرماتا ہے تا کہ تمہیں (کفر کی) تاریکیوں سے نکال کر (ایمان کی)

اِلَى النُّوْرِ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝٩ وَمَا لَكُمْ

روشنی کی طرف | اور بیشک | اللہ | تم پر | بڑا مہربان | نہایت رحم والا ہے | اور تمہیں کیا ہوا

روشنی میں لے آئے۔ اور یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر انتہائی شفقت فرمانے والا مہربان ہے۔ اور تمہیں کیا ہو گیا ہے

اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ

کہ تم خرچ نہیں کرتے | راستے میں | اللہ کے | اور اللہ کے لئے ہے | میراث | آسمانوں | اور زمین کی

کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ آسمانوں اور زمین کا وارث اللہ تعالیٰ ہی ہے

لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ

نہیں برابر | تم میں سے | جس نے خرچ کیا | فتح سے پہلے | اور قتال کیا | یہی لوگ ہیں

جن لوگوں نے تم میں سے فتح (مکہ) سے پہلے (اللہ کی راہ میں) خرچ کیا اور (اللہ کی راہ میں) جہاد کیا' (فتح کے بعد خرچ کرنے والے

اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ۭ وَكُلًّا

بڑھ کر | درجہ میں | اُن لوگوں سے | جنہوں نے خرچ کیا | اس کے بعد | اور جہاد کیا | اور ہر ایک سے

ان کے) برابر نہیں۔ اُن لوگوں کا درجہ اُن سے کہیں بڑھ کر ہے جنہوں نے بعد میں خرچ کیا اور جہاد کیا' اور اللہ تعالیٰ نے

وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝١٠ مَنْ ذَا الَّذِيْ ع ١٧

وعدہ کیا | اللہ نے | اچھا | اور اللہ | اس سے | جو تم کرتے ہو | خوب خبردار ہے | کون ہے (ایسا) | جو

سب ہی سے بھلائی کا وعدہ فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ کون ہے جو اللہ تعالیٰ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷) اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس مال میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرو جس میں اللہ نے تم کو اگلوں کا وارث بنا دیا۔ پس جو لوگ ایمان لا کر اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کے لئے بہت بڑا ثواب ہے۔

(۸) اور اللہ پر ایمان لانے میں تمہیں کیا عذر ہے؟ جبکہ اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی تم کو اس پر ایمان لانے کے لئے بلا رہے ہیں اور اللہ تمہیں عقل وفہم وحواس عطا کر کے ازل میں تم سے اپنی ربوبیت کا یوں عہد واقرار بھی لے چکا ہے کہ (اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى)۔ اور اس اقرار ربوبیت کا اثر تمہاری فطرت میں موجود ہے جس کی تائید ہر طرف پھیلی ہوئی قدرت کی نشانیاں کر رہی ہیں۔

(۹) اللہ وہی قادر مطلق ہے جو اپنے خاص بندے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) پر تمہیں شرک وکفر کے اندھیروں سے نکال کر توحید وایمان کی روشنی میں لانے کے لئے' اپنی واضح آیتیں نازل کرتا ہے اور وہ تم پر بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

(۱۰) اور تمہیں اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے کون سی چیز روکتی ہے حالانکہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ ہی کی میراث ہے اگر تم خوشی اور پیار سے اس کی راہ میں خرچ نہ کرو گے تو بالآخر تم مرنے پر سب یہیں چھوڑ جاؤ گے اور آخرت کے ثواب سے محروم رہو گے تو ابھی اس کی راہ میں خرچ کر کے آخرت کا ثواب حاصل کرنا بہتر ہے اور جس مومن نے فتح مکہ وحدیبیہ سے پہلے' جبکہ اسلام کو مالی وجانی قربانیوں کی سخت ضرورت تھی' اللہ کی راہ میں مال خرچ کیا اور جہاد کیا وہ اس کے بعد کے آسودہ حال زمانے میں مالی وجانی جہاد کرنے والے کے کبھی برابر نہیں ہو سکتا بلکہ وہ بعد میں جہاد کرنے والوں سے درجہ میں کہیں بڑھ کر ہیں اور یوں تو پہلے اور بعد میں ہر ایک مالی اور جانی جہاد کرنے والے مومن کو اللہ نے نیک جزا دینے کا وعدہ کر رکھا ہے اور تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ اس سے خوب واقف ہے اس کا پورا پورا بدلہ دے گا۔

اسماء: مُسْتَخْلَفِيْنَ: خلیفہ بنائے ہوئے' جانشین ہونے والے' اسم مفعول (جمع مذکر)۔

يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗٓ

قرض دے | اللہ کو | قرض | اچھا | پھر وہ دُگنا کرے اس کو | اس کے لئے | اور اس کے لئے ہے

کو قرض حسنہ دے پھر (اللہ) اسے اس کے لئے دُگنا کر دے اور

اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۱﴾ يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ

اجر | بڑا عمدہ | جس دن | آپ دیکھیں گے | مومن مردوں | اور مومن عورتوں کو | دوڑ رہا ہوگا | اُن کا نور

اسے بڑا عمدہ اجر ملے۔ جس دن آپ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھیں گے کہ اُن کے آگے (آگے)

بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ

ان کے سامنے | اور ان کے دائیں | خوشخبری ہے تمہیں | آج | ایسے باغوں کی | کہ چلتی ہیں

اور اُن کے دائیں جانب اُن کا نور دوڑتا ہوا چلا جا رہا ہوگا (اُن سے کہا جائے گا کہ) آج تمہارے لئے خوشخبری ہے ایسے باغوں

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۲﴾

اُن کے نیچے | نہریں | ہمیشہ رہیں گے وہ | ان میں | یہی ہے وہ | کامیابی بڑی

کی، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، جہاں تم ہمیشہ رہو گے، یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا

جس دن | کہیں گے | منافق مرد | اور منافق عورتیں | اُن سے جو | ایمان لائے ہیں | کہ انتظار کرو ہمارا

جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے کہ ہمارا انتظار کرو

نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا

ہم (بھی) روشنی حاصل کریں | تمہارے نور سے | کہا جائے گا | کہ لوٹ جاؤ | اپنے پیچھے | پھر تم تلاش کرو

تا کہ ہم بھی تمہارے نور سے روشنی حاصل کریں، ان سے کہا جائے گا کہ تم واپس لوٹ جاؤ پھر (وہاں) روشنی

نُوْرًا فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ

روشنی | پھر کھڑی کر دی جائے گی | اُن کے درمیان | ایک دیوار | اس کا | ایک دروازہ ہوگا | اس کے اندر تو | رحمت ہوگی

تلاش کرو پھر ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا، اس کے اندرونی جانب رحمت ہوگی

وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿۱۳﴾ يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ

اور اس کا ظاہر جو ہے | اس کی طرف سے عذاب ہوگا | وہ انہیں پکاریں گے | اور کیا ہم نہ تھے | تمہارے ساتھ؟

اور اس کی بیرونی جانب سے عذاب ہوگا۔ یہ اُن کو پکاریں گے کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے

قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ

وہ کہیں گے کیوں نہیں | لیکن تم نے | فتنہ میں ڈالا | اپنے آپ کو | اور تم انتظار کرتے | اور شک کرتے رہے

وہ کہیں گے، کیوں نہیں تم نے خود اپنے آپ کو مصیبت میں ڈالا (اور ہمارے حق میں مصائب کے) منتظر رہے اور شک کیا

وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ

اور دھوکا دیا تمہیں | آرزوؤں نے | یہاں تک کہ | آ گیا | حکم | اللہ کا | اور دھوکا دیا تمہیں | اللہ کے بارے میں

اور تمہاری تمناؤں نے تمہیں دھوکے میں ڈالے رکھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان آ پہنچا اور تمہیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں دغا باز

(١١) کون ایسا نیک بخت ہے جو اللہ کی راہ میں اچھا قرضہ دے اور اللہ اس کے لئے اس مال میں برکت دے کہ دنیا میں مال زیادہ کرے اور آخرت میں بڑا عمدہ ثواب دے۔

(١٢) جس دن آپ دیکھیں گے کہ ایماندار مردوں اور عورتوں کے ایمان اور ان کے نیک اعمال کا نور ان کے سامنے اور ان کے دائیں چل رہا ہوگا اور فرشتے ان سے کہہ رہے ہوں گے کہ تمہیں خوشخبری ہے جنت ملنے کی، جن کے نیچے ندیاں بہہ رہی ہوں گی تم ان میں ہمیشہ رہو گے یہی بڑی کامیابی ہے۔

(١٣) جس دن منافق مرد اور عورتیں ایمانداروں سے کہیں گے کہ ذرا ٹھہر جاؤ ہم بھی تمہارے نور سے کچھ روشنی حاصل کرلیں وہ (یا فرشتے) ان سے کہیں گے کہ پیچھے لوٹ کر روشنی تلاش کرو جہاں سے ہمیں یہ روشنی ملی ہے یا دنیا میں واپس جاکر، ایمان لاکر، نیک اعمال کرو کہ یہ روشنی مل سکے پس مومنین اور منافقین کے درمیان ایک دیوار کھڑی کردی جائے گی اس میں ایک دروازہ ہوگا جس میں سے اہل جنت جنت میں داخل ہوں گے اس کے اندر کی طرف خدا کی رحمت (جنت) ہوگی اور اس کے باہر کی طرف عذاب الٰہی (جہنم) ہوگا۔ جس میں دوزخی داخل ہوں گے۔

افعال: اِلْتَمِسُوْا: تم ڈھونڈھ لو، تلاش کرلو، امر (جمع مذکر حاضر)۔ نَقْتَبِسْ: ہم چنگاری لے لیں، سلگا لیں، روشنی لے لیں، ہم روشنی حاصل کرلیں، مضارع (جمع متکلم)۔

اسماء: بُشْرٰىكُمُ: تم کو خوشخبری ہے، تمہیں بشارت ہو، بُشْرٰی مضاف، کُمْ (ضمیر جمع مذکر حاضر) مضاف الیہ۔ سُوْر: دیوار، فصیل، شہر پناہ، شہر کی چار دیواری۔ ظَاهِرُهٗ: اس کا ظاہر، اس کا باہر، ظَاهِرُ مضاف، هٗ (ضمیر واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔

الْغُرُورُ ﴿١٤﴾ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَلَا مِنَ الَّذِينَ

شیطان نے | پس آج | نہ لیا جائے گا | تم سے | (کوئی) تاوان | اور نہ | اُن سے جنہوں نے

(شیطان) نے دھوکہ دیا۔ پس آج کے دن نہ تم سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ ان لوگوں سے جنہوں نے راہِ کفر

كَفَرُوا ۚ مَأْوَاكُمُ النَّارُ ۖ هِيَ مَوْلَاكُمْ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿١٥﴾

انکار کیا | تمہارا (سب کا) ٹھکانا | دوزخ ہے | یہی | تمہارا رفیق ہے | اور بُری ہے | جگہ لوٹنے کی

اختیار کر رکھی تھی۔ تم سب کا ٹھکانا دوزخ ہے وہی تمہاری رفیق ہے اور وہ بہت بُری جگہ ہے۔

أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا

کیا وقت نہیں آیا | ان کے لئے | جو ایمان لائے | کہ نرم پڑ جائیں | اُن کے دل | اللہ کی یاد کے لئے | اور اس کے لئے

کیا ایمان والوں کے لئے وہ وقت ابھی نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر اور اس کے نازل کردہ

نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ

جو اُترا | حق میں سے | اور وہ نہ ہوں | ان لوگوں کی طرح | جنہیں کتاب دی گئی | اس سے پہلے

سچے کلام کے سامنے نرم ہو جائیں اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جن کو ان سے پہلے کتاب ملی تھی

فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ ۖ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴿١٦﴾

تو لمبی ہوگئی | اُن پر | مدت | پھر سخت ہوگئے | اُن کے دل | اور بہت سے | ان میں سے | نافرمان ہیں

پھر ان پر ایک زمانہ گزر گیا پھر ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے اکثر (نافرمان و) بدکار ہیں۔

اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ

جان لو | کہ اللہ ہی | زندہ کرتا ہے زمین کو | اس کے مرنے کے بعد | بیشک ہم نے بیان کر دیں | تمہارے لئے

جان لو کہ اللہ تعالیٰ ہی زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے۔ بیشک ہم نے اپنی نشانیاں تم

الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿١٧﴾ إِنَّ الْمُصَّدِّقِينَ وَالْمُصَّدِّقَاتِ

آیتیں | تاکہ تم | سمجھو | بیشک خیرات کرنے والے مرد | اور خیرات کرنے والی عورتیں

پر واضح کر دی ہیں تاکہ تم سمجھو۔ بیشک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور

وَأَقْرَضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ أَجْرٌ

اور جنہوں نے قرض دیا | اللہ کو | قرض | اچھا | دُگنا کیا جائے گا (بدلہ) | ان کے لئے | اور ان کے لئے | اجر ہوگا

وہ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خوشدلی سے خرچ کرتے ہیں ان کو دُگنا (صلہ) دیا جائے گا اور اُن کے لئے بڑی عزت

كَرِيمٌ ﴿١٨﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ

عمدہ | اور جو لوگ | ایمان لائے | اللہ پر | اور اس کے رسول پر | وہی ہیں

کا اجر ہوگا۔ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں یہی لوگ

الصِّدِّيقُونَ ۖ وَالشُّهَدَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ

سچے | شہداء | اپنے رب کے نزدیک | ان کے لئے | ان کا اجر ہے | اور ان کی روشنی

اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں ان کے لئے (خصوصی) اجر ہے اور ان کے لئے نور بھی ہے

آیت نمبر ‏ آسان تفسیر

(۱۴) منافق لوگ ایمان والوں سے پکار کر کہیں گے کیا ہم دنیا میں تمہارے ساتھ نہ تھے؟ وہ جواب دیں گے کیوں نہیں تم ہمارے ساتھ تو تھے لیکن تم نے کفر و نفاق اور گناہ اختیار کر کے اپنے آپ کو خود ہلاکت اور فتنہ میں ڈالا اور مسلمانوں پر گردش زمانہ کا انتظار کرتے رہے اور توحید الٰہی کی نسبت شک و شبہ میں پڑے رہے اور لمبی لمبی عمریں ملنے کی جھوٹی تمناؤں نے تمہیں دھوکہ میں رکھا یہاں تک کہ اللہ کا حکم (موت) آ پہنچا اور شیطان نے تمہیں دھوکا دیا کہ اللہ کریم ہے وہ تمہیں عذاب نہ دے گا یا یہ کہ حساب و کتاب کچھ نہیں۔

(۱۵) پس آج نہ تو تمہیں تاوان ادا کر کے چھوڑا جائے گا اور نہ کفار کو اور تمہارا سب کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہی تمہارے لئے مناسب بھی ہے اور وہ کیا ہی برا ٹھکانا ہے؟

(۱۶) مسلمانوں کے لئے اب وقت آ گیا ہے کہ ان کے دل خدا کے ذکر اور قرآن سے جو اللہ کی سچی نازل کی ہوئی کتاب ہے نرم ہو کر عاجزی کریں اور یہود کی طرح نہ ہو جائیں جن کو ان سے پہلے کتاب تورات دی گئی تھی پھر ایک لمبا عرصہ گزر جانے کے بعد ان کے دل سخت ہو گئے اور بہت سے ان میں نافرمان ہی ہیں۔

(۱۷) مسلمانو! جان لو کہ اللہ ہی مردہ (خشک) زمین کو بارش سے دوبارہ زندہ (سرسبز) کر دیتا ہے اسی طرح اللہ کے ذکر سے مردہ دل زندہ ہو جاتے ہیں تمہارے سمجھانے کو ہم نے اپنی آیتیں کھول کر بیان کر دیں۔

(۱۸) کچھ شک نہیں کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے مرد اور عورتیں اور جہاد فی سبیل اللہ میں اللہ کی رضامندی کے لئے اپنا پاک و حلال مال خرچ کرنے والوں کا مال دُگنا کیا جائے گا اور انہیں بہت اچھا اجر ملے گا۔

افعال: فَتَنْتُمْ: تم نے جانچا، آزمائش میں ڈالا، گمراہ کیا، ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ تَخْشَعَ: وہ گڑگڑائے، وہ عاجزی کرے، وہ (جمع مکسر) عاجزی کریں، مضارع (واحد مونث غائب)۔ تَرَبَّصْتُمْ: تم نے انتظار کیا، تم نے راہ دیکھی، تم راہ دیکھتے رہے، ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ لَمْ يَأْنِ: وقت نہیں ہوا، (کیا) وقت نہیں آیا، مضارع منفی بہ لم (واحد مذکر غائب)۔ بَيَّنَّا: ہم نے بیان کر دیا، ہم نے کھول دیا، ماضی (جمع متکلم)۔ اَقْرَضُوْا: انہوں نے قرض دیا، ماضی (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: مُصَّدِّقِيْنَ: خیرات دینے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔ مُصَّدِّقَاتِ: خیرات دینے والیاں، اسم فاعل (جمع مونث)۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۹﴾

اور جنہوں نے | کفر کیا | اور جھٹلایا | ہماری آیتوں کو | یہی لوگ ہیں | دوزخ والے

اور جن لوگوں نے انکار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی لوگ دوزخی ہیں۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ

جان لو | کہ بے شک | یہ زندگی | دنیا کی | تو (صرف) کھیل | اور تماشا | اور زینت ہے | اور فخر کرنا

جان لو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل تماشا اور (سامان) آرائش ہے اور آپس میں فخر

بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ

تمہارا آپس میں | اور ایک دوسرے سے مسابقت | مال میں | اور اولاد میں | جیسے حالت | بارش کی

کرنے اور مال و اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی خواہش و آرزو کا مقام ہے۔ اس کی مثال اس بارش

اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ

کہ خوش کر دیا | کسانوں کو | اس کی سبزی نے | پھر | وہ خشک ہو جاتی ہے | تو تو دیکھتا ہے اس کو | زرد | پھر

کی سی ہے کہ اس کی پیداوار کاشتکاروں کو بھلی لگتی ہے پھر وہ خشک ہو جاتی ہے پھر تو اس کو زرد دیکھتا ہے پھر وہ

يَكُوْنُ حُطٰمًا ۭ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ

وہ ہو جاتی ہے | چورا چورا | اور آخرت میں | عذاب ہے | سخت | اور مغفرت ہے

چورا چورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں سخت عذاب ہے اور (مومنوں کے لئے)

مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ

اللہ (کی طرف) سے | اور رضامندی | اور نہیں | یہ زندگی | دنیا کی | مگر | سامان

اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت اور خوشنودی ہے۔ اور دنیا کی زندگی تو محض دھوکے کا ایک

الْغُرُوْرِ ﴿۲۰﴾ سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا

دھوکے کے | دوڑو | مغفرت کی طرف | اپنے رب کی | اور جنت کی طرف | جس کی چوڑائی ہے

سامان ہے۔ تو اپنے رب کی مغفرت کی طرف دوڑو اور اس جنت کی طرف جس

كَعَرْضِ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

جیسی چوڑائی | آسمان | اور زمین کی | تیار کی گئی ہے | اُن کے لئے | جو ایمان لائے

کی چوڑائی آسمان اور زمین کے برابر ہے یہ اُن لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس

بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ

اللہ | اور اس کے رسول پر | یہ | فضل ہے | اللہ کا | وہ دیتا ہے | جسے | وہ چاہے

کے رسول پر ایمان لائے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۱﴾ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ

اور اللہ | بڑے فضل والا ہے | نہیں پہنچتی | کوئی مصیبت | زمین میں

اور اللہ تعالیٰ بڑا فضل کرنے والا ہے۔ کوئی مصیبت زمین پر نہیں آتی اور نہ تمہاری ذات پر

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۹) اور جو لوگ عام لوگوں پر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سچے دل سے ایمان لائے بس یہی لوگ سچے مومن اور اپنے رب کے ہاں گواہ ہوں گے۔ (شہدا سے مراد اللہ کی راہ میں جان دینے والے بھی ہو سکتے ہیں) ان کے عملوں کے مطابق انہیں اجر اور روشنی ملے گی اور جنہوں نے دین حق سے انکار کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا وہی لوگ دوزخی ہیں۔

(۲۰) جان لو کہ دنیا کی زندگی، جو اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے خلاف گزاری جائے وہ تو محض فضول بچوں کا سا کھیل تماشا (عارضی خوشی) اور عورتوں کا سا بناؤ سنگار اور آپس میں ایک دوسرے پر فخر کرنا اور زیادہ مال و اولاد مانگنا ہے اس کی حالت بالکل بارش کی سی ہے کہ اس کی وجہ سے جو نباتات اُگتی ہے کسان اس سے خوش ہو جاتے ہیں پھر وہ کھیتی خشک ہو کر پیلی پڑ جاتی ہے اور چورا چورا ہو کر برباد ہو جاتی ہے اور آخرت میں ایسی غفلت کی زندگی کا بدلہ سخت عذاب ہے اور اس کے مقابلے میں خدا اور رسول کی اطاعت و خدا کے ذکر میں زندگی بسر کرنے والوں کے لئے خدا کی بخشش اور اس کی خوشنودی ہے اور یہ دنیا میں کھیل کھود کی زندگی تو محض دھوکہ کا سامان ہے جس سے وقت کو ضائع کرنے کے سوا کچھ حاصل نہیں۔

(۲۱) اس لئے تم پر لازم ہے کہ آخرت میں مغفرت الٰہی اور جنت (جس کا عرض زمین و آسمان کے برابر ہے اور ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ و رسول پر ایمان لاتے ہیں) حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھو۔ یہ مغفرت اور جنت خدا کا فضل ہے وہ مومنین میں سے جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور وہ بڑا فضل والا ہے۔

افعال: اَعْجَبَ: اس کو خوش لگا، اس کو بھایا، اچھا معلوم ہوا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ سَابِقُوْا: دوڑو، سبقت کرو، امر (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: صِدِّيْقُوْنَ: صدیق، سچے ایمان والے، صِدِّيْقٌ واحد۔ تَفَاخُرٌ: خودستائی، فخر کرنا، بڑائی مارنا، اترانا، مصدر ہے۔

وَلَا فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا

اور نہ خود تمہاری جانوں میں | مگر | وہ (لکھی) ہے کتاب میں | اس سے پہلے | کہ | ہم پیدا کریں اس کو

مگر وہ اس کی کتاب (لوح محفوظ) میں لکھی ہوئی ہے اس سے پہلے کہ ہم اس کو (دنیا میں) پیدا

اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرٌ ﴿۲۲﴾ لِّكَیْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا

بیشک یہ بات | اللہ پر | آسان ہے | تاکہ تم غم نہ کیا کرو | اس پر جو فوت ہو جائے تم سے | اور نہ تم اتراؤ

کریں۔ بیشک یہ بات اللہ تعالیٰ کے لئے آسان ہے تاکہ جو کچھ تم سے جاتا رہے اس پر غم نہ کھاؤ اور جو تم کو عطا ہو

بِمَآ اٰتٰىكُمْ ۗ وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ﴿۲۳﴾ الَّذِیْنَ

اس پر جو | دے تمہیں | اور اللہ | نہیں پسند کرتا | ہر غرور کرنے والے | فخر کرنے والے کو | جو (خود بھی)

اس پر نہ اتراؤ۔ اور اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے بے جا فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔ (یعنی) ان لوگوں کو جو خود بھی

یَبْخَلُوْنَ وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۗ وَمَنْ یَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ

بخل کرتے ہیں | اور حکم دیتے ہیں | لوگوں کو (بھی) | بخل کا | اور جو منہ موڑے | تو بیشک اللہ

بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی بخیل ہونے کی ہدایت کرتے ہیں۔ اور جو منہ موڑتے ہیں (تو کچھ پرواہ نہیں) کیونکہ اللہ تعالیٰ

هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ﴿۲۴﴾ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَیِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا

وہی ہے بے نیاز | حمد وثنا کے لائق | بیشک ہم نے بھیجا | اپنے رسولوں کو | واضح دلائل کے ساتھ | اور ہم نے اُتاری

بے پرواہ اور لائق حمد و ثنا ہے۔ ہم نے اپنے رسولوں کو نشانیاں (معجزات) دے کر بھیجا اور ان کے ساتھ

مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِیْزَانَ لِیَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَاَنْزَلْنَا

ان کے ساتھ | کتاب | اور میزانِ (عدل) | تاکہ قائم رہیں | لوگ | انصاف پر | اور ہم نے اُتارا

ہم نے کتابیں نازل کیں اور میزان تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں۔ اور ہم نے لوہا

الْحَدِیْدَ فِیْهِ بَاْسٌ شَدِیْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِیَعْلَمَ اللّٰهُ

لوہا | جس میں ہے | دہشت | سخت | اور فائدے | لوگوں کے لئے | اور تاکہ معلوم کریں | اللہ

پیدا کیا جس میں شدید دہشت بھی ہے اور لوگوں کے لئے فائدے بھی ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ ظاہر کر دے

مَنْ یَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَیْبِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ ﴿۲۵﴾ ع

کہ کون | مدد کرتا ہے اس کی | اور اس کے رسولوں کی | دیکھے بغیر | بیشک اللہ | بڑا زور آور | غالب ہے

کہ کون اس کے دین اور اس کے رسولوں کی بن دیکھے مدد کرتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ بڑا طاقتور اور زبردست ہے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِیْمَ وَجَعَلْنَا فِیْ ذُرِّیَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ

اور بیشک ہم نے بھیجا تھا | نوحؑ | اور ابراہیمؑ کو | اور ہم نے رکھی تھی | اُن دونوں کی اولاد میں | نبوت

اور بیشک ہم نے نوحؑ اور ابراہیمؑ کو بھیجا اور ان دونوں کی نسل میں نبوت اور کتاب

وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِیْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ قَفَّیْنَا

کتاب | پس بعض تو ان میں | ہدایت پر ہیں | اور بہت سے | اُن میں | نافرمان ہیں | پھر بھیجے ہم نے

قائم کر دی پھر ان میں سے (کچھ) ہدایت یافتہ بھی ہوئے اور ان میں اکثر نافرمان رہے۔ پھر ان کے بعد ہم نے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۲) خشک سالی اور کھیتوں اور پھلوں کے نقصان وغیرہ سے جو آفت بھی زمین پر پڑتی ہے اور بیماری اور اولاد کے نقصان وغیرہ کی جو مصیبت خود تمہاری جانوں پر آتی ہے وہ سب زمین اور جانوں کے پیدا ہونے سے پہلے کتاب الٰہی (لوح محفوظ) میں لکھی ہوئی ہے بیشک یہ مقدر کرنا اور کتاب میں لکھنا اللہ پر آسان ہے۔

(۲۳) تقدیر الٰہی کی یہ حقیقت تم پر ظاہر کرنے میں حکمت یہ ہے کہ جو دنیا کی چیز (مال و مرتبہ وصحت وغیرہ) تمہارے ہاتھ سے جاتی رہے اس پر زیادہ غم نہ کیا کرو کہ بے صبر ہو جاؤ۔ کیونکہ جس چیز کا ہاتھ سے چلا جانا پہلے لکھا جا چکا ہے وہ ضرور جاکے رہے گی۔ رونا پیٹنا بے سود ہے اور صحت و مال و اولاد جو اللہ تمہیں عطا کرے اس پر غرور نہ کرو کہ اللہ کے شکر سے لاپروا ہو جاؤ۔ وہ تو ہر حال میں مل کر رہے گی اس پر فخر و تکبر کرنے کے کیا معنی؟ اور اللہ ہر فخر کرنے والے مغرور کو پسند نہیں کرتا۔

(۲۴) اور جو لوگ خود بھی اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے اور دوسروں کو بھی خرچ نہ کرنے کو کہتے ہیں اور جو کوئی اللہ کے حکم سے انکار کرے تو بیشک اللہ بے پروا اور حمد و ثنا کے لائق ہے۔

(۲۵) بیشک ہم نے لوگوں کی ہدایت کے لئے اپنے رسول واضح دلیلیں اور معجزے دے کر بھیجے ہیں اور ان کے ساتھ کتابیں اور میزان عدل نازل کی ہے تاکہ لوگ اپنے دینی اور دنیا کے معاملوں میں انصاف پر قائم رہیں اور ہم نے لوہا نازل کیا جس سے سخت خطرہ کی چیزیں (اسلحۂ جنگ) اور کئی (ضروریات زندگی) کی چیزیں بنتی ہیں اور اس لئے بھی کہ اللہ ظاہر کردے گا کہ جنگ کے اسلحہ کو اللہ کی راہ میں' جہاد میں استعمال کرکے' غیب پر ایمان رکھتے ہوئے کون اللہ کے رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ بیشک اللہ بڑا زبردست سب پر غالب ہے۔

(۲۶) اور بیشک ہم نے حضرت نوحؑ وحضرت ابراہیم علیہما السلام کو ان کی اپنی اپنی قوم کی طرف نبی بنا کر بھیجا تھا اور ان کی اولاد میں نبوت اور کتاب عطا کرنا مقدر کردیا تھا۔ پس بعض تو ان میں سے راہ راست پر چلتے ہیں اور بہت سے ان میں سے نافرمان ہیں۔

افعال: لَا تَأْسَوْا: تم غم مت کھاؤ' تم مت غم کھایا کرو' نہی (جمع مذکر حاضر)۔ نَبْرَأَهَا: (کہ) ہم اس کو پیدا کریں' ہم اسے پیدا کرتے ہیں' مضارع (جمع متکلم) ھَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔ لَا تَفْرَحُوْا: تم نہ خوش ہو' تم نہ اتراؤ' نہی (جمع مذکر حاضر)۔ يَبْخَلُوْنَ: وہ روکتے ہیں' کنجوسی کرتے ہیں' بخل سے کام لیتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔

عَلٰٓی اٰثَارِهِمۡ بِرُسُلِنَا وَقَفَّیۡنَا بِعِیۡسَی ابۡنِ مَرۡیَمَ وَاٰتَیۡنٰهُ

ان کے نقش قدم پر | اپنے کئی رسول | اوران کے پیچھے بھیجا ہم نے | عیسیٰ بن مریم | اور ہم نے دی اُسے

لگاتار اپنے پیغمبروں کو بھیجا اور ان کے بعد عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور ان کو انجیل

الۡاِنۡجِیۡلَ ۙ وَجَعَلۡنَا فِیۡ قُلُوۡبِ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡهُ رَاۡفَةً

انجیل | اور ہم نے رکھ دی | دلوں میں | اُن کے جنہوں نے | پیروی کی اُس کی | نرمی

عطا فرمائی اور جن لوگوں نے اُس کی پیروی کی' ہم نے اُن کے دلوں میں نرمی اور

وَّرَحۡمَةً ؕ وَرَهۡبَانِیَّةَ ۣابۡتَدَعُوۡهَا مَا كَتَبۡنٰهَا عَلَیۡهِمۡ

اورمہربانی | اور ترکِ دُنیا | جوانہوں نے خود ایجاد کی | ہم نے نہیں فرض کی تھی | اُن پر

مہربانی ڈال دی اور وہ رہبانیت جس کی ابتداء خود انہوں نے کی' ہم نے اس کو اُن پر فرض نہ کیا تھا۔ بلکہ

اِلَّا ابۡتِغَآءَ رِضۡوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوۡهَا حَقَّ رِعَایَتِهَا ۚ

مگر (انہوں نے ایسا کیا) حاصل کرنے کو | اللہ کی رضامندی | پھر انہوں نے رعایت نہیں کی اس کی | جیسا کہ حق تھا اس کی رعایت کا

انہوں نے اُس کو اللہ کی رضامندی کے لئے اختیار کیا' پھر رہبانیت کو جس طرح نباہنا چاہئے' نباہ نہ سکے۔

فَاٰتَیۡنَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡهُمۡ اَجۡرَهُمۡ ۚ وَكَثِیۡرٌ مِّنۡهُمۡ فٰسِقُوۡنَ ﴿۲۷﴾

تو ہم نے دیا | ان لوگوں کو | جو ایمان لائے | ان میں سے | اُن کا اجر | اور بہت سے | اُن میں | نافرمان ہیں

پھر (بھی) ان میں جو ایمان لے آئے ہم نے ان کو ان کا اجر دیا اور ان میں سے اکثر (تو) نافرمان ہی ہیں۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوۡا بِرَسُوۡلِهٖ یُؤۡتِكُمۡ

اے ایمان والو! | ڈرو | اللہ سے | اور ایمان لاؤ | اس کے رسول پر | وہ دے گا تمہیں

اے ایمان والو! (تم) اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ وہ اپنی رحمت

كِفۡلَیۡنِ مِنۡ رَّحۡمَتِهٖ وَیَجۡعَلۡ لَّكُمۡ نُوۡرًا تَمۡشُوۡنَ بِهٖ

دو حصے | اپنی رحمت سے | اور بنادے گا | تمہارے لئے | ایک نور | کہ تم چلو گے | اس کے ذریعہ سے

سے تمہیں دوگنا عطا کرے گا اور تمہارے لئے ایک نور پیدا کر دے گا جس کی روشنی میں تم چلو گے

وَیَغۡفِرۡ لَكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۲۸﴾ لِّئَلَّا یَعۡلَمَ اَهۡلُ الۡكِتٰبِ

اور وہ بخش دے گا | تمہیں | اور اللہ | بخشنے والا | رحم والا ہے | تا کہ یہ جانیں | اہل کتاب

اور وہ تمہاری (خطاؤں کو) معاف کر دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے۔ تا کہ اہل کتاب کو معلوم ہو جائے

اَلَّا یَقۡدِرُوۡنَ عَلٰی شَیۡءٍ مِّنۡ فَضۡلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ

کہ وہ قدرت نہیں رکھتے | کسی شے پر | اللہ کے فضل میں سے | اور یہ کہ | فضل | ہاتھ میں ہے

کہ اللہ تعالیٰ کے فضل پر ان کا کچھ اختیار نہیں اور یہ کہ فضل تو اللہ تعالیٰ ہی کے

اللّٰهِ یُؤۡتِیۡهِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ ﴿۲۹﴾

اللہ کے | وہ دیتا ہے اسے | جس کو | وہ چاہتا ہے | اور اللہ | بڑا فضل والا ہے

ہاتھ میں ہے جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا فضل (فرمانے) والا ہے۔

(۲۷) پھر ان کے بعد حضرت عیسیٰ بن مریم کو کتاب انجیل دے کر بھیجا اور ان کی پیروی کرنے والوں کے دلوں میں نرمی اور مہربانی ڈال دی اور دنیا کو چھوڑنے کی خواہش جو انہوں نے اپنی طرف سے دین میں نئی چیز پیدا کی تھی ہم نے ان پر فرض نہیں قرار دی تھی اور اس سے ان کی غرض خدا کی خوشنودی حاصل کرنا تھی مگر جیسا چاہئے تھا وہ اس کو نباہ نہ سکے اس میں تثلیث اور کفارہ وغیرہ کفر وشرک کو شامل کر دیا تو جو لوگ ان میں سے توحید الٰہی اور عیسیٰ و نبی آخر الزمان کی رسالت پر ایمان لائے ہم نے ان کو ان کا اجر دیا اور بہت سے ان میں سے نافرمان ہی ہیں۔

(۲۸) اے حضرت موسیٰ و عیسیٰ پر ایمان لانے والو! اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم پر خلوص دل سے ایمان لاؤ وہ تمہیں اپنی رحمت سے دوہرا اجر عطا کرے گا (سابقہ وموجودہ شریعتوں پر ایمان لانے کی وجہ سے) اور آخرت میں تمہیں وہ نور عطا کرے گا کہ تم اس کے ذریعہ سے جنت کی طرف بآسانی چلے جاؤ گے اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور وہ بڑا بخشنے والا رحم والا ہے۔

(۲۹) نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں کو دوہرا اجر اس لئے دیا جائے گا کہ اہل کتاب یہ نہ سمجھیں کہ مسلمان اللہ کے فضل سے کچھ حصہ نہ لے سکیں گے اور یہ کہ فضل تو اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہے دیتا ہے اور اللہ بڑا فضل والا ہے۔

افعال: اِبْتَدَعُوْهَا: انہوں نے اس کو اپنے آپ گھڑ لیا، ماضی (جمع مذکر غائب) هَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔ رَعَوْهَا: انہوں نے اس کو نباہا، انہوں نے اس کی نگہداشت کی، ماضی (جمع مذکر غائب) هَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔ تَمْشُوْنَ: تم چلتے ہو، تم چلو گے، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: رَهْبَانِيَّةً: دنیا چھوڑنا، گوشہ نشینی یعنی کھانا پینا، لباس اور نکاح ترک کرنا، فرط خوف سے عبادت کی بجا آوری میں غلو کرنا۔
رِعَايَتِهَا: اس کی نگاہ رکھنا، اس کو نباہنا، اس کی نگہداشت کرنا، رِعَايَة مضاف، هَا (ضمیر واحد مونث غائب) مضاف الیہ۔
كِفْلَيْنِ: دو حصے، دوگونہ، كِفْلٌ کا تثنیہ۔

سُورَةُ الْمُجَادَلَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ مجادلہ مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | بائیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ

بیشک | سن لی ہے | اللہ نے | بات | اس عورت کی | جو جھگڑتی تھی آپ سے | اپنے خاوند کے بارے میں | اور شکایت کرتی تھی

(اے رسول!) بیشک اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی بات سن لی جو اپنے خاوند کے بارے میں آپ سے تکرار کرتی اور اللہ تعالیٰ سے

اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ①

اللہ سے | اور اللہ | سنتا تھا | تم دونوں کی گفتگو | بیشک اللہ | سننے والا | دیکھنے والا ہے

شکوہ کرتی تھی اور اللہ تعالیٰ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا بیشک اللہ تعالیٰ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ

جو لوگ | ظہار کرتے ہیں | تم میں سے | اپنی عورتوں سے | نہیں | وہ | ان کی مائیں

تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں کو ماں کہہ بیٹھیں، وہ ان کی مائیں نہیں ہو جاتیں

اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰۗئِ وَلَدْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا

ان کی مائیں ہیں | صرف | وہی | جنہوں نے ان کو جنا | اور بیشک وہ | کہتے ہیں | نامعقول

ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے ان کو جنا ہو اور بیشک یہ لوگ ایک ناپسندیدہ اور خلاف واقعہ

مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ② وَالَّذِيْنَ

بات | اور جھوٹی | اور بیشک اللہ | معاف کرنے والا | بڑا بخشنے والا ہے | اور جو لوگ

جھوٹی بات کہتے ہیں اور بیشک اللہ تعالیٰ بڑا معاف کرنے والا، بخشنے والا ہے۔ اور جو لوگ

يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ

اظہار کرتے ہیں | اپنی عورتوں سے | پھر وہ لوٹیں | اس سے | جو وہ کہہ چکے | تو آزاد کرنا ہے

اپنی بیویوں کو ماں کہہ بیٹھیں پھر اپنے کہنے سے پلٹنا چاہیں (یعنی اس کی تلافی کرنا چاہیں) تو (ان کو) ایک غلام

رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۭ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ

ایک غلام | اس سے پہلے | کہ وہ دونوں ایک دوسرے کو چھوئیں | اسی بات پر | تمہیں نصیحت کی جاتی ہے | اور اللہ

آزاد کرنا ہوگا پہلے اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں یہ اس لئے ہے کہ تم اس سے نصیحت حاصل کرو اور جو کچھ تم

بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ③ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ

اس سے | جو کچھ تم کرتے ہو | خوب خبردار ہے | تو جو کوئی | یہ نہ پائے | تو روزے ہیں | دو مہینے کے

کرتے ہو اللہ تعالیٰ کو اس کی (سب) خبر ہے۔ پھر جس کو (آزاد کرنے کے لئے غلام) میسر نہ ہو تو وہ ایک دوسرے کو چھونے سے پہلے

مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ

لگاتار | اس سے پہلے | کہ ایک دوسرے کو چھوئیں | تو جو کوئی | ایسا نہ کر سکے | تو کھانا کھلانا ہے

مسلسل دو ماہ کے روزے رکھے۔ پھر اگر کسی کو یہ طاقت بھی نہ ہو تو وہ ساٹھ

سورۃ المجادلۃ

مجادلہ کے معنے ہیں ''باہم جھگڑنا'' اس سورت میں **خولہ بنت ثعلبہ زوجۂ اوسؓ بن صامت** کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی طلاق کے متعلق بحث اور شکایت کرنے کا بیان ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) حضرت خولہؓ مذکورہ کو اس کے خاوند اوسؓ بن صامت نے غصہ میں کہہ دیا کہ تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے اس طرح کے الفاظ کہنے کو عربی میں **ظِہار** کہتے ہیں اور عرب کے لوگ زمانۂ جاہلیت میں اس کو **طلاق** سمجھتے تھے۔ جس سے عورت مرد پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو جاتی تھی۔ اوسؓ کو اس پر پشیمانی ہوئی لیکن ان کی بیوی خولہ نے کہا کہ یہ طلاق نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا قصہ بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا تُو اس پر حرام ہو گئی اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ اس نے طلاق کا لفظ نہیں کہا اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تُو اس پر حرام ہو گئی تیرے بارے میں مجھے کوئی حکم نہیں ملا۔ اس نے کہا کہ میں اللہ کی جناب میں اپنی مصیبت اور بھوکا رہنے کی شکایت کرتی ہوں اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ''خولہ جو اپنے خاوند کے ظہار کرنے کے متعلق آپؐ سے تکرار اور اللہ کی جناب میں اپنی مصیبت کی شکایت کرتی تھی اللہ نے اس کی بات سن لی اور آپ کے اور اس کے درمیان جو بات چیت ہوئی اللہ وہ سب سن رہا تھا بلاشبہ اللہ سب کچھ سنتا دیکھتا ہے۔

(۲) جو لوگ تم میں سے اپنی عورتوں سے ظہار کریں ان کے ایسا کرنے سے ان کی بیویاں ان کی مائیں نہیں بن جاتیں ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے ان کو جنا۔ ہاں انہوں نے جو بات کہی کہ ''تو میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے'' یہ بری اور جھوٹی ہے اور آئندہ اس سے توبہ کریں' بے شک اللہ بڑا بخشنے والا معاف کرنے والا ہے۔

(۳) اور حکم اس ظہار کا یہ ہے کہ جو لوگ اپنی عورتوں سے ظِہار کریں پھر وہی کام (صحبت) کرنا چاہیں جو کلمہ ظہار کہہ کر اپنے اوپر حرام کر چکے تو ان کو ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے پہلے اس کا کفارہ ادا کرنا یعنی ایک غلام آزاد کرنا لازم آتا ہے اس حکم کفارہ پر چلنے کی تم کو نصیحت کی جاتی ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو خوب معلوم ہے۔

افعال: **تَشْتَكِيْ**: وہ شکایت کرتی ہے' وہ جھینکتی ہے' تھی' مضارع (واحد مونث غائب)۔ **تُجَادِلُكَ**: وہ تجھ سے جھگڑتی تھی' تُجَادِلُ مضارع (واحد مونث غائب)' كَ ضمیر (واحد مذکر حاضر)۔ **يُظَاهِرُوْنَ**: وہ ظہار کرتے ہیں' وہ بیوی کو ماں کہہ بیٹھتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔ **تُوْعَظُوْنَ**: تمہیں نصیحت کی جاتی ہے' مضارع مجہول (جمع مذکر حاضر)۔ **وَلَدْنَهُمْ**: جنہوں نے ان کو جنا' ماضی (جمع مونث غائب) هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ **يَتَمَآسَّا**: (کہ) وہ دونوں ایک دوسرے کو چھوئیں' وہ دونوں جماع کریں' مضارع (تثنیہ مذکر غائب)۔ **يَعُوْدُوْنَ**: وہ لوٹ پڑیں' وہ رجوع کرلیں' وہ پھر جاتے ہیں' وہی کام کرتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: **تَحَاوُرَكُمَا**: تم دونوں کا سوال جواب' تم دونوں کی گفتگو' تَحَاوُرَ مضاف' كُمَا (ضمیر تثنیہ مذکر حاضر) مضاف الیہ۔

سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۭ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ وَتِلْكَ
ساٹھ | مسکینوں کو | یہ | اس لئے کہ تم ایمان لاؤ | اللہ | اوراس کے رسول پر | اور یہ
مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ یہ حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور یہ

حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ
حدیں ہیں | اللہ کی | اورانکار کرنے والوں کے لئے | عذاب ہے | دردناک | بیشک | جولوگ
اللہ تعالیٰ کی قائم کی ہوئی حدیں ہیں اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔ بیشک جو لوگ

يُحَاۗدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ
مخالفت کرتے ہیں | اللہ | اوراس کے رسول کی | وہ ذلیل کئے جائیں گے | جیسے ذلیل کئے گئے | وہ لوگ جو
اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ ایسے ہی ذلیل (و خوار) ہوں گے جس طرح کہ ان سے

مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ
ان سے پہلے تھے | اور بیشک ہم نے اُتاری ہیں | آیتیں | واضح | اور کافروں کے لئے | عذاب ہے
پہلے کے لوگ ذلیل ہوئے اور بلاشبہ ہم نے واضح آیتیں اُتاری ہیں اور کافروں کے لئے رُسوا کن

مُّهِيْنٌ ۝ۚ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ
رُسوا کرنے والا | جس دن | اُٹھائے گا اُن کو | اللہ | اکٹھے | پھر بتادے گا انہیں | جو کچھ | وہ کیا کرتے تھے
عذاب ہے۔ جس دن اللہ تعالیٰ ان سب (کافروں) کو دوبارہ زندہ کرے گا پھر جو کچھ وہ کیا کرتے تھے انہیں بتلا دے گا

اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ۧ
شمار کر رکھا ہے اسے اللہ نے | اور وہ اسے بھول گئے تھے | اور اللہ | ہر چیز پر | گواہ ہے
اللہ تعالیٰ نے اسے محفوظ کر رکھا ہے حالانکہ وہ اسے بھول بھی چکے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ہر شے سے باخبر ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ
کیا نہیں دیکھا آپ نے | کہ اللہ | جانتا ہے | جو کچھ | آسمانوں میں | اور جو کچھ | زمین میں ہے
کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کو ہر اس چیز کا علم ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔

مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ
نہیں ہوتا | خفیہ مشورہ | تین کا | مگر وہ (اللہ) (ہوتا ہے) | چوتھا ان میں | اور نہ پانچ کا
تین آدمیوں میں کوئی سرگوشی ایسی نہیں ہوتی جن میں چوتھا اللہ نہ ہو اور نہ پانچ میں

اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ
مگر وہ | چھٹا ان میں | اور نہ کم | اس سے | اور نہ زیادہ | مگر وہ ہوتا ہے | اُن کے ساتھ
جن میں چھٹا اللہ نہ ہو اور (اسی طرح) نہ اس سے کم اور نہ اس سے زیادہ لیکن وہ (اللہ) ان کے ساتھ ہوتا ہے

اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ
جہاں کہیں | وہ ہوں | پھر | وہ بتادے گا انہیں | جو کچھ | وہ کرتے رہے | قیامت کے دن
خواہ وہ کہیں بھی ہوں پھر وہ قیامت کے دن ان کو بتلا دے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۴) پھر جس کو غلام نہ مل سکے وہ دو مہینے لگا تار روزے رکھے ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے پہلے۔ اور جو روزے بھی نہ رکھ سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے یہ حکم اس لئے دیا کہ تم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اور یہ ظہار و کفارہ کے احکام اللہ کے ضابطے ہیں جس کی خلاف ورزی جائز نہیں اور انکار کرنے والوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

(۵) کچھ شک نہیں کہ جو لوگ اللہ و رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ ایسے ہی ذلیل کئے جائیں گے جیسے وہ نافرمان ذلیل کئے گئے جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں اور ہم نے اپنے احکام صاف صاف نازل کئے ہیں ان میں انکار کی کوئی گنجائش نہیں اور منکروں کو ذلت کا عذاب ہوگا۔

(۶) قیامت میں ان سب کو دوبارہ زندہ کرکے، جو جو بُرے اعمال وہ کرتے رہے، اور اللہ نے ان کو ایک ایک کرکے اعمال نامہ میں لکھ لیا ہے اور وہ لوگ خود بھول چکے، گواہوں کے سامنے ان پر ظاہر کرکے ان کے مطابق سزا دے گا اور اللہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔

افعال: اَحْصٰىهُ: اس نے اس کو گن رکھا، ماضی (واحد مذکر غائب)، ہُ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ کُبِتَ: ذلیل کئے گئے، ذلت کے ساتھ لوٹا دیئے گئے، ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔ کُبِتُوْا: وہ ذلیل کئے جائیں گے، ماضی مجہول (جمع مذکر غائب)۔ یُحَآدُّوْنَ: وہ مخالفت کرتے ہیں، دشمنی کرتے ہیں، مخالف بنتے ہیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔

إِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ⑦ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نُهُوا
بیشک اللہ | ہر چیز کو | خوب جانتا ہے | کیا آپ نے نہیں دیکھا | ان کو جو | منع کیے گئے تھے
بیشک اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا علم ہے۔ کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو سرگوشیوں سے

عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ
سرگوشی کرنے سے | پھر وہ لوٹتے ہیں | اسی بات کی طرف | روکا گیا تھا اُن کو | جس سے | اور وہ سرگوشی کرتے ہیں
منع کر دیا گیا تھا پھر جس بات سے ان کو روکا گیا تھا' پھر وہی کرتے ہیں اور گناہ اور ظلم

بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ وَإِذَا جَاءُوكَ
گناہ | اور سرکشی | اور رسول کی نافرمانی (کے ساتھ) | اور جب | وہ آتے ہیں آپ کے پاس
اور رسول کی نافرمانی کے متعلق آپس میں سرگوشیاں کرتے ہیں اور جب وہ آپ کے پاس آتے ہیں

حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ وَيَقُولُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ
تو سلام کرتے ہیں آپ کو | ایسے لفظوں سے | جن سے سلام نہیں دیا آپ کو | اللہ نے | اور | وہ کہتے ہیں | اپنے دلوں میں
تو ایسے لفظ سے آپ کو سلام کہتے ہیں' جس لفظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام نہیں بھیجا اور اپنے دلوں میں کہتے ہیں

لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُولُ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ يَصْلَوْنَهَا
کہ کیوں نہیں | عذاب دیتا ہمیں اللہ | اس پر جو | ہم کہتے ہیں | کافی ہے ان کے لئے | دوزخ | وہ داخل ہوں گے اس میں
کہ جو کچھ ہم کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کی ہمیں سزا کیوں نہیں دیتا اُن کے لئے دوزخ کافی ہے' وہ اس میں داخل ہوں گے'

فَبِئْسَ الْمَصِيرُ ⑧ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوٓا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا
پس وہ کیا بُرا | ٹھکانا ہے | اے | ایمان والو! | جب تم آپس میں سرگوشی کرو | تو سرگوشی نہ کرو
پس وہ بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے۔ اے ایمان والو! جب تم آپس میں سرگوشی کرو تو گناہ

بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى
گناہ | اور سرکشی | اور رسول کی نافرمانی کی | اور سرگوشی کرو | نیکی | اور پرہیزگاری کی
اور ظلم اور رسول کی نافرمانی پر مبنی سرگوشیاں نہ کرو بلکہ نیکی اور تقویٰ کی بات کہو۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيٓ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ⑨ إِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ
اور ڈرو | اُس اللہ سے | جس کی طرف | تم جمع کیے جاؤ گے | بیشک | سرگوشیاں | تو شیطان کا کام ہے
اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جس کے پاس تم کو جمع کیا جائے گا۔ یہ (ناجائز) سرگوشیاں کرنا تو شیطان کی طرف سے ہے

لِيَحْزُنَ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْـًٔا إِلَّا
تاکہ غمگین کردے | اُن کو جو | ایمان لائے | اور نہیں | وہ نقصان دینے والا اُن کو | کچھ بھی | مگر
تاکہ وہ مومنوں کو غمگین کرے حالانکہ شیطان اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر ان کا

بِإِذْنِ اللّٰهِ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ⑩ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوٓا
حکم سے | اللہ کے | اور اللہ ہی پر | بھروسہ کرنا چاہیے | مومنوں کو | اے | ایمان والو
کچھ نہیں بگاڑ سکتا اور ایمان والوں کو تو بس اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ اے ایمان والو!

(۷) منافقین مدینہ تین تین پانچ پانچ حلقہ باندھ کر بیٹھ جاتے اور مسلمانوں کو غصہ دلانے کے لئے خفیہ مشورے کرتے اوران کی طرف اشارے کرتے۔ مسلمانوں نے اس کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ آپ کو معلوم ہے کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ کو خوب معلوم ہے اگر منافق تین اکٹھے مل کر کوئی سرگوشی کرتے ہیں تو اللہ ان میں چوتھا ہوتا ہے اور اگر وہ پانچ اکٹھے بیٹھ کر سرگوشی کرتے ہیں تو اللہ ان میں چھٹا ہوتا ہے اور خواہ وہ اس سے کم تعداد میں اکٹھے بیٹھ کر کوئی سرگوشی کریں یا اس سے زیادہ تعداد میں وہ جہاں کہیں بھی مل کر باہم سرگوشی کرتے ہیں اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے پھر جو کچھ وہ دنیا میں اسلام کے خلاف کر رہے ہیں۔ قیامت کے دن اللہ انہیں جتلا دے گا اور اس کے مطابق سزا دے گا بیشک اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

(۸) جب یہود و منافقین سرگوشیاں کرنے سے باز نہ آئے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ آپؐ نے تو ان یہود و منافقین کو دیکھ لیا ہے جن کو مسلمانوں کے خلاف خفیہ صلاح مشورے کرنے سے منع کیا گیا تھا اور جس بات سے انہیں روکا گیا تھا وہ وہی کرتے ہیں اور گناہ و سرکشی و نافرمانی رسولؐ کی سرگوشیاں کرتے ہیں اور جب آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ کو ایسے لفظ سے سلام کرتے ہیں جس لفظ سے اللہ نے آپ کو سلام نہیں دیا۔ (اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ کی بجائے اَلسَّامُ عَلَيْكَ کہتے ہیں)۔ جس کا مطلب ہے آپ پر موت آئے۔ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهُ) اور دل میں کہتے ہیں کہ اگر یہ رسول سچا ہے اور اللہ اس کو ہر بات سے خبردار کر دیتا ہے تو جو ہم اس کو اَلسَّامُ عَلَيْكَ کہہ کر سلام دیتے ہیں اس پر اللہ ہمیں عذاب کیوں نہیں دیتا؟ ان کے لئے دوزخ کافی سزا ہے جس میں وہ قیامت کے روز داخل کئے جائیں گے واقعی دوزخ بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔

(۹) یہ بھی منافقین سے خطاب ہے "اے زبان سے مسلمان کہلانے والو! جب تم آپس میں کوئی سرگوشی کرو تو گناہ اور سرکشی اور رسول کی نافرمانی کی سرگوشی نہ کرو۔ ہاں اگر سرگوشی کرو تو نیکی اور پرہیزگاری کی کیا کرو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو جس کے حضور میں قیامت کے روز جواب دینے کے لئے تم جمع کر کے حاضر کئے جاؤ گے۔

(۱۰) بلا شبہ گناہ اور سرکشی کی کانا پھوسی تو شیطان کا کام ہے تاکہ اس سے مسلمانوں کا دل ناخوش ہو اور شیطان اللہ کے حکم بغیر مسلمانوں کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا اس لئے مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہئے اور منافقین سے کچھ گھبرانا نہ چاہئے۔ (ف) کسی مجلس میں تین افراد ہوں، تو دو کو آپس میں سرگوشی نہیں کرنی چاہئے تیسرا غمگین ہوگا کہ نجانے مجھ سے کیا بات چھپا رہے ہیں)۔

افعال: حَيَّوْكَ: انہوں نے تجھ کو دعا دی، انہوں نے تجھے سلام کیا، ماضی (جمع مذکر غائب) كَ ضمیر (واحد مذکر حاضر)۔ لَمْ يُحَيِّ: اس نے دعا نہیں دی، سلام نہیں کیا، مضارع منفی بہ لَم بمعنی ماضی (واحد مذکر غائب)۔ يَتَنَاجَوْنَ: وہ آپس میں سرگوشی کرتے ہیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ لَا تَتَنَاجَوْا: تم سرگوشی نہ کرو، تم کانا پھوسی مت کرو، نہی (جمع مذکر حاضر)۔ تَنَاجَوْا: تم سرگوشی کرو، تم راز داری کرو، امر (جمع مذکر حاضر)۔ تَنَاجَيْتُمْ: تم نے سرگوشی کی، راز داری کی، ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ يَحْزُنَ: (تاکہ) وہ غمگین کرے، رنج میں ڈال دے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: مَعْصِيَت: نافرمانی کرنا، گناہ، نافرمانی، مصدر میمی اور اسم۔ ضَآرِّهِمْ: ان کو ضرر پہنچانے والا، ان کا نقصان رساں، ضَآرِّ مضاف، هِمْ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔

إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجْلِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ

جب | کہا جائے | تم سے | کہ تم جگہ کھول دو | مجلسوں میں | تو کھول دیا کرو | فراخی پیدا کردے گا اللہ

جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں (دوسروں کے لئے) جگہ کھول دو تو جگہ کھول دیا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں بھی کشادگی عطا

لَكُمْ ۚ وَإِذَا قِيلَ انْشُزُوا فَانْشُزُوا يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا

تمہارے لئے | اور جب کہا جائے گا | کہ اٹھ کھڑے ہو | تو اٹھ جایا کرو | بلند کردے گا | اللہ | ان کے جو | ایمان لائے

فرمائے گا اور جب (تم سے) کہا جائے کہ اُٹھ جاؤ تو اُٹھ جایا کرو اللہ تعالیٰ تم میں سے ایمان والوں کے

مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ

تم میں سے | اور ان کے | جن کو دیا گیا ہے | علم | درجے | اور اللہ | اس سے جو | تم کرتے ہو

اور ان لوگوں کے جن کو علم عطا کیا گیا ہے درجے بلند کرے گا اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے جو تم کرتے ہو

خَبِيرٌ ﴿١١﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا

باخبر ہے | اے ایمان والو! | جب | تم سرگوشی کیا کرو | رسول سے | تو تم پیش کرو

باخبر ہے۔ اے ایمان والو! جب تم رسولؐ سے کوئی سرگوشی کرو تو اپنی سرگوشی سے

بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ لَكُمْ وَأَطْهَرُ ۚ

اپنی سرگوشی سے پہلے | ایک صدقہ | یہی | بہتر ہے | تمہارے لئے | اور زیادہ پاکیزہ

پہلے کچھ خیرات دے دیا کرو یہ تمہارے لئے بہت بہتر اور پاکیزہ بات ہے۔

فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١٢﴾ أَأَشْفَقْتُمْ

پس اگر تم نہ پاؤ | تو بیشک | اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم والا ہے | کیا تم ڈر گئے

پھر اگر تم (خیرات دینے کو) کچھ نہ پاؤ تو (کوئی مضائقہ نہیں) اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ کیا تم (یہ حکم سن کر) ڈر گئے

أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ ۚ فَإِذْ لَمْ تَفْعَلُوا

(اس بات سے) کہ تم پیش کرو | اپنی سرگوشی سے پہلے | صدقے؟ | پھر جب | تم نے ایسا نہ کیا

کہ (رسولؐ کے) کان میں کوئی بات کہنے سے پہلے صدقہ دینا ضروری ہے پس جب تم یہ نہ کر سکے

وَتَابَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ

اور معاف کردیا | اللہ نے (بھی) | تمہیں | تو قائم کرو | نماز | اور ادا کرو | زکوٰۃ

اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں معاف کر دیا تو (اب) نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ تعالیٰ

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٣﴾

اور حکم مانو | اللہ | اور اس کے رسول کا | اور اللہ | باخبر ہے | اس سے | جو تم کرتے ہو

اور اس کے رسول کے فرماں بردار رہو اور اللہ تعالیٰ کو علم ہے جو کچھ تم کرتے رہتے ہو۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ

کیا نہیں دیکھا آپ نے | ان لوگوں کو جو | دوستی کرتے ہیں | ان لوگوں سے | جن پر اللہ نے غضب کیا

(اے پیغمبرؐ!) کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اس قوم سے دوستی کرتے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب (نازل) ہوا ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۱) مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں، حضورؐ سے قریب ہو کر آپ کا کلام سننے کے لئے بہت مل کر بیٹھا کرتے تھے حتیٰ کہ بعض دفعہ اکابر صحابہ کو بھی حضور کے قریب جگہ نہ ملتی تھی اس پر یہ آداب مجلس نازل ہوئے کہ مسلمانو! جب تمہیں مجلسوں میں کھل کر بیٹھنے کو کہا جائے تو کھل کر بیٹھا کرو اللہ تمہیں جگہ، رزق اور قبر میں کشادگی عطا کرے گا اور جب کسی ضرورت سے مثلاً نئے آنے والے کے لئے جگہ بنانے کے لئے مجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اٹھ جانے کو کہا جائے، تو خوشی سے اُٹھ جایا کرو یہ کوئی بے عزتی کی بات نہیں یہ فرماں برداری کا تقاضا ہے اللہ تعالیٰ تم میں سے نیک مومنین اور اہل علم کے درجے بلند کردے گا اور جو جو عمل تم کرتے ہو اللہ انہیں خوب جانتا ہے۔ (ف: جتنا کوئی شخص ایمان اور علم میں ترقی کرتا ہے۔ اتنا ہی اس میں عاجزی پیدا ہوتی ہے اور وہ اللہ اور رسول کی بات خوشی سے مانتا ہے)۔

(۱۲) مسلمانو! جب تم رسول اللہؐ سے سرگوشی کرنے کا ارادہ کرو تو اس سے پہلے غریبوں کو صدقہ دیا کرو تمہارے لئے یہی بہتر اور پاکیزہ ہے کیونکہ اس میں رسولؐ کی عظمت اور مساکین کا فائدہ متصور ہے پھر اگر کوئی صدقہ نہ دے سکے تو کوئی نقصان نہیں اللہ بڑا بخشنے والا رحم والا ہے۔ (ف) مسائل پوچھنے کے لئے حضورؐ کی خدمت میں لوگ کثرت سے آنے لگے۔ جس سے حضورؐ کو بہت تکلیف ہوئی تو یہ حکم ہوا جو بعض کے نزدیک دس روز اور بعض کے نزدیک ایک گھنٹہ نافذ رہا اس پر صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عمل کیا کہ ایک دینار صدقہ کر کے حضورؐ سے یہ دس مسئلے دریافت کئے۔ (۱) وفا کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا توحید اور شہادت لا الٰہ الا اللہ (۲) فساد کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کفر و شرک (۳) حق کیا ہے؟ فرمایا اسلام و قرآن و خلافت جب تم پر منتہی ہو جائے۔ (۴) حیلہ کیا ہے؟ فرمایا حیلہ ترک کرنا۔ (۵) مجھ پر کیا لازم ہے؟ فرمایا اللہ و رسولؐ کی اطاعت (۶) میں اللہ کو کیسے پکاروں؟ فرمایا صدق و یقین سے (۷) میں اللہ سے کیا سوال کروں؟ فرمایا سلامتی۔ (۸) اپنی نجات کے لئے کیا کروں؟ فرمایا حلال کھا اور سچ بول۔ (۹) سرور کیا ہے؟ فرمایا جنت (۱۰) راحت کیا ہے؟ فرمایا اللہ کا دیدار اس کے بعد رخصت کا حکم نازل ہو گیا۔

(۱۳) مسلمانو! کیا تم رسول اللہؐ کے ساتھ سرگوشی کرنے سے پہلے صدقہ دینے سے ڈر گئے؟ خیر جب تم ایسا کر نہ سکے اور اللہ نے بھی معاف کر دیا تو آئندہ کے لئے نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ و رسول کا حکم مانو اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خوب واقف ہے۔

افعال: تَفَسَّحُوْا: تم کشادگی کرو، تم کھل کر بیٹھو، امر (جمع مذکر حاضر)۔ اِفْسَحُوْا: تم کھل جاؤ، کشادہ ہو جاؤ، کھل کر بیٹھ جاؤ، امر (جمع مذکر حاضر)۔ اُنْشُزُوْا: تم اٹھ کھڑے ہو، امر (جمع مذکر حاضر)۔ نَاجَیْتُمُ: تم نے سرگوشی کی، تم آہستہ سے (رسولؐ کے) کان میں کوئی بات کہو، ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ یَرْفَعِ: وہ بلند کرے گا، اونچا کرے گا، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ یَفْسَحِ: وہ کشائش کردے گا، وہ کشادگی پیدا کردے گا، کشادہ جگہ دے گا، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ اَشْفَقْتُمْ: تم ڈر گئے، ماضی (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: مَجَالِس: بیٹھنے کی جگہیں، محفلیں، نشست گاہیں، مَجْلِسٌ واحد۔

مَا هُم مِّنكُمۡ وَلَا مِنۡهُمۡ وَيَحۡلِفُونَ عَلَى ٱلۡكَذِبِ

نہ (تو) وہ | تم میں سے ہیں | اور نہ ان میں سے | اور وہ قسم کھاتے ہیں | جھوٹ پر

یہ (منافق) نہ تمہارے ساتھ ہیں اور نہ اُن (کفار) کے ساتھ اور وہ جھوٹی باتوں پر قسمیں کھاتے ہیں

وَهُمۡ يَعۡلَمُونَ ﴿١٤﴾ أَعَدَّ ٱللَّهُ لَهُمۡ عَذَابًا شَدِيدًاۖ إِنَّهُمۡ

حالانکہ وہ جانتے ہیں | تیار کیا | اللہ نے | اُن کے لئے | عذاب | سخت | بیشک

اور وہ خوب جانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے بلاشبہ وہ کام

سَآءَ مَا كَانُواْ يَعۡمَلُونَ ﴿١٥﴾ ٱتَّخَذُوٓاْ أَيۡمَٰنَهُمۡ جُنَّةً

بہت ہی بُرا ہے | جو کچھ وہ | کرتے ہیں | بنایا ہے انہوں نے | اپنی قسموں کو | ڈھال

بہت بُرے ہیں جو وہ کرتے رہتے ہیں۔ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے

فَصَدُّواْ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ فَلَهُمۡ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿١٦﴾

پس وہ روکتے ہیں (لوگوں کو) | راستہ سے | اللہ کے | تو ان کے لئے | عذاب ہے | رُسوا کرنے والا

پھر لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں سو اُن کے لئے ذلّت کا عذاب ہے۔

لَّن تُغۡنِيَ عَنۡهُمۡ أَمۡوَٰلُهُمۡ وَلَآ أَوۡلَٰدُهُم مِّنَ ٱللَّهِ شَيۡـًٔاۚ

ہرگز کام نہ آئیں گے | ان کے | ان کے مال | اور نہ | اُن کی اولاد | اللہ کے سامنے | کچھ بھی

ان کا مال اور اُن کی اولاد اُن کو ہرگز اللہ تعالیٰ (کے عذاب) سے نہ بچا سکیں گی

أُوْلَٰٓئِكَ أَصۡحَٰبُ ٱلنَّارِۖ هُمۡ فِيهَا خَٰلِدُونَ ﴿١٧﴾ يَوۡمَ يَبۡعَثُهُمُ

یہی لوگ ہیں | دوزخ والے | وہ | اُس میں | ہمیشہ رہیں گے | جس دن | انہیں اُٹھائے گا

یہ لوگ اہل دوزخ ہیں (اور) اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔ جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو (دوبارہ)

ٱللَّهُ جَمِيعًا فَيَحۡلِفُونَ لَهُۥ كَمَا يَحۡلِفُونَ لَكُمۡ

اللہ | سب کو | تو وہ قسمیں کھائیں گے | اس کے آگے | جیسا کہ | وہ قسمیں کھاتے ہیں | تمہارے سامنے

اُٹھائے گا تو یہ اس کے سامنے بھی قسمیں کھائیں گے جس طرح کہ تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں

وَيَحۡسَبُونَ أَنَّهُمۡ عَلَىٰ شَيۡءٍۚ أَلَآ إِنَّهُمۡ هُمُ ٱلۡكَٰذِبُونَ ﴿١٨﴾

اور وہ خیال کرتے ہیں | کہ وہ | (کچھ) فائدہ میں ہیں | سنو! | بیشک | وہی ہیں | جھوٹے

اور گمان کرتے ہیں کہ گویا وہ کسی درست راہ پر ہیں۔ سنو! یہ لوگ جھوٹے ہیں۔

ٱسۡتَحۡوَذَ عَلَيۡهِمُ ٱلشَّيۡطَٰنُ فَأَنسَىٰهُمۡ ذِكۡرَ ٱللَّهِۚ أُوْلَٰٓئِكَ

غالب آ گیا ہے | اُن پر | شیطان | پس اس نے بھلا دیا انہیں | ذکر اللہ کا | یہی ہے

(بات یہ ہے کہ) ان پر شیطان نے قابو پا لیا ہے۔ پھر اس نے اللہ تعالیٰ کی یاد ان (کے دلوں) سے بھلا دی۔ یہی لوگ

حِزۡبُ ٱلشَّيۡطَٰنِۚ أَلَآ إِنَّ حِزۡبَ ٱلشَّيۡطَٰنِ هُمُ ٱلۡخَٰسِرُونَ ﴿١٩﴾ إِنَّ

گروہ | شیطان کا | سنو! بیشک گروہ | شیطان کا ہی | نقصان اُٹھانے والے ہیں | بیشک

شیطان کا گروہ ہیں۔ (خوب) سن لو کہ شیطان کا گروہ ہی نقصان اُٹھانے والا ہے درحقیقت

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۴) کیا آپؐ نے منافقین کو نہیں دیکھا جو یہود سے دوستی رکھتے ہیں جن پر اللہ کا غضب ہوا وہ نہ تو سچے مسلمان ہیں اور نہ واضح طور پر کفار میں شامل ہوتے ہیں۔ اور جان بوجھ کر جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔

(۱۵) اللہ نے ان منافقین کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے کیونکہ جو کچھ وہ کرتے ہیں بہت ہی برا ہے۔

(۱۶) انہوں نے اپنی قسموں کو مسلمانوں سے اپنی جان و مال بچانے کے لئے ڈھال بنا رکھا ہے اور اس منافقت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے مزید لوگوں کو دین اسلام سے روکتے رہتے ہیں پس ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔

(۱۷) ان کے مال اور ان کی اولاد خدا کے عذاب سے انہیں کچھ بھی نہ بچا سکیں گے۔ یہی لوگ دوزخی ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

(۱۸) جس دن اللہ ان سب کو دوبارہ قبروں سے اٹھا کھڑا کرے گا پس وہ اس کے حضور میں ویسے ہی قسمیں کھائیں گے جیسے تمہارے سامنے اپنے مسلمان ہونے کی قسمیں کھاتے ہیں اور وہ یوں سمجھتے ہیں کہ اس طرح وہ فائدہ میں ہیں۔ بیشک وہی اصل جھوٹے ہیں کہ اللہ کے سامنے بھی جھوٹ بولنے سے دریغ نہ کریں گے۔

(۱۹) شیطان نے ان پر غلبہ پا کر انہیں اللہ کی یاد سے غافل کر دیا ہے، یہی لوگ شیطانی لشکر ہے اور بلاشبہ شیطانی لشکر ہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔

افعال: اِسْتَحْوَذَ: اس نے قابو میں کر لیا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ اَنْسٰهُمْ: اس نے ان کو بھلا دیا، ماضی (واحد مذکر غائب) هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: جُنَّةً: ڈھال، سپر، آڑ، پردہ، جُنَنٌ جمع۔

الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ ﴿٢٠﴾

جو لوگ | مخالفت کرتے ہیں | اللہ | اور اس کے رسول کی | یہی لوگ ہیں | ذلیل ترین لوگوں میں سے

جو لوگ بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں' وہ ذلیل لوگوں میں سے ہیں۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿٢١﴾

لکھ دیا | اللہ نے | کہ میں ہی غالب رہوں گا | اور ہمارے رسول | بیشک اللہ | بڑا زور آور | غالب ہے

اللہ تعالیٰ نے یہ بات لکھ دی ہے کہ میں اور میرے رسول ہی غالب رہیں گے۔ بیشک اللہ تعالیٰ بڑا طاقتور اور غالب ہے۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ

آپ نہیں پائیں گے | کسی قوم کو | جو یقین رکھتے ہیں | اللہ پر | اور دن پر | آخرت کے | کہ وہ دوستی کریں

آپ ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں' ایسا نہ پائیں گے کہ وہ ان لوگوں سے دوستی رکھیں

مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ

ان سے جو مخالفت کرتے ہیں | اللہ | اور اس کے رسول کی | اگرچہ | وہ ہوں | اُن کے باپ دادا | یا ان کے بیٹے

جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے مخالف ہیں خواہ وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے

اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ

یا | اُن کے بھائی | یا اُن کے کنبہ والے | یہی لوگ ہیں | کہ نقش کر دیا (اللہ نے) | ان کے دلوں میں

یا ان کے بھائی یا ان کے خاندان ہی کے لوگ کیوں نہ ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ایمان

الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ

ایمان | اور ان کی مدد کی | ایک روح سے | اپنی طرف سے | اور داخل کرے گا وہ انہیں | باغات میں

ثبت کر دیا ہے اور اپنے غیبی فیض سے اُن کی مدد فرمائی اور ان کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

بہتی ہوں گی | جن کے نیچے | نہریں | وہ ہمیشہ رہیں گے | ان میں | اللہ راضی ہوا | ان سے

جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا

وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٢٢﴾ ع

اور وہ راضی ہوئے | اُس سے | یہی ہے | گروہ اللہ کا | سنو! | بیشک اللہ کا گروہ | ہی کامیاب ہونے والا ہے

اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوئے یہی لوگ اللہ تعالیٰ کا گروہ ہیں۔ سن رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہی کی جماعت فلاح پانے والی ہے۔

سُوْرَةُ الْحَشْرِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اَرْبَعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ حشر مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | چوبیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

پاکیزگی بیان کرتے ہیں | جو بھی | آسمانوں میں | اور جو | زمین میں ہیں | اور وہی | غالب

اللہ تعالیٰ ہی کی تسبیح بیان کرتے ہیں جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں اور وہ غالب (اور)

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۰) کچھ شک نہیں کہ جو لوگ اللہ و رسولؐ کی مخالفت کرتے ہیں وہی دنیا و آخرت میں ذلیل رہیں گے۔

(۲۱) اللہ نے لوحِ محفوظ میں لکھ دیا ہے کہ ہمیشہ اور بالآخر اللہ اور اس کے رسول ہی غالب رہیں گے۔ بیشک اللہ بڑا زور آور اور غالب ہے۔

(۲۲) جو لوگ اللہ اور قیامت پر یقین رکھتے ہیں وہ ایسے لوگوں سے کبھی دوستی نہ رکھیں گے جو اللہ و رسولؐ کے مخالف ہیں خواہ وہ کفار ان کے باپ دادے یا بیٹے یا بھائی یا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں یہی مومن وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان مضبوط کر دیا اور اپنی رحمت اور غیبی مدد سے ان کو تقویت دی اور آخرت میں انہیں جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے ندیاں بہہ رہی ہوں گی وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اللہ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی یہی لوگ اللہ کی جماعت ہیں اور بیشک اللہ کی جماعت ہی کامیاب ہے۔

افعال: اَغْلِبَنَّ: میں ضرور غالب ہوں گا' مضارع با نون تاکید (واحد متکلم)۔ حَآدَّ: وہ مخالف ہوا' اس نے مقابلہ کیا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ یُوَآدُّوْنَ: دوستی کرتے ہوئے' (کہ) وہ دوستی رکھتے ہوں' وہ باہم دوستی کرتے ہیں' ایک دوسرے کو چاہتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔ اَیَّدَهُمْ: ان کی مدد کی' ماضی (واحد مذکر غائب)' هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: اَذَلِّیْنَ: سب سے بے قدر لوگ' ذلیل لوگ' اَذَلُّ کی جمع۔ عَشِیْرَتَهُمْ: ان کا گھرانہ' ان کا کنبہ' ان کی برادری' عَشِیْرَةَ مضاف' هُمْ (میر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔

الْحَكِيمُ ۝١ هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ
حکمت والا ہے | وہی ہے جس نے | نکالا | اُن کو جو | کافر ہیں | اہل | کتاب میں سے
حکمت والا ہے۔ وہی تو ہے جس نے ان لوگوں کو جو اہل کتاب میں سے کافر ہوئے اُن کے گھروں

مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ ۚ مَا ظَنَنْتُمْ أَنْ يَخْرُجُوا وَظَنُّوا
اُن کے گھروں سے | پہلے حشر کے وقت | تم گمان نہیں کرتے تھے | کہ وہ نکلیں گے | اور وہ خیال کرتے تھے
سے پہلی ہی بار جمع کر کے نکال دیا۔ تم کو گمان بھی نہ تھا کہ وہ (مدینہ چھوڑ کر) نکل جائیں گے اور وہ خیال کرتے تھے

أَنَّهُمْ مَانِعَتُهُمْ حُصُونُهُمْ مِنَ اللّٰهِ فَأَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ
کہ ان کو | بچالیں گے | ان کے قلعے | اللہ سے | پس آ لیا ان کو | اللہ نے | جہاں سے
کہ اُن کے قلعے ان کو اللہ تعالیٰ (کے قہر) سے بچا لیں گے پھر اللہ تعالیٰ (کے عذاب) نے ان کو وہاں سے آ لیا جہاں سے

لَمْ يَحْتَسِبُوا ۖ وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُونَ
اُن کو گمان تک نہ تھا | اور ڈال دیا اُس نے | اُن کے دلوں میں | رُعب | وہ برباد کرنے لگے
ان کو گمان بھی نہ تھا اور (اللہ تعالیٰ نے) اُن کے دلوں میں رعب ڈال دیا (یہاں تک) کہ وہ اپنے گھروں کو خود

بُيُوتَهُمْ بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ ۖ فَاعْتَبِرُوا يٰٓأُولِي الْأَبْصَارِ ۝٢
اپنے گھروں کو | اپنے ہاتھوں سے | اور ہاتھوں سے | مومنوں کے | پس عبرت حاصل کرو | اے بصیرت والو!
اپنے ہاتھوں اور مومنوں کے ہاتھوں سے اُجاڑ رہے تھے۔ پس اے اہل بصیرت! عبرت حاصل کرو۔

وَلَوْلَآ أَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ
اور اگر نہ ہوتی (یہ بات) | کہ لکھ دیا تھا | اللہ نے | ان پر | جلاوطن ہونا | تو عذاب دیتا انہیں
اور اگر اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں جلاوطنی نہ لکھ دی ہوتی تو ان کو دنیا میں ہی بڑی (سخت)

فِي الدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ۝٣ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ
دنیا میں | اور ان کے لئے | آخرت میں | عذاب ہے | آگ کا | یہ | اس لئے کہ انہوں نے
سزا دیتا اور آخرت میں ان کے لئے آگ کا عذاب ہے۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور

شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ ۖ وَمَنْ يُشَآقِّ اللّٰهَ فَإِنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝٤
مخالفت کی | اللہ | اور اس کے رسول کی | اور جو کوئی مخالفت کرے | اللہ کی | بیشک | اللہ | سخت عذاب دینے والا ہے
اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو اللہ تعالیٰ کی مخالفت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا عذاب (ایسے لوگوں کے لئے) بڑا سخت ہے۔

مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى أُصُولِهَا
جو | تم نے کاٹ ڈالے | کھجور کے درخت | یا تم نے ان کو چھوڑ دیا | کھڑا | اپنی جڑوں پر
(اور جنگی ضرورت کے تحت) کھجور کے جو درخت تم نے کاٹ ڈالے یا انہیں ان کے جڑوں پر کھڑا رہنے دیا تو

فَبِإِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِينَ ۝٥ وَمَآ أَفَآءَ اللّٰهُ
تو (وہ تھا) اللہ کے حکم سے | تاکہ وہ رُسوا کرے | نافرمانوں کو | اور جو کچھ | (بغیر جنگ کے) دلایا | اللہ نے
یہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا اور (اس لئے تھا) کہ (اللہ) نافرمانوں کو رسوا کرے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو

آیت نمبر آسان تفسیر

سورۂ حشر

حشر کے معنے ہیں جمع کرنا اس سورت میں یہود بنی نضیر کا مدینہ سے جمع کر کے شام کی طرف جلاوطن کرنے کا بیان ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) جو مخلوقات آسمانوں اور زمین میں ہے وہ اپنی زبان اور حال اور حکم اطاعت سے اللہ کی عظمت شان اور ہر نقص و عیب سے اس کی پاکی کا اظہار کرتی ہیں اور وہی غالب حکمت والا ہے۔

(۲) ہجرت مدینہ کے بعد یہود بنی نضیر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ معاہدہ کیا تھا کہ نہ آپ کی مدد کریں گے اور نہ آپؐ سے لڑیں گے مگر ان کے رئیس کعب بن الاشرف نے مع چالیس سواروں کے مکہ جا کر ابوسفیان سے رسول اللہ کے خلاف کفار کی مدد کرنے کا وعدہ کیا۔ حضور کو وحی کے ذریعے اس بات کی خبر ہوئی تو آپ نے محمد بن مسلمہ انصاری کو حکم دیا اس نے کعب بن الاشرف یہودی کو قتل کر دیا۔ ایسے ہی ان یہودیوں نے ایک مرتبہ شرارت سے آپؐ پر چکی کا پاٹ ایک گھر کی چھت سے گرا کر آپؐ کو قتل کرنا چاہا مگر خدا نے بچا لیا آخر ان کی وعدہ خلافیوں کی سزا دینے کے لئے آنحضرت نے مع اپنے لشکر کے ۲۱ روز تک یہودِ بنی نضیر کے قلعوں کا محاصرہ کیا اور ان کے کھجوروں کے باغات کاٹ ڈالنے کا حکم دیا تو اللہ نے بنی نضیر کے دل میں اسلام کا رعب ڈال دیا اور وہ صلح کے لئے تیار ہو گئے اور آخر کار **اریحا** اور **اذرعات** واقع شام کی طرف جلاوطن ہونا منظور کر لیا اور جو کچھ سامان وہ اٹھا کر لے جا سکتے تھے ساتھ اٹھا کر لے گئے حتیٰ کہ اپنے مکانوں کو اپنے ہاتھوں توڑ کر چھتوں کی کڑیاں تک اٹھا کر لے گئے اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں کہ وہی قادر مطلق ہے جس نے منکرین اہل کتاب (یہود بنی نضیر) کو ان کے گھروں سے اذرعات واقع شام کی طرف پہلی بار جمع کر کے جلاوطن کر دیا تمہیں خیال نہ تھا کہ وہ یوں اپنے گھروں سے نکلیں گے اور وہ خود بھی خیال کرتے تھے کہ ان کے قلعے ان کو اللہ کی پکڑ سے بچا لیں گے لیکن جہاں سے انہیں اندازہ وہ گمان تک نہ تھا ان کی شرارت کے بدلے میں خدا کے غضب نے لشکر اسلام کی صورت میں انہیں آ لیا اور اللہ نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا یہاں تک کہ وہ خود اپنے اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے اپنے گھروں کو ویران کرنے کے لئے تیار ہو گئے اور گرا کر ان کی کڑیاں تک اٹھا لے گئے، سو جن کی آنکھیں ہیں، وہ اس واقعہ سے نصیحت حاصل کریں کہ اللہ و رسول کی مخالفت کا انجام کیسا برا ہے۔

(۳) اور اگر ازل میں ان کے لئے جلاوطن ہونا مقدر نہ ہو چکا ہوتا تو اللہ انہیں دنیا میں قتل و قید وغیرہ کا عذاب بھی دیتا اور آخرت میں تو ان کے لئے دوزخ کا عذاب مقرر ہو ہی چکا ہے۔

(۴) یہ جلاوطنی کی سزا انہیں اس لئے دی گئی کہ انہوں نے اپنا وعدہ توڑا اور اسلام کے دشمنوں کفار مکہ کے ساتھ وعدہ کر کے اللہ و رسول کی مخالفت کی تھی اور جو کوئی اللہ و رسول کی مخالفت کرے اللہ اسے سخت عذاب دے گا۔

(۵) مسلمانو! تم نے جو بنی نضیر کے کھجوروں کے درخت جنگی ضرورت کے تحت رکاوٹ دور کرنے کیلئے کاٹ دیئے یا بدستور کھڑے رہنے دیئے یہ سب کچھ خدا کے حکم سے ہوا اور اس سے نافرمان بنی نضیر کو ذلیل کرنا مقصود تھا۔ یہود نے پروپیگنڈہ شروع کر دیا تھا کہ دیکھو مسلمانوں نے سرسبز درختوں کو کاٹ کر ظلم کیا ہے۔ حالانکہ خود انہوں نے مسلمانوں کو برباد کرنے کی سازش میں بھی کسر نہیں چھوڑی۔

افعال: لَمْ يَحْتَسِبُوْا: انہوں نے گمان بھی نہیں کیا تھا، امید نہیں ہوئی، مضارع منفی بہ لم (جمع مذکر غائب)۔ يُخْرِبُوْنَ: وہ اجاڑنے لگے، وہ خراب کرتے تھے، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ اِعْتَبِرُوْا: تم عبرت پکڑو، امر (جمع مذکر حاضر)۔ يُشَآقِّ: جو مخالفت کرتا ہے (کہ) وہ دشمنی کرے، مخالفت کرے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ تَرَكْتُمُوْهَا: تم نے اس کو چھوڑا، ماضی (جمع مذکر حاضر)، و اشباع کا، ھَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔ قَطَعْتُمْ: تم نے کاٹ ڈالے، تم نے کاٹا، ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ يُخْزِيَ: وہ رسوا کرے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: حَشْرِ: لوگوں کا اکٹھا کرنا، ان کو گھیرنا، مصدر ہے۔ حُصُوْنُ: قلعے، حِصْنٌ واحد۔ مَانِعَةٌ: بچانے والے، حفاظت کرنے والے، محفوظ رکھنے والے، اسم فاعل (واحد مونث)۔ جَلَآءَ: جلاوطنی، جلاوطن ہونا، اجڑنا، مصدر ہے (باب نصر)۔ اُصُوْلِ: جڑیں، اَصْلٌ واحد۔ لِيْنَةٍ: کھجور کا تر و تازہ شاداب درخت۔

عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ

اپنے رسول کو | اُن سے | کہ نہیں دوڑائے تم نے | اُس پر | گھوڑے | اور نہ اونٹ

جو کچھ (بغیر جنگ کے) ان (یہود) سے دلوایا تو تم نے اس کے لئے نہ گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ اونٹ۔

وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ

لیکن | اللہ ہی | غالب کر دیتا ہے | اپنے رسولوں کو | جس پر | وہ چاہے | اور اللہ

لیکن اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں کو جس کسی پر چاہتا ہے غلبہ دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۶ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ

ہر چیز پر | قدرت رکھتا ہے | جو (بغیر جنگ کے) دلایا | اللہ نے | اپنے رسول کو

ہر چیز پر قادر ہے۔ جو مال فئی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو

مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى

بستیوں والوں سے | تو وہ اللہ | اور رسول | اور قرابت داروں | اور یتیموں

بستیوں والوں سے دلوایا تو وہ اللہ تعالیٰ اور رسول اور (آپؐ کے) قرابت داروں اور یتیموں

وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً ۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ

اور مسکینوں | اور مسافروں کے لئے ہے | تاکہ وہ نہ ہو | گردش کرنے والا | درمیان | دولت مندوں کے

اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے تاکہ جو لوگ تم میں سے دولت مند ہیں (سب مال صرف) انہیں کے درمیان

مِنْكُمْ ۭ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۤ وَمَا نَهٰىكُمْ

تم میں سے | اور جو کچھ | تمہیں دیں | رسولؐ | تو لے لو اس کو | اور وہ | کہ منع کرے تمہیں

نہ گھومتا رہے۔ اور جو کچھ رسولؐ تم کو دیں وہ لے لو اور جس سے منع فرما دیں

عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۷

جس سے | تو تم باز رہو | اور ڈرو | اللہ سے | بیشک | اللہ | سخت عذاب دینے والا ہے

اس سے رک جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ

واسطے محتاج | مہاجرین کے | جو | نکالے گئے | اپنے گھروں سے | اور | اپنے مالوں سے

(یہ مال) ان مفلس مہاجروں کے لئے ہے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکال دیئے گئے ہیں

يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ

جو چاہتے ہیں | فضل | اللہ کا | اور رضامندی | اور مدد کرتے ہیں | اللہ | اور اس کے رسول کی

(اور) وہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رضا کی تلاش میں ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ (کے دین) کی مدد کرتے ہیں

اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝۸ ۚ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ

یہی لوگ ہیں | سچے (مسلمان) | اور ان کے لئے | جو قائم رہے | گھر میں | اور ایمان پر

یہی لوگ سچے (مسلمان) ہیں اور (یہ مال) ان لوگوں کا (بھی حق ہے) جو (ہجرت والے) گھر (یعنی مدینہ) میں پہلے سے مقیم (انصار)

آیت نمبر آسان تفسیر

(٦) اور جو مال واسباب وزمین وغیرہ بنی نضیر کی جلاوطنی کے بعد بغیر جنگ کئے' اللہ نے اپنے رسولؐ کو دیا ان کے حاصل کرنے میں تم مسلمانوں کو کسی قسم کی تکلیف نہیں اٹھانی پڑی نہ گھوڑے دوڑانے پڑے اور نہ اونٹ' بلکہ بنی نضیر کی بستی مدینہ سے بالکل قریب صرف دو میل کے فاصلہ پر تھی اس لئے تم سب پیدل چل کر وہاں پہنچ گئے اور اللہ تعالیٰ نے یہود کو مرعوب کر مسلمانوں کو بغیر جنگ کے فتح اور مال غنیمت عطا فرمایا ایسے مال کو ''فیٔ'' کہتے ہیں یہ مجاہدین پر تقسیم کی بجائے حاکم وقت' اجماعی ضروریات کے لئے خرچ کرسکتا ہے۔ جبکہ باقاعدہ جنگ سے حاصل ہونے والے اموال کو ''غنیمت'' کہا جاتا ہے جس کے چار حصے (٨٠×) مجاہدین میں تقسیم کئے جاسکتے ہیں۔ لیکن اللہ اپنے فضل سے اپنے رسولوں کو جس پر چاہے غالب کر دیتا ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے چنانچہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی نضیر پر بغیر لڑے اپنی قدرت سے غالب کر دیا اور وہ صلح کر کے سب مال واسباب چھوڑ گئے۔

(٧) دیہات والوں سے جو مال اللہ نے اپنے رسولؐ کو مفت' بغیر لڑے دلا دیا' سو وہ اللہ و رسولؐ اور آپؐ کے رشتہ داروں (بنی ہاشم و بنی مطلب) اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کا حق ہے تا کہ صرف دولت مند ہی اس سے فائدہ نہ اٹھائیں بلکہ فقیروں کو بھی حصہ ملے اور مال غنیمت اور فیٔ میں سے جو کچھ' رسول اللہ تمہیں دیں' وہ لے لو اور جس سے تم کو روک دیں وہ نہ لو' اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ نافرمانوں کو سخت عذاب دینے والا ہے۔

(٨) **یہ مال فیٔ** وغیرہ ان محتاج مہاجرین کا حق ہے جو کفار مکہ کی زیادتیوں' ظلموں سے تنگ آ کر مدینہ کی طرف ہجرت کرنے اور گھربار مال واسباب چھوڑنے پر مجبور ہوئے اور وہ اللہ کا فضل (جنت) اور اس کی خوشنودی چاہتے اور اللہ کی بات کو بلند کرنے کے لئے اپنی جان اور مال سے جہاد کرتے ہیں یہی لوگ سچے مسلمان ہیں۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اموال بنی نضیر کو سب مہاجرین میں تقسیم کر دیا اور انصار میں سے صرف تین محتاجوں کو حصہ دیا۔

انعال: اَوْجَفْتُمْ: تم نے دوڑایا' ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ یُسَلِّطُ: وہ مسلط کرتا ہے' وہ قابو یافتہ کر دیتا ہے' مقرر کرتا ہے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ نَھٰکُمْ: اس نے تمہیں روک دیا' منع کر دیا' ماضی (واحد مذکر غائب)' کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: رِکَاب: اونٹ' سواری' رُکُبٌ جمع۔ دُوْلَۃً: دست گرداں' جو چیز گردش کرتی رہے کبھی اس کے پاس اور کبھی اس کے پاس' غنیمت' لین دین۔

مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ

اُن سے پہلے | وہ محبت کرتے ہیں | اُس سے | جو ہجرت کرے | اُن کی طرف | اور نہیں پاتے وہ

ہیں اور ایمان میں (ثابت قدم) ہیں' جو شخص ان کے پاس ہجرت کر کے آتا ہے' اس سے محبت کرتے ہیں اور جو کچھ مہاجرین کو ملتا ہے'

فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ

اپنے سینوں میں | کوئی تنگی | اس کی نسبت | جو دیا گیا (مہاجرین کو) | اور وہ ترجیح دیتے ہیں

اس سے اُن کے دل میں کوئی تنگی پیدا نہیں ہوتی اور اُن کو اپنے اوپر

عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَن يُوقَ شُحَّ

اپنی جانوں پر | اگرچہ ہو | اُن پر | فاقہ | اور جو | بچایا گیا | لالچ سے

ترجیح دیتے ہیں خواہ وہ خود فاقہ کش ہی کیوں نہ ہوں اور جس کسی کو اس کے نفس کی حرص سے

نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٩﴾ وَالَّذِينَ جَاءُوا مِن بَعْدِهِمْ

اپنے نفس کی | پس وہی لوگ ہیں | کامیاب | اور جو لوگ | آئے | ان کے بعد

محفوظ رکھا گیا تو وہی لوگ مراد پانے والے ہیں۔ اور (یہ مالِ فئی) اُن لوگوں کے لئے بھی ہے جو ان (مہاجرین) کے بعد آئے

يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا

وہ کہتے ہیں | اے ہمارے ربّ! | بخش دے ہمیں | اور | ہمارے بھائیوں کو | جو | جنہوں نے پہل کی ہم سے

یہ ان کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! ہم کو بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان

بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا

ایمان لانے میں | اور نہ رکھ | ہمارے دلوں میں | کینہ | ان لوگوں کے لئے | جو ایمان لائے

لائے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لئے کوئی کینہ باقی نہ رہنے دے

رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١٠﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ

اے ہمارے ربّ! | بیشک تُو | بڑا مہربان | نہایت رحم والا ہے | کیا نہیں دیکھا آپ نے | اُن کو جنہوں نے

اے ہمارے ربّ! بیشک تُو بڑی شفقت والا مہربان ہے۔ کیا آپؐ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا

نَافَقُوا يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ

منافقت کی | کہ وہ کہتے ہیں | اپنے ان بھائیوں سے | جو | کافر ہیں | اہل کتاب میں سے

جو منافق ہیں وہ اہل کتاب میں سے اپنے کافر بھائیوں سے کہتے ہیں

لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ

کہ اگر | تم نکالے گئے | تو ہم بھی نکلیں گے | تمہارے ساتھ | اور ہم کہا نہ مانیں گے | تمہارے بارے میں

کہ اگر تم کو (مدینہ سے) نکال دیا گیا تو ہم بھی تمہارے ساتھ (ہی) نکلیں گے اور تمہارے معاملہ میں کبھی کسی کا کہنا

أَحَدًا أَبَدًا وَإِن قُوتِلْتُمْ لَنَنصُرَنَّكُمْ وَاللَّهُ يَشْهَدُ

کسی کا | کبھی (بھی) | اور اگر | تم سے لڑائی ہوئی | تو ہم تمہاری مدد کریں گے | اور اللہ | گواہی دیتا ہے

نہ مانیں گے اور اگر تم سے لڑائی کی گئی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ گواہ ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹) اور یہ مال فیٔ ان انصار کا حق ہے جو مہاجرین کے آنے سے پہلے اپنے وطن مدینہ میں رہے اور یہیں اسلام بھی لے آئے اور وہ باہر سے آنے والے مہاجرین سے محبت کرتے ہیں اور جو کچھ ان مہاجرین کو فیٔ بنی نضیر میں سے دیا گیا ہے اس کی نسبت اپنے دل میں کسی قسم کی تنگی محسوس نہیں کرتے بلکہ انہیں اپنے آپ سے زیادہ مستحق سمجھتے ہیں اگرچہ خود بھوک سے ہوں۔ اور جو کوئی اپنے نفس کے لالچ اور کنجوسی سے بچ گیا وہی کامیاب ہے۔

(۱۰) اور ان بعد کے آنے والے مومنوں کے لئے بھی فیٔ وغنیمت میں حق ہے جو ان مہاجرین اور انصار کے بعد قیامت تک اسلام کے فرمانبردار ہوں اور یوں دعا کریں کہ اے پروردگار! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے اسلام میں داخل ہوئے اور ہمارے دلوں میں اہل اسلام کے لئے کوئی بغض اور کینہ نہ رہنے دے تو ہی بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

افعال: تَبَوَّؤُا: انہوں نے جگہ لی' انہوں نے ٹھکانا بنایا' ماضی (جمع مذکر غائب)۔ یُوْقَ: وہ بچایا جائے' اسے بچالیا جاتا ہے' مضارع مجہول (واحد مذکر غائب)۔ یُؤْثِرُوْنَ: وہ ترجیح دیتے ہیں' وہ دوسروں کو مقدم رکھتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔ ھَاجَرَ۔ اس نے ہجرت کی' وطن چھوڑا' ترک کیا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: خَصَاصَةٌ: احتیاج' بھوک' تنگی فاقہ' مصدر ہے (باب سمع)۔ اِخْوَانِنَا: ہمارے بھائی' اِخْوَانِ مضاف نَا (ضمیر جمع متکلم) مضاف الیہ۔ غِلًّا: کینہ' دل میں چھپی ہوئی دشمنی' کدورت قلبی' اسم فعل ہے۔

إِنَّهُمْ لَكَٰذِبُونَ ﴿١١﴾ لَئِنْ أُخْرِجُوا لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ وَلَئِن
کہ بیشک وہ | جھوٹے ہیں | اگر | وہ نکالے جائیں | تو یہ نہ نکلیں گے | اُن کے ساتھ | اور اگر
کہ وہ جھوٹے ہیں۔ اگر وہ نکالے جائیں گے تو یہ ان کے ساتھ نہ نکلیں گے اور اگر

قُوتِلُوا لَا يَنصُرُونَهُمْ وَلَئِن نَّصَرُوهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ
ان سے لڑائی ہوئی | تو یہ اُن کی مدد بھی نہ کریں گے | اور اگر | ان کی مدد بھی کریں گے | تو بھاگیں گے | پیٹھ پھیر کر
ان سے جنگ ہوئی تو یہ اُن کی مدد نہ کریں گے اور اگر مدد کریں بھی تو پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے

ثُمَّ لَا يُنصَرُونَ ﴿١٢﴾ لَأَنتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِم مِّنَ اللَّهِ
پھر | ان کو مدد نہ دی جائے گی | البتہ تمہارا خوف زیادہ ہے | اُن کے سینوں (دلوں) میں | اللہ (کے خوف) سے
پھر اُن کو مدد نہ ملے گی۔ (مسلمانو!) ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ سے بھی زیادہ تمہارا ڈر ہے۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ ﴿١٣﴾ لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا
یہ | اس لئے کہ وہ | لوگ | سمجھتے نہیں | وہ تم سے نہ لڑیں گے | سب مل کر | مگر
یہ اس لئے کہ یہ لوگ سمجھ نہیں رکھتے۔ یہ سب مل کر بھی تم سے نہ لڑیں گے، مگر

فِي قُرًى مُّحَصَّنَةٍ أَوْ مِن وَرَاءِ جُدُرٍ ۚ بَأْسُهُم بَيْنَهُمْ
بستیوں میں | قلعہ بند ہوکر | یا | پیچھے سے | دیواروں کے | اُن کی لڑائی | آپس میں
ایسی بستیوں میں جن کے گرد فصیل ہو یا دیواروں کی آڑ میں۔ اُن کی لڑائی آپس میں بہت

شَدِيدٌ ۚ تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ ۚ ذَٰلِكَ
بہت سخت ہے | تم خیال کرتے ہو انہیں | اکٹھے | حالانکہ | اُن کے دل | الگ الگ ہیں | یہ
سخت ہوتی ہے تو ان کو متحد سمجھتا ہے جبکہ اُن کے دل الگ الگ ہیں یہ اس لئے

بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ ﴿١٤﴾ كَمَثَلِ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ قَرِيبًا
اس لئے کہ وہ | لوگ | عقل نہیں رکھتے | جیسے حال | اُن کا جو | پہلے ہوئے اُن سے | قریب ہی
کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو عقل نہیں رکھتے۔ ان کی مثال ایسی ہے جیسے ان لوگوں کی جو ان سے پہلے قریب ہی کے زمانے میں ہو چکے ہیں،

ذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٥﴾ كَمَثَلِ
انہوں نے چکھ لیا | وبال | اپنے کام کا | اور ان کے لئے | عذاب ہے | دردناک | جیسے حالت
انہوں نے اپنی بداعمالیوں کا مزہ چکھ لیا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ جیسے شیطان کا

الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي
شیطان کی | جب وہ کہتا ہے | انسان سے | کہ کافر ہو جا | پھر جب وہ کافر ہو جاتا ہے | تو وہ کہتا ہے | بیشک میں
حال جو انسان سے کہتا ہے کہ کافر ہو جا۔ پھر جب وہ کفر کرتا ہے تو کہتا ہے کہ میں تو

بَرِيءٌ مِّنكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ﴿١٦﴾ فَكَانَ
لاتعلق ہوں | تجھ سے | بیشک میں | ڈرتا ہوں | اللہ سے | جو رب ہے | تمام جہانوں کا | پس ہوتا ہے
تجھ سے بیزار ہوں۔ میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہانوں کا رب ہے۔ پس ان دونوں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۱) کیا آپ نے عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو جو منافق ہیں نہیں دیکھا کہ وہ یہود (بنی قریظہ و بنی نضیر) سے جو انہی جیسے کافر ہیں، یہ کہتے ہیں کہ اگر تم مدینہ سے نکالے جاؤ گے تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکلیں گے اور تمہارے خلاف ہم کبھی کسی کا کہنا نہ مانیں گے اور اگر تم سے مسلمانوں کی طرف سے لڑائی ہوئی تو ہم تمہاری مدد کریں گے اور اللہ گواہ ہے کہ وہ جو کچھ ان یہود سے کہہ رہے ہیں بالکل جھوٹ ہے۔

(۱۲) وہ یہود اگر مدینہ سے نکالے جائیں گے تو یہ منافق کبھی ان کے ساتھ نہ نکلیں گے اور اگر یہود سے لڑائی ہوئی تو منافق ان کی مدد بھی نہ کریں گے اور فرض کیا اگر وہ مدد کریں بھی تو عین جنگ میں پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے، پھر ان کو مدد بھی نہ مل سکے گی چنانچہ بالکل ایسا ہی ہوا۔ بنی نضیر مدینہ سے نکالے گئے اور منافق ان کے ساتھ نہ نکلے بلکہ گھروں میں منہ چھپا کر بیٹھ رہے۔

(۱۳) مسلمانو! تمہارا خوف ان کفار و منافقین کے دلوں میں، اللہ کے خوف سے بھی زیادہ ہے کیونکہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ اللہ اور اس کی عظمت کو نہیں سمجھتے۔

(۱۴) وہ منافقین اور یہود باہم مل کر کبھی تم مسلمانوں سے میدان میں آ کر نہ لڑ سکیں گے البتہ ان بستیوں میں بیٹھ کر جو خندقوں اور چار دیواریوں سے محفوظ کی گئی ہیں یا دیواروں کی آڑ کے پیچھے سے چھپ کر حملہ کرتے ہیں۔ آپس میں تو ان کا سخت رعب بندھا ہوا ہے مگر تمہارے مقابلہ میں کچھ نہیں، تم انہیں سمجھو گے کہ وہ آپس میں ملے ہوئے ہیں حالانکہ وہ دل سے ایک دوسرے کے دشمن اور بالکل الگ الگ ہیں اور یہ ان کی بے عقلی ایمان کی دولت سے محرومی اور وقتی مفادات کی وجہ سے ہے۔

(۱۵) ان یہودِ مدینہ کا حال بالکل ایسا ہی ہے جیسا کہ قریش کا، جو ان سے تھوڑا عرصہ پہلے گزرے کہ انہوں نے مقام بدر میں اپنے کفر اور رسولؐ سے دشمنی کا مزہ چکھا، اور ان کے لئے آخرت میں دردناک عذاب ہے۔

(۱۶) منافقین کی حالت شیطان کی سی ہے کہ وہ انسان سے کہتا ہے کہ اللہ و رسول سے منکر ہو جا اور جب وہ منکر ہو جاتا ہے تو شیطان اس سے کہتا ہے کہ میں تجھ سے بیزار ہوں مجھے تم سے کیا واسطہ؟ میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

انعال: نَافَقُوْا: انہوں نے دورخی کی، منافقت کی، کفر کو دل میں چھپایا اور اسلام کو ظاہر کیا، ماضی (جمع مذکر غائب)۔ اُخْرِجْتُمْ: تم نکالے گئے، ماضی مجہول (جمع مذکر حاضر)۔ قُوْتِلُوْا: ان سے لڑائی کی گئی، ماضی مجہول (جمع مذکر غائب)۔ قُوْتِلْتُمْ: (اگر) تم سے لڑائی کی گئی، تم مارے گئے، ماضی مجہول (جمع مذکر حاضر)۔ نَخْرُجَنَّ: ہم ضرور نکلیں گے، نکل جائیں گے، مضارع بانون تاکید ثقیلہ (جمع متکلم)۔ نَنْصُرَنَّکُمْ: ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے، مضارع بانون تاکید ثقیلہ (جمع متکلم)، کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ نُطِیْعُ: ہم کہنا (نہیں) مانیں گے، مضارع (جمع متکلم)۔ یُوَلُّنَّ: وہ ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگ، شکست کھا جائیں گے، مضارع بانون تاکید (جمع مذکر غائب)۔ اُکْفُرْ: تو منکر ہو، ناشکری کر، امر (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: جُدُرٍ: دیواریں، جِدَارٌ واحد۔ رَھْبَۃً: ڈر، ہیبت، ایسا خوف جس میں بچاؤ کا خیال اور اضطراب موجود ہو، مصدر ہے۔ مُحَصَّنَۃٍ: قلعہ بند محفوظ بستیاں، مضبوط کی ہوئی، قلعہ بنائی ہوئی، اسم مفعول (واحد مونث)۔

عَاقِبَتَهُمَآ أَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ
انجام اُن دونوں کا | یہ کہ وہ دونوں ہوں گے | آگ میں | وہ ہمیشہ رہیں گے | اس میں | اور یہی ہے
کا انجام یہ ہوا کہ دونوں آتشِ دوزخ میں جائیں گے (اور) اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور یہی

جَزَٰٓؤُا الظَّٰلِمِينَ ﴿١٧﴾ يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنظُرْ
سزا | ظالموں کی | اے | ایمان والو! | ڈرو | اللہ سے | اور چاہئے کہ دیکھے
ظالموں کی سزا ہے اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور ہر شخص کو چاہئے کہ

نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌۢ
انسان | کہ کیا کچھ | آگے بھیجا اُس نے | کل کے لئے | اور ڈرو اللہ سے | بیشک اللہ | خبردار ہے
دیکھ لے کہ اُس نے کل (قیامت) کے لئے کیا بھیجا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے

بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨﴾ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنسَىٰهُمْ
اس سے | جو تم کرتے ہو | اور نہ ہو جانا | اُن کی طرح | جنہوں نے بھلا دیا | اللہ کو | تو اس نے بھلا دیں ان کو
جو کچھ تم کرتے ہو۔ اور اُن لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا پھر اللہ تعالیٰ نے

أَنفُسَهُمْ ۚ أُولَٰٓئِكَ هُمُ الْفَٰسِقُونَ ﴿١٩﴾ لَا يَسْتَوِيٓ أَصْحَٰبُ النَّارِ
اُن کی جانیں | یہی لوگ ہیں | نافرمان | برابر نہیں | دوزخ والے
ان کو اپنی جانوں ہی سے بے خبر کر دیا یہی نافرمان لوگ ہیں۔ دوزخی اور اہلِ جنت

وَأَصْحَٰبُ الْجَنَّةِ ۚ أَصْحَٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُونَ ﴿٢٠﴾ لَوْ أَنزَلْنَا
اور جنت والے | جنت والے | ہی | کامیاب ہیں | اگر ہم اتارتے
برابر نہیں ہو سکتے۔ جنت والے ہی کامیاب لوگ ہیں۔ اگر ہم یہ قرآن

هَٰذَا الْقُرْءَانَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُۥ خَٰشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ
اس قرآن کو | کسی پہاڑ پر | تو تم دیکھتے اس کو | دبا (جھکا) ہوا | ٹکڑے ٹکڑے | خوف سے
کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو آپ دیکھتے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ہیبت سے دب کر پاش پاش

اللَّهِ ۚ وَتِلْكَ الْأَمْثَٰلُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١﴾
اللہ کے | اور یہ | مثالیں | ہم بیان کرتے ہیں ان کو | لوگوں کے لئے | تاکہ وہ | غور و فکر کریں
ہو جاتا۔ اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور و فکر سے کام لیں۔

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَٰدَةِ ۖ هُوَ
وہی اللہ ہے کہ | کوئی معبود نہیں | سوائے اس کے | جاننے والا ہے | سب چھپی | اور ظاہر چیزوں کا | وُہی ہے
اللہ تعالیٰ وہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہی) پوشیدہ اور ظاہر (ہر چیز) کا جاننے والا ہے وہ

الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ﴿٢٢﴾ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ
بڑا مہربان | نہایت رحم والا | وہی اللہ ہے | کہ کوئی معبود نہیں | سوائے اُس کے | وہ بادشاہ ہے
بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اللہ تعالیٰ وہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ بادشاہ

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۱۷) پھر ان دونوں (شیطان اور کافر انسان) کا انجام یہ ہوتا ہے کہ دونوں دوزخ کی آگ میں ڈالے جائیں گے جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور ظالموں کی یہی سزا ہے۔

(۱۸) مسلمانو! اللہ سے ڈرو اور اس کے احکام کی خلاف ورزی نہ کرو اور ہر ایک انسان کو یہ دیکھنا چاہئے کہ اس نے آخرت کے لئے کیا کیا اعمال آگے بھیجے' اور اللہ کے حکموں کی خلاف ورزی کرنے سے ڈرتے رہا کرو کیونکہ وہ تمہارے اعمال سے خوب واقف ہے۔

(۱۹) اور ان غافلوں کی طرح نہ ہو جو خدا کی یاد سے بے فکر رہے۔ تو انہیں اللہ نے خود ان کی جانوں سے متعلق برے انجام سے بھی بے پروا کر دیا کہ آخرت کے عذاب سے بچنے کی کچھ فکر نہ کی' یہی لوگ نافرمان ہیں۔

(۲۰) دوزخی اور جنتی کبھی برابر نہیں ہو سکتے' اہل جنت ہی کامیاب ہیں۔

(۲۱) قرآن کے اثر کی تو یہ حالت ہے کہ اگر ہم کسی پہاڑ کو سوچنے سمجھنے کی قابلیت عطا کر کے اس پر اس قرآن کو نازل کر دیتے تو تم دیکھتے وہ بھی کلام الٰہی کی عظمت اور اللہ کے خوف سے جھک جاتا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔ مگر کافر انسان کیسا سخت دل ہے کہ اس پر کچھ بھی اثر نہیں ہوتا اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے اس لئے بیان کرتے ہیں کہ وہ ان میں غور کریں۔

(۲۲) وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی اور معبود نہیں وہ سب چھپی اور کھلی کا جاننے والا ہے وہی بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

افعال: تَنْظُرْ: وہ دیکھے' وہ دیکھ لے' وہ دیکھتی ہے' دیکھ لے گی' مضارع (واحد مونث غائب)۔

اسماء: غَدٍ: آئندہ کل' فردا' آخرت۔ مُتَصَدِّعًا: پراگندہ ہو جانے والا' ٹکڑے ٹکڑے' پارہ پارہ ہونے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔

الْقُدُّوسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ

بالکل پاک | عیبوں سے بری | امن دینے والا | نگہبان | غالب | بڑا زبردست | بڑائی والا

بالکل پاک، ہر عیب سے محفوظ امن دینے والا، نگہبانی کرنے والا، غالب، زبردست اور بڑائی والا ہے۔

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ

پاک ہے | اللہ | اس سے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں | وہی اللہ ہے | پیدا کرنے والا | درست بنانے والا

اللہ تعالیٰ لوگوں کے شرک سے پاک اور بالاتر ہے۔ وہی اللہ تعالیٰ پیدا کرنے والا، درست بنانے والا،

الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

صورت بنانے والا | اسی کے ہیں نام | اچھے | تسبیح کرتے ہیں | اس کی جو | آسمانوں میں

صورت عطا کرنے والا ہے، اچھے اچھے نام اسی کے ہیں (اور) جو مخلوق آسمانوں میں اور زمین میں ہے

وَالْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۲۴﴾

اور زمین میں ہیں | اور وہی ہے | غالب | حکمت والا

سب اسی کی تسبیح کرتے ہیں اور وہ زبردست اور حکمت والا ہے۔

سُورَةُ الْمُمْتَحِنَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ | ثَلٰثَ عَشْرَةَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

سورۂ ممتحنہ مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | تیرہ آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ

اے ایمان والو! | نہ بناؤ | میرے دشمنوں | اور اپنے دشمنوں کو | دوست

اے ایمان والو! میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ

تُلْقُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُمْ

تم ڈالتے ہو | اُن کی طرف | محبت (کا پیغام) | حالانکہ وہ انکار کر چکے ہیں | اس کا جو | آیا تمہارے پاس

تم ان کو دوستی (و محبت) کا پیغام بھیجتے ہو حالانکہ وہ اس دین ہی سے منکر ہیں جو تمہارے

مِنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَنْ تُؤْمِنُوا

(دین) حق | وہ نکالتے ہیں | رسول کو | اور خود تمہیں بھی | اس لئے کہ | تم ایمان لاتے ہو

پاس آیا ہے۔ وہ تو (تمہارے) رسولؐ اور تم کو (تمہارے وطن سے) نکالتے ہیں۔ محض اس بات پر کہ تم

بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي

اللہ پر | جو تمہارا رب ہے | اگر | تم نکلتے ہو | جہاد کے لئے | میرے راستے میں

اللہ تعالیٰ پر جو تمہارا رب ہے ایمان لائے ہو، اگر تم میری راہ میں لڑنے کے لئے اور میری رضا

وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي ۖ تُسِرُّونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖ وَأَنَا أَعْلَمُ

اور چاہنے کے لئے | میری رضا | تم چھپا کر (بھیجتے ہو) | اُن کی طرف | (پیغام) دوستی کا | اور میں خوب جانتا ہوں

کی تلاش میں نکلے ہو پھر تم ان کی طرف چھپے چھپے دوستی کے پیغام بھیجتے ہو؟ اور مجھے خوب معلوم ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۳) وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی اور معبود نہیں' وہی حقیقی بادشاہ ہے اس کی ذات پاک ہے' اور سب نقائص وعیوب سے بری ہے سب کو امن دینے والا' سب کا حفاظت کرنے والا' سب پر غالب ہے' اور مشرک لوگ جو کچھ اس کے شریک ٹھہراتے ہیں وہ اس سے پاک ہے۔

(۲۴) وہی ہے اللہ سب کا پیدا کرنے والا۔ ہر چیز کا عدم سے ایجاد کرنے والا۔ ہر چیز کی صورت بنانے والا ہے۔ اسی کے سب نام اچھے ہیں' جو بھی مخلوق آسمانوں اور زمین میں موجود ہے' وہ اپنی زبان اور حال اور اطاعت سے اس کی عظمت شان اور پاکی کو ظاہر کرتی ہے اور وہی غالب' حکمت والا ہے

اسماء: قُدُّوْسُ: بہت پاک' برکت والا' صیغہ مبالغہ ہے۔ مُهَيْمِنُ: محافظ' پناہ میں لینے والا' نگہبان' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ بَارِئُ: نکال کھڑا کرنے والا' پیدا کرنے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ مُتَكَبِّرُ: بڑائی والا' سربلندی اور عظمت کی آخری حد کو پہنچا ہوا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ مُصَوِّرُ: صورت بنانے والا' پیدا کرنے والا' تصویر بنانے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔

بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ۭ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ

جو کچھ | تم چھپاتے ہو | اور جو کچھ | تم ظاہر کرتے ہو | اور جو کوئی | کرے ایسا | تم میں سے | تو بیشک وہ گمراہ ہوگیا

جو تم چھپاتے ہو اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور تم میں سے جو بھی ایسا کرتا ہے تو وہ سیدھے

سَوَآءَ السَّبِيْلِ ① اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّ يَبْسُطُوْٓا

سیدھے | راستہ سے | اگر وہ تمہیں پائیں | تو وہ ہو جائیں | تمہارے | دشمن | اور | دراز کریں

راستہ سے بھٹک گیا۔ اگر وہ تم پر قابو پا جائیں تو تمہارے دشمن ہو جائیں اور تم کو دست درازی

اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْۗءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ۭ ②

تمہاری طرف | اپنے ہاتھ | اور اپنی زبانیں | برائی کے ساتھ | اور وہ چاہتے ہیں | کاش | تم کافر ہو جاؤ

اور زبان درازی سے اذیت دیں گے اور وہ تو چاہتے ہیں کہ تم بھی کافر ہو جاؤ۔

لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ڔ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ڔ يَفْصِلُ

ہرگز نفع نہ دیں گے تمہیں | تمہارے رشتے ناتے | اور نہ تمہاری اولاد | روزِ | قیامت میں | وہ فیصلہ کرے گا

قیامت کے دن نہ تمہارے رشتہ دار ہی تمہارے کچھ کام آئیں گے اور نہ تمہاری اولادؔ وہ قیامت کے دن

بَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ③ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ

تمہارے درمیان | اور اللہ | اس کو جو | تم کرتے ہو | دیکھتا ہے | بیشک | تھا | تمہارے لئے

تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال دیکھتا رہتا ہے۔ (اور) تمہارے لئے تو ابراہیمؑ

اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا

نمونہ | اچھا | ابراہیمؑ | اور ان لوگوں میں | جو اس کے ساتھ تھے | جب | انہوں نے کہا تھا

اور ان کے ساتھیوں (کی زندگی) میں ایک اعلیٰ نمونہ (موجود) ہے جب انہوں نے اپنی قوم سے

لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰۗؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اپنی قوم سے | کہ بیشک ہم | بیزار ہیں | تم سے اور ان سے | جن کی تم عبادت کرتے ہو | سوائے | اللہ کے

کہہ دیا کہ ہم تم سے اور ان سے جن کو تم خدا کے سوا معبود سمجھتے ہو، بیزار ہیں۔

كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاۗءُ اَبَدًا

ہم نے انکار کردیا | تمہارا | اور ظاہر ہوگئی | ہمارے اور تمہارے درمیان | دشمنی | اور بغض | ہمیشہ کے لئے

ہم تم سے منحرف ہیں اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لئے ایک کھلی دشمنی اور بغض پیدا ہو گیا ہے

حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ

یہاں تک کہ | تم ایمان لاؤ | اللہ پر | جو ایک ہے | مگر | کہنا | ابراہیمؑ کا | اپنے باپ سے | کہ میں معافی مانگوں گا

جب تک کہ تم ایک اللہ پر ایمان نہ لے آؤ۔ رہا ابراہیمؑ کا اپنے باپ سے کہنا کہ میں آپ کے لئے (اللہ تعالیٰ سے)

لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ رَبَّنَا

تمہارے لئے | اور میں اختیار نہیں رکھتا | تمہارے لئے | اللہ سے | کچھ بھی | اے ہمارے ربّ!

مغفرت ضرور طلب کروں گا اور میں اللہ تعالیٰ کے سامنے آپ کے بارے میں کسی طرح کا اختیار نہیں رکھتا۔ اے ہمارے ربّ!

آیت نمبر آسان تفسیر

سورۃ الممتحنۃ

اس سورت میں مکہ سے مدینہ ہجرت کرنے والی مسلمان عورتوں کے اسلام کا امتحان لینے کا بیان ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ۸ھ میں فتح مکہ کی تیاری کر رہے تھے تو حاطبؓ بن ابی بلتعہ نے مدینہ سے ایک لونڈی کے ذریعہ سے اپنا ایک خط سرداران قریش کے نام بھیجا۔ جس میں لکھا کہ رسول اللہ تم پر حملہ کرنے والے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعے اطلاع ہوئی تو حضور کے حکم سے حضرت علیؓ اور چند صحابہؓ نے اس خط لے جانے والی عورت کو راستے ہی میں جا پکڑا اور خط لا کر آنحضرتؐ کو دے دیا۔ آپؐ نے حاطبؓ سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! میں نے کسی برائی کی نیت سے نہیں بلکہ صرف اس لئے لکھا تھا کہ وہ میرے شکر گزار ہو کر میرے بچوں کی حفاظت کریں (کیونکہ ان کے بال بچے مکہ میں تھے) ورنہ میں جانتا تھا کہ اس خط سے ان کو کوئی نفع نہیں ہوگا کیونکہ اللہ ضرور آپؐ کو غالب فرمائے گا۔ آنحضرتؐ نے ان کا یہ عذر قبول فرما کر معاف کر دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ مسلمانو! کفارِ مکہ کو جو میرے اور تمہارے دشمن ہیں، اپنا دوست نہ بناؤ، تم ان سے دوستانہ خط و کتابت کرتے ہو، حالانکہ وہ اس دین حق سے انکار کر چکے ہیں جو اللہ کی طرف سے تمہارے پاس آیا ہے اور وہ رسول اللہ کی طرف سے تمہارے پاس آیا ہے اور وہ کفار، رسول اللہ اور خود تم کو مکہ سے اس لئے نکالتے ہیں کہ تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو اگر تم خدا کی راہ میں جہاد اور اللہ کی رضا مندی کے لئے نکلے ہو تو تم چھپے چھپے ان کفار سے دوستانہ نامہ و پیام کیوں کرتے ہو؟ اور میں خوب جانتا ہوں جو تم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ کوئی تم میں سے ایسا کرے وہ راہ حق سے بھٹک گیا۔

(۲) حالانکہ اگر وہ کفار تم پر قابو پالیں تو تمہارے کھلم کھلا دشمن ہو جائیں، اور تم پر قتل و غارت اور گالی گلوچ (ہاتھ اور زبان) سے حملہ آور ہوں، اور وہ تو یہی چاہتے ہیں کہ کاش تم بھی کافر ہو جاؤ۔

(۳) قیامت کے روز نہ تو تمہارے رشتے ناطے کام آئیں گے اور نہ تمہاری اولاد اللہ تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے اچھی طرح جانتا ہے۔

افعال: تُلْقُوْنَ: تم ڈالتے ہو، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ خَرَجْتُمْ: تم نکلے، ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ یُخْرِجُوْنَ: وہ نکال دیں گے، وہ نکال لیں گے، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ اَخْفَیْتُمْ: تم نے چھپایا، پوشیدہ رکھا، ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ اَعْلَنْتُمْ: تم نے ظاہر کیا، تم نے اعلان کیا، ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ یَثْقَفُوْکُمْ: (اگر) وہ تم پر کامیاب ہو جائیں، تم پر قابو پالیں، مضارع (جمع مذکر غائب)، کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ تَنْفَعَکُمْ: وہ تمہارے کام آتی ہے، وہ تمہارے کام آئے گی، وہ تم کو نفع دیتی ہے، دے گی، مضارع (واحد مونث غائب)، کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: مَرْضَاتِیْ: میری رضامندی، خوشنودی، مَرْضَاۃِ مضاف ی (ضمیر واحد متکلم) مضاف الیہ۔

عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ④
تجھ پر | ہم نے بھروسہ کیا | اور تیری ہی طرف | ہم رجوع ہوئے | اور تیری ہی طرف | لوٹنا ہے
ہم نے تجھ ہی پر بھروسہ کیا اور ہم تیرے ہی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اور (ہمیں) تیری طرف ہی لوٹنا ہے۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا
اے ہمارے ربّ! | نہ بنا ہمیں | تختۂ مشق | اُن کا | جو کافر ہیں | اور معاف کر ہمیں | اے ہمارے ربّ!
اے ہمارے ربّ! ہمیں کافروں کا تختۂ مشق نہ بنا اور اے ہمارے ربّ! ہم کو بخش دے۔

إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ⑤ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ
بیشک تُو | ہی | بڑا غالب | حکمت والا ہے | یقیناً | ہے | تمہارے لئے | ان میں | ایک نمونہ | بہتر
بیشک تُو بڑا زبردست اور حکمت والا ہے۔ بیشک تمہارے لئے ان (کی یعنی ابراہیمؑ اور ان کے رفقاء کی زندگی) میں (اور)

لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ ۚ وَمَنْ يَتَوَلَّ فَإِنَّ
اس کے لئے جو | اُمید رکھتا ہو | اللہ | اور آخرت کے دن کی | اور جو کوئی | نافرمانی کرے | تو بیشک
ہر اُس شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ کے پاس جانے اور آخرت کے دن کی اُمید رکھتا ہے، بہترین نمونہ ہے۔ اور جو کوئی منہ پھیر لے

اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ⑥ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ
اللہ | بے نیاز ہے | حمد کے لائق | قریب ہے | کہ اللہ | کردے | تمہارے درمیان | اور درمیان
تو اللہ تعالیٰ بے نیاز (اور) لائق حمد (و ثناء) ہے۔ عجب نہیں کہ اللہ تعالیٰ تم میں اور ان لوگوں کے درمیان

الَّذِينَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ۚ وَاللَّهُ قَدِيرٌ ۚ وَاللَّهُ
ان لوگوں کے جن سے | تم عداوت رکھتے ہو | ان میں سے | دوستی | اور اللہ | قدرت رکھنے والا ہے | اور اللہ
جن سے تمہاری دشمنی ہے، دوستی پیدا کر دے۔ اور اللہ تعالیٰ بڑا قادر ہے اور اللہ تعالیٰ

غَفُورٌ رَّحِيمٌ ⑦ لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ
بخشنے والا | رحم کرنے والا ہے | نہیں منع کرتا تمہیں | اللہ | ان لوگوں سے | جو نہیں لڑتے تم سے
بڑا بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے۔ (اے مسلمانو!) اللہ تعالیٰ تم کو ان لوگوں کے بارے میں منع نہیں کرتا جو تم سے نہ تو دین کے

فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ
دین کے بارے میں | اور انہوں نے نہیں نکالا تمہیں | تمہارے گھروں سے | (اس بات سے) کہ | تم بھلائی کرو اُن سے
معاملہ میں لڑے ہیں اور نہ انہوں نے تم کو تمہارے گھروں سے نکالا ہے (بلکہ اللہ اجازت دیتا ہے) کہ تم ان سے نیکی کا برتاؤ

وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ⑧ إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ
اور انصاف کرو | اُن کے حق میں | بیشک | اللہ | پسند کرتا ہے | انصاف کرنے والوں کو | بلاشبہ | منع کرتا ہے تمہیں
اور منصفانہ سلوک کرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ تو تم کو ان لوگوں سے (محبت کرنے سے)

اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ
اللہ | اُن لوگوں سے | جو لڑے تم سے | دین کے بارے میں | اور انہوں نے نکالا تمہیں | تمہارے گھروں سے
منع کرتا ہے جو دین کے معاملے میں تم سے جنگ کریں اور انہوں نے تم کو تمہارے گھروں سے نکالا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴) مسلمانو! تمہارے لئے حضرت ابراہیمؑ اوران کے ساتھی ایمانداروں کے طرزِ عمل میں ایک اچھا نمونہ موجود ہے جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ ہم، تم سے اور تمہارے ان معبودوں سے نفرت کرتے ہیں جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو، ہم تمہارے باطل دین سے انکار کرتے ہیں اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لئے دشمنی اور بغض ظاہر ہوگیا ہے یہاں تک کہ تم بھی ہماری طرح اللہ پر ایمان لے آؤ۔ سوائے حضرت ابراہیمؑ کی ایک بات کے جو انہوں نے اپنے باپ آزر سے کہی تھی کہ میں تمہارے لئے معافی مانگوں گا اور اگر تم شرک پر قائم رہو تو میں تمہیں اللہ کے عذاب سے چھڑانے کا کچھ اختیار نہیں رکھتا۔ اے اللہ تجھی پر ہمارا اعتماد ہے اور تیری ہی طرف ہم رجوع ہوتے ہیں اور تیری ہی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے۔

(۵) اور انہوں نے دعا کی کہ اے اللہ ہمیں کفار کے کے مظالم کا تختۂ مشق نہ بنا اور ہمارے گناہ معاف کر دے۔ بیشک تُو ہی غالب حکمت والا ہے۔

(۶) البتہ تم میں سے جو بھی اللہ اور آخرت کے دن کے ملنے کی امید رکھتا ہو اس کے لئے ان لوگوں میں ایک بہترین نیک نمونہ موجود ہے اور جو کوئی اللہ کے حکم سے سرتابی کرے تو اللہ بے نیاز ہے حمد و ثنا کے لائق کوئی اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا نہ اس کی شان میں کچھ فرق آ سکتا ہے، خود انکار کرنے والے ہی کا نقصان ہے۔

(۷) اور کچھ تعجب نہیں کہ تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان جن سے اب تمہاری دشمنی ہے اللہ دوستی پیدا کر دے کہ تمہاری طرح ایمان لا کر تمہارے دوست ہو جائیں اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور وہ بڑا بخشنے والا رحم والا ہے چنانچہ فتح مکہ کے موقع پر کفارِ مکہ میں سے بہت سے کافروں کو اللہ نے اسلام لانے کی ہمت بخشی اور وہ مسلمانوں کے گہرے دوست بن گئے۔

(۸) اور جو لوگ دین کے بارے میں نہ تو تم سے لڑے اور نہ تمہیں مکہ سے نکالنے کی کوشش کی مثلاً قبیلہ بنی خزاعہ جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ان شرائط پر صلح کر لی تھی کہ نہ آپؐ سے لڑیں گے اور نہ آپؐ کی مدد کریں گے اور اس وعدہ پر قائم رہے، اللہ تم کو ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے اور انصاف کرنے سے نہیں روکتا۔ بیشک اللہ تو انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

افعال: اَسْتَغْفِرَنَّ: میں بخشش چاہوں گا، معافی مانگوں گا، مضارع با نون تاکید (واحد متکلم)۔ اَنَبْنَا: ہم رجوع ہوئے، ہم نے رجوع کیا، ماضی (جمع متکلم)۔ عَادَیْتُمْ: تم نے دشمنی کی، تم نے عداوت رکھی، ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ تَبَرُّوْھُمْ: تم ان سے نیکی کرتے رہو، تم ان کے ساتھ احسان کرتے رہو، مضارع (جمع مذکر حاضر)، ھُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: بُرَءٰٓؤُا: بیزار، بے تعلق، الگ ہونے والے، بَرِیْءٌ واحد۔

وَظٰهَرُوْا عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ

اورانہوں نے مدد کی | تمہارے نکالنے میں | کہ تم دوستی کرواُن سے | اور جو | دوستی کرے اُن سے

اور تمہارے نکالے جانے میں دوسروں کی مدد کی۔ تو جو کوئی ان سے دوستی کریں

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝٩ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ

تو وہی لوگ | ظالم ہیں | اے | ایمان والو! | جب | آئیں تمہارے پاس

وہی لوگ ظالم ہیں۔ اے ایمان والو! جب تمہارے پاس ایمان والی عورتیں

الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ۗ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ

مومن عورتیں | ہجرت کرکے | تو اُن کا امتحان کرلیا کرو | اللہ | خوب جانتا ہے | اُن کے ایمان کو

ہجرت کر کے آئیں تو پہلے ان کو آزما لو۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان کو خوب جانتا ہے

فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ۗ لَا هُنَّ

پس اگر تم انہیں معلوم کرو | کہ مومن ہیں | تو تم انہیں واپس نہ لوٹاؤ | کافروں کی طرف | نہ وہ (عورتیں)

پھر اگر تم کو ان کے ایمان کا یقین ہو جائے تو انہیں کافروں کی طرف واپس نہ لوٹاؤ۔ نہ وہ (عورتیں)

حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ۗ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ۗ

حلال ہیں | ان کے لئے | اور نہ وہ (کافر) | حلال ہیں | اُن کے لئے | اور دے دوان (کافروں) کو | جو کچھ | انہوں نے خرچ کیا

ان کے لئے حلال ہیں اور نہ وہ مرد ان کے لئے حلال ہیں اور (کافروں کو) دے دو جو کچھ انہوں نے (ان پر) خرچ کیا ہو

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۗ

اورنہیں گناہ | تم پر | یہ کہ | تم نکاح کرلواُن سے | جب | تم دے دوانہیں | اُن کے مہر

اور تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم ان سے نکاح کرو جب تم ان کے مہر اُن کو ادا کرو۔

وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْـَٔلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْـَٔلُوْا

اور تھامے نہ رکھو | نکاح | کافرعورتوں کے | اور مانگ لو | جو کچھ | تم نے خرچ کیا تھا | اور وہ لوگ مانگ لیں

اور جو کافرعورتیں ہیں' تم ان سے تعلقات باقی نہ رکھو اور جو تم نے ان پر خرچ کیا ہے وہ ان کافروں سے مانگ لو اور وہ کافر بھی

مَآ اَنْفَقُوْا ۗ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ۗ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

جواُنہوں نے خرچ کیا تھا | یہی ہے | حکم اللہ کا | وہ فیصلہ کرے گا | تمہارے درمیان | اوراللہ | جاننے والا

مانگ لیں جو انہوں نے خرچ کیا ہو' یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے وہ تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا علم والا

حَكِيْمٌ ۝١٠ وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ

حکمت والا ہے | اوراگر | تمہارے ہاتھ سے نکل جائے | کوئی عورت تمہاری عورتوں میں سے | کفار کی طرف

بڑی حکمت والا ہے۔اوراگر تمہاری بیویوں میں سے کوئی بیوی کافروں میں رہ جائے تو تم اُن (کافروں) سے غنیمت حاصل کروتو جن کی

فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا ۗ

اورغنیمت لوکفار سے | تو دے دو | ان کو جن کی | چلی گئیں | عورتیں ان کی | جتنا | انہوں نے خرچ کیا تھا

بیویاں جاتی رہی ہیں' ان کواس مال میں سے اتنا دے دو جتنا کہ ان (مسلمانوں) نے (جن کی بیویاں جاتی رہی ہیں) ان پر خرچ کیا تھا۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹) بلاشبہ اللہ ان لوگوں کے ساتھ دوستی کرنے سے روکتا ہے جو تم سے دین کے بارے میں لڑے اور تمہیں مکہ سے نکالنے کی کوشش کی یعنی کفار مکہ اور جو کوئی ان سے دوستی رکھے وہی ظالم ہیں۔

(۱۰) مسلمانو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت کر کے مکہ سے مدینہ آئیں تو ان کے اسلام لانے کی جانچ پڑتال کر لیا کرو۔ اگر کلمہ شہادت پڑھ دیں تو سمجھو مومن ہیں، اللہ ہی ان کے خلوص ایمان کو جانتا ہے پس اگر تمہیں یقین ہو جائے کہ وہ مومن ہیں تو ان کو کفارِ مکہ کی طرف واپس نہ لوٹاؤ، نہ وہ مومن مہاجر عورتیں ان کفار مکہ پر حلال ہیں اور نہ وہ کافر ان کے لئے حلال ہیں اور ان مہاجر مومن عورتوں کے کافر خاوندوں کو جو کچھ ان کا ان عورتوں پر مہر وغیرہ خرچ ہوا ہے دے دو، اور تم پر ان مومن مہاجر عورتوں سے نکاح کر لینے میں کوئی پابندی نہیں، جبکہ تم ان کے مہر ادا کر دو، اور تمہاری کافر یا مرتد عورتیں جو کافروں کے ہاتھوں میں ہیں ان کے ساتھ نکاح کا تعلق نہ رکھو اور جو کچھ تمہارا ان پر خرچ ہوا ہے وہ کافروں سے مانگ لو۔ اور جو کچھ کفار نے اپنی مسلمان ہو جانے والی عورتوں پر خرچ کیا ہے وہ تم سے مانگ لیں، تمہارے لئے صلح حدیبیہ کا معاہدہ کرنے والے کفار کے ساتھ خواتین اور ان کے مہر وغیرہ کے تبادلے کا اب یہی حکم ہے وہی اللہ تمہارے درمیان قیامت کے روز فیصلہ کرے گا اور وہی سب کچھ جانتا حکمت والا ہے۔

افعال: **تَوَلَّوْهُمْ**: ان سے دوستی کرنے لگو، مضارع (جمع مذکر حاضر)، **هُمْ** ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ **ظَاهَرُوْا**: انہوں نے مدد کی، انہوں نے معاونت کی، ماضی (جمع مذکر غائب)۔ **اِمْتَحِنُوْهُنَّ**: ان عورتوں کو جانچ لو، تم ان کو آزماؤ، امر (جمع مذکر حاضر)، **هُنَّ** ضمیر (جمع مونث غائب)۔ **لَا تَرْجِعُوْهُنَّ**: تم ان کو مت پھیرو، واپس کرو، نہی (جمع مذکر حاضر)، **هُنَّ** ضمیر۔ **عَلِمْتُمُوْهُنَّ**: تم نے ان کو جانا، ماضی (جمع مذکر حاضر)، و اشباع کا، **هُنَّ** ضمیر۔ **يَحِلُّوْنَ**: وہ حلال (نہیں) ہیں، وہ حلال (نہیں) ہوتے ہیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ **لَا تُمْسِكُوْا**: تم روک نہ رکھو، قبضے یا نکاح میں نہ رکھو، نہی (جمع مذکر حاضر)۔ **يَسْئَلُوْا**: ان کو طلب کرنا چاہئے، وہ طلب کر لیں، امر (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: **مُهٰجِرٰتٍ**: ہجرت کرنے والیاں، اسم فاعل (جمع مونث)۔ **عِصَمِ**: رسیاں، ناموس، عصمتیں، **عِصْمَةٌ** واحد۔ **كَوَافِرِ**: بے ایمان و کافر عورتیں، **كَافِرَةٌ** واحد۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیۡۤ اَنۡتُمۡ بِهٖ مُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۱﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ
اور ڈرتے رہو | اُس اللہ سے | جس پر تم ایمان رکھتے ہو | اے نبی! | جب | آئیں آپ کے پاس
اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہو جس پر تمہارا ایمان ہے۔ اے نبی! جب مومن عورتیں آپ کے

الۡمُؤۡمِنٰتُ یُبَایِعۡنَكَ عَلٰۤی اَنۡ لَّا یُشۡرِكۡنَ بِاللّٰهِ شَیۡـًٔا
مومن عورتیں | کہ بیعت کریں آپ سے | اس بات پر کہ | کہ وہ شریک نہ ٹھہرائیں | اللہ کے ساتھ | کسی چیز کو
پاس آئیں کہ ان باتوں پر بیعت کریں کہ وہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہرائیں گی

وَّ لَا یَسۡرِقۡنَ وَ لَا یَزۡنِیۡنَ وَ لَا یَقۡتُلۡنَ اَوۡلَادَهُنَّ وَ لَا یَاۡتِیۡنَ بِبُهۡتَانٍ
اور نہ وہ چوری کریں گی | اور نہ وہ زنا کریں گی | اور نہ قتل کریں گی | اپنی اولاد کو | اور نہ لگائیں گی | کوئی بہتان
اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو مار ڈالیں گی اور نہ (اولادِ غیر کو اپنی اولاد ظاہر کر کے)

یَّفۡتَرِیۡنَهٗ بَیۡنَ اَیۡدِیۡهِنَّ وَ اَرۡجُلِهِنَّ وَ لَا یَعۡصِیۡنَكَ فِیۡ مَعۡرُوۡفٍ
جو اُنہوں نے باندھا ہو | اپنے ہاتھوں کے درمیان | اور اپنے پاؤں کے درمیان | اور نہ نافرمانی کریں گی آپ کی | کسی نیک کام میں
اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان کوئی بہتان باندھیں گی۔ اور نہ کسی نیکی کے کام میں آپ کی نافرمانی کریں گی تو آپ ان سے

فَبَایِعۡهُنَّ وَ اسۡتَغۡفِرۡ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۱۲﴾
تو بیعت کر لیجئے ان سے | اور معافی مانگئے | اُن کے لئے | اللہ سے | بیشک | اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم والا ہے
بیعت لے لیجئے اور اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے بخشش طلب فرمایئے بیشک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَوَلَّوۡا قَوۡمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیۡهِمۡ قَدۡ یَئِسُوۡا
اے ایمان والو! | دوستی نہ کرو | اُس قوم سے | کہ غضب ہوا | اللہ کا | اُن پر | وہ نااُمید ہو چکے
اے ایمان والو! ان لوگوں سے دوستی مت کرو جن پر اللہ تعالیٰ نے غضب نازل کیا ہے وہ تو آخرت سے ایسے

مِنَ الۡاٰخِرَةِ كَمَا یَئِسَ الۡكُفَّارُ مِنۡ اَصۡحٰبِ الۡقُبُوۡرِ ﴿۱۳﴾ ع
آخرت سے | جیسے | نااُمید ہو چکے | کافر | اہل قبور سے
نااُمید ہو چکے ہیں جیسے کافر اہلِ قبور (کے دوبارہ زندہ ہونے) سے نااُمید ہیں۔

سُوۡرَةُ الصَّفِّ مَدَنِیَّةٌ وَّ هِیَ اَرۡبَعَ عَشۡرَةَ اٰیَةً وَّ فِیۡهَا رُكُوۡعَانِ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
سورۂ صف مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | چودہ آیتیں اور دو رکوع ہیں
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ۚ وَ هُوَ الۡعَزِیۡزُ
تسبیح کرتا ہے | اللہ کی | جو کچھ | آسمانوں میں | اور جو کچھ | زمین میں ہے | اور وہی ہے | غالب
اللہ تعالیٰ ہی کی پاکی بیان کرتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی زبردست

الۡحَكِیۡمُ ﴿۱﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لِمَ تَقُوۡلُوۡنَ مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ ﴿۲﴾
حکمت والا | اے ایمان والو! | کیوں | کہتے ہو | جو | تم کرتے نہیں
اور حکمت والا ہے۔ اے ایمان والو! تم ایسی باتیں کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۱) اور اگر تم میں سے کسی کی عورت' اسلام کو چھوڑ کر کفار کے پاس چلی گئی اور تم نے ان کا پیچھا کر کے کفار سے مال غنیمت حاصل کیا تو جن مسلمانوں کی عورتیں مرتد ہو کر کفار سے جا ملیں تو جتنا ان مسلمانوں کا حق مہر' ان مرتد ہونے والی عورتوں پر خرچ ہوا ہے کفار سے حاصل شدہ مال غنیمت میں سے اتنا ان کو دے دو اور اللہ سے ڈرتے رہو جس پر تمہارا ایمان ہے۔ حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ یہ حکم ''ام الحکم بنت ابی سفیان'' کے بارے میں نازل ہوا' جو مرتد ہو کر مدینہ سے چلی گئی تھی اور بنی ثقیف کے ایک کافر مرد سے شادی کر لی تھی اور کوئی قریشی مومن عورت مرتد نہیں ہوئی۔

(۱۲) اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! جب آپؐ کے پاس مومن عورتیں اس بات پر بیعت کرنے کو آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ زنا کا جرم کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ اپنی زنا کی اولاد کو اپنے خاوندوں کی طرف منسوب کریں گی اور نہ کسی نیک امر میں آپؐ کی نافرمانی کریں گی تو آپؐ ان سے بیعت کر لیجئے اور ان کے لئے اللہ سے معافی مانگئے' بیشک اللہ بڑا بخشنے والا رحم والا ہے۔

(۱۳) مسلمانو! اس قوم (مشرکین) سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ کا غضب ہوا وہ آخرت میں ثواب اور نجات سے ایسے ناامید ہو چکے ہیں جیسے کہ وہ اپنے مردوں کی دوبارہ زندگی سے ناامید ہیں۔

سورۂ الصّف

اس سورت میں مسلمانوں کے جہاد میں صف باندھ کر لڑنے کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) جو مخلوق آسمانوں اور زمین میں ہے وہ اپنی زبان اور حال اور اطاعت سے اللہ کی عظمتِ شان اور اس کی پاکی بیان کرتی ہے اور وہی غالب حکمت والا ہے۔

(۲) جہاد فرض ہونے سے پہلے مسلمان کہا کرتے تھے کہ اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ کون سا عمل اللہ کو زیادہ پسند ہے تو ہم اسے خوشی سے بجا لائیں جب جہاد کا حکم نازل ہو چکا تو بعض کمزور دل مسلمان اس سے رک گئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ مسلمانو! تم وہ بات کیوں کہتے تھے جو اب کرتے نہیں۔

افعال: ذَهَبَتْ: وہ گئی' وہ چلی گئی' ماضی (واحد مونث غائب)۔ لَا يَزْنِيْنَ: وہ زنا نہیں کریں گی' مضارع منفی (جمع مونث غائب)۔ لَا يَسْرِقْنَ: وہ چوری نہیں کریں گی' مضارع منفی (جمع مونث غائب)۔ لَا يُشْرِكْنَ: وہ شریک نہیں بنائیں گی' مضارع منفی (جمع مونث غائب)۔ يُبَايِعْنَ: وہ عورتیں عہد و پیمان کریں' بیعت کریں' مضارع (جمع مونث غائب)۔ بَايِعْهُنَّ: تو ان عورتوں سے بیعت قبول کر' امر (واحد مذکر حاضر) هُنَّ ضمیر (جمع مونث غائب)۔ لَا يَقْتُلْنَ: وہ قتل نہ کریں گی' مضارع منفی (جمع مونث غائب)۔ يَعْصِيْنَ: وہ نافرمانی (نہیں) کریں گی' مضارع (جمع مونث غائب)۔ يَفْتَرِيْنَهُ: وہ اس کو خود گھڑ رہی ہوں' وہ بہتان باندھ لائیں گی' وہ افتراء کریں گی' مضارع (جمع مونث غائب) هٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔

كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝٣ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

سخت ناپسندیدہ ہے | اللہ کے نزدیک | کہ تم کہو | وہ جو تم کرتے نہیں | بیشک اللہ | پسند کرتا ہے

اللہ تعالیٰ کو یہ بہت ناگوار ہے کہ تم (منہ سے) وہ بات کہو جو کرتے نہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند

الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۝٤

اُن کو جو | لڑتے ہیں | اس کے راستے میں | صفیں باندھ کر | گویا کہ وہ | ایک دیوار ہیں | سیسہ پلائی ہوئی

فرماتا ہے جو اس کی راہ میں اس طرح لڑتے ہیں گویا کہ وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ

اور جب کہا | موسیٰ نے | اپنی قوم سے | کہ اے میری قوم! | کیوں | ستاتے ہو مجھے | اور تم جان چکے ہو

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم! تم مجھے کیوں ستاتے ہو حالانکہ تم کو خوب معلوم ہے کہ میں اللہ تعالیٰ

اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ۭ فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ

کہ میں | رسول ہوں | اللہ کا | تمہاری طرف | پس جب | پھر گئے | تو پھیر دیے | اللہ نے | اُن کے دل

کا رسول ہوں جو تمہاری طرف (بھیجا گیا ہوں) پھر جب انہوں نے گمراہی اختیار کر لی (تو) اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے دل پھیر دیے

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝٥ وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ

اور اللہ | ہدایت نہیں کرتا | نافرمان لوگوں کو | اور جب کہا | عیسیٰ بن مریم نے

اور اللہ تعالیٰ (ایسے) نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ اور (نیز یاد کرو) جب عیسیٰ ابن مریم نے کہا کہ

يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا

اے بنی اسرائیل! | بیشک میں | رسول ہوں | اللہ کا | تمہاری طرف | تصدیق کرنے والا | اس کی

اے بنی اسرائیل! بلاشبہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں (جو) تمہاری طرف (بھیجا گیا ہوں) میں تصدیق کرنے والا ہوں تورات کا

بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي

جو مجھ سے پہلے ہے | تورات میں | اور خوشخبری دینے والا ہوں | ایک رسول کی | جو آئے گا | میرے بعد

جو مجھ سے پہلے آئی ہے اور خوشخبری سنانے والا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئے گا

اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ۭ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ

اس کا نام | احمد ہوگا | پھر جب | وہ آ گیا اُن کے پاس | واضح دلائل کے ساتھ | تو کہنے لگے | یہ تو | جادو ہے

اس کا نام احمد ہوگا پھر جب وہ کھلی نشانیاں لے کر آیا تو وہ کہنے لگے کہ یہ تو صریح

مُّبِيْنٌ ۝٦ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ

کھلا | اور کون | زیادہ ظالم ہے | اس سے | جو بہتان باندھے | اللہ پر | جھوٹ | اور اس کو

جادو ہے۔ اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے حالانکہ اسے اسلام کی

يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝٧ يُرِيْدُوْنَ

بلایا جاتا ہے | اسلام کی طرف | اور اللہ | نہیں ہدایت کرتا | ظالم لوگوں کو | وہ چاہتے ہیں

طرف دعوت (بھی) دی جا رہی ہو اور اللہ تعالیٰ (ایسے) ظالم لوگوں کو راہ ہدایت نہیں دکھایا کرتا۔ یہ لوگ چاہتے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳) کسی بات کو منہ سے کہہ کر اس پر عمل نہ کرنا' اللہ کو سخت ناپسند ہے۔

(۴) خدا کو وہ لوگ بہت پسند ہیں جو جہاد فی سبیل اللہ میں صفیں باندھ کر اس طرح ڈٹ کر لڑتے ہیں گویا کہ وہ ایک مضبوط دیوار ہیں۔

(۵) اور یاد کرو جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ تم خدا کی آیتوں کے انکار اور مجھ پر جھوٹا الزام لگانے اور فضول سوالات کرنے سے مجھے کیوں تنگ کرتے' تکلیف دیتے ہو' حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں' پس جب وہ لوگ حق سے پھر گئے تو اللہ نے ان کی نافرمانی کے بدلے میں ان کے دلوں کو ہدایت اور ایمان سے پھیر دیا اور اللہ نافرمانوں کو ہدایت نہیں کیا کرتا۔

(۶) اور یاد کرو جبکہ حضرت عیسیٰ بن مریمؑ نے بنی اسرائیل سے کہا تھا کہ کچھ شک نہیں کہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اور جو کتاب تورات مجھ سے پہلے نازل ہوئی ہے اس کی تصدیق کرنے والا ہوں اور ایک رسول (نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم) کی تمہیں خوشخبری دینے والا ہوں جو میرے بعد آئے گا اور اس کا نام **احمد** ہوگا۔ پس جب (حضرت عیسیٰ معجزات کے ساتھ یا) وہ نبی آخر الزمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس واضح دلیلیں لے کر آ گئے تو وہ لوگ کہنے لگے کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔

(۷) اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جس کو دین اسلام کی طرف بلایا جائے جس میں اس کے لئے دونوں جہانوں کی بھلائی ہے تو بجائے ایمان لانے کے اُلٹا اللہ پر جھوٹا الزام لگائے کہ اس کے کلام برحق (قرآن) کو جادو کہے اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں کیا کرتا۔

افعال: تُؤْذُوْنَنِيْ: تم مجھے ستاتے ہو' تم مجھے ایذا دیتے ہو' مضارع (جمع مذکر حاضر)' ن وقایہ' ی ضمیر (واحد متکلم)۔ اَزَاغَ: اس نے پھیر دیا' ٹیڑھا کر دیا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ زَاغُوْا: وہ پھر گئے' وہ کج ہو گئے' ماضی (جمع مذکر غائب)۔ یُدْعٰی: اس کو بلایا جاتا ہے' اس کو دعوت دی جاتی ہے' مضارع مجہول (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: بُنْيَانٌ: عمارت' دیوار' نیو' واحد ہے۔ مَرْصُوْصٌ: مضبوط' سیسہ پلائی ہوئی' اسم مفعول (واحد مذکر)۔

لِيُطْفِـُٔوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ

کہ بجھادیں | اللہ کا نور | اپنے منہ سے | اور اللہ | پورا کرنے والا ہے | اپنا نور | اگرچہ | ناخوش ہوں

ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور کو اپنے منہ سے (پھونکیں مار کر) بجھا دیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے نورِ (حق) کو پورا کر کے رہے گا۔ خواہ کافروں کو

الْكَافِرُونَ ﴿٨﴾ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ

کافر لوگ | وہی ہے | جس نے | بھیجا | اپنا رسول | ہدایت | اور دینِ | حق کے ساتھ

کتنا ہی ناگوار گزرے۔ اللہ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا' تاکہ وہ اس (دینِ اسلام)

لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ﴿٩﴾

تاکہ وہ غالب کرے اس کو | سب دینوں پر | اگرچہ | ناخوش ہوں | مشرک لوگ

کو سب دینوں پر غالب کر دے' خواہ مشرکوں کو کتنا ہی برا معلوم ہو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابٍ

اے ایمان والو! | کیا میں بتاؤں تمہیں | ایسی تجارت | جو نجات دے تمہیں | عذاب

اے ایمان والو! کیا میں تم کو ایک ایسی تجارت بتاؤں جو تم کو (آخرت کے) دردناک عذاب سے

أَلِيمٍ ﴿١٠﴾ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

دردناک سے | ایمان لاؤ تم | اللہ پر | اور اس کے رسول پر | اور جہاد کرو تم | راستے میں | اللہ کے

بچا لے۔ تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانوں

بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿١١﴾

اپنے مالوں | اور اپنی جانوں سے | یہی | بہتر ہے | تمہارے لئے | اگر | تم جانتے ہو

سے جہاد کرو۔ اگر تم سمجھ رکھتے ہو تو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔

يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا

وہ بخش دے گا | تمہارے لئے | تمہارے گناہ | اور داخل کرے گا تمہیں | باغات میں | بہتی ہوں گی | جن کے نیچے

اللہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔ اور تم کو ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی

الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١٢﴾

نہریں | اور پاکیزہ مکانوں میں | باغات میں | ہمیشہ رہنے کے | یہی ہے | کامیابی | بڑی

ہوں گی اور دائمی جنتوں کے پاکیزہ مکانوں میں (داخل فرمائے گا) یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

وَأُخْرَىٰ تُحِبُّونَهَا نَصْرٌ مِنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ وَبَشِّرِ

اور دوسری بات | جو تم پسند کرتے ہو | مدد ہے | اللہ کی طرف سے | اور فتح | جلدی | اور خوشخبری دیں

اور ایک دوسری چیز بھی' جو تم کو محبوب ہے (یعنی) اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد اور قریبی فتح (عطا ہوگی)' اور مومنوں کو

الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَنْصَارَ اللَّهِ كَمَا قَالَ

ایمان والوں کو | اے ایمان والو! | ہو جاؤ | مددگار | اللہ کے | جیسا کہ | کہا تھا

خوشخبری سنا دیجئے۔ اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ (کے دین) کے مددگار ہو جاؤ۔ جیسے

آیت نمبر

(۸) وہ کفار خدا کے نُور (قرآن) کو اپنے مُنہ کی پھونکوں سے (یعنی اسے جادو وغیرہ کہہ کر) بجھانا چاہتے ہیں لیکن کافر اگر چہ کتنا ہی بُرا منائیں اللہ اپنا نُور ساری دنیا کو پہنچا کے رہے گا۔

(۹) اور اللہ وہی ہے جس نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تا کہ اس سچے دین (اسلام) کو تمام ادیان پر غالب کر دے۔ خواہ مشرک لوگ کتنا ہی ناراض ہوں۔

(۱۰) مسلمانو! کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت نہ بتاؤں جو تمہیں آخرت میں دردناک عذاب سے نجات دلا دے؟

(۱۱) وہ یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر خلوص دل سے ایمان لاؤ اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اس کے راستہ میں جہاد کرو تمہارا یہ کام (ایمان اور جہاد) تمہارے لئے بہت ہی بہتر ہے اگر تم اس کی حقیقت کو سمجھو۔

(۱۲) کیونکہ اس کی وجہ سے وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ان باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے ندیاں بہہ رہی ہوں گی اور ان رہنے کے باغوں کے اندر پاکیزہ مکانوں میں داخل کرے گا۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

(۱۳) اور آخرت کے اس ثواب کے علاوہ دوسری چیز' جس کو تم دنیا میں پسند کرتے ہو' وہ اللہ کی مدد اور جلدی فتح مکہ کا حاصل ہونا ہے تو اے نبیؐ! آپؐ ایمان والوں کو دونوں طرح کی خوشخبری سنا دیجئے۔

افعال: اَدُلُّکُمْ: میں تمہیں بتاؤں' مضارع (واحد متکلم)' کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ تُنْجِیْکُمْ: وہ تم کو نجات دے' وہ تم کو بچائے' وہ تم کو بچائے گی' نجات دیتی ہے' وہ تمہیں محفوظ رکھتی ہے' مضارع (واحد مونث غائب)' کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔
تُجَاهِدُوْنَ: تم جہاد کرتے ہو' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: مُتِمٌّ: پورا کرنے والا' کامل کرنے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔

عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيِّينَ مَنْ أَنصَارِي إِلَى اللَّهِ قَالَ

عیسیٰ ابن مریم نے | حواریوں سے | کہ کون ہے | میرا مددگار | اللہ کی طرف | کہا

عیسیٰ ابن مریم نے اپنے حواریوں سے کہا کہ کون اللہ تعالیٰ کی راہ میں میرا مددگار بنتا ہے

الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنصَارُ اللَّهِ فَآمَنَت طَّائِفَةٌ مِّن بَنِي إِسْرَائِيلَ

حواریوں نے | ہم ہیں | مددگار | اللہ کے | تو ایمان لائی | ایک جماعت | بنی اسرائیل میں سے

حواریوں نے جواب دیا ہم اللہ تعالیٰ (کے دین) کے معاون ہیں پھر بنی اسرائیل کا ایک گروہ ایمان لایا اور

وَكَفَرَت طَّائِفَةٌ ۖ فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ عَدُوِّهِمْ

اور انکار کیا | ایک جماعت نے | تو ہم نے مدد کی | اُن کی جو ایمان لائے | ان کے دشمنوں پر

ایک گروہ کافر رہا پھر ہم نے ایمان والوں کی ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد کی

فَأَصْبَحُوا ظَاهِرِينَ ﴿١٤﴾ ع

تو وہ ہوگئے | غالب

بالآخر وہی غالب رہے۔

سُورَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | إِحْدَىٰ عَشْرَةَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

سورۂ جمعہ مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | گیارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ

تسبیح کرتا ہے | اللہ کی | جو کچھ | آسمانوں میں | اور جو کچھ | زمین میں ہے | وہ بادشاہ ہے | انتہائی پاک

جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے سب اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں جو بادشاہ انتہائی پاک

الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿١﴾ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ

غالب | حکمت والا | وہی ہے | جس نے | بھیجا | ناخواندہ لوگوں میں | ایک رسول | ان ہی میں سے

زبردست (اور) حکمت والا ہے۔ وہی (تو) ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں ان ہی (کی قوم) میں سے ایک رسول بھیجا

يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ

جو پڑھتا ہے ان پر | اُس کی آیتیں | اور پاک کرتا ہے ان کو | اور سکھاتا ہے ان کو | کتاب | اور حکمت

جو ان (لوگوں) کو اس کی آیتیں پڑھ کر سُناتا ہے اور اُن کو پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے

وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٢﴾ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا

اگر چہ وہ تھے | اس سے پہلے | کھلی گمراہی میں | اور دوسروں کو (بھی) | ان میں سے | جو ابھی

اگر چہ یہ لوگ اس سے پہلے صریح گمراہی میں تھے۔ اور (اس پیغمبر کو اس نے) ان میں سے ان کے لئے بھی

يَلْحَقُوا بِهِمْ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٣﴾ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ

نہیں آ ملے | اُن سے | اور وہی ہے | غالب | حکمت والا | یہ ہے | فضل | اللہ کا | دیتا ہے وہ

بھیجا ہے جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے اور وہی زبردست حکمت والا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے

(۱۴) مسلمانو! اللہ کے دین کے مددگار ہو جاؤ جیسا کہ حضرت عیسیٰؑ بن مریمؑ نے اپنے حواریوں سے کہا تھا کہ اللہ کے دین
کی تبلیغ میں کون میری مدد کرے گا؟ تو حواریوں نے کہا تھا کہ ہم اللہ کے دین کے مددگار ہیں۔ پس آپ کی تبلیغ سے
بنی اسرائیل کا ایک گروہ تو ایمان لے آیا اور دوسرے گروہ نے انکار کر دیا۔ تو جو لوگ ایمان لائے تھے ہم نے ان
کے دشمنوں کے مقابلہ میں ان کی مدد کی تو وہ غالب ہو گئے۔

(۱۵)

سورۂ جمعہ

اس سورت میں نماز جمعہ کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) جو مخلوق آسمانوں اور زمین میں ہے وہ اپنی زبان اور حال اور اطاعت و تسخیر سے اللہ کی عظمتِ شان اور پاکی ظاہر
کرتی ہے، جو بادشاہِ حقیقی پاک ذات، زبردست اور حکمت والا ہے۔

(۲) وہی ہے جس نے عرب کے ان پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو نبی بنا کر بھیجا جو
اُن کو اللہ کی آیتیں پڑھ کر سناتا اور انہیں شرک و کفر اور جاہلیت کے برے عقائد سے پاک کرتا اور کتاب و حکمت
سکھاتا ہے۔ اگرچہ اس سے پہلے وہ لوگ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔

(۳) اور دوسرے لوگوں کو جو صحابہ کے بعد قیامت تک دین اسلام میں داخل ہوں گے اور ابھی تک ان میں شامل نہیں
ہوئے ان صحابہ کے ذریعہ سے علم کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور وہی اللہ غالب حکمت والا ہے۔

افعال: اَيَّدْنَا: ہم نے قوت دی، ہم نے طاقت دی، ماضی (جمع متکلم)۔ كَفَرَتْ: اس نے انکار کیا، نہ مانی، ماضی (واحد مونث غائب)۔

مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ④ مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا

جسے | چاہے | اور اللہ | بڑے فضل والا ہے | مثال | ان لوگوں کی جن سے | اٹھوائی گئی تھی

عطا فرماتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔ ان لوگوں کی مثال جن کو تورات پر عمل

التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۭ بِئْسَ

تورات | پھر | انہوں نے اسے نہ اٹھایا | گدھے کی سی مثال ہے | جو اٹھاتا ہے کتابیں | بہت بری

کا حکم دیا گیا پھر انہوں نے اس پر عمل نہ کیا، اس گدھے کی طرح ہے جو بہت سی کتابیں لادے پھرتا ہے، بُری مثال

مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي

مثال ہے | ان لوگوں کی | جنہوں نے | جھٹلایا | اللہ کی آیتوں کو | اور اللہ | نہیں ہدایت کرتا

ہے اس قوم کی جس نے اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کو جھٹلایا اور اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ⑤ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ

ظالم لوگوں کو | آپ فرما دیں | اے لوگو! | جو یہودی ہو | اگر تم خیال کرتے ہو | کہ تم ہی

ہدایت نہیں دیتا۔ آپ فرما دیجئے اے یہودیو! اگر تمہارا دعویٰ ہے کہ صرف تم ہی

اَوْلِيَاۗءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ⑥

دوست ہو | اللہ کے | سوائے | دوسرے لوگوں کے | تو آرزو کرو | موت کی | اگر تم سچے ہو

تمام لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے دوست ہو اور کوئی نہیں، تو اپنے مرنے کی آرزو کرو اگر تم سچے ہو۔

وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ

اور | وہ لوگ تمنا نہ کریں گے اس کی | کبھی بھی | ان اعمال کے سبب جو | آگے بھیجے | اُن کے ہاتھوں نے | اور اللہ

اور (اے رسول) وہ کبھی اپنے مرنے کی تمنا نہ کریں گے ان اعمال کے باعث جو وہ اپنے ہاتھوں آگے بھیج چکے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ

عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ⑦ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ

خوب جانتا ہے | ظالموں کو | آپ فرما دیں | بیشک | وہ موت | جس سے | تم بھاگتے ہو | تو بیشک وہ

ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ آپ فرما دیجئے وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ ضرور

مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ

تمہیں ملنے والی ہے | پھر | تم لوٹائے جاؤ گے | اس کی طرف | جو جاننے والا ہے ہر چھپی | ظاہر بات کا | پھر وہ تمہیں بتا دے گا

تم کو آنے ہی کی پھر تم اس (اللہ) کے پاس لائے جاؤ گے جو تمام چھپی اور ظاہر چیزوں کا جاننے والا ہے، تو وہ تم کو بتا دے گا

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ⑧ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ

جو کچھ | تم کیا کرتے تھے | اے | ایمان والو! | جب | پکارا جائے | نماز کے لئے

جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔ اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لئے

مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ

جمعہ کے دن | تو لپکو | اللہ کے ذکر کی طرف | اور چھوڑ دو | خرید و فروخت | یہی بات | بہتر ہے

اذان دی جائے تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کے لئے دوڑو اور خرید و فروخت ترک کر دو یہ تمہارے لئے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴) یہ نبوت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوئی ہے اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہے دیتا ہے۔

(۵) ان یہود کی مثال جن پر تورات پر عمل کرنا لازم کیا گیا تھا اورانہوں نے اس پر عمل نہ کیا بالکل اُس گدھے کی سی ہے جس پر کتابیں لدی ہوں کہ ان کے حقائق وعلم وفضل سے وہ کچھ بھی فائدہ حاصل نہیں کرسکتا۔ چنانچہ ان یہود نے بھی تورات میں نبی آخرزمانؐ کی تصدیق شدہ خوشخبریوں سے کچھ فائدہ نہ اٹھایا بلکہ اُلٹا ان کو جھٹلایا۔ خدا کی آیتوں کو اس طرح جھٹلانے والوں کی یہ بری مثال ہے اور اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں کیا کرتا۔

(۶) آپؐ ان یہودیوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تم کو یہ خیال ہے کہ دوسرے لوگوں کو چھوڑ کر صرف تم ہی اللہ کے دوست ہو اور تم اس دعویٰ میں سچے ہو تو کیوں موت کی خواہش نہیں کرتے ہو' کہ جلدی جوارِ رحمتِ الٰہی میں داخل ہو جاؤ؟

(۷) اور وہ لوگ اپنے ان بُرے اعمال کی وجہ سے' جو وہ اپنے ہاتھوں آگے بھیج رہے ہیں کبھی بھی موت کی آرزو نہ کریں گے اور اللہ ایسے ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ انہیں پوری سزا دے گا۔

(۸) کہہ دیجئے کہ جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ آ کے رہے گی پھر تم قیامت کے دن جواب دینے کے لئے خدا کے حضور میں لوٹائے جاؤ گے جو ہر چھپی اور کھلی چیز کا جاننے والا ہے۔ پس جو کچھ تم دنیا میں کرتے رہے وہ تمہیں بتا دے گا اور اس کے مطابق سزا دے گا۔

افعال: حُمِّلُوْا: ان سے اٹھوایا گیا' ان پر لادا گیا' ماضی مجہول (جمع مذکر غائب)۔ تَمَنَّوْا: انہوں نے آرزو کی' انہوں نے تمنا کی' ماضی (جمع مذکر غائب)۔ لَا يَتَمَنَّوْنَ: وہ (اس کی) تمنا نہیں کریں گے' وہ (اس کو) دل سے نہیں چاہیں گے' مضارع منفی (جمع مذکر غائب)۔ تَفِرُّوْنَ: تم بھاگتے ہو' تم فرار ہوتے ہو' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: حِمَارِ: گدھا' حَمِيْرٌ جمع۔ مُلٰقِيْ: پہنچنے والا' پا لینے والا' دیدار کرنے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔

لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۹ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا
تمہارے لئے | اگر تم جانتے ہو | پھر جب | پوری ہو چکے | نماز | تو تم پھیل جاؤ
بہتر ہے اگر تم سمجھتے ہو پھر جب نماز پوری ہو چکے تو تم زمین پر

فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ
زمین میں | اور تلاش کرو | فضل (رزق) | اللہ کا | اور یاد کرو | اللہ کو | بہت | تاکہ تم
پھیل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرو اور اللہ تعالیٰ کو بہت بہت یاد کرو تاکہ تم

تُفْلِحُوْنَ ۝۱۰ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا
فلاح پاؤ | اور جب | انہوں نے دیکھا | تجارت | یا کھیل تماشہ | (تو) وہ دوڑے | اُس کی طرف
فلاح پاؤ۔ اور جب یہ لوگ کچھ خرید و فروخت یا کھیل تماشا ہوتے دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں

وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا ۭ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ
اور آپ کو چھوڑ دیا | کھڑا | آپ فرما دیں | جو | اللہ کے پاس ہے | وہ بہتر ہے | کھیل تماشے سے
اور آپ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔ آپ فرما دیں کہ جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ ہر تماشے اور ہر تجارت سے (کہیں)

ع ۱۲ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝۱۱
اور تجارت سے | اور اللہ | سب سے بہتر | رزق دینے والا ہے
بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ بہترین رزق دینے والا ہے۔

سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ منافقون مدینہ میں نازل ہوئی اور | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اس میں گیارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وقف لازم اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ
جب آتے ہیں آپ کے پاس | منافق | (تو) کہتے ہیں | ہم گواہی دیتے ہیں | کہ بیشک آپ | اللہ کے رسول ہیں
(اے نبی کریمؐ) جب آپ کے پاس منافق آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ یقیناً اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ۭ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ
اور اللہ | جانتا ہے | کہ بیشک آپ | اس کے رسول ہیں | اور اللہ | گواہی دیتا ہے | (کہ) بیشک | منافق لوگ
اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ بلاشبہ آپ اس کے رسول ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق جھوٹے

لَكٰذِبُوْنَ ۝۱ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا
جھوٹے ہیں | انہوں نے بنا رکھا ہے | اپنی قسموں کو | ڈھال | پس روک دیا انہوں نے (لوگوں کو)
ہیں۔ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے (اور اس طرح) اللہ تعالیٰ کی راہ

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۲ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
اللہ کے راستے سے | بلاشبہ کیسا بُرا کام ہے | جو | وہ لوگ کر رہے ہیں | یہ | اس لئے کہ وہ
سے لوگوں کو روکتے ہیں بلاشبہ ان کے یہ کام بہت بُرے ہیں۔ یہ اس لئے کہ یہ لوگ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹) مسلمانو! جب جمعہ کے دن نماز جمعہ کی اذان ہو جائے تو ذکر الٰہی (خطبہ ونماز جمعہ) کی طرف دوڑو اور اپنے کاروبار، خرید وفروخت وغیرہ سب چھوڑ دو اگر تم اس کی حقیقت کو سمجھو تو تمہارے لئے یہی بہتر ہے۔

(۱۰) پس جب نماز ادا ہو چکے تو حسبِ ضرورت زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل (روزی) تلاش کرو اور روزی کے حصول میں بھی اللہ کی یاد بہت کیا کرو تا کہ تم کامیاب رہو۔

(۱۱) ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ فرمارہے تھے اسی وقت ایک تجارتی قافلہ غلہ لے کر باہر آیا اور اس کے ساتھ اعلان کے لئے نقارہ بجتا تھا۔ سب دوڑ کر اس کی طرف چلے گئے۔ صرف بارہ آدمی حضورؐ کا خطبہ سنتے رہے جن میں خلفائے راشدین بھی تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ایسا کرنے والوں کو تنبیہ کی گئی کہ جب ان مسلمانوں نے خطبۂ جمعہ میں تجارتی قافلہ کے ساتھ نقارہ کی آواز سنی تو سب اس کو دیکھنے کے لئے دوڑ گئے ان سے کہہ دیجئے کہ مسلمانوں کے لئے نماز اور عبادت اور اللہ کے ذکر کا جو ثواب، اللہ کے یہاں آخرت میں ملنے والا ہے وہ اس کھیل تماشے اور تجارت سے کہیں بہتر ہے اور اللہ ہی بہتر روزی دینے والا ہے اس لئے روزی کے خیال سے ذکرِ الٰہی کو چھوڑنا مناسب نہیں۔

سورۂ المنافقون

اس سورہ میں **منافقین** کا حال بیان ہوا ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) جب منافق آپؐ کی خدمت میں آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں۔ اور اللہ کو تو معلوم ہی ہے کہ آپؐ واقعی اس کے رسول ہیں اور اللہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ وہ منافق اپنی شہادت میں بالکل جھوٹے ہیں کیونکہ وہ دل سے آپؐ کو رسول نہیں مانتے۔

(۲) انہوں نے تو محض اپنی جان اور اپنے مال کی حفاظت کے لئے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے کہ مسلمان انہیں مسلمان سمجھ کر کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں حالانکہ وہ اسلام میں نقص نکالنے سے دوسروں کو بھی اسلام لانے سے روکتے ہیں واقعی وہ بہت ہی بُرا کر رہے ہیں۔

افعال: اِسْعَوْا: تم دوڑ ، کوشش کرو، امر (جمع مذکر حاضر)۔ قُضِيَتِ: (جب نماز) ختم کر دی جائے، پوری کر دی جائے، ماضی مجہول (واحد مونث غائب)۔ نَشْهَدُ: ہم گواہی دیتے ہیں، مضارع (جمع متکلم)۔

اسماء: جُمُعَةِ: جمعہ، اس روز چونکہ سب مسلمان ایک جگہ نماز کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں اس لئے ''جمعہ'' کہلاتا ہے۔

اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝٣

ایمان لائے | پھر | منکر ہوگئے | تو مہر لگادی گئی | اُن کے دلوں پر | پس وہ | نہیں سمجھتے

ایمان لائے پھر کافر ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے (بھی) اُن کے دلوں پر مہر لگا دی پس اب وہ کچھ نہیں سمجھتے۔

وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ

اور جب | آپ انہیں دیکھیں | تو اچھے لگیں آپ کو | اُن کے جسم | اور اگر وہ بات کریں | تو آپ غور سے سُن لیں

اور جب آپ ان کو دیکھیں تو ان کے جسم آپ کو بھلے معلوم ہوں اور جب وہ بات کریں تو آپ اُن کی بات

لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ

اُن کی بات | گویا کہ وہ | لکڑیاں ہیں | دیوار سے ٹیک لگائی ہوئی | وہ خیال کرتے ہیں | ہر زور کی آواز

توجہ سے سنیں، گویا وہ لوگ لکڑیوں کے تنے ہیں جو دیوار کے سہارے کھڑے کر دیے گئے ہیں۔ ہر زوردار آواز کو اپنے ہی خلاف سمجھتے

عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ؗ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝٤

اپنے خلاف | وہی ہیں | دشمن | پس آپ ان سے بچیں | ہلاک کرے انہیں | اللہ | کہاں | وہ بہکے جارہے ہیں

ہیں۔ یہی (آپ کے) دشمن ہیں پس آپ اُن سے ہوشیار رہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو غارت کرے (وہ حق کو چھوڑ کر) کہاں بہکے پھرتے ہیں۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا

اور جب | کہا جائے اُن سے | کہ تم آؤ | مغفرت طلب کریں | تمہارے لئے | رسول اللہ | تو وہ ہلا دیتے ہیں

اور جب ان سے کہا جاتا ہے آؤ کہ رسول اللہ تمہارے لئے بخشش طلب فرمائیں تو (یہ گستاخی سے) سر

رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝٥ سَوَآءٌ

اپنے سر | اور آپ دیکھیں گے انہیں | کہ وہ رُکتے ہیں | تکبر کرتے ہوئے | برابر ہے

ہلا دیتے ہیں اور آپ دیکھتے ہیں کہ وہ بے رُخی کرتے ہیں اور تکبر کرتے ہیں۔ آپ ان کے لئے

عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ

اُن پر | آپ مغفرت مانگیں | اُن کے لئے | یا | مغفرت نہ مانگیں | ان کے لئے | ہرگز نہیں بخشے گا | اللہ

مغفرت طلب کریں یا مغفرت طلب نہ کریں ان کے حق میں برابر ہے، اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز نہ

لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝٦ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ

انہیں | بیشک اللہ | ہدایت نہیں کرتا | نافرمان لوگوں کو | یہ وہ لوگ ہیں جو | کہتے ہیں کہ

بخشے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ یہی (منافق) وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ

لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ

خرچ نہ کرو | اُن پر | جو لوگ ہیں | پاس | رسول اللہ کے | یہاں تک کہ وہ بھاگ جائیں

جو لوگ رسول اللہ کے پاس رہتے ہیں ان پر خرچ نہ کرو یہاں تک کہ وہ بھاگ جائیں

وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ

اور اللہ ہی کے لئے ہیں | خزانے | آسمانوں | اور زمین کے | لیکن | منافق لوگ

حالانکہ آسمانوں اور زمین کے خزانے اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں۔ لیکن منافق لوگ

آیت نمبر   آسان تفسیر

(۳) اور یہ اس لئے کہ یہ منافقین بظاہر ایمان لا کر دل سے منکر رہے پس اس جرم کے نتیجے میں' اللہ نے ان کے دلوں پر مہر کردی کہ وہ حق کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔

(۴) عبداللہ بن ابی منافقین کا سردار' دراز قد' خوش بیان شخص تھا' حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بات بڑی توجہ سے سنتے تھے آپ پر اس کی منافقت ظاہر کرنے کے لئے یہ آیت نازل ہوئی کہ جب آپؐ ان منافقین کو دیکھتے ہیں تو آپ کو بظاہر ان کے قد وقامت اچھے معلوم ہوتے ہیں اور اگر وہ بات کرتے ہیں تو آپ ان کی باتوں کو بڑی توجہ سے سنتے ہیں لیکن ایمان اور نیکی سے خالی ہونے کی وجہ سے گویا کہ وہ دیوار سے لگے ہوئے لکڑی کے بے جان تنے ہیں اور اپنی شرارت اور نفاق کی وجہ سے وہ بزدل بھی ایسے ہیں کہ ذرا سا شور وغل سن پاتے ہیں تو یہی خیال کرتے ہیں کہ انہی پر مصیبت آنے والی ہے یہی لوگ دین کے حقیقی دشمن ہیں پس آپؐ ان سے ہمیشہ ہوشیار رہیں اللہ انہیں برباد کرے' کہاں بہکے جارہے ہیں۔

(۵) غزوۂ بنی المصطلق سے واپسی پر عبداللہ بن ابی نے کہا قسم اللہ کی' اگر ہم مدینہ واپس پہنچے تو عزت والا (ابن ابی) ذلیل (یعنی رسول اللہؐ) کو وہاں سے نکال دے گا۔ پھر اپنی قوم سے کہا کہ ان مسلمان مہاجرین کو صدقہ خیرات نہ دیا کرو حتیٰ کہ وہ محمدؐ کے پاس سے الگ ہوجائیں' زیدؓ بن ارقم نے یہ بات حضور سے بیان کی آپؐ نے ابن ابی سے دریافت کیا تو اس نے حلفیہ اس بات سے انکار کیا اس پر یہ سورۂ منافقون نازل ہوئی لوگوں نے عبداللہ بن ابی سے کہا کہ حضورؐ سے معافی مانگ لے' تو بڑے غرور سے منہ موڑ لیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ''کہ جب ان سے رسول کی خدمت میں حاضر ہوکر مغفرت مانگنے کے لئے کہا جاتا ہے تو وہ تکبر سے منہ پھیر لیتے ہیں۔

(۶) آپؐ کا ایسے منافقوں کے لئے مغفرت مانگنا' نہ مانگنا برابر ہے ان کے لئے کچھ فائدہ مند نہیں' اللہ انہیں ہرگز نہ بخشے گا۔ کیونکہ اللہ ایسے نافرمانوں کو ہدایت نہیں کیا کرتا۔

افعال: لَوَّوْا: انہوں نے پھیرا' موڑا' وہ گھماتے ہیں' لہراتے ہیں' اکڑاتے ہیں' ماضی (جمع مذکر غائب)۔ اَسْتَغْفَرْتَ: خواہ تو نے بخشش مانگی' معافی چاہی' (اصل میں اَاِسْتَغْفَرْتَ) اِسْتَغْفَرْتَ' اِسْتِغْفَارٌ سے' ماضی (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: اَجْسَامُهُمْ: ان کے بدن' ڈیل ڈول' اَجْسَامٌ (جِسْمٌ واحد) مضاف' هُمْ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔ خُشُبٌ: لکڑیاں' خَشَبٌ واحد۔ مُسَنَّدَةٌ: دیوار کے سہارے سے لگائی ہوئی' کھڑی کی ہوئیں' اسم مفعول (واحد مونث)۔

لَا يَفْقَهُوْنَ ۝۷ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ
نہیں سمجھتے | وہ کہتے ہیں | کہ اگر | ہم لوٹ کر گئے | مدینہ کی طرف | تو ضرور نکال دے گا
نہیں سمجھتے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم مدینہ واپس لوٹے تو ہم میں سے جو عزت والے ہیں

الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ
عزت والا | وہاں سے | ذلیل کو | اور عزت تو اللہ کے لئے | اور اس کے رسول کے لئے | اور مومنوں کے لئے ہے | لیکن
وہ ذلت والوں کو نکال دیں گے حالانکہ (حقیقی) عزت اللہ تعالیٰ اس کے رسول اور مومنوں کے لئے ہے۔ لیکن

ع ۸/۱۴ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۸ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ
منافق لوگ | نہیں جانتے | اے ایمان والو! | تمہیں غافل نہ کردیں | تمہارے مال
منافقین (یہ) نہیں جانتے۔ اے ایمان والو! تم کو تمہارے مال

وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
اور نہ تمہاری اولاد | اللہ کے ذکر سے | اور جو کوئی | کرے | ایسا | تو وہی لوگ ہیں
اور تمہاری اولاد اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہ کر دیں اور جو کوئی ایسا کرے گا تو وہی لوگ

الْخٰسِرُوْنَ ۝۹ وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ
نقصان اٹھانے والے | اور خرچ کرو | اس میں سے جو | ہم نے روزی دی تمہیں | اس سے پہلے | کہ | آ جائے
خود نقصان اٹھانے والے ہیں۔ اور اے لوگو! جو کچھ ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرلو اس سے پہلے کہ تم میں سے

اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ
کسی کو تم میں سے | موت | تو کہے | اے میرے رب! | کیوں نہیں | مہلت دی تو نے مجھے | تھوڑی مدت کے لئے
کسی کو موت آجائے تب وہ کہنے لگے کہ اے میرے رب! تو نے مجھے تھوڑی سی مہلت اور کیوں نہ دی

فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۱۰ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا
کہ میں خیرات کرتا | اور میں ہوجاتا | نیک لوگوں میں سے | اور ہرگز مہلت نہیں دے گا | اللہ | کسی نفس کو
کہ میں خیرات کر لیتا اور نیک لوگوں میں شامل ہو جاتا۔ اور جب کسی کی موت آجائے تو اللہ تعالیٰ اسے

ع ۲/۱۴ اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۱
جب آجائے | اس کی موت | اور اللہ | باخبر ہے | اس سے جو | تم کرتے ہو
قطعاً کوئی مہلت نہیں دیتا اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کرتے رہے۔

سُوْرَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | ثَمَانَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ تغابن مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَ
تسبیح کرتی ہے | اللہ کی | جو مخلوق | آسمانوں میں ہے | اور جو زمین میں ہے | اسی کی ہے حکومت | اور
اللہ تعالیٰ ہی کی تسبیح کرتا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے۔ اسی کی حکومت ہے۔ اور

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷) یہی عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھی منافق کہتے ہیں کہ ان فقرائے مہاجرین کو جو رسول اللہ کے پاس ہیں کچھ صدقہ خیرات نہ دیا کرو۔ یہاں تک کہ وہ آپ ؐ کے پاس سے منتشر ہو جائیں حالانکہ زمین و آسمان کے تمام خزانے اللہ کے قبضۂ اختیار میں ہیں جسے چاہے وہ دولت مند کر دے وہ منافق کسی کو رزق دینے والے نہیں۔ لیکن منافق اس بات کو نہیں سمجھتے۔

(۸) عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھی منافق کہتے ہیں کہ اگر ہم اس جنگ بنی المصطلق سے واپس مدینہ پہنچ گئے تو عزت والا ذلیل کو وہاں سے ضرور نکال دے گا (یعنی ہم رسول اللہ اور مسلمانوں کو نکال دیں گے) حالانکہ سب عزت اور غلبہ تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے لئے ہے لیکن منافق اس بات کو نہیں جانتے۔

(۹) مسلمانو! مال حاصل کرنے کی فکر اور اولاد کی محبت اور ان کی ضروریات کی فراہمی میں مصروفیت تم کو ذکر الٰہی (نماز پنجگانہ اور تلاوۃ قرآن) سے بے فکر نہ کر دے اور جو ایسا کریں وہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔

(۱۰) اور ہم نے جو تمہیں حلال روزی دی ہے اس میں سے اللہ کی راہ میں فقیروں اور ضرورت مندوں پر خرچ کرو اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آ جائے اور اس وقت وہ اپنے بخل اور اپنی کنجوسی پر شرمندہ ہو کر آرزو ظاہر کرے کہ اے میرے پروردگار! اگر تو مجھے تھوڑی مدت اور مہلت دیتا تو میں صدقہ و خیرات کرتا اور نیک لوگوں میں سے ہوتا۔

(۱۱) اور اللہ ہرگز کسی کو مہلت نہیں دے گا جب اس کی موت آ جائے اور جو جو کام تم کرتے ہو اللہ کو ان کا خوب علم ہے۔

افعال: یَنْفَضُّوْا: وہ پراگندہ ہو جائیں، منتشر ہو جائیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ لَا تُلْهِكُمْ: وہ (جمع مکسر) تم کو غافل نہ کر دیں، نہی (واحد مونث غائب)، کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ رَجَعْنَا: ہم لوٹے، ہم واپس ہوئے، ہم پھرے، ماضی (جمع متکلم)۔ یُخْرِجَنَّ: وہ ضرور نکال دے گا، نکال باہر کرے گا، مضارع بانون تاکید (واحد مذکر غائب)۔ اَصَّدَّقَ: میں خیرات کروں، مضارع (واحد متکلم)۔

اسماء: اَذَلَّ: زیادہ ذلیل، زیادہ کمزور، افعل تفضیل کا صیغہ۔

لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ① هُوَ الَّذِيْ
اسی کے لئے ہے | سب تعریف | اور وہی | ہر چیز پر | قدرت رکھنے والا ہے | وہی ہے | جس نے
اسی کے لئے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہی تو ہے جس نے

خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
پیدا کیا تمہیں | پس بعض تم میں سے | کافر ہیں | اور بعض تم میں سے | ایماندار | اور اللہ | اس کو جو | تم کرتے ہو
تم کو پیدا کیا پھر تم میں سے بعض کافر ہیں اور بعض مومن۔ اور تم لوگ جو کچھ کرتے ہو اللہ تعالیٰ

بَصِيْرٌ ② خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ
دیکھنے والا ہے | پیدا کیا اس نے | آسمانوں | اور زمین کو | حقیقی مصلحت سے | اور صورت بخشی تمہیں
اسے دیکھتا ہے اُس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا اور اُس نے تمہاری صورتیں بنائیں

فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ③ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
تو اچھی بنائیں | تمہاری صورتیں | اور اسی کی طرف | لوٹ کر جانا ہے | وہ جانتا ہے | جو کچھ | آسمانوں میں
اور نہایت ہی خوبصورت بنائیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ وہ (خوب) جانتا ہے جو کچھ آسمانوں

وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ
اور زمین میں ہے | اور وہ جانتا ہے | جو | تم چھپاتے ہو | اور جو | تم ظاہر کرتے ہو | اور اللہ | جاننے والا ہے
اور زمین میں ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ دلوں کے

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ④ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۡ
راز | سینوں کے | کیا نہیں | آئی تمہارے پاس | خبر | اُن کی | جو منکر ہوئے | اس سے پہلے
راز بھی خوب جانتا ہے۔ کیا تم کو ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جنہوں نے تم سے پہلے راہِ کفر اختیار کی۔

فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ⑤ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ
تو چکھا انہوں نے | وبال | اپنے کام کا | اور ان کے لئے | عذاب ہے | دردناک | یہ | اس لئے کہ
پس انہوں نے (دنیا میں) اپنے اعمالِ (بد) کا مزہ چکھا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ یہ اس لئے کہ

كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۡ
آتے تھے ان کے پاس | ان کے رسول | واضح نشانیوں کے ساتھ | تو وہ کہتے | کہ کیا آدمی | ہمیں راہ دکھائیں گے
ان کے پاس ان کے رسول کھلی نشانیاں لے کر آتے تھے لیکن وہ (یہی) کہتے کہ کیا کوئی انسان ہمیں راہ دکھائے گا

فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ⑥ زَعَمَ
پس انہوں نے انکار کیا | اور منہ موڑ لیا | اور پرواہ نہ کی | اللہ نے | اور اللہ | بے نیاز ہے | حمد کے لائق | خیال کرلیا
سو انہوں نے (ان کو) نہ مانا اور منہ موڑ لیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی پرواہ نہ کی اور اللہ تعالیٰ تو بے نیاز، تعریف کے لائق ہے۔ کافروں کا

الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ
اُن لوگوں نے | جو منکر ہیں | کہ | وہ ہرگز نہ اٹھائے جائیں گے | کہہ دیجئے | کیوں نہیں | قسم ہے میرے رب کی
خیال ہے کہ وہ (دوبارہ) ہرگز (زندہ کر کے) نہیں اُٹھائے جائیں گے۔ آپ فرما دیجئے کیوں نہیں، میرے رب کی قسم

سورۂ تغابن

تغابن کے معنی ہیں تجارت میں ہار جیت۔ چونکہ اس سورت میں قیامت کو **یوم تغابن** سے تعبیر کیا ہے۔ جس میں اہل جنت جیت جائیں گے‘ اہل دوزخ ہار جائیں گے۔ اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) جو مخلوق آسمانوں اور زمین میں ہے وہ اپنی زبان اور حال اور اطاعت و تسخیر سے اللہ کی عظمت شان اور اس کی پاکی بیان کرتی ہے‘ اسی کی ہر چیز پر حکومت ہے اور سب تعریف اسی کے لئے ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

(۲) اللہ وہی ہے جس نے تم سب کو پیدا کیا پھر بعض تو تم میں سے اس کے منکر ہیں اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اس کو دیکھتا ہے اس کے مطابق جزا و سزا دے گا۔

(۳) اس نے آسمانوں اور زمین کو اپنی قدرت سے ایک حقیقی مصلحت کے تحت پیدا کیا ہے اور تمہیں صورت بخشی تو بہت اچھی بخشی اور اسی کی طرف جواب دہی کے لئے تم کو لوٹ کر جانا ہے تم کو بھی بیکار نہیں بلکہ ایک اعلیٰ خدمت کے لئے پیدا کیا ہے جس کی جوابدہی تم کو کرنی ہوگی اور وہ قانون فطرت (اسلام) کی پابندی ہے سو اس کی تعمیل کی فکر کرو۔

(۴) جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ سب کچھ جانتا ہے اور جو کچھ تم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو وہ بھی خوب جانتا ہے اور اللہ ہی دلوں کے رازوں سے واقف ہے اس کے مطابق جزا و سزا دے گا۔

(۵) کیا تمہیں ان کافروں کا حال معلوم نہیں ہوا جو تم سے پہلے گزرے (قوم عاد و ثمود و قوم لوط وغیرہ) پھر انہوں نے دنیا میں اپنے کفر و شرک کے اعمال کا وبال اٹھایا کہ ہلاک کر دیئے گئے اور آخرت میں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

(۶) یہ عذاب انہیں اس لئے دیا جائے گا کہ ان کے پاس اللہ کے رسول واضح دلیلیں لے کر آیا کرتے‘ تو وہ ان سے کہا کرتے کہ کیا کوئی انسان بھی انسان کی ہدایت کے لئے نبی ہو کر آسکتا ہے؟ غرض انہوں نے دین حق اور رسول کے ماننے سے انکار کیا تو اللہ نے بھی ان کی ہلاکت کی کچھ پروانہ کی اور واقعی اللہ بے نیاز اور حمد و ثنا کے لائق ہے۔

لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۚ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ

تم ضرور اُٹھائے جاؤ گے | پھر | تمہیں بتا دیا جائے گا | وہ جو | تم کیا کرتے تھے | اور یہ بات | اللہ کے لئے

تم ضرور اُٹھائے جاؤ گے پھر تم کو بتایا جائے گا وہ جو تم کرتے رہے اور اللہ تعالیٰ کے لئے یہ بات

يَسِيرٌ ۝٧ فَآمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا ۚ وَاللّٰهُ بِمَا

آسان ہے | پس ایمان لاؤ | اللہ پر | اور اس کے رسول پر | اور اس نور پر | جو | ہم نے اتارا | اور اللہ | اُس سے جو

آسان ہے۔ پس اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر اور اس نور (یعنی قران) پر جس کو ہم نے نازل کیا ہے ایمان لاؤ اور جو کچھ تم کرتے ہو

تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝٨ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ۖ ذٰلِكَ يَوْمُ

تم کرتے ہو | خوب خبردار ہے | جس دن | وہ تمہیں اکٹھا کرے گا | جمع ہونے کے دن | وہی ہے | دن

اللہ تعالیٰ کو اس کی خبر ہے۔ جس دن وہ تم کو جمع ہونے (یعنی قیامت) کے دن اکٹھا کرے گا۔ وہ

التَّغَابُنِ ۗ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ

ہار جیت کا | اور جو کوئی | ایمان لائے | اللہ پر | اور عمل کرے | نیک | وہ دور کردے گا | اُس سے | اس کی برائیاں

ہار جیت کا دن ہوگا۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے گا اور نیک کام کرے گا اس کی خطائیں (اللہ تعالیٰ) دور فرمائے گا۔

وَيُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ

اور داخل کرے گا اسے | باغات میں | بہتی ہوں گی | جن کے نیچے | نہریں | ہمیشہ رہیں گے | اُن میں | ہمیشہ ہمیشہ

اور اس کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے

ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝٩ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولٰئِكَ

یہی ہے | کامیابی | بڑی | اور جن لوگوں نے انکار کیا | اور جھٹلایا | ہماری آیتوں کو | یہی لوگ ہیں

(اور) یہ بڑی کامیابی ہے۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا یہی لوگ

أَصْحَابُ النَّارِ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝١٠ مَا أَصَابَ

دوزخ والے | ہمیشہ رہیں گے | اُس میں | اور وہ بہت بُری جگہ ہے لوٹ کر جانے کی | نہیں پہنچتی

جہنمی ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہ بُرا ٹھکانا ہے۔ (دنیا میں) کوئی مصیبت

مِنْ مُصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ ۗ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهُ ۚ

کوئی مصیبت | مگر | اللہ کے حکم سے | اور جو کوئی | ایمان لائے | اللہ پر | وہ ہدایت کرتا ہے | اس کے دل کو

اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر نہیں آتی اور جو کوئی اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آتا ہے وہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے۔

وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝١١ وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ۚ فَإِنْ

اور اللہ | ہر چیز کو | خوب جانتا ہے | اور حکم مانو اللہ کا | اور حکم مانو | رسول کا | پھر اگر

اور اللہ تعالیٰ کو ہر بات کا علم ہے۔ اور تم اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ پھر اگر

تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝١٢ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ

تم نافرمانی کرو | تو بیشک | ہمارے رسول پر تو | پہنچا دینا ہے | کھلم کھلا | اللہ ہی ہے | کوئی معبود نہیں | سوائے اس کے

تم نے روگردانی کی تو ہمارے رسول کے ذمہ تو صرف (احکام) واضح طور پر پہنچا دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷) موت کے بعد دوبارہ زندگی سے انکار کرنے والوں نے یہ خیال کرلیا ہے کہ وہ مرنے کے بعد دوبارہ ہرگز نہ اٹھائے جائیں گے ان سے کہہ دیجئے کیوں نہیں! قسم اللہ کی تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر جو جو عمل تم کرتے رہے تمہیں بتا دیئے جائیں گے اور اس کے مطابق جزا و سزا دی جائے گی اور یہ بات اللہ کے لئے آسان ہے۔

(۸) پس لوگو! ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولؐ پر اور اس نورِ الٰہی (قرآن) پر جو اللہ نے لوگوں کی ہدایت کے لئے رسول اللہ پر نازل کیا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو خوب معلوم ہے۔

(۹) جس دن وہ تم سب کو جواب دہی کے لئے قیامت میں جمع کرے گا۔ وہی نفع و نقصان اور ہار جیت کا دن ہے کہ نیک لوگ جنت میں داخل کئے جائیں گے اور بُروں کے مقابلہ میں فائدہ مند رہیں گے اور برے لوگ دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے اور نقصان اٹھائیں گے اور جو کوئی اللہ پر ایمان لا کر نیک عمل کرے اللہ اس کی برائیاں معاف کر کے اسے بہشتوں میں داخل کرے گا جن میں نہریں بہہ رہی ہوں گی وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔

(۱۰) اور جنہوں نے دینِ حق کا انکار کیا اور ہماری آیتوں کو جھوٹا کہا وہی لوگ دوزخی ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے اور جہنم کیسی بری جگہ ہے لوٹ کر جانے کی۔

(۱۱) جو مصیبت (تنگی، بیماری، موت وغیرہ) پہنچتی ہے وہ اللہ کی تقدیر اور مرضی سے پہنچتی ہے اور جو کوئی اللہ پر ایمان رکھتا ہے اللہ اس کے دل کو سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتا ہے اور اللہ کی مرضی پر راضی رہنے کی توفیق دیتا ہے۔ اور اللہ ہر چیز سے خوب واقف ہے۔

(۱۲) مسلمانو! اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو۔ پس اگر تم نہ مانو گے تو ہمارے رسولؐ کے ذمے تو کھلم کھلا تبلیغ کرنا ہے تمہیں اپنے اعمال کا خود جواب دینا ہے۔

افعال: تُبْعَثُنَّ: تم ضرور اٹھائے جاؤ گے، مضارع بانون تاکید (جمع مذکر حاضر)۔ تُنَبَّؤُنَّ: تمہیں خبر دی جائے گی، تمہیں جتایا جائے گا، مضارع مجہول بانون تاکید (جمع مذکر حاضر)۔ زَعَمَ: اس نے دعویٰ کیا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ عَمِلْتُمْ: تم نے کیا، تم نے عمل کیا، ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ لَنْ يُّبْعَثُوا: ان کو ہرگز نہیں اٹھایا جائے گا، مضارع مجہول منفی بہ لن (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: تَغَابُنْ: غبن دینا، غبن ظاہر کرنا، ہار جیت، ایک دوسرے کے ساتھ غبن کرنا، مصدر ہے۔

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ

اور اللہ ہی پر | بھروسہ کرنا چاہئے | ایمان والوں کو | اے ایمان والو! | بیشک

اور مومنوں کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کریں اے ایمان والو! تمہاری

مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ وَاِنْ تَعْفُوْا

بعض تمہاری بیویوں میں سے | اور تمہاری اولاد سے | دشمن ہیں | تمہارے لئے | پس محتاط رہو اُن سے | اور اگر تم معاف کرو

بیویوں اور اولاد میں سے بعض تمہارے (دین کے) دشمن ہیں پس ان سے احتیاط برتو اور اگر تم ان کو معاف کردو

وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٤﴾ اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ

اور درگزر کرو | اور بخش دو | تو بیشک | اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم والا ہے | بیشک | تمہارے مال

اور درگزر کرو اور بخش دو تو بیشک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ بیشک تمہارے مال

وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿١٥﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ

اور تمہاری اولاد | آزمائش ہیں | اور اللہ کے | پاس ہے | اجر | بہت بڑا | پس ڈرو | اللہ سے

اور تمہاری اولاد تو (ایک) آزمائش ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے پاس بہت بڑا اجر ہے۔ تم اللہ تعالیٰ سے جہاں تک

مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ۭ وَمَنْ

جہاں تک تم سے ہو سکے | اور سنو | اور حکم مانو | اور خرچ کرو | یہ بہتر ہے | تمہارے حق میں | اور جو

ہو سکے ڈرتے رہو اور (غور سے) سنو اور حکم مانو اور (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا اور جو کوئی

يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿١٦﴾ اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ

بچ جائے | بخل سے | اپنے نفس کے | پس وہی ہیں | کامیاب | اگر تم قرض دو | اللہ کو

نفس کے بخل سے بچ جائے تو یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کو اچھی طرح سے

قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ

قرض | اچھا | تو وہ دو چند کردے گا اسے | تمہارے لئے | اور معاف کردے گا | تمہیں | اور اللہ

قرض دو گے تو وہ اس کو تمہارے لئے بڑھاتا جائے گا اور تمہیں معاف کر دے گا اور اللہ تعالیٰ

شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿١٧﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١٨﴾

بڑا قدردان | تحمل والا ہے | جاننے والا | ہر چھپی | اور ظاہر بات کا | بڑا غالب | حکمت والا

بڑا قدردان بڑا تحمل والا ہے اور (اللہ تعالیٰ تو) پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا زبردست (اور) حکمت والا ہے۔

سُوْرَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اِثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ طلاق مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | بارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاۗءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ

اے نبیؐ! | جب | تم طلاق دو | عورتوں کو | تو طلاق دو اُن کو | ان کی عدت کے شروع میں

اے نبیؐ! (مسلمانوں سے فرما دیں کہ) جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دینے لگو تو عدت کے زمانہ سے پہلے (طہر میں)

آیت نمبر — آسان تفسیر

(۱۳) اللہ ہی سب کا معبود ہے اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں اور ایمان والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہئے ۔

(۱۴) مسلمانو! تمہاری بعض بیویاں اور اولاد' جن کی محبت اور رضا مندی اور ان کی فرمائشوں پر عمل کرنا تمہارے لئے اللہ و رسول کی نافرمانی کا سبب ہو' وہ تمہارے کھلے دشمن ہیں' ان سے ہوشیار رہو۔ کہیں ان کی خاطر دین نہ برباد کرلو اور اگر ان کی دشمنی پر خبردار ہو کر تم ان کو معاف کردو اور ان سے کچھ تعرض نہ کرو اور ان کی غلطیوں پر پردہ ڈال دو اور سزا کی بجائے اصلاح کی کوشش کرو تو بیشک اللہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(۱۵) کچھ شک نہیں کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد ایک آزمائش ہیں کہ کون آخرت کو ان پر ترجیح دیتا ہے اور کون مال اور اولاد کی محبت میں ڈوب کر آخرت سے غافل ہو جاتا ہے اور اعمال آخرت کا جو ثواب' اللہ کے یہاں ملنے والا ہے وہ دنیا کے عارضی فوائد کی نسبت بہت بڑا ہے۔

(۱۶) پس جہاں تک ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو اور اللہ و رسول کا حکم سنو اور مانو اور حلال مال میں سے اس کے راستے میں خرچ کرو کہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور جس شخص کو اللہ نفس کے لالچ اور بخل سے بچادے وہی کامیاب ہے۔

(۱۷) اگر تم اللہ کی راہ میں قرض حسنہ دو' تو اللہ اس کا کئی گنا ثواب تمہیں دے گا اور تمہارے گناہ معاف کردے گا۔ اور اللہ بڑا قدر دان بُردبار ہے۔

(۱۸) جو سب چھپی اور کھلی باتوں کا جاننے والا بڑا غالب اور حکمت والا ہے۔

افعال: اِحْذَرُوْهُمْ: تم ان سے بچو' امر (جمع مذکر حاضر) 'هُمْ' ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ تَصْفَحُوْا: (اگر) تم درگزر کرو' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ تَغْفِرُوْا: تم بخشو' تم معاف کرو' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔

وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ

اور گنتے رہو | عدّت کو | اور ڈرو | اللہ سے | جو تمہارا ربّ ہے | نہ نکالو تم ان عورتوں کو | اُن کے گھروں سے

طلاق دو اور عدّت کا حساب رکھو۔ اور اللہ تعالیٰ سے جو تمہارا ربّ ہے ڈرتے رہو' ان کو اپنے گھروں سے نہ نکالو

وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۗ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۗ

اور نہ وہ خود نکلیں | مگر | یہ کہ وہ کریں | (کوئی) بے حیائی | کھلی | اور یہ | حدیں ہیں | اللہ کی

اور وہ خود بھی نہ نکلیں ہاں اگر وہ صریح بے حیائی کریں (تو ان کو نکال دو) اور یہ اللہ تعالیٰ کی (مقرر کی ہوئی) حدیں ہیں۔

وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۗ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ

اور جو | تجاوز کرے | حدود سے | اللہ کی | تو بیشک اُس نے ظلم کیا | اپنی جان پر | تُو نہیں جانتا | کہ شاید اللہ

اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے حدود سے تجاوز کرے گا۔ تو وہ اپنے آپ پر ظلم کرے گا تجھے کیا معلوم اللہ تعالیٰ اس (طلاق) کے بعد

يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۝١ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ

پیدا کردے | اس کے بعد | (کوئی نئی) بات | پھر جب | وہ پہنچ جائیں | اپنی میعاد کو | تو ان کو روک لو

(آپس میں ملاپ کی) کوئی صورت پیدا کر دے۔ پھر جب وہ اپنی میعاد کو پہنچنے کو ہوں تو ان کو دستور کے مطابق

بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ

اچھے طریقے سے | یا انہیں جدا کردو | اچھے طریقے سے | اور گواہ کرلو | دو انصاف پسند | اپنے میں سے

رہنے دو یا معقول طریقے سے اُن کو جدا کرو اور اپنے میں سے دو معتبر شخصوں کو گواہ بنا لو

وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ۗ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ

اور قائم کرو | گواہی | اللہ کے لئے | یہی بات ہے | نصیحت کی جاتی ہے جس کی | اس کو جو | ایمان رکھتا ہے

اور گواہی ٹھیک ٹھیک اللہ تعالیٰ ہی کے لئے دیا کرو' ان باتوں سے اسی شخص کو نصیحت حاصل ہوتی ہے جس کو

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۗ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝٢

اللہ پر | اور دن پر | آخرت کے | اور جو ڈرتا ہے | اللہ سے | تو اللہ بنادے گا | اس کے لئے | نجات کی راہ

اللہ تعالیٰ پر اور یومِ آخرت پر یقین ہو اور جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے نکلنے کی صورت پیدا کر دیتا ہے۔

وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۗ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ

اور رزق دے گا اسے | جہاں سے | اسے گمان بھی نہ ہو | اور جو کوئی | بھروسہ رکھے گا | اللہ پر

اور اس کو (وہاں) سے روزی دیتا ہے جہاں سے اس کا گمان بھی نہ ہو۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے

فَهُوَ حَسْبُهٗ ۗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۗ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ

تو وہی کافی ہے اُس کو | بیشک اللہ | پورا کرنے والا ہے | اپنا حکم | بیشک | ٹھہرا رکھا ہے | اللہ نے | ہر ایک چیز کے لئے

تو اللہ ہی اس کے لئے کافی ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا کر کے رہتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر

قَدْرًا ۝٣ وَالّٰٓـِٔيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ

ایک اندازہ | اور جو عورتیں | مایوس ہوگئیں | حیض سے | تمہاری (مطلقہ) عورتوں میں سے | اگر

کر رکھا ہے۔ اور تمہاری (مطلقہ) عورتوں میں سے جو حیض سے ناامید ہو چکی ہیں اگر

سورۃ الطلاق

اس سورت میں طلاق کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! مسلمانوں کو حکم سنا دو کہ جب وہ اپنی عورتوں کو طلاق دینے کا ارادہ کریں تو شروع عدت یعنی حیض اول سے پہلے پاکی میں طلاق دیا کریں۔ اور عدت کا شمار (تین حیض) کرتے رہیں کہیں لاپرواہی سے اس میں کمی بیشی نہ ہو جائے، یعنی تین حیض پورے کرنے لازم ہیں (اور اگر طُہر کی بجائے دورانِ حیض طلاق دی جائے تو اس سے حساب میں کمی بیشی آ جائے گی) اور اللہ سے ڈرتے رہو اور اس عدت میں ان کو اپنے گھروں سے نہ نکالا کرو اور نہ وہ خود نکلیں مگر اس صورت میں کہ وہ کھلی بے حیائی (زنا) کریں تو ان پر حد قائم کرنے کے لئے باہر نکالا جا سکتا ہے اور یہ احکام اللہ کی باندھی ہوئی حدیں ہیں اور جو کوئی خدا کے ان حدود کو توڑ دے اس نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ اے مخاطب! کیا تو نہیں جانتا کہ شاید اللہ اس کے بعد کوئی اور بات اور اچھے حالات پیدا کر دے کہ خاوند کے دل میں اس کی محبت ڈال دے اور وہ طلاق دینے سے باز رہے اور طلاق سے رجوع کر لے۔ اس میں رجعی طلاق دینے کی ترغیب ہے تاکہ رجوع کا امکان باقی رہے۔ تین طلاقیں اکٹھی نہ دی جائیں۔

(۲) پھر جب وہ عدت ختم کرنے لگیں تو تمہیں اختیار ہے چاہے نیکی کے ساتھ رجوع کر کے انہیں اپنے پاس رکھ لو چاہے شرعی دستور کے مطابق ان سے الگ ہو جاؤ۔ یہاں تک کہ ان کی عدت ختم ہو کر طلاقِ بائنہ ہو جائیں اور ہر دو صورتوں میں اپنے میں سے دو گواہ انصاف کرنے والے (قابل اعتبار) بنا لو اور محض اللہ کے لئے صحیح گواہی ادا کرو۔ جو کوئی اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو اسی بات کی نصیحت کی جاتی ہے اور جو شخص اللہ سے ڈرتا رہے گا اور اس کے احکام کی خلاف ورزی نہ کرے گا اللہ اس کے لئے دنیا و آخرت کے غم سے نجات کی صورت پیدا کر دے گا۔

(۳) اور ایسے طور پر اسے رزق پہنچائے گا جہاں سے اسے گمان بھی نہ تھا اور جو شخص اللہ پر بھروسہ رکھے گا اللہ اس کے لئے کافی ہے بیشک اللہ اپنا حکم پورا کر کے رہے گا اور اس نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر رکھا ہے جو چیز جتنی اور جس وقت کسی کو ملنی مقدر ہو چکی ہے، اتنی اس کو ضرور مل کر رہے گی۔

افعال: اَحْصُوْا: تم گنو، تم شمار کرو، امر (جمع مذکر حاضر)۔ طَلِّقُوْهُنَّ: ان کو طلاق دو، امر (جمع مذکر حاضر)، هُنَّ ضمیر (جمع مونث غائب)۔ لَا يَخْرُجْنَ: وہ (عورتیں) نہ نکلیں، باہر نہ جائیں، نہی (جمع مونث غائب)۔ فَارِقُوْهُنَّ: تم ان (عورتوں) کو جدا کر دو، الگ کر دو، امر (جمع مذکر حاضر)، هُنَّ ضمیر (جمع مونث غائب)۔ لَا يَحْتَسِبُ: وہ گمان بھی نہیں کرتا، وہ امید بھی نہیں رکھتا، مضارع منفی (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: عِدَّتِهِنَّ: ان کی عدت، عِدَّة مضاف، هِنَّ (ضمیر جمع مونث غائب) مضاف الیہ۔ ذَوَىْ: والے، دو صاحب، ذُوْ کا تثنیہ۔ قَدْرًا: اندازہ، طاقت، مالی گنجائش، وقتی اندازہ یعنی مقرر وقت۔ مَخْرَجًا: نکلنے کی جگہ، اسم ظرف مفرد، مَخَارِجُ جمع۔

ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ۭ
تمہیں کچھ شبہ ہو | تو اُن کی عدت ہے | تین | مہینے | اوران کی (بھی) | جن کو ابھی حیض نہیں آیا
تم کو شک ہو تو ان کی عدّت تین ماہ ہے اور جن کو ابھی حیض نہیں آیا (اُن کی عدت بھی یہی ہے)

وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۭ وَمَنْ يَّتَّقِ
اور جو حمل والیاں ہیں | اُن کی عدت ہے | کہ ڈال دیں | حمل اپنے | اور جو | ڈرتا ہے
اور حاملہ عورتوں کی عدّت وضعِ حمل (یعنی بچہ جننے) تک ہے۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ سے

اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۝۴ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗٓ
اللہ سے | (تو) وہ کر دیتا ہے | اس کے لئے | اس کے کام میں | آسانی ہے | یہی ہے | حکم اللہ کا | جو اس نے نازل کیا ہے
ڈرتا ہے تو وہ اس کے کام میں آسانیاں پیدا کر دے گا یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جو اُس نے تمہاری طرف

اِلَيْكُمْ ۭ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗٓ
تمہاری طرف | اور جو ڈرتا ہے | اللہ سے | تو وہ دور کرتا ہے | اس سے | اس کی برائیاں | اور بڑا دیتا ہے | اس کو
نازل کیا ہے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا تو وہ اس کے گناہ اس سے دور کر دے گا اور (آخرت) میں اس کو بڑا

اَجْرًا ۝۵ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ
اجر | ان عورتوں کو رہائش دو | جہاں | تم رہتے ہو | اپنے مقدور کے مطابق
اجر دے گا۔ ان مطلقہ عورتوں کو اپنی حیثیت کے مطابق رہنے کا گھر دو، جہاں تم خود رہتے ہو

وَلَا تُضَاۗرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ۭ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا
اور تم انہیں تکلیف نہ دو | کہ سختی کرو | ان پر | اور اگر وہ ہوں | حمل والیاں | تو تم خرچ کرو
اور انہیں تنگ کرنے کے لئے تکلیف نہ دو اور اگر وہ حاملہ ہوں تو بچہ پیدا ہونے

عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ
اُن پر | یہاں تک کہ | کہ وہ ڈال دیں | حمل اپنے | پھر اگر وہ پلائیں دودھ | تمہارے لئے | تو دو ان کو
تک ان پر خرچ کرتے رہو پھر اگر وہ (بچہ کو) تمہاری خاطر دودھ پلائیں تو ان کو ان

اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ
اُن کی اُجرت | اور مشورہ کر لو | آپس میں | دستور کے مطابق | اور اگر | تم آپس میں سختی کرو | تو دودھ پلائے
کی اُجرت دو اور آپس میں دستور کے مطابق مشورہ کر لیا کرو اور اگر تم آپس میں ضد اور سختی کرو گے تو کوئی اور (عورت بچے کو)

لَهٗٓ اُخْرٰى ۝۶ لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ۭ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ
اُس کو | (کوئی) دوسری عورت | اور خرچ کرے | وسعت والا | اپنی وسعت کے مطابق | اور وہ | جس پر تنگ کر دیا گیا ہے
دودھ پلائے گی۔ صاحبِ وسعت کو اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرنا چاہئے۔ اور جس کا رزق تنگ ہو (آمدنی کم ہو)

رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ۭ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ
اس کا رزق | تو وہ خرچ کرے | اس میں سے جو | دیا اس کو | اللہ نے | نہیں تکلیف دیتا | اللہ | کسی کو | مگر | اسی کے مطابق
وہ اسی میں سے خرچ کرے جو (تھوڑا بہت) اس کو اللہ تعالیٰ نے دے رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اسی قدر جتنا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴) تمہاری عورتوں میں سے جو عمر بڑھ جانے پر حیض آنے سے مایوس ہو جائیں اگر تم کو ان کی عدت کے متعلق شک ہو تو یاد رکھو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان لڑکیوں کو بھی جن کو ابھی تک حیض نہیں آیا یہی تین مہینے عدت ہے اور جو مطلقہ عورتیں حاملہ ہیں ان کی عدّت بچہ پیدا ہونے تک ہے اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے کام میں آسانی کر دیتا ہے۔

(۵) عدت طلاق کے متعلق اللہ کا یہی حکم ہے جو اس نے تمہارے لئے قرآن میں نازل کر دیا ہے۔ اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کی غلطیاں معاف کر کے بڑا ثواب دیتا ہے۔

(۶) اور جس مکان میں تم خود رہتے ہو۔ اسی مکان میں ان عدت والیوں کو بھی اپنی طاقت کے مطابق خرچہ دے کر رکھو اور ان کو تنگ کرنے کے لئے ان پر سختی نہ کرو اور اگر وہ حاملہ ہوں تو بچہ پیدا ہونے تک اُن کو برابر خرچہ دو پھر اگر وہ طلاق کی عدّت ختم ہونے کے بعد تمہارے لئے بچہ کو دودھ پلائیں تو ان کو اس کی اجرت دو اور اجرت کے متعلق آپس میں شریعت کے مطابق مشورہ کر لو کہ کسی پر زیادتی نہ کرو۔ اگر تم آپس میں دودھ کی اجرت کے متعلق آپس میں سختی کرو۔ مثلاً عورت کچھ کم لینے پر راضی نہ ہو اور تم کچھ زیادہ دینے پر تیار نہ ہو تو بہتر ہے کہ کوئی اور دایہ بچہ کو دودھ پلائے۔

افعال: لَمْ یَحِضْنَ: وہ حیض والی نہیں ہوئیں، جن کو حیض شروع نہ ہوا ہو، مضارع منفی بہ لم بمعنی ماضی (جمع مونث غائب)۔ یَئِسْنَ: نا امید ہوئیں، انہیں آس نہ رہی، ماضی (جمع مونث غائب)۔ اَسْکِنُوْھُنَّ: ان (عورتوں) کو گھر رہنے کے لئے دو، ان کو رہنے بسنے دو، ان کو جگہ دو، امر (جمع مذکر حاضر)، ھُنَّ ضمیر (جمع مونث غائب)۔ لَا تُضَآرُّوْھُنَّ: ان عورتوں کو ایذا نہ دو، تم ان کو نقصان نہ پہنچاؤ، نہی (جمع مذکر حاضر)، ھُنَّ ضمیر (جمع مونث غائب)۔ تُضَیِّقُوْا: تم تنگی کرو، (کہ) تم تنگ کرو، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ یُعْظِمْ: وہ بڑا کرے گا، بڑا کر کے دے گا، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ اِئْتَمِرُوْا: تم سکھاؤ، مشورہ دو، حکم منواؤ، امر (جمع مذکر حاضر)۔ اَرْضَعْنَ: ان عورتوں نے دودھ پلایا، ماضی (جمع مونث غائب)۔ تَعَاسَرْتُمْ: تم نے ایک دوسرے پر تنگی کی، تم نے آپس میں ضد کی، ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ تُرْضِعُ: وہ دودھ پلائے گی، مضارع (واحد مونث غائب)۔

اسماء: اَحْمَال: حمل (جمع ہے)، حَمْلٌ واحد۔ اُولَاتِ: والیاں، صاحبات، اُولُوْا کی مونث اور ذاتٌ کی جمع (علٰی غیر لفظہٖ)۔ وُجْدِکُمْ: تمہاری وسعت، طاقت، وُجْدِ مضاف، کُمْ (ضمیر جمع مذکر حاضر) مضاف الیہ۔

اٰتٰىهَا ۚ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۝ ۷ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ

جواس کو دیا | عنقریب کر دے گا | اللہ | تنگی کے بعد | آسانی | اور کتنی ہی | بستیاں ہیں | کہ نافرمانی کی انہوں نے

اس کو دیا ہے اللہ تعالیٰ عنقریب تنگی کے بعد فراخی عطا فرمائے گا اور کتنی ہی بستیاں تھیں جنہوں نے اپنے رب کے

عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا

اپنے رب کے حکم کی | اور اس کے رسول کے حکم کی | تو ہم نے حساب لیا اُن کا | حساب | سخت | اور عذاب دیا انہیں

حکم (ماننے) سے اور اس کے رسولوں سے سرتابی کی تو ہم نے بھی ان کا سخت محاسبہ کیا اور ہم نے ان کو

عَذَابًا نُّكْرًا ۝ ۸ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ۝ ۹

عذاب | بہت بُرا | پھر انہوں نے چکھا | وبال | اپنے کام کا | اور تھا | انجام | ان کے کام کا | نقصان

بڑی بھاری سزا دی۔ غرض انہوں نے اپنی بداعمالیوں کا مزہ چکھا اور انجام کار ان کو خسارہ ہی ہوا۔

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِى الْاَلْبَابِ ۛۚ

تیار کر رکھا ہے | اللہ نے | اُن کے لئے | عذاب | سخت | پس تم ڈرتے رہو | اللہ سے | اے عقل والو!

ان کے لئے (آخرت میں) اللہ تعالیٰ نے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے پس اے عقل والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۛ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝ ۱۰ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا

جو | ایمان لائے ہو | بیشک نازل کی ہے | اللہ نے تمہاری طرف | نصیحت | (یعنی) ایک رسول جو پڑھتا ہے

جو ایمان لا چکے ہو۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف ایک نصیحت بھیجی ہے۔ ایک ایسا رسول (بھیجا ہے) جو تم کو اللہ تعالیٰ کی

عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

تم پر | اللہ کی آیتیں | واضح | تا کہ وہ نکالے | اُن کو جو | ایمان لائے | اور انہوں نے عمل کئے | نیک

روشن آیتیں پڑھ کر سناتا ہے۔ تاکہ ان لوگوں کو جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں اندھیروں سے نکال کر

مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا

اندھیروں سے | روشنی کی طرف | اور جو کوئی | ایمان لائے | اللہ پر | اور عمل کرے نیک

نور کی روشنی میں لائے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا اور نیک عمل کرتا ہے

يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ

وہ داخل کرے گا اُسے | باغات میں | بہتی ہوں گی | جن کے نیچے | نہریں | وہ ہمیشہ رہیں گے | اس میں | ہمیشہ ہمیشہ

اللہ تعالیٰ اس کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہوں گی اور ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے

قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ۝ ۱۱ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ

بیشک اچھی دی اللہ نے اس کو روزی | اللہ ہی ہے | جس نے | پیدا کئے | سات | آسمان | اور زمین (بھی)

بیشک اللہ تعالیٰ نے اس (مومن) کو بہترین رزق عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ وہی ہے جس نے سات آسمان اور انہیں کی طرح زمین بھی

مِثْلَهُنَّ ؕ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

ان کی طرح | اترتا ہے | (اس کا) حکم | ان کے درمیان | تاکہ تم جان لو | کہ اللہ | ہر چیز پر

پیدا کی۔ ان کے درمیان میں حکم نازل ہوتا رہتا ہے تاکہ تم سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷) طلاق یافتہ عورتوں اور اجرت پر دودھ پلانے والی عورتوں پر مالدار شخص اپنی حیثیت کے مطابق خرچ کرے اور تنگ دست اپنی حیثیت کے مطابق۔ اللہ کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا اللہ تنگی کے بعد آسانی کر دے گا۔

(۸) اور کتنی ہی بستیاں ہیں جن کے رہنے والوں نے اللہ و رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے ان کے برے اعمال کے متعلق ان کی سخت گرفت کی اور ان اعمال کے بدلے میں انہیں آخرت میں بھی سخت عذاب دیا جائے گا۔

(۹) پس انہوں نے اپنے برے اعمال کفر و شرک اور گناہوں کے وبال کا مزہ چکھا اور ان کے کام کا انجام ہلاکت اور تباہی کے سوا کچھ نہ تھا۔

(۱۰) اللہ نے ان کے لئے آخرت میں سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔ پس اے اہل عقل، ایمان والو! ہمیشہ اللہ کی نافرمانی سے ڈرتے رہو کہ اس کا انجام ہلاکت ہے۔ بیشک اللہ نے تمہارے لئے قرآن میں نصیحت نازل کر دی ہے اس کے مطابق عمل کرو۔

(۱۱) یعنی اس نے تمہاری طرف اپنا رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھیج دیا ہے جو تم کو اس کی واضح آیتیں پڑھ کر سناتا ہے تاکہ جو لوگ خلوص دل سے ایمان لا کر نیک اعمال کرتے ہیں ان کو کفر و شرک اور گناہوں کے اندھیرے سے نکال کر ایمان اور نیک عمل کی روشنی میں لے آئے اللہ انہیں ان باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے ندیاں بہہ رہی ہوں گی۔ وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے کیسی اچھی روزی ہے جو اللہ ان کو دے گا۔

افعال: قُدِرَ: روزی تنگ کردی گئی، وہ نپی تلی دی گئی، اس کے لئے تنگ کی گئی، ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔ اٰتٰـهَا: اس نے اس کو دیا، ماضی (واحد مذکر غائب) هَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔ حَاسَبْنٰهَا: ہم نے حساب لیا، ماضی (جمع متکلم) هَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔ ذَاقَتْ: اس نے چکھا، ماضی (واحد مونث غائب)۔ عَتَتْ: اس نے سرتابی کی، سرکشی کی، نافرمانی کی، ماضی (واحد مونث غائب)۔

اسماء: خُسْرًا: زیاں، نقصان، ٹوٹا، یہ خَسِرَ یَخْسَرُ کا مصدر ہے۔

قَدِيرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿۱۲﴾

قادر ہے | اور یہ کہ اللہ نے | احاطہ کر رکھا ہے | ہر چیز کا | علم سے

قادر ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کا علم ہر چیز پر محیط ہے۔

سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اِثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ تحریم مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | بارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ

اے نبیؐ! | آپ کیوں حرام ٹھہراتے ہیں | جو حلال کیا | اللہ نے آپ کے لئے | آپ چاہتے ہیں | خوشنودی

اے نبیؐ! جو چیز اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے حلال قرار دی ہے آپ اس کو حرام کیوں ٹھہراتے ہیں۔ آپ اپنی بیویوں کی خوشنودی

اَزْوَاجِكَ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱﴾ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ

اپنی بیویوں کی | اور اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم والا ہے | بیشک واجب کر دیا | اللہ نے | تمہارے لئے توڑ دینا | تمہاری قسموں کا

چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے قسموں کا کفارہ مقرر کر دیا ہے

وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۲﴾ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ

اور اللہ ہی | تمہارا مالک ہے | اور وہی | جاننے والا | حکمت والا ہے | اور جب مخفی طور پر کہی | نبیؐ نے

اور اللہ تعالیٰ ہی تمہارا مالک ہے اور وہی سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے۔ اور جب نبیؐ نے اپنی ایک بیوی

اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ

اپنی کسی بیوی سے | (کوئی) بات | پھر جب | اس بیوی نے بتا دی | وہ بات | اور ظاہر کر دیا اُس کو | اللہ نے

سے راز کی بات کہی۔ پھر جب اس نے وہ بات (دوسروں کو) بتا دی اور اس چیز کو اللہ تعالیٰ نے

عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ

نبیؐ پر | تو (نبی) نے خبر دی | اس کی کچھ | اور گریز کیا | بعض سے | پھر جب | پیغمبر نے بتلا دی اس کو | وہ بات

نبیؐ پر ظاہر کر دیا تو آپ نے وہ بات کچھ تو بتلا دی اور کچھ (کے بتانے) سے گریز فرمایا۔ پھر جب انہوں نے بی بی کو وہ بات بتائی

قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ۗ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۳﴾ اِنْ تَتُوْبَآ

تو وہ بولی | کس نے بتا دی آپ کو | یہ بات؟ | آپ نے کہا بتلائی مجھے | علم والے | خبر رکھنے والے نے | اگر | تم دونوں توبہ کرو

تو وہ بولی آپ کو کس نے بتایا؟ آپ نے فرمایا مجھے علم رکھنے والے باخبر (اللہ) نے بتایا ہے۔ اگر تم دونوں (ازواج نبیؐ) اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ

اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ

اللہ کے آگے | کیونکہ ٹیڑھے ہو چکے | تمہارے دل | اور اگر | تم ایک دوسرے کی مدد کرو گی | آپ کے خلاف | تو بیشک

کرو (تو یہی مناسب ہے) کیونکہ تمہارے دل کجروی اختیار کر چکے ہیں اور اگر تم دونوں رسول کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرتی رہیں تو

اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ

اللہ ہی ہے | آپ کا مددگار | جبرئیل | اور نیک | مومن | اور فرشتے (بھی) | اس کے بعد

(یاد رکھو کہ) اللہ تعالیٰ پیغمبر کا مددگار ہے اور جبرئیل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے بھی اس کے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۲) اللہ وہ قادر مطلق ہے جس نے سات آسمان اور اسی طرح زمینیں پیدا کیں کہ ہمیشہ اس کا حکم ان سب کے درمیان جاری رہتا ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور ہر چیز کا اس نے اپنے علم سے احاطہ کر رکھا ہے کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں۔

سورۃ التحریم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض پاک بیویوں کی تسلی کے لئے اپنے اوپر شہد کا پینا حرام کر لیا تھا اس سے اللہ نے آپ کو منع فرمایا اس سورت میں اسی **تحریم** کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ عصر کے بعد اپنی سب ازواج کے پاس تھوڑی دیر کے لئے تشریف لے جاتے۔ حضرت زینب بنت جحشؓ اس وقت آپؐ کے لئے شہد کا شربت تیار رکھتیں جس کے پینے میں کچھ دیر لگ جاتی۔ باقی ازواج بھی آپ کی تشریف آوری کی شدت سے منتظر رہتی تھیں لہٰذا اس پر حضرت عائشہؓ اور حفصہؓ نے مشورہ کر کے ایک روز آپؐ سے یہ کہا کہ آپؐ کے منہ مبارک سے کوئی خاص بُو آ رہی ہے آپؐ نے فرمایا کہ میں نے تو زینب کے پاس شہد پیا تھا اور آئندہ وہاں شہد نہ پینے کی قسم کھالی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! شہد جو آپ کے لئے اللہ نے حلال کیا ہے آپ اس کو عائشہؓ اور حفصہؓ کی تسلی کے لئے اپنے اوپر حرام کیوں کرتے ہیں یعنی حلال سمجھنے کے باوجود اس کو کیوں چھوڑتے ہیں؟ آپ اس قسم کو توڑ دیجئے اللہ بڑا بخشنے والا رحم والا ہے۔

(۲) مسلمانو! اللہ نے تمہارے لئے ناجائز قسموں کا (کفارہ ادا کر کے) توڑ دینا واجب کر دیا ہے اور اللہ ہی تمہارا مالک ہے اور وہی سب کچھ جانتا حکمت والا ہے اسی کا حکم ماننا چاہئے۔

(۳) اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہؓ کی تسلی کے لئے شہد کو اپنے اوپر حرام کر لیا اور ان سے کچھ بات کہہ کر اسے پوشیدہ رکھنے کا حکم دیا مگر حفصہؓ نے وہ بات عائشہؓ سے کہہ دی اور اللہ نے آپؐ کو آگاہ کر دیا تو آپؐ نے اس میں سے کچھ بات تو حفصہؓ کو بتلا دی کہ تو نے عائشہؓ سے یہ بات کہہ دی اور کچھ نہ بتائی وہ بولیں کہ آپ کو یہ کس نے بتلایا؟ یعنی کیا عائشہؓ نے بتا دیا؟) آپؐ نے فرمایا مجھے اللہ نے خبر دی ہے جو سب کچھ جانتا اور ہر چیز سے واقف ہے۔ (ف) وہ کیا بات تھی؟ اس کا صحیح علم خدا ہی کو ہے۔ یہ حضورؐ کا حسن اخلاق تھا کہ آپؐ ذاتی شکایت کے موقع پر بھی پورا الزام نہ دیتے بلکہ عفو و کرم سے بعض باتوں کو ٹال دیتے تھے۔

افعال: **یَتَنَزَّلُ**: وہ اترتا ہے، نازل ہوتا ہے، وارد ہوتا ہے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ **تُحَرِّمُ**: تو حرام کرتا ہے، مضارع (واحد مذکر حاضر)۔ **اَظْهَرَهُ**: اس نے اس کو ظاہر کر دیا، اس کو جتایا، ماضی (واحد مذکر غائب)، ہُ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ **اَنْبَاَكَ**: اس نے تجھ کو خبر دی، بتایا، ماضی (واحد مذکر غائب)، کَ ضمیر (واحد مذکر حاضر)۔ **عَرَّفَ**: اس نے جتایا، بتا دیا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ **نَبَّاَتْ**: اس نے خبر دی، اطلاع دی، ظاہر کر دیا، ماضی (واحد مونث غائب)۔

اسماء: **تَحِلَّةَ**: کھولنا، کھول ڈالنا، حلال کرنا، مصدر ہے۔

ظَهِيرٌ ④ عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا
مددگار ہیں | قریب ہے | کہ اُس کا رب | اگر (نبیؐ) تمہیں طلاق دے دے | تو (اللہ) بدلے میں دے اس کو | عورتیں
مددگار ہیں۔ اگر نبیؐ تم سب کو طلاق دے دیں تو عجب نہیں کہ اس کا رب اس کو تمہارے عوض اور بیویاں عطا فرمائے

خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ
بہتر | تم سے | فرمانبردار | ایمان والیاں | فرماں بردار | توبہ کرنے والیاں | عبادت گزار | روزہ دار | بیوائیں
جو تم سے بہتر ہوں، مسلمان، ایمان والیاں، فرمانبردار، توبہ کرنے والیاں، عبادت گزار، روزہ رکھنے والیاں بیوہ

وَّاَبْكَارًا ⑤ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا
اور کنواریاں | اے ایمان والو! | بچاؤ | اپنے آپ کو | اور اپنے گھر والوں کو | آگ سے جس کا ایندھن
اور کنواریاں۔ اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ، جس کا ایندھن

النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ
آدمی | اور پتھر ہیں | اس پر (مقرر ہیں) | فرشتے | سخت دل | زور آور | جو نافرمانی نہیں کرتے | اللہ کی | جو
آدمی اور پتھر ہوں گے اس پر بڑے سخت مزاج اور زبردست فرشتے (متعین) ہیں اللہ تعالیٰ ان کو جو بھی حکم دے وہ اس کی

اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ⑥ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا
وہ انہیں حکم دے | اور وہ کرتے ہیں | جو انہیں حکم دیا جاتا ہے | اے کافرو! | تم بہانے نہ بناؤ
نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کام کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جائے۔ اے کافرو! آج کے دن تم

الْيَوْمَ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ⑦ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
آج | بیشک تمہیں وہی بدلہ دیا جائے گا | جو | تم کیا کرتے تھے | اے ایمان والو!
بہانے نہ بناؤ (آج تو) تم وہی بدلہ پاؤ گے جو تم کیا کرتے تھے۔ اے ایمان والو!

تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ
تم توبہ کرو | اللہ کے آگے | توبہ | سچی | اُمید ہے | کہ تمہارا رب | دور کر دے | تم سے | تمہارے گناہ
تم اللہ تعالیٰ کے سامنے سچے دل سے توبہ کر لو۔ اُمید ہے کہ تمہارا ربّ تمہارے گناہ تم سے دور کر دے گا

وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يَوْمَ لَا يُخْزِى اللّٰهُ
اور داخل کرے تمہیں | باغات میں | جاری ہیں | جن کے نیچے | نہریں | جس دن | رُسوا نہیں کرے گا | اللہ
اور تم کو ایسے باغات میں داخل کرے گا، جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ جس دن اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو

النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ
اپنے نبیؐ کو | اور اُن کو | جو ایمان لائے | اس کے ساتھ | اُن کا نور | دوڑتا ہو گا | ان کے آگے
اور ان لوگوں کو جو آپؐ کے ساتھ ایمان لائے، رسوا نہیں کرے گا۔ (اس دن) ان کا نور (ایمان) ان کے آگے اور اُن کے

وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا
اور ان کے دائیں | وہ کہہ رہے ہوں گے | اے ہمارے رب! | پورا کر | ہمارے لئے | ہمارا نور | اور بخش دے ہمیں
دائیں طرف دوڑتا چلا جاتا ہوگا۔ وہ دعا کرتے ہوں گے اے ہمارے ربّ! ہمارا نور ہمارے لئے مکمل فرما دے اور ہم کو بخش دے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴) اگر تم دونوں (حضرت حفصہؓ و عائشہؓ) اپنی اس حرکت سے، جو تم نے رسول اللہؐ کے خلاف کی، توبہ کرو تو بہتر، کیونکہ اس میں تم نے حق سے کجروی کی اور اگر تم دونوں حضورؐ کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرو گی تو بیشک اللہ اور جبرئیل اور سب نیک بخت ایماندار اور تمام فرشتے آپؐ کے مددگار ہیں، تم حضورؐ کا کچھ نقصان نہیں کرسکتے۔

(۵) بعض اوقات معمولی گھریلو رنجشیں بڑی پریشانیوں کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔ لہٰذا ازواج نبیؐ سے کہا گیا کہ وہ آپؐ کی رضامندی کا خاص خیال رکھیں، اور آپؐ کو معمولی باتوں میں نہ الجھائیں۔ اور اس بات پر اللہ کی شکرگزار رہیں کہ آپ کو ازواج نبی آخر الزمانؐ ہونے کا شرف نصیب ہوا ہے۔ کچھ تعجب نہیں کہ اگر حضورؐ تم سب پاک بیویوں کو طلاق دے دیں تو اللہ ان کو تم سے بہتر فرمانبردار ایمان والی نماز میں کھڑی رہنے والی عبادت گزار روزہ دار بیوہ اور کنواری بیویاں دے دے لہٰذا محتاط رہیں۔

(۶) مسلمانو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی اس آگ سے بچاؤ۔ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں (جن کی مشرکین عبادت کرتے ہیں) اس پر عذاب دینے والے فرشتے، نہایت شہ زور اور سخت دل مقرر ہیں جو اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو انہیں حکم دیا جائے وہی کرتے ہیں یعنی خود بھی اللہ و رسول کی فرمانبرداری کرو اور گناہوں سے بچو اور اپنے بال بچوں اور رشتہ داروں کو بھی اس کی نصیحت اور تلقین کرو تاکہ دوزخ کے عذاب سے بچ جاؤ۔

(۷) دوزخ میں داخل ہوتے وقت کفار سے کہا جائے گا کہ اب تم جھوٹے بہانے نہ بناؤ آج تمہارا کوئی بہانہ نہیں سنا جائے گا اور شرک و کفر اور حق کو جھٹلانے کے برے اعمال جو تم کرتے رہے ان کی پوری سزا دی جائے گی۔

افعال: تَظٰهَرَا: تم دونوں آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرو گی، مضارع (تثنیہ مونث حاضر)۔ تَتُوْبَا: تم دونوں توبہ کرتی ہو، تم دونوں باز آجاؤ، مضارع (تثنیہ مونث حاضر)۔ صَغَتْ: (دل) ٹیڑھے ہوگئے، وہ (جمع مکسر) مائل ہوگئے، جھک پڑے، ماضی (واحد مونث غائب)۔ طَلَّقَكُنَّ: اس نے تمہیں طلاق دی، ماضی (واحد مذکر غائب)، کُنَّ ضمیر (جمع مونث حاضر)۔ يُبْدِلَهٗ: اس کو (تمہارے) بدلہ میں دے دے گا، مضارع (واحد مذکر غائب)، ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ قُوْٓا: تم بچاؤ، نگاہ رکھو، امر (جمع مذکر حاضر)۔ يَعْصُوْنَ: وہ نافرمانی (نہیں) کرتے ہیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: تٰٓئِبٰتٍ: توبہ کرنے والیاں، اسم فاعل (جمع مونث)۔ ثَيِّبٰتٍ: بیاہی ہوئیں، بیوہ عورتیں۔ سٰٓئِحٰتٍ: روزہ دار، ہجرت کرنے والیاں، اسم فاعل (جمع مونث)۔ عٰبِدٰتٍ: عبادت کرنے والیاں، بندگی بجالانے والیاں، اسم فاعل (جمع مونث)۔ غِلَاظٌ: سخت دل، بے رحم، غَلِيْظٌ واحد۔

إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٨﴾ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ

بیشک تو | ہر چیز پر | قدرت رکھنے والا ہے | اے نبیؐ! | جہاد کیجئے | کافروں | اور منافقین سے

بیشک تو ہر بات پر قادر ہے۔ اے نبیؐ! کافروں اور منافقین سے جہاد کیجئے۔

وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۚ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿٩﴾ ضَرَبَ اللَّهُ

اور سختی کیجئے | ان پر | اور ان کا ٹھکانا | دوزخ ہے | اور وہ بہت بُری جگہ ہے | لوٹ کر جانے کی | بیان کی اللہ نے

اور ان پر سختی کیجئے۔ اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے اللہ تعالیٰ

مَثَلًا لِّلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَتَ نُوحٍ وَامْرَأَتَ لُوطٍ ۖ كَانَتَا تَحْتَ

ایک مثال | ان کے لئے | جو منکر ہیں | نوحؑ کی بیوی | اور لوطؑ کی بیوی کی | وہ دونوں تھیں | گھروں میں

کافروں کے لئے نوحؑ کی بیوی اور لوطؑ کی بیوی کی مثال بیان فرماتا ہے۔ وہ دونوں

عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتَاهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا

دو بندوں کے | ہمارے بندوں میں سے | جو دونوں نیک بخت تھے | پس ان عورتوں نے خیانت کی اُن سے | تو وہ دونوں کام نہ آئے

ہمارے بندوں میں سے دو نیک بندوں کے نکاح میں تھیں مگر انہوں نے ان کا حق ضائع کیا' پھر اللہ تعالیٰ کے مقابلے

عَنْهُمَا مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَقِيلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّاخِلِينَ ﴿١٠﴾

اُن کے | اللہ کے آگے | کچھ بھی | اور حکم ہوا | کہ تم دونوں داخل ہو جاؤ | دوزخ میں | داخل ہونے والوں کے ساتھ

میں کوئی چیز بھی ان کے کچھ کام نہ آ سکی اور (ان عورتوں کو) حکم ہوا کہ تم دوزخ میں داخل ہونے والوں کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَتَ فِرْعَوْنَ إِذْ

اور بیان کی | اللہ نے | ایک (اور) مثال | ان لوگوں کے لئے | جو ایمان لائے | فرعون کی بیوی | جب

اور (اسی طرح) اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے لئے فرعون کی بیوی کی مثال بیان فرماتا ہے۔ جب

قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِندَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِن فِرْعَوْنَ

اس نے کہا | اے میرے رب! | بنا میرے لئے | اپنے پاس | ایک گھر | جنّت میں | اور نجات دے مجھے | فرعون سے

اُس نے دعا کی اے میرے ربّ! میرے لئے جنّت میں اپنے پاس ایک گھر بنا دے اور مجھے فرعون اور اس کے (کافرانہ)

وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿١١﴾ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ

اور اس کے عمل سے | اور نجات دے مجھے | ظالم قوم سے | اور مریم بنت عمران کی

عمل سے بچالے اور مجھے (ان) ظالم لوگوں سے نجات دے اور (مومنوں کے لئے دوسری مثال) مریم بنت عمران کی (ہے) جس نے

الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهِ مِن رُّوحِنَا وَصَدَّقَتْ

جس نے | حفاظت کی | اپنی عصمت کی | تو ہم نے پھونک دی | اس میں | اپنی ایک روح | اور اس نے تصدیق کی

اپنی عصمت کو محفوظ رکھا۔ پس ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی اور انہوں نے اپنے رب

بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهِ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِينَ ﴿١٢﴾

اپنے رب کی باتوں کی | اور اس کی کتابوں کی | اور وہ تھی | فرمانبرداروں میں سے

کی باتوں کو اور اس کی کتابوں کو سچا مانا اور وہ فرمانبرداروں میں سے تھیں۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸) مسلمانو! اپنے چھوٹے اور بڑے گناہوں سے، اللہ کی جناب میں، سچی توبہ کرو امید ہے اللہ تمہارے گناہ معاف کر کے تمہیں جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے ندیاں بہہ رہی ہوں گی۔ جس دن اللہ اپنے رسولؐ اور ان مومنین کو جو آپؐ کے ساتھ ایمان لائے تھے رسوا نہ کرے گا بلکہ پوری پوری کامیابی عطا کرے گا اور ان کے ایمان و نیک اعمال کا نور، ان کے آگے اور دائیں طرف دوڑ رہا ہوگا اور وہ دعا کرتے جا رہے ہوں گے کہ اے پروردگار! ہمارا نور مکمل کر دے کہ کبھی بجھنے نہ پائے اور ہماری خطائیں معاف فرما دے۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

(۹) اور اے نبی! کفار اور منافقین کے خلاف جہاد کیجئے۔ اور ان سے شدت کے ساتھ پیش آیئے یہ آپؐ کے حسن اخلاق سے غلط فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ان کا آخری ٹھکانا دوزخ ہے جو کہ بہت برا ٹھکانا ہے۔

(۱۰) جو لوگ حق دین (اسلام) سے انکار کرتے ہیں اللہ نے ان کی مثال حضرت نوحؑ اور لوط علیہما السلام کی بیویوں کی سی بیان کی ہے جو ہمارے دو نیک بخت بلند ہمت پیغمبروں کے نکاح میں تھیں۔ پس ان دونوں کو نبیوں کے اہل بیت میں سے ہونا خدا کے عذاب سے کچھ بھی نہ بچا سکا اس لئے کہ انہوں نے اپنے جلیل القدر شوہروں کی اطاعت نہ کی اور انہیں حکم ہوا کہ دوزخ والوں کے ساتھ تم بھی اس میں داخل ہو جاؤ۔

(۱۱) اور جو لوگ اللہ و رسولؐ و دین حق پر سچے دل سے ایمان لائے، اللہ نے ان کی مثال فرعون کی بیوی آسیہؓ کی سی بیان کی ہے جو حضرت موسیٰؑ پر ایمان لائی تھیں اور فرعون نے اس مومنہ کے ہاتھ پاؤں میں میخیں ٹھونک کر ان کو قتل کرا دیا تھا جب ان کو یہ عذاب دیا جا رہا تھا تو انہوں نے اللہ سے یوں دعا کی تھی کہ اے میرے پروردگار! اپنے فضل سے میرے لئے جنت میں گھر بنا۔ اور مجھے فرعون اور اس کی سرکشی اور اس کی ظالم قوم سے نجات دے۔

(۱۲) اور اہل ایمان کی دوسری مثال حضرت عیسیٰؑ کی والدہ حضرت مریم بنت عمران کی سی ہے جنہوں نے اپنی عزت کو محفوظ رکھا تو ہم نے حضرت جبرئیل کے ذریعہ سے ان کے گریبان میں اپنی پیدا کی ہوئی عیسیٰ کی روح پھونک دی اور انہوں نے اللہ کے حکموں اور اس کی تمام کتابوں کی تصدیق کی اور وہ بندگی کرنے والوں میں سے تھیں۔

افعال: اَتْمِمْ: تو پورا کر دے، امر (واحد مذکر حاضر)۔ خَانَتٰهُمَا: ان دونوں عورتوں نے ان دونوں کی خیانت کی، انہوں نے ان سے دغا کیا، ماضی (تثنیہ مونث غائب)، هُمَا ضمیر (تثنیہ مذکر غائب)۔ لَمْ يُغْنِيَا: وہ دونوں کام نہ آئے، وہ دونوں دفع نہ کر سکے، فائدہ نہیں پہنچایا، مضارع منفی بہ لم بمعنی ماضی (تثنیہ مذکر غائب)۔ اُدْخُلَا: تم دونوں داخل ہو جاؤ، امر (تثنیہ مذکر حاضر)۔ صَدَّقَتْ: اس نے تصدیق کی، اس نے سچ مانا، ماضی (واحد مونث غائب)۔

اسماء: نَصُوْحًا: خالص، صاف، سچی، حقیقی، یعنی ایسی توبہ کہ جس کے بعد گناہ کا ارادہ بھی نہ کیا جائے، نُصْحٌ سے صیغۂ مبالغہ۔ عَبْدَيْنِ: دو بندے، عَبْدٌ کا تثنیہ۔ اِبْنَتَ: بیٹی، اِبْنٌ کی مونث، بَنَاتٌ جمع۔ دَاخِلِيْنَ: داخل ہونے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔

سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ | ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ ملک مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | تیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۝۱

بابرکت ہے | وہ ذات | جس کے ہاتھ میں | حکومت ہے | اور وہ | ہر چیز پر | قدرت رکھنے والا ہے

بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں حکومت ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا

جس نے | پیدا کیا | موت | اور زندگی کو | تاکہ وہ آزمائے تمہیں | کہ تم میں سے کون | زیادہ اچھا ہے | عمل میں

وہی ہے جس نے موت و زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون عمل کے لحاظ سے بہتر ہے

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۝۲ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا مَا تَرٰى

اور وہ | غالب ہے | بڑا بخشنے والا | وہ جس نے | پیدا کئے | سات | آسمان | تہہ در تہہ | تُو نہ دیکھے گا

اور وہ بڑا زبردست اور بخشش والا ہے۔ وہ جس نے اوپر نیچے سات آسمان بنائے۔ تُو اللہ تعالیٰ کی

فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى

رحمٰن کی تخلیق میں | کوئی خلل | پھر دوبارہ لوٹا نگاہ کو | کیا | تو دیکھتا ہے

کاریگری میں کوئی خلل نہ دیکھے گا ذرا دوبارہ آنکھ اُٹھا کر دیکھ کیا تجھے کہیں کوئی

مِنْ فُطُوْرٍ ۝۳ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا

کوئی شگاف؟ | پھر | نگاہ ڈال | دوبارہ | لوٹ آئے گی | تیری طرف | نگاہ | ناکام ہوکر

خلل نظر آتا ہے؟ پھر بار بار آنکھ اُٹھا کر دیکھ تیری نگاہ ناکام تھک کر تیری طرف لوٹ

وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۝۴ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا

اور وہ تھکی ہوئی ہوگی | اور بیشک | ہم نے آراستہ کیا ہے | آسمانِ | دُنیا کو | چراغوں سے | اور ہم نے بنادیا اُن کو

آئے گی۔ اور بیشک ہم نے آسمانِ دُنیا کو (ستاروں کے) چراغوں سے مزیّن کیا ہے اور ان کو شیاطین کے

رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ۝۵ وَلِلَّذِيْنَ

مارنے کے آلے | شیطانوں کے لئے | اور ہم نے تیار کیا ہے | اُن کے لئے | عذاب | بھڑکتی آگ کا | اور ان کے لئے

مار بھگانے کا ذریعہ بنایا ہے اور ہم نے ان (شیاطین) کے لئے (آخرت میں) دہکتی ہوئی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور جو لوگ

كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۶ اِذَآ اُلْقُوْا

جو منکر ہیں | اپنے رب کے | عذاب ہے | دوزخ کا | اور وہ بری ہے | لوٹنے کی جگہ | جب | وہ ڈالے جائیں گے

اپنے رب کے منکر ہیں اُن کے لئے دوزخ کا عذاب ہے۔ اور وہ بڑا بُرا ٹھکانا ہے۔ جب اُن کو اس میں ڈالا جائے گا

فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ ۝۷ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ

اس میں | تو وہ سنیں گے | اس کی چیخیں | اور وہ | جوش مار رہی ہوگی | قریب ہوگا | کہ پھٹ پڑے | غضب سے

تو وہ اس کی خوفناک آوازیں سنیں گے اور وہ جوش مار رہی ہوگی۔ (ایسا معلوم ہوگا) گویا مارے غضب کے پھٹ پڑے گی

سورۃ الملک

ملک کے معنی عربی میں حکومت اور سلطنت کے ہیں چونکہ اس سورۃ کے شروع میں عالم پر اللہ کی حکومت کا بیان ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(١) نہایت بلند اور برتر ہے اللہ کی وہ ذات جس کے قبضۂ قدرت میں سارے عالم کی حکومت ہے اور وہی ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

(٢) وہی قادر مطلق ہے جس نے ممکنات کے لئے عدم اور وجود (موت وحیات) کی دو حالتیں ایجاد کیں کہ ازل میں جن ممکنات کو وجود دینا پہلے ہی لکھا تھا ان میں سے ہر ایک کو مقررہ وقت تک پردۂ عدم میں رکھا اور اس تقدیر کے مطابق اپنے اپنے وقت پر جامۂ وجود سے آراستہ کیا اور تم انسانوں کو بھی عدم سے وجود عطا کیا تا کہ تمہیں آزمائے کہ کون اچھے عمل کرتا ہے اور وہ بڑا غالب بخشنے والا ہے۔

(٣) وہی اللہ جس نے سات آسمان اوپر نیچے ایسی حکمت سے پیدا کئے کہ خدا کی اس پیدائش میں ذرا نقص دکھائی نہیں دیتا اور کتنا ہی غور کرو آسمان میں کوئی دراڑ نہیں نظر آتی۔

(٤) پھر دوبارہ نظر ڈالو وہ ہر بار ناکام اور ہاری ہوئی واپس آئے گی اور کوئی نقص معلوم نہیں کر سکے گی۔

(٥) اور اس نے اپنی قدرت سے قریبی آسمان کو ستاروں کے چراغوں سے آراستہ کر دیا ہے اور ان ستاروں کو شیاطین کے لئے سنگساری کے آلات بنا دیئے کہ چوری چھپے فرشتوں کی باتیں سننے کے لئے آسمان پر نہ چڑھ سکیں اور اس کے علاوہ ان شیاطین کے لئے آخرت میں بھڑکتی ہوئی دوزخ کی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(٦) اور حق سے انکار کرنے والوں کے لئے عذاب دوزخ تیار ہے جو کہ بہت ہی بری جگہ ہے۔

(٧) جب وہ منکر دوزخ میں ڈالے جائیں گے تو اس کی خوفناک چنگھاڑ سنیں گے اور وہ شدت سے خوب جوش مار رہی ہوگی۔

افعال: تَفُوۡرُ: وہ اچھلتی ہے جوش مارتی ہے (مضارع)۔
اسماء: طِبَاقًا: اوپر تلے تہ بہ تہ۔ تَفٰوُتٍ: بے ضابطگی چوک فرق۔ کَرَّتَیۡنِ: دو مرتبہ دوبارہ۔ خَاسِئًا: ذلیل خوار (اسم فاعل)۔

كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ﴿۸﴾
جب بھی | ڈالا جائے گا | اس میں | کوئی گروہ | تو ان سے پوچھیں گے | اس کے نگران | کیا نہیں آیا تمہارے پاس | کوئی ڈرانے والا
جب بھی کوئی گروہ اس میں ڈالا جائے گا تو ان سے (دوزخ کے) محافظ (فرشتے) پوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہ آیا تھا؟

قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ
وہ کہیں گے | کیوں نہیں | بیشک آیا ہمارے پاس | ایک ڈرانے والا | تو ہم نے جھٹلا دیا | اور ہم نے کہا | کہ نہیں نازل کیا | اللہ نے
وہ کہیں گے کیوں نہیں بیشک ہمارے پاس ڈرانے والا آیا تھا لیکن ہم نے اُس کو جھٹلایا اور ہم نے کہہ دیا کہ اللہ تعالٰی نے کوئی چیز

مِنْ شَيْءٍ ۚ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ﴿۹﴾ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ
کچھ بھی | نہیں ہو تم | مگر | بڑی گمراہی میں | اور وہ کہیں گے | کہ اگر | ہم نے سنا ہوتا
نہیں اُتاری اور تم خود ہی بڑی غلطی میں مبتلا ہو۔ پھر وہ (کفار) کہیں گے کاش! ہم (غور سے) سنتے

اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿۱۰﴾ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ
یا سمجھا ہوتا | تو ہم نہ ہوتے | دوزخیوں میں | پس وہ اعتراف کرلیں گے | اپنے گناہ کا
یا سمجھ سے کام لیتے تو (آج) ہم دوزخیوں میں نہ ہوتے۔ پس وہ اپنے گناہوں کا اعتراف کریں گے۔

فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿۱۱﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ
تو لعنت ہے | دوزخ والوں کے لئے | بیشک | جو لوگ | ڈرتے ہیں | اپنے رب سے | بغیر دیکھے | ان کے لئے
اب دفع ہو جائیں یہ دوزخ والے۔ بیشک جو لوگ اپنے رب سے بن دیکھے۔ ڈرتے ہیں اُن کے لئے

مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿۱۲﴾ وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ
بخشش ہے | اور اجر | بہت بڑا | اور | تم چھپاؤ | اپنی بات | یا تم ظاہر کرو | اس کو | بیشک وہ | جاننے والا ہے
بخشش اور بہت بڑا اجر ہے۔ اور تم اپنی بات پوشیدہ رکھو یا ظاہر کرو، بیشک وہ دلوں کا

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۳﴾ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ۭ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۴﴾
راز | سینوں کے | کیا وہ نہیں جانتا | جس نے پیدا کیا (سب کو) | اور وہ بڑا باریک بین | باخبر ہے
راز خوب جانتا ہے۔ بھلا جس نے پیدا کیا' کیا وہ نہ جانے گا؟ اور وہ تو بڑا باریک بین اور باخبر ہے۔

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا
وہی ہے جس نے | بنا دیا | تمہارے لئے | زمین کو | قابل استعمال | پس چلو تم | اس کے راستوں میں | اور کھاؤ
وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو قابل استعمال بنا دیا تاکہ تم اس کے راستوں میں چلو پھرو اور اللہ

مِنْ رِّزْقِهٖ ۭ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ﴿۱۵﴾ ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ
اللہ کے رزق میں سے | اور اسی کی طرف | دوبارہ اُٹھ کر جانا ہے | کیا تم بے خوف ہو؟ | اس اللہ سے | جو آسمان میں ہے
کے رزق میں سے کھاؤ۔ اور اسی کی طرف (تم کو) دوبارہ زندہ ہو کر جانا ہے۔ کیا تم اس اللہ سے جو آسمان میں ہے' اس بات سے

اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ﴿۱۶﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ
کہ وہ دھنسا دے | تمہیں | زمین میں | پھر اچانک | وہ لرزنے لگے | کیا تم بے خوف ہو؟ | اُس اللہ سے
بے خوف ہو گئے کہ وہ تم کو زمین میں دھنسا دے اور اچانک وہ (زمین) لرزنے لگے۔ یا تم اس اللہ سے جو آسمان میں ہے'

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸) ایسے طور پر کہ ابھی جوش سے گویا پھٹ پڑے گی' جب کفار کا ایک گروہ اس میں ڈالا جائے گا تو دوزخ کے نگران (فرشتے) ان سے پوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی خدا کے عذاب سے ڈرانے والا پیغمبر نہیں آیا تھا؟

(۹) وہ کہیں گے کیوں نہیں! یقیناً ہمارے پاس خدا کے عذاب سے ڈرانے والا پیغمبر آیا تھا مگر ہم نے اسے جھٹلایا اور کہا تھا کہ اللہ نے کچھ نازل نہیں کیا اور تم بالکل غلطی پر ہو۔

(۱۰) نیز وہ کہیں گے کہ اگر ہم اللہ کے کلام کو توجہ سے سنتے اور سمجھ کر اس پر عمل کرتے تو آج ہم دوزخیوں میں شامل نہ ہوتے۔

(۱۱) پس اس روز وہ اپنے گناہ کا اقرار کرلیں گے' لیکن دوزخ والے خدا کی رحمت سے دور ہی رہیں گے۔

(۱۲) کچھ شک نہیں کہ جو لوگ دیکھے بغیر اپنے رب سے ڈرتے رہتے ہیں اور اس کی نافرمانی نہیں کرتے۔ ان کے لئے آخرت میں مغفرت اور بڑا اجر ہے۔

(۱۳) اور تم خواہ چھپ کر کوئی بات کرو یا ظاہراُس کو سب معلوم ہے بیشک وہ تو دلوں کے راز جانتا ہے۔

(۱۴) بھلا جس نے سب کو پیدا کیا وہ تمہارے تمام افعال واقوال واحوال کو نہیں جانتا؟ ضرور جانتا ہے اور وہ تو بڑا باریک بین' ہر چیز سے باخبر ہے۔

(۱۵) وہی قادر مطلق ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے نرم ہموار کردیا' تاکہ تم اس کے اطراف میں چلو پھرو اور خدا کی پیدا کی ہوئی روزی کھاؤ اور بالآخر قیامت کے دن سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

(۱۶) کیا تمہیں اس بات کا ڈر نہیں کہ اللہ' جو آسمان کا مالک ہے وہ تمہیں زمین میں زندہ گاڑ کردے۔ اور وہ اچانک زلزلے سے لرزنے لگے' کیا تمہیں اس بات کا خوف نہیں کہ اللہ جو آسمان کا مالک ہے وہ تمہاری نافرمانی کی وجہ سے تم پر آسمان سے پتھر برسادے پھر تمہیں اچھی طرح معلوم ہوجائے گا کہ اس کا وعدۂ عذاب کیسا سخت ہے۔

افعال: تَمَیَّزُ: وہ پھٹ جائے' پڑے' (مضارع)۔ نَعْقِلُ: ہم سمجھ لیتے (مضارع)۔ اِجْهَرُوْا: تم زور سے کہو' (امر)۔

فِي السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۭ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ﴿۱۷﴾

جو آسمان میں ہے | کہ وہ بھیج دے | تم پر | پتھروں کی بارش | پس جلد تم جان لوگے | کیسا ہے | میرا ڈرانا؟

بے خوف ہو گئے کہ وہ تم پر پتھروں کا مینہ برسا دے پھر تمہیں جلد معلوم ہو جائے گا میرا ڈرانا کیسا تھا؟

وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۱۸﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا

اور جھٹلا چکے | وہ لوگ | جو ان سے پہلے تھے | تو کیسا رہا | میرا عذاب | اور کیا نہیں دیکھا انہوں نے

اور جو لوگ ان سے پہلے تھے، وہ (بھی) جھٹلا چکے ہیں۔ پھر (دیکھ لو کہ ان پر) میرا کیسا عذاب ہوا۔ کیا انہوں نے اپنے

اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ؔۘ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ۭ

پرندوں کو | اپنے اوپر | پر پھیلاتے | اور سکیڑتے ہوئے | کوئی نہیں تھام سکتا انہیں | مگر | مہربان خدا

اوپر پرندوں کو (اڑتے) نہیں دیکھا جو پروں کو پھیلاتے اور سمیٹتے ہیں اُن کو اللہ کے سوا کوئی تھامے ہوئے نہیں ہے

اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ بَصِيْرٌ ﴿۱۹﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ

بیشک وہ | ہر چیز کو | دیکھ رہا ہے | بھلا کون | ایسا ہے جو | تمہارا لشکر ہو | (کہ) وہ مدد کرے تمہاری

بیشک وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔ بھلا وہ کون ہے جو تمہارا لشکر بن کر رحمٰن کے سوا تمہاری

مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ۭ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ﴿۲۰﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ

سوائے | رحمٰن کے | نہیں کافر | مگر | دھوکے میں | بھلا کون ہے | ایسا جو

مدد کر سکے؟ کافر تو محض دھوکے میں پڑے ہیں۔ بھلا وہ کون ہے جو تم کو

يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾

روزی دے تمہیں | اگر | وہ روک لے | اپنی روزی | بلکہ | وہ جمے ہوئے ہیں | سرکشی | اور نفرت میں

رزق پہنچائے اگر اللہ تعالٰی اپنا رزق روک لے لیکن یہ لوگ تو سرکشی اور نفرت میں الجھ کر رہ گئے ہیں۔

اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰي وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا

پس کیا وہ شخص | جو چلتا ہے | گرتا ہوا | اپنے منہ کے بل | صحیح راستے پر ہے | یا وہ شخص جو چلتا ہے | سیدھا

کیا وہ شخص جو منہ کے بل گرتے پڑتے چلتا ہو وہ سیدھی راہ پر ہوگا یا وہ شخص جو سیدھا

عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۲﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ

سیدھے راستہ پر | کہہ دیجئے | وہی ہے جس نے | پیدا کیا تمہیں | اور بنا دیئے | تمہارے لئے

ہموار راستہ پر چلا جا رہا ہو۔ آپ فرما دیجئے وہی تو ہے جس نے تم کو پیدا کیا اور تم کو کان

السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيْ

کان | اور آنکھیں | اور دل | تھوڑا ہی | تم شکر ادا کرتے ہو | کہہ دیجئے | وہی ہے | جس نے

آنکھیں اور دل دیئے۔ (لیکن) تم لوگ بہت ہی کم شکر ادا کرتے ہو۔ آپ فرما دیجئے وہی ہے جس نے

ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا

پھیلا دیا تمہیں | زمین میں | اور اسی کی طرف | تم اکٹھے کئے جاؤ گے | اور وہ کہتے ہیں | کہ کب ہوگا | یہ

تم کو زمین میں پھیلا دیا اور (آخرت میں) تم اسی کے سامنے جمع کئے جاؤ گے۔ اور کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۷)

(۱۸) اور پہلی امتوں کے نافرمان لوگ جو ان کفار مکہ سے پہلے گزر چکے ہیں وہ بھی اللہ کے رسولوں کو جھٹلا کر اپنے کئے کی سزا پا چکے ہیں، پس دیکھو کہ ہماری ناراضگی کیسی سخت تھی۔

(۱۹) کیا ان کفار مکہ نے ہماری قدرت کا بغور مطالعہ نہیں کیا کہ وہ پرندے جو اُوپر ہوا میں پر کھولتے اور سکیڑتے اڑتے پھرتے ہیں ان کو خدا ہی سہارا دیئے ہوئے ہے بیشک وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔

(۲۰) بھلا مصیبت آ پڑنے پر اللہ، رحمان کے سوا اور کون ہے جو تمہاری مدد کو پہنچے اور مصیبت سے بچا دے؟ کوئی نہیں منکرین تو محض دھوکے میں پڑے ہیں کہ اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو اپنا حمایتی اور مددگار سمجھتے ہیں۔

(۲۱) بھلا اللہ اگر اپنی روزی دینا بند کر دے تو کون ایسا ہے جو تمہیں روزی پہنچا سکے؟ کوئی نہیں مگر وہ مشرکین تو محض حق سے نافرمانی اور نفرت کی وجہ سے اس پر ایمان نہیں لاتے۔

(۲۲) کیا وہ مشرک جو معبود برحق کو چھوڑ کر، جھوٹے معبودوں کی عبادت میں مصروف ہے گویا کہ منہ کے بل اوندھا چل رہا ہے وہ منزل مقصود کو پہنچے گا یا وہ مسلمان جو توحید الٰہی کے سیدھے راستے پر چل رہا ہے؟

(۲۳) کہہ دیجئے کہ معبود برحق وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کر کے تمہیں کان اور آنکھیں اور دل دیئے مگر تم تھوڑا ہی شکر کرتے ہو کہ اس کی دی ہوئی نعمتوں کو اس کی نافرمانی میں استعمال کرتے ہو۔

(۲۴) کہہ دیجئے معبود حقیقی وہی قادر مطلق ہے۔ جس نے تمہیں زمین میں پھیلا دیا اور قیامت کے روز اسی کے سامنے تم اعمال کا جواب دینے کے لئے جمع کئے جاؤ گے۔

افعال: اَمِنْتُمْ: تم مطمئن ہوئے، امن میں پڑے، بےخوف ہوئے (ماضی)۔ یَقْبِضْنَ: وہ سمیٹتے ہیں، (مضارع)۔ اَمْسَكَ: اس نے روک رکھا، (ماضی)۔ نُفُوْر: بھاگنا، دور ہونا۔

اسماء: مُكِبًّا: سرنگوں، اوندھا۔

الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَ
وعدہ | اگر ہو تم | سچے | کہہ دیجئے | بیشک (اس کا) علم | اللہ کے پاس ہے | اور
پورا ہوگا اگر تم سچے ہو۔ آپ فرما دیجئے (اس کا) علم تو اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے اور

اِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۶﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ
بیشک میں | ڈرانے والا ہوں | صاف صاف | پھر جب | وہ اسے دیکھیں گے | بالکل قریب | تو بگڑ جائیں گے
میں تو محض واضح ڈرانے والا ہوں۔ پھر جس وقت یہ اس وعدے کو نزدیک تر آتے دیکھیں گے تو کافروں

وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾ قُلْ
چہرے ان لوگوں کے | جو کافر ہیں | اور کہا جائے گا | یہی ہے | وہ | جس کو تم (دنیا میں) | مانگا کرتے تھے | کہہ دیجئے
کے چہرے بگڑ جائیں گے اور کہا جائے گا یہی تو ہے جس کا تم تقاضا کیا کرتے تھے۔ آپ فرما دیجئے

اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ
بھلا دیکھو تو! | اگر | ہلاک کر دے مجھے | اللہ اور | ان کو | جو میرے ساتھ ہیں | یا وہ رحم کرے ہم پر | تو کون ہے | جو پناہ دے گا
بھلا دیکھو تو اگر اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دے یا ہم پر رحم فرمائے تو کافروں کو (دوزخ کے)

الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ
کافروں کو | عذاب دردناک سے | کہہ دیجئے | وہی ہے | بڑا مہربان | ہم ایمان لائے | اس پر | اور اسی پر
دردناک عذاب سے کون بچائے گا۔ آپ فرما دیجئے وہی بڑا مہربان ہے ہم اسی پر ایمان لائے ہیں اور اسی پر

تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ
ہم نے بھروسہ کیا | پس عنقریب تم جان لوگے | کہ کون ہے وہ | جو کھلی گمراہی میں ہے؟ | کہہ دیجئے | بھلا دیکھو تو
ہمارا بھروسہ ہے پس تم لوگوں کو جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ صریح گمراہی میں کون پڑا ہوا ہے۔ آپ فرما دیجئے دیکھو تو اگر

اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿۳۰﴾ ع
اگر | ہو جائے | تمہارا پانی | خشک | تو کون ایسا ہے | جو لے آئے گا تمہارے پاس | پانی | بہتا ہوا
تمہارا یہ پانی گہرائی میں جا کر غائب ہو جائے تو کون ہے جو یہ صاف ستھرا جاری پانی تمہارے لئے لے آئے گا۔

سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اِثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ
سورۂ قلم مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | باون آیتیں اور دو رکوع ہیں
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ﴿۱﴾ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲﴾ وَاِنَّ
نٓ | قسم ہے قلم کی | اور جو کچھ | وہ لکھتے ہیں | کہ نہیں ہیں آپ | اپنے رب کے فضل سے | دیوانہ | اور بیشک
نون۔ قسم ہے قلم کی اور جو کچھ لکھتے ہیں (فرشتے یا اہلِ قلم)، آپ اپنے ربّ کے فضل سے مجنون نہیں ہیں۔ اور بیشک

لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ﴿۳﴾ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴿۴﴾
آپ کے لئے | ایسا اجر ہے | جو ختم نہ ہو | اور بیشک آپ | اعلیٰ درجہ کے اخلاق والے ہیں
آپ کے لئے (ایسا) اجر ہے جو (کبھی) ختم ہونے والا نہیں۔ اور یقیناً آپ بہترین اخلاق والے ہیں۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۵) وہ مشرک آپؐ سے مذاق کے طور پر پوچھتے ہیں کہ یہ دوبارہ حشر و نشر کا وعدہ کب پورا ہوگا اگر تم سمجھتے ہو کہ یہ بالکل صحیح ہے۔

(۲۶) کہہ دیجئے کہ اس کے قائم ہونے کا وقت تو اللہ ہی کو معلوم ہے اور میں تو واضح طور پر خدا کے عذاب سے ڈرانے والا ہوں اور بس۔

(۲۷) پس جب وہ آخرت کے عذاب کو بالکل نزدیک دیکھ لیں گے تو ان کی شکلیں بگڑ جائیں گی، منہ پر سیاہی چھا جائے گی اور دوزخ کے فرشتے ان سے کہیں گے کہ یہی وہ عذاب ہے جس کا تم مطالبہ کیا کرتے تھے۔

(۲۸) مکہ کے کفار حضور اور مسلمانوں کے لئے ہلاکت کی دعا کیا کرتے تھے اس پر یہ حکم ہوا کہ آپؐ ان سے کہہ دیجئے بھلا دیکھو تو اگر مجھے اور میرے اصحاب کو اللہ موت دے دے، جیسا کہ تمہاری خواہش ہے یا ہم پر اپنا رحم کرکے ہمیں کچھ عرصہ اور مہلت دے دے تو دونوں صورتوں میں کون ایسا ہے جو کفار کو خدا کے عذاب سے نجات دے؟ وہ تو ان پر ضرور آ کے رہے گا اور ہمارا دونوں صورتوں میں کوئی نقصان نہیں۔

(۲۹) کہہ دیجئے اسی کی رحمت بہت وسیع ہے جس کی طرف میں تم کو بلاتا ہوں۔ ہم نے دل سے اس کی تصدیق کی اور اسی پر ہمارا ہر کام میں اعتماد ہے۔ پس عذاب آ جانے پر تمہیں جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ کون کھلا گمراہ ہے ہم یا تم۔

(۳۰) کہہ دیجئے۔ بھلا دیکھو تو اگر وہ پانی جو تم استعمال کرتے ہو زمین میں گہرا اتر جائے جو کسی طرح نکالا نہ جا سکے تو بتاؤ کون ایسا ہے جو تمہیں بہتا پانی لا دے۔

سورۂ القلم

اس سورۃ میں چونکہ اللہ تعالیٰ نے قلم کی قسم کھائی ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

نٓ حروف مقطعات میں سے ہے۔

(۱) قلم اور وہ علوم جو قلم سے لکھے جاتے ہیں وہ اس بات کی زبردست گواہی ہیں۔

(۲) کہ اللہ کے فضل و کرم سے آپؐ دیوانہ نہیں ہیں، جیسا کہ کفار نعوذ باللہ آپؐ کو سمجھتے ہیں۔ بلکہ آپؐ تو انسانیت کے رہنما ہیں۔

(۳) اور بلاشبہ دین کی تبلیغ میں ہر طرح کی مصیبت پر صبر کے بدلے میں آپؐ کو ایسا اجر ملے گا جو کبھی ختم نہ ہوگا۔

(۴) اور کچھ شک نہیں کہ آپؐ کی فطرت ہی میں اعلیٰ درجہ کے اخلاق رکھے گئے ہیں اور آپؐ حسنِ اخلاق کے اعلیٰ ترین مقام پر فائز ہیں۔

افعال: تَدَّعُوْنَ: تم آرزو کرتے ہو، تم مانگتے ہو (مضارع)۔

اسماء: زُلْفَةً: نزدیک، قریب، (درجہ منزلت)۔ غَوْرًا: نشیبی جگہ، پانی کا زمین کے اندر گھس جانا۔ مَّعِيْنٍ: جاری، شراب جو جنت کی نہروں میں جاری ہوگی۔

فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُونَ ﴿٥﴾ بِأَيِّكُمُ الْمَفْتُونُ ﴿٦﴾ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ

پس آپ جلد دیکھ لیں گے | اور وہ بھی دیکھ لیں گے | تم میں سے کون | دیوانہ ہے | بیشک آپ کا ربّ | خوب جانتا ہے

پس عنقریب آپ بھی دیکھ لیں گے اور وہ لوگ بھی دیکھ لیں گے۔ کہ تم میں سے (واقعی) دیوانہ کون ہے۔ بیشک آپ کا رب خوب جانتا ہے

بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿٧﴾ فَلَا تُطِعِ

اُس کو جو | گمراہ ہوا | اُس کے راستے سے | اور وہی | خوب جانتا ہے | ہدایت یافتہ لوگوں کو | پس آپ کہنا نہ مانیں

کہ کون راہِ راست سے بھٹک چکا ہے اور وہ یہ بھی جانتا ہے کہ کون راہِ ہدایت پر ہے۔ پس آپ ان جھٹلانے والوں کی

الْمُكَذِّبِينَ ﴿٨﴾ وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ ﴿٩﴾ وَلَا تُطِعْ كُلَّ

جھٹلانے والوں کا | وہ چاہتے ہیں | کہ کاش آپ نرم پڑ جائیں | تو وہ (بھی) نرمی کریں | اور آپ کہنا نہ مانیں | ہر

بات نہ سنیں۔ (اور) وہ چاہتے ہیں کہ آپ ذرا نرمی برتیں تو یہ بھی نرمی پر اتر آئیں۔ تو آپ کسی قسمیں کھانے والے

حَلَّافٍ مَّهِينٍ ﴿١٠﴾ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ ﴿١١﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ

قسمیں کھانے والے | ذلیل | عیب نکالنے والا | لئے پھرتا ہے | چغل خوری | نیکی سے روکنے والا | حد سے بڑھا ہوا

ذلیل شخص کی باتیں نہ مانیں۔ جو لوگوں کو طعنہ دیتا اور چغلیاں کھاتا پھرتا ہے۔ جو نیک کاموں سے روکتا ہے اور حد سے بڑھا ہوا

أَثِيمٍ ﴿١٢﴾ عُتُلٍّ بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ ﴿١٣﴾ أَن كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِينَ ﴿١٤﴾ إِذَا تُتْلَىٰ

گنہگار | بدمزاج | اس کے بعد | بداصل | اس لئے کہ وہ ہے مال والا | اور اولاد والا | جب پڑھی جاتی ہیں

مجرم ہے۔ جو بدزبان ہے اور علاوہ ازیں بدنام بھی ہے۔ یہ اس لئے کہ وہ مال اور اولاد والا ہے۔ جب اس کو ہماری آیتیں

عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٥﴾ سَنَسِمُهُ عَلَى الْخُرْطُومِ ﴿١٦﴾

اُس پر | ہماری آیتیں | تو کہتا ہے | کہ کہانیاں ہیں | پہلے لوگوں کی | ہم جلد داغ دیں گے اُس کو | ناک پر

پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ ہم عنقریب اس کی ناک کو داغیں گے۔

إِنَّا بَلَوْنَاهُمْ كَمَا بَلَوْنَا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ إِذْ أَقْسَمُوا

بیشک ہم نے آزمایا ہے انہیں | جیسا کہ | ہم نے آزمایا تھا | باغ والوں کو | جب انہوں نے قسم کھائی

بلاشبہ ہم نے ان کی (بھی) اسی طرح آزمائش کی ہے جیسے ان باغ والوں کی آزمائش کی تھی جنہوں نے قسم کھائی کہ وہ

لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِينَ ﴿١٧﴾ وَلَا يَسْتَثْنُونَ ﴿١٨﴾ فَطَافَ عَلَيْهَا

کہ وہ ضرور توڑ ڈالیں گے (اس کا پھل) | صبح ہوتے ہی | اور انہوں نے "انشاءاللہ" نہ کہا | پس پھر گئی | اس (باغ) پر

صبح ہوتے ہی (اپنے باغ کے) پھل توڑ لیں گے۔ اور "انشاء اللہ" تک نہ کہا۔ پھر اس (باغ) پر تیرے رب کی طرف

طَائِفٌ مِّن رَّبِّكَ وَهُمْ نَائِمُونَ ﴿١٩﴾ فَأَصْبَحَتْ كَالصَّرِيمِ ﴿٢٠﴾

ایک پھرنے والی (آفت) | آپ کے رب کی طرف سے | اور وہ | سو رہے تھے | پس وہ (باغ) ہو گیا | جیسے کٹی ہوئی کھیتی

سے ایک پھر جانے والی (آفتِ ناگہانی) پھر گئی جب کہ وہ سوئے ہوئے تھے۔ پھر صبح تک وہ (باغ) ایسا ہو چکا تھا جیسے کٹی ہوئی فصل۔

فَتَنَادَوْا مُصْبِحِينَ ﴿٢١﴾ أَنِ اغْدُوا عَلَىٰ حَرْثِكُمْ إِن كُنتُمْ

تو وہ ایک دوسرے کو پکارنے لگے | صبح ہوتے ہی | کہ صبح سویرے چلو | اپنے کھیت پر | اگر | ہو تم

تو صبح کے وقت انہوں نے ایک دوسرے کو آواز دی۔ کہ (بھائیو!) اگر تم کو (پھل) توڑنا ہے تو اپنے کھیت پر سویرے ہی سویرے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵) پس عنقریب عذاب آ جانے پر آپ بھی دیکھ لیں گے اور وہ بھی دیکھ لیں گے۔
(۶) کہ تم میں سے کس پر دیوانگی کا اثر ہے۔
(۷) یقیناً آپ کا پروردگار ہی خوب جانتا ہے کہ کون حق سے بہکا ہوا ہے اور کون سیدھے راستے پر چل رہا ہے؟
(۸) مشرکین آپؐ سے کہتے تھے کہ تم ہمارے معبودوں کی عبادت کرو تو ہم بھی اللہ کی عبادت کریں۔ اس پر یہ حکم ہوا کہ
آپؐ ان حق کے جھٹلانے والوں کی کوئی بات نہ مانئے۔
(۹) وہ تو یہ چاہتے ہی ہیں کہ آپؐ ان کے جھوٹے معبودوں کے بارے میں کچھ نرمی کریں تو وہ بھی نرمی کریں۔
(۱۰) اور اس ذلیل، خوب قسمیں کھانے والے شخص (ولید بن مغیرہ) کی کوئی بات نہ ماننا۔
(۱۱) جو بڑا نکتہ چین اور بہت چغل خور ہے۔
(۱۲) خیرات کرنے یا اسلام لانے سے روکنے والا، حد سے زیادہ ظالم اور گنہگار ہے۔
(۱۳) بڑا بد اخلاق، بد مزاج اور ان سب کے علاوہ بدنام بھی ہے۔
(۱۴) محض یہ سمجھ کر کہ اس کے پاس مال و اولاد ہے، ایسی بے ہودہ باتیں کرتا ہے کہ:
(۱۵) جب اس کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے یہ تو پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔
(۱۶) عنقریب ہم اس کی سونڈ (ناک) پر داغ لگائیں گے کہ وہ اس سے الگ پہچانا جائے اور رسوا ہو۔ (ف) بدر کی لڑائی
میں اس کی ناک پر تلوار کا زخم لگا تھا۔ یا مراد آخرت کا عذاب اور رسوائی کا داغ ہوسکتا ہے۔
(۱۷) ہم نے اہل مکہ کو بھی قحط اور بھوک سے ایسا ہی آزمایا جیسا کہ باغ اُس کے مالکوں کو آزمایا تھا جبکہ انہوں نے قسم
کھائی کہ ہم صبح ہوتے ہی محتاجوں کے آنے سے پہلے باغ کا سب پھل توڑ لیں گے۔ اور ان کا باپ جو پھلوں وغیرہ
کا ایک حصہ فقراء کو دیتا تھا وہ بھی بچا لیں گے۔
(۱۸) اور انشاء اللہ بھی نہ کہا۔ کیونکہ انہیں فقراء کو محروم کرنے کے اپنے منصوبے کی کامیابی پر اتنا پختہ یقین تھا۔
(۱۹) پس رات کو وہ سو رہے تھے کہ خدا کے حکم سے غیبی آگ نے سارا باغ جلا دیا۔
(۲۰) جس سے وہ جل کر راکھ کا ڈھیر ہو گیا۔
(۲۱) پس صبح ہوتے ہی وہ تینوں بھائی ایک دوسرے کو پکارنے لگے۔

افعال: تُدْهِنُ: تو نرمی کرے، ملائمت کرے (مضارع)۔ یُدْهِنُوْنَ: نرمی کریں، ڈھیلے پڑ جائیں (مضارع)۔ سَنَسِمُهٗ: عنقریب ہم داغ لگائیں گے، نشان بنا دیں گے (مضارع)۔ بَلَوْنَا: ہم نے آزمایا (ماضی)۔ یَصْرِمُنَّهَا: وہ ضرور اس کے پھل توڑ لیں گے (مضارع)۔ طَافَ: پھر گیا، پھیرا گیا (ماضی)۔ تَنَادَوْا: انہوں نے باہم ایک دوسرے کو پکارا، آواز دی (ماضی)۔

اسماء: اَلْمَفْتُوْنُ: تم میں سے کس کو جنون ہے۔ مَشَّآءٍ: چغل چور۔ بِنَمِیْمٍ: چغلی کھانا۔ حَلَّافٍ: بڑا قسمیں کھانے والا۔ مَنَّاعٍ: نیکی سے روکنے والا، مال روک کر رکھنے والا۔ زَنِیْمٍ: بدنام جو کسی بری عادت سے بدنام ہو۔ هَمَّازٍ: بڑا عیب گو، طعن کرنے والا۔ عُتُلٍّ: سخت مزاج، اجڈ، بسیار خور۔ خُرْطُوْمِ: سونڈ۔ صَرِیْمِ: کٹا ہوا، ٹوٹا ہوا۔ مُصْبِحِیْنَ: صبح کرنے والے، صبح کرتے کرتے۔

صٰرِمِیْنَ ﴿۲۲﴾ فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ یَتَخَافَتُوْنَ ﴿۲۳﴾ اَنْ لَّا یَدْخُلَنَّهَا

پھل توڑنے والے | پھر وہ چلے | اور وہ | آپس میں چپکے چپکے کہتے تھے | کہ ہرگز نہیں | داخل ہونا چاہئے اس میں

چلے چلو۔ غرض وہ چلے اور آپس میں چپکے چپکے کہتے جاتے۔ کہ (دیکھو) آج تمہارے پاس کوئی محتاج

الْیَوْمَ عَلَیْکُمْ مِّسْکِیْنٌ ﴿۲۴﴾ وَّغَدَوْا عَلٰی حَرْدٍ قٰدِرِیْنَ ﴿۲۵﴾ فَلَمَّا

آج | تم پر | (کوئی) مسکین | اور وہ سویرے ہی جا پہنچے | بڑے اہتمام سے | قدرت رکھتے ہوئے | پھر جب

آنے نہ پائے۔ اور اپنی قدرت (و تدبیر) پر نازاں تیزی سے سویرے ہی جا پہنچے۔ پھر جب

رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ﴿۲۶﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ

انہوں نے اس کو دیکھا | تو کہنے لگے | بیشک ہم راہ بھول گئے ہیں | بلکہ ہم تو | بدنصیب ہیں | کہا

اس (تباہ شدہ باغ) کو دیکھا تو کہنے لگے کہ (غالبًا) ہم راہ بھول گئے ہیں نہیں! بلکہ ہماری قسمت پھوٹ گئی۔ ان میں سے

اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّکُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ

ان کے درمیان والے نے | کیا میں نے نہ کہا تھا تم سے | کہ کیوں تم تسبیح نہیں کرتے | وہ بولے | پاک ہے | ہمارا رب

جو اعتدال پسند تھا بولا کہ میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ اللہ کی پاکی کیوں بیان نہیں کرتے۔ پھر بولے پاک ہے ہمارا رب

اِنَّا کُنَّا ظٰلِمِیْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ یَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿۳۰﴾

بیشک ہم ہی تھے | ظالم | پس متوجہ ہوکر | ایک | دوسرے کی طرف | آپس میں ملامت کرنے لگے

بیشک ہم ہی خطاکار تھے۔ پھر یہ لوگ ایک دوسرے پر الزام دھرنے لگے۔

قَالُوْا یٰوَیْلَنَآ اِنَّا کُنَّا طٰغِیْنَ ﴿۳۱﴾ عَسٰی رَبُّنَآ اَنْ یُّبْدِلَنَا خَیْرًا

بولے | ہائے افسوس | بیشک ہم ہی تھے | حد سے بڑھے ہوئے | امید ہے | کہ ہمارا رب | بدلہ دے ہمیں | بہتر

بولے ہماری شامت کہ ہم ہی حد سے بڑھنے والے تھے۔ شاید ہمارا رب اس سے بہتر (باغ) ہم کو

مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ﴿۳۲﴾ کَذٰلِكَ الْعَذَابُ ؕ وَلَعَذَابُ

اس (باغ) سے | بیشک ہم | اپنے رب کی طرف | رجوع کرنے والے ہیں | یوں (ہوتا ہے) | عذاب | اور البتہ عذاب

بدلے میں دے بیشک ہم اپنے رب ہی کی طرف رجوع ہوتے ہیں۔ (دنیا میں) آفت یوں ہی (آتی) ہے اور آخرت کا عذاب تو

الْاٰخِرَةِ اَکْبَرُ ۘ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ

آخرت کا | سب سے بڑا ہے | کاش | وہ جانتے | بیشک | پرہیزگاروں کے لئے | ان کے رب کے پاس

کہیں بڑھ کر ہوگا کاش وہ جانتے۔ بیشک پرہیزگار بندوں کے لئے ان کے رب کے پاس

جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿۳۴﴾ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِیْنَ کَالْمُجْرِمِیْنَ ﴿۳۵﴾ ؕ مَا لَکُمْ

باغات ہیں | نعمتوں کے | تو کیا ہم کردیں گے | فرمانبرداروں کو | مجرموں کی طرح | تمہیں کیا ہوا

نعمت کے باغ ہیں۔ تو کیا ہم فرمانبرداروں کو نافرمانوں کے برابر کر دیں گے؟ تمہیں کیا ہوا

کَیْفَ تَحْکُمُوْنَ ﴿۳۶﴾ اَمْ لَکُمْ کِتٰبٌ فِیْهِ تَدْرُسُوْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّ

تم کیسا فیصلہ کرتے ہو؟ | کیا تمہارے پاس | (کوئی) کتاب ہے | جس میں | تم پڑھتے ہو؟ | (کہ) بیشک

تم کیسا فیصلہ کرتے ہو؟ کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں تم پڑھتے ہو۔ (پھر تو) یقینًا

آیت نمبر　　　آسان تفسیر

(۲۲) کہ اگر تم کو باغ کا پھل توڑنا ہے تو صبح سویرے ہی باغ میں چلو۔

(۲۳) پس وہ باغ کی طرف چلے اور چپکے چپکے آپس میں کہتے جاتے تھے۔

(۲۴) کہ آج اس باغ میں تمہارے پاس کوئی محتاج داخل نہ ہونے پائے۔

(۲۵) اور سویرے ہی بڑے انتظام کے ساتھ وہاں جا پہنچے اور دل میں سمجھتے تھے کہ وہ ضرور سب پھل توڑ لیں گے۔

(۲۶) مگر جب انہوں نے اس کو راکھ کا ڈھیر دیکھا تو افسوس سے کہنے لگے کہ ہم راستہ بھول کر کہیں اور جگہ تو نہیں نکل آئے؟ کیونکہ یہاں تو باغ وغیرہ کچھ بھی نہیں۔

(۲۷) جب غور کرنے پر ثابت ہو گیا کہ جگہ تو وہی ہے تب کہنے لگے راستہ تو نہیں بھولے بلکہ ہماری بدقسمتی سے باغ ہی جل گیا ہے اور ہم محروم رہ گئے۔

(۲۸) تب درمیانہ بھائی بولا کیا میں نے تم سے اسی وقت نہ کہہ دیا تھا کہ تم انشاء اللہ کہہ کر اللہ کی پاکی کیوں بیان نہیں کرتے۔ یعنی جو کچھ بھی کرنا ہے اللہ اور اس کے حکموں کو یاد رکھتے ہوئے کرو۔

(۲۹) وہ بولے بے شک ہمارا رب سب خرابیوں سے پاک ہے واقعی ہم ہی گنہگار تھے جو اس پر بھروسہ نہ کیا اور مسکینوں کو محروم رکھنے کی نیت کی۔

(۳۰) پھر تو وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر برا بھلا کہنے لگے۔

(۳۱) بولے ہائے افسوس! واقعی ہم نے حد سے زیادہ ظلم کیا۔

(۳۲) کچھ دور نہیں کہ اللہ ہم کو اس سے بہتر باغ عطا کر دے اور بلاشبہ ہم اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

(۳۳) سرکشوں کو ہم ایسا ہی عذاب دیا کرتے ہیں اور آخرت کا عذاب تو کہیں بڑھ کر سخت ہے کاش! وہ جانتے تو ایسا نہ کرتے۔

(۳۴) بلاشبہ پرہیزگاروں کے لئے اللہ کے یہاں ہمیشہ کی نعمت کے باغ ہیں۔

(۳۵) پس کیا ہم اجر دینے میں فرمانبرداروں کو مجرموں کے برابر کر دیں گے؟ ہرگز نہیں۔

(۳۶) تمہاری عقل کو کیا ہوا؟ تم کیسے حکم کرتے ہو کہ تمہیں آخرت میں بھی مسلمانوں سے بہتر بدلہ ملے گا۔

(۳۷) کیا تمہارے پاس کوئی آسمانی کتاب ہے جس میں تم یہ حکم پڑھتے ہو۔

انعال: غَدَوْا: جب وہ تڑکے سے نکلے (ماضی اور مضارع)۔ اَقُل: میں نے کہا (مضارع)۔ یَتَلَاوَمُوْنَ: وہ ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے (مضارع)۔ یُبْدِلَنَا: وہ ہمیں بدلہ میں دے دے (مضارع)۔

اسماء: حَرْدٍ: تیزیٔ غصہ کے ساتھ روکنا۔ رٰغِبُوْنَ: رغبت کرنے والے (اسم فاعل)۔

لَكُمْ فِيهِ لَمَا تَخَيَّرُونَ ﴿۳۸﴾ أَمْ لَكُمْ أَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ

تمہارے لئے | اس میں ہے | جو | تم پسند کرتے ہو | کیا تمہارے لئے | کوئی پختہ عہد ہے | ہمارے ذمے | جو پہنچنے والا ہے

اس میں تم کو اپنی پسندیدہ باتیں مل جاتی ہوں گی۔ یا تم نے ہم سے قیامت تک کے لئے

إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۙ إِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُونَ ﴿۳۹﴾ سَلْهُمْ أَيُّهُمْ

قیامت کے دن تک | کہ بیشک | تمہارے لئے (ہوگا) | جو | تم فیصلہ کرتے ہو | پوچھیے ان سے | کون ان میں

قسمیں لے رکھی ہیں؟ کہ جس چیز کا تم حکم کرو گے وہ تم کو ملے گی۔ ان سے پوچھیے ان میں کون

بِذَٰلِكَ زَعِيمٌ ﴿۴۰﴾ أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ ۚ فَلْيَأْتُوا بِشُرَكَائِهِمْ إِنْ

اس بات کا | دعوے دار ہے؟ | کیا ان کے (نزدیک) | (ہمارے) شریک ہیں | تو وہ لے آئیں | اپنے اُن شریکوں کو | اگر

اس بات کا دعویدار ہے؟ یا انہوں نے (خدا کے) کوئی شریک ٹھہرا رکھے ہیں۔ اگر ایسا ہو تو چاہیئے کہ وہ اپنے شریکوں کو لے آئیں اگر

كَانُوا صَادِقِينَ ﴿۴۱﴾ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ

وہ سچے ہیں | جس دن | ظاہر کی جائے گی | پنڈلی | اور وہ بلائے جائیں گے | سجدوں کے لئے

وہ سچے ہیں۔ جس دن ساق سے پردہ اُٹھایا جائے گا اور لوگوں کو سجدہ کی طرف بلایا جائے گا

فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿۴۲﴾ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ

تو وہ نہ کرسکیں گے | جھکی ہوں گی | اُن کی آنکھیں | چھا رہی ہوگی اُن پر | ذلت

تو یہ لوگ (سجدہ) نہ کر سکیں گے۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی، اُن پر ذلت چھا رہی ہوگی

وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ ﴿۴۳﴾ فَذَرْنِي وَمَنْ

اور وہ بلائے جاتے تھے۔ (دنیا میں) | سجدوں کی طرف | اور وہ | صحیح وسالم تھے | پس چھوڑ دیجئے مجھے | اور ان کو

حالانکہ (دنیا میں) ان کو سجدہ کی طرف بلایا جاتا تھا اور اس وقت وہ اچھے خاصے تھے۔ پس آپ مجھ کو اور جو لوگ

يُكَذِّبُ بِهَٰذَا الْحَدِيثِ ۖ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۴۴﴾

جو جھٹلاتے ہیں | اس | کلام کو | ہم آہستہ آہستہ کھینچیں ان کو | ایسے طور پر | کہ انہیں علم بھی نہ ہو

اس کلام کو جھٹلاتے ہیں، ان کو چھوڑ دیجئے ہم ان کو قدم بقدم ایسی جگہ لئے جا رہے ہیں، کہ ان کو خبر بھی نہیں۔

وَأُمْلِي لَهُمْ ۚ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ﴿۴۵﴾ أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُمْ

اور میں ان کو مہلت دیتا ہوں | بیشک میری تدبیر | بڑی زبردست ہے | کیا | آپ اُن سے مانگتے ہیں | کوئی صلہ | کہ وہ

اور میں انہیں ڈھیل دیئے جاتا ہوں بیشک میری تدبیر بڑی پختہ ہے۔ کیا آپ ان سے کوئی اجر چاہتے ہیں کہ وہ

مِنْ مَغْرَمٍ مُثْقَلُونَ ﴿۴۶﴾ أَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ﴿۴۷﴾

تاوان (کے بوجھ) سے | دبے جا رہے ہیں | یا | اُن کے پاس | غیب (کی خبر) ہے | کہ وہ | اس کو لکھ لیتے ہیں

اس تاوان کے بوجھ سے دبے جاتے ہیں۔ یا ان کے پاس غیب کی کوئی خبر ہے کہ وہ اس کو لکھ لاتے ہیں۔

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ إِذْ نَادَىٰ

پس آپ صبر کیجئے | اپنے رب کے حکم کے لئے | اور نہ ہوں | مچھلی والے (یونسؑ) کی طرح | جب اُس نے پکارا

پس آپ اپنے رب کے حکم کا انتظار کیجئے اور مچھلی والے (یونسؑ) کی طرح مت ہو جایئے جب اس نے (اپنے ربّ کو) پکارا اس حال میں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۸) کہ تمہیں یقیناً وہی ملے گا جو تم پسند کرو گے۔
(۳۹) یا تم سے ہم نے قیامت تک کے لئے پختہ حلفیہ وعدے کر رکھے ہیں کہ یقیناً جو کچھ تم فیصلہ کرو گے وہی تم کو ملے گا۔
(۴۰) ان سے پوچھئے کہ اس بات کا ان میں سے کون دعوے دار ہے؟
(۴۱) کیا ان کے خیال میں ہمارے کوئی اور شریک ہیں؟ تو اگر وہ سچے ہیں تو اپنے ان شریکوں کو لے آئیں۔
(۴۲) جس دن معاملہ سخت آ پڑے گا اور خدا تعالیٰ کا جلوہ دیکھ کر سب سجدہ میں گر پڑیں گے اور کفار سے بھی سجدہ کرنے کو کہا جائے گا تو وہ کر نہ سکیں گے کیونکہ ان کی کمریں تختہ ہو کر رہ جائیں گی۔
(۴۳) شرم و پشیمانی سے ان کی آنکھیں نیچی ہو جائیں گی اور ان پر رسوائی چھا رہی ہو گی اور دنیا میں انہیں اللہ کو سجدہ کے لئے بلایا جاتا تو وہ تندرست ہونے کے باوجود سجدہ نہ کرتے تھے۔
(۴۴) پس آپ ان کا معاملہ جو اس قرآن کو جھٹلاتے ہیں ہم پر چھوڑ دیجئے ہم آہستہ آہستہ انہیں دوزخ کی طرف ایسے طور پر لے جائیں گے کہ انہیں علم تک نہ ہو گا۔
(۴۵) اور دنیا میں تو ہم انہیں مہلت دیئے چلے جا رہے ہیں اور واقعی ہماری تدبیر بڑی زبردست ہے وہ ہماری پکڑ سے کبھی نجات حاصل نہیں کر سکتے۔
(۴۶) کیا آپ ان سے تبلیغ پر کوئی معاوضہ مانگتے ہیں کہ وہ تاوان کے بوجھ سے دبے جا رہے ہیں اور ایمان لانے سے پس و پیش کرتے ہیں۔
(۴۷) یا ان کے پاس غیب کی خبر یا وحی الٰہی پہنچتی رہتی ہے کہ وہ اس کو لکھ لیتے اور اس کے مطابق حکم لگاتے ہیں اور انہیں قرآن کی ضرورت نہیں رہی؟

افعال: تَخَيَّرُوْنَ: تم پسند کرتے ہو، اختیار کرتے ہو (مضارع)۔
اسماء: سَاقٍ: پنڈلی، ٹخنہ۔ سَالِمُوْنَ: صحیح سالم، چنگے (اسم فاعل)۔ مُثْقَلُوْنَ: وہ لوگ جن پر بوجھ لادا گیا، بوجھل کئے ہوئے۔

وَهُوَ مَكْظُومٌ ﴿٤٨﴾ لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ

اور وہ غم سے بھرا ہوا تھا | اگر نہ سنبھالتا اس کو | فضل | اُس کے رب کا | تو ڈال دیا جاتا | چٹیل میدان میں

کہ وہ نہایت غمگین تھا۔ اگر اس کے رب کی رحمت اس کی دستگیری نہ کرتی تو وہ چٹیل میدان میں ڈال دیا جاتا

وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿٤٩﴾ فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٥٠﴾ وَاِنْ

اور اس کی حالت بُری ہوتی | پس اس کو برگزیدہ کیا | اس کے رب نے | پھر کر دیا اس کو | نیک بختوں میں سے | اور بالکل

اور اس کا بُرا حال ہوتا۔ پھر اس کو اس کے ربّ نے نوازا اور اس کو نیک بندوں میں رکھا۔ اور وہ لوگ

يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ

قریب تھا | کہ منکر لوگ | آپ کو پھسلا دیں | اپنی تیز نگاہوں سے | جب | وہ سنتے ہیں | قرآن | اور وہ کہتے ہیں

جو کافر ہیں جب قرآن کو سنتے ہیں، تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ آپ کو اپنی بُری نگاہوں کے ذریعے پھسلا کر گرا دیں اور وہ کہتے ہیں

اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿٥١﴾ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٥٢﴾

کہ وہ تو | ایک دیوانہ ہے | اور نہیں وہ (کچھ اور) | مگر نصیحت | تمام جہانوں کے لئے

کہ یہ تو دیوانہ ہے حالانکہ یہ قرآن تو تمام جہانوں کے لئے نصیحت ہے۔

سُوْرَةُ الْحَاقَّةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اِثْنَتَانِ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ حاقہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | باون آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْحَآقَّةُ ﴿١﴾ مَا الْحَآقَّةُ ﴿٢﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ ﴿٣﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ

ضرور واقع ہونے والی | کیا ہے وہ واقع ہونے والی؟ | اور آپ کو کیا خبر | کیا ہے واقع ہونے والی | جھٹلایا تھا | (قوم) ثمود

وہ ضرور واقع ہونے والی ہے۔ وہ واقع ہونے والی چیز کیا ہے؟ اور تجھے کیا خبر کہ واقع ہو کر رہنے والی چیز کیا ہے؟ ثمود اور عاد نے اس

وَعَادٌ بِالْقَارِعَةِ ﴿٤﴾ فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ﴿٥﴾

اور عاد نے | کھڑکھڑانے والی (قیامت) کو | پس ثمود جو تھے | ہلاک کئے گئے | حد سے نکل جانے والی آواز سے

کھڑکھڑانے والی (قیامت) کو جھٹلایا۔ پھر ثمود تو ایک سرکش آواز سے ہلاک کر دیئے گئے۔

وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ﴿٦﴾ سَخَّرَهَا

اور جو عاد تھے | تو وہ ہلاک کئے گئے | ایک آندھی سے | جو تند و تیز | حد سے نکلی ہوئی تھی | مقرر کر دیا تھا اللہ نے اس کو

اور رہی (قوم) عاد تو وہ ایک نہایت تند و تیز (اور) شدید آندھی سے تباہ کر دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس

عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا

اُن پر | سات | راتیں | اور آٹھ | دن تک | متواتر کاٹنے والی | کہ تو دیکھتا | ان لوگوں کو | اس میں

آندھی کو سات راتیں اور آٹھ دن مسلسل ان پر مسلط رکھا۔ پھر (اے مخاطب!) تو ان لوگوں کو اس (آندھی) میں دیکھتا

صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ﴿٧﴾ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْ بَاقِيَةٍ ﴿٨﴾

زمین پر گرے ہوئے | گویا کہ وہ | تنے ہیں | کھجور کے | کھوکھلے | تو کیا | تو دیکھتا ہے | ان کا | کوئی بھی باقی؟

تو ان کو ایسا گرا ہوا پاتا جیسے کھجور کے کھوکھلے تنے (پڑے ہوں) پھر کیا تو ان میں سے کسی کو باقی دیکھتا ہے؟

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۸) پس صبر کیجئے اللہ کی طرف سے ان پر فتح و نصرت کا حکم آنے تک، اور (مچھلی والے نبی) حضرت یونسؑ بن متی کی طرح بے صبری نہ کیجئے جبکہ وہ اپنی قوم کو عذاب کی دھمکی دے کر اور عذاب کے آثار کو دیکھ کر مزید خدا کے حکم کا انتظار کئے بغیر شہر سے نکل گئے اور جب مچھلی نے دریا میں انہیں نگل لیا تو اس کے پیٹ میں نہایت غمزدہ ہو کر آپؑ نے اپنے رب کو پکارا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔

(۴۹) اگر ان کی یہ دعا قبول فرما کر اللہ ان پر اپنا فضل نہ کرتا، تو اپنی اس خطا پر ملامت کئے ہوئے ایک چٹیل میدان میں پھینکے جاتے اور کوئی پوچھنے والا نہ ہوتا۔

(۵۰) پس اللہ نے ان کا قصور معاف کر کے ان کو بلند مرتبہ اور اپنا نیک بندہ بنالیا۔

(۵۱) مشرکین مکہ جب قرآن سنتے اور نفرت سے کہتے کہ **محمدؐ** تو ضرور دیوانہ ہے اور قریب تھا کہ وہ لوگ دشمنی کی تیز نگاہوں سے گھور گھور کر آپؐ کو تبلیغ سے لڑکھڑا دیں۔ تاہم آپؐ ان کے غیظ و غضب کا اثر نہ لیں۔

(۵۲) اور یہ قرآن جس کی وجہ سے مشرکین آپؐ کو مجنون کہتے ہیں یہ تو دنیا والوں کے لئے ایک نصیحت ہے اور نصیحت کرنے والے کو جو دیوانہ کہے وہ خود دیوانہ ہے۔

سورۃ الحاقہ

حاقہ کے معنے ہیں وہ چیز جس کا ہونا حق اور یقینی ہو، مراد قیامت ہے کیونکہ اس کا واقع ہونا حق اور یقینی ہے اور چونکہ اس سورت میں اس کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) وہ جس کا واقع ہونا برحق اور یقینی ہے۔

(۲) وہ کیا ہے، جس کا واقع ہونا برحق اور یقینی ہے۔

(۳) اور آپؐ کو کیا خبر کہ وہ کیا ہے جس کا واقع ہونا برحق اور یقینی ہے۔

(۴) حضرت صالحؑ کی قوم ثمود اور حضرت ہودؑ کی قوم عاد نے بھی اس ڈرانے والی ساعت قیامت کو جھٹلایا تھا۔

(۵) تو قوم ثمود تو غیبی خوفناک آواز سے ہلاک کی گئی۔

(۶) اور قوم عاد ایک سخت آندھی سے تباہ کی گئی۔

(۷) جس کو اللہ نے ان پر سات رات اور آٹھ روز تک مسلسل مسلط کر دیا تھا۔ جس میں وہ لوگ کھجور کے کھوکھلے تنوں کی طرح چت گرے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔

(۸) پس آپ ان کا کوئی نام و نشان بھی باقی دیکھتے ہیں؟

افعال: تَدٰرَكَهٗ: اس کو پالیا، سنبھالا (ماضی)۔ نُبِذَ: وہ پھینک دیا جاتا (ماضی)۔

اسماء: عَرَآءِ: چٹیل میدان جس میں گھاس نہ ہو۔ مَذْمُوْمٌ: وہ شخص جس کی برائی کی جائے (اسم مفعول)۔ حَآقَّةُ: حق ہونے والی مراد روز قیامت (اسم فاعل)۔ طَاغِيَةِ: نافرمانی، حد سے نکل جانے والی آواز۔ عَاتِيَةٍ: حد سے نکل جانے والی، نافرمان (اسم فاعل)۔ حُسُوْمًا: جڑ سے کاٹنے والے، لگاتار (تفصیل کے لئے لغت)۔ اَعْجَازُ: جڑیں، درختوں کی جڑیں۔

وَجَآءَ فِرۡعَوۡنُ وَمَنۡ قَبۡلَهٗ وَالۡمُؤۡتَفِكٰتُ بِالۡخَاطِئَةِ ۝۹ فَعَصَوۡا

اور آیا | فرعون | اور اس سے پہلے لوگ | اور الٹی ہوئی بستیوں والے | گناہ ساتھ لئے | پس انہوں نے نافرمانی کی

اور فرعون اور جو لوگ اس سے پہلے تھے اور وہ جن کی بستیاں اُلٹ دی گئی تھیں ان سب نے گناہ کے کام کئے۔ پس انہوں نے اپنے رب

رَسُوۡلَ رَبِّهِمۡ فَاَخَذَهُمۡ اَخۡذَةً رَّابِيَةً ۝۱۰ اِنَّا لَمَّا طَغَا الۡمَآءُ

اپنے رب کے رسول کی | تو پکڑ لیا اُن کو اللہ نے | پکڑنا | سخت | بیشک ہم نے | جب حد سے بڑھ گیا تھا | پانی

کے رسول کی نافرمانی کی پس اللہ نے ان کو بہت سختی سے پکڑ لیا۔ بلاشبہ جب پانی میں طغیانی آئی

حَمَلۡنٰكُمۡ فِى الۡجَارِيَةِ ۝۱۱ لِنَجۡعَلَهَا لَكُمۡ تَذۡكِرَةً وَّتَعِيَهَاۤ اُذُنٌ

تمہیں سوار کر لیا تھا | کشتی میں | تا کہ ہم کر دیں اس کو | تمہارے لئے | ایک یادگار | اور یاد رکھیں اُس کو | کان

تو ہم نے تم کو کشتی میں سوار کر دیا۔ تا کہ اس واقعہ کو تمہارے لئے باعثِ نصیحت بنا دیں اور یاد رکھنے والے کان

وَّاعِيَةٌ ۝۱۲ فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوۡرِ نَفۡخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝۱۳ وَّحُمِلَتِ الۡاَرۡضُ

یاد رکھنے والے | پھر جب | پھونکی جائے گی | صور میں | پھونک | ایک بار | اور اُٹھائی جائے گی | زمین

اس کو یاد رکھیں۔ پھر جب صور میں ایک ہی پھونک مار دی جائے گی۔ اور زمین اور پہاڑ اُٹھائے

وَالۡجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۝۱۴ فَيَوۡمَئِذٍ وَّقَعَتِ الۡوَاقِعَةُ ۝۱۵

اور پہاڑ | پس ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے | ایک ہی بار ریزہ کر کے | پس اُس دن | واقع ہوگی | وہ واقع ہونے والی

جائیں گے پھر ان کو ایک ہی بار ٹکرا کر ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا۔ پس اسی دن وہ (قیامت) جس کا ہونا یقینی ہے، واقع ہو جائے گی

وَانۡشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِىَ يَوۡمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۝۱۶ وَّالۡمَلَكُ عَلٰٓى اَرۡجَآئِهَا

اور پھٹ جائے گا | آسمان | پس وہ | اُس دن | بالکل کمزور (ہوگا) | اور فرشتے (ہوں گے) | اس کے کناروں پر

اور آسمان پھٹ جائے گا اور وہ اس دن بہت کمزور ہوگا۔ اور فرشتے اس کے کناروں پر ہو جائیں گے

وَيَحۡمِلُ عَرۡشَ رَبِّكَ فَوۡقَهُمۡ يَوۡمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ۝۱۷ يَوۡمَئِذٍ تُعۡرَضُوۡنَ

اور اٹھائے ہوں گے | عرش | تمہارے رب کا | اپنے اوپر | اس دن | آٹھ (فرشتے) | اُس دن | تم پیش کئے جاؤ گے

اور آپ کے رب کا عرش اُس دن آٹھ فرشتے اپنے اوپر اُٹھائے ہوں گے اس دن تم کو (اللہ کے رُوبرو) پیش کیا جائے گا

لَا تَخۡفٰى مِنۡكُمۡ خَافِيَةٌ ۝۱۸ فَاَمَّا مَنۡ اُوۡتِىَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيۡنِهٖ

چھپا نہ رہے گا | تمہارا | کوئی راز | تو جس کو | دیا جائے | اُس کا اعمال نامہ | اس کے دائیں ہاتھ میں

(اور) تمہارا کوئی راز اس سے چھپا نہیں رہے گا۔ پھر جس کو اس دن اس کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا گیا۔

فَيَقُوۡلُ هَآؤُمُ اقۡرَءُوۡا كِتٰبِيَهۡ ۝۱۹ اِنِّىۡ ظَنَنۡتُ اَنِّىۡ مُلٰقٍ حِسَابِيَهۡ ۝۲۰

تو وہ کہے گا | لو | پڑھو | میرا اعمال نامہ | بیشک میں | سمجھتا تھا | کہ میں ملنے والا ہوں | اپنے حساب سے

تو وہ کہے گا لو میرا نامۂ اعمال پڑھو۔ مجھے (دنیا ہی میں) یقین تھا کہ ایک دن میرا نامۂ اعمال مجھے ملے گا۔

فَهُوَ فِىۡ عِيۡشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝۲۱ فِىۡ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝۲۲ قُطُوۡفُهَا دَانِيَةٌ ۝۲۳ كُلُوۡا

پس وہ ہوگا | عیش میں | پسندیدہ | اونچے باغ میں | جس کے میوے | جھکے ہوں گے | کھاؤ

سو وہ بڑی خوشحالی میں ہوگا۔ یعنی عالی شان جنت میں ہوگا۔ جس کے میوے جھکے ہوں گے۔ (حکم ہوگا کہ) خوب مزے سے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹) اور فرعون اور اس سے پہلے کی سرکش قوموں اور اُلٹی بستیوں والوں نے بھی گناہ کا ارتکاب کیا تھا۔
(۱۰) پس انہوں نے اللہ کے رسول کی نافرمانی کی تو اللہ نے انہیں سخت عذاب میں جلدی سے پکڑ لیا۔
(۱۱) جب طوفان نوحؑ میں پانی حد سے بڑھ گیا تو ہم نے ہی تم کو (یعنی تمہارے آباؤ اجداد کو) نوحؑ کی کشتی پر سوار کیا تھا اور اس ہولناک طوفان میں بھی بچالیا تھا۔
(۱۲) تاکہ اس واقعۂ طوفان کو تمہارے لئے ایک یادگار بنادیں اور یادرکھنے والے لوگ اس کو سن کر یادرکھیں کہ اللہ عذاب بھی دے سکتا ہے اور بچا بھی سکتا ہے۔
(۱۳) پس جب پہلی بار صُور پھونکا جائے گا۔
(۱۴) اور زمین اور سب پہاڑ اٹھا کر فوراً کچل کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں گے۔
(۱۵) پس اس دن واقع ہوگی وہ واقع ہونے والی (ساعت قیامت)
(۱۶) اور آسمان جو اس وقت بڑا مضبوط ہے پھٹ کر بالکل کمزور ہو جائے گا۔
(۱۷) اور فرشتے اس کے درمیان میں سے نکل کر اس کے کناروں پر چلے جائیں گے اور خدا کا عرش جسے اس وقت چار عظیم الشان فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں اس روز کے شدید حالات کی وجہ سے اسے آٹھ فرشتے اٹھائے ہوں گے۔
(۱۸) اس دن تم اعمال کا جواب دینے کے لئے اللہ کے دربار میں پیش کئے جاؤ گے اور تمہاری کوئی بات بھی چھپی نہ رہے گی۔
(۱۹) تو جس کو اس کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں ملے گا وہ کہے گا لو میرا نامہ اعمال پڑھ لو۔
(۲۰) مجھے تو دنیا ہی میں یقین تھا کہ ایک دن ضرور مجھے میرا حساب دکھایا جائے گا۔
(۲۱) سو وہ شخص تو بڑے پسندیدہ مزے میں ہوگا۔
(۲۲) بہشت بریں میں (اونچے درجہ کی بہشت میں)
(۲۳) جس کے میوے بالکل جھکے ہوئے ہوں گے لیٹے' بیٹھے یا کھڑے کھڑے ہر حالت میں توڑ کر کھالیں۔

افعال: تَعِیَهَآ: وہ اس کو یاد رکھے (مضارع)۔ تُعْرَضُوْنَ: تم پیش کئے جاؤ گے' روبرو لائے جاؤ گے (مضارع)۔ اُوْتِیَ: مجھے دیا گیا (مضارع)۔ اقْرَءُ وْا: تم پڑھو' تم پڑھ لیا کرو (امر)۔

اسماء: رَابِیَةً: سخت' (اسم فاعل)۔ دَکَّةً: توڑنا' ریزہ ریزہ کرنا۔ اَلْوَاقِعَةُ: لازمی ہونے والی' مراد قیامت (اسم فاعل)۔ اَرْجَآئِهَا: اس کے کنارے۔ وَّاهِیَةٌ: کمزور' بوسیدہ' پھٹا (اسم فاعل)۔ خَافِیَةٌ: چھپنے والی' پوشیدہ ہونے والی (اسم فاعل)۔ قُطُوْفُهَا: درخت کے پھل توڑے جائیں۔

وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿٢٤﴾ وَاَمَّا مَنْ

اور پیو | مزے سے | اس کے بدلے | جو عمل تم نے کئے | ایام میں | گزرے ہوئے | اور وہ | جس کو

کھاؤ پیو۔ یہ اُن اعمال کا صلہ ہے جو تم گزشتہ دنوں میں آگے بھیج چکے ہو اور جس کو اس

اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ﴿٢٥﴾

دیا جائے گا | اُس کا اعمالنامہ | اس کے بائیں ہاتھ میں | تو وہ کہے گا | اے کاش! | مجھے نہ دیا جاتا | میرا اعمالنامہ

کا نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا کاش! مجھے میرا نامۂ اعمال دیا ہی نہ جاتا۔

وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿٢٦﴾ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿٢٧﴾ مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ

اور میں نہ جانتا | کہ میرا حساب کیا ہے؟ | کاش! (موت) | ہوتی | خاتمہ کرنے والی | کام نہ آیا | مجھے

اور مجھے خبر ہی نہ ہوتی کہ میرا حساب کیا ہے؟ اے کاش! موت مجھے ختم کر گئی ہوتی۔ (افسوس) میرا مال میرے

مَالِيَهْ ﴿٢٨﴾ هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ﴿٢٩﴾ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ الْجَحِيْمَ

میرا مال | برباد ہوگئی | مجھ سے | میری حکومت | اُسے پکڑو | پس طوق پہنادو اسے | پھر دوزخ میں

کچھ کام نہ آیا۔ مجھ سے میری حکومت بھی جاتی رہی۔ (حکم ہوگا) اس کو پکڑ لو اور زنجیر میں جکڑ دو۔ پھر دوزخ کی (آگ) میں

صَلُّوْهُ ﴿٣١﴾ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿٣٢﴾ اِنَّهٗ

اس کو جھونک دو | پھر | ایک زنجیر سے | جس کی لمبائی | ستر | گز ہے | اس کو جکڑ دو | بیشک وہ

اسے جھونک دو۔ پھر ایک زنجیر سے جس کا طول ستر گز ہے اس کو جکڑ دو۔ کیونکہ وہ

كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ﴿٣٣﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿٣٤﴾

نہیں یقین رکھتا تھا | اللہ پر | جو بڑا عظمت والا ہے | اور نہ وہ ترغیب دیتا تھا | کھانا کھلانے کی | مسکین کو

عظیم الشان اللہ پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔ اور محتاجوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہ دیتا تھا۔

فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ﴿٣٥﴾ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ﴿٣٦﴾

پس نہیں | اس کا | آج | یہاں | کوئی دوست | اور نہ طعام | سوائے | پیپ کے

پس آج اس کا یہاں کوئی ہمدرد نہیں۔ اور نہ زخموں کی پیپ کے علاوہ اس کے لئے کوئی کھانا ہے۔

لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخٰطِـُٔوْنَ ﴿٣٧﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَمَا

نہ کھائیں گے اس کو | مگر خطا کار | پس میں قسم کھاتا ہوں | اس کی جو | تم دیکھتے ہو | اور جو

جس کو سوائے خطا کاروں کے کوئی نہ کھائے گا۔ پس میں قسم کھاتا ہوں ان چیزوں کی جو تم دیکھتے ہو، اور جو چیزیں

لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿٤٠﴾ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ

تم نہیں دیکھتے | کہ بیشک وہ (قرآن) | قول ہے | معزز فرشتے کا (لایا ہوا) | اور نہیں وہ | کلام | کسی شاعر کا

تم نہیں دیکھتے۔ کہ یہ قرآن ایک معزز فرشتے کا (لایا ہوا) کلام ہے۔ اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں

قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿٤١﴾ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٢﴾ تَنْزِيْلٌ

تھوڑا ہی | تم یقین کرتے ہو | اور نہ ہی قول ہے | کسی جادوگر کا | بہت ہی کم | غور کرتے ہو تم | وہ نازل کیا ہوا ہے

(لیکن) تم بہت کم ایمان لاتے ہو۔ اور نہ یہ کسی کاہن کا کلام ہے (مگر) تم بہت ہی کم غور کرتے ہو۔ یہ پروردگار عالم

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۴) حکم ہوگا کہ ان نیک اعمال کے بدلے' جو تم نے دنیا میں کئے تھے' جنت کے میوے مزے سے کھاؤ پیو۔

(۲۵) لیکن جس کو اس کا اعمالنامہ اس کے بائیں ہاتھ میں ملے گا' وہ بڑے افسوس سے کہے گا اے کاش! میرا یہ اعمالنامہ مجھے نہ ملا ہوتا۔

(۲۶) اور مجھے معلوم ہی نہ ہوا ہوتا کہ میرا حساب کیا ہے۔

(۲۷) کاش موت سے میرا پوری طرح سے خاتمہ ہی ہوگیا ہوتا۔

(۲۸) میرا دنیا کا وہ مال' آج میرے کچھ بھی کام نہ آیا۔

(۲۹) میری وہ دنیا کی حکومت' آج مجھ سے گم ہوگئی۔

(۳۰) تب فرشتوں کو حکم ہوگا کہ اسے پکڑ کر گردن میں طوق ڈال دو۔

(۳۱) پھر اسے دوزخ میں پھینک دو۔

(۳۲) پھر ایک ستر گز لمبی زنجیر میں اسے جکڑ دو۔ (گز سے آخرت کا گز مراد ہے جس کی مقدار اللہ ہی جانے)۔

(۳۳) کیونکہ وہ یقین نہیں رکھتا تھا' اللہ کی وحدانیت اور عظمت پر۔

(۳۴) وہ نہ دوسروں کو محتاج کے کھانا کھلانے کی ترغیب دیا کرتا تھا اور نہ خود کھلاتا تھا اس لئے کہ جزائے اعمال پر وہ یقین ہی نہیں رکھتا تھا۔

(۳۵) سو آج اس کا یہاں کوئی بھی مددگار نہیں' جو عذاب سے رہائی دلائے۔

(۳۶) اور نہ زخموں کے بدبودار پانی اور پیپ کے سوا کوئی اور اسے کھانا ہی ملے گا۔

(۳۷) جسے اس گنہگار کے سوا کوئی نہ کھائے گا۔

(۳۸) سو جو جو چیزیں تم ظاہر دیکھ رہے ہو جیسے آسمان و زمین وغیرہ۔

(۳۹) اور جو چیزیں تم کو دکھائی نہیں دیتیں جیسے ملائکہ اور ارواح وغیرہ' غرض تمام چیزوں میں اس امر کی زبردست شہادت موجود ہے۔

(۴۰) کہ یہ قرآن اسی اللہ کا' اپنے معزز رسولؐ پر نازل کیا ہوا کلام ہے جس کو وہ رسول اپنی زبان سے لوگوں کے پاس بیان کرتا ہے۔

(۴۱) اور وہ کسی شاعر کا کلام نہیں' مگر تم تھوڑا ہی یقین کرتے ہو۔

(۴۲) اور نہ ہی وہ کسی عامل جنات کا کلام ہے' مگر تم کم ہی غور و فکر کرتے ہو۔

افعال: اَسْلَفْتُمْ: تم آگے بھیج چکے' تم پہلے کر چکے (ماضی)۔ اَدْرِ: میں جانتا (مضارع)۔ غُلُّوْهُ: باندھ دو' جکڑ دو (امر)۔ اُسْلُكُوْهُ: اس کو جکڑ دو' اس کو داخل کرو (امر)۔

اسماء: كِتٰبِيَهْ: میرا اعمال نامہ۔ اَلْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ: اگلے دن' مراد گزرے ہوئے دن۔ اَلْقَاضِيَةَ: ختم کر دینے والی' کام تمام ہو جائے (اسم فاعل)۔ ذَرْعُهَا: اس کا طول' اس کی درازی۔ ذِرَاعًا: گز' بازو۔ غِسْلِيْنٍ: انتہائی گرم ابلتا ہوا پانی۔ خَاطِئُوْنَ: گنہگار (اسم فاعل)۔

مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۳﴾ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ﴿۴۴﴾ لَاَخَذْنَا

پروردگارِ عالم کی طرف سے | اور اگر وہ بنا کر لاتا | ہم پر | بعض | باتیں | تو ہم پکڑ لیتے

کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ اور اگر وہ کوئی بات اپنے پاس سے بنا کر ہماری طرف منسوب کر دیتا۔ تو ہم اس کا

مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ﴿۴۵﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ

اس کا | دایاں ہاتھ | پھر | ہم کاٹ ڈالتے | اس کی | رگِ گردن | پس نہ ہوتا تم میں سے | کوئی بھی (ہمیں)

دایاں ہاتھ پکڑ لیتے۔ پھر ہم اس کی رگِ جان ہی کاٹ ڈالتے۔ پھر تم میں سے کوئی (ہمیں)

عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ

اس سے | روکنے والا | اور بیشک وہ | تو ایک نصیحت ہے | پرہیزگاروں کے لئے | اور بیشک ہم | جانتے ہیں

اس سے روکنے والا نہ ہوتا۔ اور بے شک یہ تو پرہیزگاروں کے لئے ایک نصیحت ہے۔ اور ہم خوب جانتے ہیں

اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾ وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۰﴾ وَاِنَّهٗ

کہ بعض تم میں سے | جھٹلانے والے ہیں | اور بیشک وہ | حسرت ہے | کافروں پر | اور بیشک وہ

کہ تم میں بعض جھٹلانے والے ہیں۔ اور بلاشبہ یہ کافروں کے لئے موجب حسرت ہوگا۔ اور بیشک یہ (قرآن)

لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۵۱﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۵۲﴾

برحق ہے | یقینی طور پر | پس تسبیح کیجئے | اپنے رب کے نام کی | جو بڑا عظمت والا ہے

تو یقینی سچائی ہے۔ پس آپ اپنے رب کے نام کی تسبیح کرتے رہئے جو عظمت والا ہے۔

سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ معارج مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | چوالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿۱﴾ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ

سوال کیا | ایک سوال کرنے والے نے | اس عذاب کا | جو واقع ہونے والا ہے | کافروں کے لئے | کہ نہیں | اس کا

ایک سوال کرنے والے نے اس عذاب کے واقع ہونے کے متعلق سوال کیا۔ جو کافروں پر واقع ہوگا اور جسے

دَافِعٌ ﴿۲﴾ مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ﴿۳﴾ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ

کوئی ٹالنے والا | اللہ کی طرف سے | جو مالک ہے بلندیوں کا | چڑھیں گے | فرشتے | اور روح | اس کی طرف

کوئی ٹالنے والا نہیں (وہ اس) اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگا جو بلندیوں کا مالک ہے۔ فرشتے اور جبرئیل اس کی طرف چڑھیں گے

فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ﴿۴﴾ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ﴿۵﴾

اس دن | جس کی مقدار ہوگی | پچاس | ہزار | سال | پس صبر کیجئے | صبر | جمیل

اس (قیامت کے) دن جس کا اندازہ پچاس ہزار سال ہے۔ پس آپ پوری طرح صبر سے کام لیں۔

اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ﴿۶﴾ وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ﴿۷﴾ يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ

بلاشبہ وہ | اسے دیکھتے ہیں | دور | اور ہم دیکھتے ہیں اسے | قریب | جس دن | ہوگا | آسمان

وہ (عذاب) ان لوگوں کی نگاہ میں دور ہے۔ اور ہماری نظر میں قریب ہے۔ جس دن آسمان

آیت نمبر ‏ آسان تفسیر

(۴۳) بلکہ یہ تو سارے جہان کے پروردگار کا نازل کیا ہوا کلام ہے۔
(۴۴) اور اگر فرض کیا وہ رسول کوئی بات اپنی طرف سے بنا کر ہماری طرف منسوب بھی کر دیتا جیسا کہ تم گمان کرتے ہو۔
(۴۵) تو ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے۔
(۴۶) پھر اس کی رگ گردن کاٹ ڈالتے۔
(۴۷) پھر تم میں سے کوئی بھی ہمیں اس کو سزا دینے سے روک نہ سکتا۔ یعنی اس قرآن میں کوئی معمولی کمی بیشی بھی رسول کی طرف سے ناممکن آپؐ کی اونچی شان کے خلاف ہے۔
(۴۸) اور قرآن تو یقیناً پرہیزگاروں کے لئے نصیحت ہے۔
(۴۹) اور یہ بھی ہمیں یقینی طور پر معلوم ہے کہ بعض لوگ اسے جھوٹا کہتے ہیں۔
(۵۰) اور کافر لوگ جب قیامت میں اس کے بیان کئے ہوئے واقعات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے تو اپنے ایمان نہ لانے پر ان کو سخت افسوس ہوگا۔
(۵۱) اور یقیناً وہ قرآن اللہ کی سچی کتاب ہے۔
(۵۲) پس آپ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ پڑھا کیجئے اور اس عظیم کتاب کے ملنے پر دن رات اللہ کا شکر کرتے رہئے۔

سورۃ المعارج

معارج جمع **معراج** بمعنی سیڑھیاں، اس سورۃ میں آسمان کو فرشتوں کی سیڑھیوں سے تعبیر کیا گیا ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) ایک مانگنے والے (رسولؐ) نے کفار پر عذاب نازل کرنے کی دعا کی ہے جو ضرور نازل ہوگا یا کفار بھی بطور مذاق عذاب کی دعا اور مطالبہ کرتے تھے۔ تو اب وہ عذاب ضرور آئے گا۔
(۲) کافروں پر، جس کو کوئی روک نہ سکے گا۔
(۳) اور وہ عذاب اللہ کی طرف سے ہوگا جو ان آسمانوں کا مالک ہے جو فرشتوں کے اوپر چڑھنے کی سیڑھیاں ہیں۔
(۴) فرشتے اور روح اعظمؑ قیامت کے روز جس کی مقدار دنیا کے پچاس ہزار برس کے برابر ہے اس کا حکم سننے کے لئے عرش کی طرف چڑھیں گے۔
(۵) پس آپؐ ان کافروں کے مذاق اور جھٹلانے پر صبر کیجئے اور ذرا بھی غم نہ کیجئے۔
(۶) کچھ شک نہیں کہ وہ اس قیامت کو قیاس کے خلاف سمجھتے ہیں۔
(۷) اور ہم اسے بالکل قریب سمجھتے ہیں۔

افعال: تَقَوَّلَ: اس نے بنالیا، باندھ لیا، گھڑ لیا (ماضی)۔ قَطَعْنَا: ہم نے جڑ کاٹ دی نسل ختم کر دی (ماضی)۔ سَاَلَ: اس نے مانگا (ماضی)۔ تَعْرُجُ: وہ چڑھتی ہے چڑھے گی (مضارع)۔

اسماء: اَقَاوِیْلَ: باتیں۔ حٰجِزِیْنَ: باز رکھنے والے، روکنے والے۔ الْمَعَارِجِ: درجات۔ دَافِعٌ: دفع کرنے والے (ٹالنے والے) (اسم فاعل)۔

كَالْمُهْلِ ﴿٨﴾ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ﴿٩﴾ وَلَا يَسْأَلُ حَمِيمٌ
پگھلے ہوئے تانبے کی طرح | اور ہوں گے | پہاڑ | رنگین اُون کی طرح | اور نہیں پوچھے گا | (کوئی) دوست
پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہوگا۔ اور پہاڑ رنگین اون کے گالے کی طرح ہوں گے اور کوئی دوست کسی دوست کا

حَمِيمًا ﴿١٠﴾ يُبَصَّرُونَهُمْ ۚ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِي مِنْ عَذَابِ
کسی دوست کو | وہ دکھ رہے ہوں گے انہیں | چاہے گا | مجرم | کہ کاش! | وہ بدلہ میں دے دے | عذاب سے
پرسانِ حال نہ ہوگا حالانکہ ایک دوسرے کو دیکھتے بھی ہوں گے۔ گنہگار تمنا کرے گا کہ کسی طرح اس دن کے عذاب سے بچنے کے لئے

يَوْمِئِذٍ بِبَنِيهِ ﴿١١﴾ وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ ﴿١٢﴾ وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ ﴿١٣﴾
اس دن کے | اپنے بیٹوں کو | اور اپنی بیوی کو | اور اپنے بھائی کو | اور اپنے کنبے کو | جو | اس کو پناہ دیا کرتے تھے
(بدلے میں) اپنے بیٹے دے دے۔ اور اپنی بیوی اور اپنے بھائی کو بھی۔ اور اپنے خاندان کو جن میں وہ رہتا تھا۔

وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ يُنْجِيهِ ﴿١٤﴾ كَلَّا ۖ إِنَّهَا لَظَىٰ ﴿١٥﴾ نَزَّاعَةً
اور ان کو | جو زمین میں ہیں | سب | پھر | یہ بچالے اس کو | ہرگز نہیں | بیشک وہ تو ایک آگ ہے | ادھیڑنے والی
اور جتنے زمین میں ہیں (بس چلے تو) سب کو دے دے' پھر اپنے آپ کو بچالے۔ ہرگز نہیں' وہ بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔ جو کھال ادھیڑ

لِلشَّوَىٰ ﴿١٦﴾ تَدْعُو مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّىٰ ﴿١٧﴾ وَجَمَعَ فَأَوْعَىٰ ﴿١٨﴾
کھالوں کو | بُلائے گی | اُس کو | جس نے پیٹھ پھیری | اور نافرمانی کی | اور اس نے جمع کیا | اور محفوظ رکھا
ڈالنے والی ہے۔ وہ ہر اس شخص کو پکارے گی جس نے پیٹھ پھیری اور روگردانی کی ہوگی اور دولت جمع کی اور اس کو روک رکھا۔

إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ﴿١٩﴾ إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا ﴿٢٠﴾ وَإِذَا
بیشک انسان | تو پیدا کیا گیا ہے | کم ہمت | جب | پہنچتی ہے اُسے | تکلیف | (تو) بڑا بے صبرا | اور جب
بلاشبہ انسان بے صبر پیدا کیا گیا ہے۔ جب اس کو ذرا تکلیف پہنچتی ہے تو گھبرانے لگتا ہے۔ اور جب

مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا ﴿٢١﴾ إِلَّا الْمُصَلِّينَ ﴿٢٢﴾ الَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ
ملتا ہے اُسے | مال | (تو) بڑا بخیل | مگر | نمازی (لوگ) | وہ جو | اپنی نماز پر
اس کو دولت ملتی ہے تو بخل کرنے لگتا ہے۔ سوائے ان نمازیوں کے جو اپنی نمازوں کو ہمیشہ ادا

دَائِمُونَ ﴿٢٣﴾ وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ ﴿٢٤﴾ لِلسَّائِلِ
ہمیشہ قائم ہیں | اور وہ (لوگ) | جن کے مالوں میں | حق ہے | مقرر | مانگنے والے کا
کرتے ہیں۔ اور جن کے مالوں میں حق مقرر ہے۔ سوال کرنے والوں

وَالْمَحْرُومِ ﴿٢٥﴾ وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ﴿٢٦﴾ وَالَّذِينَ هُمْ
اور محروم کا | اور وہ (لوگ) | تصدیق کرتے ہیں | روزِ جزا کی | اور وہ لوگ جو
اور محتاجوں کا۔ اور جو روزِ جزا پر یقین رکھتے ہیں۔ اور جو اپنے

مِنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُونَ ﴿٢٧﴾ إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ ﴿٢٨﴾
عذاب سے | اپنے رب کے | ڈرنے والے ہیں | بیشک | عذاب اُن کے رب کا | بے خطر نہیں
رب کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ اُن کے رب کا عذاب بڑا خطرناک ہے۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸) جس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہو جائے گا۔
(۹) اور پہاڑ رنگ دار دُھنکی ہوئی اُون کی طرح ہوا میں اڑے اڑے پھریں گے۔
(۱۰) اور کوئی دوست کسی دوست کے حالات تک نہ پوچھ سکے گا کیونکہ سب اپنی اپنی مصیبت میں گرفتار ہوں گے۔
(۱۱) سب دوست اور رشتہ داران کو دکھا دیئے جائیں گے مگر کوئی کسی کی مدد نہ کر سکے گا بلکہ گنہگار اس بات کی خواہش کرے گا کہ کاش اس دن کے عذاب سے بچنے کے لئے وہ بدلے میں اپنے بیٹوں کو دے ڈالے۔
(۱۲) اور اپنی بیوی اور بھائی کو۔
(۱۳) اور اپنے سب خاندان والوں کو' جو اسے پناہ دیا کرتے تھے۔
(۱۴) اور سب اشیاء کو' جو زمین میں ہیں' تا کہ اس کو رہائی مل جائے۔
(۱۵) مگر ایسا ہرگز نہ ہوگا بیشک وہ تو ایک آگ ہے۔
(۱۶) جو کھالیں ادھیڑ کر رکھ دے گی۔
(۱۷) اور ہر اس شخص کو اپنی طرف کھینچ لے گی جس نے دنیا میں حق سے بے اعتنائی برتی اور سرتابی کی۔
(۱۸) اور جس نے مال جمع کر کے بڑی حفاظت سے رکھا تھا۔
(۱۹) کوئی شک نہیں کہ انسان بڑا کم حوصلہ پیدا کیا گیا ہے۔
(۲۰) کہ جب اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو بے صبر ہو جاتا ہے۔
(۲۱) اور مال ملتا ہے تو بڑا کنجوس ہوتا ہے۔
(۲۲) مگر وہ نمازی اس سے مستثنٰی ہیں۔
(۲۳) جو ہمیشہ پابندی اور توجہ سے نماز پنجگانہ ادا کرتے ہیں۔
(۲۴) اور وہ لوگ جن کے مالوں میں مقرر حصہ ہے (زکوٰۃ' فرض کیا ہوا)
(۲۵) سوال کرنے والوں کیلئے اور ان کیلئے جو سوال سے بچتے اور مستحق ہونے کے باوجود خیرات سے محروم رہتے ہیں۔
(۲۶) اور وہ لوگ جو قیامت کے دن کے آنے پر یقین رکھتے ہیں۔
(۲۷) اور جو لوگ اللہ کے عذاب سے ڈرتے رہتے اور گناہوں سے پرہیز کرتے ہیں۔
(۲۸) واقعی اللہ کا عذاب بے خوف ہونے کی چیز نہیں۔

افعال: يُبَصَّرُوْنَ: وہ ان کو دکھائے جائیں گے (مضارع)۔ تَدْعُوْا: وہ پکارتی ہے' بلاتی ہے (مضارع)۔
اسماء: فَصِيْلَتِهٖ: ایک جدی گھرانہ' ایک دادا کی اولاد۔ شَوٰى: کلیجہ' منہ کی کھال۔ لَظٰى: دوزخ کا نام' لپٹ' بھڑک۔ هَلُوْعًا: بہت بے صبرا' تھوڑدلا۔ دَآئِمُوْنَ: قائم ہمیشہ رہنے والے (اسم فاعل)۔ مَاْمُوْنٍ: ناقابل' بے خوفی' خطرناک (اسم مفعول)۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿٢٩﴾ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ

اور وہ لوگ | جو | اپنی شرمگاہوں کی | حفاظت کرتے ہیں | مگر | اپنی بیویوں سے | یا ان سے کہ مالک ہیں

اور وہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ سوائے اپنی بیویوں اور کنیزوں کے کہ

اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ﴿٣٠﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ

ان کے دائیں ہاتھ (کنیزیں) | تو بیشک ان پر | کوئی ملامت نہیں | پس جو کوئی | چاہے | اس کے سوا

(ان کے پاس جانے میں) ان پر کوئی الزام نہیں۔ پھر جو کوئی اس کے سوا خواہش کرے

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿٣١﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ﴿٣٢﴾

تو وہی لوگ ہیں | حد سے بڑھنے والے | اور وہ لوگ | جو اپنی امانتوں | اور اپنے عہدوں کا | پاس رکھتے ہیں

تو ایسے ہی لوگ حد سے بڑھنے والے ہیں۔ اور جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا پاس رکھتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ

اور وہ لوگ جو | اپنی شہادتوں پر | قائم رہتے ہیں | اور وہ لوگ جو | اپنی نمازوں کی

اور جو اپنی گواہیوں پر قائم رہتے ہیں۔ اور وہ جو اپنی نمازوں کی

ع ١ ٣٥ ٧

يُحَافِظُوْنَ ﴿٣٤﴾ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ﴿٣٥﴾ فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

حفاظت کرتے ہیں | یہی لوگ | باغات میں ہوں گے | معزز | پس کیا ہو گیا | کافروں کو

حفاظت کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو جنتوں میں عزت سے رہیں گے۔ پھر کافروں کو کیا ہو گیا ہے

قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ﴿٣٦﴾ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ﴿٣٧﴾ اَيَطْمَعُ

کہ آپ کی طرف | دوڑتے آ رہے ہیں | دائیں سے | اور بائیں سے | ٹولیاں بنا کر | کیا طمع رکھتا ہے

کہ آپ کے پاس دوڑے چلے آتے ہیں۔ دائیں طرف سے اور بائیں طرف سے گروہ در گروہ۔ کیا ان میں

كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ﴿٣٨﴾ كَلَّا ۭ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ

ہر ایک آدمی | اُن میں سے | کہ وہ داخل کیا جائے گا | نعمت کے باغ میں | ہرگز نہیں | بیشک ہم نے | پیدا کیا اُن کو

ہر شخص یہ توقع رکھتا ہے کہ اسے نعمت کے باغوں میں داخل کیا جائے گا۔ ہرگز نہیں۔ ہم نے ان کو اس چیز سے

مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٩﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا

اس چیز سے | جس کو وہ (بھی) جانتے ہیں | پس میں قسم کھاتا ہوں | رب کی | مشرقوں | اور مغربوں کے | کہ بیشک ہم

پیدا کیا ہے جس کو وہ بھی جانتے ہیں۔ پس میں قسم کھاتا ہوں مشرقوں اور مغربوں کے رب کی کہ ہم

لَقٰدِرُوْنَ ﴿٤٠﴾ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿٤١﴾

ضرور قادر ہیں | اس بات پر کہ ہم بدل دیں (مخلوق) | بہتر | ان سے | اور نہیں | ہم | عاجز

قادر ہیں۔ اس بات پر کہ ان سے بہتر لوگ ان کی جگہ لے آئیں اور ہم (ایسا کرنے سے) عاجز نہیں ہیں۔

فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ

پس چھوڑ دیجئے انہیں | کہ مشغول رہیں | اور کھیلیں کودیں | یہاں تک کہ | وہ دیکھ لیں | وہ دن | جس کا

پس آپ ان کو (ان کے حال پر) چھوڑ دیں تا کہ یہ لوگ باتیں بناتے اور کھیلتے رہیں، یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن سے جا ملیں جس کا

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۲۹) اور جو لوگ اپنی شرم گاہوں کو زنا سے بچائے رکھتے ہیں۔
(۳۰) مگر اپنی بیویوں اور کنیزوں سے جو ان کے اختیار میں ہے کیونکہ ان کے ساتھ تعلق پر کوئی گناہ نہیں۔
(۳۱) پس جو کوئی اپنی بیوی اور مملوکہ کنیز کے سوا کسی اور عورت سے خواہش نفس پوری کرے سو وہی خدا کی حدود کو توڑنے والے ہیں۔
(۳۲) اور جو لوگ اپنی امانتوں اور وعدوں کا پاس رکھتے ہیں۔
(۳۳) اور جو لوگ اپنی گواہیوں پر قائم رہتے ہیں یعنی حق بات نہیں چھپاتے۔
(۳۴) اور جو لوگ اپنی نمازوں کو عین وقت پر پورے آداب و شرائط کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔
(۳۵) بس یہی لوگ جنتوں میں بڑی عزت و اکرام سے رکھے جائیں گے۔
(۳۶) پس ان کافروں کو کیا ہو گیا کہ قرآن اور جنت کا ذکر سن کر آپ کی طرف مذاق اڑاتے ہوئے دوڑے آ رہے ہیں۔
(۳۷) دائیں اور بائیں سے، مختلف ٹولیاں بن بن کر، اور مذاق کے طور پر کہتے ہیں کہ اگر مسلمان جنت میں داخل ہوں گے تو ہم ان سے پہلے داخل ہوں گے۔
(۳۸) کیا حق کو جھٹلانے اور اس سے مذاق کے باوجود ان میں سے ہر ایک کو یہ امید ہے کہ ہمیشہ کی نعمت کے باغ میں داخل کر دیا جائے گا۔
(۳۹) ایسا ہرگز نہیں ہوگا ہم نے تو ان کو ایک ایسی حقیر چیز (نطفہ) سے پیدا کیا۔ جس کو وہ خوب جانتے ہیں پھر بغیر ایمان اور عمل کے انہیں یہ برتری، عزت کیسے حاصل ہو سکتی ہے کہ ایمان والوں سے پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔
(۴۰) پس ہم تو اتنی قدرت رکھتے ہیں کہ سورج و چاند و ستاروں کے روزانہ مشرقیں اور مغربیں (مقامات طلوع و غروب کو) بدلتے رہتے ہیں ہمیں اپنی ذات کی قسم ہے کہ ہم پوری قدرت رکھتے ہیں۔
(۴۱) کہ ان کفار کو ہلاک کر کے ان کے بدلے ان سے بہتر اور فرمانبردار انسان پیدا کر دیں اور ایسا کرنے سے ہم عاجز نہیں ہیں۔

افعال: اِبْتَغٰی: اس نے چاہا، تلاش کیا (ماضی)۔
اسماء: عَادُوْنَ: حد سے گزرنے والے، بڑھنے والے (اسم فاعل)۔ رٰعُوْنَ: نباہنے والے، رعایت کرنے والے، خبردار (اسم فاعل)۔
قِبَلَكَ: تیری جانب۔ عِزِیْنَ: گروہ در گروہ، جماعت جماعت۔

يُوعَدُونَ ﴿٤٢﴾ يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ

ان سے وعدہ کیا جاتا ہے | جس دن | وہ نکل پڑیں گے | قبروں سے | دوڑتے ہوئے | گویا کہ وہ

ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ جس دن وہ اپنی قبروں سے دوڑتے ہوئے نکل پڑیں گے گویا وہ

إِلَىٰ نُصُبٍ يُوفِضُونَ ﴿٤٣﴾ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ

کسی نشان کی طرف | دوڑے چلے جارہے ہیں | جھکی ہوں گی | اُن کی آنکھیں | چھارہی ہوگی اُن پر | ذلت

کسی نشانے کی طرف دوڑتے چلے جاتے ہوں گے۔ (اس دن) ان کی نظریں جھکی ہوں گی اور ذلت ان پر چھا رہی ہوگی

ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿٤٤﴾

یہی وہ دن ہے | جس کا | ان سے وعدہ کیا جاتا ہے

یہی ہے وہ دن جس کا ان سے وعدہ کیا گیا تھا۔

سُورَةُ نُوحٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٍ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | عِشْرُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

سورۂ نوح مکہ میں نازل ہوئی | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اور اس میں اٹھائیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ أَنْ أَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُمْ

بیشک ہم نے بھیجا تھا | نوح کو | اس کی قوم کی طرف | کہ ڈراؤ | اپنی قوم کو | اس سے پہلے | کہ آئے اُن پر

بیشک ہم نے نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تا کہ اس سے پہلے کہ ان پر دردناک عذاب آئے آپ اپنی قوم کو

عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١﴾ قَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿٢﴾

عذاب | دردناک | اُس نے کہا | اے میری قوم! | بیشک میں | تمہارے لئے | ڈرانے والا ہوں | صاف صاف

(اس عذاب سے) ڈرائیں۔ اُس نے کہا اے میری قوم! میں تمہارے لئے واضح طور پر خبردار کرنے والا ہوں۔

أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ وَأَطِيعُونِ ﴿٣﴾ يَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ

کہ عبادت کرو | اللہ کی | اور ڈرو اس سے | اور میرا کہا مانو | وہ بخش دے گا | تمہارے لئے | تمہارے گناہ

کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو اور اس سے ڈرو اور میری فرمانبرداری کرو۔ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا

وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى ۚ إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ إِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ

اور مہلت دے گا تمہیں | ایک وقت مقرر تک | بیشک مقرر کردہ وقت | اللہ کا | جب | آجائے | تو اس میں تاخیر نہ ہوگی

اور تم کو ایک وقت معین تک مہلت دے گا۔ بلاشبہ جب اللہ تعالیٰ کا مقرر کیا ہوا وقت آجاتا ہے تو اس میں کوئی تاخیر نہیں ہوتی

لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٤﴾ قَالَ رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا

کاش! | تم جانتے | اس نے کہا اے میرے رب! | بیشک میں نے بُلایا | اپنی قوم کو | رات

کاش تم جانتے۔ (پھر نوحؑ نے کہا) اے میرے رب! میں نے اپنی قوم کو رات

وَنَهَارًا ﴿٥﴾ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَائِي إِلَّا فِرَارًا ﴿٦﴾ وَإِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ

اور دن | نہ بڑھایا انہیں | میرے بُلانے نے | مگر | بھاگنا | اور بیشک جب بھی | میں نے ان کو بلایا

دن بُلایا۔ لیکن میرے بلانے سے وہ (دین سے) اور زیادہ بھاگنے لگے۔ اور جب بھی میں نے اُن کو بلایا کہ تُو ان کے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۲) پس ان کفار کو فضول باتوں اور کھیل کود میں لگا رہنے دیجئے۔ یہاں تک کہ وہ اس عذاب کے دن‘ قیامت کو دیکھ لیں جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔

(۴۳) جس دن وہ قبروں سے دوڑتے ہوئے نکل کھڑے ہوں گے گویا کہ وہ ایک ایسے نشان کی طرف دوڑے جارہے ہیں دوڑ جیتنے کیلئے گاڑا جاتا ہے یا دنیا میں اپنے بتوں کی طرف بڑے شوق سے دوڑے جارہے ہیں۔ یعنی میدانِ حشر کی طرف حاضری کیلئے دوڑنے پر ایسے مجبور ہوں گے گویا دوڑ کے مقابلے میں شریک ہیں۔

(۴۴) شرم کے مارے ان کی آنکھیں نیچی ہوں گی اور منہ پر رسوائی چھارہی ہوگی پس یہی وہ آخرت کے عذاب کا دن ہے جس کا ان سے نبی کی زبانی وعدہ کیا جاتا تھا۔

سورۂ نوح

یہ سورۃ حضرت نوحؑ کے حال سے شروع ہوتی ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) بیشک ہم نے حضرت نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف نبی بنا کر بھیجا تھا کہ وہ انہیں دردناک عذاب کے آنے سے پہلے پہلے ڈرائیں اور خبردار کریں۔

(۲) آپؑ نے ان سے جا کر کہا کہ اے میری قوم! میں تمہارے لئے واضح طور پر خدا کے عذاب سے ڈرانے والا ہوں۔

(۳) کہ تم صرف ایک اللہ کی عبادت کرو اور اس کی نافرمانی سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔

(۴) تو وہ تمہارے گذشتہ گناہ معاف کردے گا اور ایک وقت مقرر تک تمہیں دنیا میں رہنے کی مہلت دے گا اور تمہاری موت کے لئے اللہ کا مقرر کیا ہوا وقت‘ جب آجائے گا تو اس میں ذرا تاخیر نہ ہوگی۔ کاش! تم اس بات کو جانتے تو فوراً ایمان لے آتے۔

(۵) سینکڑوں سال نصیحت کرنے پر بھی وہ ایمان نہ لائے تو حضرت نوحؑ نے خدا کے دربار میں دعا کی کہ اے میرے رب! میں نے اپنی قوم کو تیرے دین کی طرف رات دن لگاتار بلایا۔

(۶) لیکن میرے بلانے سے ان کا ایمان سے بھاگنا اور نفرت کرنا اور بھی بڑھ گیا۔

افعال: يُوْفِضُوْنَ: وہ دوڑتے ہیں‘ دوڑیں گے (مضارع)۔

اسماء: اَجْدَاثِ: قبریں۔ سِرَاعًا: دوڑتے ہوئے‘ جلدی کرتے ہوئے۔ دُعَآءِیْ: میری پکار‘ میرا بلانا۔

لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوٓا أَصَابِعَهُمْ فِيٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا

کہ تو معاف کردے ان کو | تو رکھ لیں انہوں نے | اپنی انگلیاں | اپنے کانوں میں | اور اوپر اوڑھ لئے انہوں نے

گناہ معاف کر دے تو انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں دے لیں اور اپنے اوپر کپڑے

ثِيَابَهُمْ وَأَصَرُّوا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۝٧ ثُمَّ إِنِّي دَعَوْتُهُمْ

اپنے کپڑے | اور اصرار کیا | اور غرور کیا | بہت بڑا | پھر بیشک میں نے | اُن کو بلایا

ڈال لئے اور وہ (اپنے کفر پر) اڑ گئے اور بڑا تکبر کرتے رہے۔ پھر میں ان کو باآواز بلند

جِهَارًا ۝٨ ثُمَّ إِنِّيٓ أَعْلَنْتُ لَهُمْ وَأَسْرَرْتُ لَهُمْ إِسْرَارًا ۝٩ فَقُلْتُ

بلند آواز سے | پھر میں نے | علانیہ کہا | ان سے | اور میں نے پوشیدہ سمجھایا | انہیں | چھپا کر | پس میں نے کہا

بلاتا رہا۔ پھر میں نے ان کو علانیہ (بھی) سمجھایا اور چپکے چپکے (بھی)۔ تو میں نے ان سے کہا

اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ۝١٠ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ

مغفرت مانگو | اپنے رب سے | بیشک وہ | بڑا بخشنے والا ہے | وہ برسائے گا | آسمان سے | تم پر

کہ اپنے رب سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرو بیشک وہ بڑا بخشنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار

مِّدْرَارًا ۝١١ وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ

مسلسل بارش | اور مدد کرے گا تمہاری | مالوں | اور اولاد سے | اور بنادے گا | تمہارے لئے | باغات

بارش برسائے گا۔ اور مال اور بیٹوں کی شکل میں تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہارے لئے باغات بنا دے گا

وَيَجْعَلْ لَّكُمْ أَنْهٰرًا ۝١٢ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۝١٣ وَقَدْ

اور بنادے گا | تمہارے لئے | نہریں | تمہیں کیا ہوگیا | تم یقین نہیں رکھتے | اللہ کی | عظمت کا | حالانکہ

اور تمہارے لئے نہریں بہا دے گا۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت پر اعتقاد نہیں رکھتے۔ حالانکہ

خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا ۝١٤ أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ

اس نے پیدا کیا تمہیں | کئی مراحل میں | کیا نہیں دیکھا تم نے | کہ کس طرح | پیدا کیا | اللہ نے | سات | آسمانوں کو

اس نے تمہیں مختلف مراحل سے گزار کر پیدا کیا۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے سات آسمان اوپر تلے

طِبَاقًا ۝١٥ وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ۝١٦

اوپر نیچے | اور بنایا | اُس نے چاند کو | اُن میں | روشن | اور بنایا اُس نے | سورج کو | چراغ

کس طرح بنائے۔ اور ان میں (تمہارے لئے) چاند کو چمکنے والا اور سورج کو (ایک روشن) چراغ بنایا۔

وَاللّٰهُ أَنۢبَتَكُمْ مِّنَ الْأَرْضِ نَبَاتًا ۝١٧ ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيهَا وَيُخْرِجُكُمْ

اور اللہ نے | اُگایا تمہیں | زمین سے | اُگانا | پھر وہ لوٹائے گا تمہیں | اُسی میں | اور پھر تمہیں نکالے گا

اور اللہ تعالیٰ ہی نے تم کو زمین سے ایک خاص انداز سے پروان چڑھایا۔ پھر اسی میں تم کو لوٹائے گا اور (اسی سے) تم کو

إِخْرَاجًا ۝١٨ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ بِسَاطًا ۝١٩ لِّتَسْلُكُوا مِنْهَا

دوبارہ نکال کر | اور اللہ ہی نے | بنایا | تمہارے لئے | زمین کو | ایک فرش | تاکہ تم چلو | اُس کے

دوبارہ نکالے گا۔ اور اللہ تعالیٰ ہی نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا۔ تاکہ تم اس کے کشادہ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷) اور جب کبھی میں نے ان کو ایمان کی طرف دعوت دی تا کہ ان کے ایمان لانے پر تُو ان کے سابقہ گناہ معاف کردے تو انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں کہ وہ حق کی آواز نہ سن سکیں اور اوپر سے کپڑے اوڑھ لئے کہ وہ مجھے دیکھ ہی نہ سکیں اور کفر پر ڈٹے رہے اور حق کو قبول کرنے سے انکار کرتے رہے۔

(۸) پھر میں نے انہیں کھلم کھلا مجلسوں میں حق کی دعوت دی۔

(۹) پھر میں نے انہیں علانیہ بھی دعوت دی اور خفیہ طور پر ایک ایک کو بھی۔

(۱۰) میں نے ان سے کہا کہ اپنے شرک وکفر سے اللہ کے دربار میں معافی مانگو بلاشبہ وہ بڑا بخشنے والا ہے۔

(۱۱) اور تمہارے توبہ کرنے سے وہ تم پر آسمان سے بارانِ رحمت برسائے گا۔

(۱۲) اور مال واولاد سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لئے باغ اور نہریں مہیا کردے گا۔

(۱۳) تمہیں کیا ہو گیا کہ تم اللہ کی عظمت کا کچھ بھی خیال نہیں رکھتے (اس پر ایمان لاکر اس کی نعمتوں کا شکر نہیں کرتے)۔

(۱۴) حالانکہ اس نے تم کو کئی مختلف صورتوں (نطفہ، علقہ ، گوشت کا ٹکڑا، لوتھڑا، ہڈیاں وگوشت وغیرہ کے ادوار) سے گزار کر پیدا کیا۔

(۱۵) کیا تم نے غور سے نہیں دیکھا کہ کس طرح اس نے اپنی قدرت سے سات آسمان طبقے طبقے اوپر نیچے پیدا کئے۔

(۱۶) اور ان میں چاند کو روشن اور سورج کو چمکتا ہوا چراغ بنادیا۔

(۱۷) اور اللہ نے اپنی قدرت سے تمہارے جد اول حضرت آدمؑ کو براہ راست مٹی سے اور تمہاری غذاؤں کو جن سے نطفہ بنتا ہے زمین سے پیدا کیا جیسا کہ وہ پودے کو زمین میں سے اگا تا ہے۔

(۱۸) پھر تمہیں موت دے کر اسی زمین میں واپس کردے گا اور قیامت کے دن اسی میں سے دوبارہ زندہ نکال کھڑا کرے گا۔

(۱۹) اور اللہ ہی کی یہ قدرت ہے کہ اس نے زمین کو تمہارے لئے فرش کی طرح آرام دہ بنادیا۔

افعال: اَصَرُّوْا: انہوں نے ضد کی، اصرار کیا (ماضی)۔ اَعْلَنْتُ: میں نے کھلم کھلا کیا، اعلانیہ کیا (ماضی)۔ اَسْرَرْتُ: میں نے چھپایا، پوشیدہ طور پر (ماضی)۔ تَرَوْا: تم دیکھتے ہو، تم نے دیکھا (مضارع)۔

اسماء: جِھَارًا: پکارنا، بلند آواز کرنا۔ اِسْرَارًا: چھپانا، آہستہ سے کوئی بات کہنا (مصدر)۔ اَطْوَارًا: طرح طرح، حد اور اندازہ کے ہیں۔ بِسَاطًا: بچھونا، فرش۔

سُبُلًا فِجَاجًا ﴿۲۰﴾ قَالَ نُوحٌ رَّبِّ إِنَّهُمْ عَصَوْنِي وَاتَّبَعُوا
راستوں میں | جو کھلے ہیں | کہا نوحؑ نے | اے میرے ربّ! | بیشک انہوں نے | نافرمانی کی میری | اور پیروی کی
راستوں میں چلو پھرو۔ نوحؑ نے کہا۔ اے میرے ربّ! انہوں نے میرا کہا نہ مانا اور اُن لوگوں کی پیروی کی

مَن لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهُ وَوَلَدُهُ إِلَّا خَسَارًا ﴿۲۱﴾ وَمَكَرُوا مَكْرًا
اُس کی | جس کو نہیں بڑھایا | اس کے مال | اور اس کی اولاد نے | نقصان کے سوا | اور انہوں نے چال چلی | چال
جن کے مال اور اولاد نے ان کو نقصان کے سوا کچھ نہ دیا۔ اور انہوں نے بہت بڑی

كُبَّارًا ﴿۲۲﴾ وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا
بڑی زبردست | اور کہنے لگے | تم ہرگز نہ چھوڑنا | اپنے معبودوں کو | اور نہ چھوڑنا | وَدّ کو اور نہ | سُواع کو
چال چلی۔ اور انہوں نے (ایک دوسرے سے) کہا کہ اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا اور ترک نہ کر ودّ کو اور نہ سواع کو

وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ﴿۲۳﴾ وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا وَلَا تَزِدِ
اور نہ یغوث | اور یعوق | اور نسر کو | اور بیشک گمراہ کر دیا انہوں نے | بہتوں کو | اور | تو نہ بڑھا
اور نہ یغوث اور یعوق اور نسر کو۔ اور انہوں نے بہتوں کو گمراہ کیا ہے (اے اللہ) تُو بھی (اب ایسے)

الظَّالِمِينَ إِلَّا ضَلَالًا ﴿۲۴﴾ مِّمَّا خَطِيئَاتِهِمْ أُغْرِقُوا فَأُدْخِلُوا نَارًا
ان ظالم لوگوں کو | مگر | گمراہی میں | وہ اپنے جرموں کی وجہ سے | غرق کر دیئے گئے | پھر وہ داخل کئے گئے | دوزخ میں
ظالموں کی گمراہی اور بڑھا دے (کہ یہ ہلاک ہو جائیں)۔ (چنانچہ) اپنی غلط کاریوں کی وجہ سے ان کو غرق کر دیا گیا پھر دوزخ میں داخل

فَلَمْ يَجِدُوا لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ أَنصَارًا ﴿۲۵﴾ وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ
پس نہ پایا انہوں نے | اپنے لئے | سوائے اللہ کے | کوئی مددگار | اور کہا | نوحؑ نے | اے میرے ربّ!
کیا گیا تو انہوں نے (دنیا و آخرت میں) اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو اپنا مددگار نہ پایا۔ اور نوحؑ نے دُعا کی اے میرے ربّ!

لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ﴿۲۶﴾ إِنَّكَ إِن تَذَرْهُمْ
نہ چھوڑ | زمین پر | کافروں میں سے | کوئی بسنے والا | اور بلاشبہ تُو | اگر اُن کو چھوڑ دے گا
(اب) روئے زمین پر کسی کافر کو بستا ہوا نہ چھوڑ۔ اگر تو نے ان کو چھوڑ دیا تو یہ تیرے

يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۷﴾ رَّبِّ
تو وہ گمراہ کر دیں گے | تیرے بندوں کو | اور وہ نہیں جنیں گے | مگر | نافرمان | سخت کافر ہی | اے میرے ربّ!
بندوں کو بہکاتے ہی رہیں گے اور ان کی اولاد بھی نافرمان اور کافر ہوگی۔ اے میرے ربّ!

اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا
بخش دے | مجھے اور میرے ماں باپ کو | اور اس کو | جو داخل ہو جائے | میرے گھر میں | ایماندار ہو کر
مجھے بخش دے اور میرے والدین کو (بھی) اور (ان کو بھی) جو میرے گھر میں ایمان کے ساتھ داخل ہوئے

وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ﴿۲۸﴾
اور ایماندار مردوں | اور عورتوں کو | اور نہ زیادہ کر | ظالموں کے لئے | مگر بربادی
اور تمام مومنین اور مومنات کو بھی (بخش دے) اور کافروں کی تباہی کو اور بڑھا دے۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۰) تا کہ تم اس کے کھلے راستوں پر چلو پھرو۔

(۲۱) پھر حضرت نوحؑ نے کہا اے میرے رب! بیشک میری قوم نے میری نافرمانی کی اور اپنے ان کافر امیروں اور سرداروں کی بات مانی جن کو اپنے مال واولاد سے دونوں جہان میں نقصان ہی نقصان نصیب ہوا۔

(۲۲) اور انہوں نے دین کے خلاف بڑی چال چلی تھی کہ لوگوں کو حضرت نوحؑ کو اذیت دینے پر ابھارا اور دین حق سے روکا۔

(۲۳) اور ان سے کہنے لگے کہ تم حضرت نوحؑ کے کہنے سے اپنے معبودوں کی عام طور پر اور خاص طور پر بڑے بڑے بتوں وَد (مرد کی صورت) اور سُواع (عورت کی صورت) اور یغوث (بصورت شیر) اور یعوق (گھوڑے کی صورت) اور نسر (بصورت گدھ) کی عبادت نہ چھوڑ نا۔

(۲۴) اور انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کردیا اور کہا اے اللہ تو ان ظالموں کی گمراہی اور بڑھادے تا کہ یہ پوری سزا پائیں۔

(۲۵) چنانچہ کفر وشرک وتکذیب حق وغیرہ گناہوں کی وجہ سے وہ سب کے سب طوفان میں غرق ہوکر دوزخ میں داخل کردیئے گئے اور انہیں اللہ کے سوا اپنے لئے کوئی مددگار نہ ملا کہ عذاب سے بچائے۔

(۲۶) اور آخر ان کی نافرمانی سے تنگ آکر حضرت نوحؑ نے دعا کی اے اللہ! کوئی کافر زمین پر زندہ نہ چھوڑ۔

(۲۷) کچھ شک نہیں کہ اگر تو ان کو زندہ رہنے دے گا تو وہ اللہ کے بندوں کو دین حق سے گمراہ کریں گے اور ان کی اولاد بھی ان میں رہنے کے باعث سخت نافرمان اور منکر ہوگی۔

(۲۸) اے میرے پروردگار! مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور جو میرے مکان میں ایمان لاکر داخل ہوجائے اور قیامت تک آنے والے تمام ایماندار مردوں اور عورتوں کو بخش دے اور ظالم کفار کو تو بس ہلاک اور برباد ہی کردے۔

افعال: تَسْلُکُوْا: تم چلو پھرو (مضارع)۔ عَصَوْنِیْ: انہوں نے میری نافرمانی کی (ماضی)۔ اَضَلُّوْا: انہوں نے گمراہ کیا، بہکایا (ماضی)۔ تَزِدِ: تو زیادہ کر (مضارع)۔ اُغْرِقُوْا: وہ ڈبوئے گئے، غرق کئے گئے (ماضی)۔

اسماء: فَاجِرًا: دین کا پردہ پھاڑنے والا، علانیہ گناہ کرنے والا (اسم فاعل)۔ تَبَارًا: ہلاکت، ہلاک کرنا، برباد کرنا (مصدر)۔

سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ جن مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اٹھائیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا

کہہ دیجئے | کہ وحی کیا گیا | میری طرف | کہ اسے سنا | ایک گروہ نے | جنوں میں سے | پس وہ کہنے لگے | بیشک ہم نے سنا

(اے رسول) آپ فرمادیجئے کہ میرے پاس وحی آئی ہے کہ جنوں کے ایک گروہ نے (میرے قرآن کے پڑھنے کو) کان لگا کر سنا پھر

قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝١ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ

قرآن | عجیب | جو راہنمائی کرتا ہے | ہدایت کی طرف | تو ہم ایمان لائے | اس پر | اور ہم ہرگز شریک نہ ٹھہرائیں گے

انہوں نے (اپنے لوگوں سے) کہا کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے۔ جو راہِ ہدایت دکھاتا ہے۔ پس ہم تو اس پر ایمان لے آئے اور ہم

بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۝٢ وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً

اپنے رب کے ساتھ | کسی کو | اور یہ کہ بلند ہے | شان | ہمارے رب کی | اس نے نہیں بنایا | بیوی

(اب) اپنے رب کا کسی کو شریک نہ بنائیں گے۔ اور یہ کہ ہمارا رب بڑی اونچی شان والا ہے نہ اس نے کسی کو اپنی بیوی بنایا

وَّلَا وَلَدًا ۝٣ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۝٤

اور نہ اولاد | اور یہ کہ | کہا کرتا تھا | ہم میں سے بے وقوف | اللہ پر | حد سے بڑھی ہوئی باتیں

اور نہ کسی کو بیٹا۔ اور یہ کہ ہم میں سے جو بے وقوف ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے متعلق بے بنیاد باتیں کہا کرتے تھے۔

وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝٥ وَّاَنَّهٗ

اور ہم نے گمان کیا تھا | کہ ہرگز نہ بولیں گے | انسان | اور جن | اللہ پر | جھوٹ | اور یہ کہ

اور ہم تو اس خیال میں تھے کہ انسان اور جن اللہ تعالیٰ پر (کسی طرح کا) بہتان نہ باندھیں گے۔ اور یہ کہ انسانوں

كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ

کچھ لوگ تھے | انسانوں میں سے | جو پناہ لیتے تھے | لوگوں سے | جنات کے | تو انہوں نے بڑھا دی ان کی

میں بہت سے لوگ بعض جنوں کی پناہ لینے لگے تھے اس طرح ان لوگوں نے انہیں اور بھی زیادہ

رَهَقًا ۝٦ وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ

سرکشی | اور یہ کہ وہ (بھی) | (ایسا) خیال کرتے تھے | جیسا | کہ تم خیال کرتے ہو | کہ | ہرگز دوبارہ نہ اٹھائے گا

مغرور بنا دیا۔ اور جس طرح تم خیال کیا کرتے ہو انہوں نے بھی خیال کر رکھا تھا کہ اللہ تعالیٰ کسی کو دوبارہ زندہ

اللّٰهُ اَحَدًا ۝٧ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاۗءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا

اللہ | کسی کو | اور یہ کہ ہم نے | چھوا | آسمان کو | تو ہم نے پایا اس کو | بھرا ہوا | سخت پہریداروں

نہیں کرے گا۔ اور یہ کہ ہم نے آسمان میں گھوم کر دیکھا تو اس کو ہم نے سخت پہروں اور شعلوں سے

وَّشُهُبًا ۝٨ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۭ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ

اور شعلوں سے | اور یہ کہ ہم | بیٹھا کرتے تھے | اس کے | ٹھکانوں میں | سننے کے لئے | پس جو کوئی | سنتا ہے

بھرا ہوا پایا۔ حالانکہ پہلے ہم وہاں بہت سے مقامات میں (باتیں) سننے کے لئے جا بیٹھا کرتے تھے۔ لیکن اب جو کوئی سننا چاہے

سورۂ جن

اس سورۃ میں چونکہ جنوں کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) کہہ دیجئے کہ اللہ نے وحی کے ذریعے مجھے اطلاع دی ہے کہ **نصیبین** کے علاقے کے جنوں کی ایک جماعت (نو یا سات) نے مکہ کے قریب وادیٔ نخلہ میں جبکہ عکاظ کی طرف جاتے ہوئے وہاں آپؐ صبح کی نماز میں قرآن پڑھ رہے تھے آپؐ کی زبان سے قرآن سنا تو اپنی قوم خبات کی طرف واپس جا کر کہنے لگے کہ ہم نے تو ایسا قرآن سنا ہے جو اپنے حسنِ اعلیٰ مضامین بیان کرنے میں ایک عجیب کلام ہے۔

(۲) جو نیکی کے راستہ (توحید) کی طرف رہنمائی کرتا ہے سو ہم اس پر ایمان لے آئے اور آئندہ اپنے رب کے ساتھ کسی مخلوق کو شریک نہ ٹھہرائیں گے۔

(۳) اور ہم اس بات پر بھی ایمان لائے کہ ہمارے پروردگار کی شان بلند ہے۔ نہ اس کی بیوی ہے نہ بیٹا' جیسا کہ کفار کہتے ہیں۔

(۴) اور کہ ہم میں سے جاہل جن اللہ سے متعلق کفریہ کلمات کہا کرتے تھے۔

(۵) اور ہمارا خیال تھا کہ بعض جن اور انسان جو اللہ کی بیوی اور اس کی اولاد بتاتے ہیں شاید صحیح کہتے ہیں۔ جھوٹ نہیں بول سکتے۔

(۶) اور بعض انسان بعض جنوں کی پناہ لیتے تھے۔ جس سے جنوں کی نافرمانی میں اور بھی اضافہ ہوگیا تھا۔ (مثلاً عرب دورِ جاہلیت میں جب سفر میں کسی خطرناک مقام پر اترتے تو کہا کرتے **اَعُوۡذُ بِسَیِّدِ ھٰذَا الۡوَادِیۡ** یعنی اس وادی کے رئیس جن کی پناہ پکڑتا ہوں)۔

(۷) اور آدمی بھی ایسا ہی خیال رکھتے تھے جیسا کہ تم سب جن رکھتے ہو کہ مرنے کے بعد اللہ کسی کو دوبارہ زندہ کر کے نہیں اٹھائے گا۔

(۸) اور ہم نے آسمان پر پہنچنا چاہا تو اسے سخت پہرہ دار فرشتوں اور جلا ڈالنے والے ستاروں سے بھرا ہوا پایا۔

افعال: اِسۡتَمَعَ: اس نے سن لیا (ماضی)۔ زَادُوۡھُمۡ: انہوں نے ان کو زیادہ دیا۔ لَمَسۡنَا: ہم نے ٹٹولا' قصد کیا (ماضی)۔ مُلِئَتۡ: بھر دیا گیا ہے (ماضی)۔

اسماء: حَرَسًا: پاسبان' چوکیدار۔ شُھُبًا: انگارے۔

الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۝۹ وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ

اب | وہ پاتا ہے اپنے لئے | ایک شعلہ | تاک میں | اور یہ کہ ہم | نہیں جانتے | کیا بُرائی کا | ارادہ کیا گیا ہے

تو وہ اپنے لئے ایک شعلہ تاک میں پائے گا۔ اور ہم نہیں جانتے کہ زمین پر رہنے والوں کے لئے

بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۝۱۰ وَّاَنَّا مِنَّا

ان کے ساتھ | جو زمین میں ہیں | یا ارادہ کیا ہے | اُن سے | ان کے ربّ نے | ہدایت کا | اور یہ کہ ہم میں سے

کوئی نقصان پہنچانا مقصود ہے یا اُن کا ربّ ان کو راہِ ہدایت پر لانا چاہتا ہے۔ اور یہ کہ ہم میں بعض

الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ۭ كُنَّا طَرَاۗىِٕقَ قِدَدًا ۝۱۱ وَّاَنَّا

(کچھ) نیک لوگ ہیں | اور ہم میں سے | (کچھ) اس کے علاوہ ہیں | ہم تھے | مختلف طریقوں پر | اور یہ کہ ہم نے

نیک ہیں اور بعض کچھ اور طرح کے ہیں۔ (اور) ہم بھی مختلف طریقوں پر تھے۔ اور (اب) ہمیں

ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۝۱۲

گمان کیا ہے | کہ ہم ہرگز عاجز نہ کرسکیں گے | اللہ کو | زمین میں | اور ہم اس کو ہرگز عاجز نہ کرسکیں گے | بھاگ کر

یقین ہے کہ ہم نہ تو زمین میں اللہ تعالیٰ کو ہرا سکتے ہیں اور نہ بھاگ کر اس کو عاجز کر سکتے ہیں۔

وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ ۭ فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ

اور یہ کہ | جب | ہم نے سن لی | ہدایت کی بات | تو ہم ایمان لے آئے | اُس پر | پس جو | ایمان لائے گا | اپنے ربّ پر

اور یہ کہ جب ہم نے ہدایت کی بات سن لی تو ہم اس پر ایمان لے آئے پس جو کوئی اپنے ربّ پر ایمان لے آئے گا

فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ۝۱۳ وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا

تو نہ وہ ڈرے گا | نقصان سے | اور نہ ظلم سے | اور یہ کہ بعض ہم میں سے | فرمانبردار ہیں | اور بعض ہم میں سے

تو اس کو نہ کسی نقصان کا ڈر ہوگا اور نہ کسی زیادتی کا۔ اور یہ کہ ہم میں سے بعض بے انصاف

الْقٰسِطُوْنَ ۭ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰۗىِٕكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۝۱۴ وَاَمَّا

ظالم ہیں | پس جو کوئی | فرمانبردار ہوگیا | تو ایسے لوگوں نے | ڈھونڈ لیا | سیدھا راستہ | اور وہ جو

(اور نافرمان)۔ پس جو فرمانبردار ہو گئے تو انہوں نے سیدھی راہ ڈھونڈھ نکالی۔ اور جو ظلم

الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۝۱۵ وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَي الطَّرِيْقَةِ

ظالم ہیں | سو وہ | دوزخ کا | ایندھن ہوں گے | اور یہ کہ | اگر | وہ قائم رہتے | سیدھے راستہ پر

کرنے والے ہیں وہ دوزخ کا ایندھن ہوں گے۔ اور (اے پیغمبر آپ پر) یہ (وحی کی جاتی ہے) کہ اگر یہ لوگ سیدھے راستہ پر رہیں گے

لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّاۗءً غَدَقًا ۝۱۶ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۭ وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ

(تو) البتہ ہم انہیں پلاتے | پانی وافر | تاکہ ہم انہیں آزمائیں | اس میں | اور جو کوئی منہ موڑے گا | ذکر سے

تو ہم ان کو بافراط پانی سے سیراب کریں گے۔ تاکہ اس (نعمتِ رزق) سے ہم ان کی آزمائش کریں۔ اور جو کوئی اپنے ربّ کی یاد سے

رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۝۱۷ وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا

اپنے ربّ کے وہ اسے داخل کرے گا | عذاب میں | سخت | اور یہ کہ | مسجدیں ہیں | اللہ کے لئے | تو تم نہ پکارو

روگردانی کرے گا تو اس کو وہ سخت عذاب میں داخل کرے گا۔ اور مسجدیں تو اللہ تعالیٰ ہی (کی عبادت) کے لئے ہیں۔ پس تم اللہ تعالیٰ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹) اور اس سے پہلے ہم آسمانی خبریں سننے کے لئے کچھ ٹھکانوں پر بیٹھا کرتے تھے مگر جو کوئی اب آسمانی کلام سننا چاہتا ہے تو ایک آگ سے بھرے ہوئے ٹوٹنے والے ستارے کو اپنی تاک میں لگا ہوا پاتا ہے۔

(۱۰) اور ہمیں اس کا کچھ علم نہیں کہ ہمارے آسمانی باتیں سننے کے معاملے کو بند کر دینے سے' اللہ اہل زمین کو عذاب دینا چاہتا ہے یا انہیں سیدھے راستے پر لانا چاہتا ہے۔

(۱۱) اور بعض جن ہم میں نیک ہیں اور بعض برے ہیں اور اس سے پہلے ہم مختلف مذاہب پر تھے۔

(۱۲) اور یہ بھی ہم نے یقین کر لیا ہے کہ ہم اللہ کو عذاب دینے سے کسی طرح عاجز نہیں کر سکتے نہ زمین میں چھپ کر اور نہ کہیں بھاگ کر۔

(۱۳) اور یہ بھی کہ جب ہم جنات نے ہدایت کی بات (قرآن) رسول اللہ سے سن لی' تو ہم اس کے خدا کا کلام ہونے پر ایمان لے آئے۔ پس جو کوئی اللہ پر خلوص دل سے ایمان لے آیا تو اسے نہ تو ثواب میں کمی کا اندیشہ ہوگا نہ بے جا رسوائی کا۔

(۱۴) اور ہم جنات میں سے فرمانبردار بھی ہیں اور بے انصاف بھی۔ پس جو کوئی فرمانبردار ہے سو ایسے لوگوں نے سیدھا راستہ تلاش کر لیا۔

(۱۵) لیکن جو لوگ ظالم اور مشرک ہیں' سو وہ دوزخ کا ایندھن ہوں گے۔

(۱۶) اور اگر وہ ظالم اللہ کے سیدھے راستے اسلام پر قائم رہتے تو ہم (اللہ تعالیٰ) ان کو بہت زیادہ پانی سے سیراب کر کے ان کی روزی فراخ کر دیتے۔ مفسر مقاتلؒ فرماتے ہیں: یہ آیت قریش کے بارے میں اس وقت نازل ہوئی جب سات سال تک ان پر بارش بند کر دی گئی تھی اور وہ قحط کا شکار تھے۔

(۱۷) تاکہ ہم ان کو آزمائیں کہ کون ان میں سے اس نعمت کا شکر اور کون اس کی ناشکری کرتا ہے اور جو کوئی اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کر کے اس کے ذکر و عبادت سے منہ موڑے گا اللہ اس کو آخرت میں سخت عذاب دے گا۔

افعال: نَقْعُدُ: ہم بیٹھتے (مضارع)۔ اُرِیْدَ: ارادہ کیا گیا (ماضی)۔ ظَنَنَّآ: ہم نے گمان کیا (ماضی)۔ تَحَرَّوْا: انہوں نے قصد کیا (ماضی)۔ یَسْلُکْهُ: وہ اس کو داخل کرے گا (مضارع)۔

اسماء: رَصَدًا: گھات' چوکیدار' نگہبان۔ مَقٰعِدَ: بیٹھنے کی جگہ' گھات لگانے کا مقام۔ طَرَآئِقَ: راہیں' طریقے' آسمان کے طبقے۔ قِدَدًا: مختلف راہ و روش اور جدا جدا ارادے رکھنے والے گروہ۔ هَرَبًا: بھاگ کر۔ بَخْسٍ: ناقص' ظلم سے کسی شے کو گھٹانا۔ رَهَقًا: سرکشی' تکبر' ستم' زیادتی۔ صَعَدًا: سخت شاق جو معذب کے اوپر چھا جائے۔

مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿۱۸﴾ وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا

اللہ کے ساتھ | کسی کو | اور یہ کہ | جب | کھڑا ہوا | بندہ اللہ کا | کہ اس کو پکارے | تو قریب تھا

کے ساتھ کسی اور کی بندگی نہ کرو۔ اور جب اللہ تعالیٰ کا بندہ (محمدؐ) عبادت کے لئے کھڑا ہوا

يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ﴿۱۹﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ

کہ وہ (جنات) ہو جائیں | اُس پر | اکٹھے (حلقہ بنا کر) | کہہ دیجئے | کہ میں تو پکارتا ہوں اپنے رب کو | اور میں شریک نہیں ٹھہراتا

تو یہ جنات اس کے گرد (قرآن سننے کے لئے) گویا لپٹنے لگے۔ آپؐ فرما دیجئے کہ میں تو اپنے رب ہی کی عبادت کرتا ہوں اور کسی کو اس کا

اَحَدًا ﴿۲۰﴾ قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ﴿۲۱﴾

اس کا کسی کو | کہہ دیجئے | کہ بیشک میں | اختیار نہیں رکھتا | تمہارے لئے | کسی نقصان کا | اور نہ کسی بھلائی کا

شریک نہیں بناتا۔ آپؐ فرما دیں کہ میرے اختیار میں نہ تم کو نقصان پہنچانا ہے نہ ہدایت دینا ہے۔

قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ

کہہ دیجئے بیشک مجھے | ہرگز نہ بچا سکے گا | اللہ سے | کوئی بھی | اور نہ میں پاؤں گا | اس کے سوا

آپؐ (یہ بھی) فرما دیجئے کہ مجھے کوئی اللہ تعالیٰ سے نہیں بچا سکتا۔ اور نہ میں اس کے سوا کہیں پناہ

مُلْتَحَدًا ﴿۲۲﴾ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ

کوئی پناہ کی جگہ | سوائے پہنچا دینے کے | اللہ کا حکم | اور اس کے پیغامات | اور جو کوئی | نافرمانی کرے گا | اللہ

پا سکتا ہوں۔ البتہ میرا کام اللہ تعالیٰ کے احکام اور اس کے پیغاموں کا پہنچا دینا ہے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ

وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ﴿۲۳﴾ حَتّٰٓى

اور اس کے رسول کی | تو بیشک اس کے لئے | آگ ہے دوزخ کی | وہ ہمیشہ رہیں گے | اس میں | ابدی طور پر | یہاں تک کہ

اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا تو اس کے لئے جہنم کی آگ ہے جس میں یہ ہمیشہ ہمیشہ رہا کریں گے۔ یہاں تک کہ

اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ

جب | وہ دیکھیں گے وہ (عذاب) | جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے | تو وہ عنقریب جان لیں گے | کہ کس کے | کمزور ہیں

جب وہ اس (عذاب) کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ ہے تو اس وقت وہ جان لیں گے کہ کس کے ساتھی

نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ﴿۲۴﴾ قُلْ اِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ

مددگار | اور کم ہیں | شمار میں؟ | کہہ دیجئے | میں نہیں جانتا | کہ کیا قریب ہے | وہ جس کا | تم سے وعدہ کیا جاتا ہے

کمزور اور گنتی میں تھوڑے ہیں۔ آپؐ فرما دیجئے کہ میں نہیں جانتا کہ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ (دن) قریب ہی ہے

اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْٓ اَمَدًا ﴿۲۵﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ

یا | کر دے گا | اس کے لئے | میرا رب | ایک مدت مقرر | (جو) جاننے والا ہے | غیب کا | پس وہ نہیں آگاہ کرتا

یا میرے رب نے اس کے لئے کوئی مدت دراز کر رکھی ہے۔ (اللہ تعالیٰ) عالم الغیب ہے پس وہ اپنے (علم) غیب کو

عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ

اپنے غیب پر | کسی کو | مگر جسے | وہ پسند کرے | رسولوں میں سے | تو بیشک وہ | چلاتا ہے

کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔ ہاں مگر اپنے کسی پسندیدہ رسول کو (مطلع کرتا ہے) تو اس کے آگے اور اس کے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۸) اور مسجدیں صرف اللہ کی عبادت کے لئے ہوتی ہیں' پس ان میں اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو۔

(۱۹) اور جب اللہ کا بندہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) خدا کی عبادت (نماز) اور اس میں قرآن کی تلاوت کے لئے کھڑا ہوتو کفار عبادت کے اس طریقے کو عجیب سمجھ کر آپؐ پر ٹوٹ پڑتے ہیں اور مومنین شوق و رغبت سے آپؐ کے پاس جمع ہونے لگتے ہیں۔

(۲۰) کہہ دیجئے کہ میں تو صرف اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا۔

(۲۱) کہہ دیجئے کہ میں بذات خود تمہیں نہ نقصان پہنچا سکتا ہوں' نہ کوئی نفع۔

(۲۲) کہہ دیجئے کہ اگر میں بھی اللہ کی نافرمانی کروں تو کوئی مجھے اس کے عذاب سے نہیں بچا سکتا اور نہ اس کے سوا مجھے کہیں پناہ مل سکتی ہے۔

(۲۳) ہاں صرف یہ کر سکتا ہوں کہ اللہ کا حکم اور اس کے پیغامات' بغیر کسی کمی بیشی کے تم تک پہنچا دوں' اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اس کے لئے آخرت میں دوزخ کی آگ تیار ہے' وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(۲۴) یہاں تک کہ وہ اس عذاب کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا تو یقیناً جان لیں گے کہ کس کے مددگار کمزور اور شمار میں کم ہیں مومن کے یا کافر کے؟

(۲۵) کہہ دیجئے کہ میں یہ تو نہیں جانتا کہ وہ عذاب جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے قریب ہے یا اللہ اس کے لئے ایک لمبا عرصہ مقرر کر دے لیکن وہ آ کے رہے گا۔

(۲۶) وہ غیب کا جاننے والا ہے اپنے کسی غیب پر کسی کو باخبر نہیں کیا کرتا۔

افعال: قَامَ: کھڑا ہوا (ماضی)۔

اسماء: لِبَدًا: ٹھٹ کے ٹھٹ' ہجوم' بھیڑ۔ اَضْعَفُ: زیادہ کمزور۔

مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿٢٧﴾ لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ

اس کے آگے | اور اس کے پیچھے سے | محافظ (فرشتے) | تاکہ وہ معلوم کرلے | کہ انہوں نے پہنچادیئے | پیغامات

پیچھے محافظ (فرشتے) مقرر فرماتا ہے۔ تاکہ جان لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغامات

رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ﴿٢٨﴾

اپنے رب کے | اور اس نے احاطہ کررکھا ہے | اس کا جو ان کے پاس ہے | اور شمار کررکھی ہے اس نے | ہر چیز کی | گنتی

پہنچا دیئے ہیں اور ان کے سارے معاملات اس کے احاطہ علم میں ہیں اور اس نے ہر چیز کو گن رکھا ہے۔

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ مزمل مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | بیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ﴿١﴾ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٢﴾ نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ

اے کپڑوں میں لپٹے ہوئے (نبیؐ) | قیام کر | رات میں | مگر | تھوڑا سا حصہ | اس کا نصف | یا کم کرلے | اس میں سے

اے کپڑوں میں لپٹنے والے۔ (آپؐ) رات کو (نماز کے لئے) قیام کیا کیجئے سوائے تھوڑی رات کے۔ آدھی رات یا اس سے بھی کچھ

قَلِيْلًا ﴿٣﴾ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ﴿٤﴾ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ

تھوڑا سا حصہ | یا زیادہ کرلے | اس پر | اور پڑھ | قرآن | ٹھہر ٹھہر کر | بیشک ہم | ڈالیں گے | آپؐ پر

کم کر لیجئے۔ یا اس سے کچھ زیادہ، اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے رہئے۔ بیشک ہم آپؐ پر عنقریب ایک بھاری کلام

قَوْلًا ثَقِيْلًا ﴿٥﴾ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْـًٔا وَّاَقْوَمُ

ایک بات | بڑی بھاری | بیشک اٹھنا | رات کو | یہ | زیادہ | روندنے والا ہے (نفس کو) | اور زیادہ درست ہوتی ہے

(قرآن) نازل کریں گے۔ بیشک رات کا اٹھنا (نفس کو) سختی سے روندتا ہے اور جو بات منہ سے نکلتی ہے

قِيْلًا ﴿٦﴾ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ﴿٧﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ

(اس میں) بات | بیشک | آپؐ کو | دن میں (تو) | کام ہوتا ہے | دیر تک | اور یاد کر نام | اپنے رب کا

درست نکلتی ہے۔ بیشک آپؐ کو دن میں بہت مصروفیت رہتی ہے۔ اور آپؐ اپنے رب کے نام کا ذکر کرتے رہئے

وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ﴿٨﴾ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَاۤ اِلٰهَ

اور الگ ہوجا | اسی کی طرف | سب سے الگ ہوکر | وہ رب ہے | مشرق | اور مغرب کا | کوئی اور معبود نہیں

اور سب کو چھوڑ کر (سب سے الگ ہو کر) اسی کے ہو جایئے۔ وہ مشرق و مغرب کا رب ہے اس کے سوا کوئی

اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ﴿٩﴾ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا

اس کے سوا | پس بنالے اسی کو | کارساز | اور صبر کر | اس پر جو | وہ کہتے ہیں | اور انہیں چھوڑ دیں | چھوڑنا

معبود نہیں سو آپ اسی کو اپنا کارساز بنائیے۔ اور جو کچھ وہ لوگ کہتے ہیں اس پر آپؐ صبر کیا کریں اور اچھے انداز میں ان سے

جَمِيْلًا ﴿١٠﴾ وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ﴿١١﴾ اِنَّ

اچھی طرح | اور چھوڑ دے مجھے | اور جھٹلانے والے | خوشحال لوگوں کو | اور ان کو مہلت دے | تھوڑی | بیشک

الگ رہئے۔ اور ان جھٹلانے والوں کو جو دنیا کی نعمتوں سے مالا مال ہیں میرے حوالے کر دیجئے اور ان کو تھوڑی مہلت دے دیں۔ بیشک

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۷) مگر اپنے رسولوں میں سے جس کسی کو برگزیدہ کر لیتا ہے تو اس رسول کے آگے اور پیچھے اپنے نگران فرشتے بھیج دیتا ہے جو اس کو شیاطین اور ان کے وسوسوں سے محفوظ رکھتے ہیں اور صحیح علم وحی ان تک پہنچتا ہے۔

(۲۸) تاکہ اللہ ظاہر کر دے کہ ان رسولوں نے لوگوں تک اس کے پیغامات بلا کم و کاست پہنچا دیئے ہیں اور اس نے ان تمام کاموں کا احاطہ کر رکھا ہے جو رسولوں کے پاس ہیں اور ہر ایک چیز کی گنتی اس نے شمار کر رکھی ہے اور ایک ذرہ تک اس کے علم سے باہر نہیں۔

سورۂ مزمل

چونکہ اس سورۃ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مزمل (کپڑوں یا کمبل میں لپٹا ہوا) سے خطاب فرمایا ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔ مراد یہ کہ حضور کفار کی اسلام دشمنی کی وجہ سے گوشہ نشین رہنے لگے تھے جس کو کمبل میں لپٹنے سے تعبیر کیا گیا۔

(۱) پہلی وحی کے ابتداء میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑی تکلیف محسوس ہوئی تھی اور گھر جا کر فرمایا تھا زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ (مجھے کپڑے اُڑھا دو) چنانچہ ایک رات حضور اسی طرح کپڑوں میں لپٹے ہوئے تھے کہ جبرئیل علیہ السلام نے یہ پیغام سنایا اے کپڑوں میں لپٹے ہوئے ہمارے رسول!

(۲) نماز میں رات کے وقت قیام کیجئے صرف تھوڑا سا حصہ سو جایئے۔

(۳) آدھی رات قیام کیجئے یا اس سے کچھ کم کر دیجئے یعنی تہائی رات تک قیام کیجئے اور دو تہائی رات میں آرام کیجئے۔

(۴) یا آدھی رات پر کچھ زیادہ کر دیجئے مثلاً دو تہائی رات تک قیام کیجئے اور ایک تہائی آرام۔ آپ کو اختیار ہے اور قرآن آہستہ آہستہ مخارج و حرکات و سکنات و اوقاف کو مدنظر رکھ کر غور و تدبر کے ساتھ پڑھیے۔

(۵) بلاشبہ ہم آپ پر اپنا بھاری اور عظیم الشان کلام (قرآن) نازل کرنے والے ہیں آپ رات کو عبادت میں قیام کرنے اور اس میں ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھنے سے اس سے مانوس اور آئندہ نزول و قبول کے لئے تیار ہو جایئے۔

(۶) کچھ شک نہیں کہ رات کو عبادت میں قیام کرنا نفس کو سخت زیر کرنے والا ہے اور شور و غل نہ ہونے کی وجہ سے خشوع و خضوع بھی خوب ہوتا ہے۔

(۷) بیشک دن میں تو آپ کو تبلیغ دین اور دوسرے بھاری کاموں میں مصروفیت رہتی ہے اس لئے رات کے وقت عبادت میں لگ جایئے۔ (ف) شروع میں نماز تہجد فرض تھی۔

(۸) اور تسبیح و لا الہ الا اللہ کہنا اور اللہ اکبر کہنا اور نماز و تلاوۃ قرآن سے ہمیشہ خدا کا ذکر کیا کیجئے اور ہر چیز کو چھوڑ کر اسی کی عبادت میں لگ جایئے۔ یعنی مخلوق سے اپنے معاملات و تعلقات میں مشغولیت کے باوجود اللہ کی یاد اور تعلق کو سب تعلقات پر غالب رکھئے۔

(۹) وہی مشرق و مغرب کا مالک ہے سوا اس کے اور کوئی معبود نہیں پس اسی کو اپنا کارساز بنا لیجئے۔

(۱۰) اور مشرکین کی باتوں پر صبر کیجئے اور انہیں اچھے انداز میں چھوڑ دیجئے (بغیر انتقام لئے ان سے الگ رہئے)

(۱۱) اور حق کے جھٹلانے والے خوشحال لوگوں کو بس مجھ پر چھوڑ دیجئے اور کچھ عرصہ تک انہیں مہلت دیجئے۔

انعال: اَبْلَغُوْا: انہوں نے پہنچایا (ماضی)۔ قُمِ: کھڑا ہو جا، تیار ہو جا (امر)۔ رَتِّلِ: کھول کھول کر پڑھ، ٹھہر ٹھہر کر پڑھ (امر)۔ تَبَتَّلْ: تو اخلاص نیت اور عبادت میں سب سے منقطع ہو جا (امر)۔

اسماء: اَلْمُزَّمِّلُ: کپڑے میں لپٹنے والے (اسم فاعل)۔ تَرْتِیْلًا: آہستہ آہستہ واضح طور پر پڑھنا۔ نَاشِئَةَ: رات کو بیدار ہو کر اٹھ کھڑا ہونا۔ وَطْئًا: تکلیف، مشقت، دشواری مراد قرآن سن کر سمجھنا بہت دشوار ہے۔ هَجْرًا: بھاگ کر۔ النَّعْمَةِ: عیش و آسائش۔

لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ﴿۱۲﴾ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۳﴾

ہمارے پاس ہیں | بیڑیاں | اور بھڑکتی آگ | اور کھانا | گلے میں اٹکنے والا | اور عذاب | دردناک

ہمارے پاس (ان کے لئے) بیڑیاں ہیں اور آگ ہے۔ اور گلے میں پھنسنے والی غذا ہے اور دردناک عذاب ہے۔

يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ﴿۱۴﴾

جس دن لرزے گی | زمین | اور پہاڑ | اور ہو جائیں گے | پہاڑ | ریت کے تودے | ریزہ ریزہ

جس دن زمین اور پہاڑ کانپنے لگیں گے۔ اور پہاڑ ریت کے ٹیلوں کی مانند ہو جائیں گے۔

اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۥ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ

بیشک ہم نے بھیجا ہے | تمہاری طرف | ایک رسولؐ | گواہی دینے والا | تم پر | جیسا کہ | ہم نے بھیجا تھا

بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک رسولؐ بھیجا ہے جو (قیامت کے دن) تم پر گواہی دے گا جیسے ہم نے فرعون کی طرف

اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾ فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا

فرعون کی طرف | ایک رسول | پس نافرمانی کی | فرعون نے | اُس رسول کی | تو ہم نے پکڑ لیا اُس کو | پکڑنا

(موسیٰؑ کو) رسول (بنا کر) بھیجا تھا۔ پس فرعون نے اس رسولؐ کی نافرمانی کی تو ہم نے اس کو بری طرح

وَّبِيْلًا ﴿۱۶﴾ فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ

سخت | پس کس طرح | تم بچو گے | اگر | تم نے بھی انکار کیا | اُس دن | جو کر دے گا | لڑکوں کو

پکڑ لیا۔ پھر اگر تم بھی انکار کرتے رہو گے تو اس دن سے کیسے بچو گے، جو بچوں کو بوڑھا

شِيْبًا ﴿۱۷﴾ ۨالسَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ۭ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ﴿۱۸﴾ اِنَّ هٰذِهٖ

بوڑھا | آسمان | پھٹ جائے گا جس سے | اس کا وعدہ ہے | پورا ہو کر رہنے والا | بیشک | یہ (قرآن)

کر ڈالے گا۔ (اور) جس (دن کی دہشت) سے آسمان پھٹ جائے گا (یاد رکھو کہ) اللہ کا وعدہ (پورا) ہو کر رہے گا۔ بیشک یہ (قرآن)

تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۱۹﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ

نصیحت ہے | پس جو کوئی | چاہے | بنالے اپنے ربّ کی طرف | راستہ | بیشک آپ کا ربّ | جانتا ہے

نصیحت ہے پس (اب) جو کوئی چاہے اپنے ربّ کی طرف (ہدایت کا) راستہ اختیار کرے۔ بیشک آپ کا ربّ جانتا ہے

اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ

کہ آپ اُٹھتے ہیں | قریب | دو تہائی | رات | اور آدھی رات | اور ایک تہائی | اور ایک گروہ

کہ آپؐ اور آپ کے ساتھیوں میں سے کچھ لوگ، دو تہائی رات کے قریب اور (کبھی) آدھی رات اور کبھی ایک تہائی

مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ۭ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۭ عَلِمَ اَنْ لَّنْ

اُن میں سے (بھی) | جو آپؐ کے ساتھ ہیں | اور اللہ ہی | اندازہ کرتا ہے | رات | اور دن کا | اس نے جانا | کہ ہرگز نہیں

رات (نماز میں) کھڑے رہتے ہو اور اللہ تعالیٰ کو رات اور دن کا (صحیح) اندازہ ہے وہ جانتا ہے کہ تم ہرگز نباہ

تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ۭ عَلِمَ

نباہ سکتے تم اس کو | تو اس نے رحم کیا | تم پر | پس پڑھو | جتنا | آسان ہو | قرآن میں سے | اُس نے جانا

نہ سکو گے اس لئے اس نے تم پر مہربانی فرمائی پس جتنا آسانی سے ہو سکے قرآن پڑھ لیا کرو۔ اللہ کو علم ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۲) بیشک ان کفار کے لئے آخرت میں ہمارے پاس بھاری بیڑیاں اور عذاب دوزخ تیار ہے۔

(۱۳) اور حلق میں اٹکنے والا کانٹے دار کھانا اور عذاب دردناک تیار ہے۔

(۱۴) جس دن زمین لرزے گی اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ریت کے پھسلنے والے تودے ہو جائیں گے۔

(۱۵) اے اہل مکہ! ہم نے تمہاری طرف اپنا ایک رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) بھیج دیا ہے جو قیامت کے روز تمہارے کفر وانکار کی شہادت دے گا جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف حضرت موسیٰؑ کو رسول بنا کر بھیجا تھا۔

(۱۶) پھر فرعون نے حضرت موسیٰؑ کی نافرمانی کی تو ہم نے اسے بڑی سختی سے پکڑا کہ لشکر سمیت بحیرۂ قلزم میں بری طرح سے غرق کر دیا۔

(۱۷) پس اگر تم نے بھی ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور دین حق کا انکار کیا تو قیامت کے روز عذاب دوزخ سے کیسے بچو گے؟ جو اپنی مصیبتوں کی سختی اور ہولناکی کی وجہ سے لڑکوں کو بڈھا کر دے گا۔

(۱۸) آسمان پھٹ جائے گا اور اللہ کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔

(۱۹) بلاشبہ یہ قرآن تو ایک یاددہانی ہے پس جو کوئی چاہے اس سے نصیحت حاصل کر کے اپنے رب کی طرف راستہ اختیار کر لے۔

افعال: اَخَذْنٰهُ: ہم نے اس کو پکڑا۔

اسماء: شِيْبًا: بوڑھے۔

اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ

کہ ہوں گے | تم میں سے | کچھ بیمار | اور کچھ اور لوگ بھی | جو چلیں گے | زمین میں

کہ تم میں بعض بیمار (بھی) ہوں گے اور بعض لوگ اللہ تعالیٰ کے فضل (یعنی رزق) کو تلاش

يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ

تلاش کرتے ہوئے | فضل | اللہ کا | اور (کچھ) اور (لوگ) ہوں گے | جو جہاد کریں گے | راستہ میں

کرنے کے لئے زمین میں سفر کریں گے اور بعض اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑیں گے۔ تو جتنا

اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ

اللہ کے | پس پڑھو | جتنا | آسان ہو اس میں سے | اور قائم کرو نماز | اور ادا کرو | زکوٰۃ

آسانی سے ہو سکے اس (قرآن) میں سے پڑھ لیا کرو۔ اور نماز پڑھو اور زکوٰۃ ادا کرو

وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ۭ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ

اور قرض دو | اللہ کو | قرض | اچھا | اور جو کچھ | تم آگے بھیجو گے | اپنے لئے | نیکی میں سے

اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خوشدلی سے خرچ کرو۔ اور جو نیکی بھی تم اپنے لئے آگے بھیجو گے

تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّ اَعْظَمَ اَجْرًا ۭ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ

تم اس کو پاؤ گے | اللہ کے ہاں | وہی | بہتر | اور | بڑھ کر ہے | ثواب میں | اور مغفرت مانگو | اللہ سے

اسے تم اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر اور اجر کے اعتبار سے بڑھا ہوا پاؤ گے۔ اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہو۔

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۲۰ ۧ

بیشک | اللہ | بڑا بخشنے والا | نہایت رحم والا ہے

بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ مدثر مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | چھپن آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝۱ قُمْ فَاَنْذِرْ ۝۲ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝۳ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝۴

اے کپڑوں میں لپٹے ہوئے (نبیؐ) | اُٹھیے | پھر ڈرایئے | اور اپنے رب کی | بڑائی بیان کیجئے | اور اپنے کپڑوں کو | پاک رکھئے

اے کپڑے میں لپٹنے والے (رسولؐ!) اُٹھیے اور لوگوں کو خوف دلا یئے۔ اور اپنے رب کی بڑائی بیان فرمایئے۔ اور اپنا لباس پاک رکھئے

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝۵ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۝۶ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝۷ ۭ

اور گندگی سے | الگ رہئے | اور احسان نہ کیجئے | زیادہ لینے کی غرض سے | اور | اپنے رب کے لئے | صبر کرو

اور نجاست سے دور رہئے۔ اور کسی پر (اس نیت سے) احسان نہ کیجئے کہ اس کے بدلے زیادہ کے طالب ہوں اور اپنے رب کیلئے صبر کیجئے۔

فَاِذَا نُقِرَ فِى النَّاقُوْرِ ۝۸ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ۝۹ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ

پھر جب | پھونکا جائے گا | صور میں | تو وہ | اس دن | دن ہوگا | بڑا مشکل | کافروں پر

پھر جب صور پھونکا جائے گا۔ تو وہ دن (یعنی روزِ قیامت) بڑا ہی سخت دن ہوگا۔ کافروں کے لئے ہرگز

آیت نمبر　　　آسان تفسیر

(۲۰) بیشک اللہ ہی جانتا ہے کہ آپؐ دو تہائی اور نصف اور ایک تہائی رات کے قریب نماز تہجد میں قیام کرتے ہیں اور ایک جماعت مسلمانوں کی بھی آپؐ کے ساتھ قیام کرتی ہے اور اللہ ہی رات و دن کا اندازہ مقرر کرتا ہے کہ کبھی رات کو بڑھا دیتا ہے اور کبھی دن کو اس کو معلوم ہے کہ تم صحیح اندازہ لگا کر قیام نہیں کر سکتے چنانچہ بعض صحابہ رات بھر نہ سوتے تھے۔ سو اب اس نے تم پر رحم کر کے تہجد کی فرضیت اٹھا دی۔ پس جس قدر ہو سکے نماز تہجد میں قرآن پڑھ لیا کرو نہ تہجد فرض ہے نہ اس میں تلاوۃ اور وقت کی کوئی مقدار لازمی ہے۔ کیونکہ اللہ کو علم ہے کہ تم میں سے کچھ بیمار بھی ہوں گے اور کچھ ایسے لوگ بھی ہوں گے جو روزی کی تلاش میں تجارت وغیرہ کے لئے سفر کریں گے اور کچھ لوگ اور ہوں گے جو خدا کی راہ میں جہاد پر جانے والے ہیں ان سب لوگوں کے لئے رات کے وقت قیام کرنا مشکل ہے سو اب جتنا ہو سکے نماز تہجد میں قرآن پڑھ لیا کرو اور فرض نماز قائم رکھو اور زکوۃ واجب ادا کرو اور محض اللہ کی خوشنودی کے لئے صدقہ و خیرات کرو اور جو نیک اعمال تم اپنے لئے آگے بھیجو گے اللہ کے یہاں تمہیں اس کا اجر ملے گا اور وہی بہتر اور ثواب میں بڑھ کر ہے اور اللہ سے معافی مانگو بے شک وہ بڑا بخشنے والا رحم والا ہے۔

سورۂ مدثر

مدثر لحاف اوڑھنے والا، مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں چونکہ اس سورت میں حضورؐ کو اس صفت سے خطاب فرمایا ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) ایک دفعہ حضورؐ غار حرا میں تھے آپؐ نے دیکھا کہ آسمان و زمین کے درمیان کرسی پر ایک فرشتہ بیٹھا ہوا آپؐ سے کہتا ہے کہ اے محمدؐ! بیشک تو اللہ کا رسول ہے آپؐ پر خوف طاری ہو گیا اور گھر جا کر حضرت خدیجۃ الکبریٰ سے کہا دَثِّرُوْنِیْ دَثِّرُوْنِیْ (مجھے لحاف اڑھا دو) انہوں نے حضورؐ پر لحاف ڈال دیا تو حضرت جبرئیل نے آ کر حضور کو یوں مخاطب فرمایا۔ اے لحاف میں لپٹے ہوئے۔

(۲) بڑے مستقل مزاجی سے بستر سے اٹھ کر اپنی قوم کو عذابِ الٰہی سے ڈرائیے۔

(۳) اور اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کیجئے۔

(۴) اور اپنے کپڑوں کو ہمیشہ کی طرح پاک صاف رکھئے۔

(۵) اور جسمانی اور روحانی اور اخلاقی گندگی اور میل کچیل سے الگ رہئے۔

(۶) اور کسی کے ساتھ احسان اس امید پر نہ کیجئے کہ بدلہ میں اور زیادہ ملے گا۔ محض اللہ کی رضامندی کیلئے احسان کیا کیجئے۔

(۷) اور اللہ کے احکام اور تبلیغ کے سلسلے میں ہر قسم کی تکلیف پر خدا کی رضا کے لئے صبر کیجئے۔

(۸) پس جب قیامت کا صور پھونکا جائے گا۔

(۹) تو وہ دن سخت مصیبت کا دن ہوگا۔

افعال: اِقْرَءُوْا: تم پڑھو تم پڑھ لیا کرو (امر)۔ تَیَسَّرَ: وہ آسان ہوا وہ میسر ہوا (ماضی)۔ اَقْرِضُوْا: تم قرض دو (امر)۔ اَهْجُرْ: تو دور رہ تو چھوڑ دے (امر)۔ تَمْنُنْ: تو احسان کرے (مضارع)۔ تَسْتَكْثِرُ: تو زیادہ چاہے (مضارع)۔ نُقِرَ: جب پھونکا جائے گا (ماضی مجہول)۔

اسماء: ثِيَابَكَ: تیرے کپڑے۔ رُجْزَ: پلیدی گناہ عذاب۔ عَسِيْرٌ: سخت مشکل بھاری۔ النَّاقُوْرِ: سنکھ پھونکنے کا سینگ مراد صور۔

غَيْرُ يَسِيْرٍ ۝١٠ ذَرْنِيْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا ۝١١ وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا

وہ آسان نہ ہوگا | مجھے چھوڑ دو | اور اس کو جسے میں نے پیدا کیا | اکیلا | اور بنایا میں نے | اس کے لئے | مال

آسان نہ ہوگا۔ آپؐ اس شخص کو میرے حوالے کر دیجئے جس کو میں نے اکیلا پیدا کیا ہے اور اس کو میں نے کثرت سے

مَّمْدُوْدًا ۝١٢ وَّبَنِيْنَ شُهُوْدًا ۝١٣ وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ۝١٤ ثُمَّ يَطْمَعُ

بہت | اور بیٹے | حاضر رہنے والے | اور تیار کر دیا | اس کے لئے | ہر طرح کا سامان | پھر وہ طمع کرتا ہے

مال دیا۔ اور اس کو حاضر رہنے والے بیٹے دیئے۔ اور دنیا کا تمام سامان اس کے لئے مہیا کر دیا۔ پھر بھی وہ طمع کرتا ہے

اَنْ اَزِيْدَ ۝١٥ كَلَّا ۭ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ۝١٦ سَاُرْهِقُهٗ

کہ اور زیادہ دوں | ہرگز نہیں | بیشک وہ ہے | ہماری آیتوں کا | سخت مخالف | عنقریب میں چڑھاؤں گا اسے

کہ اسے اور زیادہ دوں۔ ہرگز نہیں، وہ ہماری آیتوں کا مخالف ہے۔ (اب) اسے میں بڑی مشکل چڑھائی

صَعُوْدًا ۝١٧ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۝١٨ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝١٩ ثُمَّ قُتِلَ

اونچی چڑھائی پر | بیشک اُس نے سوچا | اور اندازہ لگایا | پھر وہ مارا جائے | اس نے کیسا اندازہ لگایا | پھر وہ مارا جائے

چڑھاؤں گا۔ اُس نے غور کیا اور ایک بات طے کر لی۔ پس وہ ہلاک ہو کیسی (بری) بات تجویز کی۔ وہ ہلاک ہو

كَيْفَ قَدَّرَ ۝٢٠ ثُمَّ نَظَرَ ۝٢١ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۝٢٢ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۝٢٣

اس نے کیسا اندازہ لگایا | پھر اس نے دیکھا | پھر | تیوری چڑھائی | اور منہ بگاڑ لیا | پھر اس نے پیٹھ پھیر لی | اور تکبر کیا

کیسی بات تجویز کی۔ پھر دوبارہ غور کیا۔ پھر تیوری چڑھائی اور ترش رو ہوا پھر پیٹھ پھیری اور تکبر کا اظہار کیا۔

فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ۝٢٤ اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ۝٢٥

پھر اس نے کہا | یہ نہیں (کچھ اور) | مگر جادو | جو روایت کیا گیا ہے | نہیں یہ (کچھ اور) | مگر قول | انسان کا

پھر بولا یہ (قرآن اور) کچھ نہیں بس وہی جادو ہے، جو (پہلے سے) چلا آتا ہے۔ یہ تو محض انسانی کلام ہے۔

سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ۝٢٦ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ۝٢٧ لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ۝٢٨

عنقریب میں اس کو ڈالوں گا | دوزخ میں | اور آپ کو کیا خبر | کہ دوزخ کیا ہے؟ | نہ باقی رکھے | اور نہ چھوڑے

عنقریب میں اس کو دوزخ میں داخل کروں گا۔ اور آپ کیا جانیں کہ دوزخ کیا ہے؟ وہ نہ باقی رہنے دے گی اور نہ چھوڑے گی۔

لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۝٢٩ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ۝٣٠ وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ

جھلس دینے والی ہے | چمڑے کو | اُس پر (مقرر ہیں) | انیس (فرشتے) | اور نہیں بنائے ہم نے | دوزخ کے محافظ

چمڑے کو جھلس کر رکھ دے گی۔ اس پر انیس فرشتے مقرر ہیں۔ اور ہم نے دوزخ کے محافظ فرشتے ہی

اِلَّا مَلٰۗىِٕكَةً ۠ وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ

مگر | فرشتے | اور نہیں رکھی ہم نے | ان کی گنتی | مگر | آزمائش | ان کے لئے | جو منکر ہیں | تاکہ یقین کر لیں

مقرر کئے ہیں اور یہ گنتی ہم نے کافروں کی آزمائش کے لئے رکھی ہے تاکہ وہ لوگ کہ

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ

وہ لوگ جنہیں | دی گئی | کتاب | اور مزید بڑھ جائیں | ایمان والے | ایمان میں | اور نہ شک میں رہیں

جن کو کتاب ملی ہے یقین کر لیں اور اہل ایمان کا ایمان اور زیادہ ہو اور اہل کتاب

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۰) جو کافروں پر اول سے آخر تک مشکل ہی مشکل ہوگا۔
(۱۱) اور اس کم بخت (ولید بن المغیرہ) کے معاملہ کو ہم پر چھوڑ دیجئے جس کو ہم نے اکلوتا پیدا کیا۔
(۱۲) اور اسے کھیتی اور مویشیوں اور تجارت سے بڑھنے والا مال دیا۔
(۱۳) اور بیٹے، ہمیشہ پاس حاضر رہنے والے دیئے۔
(۱۴) اور مال اور مرتبہ اور ہر طرح کا سامان عیش اس کے لئے مہیا کر دیا تھا۔
(۱۵) پھر بھی وہ یہی لالچ کرتا ہے کہ اس میں اور ترقی ہو۔
(۱۶) ہرگز ایسا نہیں ہوگا کیونکہ وہ خدا کی آیتوں کا سخت مخالف ہے، (چنانچہ اس کے بعد، اس کے مال و جان میں ہمیشہ نقصان ہوتا رہا اور آخر کار ذلت اور محتاجی کی حالت میں مر گیا)۔
(۱۷) عنقریب اسے سخت عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔
(۱۸) کیونکہ اس نے رسول اور قرآن کے متعلق سوچا، اور اندازہ لگایا۔
(۱۹) پھر اس پر خدا کی لعنت، اس نے کیسا غلط اندازہ لگایا۔
(۲۰) پھر اس پر خدا کی لعنت اس نے کیسا غلط اندازہ لگایا۔
(۲۱) پھر اس نے نگاہ کی۔
(۲۲) پھر اس نے غصہ ہو کر برا سا منہ بنایا۔
(۲۳) پھر حق سے منہ موڑا اور غرور کیا۔
(۲۴) پھر کہنے لگا کہ یہ (قرآن) تو بس جادو ہے جو گزشتہ جادوگروں سے نقل ہوتا چلا آتا ہے۔
(۲۵) یہ تو محض انسان کا کلام ہے اور کچھ نہیں۔ (ف) قرآن سن کر ولید بن مغیرہ پر اس کی فصاحت و بلاغت اور معجزانہ مضامین کا کچھ اثر ہوا مگر ابو جہل نے اسے پھر ورغلایا اور آخر ایک مجلس میں، جس میں سب جمع تھے، ایسا ماحول پیدا کیا کہ ولید نے قرآن کو جادوگر کا کلام کہا یہ کلام کہتے وقت اس نے جو جو صورتیں بنائیں قرآن میں ان کا ذکر نفرت سے کیا گیا ہے۔
(۲۶) عنقریب مرنے کے بعد، اسے دوزخ میں ڈالا جائے گا۔
(۲۷) اور آپ کو معلوم نہیں کہ وہ دوزخ کیسی سخت آگ ہے۔
(۲۸) وہ آگ گوشت پوست ہڈی پسلی کچھ باقی نہ رہنے دے گی بلکہ سب کو جلا کر سیاہ مٹی میں تبدیل کر دے گی اور اس حالت میں بھی نہ چھوڑے گی بلکہ ہر چیز پھر بدستور پہلی حالت میں ہو جائے گی اور پھر نئے سرے سے، دوبارہ جلنے کی تکلیف ہوگی۔
(۲۹) آدمی یا اس کی کھالوں کو جلا کر سیاہ کر دے گی۔
(۳۰) اس پر انیس فرشتے مقرر ہیں۔ (جو انیس قسم کے عذابوں کے ذمہ دار و نگران ہیں)۔

افعال: جَعَلْتُ: بنایا، پیدا کیا، میں نے کیا (ماضی)۔ اَزِیْدَ: میں زیادہ کروں (مضارع)۔ اُرْهِقُهٗ: میں اسے سخت مصیبت میں مبتلا کردوں گا (مضارع)۔ فَكَّرَ: اس نے سوچا (ماضی)۔ بَسَرَ: منہ بنایا (ماضی)۔ يُؤْثَرُ: وہ نقل کیا جاتا ہے (مضارع)۔ اُصْلِيْهِ: میں اس کو آگ میں ڈالوں گا (مضارع)۔ تُبْقِيْ: وہ باقی چھوڑتی ہے (ماضی)۔ تَذَرُ: وہ چھوٹی ہے، چھوڑے گی (مضارع)۔
اسماء: مَمْدُوْدًا: بڑھایا گیا، کثیر (اسم مفعول)۔ تَمْهِيْدًا: ہموار کرنا، تیار کرنا (مصدر)۔ صَعُوْدًا: بڑی چڑھائی، سخت گھاٹی، دوزخ کے ایک پہاڑ کا نام۔ لَوَّاحَةٌ: پیاس کی شدت، تختہ، ظہور، رنگ بگاڑ دینے والا، گرمی کی وجہ سے جھلس دینے والا۔

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ

وہ لوگ جن کو | دی گئی | کتاب | اور مومن لوگ | اور تا کہ کہیں | وہ لوگ جن کے | دلوں میں ہے

اور مومن کسی شک میں نہ پڑیں۔ اور جن کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے وہ اور

مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ

مرض | اور کافر | کہ کیا ارادہ کیا ہے | اللہ نے | اس | مثال سے؟ | اسی طرح | اللہ گمراہ کرتا ہے

کفار (یہ نہ) کہیں کہ آخر اس بیان سے اللہ تعالیٰ کا منشا کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ جس کسی کو چاہتا ہے

مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ۭ

جسے وہ چاہتا ہے | اور ہدایت کرتا ہے | جسے | وہ چاہتا ہے | اور کوئی نہیں جانتا | لشکروں کو | آپ کے رب کے | اس کے سوا

اسی طرح گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے راہِ ہدایت دکھاتا ہے اور آپ کے ربّ کے لشکروں کو سوائے اس کے کوئی نہیں جانتا

وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ۳۱ كَلَّا وَالْقَمَرِ ۳۲ وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ۳۳

اور نہیں یہ (باتیں) مگر | نصیحت | انسان کے لئے | ہرگز نہیں | قسم ہے چاند کی | اور رات کی | جب | وہ واپس لوٹے

اور یہ (دوزخ کا بیان) تو لوگوں کے لئے نصیحت ہے۔ ہاں (ہمیں) چاند کی قسم اور رات کی (قسم) جب وہ واپس جانے لگے۔

وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ۳۴ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ۳۵ نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ۳۶

اور صبح کی | جب | وہ روشن ہو جائے | بیشک وہ (دوزخ) | بڑی مصیبتوں میں سے ایک ہے | ڈرانے والی ہے | انسان کو

اور صبح کی جب وہ روشن ہو جائے۔ کہ وہ (دوزخ) ایک بہت بڑی آفت ہے۔ لوگوں کو ڈرانے والی ہے۔

لِمَنْ شَاۗءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ۳۷ كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ

اس کو جو چاہے | تم میں سے | کہ وہ آگے بڑھے | یا پیچھے رہے | ہر ایک شخص | اپنے اعمال کے بدلے

اس شخص کے لئے جو تم میں سے (نیکی میں) آگے بڑھنا چاہے یا پیچھے رہ جائے۔ ہر شخص اپنے اعمال کے وبال میں

رَهِيْنَةٌ ۳۸ اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ۳۹ فِيْ جَنّٰتٍ ڛ يَتَسَاۗءَلُوْنَ ۴۰

گروی ہے | مگر | دائیں طرف والے (نیک لوگ) | باغات میں (ہوں گے) | وہ پوچھیں گے

گرفتار ہے۔ سوائے دائیں طرف والوں کے۔ جو باغوں میں ہوں گے آپس میں پوچھتے ہوئے۔

عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۴۱ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۴۲ قَالُوْا لَمْ نَكُ

گنہگاروں سے | کس چیز نے ڈالا تمہیں | دوزخ میں | وہ کہیں گے | کہ ہم نہ تھے

گنہگاروں سے۔ تم کو کس بات نے دوزخ میں پہنچا دیا۔ وہ کہیں گے ہم نماز پڑھنے

مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۴۳ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۴۴ وَكُنَّا نَخُوْضُ

نماز پڑھنے والوں میں سے | اور نہ تھے ہم | کھانا کھلاتے | مسکینوں کو | اور ہم فضول کاموں میں مشغول تھے

والے نہ تھے۔ اور ہم محتاجوں کو کھانا نہ کھلاتے تھے۔ اور ہم اہل باطل کے ساتھ فضول باتوں میں مشغول

مَعَ الْخَاۗىِٕضِيْنَ ۴۵ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۴۶ حَتّٰٓى اَتٰىنَا

مشغول رہنے والوں کے ساتھ | اور ہم جھٹلاتے تھے | روز | جزا کو | یہاں تک کہ | آ گیا ہمیں

رہا کرتے تھے۔ اور ہم قیامت کے دن کو جھٹلایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ہم پر وہ (موت) جس کا آنا یقینی تھا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۱) ہم نے فرشتوں ہی کو موکلین دوزخ بنایا تاکہ کوئی انسان ان پر غلبہ نہ پاسکے اور ان کا شمار انیس اس لئے رکھا کہ منکرین کی آزمائش ہوجائے اور تاکہ اہل کتاب کو بھی یقین آجائے۔ کیونکہ ان کی کتابوں میں ان کی تعداد انیس لکھی ہے۔ اور ایمانداروں کا ایمان زیادہ ہو۔ اور اہل کتاب اور مسلمانوں کو کوئی شک نہ رہے اور منافق اور مشرکین کہیں کہ موکلین دوزخ کی تعداد انیس بیان کرنے سے اللہ کی کیا مراد ہے؟ اللہ جسے چاہے ایسے ہی گمراہ کردیتا ہے اور جسے چاہے سیدھے راستے پر لے آتا ہے اور اللہ کے لشکروں کی تعداد اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں یہ سب باتیں لوگوں کے لئے نصیحت ہیں۔

(۳۲) وہ ہرگز نصیحت حاصل نہیں کریں گے چاند کی قسم! جس کے وجود میں ایک واضح شہادت موجود ہے۔

(۳۳) اور رات میں بھی، جبکہ وہ گزر جائے۔

(۳۴) اور صبح میں بھی، جبکہ وہ رات کے بعد روشن ہوجائے۔

(۳۵) کہ وہ دوزخ بڑی بڑی مصیبتوں میں سے ایک ہے کیونکہ چاند کا کم یا زیادہ ہونا اور دن کے بعد رات کا آجانا اور رات کا چلے جانے کے بعد صبح کا طلوع ہونا یہ سب باتیں اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ یہ سارا عالم ختم ہونے والا ہے اور یہ سب کارخانہ کسی غرض کے لئے بنایا گیا ہے جس کی جوابدہی کے لئے ایک دن مقرر ہے جنہوں نے اس غرض کو پورا کیا ہوگا۔ ان کے لئے تو جنت مقرر ہے جو بڑی کامیابی ہے اور جنہوں نے اس کے خلاف کیا ہوگا۔ ان کے لئے دوزخ مقرر ہے جو اس دن کی بڑی بڑی مصیبتوں میں سے ایک ہے۔

(۳۶) وہ دوزخ انسان کو خدا کے عذاب سے ڈرانے والی چیز ہے۔

(۳۷) ہر ایسے شخص کو ڈرانے والی ہے جو نیکی میں آگے بڑھنا یا پیچھے رہنا چاہتا ہے۔

(۳۸) آخرت میں ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے گروی ہوگا جیسا دنیا میں کیا ہوگا ویسا وہاں بھرے گا۔

(۳۹) مگر جن لوگوں کو اعمالنامے ان کے دائیں ہاتھ میں ملیں گے وہ آزاد کئے جائیں گے۔

(۴۰) وہ جنتوں میں ہوں گے باہم سوال کررہے ہوں گے۔

(۴۱) گنہگاروں کی نسبت۔

(۴۲) پھر وہ جنتی دوزخیوں سے پوچھیں گے کہ تم دوزخ میں کیوں ڈالے گئے؟

(۴۳) وہ جواب دیں گے کہ ہم دنیا میں بے نمازی تھے۔

(۴۴) اور ہم مسکینوں کو کھانا نہیں کھلایا کرتے تھے۔

(۴۵) اور خدا کی آیتوں کے بارے میں شکوک وشبہات پیدا کرنے والوں کے ساتھ ہم بھی فضول شکوک وشبہات پیدا کرتے رہتے تھے۔

(۴۶) اور جزا کے دن کو بھی ہم جھوٹ بتایا کرتے تھے۔

افعال: لِیَسْتَیْقِنَ: تاکہ واضح طور پر جان لیں (مضارع)۔ یَتَاَخَّرَ: پیچھے رہنا (مضارع)۔

اسماء: اَلْکُبَرِ: بڑی مصیبتیں، سخت آفتیں۔ رَھِیْنَۃٌ: گرو (مصدر)۔

الْيَقِينُ ﴿٤٧﴾ فَمَا تَنفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ ﴿٤٨﴾ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ

یقین | پس نفع نہ دے گی ان کو | سفارش | سفارش کرنے والوں کی | پس ان کو کیا ہو گیا کہ | نصیحت سے

آ پہنچی۔ اب کسی سفارش کرنے والے کی کوئی سفارش ان کے کام نہ آئے گی۔ پھر انہیں کیا ہوا ہے کہ وہ اس (کتاب) نصیحت سے

مُعْرِضِينَ ﴿٤٩﴾ كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ ﴿٥٠﴾ فَرَّتْ مِن قَسْوَرَةٍ ﴿٥١﴾ بَلْ يُرِيدُ

وہ منہ موڑ رہے ہیں | گویا کہ وہ | گدھے ہیں | بدکے ہوئے | جو بھاگے ہیں | شیر سے | بلکہ چاہتا ہے

منہ پھیر لیتے ہیں۔ گویا وہ بدکے ہوئے جنگلی گدھے ہیں۔ جو شیر سے بھاگ کھڑے ہوئے ہیں۔ بلکہ ان میں

كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَن يُؤْتَىٰ صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿٥٢﴾ كَلَّا ۖ بَل لَّا يَخَافُونَ

ہر ایک آدمی | ان میں سے | کہ دیئے جائیں اسے | صحیفے | کھلے ہوئے | ہرگز نہیں | بلکہ | وہ ڈرتے نہیں

سے ہر شخص چاہتا ہے کہ اس کو کھلے ہوئے (آسمانی) صحیفے دے دیئے جائیں۔ ہرگز نہیں! حقیقت یہ ہے کہ وہ آخرت سے

الْآخِرَةَ ﴿٥٣﴾ كَلَّا إِنَّهُ تَذْكِرَةٌ ﴿٥٤﴾ فَمَن شَاءَ ذَكَرَهُ ﴿٥٥﴾ وَمَا يَذْكُرُونَ

آخرت سے | ہرگز نہیں! | بیشک یہ | ایک نصیحت ہے | پس جو | چاہے | کہ نصیحت حاصل کرے | نصیحت حاصل نہیں کر سکتے

نہیں ڈرتے۔ البتہ یہ (قرآن) تو ایک نصیحت ہے۔ پھر جو کوئی چاہے اس (کتاب) سے نصیحت لے اور وہ لوگ نصیحت تو

إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿٥٦﴾

مگر | یہ کہ | اللہ چاہے | وہی | (اس) لائق ہے | کہ اس سے ڈرا جائے | اور (اس) لائق ہے کہ اس سے معافی مانگی جائے

تب ہی قبول کریں گے جب اللہ تعالیٰ چاہے گا وہی ہے جس سے ڈرنا چاہئے اور وہی بخشنے والا ہے۔

سُورَةُ الْقِيَامَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | أَرْبَعُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

سورۂ قیامت مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ ﴿١﴾ وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿٢﴾ أَيَحْسَبُ

میں قسم کھاتا ہوں | قیامت کے دن کی | اور میں قسم کھاتا ہوں | ملامت کرنے والے نفس کی | کیا سمجھتا ہے

میں قیامت کے دن کی قسم کھاتا ہوں۔ اور میں قسم کھاتا ہوں اس نفس کی جو برائی پر ملامت کرے۔ کیا انسان یہ

الْإِنسَانُ أَلَّن نَّجْمَعَ عِظَامَهُ ﴿٣﴾ بَلَىٰ قَادِرِينَ عَلَىٰ أَن نُّسَوِّيَ

انسان | کہ ہم ہرگز جمع نہ کریں گے | اس کی ہڈیاں | کیوں نہیں | ہم (تو) قادر ہیں | اس پر کہ | ہم درست کر دیں

خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں ہرگز جمع نہ کریں گے۔ کیوں نہیں! ہم (یقیناً) اس بات پر قادر ہیں کہ اس کی انگلیوں کی پور پور تک

بَنَانَهُ ﴿٤﴾ بَلْ يُرِيدُ الْإِنسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ ﴿٥﴾ يَسْأَلُ أَيَّانَ يَوْمُ

اس کی پور پور | بلکہ | انسان تو چاہتا ہے | کہ نافرمانی کرتا رہے | آئندہ بھی | وہ پوچھتا ہے کہ کب ہو گا | دن

درست کر دیں۔ مگر انسان تو چاہتا ہے کہ آئندہ بھی نافرمانی کرتا رہے۔ وہ پوچھتا ہے کہ وہ قیامت کا دن

الْقِيَامَةِ ﴿٦﴾ فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ﴿٧﴾ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ﴿٨﴾ وَجُمِعَ

قیامت کا؟ | پس جب چندھیا جائیں گی | آنکھیں | اور گرہن لگ جائے گا | چاند کو | اور اکٹھے کر دیئے جائیں گے

کب ہو گا؟ جب آنکھیں چکا چوند ہو جائیں گی۔ اور چاند بے نور ہو جائے گا۔ اور چاند اور سورج

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۷) یہاں تک کہ ہمیں موت آ گئی اور (قرآن کے مطابق) ہر بات کو آنکھوں سے دیکھ کر ہمیں یقین آ گیا۔
(۴۸) پس اس دن سفارش کرنے والوں کی سفارش بھی ان کے کچھ کام نہ آئے گی۔
(۴۹) پس انہیں کیا ہو گیا کہ نصیحت (قرآن) کو غور سے نہیں سنتے؟
(۵۰) اور اس سے ایسے بیزار ہیں جیسے ڈر کر بھاگنے والے گدھے۔
(۵۱) جو شیر سے ڈر کر بھاگے جا رہے ہیں۔
(۵۲) بلکہ ان میں سے ہر ایک یہی چاہتا ہے کہ وہ نبی بنایا جائے اور خود اس پر آسمانی کتاب' کھلی ہوئی نازل ہو۔
(۵۳) یہ بات نہیں! بلکہ وہ تو آخرت سے ڈرتے ہی نہیں۔
(۵۴) ہرگز ایسا نہیں ہونا چاہئے! بیشک یہ قرآن تو ایک نصیحت ہے۔
(۵۵) پس جو کوئی چاہے اس نصیحت کو یاد کرلے۔
(۵۶) اور وہ یاد بھی نہیں کر سکتے جب تک کہ اللہ ہی کی مرضی نہ ہو سب حکمت اور قدرت اسی کو حاصل ہے وہی اس لائق ہے کہ انسان اس سے ہمیشہ ڈرتا رہے اور وہی اس لائق ہے کہ آدمی اس سے معافی مانگا کرے۔

سورۃ القیامت

اس سورہ میں قیامت کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔
(۱) مرنے کے بعد حشر و نشر اور اعمال کا جواب دینے کے لئے قیامت کے دن کے مقرر ہونے میں۔
(۲) اور انسان میں نفس لوامہ (برے کام کرنے پر انسان کو ملامت کرنے والی قوت' ضمیر) کے موجود ہونے میں' اس امر کی واضح شہادت موجود ہے کہ موت کے بعد جوابدہیٔ اعمال کے لئے تم دوبارہ اٹھائے جاؤ گے۔
(۳) کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ ہم اس کی بوسیدہ ہڈیوں کو دوبارہ جمع نہ کر سکیں گے؟
(۴) کیوں نہیں! ہم تو اس بات پر پوری قدرت رکھتے ہیں کہ اس کے جوڑ جوڑ اور انگلیوں کے پور تک درست کر دیں۔
(۵) بلکہ ناسمجھ انسان تو یہی چاہتا ہے کہ آئندہ بھی وہ اللہ کی نافرمانی کرتا رہے۔
(۶) اس لئے مذاق کے طور پر وہ پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہوگا؟
(۷) پس جب قیامت کی گھبراہٹ کی وجہ سے حیران ہو کر اس کی آنکھیں چندھیا جائیں گی۔
(۸) اور چاند ماند پڑ جائے گا۔

افعال: فَرَّتْ: وہ بھاگی (ماضی)۔ نُسَوِّیَ: ہم درست کر دیں گے (مضارع)۔ یَفْجُرَ: وہ علی الاعلان گناہ کرتا ہے' اعلانیہ گناہ کرے (مضارع)۔ بَرِقَ: خیرہ ہو گئی' ماند پڑ گئی' پتھرا گئی (ماضی)۔ خَسَفَ: وہ گہن میں آ گیا (ماضی)۔
اسماء: مُنَشَّرَۃً: کھلی ہوئی' پھیلی ہوئی (اسم مفعول)۔ بَنَانَہٗ: اس کی پوریں۔

الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ﴿٩﴾ يَقُولُ الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ ﴿١٠﴾ كَلَّا

سورج | اور چاند | کہے گا | انسان اس دن | کہ کہاں ہے | بھاگنے کی جگہ؟ | ہرگز نہیں

ملا دیئے جائیں گے۔ اُس دن انسان کہے گا کہ (اب) کہاں بھاگ کر جاؤں؟ کہیں بچاؤ

لَا وَزَرَ ﴿١١﴾ إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ ﴿١٢﴾ يُنَبَّؤُا الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ

نہیں کوئی پناہ گاہ | آپ کے ربّ کی طرف | اس دِن | ٹھہرنا ہے | بتادیا جائے گا | انسان کو | اس دن

کی جگہ نہیں۔ اس دن ٹھکانا صرف آپ کے ربّ ہی کے پاس ہوگا۔ اُس دن انسان کو جو (اعمال) اُس نے آگے بھیجے

بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ ﴿١٣﴾ بَلِ الْإِنسَانُ عَلَىٰ نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ ﴿١٤﴾ وَلَوْ

وہ جو اس نے آگے بھیجا | اور پیچھے چھوڑا | بلکہ انسان | اپنے اوپر | (خود) گواہ ہے | اگرچہ

اور جو (اثرات) پیچھے چھوڑے سب بتا دیئے جائیں گے۔ بلکہ انسان خود بھی اپنی حالت پر گواہ ہوگا۔ اگرچہ

أَلْقَىٰ مَعَاذِيرَهُ ﴿١٥﴾ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ﴿١٦﴾

وہ پیش کرے | اپنے بہانے | آپ حرکت نہ دیں | اس قرآن کے ساتھ | اپنی زبان کو | تا کہ آپ جلدی لے لیں | اسے

وہ کتنے ہی بہانے پیش کرے۔ (اے رسول!) آپ قرآن جلدی سے یاد کرنے کے لئے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں۔

إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ﴿١٧﴾ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ﴿١٨﴾

بلاشبہ ہمارے ذمہ ہے | اس کا جمع کرنا | اوراس کا پڑھنا | پس جب ہم اسے پڑھیں | تو آپ پیروی کریں | اس کے پڑھنے کی

اس کو جمع کرنا اور آپ کو پڑھانا ہمارا کام ہے۔ پس جب ہم پڑھا کریں تو آپ اس پڑھنے کی پیروی کیجئے۔

ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ﴿١٩﴾ كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ ﴿٢٠﴾ وَتَذَرُونَ

پھر | بیشک ہمارے ذمّے ہے | اُس کا بیان کرنا | ہرگز نہیں بلکہ | تم لوگ چاہتے ہو | دنیا کو | اور چھوڑتے ہو

پھر بلاشبہ اس کو کھول کر بیان کرنا ہمارے ہی ذمہ ہے۔ مگر تم لوگ دنیا سے محبت کرتے ہو۔ اور آخرت کو

الْآخِرَةَ ﴿٢١﴾ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿٢٢﴾ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿٢٣﴾ وَوُجُوهٌ

آخرت کو | بہت سے چہرے | اُس دن | تروتازہ ہوں گے | اپنے ربّ کی طرف | دیکھتے ہوں گے | اور بہت سے چہرے

چھوڑے ہوئے ہو۔ کتنے ہی چہرے اُس روز تر وتازہ ہوں گے۔ اپنے ربّ کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔ اور بہت سے چہرے

يَوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ﴿٢٤﴾ تَظُنُّ أَن يُفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿٢٥﴾

اُس دن | بگڑے ہوئے ہوں گے | خیال کرتے ہوں گے | کہ ان کے ساتھ (سختی) کی جائے گی | کمر توڑنے والی

اس روز اداس و بے رونق ہوں گے۔ وہ خیال کرتے ہوں گے کہ ان پر ایسی سختی ہوگی جو ان کی کمر توڑ دے۔

كَلَّا إِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ﴿٢٦﴾ وَقِيلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ﴿٢٧﴾ وَظَنَّ

ہرگز نہیں | جب (جان) پہنچ جائے | ہنسلی تک | اور کہا جائے | کون ہے | جھاڑنے والا؟ | اور وہ خیال کرے گا

البتہ جب جان ہنسلی تک پہنچ جاتی ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ ہے کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا؟ اور (مرنے والے کو) یقین آجائے

أَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿٢٨﴾ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿٢٩﴾ إِلَىٰ رَبِّكَ

کہ یہ (وقت) ہے جدائی (کا) | اور لپٹ جائے گی | ایک پنڈلی | دوسری پنڈلی سے | تیرے ربّ کی طرف (ہوگا)

کہ جدائی کا وقت آپہنچا ہے۔ اور ایک پنڈلی دوسری پنڈلی پر لپٹ جائے اس دن تمہارے ربّ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹) اور سورج اور چاند دونوں مغرب سے اکٹھے ایک ساتھ نکلیں گے یا دونوں ایک ساتھ ماند پڑ جائیں گے، گرہن لگ جائے گا۔
(۱۰) تو اس وقت کافر حسرت سے یوں کہے گا کہ اب بھاگنے کی جگہ کہاں ہے۔
(۱۱) ہرگز نہیں! کوئی پناہ کی جگہ نہیں۔
(۱۲) صرف آپ کے پروردگار ہی کے پاس اس روز ٹھکانا ہے۔
(۱۳) انسان کو اُس دن بتادیا جائے گا جو کچھ اس نے نیک عمل آگے بھیجا اور جو بغیر کئے پیچھے چھوڑا۔
(۱۴) بلکہ قیامت کے روز انسان کے اعضا خود اس کے خلاف گواہی دیں گے۔
(۱۵) گو وہ خود کتنے ہی بہانے پیش کرے کوئی عذر قبول نہ ہوگا۔
(۱۶) وحی نازل ہوتے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل کے فارغ ہونے سے پہلے اس کے ساتھ ساتھ پڑھنے لگتے تھے کہ کہیں قرآن کا کوئی لفظ بھول نہ جائے اس پر حکم ہوا کہ قرآن کو جلدی یاد کرنے کے لئے جبرئیل کی فراغت سے پہلے اس کی تلاوۃ میں آپ اپنی زبان نہ ہلایا کیجئے۔
(۱۷) بلاشبہ آپ کے سینہ میں قرآن کا جمع کردینا اور لفظ بہ لفظ آپ کو زبان سے پڑھوادینا ہمارے ذمہ ہے۔
(۱۸) پس جب ہمارے حکم سے جبرئیل قراءت کر چکے تو اس کی قراءت کی پیروی کیجئے۔
(۱۹) پھر اس کے احکام کا کھول کر بیان کردینا بھی ہمارے ہی ذمہ ہے۔
(۲۰) یہ بات نہیں کہ تم کو محبوب رکھنے والے انسان ہمیں قادر مطلق نہیں سمجھتے، بلکہ بات یہ ہے کہ تم دنیا کو نقد آور سردست ملنے والی، خیال کر کے اس کے لینے کی کوشش کرتے ہو۔
(۲۱) اور آخرت کو ادھار اور دیر سے ملنے والی جان کر اس کی طرف سے بے پروائی کرتے ہو۔
(۲۲) مومنوں کے چہرے اس روز بہت خوش ہوں گے۔
(۲۳) وہ اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔
(۲۴) اور کفار کے چہرے اس روز سخت ناخوش اور غمگین ہوں گے۔
(۲۵) وہ خیال کر رہے ہوں گے کہ ان کے ساتھ حد سے زیادہ سختی کی جائے گی جو کمر توڑ دے گی۔
(۲۶) دنیا کی محبت میں ہرگز ایسا مصروف نہیں ہونا چاہئے کہ جب روح نکلتے کے وقت ہنسلی کی ہڈی تک پہنچ جائے گی۔
(۲۷) اور پاس والے لوگ کہیں کہ کون ہے جو اس کو جھاڑ پھونک یا دم وغیرہ کر کے موت سے بچالے، اس لئے کہ طبیب عاجز ہو کر جواب دے دیتے ہیں۔
(۲۸) اور آدمی خود خیال کرے کہ اب تو جدائی کا وقت ہے۔
(۲۹) اور موت کی سختی سے ایک پنڈلی دوسری پر لپٹ جائے۔

افعال: اَخَّرَ: اس نے پیچھے چھوڑا (ماضی)۔ تُحَرِّكْ: تو ہلا، تو چلا (مضارع)۔ بَلَغَتْ: وہ پہنچی (ماضی)۔ اِلْتَفَّتْ: وہ لپٹ گئی (ماضی)۔
اسماء: بَصِیْرَۃٌ: بینائی، سمجھ، دلیل، بصیرت کا استعمال صرف دل کی بینائی سے ہوتا ہے۔ بَیَانَهٗ: اس کا بیان کرنا۔ مَعَاذِیْرَہٗ: عذر، معذرت۔ بَاسِرَۃٌ: اداس، بے رونق، پریشان (اسم فاعل)۔ فَاقِرَۃٌ: کمر توڑنے والی مصیبت، بڑا زبردست حادثہ۔ التَّرَاقِیَ: ہنسلی۔ رَاقٍ: افسوس کنندہ، جھاڑنے پھونکنے والا (اسم فاعل)۔

يَوۡمَئِذِ ۣالۡمَسَاقُ ﴿۳۰﴾ فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ﴿۳۱﴾ وَلٰكِنۡ كَذَّبَ

اُس دن | چلنا | پس نہ اس نے تصدیق کی | اور نہ نماز پڑھی | لیکن | اس نے جھٹلایا

کی طرف جانا ہوتا ہے۔ پھر نہ تو اس نے تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی۔ بلکہ (اس نے احکام الٰہی کو) جھٹلایا

وَتَوَلّٰى ﴿۳۲﴾ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰۤى اَهۡلِهٖ يَتَمَطّٰى ﴿۳۳﴾ اَوۡلٰى لَكَ فَاَوۡلٰى ﴿۳۴﴾

اور منہ موڑا | پھر | چلا گیا | اپنے گھر والوں کی طرف | اکڑتا ہوا | افسوس ہے تجھ پر | پس افسوس

اور (ان سے) منہ موڑا۔ پھر اکڑتا ہوا اپنے گھر کی طرف روانہ ہوا۔ تیرے لئے ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔

ثُمَّ اَوۡلٰى لَكَ فَاَوۡلٰى ﴿۳۵﴾ اَيَحۡسَبُ الۡاِنۡسَانُ اَنۡ يُّتۡرَكَ سُدًى ﴿۳۶﴾

پھر افسوس ہے تجھ پر | پھر افسوس | کیا سمجھتا ہے | انسان | کہ | وہ چھوڑ دیا جائے گا | بے کار

پھر تیرے لئے ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔ کیا انسان سمجھتا ہے کہ اسے یونہی چھوڑ دیا جائے گا۔

اَلَمۡ يَكُ نُطۡفَةً مِّنۡ مَّنِىٍّ يُّمۡنٰى ﴿۳۷﴾ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ

کیا وہ نہیں تھا | ایک بوند | منی کی | جو ٹپکائی جاتی ہے | پھر | وہ ہو گیا | جما ہوا خون | پھر اس نے اسے پیدا کیا

کیا وہ منی کا ایک قطرہ نہ تھا جو ٹپکا دیا گیا تھا۔ پھر وہ خون کا لوتھڑا بنا، پھر اللہ تعالیٰ نے اسے بنایا،

فَسَوّٰى ﴿۳۸﴾ فَجَعَلَ مِنۡهُ الزَّوۡجَيۡنِ الذَّكَرَ وَالۡاُنۡثٰى ﴿۳۹﴾ اَلَيۡسَ ذٰلِكَ

پھر ٹھیک کر دیا | پھر بنائے | اس سے | دو جوڑے (قسمیں) | مرد | اور عورت | کیا نہیں ہے وہ (ذات)

پھر اس کے اعضاء درست کئے۔ پھر اس میں سے دو قسمیں بنائیں، مرد اور عورت۔ کیا وہ اللہ اس بات پر

بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنۡ يُّحۡـىِۦَ الۡمَوۡتٰى ﴿۴۰﴾

قادر | اس بات پر کہ | زندہ کر دے | مردوں کو؟

قادر نہیں کہ مُردوں کو پھر سے زندہ کر دے۔

سُوۡرَةُ الدَّهۡرِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِىَ — بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ — اِحۡدٰى وَّثَلٰثُوۡنَ اٰيَةً وَّفِيۡهَا رُكُوۡعَانِ

سورۂ دہر مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اکتیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

هَلۡ اَتٰى عَلَى الۡاِنۡسَانِ حِيۡنٌ مِّنَ الدَّهۡرِ لَمۡ يَكُنۡ شَيۡـئًا مَّذۡكُوۡرًا ﴿۱﴾

ضرور آ چکا ہے | انسان پر | ایک وقت | زمانہ میں سے | کہ وہ نہ تھا | کوئی چیز | قابل ذکر

بیشک انسان پر زمانہ کا ایک ایسا وقت بھی گزرا ہے جب وہ کوئی قابل ذکر چیز ہی نہ تھا۔

اِنَّا خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنۡ نُّطۡفَةٍ اَمۡشَاجٍ ۖ نَّبۡتَلِيۡهِ فَجَعَلۡنٰهُ

بیشک ہم نے پیدا کیا | انسان کو | ایک بوند | مرکب سے | کہ ہم آزمائش کریں اس کی | پس ہم نے بنا دیا اُس کو

بلاشبہ ہم نے انسان کو مخلوط نطفے سے پیدا کیا (غرض یہ تھی) کہ اس کو آزمائیں تو ہم نے اس کو سننے والا (اور)

سَمِيۡعًا بَصِيۡرًا ﴿۲﴾ اِنَّا هَدَيۡنٰهُ السَّبِيۡلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوۡرًا ﴿۳﴾

سننے والا | دیکھنے والا | بلاشبہ | ہم نے دکھا دیا اس کو | راستہ | یا تو وہ شکر گزار ہے | اور یا ناشکرا

دیکھنے والا انسان بنا دیا۔ بلاشبہ ہم نے اس کو سیدھی راہ دکھا دی خواہ وہ شکر گزار ہو خواہ ناشکرا۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۰) اس دن اسے، آپ کے پروردگار کی طرف چلنا ہوگا۔
(۳۱) پس دنیا میں اس نے نہ تو دین حق کی تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی۔
(۳۲) لیکن ہمیشہ اس کو جھٹلا کر اس سے منہ موڑے رہا۔
(۳۳) پھر اپنے گھر والوں کی طرف ضد کرتا اور اکڑتا ہوا چلا جاتا تھا۔
(۳۴) لعنت پر لعنت ہے تیرے لئے، بربادی ہے تیرے لئے۔
(۳۵) پھر لعنت پر لعنت ہے تیرے لئے۔
(۳۶) کیا کافر انسان یہ سمجھتا ہے کہ اسے دنیا میں یونہی بغیر پوچھ گچھ کے چھوڑ دیا جائے گا اور اس پر کوئی ذمہ داری عائد نہیں کی جائے گی۔
(۳۷) کیا وہ ایک بوند منی نہ تھا، جو ماں کے رحم میں ٹپکائی جاتی ہے۔
(۳۸) پھر وہ اللہ کی قدرت سے جما ہوا خون بنا، پھر اس نے اسے پورا انسان بنا دیا، اور درست کر دیا۔
(۳۹) پھر ان سے دو جنسیں نر اور مادہ بنا دیں۔
(۴۰) کیا وہ قادر مطلق جو انسان کو اس طرح پیدا کر سکتا ہے وہ مُردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر قادر نہیں ہے؟ ضرور ہے پھر اس سے انکار کے کیا معنی۔

سورۃ الدھر

دھــــر زمانہ کو کہتے ہیں اس سورت میں انسان کے موجود ہونے سے پہلے زمانہ کا ذکر ہے، اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) زمانہ میں سے انسان پر ایک ایسا زمانہ بھی آ چکا ہے کہ اس کا ذکر تک موجودات میں نہ تھا بلکہ بالکل ناپید تھا۔
(۲) بیشک ہم نے انسان کو ماں اور باپ کے مرکب نطفہ سے پیدا کیا اور اس کی آزمائش کے لئے اس کو کان اور آنکھیں دیئے۔
(۳) بلاشبہ ظاہری حواس کے علاوہ، جوہر عقل عطا کر کے اس کو حق و باطل کا راستہ دکھا دیا کہ یا تو اس پر ایمان لا کر اس کی نعمتوں کا شکر گزار رہے، یا اس کا انکار کر کے کافر رہے۔

افعال: یَتَمَطّٰی: غرور سے اکڑتا ہوا، ناز سے مٹکتا ہوا (مضارع)۔ نَبْتَلِیْهِ: ہم اس کی آزمائش کریں (مضارع)۔
اسماء: یُمْنٰی: ٹپکایا جاتا ہے، ٹپکایا گیا (مضارع)۔ دَھْر: زمانہ۔ اَمْشَاجٍ: ملے ہوئے، مخلوط۔

إِنَّآ أَعْتَدْنَا لِلْكَٰفِرِينَ سَلَٰسِلَا۟ وَأَغْلَٰلًا وَسَعِيرًا ۝٤ إِنَّ ٱلْأَبْرَارَ

بے شک | ہم نے تیار کر رکھی ہیں | کافروں کے لئے | زنجیریں | اور طوق | اور دہکتی آگ | بیشک | نیک لوگ

بلاشبہ ہم نے کافروں کے لئے زنجیریں طوق اور بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔ بیشک نیک لوگ

يَشْرَبُونَ مِن كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا ۝٥ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ

پئیں گے | پیالے سے (وہ شراب) | جس میں ملا ہوگا | کافور | ایک چشمہ | پئیں گے | جس میں سے بندے

ایسی شراب کے جام پئیں گے، جس میں کافور کی آمیزش ہوگی۔ وہ ایک چشمہ ہوگا جس کا پانی اللہ تعالیٰ کے بندے پئیں گے

ٱللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا ۝٦ يُوفُونَ بِٱلنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا

اللہ کے | اس کو بہا کر لے جائیں گے | آسانی سے | وہ پوری کرتے ہیں | اپنی منتیں | اور ڈرتے رہتے ہیں | اس دن سے

(اور) جہاں چاہیں گے اسے بہا کر لے جائیں گے۔ وہ اپنی نذر کو پورا کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں

كَانَ شَرُّهُۥ مُسْتَطِيرًا ۝٧ وَيُطْعِمُونَ ٱلطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِۦ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا

جس کی مصیبت | ہر جگہ پھیلی ہوگی | اور وہ کھلاتے ہیں | کھانا | اُس کی محبت میں | مسکین | اور یتیم

جس کی مصیبت ہر طرف پھیلی ہوئی ہوگی اور مسکین، یتیم اور قیدی کو اس کی محبت میں کھانا

وَأَسِيرًا ۝٨ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ ٱللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَآءً

اور قیدی کو | بیشک | ہم کھلاتے ہیں تمہیں | اللہ کی خوشنودی کے لئے | ہم نہیں چاہتے | تم سے | کوئی بدلہ

کھلاتے ہیں۔ (اور کہتے ہیں کہ) ہم تم کو محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے کھانا کھلاتے ہیں۔ نہ ہم تم سے کوئی معاوضہ چاہتے ہیں

وَلَا شُكُورًا ۝٩ إِنَّا نَخَافُ مِن رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا ۝١٠

اور نہ کوئی شکرگزاری | بیشک ہم تو ڈرتے ہیں | اپنے رب سے | اس دن سے | جو شدید | (اور) تلخ (ہوگا)

اور نہ شکریہ۔ ہم تو اپنے رب سے اس دن (کے بارے میں) ڈرتے ہیں جو نہایت اداس کرنے والا (اور) تلخ ہوگا۔

فَوَقَىٰهُمُ ٱللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ ٱلْيَوْمِ وَلَقَّىٰهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا ۝١١

پس بچالے گا انہیں | اللہ | مصیبت سے | اس | دن کی | اور دے گا انہیں | تازگی | اور خوشدلی

پھر اللہ تعالیٰ ان کو اس دن کے شر سے بچا لے گا اور ان کو تازگی اور (دلوں کو) سرور عطا فرمائے گا۔

وَجَزَىٰهُم بِمَا صَبَرُوا۟ جَنَّةً وَحَرِيرًا ۝١٢ مُّتَّكِـِٔينَ فِيهَا

اور بدلہ دے گا انہیں | ان کے صبر کا | جنت | اور ریشمی لباس | تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے | اس میں

اور ان کے صبر کے بدلے ان کو جنت اور ریشمی پوشاک عطا ہوگی۔ وہ لوگ اس میں تختوں پر تکیہ

عَلَى ٱلْأَرَآئِكِ لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا ۝١٣ وَدَانِيَةً

تختوں پر | نہ دیکھیں گے | وہاں | دھوپ | اور نہ سردی (کی سختی) | اور جھک رہے ہوں گے (درختوں کے)

لگائے بیٹھے ہوں گے وہاں نہ تو وہ گرمی کی تپش محسوس کریں گے اور نہ سردی کی سختی۔ اور اس کے (درختوں کے)

عَلَيْهِمْ ظِلَٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا ۝١٤ وَيُطَافُ

ان پر | (درختوں) کے سائے | اور جھکا دیئے جائیں گے | ان کے پھل | خوب جھکے ہوئے | اور لائے جائیں گے

سائے ان سے قریب ہوں گے اور ان کے پھل بھی جھکے ہوئے ہوں گے۔ اور ان پر

آیت نمبر ۔۔۔ آسان تفسیر

(۴) کچھ شک نہیں کہ آخرت میں ہم نے ایسے منکرین کے لئے زنجیریں اور طوق اور دہکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔

(۵) کچھ شک نہیں کہ نیک مومن قیامت میں ایسی پاکیزہ شراب کے پیالے پئیں گے جس میں کافور ملا ہوگا۔

(۶) وہ جنت میں ایک چشمہ ہوگا۔ جس سے اللہ کے نیک بندے پئیں گے اور جہاں چاہیں آسانی سے اُسی طرف اسے بہا کر لے جائیں گے۔

(۷) اور وہ دنیا میں اللہ کے حضور اپنے نذرانے پورے کرتے اور اس قیامت کے دن سے ڈرتے رہتے ہیں۔ جس کی مصیبت سب جگہ پھیلی ہوئی ہوگی۔

(۸) اور وہ لوگ اللہ کی محبت کی وجہ سے محتاج اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے رہتے ہیں۔

(۹) اور کھانا کھلاتے وقت ان سے زبان حال سے یا ضروری سمجھنے پر کہہ دیتے ہیں کہ ہم تمہیں صرف اللہ کی رضا کے لئے کھلاتے ہیں' نہ تم سے کوئی بدلہ چاہتے ہیں' اور نہ شکر گزاری۔

(۱۰) ہم محض قیامت کے روز (جس میں مصیبتوں کی سختی کی وجہ سے لوگ سخت بدمزاج' ناخوش اور ناراض ہوں گے)۔ اللہ کے عذاب سے ڈر کر تمہیں کھلا رہے ہیں۔

(۱۱) پس اللہ بھی اس دن کی مصیبت سے انہیں بچالے گا اور انہیں چہروں کی تازگی اور دلی خوشی عطا کرے گا۔

(۱۲) اور ان کے صبر کے بدلہ میں انہیں جنت اور پہننے کو ریشمی لباس عطا کرے گا۔

(۱۳) وہ اس جنت میں تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے' نہ انہیں وہاں دھوپ محسوس ہوگی نہ ٹھنڈک۔

(۱۴) جنت کے درختوں کے سائے ان پر جھکے ہوں گے اور ان کے پھل پوری طرح ان کی مرضی کے مطابق جھکے پڑے ہوں گے۔

افعال: **یُفَجِّرُوْنَهَا**: وہ بہا کر لے جائیں گے' چشمہ سے کاٹ کر لے جائیں گے (مضارع)۔

اسماء: **تَفْجِيْرًا**: پھاڑ ڈالنا' بہا نکالنا (مصدر)۔ **اَسِيْرًا**: قیدی۔ **عَبُوْسًا**: منہ بنانے والا' ترش رو' سخت' منہ بگاڑ دینے والا۔ **قَمْطَرِيْرًا**: مصیبت' رنج کا بہت طویل دن۔ **سُرُوْرًا**: سرور۔ **تَذْلِيْلًا**: جھکانا' ذلیل کرنا۔ **زَمْهَرِيْرًا**: سخت ٹھنڈ' چاند۔

عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا۠ ﴿۱۵﴾ قَوَارِيْرَا۠ مِنْ فِضَّةٍ

ان کے پاس | برتن | چاندی کے | اور گلاس | جو شیشے کے ہوں گے | شیشے ہوں گے | چاندی کے

چاندی کے برتنوں اور گلاسوں کا دور چل رہا ہوگا جو شیشے کی طرح (صاف و شفاف ہوں گے) اور شیشے بھی چاندی کے

قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ﴿۱۶﴾ وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا

جن کا اندازہ لگایا ہوگا انہوں نے | پورا پورا | اور ان کو پلایا جائے گا | وہاں | جام (ایسی شراب کا) | جس میں ملی ہوگی

جن کو (خدام نے) ٹھیک انداز سے بھرا ہوگا۔ اور ان کو وہاں ایسے جام پلائے جائیں گے جن میں سُونٹھ کی

زَنْجَبِيْلًا ﴿۱۷﴾ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ﴿۱۸﴾ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ

سونٹھ | وہ ایک چشمہ ہے | وہاں | جس کا نام ہے | سلسبیل | اور گردش کریں گے | ان کے پاس

آمیزش ہوگی۔ (یہ جنت کا) ایک چشمہ ہے جس کا نام سلسبیل ہے۔ اور ان کے پاس سدا لڑکپن والے

وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿۱۹﴾ وَاِذَا

لڑکے | سدا بہار | کہ جب | تو ان کو دیکھے | تو سمجھے کہ وہ | موتی ہیں | بکھرے ہوئے | اور جب

خادم حاضر رہیں گے۔ اگر تو ان کو دیکھے تو سمجھے کہ (گویا) موتی ہیں جو بکھر رہے ہیں۔ اور جب

رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ﴿۲۰﴾ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ

تو دیکھے | وہاں | تو دیکھے | نعمت | اور سلطنت | بڑی | اُن پر | لباس ہوں گے | باریک ریشم

تم نگاہ اُٹھا کے دیکھو گے تو وہاں بیش بہا نعمت اور بہت بڑی سلطنت دیکھو گے۔ اُن کے جسم پر باریک سبز ریشم

خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ

سبز | اور گاڑھے ریشم کے | اور ان کو پہنائے جائیں گے | کنگن | چاندی کے | اور پلائے گا ان کو | ان کا رب

اور دبیز ریشم کے کپڑے ہوں گے۔ اور ان کو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب

شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿۲۱﴾ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۲۲﴾

شراب | پاکیزہ | بیشک یہ | تمہارے لئے ہے | بدلہ | اور ہوئی | تمہاری کوشش | مقبول

انہیں پاکیزہ شراب پلائے گا۔ (اور ان سے کہا جائے گا) یہ تمہارا صلہ ہے اور تمہاری کوشش (آج) مقبول ہوگئی ہے۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ﴿۲۳﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ

بیشک ہم نے ہی | اُتارا | آپ پر | یہ قرآن | تھوڑا تھوڑا کر کے | پس صبر کیجئے | اپنے رب کے حکم کے لئے

اے نبیؐ! ہم ہی نے آپؐ پر قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا ہے۔ پس آپؐ اپنے رب کے حکم کا صبر سے انتظار کیجئے

وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ﴿۲۴﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً

اور کہا نہ مانئے | ان میں سے | کسی گنہگار | اور ناشکرے کا | اور یاد کیجئے | نام | اپنے رب کا | صبح

اور ان میں سے کسی گنہگار اور ناشکر گزار کا کہنا نہ مانئے۔ اور صبح شام اپنے رب کے نام کا

وَّاَصِيْلًا ﴿۲۵﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ﴿۲۶﴾

اور شام | اور کچھ حصہ رات میں (بھی) | پس آپ سجدہ کیجئے | اس کو | اور اس کی تسبیح کیجئے | رات میں | دیر تک

ذکر کیجئے۔ اور رات کے کچھ حصہ میں اُس کو سجدہ کیا کیجئے۔ اور رات کے بڑے حصہ میں اس کی تسبیح کرتے رہئے۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۵) اور ان کے پاس نوعمر خادم چاندی کے برتن اور آبخورے جو بالکل شیشے کی طرح کے معلوم ہوں گے، لئے لئے پھریں گے۔

(۱۶) وہ شیشے چاندی سے بنائے گئے ہوں گے۔ تقدیر الٰہی یا ان خادموں نے ان کا ایسا پورا اندازہ کر رکھا ہوگا کہ اہل جنت کو سیراب کرنے کے لئے وہ کافی ہوں گے اس سے کم و زیادہ نہ ہوں گے۔ بلکہ عین ان کی خواہش کے مطابق بھرے ہوں گے۔

(۱۷) اور ان کو وہاں ایسی پاکیزہ شراب کا پیالہ پلایا جائے گا، جس میں سونٹھ کا ذائقہ شامل ہوگا۔

(۱۸) اور وہ ایک چشمہ ہوگا۔ جس کا نام سلسبیل ہے۔

(۱۹) اور ان کے پاس خوبصورت بکھرے ہوئے موتیوں جیسے نوعمر خادم، خدمت کیلئے گھومتے پھر رہے ہوں گے۔

(۲۰) وہاں اہل جنت کا حال دیکھ کر معلوم ہوگا کہ انہیں بے شمار نعمتیں اور بڑی زبردست حکومت واقتدار حاصل ہے۔

(۲۱) ان کے جسموں پر نہایت باریک سبز رنگ اور گاڑھے ریشم کے لباس ہوں گے اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور پاکیزہ شراب پلائی جائے گی۔

(۲۲) ارشاد ہوگا کہ یہ نعمتیں تمہارے ایمان اور نیک اعمال کا بدلہ ہیں، اور نیک کاموں میں تمہاری کوشش قبول ہوئی۔

(۲۳) اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے ہی یہ قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے آپؐ پر نازل کیا ہے۔

(۲۴) پس اللہ نے جو آپؐ کو تبلیغ رسالت اور کفار کی اذیت برداشت کرنے کا حکم دے رکھا ہے اس کے لئے صبر کیجئے اور ان کفار مکہ میں کسی گنہ گار مثلاً عتبہ بن ربیعہ اور بڑے منکر دین مثلاً ولید بن مغیرہ وغیرہ کا کہنا نہ مانئے جو آپ کو لالچ دے کر تبلیغ سے روکنا چاہتے ہیں۔

(۲۵) اور اللہ کا ذکر کیجئے پہلے پہر (یعنی صبح کی نماز پڑھئے) اور پچھلے پہر (یعنی ظہر وعصر کی نماز پڑھئے)

(۲۶) اور رات کے بعض وقتوں (مغرب وعشا) میں بھی نماز پڑھئے اور باقی رات میں دیر تک نفل تہجد پڑھئے۔

انعال: قَدَّرُوْهَا: تقدیر مصدر (ماضی معروف)۔

اسماء: بِاٰنِيَةٍ: برتن۔ مِزَاجُهَا: اس کی ملاوٹ۔ زَنْجَبِيْلًا: سونٹھ۔ سَلْسَبِيْلًا: جنت کے ایک چشمہ کا نام۔ اَسَاوِرَ: کنگن، پہنچیاں۔ اَصِيْلًا: شام، عصر ومغرب کے درمیانی وقت کو کہتے ہیں۔

اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ﴿۲۷﴾

بیشک | یہ لوگ | چاہتے ہیں | جلدی (دنیا) | اور چھوڑتے ہیں | اپنے پیچھے | ایک دن | بھاری

بیشک یہ لوگ دنیا کو عزیز رکھتے ہیں اور اس دن کو جو بہت سخت ہے (یعنی قیامت کو) پس پشت چھوڑے ہوئے ہیں۔

نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ

ہم نے ہی پیدا کیا اُن کو | اور ہم نے مضبوط کر دیئے | اُن کے جوڑ | اور ہم جب چاہیں | بدل لائیں | ویسے ہی لوگ

ہم نے ہی ان کو پیدا کیا اور ان کے جوڑ و بند مضبوط کئے اور ہم جب چاہیں انہی جیسے لوگ ان کی جگہ

تَبْدِيْلًا ﴿۲۸﴾ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۲۹﴾

بدل کر | بیشک یہ | ایک نصیحت ہے | پس جو کوئی چاہے | اختیار کر لے | اپنے رب کی طرف | راستہ

بدل کر لے آئیں۔ یہ (قرآن) تو نصیحت ہے پس جو کوئی چاہے اپنے رب کی راہ اختیار کر لے۔

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۚ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۳۰﴾

اور تم نہیں چاہو گے | مگر یہ کہ | اللہ ہی چاہے | بیشک اللہ ہے | جاننے والا | حکمت والا

اور تم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہو۔ بیشک اللہ تعالیٰ (سب کچھ) جاننے والا بڑا حکمت والا ہے۔

يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۳۱﴾

داخل کرتا ہے | جسے چاہے | اپنی رحمت (جنت) میں | اور ظالموں | کیلئے اس نے تیار کر رکھا ہے | عذاب دردناک

وہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے اور ظالموں کے لئے تو اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | خَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ مرسلات مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | پچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ﴿۱﴾ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ﴿۲﴾ وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ﴿۳﴾

قسم ان (ہواؤں) کی جو بھیجی جاتی ہیں | نرمی سے | پھر تیز ہواؤں کی | زوردار | پھر خوب پھیلانے والی (بادلوں کو)

قسم ہے ان نرم خوشگوار ہواؤں کی جو بھیجی جاتی ہیں۔ پھر (قسم ہے) تند و تیز ہواؤں کی۔ اور قسم ہے اُن کی جو بادلوں کو پھیلا دیتی ہے

فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ﴿۴﴾ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ﴿۵﴾ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ﴿۶﴾

پھر جدا کرنے والی ہوائیں | پھاڑ کر | پھر ان فرشتوں کو جو اتار لاتے ہیں | ذکر (وحی) کو | کہ عذر ہو یا | ڈراوا ہو

پھر ان کی جو (بادلوں کو) پھاڑ کر جدا کر دیتی ہے۔ پھر ان فرشتوں کی قسم جو وحی کو اتار کر لاتے ہیں۔ حجت تمام کرنے یا ڈرانے کے لئے۔

اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ﴿۷﴾ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ﴿۸﴾ وَاِذَا السَّمَآءُ

بیشک جو | تم سے وعدہ کیا جاتا ہے | وہ ضرور ہونے والا ہے | پھر جب | ستارے | مٹا دیئے جائیں گے | اور جب | آسمان

بیشک تم سے جو وعدہ کیا جاتا ہے وہ ضرور (پورا) ہو کر رہے گا۔ پھر جب ستارے مٹا دیئے جائیں گے۔ اور جب آسمان

فُرِجَتْ ﴿۹﴾ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ﴿۱۰﴾ وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ﴿۱۱﴾

پھٹ جائے گا | اور جب | پہاڑ | اُڑا دیئے جائیں گے | اور جب | رسول | وقت پر جمع کئے جائیں گے

پھٹ جائے گا۔ اور جب پہاڑ اُڑا دیئے جائیں گے اور جب رسول وقتِ مقرر پر جمع کئے جائیں گے۔

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۲۷) بیشک یہ لوگ تو دنیا ہی کو چاہتے ہیں جو جلدی حاصل ہونے والی ہے' اور قیامت کی تیاری سے غفلت کرتے ہیں اسی لئے وہ آپؐ کی نصیحت نہیں سنتے۔

(۲۸) ہم ہی نے ان کو پیدا کر کے ان کے جوڑ بند سب مضبوط کر دیئے اور ان کو زندگی اور طاقت عطا کی ہے اور ہم جب چاہیں تو بدل کر ویسے ہی اور لوگ پیدا کر سکتے ہیں۔

(۲۹) بیشک یہ (قرآن) ایک نصیحت ہے' جو چاہے اس پر عمل کر کے اللہ کا قرب حاصل کرے۔

(۳۰) اور تم تب ہی کوئی چیز چاہ سکتے ہو کہ اللہ کو منظور ہو اس لئے اللہ سے توفیق مانگتے رہو۔ بیشک وہ سب کچھ جاننا حکمت والا ہے۔

(۳۱) وہ جسے چاہے دین حق پر چلنے کی ہمت دے کر اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے اور منکرین کے لئے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

سورۃ المرسلات

مرسلات جمع مرسلة بمعنی بھیجی' ہوئی مراد: ہواؤں سے ہے' یہ سورت اسی لفظ سے شروع ہوئی ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) وہ عذاب کی ہوائیں جنہیں خدا تعالیٰ ایک دوسرے کے بعد اول آہستہ آہستہ چلاتا ہے۔

(۲) پھر وہ چلنے میں قوت حاصل کر کے درخت و مکانات کو اکھاڑ کر قیامت صغریٰ کا نمونہ پیش کرتی ہیں۔

(۳) اور وہ رحمت کی ہوائیں جو فضا میں بخارات سے بادل اٹھاتی اور بارش لاتی ہیں جس سے مردہ زمین پھر سے زندہ ہو جاتی ہے اور اس طرح قیامت کا تصور دلاتی ہیں۔

(۴) پھر ان بادلوں کو پھاڑ کر فضا میں الگ الگ حصوں میں تقسیم کر دیتی ہیں۔

(۵) پھر دونوں قسم کی ہوائیں لوگوں کے دلوں میں اللہ کا ذکر پیدا کر دیتی ہیں۔

(۶) تاکہ رحمت کی ہواؤں سے خوش ہو کر لوگ خدا سے گناہوں کی معذرت چاہیں یا یہ کہ اللہ کی قدرت سے بے خبری کا عذر نہ رہے اور تند ہوائیں منکرین کو اس کے غضب سے ڈرائیں۔

(۷) ان ہواؤں میں اس امر کی زبردست شہادت ہے کہ قیامت جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ ضرور قائم ہونے والی ہے۔

(۸) پس جب قیامت کے روز ستارے مٹا دیئے جائیں گے۔

(۹) اور آسمان پھٹ کر اس میں دروازے بن جائیں گے۔

(۱۰) اور جب پہاڑ زمین پر سے اکھاڑ کر ریزہ ریزہ کر کے ہوا میں اڑا دیئے جائیں گے۔

(۱۱) اور رسولوں کے لئے اپنی اپنی امتوں پر شہادت دینے کے لئے وقت مقرر کیا جائے گا اس وقت سب امور کا فیصلہ کیا جائے گا۔

افعال: طُمِسَتْ: وہ مٹائی گئی' (ستارے) مٹا دیئے گئے' بے نور کر دیئے گئے۔ اُقِّتَتْ: اس کا وقت مقرر کیا (ماضی مجہول)۔

اسماء: اَسْرَھُمْ: ان کی جوڑ بندی' قید کی بندش۔ اَلْمُرْسَلٰتِ: بھیجی ہوئی مراد ہوائیں یا فرشتے (اسم مفعول)۔ عُرْفًا: نیکی' احسان' بخشش متواتر پے در پے۔ عٰصِفٰتِ: جھونکا دینے والیاں' ہوائیں جو تیز و تند چلتی ہیں' آندھیاں۔ عَصْفًا: آندھی آنا' جھکڑ چلنا۔ اَلنّٰشِرٰتِ: پھیلانے والی ہوائیں' بارش کی بشارت دینے والی ہوائیں۔ اَلْفٰرِقٰتِ: حق کو باطل سے جدا کرنے والی آیات۔

لِأَيِّ يَوْمٍ أُجِّلَتْ ﴿۱۲﴾ لِيَوْمِ الْفَصْلِ ﴿۱۳﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ﴿۱۴﴾

کس دن کے لئے | تاخیر کی گئی تھی؟ | فیصلہ کے دن کے لئے | اور آپ کو کیا معلوم | کہ وہ کیا ہے | فیصلہ کا دن

کس دن کے لئے ان امور میں تاخیر کی گئی۔ فیصلہ کے دن کے لئے اور تمہیں کیا معلوم کہ فیصلہ کا دن کیسا ہے؟

وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿۱۵﴾ أَلَمْ نُهْلِكِ الْأَوَّلِينَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ

تباہی ہے | اس دن | جھٹلانے والوں کے لئے | کیا ہم نے ہلاک نہیں کیا | پہلے لوگوں کو؟ | پھر | ہم ان کے پیچھے چلاتے ہیں

اس دن جھٹلانے والوں کے لئے بڑی بربادی ہے۔ کیا ہم نے پہلے لوگوں کو ہلاک نہیں کر ڈالا۔ پھر ہم ان پچھلوں کو بھی ان ہی کے

الْآخِرِينَ ﴿۱۷﴾ كَذَٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ﴿۱۸﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ

دوسروں کو | اسی طرح | ہم (برتاؤ) کرتے ہیں | مجرموں کے ساتھ | تباہی ہے | اس دن

پیچھے بھیج دیں گے۔ گنہگاروں کے ساتھ ہم ایسا ہی (سلوک) کیا کرتے ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے

لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿۱۹﴾ أَلَمْ نَخْلُقكُّم مِّن مَّاءٍ مَّهِينٍ ﴿۲۰﴾ فَجَعَلْنَاهُ

جھٹلانے والوں کے لئے | کیا ہم نے نہیں پیدا کیا تمہیں | ایک حقیر پانی سے؟ | پھر ہم نے اسے رکھا

بڑی بربادی ہے۔ کیا ہم نے تم کو حقیر پانی سے پیدا نہیں کیا؟ پھر اس کو ایک محفوظ جگہ

فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ ﴿۲۱﴾ إِلَىٰ قَدَرٍ مَّعْلُومٍ ﴿۲۲﴾ فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ

ایک محفوظ جگہ میں | ایک اندازہ | معلوم تک | پس ہم نے اندازہ لگایا | تو (ہم) کیسا اچھا

(رحم مادر) میں رکھا۔ ایک وقت مقرر تک۔ پھر ہم نے ایک اندازہ مقرر کیا' پس ہم کیا خوب اندازہ مقرر

الْقَادِرُونَ ﴿۲۳﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿۲۴﴾ أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا ﴿۲۵﴾

اندازہ کرنے والے ہیں | تباہی ہے | اس دن | جھٹلانے والوں کے لئے | کیا ہم نے نہیں بنایا | زمین کو | جمع کرنے والی

کرنے والے ہیں۔ تو جھٹلانے والوں کے لئے اس دن سخت بربادی ہوگی۔ کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والی نہیں بنایا؟

أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا ﴿۲۶﴾ وَجَعَلْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ شَامِخَاتٍ وَأَسْقَيْنَاكُم

زندوں | اور | مردوں کو؟ | اور ہم نے رکھ دیئے | اس میں | پہاڑ | اونچے اونچے | اور ہم نے پلایا تمہیں

زندوں اور مردوں (سب) کے لئے۔ اور ہم نے زمین پر اونچے اونچے پہاڑ رکھ دیئے۔ اور ہم نے تم کو میٹھا

مَّاءً فُرَاتًا ﴿۲۷﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿۲۸﴾ انطَلِقُوا إِلَىٰ مَا كُنتُم بِهِ

پانی | میٹھا | تباہی ہے | اس دن | جھٹلانے والوں کے لئے | چلو | اس طرف | جس کو تم

پانی پلایا۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے بڑی تباہی ہے۔ (ان سے کہا جائے گا کہ اب) اس (عذاب) کی طرف چلو جسے تم

تُكَذِّبُونَ ﴿۲۹﴾ انطَلِقُوا إِلَىٰ ظِلٍّ ذِي ثَلَاثِ شُعَبٍ ﴿۳۰﴾ لَّا ظَلِيلٍ وَلَا يُغْنِي

جھٹلایا کرتے تھے | چلو | ایک سائبان کی طرف | جو تین شاخوں والا ہے | نہ وہ سایہ دینے والا | اور نہ بچائے

جھٹلایا کرتے تھے۔ تم (دوزخ کے دھویں کے) اس سائے کی طرف چلو جس کے تین حصے ہیں۔ جس میں نہ (ٹھنڈک والا) سایہ ہوگا اور نہ

مِنَ اللَّهَبِ ﴿۳۱﴾ إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿۳۲﴾ كَأَنَّهُ جِمَالَتٌ

تپش سے | بیشک وہ | پھینک رہی ہوگی | انگارے | جیسے محل | گویا کہ وہ | اونٹ ہیں

آگ کی تپش سے بچا سکے گا۔ وہ آگ اتنے بڑے انگارے برسائے گی جیسے محل۔ گویا کہ وہ زرد رنگ کے

آیت نمبر آسان تفسیر

(١٢) ان جملہ امور کے فیصلہ کرنے میں کس دن کے لئے تاخیر کی گئی؟
(١٣) فیصلے کے دن کے لئے!
(١٤) اور آپ کو کچھ خبر بھی ہے کہ وہ فیصلہ کا دن کیا ہے؟
(١٥) اس دن اس کے جھٹلانے والوں کے لئے سخت تباہی ہے۔
(١٦) کیا ہم نے حق کو جھٹلانے والی پہلی قوموں کو دنیا میں عذاب سے ہلاک نہیں کرڈالا؟
(١٧) پھر ان کے بعد دوسرے حق کا انکار کرنے اور جھٹلانے والے لوگوں یعنی قریش کو بھی اسی طرح عذاب سے ہلاک کریں گے۔
(١٨) مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی سلوک کیا کرتے ہیں۔
(١٩) ہمارے عذاب کے وعدے کو جھٹلانے والوں کے لئے اس دن سخت تباہی ہے۔
(٢٠) کیا ہم نے تم کو ایک حقیر پانی (نطفہ) سے پیدا نہیں کیا؟
(٢١) پھر ہم نے اپنی قدرت سے اس نطفہ کو ایک محکم ٹھکانے (رحم) میں رکھ دیا۔
(٢٢) ایک مدت معلومہ (نو ماہ یا اس سے کم وبیش) تک رحم میں محفوظ رکھا۔
(٢٣) پس ہم ایسا کرنے پر قدرت رکھتے ہیں پس ہم کیسے زبردست قادر ہیں۔
(٢٤) روز قیامت موت کے بعد دوبارہ اٹھنے کو جھٹلانے والوں کے لئے سخت تباہی ہے۔
(٢٥) کیا ہم نے زمین کو جمع کرنے والی نہیں بنایا۔
(٢٦) کہ وہ زندوں کو تو اپنی سطح کے اوپر اور مردوں کو اپنے پیٹ کے اندر جمع کرتی ہے۔
(٢٧) اور ہم نے اس میں اونچے اونچے مضبوط پہاڑ رکھ دیئے اور تمہیں میٹھا پانی پلایا۔
(٢٨) اس دن ان نعمتوں کو جھٹلانے والوں کے لئے سخت بربادی ہے۔
(٢٩) کفار کو اس دن حکم ہوگا کہ اس دوزخ کی طرف چلو جس کو تم دنیا میں جھٹلاتے تھے۔
(٣٠) دوزخ کے دھوئیں کی طرف جو اس وقت ایک بظاہر سائبان سا معلوم ہوگا جس کے تین حصے ہوں گے۔
(٣١) جو نہ تو دوزخ کی گرمی سے سایہ کرے گا اور نہ اس کی گرمی سے بچائے گا بلکہ دوزخ کا یہ ہر طرف سے گھیرنے والا دھواں خود ایک بڑا عذاب ہوگا۔
(٣٢) اور وہ آتش دوزخ محلوں کے برابر بڑے بڑے انگارے پھینک رہی ہوگی۔

افعال: اُجِّلَتْ: دیر کی گئی (ماضی مجہول)۔ نُتْبِعُهُمْ: ہم ان کے پیچھے بھیج دیتے ہیں (مضارع)۔ اَسْقَيْنٰكُمْ: ہم نے تم کو پلایا (ماضی)۔ اِنْطَلِقُوْٓا: تم چلو (امر)۔

اسماء: اٰخِرِيْنَ: پیچھے۔ شٰمِخٰتٍ: اونچے بلند (اسم فاعل)۔ قَصْرٍ: محل۔

صُفْرٌ ﴿۳۳﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۴﴾ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَلَا

زرد | تباہی ہے | اس دن | جھٹلانے والوں کے لئے | یہ وہ دن ہے | کہ وہ بول نہ سکیں گے | اور نہ

اونٹ ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے بڑی خرابی ہے۔ یہ وہ دن ہوگا کہ نہ تو وہ بول ہی سکیں گے۔ اور نہ

يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۷﴾ هٰذَا يَوْمُ

اجازت دی جائے گی انہیں | کہ وہ عذر کریں | تباہی ہے | اُس دن | جھٹلانے والوں کے لئے | یہ ہے | دن

ان کو اجازت ہوگی کہ عذر پیش کریں۔ جھٹلانے والوں کے لئے اس دن بڑی تباہی ہے۔ یہ فیصلہ کا

الْفَصْلِ ۚ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ﴿۳۹﴾

فیصلہ کا | ہم جمع کرینگے تمہیں | اور پہلے لوگوں کو | پس اگر ہے | تمہارے پاس | کوئی تدبیر | تو میرے خلاف کر دیکھو

دن ہے (جس میں) ہم نے تم کو اور اگلوں کو جمع کر لیا ہے۔ پھر اگر تمہارے پاس کوئی تدبیر ہو تو میرے خلاف آزمالو۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۰﴾ ۧ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ

تباہی ہے | اس دن | جھٹلانے والوں کے لئے | بیشک | پرہیزگار (ہوں گے) | سایوں میں

اس دن جھٹلانے والوں کے لئے بڑی خرابی ہے۔ بلاشبہ (اللہ سے) ڈرنے والے (اس کی رحمت کے) سایوں

وَّعُيُوْنٍ ﴿۴۱﴾ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۴۲﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا

اور چشموں میں | اور میووں میں | جو | وہ چاہیں گے | کھاؤ | اور پیؤ

اور چشموں میں ہوں گے۔ اور (وہ) ان میووں میں ہوں گے جو وہ پسند کریں۔ (ان سے کہا جائے گا) اب مزے سے

هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي

مزے سے | بدلے ان کاموں کے جو | تم کرتے رہے | بیشک ہم | اسی طرح | بدلہ دیتے ہیں

کھاؤ پیؤ ان اعمال کے صلہ میں جو تم کیا کرتے تھے۔ (اور) ہم نیکی کرنے والوں کو یوں ہی صلہ

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۵﴾ كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا

نیکی کرنے والوں کو | تباہی ہے | اس دن | جھٹلانے والوں کے لئے | کھاؤ | اور فائدہ اٹھاؤ

دیا کرتے ہیں۔ جھٹلانے والوں کے لئے اس دن بڑی خرابی ہے۔ (اے جھٹلانے والو!) کھاؤ اور

قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۷﴾

تھوڑا | بیشک تم | مجرم ہو | تباہی ہے | اس دن | جھٹلانے والوں کے لئے

تھوڑا سا فائدہ اُٹھا لو۔ بیشک تم مجرم ہو۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے بڑی خرابی ہے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ

اور جب کہا جاتا تھا | ان سے کہ جھک جاؤ | تو وہ جھکتے نہ تھے | تباہی ہے | اس دن

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ (اللہ تعالیٰ کے آگے) جھکو تو وہ نہیں جھکتے۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾ ؏

جھٹلانے والوں کے لئے | تو کس | بات پر | اس کے بعد | وہ ایمان لائیں گے؟

بڑی خرابی ہے۔ اب اس (کلام) کے بعد وہ کس بات پر ایمان لائیں گے؟

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۳) گویا کہ وہ زرد اونٹ ہیں۔
(۳۴) دوزخ کی ان صفات کو جھٹلانے والوں کے لئے اس دن سخت تباہی ہے۔
(۳۵) یہ قیامت کا دن وہ دن ہے کہ وہ لوگ اس میں بول نہ سکیں گے۔
(۳۶) اور نہ انہیں اجازت ہی ہوگی کہ کچھ عذر ہی کر سکیں۔
(۳۷) ان باتوں کو جھٹلانے والوں کے لئے اس دن سخت بربادی ہوگی۔
(۳۸) یہی دن سچ اور جھوٹ میں فیصلہ کرنے کا ہے تم سب اس رسولؐ کے جھٹلانے والوں اور گذشتہ مکذبین کو ہم ایک جگہ جمع کر دیں گے۔
(۳۹) پس اگر تمہارے پاس ہمارے عذاب سے بچنے کا کوئی حیلہ ہے؟ تو وہ مجھ پر آزما دیکھو، تم کسی طرح بچ نہیں سکتے۔
(۴۰) موت کے بعد دوبارہ اٹھنے کے جھٹلانے والوں کے لئے اس دن سخت تباہی ہے۔
(۴۱) البتہ پرہیزگار لوگ جنت کے سایوں اور چشموں میں آرام کر رہے ہوں گے۔
(۴۲) اور ان میووں میں ہوں گے جو وہ چاہیں گے۔
(۴۳) انہیں حکم ہوگا کہ ان نیک اعمال کے بدلے جو تم دنیا میں کرتے رہے جنت میں مزے سے کھاؤ پیو۔
(۴۴) بیشک نیکوں کو ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔
(۴۵) جنت کی نعمت کو جھٹلانے والوں کے لئے اس دن سخت تباہی ہوگی۔
(۴۶) دین حق کو جھٹلانے والو! دنیا میں چند روز کھاؤ پیو اور زندگی کا مزہ اٹھاؤ، آخرت میں تو تمہارا ٹھکانا دوزخ ہے کیونکہ تم مجرم ہو۔
(۴۷) دین حق کو جھٹلانے والوں کے لئے اس دن سخت تباہی ہے۔
(۴۸) جب ان کفار سے دنیا میں خدا کے حکم کے آگے جھکنے یعنی نماز پڑھنے کو کہا جاتا تھا تو وہ نہ جھکتے تھے۔
(۴۹) دین حق کے جھٹلانے والوں کے لئے اس دن سخت تباہی ہے۔
(۵۰) پس جب وہ اس قرآن پر ہی ایمان نہیں لاتے جو ظاہر معجزہ ہے، تو اس کے بعد اور کس چیز پر وہ ایمان لائیں گے؟

اسماء: صُفْرٌ: زرد۔

سُورَةُ النَّبَإِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ نبا مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱﴾ عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيْمِ ﴿۲﴾ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ

کس چیز کے بارے میں | وہ آپس میں سوال کرتے ہیں؟ | اس بڑی خبر کے متعلق | جس میں وہ

یہ لوگ کس چیز کے متعلق آپس میں سوال کرتے ہیں۔ (کیا) اس عظیم الشان خبر کے متعلق جس کے بارے میں وہ

مُخْتَلِفُوْنَ ﴿۳﴾ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿۴﴾ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿۵﴾

اختلاف کررہے ہیں | ہرگز (ایسا) نہیں | عنقریب وہ جان لیں گے | پھر | ہرگز (ایسا) نہیں | وہ عنقریب جان لیں گے

اختلاف رکھتے ہیں۔ ہرگز نہیں عنقریب ان کو معلوم ہو جائے گا۔ پھر (کہتا ہوں) نہیں! اُن کو بہت جلد معلوم ہو جائے گا

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ﴿۶﴾ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ﴿۷﴾ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ﴿۸﴾

کیا ہم نے نہیں بنایا | زمین کو | ایک فرش؟ | اور پہاڑوں کو | میخیں | اور ہم نے تمہیں پیدا کیا | جوڑے جوڑے

کیا ہم نے زمین کو فرش نہیں بنایا۔ اور پہاڑوں کو میخیں (نہیں بنایا)؟ اور ہم نے تم کو جوڑے جوڑے پیدا کیا۔

وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ﴿۹﴾ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ﴿۱۰﴾ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ

اور ہم نے بنایا | تمہاری نیند کو | آرام | اور | ہم نے بنایا | رات کو | لباس (پردہ) | اور ہم نے بنایا | دن کو

اور ہم نے تمہاری نیند کو آرام کا باعث بنایا۔ اور ہم نے رات کو پردہ کی چیز بنایا۔ اور ہم نے دن کو (حصولِ) معاش

مَعَاشًا ﴿۱۱﴾ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ﴿۱۲﴾ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ﴿۱۳﴾

معاش (کا ذریعہ) | اور بنادیئے ہم نے | تمہارے اوپر | سات | سخت (آسمان) | اور بنایا ہم نے | ایک چراغ | جگمگاتا ہوا

کے لئے بنایا۔ اور ہم نے تمہارے اوپر سات مضبوط (آسمان) بنائے۔ اور ہم نے ایک روشن چراغ (یعنی سورج) بنایا۔

وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ﴿۱۴﴾ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا

اور اتارا ہم نے | بھرے بادلوں میں سے | پانی | زور کا | تاکہ ہم اُگائیں | اس (کے ذریعہ) سے | دانہ (اناج)

اور ہم نے بھرے بادلوں سے موسلا دھار پانی برسایا۔ تاکہ ہم اس (بارش) سے اناج

وَّنَبَاتًا ﴿۱۵﴾ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ﴿۱۶﴾ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ﴿۱۷﴾ يَّوْمَ يُنْفَخُ

اور سبزی | اور باغات | بہت گھنے | بیشک | فیصلہ کا دن | ایک مقررہ وقت ہے | جس دن | پھونکا جائے گا

اور سبزہ اُگائیں۔ اور گھنے باغ۔ بیشک فیصلے کا دن (یعنی قیامت) ایک مقررہ وقت ہے۔ جس دن صور پھونکا

فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ﴿۱۸﴾ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ﴿۱۹﴾

صُور (میں) | پھر تم چلے آؤ گے | گروہ در گروہ | اور کھولا جائے گا | آسمان | تو ہو جائیں گے | دروازے

جائے گا۔ تو تم گروہ در گروہ چلے آؤ گے۔ اور آسمان کھول دیا جائے گا تو وہ دروازے ہی دروازے ہو جائے گا۔

وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿۲۰﴾ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿۲۱﴾

اور چلائے جائیں گے | پہاڑ | تو ہو جائیں گے | ریت | بیشک | دوزخ | ہے | گھات میں

اور پہاڑوں کو (اپنی جگہ سے) چلایا جائے گا۔ تو وہ ریت کی طرح ہو جائیں گے۔ بیشک دوزخ تاک میں ہے

سورۃ النبأ

نبأ کے معنی ہیں خبر اور حال' چونکہ اس سورت میں قیامت کے حالات کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) کفار مکہ آپس میں کس چیز کے بارے میں سوال کرتے ہیں؟
(۲) اس عظیم الشان خبر یعنی موت کے بعد دوبارہ اٹھنے کے بارے میں ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں۔
(۳) جس میں وہ مسلمانوں سے جھگڑ رہے ہیں۔
(۴) اس میں کوئی اختلاف نہیں بہت جلد وہ جان لیں گے' کہ وہ قیامت کی خبر حق ہے۔
(۵) اس میں ہرگز کوئی جھگڑا نہیں' عنقریب وہ جان لیں گے کہ وہ بالکل حق ہے۔
(۶) کیا ہم نے اپنی قدرت سے زمین کو تمہارے لئے فرش نہیں بنا دیا؟
(۷) اور پہاڑوں کو اس میں بطور میخوں کے گاڑ دیا؟
(۸) اور تمہاری نسل قائم رکھنے کے لئے نر اور مادہ پیدا کیا۔
(۹) اور نیند کو تمہارے لئے باعث راحت بنا دیا۔
(۱۰) اور رات کو لباس کی طرح پردہ بنا دیا۔
(۱۱) اور دن تمہاری روزی کمانے کے لئے بنا دیا۔
(۱۲) اور تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان بنا دیئے۔
(۱۳) اور ایک خوب جگمگاتا ہوا چراغ یعنی سورج بنا دیا۔
(۱۴) اور بادلوں سے زوردار بارش برسائی۔
(۱۵) تاکہ اس (پانی) کے ذریعہ سے غلہ اور سبزہ اُگا دیں۔
(۱۶) اور گھنے باغات (تو کیا ہم دوبارہ زندہ کرنے پر قادر نہیں)۔
(۱۷) بلاشبہ نیک و بد میں فیصلہ کے دن کا ایک وقت مقرر ہے' جس سے وہ آگے پیچھے نہیں ہوگا۔
(۱۸) جس دن صور پھونکا جائے گا اور تم دوبارہ زندہ ہو کر میدانِ حشر کی طرف فوج فوج چلے آؤ گے۔
(۱۹) اور آسمان پھٹ کر اس میں دروازے ہی دروازے ہو جائیں گے۔
(۲۰) اور پہاڑ سطح زمین سے اکھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں گے اور فضا میں ایسے اڑے اڑے پھریں گے جیسے چمکتے ہوئے ریت کے ذرات جنہیں دیکھنے والا پانی گمان کرتا ہے۔
(۲۱) بیشک دوزخ تو نافرمانوں کا انتظار کر رہی ہے۔

افعال: یَتَسَآءَلُوْنَ: تَسَاءَلُ مصدر سے مشتق از سُوال وہ سوال کرتے ہیں مضارع جمع غائب باہم ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں۔ سَیَعْلَمُوْنَ: باب سَمَعَ: وہ عنقریب جان لیں گے مضارع مستقبل سے۔ لَمْ نَجْعَل: یہ جَعَل سے ہے ہم نے نہیں کیا' بنایا مضارع منفی بہ لَمْ۔ خَلَقْنَا: یہ خَلَق سے ہم نے پیدا کیا (ماضی جمع متکلم)۔ بَنَیْنَا: ہم نے بنایا (ماضی جمع متکلم) یہ بَنَاء سے ماضی کا صیغہ ہے۔ نُخْرِجَ: افعال اخراج از خروج' ہم نکالیں گے مضارع جمع متکلم۔ یُنْفَخُ (یہ نَفْخٌ سے ہے) وہ پھونکا جائے گا (مضارع مجہول)۔ تَاْتُوْنَ: (یہ اِتْیَانٌ سے) تم آتے ہو (مضارع جمع حاضر)۔ فُتِحَتْ: (فتح سے) وہ کھولی گئی' ماضی مجہول (واحد مونث غائب)۔ سُیِّرَت: (تسییر از سیر) وہ چلائی گئی ماضی مجہول۔

اسماء: عَمَّ: (عن. ما) کس چیز سے۔ النَّبَاِ: خبر جمع اَنْبَاء' اَنْبَاءِ العظیم' بڑی خبر۔ اَلَّذِیْ: جو موصول۔ ھُمْ' فِیْہِ: فی. ہ اس میں اسم ضمیر۔ مُخْتَلِفُوْنَ: واحد مُخْتَلِفٌ اختلاف کرنے والے۔ مِھٰدًا: فرش' بچھونا۔ جِبَالَ: واحد جَبَل پہاڑ۔ اَوْتَادًا: میخیں۔ سُبَاتًا: آرام' راحت۔ لِبَاسًا: پردہ۔ مَعَاشًا: روزی کمانے کا وقت۔ فَوْقَ: اوپر۔ سَبْعًا: سات۔ شِدَادًا: واحد شَدِیْد' سخت' مضبوط۔ سِرَاجًا: چراغ۔ وَّھَّاجًا: وَھجٌ سے بہت روشن۔ مُعْصِرٰتِ: بادل۔ ثَجَّاجًا: پانی کاریلا۔ حَبًّا: دانہ۔ اَلْفَافًا: لپٹے ہوئے' گھنے باغ۔ یَوْمَ الْفَصْلِ: فیصلہ کا دن۔ مِیْقَاتًا: (جمع مواقیت) مقررہ وقت۔ مِرْصَادًا: گھات کی جگہ' مقام انتظار۔ طَاغِیْ: سرکش۔ مَاٰبًا: ٹھکانا۔

حروف: عَنْ: سے' نی: میں۔ کَلَّا: ہرگز نہیں۔ اِنَّ: بلاشبہ' ف: پس' پھر۔ لَا: نہیں' نی' میں' ل۔

لِلطَّاغِينَ مَآبًا ﴿٢٢﴾ لَّابِثِينَ فِيهَآ أَحْقَابًا ﴿٢٣﴾ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا

سرکشوں کے لئے | ٹھکانا ہے | وہ رہیں گے | اس میں | مدتوں | نہ | چکھیں گے | اس میں | ٹھنڈک | اور نہ

(اور) سرکشوں کا ٹھکانا ہے۔ جہاں وہ مدتوں پڑے رہیں گے۔ نہ وہاں وہ ٹھنڈک چکھیں گے اور نہ

شَرَابًا ﴿٢٤﴾ إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا ﴿٢٥﴾ جَزَآءً وِفَاقًا ﴿٢٦﴾ إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ

کچھ پینا ہوگا | سوائے | گرم پانی | اور بہتی پیپ کے | (یہ) بدلہ ہوگا | پورا پورا | بیشک وہ | اُمید نہ رکھتے تھے

پینے کی چیز۔ سوائے گرم پانی اور (بدبودار) پیپ کے۔ (یہ) پورا پورا بدلہ ہے۔ اس لئے کہ ان کو (یومِ) حساب کی اُمید

حِسَابًا ﴿٢٧﴾ وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَّابًا ﴿٢٨﴾ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا ﴿٢٩﴾

حساب کی | اور جھٹلاتے تھے | ہماری آیتوں کو | بہت جھٹلا کر | اور ہر چیز کو | ہم نے شمار کر رکھا ہے | کتاب میں

ہی نہ تھی۔ اور وہ ہماری آیتوں کو خوب خوب جھٹلایا کرتے تھے۔ اور ہم نے ہر چیز کو باقاعدہ لکھ لیا ہے۔

فَذُوقُوا فَلَن نَّزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا ﴿٣٠﴾ إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ﴿٣١﴾

پس چکھو | کہ ہرگز نہ بڑھائیں گے ہم تمہارے لئے | مگر عذاب | بیشک | پرہیزگاروں کے لئے | کامیابی ہے

پس (اُس دن کہا جائے گا کہ) چکھو اب ہم تم پر عذاب ہی بڑھاتے جائیں گے۔ بیشک پرہیزگاروں کے لئے کامیابی ہے۔

حَدَآئِقَ وَأَعْنَابًا ﴿٣٢﴾ وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا ﴿٣٣﴾ وَكَأْسًا دِهَاقًا ﴿٣٤﴾ لَّا يَسْمَعُونَ فِيهَا

باغات | اور انگور | اور نوجوان عورتیں | ہم عمر | اور پیالے | چھلکتے ہوئے | وہ نہ سنیں گے | وہاں

(ان کے لئے) باغ ہوں گے اور انگور۔ اور جواں سال ہم عمر عورتیں۔ اور چھلکتے ہوئے جام۔ وہ نہ تو وہاں فضول باتیں

لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا ﴿٣٥﴾ جَزَآءً مِّن رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿٣٦﴾

بے ہودہ باتیں | اور نہ جھوٹ | بدلہ | آپ کے ربّ کی طرف سے | عطا ہوگا | حساب سے

سنیں گے اور نہ جھوٹ۔ یہ آپ کے ربّ کی طرف سے بحیثیت بخشش ایک بدلہ ہے جو خوب کافی ہوگا۔

رَّبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَٰنِ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ

جو ربّ ہے آسمانوں | اور زمین کا | اور جو کچھ | ان کے درمیان ہے | بہت مہربان | وہ قدرت نہیں رکھتے | اس سے

وہ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ اس کے درمیان ہے، سب کا ربّ ہے، بڑی رحمت والا ہے اس کے سامنے کوئی کچھ

خِطَابًا ﴿٣٧﴾ يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَآئِكَةُ صَفًّا لَّا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا

بات کرنے کی | جس دن | کھڑے ہوں گے | روح الامین | اور فرشتے | صف باندھ کر | نہ بول سکیں گے | مگر

نہیں بول سکے گا۔ جس دن جبرئیل اور تمام فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہوں گے۔ کوئی کلام نہ کر سکے گا، سوائے

مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿٣٨﴾ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ فَمَن شَآءَ

وہی | کہ اجازت دیگا | جسکو | رحمٰن | اور وہ کہے گا | ٹھیک بات | یہ | دن ہے | برحق | پس جو کوئی | چاہے

اس کے جس کو اللہ بولنے کی اجازت دے۔ اور وہ بات بھی درست کرے یہ ہے وہ یقینی دن۔ پس جو کوئی چاہے

اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ مَآبًا ﴿٣٩﴾ إِنَّآ أَنذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا يَوْمَ

بنالے | اپنے ربّ کے پاس | ٹھکانا | بیشک | ہم نے ڈرایا تمہیں | ایک عذاب سے | جو قریب آنے والا ہے | جس دن

اپنے ربّ کے پاس اپنا ٹھکانا بنالے۔ بلاشبہ ہم نے تم کو عنقریب آنے والے عذاب سے ڈرایا ہے۔ اس دن

(۲۲) یہ سرکشوں کا ٹھکانا ہے۔
(۲۳) وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔
(۲۴) نہ تو انہیں اس میں کوئی ٹھنڈک پہنچے گی اور نہ کچھ انہیں پینے کو ملے گا۔
(۲۵) سوائے کھولتے ہوئے پانی اور بہتی پیپ کے۔
(۲۶) یہ ان کے اعمال کے مطابق بدلہ ہوگا۔
(۲۷) بلاشبہ انہیں تو اعمال کے حساب کی امید ہی نہ تھی۔
(۲۸) اور وہ ہماری آیتوں کو بہت جھٹلایا کرتے تھے۔
(۲۹) اور ہر ایک عمل کو ہم نے ان کے نامۂ اعمال میں لکھ رکھا ہے۔
(۳۰) پس ان سے کہا جائے گا کہ اپنے اعمال کا بدلہ چکھو ہم تمہارے لئے عذاب کے سوا اور کچھ نہ بڑھائیں گے۔
(۳۱) البتہ وہاں پرہیزگاروں کے لئے بڑی کامیابی ہے۔
(۳۲) میووں کے باغات اور انگور۔
(۳۳) اور نوجوان ہم عمر عورتیں۔
(۳۴) اور پاکیزہ شراب کے پیالے پوری طرح بھرے ہوئے۔
(۳۵) نہ وہاں جنت میں کوئی فضول کلام سننے میں آئے گا اور نہ جھوٹ۔
(۳۶) انہیں اعمال کے مطابق اللہ کی طرف سے بدلہ دیا جائے گا۔
(۳۷) جو آسمانوں اور زمین اور ان سب کا پروردگار ہے جو ان میں موجود ہیں وہ بڑا مہربان خدا جس کے سامنے آسمان و زمین والے بات تک نہ کر سکیں گے۔
(۳۸) جس دن جبرئیل اور سب فرشتے خدا کے دربار میں قطار باندھ کر کھڑے ہوں گے اور خدا کے خوف سے بات تک نہ کر سکیں گے مگر وہی جس کو اللہ خود شفاعت کرنے کی اجازت دے گا اور وہ شفاعت کرنے والا بھی شفاعت کے بارے میں اچھی اور مناسب بات ہی کہے گا یعنی سفارش صرف اسی کی کرے گا جس نے دنیا میں لا الہ الا اللہ مانا اور اس کے مطابق عمل کیا تھا۔
(۳۹) یہی وہ قیامت کا دن ہے جس کا ہونا برحق ہے پس جو کوئی چاہے ایمان اور نیک عمل سے اپنے رب کے پاس ٹھکانا بنائے۔

افعال: يَذُوقُوْنَ: (ذوق سے) مزہ چکھنا۔ ذُوْقُوْا: تم چکھو (امر کا صیغہ)۔ يَرْجُوْنَ: (رَجاءٌ سے) وہ امید رکھتے ہیں (مضارع جمع غائب)۔ كَذَّبُوْا: (تکذیب اور کذب) انہوں نے جھٹلایا (ماضی جمع غائب)۔ اَحْصَيْنَا: (احصاء از حصالۃ) تم نے گھیر لیا، لکھ لیا، گن لیا (ماضی جمع متکلم)۔ لَنْ نَّزِيْدَ: (زیادت سے) ہم ہرگز زیادہ نہیں کریں گے مضارع منفی بہ لَن۔ يَسْمَعُوْنَ: (از سَمْعٌ) وہ سنتے ہیں۔ مضارع (جمع مذکر غائب)۔ يَمْلِكُوْنَ (مِلْكٌ سے) وہ مالک، بااختیار ہوتے ہیں (مضارع جمع غائب)۔ اِتَّخَذَ (اتخاذ از اَخذَ) وہ پکڑے، بنائے۔

اسماء: لٰبِثِيْنَ: رہنے والے، پڑے رہیں گے، واحد لابث۔ اَحْقَابَ: (واحد حقب) مدت دراز تک۔ بَرْدًا: ٹھنڈک۔ شَرَابًا: پینا۔ حَمِيْمٌ: گرم پانی۔ غَسَّاقٌ: پیپ۔ وِفَاقًا: پورا۔ كِذَّابًا: جھوٹ۔ مَفَازًا: (یہ فوز سے) مراد پانا (مصدر)۔ حَدَآئِقَ: (واحد حَدِيْقَةٌ) چار دیواری سے گھرے ہوئے باغ۔ اَعْنَابًا: (واحد عنب) انگور۔ كَوَاعِبَ: (واحد كَاعِبٌ) دوشیزہ عورتیں۔ اَتْرَابًا: (واحد تِرْبٌ) ہم عمر۔ كَاْسًا: (جمع كُؤُوْسٌ) پیالہ۔ دِهَاقًا: مصدر چھلکنا۔ صَوَابًا: درست، بھلائی، ٹھیک بات۔ مَاٰبًا: ٹھکانا، رہنے کی جگہ۔

حروف: الا: مگر، لیکن۔ لَنْ: ہرگز نہیں۔ اِلٰى: طرف۔

يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾

دیکھے گا | آدمی | جو کچھ | آگے بھیجا | اس کے ہاتھوں نے | اور کہے گا | کافر | اے کاش | میں ہوتا | مٹی

ہر شخص (اپنے) ان (اعمال) کو جو اس نے آگے بھیجے ہیں' دیکھ لے گا اور کافر کہے گا اے کاش! میں مٹی ہو جاتا۔

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتٌّ وَّ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ نازعات مکّہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | چھیالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ﴿۱﴾ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ﴿۲﴾ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ﴿۳﴾

قسم ہے روح نکالنے والوں کی | (جوڑوں میں) گھس کر | اور بند کھولنے والوں کی | اور تیرنے والوں کی | تیزی سے

قسم ہے اُن (فرشتوں) کی جو سختی کے ساتھ جان نکالتے ہیں۔ اور جو بہت نرمی کے ساتھ روح کھینچتے ہیں' اور جو (فضا میں) تیرتے پھرتے ہیں

فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ﴿۴﴾ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ﴿۵﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ﴿۶﴾

پھر آگے بڑھ جانے والوں کی | دوڑ کر | پھر انتظام کرنے والوں کی | کسی امر کا | جس دن | کانپے گی | کانپنے والی

پھر قسم ہے دوڑ کر آگے بڑھنے والوں کی۔ پھر ان کی جو ہر کام کا انتظام کرتے ہیں۔ جس دن لرز جائے گی لرز جانے والی۔

تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ﴿۷﴾ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ﴿۸﴾ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ﴿۹﴾

اس کے پیچھے آئے گی | پیچھے آنے والی | (کئی) دل | اس دن | دھڑک رہے ہوں گے | اُن کی آنکھیں | جھکی ہوئی ہوں گی

جس کے بعد متصل دوسری (زوردار آواز) آئے گی۔ اس دن کتنے ہی دل دھڑکیں گے۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی۔

يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ﴿۱۰﴾ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ﴿۱۱﴾

وہ کہتے ہیں | کیا ہم | لوٹائے جائیں گے | پہلی حالت میں | کیا جب ہو جائیں گے ہم | ہڈیاں | کھوکھلی

(کفار) پوچھتے ہیں کہ کیا ہم (مرنے کے بعد) پہلی حالت (زندگی) پر لوٹائے جائیں گے۔ کیا جب ہماری ہڈیاں بوسیدہ ہو جائیں گی۔

قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ﴿۱۲﴾ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾ فَاِذَا

وہ کہتے ہیں | کہ یہ تو | اس وقت | لوٹنا ہوگا | نقصان کا | پس بیشک | وہ تو | ایک ہی ڈانٹ ہے | پھر اس وقت

وہ کہتے ہیں تب تو یہ واپسی بڑی نقصان دہ ہوگی۔ (سنو!) وہ تو بس ایک زبردست ڈانٹ ہوگی۔ اور وہ فوراً

هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ﴿۱۴﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿۱۵﴾ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ

وہ ہوں گے | میدان میں | کیا پہنچی ہے تیرے پاس | بات | موسیٰ کی | جب | پکارا اس کو | اس کے رب نے

میدانِ (حشر) میں موجود ہوں گے۔ کیا آپ کو موسیٰ کے واقعہ کی خبر پہنچی۔ جب ان کے رب نے طویٰ

بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۶﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۱۷﴾ فَقُلْ

مقدس وادی | طویٰ میں | جاؤ | فرعون کی طرف | بیشک اس نے | سرکشی کی | پس کہو

کی مقدس وادی میں ان کو آواز دی۔ (اور حکم دیا کہ) فرعون کے پاس جاؤ کہ وہ حد سے بڑھ گیا ہے۔ پھر اس سے کہو

هَلْ لَّكَ اِلٰى اَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ﴿۱۹﴾

کیا تیری (خواہش ہے) | کہ تو پاک ہو | اور میں تجھے راہ بتاؤں | تیرے رب کی طرف | کہ تو ڈرے

کیا تو چاہتا ہے کہ تُو پاک (وصاف) ہو جائے۔ اور میں تجھے تیرے رب کی طرف راہ دکھاؤں تاکہ تو (اس سے) ڈرے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۰) بیشک ہم نے تو تم کو ایک ایسے عذاب سے ڈرا دیا ہے جو قریب ہی آنے والا ہے جس دن ہر ایک آدمی اپنے ان اعمال کو نامۂ اعمال میں
لکھا ہوا دیکھ لے گا جو اس نے دنیا میں اپنے ہاتھ سے کئے تھے اور کافر آرزو سے کہے گا کہ کاش میں مرنے کے بعد مٹی ہی میں ملا رہتا۔

سورۃ النازعات

نازعات جمع ہے **نازعۃ** کی' یعنی جان نکالنے والے فرشتے۔ چونکہ یہ سورت **نازعات** کے لفظ سے شروع ہوتی ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) موت کے وہ فرشتے جو کفار کی جان ان کے بدن کے ہر حصہ میں پہنچ کر بڑی سختی سے کھینچتے ہیں۔

(۲) اور وہ فرشتے جو مومن کی جان بڑی نرمی سے نکالتے ہیں۔

(۳) اور وہ فرشتے جو خدا کے حکم کی تعمیل میں فضائے آسمان میں بڑی تیزی سے تیرتے ہیں۔

(۴) پھر حکم کی تعمیل کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھ جاتے ہیں۔

(۵) پھر بندوں کے دین اور دنیا کے امور میں سے جس کام کا انہیں حکم دیا جاتا ہے اس کا انتظام کرتے ہیں ان سب فرشتوں کا خدا کے حکم سے ان کاموں پر مقرر ہونا اس بات کی زبردست شہادت ہے کہ اتنا بڑا کارخانہ اور ایسا مکمل انتظام بغیر کسی حکمت اور غرض کے نہیں جس کے حساب کتاب کے لئے ایک نہ ایک دن ضرور مقرر ہوگا۔

(۶) جس دن پہلی دفعہ صور پھونکنے سے زمین میں سخت زلزلہ آ کر سب مخلوق فنا ہو جائے گی۔

(۷) اس کے بعد دوسری دفعہ صور پھونکنے سے سب مخلوقات دوبارہ زندہ ہو جائے گی۔

(۸) اس دن دوبارہ زندگی کے منکرین کے دل دھڑک رہے ہوں گے۔

(۹) ان کی آنکھیں نیچی ہوں گی۔

(۱۰) وہ اب دنیا میں کہتے ہیں کیا ہم پھر پہلی حالت (زندگی) کی طرف لوٹائے جائیں گے؟

(۱۱) کیا جب ہم مر کر بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے تو دوبارہ زندہ کئے جائیں گے؟

(۱۲) وہ حیرانگی اور مذاق کے طور پر کہتے ہیں کہ اگر واقعی ایسا ہوا اور ہم دوبارہ زندہ کئے گئے تو ہم تو اس وقت بڑے نقصان میں رہیں گے۔

(۱۳) اور یہ اللہ کیلئے کچھ مشکل نہیں' بلکہ دوسری دفعہ یہ صور پھونکنا ایک ہی زور کی آواز ہوگی۔

(۱۴) جس سے اچانک وہ سب لوگ زندہ ہو کر قیامت کے میدان میں آ کھڑے ہوں گے۔

(۱۵) آپ کو تو حضرت موسیٰ کا حال معلوم ہو چکا ہے۔

(۱۶) جبکہ ان کو اللہ نے پاک وادیٔ طور میں پکارا تھا۔

(۱۷) اور حکم دیا تھا کہ فرعون کو سیدھے راستے کی ہدایت کر' وہ بہت نافرمان ہے۔

(۱۸) پس اس سے کہو کہ کیا تو پاک ہونا چاہتا ہے؟

(۱۹) اور یہ کہ میں تجھے تیرے رب کی راہ بتاؤں کہ تُو اس کے عذاب سے ڈر جائے۔

افعال: **اَنْذَرْنَا**: (از اَنْذَارٌ) ہم نے ڈرایا۔ **قَدَّمَتْ**: (از تَقْدِیْمٌ' قدوم' آنا) اس نے آگے بھیجا (ماضی واحد مونث۔ **کُنْتُ**: (کون) تھا' میں' ماضی' واحد متکلم۔ **تَرْجُفُ**: (از رَجْفٌ) وہ لرزے گی' وہ کانپ اٹھے گی' مضارع (واحد جمع غائب)۔ **اَتٰـكَ**: (از اتیان) تیرے پاس آئی' ماضی۔ **طغٰی**: (از طغیانٌ) اس نے سرکشی کی (ماضی واحد غائب)۔ **تَزَکّٰی**: تزکیٰ وہ پاکیزہ نفس' پاک ہونا (ماضی واحد غائب)۔ **اَهْدِیَ**: (از هدایت) میں رہنمائی کروں گا' رستہ بتاؤں گا۔ **تَخْشٰی**: تو ڈرے' مضارع (واحد حاضر)۔

اسماء: **مَرْءُ**: (جمع نَاسٌ) مرد آدمی۔ **مَا**: جو اسم موصول۔ **یَدٰهُ**: اس کے ہاتھ۔ **تُرٰبًا**: (واحد اَتْرِبَة) مٹی بن' جو جیسے۔ **نَازِعَاتِ**: جان نکالنے والے فرشتے۔ **نَاشِطَاتِ**: (نشاط سے) یعنی خوشی سے جان نکالنے والے فرشتے۔ **نَشْطًا**: گرہ کھولنا' ڈھیلا کرنے والے' **نَاشِطَةٌ** کی جمع ہے جو نَشط سے اسم فاعل مونث سے مراد فرشتے ہیں۔ **سَابِحَاتِ**: تیرنے والے فرشتے۔ **مُدَبِّرَاتِ**: تدبیر کرنے والے فرشتے۔ **مِرَاجِفَةُ**: کانپنے والا۔ **رَادِفَةُ**: پیچھے آنے والی (یعنی صور کی دوسری آواز)۔ **وَاجِفَةٌ**: کانپنے والی' اسم فاعل۔ **خَاشِعَةٌ**: ڈرنے والی' اسم فاعل۔ **لَمَرْدُوْدُوْنَ**: واپس لوٹنے والے۔ **حَافِرَةِ**: پہلی حالت' پیدائش یہ حَفْرٌ سے ہے معنی کھود کر نکالنا' پانی وغیرہ۔ **عِظَامٌ**: ہڈیاں۔ **نَخِرَةً**: بوسیدہ (یہ نخرٌ سے ہے معنی گل جانا)۔ **تِلْكَ**: یہ اسم اشارہ قریب۔ **اِذًا**: اس وقت' اسم۔ **كَرَّةٌ**: ایک بار پھر۔ **زَجْرَةٌ**: ڈانٹ۔ **سَاهِرَةِ**: میدان۔ **حَدِیْثُ**: بات۔

حروف: **اِلٰی**: جانب۔ **هَل**: کیا۔

فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ﴿۲۰﴾ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ﴿۲۲﴾

تو اس نے دکھائی اس کو | وہ نشانی | بڑی | تو اس نے جھٹلایا | اور نافرمانی کی | پھر | واپس لوٹا | کوشش کرتا ہوا

پس اس کو ایک بڑا معجزہ دکھایا۔ اس پر بھی اس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی۔ پھر وہ مُڑا (اور موسیٰ کے خلاف) کوششیں کرنے لگا۔

فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿۲۳﴾ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿۲۴﴾ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ

پھر جمع کیا | پھر پکارا | تو کہا | کہ میں | تمہارا ربّ ہوں | سب سے برتر | پس پکڑ لیا اس کو | اللہ نے | عذاب

پھر اس نے (لوگوں کو) جمع کیا اور یہ اعلان کیا' کہ میں تمہارا سب سے بڑا ربّ ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے آخرت

الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿۲۶﴾ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ

آخرت | اور عذابِ دُنیا میں | بیشک | اس میں | عبرت ہے | اس کے لئے | جو ڈرتا ہے | کیا تم | مشکل ہو

اور دُنیا دونوں کے عذاب میں مبتلا کیا۔ بیشک اس میں خوفِ خدا رکھنے والے کے لئے بڑی عبرت ہے۔ (اے منکرینِ حق!) کیا تمہارا

خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ بَنٰىهَا ﴿۲۷﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿۲۸﴾ وَاَغْطَشَ

تخلیق میں | یا آسمان | جس کو اس نے بنایا | بلند کی | اس کی چھت | پھر برابر کیا اس کو | اور | تاریک کر دیا

بنانا مشکل ہے یا آسمان کا جسے اُس نے بنایا۔ اس کی چھت کو بلند کیا اور درست بنا دیا۔ اور اس کی رات کو

لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿۲۹﴾ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿۳۰﴾ اَخْرَجَ مِنْهَا

اس کی رات کو | اور نکالی | دن کی روشنی | اور زمین کو بھی | اس کے بعد | بچھا دیا | نکالا | اس سے

تاریک بنایا اور اس کے دن کو ظاہر کیا۔ اور اس کے بعد زمین کو پھیلا دیا۔ اس سے اس کا پانی

مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ﴿۳۱﴾ وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿۳۲﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۳﴾

اس کا پانی | اور اس کا چارہ | اور پہاڑوں کو | خوب جما دیا | (یہ) فائدہ ہے | تمہارے لئے | اور تمہارے چوپایوں کیلئے

اور اس کا سبزہ نکالا۔ اور پہاڑوں کو (اس پر) قائم کر دیا۔ (یہ سب کچھ) تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے فائدہ کے لئے ہیں۔

فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿۳۴﴾ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿۳۵﴾

پھر جب آ جائے گا | وہ حادثہ | بڑا | جس دن | یاد کرے گا | انسان | جو کچھ اس نے کوشش کی

پھر جس وقت وہ بڑی آفت آئے گی۔ جس دن یاد کرے گا انسان جو کچھ اُس نے کیا ہوگا۔

وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿۳۶﴾ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿۳۷﴾ وَاٰثَرَ

اور سامنے لائی جائے گی | دوزخ | ہر دیکھنے والے کے لئے | پس جس نے سرکشی کی | اور ترجیح دی

اور ہر دیکھنے والے کے سامنے دوزخ ظاہر کر دی جائے گی۔ پس جس نے سرکشی کی ہوگی اور دنیا کی زندگی کو

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۳۸﴾ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۳۹﴾ وَاَمَّا مَنْ خَافَ

دنیا کی زندگی کو | تو بیشک | دوزخ ہی | (اس کا) ٹھکانا ہے | لیکن | جو کوئی | ڈرتا رہا

ترجیح دی ہوگی۔ تو دوزخ ہی اس کا ٹھکانا ہوگا۔ اور جو کوئی (قیامت کے دن) اپنے ربّ کے

مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ

سامنے کھڑے ہونے سے | اپنے رب کے | اور اس نے روکا | اپنے نفس کو | خواہش سے | تو یقیناً جنت ہی

سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا ہوگا اور اپنے نفس کو (ہر بُری) خواہش سے روکا ہوگا۔ تو یقیناً جنّت ہی

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۰) پس حضرت موسیٰ نے جا کر اسے ایک بہت بڑا معجزہ ید بیضا (روشن ہاتھ) اور عصا دکھایا۔

(۲۱) تو اس نے حضرت موسیٰ اور ان کے معجزہ کو جھٹلایا اور اللہ کا حکم نہ مانا۔

(۲۲) پھر فساد کی کوشش کرتا ہوا واپس لوٹا۔

(۲۳) پھر اپنے لوگوں کو جمع کر کے انہیں پکارا۔

(۲۴) اور کہنے لگا کہ میں تمہارا سب سے اونچے درجہ کا رب ہوں۔

(۲۵) پس اس کو اللہ نے اس جرم کے بدلہ میں دنیا میں بحیرۂ قلزم میں غرق کر کے آخرت میں دوزخ کی آگ کا عذاب دیا اور انسانیت کیلئے نشان۔

(۲۶) بیشک اس واقعہ میں اس کے لئے' جو اللہ سے ڈرتا ہے' نصیحت ہے۔

(۲۷) تو اے منکرو! مرنے کے بعد تمہارا دوبارہ پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا آسمان کا پیدا کرنا جس کو اللہ نے بنایا؟

(۲۸) اس آسمان کی چھت کو بہت بلند کر کے بالکل درست کر دیا۔

(۲۹) فضائے آسمان میں کچھ عرصہ سورج کے ڈوبنے سے سیاہ رات اور اس کے ظاہر ہونے سے روشن دن بنا دیا۔

(۳۰) اور زمین کو اس موجود حالت میں بچھا دیا۔

(۳۱) اور چشمے جاری کر کے اس میں سے پانی نکالا اور اس کے ذریعہ سے حیوانات کا چارا پیدا کر دیا۔

(۳۲) اور اس پر پہاڑوں کو خوب جما دیا۔

(۳۳) کہ تمہارے لئے اور تمہارے جانوروں کے لئے زمین اور پہاڑوں میں زندگی کا سامان مہیا کرے۔

(۳۴) پس جب دوسری دفعہ صور پھونکنے کا وہ بڑا حادثہ واقع ہوگا۔

(۳۵) جس دن انسان اپنی کوشش کے نتائج (اعمال) کو نامۂ اعمال میں دیکھ کر یاد کرے گا جنہیں وہ بھول چکا تھا۔

(۳۶) اور ہر دیکھنے والے کے لئے دوزخ سامنے لائی جائے گی۔

(۳۷) پس جس نے دنیا میں نافرمانی کی۔

(۳۸) اور آخرت سے دنیا کی زندگی کو بہتر سمجھا ہوگا۔

(۳۹) سو دوزخ ہی اس کا ٹھکانا ہے۔

(۴۰) اور جس نے خدا کے حضور میں کھڑے ہونے سے ڈر کر' اپنی نفس کو دنیا میں بُری خواہش سے روکا۔

افعال: اَرٰی: (از اراءت' رویت) اس نے دکھایا (ماضی واحد غائب)۔ کَذَّبَ: (از تَکْذِیْب) اس نے جھٹلایا (ماضی واحد غائب)۔ عَصٰی: (عصیان) اس نے نافرمانی کی (ماضی واحد غائب)۔ اَدْبَرَ: (از اِدْبَارٌ) اس نے پیٹھ پھیری' ماضی۔ یَسْعٰی: وہ سعی کرتا ہے' (مضارع غائب)۔ حَشَرَ: (از حَشْرٌ) اس نے جمع کیا' اکٹھا کیا' (ماضی غائب)۔ نَادٰی: (از نداءٌ) اس نے آواز دی' (ماضی غائب)۔ اَخَذَ: (از اَخذٌ) اس نے پکڑا (ماضی غائب)۔ بَنٰی: (از بناءٌ) اس نے گھر بنایا (ماضی واحد غائب)۔ رَفَعَ: (از رفع) اس نے بلند کیا (ماضی واحد غائب)۔ سَوّٰىهَا: (از تسویة) اس نے درست کیا' برابر کیا (ماضی واحد غائب)۔ اَغْطَشَ: (از اغطاش' غطشًا) اس نے تاریک کیا (ماضی واحد غائب)۔ دَحٰی: (از دحی) اس نے درست کیا' پھیلا دیا (ماضی واحد غائب)۔ اَرْسٰی: اس نے استوار' قائم کیا (از اِرْسَاءٌ) لنگر باندھنے' میخ ٹھوکنے کے آتے ہیں۔ جَآءَتْ: وہ آئی' ماضی (واحد مونث غائب)۔ یَتَذَكَّرُ: (از ذکر) وہ ذکر کرتا ہے یا یاد کرتا ہے (مضارع واحد غائب)۔ بُرِّزَتْ: (از بروز) اچھی طرح ظاہر کرنا' نکال کر سامنے کرنا' ماضی مجہول (واحد مونث غائب)۔ اٰثَرَ: (ایثار از اثر) اس نے پسند کیا' ترجیح دی' مقدم سمجھا (ماضی واحد غائب)۔

اسماء: اٰیَة: نشانی' معجزہ۔ کُبْرٰی: بزرگ' بڑی۔ اولٰی: آخرت کی صند یعنی دنیا۔ سَمْكَ: بلند' اونچا۔ ضحٰی: چاشت کا وقت۔ مَرْعٰی: چراگاہ۔ طَآمَّةُ: آفت' ہنگامہ' قیامت۔ اَنْعَام: واحد نعم چوپائے۔ مَاْوٰی: ٹھکانا۔ اَیَّانَ: کب کلمہ استفہام۔

حروف: ثُمَّ: پھر۔ اَمْ: یا۔

هِيَ الْمَأْوٰى ﴿۴۱﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ﴿۴۲﴾

اس کا ٹھکانا ہے | آپ سے پوچھتے ہیں | قیامت کے بارے میں | کہ کب ہوگا | اُس کا قیام

اس کا ٹھکانا ہوگا۔ یہ لوگ آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہ وہ کب قائم ہوگی؟ اس کے بیان کرنے سے

فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿۴۳﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿۴۴﴾ اِنَّمَآ اَنْتَ

کیا واسطہ | آپ کو | اس کے بیان سے؟ | آپ کے رب ہی کی طرف ہے | انتہا اس کی | بیشک آپ تو صرف

آپ کا کیا تعلق؟ اس (کے وقتِ معین) کا علم تو آپ کے ربّ کے پاس ہے۔ آپ کا کام تو محض

مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ﴿۴۵﴾ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا

ڈرانے والے ہیں | اس کو جو اس سے ڈرتا ہے | گویا کہ وہ | جس دن | اس کو دیکھیں گے | (تو ایسا معلوم ہوگا) کہ وہ نہیں ٹھہرے

اس شخص کو ڈرانا ہے جو اس سے ڈرتا ہو۔ جس دن اس کو دیکھ لیں گے (ان کو) ایسا معلوم ہوگا کہ گویا انہوں نے (دنیا میں) صرف ایک شام

اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿۴۶﴾

مگر ایک شام | یا ایک صبح

یا صبح ہی گزاری تھی۔

سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِثْنَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعٌ وَّاحِدٌ

سورۂ عبس مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | بیالیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ﴿۱﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ﴿۲﴾ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ﴿۳﴾

ناراض ہوا | اور منہ موڑ لیا | کہ آیا اس کے پاس | ایک اندھا | اور آپؐ کو کیا خبر | کہ شاید وہ | پاک ہو جائے

آپؐ (اتنی بات پر) غصہ ہوئے اور منہ موڑا۔ کہ آپؐ کے پاس ایک نابینا آیا۔ اور آپؐ کو کیا خبر ہے کہ شاید وہ سنور ہی جاتا

اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ﴿۴﴾ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ﴿۵﴾ فَاَنْتَ لَهٗ

یا وہ نصیحت پکڑے | تو نفع دے اس کو | نصیحت | لیکن | وہ جو | بے پرواہی کرتا ہے | تو آپؐ | اُسی کی جانب

یا نصیحت قبول کرتا تو (آپؐ کا) سمجھانا اس کے کام آتا۔ لیکن وہ شخص جو پرواہ ہی نہیں کرتا آپؐ اس کی

تَصَدّٰى ﴿۶﴾ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ﴿۸﴾

توجہ دیتے ہیں | اور نہیں آپؐ پر (کوئی الزام) | کہ وہ پاکیزگی اختیار نہیں کرتا | لیکن وہ | جو | آیا آپؐ کے پاس دوڑتا ہوا

فکر میں ہیں۔ حالانکہ اگر وہ درست نہیں ہوتا تو آپؐ پر اس کا کچھ الزام نہیں۔ اور وہ جو آپؐ کے پاس دوڑتا ہوا آیا

وَهُوَ يَخْشٰى ﴿۹﴾ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ﴿۱۰﴾ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿۱۱﴾ فَمَنْ شَآءَ

اور وہ ڈرتا ہے | تو آپؐ نے | اس سے | تغافل کیا | ہرگز نہیں | بیشک یہ تو | ایک نصیحت ہے | پس جو کوئی | چاہے

اور وہ (اللہ تعالیٰ سے) ڈرتا ہے۔ تو آپؐ نے اس سے بے توجہی فرمائی۔ ہرگز نہیں! یہ (قرآن تو) ایک نصیحت ہے۔ اب جس کا جی چاہے

ذَكَرَهٗ ﴿۱۲﴾ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿۱۳﴾ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ﴿۱۴﴾ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ﴿۱۵﴾

اس کو یاد کرلے | وہ عزت والے صحیفوں میں ہے | جو بلند مرتبہ | اور پاک ہیں | ہاتھوں میں (ان) لکھنے والوں کے

اس کو قبول کرلے۔ یہ معزز اوراق میں ہے۔ جو بہت اونچے اور پاکیزہ ہیں۔ یہ ایسے لکھنے والے (فرشتوں) کے ہاتھوں میں ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۱) سو جنت ہی اس کا ٹھکانا ہے۔
(۴۲) یہ لوگ آپؐ سے پوچھتے ہیں کہ قیامت کب قائم ہوگی؟
(۴۳) آپؐ کو اس کے مقررہ وقت کے ذکر سے کیا تعلق ہے۔
(۴۴) اس کے قیام کا وقت تو اللہ ہی کو معلوم ہے۔
(۴۵) آپؐ تو صرف اس لئے نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں کہ قیامت کے حالات سے ایسے لوگوں کو ڈرائیں' جو اس سے ڈر کر اپنا انجام درست کرنا چاہیں۔
(۴۶) وہ ایسا مصیبت کا دن ہوگا کہ جب کافر اس کو دیکھیں گے تو دنیا کی زندگی اس کے مقابلہ میں انہیں دن کے تھوڑے سے عرصہ یعنی شام یا صبح کے برابر معلوم ہوگی۔

سورۂ عبس

عَبَسَ کے معنی ہیں ترش رو ہوا' ناخوش ہوا۔ چونکہ یہ سورت اس لفظ سے شروع ہوئی اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عتبہ بن ربیعہ اور قریش کے چند اور سردار بیٹھے تھے آپؐ انہیں اسلام کی دعوت دے رہے تھے کہ عبداللہ بن ام مکتوم نے جو نابینا تھے حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے بھی وہ دین سکھائیں جو اللہ نے آپؐ کو سکھایا اور کئی بار یہی بات کہی' حضورؐ نے اس بات کو سرداران قریش کے ساتھ اپنی مصروفیت کے باعث ناپسند سمجھا اور اس کی طرف توجہ نہ کی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ آپؐ نے ناراض ہو کر منہ پھیر لیا۔
(۲) اس وجہ سے کہ آپؐ کی خدمت میں ایک نابینا (عبداللہ بن ام مکتوم) حاضر ہو کر کچھ معلوم کرنے لگا۔
(۳) اور آپؐ کو کیا خبر کہ شاید وہ نابینا جہالت کے میل کچیل سے پاک ہو جائے اور ہدایت حاصل کرلے۔
(۴) یا وہ آپؐ سے کوئی نصیحت حاصل کرے' اور وہ اس کے لئے فائدہ مند ہو۔
(۵) لیکن وہ متکبر شخص جو مال کے غرور میں ایمان سے بے پرواہ ہے (عتبہ' وابو جہل وغیرہم)
(۶) سو آپؐ اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔
(۷) حالانکہ آپؐ پر اس بات کا کچھ گناہ نہیں اگر وہ مغرور اسلام لا کر پاک نہیں ہونا چاہتا۔
(۸) لیکن عبداللہ بن ام مکتوم جو آپؐ کے پاس بھلائی کی تلاش کے لئے دوڑتا ہوا آیا۔
(۹) اور اس کے دل میں اللہ کا خوف بھی تھا۔
(۱۰) سو آپؐ اس کو توجہ نہیں دیتے ہیں۔
(۱۱) ایسا نہیں چاہئے بیشک یہ قرآن تو ایک نصیحت ہے۔
(۱۲) پس جو چاہے اس کو یاد کرکے اس سے نصیحت حاصل کرے۔
(۱۳) یہ عظیم الشان قرآن عزت والے صحیفوں میں لکھا ہوا ہے۔
(۱۴) جو بہت بڑے بلند اور پاک ہیں۔
(۱۵) ان کاتبوں (ملائکہ) کے ہاتھوں میں۔

افعال: یَسْئَلُوْنَ: (سؤال) وہ پوچھتے ہیں (مضارع جمع غائب)۔ لَمْ یَلْبَثُوْا: (ازلبث) وہ نہیں ٹھہرے رہے' مضارع منفی بہ لَمْ۔ عَبَسَ: (ازعبس و عبوسٌ) معنی تیوری چڑھانا' وہ ترش رو ہوئے' چیں بجبیں ہوا (ماضی واحد)۔ تَوَلّٰی: (تَوَلّی اور ولّی) اس نے منہ موڑ لیا (ماضی واحد غائب)۔ جَآءَ: وہ آیا (ماضی واحد غائب)۔ یُدْرِیْ: (ازاِدْرَاءٌ' دَرْءٌ) وہ خبردار کرتا ہے (کیا خبر) مضارع واحد غائب۔ یَزَّکّٰی: (تَزَکّی ازز کٰوۃ) وہ پاک ہوتا ہے (مضارع واحد غائب)۔ یَذَّکَّرُ: (اذکار ازذکر) وہ نصیحت قبول کرتا ہے' سمجھانا (مضارع واحد غائب)۔ تَنْفَعُ: (ازنفع) فائدہ دینا' نفع دے گی (ماضی واحد مونث غائب)۔ استغنٰی: (ازغنی) وہ بے پروا ہوا (ماضی واحد غائب)۔ تَصَدّٰی: (ازتَصَدِّی) صَدیٰ کے معنی کسی کام کے درپے ہونا (مضارع واحد غائب)۔ تَلَهّٰی: (تَلَهِّی ازلَهْوٌ) تو غفلت برتتا ہے' کھیلتا ہے' بے رُخی کرتا ہے (مضارع واحد حاضر)۔

اسماء: مُرْسٰی: ٹھہرنا' ٹھہراؤ۔ عَشِیَّةٌ: شام۔ اَعْمٰی: اندھا۔ ذِكْرٰی: نصیحت۔ تَذْكِرَةٌ: نصیحت۔ مَرْفُوْعَةٌ: یہ مرفوع کا مونث' اونچی اٹھائی ہوئی اسم مفعول۔ صُحُفٍ: صحیفہ کی جمع' کتابیں۔ سَفَرَةٍ: (سَافِرٌ کی جمع) لکھنے والے۔

حروف: اَلَّا (ان + لا) کیوں نہیں۔

كِرَامٍ بَرَرَةٍ ﴿١٦﴾ قُتِلَ الْإِنْسَانُ مَا أَكْفَرَهُ ﴿١٧﴾ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ﴿١٨﴾

جو بڑے محترم | (اور) نیک ہیں | مارا جائے انسان | وہ کیسا ناشکرا ہے؟ | کس چیز سے | اس نے اس کو بنایا؟

جو بڑے بزرگ (اور) نیکوکار ہیں ہلاک ہو انسان وہ کیسا ناشکر گزار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو کس چیز سے پیدا کیا۔

مِنْ نُطْفَةٍ خَلَقَهُ فَقَدَّرَهُ ﴿١٩﴾ ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ ﴿٢٠﴾ ثُمَّ أَمَاتَهُ

ایک نطفہ سے | اُسے پیدا کیا | پھر اندازہ ٹھہرایا اس کا | پھر | راستہ | آسان کر دیا اس کا | پھر | اس کو موت دی

ایک قطرہ آب سے اُس نے اسے پیدا کیا پھر اس کو ایک خاص اندازہ سے بنایا۔ پھر اس کے لئے راہ (ہدایت) آسان کردی۔ پھر اس کو

فَأَقْبَرَهُ ﴿٢١﴾ ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنْشَرَهُ ﴿٢٢﴾ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَا أَمَرَهُ ﴿٢٣﴾

پھر اس کو قبر میں رکھا | پھر جب | چاہے گا | اس کو دوبارہ اٹھا دے گا | ہرگز نہیں! | اس نے تعمیل نہیں کی | جو اس کو حکم دیا

موت دی، پھر اسے قبر میں دفن کردیا۔ پھر جب چاہے گا اسے دوبارہ زندہ کرے گا۔ البتہ اس نے (اپنے رب کا) حکم پورا نہیں کیا۔

فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِ ﴿٢٤﴾ أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا ﴿٢٥﴾ ثُمَّ شَقَقْنَا

پس چاہئے کہ دیکھے | انسان | اپنے کھانے کی طرف | کہ ہم نے برسایا | پانی | برسا کر | پھر ہم نے پھاڑا

پس انسان کو چاہئے کہ اپنی غذا کی طرف غور کرے۔ بیشک ہم نے ہی خوب پانی برسایا۔ پھر ہم نے

الْأَرْضَ شَقًّا ﴿٢٦﴾ فَأَنْبَتْنَا فِيهَا حَبًّا ﴿٢٧﴾ وَعِنَبًا وَقَضْبًا ﴿٢٨﴾ وَزَيْتُونًا

زمین کو | چیر کر | پھر اُگایا ہم نے | اس میں | اناج | اور انگور | اور ترکاریاں | اور زیتون

زمین کو خوب پھاڑ دیا۔ پھر ہم نے اس میں غلہ پیدا کیا۔ اور انگور اور ترکاریاں۔ اور زیتون

وَنَخْلًا ﴿٢٩﴾ وَحَدَائِقَ غُلْبًا ﴿٣٠﴾ وَفَاكِهَةً وَأَبًّا ﴿٣١﴾ مَتَاعًا لَكُمْ

اور کھجور | اور باغات | گھنے | اور میوے | اور گھاس | زندگی کا سامان | تمہارے لئے

اور کھجور۔ اور گنجان باغ۔ اور میوے اور گھاس (کو بھی پیدا فرمایا) (جو) تمہارے اور تمہارے مویشیوں

وَلِأَنْعَامِكُمْ ﴿٣٢﴾ فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاخَّةُ ﴿٣٣﴾ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ﴿٣٤﴾

اور تمہارے چوپایوں کیلئے | پھر جب | آئے گی | کانوں کو بہرا کرنے والی | جس دن | بھاگے گا | آدمی | اپنے بھائی سے

کے کام آتے ہیں۔ پھر جب کانوں کو بہرا کردینے والا شور برپا ہوگا (یعنی قیامت آئے گی) اس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا۔

وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ﴿٣٥﴾ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ﴿٣٦﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ

اور اپنی ماں | اور اپنے باپ سے | اور اپنی بیوی سے | اور اپنے بیٹے سے | ہر ایک آدمی کو | ان میں سے | اس دن

اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے اور اپنی بیوی اور اپنے بچوں سے بھی (گریزاں ہوگا)۔ ہر شخص کو اس دن ایک ایسی فکر لاحق ہوگی

شَأْنٌ يُغْنِيهِ ﴿٣٧﴾ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُسْفِرَةٌ ﴿٣٨﴾ ضَاحِكَةٌ مُسْتَبْشِرَةٌ ﴿٣٩﴾

ایک فکر ہوگی | جو اسے لاتعلق بنا دے گی | کچھ چہرے | اس دن | چمکتے ہوں گے | ہنستے ہوئے | خوش وخرم

جو اس کو دوسری طرف متوجہ نہ ہونے دے گی۔ اس دن بہت سے چہرے (نور ایمان) سے روشن ہوں گے۔ ہشاش بشاش خوش وخرم۔

وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿٤٠﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿٤١﴾

اور کچھ چہرے | اس دن | (ایسے ہوں گے) کہ ان پر | گرد پڑی ہوگی | چھائی ہوئی ہوگی ان پر | سیاہی

اور بہت سے چہرے اس دن غبار آلود ہوں گے۔ جن پر سیاہی چھائی ہوگی۔

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۱۶) جو اللہ کے نزدیک بڑے بزرگ اور نیکوکار ہیں۔
(۱۷) کافر کو خدا کی لعنت' وہ بڑا ناشکرا ہے۔
(۱۸) اللہ نے اس کو کیسی معمولی چیز سے پیدا کیا۔
(۱۹) ایک بوند سے اسے پیدا کر کے اس کے اعضا اور قوتوں کا ایک اندازہ ٹھہرا دیا۔
(۲۰) پھر اسے عقل اور سمجھ عطا کر کے اس پر نیکی اور بدی کا راستہ آسان کر دیا یا ماں کے پیٹ سے دنیا میں آنے کا راستہ آسان کر دیا۔
(۲۱) پھر مقررہ وقت پر اس کو موت دے کر زمین میں دفن کر دیا۔
(۲۲) پھر جب (قیامت کے دن) چاہے گا دوبارہ زندہ کر دے گا۔
(۲۳) اس کو کفر و انکار پر ہرگز ضد نہ کرنا چاہئے اللہ نے جو اسے اپنی توحید اور نیک عمل کا حکم دیا تھا وہ اس نے پورا ادا نہیں کیا' بلکہ کفر و سرکشی پر ڈٹا رہا۔
(۲۴) پس انسان کو اپنے کھانے کی چیزوں میں غور کرنا چاہئے کہ ہم نے اپنی قدرت سے ان کا کیسا انتظام کیا۔
(۲۵) کہ پہلے تو بادلوں سے بارش کے ذریعہ سے ہم نے پانی برسایا۔
(۲۶) پھر زمین کو پھاڑ کر اس سے نباتات نکالے۔
(۲۷) پھر اس میں سے غلے اُگائے۔
(۲۸) اور انگور اور ترکاریاں۔
(۲۹) اور زیتون اور کھجوریں۔
(۳۰) اور گھنے باغات۔
(۳۱) اور میوے اور گھاس۔
(۳۲) تاکہ خود تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے لئے زندگی کا سامان ہو۔
(۳۳) پس جب کانوں کو بہرا کرنے والا (شورِ قیامت) برپا ہوگا تو بڑی آفت کا سامنا ہوگا۔
(۳۴) جس دن آدمی اپنے بھائی سے دور بھاگے گا اور کچھ ہمدردی نہ کرے گا۔
(۳۵) اور اپنے ماں باپ سے۔
(۳۶) اور اپنے بیوی بچوں سے بھی بھاگ جائے گا۔
(۳۷) کیونکہ اس دن ہر ایک کو اپنی اپنی جان کی فکر پڑ رہی ہوگی جس سے وہ کسی اور کی طرف توجہ نہ کر سکے گا۔
(۳۸) کچھ چہرے (مومنین کے) اس دن روشن ہوں گے۔
(۳۹) خوشی میں ہنس رہے ہوں گے۔
(۴۰) اور منکرین کے چہرے غبار آلود ہوں گے۔
(۴۱) ان پر گناہوں کی سیاہی چھا رہی ہوگی۔

افعال: قُتِلَ: وہ مارا گیا ماضی مجہول۔ قَدَّرَهٗ: (تقدیر از قدر) اس نے مقرر کیا' مقسوم کیا' اندازہ مقرر کیا۔ یَسَّرَهٗ: (از یَسَّرَ) اس نے آسان کیا' (ماضی واحد غائب)۔ اَنْشَرَهٗ: از نَشْرٌ' اِنْشَارٌ سے ماضی کا صیغہ ہے اس نے زندہ کیا' اٹھایا' پھیلایا۔ یَقْضِ: قضاد مصدر (از تقدیر' قدر) اس نے مقرر کیا' پورا کیا' وہ کام تمام کر دے گا' مضارع۔ صَبَبْنَا: (از صَبٌّ) ہم نے ڈالا (ماضی جمع حاضر)۔ اَنْبَتْنَا: (از انبات) ہم نے اگایا (ماضی جمع متکلم)۔ یَفِرُّ: (از فرار) وہ بھاگے گا' (مضارع واحد غائب)۔ تَرْهَقُ: (از رَهْقٌ) وہ چھا جاتی ہے (مضارع مونث غائب)۔

اسماء: بَرَرَةٌ: بَارٌّ کی جمع نیک لوگ اسم فاعل۔ صَبًّا: ڈالنا' گرانا مصدر (صَبَبْتُ یصب)۔ حَبًّا: جمع حُبُوْبٌ انا' دانہ۔ حَدَآئِقَ: (واحد حدیقه) گھرے ہوئے باغ۔ غُلْبًا: (جمع غلبا) گھنا درخت۔ فَاكِهَةً: میوہ' پھل۔ اَبًّا: گھاس' چارا۔ صَآخَّةُ: سخت آواز جو کان کو بہرا کر دیتی ہے یعنی صور قیامت کی مہیب آواز۔ صَاحِبَةِ: بیوی۔ شَأْنٌ: فکر' بڑا کام۔ مُسْفِرَةٌ: (از اسفار) روشن' چمک سم فاعل۔ قَتَرَةٌ: گرد' سیاہی۔

أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾

یہی لوگ ہیں | کافر | نافرمان

یہی وہ لوگ ہیں جو کافر اور بدکار تھے۔

سُورَةُ التَّكْوِيرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | تِسْعٌ وَعِشْرُونَ آيَةً

سورہ تکویر مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | انتیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴿۱﴾ وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ ﴿۲﴾ وَإِذَا الْجِبَالُ

جب | سورج | لپیٹ دیا جائے | اور جب | ستارے | ماند پڑ جائیں | اور جب | پہاڑ

جب سورج لپیٹ دیا جائے گا۔ اور جب ستارے بے نور ہو جائیں گے۔ اور جب پہاڑ

سُيِّرَتْ ﴿۳﴾ وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ﴿۴﴾ وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ﴿۵﴾

چلا دیئے جائیں | اور جب | دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں | کھلی چھوڑ دی جائیں | اور جب جنگلی جانور | اکٹھے کر دیئے جائیں

چلا دیئے جائیں گے۔ اور جب دس مہینہ کی حاملہ اونٹنیاں کھلی پھریں گی اور جب وحشی جانور جمع کر دیئے جائیں گے۔

وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ﴿۶﴾ وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ﴿۷﴾ وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ

اور جب سمندر | بھڑکا دیئے جائیں | اور جب روحیں | (جسموں سے) ملائی جائیں | اور جب زندہ گاڑھی ہوئی (لڑکی سے)

اور جب سمندر بھڑکا دیئے جائیں گے۔ اور جب تمام لوگ جمع کئے جائیں گے۔ اور جب زندہ درگور کی ہوئی

سُئِلَتْ ﴿۸﴾ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ﴿۹﴾ وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ﴿۱۰﴾ وَإِذَا السَّمَاءُ

پوچھا جائے گا | کہ وہ کس جرم میں | قتل کی گئی تھی | اور جب | اعمال نامے | کھولے جائیں گے | اور جب | آسمان

لڑکی سے سوال ہوگا۔ کہ وہ کس گناہ کے باعث قتل کی گئی۔ اور جب اعمال نامے کھولے جائیں گے۔ اور جب آسمان

كُشِطَتْ ﴿۱۱﴾ وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ﴿۱۲﴾ وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ﴿۱۳﴾ عَلِمَتْ

کی کھال اُتار لی جائے | اور جب | دوزخ | بھڑکا دی جائے | اور جب جنّت | قریب لائی جائے | تو جان لے گا

کی کھال اتار لی جائے گی۔ اور جب دوزخ دہکائی جائے گی۔ اور جب جنّت قریب لائی جائے گی۔ تو (اس دن) ہر شخص

نَفْسٌ مَا أَحْضَرَتْ ﴿۱۴﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ﴿۱۵﴾ الْجَوَارِ

ہر شخص | جو کچھ | وہ لے کر آیا ہے | پس میں قسم کھاتا ہوں | پیچھے ہٹ جانے والے (ستاروں کی) | جو چلتے چلتے

جان لے گا جو کچھ وہ لے کر آیا ہے۔ پھر میں قسم کھاتا ہوں چلتے چلتے (پیچھے) پلٹ جانے والے تاروں کی جو چلتے چلتے

الْكُنَّسِ ﴿۱۶﴾ وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ ﴿۱۷﴾ وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ﴿۱۸﴾ إِنَّهُ

غائب ہو جاتے ہیں | اور رات کی قسم | جب | وہ پھیل جائے | اور صبح کی قسم | جب نمودار ہوتی ہے | بیشک یہ

غائب ہو جاتے ہیں اور (قسم ہے) رات کی جب وہ خوب تاریک ہو جائے۔ اور صبح کی قسم جب نمودار ہوتی ہے۔ بیشک یہ (قرآن)

لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴿۱۹﴾ ذِي قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ﴿۲۰﴾ مُطَاعٍ

کلام ہے | عزت والے فرشتے کا | جو قوت والا ہے | عرش والے کے نزدیک | بڑا رتبہ والا ہے | سب کا مانا ہوا

باعزت فرشتہ کی زبان سے (بھیجا گیا پیغام) ہے۔ جو بڑی قوت والا اور عرش کے (مالک اللہ) کے ہاں بڑے مرتبہ والا ہے۔ وہاں اس کا

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۴۲) یہی لوگ کافر نافرمان ہیں۔

سورۃ التکویر

تکویر کے معنے ہیں لپیٹنا۔ چونکہ اس سورت کے شروع میں قیامت کے روز سورج کا لپیٹ کر رکھنے کا بیان ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) جب پہلی بار صور پھونکنے سے پہلے سورج کو لپیٹ کر بے نور کر دیا جائے گا۔

(۲) اور جب ستارے ماند پڑ جائیں گے۔

(۳) اور جب پہاڑ زمین سے اکھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر کے مٹی کے ذرات کی طرح فضا میں چلائے جائیں گے۔

(۴) اور جب لوگ قیامت کے خوف سے انتہائی قیمتی حاملہ اونٹنیوں کی بھی پرواہ نہ کریں گے اور وہ یونہی کھلی پھریں گی۔

(۵) اور جب جنگلی جانور خوف کے مارے جمع ہو جائیں گے۔

(۶) اور جب سمندر ابلنے لگیں گے اور اس کے بعد پہلی دفعہ پھونکنے سے تمام دنیا فنا ہو جائے گی۔

(۷) اور جب دوسری دفعہ پھونکنے سے تمام ارواح ان کے جسموں کے ساتھ ملا دی جائیں گی اور لوگ دوبارہ زندہ ہو کر قبروں سے اٹھ کھڑے ہوں گے۔

(۸) اور میدان حشر میں زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا۔

(۹) کہ وہ کس جرم میں زندہ درگور کر دی گئی تھی۔

(۱۰) اور سب کے اعمال نامے ان کے سامنے کھول کر رکھ دیے جائیں گے۔

(۱۱) اور جب آسمان اپنی جگہ سے ہٹا دیا جائے گا جیسے جانور کے جسم سے کھال اتار لی جاتی ہے۔

(۱۲) اور جب دوزخ بھڑکائی جائے گی۔

(۱۳) اور جب جنت نزدیک کر دی جائے گی۔

(۱۴) تو ہر شخص جو جو عمل اس نے کئے تھے اپنے اعمال نامہ میں دیکھ کر معلوم کر لے گا۔

(۱۵) پس سورج کے ساتھ چلتے چلتے پیچھے ہٹ جانے والے سیاروں (خمسہ متحیرہ بہرام وعطارد وزحل ومشتری وزہرہ) میں گواہی ہے۔

(۱۶) جو چلتے چلتے غائب ہو جاتے ہیں۔

(۱۷) اور رات میں جبکہ اس کی تاریکی دنیا پر پھیل جاتی ہے۔

(۱۸) اور صبح میں جبکہ اس سے ساری دنیا روشن ہو جاتی ہے اس بات کی واضح شہادت موجود ہے۔

(۱۹) کہ یہ قرآن خدا کا کلام ہے جو حضورؐ کے دل میں اس عزت والے فرشتے (جبرئیل) کے ذریعے سے القا کیا گیا ہے۔

(۲۰) جو بڑا طاقتور اور مالک عرش کے نزدیک بڑا مرتبے والا ہے۔

افعال: **کُوِّرَتْ**: (تکویر از کور) وہ لپیٹی گئی (ماضی مجہول مونث)۔ **اِنْکَدَرَتْ**: (از انکدار) تاریک ہوئی، میلی ہوئی، بے نور ہوئی (ماضی مونث غائب)۔ **سُیِّرَتْ**: (تسییر از سیر) وہ چلائی گئی (ماضی مجہول واحد مونث)۔ **عُطِّلَتْ**: (از عطل) وہ بے کار چھوڑ دی گئی (ماضی مجہول مونث)۔ **حُشِرَتْ**: (از حَشْرٌ) جمع کرنا، وہ جمع کی گئی، (ماضی مجہول مونث)۔ **سُجِّرَتْ**: (تَسْجِیْرٌ از سجر) وہ تنور میں ڈالی گئی، آگ میں جھونکی گئی، (ماضی مجہول مونث)۔ **زُوِّجَتْ**: (از تزویج) اس کی شادی کی گئی۔ **کُشِطَتْ**: (از کشط) کھال اتارنا، کھال اتار لی جائے گی، ماضی مجہول۔ **سُعِّرَتْ**: (تسعیر از سعر) آگ دہکانا، وہ بھڑکائی گئی (ماضی مجہول مونث)۔ **اُزْلِفَتْ**: (ازلاف از زلف) وہ قریب لائی گئی ماضی مجہول۔ **اَحْضَرَتْ**: (اَحضار از حضور) اس نے حاضر کیا، لے کر آیا (ماضی واحد مونث)۔ **عَسْعَسَ**: (از تعسعسٌ) یہ عَسْعَسَةٌ سے ماضی کا صیغہ ہے، رات کا اندھیرا چھا گیا۔

اسماء: **اَلْفَجَرَۃُ**: فاجر کی جمع ہے گناہوں میں بے جھنسا رہنے والا۔ **عِشَارُ**: دس مہینے کی حاملہ اونٹنیاں۔ **مَوْءُدَۃُ**: زندہ درگور لڑکی، دفنا دی گئی۔ **اَیِّ**: کس لئے، کون، کس جگہ کلمہ استفہام۔ **ذَنْبٌ**: گناہ (جمع ذُنُوْبٌ)۔ **خُنَّسِ**: ستارے۔ **جَوَارُ**: جَارِیَۃٌ کی جمع ہے، چلنے والی لونڈیاں، کشتیاں، جہاز۔ **کُنَّسِ**: چھپ جانے والے سیارے یعنی چاند سورج وغیرہ۔

ثُمَّ اَمِيْنٍ ؕ﴿۲۱﴾ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۚ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ۚ﴿۲۳﴾

وہاں کا | امانت دار ہے | اور نہیں ہے تمہارا ساتھی | کوئی دیوانہ | اور اس نے اسکو دیکھا ہے | کھلے افق پر

حکم مانا جاتا ہے اور وہ امانت دار ہے۔ اور تمہارا ساتھی (محمدؐ) کوئی مجنون نہیں۔ اور اس نے اس (جبرئیلؑ) کو آسمان کے روشن کنارے پر

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ۚ﴿۲۴﴾ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۙ﴿۲۵﴾

اور نہیں وہ | غیب (کے معاملے) میں | بخل کرنے والا | اور نہیں ہے یہ | قول | کسی شیطان | مردود کا

دیکھا ہے۔ اور وہ غیب کی بات بتانے میں ذرا بخل نہیں کرتا۔ اور یہ (قرآن) کسی شیطان مردود کا کلام نہیں۔

فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ؕ﴿۲۶﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۲۷﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ

پھر کہاں | تم چلے جارہے ہو؟ | نہیں وہ (کچھ اور) مگر | نصیحت | تمام جہانوں کے لئے | اس کے لئے | جو چاہے | تم میں سے

پھر تم کدھر بہکے پھرتے ہو؟ یہ تو تمام جہان کے لوگوں کے لئے نصیحت ہے۔ اس کے لئے جو کوئی تم میں سے

اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ؕ﴿۲۸﴾ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۧ﴿۲۹﴾

سیدھا چلنا | اور تم نہ چاہو گے | مگر | یہ کہ چاہے | اللہ | جو رب ہے | تمام جہانوں کا

سیدھی راہ چلنا چاہے اور تم وہی کچھ چاہ سکتے ہو جو اللہ تعالیٰ چاہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ وَهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ انفطار مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | انیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۙ﴿۱﴾ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۙ﴿۲﴾ وَاِذَا الْبِحَارُ

جب آسمان | پھٹ جائے | اور جب ستارے | جھڑ جائیں | اور جب | سمندر

جب آسمان پھٹ جائے گا۔ اور جب تارے جھڑ جائیں گے۔ اور جب سمندر

فُجِّرَتْ ۙ﴿۳﴾ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۙ﴿۴﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَ

اُبل پڑیں | اور جب قبریں | اُکھاڑ دی جائیں | تو جان لے گا | ہر شخص جو | اس نے آگے بھیجا | اور

بہہ (کر مل) جائیں گے۔ اور جب قبریں اکھاڑ دی جائیں گی۔ (اس دن) ہر شخص جان لے گا جو (اعمال) اس نے آگے بھیجے تھے اور

اَخَّرَتْ ؕ﴿۵﴾ يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۙ﴿۶﴾ الَّذِيْ خَلَقَكَ

جو پیچھے چھوڑا | اے انسان! | کس چیز نے تجھے دھوکہ دیا | اپنے رب کریم کے بارے میں | وہ جس نے | تجھے پیدا کیا

جو کچھ پیچھے چھوڑے تھے۔ اے انسان! تجھ کو کس چیز نے اپنے رب کریم کے بارے میں دھوکا دیا۔ جس نے تجھ کو پیدا کیا

فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۙ﴿۷﴾ فِيْۤ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ؕ﴿۸﴾ كَلَّا بَلْ

پھر تجھے درست بنایا | پھر تجھے اعتدال پر بنایا | جس صورت میں بھی | اس نے چاہا | تجھے جوڑ دیا | ہرگز نہیں | بلکہ

پھر درست کیا، پھر تجھے اعتدال پر بنایا۔ جس صورت میں چاہا تجھے ترکیب دے دیا۔ ہرگز نہیں! بلکہ

تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۙ﴿۹﴾ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۙ﴿۱۰﴾ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۙ﴿۱۱﴾

تم جھٹلاتے ہو | جزا و سزا کو | اور بیشک تمہارے اوپر | محافظ ہیں | عزت والے | (اعمال) لکھنے والے

تم روزِ جزا کو جھٹلاتے ہو۔ اور تم پر (اللہ کے) نگہبان (فرشتے) مقرر ہیں۔ (یعنی) معزز لکھنے والے۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۱) وہاں آسمانوں میں سب فرشتے اس کا حکم مانتے ہیں وہ وحی کے لانے میں بڑا امانتدار ہے ایک لفظ کی کمی بیشی نہیں کرتا۔
(۲۲) اور یہ کہ تم مکہ والوں کا ساتھی (محمد رسول اللہؐ) کوئی دیوانہ نہیں جیسا کہ تم سمجھتے ہو۔
(۲۳) اور یہ کہ آپؐ نے اس فرشتہ جبرئیل کو آسمان کے کھلے کنارے (سورج طلوع ہونے کے مقام) پر اپنی اصلی صورت میں دیکھا ہے۔
(۲۴) اور یہ کہ آپؐ غیب کی باتوں (وحی کے راز) پر بخیل بھی نہیں بلکہ جس وقت وحی آتی ہے جوں کی توں سب کو سنا دیتے ہیں۔
(۲۵) اور وہ ایسا کلام بھی نہیں ہے کہ جیسا چھپ کر سننے والے شیاطین کاہنوں کے پاس لاتے ہیں۔
(۲۶) پس اے اہل مکہ! تم حق کو چھوڑ کر کہاں غلط راستہ پر چل رہے ہو۔
(۲۷) یہ قرآن تو دنیا والوں کے لئے نصیحت ہے۔
(۲۸) خاص طور پر اس کے لئے جو تم میں سے سیدھے راستے پر چلنے کی خواہش رکھتا ہو۔
(۲۹) اور تم بھی کوئی بات چاہ سکتے ہو کہ جب اللہ کو منظور ہو جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔

سورۂ انفطار

انفطار بمعنے پھٹ جانا۔ چونکہ یہ سورت آسمان کے پھٹ جانے کے بیان سے شروع ہوتی ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) جب پہلی دفعہ صور پھونکنے کے وقت آسمان پھٹ جائے گا۔
(۲) اور جب ستارے گر جائیں گے۔
(۳) اور جب سمندر ابل کر مل جائیں گے۔
(۴) اور جب دوسری دفعہ صور پھونکنے سے قبریں پھٹ جائیں گی اور مردے زندہ ہو کر باہر نکل پڑیں۔
(۵) تو ہر ایک شخص جو جو نیک عمل اس نے دنیا میں کئے تھے اور جو کچھ پیچھے چھوڑے تھے سب اعمال نامہ سے معلوم کر لے گا۔
(۶) اے بعث بعد الموت کے منکر انسان! تجھے اپنے مولائے کریم کے بارے میں کس چیز نے دھوکہ میں ڈالے رکھا کہ تو نے اس کو
دوبارہ زندہ کرنے پر قادر نہیں سمجھا۔
(۷) حالانکہ اس نے تجھے پیدا کر کے صحیح الاعضا والقویٰ و متناسب الا جزا بنایا۔
(۸) پس جس صورت میں اس نے چاہا۔ تجھے ترکیب دے دی۔ بھلا وہ قادر مطلق تمہیں دوبارہ پیدا نہیں کر سکتا؟
(۹) اس کے متعلق ایسی غفلت ہرگز نہیں چاہیئے۔ یہی نہیں بلکہ تم تو سرے سے اعمال کے جزا ہی کو نہیں مانتے۔
(۱۰) اور کچھ شک نہیں کہ تم پر تمہارے گفتار و کردار کے محافظ فرشتے مقرر ہیں۔
(۱۱) جو بڑی عزت والے اعمال کو لکھنے والے ہیں۔

افعال: رای: اس نے دیکھا' ماضی۔ تَذْهَبُوْنَ: (ذهاب) تم جاتے ہو' مضارع۔ تُشَآءُوْنَ: (مَشِیْئَت) تم چاہتے ہو' چاہو گے۔ مضارع کا صیغہ۔ اِنْفَطَرَتْ: (انفطار از فطر) پھاڑ دینا' وہ چرّھ' پھٹ گئی' ماضی واحد مونث۔ اَنْتَثَرَتْ: (انتشار از نشر) پھیلانا' وہ گر پڑی' جھڑ گئی' بکھر گئی' پراگندہ ہونے کے بھی ہیں۔ فُجِّرَتْ: (تفعیل از تفجیر) وہ بہائی گئی' پھاڑی گئی ماضی مجہول۔ بُعْثِرَتْ: (از بَعْثَرَةٌ) الٹ پلٹ گئی' وہ اٹھائی گئی' (ماضی مجہول)۔ غَرَّ: (یا غرٌ) اس نے فریب دیا' اَلْمغرور فریب دیتا (ماضی واحد غائب)۔ سَوّٰی: (تفصیل تَسْوِیَه) اس نے درست کیا' ہموار کیا' مساوی کیا' ماضی۔ عَدَلَ (از عَدْلٌ) اس نے اندازے کے ساتھ بتایا' ماضی (برابر کیا)۔

اسماء: ضَنِیْن: بخیل' کنجوس۔ مَکِیْن: مرتبہ چاہنے والا' درجے والا۔ مُطَاعٍ: اطاعت کیا ہوا' اسم مفعول۔ اَیْنَ: کہاں کلمہ استفہام۔ کَوَاکِبُ: واحد کوکب ستارے۔ دِین: مصدر معاملہ کرنا' انصاف مراد قیامت جزا۔

حروف: بل: بلکہ۔

يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۱۲﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۱۳﴾ وَ اِنَّ الْفُجَّارَ

وہ جانتے ہیں | جو تم کرتے ہو | بیشک نیک لوگ | نعمت میں ہوں گے | اور | بیشک | نافرمان

وہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے رہتے ہو۔ بیشک نیک لوگ نعمتوں والی جنت میں ہوں گے۔ اور بیشک بدکار دوزخ

لَفِيْ جَحِيْمٍ ﴿۱۴﴾ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۱۵﴾ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ﴿۱۶﴾

دوزخ میں ہوں گے | وہ اس میں داخل ہوں گے | جزا کے دن | اور نہیں وہ لوگ | اس سے | غائب ہونے والے

میں ہوں گے۔ جس میں وہ جزا کے دن داخل ہوں گے۔ اور وہ اس (جہنم) سے غائب نہ ہو سکیں گے۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۱۷﴾ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۱۸﴾ يَوْمَ

اور تمہیں کیا خبر | کہ کیا ہے روز جزا؟ | پھر تمہیں کیا خبر | کہ کیا ہے روز جزا؟ | جس دن

اور تمہیں کیا معلوم وہ بدلے کا دن کیسا ہوگا؟ پھر (کہا جاتا ہے) کہ تمہیں کیا معلوم وہ بدلے کا دن کیسا ہے؟ (یہ وہ دن ہوگا)

لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ۭ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ﴿۱۹﴾

نہ کر سکے گا | کوئی کسی کے لئے | کچھ بھی | اور حکم | اس دن | اللہ (ہی) کا ہوگا

جس دن کوئی شخص کسی کے کچھ کام نہ آ سکے گا اور تمام حکم اس دن اللہ تعالیٰ ہی کا ہوگا۔

سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ سِتٌّ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

سورۂ مطففین مکہ میں نازل ہوئی اور | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اس میں چھتیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ﴿۱﴾ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ﴿۲﴾

تباہی ہے | کمی کرنے والوں کے لئے | وہ لوگ کہ | جب | ناپ کر لیں | لوگوں سے | تو پورا لیتے ہیں

خرابی ہے (ناپ تول میں) کمی کرنے والوں کے لئے۔ جب وہ لوگوں سے ناپ کر لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں (ذرا کمی نہیں آنے دیتے)

وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ﴿۳﴾ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ

اور جب ناپ کر دیں ان کو | یا تول کر دیں ان کو | تو کم کر دیتے ہیں | کیا یقین نہیں رکھتے | یہ لوگ | کہ وہ

اور جب یہ لوگوں کو ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں، تو کم دیتے ہیں۔ کیا یہ لوگ یقین نہیں کرتے کہ ان کو مرنے کے بعد

مَّبْعُوْثُوْنَ ﴿۴﴾ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۵﴾ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶﴾

اُٹھائے جائیں گے | اس بڑے دن کے لئے؟ | جس دن | کھڑے ہوں گے | لوگ | تمام جہانوں کے رب کے سامنے

زندہ کیا جائے گا ایک بڑے (سخت) دن میں۔ جس دن لوگ پروردگار عالم کے سامنے (جواب دہی کے لئے) کھڑے ہوں گے۔

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ﴿۷﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ﴿۸﴾

ہرگز نہیں | بیشک اعمال نامے | نافرمانوں کے | سجین میں ہیں | اور آپ کو کیا خبر | کہ کیا ہے سجین؟

ہرگز نہیں، بیشک بدکاروں کا نامۂ اعمال سجین میں ہوگا۔ اور آپ کیا جانیں کہ سجین کیا ہے؟

كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿۹﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۰﴾ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ

ایک کتاب ہے | لکھی ہوئی | تباہی ہے | اس دن | جھٹلانے والوں کے لئے | جو | جھٹلاتے ہیں

(یہ) ایک تحریر شدہ کتاب ہے۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے بڑی تباہی ہوگی۔ جو انصاف کے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۲) جو کچھ بھی تم کرتے ہو وہ جانتے ہیں۔
(۱۳) بلاشبہ نیک لوگ آخرت میں نعمت کے اندر ہوں گے۔
(۱۴) اور نافرمان لوگ دوزخ میں ہوں گے۔
(۱۵) جس میں وہ قیامت کے روز داخل ہوں گے۔
(۱۶) اور وہ کبھی اس دوزخ سے نہ نکالے جائیں گے۔
(۱۷) اور آپ کو کیا خبر کہ وہ جزا کا دن کیا ہے؟
(۱۸) پھر آپ کو کیا خبر کہ وہ جزا کا دن کیا ہے؟
(۱۹) اس دن کوئی انسان کسی دوسرے کے لئے کچھ نہ کرسکے گا اور اس دن سب حکم اللہ ہی کرے گا۔

سورۂ المطففین

تطفیف کے معنے ہیں کم تولنا اور کم ناپنا۔ چونکہ اس سورت میں کم تولنے اور ماپنے کی برائی بیان کی گئی ہے اس لئے یہ سورت اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) ناپ اور تول کم کرنے والوں کے لئے آخرت میں سخت تباہی ہے۔
(۲) جو لوگوں سے ناپ کر خریدتے ہیں تو پورا خریدتے ہیں۔
(۳) اور جب ان کو ناپ تول کر بیچتے ہیں تو کم کرکے بیچتے ہیں۔
(۴) کیا انہیں اس بات کا خیال نہیں کہ وہ مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جائیں گے اور ذرہ ذرہ کا حساب ہوگا۔
(۵) اس بڑے قیامت کے دن۔
(۶) جس دن میں سب لوگ اللہ تعالیٰ کے دربار میں اعمال کا جواب دینے کے لئے کھڑے ہوں گے۔
(۷) ہرگز نہیں۔ بیشک نافرمانوں کے اعمالنامے سجین میں ہیں۔
(۸) اور آپ کو کیا خبر کہ سجین کیا چیز ہے؟
(۹) وہ ایک بڑا دفتر ہے جس میں شیاطین اور کفار کے اعمالنامے درج ہوتے ہیں۔
(۱۰) اس دن تباہی ہے ان جھٹلانے والوں کے لئے بڑی۔

افعال: یَصْلَوْنَ: (از صَلْی مصدر) آگ میں داخل ہوتے ہیں، مضارع۔ تَمْلِكُ: (از مَلِكَ) تو مالک ہوگا، وہ مالک تھی (مضارع واحد مذکر حاضر)۔ اَتْمَلِكُ: بادشاہ، مالک ہونا۔ اکْتَالُوْا: (اکْتِيَالٌ از كِيْلٌ) انہوں نے ناپ کر، تول کر لیا (ماضی جمع غائب)۔ یَسْتَوْفُوْنَ: (استیفاء از وَفاء) پورا پورا لینا، پورا کرنا، (مضارع جمع غائب)۔ یُخْسِرُوْنَ: (اخسار از خسر) وہ کم کردیتے ہیں۔

اسماء: وَيْلٌ: افسوس، خرابی کلمہ بددعا۔ مُطَفِّفِيْنَ: کم تولنے والے۔ مَبْعُوْثُوْنَ: اٹھائے ہوئے، مَبْعُوْث کی جمع۔ سِجِّيْنٌ: قید خانہ (دفتر، محفوظ) وہ جگہ جہاں چیزیں بڑی حفاظت سے رکھی جاتی ہیں۔ مَرْقُوْمٌ: لکھی ہوئی، نشان لگا ہوا۔

حروف: كَلَّا: ہرگز نہیں۔

يَوْمِ الدِّيْنِ ⑪ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ⑫ اِذَا تُتْلٰى

روزِ | جزا کو | اور نہیں جھٹلاتا | اس کو | مگر | ہر حد سے بڑھنے والا | گنہگار | کہ جب | پڑھی جاتی ہیں

دن کو جھٹلا رہے ہیں۔ اور اس (قیامت) کو وہی شخص جھٹلاتا ہے جو حد سے تجاوز کرنے والا گنہگار ہے۔ جب ہماری آیتیں

عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ⑬ كَلَّا بَلْ رَانَ

اس پر | ہماری آیتیں | تو وہ کہتا ہے | کہ کہانیاں ہیں | پہلے لوگوں کی | ہرگز نہیں | بلکہ | زنگ لگ گیا ہے

اس کے سامنے پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو پرانے لوگوں کے افسانے ہیں۔ ہرگز نہیں! بلکہ حقیقت یہ ہے کہ

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ⑭ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ

ان کے دلوں پر | ان اعمال کا جو وہ کرتے تھے | ہرگز نہیں | بلاشبہ وہ | اپنے رب سے | اس دن

ان کے دلوں پر ان کے اعمالِ (بد) کا زنگ چڑھ گیا ہے۔ ہرگز نہیں! وہ اپنے ربّ (کے دیدار) سے اس دن

لَّمَحْجُوْبُوْنَ ⑮ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ⑯ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ

روک دیئے جائیں گے | پھر بیشک وہ | داخل ہونے والے ہیں | دوزخ میں | پھر | کہا جائے گا | کہ یہی ہے وہ

روک دیئے جائیں گے۔ پھر یقیناً وہ دوزخ میں جائیں گے۔ پھر (ان سے) کہا جائے گا یہ وہی (دوزخ) ہے

كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ⑰ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ⑱

تم جس کو جھٹلاتے تھے | ہرگز نہیں | بیشک | اعمال نامے | نیک لوگوں کے | علّیین میں ہیں

جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔ ہرگز نہیں! بیشک نیک لوگوں کا اعمال نامہ علّیین میں ہوگا۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ⑲ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ⑳ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ㉑

اور آپ کو کیا خبر | کہ کیا ہے علّیین؟ | (یہ) ایک کتاب ہے | لکھی ہوئی | دیکھتے ہیں اسے | مقرب فرشتے

اور آپ کو کیا معلوم کہ علّیین کیا ہے؟ (علّیین) ایک لکھا ہوا دفتر ہے۔ مقرب فرشتے اس کو دیکھتے ہیں۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ㉒ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ㉓ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ

بیشک | نیک لوگ | نعمت میں ہوں گے | تختوں پر | دیکھ رہے ہوں گے | تو پائے گا | ان کے چہروں میں

بیشک نیک لوگ نعمت (کے باغوں) میں ہوں گے۔ تختوں پر بیٹھے نظارہ کر رہے ہوں گے۔ (اے مخاطب) تُو ان کے چہروں پر

نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ㉔ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ㉕ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ

تازگی | نعمت کی | انہیں پلائی جائے گی | خالص شراب | مہر لگی ہوئی | اس کی مہر ہوگی | مشک کی

خوشحالی کی تروتازگی دیکھے گا۔ اُن کو سر بہ مہر خالص (پاکیزہ) شراب پلائی جائے گی۔ اس پر مشک کی مہر ہوگی

وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ㉖ وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ㉗

اور اس میں | رغبت کرنی چاہئے | رغبت کرنے والوں کو | اور اس میں آمیزش ہوگی | تسنیم کی

آگے بڑھنے کے خواہش مندوں کو چاہئے کہ اس میں آگے بڑھیں۔ اور اس (شراب) میں تسنیم کی آمیزش ہوگی۔

عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ㉘ اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ

وہ ایک چشمہ ہے | پئیں گے | اس سے | مقرب لوگ | بیشک | جنہوں نے | جرم کئے تھے | وہ ان لوگوں پر

(تسنیم) ایک چشمہ ہے جس سے مقرب لوگ پانی پئیں گے۔ بیشک وہ لوگ جو گنہگار ہیں ان لوگوں پر ہنسا کرتے تھے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۱) جو جزا کے دن (قیامت) کو جھوٹ کہتے ہیں۔
(۱۲) اور اس دن کو وہی جھوٹ کہتا ہے جو کفر میں حد سے بڑھا ہوا مجرم ہے۔
(۱۳) کہ جب اس کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ تو پرانے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔
(۱۴) ہرگز ایسا نہیں بلکہ برے اعمال کی وجہ سے ان کے دلوں پر ایک طرح کا زنگ لگ گیا ہے۔
(۱۵) ہرگز ایسا نہیں یقیناً ایسے ظالموں کو اس دن خدا کے دیدار سے روک دیا جائے گا۔
(۱۶) پھر وہ دوزخ میں گرائے جائیں گے۔
(۱۷) پھر ان سے کہا جائے گا کہ یہی خدا کا وعدہ دوزخ ہے جس کو تم دنیا میں جھوٹ کہتے تھے۔
(۱۸) ہرگز نافرمانی نہیں کرنا چاہئے البتہ نیک لوگوں کے اعمالنامے علیین میں ہیں۔
(۱۹) اور آپ کو کیا خبر کہ وہ علیین کیا چیز ہے؟
(۲۰) وہ ایک بڑا دفتر ہے جس میں نیک لوگوں کے اعمالنامے درج کئے جاتے ہیں۔
(۲۱) جس کے پاس مقرب فرشتے ہمیشہ حاضر رہتے ہیں۔
(۲۲) بے شک نیک لوگ نعمت میں ہوں گے۔
(۲۳) تختوں پر بیٹھے خدا کی نعمتوں کو دیکھ رہے ہوں گے۔
(۲۴) جب آپ ان کو دیکھیں گے تو ان کے چہروں پر خدا کی نعمت' خوشی اور تروتازگی صاف معلوم ہو جائے گی۔
(۲۵) اور ان کو وہاں پاکیزہ اور خالص شراب پلائی جائے گی۔ جس پر مہر لگی ہوگی کہ پرہیزگار لوگوں کے سوا کوئی ان کو نہ کھول سکے۔
(۲۶) اور اس کی مہر مشک کی ہوگی اور خواہش کرنے والوں کو اسی کی خواہش بھی کرنی چاہئے یعنی نیک اعمال کر کے اسے حاصل کرنا چاہئے۔
(۲۷) اور اس پاکیزہ شراب میں تسنیم ملی ہوگی۔
(۲۸) وہ جنت میں ایک چشمہ ہے جس میں سے مقرب لوگ پئیں گے۔

افعال: یَشْهَدُ: (از شهود) وہ حاضر ہوتا ہے' گواہی دیتا ہے' مضارع۔ تَعْرِفُ: (از مَعْرِفَةٌ) تو پہچانتا ہے (مضارع واحد حاضر)۔ یُسْقَوْنَ: (از سقیٌ) وہ پلائے جاتے ہیں (مضارع مجہول)۔ یَتَنَافَسُ: (از تنافسٌ) وہ خواہش کرتا ہے' رشک کرتا ہے' مضارع لِیَتَنَافَسُ چاہئے کہ وہ رغبت کرے' (امر غائب)۔ یَشْرَبُ: (از شرب) وہ پیتا ہے (امر غائب)۔

اسماء: مُعْتَدٍ: شرعی حدود سے نکل جانے والا۔ اَثِیْمٍ: گناہ گار۔ اَسَاطِیْرُ: قصے۔ اَوَّلِیْنَ: اگلے لوگ۔ رَانَ: زنگ آلود ہو کر جم گیا۔ مَحْجُوْبُوْنَ: (مَحجوب کی جمع) روکے ہوئے' اوٹ میں۔ صَالُوْا: آگ میں داخل ہونے والے۔ عِلِّیِّیْنَ: پاک ارواح کے رہنے کی جگہ۔ نَعِیْمٍ: (از نِعْمَةٌ) نعمتیں۔ اَرَآئِکِ: تخت (اَرِیکَة واحد)۔ نَضْرَتَ: تازگی۔ رَحِیْقٌ: خالص شراب۔ مَخْتُوْمٌ: مہر لگی ہوئی۔ مِسْكٌ: مشک۔

اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَاِذَا
جو ایمان لائے | ہنستے تھے | اور جب | وہ گزرتے | ان کے پاس سے | تو آنکھیں مارتے تھے | اور جب
جو ایمان لائے ہیں۔ اور جب ان کے پاس سے گزرتے تو آپس میں آنکھ مارتے۔ اور جب

انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا
لوٹ کر جاتے | اپنے گھر والوں کے پاس | تو لوٹتے | ہنستے (باتیں بناتے) ہوئے | اور جب | انہیں دیکھتے | تو کہا کرتے
اپنے گھروں کو لوٹتے تو وہاں بھی مذاق اڑاتے۔ اور جب یہ (مغرور) لوگ ان (مسلمانوں) کو

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾ وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۳۳﴾ فَالْيَوْمَ
کہ بیشک | یہی ہیں | گمراہ | اور وہ نہیں بھیجے گئے تھے | ان پر | نگہبان بنا کر | پس آج
دیکھتے تو کہتے کہ بلاشبہ یہ لوگ گمراہ ہو گئے۔ حالانکہ یہ (کفار) ان پر نگران بنا کے نہیں بھیجے گئے۔ پس آج

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿۳۵﴾
وہ لوگ | جو ایمان لائے | کافروں پر | ہنس رہے ہوں گے | تختوں پر (بیٹھے) | دیکھ رہے ہوں گے
(یعنی قیامت کے دن) ایمان والے کافروں پر ہنستے ہوں گے۔ (اور) تختوں پر بیٹھے نظارہ کر رہے ہوں گے۔

هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾
ضرور | بدلہ دیا جائے گا | کافروں کو | جو کچھ | وہ کیا کرتے تھے
(اور دیکھ لیں گے کہ) واقعی کافروں کو ان کے اعمال کا خوب بدلہ ملا۔

سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۂ انشقاق مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | پچیس آیتیں اور ایک رکوع ہے
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴿۱﴾ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿۲﴾ وَاِذَا الْاَرْضُ
جب آسمان | پھٹ جائے گا | اور مان لے گا حکم اپنے رب کا | اور یہی اس پر لازم ہے | اور جب | زمین
جب آسمان پھٹ جائے گا۔ اور اپنے رب کا حکم بجا لائے گا اور وہ اسی لائق ہے اور جب زمین (کھینچ کر)

مُدَّتْ ﴿۳﴾ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ﴿۴﴾ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا
ہموار کر دی جائے گی | اور ڈال دے گی | جو کچھ | اس میں ہے | اور خالی ہو جائے گی | اور حکم مان لے گی | اپنے رب کا
پھیلا دی جائے گی۔ اور وہ اپنے اندر کے خزانے نکال کر باہر پھینک دے گی اور خالی ہو جائے گی۔ اور اپنے رب کے حکم کو بجا لائے گی

وَحُقَّتْ ﴿۵﴾ يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا
اور یہی اس پر لازم ہے | اے انسان! | بیشک تو بڑی کوشش کرتا ہے | اپنے رب سے ملنے تک | عمل میں
اور وہ اسی لائق ہے اے انسان! تو اپنے رب کے پاس پہنچنے تک (یعنی موت تک) خوب محنت کرتا ہے پھر تجھے (اپنے عمل کی جزا سے)

فَمُلٰقِيْهِ ﴿۶﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ﴿۷﴾ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ
پس تو اس کو ملے گا | پس | جس کو | دیا جائے گا | اس کا اعمال نامہ | اس کے دائیں ہاتھ میں | پس عنقریب | اس سے حساب کیا جائے گا
ملنا ہے۔ تو جس کو اس کا نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ اس سے حساب

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۹) بیشک جو کافر ہیں وہ دنیا میں اہل اسلام سے مذاق کیا کرتے تھے۔
(۳۰) اور جب اہل ایمان ان کے پاس سے گزرتے تو وہ کافر آنکھ سے اشارے کیا کرتے تھے۔
(۳۱) اور وہ مشرکین جب اپنے گھروں کو واپس جاتے تو اہل ایمان کی بڑے مزے سے تمسخر کرتے تھے۔
(۳۲) اور جب وہ مسلمانوں کو دیکھتے تو کہتے کہ یہی لوگ گمراہ ہیں۔
(۳۳) حالانکہ وہ مشرکین اہل ایمان پر کوئی ذمہ دار مقرر کر کے نہیں بھیجے گئے تھے کہ ان کے اعمال کی نگرانی کریں۔
(۳۴) پس آج قیامت کے روز اہل ایمان کفار پر ہنس رہے ہوں گے۔
(۳۵) تختوں پر عزت سے بیٹھے ان کفار کی ذلت اور رسوائی کو دیکھ رہے ہوں گے۔
(۳۶) کفار کو ان کے مذاق اور حق کو جھٹلانے کا ضرور بدلہ دیا جائے گا۔

سورۂ انشقاق

انشقاق کے معنے ہیں پھٹ جانا چونکہ اس سورت میں قرب قیامت میں آسمان کا پھٹ جانا مذکور ہوا ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) پہلی بار صور پھونکنے سے جب آسمان پھٹ جائے گا۔
(۲) اور وہ اپنے پھٹ جانے کے متعلق خدا کے حکم کو مان لے گا اور یہی اس کا حق ہے۔
(۳) اور جب زمین توڑ پھوڑ کر ہموار کر دی جائے گی اور اس میں کوئی اونچ نیچ نہ رہے گی۔
(۴) اور جو کچھ اس کے اندر خزانے اور مردے وغیرہ ہیں ان کو باہر نکال کر بالکل خالی ہو جائے گی۔
(۵) اور اللہ کا یہ حکم مان لے گی اور یہی اس کا حق بھی ہے تو انسان کو اپنی کوشش کا نتیجہ اور اپنے اعمال کی جزا ضرور ملے گی۔
(۶) اے انسان! تو اپنے رب سے ملنے کی بڑی کوشش کر رہا ہے سو تو مرنے کے بعد اعمال کا جواب دینے کے لئے ضرور اس کو ملے گا۔
(۷) تو جس کو اعمالنامہ دائیں ہاتھ میں ملے گا۔

افعال: **اَجْرَمُوْا**: (از جرمه) انہوں نے گناہ کیا (ماضی جمع غائب)۔ **یَضْحَکُوْنَ**: (از ضَحِكٌ) وہ ہنستے ہیں (مضارع جمع غائب)۔ **مَرُّوْا**: (از مَرورٌ) وہ گزرے (ماضی جمع غائب)۔ **یَتَغَامَزُوْنَ**: (تغامُز از غَمْزٌ) آنکھ سے اشارہ کرنا، آپس میں اشارے کرنا۔ **اِنْشَقَّتْ**: (از شَقٌّ) پھٹ گئی (ماضی مونث غائب)۔ **اَذِنَتْ**: (از اذن) اس نے خدائی حکم سن لیا (ماضی مونث غائب)۔ **حُقَّتْ**: (از حَقٌّ) وہ ثابت کی گئی، لائق ہے سننے کے (ماضی مجہول مونث غائب)۔ **مُدَّتْ**: (از مَدٌّ) وہ کھینچی گئی، ہموار کر دی گئی (ماضی مجہول مونث غائب)۔ **اَلْقَتْ**: (القاءِ از القاء) اس نے گرا دیا، باہر ڈال دیا (ماضی واحد مونث غائب)۔ **تَخَلَّتْ**: (از تخلی) خالی کی ہوئی (ماضی واحد مونث غائب)۔

اسماء: **فَکِهِیْنَ**: (فکه کی جمع) خوش طبع، اتراتے ہوئے، ہنسی اڑاتے ہوئے۔ **کَادِحٌ**: کوشش کرنے والا، اسم فاعل۔ **یَمِیْن**: داہنا ہاتھ۔

حِسَابًا يَّسِيْرًا ۝۸ وَّيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝۹ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ

حساب | آسان | اور وہ لوٹے گا | اپنے گھر والوں کی طرف | خوش خوش | اور وہ جس کو | دیا جائے گا

آسانی سے لیا جائے گا۔ اور یہ اپنے گھر والوں کے پاس خوش خوش واپس لوٹے گا۔ اور جس کو اس کا نامۂ اعمال پشت کے

كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۝۱۰ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۝۱۱ وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ۝۱۲

اس کا اعمالنامہ | اس کی پیٹھ پیچھے سے | پس عنقریب وہ پکارے گا | ہلاکت کو | اور داخل ہوگا | بھڑکتی آگ میں

پیچھے سے دیا جائے گا۔ تو وہ موت کو پکارے گا اور وہ دوزخ میں داخل ہو جائے گا۔

اِنَّهٗ كَانَ فِيْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝۱۳ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ۝۱۴ بَلٰٓى

بیشک وہ تھا | اپنے گھر والوں میں | خوش و خرم | بیشک اس نے | گمان کیا تھا | کہ وہ ہرگز نہ لوٹے گا | کیوں نہیں

بیشک وہ (دنیا میں) اپنے گھر والوں میں خوش و خرم رہا کرتا تھا۔ اس نے سمجھ رکھا تھا کہ اس کو (اللہ کے سامنے) واپس نہیں جانا ہے کیوں نہیں!

اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ۝۱۵ فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۝۱۶ وَالَّيْلِ وَمَا

بیشک اس کا رب | اسے دیکھ رہا تھا | پس میں قسم کھاتا ہوں | شام کی سرخی کی | اور رات کی | اور جو کچھ

بیشک اس کا رب اس کو دیکھ رہا تھا۔ پس قسم ہے شام کی سرخی کی اور (قسم ہے) رات کی اور ان چیزوں کی

وَسَقَ ۝۱۷ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۝۱۸ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۝۱۹ فَمَا لَهُمْ

اس نے سمیٹا | اور چاند کی | جب وہ پورا ہو جائے | تم ضرور چڑھو گے | درجہ | بہ درجہ | پھر کیا ہو گیا ان کو

جن کو وہ سمیٹ لیتی ہے اور چاند کی جب وہ پورا ہو جائے کہ تم کو زینہ بہ زینہ چڑھنا ہے۔ پھر ان کو کیا ہوا

لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۲۰ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ۝۲۱ السجدۃ بَلِ الَّذِيْنَ

کہ وہ ایمان نہیں لاتے؟ | اور جب | پڑھا جائے | ان پر | قرآن | تو وہ سجدہ نہیں کرتے | بلکہ | جو لوگ

کہ ایمان نہیں لاتے۔ اور جب قرآن ان کو پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو وہ سجدہ نہیں کرتے۔ بلکہ کافر تو

كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ۝۲۲ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ۝۲۳ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ

منکر ہیں | وہ (تو) جھٹلاتے ہیں | اور اللہ ہی | خوب جانتا ہے | جو وہ چھپاتے ہیں | پس خوشخبری دیجئے انہیں | عذاب

اسے جھٹلاتے ہیں۔ اور جو کچھ وہ دلوں میں چھپاتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو خوب جانتا ہے۔ پس آپؐ ان کو دردناک عذاب کی

اَلِيْمٍ ۝۲۴ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝۲۵

دردناک کی | مگر جو لوگ | ایمان لائے | اور عمل کئے | نیک | ان کے لئے | اجر ہے | ختم نہ ہونے والا

خبر دے دیجئے۔ البتہ جو لوگ ایمان لائے ہیں اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لئے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا۔

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ وَهِيَ اثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۂ بروج مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | بائیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۝۱ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۝۲ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ۝۳

آسمان کی قسم | جو برجوں والا ہے | اور اس دن کی | جسکا وعدہ کیا گیا ہے | اور گواہ کی | اور | جسکے خلاف گواہی دی جائے

قسم ہے برجوں والے آسمان کی۔ اور قسم ہے اس دن کی جس کا وعدہ کیا گیا اور قسم ہے گواہ کی اور جس کی گواہی دی جاتی ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸) اس سے تو حساب بڑا آسان لیا جائے گا۔
(۹) اور وہ اپنے گھر والوں کی طرف خوش وخرم واپس جائے گا۔
(۱۰) اور جس کو اس کا اعمالنامہ اس کی پیٹھ کے پیچھے سے ملے گا۔
(۱۱) تو وہ وہاں موت کی آرزو کرے گا اور ہلاکت کو پکارے گا۔
(۱۲) اور وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا۔
(۱۳) کیونکہ یقیناً وہ دنیا میں اپنے گھر والوں میں بڑا خوش وخرم تھا کہ مسلمانوں کا مذاق اڑایا کرتا تھا۔
(۱۴) اس نے تو یہ سمجھ رکھا تھا کہ خدا کے حضور میں دوبارہ لوٹ کر نہ جائے گا۔
(۱۵) دوبارہ زندہ ضرور اس کے سامنے حاضر ہوگا۔ بلاشبہ اس کا رب اس کے اعمال کو دیکھ رہا تھا۔
(۱۶) پس میں قسم کھاتا ہوں شام کے وقت آسمان کے افق پر سرخی کی۔
(۱۷) اور رات اور جو کچھ اس نے جمع کر رکھا ہے۔
(۱۸) اور چاند جب وہ پورا (بدر) ہو جائے سب اس بات پر سچے گواہ ہیں کہ جس طرح یہ چیزیں بہت سی تبدیلیوں کے بعد اس حالت پر پہنچتی ہیں اسی طرح۔
(۱۹) تم سب ایک کے بعد دوسرے مختلف سختیوں سے ہو کر گزرو گے (مثلاً جان کنی وموت کی تکلیف' زندہ ہو کر دوبارہ اٹھنا' قیامت اور اعمال کی جانچ پڑتال پھر آخر کار جنت یا دوزخ)
(۲۰) پھر ان مشرکین کو کیا ہو گیا کہ یقین نہیں کرتے۔
(۲۱) اور جب ان کو قرآن پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔
(۲۲) بلکہ منکرین تو قرآن اور دوبارہ اٹھنے کو جھٹلاتے ہیں۔
(۲۳) اور جس کفر وشرک کو انہوں نے اپنے سینوں میں چھپا رکھا ہے اللہ اسے خوب جانتا ہے۔
(۲۴) تو آپ ان سب کو دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے۔
(۲۵) مگر جنہوں نے ایمان لا کر نیک اعمال کئے انہیں آخرت میں نہ ختم ہونے والا اجر ملے گا۔

سورۃ البروج

آسمان پر ستاروں کے جمع ہونے سے جو صورتیں دکھائی دیتی ہیں ان کو بروج کہتے ہیں یہ سورت لفظ بروج سے شروع ہوئی ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) برجوں والے آسمان کی قسم ہے۔
(۲) اور قیامت کے دن کی جس کے آنے کا وعدہ کیا گیا ہے۔
(۳) اور قیامت کے روز اللہ کی قدرت کا مشاہدہ کرنے والے کی قسم ہے۔

افعال: سَوْفَ يُحَاسَبُ: اس سے عرصہ بعد حساب دیا جائے گا (مستقبل بعید)۔ يَصْلٰى: (از صَلْيٌ) وہ آگ میں داخل ہوگا' مضارع۔ لَنْ يَحُوْرَ (از حور) وہ ہرگز نہیں پھرے گا' مضارع منفی۔ وَسَقَ: (از وَسْقٌ) اس نے جمع کیا' اکٹھا کیا ماضی۔ اتَّسَقَ: (از وسق) وہ مکمل ہوا پورا ہوا' ماضی۔ تَرْكَبُنَّ: تم کو ضرور چڑھنا ہوگا' مضارع۔ قُرِئَ (از قِرْاۃ) پڑھا گیا ماضی مجہول۔ يُوْعُوْنَ: (از وعْیٌ) وہ حفاظت کرتے ہیں' چھپاتے ہیں (مضارع جمع غائب)۔

اسماء: يَسِيْرًا: آسان۔ ظَهْرٌ: پیٹھ۔ ثُبُوْرًا: ہلاک ہونا' موت۔ سَعِيْرًا: دوزخ' تیز آگ۔ طَبَقٌ: درجہ بہ درجہ۔ مَمْنُوْنٍ: احسان جتانا' احسان کیا ہوا' بے انتہا۔ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ: وہ اجر جس کو جتایا نہ جائے۔ ذَاتَ: ذو کا مونث۔ الْمَوْعُوْدِ: وعدہ کیا ہوا' مقرر' مراد قیامت' اسم مفعول۔ شَاهِدٍ: گواہ۔ مَشْهُوْدٍ: جس پر گواہی دی جائے۔

قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ﴿۴﴾ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ﴿۵﴾ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا
ہلاک ہوئے | خندقوں والے | جن میں آگ تھی | بہت ایندھن والی | جب وہ | اس کے کنارے پر
کہ خندقوں والے (کافر) مارے گئے۔ (وہ) ایندھن بھر کر آگ جلانے والے۔ جب وہ اس کے پاس

قُعُوْدٌ ﴿۶﴾ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ﴿۷﴾ وَمَا نَقَمُوْا
بیٹھے تھے | اور وہ | اس پر جو | کررہے تھے | مومنوں کے ساتھ | خودگواہ تھے | اورانہوں نے انتقام نہ لیا
بیٹھے تھے۔ اور جو کچھ وہ ایمان والوں کے ساتھ کر رہے تھے اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔ اور وہ ان سے محض

مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿۸﴾ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ
ان سے | مگراسی بات کا | کہ وہ ایمان لائے تھے | اللہ پر | جو بڑا غالب | حمدوثنا کے لائق ہے | وہ جس کی | حکومت ہے
اس کا بدلہ لے رہے تھے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے جو غالب (اور) لائق حمد و ثناء ہے۔ وہ جس کی حکومت آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
آسمانوں | اور زمین میں | اور اللہ | ہر چیز سے | باخبر ہے | بیشک جنہوں نے
اور زمین پر ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر شاہد ہے بلاشبہ جن لوگوں نے

فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ
عذاب دیا | مومن مردوں | اور مومن عورتوں کو | پھر | توبہ نہ کی | پس ان کے لئے ہے عذاب | دوزخ کا
مومن مرد اور مومن عورتوں کو اذیت پہنچائی پھر توبہ نہ کی تو ان کے لئے دوزخ کا عذاب ہے

وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ﴿۱۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اوران کے لئے | عذاب ہے | جلانے والا | بیشک | جولوگ | ایمان لائے | اور | انہوں نے عمل کئے نیک
اور ان کے لئے جلنے کا عذاب ہے۔ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے

لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ڛ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ﴿۱۱﴾ اِنَّ
ان کے لئے | باغات ہیں | جاری ہیں | جن کے نیچے | نہریں | یہی ہے کامیابی | بڑی | بیشک
اُن کے لئے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی (اور) یہی بڑی کامیابی ہے۔ بیشک

بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ﴿۱۳﴾ وَهُوَ
پکڑ | آپ کے رب کی | بڑی سخت ہے | بیشک وہی | پہلی بار پیدا کرتا ہے | اور لوٹاتا ہے | اور وہی ہے
آپ کے رب کی گرفت بہت سخت ہے۔ بیشک وہی پہلی مرتبہ پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ زندہ کرے گا اور وہی

الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ﴿۱۴﴾ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ﴿۱۵﴾ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۶﴾ هَلْ
بڑا بخشنے والا | محبت کرنے والا | مالک عرش کا | بڑی شان والا | کردینے والا ہے جو | چاہے | کیا
بڑا بخشنے والا بڑا محبت کرنے والا ہے۔ عرش کا مالک ہے بڑی شان والا ہے۔ جو کچھ چاہتا ہے کر ڈالتا ہے۔ کیا

اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ﴿۱۷﴾ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ﴿۱۸﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
آپ کے پاس پہنچی | بات | لشکروں کی | فرعون | اور ثمود کے | بلکہ | جن لوگوں نے کفر کیا
آپ کو لشکروں کی خبر پہنچی۔ (یعنی) فرعون اور ثمود کے۔ بلکہ کافر

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۴) ان سب میں ایک زبردست گواہی ہے اس امر کی کہ خندق والے ہلاک اور مردود ہوئے۔
(۵) جس خندق میں بہت بڑی آگ جلائی گئی تھی۔ (ف) رسولؐ کی رسالت سے تقریباً ستر سال پہلے نجران میں ایک کافر بادشاہ یوسف ذونوتھا اس نے بڑی بڑی خندقیں کھدوا کران میں آگ جلادی اور جو مسلمان مرتد ہونے سے انکار کرتا اسے آگ میں ڈال دیتا۔
(۶) جبکہ وہ کافر اس آگ کے گرد کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔
(۷) اور مسلمانوں پر جو ظلم ہو رہا تھا وہ خود دیکھ رہے تھے۔
(۸) اور وہ مسلمان صرف اتنی غلطی پر خندق میں جلائے جارہے تھے کہ وہ اس اللہ پر ایمان لائے تھے جو سب پر غالب حمد وثنا کے لائق ہے۔
(۹) جس کی تمام آسمانوں اور زمین میں حکومت ہے اور وہ ہر چیز پر نگران ہے کوئی بات اس سے چھپی ہوئی نہیں۔
(۱۰) بلاشبہ جن کفار (یوسف ذونو اور اس کے امراء و وزراء) نے مسلمان مردوں اور عورتوں کو اس طرح آگ میں ڈال کر سخت عذاب دیا اور توبہ نہ کی ان کے لئے آخرت میں دوزخ کا عذاب تیار ہے اور دنیا میں بھی انہیں جلانے والے عذاب سے ہلاک کیا گیا (چنانچہ روایت ہے کہ اُسی خندق کی آگ کے شعلے زیادہ پھیلے جس سے وہ سب ہلاک ہو گئے)۔
(۱۱) البتہ جو لوگ ایمان لا کر نیک اعمال کرتے رہے ان کے لئے آخرت میں باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی یہی بڑی بھاری کامیابی ہے۔
(۱۲) کوئی شک نہیں کہ اللہ جب سرکشوں کو پکڑتا ہے تو اس کی پکڑ بھی سخت ہوتی ہے۔
(۱۳) کوئی شک نہیں کہ وہی پہلے پیدا کرتا ہے اور وہی مرنے کے بعد دوبارہ نئے سرے سے زندہ کرے گا۔
(۱۴) اور وہی توبہ کرنے والے کو بخشنے والا اور اس سے محبت کرنے والا ہے۔
(۱۵) وہی عرش کا مالک ہے اور بڑی اونچی شان والا ہے۔
(۱۶) جو چاہے کر سکتا ہے۔
(۱۷) گذشتہ زمانے کے پیغمبروں کے خلاف جمع ہونے والے لشکروں کا حال تو آپؐ کے پاس پہنچ ہی چکا ہے۔
(۱۸) مثلاً قوم فرعون اور قوم ثمود کا کہ انہوں نے انبیاء کی تکذیب کی تو عذاب الٰہی سے ہلاک کئے گئے۔

افعال: نَقَمُوْا: (از نقم) انہوں نے بدلہ لیا' انتقام کیا (ماضی جمع غائب)۔ فَتَنُوا: (از فِتْنَةٌ) انہوں نے دین سے گمراہ کیا' یذا دی (ماضی جمع)۔ يُبْدِئُ: (اَبْدَاءٌ از بُدْءٌ) وہ پیدا کرتا ہے' ظاہر کرتا ہے' مضارع۔ يُعِيْدُ: (أعاذه' از عَوْد) لوٹنا' لوٹے گا' دوبارہ مضارع۔

اسماء: أُخْدُودِ: (از خدد) گڑھے' خندقیں۔ وَقُوْد: ایندھن۔ قُعُوْد: بیٹھنے والے۔ شُهُوْد: گواہ' حاضرین۔ عَزِيْز: غالب۔ حَمِيْد: تعریف کیا ہوا' قابل ستائش۔ حَرِيْقٌ: جلانے والا' جلا ہوا۔ بَطْش: سخت' گرفت۔ وَدُوْد: محبت کرنے والا۔ جُنُوْد: جند کی جمع' لشکر۔ فَوْز: مصدر' مراد کو پہنچا' نجات پانا۔

فِي تَكْذِيبٍ ﴿١٩﴾ وَاللَّهُ مِن وَرَائِهِم مُّحِيطٌ ﴿٢٠﴾ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ

جھٹلانے میں (لگے ہوئے ہیں) | اور اللہ | ہر طرف سے ان کو | گھیرے ہوئے ہے | بلکہ | یہ قرآن ہے

جھٹلاتے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر طرف سے اُن کو گھیرے ہوئے ہے دراصل یہ قرآن

مَّجِيدٌ ﴿٢١﴾ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ﴿٢٢﴾

شان والا | (لکھا ہوا ہے) لوح | محفوظ میں

بڑی عظمت والا ہے۔ لوح محفوظ میں (لکھا ہوا) ہے۔

سُورَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَهِيَ سَبْعَ عَشْرَةَ آيَةً

سورۂ طارق مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | سترہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ ﴿١﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ ﴿٢﴾ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ﴿٣﴾

قسم ہے آسمان کی | اور رات کو آنے والے کی | اور آپ کو کیا معلوم | کہ کیا ہے رات کو آنے والی | وہ ستارہ ہے | چمکتا ہوا

قسم ہے آسمان کی اور اس چیز کی جو رات کو نمودار ہونے والی ہے۔ اور آپ کو کیا معلوم یہ رات کو آنے والی چیز کیا ہے۔ وہ چمکتا ہوا تارہ ہے۔

إِن كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴿٤﴾ فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ مِمَّ

کوئی جان نہیں | مگر | اس پر ہے | ایک محافظ | پس دیکھنا چاہئے | انسان کو | کہ وہ کس چیز سے

کوئی شخص ایسا نہیں کہ اس پر (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) کوئی نگہبان مقرر نہ ہو۔ پس انسان کو چاہئے کہ دیکھے کہ وہ کس چیز سے

خُلِقَ ﴿٥﴾ خُلِقَ مِن مَّاءٍ دَافِقٍ ﴿٦﴾ يَخْرُجُ مِن بَيْنِ الصُّلْبِ

پیدا کیا گیا | وہ پیدا کیا گیا | اچھلنے والے پانی سے | جو نکلتا ہے | درمیان | پیٹھ

پیدا کیا گیا ہے وہ ایک اچھلتے پانی (کی ایک بوند) سے پیدا کیا گیا ہے۔ جو پیٹھ اور سینوں (یعنی تمام جسم) کے

وَالتَّرَائِبِ ﴿٧﴾ إِنَّهُ عَلَىٰ رَجْعِهِ لَقَادِرٌ ﴿٨﴾ يَوْمَ تُبْلَى

اور سینے کی ہڈیوں سے | بیشک وہ | اس کے لوٹانے پر | قادر ہے | جس دن ظاہر کئے جائیں گے

درمیان میں سے نکلتا ہے۔ بیشک اللہ اس کو دوبارہ زندہ کر لانے پر قادر ہے۔ جس دن پوشیدہ راز ظاہر

السَّرَائِرُ ﴿٩﴾ فَمَا لَهُ مِن قُوَّةٍ وَلَا نَاصِرٍ ﴿١٠﴾ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ﴿١١﴾

راز | تو نہ ہوگی اس کے لئے | کوئی طاقت | اور نہ کوئی مددگار | قسم ہے آسمان کی | بارش والے

کردیئے جائیں گے۔ پھر نہ تو (انسان) کا کچھ زور چلے گا اور نہ اس کا کوئی مددگار ہوگا۔ اور قسم ہے آسمان کی جس سے مینہ اترتا ہے۔

وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ﴿١٢﴾ إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿١٣﴾ وَمَا هُوَ

اور زمین کی | پھٹ جانے والی | کہ بیشک یہ (قرآن) | کلام ہے | فیصلہ کردینے والا | اور نہیں وہ

اور زمین کی جو (بیج نکلتے وقت) پھٹ جاتی ہے۔ بیشک یہ (قرآن) ایک فیصلہ کن کلام ہے۔ اور یہ کوئی

بِالْهَزْلِ ﴿١٤﴾ إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا ﴿١٥﴾ وَأَكِيدُ كَيْدًا ﴿١٦﴾ فَمَهِّلِ

کوئی ہنسی کی بات | بیشک وہ | کر رہے ہیں | ایک تدبیر | اور میں (بھی) کر رہا ہوں | ایک تدبیر | پس مہلت دو

فضول بات نہیں ہے۔ وہ لوگ اپنی اپنی تدبیروں میں لگے ہیں اور میں (اللہ) بھی تدبیر کر رہا ہوں۔ پس آپ کافروں کو (تھوڑی اور)

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۹) نہ صرف وہی بلکہ آپ کی قوم میں سے بھی جو منکر لوگ ہیں وہ آپ کو اور قرآن کو جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں۔
(۲۰) اور اللہ انہیں ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔ ان کے حالات خوب جانتا ہے اُن کو عذاب دیئے بغیر نہ چھوڑے گا۔
(۲۱) جس کا وہ انکار کر رہے ہیں وہ معمولی چیز نہیں بلکہ وہ تو بڑی عظمت اور شان والا قرآن ہے۔
(۲۲) جو ابتداء ہی سے لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے اور جس میں ایک ریزے تک کی تبدیلی نہیں آسکتی۔

سورہ طارق

طارق کے معنے ہیں رات کو آنے والا اس سے مراد ستارہ ہے اور چونکہ اس سورت کے شروع میں لفظ آیا ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) آسمان اور اس کی فضا میں رات کو ظاہر ہونے والی چیز۔
(۲) اور آپ کو کیا خبر کہ وہ فضا میں رات کو نمودار ہونے والی چیز کیا ہے۔
(۳) وہ روشن ستارہ ہے۔
(۴) ان ہر دو میں غور کرنے سے اس بات کی کافی شہادت ملتی ہے کہ جس قادر مطلق نے آسمان اور اس کے درمیان میں ہر ایک ستارہ کی حفاظت کا پورا انتظام کر رکھا ہے اس نے ہر ایک شخص پر ایک حفاظت کرنے والا فرشتہ مقرر کر رکھا ہے جو اس کی ہر ایک حرکت کو لکھتا رہتا ہے۔
(۵) پس انسان کو چاہئے کہ اپنی پیدائش میں غور کرے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔
(۶) وہ اس اچھل کر نکلنے والے پانی (نطفہ) سے پیدا کیا گیا ہے۔
(۷) جو مرد کی پیٹھ اور عورت کے سینے کی ہڈیوں میں سے نکلتا ہے۔
(۸) پس جو خالق اس طرح اس کو پہلی بار پیدا کرنے پر قدرت رکھتا ہے وہ قیامت کے روز اس کو دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قدرت رکھتا ہے۔
(۹) جس دن لوگوں کے سب راز ظاہر ہو جائیں گے۔
(۱۰) تو اس روز انسان کو خدا کے عذاب سے بچنے کی نہ خود طاقت ہوگی اور نہ کوئی دوسرا اس کا مددگار ہوگا۔
(۱۱) آسمان جس کی طرف سے بار بار بارش نازل ہوتی رہتی ہے۔
(۱۲) اور زمین جس سے پھٹ کر نباتات اگتے ہیں۔
(۱۳) ان میں غور کرنے والے کے لئے اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ قرآن سچ اور جھوٹ میں فیصلہ کرنے والا کلام ہے۔
(۱۴) اور کہ وہ قرآن کوئی ہنسی کی بات نہیں۔
(۱۵) بیشک وہ مشرکین دین حق کو مٹانے کی تدبیر کر رہے ہیں۔
(۱۶) اور ہم ان کے ہلاک کرنے کی تدبیر کر رہے ہیں۔

افعال: اَدْرٰىكَ: (اِدْرَاءٌ از دری، درایت) تجھے واقف کیا، خبردار کیا، اس نے سکھایا، ماضی۔ تُبْلٰى: (ابلا از بَلَاءٌ) وہ آزمائی جائے گی، جانچی جائے گی، مضارع مجہول۔ یَكِیْدُوْنَ كَیْدًا: وہ مکر و فریب کرتے ہیں، وہ اپنی تدبیروں میں لگ گئے، مضارع جمع غائب۔

اسماء: طَارِقٌ: رات کو آنے والا، صبح کا ستارا مراد ہے۔ ثَاقِبٌ: روشن ستارہ نَجْمَه: ستارہ۔ دَافِقٌ: چھلنے والا۔ مِمَّ: (من + ما) اس چیز سے ما موصول۔ صُلْبٌ: پیٹھ، مرد کی پیٹھ۔ تَرَائِبُ: چھاتی کی ہڈیاں (سینے کے بیچ سے)۔ سَرَآئِرُ: سِرٌّ واحد، سَرِیْرَةٌ کی جمع چھپے ہوئے بھید۔ ذَاتِ الرَّجْعِ: پھرنے والا، چکر کاٹنے والا، سے موسم بہار میں تبدیلی آتی ہے اور بارش ہوتی ہے۔

الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿١٧﴾

کافروں کو | مہلت دو ان کو | تھوڑی مدت

مہلت دیجئے اور کچھ عرصہ کے لئے ان کو چھوڑ دیجئے۔

سُوْرَةُ الْاَعْلٰى مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ اعلیٰ مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | انیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴿١﴾ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ﴿٢﴾ وَالَّذِيْ قَدَّرَ

تسبیح کیجئے | اپنے رب کے نام کی | جو سب سے برتر ہے | جس نے | پیدا کیا | پھر ٹھیک بنایا | اور جس نے | اندازہ ٹھہرایا

(اے نبیؐ) آپ اپنے رب کے نام کی پاکیزگی بیان کیجئے جو اعلیٰ ہے، جس نے پیدا کیا اور بہت درست بنایا۔ اور وہ جس نے ہر چیز کا اندازہ

فَهَدٰى ﴿٣﴾ وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ﴿٤﴾ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ﴿٥﴾

پھر راہ دکھائی | اور جس نے | اُگایا | چارا | پھر کر دیا اس کو | خشک چورا | سیاہ

ٹھہرایا پھر راہ دکھائی اور وہ جس نے زمین سے چارہ نکالا۔ پھر اس کو سیاہ کوڑا کرکٹ بنا دیا۔

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ﴿٦﴾ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ

ہم جلد پڑھائیں گے آپؐ کو | پھر آپؐ نہ بھولیں گے | مگر جو | اللہ چاہے | بیشک وہ جانتا ہے | (ہر) ظاہر

عنقریب ہم آپؐ کو پڑھا دیں گے پھر آپؐ (اسے) نہ بھولیں گے۔ سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ ہی چاہے۔ بلاشبہ وہ ظاہر اور چھپی ہوئی

وَمَا يَخْفٰى ﴿٧﴾ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ﴿٨﴾ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ

اور چھپی بات کو | اور ہم آسان کر دیں گے آپؐ پر | (چلنا) آسان طریقہ پر | پس آپؐ نصیحت کریں | اگر نفع دے

ہر بات کو جانتا ہے۔ اور ہم آپؐ کے لئے (دین میں) سہولت مہیا کر دیں گے پس آپؐ نصیحت کرتے رہئے جہاں تک

الذِّكْرٰى ﴿٩﴾ سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ﴿١٠﴾ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ﴿١١﴾

نصیحت | جلد نصیحت حاصل کرے گا | جو ڈرتا ہے | اور الگ رہے گا اس سے | بڑا بدنصیب

نصیحت کارگر ہو۔ جو خوف رکھتا ہے وہ تو نصیحت قبول کرے گا۔ اور اس سے وہی بدنصیب دور رہے گا'

الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ﴿١٢﴾ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿١٣﴾ قَدْ

جو | داخل ہوگا | آگ میں | بہت بڑی | پھر | نہ وہ مرے گا | اس میں | اور نہ جئے گا | بیشک

جو (بالآخر دوزخ کی) بڑی آگ میں پڑے گا۔ پھر وہاں نہ وہ مرے گا' نہ جئے گا۔ بلاشبہ وہی بامراد ہوا جس نے

اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿١٤﴾ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿١٥﴾ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ

کامیاب ہوا | جو | پاک رہا | اور یاد کیا | نام | اپنے رب کا | پھر نماز پڑھی | بلکہ | تم ترجیح دیتے ہو

اپنے آپ کو پاک کر لیا۔ اور اپنے رب کا نام لیتا رہا اور نماز پڑھتا رہا۔ بلکہ تم لوگ دنیا کی

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿١٦﴾ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿١٧﴾ اِنَّ هٰذَا

دنیا کی زندگی کو | حالانکہ آخرت | بہتر | اور باقی رہنے والی ہے | بیشک یہی ہے

زندگی کو پسند کرتے ہو۔ حالانکہ آخرت کی زندگی بہتر اور زیادہ پائیدار ہے۔ یقیناً یہ (سب کچھ)

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۷) پس کفار کو تھوڑی مدت کے لئے مہلت دیجئے۔

سورۂ الاعلٰی

اعلیٰ کے معنے ہیں سب سے برتر۔ یہ سورت اس صفت الٰہی سے شروع ہوئی ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی ہے۔

(۱) آپ کا پروردگار سب سے برتر ہے اس کے نام کی عظمت اور پاکی بیان کیجئے۔ چنانچہ حضورؐ نے ہر نماز میں سجدہ کے اندر **سبحان ربی الاعلیٰ** پڑھنے کا حکم دیا۔

(۲) جس نے سب مخلوقات کو پیدا کر کے حکمت کے مطابق درست بنایا اور کوئی فرق نہ رہنے دیا۔

(۳) اور جس نے ہر ایک چیز کے لئے جو کچھ مناسب تھا۔ اس کا اندازہ مقرر کر دیا پھر اس کے حاصل کرنے کے اسباب مہیا کئے اور راستہ دکھا دیا۔

(۴) اور جس نے زمین سے جانوروں کے لئے چارہ پیدا کیا۔

(۵) پھر اس چارے کو خشک اور چورا چورا سیاہ رنگ کا کر دیا (جیسے کوڑا کرکٹ)۔

(۶) البتہ ہم آپ کو قرآن پڑھا کر زبانی یاد کرا دیں گے کہ آپ کبھی نہ بھولیں گے۔

(۷) مگر جس کو اللہ چاہے بیشک وہی کھلی اور چھپی بات کو جانتا ہے۔

(۸) اور ہم آپؐ پر (اسلام) پر چلنا آسان کر دیں گے۔

(۹) پس قرآن سے لوگوں کو نصیحت کیجئے اگر نصیحت ان کو فائدہ دے۔

(۱۰) بہت جلد اس سے نصیحت حاصل کرے گا جو اللہ سے ڈرتا ہے۔

(۱۱) اور اس سے بڑا بدنصیب ہی دور رہے گا۔

(۱۲) جو دوزخ کی سخت آگ میں پڑے گا۔

(۱۳) پھر وہ ایسی مصیبت میں ہوگا کہ نہ مرے گا اور نہ جئے گا۔

(۱۴) بیشک کامیاب وہی رہے گا جو شرک اور گناہوں سے پاک رہا۔

(۱۵) پھر اس نے اللہ کا نام لیا اور نماز پنجگانہ پڑھی۔

(۱۶) کافرو! تم یہ کام نہیں کرتے بلکہ تم تو دنیا کی زندگی کو آخرت کی زندگی سے بہتر سمجھتے ہو۔

(۱۷) حالانکہ آخرت دنیا کی زندگی سے کہیں بہتر اور ہمیشہ قائم رہنے والی ہے۔

افعال: سَبِّحِ: (تسبیح از سبح) تو پاکی بیان کر' امر حاضر)۔ سَوّٰی: (سَوَاء' تَسْوِیۃ) اس نے ہموار کیا' درست کیا۔ قَدَّرَ: (از قدر) اس نے مقرر کیا' اندازہ کیا ماضی۔ سَنُقْرِءُ: (اِقْرَاءُ) ہم پڑھائیں گے (مستقبل قریب)۔ تَنْسٰی. (از نسیان) اس کو بھولنا' مضارع حاضر)۔ نُیَسِّرُ: (از یُسْرٌ) ہم آسان کرتے ہیں' مضارع متکلم۔ ذَکِّرْ: (از ذکر' تذکیر) تو نصیحت کر' سمجھا (امر حاضر)۔ یَخْشٰی: (خشیہ) وہ ڈرتا ہے مضارع۔ تَجَنَّبُ: (از جَنْبٌ) پہلو تہی کرنا' بچنا' وہ دور ہو جاتا ہے' مضارع۔ اَفْلَحَ: (از اِفْلَاح) اس نے مراد پائی۔ تَزَکّٰی: (تَزَکِّیْ) جو پاکیزہ نفس ہوا' پاک ہوا' ماضی۔ صَلّٰی. اس نے نماز پڑھی' ماضی۔

اسماء. رُوَیْدًا: تھوڑے دن' چند روز۔ هَزْلٌ: بے ہودہ بات۔ مَرْعٰی: چارہ' چراگاہ' چرنا۔ غُثَاءً: سوکھی گھاس' کوڑا کرکٹ۔ اَحْوٰی: سیاہ رنگ۔ جَهْرٌ: پکارنا' کھلی بات۔ یُسْرٰی: آسان۔ اَشْقٰی: بڑا بدبخت۔ تُؤْثِرُوْنَ: (ایثار از اثر) تم پسند کرتے ہو' اختیار کرتے ہو' مضارع حاضر)۔

لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ﴿١٨﴾ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ ﴿١٩﴾

پہلے صحیفوں میں | (یعنی) صحیفوں (میں) | ابراہیمؑ | اور موسیٰؑ کے

اگلے صحیفوں میں بھی لکھا ہوا ہے۔ (یعنی) ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفوں میں۔

سُورَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | وَهِيَ سِتٌّ وَعِشْرُونَ آيَةً

سورۂ غاشیہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | چھبیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ ﴿١﴾ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ﴿٢﴾ عَامِلَةٌ

کیا پہنچا آپ کے پاس | حال | چھا جانے والی (قیامت) کا | کچھ چہرے | اس دن | ذلیل (ہونگے) | سخت تکلیف میں

(اے رسولؐ!) کیا آپ کو (ہر شے کو) ڈھانپ لینے والی (قیامت) کی خبر پہنچی۔ کتنے ہی چہرے اس دن ذلیل و خوار ہوں گے۔ محنت

نَّاصِبَةٌ ﴿٣﴾ تَصْلَىٰ نَارًا حَامِيَةً ﴿٤﴾ تُسْقَىٰ مِنْ عَيْنٍ آنِيَةٍ ﴿٥﴾ لَّيْسَ لَهُمْ

تھکے ہوئے | داخل ہونگے آگ میں | دہکتی ہوئی | پلایا جائے گا انہیں | چشمے سے | اُبلتے ہوئے | نہ ہوگا ان کے لئے

کرنے والے تھکے ہوئے۔ (یہ لوگ) دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔ ان کو کھولتے ہوئے چشمہ سے پانی پلایا جائے گا۔ اُن کا کھانا

طَعَامٌ إِلَّا مِن ضَرِيعٍ ﴿٦﴾ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِن جُوعٍ ﴿٧﴾ وُجُوهٌ

کوئی کھانا | سوائے | کانٹے دار جھاڑی کے | (جو) نہ موٹا کرے گی | اور نہ دور کرے گی | بھوک کو | کچھ چہرے

سوائے خار دار جھاڑی کے کچھ نہ ہوگا۔ جو نہ (بدن کو) موٹا کرے گا اور نہ بھوک کو رفع کرے گا۔ کتنے ہی چہرے

يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ﴿٨﴾ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ﴿٩﴾ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿١٠﴾ لَّا تَسْمَعُ

اس دن | تروتازہ ہوں گے | وہ اپنی کوشش پر | خوش ہو رہے ہوں گے | اونچے باغ میں | وہ نہیں سنیں گے

اس دن تر و تازہ ہوں گے۔ اپنی کوشش سے مطمئن ہوں گے عالی شان جنت میں ہوں گے۔ جس میں وہ

فِيهَا لَاغِيَةً ﴿١١﴾ فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ﴿١٢﴾ فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ ﴿١٣﴾

وہاں کوئی فضول بات | وہاں | ایک چشمہ (ہوگا) | جاری | وہاں | تخت (ہوں گے) | اونچے اونچے

کوئی فضول بات نہ سنیں گے۔ اس (جنت) میں بہتے ہوئے چشمے ہوں گے۔ اس میں اونچے اونچے تخت (بچھے ہوئے) ہوں گے۔

وَأَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ ﴿١٤﴾ وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ﴿١٥﴾ وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ﴿١٦﴾

اور گلاس | رکھے ہوئے | اور نرم گدیلے | قطاروں میں بچھے ہوئے | اور قالین | پھیلائے ہوئے

اور گلاس (قرینے سے) رکھے ہوئے۔ اور نرم گدیلے قطاروں میں لگے ہوئے اور قیمتی قالین بچھے ہوں گے۔

أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿١٧﴾ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿١٨﴾

پس کیا وہ دیکھتے نہیں | اونٹ کی طرف | کہ کیسے | پیدا کیا گیا | اور آسمان کی طرف | کہ کیسے | بلند کئے گئے

کیا یہ لوگ اونٹ کی طرف نہیں دیکھتے کہ وہ کیسا پیدا کیا گیا ہے اور آسمان پر (نظر نہیں کرتے) کہ وہ کس طرح بلند کیا گیا ہے۔

وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿١٩﴾ وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿٢٠﴾

اور پہاڑوں کی طرف | کہ کیسے | کھڑے کئے گئے | اور زمین کی طرف | کہ کیسے | بچھائی گئی

اور پہاڑوں کو (نہیں دیکھتے) کہ کیسے نصب کئے گئے ہیں؟ اور زمین کو (نہیں دیکھتے) کہ وہ کیسے بچھائی گئی۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۸) بیشک یہی بات پہلے صحیفوں میں لکھی ہے۔
(۱۹) یعنی حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ کے صحیفوں میں۔

سورۃ الغاشیہ

غاشیہ کے معنے ہیں ڈھانپ لینے والی مراد قیامت ہے اس سورت میں قیامت کی یہی صفت بیان کی گئی ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) آپ کے پاس قیامت کا حال پہنچ چکا ہے جو سب پر چھا جائے گی۔
(۲) کچھ (کفار کے) چہروں پر اس روز ذلت برس رہی ہوگی۔
(۳) وہ دوزخ میں طرح طرح کے عذابوں سے کمزور ہوں گے۔
(۴) بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل کئے جائیں گے۔
(۵) ایک اُبلتے ہوئے چشمے کا پانی انہیں پینے کو ملے گا۔
(۶) اور کانٹے دار زہریلی جھاڑی کے سوا انہیں اور کچھ کھانے کو نہیں ملے گا۔
(۷) نہ وہ جسم موٹا کرتا ہے اور نہ بھوک دور کرتی ہے۔
(۸) کچھ (مومنین کے) چہرے اس روز خوش وخرم ہوں گے۔
(۹) دنیا میں جوانہوں نے اللہ کی عبادت کی تھی اس کے صلہ میں اللہ کے انعامات سے خوش ہو رہے ہوں گے۔
(۱۰) عالی شان باغ میں ہوں گے۔
(۱۱) وہاں کوئی فضول بات ان کے سننے میں نہ آئے گی۔
(۱۲) وہاں پر ایک چشمہ جاری ہوگا۔
(۱۳) اور اونچے اونچے تخت بچھے ہوں گے۔
(۱۴) اور گلاس (طریقے سے) سامنے رکھے ہوئے ہوں گے۔
(۱۵) اور نرم گدیلے قطار میں بچھے ہوئے ہوں گے۔
(۱۶) اور مخمل کے قالین ہوں گے۔
(۱۷) اوپر بیان کئے گئے نعمتوں کا جنت میں موجود ہونا کوئی تعجب کی بات نہیں۔ کیا وہ اونٹ کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے عجیب پیدا کئے گئے ہیں کہ شکل وخاصیت اور دوسرے کاموں میں اور جانوروں سے بالکل مختلف ہیں۔
(۱۸) اور آسمان کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے بغیر ستونوں کے اونچے کھڑے کئے گئے ہیں۔
(۱۹) اور پہاڑوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ اللہ کی قدرت سے کیسے کھڑے کئے گئے ہیں۔
(۲۰) اور زمین کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسی عجیب بچھائی گئی ہے کہ انسانی ضروریات زندگی کا خزانہ ہے۔

افعال: تُسْقٰی: (سَقی) انہیں پلایا جائے گا' مضارع مجہول۔ یُسْمِنُ: (ازسمن) وہ موٹا کرے گا مضارع (فربہی)۔ یُغْنِیْ: (اغناء از غناء) وہ بے پرواہ کرتا ہے مضارع۔ نُصِبَتْ: (ازنَصْبٌ) وہ کھڑی کی گئی (ماضی مجہول مونث غائب)۔ سُطِحَتْ: (ازسطح) وہ بچھائی گئی' ماضی مجہول۔

اسماء: غَاشِیَہ: چھپانے والا' ڈھانپ لینے والی۔ خَاشِعَۃ: ڈرنے والی (خشوع)۔ نَاصِبَۃٌ: (ازنصب) محنت کرنے والی۔ حَامِیَۃً: (حَمیٌ) گرم ہونے والی' دھکتی آگ۔ اٰنِیَۃ: نہایت گرم' کھولتے ہوئے۔ ضَرِیْعٌ: خاردار گھاس۔ نَاعِمَۃٌ: خوشحال' تروتازہ' شادمان۔ لَاغِیَۃ: بے ہودہ باتیں' بکواس۔ سُرُرٌ: (واحد سَرِیر) تخت۔ اَکْوَابٌ: (واحد کوب) آب خورے۔ مَوْضُوْعَۃٌ: ترتیب سے رکھے ہوئے۔ نَمَارِقُ: غالیچے' گاؤ تکیے۔ زَرَابِیُّ: مخمل کے فرش' نفیس مسندیں۔ مَبْثُوْثَۃٌ: بچھی ہوئیں' پھیلی ہوئی۔ اِبِل: اونٹ۔ کَیْفَ: کیسے' استفہام۔

فَذَكِّرْ ۗ إِنَّمَآ أَنْتَ مُذَكِّرٌ ﴿٢١﴾ لَّسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ﴿٢٢﴾ إِلَّا

پس آپ نصیحت کیجئے | بیشک آپ تو | نصیحت کرنے والے ہیں | نہیں ہیں آپ | اُن پر | داروغہ نگران | مگر

پس (اے رسولؐ) آپ ان کو سمجھاتے رہئے آپ کا کام تو سمجھانا ہی ہے آپ ان پر زبردستی کرنے والے نہیں۔ ہاں مگر

مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ﴿٢٣﴾ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ ﴿٢٤﴾ إِنَّ إِلَيْنَآ

جس نے | منہ موڑا | اور انکار کیا | پھر اسے عذاب دے گا | اللہ | عذاب | بہت بڑا | بیشک | ہماری ہی طرف

جس نے روگردانی کی اور انکار کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو بڑا عذاب دے گا۔ بلاشبہ ان سب کو ہماری ہی طرف

إِيَابَهُمْ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴿٢٦﴾

ان کو لوٹ کر آنا ہے | پھر | بیشک ہمارے ہی ذمہ | ان کا حساب (لینا) ہے

لوٹ کر آنا ہے۔ پھر یقیناً ہمارے ہی ذمہ ان کا حساب لینا ہوگا۔

سُورَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ | وَهِيَ ثَلٰثُونَ اٰيَةً

سورۂ فجر مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | تیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالْفَجْرِ ﴿١﴾ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ﴿٢﴾ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ﴿٣﴾ وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ ﴿٤﴾ هَلْ

قسم ہے فجر کی | اور دس راتوں کی | اور جفت کی | اور طاق کی | اور رات کی | جب وہ گزرے | ضرور

قسم ہے فجر کی۔ اور دس (مقدس) راتوں کی۔ اور قسم ہے جفت اور طاق کی۔ اور رات کی قسم جب وہ گزرنے لگے۔ بلاشبہ

فِي ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِي حِجْرٍ ﴿٥﴾ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ

ان میں | ایک بھاری قسم ہے اہل | عقل کے لئے | کیا تونے نہیں دیکھا؟ | کہ کیسا سلوک کیا | تیرے رب نے

عقلمندوں کے لئے یہ بہت بڑی قسم ہے۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے ربّ نے (قوم) عاد

بِعَادٍ ﴿٦﴾ إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿٧﴾ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ﴿٨﴾

عاد کے ساتھ؟ | قوم ارم | جو بڑے ستونوں والے تھے | وہ | کہ پیدا نہیں کئے گئے | اُن جیسا | شہروں میں

کے ساتھ کیا کیا' بڑے بڑے ستون والے جو ارم کہلاتے تھے۔ جس کی مثال دنیا بھر میں کوئی پیدا نہیں کی گئی۔

وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ﴿٩﴾ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ﴿١٠﴾

اور ثمود (کے ساتھ) | جنہوں نے | تراشا تھا | پتھروں کو | وادی میں | اور فرعون | میخوں والے (کے ساتھ)

اور ثمود جو وادیوں میں پتھر تراشا کرتے تھے۔ اور فرعون میخوں والے کے ساتھ (کیا ہوا)

الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ﴿١١﴾ فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ ﴿١٢﴾ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ

جنہوں نے | سرکشی کی | شہروں میں | پس انہوں نے بہت پھیلایا | وہاں | فساد | تو مارا | ان پر

جنہوں نے ملکوں میں سرکشی اختیار کر رکھی تھی۔ اور ان میں بڑا فساد پھیلا رکھا تھا۔ پھر آپؐ کے

رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ﴿١٣﴾ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿١٤﴾ فَأَمَّا الْإِنْسَانُ إِذَا

آپ کے رب نے | کوڑا | عذاب کا | بیشک | آپ کا رب | تاک میں ہے | لیکن | انسان (ایسا) ہے | کہ جب

رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا۔ بیشک آپ کا رب (نافرمانوں کی) تاک میں ہے۔ مگر انسان ایسا ہے کہ جب

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۱) پس آپؐ کا کام نصیحت کرنا ہے انہیں نصیحت کیے جایئے۔
(۲۲) اگر وہ نہ مانیں تو آپ پر کوئی گناہ نہیں کیونکہ آپ ان پر کوئی نگران نہیں۔
(۲۳) مگر جس نے حق سے منہ موڑا اور انکار کیا۔
(۲۴) اللہ اسے بڑا سخت عذاب دے گا۔
(۲۵) کیونکہ مرنے کے بعد ان سب کو ہمارے حضور میں حاضر ہونا ہے۔
(۲۶) پھر ان کے اعمال کا حساب لینا ہمارے ذمے ہے ان کے مطابق پورا پورا بدلہ دیں گے۔

سورہ الفجر

اس سورت کے شروع میں فجر کا لفظ آیا ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) صبح جو رات کی نیند کے بعد بیداری کی حالت (سے موت کے بعد دوبارہ اٹھنے) کا منظر پیش کرتی ہے' کی قسم۔
(۲) اور ذی الحجہ کی دس راتیں جن میں دنیا کے ہر حصے سے آئے ہوئے حجاج بیت اللہ کے پاس جمع ہو کر قیامت کے میدان میں اعمال کا جواب دینے کے لئے اللہ کے حضور میں جمع ہونے کا صحیح نمونہ پیش کرتے ہیں' کی قسم ہے۔
(۳) اور ساری دنیا جس کی ہر ایک چیز جفت ہے مثلاً رات و دن' روشنی اور اندھیرا وغیرہ سب ختم ہونے والی اور اللہ کی ذات جو وتر اور طاق اور ہمیشہ باقی ہے کی قسم ہے۔
(۴) اور رات جب آہستہ آہستہ دنیا پر چھا جاتی ہے اور ساری دنیا پر نیند چھا کر قیامت صغریٰ کا نمونہ آنکھوں کے سامنے لے آتی ہے۔
(۵) ذکر کیے گئے ان بڑی اشیاء میں اہل عقل کے لئے بڑی زبردست شہادت موجود ہے کہ قیامت ضرور آنے والی ہے۔
(۶) چنانچہ آپ کو تو یقینی طور معلوم ہو چکا ہے کہ اللہ نے دنیا ہی میں عاد کی سرکش قوم کے ساتھ کیسا سلوک کیا تھا۔
(۷) جو ارم بن سام بن نوح علیہ السلام کی نسل سے بڑے دراز قد تھے (ان کے قد ستونوں کی طرح تھے)
(۸) کہ قد و قامت اور طاقت میں جن کی مثال دنیا میں پیدا نہیں ہوئی۔
(۹) اور قوم عاد کے بعد قوم ثمود کے ساتھ کیسا سلوک کیا تھا جنہوں نے وادیٔ قری میں پہاڑوں کو تراش کر گھر بنا رکھے تھے۔
(۱۰) اور فرعون کے ساتھ کیسا سلوک کیا تھا جو بنی اسرائیل کو چومیخا کر دیا کرتا تھا۔
(۱۱) ان سب نے حق کے خلاف سرکشی کی تھی۔
(۱۲) اور کفر و شرک و قتل و ظلم سے ملک میں فساد برپا کر رکھا تھا۔
(۱۳) سو ان کی سرکشی کی سزا میں اللہ نے ان کو عذاب کے کوڑے سے ہلاک کر دیا۔
(۱۴) اور اللہ تو مجرم بندوں کی تاک میں لگا رہتا ہے کہ مقررہ وقت آ جانے پر فوراً عذاب میں گرفتار کر لیتا ہے۔

افعال: تَوَلّٰی: اس نے منہ موڑا' ماضی۔ یَسْرِ: (از سَرْیَۃ) یَسری تھا' رات کو چلتا ہے' رات کو جاگنے لگے' مضارع۔ جَابُوا: (از جوب) انہوں نے تراشا' پھاڑا (ماضی جمع غائب)۔ طَغَوْا: (از طغیان) اس نے سرکشی کی' ماضی۔ اَکْثَرُوْا: (از کثرۃ) انہوں نے زیادہ کیا' (ماضی جمع غائب)۔ صَبَّ: (صَبٌّ) اس نے پھینکا' نازل کیا' ماضی۔

اسماء: بِمُصَیْطِرٍ: داروغہ' مُصَیْطِرٌ۔ اِیَابَ: پھرنا' لوٹ کر آنا۔ شَفْعِ: جفت (غار)۔ وَتْرِ: طاق مراد نماز وتر یا نماز مغرب۔ حِجْرٌ: عقل' عقلندوں کے۔ عِمَادِ: ستون' ذات۔ الْعِمَادِ: ستونوں والے' دراز قد۔ صَخْرَ: سخت' پتھر۔ اَوْتَادِ: میخیں۔ بِلَادِ: شہر' واحد بَلَدٌ۔ سَوْطَ: (جمع اسواط) کوڑا (مراد عذاب)۔ مِرْصَادِ: گھات' گزرگاہ' تاک میں۔

حروف: لَمْ: نہ۔

مَا ابْتَلٰهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْۤ اَكْرَمَنِ ﴿١٥﴾

آزماتا ہے اس کو | اس کا رب | پھر عزت دیتا ہے اسے | اور نعمت دیتا ہے اسے | تو وہ کہتا ہے | میرے رب نے | مجھے عزت دی

اللہ تعالیٰ اس کو آزماتا ہے اور عزت اور نعمت بخشتا ہے تو یہ کہتا ہے کہ میرے ربّ نے مجھے بڑی عزت دی ہے

وَاَمَّاۤ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْۤ اَهَانَنِ ﴿١٦﴾

اور جب | اُس کو آزماتا ہے | پھر تنگ کرتا ہے اس پر | اس کی روزی | تو وہ کہتا ہے | کہ میرے رب نے | مجھے ذلیل کر دیا

اور جب وہ اس کو (اس طرح) آزماتا ہے کہ اس کی روزی تنگ کر دیتا ہے تو کہتا ہے میرے ربّ نے تو مجھے ذلیل کر دیا۔

كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ﴿١٧﴾ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿١٨﴾

ہرگز نہیں | بلکہ | تم ہی عزت نہیں کرتے | یتیم کی | اور نہ ترغیب دیتے ہو | کھانا کھلانے کی | مسکین کو

ہرگز نہیں! دراصل تم یتیم کی قدر نہیں کرتے۔ اور نہ تم مسکینوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتے ہو۔

وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ﴿١٩﴾ وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿٢٠﴾ كَلَّاۤ اِذَا

اور کھا جاتے ہو | مالِ وراثت | سب سمیٹ کر | اور محبت کرتے ہو | مال سے | محبت بہت زیادہ | ہرگز نہیں | جب

اور مُردوں کا مال وراثت تک سمیٹ کر کھا جاتے ہو۔ اور تم مال سے بہت زیادہ محبت کرتے ہو۔ ہرگز نہیں! جب

دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿٢١﴾ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿٢٢﴾

توڑ دی جائے گی | زمین | ریزہ ریزہ کرکے | اور آئے گا | آپ کا ربّ | اور اس کے فرشتے | صف در صف

زمین توڑ کر ریزہ ریزہ کر دی جائے گی۔ اور آپ کا ربّ تجلّی فرمائے گا اور فرشتے قطار در قطار (حاضر) ہوں گے۔

وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ

اور لائی جائے گی | اس دن | دوزخ | اس دن | نصیحت پکڑے گا | انسان | کیا (فائدہ) ہوگا | اس کو

اور اس دن دوزخ حاضر کی جائے گی، اس دن انسان کو سمجھ آئے گی، مگر اب سمجھ آنے کا

الذِّكْرٰى ﴿٢٣﴾ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ﴿٢٤﴾ فَيَوْمَئِذٍ

نصیحت لینے کا | وہ کہے گا | اے کاش! | میں نے آگے (کچھ) بھیجا | ہوتا اپنی اس زندگی کے لئے | پس اس دن

کیا فائدہ؟ وہ کہے گا اے کاش! میں اپنی اس زندگی کے لئے کچھ بھیج چکا ہوتا۔ پھر اس دن

لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗۤ اَحَدٌ ﴿٢٥﴾ وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗۤ اَحَدٌ ﴿٢٦﴾ يٰۤاَيَّتُهَا

عذاب نہ دے گا | اس جیسا عذاب | کوئی بھی | اور نہ باندھ کر رکھے گا | اس جیسا باندھنا | کوئی بھی | اے

اللہ تعالیٰ کے برابر نہ کوئی عذاب دینے والا عذاب دے گا۔ اور نہ اللہ تعالیٰ کی طرح کوئی گرفت کرنے والا گرفت کرے گا۔ اے

النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾ ارْجِعِيْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿٢٨﴾

روح | اطمینان والی! | لوٹ چل تُو | اپنے رب کی طرف | تو (اس سے) راضی | وہ (تجھ سے) راضی

وہ نفس! جس نے اطمینان حاصل کر لیا تُو اپنے ربّ کی طرف واپس چل، اس طرح کہ تُو اس سے راضی، وہ تجھ سے راضی۔

فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ﴿٢٩﴾ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿٣٠﴾

پس شامل ہو جا | میرے بندوں میں | اور داخل ہو جا | میری جنت میں

پھر تُو میرے (برگزیدہ) بندوں میں شامل ہو جا۔ اور میری بہشت میں داخل ہو جا۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۵) لیکن انسان دنیا کی محبت میں ایسا ڈوبا ہوا ہے کہ اللہ جب اسے دنیا کی عزت اور نعمت دے کر آزماتا ہے تو بس اسی کو اپنے لئے اعزاز واکرام سمجھتا ہے اور آخرت کی فکر سے بے پرواہو جاتا ہے۔

(۱۶) لیکن جب اس کی روزی تنگ کر کے اس کا امتحان لیتا ہے تو وہ بس اسی بات کو اپنے لئے رسوائی سمجھتا ہے یہ نہیں کہ صبر کر کے آخرت کا سامان کرے۔

(۱۷) ہرگز ایسا نہیں نہ تو مال کی زیادتی میں عزت ہے اور نہ تنگی ذلت کا باعث بلکہ خدا کی فرمانبرداری میں عزت اور نافرمانی میں ذلت ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ بری یہ بات ہے کہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے۔

(۱۸) اور نہ اوروں کو ترغیب دیتے ہو کہ مسکین کو کھانا کھلائیں۔

(۱۹) اور مردوں کے ترکہ میں سے اس کی عورتوں اور لڑکوں کو حصہ دیئے بغیر حلال وحرام سب سمیٹ کر کھا جاتے ہو۔

(۲۰) اور مال کی محبت حد سے زیادہ رکھتے ہو۔

(۲۱) ایسا ہرگز نہیں چاہئے۔ جب زمین پہلی بار صور پھونکنے سے پہلے توڑ کر ریزہ ریزہ کردی جائے گی۔

(۲۲) اور دوسری بار پھونکنے سے مخلوقات کے دوبارہ زندہ ہو جانے پر میدان حشر میں اللہ بلا کیف نزول اجلال فرمائے گا اور سب آسمانوں کے فرشتے حضور الٰہی میں صفیں باندھ کر کھڑے ہو جائیں گے۔

(۲۳) اس دن دوزخ سامنے لا کر رکھ دی جائے گی تب کافر نصیحت پکڑے گا مگر اب کیا حاصل؟

(۲۴) وہ کہے گا اے کاش! دنیا میں میں نے اس آخرت کی زندگی کے لئے کوئی نیک عمل کیا ہوتا تو آج وہ کام آتا۔

(۲۵) پس اس روز اللہ کافر کو ایسا عذاب دے گا کہ کوئی کسی کو کیا دے سکے گا۔

(۲۶) اور اسے طوق وزنجیروں میں ایسا باندھے گا کہ کوئی اس طرح نہ باندھے گا۔

(۲۷) پھر مومن کو حکم ہوگا کہ اے ایمان والو نیک عمل سے تسلی یافتہ شخص!

(۲۸) اپنے رب کے حضور میں لوٹ چل۔ اس حالت میں کہ تو اس کے انعام سے راضی اور وہ تیرے کام سے راضی۔

(۲۹) اور اس کے خاص بندوں میں شامل ہوجا۔

(۳۰) اور جنت میں قیام کر۔

افعال: تَحٰٓضُّوْنَ: (یہ مُحَاضَۃٌ از غَاضٌ) تم آپس میں ایک دوسرے کو برانگیختہ کرتے ہو' مضارع جمع حاضر۔ دُکَّتْ: (دَکٌّ معنی گرانا) وہ پست کی گئی' ماضی مجہول۔ اَهَانَنِ: (اهانَنی تھا) ذلیل کیا' اہانت کی۔ جَآءَ: (از مَجِیٌٔ) وہ آیا' ماضی۔ یُوْثِقُ: (از اِیْثَاق) وہ باندھتا ہے' مضبوط کرتا ہے' مضارع۔

اسماء: تُرَاث: میراث۔ حُبًّا جَمًّا: جی بھر کر' بہت محبت کر کے' بہت عزیز رکھنا۔ مَرْضِیَّۃً: (پسندیدہ) اسم مفعول مونث' مادہ ر۔ض۔ درضو کے معنی انتخاب کرنا' پسند کرنا' راضی ہونا۔

حروف: یٰلَیْتَنِیْ: اے کاش۔

سُورَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۂ بلد مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | بیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝١ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝٢ وَوَالِدٍ

میں قسم کھاتا ہوں | اس | شہر کی | اور آپؐ | داخل ہونے والے ہیں | اس شہر میں | اور قسم ہے باپ کی

میں اس شہر (مکہ) کی قسم کھاتا ہوں۔ اور آپؐ اس شہر میں (فاتحانہ) داخل ہونے والے ہیں۔ اور قسم ہے باپ (یعنی آدمؑ)

وَّمَا وَلَدَ ۝٣ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ۝٤ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ

اور اس کی اولاد کی | کہ بیشک | ہم نے پیدا کیا ہے | انسان کو | محنت میں | کیا وہ خیال کرتا ہے | کہ ہرگز قابو نہ پا سکے گا

اور اس کی اولاد کی۔ بیشک ہم نے انسان کو بڑی پُر مشقت زندگی کے لئے پیدا کیا ہے کیا وہ خیال کرتا ہے کہ اس پر کسی کا

عَلَيْهِ اَحَدٌ ۝٥ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۝٦ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ

اس پر | کوئی بھی؟ | وہ کہتا ہے | کہ میں نے برباد کر ڈالا | مال | ڈھیروں | کیا وہ خیال کرتا ہے | کہ نہیں دیکھا اُسے

بس نہ چلے گا؟ وہ کہتا ہے کہ میں نے ڈھیروں مال خرچ کر ڈالا۔ کیا وہ خیال کرتا ہے کہ اس کو کسی

اَحَدٌ ۝٧ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۝٨ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۝٩ وَهَدَيْنٰهُ

کسی نے بھی | کیا ہم نے نہیں بنائیں | اس کیلئے | دو آنکھیں | اور زبان | اور دو ہونٹ | اور ہم نے دکھائے اسکو

نے نہیں دیکھا؟ کیا ہم نے اس کو دو آنکھیں نہیں دیں، اور ایک زبان، دو ہونٹ؟ اور ہم نے تو اسے دونوں

النَّجْدَيْنِ ۝١٠ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝١١ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝١٢ فَكُّ

دونوں راستے | پس وہ داخل نہ ہوا گھاٹی میں | اور آپ کو کیا معلوم | کہ وہ گھاٹی کیا ہے؟ | وہ چھڑانا ہے

راہیں دکھا دیں۔ پھر وہ (دین کی) گھاٹی میں داخل ہی نہیں ہوا۔ اور آپ کو کیا خبر کہ وہ گھاٹی کیا ہے؟ (سنو! وہ) کسی کی

رَقَبَةٍ ۝١٣ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۝١٤ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝١٥ اَوْ مِسْكِيْنًا

گردن کا | یا کھانا کھلانا | دن میں | بھوک والے | (کسی) یتیم | رشتہ دار کو | یا (کسی) مسکین

گردن (غلامی سے) چھڑانا ہے۔ یا بھوک کے دنوں میں کھانا کھلانا ہے۔ یتیموں کو جو قرابت دار بھی ہوں۔ یا مسکین کو

ذَا مَتْرَبَةٍ ۝١٦ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

خاک نشین کو | پھر | وہ ہو | ان میں سے جو | ایمان لائے | اور انہوں نے ایک دوسرے کو وصیت کی | صبر کی

جو خاک نشین ہو۔ پھر وہ ایمان والوں میں سے بھی ہو اور وہ ایک دوسرے کو صبر کی

وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝١٧ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝١٨ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور وصیت کی | رحم کرنے کی | یہی لوگ ہیں | دائیں جانب والے | اور جنہوں نے | انکار کیا

اور رحم کرنے کی نصیحت کرتے ہوں۔ یہ لوگ بڑے خوش نصیب ہوں گے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ہمارے

بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝١٩ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۝٢٠

ہماری آیتوں کا | وہی ہیں | بائیں جانب والے | ان پر ہوگی | آگ | محیط

احکام سے انکار کیا وہ منحوس (و بدنصیب) ہوں گے ان پر آگ ہر طرف سے لپیٹ دی جائے گی۔

سورۃ البلد

البلد سے شہر مکہ مراد ہے اور چونکہ اس سورت کے شروع میں یہ لفظ آیا ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) یہ شہر مکہ جس میں شکار تک حرام سمجھنے کے باوجود آپ کو طرح طرح کی تکلیفیں دی جارہی ہیں۔

(۲) اور ایک وقت آئے گا (فتح مکہ کے دن) کہ آپ پر اس شہر میں جنگ حلال کردی جائے گی۔

(۳) اور ہر والد اور اس کی اولاد جو روزانہ طرح طرح کی مصیبتوں اور رنج و غم میں مبتلا رہتے ہیں۔

(۴) ان میں اس بات کی کافی شہادت موجود ہے کہ ہم نے انسان کو دنیا و آخرت میں مصیبتیں و تکالیف برداشت کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ (ف) حضورؐ کو تسلی دی گئی ہے کہ دنیا میں ہر شخص کو مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس لئے آپ کو مصیبتوں سے گھبرانا نہ چاہئے۔

(۵) کیا وہ متکبر کافر (ابوالاشد یا ولید بن المغیرہ) یہ خیال کرتا ہے کہ نہ قیامت آئے گی اور نہ اللہ اس سے انتقام لے سکے گا۔

(۶) وہ فخر سے کہتا ہے کہ میں نے رسول کی دشمنی میں بہت مال خرچ کرڈالا ہے۔

(۷) کیا وہ خیال کرتا ہے کہ جب وہ فخر اور ریاکاری سے مال خرچ کرتا تھا اسے کسی نے بھی نہیں دیکھا؟

(۸) کیا ہم نے اس کو دو آنکھیں نہیں دیں کہ عجائب قدرت کو دیکھ کر اللہ کی ہستی کا اقرار کرے؟

(۹) اور زبان اور دو ہونٹ نہیں دیئے کہ ان سے حق کو بیان کرسکے۔

(۱۰) اور سمجھ عطا کرکے اسے نیکی اور بدی کے دونوں راستے نہیں بتادیئے کہ وہ نیکی اختیار کرے اور بدی سے پرہیز کرے۔

(۱۱) مگر باوجود اتنی بیش قیمت نعمتوں کے ان کا شکر بجالانے کے لئے نیک اعمال کی گھاٹی میں داخل نہ ہوا۔

(۱۲) اور آپ کو کیا معلوم کہ وہ نیک اعمال کی گھاٹی کیا ہے؟

(۱۳) وہ غلام کی گردن غلامی سے آزاد کرنا ہے۔

(۱۴) یا بھوک کے وقت کھانا کھلا دینا ہے۔

(۱۵) کسی یتیم رشتہ دار کو۔

(۱۶) یا کسی مسکین خاک نشین کو۔

(۱۷) پھر یہ بھی ضروری ہے کہ وہ ان لوگوں میں سے ہو جو ایمان لاکر ایک دوسرے کو صبر اور رحم کی وصیت کیا کرتے ہیں۔

(۱۸) یہی لوگ خوش نصیب ہیں۔

(۱۹) اور جو لوگ ہماری آیات کا انکار کرتے ہیں وہی بدنصیب ہیں۔

(۲۰) آخرت میں انہیں دوزخ کی آگ چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہوگی کہ اس میں سے نکل نہ سکیں گے۔

افعال: حِلٌّ: مصدر، اترنا، حلال کرنا، کھلنا۔ اَیَحْسَبُ: (از حَسْبٌ) وہ گمان کرتا ہے، خیال کرتا ہے مضارع۔ لَنْ یَّقْدِرَ: ہرگز قادر نہ ہوگا، کوئی قابو نہ پائے گا، مضارع منفی۔ اَهْلَكْتُ: (از ہلاک) میں نے ہلاک کیا، برباد کیا (ماضی واحد متکلم)۔ لَمْ یَرَهٗ: (رویت) نہیں دیکھا، مضارع منفی۔ اِقْتَحَمَ: (از اِقْتِحَام) وہ خطرات میں گھسا، ماضی۔ تَوَاصَوْا: (تَوَاصِیَ از وصیّت) انہوں نے وصیت کی (ماضی جمع غائب)۔

اسماء: کَبَدٌ: محنت، تکلیف، رنج۔ لُبَدًا: بہت سا مال۔ عَیْنَیْنِ: دو آنکھیں۔ لِسَانٌ: زبان۔ شَفَتَیْنِ: دو ہونٹ۔ نَجْدَیْنِ: دو راستے۔ عَقَبَةٌ: گھاٹی، پہاڑ کی چوٹی۔ فَكٌّ: مصدر، چھڑانا، رہا کرنا۔ رَقَبَةٌ: گردن، غلام۔ مَسْغَبَةٌ: مصدر بھوک۔ مَتْرَبَةٌ: (از تراب) مٹی سے مشتق ہے خاکسار۔ مَیْمَنَةِ: داہنی طرف، مراد جنتی لوگ، صاحب سعادت۔ مَشْئَمَةِ: بائیں جانب، بدبختی، مراد دوزخی۔ مُؤْصَدَةٌ: (اِیْصَادٌ، اَوْصَدَ، یُوْصِدُ) مسلط کی گئی، سب طرف سے بند، اسم مفعول مونث۔

سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ خَمْسَ عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ شمس مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | پندرہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۝۱ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۝۲ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ۝۳
قسم ہے سورج کی | اور اس کی روشنی کی | اور چاند کی | جب وہ اس کے پیچھے سے نکلے | اور دن کی | جب | وہ اس کو روشن کردے
قسم ہے سورج کی اور اس کی دھوپ کی۔ اور چاند کی (قسم) جب وہ اس کے بعد نکلے۔ اور دن کی جب وہ اس (سورج) کو ظاہر کردے۔

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ۝۴ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ۝۵ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۝۶
اور رات کی جب | وہ اسے ڈھانپ لے | اور آسمان کی | اور جس ذات نے اسے بنایا | اور زمین کی | اور اس کی جس نے اسے بچھایا
اور رات کی (قسم) جب وہ اس (سورج) کو چھپالے۔ اور آسمان کی اور اس کی جس نے اسے بنایا۔ اور زمین کی اور اس کی جس نے اس کو

وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ۝۷ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ۝۸ قَدْ اَفْلَحَ
اور جان کی | اور اس کی | جس نے اسے درست کیا | پس اس کو بتادی | اس کی نافرمانی | اور اس کی پرہیزگاری | کہ کامیاب ہوا
بچھایا۔ اور نفس کی اور اس کی جس نے اس کو درست بنایا۔ پھر اس کو اپنی نافرمانی اور پرہیزگاری کی سمجھ عطا کی۔ یقیناً وہ شخص مراد کو پہنچا

مَنْ زَكّٰهَا ۝۹ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۝۱۰ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ
وہی | جس نے اس کو پاک رکھا | اور محروم رہا | وہی | جس نے اس کو ناپاک کیا | جھٹلایا | ثمود نے
جس نے (اپنے) اس (نفس) کو پاک کرلیا۔ اور نامراد ہوا جس نے اسے گناہ آلود کردیا۔ (قوم) ثمود نے اپنی سرکشی کے باعث

بِطَغْوٰىهَآ ۝۱۱ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰهَا ۝۱۲ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ
اپنی سرکشی سے | جب | اٹھ کھڑا ہوا | ان کا بڑا بدبخت | پس کہا | ان سے | اللہ کے رسول نے | (خبردار) اللہ کی اونٹنی
(صالحؑ کو) جھٹلایا جب ان میں سے ایک بدبخت اُٹھ کھڑا ہوا تو اللہ کے رسول نے ان کو اللہ کی اونٹنی اور اس کی پانی کی باری سے

وَسُقْيٰهَا ۝۱۳ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۝ۙ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ
اور اس کی پانی پینے کی باری سے | پس انہوں نے جھٹلایا اس کو | پھر کاٹ ڈالا اس کو | تو ہلاکت نازل کی | ان پر
خبردار کیا۔ پھر (بھی) انہوں نے اس کو جھٹلایا اور اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں چنانچہ ان کے رب نے بھی ان کے

رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۝۱۴ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝۱۵
ان کے رب نے | ان کے گناہ کی وجہ سے | پھر ہموار کردیا ان کو | اور وہ نہیں ڈرتا | اس کے انجام سے
گناہ کے سبب ان پر عذاب نازل فرمایا پھر سب کو برباد کر دیا اور اس نے ان کے انجام بد کی کچھ پرواہ نہ کی۔

سُوْرَةُ الَّيْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اِحْدٰى وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۂ لیل مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اکیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۝۱ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۝۲ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ
قسم ہے رات کی | جب وہ چھا جائے | اور دن کی | جب وہ روشن ہو | اور اس کی | جو اس نے پیدا کئے | نر
قسم ہے رات کی جب کہ وہ چھا جائے۔ اور (قسم ہے) دن کی جب وہ چمک اُٹھے۔ اور (قسم ہے) اس (ذات) کی جس نے نر و مادہ

آیت نمبر

آسان تفسیر

سورۂ الشمّس

شمس سورج کو کہتے ہیں اس سورت کی ابتدا لفظ شمس سے ہوئی ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) سورج اور اس کی روشنی کی قسم جب وہ ساری دنیا کو روشن کر دے۔

(۲) اور چاند کی جبکہ سورج کے غروب کے بعد طلوع کر کے رات کی تاریکی میں دنیا کو روشن کر دے۔

(۳) اور دن کی جبکہ اس آسمانی فضا کو خوب چمکا دے۔

(۴) اور رات کی جبکہ سورج کو ڈھانپ لے اور ساری دنیا پر اندھیرا چھا جائے۔

(۵) اور آسمان کی اور وہ ذات حق کی جس نے اپنی قدرت سے اسے بنایا۔

(۶) اور زمین کی اور اس حکمت والے کی جس نے اسے بچھایا۔

(۷) اور نفس انسان کے بولنے کی طاقت کی اور اُس قادر مطلق کی جس نے اس کو بنایا۔

(۸) پس اس کو حقائق کو سمجھنے کی قوت دے کر نیکی اور بدی کا راستہ بتا دیا۔

(۹) ان سب میں اس بات کی کافی شہادت موجود ہے کہ جس نے بولنے والا نفس کفر وشرک و گناہوں سے پاک رکھا وہ کامیاب رہا۔

(۱۰) اور جس نے عقل کو شہوت وغضب کے تابع کر کے روح کو ناپاک کر دیا وہ ہمیشہ کی بھلائی سے محروم رہا۔

(۱۱) چنانچہ قوم ثمود نے حضرت صالحؑ کو اپنی سرکشی سے جھٹلایا۔

(۱۲) جبکہ تیار ہوا ان میں سب سے بدبخت قدار بن سالف اس اونٹنی کے قتل پر آمادہ ہوا۔

(۱۳) تو ان کو حضرت صالحؑ نے خبردار کیا کہ خدا کی پیدا کی ہوئی اس اونٹنی کو تکلیف نہ دینا اور پانی پینے سے نہ روکنا۔

(۱۴) پس انہوں نے انہیں جھٹلایا اور قدار بدبخت نے ان کے مشورہ سے اس کو زخمی کر دیا تو اللہ نے اس جرم کے بدلے میں ان کو ہلاک کر کے دنیا سے بالکل فنا کر دیا۔

(۱۵) اور اس کو سرکشوں کی تباہی کے برے انجام کی کوئی پروا نہیں وہ ایسی مخلوق اور پیدا کر سکتا ہے۔

سورۂ الیل

لیل رات کو کہتے ہیں چونکہ یہ سورت لفظ لیل سے شروع ہوئی ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) رات جب ساری دنیا پر چھا جائے۔

(۲) اور دن جب خوب روشن ہو جائے۔

افعال: تَلٰی: (از تِلُوٌ) پیچھے آیا' ماضی۔ جَلّٰی: (تَجْلِیَۃٌ از جَلَاءٌ) اس نے روشن کیا۔ یَغْشٰی: (از غشیٌ) وہ چھپالیتا ہے' چھا جاتا ہے مضارع۔ طَحٰی: (از طَحْوًا) اس نے بچھایا' پھیلانا' ماضی۔ خَابَ: (از خَیْبَۃٌ) وہ نامراد ہوا' ماضی۔ دَسّٰی: (تَدْسِیَۃٌ از دَسٌ) اس نے خاک میں چھپایا' ماضی۔ اِنْبَعَثَ: (اِنْبِعَاث از بعث) وہ اٹھا ماضی۔ عَقَرُوْا: (او عقر) انہوں نے کونچیں کاٹیں (ماضی' جمع غائب)۔ دَمْدَمَ: تباہ کرنا (از دَمْدَمَۃٌ) اس نے اٹ دیا' مسلط کر دیا۔

اسماء: نَھَار: دن' روز۔ نَاقَۃَ: اونٹنی۔ سُقْیَا: پانی پینے کی باری۔ ذَنْبٌ: جمع ذُنُوْبٌ گناہ۔

وَالْاُنْثٰۤى ﴿۳﴾ اِنَّ سَعْیَكُمْ لَشَتّٰى ﴿۴﴾ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ﴿۵﴾

اور مادہ | کہ بیشک تمہاری کوشش | مختلف ہے | پس | وہ جس نے | (عطیہ) دیا | اور پرہیزگاری اختیار کی

پیدا کیے بے شک تمہاری کوششیں بھی مختلف (نوعیت) کی ہیں۔ پھر جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں (مال) دیا اور تقویٰ اختیار کیا۔

وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ﴿۶﴾ فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰى ﴿۷﴾ وَ اَمَّا

اور سچ جانا | اچھی بات کو | تو عنقریب ہم آسان کر دیں گے اس کے لئے (چلنا) | آسان راستہ پر | اور وہ

اور اچھی بات کی تصدیق کی۔ تو ہم اس کے لئے آسانیاں مہیا کر دیں گے۔ اور جس نے

مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ﴿۸﴾ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ﴿۹﴾ فَسَنُیَسِّرُهٗ

جس نے | بخل کیا | اور بے پرواہ رہا | اور جھٹلایا | نیک بات کو | تو عنقریب ہم اسے چلا دیں گے

بخل سے کام لیا اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی پرواہ نہ کی۔ اور اچھی بات کو جھٹلایا۔ تو ہم اس کے لئے مشکلات کا سامان

لِلْعُسْرٰى ﴿۱۰﴾ وَمَا یُغْنِیْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰى ﴿۱۱﴾ اِنَّ عَلَیْنَا

مشکل کی طرف | اور اس کے کام نہ آئے گا | اس کا مال | جب وہ گرے گا (گڑھے میں) | بیشک | ہمارے ذمے ہے

مہیا کر دیں گے۔ اور اس کا مال اس کے کچھ کام نہ آئے گا' جب وہ گڑھے میں گرے گا۔ بیشک (دین و دنیا) کی ہدایت ہمارے ہی

لَلْهُدٰى ﴿۱۲﴾ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ﴿۱۳﴾ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا

راہ دکھانا | اور بیشک | ہمارے ہاتھ میں ہے | آخرت | اور دنیا | پس میں نے ڈرا دیا ہے تمہیں | آگ

اختیار میں ہے۔ اور آخرت اور دنیا ہماری ہی ہے۔ پس میں نے تم کو ایک بھڑکتی ہوئی آگ سے

تَلَظّٰى ﴿۱۴﴾ لَا یَصْلٰىهَاۤ اِلَّا الْاَشْقَى ﴿۱۵﴾ الَّذِیْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۱۶﴾ وَسَیُجَنَّبُهَا

بھڑکتی ہوئی سے | نہ داخل ہوگا اس میں | مگر | بڑا بدبخت | جس نے | جھٹلایا | اور منہ موڑا | اور الگ رہے گا اس سے

خبردار کیا ہے اس میں وہی گرے گا جو بڑا بدبخت ہو' جس نے (حق کو) جھٹلایا اور منہ موڑ لیا۔ اور اس (جہنم) سے پرہیزگار کو دور ہی

الْاَتْقَى ﴿۱۷﴾ الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ

بڑا پرہیزگار | جو | دیتا ہے | اپنا مال | تاکہ وہ پاک ہو جائے | اور نہیں کسی کا | اس پر | کوئی احسان

رکھا جائے گا' جو اپنا مال' خرچ کرتا ہے تاکہ وہ پاک ہو جائے اور اس پر کسی کا احسان نہیں جس کو اُتارنے کے لئے

تُجْزٰۤى ﴿۱۹﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿۲۰﴾ وَلَسَوْفَ یَرْضٰى ﴿۲۱﴾

کہ اس کا بدلہ دیا جائے | مگر | چاہتے ہوئے | رضامندی | اپنے رب کی | جو سب سے برتر ہے | اور وہ عنقریب راضی ہو جائے گا

وہ خرچ کرتا ہے بلکہ محض اپنے رب اعلیٰ کی رضا جوئی کے لئے کرتا ہے۔ اور وہ شخص عنقریب خوش ہو جائے گا۔

سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وَهِیَ اِحْدٰی عَشْرَةَ اٰیَةً

سورۂ ضحیٰ مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالضُّحٰى ﴿۱﴾ وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰى ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ﴿۳﴾

قسم ہے دن کی روشنی کی | اور رات کی | جب | وہ چھا جائے | کہ نہیں چھوڑا آپ کو | آپ کے رب نے | اور نہ وہ بیزار ہوا

قسم ہے دن چڑھے کی۔ اور قسم ہے رات کی جب چھا جائے۔ نہ تو آپ کے رب نے آپ کو چھوڑا اور نہ آپ سے ناراض ہوا۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳) اور تمام مخلوقات جو اس نے نر و مادہ پیدا کیں۔
(۴) ان میں غور کرنے سے اس امر کی شہادت ملتی ہے کہ جس طرح رات دن اور نر و مادہ میں فرق ہوتا ہے اسی طرح تمہاری کوششیں بھی
مختلف ہیں کوئی نجات کی کوشش کرتا ہے اور کوئی ہلاکت کی۔
(۵) تو جس نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا اور پرہیزگار رہا۔
(۶) اور دین حق کی تصدیق کی۔
(۷) سو ہم اس کو دین حق کے آسان طریق پر چلنے کی توفیق بخشیں گے۔
(۸) مگر جس نے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا اور خدا کے حکم کی پرواہ نہ کی۔
(۹) اور دین حق کو جھٹلایا۔
(۱۰) سو ہم اس کو تنگی اور مصیبت یعنی شرک و کفر کی راہ پر چلنا آسان کر دیں گے۔
(۱۱) اور جب وہ آخرت میں دوزخ کے گڑھے میں گرایا جائے گا تو اس کا مال کچھ بھی اس کے کام نہ آئے گا۔
(۱۲) بیشک سیدھے راستے پر لانا ہمارا ہی کام ہے۔
(۱۳) اور دنیا و آخرت کی کامیابی بھی ہمارے ہی قبضۂ اختیار میں ہے۔
(۱۴) پس میں نے تم کو ڈرا دیا ہے دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ سے۔
(۱۵) اس میں وہی بدبخت گرے گا۔
(۱۶) جس نے رسولوں کو جھٹلایا اور ایمان لانے سے منہ موڑا۔
(۱۷) اور اس سے علیحدہ رہے گا وہی جو کفر اور گناہوں سے پرہیز کرتا رہا۔
(۱۸) جو اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتا ہے کہ وہ پاک ہو جائے۔
(۱۹) اور اللہ پر کسی کا احسان تو ہے ہی نہیں کہ وہ اس کا بدلہ دے۔
(۲۰) مگر جو کام کسی نے محض اللہ کی رضامندی کے لئے کیا تو وہ اس کو ضرور اس کا بدلہ دے گا۔
(۲۱) اور وہ آخرت میں اللہ کے انعام سے راضی ہوگا۔

سورۂ الضحٰی

ضحٰی وقت چاشت کو کہتے ہیں چونکہ اس سورت کے شروع میں ضحٰی کا لفظ آیا ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔
(۱) کچھ دن وحی کے آنے میں دیر لگی تو مشرکین کہنے لگے کہ محمد کو اس کے رب نے چھوڑ دیا ہے اور اس سے ناراض ہو گیا اس پر یہ آیت
نازل ہوئی کہ چاشت کا وقت جبکہ سورج خوب روشن ہو جاتا ہے۔
(۲) اور رات جبکہ دنیا پر چھا جائے۔
(۳) دونوں اس پر سچے گواہ ہیں کہ جس طرح دن کے بعد رات خدا کی ناراضی کا سبب نہیں بلکہ بندوں کے آرام کے لئے ہے اسی طرح
وحی کا کچھ دنوں کے لئے بند ہونا خدا کی ناراضی کی وجہ سے نہیں بلکہ اس لئے ہوا ہے کہ بندے پہلے احکام پر عمل کر کے عادی ہو کر
تازہ دم ہو جائیں۔

افعال: سَنُیَسِّرُہٗ: (از یُسْرٌ) ہم عنقریب آسان کر دیں گے' مستقبل قریب۔ تَرَدّٰی: (از ردٰی) وہ ہلاک ہوا ماضی۔ تَلَظّٰی: (از تَلَظِّیٌ) وہ شعلہ مارتی ہے' ماضی (بھڑکتی آگ)۔ یُجَنَّبُ: (تَجنُّبٌ) وہ دور رکھا گیا' مضارع مجہول۔ سَجٰی: (از سُجُوٌ) وہ چھایا' سکون پذیر ہوا' ماضی۔ وَدَّعَ: (از تودیعٌ) رخصت کیا' جدا کیا' ماضی' چھوڑا۔ قَلٰی: ناخوش ہوا' بیزار ہوا' ناراض ہوا' ماضی۔
اسماء: شَتّٰی: متفرق' الگ الگ یہ شَتِیْتٌ کی جمع ہے اسم صفت پراگندگی' بکھرنا۔ ابتغآءَ: مصدر چاہنا' تلاش کرنا۔ ضحٰی: چاشت کا وقت۔

وَ لَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ﴿۴﴾ وَ لَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ

اور | البتہ آخرت | بہتر ہے | آپ کے لئے | دنیا سے | اور عنقریب آپ کو عطا کرے گا | آپ کا رب

اور البتہ آخرت آپؐ کے لئے دنیا سے کہیں بہتر ہے۔ اور عنقریب آپؐ کو آپ کا رب وہ کچھ عطا فرمائے گا

فَتَرْضٰى ﴿۵﴾ اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰى ﴿۶﴾ وَ وَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ﴿۷﴾

کہ آپ راضی ہو جائیں | کیا اس نے نہ پایا تھا آپ کو | ایک یتیم | پھر جگہ دی | اور پایا آپ کو | بے خبر | پھر راہ دکھادی

کہ آپؐ راضی ہو جائیں گے (اے نبیؐ) کیا اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو یتیم نہ پایا پھر ٹھکانہ دیا۔ اور آپ کو بے خبر پایا تو سیدھی راہ دکھا دی۔

وَ وَجَدَكَ عَآىِٕلًا فَاَغْنٰى ﴿۸﴾ فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿۹﴾ وَ اَمَّا السَّآىِٕلَ

اور آپ کو پایا | ضرورت مند | تو غنی کر دیا | پس جو | یتیم ہے | (اس پر) سختی نہ کیجئے | اور جو | سائل ہے

اور اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو حاجت مند پایا، تو غنی کر دیا۔ پس جو یتیم ہو اس پر سختی نہ کیجئے۔ اور جو مانگنے آئے

فَلَا تَنْهَرْ ﴿۱۰﴾ وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿۱۱﴾

تو اس کو نہ جھڑکئے | اور جو | نعمت ہے | آپ کے رب کی | اسے بیان کریں

تو اس کو مت جھڑکئے۔ اور آپؐ کے رب نے جو نعمت عطا فرمائی ہے اس کا تذکرہ کرتے رہیے۔

سُوْرَةُ الْاِنْشِرَاحِ مَكِّیَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وَ هِیَ ثَمَانُ اٰیَاتٍ

سورۂ الم نشرح مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اور اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿۱﴾ وَ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ﴿۲﴾ الَّذِیْۤ اَنْقَضَ

کیا ہم نے کھول نہیں دیا | آپ کے لئے | آپ کا سینہ | اور ہم نے اُتار دیا | آپ سے | آپ کا بوجھ | جس نے | توڑ رکھی تھی

کیا ہم نے آپؐ کا سینہ کھول نہیں دیا۔ اور ہم نے آپؐ پر سے آپ کا وہ بوجھ اُتار دیا۔ جس نے آپ کی کمر

ظَهْرَكَ ﴿۳﴾ وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴿۴﴾ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ﴿۵﴾ اِنَّ

آپ کی کمر | اور بلند کر دیا ہم نے | آپ کے لئے آپ کا ذکر | پس بیشک | ہر مشکل کے ساتھ | آسانی ہے | بیشک

توڑ رکھی تھی۔ اور ہم نے آپؐ کی خاطر آپؐ کا ذکرِ خیر بلند کیا بیشک ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ یقیناً ہر تنگی

مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ﴿۶﴾ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ﴿۷﴾ وَ اِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ﴿۸﴾

ہر مشکل کے ساتھ | آسانی ہے | پس جب | آپ فارغ ہوں | تو عبادت میں محنت کیجئے | اور | اپنے رب کی طرف | خوب رغبت کیجئے

کے بعد فراخی ہے۔ پس جب آپؐ (تبلیغ سے) فارغ ہوں تو (عبادت میں) خوب محنت کیجئے۔ اور اپنے رب کی طرف رغبت رکھئے۔

سُوْرَةُ التِّیْنِ مَكِّیَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وَ هِیَ ثَمَانُ اٰیَاتٍ

سورۂ تین مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اور اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَ التِّیْنِ وَ الزَّیْتُوْنِ ﴿۱﴾ وَ طُوْرِ سِیْنِیْنَ ﴿۲﴾ وَ هٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ ﴿۳﴾ لَقَدْ

قسم ہے انجیر | اور زیتون کی | اور طور | سینا کی | اور اس شہر (مکہ) کی | جو امن والا ہے | کہ بیشک

قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی۔ اور طور سینا کی۔ اور اس امن والے شہر (مکہ) کی۔ بلاشبہ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴) اور البتہ آخرت آپ کے لئے دنیا سے بہتر ہے۔
(۵) اور قیامت میں آپ کو اعلیٰ مرتبہ (بہت بڑی شفاعت) عطا کرے گا کہ آپ خوش ہو جائیں گے۔
(۶) کیا آپ یتیم نہ رہ گئے تھے تو آپ کو ابو طالب کی پناہ میں دے دیا۔
(۷) اور اس نے آپ کو رسالت سے پہلے حق کو تلاش کرنے والا پایا تو آپ پر وحی نازل فرما کر دین حق کا راستہ بتا دیا۔
(۸) اور اس نے آپ کو تنگ دست پایا تو خدیجۃ الکبریٰ کے مال اور مال غنیمت سے دولت مند کر دیا۔
(۹) پس ان انعامات الٰہی کے شکریہ میں یتیم پر سختی نہ کرنا۔
(۱۰) اور جو سائل ہو اس کو نہ جھڑکنا۔
(۱۱) اور اللہ کے احسانات کو بیان کر کے شکر ادا کیجئے۔

سورۂ الم نشرح

اس سورت میں حضورؐ کا سینہ کھولنے کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔
(۱) ہم نے بچپن اور شب معراج میں آپ کے سینے میں شگاف کر کے آپ کے دل کو زمزم کے پانی سے دھو کر حکمت اور خدا شناسی کے لئے کھول دیا۔
(۲) اور ہم نے اپنی مہربانی سے آپ پر عرب جیسی ضدی قوم میں تبلیغ کا کام بالکل آسان کر دیا۔
(۳) جو آپ کو سخت مشکل معلوم ہو رہا تھا۔
(۴) اور کلمہ شہادت و اذان و اقامت و خطبہ اور قرآن کی بہت ساری آیتوں میں ہم نے آپ کا نام اپنے نام کے ساتھ درج کر کے ساری دنیا میں قیامت تک آپ کا ذکر بلند کر دیا۔
(۵) پس جو مشکل آپ کو حق دین کی تبلیغ میں پیش آئے گی آسان کر دی جائے گی۔
(۶) یقیناً جو مشکل بھی آپ کو اس کام میں پیش آئے گی آسان کر دی جائے گی۔
(۷) اس لئے جب آپ لوگوں کو دعوت دینے سے فارغ ہوا کریں تو عبادت الٰہی میں کوشش کیا کیجئے۔
(۸) اور اپنے ہر کام میں اللہ ہی کی طرف رجوع فرمایا کیجئے۔

سورۂ التین

تین عربی میں انجیر کو کہتے ہیں چونکہ یہ سورت لفظ تین سے شروع ہوئی ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔
(۱) تین اور زیتون (بیت المقدس کے پاس دو پہاڑ تھے جن پر انجیر اور زیتون کے درخت تھے جہاں حضرت عیسیٰؑ پیدا ہوئے)
(۲) اور طور سینا جس پر اللہ نے حضرت موسیٰؑ سے کلام کیا تھا۔
(۳) اور یہ امن والا شہر (مکہ) جہاں نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کو شرف نبوت بخشا۔

افعال: سَوۡفَ يُعۡطِيۡ: (از اِعۡطَاء) وہ دے گا۔ لَمۡ يَجِدۡ: (وَجۡدٌ) اس نے پایا' مضارع منفی۔ اٰوٰی: (اس نے جگہ دی) ماضی۔ تَنۡهَرۡ: (از نَهۡرٌ) تو جھڑکتا ہے' مضارع حاضر)۔ اَلَمۡ نَشۡرَحۡ: (از شرح) ہم نے نہیں کھول دیا' مضارع منفی۔ وَضَعۡنَا: (از وَضۡعٌ) ہم نے اتارا' دور کیا (ماضی جمع متکلم)۔ اَنۡقَضَ: (از اِنۡقَاضٌ) اس نے توڑا' ماضی۔ اِنۡصَبۡ: (از نَصَب) تھک جانا' محنت کرنا' امر حاضر)۔ اِرۡغَبۡ: (از رَغۡبَةٌ) خواہش کر' امر حاضر)۔

اسماء: عَائِل: عیال دار' تنگ دست' محتاج۔ صَدۡرَ: سینہ جمع صدور۔ وِزۡر: بوجھ۔ ظَهۡر: پیٹھ' پشت' بوجھ۔ عُسۡر: تنگی' مشکل۔ يُسۡر: آسانی۔ بَلَدِ الۡاَمِيۡنِ: امن والا شہر یعنی مکہ مکرمہ۔

خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ④ ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ ⑤

ہم نے پیدا کیا ہے | انسان کو | بہترین | صورت میں | پھر ہم نے لوٹا دیا اسکو | ادنیٰ ترین مخلوق کے درجہ میں

ہم نے انسان کو بہترین تناسب (و اعتدال) پر بنایا ہے۔ پھر ہم نے اسے پست ترین حالت میں ڈال دیا۔

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ⑥

مگر | جو لوگ | ایمان لائے | اور انہوں نے عمل کیے | نیک | تو ان کے لئے | اجر ہے | نہ ختم ہونے والا

سوائے ان کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے تو ان کے لئے ایسا اجر ہوگا جو کبھی ختم نہ ہوگا۔

فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّينِ ⑦ أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ ⑧

پس کیا چیز | جھٹلاتی ہے تجھ کو | اس کے بعد | (روز) جزا کے بارے میں | کیا نہیں اللہ | سب حاکموں میں بڑا حاکم؟

پھر اے مخاطب! اس کے بعد کون سی چیز تجھ کو قیامت کے بارے میں منکر بنا رہی ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہے؟

سُورَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | وَهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ آيَةً

سورۂ علق مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | انیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ① خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ② اقْرَأْ

پڑھیئے | اپنے رب کے نام سے | جس نے (سب کو) پیدا کیا | پیدا کیا | انسان کو | جمے ہوئے خون سے | پڑھیئے

(اے محمدؐ) آپ پڑھیئے اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے پیدا کیا۔ جس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا۔ پڑھیئے

وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ③ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ④ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا

اور آپ کا رب | سب سے زیادہ کرم کرنے والا ہے | جس نے سکھایا | قلم سے | سکھایا | انسان کو | جو

اور آپ کا رب بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعہ سے علم سکھایا۔ اسی نے انسان کو وہ سکھایا جو

لَمْ يَعْلَمْ ⑤ كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغَىٰ ⑥ أَنْ رَآهُ اسْتَغْنَىٰ ⑦ إِنَّ

وہ نہ جانتا تھا | ہرگز نہیں | بیشک | انسان | سرکشی کرتا ہے | کہ دیکھتا ہے خودکو | بے پرواہ | بیشک

وہ نہ جانتا تھا۔ ہاں بلاشبہ انسان سرکش ہو جاتا ہے۔ جب وہ اپنے آپ کو بے پرواہ اور مستغنی دیکھتا ہے۔ بیشک

إِلَىٰ رَبِّكَ الرُّجْعَىٰ ⑧ أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَىٰ ⑨ عَبْدًا إِذَا

آپ کے رب کی طرف ہے | لوٹ کر جانا | کیا تو نے دیکھا | اس کو | جو منع کرتا ہے | ایک بندے کو جب

تیرے رب ہی کی طرف لوٹنا ہے اے مخاطب! کیا تو نے اس شخص کو دیکھا ہے جو منع کرتا ہے (ہمارے خاص) بندے (محمدؐ) کو جب

صَلَّىٰ ⑩ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى الْهُدَىٰ ⑪ أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوَىٰ ⑫ أَرَأَيْتَ

وہ نماز پڑھتا ہے | کیا تو نے دیکھا | اگر وہ ہو | ہدایت پر | یا حکم دیتا ہے | پرہیزگاری کا | کیا تو نے دیکھا

وہ نماز پڑھتا ہے۔ بھلا دیکھو تو اگر وہ ہدایت پر ہو۔ یا پرہیزگاری کی ہدایت کرتا ہے۔ آپ نے دیکھ لیا؟

إِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ⑬ أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللَّهَ يَرَىٰ ⑭ كَلَّا لَئِنْ

کہ اگر | اس نے جھٹلایا | اور منہ موڑا | تو کیا وہ نہیں جانتا | کہ اللہ | دیکھتا ہے | ہرگز نہیں | اگر

اگر اس نے جھٹلایا اور روگردانی کی۔ تو کیا وہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔ ہرگز نہیں! اگر وہ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴) یہ غور کرنے والوں کے لئے اس بات کی شہادت ہیں کہ ہم نے انسان کو مزاج وقویٰ وصورت کے بہترین اعتدال میں پیدا کیا ہے جس سے وہ اشرف المخلوقات کا درجہ حاصل کر سکتا ہے کیونکہ ان مقامات میں اللہ کے عالی حوصلہ پیغمبر پیدا ہوئے جو سب انسان ہی تھے۔

(۵) پھر ہم نے اس کی ناشکری کی وجہ سے اسے دوزخ میں ڈال دیا۔

(۶) مگر جو لوگ ایمان لاکر نیک اعمال کرتے رہے۔ ان کے لئے آخرت میں ایسا اجر ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا (ہمیشہ کی نعمت)

(۷) پس ایسے واضح دلائل کے بعد جزائے اعمال کے بارے میں آپ کو کون جھٹلا سکتا ہے؟

(۸) وہ اللہ سب سے بڑا حاکم ہے دوبارہ اٹھانے اور اعمال کے مطابق بدلہ دینے پر قادر۔

سورۃ العلق

علق خون بستہ کو کہتے ہیں یہ سورت اسی لفظ سے شروع ہوئی ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) نبی بنا کر بھیجنے سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا کے اندر خدا کی عبادت میں مصروف تھے کہ حضرت جبرئیل وحی لے کر آئے اور حضور سے کہا اقراء (پڑھیے) آپ نے جواب دیا مَآ اَنَا بِقَارِیءٍ (میں پڑھا ہوا نہیں) حضرت جبرئیل نے آپ کو زور سے دبایا اور اسی طرح تین مرتبہ سوال و جواب کرنے کے بعد یہ پہلی چار آیتیں پڑھنے کے لئے کہا اور آپ پڑھنے لگے "کہ اللہ جس نے سب کو پیدا کیا اس کا نام لے کر پڑھیے"۔

(۲) اس نے انسان کو خون بستہ (یا جراثیم منی) سے پیدا کیا۔

(۳) آپ پڑھیے اور آپ کا پروردگار بڑے کرم والا ہے۔

(۴) جس نے قلم کے ذریعے سے تعلیم دی۔

(۵) اور جو کچھ انسان نہ جانتا تھا اس کے سمجھنے کی ہمت دی مگر وہ ناشکری کرتا ہے۔

(۶) ایسا ہرگز نہیں چاہئے واقعی انسان بڑا ہی نافرمان ہے۔

(۷) اس لئے کہ وہ اپنی دولت اور مال پر مغرور ہو کر اپنے آپ کو خدا سے بے پروا سمجھتا ہے اور اس کی نافرمانی کرتا ہے۔

(۸) کچھ شک نہیں کہ مرنے کے بعد سب کو اعمال کا جواب دینے کے لئے اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

(۹) اے مخاطب! تو نے اس (ابوجہل) کو دیکھا ہے جو روکتا ہے۔

(۱۰) حضور کو نماز پڑھنے سے۔

(۱۱) دیکھو تو اگر آپ سیدھے راستے پر ہوں۔

(۱۲) یا آپ نے نیک کاموں کا حکم دیا۔

(۱۳) دیکھو تو سہی اگر وہ ابوجہل حق کو جھٹلاتا اور اس کے ماننے سے منہ موڑتا ہے۔

(۱۴) تو کیا وہ یہ نہیں جانتا کہ خدا اس کی شرارتوں کو دیکھ رہا ہے۔

افعال: رَدَدْنَا: (از رَدٌّ) ہم نے لوٹایا' ماضی۔ لَیْسَ: نہیں ہے' افعال ناقصہ میں سے ہے۔ اِقْرَءْ: (از قِرَاۃٌ) تو پڑھ' امر حاضر)۔ یطْغٰی: (از طغیان) وہ سرکشی کرتا ہے' مضارع۔ رَاٰی: (از رَاْیٌ) اس نے دیکھا' ماضی۔ یَنْھٰی: (از نَھْیٌ) وہ منع کرتا ہے مضارع۔ صَلّٰی: (تصلیۃٌ از صلوٰۃ) اس نے نماز پڑھی۔ تَوَلّٰی: اس نے منہ موڑا' ماضی۔

اسماء: تَقْوِیْم: درست کرنا۔ اَسْفَلَ: بہت نیچے۔ سَافِلِیْنَ: پست سافل کی جمع۔ مَمْنُوْن: احسان جتایا ہوا۔ اَحْکَمُ: بڑا حاکم۔ عَلَق: خون کا لوتھڑا۔

لَمْ يَنْتَهِ ۙ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ۙ﴿۱۵﴾ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۚ﴿۱۶﴾ فَلْيَدْعُ

وہ باز نہ آیا | تو ہم ضرور گھسیٹیں گے | پیشانی کے بالوں سے (پکڑ کر) | پیشانی | جھوٹی | خطاکار | تو بلالے وہ

باز نہ آئے گا تو ہم (اس کے) پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹیں گے۔ (وہ) پیشانی جو کذب اور خطاکاریوں سے آلودہ ہے۔ اب وہ اپنی

نَادِيَهٗ ۙ﴿۱۷﴾ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۙ﴿۱۸﴾ كَلَّا ۭ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ﴿۱۹﴾ السجدة

اپنی مجلس والوں کو | ہم بھی بلا لینگے | دوزخ کے فرشتوں کو | ہرگز نہیں | آپ اسکا کہنا مانیئے | اور سجدہ کیجئے | اور نزدیک ہوجائیے

مجلس والوں کو بُلا لے' ہم بھی دوزخ کے فرشتے بلا لیں گے' ہرگز نہیں! آپ اُس شخص کا کہنا نہ مانیئے اور سجدے کیجئے اور قرب حاصل کیجئے۔

سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

سورۂ قدر مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴿۱﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ﴿۲﴾

بے شک ہم نے اُتارا اس (قرآن) کو | شب قدر میں | اور آپ کو کیا معلوم | کہ کیا ہے | شب | قدر

بیشک ہم نے اس (قرآن) کو شبِ قدر میں اُتارا۔ اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ شب قدر کیا ہے

لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ﴿۳﴾ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا

شب قدر | بہتر ہے | ہزار | مہینوں سے | اترتے ہیں فرشتے | اور روح (جبرئیل) | اس میں

(سنو!) شبِ قدر (خیر و برکت میں) ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ فرشتے اور روح القدس (جبرئیل) اپنے ربّ کے حکم سے

بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ﴿۴﴾ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿۵﴾

اپنے رب کے حکم سے | ہر امر کے متعلق | سلامتی والی ہے | وہ رہتی ہے | طلوع فجر تک

ہر امرِ (خیر) لے کر اس (رات) میں اُترتے ہیں۔ وہ امن اور سلامتی کی رات ہے اور وہ طلوعِ فجر تک رہتی ہے۔

سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ

سورۃ البیّنۃ مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ

نہ تھے | منکرین | اہل کتاب میں سے | اور مشرک (لوگ) | باز آنے والے

اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے کفر کیا' وہ اور مشرکین (کفر سے) باز آنے والے نہ تھے۔

حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۙ﴿۱﴾ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا

یہاں تک کہ | آئے ان کے پاس | کھلی دلیل | (یعنی) ایک رسول | اللہ کی طرف سے | جو پڑھ کر سنائے | اوراق

جب تک کہ ان کے پاس ایک روشن دلیل نہ آتی۔ (یعنی) اللہ تعالیٰ کا ایک رسول جو پاکیزہ صحیفے پڑھ کر

مُّطَهَّرَةً ۙ﴿۲﴾ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۭ﴿۳﴾ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

پاکیزہ | جن میں | تحریریں ہیں | مضبوط | اور نہیں | مختلف ہوئے | وہ لوگ | جن کو دی گئی تھی

سنائے۔ جس میں وہ احکام درج ہیں جو (دین) کو قائم رکھنے والے (نہایت مستحکم) ہیں۔ اور اہلِ کتاب نے واضح دلیل آجانے کے بعد

آیت نمبر	آسان تفسیر
(۱۵)	اسے ہرگز ایسا نہیں کرنا چاہئے اگر وہ باز نہ آئے گا۔ تو ہم قیامت میں اس کے بال پکڑ کر دوزخ میں گھسیٹیں گے۔
(۱۶)	یعنی اس جھوٹے خطا کار کی پیشانی کے بالوں کو پکڑ کر۔
(۱۷)	پس وہ مدد کے لئے اپنے ہم مجلس شریروں کو بلا لے۔
(۱۸)	ہم بھی اس کو دینے کے لئے اپنے دوزخ کے فرشتے کو بلالیں گے۔
(۱۹)	ہرگز نہیں آپ اس کی کوئی بات نہ مانئے اور اللہ کی دربار میں سجدہ کر کے اس کے قریب ہو جائیے۔

سورۃ القدر

قدر کے معنے رتبہ کے ہیں اس سورت میں شب قدر کا بیان ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) کچھ شک نہیں کہ ہم نے قرآن کو لوح محفوظ سے سب کا سب، مکمل رمضان کے مہینے اور لیلۃ القدر میں آسمان اول کی طرف نازل کیا اور پھر ۲۳ سال تک تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا۔

(۲) اور آپ کو کیا معلوم وہ قدر و منزلت کی رات کیا ہے؟

(۳) وہ قدر و عزت کی رات ثواب میں ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہے۔

(۴) کیونکہ اس میں رحمت کے فرشتے اور جبرئیل ہر حکم کے متعلق جو آئندہ سال میں ہونا مقدر ہو چکا ہے اللہ کا حکم لے کر نازل ہوتے ہیں۔

(۵) وہ امن و سلامتی کی رات ہے اور طلوع فجر تک رہتی ہے۔

سورۃ البینۃ

بینہ دلیل کو کہتے ہیں اور مراد اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس سورت میں اسی واضح حجت کا بیان ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) منکرین اہل کتاب اور مشرکین مکہ کفر و شرک سے اس وقت تک باز آنے والے نہ تھے کہ ان کے پاس اللہ کی طرف سے ایک واضح دلیل آ جائے۔

(۲) یعنی اللہ کا رسول (نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم) ان کے پاس آ کر قرآن کے پاک صفحات پڑھ کر سنائیں۔

(۳) جن میں اللہ کی پکی اور سچی آیتیں لکھی ہوئی ہوتی ہیں۔

افعال: یَنْتَہِ: (اِنْتِہَاء ازنھی) وہ باز رہتا ہے۔ نَسْفَعُ: (ازسَفْعٌ) ہم گھسیٹیں گے، مضارع متکلم۔ یَدْعُ: وہ بلائے گا، واحد غائب۔ نَدْعُ: ہم بلائیں گے جمع متکلم، مضارع۔ اَدْرٰی: (از اِدرَاءٌ) اس نے سکھایا، ماضی۔ لَمْ یَکُنْ: نہ تھے، مضارع منفی۔ تَأْتِیَ: (اِیتَانٌ) وہ آئی (مضارع مونث غائب)۔

اسماء: نَاصِیَۃ: پیشانی۔ نَادِیَہ: مجلس۔ زبانیہ: دوزخ کے فرشتے، پیارے، یار۔ اِنَّا: بے شک ہم۔ خَیْر: بہتر۔ الف: ہزار۔ شَھْر: مہینہ جمع شھور۔ مُنْفَکِّیْنَ: جدا ہونے والے۔ مُنْفَکٌّ: اسم فاعل۔ قَیِّمَۃٌ: مضبوط، درست، مستحکم۔

الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝۴ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا

کتاب | مگر | بعد اس کے کہ | آ چکی ان کے پاس | واضح دلیل | اور حکم نہیں دیا گیا تھا ان کو | مگر یہ کہ عبادت کریں

اس میں اختلاف کیا۔ حالانکہ ان (اہل کتاب) کو یہی حکم دیا گیا تھا کہ (وہ لوگ)

اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

اللہ کی | خالص کرتے ہوئے | اس کے لئے | عبادت کو | یک سو ہو کر | اور قائم کریں | نماز

خالص اعتقاد کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بندگی کریں۔ یکسو ہو کر اور نماز کی پابندی کریں

وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝۵ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ

اور دیں | زکوٰۃ | اور یہی ہے دین | مضبوط | بیشک جو لوگ | منکر ہوئے | اہل کتاب

اور زکوٰۃ دیں اور یہی سچا (سیدھا) دین ہے۔ بیشک جو لوگ اہل کتاب اور مشرکوں میں سے (دین حق کے) منکر ہوئے

وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۗ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ

اور مشرکین | آگ میں (ہوں گے) | دوزخ کی | ہمیشہ رہیں گے | اس میں | یہی لوگ ہیں | بدترین

وہ اور مشرکین دوزخ کی آگ میں پڑیں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے یہی لوگ بدترین

الْبَرِيَّةِ ۝۶ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ

مخلوق | بیشک | جو لوگ | ایمان لائے | اور انہوں نے عمل کئے | نیک | یہی لوگ ہیں | بہترین

مخلوق ہیں۔ بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے، یہی لوگ بہترین

الْبَرِيَّةِ ۝۷ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

مخلوق | ان کا بدلہ ہے | ان کے رب کے پاس | باغات | ہمیشہ رہنے کے | بہتی ہیں | ان کے نیچے

مخلوق ہیں۔ ان کی جزا اُن کے رب کے پاس ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۗ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۗ ذٰلِكَ

نہریں | وہ رہیں گے | ان میں | ہمیشہ ہمیشہ | اللہ راضی ہوا | ان سے | اور وہ راضی ہوئے | اس سے | یہ

ہوں گی (اور) وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اللہ تعالیٰ ان سے راضی رہے گا، اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی رہیں گے۔ یہ

لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۝۸

اس کے لئے ہے | جو ڈرتا ہے | اپنے رب سے

اجر اس کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا رہا ہو۔

سُوْرَةُ الزَّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وَهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ

سورۂ زلزال مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝۱ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝۲ وَقَالَ

جب ہلا دی جائے گی | زمین | اس کے زلزلہ سے | اور نکال باہر کرے گی | زمین | اپنے بوجھ | اور کہے گا

جب زمین زلزلہ سے ہلا ڈالی جائے گی۔ اور زمین اپنے بوجھ (یعنی دفینے) نکال باہر کر دے گی۔ اور انسان کہے گا کہ

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۴) اہل کتاب کا اپنی کتابوں میں لکھی ہوئی خوشخبریوں کی وجہ سے اس بات پر اتفاق تھا کہ نبی آخر الزمان کوہ فاران (مکہ) میں بنی قیدار بن اسمٰعیلؑ میں پیدا ہوں گے اور ان کا نام محمد و احمد ہوگا۔ مگر جب وہ آنحضرتؐ جو اس خوشخبری کا صحیح مصداق اور حق کی ایک دلیل واضح تھے۔ ان کے پاس آئے تو ان کے متعلق باہم اختلاف کرنے لگے بعض ایمان لے آئے اور بعض نے انکار کیا۔

(۵) اور ان کی کتابوں میں انہیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ یک رخ ہو کر خالص ایک اللہ کی عبادت کرو اور نماز و زکوٰۃ ادا کرو اور یہی اللہ کا سچا دین ہے۔

(۶) اور کچھ شک نہیں کہ منکرین اہل کتاب اور مشرکین مکہ سب دوزخ میں ہوں گے اور ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ یہی لوگ سب سے خراب مخلوق ہیں۔

(۷) کچھ شک نہیں کہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے وہی بہترین مخلوق ہیں۔

(۸) ان کا بدلہ اللہ کے یہاں باغ ہیں۔ جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ان کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔ یہ بدلہ اس کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے۔

سورۃ الزلزال

زلزال بھونچال کو کہتے ہیں۔ اس میں زلزلہ قیامت کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) جب دوسری بار صور پھونکنے سے زمین میں سخت زلزلہ آئے گا۔

(۲) اور مردے اور گڑے ہوئے جو کچھ زمین کے اندر ہوں گے زمین ان کو خدا کے حکم سے نکال باہر کرے گی۔

افعال: اُوْتُوا: (از ایتان) وہ دیئے گئے ماضی مجہول۔ جَآءَتْ: (یَجِیُٔ) وہ آئی (ماضی مونث غائب)۔ تَجْرِیْ: (رجریٌ، جَرْیان) وہ بہتی ہے مضارع مونث غائب۔ خَشِیَ، خَشْیَۃ: وہ ڈرا۔ زُلْزِلَتْ: (زلزلۃ) وہ ہلائی گئی، بھونچال سے ماضی مجہول۔

اسماء: حُنَفَآءَ: حنیف کی جمع، سچے مسلمان، یکسو اللہ کی طرف مائل ہونے والے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب ہے۔ البَرِیَّۃ: مخلوق، دنیا۔ خَالِدِیْنَ: وہ ہمیشہ رہنے والے خالد کی جمع۔ عَدْنٍ: ہمیشہ رہنے کے لئے (اسم مصدر ہے)۔ اَثْقَالَ: ثقل کی جمع بوجھ۔

الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۝٣ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝٤ بِاَنَّ رَبَّكَ

انسان | کہ اس کو کیا ہو گیا؟ | اس دن | وہ بیان کردے گی | اپنی خبریں | اس وجہ سے کہ آپ کا رب

اس کو کیا ہو گیا ہے؟ اس دن یہ (زمین) اپنی (تمام) خبریں بیان کر دے گی۔ اس لئے کہ آپ کے رب کا

اَوْحٰى لَهَا ۝٥ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝٦

وحی کردے گا | اس کی طرف | اس دن | باہر نکلیں گے | لوگ | گروہ در گروہ | تاکہ وہ دکھ لیں | اپنے اعمال کو

اس کو یہی حکم ہوگا۔ اس دن لوگ مختلف گروہوں میں آئیں گے تاکہ ان کے اعمال انہیں دکھا دیئے جائیں۔

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝٧ وَمَنْ يَّعْمَلْ

پس جو کوئی | کرے گا | برابر | ایک ذرہ کے | نیکی | وہ اس کو دیکھ لے گا | اور جو کوئی | کرے گا

پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی' وہ اسے دیکھ لے گا۔ اور جس نے ذرّہ برابر

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝٨

برابر | ایک ذرہ کے | بدی | وہ (بھی) اسے دیکھ لے گا

برائی کی ہوگی وہ (بھی) اسے دیکھ لے گا۔

سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ عادیات مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝١ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۝٢ فَالْمُغِيْرٰتِ

قسم ہے دوڑنے والے (گھوڑوں) کی | ہانپتے ہوئے | پھر آگ نکالنے والوں کی | سُم مارکر | پھر حملہ کرنے والوں کی

قسم ہے دوڑنے والے گھوڑوں کی جو ہانپتے جاتے ہیں۔ پھر پتھر پر ٹاپ مار کر آگ نکالنے والوں کی' پھر حملہ کرنے والوں کی

صُبْحًا ۝٣ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۝٤ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۝٥ اِنَّ

صبح کے وقت | پھر وہ اڑاتے ہیں | اس سے | غبار | پھر وہ اندر گھس جاتے ہیں | اس وقت | فوج میں | کہ بیشک

صبح کے وقت پھر جو اس وقت گرد اڑاتے ہیں۔ پھر اندر جو اس وقت (دشمن کی) فوج میں جا گھستے ہیں۔ بلاشبہ

الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۝٦ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۝٧ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ

انسان | اپنے رب کا | بڑا ناشکرا ہے | اور بیشک وہ | اس بات پر | گواہ ہے | اور بیشک وہ | محبت میں

انسان اپنے رب کا بڑا ناشکر گزار ہے۔ اور بیشک وہ خود بھی اس بات کو خوب جانتا ہے۔ اور بلاشبہ وہ مال

الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۝٨ اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِى الْقُبُوْرِ ۝٩

مال کی | بڑا سخت ہے | پس کیا وہ نہیں جانتا | جب اٹھائے جائیں گے | جو کچھ | قبروں میں ہے

کی محبت میں بڑا سخت ہے۔ کیا وہ نہیں جانتا اس وقت کو' جب قبروں سے مُردے اُٹھائے جائیں گے

وَحُصِّلَ مَا فِى الصُّدُوْرِ ۝١٠ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۝١١

اور حاصل کئے جائیں گے | جو (راز) | سینوں میں ہیں | تو بلاشبہ | ان کا رب | ان سے | اس دن | خوب خبردار (ہوگا)

اور سینوں کے سب راز ظاہر کر دیئے جائیں گے۔ بیشک ان کا رب اس دن ان کی حالت سے خوب خبردار ہوگا۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳) اور کافر انسان حیران ہو کر کہے گا کہ اس کو کیا ہو گیا کیونکہ اس کو دنیا میں اس کا یقین نہ تھا۔
(۴) اس دن وہ جو کچھ اس کے اوپر نیک و بد کیا گیا تھا سب بیان کر دے گی۔
(۵) کیونکہ اللہ اس کو ان سب باتوں کے بیان کرنے کا حکم دے گا۔
(۶) اس دن لوگ قبروں سے نکل کر اعمال کی جانچ پڑتال کے مقام کی طرف مختلف حالتوں میں جائیں گے۔ کوئی بدکار سیاہ چہرہ اور کوئی نیکوکار روشن چہرہ تا کہ اپنے اعمال کی جزا دیکھ لیں۔
(۷) پس جو دنیا میں ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ قیامت میں اعمال نامہ کے اندر لکھی ہوئی پائے گا۔
(۸) اور جو دنیا میں ذرہ برابر برائی کرے گا وہ اس کو لکھا ہوا پائے گا۔

سورۂ عادیات

عادیات یعنی دوڑنے والے گھوڑے۔ چونکہ اس سورت میں غازیوں کے دوڑنے والے گھوڑوں کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) وہ گھوڑے جو جہاد میں دوڑتے دوڑتے ہانپ اٹھتے ہیں۔
(۲) پھر پتھروں پر ٹاپ مار مار کر آگ نکالتے ہیں۔
(۳) پھر صبح کے وقت دشمن کے لشکر پر حملہ کرتے ہیں۔
(۴) پھر اس میں غبار اڑاتے ہیں۔
(۵) پھر اس وقت وہ دشمن کی فوج میں داخل ہو جاتے ہیں۔
(۶) وہ اس بات کی واضح شہادت ہیں کہ کافر انسان اپنے رب کی نعمتوں کا سخت ناشکرا ہے کہ اس کی پروردگاری اور خدائی کا اقرار نہیں کرتا جس کے بدلے میں اس پر قتل و غارت کا بازار گرم کیا جا رہا ہے۔
(۷) اور اس بات کی دلیل خود اس کا یہ ہنگامہ ہے۔
(۸) اور مال کی محبت میں ایسا ڈوبا ہوا ہے کہ اصلی نعمت دینے والے (اللہ) کو بھی فراموش کر بیٹھا ہے۔
(۹) کیا اسے معلوم نہیں کہ قیامت کے دن جب مردے قبروں سے اٹھائے جائیں گے۔
(۱۰) اور جو کچھ ان کے سینوں میں نیک و بد عقیدے تھے سب ظاہر ہو جائیں گے۔
(۱۱) تو کچھ شک نہیں کہ اس روز ان کا پروردگار ان کے تمام اعمال سے خوب واقف ہے اس کے مطابق ان کو جزا و سزا دے گا۔

افعال: تُحَدِّثُ: (از حدث) پیدا ہونا' وہ بتائے گی' خبر دے گی (مضارع مونث غائب)۔ يُرَوْا: (از رؤیت) وہ دکھلائے جائیں گے' مضارع مجہول۔ اَثَرْنَ: (اِثَارَةٌ' اَثْرٌ) اٹھانا' انہوں نے اٹھالیا' (ماضی مونث غائب)۔ وَسَطْنَ: (وَسْطٌ) بیچ میں جا گھستے ہیں۔ (ماضی مونث غائب)۔ بُعْثِرَ: (بَعْثَرَةٌ) اس کو اٹھایا گیا۔ حُصِلَ: (از تحصیلٌ) وہ حاصل کیا گیا' (ماضی مجہول)۔

اسماء: اَشْتَاتًا: منتشر' پراگندہ۔ مِثْقَالَ: ہم وزن' برابر۔ عَادِيَات: تیز دوڑنے والے گھوڑے۔ ضَبْحًا یا ضَبْحٌ' ہانپنا' مصدر۔ مُوْرِيَات: پتھر سے آگ نکالنے والے' گھوڑوں کی جفت ہے۔ قَدْحًا: آگ روشن کرنا' چقماق سے آگ نکالنا۔ مغیرات: غارت گری کرنے والیاں۔ نَقْعٌ: گرد و غبار۔ كَنُوْد: ناشکرہ' نمک حرام۔ شَهِيْدٌ: گواہ' جاننے والا۔

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ اِحْدٰى عَشَرَةَ اٰيَةً

سورۂ قارعہ مکہ میں نازل ہوئی اوراس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْقَارِعَةُ ۝۱ مَا الْقَارِعَةُ ۝۲ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝۳ يَوْمَ

وہ کھڑکھڑانے والی | کیا ہے وہ کھڑکھڑانے والی؟ | اور آپ کو کیا خبر | کہ کیا ہے وہ کھڑکھڑانے والی؟ | جس دن

وہ کھڑکھڑانے والی۔ (جانتے ہو) کیا ہے وہ کھڑکھڑانے والی؟ اور آپ کو کیا معلوم کہ وہ کھڑکھڑانے والی کیا ہے؟ جس دن

يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝۴ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ

ہوں گے | لوگ | پروانوں کی طرح | بکھرے ہوئے | اور ہو جائیں گے | پہاڑ | رنگین اون کی طرح

لوگ پریشان حال پروانوں کی طرح ہو جائیں گے۔ اور پہاڑ دھنی ہوئی رنگ برنگی اون کی

الْمَنْفُوْشِ ۝۵ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝۶ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ

دھنی ہوئی | پس | وہ جس کے | بھاری ہوں گے پلّے (نیک اعمال کے) | سو وہ ہوگا | زندگی

طرح اُڑ رہے ہوں گے۔ پس جس کسی کے اعمالِ نیک کا وزن بھاری ہوگا تو وہ خاطر خواہ عیش

رَّاضِيَةٍ ۝۷ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝۸ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۝۹

پسندیدہ میں | اور | وہ | جس کے | ہلکے ہوں گے | پلّے (نیکیوں کے) | تو اس کا ٹھکانا | ہاویہ ہوگا

میں ہوگا۔ اور جس کے نیک اعمال کا وزن ہلکا ہوگا۔ تو اس کا ٹھکانا ''ہاویہ'' ہے۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۝۱۰ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝۱۱

اور آپ کو کیا معلوم | کہ کیا ہے وہ؟ | وہ آگ ہے | دہکتی ہوئی

اور آپ کو کیا معلوم کہ وہ (ہاویہ) کیا ہے؟ وہ ایک دہکتی ہوئی آگ ہے۔

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ

سورہ تکاثر مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۝۱ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝۲ كَلَّا سَوْفَ

غافل کر دیا تمہیں | کثرت (کی حرص) نے | یہاں تک کہ | تم نے دیکھ لیں | قبریں | ہرگز نہیں | عنقریب

تم کو کثرتِ مال کی طلب نے غفلت میں ڈال دیا۔ یہاں تک کہ تم قبروں میں جا پہنچے۔ ہرگز نہیں! تم عنقریب

تَعْلَمُوْنَ ۝۳ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝۴ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ

تم جان لوگے | پھر | ہرگز نہیں | جلد | تم جان لوگے | ہرگز نہیں | کاش! | تم جانتے

جان لو گے۔ پھر ہرگز نہیں! تم عنقریب دیکھ لو گے۔ ہرگز نہیں! اگر تم اپنا انجام یقینی طور پر جانتے ہوتے

عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝۵ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝۶ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا

یقینی طور پر | تم ضرور دیکھو گے | دوزخ کو | پھر | تم ضرور دیکھو گے اس کو

تو (ایسا نہ کرتے)۔ تم ضرور اپنی آنکھوں سے دوزخ کو دیکھ لو گے۔ پھر اس کو یقین کی

سورۃ القارعہ

قارعہ کے معنے ہیں کھڑکھڑانے والی مراد قیامت ہے اس سورت میں اس کے بعض احوال بیان کئے گئے ہیں اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) وہ کھڑکھڑانے والی۔
(۲) وہ کھڑکھڑانے والی کیا چیز ہے۔
(۳) اور آپ کیا جانیں وہ کھڑکھڑانے والی کیا چیز ہے؟
(۴) وہ قیامت ہے جس دن لوگ بے قراری اور پریشانی کی وجہ سے پروانہ کی طرح ادھر ادھر پھر رہے ہوں گے۔
(۵) اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوکر اس طرح ہوا میں اڑے اڑے پھریں گے جس طرح رنگدار دھنی ہوئی اون۔
(۶) پس اس روز جس کے نیک اعمال کا پلہ بھاری ہوگا۔
(۷) وہ پسندیدہ عیش و آرام میں ہوگا۔
(۸) اور جس کے نیک اعمال کا پلہ ہلکا ہوگا۔
(۹) اس کا ٹھکانا ہاویہ (دوزخ) ہوگا۔
(۱۰) اور آپ کیا جانیں وہ ہاویہ ہے کیا چیز؟
(۱۱) وہ بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔

سورۃ تکاثر

تکاثر۔ مال و اولاد و شان میں زیادتی کی لالچ کرنا اس سورت میں اس بات کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) لوگو! تم کو مال و اولاد و شان میں زیادتی کی لالچ نے آخرت سے بے پروا' بے فکر کر دیا ہے۔
(۲) اور تمہاری یہ غفلت اس وقت تک برابر قائم رہے گی کہ تم مر کر قبر میں پہنچ جاؤ۔
(۳) ایسی غفلت ہرگز نہیں چاہئے۔ مرنے کے بعد تمہیں معلوم ہو جائے گا۔
(۴) ایسی بے پروائی ہرگز نہیں چاہئے قیامت میں تمہیں اس کا نتیجہ معلوم ہو جائے گا۔
(۵) ایسی غفلت ہرگز نہیں چاہئے۔ کاش! تم اس حقیقت کو یقینی طور پر جان لیتے کہ آخرت کے مقابلہ میں دنیا اور اس میں جو کچھ ہے کچھ نہیں تو کبھی ایسی غفلت نہ کرتے۔
(۶) یقینی بات ہے کہ آخرت میں اس غفلت اور انکار کے نتیجہ کے طور پر تم کو دوزخ دیکھنی پڑے گی۔

افعال: **ثَقُلَت**: (از ثقل) وہ بھاری ہوئی' (ماضی مونث غائب)۔ **خَفَّتْ**: (از خَفَّۃٌ) ہلکی ہوئی' ماضی (واحد مونث غائب)۔ **اَلْھٰی**: (از لَھْوٌ' اِلْھَاوٌ) اس نے غافل کر دیا' کیا ماضی۔ **زُرْتُمُ**: (از زِیَارَۃٌ) تم نے زیارت کی' ماضی حاضر)۔ **تَرَوُنَّ**: (از رویت) تم دیکھو گے' مضارع حاضر۔

اسماء: **قارعۃ**: سختی' قیامت' کھڑکھڑانے والی۔ **فراش**: پروانہ' چراغ کا پتنگا۔ **مَبْثُوْث**: بکھرا ہوا۔ **عِھْن**: رنگی ہوئی اون۔ **مَنْفُوْش**: دھنی ہوئی۔ **مَوَازِیْنَ**: ترازو' وزن' میزان جمع' اسم آلہ۔ **عِیْشَۃٌ**: زندگی' گزران۔ **رَاضِیَۃ**: خوش ہونے والی اسم فاعل۔ **اُمُّہٗ**: ٹھکانا' ماں' جڑ۔ **حَامِیَۃٌ**: دہکتی ہوئی آگ۔ **تَکَاثُرُ**: (از کثرت) زیادتی کی حرص' کثرت طلب کرنا۔

عَيۡنَ الۡيَقِيۡنِ ۝۷ ثُمَّ لَتُسۡـَٔلُنَّ يَوۡمَئِذٍ عَنِ النَّعِيۡمِ ۝۸

یقین کی آنکھ سے | پھر | تم سے پوچھا جائے گا | اس دن | نعمتوں کے بارے میں

آنکھ سے دیکھ لو گے۔ پھر تم سے اس دن نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

سُوۡرَةُ الۡعَصۡرِ مَكِّيَّةٌ | بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ | وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

سورۂ عصر مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | تین آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالۡعَصۡرِ ۝۱ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَفِيۡ خُسۡرٍ ۝۲ اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا

قسم ہے زمانہ کی | کہ بیشک انسان | نقصان میں ہے | مگر | جو لوگ | ایمان لائے | اور انہوں نے عمل کئے

قسم ہے زمانہ کی۔ کہ یقیناً انسان خسارے میں ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک

الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ ۝۳

نیک | اور ایک دوسرے کو وصیّت کی | حق کی | اور وصیّت کی | صبر کی

عمل کئے۔ اور ایک دوسرے کو حق کی تلقین کی اور صبر و تحمل سے کام لینے کی تاکید کرتے رہے۔

سُوۡرَةُ الۡهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ | بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ | وَهِيَ تِسۡعُ اٰيَاتٍ

سورۂ ہمزہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | نو آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَيۡلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۝۱ ۨالَّذِيۡ جَمَعَ مَالًا

خرابی ہے | ہر | طعنہ دینے والے | غیبت کرنے والے (کے لئے) | جو | جمع کرتا ہے | مال کو

خرابی ہے ہر اس شخص کے لئے جو طعنہ دیتا اور عیب جوئی کرتا ہے۔ جو مال جمع کرتا اور اس کو

وَّعَدَّدَهٗ ۝۲ يَحۡسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخۡلَدَهٗ ۝۳ كَلَّا

اور اسے گنتار ہتا ہے | وہ خیال کرتا ہے | کہ | اس کا مال | ہمیشہ رکھے گا اس کو | ہرگز نہیں

گن گن کر رکھتا ہے۔ وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس کا مال اس کے ساتھ ہمیشہ رہے گا۔ ہرگز نہیں!

لَيُنۡۢبَذَنَّ فِي الۡحُطَمَةِ ۝۴ وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا الۡحُطَمَةُ ۝۵

وہ ضرور ڈالا جائے گا | ''حطمہ'' میں | اور | آپ کو کیا معلوم | کہ وہ ''حطمہ'' کیا ہے

وہ یقیناً ''حطمہ'' میں ڈال دیا جائے گا اور آپ کیا جانیں کہ وہ ''حطمہ'' کیا ہے۔

نَارُ اللّٰهِ الۡمُوۡقَدَةُ ۝۶ الَّتِيۡ تَطَّلِعُ عَلَى الۡاَفۡـِٕدَةِ ۝۷ اِنَّهَا عَلَيۡهِمۡ

اللہ کی آگ ہے | بھڑکائی ہوئی | جو جا پہنچے گی | دلوں تک | بیشک وہ | ان پر

(وہ) اللہ تعالیٰ کی آگ ہے جو (اس کے حکم سے) بھڑکا دی گئی ہے جو دلوں تک جا پہنچے گی۔ وہ ان کو

مُّؤۡصَدَةٌ ۝۸ فِيۡ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝۹

(چاروں طرف سے) بند کردی جائے گی | لمبے لمبے ستونوں میں

(چاروں طرف سے) گھیرے ہوئے ہوگی بڑے بڑے لمبے ستونوں میں۔

آیت نمبر　　آسان تفسیر

(۷) پھر تم اسے یقینی طور پر دیکھ لو گے۔
(۸) پھر اس دن اللہ کی کھلی اور چھپی نعمتوں کی تم سے ضرور پوچھ گچھ ہو گی۔

سورۃ العصر

عصر زمانہ کو کہتے ہیں اس سورت میں عصر کو بطور شہادت پیش کیا ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) زمانے کی تاریخ کا بغور مطالعہ کرنے والوں پر ثابت ہو جائے گا۔
(۲) کہ سرکش انسان (جیسے قوم نوحؑ ولوطؑ وغیرہ کے لوگ) سخت نقصان میں رہے کہ دین و دنیا میں خدا کے عذاب کے لائق ٹھہرے۔
(۳) مگر کامیاب وہی لوگ رہے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لا کر ہمیشہ نیک عمل کئے اور آپس میں ایک دوسرے کو امر حق (دین اسلام) کی اور اللہ کی بات کی سربلندی میں ہر قسم کی تکلیف پر صبر کی وصیت کی۔

سورۃ الھمزہ

ھمزہ۔غیبت کرنے والا۔اس سورت میں ایسے ہی شخص کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) غیبت کرنے والے طعنہ دینے والے کے لئے آخرت میں ہلاکت ہے۔
(۲) جو لالچ دنیا کی وجہ سے مال جمع کرتا اور اسے گنتا رہتا ہے۔
(۳) کیا وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال ہمیشہ اس کا ساتھ دے گا۔
(۴) ہرگز ایسا نہیں ہوگا۔ بلکہ آخرت کے روز اسے حطمہ میں ڈالا جائے گا۔
(۵) اور آپ کیا جانیں وہ حطمہ ہے کیا چیز؟
(۶) وہ غضب الٰہی کی بھڑکائی ہوئی ایک آگ ہے۔
(۷) وہ جسموں کو لگتے ہی دلوں پر اثر کر جائے گی۔
(۸) اور ان پر چاروں طرف سے ایسی بند کر دی جائے گی کہ کسی طرف سے نہ نکل سکیں گے۔
(۹) اور انہیں لمبے لمبے آگ کے ستونوں سے باندھ دیا جائے گا۔

افعال: تَوَاصَوْا: (تواصی از وصیت) انہوں نے وصیت کی تلقین، تاکید کی، ماضی جمع غائب۔ عَدَّدَ: (تعدید از عَدّ) اس نے گنا، ماضی۔ یَحْسَبُ: (از حَسْبٌ) وہ خیال کرتا ہے، مضارع۔ اَخْلَدَ: (اِخْلَادٌ از خلود) وہ ہمیشہ رہا اس نے ہمیشہ رکھا، ماضی۔ لَيُنْبَذَنَّ: (از نَبَذ) وہ ضرور ڈالا، پھینکا جائے گا۔

اسماء: عَصْرِ: زمانہ (شام کے قریب کا وقت)۔ وَيْلٌ: ہلاکت ہو، افسوس، کلمہ بدعا، دوزخ کے ایک حصہ کا نام۔ هُمَزَةٌ: عیب چین، آنکھ کے اشارے، تحقیر کرنے والا۔ لُمَزَةٌ: عیب گو، چغل خور۔ مُوْقَدَةُ: (ایقاد از وقود) سلگائی ہوئی آگ۔ اَفْئِدَةِ: دل جمع فواد۔ مُؤْصَدَةٌ: مسلط کی گئی، اسم مفعول۔ عَمَدٍ: ستون جمع عماد۔ مُمَدَّدَةٍ: دراز، لمبے، کیف، کیا، کس طرح۔

سُوْرَةُ الْفِيْلِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

سورۂ فیل مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝١ أَلَمْ يَجْعَلْ

کیا آپ نے نہیں دیکھا | کہ کیسا | سلوک کیا | آپ کے ربّ نے | ہاتھی والوں کے ساتھ | کیا نہیں کر دیا تھا اس نے

کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے ربّ نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا؟ کیا (اللہ تعالیٰ نے) ان

كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝٢ وَّأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيْلَ ۝٣ تَرْمِيْهِمْ

ان کی تدبیر کو | بے کار | اور اس نے بھیجے | ان پر | پرندے | گروہ در گروہ | جو پھینکتے تھے ان پر

کی تمام تدابیر کو ناکام نہیں بنا دیا۔ اور (یہ اس طرح ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے) ان پر جھنڈ کے جھنڈ پرندے بھیجے جو ان پر اوپر سے

بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝٤ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُوْلٍ ۝٥

پتھر | کنکری (قسم کے) | پس کر دیا ان کو | بھوسہ کی طرح | کھائے ہوئے

پتھریلی کنکریاں پھینکتے تھے۔ پھر ان کو (اللہ تعالیٰ نے) کھائے ہوئے بھوسے کی طرح (پامال) کر دیا۔

سُوْرَةُ قُرَيْشٍ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ أَرْبَعُ اٰيَاتٍ

سورۂ قریش مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | چار آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

لِإِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝١ إٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۝٢ فَلْيَعْبُدُوْا

اسلئے کہ مانوس کر دیا | قریش کو | انکو مانوس کرنا | سفر سے | سردی | اور گرمی میں | پس چاہیے کہ وہ عبادت کریں

چونکہ (اللہ نے) قریش (کے دلوں) میں ایک رغبت پیدا کر دی۔ ان کو جاڑے اور گرمی کے سفر کی رغبت دلائی۔ لہٰذا انہیں چاہیے کہ وہ اس

رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝٣ الَّذِيْٓ أَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝٤

ربّ کی | اس | گھر کے | جس نے | کھلایا ان کو | بھوک میں | اور امن دیا ان کو | خوف سے

گھر (خانہ کعبہ) کے مالک کی عبادت کریں جس نے ان کو بھوک میں کھانے کو دیا اور خوف سے امن میں رکھا۔

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ

سورۂ ماعون مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | سات آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

أَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝١ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝٢

کیا آپ نے دیکھا | اس کو جو | جھٹلاتا ہے | روزِ جزا کو؟ | پس یہی ہے | جو | دھکے دیتا ہے | یتیم کو

کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جو جزا کے دن کو جھٹلاتا ہے۔ یہ شخص ایسا ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔

وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝٣ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝٤

اور ترغیب نہیں دیتا | کھانا کھلانے کی | مسکین کو | پس ہلاکت ہے | ان نمازیوں کے لئے

اور محتاج کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا۔ پس ایسے نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے۔

آیت نمبر

آسان تفسیر

سورۃ الفیل

فیل۔ ہاتھی۔ اس سورت میں ہاتھی والوں کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔ اور اصحاب فیل کا مختصر قصہ یہ ہے کہ حبشہ کے عیسائی بادشاہ کی طرف سے ابرہہ بن اشرم حاکم یمن نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے پچاس روز پہلے ہاتھیوں کی ایک بڑی فوج لے کر کعبہ پر حملہ کیا لیکن خدا کے حکم سے چھوٹے چھوٹے عجیب پرندوں نے کنکریاں برسا کر تمام لشکر کو ہلاک کر دیا۔

(۱) ابرہہ بن اشرم حاکم یمن اور اس کے لشکر جو ہاتھیوں سمیت کعبۃ اللہ پر حملہ کرنے آئے تھے ان کا حال تو آپ کو معلوم ہی ہے۔

(۲) اللہ نے ان کی وہ تدبیر جو انہوں نے کعبۃ اللہ کو گرانے کی سوچی تھی بالکل غلط اور بیکار کر دی۔

(۳) اور بھیج دیئے ان پر گروہ کے گروہ چھوٹے چھوٹے پرندے۔

(۴) جو ان پر اپنی چونچوں اور پنجوں میں سے کنکریاں پھینکتے تھے۔

(۵) جن کے چوٹ سے اللہ نے ان کو ایسا ہلاک کر دیا جیسے جگالی کیا ہوا بھس۔

سورۃ قریش

قریش قیدار بن اسمٰعیل کی نسل سے ایک معزز خاندان ہے چونکہ اس سورت میں اسی خاندان کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) چونکہ مکہ میں خوراک کی اشیاء کے پیدا نہ ہونے کی وجہ سے اللہ نے قریش کے دلوں کو سفر کا خوگر اور عادی بنا دیا تھا۔

(۲) کہ وہ ہمیشہ سال میں دو تجارتی سفر کرتے تھے۔ سردیوں میں یمن کی طرف اور گرمیوں میں شام کی طرف۔ لوگ ان کو حرم والے سمجھ کر ان کے مال سے کوئی غرض نہ رکھتے اور وہ تجارت میں نفع اٹھاتے۔

(۳) پس ان کو لازم تھا کہ مالک کعبہ یعنی خدا کی عبادت کرتے۔

(۴) جس نے اپنے فضل سے اس حرم کے وسیلے کی بدولت انہیں روزی عطا کر کے بھوک سے بچایا اور چوروں اور ڈاکوؤں کے خوف سے امن بخشا۔

سورۃ الماعون

ماعون۔ برتنے کی چیزیں۔ چونکہ اس سورت میں ان چیزوں کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) آپ نے تو ایسے شخص کو دیکھ لیا جو قیامت میں جزائے اعمال یا دین اسلام کو جھٹلاتا ہے۔

(۲) پس یہی وہ شخص ہے جو یتیم کو اپنے پاس سے دھکے دے کر نکالتا ہے۔

(۳) اور دوسروں کو بھی محتاج کو کھانا کھلانے پر نہیں ابھارتا۔

(۴) پس ایسے غفلت اور سستی کرنے والے نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے۔

افعال: اَلَمْ تَرَ: (از رَویت) نہ دیکھا تو نے مضارع منفی۔ یَجْعَل: (جَعْلٌ) وہ کرتا ہے مضارع۔ تَرْمِیْ: (از رَمْیٌ) وہ پھینکتی ہے، مضارع۔ یَدُعُّ: (از دَعٌّ) وہ زور سے دھکا دیتا ہے، مضارع۔ یَحُضُّ: (از حَضٌّ) وہ ابھارتا ہے، ترغیب دلاتا ہے، مضارع۔

اسماء: کَیْدٌ: مکر و فریب کرنا مصدر۔ تَضْلِیْلٌ: گمراہ کرنا۔ اَبَابِیل: گروہ در گروہ، جھلر کے جھلر۔ سِجِّیْل: کنکر۔ عَصْف: بھوسا، بھس۔ مَاْکُوْل: کھایا ہوا۔ اِیْلَاف: (افعال کا مصدر از الفت) مانوس۔ شِتَآءِ: موسم سرما۔ صَیْف: موسم گرما۔ مُصَلِّیْنَ: واحد مُصَلِّیْ نمازی۔

الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝۵ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝۶

جو | اپنی نمازوں سے | غافل ہیں | جو لوگ | دکھاوا کرتے ہیں

جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں (یعنی) وہ لوگ جو ریاکاری کرتے ہیں۔

وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝۷

اور روکتے ہیں | عام ضرورت کی چیز

اور معمولی برتنے کی چیز بھی (ضرورت مند کو) نہیں دیتے۔

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

سورۂ کوثر مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | تین آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝۱ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝۲ اِنَّ

بیشک | ہم نے دی آپ کو | "کوثر" | پس نماز پڑھیے | اپنے رب کی | اور قربانی کیجیے | بیشک

یقیناً ہم نے آپؐ کو خیرِ کثیر عطا کی۔ پس آپ اپنے رب کی نماز پڑھا کیجیے اور قربانی کیجیے۔ بیشک

شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝۳

آپ کا دشمن | ہی | بے نام و نشان ہے

آپ کا دشمن ہی بے نام و نشان رہے گا۔

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

سورۂ کافرون مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | چھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝۱ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝۲

کہہ دیجئے | اے | کافرو! | میں عبادت نہیں کرتا | جس کی | تم عبادت کرتے ہو

آپ فرما دیجئے اے کافرو! جن (بتوں) کی تم عبادت کرتے ہو، میں ان کی عبادت نہیں کرتا۔

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝۳ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ

اور نہ تم | عبادت کرنے والے ہو | جس کی | میں عبادت کرتا ہوں | اور نہ میں ہی | عبادت کرنے والا ہوں

اور نہ ہی تم اس اللہ کی عبادت کرنے والے ہو، جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ اور نہ میں کبھی ان (معبودوں) کی عبادت کروں گا

مَّا عَبَدْتُّمْ ۝۴ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝۵ لَكُمْ

جس کی | تم عبادت کرتے ہو | اور نہ تم | عبادت کرنے والے ہو | جس کی میں عبادت کرتا ہوں | تمہارے لئے

جن کی تم عبادت کرتے ہو۔ اور نہ تم ہی اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ تمہارے لئے

دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝۶

تمہارا دین ہے | اور میرے لئے | میرا دین

تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵) جو اپنی نماز سے بے پروائی کرتے ہیں کہ کبھی پڑھ لیتے ہیں اور کبھی نہیں پڑھتے۔

(٦) جو پڑھتے بھی ہیں تو نمائش کے لئے۔

(۷) اور زکوٰۃ و خیرات کا تو کیا ذکر اپنے کنجوسی کی وجہ سے گھر میں برتنے کی چیزیں بھی دوسروں کو مانگی نہیں دیتے۔

سورۃ الکوثر

کوثر۔ فضل کثیر و خیر کثیر۔ مراد اللہ کی ظاہری و باطنی نعمتیں جن میں سے ایک حوض کوثر ہے جو حضور کو قیامت میں دی جائے گی اس سے آپ مسلمانوں کو سیراب کریں گے اس سورت میں اسی کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) اس میں کچھ شک نہیں کہ ہم نے آپ کو بے شمار ظاہری و باطنی نعمتیں (دنیا میں نبوت عامہ وغیرہ اور آخرت میں بہت بڑی شفاعت و تالاب کوثر) عطا کی ہیں۔

(۲) پس اس بہت بڑی نعمت کے شکریہ میں آپ اپنے رب کی نماز پڑھئے اور قربانی کیجئے۔

(۳) آپ کے دشمن جو کہتے ہیں کہ آپ کا بیٹا نہیں اس لئے مرنے کے بعد آپ کا کون نام لے گا؟ یہ ان کی بے وقوفی ہے بلکہ آپ کے دشمن ہی کا دنیا سے نام و نشان مٹ جائے گا۔

سورۃ الکافرون

کافرون۔ کافر کی جمع۔ منکرین اسلام۔ اس سورت میں منکرین سے خطاب کیا گیا ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) قریش کے چند سرداروں نے حضور سے کہا تھا کہ تم ہمارے معبودوں کی عبادت کرو تو ہم بھی تمہارے معبود کی عبادت کریں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اے رسول صلعم! کفار سے کہہ دیجئے کہ اے منکرو!

(۲) جن بتوں کی تم عبادت کرتے ہو میں ان کی عبادت نہیں کرتا۔

(۳) اور نہ تم ہی اس اللہ کی عبادت کرتے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔

(۴) اور نہ ہی میں آئندہ عبادت کرنے والا ہوں جن کی تم عبادت کر رہے ہو۔

(۵) اور نہ ہی تم آئندہ اس اللہ کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔

(٦) تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین۔

افعال: یُرَآءُوْنَ: (مِراءَۃٌ از رُؤْیَتَۃٌ) وہ ریا کرتے ہیں، ریا کاری کرتے ہیں (مضارع جمع غائب)۔ اَعْطَیْنَا: (عَطَاءٌ از اِعْطَاءٌ) ہم نے دیا، ماضی جمع متکلم۔ صَلِّ: (از تصلیۃٌ) نماز پڑھ امر حاضر)۔ اِنْحَرْ: (از نَحْرٌ) تو قربان کر، تو اونٹ ذبح کر، امر حاضر)۔ اَعْبُدُ: (از عِبَادَۃٌ) میں عبادت کرتا ہوں، مضارع متکلم۔ تَعْبُدُوْنَ: تم عبادت کرتے ہو، مضارع جمع حاضر)۔ عَبَدْتُّمْ: تم نے عبادت کی (ماضی جمع غائب)۔

اسماء: سَاھُوْنَ: (واحد سَاہٍ از سَھْوٌ) بھولنے والے، بے خبر، غافل۔ مَاعُوْنَ: چھوٹی چھوٹی چیزیں جو روزمرہ استعمال میں آتی ہیں مثلاً چھری، ہانڈی وغیرہ۔ کَوْثَرْ: (جنت کی ایک نہر کا نام)۔ شَانِئُ: دشمن۔ اَبْتَرْ: بے اولاد۔ لِیَ: میرے لئے۔ عَابِدُوْنَ: عبادت کرنے والا۔

سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيٰتٍ

سورۂ نصر مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | تین آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝۱ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ

جب آ پہنچی | مدد اللہ کی | اور فتح | اور آپ نے دیکھ لیا | لوگوں کو | کہ وہ داخل ہو رہے ہیں | دین میں

جب اللہ تعالیٰ کی مدد آ پہنچی اور (مکہ) فتح (ہو گیا)۔ اور آپؐ نے لوگوں کو گروہ در گروہ اللہ تعالیٰ کے

اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝۲ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ اِنَّهٗ

اللہ کے | گروہ در گروہ | پس پاکی بیان کیجئے | تعریف کے ساتھ اپنے رب کی | اور معافی مانگیئے اس سے | بیشک وہ

دین میں داخل ہوتے دیکھ لیا۔ تو آپ اپنے رب کی تسبیح و تحمید کیجئے اور اس سے مغفرت طلب کیجئے بیشک وہ

كَانَ تَوَّابًا ۝۳

بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے

بڑا معاف کرنے والا ہے۔

سُوْرَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ خَمْسُ اٰيٰتٍ

سورۂ لہب مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝۱ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا

ٹوٹ جائیں | دونوں ہاتھ | ابولہب کے | اور وہ ہلاک ہو جائے | اس کے کام نہ آیا | اس کا مال | اور جو کچھ

ابو لہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ خود بھی غارت ہو گیا۔ اس کا مال اور اس کی کمائی اس کے کچھ

كَسَبَ ۝۲ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝۳ وَّامْرَاَتُهٗ ۚ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝۴

اس نے کمایا | عنقریب وہ داخل ہوگا | آگ میں | شعلوں والی | اور اس کی بیوی بھی | جو اٹھائے پھرتی تھی ایندھن

کام نہ آئی۔ عنقریب وہ ایک بھڑکتی آگ میں پڑے گا۔ اور اس کی بیوی بھی جو ایندھن اُٹھائے پھرتی ہے

فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝۵

اس کی گردن میں | رسی ہے | بٹی ہوئی

(اور) اس کے گلے میں خوب بٹی ہوئی رسی ہوگی۔

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ اَرْبَعُ اٰيٰتٍ

سورۂ اخلاص مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | چار آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝۳

کہہ دیجئے وہ | اللہ | ایک ہے | اللہ | بے نیاز ہے | نہ اس کی کوئی اولاد ہے | اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے

(اے رسولؐ) آپ فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا

وفقت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ع ۲۵ ۱

ع ۲۶ ۱

سورۃ النصر

نصر۔ نصرت و فتح۔ اس سورت میں خدا کی مدد اور فتح کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) جب اللہ کی طرف سے مدد آ پہنچی اور مکہ فتح ہو گیا۔

(۲) اور فتح مکہ کے بعد آپ نے دیکھ لیا کہ لوگ گروہ در گروہ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔

(۳) تو اب اس بڑی بھاری کامیابی کے شکریہ میں اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح اور پاکی بیان کیجئے اور اس سے مغفرت طلب کیجئے کہ بندگی کا حق ادا ہو جائے۔ بیشک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔

سورۃ الھب

لھب آگ کے شعلہ کو کہتے ہیں چونکہ اس سورت میں دوزخ کی آگ کے شعلوں کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) ابولھب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا آپ کا سخت دشمن تھا ایک دن حضور کے متعلق کہا کہ "تمہارے ہاتھ ٹوٹ جائیں"۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں کہ "ابولھب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ ہلاک ہو جائے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ایک زہریلی پھوڑے (دانے) کی وجہ سے سڑ سڑ کر مر گیا اور چند مزدوروں نے اٹھا کر زمین دبا دیا۔

(۲) اور اس کا مال اور جو کچھ اس نے دنیا میں کمایا تھا اس کے کچھ بھی کام نہ آیا۔

(۳) اور آخرت میں دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈالا جائے گا۔

(۴) اور اس کے ساتھ اس کی بیوی ام جمیل بھی دوزخ میں ڈالی جائے گی۔ جو حضورؐ کے راستے میں کانٹے بچھایا کرتی تھی۔

(۵) وہاں دوزخ میں اس کی گردن میں آگ کا موٹا بٹا ہوا رسا ہو گا۔

سورۃ الاخلاص

اخلاص۔ خالص توحید الٰہی۔ چونکہ اس سورت میں خالص توحید کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) عام اعلان کر دیجئے کہ اللہ اپنی ذات اور صفات میں ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں۔

(۲) وہ سب سے بے پرواہے سب اس کے محتاج ہیں۔

(۳) نہ تو اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ خود کسی کی اولاد ہے۔

افعال: رَاَیْتَ: (از رُؤْیَۃٌ) تو نے دیکھا۔ تَبَّتْ: (از تَبٌّ) وہ ہلاک ہو گئی (ماضی مونث غائب)۔ تَبَّتْ یَدَا: دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں یا ٹوٹ گئے' ٹوٹیں۔ تَبَّ: ہلاک ہو گیا۔ اَغْنٰی: (از غِنًا) کام آیا' بے پروا کیا وغیرہ' ماضی۔ اَصْلٰی: (از یَصْلٰی) وہ آگ میں داخل ہو گا' مضارع۔ لَمْ یَلِدْ: (از وِلَادَۃٌ) اس نے نہیں جنا' مضارع منفی۔ وَلَمْ یُوْلَدْ: (از وِلادۃٌ) وہ نہیں جنا گیا' مضارع مجہول منفی۔

اسماء: ذَاتَ: صاحب' کسی چیز کی حقیقت' فرد کا مونث۔ لَھَبٌ: شعلہ' بھڑکتی ہوئی۔ ذَاتَ لَھَبٍ: بھڑکتی ہوئی شعلوں والی۔ اِمْرَاَۃٌ: عورت' بیوی نساء جمع۔ حَمَّالَۃَ: اٹھانے والی۔ حَطَبٌ: ایندھن' لکڑی۔ جِیْدٌ: گردن' جمع جیاد۔ حَبْلٌ: رسی۔ مَسَدٌ: مونج' کھجور کی پوست۔ صَمَدٌ: بے نیاز' بے پروا۔

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴

اور نہیں ہے | اس کے | برابر کا | کوئی

اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے۔

سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

سورۂ فلق مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝۱ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝۲

کہہ دیجئے | میں پناہ مانگتا ہوں | صبح کے رب کی | شر سے | اس کے | جو اس نے پیدا کیا

آپ فرما دیجئے کہ میں صبح کے رب کی پناہ مانگتا ہوں۔ ہر اس شے کی شر سے جو اُس نے پیدا کیا۔

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝۳ وَمِنْ شَرِّ

اور شر سے | اندھیری رات کے | جب | وہ چھا جائے | اور شر سے

اور اندھیری رات کی تاریکی کے شر سے جب وہ چھا جائے۔ اور جادو کرنے والی عورتوں

النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝۴ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا

پھونک مارنے والیوں کے | گرہوں میں | اور شر سے | حسد کرنے والے کے | جب

کے شر سے جو گرہوں پر پھونکیں مارتی ہیں۔ اور حسد کرنے والے کے شر سے جب

حَسَدَ ۝۵

وہ حسد کرے

وہ حسد کرے۔

سُوْرَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

سورۂ ناس مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | چھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝۱ مَلِكِ النَّاسِ ۝۲ اِلٰهِ النَّاسِ ۝۳

کہہ دیجئے | میں پناہ مانگتا ہوں | لوگوں کے رب کی | لوگوں کے بادشاہ کی | لوگوں کے معبود کی

آپ فرما دیجئے کہ میں لوگوں کے رب کی پناہ مانگتا ہوں' تمام لوگوں کے بادشاہ کی' تمام لوگوں کے معبود کی۔

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝۴ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ

شر سے | وسوسہ ڈالنے والے | پیچھے ہٹ جانے والے (کے شر سے) | جو | وسوسہ ڈالتا ہے

اس (شیطان) کے شر سے جو وسوسہ ڈالتا اور پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ جو لوگوں کے دلوں میں

فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝۵ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝۶

سینوں میں | لوگوں کے | جنوں میں سے | اور انسانوں میں سے

وسوسے ڈالتا ہے۔ خواہ وہ جنات میں سے (ہو) یا انسانوں میں سے۔

(۴) کوئی اس کا ہمسر نہیں۔

سورۃ الفلق

فلق ۔ صبح کو کہتے ہیں اس سورت میں اسی کا ذکر ہے۔ اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) کہہ دیجئے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جو رات کی تاریکی سے صبح روشن کر دیتا ہے۔

(۲) اس کی مخلوقات کے شر سے۔

(۳) اور اندھیری رات کے شر سے جبکہ وہ عالم دنیا پر چھا جائے۔

(۴) اور جادوگر عورتوں کے شر سے جو جادو کرتے وقت سوت یا تانت وغیرہ میں گرہ لگا کر اس میں پھونک مارتی ہیں۔

(۵) اور حسد کرنے والے کے شر سے جبکہ وہ حسد کرے۔

سورۃ الناس

ناس ۔ جمع انس انسان ۔ چونکہ اس سورت میں انسانوں کے مالک کی پناہ مانگی گئی ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) کہہ دیجئے ۔ میں پناہ مانگتا ہوں اس اللہ کی جو انسان کا مالک ہے۔

(۲) جو انسانوں کا بادشاہ حقیقی ہے۔

(۳) جو انسان کا معبود برحق ہے۔

(۴) اس شیطان کے شر سے جو انسان کے دل میں چھپ کر برا خیال ڈالتا ہے۔

(۵) جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔

(۶) اور وہ جنوں اور انسانوں میں سے ہوتا ہے۔ (ف) کسی یہودی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا تھا۔ جس سے آپ کو بھول چوک کی سی حالت ہوگئی تھی۔ اس کے توڑ علاج کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ پر یہ دونوں معوذتین نازل کیں۔ چنانچہ جوں جوں آپ یہ آیات پڑھتے جاتے تھے۔ آپ کی حالت بہتر ہوتی جاتی تھی اور آیات کے خاتمہ پر آپ بالکل تندرست ہو گئے تھے آئندہ آپ ہمیشہ ان آیات سے مریضوں پر دم فرمایا کرتے تھے تو شفا ہو جاتی تھی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖٓ اَجْمَعِيْنَ. بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اَلْاَحْيَآءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ ط

افعال: لَمْ يَكُنْ: (از كَوْن) يَكُوْنُ سے نہیں ہوتا ہے مضارع منفی ۔ اَعُوْذُ: (از مَعَاذٌ) میں پناہ لیتا ہوں (مضارع واحد متکلم)۔ وَقَبَ: (از وَقْبٌ) وہ چھا گیا، سٹ گیا، غروب ہوا، ماضی ۔ يُوَسْوِسُ: (از وَسْوَسَةٌ) وسوسہ پیدا کرتا ہے (مضارع)۔

اسماء: كُفُوٌ: ہمسر، شریک، برابر ۔ فَلَق: صبح دوم، سپیدۂ صبح ۔ غَاسِقٍ: رات کا اندھیرا ۔ نَفّٰثٰتِ: پھونکنے والیاں، جادو کرنے والیاں ۔ عُقَدِ: گرہ ۔ اِلٰـه: معبود ۔ وَسْوَاس: شیطان، وسوسہ ڈالنے والا ۔ خَنَّاس: چھپ جانے والا، پیچھے ہٹنے والا ۔ صُدُوْر: (واحد صدر) دل۔

دُعَآءُ خَتْمِ الْقُرْاٰنِ

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○ وَ صَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ ○ وَ نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ○ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا بِكُلِّ حَرْفٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ حَلَاوَةً وَّ بِكُلِّ جُزْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ جَزَآءً اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا بِالْاَلِفِ اُلْفَةً وَّ بِالْبَآءِ بَرَكَةً وَّ بِالتَّآءِ تَوْبَةً وَّ بِالثَّآءِ ثَوَابًا وَّ بِالْجِيْمِ جَمَالًا وَّ بِالْحَآءِ حِكْمَةً وَّ بِالْخَآءِ خَيْرًا وَّ بِالدَّالِ دَلِيْلًا وَّ بِالضَّادِ ضِيَآءً وَّ بِالطَّآءِ طَرَاوَةً وَّ بِالظَّآءِ ظَفْرًا وَّ بِالْعَيْنِ عِلْمًا وَّ بِالْغَيْنِ غِنًى وَّ بِالْفَآءِ فَلَاحًا وَّ بِالْقَافِ قُرْبَةً وَّ بِالْكَافِ كَرَامَةً وَّ بِاللَّامِ لُطْفًا وَّ بِالْمِيْمِ مَوْعِظَةً وَّ بِالنُّوْنِ نُوْرًا وَّ بِالْوَاوِ وُصْلَةً وَّ بِالْهَآءِ هِدَايَةً وَّ بِالْيَآءِ يَقِيْنًا اَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ○ وَارْفَعْنَا بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ○ وَ تَقَبَّلْ مِنَّا قِرَآءَتَنَا وَ تَجَاوَزْعَنَّا مَا كَانَ فِيْ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ مِنْ خَطَاٍ اَوْنِسْيَانٍ اَوْ تَحْرِيْفِ كَلِمَةٍ عَنْ مَّوَاضِعِهَآ اَوْ تَقْدِيْمٍ اَوْ تَاْخِيْرٍ اَوْ زِيَادَةٍ اَوْ نُقْصَانٍ اَوْ تَاْوِيْلٍ عَلٰى غَيْرِ مَآ اَنْزَلْتَهٗ عَلَيْهِ اَوْ رَيْبٍ اَوْ شَكٍّ اَوْ سَهْوٍ اَوْ سُوْٓءِ الْحَانٍ اَوْ تَعْجِيْلٍ عِنْدَ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَسْلٍ اَوْ سُرْعَةٍ اَوْ زَيْغِ لِسَانٍ اَوْ وَقْفٍ بِغَيْرِ وُقُوْفٍ اَوْ اِدْغَامٍ بِغَيْرِ مُدْغَمٍ اَوْ اِظْهَارٍ بِغَيْرِ بَيَانٍ اَوْ مَدٍّ اَوْ تَشْدِيْدٍ اَوْ هَمْزَةٍ اَوْ جَزْمٍ اَوْ اِعْرَابٍ بِغَيْرِ مَا كَتَبَهٗٓ اَوْ قِلَّةِ رَغْبَةٍ وَّ رَهْبَةٍ عِنْدَ اٰيَاتِ الرَّحْمَةِ وَ اٰيَاتِ الْعَذَابِ فَاغْفِرْلَنَا رَبَّنَا وَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ○ اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا بِالْقُرْاٰنِ وَ زَيِّنْ اَخْلَاقَنَا بِالْقُرْاٰنِ وَ نَجِّنَا مِنَ النَّارِ بِالْقُرْاٰنِ وَ اَدْخِلْنَا فِي الْجَنَّةِ بِالْقُرْاٰنِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ لَنَا فِي الدُّنْيَا قَرِيْنًا وَّ فِي الْقَبْرِ مُؤْنِسًا وَّ عَلَى الصِّرَاطِ نُوْرًا وَّ فِي الْجَنَّةِ رَفِيْقًا وَّ مِنَ النَّارِ سِتْرًا وَّ حِجَابًا وَّ اِلَى الْخَيْرٰتِ كُلِّهَا دَلِيْلًا فَاكْتُبْنَا عَلَى التَّمَامِ وَارْزُقْنَا اَدَآءً بِالْقَلْبِ وَاللِّسَانِ وَ حُبِّ الْخَيْرِ وَالسَّعَادَةِ وَالْبَشَارَةِ مِنَ الْاِيْمَانِ ○ وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ مَّظْهَرِ لُطْفِهٖ وَ نُوْرِ عَرْشِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖٓ اَجْمَعِيْنَ وَ سَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا ○

رُمُوزِ اَوُقَاف

گفتگو میں ہم کہیں زیادہ، کہیں کم ٹھہرتے ہیں۔ کہیں باتیں ملا کر کہتے، کہیں ایک بات کہہ کر ٹھہر جاتے اور دوسری نئے سرے سے شروع کرتے ہیں۔ سمجھ کر پڑھنے کے لیے بھی یہ جاننا نہایت ضروری ہے کہ وصل کہاں کرنا ہے اور وقف کہاں۔ پھر وقف کی صورت میں خیال رکھنا چاہئے کہ زیادہ وقف کن کن مقامات پر کرنا ہے اور کم کہاں کہاں۔ قرآن مجید کی صحیح اور بافہم قرأت کے لیے خاص خاص علامتیں مقرر ہیں، جنہیں رُموزِ اَوْقاف کہتے ہیں۔ ان رُموز کی مفصل کیفیت درج ذیل ہے:

م وقفِ لازم کی علامت ہے۔ اسے ترک کر دینے سے معنوں سے خلل پڑ جاتا ہے۔ یہاں ٹھہر جانا نہایت ضرور ہے، ورنہ عبارت کا مطلب منشائے الٰہی کے خلاف ہو جائے گا۔

ط وقفِ مطلق کی علامت ہے۔ چونکہ اس وقف پر ماقبل اور مابعد کو ملا کر پڑھنے کی وجہ نہایت ضعیف بلکہ ناپید ہوتی ہے، اس لیے یہاں سے گزرنا نہیں چاہئے، بلکہ احسن یہی ہے کہ یہاں وقف کر کے مابعد سے ابتداء کی جائے۔

ج وقفِ جائز کی علامت ہے۔ یہاں وقف اور وصل دونوں روا ہیں۔ لیکن ٹھہر جانا بہتر، نہ ٹھہرنا جائز ہے۔

ز وقفِ مجوز کی علامت ہے۔ یہاں وقف کی وجہ بھی موجود ہوتی ہے اور وصل کی بھی۔ لیکن وصل کی جہت زیادہ قوی و واضح ہوتی ہے۔ نہ ٹھہرنا بہتر ہے، یہاں سے گزر ہی جانا چاہئے

ص وقفِ مرخص کی علامت ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ یہاں دو باتوں کا باہمی تعلق ہے۔ ہاں معنوں کے لحاظ سے ہر بات مستقل حیثیت رکھتی ہے۔ یہاں چاہئے تو ملا کر پڑھنا، لیکن اگر پڑھنے والا تھک کر ٹھہر جائے تو رخصت ہے۔ وقفِ مرخص میں جہتِ وقف ضعیف ہوتی ہے۔ وقفِ مجوز کی بہ نسبت وقفِ مرخص میں وصل کو زیادہ ترجیح ہے۔

ق قَدْ قِيْلَ (کہا گیا ہے) یا قِيْلَ عَلَيْهِ الْوَقْفُ (کہا گیا ہے کہ اس مقام پر وقف ہے) کی علامت ہے۔ بعض علماء کے نزدیک یہاں ٹھہر جانا جائز ہے، لیکن یہ علامت ضعف کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔

لا لَا وَقْفَ عَلَيْهِ (اس مقام پر کوئی وقف نہیں) کی علامت ہے۔ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ قاری یہاں ہرگز وقف نہ کرے۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ اگر وقف ہو جائے، تو اعادہ واجب ہے۔

قف (i) يُوْقَفُ عَلَيْهِ (اس مقام پر ٹھہرا جاتا ہے) کی علامت ہے (ii) جہاں یہ گمان ہو کہ پڑھنے والا وصل کرلے گا، وہاں قف (ٹھہر جا) کی علامت لکھی جاتی ہے۔

سکتہ سانس لیے بغیر تھوڑا سا ٹھہر جانا۔ پڑھنے والا یہاں ذرا سا ٹھہر جائے۔ سانس نہ توڑے۔

وقفہ لمبے سکتے کی علامت ہے۔ یعنی جتنی دیر میں سانس لیتے ہیں، پڑھنے والا اس سے کم ٹھہرے۔
علم قرأت کی اصطلاح میں سکتہ اور وقفہ قریب المعنیٰ ہیں، لیکن سکتہ وصل سے قریب تر ہوتا ہے اور وقفہ وقف سے۔

صَل قَدْ يُوْصَلُ (کبھی کبھی ملا کر پڑھا جاتا ہے) کی علامت ہے۔ یعنی پڑھنے والا کبھی اس جگہ ٹھہر جاتا ہے، کبھی نہیں ٹھہرتا۔ یہاں ترکِ وصل اولیٰ اور وقف کرنا احسن ہے۔

صلے اَلْوَصْلُ اَوْلٰى کی علامت ہے۔ یعنی ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔

جہاں ایک سے زیادہ علامتیں ہوں۔ وہاں اوپر کی علامت کا اعتبار ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر ایک سے زیادہ علامتیں ایک سیدھ میں ہوں، تو آخری علامت کا اعتبار ہوگا۔

مطلق آیت کی علامت ہے۔ جہاں فقط یہی علامت ہو، وہاں وقف کیا جائے۔ اگر آیت پر لَا ہو تو ترکِ وقف اُولیٰ ہے۔ ہاں، ضرورۃً ٹھہرا جائے تو مضائقہ بھی نہیں۔ قاریوں میں یہی مشہور ہے کہ نہ ٹھہرا جائے۔ اگر آیت پر لا کے سوا کوئی اور رمزِ وقف ہو، تو وقف و وصل کے لیے اسی علامت کا اعتبار ہوگا۔

اگر کوئی عبارت تین تین نقطوں کے درمیان گھری ہوئی ہو تو پڑھنے والے کو اختیار ہے کہ پہلے تین نقطوں پر وقف کر کے دوسرے تین نقطوں پر وصل کرلے یا پہلے تین نقطوں پر وصل کر کے دوسرے تین پر وقف کرے۔ اس قسم کی عبارت کو مُعَانَقَة یا مُرَاقَبَة کہتے ہیں۔

فہرست

اُتْلُ مَا اُوْحِیَ الجزء الحادی والعشرین .... پارہ نمبر ۲۱

فہرست

وَمَنْ يَّقْنُتْ الجزء الثاني والعشرين .... پارہ نمبر۲۲

فہرست

وَمَالِيَ الجزء الثالث والعشرين .... پارہ نمبر ۲۳

فہرست

فَمَنْ اَظْلَمُ الجزء الرابع والعشرین .... پارہ نمبر ۲۴

فہرست

اِلَیْہِ یُرَدُّ الجزء الخامس والعشرین .... پارہ نمبر ۲۵

فہرست

حٰمٓ الجزء السادس والعشرین .... پارہ نمبر ۲۶

فہرست

قَالَ فَمَا خَطۡبُکُمۡ الجزء السابع والعشرين .... پارہ نمبر ۲۷

فہرست

قَدْ سَمِعَ اللّٰہُ الجزء الثامن والعشرین .... پارہ نمبر ۲۸

فہرست

تَبٰرَكَ الَّذِیُ الجزء التاسع والعشرین .... پارہ نمبر ۲۹

فہرست

عمّ الجزء الثلاثین .... پارہ نمبر ۳۰

نمبر شمار	موضوع	صفحہ
۱۱۳	اس کا سبب نزول اور فضیلت۔	۹۵۳
۱۱۴	قیامت کی نشانی اور خیر اور شر کا بدلہ۔	۹۵۴
۱۱۵	سورت عادیات	۹۵۴
۱۱۶	وجہ تسمیہ اور ماقبل کے ساتھ اس کی مناسبت اور یہ سورت جن مضامین پر مشتمل ہے۔	۹۵۴
۱۱۷	نعمتوں سے انکار اور حب مال کی وجہ سے بخل کرنا اور آخرت کی تیاری چھوڑ دینا۔	۹۵۴
۱۱۸	سورت قارعہ	۹۵۵
۱۱۹	وجہ تسمیہ اور ماقبل کے ساتھ اس کی مناسبت اور جن مضامین پر یہ سورت مشتمل ہے۔	۹۵۵
۱۲۰	قیامت کی ہولناکیاں اور علامات اور اس میں حساب کا میزان۔	۹۵۵
۱۲۱	سورت التکاثر	۹۵۵
۱۲۲	وجہ تسمیہ اور ماقبل کے ساتھ اس کی مناسبت اور جن مضامین پر یہ سورت مشتمل ہے۔	۹۵۵
۱۲۳	اس سورت کے نزول کا سبب۔	۹۵۵
۱۲۴	دنیا میں باہمی فخر کرنا اور اعمال کے بارے میں پوچھ گچھ۔	۹۵۵
۱۲۵	سورت العصر	۹۵۶
۱۲۶	وجہ تسمیہ اور ماقبل کے ساتھ اس کی مناسبت اور جن مضامین پر یہ سورت مشتمل ہے۔	۹۵۶
۱۲۷	اس کی فضیلت۔	۹۵۶
۱۲۸	زندگی کا پیغام یا مومن اور کافر کا حال۔	۹۵۶
۱۲۹	سورت الھمزہ	۹۵۶
۱۳۰	وجہ تسمیہ اور ماقبل سے اس کی مناسبت اور جن مضامین پر یہ سورت مشتمل ہے۔	۹۵۶
۱۳۱	اس کے نزول کا سبب۔	۹۵۶
۱۳۲	لوگوں کو طعنے دینے والا اور عیب جو شخص اور اس کی سزا۔	۹۵۶
۱۳۳	سورت الفیل	۹۵۷
۱۳۴	وجہ تسمیہ اور ماقبل کے ساتھ اس کی مناسبت اور یہ سورت جن مضامین پر مشتمل ہے۔	۹۵۷
۱۳۵	ہاتھی والوں کے قصے پر تاریخ سے روشنی۔	۹۵۷
۱۳۶	ہاتھی والوں کا قصہ۔	۹۵۷
۱۳۷	سورت قریش	۹۵۷
۱۳۸	وجہ تسمیہ اور ماقبل کے ساتھ اس کی مناسبت۔	۹۵۷
۱۳۹	یہ سورت جن مضامین پر مشتمل ہے اور اس کی فضیلت۔	۹۵۷
۱۴۰	قریش پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی یاددہانی۔	۹۵۷
۱۴۱	سورت الماعون	۹۵۷
۱۴۲	مکی یا مدنی ہے وجہ تسمیہ اور ماقبل کے ساتھ اس کی مناسبت۔	۹۵۷
۱۴۳	یہ سورت جن مضامین پر مشتمل ہے۔	۹۵۷
۱۴۴	جزاءِ اُخروی کا منکر کافر اور اپنا عمل دکھانے والا منافق اور دونوں کی سزا۔	۹۵۷
۱۴۵	سورت الکوثر	۹۵۸
۱۴۶	مکی یا مدنی ہے وجہ تسمیہ اور ماقبل کے ساتھ اس کی مناسبت۔	۹۵۸
۱۴۷	یہ سورت جن مضامین پر مشتمل ہے اور اس کی فضیلت۔	۹۵۸
۱۴۸	اس سورت کے نزول کا سبب۔	۹۵۸

حافظ قاری عطاء اللہ

رجسٹریشن نمبر 013

نمبر ______

* ایف۔اے اسلامیات (عربی) وفاق المدارس * تجوید روایت حفص * قراءات سبعہ * قراءات ثلاثہ * تفسیر قرآن * حفظ قرآن کریم
رجسٹرڈ پروف ریڈر (پنجاب قرآن بورڈ محکمہ اوقاف حکومت پنجاب)

تصدیق پروف ریڈر

میں نے تاج کمپنی کے قرآن کریم برائے حوالہ جات

162 وغیرہ

کے متن کی حرف بہ حرف بغور پروف ریڈنگ کی۔
جو اغلاط پائی گئیں وہ درست کروا لیں اب ان نسخوں میں
میرے علم کے مطابق کوئی غلطی موجود نہیں۔
میں پورے وثوق کے ساتھ ان نسخوں کے صحت مند اور غلطیوں
سے پاک ہونے کی تصدیق کرتا ہوں۔

العارض

مہر

دستخط

قاری عطاء اللہ

قاری اشرف خوشابی

رجسٹریشن نمبر 049

O ایم۔اے (عربی) O ایم۔اے (اسلامیات) O درس نظامی O تجوید و قراءت O رجسٹرڈ پروف ریڈر (پنجاب قرآن بورڈ محکمہ اوقاف پنجاب)

نمبر ______

تصدیق پروف ریڈر

میں نے تاج کمپنی کے قرآن مجید برائے حوالہ جات

162 وغیرہ

کے متن کی حرف بحرف بغور پروف ریڈنگ کی۔ جو اغلاط
پائی گئیں وہ درست کروا لیں اب اس نسخے میں میرے علم کے مطابق
کوئی غلطی موجود نہیں انشاء اللہ تعالیٰ
میں پورے وثوق کے ساتھ اس نسخے کے صحت مند اور غلطیوں
سے پاک ہونے کی تصدیق کرتا ہوں۔

العارض

مہر

دستخط

محمد اشرف خوشابی

AF:929

محکمہ اوقاف و مذہبی امور حکومت پنجاب، لاہور

رجسٹریشن نمبر : ﴿05﴾ تاریخ اجراء : ۱۱ فروری ۲۰۱۲ء

فائل نمبر : ایس او (آئی بی ایم) 2011/11-4 تاریخ تنسیخ : ۱۰ فروری ۲۰۱۷ء

﴿رجسٹریشن سرٹیفکیٹ﴾

تصدیق کی جاتی ہے کہ تاج کمپنی پرائیویٹ لمیٹڈ. اردو بازار. لاہور کو پنجاب قرآن مجید (طباعت اور ریکارڈنگ) ایکٹ 2011، XIII کی دفعہ 3 اور پنجاب قرآن مجید (طباعت اور ریکارڈنگ) رولز 2011 کے ضابطہ 3 کے تحت بطور ﴿ناشر و ریکارڈنگ کمپنی قرآن مجید﴾ رجسٹر کیا جاتا ہے۔

نام پروپرائیٹر: ضیاء الدین

قومی شناختی کارڈ نمبر 17301-6383588-8

سیکشن آفیسر (آئی بی ایم)
برائے سیکرٹری اوقاف و مذہبی امور

۱۔ محکمہ اوقاف کے ضابطہ 5(4) کے تحت اس سرٹیفکیٹ کی میعاد تاریخ اجراء سے پانچ سال ہے۔
۲۔ محکمہ اوقاف کے ضابطہ 4(2) کے تحت تاریخ تنسیخ سے کم از کم 30 دن پہلے تجدید کی درخواست دینے پر یہ سرٹیفکیٹ کالعدم ہوگا۔

سرٹیفکیٹ

اس قرآن کریم کے متن کی کتابت اور پروف مکمل طور پر چیک کیے گئے ہیں۔ الحمد للہ یہ ہر قسم کی اغلاط سے پاک ہے۔ لہٰذا تصدیق کی جاتی ہے کہ اس کے متن میں کوئی غلطی نہیں ہے۔

حافظ قاری عطاء اللہ (متند)
پروف ریڈر تاج کمپنی لمیٹڈ

حافظ قاری فضل خالق
پروف ریڈر (رجسٹرڈ) محکمہ اوقاف سندھ

عرض ناشر

کبھی کبھی جلد بندی میں بائنڈر سے اتفاقیہ غلطی ہو جاتی ہے یعنی کچھ صفحے آگے پیچھے لگ جاتے ہیں یا کم و بیش ہو جاتے ہیں۔ یہ جلد ساز کی غلطی ہوتی ہے۔ کتابت و متن کلام پاک کی غلطی نہیں ہوتی۔ لہٰذا انتظامیہ ایسی غلطی کو درست کرنے کی ذمہ دار ہے۔
انتظامیہ تاج کمپنی لمیٹڈ

تصدیق صحت جلد بندی

میں تصدیق کرتا ہوں کہ اس قرآن مجید کے ہر فرمہ کو چیک کیا گیا ہے۔ اس کی جلد بندی اور فرموں کی ترتیب میں کوئی غلطی نہیں ہے۔

مہر جلد ساز

لاہور۔ لونر بیسمنٹ ایوان علم پلازہ اردو بازار، لاہور۔ فون 042-37310638-40 فیکس 042-37310641
کراچی۔ اردو بازار کراچی فون فیکس
راولپنڈی۔ اقبال مارکیٹ اقبال روڈ، کمیٹی چوک، راولپنڈی فون 051-5534774
پشاور۔ میونسپل پلازہ قصہ خوانی بازار پشاور فون 091-2580245-6 فیکس 091-2580247
شارجہ۔ الوطنیہ لندن لبیر شاپ، شارجہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محمد صلی اللہ علیہ وسلم	احمد صلی اللہ علیہ وسلم	حامد صلی اللہ علیہ وسلم	محمود صلی اللہ علیہ وسلم	قاسم صلی اللہ علیہ وسلم	عاقب صلی اللہ علیہ وسلم
فاتح صلی اللہ علیہ وسلم	شاہد صلی اللہ علیہ وسلم	حاشر صلی اللہ علیہ وسلم	رشید صلی اللہ علیہ وسلم	مشہود صلی اللہ علیہ وسلم	بشیر صلی اللہ علیہ وسلم
نذیر صلی اللہ علیہ وسلم	داع صلی اللہ علیہ وسلم	شاف صلی اللہ علیہ وسلم	ہاد صلی اللہ علیہ وسلم	مہد صلی اللہ علیہ وسلم	ماح صلی اللہ علیہ وسلم
منج صلی اللہ علیہ وسلم	ناہ صلی اللہ علیہ وسلم	رسول صلی اللہ علیہ وسلم	نبی صلی اللہ علیہ وسلم	امی صلی اللہ علیہ وسلم	تہامی صلی اللہ علیہ وسلم
ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم	ابطحی صلی اللہ علیہ وسلم	عزیز صلی اللہ علیہ وسلم	حریص علیکم صلی اللہ علیہ وسلم	رؤف صلی اللہ علیہ وسلم	رحیم صلی اللہ علیہ وسلم
طٰہٰ صلی اللہ علیہ وسلم	مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	طٰس صلی اللہ علیہ وسلم	مرتضیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	حٰم صلی اللہ علیہ وسلم	مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
یٰس صلی اللہ علیہ وسلم	اولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	مزمل صلی اللہ علیہ وسلم	ولی صلی اللہ علیہ وسلم	مدثر صلی اللہ علیہ وسلم	متین صلی اللہ علیہ وسلم
مصدق صلی اللہ علیہ وسلم	طیب صلی اللہ علیہ وسلم	ناصر صلی اللہ علیہ وسلم	منصور صلی اللہ علیہ وسلم	مصباح صلی اللہ علیہ وسلم	امر صلی اللہ علیہ وسلم

حجازی صلی اللہ علیہ وسلم	نزاری صلی اللہ علیہ وسلم	قرشی صلی اللہ علیہ وسلم	مضری صلی اللہ علیہ وسلم	نبی التوبۃ صلی اللہ علیہ وسلم	حافظ صلی اللہ علیہ وسلم
کامل صلی اللہ علیہ وسلم	صادق صلی اللہ علیہ وسلم	امین صلی اللہ علیہ وسلم	عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	کلیم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نجی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	صفی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم	حسیب صلی اللہ علیہ وسلم	مجیب صلی اللہ علیہ وسلم	شکور صلی اللہ علیہ وسلم
مقتصد صلی اللہ علیہ وسلم	رسول الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم	قوی صلی اللہ علیہ وسلم	حفی صلی اللہ علیہ وسلم	مامون صلی اللہ علیہ وسلم	معلوم صلی اللہ علیہ وسلم
حق صلی اللہ علیہ وسلم	مبین صلی اللہ علیہ وسلم	مطیع صلی اللہ علیہ وسلم	رسول الراحۃ صلی اللہ علیہ وسلم	اول صلی اللہ علیہ وسلم	آخر صلی اللہ علیہ وسلم
ظاہر صلی اللہ علیہ وسلم	باطن صلی اللہ علیہ وسلم	نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم	یتیم صلی اللہ علیہ وسلم	کریم صلی اللہ علیہ وسلم	حکیم صلی اللہ علیہ وسلم
خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم	سید صلی اللہ علیہ وسلم	سراج صلی اللہ علیہ وسلم	منیر صلی اللہ علیہ وسلم	محرم صلی اللہ علیہ وسلم	مکرم صلی اللہ علیہ وسلم
مبشر صلی اللہ علیہ وسلم	مذکر صلی اللہ علیہ وسلم	مطہر صلی اللہ علیہ وسلم	قریب صلی اللہ علیہ وسلم	خلیل صلی اللہ علیہ وسلم	مدعو صلی اللہ علیہ وسلم
جواد صلی اللہ علیہ وسلم	خاتم صلی اللہ علیہ وسلم	عادل صلی اللہ علیہ وسلم	شہیر صلی اللہ علیہ وسلم	شہید صلی اللہ علیہ وسلم	رسول الملاحم صلی اللہ علیہ وسلم